ہفت روزہ

لاہور

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

# ترجمانِ اسلام

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

9/42

ایجنسی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ تور ہور تورنگا
ایجنسی خدام الدین تور ہور تورنگا

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً متفق علیہ (مشکوٰۃ ص۴۵۵)

ترجمہ:- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹ کہ ان میں سواری کے لئے سانڈنی بمشکل ایک ملتی ہے (بقیہ سب لدو ہوتے ہیں)

تشریح:- تاریخ اس پر شاہد ہے کہ اسلام سے قبل انسان کی کوئی قیمت نہ تھی۔ جنگ و جدل آبرو ریزی و خوں ریزی ہی ان کے قابل فخر اور مایۂ ناز کارنامے تھے۔ ان کے نزدیک کسی قابل قدر انسان کو ذرا سی بات پر قتل کر ڈالنا ہی اس کی بڑی قدر دانی تھی۔ چنانچہ خوشی اور میلوں میں جب کبھی وہ اپنے مخزیہ کارنامے بیان کرتے تو انہی انسانیت سوز حرکات کا تذکرہ کیا کرتے تھے رہ گئی غریب عورت تو اس کا تو وجود ہی ان کے عقیدہ میں باعث ننگ و عار تھا۔ حتیٰ کہ ایک شفیق باپ اپنی لختِ جگر لڑکی کو اپنے ہاتھوں اسی لئے جب تک زندہ درگور نہ کر لیتا اس وقت تک اطمینان کے سانس نہ لیتا تھا۔ لیکن جب اسلام آیا تو اس نے انسان کو انسان کی قیمت سے پہلی بار روشناس کرایا۔

اب ذرا سوچئے کہ ماحول کیا ہے اور مسئلہ کتنا کٹھن ہے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز تفہیم کتنا موثر اور دلوں میں اتر جانے والا تھا۔ یعنی یہ کہ تم اونٹ کی قیمت تو جانتے ہی ہو اس پر کبھی کبھی ذرا سی دیر میں قبیلے کے قبیلے کٹ مرتے ہیں۔ پھر ان میں سانڈنی کی قیمت جاننے والا تم سے بڑھ کر اور کون ہوگا۔ سن لو کہ عام انسان عام اونٹوں سے کم نہیں، اور جو ان میں لائق افراد ہیں وہ ایک سانڈنی کی قیمت سے کم نہیں جس طرح ایک سانڈنی سینکڑوں اونٹوں میں بمشکل دستیاب ہوتی ہے اسی طرح ایک لائق انسان کہیں مدتوں میں جا کر لائق بنتا ہے۔ اسی کی قدردانی کرنی انسانیت کا شرف ہے اور ذرا سی بات پر اسی کو قتل کر ڈالنا یہ شرف نہیں انسانیت پر بڑا داغ ہے

ایک مرتبہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دریافت کیا گیا کہ سب سے بہتر انسان کون ہے۔ آپؐ نے جو جواب اس کا ارشاد فرمایا، وہ گو بہت سادہ تھا مگر بڑا فلسفیانہ بھی تھا۔ مختصر الفاظ میں آپ کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ انسانوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سونے چاندی کی کانوں کی عادہ کانوں سے جو سونا برآمد ہوتا ہے صاف ہونے کے بعد وہی بڑھیا کہلاتا ہے اور اسی طرح اسی کا عکس۔ تم اسی پر انسانوں کو قیاس کر لو کہ اسلام میں سب سے زیادہ بہتر وہی ہے جو زمانہ کفر میں تم میں سب سے بہتر شمار ہوتا تھا۔ اسی لئے آپ کی دعا یہ تھی کہ الٰہی اسلام کو عزت دے یا عمر کو اسلام کی توفیق بخش کر یا ابوجہل کو، اب آگئے یہ سب قدرت کا تھا کہ وہ اس سعادت کے لئے کس کا انتخاب کرتی ہے

پھر اس کے بعد منقریب ہی وہ دعا حضرت عمرؓ کے لئے مستجاب ہوئی اور سب کو معلوم ہے کہ اس کے بعد فوراً اسلام کے ضعف و ناتوانی کا نقشہ کتنا جلد قوت و شوکت کے ساتھ بدل گیا عمر فاروقؓ کو دنیا جانتی ہے لیکن ان کے علاوہ اسلام کے میدان میں دوسرے شہسواروں کی بھی کچھ کمی نہ تھی۔ خالد بن ولیدؓ ابوسفیانؓ۔ ثمامہؓ اور ان جیسے بڑے بڑے مشاہیر بھی موجود تھے۔ جن سے اسلام کو سخت سے سخت نقصانات پہنچے لیکن کبھی آپ نے اس کا وسوسہ بھی نہیں کیا کہ ان کے قتل کے متعلق کوئی بھی سازش تیار کی جائے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ سب قیمتی افراد ایک دن اسلام کے لئے انتہائی قابل فخر ثابت ہوئے اور بڑی بڑی فتوحات کے مالک بنے۔ اس جگہ اس تاریخ کو پھیلانا منظور نہیں لیکن حضرت وحشیؓ کا قصہ ذکر کئے بغیر قلم نہیں رُک سکتا۔ جنہوں نے زمانۂ کفر میں سیدنا حمزہؓ جیسی قیمتی شخصیت کو بڑی بے رحمی سے قتل کیا۔ لیکن اپنے اس محبوب چچا کے انتقام لینے کے لئے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی ارادہ نہیں فرمایا۔ حتیٰ کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور آپ کے دامن عفو میں ان کو بھی پناہ مل گئی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہی تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کو قتل کیا اور وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح زمانۂ کفر میں میں نے بہترین شخصیت کو قتل کیا تھا۔ اسی طرح اسلام لانے کے بعد میں نے ایک بدترین شخص کو قتل کر کے اس کی کچھ نہ کچھ تلافی کر دی ہے۔ افراد کا تو ذکر کیا ہے۔ فتح مکہ کے بعد آپ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ جس فیاضانہ طریقہ پر عفو عام کا اعلان کیا اس طرح کی مثال ملنی مشکل ہے۔ خود آپ کے بیان کے بموجب جو سب سے تنگ وقت آپ کی زندگی میں آپ کے اوپر گذرا ہے وہ طائف کا دن تھا جبکہ آپ نے اہل مکہ سے مایوس ہو کر طائف کا اس امید پر رُخ کیا کہ شاید وہ آپ کی دعوت کو قبول کر لیں۔ لیکن انہوں نے جس بے رحمانہ انداز میں آپ کو جواب دیا اس کی امید بھلا کس کو ہو سکتی تھی۔ اس مایوسی پر مایوسی اور ناکامی پر ناکامی سے جو کوہِ غم آپ پر ٹوٹا اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟ آپ کی اس شکستہ دلی کا سماں دیکھ کر عالم بالا سے ان فرشتوں کے نام جو پہاڑوں کے نظام کے لئے مقرر ہیں یہ پیغام پہنچا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر جو آپ کو حکم ہو اس کی تعمیل کریں۔ چنانچہ وہ فرشتہ حاضر ہوا اور آداب نبوت بجا لا کر اس نے عرض کی کہ حکم ہو تو ان دو پہاڑوں کو جس کے درمیان یہ بستی واقع ہے ملا کر کچل ڈالوں؟ لیکن انسانیت کے اس سب سے بڑے قدردان نے اس حالت میں بھی جو جواب دیا وہ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کے سوا کسی سے ممکن نہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں نہیں ایسا مت کرو، کیونکہ عجب نہیں کہ اگر آج نہیں تو کل ان میں کچھ ہونہار ایسے پیدا ہو جائیں جو اللہ کی توحید کا کلمہ بلند کریں۔

محض زبانی طور پر چند کلمات ادا کر دینا اور بات ہے لیکن اپنے دشمنوں کے ساتھ عملاً اتنی قدردانی کا سلوک کرنا یہ کم معجزہ نہیں۔ آپ جانتے تھے کہ اگر قریش جیسے اہل شرف تہ تیغ کر ڈالے گئے تو پھر اسلام اگر اپنے اطراف و جوانب میں پھیلا بھی تو دوسرے لوگ خود بخود فطری طریقہ پر رام ہو کر اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے۔

اس عفو عام میں آپ کے مشن کی کامیابی کا راز مضمر تھا جس کو تیرہ سو سال بعد ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے جس کو کہ مسٹر کینیڈی اور مسٹر خروشیف سمجھے ہیں پہلے دونوں نے مل کر عالم کی بربادی کے سامان تیار کئے۔ اس لئے اچانک یہ بات دماغوں میں پیدا ہو گئی کہ اگر بالفرض دنیا کے اکثر لائق افراد فنا کے گھاٹ اتر گئے تو بھیڑ بکریوں پر حکومت کر کے بھی کیا ہوگا۔ یہ بات دوسری ہے کہ ایک جماعت نے اس کو مسٹر کینیڈی کے عزم کا نتیجہ سمجھا اور دوسری جماعت نے خروشیف کے ہوش و حزم کا، لیکن بانی اسلام تیرہ سو سال قبل اس بات کو اپنے قول و عمل سے واضح فرما چکے تھے۔

کم از کم مسلمانوں کا یہ فرض تھا کہ وہ حدیثوں کو عقیدت اور حقیقت کی نظر سے پڑھتے تو ان کی کوئی مشکل ایسی نہ تھی جو آسان نہ ہو چکی ہوتی۔ لیکن اس کا گلہ کس سے کیا جائے کہ وہ دوسروں کی اتباع و محبت میں اتنے ڈوب چکے ہیں کہ اپنے مذہب کی تعلیم کی طرف

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ - ۴ر نومبر ۱۹۶۶ء

# خاندانی منصوبہ بندی اور صدر مملکت

مارشل لاء کے بعد حکومت کی توجہ اس جانب مبذول ہوئی کہ ملکی آبادی میں جو دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اُس کو کم کیا جائے، تاکہ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو اور ملک کی اقتصادی اور معاشی حالت اچھی ہو۔ بظاہر یہ دعویٰ نہایت خوش کُن ہے اور ایک سادہ لوح انسان ان الفاظ سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر نظرِ عمیق سے دیکھا جائے تو یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے بلکہ یہ دعویٰ اپنے پہلو میں ہزاروں فتنے اور مصائب لئے ہوئے ہے جس سے یہ پاکستان مضبوط و مستحکم نہیں بلکہ کمزور ہوگا۔

جس طریقے سے اس وقت آبادی کو کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس طریقے سے آبادی تو کم نہیں ہوگی البتہ ہاں میں بے حیائی، جنسی آوارگی اور شہوانی رجحان زیادہ سے زیادہ ہوگا۔ پھر جس روح کا دنیا میں آنا مقدر ہو چکا ہے وہ ضرور آئے گی۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اور ۲۹ کروڑ سے دگنی رقم بھی اس کو نہیں روک سکتی۔ یہ ایک خوش فہمی ہے اگر آدمی یہ سمجھ لے کہ پاکستان کی اتنے فیصد آبادی کم ہوگئی۔ آبادی کا معاملہ قدرت کے ہاتھ میں ہے مذہب سمجھتی ہے کہ ملک کی آبادی اس قدر زیادہ ہو چکی ہے جو ملکی معیشت پر بار ہوگی تو قدرت خود ہی کسی نہ کسی طریقے سے آبادی کو کم کر دیتی ہے

۲۹ کروڑ روپے کی خطیر رقم اگر زرعی اصلاحات پر لگائی جائے تو زمین کے سینے سے اتنے افراد کی خوراک حاصل کی جا سکتی ہے جتنے افراد پانچ سال کے عرصہ میں زیادہ ہوں گے۔ لیکن اس بات کی طرف تو کماحقہٗ توجہ نہیں دی جا رہی بتایا یہ جاتا ہے کہ ملک میں جو اقتصادی ترقی کے لئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں وہ سب بیکار جائیں گے اگر آبادی کے اضافے کو روکا نہ گیا۔ اگر آبادی اسی شرح سے بڑھتی رہی، تو پاکستانی معیشت بجائے بلند ہونے کے پست ہو جائے گی اور پاکستان میں بسنے والوں کا معیار زندگی بلند نہیں ہوگا کسی ملک کا استحکام اور وہاں کے افراد کا معیار زندگی مادی قدروں کی بجائے روحانی قدروں سے زیادہ بلند ہوتا ہے

یہ درست ہے کہ افراط زر بھی کسی قوم کے استحکام کے لئے ضروری ہے لیکن افراط زر سے زیادہ بلند اخلاقی، ایثار اور قربانی کا جذبہ پاک دامنی، برائیوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رغبت ایسے عناصر ہیں جن سے ایک قوم دنیا میں سرفراز اور فائز المرام ہوتی ہے۔ لیکن افراط زر کا یہ جذبہ جس کو "معیار زندگی کی بلندی" کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے آج پاکستان میں تمام سماجی اور ملی برائیوں کی جڑ ہے۔ رات ہی رات میں امیر بننے کا خواب دیکھنے والے لوگ ہر جائز و ناجائز طریق استعمال کرتے ہیں پھر جب قانون ان کے خلاف حرکت میں آتا ہے تو اس کو روکنے کے لئے رشوت سے کام لیا جاتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ غیر قانونی طریقوں سے کوئی رات ہی رات میں امیر ہو جاتا ہے، تو وہ یا تو عیش و عشرت اور آوارگی کی زندگی بسر کرتا ہے یا پھر اپنے مخالفین کو قتل کروانے کی سوچتا ہے جس سے ملک میں ایک طرف جنسی آوارگی اور فرسٹریشن پیدا ہوتی ہے اور دوسری طرف قتل و غارت کی گرم بازاری۔

تحدید نسل (برتھ کنٹرول) چونکہ نہ ہی اسلامی نقطۂ نظر سے جائز ہے اور نہ ہی اخلاقی اور ملکی لحاظ سے کوئی مفید چیز ہے۔ اس لئے علماء کرام نے اول روز ہی سے اس کی مخالفت کی اور جلسوں قراردادوں، پمفلٹوں اور کتابوں کے ذریعے اس کے روحانی اور اخلاقی نقصانات سے حکومت کو متنبہ کیا۔ لیکن حکومت نے وہ تمام گذارشات سنی ان سنی کر دیں اور ملک میں فیملی پلاننگ کے عنوان سے اس کا فروغ ہونے لگا۔ لیکن علماء برابر حکومت کو اس کے نقصانات اور شرعی طور پر اس کے ناجائز ہونے سے مطلع کر رہے ہیں

پچھلے دنوں صدر مملکت جناب ایوب خاں صاحب نے لاہور میں بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کے ایک کنونشن کو خطاب کرتے ہوئے فتویٰ ارشاد فرمایا کہ "فیملی پلاننگ سراسر اسلامی ہے جو اس کو غیر اسلامی کہتے ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کے خون پر پلتے ہیں"۔ یہ طنز دراصل علماء پر کیا گیا ہے۔ اگر دوسروں کے خون پر پلنا ان معنوں میں ہے کہ دوسروں کی کمائی سے مثلاً کی ہوئی آمدنی سے گذر اوقات کرنا تو اس میں تو حکومت کے بڑے سے بڑے افسر سے لیکر ایک چپڑاسی تک دوسروں کے خون پر پلتا ہے، کیونکہ آخر غریبوں کی خون پسینے سے حاصل کی ہوئی کمائی سے ٹیکسوں کے ذریعہ روپیہ حاصل کر کے حکومت کے ہر افسر کو تنخواہ دی جاتی ہے علماء کو تو لوگ اپنی خوشی سے دیتے ہیں لیکن حکومت کو ٹیکس جبر و اکراہ سے دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے علماء کی آمدنی حکومت کے افسران سے کہیں زیادہ اچھی ہے۔ اور اگر دوسروں کے خون پر پلنے کے کوئی اور معنی ہیں تو صدر مملکت کو اس کی وضاحت کرنی چاہیئے۔

جہاں تک فیملی پلاننگ کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کا تعلق ہے اس میں صدر مملکت کا قول حجت نہیں بلکہ علماء کا قول حجت ہے جو اسلامی قانون کے ماہر ہیں۔ جس طرح کسی بیماری کے معاملہ میں ڈاکٹر اور طبیب کا قول حجت ہے اور دنیوی قانون کے بارے میں ایک بیرسٹر اور وکیل کا قول حجت ہے ایسے ہی اسلامی قانون کے بارہ میں علماء اسلام کا قول حجت ہے، اور اگر صدر مملکت کو پاکستان کے علماء کے فتوے پر اعتماد نہیں تو ہم مجمع البحوث الاسلامیہ کی دوسری سالانہ کانفرنس کی وہ قرارداد نقل کرتے ہیں جو چالیس ملکوں کے ستر سے زائد علماء نے باتفاق رائے منظور کی قرارداد کے الفاظ ہیں:

ان الاسلام رغب فی زیادۃ النسل وتکثیرہ لأن کثرۃ النسل تقوی الأمۃ الاسلامیہ اجتماعیا واقتصادیا وحربیا وتزیدھا عزۃ ومنعۃ لایصم شرعًا وضع قوانین تجبر الناس علی تحدید النسل بأی وجہ من الوجوہ۔

یعنی اسلام نے اولاد و نسل کی زیادتی اور کثرت کی ترغیب دی ہے کیونکہ کثرت نسل سے امت اسلامیہ اجتماعی، اقتصادی اور جنگی لحاظ سے مضبوط ہوگی اور اس کی عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔

ایسے قوانین بنانا شرعی طور پر صحیح نہیں ہے جس میں لوگوں کو برتھ کنٹرول پر کسی نہ کسی طرح سے مجبور کیا جائے۔

اب دنیا بھر کے جید اور ثقہ علماء کی اتنی بڑی کانفرنس کی یہ قرارداد زیادہ صحیح ہے یا صدر مملکت کا فتویٰ۔

صدر مملکت اور عوام خود اس کا فیصلہ کر لیں گے۔

---

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# ختم نبوت اور حدیث نبوی

ختم نبوت کے مسئلہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث درجۂ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جن کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔ ان ساری احادیث کو نقل کرنا تو ایک مشکل کام ہے۔ اس لئے صرف صحاح کی چند ایک مشہور احادیث نقل کر رہا ہوں جس میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو پوری وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

(۱) سیدنا ابوہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ ختم نبوت کو ان الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبیٌ خلفہ نبیٌ وانہ لانبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم۔

(بخاری جلد ۱ ص ۴۹۱، مسلم جلد ۲ ص ۱۲۶ مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۶، ابن ماجہ ص)

کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیا کیا کرتے تھے۔ جب کبھی کسی نبی کی وفات ہوتی تو اللہ جل شانہٗ اس کے بعد کسی دوسرے نبی کو بھیج دیتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ہاں البتہ خلفاء ہوں گے اور کافی تعداد میں ہوں گے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان کے بارہ آپ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یکے بعد دیگرے سب کی بیعت پوری کرو اور ان کی اطاعت کے حق کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی رعایا کے بارے میں ان سے سوال کرے گا۔

اس حدیث نے ہر قسم کی نبوت کو بالکلیہ بند کر دیا، کیونکہ بنی اسرائیل کے نبی قرآن کی رو سے کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آتے تھے بلکہ تورات کی شریعت جو موسیٰ علیہ السلام کی معرفت نازل ہوئی تھی، اس کو جاری کرتے تھے اور اسی کے احکام کو اپناتے اور دوسروں کو اس کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ۔ (القرآن)

کہ ہم نے تورات کو نازل فرمایا جو کہ ہدایت اور نور کا مرقع تھی اور بعد کے نبی اسی کو سامنے رکھ کر احکام کو نافذ کیا کرتے تھے۔

یہ تو قرآن کا بیان ہے۔ اب خاتمۃ الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانیؒ کی تشریح جو کہ اس حدیث کے بارہ انہوں نے فرمائی ہے۔ سن لیں فرماتے ہیں:۔ "قولہ فسوسھم الانبیاء الی انھم کانوا اذا ظھر فیھم الفساد بعث اللہ لھم نبیًا یقیم لھم امرھم ویزیل ما غیروا من احکام التوراۃ" (فتح الباری جلد ۶ ص ۳۶۰)

کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی فساد ظاہر ہوتا تو حق تعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے کوئی نبی بھیج دیتے جو ان کے معاملہ کو درست کر دیتا جو انہوں نے تورات کے احکام میں کی ہوتیں۔

معلوم ہوا کہ وہ تورات کی شریعت ہی کو دنیا میں رائج کرتے، اسی کے لئے تحریف شدہ احکام کو درست کرتے اور اسی کے احکام کے ماتحت حکم کرتے تھے۔ گویا کہ مرزا غلام احمد کا دیانی کی اصطلاح میں غیر تشریعی یا ظلی اور بروزی نبی ہوتے تشریعی نبی نہ ہوتے، کیونکہ وہ نئی شریعت لیکر نہیں آتے تھے۔ لیکن جناب رسالتمآبؐ فرماتے ہیں "لا نبی بعدی" کہ ان انبیا کا سلسلہ تو صرف بنی اسرائیل تک تھا یا دوسرے لفظوں میں مجھ سے پہلے پہلے تھا۔ میں چونکہ آخری نبی ہوں لہٰذا میرے بعد کوئی ایسا شخص جس پر لفظ نبی بولا جا سکے، خواہ وہ بروزی ہو یا ظلی، تشریعی ہو یا غیر تشریعی، ہرگز نہیں آسکتا۔ کیونکہ علم معانی کا مشہور قاعدہ ہے کہ نکرہ جب نفی کے تحت آتا ہے تو عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ "نبی" کا لفظ عربی میں نکرہ ہے جس کو انگریزی میں (COMMON NOUN) کہتے ہیں اس سے قبل لفظ "لا" ہو کہ نفی کا ہے۔ جیسا کہ کلمہ طیبہ میں "الٰہ" کا لفظ نکرہ ہے اور وہ حرف "لا" جو کہ نفی کا ہے۔ کے تحت آیا ہے، تو جیسے "لا الٰہ" کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہستی جس پر کسی لحاظ سے "الٰہ" کا لفظ بولا جا سکتا ہے خواہ لغوی یا ظلی و بروزی لحاظ سے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں، بالکل اسی طرح "لا نبی بعدی" کے معنی ہیں کہ کوئی ایسا شخص جس پر کسی لحاظ سے نبی کا لفظ بولا جا سکتا ہے میرے بعد پیدا نہیں ہو سکتا۔

پھر یہی نہیں کہ صرف نبیوں کی نفی ہی فرمادی اور کوئی اثباتی پہلو امت کے سامنے پیش نہیں فرمایا۔ کیونکہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ بنی اسرائیل میں جس ضرورت کے لئے انبیا مبعوث ہوتے تھے وہی ضرورت اگر امت محمدیہ میں پیدا ہو جائے تو اس کا علاج کیا ہوگا؟ صادق و مصدوق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر بھی ساتھ ہی فرما دیا کہ وہ کام جو بنی اسرائیل کے انبیاء کیا کرتے تھے یعنی اقامت حدود اور تورات کے تبدیل شدہ احکام کی اصلاح، وہ کام میری امت کے خلفاء کریں گے کیونکہ نبوت کا دروازہ اب بالکل بند کر دیا گیا ہے اور کسی نئے آدمی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

بعض شبہ ڈالنے والے یہاں ایک شبہ ڈالتے ہیں کہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سب ... رحمتوں اور نوازشوں سے اس امت کو نوازا ہے، اور نبوت سے بڑی کوئی رحمت نہیں۔ نبوت کو اگر ختم مانا جائے۔ تو گویا کہ یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت (نبوت) سے یہ امت محروم ہے جو کہ اس امت کے شایان شان نہیں۔ یہ ایک ایسا مغالطہ ہے جو صرف وہ شخص ڈال سکتا ہے جو یا تو شیطان کا ایجنٹ ہو یا پھر اس کے دماغ میں بھس بھرا ہوا ہو، اور کوئی آدمی ایسا شبہ یا مغالطہ نہیں ڈال سکتا۔ سو جاننا چاہیئے کہ ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نام نبوت ختم کیا گیا ہے کام نبوت ختم نہیں کیا گیا۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ بنی اسرائیل میں تو ایک زمانہ میں صرف دو چار نبی ہوتے تھے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء جو کہ قلیل نہیں بلکہ کثیر تعداد میں ہر زمانہ میں رہے ہیں نبوت کا کام کرتے رہے۔ لیکن نام ان کا نبی نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں: "اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ" کہ انبیاء کے وارث تو میری امت کے علماء ہیں کیونکہ یہ بھی وہی کام کر رہے ہیں جو بنی اسرائیل کے نبی کیا کرتے تھے اور وہ کام کیا ہے؟ امر بالمعروف، نہی عن المنکر تبلیغ احکام الٰہی وغیرہ وغیرہ۔ جس جی کے خلفاء اور علماء وہ کام کریں جو بنی اسرائیل کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ اس امت کو بھی اگر اللہ کی رحمت سے محروم مانا جائے تو اس سے زیادہ اور پاگل پن کیا ہو سکتا ہے؟

# مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ کی دوسری سالانہ کانفرنس کی چند اہم قراردادیں

مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ کی دوسری سالانہ کانفرنس پچھلے دنوں قاہرہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں چالیس ممالک کے ایک سو سے زائد علماء اور مشائخ نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الازہر الشیخ ماعون نے فرمائی۔ کانفرنس میں باتفاق رائے بہت سی قراردادیں پاس ہوئیں۔ جن میں سے ذیل میں ہم صرف وہ درج کر رہے ہیں جن کا تعلق ملکی مسائل سے ہے۔ ہمارے ملک میں حکومت کی سرپرستی میں ایک ایسا عنصر پرورش پا رہا ہے جس کا مقصد وحید ہی تحریف دین ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور مسٹر غلام احمد پرویز اس عنصر کے سرخیل ہیں۔ ان کے نزدیک بنک کا سود اور بیئر شراب حلال ہے اور زکوٰۃ بجائے عبادت کے ایک ٹیکس کی حیثیت رکھتی ہے۔ تعدد ازدواج پر پابندی ان کے ہاں بالکل جائز ہے۔ فیملی پلاننگ بھی ان کے نزدیک ایک بالکل اسلامی فعل ہے۔ لہٰذا ان لوگوں اور ارباب حکومت کے لئے جو ان کی تحقیقات کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔ دنیا بھر کے جید، معتمد اور ثقہ علماء کی کانفرنس کی منظور شدہ قراردادیں ترجمہ کر کے پیش کی جا رہی ہیں۔

## قرار دادیں

(۱) ہر قسم کے قرضوں پر خواہ وہ قرض استہلاکی ہوں یا قرض انتاجی، کسی قسم کا فائدہ یا منافع حاصل کرنا ہے سود ہے اور شریعت اسلامیہ میں حرام ہے۔ اور قرآن و سنت کی نصوص اس پر شاہد ناطق ہیں (ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے نزدیک بنک کا سود جائز ہے)

(۲) سود خواہ کم ہو یا زیادہ، مفرد ہو یا مرکب قطعاً حرام ہے اور قرآنی آیت یا ایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربا اضعافاً مضاعفۃ سے فہم صحیح سے یہی مستنبط ہوتا ہے (ڈاکٹر فضل الرحمٰن کہتا ہے کہ ہلکا سود جائز اور مرکب سود حرام ہے)

(۳) حکومت کی مصلحت اور خیر خواہی کے لئے جو ٹیکس لگائے جاتے ہیں وہ زکوٰۃ کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ (ڈاکٹر فضل الرحمٰن کہتا ہے کہ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے)

(۴) مکانات، کارخانہ جات، مشینوں، بحری اور ہوائی جہازوں وغیرہ پر زکوٰۃ فرض نہیں (ڈاکٹر فضل الرحمٰن مکانات، کارخانہ جات اور مشینری وغیرہ پر بھی زکوٰۃ فرض قرار دیتا ہے)

(۵) زکوٰۃ کی فرض مقدار ایک سال گذرنے پر ۲.۵ فیصد ہے۔ (ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے نزدیک مقدار میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے)

(۶) قرآن حکیم کی نصوص صریحہ کی رو سے ایک سے زائد بیویاں رکھنا جائز ہے اور یہ بات کہ ایک سے زائد بیویاں رکھنی چاہئیں یا نہ، خاوند کی صوابدید پر ہے۔ حکومت یا اس کے کسی حاکم کی اجازت لینے کی اس میں قطعاً ضرورت نہیں۔

(پاکستان کے عائلی قوانین میں ہے کہ خاوند اس بارہ میں مختار نہیں بلکہ تعدد ازدواج میں چیئرمین یا حکومت کی اجازت کی ضرورت ہے)

(۷) شریعت اسلامیہ کی پیش کردہ حدود میں طلاق ایک امر مباح ہے اور طلاق حاکم کی اجازت اور اس کی اطلاع کے بغیر بھی واقع ہو جاتی ہے

(عائلی قوانین میں اس وقت تک طلاق واقع ہی نہیں ہوتی جب تک چیئرمین سے اجازت نہ لی جائے یا اس کو اطلاع نہ دی جائے)

(۸) اسلام نے کثرت اولاد کی ترغیب دی ہے۔ کیونکہ کثرت نسل سے ملت اسلامیہ اجتماعی اقتصادی اور جنگی لحاظ سے مضبوط اور معزز ہوگی

(ہماری حکومت کا نظریہ ہے کہ آبادی کم ہونے سے پاکستان مضبوط ہوگا اور تحدید نسل عین اسلامی نظریہ ہے اور بقول صدر مملکت اس کی مخالفت صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو دوسروں کے خون پر پلتے ہیں)

(۹) شرعی طور پر حکومت ایسے قوانین بنانے کی بالکل مجاز نہیں جن میں لوگوں کو تحدید نسل (برتھ کنٹرول) پر کسی وجہ سے مجبور کیا جائے۔

(ہماری حکومت تو قانون بنانے کے ساتھ ساتھ ۲۹ کروڑ روپیہ کی ایک خطیر رقم اس کی پبلسٹی پر خرچ کر رہی ہے۔

## لائبریری جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر

معاونین حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کے ارشاد پر جن حضرات نے کتابیں دینے کا وعدہ کیا تھا وہ مندرجہ ذیل پتہ پر کتابیں بھیج کرا دیں۔ اگر کسی اور پتہ پر کتابیں دی گئیں تو جمعیۃ ذمہ دار نہ ہوگی۔

(۱) قاری غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ جھنگ صدر مسجد ٹالیاں والی (۲) ملک علی محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع جھنگ بازار لوہاراں۔

محمد یٰسین ناظم جمعیۃ جھنگ صدر

## شیعہ مذہب سے توبہ

### اہلسنۃ والجماعۃ کے مسلک حق کا اعلان

میں ناچیز ناصر شاہ ولد سید محمد شاہ گردیزی سکنہ موضع سالاواہن کہنہ ضلع ملتان کا متوطن ہوں۔ میرے آباء محدثین میں سے تھے میں بدقسمتی سے صحبت بد کی وجہ سے شیعہ ہو گیا تھا، اب توفیق ایزدی شامل حال ہوئی صدق دل کے ساتھ مذہب تشیع کو باطل یقین کر کے تائب ہوتا ہوں اور مسلک حق اہلسنت والجماعت میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں (یہ وہ اعلان ہے جو اس نوجوان نے بروز جمعہ ۱۴ ½ بجے جامع مسجد شاہی مدرسہ مخزن العلوم میں حضرت مولانا درخواستی دامت برکاتہم کے خطبہ میں کیا)

حضرت مولانا مدظلہ العالی نے دو کتابیں مدح صحابہ میں عنایت فرمائیں اور ایک رومال مدینہ عالیہ کا نرمزم میں دھلا ہوا سر پر باندھا۔ نوجوان بیعت ہوا۔ حج مبارک پر جانے کا وعدہ فرمایا اور دینی مدرسہ کھولنے کا عزم ظاہر فرمایا۔ تمام حاضرین نے دعائے استقامت کی۔

واضح ہو کہ سید ناصر شاہ مذکور اعلیٰ زمیندار و رئیس اعظم ہے۔

(ناظم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور)

## سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن کی قرار دادیں

(۱) سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن شاخ احمد پور شرقیہ کا یہ ہنگامی اجلاس جہلم شہر میں مرزائیوں کی حرکات اور اشتعال انگیزی کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائیوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزی کو فوراً روک کر کروڑوں ختم نبوت کے شیدائیوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرے۔

(۲) ایسوسی ایشن احمد پور شرقیہ کا یہ اجلاس جہلم گورنمنٹ ہائی سکول کے قادیانی ٹیچر فضل حامد کے رویے پر سخت رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے کہ اس نے ایک طالب علم مسمی نعیم احمد کو اس جرم میں کہ اس نے ختم نبوت زندہ باد بلیک بورڈ پر لکھ دیا، اتنا مارا کہ اس کا بازو ٹوٹ گیا۔

یہ اجلاس مغربی پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ ٹیچر کو قرار واقعی سزا دے کر سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے ابھرتے ہوئے جذبات کو دور کریں۔

(سیکرٹری سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن شاخ احمد پور شرقیہ)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنہ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

## مدینہ طیبہ پر باغیوں کی پہلی یورش

فتنہ و فساد کی آگ روز بروز تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی اور امیرالمومنین تمام عواقب سے بے نیاز ہو کر اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ مصر میں محمد ابن ابی حذیفہ اور محمد ابن ابی بکر شورش پسندوں کے ہتھے چڑھ چکے تھے اور عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی، کنانہ بن بشر اور عبداللہ ابن سبا ان کو اپنی مقصد برآری کے لئے استعمال کر رہے تھے۔ ان دونوں کو صحابی زادہ ہونے کے باوجود سیدنا عثمانؓ سے خاص بیر تھا۔ یہاں تک کہ بقول ابن الاثیر الجزری

یُحَرِّضَانِ عَلٰی عُثْمَانَ۔ یہ دونوں لوگوں کو سیدنا عثمانؓ کے خلاف اکساتے رہتے تھے

(ابن الاثیر جلد ۳ صـ ۷۹)

ان کی اکساہٹ اور سبائی منصوبہ کے تحت رجب کے مہینہ میں ۶۰۰ شورش پسندوں نے عمرہ کے بہانے مدینہ طیبہ کا رخ کیا۔ گورنر مصر سیدنا عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ نے امیرالمومنین کو مدینہ کی طرف ان کی روانگی اور ان کے منصوبہ سے مطلع کیا۔ جب یہ لوگ مدینہ کے قریب پہنچے، تو امیرالمومنین نے سیدنا علیؓ سے کہا کہ مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی ان کو سمجھا بجھا کر واپس بھیج دیا جائے۔ ان چھ سو شورش پسندوں میں عبدالرحمٰن بن عدیس، کنانہ بن بشر، سودان حمران قائدین تحریک بھی تھے اور محمد ابن ابی بکر جو کہ حضرت علیؓ کے ربیب تھے، وہ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔ سیدنا علیؓ نے ۳۰ صحابہ کی معیت میں مدینہ میں داخل ہونے سے قبل ہی ان کو سمجھا بجھا کر واپس بھیج دیا اور جو کچھ ان لوگوں نے امیرالمومنین پر اعتراضات کئے اُن کا بھی شافی جواب دیا۔ بعد میں آپ نے امیرالمومنین کو اس کی اطلاع دی اور کہا کہ آپ لوگوں کو جمع کر کے ایک خطبہ دیں، اس سے ان حالات میں بہت فائدہ ہوگا۔ چنانچہ آپ کے کہنے پر امیرالمومنین نے مسجد نبوی میں بڑی موثر تقریر کی جس کے متعلق ابن کثیر کا بیان ہے کہ

وَاَرْسَلَ عَیْنَیْہِ فَبَکَی الْمُسْلِمُوْنَ اَجْمَعُوْنَ۔

آپ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے اور سب مسلمان بھی زار و قطار رو رہے تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ ۱۷۱)

## مدینہ طیبہ پر دوسری یورش

جب یہ مفسدین واپس چلے گئے تو انہوں نے بصرہ اور کوفہ کی جماعتوں کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعہ یہ منصوبہ بنایا کہ شوال میں سب نواح مدینہ میں اکٹھے ہوں اور امیرالمومنین کو خلافت سے معزول کر دیں۔ چنانچہ شوال ۳۵ھ میں مصری مفسدین چار امراء کی سرکردگی میں چار گروہوں میں نکلے اور ایک ایک گروہ کی تعداد کم از کم چھ سو اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار تھی۔ ان چار گروہوں کے سردار عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی، کنانہ بن بشر اللیثی، سودان ابن حمران اور قتیرہ بن فلان السکونی تھے اور ان چاروں گروہوں کی قیادت الغافقی بن حرب کر رہا تھا۔ ان گروہوں میں اخلاقی جرأت کا اس قدر فقدان تھا کہ مصر سے نکلتے وقت عوام کو یہ نہ بتایا کہ ہم امیرالمومنین کی معزولی کے لئے جا رہے ہیں بلکہ

وخرجوا فیما یظہرون للناس حجاجاً۔

لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ حج کو جا رہے ہیں

(البدایۃ جلد ۷ صـ ۱۷۳)

ویسے تو یہ پانچوں قائدین ہی فتنہ و فساد کے لئے کچھ کم نہ تھے لیکن

ومعہم ابن السوداء

اُن کے ساتھ ابن السوداء (عبداللہ ابن سبا) بھی مل گیا۔

(البدایۃ جلد ۷ صـ ۱۷۳)

اسی طرح سبائی کوفہ اور بصرہ سے بھی چار چار گروہوں میں اتنی ہی تعداد میں نکل پڑے اور مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر پہنچ کر رک گئے۔ اہل بصرہ نے ذاخشب، اہل کوفہ نے اعوص اور اہل مصر نے ذی المروہ کے مقام پر ڈیرے ڈال دیئے اور کچھ لوگوں کو مدینہ طیبہ میں حالات کے مطالعہ کے لئے بھیجا۔ انہوں نے مدینہ میں سیدنا علیؓ، سیدنا زبیرؓ سیدنا طلحہؓ اور دوسرے لوگوں سے مل کر اصل مقصد سے مطلع کیا اور کہا۔ ہم امیرالمومنین اور اُن کے گورنروں کی معزولی کے لئے آئے ہیں۔ لہٰذا آپ لوگ ہمیں مدینہ میں آنے کی اجازت مرحمت کریں لیکن

فکل الناس أبی وخولھم وفھمی عنہ

سب لوگوں نے اُن کے داخلہ سے انکار کر دیا اور اس سے منع کیا۔

(البدایۃ جلد ۷ صـ ۱۷۴)

معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو امیرالمومنین سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ اگر انہیں کوئی شکایت ہوتی تو وہ ضرور ان مفسدین کا استقبال کرتے اور مدینہ طیبہ میں ان کے داخل ہونے کو بخوشی قبول کرتے لیکن تاریخ کے اوراق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تمام اہل مدینہ نے اُن کو مدینہ میں داخل ہونے سے روکا اور اُن کو داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

سیدنا علیؓ، سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ کے پاس جب یہ لوگ گئے اور انہیں اپنے مقصد سے آگاہ کیا تو مؤرخین متفق ہیں کہ:۔

"(ان تینوں نے) بآواز بلند انہیں اپنے پاس سے دھتکار دیا اور فرمایا نیک اور صالح لوگوں کا یقین ہے کہ ذی المروہ اور ذی خشب کا لشکر جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ملعون ہے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ خدا تمہارا ساتھی اور حامی نہ ہو"

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ ۱۷۴

الکامل لابن الاثیر جلد ۳ صـ ۸۰

طبری جلد ۵ صـ )

غرض کہ یہ لوگ اہل مدینہ سے مایوس ہو کر واپس اپنے لشکروں میں چلے آئے اور اُن کو آکر ان تمام حالات سے آگاہ کیا۔

## مدینہ پر مفسدین کی تیسری یورش

مدینہ طیبہ میں جو حضرات حالات کے مطالعہ کے لئے آئے تھے واپسی پر انہوں نے

اظہروا للناس أنھم راجعون إلی بلدانھم

لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ اپنے اپنے شہروں کو واپس جا رہے ہیں

(البدایۃ جلد ۷ صـ ۱۷۴)

لیکن ایک روز یکایک اہل مدینہ نے مدینہ کی گلیوں میں گھوڑوں کی ٹاپوں اور تکبیر کے نعروں کا شور سنا۔ دیکھا تو باغیوں کی ایک کثیر تعداد مدینہ کی گلیوں میں دوڑ رہی تھی۔ ان میں اکثر تو سیدنا عثمانؓ کے گھر کی طرف چلے گئے اور ایک گروہ نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا اور اعلان کر دیا:۔

من کف یدہ فھو آمن (جو اپنے

ہاتھ کو روک لے گا اُس کو امان دی جائے گی۔
(البدایہ جلد ۷، ص۱۷۴۔ ابن الاثیر جلد ۳ ص۸۰)

اہل مدینہ باغیوں کی اس اچانک یورش اور مدینہ میں ان کے اس ناگہانی داخلہ سے خوفزدہ ہوگئے۔ پھر ان کے اس اعلان نے کہ جو اپنا ہاتھ روک لے گا وہ امن میں ہوگا انہیں اور زیادہ پریشان کر دیا، کیونکہ انہیں اس قدر توقع ہی نہیں تھی چنانچہ اہل مدینہ نے اپنے ہاتھ روک لئے، اور اپنے گھروں میں چلے گئے۔ کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ حالات کیا کروٹ بدلیں گے اور یہ لوگ جو اچانک مدینہ میں داخل ہو کر قابض ہو گئے ہیں کیا گل کھلانے والے ہیں۔ لیکن ان دنوں میں بھی امیرالمومنین سیدنا عثمانؓ باقاعدہ مسجد میں تشریف لاتے اور جماعت کراتے۔ یہاں تک کہ اہل مدینہ اور باغی دونوں آپ کے پیچھے نماز پڑھتے۔
(البدایہ والنہایہ جلد ۷، ص۱۷۴
الکامل لابن الاثیر جلد ۳ ص۸۰)

اسی اثنا میں چند صحابہؓ نے جن میں سیدنا علیؓ بھی شامل تھے۔ مصدین سے اُن کے واپس آنے کا سبب پوچھا۔ طبری نے لکھا ہے کہ سیدنا علیؓ نے پوچھا:-

مارد کم بعد ذھا بکم ورجوعکم
عن رأیکم۔
تمہارے جانے کے بعد پھر واپس آنے
اور تمہیں اپنی رائے سے رجوع کرنے
کی کیا وجہ ہے؟
(طبری جلد ۵ ص۔ ، البدایہ جلد ۷ ص۱۷۴)

انہوں نے جواب دیا:-

اخذنا مع برید کتابًا لقتلنا
ہم نے قاصد سے ایک خط پکڑا ہے
جس میں ہمارے قتل کا حکم ہے۔
(الکامل جلد ۳ ص۸۰)

سیدنا علیؓ نے ان سے سوال کیا:-

"اے اہل کوفہ اور اے اہل بصرہ!
اہل مصر کو جو واقعہ پیش آیا ہے کہ انہوں
نے ایک قاصد کو پکڑ کر اس سے ایک
خط حاصل کیا ہے۔ اس واقعہ کا تمہیں
کیسے علم ہو گیا جبکہ تم کئی منزلیں طے
کر چکے تھے۔ پھر تم اکٹھے ہو کر یہاں آگئے
بخدا یہ تو مدینہ ہی میں کی گئی سازش ہے"
انہوں نے کہا۔ آپ اس کو جس پر چاہیں
محمول کریں۔ ہمیں تو اس شخص (امیرالمومنین
سیدنا عثمانؓ) کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم
تو اس کو معزول کر کے ہی دم لیں گے۔"
(البدایہ والنہایہ جلد ۷، ص۱۷۴
ابن الاثیر جلد ۳ ص۸۰)

## ایک اور روایت

ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں لکھا ہے کہ جب مصریوں کا لشکر راضی ہو کر (اور سیدنا علیؓ اور دیگر صحابہؓ کے سمجھانے پر) واپس لوٹا تو وہ لوگ راستہ ہی میں تھے کہ انہیں ایک قاصد ملا۔ مشکوک سمجھتے ہوئے انہوں نے اس کی تفتیش حال کی۔ اس نے کہا، کہ میں امیرالمومنین عثمانؓ کا قاصد ہوں، اور گورنر مصر کے پاس جا رہا ہوں۔ یہ سن کر انہیں کچھ اور شک پڑا۔ تلاشی پر اس سے ایک خط برآمد ہوا، جس پر باقاعدہ امیرالمومنین کی مہر بھی ثبت تھی۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ ان لوگوں کو یا تو سولی پر لٹکا دیا جائے یا قتل کر دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ وہ اس قاصد کو پکڑ کر مدینہ طیبہ لے آئے اور سیدنا علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا کہ (معاذ اللہ) اس دشمن خدا (سیدنا عثمانؓ) کا حال ملاحظہ فرمایئے۔ اس نے اس خط میں ہمارے متعلق یہ لکھا ہے۔ اللہ نے ہمارے لئے اس کا خون حلال کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ ہمارے ساتھ اس کے پاس چلئے۔ آپ نے کہا واللہ! میں تمہارے ساتھ کبھی نہیں جاؤں گا۔ اس پر باغیوں نے سیدنا علیؓ سے کہا:-

فلم کتبت الینا
آپ نے پھر ہماری طرف لکھا کیوں؟
آپ نے فرمایا:-
ما کتبت الیکم کتابًا قطّ
میں نے کبھی بھی تمہاری طرف کوئی خط نہیں لکھا
سیدنا علیؓ کے منہ سے یہ سن کر وہ ایک
دوسرے کا منہ تکنے لگے اور ایک دوسرے سے
کہنے لگے:-
ألھذا تقتلون أولھذا تغضبون
کیا تم اسی کے لئے لڑتے ہو اور اسی
کے لئے غضبناک ہوتے ہو۔

سیدنا علیؓ نے جب اُن کی یہ حالت دیکھی، تو آپ نے مدینہ طیبہ کو چھوڑ دیا اور ایک بستی کی طرف تشریف لے گئے۔

سیدنا علیؓ سے چل کر مصدین سیدنا عثمانؓ کے پاس آئے اور اُن سے پوچھا کہ آپ نے ہمارے متعلق یہ خط لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یا تو تم اس پر دو گواہ پیش کرو یا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ تو یہ خط میں نے لکھا ہے نہ لکھوایا ہے اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔ اور تمہیں علم ہے کہ کسی کے نام سے (جھوٹا) خط لکھا جا سکتا ہے اور ایک مہر کی طرح دوسری مہر بھی بنوائی جا سکتی ہے۔ یہ سن کر باغیوں نے کہا کہ اللہ نے اب آپ کا خون ہمارے لئے حلال کر دیا۔۔۔ پس باغیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ (طبری جلد ۵ ص۔)

## معزولی پر اصرار اور قتل کا منصوبہ

باغی پہلے ہی چاہتے تھے کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو جائیں، لیکن اس واقعہ سے انہیں ایک اور دلیل ہاتھ آگئی اور اب وہ پہلے سے بھی زیادہ شور سے یہ کہنے لگے کہ جس شخص کی طرف سے ایسے اہم فرائض لکھے جائیں۔ اُن پر اس کی مہر بھی لگائی جائے اور سرکاری قاصد اُسے لیکر جائے اور اس شخص کو خبر تک نہ ہو۔ ایسا شخص ہرگز خلافت کا اہل نہیں ہے۔ لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ آپ فی الفور خلافت سے دستبردار ہو جائیں اور اگر آپ خلافت سے دستبردار نہیں ہوتے، تو ہم آپ کو قتل کر کے چھوڑیں گے۔

امیرالمومنین سیدنا عثمانؓ نے فرمایا:-
"جو قمیص اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی
ہے میں اُس کو کبھی نہیں اتاروں گا۔"

اس پر ایک شور برپا ہوا اور باغیوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔

اگرچہ مصدین ان ایام میں برابر امیرالمومنین کے پیچھے نماز پڑھتے تھے لیکن اُن کی نگاہ میں امیرالمومنین کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی۔ چنانچہ ایک جمعہ کو جبکہ آپ اُس عصا کو ہاتھ میں لے کر جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر الصدیقؓ اور سیدنا عمر الفاروقؓ اپنے ہاتھ میں لے کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، خطبہ کے لئے ممبر پر تشریف لے گئے، کہ دفعتًا ایک آدمی اٹھا اور بولا۔ "اس منبر سے اتر آیئے!" اور آپ کے ہاتھ سے وہ عصا لے کر اس کو دہلنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا۔ اس کے بعد آپ شاید ایک، دو بار سے زیادہ نہیں نکلے۔
(البدایہ والنہایہ جلد ۷، ص۱۷۵)

سیف ابن عمر ذکر کرتے ہیں کہ جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد امیرالمومنین منبر پر تشریف لائے اور باغیوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اے باہر سے آنے والو! اللہ سے
ڈرو! بخدا مدینہ کے لوگ بخوبی واقف
ہیں کہ تم لوگ جناب رسالتمآب علیہ
افضل التحیات کے ارشاد کے مطابق
ملعون ہو۔ لہٰذا تم اپنے قصور کو نیکی
سے مٹاؤ، کیونکہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ
برائیوں کو نیکیوں سے مٹاتے ہیں۔"

یہ سن کر محمد ابن مسلمہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا

ان اشھد باللہ
میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# سنت کی تاریخی حیثیت

از حضرت مولانا الحافظ محمد علی صاحب صدیقی

سنت کی تاریخی حیثیت پر کچھ لکھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خود سنت کے بارے میں تھوڑی سی توضیح کر دی جائے۔

سنت لغت کی زبان میں تو "طریقہ مروجہ" کو کہتے ہیں، لیکن اسلام کی عربی زبان میں یہ ایک خاص معنے اور مفہوم کے لئے استعمال ہوتی ہے

## سنت کی اصطلاحی حیثیت

سنت کے اصطلاحی معنے جاننے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ یہ جانیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کی جانب سے دو اہم حیثیتیں لے کر دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

ایک حیثیت میں آپ صاحب منصب ہیں
دوسری حیثیت میں آپ صاحب مقام ہیں

منصب تو آپ جانتے ہیں کہ عہدہ کو کہتے ہیں، کہ اس حیثیت میں آپ نبی اور رسول ہیں، مقام نام ہے اس منصب کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا۔

قرآن نے آپ کے ایک سے زیادہ مقامات سے ہمیں روشناس کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ:۔

(۱) آپ مبلغ ہیں

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک

اے رسول پہنچا دے تو اس چیز کو جو تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے اتاری گئی

(۲) آپ مراد الٰہی کے مبین ہیں۔

انزلنا الیک الذکر لتبین للناس

ہم نے تیری طرف اتارا ذکر کو تاکہ تو بیان کردے لوگوں کے لئے۔

(۳) آپ معلم تھے۔

یعلمکم الکتاب والحکمۃ

تعلیم دیتا ہے نبی تم کو کتاب اور حکمت کی۔

(۴) آپ قاضی ہیں۔

ما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم

کسی مومن مرد اور عورت کے لئے کوئی اختیار نہیں جبکہ اللہ اور اس کا رسول فیصلہ کریں۔

(۵) آپ امت کے حاکم تھے۔

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس

یقیناً اتارا ہم نے تمہاری طرف کتاب کو حق کے ساتھ، تاکہ تو فیصلہ کرے لوگوں کے درمیان۔

(۶) آپ معاملات میں حکم تھے۔

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم

قسم ہے تیرے پروردگار کی نہیں مومن ہونگے وہ یہاں تک کہ حکم بنالیں تجھ کو اپنے جھگڑوں میں

(۷) آپ اسوۂ حسنہ تھے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

تمہارے لئے اللہ کے رسول میں اچھا نمونہ ہے

(۸) آپ مقتدا اور مطاع تھے۔

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی

اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو

(۹) آپ محلل و محرم تھے۔

یحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث۔

حلال کرتا ہے وہ پاکیزہ چیزوں اور حرام کرتا ہے بری چیزوں کو۔

صاحب منصب یعنی رسول ہونے کی حیثیت میں آپ نے دنیا کے سامنے قرآن پیش کیا اور مقامات والی ہستی ہونے کی حیثیت میں آپ نے دنیا کو جو چیز دی ہے وہ سنت ہے، اس لئے اسلام کی عربی زبان میں سنت سے مقصود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ۲۳ سالہ پیغمبرانہ زندگی ہے جو آپ نے قرآن کے معلم شارح، مبین، اسوۂ حسنہ، مطاع، قاضی اور حاکم اور مبلغ ہونے کی حیثیت میں انجام دی ہے جس کو خلافت راشدہ نے اپنی زندگی کے مختلف گوشوں میں بیمانۂ ہدایت سمجھ کر اپنایا ہے۔

## سنت اسلام کا علمی سرمایہ ہے

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا علمی سرمایہ صرف دو چیزیں ہیں۔ ایک قرآن اور دوسرے سنت۔ قرآن علم ہے اور سنت اسی علم کی بنیادوں پر اٹھا ہوا عمل ہے یا بالفاظ دیگر قرآن پروردگار، سنت پروردگاری، قرآن کارساز۔ سنت اس کی کارسازی۔ قرآن معمار، سنت اس کی عمارت اور قرآن نقاشی سنت اس کی نقاشی ہے۔

اگر زندگی کے لئے زندگی شرط ہے۔ اگر دیئے ہی سے جلتا ہے تو رسالت محمدیہ کے مکمل ظہور اور جدید امت کی تعمیر و تشکیل میں قرآن و سنت دونوں کا دخل ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ان دونوں کے بغیر ایک مکمل معاشرہ، مکمل زندگی اور ایک ایسی ہیئت اجتماعی وجود میں نہیں آسکتی۔ جس میں عقائد، اعمال، اخلاق، جذبات، اذواق، رجحانات اور تعلقات موجود ہوں جیسے کہ صحابہ کرام اور ان کے صحیح جانشینوں کی زندگی میں ہمیں عقاید اور اعمال کے ساتھ جو خالص اسلامی اخلاق اور اس کے ساتھ جو اعلیٰ اذواق، گہرے دینی جذبات اور دینی کیفیات نظر آتی ہیں وہ صرف قرآن کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ اس کامل ترین، موثر ترین اور محبوب ترین زندگی کا اثر ہے جو شب و روز ان کے سامنے رہتی تھی۔ اس سیرت و اخلاق کا نتیجہ ہے جو ان کی آنکھوں کے سامنے مدینے کی گلیوں میں موجود تھی اور ان مجالس اور صحبتوں کا فیض ہے جن سے وہ مستفید ہوتے تھے۔ اسی زندگی کا نام درحقیقت سنت ہے۔ یہ سنت ہی ہے جو دین کے لئے وہ فضا اور ماحول مہیا کرتی ہے جس میں دین کا پودا سرسبز و شاداب ہوتا ہے اسلام کے آخری اور دائمی مذہب ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ جس روحانی ماحول میں اور جن ذہنی کیفیات کے ساتھ صحابہ کرام نے زندگی گذاری ہے۔ سنت کے ذریعے اس پورے ماحول کو قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ آج صدیاں گذرنے پر ایک شخص کے لئے یہ بالکل ممکن ہے کہ سنت کے سہارے وہ اپنے اس ماحول سے کٹ کر یکدم اس ماحول میں پہنچ جائے۔ جہاں سرکار دو عالم بنفس نفیس موجود ہیں۔ جہاں حضور انور مصروف تکلم اور صحابہ کرام گوش بر آواز ہیں جہاں احکام کے ساتھ عمل کی شکلیں اور عمل کی شکلوں کے ساتھ جذبات و کیفیات کے مناظر بھی نظر آتے ہیں۔ جہاں اس کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ ایمان کس طرح کے اعمال و اخلاق پیدا کرتا ہے۔ سنت ایک دریچہ ہے جس میں جھانک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی آپ کے گھر کا نقشہ، آپ کی رات کے معمولات آپ کے گھر والوں کی معاشرت و معیشت دیکھی جا سکتی ہے۔ قرآن کے ساتھ نبوت کی ۲۳ سالہ زندگی کی اس تصویر یعنی سنت کا باقی رہنا اسلام کا ایک اعجاز اور ایسا امتیاز ہے جس میں کوئی مذہب اور کوئی امت اس کی شریک نہیں ہے

بہرحال اسلام کا علمی سرمایہ صرف دو چیزیں ہیں۔ قرآن اور سنت۔ تاریخی طور پر دونوں متواتر ہیں۔ قرآن کا تواتر لفظی اور سنت کا تواتر عملی ہے۔ قرآن اگر کتاب ہے تو سنت نور، حکمت اور میزان ہے۔ قرآن اگر ما انزل اللہ ہے تو سنت ما ارانک اللہ ہے

## قرآن و سنت میں فرق

شاید آپ دونوں میں فرق معلوم کرنے کے لئے اپنے اندر خلش محسوس کریں۔ قرآن اپنے اندر اعجازی شان رکھتا ہے۔ سنت معجزہ نہیں ہے۔ قرآن کے معانی کے ساتھ الفاظ میں بھی تعبد

# ...یخی حیثیت

ہے، جبکہ سنت صرف معنوی تعہد رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ جو بنیادی اور جوہری فرق امام الحرمین کے والد امام ابو محمد جوینی نے بتایا ہے، وہ بھی گوش گذار فرما لیجئے۔ قرآن و سنت دونوں میں وہی فرق ہے جو اردو زبان میں نامہ و پیام میں ہوتا ہے۔ پیام میں اگر آپ کا پیامی آپ کا مضمون صحیح طور سے مرسل الیہ تک پہنچا دیتا ہے تو پیام رسانی کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے، خواہ پیام رساں اُسے آپ کے الفاظ میں نہ پہنچائے لیکن نامہ کی صورت اس سے بالکل مختلف ہے یہاں ان ہی الفاظ کو مکتوب الیہ تک پہنچانا ضروری ہے۔ اگر قاصد نے خط چاک کر کے مضمون پڑھ کر اس کا مطلب بلاکم و کاست اپنے الفاظ میں ادا کر دیا تو وہ کسی طرح اپنے فرض منصبی سے سبکدوش نہ ہوگا بلکہ الٹا خیانت مجرمانہ کا مرتکب اور بد دیانتی کا ملزم ٹھہرایا جائے گا۔ گویا قرآن نامہ ہے اور سنت اللہ پاک کا پیام ہے۔ قرآن یعنی نامہ اپنے الفاظ اور معنی دونوں لحاظ سے معجزہ ہے۔ سنت یعنی پیام معجزہ نہیں ہے یہاں روایت بالمعنے ہے۔ یعنی اصل مقصود ہوئی سبحانہٗ کا اور الفاظ کا جامہ حضور انورؐ یا صحابہ کرام کا ہے۔

## حدیث تاریخ سنّت کا نام ہے

حضرات! اس موقعہ پر یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ محدثین جس چیز کو حدیث کے نام سے پیش کرتے ہیں اور جس کی انہوں نے بے مثال خدمت کی ہے وہ سنت نہیں بلکہ سنت کو روایت کرنے اور سنت کی ذات پیغمبر تک محدیث یا اخبار کے ذریعے سند پیش کرنے کا نام ہے۔ یعنی حدیث خود سنت نہیں بلکہ سنت شناسی کا ایک تاریخی ذریعہ ہے اور سنت کی علمی خدمات کے لئے ایک شاندار فن تاریخ ہے۔

باور کیجئے کہ حدیث تاریخ نہیں بلکہ حدیث تاریخ سنت کا نام ہے۔ حدیث کے تاریخ ہونے اور تاریخ سنت ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ خوب سمجھ لیجئے، یہ ایک بہت بڑا سنگین مغالطہ ہے جو ہمارے ناواقف عوام کو دیا جاتا ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنے حسن ذوق سے احادیث صحیحہ کا جو مجموعہ مرتب کر کے امت کے سامنے جس نام سے پیش کیا ہے اس میں امام موصوف نے یہی سمجھایا ہے کہ حدیث تاریخ سنت کا نام ہے۔ صحیح بخاری کا نام یہ ہے۔ الجامع السند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ وسنتہ وایامہ، اور یہاں امور اور ایام کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ تاریخ سنت کا مجموعہ ہے اور ہمارے پاس سنت شناسی کا ذریعہ ہے۔ ورنہ جیسا آپ سُن آئے ہیں کہ سنت تو ایک متواتر عملی چیز ہے۔ وہ فکر و نظر کا بنا ہوا کوئی نظریہ نہیں بلکہ علم قرآنی کی بنیاد پر اٹھا ہوا دامان نبوت میں ایک خاکۂ عمل ہے۔

## مدینہ کو دارالسنّہ کہا گیا ہے

چونکہ اس خاکہ عمل اور نقشہ کردار کا ظہور کامل مدینہ طیبہ میں ہوا ہے اس لئے اس بستی کو دارالسنّہ کہا گیا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے کسی شہر کو یہ نام نہیں دیا گیا۔ حالانکہ دوسرے شہروں میں علم حدیث جو بن پر تھا اور گلی گلی کاشانہ محدثین بنی ہوئی تھی۔ حافظ ذہبی نے بغداد کو دارالاسناد العالی، امام نووی نے کوفہ کو دارالفضل، مکہ کو دارالعلم، دمشق کو دارالقرآن، کو مرو کو مرجع الحفاظ اور خراسان کو دارالآثار لکھا ہے۔

## امام فی السنّۃ اور امام فی الحدیث

سنت اور حدیث کے اسی جوہری فرق کی وجہ سے تاریخ میں کچھ اماموں کو امام فی السنۃ اور کچھ کو امام فی الحدیث کہا گیا ہے۔ بہرحال حدیث تاریخ سنت کا نام ہے۔

## قرآن کے لئے ائمہ قرأت اور سنت کیلئے ائمہ محدثین

حدیث کی تاریخ سنت ہونے میں ٹھیک ٹھیک وہی حیثیت ہے جو قرآن کے لئے قرأت کی روایات کی ہے۔ یعنی جیسے قرآن کے لئے ائمہ سبعہ کی روایات ہیں۔ ایسے ہی سنت کے لئے محدثین کی روایات ہیں۔ نہ تو قرآن کا قرآن ہونا ائمہ قرأت کی روایات پر موقوف ہے اور نہ سنت کا سنت ہونا محدثین کی روایات پر منحصر ہے۔ اگر حدیث کے نام سے اسناد و روایات کا کوئی سلسلہ موجود نہ ہوتا تو پھر بھی سنت امت میں تواتر عمل اور توارث کی بنا پر اپنی جگہ موجود ہوتی۔ الغرض قرآن ہو یا سنت دونوں روائتی اور اسنادی سلسلے سے الگ ہو کر متواتر ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ قرآن چونکہ ایک عملی دستاویز ہے اس لئے وہ کتابی طور پر متواتر ہے اور سنت چونکہ سراسر ایک عملی چیز ہے اس لئے وہ امت میں عملاً متواتر ہے۔ اس لئے بلاشبہ اگر قرآن کا قرآن ہونا اپنے تواتر کی وجہ سے روایات قراء کا محتاج نہیں ہے تو سنت کا سنت ہونا بھی اپنے تواتر عمل کی وجہ سے روایات محدثین پر موقوف نہیں ہے۔ اس موقعہ پر حافظ ابن تیمیہ کی بات سننے کے قابل ہے۔ انما تولنا روام البخاری کقولنا رواہ القراء۔ یقیناً ہمارا کہنا کہ بخاری نے اس کو روایت کیا ایسا ہی ہے، جیسے ہم کہہ دیں کہ قرآن کو قراء نے روایت کیا ہے

## سنت کیلئے تاریخ کی ضرورت

سنت کو حدیث کے نام پر علم کے سانچے میں صرف اس لئے ڈھالا گیا ہے کہ ہمیشہ کے لئے دین کی زندگی فکر کی آوارگی خود رائی اضافت اور ایجاد سے محفوظ ہو جائے۔ ورنہ سنت تو ایک محسوس و شاہد زندگی کا نام ہے، اپنے تواتر عمل اور توارث کی وجہ سے اسناد و روایت کی قید سے بالا و بالا ہے۔ دیکھنے والوں کا مشاہدہ قید تحریر میں لانے کی ضرورت جس وقت محسوس ہوئی تو اسناد و روائت کی طرف محدثین متوجہ ہوئے اور سینے سے سفینے تک کے دور میں ایک طبقہ نے اپنی تمام تر توجہات کا مرکز اسی کو بنا لیا، الجزائری لکھتے ہیں۔ فرقۃ جعلت جل همها التظر فی الاسناد۔ ایک فرقہ جس نے بنا لیا اپنی ساری ہمت کا اسناد کو نصب العین۔ اس طرح اسناد و روایت خود ایک فن بن گیا۔

## تاریخ سنت کیلئے اسناد اسلام کی خصوصیت ہے

اسناد کی حقیقت یہ ہے کہ معتد اشخاص سے معتمد اشخاص یا ایک معتبر شخص سے ایک معتبر شخص نقل کرے اور اس طرح یہ نقل شخص بہ شخص یا طبقہ بہ طبقہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جائے۔ تاریخ و روایت کی دنیا میں کسی بھی قوم کے پاس ایسی تاریخی دستاویز موجود نہیں ہے جس کی پشت پر سند کی تاریخ سنہ جیسی عظیم الشان طاقت ہو۔ یہ امتیاز صرف امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے رسول کا ایک ایک عمل ایک ایک بول ہر ممکن سے ممکن طریق سے محفوظ کر لیا اور اس کام کے لئے مشرق و مغرب میں اتنے نفوس قدسی مارے پھرے ہیں کہ ان کی صحیح تعداد کا اللہ کے سوا کسی کو پتہ نہیں ہے۔ محدثین کی عرفی زبان میں ان کو حفاظ حدیث کہتے ہیں۔ راویان حدیث اور رجال کو چھوڑ کر صرف ان حفاظ حدیث کے حالات پر محدثین نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں صرف ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو حفاظ حدیث ہیں یہ ان حفاظ ہی کی برکت ہے کہ آج ہمارے پاس نبوت کا بہت بڑا علمی سرمایہ ہے۔ اس کے برعکس دوسری قومیں اپنے دین کے کسی مسئلہ کے متعلق بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتی ہیں کہ یہ ان کے دین کا حصہ ہے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مولانا محمد یوسف صاحب مامون کانجن

# زکوٰۃ اور ضروریات دین کے بارے میں ملاحدہ کے

## غلط پروپیگنڈے کا اجمالی جائزہ

(قسط نمبر ۳)

(۱۶) اگر بالفرض کوئی ایسا ادارہ موجود ہو جو دولت کی اجتماعی حیثیت پر کنٹرول کرے تو متمول افراد پر زکوٰۃ اس حالت میں بھی فرض رہتی ہے

(۱۷) اور ٹیکس اس حالت میں اپنا وجود کھو بیٹھتا ہے۔

(۱۸) اسلام کے نظام زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعہ اسکاب مال کی آمدنی کا ایک معتدبہ حصہ مفلوک اور نادار لوگوں کو پہنچانے کا بندوبست فرما دیا گیا، جس پر اگر صحیح نہج سے عمل کیا جائے تو اسلامی برادری میں کسی فرد کے بھکا ننگا رہ جانے کا سوال ختم ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ زکوٰۃ صرف اغنیاء سے وصول کی جاتی ہے اور فقراء پر صرف کی جاتی ہے، اس لئے نظام زکوٰۃ کا معمولی دباؤ اور ہلکا بوجھ بھی بالواسطہ یا بلا واسطہ پسماندہ اور مفلوک طبقہ پر نہیں پڑتا، بلکہ یہ نظام امراء کے نفع اخروی اور فقراء کے نفع دنیوی کا حامل ہے، اس میں دونوں طبقوں کا سراسر نفع ہی نفع ہے اور وہ ہر قسم کے بالواسطہ یا بلا واسطہ نقصان سے یکسر پاک اور مبرا ہے

(۱۹) اسلام کا نظام زکوٰۃ اس شعر میں ایسی صالح معیشت کو بروئے کار لاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں کسی غلط نظریۂ حیات اور فاسد نظام زندگی کی گنجائش قطعاً نہیں رہتی اور کمیونزم اور سوشلزم

(۱۸) اور ٹیکس کا اکثر حصہ بظاہر مال دار طبقہ پر عائد کیا جاتا ہے لیکن اس کا تمام تر یا بیشتر بوجھ مفلوک اور نادار طبقہ پر آ گرتا ہے۔ مثلاً جب کپڑے کی صنعت پر نئے ٹیکسوں کا اعلان کیا جاتا ہے تو دوسرے ہی دن کپڑے کی قیمتوں میں اضافہ کی خوشخبری سننے میں آتی ہے، جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مل مالکان پر جس قدر نئے ٹیکس لگائے جاتے ہیں وہ اتنی مقدار دیگر کچھ اضافہ کے ساتھ) صارفین سے وصول کر لیتے ہیں۔ گویا ٹیکس مل مالوں پر لگایا تھا اور وصول کیا گیا عوام، مفلوک اور نادار لوگوں سے۔

اسی طرح ٹرانسپورٹ پر جو ٹیکس لگائے جاتے ہیں وہ کرائے میں اضافہ کر کے غریب عوام سے وصول کئے جاتے ہیں۔ پھر تو یہ ہے کہ جس ملک میں ٹیکس اور بنک کا نظام رائج ہوگا، وہاں متمول طبقہ صاف بچ نکلے گا اور ٹیکس اور سود کا تمام بوجھ بالآخر عوام پر آ گرے گا۔ اس حالت میں عوام اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی سکت ختم کر بیٹھیں گے اور زندگان کے لئے وبال جان بن کر رہ جائے گی چنانچہ جن ممالک میں یہ دونوں نظام رائج ہیں وہاں ان کی برکات کا مشاہدہ کھلی آنکھوں کیا جا سکتا ہے جو طبقاتی جنگ کی شکل میں رونما ہیں۔

(۱۹) اور اس کے برعکس ٹیکسی نظام مذکورہ بالا طبقاتی جنگ اور فاسد معیشت پیدا کرتا ہے، جس کے نتیجہ میں مختلف ٹیکسوں کے نیچے دبے ہوئے بھوکوں مرتے عوام کو غلط نظام زندگی کے تمام حربے بیکار ہو کر رہ جاتے ہیں اور تمام نظریۂ حیات کو ان کے پیدا کرنے والے نظریے ساتھ لے کر ڈوب جاتے ہیں۔

زکوٰۃ اور ٹیکس کے درمیان یہ چند اجمالی باتیں تھیں آپ کے سامنے ہیں، اور اگر خدا نخواستہ کچھ اور کہنا ہوتا تو بھی کہا جا سکتا تھا، لیکن اس وقت کے درمیان قلب و قالب اور روح و جسم کے لحاظ سے دیکھا جائے تو انسان اور شیطان کے درمیان پایا جاتا ہے۔ جس طرح ہمارے ڈاکٹر انسان کا سلسلہ نسب بندر کے ساتھ ملا کر مضحکہ انگیز تصویر کھینچتے ہیں اسی طرح ٹیکس مخالفات کی طرف سے زکوٰۃ کو ٹیکس ہے کا دھندلکا ڈال کر اس کی کچھ کم حیثیت نہیں، اس دھوکے سے وہ نہ صرف یہ کہ اسلام کی روح زکوٰۃ ہی کی جڑ پیسہ کرتے ہیں بلکہ خود ٹیکس کا بھی مذاق اڑاتے ہیں، اسی لئے کہ جس طرح کسی ان پڑھ گنوار کو حضرت العلامہ شیخ الاسلام کے لقب سے پکارنا درحقیقت مذاق کے پیرائے میں اس کا مذاق اڑانا ہوتا ہے اسی طرح ٹیکس کو زکوٰۃ تصور کیا جانا ہے اسی طرح ٹیکس خور بھی زکوٰۃ کو ٹیکس کے تحت داخل کرنا اور اسے اسلام کا رکن عظیم قرار دینا ایک طرف اسلام کا مذاق اڑانا ہے اور دوسری طرف ٹیکس کا مذاق اڑانا ہے، جس طرح کسی کو محض کہہ دینے سے وہ واقعتہً نیچ نہیں بن جاتا ہے، کسی کو دولہا کہہ کر مخاطب دے ڈالنے سے وہ بیچارہ درحقیقت نہیں بن جاتا بلکہ کوئی کا دولہا ہی رہتا ہے، کسی ناتواں مرد کو رستم کہہ دینے سے وہ حقیقتاً رستم نہیں بن جاتا کسی غریب کے جھونپڑے کو آتش محل کہہ دینے سے کسی نقطہ نظر کا برحق ہونا نہیں ہوتا، کسی جیتی جاگتی نظام کو کافور کا لقب دیا جاتا ہے وہ حقیقت نہیں بن جاتا کسی بدصورت، زنگ آلود اور سیاہ فام کالی کلوٹی عورت کو نیت کی حور کہہ دینے سے اس کی صفات لازمہ زائل نہیں ہو جاتیں، اسی طرح ٹیکس کو زکوٰۃ کا خطاب دے کر زمین و آسمان کے قلابے بھی ملا دیئے جائیں، اس کی فن خیالڑے سے آسمان سر پر اٹھا لیا جائے اور مشرق و مغرب کی شہادتیں بھی کھینچ لی جائیں تب بھی زکوٰۃ ہرحال زکوٰۃ ہی رہے گی اور ٹیکس ہر صورت ٹیکس ہی رہے گا۔ نہ قیامت تک زکوٰۃ کو ٹیکس کی سطح پر نیچے لایا جا سکے گا نہ ٹیکس کو زکوٰۃ کے مرتبہ بلند پر فائز کیا جا سکے گا، البتہ زکوٰۃ کو ٹیکس اور ٹیکس کو زکوٰۃ پر قیاس کرنے والوں کے علم و فہم اور عقل و بصیرت کا طبعی معیار اس سے ضرور ثابت ہو جائے گا۔

اب اس موضوع پر ایک اور پہلو سے غور کیجئے۔ اگر ایک شخص دو اور دو چار کے خلاف تین اور دو پانچ کا دعویٰ کرے اور اس پر بزعم خود بیسیوں دلائل پیش کر ڈالے، تو آپ اس کی صداقت و دیانت کے بارے میں کیا فیصلہ دیں گے؟ یا اگر ایک شخص ٹھیک دوپہر کے وقت سورج کے طلوع ہونے میں شک کرتا ہے اور اپنی جیبی گھڑی دیکھ کر آپ کو یقلاتا ہے کہ ابھی سورج نکلنے میں اتنے گھنٹے رہتے ہیں، آپ اس کی دیانت اور عقل و فہم کے حق میں کیا رائے قائم کریں گے؟ یا ایک پروفیسر مٹھا سنجیگا سے یہ دعویٰ کرے کہ کراچی نام کا کوئی شہر نہیں، یہ چند بیوقوفوں کی اختراع ہے تو اس کے اور اس پر اپنے خود ساختہ کرہ جغرافیہ کی شہادت پیش کر ڈالے آپ نے اگرچہ کراچی کا شہر خود اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، تاہم اس دعوے کے پرکھنے کی توانائی اور اس کے خود ساختہ جغرافیہ کے بارے میں آپ کیا رائے قائم کریں گے یا ایک شخص آسمان پر یہ اعلان کرتا ہے کہ ساٹھ لاکھ انسانوں کا گروہ جو ہندوستان میں رہتا تھا نہ یہ اعلان بلند ہی نہیں کیا گیا۔ آپ اس کے مؤرخ صاحب کی صحت عقل اور اس کی خود ساختہ سیاح حیات جیسے سلسلے رکھ کر یہ اعلان کیا جاتا ہے کے بارے میں جو تمسکات سے کیا رائے دیں گے یا فرض کیجئے کہ کسی شادی شدہ جوڑے کی تقریب تحائف میں تمام معززین شہر حاضر تھے، ان سب کی شہادت کے علی الرغم ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ دولہا صاحب کا پیدا

# افکار و خیالات

مدیر

## برتھ کنٹرول

"اگر اسقاط حمل کی صورت میں ہے تو یہ اہلاک جان ہے جس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا، بلکہ دنیا کا کوئی مہذب انسان اسے پسند بھی نہیں کرے گا۔ اگر طرفین میں سے کسی کو ناقابل تولید بنا دینے کی صورت میں ہے تو اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی مرد یا عورت کو خصی بنا دیا جائے۔

عصر حاضر کا برتھ کنٹرول ان مغرب زدہ اقوام کی ایک حیوانی ضرورت ہے جو جنسی تعلقات کے لئے کسی اخلاقی ضابطے کی پابند نہیں ہیں اپنے گناہوں کے نتائج کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے ایک پُر امید ذریعہ کے طور پر وہ اسے استعمال کرتی ہیں، چوری، بددیانتی، رشوت خوری اور مظالم و مفاسد جیسے انسانیت سوز جرائم کی موجودگی میں صرف برتھ کنٹرول سے نہ سماجی مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور نہ ہی نسل انسانی کی افزائش کا سلسلہ منقطع کیا جا سکتا ہے۔ سوائے مضرت کے برتھ کنٹرول سے کوئی منفعت آج تک حاصل نہیں ہوئی، الا آنکہ شہوانی درندوں کو اس نے خطرات سے آزاد کر دیا۔

(جام کوثر کلکتہ یکم ستمبر ۱۹۶۶ء)

## نقصانات

"پیرس ۹ اکتوبر۔ فرانس کے دو ماہر ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق مانع حمل ادویات کے استعمال سے عورتیں نہ صرف بدصورت ہو جاتی ہیں بلکہ اُن کے سر کے بال بھی گر جاتے ہیں اور انہیں داڑھی مونچھ اُگ آتی ہے۔

پیرس کے سینٹ لوئیز ہسپتال کے ڈاکٹر پی برکلن اور جی، ملکی نے کئی سال کی تحقیق کے بعد ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ مانع حمل ادویات کے استعمال کے باعث ایک ۱۸ سالہ لڑکی اور ایک ۲۵ سالہ خاتون کے سر کے سارے بال گر گئے اور اس کے علاوہ ان کی داڑھی مونچھ بھی اُگ آئی۔

اس رپورٹ کے مطابق جو عورتیں مانع حمل ادویات استعمال کرتی ہیں، ان میں ۲۸ فیصد بدصورت اور بدشکل ہو جاتی ہیں، کیونکہ ان کی جلد خراب اور داغدار ہو جاتی ہے۔ بعض عورتیں گولیوں کے استعمال سے نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اب ضبط تولید کے لیے میں نیا قانون بنانے سے پہلے نیشنل اسمبلی کی مقرر کردہ ایک خاص کمیٹی کے کنٹرول کا اس رپورٹ پر غور کرنے والی ہے۔

(پاکستان ٹائمز ۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

خلاف فطرت جو کام بھی کیا جائے اس میں خامیاں تو برائے نام ہی ہوتے ہیں لیکن نقصانات ان گنت۔ لیکن ہم ہیں کہ ہر فطری کام کو چھوڑ کر غیر فطری کاموں کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں بلکہ ان پر کروڑوں روپیہ صرف کر رہے ہیں

## اخلاقی گراوٹ کی انتہا

"اس سال وینس کے عالمی میلے میں سویڈن کی ایک فلم "نائٹ گیمز" نے ہنگامہ برپا کر دیا ہے اس فلم کے ایک منظر میں مرد اور عورت کو بالکل برہنہ حالت میں جنسی اختلاط کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود اس فلم کی ہیروئن کا خیال ہے کہ فلم قطعاً فحش نہیں ہے، حتیٰ کہ نابالغ بچوں کو بھی اس فلم کے دیکھنے سے نہیں روکا جا سکتا۔

(ہفت روزہ چترالی ڈھاکہ ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء)

یہ تو وینس کی بات ہے۔ اگر مغربی تہذیب کا دھارا اسی طرح بہتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان میں بھی جب تک پردۂ فلم پر اس قسم کے ننگے سین نہیں دکھائیں گے ہمارے نوجوان فلم سے مطمئن ہی نہیں ہوں گے۔ لاہور، کراچی اور ڈھاکہ کے نائٹ کلبوں میں ابھی بھی کیا کچھ نہیں ہو رہا۔

### سرخ نشان

سرخ نشان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی مدت خریداری ختم ہو گئی ہے۔ اگر آپ اس پرچہ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو آئندہ کے لئے چندہ ارسال فرما دیں۔ اگر خریداری کا ارادہ نہ ہو تو مطلع فرمائیں۔ جواب نہ آنے پر اگلا پرچہ وی پی ارسال ہوگا جس کا وصول کرنا آپ کا دینی اور اخلاقی فریضہ ہوگا۔


## معیاری
## اصلی سلاجیت

اصلی سلاجیت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی ذاتی نگرانی میں صاف شدہ اور قابل اعتماد ہمارے دواخانہ سے مل سکتی ہے۔

### اصلی سلاجیت کے فوائد

سلاجیت پتھر اور دھاتوں کا قدرتی جوہر ہے جس میں تمام وٹامنز (حیاتین) بکثرت پائے جاتے ہیں مسلسل تجربات اور نئی تحقیق نے اس کے ذیل کے فوائد ثابت کر دیئے ہیں:۔

- جسمانی ساخت اور صحت توانائی کے لئے اکسیر ہے جسم کو پتھر کی طرح سخت اور فولاد کی طرح مضبوط کرتی ہے۔
- چوٹ لگنے اور جسم کو اندر باہر زور لگنے ٹوٹی ہڈی کے جوڑنے میں اکسیر کا کام دیتی ہے
- ریاحی درد، درد کمر، پٹھوں کی دکھن پسلی کا درد۔ نزلہ و زکام، بواسیر، کھانسی، نمونیہ مثانہ کی کمزوری، احتلام و جریان، بچوں کا سوکھا پن پیشاب کی جلن۔ خون کی کمی، نطفہ کا پتلا پڑ جانا عورتوں کی امراض مخصوصہ یا مخصوص سفید باتی کے آنے، ان سب بیماریوں کو دور کر کے صحت و شباب کی حفاظت کرتی ہے۔
- سب سے بڑی خوبی یہ کہ مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں سب کے لئے یکساں مفید ہے

قیمت دو تولہ چار روپے علاوہ محصول ڈاک

### سلاجیت پلز

بعض لوگ سلاجیت ویسے کھا نہیں سکتے ان کے لئے سلاجیت کی گولیاں مزید مفید ادویات کے اضافہ کے ساتھ تیار کر دی گئی ہیں جو اوپر کی بیان کردہ امراض میں اور زیادہ موثر اور مفید ہیں۔ اور کھانے میں بھی بہت آسانی ہے۔

قیمت فی پیکٹ ——— ۱۰ روپے
نصف پیکٹ ——— ۵ روپے
——— علاوہ محصول ڈاک

معیاری دواخانہ ولیبارٹریز چوک رنگ محل لاہور

## بقیہ ـــــ پرویز کے نظریات

ان دونوں کا نکاح نہیں ہوا۔ کیونکہ مابدولت اس میں حاضر نہ تھے۔ آپ اس کی فہم و خرد اور اس معقول دلیل کے حق میں کیا مشورہ دیں گے؟ ان تمام صورتوں میں ایسے محقق کے بارے میں جو بدیہی محسوس اور متواتر امور کی ضد کا دعویٰ فرضی دلائل کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ یہی رائے دینگے کہ وہ بیچارا مرفوع القلم، حواس باختہ، ماؤف العقل ہے۔ اس کا دماغ ہل گیا ہے۔ اس کو فوراً دماغی ہسپتال بھیجو۔ اور اگر اس کی یاوہ گوئی سے کسی کی جان و مال یا عزت و آبرو کو خطرہ ہو، تو آپ مشورہ دینگے کہ اسے پابہ زنجیر کردو۔ پاگل کا کیا ہے، کسی کو نقصان پہنچا دے گا۔

اگر آپ کا مذکورہ بالا اشخاص کے بارے میں یہی فیصلہ ہے تو میں آپ سے نہایت ادب و احترام کے ساتھ دریافت کرتا ہوں کہ جو شخص چودہ سو سالہ امت کے کروڑوں بلکہ اربوں ثقہ، قابل اعتماد، اعلیٰ درجہ کے معتبر اور پارسا لوگوں کی متفقہ شہادت اور اجماعی تواتر کے خلاف دعویٰ کرتا ہے کہ مرنے والے کے بیٹے کے ساتھ اس کا پوتا بھی برابر کا وارث ہوتا ہے یا یہ کہ تعدد ازدواج (ایک سے زیادہ نکاح کر لینا) اسلامی مزاج کے منافی ہے، یا یہ کہ سود اگر اصل رقم سے دوگنا تین گنا نہ ہو تو حلال ہے۔ یا یہ کہ نابالغی میں نکاح ناجائز ہے یا یہ کہ شراب حرام نہیں صرف نشہ ممنوع ہے، یا یہ کہ شرعی سزائیں ناقابل نفاذ ہیں۔ یا کہ ایک گریجویٹ عورت کی شہادت مرد کے ہم پلہ ہو سکتی ہے یا یہ کہ زکوٰۃ ٹیکس ہے اور اسے ہر طرح بدلا جا سکتا ہے، یا کہ خدا و رسولؐ کے جس فیصلہ کو ہم چاہیں بدل سکتے ہیں، یا کہ طلاق اسی وقت نافذ ہوگی جبکہ حاکم مجاز اسے نافذ کر دے یا کہ چودہ سو سال میں اسلام کے صحیح مفہوم کو کسی نے سمجھا ہی نہیں، یا یہ کہ چودہ صدیوں کے تمام علماء ناقابل اعتماد ہیں۔ یہ اور اس قسم کے نظریات پیش کرنے والے کے بارے میں آپ عقل و دانش، فہم و بصیرت اور علم و یقین کی روشنی میں کیا رائے دینگے؟ آپ اس کے دماغی توازن صحت عقل اور سلامتی حواس کے بارے میں کیا فیصلہ دینگے۔ کیا آپ اس کے فرضی جغرافیہ اور خود نوشت تاریخ کے سامنے چودہ صدیوں کی متواتر شہادت کو جھٹلائیں گے۔ کیا آپ سے توقع رکھی جائے کہ اس قسم کی نام نہاد ریسرچ کو آپ ٹھنڈے دل سے برداشت کرتے چلے جائیں گے۔ جس کی زد میں ایک دو یا دس بیس انسان نہیں بلکہ اسلام، اسلامی تاریخ، امت مسلمہ، ذات نبویؐ اور ذات خداوندی آ جاتے ہوں۔

"حقائق آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے ہیں۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ پوری امت کی متواتر شہادت کو رد کر دینا آپ کے لئے آسان ہے یا ان ٹیکسی محققین کی نام نہاد تحقیقات کو غلط قرار دینا آسان ہے"۔

یاد رکھیئے کہ جس طرح دوپہر کے وقت "رات رات" کی رٹ لگانے والے کے دلائل پر غور کرنا خلل دماغ ہے۔ اسی طرح امت مسلمہ کی مجموعی اور متواتر شہادت کی ضد میں فرضی دلائل پیش کرنا، ان پر غور و فکر کی دعوت دینا اور ان کو ادنیٰ توجہ کا مستحق قرار دینا بھی دماغی توازن کے بگڑ جانے کی علامت ہے۔

ان معروضات کے بعد امید ہے کہ زکوٰۃ (اور دیگر ضروریات دین) کے بارے میں پروفیسر محمد عثمان صاحب اور ان کے ہمخیال لوگوں کے برخود غلط پروپیگنڈا کی پیدا کردہ غلط فہمی میں کم از کم ذی فہم طبقہ کو مبتلا رہنے کی گنجائش نہ رہے گی۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

## بقیہ ـــ سنت کی تاریخی حیثیت

وہاں اول روائت نہیں۔ روایت ہے تو اسناد نہیں۔ اسناد ہے تو اتصال نہیں۔ اتصال ہے تو بیان کرنے والوں کی شخصیت نہیں۔ شخصیت ہے تو ثقاہت اور عدالت نہیں۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

اقوام دنیا میں سے کسی قوم کے پاس اپنے نبی کی زندگی کے لئے مسلمانوں کے سوا اسناد کا کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ (اختصار علوم الحدیث)

## بقیہ: ـــــ فتنہ ابن سباء

یہ سن کر حکیم ابن جبلہ باغی نے محمد ابن مسلمہ کو پکڑ کر بٹھا دیا۔ اس پر زید ابن ثابتؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

انہ فی الکتاب یہ چیز کتاب میں ہے

یہ سنتے ہی ایک دوسرے کونے سے محمد ابن ابی مریرہؓ نے اٹھ کر ان کو بٹھا دیا۔

پھر دفعتاً تمام باغی اہل مسجد پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ انہیں مسجد سے باہر نکال دیا، اور امیر المومنین سیدنا عثمانؓ پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ بیہوش ہو کر منبر سے نیچے گر پڑے۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص ۱۷۶

ابن الاثیر جلد ۳ ص ۸۱، طبری جلد ۵ ص )

### سالانہ جلسہ ملتوی

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ احباب و مدعوئین حضرات مطلع رہیں آئندہ تاریخوں کا جلد اعلان کیا جائے گا۔

(عبداللطیف غفرلہ مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم)

### تبصرہ کا امیر شریعتؒ نمبر

ماہنامہ تبصرہ کا امیر شریعتؒ نمبر ۴ نومبر کی بجائے ۱۵ نومبر ۶۶ء کی صبح کو شائع ہوگا (انشاء اللہ) قارئین اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں ـــــ مینیجر

دمہ، کالی کھانسی، نزلہ، سل دق (ٹی بی) پرانی پیچش، بواسیر، خارشی۔ ذیابیطس۔ مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج کرائیں۔

لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ نکلسن روڈ لاہور۔ فون ۶۵۵۶۷

### موسم سرما

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت۔ زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

### اگر آپ

کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفرحات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں ـــــ تو

مطب اشرف کی جانب رجوع فرمائیں، جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں

بیرونجات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں

مطب اشرف

اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی ـــــ لائلپور

## سلہٹ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

۲۱ اکتوبر بعد نماز جمعہ سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام اور سلہٹ سٹی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ اور دیگر اہل الرائے حضرات کا ایک اہم اجلاس سلہٹ نئی سڑک مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب چری پاڑی منعقد ہوا۔

اجلاس میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حافظ الحدیث علامہ محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور کل پاکستان جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دورۂ مشرقی پاکستان پر ان کے دورہ کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔ نیز یکم اور ۲۔ نومبر کو ان دونوں حضرات کی سلہٹ ٹاؤن میں تقریر کا انتظام کیا گیا جس کے لئے استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر مولانا ابراہیم صاحب چتولی اور ناظم محمد عبدالنور صاحب اور نائب ناظم جناب حافظ مجاہد الدین صاحب امام نئی سڑک مسجد اور تحویلدار مقرر ہوئے۔ ۳۔ نومبر کو رانا فنگ میں ایک شاندار اجلاس کا انتظام ہوا ۴۔ نومبر کو صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے تک ضلع کے کارکنان جمعیۃ کے اجتماع اور خصوصی مجلس رکھی گئی۔ بعد ازاں ضروری اور چند قرار دادیں پاس کر کے دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

(محمد اشرف علی غفرلہ بشو ناتھی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کی اہم قرار دادیں

مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو کندیاں شہر ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے چار جامع مساجد کے خطباء نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی۔

جامع مساجد کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کندیاں شہر میں اوپن ایئر سینما جو کہ شہر کے بالکل وسط میں دو مساجد کے بالکل قریب واقع ہے اس کے چالو ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ اس سے نماز پڑھنے والوں اور دن بھر مزدوری کرنے والے نادار غریب مسلمانوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہے اور نیز مسلمانوں کے لئے مخرب اخلاق ہے۔ امید ہے کہ حکومت پاکستان مسلمانان کندیاں کی اس متفقہ آواز کی قدر کر کے سینما کے چالو ہونے کی اجازت کینسل کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دے گی۔ مساجد کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

جامع مسجد غوثیہ، جامع مسجد لوکوشیڈ۔ جامع مسجد ریلوے کوارٹر۔ جامع مسجد محمدی۔

(نذیر احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام
کندیاں)

بتقریب سعید دستار بندی فضلاء جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا

## جلسہ

بتاریخ ۱۱، ۱۲، ۱۳ نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار قائم کردہ شیخ المشائخ پیر طریقت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ العزیز

### اسمائے گرامی علماء کرام

(۱) حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کراچی
(۲) حضرت پیر طریقت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی
(۳) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی
(۴) حضرت شیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ (کندیاں)
(۵) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ملتان
(۶) حضرت مولانا سید عطاء المنعم صاحب بخاری
(۷) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب سلانوالی
(۸) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور
(۹) نعت خواں سید امین گیلانی صاحب شیخوپورہ

المعلن (مولانا) صالح محمد صاحب ناظم اعلیٰ
جامعہ ہذا)

حیات الانبیاء

امام بیہقیؒ امام تقی الدین السبکیؒ اور امام سیوطیؒ کے تین نایاب رسائل

جزء حیات الانبیاء، حیات الانبیا اور انباء الاذکیا فی حیات الانبیا

تینوں یکجا اصل عربی زبان میں

طباعت — عربی ٹائپ، کاغذ — سفید کرنافلی ٹائیٹل — بہترین — قیمت صرف دو روپے پچاس پیسے

— علاوہ محصولڈاک —

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف اسلامیہ، مبارک پورہ سیالکوٹ

## بقیہ: — خبرنامہ جمعیۃ

ممبر سازی کے بعد جدید انتخاب شہر جڑانوالہ عمل میں آیا۔ اسی طرح چک نمبر ۲۷۲ تحصیل جڑانوالہ و چک نمبر ۵۸۱ میں حکیم بابا سلطان صاحب مبلغ اسلام کی کوششوں سے جدید ممبر سازی کے بعد ان کی زیر نگرانی جدید انتخابات ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

### شہر جڑانوالہ کا انتخاب

امیر۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد امین صاحب
نائب امیر۔ شیخ عبدالرحیم صاحب
ناظم اعلیٰ۔ شیخ عبدالرشید صاحب
سالار۔ صوفی عبدالقادر صاحب
خازن۔ حکیم بابا سلطان صاحب امیر مبلغ اسلام

### چک نمبر ۲۷۲ جڑانوالہ

امیر۔ حکیم علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد چک ۲۷۲
نائب امیر۔ رائے احمد خاں صاحب
ناظم اعلیٰ۔ احمد دین صاحب ماچھی
نائب ناظم۔ رائے بشیر احمد صاحب
سالار۔ اللہ یار صاحب

### چک نمبر ۵۸۱ تحصیل جڑانوالہ

امیر۔ حکیم امیر محمد صاحب
نائب امیر۔ تاجا ولد میر نمبردار
ناظم اعلیٰ۔ جناب علاؤالدین صاحب
نائب ناظم۔ احمد ولد امین صاحب
خازن۔ میاں دل محمد صاحب
سالار۔ میاں خاں صاحب

(حکیم بابا سلطان جڑانوالہ)

ترجمان اسلام
میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

طاقت و توانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ و قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی

مانع اعظم — دل، دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرا، مادہ حیات کا مغلظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اسم بامسمیٰ — ایک ماہ دس روپے۔

طلائے شباب خاص — بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب — ایک ماہ — دس روپے

لبوب کبیر خاص الخاص — اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا، کستوری، عنبر، مغز سرکنجشک، زمرد، قوت، فیروزہ، کشتہ چاندی، کشتہ سہ دھاتہ وغیرہ کا مرکب ایک ماہ ۱۶/۰ روپے (نوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/۰ روپے

نصف کورس ۱۹/۵۰ روپے۔ مکمل کورس منگوانے پر محصولڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:۔ اشرف لیبارٹریز، لائل پور فون نمبر ۳۰۲۱

# خبرنامہ

## عالم اسلام سے گہرے تعلقات

صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی ہے کہ تمام ممالک خاص طور پر عرب اور اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ لیکن اگر ہمارے دوست ملکوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے تو ہم ایک ملک کے خلاف دوسرے ملک کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

## بھارت کے فوجی حلقوں میں کھلبلی

چین کے نئے ایٹمی تجربے سے بھارت کے سیاسی اور فوجی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے اور حکومت پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ ایٹم بم بنانے کی کوششیں تیز تر کر دے۔ وزارت جنگ کے حکام نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ بہت تھوڑی مدت میں بھارت چین کے ایٹمی ہتھیاروں کی زد میں آ جائے گا۔

## پاکستان میں ایٹمی ری ایکٹر

وزیر تجارت جناب غلام فاروق نے کہا ہے کہ کراچی میں ایٹمی ری ایکٹر بہت جلد کام شروع کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایٹمی توانائی کو پُرامن مقاصد کے لئے کام میں لانا چاہتا ہے

## سوباندریو کو سزائے موت

انڈونیشیا کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو کو فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا ہے وہ ۳۰ دن تک صدر مملکت سوکارنو سے اپنی اس سزا کے خلاف اپیل کر سکتے ہیں۔

## خواتین کو چھیڑنے والوں سے سختی برتی جائیگی

گورنر مغربی پاکستان نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی ہے کہ بس سٹاپوں اور تعلیمی اداروں کے آس پاس سفید کپڑوں میں ملبوس پولیس کا عملہ تعینات کیا جائے تاکہ ناپسندیدہ عناصر طالبات اور خواتین کو پریشان نہ کر سکیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسے عناصر کی سختی سے بیخ کنی کی جائے

## امریکہ ویٹنام سے اپنی فوجیں نکال لے

فرانس کے صدر ڈیگال نے کہا ہے کہ فی الحال ویٹنام میں امن کا قیام ناممکن ہے اور میں کسی ثالثی کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ویٹنام کی جنگ ختم کرنے کے لئے امریکہ کو چاہیئے کہ چین کو تسلیم کرے اور اقوام متحدہ میں اس کی شمولیت کی حمایت کرے اور اپنی فوجیں ویٹنام سے نکال لے۔

## انڈونیشی کمیونسٹ رہنما کو گولی مار دی گئی

انڈونیشیا کے مشہور کمیونسٹ رہنما اور پارلیمنٹ کے رکن ڈاکٹر لکمان کو انڈونیشی فوج کے ایک گارڈ نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

## پاکستان کے لئے امریکی گندم

امریکہ نے پاکستان کو ۶۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کی مکئی اور ساڑھے بارہ لاکھ ڈالر کی مالیت کی گندم کی خریداری کے سلسلے میں اجازت نامے جاری کر دیئے ہیں۔

## اوتھان کی مدت ملازمت میں توسیع

سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے سفارش کی ہے کہ اوتھان کے عہدے کی میعاد جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے اختتام تک بڑھا دی جائے۔

## پاکستان نے آبدوزوں کا آرڈر دیدیا

انڈیا ریڈیو نے پیرس کے ذمہ دار حلقوں کے حوالہ سے دن میں کئی دفعہ یہ خبر سنائی کہ پاکستان نے فرانس کے جہاز سازی کے ایک کارخانے کو ڈیفنی قسم کی دو آبدوزیں تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

## پاکستان کی خارجہ پالیسی تبدیل نہیں کی جائیگی

صدر ایوب نے کہا ہے کہ ملک کی خارجہ حکمت عملی کی بنیاد روشن خیالی سے بہرہ ور ملکی مفاد پر مبنی ہے اور یہ حکمت عملی تبدیل نہیں کی جائے گی۔

## امریکہ کو چینی میزائلوں کے سارے راز معلوم ہیں

امریکہ کے سرکاری اعلان میں دعوے کیا گیا ہے کہ ۱۹۶۴ء سے امریکہ کے چھ جاسوس مصنوعی سیارے چین کے اوپر خلا میں اڑ رہے ہیں۔ ان سیاروں نے چین کے سارے ایٹمی دھماکوں کی کیفیت جوں کی توں امریکی سائنسدانوں کو بھیجی تھی

## مغربی جرمنی اور چین کے لئے راکٹ

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مغربی جرمنی چین کے لئے ایسے راکٹ تیار کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے جو چھ سو پچاس کلو میٹر تک مار کر سکتے ہیں۔

## میزائل کے ذریعہ ایٹم بم پھینکنے کا تجربہ

چین نے گائیڈڈ میزائل کے ذریعہ ایٹم بم پھینکنے کا کامیاب تجربہ کیا۔ میزائل نے معمول کے مطابق پرواز کی اور چار سو میل کے فاصلہ پر ایٹم بم ٹھیک نشانے پر گرایا۔

## سائیگون کے قریب خوفناک دھماکہ

سائیگون سے دس میل دور امریکی گولہ بارود کے ایک بہت بڑے ذخیرے میں خوفناک دھماکہ ہوا۔ جس میں سائیگون کا پورا علاقہ ہل گیا۔ اور آسمان روشن ہو گیا۔

## پاک انڈونیشی تعلقات ناقابل تبدیل ہیں

انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کے اسپیکر حاجی احمد نے صدر ایوب کو یقین دلایا ہے کہ انڈونیشیا میں داخلی تبدیلیاں پاکستان اور دوسرے مسلمان ملکوں کے ساتھ اس کے تعلقات پر اثر انداز نہیں ہوں گی۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کو عوام کی خواہشات کے مطابق حل کرانے کے لئے پاکستان کو اپنی مکمل حمایت کا یقین بھی دلایا۔

## ۹ ماہ میں دو لاکھ سپاہی ہلاک

ویٹ نام چھاپہ ماروں نے جنوبی ویٹ نام میں لڑنے والی مخالف فوج کے ۲ لاکھ سپاہیوں کو ہلاک یا ناکارہ کر دیا، ان میں سے ۹۰ ہزار امریکی سپاہی ہیں اور باقی ماندہ امریکہ کے دوسرے اتحادیوں کے ہیں۔

## ہم چین کی ایٹمی طاقت کو کچل دیں گے

صدر جانسن نے چین کو متنبہ کیا ہے کہ اس کی بڑھتی ہوئی ایٹمی قوت خود اس کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ چین اپنے لئے خود ایک زبردست خطرے کو دعوت دے رہا ہے، اور اس کی ایٹمی قوت کو امریکہ کچل کر رکھ دیگا

## چین بھارت کو ایٹم بم کا نشانہ بنا سکتا ہے

چین کے حالیہ ایٹمی تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بھارت، فارموسا اور روس کو ایٹم بم کا نشانہ بنا سکتا ہے اور اس کے پاس ایک ہزار میل تک مار کرنے والے میزائل موجود ہیں اگر چین ایٹمی تحقیقات میں اسی طرح ترقی کرتا رہا تو ۱۹۷۰ء تک امریکہ اور یورپ بھی چین کے ایٹم بردار میزائلوں کی زد سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

---

Scanned with CamScanner

# خبرنامۂ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ

مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں زیر صدارت صوبائی امیر حضرت مولانا محمد عمر صاحب جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ ڈویژن کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں ناظم جمعیۃ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ مولانا عبدالقدوس صاحب، حاجی محمد جان صاحب۔ مولانا عبدالعزیز صاحب، قاری خیرالدین صاحب مولانا عبدالرزاق صاحب اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ اراکین جمعیۃ کی کارکردگی پر غور و خوض کیا گیا۔ دفتر کے لئے مقام کی تعیین وغیرہ مناسب امور اور اس کی ضرورت و اہمیت پر گرما گرمی سے بڑی بحث و تمحیص ہوئی۔ بالاتفاق طے پایا کہ عبوری دور کے لئے جیسی بھی جگہ دفتر کے لئے دستیاب ہو سکے (بشرطیکہ محل وقوع مناسب ہو) حاصل کرنا چاہیئے اور یہ کام محترم حاجی محمد جان صاحب کو سونپا گیا۔ چنانچہ اجلاس سے تھوڑی دیر بعد اسی وقت تلاش شروع کر دی گئی اور بعد ازاں ایک کمرہ بالائی منزل کا مسجد روڈ میں مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے بالمقابل حاصل کر لیا گیا۔ جس کا ماہوار کرایہ صرف تیس روپے طے ہوا۔

(محمد یعقوب خطیب جامع مسجد جان محمد روڈ کوئٹہ)

## خان پور میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مورخہ ۹ر رجب المرجب کو بعد نماز مغرب حسب دستور سابق ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ سب سے پہلے حضرت مولانا غلام حیدر صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ اس کے بعد سابقہ کارروائی سنائی گئی اور تحصیل خان پور میں ممبر سازی کے کام کو تیز کرنے کے لئے مندرجہ ذیل گروپ بنائے گئے۔

### گروپ نمبر ۱

(۱) مولانا عبدالمنان صاحب دین پوری نائب امیر ضلع رحیم یار خاں (۲) مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی کنوینر ضلع رحیم یار خاں (۳) محمد قاسم دین پوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر خان پور۔

### گروپ نمبر ۲

(۱) مولانا عبدالرحیم صاحب خان پور
(۲) مولانا عبدالصبور صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام

نیز دفتر کا افتتاح ہوا اور دارالمطالعہ کے لئے بھی تجویز پاس کی گئی۔

آخر میں جمعیۃ کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی

(محمد قاسم دین پوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر خان پور)

## فیروزہ میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ یکم رجب ۱۳۸۶ھ بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء جامع مسجد میں زیر صدارت جناب حامد علی شاہ صاحب مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم فیروزہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر۔ سید حامد علی شاہ صاحب
نائب امیر۔ جناب حاجی اللہ بخش صاحب دکاندار
ناظم۔ حافظ ظہیر الحق صاحب
خزانچی۔ شیخ انوار الحق صاحب دکاندار فیروزہ
مبلغ۔ مولانا سلطان احمد صاحب چک ۷۹ عباسیہ

بعد انتخاب مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔

(۱) ضلعی دفتر سے الحاق کیا جائے۔
(۲) ممبر سازی کی مہم تیز تر کر دی جائے۔

دعائے خیر کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(فداء الرحمٰن درخواستی کنوینر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں)

## ملک پور تحصیل خانپور میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۱۲ر رجب ۱۳۸۶ھ زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر اور مولانا عبدالغفور صاحب نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر لوگوں کو متفق کیا اور مندرجہ ذیل انتخاب عہدیداران عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا غلام رسول صاحب
نائب امیر۔ حاجی غلام محمد صاحب
ناظم۔ اللہ وسایا صاحب
خزانچی۔ سرور محمد صاحب

### تجاویز

(۱) ضلعی دفتر سے الحاق کیا جائے۔
(۲) جمعیۃ کی ممبر سازی کا کام تیزی سے کیا جائے تاکہ اسلامی آئین نافذ کرایا جا سکے۔

## موضع مرادواہ تحصیل خانپور میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۱۱ر رجب المرجب ۱۳۸۶ھ بمقام بستی درخواست بمقام جامع مسجد اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالرحیم صاحب امیر جمعیۃ خانپور و مولوی عبدالصبور صاحب مبلغ جمعیۃ خان پور نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی جس پر سب نے اتفاق کیا اور مندرجہ ذیل انتخاب عہدہ داران عمل میں لایا گیا

امیر۔ میاں محمود صاحب۔ نائب امیر میاں رشید احمد صاحب
ناظم۔ محمد اسماعیل صاحب۔ نائب ناظم منظور احمد صاحب
خزانچی۔ میاں عبدالکریم صاحب

### مجلس شوریٰ

عبدالواحد صاحب۔ عبدالغفار صاحب۔ واحد بخش صاحب۔ عبدالعزیز صاحب۔ عبدالقادر صاحب۔ حافظ محمد یوسف صاحب۔ کریم داد صاحب۔

اور کافی ممبر بنائے گئے۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا

## کوٹ پٹھان میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۲۱ر اکتوبر جناب حافظ کرم الدین صاحب و غلام مصطفیٰ صاحب ناظمین حلقہ کوٹ سنجر خاں تشریف لائے اور باقاعدہ کوٹ پٹھان میں جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا۔

(۱) امیر۔ جناب حافظ احمد الدین صاحب خطیب جامع مسجد شیخو دین (۲) ناظم جناب مولانا محمد یوسف صاحب خطیب جامع مسجد کوٹ پٹھان (۳) نائب ناظم۔ مولانا امیر محمد صاحب (۴) حافظ عبدالواحد صاحب (۵) پروپیگنڈہ سیکرٹری سید سجاد حیدر شاہ مدرس

بعد از تشکیل جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں و کوٹ پٹھان کے ارکان پر مشتمل مشترکہ اجلاس شروع ہوا۔ مشترکہ اجلاس نے ایک تبلیغی کمیٹی بنائی ہے۔ اس کا نام تبلیغی مجلس رکھا گیا اور کام لوگوں کو دین کی ترغیب دینا اور مختلف جگہوں پر تبلیغی مجالس قائم کرا کر تبلیغ کرانا ہے۔ اس کمیٹی کے امیر جناب حافظ احمد الدین، ناظم غلام مصطفیٰ اور ارکان مولوی محمد یوسف، حافظ کرم الدین صاحبان ہیں

حسب ذیل تبلیغی مجالس کا قیام عمل میں آیا۔

(۱) جامع مسجد شیخو دین امیر جناب حافظ احمد الدین صاحب اور سات اراکین۔
(۲) گوٹھ حاجی شیر محمد امیر حافظ پیر بخش صاحب اور تین ارکان
(۳) گوٹھ حاجی محمد عثمان امیر حاجی محمد عثمان صاحب اور تین ارکان
(۴) کوٹ پٹھان۔ امیر مولانا محمد یوسف صاحب اور تین ارکان

مشترکہ اجلاس نے عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، ادارہ تحقیقات اسلامی کی پرزور مذمت کی اور علماء حق کے ساتھ لوگوں سے تعاون کی اپیل کی۔

## جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ کی سرگرمیاں

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور۔ مولانا عبدالعلیم صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد احسن صاحب اور حکیم بابا سلطان صاحب مبلغ اسلام نے جامع مسجد جڑانوالہ میں ایک انتخابی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے، اور

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

সাপ্তাহিক WEEKLY

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۴ نومبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۹ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۲



زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

## مکتبہ اسلامیہ

اس کا مفصل اعلیٰ پیمانے پر

کہنہ حالات حاضرہ کے پیش نظر اسلامی عقائد و احکام شرعیہ سے متعلق دینی و علمی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے

اور ہر قسم کی عربی، اردو، درسی، غیر درسی، ملکی و غیر ملکی مطبوعات مہیا کرے

تاجران کتب اور مدارس عربیہ کے کتبخانوں کو معقول کمیشن دیا جائے گا

ناظم مکتبہ اسلامیہ، مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی ۱

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۲×۲۹ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ملائی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر

مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج دیسی ڈسپنسری چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگایئے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے!

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیر وہم ڈاکخانہ جاپہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (عربی و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو اور سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، ایران، سند اور ملکی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔ ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

ہفت روزہ

لاہور

# ترجمان السنہ

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

انجمن ترجمان اسلام لمیٹڈ لاہور کی ملکیت

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

انجمن خدام الدین لمیٹڈ لاہور کی ملکیت

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ

(رواہ احمد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میرا دل بہت سخت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یتیموں کے سروں پر شفقت کے ساتھ ہاتھ پھیرا کرو اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کرو (دل نرم ہو جائے گا) (مشکوٰۃ ص۴۲۳)

تشریح:۔ کبھی انسان کا دل کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو لیکن ایک سلیم صفات کا دل کسی یتیم کو دیکھ کر پھر بھر آتا ہے۔ جب وہ یہ سوچتا ہے کہ جس طرح میرا اپنی اولاد کا ایک مشفق اور مربی باپ ہوں اس کا بھی اسی طرح کوئی مشفق اور مربی باپ ہوگا جس کی شفقت سے آج یہ محروم ہے اور اگر اس نیت سے وہ کسی یتیم کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کرنے لگتا ہے تو قدرت آہستہ آہستہ اس کی قلبی سختی کو نرمی سے بدل دیتی ہے۔ اس حدیث میں ایک طرف یتیم پر شفقت کی تعلیم ہے۔ اور دوسری طرف اس شفقت کرنے والے کا ذاتی نفع بھی بیان کیا گیا ہے مگر آہ! افسوس کہ آج ہمارے مسلمان بھائیوں کے یتیم بچے ایک طرف اگر قسمت سے اپنے والد کی شفقت سے محروم ہوتے ہیں تو دوسری طرف عام مسلمانوں کی شفقت سے صرف محروم ہی نہیں ہوتے بلکہ ان کی بے رحمی کے شکار ہوتے ہیں۔ اسلام نے بیواؤں، یتیموں اور مساکین کی طرف اتنی توجہ کی ہے کہ قرآن میں کئی مقامات پر خصوصیت کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس قوم میں یہ یکسوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اپنا اولین فرض سمجھ جاتے تھے۔ اس کے ذلیل افراد بھی عزیز بن کر زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہاں دل میں ایک خیال یہ بھی گذرتا ہے کہ جن کی شان رحمۃ للعلمین تھی ان کے بے شمار صفات حمیدہ میں سے ایک ممتاز صفت یتیموں کے ساتھ غمخواری تھی چنانچہ شاعروں نے قصائد نعتیہ میں بھی آپ کی اس ممتاز صفت کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے اگر کوئی مسلمان یتیموں پر رحم کھا کھا کر ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتا ہے اور اس طرح رحمۃ للعلمین کی اس امتیازی صفت میں ظاہری طور پر کسی ادنیٰ درجہ میں بھی صورۃ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے تو دل یہ کہتا ہے کہ ایک نہ ایک دن ارحم الراحمین کی رحمت سے اس کو آپ کے ساتھ صفت رحمت میں معنوی مناسبت کا بھی کوئی نہ کوئی حصہ نصیب ہو کر رہے گا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین چونکہ سایہ کی طرح ہمہ وقت آپ کے ساتھ ساتھ لگے رہا کرتے تھے اس لئے ان میں بھی آپ کی صفت رحمت کے ایسے آثار نمایاں ہو گئے تھے کہ قرآن کریم نے ان کی امتیازی صفات میں سے ایک صفت یہ بیان کی ہے:۔ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (نرم دل ہیں آپس میں) (سورہ فتح پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

ڈاکٹروں نے ہر بیماری کے لئے آئے دن نسخے علاج گھڑ رکھے ہیں مگر کیا ہے کوئی ایسا جس کو قلبی قساوۃ کا (دل کی سختی کا) علاج معلوم ہو؟ یہ صرف رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ انہوں نے اس لاعلاج مرض کی دوا تجویز کی، اور وہ بھی ایسی کہ جو ایک طرف تو مفت اور بے خطا ہے اور دوسری طرف یتیموں کی شیرازہ بندی اور پرورش کا ایک باعزت اور مضبوط نظام ہے۔ باعزت اس لئے کہ اس نظریہ میں یتیم سے زیادہ خود اس کا فائدہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ (رواہ مالک مشکوٰۃ ص۴۵۶)

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم کھلم کھلا خیانت کرنے لگتی تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں خوف و ہراس ڈال دیتا ہے اور جب کسی قوم میں عام طور پر زنا کی عادت پڑ جائے تو وہ کثرت کے ساتھ موت کا شکار بنتی ہے۔ اور جب کوئی قوم ناپ تول میں گڑبڑ شروع کرتی ہے تو رزق سے محروم کر دی جاتی ہے۔ اور جب کوئی قوم ناحق فیصلوں کی عادی ہو جاتی ہے تو اس میں باہمی خونریزی کی وبا پھیل جاتی ہے۔ اور جب کسی قوم کو غداری اور بدعہدی کی عادت پڑ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے۔

تشریح:۔ مذکورہ بالا حدیث میں خاص خاص معاصی کے خصائص یعنی ان کے خاص خاص اثرات بیان کئے گئے ہیں، یا یوں کہئے کہ خاص خاص بلاؤں کے معنوی خصائص و اسباب ذکر کئے گئے ہیں۔ یہاں جو مناسبت سطحی طور پر سمجھ میں آسکتی ہے وہ یہ ہے کہ خیانت کرنے والا جب خیانت کرتا ہے تو پہلے پہلے اپنی حرکت سے وہ خود اپنے دل میں خوفزدہ ہوتا ہے۔ پھر جب اس کو عادت پڑ جاتی ہے تو گو اس کو اس خوف کا احساس نہ رہے مگر رفتہ رفتہ اس کے دل کو یہ روگ لگ ہی جاتا ہے زنا کا ثمرہ موت ہونا تو وہ ظاہر ہے کہ شریعت نے بقاء نسل انسانی کا ذریعہ نکاح مقرر فرمایا ہے، اب جو شخص اس مشروعہ راستہ کو چھوڑتا ہے اور دوسرا قبیح اور فحش بقاء نسل کا راستہ اختیار کرتا ہے تو شریعت بجائے حیات کے اس کا نتیجہ موت کی شکل میں ظاہر فرماتی ہے۔ اب وہ جس راستہ اور جس نوعیت سے بھی آئے اور جس وقت بھی اس کا ظہور ہو، کیونکہ اس دنیا میں جزا و سزا کا دستور درست بدست نہیں بلکہ یہاں اجمال کا بھی ایک قانون ہے۔ اور جب اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا تو پھر اصل قانون کا نفاذ ہوتا ہے۔

اسی طرح یہ بھی ظاہر ہے کہ تجارت رزق انسانی کا ایک ذریعہ ہے لیکن جب اس قدرتی ذریعہ میں بے ایمانی سے کام لیا جاتا ہے تو اس کی جزا یہی ہونی چاہیئے کہ ان سے رزق قطع کر لیا جائے، اب وہ خواہ کسی شکل میں بھی نمودار ہو، بیماریوں میں روپیہ برباد ہو گرانی ہو جائے یا مقدمات میں گرفت ہو جائے، قدرت کے یہاں اس کے لئے بہت سے دروازے ہیں، وہ جس راستے سے چاہے رزق قطع کر سکتی ہے۔

اور اسی طرح شریعت نے عدل و انصاف کا حکم اس لئے دیا ہے کہ لوگوں میں فتنہ و فساد اور قتل و غارت کی بری عادت پیدا نہ ہو۔ لیکن جب حکام اس راستہ کو چھوڑ کر ظلم و ناانصافی کا راستہ اختیار کر لیتے تو اب اگر اس کے نتیجہ میں فتنہ و فساد اور خونریزی نمودار ہو تو یہ بالکل ٹھیک اور بجا ہے۔ حدیث کا آخری جملہ بہت زیادہ عمیق اور گہرا ہے کیونکہ یہ اس پر مبنی ہے کہ عہد کی حقیقت اور اس کی اہمیت پہچانی جائے اس کے بعد یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ صریح نقصان پر وفائے عہد کرنے والے کے دل میں کتنی قوت اور دشمن کے دل پر اس کا کتنا گہرا اثر پڑتا ہے، لیکن جب صورت حالات بدل جاتی ہے اور ایک بلند نظر انسان اپنے عہد کی خود پاسداری نہیں کرتا تو وہ اپنی نظر میں تو ذلیل اور خفیف ہوتا ہی ہے لیکن دشمن کی نظروں میں بھی اپنے مقابل کی کوئی حیثیت باقی نہ رہے تو اس کی جرأت اور دلیری اسی قدر ترقی کرتی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو کر رہتا ہے کہ جو غالب ہے وہ مغلوب ہو جائے اور جو مغلوب ہے وہ غالب بن جائے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مذکورہ بالا خواتین کا تعلق سب ہی کے ساتھ ہے لیکن (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء

# سیاست عالم

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

گذشتہ جنگ عظیم کے بعد اہل عالم کو کسی وقت بھی اتنے ہولناک خطرات نے نہیں گھیرا جتنا آج کل گھیرا ہوا ہے۔ آئے دن انقلابات ہوتے رہتے ہیں اور ان میں زیادہ دخل امریکی محکمہ جاسوسی کا ہوتا ہے۔ کتنی حیاری ہے کہ نائیجیریا کی ۵۷ فیصد مسلم آبادی کی آزادی ختم کرنے کے لئے وہاں ایک عیسائی فوجی کے ذریعہ انقلاب لایا گیا اور یہ فوجی افسر باغیوں کی مخالفت ظاہر کرتے کرتے خود ملک پر قابض ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ نائیجیریا کے کروڑوں اہل اسلام نے اس ذلت کو برداشت نہ کیا اور بالآخر وہاں وہ عیسائی غدار کمانڈر قتل ہو کر دوسرا انقلاب آیا اور وحدانی حکومت جس میں صدر مملکت ایک خود رائے ڈکٹیٹر بن کر تمام نائیجیریا میں من مانی کر کے مسلمانوں کو دبانا چاہتا تھا اب ختم ہو کر اس کی جگہ وفاقی حکومت اور صوبائی خود مختاری آ رہی ہے۔

---

دورۂ امریکہ کے وقت اہل امریکہ نے شاہ فیصل کی تقریبات کا بائیکاٹ کر کے اپنے غیر انسانی سلوک سے ایک مسلمان بادشاہ کی ناقابل برداشت توہین کی تھی ہم حیران تھے کہ امیر فیصل نے اس توہین کو کیسے برداشت کیا۔ مگر اب تو ہماری حیرانی کی انتہا نہیں رہی۔ جب ہم نے پڑھا کہ امیر فیصل نے عرب سربراہوں کی کانفرنس ملتوی کرنے کی صورت میں دھمکی دی ہے کہ میں تمام ان وعدوں سے پھر جاؤں گا جو میں نے یہودیوں کے مقابلہ میں عربوں کی امداد اور دریائے اردن کا رخ پھیرنے کے لئے کروڑوں ریال کی خمکل میں کئے تھے۔ امریکہ میں امیر فیصل کی بے عزتی تمام عالم اسلام کی بے عزتی تھی اور ان کی سیاسی رائے سے اختلاف کے باوجود ہم امریکی ذمہ داروں پر دانت پیس رہے تھے۔ یہ بے عزتی صرف اس لئے کی گئی تھی کہ امیر فیصل نے خال ایک بیان یہودیوں اور ان کے حامیوں کے خلاف دیا تھا جبکہ نیویارک میں تقریباً تیس لاکھ یہودی آباد ہیں اور امریکی سیاست ان کے ووٹوں سے مستغنی نہیں ہو سکتی۔ اس سے امیر فیصل کا غصہ زیادہ تیز ہونا چاہیئے تھا اور یہودیوں کے خلاف پہلے سے زیادہ عربوں کی امداد کا اعلان کرنا چاہیئے تھا چاہے کوئی عرب حکومت ان کی ہمنوا ہوتی یا نہ ہوتی۔ اس قسم کی بردباری کا ثبوت شاہ فیصل نے امریکہ میں دیا جبکہ یہودیوں اور امریکیوں کے ذلت آمیز سلوک کے باوجود انہوں نے ان کے خلاف کوئی حرکت نہ کی۔ عرب اور خاص کر یہودیوں کی مخالفت کے لئے عرب اقوام کی امداد تو ان کو بہر حال کرنی چاہیئے تھی بلکہ پہلے سے زیادہ۔ لیکن ہم ان کے اس معکوس طرز عمل کی وجہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

---

شمالی ویٹ نام کے شہروں پر حملہ کر کے امریکہ نے دنیا بھر میں رسوائی کا طوق اپنے گلے میں ڈال دیا ہے یہ صرف دو ملکوں کی جنگ نہیں ہے۔ یہ ایک بڑے سامراج کی انسان کش پالیسی کا رونا ہے۔ تعجب ہے کہ مودودی لیڈر نعیم صدیقی نے "نوائے وقت" ۷ اگست ۱۹۶۶ء میں ان لوگوں کو کوسا ہے جو ویٹ نام پر امریکی حملہ کی مذمتیں کرتے رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں اس نے اشتراکیوں کی بدنصیبیاں بھی گنوائی ہیں۔

لیکن مودودی پارٹی سے امریکی سامراج کو اصل کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ جب تک پاکستان امریکہ کا دم چھلہ بنا رہا یہ خاموش تھے۔ جب ہم اس کی گرفت سے نکلے، تو یہ چیخنے لگے اور اب بالکل ظاہر ہو گیا کہ امریکی سامراج کے حق میں پروپیگنڈا کرنے لگ گئے ہیں۔

کمیونزم اور اسلام میں آسمان و زمین سے بھی زیادہ دوری ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ فوز انسانی کی نجات و فلاح دارین کے لئے اسلام سے زیادہ کوئی ازم نہیں ہو سکتا مگر یہ قطعاً غلط ہے کہ کمیونسٹ کافر اور امریکن مسلمان ہیں۔ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ۔ کفر تمام ایک ہی ملت ہے ہم کو دیکھنا صرف یہ ہے کہ کونسا کافر اس وقت مسلم حکومتوں کی غلامی پر مصر یا اسلامی ممالک کو زیر اقتدار کرنے کی زیادہ ہوس رکھتا ہے اور موجودہ وقت میں ہم کو ان دشمنوں میں سے کس دھڑے سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

کل جب مصر اور نہر سویز پر مغربی ممالک نے یہودیوں سے مل کر حملہ کیا تھا، روس کی دھمکی بھی اس میں کارگر ہوئی تھی۔ اگر مغربی ممالک اپنے منحوس ارادوں میں کامیاب ہو جاتے تو نہر سویز مصر و عدن کے قبضہ کے بعد تمام عرب ممالک اور خود پاکستان ان کے رحم و کرم پر ہو جاتا اور پھر تمام افریقی مسلم ممالک کی آزادی بھی خطرہ میں پڑ جاتی

کل بھارت نے امریکی اشارے پر پاکستان پر حملہ کیا۔ اگر وہ کامیاب ہو جاتا تو کیا نتائج برآمد ہوتے۔ اس نازک وقت میں ہماری ترقی پذیر خارجہ سیاست کے تحت چین نے ہمارا ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دشمن ذلیل و خوار ہوا۔

اس وقت بھارت کو امریکہ کیوں جنگی سامان دے رہا اور اس کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے اور کیوں جہاز نکوبار میں بھارت گوروں کو بحری اڈہ بنانے کی اجازت دے رہا ہے۔ امریکہ جو ویٹ نام میں پھنسا ہوا ہے اور چین کی امداد سے ویٹ نامیوں نے مار مار کر اس کا سر گنجا کر دیا ہے اس امریکہ کی قدرتی خواہش یہ ہے کہ چین کو دوسری جگہ الجھایا جائے اور وہ بھارت و پاکستان کی جنگ ہے جس سے دونوں طرف چین پاکستان کی امداد کی وجہ سے مہتلائے جنگ کیا جا سکتا ہے۔ اگر اتنی سی بات بھی مودودی نعیم صدیقی کی سمجھ میں نہیں آتی، تو پھر وہ بداہ راست صفائی سے امریکی ایجنٹ کیوں نہیں بن جاتا۔ کیا شرم ہے۔ آخر ایک مودودی ظفر احمد انصاری جنیوا میں بیٹھ کر صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کر کے امریکہ دوستی کا ثبوت دیتا ہے تو اگر آپ یہاں لمبے چوڑے مضامین کے ذریعے ... کھلم کھلا امریکی ایجنٹ کہلائیں تو آپ کی تاریخ سے اس کا کوئی تعارض و تصادم نہیں ہوتا۔

---

شمالی ویٹ نام کو مار کر امریکہ کا طوطی بولنے لگے تو یہ بات روس کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ پھر تو وہ عالمی جمعہ بن جائے گا۔ اس لئے ویٹ نام کی جنگ اب امریکہ کے لئے ٹیڑھی کھیر ہے نہ نگلے بنے نہ اگلے۔ نہ مودودی اس کو بچا سکے نہ نعیم صدیقی اگر روپے ملنے والی بات ہو تو ماں کا دودھ سمجھ کر کھا پی جائے۔ اور لوگ بھی کھا رہے ہیں۔

---

بھارت نے جنگی تیاریاں بھی تیز کر دی ہیں اور کشمیری سرحدات کی خلاف ورزیاں بھی۔ اس کا معنی یہ ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کو جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اسلام کے سوا ہمارا کوئی پشتی بان نہیں ہو سکتا۔ صدر محمد ایوب خاں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اسلامی احکام کو عملاً نافذ کریں۔ وما علینا الا البلاغ

---

**حاجی عبدالثواب صاحب صدر مجلس احرار اسلام بہاولپور کو صدمہ**

حاجی عبدالثواب صاحب صدر مجلس احرار اسلام (ایجنٹ ترجمان اسلام و خدام الدین) بہاولپور کا جوان سال فرزند لنگر ہسپتال ملتان میں اپریشن کی تاب نہ لا کر داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔ مرحوم کی میت کو حاجی صاحب کے مسکن دیرہ عزت نزد شہر بہاولپور لایا گیا۔ یہاں ۳ اگست کو اس کی نماز جنازہ میں معززین شہر، علماء کرام، قومی کارکنان اور طلباء مدارس عربیہ نے شرکت کی دار العلوم مدنیہ کے اساتذہ و طلباء نے ختم کلام پاک کر کے مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک خورد سال بچی، ایک معصوم لڑکا اور بیوہ چھوڑے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

Scanned with CamScanner

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی

# معارف القرآن

## تفسیر آیت ولایت

آیت ولایت کی صحیح تفسیر تو بیان ہو چکی ہے جس سے صاف ظاہر ہو چکا کہ اس آیت کو خلافت سے کوئی تعلق نہیں مگر حضرات شیعہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر بڑی روشن دلیل ہے۔

شیعہ اس آیت کا ترجمہ یوں بیان کرتے ہیں کہ اے مسلمانو! سوا اس کے نہیں کہ حاکم تمہارا اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔

اس ترجمہ پر بھی کچھ کام نہ چلا تو اس کے ساتھ یہ روایت ملا لی گئی کہ حضرت علیؓ ایک روز نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک سائل نے آکر سوال کیا تو حضرت علیؓ نے بحالتِ رکوع اپنی انگوٹھی اتار کر سائل کو دے دی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ اس روایت کے لئے کتب اہل سنت کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

اس روایت کے ملانے سے آیت کا یہ مطلب ہوا کہ اے مسلمانو! تمہارا حاکم صرف اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ ایمان والے یعنی حضرت علیؓ جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں انگوٹھی دیتے ہیں۔

اب سنیئے کہ اس استدلال میں کتنی لطیف باتیں ہیں

پہلا لطیفہ کہ ولی بمعنے حاکم لغت عرب میں کبھی مستعمل نہیں ہوتا۔ والی بمعنی حاکم البتہ آتا ہے۔ آج تک کبھی کسی نے ولی مکہ بمعنی حاکم مکہ کبھی نہ سنا ہوگا۔ ہاں والی کہ بمعنی حاکم مکہ البتہ مستعمل ہوتا ہے۔ اچھا اب خود شیعہ انصاف کریں جو اپنی اذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ پکارتے ہیں کیا وہاں بھی ولی بمعنی حاکم ہے۔ یعنی حضرت علیؓ اللہ کے حاکم ہیں یقیناً وہاں ولی بمعنی حاکم لینے پر کوئی شیعہ راضی نہ ہوگا۔ پھر اس آیت نے کیا قصور کیا ہے؟ کہ یہاں ولی بمعنی حاکم لیا جائے۔ قرآن شریف میں بیسیوں جگہ یہ لفظ مستعمل ہے اور ہر جگہ بمعنی دوست و محب ہے قولہ تعالیٰ المومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض وغیرہ وغیرہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں لکھتے ہیں کہ یہاں دو لفظ ہیں ایک ولایت بفتح واؤ، اس کے معنی حکومت کے ہیں۔ دوسری ولایت بکسر واؤ اس کے معنے دوستی و محبت نزدیکی کے ہیں۔ ولایت بفتح واؤ سے صفت مشبہ والی آتی ہے اس کے معنی حاکم کے ہوتے ہیں اور ولایت بکسر واؤ سے صفت مشبہ ولی آتا ہے [illegible] کے معنی دوست کے ہوا کرتے ہیں۔

دوسرا لطیفہ:۔ الذین آمنوا اور یقیمون الصلوٰۃ وغیرہ جمع کے الفاظ سے صرف حضرت علیؓ مراد لینا یقیناً مجاز ہوگا اور مجازی معنی بغیر ضرورت اور بغیر قرینہ صارفہ کے مراد لینا قطعاً ناجائز ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں اس مجاز کے لئے نہ کوئی ضرورت ہے اور نہ کوئی قرینہ۔

تیسرا لطیفہ:۔ وھم راکعون کو شیعوں نے صرف یؤتون الزکوٰۃ کی ضمیر سے حال قرار دیا۔ حالانکہ دو جملہ متناسقہ کے بعد اگر حال آتا ہے تو دونوں جملوں یعنی یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ سے حال بنانا چاہیئے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ حالتِ رکوع میں نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ لیکن حالت رکوع میں نماز پڑھنا ایک ایسا مہمل کلام ہے کہ شیعہ بھی اس کی جرأت نہ کر سکے۔

چوتھا لطیفہ:۔ رکوع سے یہاں نماز کا رکوع مراد لیا گیا۔ حالانکہ یہاں رکوع سے مراد لغوی معنی ہیں یعنی جھکنا اور عاجزی کرنا۔

پانچواں لطیفہ:۔ زکوٰۃ اصطلاح شریعت میں خاص اس صدقہ مفروضہ کو کہتے ہیں جو صاحب نصاب پر سال تمام ہونے کے بعد فرض ہوتا ہے مگر حضرت علیؓ صاحب نصاب نہ تھے لہٰذا زکوٰۃ ان پر فرض نہ تھی۔ لامحالہ زکوٰۃ سے صدقہ نافلہ مراد لیا جائے گا اور یہ مجاز ہوگا اور معنی مجازی بغیر قرینہ و تعذر حقیقت مراد نہیں ہو سکتے۔

چھٹا لطیفہ:۔ یہ کہ جب قرآن میں اس فعل کی یعنی نماز میں صدقہ دینے کی تعریف کی گئی تو کم از کم اس فعل کو مستحب ضرور ہونا چاہیئے حالانکہ آج تک فریقین میں کوئی اس بات کا قائل نہیں کہ حالتِ رکوع میں یا حالتِ نماز کے اندر صدقہ دینا اگر فعل کثیر کے ساتھ ہو تو مفسد نماز ہے۔

ساتواں لطیفہ:۔ یہ کہ حضرت علیؓ کی نماز کی اس میں بڑی توہین ہے کہ نماز میں توجہ کلیتاً خدا کی طرف ہونی چاہیئے نہ کہ سائل کی طرف۔ خاصانِ خدا کی نماز تو ایسی ہوتی ہے کہ بسا اوقات ان کو اس عالم کی چیزوں کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ خود حضرت علیؓ کے متعلق روایت ہے کہ جنگ احد میں بحالتِ نماز اُن کے پیر میں تیر لگ گیا، خون جاری ہو گیا مگر ان کو خبر نہ ہوئی بعد نماز جب لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کے تیر لگا ہے اس وقت ان کو پتہ چلا۔ اشعار تحفۃ الاحرار

آٹھواں لطیفہ:۔ یہ کہ اس مضمون کو صحیح مان لینے سے آیت سیاق و سباق سے بے ربط ہوئی جاتی ہے اوپر سے یہود و نصاریٰ سے محبت کرنے کی ممانعت ہو رہا ہے اور اس ضمن میں فتنۂ ارتداد اور اس کے علاج کا بیان ہے بعد میں بھی یہی مضمون ہے۔ درمیان میں حضرت علیؓ کی خلافت اور حالت نماز میں سائل کو صدقہ دینے کا ذکر نہ ماقبل سے کچھ مناسبت رکھتا ہے نہ مابعد سے۔

نواں لطیفہ یہ ہے کہ اہلسنت کے نزدیک یہ قصہ اعطائی انگشتری کے بالکل جعلی و وضعی ہے جن تفسیروں میں روایات کے لکھنے کا التزام کیا گیا ہے ان میں اس روایات کا نام و نشان نہیں۔ مثلاً تفسیر جلالین کہ اس کے دیباچہ میں تشریح ہے کہ اقوال ناپسندیدہ اس میں درج نہیں کئے گئے اور صحیح روایات لائی گئی ہیں اس تفسیر جلالین میں یہ قصہ ہے اور نہ حضرت علیؓ کے حق میں اس کا نازل ہونا بلکہ لکھا ہے کہ ونزل لما قال ابن سلام یا رسول اللہ ان قومنا ھجرونا۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے ائمہ فن نے اس فن پر جرح کی ہے۔ اس کا جعلی ہونا بیان کیا شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں لکھتے ہیں کہ قد وضع بعض الکذبین حدیثا مفتری ان ھذا الآیۃ نزلت فی علی لما تصدق بخاتمہ فی الصلوٰۃ وھذا الکذب باجماع اھل العلم بالنقل وکذبہ بین من وجوہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف میں لکھتے ہیں۔ رواہ الثعلبی من حدیث ابی ذر مطولا واسنادہ ساقط حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں ولیس یصح شیء منھا لضعف اسانیدھا وجھالۃ رجالھا۔ حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفاء میں لکھتے ہیں وقصہ موضوعہ اعطائی انگشتری روایت کنند۔

اب رہا یہ قصہ اعطائی انگشتری نقل در نقل کے طور پر بہت سی کتابوں میں پایا جاتا ہے اس سے اس کا معتبر ہونا نہیں ثابت ہو سکتا۔ شیعوں کے محدثین نے بھی اس کی تصریح کی ہے کہ کسی روایت کا کتب کثیر میں درج ہو جانا اس کے صحت کی دلیل نہیں۔

دسواں لطیفہ یہ ہے کہ اس قصہ خوانی کرنے اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے کے بعد حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل تو ثابت ہوئی یا نہ ہوئی مگر دوسرے ائمہ کی امامت باطل ہو گئی۔ کیونکہ آیت میں انما کا حصر موجود ہے مسلمانوں کی حکومت صرف اس شخص میں منحصر کر دی گئی ہے جس نے حالت رکوع میں سائل کو صدقہ دیا اور یہ صفت سوا حضرت علیؓ کے کسی میں پائی نہیں گئی

# مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

## خدمت قرآن کیلئے تڑپ اور ضروری قرار دادیں

۱۰-اگست ۱۹۶۶ء کو مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل میں حسب اعلان حضرت امیر مرکزی حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی صدارت میں مجلس شوریٰ کا اجلاس صبح ۔ ابجے شروع ہوا ۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز کیا ۔ حضرت امیر مرکزی نے افتتاحی ارشادات فرمائے ۔ سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ (سرگودھا) کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس ہوئی ( بددعائے مغفرت کی گئی ؛ ورساتھ ہی حضرت مولانا عبدالحنان صاحب، حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کی صحت کے لئے بھی دعا کی گئی ۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی نے مختصر سی رپورٹ سنا کر ایجنڈا پیش کیا ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اسلامی اقدار سے حکومت کی بے اعتنائی ۔۔۔۔۔۔۔

وبے پروائی کو افسوسناک اور ناقابل برداشت قرار دیتے ہوئے علماء کرام کو دعوت عمل دی) اور صاف و صریح لفظوں میں ارشاد فرمایا کہ قرآن پاک کے نصوص کے خلاف عائلی قوانین جیسے قوانین کا نفاذ پھر اس پر حکومت کا ڈٹے رہنا یا لطائف الحیل سے ٹالتے رہنا مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج ہے ۔ جن کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کی اور فرمایا کہ جمعیۃ کے لئے اس سلسلہ میں اپنے طور پر کوئی اقدام کرنا مناسب نہیں ہے ۔ جمعیۃ علماء اسلام ۔ مجلس احرار اسلام ۔ تحفظ ختم نبوت تنظیم اہلسنت ۔ جمعیۃ اتحاد القراء ۔ جماعت اہلحدیث وغیرہم جملہ کا متحدہ اسلامی محاذ اس کے لئے مناسب پروگرام کا ذمہ دار ہے ۔ جس نے با اختیار اسلامی کونسل بنا کر اہل اسلام کے درد کا علاج تجویز کرنے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لی ہے ۔

صدر اجلاس امیر محترم نے فرمایا کہ ان قوانین کے سلسلہ میں واضح دلائل کے ساتھ حکومت کے شکوک دور کر کے پہلے آئینی اتمام حجت کی سعی کرنا ضروری ہے ۔ بحث میں مختلف حضرات نے حصہ لیا جس کے بعد ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ با اختیار اسلامی کونسل پر عمل اعتماد اور اس سے پروگرام مرتب کرنے کی اپیل کے سلسلہ میں قرارداد پاس کی گئی ۔ اجلاس میں اشیاء خوردنی کی گرانی روزمرہ کے حادثات، عربی زبان کے بارہ میں تجاویز پاس ہوئیں ۔ جن کا پورا متن درج ذیل ہے ۔

### حضرت مفتی صاحبؒ کی تعزیت

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس فقیہہ ملت مقتداء اہل طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی قدس سرہٗ کی وفات حسرت آیات کو ملک وملت کے لئے عظیم المیہ قرار دیتا ہے حضرت مرحوم نے اپنی حیات طیبہ میں جو تعلیمی ، اصلاحی تبلیغی خدمات سرانجام دی ہے یقیناً آنے والا مورخ انہیں سنہری حروف سے لکھے گا ۔ لاکھوں نفوس ان کے انوار قدسیہ اور فیوض علمیہ سے مستفیض ہوئے ۔ آپ اسلاف کا نمونہ اور اکابر کی زندہ مثال تھے ۔

جمعیۃ علماء اسلام کی جس طرح آپ نے سرپرستی فرمائی اور ضعف و نقاہت اور امراض کے ہجوم کے باوجود جس طرح آپ نے جمعیۃ کے چمنستان کی آبیاری فرمائی جمعیۃ کے تمام ارکان اسے آپ کا صدقہ جاریہ سمجھتے ہیں اور اپنے ایسے عظیم محسن کی مفارقت سے مغموم ہیں ۔ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے بظاہر اس کا پُر ہونا مشکل ہے ۔ یہ اجلاس دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ پر فائز فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو آپ کا صحیح جانشین بننے کی توفیق دے ۔

### اسلامی کونسل کو یقین دہانی

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس قرآن پاک کے خلاف جملہ اور مثلاً عائلی قوانین ، خاندانی منصوبہ بندی ۔ مخلوط تعلیم اور غیر اسلامی معاشرہ کے قیام کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کی مسلسل بے پرواہی اور سرد مہری کے پیش نظر متحدہ اسلامی محاذ پاکستان کی با اختیار اسلامی کونسل کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ ان منکرات کے مٹانے اور اسلامی احکام کے نفاذ کے لئے عملی پروگرام تجویز کرے ۔ یہ اجلاس اسلامی کونسل پر مکمل اعتماد کرتا اور اس کو یقین دلاتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اس کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی ۔ نیز یہ اجلاس اسلامی کونسل میں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ کونسل کے اجلاس میں جمعیۃ کی نمائندگی کرتے ہوئے خوش تدبیری سے پروگرام مرتب کرنے میں امداد کریں ۔

### گرانی اجناس

یہ اجلاس اجناس خوردنی اور دیگر ضروریات کی گرانی پر سخت تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت سے شدید مطالبہ کرتا ہے کہ غریب عوام کی ضروریات کے پیش نظر گیہوں ، غلہ کے ذخائر کو افشاں کرائے ورنہ ملک میں وقتاً فوقتاً پریشانی اور بے چینی کے اضافہ سے استحکام پاکستان کو نقصان پہنچنے کے امکانات زیادہ ہوتے جائیں گے ۔

### حادثات

یہ اجلاس ملک کے اندر ٹارپیوں ، بسوں موٹروں اور ریلوں کے تصادموں اور عظیم جانی و مالی نقصانات پر زخمیوں اور ڈاکوں کی بے پناہ کثرت پر جس سے بہت سی بستیاں برباد ہو گئی ہیں انتہائی تشویش کا اظہار کرتا اور اس کو متعلقہ محکمہ جات کی فرض ناشناسی پر محمول کرتے ہوئے حکومت کی غفلت پر اظہار افسوس کرتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ متعلقہ کمپنیوں ، اداروں اور متعلقہ ذمہ دار افسروں کو سنگین سزائیں دی جائیں اور تحقیقات کی جائے کہ کیوں سرکاری احکام کو پائے استحقار سے ٹھکرایا جاتا ہے ۔

### سرکاری زبان عربی ہو

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ پاکستان کی سرکاری زبان ۔۔۔۔۔ اردو ، بنگلہ کے بجائے عربی قرار دی جائے ۔ عربی زبان قرآن و حدیث کی زبان ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتی ہے ۔ اسلامی تہذیب کی حامل ہے ۔ اسلامی ذہنیت کی اشاعت کی ضامن ہے ۔ پاکستان میں اسلامی معاشرہ کے قیام میں عربی زبان اہم کردار ادا کر سکتی ہے ۔ پاکستان کے دونوں حصوں میں باہمی اتحاد و یگانگت میں اس مبارک زبان کی وجہ سے کافی امداد مل سکتی ہے ۔ اگر ملک وملت کے مزاج سے انتہائی بیگانہ اور اجنبی زبان اور انگریزی کا رواج نہیں ہو سکتی ہے تو عربی زبان جس سے پاکستان کے بنیادی نظریہ اسلام کا براہ راست تعلق ہے کیوں پاکستان کی سرکاری زبان نہیں ہو سکتی ۔ بہرحال اس اجلاس کی قطعی رائے ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظریات کے ارتقاء و استحکام اور ملک کے دونوں حصوں کے اتحاد نیز اسلامی تعاون کے لئے ضروری ہے کہ دستور پاکستان میں ترمیم کی جائے اور عربی زبان کو ہی یہاں کی سرکاری زبان تسلیم کر کے حقیقت پسندی کا ثبوت دیا جائے ۔

## مرکزی مجلس شوریٰ کے معزز ارکان جو اجلاس میں شریک ہوئے

(۱) حضرت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی ۔ خان پور دریا ست بہاول پور

(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان (سابق ایم این اے)

(۳) حضرت مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ سجاول ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

(۴) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ ۔ ضلع جہلم ۔

(۵) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھر ۔ جامعہ رشیدیہ منٹگمری

(۶) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد ۔ مردان

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

Scanned with CamScanner

جناب مولانا مفتی عطا محمد صاحب بھاولنگر

# عدالتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین اور مودودی صاحب کا ملحدانہ اجتہاد

(قسط نمبر ۲)

(۱) شہادت اور روائت حدیث کے مقبول ہونے کا مدار وصف عدالت پر ہے مسلمان فسق کے ثبوت سے جیسا کہ معاملات میں فقہا کے نزدیک بھی مردود الروایت ہوتا ہے اگرچہ وہ شخص کتنا ہی راست گو کیوں نہ ہو۔

(۲) عدالت کی تفسیر میں علماء نے فرمایا ہے کہ وہ ایک ایسا ملکہ ہے جو کہ انسان کو کبائر اور امور خسیسہ خلاف مروّت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس تعریف سے یہ لازم نہیں کہ عادل سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا بلکہ عدالت کاملہ کا خاصہ ہے کہ صدور گناہ کے ساتھ توبۂ خالصہ کی توفیق شامل حال رہتی ہے اور بقا علی العدالۃ کا موجب بن جاتی ہے۔

جیسا کہ حضرات صوفیاء کرام نے "ولی محفوظ" کے متعلق بھی یہی قاعدہ ارشاد کیا ہے۔ صاحب تعریف ولایت خاصہ اور اس کے صفات کی تفصیل کے بعد فرماتے ہیں:۔

وھو مع ھذا لیس بمعصوم من
حقیرۃ ولا کبیرۃ فان وقع فی احدھما
تدارکتہ التوبۃ الخالصۃ۔ ص۷۷

یعنی ولی جس پر شیطان کا تسلط اغوا کا نہیں ہوتا لیکن باوجود اس کے وہ صغائر اور کبائر سے معصوم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس سے کوئی گناہ ہو جائے تو اسے اس کے ساتھ ہی توبہ خالصہ کی توفیق مل جاتی ہے۔

(نوٹ) اجتہادی غلطی اہل اجتہاد سے گناہ کے دائرے میں نہیں بلکہ وہ تو موجب ایک اور اجر ثواب کے ہے اور گناہ ہرگز موجب ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۳) عدالت کی تفسیر مذکورہ کو غور سے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ عدالت کے موجود ہونے کے لئے جیسا کہ تمام رذائل سے تزکیہ ضروری ہے۔ اسی طرح ہر قسم کے فضائل سے آراستہ ہونا بھی لازمی ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ صرف راست گوئی کو عدالت کے معنے سمجھنا معنی عدالت کی تحریف ہے اور اسی ایک وصف راست گوئی کی بنا پر ایسے شخص کو عادل کہنا جس میں اور ہر قسم کے قبائح اور کبائر موجود ہوں۔ تحریف کے علاوہ الحاد فی الدین اور سراسر جہالت ہے۔

الحاد اس کو کہتے ہیں کہ الفاظ شرعیہ کے لئے متعارف معانی سے الگ خود ساختہ معانی بنا کر یہ الفاظ اس میں استعمال کئے جائیں۔

(۴) صحابہ کرامؓ کی عدالت باقی امت کی عدالت سے اعلیٰ اور بلند ہے۔ اس لئے علماء امت اس عقیدہ پر متفق ہیں کہ باقی امت کا افضل سے افضل تر فرد ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کے صحابی کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا اور جس شخص کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و رویت صرف ایک ہی مرتبہ ایمان سے نصیب ہوئی ہو وہ صحابی ہے۔ اسی ایک مرتبہ کی رویت سے اس صحابی پر کسی قسم کی جرح نہیں کی جا سکتی۔

حافظ ابن الحجر مقدمہ فتح الباری میں مروان بن الحکم کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ویقال لہ رؤیۃ فان ثبت فلا
یعرج ماقیل فیہ

کہا گیا ہے کہ اسے (مروان) کو رویتہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے۔ یہ بات اگر ثابت ہو جائے پھر تو جو کچھ اس کے متعلق کہا گیا ہے اس کا کچھ اعتبار نہ ہوگا ص۵۲۰ مطبوعہ انصاری دہلی۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فقیر نے اپنے کتب اور رسائل میں لکھا ہے کہ وحشی قاتل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جو کہ ایک مرتبہ صحبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے ہیں۔ خیر التابعین حضرت اویس قرنی سے افضل ہیں۔ مکتوب ۲۴۳ جلد اول۔

اسی جلد کے مکتوب ۲۰۱ میں ارشاد کرتے ہیں۔

"کوئی ولی صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اویس قرنی باوجود رفعت شان کے جبکہ صحبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہنچے ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکے۔ عبداللہ بن المبارک سے ایک شخص نے سوال کیا کہ معاویہؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ میں سے کون افضل ہے تو فرمایا کہ وہ غبار جو کہ معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں داخل ہوا ہے تو بھی عمر بن عبدالعزیزؒ سے کئی مرتبہ بہتر ہے"۔

ان مقدمات کو ذہن میں رکھنے کے بعد اب مودودی صاحب کی "عدالت کی تفسیر" اور اس کے نتائج ملاحظہ کریں:۔

مودودی صاحب اس شبہ کے جواب میں جس کو ہم نے اوپر نقل کیا ہے کہ اس طرح کی بحثوں سے صحابہ کی پوزیشن مجروح ہوتی ہے لکھتے ہیں:۔

"اس معاملہ میں بھی میں چند امور کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں صحابہ کے متعلق کیا عقیدہ بھی وہی ہے جو تمام محدثین و فقہا امت کا عقیدہ ہے کہ "کلھم عدول"۔ ظاہر ہے کہ ہم تک دین کے پہنچنے کا ذریعہ یہی ہیں۔ اگر ان کی عدالت میں ذرہ بھر بھی شبہ ہو جائے تو دین مشتبہ ہو جاتا ہے"۔

مودودی صاحب کی اس عبارت میں تین امور کا اعتراف کیا گیا ہے۔

(۱) محدثین و ائمہ دین کا عقیدہ "الصحابۃ کلھم عدول" کا ہے۔

(۲) ان کی عدالت کے مشتبہ ہونے سے دین بھی مشتبہ ہو جائے گا۔

(۳) مودودی صاحب کا عقیدہ بھی موافق محدثین و فقہاء امت ہے۔

حدیث میں ہے ان الکذوب قد یصدق یعنی جھوٹا شخص بھی کبھی سچ کہہ دیتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یعنی سچ کو ترویج کذب کا ذریعہ بناتا ہے اس لئے اس سچ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ زیل میں مودودی صاحب "لیکن" کہہ کر اپنی موافقت کی حقیقت لکھتے ہیں جس سے واضح ہوگا کہ نہ تو مودودی صاحب فقہا و محدثین کے موافق ہیں اور نہ ہی دین کے اشتباہ سے خائف بلکہ عبارت بالا محض اس "لیکن" کے بہضم کرانے کی ایک تجویز لکھتے ہیں:۔

"لیکن میں "الصحابۃ کلھم عدول" کا مطلب یہ نہیں لیتا کہ تمام صحابہ بے خطا تھے اور ان میں ہر ایک ہر قسم کی بشری کمزوریوں سے بالاتر تھا اور ان میں سے کسی نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی ہے بلکہ میں اس کا مطلب یہ لیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے یا آپ کی طرف کوئی بات منسوب کرنے میں کسی صحابی نے راستی سے ہرگز تجاوز نہیں کیا"۔

مودودی صاحب کی اس "لیکن" پر غور کر کے دیکھیں عدالت کے تمام کمالات سے صرف ایک ہی وصف "راست گوئی" اور وہ بھی نصف یعنی صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے میں "راست گو ہیں" کو عدالت کہہ رہے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح قبائح اور منکرات سے محفوظ ہونا مودودی صاحب کے ہاں عدالت میں داخل نہیں۔ اسی طرح صحابہ کا اپنے معاملات اور اقوال میں راست گو ہونا بھی ان کی عدالت کا جزو نہیں تو لامحالہ صحابہؓ کے افعال اور اقوال مودودی صاحب کے نزدیک دین میں حجت بھی نہ ہونگے حالانکہ امت کے محدثین و فقہاء و ائمہ دین کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اقوال و افعال صحابہ کرام دین میں حجت شرعیہ ہیں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# کیا میاں سیاح الدین اور مولوی چراغ کافر ہیں؟

## کیا مودودی تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے؟

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

یہ وہ اجتہاد و استنباط ہے جو ایک فٹ بال قسم کے مودودیے مولوی یوسف نے میرے ان الفاظ سے استنباط کیا ہے کہ مولوی چراغ صاحب کا چراغ فطرت گل ہو چکا ہے اور میاں سیاح الدین صاحب کا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ اگر مولوی یوسف کو ان مودودیوں کا کفر میری اس عبارت سے ثابت کرنے کا شوق ہے تو وہ اپنا شوق پورا کرتے رہیں۔ اکثر ان مودودیوں کو اپنے گریبان سے کفر کی بدبو آیا کرتی ہے پھر چور کی داڑھی میں تنکا۔ ذرا بات ہوئی کہ انہوں نے بکنا شروع کر دیا کہ "دیکھو مولانا غلام غوث صاحب نے مانسہرہ میں مودودیوں کو کافر کہا۔ دیکھو مولانا مفتی محمود صاحب نے کوہاٹ میں مودودی اور مودودیوں کو کافر کہا"۔ حالانکہ بات اتنی ہی تھی کہ حضرت مولانا شیخ نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی خلیفہ اعظم حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ نے عام اعلان کیا تھا کہ کسی مودودی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں ہے چاہے وہ ان کی جماعت میں داخل ہو کر ان کے عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ سے متفق نہ بھی ہو۔

ایک شخص چور تھا اس نے کسی کا بچھڑا چرا لیا تھا، چور کے دل میں وسوسہ رہتا ہی ہے۔ جب بھی کوئی دو آدمی آہستہ آہستہ باتیں کرتے۔ وہ کہنے لگتا۔ یہ کیا بچھڑا بچھڑا کر رہے ہو۔ جب بھی مودودیوں کی صحابہ دشمنی، بے دینی، دنیا پرستی یا امریکہ دوستی کا پردہ چاک کیا جائے یہ چلا اٹھتے ہیں کہ دیکھو ہم کو کافر بنا ڈالا۔

اگر مندرجہ عنوان مودودیوں کو مولوی یوسف کافر ثابت کرنے کا شوق رکھتے ہیں تو ہم ان کا شوق پورا کرنے کے لئے کچھ سامان بھی بہم پہنچانے کے لئے تیار ہیں۔ سنیئے

(۱) رسائل مسائل حصہ اول ص ۶۹، ۷۰ پر خود ساختہ مجتہد مودودی سے کسی نے سوال کیا کہ جب کوئی شخص خود کسی منصب کا دعویدار بنے وہ اس کا مستحق نہیں ہوتا۔ اس کا جواب مودودی صاحب نے یہ لکھا ہے

(اگر آپ اس تاریخ کو باور کرتے ہیں تو پھر آپ کو محمد رسول اللہ مبلغ قرآن۔ داعی اسلام۔ مزکی نفوس کی شخصیت پر اور ان کی تعلیم و تربیت کے تمام اثرات پر خط تنسیخ کھینچنا پڑے گا اور یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اس پاکیزہ ترین انسان کی ۲۳ سالہ تبلیغ و ہدایت سے جو جماعت تیار ہوئی تھی اور اس کی قیادت میں جس جماعت نے بدر و احد اور احزاب و حنین کے معرکے سر کر کے اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند کیا تھا اس کے اخلاق اس کے خیالات اس کے مقاصد اس کے ارادے اس کی خواہشات اور اس کے طور طریق عام دنیا پرستوں سے ذرہ برابر بھی مختلف نہ تھے)

کیوں مودودی کی دم تھامنے والے مولوی یوسف! کیا مودودی نے اس تاریخ پر باور کر کے حضرت عثمانؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ وغیرہ صحابہؓ پر ہاتھ صاف کر کے اپنے خبث باطن کا ثبوت نہیں دیا؟ اور کیا اس طرح کر کے اس نے محمد رسول اللہ مزکی نفوس (صحابہ کے دلوں کو پاک کرنے والے) داعی اسلام کی شخصیت پر خط تنسیخ نہیں کھینچا۔ اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت پر خط تنسیخ کھینچنا کفر و ارتداد نہیں ہے۔ اور کیا اس سے آپ کے پیر مودودی کافر نہیں ہو گئے اور کیا اس کے کفر پر آپ راضی ہو کر اور دوسرے عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مودودی کی تاریخ دانی کو اور صحابہؓ کی تنقیص کو صحیح سمجھ کر مسلمان باقی رہ گئے؟ اور کیا آپ سب کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہؓ اور دنیا پرستوں میں ذرا برابر فرق نہیں ہے؟ اور کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کے اثرات بلکہ خود آپ کی شخصیت پر خط تنسیخ کھینچنا نہیں ہے؟ ذرا مودودی کی مندرجہ بالا عبارت بار بار پڑھ کر پھر اپنے گریبان کو سونگھیں۔ کفر و ارتداد یا الحاد و بے دینی یا صحابہ دشمنی اور تنقیص پیغمبر کی بدبو مہک رہی ہے یا نہیں؟

(۲) اور لیجئے، آپ کے گمراہ پیر مودودی صاحب اپنی کتاب تجدید و احیاء دین کے چوتھے ایڈیشن کے ص ۱۲ پر لکھتے ہیں:۔

(تیسری طرف توسل اور استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہو گئے، اور عملاً وہی حالت قائم ہو گئی جو اللہ کو ماننے والے مشرکین کے ہاں ہے جن کے نزدیک بادشاہ عالم انسان کی رسائی سے بہت دور ہے۔ اور انسان کی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام امور نیچے کے اہلکاروں ہی سے وابستہ ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کے ہاں اہلکار علانیہ الٰہ۔ دیوتا۔ اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ انہیں غوث، قطب، ابدال، اولیاء اور اہل اللہ وغیرہ الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں)

فرمایئے گم کردہ راہ مولوی یوسف! جو توسل کے قائل ہیں اور غیر مقلد حضرات کے سوا جو اہل السنت والجماعت علماء و اولیاء توسل کے قائل ہیں حتیٰ کہ حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراںؒ بھی اس کو مانتے ہیں اور تمام سلاسل صوفیہ بزرگ الٰہی بحرمت فلاں بحرمت فلاں وغیرہ الفاظ اپنے شجروں میں لکھتے ہیں اور تمام پیران عظام اور اولیاء کرام جو اپنے اپنے شیوخ کے اکتساب فیض کرتے رہے۔ اور جو لوگ غوث قطب ابدال اور اولیاء کو مانتے اور ان کا توسل کرتے یا ان سے فیض حاصل کرتے ہیں اور جو اپنے اپنے شیوخ کے پاس مراقبے کرتے رہتے ہیں۔ کیا یہ سب بقول مودودی عملاً مشرکین جیسے ہیں۔ اور کیا واقعی غوث۔ قطب اولیاء اور اہل اللہ۔ ہندوؤں کے دیوتاؤں اور اوتاروں کی طرح ہیں۔ اور کیا یہ تمام اولیاء امت اور علماء اسلام جو آپ کی ان خرافات کے خلاف ہیں سارے مشرک اور کافر ہیں؟ اور واقعی انہوں نے خدا سے متعلقہ امور کو اولیاء و مشائخ سے متعلق کر کے کفر و شرک کا ارتکاب کیا ہے۔

کیا مودودی اور اس کے چند چیلے چانٹوں کے سوا سارے علماء و صلحاء اور اولیاء مشرک ہیں۔ کیا تکفیر یا مشرک بنانے اور اولیاء امت کی توہین کی یہ توپ ابلیسی توپ نہیں ہے؟ (یوسف و سیاح و چراغ) اگر یہی سمجھتے ہیں تو وہ خود کیا ہیں؟

(۳) اور سنیئے! اسی کتاب کے صفحہ ۲۴، ۲۵ میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

(جاہلیت خالصہ نے حکومت اور دولت پر تسلط جمایا۔ نام خلافت کا تھا اور اصل میں وہی بادشاہی تھی جس کے مٹانے کے لئے اسلام آیا تھا۔ بادشاہوں کو الٰہ کہنے کی کسی کو ہمت نہ تھی۔ اس لئے السلطان ظل اللہ کا بہانہ اختیار کیا گیا اور اس بہانے سے وہی مطاع مطلق کی حیثیت بادشاہوں نے اختیار کی جو الٰہ کی ہوتی ہے۔ اس بادشاہی کے زیر سایہ امراء۔ حکام۔ ولاۃ۔ اہل لشکر اور مترفین کی زندگیوں میں کم و بیش خالص جاہلیت کا نقطۂ نظر پھیل گیا)

مودودی تنخواہ دار و با اس عبارت کو بار بار پڑھو۔ جب بادشاہوں اور خلیفوں نے مطاع مطلق اور الٰہ کی حیثیت اختیار کی تو وہ کافر نہ ہوئے؟ اور صرف وہی نہیں بلکہ السلطان ظل اللہ کہنے والے اور امراء، وزراء، والیان ملک، اہل لشکر (جنہوں نے جہاد کر کے ساری دنیا میں اسلام پھیلایا) سب میں یہی کافرانہ نقطۂ نظر پھیل گیا؟

کیا آج تک السلطان ظل اللہ کہنے والے سارے علماء و خطباء مشرک اور بادشاہ کو الٰہ سمجھتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

## ۲- مرتبہ حدیث، خود صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

قرآن حکیم حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تمام مشاجراتی امور میں حَکَم قرار دیتا ہے اور آپ کے صادر شدہ فیصلہ پر دل و جان راضی ہوئے بغیر ایمان قرار دیتا ہے اور حتمی تاکیدات کے ساتھ ایسے لوگوں کے ایمان کی نفی کرتا ہے جو آپ کے فیصلہ سے اعتراض کی تنگی کو اپنے دل میں پائیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت و يسلموا تسليما (النساء ع ۹)

"سو قسم ہے تیرے رب کی، وہ مومن نہ ہونگے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے دل میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔"

اس لئے اس بحث میں کہ کیا کہا دیکھنے سے پہلے کیوں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے اس کا فیصلہ لے لیا جائے کہ آپ کے لائے ہوئے دین میں آپ کی احادیث کا کیا مرتبہ ہے؟ آپ کے فیصلہ کے بعد کسی قسم کی کٹ حجتی کی گنجائش نہ رہے گی۔ آیات بینات کے بعد اب فیصلہ نبوت سنیئے

(۱) پہلی امت کو مخاطب کر کے فرمایا جاتا ہے کہ ایسا شخص ایمان سے محروم ہے جس کی خواہشات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہر چیز سے ہم آہنگ نہیں ہو جاتیں۔

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به رواه في شرح السنة والنووي في كتاب الحجة باسناد صحيح۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس (شریعت) کے تابع نہیں ہو جاتیں جس کو میں نے لایا ہوں۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک اور آپ کے اوامر کی اقتدا نہ کرنے والے نافرمان دوزخ پاٹ اور غلط کار ہیں۔ اور جو شخص ان کے ساتھ ہاتھ، زبان یا دل کے ساتھ جہاد نہیں کرتا وہ بھی ذرۂ ایمان سے محروم ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي بعثه الله في امة قبلي الا كان له في امته حواريون و اصحاب يأخذون بسنته و يقتدون بأمره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون و يفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن و من جاهدهم بلسانه فهو مؤمن و من جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذالك من الايمان حبة خردل (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے بھیجا اس کی امت میں ضرور ایسے حواری اور ساتھی ہوئے کہ جو اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے اور اس کے حکم کی اقتدا کرتے، پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر عمل کرتے اور ایسے اعمال کرتے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا (پس اسی امت میں ہوگا) جو شخص ان لوگوں سے ہاتھ کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے ساتھ زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے ساتھ دل سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اس کے علاوہ ایمان کا ذرہ نہیں۔

(۳) سنت نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اعراض کرنے والوں کا قیامت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں۔

عن انس رضي الله عنه وعن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في حديث فيه قصة فمن رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری مسلم)

(۴) پہلی امت کے خلاف انکار حدیث کا فتنہ اٹھانے والے دجال اور کذاب ہیں۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث ما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فإياكم لا يضلونكم ولا يفتنونكم (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آخری زمانہ میں ایسے ایسے دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہیں ایسی ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے کبھی سنی ہوں گی، نہ تمہارے باپ دادا نے۔ پس ان سے بچو، بچو۔ ایسا

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی

# فتنۂ انکار حدیث

(قسط نمبر

تو یہ کہ تمہیں گمراہ کر دیں یا فتنہ میں ڈال دیں۔

(۵) انکار حدیث کا سنگین شکار ہونے والا دین اور گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

عن الصعب بن سعد بن مشرح رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اوتيت القرآن ومثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم كما حرم الله (رواه ابوداؤد)

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیوں نہ کھا جائے کہ آپ کے لائے ہوئے دین میں آپ کی احادیث کا کیا مرتبہ ہے؟ آپ کے فیصلہ کے بعد کسی قسم کی کٹ حجتی کی گنجائش نہ رہے گی۔ آیات بینات کے بعد اب فیصلہ نبوت سنیئے

(۱) پہلی امت کو مخاطب کر کے فرمایا جاتا ہے کہ ایسا شخص ایمان سے محروم ہے جس کی خواہشات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہر چیز سے ہم آہنگ نہیں ہو جاتیں۔

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به رواه في شرح السنة والنووي في كتاب الحجة باسناد صحيح۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس (شریعت) کے تابع نہیں ہو جاتیں جس کو میں نے لایا ہوں۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک اور آپ کے اوامر کی اقتدا نہ کرنے والے نافرمان دوزخ پاٹ اور غلط کار ہیں۔ اور جو شخص ان کے ساتھ ہاتھ، زبان یا دل کے ساتھ جہاد نہیں کرتا وہ بھی ذرۂ ایمان سے محروم ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

Scanned with CamScanner

# عار حدیث

نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس لئے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا (علم و عمل اور حفظ و تبلیغ کے اعتبار سے) اسے تھام لینا، اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا اور نئی نئی باتوں سے بچنا، کیوں (سنت کے مقابلہ) ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۷) حجیت حدیث جیسے بدیہی اور اجماعی مسائل میں نزاع اور جدال پیدا کرنے والے ہدایت چھوڑ کر راہ ضلالت اختیار کئے ہوئے ہیں۔

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ھدیً کانوا علیہ الا اوتوا الجدل، ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ما ضربوہ لک الا جدلاً، بل ھم قوم خصمون)

(رواہ احمد ابوداؤد والترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جب بھی کوئی قوم ہدایت کھو کر گمراہ ہو جاتی ہے انہیں جھگڑا دے دیا جاتا ہے (پھر وہ ایسے واضح مسائل میں بھی جھگڑتے ہیں جن میں نہ کبھی نزاع کی نوبت آئی اور نہ عقل سلیم ایسے امور میں بحث بھی کا تصور کر سکتی ہے)

(۸) زہر ضلالت کے لئے اسوۂ نبوت تریاق اعظم ہے۔ جب تک کتاب اللہ کے ساتھ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دینی سند کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا رہیگا امت گمراہی سے محفوظ رہے گی۔ لیکن جونہی کتاب و سنت میں تفریق کی جانے لگے گی اور امت کی آوارہ مزاجی کتاب کے ساتھ سنت کے اتباع کو بار دوش تصور کرنے لگے گی، اس وقت امت قعرِ ضلالت میں جا گریگی

عن مالک بن انس رحمہ اللہ مرسلاً قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (رواہ فی الموطا)

امام مالکؒ نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ جب تک ان دونوں کا دامن مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ۔ سنت رسول اللہ۔

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی شخص کے لئے بھی یہ گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ وہ آپؐ کے اتباع سے انحراف کرے۔ حتیٰ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی آپؐ کے اتباع کے بغیر چارۂ کار نہ ہوتا۔

عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (فی حدیث فیہ قصۃ) لو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی۔

(رواہ احمد والبیہقی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

(وفی روایۃ) والذی نفس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیدہ لو بدا لکم فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی (رواہ الدارمی)

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جن کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر وہ (یعنی موسیٰ علیہ السلام) تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے۔ پس تم ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم راہ راست قطعاً بھٹک جاؤ گے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے ہوا اور میری نبوت کا زمانہ پا لیتے تو بالضرور وہ میری ہی پیروی کرتے (دارمی)

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پوری طرح محفوظ کرنے اور امانتِ نبوت دوسروں تک پہنچانے والے بارگاہ نبوت سے تازہ روئی کی دعاؤں کے مستحق ہیں

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبداً سمع مقالتی فحفظھا ووعاھا فادا ھا الحدیث

(رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل)

(ورواہ احمد، والترمذی، ابوداؤد وابن ماجہ)

(والروایات کلہا فی المشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسے یاد کیا اور خوب محفوظ رکھا، پھر جیسی سنی تھی ٹھیک ٹھیک ادا کر دی (شافعی و بیہقی)

(اور امام احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے) (یہ تمام احادیث مشکوٰۃ شریف میں ہیں)

خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت آپ کے سامنے ہے۔ ان دو شاہدوں کی شہادت کے بعد اہل ایمان کے لئے شک اور تردد کی گنجائش ظاہر ہے کہ باقی نہیں رہ جاتی۔ البتہ جن سے ایمان کی دولت ہی کو سلب کر لیا گیا ہو کس کے اختیار میں ہے کہ ان کو تشکیک کے روگ سے نجات دلا سکے اور کونسا سامان ہدایت ہے جو ان کے لئے سودمند ہو سکے۔ فما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤمنون۔ جن کو ایمان نہیں لانا ہے۔ ان کے لئے نہ کوئی آیت سودمند ہو سکتی ہے، نہ کوئی ڈراوا)

سلامتِ طبع کے ساتھ قرآن پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے کہ بالعجب! اسی قرآن کا حوالہ لے کر بتلانے والے لوگوں کو یہ بتلاتے ہیں کہ:۔

"یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ خود رسول (بغیر صلوٰۃ و سلام) کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں، کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے"

(معارف القرآن انر پرویز)

قرآن کی بنیادی تعلیم اطاعتِ رسول کو جس کے منافی قرار دیا گیا ہے، سوال یہ ہے کہ آخر کون سے قرآن میں وہ ذکر کی گئی ہے اور قرآن کے کون سے واضح اور غیر مبہم الفاظ ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حق مطاعیت سلب کیا گیا ہے۔ قرآن کی جو آیات اوپر نقل کی گئی ہیں، ایک دفعہ انہیں پھر سے پڑھ لیجئے اور ان کے ساتھ مسٹر پرویز کی مندرجہ بالا عبارت کو ملایئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ اس سے بڑھ کر افترا علی اللہ کبھی کیا گیا؟

قرآن حکیم نبی کے اوصاف میں مطاع اور امین کو ذکر کرتا ہے لیکن قرآن کا نام پہرانے والے مفتری اعلان کرتے ہیں کہ

"رسول ... کو بھی قطعاً حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے"

قرآن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اعراض کرنے والوں کو منافق قرار دیتا ہے، لیکن قرآن کا نام بدنام کرنے والے منافق لوگوں کو بتلاتے ہیں کہ

"اسے (نبی کو) بھی کوئی حق حاصل نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلائے"

بہرکیف قرآن کی آیات آپ کے سامنے ہیں۔ ان کو پڑھ کر فیصلہ کیجئے کہ کیا یہی قرآن رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اطاعت کا حق چھین سکتا ہے؟ جس کی صدہا آیات میں بار بار حصری تاکیدات کے ساتھ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ کیا گیا ہے

(باقی آئندہ)

# مراسلات

## اسلامی معاشرہ

اسلامی معاشرے نے جس عدل و انصاف کی بنیاد رکھی ہے اس کو غیر مسلم دنیا بھی ماننے پر مجبور ہے۔ اس میں مسلم و غیر مسلم قانون کی نگاہ میں یکساں ہوتے ہیں اور کوئی انسان ظلم و تعدی کا شکار نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس عیسائی اقوام نے جب کبھی غلبہ حاصل کیا ہے اہل اسلام پر ناقابل برداشت مظالم کئے ہیں۔ چنانچہ قرطبہ و غرناطہ کی تمام اسلامی یادگاروں اور مساجد تک کو ختم کر دیا گیا۔

اگر اس ملک میں صحیح انسانی معاشرہ قائم کرنا ہے تو جمعیۃ علماء اسلام سے مل کر جد و جہد کرنی لازمی ہے۔

(صالح اکبر ٹھنڈا کھوئی)

## قابل توجہ مجلس تحفظ ختم نبوت

سنا گیا ہے کہ گوجرانوالہ میں لابھ سنگھ روڈ پر قادیانی عبادت گاہ فیض ہال کا منسوخ شدہ نقشہ چیرمین میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ اپنی سفارش سے پاس کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت چشم پوشی نہیں کرے گی۔

## قابل توجہ حکومت و محکمہ محنت

ہمیں لائلپور سے ایک مراسلہ موصول ہوا جس میں محکمہ محنت کے سیکرٹری صاحب کے خلاف شکایات ہیں کہ وہ مرزائی ہے اور مرزائیوں کو ملازمتیں دلا رہا ہے۔ پھر اخراجات کے توازن کے لئے دوسرے مسلمان مزدوروں کی چھانٹی کی جاتی ہے۔ ہم اس مراسلہ کی تفصیل شائع کئے بغیر حکومت کو متوجہ کرتے ہیں کہ ان الزامات کی انکوائری کرائی جائے۔ اگر یہ صحیح ہوں تو ان کا تدارک ضروری ہے ورنہ فرقہ وارانہ مناقشات اسی قسم کی بدعنوانیوں سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہم انجمن تحفظ ختم نبوت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی ذرا اپنی نگاہ وسیع کرے۔ کیا اس کو اس قسم کی بدعنوانیوں کے خلاف لب کشائی کرنے میں بھی سیاست کے سانپ بچھو نظر آتے ہیں

## کیا بری شاہ امامؒ شیعہ تھے

بری شاہ لطیفؒ کا مزار شریف اسلام آباد کے حلقہ میں آگیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ شیعوں نے بری شاہ امامؒ صاحب کو شیعہ ظاہر کر کے ان کے مزار پر قبضہ جما لیا ہے حالانکہ بری امام صاحب اور ان کے پیر بھائی شاہ حسن چراغ صاحب سنی حنفی تھے۔ اس سلسلہ میں شیعوں نے محکمہ اوقاف سے بھی امداد لینے کی کوشش کی ہے۔

ہم چودھری محمد نواز صاحب راولپنڈی کے قدیم باشندوں اور روحانی دوستوں سے استدعا کرتے ہیں کہ ہر دو بزرگوں کے عقائد و مسلک سے تاریخی طور پر پردہ اٹھائیں۔ خاصکر مدرسہ تدریس القرآن کے ڈاکٹر نور محمد صاحب سے۔

## پابندیاں

اس ملک میں فرقہ وارانہ جذبات کو ابھار کر امن و امان کو نقصان پہنچانا کسی کے ہاں قابل تحسین فعل نہیں ہو سکتا مگر حکام کے جذبہ جلسہ بندی کا شکار اکثر اہلسنت والجماعت ہوتے رہتے ہیں۔ اقلیتی فرقوں کے حکام اکثر اپنے فرقہ وارانہ جذبات کے تحت عام اجتماع پر پابندی لگا دیا کرتے ہیں۔ مگر اکثریتی فرقہ اہلسنت والجماعت کے حکام رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے اکثر اہلسنت کو نشانہ بنا دیتے ہیں۔ قانون کے جائز استعمال پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا مگر قانون اور حفظ امن کی آڑ لیکر جمہور اہل اسلام کی دل شکنی یا حق تلفی کرنی کسی طرح پاکستان کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ خاص کر جلسے کی اجازت یا عدم اجازت کو اس وقت تک لمبا کھینچنا جبکہ جلسے کے سارے انتظامات کمل ہو جائیں بڑی بے انصافی پر منتج ہوتا ہے اور کبھی کبھی بدنمائی کا سبب بن جاتا ہے۔ گذشتہ جنگ بندی کے بعد جب متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے راولپنڈی میں قانونی اجازت کے بعد جہاد کانفرنس میں صرف ایک دن رہ گیا تو حکام کی طرف سے شیخ حسام الدین صاحب اور قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی آمد پر اعتراض کیا جا کر کانفرنس کی راہ میں مشکلات پیدا کی جانے لگیں۔ کانفرنس اگرچہ کامیابی سے کر دی گئی لیکن عوام و حکام کے درمیانی نازک تعلقات کو ٹھیس لگ گئی۔ ابھی حال میں مولانا عبدالشکور دین پوری اور مولانا دوست محمد صاحب قریشی کی شرکت میں ٹرنک بازار راولپنڈی کے اندر بعض حکام کو نقص امن کے خوردبینی جراثیم نظر آنے لگ گئے۔ اگرچہ سیرت کا یہ عظیم الشان جلسہ بھی کامیاب رہا لیکن اہلسنت نے محض وہم کی بنا پر بلند پایہ علماء امت کی بلند پایہ تقریروں سے محرومی کو بری طرح محسوس کیا۔ اس سلسلہ میں تعجب خیز امر یہ ہے کہ قصبہ چنیوٹ میں علاقائی پولیس شیعہ سنی بریلوی اور دیوبندیوں وغیرہ سب کی رضامندی کے باوجود جلسے جلوس پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ میں حیران ہوں کہ ان پابندیوں کی مشق اہلسنت والجماعت پر کیوں کی جا رہی ہے۔

(حافظ مشتاق احمد لدھیانوی راولپنڈی)

ص حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب۔ مولانا تاج محمود صاحب لائلپوری۔ حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا مختار احمد صاحب الحسینی

## امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کا ورود

حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان ۲ ستمبر سے ..... ۲۶ ستمبر ۶۶ء تک مغربی پاکستان کے دورے کے لئے تشریف لائینگے۔ آپ کے ہمراہ تمام دورے میں مرکزی ناظم مولانا غلام غوث صاحب شریک ہوں گے۔ باقی ہر ڈویژن میں وہاں کے اکابر علماء رفاقت کریں گے۔ مفصل پروگرام آئندہ شائع ہوگا۔

## شاہ کوٹ میں جمعیۃ کی ممبر سازی

۱۲ اگست ۱۹۶۶ء کو مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی مرکزیہ نے شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ کا دورہ کیا۔ نماز جمعہ سے پہلے اور رات کو تقریریں فرمائیں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ چنانچہ وہاں ممبر سازی کا کام شروع کر دیا گیا

اس قصبہ میں حفظ قرآن کا ایک مدرسہ بہترین کام سرانجام دے رہا ہے اور یہاں دینی ذوق و شوق کافی زیادہ ہے۔ نوجوان علماء و حفاظ دلچسپی سے خدمت دین میں مصروف ہیں۔

## ملک گیر تعزیت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کی وفات کو اہل ملک نے جس رنج و غم سے سنا اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ تمام ملک میں دعائیں اور ختم ہو رہے اور تعزیتی قراردادیں پاس کی جا رہی ہیں چنانچہ دارالعلوم الرحمانیہ الاسلامیہ جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ کے مہتمم جناب مولانا سراج الدین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام۔ قصور کے حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ مدرسہ اشرف العلوم اور دیگر دینی، سماجی اور سیاسی حلقوں کے ذمہ دار افراد نے نیز راولپنڈی کے مولانا قاری عبدالرزاق صاحب خطیب جامع مسجد فیض گنج منڈی، اساتذہ و طلبا مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور جمعیۃ علمائے اسلام حسن ابدال کے ارکان نے اس دلگداز واقعہ پر رقت انگیز بیانات دیئے اور قراردادیں پاس کیں۔

## جہاد کانفرنس چنیوٹ

سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن پاکستان (مرکزیہ) چنیوٹ کے زیر اہتمام ۲، ۳، ۴ ستمبر کو جہاد کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مندرجہ ذیل علماء خطاب فرمائیں گے۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ جناب ماسٹر تاج الدین انصاری۔ جناب آغا شورش کاشمیری۔ جناب شیخ حسام الدین صاحب۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب۔ حضرت مولانا بہاء الحق قاسمی ص

# قرآن پاک کی زرّوری اشاعت یا فرمانبرداری

(از محمد عبدالقادر قادری ایم اے ایل ایل بی)

لوٹی کی بات ہے کہ کراچی کی ایک عدالت نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں ایک عیسائی کو سزا دی ہے۔ محترم صدر پاکستان قرآن پاک سے بہت محبت رکھتے ہیں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ:

(۱) قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے۔

(۲) تعمیر ملک کی بنیاد اسلامی احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے پر ہے۔

(۳) قرآن اللہ کی کتاب ہے جس میں دعا کی اور ہر زندگی کا مکمل ضابطہ حیات موجود ہے۔

(۴) قرآن نے تمام سیاسی نظریات اور جدید مادی نظریات کا کھوکھلا پن واضح کیا۔

اس لئے کہ قرآنی اصول ناقابل تردید ہیں۔

کون مسلمان ہوگا جو ان مبارک خیالات پر صدقے سے کو تیار کہا نہ ہوگا۔

مگر ہم اس حقیقت کے پیش نظر یہ کہتے ہیں کہ پاکستان میں جس کے حصول کے لئے محض اسلام کی خاطر مسلمانوں نے ہزاروں قربانیاں دیں اور وہ رسوائیاں برداشت کیں جن کی مثال زمانہ آدم تا ایں دم نہیں مل سکتی۔ اس پاکستان میں شراب طریف سوسائٹی کا فعل۔ زنا بالرضا کو بنیادی انسانی حق۔ سود ملکی قرضہ رعوت شہر یارہ گناہ۔ بے حیائی کو تفریح، سینماؤں کو تربیت گاہ سمجھا جاتا ہے اس میں غلام احمد پرویز حدیث کا انکار کرتا ہے۔ اس میں فضل الرحمٰن سود کو حلال اور زکوٰۃ کو شروع ہونے کی سکیمیں پیش کرتا ہے۔ جہاں مودودی کعبہ شریف کے مجاوروں کو پنارسس کے پنڈتوں سے تشبیہ دیتا ہو، اور مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی سزا کو ظلم کہتا ہو، جہاں رمضان کے مبارک ماہ کا احترام نہ ہو،

جہاں ضبط تولید کی ظلمی مساعی سے انتخاب زنا کا عجیب انتظام کیا جاتا ہو۔

جہاں قرآن پاک کے خلاف عائلی قوانین نافذ ہوں۔ جہاں مخلوط تعلیم اور رقص و سرود اور مخلوط سوسائٹی کے ذریعہ اسلامی احکام کا احترام ختم ہوتا ہو۔

جہاں کفر کی تبلیغ جاری ہو۔ لاکھوں آدمی عیسائی بنتے ہیں مرزائی دن دونی رات چوگنی ترقیاں کر رہے ہوں

جہاں انبیاء علیہم السلام پر تنقید اور صحابہ کرام کی تنقیص بڑی ڈھٹائی سے ہو رہی ہو۔

جہاں کی تہذیب تیزی سے مغربی فضا کی شکل بنتی جا رہی ہو۔

کیا ہم ان حالات، واقعات کو روحانی زندگی سے نام دیں یا قرآنی تعلیمات کا؟

کیا قرآن پاک کی اعلیٰ طباعت یا سونے سے

## متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا اجلاس

مولانا شیخ ... صاحب کی صدارت میں متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار اسلامی کونسل کا ایک اہم اجلاس ان کے مکان واقع گلبرگ ... میں منعقد ہوا جس میں مولانا ... صاحب کے علاوہ ... صاحب، مولانا ... صاحب، حافظ ... صاحب، ... صاحب، ... صاحب،

## بقیہ ۔ مودودی صاحب کا ملحدانہ اجتہاد

اس سے مودودی صاحب کے دعوی ، دانفت کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے ۔ اب ذرا دوسرے دعویٰ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے مودودی صاحب کے "لیکن" کو دوبارہ غور سے پڑھیں ۔ صحابہ کرامؓ میں تبائح اور تنکرات کے ایجاد کرنے کا راستہ کتنے شد و مد سے بتکرار لکھ رہے ہیں ۔ (۱) صحابہ کا بے خطا نہ ہونا (۲) ہر ایک کا ہر قسم کی بشری کمزوریوں سے بالاتر نہ ہونا (۳) ان میں سے کبھی کسی کا غلطی نہ کرنے والا نہ ہونا ۔

ایک ہی بات کو وسیع سے وسیع تر بناتے چلے گئے ہیں ۔ اس کے مقابلہ میں صحابہ کرامؓ کی عدالت مفہوم اور معنی کو تمام کمالات سے خالی کر کے اس میں صرف ایک ہی صفت "راست گوئی" کے طور پر لکھ رہے ہیں اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مودودی صاحب اپنی خصوصی توجہ "تنقید بزرگانِ دین" کو اب صحابہ کرامؓ پر مرکوز کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے اس مشغلہ کے جاری رکھنے کے لئے ایک "خود ساختہ" قاعدہ بھی لکھ دیا ہے ۔ کہتے ہیں

( بزرگوں کے کام پر تنقید کا صحیح طریقہ )

"تمام بزرگان دین کے معاملہ میں عموماً اور صحابہ کرام کے معاملہ میں خصوصاً میرا طرز عمل یہ ہے کہ جہاں تک کسی معقول تاویل سے یا کسی معتبر روایت کی رو سے ان کے کسی قول یا عمل کی صحیح تعبیر ممکن ہو اسی کو اختیار کیا جائے ۔ لیکن دوسری طرف میرے نزدیک معقول تاویل کی حدوں سے تجاوز کر کے اور لیپ پوت کر کے غلطی کو چھپانا یا غلط کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا نہ صرف انصاف اور علمی تحقیق کے خلاف ہے بلکہ میں اسے نقصان دہ بھی سمجھتا ہوں" ۔ (ترجمان القرآن نمبر ۲۶۵ ص ۵۹)

یہاں بھی مودودی صاحب اپنی طرز تحریر کے مطابق اولاً ایک صحیح بات لکھ کر اپنا مدعا خاص "لیکن" سے لکھ رہے ہیں اور معقول تاویل کی صرف آڑ لیکر صحابہ کرامؓ کی غلطیوں کو اچھالنے کو علمی تحقیق اور تقاضائے انصاف کا فتویٰ دینا اور علماء اہلسنۃ والجماعۃ کی تاویل کرنے کو ضروری قرار دینے پر لیپ پوت سے غلطیاں چھپانا اور غلط کو صحیح کرنے کا نام رکھنا چاہتے ہیں اس لئے صرف معقول تاویل کا اعتبار کرنے کا دعویٰ ہی کر دیا ہے مگر اس کا معیار نہیں بتایا گیا کہ جس کے خلاف کرنے پر الزام کی صورت پیش نہ آسکے ۔

اب اگر مودودی صاحب اہل السنۃ والجماعۃ کے کسی ثقہ امام کی نسبت لیپ پوت کرنے والا فتویٰ صادر کریں یا کسی معتبر مستند کتاب پر غیر معقولیت کی مہر لگائیں اور اس کے برعکس اہل تشیع کی معقولیت کا دعویٰ کر دیں تو کس قاعدے سے ان کے اس فیصلہ کو جانچا جائے گا اور کس معیار کی بنا پر صحیح و غلط کی تمیز ہوگی ۔

اور مودودی صاحب سے ایسا کرنا کچھ بعید بھی نہیں ۔

چنانچہ اسی ترجمان میں بحث آخذ کو مکمل پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کے ابن ابی الحدید کی شیعیت کے اعتراف کے باوجود اور المہند کے اعتزال کے ہوتے ہوئے بھی یہ دونوں ان کے نزدیک وقعت رکھتے ہیں اور ان کے حوالے بھی مودودی صاحب نقل کر سکتے ہیں مگر ائمہ محققین اہلسنۃ والجماعۃ الامام ابن العربیؒ و شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اور علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کی معروف و مستند مولفات العواصم من القواصم تحفہ اثناء عشریہ اور منہاج السنۃ جن میں نہایت معتمد روایات سے صحابہ کرام کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے اور مخالفین کے کماحقہٗ اعتراضات اور تلبیسات کا حل پیش کیا گیا ہے مگر مودودی صاحب ایک فرضی فرد جرم لگا کر ان کو ناقابل التفات ظاہر کر رہے ہیں ۔ مودودی صاحب کا فرضی فرد جرم یہ ہے کہ یہ کتابیں شیعہ کی افراط و تفریط کے رد میں لکھی گئی ہیں لہٰذا ان کی حیثیت عملاً وکیل صفائی کی سی ہوگئی ہے اور اس کے عنوان میں لکھا ہے "وکالت کی بنیادی کمزوری" ۔

اس مثال سے جس طرح مودودی صاحب کی معقول تاویل کی حقیقت واضح ہوتی ہے ۔ اسی طرح ان کے اجتہاد کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کس طرح آزاد ہے اصول و قواعد شرعیہ کے علاوہ قانونی اور عمومی دلائل سے بھی اس کی بنیادیں استوار کی جا سکتی ہیں ۔

ع قیاس کن ز گلستانِ او بہارش را

### آخری نتیجہ

اس طویل مضمون کو بغور مطالعہ کرنے کے بعد انشاء اللہ واضح ہوگیا ہوگا کہ قرآن و حدیث پر صحیح اعتقاد کی بنیاد صحابہ کرامؓ کی عدالت کے اعتقاد پر قائم ہے ۔ اس بنیاد کے متزلزل ہوجانے سے نہ صحیح عمل بالقرآن کی صورت باقی ہو سکتی ہے اور نہ عمل بالحدیث کی ۔ اس لئے امام المحدثین امام ابوزرعۃ الرازی المتوفی ۲۶۴ھ رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فیصلہ جس کو خطیب بغدادیؒ اپنی معروف کتاب "الکفایہ" میں نقل کیا ہے ۔ ہر ایک مسلمان کو ملحوظ رہنا چاہیئے ۔ فرماتے ہیں :۔

اذا رأیت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق لان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عندنا حق والقرآن حق وانما ادی الینا ھذا القرآن والسنن اصحاب رسول اللہ وانما یریدون ان یجرحوا شھودنا لیبطلوا الکتاب والسنۃ والجرح بھم اولی وھم زنادقۃ" مقدمۃ العواصم من القواصم ص ۳۲

(ترجمہ) جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی تنقیص کر رہا ہے تو یقین کرو کہ وہ زندیق ہے اس لئے کہ رسول حق ہے اور قرآن حق ہے اور قرآن و سنت کی امانت ہم تک ان صحابہؓ نے پہنچائی ہے تو ان زندیقوں کو مجروح سمجھنا زیادہ بہتر ہے ۔

## بقیہ :۔ معارف الحدیث

مسلمان قوم خواہ وہ عملاً کتنی ہی پیچھے ہو لیکن شریعت پر یقین و ایمان رکھنا اس کا ایسا فرض ہے جس کے بغیر وہ مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا ۔ اس لئے ان رسوم بد کے اثرات جتنے جلد مسلمانوں میں نمودار ہوجاتے ہیں کافروں میں نمودار نہیں ہوتے ۔ یہاں افسوس صرف اس کا نہیں کہ ہم ان تباہ کاریوں سے احتراز نہیں کرتے بلکہ زیادہ افسوس و حسرت اس کی ہے کہ جب ان کے اثرات و نتائج ہماری زندگیوں میں ظاہر ہونے لگتے ہیں تو ہم اس پر اس اسلامی نظریہ کے بجائے کافروں کے نظریات کے مطابق عذر کرنے لگتے ہیں ۔ یہ سب کچھ ہماری بے علمی اور اسلامی زندگی سے بے ذوقی اور کفر کے ماحول میں زندگی بسر کرنے کے لازمی نتائج ہیں ۔ کافروں کے ایک فرقہ کے نزدیک چھوت کا مسئلہ صرف اسی نکتہ پر مبنی ہے کہ جس قوم کو وہ اپنی نظروں میں قابل نفرت سمجھتی ہے وہ چاہتی ہے کہ اس طرح ان کے متعدی اثرات سے اپنے نفوس کو محفوظ رکھے ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی اصلاح کی توفیق بخشے ۔

## بقیہ ۔ مجلس شوریٰ کے ارکان

(۷) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
(۸) حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب (پی ڈی) ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۔
(۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ ضلع میانوالی مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام
(۱۰) حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب شیخ الحدیث کوہاٹ
(۱۱) حضرت مولانا زکریا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی
(۱۲) جناب حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعظم حیدرآباد
(۱۳) حضرت مولانا عبدالستار صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی
(۱۴) حضرت مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ٹیکسلا ۔
(۱۵) حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا ۔
(۱۶) حضرت مولانا حامدمیاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور
(۱۷) حضرت مولانا محمد اکرم صاحب خازن جمعیۃ مرکزیہ لاہور
(۱۸) حضرت مولانا محمد نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی رئیس و امیر جمعیۃ ضلع بہاولنگر ۔

### شرکاء اعزازی

(۱۹) حضرت مولانا محمد الیاس صاحب حضرو ضلع کیمبلپور
(۲۰) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نائب امیر جمعیۃ لاہور ڈویژن
(۲۱) محترم جناب عبدالغفور صاحب سرگودھا
(۲۲) مولانا حکیم مختار احمد صاحب الحسینی جہلم
(۲۳) محترم امان اللہ صاحب ناظم جمعیۃ ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۔

Scanned with CamScanner

# ہفتہ بھر کی خبریں

## انڈونیشیا اور ملائشیا میں صلح

انڈونیشیا نے گہری دوستی کا ثبوت دیا تھا۔ ملائشیا کا طرز عمل قابل اعتراض تھا۔ انڈونیشیا میں اغیار نے انقلاب کرا دیا۔ انقلاب کیا تھا، وہاں کی تمام سیاست کا نقشہ ہی بدل گیا۔ لاکھوں آدمی قتل ہو گئے۔ ½ لاکھ کے قریب کمیونسٹ جیلوں میں ڈال دیئے گئے۔ چین سے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی اور ملائشیا سے مفاہمت کی طرح ڈالی گئی اور اب اطلاع آگئی ہے کہ دونوں ملکوں میں صلحنامہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ انڈونیشیا امریکی طرز عمل سے بیزار ہو کر اقوام متحدہ سے بھی علیحدہ ہو گیا تھا، مگر اس کا ممبر بننے کو بھی تیار ہے۔ خدا کرے انڈونیشیا اپنے معاملات میں آزاد ہو اور صرف اور صرف انڈونیشی مفاد کے لئے سب کچھ کرے۔ سمجھوتے کے بعد سراوک اور سبا کے علاقوں سے برطانوی فوج نکلنی شروع ہو گئی ہے (خس کم جہاں پاک)

## باقی بلوچ گرفتار

بلوچستان سے سابق صوبائی اسمبلی کے ممبر اور ممتاز لیڈر کو کراچی میں ۱۱ اگست رات کے وقت گرفتار کر لیا گیا ہے

## پاکستان راہ ترقی پر

پاکستانی عورتوں کا ایک وفد بیگم تزئین فریدی (ایڈووکیٹ) بیگم زینت رشید احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین کراچی اور بیگم سلیمہ احمد اکاؤنٹنٹ جنرل مشرقی پاکستان روس کے دورہ پر ۱۳ اگست کو سوویٹ ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہو گیا۔ یہ وفد ماسکو میں قیام کر کے زنانہ تنظیموں کے عہدہ داروں سے ملاقاتیں کرے گا۔

(اور پاکستان آ کر روسی عورتوں کی ترقیات اور دیگر امور سے پاکستانی بیلیٹوں کو آگاہ کر کے راہ ترقی پر گامزن کرائے گا۔ اس ذکر کی ضرورت نہیں ہے کہ ان کے ہمراہ کوئی محرم مرد بھی ہو گا یا نہیں کیونکہ یہ ترقی یافتہ جہاندیدہ اور گرم و سرد چشیدہ عورتیں ہیں)

## بھارتی جاسوس گرفتار

سیالکوٹ میں پولیس اور سٹلے رینجرز نے مل کر سات بھارتی جاسوس گرفتار کر لئے ہیں۔

## عیسائی کی رسوائی

لندن میں محمد علی کلے کا مسیحی برائن لنڈن کیا گریڈ مکہ باز سے جو مقابلہ ہونے والا تھا وہ ہو لیا اور خدا کی شان کہ وہ تیسرے ہی راؤنڈ میں چت ہو گیا۔ اس پر گھونسوں کی ایسی بارش محمد علی کلے نے برسائی کہ گرنے کے بعد اٹھ ہی نہ سکا۔ لاکھوں آدمی آنکھوں سے میدان مقابلہ میں اور کروڑوں عیسائی ٹیلی ویژن پر دیکھ رہے تھے۔ عیسائی کی رسوائی اور پٹائی ہو رہی تھی اور اُن کا کوئی بس نہ چلتا تھا (یہ ہے اللہ تعالیٰ کی شان)

## ناصر مرد ہے مرد

مصر میں ویٹ نامیوں نے اپنا دفتر کھول رکھا ہے جس کی وجہ سے امریکہ نے مصر سے احتجاج کیا کہ ویٹ نام کا دفتر مصر میں رکھنا حریت پسند ویٹ نامیوں کی پوزیشن تسلیم کرنا صحیح نہیں ہے، پھر جب ہماری ان سے جنگ ہے تو مصر ان کو کیوں پناہ دے۔ صدر ناصر نے اس کے جواب میں کہا کہ امریکہ خود بخود ویٹ نام کے حریت پسندوں (ویٹ کانگوں) کی حیثیت تسلیم اور ان سے مصالحت کی بات چیت کے لئے آمادہ ہے تو ہم کیوں ان کی حیثیت تسلیم نہ کریں۔ رہی جنگ کی بات تو ہماری بھی فلسطین کے یہودیوں سے جنگ ہے اور امریکہ ان کی پوری سرپرستی کر رہا ہے۔ غرضیکہ صدر ناصر نے امریکی احتجاج کو گوزشتر سمجھ کر رد کر دیا ہے۔

## مقبوضہ کشمیر

بھارت کی دو لاکھ فوج متعین ہے گویا ہر دس مسلمانوں کے سروں پر ایک فوجی مشین گن لئے کھڑا ہے۔ یہ پاکستان کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ ان کو اس مصیبت سے نجات دلانے میں سر دھڑ کی بازی لگائے۔

## جمعہ کے خطبہ میں تبدیلی

مشرقی پاکستان کے گورنر عبدالمنعم خاں نے کہا ہے کہ جمعہ کے خطبہ میں تبدیلی کی جائے گی تاکہ سلاطین کے دور میں لکھے ہوئے خطبے تبدیل ہوں (کیا آپ اپنے دور کے خطبے لکھیں گے؟)

## ویٹ نام کی جنگ

جاری ہے۔ امریکہ جو بھی سخت قدم اس لئے اٹھاتا ہے کہ ویٹ نامیوں کو جلد جھکا کر فتح حاصل کی جائے اتنا ہی وہ پھنستا چلا جاتا ہے۔ جب ایک قوم مرنے پر تلا رہ جائے۔ اس کی آزادی کو سلب کرنا امریکہ کیا اس کے باوا کے لئے بھی آسان نہیں ہوتا۔

## برطانیہ میں پاکستانی مجسٹریٹ

ڈاکٹر غلام صابر خاں پہلے پاکستانی ہیں جن کو برطانیہ میں بیرسٹر قانون کا پہلا لیکچرار اور مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں بہت فخر محسوس کرتا اور اپنے کو خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں (سبحان اللہ! کیا احساس ہے)

## مودویوں کے سینے پر سانپ لوٹ گئے

جب سے شمالی ویٹ نام کی شہری آبادی پر بے تحاشا بمباری کر کے امریکہ نے بین الاقوامی رسوائی مول لی اس وقت سے عام ممالک اور خود اہل امریکہ حکومت امریکہ کی اس پالیسی پر معترض ہیں اور پاکستان میں بھی اس انسان دشمنی کے خلاف مظاہرے ہوئے امریکہ پر امن پسند ممالک کے تابڑ توڑ حملوں سے مودودیوں کے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔ آخر بل تھیلے سے باہر نکل آئی اور ایک بڑے مودودی مسمی نعیم صدیقی نے نوائے وقت (سات اگست) میں دل کی بھڑاس نکالی اور جو لوگ امریکی مظالم کے خلاف شور مچا رہے ہیں ان کے خلاف لکھ کر اور روس و چین کی خطرناکیاں بیان کر کے امریکہ دوستی کا حق ادا کر دیا۔ اگرچہ دفع دہم کے طور امریکی سامراج پر بھی تنقید کی مگر من خویشے شناسم پیران پارسارا۔

## برطانوی اور پاکستانی رجمنٹوں کا اتحاد

پندرہ روزہ اطلاعات کراچی نے ۱۳ اگست ۶۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ ملکہ معظمہ اور صدر ایوب نے برطانوی فوج کی ویلش رجمنٹ اور بلوچ رجمنٹ کی چوتھی ٹیالین کے درمیان اتحاد کی منظوری دے دی ہے۔

(ہم اس کا مطلب نہیں سمجھے حکومت پاکستان وضاحت کرے۔ مدیر)

## انگریز کرنل کا قتل، زندہ باد ناصر

۲۸ جولائی کو عدن کے اندر ایک برطانوی فوجی کمانڈر (کرنل) کو کمین گاہ سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی بیوی بھی زخمی ہو گئی ہے۔

یہ تمام برکات آزادیمن کی ہیں جس کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے مصر کے صدر ناصر نے پچاس ہزار سے زیادہ فوج وہاں رکھی ہوئی ہے اور تمام جنوبی عرب ممالک میں جہاں انگریزی اقتدار ہے انگریزوں کا ناک میں دم کر دیا ہے اور اب انگریزوں نے ۶۸ء میں عدن سے خوجیں نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ اسی لئے انگریز اور امریکہ صدر ناصر کے خلاف سعودی عرب اور پاکستان میں اپنے ایجنٹوں سے پروپیگنڈا کراتے رہتے ہیں

## عالمگیر جنگ کا خطرہ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے کہا ہے کہ ویٹ نام کی صورت حال سے عالمگیر جنگ چھڑ جانے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

## روس کا اعلان

روس نے شمالی ویٹ نام کو مزید فوجی امداد دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

## "تاشقند میں پھر زلزلہ آگیا"

ماسکو ۱۲ اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران تاشقند میں زلزلہ کے مزید چھ جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ۲۶ اپریل کو جس خوفناک زلزلہ نے اس شہر میں زبردست تباہی مچائی تھی اس کے بعد سے یہاں اب تک چھ سو سے زائد مرتبہ زلزلہ آچکا ہے۔ پچھلے ایک مہینہ میں سات مرتبہ زلزلہ آیا۔ آج صبح زلزلہ کے جو جھٹکے محسوس کئے گئے ان میں سے ایک نہایت شدید تھا۔ پچھلے زلزلوں میں بے خانماں ہونے والے بائیس افراد اس وقت کیمپوں میں مقیم ہیں۔

# کیا مودودی تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے

(بقیہ صفحہ ۷)

مودودی بچو! ذرا سوچو تمہارے بغیر اور تم سے پہلے کوئی مسلمان کبھی خدا کی اس سرزمین پر تھا یا ہے؟ اور اگر وہ سارے مسلمان ہیں تو تم کیا ہو۔ ذرا پھر اپنے گریبان کو سونگھو۔ کفر کی بدبو آتی ہے؟ گم کردہ راہ یوسف! دنیا اور دنیا کے چند ٹکے فانی ہیں ایمان کی دولت نہ کھو بیٹھو۔

(۴) اور سنیئے! مودودی صاحب اپنی کتاب خطبات حصہ چہارم طبع بار اول صفحہ ۵۳ پر لکھتے ہیں:۔

"بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کی بجائے الٹا کچھ کھو آتے ہیں۔ وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر ختم کیا تھا اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں ..... معلم، مطوف، کلید بردار اور خود حکومت حجاز سب اس تجارت میں شریک ہیں ..... یہ بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی سی کیفیت اس دین کے نام نہاد خدمتگذاروں اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے جس نے مہنت گری کی جڑ کاٹ دی تھی"

مودودی کے دم چھلو! اپنے گمراہ پیر کی یہ عبارت بار بار پڑھو۔ یہ خانہ کعبہ کے مجاوروں کو بنارس کے پنڈت بناتا ان کے کاموں کو مہنت گری ثابت کرتا اور اس کاروبار میں تمام معلموں، کلید برداروں کو شریک کر کے گویا ان سب کو زمانہ جاہلیت کی مہنت گری کا مرتکب قرار دیتا ہے۔ جو صریح شرک تھی۔ کیسا یہ خانہ کعبہ کے ان خادموں کو ایسا کہہ کر خود ایمان سے خالی نہیں ہو جاتا اگر ہو جاتا ہے تو اہل تثلیث (یوسف، سیاح الدین، چراغ) کا کیا حکم ہے جو اس پر خاموش اور اس کی تقلید یا عقیدت کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں اور قرآن و حدیث کی رو سے کسی ابلیس کو اجازت ہے کہ وہ صدیوں کے ان مجاوروں اور خانہ کعبہ کے خادموں کو ایسا کہتا اور لکھتا رہے۔

**مقام عبرت** اللہ تعالیٰ نے اس گستاخی کی سزا مودودی اور اس کے اذناب کو یہ دی کہ پاکستان میں خانہ کعبہ کے لئے غلاف کا کچھ حصہ جب تیار ہوا تو انہوں نے اسے سارے ملک میں پھرایا اور لوگوں سے اس کپڑے کی پوجا کرائی۔ لوگوں نے چڑھاوے چڑھائے۔ مردوں اور عورتوں کے بے پناہ اختلاط سے ہزاروں گناہ کبیرہ ہوئے۔ کتنے ہی آدمی کچلے گئے۔ بیسیوں سال کی پردہ دار عورتوں نے پردہ چھوڑ اس کپڑے کی زیارت کے لئے ہجوم میں آ کر رسوائی اختیار کی۔ کعبہ کے مجاوروں پر جلنے والے گمراہ اس کپڑے کی پوجا کراتے رہے جو ابھی تک خانہ کعبہ پر چڑھنے کا شرف بھی حاصل نہ کر سکا تھا اور اس سے یقیناً قرآن پاک کا وہ غلاف بہتر تھا، جو قرآن پاک پر ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ لیکن مودودی نے اس غلاف پرستی سے خوب نذرانے حاصل کئے پیسے کمائے اور لیڈری جمانے کے شوق میں بقول اپنے بنارس کے پنڈتوں سے زیادہ ذلیل و خوار ہوئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اور مودودی روزانہ کی یہ خبریں پڑھتے ہوئے بھی خاموشی سے ثبوت دے رہا تھا کہ وہ اس کپڑے کی پوجا کروا کر بڑا تیر مار رہا ہے

(۵) اور سنیئے! اسی کتاب کے صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں

"جو لوگ قدرت رکھنے کے باوجود حج کو ٹالتے رہتے ہیں اور مصروفیتوں کے بہانے سال بر سال یونہی گذر جاتے ہیں ان کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیئے"

(سنا مولوی یوسف اپنے ایمان کی خیر مناؤ) آگے لکھتے ہیں:۔

"وہ لوگ جن کو عمر بھر کبھی یہ خیال ہی نہیں آتا کہ حج بھی کوئی فرض ہے۔ دنیا بھر کے سفر کرتے پھرتے ہیں، حجاز کے ساحل سے گذرتے ہیں۔ حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گذرتا وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں۔ جھوٹ کہتے ہیں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور قرآن سے جاہل ہے جو ان کو مسلمان سمجھتا ہے"

مودودی کے دم چھلو! اس عبارت کو بار بار پڑھو جتنے مسلمان یورپ یا امریکہ یا دوسرے ملکوں کو آتے جاتے ہیں اور حج نہیں کرتے مودودی نے ان سب پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور کس زور سے لگایا بلکہ ہر اس عالم اور مسلمان کو جاہل کہا جو ان کو مسلمان سمجھتا ہے۔

کچھ سمجھے۔ گناہ سے مسلمانوں کو کافر بنانے والا کون ہے۔ پھر یہ کس زور و تحدی سے کہہ رہا ہے۔ کیا یہ معتزلہ کا مذہب نہیں ہے؟ کیا مودودی نے ان سفر کرنے والوں کا دل چیر کر دیکھا ہے کہ وہ حج کو فرض نہیں جانتے بتاؤ یہ صاف و صریح تکفیر زوردار ہے یا دل سیاہ ہونے اور چراغ فطرت گل ہونے کا الزام۔

ذرا شرم کرو اور اپنے گریبان کو پھر سونگھو کہ کفر کی بدبو تیز ہو گئی ہے یا نہیں؟ کیا اہل تثلیث (یہ تینوں مولوی) مودودی کی خرافات پر مہر سکوت لگا کر خاموشی ظاہر کر کے اہلسنت والجماعت میں رہ سکتے ہیں۔

(۶) اہلسنت میں خود مودودی نہیں رہ سکتا اس کے اذناب کیسے رہ سکتے ہیں۔ مولوی یوسف نے خود رسالہ جامعہ اسلامیہ ماہ نومبر ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے کہ:۔

"اسی قسم کی تنقیدوں کی وجہ سے ماضی میں امت کے سواد اعظم نے بعض فرقوں کو گمراہ قرار دے کر اہل سنت والجماعت سے ان کا دینی رشتہ کاٹ دیا ہے اور ہمیشہ کے لئے وہ اہلسنت والجماعت سے منقطع ہو کر رہے ہیں"

اب مولوی یوسف اپنی یہ قے چاٹ کر کہہ رہے ہیں کہ میں ان لوگوں کو اہلسنت سے خارج کر کے امت کے خلاف کر رہا ہوں حالانکہ یہ خود ان کے قول کے مطابق سواد اعظم کا فیصلہ ہے۔ اسی یوسف بے کار واں نے جامعہ اسلامیہ ماہ ستمبر اکتوبر میں صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے کہ آپ (مودودی صاحب) صحابہؓ پر تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی بھی جائز قرار دیتے ہیں ..... اس کو بھی اگر عیب جوئی نہ کہا جائے تو پھر نہ معلوم کس قسم کی تنقید کو عیب جوئی کہا جائے گا"

دیکھا آپ نے، مودودی نے جب قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف اور اہلسنت والجماعت کے عقیدے کے بالکل خلاف تاریخ کی غلط روایات سے صحابہ کرامؓ کو بہتان تراش، جھوٹا، سازشی وغیرہ ثابت کیا تو تھوڑی دیر کے لئے اس یوسف کی رگ بھی پھڑک اٹھی تھی۔ مگر یہ حرکت مذبوحی ثابت ہوئی۔ اب وہ اپنی قے کو چاٹ رہے ہیں۔ مگر اس قے پر مکھیاں اکٹھی ہو گئیں اور تمام مودودیوں نے اس کو گندہ کر دیا۔ ذرا آپ لوگ اب سب سے پہلی عبارت پھر پڑھیں۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے ہی تھے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شخصیت پر خط تنسیخ کھینچنا پڑے گا اور یہ صریحاً کفر ہے۔ اگر مودودی کی پہلی عبارت صحیح ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کیچڑ اچھالنے سے ایمان کی خیر منانی پڑے گی۔ اگر یہ تنقیص صحیح ہے تو پہلی عبارت شیعہ کا تقیہ اور یونہی زور قلم کا مظاہرہ تھا۔

کیوں جی قرآن و حدیث سے آپ ثابت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کی عزت پر حملہ نہ کیا جائے۔ اس وقت آپ یہ بھول جاتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت پر حملہ کرنا خدا جانے مودودی صاحب نے خود ایجاد کیا یا ابلیس نے اس کو پٹی پڑھائی۔ کیا چراغ و سیاح کی عزت صحابہؓ سے بڑھ کر ہے آپ کو اس پر غصہ کیوں آیا؟ کیا آپ نے مرزا غلام احمد اور پرویز کا دل چیر کر دیکھا ہے یا ان کی خرافات کی وجہ سے ان پر حکم لگا دیا ہے۔ (باقی)

## دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کے ایک مخلص و سرگرم کارکن پیر محمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں انہوں نے تمام جماعتی احباب اور علماء کرام سے دعائے صحت کی اپیل کی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے (آمین)

# خبرنامہ جمعیۃ

## مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے دورہ کی روداد

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۶ء کو حسب پروگرام امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب ضلع ہزارہ کے تنظیمی دورہ پر ہری پور اور ایبٹ آباد سے ہوتے ہوئے ۲۹ جولائی ۹ بجے صبح مانسہرہ پہنچے۔ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مانسہرہ کی ایک خصوصی میٹنگ حسب پروگرام مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۶ء بوقت ۱۰ بجے جامع مسجد ناڑی میں منعقد ہوئی جس میں تحصیل بھر کے کوئی ۱۰۰ نمائندوں نے شرکت کی

حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ نے اس جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے رکن سازی کے کام کو تیز تر کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام تمام مسلمانوں کی متحدہ جماعت ہے جو کہ علماء اسلام کی نگرانی میں تمام پاکستان میں کام کر رہی ہے اس لئے میں تمام حاضرین سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ متحد ہو کر کوشش شروع کریں۔

اس کے بعد امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا اور حاضرین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ صحیح صراط مستقیم پر چلنے والی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہیں۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کی گذشتہ تمام تاریخ کو پوری وضاحت کے ساتھ حاضرین کو سمجھایا اور رکن سازی اور تنظیم کے سلسلہ پر زور دیا کہ جس قدر جلد ہو سکے آپ اس ابتدائی کام کو ختم کریں تاکہ تحصیل وضلع کے آئندہ انتخابات کئے جا سکیں۔

آپ نے ملک میں اسلام کے خلاف جماعتوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی جماعت کی تنظیم کو دیکھ کر اس سے نہیں دبتے۔ ہمارے پاس اگر سرمایہ نہیں تو نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور انشاء اللہ آخر فتح حق کی ہوگی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے لہٰذا یہاں اسلامی قانون نافذ ہونا چاہیئے اور خلاف اسلام فتووں پر قدغن لگانی چاہیئے۔

آخر میں بالاتفاق مندرجہ ذیل قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی وفات کو ملک وملت کے لئے ایک عظیم نقصان سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتا ہے اور پسماندگان حضرات سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملحد شخص کے متعلق حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کو اسلامی مشاورتی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ سے علیحدہ کرتے ہوئے ایک اسلام دوست حکومت ہونے کا ثبوت دے۔

(۳) یہ اجلاس عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی قوانین کو ملک وملت کے لئے مضر سمجھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ملک سے ختم کیا جائے

۱۵ جولائی بروز جمعہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے قبل از نماز جمعہ جامع مسجد بالاکوٹ میں ایک مدلل تقریر فرمائی جس میں انہوں نے موجودہ فتنوں کا سدباب اور علماء حق کے ساتھ تعاون کرنے کی عوام سے اپیل کی اور ساتھ ہی عوام کو عذاب الٰہی سے ڈرنے کی تلقین کی۔ آخر میں ایک قرارداد پیش کی جس کو تمام حاضرین نے باتفاق رائے دونوں ہاتھ اٹھا کر منظور کیا۔ قرارداد کا متن حسب ذیل ہے:۔

مسلمانان کاغان ویلی حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:۔

(۱) عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

(۲) خاندانی منصوبہ بندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو فوراً اس کے عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔

۲۰ جولائی بوقت ۹ بجے رات جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کے زیر اہتمام حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد خطیب جامع مسجد مانسہرہ کی صدارت میں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی نے جامع مسجد ناڑی میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی۔ حالات حاضرہ پر بھی تبصرہ فرمایا۔ آپ نے عوام کو تلقین کی کہ اس وقت نئے نئے فتنے ابھر رہے ہیں۔ ان فتنوں سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ علماء حق کے ساتھ تعاون کریں۔ دین اسلام پر کاربند رہیں۔

عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق بھی عوام کو قرآن اور سنت کی روشنی میں مثالیں دے کر اس کا خلاف اسلام ہونا سمجھایا۔ آخر میں دعائے خیر پر جلسہ ختم ہوا۔

## جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا اجلاس

مورخہ ۴ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت مولانا شمس الدین صاحب ہوا۔ جس میں حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں

(۱) ممبر سازی کے لئے جدوجہد تیز کی جائے۔

(۲) حاجی کرامت اللہ صاحب کے شوریٰ کے اجلاس کی شرکت پر غور وخوض (۳) محکمہ اوقاف کے غلط رویے پر اظہار تشویش

(۴) حیدرآباد میں کانفرنس کی ضروری اہمیت پر زور

(۵) کھیڑی کے فیصلہ جس میں تمام کو رہا کر دیا گیا اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا گیا۔

(حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد شہر)

## ممبر سازی کی مدت میں مزید توسیع

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء کو اس امر کو منظور دی کہ ممبر سازی کا کام ۱۵ جمادی الاول میں بھی جاری رکھا جائے۔ اس لئے تمام ارکان جمعیۃ سے استدعا ہے کہ تمام اضلاع میں ممبر سازی کی مہم کو عرق ریزی اور جانفشانی سے جاری رکھیں۔ یہی وعمل کا وقت ہے اس کے بعد عام انتخابات ہوں گے فقط۔

(غلام غوث ناظم مرکزی)

## حسن ابدال میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح

### اور مولانا غلام غوث صاحب کا خطاب عام

۴ اگست ۱۹۶۶ء بروز جمعرات ۵ بجے شام ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی حسن ابدال تشریف لائے۔ ۶ بجے آپ نے دفتر جمعیۃ کا افتتاح فرمایا اور رسم پرچم کشائی ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر دفتر جمعیۃ لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور چوک میں بے پناہ ہجوم مولانا کو ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے قرار تھا۔ جونہی مولانا نے پرچم کشائی ادا کی، فضا نعرہ تکبیر احد ختم نبوت زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، سید سرحد زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ازاں بعد نائب امیر جمعیۃ حسن ابدال نے معزز شہریوں اور مدعوئین حضرات سے مولانا کا تعارف کرایا، اور مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کی صدارت میں باقاعدہ اجلاس شروع ہوا۔ قاری امان اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور حافظ محمد یونس مدرس مدرسہ اشرفیہ حسن ابدال کے نعتیہ کلام سے تقریب کا آغاز ہوا اور مقامی جمعیۃ کی طرف حضرت مولانا جامع شریعت وطریقت مفتی محمد شفیع صاحب کی تعزیت، عائلی قوانین، مخرب اخلاق امور اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف قراردادوں کے بعد مرکزی جمعیۃ پر مکمل اعتماد اور اس کے احکام کی تعمیل کی قرارداد پاس ہوئی۔ حسب کے بعد محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال نے ناظم مرکزی کو سپاس نامہ پیش کیا۔ آخر میں ناظم اعلیٰ نے خطاب فرمایا۔

(خانقاہی خطابات کی اشاعت پر پابندی کے خلاف احتجاج کرنے والے علماء کرام کی فہرست میں مولانا محمد داؤد راشد کا نام بھی شامل ہے)

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. No.

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۱

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونہ چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا گردہ مثانہ کی کمزوری درد اور درد اعضا ہے تو ان کی

مجرب دوا

شدھ مکردھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (مصری و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## شرطیہ علاج

لقوہ، فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت سے اور نہایت قیمتی اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں۔ انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ مائی والی مسجد منٹگمری

## نرخ نامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہونا تھا وہ شائع ہو گیا ہے جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائے گا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہیں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حافظ محمد صادق ناظم دفتر علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بے نظیر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (نزد قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## ضروری اعلان

ہمارے ہاں عربی کتب مطبوعہ مصر، دہلی مجتبائی کی آمد رہتی ہے حسب ذیل تازہ کتب آگئی ہیں۔ آرڈر عنایت کریں۔ اور مکمل فہرست مفت طلب کریں

اشعۃ اللمعات جلد ۴۵/۰

خیر المونس مجتبائی کافیہ زینی زادہ مجتبائی ۲۵/۰

تفسیر خازن مصر ۱۰/۰ روپے

مصباح اللغات جلد ۱۲/ مظاہر حق لکھنؤ ۶۰/۰

مکتبہ قاسمیہ ملتان متصل تشتر ہسپتال سٹی برانچ

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پلی اوور لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈر ویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ الی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۲۸۶۲۷

Scanned with CamScanner

# ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

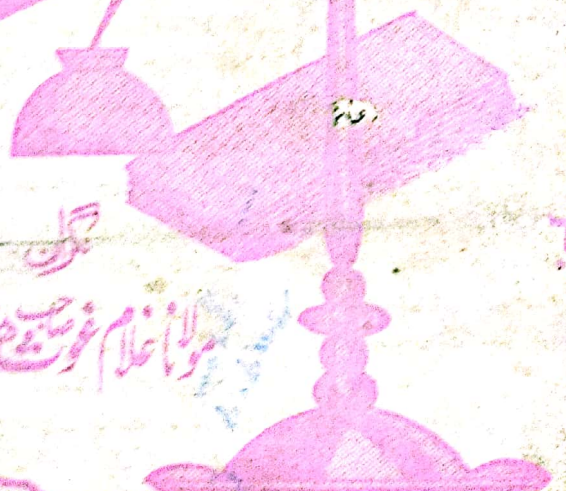

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ صـ۱۶۸)

(ترجمہ:۔ ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عورت اتنی سی بات پر عذاب میں گرفتار ہوئی کہ اس نے ایک بلّی کو باندھ رکھا تھا، پھر نہ اس کو کھلایا پلایا اور نہ اس کو کھول کر چھوڑا کہ وہ چل پھر کر خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ صـ۲۹۰)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں نہیں جاؤ گے اور جب تک باہمی محبت نہ کروگے پورے مومن نہیں بنوگے تو کیا میں تم کو وہ بات نہ بتادوں کہ جب اس کے خوگر ہو جاؤ تو باہمی محبت کرنے لگو (وہ یہ ہے) کہ آپس میں ہر شخص کو سلام کیا کرو۔ خواہ وہ تمہارا آشنا ہو یا نہ آشنا۔ (مسلم شریف)

تشریح:۔ جنت کیا ہے؟ یہ وہ متاع گراں ہے جس کے متعلق حدیث شریف سے صرف اتنا ہی پتہ ملتا ہے کہ اس کی نعمتیں نہ کسی نے دیکھیں نہ کسی کے کانوں نے سنیں اور نہ کسی کے دل میں ان کا گذر ہوا۔ حدیث کا اسلوب بیان کتنا پیارا ہوتا ہے کہ اس متاع گراں کو رفتہ رفتہ اتنا ارزاں فرمادیا کہ گویا اس کی قیمت آخر میں صرف ایک لفظ "سلام" رہ گئی ہے۔

اس نعمتِ عظمیٰ کا حصول پہلے تو ایمان یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تصدیق قلبی کے ساتھ پڑھنا قرار دیا۔ اگرچہ اس کلمہ کا پڑھنا مشکل بھی کیا اور کسی صحیح حقیقت کی تصدیق میں دشواری ہی کیا؟ لیکن پھر اس کے حصول کا ذریعہ ایک ایسی صفت کو ٹھہرادیا جو ہر شریف انسان میں قدرتاً ودیعت رکھی گئی ہے یعنی اُنس و محبت، لیکن اُنس و محبت کا لِوَجْهِ اللّٰهِ ہونا پھر ٹیڑھی کھیر ہے اس لئے محبت کے حصول کا ذریعہ ایک ایسے خوشنما کلمہ کو ٹھیرا دیا۔ جس کو زبان سے ادا کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔

اب اگر اسی سبق کو آپ یوں پڑھیں تو وہ اور آسان نظر آتا ہے۔ یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اس محبت سے ایمان کی شیرینی دل میں اترنے لگتی ہے اور اس مختصر راستہ سے اگر کوئی چاہے تو "خدا کی جنت" بڑی آسانی سے مل سکتی ہے۔

"داتا ہو تو ایسا ہو"

اس حدیث سے ایک اصل عظیم یہ بھی معلوم ہوئی کہ بعض نیکیاں دیکھنے میں گو معمولی ہوتی ہیں جیسے ایک لفظ "سلام"۔ مگر ان کے ثمرات بہت دُور رس اور قیمتی ہوتے ہیں۔ آہ! افسوس کہ انگریزوں کی نقالی میں آج مسلمانوں کا معاشرہ کا معاشرہ لفظ سلام سے تقریباً خالی ہوگیا ہے اور اس پر حسرت یہ کہ اس کی جگہ دوسری بے معنی حرکات بے معنیٰ الفاظ نے لے لی ہیں۔

جب کسی قوم کا دورِ انحطاط آتا ہے تو ہمیشہ وہ اسی طرح اپنے عمدہ خصائل چھوڑتی جاتی ہے اور دوسروں کے خسیس رذائل اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ نِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وُّلِّیَ عَلَیْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِّنْ مَّعْصِیَةِ اللّٰهِ فَلْیَكْرَهْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَّعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَةٍ۔

(رواہ مسلم مشکوٰۃ صـ۳۱۹)

ترجمہ:۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جو تم سے محبت رکھیں اور تم ان سے محبت رکھو، وہ تم کو دعائیں دیں، تم اُن کو دعائیں دو، اور بدترین حاکم وہ ہیں جو تم سے بغض رکھیں اور تم اُن سے بغض رکھو، اور وہ تم پر لعنت کریں اور تم ان پر لعنت کرو، ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ان بدترین حاکموں کے ساتھ ہم اپنا رشتہء اطاعت توڑ کر پھینک نہ دیں۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں جب تک کہ وہ تمہاری باجماعت نمازوں کا نظام قائم رکھیں (تاکیداً یہ دوبار فرمایا) خوب سن لو کہ جب کسی پر کوئی حاکم مقرر ہو اور وہ یہ دیکھے کہ وہ خدا کی معصیت میں مبتلا ہے تو اصول یہ ہے کہ اس کی معصیت کو دل میں نفرت کی نظر سے دیکھے لیکن ظاہری طور پر اس کی اطاعت سے دست کش نہ ہو۔

تشریح:۔ حدیث بالا میں بھی حاکم و محکوم کی خوش بختی کی علامت محبت ہی کو قرار دیا گیا ہے لیکن اِدھر ایک دائمی قانون کا مؤسس یہ دیکھ رہا تھا کہ اس انقلابات کی دنیا میں ہمیشہ معیاری حاکم میسر آنا ممکن نہیں۔ اس لئے اگر چھوٹے بڑے اختلافات کے ساتھ حکومت کی برسرِ بازار مخالفت کی اجازت دے دی جائے تو پھر مستقبل میں کسی حکومت کا قیام بھی مشکل ہو جائے گا۔

اسلام کی نظر میں افتراق و تشتت اور شر و فساد اور فتنہ پردازی کی اتنی اہمیت محسوس کی گئی ہے کہ اس کو قتل جیسے قبیح جرم سے زیادہ بڑھ کر قرار دے دیا گیا ہے

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

(اور دین سے پھلانا ماردالنے سے بھی زیادہ سخت ہے)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۵ر نومبر ۱۹۶۶ء

# جشنوں کی وبا اور علماء کرام کا ابتلاء

## قائد جمعیۃ کی گرفتاری

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

ایک حقیقت شناس آدمی سمجھ سکتا ہے کہ پاکستان بننے کی کتنی بھاری قیمت مسلمان قوم کو ادا کرنی پڑی ہے کتنے ہزار ناموس خاک میں ملے کتنے لاکھ جانیں ضائع ہوئیں۔ بھارت کے کروڑ مسلمان کس طرح اغیار کے تختۂ مشق ستم بننے اور بنے ہوئے ہیں۔

ان حالات کا تقاضا تھا کہ ہم قسم کھا لیتے کہ جب تک ان تمام باتوں کی تلافی اور تدارک نہ کر لیتے عیش و آرام کا خیال تک نہ کریں گے یہ مسلمان قوم کے لئے کوئی مشکل بات نہ تھی۔ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ ہم عرب کے صحراؤں سے نکلے اور سیلاب کی طرح باطل کے خس و خاشاک کو بہاتے ہوئے ساری دنیا پر چھا گئے اس کے لئے ایمان کامل اور اعمال صالح کی شرط ہے۔ اخلاقی قوت اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کی شرط ہے۔ خلاصہ یہ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و اتباع سے والہانہ تعلق ہی تمام تر فتح و نصرت کی جان ہے۔ مغرب کی صلیبی اقوام اس حقیقت کو خوب سمجھتی ہیں اور انہوں نے اسلام کے عروج و زوال کا بغور مطالعہ کر کے یہی نتیجہ نکالا ہے اور اسی لئے وہ جہاں ایک طرف مسلمانوں کی مادی طاقت کمزور کرنے ان کو آپس میں لڑانے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں وہاں ان میں ایسے فتنے بھی پیدا کرنے کے لئے کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں جن سے اہل اسلام کی اپنے اسلاف سے وابستگی میں کمی آتی رہے اور وہ احکام اسلام کا اتباع غیر ضروری سمجھنے لگیں بلکہ اسلام کے منہیات و منکرات میں مبتلا ہو کر خدائی غیبی امداد سے محروم ہو جائیں اور اسلام کے جس رشتے سے وہ باہمی اتحاد کو قائم رکھ سکتے تھے اسی رشتے کو کمزور اور اسلام کے معانی و مطالب کے سلسلہ میں ان کو شکوک و شبہات کا شکار بنا دیا جائے۔ اس کی سب سے مؤثر شکل یہی ہے کہ اسلاف نے اسلامی اصول و نصوص کی جو تعبیریں کی ہیں ان کی پابندی کمزور کر کے ہر ایک کو من مانی بات کہنے اور بے پھوڑل کا سبب بننے کے لئے تیار کیا جائے۔ یہ سب کچھ اسلامی ممالک میں ہو رہا ہے۔

بہرحال پاکستان بننے کے بعد ہمارے ارباب اقتدار نے ان حقائق کو سمجھنے کی کوشش کرنے کی بجائے یورپ سے راہنمائی حاصل کی اور ان سے وہ چیزیں لینے لگے جو اسلام کے مزاج اور ہماری ترقی کے خلاف تھیں۔ رقص و سرود، شراب و رباب وغیرہ خرافات کو فروغ دیا گیا۔

بھارتی حملہ کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی غیبی امداد کا شکر ادا کرتے ہوئے ہمیں اس کے سامنے جھک جانا چاہیئے تھا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت حقہ کو اپنا کر اللہ کو راضی کر کے کفر کو سرنگوں کرنے کا سامان بنانا تھا۔ مگر انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جنگ بندی کے بعد ان خرافات میں غیر معمولی اضافہ ہوا، بلکہ اب حکام و حکومت کی سرپرستی میں قوم کو بے کار اور عیاش بنانے والے کام کئے جانے لگے۔ ہر طرف جشن ہی جشن ہیں۔ عورتوں کو دعوتیں دی جا رہی ہیں ناچ گانے کا نام ثقافت رکھا گیا ہے۔ اس کو قومی میراث سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ آپ ہی انصاف کریں کہ کیا علماء دین اور دردمند مسلمان اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے چپ رہ سکتے ہیں۔

ملتان میں کوئی بغاوت نہیں ہوئی، کوئی فساد نہیں ہوا۔ احتجاجی جلوس بھی حکام نے برداشت نہ کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سابق ایم۔ این۔ اے قائد جمعیۃ علماء اسلام جیسے بزرگ کو گرفتار کرنا گوارا کر لیا گیا مگر طاؤس و رباب ناچ گانے کے پروگرام میں تبدیلی کو برداشت نہ کیا گیا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے ساتھ دس مزید لیڈر بھی حراست میں لئے گئے۔ پھر بھی بعض اخبارات میں ملتان کے اندر جلوس نکالے جانے اور گرفتاریوں کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ حکومت کو اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ یہ قوم سپاہی اور مجاہد بنے یا عورتوں کی فحش طرازیوں میں مبتلا ہو جائے۔ اگر عورتوں کی نمائش اور رومانی زندگی سے کشمیر مل سکتا یا قوم بن سکتی تو تمام اکابر قوم یہ پیشہ شروع کر لیتے۔ اب قوم زیادہ عرصہ تک ان خرافات کو برداشت نہیں کر سکتی کیا حکومت کے اندر کوئی بھی "رجل رشید" موجود نہیں جو اتنا سمجھ سکے کہ ایسی حرکات جس سے عوام یہ سمجھنے لگیں کہ حکام جان بوجھ کر دینی اقدار پر ضربیں لگا رہے ہیں کسی طرح ملک کی یک جہتی، استحکام اور ترقی کے لئے مفید نہیں ہو سکتیں۔

اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ قوم ان خرافات کا شکار ہو کر اسلامی مسائل میں بحث اور قرآنی قوانین کی اہمیت ہی سے غافل ہو جائے گی۔ تو ہم بتا دیتے ہیں کہ ترکی حکومت ترکوں کو چالیس سال تک اسلام سے منحرف نہیں کر سکی تو پاکستان جیسے مذہبی ملک کی رائے عامہ کو کس طرح بدلا جا سکتا ہے؟ اور اگر غریب عوام کی طاقت آپ کی نظروں میں نہیں جچتی تو خدائے قہار و جبار کے غضب سے تو خوف کھانا چاہیئے اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے مسلمانوں کو ہدایت دے اور ہمارے اس ملک کو اپنے قہر و غضب سے محفوظ فرمائے۔

آخر میں ہم حکومت کے اس رویہ اور علماء کرام کی گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے اور یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اس طرح سے رائے عامہ اور علماء کو دبایا نہیں جا سکے گا۔

### احتجاجی قراردادیں

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ان کے رفقا کی گرفتاری پر جمعہ کے روز لاہور اور دیگر شہروں کی قریباً تمام مساجد میں احتجاجی قراردادیں پاس کی گئیں اور حکومت کے اس رویہ پر نہایت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا جو اس نے پاکستان کے عوام کے احتجاج کے باوجود جشن ملتان کی پشت پناہی کی ہے۔

از عبدالرحیم خاں نیازی علہ منڈی خانیوال

# کثرت زنا کے تین بڑے اسباب

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ قیام پاکستان کے وقت یہاں کی مسلمان قوم کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہاں مسلمان قوم اپنے مذہب کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی تہذیب وتمدن کے مطابق زندگی بسر کرے گی، نیز اس ملک میں غیر اسلامی قوانین کے بجائے اسلامی قانون رائج ہوگا اور اسلام ہی اس ملک کا سرکاری مذہب ہوگا اور اسی کو دوسرے غیر اسلامی قوانین پر بالادستی حاصل رہے گی۔ مگر شومئے قسمت! کہ قیام پاکستان کے وقت سے لے کر آج تک نہ وہ وعدہ پورا کیا جا سکا جو قوم کے ساتھ پورا کیا گیا تھا اور نہ اسلام کو غیر اسلامی قوانین پر بالادستی اور غلبہ حاصل ہوا بلکہ اس کے برعکس ہوا یہ کہ بعض مفاد پرست لیڈروں اور مذہب سے بیگانہ رہنماؤں نے اندرون ملک میں علانیہ اور خفیہ دونوں طریقوں سے ایسی تنظیمیں قائم کر دیں جو خود اسلام پر حملہ آور ہونے لگیں۔ بالفاظ دیگر مسلمات اسلام کے خلاف انہوں نے علم بغاوت بلند کر دیا اور چودہ سو سال سے چلے آئے ہوئے مسلم قوانین پر حملے شروع ہو گئے۔ چنانچہ اسی ملک کے بعض گوشوں سے ماضی قریب اور ماضی بعید میں یہ آوازیں اٹھ چکی ہیں کہ اسلام میں پردے کا حکم نہیں اور پردے کا قانون (معاذاللہ) ایک وحشیانہ قانون ہے جو آج کے مہذب دور میں قابل عمل نہیں رہا ہے۔ "رفتہ رفتہ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ قرآن کریم کے صریح احکام کے خلاف علانیہ مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے شیر دل مجاہد حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمود صاحب جب اسمبلی میں تھے تو انہوں نے زنا کاری اور ملک میں بے حیائی کی بڑھتی ہوئی ترقی کے انسداد کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کیا جس کی رو سے زنا کے لئے اجرائے حدود اسلام کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف بھی ملک کے بعض گوشوں میں مغرب پرست بیگمات نے علانیہ طور پر مطالبہ کیا کہ مغربی پاکستان کی اسمبلی میں زنا کے خلاف جو مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے، ہم اس کی شدید مذمت کرتی ہیں اور مطالبہ کرتی ہیں کہ اختیاری زنا کو قانوناً جرم ہی نہ قرار دیا جائے"۔

انہوں نے یہ مطالبہ کیوں کیا۔ انہیں علم تھا کہ یہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے بورڈ نعروں کی شکل اختیار کر کے مستقبل میں ہماری تائید کریں گے۔ چنانچہ وہی آئینہ ہو رہی ہے۔ یہ ہے اس ملک کی دینی اور نظریاتی حالت جو اسلام کے مقدس نام پر حاصل کیا گیا تھا، کہ اس ملک میں مسلمان قوم اپنے مذہب کی تعلیمات کی پیروی میں اسلامی تہذیب وتمدن کے مطابق زندگی بسر کریں۔ بتایئے! یہ کس قدر افسوسناک حالت اور کیا سوز عرکت ہے کہ زنا جیسی بے حیائی پر قوم کی بہو بیٹیاں اس قدر فریفتہ ہو چکی ہیں کہ اس کے خلاف نہ قانون اسلامی کو پاس ہونے دیتی ہیں، اور نہ اس لعنت سے معاشرہ کو پاک کرنے میں راضی ہیں بلکہ دلوں کی دھن پر مست ہونا سکھایا جا رہا ہے۔ اب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ آج پورے عالم اسلام میں دیگر عالم کی طرح زنا کاری کیوں پھیل چکی ہے اور اس کے اسباب کیا ہیں۔ اس بارے میں جب دنیائے اسلام کے حالات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ پورے عالم اسلام میں زنا کے لئے تین بڑے اسباب ہیں جن کے تحت ہر جگہ زنا کاری پھیل رہی ہے اور ہر ملک سے دینی حیا اور انسانی شرافت ختم ہو رہی ہے۔ ان میں سے ایک سبب عام بے پردگی اور مرد وزن کا آزادانہ اختلاط ہے۔ جب سے مغرب کی تہذیب کا والہانہ فتنہ مسلمانوں کے دلوں پر مسلط ہو چکا ہے اور اسلام کے مسلم قانون "ستر" اور "شرعی حجاب" کی عظمت ان کے دلوں سے نکل چکی ہے۔ اس وقت سے مسلمانوں میں کثرت زنا کی وبا پھوٹ پڑی ہے اور جب تک بے پردگی کا دروازہ کھلا رہے گا زنا کاری روز بروز ترقی کرتی چلی جائے گی اور یہ لعنت کبھی معاشرے سے ختم نہ ہوگی۔ خواہ اس کے لئے ہزاروں کوششیں کیوں نہ کی جائیں۔

دوسرا سبب اس وبا کی روز افزوں ترقی کے لئے اسلامی حدود اور قرآن کی تجویز کردہ سزاؤں سے مجرمانہ غفلت ہے۔ اسلام نے اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے قانونی حدود اور سخت ترین سزائیں مقرر کی ہیں۔ مگر افسوس کہ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی نہ ان کو قانونی حیثیت کو صحیح تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ معاذاللہ انہیں وحشیانہ سزائیں قرار دیا جاتا ہے۔ آج یہاں کچھ غیر ملکی بہت سوسائٹی آتی ہیں جن میں جرائم حضر کے مدرج ہیں ہیں۔ ان کی تعریف میں جو جگہ اسلامی حدود کے اجراء اور قانونی سزاؤں کے نفاذ کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ اس لئے وہاں گنتی دوسرے ممالک اسلامی کے جرائم بہت کم ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے ممالک میں چونکہ اسلامی حدود جاری نہیں اور سزاؤں کی قانونی حیثیت مسلم نہیں ہے اس لئے وہاں جرائم کی رفتار بہت تیز ہے کہ اب اس کے انسداد کے لئے کوئی خود ساختہ قانون کارگر نہیں ہو سکتا۔

تیسرا بڑا سبب یہ ہے کہ بدقسمتی سے پورے عالم اسلام میں ہر جگہ معاشی اقتصاد پر وہی طبقہ قابض ہے جو اسلام سے ناواقف اسلامی تربیت سے عاری اور مغربی تہذیب پر فریفتہ نظر آ رہے ہیں۔ ان لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آج مغربی اقوام کی کورانہ تقلید کے بغیر زندگی کے کسی میدان میں ترقی ممکن نہیں زندگی کے چھوٹے بڑے ہر قسم کے معاملات میں عالم اسلام کو مغربی آقاؤں کے اشاروں پر بھاگنا چاہیئے اور انہیں سے تمام مسائل اور مشکلات کا حل ڈھونڈنا چاہیئے۔ ایسی خود ذہنیت کے لوگ کب یہ جرأت کر سکتے ہیں کہ اپنے دائرۂ اقتدار میں جرائم کے انسداد کے لئے قرآن کریم کی تجویز کردہ سزائیں نافذ کریں، اور کثرت زنا کی لعنت کو اپنے معاشرے سے ختم کر ڈالیں۔ یہ تین اسباب ہیں جن کی وجہ سے زنا کاری اور فحاشی کا سیلاب امنڈا چلا آ رہا ہے اور ہر جگہ بے حیائی اور زنا کاری کی وبا پھیل رہی ہے۔ کوشش کی ہم ممالک کے سربراہ صحیح معنوں میں مسلمان بنیں اور مستقبل کی تعمیر کے لئے ماضی کے آئینہ سے سبق حاصل کریں۔

## جہاد کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ایک روزہ جہاد کانفرنس بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد بلاک ۱۰ میں ہو رہی ہے۔ جس میں فاضل نوجوان حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری خطاب فرمائیں گے۔ المعلن

عبدالحفیظ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر ۷)

## جنگ جمل

مدینہ طیبہ کی اس شورش اور امیرالمومنین کے سفاکانہ قتل پر سارا مدینہ مضطرب تھا۔ سیدنا علیؓ کے خلیفۃ المسلمین ہونے پر جب اہل مدینہ نے دیکھا کہ وہی مالک الاشتر، وہی عبداللہ ابن سبا، محمد بن ابی بکر، وہی کنانہ ابن بشر اور وہی غافقی ابن حرب وغیرہم جو کل تک قاتلانِ عثمانؓ میں سے تھے، آج سیدنا علیؓ کے گرد و پیش پھر رہے ہیں اور امیرالمومنینؓ کے کاروبارِ خلافت کے مشورہ میں شریک ہیں۔ تو صحابہؓ کے ایک وفد نے سیدنا علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے اسلامی حدود کے تحفظ اور نفاذ کی شرط پر آپ سے بیعت کی تھی، لیکن آپ عثمانؓ کے قاتلوں کو پناہ دے رہے ہیں۔ نیز ان سے مدد حاصل کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ قتل کے قابل سوا خذہ ہیں، لہٰذا شریعت کا تقاضا ہے کہ انہیں سزا دی جائے۔ (الخضری جلد ۳ صفحہ ۳۰۲، ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۰) لیکن سیدنا علیؓ نے فرمایا:

إِنِّي لَسْتُ أَجْهَلُ مَا تَعْلَمُونَ وَلَكِنْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِقَوْمٍ يَمْلِكُونَنَا وَلَا نَمْلِكُهُمْ۔ (ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۰)

"جس چیز کو تم جانتے ہو، میں بھی اس سے ناواقف نہیں ہوں، لیکن میں اس قوم سے کیسے نپٹ سکتا ہوں جن کو ہم پر قابو ہے اور ہمیں ان پر قابو نہیں۔"

لیکن صحابہؓ سے باغیوں کی یہ بے راہ روی دیکھی نہیں جاتی تھی۔ مدینہ میں وہ دندناتے پھرتے تھے اور مسلمانوں کی سیاست پر ان کا پورا کنٹرول تھا اور ہر ایک یہ فکر لاحق تھی کہ حالات اب کیا کروٹ بدلتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ نے تو اپنے کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے مدینہ کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ کی راہ لی (ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۵، البدایہ جلد ۷ صفحہ ۲۳۹) سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ نے مدینہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر قومی محاذ (NATIONAL FRONT) قائم کیا جائے اور اس طریقہ سے باغیوں کی سرکوبی کی جائے اور خلیفۃ المسلمین کے قتل کا قصاص لیا جائے۔ چنانچہ وہ صحابہؓ کی معیت میں مکہ کی طرف چل دیئے۔

سیدہ عائشہ ام المومنین صلوٰۃ اللہ علیہا ہر سال حج کے لئے تشریف لے جایا کرتی تھیں شہادت عثمانؓ کے زمانہ میں وہ مکہ ہی میں تھیں۔ لیکن جیسی ہی ان کو ان کے ایک قریبی عزیز عبید ابن ابی سلمہ نے اطلاع دی کہ امیرالمومنین کو شہید کر دیا گیا ہے اور مدینہ میں باغیوں کا دور دورہ ہے اور انہوں نے سیدنا علیؓ کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا ہے۔ یہ اطلاع پا کر وہ پھر مکہ لوٹ آئیں اور فرمایا:

وَاللّٰهِ قُتِلَ عُثْمَانُ مَظْلُومًا
وَاللّٰهِ لَأَطْلُبَنَّ بِدَمِهِ

"بخدا! عثمانؓ مظلوم قتل کئے گئے اور اللہ کی قسم! میں ان کے خون کا قصاص کا مطالبہ ضرور کروں گی"
(البدایہ جلد ۷، صفحہ ۲۳۹)

اتنے میں سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ بھی مکہ پہنچ گئے۔ انہوں نے ام المومنین کو مدینہ کے مکمل حالات سے مطلع کیا اور بتایا کہ:

"ہم لوگ بدوؤں اور عوام الناس کے ہاتھوں بھاگے چلے آ رہے ہیں۔ مدینہ میں لوگ نہایت اضطراب کی حالت میں ہیں اور ان کی حالت یہاں تک پراگندہ ہو چکی ہے کہ نہ حق کو پہچان سکتے ہیں اور نہ باطل سے گریز کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان میں اپنی حفاظت کی سکت ہے۔"
(طبری جلد ۵ صفحہ ۱۶۶، ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۶)

## جنگ جمل اور اس کے اسباب و نتائج

خلیفۃ المسلمین سیدنا عثمانؓ (جن کو انتہائی مظلومی کی حالت میں گھر کی چار دیواری میں دن دہاڑے شہید کیا گیا تھا) کے قصاص کی دعوت پر راۓ عامہ نے لبیک کہا۔ ہزاروں مسلمان جان تک دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ مکہ کے ایک رئیس یعلی ابن امیہ نے چھ سو اونٹ اور چھ لاکھ درہم بطور چندہ پیش کئے۔ عبداللہ ابن عامر الحضرمی گورنر مکہ نے اعلان کیا کہ جو شخص اس لشکر میں شریک ہونا چاہے اللہ کے پاس سواری اور زادِ راہ نہ ہو تو اس کی سب ذمہ داری برداشت کی جائے گی۔ اس طریقہ سے تین ہزار آدمی اس دعوت میں شریک ہو گئے۔ اس سال چونکہ تمام امہات المومنین صلوٰۃ اللہ علیہن فتنہ کے ڈر سے حج کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائی ہوئی تھیں اس لئے وہ بھی۔ ساتھ جانے کے لئے آمادہ ہو گئیں۔

سیدہ عائشہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی راۓ سیدھا مدینہ طیبہ چلنے کی تھی۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ پہلے شام چلا جائے اور وہاں سے سیدنا معاویہؓ کو ساتھ لے کر پھر مدینہ آیا جائے لیکن بالآخر فیصلہ یہ ہوا کہ پہلے بصرہ چلا جائے مدینہ جانے میں تو امہات المومنین صلوٰۃ اللہ علیہن بھی شریک ہونے کو تیار تھیں۔ لیکن جب فیصلہ بصرہ جانے کا ہوا تو امہات المومنینؓ کٹ گئیں۔ صرف سیدہ حفصہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے یہاں بھی ساتھ دینے کو کہا۔ مگر آپ کے بھائی سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے آپ کو روک لیا (البدایہ والنہایہ جلد ۷، صفحہ ۲۲۹-۲۳۰، ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸)

بہرحال ادھر مدینہ میں آپ خلیفہ ہوئے ادھر سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی والدہ سیدہ ام الفضلؓ نے سیدنا علیؓ کو ایک قاصد کے ذریعہ مطلع کیا کہ سیدنا عائشہ سلام اللہ علیہا سیدنا زبیرؓ اور سیدنا طلحہؓ تین ہزار کی جمعیت کے ساتھ سیدنا عثمانؓ کے قصاص کیلئے بصرہ کی طرف جا رہے ہیں۔ مفسدین کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہیں ایک سنہری موقع ہاتھ لگ گیا چنانچہ کچھ مفسد ہوا خواہی کے پردہ میں سیدہ عائشہ صلوٰۃ اللہ علیہا کے لشکر میں مل گئے اور ایک اچھی خاصی تعداد سیدنا علیؓ کے ساتھ مل گئی۔

ادھر سیدہ عائشہ سلام اللہ علیہا مکہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہوئیں ادھر سیدنا علیؓ بھی اپنے لشکر کے ساتھ ربیع الاول ۳۶ھ میں مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے۔ سیدنا عبداللہ ابن سلامؓ نے آپ کے مدینہ سے نکلنے کی مخالفت کی اور آپ کے گھوڑے کی لگام تھام کر کہا:۔ یا امیرالمومنین! لا تخرج منها، فوالله لئن خرجت منها لا يعود اليها سلطان المسلمين ابدًا

امیرالمومنین آپ مدینہ سے ہرگز نہ نکلیے۔ بخدا اگر آپ نکل گئے تو مسلمانوں کی خلافت پھر مدینہ میں کبھی نہیں لوٹے گی۔ (باقی آئندہ)

# یہ کیسا جشن ہے؟

## قائد جمعیۃ کی گرفتاری پر مولانا کوثر نیازی کا احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی نے ملتان میں منائے جانے والے ایک جشن کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے، یہ جشن ملتان میں سولہ نومبر سے شروع ہے اور ایک ہفتے تک جاری رہے گا۔ مولانا نے بتایا ہے کہ اس جشن میں ملک بھر کی گانے والیوں اور ناچنے والی ڈولیوں کو دعوت شرکت دی گئی ہے اور انہیں ایک لاکھ روپے کے لگ بھگ معاوضہ ادا کیا جائے گا۔

مولانا نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس جشن کے دوران روزانہ صرف تقریبات جشن کے سلسلے میں اتنی بجلی خرچ ہوگی جتنی روزانہ پورے شہر میں خرچ ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ جس حکومت کے صدر ہمیشہ اسلامی نظریات کو قیام و استحکام پاکستان کا بنیادی عنصر قرار دیتے ہیں وہ کس طرح راگ رنگ اور رقص و سرود کی ان محفلوں کی سرپرستی پر آمادہ ہوگئی، جو قوم کو اخلاقی بے راہ روی کے سوا اور کوئی سبق سکھا ہی نہیں سکتیں۔

اہل نظر کے لئے مقام فکر ہے کہ جب رقاصائیں فنی باریکیوں کے مظاہرے کی آڑ میں نیم عریاں لباس پہن کر بھاؤ بتائیں گی یا کلاسیکل رقص کے نام پر کولہوں اور چھاتیوں کی نمائش کریں گی تو دیکھنے والوں پر اس کا کیا ردعمل ہوگا۔ اسی طرح یہ بات بھی فہم سے بالاتر ہے کہ جب نچیوں کے ساتھ گویے بھی مل کر ساز سُر کے ساتھ ناچیں گائیں گے تو دیکھنے والے ان سے کیا سبق حاصل کریں گے۔ یہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ عین اس وقت جب ہمیں بعض اہم قومی اور عوامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم دوسرے ملکوں سے قرض حاصل کرنے پر بھی مجبور ہیں، حکومت کے بعض شعبے تفریحاً ایسی چیزوں پر لاکھوں قیمتی روپے ضائع کر رہے ہیں جو کسی اعتبار سے مفید ثابت ہونے کی بجائے الٹا عوامی اخلاق کو تباہ کرنے اور قومی وقار کو مجروح کرنے کا باعث بنیں گی۔

راگ رنگ سے رغبت اور رقص و سرود کا شوق صحت مند اور باعمل قوموں کے اقبال کی نشانی نہیں بلکہ بیمار اور بے کردار قوموں کے زوال کی علامت ہے۔ ہم یہ ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والی قوم بیمار یا بے کردار ہے۔ یہ قوم ابھی پچھلے سال ستمبر کی جنگ میں عملاً اپنی قوت اور اپنے صاحب کردار ہونے کا لوہا منوا چکی ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کچھ عناصر ایسی صاحب کردار قوم کا وقار مجروح کرنے پر کیوں تلے ہوئے ہیں اور جشن منانے کی آڑ میں ناچ گانے کو فروغ دے کر عوام پر اخلاقی بے راہ روی کے دروازے کیوں کھول رہے ہیں؟

سوال یہ ہے کہ کیا پیشہ ور نچیوں اور گویوں کے بغیر جشن کی محفلوں میں رونق نہیں پیدا ہو سکتی۔ کیا طبلے کی تھاپ اور گھنگروؤں کی چھنا چھن کے بغیر کسی جشن کا تصور نہیں کیا جا سکتا؟ دھاندلی اور ضد کی بات دوسری ہے لیکن راگ رنگ اور رقص و سرود کے بغیر بھی جشن منائے جا سکتے ہیں۔ جشن اظہار مسرت کے اجتماعی مظاہرے کا نام ہے اور خوشی کا اظہار آپ پاکیزگی سے بھی کر سکتے ہیں اخلاقی حدود میں رہ کر بھی کر سکتے ہیں۔ انسانیت کی مسلمہ اقدار کے دائرے میں رہ کر بھی کر سکتے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آدمی پاگلوں کی طرح اپنے کپڑے نوچ کر وحشیوں کی طرح اچھل کود کر اور درندوں کی طرح چیخ چنگھاڑ کر ہی جشن منائے۔ اس قسم کا جشن منا کر اسے کیا فائدہ ہوگا؟ ملتان میں جو طائفے، ناچے اور گائیں گے وہ ملک اور قوم کی کیا خدمت کریں گے؟ اور ان طائفوں پر حکومت جو ایک لاکھ روپیہ خرچ کرے گی اس سے عوام یا حکومت کو کیا فائدہ پہنچے گا؟

پھر یہ امر بھی تعجب خیز ہے کہ ایک طرف تو حکومت بجلی بچانے کے لئے بڑی مضطر ہے اور عوام سے برابر یہ اپیلیں کر رہی ہے کہ وہ زرعی اور صنعتی مقاصد کے لئے بجلی مہیا کرنے کے لئے بجلی کے استعمال میں کفایت کریں۔ لیکن حکومت ہی کا ایک شعبہ ملتان میں جشن کی تقریبات کے موقع پر بجلی ضائع کرنے کا ایک عظیم الشان منصوبہ بھی تیار کر چکا ہے کیا جشن کا اہتمام کرنے والوں کو یہ علم نہیں کہ مغربی پاکستان میں بجلی کی قلت ہے اور اسے عظیم پیمانے پر ضائع کرنا زرعی اور صنعتی مقاصد کو عظیم پیمانے پر نقصان پہنچانا ہے۔

اگر ملتان میں جشن منائے بغیر کوئی چارہ نہیں تو یہ جشن ضرور منائیے، لیکن اس جشن کو پاکیزہ بنائیے۔ اسے نہ صرف اخلاقی حدود کے اندر رکھیے بلکہ خدا توفیق دے تو اخلاقی اقدار کے فروغ و استحکام کا ایک ذریعہ بنائیے۔ اسی طرح جشن کی تقریبات کے موقعہ پر چراغاں ضرور کیجیے، لیکن بجلی ضائع کرنے کی کوشش نہ فرمائیے ملک کو اس کی دوسری جگہوں پر زیادہ ضرورت ہے۔ آپ مٹی دیئے جلا کر بھی چراغاں کر سکتے ہیں، لیکن اگر آپ کو یہ صورت منظور نہیں تو پھر ہمیں بھی پہلی صورت منظور نہیں۔ ہم جشن کے نام پر اور راگ رنگ اور رقص و سرود کی آڑ میں اخلاقی بے راہ روی کے پرچار کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں اور صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ جشن کے منتظمین کو جشن کے نام پر اخلاقی بے راہ روی پھیلانے اور قومی دولت لٹانے سے روکنے کے لئے بلا تاخیر موثر اقدامات کریں۔

یہ سطور لکھی جا چکی تھیں کہ اخبارات میں حضرت مولانا مفتی محمود سابق رکن قومی اسمبلی اور گیارہ دوسرے معززین ملتان کی گرفتاری کی خبر نظر سے گذری، جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ حضرات اس جشن کے خلاف کوئی مظاہرہ کرنے والے تھے۔ ہمیں یہ خبر پڑھ کر انتہائی صدمہ پہنچا ہے۔ افسوس کہ صورت حالات میں اصلاح کی بجائے مزید خرابی پیدا ہوگئی۔ یقیناً ان گرفتاریوں سے عوام میں اضطراب پیدا ہوگا اور حکومت کی نیک نامی مجروح ہوگی۔ اب بھی وقت ہے کہ گورنر صاحب بنفس نفیس مداخلت فرمائیں اور نظریۂ پاکستان کے منافی جشنوں پر پابندی لگا کر عوامی احساسات کو شرف پذیرائی بخشیں۔

### جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی احتجاجی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا یہ ہنگامی اجلاس قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور دیگر دس افراد کی جشن ملتان میں غیر اسلامی پروگرام کے سلسلہ میں گرفتاری پر شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ کے لئے پاکستان میں غیر اسلامی جشنوں کا سلسلہ بند کر کے ملک کو بے حیائی اور فحاشی سے بچایا جائے اور گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے۔ (محمد صادق ناظم دفتر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

(قسط نمبر ۴)

# ختم نبوت اور حدیث نبوی

(۶) حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک کو تشریف لے جا رہے تھے۔ تو سیدنا حضرت علیؓ کو گھر پر چھوڑ دیا۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نیازمندانہ انداز میں شکایت کی:۔

خَلَّفْتَنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ

کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ چلے ہیں۔

آپؐ نے ان کی یہ شکایت سن کر ارشاد فرمایا:۔ "اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ" (مسلم جلد ۲ ص۲۷۸)

"اے علیؓ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی لیکن یہ یاد رکھنا کہ (حضرت ہارون تو نبی تھے لیکن) میرے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت نہیں"۔

اس حدیث میں حضرت علیؓ سے باوجود نسبت اخوت ہونے کے نبوت کی نفی کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ یہ تو درست ہے کہ میری اور تمہاری نسبت ہارونؑ اور موسیٰؑ والی نسبت ہے ـــــ یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی غیبت میں اپنی قوم کی نگرانی کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام کا انتخاب فرمایا تھا اسی طرح میں اپنی غیر حاضری کے زمانہ میں تمہارا انتخاب کرتا ہوں، لیکن فرق اتنا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام تو نبی تھے لیکن تم نبی نہیں ہو۔ حضرت ہارون علیہ السلام کو چونکہ نبوت کے ساتھ خلافت عطا ہوئی۔ لہٰذا گمان ہو سکتا تھا کہ حضرت علیؓ کو بھی شاید نبوت کی خلافت عطا ہوئی ہو۔ زبان نبوت نے پہلے ہی سے اس شک کا ازالہ اور اس الہام کی تفصیل فرما دی کہ یہ خلافت نبوت کی خلافت نہیں بلکہ صرف قوم کی نگرانی کی خلافت ہے اور فرما دیا کہ تم میرے جانشین ضرور ہو لیکن نبی نہیں ہو

---

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگر نبوت ملتی تو یقیناً آپ کی تابعداری ہی کی بدولت ملتی، مگر لسانِ نبوت نے اس احتمال کی بھی نفی فرما دی۔ لہٰذا اب کسی کی اتباع میں نبوت کا ملنا اور بغیر اتباع کے ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسرے کسی کی اتباع اور تابعداری میں نبوت کے ملنے کا مسئلہ مرزائی ذہن کا ساختہ مسئلہ ہے۔ قرآن و حدیث سے یہ کہیں ثابت نہیں۔ چنانچہ اگر تفصیل درکار ہو تو میری کتاب "اسلام میں نبوت کا تصور" کا مطالعہ ضروری ہے

بخاری کی ایک روایت میں ہے:۔

اِلَّا اِنَّهٗ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ

کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں

(بخاری جلد ۲ ص۶۳۴)

"نبوت" اور "نبی" کے دونوں لفظ لا نفی جنس کے تحت لا کر جنس نبوت اور جنس کی نفی فرما دی کہ "نبوت" اور "نبی" خواہ کسی قسم کا ہی کیوں نہ ہو میرے بعد ہرگز نہیں آ سکتا، گویا فرما دیا کہ میں خاتم باب نبوت ہوں۔

(۷) حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ (ترمذی ص ـــ)

"کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ابن الخطاب ہوتا"۔

اس سے پہلی حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باوجود نسبت اخوت ہونے کے فرما دیا کہ اگرچہ مجھے تم سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن تم حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح نبی نہیں ہو صرف میری غیبت میں خلیفہ ہو۔ نبوت میرا حق ہے اور خلافت تمہارا۔

اس حدیث میں مراد رسول حضرت عمرؓ کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے اور عمرؓ بھی کون وہ کہ جب بولتے تھے تو سوائے حق کے کچھ بولتے ہی نہیں تھے اور وحی الٰہی ان کی موافقت میں بولتی۔ اب ان کے بارہ میں فرمایا جا رہا ہے کہ وہ نبی نہیں ہو سکتے، کیونکہ نبوت میرے بعد ختم ہو گئی ہے۔ البتہ محدث ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت جاری ہوتی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ، زہد، قوت اجتہاد، ان کی رائے کا موافق کتاب اللہ ہونا، ان کی جرات ایمانی یہ سب خوبیاں اس بات کی سفارش کرتی تھیں کہ وہ نبوت ان کو ملتی۔ لیکن چونکہ ہلکی سے ہلکی نبوت کی بھی کوئی سیٹ خالی نہیں تھی لہٰذا فرما دیا کہ لا نبی بعدی۔ کہ میرے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت نہیں۔

(۸) سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہادی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ (ترمذی ص ـــ)

"کہ رسالت اور نبوت کا سلسلہ بالکل منقطع اور ختم ہو چکا ہے لہٰذا میرے بعد اب نہ تو کوئی رسول ہے اور نہ نبی"۔

بتایا یہ کہ میرے بعد نہ تو کوئی رسول آ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ اس حدیث میں رسالت کی بھی نفی کی اور نبوت کی بھی۔ کیونکہ نبی کا لفظ رسول کی بہ نسبت عام ہے لہٰذا آپ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے سے رسول کا نہ آنا خود بخود لازم آ جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں بھی اور متعدد احادیث نبویہ میں بھی "خاتم المرسلین" نہیں کہا گیا بلکہ "خاتم النبیین" کہا گیا ہے کیونکہ نبوت کی نفی سے رسالت کی نفی خود بخود ہو جاتی ہے اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوگا۔

نبی اور رسول میں کیا فرق ہے اس کے لئے میری کتاب "اسلام میں نبوت کا تصور" کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

(۹) صحابی رسول حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ہمیں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ الخ (مسند احمد جلد ۲ ص۲۹۱)

"کہ اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں"۔

طبرانی میں بھی ابی قبیلہ رضی اللہ عنہ سے انہی الفاظ سے ایک روایت آتی ہے۔

(۱۰) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ:۔

ذَهَبَتِ النُّبُوَّۃُ وَبَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

(احمد و ابن ماجہ ص ـــ)

"کہ نبوت تو ختم ہو گئی اب صرف مبشرات باقی ہیں"۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# تجلّی کے ایک مضمون کا محققانہ جواب

(از حضرت مولانا احمد امین صاحب اور کزئی انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ رکن جمعیتہ علماء اسلام)

کچھ دن پہلے ماہنامہ تجلّی دیوبند میں ایک مضمون بعنوان "دستور جماعت اسلامی" نظر سے گذرا۔ چونکہ صاحب مضمون مولانا معین الدین صاحب جیسی شخصیت ہیں جو اپنی جماعت میں ممتاز علمی شخصیت کے مالک ہیں اس لئے اُسے غور سے پڑھا۔ یہ مضمون انہوں نے ایک سائل کے سوال کے جواب میں لکھا ہے سائل نے اپنے سوال میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت" سے وہ عبارت لکھی ہے جس میں حضرتؒ نے دستور کی دفعہ ۶ پر علمی انداز میں اصولی گرفت فرمائی ہے اور عصمت انبیاء کے متعلق مودودی صاحب کے نظریہ کو رد کر دیا ہے۔ مولانا موصوف نے اصل سوال کے جواب دینے سے پہلے نہ معلوم کس مصلحت کے پیش نظر چند گذارشات سائل کے سامنے پیش کی ہیں اور پھر جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ ہم اولاً مولانا کی پیش کردہ گذارشات کی حقیقت واضح کرنا چاہتے ہیں۔ بعد میں ان کے جواب کا مختصر طور پر جائزہ لیں گے، مولانا کی گذارشات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) مودودی صاحب کے خلاف لکھی ہوئی کتب اور مسائل مخالفین مطالعہ کرتے ہیں اور مودودی صاحب کی تصنیفات کو نہیں دیکھتے تاکہ ان پر حقیقت حال واضح ہو سکے۔

(۲) مودودی صاحب کے خلاف فتویٰ لکھنے والے حضرات فتویٰ نویسی میں احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ سیاق و سباق سے بے نیاز ہو کر بلا تحقیق کفر و ضلال کا فتویٰ دینا ان کا معمول ہے۔ اس ضمن میں آپ نے چند مثالیں پیش کی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فتویٰ قابل اعتناء نہیں۔

(۳) مودودی صاحب پر علماء دیوبند کی طرف سے جو تنقید کی جا رہی ہے وہ ایک انتقامی ردعمل ہے جس کا باعث ان حضرات کا اپنے اکابر کے ساتھ بزعم القصور عقیدت ہے۔ حتیٰ کہ اکابر دیوبند کی حیثیت ان کے نزدیک امام شافعیؒ اور امام بخاری سے بڑھ کر ہے۔

(۴) یہ کیا بات ہے کہ جماعت کا دستور ۱۹۵۱ء میں چھپا۔ اس وقت سے لیکر ۱۹۵۵ء تک حضرات خاموش رہے مگر ۱۹۶۵ء سے انہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔

(۵) مولانا مدنیؒ نے اعتراض کرنے سے پہلے ان عبارات کی تشریح صاحب عبارت سے کیوں طلب نہیں کی نیز حضرت مدنیؒ کے طرز کلام کو ناپسندیدہ اور نامناسب بتایا ہے۔

مولانا معین الدین صاحب کی مذکورہ بالا گذارشات میرے خیال میں محض جذباتی رنگ کی حامل ہیں حقیقت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق معلوم نہیں ہے۔ چنانچہ پہلی گذارش میں ہم اور ہمارے ہم خیالوں پر جو الزام عائد کیا گیا ہے ذاتی طور پر میں یقین دلاتا ہوں کہ ان ساری عبارات کو جن پر ہمارے اکابر نے گرفت فرمائی ہے میں سیاق و سباق کے ساتھ مودودی صاحب کی تصنیفات میں پڑھ چکا ہوں اور میرا یقین ہے کہ ہر وہ شخص جس کی چشم بصیرت پر اندھی عقیدت کی پٹی نہ ہو، ان عبارات کو پڑھ کر وہی نتائج اخذ کرے گا، جو ہمارے اکابر نے بیان کئے ہیں۔

دوسری گذارش کے ضمن میں عائد کردہ الزام کے متعلق مولانا کی خدمت میں ہم صرف اس قدر عرض کرنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ یہ الزام اب فرسودہ ہو چکا ہے اس کو پہلی بار آپ نے پیش نہیں فرمایا ہے بلکہ آپ سے بہت پہلے اس الزام کو قائد قادیان اور اس کے اذناب مسٹر پرویز اور اس کے اتباع علامہ مشرقی اور ان کے حواری بار بار دہرا چکے ہیں۔ اب اس الزام کے ذریعہ آپ اہل حق کے فتویٰ کو بے اثر نہیں بنا سکیں گے۔ فرق مبتدعہ کا یہ مشترک حربہ اب خود بے اثر ہو چکا ہے۔

تیسری گذارش کے متعلق اگر معاف کیا جائے تو عرض کروں گا کہ یہ بھی تلبیس حق کی ایک نہج رکیک کوشش ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ نے اپنے مکتوب میں صراحت سے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ مودودی صاحب کے ساتھ ہمارے اختلافات سیاسی بنیاد پر اتنے اہم نہیں بلکہ مذہبی بنیاد پر ہیں، اور حضرت کے اتباع نے بھی واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے۔ اس کے باوجود اگر ان سارے مذہبی اعتراضات کو ایک سیاسی اختلاف کا نتیجہ ٹھہرانا اور اُسے انتقامی ردعمل کہہ کر رد کرنا اگر دجل و تلبیس نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ اکابرین دیوبند نے مودودی صاحب کے نظریات کی تردید کتاب و سنت کے واضح دلائل کی روشنی میں کی ہے۔ انتقام اور عقیدت کا پہلو ان میں کہیں بھی نظر نہیں آتا اکابرین دیوبند کے ساتھ عقیدت و محبت ہمارا بے بہا اثاثہ ہے اور ہمیں اس پر فخر بھی ہے اور شکر بھی ہم ان کے احترام کو نجات اخروی کا ایک ذریعہ جانتے ہیں مگر اس کے باوجود الحمد للہ ہماری عقیدت و احترام اعتدال کے حدود سے باہر نہیں۔ خدانخواستہ اگر ہمیں اپنے اکابر کا کوئی قول یا فعل شریعت حقہ کے خلاف معلوم ہو جائے تو ہم اس کے انکار میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرینگے اور اگر ان میں سے کوئی انبیاء اور صحابہ و ائمہ کے خلاف لب کشائی

## حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ کے تاثرات اور تعاون کی

## اپیل

آج مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کے جلسہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر دوسری بار کلویا چک ۳۷۹ ج ب میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اب کی مرتبہ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ مدرسہ اپنے فرائض بطریق احسن سرانجام دے رہا ہے۔ یہ علاقہ دینی تعلیم کے اعتبار سے پسماندہ ہے۔ یہاں ایک ایسی مرکزی درسگاہ کی اشد ضرورت تھی فالحمد للہ مدرسہ کا اجرا فرما کر یہ کمی پوری کر دی گئی ہے۔ طلباء و طالبات کے تعلیمی تنظیمی جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مدرسہ اگرچہ ابتدائی مراحل میں ہے پھر بھی نتائج نہایت شاندار ہیں اور ایک نظام کے تحت مدرسہ خوب ترقی کر رہا ہے نیز آمد و خرچ کے حسابات باقاعدہ ہیں۔ لہٰذا اس سیہ کار کی اہل علاقہ سے پرزور درخواست ہے کہ وہ منتظمین سے تعاون فرمائیں اور دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح سے مدرسہ کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ انشاء اللہ یہاں خرچ کی ہوئی پائی پائی نجات آخرت کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ والسلام علیکم

احقر عبید اللہ انور ۲۳ رجب ۱۳۸۶ھ ۷ نومبر ۱۹۶۶ء

(نوٹ) یہ مدرسہ حضرت مولانا درخواستی مدظلہ کی سرپرستی میں قائم ہے اور یہ اس علاقہ کا پہلا مدرسہ ہے۔ نیز جملہ رقوم و خطوط و کتابت بنام ناظم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلویا چک ۳۷۹ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور روانہ کی جائیں

(المشتہر۔ سید محمود جاوید حسن ترمذی ناظم مدرسہ ہذا)

کرتا تو ہم اس سے دستبرداری کا اعلان کرتے اس کے برعکس آپ اپنے خود ساختہ امام کے ساتھ اپنی عقیدت و احترام کا جائزہ لیجئے۔ آپ کے واجب الاحترام امام نے بعض انبیاء کی عصمت کو مجروح کیا۔ صحابہ کرام کے نفوس قدسیہ کو نشانۂ تنقید بنایا۔ امت کے مسلّم ائمہ دین اور مجددین کے ذوات پر ناروا حملے کئے۔ مگر آپ ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے بلکہ اُلٹا اُن کی حمایت اور تائید کی مذموم کوشش میں اپنی قوتیں صرف کئے ہوئے ہیں۔ ہم آپ سے اور جملہ اہل نظر سے اپیل کرتے ہیں کہ انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا ہم نے اکابر دیوبند کی حیثیت امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ سے بڑھائی ہے یا آپ کے نزدیک مودودی صاحب کا مقام جامع القرآن سیدنا عثمانؓ امین امت سیدنا معاویہؓ اور سیدنا عمرو بن العاص وغیرہم و دیگر صحابہ اور ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بلند و بالا ہے — مودودی صاحب کے باطل نظریات پر کتاب و سنت کی روشنی میں جب بحث کی جاتی ہے تو آپ کی رگِ حمیت پھڑک اٹھتی ہے اور ساری پروپیگنڈہ مشینری فریضۂ دفاع کے لئے حرکت میں آتی ہے۔

اور یہی مودودی صاحب جب انبیاء کے ذوات پر حملہ آور ہوتے ہیں، جھوٹی من گھڑت روایات کی بنا پر صحابہؓ کے نظریات پر تنقید کرتے ہیں۔ ائمہ دین کے کارناموں کا مضحکہ اڑاتے ہیں تو یا تو وفاداری بشرط استواری کا مصداق بن کر آپ لوگ اس کی جارحیت کی پشت پناہ بنتے ہیں یا کم از کم آپ کی فصیح اور بلیغ زبانیں بند ہو جاتی ہیں اور آپ کی منقار زبان و قلم پر مہر سکوت ثبت ہو جاتی ہے۔ ع

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

رہا آپ کا چوتھا الزام تو اولاً تو وہ اس لئے مہمل ہے کہ اعتراض بہرحال اعتراض ہوتا ہے چاہے ۴۱ء میں ہو یا ۵۵ء میں۔ ایک اعتراض کو صرف اس لئے بے وزن ٹھہرانا کہ وہ ۳۹ء کی بجائے ۵۵ء میں اٹھایا گیا ہے آپکی نرالی ہی منطق ہے

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ثانیاً ہمارے اکابر کا روز اول سے ہر مدعی اسلام کے متعلق حسن ظن کا رویہ رہا ہے۔ غلام احمد قادیانی۔ غلام احمد پرویز نیچری اور وغیرہ غلط افکار کے علمبرداروں کی تکفیر اور تضلیل میں انہوں نے جلد بازی نہیں کی۔ بعد میں جب ان کے نظریات اُن کے سامنے پوری طرح عیاں ہوئے تو نہ صرف یہ کہ علمی دلائل سے ان کے دندان توڑ جوابات دیئے بلکہ عملی میدان میں نکل کر ان میں سے سب سے بڑے فتنہ قادیانیت کی بیخ اکھاڑ لی — مودودی صاحب کے متعلق بھی اُن کا یہی تاریخی رویہ برقرار رہا۔ ایک وقت تک انہوں نے اس امید پر اُسے ڈھیل دی کہ شاید راہ راست پر آجائے مگر جب مایوس ہوئے تو ایک رہبر امت مجدد ملت کی حیثیت سے انہوں نے امت کو اس فتنہ سے آگاہ کر دیا اور پوری ملت کی رہنمائی کا حق ادا فرمایا۔ ثالثاً شیخ الاسلامؒ جیسی عظیم شخصیتوں کے ہاں اتنی فرصت کہاں تھی کہ وہ ہر سیاہ شدہ بیاض کا مطالعہ کرتے رہتے۔

پانچویں سوالیہ گذارش کا جواب یہ ہے کہ مودودی صاحب کی عبارات اس درجہ کے دقیق علمی مضامین کی حامل ہی نہیں جس کو ایک صاحب نظر نہ سمجھ سکے۔ شیخ الاسلامؒ کا علمی مقام تو بہت ہی ارفع ہے۔ الحمد للہ ہم جیسے مبتدی طفلان مکتب بھی اُن کے فہم کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک مودودی صاحب کی عبارات متشابہات کے قبیل سے ہیں جن کے متعلق بھی یوں ہی کہا جائے کہ "المودودی اعلم بمرادھا" رہی حضرت مدنیؒ کے انداز گفتگو کی مناسب یا نامناسب ہونے کی بات تو اس کے متعلق ہم آپ کی توجہ کو قرآن حکیم کی آیت وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ کی طرف مبذول کرانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ شیخ الاسلامؒ کے اعتراضات کے جواب میں مولانا لکھتے ہیں کہ "ان اعتراضات" کا جواب یہ ہے کہ "معیار حق کا لفظ اُردو میں ذریعہ معرفتِ حق کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا، بلکہ معیار کے معنی کسوٹی کے ہیں"۔

اس عبارت میں مولانا نے تضاد بیانی کا جو نمونہ پیش فرمایا ہے اس کی مثال کسی صاحب علم کے کلام میں بھی بمشکل ملے گی۔ ابتداء کلام میں جس چیز کا انکار ہے انتہا میں اس کا اقرار ہے۔ صرف تعبیر کا اختلاف ہے معبر ایک ہی ہے۔ کیونکہ کسوٹی ذریعہ معرفت ہوتی ہے کسی چیز کے جید اور ردی ہونے اور کھرا و کھوٹا کی پہچان کا آلہ ہوتی ہے پس ذریعہ معرفت اور کسوٹی ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں۔ عبرت کا مقام ہے کہ جماعتی تعصب کے جوش میں آکر جب ایک صاحب علم و فضل اپنے عقیدت مآب کی حمایت میں کچھ کہنا یا لکھنا ہے تو وہ کس طرح ایک ہی سطر میں تضاد بیانی کا شکار ہوتا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ "حق کی کسوٹی کا مطلب یہ ہے کہ مطاع مطلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں صحابہ کرام ذریعہ ہدایت اور ذریعہ معرفت حق تو ضرور ہیں لیکن مطاع مطلق نہیں"

اس عبارت میں معیار حق کا جو مفہوم بیان کیا گیا ہے وہ ارباب فکر و نظر کے نزدیک کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ اس لئے کہ "معیار حق" عربی لفظ ہے اور کسی بھی عربی لغت یا محاورہ کی رو سے معیار حق کا مذکور معنی ثابت نہیں کیا جا سکتا اور یہ لفظ اردو اور فارسی میں بھی عام استعمال ہوتا ہے اور ہر شخص اس سے ذریعہ معرفت حق ہی کا معنی مراد لیتا ہے۔ آپ کے بغیر کسی نے اس لفظ کو آپ کے بیان کردہ معنی میں استعمال نہیں کیا۔ اور آپ نے بھی یہاں اس معنی کا اختراع اس لئے کیا ہے کہ اپنے عالی مقام امام کو حضرت مدنیؒ کے ضرب کلیمی سے محفوظ رکھ سکیں۔ جہاں تک حقیقت اور واقعیت کا معاملہ ہے تو آپ اور آپ کے امیر صحابہ کرامؓ کو معیار حق بہ معنی ذریعہ حق تسلیم نہیں کرتے اس لئے کہ آپ کے نزدیک جب صحابہ کرام قابل تنقید ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے بعض اقوال اور افعال خلاف حق ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر تنقید روا رکھی گئی ہے اور یقیناً جو حق اور غیر حق کا مجموعہ ہو وہ معرفت حق کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ اس طرح آپ کا عقیدہ ہے کہ "صحابہ کرام کی ذہنی غلامی جائز نہیں"۔ اس کی بنیاد بھی صرف اس بات پر ہے کہ صحابہ کے جملہ اقوال و افعال حق نہ تھے بلکہ برخلاف حق بھی ہو سکتے ہیں

(باقی آئندہ)


## دار العلوم الشہابیہ سیالکوٹ

فاضل عربی — عالم عربی — ادیب عربی — درس نظامی

حفظ قرآن حکیم

ان کلاسوں میں داخل ہونے والے مستحق اور غریب طلبا کے لئے خورد و نوش کی انجمن کفیل ہوتی ہے۔ ایک طالب علم کو نقد مبلغ پچیس روپے ماہانہ وظیفہ یا اس کی جگہ دو وقت مشخ سے کھانا ملتا ہے۔ کپڑوں کی صفائی اور حجامت کے لئے ہفتہ وار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

درجہ علوم اسلامی میں دو استاد اور شعبہ حفظ قرآن میں دو قاری اور ایک حافظ کام کر رہے ہیں۔ انجمن نے وظائف کا میزانیہ مقرر کیا ہے۔ ارباب شوق کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ آیئے اور انجمن کی تعلیمی خدمات سے فائدہ اٹھایئے۔

ناظم اعلیٰ انجمن دار العلوم الشہابیہ رجسٹرڈ سیالکوٹ شہر

# مودودی صاحب کا خدا پر بہتان

## اور برگزیدہ پیغمبر کی توہین

### مولوی یوسف مودودی اب کہاں منہ چھپائیں گے

مولوی یوسف اکوڑہ خٹک کا دجل وفریب تو کسی اور موقع پر واضح کیا جائے گا کہ کس طرح وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے بارہ میں مودودی صاحب کی خرافات سے کمتی کترا کے نکل جانے کی کوشش کر رہے ہیں اور تکفیر کی بحث چھیڑ کر مودودی صاحب کے جاہل چیلوں پر اپنا علمی رعب بٹھانے یا اپنی بے چارگی چھپانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کی شان میں بکواس لکھنے سے ملک بھر سے نفریں ہو رہی ہے۔ اب اس بدیو کا چھپانا مولوی یوسف کے بس کا روگ نہیں ہے۔ سنی مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو ایک ہزار سال سے شیعہ فرقہ والوں سے اتنی ٹھیس نہیں پہنچی، جو اس مارِ آستین مجتہد نے پہنچائی ہے اور اب تو مودودی تابوت میں آخری میخ بھی لگ گئی۔ ملک کے تمام مکاتب فکر نے اس کی مخالفت کی تھی ایک ندوۃ العلماء لکھنؤ باقی تھا۔ اب اس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحٰق سندیلوی نے بھی ان کی قلعی کھول دی۔ بہرحال یہ بحث ہم کسی اور وقت کے لئے اٹھائے رکھتے ہیں یہاں ہم مولوی یوسف کے آقائے محترم (خود ساختہ مجتہد) مودودی صاحب کی ایک اور مجتہدانہ گندگی پیش کر کے جواب کے منتظر ہیں۔ اور اہل ایمان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مندرجہ ذیل مضمون پر غور کر کے مسلمانوں کا ایمان بچانے کی سعی کریں۔

مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن کی جلد ۱ میں اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا الایۃ کے ذیل میں اس خود ساختہ مفسر نے لکھا ہے:۔

"تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونسؑ کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونسؑ سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر اپنا مستقر چھوڑ دیا تھا اس لئے جب آثارِ عذاب دیکھ کر آشوریوں نے توبہ و استغفار کی تو اللہ تعالےٰ نے انہیں معاف کر دیا ..... پس جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا اور اللہ کے مقرر کردہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ گیا، تو اللہ تعالےٰ کے انصاف نے اس کی قوم کو عذاب دینا گوارا نہ کیا کیونکہ اس پر اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں ہوئی تھیں۔"

اس عبارت کو بار بار پڑھیں کیا اس سے یہ باتیں نہیں معلوم ہوتیں؟

(۱) کہ پیغمبر (حضرت یونس علیہ السلام) ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا۔ بلکہ فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں ان سے بہت سی کوتاہیاں ہوئیں کیوں یوسف صاحب! خدا کا برگزیدہ پیغمبر ادائے رسالت میں کوتاہی یا اپنے پیغمبرانہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہیاں کر سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ رسول کیسے ہوا اور خدا تعالےٰ نے اس کو رسالت (پیغام رسانی) کے لئے منتخب کیسے کیا۔ اس طرح تو معاذ اللہ خدا کا انتخاب ہی غلط ٹھہرتا ہے۔ کیا یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے اور کیا آپ کے پیر و مرشد مودودی کو پیغمبروں کے بارہ میں ایسی رکیک باتیں لکھنے کا حق حاصل ہے؟

(۲) دوسری بات مودودی نے یہ کہی کہ حضرت یونس علیہ السلام اتمام حجت پورا نہیں کر سکے حالانکہ اللہ تعالےٰ پیغمبروں کو بھیجتا ہی اس لئے ہے کہ وہ بندوں پر اتمام حجت کریں۔ قرآن پاک میں نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام نیز حضرت یونس علیہ السلام کے ذکر کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔ رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (ہم نے یہ تمام پیغمبر بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے بنا کر بھیجے تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ پر کوئی حجت نکالنے کی گنجائش نہ رہی)

معمولی عربی داں جانتا ہے کہ یہاں کسی قسم کی حجت باقی نہ رہنے کا ذکر ہے۔ مگر مودودی لکھتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام ادائے رسالت میں کوتاہی کر گئے اور قوم پر اتمام حجت کی شرائط پوری نہیں کیں۔ کیا مودودی قرآن کی تفسیر لکھ رہا ہے یا قرآن کی مخالفت کر رہا ہے

(۳) مودودی نے یہ ثابت کیا ہے کہ قوم یونس پر سے عذاب اس لئے ٹلا کہ ان پر اتمام حجت نہیں ہوا تھا (اور خدا تعالےٰ کا قانون ہے وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ کہ جب تک ہم پیامبر نہ بھیجیں عذاب نہیں دیا کرتے)

حالانکہ اللہ تعالےٰ عذاب ٹلنے کی وجہ قوم کا ایمان لانا بتایا ہے۔ لَمَّا اٰمَنُوْا کَشَفْنَا عَنْھُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ (کہ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان پر سے رسوا کن عذاب ہٹا دیا)

(۴) سب سے بڑا ظلم مودودی نے یہ کیا کہ اس نے خدائے برتر پر جھوٹ بولا کہ اللہ نے وقت مقرر کیا تھا مگر حضرت یونس علیہ السلام اللہ کے مقرر کردہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے لئے کوئی وقت جانے کا مقرر کیا تھا۔ کیا قرآن پاک و حدیث مصطفےٰ سے یہ ثابت ہے؟ پھر اگر مقرر کیا تھا اور پیغمبر نے خدا کے حکم کی کوئی پرواہ نہیں کی تو اس سے زیادہ پیغمبر پر الزام اور پیغمبر کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے اور اگر اللہ تعالےٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے جانے کے لئے کوئی وقت مقرر نہ کیا تھا تو مودودی نے خدا پر افترا بھی کیا اور پیغمبر پر خواہ مخواہ کیچڑ اچھالا

اگر ایک پیغمبر قوم سے مایوس ہو جاتا اور عذاب الٰہی نازل ہونے کا یقین کر کے ان کے اندر سے چلا جاتا ہے اور یہ چلا جانا خدا تعالیٰ کی وحی سے پہلے اور اپنے اجتہاد سے ہو تو اسے اجتہادی لغزش کہہ سکتے ہیں یہ اور بات ہے، اور خدا تعالےٰ وقت مقرر کرے۔ اور پیغمبر خدا کے اس مقرر کئے ہوئے وقت کی پروا نہ کرتے ہوئے پہلے ہی نکل جائے یہ اور بات ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا تھا تو خدا تعالےٰ پر یہ شیطنی افترا کیوں کیا گیا اور پھر پیغمبر کو کیوں خواہ مخواہ مورد الزام ٹھہرایا۔

ہاں مولوی یوسف! اب تک تو تمہارے اس گرو جی نے کسی غلطی سے توبہ نہیں کی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ عبارت بدل دی مگر یہ توفیق کبھی نہیں ہوئی کہ وہ صاف کہہ دے کہ یہ مجھ سے غلطی سرزد ہوئی ہے۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ مندرجہ بالا خرافات سے بھی اب تک اس نے توبہ نہیں کی۔ دیکھئے اب آپ اس کی یہ خرافات بھی جائز ثابت کر کے اپنی قیمت بڑھاتے ہیں یا اس کو توبہ پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ توقع تو آپ جیسے آدمی سے ہو نہیں سکتی کہ وہ توبہ نہ کرے تو آپ اس کی صفائی اور تعریف کرنے سے توبہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پیٹ پوجا سے بچائے آمین!

# حضرت مفتی محمود صاحب اور اُن کے رفقاء کی گرفتاری پر احتجاجی قراردادیں

## جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا ہنگامی اجلاس

زعماء جمعیۃ علماء اسلام سرحد مولانا سید گل بادشاہ امیر سرحد۔ مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی قائد سرحد صاحبزادہ عبدالباری صوبائی ناظم اعلیٰ۔ مولانا پیر مبارک شاہ ناظم سرحد۔ مولانا عزیز الرحمٰن امیر ضلع پشاور، مولانا لطف الرحمٰن امیر ضلع مردان، مولانا محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ ضلع پشاور۔ مولانا محمد حسین امیر شہر پشاور اور دیگر ارکان جمعیۃ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جشن ملتان میں طاؤس و رباب کے خلاف عوامی جذبات کو دبانے کے سلسلہ میں مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور دیگر مذہبی و سیاسی رہنماؤں کی گرفتاری پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کے اس اقدام کو ملک میں رقص و سرود کی حوصلہ افزائی کے مترادف قرار دیا۔ حکومت کی سرپرستی میں طاؤس و رباب کی مجلسیں منعقد کرانا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ماتھے پر ایک بد نما داغ ہے اور آئین پاکستان کے خلاف کھلا مذاق ہے۔ جبکہ آئین پاکستان میں یہ بات حکومت کے ذمہ قرار دی گئی ہے کہ وہ باشندگان پاکستان کو اس قابل بنائیں گے کہ وہ اسلام کی مقدس تعلیمات کے مطابق زندگی گذار سکیں۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے مسلمانوں کے معاشرہ میں رقص و سرود اور طاؤس و رباب کے لئے قطعاً گنجائش نہیں اور گورنر مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ فی الفور مفتی محمود صاحب اور دیگر رہنمایان قوم کو رہا کر دے اور عوامی جذبات کو مزید ٹھیس نہ پہنچائے۔ (محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ)

## جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حکومت کے اس اقدام کی پرزور مذمت کی ہے جو اس نے جشن ملتان کے انعقاد کے سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد شریف جمعیۃ علماء اسلام و دیگر جماعتوں کے ارکان کی گرفتاری کی صورت میں اٹھایا ہے۔ اس عمل سے حکومت کے ان تمام دعاوی کی نفی ہوتی ہے جو اس نے پاکستان میں اسلام برپا کرنے کے لئے کئے ہیں۔ جشن ملتان میں ضیاع زر اور طاؤس و رباب کو فروغ دینے کے سوا کوئی مفاد نہیں حالانکہ بھارت اپنے دفاع کی تیاریوں میں پوری طرح سرمایہ لگا رہا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت کے اس اقدام کے خلاف جہاں پرزور احتجاج کرتا ہے وہاں اس سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مولانا مفتی محمود اور دیگر ارکان کو فوراً رہا کر دے اور جشن ملتان کی ان تمام تقریبات پر سختی سے پابندی عائد کرے، جو خلاف اسلام ہیں۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی احتجاجی قرارداد

آج مورخہ ۱۵ نومبر بعد از نماز عصر مدرسہ دارالہدیٰ بھکر میں زیر صدارت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ بھکر اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا یہ اجلاس جشن ملتان کے مجوزہ رقص و سرود کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملک میں ایسی خلاف اسلام حرکات اور لہو و لعب پر بے تحاشہ خرچ کرنا نہایت مذموم اور ناقابل برداشت ہے۔ حکومت پر عوامی احساسات واضح ہو چکے ہیں بالخصوص قائد جمعیۃ علماء اسلام مفتی محمود صاحب اور دوسرے رہنماؤں کی گرفتاریوں سے اس جشن کی قباحتیں اور بن لانا سید گل بادشاہ کا کے مقتداؤں کو جیلوں میں ٹھونس کے نام تار کو نچوانا اور لاکھوں روپے ضائع کرنا کی دینی غیرت و حمیت کو کھلا چیلنج ہے اور اسلام کے خلاف افسوسناک جسارت ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ جشن ملتان اور اس قسم کے تمام جشنوں کو ممنوع قرار دے کر عامۃ المسلمین کے جذبات کا احترام کیا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی احتجاجی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام پان منڈی نزد گھنٹہ گھر منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب مبلغ جمعیۃ نے بڑے پرزور الفاظ میں جشن موسیقی و ثقافتی شو کی حوصلہ افزائی کی مذمت کی اور روز افزوں بڑھتی ہوئی گرانی پر بھی روشنی ڈالی۔ نیز اسلامی قوانین کے نفاذ اور تمام غیر اسلامی مثلاً عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی و فواحشات کو یکسر ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ کے دوران حاضرین برابر اسلامی قانون زندہ باد، غیر اسلامی قوانین ختم کرو کے نعرے لگاتے رہے

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا یہ جلسہ عام حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ثقافت اور آرٹ کے نام پر ہونے والے پروگرام و جشن فوراً بند کئے جائیں۔ کیونکہ یہ پروگرام اسلام اور نظریہ پاکستان کے صریح خلاف ہیں۔ نیز حکومت کو ان اداروں کی مالی امداد بند کر کے یہ رقم دفاع وطن پر خرچ کرنی چاہیئے۔

(۲) یہ جلسہ عام حکومت کے اس حکم کی سخت مذمت کرتا ہے کہ اس نے (باقی صفحہ ۱۲ پر)


طاقت و توانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ۔ قابل اعتماد توانائی۔ فرحت بخش تندرستی

مانع اعظم — دل، دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرا۔ مادۂ حیات کا مغلظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اسم بامسمّٰی — ایک ماہ دس روپے

طلائے شباب خاص — بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب — ایک ماہ دس روپے

لبوب کبیر خاص الخاص — اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا۔ کستوری، عنبر، مغز سر کنجشک، زمرد، یاقوت، فیروزہ، کشتہ چاندی، کشتہ سہ دھاتہ وغیرہ کا مرکب ایک ماہ ۱۶/۰ روپے (نوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/۰ روپے نصف کورس ۱۹/۵۰ روپے۔ مکمل کورس منگوانے پر محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ — اشرف لیبارٹریز، لائلپور — فون نمبر ۳۰۲۱

# الاهداء

الی ذی الهمة الشمّاء ورئیس جمعیة العلماء منبع الزهد والتقیٰ الحافظ الاحادیث المصطفیٰ حضرت العلامه مولانا الحاج عبد الله درخواستی ابقی الله تعالیٰ علینا ظلاله دائمة وقائمة

یہ وہ عربی سپاسنامہ ہے جو مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ ضلع چاٹگام کے عظیم الشان جلسہ میں حضرت حافظ الحدیث درخواستی دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت میں پیش کیا گیا (ظفر)

هٰذی تحیتنا لاکرم قادم ترحاب عبد الله ذا المتکارم

اهلاً وسهلاً رائقاً متهللا قلنا به شکرا لاله العالم

شیخ نبیل جهبذ روض الهدیٰ من تحته تجری علوم القاسم

لله عبد حافظ ومحدث علّامة فی العصر قهر الظالم

وقلوبنا مفروشة فوق الثری بقدومهم مشتاقة للقادم

وَعَیُونُنَا مبسوطة لورودکم فردوا علیها منة بمراحم

لبستُ بهم قمص السرور جلودُنا فالقوم فی اعیادهم بمکارم

علم الهدیٰ شمس الحدیث وزینه بدر العلیٰ ثقه امین الحازم

به ناضر روض العلوم بمنّه روض الضمیر الجهبذ المتقادم

میزاب عرفان النبی فوادہ تحیٰی به موتی ضلال قائم

ذو همّة شمّاً فی اقواله اذ قام سلطان بزیّ القاصم

لیث الشری بطل الوغیٰ اسم العدیٰ فی الله لاخوف له من لائم

ویجاهد الاعداء اذ قاموا لمحو الدین فی طغیانهم بالصارم

واذا الحکومة قننت فی عائل وتجاوزت طرق الهدی فی العالم

قَاوَمتَهم اظهرتَ حقا خالصًا انذرتَهم من بطش رب حاکم

اَعلَنتَهم فالله خیر حافظًا لا تختفی من قاهر او صادم

من قابل الدین القویم محاربا فالله یقصم اظهر المتخاصم

والله یحییهم ویبقیهم علی خیر ولا زالوا ملاذ الهائم

یا ایها العبد اللئیم رفیقهم اختم علی نعت النبی الهاشمی

## بقیہ: ختم نبوت اور حدیث نبوی

یعنی بتایا یہ گیا کہ نبوت تو خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی، لغوی ہو یا ظلّی اور بروزی، ہر قسم کی ختم ہو گئی۔ ہاں مبشرات، رویائے صالحہ باقی رہ گئے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے اور ایک حدیث میں جو کہ شاید بخاری ہے تشریح کی گئی ہے کہ رویاء صالحہ (سچی خوابیں) نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

## بقیہ: —— احتجاجی قراردادیں

ملتان میں ہونے والے جشن موسیقی کے خلاف احتجاج کرنے والے حضرات کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سابق ممبر قومی اسمبلی بھی شامل ہیں

(۳) ملک میں اشیائے خوردنی کی بڑھتی ہوئی قیمتیں غریب اور متوسط طبقہ کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہیں اور حکومت کی واضح یقین دہانیوں کے باوجود اشیاء کے نرخوں میں روز افزوں اضافہ عوامی مطالبہ کی صریح پامالی ہے۔

(۴) یہ اجتماع سکھر میونسپلٹی کے ممبران اور حکام کے ناروا اور نامناسب فیصلے کی سخت مذمت کرتا ہے۔ جس میں سکھر میونسپلٹی نے شہر میں اپنی دوکانوں کے کرایہ میں ۲۵ فیصد کا اضافہ کر دیا ہے جس سے غریب دکاندار سخت مشکلات میں مبتلا ہیں۔

(۵) یہ جلسہ عام اردن اور شام پر مغربی سامراج اور اسرائیل کے بزدلانہ حملہ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور عالم اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سامراجیت کے مشترکہ منصوبے کو خاک میں ملا دیں۔

اور محترم صدر ایوب صاحب کو بروقت حمایت و امداد کے اعلان پر مبارکباد دیتا ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی احتجاجی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے ایک ہنگامی اجلاس میں مفتی محمود صاحب کی گرفتاری پر پرزور احتجاج کیا ہے۔ صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کے نام تار بھی دیئے ہیں۔

(محمد نعیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ)

(نوٹ) ان قراردادوں کے علاوہ جھنگ گوجرانوالہ اور دوسرے کئی شہروں سے احتجاجی قراردادیں موصول ہوئی۔ جن کو جگہ کی تنگ دامانی کی وجہ سے اگلے ہفتے کے پرچہ میں درج کیا جائے گا۔

(ادارہ)

# نقد و نظر

## حیات الانبیاء علیہم السلام

(امام بیہقیؒ، امام سبکیؒ اور امام سیوطیؒ کے رسائل)

طباعت عمدہ مصری ٹائپ۔ کاغذ سفید۔ کرنافلی قیمت ۲ روپے پچاس پیسے علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ۔ ادارہ معارف اسلامیہ مبارک پورہ سیالکوٹ۔

حیات الانبیاء کا عقیدہ تمام امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ حتیٰ کہ نواب صدیق حسن مرحوم اور قاضی شوکانیؒ جیسے حضرات بھی اس کا انکار نہیں کر سکے لیکن اس دور پرفتن میں بعض لوگوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے یا امت میں فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے اس متواتر اور اجماعی عقیدہ سے انکار کیا ہے

زمانہ سلف میں چونکہ معتزلہ اور کرامیہ وغیرہ فرق باطلہ نے بھی انبیاء کی حیات کا انکار کیا تھا لہٰذا کئی ائمہ نے اس موضوع پر کئی رسالے تصنیف فرمائے۔ زیر نظر کتاب میں امام بیہقیؒ امام تقی الدین السبکیؒ اور امام جلال الدین السیوطیؒ کے اس مضمون سے متعلق رسائل عربی زبان میں طبع کیے گئے ہیں۔ جن میں ان ائمہ مرحومین نے دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور یہی اہلسنت کا مسلک ہے۔

زیر نظر کتاب ہر لحاظ سے دیکھنے کے قابل ہے اور اس کے مطالعہ سے حیات الانبیا علیہم السلام کا مسئلہ بخوبی ذہن نشین ہو جاتا ہے

## درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ

طباعت عمدہ، کاغذ سفید کرنافلی۔ قیمت ۲۰ پیسے ملنے کا پتہ: ناظم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔

اس زمانہ میں مبتدعین نے دین کے ہر مسئلہ میں نئی نئی راہیں نکال لی ہیں۔ حتیٰ کہ درود شریف جیسے متفق علیہ مسئلہ میں بھی بعض ایسے طریقے ایجاد کر لئے ہیں جن کا قرون مشہود لہا بالخیر میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

زیر نظر کتاب میں درود شریف اور ذکر کی اہمیت اور فضیلت کو بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ اذان سے قبل اور بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کا خیر القرون میں کہیں وجود نہ تھا۔ کتاب کا پیش لفظ مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا لکھا ہوا ہے۔

## مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

طباعت عمدہ۔ کاغذ سفید کرنافلی قیمت ۴۰ پیسے ملنے کے پتے: ۱۔ ناظم ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

(۲) مولانا احمد سعید صاحب سعیدیہ آبادی حاکم رائے، گوجرانوالہ

(۳) مکتبہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

زیر نظر کتاب مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی تالیف ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہٰذا ان کا جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا جائز نہیں، کتاب مدلل اور قابل مطالعہ ہے۔

کتاب کے آخری حصہ میں مرزائیوں کے عقائد اور ان کے متعلق علماء کے فتاویٰ نقل کیے گئے ہیں۔ غرضیکہ کتاب نہایت معلومات افزا ہے۔

---

تمام صحیح خیر خواہ ہیں۔ علماء کا شب و روز وظیفہ حیات ہے کہ مسلمانان پاکستان گناہ اور معصیت سے بچیں۔

آخر میں انتہائی افسوس و قلق و ناراضگی کے ساتھ علماء اسلام کے ایک عظیم راہنما کی گرفتاری پر آپ سے احتجاج کر کے معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

(سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ طورو ضلع مردان مغربی پاکستان)

## اک دیا اور بجھا

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ اور مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی کی مفارقت کا زخم ابھی بھرا نہیں تھا کہ اچانک دارالعلوم کبیر والا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر ملی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا موصوف بہت سی خوبیوں کے حامل تھے کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند میں اونچے درجے کے مدرس رہے۔ معقول و منقول میں یگانہ روزگار تھے۔ مولانا تہجد کے لئے اٹھے۔ تہجد پڑھی اور بعد نماز کچھ وظیفہ فرمانے لگے۔ اسی وظیفہ کی حالت میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات میں ترقی عطا فرمائے آمین!

(ادارہ)

## امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ کا صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کے نام تار

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کی گرفتاری کی خبر سن کر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کو ایک ٹیلیگرام دیا۔ جس میں حضرت مفتی صاحب کی گرفتاری کی بابت سخت احتجاج کیا۔ مولانا کا ٹیلیگرام ایک اہم مضمون کا حامل ہے لہٰذا قارئین کے استفادہ کے لئے اس کو یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔ (محمود احمد ظفر)

بخدمت صاحب العزت صدر مملکت پاکستان راولپنڈی و گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ صاحب لاہور!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں سرحد کے پانچ ہزار علماء شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ اور لاکھوں مسلمانان پاکستان کے امیر کی حیثیت سے تمام علماء اسلام اور مسلمانان سرحد کی طرف سے نہایت قلق اور احتجاج کے ساتھ خدمت عالیہ میں ناراضگی اور غم کے تاثرات پیش کرتا ہوں کہ دنیائے اسلام کی عظیم مذہبی شخصیت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے قائد مفتی اعظم مولانا محمود صاحب سابق ایم این اے اور دیگر علمائے اسلام کو صرف اس لئے گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ جشن ملتان کے خلاف جو رقص و سرود بے حیائی، خلاف اسلام حرکات کا مجمع ہوگا، احتجاج کر رہے تھے۔

پاکستان خدا کی عظیم نعمت ہے۔ خدا کی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ تاریخ شاہد ہے۔ تخت دہلی، ارض سپین۔ اقتدار اور جاہ اس وجہ سے اللہ نے چھین کر کافروں کے حوالہ کئے کہ حکمران خلاف شریعت امور کے مرتکب اور سرپرست بنے ہوئے تھے۔ ابھی ابھی اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ذلیل ترین اقوام، انسانیت کے عظیم دشمن، انسانی صورت میں درندے ہندو پر پاکستان کو فتح عظیم دی۔ کیا ملک میں رقص و سرود، بے حیائی، بے پردگی کے یہ جشن ہم اس فتح کے شکریہ کے طور پر منا رہے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدا کے ہاں آپ پہلے جوابدہ ہوں گے۔ پاکستان پر رحم کیجئے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے اللہ کے قہر و غضب کو دعوت نہ دیں۔ علماء کو تبلیغ اسلام سے نہ روکیں۔ ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں اقتدار کی غرض کے لئے حکومت کی مخالف ہیں صرف علماء اسلام ہیں جو پاکستان کے تمام

(باقی کالم ۲ میں)

## بقیہ ـــ خبرنامہ جمعیۃ

### جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۶ر نومبر ۱۹۶۶ء صبح آٹھ بجے جمعیۃ کے دفتر میں شرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب زید مجدہٗ منعقد ہوا۔ اجلاس کے افتتاح سے پہلے بحیثیت معزز مہمان ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی کارکنان جمعیۃ سے خاص خطاب فرمایا۔ پھر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی اور چند تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

اوّل۔ مشرقی پاکستان کے ہر ضلع میں جمعیۃ قائم کرنے کے لئے ایک داعیہ کمیٹی بنائی گئی۔

دوم۔ ایک فری شفاخانہ کھولنے کا منصوبہ قرار پایا۔

سوم۔ چھوٹے چھوٹے کتابچے شائع کرنے کی تجویز منظور ہوئی۔

چہارم۔ ایک اسلامی دارالمطالعہ کھولنے کی تجویز منظور ہوئی۔ علاوہ ازیں دوسری بہت سی تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ بالآخر دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام کیا گیا۔

(محمد عبدالجبار غفرلہٗ)

### جمعیۃ علماء اسلام خانپور کی مساعی جمیلہ

مورخہ ۱۸ر رجب کو مولوی عبدالصمد صاحب و مولانا عبدالرحیم صاحب نے جمعیۃ کے پروگرام کے مطابق علاقہ پکا واساں روانہ ہوئے۔ پکا واساں میں کافی ممبر سازی کی گئی اور بقیہ علاقہ میں چودھری شاہنواز صاحب نے ممبر سازی کا وعدہ کیا تشکیل پوری ممبر سازی کے بعد ہوگی۔

۱۹ر رجب کو بستی کو رانی پہنچے۔ جس میں مولانا عبدالغفور صاحب نے ساتھ ہو کر ممبر سازی کرائی اور پورے تعاون کا سب نے وعدہ کیا شام کو موضع کنڈانی پہنچے وہاں پر مہاجرین کی جماعت کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعد میں ممبر سازی کی گئی اور پوری ممبر سازی کے بعد تشکیل کو عمل میں لانے کا وعدہ کیا

۲۰ر رجب کو بستی سالار گئے۔ وہاں کے لوگوں نے رکنیت منظور کرتے ہوئے پورے تعاون کا وعدہ کیا۔

۲۱ر رجب کو موضع گلی محمد بستی قاضی امام بخش گئے۔ وہاں پر ممبر سازی کرتے ہوئے شام کو بستی چاچڑاں پہنچے اور رات کو تقریر کے بعد عوام کی ممبر سازی کی گئی

۲۲ر رجب کو بمقام امین آباد پہنچے جس میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کا تعارف کرایا اور مبلغ جمعیۃ نے بھی تقریر کی۔ بعدہٗ ممبر سازی کی گئی۔ وہاں پر مقامی پولیس کے آدمیوں نے غریب آدمیوں کو ڈرایا کہ ہمیں حکم ملا ہے کہ جو افراد بھی جمعیۃ میں شامل ہوں اُن کے نام اور جو تشکیل ہوئی ہے وہ بھی پیش کریں۔ جس کی وجہ سے لوگ ذرا خائف معلوم ہوتے تھے۔ اللہ تعالےٰ اس ملک میں پولیس والوں کو ہدایت دے آمین!

۲۳ر رجب کو بمقام خان بیلہ پہنچے۔ وہاں سے بستی قدرت آباد، پھر ممبر سازی کرتے ہوئے واپس دفتر میں پہنچے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق دے۔

۲۴ر رجب کو خان پور سے بستی کیوڑ روانہ ہو کر شام کو وہاں پہنچے۔ مولانا عبدالواسع صاحب نے جمعیۃ کا تعارف کرایا اور ممبر سازی کی اور دوسری بستیوں میں ممبر سازی کے لئے حافظ امام دین کو مقرر کیا۔ تشکیل بعد از مکمل ممبر سازی ہوگی۔

۲۵ر رجب کو بستی کھوکھر گئے۔ وہاں کے لوگوں کو جمع کر کے مختصر تقریر فرماتے ہوئے ممبر سازی کا کام کیا۔

۲۶ر رجب کو بستی چاہ جھیول گئے۔ وہاں کے لوگوں کو جمع کر کے مختصر تقریر فرماتے ہوئے ممبر سازی کا کام کیا۔ تمام علاقہ جات کے لوگوں نے جمعیۃ کے ساتھ پورے تعاون کا وعدہ کیا

(خدا الرحمٰن درخواستی خان پور)

### جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا ہنگامی اجلاس

مورخہ ۱۲ر نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا اجلاس دفتر جمعیۃ میں بعد از نماز عشاء منعقد ہوا۔ جناب مولانا احسان علی صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ ناظم جمعیۃ حکیم عمرانی صاحب نے جمعیۃ کی رفتار عمل پر روشنی ڈالی اور مدرسہ بالغان کھولنے کی تجویز اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ ازاں بعد یہ قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس موجودہ ہوشربا گرانی کے دور کرنے کے سلسلے میں حکومت کے اس اقدام کو مستحسن خیال کرتا ہے کہ ہر شہر میں ارزاں قیمت پر آٹے کی دکانیں کھولی گئی ہے۔ مگر نواب شاہ شہر کے لئے موجودہ دکانیں اس لئے ناکافی ہیں کہ وہ ضلع نواب شاہ کے لئے بھی ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دکانیں کھولنے کا بندوبست کیا جائے

(۲) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔ اور غیر اسلامی قوانین فوراً منسوخ کئے جائیں۔

(۳) حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو جمعیۃ کی جانب سے ضلعی مبلغ مقرر کیا گیا۔ فی الحال آپ نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کی ہیں۔ آپ کے سہ روزہ دورہ کا پروگرام یہ ہے۔ ۱۸ر نومبر دوڑ شہر۔ ۱۹ر نومبر باندی۔ ۲۰ر نومبر دریا خاں۔ دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ نواب شاہ)

### مفتی محمود صاحب رہا کر دیئے گئے

ملتان۔ ۲۱ر نومبر آج شام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ان کے دیگر دس ساتھیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے ان کے خلاف مقدمات واپس لے لئے گئے۔ رہائی کے بعد بے شمار افراد نے انہیں ہار پہنائے اور ایک جلوس کی صورت میں قیام گاہ ہوٹل تک پہنچایا گیا۔

یاد رہے کہ حضرت مفتی صاحب مع دیگر دس افراد کے ساتھ جشن ملتان کے خلاف احتجاجی جلسہ کرنے اور جلوس نکالنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ انہوں نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

شیخ حسام الدین امیر متحدہ اسلامی محاذ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام اور دیگر رہنماؤں نے رہا ہونے والے حضرات کو مبارکباد دی ہے اور ایک پیغام میں کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ حکومت نے ملتان کی انتظامیہ کی غلطی کو محسوس کر لیا۔

### جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں

مورخہ ۷ر نومبر ۶۶ء بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیلخاں جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ اسلامی محاذ کی ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی جس کی صدارت مولانا علاؤالدین صاحب امیر متحدہ اسلامی محاذ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام، متحدہ اسلامی محاذ ضلع ڈیرہ اسماعیلخاں کا یہ نمائندہ اجلاس جشن ملتان رقص و سرود کی محفل منعقد کرنے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ پاکستان میں مخرب اخلاق جشن منعقد کرنا جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے بنیادی اصول کے خلاف ہے۔ اور گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ مجوزہ جشن ملتان کو فوراً بند کر کے جناب مولانا مفتی محمود صاحب کو بمعہ ان کے رفقاء کے باعزت رہا کیا جائے (محمد زاہد نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں)

# خبر نامۂ جمعیۃ

## بنوں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب جدید

بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۶۶ء بروز اتوار بمقام بنوں مسجد حق نواز خاں زیر صدارت مولانا محمد یعقوب صاحب سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں انتخابی شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر — مولوی محمد یعقوب صاحب
نائب امیر ۱ — مولوی علی اکبر صاحب چکڑالوی میرانخیل
نائب امیر ۲ — مولوی قاری رومانی صاحب مسجد ہنجل بنوں شہر
ناظم اعلیٰ — مولانا عبداللہ صاحب دیوبندی کتب فروش بنوں خاص
نائب ناظم ۱ — مولانا عبدالغنی صاحب اسماعیل خیل محمد خیل بنوں پی ڈاک خانہ مریاں
نائب ناظم ۲ — مولانا نور محمد شاہ صاحب سکنہ غوریوالہ
ناظم دفتر — مولانا عبدالقیوم صاحب بنوں شہر ایجنٹ ترجمان اسلام وخدام الدین
خزانچی — قاری صاحب نائب امیر ۲
سالار یعنی انصار الاسلام — مولانا امیر سلام صاحب امام مسجد کالونی بنوں۔

### حلقہ جات تحصیل بنوں

(۱) حلقہ ککی جوجڑی — امیر مولانا مزمل شاہ صاحب
(۲) حلقہ میریان لنڈی ڈاک — امیر مولانا آصل دین صاحب
(۳) حلقہ داؤد شاہ — امیر مولانا فضل غنی و مولانا فضل الرحمان صاحب
(۴) حلقہ سرانی — امیر مولانا عبدالحق صاحب
(۵) حلقہ جھنڈو خیل — امیر مولانا سید رسول صاحب
(۶) حلقہ سرانی ۲ — امیر مولانا عبدالرحمان ،
(۷) حلقہ شہباز عزمت خیل وغیرہ — امیر — مولانا شمس الاسلام صاحب و مولانا عبدالستار صاحب
(۸) حلقہ غوریوالہ — امیر مولانا عبدالرؤف صاحب سکنہ کوٹ آزاد حسن خیل۔
(۹) حلقہ چک ڈاڈیان میرانخیل امیر مولانا علی اکبر صاحب و مولانا عبدالغفور صاحب
(۱۰) حلقہ حاتی خیل وزیر۔ امیر مولانا سردار علی شاہ صاحب مہتمم مدرسہ ڈومیل
(۱۱) حلقہ عظیم خیل — امیر مولانا احمد سرور صاحب
(۱۲) ، باکا خیل وزیر۔ امیر مولانا جنت میر صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ

مورخہ ۱۳ اکتوبر بروز جمعہ جامع مسجد تھلہ والی میں جمعیۃ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا السید صدرالدین شاہ صاحب منعقد ہوا۔ شاہ صاحب نے بعد نماز جمعہ جمعیۃ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جس پر سب نے اتفاق کیا۔ کافی غور وخوض کے بعد طے پایا کہ خان گڑھ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام مرکزی اکابرین کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ اجلاس پوری کامیابی و بعد از دعا ختم ہوا۔ نیز یہ بھی طے پایا کہ ضلعی جماعت سے رابطہ قائم کیا جائے اور ترجمان کی اشاعت کی توسیع کے لئے بھی کوشش کی جائے

(محمد عمر خادم جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ)

## مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ میں جلسہ

بتاریخ ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ صبح نو بجے مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا اجلاس ہوگا۔ جس میں ضلعی عہدہ داری کا انتخاب ہوگا۔ ضلع میانوالی کی ابتدائی جمعیتوں کے نمائندوں سے التماس ہے کہ وہ اجلاس میں بروقت شریک ہوں۔ انتخاب سے قبل تمام مقامی انتخابات مکمل ہو کر ضلع میں پہنچ جانی چاہیئے۔

## انتخاب شاخہائے جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

### (۱) کوٹلہ جام حلقہ بھکر

امیر — صوفی عبدالغفور صاحب
نائب امیر — قاری سراج الدین صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ شیر محمد صاحب
ناظم — حافظ محمد بشیر صاحب طاہر
خازن — اسلام الدین صاحب

### (۲) چک نمبر ۵۲ ٹی ڈی اے حلقہ بھکر

امیر — حاجی نظام الدین صاحب
نائب امیر — صوفی عبدالرحمن صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد اسماعیل صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم — مولوی عبدالحمید صاحب
خازن — چودھری غلام رسول صاحب
سالار — مولوی محمد موسیٰ صاحب مجاہد

### (۳) شہانی حلقہ بھکر

امیر — حاجی غلام محمد صاحب ممبر یونین کونسل
نائب امیر — ڈاکٹر محمد حسین صاحب
ناظم اعلیٰ — مہربان صاحب
ناظم — محمد سلیمان صاحب
خازن — رب نواز صاحب
سالار — رحمت اللہ صاحب

### (۴) جھٹ حلقہ بھکر

امیر — مولانا حافظ محمد نواز صاحب
نائب امیر — غلام نبی صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد اسحاق صاحب
ناظم — ملک محمد نواز صاحب
خازن — امام بخش صاحب

### (۵) کھہاوڑ کلاں حلقہ بھکر

امیر — ملک بہادر خاں صاحب
نائب امیر — عبدالحمید خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی محمد اصغر خاں صاحب
ناظم — مستری الٰہی بخش صاحب
خازن — کریم بخش صاحب

### (۶) بھکر شہر

امیر — مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم بھکر
نائب امیر ۱ — محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ
نائب امیر ۲ — مولانا عبدالمجید صاحب صدر مدرس جامع العلوم
ناظم اعلیٰ — حافظ ممتاز علی صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ
ناظم ۱ — سید محمود الحسن صاحب منصور کریانہ مرچنٹ
ناظم ۲ — صوفی محمد یٰسین صاحب کریانہ مرچنٹ
خازن — منشی اللہ راضی صاحب کلاتھ مرچنٹ
سالار — رانا محمد شریف صاحب آڑھتی
نائب سالار — رانا ممتاز علی صاحب آڑھتی

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

## جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ

مورخہ ۴ نومبر ۶۶ء بمقام جامع مسجد کوئٹہ زیر صدارت جناب مولانا محمد عمر صاحب اراکین جمعیۃ کی ایک خصوصی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں ناظم جمعیۃ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اور قاری عبدالحق صاحب حقانی، مولانا عبدالستار شاہ صاحب۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب (رہنہ) مولانا عبدالعزیز صاحب و دیگر اراکین نے شرکت کی جمعیۃ کی کارکردگی کو تقویت دینے اور ناظم دفتر کے تقرر کے سلسلہ میں بحث ہوئی۔ بالآخر امیر صاحب اور ناظم جمعیۃ کے حکم اور اراکین کے مشورہ سے حضرت مولانا عبداللہ صاحب (قریشی) کو ناظم دفتر مقرر کیا گیا۔ (احقر محمد یعقوب خطیب جامع مسجد کوئٹہ)

دمہ، کھانسی، نزلہ، سل دق (ٹی بی) پرانی پیچش، بواسیر، خارش، ذیابیطس، مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج۔
لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ انکلس روڈ لاہور۔ فون نمبر ۱۵۵۶۶

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. No. 7152

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ | قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۵


## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم ومحشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بےنظیر صحت ونفاست، دلکش طباعت وزیبائش دورنگ نقشی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ ومتن پر دلکش بیل سبز ونارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۹×۲۲ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک، نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ★ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ پل اوور، لیڈیز کوٹ مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۲ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل ودماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی، سوکھا، شانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے

تو ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج دھلی چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعایت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (عربی ومترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور فیروزی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک وپرچون بازار سے بارعایت مزید فرمائیں مصر دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## القاموس الجدید

(جدید اردو عربی ڈکشنری)

تمام شعبہ جات زندگی سے متعلق اصطلاحات ومحاورات پر مشتمل بیس ہزار سے زیادہ اردو الفاظ کا جدید ومستند عربی ترجمہ علماء، طلباء، شائقین علوم عربی واردو، مدارس وتعلیمی اداروں کے لئے بیش بہا علمی خزانہ صفحات ۴۰۰ سفید اعلیٰ کاغذ، جلد نہایت مضبوط وحسین مع سنہری ڈائی اور قیمت صرف ۹/- روپے ڈاک خرچ ۱/- روپیہ

ملنے کا پتہ

ادارہ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

## کون کہتا ہے

کہ عربی مشکل زبان ہے۔ اردو دان طبقہ کے لئے عربی زبان تمام زبانوں سے زیادہ آسان ہے۔ آیئے

ہم

آپ کو چھ ماہ میں پیارے نبیؐ کی پیاری زبان عربی مکمل بمعہ گرائمر ڈیڑھ سو منٹ) میں بذریعہ خط وکتابت سکھائیں تفصیلات کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجئے

ملنے کا پتہ

ادارہ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگایئے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر دادیجئے

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیروم ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## موسم سرما

قوت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت۔ زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

اگر آپ

کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات۔ مفردات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں — اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں — تو

مطب اشرف کی جانب رجوع فرمائیں۔ جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں۔

بیرونجات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوا نامہ طلب فرمائیں۔

مطب اشرف اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی — لائلپور

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

اسلامی لائبریری نور پور نورنگا

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کا نوٹس اور جناب ڈی سی صاحب کی اسلام دوستی

(از مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی)

۱۲/۶۶ کو ضلعی جمعیۃ نے فلم اسٹار کرکٹ میچ کے بارے میں (جو کہ ۱۸ مارچ کو ہو رہا تھا) ڈپٹی کمشنر ضلع لائلپور جناب کرم داد خاں صاحب کو مندرجہ ذیل نوٹس بھیجا:

جناب ڈی سی صاحب۔ سلام مسنون!

آپ کے ہوتے ہوئے لائلپور شہر میں فلم اسٹار کرکٹ میچ ہو رہا ہے کیا آپ یہ برداشت کرینگے کہ "فاطمۃ الزہرہؓ کی بیٹیاں ناچیں اور خالد بن ولیدؓ کی روحانی اولاد اس کو دیکھ کر خوش ہو۔ میں اسے میچ عزیز بھٹی کی عظیم قربانیوں کے ساتھ ایک مذاق سمجھتا ہوں۔ کیا آپ یہ مذاق برداشت کریں گے۔ یقیناً نہیں۔

تو پھر آج دو بجے تک بذریعہ لاؤڈ سپیکر اس میچ کے بند کرنے کا اعلان کر دیں۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر جو کچھ ہوگا اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ فقط

والسلام! (احمد سعید لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور)

### ڈی سی صاحب کی اسلام دوستی

گیارہ بجے ہم نے نوٹس بھیجا۔ تقریباً ایک بجے دفتر جمعیۃ میں ڈی سی صاحب کا ٹیلیفون آیا کہ آپ اطمینان رکھیں۔ اس میچ میں کوئی ایکٹریس حصہ نہیں لے گی۔

ان کا یہ وعدہ مصطفیٰ زیدی کا وعدہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک شریف آدمی کا وعدہ تھا جسے انہوں نے پوری شرافت کے ساتھ نبھایا۔ اور کوئی فلم ایکٹریس اس میچ میں حصہ نہیں لے سکی۔ خدا تعالیٰ تمام افسروں کو ایفاء عہد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(نوٹ) یہ مشہور مدیر، کامیاب اور ہر دلعزیز ڈی سی ہیں۔ اُن سے یہی توقع ہو سکتی تھی۔ (ادارہ ترجمان اسلام)

## حکومت کا فنڈا آرڈیننس مودودی کا قلم مجیب الرحمان کی زبان

## ملک میں انتشار پیدا کر رہے ہیں، ملک کے اتحاد کے لئے

## تینوں چیزوں کا خاتمہ ضروری ہے

## حکومت کے قول و عمل میں تطابق بھی ضروری ہے

(مولانا احمد سعید لدھیانوی، مولانا غلام غوث ہزاروی)

مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور نے ایک تحریری بیان میں کہا ہے کہ اس وقت ملک میں جو انتشار پایا جاتا ہے۔ اس کی تین وجوہات ہیں۔

اوّلاً۔ حکومت کے آرڈیننس مثلاً عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی۔ پریس آرڈیننس۔ یونیورسٹی آرڈیننس جنہیں عوام کی مرضی کے خلاف ان پر ٹھونس دیا گیا ہے۔

ثانیاً۔ جناب مودودی کا قلم جو جب چاہتا ہے۔ انبیاء کرام علیہ السلام اور صحابۂ عظامؓ کے خلاف لکھنا شروع کر دیتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ حریت پسندوں کے خلاف امریکی زبان میں زہریلا پروپیگنڈا ابھی اس کے حصہ میں آیا ہے۔

ثالثاً۔ مجیب الرحمان کی زبان جو اپنے مخصوص مفادات کے حصول کے لئے جب چاہتی ہے حرکت میں آجاتی ہے۔ اقتدار کی اس ہوس کے آگے ملک کے اتحاد کا جذبہ ماند پڑ جاتا ہے اور ہوائے نفس میں ڈوب کر یہ صاحب خود مختاری کی لاٹھی کا سہارا لیکر اقتدار کے حصول کے لئے دوڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

ان تینوں چیزوں کا ختم کرنا ملک کے حریت پسند مسلمانوں کا فرض ہے۔ کیا وہ اس فریضے کو ادا کریں گے۔ اس کا جواب وقت دے گا۔

(نوٹ) ہمارے نوجوان ناظم اعلیٰ مولانا احمد سعید صاحب چوتھی بات بھول گئے۔ مجیب الرحمان کی زبان کے ساتھ حکومت کا بیان بھی شامل کرنا چاہیئے۔ ہمارے صدر مملکت نے ڈھاکہ اور مشرقی پاکستان میں جو بیان دیئے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔ اور اگر ہم سچے مسلمان نہ ہوئے تو ملک و قوم کا جو حشر ہوگا اس کے تصور سے لرزہ طاری ہوتا ہے۔ اگر حکومت اس بیان پر عمل کرے۔ نہ آرڈیننسوں کی ضرورت ہوگی۔ نہ مودودی کی ہرزہ سرائی باقی رہ سکے گی اور نہ مجیب الرحمان کو اندرونی خود مختاری کی بات سوجھے گی۔ مگر ڈانس، بے حیائی، عریانی، شراب، سود، خاندانی منصوبہ بندی۔ رشوت۔ اقتصادی ناہمواری اور قرآن پاک کے مخالف عائلی قوانین رہتے ہوئے نہ ہم سچے مسلمان بن سکتے ہیں نہ انتشار ختم ہو سکتا ہے۔ مستحکم اتحاد اور مسلمان قوم کی ترقی اسلامی نظام اور قرآنی احکام سے ہو سکتی ہے ورنہ

کی مسلماں نے ترقی جو فرنگی بن کر
یہ فرنگی کی ترقی ہے مسلماں کی نہیں (مولانا غلام غوث)

جلد ۹ جمعہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ قیمت ۲۰ پیسے نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ۱۲

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

# خطبۂ صدارت امیر مرکزی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ

## بموقعہ ضلعی کانفرنس سلہٹ ڈھاکہ وکھن (مشرقی پاکستان)

(بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۶۶ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے اور رحمت کاملہ کا اظہار ہے کہ اس نے عربی و عجمی اور شرقی و غربی انسانوں کو اسلام کے ذریعہ ایک مضبوط رشتہ میں منسلک کر دیا ہے۔ ورنہ کہاں مشرقی پاکستان کا آخری حصہ شہر سلہٹ اور کہاں مغربی پاکستان کی سرحدی ریاست بہاولپور کا شہر خان پور۔ جہاں سے چل کر میں آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ پھر مشرقی پاکستان میں عموماً اور ضلع سلہٹ میں خصوصاً مختلف خوبیوں کے مسلمان موجود ہیں۔ ہمارے ہاں سے یہاں بفضلہ تعالیٰ علم دین کے مدارس زیادہ ہیں۔ علماء دین زیادہ ہیں۔ اسلام کی سچی تڑپ اور عملی روح کی کمی نہیں ہے۔ ان حالات میں آپ حضرات کا اور ناچیز کو اس عظیم دینی کانفرنس کے لئے منتخب کرنا اخوت اسلامیہ، اکرام ضعیف، ذرہ نوازی نیز جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم سے والہانہ عقیدت کا مظاہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جذبات کو قبول، ثمرآور، ترقی اسلام و مسلمین کا ذریعہ بنائے۔ آمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے توقع رکھتا ہوں کہ آپ کانفرنس کی کامیابی کے لئے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

### انسانی زندگی کا مقصد

علمائے کرام و برادران اسلام!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرما کر اس کو بہت بڑا شرف بخشا۔ اسے اشرف المخلوقات بنایا۔ زمین و آسمان کی مخلوقات۔ سورج، چاند اور بر و بحر کی کائنات کو اس کی خدمات انجام دینے کے لئے مسخر فرمایا۔ اس کی زندگی کے لئے جن چیزوں کی جتنی زیادہ ضرورت تھی۔ اتنا ہی ان کو زیادہ آسان اور مفت کر دیا۔ تاکہ یہ ان کو استعمال کر کے اپنی زندگی کو باقی رکھ کر اپنے اصلی مقصد کی تکمیل میں مشغول رہ سکے۔

زندگی کا اصل مقصد کیا ہے وہ یہی ہے کہ انسان راز زندگی اور انجام زندگی کو معلوم کرے اور زندگی عطا کرنے والے حقیقی مالک کو پہچان لے۔ پھر اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے اور اسی کی مرضی کے مطابق زندگی کی جدوجہد میں مشغول ہو جائے۔ مگر جو انسان مادی ترقیات کے اوج کمال تک پہنچ کر بھی اپنی روح حیات کے پہچاننے سے اسی طرح قاصر ہے جس طرح پہلے دن تھا۔ تو وہ اس کی صفات و ضروریات پھر خالق ارواح کی مرضیات و نامرضیات سے کس طرح واقف ہو سکتا ہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے کمال مہربانی سے جیسے جسمانی بقا و نشو و نما کے لئے بغیر ہمارے مطالبہ کے بہترین نظام کائنات قائم فرما دیا۔ ایسے ہی اس نے ہماری دائمی بقا و نجات اور روحانی و اخلاقی فوز و فلاح کے لئے بعثت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ جاری فرما دیا جنہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوم کو خدائی پروگرام اور آسمانی احکام کی دعوت دی۔

### ختم نبوت

اور جب انسانیت ترقی کرتے کرتے بلوغ اور عہد شباب کو پہنچنے لگی۔ اور وہ زمانہ قریب آ گیا کہ ساری دنیا مختلف اقسام کے ذرائع مواصلات سے ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا آخری پیغام اور آخری شریعت دے کر مبعوث فرما دیا جو قیامت تک کے لئے تمام اقوام و عمل کے لئے مکمل ہدایت نامہ اور دنیا و آخرت کی کامیابیوں کی ضامن ہے۔ جس کے بعد نہ کسی نئے آدمی کو نبی بنانے کی ضرورت رہی نہ نئے احکام نازل کرنے کی۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن پاک جیسی لاجواب کتاب دنیا والوں کے سامنے پیش کی۔ جس کی ایک سورت کی نظیر پیش کرنے سے تمام مخلوق باوجود چیلنج کے آج تک عاجز ہے۔ جس کی تشریح و توضیح آپ نے اپنے ارشادات اور اپنے مبارک عمل سے کر دی۔ جس کم و بیش بیس لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسی رنگ میں رنگ کر اپنا عملی نمونہ بنا دیا۔ جنہوں نے خدائی پیغام کو ایک شوشہ کم و بیش کئے ہوئے دنیا کے اطراف و اکناف تک پہنچانے کا انتظام کر کے خدائی حجت قائم کر دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ فرمایا کہ

وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

کہ تم کامل ایمان پر قائم رہو تو دنیا میں بھی تمہارا بول بالا ہوگا۔

پھر ان کو خوشخبری سنائی:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان لوگوں سے وعدہ فرما دیا ہے، جو ایمان لائے اور اعمال صالح کرتے رہے کہ ان کو زمین کی خلافت دے کے رہے گا جیسے ان سے پہلوں کو دی تھی اور ان کے اس دین کو پکا کرے گا جو ان کے لئے اس نے خود پسند کیا ہے اور خوف و خطر کے بدلے ان کو امن و امان عطا کرے گا۔

### مسلمانوں کا لائحہ عمل

اس آیت کریمہ سے چند باتیں صاف طور پر معلوم ہوئیں۔ پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ مسلمان قوم کا مقصد زندگی بادشاہت اور دنیوی اقتدار نہیں ہے۔ مگر یہ ایک انعام ہے۔ جس کا اس نے صحیح مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ جیسے کہ پہلی آیت سے بھی معلوم ہوا۔

مسلمانوں کی زندگی کا اصل مقصد وہ جس میں وہ حصول اقتدار سے پہلے بھی مشغول رہتے ہیں اور حصول اقتدار کے بعد وہ اسی کو لائحہ عمل بناتے ہیں۔ جیسے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

یہ صحابہؓ (ایسے ہیں کہ) اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار بخش دیں۔ یہ نمازیں قائم کریں گے زکوٰتیں دیں گے۔ نیکیوں کو (حکماً) جاری کریں گے۔ اور برائیوں کو (حکماً) روک دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس انعام کے وعدہ کو کیسے پورا کیا۔ اس پر تاریخ شاہد ہے جب مسلمانوں نے قرآن پاک کو اپنایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کو دل میں جگہ دی۔ اسوۂ رسول کو مشعل راہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جدھر گئے۔ فتح ان کے پاؤں چومتی رہی۔ روم و ایران کے عظیم سامراجوں کو انہوں نے اسلام کا لوہا منوایا۔ افریقہ کے مغرب تک جا پہنچے۔ ان کے ایمان و عمل کو دیکھ کر دنیا کی ہزاروں قوموں نے اسلام کو قبول کیا۔ ہمارا ایمان ہے کہ آج بھی ہماری ترقی اور سرخروئی کا راز کتاب و سنت کو اپنانے میں مضمر ہے

### اصل مقصد اقتدار نہیں دین ہے

دوسری بات جو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ مسلمان کی حکومت بادشاہی نہیں ہوتی نہ آمریت (ڈکٹیٹرشپ) کے مترادف ہوتی ہے۔ بلکہ مسلمان اللہ تعالیٰ کا اقتدار اور حاکمیت اعلیٰ منوانے اور اسی کے احکام جاری کرنے کے لئے خلیفہ اور قائمقام ہوتا ہے اسی لئے آیت میں لیستخلفنکم کا لفظ استعمال فرمایا۔

مسلمان امیر کے احکام کی اطاعت اسی لئے واجب ہوتی ہے اور آسان ہوتی ہے کہ وہ اپنے احکام نہیں بلکہ خدا کے پیغمبر کے احکام نافذ کرتا ہے۔ اس کے لئے راہ عمل اسلام نے متعین کر دی ہوتی ہے۔ اگر وہ اس صراط مستقیم سے انحراف کرے ہر مسلمان اس کو روک ٹوک سکتا ہے۔ اگر وہ دین میں خرابی پیدا کرے تو اس کو معزول کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ اپنی قوم سے یا اپنے ملک کا رہنے والا ہی کیوں نہ ہو۔ (باقی صفحہ ۱۸ پر)

# سپاس نامہ

(ھدیہ تہنیت)

(جو سلہٹ شہر کے جلسہ میں پیش کیا گیا)

برقدوم میمنت لزوم حضرت العلامہ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، مجاہد ملت حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و حضرت العلامہ مولانا غلام غوث صاحب ھزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و حضرت العلامہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد متع اللہ المسلمین بطول حیاتہم

محترم حضرات! آج آپ حضرات نے جس سرزمین کو اپنی مبارک تشریف آوری سے سرفراز فرمایا ہے۔ یہ وہ مقدس سرزمین ہے جو آج سے چھ سو سال قبل ایک ظالم مسلم آزار ہندو راجہ کی زیر حکومت اور کفر و ضلال کی آماجگاہ تھی۔ چودھویں صدی عیسوی کی ابتدا میں ایک باخدا بزرگ حضرت شاہ جلال مجردیمنی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء تین سو ساٹھ مجاہدین کی بدولت یہاں سے حکومت کافرہ کا خاتمہ ہوا اور اس سرزمین پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ اور اسی سرزمین کو حضرت شاہ جلال مجردیمنی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے مرقد بننے کا شرف حاصل رہا۔ اور آہستہ آہستہ کفر و ضلال کی سرزمین نور و ہدایت کی زمین میں تبدیل ہوتی گئی۔ اور اسلامی کلچر، اسلامی معاشرہ اور اسلامی تہذیب اس کے گوشہ گوشہ میں پھیلتی گئی۔ الحمدللہ آج تک سلہٹ کے مسلمانوں میں اسلامی جذبہ کارفرما اور اسلامی حمیت موجزن ہے۔

محترم حضرات! آپ حضرات نے ہزاروں میلوں کی مسافت طے کرتے ہوئے، اور بیشمار صعائب و تکالیف راہ برداشت کرتے ہوئے ہمارے مرجھائے ہوئے قلوب کی سیرابی کے لئے جو یہاں قدم رنجہ فرمایا ہے۔ ہم تہ دل سے اس کے شکر گذار ہیں۔ اور آپ حضرات کی مبارک تشریف آوری پر جس قدر ناز کریں کم ہے۔

ہمارے محترم اکابر! اس پرآشوب دور میں اسلامی اقدار کے احیاء اور اسلامی تہذیب کے بقاء و تحفظ کے لئے آپ حضرات کی یہ تکلیف فرمائی قابل صد تحسین و لائق صد تبریک ہے۔ آج اسلام کس بیچارگی کے عالم میں اپنے اور پرائے کے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنا ہوا ہے۔ قادیانی پرویزی، مودودی وغیرہ نئے مسالک کے افراد نت نئے طریقوں سے اس کی بنیاد کو ڈھانے میں مصروف ہیں۔ اور برسر اقتدار طبقہ اپنے اور اپنے پرانے لیڈروں کے تمام وعدے پس پشت ڈال کر پرانے آقاؤں کے قدم بہ قدم چلنے اور مغربی تہذیب کی راہ ہموار کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ اور یکی بعد دیگرے چشموں کے بجائے فرنگی چشموں سے تمام معاملات کا جائزہ لے رہا ہے۔ اور زمانہ کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی بجائے اسلام کو مقتضائے وقت کے مطابق بنانے پر تلا ہوا ہے۔ اور جب جاہ و جب مال کے متلاشی بہت سے خانقاہ نشین حکومت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کفر و الحاد کی تقویت کے لئے میدان میں اتر پڑے ہیں۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ آپ حضرات جیسے ماہر علوم نبویہ، جفاکش، دوراندیش، حق پرست و حق گو کسی فرعونی طاقت کے سامنے سر جھکانے والے نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ حضرات کے اخلاص، للہیت و جذبہ محبت دین و خدا ترسی کی روشنیاں تا بدیگر تمام دنیا میں پھیل کر سب کے چراغ خیالات کو جگمگا کے رہیں گی۔ اور پاکستان میں اسلامی حکومت قائم ہو کر رہے گی۔

اخیر میں آپ حضرات کی خدمات مقدسہ میں ہماری گذارش ہے کہ آپ حضرات ہماری تمام فروگذاشتوں کو معاف فرمائیں اور بارگاہ رب العزت میں یہ التجا ہے کہ تادیر قوم و ملت پر آپ حضرات کی ذوات ستودہ صفات سایہ افگن رہیں۔

آمین یا رب العالمین!

(اہل سلہٹ شہر)

# مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار

جمعیۃ علماء اسلام کا نام مشرقی پاکستان میں پہلے سے مانوس تھا۔ مگر چوہدری محمد علی صاحب کی اقتدار پرستانہ سیاست نے اس کو گم کر دیا۔ اس نے کبھی نظام اسلام پارٹی کو جمعیۃ علماء اسلام کا پارلیمنٹری بورڈ کہا کبھی اس کا ایک شعبہ اور شاخ قرار دیا۔ اور اس کا باقاعدہ اعلان آج تک نہ کیا۔ اس سے اس کی لیڈری کے لئے نام نہاد جماعت نظام اسلام پارٹی تو میسر ہو گئی۔ مگر جمعیۃ علماء اسلام تشتت و پراگندگی کا شکار ہو گئی۔ دوسری طرف مودودی نے اپنے فاسد عقائد کو اسلام کا لبادہ اوڑھا کر ناواقف مسلمانوں کو گھیرنا شروع کیا۔ ہر دو اقتدار پسندوں نے بعض مولویوں کی خدمات بھی معاوضہ سے حاصل کیں۔

بہرحال اس صورت حال کو دیکھ کر جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے وہاں کے علماء کرام سے متعدد بار تبادل افکار و خیالات کیا۔ آخر کار حضرت مفتی صاحب موصوف اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے وہاں کا دورہ کر کے غیور علماء کرام کو کام پر آمادہ کیا۔ گذشتہ سال حضرت مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب نے دورہ کیا۔ ضلع سلہٹ کے مسلمانوں نے اپنے ضلع کی جمعیۃ کا الحاق مرکزی جمعیۃ علماء اسلام سے قبول کر لیا۔ پھر ایک عارضی صوبائی تنظیم بھی عمل میں لائی گئی۔ اس دوران میں سلہٹ ضلع میں جماعتی تنظیم مسلسل روبہ ترقی رہی

اس سال کے دورہ کے نتائج دور رس ہیں۔ اب ڈھاکہ شہر میں بھی حضرت مولانا قاضی عبدالشہید صاحب کی امارت میں شہری جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کر دی گئی باقاعدہ دفتر حاصل کر لیا گیا۔ جس کا افتتاح بھی ہو گیا۔ اور سالخوردہ مختلف اضلاع کے نمائندوں نے جمع ہو کر مشرقی پاکستان کی جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل بھی کر دی۔ اور انہوں نے باقاعدہ کام کرنے کے عزم کا اظہار بھی فرمایا۔ عربی مدارس کے مدرسین اور طلبہ کا ولولہ بھی قابل تعریف تھا۔ جامعہ قرآنیہ اور امدادالعلوم کے حضرات نے ارکان وفد کو وہاں جانے پر مجبور کر دیا۔

وفد کے نام علماء چاٹگام کا دعوت نامہ آیا۔ کہ چاٹگام کا دورہ بھی فرمائیں۔ تاکہ علماء کرام کی تنظیم کی جا سکے مگر افسوس کہ وفد کے پاس اتنا وقت نہ تھا۔ دوسری جگہوں کے علماء نے بھی دعوت دی۔ اب جس سطح پر کام شروع ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام دوسری جماعتوں سے بہت آگے نکل جائے گی۔

لاکھوں عوام نے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور ہر گونہ احتیاجات اور صوبائی ضروریات کے لئے مالی تعاون کی پیشکش بھی کی۔ ارکان وفد کو بہت سے حضرات نے جلدی دوبارہ جانے کی دعوت بھی دی جسے قبول کر لیا گیا۔

## مجلس شوریٰ صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب | سلہٹ | امیر |
| ۲ | حضرت مولانا نعمان صاحب | ڈھاکہ | نائب امیر |
| ۳ | " شمس الدین " | | ناظم اعلیٰ |
| ۴ | " قاضی عبدالشہید صاحب " | | |
| ۵ | " صفی اللہ صاحب | کملا | |
| ۶ | " عبدالجبار " | کھلنا | ناظم دفتر |
| ۷ | " عارف ربانی " | مومن شاہی | رکن |
| ۸ | " معتصم باللہ " | | " |
| ۹ | " اشرف علی صاحب | سلہٹ | " |
| ۱۰ | " چوہدری عبدالمتین " | | " |
| ۱۱ | " بشیرالدین صاحب | | " |
| ۱۲ | " شمس العالم صاحب | چاٹگام | " |
| ۱۳ | " ادریس صاحب | | " |
| ۱۴ | " حافظ فیض الرحمٰن صاحب | فرید پور | " |
| ۱۵ | " محی الدین صاحب | ڈھاکہ | " |
| ۱۶ | " انوارالحق صاحب | باریسال | " |
| ۱۷ | " یونس صاحب | رنگپور | " |
| ۱۸ | " شمس الاسلام صاحب | سلہٹ | " |
| ۱۹ | " برہان الدین صاحب | مومن شاہی | " |
| ۲۰ | " حافظ نورالاسلام صاحب | | " |

ان حضرات سے استصواب کرنے کے بعد ان کو شریک کیا جائے گا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت مولانا عبدالمنعم صاحب | کھلنا | نائب امیر |
| ۲ | " عبدالحکیم صاحب | چاٹگام | " |
| ۳ | " مخلص الرحمٰن صاحب | ڈھاکہ | رکن |

## ڈھاکہ سٹی جمعیۃ کی تشکیل

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت مولانا قاضی عبدالشہید صاحب | | امیر |
| ۲ | " عبدالحنان صاحب | | نائب امیر |
| ۳ | " ولی الرحمان " | | " |
| ۴ | " عبدالجبار " | | ناظم عمومی |
| ۵ | " مجیب الرحمٰن " | | ناظم |
| ۶ | " محی الدین " | | " |
| ۷ | " صفی اللہ " | | رکن |
| ۸ | " غلام مولیٰ " | | " |
| ۹ | " اظہارالحق " | | " |
| ۱۰ | " نعمان " | | " |
| ۱۱ | " عبدالقادر " | | " |
| ۱۲ | " سعید " | | " |
| ۱۳ | " شمس الدین " | | " |

## الوداع و استقبال

۲۲ مارچ ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر علماء عوام اور طلباء مدارس عربیہ کی ایک کثیر تعداد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے رہنماؤں کو الوداع کہنے آئی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے درویش صفت رہنماؤں سے وہاں کے علماء و عوام کی والہانہ محبت شیفتگی اسلام کے عظیم رشتہ اور اس کی پاکیزہ تعلیم کا اثر ہی تو ہے کہ انہوں نے نہایت خلوص و ارادت۔ نیک تمناؤں، دھڑکتے ہوئے دلوں اور اشکبار نگاہوں سے اسلام کے عظیم فرزندوں کو الوداع کہا ڈرائیور کی جس پر وفد کے رہنما ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ اس کے ڈرائیور نے بھی جب الوداع کہا تو اس کی آنکھیں بھی پرنم ہو گئیں۔ خاصکر امیر محترم حضرت درخواستی مدظلہ کی فرقت تو سب کے لئے انتہائی گراں گذر رہی تھی۔ وفد دوبارہ مشرقی پاکستان آنے کا وعدہ کر کے ہوائی جہاز پر سوار ہو گیا۔

**استقبال** ۲۲ مارچ پیر نے پانچ بجے کے قریب ہوائی جہاز لاہور کے ہوائی اڈہ پر پہنچا۔ ہوائی اڈہ پر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے عہدہ دار اور کارکن اور صحافی موجود تھے۔ چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مولانا حافظ محمد الیاس صاحب۔ مولانا منظور الحق صاحب۔ مولانا حافظ محمد طیب صاحب۔ حکیم عبدالسلام صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ مولانا قاری عبدالحمید صاحب بنوں۔ مولانا عبدالوارث صاحب چنیوٹ اور جناب ظہورالدین صاحب ممبر بنیادی جمہوریت۔ محمد ابراہیم صاحب دھرمیہ رہ اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا سٹاف بھی موجود تھا۔

اسی جہاز میں قومی اسمبلی کے ممبر اور وزرا بھی آئے تھے۔ لیکن استقبال درویش صفت اور بوریا نشینوں کا ہو رہا تھا۔ اپنے محبوب قائدین کا پورے جوش و خروش سے استقبال کیا گیا۔ صحافیوں نے وفد کے رہنماؤں سے اڈہ پر ہی انٹرویو لیا۔ اور پھر عصر کی نماز ہوائی جہاز کے اڈہ کے ہی ایک میدان میں حضرت امیر محترم کی امامت میں ادا کی گئی۔ اسی دن شام کو مغرب کے بعد متحدہ اسلامی محاذ کا جلاس عزیز الاسلام ٹائی سکول میں ہو رہا تھا چنانچہ وفد کے رہنما سیدھے کار پر سوار ہو کر وہاں پہنچے (الحسینی)

### دعائے صحت

چوہدری شیر علی گوجر موچیوالی کو درد گردہ کا دورہ ہوتا رہتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

(ادارہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - یکم اپریل ۱۹۶۶ء

# مشرقی اور مغربی پاکستان میں مستحکم اتحاد

یوں مسلمان جہاں کہیں ہوں وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ایمان والے تو بھائی بھائی ہیں

اور ان کی یہ اخوت نسبی برادری سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ نسبی بھائی کی قرابت خون کی وجہ سے ہے۔ یہ جسمانی تعلق ہے اور اسلامی بھائی کی قرابت خدا اور رسول کی وجہ سے ہے اور روحانی ہے۔ اس کا درجہ بہت بلند ہے بشرطیکہ ایمان کامل اور احساس صحیح ہو۔ خیر القرون کے مسلمانوں نے اس کا عملی ثبوت دیا ہے۔ بدر کی لڑائی میں باپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑ رہا ہے۔ بیٹا ابوجہل کی طرف سے۔ چچا ادھر ہے تو بھتیجا اُدھر ہے۔ ایک بھائی اسلام کی طرف ہے تو دوسرا کفر کی طرف۔

سلف صالحین نے اسلام کے مقابلہ میں برادری، وطن، گھر بار حتیٰ کہ ماں باپ اور اولاد تک کو نظر انداز کر دیا۔ اور یہی قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

اور یہی جذبہ کروڑوں مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کا اصلی محرک تھا۔ مگر جوں جوں اسلامی احکام کی پابندی کم ہوتی گئی اور اصل مقصد نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ملت اسلامیہ انفرادی اغراض کے تقاضوں کے تحت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ غیر مسلموں کو تبھی مسلمانوں کے مقابلہ میں کامیابی ہوئی۔ جب انہوں نے مختلف حیلوں اور تدبیروں سے مسلمانوں کی مذہبی صلابت کمزور کر دی۔

آج پاکستان کو زیادہ سے زیادہ اتحاد و یک جہتی کی ضرورت ہے۔ خاص کر مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان اخوتِ اسلامیہ کا رشتہ نہایت مضبوط ہوئے بغیر پاکستان کی سالمیت خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک طرف مشرقی پاکستان سے علیحدگی کے لئے آواز اٹھ رہی ہے تو دوسری طرف حکومت اس کی روک تھام کے لئے کوئی ٹھوس دلیل بیان کرنے یا مؤثر عمل کرنے کی بجائے صرف نعروں اور تقریروں کا زور استعمال کر رہی ہے اور اس سے زیادہ دشمنانِ سالمیت کو بزور کچلنے کی دھمکی دی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں بہتر سے بہتر بات جو حکومت کی طرف سے کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہماری ترقی اسلامی تعلیمات کے بغیر ناممکن ہے اور اگر ہم سچے مسلمان نہ بنے تو ملک کا جو مستقبل ہوگا۔ اس کے تصور سے بھی لرزہ طاری ہوتا ہے۔ یہ وہ تقریریں ہیں۔ جو صدر مملکت نے مشرقی پاکستان میں کی ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ مشرقی و مغربی پاکستان میں سوائے اسلام کے کوئی قدر مشترک نہیں ہے۔ اور اگر ان کو ہماری روئی اور گیہوں سے اور ہم کو ان کے پٹ سن اور چائے سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے تو صرف اسلام اور اسلامی برادری کے استحکام ہی کے نام سے ہے۔

مگر اس سلسلہ میں صرف اسلام اسلام کہنا کافی نہیں ہے۔ اسلام کے تقاضوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جب مشرقی پاکستان کا مسلمان دیکھتا ہے کہ اس ملک میں ممبر و محراب کی آزادی سلب ہو رہی ہے۔ فواحش و منکرات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اونچے طبقہ کے لوگ اور ذمہ دار افراد دینی اقدار کی مخالفت کر رہے ہیں۔ سود، شراب پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ قرآن پاک کے خلاف عائلی قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں۔ اور اسلامی معاشرہ کو ثقافت، ترقی پسند ادب۔ مخلوط تعلیم اور خاندانی منصوبہ بندی جیسی اسکیموں سے ختم کر کے اس کی جگہ یورپ کی لعنتی تہذیب کو فروغ دیا جا رہا ہے تو وہ کیسے باور کرے، کہ اس ملک کا نصب العین اسلام اور ہماری تہذیب ہے۔ خاص کر جب یہاں الحاد و ارتداد کی تحریکیں آزادی سے چلتی ہیں اور ملحد افراد کی سرپرستی سرکاری طور سے بھی ہو رہی ہے تو اسلام پسند طبقہ اس صورت حال سے نپٹنے اور کم از کم جان چھڑانے کی تدبیریں سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ اسلام کے لفظ کو نئے معانی نہیں پہنائے جا سکتے۔ نہ قوم دھوکہ کھا سکتی ہے۔ اگر ملک کا اتحاد اور پاکستان کی سالمیت کو قائم رکھنا ہے۔ تو اسلامی شریعت کو دل سے ماننا اور ملک میں اسے نافذ کرنا پڑیگا دوسروں کی خدمات حاصل کرنے یا کسی ایک فرقہ کو آگے بڑھا کر اس پر بھروسہ کرنے سے اب کام نہ چلے گا۔ ہم کو یہ ملک یہ ملت اور یہ قوم عزیز ہے۔ اس لئے درد سے کہتے ہیں کہ اس پر رحم اور اسلامی قدروں کا احترام کرو، ورنہ نتیجہ وہی ہوگا جس کی تصریح صدر مملکت نے کر دی ہے۔

من آنچہ شرط بلاغ ست با تو مے گویم

## مشرقی پاکستان نمبر

مشرقی پاکستان نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قلیل وقت میں یہ نمبر نکالا گیا ہے۔ ادارہ نے اپنی طرف سے امکانی کوشش کی ہے کہ بہتر مواد آسکے۔ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے ۲۰ سے زائد صفحات کرنے کی قطعی گنجائش نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے بعض چیزیں شریک اشاعت نہیں ہو سکیں۔ آئندہ انشاء اللہ آتی رہیں گی، جماعتی خبریں اور دیگر دوستوں کی ارسال کردہ اطلاعات بھی کچھ شائع نہیں ہو سکیں۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

فاتح سلہٹ

# شیخ شاہ جلال الدین مجرد رح

شیخ جلال الدین مجرد سلہٹی کے حالات زندگی سے متعلق بہت کم لوگ واقف ہیں۔ بالخصوص مغربی پاکستان کے لوگ تو اس عظیم روحانی راہنما اور فاتح سلہٹ کو بہت کم جانتے ہیں یہ تاریخ کی ستم ظریفی ہے کہ شیخ جلال الدین کا تذکرہ مشائخ کے تذکروں میں بالکل نہیں ملتا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کے معزز اراکین کو اہلیان سلہٹ کی طرف سے جو سپاسنامہ پیش کیا گیا ہے اس میں بھی ان کا تذکرہ موجود ہے۔ چونکہ سلہٹ کی اسلامی و روحانی تاریخ میں ان کا مقام نہایت ہی بلند ہے اس لئے ان کے حالات زندگی کا تفصیلاً تذکرہ کیا جائے گا۔ پرانی کتب میں صرف مورخ غوثی مالوی کے گلزار ابرار یا پھر مولوی نصیر الدین حیدر مصنف سلہٹ کے ۱۸۵۹ء دو قدیم کتب کی مدد ایک کتاب سبیہ یمن مرتب کی تھی۔ اس کا خلاصہ شیخ محمد اکرام نے یوں پیش کیا ہے۔

"شیخ شاہ جلال قریشی نسل تھے۔ ان کے والد کا نام محمد تھا۔ جو ایک خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ اور شیخ الشیوخ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ دادا کا نام محمد ابراہیم تھا۔ آپ کی والدہ خاندان سادات سے تھیں۔ اور آپ کی پیدائش کے تین ماہ بعد انتقال کر گئیں۔ آپ کے والد بھی جہاد میں شہید ہوئے۔ اس پر آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے ماموں سید احمد کبیر سہروردی نے اپنے ذمہ لی۔ جو ایک بلند پایہ درویش تھے۔ اور مشہور و معروف بزرگ شاہ جلال الدین بخاری کے تربیت یافتہ تھے۔ تیس سال تک شاہ جلالؒ نے عبادت و ریاضت میں گزارے۔ اس کے بعد آپ کے ماموں نے آپ کی ایک کرامت دیکھ کر آپ کو مٹی کی ایک مٹھی دی کہ اب تم دنیا کی سیر کرو۔ اور جس جگہ اس رنگ و بو کی مٹی ملے وہاں اقامت پذیر ہو جانا۔ چنانچہ آپ نے رخت سفر باندھا اور یمن کے ایک شہر اور دہلی کی سیر کرتے ہوئے جس کے دوران میں آپ کی سلطان المشائخؒ سے ملاقات ہوئی۔ اپنے ساتھی فقیروں کے ساتھ سلہٹ پہنچے۔ ان دنوں سلہٹ میں ایک مسلمان برہان الدین نامی رہتا تھا۔ اس کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔ تو اس نے اس تقریب پر ایک گائے ذبح کی۔ قضا را چیل ایک گوشت کا ٹکڑا لے گئی۔ جو اس سے ایک برہمن کے گھر میں گر پڑا۔ برہمن اس پر بہت بگڑا اور سلہٹ کے راجہ گوڑ گوبند کے پاس شکایت لے گیا۔ راجہ نے تحقیق حالات کے بعد حکم دیا کہ نومولود بچے کو قتل کر دیا جائے۔ اور اس کے باپ کا ایک ہاتھ کاٹ لیا جائے۔ اس پر برہان الدین فریاد لے کر گوڑ پہنچا۔ جو بنگال میں مسلمانوں کا دارالحکومت تھا۔ وہاں سے سلطان سکندر کے زیر قیادت جو بادشاہ وقت کا بھانجا تھا ایک لشکر اس ظلم کا انتقام لینے کے لئے روانہ ہوا۔ لیکن یہ لشکر ناکام رہا۔ ایک اور فوج نصیر الدین سپہ سالار کی قیادت میں بھیجی گئی۔ اور فیصلہ ہوا کہ شاہ جلالؒ جو تین سو ساٹھ فقیروں کے ساتھ مصروف کار تھے مدد کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ آپ سے درخواست کی گئی۔ چنانچہ حضرت شاہ جلال الدین اس پر تیار ہو گئے۔ اور آپ نے اپنے تین سو ساٹھ مریدوں کے ہمراہ گوڑ گوبند جو ایک جادوگر بھی تھا۔ اس کے لشکر کو فاش شکست دی۔ سلہٹ جسے کئی مسلمان بادشاہ فتح کرنے سے ناکام رہے تھے وہ ایک درویش عارف کے ہاتھوں فتح ہو گیا۔ ہم غوثی مالوی کے گلزار ابرار کے اردو ترجمہ افکار و ابرار میں اس فتح کا تذکرہ یوں درج ہے۔ وہ لکھتے ہیں "کہ آپ اپنے مرشد کے حکم کے مطابق جہاد کے ارادہ سے نکلے۔ بنگال کے پرگنات میں ایک قصبہ ہے سریہ (سلہٹ) اس قصبہ پر جب آپ پہنچے تو صرف تین سو تیرہ آدمی آپ کے ہمراہ تھے۔ ایک لاکھ پیادہ اور کئی ہزار سوار کا مالک گوڑ گوبند قصبے کا حکمران تھا۔ وہ اس کم تعداد گروہ کے مقابلہ میں بہت قوی تھا۔ کیونکہ یہ گروہ اس بے انتہا لشکر کے مقابلہ میں وہ نسبت بھی نہیں رکھتا تھا جو نمک کو کھانے کے ساتھ ہوتی ہے جب لڑائی آن ملی تو تقدیر کے پردہ سے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ کی کرامت ظاہر ہوئی۔ اور وہ پیکر پرست بھاگ کر ملک عدم کی طرف سوائے جان کے کچھ نہ لے جا سکا۔ اور تمام زمین غازیوں کے ہاتھ آئی۔ شیخ مجرد نے تمام فتوح زمین کا حصہ کر کے اپنے ہمراہیوں کو تنخواہ میں دے دی۔ اس تقسیم میں ایک قصبہ شیخ نور الہدیٰ ابوالکرامات سعیدی حسنی کے حصے میں بھی آیا۔ فتح سلہٹ سے متعلق جو کچھ مسلمان مورخوں اور تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے۔ اس کی تائید ہندو مورخ نے بھی کی ہے۔ چنانچہ سر جادو ناتھ سرکار کی تاریخ بنگالہ جلد دوم کے صفحہ ۷۹ میں لکھا لکھا ہے۔ ۱۳۰۳ء میں سلہٹ فتح ہوا اور ۲۰ ذیقعد ۷۴۰ھ یعنی ۱۸ مئی ۱۳۴۰ء کو حضرت جلال نے وفات پائی (آپ کی تاریخ وفات شاہ جلال مجرد قطب بود کے جملہ سے نکلتی ہے) قیام سلہٹ کے سینتیس ۳۷ سال میں کچھ وقت تو شاہ صاحب نے ظاہری انتظامات میں گزارا۔ اور باقی عبادات اور ارشادات و ہدایت میں۔ ضلع سلہٹ میں چار ایسے مشہور مقام ہیں۔ جہاں مقامی روایات کے مطابق حضرت شاہ صاحب نے اپنے ساتھی پیرو کو بسایا اور ان سے ارشاد و ہدایت کا کام لیا۔ یعنی سلہٹ لاتو۔ ہاپنیہ۔ ہنگ ٹیلہ۔ شیخ جلال الدین کے مزار کے پاس ایک قدیمی مسجد ہے۔"

ضلع سلہٹ کے سرکاری گزیٹیر میں لکھا ہے "گوڑ یا سلہٹ کو مسلمانوں نے ۱۳۸۲ء میں فتح کیا۔ آخری ہندو راجہ گوبند کو سکندر غازی کی فوجوں سے زیادہ شاہ جلال کی کرامات نے بے بس کر دیا۔ شاہ صاحب کی وفات کے بعد یہ علاقہ صوبہ بنگال میں داخل کیا گیا۔ اور نظم و نسق کے لئے ایک علیحدہ صوبیدار مقرر ہوا۔"

حال ہی میں محکمۂ آثار قدیمہ کو پتھر کا ایک پرانا کتبہ دستیاب ہوا ہے۔ جو پہلے درگاہ حضرت شاہ جلال میں لگا ہوا تھا۔ اور اب ڈھاکہ میوزیم میں محفوظ ہے۔ کتبہ ۹۱۸ ہجری یعنی ۱۵۱۲ء میں لگایا گیا۔ اور اس کے مطابق یہ عزت شیخ المشائخ مخدوم شیخ جلال الدین مجرد بن محمد اول فتح اسلام عرصہ سری ہٹ۔ (سلہٹ) بہ دست سکندر خاں غازی بعہد سلطان فیروز شاہ دلونی (کدا) سنہ ثلث و سبع ثانیہ۔۔۔

# قربانی کی کھالیں

اس نازک دور میں جبکہ باطل قوتیں پراپیگنڈا کے زور سے اسلامی قدروں کو مٹا دینے کے لئے خطرناک حربے استعمال کر رہی ہیں جمعیۃ علماء اسلام بے سروسامانی اور صبر آزما مشکلات کے باوجود پاکستان کے ہر گوشے میں پیغام حق پہنچا رہی ہے۔ جمعیۃ کے درویش صفت رہنما اور مخلص کارکن باطل کی آندھیوں کا مقابلہ نہایت بے جگری سے کر رہے ہیں۔ یہ نیک کام پروردگار کی خوشنودی کے لئے اسی کے سہارے پر ہو رہا ہے۔ وہ حضرات جن کے دل حق کی حمایت اور دین کے مقدس جذبہ سے سرشار ہیں اگر ہماری دردمندانہ اپیل پر توجہ فرمائیں اور قربانی کی کھالیں جمعیۃ علماء اسلام کے سپرد کریں تو جمعیۃ کو مالی مشکلات سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ چرم قربانی کی سب سے زیادہ مستحق جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جمعیۃ کا ہاتھ بٹائیے تاکہ دین قیم کی بیش از بیش خدمت ہو سکے۔

## اپیل کنندگان

حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضرت شاہ جلال الدین مجرد یمنی کو جو ان کے ماموں نے مٹی دی تھی سلہٹ کی مٹی اسی کے مشابہ اور اسی رنگ و بو کی تھی۔

تمام مورخ اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ سلہٹ کے حقیقی فاتح جناب شیخ شاہ جلال الدینؒ مجرد تھے۔

(الحسینی)

# دورۂ مشرقی پاکستان کی اجمالی سرگذشت

**۱۳ مارچ ۶۶ء**

کو ۴ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور سے روانہ ہو کر وفد لاہور کے ہوائی اڈے کو روانہ ہوا ۔ جس میں حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب، درخواستی، امیر وفد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیت، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم مرکزی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد شامل تھے ۔ لاہور کے ہوائی اڈہ پر کثیر تعداد علماء و احباب الوداع کہنے کے لئے حاضر تھے ۶ بجے شام ہوائی جہاز اڑا اور ۸½ بجے عشاء کو ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر پہنچ گیا ۔ جہاں علماء کرام اور مدرسہ امداد العلوم کے طلبہ اور رضا کار استقبال کے لئے موجود تھے ۔ مولانا خواجہ محمد انیس صاحب اور دیگر معززین بھی تشریف لائے تھے ۔ خواجہ محمد اشرف صاحب نے پہلے سے لاہور سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کیا تھا کہ وفد میرے ہاں ٹھہرے ۔ ان کا مکان وہ مبارک مکان ہے جس میں حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رح اور حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی آکر ٹھہرا کرتے تھے ۔

یہ پرانا مذہبی خاندان ہے ۔ نواب باڑی علیحدہ محلہ ہے ۔ یہ سارا خاندان "ایں خانہ ہمہ آفتاب است" کا مصداق ہے ۔ چنانچہ وفد احسن منزل میں قیام پذیر ہوا ۔

**۱۴ مارچ**

چودہ مارچ کو دن بھر معززین و علماء کرام سے ملاقاتیں ہوتیں ۔ دوستوں کی آمد کا تانتا بندھا رہا ۔ اس دن کے لئے مقامی علماء کرام نے مشرقی پاکستان کے مختلف اضلاع سے علماء کرام بلائے تھے چنانچہ ان کے اجتماع کو حضرت امیر مدظلہ نے خطاب فرمایا ۔ اور پھر عارضی طور پر مشرقی پاکستان کی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں آئی جس کے امیر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا تجویز ہوئے ۔

**۲۲ ذی القعدہ ۱۵ مارچ**

۲۲ ذی القعدہ کو مدرسہ امداد العلوم کی دعوت پر ارکان وفد فرید آباد تشریف لے گئے ۔ جہاں طلبہ اور اساتذہ نے استقبال کیا ۔ حضرت امیر وفد مدظلہ نے ایک حدیث پڑھ کر تشریح فرمائی ۔ پھر باقی ارکان نے بھی خطاب فرمایا ۔

رات کو مقامی علماء کرام کے خصوصی اجتماع سے خطاب ہوا ۔

اور حضرت درخواستی صاحب مدظلہ نے مشورات کے ایک اجتماع کو خطاب فرمایا ۔

**۲۳ ذی القعدہ ۱۶ مارچ**

۲۳ ذی القعدہ ۸۵ھ کو مختلف حضرات سے تبادلہ خیالات ہوا ۔ عصر کے بعد جامعہ قرآنیہ لال باغ ڈھاکہ میں تشریف لے گئے ۔ حضرت امیر مدظلہ اور حضرت مفتی صاحب نے علماء کرام و طلبۂ دین کو خطاب فرمایا ۔ اس دار العلوم میں مودودیوں نے اپنی مخصوص ذہنیت کے مطابق شرارت پیدا کر دی تھی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ جامعہ کو مودودیوں سے پاک کر دیا گیا ۔

## عام جلسہ

رات کو محلہ نواب باڑی کے کھلے میدان میں عام جلسہ ہوا ۔ جس کی صدارت حضرت مولانا صفی اللہ صاحب استاذ العلمی امداد العلوم نے فرمائی ۔ جس میں تمام ارکان وفد نے تقریریں کیں ۔ صدر جلسہ نے بھی بنگلہ میں خطاب فرمایا ۔ حضرت امیر محترم نے اڑھائی گھنٹہ اپنے ارشادات سے مسلمانوں کو محظوظ فرمایا ۔ ناظم مرکزی نے اپنی تقریر میں شکایت کی کہ ڈی ۔ سی ڈھاکہ نے جلسہ عام کی منادی کے لئے لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ دی ۔ اجلاس رات کے ۲½ بجے تک جاری رہا ۔ جس میں ارکان وفد نے ملک کے تمام سیاسی و مذہبی حالات پر مفصل تبصرہ کیا گیا ۔

**۲۴ ذی القعدہ ۱۷ مارچ**

۱۷ مارچ کو صبح مہمانوں کو محترم خواجہ خیر الدین صاحب ایم ۔ این ۔ اے نے چائے پر بلایا ۔ جن سے حالیہ قوانین کے سلسلہ میں مفصل بحث ہوئی ۔

## سلہٹ کو روانگی

**۲۴ ذی القعدہ ۱۷ مارچ کو**

کو ساڑھے گیارہ بجے دوپہر کو ڈھاکہ سے سلہٹ کو ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہوئے ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر مخلصین کی بڑی تعداد موجود تھی ۔ جب سلہٹ پہنچے وہاں ہوائی اڈے کے باہر عظیم اجتماع استقبال کے لئے موجود تھا ۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مہتمم مدرسہ وشوناتھ وفد کو لانے ڈھاکہ گئے تھے جو واپسی میں ساتھ ہی آگئے ۔ استقبال اور تمام انتظامات حضرت مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا کر رہے تھے ۔ سلہٹ کے رئیس اعظم محمد سلیمان خان صاحب بھی ہوائی اڈہ پر موجود تھے ۔ سڑک کے دونوں طرف لمبی قطاروں میں علماء کرام اور عام اہل اسلام کھڑے نعرے لگا رہے تھے ۔ حافظ الحدیث زندہ باد ۔ ناظم مرکزی زندہ باد ۔ مفتی اعظم زندہ باد ۔ امیر سرحد سید گل بادشاہ زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی ۔ ہوائی اڈہ سے قیام گاہ تک مہمانوں کو جلوس کی شکل میں لایا گیا ۔ سب کے سب بسوں، موٹروں میں سوار تھے ۔ ارکان وفد کے لئے دو موٹر مخصوص جس پر شیخ الاسلام حضرت مدنی سوار ہوتے تھے ۔ جلوس کے آگے ایک موٹر سائیکل سوار رہنمائی کر رہا تھا ۔

## سلہٹ میں پہلا جلسہ

ارکان وفد عصر کو سڑک والی اس مسجد میں گئے جہاں حضرت مدنی نے ہمیشہ رمضان شریف میں تراویح پڑھائیں اور اعتکاف کیا ۔ اعتکاف کی جگہ مسجد میں اسی طرح بطور تبرک محفوظ ہے ۔ ارکان وفد نے وہاں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا پھر عصر کے بعد سے عشاء تک یہاں عام جلسہ ہوا ۔ پہلی تقریر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی ہوئی جن سے حضرت مدنی کے خادم خاص ہونے کی وجہ سے عوام کو بے پناہ انس و محبت پیدا ہو گئی تھی ۔ انہوں نے جنگ آزادی ۔ قیام پاکستان ۔ جمعیۃ علماء اسلام اور اسلامی آئین پر مفصل روشنی ڈالی ۔ پھر تمام علماء کرام نے تقریریں کیں ۔

## ضلع سلہٹ میں دوسرا اور تیسرا جلسہ

**۲۵ ذی القعدہ ۱۸ مارچ ۶۶ء**

کو بروز جمعہ وفد مقام وشوناتھ روانہ ہوا ۔ جہاں ایک پبلک جلسہ کو تنظیم کرنے کی اور امیر محترم مدظلہ نے خطاب فرمایا ۔ حضرت مفتی صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی ۔

۲ بجے بعد نماز جمعہ وفد مقام مولوی بازار کو روانہ ہوا جہاں عظیم اجتماع کا انتظام تھا ۔ جلسہ میں علماء وفد نے تقریری کیں ۔ ۸ بجے شب کو واپس سلہٹ روانہ ہو کر ۱۲ بجے پہنچا ۔ جہاں محترم الحاج مبارک بخت صاحب اپنے ہوٹل مبارک ہوٹل میں اپنے ان مہمانوں کا انتظار کر رہے تھے ۔ انہوں نے تمام مہمانوں کو مکلف دعوت دی ۔

## ضلع سلہٹ میں چوتھا جلسہ

**۲۶ ذی القعدہ ۱۹ مارچ**

۲۶ ذی القعدہ کو وفد ۸ بجے صبح سلہٹ سے روانہ ہو کر لاما قاضی کے مدرسہ میں پہنچا ۔ جہاں ناشتہ کا انتظام تھا ۔ محترم امیر وفد نے اہل مدرسہ کو مختصر خطاب کے بعد دعا فرمائی ۔ پھر دس بجے روانہ ہو کر وفد جوا بازار روانہ ہوا ۔ ساڑھے دس بجے وہاں پہنچا ۔ ارکان وفد نے تقریریں کیں ۔ ہزاروں کا اجتماع تھا ۔ عوام نے جمعیت سے مکمل تعاون کا اعلان کیا ۔ پھر موٹروں کے ذریعہ سلہٹ واپس پہنچے ۔ جہاں محمد سلیمان خان صاحب اپنی کوٹھی پر چشم براہ تھے ۔

## ضلع سلہٹ میں پانچواں جلسہ

اسی تاریخ کو ۲ بجے خیرل ہاٹ کے مدرسہ عالیہ میں گئے ۔ جہاں ہزاروں مسلمان جمع تھے وہاں جلسہ ہوا اور وفد رات کو پھر سلہٹ موٹروں کے ذریعہ آگیا ۔ جہاں محمد سلیمان خان صاحب کے ہاں آرام کیا ۔ ناظم مرکزی اسی رات بذریعہ موٹر ڈھاکہ دکھن روانہ ہو گئے جو ضلع سلہٹ کی ایک تحصیل ہے یہاں ضلع بھر کے تقریباً پانچ سو علماء کرام جمع تھے ۔ ناظم مرکزی نے آدھی رات تک ان سے خطاب فرمایا ۔

## ضلع سلہٹ میں چھٹا جلسہ عظیم الشان کانفرنس

۲۰ مارچ ۶۶ء کو صبح جناب داروغہ صاحب کے مکان پر حضرت امیر صاحب باقی ارکان وفد کے ہمراہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

## سلہٹ میں

# شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کے روحانی اثرات

از حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ

سلہٹ کی سرزمین کو یہ شرف حاصل رہا ہے کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اس عظیم خطہ سے اس قدر محبت و انسیت رکھتے تھے کہ ہر رمضان شریف شریف میں یہاں تشریف لاتے تھے اور دو مرتبہ تراویح میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ اس کے سوا تہجد میں بھی دو مرتبہ قرآن شریف ختم فرماتے تھے۔

**قیامگاہ** آپ نئی سڑک کی جامع مسجد میں قیام پذیر ہوتے اور اس کے ایک ملحقہ چھوٹے سے حجرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ یہ حجرہ اسی طرح محفوظ موجود ہے۔ ہم نے جب اس حجرہ کو دیکھا تو حضرت شیخ کی یاد سے ہم میں کپکپی طاری ہوگئی۔ یوں محسوس ہوا کہ ابھی حضرت شیخ یہاں سے اٹھے ہیں۔ وہ بانس کی چٹائی جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے جوں کی توں موجود ہے۔ حضرت شیخ رح کو نہ پاکر آنکھیں پرنم ہوگئیں اور ان کی زندگی کے تمام نقوش اور تعلق خاطر و روابط کا تمام نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا انور صابری نے کیا خوب کہا ہے ؎

لٹی ہے ایسی بہار گلشن کہ اب کوئی غنچہ نہ کھل سکیگا
ہزار ہا باغباں تو ہوں گے لیکن حسین احمد نہ مل سکیگا

یہاں کے لوگ حضرت سے والہانہ عشق رکھتے تھے۔ آج بھی جب ان کا تذکرہ کیا جائے تو نوجوان اور بوڑھے آپ کا نام سنتے ہی دھاڑیں مار مار کر رونے لگتے ہیں۔ اس عظیم روحانی و ملی رہنما کی ہمہ گیر مقبولیت اور فیوض و برکات جس سے ضلع سلہٹ مستفیض ہے ان کی کھلی ہوئی کرامت ہے۔ راقم الحروف کو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی سلہٹ میں کرامات کا خصوصی مشاہدہ ہوا ہے۔

**شیخ العرب والعجم** حضرت مدنی رح کو قدرت نے جس اعلیٰ مقام پر فائز کر رکھا تھا۔ اس کی وجہ سے آپ کے روحانی اثرات نہ صرف ہند و پاک میں تھے بلکہ تمام اسلامی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ خصوصاً حجاز کی مقدس سرزمین میں بھی آپ ایک انفرادی مقام شان رکھتے تھے۔ حضرت شیخ التفسیر قطب ناں مولانا احمد علی لاہوری جنہیں حضرت سے گہرا تعلق تھا فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب میں حج یا عمرہ پر حرمین شریف جاتا ہوں تو مسجد حرام زاداللہ شرفہا اور مسجد نبوی شرفہا میں تمام اولیاء اللہ کا ایک عظیم اجتماع جو کشف میں نظر آتا ہے۔ اس میں شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو سب کا سردار دیکھتا ہوں۔ یہ شہادت بھی کسی شخص کی ہے جو خود قطب زماں تھے

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

سلہٹ کے مسلمانوں میں تقویٰ، دینداری، جرأت و بہادری مہمان نوازی و سخاوت اور جمعیۃ علماء اسلام سے گہری محبت و ارادت حضرت شیخ سے تعلق ہی کی آئینہ دار ہیں

**عجیب منظر** حضرت شیخ مدنی رح کے متوسلین کو جب یہ علم ہوتا تھا۔ کہ راقم الحروف بھی حضرت مدنی رح کا خادم ہے اور خانقاہ مدنی کا خاکروب ہے۔ بعض احباب کو میرے اس تعلق کا پہلے سے علم تھا اور وہ جانتے تھے کہ حضرت شیخ کی خصوصی شفقت رہی ہے تو یہ لوگ دوڑ دوڑ سے آتے تھے۔ ان کے دلوں میں بے پناہ جذبہ محبت و خلوص پایا جاتا تھا۔ ان کا تمام ارکان وفد کے ساتھ ارادت و خلوص کے اظہار کا عجیب منظر تھا۔ پچھلی یادیں تازہ ہوگئیں امیر محترم حافظ الحدیث حضرت مولانا درخواستی مدظلہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مجھ ناکارہ کو دیکھ کر شیخ الاسلام مولانا مدنی کی یاد تازہ ہوگئی ہے۔ آج پھر سلہٹ کی اجڑی بستیاں علم و عرفان سے منور ہو رہی ہیں اور وہی چہل پہل ہے۔ حضرت مدنی رح کے مرید جناب محمد سلیمان صاحب جو ہمارے میزبان تھے۔ ہوائی اڈہ پر جو کار لیکر آئے اس سے متعلق انہوں نے بتایا کہ یہ کار اس وقت تک نہیں چلائی گئی۔ جب تک حضرت مدنی رح نہیں آئے۔ جب وہ یہاں تشریف لائے تو انہیں سوار کرایا گیا۔ وہی سب سے پہلے اس کار پر سوار ہوئے ہیں۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آج پھر مجھے سعادت نصیب ہو رہی ہے

**اجتماعات** مسلمانان سلہٹ نے اپنی ارادت کا اظہار یوں کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے منعقد کردہ اجتماعات میں ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ اور ارکان وفد کی تقاریر پوری دلجمعی اور والہانہ شوق و ذوق سے سنی گئیں۔

حافظ الحدیث

**حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی**

ہونٹوں پہ حق کی بات ہے، دل محو فکر حق
اس کی نظر نظر میں ہے پیغام ذکر حق
انسان کی شکل میں عمل و راستی کو دیکھ
کھول آنکھ دل کی حضرت درخواستی کو دیکھ

(سید امین گیلانی)

# جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کی مجلس شوریٰ اور عہدہ دار

تقریباً پانچ صد علماء نے جامع مسجد ڈھاکہ دکھن سلہٹ کے اجتماع میں شرکت کی اور مندرجہ ذیل عہدہ داروں اور ارکان شوریٰ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | حضرت مولانا ریاست علی صاحب محدث رانا ینگ | امیر |
| ۲ | حافظ الحاج عبدالکریم صاحب شیخ گوڑیا | نائب امیر |
| ۳ | بشیرالدین صاحب شیخ باگہ | ممبر |
| ۴ | اشرف علی صاحب بشنو ناتھی | ناظم |
| ۵ | محمد علی صاحب (گنی شاہی) | نائب ناظم |
| ۶ | محمد شمس الاسلام شیربوری | آرگنائزر |
| ۷ | عبدالعزیز صاحب | ممبر |
| ۸ | مولوی عبدالحی صاحب رنکیلی | " |
| ۹ | ڈاکٹر محمد مرتضیٰ صاحب چودھری گاربوریٹکی | " |
| ۱۰ | مولوی بشیرالدین صاحب خورکرنی | نائب امیر |
| ۱۱ | عبدالمتین چودھری شیخ پھولبازی | ممبر |
| ۱۲ | مولوی حبیب الرحمٰن صاحب شیخ رائپوری | " |
| ۱۳ | حضرت مولانا الحاج لطف الرحمٰن صاحب شیخ برنوی | " |
| ۱۴ | خلیل الرحمٰن صاحب مولوی بازاری | " |
| ۱۵ | وارث الدین صاحب دلگرامی | " |
| ۱۶ | عبدالنور صاحب مولوی بازاری | " |
| ۱۷ | عبدالحی صاحب دینارپوری | " |
| ۱۸ | ابوسعید محمد عبدالحی صاحب بنیاچنگی | " |
| ۱۹ | مصباح الزمان صاحب امیدنگری | " |
| ۲۰ | مقدس علی صاحب بنیاچنگی | " |
| ۲۱ | عبدالحق صاحب شیخ غازی نگری | " |
| ۲۲ | امین الدین صاحب شیخ فاطمہ | " |
| ۲۳ | محمود علی صاحب میزگانی | " |
| ۲۴ | حافظ منظور احمد سیدپوری | " |
| ۲۵ | ظہور احمد صاحب جوا | " |
| ۲۶ | اسکندر علی صاحب رکہ | " |
| ۲۷ | عبدالغفار صاحب شیخ زکی گنج | " |
| ۲۸ | منعم علی صاحب محدث زکی گنج | " |
| ۲۹ | عبدالرب صاحب کنائی گھاٹ | " |
| ۳۰ | فخرالدین صاحب گلموکافی | " |
| ۳۱ | عبدالقیوم صاحب بہائی بازار | " |
| ۳۲ | شفیق الحق صاحب محدث آگاؤں غوث بازار | نائب ناظم |
| ۳۳ | خلیل الرحمٰن صاحب بیانی بازار | " |
| ۳۴ | تجمل علی صاحب شیخ بیانی بازاری | " |
| ۳۵ | سراج الحق چودھری شیخ پورانی گاؤں | " |

(محمد اشرف علی غفرلہٗ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
ضلع سلہٹ)

# مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کا تعارف

بجناب حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ـــــ لاہور ڈویژن)

مارچ ۱۹۶۳ء کا واقعہ ہے کہ چٹاگانگ کے ایک نہایت متمول اور متدین انسان جناب عدالت خاں چودھری مدظلہ العالی جو اپنے خلوص اور اسلام دوستی میں اپنی مثال آپ ہیں نے چٹاگانگ میں مشرقی پاکستان کے علماء کی ایک بہت بڑی کانفرنس منعقد کی جس میں مشرقی پاکستان کے ہر ہر گوشے سے تقریباً چار سو علماء نے شرکت فرمائی۔ مشرقی پاکستان کی جمعیت مارشل لاء سے قبل ہی مغربی پاکستان کی جمعیت کے بعض احباب سے کچھ اختلافات کی وجہ سے الگ ہو گئی تھی۔ اور جمعیت کو نظام اسلام میں مدغم کر دیا گیا تھا۔ اس وجہ سے یہ بھی طے ہوا کہ علماء کی اس کانفرنس میں مغربی پاکستان سے نظام اسلام کے قائد چوہدری محمد علی صاحب کو بھی بلا لیا جائے۔ چنانچہ چوہدری عدالت خاں کے کہنے پر میں نے ایک خط لکھا اور علماء کانفرنس کی تاریخوں سے انہیں مطلع کیا۔ چوہدری صاحب نے دعوت کو قبول کیا۔ اور ۲۲ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز چٹاگانگ تشریف لے آئے۔ چوہدری صاحب کے ساتھ ان کے استاد مولانا محمد یوسف عباسی صاحب بھی تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا۔ اور آئے روز حضرت مفتی محمود صاحب کے مختلف بیانات جن میں حکومت پر بہت سخت الفاظ اور معقول دلائل سے تنقید ہوتی تھی مشرقی پاکستان کے سب اخبارات میں چھپ رہے تھے۔ ان بیانات سے چوہدری عدالت خاں صاحب بہت متاثر ہوئے چنانچہ انہوں نے مفتی صاحب کے نام بھی مجھ سے ایک خط لکھوایا اور آپ کو بھی اس علماء کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ لیکن مفتی صاحب نے بعض مصروفیات کی بنا پر اس کانفرنس میں شرکت سے معذوری ظاہر فرمائی۔

کانفرنس ہو گئی لیکن چوہدری محمد علی صاحب کی بعض باتوں سے سب علماء کو اور خصوصی طور پر سلہٹ کے علماء کو سخت کوفت ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے بھری مجلس میں چوہدری صاحب پر مختلف اعتراضات کئے۔ جن میں ایک یہ تھا۔ کہ آپ کی اہلیہ پردہ پھرتی ہے اور دوسرا یہ کہ وہ اپوا کی صدر ہے۔ اور اپوا وہ جماعت ہے جو ہمارے روز علماء کی پگڑیاں اچھالتی ہے۔ اور خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ چوہدری صاحب ان اعتراضات کا کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ جس کی وجہ سے علماء کو سخت پریشانی ہوئی کہ جس شخص کو ہم اپنا راہبر سمجھتے تھے وہ خود گم کردہ راہ ہے۔ لہٰذا کانفرنس سے واپسی کے بعد وہ اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرنے لگے اور کسی ایسے ساتھی کی تلاش میں سرگرداں پھرنے لگے جو انہیں راہ منزل کا پتہ دے۔

کانفرنس کے اختتام کے چند روز بعد حضرت مفتی محمود صاحب نے ایک روز ڈھاکہ سے ٹیلیفون کیا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس چند روز کے لئے ملتوی ہو رہا ہے۔ لہٰذا میں کل ڈھاکہ میل پر چٹاگانگ آ رہا ہوں۔ دوسرے روز میں اور چوہدری عدالت خاں حضرت مفتی صاحب کو ریسیو (RECEIVE) کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر گئے۔ اور حضرت مفتی صاحب کو ساتھ لے کر چوہدری عدالت خاں صاحب کے گھر تشریف لائے۔ حضرت مفتی صاحب پانچ روز چٹاگانگ میں رہے۔ خان صاحب اور دیگر علماء سے موجودہ سیاسی ماحول پر کافی گفتگو ہوئی۔ اور سب علماء حضرت مفتی صاحب کی سیاسی بصیرت سے بہت متاثر ہوئے۔ انہی پانچ روز میں حضرت مفتی صاحب نے علماء کے مختلف مجموں میں علماء کی مستقل جمعیت پر بہت زور دیا۔ اور مغربی پاکستان کی جمعیت اور اس کی کارگذاریوں سے ان کو روشناس کرایا۔ علماء نے جمعیت سے تعاون کا وعدہ کیا۔ اور اپنے آپ کو ایک الگ انفرادی حیثیت دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔

پانچ روز کے بعد حضرت مفتی صاحب واپس ڈھاکہ تشریف لے آئے۔ لیکن چٹاگانگ میں علماء کی کافی تعداد دلی طور پر جمعیت کی ہمدرد و معاون بن گئی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر صرف چٹاگانگ شہر میں جمعیت کے آرگن "ترجمان اسلام" کا ایک سو پچیس مختلف ہاتھوں میں پہنچنا شروع ہو گیا۔ اور عوام و خواص دونوں جمعیت کی کارگذاریوں سے آشنا شروع ہو گئے اور یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ لوگ جمعیت کی ملک گیر کارکردگیوں سے واقف ہوئے

چار روز بعد حضرت مفتی صاحب کا ڈھاکہ سے مجھے ٹیلی فون موصول ہوا۔ جس میں مجھے فوراً ڈھاکہ پہنچنے کے لئے فرمایا گیا۔ چنانچہ میں حسب ارشاد ڈھاکہ پہنچا۔ وہاں مختلف علماء کی ایک میٹنگ بلائی گئی۔ جس میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جمعیت کا تعارف کروایا اور علماء پر زور دیا کہ وہ ملک میں اپنی ایک انفرادی حیثیت قائم کریں۔ اپنے مقام سے آشنا ہو کر قیادت کے فرائض خود سنبھالیں اور دوسروں کے پیچھے چلنا چھوڑ دیں۔ اپنے دماغ سے کام لیں اور دوسروں کے ذہن سے سوچنا ترک کر دیں۔ تقریر نہایت مؤثر تھی۔ لہٰذا اپنا اثر کر کے رہی اور اسی میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ کل مسجد چوک بازار میں ایک پبلک جلسہ سے حضرت مفتی صاحب خطاب فرمائیں۔ چنانچہ اگلے روز حضرت مفتی صاحب نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے قوانین کے خلاف قرآن و سنت کی روشنی میں ایک نہایت مدلل تقریر ارشاد فرمائی۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا مفتی دین محمد خاں صاحب اور مولانا شمس الحق صاحب بھی شامل تھے۔ یہ دونوں حضرات بھی حضرت مفتی صاحب کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے۔

اس پبلک کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت مفتی صاحب کے نام کے ساتھ ساتھ جمعیت کا نام بھی شہر میں گونجنے لگا۔ اور چند ہی روز میں کافی حضرات جمعیت کے ہم نوا بن گئے۔

۱۹۶۴ء کے اوائل میں ایک بار پھر حضرت مفتی محمود صاحب۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان تشریف لے گئے۔ اس دفعہ سلہٹ کے علماء نے بھی حضرت مفتی صاحب سے ڈھاکہ میں ملاقات کی اور اپنی دلی آرزو دل کو مفتی صاحب کے سامنے پیش کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس کا علاج یہی ہے کہ آپ لوگ خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اپنے دماغوں سے سوچیں۔ سلہٹ کے علماء پہلے ہی یہ چاہتے تھے لہٰذا انہوں نے واپس جاتے ہی باقاعدہ طور پر جمعیت کی شاخ قائم کی اور تمام سلہٹ کے علماء اس میں شامل ہو گئے۔ اس دوران میں حضرت مفتی صاحب نے ایک بار پھر چٹاگانگ کا دورہ کیا اور مختلف اجتماعات کے سامنے جمعیت کا تعارف کرایا۔

۱۹۶۴ء کے اواخر میں ایک روز اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ ریسیور اٹھایا تو جانی پہچانی آواز معلوم ہوئی میں نے پوچھا حضرت کہاں سے بول رہے ہیں جواب ملا۔ کہ میں ڈھاکہ سے بول رہا ہوں اور میرے ساتھ مولانا غلام غوث صاحب ہیں ہم صدارتی امیدوار کے انتخاب کے سلسلہ میں کل وہاں پہنچے تھے۔ اور آج رات ڈھاکہ میل پر بیٹھ کر کل صبح چٹاگانگ پہنچ رہے ہیں۔ دوسرے روز صبح میں اپنے ایک محترم دوست شیخ منیر احمد (اللہ تعالیٰ ان کو اپنی دینی اور دنیوی نوازشات سے نوازے) کی گاڑی لے کر اسٹیشن پر گیا۔ اور دونوں حضرات کو ساتھ لے کر اپنی رہائش گاہ پر پہنچا۔ ناشتہ کیا اور ناشتہ کے بعد میں مولانا غلام غوث صاحب، حضرت مفتی صاحب، مولانا ظفر اللہ صاحب کانپوری (یہ بھی ہمارے چٹاگانگ کے دوستوں میں سے ہیں۔ نہایت خوش خلق اور ملنسار انسان ہیں) اسی گاڑی میں بیٹھ کر مشرقی پاکستان کے سب سے بڑے اور پرانے مدرسہ ہائبزاری میں تشریف لے گئے۔ جہاں دونوں حضرات نے علماء کے ایک اجتماع سے خطاب فرمایا اور موجودہ صدارتی انتخاب میں جمعیت کے نظریے کی وضاحت فرمائی حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ نہ ہم ایوب خاں صاحب کا ساتھ دینا چاہتے ہیں اور نہ ہی مس فاطمہ جناح کا۔ کیونکہ اسلام کے لئے دونوں ہی نقصان دہ ہیں۔ نیز فرمایا۔ کہ دونوں کے ذاتی اعمال اسلام دشمنی کی غمازی کرتے ہیں۔ اور فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم کوئی اپنا امیدوار کھڑا کریں۔ تاکہ ایک تو علماء کی انفرادی حیثیت قائم ہو۔ اور دوسرے ووٹ جیسی قوم کی مقدس امانت کسی ایسے امیدوار کے پاس نہ جائے۔ جو اس کا اہل نہیں ہے۔ اکثر و بیشتر علماء نے اس تجویز سے اتفاق کیا اسی روز رات کی گاڑی حضرت مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب سلہٹ چلے گئے۔ دوسرے روز کھلنا اور کشتیہ گنج ہوتے ہوئے واپس ڈھاکہ تشریف لائے۔ ڈھاکہ میں مشرقی پاکستان کے تمام اضلاع کے چیدہ چیدہ علماء کی ایک میٹنگ بلائی گئی۔ جس میں چٹاگانگ سے حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ ہائبزاری و خلیفہ ارشد حضرت تھانوی رح کے علاوہ میں بھی حاضر ہوا۔ کھلنا سے حضرت پیر عبداللطیف صاحب تشریف لائے تھے۔ سلہٹ سے مولانا ریاست علی صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنی رح تشریف فرما تھے۔ ڈھاکہ سے مفتی دین محمد صاحب اور مولانا شمس الحق صاحب وغیرہ تھے۔ رنگ پور سے راجشاہی وغیرہ سے بھی علماء آئے ہوئے تھے۔ مولانا اطہر علی صاحب کا میٹنگ کے دوران ہی ٹیلی فون آیا کہ میں علالت کی وجہ سے آ نہیں سکتا ہوں۔ دیسے میں اس مجلس کے ہر فیصلے سے متفق ہوں۔

میٹنگ تین چار گھنٹے تک جاری رہی اور آخر میں فیصلہ

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

حکیم مختار احمد الحسینی

# بنگال میں اشاعتِ اسلام

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس کی صداقت۔ حقانیت۔ سچائی و راست بازی۔ حق و انصاف عدل و مساوات اور اس کے فطری قوانین کا اثر تھا کہ نہایت ہی قلیل مدت میں اس نے بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ تمام عالم پر اپنی صداقت کا سکہ بٹھا دیا۔ اور بحر اطلانٹک کے سواحل سے لے کر بحر بالٹک کے کناروں تک اور بحر منجمد شمالی کے برفستان سے لے کر افریقہ کے صحراؤں و ریگستانوں اور برصغیر ہندوستان تک کو اپنی روشنی سے منور کر دیا۔ دنیا کے عظیم و قدیم تمدنوں کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا گیا۔ تاریخ آج تک کسی مذہب کے اس قدر تیزی و سرعت سے پھیلنے کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔

اور کیا اتنی جلدی میں یہ جو کچھ ہوا۔ یہ تلوار کا مرہون منت ہے؟ جن لوگوں نے اسلامی تعلیمات اور اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ قوت جس نے اسلام کو اقوام عالم میں پھیلایا۔ وہ تلواروں اور ہتھیاروں میں بھلا کب پائی جا سکتی تھی۔ یہ تو اسلام کے سچے اصولوں روحانیت تربیت اور اخلاقی اصلاحات ہی کا اثر تھا جس نے دنیا کے ہر گوشہ میں بسنے والوں کے دماغوں کو اپیل کی اور پھر اپنی صداقت و حقانیت کا گرویدہ بنا لیا۔ اسلام کے مخالف ہی اسلام کے پاسبان بن گئے۔ ع

کعبہ کو پاسباں مل گئے صنم خانوں سے

مسلمانوں کے طرز عمل اور اسلام کی حقیقی خوبیوں نے اتنی زبردست اپیل کی کہ دنیا کے گوشے گوشے میں لا الٰہ الا اللہ کی آواز سنائی دینے لگی۔ ہندوستان کی سرزمین میں اشاعت اسلام کے سلسلے میں جو کام صوفیاء مشائخ اور علماء اسلام نے سرانجام دیا ہے۔ وہ مسلمان بادشاہوں کا مرہون منت نہیں سلطان محمود غزنوی اور سلطان محمد غوری نے بے شک ہندوستان میں بسنے والی غیر مذہب قوم سے پنجہ آزمائی کی ہے۔ بتوں کی توڑ پھوڑ کا کام بھی کیا ہے۔ اور بڑے بڑے عظیم معرکے بھی سر کئے گئے ہیں۔ لیکن اشاعت اسلام کے سلسلے میں جو معرکے سر ہوئے ہیں۔ ان میں خواجہ معین الدین چشتی۔ حضرت بختیار کاکیؒ اور دیگر مشائخ کا عمل دخل زیادہ ہی ہے۔ جنہوں نے نہ صرف غیر مسلموں کو اسلام کے زیور سے آراستہ کیا۔ بلکہ روحانی و اخلاقی مشن کے ذریعہ مسلمانوں کی تربیت بھی کی۔ ہندوستان کی صدیوں کی پرانی تہذیب و تمدن اور مذہب تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اسلام کی صداقت اور اس کی عظیم تعلیم کے آگے دم توڑنے لگی۔

صوفیاء، مشائخ اور علماء نے دہلی کو مرکز بنا کر تمام ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اشاعت اسلام کے لئے اپنے تربیت یافتہ افراد بھیجے۔ جو ایمان و عمل کی مکمل اور جاذب تصویر تھے۔ بنگال میں بھی اسلام کا آغاز اور بعد میں وہاں مستقل اسلامی ریاست کا قیام ان ہی بزرگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ شیخ جلال الدین تبریزیؒ۔ آئینہ ہندوستان شیخ سراجؒ۔ شیخ علاؤ الحق بنگالیؒ، حضرت نور قطب عالمؒ۔ شیخ شاہ جلال الدین مجرد سلہٹیؒ، بنگال کے غازی اولیاءؒ اور شاہ جلال گجراتیؒ کے حالات سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ بنگال میں جس قدر اشاعت اسلام

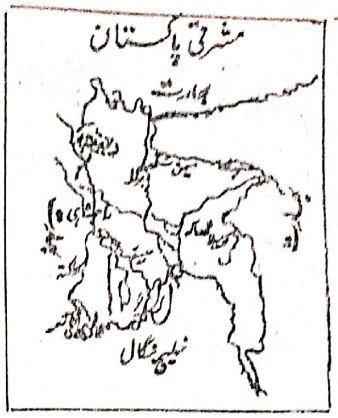


کا کام ہوا ہے۔ ان میں ان بزرگوں کی جدوجہد اور مسلسل کوششوں کا عظیم دخل ہے۔ اس سلسلہ میں ہندو مؤرخ بھی ہمارے ہمخیال نظر آئیں گے۔ چنانچہ بنگال کی مفصل (انگریزی) تاریخ میں ایک ہندو اہل قلم کا یہ اندراج ہے مسٹر سٹیلن لکھتے ہیں:۔

"اس زمانے میں بنگالے میں اولیاء اور غازیوں کی اتنی بڑی تعداد آ گئی تھی کہ خیال ہوتا ہے کہ یہ صورت حال ضرور سلاطین دہلی کی بنگالے کے متعلق کسی خاص سوچی ہوئی پالیسی کا نتیجہ تھی۔"

فی الحقیقت یہ قیاس بے جا نہیں۔ قرون وسطیٰ کے ان اولیاء مجاہد "Soldier. Sonts" کا اسلام کی تاریخ میں وہی مرتبہ ہے۔ جو صلیبی لٹائیوں میں ان ٹمپلر مجاہدین کا تھا۔

آگے چل کر مضمون نگار ان اسلامی رہنماؤں کے اعلیٰ اوصاف سے متعلق یوں کہتا ہے کہ "اگرچہ ان اولیاء کرام کی اخلاقی حالت سیحی بہادروں "Kinghts" سے بہتر تھی۔"

مزید لکھتے ہیں۔ بلبنی سلاطین کے عہد حکومت میں نہ صرف بنگالے میں اسلام کو وسعت نصیب ہوئی۔ بلکہ اس کی بنیادیں بھی اور گہری ہو گئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب اولیائے کرام نے جو برہمنوں اور ہندو سادھوؤں سے عملی پارسائی، قوت عمل اور دوراندیشی میں بڑھ کر تھے وسیع پیمانے پر تبلیغ شروع کی۔ جس کی کامیابی کا باعث طاقت نہ تھی بلکہ ان کا مذہبی جوش اور عملی زندگی۔ وہ نچلے طبقے کے ان ہندوؤں میں رہتے (یہ ہندوؤں کی تہذیب کے قائم کردہ طبقے تھے) جو اس وقت بھی (ہمیشہ کی طرح) توہم پرستی اور معاشرتی دباؤ کے پنجے میں گرفتار تھے۔ دیہاتی علاقوں میں یہ باشندے مسلمان ہو کر اسلامی حکومت کے لئے ایک نئی قوت کا ذریعہ ہوں گے۔

بنگالے کی عسکری اور سیاسی فتح کے سو سال بعد (اسلامی) صوفیانہ سلسلوں کی مدد سے جو ملک کے کونے کونے میں پھیل گئے تھے۔ اس سرزمین میں اخلاقی اور روحانی غلبہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ مندروں اور ہندو خانقاہوں کو تباہ و برباد کر کے ابتدائی مسلمان فاتحین نے صرف ان کے زر و جواہر پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن تلوار کے زور سے تاریخی روایات ختم نہ ہو سکتی تھیں اور نہ ہی ان غیر فانی روحانی خزائن کا خاتمہ ہو سکتا تھا۔ جن پر ہندو قومیت اور ہندو مذہب کی بنیادیں قائم تھیں۔ مسلمان اولیاء نے اخلاقی و روحانی فتح کے عمل کو مکمل کیا۔ اور اس مقصد کے لئے ہندو دھرم اور بدھ مت کے پرانے استھانوں پر (جو اب برباد ہو گئے تھے) ایک پالیسی کے مطابق درگاہیں اور خانقاہیں قائم کر دیں۔ اس کے دو نتیجے ہوئے۔ ایک تو بت پرستی کے ان قدیم استھانوں میں ہندو مت کے احیاء کا امکان جاتا رہا اور دوسرے عوام الناس میں ایسے قصے کہانیاں رائج ہو گئیں۔ جن کے مطابق یہ نو وارد قدیمی مقدس ہستیوں کے جانشین ہو گئے ہندو عوام جو صدیوں سے ان مقامات کو مقدس مانتے تھے لیکن پرانی تاریخ کو بھول گئے اور بڑی آسانی سے انہوں نے اپنی ارادت کا سلسلہ ان پیروں اور غازیوں سے وابستہ کر دیا۔ آگے (بیان ڈاکٹر کالی کا راجن قانونگو کا) (مترجم شیخ محمد اکرام ایم اے)

دراصل ان بزرگوں کی کوششوں کے ساتھ ساتھ خود اسلامی تعلیمات اور اس کی صداقت کا بھی بڑا دخل ہے چنانچہ شیخ محمد اکرام صاحب آب کوثر ص ۳۲۸ پر رقمطراز ہیں کہ بنگال میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں شاہ جلال الدین تبریزی، حضرت شیخ نور قطب عالمؒ۔ شاہ جلال یمنی سلہٹیؒ اور ان کے لاتعداد ساتھیوں کا کام قابل تعریف ہے۔ لیکن شاید ان بزرگوں کی کوششوں سے بھی زیادہ اسلام کی کامیابی کی اصل وجہ اسلامی روحانیت اور مساوات تھی۔ اسلام نے شہروں سے زیادہ دیہات میں اور اونچی ذاتوں سے زیادہ نیچی ذاتوں میں فروغ پایا۔ اس کی وجہ ڈاکٹر ہنٹر یہ بیان کرتے ہیں۔

"ان لوگوں کے لئے جن میں مفلس ماہی گیر شکاری قزاق اور ادنیٰ قوم کے کاشتکار تھے۔ اسلام ایک اوتار تھا۔ جو ان کے لئے آکاش سے اترا تھا۔ وہ حکمران قوم کا مذہب تھا اس کے پھیلانے والے باخدا لوگ تھے۔ جنہوں نے توحید و مساوات کا مژدہ ایسی قوم کو سنایا۔ جس کو سب ذلیل و خوار سمجھتے تھے۔ اس کی تعلیم نے خدا اور اسلامی اخوت کا بلند تر تخیل پیدا کر دیا۔ اور بنگال کی کثرت سے بڑھنے والی قوموں کو جو صدیوں سے ہندوؤں کے طبقے سے تقریباً خارج ہو کر بڑی ذلت اور خواری کے دن کاٹ رہی تھیں۔ اسلام نے بلا تامل اپنی اخوت کے دائرہ میں شامل کر لیا۔

(منقولہ در پریچنگ اون اسلام ص ۲۸۰)

ہم نے بنگال میں اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں غیر مسلم مورخوں ہی کے حوالے پیش کئے ہیں۔ یہ تھے وہ عظیم لوگ جنہوں نے بنگال کی سرزمین میں اسلام کی قندیلیں روشن کیں۔ اور یہ تھا وہ عظیم مذہب جس نے اپنے محکم و ہمہ گیر اصولوں اور اپنی صداقت و روحانیت اور عدل و مساوات کے لازوال اصولوں کی بدولت بنگال میں بسنے والی غیر مذہب قوم کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور پھر یہی قوم آئندہ اسلام کی محافظ بن گئی بنگال کے مسلمانوں کی عظیم روایات ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ اپنا تعلق علماء، صوفیاء اور مشائخ سے رکھا ہے۔ انگریزی دور اقتدار میں بھی انہوں نے اپنی رہنمائی کے لئے دیوبند کی طرف رجوع کیا۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمدؒ مدنی سے اپنا تعلق وابستہ کیا۔ ان بزرگوں نے بنگال میں جو نقوش چھوڑے ہیں۔ وہ انمٹ ہیں۔ زوال پذیر ہندوستان میں یعنی برطانوی سامراج کے دور اقتدار میں اسلام کے اس عظیم روحانی۔ اخلاقی مذہبی، تعلیمی مشن کو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تحریک اور اکابر دیوبند نے زندہ رکھا۔ جو بیک وقت برطانوی سطوت سے بھی ٹکراتے رہے اور عیسائیت کے بے پناہ سیلاب سے ہندوستان بھر کو محفوظ رکھا۔ صرف ضلع سلہٹ میں حضرت شیخ مدنیؒ کے کثیر تعداد میں خلفاء موجود ہیں اسلام کی سربلندی۔ تحفظ کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان ہی بزرگوں کی کوششوں سے یہ عظیم خطہ جسے مشرقی پاکستان کہتے ہیں اسلام کی عظمت کا ایک نشان بنا ہوا ہے۔

## بنگال میں بسنے والی قوم اپنی پرانی تاریخ اور مذہب کو بھول گئی اور اس نے اپنا مستقبل اسلام سے وابستہ کر دیا

آج بنگال اسلام کی عظمت کا نشان بنا ہوا ہے۔ وہاں کے عوام اسلام سے والہانہ عشق رکھتے ہیں۔ صحیح العقیدہ مسلمان ہونے کے علاوہ وہ سچے پاکستانی ہیں۔ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے وہ بے پناہ تڑپ رکھتے ہیں اور وہ مضطرب و بے چین ہیں کہ کب اس ملک میں قانون شریعت کا نفاذ اور غیر اسلامی قانون کا خاتمہ ہوگا جس کے لئے انہوں نے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔

مشرقی پاکستان کے مسلمانوں نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے رہنماؤں کا جس انداز میں پرجوش استقبال و خیر مقدم کیا ہے وہ ان کی سابقہ ملی تاریخ کی روایات کا آئینہ دار ہے

حکیم مختار احمد الحسینی

# بنگال میں اشاعتِ اسلام

روحانی خزائن کا خاتمہ ہو سکتا تھا۔ جن پر ہندو قومیت اور ہندو مذہب کی بنیادیں قائم تھیں۔ مسلمان اولیاء نے اخلاقی و روحانی فتح کے عمل کو مکمل کیا۔ اور اس مقصد کے لئے ہندو دھرم اور بدھ مت کے پرانے استھانوں پر (جو اب برباد ہو گئے تھے) ایک پالیسی کے مطابق درگاہیں اور خانقاہیں قائم کر دیں۔ اس کے دو نتیجے ہوئے۔ ایک تو بت پرستی کے ان قدیم استھانوں میں ہندو مت کے احیاء کا امکان جاتا رہا اور دوسرے عوام الناس میں ایسے قصے کہانیاں رائج ہو گئیں۔ جن کے مطابق یہ نو وارد قدیمی مقدس ہستیوں کے جانشین ہو گئے ہندو عوام جو صدیوں سے ان مقامات کو مقدس مانتے تھے لیکن پرانی تاریخ کو بھول گئے اور بڑی آسانی سے انہوں نے اپنی ارادت کا سلسلہ ان پیروں اور غازیوں سے وابستہ کر دیا۔ آگے (بیان ڈاکٹر کالی کا راجن قانونگو کا) (مترجم شیخ محمد اکرام ایم اے)

دراصل ان بزرگوں کی کوششوں کے ساتھ ساتھ خود اسلامی تعلیمات اور اس کی صداقت کا بھی بڑا دخل ہے چنانچہ شیخ محمد اکرام صاحب آب کوثر ص ۳۲۸ پر رقمطراز ہیں کہ بنگال میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں شاہ جلال الدین تبریزی، حضرت شیخ نور قطب عالم۔ شاہ جلال یمنی سلہٹی اور ان کے لاتعداد ساتھیوں کا کام قابل تعریف ہے۔ لیکن شاید ان بزرگوں کی کوششوں سے بھی زیادہ اسلام کی کامیابی کی اصل وجہ اسلامی روحانیت اور مساوات تھی۔ اسلام نے شہروں سے زیادہ دیہات میں اور اونچی ذاتوں سے زیادہ نیچی ذاتوں میں فروغ پایا۔ اس کی وجہ ڈاکٹر ہنٹر یہ بیان کرتے ہیں۔

"ان لوگوں کے لئے جن میں مفلس ماہی گیر شکاری قزاق اور ادنےٰ قوم کے کاشتکار تھے۔ اسلام ایک اوتار تھا۔ جو ان کے لئے آکاش سے اترا تھا۔ وہ حکمران قوم کا مذہب تھا اس کے پھیلانے والے باخدا لوگ تھے۔ جنہوں نے توحید و مساوات کا مژدہ ایسی قوم کو سنایا۔ جس کو سب ذلیل و خوار کہتے تھے۔ اس کی تعلیم نے خدا اور اسلامی اخوت کا بلند تر تخیل پیدا کر دیا۔ اور بنگال کی کثرت سے بڑھنے والی قوموں کو جو صدیوں سے ہندوؤں کے طبقے سے تقریباً خارج ہو کر بڑی ذلت اور عوامی کے دن کاٹ رہی تھیں۔ اسلام نے بلا تامل اپنی اخوت کے دائرہ میں شامل کر لیا۔

(منقولہ در پریچنگ اون اسلام ص ۲۸۰)

ہم نے بنگال میں اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں غیر مسلم مورخوں ہی کے حوالے پیش کئے ہیں۔ یہ تھے وہ عظیم لوگ جنہوں نے بنگال کی سرزمین میں اسلام کی قندیلیں روشن کیں۔ اور یہ تھا وہ عظیم مذہب جس نے اپنے محکم و ہمہ گیر اصولوں اور اپنی صداقت و روحانیت اور عدل و مساوات کے لازوال اصولوں کی بدولت بنگال میں بسنے والی غیر مذہب قوم کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور پھر یہی قوم آئندہ اسلام کی محافظ بن گئی بنگال کے مسلمانوں کی عظیم روایات ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ اپنا تعلق علماء، صوفیاء اور مشائخ سے رکھا ہے۔ انگریزی دور اقتدار میں بھی انہوں نے اپنی رہنمائی کے لئے دیوبند کی طرف رجوع کیا۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن اور شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی سے اپنا تعلق وابستہ کیا۔ ان بزرگوں نے بنگال میں جو نقوش چھوڑے ہیں۔ وہ انمٹ ہیں۔ زوال پذیر ہندوستان میں یعنی برطانوی سامراج کے دور اقتدار میں اسلام کے اس عظیم روحانی۔ اخلاقی مذہبی، تعلیمی مشن کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تحریک اور اکابر دیوبند نے زندہ رکھا۔ جو بیک وقت برطانوی سطوت سے بھی ٹکراتے رہے اور عیسائیت کے بے پناہ سیلاب سے ہندوستان بھر کو محفوظ رکھا۔ صرف ضلع سلہٹ میں حضرت شیخ مدنی کے کثیر تعداد میں خلفا موجود ہیں اسلام کی سربلندی۔ تحفظ کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان ہی بزرگوں کی کوششوں سے یہ عظیم خطہ جسے مشرقی پاکستان کہتے ہیں اسلام کی عظمت کا ایک نشان بنا ہوا ہے۔

## بنگال میں بسنے والی قوم اپنی پرانی تاریخ اور مذہب کو بھول گئی اور اس نے اپنا مستقبل اسلام سے وابستہ کر دیا

آج بنگال اسلام کی عظمت کا نشان بنا ہوا ہے۔ وہاں کے عوام اسلام سے والہانہ عشق رکھتے ہیں۔ صحیح العقیدہ مسلمان ہونے کے علاوہ وہ سچے پاکستانی ہیں۔ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے وہ بے پناہ تڑپ رکھتے ہیں اور وہ مضطرب و بے چین ہیں کہ کب اس ملک میں قانون شریعت کا نفاذ اور غیر اسلامی قانون کا خاتمہ ہوگا جس کے لئے انہوں نے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔

مشرقی پاکستان کے مسلمانوں نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے رہنماؤں کا جس انداز میں پرجوش استقبال و خیر مقدم کیا ہے وہ ان کی سابقہ ملی تاریخ کی روایات کا آئینہ دار ہے

# مشرقی پاکستان میں علماء و عوام کا تعلق

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے۔ کہ مغربی پاکستان میں جس طرح یورپی تہذیب کے گندے انڈوں نے ملک کے احول کو تباہ کر دیا ہے۔ مشرقی پاکستان میں اس کا اثر عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ جس کی وجہ دینی مدارس اور علماء دین کی کثرت ہے۔ یہاں کے عوام سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ بناوٹ اور تکلف بہت ہی کم نظر آتا ہے۔ دیوبند سے زیادہ فائدہ یہاں کے لوگوں نے اٹھایا ہے۔ مساجد آباد ہیں۔ علماء کرام کا وعظ ادب و احترام سے سنتے ہیں۔ ہر مسلمان علماء سے دعائیں کراتا اور پانی وغیرہ دم کراتا ہے۔ علماء کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے لاکھوں کی تعداد میں جلسوں میں جمع ہوتے ہیں۔ وعظ و تلقین کو شوق سے سنتے ہیں۔ علماء کی خدمت اور احترام کرتے ہیں جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کا سنا کہ مشرقی پاکستان آرہا ہے اسی وقت دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کو نواب باڑی کے محترم خواجہ محمد اشرف صاحب نے خط ارسال فرمایا کہ علماء کرام کا وفد ہمارے ہاں احسن منزل میں ٹھہرے۔ جہاں حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد، حضرت شیخ الاسلام صاحب مدنی اور حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی تمام حضرات ٹھہرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی یہ دعوت قبول کر لی گئی۔ اور ارکان وفد کو اپنے ان میزبانوں سے بے انتہا آرام پہنچا۔ اکثر لوگ اکابر دیوبند سے وابستہ ہیں۔ سلہٹ ضلع میں حضرت مولانا مدنی کے زیادہ خلفاء ہیں۔ جن کی وجہ سے ان میں بے پناہ قوت عمل پیدا ہو گئی ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سلہٹ تشریف لے جاتے۔ وہیں رمضان المبارک گذارتے۔ تراویح پڑھتے اور اعتکاف کرتے۔ ان کے اعتکاف کے لئے مسجد کے کنارے پر ایک جگہ مخصوص کر دی گئی تھی۔ جو اب تک ادب و احترام سے ..... موجود ہے۔ مشرقی پاکستان کے مسلمان دین سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔ ڈھاکہ دکھن کی ضلعی کانفرنس میں کم از کم پچاس ہزار آدمی جمع ہو گئے۔ تمام کے سروں پر ٹوپیاں تھیں اور سب نماز کے پابند تھے۔ جماعت سے نماز پڑھتے وقت عرفات کا منظر معلوم ہوتا تھا۔ ان لوگوں کو جتنا اسلام کا نام اپیل کرتا ہے اور کوئی چیز نہیں کرتی۔ مگر خود غرض لیڈر اسلام کو کے ان سے اپنے اقتدار کے لئے کام تو لے لیتے ہیں۔ مگر اسلام کے لئے کچھ نہیں کرتے۔

تاہم وہاں کے مقامی زمیندار، رؤسا اور اونچے طبقہ کے لوگ اسلام سے الفت رکھتے ہیں۔ چنانچہ سلہٹ کے محترم خان محمد سلیمان خاں صاحب نے جو وہاں کے رئیس اعظم ہیں اپنے ایک بیٹے کو حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کے فرمانے سے قرآن و حدیث اور دینی تعلیم کے لئے مخصوص کر دیا۔ اور ڈھاکہ شہر میں احسن منزل میں بہت سے آدمیوں نے تبرکاً درس قرآن شروع کیا۔ بہرحال مشرقی پاکستان کے مسلمانوں میں دینی جذبہ بہت زیادہ ہے۔ مگر قیادت کی کمی ہے۔ لیڈر قسم کے لوگوں نے ان کو پریشان و حیران کر رکھا ہے۔ اگر علماء کرام کام کریں تو وہ سب سے زیادہ کامیاب ہو سکتے ہیں اور اگر انہوں نے اپنے ملک کے مخلص مسلمانوں کو نہ سنبھالا تو وہ ملحدوں اور بے دینوں کے ہاتھوں میں غلط استعمال ہوں گے۔ جس کی ذمہ داری سے علماء کرام بری الذمہ نہ ہو سکیں گے۔

## بقیہ اجمالی سرگذشت

تشریف لے گئے اور ہارون میاں صاحب کے ہاں کھانا کھایا۔ پھر ڈھاکہ دکھن کانفرنس کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس کانفرنس کی صدارت کے لئے پہلے سے حضرت حافظ الحدیث مدظلہ کا اعلان ہو چکا تھا

### پچاس ہزار کا اجتماع

چنانچہ دن کو ۹ بجے سے تلاوت قرآن سے کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ پچاس ہزار کے عظیم اجتماع کا کنٹرول جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکار نہایت عمدگی سے کر رہے تھے۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ ان پچاس ہزار آدمیوں میں ننگے سر کوئی نہ تھا۔ نہ داڑھی مونڈھا نظر آتا تھا۔ نماز کے وقت پچاس ہزار انسانوں کی صفوں نے عرفات کی یاد تازہ کر دی۔

سب سے پہلے سپاس نامہ پڑھا گیا۔ پھر ایک بہترین خطبہ استقبالیہ سنایا گیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی مفصل تقریر ہوئی۔ اور آخر میں ناظم مرکزی مولینا غلام غوث صاحب نے تمام ملکی و مذہبی حالات پر مفصل روشنی ڈالی۔ نماز ظہر کے بعد حضرت امیر وفد حافظ الحدیث مدظلہ اور مفتی اعظم مولانا محمود صاحب کی روح پرور تقریریں ہوئیں مغرب تک اجلاس جاری رہا۔ اجلاس میں مرکزی مجلس شوریٰ کی قراردادیں پاس کی گئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، اسلام زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد کے نعروں اور دعا پر یہ مبارک کانفرنس ختم ہوئی۔ ضلع سلہٹ کے مسلمانوں نے جس اسلام دوستی اور دینی جذبات کا اظہار کیا۔ وہ تمام مشرقی پاکستان کے لئے قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور قوت عمل میں اور برکت عنایت فرمائے۔ آمین! رات کو وفد واپس سلہٹ روانہ ہوا

۲۱ مارچ۔ ۲۱ مارچ کو ارکان وفد سلہٹ کے ہوائی اڈہ پر پہنچا۔ الوداع کہنے کے لئے علماء کرام، مخیر حضرات۔ ارکان جمعیۃ کا جم غفیر پہنچ گیا تھا۔ حاضرین نے رو رو کر معزز مہمانوں کو الوداع کہا۔ جمعیۃ کے پروگرام سے تمام ضلع سلہٹ کے مسلمانوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

ڈھاکہ کو روانگی۔ وفد چند سلہٹی بزرگوں اور مولانا اشرف علی صاحب ناظم ضلع سلہٹ سمیت روانہ ہو کر واپس ڈھاکہ پہنچا ڈھاکہ ہوائی اڈہ پر احباب خوش آمدید کے لئے موجود تھے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

# خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

## لاہور ڈویژن کے ارکان سے

حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن نے لاہور ڈویژن کے عہدہ داروں اور ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعیت کی تنظیم کے سلسلہ میں اپنی سرگرمیوں کو تیز کر دیں۔ نیز مرکزی جمعیت کی جانب سے حالیہ شائع کردہ پمفلٹوں کی اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کریں۔ اور ہر جگہ ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اجتماعات منعقد کریں ترجمان اسلام کے لئے نئے خریدار پیدا کریں۔ قربانی کی کھالیں جمع کرنے کے لئے تندہی سے کام کریں اور فنڈ کے سلسلہ میں مرکز اور لاہور ڈویژن کے دفتر کی امداد کریں۔ تاکہ ہمارے پروگرام اور منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ اور اپنی تمام تر سرگرمیوں سے لاہور ڈویژن کے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور مشورے طلب کریں

حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشر و اشاعت دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن چوک رنگ محل لاہور۔

## لاہور ڈویژن کے شوریٰ کے ارکان سے

حضرت مولینا سید طیب شاہ ہمدانی مقیم کوٹ مراد شہر قصور اور مولوی پیر محمد صابر صاحب (خلیفہ مجاز حضرت سلطان الاولیاء شیخ التفسیر لاہوری قدس سرہ کوٹ عبدالمالک توجہ فرمائیں۔ آپ دونوں حضرات کو جمعیۃ العلماء اسلام حلقہ لاہور ڈویژن کی مجلس عاملہ کا رکن نامزد کیا ہے۔ آپ فوری طور پر اپنے اپنے مقام میں جمعیۃ العلماء اسلام کی تشکیل اور عہدیداروں کا انتخاب کر کے بذریعہ اخبار حضر اطلاع کریں۔ نیز قاعدہ کے مطابق فیس ممبری کا چوتھا حصہ مرکزی دفتر میں ارسال کریں۔ والسلام

(مولانا البشیر احمد نقشبندی قادری خطیب مسجد جامع پیر شہر امیر جمعیۃ العلماء اسلام لاہور ڈویژن)

## جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵ کا جدید انتخاب

(۱) مولانا دلی محمد صاحب۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵
(۲) چودھری رحمت علی صاحب نمبردار نائب امیر جمعیۃ علماء چک ۳۳۵
(۳) چودھری امیر محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵
(۴) چودھری علی محمد بی ڈی ممبر ناظم علی جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵
(۵) ماسٹر عبدالعزیز صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵
(۶) چودھری محمد انور خزانچی نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵
(۷) صوفی عبدالرشید صاحب خزانچی جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵
(۸) چودھری اعجاز احمد علوی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵
(۹) چودھری محمد شریف صاحب علوی سالار چک ۳۳۵

ارکان شوریٰ

(۱) چودھری محمد قاسم صاحب ڈوگر (۲) حاجی محمد دین صاحب (۳) چودھری علی محمد صاحب (۴) چودھری محمد سلیم صاحب۔
(۵) عبدالغفور صاحب (۶) ماسٹر غلام رسول صاحب (۷) ماسٹر عبدالحمید صاحب (۸) چودھری شاہ محمد صاحب۔

## سیرت کے موضوع پر جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام موضع پڑیال تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷۔ ذوالقعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء بروز اتوار سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے مقتدر علماء کرام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پاک پر اپنے مخصوص بیانات سے مسلمانان علاقہ کو مستفیض فرمایا۔

اسمائے گرامی علمائے کرام

(۱) حضرت مولانا الحاج عبدالحکیم صاحب (۲) حضرت مولانا قاری محمد آمین صاحب (۳) حضرت مولانا حافظ محمد رمضان صاحب۔ (۴) حضرت مولانا محمد خورشید عالم صاحب (۵) نعت خوان صوفی کرم داد صاحب۔

عبدالمجید سوبیدار ناظم جمعیۃ علماء اسلام موضع پڑیال۔ ڈاک خانہ ایضاً سب آفس چکری تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

## چوہدری علی محمد ممبر بنیادی جمہوریت کی اسلامی غیرت قابل تقلید مثال

جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۳۵ گ ب بنگلہ بھاگٹ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ناظم اعلیٰ چوہدری علی محمد صاحب ممبر بنیادی جمہوریت جو یونین کونسل ۳۱۹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب بی ڈی کے کورس کا آغاز ہوا اور خاندانی منصوبہ بندی کی تعلیم دی جانے لگی تو چوہدری صاحب نے تمام ارکین بنیادی جمہوریت کے سامنے کہا کہ ہماری اسلامی حمیت و غیرت اس امر کی قطعی اجازت نہیں دیتی کہ ایسی تعلیم حاصل کی جائے۔ جو اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہے اب اسلام کے منافی کسی قسم کے نظریاتی پروگراموں کو پروان نہیں چڑھنے دیا جائے گا۔ آپ نے مذہبی، اخلاقی اور معاشی، اقتصادی نقطہ نظر سے خاندانی منصوبہ بندی کی مخالفت میں دلائل پیش کئے۔ چنانچہ ارکان بنیادی جمہوریت کے علاوہ متعلقہ آدمی جو تعلیم پر مقرر ہوا تھا اسے بھی چوہدری صاحب کے موقف کو تسلیم کرنا پڑا۔ آپ کو مکمل فتح حاصل ہوئی۔

اعجاز احمد علوی ناظم نشر و اشاعت چک ۳۳۵

## ریڈیو پاکستان کے ارباب اختیار سے

گذشتہ اتوار (۱۳ مارچ) کی شام کو ریڈیو پاکستان لاہور سے "دیہاتی بھائیوں" کے پروگرام میں ایک مسافر کی زبانی ربوہ کا تعارف کرایا گیا۔ جس میں عوام کو یہ اطلاع دی گئی کہ ربوہ والے ربوہ میں بیٹھے ہوئے تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

ربوہ اور اہل ربوہ کے متعلق مسلمانان پاکستان خوب جانتے ہیں اور ان کی ریاستی مملکت کا تعارف مسلمانان پاکستان کے لئے نیا نہیں ہے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ کونسا اسلام ہے جس کی تبلیغ دوسرے ممالک میں کی جا رہی ہے۔ جس پر مسلمانان پاکستان کا زر مبادلہ صرف کیا جا رہا ہے۔ کیا ارباب ریڈیو پاکستان لاہور اس کا جواب دے سکیں گے۔ نہیں۔ قطعاً اس سوال کا جواب نفی میں ہوگا۔ اہل پاکستان خوب جانتے ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کا یہ وہ محدود اہل ربوہ بیرونی ممالک میں کیا فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ہم ریڈیو کے ارباب اختیار اور مغربی پاکستان کے نیک دل گورنر سے استدعا کرتے ہیں کہ ریڈیو پاکستان لاہور سے جواب طلبی کی جائے اور آئندہ اس قسم کی حرکات سے اجتناب برتا جائے۔

وسٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن چنیوٹ)

# اعلانات

## ہدیۂ تبریک

روز سعید عید الضحیٰ کے موقعہ پر ہم اپنے قارئین کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام)

## اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

عید الضحیٰ کی تعطیلات کے باعث اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ لہٰذا حضرات اور قارئین نوٹ فرمالیں۔

## ایجنٹ حضرات

ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ماہ مارچ کے بل روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد سے جلد ادائیگی فرما کر ادارے کی مالی مشکلات دور کریں۔

## قارئین کرام

جن حضرات کی پتے کی چٹوں پر سرخ نشان لگا ہوا ہے اس کی بھاری خریداری ختم ہے۔ وہ جلد سے جلد آئندہ سال کا چندہ منی آرڈر کریں۔ ورنہ تین ہفتے بعد ان کی خدمت میں پرچہ وی پی کیا جائے گا۔

(ادارہ)

## تبلیغی جلسے

ضلع کیمبل پور مختلف قصبات اور دیہات میں اہل سنت والجماعت کی جانب سے تبلیغی جلسے ہو رہے ہیں۔

۲۱۔ ذوالحجہ بروز بدھ بعد از ظہر ٹانوی تحصیل پنڈی گھیب
" " بعد از عشاء دھوک ڈیرہ
۲۳ ذوالحجہ قبل از نماز جمعہ جنڈ والی مسجد ضلع کیمبل پور

جلسوں سے شیخ الطریقت مولانا عبدالطیف صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام خطاب کریں گے۔ آپ کے ہمراہ حافظ قاری محمد ایوب صاحب بھی ہوں گے۔

احباب سے جلسہ میں شرکت کی درخواست ہے۔

الداعی: محمد عبدالخالق ٹانوی تحصیل پنڈی گھیب

## عید قربان

# حق کی خوشنودی کا عظیم مظاہرہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ بشارت دی کہ آپ اپنے لختِ جگر اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل کی قربانی پیش کریں۔ ؎

بشارت خواب میں پائی کہ اٹھ ہمت کا ساماں کر
پے خوشنودی مولا اسی بیٹے کو قرباں کر

اندازہ لگائیے کہ یہ حکم اول تو ..... اولاد کے بارے میں دیا گیا اور اولاد بھی کیسی اور فرزند بھی نا خلف نہیں بلکہ نبی معصوم ابراہیمؑ کی آرزوؤں کا سہارا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی قربانی پیش کرنا آسان ہے مگر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولاد کے گلے پر خنجر چلانا اور خاک و خون میں تڑپانا کارِ دارد۔

حضرت ابراہیمؑ ہوا اس سے قبل بھی استحان کے کٹھن مراحل طے کر چکے تھے۔ اس حکم پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے محبوب حقیقی کی خوشنودی اور حکم کی تکمیل و تعمیل کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ؎

اٹھا مسلِ اسمٰعیل عالم میں رسمی اور تیرے کر
پے تعمیل چل نکلا خدا کا پاک پیغمبر
پدر بولا کہ بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے
کتاب زندگی کا اک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ میں خود آپ تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے نام پر تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں

حضرت ابراہیم نے بیٹے کو خواب کا سارا واقعہ سنانے کے بعد ان سے رائے دریافت فرماتے ہیں۔ قرآن اس واقعہ کو یوں نقل کرتا ہے۔ فانظر ماذا ترٰی۔

حضرت اسمٰعیلؑ فرطِ ادب سے گردن جھکا کر کہتے ہیں۔ افعل ما تؤمر۔ ابا جان جو کچھ حکم ہوا ہے۔ آپ ضرور کیجئے اللہ اللہ۔ کیسے پیارے الفاظ ہیں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ اے ابا جان دیر نہ فرمائیں۔ کہیں مالک حقیقی ناراض نہ ہو جائیں۔ آپ مجھے صابر و متحمل پائیں گے ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ بیٹا خوش ہے کہ میں خدا کے راہ میں قربان ہو رہا ہوں اور ادھر باپ خوش ہے کہ میں اپنی قربانی پیش کر رہا ہوں۔

حضرت ابراہیمؑ منیٰ کے مقام میں چھری اور رسیوں کو لے کھڑے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل کہتے ہیں کہ ابا جان بسم اللہ کر کے میرے گلے پر چھری پھیر دیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کے وسوسوں سے ہمارے پاکیزہ ارادے میں گمراہی آجائے۔ اور آپ چھری تیز کریں اور مجھے رسی سے جکڑ کر باندھ لیں۔ تاکہ میرے تڑپنے پھڑکنے سے جناب کے وجود پاک پر چھینٹے نہ پڑیں۔ اور مجھے منہ کے بل لٹا کر ذبح کریں۔ تاکہ میری صورت پر بوقت ذبح آپ کی نظر نہ پڑے۔

آداب فرزندی کا کیسا دلکش منظر ہے۔

؎ یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

حضرت اسمٰعیلؑ نے یہ اس لئے کہا کہ کہیں میری صورت کو دیکھ کر شفقت پدری حکم کی تعمیل میں رکاوٹ کا سبب نہ بنے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا۔ یہ منظر دیکھ کر عقل حیران و ششدر رہ گئی۔ عشق اپنی کامیابی پر شادماں تھا۔ فرشتے انسان کی اطاعت و فرمانبرداری کو دیکھ کر انسان کی اشرفیت کا دم بھرنے لگے۔ بوڑھے باپ اپنے اکلوتے اور معصوم بیٹے کی گردن پر چھری چلا دیتے ہیں۔ خداوند قدوس کو گوارا نہ ہوا۔ منظور تھا۔ چھری کی تیزی سے قطع و برید کی تاثیر سلب کر لی گئی ہے۔ چھری کو حکم ہوتا ہے لا تذبح (ذبح نہ کر) حضرت ابراہیمؑ پدری کوشش کرتے ہیں۔ (ذبح اذبح کہتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہوتی۔ غیب سے آواز آتی ہے قد صدقت الرؤیا انا کذالک نجزی المحسنین۔ بیشک آپ نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم نیکوکاروں کو اس کی جزا دیتے ہیں۔ اب اس کے عوض جنت سے ایک مینڈھا بھیجتے ہیں۔ اور تیرے بیٹے کی جان کے بدلے ایک دوسری جان کی قربانی مقرر کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت جبرئیل اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے ہیں۔ حضرت خلیل اللہ نے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سے جواب دیا۔ ذبیح اللہ نے اللہ اکبر و للہ الحمد کے کلمات سے جواب دیا۔

چنانچہ مینڈھا ذبیح اللہ کا فدیہ ہو کر خلیل اللہ کے ہاتھوں ذبح ہوا۔ اور قرآن نے اس فدیہ کو ذبح عظیم سے یاد کیا۔ چنانچہ اسی دن سے مینڈھے۔ بکری وغیرہ کی قربانی بطور فدیہ جان مقرر کئے گئے۔

## قربانی کیا ہے؟

جہاں تک قربانی کے مسئلے کا تعلق ہے تو سلفاً خلفاً ایسی ہوتی چلی آئی ہے۔ انبیاء کا اور امت کا اس پر اجماع ہے۔ انبیاء بنی اسرائیل میں سب کے ہاں قربانی تھی۔ خود پیغمبر آخر الزماں نے ابراہیمی سنت پر عمل کیا اور اپنے ہاتھوں سے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ جب حضور قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا شروع کرتے تو جانور خود بخود حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے جاتے۔ اللہ اللہ کیا شان ہے۔

ہر جانور اس شعر کا مصداق بنا ہوا تھا ؎

ہمہ آہوانِ صحرا سر خود نہادہ بر کف
بامید آنکہ روزے شکار خواہی آمد

غرضیکہ قربانی ایک شعار ہے اور ذبح عظیم کی یادگار ہے امام شافعی امام احمد بن حنبل اور امام یوسف ان سب کے ہاں قربانی دینا سنت ہے۔ اور ہمارے سیدنا ابو حنیفہ کے ہاں واجب ہے۔

حضورؐ سے صحابہ نے دریافت فرمایا کہ قربانی کیا چیز ہے ما ھذہ الاضاحی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضورؐ نے جواب دیا۔ قال سنۃ ابیکم ابراھیم۔ کہ یہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے

## قربانی کی فضیلت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل بقر عید کے دن خدا تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ عزیز نہیں اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں سمیت آئیں گی اور بیشک خون قربانی کا زمین پر گرنے سے پہلے ہی جناب الٰہی میں مقبول ہو جاتا ہے۔ پس خوش کرو قربانی سے اپنا دل (ترمذی و ابن ماجہ)

حضورؐ سے صحابہ نے ایک موقعہ پر دریافت کیا فمالنا فیھا یا رسول اللہ! اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قال لکل شعرۃ حسنۃ (یعنی قربانی کے ہر بال پر نیکی ملے گی۔

حضورؐ نے قربانی کی کتنی فضیلت بیان فرمائی ہے؟ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ پیغمبر کی بات اس کی بات ہی نہیں ہوتی بلکہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

## قربانی کی حقیقت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا کہ تم نیکی کا کمال کبھی حاصل نہ کر سکو گے۔ جہاں تک کہ اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہی تھی کہ عاشق خود اپنی جان کو اللہ کے حضور پیش کرتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت نے یہ گوارہ نہ کیا۔ اس لئے حکم دیا کہ تم جانور ذبح کرو ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔

یہاں اس شبہ کا ازالہ کر دینا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب چیز جان ہے نہ کہ مال۔ جاندار چیز سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اگر وہ فنا ہو گئی تو دوسری نہیں مل سکتی۔ اس کے برعکس مال ضائع ہو جائے تو اس کی تلافی ممکن ہے۔

حضرت غازی محمد طیب مدظلہ نے یہاں عجیب نکتہ حل فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "مال تو ایسی چیز ہے کہ فنا ہو کر ہی نفع پہنچاتا ہے مثلاً کسی کے پاس اگر ایک کروڑ روپیہ رکھا ہوا ہو تو وہ بے کار ہے اس سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک اس کو خرچ نہ کرے تو جب دنیاوی منافع اس کو خرچ کئے بغیر نہیں مل سکتا، تو "رضائے حق" جو اعلیٰ ترین نفع ہے وہ کیسے بغیر محبوبات کی قربانی سے ہو سکتا ہے اور محبوبات کیا ہیں۔ جان و مال اولاد آبرو وغیرہ۔ چنانچہ ارشاد گرامی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جان و مال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔

## قربانی اور صدقہ

دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کے اس جذبہ صادق کو ختم کرنے کے لئے طرح طرح کی حیلہ جوئیاں شروع کر رکھی ہیں۔ دراصل ان کا اس قسم کی حیلہ جوئیاں اور تحویلیں تلاش کرنا مسلمانوں کے ایمان کو کمزور کرنا اور شعائر اسلامی کے مٹانے کی ایک ناپاک کوشش ہے جو یورپ کی طرف سے آئی ہے۔ اور بعض نام نہاد مسلمانوں نے اس کو اپنا کر اپنے آپ کو مسلمانوں کے خیر خواہ ثابت کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ ان نام نہاد مسلمانوں کے (باقی صفحہ ۱۰ پر)

# حج کا روح پرور منظر

(تحریر: الحاج حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ جہلم)

بجز آستانِ توام در جہاں پناہے نیست
سرِ مرا بجز ایں در حوالہ گاہے نیست

یوں تو رمضان المبارک سے حجاج کے قافلوں کی آمد شروع تھی لیکن جب ذوالحجہ کا چاند نکلا تو حجاج کے قافلوں کے قافلے آنے لگے۔ مکہ مکرمہ جو اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور ایک بہت بڑا شہر ہے۔ اس کے گلی کوچے تنگ دکھائی دینے لگے حدِ نظر تک انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دیتا ہے کوئی جگہ ایسی نہیں جو خالی پڑی ہو۔ ٹریفک کی بھرمار ہے لیکن اللہ کی شان کوئی حادثہ نہیں پیش آتا۔ مختلف نسلوں، ملکوں اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ جب مکہ شریف میں داخل ہوتے ہیں تو بے تابانہ اللہ کے گھر کی جانب دو چادریں زیب تن کئے ہوئے اور لبیک کی صدا بلند کرتے ہوئے اللہ کے گھر میں حاضری دیتے ہیں۔ جمالِ کعبہ کو دیکھتے ہی ان کی تمام عمر کی تکالیفوں اور کلفتوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

جمالِ کعبہ مگر عذرِ رہرواں خواہد
کہ جان زندہ دلاں سوخت در بیابانش

جو بھی آتا ہے حجرِ اسود کو چومتا ہے یا صرف اشارہ کر کے طوائف شروع کر دیتا ہے۔ کوئی دروازۂ کعبہ کو چھوا ہوا ہے تو کوئی آبِ زم زم پی کر دعا میں مصروف ہے۔ فرزندانِ توحید یہاں آ کر ایمان کی کھیتیوں کو تازہ کرتے ہیں۔ اسلام کا یہ کتنا کھلا معجزہ ہے کہ جو لوگ بھی ایک مرتبہ حرم شریف کی بازیابی سے مشرف ہو جاتے ہیں وہ مرتے دم تک دوبارہ حاضری کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔

**آٹھ ذی الحج:** — آٹھ ذوالحجہ کو بعد از نماز فجر دستور کے مطابق تمام حجاج اپنے معلمین کی زیرِ سرکردگی میں حرام زیب تن کئے ہوئے منیٰ کو روانہ ہوتے ہیں۔ ہر معلم کا علم علیحدہ ہوتا ہے جب حجاج منیٰ کو روانہ ہوتے ہیں تو ہر ایک ---- لبیک اللھم لبیک کی صدا پکارتا ہے۔ گو منیٰ کو جانے والی سڑکیں اب زیادہ کشادہ ہیں۔ تمام راستہ پہاڑ کو کاٹ کر بنایا گیا ہے لیکن پھر بھی ہجوم اس قدر ہوتا ہے کہ چلنا دشوار ہو جاتا ہے عجیب سماں دیکھنے میں آیا۔ سب ہی لوگ ایک لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں اور ایک صدا بلند کر رہے ہیں۔ انوارِ الٰہی کے جلوے عام ہیں۔ رحمتیں اور برکتیں کثرت سے تقسیم ہو رہی ہیں۔ ہم نے ساڑھے تین میل کا پیدل فیصلہ طے کیا۔ اور منیٰ میں پہنچے منیٰ قربانی یا آزمائش کی جگہ کا نام ہے۔ بیت اللہ شریف کی مشرقی جانب ایک مستطیل وادی ہے۔ یہاں تینوں جمعرات جمرہ عقبہ، جمرۂ وسطیٰ بائیں طرف جمرۂ صغریٰ دائیں جانب رمی جمار متفقہ طور پر واجب ہے۔ یہاں بھی حضور کی پیدائش سے پہلے واقعہ اصحاب فیل پیش آیا تھا۔ یہاں سے جلد گذر جانا مسنون ہے۔ یہاں ہم نے پانچ نمازیں جو مسنون ہیں ادا کیں۔

**۹ ذی الحج:** — ۹ ذی الحج کو طلوعِ سورج سے قبل عرفات کو روانگی شروع ہو جاتی ہے۔ زبان پر تکبیر اور تلبیہ کی کثرت ہوتی ہے۔ عرفات منیٰ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ اور مکہ مکرمہ سے تقریباً پچیس کوس دور شمال مشرق میں ہے۔ یہ ایک کھلا میدان ہے۔ اور بڑی قبولیت کا مقام ہے۔ یہاں ہی حضرت آدم علیہ السلام حوا کی ملاقات ہوئی تھی۔ اور یہیں ان کی توبہ بھی قبول ہوئی۔ اور یہاں ہی حضرت جبرائیل امین نے حضرت خلیل اللہ کو مناسک حج سکھائے۔

## سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج ۱۰ ذی الحج کو یہاں قیام فرمایا۔ یہاں ہی آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی۔ اور حضور نے اونٹ پر بیٹھ کر آخری خطبہ دیا جو ان الفاظ پر مشتمل ہے۔

اے لوگو! میری بات سنو! شاید اس سال کے بعد میں تم سے اس مقام پر نہ مل سکوں۔ تم پر تمہارا خون اور مال قیامت تک کے لئے اسی طرح حرام ہے۔ جس طرح آج کے دن (عرفہ) اور اس مہینے ذی الحجہ میں خون بہانہ حرام ہے۔ (کیا آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر قتل و غارت اور آپس کی لڑائی سے رک جانے پر تیار ہیں؟) تم عنقریب اپنے رب کے پاس جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ میں نے یہ تم کو جتا دیا۔ بس جس کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو، وہ اسے اس کے مالک تک پہنچا دے۔ کیا امانت داری کے اس اصول کا آپ احترام کرتے ہیں؟ سوچتے جائیے)

ہر قسم کا سود ممنوع ہے۔ اپنا اصلی مال لے لو اور سود چھوڑ دو۔ اس طرح تم پر ظلم ہوگا اور نہ تم دوسروں پر ظلم کرو گے۔ سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کی سودی رقمیں چھوڑتا ہوں۔ (کیا آج کے مدعیانِ اسلام و ایمان بھی سودی اداروں کو تالا لگانے اور حلال روزی تلاش کرنے کے لئے آمادہ ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہر قسم کا سود ممنوع کر دیا۔ اور آج کے مسخرے ماہرینِ اسلام سود کو مرکب و مفرد دو حصوں میں تقسیم کر کے دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہودیانہ ترمیم کرنا چاہتے ہوں؟)

دورِ جاہلیت کے تمام خونوں کے بدلے ترک کئے جاتے ہیں۔ اور سب سے پہلے جو خون معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب (آنحضرت کے بھتیجے) کا ہے۔"

لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارا کچھ حق ہے۔ اور اسی طرح عورتوں کا بھی تم پر کچھ حق ہے۔ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے ناموس کی حفاظت کریں۔ کوئی کھلی ہوئی برائی نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو اللہ کی طرف سے اجازت ہے کہ انہیں اپنے سے الگ کر دو اور سزا دو لیکن سختی سے نہیں۔ اور جب وہ باز آ جائیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ وہ تمہارے ہاتھ میں بے بس اور مجبور ہیں تم نے اللہ کی ضمانت پر انہیں حاصل کیا ہے۔ اور اسی کے نام پر اپنے لئے جائز کیا ہے۔ (کیا آج کی عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ آج کی عورت بے حیائی اور فحاشی کو آزادیٔ نسواں کے بہانے سے اختیار کرنے پر مصر ہیں۔ کیا آج کی ان آوارہ منش لیڈرات پر کوئی شریف اور باعصمت قوم فخر کر سکتی ہے؟

لوگو! میری بات سن لو۔ جان لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس مسلمان کے لئے صرف وہی حلال ہے۔ جو اس کے بھائی نے رضا و رغبت سے اسے دیا ہے۔ ایک دوسرے پر زیادتی مت کرو (ان جملوں کے آئینہ میں اپنی زندگی کی ایک جھلک دیکھ لیجئے۔ کیا آج کے مسلمان میں باہمی اخوت کا تعلق ہے؟ کیا ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی دینی یا دنیاوی ضروریات کا علم ہے؟ اور پھر کیا ہم ایک دوسرے کی ہر قیمت پر مدد کرنے اور ان کی مشکلات میں کام آنے اور ان کے مصائب کو مسرتوں میں بدلنے کا عزم رکھتے ہیں؟)

تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ تم میں سے قابلِ عزت اور بڑا وہی ہے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے (کیا آج ہم میں سے یہ قابلِ فخر وحدت اور یکجائی ملتی ہے سوچئے کہ ہم پرہیزگاری اور تقویٰ کو علامتِ بزرگی سمجھتے ہیں یا دنیاوی جاہ و مرتبہ اور دولت کو؟ کہیں ایسا تو نہیں۔ کہ ہم اسلام اور دین کے پابند لوگوں کا مذاق اڑاتے ہوں۔ اور مغرب کی نقالی کرنے والے مسخروں کا احترام کرتے ہوں؟)

خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی اور کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت حاصل نہیں (کیا آج ہماری وطن پرستانہ اور قوم کی عبادت کرنے والی ذہنیتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کا احترام کرنے پر آمادہ ہیں؟)

لوگو! کل تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تم کیا جواب دو گے؟)

اے کاش آج ان باتوں پر امت غور کرتی!۔

ہم یہاں موٹر کے ذریعہ پہنچے جہاں ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کرنی پڑتی ہیں۔

**مزدلفہ میں:** مغرب کے بعد مزدلفہ کو واپسی ہوئی۔ مزدلفہ کا معنی بوجھ اٹھائے آہستہ آہستہ چلنا ہے۔ یہ عرفات اور منیٰ کے درمیان دو پہاڑیوں میں گھری ہوئی مستطیل وادی ہے۔ اسی میں مشعر الحرام ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے

ذکروا اللہ عند مشعر الحرام
یہاں اللہ کا ذکر کیا کرو

رمی کے لئے کنکریاں یہاں ہی سے لی جاتی ہیں۔ یہ عرفات سے کوئی تین میل ہے۔ یہاں مغرب اور عشا اکٹھی پڑھنی ہوتی ہیں ہم جب عرفات سے چلے تو اندھیرا چھا چکا تھا۔ ہر ایک اس جنگل میں اور پھر اندھیرے میں ذوق و شوق سے سرشار دوڑا جا رہا تھا۔ درود و سلام کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ جنگل میں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا اور ایک آواز آ رہی تھی۔

چہ خوش صحرا کہ در وے کارواں ہا
در وے خواند و مخمل را برآنند! (اقبال)

کا سا منظر تھا۔ جب ہم یہاں پہنچے تو موسم گرما کے ہوتے ہوئے رات شدید سردی تھی۔ یہاں کا وقوف گو رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے لیکن تمام رات لوگ جاگتے رہے۔

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

# مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت کے حسابات اور میری ذمہ داری

(از حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

لاہور۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت کے متعلق جو مضامین چٹان میں شائع ہوئے ہیں۔ ان مضامین کو فرقہ مرزائیہ نے اپنے ناپاک عزائم و عقائد کے لئے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ مرزائیوں کو یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کی ریشہ دوانیوں کے استیصال کے ملت اسلامیہ کی تمام مکاتیب فکر باوجود اختلافات کے متفق و متحد ہیں۔ رہا مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت کے حسابات کا معاملہ۔ تو ان مضامین کے شائع ہونے سے بہت پہلے شعبان ۱۳۸۵ھ کے مجلس مرکزیہ کے اجلاس شوریٰ میں خود مولانا محمد علی کی تحریک پر زیر بحث آیا۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کرایا کہ تمام حسابات کی جانچ پڑتال اکابر قوم اور سرکاری و غیر سرکاری ذرائع سے پوری طرح کرالی جاکر شائع کرا دیئے جائیں۔

میں بحیثیت امیر مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ کہ تمام حسابات مکمل اور صحیح ہیں۔ اور ہر بہی خواہ جب چاہیئے۔ اس معاملہ میں پوری تسلی کر سکتا ہے

(۲) میں یہ اعلان بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ تحریک ختم نبوت کے بعد شہری طبقہ سے مایوس ہو کر مرزائیوں نے سادہ لوح دیہاتی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے دور دراز دیہات کا رخ کر لیا تھا۔ اس سازش کے انسداد کے لئے مبلغین تحفظ ختم نبوت کا پوری ہمت کے ساتھ ان مرزائیوں کا تعاقب کر کے مسلمانوں کے ایمانوں کو بچانا وہ اہم خدمت ہے۔ جو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ ورنہ اس میں کسی طرح کی کمی کے لئے شرعی جواز موجود ہے۔

(۳) اس میں شک نہیں ہے کہ مرزائی فرقہ اپنی روایات کے مطابق ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتا ہے۔ اور بعض صحافی چودھری ظفر اللہ خاں اور قادیانی فرقہ کو دانستہ یا نادانستہ اپنی تحریروں سے فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ مگر ہم قطعاً مایوس نہیں ہوئے ہیں۔ ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ اور انشاء اللہ اللہ تبارک و تعالیٰ دشمنان اسلام اور ان کے حق میں سازشیں کرنے والوں کو روسیاہ فرمائیں گے۔

یہ چند سطریں اس لئے لکھ دی ہیں کہ برادر مکرم شورش صاحب کے مضامین سے نہ مسلمان کسی غلط فہمی میں مبتلا ہوں اور نہ مرزائی اس پر بغلیں بجائیں۔

(دستخط قاضی احسان احمد شجاع آباد)

## چرم قربانی کی وصولی سے متعلق ہدایات

مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن رسید دے کر چرم قربانی وصول کریں۔ یہ رسیدیں آپ ان رسید بکوں سے کاٹ کر دیں۔ جو آپ کے پاس موجود ہیں۔ جن دفاتر میں رسید بکیں موجود نہ ہوں۔ وہ دفتر کی مہر لگا کر سادہ کاغذ پر رسیدیں جاری کریں اور معطی حضرات کی مکمل فہرست دفتر مرکزیہ میں بھیج دیں۔ تاکہ مرکز سے پختہ رسیدیں بھیجی جا سکیں۔

(۲) قربانی کے تین دن میں مقامی دفاتر میں جس قدر کھالیں وصول ہوں انہیں مقامی طور پر فروخت کر کے مرکز کو روزانہ اطلاع دیجئے کہ کتنی رقم فراہم ہوئی ہے۔

(۳) خطباء حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ جمعہ کے خطبہ سے قبل یا نماز جمعہ کے بعد جیسا مناسب خیال فرمائیں نمازیوں سے اپیل کریں کہ وہ امسال چرم قربانی جمعیۃ علماء اسلام کو دیں۔ تاکہ مرکزی دفتر فرائض کی بجا آوری میں باحسن وجوہ عہدہ برآ ہو سکے۔

(۴) قربانی کی کھالیں فراہم کرنے کے لئے رضاکاران اسلام کو مستعدی سے کام لینا چاہیئے۔ ایسے دردمند حضرات بہت کم ہوتے ہیں جو ان کھالوں کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں خود پہنچاتے ہیں۔ رضاکاروں کو گھوم پھر کر کھالیں فراہم کرنا چاہئیں۔

کھالوں کی فروخت سے جمع کی ہوئی رقوم دفتر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر فوراً بھجوا دیجئے۔ تاکہ مراکز معطی حضرات کے نام پختہ رسیدیں بھیج سکے۔

### آخری گذارش

ہمدردان جمعیۃ علماء اسلام عید الضحیٰ کے موقعہ پر اگر ذرا ہمت سے کام لیں تو مرکزی جمعیت تبلیغ کے کام کو وسیع پیمانے پر جاری کر سکتی ہے۔ عید کے تین دن وابستگان جمعیت کو اس کار خیر کے لئے وقف کر دینا چاہئیں پروردگار آپ کی ہمتوں میں برکت دے۔ آمین۔

(ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

## احکام قربانی

ہر مسلمان آزاد مقیم جو کہ ضروریات زندگی کے علاوہ مقدار نصاب یعنی ۷½ تولہ سونا یا ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو۔ اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔ قربانی میں بکرا یا بھیڑ یا دنبہ یا ساتواں حصہ اونٹ، گائے، بیل، بھینس کا ایک آدمی کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ جن جانوروں میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں وہ سات سے کم تعداد میں کے لئے بھی جائز ہیں۔ بکرا ایک سال کا ہونا چاہیئے۔ اور بھیڑ، دنبہ اگر موٹا ہو اور چھ ماہ سے زائد ہو تو ہو سکتا ہے۔ اونٹ پانچ سال کا ہونا چاہیئے۔ باقی بڑے جانور دو سال کے کافی ہیں۔ نر و مادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ قربانی کا گوشت ایک تہائی غرباء و مساکین پر صدقہ کرے۔ ایک تہائی اپنے دوستوں کو دے اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ لے جس شخص کا کنبہ بہت ہو یا اور کوئی ضرورت ہو تو تمام گوشت خود خرچ کر سکتا ہے۔ البتہ فروخت کرنا منع ہے۔

جس شخص کے ذمہ قربانی واجب نہ تھی۔ مگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور قربانی کا خریدا تو اس کے ذمہ اس کا قربانی کرنا واجب ہو گیا۔ اس کو فروخت نہیں کر سکتا اگر قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے اس جانور کو ذبح نہ کیا تو زندہ کو اللہ کے واسطے دے دینا چاہیئے۔ غنی اور نذر کرنے والے کا بھی یہی حکم ہے۔

جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے۔ اگر قربانی کے دن گذر جائیں اور قربانی نہ کرے تو اس کے ذمہ قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔

جس جانور کے سینگ پیدائشی نہ ہوں۔ اس کی قربانی درست ہے۔ اور اگر بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو تو تب بھی قربانی درست ہے۔ اگر جڑ سے اکھڑ گیا ہو تو درست نہیں اور بدھیا کی قربانی بھی درست ہے۔ خواہ مل کر بدھیا کیا گیا ہو یا نکال کر اندھے اور کانے کی قربانی درست نہیں اور ایسے دبلے جانور کی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو اور ایسے لنگڑے کی جو جو مذبح تک نہ جا سکے۔ اور نہ ایسے جانور کی جس کا تہائی سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔ یا تہائی سے زیادہ دم کٹی ہوئی ہو۔ اور نہ اس جانور کی جس کے دانت نہ ہوں۔ البتہ تھوڑے سے گر گئے اور زیادہ باقی رہے تو جائز ہے

چرم قربانی کو بدون فروخت کرنے کے اپنے کام میں لایا جا سکتا ہے یعنی ڈول وغیرہ اس سے بنا سکتا ہے۔ خود اس کو فروخت کرنا نہیں چاہیئے، لیکن اگر فروخت کر دیا تو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قصاب کی اجرت قربانی میں سے دینا جائز نہیں، دُرِّ عالمگیر میں ایک روایت ہے کہ چرم قربانی کو صدقہ کرنے کے لئے فروخت کرنا درست ہے۔ چرم قربانی یا اس کی قیمت کسی معاوضہ میں دینا مثلاً امام و مؤذن کو بسبب اس کی امامت کے دینا درست نہیں۔ دینی جماعتیں اور طلباء دین اس کے بہترین مصرف ہیں۔

**خرابی جگر سے** خون کم اور غیر صالح پیدا ہوتا ہے۔ بلغم زیادہ بنتا ہے۔ نظام ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ بعض کو چہرہ پر داغ چھائیاں اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بھی پڑ جاتے ہیں **کشتہ فولاد** جگر کے لئے اکسیر ہے۔ اس کو لطیف کرنے کے لئے اس کا شربت بنایا جاتا ہے۔ شربت فولاد اگر صحیح بنا ہوا ہو تو واقعی بڑا مفید ہے۔ جدید تحقیق کی روشنی میں اس کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے اس میں کیلشیم حیاتین (وٹامن) اور جڑی بوٹیوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اب یہ شربت فولاد مرکب بن گیا ہے جس سے اس کے فوائد کئی گنا بڑھ گئے ہیں **شربت فولاد مرکب** خون پیدا کرنا اور خون پیدا کرنے والے اعضاء کو درست بھی کرتا ہے ● بھوک بڑھاتا ● قبض دور کرتا ● پیاس اور گرمی کی شدت کو توڑتا ہے ● بدن کی سستی اور تھکاوٹ کو دور کر کے طاقت پیدا کرتا ہے ● خون صاف کر کے پھوڑے پھنسیوں اور چہرہ کے داغ و چھائیوں کا خاتمہ کر کے سرخی پیدا کرتا ہے۔ موسم گرما میں صحت اور طاقت کے لئے اعلیٰ ترین تحفہ ہے۔ آدھ سیر والی بوتل کی قیمت ۴ روپے ڈاک خرچ ۱½ روپیہ۔ ۲ بوتل پر ۲ روپے کا خرچہ۔ بوتل ربڑ پلاسٹک کی ہے اس لئے راستے میں ٹوٹ پھوٹ کا ڈر نہیں دستی یا بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے زیر دفتر جمعیۃ علماء اسلام عقب سنہری مسجد چوک رنگ محل لاہور

# بقیہ ـــــ حق کی خوشنودی کا مظاہرہ

جذبہ کو ختم کرنے کے لئے یہ کہہ کر کہ قربانی کے بدلے صدقہ دے دیا جائے اور ہر کروڑوں روپے جانوروں پر صرف کئے جاتے ہیں اور ہزاروں جانیں تلف کی جاتی ہیں اگر یہ معقول رقم گورنمنٹ کی تحویل میں دی جائے تو اس سے ہر سال مفید اداروں اور یتیم خانے بیوہ گھر وغیرہ قائم کئے جا سکتے ہیں۔

ان کے اس مشورہ سے ہمدردی کا پہلو کہاں تک نکلتا ہے۔ اس سے بحث نہیں۔ مجھے تو یہ بتانا ہے۔ یہ شیریں مدعا اور قربانی کے مفہوم سے قطعی طور پر نابلد اور ناآشنا ہیں۔

ذبیحہ کا اصلی مقصد تو جان پیش کرنے سے حل ہوتا ہے چنانچہ اسی سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور یہی اس کی روح ہے۔ کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے۔ اور صدقہ کی روح مال دینا۔ اور پھر اس عبادت کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا تو کوئی دن متعین نہیں۔ مگر اس کے لئے تو ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے۔ اور اس کا نام بھی "یوم النحر" ہے (قربانی کا دن)

ہر چیز کے فوائد اپنے اپنے مقام پر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ نماز سے عاجزی و انکساری کی صورت میں تقویٰ حاصل ہوتا ہے روزہ سے تزکیہ نفس کی صورت۔ جہاد سے شجاعت کی صورت صدقہ سے انفاق فی مال کی صورت اور قربانی سے جاں نثاری کی صورت میں تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ اب بتایئے کہ ایک آدمی نے قربانی کے بجائے اگر صدقہ کیا تو صدقہ سے جاں نثاری کا تقویٰ کیسے حاصل ہوگا؟ کیونکہ صدقہ کا تقویٰ اور طرح کا ہے حقیقت یہ ہے کہ قربانی کے بجائے اگر صدقہ دے دیا جائے تو صدقہ کا ثواب مل جائے گا۔ مگر قربانی کا مطالبہ بدستور رہیگا

رہا یہ سوال کہ جو روپیہ قربانی میں صرف ہوتا ہے۔ اس کو غریبوں، یتیموں اور مہاجرین کی امداد پر صرف کیا جائے۔ جہاں تک ان مسائل کا تعلق ہے۔ ان کا حل تلاش کرنا ضروری ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ ان مسائل کو حل کرنے کا صرف طریقہ یہی رہ گیا ہے کہ سنت ابراہیمی کو ختم کر دیا جائے۔ (اسلام کی عمارت کو منہدم کر دیا جائے یا اس کا کوئی اور حل بھی ہو سکتا ہے۔ کیا خلفاء اسلام نے اپنے ادوار میں اقتصادی اور معاشی فہم داریوں کو قربانی دینے کے باوجود حل نہیں کیا؟

اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو پھر یہ امر قابل دریافت ہے کہ ہر سال کے لئے اسلام کے نام پر جو پیسہ اکٹھا کیا جاتا ہے کیوں چلائی جاتی ہے۔ کیا اس کا حل یوں ممکن نہیں کہ آپ اپنی خواہشات پر چھری چلائیں۔ غیر شرعی اخراجات کو بند کر کے رفاہ عامہ پر خرچ کریں۔ آپ ذرا تعصب کی پٹی کو اتار کر دیکھیں کہ قومی سرمایہ کس قدر غلط رسومات غم میں، رقص و سرود کی محفلوں کے منعقد کرنے شراب کی درآمد مروجہ شادی و غمی کی غلط رسومات اور دیگر ہزاروں خلاف اسلام امور پر جو رقم خرچ ہوتی ہے۔ اس کو بند کیجئے، روکئے اور غرباء و مساکین کی امداد کیجئے۔ اس طرح نہ صرف ہمارے اقتصادی اور معاشی مسائل حل ہوں گے بلکہ معاشرے سے ایسی چیزوں کے دور کرنے کی بدولت ایک پاکیزہ اور صاف ستھرا معاشرہ موجود میں آئے گا۔

## منکرین حدیث کا دوسرا اعتراض

منکرین حدیث کی طرف سے جو دوسرا اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس طرح قربانی کے جانور ذبح کرنے سے تم ختم ہو جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب انسان ایک سچی بات کی مخالفت کرنے پر کمربستہ ہو جاتا ہے تو حقائق کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے۔ سچ ہے کہ

دروغ گو را حافظہ نہ باشد

خدارا حقائق پر نظر جمایئے اور سوچئے کہ حضور ﷺ سے لے کر آج تک کتنی قربانیاں ہوئیں۔ جن کا حساب لگانا بھی مشکل ہے تو کیا اس طرح جانور ختم ہو گئے ہیں۔

شمانیاً روزانہ لاکھوں جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ عید کے دن وہ ذبح نہیں ہوتے اس طرح معمولی سا فرق پڑتا ہوگا جو کسی طرح قابل اعتنا نہیں۔ منکرین سنت کا یہ اعتراض بھی باطل ٹھہرا۔

## قربانی کا فائدہ

قربانی دینے سے انسان میں جاں نثاری اور جانبازی کا تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور جو چیز خدا کو مطلوب ہے وہ تقویٰ ہے اور تقویٰ ہی قربانی کی روح ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ لیکن تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ پاک حقیقی کی خوشنودی سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آخرت کے فلاح و کامیابی کے علاوہ بھی فوائد ہیں۔ مثلاً ایک نادار و مفلس شخص جسے سال بھر گوشت میسر نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کی نعمت سے اس دن فائدہ حاصل کرتا ہے پھر کھالوں کے ذریعہ یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کی امداد ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں تو تمام ملی جماعتیں اور ادارے جنہیں حکومت کی طرف سے کوئی امداد نہیں ملتی۔ وہ ان قربانی کی کھالوں اور صدقات و خیرات کی بدولت ہی چلتے ہیں۔ غرض قربانی سے بہت دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (الحسینی)

---

## بقیہ: جمعیت کا تعارف

یہ ہوا کہ لاہور میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء کی ایک مشترکہ نشست کا انعقاد کیا جائے اور اس میں اتفاق رائے سے صدارتی امیدوار کا انتخاب کیا جائے۔ لیکن افسوس کہ اس مجلس کے منعقد ہونے سے قبل ہی حکومت نے تاریخ کے اختتام کا اعلان کر دیا۔ اور جمعیت کی یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی

یہ وہ حالات ہیں۔ جن حالات میں مشرقی پاکستان میں جمعیت کا تعارف کرایا گیا تھا۔ ادائل میں مودودی جماعت اور نظام اسلام والوں نے جمعیت کی سخت مخالفت بھی کی اور اب بھی کرتے ہیں۔ لیکن جمعیت کے مستقل مزاج اراکین کی حوصلہ شکنی سے بحمد اللہ تاب یہ بادل چھٹ گئے ہیں اور مشرقی پاکستان میں جمعیت کے لئے مطلع اب بالکل صاف ہے۔

## بقیہ: اجمالی سرگزشت

موٹروں پر بیٹھ کر علامہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کی کوٹھی کو روانہ ہو گئے۔

ڈھاکہ میں دوسرا جلسہ: وہاں رات کو بیت مسجد نواب باڑی میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ حضرت امیر مرکزی نے پون گھنٹہ خطاب فرما کر قرآن و حدیث کے بیسیوں قیمتی نکات بیان فرمائے جمعیت علماء اسلام ڈھاکہ کی تشکیل: اس کے بعد جماعتی تعداد کی موجودگی میں جمعیت علماء اسلام شہر ڈھاکہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ حضرت مولانا قاضی عبدالشہید صاحب امیر منتخب ہوئے۔

**افتتاح** ـــ ڈھاکہ میں جمعیت کے لئے دفتر لے لیا ہے جس کا افتتاح ۲۲۔ مارچ کو ارکان وفد کی موجودگی میں کیا گیا۔

دفتری اخراجات کے لئے تین سو روپیہ کا بھی انتظام ہوا اور حضرت امیر کے ارشاد پر تقریباً ایک ہزار روپیہ مقامی جمعیت کے فنڈ کے لئے جمع ہوا۔

**ڈھاکہ سے روانگی**: وفد کے لئے ہوائی جہاز میں سیٹیں ریزرو ہو چکی تھیں۔ ۲۲۔ مارچ کو معزز ارکان وفد بصد عز و تزین شہر علماء کرام کے ہوائی اڈے پر پہنچے۔ تمام حاضرین آب دیدہ تھے حضرت درخواستی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی محمود صاحب سے دوبارہ جانے کے لئے وعدے لئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ وفد نہایت کامیابی سے ۲۲۔ مارچ کو ۵ بجے شام لاہور ائیرپورٹ پر پہنچا۔ جہاں قریبی تعداد میں علماء معززین استقبال کے لئے موجود تھے۔

## بقیہ: حج کا منظر

یہ شب نہایت بابرکت شب ہے۔ بعض نے اسے لیلۃ القدر سے افضل بتایا ہے۔

**میدان عرفات کو واپسی**: ۱۰۔ ذی الحجہ کو ظہر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد چند منٹ وقوف کر کے طلوع آفتاب سے ذرا قبل عرفات کو روانہ ہوئے۔ واپسی پہلے سے زیادہ بھیڑ تھی۔ بمشکل پہنچ کر جمرہ عقبہ تک پہنچے۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان پر پتھراؤ کیا تھا۔ ان کی سنت بجا آوری میں پے در پے سات کنکریاں بسم اللہ رجماً للشیطان پڑھ کر ماری جاتی ہیں۔ یہاں اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ اگر خدا کا خاص فضل و کرم شامل حال نہ ہو تو نظم و نسق برقرار رہنا مشکل ہو جاتا۔

اس کے بعد حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کی سنت کی بجا آوری میں قربانی دی جاتی ہے۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں قربانی کے جانور موجود ہوتے ہیں۔ حجاج اپنی اپنی پسند کا جانور لے کر قربانی کرتے ہیں اور اسے وہاں چھوڑ آتے ہیں۔ ہم جب قربانی دینے سے فارغ ہوئے۔ تو حسب دستور حجامت بنوائی اور احرام کھول دیا۔

**۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ**: ان دو دنوں میں تینوں جمرات کی رمی کی جاتی ہے۔ ہم طواف زیارت کے بعد رات پھر منیٰ پہنچ گئے اور ۱۲۔ تاریخ کو تینوں جمرات کی رمی کی۔ رمی جمار سے فارغ ہو کر چونکہ ۱۲۔ ذی الحجہ کو واپس مکہ مکرمہ کو پہنچا ہوتا ہے۔ اس لئے ہجوم زیادہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن مناسک حج کے ادا ہو جانے کی وجہ سے ہر حاجی کا دل بشاش ہوتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ اپنے مالک حقیقی کو جو انہوں نے راضی کر لیا ہوتا ہے۔

# بقیہ خطبہ صدارت ـــــ حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ

**اسلامی جمہوریت** اسلامی جمہوریت کی یہی نمایاں شان ہے کہ اس میں ملک کا دستور و آئین بنا بنایا اور متعین ہوتا ہے۔ اس میں قانون کی نظر میں صدر اور معمولی آدمی برابر ہوتے ہیں۔ اس میں محمود و ایاز کو ایک صف میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ اس میں خزانہ عوام کی خدمت و آرام کے لئے ہوتا ہے۔ سربراہوں کی شرابوں، فضول خوچیوں کے لئے اس میں گنجائش نہیں ہوتی۔ اس میں ایک معمولی اور غریب آدمی امیر اور صدر کو ٹوک سکتا ہے۔ اس میں بے حیائی۔ عیاشی۔ رقص و سرود اور امیرانہ خرمستیوں کی جگہ نہیں ہوتی۔ اس میں رشوت و لوٹ اور کشاد کا دور دورہ نہیں ہوتا۔ اس میں تمام امور سلطنت باہمی مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک کا ارشاد ہے:۔

**وامرھم شوریٰ بینھم** اور ان کا کام بھی باہمی مشورہ سے ہوتا ہے

دوسری آیت میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہے:۔

**وشاورھم فی الامر** کہ کار (حکومت) میں ان سے مشورہ کیا کریں۔

ہاں اسلامی جمہوریت میں قرآن و حدیث کے بارہ میں ووٹنگ نہیں ہوتی۔ جن باتوں کو اسلام نے بیان فرما دیا ہے۔ ان میں اکثریت سے فیصلے نہیں ہوتے بلکہ خدا تعالیٰ کا جو حکم ہو اسی کو ماننا اور نافذ کرنا پڑتا ہے۔

اسلامی جمہوریت میں پارلیمنٹ یا مجلس شوریٰ کے ممبروں کا معیار دیانت و امانت علم و عمل اور بہترین تجربہ ہوتا ہے۔ ان میں کوئی شرابی یا بدعمل شخص داخل نہیں ہو سکتا نہ ان کے انتخاب ڈنڈے کے زور یا روپوں کی رشوت سے ہوتا ہے۔ اسلام ان باتوں کا قلع قمع کرتا ہے۔

**آج کل کی جمہوریت** مگر آج کل مسلمان اپنے ماضی کو بھول چکے ہیں۔ ان پر اغیار کا جادو چل چکا ہے۔ ان کو نقالی کی عادت ہو گئی ہے۔ صورت و سیرت اور معاشرہ میں وہ مغرب کی بھنگی تہذیب کے سیلاب میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ اب طرز حکومت میں بھی یہ انہی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کوئی اشتراکیت کی طرف دیکھتا اور صرف روٹی کی تقسیم کو مقصد بنا کر اسی پر حکومت کی عمارت کھڑی کرنا چاہتا ہے تو کوئی امریکی جمہوریت کو للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ جہاں کارخانہ داروں اور سرمایہ داروں کی حکومت ہے۔ انہی کے مفاد میں قانون بنتا اور حکومت چلائی جاتی ہے۔ مگر پھر بھی ان کی تسکین نہیں ہوتی۔ اور وہ دوسرے کمزور ممالک کے وسائل معیشت کو چھیننے کے لئے لاکھوں جانوں پر آگ برساتے اور انسانیت کی تباہی کا سامان بنے ہوئے ہیں۔

**جمعیۃ علماء اسلام پاکستان** دیگر سیاسی جماعتوں اور جمعیۃ علماء اسلام میں یہی فرق ہے کہ ہم ان دونوں کی پوری پوری ہمنوائی نہیں کر سکتے۔ جمعیۃ علماء اسلام ایسا عادلانہ اور مساویانہ نظام چاہتی ہے جس کی بنیاد خدا ترسی اور عوامی مفادات پر ہو جس میں اقتدار اعلیٰ عملی طور پر خدائے برتر کے لئے تسلیم کیا گیا ہو۔ جس میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے پروگرام کو اولیت کا درجہ دیا گیا ہو۔ جس میں اگر ایک طرف غیر مذاہب والوں کو اپنے مذہبی رسوم میں ملکی آزادی ہو۔ تو دوسری طرف مسلمان دین فطرت کے پوری طرح پابند ہوں۔

صدر امیر اور بادشاہ سے لیکر ادنیٰ آدمی تک کے حقوق متعین ہوں۔ جہاں انصاف مفت ہو۔ اور تعلیم مکارم اخلاق کی ضامن ہو۔ جس میں کوئی ننگا بھوکا اور بے گھر نہ رہے۔

اور پارٹیوں کے اختلافات اقتدار کی خاطر ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اقتدار کے لئے نہیں لڑتی۔ ہمارا مطالبہ اسلام اور اسلامی احکام کا نفاذ ہے۔ اسلام ہی کے نام سے پاکستان بنا ہے اور اسلام ہی کو دل سے اپنانے اور اس کو نافذ کرنے سے ہی پاکستان باقی رہ سکتا اور منازل ترقی طے کر سکتا ہے۔

**موجودہ حکومت** ۔ یوں تو پاکستان کی سابقہ حکومتوں نے بھی اسلام سے سرد مہری برتی ہے مگر موجودہ حکومت نے عائلی قوانین نافذ کر کے قرآن پاک کی صریح مخالفت کی ہے۔ اسی طرح اس دور میں فحاشی عریانی اور مخلوط تعلیم نے مسلم معاشرہ میں مغربی زہر داخل کر دیا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے نام سے بدکاری کو فروغ ہو رہا ہے۔ ابھی تک شراب اور سودی کاروبار کا سلسلہ بند نہیں کیا گیا۔ دینی تعلیم کی ہمت افزائی اور ارکان اسلام کے قیام کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ الٹے رجحیسے شعار اسلام پر پچاس سال عمر کی قید لگا کر مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا گیا ہے۔

**علماء سے خطاب** میں ضلع ساہیوال کے علماء کرام سے کچھ عرض کرنا تحصیل حاصل اور سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف تصور کرتا ہوں۔ یہاں لاکھوں علماء کرام موجود ہیں اور اکابر علماء دیوبند سے وابستہ ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ نے تو اس ضلع کے ساتھ وصال تک وفاداری کی۔ ان کے متوسلین اور دیگر اکابر علماء کی موجودگی اس ملک میں اسلام کے بقاء کی اقتاء اللہ تعالیٰ ضامن ہے۔ مگر ایک اہم امر کی طرف توجہ مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہوں وہ یہ کہ اس سے پہلے اسلام کے لئے ایسا نازک زمانہ کبھی نہیں آیا۔ اس میں شک نہیں کہ ہزاروں علماء کرام فتنہ تاتار میں شہید ہوئے۔ لاکھوں مسلمان ملکی انتشار کا شکار ہوتے رہے۔ ملک آئے بھی اور گئے بھی سلطنتیں بھی زوال سے دوچار ہوئیں۔ مگر اسلامی اصول پر پہلے اس طرح حملے کبھی نہیں ہوئے جیسے آج کل ہو رہے ہیں۔ کوئی فقہ اسلامی پر حملہ آور ہے۔ کوئی اسلامی تصوف کے خلاف زہر افشانی کر رہا ہے۔ کوئی حدیث کا انکاری ہے۔ کوئی قرآن پاک کے معانی بدل رہا ہے۔ مشرقی پاکستان کی خبر نہیں۔ لیکن مغربی پاکستان کے بعض کالجوں میں انکار خدا اور انکار قیامت کے جراثیم پرورش پا رہے ہیں۔ سنیما اور مخلوط تعلیم کی وجہ سے جنسی آوارگی اس کے سوا ہے۔ [illegible] جیسے مدعی تجدید امیر کو یہ حق دیتا ہے کہ دینی حکمت عملی کے تحت وہ خدا و رسول کے جو احکام مناسب سمجھے ان کو بدل دے۔ جیسے کہ اس نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں لکھا ہے

---

اس قسم کے لوگ ایک طرف جمہوریت کا نعرہ لگاتے ہیں۔ دوسری طرف امیر اور حکومت کو اتنے وسیع اختیارات دیتے ہیں کہ وہ اسلامی احکام بدل سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سخت نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ جن کے ذریعہ اسلام جیسی نعمت ہم تک پہنچی۔ اگر ان کا عدل و اعتماد مشکوک ہو جائے تو ان کے ذریعہ جو دین ہم تک پہنچا ہے اس کے اعتماد پر ضرب لگتی ہے۔

علماء کرام! آپ حضرات کو یاد ہوگا۔ گذشتہ قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے دستور پاکستان کے بنیادی حقوق میں یہ ترمیم پیش کی تھی کہ مسلمانوں کو عیسائی اور مرزائی ہونے کی اجازت نہ ہو۔ مگر اسمبلی کے بدھی اسلام ممبروں نے مخالفت کرتے ہوئے حکومت کا ساتھ دیا اور ملک کے دستور کا یہ فیصلہ باقی رکھا کہ جو مسلمان عیسائی مرزائی یا ہندو وغیرہ ہونا چاہے یہ اس کا بنیادی حق ہے۔

علماء کرام! پہلے اسلامی حکومت اسلام پر حملوں کو خود روکتی تھی۔ علماء و مشائخ کا کام دینی علوم کو باقی رکھنا اور تزکیہ و تربیت کے ذریعہ اصلاح اخلاق تھا۔ مگر اب تو نفس اسلام کو محفوظ رکھنا اسلامی عقائد و مسائل کو بچانا بھی علماء کے ذمہ ہو گیا ہے۔ اس لئے بغیر مضبوط تنظیم کے چارہ نہیں ہے۔ اگر مشائخ و علماء اسلام آج جمعیۃ علماء اسلام سے ملکر مضبوط دینی محاذ نہ بنائیں گے تو بعد میں انہیں بچانا پڑے گا۔

**ہمارا شاندار ماضی** خدارا اٹھیں اور اپنے ماضی کی روشنی میں مستقبل تعمیر کرنے کی فکر کریں۔ ہمارا ماضی بڑا شاندار ہے۔ سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ آپ نے تبلیغ و اشاعت اور اسلام کو باقی رکھنے کا کام علماء کے سپرد کر دیا ہے۔

**العلماء ورثۃ الانبیاء** کہ علماء دین پیغمبروں کے وارث ہیں۔ واقعی علماء دین نے وراثت کا حق ادا کر دیا۔ جب اکبر بادشاہ نے دین (باقی صفحہ ۹ پر)

# معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہیں اور ملک بھر کے لوگ اکثریت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہمارے ہاں

تمام ادویات خالص اجزاء پر مشتمل ہوتی ہیں اس لئے مفید اور موثر ہیں

**بریان کورس** جریان ایک ایسا موذی مرض ہے۔ جس سے حسن و شباب اور زندگی کی عام رنگینیاں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں اور دماغ تک معطل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے انتہائی مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ مکمل کورس ۱۲۰ گولی۔ قیمت ۱۲ روپے۔

**بواسیر کی دوا** بواسیر بادی اور خونی کے لئے علیحدہ علیحدہ دوائیں۔ بادی کے لئے دس روپے سینکڑہ گولیاں۔ خونی مسہ والی کے لئے تین دوائیں مجموعی قیمت دو روپے۔

**دواء المسک جواہر دار** اس میں جواہر، مشک، عنبر، موتی اور دیگر بیش قیمت ادویات شامل ہیں۔ دل، معدہ اور جگر کو طاقت و توانائی بخشتی ہے اور ان کے افعال کی حرکات میں نظم، باقاعدگی اور تناسب پیدا کرتی ہے۔ دل کی تمام امراض میں بے حد مفید ہے۔ سریع اثر ہونے کی وجہ سے دل کو خوری قوت دیتی ہے اور اس کی خرابیوں و نقائص کو دور کر کے دوران خون کو درست کرتے ہوئے بدن کے ہر عضو میں خون پہنچاتی ہے۔ غشی کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ خفقان سوداوی اور ماسخولیا امراض میں خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ عام جسمانی کمزوری یا بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ قیمت دس تولہ بارہ روپے۔

**حب مقوی معدہ** اکثر امراض انسانی معدہ اور آنتوں کی خرابی۔ نظام ہضم کی نادرستی اور جگر کے فعل کا صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حب مقوی معدہ ان امراض میں بہترین گردانا کرتی ہے۔ جگر اور آنتوں کی سرعت میں مستعدی پیدا کر کے دائمی قبض، اپھارا، پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہے اور طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو تقویت دے کر بھوک لگاتی ہے اور تعفن معدہ کو دور کرتی ہے۔ جنسی امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ چہرے کو صاف اور شگفتہ کرتی ہیں۔ ۱۰۰ گولیاں قیمت ۶/- روپیہ

**حب اکسیر نزلہ** یہ گولیاں عجیب اثر ہیں۔ دائمی نزلہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ سر درد، تھکن، گرانی اور بخار کے لئے بھی نہایت فائدہ مند اور مجرب ہیں۔ دائمی نزلہ کا شافی علاج ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی بارہ روپے۔

**کھانسی کی گولیاں** یہ گولیاں حیرت انگیز طور پر مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کھانسی کو مکمل آرام پہنچاتی ہیں۔ حتیٰ کہ دمہ کی کھانسی کے لئے بھی مجرب اور آزمودہ ہیں۔ سو گولی بارہ روپے۔

**اعتلام کورس** انتہائی خطرناک اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی، اعصابی اور جسمانی طاقتوں کو ختم کر کے صحت و زندگی کو دیمک کی طرح کھوکھلا اور بیکار کر دیتا ہے۔ اس مرض میں مبتلا انسان معاشرہ میں کوئی قابل قدر خدمت سرانجام نہیں دے سکتا۔ اور وہ اپنے آپ سے بیزار نظر آتا ہے اور اعصابی تھکن محسوس کرتا ہے۔ کام کاج سے جی چراتا ہے۔ اس مہلک، مرض کی بارہا آزمودہ دوا مکمل کورس آٹھ روپے۔

**سرمہ اکسیر بصر** آنکھوں کی حفاظت و صفائی میں غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آنکھوں کی خرابی اور عینک کا سہارا لی صورت میں نکلتا ہے۔ خفقان میں گرد و غبار، دھواں، مسلسل مطالعہ بینی اور تیز روشنی اور معدہ کی خرابی سے آنکھوں کے کئی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنا، سوجن، درد، آنکھ سے دھندلا دکھائی دینا، مسلسل کتب بینی اور ضعف بصارت کی وجہ سے سر درد پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی قدرتی چمک جاتی رہتی ہے۔ سرمہ اکسیر بصر سے آپ اپنی آنکھوں کی تکلیف دور کر سکتے ہیں۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ آنکھوں کو صاف و شفاف بناتا ہے اور آنکھوں کی حفاظت کا ضامن ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے۔ دو شیشی سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔

**سفوف سیلان** (عورتوں کو سفید پانی آنا) سیلان الرحم کی مجرب اور مخصوص دوا ہے۔ جو ایک کشتہ اور قیمتی اجزا پر مشتمل ہے۔ مرض نیا ہو یا پرانا۔ انشاء اللہ جڑ سے اکھیڑ دے گا۔ سیلان کے علاوہ یہ دل و دماغ کو بھی قوت دیتی ہے۔ ۱۰۰ خوراک ۱۵ روپے۔

**معجون مقوی دماغ** عورتوں کے دائمی سر درد۔ سر چکرانا۔ قبض اور پیٹ کے کئی امراض کے لئے خاص معجون ہے۔ قیمت ایک پاؤ ۷ روپے

**معیاری منجن** دانتوں کی خرابی کی وجہ سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ منجن دانتوں کی میل کچیل کو دور کرتا ہے اور قدرتی چمک پیدا کرتا ہے اور دانتوں کو دیگر امراض سے بچا کر قوت بخشتا ہے۔ دانتوں کی اکثر بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱/۵۰ روپیہ۔ دو شیشیوں سے کم نہیں ارسال کی جا سکے گی

**اکسیر اطفال** بچوں کے پٹھے، دست اور ہاضمہ کی خرابی کے لئے بے نظیر سفوف ہے۔ ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اگر بچوں کو مسلسل استعمال کرائی جائے۔ تو سوکھے کا بہترین علاج ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔

تمام یونانی مرکبات، مشروبات اور کشتہ جات خالص اور ارزاں

ملنے کا پتہ

**معیاری دواخانہ و لیبارٹریز نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور**

## بہترین کتابیں

| | |
|---|---|
| عائلانہ دفاع قسم اول | ۳ روپے |
| قسم دوم | ۲/۵۰ " |
| مودودی مذہب۔ از قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ قیمت | ۰/۶۵ " |
| مودودی دستور و عقائد کی حقیقت۔ از شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ | ۰/۷۵ " |
| مودودی سیاست کے کرشمے | ۰/۲۵ " |
| مودودی جماعت اور عورت کی صدارت۔ از مولانا خالد محمود صاحب | ۰/۳۶ " |
| اسلامی جمہوریت کے تقاضے۔ از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد | ۱۰/۰ " |
| علماء کے کارنامے۔ از ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب | ۰/۳۷ " |
| تعارف جمعیۃ علماء اسلام پاکستان " " " | ۰/۲۵ " |
| علماء اور ان کے فرائض۔ از حکیم محمود احمد صاحب ظفر | ۰/۷۵ " |
| سفرنامہ دیار حبیب۔ از حکیم مختار احمد الحسینی | ۱/۰ " |
| عقائد علماء دیوبند | ۱/۶۲ " |
| مسلک دیوبند | ۱/۱۲ " |
| عروج و زوال کا قرآنی دستور۔ از مولانا ابوالکلام آزاد | ۳/۰ " |
| تقلید قرآن قیمت ۰/۴ روپے۔ داڑھی کی شرعی حیثیت | ۰/۷۵ " |

ہر قسم کی کتب ارزاں قیمتوں پر ہم سے طلب کریں

**مکتبہ تعمیر حیات نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور**

# بقیہ خطبہ صدارت

ہندو مسلمانوں کو ملاکر نیا دین بنانا چاہا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ آگئے۔ انہوں نے اعلان حق کیا اور جہانگیر بادشاہ کے ہاتھوں گوالیار کے قلعہ میں قید ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے حق کی مدد کی اور پھر سارا مغلیہ خاندان ان کا پیروکار ہوگیا۔ اورنگ زیب غازیؒ نے ان کے فرزند سے بیعت کی اور تمام قلمرو میں اسلام کا آئین نافذ کیا۔ بعد میں زوال کے زمانہ میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ میدان میں آئے۔ پھر ان کے فرزند شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے انگریز کے خلاف فتویٰ دے کر اعلان کیا کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ پھر حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سکھوں سے جہاد کیا۔ انگریزوں کے غلبہ کے بعد اکابر دیوبند حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کی امارت میں ۱۸۵۷ء میں علم جہاد بلند کیا۔ اور جب غداروں کی وجہ سے فرنگی تسلط دہلی پر دوبارہ قائم ہوا تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈالی جس کے نتیجہ میں کم و بیش بیس ہزار علماء سالانہ اس کی شاخوں سے دنیا بھر میں تیار ہوتے ہیں۔

ان کے بعد جب حضرت مولانا محمود الحسن صاحب صدر مدرس دارالعلوم دیوبند جزیرہ مالٹا سے فرنگی کی قید سے رہا ہو کر آئے تو انہوں نے دہلی میں جمعیۃ علماء اسلام قائم کردی جس نے انگریزی سیاست کی چولیں ڈھیلی کردیں۔ اگر علماء دین فرنگی کے خلاف جدوجہد میں شریک نہ ہوتے۔ تو ملک کی آزادی مشکل تھی۔

ان کی وفات کے بعد یہ کام حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی اور حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سنبھالا۔ وہ انگریزوں کے نکالنے میں لگے رہے۔ اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ پاکستان بنانے میں امداد کرتے رہے۔ جب دونوں کے مقاصد پورے ہوگئے۔ پاکستان میں ہر دو خیال کے علماء نے مل کر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کی سرپرستی میں جمعیۃ علماء اسلام کے نئے دور کا آغاز کیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہی واحد وہ جماعت ہے جو اپنے ان اسلاف کے کارناموں کی روشنی میں مسلمانوں کے ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی کرتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک کے سیاسی استحکام اور اسلامی اصول و احکام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

اسلام کامل دین ہے۔ اس نے سیاسی، تمدنی، اقتصادی اور معاشرتی ہر میدان میں ہمیں روشنی بخشی ہے۔ علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ امت مرحومہ کی قیادت کرتے ہوئے میدان میں آئیں اور اس نازک وقت میں اسلام کو باقی رکھنے کی منظم کوشش کریں۔

## مشرقی پاکستان کے مسلمانوں سے

میں آخر میں مشرقی پاکستان کے مسلمانوں سے عرض کروں گا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام صرف علماء کرام کی جماعت نہیں۔ ہر مسلمان اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ اسلام نے جہاں علماء کرام کو انبیاء علیہم السلام کا وارث قرار دیا ہے۔ وہاں ساری امت پر حق کے لئے جدوجہد کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اسی لئے اس امت کو خیر امتہ کا لقب دیا ہے قرآنی ارشاد ہے

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ۔

تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کی خاطر پیدا کی گئی ہے (تمہارا منصب ہے کہ) تم اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برائیوں سے منع کرتے اور اللہ تعالیٰ پر یقین (کامل) رکھتے ہو۔

مشرقی پاکستان اور خاص کر سلہٹ کے مسلمانوں سے امید ہے کہ وہ اپنے شایان شان جمعیۃ علماء اسلام سے مل کر ملک و ملت کی خدمت کریں گے۔ آخر میں میں علماء سلہٹ کو ان کی مستعدی اور مسلمانان سلہٹ کو ان کی علم دوستی پر مبارکباد دیتے ہوئے اپنے معروضات ختم کرتا اور اس یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ مشرقی و مغربی پاکستان کے علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کا اتفاق انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی بلندی کا سبب بنے گا

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

## پندرہ روزہ فردا کی ایک غزل ذرا ترمیم کیساتھ

ہر وقت زلف و مے میں غلطاں رہے ہیں
اعلانِ حق سے پھر یہ گریزاں رہے ہیں

یہ بھی تو عنایت ہے محبانِ قلم کی
دو چار دن کے بعد پشیماں رہے ہیں

ملحد نظر آتے تھے یہ بدمست بھی نکلے
اس شہرِ ہوس میں عجب انسان رہے ہیں

یہ سرخیٔ گلفام ہے یہ زلفِ پریشاں
بدمست کی بدمستی کو پہچان رہے ہیں

تھیٹر تھا کہ میخانہ تھا اشراف کو پرکھا
یورپ کے ہیں اذناب اُسے مان رہے ہیں

شاہد ہیں خدایا ترے بیدار فرشتے
کرتے گناہ پہ ناز یہ شیطان رہے ہیں


## کتب مجددیہ و نقشبندیہ (فارسی)

**مکتوبات سعیدیہ** حضرت اقدس شیخ محمد سعید ابن امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات جو پہلی بار اعلیٰ کاغذ۔ خوشنما کتابت اور فوٹو آفسٹ پر طبع ہوئے ہیں قیمت بیس روپے۔

**اذکار معصومیہ** حضرت اقدس خواجہ محمد معصوم ابن امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے وظائف قرآنی کا مجموعہ جو ہر مسلمان کے لئے علمی تحفہ ہے۔ کاغذ اعلیٰ خوشنما کتابت اور فوٹو آفسٹ کی طباعت۔ ہدیہ پانچ روپے ۵/۰

**مکتوبات مجددیہ** مع حواشی و شرح حضرت مولانا نور احمد صاحب امرتسری۔ یہ بے نظیر مکتوبات جو ایک عرصہ سے نایاب تھے۔ زرکثیر کے خرچ سے طبع زیور ہوئے ہیں۔ شائقین علوم جلد خرید فرمائیں۔ حصہ اول دوم سوم پندرہ روپیہ۔ حصہ چہارم پانچ اور چھ۔ اکیس روپیہ۔

حضرت اقدس مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ رسائل مجددیہ کا مجموعہ۔

(۱) رسالہ تہلیلہ (۲) اثبات النبوۃ (۳) مبدأ و معاد (۴) معارف لدنیہ (۵) تعلیقات بہ شرح رباعیات خواجہ باقی اللہؒ۔ قیمت دس روپے

رسالہ رد روافض (فارسی) دو روپے

چند نسخے باقی ہیں۔ مندرجہ ذیل کتب ۲۵٪ رعائتی قیمت پر طلب فرمائیں

(۱) معارف لدنیہ تصنیف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قیمت ۲ روپے
(۲) مبدأ و معاد " "
(۳) ارشاد الطالبین حضرت قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ قیمت ۲/۸ "
(۴) مکاتیب شریفہ شاہ غلام علی دہلویؒ جانشین حضرت مرزا ۴/۰ "
(۵) کنز الہدایات حضرت محمد باقر لاہوریؒ ۳/۰ "

خلاصہ مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

ملنے کا پتہ:- مکتبہ حکیم سیفی ۹/۱۸ بیڈن روڈ لاہور

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

# তরজুমানেইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE Price 12 paisse

# مشرقی پاکستان میں چھ نکاتی پروگرام

## وفد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا دورہ

۱۳ مارچ کو جمعیۃ علماء اسلام کا وفد مشرقی پاکستان کے دورہ پر روانہ ہوا۔ جو ۲۲ مارچ کو ہوائی جہاز سے واپس پہنچا۔ وفد کے ایک رکن حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے :-

**مشرقی پاکستان** بڑا سرسبز اور شاداب علاقہ ہے۔ وہاں کے مسلمان راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کے علاوہ سچے پاکستانی ہیں۔ پاکستان کے متعلق وہ چاہتے ہیں کہ یہاں اسلامی اصول رائج ہونے سے ہی ترقی و استحکام کی کوئی صورت نکل سکتی ہے اور پاکستان کے دونوں حصوں کو اسلام کے مضبوط رشتے سے ہی اکٹھا رکھا جا سکتا ہے۔ وہاں کے مختلف الخیال لوگوں سے تبادلہ خیالات ہوا۔ اندازہ یہ ہوا کہ وہاں جن لوگوں نے چھ نکاتی منصوبہ پیش کر کے پاکستان کے دونوں حصوں کو عملاً الگ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی اس کوشش کو صرف اسلام ہی ناکام بنا سکتا ہے۔ اسلام پسند طبقہ یہ بھی محسوس کرتا ہے کہ اب حکومت کے طبقوں میں جو پھر سے اسلام اسلام کی آواز سنائی دیتی ہے اور جس طرح اب پھر اس نعرہ کو سیاسی مقصد براری اور چھ نکاتی پروگرام کے جواب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اب ایسے نعروں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ موجودہ حکومت کی آٹھ سالہ خلاف اسلام مساعی اور تحریف و مداخلت فی الدین کی شبانہ روز کوششوں کے بعد صرف اسلام کے نعرہ سے لوگوں کو مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں یہ بات عوام کے دلوں میں گھر کر چکی ہے کہ بحیثیت مسلمان کے تو ایک بھائی دوسرے بھائی پر اشار بھی کر سکتا ہے۔ اور ہر نقصان کو نظر انداز بھی کیا جا سکتا ہے۔

**مشرقی پاکستان نمبر**

**لیکن** جب اسلامی اخوت کے رشتے کمزور ہوں تو دونوں حصوں کے مسلمانوں میں اور کونسی مشترک قدر ہے جس سے وہ ایک دوسرے سے منسلک رہیں۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے باشندے رنگ، تہذیب، ثقافت، زبان، لباس، غذا تک میں آپس میں مختلف واقع ہوئے ہیں۔

**صرف اسلام** کے رشتے میں منسلک ہونے کے علاوہ اور کوئی رشتہ نہیں جس سے ان کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد مل سکے۔ اس لئے وہاں کے عوام کی اکثریت کا یہ خیال ہے کہ برسر اقتدار طبقہ اگر واقعی یہ چاہتا ہے (جیسا کہ ان کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے) کہ پاکستان کی پھر سے تقسیم نہ ہو اور موجودہ وحدت کو برقرار رکھا جائے اور یقیناً ہر قیمت پر اسے برقرار رکھنا بھی چاہیئے۔ وحدت کے بغیر پاکستان بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ تو اس وقت فی الفور ہماری موجودہ گورنمنٹ کو مندرجہ ذیل امور کے سلسلہ میں مضبوط اور انقلابی قدم اٹھانا چاہیئے۔

۱- جلد از جلد ملک کے عدالتی نظام کو تبدیل کر کے اسلامی قوانین کو بلا تاخیر رائج کیا جائے۔ تاخیر اور ٹال مٹول کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔

۲- مغربی تہذیب اور یورپی تمدن کو سختی سے روکا جائے اور اسلامی ثقافت، تہذیب کو اجاگر کیا جائے۔

۳- قومی لباس اور قومی زبان کو فوراً اختیار کیا جائے اور فرنگی لباس و زبان سے یکسر احتراز کیا جائے۔ کسی اسلامی آزاد ملک میں اس سے زیادہ عار اور ننگ کی کوئی بات نہیں اور آزاد قوم کی غیرت کو مجروح کرنے کا اس سے بڑا سبب کوئی نہیں ہوتا کہ دوسری بدیشی قوموں کی نقالی اور بالخصوص یورپ کی تقلید پر اسے مجبور کیا جائے۔

۴- مسلم فیملی لاز آرڈیننس (عائلی قوانین) کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔

۵- سود کو قانوناً روک دیا جائے اور معاشی نظام کو اس لعنت سے پاک کر دیا جائے

۶- شراب سازی۔ شراب نوشی۔ شراب فروشی۔ نشاء اور دیگر مخرب اخلاق امور کو قانوناً روک دیا جائے

ان امور کے ہوتے ہوئے اسلام اسلام کے نعرے لگا کر کس طرح مشرقی پاکستان کے لوگوں کو مطمئن کیا جا سکتا ہے اور انفرادیت کے جذبات کو کس طرح فرو کیا جا سکتا ہے اگر ہماری حکومت یہ سمجھتی ہے کہ صرف اسلام کا خالی نعرہ اور چند سرکاری مشائخ اور مولوی نما تسم کے افراد کا سپورٹ اور تعاون پاکستان کو تخریب اور تفریق سے بچا لے گا۔ تو یہ جنت الحمقاء میں بسنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالےٰ حقیقی اسلام کو پاکستان میں نافذ کرنے کی سعی و جہد کرے۔

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
جرسی۔ مردانہ۔ زنانہ۔ بچگانہ پل اوور
لیڈیز کوٹ۔ مفلر۔ بنیان۔ لیڈی ویسٹ
سوئٹر، سلکی ریشمی انڈرویئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۲۷

جدید
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و منقح
ترجمہ از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ
عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش پل سبز
سائز عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۹×۴۲ مضبوط سنہری ڈائیدہ جلد
ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ خوبصورت
قسم دوم:- عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ڈائیدہ جلد
کی مضبوط سنہری ڈائیدہ جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ ۷۱
محمد رشید احمد لودھی غزنوی
جنرل سیکرٹری [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہفت روزہ
لاہور

# ترجمان الحدیث

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

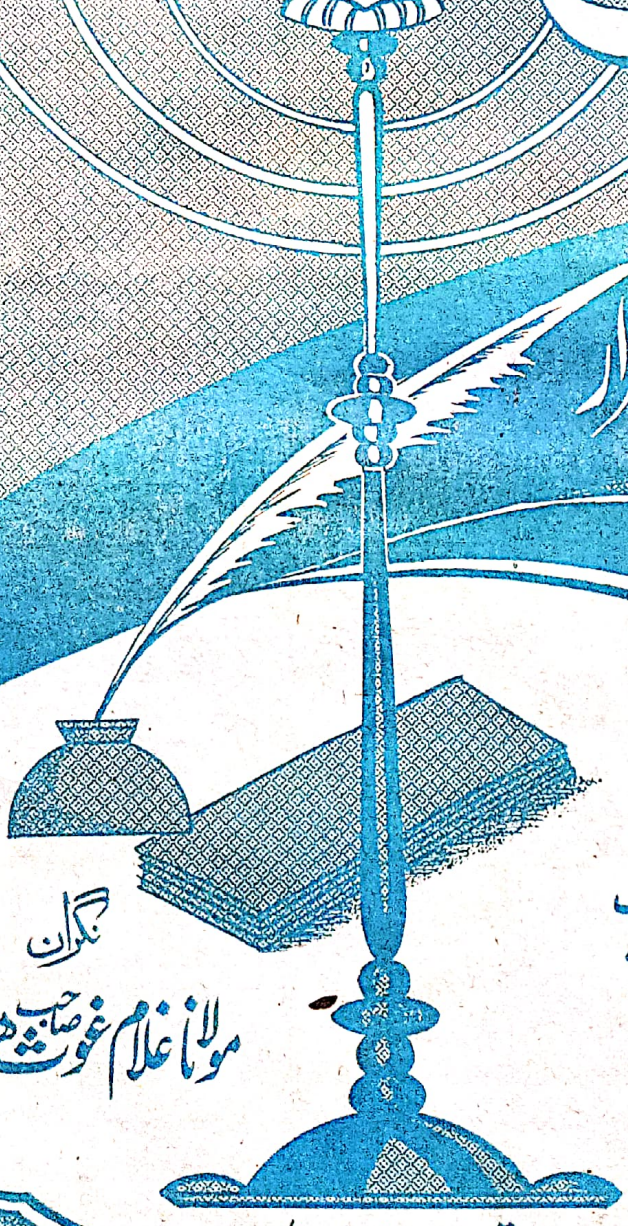

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

# اسلام اور تصویر

متکلم الاسلام مولینا القاری محمد طیب القاسمی مدظلہ العالی

آج تصویر اور صورت سازی اپنے غیر معمولی شیوع کی بدولت موجودہ تمدن کا ایک جزء لاینفک بنی ہوئی ہے تمدن کا کوئی شعبہ اپنی رونق تصویر کے بغیر قائم نہیں رکھ سکتا۔ مکان، دکان، خطوط، کتب، اخبارات، رسائل، سکہ، تمغہ، رقعہ، دستاویز، تلوار، ہتھیار، چھری، چمچہ، لیبل، مارکہ۔ کوئی چیز بھی ہو نہ تصویر سے خالی ہے اور نہ تصویر کے بغیر اسمیں کوئی جذب و کشش ہی محسوس کی جاتی ہے۔ پس جاذبیت کی ساری ہی طاقتیں آج تصویر کے ایک رخ میں پنہاں ہو چکی ہیں اور تقریباً دنیا کی ہر قوم بلا استثناء اپنی پوری گرویدگی اور شغف کے ساتھ تصویر کی طرف پروانہ وار دوڑتی چلی جا رہی ہے۔ اس اجماع میں جو تصویر کے ساتھ فدائیت برتنے پر منعقد ہو چکا ہے۔ ہم تصویر کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں ہم بلاشبہ اس اجماع کے خلاف ایک ایسے نظریہ کے ماتحت تصویر کو دیکھ رہے ہیں کہ اس کے ہوتے ہوئے تصویر نہ صرف ایسا بدترین منکر ہی دکھلائی دیتی ہے جسے قدرت کی لائن سے کوئی مناسبت نہیں بلکہ ہمارے نزدیک ایک مسلم کی ذہنیت کے تبدیل کر دینے میں اس کو کافی مداخلت ہے

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہر صورت اپنی حقیقت اور اس کے لئے تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔ دنیائے صور و اشکال میں کوئی حقیقت بغیر صورت شناسا نہیں ہو سکتی پس صورت ایک درمیانی خادم ہے۔ جسکا منصبی فرض صرف حقیقت تک پہنچا دیتا ہے اور بس زید و عمر کی صورتیں حیوانات و نباتات کی ہیئات صرف اسی قدر اہمیت رکھتی ہیں۔ کہ ان کے باطنی حقائق سے شناسا بنا دیں جس کے صاف معنی یہ نکل آتے ہیں کہ کوئی صورت بلا حقیقت یا ترجمانی حقیقت درخور التفات نہیں کہ خود صورت بذاتہ مقصود ہی نہیں ہے۔ اس اصول پر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ مقصود واقعی صرف حقیقت ہے صورت نہیں صورت وسائل تعارف میں سے ایک وسیلہ ہے۔ اگر بالفرض ہم بلا صورت ہی کسی حقیقت کے پہچاننے پر قادر ہو جائیں تو شاید پھر صورت کی طرف کم سے کم توجہ بھی ہم پر شاق گذرنے لگے گی۔ اور ہم اسے اضافہ وقت سمجھنے لگیں۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ صورتوں کی طرف توجہ کرنا حقیقت پر براہ راست قدرت نہ پا سکنے کا ثمرہ اور ہمارے قصور ادراک کا نتیجہ ہے مثلاً ہم تاج محل آگرہ کا اصل نقشہ آنکھوں میں رکھنے کے لئے اس کی تصویر سامنے رکھ لیتے ہیں اگر کسی ذریعہ سے ہم خود تاج محل کو اٹھا کر لا سکتے یا ہمہ اوقات ہر جگہ سے اسے دیکھتے رہنے کی قدرت رکھتے تو شاید ہمارا دھیان اس کاغذی تاج محل کی طرف کبھی بھی منعطف نہ ہوتا پس صورت و ہیئت اصل کی یاد آوری کا ایک ذریعہ ہے۔ نیز صورت بین کے قصور ادراک کا ثمرہ ہے کہ وہ براہ راست اصل حقیقت کو نہیں دیکھ سکتا۔ پس جبکہ ایسی صورت جو کسی واقعی حقیقت کا عنوان یا ترجمان بنی ہوئی ہے واسطۂ محض سے زاید کوئی درجہ نہیں رکھتی تو وہ تصویر جو صورت ہی صورت کی ترجمانی کر رہی ہے اور اسے حقیقت سے کوئی بھی واسطہ نہ ہو یا تصویر ہی فرضی ہو جس کے نیچے کسی واقعی صورت کا وجود نہ ہو تو ظاہر ہے کہ وہ بے اصل محض بے وزن محض اور بے التفات محض ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ حقیقت کے بجائے باطل اور بے بنیاد شئی کی ترجمانی کر رہی ہے

کون نہیں جانتا کہ مقصود کے ہوتے ہوئے وسائل میں انہماک و شغف رکھنا یا اپنے قصور و عجز کو باوجود ازالہ کی قدرت کے پالتے رہنا دانائی کے بجائے انتہائی سادہ لوحی بلکہ اس سے بھی آگے کا کوئی درجہ ہے۔ اس قلب موضوع سے تمام وسائل مقصود کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں اور خود مقصود غیر اہم ہو جاتا ہے اور یہ شرک فی المقصود کی بنیاد پڑتی ہے۔ جس کی ذمہ داری تصویر پر عاید ہوتی ہے۔ گویا تصویر کو توجہ کے پراپیگنڈہ بنانے خیالات کی یکسوئی مٹانے اور دل کی جمعیت فنا کرنے میں خاص دخل ہے جو قلب باطن اور امور غیبیہ میں منہمک ہو کر مشاہدات ذوقیہ کا شائق بنایا گیا ہو اسے گرفتار صورت بنانے کا نتیجہ اس کے سوا کیا نکل سکتا ہے کہ وہ اپنی جمعیت کھو کر کچھ باطن کا اور کچھ ظاہر کا ہو رہے۔ کچھ حقیقت کی طرف مائل ہو اور کچھ صورت کیطرف یعنی وحدت مطلب کی جگہ تعدد مطالب کو دے دی جائے جو کہ شرک کی حقیقت ہے اور ظاہر ہے کہ مقصود کے باقی رہتے ہوئے شرک فی المقصود ہے نہ بچنا عقل کی انتہائی گمراہی اور فہم سلیم کا خون اپنی گردن پر لینا ہے۔ ہاں جس درجہ کا مقصود ہوگا اسی درجہ غیر مقصود کا اس میں ساجھا قائم کرنا خلاف فطرت اور جرم ہوگا۔

یہاں پہنچ کر اقوام عالم کے دو رستے ہو گئے۔ ایک طبقہ نے جو تلاش معبود میں سرگردان اور تعارف غیب کا دلدادہ تھا، اپنی خوگر محسوسات ذہنیت سے مغلوب ہو کر تصویر کو خدائے برتر و توانا کے تعارف کا ذریعہ قرار دیا اور معرفت رب کے لئے ابتداً تصویر کو مرکز بنایا۔ لیکن عادت جاریہ کے موافق انسان کی خوگری کا احساس اور مغلوبیت عقل و معرفت نے رفتہ رفتہ تصویر میں مقصودیت اور پھر معبودیت کی شان پیدا کر دی وہ تمام افعال عبودیت۔ رکوع۔ سجود نذر و نیاز بھینٹ اور قربانی وغیرہ تمام امور جو اس بے چون و بے چگون ذات کے لئے ہوتے اب اس کی نامزد صورتوں اور فرضی مجسموں کے لئے ہونے لگے۔ کل تک جو حظ و کیف اس کے نام اور اس کے لطیف تصور سے روح میں پیدا کیا جاتا تھا۔ آج اس کی فرضی صورتوں سے حاصل کیا جانے لگا۔ دنیا کی سب سے پہلی بت پرست قوم امت نوح علیہ السلام تھی جسے پانچ مردان خدا ود۔ سواع۔ یغوث، یعوق، نسر کی تصاویر کو ذریعۂ خداشناسی بنا کر اپنے معابد میں نصب کیا لیکن آخر کار انہیں مجسموں نے اس خوگر محسوس قوم کی ذہنیت پر فتح حاصل کر لی اور ایک لطیف و خبیر خدا کی جگہ پانچ کثیف الاجسام معبود جم گئے اور ایسے جمے کہ پھر مستقلاً انہیں سے استمداد لیجانے لگی۔ وہی اولاد دہندہ شمار ہوئے، وہی ابر و باراں کے مالک بنا دیئے گئے اور انہیں کی سنگی صورتوں سے ہر ایک مراد مانگی جانے لگی جس کا ثمرہ یہ نکلا کہ قوم حقیقت الحقائق تک تو کیا پہنچتی تمام حقائق سے بھی محروم ہو کر صورت پرستی کے جال میں پھنس گئی اور اس کی ذہنیت غائر ہونے کے بجائے اس درجہ سطحی ہو کر رہ گئی کہ نوح علیہ السلام کے ساڑھے نو سو سالہ وعظ و پند میں سے سوا ظاہری نمود کے کوئی عبرت اور کوئی ایک انجام بینی بھی ان کے دل و دماغ تک نہ پہنچ سکی پھر نہ صرف قوم نوح بلکہ ہر تصویر کی پجاری قوم جو قوم نوح کے نقش قدم پر گامزن ہوئی۔ اسی سطح پرستی کا شکار ہوئی۔ ہندوستان کے صنم پرست اور خدا کے فرضی مظاہر سے رشتۂ نیاز جوڑنے والے ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی رنگین تصاویر کے غلام بنے مغرب کے تثلیث پرست کنواری کے بت اور ابن اللہ کے مجسمہ کے سامنے اوندھے ہوئے ایران کے مجوس یزدان و اہرمن کے پیکروں کے سامنے رغبت و رہبیت کا اظہار کرنے لگے۔ غرض اس راہ محسوس پسندی نے صورتوں میں الجھا کر سب ہی کو حقائق سے بیگانہ بنا دیا اور خالص شرک کے راستہ پر لا کر کھڑا کر دیا جس سے یہ اشرف المخلوقات اپنی توحید مطلب کو یکسر فنا کر بیٹھا۔ دوسری قوم کو اپنی تصویر بازی اور صورت پسندی کے ذریعہ خدا کی تلاش نہ تھی اور نہ انہوں نے تصاویر سے مظاہر غیب کی جستجو شروع کی۔ تاہم تمدن و معاشرت کے سلسلہ میں ساری کائنات کو اس کی تصاویر کے ذریعہ پہچاننے کے جذبہ نے ان کو بھی اصل سے ہٹا کر نقل پسندی اور پھر خالص صورت پرستی یا حقیقت سے بے تعلقی میں الجھا دیا یہ قوم پہلی قوم سے بہت ہی ادنیٰ اور اخس مرتبہ پر آ کر رکی۔ پہلی قوم نے اگر صورتوں اور مجسموں کو قبلۂ استقلال بنایا تو خداشناسی کے لئے گویا حقیقت رسی ان کے جذبات میں تو کم از کم ضرور مرکوز تھی۔ گویا کہ تلاش حقیقت ہی کے سلسلہ میں صورتوں کے ساتھ انہیں شغف پیدا ہوا۔ لیکن دوسری قوموں کی تصویر بازیوں میں ابتداء ہی سے حقیقت بینی کا کوئی ادنیٰ جذبہ بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ اس کے تصویری جذبات صرف تزئین و آرائش یا کوئی نمایش و زیبائش تک محدود ہیں۔ جس کا تعلق صورت اور صورت سے ہے اور بس، یعنی اس قوم کے یہاں تصویر سے کسی مستور اور غیبی حقیقت کا ظہور تو کیا مطلوب ہوتا اس مشاہد کائنات کا بھی صرف صورتوں ہی سے شناسا ہونا منتہی مقصود ہے اور ظاہر ہے کہ کائنات کی حقیقت و صورت میں صورت کا درجہ خود فانی اور عارضی تھا۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء

# مسٹر بھٹو کی "طویل رخصت" اور "خارجہ پالیسی"

جناب ذوالفقار علی بھٹو ۱۹۶۳ء میں ۳۶ سال کی عمر میں وزارت خارجہ کی کرسی پر متمکن ہوئے اور ۶۶ء میں ۳۹ سال کی عمر میں حکومت کی زبان میں "طویل چھٹی" پر گئے اور عوام کی زبان میں "سبکدوش" ہو گئے۔ ان تین سالوں میں آپ نے بیرون ملک پاکستان کے وقار کو بلندی کے اس زینہ پر پہنچایا کہ تمام دنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔ خصوصی طور پر ستمبر ۶۵ء کی جنگ میں مسٹر بھٹو نے ایک خاص کردار ادا کیا اور ان دنوں آپ کی اقوام متحدہ کی وہ تقریر نہ صرف پاکستان بلکہ خود اقوام متحدہ کی تاریخ میں ایک تاریخی تقریر تھی۔

گذشتہ دنوں صوبائی کابینہ کے دو وزراء کے استعفا دینے کے بعد اچانک یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ مرکزی کابینہ میں بھی کچھ رد و بدل ہونے والا ہے۔ بعض حلقوں میں بھٹو صاحب کے نام کی تعیین بھی ہونے لگی۔ آخر چند روز بعد صدر مملکت نے یہ اعلان کیا کہ بھٹو صاحب صحت کی خرابی کی وجہ سے "طویل رخصت" پر بیرون ملک جا رہے ہیں۔

اس اعلان سے عوام کا ماتھا ٹھنکا اور وہ حیران رہ گئے کہ اگر مسٹر بھٹو کی صحت واقعی خراب ہے تو انہیں خود اعلان کرنا چاہیئے تھا کہ چونکہ میری صحت زیادتی کار کی وجہ سے گر گئی ہے لہٰذا ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق "طویل رخصت" پر باہر جا رہا ہوں لیکن ان کی طرف سے کوئی اعلان نہیں ہوا، بلکہ ۱۸ جون کے "نوائے وقت" میں مسٹر بھٹو کے قریبی حلقوں نے ان اطلاعات کو شر انگیز اور بے بنیاد قرار دیا کہ وہ علاج کے لئے بیرون ملک جانا چاہتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے صدر ایوب سے باہر جانے کی کوئی درخواست کی ہے۔ ان حلقوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔

بہر حال مسٹر بھٹو نے "طویل رخصت" کے لئے درخواست کی یا ان سے درخواست دلوائی گئی، اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں، لیکن مسٹر بھٹو کا امریکی امداد کی بحالی کے اعلان کے دو تین روز بعد سبکدوش ہو جانا اور اس قسم کے ..... دوسرے حالات و واقعات کے تیور بتا رہے ہیں کہ ؎

کوئی محبوب ہے اس پردۂ زنگاری میں

بات دراصل یہ ہے کہ امریکہ اپنے روپے اور اپنے جاسوسی کے محکمہ کے بل بوتے پر یہ بات ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی ملک اس کی مرضی کے خلاف کسی دوسرے ملک کے ساتھ دوستی اور عداوت کے رشتے قائم کرے۔

انڈونیشیا جو کہ ایک طرف پاکستان کا بہترین دوست اور خیر خواہ تھا کا ساتھی تھا، اور دوسری طرف بھارت اور ملائیشیا کا جانی دشمن، لیکن چند ہی روز میں دنیا نے دیکھ لیا کہ اس انڈونیشیا میں ایسا انقلاب لایا گیا کہ ڈاکٹر سکارنو جیسے جری، بہادر اور مردِ آہن نے جنرل سوہارتو کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور اختیارات کی پوری ترنیل اس کو دے دی۔ اور وہی انڈونیشیا جو ملائشیا کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتا تھا اب اسی کے ساتھ مصالحت کی پینگیں بڑھا رہا ہے اور وہی انڈونیشیا اپنے معاشی بحران پر قابو پانے کے لئے بھارت جیسے بال بال قرضے میں دبے ہوئے ملک سے دس کروڑ روپیہ قرض لے رہا ہے۔

یہی حال الجزائر، نائیجیریا اور ہر اس ملک میں کیا گیا جس نے ذرا برابر بھی امریکہ کی سامراجی پالیسیوں کے خلاف سرکشی کی بلکہ وہاں کے سامراج دشمن لیڈروں کو یا تو ایک ہی رات میں صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا گیا یا پھر گمنامی کے سرد خانے میں ڈال دیا گیا۔

صدر مملکت ۸۰ ہزار بنیادی جمہوریتوں کے نمائندوں کے ذریعہ سے ملک کے ۱۰ کروڑ باشندوں کے نمائندہ ہیں۔ وہ ملک کے سربراہ ہیں مالک نہیں۔ اگر یہاں جمہوری حکومت قائم ہے تو اہل ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ارباب بست و کشاد سے پوچھ سکیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ اور کیوں ہو رہا ہے؟ اور ارباب حکومت کا فرض ہے کہ وہ فیاضی سے ان سوالات کا جواب دے کر عوام کو مطمئن کریں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد کیا ہم صدر مملکت سے پوچھ سکتے ہیں کہ مسٹر بھٹو اپنی مرضی سے طویل رخصت پر جا رہے ہیں یا انہیں جبراً بھیجا جا رہا ہے؟ اگر وہ خود جا رہے ہیں تو کیا حکومت ان کی "طویل رخصت" کا متن شائع کرنا پسند کرے گی؟ اور اگر نہیں تو کیوں؟

مسٹر بھٹو اب "طویل رخصت" پر چلے گئے یا "سبکدوش" ہو گئے، لیکن دوسرے سبکدوش ہونے والے وزراء کے برعکس یہ اپنی جرأت اور حریت فکر سے عوام کے دلوں میں اپنا مقام پیدا کر گئے ہیں اور عوام نے بھی راولپنڈی سے لاڑکانہ اور لاڑکانہ سے کراچی تک ان کا شاندار استقبال کر کے ان کے اس مقام کی تصدیق کر دی ہے اور اس لحاظ سے وہ قیام پاکستان سے آجتک کے تمام وزراء میں سب سے زیادہ کامیاب رہے ہیں۔

اب اگر مسٹر بھٹو ہمارا مشورہ قبول کریں تو وہ خدا و رسول سے پیمان استوار کریں اور اپنی ذاتی کمزوریوں اور غفلتوں کا ازالہ کر کے اقامت دین اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں کود جائیں کیونکہ اس ملک میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے، اور جو دنیا میں سب سے بڑا اسلامی ملک ہے اس میں اسلامی نظام اور اسلامی احکام نافذ ہونے چاہئیں اگر وہ ایسا کریں تو ان کو پاکستان کے قریباً دس کروڑ مسلمانوں کی حمایت اور تعاون حاصل ہوگا اور قوم کے دل میں ان کے لئے اس سے بھی زیادہ جگہ ہوگی

اب ہمارے ملک میں ایک بلند پایہ مہمان اور چین کے چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی تشریف لائے ہیں۔ امریکہ سے اگر ہم کوئی معاہدہ بھی کریں لیکن چین کو نہ چھیڑیں اور نہ ہی اس کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی چین سے بڑھ کر کسی ملک کی دوستی مفید ہو سکتی ہے۔

ان حالات میں کامیاب خارجہ پالیسی مرتب کرنا معمولی کام نہیں ہے۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ صدر جمال عبدالناصر مشرق وسطیٰ میں اپنی یک رخی پالیسی کی وجہ سے کامیاب ہے۔ اب تک عراق، شام، مصر، الجزائر اور یمن کی فوجی کمان تقریباً ایک ہو چکی ہے۔ کویت سعودی حکومت اور مصر میں صلح کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر پاکستان بھی ایک مضبوط پالیسی وضع کر کے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس پر گامزن ہو جائے تو کامیابی کی منزل انشاء اللہ بہت قریب ہے۔ اس وقت گذشتہ بھارتی جنگ کی وجہ سے ہماری بین الاقوامی ساکھ بھی اچھی ہو گئی ہے لیکن ذرا سی غلطی سے عظیم نقصان کا خطرہ ہے ؎

یک لمحہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

اللہ تعالیٰ ہمارے ذمہ داروں کو صحیح سوجھ بوجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

- شرک و بدعات کی تاریکیوں میں قرآن و سنت کی روشنی کا علمبردار
- معاشرے کی خرابیوں کو اجاگر کر کے صراط مستقیم کا راہنما
- معاشرے کی دنیوی ضرورتوں اور دینی تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے والا
- اسلامی ماحول، ایمانی اقدار اور قرآنی آداب کا داعی

مولانا ابوالکلام آزاد

# ذکر مقدس

گذشتہ سے پیوستہ

وہ ذلت کا زخم نہ تھا بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا وہ مظلومی کی تڑپ نہ تھی بلکہ ظلم کو تڑپانے والی شمشیر تھی وہ مسکینی کی بیقراری نہ تھی بلکہ درد و کرب میں مبتلا کرنے والوں کو اس سے بے چینی کا بستر ملا۔ وہ جو کچھ لایا۔ اس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی۔ ماتم کی آہ نہ تھی۔ ناتوانی کی بے بسی نہ تھی اور حسرت و مایوسی کا آنسو نہ تھا۔ بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا۔ جشن و مراد کی بشارت تھی کامیابی و عیش فرمائی کی بہار تھی۔ طاقت اور فرمانروائی کا اقبال تھا۔ امید و یقین کا خندۂ عیش تھا۔ زندگی اور فیروز مندی کا پیکر و تمثال تھا فتح مندی کی ہمیشگی تھی اور نصرت و کامرانی کی دائمی

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیَآءُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝

اللہ کے وہ صالح بندے جنہوں نے دنیا کی تمام طاقتوں سے کٹ کر کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں۔ پھر ساتھ ہی اس پر جم گئے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی خدا پرستی کو قائم کیا۔ سو یہ وہ لوگ ہیں کہ کامرانی و فتح مندی کے لئے خدا نے ان کو چن لیا ہے وہ اپنی نصرت ملائکہ کو ان پر بھیجتا ہے۔ جو ہر دم پیام شادمانی و کامیابی پہنچاتے ہیں کہ نہ تو تمہارے لئے خوف ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی، دنیا کی زندگی میں بھی تم خدا کی نصرت و حمایت سے فتح مند و کامیاب ہوگے اور آخرت میں بھی خدا کی مہربانیوں سے بامراد۔ اللہ کی تمام نعمتیں صرف تمہارے ہی لئے ہیں تم جو نعمت چاہو گے تمہیں ملے گی اور جس چیز کو پکارو گے پاؤ گے

## لَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

کیونکہ وہ جو ربیع الاول میں آیا۔ اس نے کہا کہ غم اور ناکامی ان کے لئے ہونی چاہیئے جن کے پاس کامیابی اور نصرت بخشنے والے کا رشتہ نہیں ہے پر وہ جنہوں نے تمام انسانی اور دنیاوی طاقتوں سے سرکشی کر کے صرف خدا کی قدوس طاقت کے ساتھ وفاداری کی اور اس ذات کو اپنا دوست بنالیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے تو وہ کیوں کر غمگینی پا سکتے ہیں۔ اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی زمین میں کون ہے جو دشمنی کر سکتا ہے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ۔

اس لئے کہ اللہ مومنوں کا دوست اور حامی ہے مگر کافروں کا نہیں جنہوں نے اس سے انکار کیا

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق و عدل کی خدمت گزاری کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے البتہ ان کی ہیبت اور قہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہیئے۔

فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

دشمنانِ حق کی شیطانی ہیبتوں سے نہ ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اگر فی الحقیقت تم مومن ہو

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزا جمع ہو سکتے ہیں آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ شیر اور بکری ہو سکتا ہے ایک گھاٹ سے پانی پی لیں۔ لیکن خدا کا ایمان اور انسان کا خوف یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور ایک بدبخت ایمان الٰہی کا دعویٰ کر کے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے تو تم اسے کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھکراؤ جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آجاتے ہیں تاکہ دوڑنے والوں کے لئے ٹھوکر بنیں کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے

لَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

نہ ہراساں ہو اور نہ غمگین ہو تم ہی سب پر غالب آنے والے ہو اگر تم سچے مومن ہو۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اس کے چاہنے والے ہیں ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کبھی وہ غمگین ہوں گے۔

## استبدالِ نعمت

لیکن آج جب کہ تم عید میلاد کی مجلسیں منعقد کرتے ہو تو تمہارا کیا حال ہے؟ وہ تمہاری دولت کہاں ہے جو تمہیں دی گئی تھی؟ وہ تمہاری نعمت کامرانی کدھر گئی جو تمہیں سونپی گئی تھی وہ تمہاری روح حیات کیوں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی جو تم میں پھونکی گئی تھی آہ تمہارا خدا تم سے کیوں روٹھ گیا تمہارے آقا نے کیوں تم کو صرف اپنی ہی غلامی کے لئے نہ رکھا کیا ربیع الاول کے آنے والے نے خدا کا وعدہ نہیں پہنچایا تھا کہ عزت صرف تمہارے ہی لیے ہے؟ اور اس دولت کا اب زمین پر تمہارے سوا کوئی وارث نہیں؟ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

عزت اللہ کے لئے ہے اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے۔ لیکن جن کے دل نفاق سے کھوئے گئے ہیں وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے

پھر یہ کیا انقلاب ہے کہ تم ذلت کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہو اور عزت نے تم سے منہ چھپا لیا ہے؟ کیا خدا کا وعدۂ نصرت تم تک نہیں پہنچایا گیا تھا کہ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مسلمانوں کو نصرت اور فتح دینا ہمارے لئے ضروری ہے۔ یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ ہم غیروں کو فتح یاب کریں اور مومن ناکام رہ جائیں"

پھر یہ کیوں ہے کہ تم نے کامیابی نہ پائی اور کام و مراد نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا کیا خدا کا وعدہ سچا نہ تھا اور کیا وہ اپنے قول کا پکا نہیں تم جو انسانوں کے وعدوں پر ایمان رکھتے اور ان کے حکموں کے آگے گرنا جانتے ہو خدا کے وعدہ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کے لئے اپنے اندر ایمان کی کوئی صدا نہیں پاتے؟ آہ! نہ تو اس کا وعدہ جھوٹا تھا نہ اس نے اپنا رشتہ توڑا۔ مگر تم ہی ہو تمہاری ہی محرومی بے وفائی ہے تمہارے ہی ایمان کی موت اور راستی کی حرمانی ہے جس نے اپنے پیمانِ وفا کو توڑا اور خدا کے مقدس رشتہ کی عزت کو اپنی غفلت و بداعمالی اور غیروں کی پرستش و بندگی سے بٹہ لگایا۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعْمَۃً اَنْعَمَھَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝

اس لئے کہ خدا کبھی کسی قوم کی نعمت کو محرومی سے نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کر دے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ظالم نہیں ہے کہ ان کو بغیر جرم کے سزا دے

خدا اب بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف تمہارے ہی لئے ہے بشرطیکہ تم بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف خدا ہی کے لئے ہو جاؤ۔

اگر تم خدا کے کلمۂ حق کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے اندر ثابت قدمی اور مضبوطی پیدا کر دیگا

## یادگارِ حیرت

تم ربیع الاول میں آنے والے کی محبت کا دعویٰ رکھتے ہو اور مجلسیں منعقد کر کے اس کی مدح و ثنا کی صدائیں بلند کرتے ہو لیکن تمہیں کبھی بھی یہ یاد نہیں آتا کہ جس کی یاد کا تمہاری زبان دعویٰ کرتی ہے اس کی فراموشی کے لئے تمہارا عمل گواہ ہے؟ اور جس کی مدح و ثنا میں تمہاری صدائیں زمزمہ سرا ہوتی ہیں۔ اس کی عزت کو تمہارا وجود بٹہ لگا رہا ہے وہ دنیا میں اس لئے آیا تھا کہ انسانوں کو انسانی زندگی سے ہٹا کر صرف اللہ کی عبودیت کو صراط مستقیم پر چلائے اور غلامی کی ان تمام زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دے، جن کے بڑے بڑے بوجھل حلقے انہوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لئے تھے

یَضَعُ اَسْرَھُمْ وَاَغْلٰلَھُمُ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ

پیغمبر اسلام کے ظہور کا مقصد یہ ہے کہ گرفتاریوں اور

بندشوں سے انسان کو نجات دلائے اور غلامی کے جو طوق انہوں نے اپنی گردنوں میں پہن رکھے ہیں ان کے بوجھ سے رہائی بخشے۔

اس نے کہا کہ اطاعت صرف ایک ہی کی ہے اور حکم و فرمان صرف ایک ہی کے لئے سزاوار ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ حکم و طاقت کسی کے لئے نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے۔

اس نے سب سے پہلے انسان کو اس کی چھینی ہوئی آزادی و حریت واپس دلائی اور کہا کہ مومن نہ تو بادشاہوں کی غلامی کے لئے ہے، نہ کاہنوں کی اطاعت کے لئے نہ کسی اور انسانی طاقت کے آگے جھکنے کے لئے، بلکہ اس کے سر کے لئے ایک ہی چوکھٹ اس کے دل کے لئے ایک ہی عشق۔ اس کے پاؤں کے لئے ایک ہی زنجیر اور اس کی گردن کے لئے ایک ہی طوقِ اطاعت ہے وہ جھکتا ہے تو اسی کے آگے، روتا ہے تو اسی کے لئے، اعتماد کرتا ہے تو اسی کی ذات پر، ڈرتا ہے اور لرزتا ہے تو اسی کی ہیبت سے امید کرتا ہے تو اسی کی رحمت پر، وہ مشرک نہیں ہے کہ خدا کی طرح انسانوں کو بھی ہیبت اور قہاریت کی صفت بخشے

اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقٌ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ؟ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اَلَّا اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْہَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنْ سُلْطَانٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

پرستش اور غلامی کے لئے کئی ایک معبود بنا لینا اچھا یا ایک ہی خدائے واحد و قہار کا ہو رہنا؟ یہ جو تم نے اپنی اپنی بندگی کے لئے بہت سی چوکھٹیں بنا رکھی ہیں تو بتلاؤ کہ ان کی ہستی بجز اس کے کیا ہے کہ چند وہم ساز نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنی گمراہی سے گھڑ لئے اور مدت کی ضلالت و رسم پرستی نے ان کے اندر مصنوعی ہیبت و مرعوبیت پیدا کر دی حالانکہ خدا نے نہ تو ان کے اندر کوئی طاقت رکھی اور نہ ان کی معبودیت و محبوبیت کے لئے کوئی حکم اتارا یقین کرو کہ تمہاری غلامی کے یہ تمام مصنوعی بت کچھ بھی نہیں ہیں حکم و سلطانی دنیا میں نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے اس نے حکم دیا کہ پرستش نہ کرو مگر صرف اسی کی یہی انسان کی فطرت صالح کی راہ ہے اور اس لئے یہی دین قیم ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور دیکھو کہ اس نے انسان کی حریت صادقہ اور آزادیٔ حق کو کس طرح مثالوں کی دانائی میں سمجھایا۔

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْکًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰہُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَہُوَ یُنْفِقُ مِنْہُ سِرًّا وَّجَہْرًا ہَلْ یَسْتَوٗنَ؟

اللہ ایک مثال دیتا ہے۔ یوں فرض کرو کہ ایک شخص ہے جو کسی دوسرے انسان کا غلام ہے خود اسے کوئی اختیار حاصل نہیں وہ اپنی کسی چیز پر باوجودیکہ اسی کی ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا اور صرف اپنے آقا کے حکموں کا بندہ ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک دوسرا آزاد خود مختار انسان ہے جس پر کسی انسان کی حکومت نہیں، اسے اپنی ہر چیز پر قدرت و اختیار حاصل ہے اور جو کچھ خدا نے دیا ہے وہ اسے ظاہر و پوشیدہ جس طرح چاہتا ہے بے دھڑک خرچ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں آدمی ایک ہی طرح کے ہوئے؟ دونوں کی حالت میں کوئی فرق نہیں؟ اگر فرق ہے تو پھر وہ کہ اس کا مالک صرف خدا ہی ہے اور وہ کہ اس کے گلے میں انسانوں کی اطاعت کے طوق پڑے ہوئے ہیں دونوں ایک طرح کے کیسے ہو سکتے ہیں۔

پس اگر ربیع الاول کا مہینہ دنیا کے لئے خوشی و مسرت کا مہینہ تھا تو صرف اس لئے کہ اسی مہینہ میں دنیا کا سب سے بڑا انسان آیا جس نے مسلمانوں کو ان کی سب سے بڑی نعمت یعنی خدا کی بندگی اور انسانوں کی آقائی عطا فرمائی اور اس کو اللہ کی خلافت دنیا کا لقب دے کر خدا کی ایک پاک و محترم امانت ٹھہرایا۔ پس ربیع الاول انسانی حریت کی پیدائش کا مہینہ ہے غلامی کی موت اور ہلاکت کی یادگار ہے خلافتِ الٰہی کی بخشش کا اولین یوم ہے۔ وراثت ارضی کی تقسیم کا اولین اعلان ہے۔ اسی ماہ میں کلمۂ حق و عدل زندہ ہوا اور اسی میں کلمۂ ظلم و فساد اور کفر و ضلالت کی لعنت سے خدا کی زمین کو نجات ملی۔

لیکن آہ کہ تم اس ماہ حریت کے درود کی خوشیاں مناتے ہو اور اس کے لئے ایسی تیاریاں کرتے ہو گویا وہ تمہارے ہی لئے اور تمہاری خوشیوں کے لئے آیا ہے۔ خدارا مجھے بتلاؤ کہ تم کو اس پاک اور مقدس یادگار کی خوشی منانے کا کیا حق ہے؟ کیا موت اور ہلاکی کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ زندگی اور روح کا اپنے کو ساتھی بنائے کیا ایک مردہ لاش پر دنیا کی عقلیں نہ ہنسیں گی اگر وہ زندوں کی طرح زندگی کو یاد کرے گی ہاں یہ سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کے اندر دنیا کے لئے بڑی ہی خوشی ہے لیکن ایک اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے۔

پھر تم بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ کیا غلاموں کا ایک گلہ ہو؟ جس نے اپنے نفس کی غلامی۔ اپنی خواہشوں کی غلامی ماسوا اللہ رشتوں کی غلامی اور غیر الٰہی طاقتوں کی غلامی کی زنجیروں سے اپنی گردن کو چھپا دیا ہے۔ تم پتھروں کا ایک ڈھیر ہو جو نہ تو خود ہل سکتا ہے اور نہ اس میں جان و روح ہے البتہ چور چور ہو سکتا ہے اور ایک دوسرے پر ٹپکا جا سکتا ہے تم غبارِ راہ کی ایک مشت ہو جس کو ہوا اڑا لے جائے تو اڑ سکتی ہے۔ ورنہ وہ خود صرف اس لئے ہے کہ ٹھوکروں سے روندی جائے اور جولانِ قدم سے پامال کی جائے۔ فیا للرزیۃ و یا للمصیبۃ۔

گلگونہ عارض ہے نہ ہے رنگِ حنا تو
اے خوں شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا

پھر اے غفلت کی ہستیو! اور اے بے خبری کی سرگشتہ خواب روحو! تم کس منہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو جو حریت انسانی کی بخشش حیاتِ روحی و معنوی کے عطیہ اور کامرانی اور فیروزمندی کی خسروی و ملوکی کے لیے آیا تھا اللہ اللہ غفلت کی نیرنگی اور انقلاب کی بوقلمونی ماسوا اللہ کی عبودیت کی زنجیریں پاؤں میں ہیں انسانوں کی مملوکیت و مرعوبیت کے حلقے گردنوں میں ایمان باللہ کے ثبات سے دل خالی اور اعمال حقہ و حسنہ کی روشنی سے روح محروم ان سامانوں اور تیاریوں کے ساتھ تم مستعد ہوئے ہو کہ ربیع الاول کے آنے والے کی یاد کا جشن مناؤ۔ جس کا آنا خدا کی عبودیت کی فتح غیر الٰہی عبودیت کی ہلاکت حریت صادقہ کا اعلان حق عدالت حقہ کی ملوکیت و بشارت اور امت عادلہ و قائمہ کے تمکن و قیام کی بنیاد تھا فَمَا لَہَآ اُولَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَہُوْنَ حَدِیْثًا ط

پس اے غفلت شعاران ملت تمہاری غفلت پر صد فغان و حسرت اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ و بکا۔ اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عظمت و حقیقت سے بے خبر رہو اور صرف زبانوں کے ترانوں در و دیوار کی آرائشوں اور روشنی کی قندیلوں ہی میں اس کے مقصد و یادگاری کو گم کر دو تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ ماہ مبارک امت مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے خداوندی بادشاہت کے قیام کا اولین اعلان ہے خلافت ارضی و وراثت الٰہی کی بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے پس اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرہ اور یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیغام الٰہی کی تکمیل و ہدایت اور اس اسوۂ

## حکومت سے متحدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔
۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔
۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بے حیائی نہ پھیلائی جائے۔
۴۔ اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں۔
۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔
۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔
۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔
۸۔ ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔
۹۔ مسلمانوں کو کفر و ارتداد سے بچانے کے لئے عیسائیت مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے
۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

قسط سوم

# خلائی راکٹ کی چاند پر رسائی اور اسلام

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت کریمہ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ کو یونانی فلسفہ و ہیئت کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ آیت کا ظاہر مدلول سورج چاند کا آسمانوں کے اندر ہونا معلوم ہوتا ہے، جس سے ہمارے بعض دوستوں کو شبہ ہوا مگر جب یونانی فلسفہ کی آمیزش سے علیحدہ ہو کر قرآنی لغت، قرآنی اصطلاح معتبر تفاسیر اور قابل اعتماد تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کی روشنی میں دیکھا جائے تو قرآن پاک کا ظاہری مفہوم بغیر کسی تاویل کے وہی ہے جو بیان کر دیا گیا ہے۔

**دوسری آیت** اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْھِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔ (کیا تم نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان اوپر نیچے بنائے اور چاند کو ان آسمانوں میں روشنی بنایا اور سورج کو چراغ بنایا)

اس آیت کریمہ کے دوسرے حصہ سے بحث نہیں ہے۔ اس لئے کہ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا کے ساتھ فِیْھِنَّ نہیں فرمایا گیا۔ مگر پہلے حصہ میں فِیْھِنَّ کی وجہ سے وہ حضرات جن کے دلوں میں یونانی نظریات کے تحت سورج چاند کا آسمان میں گڑا ہونا راسخ ہو گیا ہے یہی سمجھ لیتے ہیں کہ چاند آسمان میں ہے اور وہ اسی کو آیت کا ظاہری مفہوم قرار دے دیتے ہوں گے۔ حالانکہ یہ مفہوم نہ الفاظ قرآنی کے لحاظ سے صحیح ہے نہ سلف کی معتبر تفاسیر کے لحاظ سے، نہ تدبر کے لحاظ سے۔

اس میں فِیْھِنَّ کا معنی ہے ان سب آسمانوں میں۔ اس لئے کہ فِیْھَا نہیں کہ ایک آسمان ترجمہ کیا جائے۔ فِیْھِنَّ میں جمع مؤنث غائب کی ضمیر ہے جو سموات کی طرف راجع ہے۔ جس کا معنی یہ ہوا کہ چاند ان سب آسمانوں میں ہے اور اس بات کا کوئی بھی قائل نہیں۔ جو کہتے ہیں کہ چاند آسمان میں ہے۔ وہ بھی اسے پہلے آسمان میں مانتے ہیں۔ ان کے لئے یہ جمع کا صیغہ مشکل بن گیا ہے اور انہوں نے مجبور ہو کر یہ تاویل فرمائی کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے اَتَیْتُ الْبَصْرَۃَ کہ میں شہر میں آیا۔ وہ شہر کے ایک گھر یا محلہ میں ہے مگر کہہ سکتے شہر کا کر رہا ہے۔ حالانکہ اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

پہلا تو فِیْھِنَّ کا معنی فِیْ جِھَتِھِنَّ ہے کہ چاند کو آسمانوں کی طرف میں (یعنی زمین سے اوپر) روشنی بنایا جیسے کہ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کی تفسیر میں امام رازی وغیرہ مفسرین نے کہا ہے۔ مِنْ جِھَۃِ السَّمَآءِ (کہ ہم نے آسمان کی طرف سے پانی اتارا)

دوسرے اگر فِیْھِنَّ سے فِیْ جِھَتِھِنَّ مراد نہ بھی ہو تو بھی چونکہ چاند کا سارے آسمانوں میں ہونا کوئی بھی نہیں مانتا نہ ایک چاند سارے آسمانوں میں ہو سکتا ہے تو لامحالہ معنی یا بالکل یہ ہوگا کہ چاند کو ساتوں آسمانوں میں نہیں رکھا بلکہ اس کی روشنی کو سات آسمانوں میں رکھا۔ یہی ظاہر قرآن ہے کہ ان میں چاند کو روشنی یا روشن کرنے والا بنایا۔ گویا اس کی روشنی جیسے زمین میں ہے اسی طرح آسمانوں میں ہے

**آیت کریمہ کا لفظی ترجمہ** آپ یہ بات سن کر خوش ہوں گے کہ میرے خیال میں اگر مندرجہ بالا دونوں معنوں میں تکلف نظر آئے۔ جیسے کہ پہلے معنی میں تکلف تھا تو آپ اس کے سیدھا سادہ لفظی ترجمہ پر ہی اکتفا کریں اور یہی صحیح ہے کہ چاند کو آسمانوں میں روشنی بنایا اور سورج کو چراغ۔ مگر اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی آسمان کے اندر ہیں۔ آپ مہربانی کر کے غور کریں کہ زمین کو چاروں طرف سے آسمان سے گھیرا ہے پھر دوسرے آسمان نے پھر تیسرے آسمان نے پھر چوتھے نے اسی طرح ساتوں آسمان اوپر نیچے۔ اور یہی مطلب ہے طِبَاقًا کا۔ آسمانوں کو اوپر نیچے بنایا نہ یہ کہ زمین سب کے اندر ہے۔ اسی طرح سورج چاند اور سارے نجوم و کواکب بھی ان سب آسمانوں کے اندر ہیں۔ جس طرح زمین ہے۔ یہ نقشہ دیکھیں۔

نقشہ کو دیکھتے ہی آپ کہیں گے کہ واقعی چاند سورج ساتوں آسمانوں کے اندر ہیں۔ اسی لئے کبھی قرآن میں مفرد کے صیغہ کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْھَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا (برکت والی ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برجیں بنائے اور اس میں چراغ (سورج کا) اور چاند روشن کرنے والا بنایا۔ یہاں ایک آسمان میں سورج چاند دونوں کا ذکر ہے۔ اور کبھی فِیْھِنَّ کہہ کر جمع کا صیغہ استعمال فرمایا کہ ان آسمانوں میں چاند سورج کو بنایا۔

نقشہ میں دیکھیں کہ سورج چاند ایک آسمان کے اندر بھی ہیں۔ اور اسی لئے کبھی صرف قریبی آسمان کے بارہ میں فرمایا۔ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ۔ ہم نے اس قریبی آسمان کو کواکب سے زینت بخشی۔ جیسے کہتے ہیں کہ زَیَّنَّا السَّقْفَ بِالْمَصَابِیْحِ کہ چھت کو قمقموں سے مزین کیا۔ مطلب یہی ہے کہ چھت سے نیچے قمقمے لٹکا کر چھت کی زینت بڑھائی۔

**صحابی کا ارشاد** اسی مطلب کو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا:۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النجوم قنادیل معلقۃ بین السماء والارض بسلاسل من نور (تفسیر روح المعانی جلد ۲۹ صفحہ ۳ سورہ تکویر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان کے علم کے لئے آپ نے دعا فرمائی کہ حِبْرُ الْاُمَّۃِ فرمایا گیا، ان کا ارشاد ہے کہ نجوم (تارے) روشنی کی لالٹینیں ہیں جو زمین و آسمان کے درمیان لٹکی ہوئی ہیں۔

**جلیل القدر تابعی کا ارشاد** حضرت عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے شاگرد اور تربیت یافتہ ہیں، اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے استادوں میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:۔ اِنَّ الْکَوَاکِبَ قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَۃٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مِنْ نُوْرٍ فِیْ اَیْدِی الْمَلٰٓئِکَۃِ۔ روح المعانی تفسیر سورہ ملک۔

کہ کواکب روشنی کی لالٹینیں ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہیں وَعَلَیْہِ فَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ اور اسی بنا پر قرآن میں کہا گیا ہے کہ ہم نے قریبی آسمان کو زینت بخشی۔ یہ بھی درست۔ چاند کو آسمان میں رکھا یہ بھی درست اور چاند کو آسمانوں میں روشن بنایا یہ بھی درست

حضرت ابن عباس حضرت عطاء رضی اللہ عنہما کی تفسیر، زمین، چاند اور آسمانوں کا نقشہ اور قرآن پاک کے الفاظ پر غور کرنے کے بعد اس کے سوا اور کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا کہ سارے نجوم و کواکب بمعہ سورج چاند کے آسمان سے نیچے کروڑوں میل دور فضاء میں معلق اور اپنے اپنے دائرے میں پھر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ظہور بھی

(باقی صفحہ پر)

طاہر نعیم

# بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

غبار راہ سہی، کم ظرف نہیں اتنا — کہ عصمت در رحمت مآب تک جاؤں
اک آرزو تھی کہ بن کر کہانیاں غم کی — حریم محرم ام الکتاب تک جاؤں

---

ادھر فضاؤں میں زندہ ہے سامری جادو — ادھر نہ طور نہ جلوہ نہ جستجوئے کلیم
زمانہ ہنستا ہے مذہب کی بات سنتے ہی — حضورؐ آپ کا اسلام ہو گیا ہے یتیم

---

وہ جن کے ہاتھوں میں طاقت ہے ناخدائی کی — وہ چھین لیتے ہیں مجبور کے لبوں سے پکار
صدائے نغمہ بطحا کو توڑ دیتی ہے — حریم ناز میں پازیب کی حسیں جھنکار

---

جو اک اشارے سے مومن کے ٹوٹ جاتے تھے — زمانہ پوج رہا ہے انہی خداؤں کو
حضورؐ جن میں محبت ہے پارسائی کی — وہ بوجھ لگتے ہیں دھرتی کی شاہراؤں کو
حجاب عصمت مریم کی رونقیں لے کر — سجا رہے ہیں ہوس کار بارگاہوں کو
زمین تنگ ہے مظلوم پر غریبوں پر — شعور دیجئے ملت کے ناخداؤں کو

---

نئے پجاری نئے بت نئی خدائی ہے — در حرم سے اٹھی ہے نوائے بولہبی
گناہ گار سہی لب پہ بات آ جو گئی — معاف ہو میری آہ و فغاں کی بے ادبی

---

## بقیہ ـــــ خلائی راکٹ

زیادہ اسی صورت میں ہے کہ کروڑوں اربوں میل دور دراز فضا و خلا میں اتنے بڑے بڑے جسم اپنی اپنی مقررہ جگہوں میں لاکھوں برس سے بغیر کسی ستون کے ٹھہرے ہوئے تیرتے پھرتے ہیں۔ مجال کیا کہ کوئی ایک انچ اپنی جگہ چھوڑ دے یا ایک سیکنڈ آگے پیچھے ہو جائے یا آپس میں ٹکرا جائیں (اللہ اکبر) اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بڑی شان سے فرمایا۔ ذالک تقدیر العزیز الحکیم یہ اس خدا کے ٹھیک ٹھیک مقرر کئے ہوئے اندازے ہیں جو بہت بڑا غالب اور بے انتہا حکمتوں کا مالک ہے۔

**علامہ آلوسیؒ کا فیصلہ** اور اسی لئے علامہ آلوسیؒ نے تفسیر روح المعانی جلد ۲۳ صفحہ ۶۸ میں فیصلہ کن اعلان کر دیا کہ وَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ جُلُّ الْفَلَاسِفَةِ مِنْ أَنَّ الْقَمَرَ فِي الْأَوَّلِ مِمَّا لَا يَقُومُ عَلَيْهِ بُرْهَانٌ۔

یہ جو بڑے بڑے فلاسفہ کا خیال ہے کہ چاند پہلے آسمان میں ہے اس پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکی۔ یہ باتیں آج کی نہیں ہیں جبکہ چاند پر راکٹ گیا بلکہ صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کے زمانوں کی تفسیریں ہیں ان کے سوا اگر کسی تفسیر یا کتاب میں اس کے خلاف لکھا گیا ہے تو یونانی علوم کے پڑھنے پڑھانے اور ان کے مسلمات کے مطابق لکھا گیا ہے یہ سمجھ کر کہ قرآن و حدیث میں اس کی مخالفت نہیں ہے اور اس وقت لڑائی علم ہیئت کے مقابلہ میں کوئی اور علم ہیئت نہ تھا۔ مگر اب جبکہ جدید علم ہیئت سامنے آیا۔ جس کے ساتھ کچھ تجربات و مشاہدات بھی شامل ہیں تو ہم کیوں یونانیوں کے غیر یقینی نظریات کے قرآن کے مطابق ہونے پر اصرار کر کے بعض آدمیوں کے لئے تکذیب قرآن کا سامان مہیا کریں۔ واللہ یھدی من یشاء

**بقیہ:-** (صـ۱۱ سے آگے)

(القسم الثانی) من کان برھانہ حین حصول الایمان فی قلبہ لا مراخر ضروری وھذا ھو الایمان الذی یخالط بشاشۃ القلوب ولا یتصور فی حق صاحبہ شک لان الشک لا یجد محلاً یعمرہ فان محلہ الدلیل وما ثم دلیل فما ثم ما یرد علیہ الدخل ولا الشک۔

(الیواقیت والجواھر، ج ۲ ص ۲۵۵)

(دوسری قسم) کا ایمان اس شخص کا ہے جو صرف ہدایت پر مبنی ہو، یہی وہ ایمان ہے۔ جس کی تر و تازگی دلوں میں سما جاتی ہے اس شخص کے حق میں شک و شبہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ شک و دلیل میں ہوا کرتا ہے جہاں دلیل ہی نہیں وہاں شک کا وجود بھی نہیں۔

# صحابہ کرامؓ پر مودودی کا کیچڑ اچھالنا اور مولوی یوسف صاحب کی دیانتداری

مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن کی اشاعت مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر ۱۹۶۵ء میں خلافت سے ملوکیت تک کے عنوان سے صحابہ کرامؓ پر جس ناپاک طریقہ سے کیچڑ اچھالا ہے اس کی داد شیطان نے بھی دی ہوگی اور شیعہ پرچوں نے تو اس کو نقل کر کے خوب بغلیں بجائی ہیں۔ اس مضمون سے سارا خبث باطن باہر آنکلا ہے اور نیک گمان کرنے والے مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور ساتھی مفسر قرآن حضرت لاہوریؒ۔ حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ۔ حضرت ہالیجی شریف سکھرؒ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتی کی ایمانی بصیرت کا مشاہدہ بھی ہوگیا ہے کہ یہ حضرات حدیث شریف کے مطابق اللہ کے عطا کردہ نور سے دیکھتے ہیں فانہٗ ینظر بنور اللہ۔

صحابہ کی شان میں گستاخی معمولی بات نہیں ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ من ابغضھم فبُبغضی ابغضھم۔ جو ان سے بغض کرے وہ مجھ سے بغض و عداوت کی وجہ سے ہی کرے گا۔ اللہ سب مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے اور مودودی صاحب کو توبہ کی توفیق دے۔ اگرچہ امید بہت کم ہے اور بقول حضرت مولانا یوسف صاحب بنوری کراچی اس کا خاتمہ خراب ہونے کا خطرہ ہے۔

مودودی صاحب کے اس گندے مضمون سے سارے ہی سنی مسلمان تڑپ اٹھے (سوائے ان کے تنخواہ دار مولویوں یا مریدوں کے) حتیٰ کہ ان کے مرید با صفا خادم صادق، امیدوار قدردانی مولوی یوسف صاحب بھی چیخ اٹھے اور انہوں نے لگے ہاتھوں مودودی صاحب کو اس بارہ میں واعظانہ خط لکھ دیا اور سچ یہ ہے کہ مودودی صاحب کی تعریفوں کے سوا یہ خط محققانہ خط تھا مگر بھلا مودودی صاحب ماننے والے تھے؟ ان کو اپنے چیلوں چانٹوں کی اتنی بھی پروا نہیں تھی جتنی جناب صدر ایوب خاں کو بھٹو صاحب کی یا سابق وزیر اوقاف جام صاحب کی۔ انہوں نے اپنے اس مرید کو جوابی اور تردیدی خط لکھا۔ مرید نے پھر ذرا سی حرکت کی مگر پیر صاحب کے دوسرے خط کے بعد ٹھنڈا ہو کے رہ گیا۔ یہی خطرہ ترجمان اسلام نے اشاعت ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء میں ان الفاظ میں ظاہر کیا تھا۔ صفحہ ۷ کالم ۲ سطر گیارہ پر لکھا تھا کہ ابھی مولوی یوسف صاحب کے ایمان کا امتحان ہونا ہے اور اسی صفحہ کے کالم ۳ سطر ۹ میں لکھا تھا، بلکہ یہی خطرہ ہے کہ خط و کتابت کے نتیجہ میں یہ جعلی داعی حق آپ کے ایمان کے لئے داعی اجل نہ ثابت ہو۔

بہرحال ان مرید و پیر کے دونوں خطوط جامعہ اسلامیہ میں مفصل شائع ہوئے۔ اسی سے ترجمان اسلام نے اخذ کر کے مضمون لکھا تھا۔

اب مولوی یوسف صاحب کا مضمون مودودی رسالہ آئین کی اشاعت ۱۵ جون میں شائع ہوا ہے اس کے پہلے پورے صفحہ میں تو صرف رونا رویا ہے دوسرے صفحہ میں مودودی صاحب کے قہر و غضب سے بچنے کے لئے نو مقامات میں بار بار مورخین اور ثقہ مورخین وغیرہ الفاظ رٹے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مودودی صاحب ان مورخین کی باتوں کو صحیح سمجھتے اور جو غلط باتیں انہوں نے لکھی ہیں ان کو اپنے ثبوت میں پیش کرتے ہیں، اور مولوی یوسف صاحب اپنے پہلے خط میں ان مؤرخین کی باتوں کو قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں دیتے اور یہ الزام دیتے ہیں کہ جناب مودودی صاحب صحابہ پر تنقید کو جائز اور عیب جوئی اور تنقیص کو حرام کہتے تھے۔ مگر اب اس مضمون سے صاف طور پر واضح ہے کہ آپ تنقید یعنی تنقیص اور عیب جوئی بھی جائز قرار دے رہے ہیں۔ اب وہ مکرتے اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر برس کر مودودی صاحب کا قرب حاصل کر کے اپنے اقتصادیات درست کرنے کی سوچ رہے ہیں۔ ہم خط کا مضمون نقل کرتے ہیں۔ مسلمان خود برائے خدا انصاف کریں اور مودودی فرقہ والے بھی خدا کا خوف کر کے توبہ کریں۔

## مولانا محمد یوسف صاحب کا خط مودودی صاحب کے نام

یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور پوری امت کے درمیان دین کے صحیح تصور کے بارے میں اگر کوئی قابل اعتماد واسطہ ہے تو وہ صرف صحابہ کرام کی برگزیدہ اور مقدس جماعت ہے۔ اہل سنت والجماعت کے مابین اس بارے میں دو رائیں نہیں ہیں کہ "الصحابۃ کلھم عدول" ان کی صفت عدل اور دینی تقدس کی بنیاد پر علم کلام والوں نے یہ متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر۔ کہ صحابہ کرام کا ذکر صرف خیر سے کیا جائے۔ مگر یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آپ کے اس مضمون کے آخری حصہ کے مطالعہ سے ایک قاری کے ذہن میں بعض صحابہ کرام کے متعلق جو تصور قائم ہو جاتا ہے وہ انتہائی غلط بلکہ برا تصور ہے جو یقینی طور پر اس اعتقاد کو متزلزل کر دیتا ہے جو دین کے بارے میں پوری امت کو حضرات صحابہ کرام کی ذوات قدسیہ پر حاصل ہے۔ اس کے لئے ذیل کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔ پانچویں مرحلہ کے تحت آپ لکھتے ہیں:۔

"حضرت معاویہؓ نے حضرت علی کے نام اپنے ایک پیغامبر کے ذریعہ بے خط لفافہ بھیجا۔ جب قاصد نے حضرت علیؓ کو دریافت فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پیچھے دمشق میں ۶۰ ہزار آدمی خون عثمان کا بدلہ لینے کے لئے بے تاب ہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کس سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ آپ کی گردن سے"۔ اس سوال و جواب کے بارے میں آپ کا تاثر یہ ہے۔ اس کے صاف معنی یہ تھے کہ شام کے گورنر کے پیش نظر قاتلین عثمانؓ سے نہیں بلکہ خلیفۂ وقت سے خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینا ہے"۔ اس سے حضرت معاویہؓ کے متعلق بجز اس کے اور کیا تصور قائم کیا جائیگا کہ اس نے حضرت علیؓ کو قتل عثمانؓ کا مرتکب قرار دے کر ایک بڑے جرم کا ارتکاب کر دیا جو اسلامی شریعت میں بہتان کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔ اس پر مزید یہ کہ کیا اس بہتان تراشی کو امر واقعہ ثابت کر دکھانے کے لئے صـ۳۲۲ پر حضرت معاویہؓ کا جو کردار پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ "جریر بن عبداللہ کی اصلاحی کوششوں سے جب انہیں تشویش لاحق ہوئی تو انہوں نے ایک صاحب کو اس کام پر مامور کیا کہ کچھ گواہ ایسے تلاش کریں جو اہل شام کے سامنے یہ شہادت دیں کہ حضرت علیؓ ہی حضرت عثمانؓ کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔ چنانچہ وہ صاحب پانچ گواہ تلاش کر کے لے آئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے شہادت دی کہ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا ہے"۔ اس واقعہ سے ایک طرف (معاذ اللہ) حضرت معاویہؓ کے متعلق یہ ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ وہ بڑے بہتان تراش تھے۔ ورنہ حضرت علیؓ پر وہ ہرگز یہ الزام لگانے کی جرأت نہ کرتے کہ وہ قاتل عثمانؓ ہیں۔ اور دوسری طرف یہ بات واضح طور پر واضح ہے کہ وہ نعوذ باللہ انتہائی سازشی تھے۔ ورنہ اپنے اس بہتان کو امر واقعہ ثابت کر دکھانے کے لئے جھوٹی شہادت فراہم کرنے کی ناپاک سازش نہ کرتے پھر "آخری مرحلہ"۔ کے تحت صـ۳۳۹ پر اہل مکہ کے ساتھ حضرت حسینؓ۔ ابن زبیرؓ، ابن عمر اور عبدالرحمٰن ابن ابی بکر کے بارے میں حضرت معاویہ کی جو گفتگو نقل کی گئی ہے۔ جس میں یزید کے لئے بیعت لینے کا ذکر ہے۔ وہ تو اس قدر صریح جھوٹ اور فریب دہی پر مشتمل ہے جس کا ارتکاب ایک ادنیٰ درجہ کا شریف آدمی بھی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جلیل القدر صحابی اس میں اپنے آپ کو ملوث کرے اور وہ بھی صرف اپنے بیٹے یزید کو ولیعہد [illegible]

معاملہ میں حضرت عمرو بن العاص کا جو طرز عمل پیش کیا گیا۔ اس سے بھی عمرو بن العاص کے متعلق ذہن میں یہ تصور قائم ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے امیر کی طرح معاذ اللہ بڑا دھوکہ باز، چالاک اور حد درجہ کے سازشی آدمی تھے۔ نیز مغیرہ ابن شعبہ کی طرف یزید کی ولیعہدی کے متعلق جو تجویز منسوب کی گئی ہے اس سے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بارہ میں یہ گندہ تصور ذہن میں قائم ہوجاتا ہے کہ وہ معاذ اللہ انتہائی جاہ پسند لالچی اور مفاد پرست آدمی تھے۔ کیا یہی وہ پاکیزہ تصورات ہیں جو امت کو صحابہ کرامؓ کے بارے میں حاصل ہونے چاہئیں حضورؐ کے فیض صحبت سے جو حضرات فیضیاب ہوئے ہیں اور جو دین کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پوری امت کے درمیان انتہائی قابل اعتماد واسطہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر اس قسم کے مضامین کی اشاعت سے ان کی پاکیزہ سیرتوں کو داغدار کیا جائے تو دوسرے وہ کون ہوں گے جن پر دین کے معاملہ میں اعتماد کیا جاسکے؟ یہی اس مضمون کا وہ مضر پہلو ہے جس کے زہریلے اثرات سے دورِ حاضر کے مسلمان ذہنوں کو محفوظ رکھنا بڑا دشوار ہے۔ بالخصوص جبکہ مضمون کے مندرجات کی تقویت کے لئے مستند تاریخی حوالوں کا ذکر بھی ہو۔

مذکورہ حوالوں سے مضمون کے مضر پہلو کے متوقع اثرات میں کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی بلکہ زیادہ سے زیادہ ان حوالوں سے یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ دین کے بارے میں پورے صحابہ کرام کی جماعت پر ان کی اعلیٰ سیرت و کردار کے پیش نظر امت کو جو اعتماد حاصل ہے۔ اسے متزلزل کرنے میں آپ اکیلے نہیں ہیں نہ آپ نے اس کا پہل کیا ہے بلکہ یہ کام پہلے اوروں نے انجام دیا ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے اس کی ہمنوائی فرمائی ہے۔

ثانیاً۔ تاریخ کو ہرگز یہ حیثیت حاصل نہیں ہے کہ اس کی شہادت سے کتاب و سنت کے مسلمات کے خلاف استدلال فراہم کیا جائے۔ خاص کر جبکہ واقعات کی ترتیب اور مواد فراہم کرنے میں مورخین کے درمیان حد درجہ اختلاف پایا جاتا ہو اور اتفاق ان کے درمیان میں عنقا کی طرح مفقود ہو۔ نیز زمانہ کے مخصوص حالات اور مورخین کے مخصوص نظریات کے لئے بھی اس میں بڑا دخل ہو ایسی حالت میں تو تاریخ کے پیش کردہ واقعات اور حالات قابل التفات بھی نہیں ہوسکتے۔ چہ جائیکہ انہیں شرعی مسلمات کے خلاف بغرض استشہاد پیش کیا جائے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اہلسنت والجماعت نے تاریخ کی شہادت پر اعتماد نہ کرتے ہوئے صحابہ کرام کے باہمی مشاجرات کے متعلق مکمل خاموشی کو اپنا مسلک قرار دیا ہے اور ایک عقیدے کی حیثیت سے انہوں نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ "ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر" کہ صحابہ کا ذکر خیر کے سوا نہ کیا جائے۔

[illegible] کی رو سے انبیاء علیہم السلام کے ماسوا صحابہ کرام پر جرح تنقید کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق آپ اور جماعت کے دوسرے تمام ذمہ دار حضرات آج تک یہ توضیح کرتے چلے آئے ہیں کہ اس سے ہماری مراد صرف یہ ہے کہ ان کے اجتہادی اقوال اور فتووں کو کتاب و سنت کے معیار حق پر جانچا اور پرکھا جائے گا اور جانچنے اور پرکھنے کے بعد کتاب و سنت کے موافق اقوال اور فتووں کو قبول کیا جائے گا اور مخالف کتاب و سنت اقوال کو چھوڑ دیا جائے گا۔ رہی "تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی" کہ اس کے متعلق آپ سب کی تصریحات یہ ہیں کہ وہ کسی صحابی پر جائز نہیں بلکہ سب پر بلا استثناء حرام ہیں" (حرام کے لفظ کو اچھی طرح یاد رکھیں — مدیر)

لیکن متعلقہ مضمون میں ان کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس سے صاف طور پر واضح ہے کہ آپ ان پر "تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی" بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے آپ کا یہ ارشاد کہ حضرت معاویہؓ کے محامد و مناقب اپنی جگہ پر ہیں۔ ان کا شرف صحابیت بھی واجب الاحترام ہے۔ لیکن ان کے غلط کام کو تو غلط کہنا ہی ہوگا۔ اسے صحیح کہنے کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم اپنے صحیح و غلط کے معیار کو خطرے میں ڈال رہے ہیں"۔ قابل اطمینان اس لئے نہیں کہ مضمون میں ان کے غلط کام کو غلط ہی صرف نہیں کہا گیا ہے بلکہ ان کے عیوب و نقائص بھی ظاہر کئے گئے ہیں اور یہ ان پر ایک ایسی تنقید ہے جس کے معنی "تنقیص اور عیب جوئی" کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے۔ اس کو بھی اگر عیب جوئی نہ کہا جائے تو نہ معلوم پھر کس قسم کی تنقید کو تنقیص اور عیب جوئی کہا جائے گا

## مودودی صاحب کا جواب

اب ایک عالم مولوی یوسف کے مقابلہ میں غیر عالم مودودی کا جواب سنیئے:۔

(۱) پہلی بات الصحابۃ کلہم عدول کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ حدیث کی روایت کرنے میں جھوٹ نہیں بولتے تھے (باقی تمام فسق و فجور سے ان کو پاک سمجھنا صحیح نہیں ہے)

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ تاریخی استناد کے سہارے کمزور نہیں ہیں یہ نہایت معتبر تاریخیں ہیں (جن سے میں نے صحابہ کا جھوٹا، سازشی اور بہتان تراش ہونا ثابت کیا ہے)

(۳) دنیا والے اور خود مسلمان اس کو نہیں مان سکتے کہ یہی تاریخیں جب صحابہ کی خوبیاں بیان کریں تو وہ برحق ہیں اور یہی کتابیں جب صحابہ کے عمل کے دوسرے پہلو (جھوٹ بہتان وغیرہ) بیان کریں تو وہ ناقابل اعتبار ہیں۔ اگر ان کتابوں پر اعتبار نہ کریں تو تمام اسلامی تاریخ ہی ختم ہوجاتی ہے۔

(۴) یہ تاریخیں دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ ہم ان کو چھپا نہیں سکتے

مودودی صاحب کے اس گمراہ کن جواب پر ہم اپنی تنقید کا حق محفوظ رکھتے ہوئے یہاں اب ہم ان کے مرید صادق مولوی یوسف صاحب کے دوسرے جوابی خط کے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ نمبر کی اشاعت میں صفحہ ۱۸، ۱۹ پر لکھتے ہیں۔

"مجھے آپ کی اس رائے سے بھی اتفاق نہیں ہے کہ "الصحابۃ کلہم عدول" کا مطلب صرف یہ ہے کہ صحابیوںؓ سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے دیدہ دانستہ کوئی غلط روایت امت تک پہنچائی ہو"۔ کیونکہ اس رائے سے یہ بات متشرح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کے لئے جو عدالت بالاتفاق تسلیم کی گئی ہے۔ وہ صرف روایت حدیث تک آپ کے نزدیک محدود ہے۔ رہے زندگی کے دوسرے معاملات! تو ان میں وہ عدل کی صفت سے متصف نہیں تھے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ دوسرے معاملاتِ زندگی میں عدل کی صفت سے محروم اور فسق کی صفت سے متصف ہوسکتے ہیں تو روایات کے بارے میں ان پر اعتماد آخر کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ ان پر روایات کے بارے میں جو اعتماد کامل حاصل ہے وہ تو اس عدالت ہی کی بنیاد پر حاصل ہے جو ان کے لئے سارے معاملاتِ زندگی میں مسلم ہے۔ اور اگر وہ دوسرے معاملاتِ زندگی میں محظوراتِ دین کے ارتکاب سے اجتناب نہیں کرتے تو ہرگز روائت حدیث میں ان پر اعتماد حاصل نہیں ہوسکتا ہے اس لئے روایات کے بارے میں ہم ان کی عدالت صرف اس صورت میں تسلیم کرسکتے ہیں کہ دوسرے معاملاتِ زندگی میں بھی ہم انہیں عادل تسلیم کریں۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ ان کی عدالت صرف درباب روایت مسلم ہے اور دوسرے شعبہائے زندگی میں وہ عدل کے بجائے فسق کی صفت سے بھی متصف ہوسکتے ہیں

پھر صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے:۔

"یہی وجہ ہے کہ ان پر آج تک جمہور مسلمانوں کی طرف سے کوئی طعن اور تشنیع نہیں کی گئی ہے اور نہ آپ اور جماعت اسلامی کی طرح ان کے خلاف اعتراضات اور الزامات کا غیر مختتم سلسلہ شروع کیا گیا ہے"۔

صفحہ ۲۲ پر تحریر ہے:۔

"آج اسی مضمون کی اشاعت پر جماعت اور بیرون جماعت کے حلقوں میں جو زبردست بحثیں ہو رہی ہیں اگر ان پر آپ مطلع ہوجائیں تو آپ بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوجائیں گے کہ فی الواقع اس مضمون سے بہت سے بندگانِ خدا کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے اعلیٰ منصب عدالت و امانت کے متعلق ایسے شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں کہ برسوں تک کی مسلسل محنت اور انتھک کوششوں سے بھی ان کا ازالہ مشکل ہے اور یہ نقصان دین کے

لحاظ سے اس فائدہ کی بہ نسبت زیادہ بھاری معلوم ہوتا ہے جس کی آپ نے نشان دہی فرمائی ہے"۔

صفحہ ۲۳ پر:-

"اس بنا پر امت نے مجموعی لحاظ سے جس قدر اعتماد محدثین کے روایت کردہ ذخیرۂ احادیث پر کیا ہے اسی قدر اعتماد مؤرخین کے جمع کردہ تاریخی واقعات پر نہیں کیا ہے۔ لہٰذا قرآن و حدیث سے ثابت شدہ ایک یقینی حقیقت کے مقابلہ میں تاریخی اسناد قابل اعتماد نہیں ہو سکتا اور یہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔ جس سے انکار کرنا بڑا مشکل ہے"۔

صفحہ ۲۴ پر:-

"صحابہ کرامؓ کے متعلق کتاب و سنت کی قطعی شہادتیں موجود ہیں کہ باوجود غیر معصوم ہونے کے وہ خدا کے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ جماعت کے افراد تھے۔ ان کے تمام گناہ اور غلطیاں معاف ہو چکی ہیں اور خداوند تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا ہے ان کی ذوات تقدسیہ دین کے معاملہ میں قابل اعتماد ذرائع ہیں۔ اور آنے والی امت کو ہرگز اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ ان کی غلطیوں کو پکڑ پکڑ کر دنیا کے سامنے پیش کریں یا اس قسم کی تنقیدوں کے لئے انہیں نشانہ بنائے۔ اسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا من بعدی (الحدیث) اس لئے آج کسی کے لئے بھی یہ حرکت جائز نہیں کہ مجرد تاریخ کی بنیاد پر ان کے غلط کارناموں کو اچھال اچھال کر پیش کرے اور ان پر امت کا اعتماد متزلزل کر ڈالے۔ اسی قسم کی تنقیدوں کی وجہ سے تو ماضی میں امت کے سوادِ اعظم نے بعض فرقوں کو گمراہ قرار دے کر اہلسنت والجماعت سے ان کا دینی رشتہ کاٹ دیا ہے اور ہمیشہ کے لئے وہ اہل سنت والجماعت سے منقطع ہو کر رہ گئے ہیں"۔

ہم نے مولوی یوسف صاحب کی جن عبارتوں پر نمبر لگائے ہیں۔ ان کو غور سے پڑھیں۔ پہلے نمبر میں لفظ (آپ کا تاثر یہ ہے) اس میں مولوی یوسف صاحب مودودی پر الزام لگاتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہتان باندھا۔

نشان نمبر ۲ میں بہتان تراشی کو اس واقعہ ثابت کر کے مودودی صاحب نے بیان القرآن ص ۳۲۲ پر الزام دھرا ہے۔

تیسرے نمبر میں اس گندے مضمون کے مندرجات کو تقویت دینے کے لئے مودودی کے مستند تاریخی حوالوں کا ذکر ہے۔

چوتھے نمبر میں مودودی صاحب نے یہ الزام لگایا ہے کہ دین کے بارہ میں صحابہ کرامؓ کی جماعت پر امت کے اعتماد کو متزلزل کرنے کے لئے آپ نے ان مؤرخین کی ہمنوائی کی ہے۔ پانچویں نمبر میں تو صاف صاف کہہ دیا ہے کہ آپ کے مضمون سے صاف طور پر واضح ہے کہ آپ صحابہ کی تنقیص اور عیب جوئی جائز قرار دیتے ہیں جو حرام ہے۔

چھٹے نمبر میں مودودی کی دلیل کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جواب قابل اطمینان نہیں ہے اس لئے کہ اس (گندے) مضمون میں صرف غلط کو غلط نہیں کہا گیا۔ بلکہ ان کے عیوب و نقائص بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس کو بھی عیب جوئی نہ کہا جائے تو پھر عیب جوئی اور تنقیص کسے کہا جائے گا۔

ساتویں نمبر میں مودودی کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر صحابہ عادل کی صفت سے محروم اور فسق کی صفت سے متصف ہو سکتے ہیں تو روایت حدیث کے بارہ میں ان پر اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے۔

آٹھویں نمبر میں صاحب مودودی صاحب کو خطاب کر کے الزام لگایا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی عدالت صرف روایت حدیث میں مسلم ہے دوسرے شعبہائے زندگی میں وہ عدل کی بجائے فسق کی صفت سے متصف ہو سکتے ہیں۔

نویں عبارت میں مولوی یوسف نے مودودی اور اس کے فرقہ کو ننگا کر دیا ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت اسلامی نے صحابہؓ کے خلاف اعتراضات و الزامات کا ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

دسویں عبارت میں فیصلہ دے دیا ہے کہ اس قسم کی تنقیدوں کی وجہ سے تو ماضی میں امت کے سواد اعظم نے بعض فرقوں کو گمراہ قرار دے کر اہلسنت والجماعت سے ان کا دینی رشتہ کاٹ دیا ہے۔

اب ذرا مولوی یوسف صاحب کے پہلے خط کے اقتباسات کو بار بار پڑھیں کہ مودودی صاحب نے جو تاریخی رواتیں نقل کی ہیں۔ ان میں صحابہ کرامؓ کا بہتان تراش، جھوٹا، فریبی، دھوکا باز، لالچی اور مفاد پرست ہونا ثابت نہیں کیا گیا؟

اور کیا ہمارے مندرجہ بالا دس نمبروں میں مولوی یوسف ان الزامات کی ذمہ داری اپنے پیر مودودی پر نہیں ڈال رہے اور کیا مودودی صاحب ان تاریخوں اور ان خرافات پر اسی طرح ڈٹے ہوئے نہیں ہیں؟ پھر حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے کونسی غلط بیانی کی۔ حقیقت یہ ہے کہ خود مولوی یوسف صاحب کے قول علیہ کی روشنی میں مودودی فرقہ اہلسنت والجماعت سے خارج ہے اور یہی بات علماء کرام سالہا سال سے کہہ رہے ہیں۔ باقی مولوی یوسف صاحب اپنی مخفی مصلحتوں کی وجہ سے مودودی پر نیک گمان کرے یا کوئی بیکاری اس بچھڑے کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہو کرے۔ ہم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کیچڑ اچھالنے والے کسی مودود کو اچھا نہیں کہہ سکتے اور اس کو اچھا کہنے والے مولوی یوسف جیسے کو

## میعاد ممبر سازی میں توسیع

اس سے قبل اعلان کیا گیا تھا کہ محرم و صفر کے دو ماہ میں تمام جماعتیں ممبر سازی کی مہم جاری رکھیں مگر متعدد مقامات کا تقاضا ہے کہ اس میعاد میں توسیع کی جائے اس لئے باجازت جناب محترم امیر صاحب مرکزی ممبر سازی میعاد بیعۃ الثانی ۱۳۸۶ھ تک بڑھائی جا رہی ہے۔ تمام دوستوں اور سارے علماء و خطباء سے درخواست ہے کہ سستی نہ کریں۔ اور شہروں اور مستقروں کے سوا دیہات و قصبات میں دورے کر کے ابتدائی ممبر بھرتی کریں۔ آج کل تو موسم اور جماعتوں کی زندگی کو ان کی ممبری کی تعداد سے پرکھا اور تولا جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اکثر ارکان محض فی سبیل اللہ دینی قوت مہیا کرنے کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ اور خدمات سرانجام دے رہے ہیں مگر جب تک زیادہ سے زیادہ عوام آپ سے وابستہ نہ ہوں گے کوئی طاقت بھی آپ کے اسلامی مطالبات پر کان دھرنے کو تیار نہ ہوگی۔ (غلام غوث ناظم مرکزی)

## لاہور میں جمعیۃ کی ممبر سازی کی مہم

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کا کام باقاعدہ جاری ہے۔

۱۸ جون کو لوہاری کے علاقہ میں مولانا غلام غوث صاحب نے درس قرآن پاک دیا۔

۱۹ جون اچھرہ۔ مسجد برکت علی میں۔

۲۰ جون کو رحمان پورہ میں

۲۱ جون کو باغبان پورہ میں جامع مسجد نزد کلاتھ مارکیٹ میں۔

۲۵ جون کو دھرمپورہ میں۔ ۲۶ جون کو سمن آباد میں مولانا غلام غوث صاحب نے درس قرآن دیا ان مقامات پر جمعیۃ کی ممبر سازی بھی ہو رہی ہے۔ آپ کے ہمراہ بعض مقامات پر حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے اور عماد الدین صاحب عباسی تقریباً تمام مقامات پر آپ کے ہمراہ رہے۔ ان کے سوا قلعہ گوجر سنگھ نولکھا وغیرہ میں بھی کام ہو رہا ہے۔

علاقہ شیرانوالہ کا پروگرام بن چکا ہے اور دیگر علاقہ جات لاہور کے دوست احباب کام کو آگے بڑھانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ لاہور ڈویژن میں دورے مقامات پر بھی ممبر سازی کی مہم کو عمدگی سے چلایا جائے گا

۳ آدمیوں کا کسی اسلامی مدرسہ میں ہونا خود اس مدرسہ کی شہرت و دیانت کو تباہ کرنے کا مترادف سمجھتے ہیں آپ مودودی صاحب کے لئے مولانا امین احسن اصلاحی سے زیادہ دست و بازو نہیں بن سکتے۔ جو آج اسلامی

حضرت مولانا بدر عالم صاحب
مہاجر مدنی قدس سرہ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا عَامَ اَوَّلَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی وَقَالَ سَلُوْا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِنَ الْعَافِیَۃِ

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال بعد ایک تقریر فرماتے ہوئے) کہا کہ اس سے پہلے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے ہمارے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ یہ کہہ کر ابوبکرؓ زار و قطار رونے پڑے (پھر کہا کہ) آپ نے ارشاد فرمایا تھا اللہ تعالیٰ سے اپنی خطاؤں کی معافی اور اپنے لئے عافیت طلب کیا کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کو کوئی نعمت نصیب نہیں ہوئی۔

(احمد۔ نسائی۔ ترمذی)

یقین اور اعتقاد جازم ایمان کی روح ہے۔ خدا تعالیٰ کی جتنی نعمتیں ہیں وہ سب اس دولت یقین سے کم تر ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا مقولہ مروی ہے "الیقین الایمان کلہ" یقین ہی ایمان کی روح ہے۔ بیہقی نے کتاب الزہد میں ان الفاظ کو مرفوعاً بھی نقل کیا ہے۔ مگر حافظ ابن حجرؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند امام احمدؒ میں حضرت ابن مسعودؓ کی یہ دعا منقول ہے اللھم زدنا ایمانا ویقینا وفقھا اے اللہ ہمارے دل میں ایمان، یقین اور ہم میں دین کی سمجھ بڑھاوے۔ جامع ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات میں مذکور ہے واقسم لنا من الیقین ما تھون بہ علینا مصائب الدنیا اے اللہ ہمارے حصہ میں اتنا یقین لگا دے کہ اس کی وجہ سے ہمیں دنیا کی مصیبتیں جھیلنا آسان ہو جائیں۔ یہاں یقین جیسی نعمت کو بھی مقید کرنے کی حقیقت سفیان ثوری کے اس مقولہ سے ظاہر ہوتی۔ وہ فرماتے ہیں لان الیقین وقع فی القلب کما ینبغی لطار اشتیاقا الی الجنۃ وھرب من النار (فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۴۱) اگر یقین پوری حقیقت کے ساتھ دل میں سما جائے تو جنت کے اشتیاق اور دوزخ کے خوف کے مارے دل اڑنے لگے اسی کی طرف حضرت حنظلہؓ کی حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مستدرک حاکم میں سورہ الہٰکم التکاثر کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ زرارہ بن ابی اوفیؒ ایک بار یہ آیت پڑھی فاذا نقر فی الناقور (جب صور پھونکا جائے گا تو یہ دن کافروں کے اوپر بڑا سخت ہوگا الخ) اور بے ہوش ہو کر گر گئے اور وفات پا گئے بڑا تبہ پایا۔ لیکن اگر جیتے اور خدا کی عبادت اور کرتے تو مراتب طے کرتے آپ نے دیکھا کہ یقین جب حد سے بڑھنے لگتا ہے تو اس کا نتیجہ اس شکل میں بھی نکل سکتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیَقِیْنُ وَالزُّھْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِھَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ

عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس امت کی سب سے پہلی اصلاح دولت یقین کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس کی سب سے پہلی، بربادی بخل اور دراز امیدوں کی بدولت ہوگی۔ (شعب الایمان)

حضرت شاہ ولی اللہؒ مراتب احسان پر بحث کرتے ہوئے عقل و نفس اور قلب کی فنا کی تحقیق میں یہ لکھتے ہیں کہ جب انسان کے یہ جواہر لطیفہ اپنے اصل خواص سے مجرد ہو کر عالم غیب کی سیر میں مستغرق ہو جاتے ہیں تو یہی ان کی فنا سمجھی جاتی ہے (پس فنا ہونے والے درحقیقت یہ جواہر خود نہیں ہوتے بلکہ ان کے خصائل و خصائص ہوتے ہیں۔ یہی معنی ان کے فنا ہونے کے سمجھنے چاہئیں اور بس۔ عقل کا اصلی خاصہ تصدیق شک، توہم، اسباب کی تلاش، جلب منافع اور دفع مضار پر غور و خوض کرنا ہے۔ جب انسانی قلب و جوارح آداب الٰہیہ کی زیر تربیت مہذب ہوتے ہیں تو ان میں آثار عبودیت اس طرح پھوٹنے لگتے ہیں جس طرح لوکے مارے درخت میں پتیاں اب اس کا رخ عالم ملکی کی بجائے عالم قدس کی طرف بدل جاتا ہے، اسباب بے حقیقت بن جاتے ہیں، منفعت و مضرت کا سوال نظروں سے ساقط ہونے لگتا ہے اور حقائق شرعیہ اور عالم غیب کا یقین اپنی آنکھوں کے مشاہدات سے بڑھ کر نصیب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ سے دریافت کیا ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے تم بتاؤ تمہارے ایمانی کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا مجھے عرش رحمٰن کا ایسا یقین حاصل ہے جیسا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں (خلاصہ حجۃ اللہ)

امام شعرانی کہتے ہیں

المومن الکامل جن صار الغیب عندہ کالشاھدۃ فی عدم الریب (الیواقیت ج ۲ ص ۲۵۰)

مومن کامل وہ ہے جس کے نزدیک عالم غیب یقین میں عالم شہادت کی برابر ہو جائے یہ دولت یقین جس کے ہاتھ آ گئی اس کی عقل کامل ہو گئی اور جس کی عقل کامل ہو گئی اس کے لئے نفس و قلب کے تکمیل کی منزل ابھی دور نہیں رہی اس کے تمام مراتب احسان طے ہونے کا وقت بھی قریب آ پہنچا وہ قریب ہے کہ اب انسان کامل کے لقب سے نواز دیا جائے علامہ اقبال مرحوم نے اسی صفت یقین کو ذیل کے شعر میں کیا خوب ادا کیا ہے

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دلائل کی بنیاد پر یقین کی تعمیر کرنا ایمان کی صفت نہیں۔ ایمان کی صفت یہ ہے کہ یقین کی بنیاد پر دلائل کی تعمیر کی جائے۔ جب کسی حقیقت تک یقین کے ساتھ رسائی ہو جاتی ہے تو پھر دلائل کا راستہ خود بخود مختصر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہی دلائل کا مقصد تھا اور جب یہ مقصد بلا وقت حاصل ہو گیا تو اب دلائل کا مشغلہ محض ایک سرگردانی ہے لیکن اگر یقین تک رسائی حاصل نہیں ہے تو اب دلائل کے واسطہ سے یقین کرنا ایک امید موہوم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں نظریات کا کوئی اختلاف نظر نہیں آتا انہیں حقیقت کا پورا علم ہوتا ہے اور کسی شے کی حقیقت ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہے۔ اور اہل نظر کے نظریات میں کہیں اتفاق نظر نہیں آتا متنبی کہتا ہے

تخالف الناس حتی لا اتفاق لھم
الا علی شجب والخلف فی الشجب

حافظ شیرازی فرماتے ہیں۔

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را بانہ
چو نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

شیخ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ نور ایمان کی دو قسمیں ہیں۔

(القسم الاول) من امن من نظر با ستدلال و برھان فھذا الایوثق بثبات ایمانہ لدوران مع الدلیل ومثل ھذا الایخالط بشاشۃ نور ایمانہ القلوب کما انہ لاینظر الا من خلف حجاب دلیلہ ومامن دلیل من ادلۃ حجاب النظر الا وھو حجاب لحصول الدخل فیہ والقدح ونوبعد حین فلھذا کان لا یمکن صاحب البرھان ان یخالط ایمانہ بشاشۃ قلبہ للعجب الذی یتبعہ دینہ

(پہلی قسم) اس شخص کا ایمان ہے جو دلیل و برہان کی بنیاد پر حاصل ہوا یہ ایمان قابل بھروسہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ دلیل کے ساتھ ساتھ گھومتا رہتا ہے (جس طرف کی دلیل واضح ہو جائے) اس قسم کے نور کی تروتازگی دلوں میں اثر نہیں کرتی کیونکہ اس کی بصیرت ہمیشہ دلیل ہی کے پس پردہ ہوتی ہے اور دلیل کوئی بھی ہو ایسی نہیں ہو سکتی جس میں شبہ پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو خواہ اب نہ سہی کچھ مدت کے بعد سہی یہی وجہ ہے کہ دلائل پرست کا ایمان کبھی خطرات سے بے خطر نہیں ہو سکتا۔

(باقی بر صفحہ )

مولانا محمد یوسف صاحب مدرس احیاء العلوم ماموں کانجن

# زکوٰۃ ٹیکس نہیں ہے

ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب کا ایک مراسلہ ۸ رجون کے "مشرق" لاہور میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ کی تجویز اپنے مخصوص "مستشرقانہ" انداز میں پیش کی ہے، ان کا یہ تمام مضمون بے ربط مغالطوں کا مجموعہ ہے، موصوف کا مفروضہ یہ ہے کہ

"قرآن کریم یا رسول اللہ (بغیر صلوٰۃ وسلام) نے زکوٰۃ کے سوا اور کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے زکوٰۃ کے علاوہ اگر اور کوئی ٹیکس عائد کرنے کی ضرورت ہو تو وہ زکوٰۃ ہی میں مدغم کرنا پڑے گا"

موصوف کا یہ نظریہ سراسر غلط ہے کہ زکوٰۃ کی حیثیت صرف ایک ٹیکس کی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ زکوٰۃ اسلام کی ایک پاکیزہ عبادت، اور ایمان اور نماز کے بعد اسلام کا تیسرا بڑا رکن ہے۔ صحیحین کی مشہور حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ کلمۂ توحید و رسالت کی شہادت دینا
۲۔ نماز قائم کرنا
۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا
۴۔ حج کرنا
۵۔ رمضان کے روزے رکھنا"

اس کے علاوہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص میں اس کی فرضیت، رکنیت اور عبادت ہونے کا اعلان صراحتاً موجود ہے۔

پھر جس طرح نفسِ زکوٰۃ کی رکنیت ضروریات دین میں سے قرار دی گئی ہے۔ اسی طرح اس کی مقدار بھی قولی اور یقینی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک پوری امت کے نزدیک یہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ جس کا انکار ۔ خواہ تاویل ہی کے رنگ میں کیوں نہ ہو۔ موجب کفر ہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب منع زکوٰۃ کا فتنہ کھڑا ہوا تو آپ نے ان کے خلاف جہاد کا حکم فرمایا، اور جب حضرت عمر رضؓ نے اس پر سوال کیا کہ آپ ان لوگوں سے جہاد کیسے کر سکتے ہیں جب کہ وہ کلمہ اسلام کے قائل ہیں تو حضرت صدیق اکبرؓ نے پوری بلند آہنگی سے اعلان فرمایا

"بخدا میں ان لوگوں سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرتے ہیں اس لیے کہ زکوٰۃ حق مال ہے خدا کی قسم اگر وہ ایک رسی بھی روک لیں گے جسے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے تب بھی میں ان سے جنگ کروں گا" (صحیحین بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۶۸)

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک پوری امت زکوٰۃ کو ایک غیر متبدل فریضۂ خداوندی کی حیثیت سے مانتی چلی آئی ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دے کر اس میں ترمیم کی سفارش کرنا اسلام کے خلاف کھلی بغاوت اور گہری سازش ہے۔

پھر موصوف نے اس پر بھی غور نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ ایک آسمانی فریضہ ہے جو وحی الٰہی سے ثابت کیا گیا ہے اس کے برعکس ٹیکس مسلم و غیر مسلم حکومتیں محض اپنی رائے سے نافذ کرتی ہیں۔ زکوٰۃ کا فریضہ صرف اہل اسلام پر عائد ہوتا ہے۔ جب کہ ٹیکس بلا تخصیص مذہب وملت ہر کافر و مسلم پر تھوپا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ فریضۂ خداوندی کو انسانوں کے عائد کردہ ٹیکس کے ساتھ گڈمڈ کرنا کسی طرح بھی قرینِ عقل و دانش نہیں ہو سکتا۔ کیا موصوف سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ یہ جامع ٹیکس بنام زکوٰۃ پاکستان کے غیر مسلم باشندوں پر عائد کیا جا سکے گا اور کیا وہ یہ کہہ کر اس کے ادا کرنے سے انکار کر دیں گے کہ یہ تمہارا مذہبی فریضہ ہے۔ نعوذ باللہ من سوء الفہم

اسی طرح موصوف کا یہ نظریہ ان کی جہالت یا کم از کم تجاہل کا مظہر ہے کہ اسلامی حکومت میں زکوٰۃ کے علاوہ آمدنی کی کوئی مد نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ عشر، خراج، جزیہ، صدقات واجبہ صدقات نافلہ، نذر، خمس، سرکاری زمینوں کے محاصل غیر مسلم مالِ تجارت کے محصول، اوقاف، اموال فاضلہ اور وقتی چندوں کے مختلف عنوانات سے اسلام نے آمدنی کی مدات تجویز کی ہیں جن کے جدا جدا مصارف کتب فقہ میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں اب اس کا کیا علاج ہے کہ نام نہاد "ادارہ تحقیقات اسلامیہ" یا ڈائرکٹر اسلام کے ان بنیادی حقائق سے بے خبر ہونے کے باوصف مجتہد مطلق کے منصب پر بزعم خود فائز ہے برعکس نہند نام زنگی کافور۔ موصوف نے اپنے نظریہ کی تائید میں صرف ایک واقعہ کا حوالہ دینے کی زحمت گوارا فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں کہ

"رسول اللہ (بغیر صلوٰۃ وسلام) کے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول نہیں کی جاتی تھی (کیونکہ اس زمانہ میں گھوڑوں کی تعداد بہت کم تھی) لیکن جب عمر بن الخطابؓ کے دورِ خلافت میں گھوڑوں کی فراوانی ہو گئی تو آپ نے ان پر زکوٰۃ وصول کی"

اس عبارت کو مکرر پڑھئے اور موصوف کے حسن استدلال کی داد دیجئے وہ صرف اتنی سی بات سے حسب عادت حیرت انگیز نتیجہ نکالتے ہیں۔

"گویا حضرت عمرؓ نے ایک چیز زکوٰۃ کے زمرہ میں شامل کر لی جو رسول اللہ کے زمانہ میں اس سے خارج تھی"

مزید یہ کہ:۔

"اس واقعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ کوئی اور ٹیکس عائد کرنے کی ضرورت ہو تو اسے بھی زکوٰۃ ہی میں مدغم کرنا پڑے گا"

اس سے قطع نظر کہ واقعہ کی اصل نوعیت کیا ہے سوال یہ ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب خود ہمیں بتلاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ اس لئے وصول نہ کی جاتی تھی کہ ان کی تعداد کم تھی اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس لئے وصول کی جاتی تھی کہ ان کی فراوانی تھی جس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک وقت میں نصاب زکوٰۃ نہیں پایا جاتا تھا۔ اور دوسرے وقت نصاب زکوٰۃ پایا جانے لگا اب انہیں خود سوچنا چاہیئے کہ ان کا پیدا کردہ نتیجہ کہاں تک صحیح ہے کسی ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی سے دریافت کر لیجئے کہ ایک وقت میں کسی چیز کی قلت کی وجہ سے قابل زکوٰۃ نہ ہونے اور دوسرے وقت میں اس کی کثرت کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ وصول کئے جانے کا یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ کوئی دوسرے وقت میں ایک ایسی چیز زکوٰۃ کے زمرہ میں داخل کر لی گئی جو پہلے وقت میں اس سے خارج تھی" اب اسے موصوف کی قوت حافظہ کا کمال قرار دیا جائے کہ وہ ایک سطر پہلے اپنے ہی قلم سے نکلے ہوئے الفاظ یاد رکھنے سے معذور ہیں یا ان کی کمال ذہانت کا کرشمہ قرار دیا جائے کہ وہ اپنی عبارت کا بالکل سادہ مفہوم سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ہمیں حیرت ہے کہ اگر اسی فہم و شعور کے بل بوتے پر ماڈرن اسلام کی تعمیر کے شوق میں بے چارے قدیم اسلام پر مشق فرمائی جاتی ہے، تو خدا ہی حافظ ہے ؎

گر ہمیں سٹرڈ ہمیں ریسرچ
کار مذہب تمام خواہد شد

اس ضمن میں موصوف نے تفسیر و تشریح کا ایک نمونہ بھی پیش فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے۔

۱۔ غرباء و مساکین کی بہبود
۲۔ ٹیکس وصول کرنے والوں کی اجرت (یعنی سول سروس)
۳۔ سیاسی مقصد کے فنڈ
۴۔ قوم کی معاشی حالت کو مستحکم کرنا
۵۔ مواصلات اور ذرائع آمد و رفت
۶۔ تعلیم کے اخراجات اور دفاع

یہ قرآن کے ان آٹھ مصارف کی شرح ہے جو آیت

---

ع اس مختصر مضمون میں چار جگہ موصوف کے قلم سے رسول اللہ کا لفظ نکلا ہے لیکن بھول کر بھی وہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لفظ کا اضافہ نہیں کر سکے اس سے اندازہ موصوف کی حسن ایمان کا کیا جا سکتا ہے۔ (محمد یوسف)

## بقیہ :- زکوٰۃ ٹیکس نہیں ہے

انما الصدقات میں بیان ہوئے ہیں، موصوف نے دورِ حاضر کے ضعف حافظہ کی رعایت فرماتے ہوئے آٹھ کے چھ میں سمو دیا ہے فی سبیل اللہ میں موصوف کے نزدیک حاضر الوقت تعلیم کے کل اخراجات نیز تمام دفاعی گریلا شامل ہیں۔ جسکا مطلب یہ ہوا کہ ماضی قریب میں نغمہ سرائی کے صلہ میں ڈومنیوں کو جو اعزازی تمغے دیے گئے وہ موصوف کے نزدیک فی سبیل اللہ کی عملی تفسیر بنے ہیں۔ لیکن یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ آرٹ اور ثقافت کے نام پر جو اخراجات کئے جاتے ہیں یا خاندانی منصوبہ بندی پر جو سرمایہ لگایا جاتا ہے یا بیرونی ممالک کے زائرین کو شراب و کباب اور چنگ و رباب پیش کرنے کے لئے جو رقم درکار ہوگی اور اسی قسم کے جائز و ناجائز مصارف کے لئے جس روپیہ کی ضرورت ہوگی نہ جانے موصوف کے نزدیک اسے کس مد میں شامل اور قرآن کے کس لفظ کے تحت داخل کیا جائے گا "کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمّہ را" خدا جزائے خیر دے خوب کہا اقبال مرحوم نے ؎

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

موصوف کو شدید رنج اور صدمہ ہے کہ "فقہ اسلامی کی کتابوں میں شروع سے زکوٰۃ کو معاملات سے ممتاز کر کے عبادات میں کیوں شمار کیا گیا ہے" اور انہیں تعجب ہے کہ "یہ امتیاز نہ جانے کہاں سے آیا ہے کیونکہ اس کا ذکر (ان کے بقول) نہ قرآن میں ملتا ہے نہ سنتِ نبوی میں" ان کا خیال ہے کہ "مسلمان کی پوری زندگی بشرطیکہ وہ اسلامی قدروں کے تابع ہو عبادت ہے" گویا موصوف کے تمام عمر کے مطالعہ قرآن و سنت کا نچوڑ یہ ہے کہ خالص عبادت نام کی کوئی چیز اسلام میں سرے سے موجود ہی نہیں۔ کیا موصوف سے گذارش کی جاسکتی ہے کہ انسانی حاجات (بول و براز وغیرہ) بھی بلاشک عبادت کی اضافی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں جب کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تعلیم کے موافق ہوں، لیکن کیا شرعاً و عقلاً وعرفاً ان کو تلاوت قرآن، نماز ذکر الٰہی جیسی خالص عبادات کے ہم سنگ قرار دیا جاسکتا ہے۔ معاملات کے اضافی عبادت بن جانے سے یہ کیسے نکل آیا کہ اسلام میں خالص عبادات کا کوئی شعبہ ہی نہیں۔ موصوف کا یہ فقرہ بڑا اہم ہے اس سے اس امر کی صاف غمازی ہوتی ہے کہ ان کے نزدیک نہ صرف یہ کہ زکوٰۃ معاملات سے بالاتر عبادت نہیں بلکہ وہ نماز، روزہ، حج، قربانی اور جہاد وغیرہ کو بھی عبادت تسلیم نہیں کرتے فالی اللہ المشتکی و ہو المستعان

آخر میں موصوف نے تملیک یا عدم تملیک، محل زکوٰۃ اور نصابِ زکوٰۃ میں شاذ قسم کے فقہی اختلاف کی طرف اشارات کر کے شاید یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جس طرح ان مسائل میں اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح مقدار زکوٰۃ میں اختلاف کیا جاسکتا ہے اور اسے بھی ہوس کاریوں کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے موصوف کو یہ واضح ہونا چاہیئے کہ اس غلط بحث سے ان کو کوئی فائدہ نہ ہوگا اول تو یہ اختلاف بالکل شاذ نوعیت کے ہیں۔ بھر وہ فنی مسائل جن میں قرآن و حدیث یا اجماع سے حکم کا قطعی تعین نہیں ہوا ان میں مجتہدین کا جو واقعتاً اجتہاد کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں فروعی اختلافات ایک فطری امر ہے۔ لیکن مقدار زکوٰۃ کا مسئلہ اس نوعیت کا نہیں اس لئے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آج تک بلا کسی اختلاف کے تواتر کے ساتھ نقل ہوتا چلا آیا ہے اور اسکا ثبوت ایسا قطعی یقینی اور واضح ہے کہ ہر دور میں امت کے ہر طبقہ نے اسے ضروریاتِ دین کی حیثیت سے تسلیم کیا ہے جسطرح قرآن مجید نقل متواتر کی وجہ سے ایسا قطعی ہے کہ اس میں ادنیٰ درجہ کے شک و ارتیاب کی گنجائش نہیں اسی طرح مقدار زکوٰۃ کی قطعیت میں شک کرنا یا اس میں کمی بیشی کا وسوسہ پیدا کرنا بھی صریح کفر اور ملت اسلامیہ سے خروج کا موجب ہے اسلئے موصوف کو مشورہ دوں گا کہ وہ اپنے ان کفریاتی وساوس سے توبہ کریں اور شریعت مستقیمہ کو اہواء و خواہشات کا نشانہ بنا کر "اکبر کا دین الٰہی" تصنیف کرنے کی جرأت نہ کریں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ یسلم الدین ظلموا ای منقلب ینقلبون، انہیں بھول کر بھی یہ خیال نہ لانا چاہیئے کہ ملت اسلامیہ ان کی ان دسیسہ کاریوں کو صبر و تحمل سے برداشت کئے جائیگی اسلام ایک مضبوط چٹان ہے جو اس سے ٹکرائے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا لیکن اسے اپنی جگہ سے ہلا دینے میں کامیاب نہ ہوگا ؎

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

آخر میں صدر مملکت سے بصد احترام درخواست کرونگا کہ ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب اپنے خیالات سے توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ان کو ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کی صدارت اور اسلامی مشاورتی کونسل کی رکنیت سے الگ کیا جائے ڈاکٹر صاحب جیسے لوگوں سے نہ صرف یہ کہ ملت اسلامیہ کی نظر میں وہ دونوں ادارے مشکوک ہو جاتے ہیں بلکہ صدر محترم کی ذاتی مقبولیت بھی اس سے بری طرح مجروح ہوتی ہے نیز میں علماء کرام سے عرض کروں گا کہ جس دین قیم کی حفاظت کے لئے ہمارے اسلاف نے جسم اور جان کی تمام صلاحیتیں وقف کر دیں عزت و آبرو کی تمام قربانیاں دے ڈالیں۔ اسلام پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا وہ اُینقص فی الدین وانا حی۔ کیا میرے جیتے جی اسلام میں کمی بیشی کی جاتی رہے گی۔ کا نعرہ لگا کر اپنی تمام بے سروسامانی کے باوجود میدان جہاد میں نکل آئے، قید ہوئے جلا وطن ہوئے جلادوں کے دروں کی ضرب سے لہولہان ہوئے لیکن اسلام کو ہر قیمت پر محفوظ رکھا آج اسلام پھر ایک دفعہ ایثار اور قربانی کی دعوت دے کر محافظین اسلام کا امتحان کیا چاہتا ہے۔ کیا ہمیں اسے بے یار و مددگار چھوڑ دینا چاہیئے۔؟ ڈاکٹر صاحب کے عقائد تاویل کی حد سے خارج ہیں اگر ان کو توبہ کی توفیق نہ ہو تو ان کی شرعی حیثیت واضح فرما کر اسلام کو ان کے وجود سے پاک کیا جائے۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

## متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا اجلاس

متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا ایک اہم اجلاس ۳۰ رجون بعد از نماز عشاء دفتر مرکزی متحدہ اسلامی محاذ (پاکستان) چوک رنگ محل لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں قواعد و ضوابط اور محاذ کے آئندہ پروگرام پر غور و خوض ہوگا۔

اراکین حضرات کو دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں اگر کسی ممبر کو دعوت نامہ نہ ملا ہو، تو وہ اس خبر کو کافی سمجھتے ہوئے شرکت کے لئے وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

(مولانا) محمد اجمل ناظم متحدہ اسلامی محاذ پاکستان)

## دارالمولفین کی میٹنگ کا التواء

دارالمولفین کی جو میٹنگ یکم جولائی ۶۶ء کو جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں ہونے والی تھی وہ بعض وجوہات کی بنا پر ملتوی کی جاتی ہے۔ اب یہ میٹنگ ۷ رجولائی ۶۶ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ کو جامعہ مدنیہ ہی میں ہوگی۔ احباب نوٹ فرما لیں۔ (حامد میاں ناظم دارالمؤلفین لاہور)

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر
فائدہ ——— اٹھایئے

## بقیہ :- صـ۱ سے آگے

دوپہر کے باعث آرام لینے کے لئے ٹھہر گیا ہو۔ حقیقت میں دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں۔ یہاں سے تمام قافلہ ایک دن کوچ کرنے والا ہے سب سے اچھا وہ مسافر ہے جو زادِ الرحیل سے پیشتر اسباب باندھے ہوئے تیار رہتا ہے۔ خدا کے عاشق موت کو منزلِ مقصود سمجھتے ہیں دنیا کی زندگی ان کے خیال میں ایک خواب ہے وہ یہاں کے عیش و آرام کو پسند نہیں کرتے۔ یہاں کا عیش و آرام کیسا بلکہ ان کا تو یہ قول ہے کہ اگر عشاق کو جمال محبوب کے بغیر جنت ملے تو بڑی بدنصیبی ہے اور اگر وصال محبوب کے ساتھ دوزخ بسر ہو تو نہایت خوش نصیبی ہے

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں ان کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۱) کسی کو یہ معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا۔
(۲) کوئی نہیں جانتا کہ حاملہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔
(۳) کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔
(۴) کوئی نہیں جانتا کہ کس سرزمین پر مرے گا۔
(۵) کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔

# سرورِ عالم ﷺ کی مبارک عادات

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ آپ کبھی مجلس میں پائے مبارک دراز کر کے لیٹنے اختیار نہ رکھتے تھے۔ جو شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا آپ اس کی تعظیم کرتے، آداب بجالاتے ۔۔۔ ایک دفعہ آپ کسی حجرہ میں تشریف رکھتے تھے آپ کے اصحاب اس کثرت سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ حجرہ شریف بھر گیا۔ بیٹھنے کو جگہ نہ رہی۔ اتنے میں حضرت جریرؓ تشریف لائے اندر جگہ نہ دیکھی تو دہلیز پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی چادر مبارک لپیٹ کر ان کے پاس پھینک دی اور فرمایا اس پر بیٹھ جاؤ۔ حضرت جریرؓ نے چادر مبارک کو اٹھا کر آنکھوں سے لگایا اور بوسہ دے کر رونے لگے اور چادر مبارک تہہ کر کے بکمال ادب واپس کر دی اور عرض کیا کہ میں اس لائق نہیں ہوں کہ آپ کی چادر مبارک پر بیٹھوں جیسی آپ نے میری تعظیم و تکریم کی خدا آپ کی تعظیم و تکریم کرے۔ ازاں بعد حضور سرورِ عالمؐ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا "جب تمہارے پاس کوئی آدمی آئے تو اس کی تعظیم کر لیا کرو۔

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ اخلاق کے کمال معلم تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کہ اخلاق کی درستی خدا ترسی اور نرم دلی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے آپ نے نماز کی نہایت تاکید فرمائی اور عملی طور پر اس کا مکمل نمونہ دکھایا۔ بلکہ اتقا و پرہیزگاری کو جو اخلاق کی روح و خلاصہ ہے مسلمانوں کے لئے موجب عزت و کرامت قرار دیا۔ حضور سرورِ کائنات کی عبادت کی یہ کیفیت تھی کہ بسا اوقات دو گانہ نفل میں ساری رات ختم کر دیتے اور اس طرح قیام فرماتے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے اور رات کا بیشتر حصہ ذکر و نماز میں مشغول رہ کر بسر کرتے تھے۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اتنی تکلیف کیوں برداشت کرتے ہیں۔ آپ خطا و معاصی سے بالکل پاک و صاف ہیں تو آپ نے فرمایا۔ میں بھی ایک بندہ ہوں کیا خدا تعالےٰ کی شکر گذاری چھوڑ دوں۔

حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند صحابہ کو دکھلایا کہ انہی دو کپڑوں میں حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

دشمنوں پر حضورؐ کی رافت و رحمت کا یہ عالم تھا کہ جس وقت عبداللہ بن ابی منافق مرا تو اس کے لڑکے نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی۔ حضورؐ تیار ہو گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضورؐ کو نماز پڑھنے سے روکا۔ اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو ان کے لئے پچاس سے (اگر تم ستر (۷۰) دفعہ بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔"

حضور سرورِ عالم صلے نے فرمایا کہ خدا نے ستر بار کے لئے فرمایا ہے کہ منافقوں کے حق میں تمہاری دعا ستوں گا۔ میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا۔ شاید قبول ہو جائے یہ فرما کر حضورؐ نے عبداللہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بلکہ اس کے کفن کے لئے اپنا کرتہ بھی عنایت فرمایا۔ نماز پڑھا تے ہی حکم الٰہی نازل ہوا کہ "نہ تم منافقوں کی نماز جنازہ پڑھایا کرو اور نہ ان کی قبروں پر دعائے مغفرت کے لئے کھڑے ہوا کرو۔"

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی۔ اگرچہ حضرت خدیجہؓ نکاح کے وقت بڑھی عمر کی تھیں اور عمر میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑی تھیں لیکن اس کے باوجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تنہا آپ کے ساتھ پچیس برس گزار دینا آپ کی قلبی محبت و الفت کا بے مثل نمونہ تھا۔ اس تمام مدت میں کوئی خفیف سے خفیف ایسی بات بھی پیش نہ آئی جو شکر رنجی کا باعث ہوتی۔ ان کی وفات کے بعد اگرچہ آقائے دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف مصالح و ضرورتوں کے پیش نظر متعدد نکاح کئے مگر آپ ہر موقع پر حضرت خدیجہؓ کو یاد فرمایا کرتے اور ان کے ذکر سے دل کو تسکین دیا کرتے تھے۔

ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضورؐ سے دریافت کیا "کیا خدیجہ بوڑھی نہیں تھیں؟" تو حضورؐ نے فرمایا "مجھے خدیجہ اس لئے یاد آتی ہیں کہ وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائیں، جب آپ کے ہاں قربانی کی جاتی تھی یا کہیں سے ہدیہ آتا تھا تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں اور ملنے جلنے والی عورتوں کے پاس حصہ بھجوایا کرتے تھے۔

دشمن پر رحم کرنا کوئی آسان بات نہیں خاصکر اس وقت جب بدلہ لینے کا موقع حاصل ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ اہل مکہ کے ہاتھوں طرح طرح کے اذیتیں اٹھائیں لیکن پھر بھی آپ نے ان کی بھلائی اور بہتری کے لئے دعا فرمائی۔ ایک بار صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! دشمنوں کے حق میں بد دعا کیجئے۔ فرمایا میں دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

۷ھ میں جب خیبر کے تمام قلعے فتح ہو گئے اور یہودی مغلوب ہو گئے تو ایک یہودی سردار کی بیوی نے حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور اس شقی ازلی نے اس کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپ نے ابھی صرف ایک نوالہ ہی کھایا تھا کہ ہاتھ کھینچ لیا۔ اور فرمایا کہ مجھ کو اس بکری کی بڑیاں خبر دے رہی ہیں کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ آپ کے ساتھ حضرت بشر بن البراء نے بھی کھانا شروع کیا تھا۔ وہ اسی وقت شہید ہو گئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وہ یہودی عورت بشر رضؓ کے ورثا کے حوالے کر دی گئی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سن رشد کو پہنچے اور فکر معاش کی طرف توجہ ہوئی تو آپ کو تجارت سے بہتر کوئی پیشہ نظر نہ آیا آپ کا فرمان ہے کہ حلال کی باوقار روزی پیدا کرنے کیلئے تجارت سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ایفائے عہد اور اتمام وعدہ کی نسبت آپ کے شریک کار عبداللہ بن ابی الحمسا کا سفن ابی داؤد میں بیان ہے کہ "خرید و فروخت کے ایک معاملہ میں میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ "پھر آتا ہوں" اتفاق سے تین دن تک مجھ کو اپنا وعدہ یاد نہ آیا تیسرے دن جب میں مقام وعدہ پر پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ منتظر پایا لیکن اس خلاف وعدہ سے آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا صرف اسی قدر فرمایا کہ تم نے مجھے زحمت دی میں اس مقام پر تین دن سے موجود ہوں ۔۔۔ صدق و دیانت کی شہرت سن کر حضرت خدیجہؓ نے جو طاہرہ کے نام سے بھی موسوم کی جاتی تھیں آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا مال تجارت لے کر آپ شام کو لے جائیں جو معاوضہ میں اوروں کو دیتی ہوں اس کا مضاعف آپ کو دوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور مال تجارت لے کر بصرہ کو تشریف لے گئے واپسی پر اصل رقم مع کثیر منافع مالکہ کے سپرد کی وہ آپ کی دیانت و امانت اور خوش معاملگی کی اس قدر قائل ہوئیں کہ تیسرے مہینے آپ کی خدمت میں شادی کا پیغام بھیجا۔ اس واقعہ سے قبائل عرب اس قدر متاثر ہوئے کہ زبان خلق نے آپ کو امین کے لقب سے ملقب کیا۔

قبائل عرب ہتھیار بند قافلوں کی صورت میں تجارت کے لئے دیگر ممالک کو جاتے اور اکثر ان کا مال غیروں کے ہاتھ لگتا یا غیروں کا مال ان کے ہاتھوں لوٹا جاتا اور تباہی و غارت گری تک نوبت پہنچتی۔ لیکن آپ کے اخلاق کی پاکیزگی نے ان تباہی خیز مراسم کا سدباب کر دیا۔ آپ کے حسن سیرت سے نہ صرف عرب بلکہ یمن اور بصرہ کے لوگ بھی یہاں تک متاثر ہوئے کہ دھوکہ فریب ربا اور دغا کا قلع قمع ہو گیا۔ آپ کے شریک کار قیس بن سائب مخزومی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ یمن و بصرہ میں تجارتی مال لے کر گیا تو لوٹ کھسوٹ کی بجائے ان لوگوں نے بڑی محبت اور عقیدت سے ہمارا خیر مقدم کیا اور وہ آپ کو تاجر مکہ کے خطاب سے مخاطب کرتے رہے۔ حسن سیرت اور پاکیزہ اخلاقی کی وجہ سے آپ تاجر مکہ اور امین عرب کے لقب سے مشہور ہوئے اور بالآخر تجارتی قبائل کے ملک التجار بن گئے ۔۔۔ ۶ھ میں ایک زبردست گروہ کو جو ہمیشہ تاجروں کو ستانے اور لوٹنے کے لئے دو منزلہ کے مقام پر جمع رہتا تھا منتشر کر کے راستہ صاف کر دیا ۔۔۔

۷ھ میں بنو فزارہ کے رہزنوں کی سرکوبی کی جو ولوی قرئے کے قریب تجارتی کاروانوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اسی طرح آپ نے اکثر غارت گروں اور رہزنوں کی سرزنش سے عرب کو گہوارۂ امن بنا دیا۔ اب قافلوں کا رواج اور لوٹ پیٹ کا خوف جاتا رہا اور تجارت کو اس قدر فروغ ہوا کہ یہی آخر کار صلح حدیبیہ کا باعث ہوا ۔۔۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اور دنیا کی مثال ایک مسافر سوار کی ہے جو درخت کے نیچے گرمی اور

# خبرنامہ جمعیۃ

## سرگودھا میں متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

۱۷ جون تین بجے بعد دوپہر دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا میں ایک اجلاس حاجی عبدالرشید صاحب کی صدارت میں ہوا، جس میں مرکزی متحدہ اسلامی محاذ کی ہدایت کے مطابق محاذ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اجلاس نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ یہ اجلاس مرکزی متحدہ اسلامی محاذ کے بیان اور قراردادوں کی مکمل حمایت اور ان کی پرزور تائید کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر — مولانا قاری عبدالسمیع صاحب (سرگودھا)
نائب امیر ۱ — مولانا مولا بخش صاحب (چھاورياں)
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد صادق صاحب
ناظم ۱ — مرزا عبدالرحمان صاحب چغتائی
ناظم ۲ — مولوی شیر محمد صاحب
خازن — چودھری محمد صدیق صاحب

مجلس عاملہ کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا اجلاس

جامع مسجد پیراں مردان میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالواحد صاحب نائب امیر ضلع منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد نے جمعیۃ علماء اسلام کی کارکردگی کو رفتار پر تبصرہ کیا۔ مشرقی پاکستان کے سفر میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی، اسلامی متحدہ محاذ کی مفصل روداد بیان کی۔

اس کے بعد علاقہ مردان کے مشہور بزرگ عالم دین باباجی صاحب سنگاؤ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی۔

اس کے بعد عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق تجاویز پاس ہوئیں کہ یہ ہردو قوانین خلاف شریعت ہیں اور مداخلت فی الدین ہے۔ حکومت سے اپیل کی گئی، کہ پاکستان کے اندر شرعی قانون کا نفاذ کیا جائے اور خلاف شریعت امور بند کیا جائے۔

نیز ڈاکٹر فضل الرحمٰن محرف اسلام کو مشاورتی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ سے نکالنے کی حکومت سے اپیل کی گئی۔

۱۵ صفر صبح ۶ بجے دوسری نشست شروع ہوئی جس کی صدارت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع نے کی۔ حضرت امیر مرکزیہ جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ حضرت امیر مرکزیہ نے ارکان کے سامنے بیان فرمایا اور دعا کی (حافظ محمد ایوب ناظم)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا دو روزہ اجلاس بھیں میں ۱۲ جون زیر صدارت حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں ضلع جہلم کے ڈیڑھ سو ارکان نے شرکت کی۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ حکومت کی خرابیاں گنواتے ہوئے فرمایا کہ آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو کر موجودہ بے راہ روی کا سدباب کریں۔

آپ کے بعد ناظم دفتر نے ضلع جہلم کی گزشتہ مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نے اتحاد و تنظیم کے موضوع پر نہایت بسط سے بیان فرمایا۔ آخر میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگان دین نے اپنے مال و جان کو قربان کر کے اسلام کو پروان چڑھایا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اسی طرح اسلام کی ترقی و بقاء کے لئے کام کریں۔ جمعیۃ کی توسیع و ترقی کے بارہ میں فرمایا کہ جہاں جمعیۃ قائم ہے۔ وہاں اس کے کام کو وسیع کریں۔ اور جس جگہ جمعیۃ کی شاخ نہیں وہاں قائم کریں۔ اور فرمایا کہ نئی رکن سازی کی مہم جہلم و چکوال میں شروع ہے۔ علاوہ ازیں دیگر مقامات پر جلد رکن سازی کریں۔ آپ نے اس چیز پر زور دیا کہ ترجمان اسلام جو کہ جمعیۃ کا آرگن ہے اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں۔ حضرت کی آواز پر اسی وقت ۵۰ نئے خریداروں نے نام لکھائے۔ آخر میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں اور اجلاس برخاست ہوا

۱۔ (ا) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ ضلعی اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے اس بیان کی پرزور مذمت کرتا ہے جس میں اس نے تھوڑے سود کو حلال قرار دیا، اور حکومت کو زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ (ب) اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ کی رکنیت سے فوراً سبکدوش کرے۔

۲۔ ضلعی جمعیۃ کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ رسوائے اسلام عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کر کے قیام پاکستان اور قرارداد مقاصد کے تقاضے کو پورا کرے۔

۳۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس بھارت کی طرف سے اعلان تاشقند کے معاہدہ کی بار بار خلاف ورزی اور مقبوضہ کشمیر اور ہندوستان کے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم کے خلاف انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کا ایک کل پاکستان کنونشن منعقد کر کے کتاب و سنت کی روشنی میں بھارت کی اس مسلم کش پالیسی کے خلاف کوئی لائحہ عمل تیار کرے۔

۴۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس محکمہ اوقاف کی اس پالیسی کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے علمائے دین کو بلا وجہ مساجد سے نکالا جا رہا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کی زبان بندی اور ان کے اخراج کی بجائے ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلا کر حالات کی تحقیق کرے۔

۵۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر اس کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جس میں اس نے زنانہ سکولوں میں طالبات کے گانے بجانے اور رقص و سرود پر پابندی لگا دی ہے۔ (محمد اسحاق قریشی ناظم)

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی اہم قراردادیں

آج مورخہ ۱۷ جون بروز جمعہ بعد نماز عشاء ٹیکہ ٹولی جامع مسجد میں جناب حافظ عبدالمتین صاحب کی زیر صدارت ڈھاکہ شہر جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔

اجلاس میں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا شمس الدین صاحب اور ڈھاکہ شہر کی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب نے اپنی اپنی تقریروں کے دوران جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جناب صدر نے اپنی تقریر میں علماء کرام اور دیندار مسلمانوں سے اپیل کی کہ وقت کے تقاضا کے پیش نظر متحد ہو کر اجتماعی حیثیت سے دینی خدمت سرانجام دیں۔ بالآخر باتفاق حاضرین پندرہ ارکان پر مشتمل ٹیکہ ٹولی حلقہ جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں:

(۱) یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اسکول اور کالجوں میں رقص و سرود کی محفلوں پر پابندی لگانے پر گورنر مغربی پاکستان کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے حکومت مشرقی پاکستان اور حکومت مغربی پاکستان دونوں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے دونوں حصوں میں ناچ گانے، بے حیائی اور عریانی کے تمام اسباب پر کما حقہ پابندی عائد کرے۔

(۲) یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کی زکوٰۃ کی مقدار میں اضافہ کی تجویز کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے محرف شریعت کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ اور اسلامی مشاورتی کونسل سے فوراً برطرف کر دے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت مشرقی پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ موجودہ بجٹ سیشن میں اسلامی یونیورسٹی کے لئے ایک خطیر رقم مقرر کرے۔ نیز بلا تاخیر اسلامی یونیورسٹی کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے۔

(مولانا) عبدالجبار ناظم اعلیٰ ڈھاکہ شہر

RNI No. 5775

# ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

WEEKLY TARJUMANE ISLAM LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 25 paisa

جلد ۹ | جمعہ یکم جولائی سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۴

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ جگر معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، گردہ، مثانہ کی کمزوری قدد کمر اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھووج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ)

چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعائت حاصل کرنیکا سنہری موقع

تاج مکتبہ سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ

(مغربی پاکستان)

## شرطیہ علاج

فالج، لقوہ اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہوگا کہ ہمارے ہاں مذکورہ بالا امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ ادویات ہیں۔ جن کو بڑی محنت اور نہایت تحقیق اور موثر انجاد کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی۔

ڈینسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ

مائی والی مسجد منٹگمری شہر

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیروہ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## ترخانہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ روپے |
| آدھا صفحہ | ۴۰ روپے |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۲ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دو فصلی تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ڈیڑھ فٹ کا ہوگا۔ ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا۔ جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہے اور اسی ریٹ پر دیا جائیگا۔ محصول ڈاک علاوہ ہے (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## اپنی تجارت

کو

فروغ دینے کے لئے

ترجمان اسلام

میں

اشتہار دیجئے

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش

دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل بوٹے، عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۹×۲۲ ۸

سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک، نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولائتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## فقیر والی

میں

ترجمان اسلام کا تازہ

پرچہ

ہمارے ایجنٹ حکیم محمد شریف صابر

سے

حاصل کریں

## ممتاز آباد، ملتان

میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام

کا تازہ پرچہ

چودھری برکت علی ۱۰۷/۴

سے

حاصل کریں

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور لیڈیز کوٹ مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ ابی شاہ عالم مارکیٹ

لاہور۔ فون نمبر ۶۸۶۲۷

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ شائع کیا

ہفت روزہ

لاہور

# ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

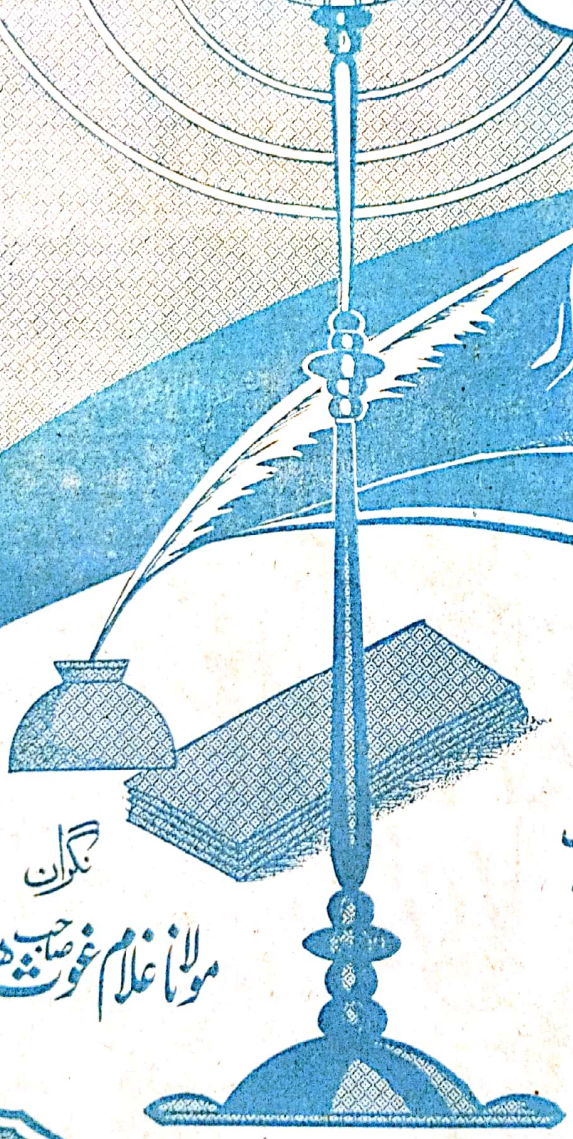

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

Scanned with CamScanner

# اسلام اور تصویر

متکلم الاسلام مولینا القاری محمد طیب القاسمی مدظلہ العالی

آج تصویر اور صورت سازی اپنے غیر معمولی شیوع کی بدولت موجودہ تمدن کا ایک جزء لاینفک بنی ہوئی ہے تمدن کا کوئی شعبہ اپنی رونق تصویر کے بغیر قائم نہیں رکھ سکتا۔ مکان، دکان، خطوط، کتب، اخبارات، رسائل، سکہ، تمغہ، رقعہ، دستاویز، تلوار، ہتھیار، چھری، چمچہ، لیبل، مارکہ۔ کوئی چیز بھی ہو نہ تصویر سے خالی ہے اور نہ تصویر کے بغیر اسمیں کوئی جذب و کشش ہی محسوس کی جاتی ہے۔ پس جاذبیت کی ساری ہی طاقتیں آج تصویر کے ایک رخ میں پنہاں ہو چکی ہیں اور تقریباً دنیا کی ہر قوم بلا استثناء اپنی پوری گرویدگی اور شغف کے ساتھ تصویر کی طرف پروانہ وار دوڑتی چلی جا رہی ہے۔ اس اجماع میں جو تصویر کے ساتھ فدائیت برتنے پر منعقد ہو چکا ہے۔ ہم تصویر کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں ہم بلاشبہ اس اجماع کے خلاف ایک ایسے نظریہ کے ماتحت تصویر کو دیکھ رہے ہیں کہ اس کے ہوتے ہوئے تصویر نہ صرف ایسا بدترین منکر ہی دکھلائی دیتی ہے جسے قدرت کی لائن سے کوئی مناسبت نہیں بلکہ ہمارے نزدیک ایک مسلم کی ذہنیت کے تبدیل کر دینے میں اس کو کافی مداخلت ہے

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہر صورت اپنی حقیقت اور اس کے لئے تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔ دنیائے صور و اشکال میں کوئی حقیقت بغیر صورت شناسا نہیں ہو سکتی پس صورت ایک درمیانی خادم ہے۔ جسکا منصبی فرض صرف حقیقت تک پہنچا دیتا ہے اور بس زید و عمر کی صورتیں حیوانات و نباتات کی ہیئات صرف اسی قدر اہمیت رکھتی ہیں۔ کہ ان کے باطنی حقائق سے شناسا بنا دیں جس کے صاف معنی یہ نکل آتے ہیں کہ کوئی صورت بلا حقیقت یا ترجمانی حقیقت درخور التفات نہیں کہ خود صورت بذاتہ مقصود ہی نہیں ہے۔ اس اصول پر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ مقصود واقعی صرف حقیقت ہے صورت نہیں صورت وسائل تعارف میں سے ایک وسیلہ ہے۔ اگر بالفرض ہم بلا صورت ہی کسی حقیقت کے پہچاننے پر قادر ہو جائیں تو شاید پھر صورت کی طرف کم سے کم توجہ بھی ہم پر شاق گذرنے لگے گی۔ اور ہم اسے اضافہ وقت سمجھنے لگیں۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ صورتوں کی طرف توجہ کرنا حقیقت پر براہ راست قدرت نہ پا سکنے کا ثمرہ اور ہمارے قصور ادراک کا نتیجہ ہے مثلاً ہم تاج محل آگرہ کا اصل نقشہ آنکھوں میں رکھنے کے لئے اس کی تصویر سامنے رکھ لیتے ہیں اگر کسی ذریعہ سے ہم خود تاج محل کو اٹھا کر لا سکتے یا ہمہ اوقات ہر جگہ سے اسے دیکھتے رہنے کی قدرت رکھتے تو شاید ہمارا دھیان اس کاغذی تاج محل کی طرف کبھی بھی منعطف نہ ہوتا پس صورت و ہیئت اصل کی یاد آوری کا ایک ذریعہ ہے۔ نیز صورت بین کے قصور ادراک کا ثمرہ ہے کہ وہ براہ راست اصل حقیقت کو نہیں دیکھ سکتا۔ پس جبکہ ایسی صورت جو کسی واقعی حقیقت کا عنوان یا ترجمان بنی ہوئی ہے واسطۂ محض سے زاید کوئی درجہ نہیں رکھتی تو وہ تصویر جو صورت ہی صورت کی ترجمانی کر رہی ہے اور اسے حقیقت سے کوئی بھی واسطہ نہ ہو یا تصویر ہی فرضی ہو جس کے نیچے کسی واقعی صورت کا وجود نہ ہو تو ظاہر ہے کہ وہ بے اصل محض بے وزن محض اور بے التفات محض ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ حقیقت کے بجائے باطل اور بے بنیاد شئی کی ترجمانی کر رہی ہے

کون نہیں جانتا کہ مقصود کے ہوتے ہوئے وسائل میں انہماک و شغف رکھنا، یا اپنے قصور و عجز کو باوجود ازالہ کی قدرت کے پالتے رہنا دانائی کے بجائے انتہائی سادہ لوحی بلکہ اس سے بھی آگے کا کوئی درجہ ہے۔ اس قلب موضوع سے تمام وسائل مقصود کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں اور خود مقصود غیر اہم ہو جاتا ہے اور یہ شرک فی المقصود کی بنیاد پڑتی ہے۔ جس کی ذمہ داری تصویر پر عاید ہوتی ہے۔ گویا تصویر کو توجہ کے پراپیگنڈہ بنانے خیالات کی یکسوئی مٹانے اور دل کی جمعیت فنا کرنے میں خاص دخل ہے جو قلب باطن اور امور غیبیہ میں منہمک ہو کر مشاہدات ذوقیہ کا شائق بنایا گیا ہو اسے گرفتار صورت بنانے کا نتیجہ اس کے سوا کیا نکل سکتا ہے کہ وہ اپنی جمعیت کھو کر کچھ باطن کا اور کچھ ظاہر کا ہو رہے۔ کچھ حقیقت کی طرف مائل ہو اور کچھ صورت کی طرف یعنی وحدت مطلب کی جگہ تعدد مطالب کو دے دی جائے جو کہ شرک کی حقیقت ہے اور ظاہر ہے کہ مقصود کے باقی رہتے ہوئے شرک فی المقصود ہے نہ بچنا عقل کی انتہائی گمراہی اور فہم سلیم کا خون اپنی گردن پر لینا ہے۔ ہاں جس درجہ کا مقصود ہوگا اسی درجہ غیر مقصود کا اس میں ساجھا قائم کرنا خلاف فطرت اور جرم ہوگا۔

یہاں پہنچ کر اقوام عالم کے دو رستے ہو گئے۔ ایک طبقہ نے جو تلاش معبود میں سرگردان اور تعارف غیب کا دلدادہ تھا، اپنی خوگر محسوسات ذہنیت سے مغلوب ہو کر تصویر کو خدائے برتر و توانا کے تعارف کا ذریعہ قرار دیا اور معرفت رب کے لئے ابتداً تصویر کو مرکز بنایا۔ لیکن عادت جاریہ کے موافق انسان کی خوگری کا احساس اور مغلوبیت عقل و معرفت نے رفتہ رفتہ تصویر میں مقصودیت اور پھر معبودیت کی شان پیدا کر دی وہ تمام افعال عبودیت۔ رکوع۔ سجود نذر و نیاز جھینٹ اور قربانی وغیرہ تمام امور جو اس بے چون و بے چگون ذات کے لئے ہوتے اب اس کی نامزد صورتوں اور فرضی مجسموں کے لئے ہونے لگے۔ کل تک جو حظ و کیف اس کے نام اور اس کے لطیف تصور سے روح میں پیدا کیا جاتا تھا۔ آج اس کی فرضی صورتوں سے حاصل کیا جانے لگا۔ دنیا کی سب سے پہلی بت پرست قوم امت نوح علیہ السلام تھی جسے پانچ مردان خدا ود۔ سواع۔ یغوث، یعوق، نسر کی تصاویر کو ذریعۂ خدا شناسی بنا کر اپنے معابد میں نصب کیا لیکن آخر کار انہیں مجسموں نے اس خوگر محسوس قوم کی ذہنیت پر فتح حاصل کر لی اور ایک لطیف و خبیر خدا کی جگہ پانچ کثیف الاجسام معبود جم گئے اور ایسے جمے کہ پھر مستقلاً انہیں سے استمداد لیجانے لگی۔ وہی اولاد دہندہ شمار ہوئے، وہی ابر و باراں کے مالک بنا دیئے گئے اور انہیں کی سنگی صورتوں سے ہر ایک مراد مانگی جانے لگی جس کا ثمرہ یہ نکلا کہ قوم حقیقت الحقائق تک تو کیا پہنچتی تمام حقائق سے بھی محروم ہو کر صورت پرستی کے جال میں پھنس گئی اور اس کی ذہنیت غائر ہونے کے بجائے اس درجہ سطحی ہو کر رہ گئی کہ نوح علیہ السلام کے ساڑھے نو سو سالہ وعظ و پند میں سے سوا ظاہری نمود کے کوئی عبرت اور کوئی ایک انجام بینی بھی ان کے دل و دماغ تک نہ پہنچ سکی پھر نہ صرف قوم نوح بلکہ ہر تصویر کی پجاری قوم جو قوم نوح کے نقش قدم پر گامزن ہوئی۔ اسی سطح پرستی کا شکار ہوئی۔ ہندوستان کے صنم پرست اور خدا کے فرضی مظاہر سے رشتۂ نیاز جوڑنے والے ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی رنگین تصاویر کے غلام بنے مغرب کے تثلیث پرست کنواری کے بت اور ابن اللہ کے مجسمہ کے سامنے اوندھے ہوئے ایران کے مجوس یزدان و اہرمن کے پیکروں کے سامنے رغبت و رہبیت کا اظہار کرنے لگے۔ غرض اس راہ محسوس پسندی نے صورتوں میں الجھا کر سب ہی کو حقائق سے بیگانہ بنا دیا اور خالص شرک کے راستہ پر لا کر کھڑا کر دیا جس سے یہ اشرف المخلوقات اپنی توحید مطلب کو یکسر فنا کر بیٹھا۔ دوسری قوم کو اپنی تصویر بازی اور صورت پسندی کے ذریعہ خدا کی تلاش نہ تھی اور نہ انہوں نے تصاویر سے مظاہر غیب کی جستجو شروع کی تاہم تمدن و معاشرت کے سلسلہ میں ساری کائنات کو اس کی تصاویر کے ذریعہ پہچاننے کے جذبہ نے ان کو بھی اصل سے ہٹا کر نقل پسندی اور پھر خالص صورت پرستی یا حقیقت سے بے تعلقی میں الجھا دیا یہ قوم پہلی قوم سے بہت ہی ادنیٰ اور اخس مرتبہ پر آ کر رکی۔ پہلی قوم نے اگر صورتوں اور مجسموں کو قبلۂ استقلال بنایا تو خدا شناسی کے لئے گویا حقیقت رسی ان کے جذبات میں تو کم از کم ضرور مرکوز تھی۔ گویا کہ تلاش حقیقت ہی کے سلسلہ میں صورتوں کے ساتھ انہیں شغف پیدا ہوا۔ لیکن دوسری قوموں کی تصویر بازیوں میں ابتداء ہی سے حقیقت بینی کا کوئی ادنیٰ جذبہ بھی دستیاب نہیں ہوتا اس کے تصویری جذبات صرف تزئین و آرائش یا کوئی نمایش و زیبائش تک محدود ہیں۔ جس کا تعلق صورت اور صورت سے ہے اور بس، یعنی اس قوم کے یہاں تصویر سے کسی مستور اور غیبی حقیقت کا ظہور تو کیا مطلوب ہوتا اس مشاہد کائنات کا بھی صرف صورتوں ہی سے شناسا ہونا منتہی مقصود ہے اور ظاہر ہے کہ کائنات کی حقیقت و صورت میں صورت کا درجہ خود فانی اور عارضی تھا۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء

# مسٹر بھٹو کی "طویل رخصت" اور "خارجہ پالیسی"

جناب ذوالفقار علی بھٹو ۱۹۶۳ء میں ۳۶ سال کی عمر میں وزارت خارجہ کی کرسی پر متمکن ہوئے اور ۱۹۶۶ء میں ۳۹ سال کی عمر میں حکومت کی زبان میں "طویل چھٹی" پر گئے اور عوام کی زبان میں "سبکدوش" ہو گئے۔ ان تین سالوں میں آپ نے بیرون ملک پاکستان کے وقار کو بلندی کے اس زینہ پر پہنچایا کہ تمام دنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔ خصوصی طور پر ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں مسٹر بھٹو نے ایک خاص کردار ادا کیا اور ان دنوں آپ کی اقوام متحدہ کی وہ تقریر نہ صرف پاکستان بلکہ خود اقوام متحدہ کی تاریخ میں ایک تاریخی تقریر تھی۔

گذشتہ دنوں صوبائی کابینہ کے دو وزراء کے استعفا دینے کے بعد اچانک یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ مرکزی کابینہ میں بھی کچھ رد و بدل ہونے والا ہے۔ بعض حلقوں میں بھٹو صاحب کے نام کی تعیین بھی ہونے لگی۔ آخر چند روز بعد صدر مملکت نے یہ اعلان کیا کہ بھٹو صاحب صحت کی خرابی کی وجہ سے "طویل رخصت" پر بیرون ملک جا رہے ہیں۔

اس اعلان سے عوام کا ماتھا ٹھنکا اور وہ حیران رہ گئے کہ اگر مسٹر بھٹو کی صحت واقعی خراب ہے تو انہیں خود اعلان کرنا چاہیئے تھا کہ چونکہ میری صحت نیاوتی کمار کی وجہ سے گر گئی ہے لہذا ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق "طویل رخصت" پر باہر جا رہا ہوں لیکن ان کی طرف سے کوئی اعلان نہیں ہوا، بلکہ ۱۸ جون کے "نوائے وقت" میں مسٹر بھٹو کے قریبی حلقوں نے ان اطلاعات کو شر انگیز اور بے بنیاد قرار دیا کہ وہ علاج کے لئے بیرون ملک جانا چاہتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے صدر ایوب سے باہر جانے کی کوئی درخواست کی ہے۔ ان حلقوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔

بہرحال مسٹر بھٹو نے "طویل رخصت" کے لئے درخواست کی یا ان سے درخواست دلوائی گئی، اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں، لیکن مسٹر بھٹو کا امریکی امداد کی بحالی کے اعلان کے دو تین روز بعد سبکدوش ہو جانا اور اس قسم کے ..... دوسرے حالات و واقعات کے تیور بتا رہے ہیں کہ ع

کوئی محبوب ہے اس پردۂ زنگاری میں

بات دراصل یہ ہے کہ امریکہ اپنے روپے اور اپنے جاسوسی کے محکمہ کے بل بوتے پر یہ بات ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی ملک اس کی مرضی کے خلاف کسی دوسرے ملک کے ساتھ دوستی اور عداوت کے رشتے قائم کرے۔

انڈونیشیا جو کہ ایک طرف پاکستان کا بہترین دوست اور خوشی و غمی کا ساتھی تھا، اور دوسری طرف بھارت اور ملائیشیا کا جانی دشمن، لیکن چند ہی روز میں دنیا نے دیکھ لیا کہ اس انڈونیشیا میں ایسا انقلاب لایا گیا کہ ڈاکٹر سکارنو جیسے ہیرو، بہادر اور مرد آہن نے جنرل سوہارتو کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور اختیارات کی پوری زنبیل اس کو دے دی۔ اور وہی انڈونیشیا جو ملائشیا کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتا تھا اب اسی کے ساتھ مصالحت کی پینگیں بڑھا رہا ہے اور وہی انڈونیشیا اپنے معاشی بحران پر قابو پانے کے لئے بھارت جیسے بال بال قرضے میں دبے ہوئے ملک سے دس کروڑ روپیہ قرض لے رہا ہے۔

یہی حال الجزائر، نائیجیریا اور ہر اس ملک میں کیا گیا جس نے ذرا برابر بھی امریکہ کی سامراجی پالیسیوں کے خلاف سرکشی کی بلکہ وہاں کے سامراج دشمن لیڈروں کو یا تو ایک ہی رات میں صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا گیا یا پھر گمنامی کے سرد خانے میں ڈال دیا گیا۔

صدر مملکت ۸۰ ہزار بنیادی جمہوریتوں کے نمائندوں کے ذریعہ سے ملک کے ۱۰ کروڑ باشندوں کے نمائندہ ہیں۔ وہ ملک کے سربراہ ہیں مالک نہیں۔ اگر یہاں جمہوری حکومت قائم ہے تو اہل ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ارباب بست و کشاد سے پوچھ سکیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ اور کیوں ہو رہا ہے؟ اور ارباب حکومت کا فرض ہے کہ وہ فیاضی سے ان سوالات کا جواب دے کر عوام کو مطمئن کریں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد کیا ہم صدر مملکت سے پوچھ سکتے ہیں کہ مسٹر بھٹو اپنی مرضی سے طویل رخصت پر جا رہے ہیں یا انہیں جبراً بھیجا جا رہا ہے؟ اگر وہ خود جا رہے ہیں تو کیا حکومت ان کی "طویل رخصت" کا متن شائع کرنا پسند کرے گی؟ اور اگر نہیں تو کیوں؟

مسٹر بھٹو اب "طویل رخصت" پر چلے گئے یا "سبکدوش" ہو گئے، لیکن دوسرے سبکدوش ہونے والے وزراء کے برعکس یہ اپنی جرأت اور حریت فکر سے عوام کے دلوں میں اپنا مقام پیدا کر گئے ہیں اور عوام نے بھی راولپنڈی سے لاڑکانہ اور لاڑکانہ سے کراچی تک ان کا شاندار استقبال کر کے ان کے اس مقام کی تصدیق کر دی ہے اور اس لحاظ سے وہ قیام پاکستان سے آجتک کے تمام وزراء میں سب سے زیادہ کامیاب رہے ہیں۔

اب اگر مسٹر بھٹو ہمارا مشورہ قبول کریں تو وہ خدا و رسول سے پیمان استوار کریں اور اپنی ذاتی کمزوریوں اور غفلتوں کا ازالہ کر کے اقامت دین اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں کود جائیں کیونکہ اس ملک میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے، اور جو دنیا میں سب سے بڑا اسلامی ملک ہے اس میں اسلامی نظام اور اسلامی احکام نافذ ہونے چاہئیں اگر وہ ایسا کریں تو ان کو پاکستان کے قریباً دس کروڑ مسلمانوں کی حمایت اور تعاون حاصل ہوگا اور قوم کے دل میں ان کے لئے اس سے بھی زیادہ جگہ ہوگی

اب ہمارے ملک میں ایک بلند پایہ جہاز اور چین کے چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی تشریف لائے ہیں۔ امریکہ سے اگر ہم کوئی معاہدہ بھی کریں لیکن چین کو نہ چھوڑیں اور نہ ہی اس کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی چین سے بڑھ کر کسی ملک کی دوستی مفید ہو سکتی ہے۔

ان حالات میں کامیاب خارجہ پالیسی مرتب کرنا معمولی کام نہیں ہے۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ صدر جمال عبدالناصر مشرق وسطیٰ میں اپنی یک رخی پالیسی کی وجہ سے کامیاب ہے۔ اب تک عراق، شام، مصر، الجزائر اور یمن کی فوجی کمان تقریباً ایک ہو چکی ہے۔ کویت سعودی حکومت اور مصر میں صلح کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر پاکستان بھی ایک مضبوط پالیسی وضع کر کے اور اللہ رب العزت پر بھروسہ کر کے اس پر گامزن ہو جائے تو خوشحالی کی منزل انشاء اللہ بہت قریب ہے۔ اس وقت گذشتہ بھارتی جنگ کی وجہ سے ہماری بین الاقوامی ساکھ بھی اچھی ہو گئی ہے، لیکن ذرا سی غلطی سے عظیم نقصان کا خطرہ ہے ع

یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

اللہ تعالیٰ ہمارے ذمہ داروں کو صحیح سوجھ بوجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

- شرک و بدعات کی تاریکیوں میں قرآن و سنت کی روشنی کا علمبردار
- معاشرے کی خرابیوں کو اجاگر کر کے صراط مستقیم کا راہنما
- معاشرے کی دنیوی ضرورتوں اور دینی تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے والا
- اسلامی ماحول، ایمانی اقدار اور قرآنی آداب کا داعی

مولانا ابوالکلام آزاد

# ذکر مقدس

گذشتہ سے پیوستہ

وہ ذلت کا زخم نہ تھا بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا وہ مظلومی کی تڑپ نہ تھی بلکہ ظلم کو تڑپانے والی شمشیر تھی وہ مسکینی کی بیقراری نہ تھی بلکہ درد و کرب میں مبتلا کرنے والوں کو اس سے بے چینی کا بستر ملا۔ وہ جو کچھ لایا۔ اس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی۔ ماتم کی آہ نہ تھی۔ ناتوانی کی بے بسی نہ تھی اور حسرت و مایوسی کا افسوس نہ تھا۔ بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا۔ جشن و مراد کی بشارت تھی کامیابی و عیش فرمائی کی بہار تھی۔ طاقت اور فیروزمندی کا اقبال تھا۔ امید و یقین کا خندۂ عیش تھا۔ زندگی اور فیروزمندی کا پیکر و تمثال تھا فتح مندی کی ہمیشگی تھی اور نصرت و کامرانی کی دائمی

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝

اللہ کے وہ صالح بندے جنہوں نے دنیا کی تمام طاقتوں سے کٹ کر کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں۔ پھر ساتھ ہی اس پر جم گئے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی خدا پرستی کو قائم کیا۔ سو یہ وہ لوگ ہیں کہ کامرانی و فتح مندی کے لئے خدا نے ان کو چن لیا ہے وہ اپنی نصرت ملائکہ کو ان پر بھیجتا ہے۔ جو ہر دم پیام شادمانی و کامیابی پہنچاتے ہیں کہ نہ تو تمہارے لئے خوف ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی، دنیا کی زندگی میں بھی تم خدا کی نصرت و حمایت سے فتح مند و کامیاب ہوگے اور آخرت میں بھی خدا کی مہربانیوں سے بامراد۔ اللہ کی تمام نعمتیں صرف تمہارے ہی لئے ہیں تم جو نعمت چاہوگے تمہیں ملے گی اور جس چیز کو پکاروگے پاؤگے

## لَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

کیونکہ وہ جو ربیع الاول میں آیا۔ اس نے کہا کہ غم اور ناکامی ان کے لئے ہونی چاہیئے جن کے پاس کامیابی اور نصرت بخشنے والے کا رشتہ نہیں ہے پر وہ جنہوں نے تمام انسانی اور دنیاوی طاقتوں سے سرکشی کر کے صرف خدا کی قدوس طاقت کے ساتھ وفاداری کی اور اس ذات کو اپنا دوست بنالیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے تو وہ کیوں کر غمگین ہو سکتے ہیں۔ اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی زمین میں کون ہے جو دشمنی کر سکتا ہے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ۔

اس لئے کہ اللہ مومنوں کا دوست اور حامی ہے مگر کافروں کا نہیں جنہوں نے اس سے انکار کیا

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق و عدل کی خدمت گزاری کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے البتہ ان کی ہیبت اور تمہارت سے دنیا کو ڈرنا چاہیئے۔

فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

دشمنانِ حق کی شیطانی ہیبتوں سے نہ ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اگر فی الحقیقت تم مومن ہو

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزا جمع ہو سکتے ہیں آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ شیر اور بکری ہو سکتا ہے ایک گھاٹ سے پانی پی لیں۔ لیکن خدا کا ایمان اور انسان کا خوف یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور ایک بدبخت ایمان الٰہی کا دعویٰ کر کے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے تو تم اسے کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھوکریں جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آجاتے ہیں "تاکہ دوڑنے والوں کے لئے ٹھوکر بنیں کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے

لَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

نہ ہراساں ہو اور نہ غمگین ہو تم ہی سب پر غالب آنے والے ہو اگر تم سچے مومن ہو۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اس کے چاہنے والے ہیں ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کبھی وہ غمگین ہوں گے۔

## استبدالِ نعمت

لیکن آج جب کہ تم عید میلاد کی مجلسیں منعقد کرتے ہو تو تمہارا کیا حال ہے؟ وہ تمہاری دولت کہاں ہے جو تمہیں دی گئی تھی؟ وہ تمہاری نعمت کامرانی کدھر گئی جو تمہیں سونپی گئی تھی وہ تمہاری روح حیات کیوں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی جو تم میں پھونکی گئی تھی آہ تمہارا خدا تم سے کیوں روٹھ گیا تمہارے آقا نے کیوں تم کو صرف اپنی ہی غلامی کے لئے نہ رکھا کیا ربیع الاول کے آنے والے نے خدا کا وعدہ نہیں پہنچایا تھا کہ عزت صرف تمہارا ہی لیے ہے؟ اور اس دولت کا اب زمین پر تمہارے سوا کوئی وارث نہیں؟ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

عزت اللہ کے لئے ہے اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے۔ لیکن جن کے دل نفاق سے کھوٹے ہیں وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے

پھر یہ کیا انقلاب ہے کہ تم ذلت کے لئے چھوڑ دیئے ہوا اور عزت نے تم سے منہ پھیرا لیا ہے؟ کیا خدا کا وعدہ تم تک نہیں پہنچایا گیا تھا کہ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مسلمانوں کو نصرت اور فتح دینا ہمارے لئے ضروری ہے۔ یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ ہم غیروں کو فتح یاب کریں اور مومن ناکام رہ جائیں"

پھر یہ کیوں ہے کہ تم نے کامیابی نہ پائی اور کام و مراد تمہارا ساتھ چھوڑ دیا کیا خدا کا وعدہ سچا نہ تھا اور کیا وہ اپنے قول کا پکا نہیں تم جو انسانوں کے وعدوں پر ایمان رکھتے اور ان کے حکموں کے آگے گرنا جانتے ہو خدا کے وعدہ کا یہ تخلف ایجاد کے لئے اپنے اندر ایمان کی کوئی صدا نہیں پاتے؟ آہ! نہ تو اس کا وعدہ جھوٹا تھا نہ اس نے اپنا رشتہ توڑا۔ مگر تم ہی ہو تمہاری ہی عہدی بے وفائی ہے تمہارے ہی ایمان کی موت اور راستی کی حرمانی ہے جس نے اپنے پیمانِ وفا کو توڑا اور خدا کے مقدس رشتہ کی عزت کو اپنی غفلت و بداعمالی اور غیروں کی پرستش و بندگی سے بٹہ لگایا۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعْمَۃً اَنْعَمَھَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝

اس لئے کہ خدا کبھی کسی قوم کی نعمت کو محرومی سے نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کر دے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ظالم نہیں ہے کہ ان کو بغیر جرم کے سزا دے

خدا اب بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف تمہارے ہی لئے ہے بشرطیکہ تم بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف خدا ہی کے لئے ہو جاؤ۔

اگر تم خدا کے کلمہ حق کی مدد کروگے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے اندر ثابت قدمی اور مضبوطی پیدا کریگا

## یادگار حیرت

تم ربیع الاول میں آنے والے کی محبت کا دعویٰ رکھتے ہو اور مجلسیں منعقد کر کے اس کی مدح و ثنا کی صدائیں بلند کرتے ہو لیکن تمہیں کبھی بھی یہ یاد نہیں آتا کہ جس کی یاد کا تمہاری زبان دعویٰ کرتی ہے اس کی فراموشی کے لئے تمہارا عمل گواہ ہے؟ اور جس کی مدح و ثنا میں تمہاری صدائیں دمدمہ سرا ہوتی ہیں۔ اس کی عزت کو تمہارا وجود بٹہ لگا رہا ہے وہ دنیا میں اس لئے آیا تھا کہ انسانوں کو انسانی زندگی سے ہٹا کر صرف اللہ کی عبودیت کو صراط مستقیم پر چلائے اور غلامی کی ان تمام زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دے، جن کے بڑے بڑے بوجھل حلقے انہوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لئے تھے

یَضَعُ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ

پیغمبر اسلام کے ظہور کا مقصد یہ ہے کہ گرفتاریوں اور

بندشوں سے انسان کو نجات دلائے اور غلامی کے جو طوق انہوں نے اپنی گردنوں میں پہن رکھے ہیں ان کے بوجھ سے رہائی بخشے۔

اس نے کہا کہ اطاعت صرف ایک ہی کی ہے اور حکم و فرمان صرف ایک ہی کے لئے سزاوار ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ حکم و طاقت کسی کے لئے نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے۔

اس نے سب سے پہلے انسان کو اس کی چھنی ہوئی آزادی حریت واپس دلائی اور کہا کہ مومن نہ تو بادشاہوں کی غلامی کے لئے ہے، نہ کاہنوں کی اطاعت کے لئے نہ کسی اور انسانی طاقت کے آگے جھکنے کے لئے، بلکہ اس کے سر کے لئے ایک ہی چوکھٹ اس کے دل کے لئے ایک ہی عشق۔ اس کے پاؤں کے لئے ایک ہی زنجیر اور اس کی گردن کے لئے ایک ہی طوقِ اطاعت ہے وہ جھکتا ہے تو اسی کے آگے، روتا ہے تو اسی کے لئے، اعتماد کرتا ہے تو اسی کی ذات پر، ڈرتا ہے اور لرزتا ہے تو اسی کی ہیبت سے امید کرتا ہے تو اسی کی رحمت پر، وہ مشرک نہیں ہے کہ خدا کی طرح انسانوں کو بھی ہیبت اور قہاریت کی صفت بخشے

اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقٌ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اِلَّا اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

پرستش اور غلامی کے لئے کئی ایک معبود بنا لینا اچھا یا ایک ہی خدائے واحد و قہار کا ہو رہنا؟ یہ جو تم نے اپنی اپنی بندگی کے لئے بہت سی چوکھٹیں بنا رکھی ہیں تو بتلاؤ کہ ان کی ہستی بجز اس کے کیا ہے کہ چند وہم ساز نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنی گمراہی سے گھڑ لئے اور مدت کی ضلالت و رسم پرستی نے ان کے اندر مصنوعی ہیبت و مرعوبیت پیدا کر دی حالانکہ خدا نے نہ تو ان کے اندر کوئی طاقت رکھی اور نہ ان کی معبودیت و محبوبیت کے لئے کوئی حکم اتارا یقین کرو کہ تمہاری غلامی کے یہ تمام مصنوعی بت کچھ بھی نہیں ہیں حکم و سلطانی دنیا میں نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے اس نے حکم دیا کہ پرستش نہ کرو مگر صرف اسی کی یہی انسان کی فطرت صالح کی راہ ہے اور اس لئے یہی دین قیم ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور دیکھو کہ اس نے انسان کی حریت صادقہ اور آزادیٔ حق کو کس طرح مثالوں کی دانائی میں سمجھایا۔

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْکًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰہُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَھُوَ یُنْفِقُ مِنْہُ سِرًّا وَّجَھْرًا ھَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ

اللہ ایک مثال دیتا ہے۔ یوں فرض کرو کہ ایک شخص ہے جو کسی دوسرے انسان کا غلام ہے خود اسے کوئی اختیار حاصل نہیں وہ اپنی کسی چیز پر باوجودیکہ اسی کی ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا اور صرف اپنے آقا کے حکموں کا بندہ ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک دوسرا آزاد خود مختار انسان ہے جس پر کسی انسان کی حکومت نہیں، اسے اپنی ہر چیز پر قدرت و اختیار حاصل ہے اور جو کچھ خدا نے دیا ہے وہ اسے ظاہر و پوشیدہ جس طرح چاہتا ہے بے دھڑک خرچ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں آدمی ایک ہی طرح کے ہوئے ہوں دونوں کی حالت میں کوئی فرق نہیں؟ اگر فرق ہے تو پھر وہ کہ اس کا مالک صرف خدا ہی ہے اور وہ کہ اس کے گلے میں انسانوں کی اطاعت کے طوق پڑے ہوئے ہیں دونوں ایک طرح کے کیسے ہو سکتے ہیں۔

پس اگر ربیع الاول کا مہینہ دنیا کے لئے خوشی و مسرت کا مہینہ تھا تو صرف اس لئے کہ اسی مہینہ میں دنیا کا سب سے بڑا انسان آیا جس نے مسلمانوں کو ان کی سب سے بڑی نعمت یعنی خدا کی بندگی اور انسانوں کی آقائی عطا فرمائی اور اس کو اللہ کی خلافت دنیا کا لقب دے کر خدا کی ایک پاک و محترم امانت ٹھہرایا۔ پس ربیع الاول انسانی حریت کی پیدائش کا مہینہ ہے غلامی کی موت اور ہلاکت کی یادگار ہے خلافتِ الٰہی کی بخشش کا اولین یوم ہے۔ وراثت ارضی کی تقسیم کا اولین اعلان ہے۔ اسی ماہ میں کلمۂ حق و عدل زندہ ہوا اور اسی میں کلمۂ ظلم و فساد اور کفر و ضلالت کی لعنت سے خدا کی زمین کو نجات ملی۔

لیکن آہ کہ تم اس ماہِ حریت کے درود کی خوشیاں مناتے ہو اور اس کے لئے ایسی تیاریاں کرتے ہو گویا وہ تمہارے ہی لئے اور تمہاری خوشیوں کے لئے آیا ہے۔ خدارا مجھے بتلاؤ کہ تم کو اس پاک اور مقدس یادگار کی خوشی منانے کا کیا حق ہے؟ کیا موت اور ہلاکی کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ زندگی اور روح کا اپنے کو ساتھی بنائے کیا ایک مردہ لاش پر دنیا کی عقلیں نہ ہنسیں گی اگر وہ زندوں کی طرح زندگی کو یاد کرے گی ہاں یہ سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کے اندر دنیا کے لئے بڑی ہی خوشی ہے لیکن ایک اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے۔

پھر تم بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ کیا غلاموں کا ایک گلہ ہو؟ جس نے اپنے نفس کی غلامی۔ اپنی خواہشوں کی غلامی ماسوا اللہ رشتوں کی غلامی اور غیر الٰہی طاقتوں کی غلامی کی زنجیروں سے اپنی گردن کو چھپا دیا ہے۔ تم پتھروں کا ایک ڈھیر ہو جو نہ تو خود ہل سکتا ہے اور نہ اس میں جان و روح ہے البتہ چور چور ہو سکتا ہے اور ایک دوسرے پر ٹپکا جا سکتا ہے تم غبارِ راہ کی ایک مشت ہو جس کو ہوا اڑا لے جائے تو اڑ سکتی ہے۔ ورنہ وہ خود صرف اس لئے ہے کہ ٹھوکروں سے روندی جائے اور جولانِ قدم سے پامال کی جائے۔ فیا للرزیۃ و یا للمصیبۃ۔

گلگونہ عارض ہے نہ ہے رنگِ حنا تو
اے خوں شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا

پھر اے غفلت کی ہستیو! اور اے بے خبری کی سرگشتہ خواب روحو! تم کس منہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو جو حریت انسانی کی بخشش حیاتِ روحی و معنوی کے عطیہ اور کامرانی اور فیروزمندی کی خسروی و ملوکی کے لیے آیا تھا اللہ اللہ غفلت کی نیرنگی اور انقلاب کی بوقلمونی ماسوا اللہ کی عبودیت کی زنجیریں پاؤں میں ہیں انسانوں کی مملوکیت و مرعوبیت کے حلقے گردنوں میں ایمان باللہ کے ثبات سے دل خالی اور اعمال حقہ و حسنہ کی روشنی سے روح محروم ان سامانوں اور تیاریوں کے ساتھ تم مستعد ہوئے ہو کہ ربیع الاول کے آنے والے کی یاد کا جشن مناؤ۔ جس کا آنا خدا کی عبودیت کی فتح غیر الٰہی عبودیت کی ہلاکت حریت صادقہ کا اعلان حق عدالت حقہ کی ملوکیت و بشارت اور امت عادلہ و قائمہ کے تمکن و قیام کی بنیاد تھا فَمَا لَھَآ اُولَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ حَدِیْثًا ط

پس اے غفلت شعاران ملت تمہاری غفلت پر صد فغان و حسرت اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ و بکا۔ اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عظمت و حقیقت سے بے خبر رہو اور صرف زبانوں کے ترانوں در و دیوار کی آرائشوں اور روشنی کی قندیلوں ہی میں اس کے مقصد و یادگاری کو گم کر دو تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ ماہ مبارک امت مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے خداوندی بادشاہت کے قیام کا اولین اعلان ہے خلافت ارضی و وراثت الٰہی کی بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے پس اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرہ اور یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور اور عمل کے اندر اس پیغام الٰہی کی تکمیل و ہدایت اور اس اسوۂ [illegible]

## حکومت سے متحدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔
۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔
۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بے حیائی نہ پھیلائی جائے۔
۴۔ اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں۔
۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔
۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔
۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔
۸۔ ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔
۹۔ مسلمانوں کو کفر و ارتداد سے بچانے کے لئے عیسائیت مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے
۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

قسط سوم

# خلائی راکٹ کی چاند پر رسائی اور اسلام

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت کریمہ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ کو یونانی فلسفہ و ہیئت کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ آیت کا ظاہر مدلول سورج چاند کا آسمانوں کے اندر ہونا معلوم ہوتا ہے، جس سے ہمارے بعض دوستوں کو شبہ ہوا مگر جب یونانی فلسفہ کی آمیزش سے علیحدہ ہو کر قرآنی لغت، قرآنی اصطلاح معتبر تفاسیر اور قابل اعتماد کا بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کی روشنی میں دیکھا جائے تو قرآن پاک کا ظاہری مفہوم بغیر کسی تاویل کے وہی ہے جو بیان کر دیا گیا ہے۔

دوسری آیت اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۔ (کیا تم نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان اوپر نیچے بنائے اور چاند کو ان آسمانوں میں روشنی بنایا اور سورج کو چراغ بنایا)

اس آیت کریمہ کے دوسرے حصہ سے بحث نہیں ہے۔ اس لئے کہ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا کے ساتھ فِيْهِنَّ نہیں فرمایا گیا۔ مگر پہلے حصہ میں فِيْهِنَّ کی وجہ سے وہ حضرات جن کے دلوں میں یونانی نظریات کے تحت سورج چاند کا آسمان میں گڑا ہونا راسخ ہوتا ہے یہی سمجھ لیتے ہیں کہ چاند آسمان میں ہے اور وہ اسی کو آیت کا ظاہری مفہوم قرار دے دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ مفہوم نہ الفاظ قرآنی کے لحاظ سے صحیح ہے نہ سلف کی معتبر تفاسیر کے لحاظ سے، نہ تدبر کے لحاظ سے۔

اس میں فِيْهِنَّ کا معنی ہے ان سب آسمانوں میں۔ اس لئے کہ فِيْهَا نہیں کہ ایک آسمان ترجمہ کیا جائے۔ فِيْهِنَّ میں جمع مؤنث غائب کی ضمیر ہے جو سموات کی طرف راجع ہے۔ جس کا معنی یہ ہوا کہ چاند ان سب آسمانوں میں ہے اور اس بات کا کوئی بھی قائل نہیں۔ جو کہتے ہیں کہ چاند آسمان میں ہے۔ وہ بھی سات آسمان ہی مانتے ہیں۔ ان کے لئے یہ جمع کا صیغہ مشکل بن گیا ہے اور انہوں نے مجبور ہو کر یہ تاویل فرمائی کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے اَتَيْتُ الْبَصْرَةَ کہ میں شہر میں آیا۔ وہ شہر کے ایک گھر یا محلہ میں ہے گھوم کر سارے شہر کا کر رہا ہے۔ حالانکہ اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

پہلے تو فِيْهِنَّ کا معنی فِيْهِمَا ہے کہ چاند کو آسمانوں کی حد میں (یعنی زمین سے اوپر) روشنی بنایا جیسے کہ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً کی تفسیر میں امام رازی وغیرہ مفسرین نے کہا ہے۔ مِنْ جِهَةِ السَّمَاءِ (کہ ہم نے آسمان کی طرف سے پانی اتارا)

دوسرے اگر فِيْهِنَّ سے فِي جِهَتِهِنَّ مراد نہ بھی ہو تو بھی چونکہ چاند کا سارے آسمانوں میں ہونا کوئی بھی نہیں مانتا: ایک چاند سارے آسمانوں میں ہو سکتا ہے تو لامحالہ معنی بالکل یہ ہوگا کہ چاند کو ساتوں آسمانوں میں نہیں رکھا بلکہ اس کی روشنی کو سات آسمانوں میں رکھا۔ یہی ظاہر قرآن ہے کہ ان میں چاند کو روشنی یا روشن کرنے والا بنایا۔ گویا اس کی روشنی جیسے زمین میں ہے اسی طرح آسمانوں میں ہے

آیت کریمہ کا لفظی ترجمہ آپ یہ بات سن کر خوش ہوں گے کہ میرے خیال میں اگر مندرجہ بالا دونوں معنوں میں تکلف نظر آئے۔ جیسے کہ پہلے معنی میں تکلف تھا تو آپ اس کے سیدھا سادہ لفظی ترجمہ پر ہی اکتفا کریں اور یہی صحیح ہے کہ چاند کو آسمانوں میں روشنی بنایا اور سورج کو چراغ۔ مگر اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی آسمان کے اندر ہیں۔ آپ مہربانی کر کے غور کریں کہ زمین کو چاروں طرف سے آسمان سے گھیرا ہے پھر دوسرے آسمان نے پھر جیسے آسمان نے پھر چوتھے نے اسی طرح ساتوں آسمان اوپر نیچے۔ اور یہی مطلب ہے طِبَاقًا کا۔ آسمانوں کو اوپر نیچے بنایا نہ یہ کہ بنایا۔ زمین سب کے اندر ہے۔ اسی طرح سورج چاند اور ساتوں مجموعہ کواکب بھی ان سب آسمانوں کے اندر ہیں۔ جس طرح زمین ہے۔ یہ نقشہ دیکھیں۔

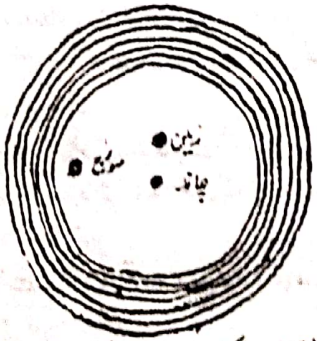


نقشہ کو دیکھتے ہی آپ کہیں گے کہ واقعی چاند سورج ساتوں آسمانوں کے اندر ہیں۔ اسی لئے کبھی قرآن میں مفرد کے صیغہ کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا (برکت والا ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برجوں بنائے اور اس میں چراغ (سورج) اور چاند روشن کرنے والا بنایا۔ یہاں بھی آسمان میں سورج چاند دونوں کا ذکر ہے۔ اور کبھی فِيْهِنَّ کہہ کر جمع کا صیغہ استعمال فرمایا کہ ان آسمانوں میں چاند سورج کو بنایا۔

لفظ میں دیکھیں کہ سورج چاند ایک آسمان کی زینت بھی ہیں۔ اور اسی لئے کبھی صرف قریبی آسمان کے ذکر میں فرمایا۔ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۔ ہم نے اس قریبی آسمان کو کواکب کی زینت بخشی۔ جیسے کہتے ہیں کہ زَيَّنَّ السَّقْفَ بِالْمَصَابِيْحِ کہ چھت کو قمقموں سے مزین کیا مطلب یہی ہے کہ چھت سے نیچے قمقمے لٹکا کر چھت کی زینت بڑھائی۔

## صحابی کا ارشاد

اسی مطلب کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان الجوھر قنادیل معلقۃ بین السماء والارض وھو سرادق السماء من نور۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۳۰ صفحہ ۷۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان کے علم کے لئے آپ نے دعا فرمائی کو حِبْرُ الْاُمَّةِ فرمایا گیا۔ ان کا ارشاد ہے کہ نجوم (تارے) روشنی کی لالٹینیں ہیں جو زمین و آسمان کے درمیان لٹکی ہوئی ہیں۔

## جلیل القدر تابعی کا ارشاد

حضرت عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے شاگرد اور تربیت یافتہ ہیں، اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے استادوں میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:۔ اِنَّ الْكَوَاكِبَ قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مِنْ نُوْرٍ فِيْ اَيْدِي الْمَلٰئِكَةِ۔ روح المعانی تفسیر سورہ ملک۔

کہ کواکب روشنی کی لالٹینیں ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہیں وَعَلَيْهِ فَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ اور اسی بنا پر قرآن میں کہا گیا ہے کہ ہم نے قریبی آسمان کو زینت بخشی۔ یہ بھی درست۔ چاند کو آسمان میں رکھا یہ بھی درست اور چاند کو آسمانوں میں روشن بنایا یہ بھی درست

حضرت ابن عباس حضرت عطاء رضی اللہ عنہما کی تفسیر زمین، چاند اور آسمانوں کا نقشہ اور قرآن پاک کے الفاظ پر غور کرنے کے بعد اس کے سوا اور کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا کہ سارے نجوم و کواکب بمعہ سورج چاند کے آسمان سے نیچے کروڑوں میل دور فضاء میں معلق اور اپنے اپنے دائرے میں پھر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا نظارہ کر

(باقی صفحہ پر)

طاہر نعیم

# بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

غبار راہ سہی، کم ظرف نہیں اتنا
کہ عصمت در رحمت تک جاؤں

اک آرزو تھی کہ بن کر کہانیاں غم کی
حریم محرم ام الکتاب تک جاؤں

---

ادھر فضاؤں میں زندہ ہے سامری جادو
ادھر نہ طور نہ جلوہ نہ جستجوئے کلیم

زمانہ ہنستا ہے مذہب کی بات سنتے ہی
حضورؐ آپ کا اسلام ہو گیا ہے یتیم

---

وہ جن کے ہاتھوں میں طاقت ہے ناخدائی کی
وہ چھین لیتے ہیں محبوب کے لبوں سے پکار

صدائے نغمہ بطحا کو توڑ دیتی ہے
حریم نازمیں پازیب کی حسیں جھنکار

---

جو اک اشارے سے مومن کے ٹوٹ جاتے تھے
زمانہ پوج رہا ہے انہی خداؤں کو

حضورؐ جن میں محبت ہے پارسائی کی
وہ بوجھ لگتے ہیں دھرتی کی شاہراؤں کو

حجاب عصمت مریم کی رونقیں لے کر
سجا رہے ہیں ہوس کار بارگاہوں کو

زمین تنگ ہے مظلوم پر غریبوں پر
شعور دیجئے ملت کے ناخداؤں کو

---

نئے پجاری نئے بت نئی خدائی ہے
درِ حرم سے اٹھی ہے نوائے بولہبی

گناہ گار سہی لب پہ بات آ جو گئی
معاف ہو میری آہ و فغاں کی بے ادبی

---

## بقیہ ـــــ خلائی راکٹ

زیادہ اسی صورت میں ہے کہ کروڑوں اربوں میل دور دراز فضا و خلا میں اتنے بڑے بڑے جسم اپنی اپنی مقررہ جگہوں میں لاکھوں برس سے بغیر کسی ستون کے ٹھہرے ہوئے تیرتے پھرتے ہیں۔ مجال کیا کہ کوئی ایک ایٹم اپنی جگہ چھوڑ دے یا ایک سیکنڈ آگے پیچھے ہو جائے یا آپس میں ٹکرا جائیں (اللہ اکبر) اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بڑی شان سے فرمایا۔ ذالک تقدیر العزیز العلیم یہ اس خدا کے ٹھیک ٹھیک مقرر کئے ہوئے اندازے ہیں جو بہت بڑا غالب اور بے انتہا حکمتوں کا مالک ہے۔

**علامہ آلوسیؒ کا فیصلہ** اور اسی لئے علامہ آلوسیؒ نے تفسیر روح المعانی جلد ۲۳ صفحہ ۶۹ میں فیصلہ کن اعلان کر دیا کہ وَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ جُلُّ الْفَلَاسِفَةِ مِنْ أَنَّ الْقَمَرَ فِي الْأَوَّلِ مِمَّا لَا يَقُومُ عَلَيْهِ بُرْهَانٌ۔

یہ جو بڑے بڑے فلاسفہ کا خیال ہے کہ چاند پہلے آسمان میں ہے اس پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکی۔ یہ باتیں آج کی نہیں ہیں جبکہ چاند پر راکٹ گیا بلکہ صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کے زمانوں کی تفسیریں ہیں ان کے سوا اگر کسی تفسیر یا کتاب میں اس کے خلاف لکھا گیا ہے تو یونانی علوم کے پڑھنے پڑھانے اور ان کے مسلمات کے مطابق لکھا گیا ہے یہ سمجھ کر کہ قرآن و حدیث میں اس کی مخالفت نہیں ہے اور اس وقت یونانی علم ہیئت کے مقابلہ میں کوئی اور علم ہیئت نہ تھا۔ مگر اب جبکہ جدید علم ہیئت سامنے آیا۔ جس کے ساتھ کچھ تجربات و مشاہدات بھی شامل ہیں تو ہم کیوں یونانیوں کے غیر یقینی نظریات کے قرآن کے مطابق ہونے پر اصرار کر کے بعض آدمیوں کے لئے تکذیب قرآن کا سامان مہیا کریں۔ واللہ یہدی من یشاء

**بقیہ:۔** (صـ۱۱ سے آگے)

(القسم الثانی) من کان برهان حین حصول الایمان فی قلبه کالمشاهد ضروری وهذا هو الایمان الذی یخالط بشاشة القلوب ولا یتصور فی حق صاحبه شك کان الشك لا یجد محلاً یعبأ فان محله الدلیل وما ثم دلیل فما ثم ما یرد علیه الدخل ولا الشك۔

(الیواقیت والجواہر، ج ۲ ص ۱۵۵)

(دوسری قسم) کا ایمان اس شخص کا ہے جو صرف ہدایت پر مبنی ہو، یہی وہ ایمان ہے۔ جس کی تروتازگی دلوں میں سما جاتی ہے اس شخص کے حق میں شک و شبہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ شک و دلیل میں ہوا کرتا ہے جہاں دلیل ہی نہیں وہاں شک کا وجود بھی نہیں۔

# صحابہ کرامؓ پر مودودی کا کیچڑ اچھالنا اور مولوی یوسف صاحب کی دیانتداری

مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن کی اشاعت مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر ۱۹۶۵ء میں خلافت سے ملوکیت تک کے عنوان سے صحابہ کرامؓ پر جس ناپاک طریقہ سے کیچڑ اچھالا ہے اس کی داد شیطان نے بھی دی ہوگی اور شیعہ پرچوں نے تو اس کو نقل کر کے خوب بغلیں بجائی ہیں۔ اس مضمون سے سارا خبث باطن باہر آ نکلا ہے اور نیک گمان کرنے والے مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور ساتھ ہی مفسر قرآن حضرت لاہوریؒ۔ حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ۔ حضرت بانیٔ جامع شریف سکھرؒ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی کی ایمانی بصیرت کا مشاہدہ بھی ہو گیا ہے کہ یہ حضرات حدیث شریف کے مطابق اللہ کے عطا کردہ نور سے دیکھتے ہیں فانہٗ ینظر بنور اللہ۔

صحابہ کی شان میں گستاخی معمولی بات نہیں ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ان ابغضھم فبغضی ابغضھم۔ جو ان سے بغض کرے وہ مجھ سے بغض و عداوت کی وجہ سے ہی کرے گا۔ اللہ سب مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے اور مودودی صاحب کو توبہ کی توفیق دے۔ اگرچہ امید بہت کم ہے اور بقول حضرت مولانا یوسف صاحب بنوری کراچی اس کا خاتمہ خراب ہونے کا خطرہ ہے۔

مودودی صاحب کے اس گندے مضمون سے سارے ہی سنی مسلمان تڑپ اٹھے (سوائے ان کے تنخواہ دار مولویوں یا مریدوں کے) حتیٰ کہ ان کے مریہ یا صفا خادم صادق، امیدوار قدردانی مولوی یوسف صاحب بھی چیخ اٹھے اور انہوں نے لگے ہاتھوں مودودی صاحب کو اس پارہ میں واعظانہ خط لکھ دیا اور سچ یہ ہے کہ مودودی صاحب کی تعریفوں کے سوا یہ خط محققانہ خط تھا مگر بھلا مودودی صاحب ماننے والے تھے؟ ان کو اپنے چیلیوں چانٹوں کی اتنی بھی پروا نہیں تھی جتنی جناب صدر ایوب خاں کو بھٹو صاحب کی یا سابق وزیر اوقاف جام صاحب کی۔ انہوں نے اپنے اس مرید کو جوابی اور تردیدی خط لکھا۔ مرید نے پھر ذرا سی حرکت کی مگر پیر صاحب کے دوسرے خط کے بعد ٹھنڈا ہو کے رہ گیا۔ یہی خطرہ ترجمان اسلام نے اشاعت ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء میں ان الفاظ میں ظاہر کیا تھا۔ صفحہ ۷ کالم ۲ سطر گیارہ پر لکھا تھا کہ ابھی مولوی یوسف صاحب کے ایمان کا امتحان ہونا ہے اور اسی صفحہ کے کالم ۳ سطر ۹ میں لکھا تھا، بلکہ یہی خطرہ ہے کہ خط و کتابت کے نتیجہ میں یہ جعلی داعی حق آپ کے ایمان کے لئے داعی اجل نہ ثابت ہو۔

بہرحال ان مرید و پیر کے دونوں خطوط جامعہ اسلامیہ میں مفصل شائع ہوئے۔ اسی سے ترجمان اسلام نے اخذ کر کے مضمون لکھا تھا۔

اب مولوی یوسف صاحب کا مضمون مودودی رسالہ آئین کی اشاعت ۱۵ جون میں شائع ہوا ہے اس کے پہلے پورے صفحہ میں تو صرف رونا رویا ہے دوسرے صفحہ میں مودودی صاحب کے قہر و غضب سے بچنے کے لئے نو مقامات میں بار بار مورخین اور ثقہ مورخین وغیرہ الفاظ رٹے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مودودی صاحب ان مورخین کی باتوں کو صحیح سمجھتے اور جو غلط باتیں انہوں نے لکھی ہیں ان کو اپنے ثبوت میں پیش کرتے ہیں، اور مولوی یوسف صاحب اپنے پہلے خط میں ان مورخین کی باتوں کو قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں دیتے اور یہ الزام دیتے ہیں کہ جناب مودودی صاحب صحابہ پر تنقید کو جائز اور عیب جوئی اور تنقیص کو حرام کہتے تھے۔ مگر اب اس مضمون سے صاف طور پر واضح ہے کہ آپ تنقید بمعنی تنقیص اور عیب جوئی بھی جائز قرار دے رہے ہیں۔ اب وہ مکرتے اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر برس کر مودودی صاحب کا قرب حاصل کر کے اپنے اقتصادیات درست کرنے کی سوچ ہیں۔ ہم خط کا مضمون نقل کرتے ہیں۔ مسلمان خود برائے خدا انصاف کریں اور مودودی فرقہ والے بھی خدا کا خوف کر کے توبہ کریں۔

## مولانا محمد یوسف صاحب کا خط مودودی صاحب کے نام

یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور پوری امت کے درمیان دین کے صحیح تصور کے بارے میں اگر کوئی قابل اعتماد واسطہ ہے تو وہ صرف صحابہ کرام کی برگزیدہ اور مقدس جماعت ہے۔ اہل سنت والجماعت کے مابین اس بارے میں دو رائیں نہیں ہیں کہ "الصحابۃ کلھم عدول" ان کی صحبت عدل اور دینی تقدس کی بنیاد پر علم کلام والوں نے یہ متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر۔ کہ صحابہ کرام کا ذکر صرف خیر سے کیا جائے ـــــ مگر یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آپ کے اس مضمون کے آخری حصہ کے مطالعہ سے ایک قاری کے ذہن میں بعض صحابہ کرام کے متعلق جو تصور قائم ہو جاتا ہے وہ انتہائی غلط بلکہ بڑا تصور ہے جو یقینی طور پر اس اعتقاد کو متزلزل کر دیتا ہے جو دین کے بارے میں پوری امت کو حضرات صحابہ کرام کی ذوات قدسیہ پر حاصل ہے۔ اس کے لئے ذیل کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔ پانچویں مرحلہ کے تحت آپ لکھتے ہیں:

"حضرت معاویہؓ نے حضرت علی کے نام اپنے ایک پیغامبر کے ذریعہ بے خط لفافہ بھیجا۔ جب قاصد حضرت علیؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پیچھے دمشق میں ۶۰ ہزار آدمی خون عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے بے تاب ہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کس سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ آپ کی گردن سے"۔ اس سوال و جواب کے بارے میں آپ کا تاثر یہ ہے۔ اس کے صاف معنی یہ تھے کہ شام کے گورنر کے پیش نظر قاتلین عثمانؓ سے نہیں بلکہ خلیفۂ وقت سے خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینا ہے"۔ اس سے حضرت معاویہؓ کے متعلق بجز اس کے اور کیا تصور قائم کیا جائیگا کہ اس نے حضرت علیؓ کو قتل عثمانؓ کا مرتکب قرار دے کر ایک بڑے جرم کا ارتکاب کر دیا جو اسلامی شریعت میں بہتان کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔ اس پر مزید یہ کہ کیا اس بہتان تراشی کو امر واقعہ ثابت کر دکھانے کے لئے ص۳۲۲ پر حضرت معاویہؓ کا جو کردار پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ "جریر بن عبداللہ کی اصلاحی کوششوں سے جب انہیں تشویش لاحق ہوئی تو انہوں نے ایک صاحب کو اس کام پر مامور کیا کہ کچھ گواہ ایسے تلاش کریں جو اہل شام کے سامنے یہ شہادت دیں کہ حضرت علیؓ ہی حضرت عثمانؓ کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔ چنانچہ وہ صاحب پانچ گواہ تلاش کر کے لے آئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے شہادت دی کہ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا ہے"۔ اس واقعہ سے ایک طرف (معاذ اللہ) حضرت معاویہؓ کے متعلق یہ ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ وہ بڑے بہتان تراش تھے۔ ورنہ حضرت علیؓ پر وہ ہرگز یہ الزام لگانے کی جرأت نہ کرتے کہ وہ قاتل عثمانؓ ہیں۔ اور دوسری طرف یہ بات واضح طور پر واضح ہے کہ وہ نعوذ باللہ انتہائی سازشی تھے۔ ورنہ اپنے اس بہتان کو امر واقعہ ثابت کر دکھانے کے لئے جھوٹی شہادت فراہم کرنے کی ناپاک سازش نہ کرتے پھر "آخری مرحلہ" کے تحت ص۳۲۹ پر اہل مکہ کے ساتھ حضرت حسینؓ۔ ابن زبیر، ابن عمر اور عبدالرحمٰن ابن ابی بکر کے بارے میں حضرت معاویہ کی جو گفتگو نقل کی گئی ہے۔ جس میں یزید کے لئے بیعت لینے کا ذکر ہے۔ وہ تو اس قدر صریح جھوٹ اور فریب دہی پر مشتمل ہے جس کا ارتکاب ایک ادنیٰ درجہ کا شریف آدمی بھی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جلیل القدر صحابی اس میں اپنے آپ کو ملوث کرے اور وہ بھی صرف اپنے بیٹے یزید کی ولیعہدی کے لئے۔ اسی طرح تحکیم کے

معاملہ میں حضرت عمرو بن العاص کا جو طرز عمل پیش کیا گیا۔ اس سے بھی عمرو بن العاص کے متعلق ذہن میں یہ تصور قائم ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے امیر کی طرح معاویہ بڑا دھوکہ باز، چالاک اور حد درجہ کے سازشی آدمی تھے۔ نیز مغیرہ ابن شعبہ کی طرف یزید کی ولیعہدی کے متعلق جو تجویز منسوب کی گئی ہے اس سے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بارہ میں یہ گندہ تصور ذہن میں قائم ہوجاتا ہے کہ وہ سخت الدل انتہائی جاہ پسند لالچی اور مفاد پرست آدمی تھے۔ کیا یہی وہ پاکیزہ تصورات ہیں جو امت کو صحابہ کرامؓ کے بارے میں حاصل ہونے چاہئیں حضورؐ کے فیض صحبت سے جو حضرات فیضیاب ہوئے ہیں اور جو دین کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پوری امت کے درمیان انتہائی قابل اعتماد واسطہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر اس قسم کے مضامین کی اشاعت سے ان کی پاکیزہ سیرتوں کو داغدار کیا جائے تو دوسرے وہ کون ہوں گے جن پر دین کے معاملہ میں اعتماد کیا جاسکے؟ یہی اس مضمون کا وہ مضر پہلو ہے جس کے زہریلے اثرات سے دور حاضر کے مسلمان ذہنوں کو محفوظ رکھنا بڑا دشوار ہے۔ بالخصوص جبکہ مضمون کے مندرجات کی تقویت کے لئے مستند تاریخی حوالوں کا ذکر بھی ہو۔

مذکورہ حوالوں سے مضمون کے مضر پہلو کے متوقع اثرات میں کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی بلکہ زیادہ سے زیادہ ان حوالوں سے یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ دین کے بارے میں پورے صحابہ کرام کی جماعت پر ان کی اعلیٰ سیرت و کردار کے پیش نظر امت کو جو اعتماد حاصل ہے۔ اسے متزلزل کرنے میں آپ اکیلے نہیں ہیں نہ آپ نے اس کا پہل کیا ہے بلکہ یہ کام پہلے اوروں نے انجام دیا ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے اس کی ہمنوائی فرمائی ہے۔

ثانیاً۔ تاریخ کو ہرگز یہ حیثیت حاصل نہیں ہے کہ اس کی شہادت سے کتاب و سنت کے مسلمات کے خلاف استدلال فراہم کیا جائے۔ خاص کر جبکہ واقعات کی ترتیب اور مواد فراہم کرنے میں مورخین کے درمیان حد درجہ اختلاف پایا جاتا ہو اور اتفاق ان کے درمیان میں عنقا کی طرح مفقود ہو۔ نیز زمانہ کے مخصوص حالات اور مورخین کے مخصوص نظریات کے لئے بھی اس میں بڑا دخل ہو ایسی حالت میں تو تاریخ کے پیش کردہ واقعات اور حالات قابل التفات بھی نہیں ہوسکتے۔ چہ جائیکہ انہیں شرعی مسلمات کے خلاف بغرض استشہاد پیش کیا جائے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اہلسنت والجماعت نے تاریخ کی شہادت پر اعتماد نہ کرتے ہوئے صحابہ کرام کے باہمی مشاجرات کے متعلق مکمل خاموشی کو اپنا مسلک قرار دیا ہے اور ایک عقیدے کی حیثیت سے انہوں نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ "ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر" کہ صحابہ کا ذکر خیر کے سوا نہ کیا جائے۔

[illegible]

کی رو سے انبیاء علیہم السلام کے ماسوا صحابہ کرام پر جس تنقید کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق آپ اور جماعت کے دوسرے تمام ذمہ دار حضرات آج تک یہ توضیح کرتے چلے آئے ہیں کہ اس سے ہماری مراد صرف یہ ہے کہ ان کے اجتہادی اقوال اور فتووں کو کتاب و سنت کے معیار حق پر جانچا اور پرکھا جائے گا اور جانچنے اور پرکھنے کے بعد کتاب و سنت کے موافق اقوال اور فتووں کو قبول کیا جائے گا اور مخالف کتاب و سنت اقوال کو چھوڑ دیا جائے گا۔ رہی تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی کے، تو اس کے متعلق آپ سب کی تصریحات یہ ہیں کہ وہ کسی صحابی پر جائز نہیں بلکہ سب پر بلا استثناء حرام ہیں" (حرام کے لفظ کو اچھی طرح یاد رکھیں — مدیر)

لیکن متعلقہ مضمون میں ان کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس سے صاف طور پر واضح ہے کہ آپ ان پر تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے آپ کا یہ ارشاد کہ حضرت معاویہؓ کے محامد و مناقب اپنی جگہ پر ہیں۔ ان کا شرف صحابیت بھی واجب الاحترام ہے۔ لیکن ان کے غلط کام کو تو غلط کہنا ہی ہوگا۔ اسے صحیح کہنے کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم اپنے صحیح و غلط کے معیار کو خطرے میں ڈال رہے ہیں"۔ قابل اطمینان اس لئے نہیں کہ مضمون میں ان کے غلط کام کو غلط ہی صرف نہیں کہا گیا ہے بلکہ ان کے عیوب و نقائص بھی ظاہر کئے گئے ہیں اور یہ ان پر ایک ایسی تنقید ہے جس کے معنی تنقیص اور عیب جوئی کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے۔ اس کو بھی اگر عیب جوئی نہ کہا جائے تو نہ معلوم پھر کس قسم کی تنقید کو تنقیص اور عیب جوئی کہا جائے گا

## مودودی صاحب کا جواب

اب ایک عالم مولوی یوسف کے مقابلہ میں غیر عالم مودودی کا جواب سنیئے۔

(۱) پہلی بات الصحابۃ کلہم عدول کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ حدیث کی روایت کرنے میں جھوٹ نہیں بولتے تھے (باقی تمام فسق و فجور سے ان کو پاک سمجھنا صحیح نہیں ہے)

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ تاریخی استناد کے سہارے کمزور نہیں ہیں یہ نہایت معتبر تاریخیں ہیں (جن سے میں نے صحابہ کا جھوٹا، سازشی اور بہتان تراش ہونا ثابت کیا ہے)

(۳) دنیا والے اور خود مسلمان اس کو نہیں مان سکتے کہ یہی تاریخیں جب صحابہ کی خوبیاں بیان کریں تو وہ برحق ہیں اور یہی کتابیں جب صحابہ کے عمل کے دوسرے پہلو (جھوٹ بہتان وغیرہ) بیان کریں تو وہ ناقابل اعتبار ہیں۔ اگر ان کتابوں پر اعتبار نہ کریں تو تمام اسلامی تاریخ ہی ختم ہو جاتی ہے۔

(۴) یہ تاریخیں دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ ہم ان کو چھپا نہیں سکتے

مودودی صاحب کے اس گمراہ کن جواب پر ہم اپنی تنقید کا حق محفوظ رکھتے ہوئے یہاں اب ہم ان کے مربی صادق مولوی یوسف صاحب کے دوسرے جوابی خط کے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ جو محدث السلفیہ نومبر کی اشاعت میں صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں۔

"مجھے آپ کی اس رائے سے بھی اتفاق نہیں ہے کہ "الصحابۃ کلہم عدول" کا مطلب صرف یہ ہے کہ صحابہؓ سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے دیدہ و دانستہ کوئی غلط روایت امت تک پہنچائی ہو۔ کیونکہ اس رائے سے یہ بات متشرح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کے لئے جو عدالت بالاتفاق تسلیم کی گئی ہے۔ وہ صرف روایت حدیث تک آپ کے نزدیک محدود ہے۔ رہے زندگی کے دوسرے معاملات! تو ان میں وہ عدالت کی صفت سے متصف نہیں تھے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ دوسرے معاملات زندگی میں عدالت کی صفت سے محروم اور فسق کی صفت سے متصف ہوسکتے ہیں تو روایات کے بارے میں ان پر اعتماد آخر کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ ان پر روایات کے بارے میں جو اعتماد کا حاصل ہے وہ تو اس عدالت ہی کی بنیاد پر حاصل ہے جو ان کے لئے سارے معاملات زندگی میں مسلم ہے۔ اور اگر وہ دوسرے معاملات زندگی میں محظورات دین کے ارتکاب سے اجتناب نہیں کرتے تو ہرگز روایت حدیث میں ان پر اعتماد حاصل نہیں ہوسکتا ہے اسی لئے روایات کے بارے میں ہم ان کی عدالت صرف اس صورت میں تسلیم کرسکتے ہیں کہ دوسرے معاملات زندگی میں بھی ہم انہیں عادل تسلیم کریں۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ ان کی عدالت صرف باب روایت مسلم ہے اور دوسرے شعبہائے زندگی میں عادل کے بجائے فسق کی صفت سے بھی متصف ہوسکتے ہیں

پھر صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے:۔

"یہی وجہ ہے کہ ان پر آج تک جمہور مسلمانوں کی طرف سے کوئی طعن اور تشنیع نہیں کی گئی ہے اور نہ آپ اور جماعت اسلامی کی طرح ان کے خلاف اعتراضات اور الزامات کا غیر منتہی سلسلہ شروع کیا گیا ہے"۔

صفحہ ۲۲ پر تحریر ہے:۔

"آج اسی مضمون کی اشاعت پر جماعت اور بیرون جماعت کے حلقوں میں جو زبردست بحثیں ہو رہی ہیں اگر ان پر آپ مطلع ہو جائیں تو آپ بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ فی الواقع اس مضمون سے بہت سے بندگان خدا کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے اعلیٰ منصب عدالت و امانت کے متعلق ایسے شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں کہ برسوں تک کی مسلسل محنت اور انتھک کوششوں سے بھی ان کا ازالہ مشکل ہے اور یہ نقصان دین کے

لحاظ سے اس فائدہ کی بہ نسبت زیادہ بھاری معلوم ہوتا ہے جس کی آپ نے نشان دہی فرمائی ہے۔

صفحہ ۲۳ پر:-

"اس بنا پر امت نے مجموعی لحاظ سے جس قدر اعتماد محدثین کے روایت کردہ ذخیرۂ احادیث پر کیا ہے اسی قدر اعتماد مؤرخین کے جمع کردہ تاریخی واقعات پر نہیں کیا ہے۔ لہٰذا قرآن و حدیث سے ثابت شدہ ایک یقینی حقیقت کے مقابلہ میں تاریخی استناد قابل اعتماد نہیں ہو سکتا اور یہ ایک بدیہی حقیقت ہے جس سے انکار کرنا بڑا مشکل ہے۔"

صفحہ ۲۴ پر:-

"صحابہ کرامؓ کے متعلق کتاب و سنت کی قطعی شہادتیں موجود ہیں کہ باوجود غیر معصوم ہونے کے وہ خدا کے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ جماعت کے افراد تھے۔ ان کے تمام گناہ اور غلطیاں معاف ہو چکی ہیں اور خداوند تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا ہے ان کی ذوات قدسیہ دین کے معاملہ میں قابل اعتماد ذرائع ہیں۔ اور آنے والی امت کو ہرگز اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ ان کی غلطیوں کو پکڑ پکڑ کر دنیا کے سامنے پیش کریں یا اس قسم کی تنقیدوں کے لئے انہیں نشانہ بنائے۔ اسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضاً من بعدی (الحدیث) اس لئے آج کسی کے لئے بھی یہ حرکت جائز نہیں کہ مجرد تاریخ کی بنیاد پر ان کے غلط کارناموں کو اچھال اچھال کر پیش کرے اور ان پر امت کا اعتماد متزلزل کر ڈالے۔ اسی قسم کی تنقیدوں کی وجہ سے تو ماضی میں امت کے سواد اعظم نے بعض فرقوں کو گمراہ قرار دے کر اہلسنت والجماعت سے ان کا دینی رشتہ کاٹ دیا ہے اور ہمیشہ کے لئے وہ اہل سنت والجماعت سے منقطع ہو کر رہے ہیں۔"

ہم نے مولوی یوسف صاحب کی جن عبارتوں پر نمبر لگائے ہیں۔ ان کو غور سے پڑھیں۔ پہلے نمبر میں لفظ (آپ کا تاثر یہ ہے) اس میں مولوی یوسف صاحب مودودی پر الزام لگاتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہتان باندھا۔

نشان نمبر ۲ میں بہتان تراشی کو امر واقعہ ثابت کر کے مودودی صاحب نے بیان القرآن ص ۳۲۲ پر الزام دھرا ہے۔

تیسرے نمبر میں اس گندے مضمون کے مندرجات کو تقویت دینے کے لئے مودودی کے مستند تاریخی حوالوں کا ذکر ہے۔

چوتھے نمبر میں مودودی صاحب نے یہ الزام لگایا ہے کہ دین کے بارہ میں صحابہ کرامؓ کی جماعت پر امت کے اعتماد کو متزلزل کرنے کے لئے آپ نے ان مورخین کی ہمنوائی کی ہے۔ پانچویں نمبر میں تو صاف صاف کہہ دیا ہے کہ آپ کے مضمون سے صاف طور پر واضح ہے کہ آپ صحابہ کی تنقیص اور عیب جوئی جائز قرار دیتے ہیں جو حرام ہے۔

چھٹے نمبر میں مودودی کی دلیل کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جواب قابل اطمینان نہیں ہے اس لئے کہ اس (گندے) مضمون میں صرف غلط کو غلط نہیں کہا گیا۔ بلکہ ان کے عیوب و نقائص بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس کو بھی عیب جوئی نہ کہا جائے تو پھر عیب جوئی اور تنقیص کسے کہا جائے گا۔

ساتویں نمبر میں مودودی کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر صحابہ عدل کی صفت سے محروم اور فسق کی صفت سے متصف ہو سکتے ہیں تو روایت حدیث کے بارہ میں ان پر اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے۔

آٹھویں نمبر میں صاف مودودی صاحب کو خطاب کر کے الزام لگایا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی عدالت صرف روایت حدیث میں مسلم ہے دوسرے شعبہائے زندگی میں وہ عدل کی بجائے فسق کی صفت سے متصف ہو سکتے ہیں۔

نویں عبارت میں مولوی یوسف نے مودودی اور اس کے فرقہ کو ننگا کر دیا ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت اسلامی نے صحابہؓ کے خلاف اعتراضات و الزامات کا ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

دسویں عبارت میں فیصلہ دے دیا ہے کہ اس قسم کی تنقیدوں کی وجہ سے تو ماضی میں امت کے سواد اعظم نے بعض فرقوں کو گمراہ قرار دے کر اہلسنت والجماعت سے ان کا دینی رشتہ کاٹ دیا ہے۔

اب ذرا مولوی یوسف صاحب کے پہلے خط کے اقتباسات کو بار بار پڑھیں کہ مودودی صاحب نے جو تاریخی روایتیں نقل کی ہیں۔ ان میں صحابہ کرامؓ کا بہتان تراش، جھوٹا، فریبی، مکار، باز، لالچی اور مفاد پرست ہونا ثابت نہیں کیا گیا؟

اور کیا ہمارے مندرجہ بالا دس نمبروں میں مولوی یوسف ان الزامات کی ذمہ داری اپنے پیر مودودی پر نہیں ڈال رہے اور کیا مودودی صاحب ان تاریخوں اور ان خرافات پر اسی طرح ڈٹے ہوئے نہیں ہیں؟ پھر حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے کونسی غلط بیانی کی۔ حقیقت یہ ہے کہ خود مولوی یوسف صاحب کے قول ۱۰ کی روشنی میں مودودی فرقہ اہلسنت والجماعت سے خارج ہے اور یہی بات علماء کرام سالہا سال سے کہہ رہے ہیں۔ باقی مولوی یوسف صاحب اپنی مخفی مصلحتوں کی وجہ سے مودودی پر نیک گمان کرے یا کوئی پجاری اس بچھڑے کے سامنے سجدہ ریز ہو تو ہوا کرے۔ ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کیچڑ اچھالنے والے کسی مردود کو اچھا نہیں کہہ سکتے اور اس کو اچھا کہنے والے مولوی یوسف جیسے آدمیوں کو کسی اسلامی مدرسہ میں ہونا خود اس مدرسہ کی شہرت و دیانت کو تباہ کرنے کا مترادف سمجھتے ہیں آپ مودودی صاحب کے لئے مولانا امین احسن اصلاحی سے زیادہ دست و بازو نہیں بن سکتے۔ جو آج اسلامی جماعت کو "شر محض" کہہ رہے ہیں۔

## میعاد ممبر سازی میں توسیع

اس سے قبل اعلان کیا گیا تھا کہ محرم و صفر کے دو ماہ میں تمام جماعتیں ممبر سازی کی مہم جاری رکھیں مگر متعدد مقامات کا تقاضا ہے کہ اس میعاد میں توسیع کی جائے اس لئے باجازت جناب محترم امیر صاحب مرکزی ممبر سازی کی میعاد ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ تک بڑھائی جا رہی ہے۔ تمام دوستوں اور سارے علماء و خطباء سے درخواست ہے کہ سستی نہ کریں۔ اور شہروں اور مستقروں کے سوا دیہات و قصبات میں دورے کر کے ابتدائی ممبر بھرتی کریں۔ آج کل قوموں اور جماعتوں کی زندگی کو ان کی ممبری کی تعداد سے پرکھا اور تولا جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اکثر ارکان محض فی سبیل اللہ دینی قوت مہیا کرنے کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ اور خدمات سرانجام دے رہے ہیں مگر جب تک زیادہ سے زیادہ عوام آپ سے وابستہ نہ ہوں گے کوئی وقت بھی آپ کے اسلامی مطالبات پر کان دھرنے کو تیار نہ ہوگی۔ (غلام غوث ناظم مرکزی)

## لاہور میں جمعیۃ کی ممبر سازی کی مہم

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کا کام باقاعدہ جاری ہے۔

۱۸ جون کو لوہاری کے علاقہ میں مولانا غلام غوث صاحب نے درس قرآن پاک دیا۔

۱۹ جون اچھرہ۔ مسجد برکت علی میں۔

۲۰ جون کو رحمان پورہ میں

۲۱ جون کو باغبان پورہ میں جامع مسجد نیز و کلاتھ مارکیٹ میں۔

۲۵ جون کو دھرمپورہ میں۔ ۲۶ جون کو سمن آباد میں مولانا غلام غوث صاحب نے درس قرآن دیا ان مقامات پر جمعیۃ کی ممبر سازی بھی ہو رہی ہے آپ کے ہمراہ بعض مقامات پر حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے اور عماد الدین صاحب عباسی تقریباً تمام مقامات پر آپ کے ہمراہ رہے۔ ان کے سوا قلعہ گوجر سنگھ نولکھا وغیرہ میں بھی کام ہو رہا ہے۔

علاقہ شیرانوالہ کا پروگرام بن چکا ہے اور دیگر علاقہ جات لاہور کے دوست احباب کام کو آگے بڑھانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ لاہور ڈویژن میں دوسرے مقامات پر بھی ممبر سازی کی مہم کو عمدگی سے چلایا جا رہا ہوگا

حضرت مولانا بدر عالم صاحب
مہاجر مدنی قدس سرہ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوَّلَ مَقَامٍ الْمَشْبَرَ ثُمَّ بَکٰی وَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْمَعْفُوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِنَ الْعَافِیَۃِ

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال بعد ایک تقریر فرماتے ہوئے، کہا کہ اس سے پہلے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے ہمارے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ یہ کہہ کر ابوبکرؓ زار و قطار رو پڑے (پھر کہا کہ) آپ نے ارشاد فرمایا تھا اللہ تعالیٰ سے اپنی خطاؤں کی معافی اور اپنے لئے عافیت طلب کیا کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کو کوئی نعمت نصیب نہیں ہوئی۔

(احمد۔ نسائی۔ ترمذی)

یقین اور اعتقاد جازم ایمان کی روح ہے۔ خدا تعالیٰ کی جتنی نعمتیں ہیں وہ سب اس دولت یقین سے کم تر ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ کا مقولہ مروی ہے "الیقین الایمان کلہ" یقین ہی ایمان کی روح ہے۔ بیہقی نے کتاب الزہد میں ان الفاظ کو مرفوعاً بھی نقل کیا ہے۔ مگر حافظ ابن حجرؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند امام احمدؒ میں حضرت ابن مسعودؓ کی یہ دعا منقول ہے: اللھم زدنا ایمانا ویقینا وفقھا۔ اے اللہ ہمارے دل میں ایمان، یقین اور ہم میں دین کی سمجھ بڑھا دے۔ جامع ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات میں مذکور ہے وانقسم لنا من الیقین ما تھون بہ علینا مصائب الدنیا۔ اے اللہ ہمارے نصیب میں اتنا یقین لگا دے کہ اس کی وجہ سے ہمیں دنیا کی مصیبتیں جھیلنا آسان ہو جائیں۔ یہاں یقین جیسی نعمت کو بھی مقید کرنے کی حقیقت سفیان ثوری کے اس مقولہ سے ظاہر ہوتی۔ وہ فرماتے ہیں لولان الیقین وقع فی القلب کما ینبغی لطار اشتیاقا الی الجنۃ وھرب من النار (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۷۴) اگر یقین پوری حقیقت کے ساتھ دل میں سما جائے تو جنت کے اشتیاق اور دوزخ کے خوف کے مارے دل اڑنے لگے اسی کی طرف حضرت حنظلہؓ کی حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مستدرک حاکم میں سورہ المدثر کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ زرارہ بن ابی اوفیٰؒ نے ایک بار یہ آیت پڑھی فاذا نقر فی الناقور (جب صور پھونکا جائے گا تو یہ دن کافروں کے اوپر بڑا سخت ہوگا الخ)

اور بے ہوش ہو کر گر گئے اور وفات پا گئے بڑا تعجب پایا۔ لیکن اگر جینے اور خدا کی عبادت اور کرتے تو مراتب طے کرتے آپ نے دیکھا کہ یقین جب حد سے بڑھنے لگتا ہے تو اس کا نتیجہ اس شکل میں بھی نکل سکتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیَقِیْنُ وَالزُّھْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِھَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ

عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس امت کی سب سے پہلی اصلاح دولت یقین کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس کی سب سے پہلی بربادی بخل اور دراز امیدوں کی بدولت ہوگی۔ (شعب الایمان)

حضرت شاہ ولی اللہؒ مراتب احسان پر بحث کرتے ہوئے عقل و نفس اور قلب کی فنا کی تحقیق میں یہ لکھتے ہیں کہ جب انسان کے یہ جواہر لطیفہ اپنے اصل خواص سے عاری ہو کر عالم غیب کی سیر میں مستغرق ہو جاتے ہیں تو یہی ان کی فنا سمجھی جاتی ہے (پس فنا ہونے والے درحقیقت یہ جواہر خود نہیں ہوتے بلکہ ان کے خصائل و خصائص ہوتے ہیں۔ یہی معنی ان کے فنا کے سمجھنے چاہئیں اور بس۔ عقل کا اصلی خاصہ تصدیق شک، توہم، اسباب کی تلاش، جلب منافع اور دفع مضار پر غور و خوض کرنا ہے۔ جب انسانی قلب و جوارح آداب الٰہیہ کی زیر تربیت مہذب ہوتے ہیں تو ان میں آثار عبودیت اس طرح چھوٹنے لگتے ہیں جس طرح لو کے مارے درخت میں پتیاں اب اس کا رخ عالم ادنیٰ کی بجائے عالم قدس کی طرف بدل جاتا ہے، اسباب بے حقیقت بن جاتے ہیں، منفعت و مضرت کا سوال نظروں سے ساقط ہونے لگتا ہے اور حقائق شرعیہ اور عالم غیب کا یقین اپنی آنکھوں کے مشاہدات سے بڑھ کر نصیب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ سے دریافت کیا ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے تم بتاؤ تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا مجھے عرش رحمٰن کا ایسا یقین حاصل ہے جیسا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۸)

امام شعرانی لکھتے ہیں

المومن الکامل ھو صاحب الغیب عندنا لاتا لشاھدۃ فی علم الغیب (الیواقیت ج ۲ ص ۲۵۰)

مومن کامل وہ ہے جس کے نزدیک عالم غیب یقین

میں عالم شہادت کی برابر ہو جائے یہ دولت یقین جس کے راستہ آ گئی اس کی عقل کامل ہو گئی اور جس کی عقل کامل ہو گئی اس کے لئے نفس و قلب کے تکمیل کی منزلیں دور نہیں رہتیں اس کے تمام مراتب احسان طے ہونے کا وقت میں لاریب آ پہنچا وہ قریب ہے کہ اب انسان کامل کے لقب سے نوازا جائے علامہ اقبال مرحوم نے اسی صفت یقین کو ذیل کے شعر میں کیا خوب ادا کیا ہے

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو فقر یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دلائل کی بنیاد پر یقین کی تعمیر کرنا ایمان کی صفت نہیں۔ ایمان کی صفت یہ ہے کہ یقین کی بنیاد پر دلائل کی تعمیر کی جائے۔ جب کسی حقیقت کو یقین کے ساتھ رسائی ہو جاتی ہے تو پھر دلائل کا راستہ خود بخود مختصر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہی دلائل کا مقصد تھا اور جب یہ مقصد بلا دقت حاصل ہو گیا تو اب دلائل کا مشغلہ ملت ایک لایعنی چیز ہے لیکن اگر یقین تک رسائی حاصل نہیں ہے تو اب دلائل کے واسطہ سے یقین کرنا ایک امید موہوم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں نظریات کا کوئی اختلاف نظر نہیں آتا، نہیں حقیقت کا پورا علم ہوتا ہے اور کسی شے کی حقیقت جیسا ایک ہی ہوتی ہے۔ اور ان کے نظریات میں کہیں اتفاق نظر نہیں آتا۔ تقویٰ کتاب ہے

تخالف الناس حتی لا اتفاق لھم
الا علی شجب والخلف فی الشجب

حافظ شیرازی فرماتے ہیں۔

بنگ بیتاوہ و دولت ہمہ بادہ بنہ
چوں نہ بینند حقیقت رہ افسانہ زنند

شیخ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ نور ایمان کی دو قسمیں ہیں۔

(القسم الاول) من امن من نظر یا مستدلا لا و برھان فھذا الایوثق بثبات ایمانہ لدوران مع الدلیل ومثل ھذا لا یحافظ بشاشۃ نور ایمانہ القلوب کانہ لاینظر الا من خلف حجاب دلیلہ ومامن دلیل من ادلۃ صحاب النظر الا ھو معرض لحصول الدخل فیہ والقدح ولو بعد حین فلھذا کان لا یمکن صاحب البرھان ان یحفظ ایمانہ بشاشۃ قلبہ للعجاب الذی بینہ وبین دلیلہ

(پہلی قسم) اس شخص کا ایمان ہے جو دلیل و برہان کی بنیاد پر حاصل ہوا یہ ایمان قابل بھروسہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ دلیل کے ساتھ ساتھ گھومتا رہتا ہے (جس طرف کی دلیل واضح ہو جاتی ہے) اس قسم کے نور کی تروتازگی دلوں میں اثر نہیں کرتی کیونکہ اس کی بصیرت ہمیشہ دلیل ہی کے پس پردہ ہوتی ہے اور دلیل کوئی بھی ہو ایسی نہیں ہوتی جس میں شبہ پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو خواہ اب نہ سہی کچھ مدت کے بعد سہی یہی وجہ ہے کہ دلیل پرست کا ایمان کبھی خطرات سے بے خطر نہیں ہو سکتا۔

(باقی بر صفحہ )

مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن

# زکوٰۃ ٹیکس نہیں ہے

ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب کا ایک مراسلہ ۸ جون کے "مشرق" لاہور میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ کی تجویز اپنے مخصوص "مستشرقانہ" انداز میں پیش کی ہے، ان کا یہ تمام مضمون بے ربط مغالطوں کا مجموعہ ہے، موصوف کا مفروضہ یہ ہے کہ

"قرآن کریم یا رسول اللہ (بغیر صلوٰۃ وسلام) نے زکوٰۃ کے سوا اور کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا ..... اس لئے زکوٰۃ کے علاوہ اگر اور کوئی ٹیکس عائد کرنے کی ضرورت ہو تو وہ زکوٰۃ ہی میں مدغم کرنا پڑے گا۔"

موصوف کا یہ نظریہ سراسر غلط ہے کہ زکوٰۃ کی حیثیت صرف ایک ٹیکس کی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ زکوٰۃ اسلام کی ایک پاکیزہ عبادت، اور ایمان اور نماز کے بعد اسلام کا تیسرا بڑا رکن ہے۔ صحیحین کی مشہور حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ کلمۂ توحید و رسالت کی شہادت دینا
۲۔ نماز قائم کرنا
۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا
۴۔ حج کرنا
۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

اس کے علاوہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص میں اس کی فرضیت، رکنیت اور عبادت ہونے کا اعلان صراحتاً موجود ہے۔

پھر جس طرح نفسِ زکوٰۃ کی رکنیت ضروریات دین میں سے قرار دی گئی ہے۔ اسی طرح اس کی مقدار بھی قطعی اور یقینی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک پوری امت کے نزدیک یہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ جس کا انکار۔ خواہ تاویل ہی کے رنگ میں کیوں نہ ہو۔ موجب کفر ہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب منع زکوٰۃ کا فتنہ کھڑا ہوا تو آپ نے ان کے خلاف جہاد کا حکم فرمایا، اور جب حضرت عمرؓ نے اس پر سوال کیا کہ آپ ان لوگوں سے جہاد کیسے کر سکتے ہیں جب کہ وہ کلمۂ اسلام کے قائل ہیں تو حضرت صدیق اکبرؓ نے پوری بلند آہنگی سے اعلان فرمایا

"بخدا میں ان لوگوں سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرتے ہیں اس لیے کہ زکوٰۃ حق مال ہے خدا کی قسم اگر وہ ایک رسی بھی روک لیں گے جسے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے تب بھی میں ان سے لڑوں گا۔" (صحیحین بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

بالفرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک پوری امت زکوٰۃ کا ایک غیر متبدل فریضہ خداوندی کی حیثیت سے مانتی چلی آئی ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دے کر اس میں ترمیم کی سفارش کرنا اسلام کے خلاف کھلی بغاوت اور گہری سازش ہے۔

پھر موصوف نے اس پر بھی غور نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ ایک آسمانی فریضہ ہے جو وحی الٰہی سے ناقد کیا گیا ہے اس کے برعکس ٹیکس مسلم و غیر مسلم حکومتیں محض اپنی رائے سے ناقد کرتی ہیں۔ زکوٰۃ کا فریضہ صرف اہل اسلام پر عائد ہوتا ہے جب کہ ٹیکس بلا تخصیص مذہب و ملت ہر کافر و مسلم پر ٹھونسا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ فریضہ خداوندی کو انسانوں کے عائد کردہ ٹیکس کے ساتھ گڈمڈ کرنا کسی طرح بھی قرینِ عقل و دانش نہیں ہو سکتا۔ کیا موصوف سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ یہ جامع ٹیکس بنام زکوٰۃ پاکستان کے غیر مسلم باشندوں پر عائد کیا جا سکے گا اور کیا وہ یہ کہہ کر اس کے ادا کرنے سے انکار نہ کر دیں گے کہ یہ تمہارا مذہبی فریضہ ہے۔ نعوذ باللہ من سوء الفہم

اسی طرح موصوف کا یہ نظریہ ان کی جہالت یا کم از کم تجاہل کا معصومانہ انداز ہے کہ اسلامی حکومت میں زکوٰۃ کے علاوہ آمدنی کی کوئی مد نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ عشر، خراج، جزیہ، صدقات واجبہ، صدقات نافلہ، فئے، خمس، سرکاری زمینوں کے محاصل، غیر مسلم مالِ تجارت کے محصول، اوقاف، اموال فاضلہ اور وقتی چندوں کے مختلف عنوانات سے اسلام کے آمدنی کی مدات تجویز کی ہیں جن کے جدا جدا مصارف کتب فقہ میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں اب اس کا کیا علاج ہے کہ نام نہاد "ادارہ تحقیقات اسلامیہ" کا ڈائرکٹر اسلام کے ان بنیادی حقائق سے بے خبر ہونے کے باوصف مجتہد مطلق کے منصب پر بزعم خود فائز ہے برعکس نہند نام زنگی کافور۔ موصوف نے اپنے نظریہ کی تائید میں صرف ایک واقعہ کا حوالہ دینے کی زحمت گوارا فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں کہ

"رسول اللہ (بغیر صلوٰۃ وسلام) کے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول نہیں کی جاتی تھی (کیونکہ اس زمانہ میں گھوڑوں کی تعداد بہت کم تھی) لیکن جب عمر بن الخطابؓ کے دورِ خلافت میں گھوڑوں کی فراوانی ہو گئی تو آپ نے ان پر زکوٰۃ وصول کی۔"

اس عبارت کو مکرر پڑھئے اور موصوف کے حسن استدلال کی داد دیجئے وہ صرف اتنی سی بات ہے حسب عادت حیرت انگیز نتیجہ نکالتے ہیں۔

"گویا حضرت عمرؓ نے ایک چیز زکوٰۃ کے زمرہ میں شامل کر لی جو رسول اللہ کے زمانہ میں اس سے خارج تھی۔"

مزید یہ کہ:۔

"اس واقعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ کوئی اور ٹیکس عائد کرنے کی ضرورت ہو تو اسے بھی زکوٰۃ ہی میں مدغم کرنا پڑے گا۔"

اس سے قطع نظر کہ واقعہ کی اصل نوعیت کیا ہے سوال یہ ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب خود ہمیں بتلاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ اس لئے وصول نہ کی جاتی تھی کہ ان کی تعداد کم تھی اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس لئے وصول کی جاتی تھی کہ ان کی فراوانی تھی جس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک وقت میں نصاب زکوٰۃ نہیں پایا جاتا تھا۔ اور دوسرے وقت نصاب زکوٰۃ پایا جانے لگا اب انہیں خود سوچنا چاہیے کہ ان کا پیدا کردہ نتیجہ کہاں تک صحیح ہے کسی ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی سے دریافت کر لیجئے کہ ایک وقت میں کسی چیز کی قلت کی وجہ سے قابل زکوٰۃ نہ ہونے اور دوسرے وقت میں اس کی کثرت کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ وصول کئے جانے کا یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ دوسرے وقت میں ایک ایسی چیز زکوٰۃ کے زمرہ میں داخل کر لی گئی جو پہلے وقت میں اس سے خارج تھی۔ اب اسے موصوف کی قوت حافظہ کا کمال قرار دیا جائے کہ وہ ایک سطر پہلے اپنے ہی قلم سے نکلے ہوئے الفاظ یاد رکھنے سے معذور ہیں یا ان کی کمال ذہانت کا کرشمہ قرار دیا جائے کہ وہ اپنی عبارت کا بالکل سادہ مفہوم سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ہمیں حیرت ہے کہ اگر اسی فہم و شعور کے بل بوتے پر ماڈرن اسلام کی تعمیر کے شوق میں بے چارے قدیم اسلام پر مشق فرمائی جاتی ہے، تو خدا ہی حافظ ہے ؎

گر ہمیں سٹرو ہمیں ریسرچ
کار مذہب تمام خواہد شد

اس ضمن میں موصوف نے تفسیر و مشق کا ایک نمونہ بھی پیش فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے۔

۱۔ غرباء و مساکین کی بہبود
۲۔ ٹیکس وصول کرنے والوں کی اجرت (یعنی سول سروس)
۳۔ سیاسی مقصد کے فنڈ
۴۔ قوم کی معاشی حالت کو مستحکم کرنا
۵۔ مواصلات اور ذرائع آمد و رفت
۶۔ تعلیم کے اخراجات اور دفاع

یہ قرآن کے ان آٹھ مصارف کی شرح ہے جو آیت

---

عہ اس مختصر مضمون میں چار جگہ موصوف کے قلم سے رسول اللہ کا لفظ نکلا ہے لیکن بھول کر بھی وہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لفظ کا اضافہ نہیں کر سکے اسی سے اندازہ موصوف کی حس ایمان کا کیا جا سکتا ہے۔ (محمد یوسف)

## بقیہ:۔ زکوٰۃ ٹیکس نہیں ہے

انما الصدقات میں بیان ہوئے ہیں، موصوف نے دورِ حاضر کے ضعف حافظہ کی رعایت فرماتے ہوئے آٹھ کے چھ میں سمو دیا ہے فی سبیل اللہ میں موصوف کے نزدیک حاضر الوقت تعلیم کے کل اخراجات نیز تمام دفاعی مگر یہاں شامل ہیں۔ جسکا مطلب یہ ہوا کہ ماضی قریب میں نغمہ سرائی کے جلد میں ڈومنیوں کو جو اعزازی تمغے دیے گئے وہ موصوف کے نزدیک فی سبیل اللہ کی عملی تفسیر ہیں ہیں۔ لیکن یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ آرٹ اور ثقافت کے نام پر جو اخراجات کئے جاتے ہیں یا خاندانی منصوبہ بندی پر جو سرمایہ لگایا جاتا ہے یا بیرونی ممالک کے زائرین کو شراب و کباب اور چنگ و رباب پیش کرنے کے لئے جو رقم درکار ہوگی اور اسی قسم کے جائز و ناجائز مصارف کے لئے جس روپیہ کی ضرورت ہوگی نہ جانے موصوف کے نزدیک اسے کس مد میں شامل اور قرآن کے کس لفظ کے تحت داخل کیا جائے گا "کہ کس نکند روزہ و نکشاید بحکمت ایں معمہ را"

خدا جزائے خیر دے خوب کہا اقبال مرحوم نے ؎

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

موصوف کو شدید رنج اور صدمہ ہے کہ "فقہ اسلامی کی کتابوں میں شروع سے زکوۃ کو معاملات سے ممتاز کر کے عبادات میں کیوں شمار کیا گیا ہے" اور انہیں تعجب ہے کہ "یہ امتیاز نہ جانے کہاں سے آیا ہے کیونکہ اس کا ذکر (ان کے بقول) نہ قرآن میں ملتا ہے نہ سنتِ نبوی میں"، ان کا خیال ہے کہ "مسلمان کی پوری زندگی بشرطیکہ وہ اسلامی قدروں کے تابع ہو عبادت ہے" گویا موصوف کے تمام عمر کے مطالعہ قرآن و سنت کا نچوڑ یہ ہے کہ خالص عبادت نام کی کوئی چیز اسلام میں سرے سے موجود ہی نہیں۔ کیا موصوف سے گذارش کی جاسکتی ہے کہ انسانی حاجات (پل و براز وغیرہ) بھی بلاشک عبادت کی اضافی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں جب کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تعلیم کے موافق ہوں، لیکن کیا شرعاً و عقلاً و عرفاً ان کو تلاوت قرآن، نماز، ذکر الٰہی جیسی خالص عبادات کے ہم سنگ قرار دیا جاسکتا ہے۔ معاملات کے اضمال عبادت بن جانے سے یہ کیسے نکل آیا کہ اسلام میں خالص عبادات کا کوئی شعبہ ہی نہیں۔ موصوف کا یہ فقرہ بڑا اہم ہے اس سے اس امر کی صاف غمازی ہوتی ہے کہ ان کے نزدیک نہ صرف یہ کہ زکوۃ معاملات سے بالاتر عبادت نہیں بلکہ وہ نماز، روزہ، حج، قربانی اور جہاد وغیرہ کو بھی عبادت تسلیم نہیں کرتے فالی اللہ المشتکی وھوالمستعان

آخر میں موصوف نے تملیک یا عدم تملیک، محل زکوۃ اور نصابِ زکوۃ میں شاذ قسم کے فقہی اختلاف کی طرف اشارات کر کے شاید یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جس طرح ان مسائل میں اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح مقدار زکوۃ میں اختلاف کیا جاسکتا ہے اور اسے بھی ہوس کاروں کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے موصوف کو یہ واضح ہونا چاہیئے کہ اس خلطِ مبحث سے ان کو کوئی فائدہ نہ ہوگا اول تو یہ اختلاف بالکل شاذ نوعیت کے ہیں، پھر وہ ظنی مسائل جن میں قرآن و حدیث یا اجماع سے حکم کا قطعی تعین نہیں ہوا ان میں مجتہدین کا جو واقعتاً اجتہادی صلاحیت بھی رکھتے ہیں فروعی اختلافات ایک فطری امر ہے۔ لیکن مقدار زکوۃ کا مسئلہ اس نوعیت کا نہیں اس لئے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آج تک بلا کسی اختلاف کے تواتر کے ساتھ نقل ہوتا چلا آیا ہے اور اسکا ثبوت ایسا قطعی یقینی اور واضح ہے کہ ہر دور میں امت کے ہر طبقہ نے اسے ضروریاتِ دین کی حیثیت سے تسلیم کیا ہے۔ جسطرح قرآن مجید نقل متواتر کی وجہ سے ایسا قطعی ہے کہ اس میں ادنیٰ درجہ کے شک وارتیاب کی گنجائش نہیں اسی طرح مقدار زکوۃ کی قطعیت میں شک کرنا یا اس میں کمی بیشی کا وسوسہ پیدا کرنا بھی صریح کفر اور ملت اسلامیہ سے خروج کا موجب ہے اسلئے موصوف کو مشورہ دوں گا کہ وہ اپنے ان کفریاتی وساوس سے توبہ کریں اور شریعت مستقیمہ کو اہواء و خواہشات کا نشانہ بنا کر "اکبر کا دین الٰہی" تصنیف کرنے کی جرأت نہ کریں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون، انہیں بھول کر بھی یہ خیال نہ لانا چاہیئے کہ ملت اسلامیہ ان کی ان دسیسہ کاریوں کو مبرد تحمل سے برداشت کئے جائیگی اسلام ایک مضبوط چٹان ہے جو اس سے ٹکرائے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا لیکن اسے اپنی جگہ سے ہلا دینے میں کامیاب نہ ہوگا ؎

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

آخر میں صدر مملکت سے بصد احترام درخواست کرونگا کہ ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب اپنے خیالات سے توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ان کو ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کی صدارت اور اسلامی مشاورتی کونسل کی رکنیت سے الگ کیا جائے ڈاکٹر صاحب جیسے لوگوں سے نہ صرف یہ کہ ملتِ اسلامیہ کی نظر میں وہ دونوں ادارے مشکوک ہو جاتے ہیں بلکہ صدر محترم کی ذاتی مقبولیت بھی اس سے بری طرح مجروح ہوتی ہے نیز میں علماء کرام سے عرض کروں گا کہ جس دینی قیم کی حفاظت کے لئے ہمارے اسلاف نے جسم اور جان کی تمام صلاحیتیں وقف کر دیں عزت و آبرو کی تمام قربانیاں دے ڈالیں۔ اسلام پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا وہ اُینقص فی الدین وانا حی۔ کیا میرے جیتے جی اسلام میں کمی بیشی کی جاتی رہے گی۔ کا نعرہ لگا کر اپنی تمام بے سروسامانی کے باوجود میدان جہاد میں نکل آئے، قید ہوئے جلا وطن ہوئے جلادوں کے دروں کی ضرب سے لہولہان ہوئے لیکن اسلام کو ہر قیمت پر محفوظ رکھا آج اسلام پھر ایک دفعہ ایثار اور قربانی کی دعوت دے کر محافظین اسلام کا امتحان کیا چاہتا ہے۔ کیا ہمیں اسے بے یار و مددگار چھوڑ دینا چاہیئے۔؟ ڈاکٹر صاحب کے عقائد تاویل کی حد سے خارج ہیں اگر ان کو توبہ کی توفیق نہ ہو تو ان کی شرعی حیثیت واضح فرما کر اسلام کو ان کے وجود سے پاک کیا جائے۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

## متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا اجلاس

متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا ایک اہم اجلاس ۳۰ رجون بعد از نماز عشاء دفتر مرکزی متحدہ اسلامی محاذ (پاکستان) چوک رنگ محل لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں قواعد و ضوابط اور محاذ کے آئندہ پروگرام پر غور و خوض ہوگا۔

اراکین حضرات کو دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں اگر کسی ممبر کو دعوت نامہ نہ ملا ہو، تو وہ اس خبر کو کافی سمجھتے ہوئے شرکت کے لئے وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

(مولانا) محمد اجمل ناظم متحدہ اسلامی محاذ پاکستان)

## دارالمولفین کی میٹنگ کا التواء

دارالمولفین کی جو میٹنگ یکم جولائی ۶۶ء کو جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں ہونے والی تھی وہ بعض وجوہات کی بنا پر ملتوی کی جاتی ہے۔ اب یہ میٹنگ ۷ رجولائی ۶۶ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ کو جامعہ مدنیہ ہی میں ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (حامد میاں ناظم دارالمولفین لاہور)

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر
فائدہ ——— اٹھایئے

## بقیہ:۔ صـ۱ سے آگے

دوپہر کے باعث آرام لینے کے لئے ٹھہر گیا ہو۔ حقیقت میں دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں۔ یہاں سے تمام قافلہ ایک دن کوچ کرنے والا ہے سب سے اچھا وہ مسافر ہے جو ندائے الرحیل سے پیشتر اسباب باندھے ہوئے تیار رہتا ہے۔ خدا کے عاشق موت کو منزلِ مقصود سمجھتے ہیں دنیا کی زندگی ان کے خیال میں ایک خواب ہے وہ یہاں کے عیش و آرام کو پسند نہیں کرتے۔ یہاں کا عیش و آرام کیسا بلکہ ان کا تو یہ قول ہے کہ اگر عشاق کو جمال محبوب کے بغیر جنت ملے تو بڑی بدنصیبی ہے اور اگر وصال محبوب کے ساتھ دوزخ بسر ہو تو نہایت خوش نصیبی ہے

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں ان کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۱) کسی کو یہ معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا۔

(۲) کوئی نہیں جانتا کہ حاملہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

(۳) کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔

(۴) کوئی نہیں جانتا کہ کس سرزمین پر مرے گا۔

(۵) کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔

# سرورِ عالم ﷺ کی مبارک عادات

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ آپ کبھی مجلس میں پائے مبارک دراز کر کے تشریف نہ رکھتے تھے۔ جو شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا آپ اس کی تعظیم کرتے، آداب بجالاتے۔ ایک دفعہ آپ کسی جرگہ میں تشریف رکھتے تھے آپ کے احترام اس کثرت سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ جرگہ شریف بھر گیا۔ بیٹھنے کو جگہ نہ رہی۔ اتنے میں حضرت جریرؓ تشریف لائے انہیں جگہ نہ دیکھی تو دہلیز پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی چادر مبارک لپیٹ کر ان کے پاس پھینک دی اور فرمایا اس پر بیٹھ جاؤ۔ حضرت جریرؓ نے چادر مبارک کو اٹھا کر آنکھوں سے لگایا اور بوسہ دے کر رونے لگے اور چادر مبارک تہہ کر کے بکمال ادب واپس کر دی اور عرض کیا کہ میں ہمسر واقع نہیں ہوں کہ آپ کی چادر مبارک پر بیٹھوں۔ یہ آپ نے میری تعظیم و تکریم کی خدا آپ کی تعظیم و تکریم کرے۔ اس کے بعد حضور سرورِ عالم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا: "جب تمہارے پاس کوئی آدمی آئے تو اس کی تعظیم کر لیا کرو۔

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ اخلاق کے معلم تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کہ اخلاق کی درستی خاتر سی اور نرم دلی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے آپ نے نماز کی نہایت تاکید فرمائی اور عملی طور پر اس کا مکمل نمونہ دکھایا۔ بلکہ اتقا و پرہیزگاری کو جو اخلاق کی روح و خلاصہ ہے مسلمانوں کے لئے موجب عزت و کرامت قرار دیا۔ حضور سرورِ کائنات کی عبادت کی یہ کیفیت تھی کہ بسا اوقات دو گانہ نفل میں ساری رات ختم کر دیتے اور اس طرح قیام فرماتے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے اور رات کا بیشتر حصہ ذکر و نماز میں مشغول رہ کر بسر کرتے تھے۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اتنی تکلیف کیوں برداشت کرتے ہیں۔ آپ خطا و معاصی سے بالکل پاک و صاف ہیں تو آپ نے فرمایا۔ میں بھی ایک بندہ ہوں کیا خدا تعالیٰ کی شکر گذاری چھوڑ دوں۔

حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو وصال ہو گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک موٹا جھوٹا چادر اور ایک موٹا تہبند صحابہ کو دکھایا کہ انہی دو کپڑوں میں حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

دشمنوں پر حضورؐ کی رافت و رحمت کا یہ عالم تھا کہ جس وقت عبداللہ بن ابی منافق مرا تو اس کے لڑکے نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی۔ حضورؐ تیار ہو گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضورؐ کو نماز پڑھنے سے روکا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو ان کے لئے یکساں ہے اگر تم ستر (۷۰) دفعہ بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔"

حضور سرورِ عالم نے فرمایا کہ خدا نے ستر بار کے لئے فرمایا ہے کہ منافقوں کے حق میں تمہاری دعا نہ سنوں گا۔ میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا۔ شاید قبول ہو جائے یہ فرما کر حضورؐ نے عبداللہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بلکہ اس کے کفن کے لئے اپنا کرتہ بھی عنایت فرمایا۔ نماز پڑھاتے ہی حکم الٰہی نازل ہوا کہ "تم منافقوں کی نماز جنازہ پڑھایا کرو اور نہ ان کی قبروں پر دعائے مغفرت کے لئے کھڑے ہوا کرو۔"

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی۔ اگرچہ حضرت خدیجہؓ نکاح کے وقت بڑی عمر کی تھیں اور عمر میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑی تھیں لیکن اس کے باوجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تنہا آپ کے ساتھ پچیس برس گزار دینا آپ کی قلبی محبت و الفت کا بے مثل نمونہ تھا۔ اس تمام مدت میں کوئی خفیف سے خفیف ایسی بات بھی پیش نہ آئی جو شکر رنجی کا باعث ہوتی۔ ان کی وفات کے بعد اگرچہ آقائے دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف مصالح و ضرورتوں کے پیش نظر متعدد نکاح کئے مگر آپ ہر موقع پر حضرت خدیجہؓ کو یاد فرمایا کرتے اور ان کے ذکر سے دل کو تسکین دیا کرتے تھے۔

ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضورؐ سے دریافت کیا "کیا خدیجہ بوڑھی نہیں تھیں؟" تو حضورؐ نے فرمایا "مجھے خدیجہ اس لئے یاد آتی ہیں کہ وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائیں، جب آپ کے ہاں قربانی کی جاتی تھی یا کہیں سے ہدیہ آتا تھا تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں اور ملنے جلنے والی عورتوں کے پاس حصہ بھجوایا کرتے تھے۔

دشمن پر رحم کرنا کوئی آسان بات نہیں خاص کر اس وقت جب بدلہ لینے کا موقع حاصل ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ اہل مکہ کے ہاتھوں طرح طرح کے اذیتیں اٹھائیں لیکن پھر بھی آپؐ نے ان کی بھلائی اور بہتری کے لئے دعا فرمائی۔ ایک بار صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! دشمنوں کے حق میں بددعا کیجئے۔ فرمایا میں دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

۷ھ میں جب خیبر کے تمام قلعے فتح ہو گئے اور یہودی مغلوب ہو گئے تو ایک یہودی سردار کی بیوی نے حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور اس شقی ازلی نے اس کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپ نے ابھی صرف ایک نوالہ ہی کھایا تھا کہ ہاتھ کھینچ لیا۔ اور فرمایا کہ مجھ کو اس بکری کی ہڈیاں خبر دے رہی ہیں کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ آپ کے ساتھ حضرت بشر بن البراء نے بھی کھانا شروع کیا تھا۔ وہ اسی وقت شہید ہو گئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وہ یہودی عورت بشر کے ورثا کے حوالے کر دی گئی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سن رشد کو پہنچے اور کاروبار کی طرف توجہ ہوئی تو آپ کو تجارت سے بہتر کوئی پیشہ نظر نہ آیا آپ کا فرمان ہے کہ سامان کی بافراط موجودگی پیدا کرنے کیلئے تجارت سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ایفائے عہد اور تمام وعدہ کی نسبت آپ کے شریک کار عبداللہ بن ابی الحمسا کا بیان ابی داؤد میں یہاں تک ہے کہ خرید و فروخت کے ایک معاملہ میں میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میرا تمام ہوں اتفاق سے تین دن تک مجھ کو اپنا وعدہ یاد نہ آیا تیسرے دن جب میں مقام وعدہ پر پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ منتظر پایا لیکن اس خلاف وعدہ سے آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا صرف اسی قدر فرمایا کہ تم نے مجھے زحمت دی میں اس مقام پر تین دن سے موجود ہوں۔ صدق و دیانت کی شہرت سن کر حضرت خدیجہؓ نے جو طاہرہ کے نام سے بھی معروف کی جاتی تھیں آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا مال تجارت لے کر آپ شام کو لے جائیں جو معاوضہ میں اوروں کو دیتی ہوں اس کا مضاعف آپ کو دوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور مال تجارت لے کر بصرہ کو تشریف لے گئے واپسی پر اصل رقم سے کثیر منافع مالکہ کے سپرد کی وہ آپ کی دیانت و امانت اور خوش معاملگی کی اس قدر قائل ہوئیں کہ تیسرے مہینے آپ کی خدمت میں شادی کا پیغام بھیجا۔ اس واقعہ سے قبائل عرب اس قدر متاثر ہوئے کہ زبان خلق نے آپ کو امین کے لقب سے ملقب کیا۔

قبائل عرب ہتھیار بند قافلوں کی صورت میں تجارت کے لئے دیگر ممالک کو جاتے اور اکثر ان کا مال غیروں کے ہاتھوں یا غیروں کا مال ان کے ہاتھوں لوٹا جاتا اور تباہی و خانہ بربادی تک نوبت پہنچتی۔ لیکن آپ کے اخلاق کی پاکیزگی نے ان تباہی خیز مراسم کا سدباب کر دیا۔ آپ کے حسن سیرت سے نہ صرف عرب بلکہ یمن اور بصرہ کے لوگ بھی یہاں تک متاثر ہوئے کہ دھوکہ فریب دیا اور وفا کا قلع قمع ہو گیا۔ آپ کے شریک کار قیس بن سائب مخزومی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ یمن و بصرہ میں تجارتی مال لے کر گیا تو لوٹ کھسوٹ کی بجائے ان لوگوں نے بڑی محبت اور عقیدت سے ہمارا خیر مقدم کیا اور وہ آپ کو تاجر کہہ کر خطاب سے مخاطب کرتے رہے۔ حسن سیرت اور پاکیزہ اخلاق کی وجہ سے آپ تاجر مکہ اور امین عرب کے لقب سے مشہور ہوئے اور بالآخر تجارتی قبائل کے ملک التجار بن گئے ۷ھ میں ایک زبردست گروہ کو جو ہمیشہ تاجروں کو ستانے اور لوٹنے کے لئے دومۃ الجندل کے مقام پر جمع رہتا تھا منتشر کر کے راستہ صاف کر دیا۔

۸ھ میں بنو فزارہ کے رہزنوں کی سرکوبی کی جو ولوی قریے کے قریب تجارتی کاروانوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اسی طرح آپنے اکثر غارت گروں اور رہزنوں کی سرزنش سے عرب کو گہوارۂ امن بنا دیا۔ اب قافلوں کا رواج اور لوٹ پیٹ کا خوف جاتا رہا اور تجارت کو اس قدر فروغ ہوا کہ یہی آخر کار صلح حدیبیہ کا باعث ہوا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اور دنیا کی مثال ایک مسافر سوار کی ہے جو درخت کے نیچے گرمی اور

# خبرنامہ جمعیۃ

## سرگودھا میں متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

۱۱ جون تین بجے بعد دوپہر دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا میں ایک اجلاس حاجی عبدالرشید صاحب کی صدارت میں ہوا، جس میں مرکزی متحدہ اسلامی محاذ کی ہدایت کے مطابق محاذ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اجلاس نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ یہ اجلاس مرکزی متحدہ اسلامی محاذ کے بیان اور قراردادوں کی مکمل حمایت اور ان کی پرزور تائید کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر — مولانا قاری عبدالسمیع صاحب (سرگودھا)
نائب امیر ۱ — مولانا مولا بخش صاحب (جھاوریاں)
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد صادق صاحب
ناظم ۱ — مرزا عبدالرحمان صاحب چنیانوالی
ناظم ۲ — مولوی شیر محمد صاحب
خازن — چودھری محمد صدیق صاحب

مجلس عاملہ کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا اجلاس

جامع مسجد پیراں مردان میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالواحد صاحب نائب امیر ضلع منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد نے جمعیۃ علماء اسلام کی کارکردگی کو نظر پر تبصرہ کیا۔ مشرقی پاکستان کے سفر میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی، اسلامی متحدہ محاذ کی مفصل روداد بیان کی۔

اس کے بعد علاقہ مردان کے مشہور بزرگ عالم دین باباجی صاحب سنگاؤ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی۔

اس کے بعد عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق تجاویز پاس ہوئیں کہ یہ ہر دو قوانین خلاف شریعت ہیں اور مداخلت فی الدین ہے۔ حکومت سے اپیل کی گئی، کہ مغربی پاکستان کے اندر شرعی قانون کا نفاذ کیا جائے اور خلاف شریعت امور بند کیا جائے۔

نیز ڈاکٹر فضل الرحمٰن محرف اسلام کو مشاورتی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ سے نکالنے کی حکومت سے اپیل کی گئی۔

۱۵ صفر صبح ۹ بجے دوسری نشست شروع ہوئی جس کی صدارت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع نے کی۔ حضرت امیر مرکزیہ جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ حضرت امیر مرکزیہ نے ارکان کے سامنے بیان فرمایا اور دعا کی (حافظ محمد ایوب ناظم)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا دوماہی اجلاس یکم میں ۱۲ جون زیر صدارت حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں ضلع جہلم کے ڈیڑھ سو ارکان نے شرکت کی۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ حکومت کی خرابیاں گنواتے ہوئے فرمایا کہ آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو کر موجودہ بے راہ روی کا سدباب کریں۔

آپ کے بعد ناظم دفتر نے ضلع جہلم کی گذشتہ مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نے اتحاد و تنظیم کے موضوع پر نہایت بسط سے بیان فرمایا۔ آخر میں حضرت مولانا قاضی حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بندگان دین نے اپنے مال و جان کو قربان کر کے اسلام کو پروان چڑھایا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اسی طرح اسلام کی ترقی و بقاء کے لئے کام کریں۔ جمعیۃ کی توسیع و ترقی کے بارہ میں فرمایا کہ جہاں جمعیۃ قائم ہے۔ وہاں اس کے کام کو وسیع کریں۔ اور جس جگہ جمعیۃ کی شاخ نہیں وہاں قائم کریں۔ اور فرمایا کہ نئی رکن سازی کی مہم جہلم و چکوال میں شروع ہے۔ علاوہ ازیں دیگر مقامات پر جلد رکن سازی کریں۔ آپ نے اس چیز پر زور دیا کہ ترجمان اسلام جو کہ جمعیۃ کا آرگن ہے اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں۔ حضرت کی آواز پر اسی وقت ۵۰ نئے خریداروں نے نام لکھائے۔ آخر میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں اور اجلاس خیر و خوبی برخاست ہوا

۱۔ (ا) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ ضلعی اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے اس بیان کی پرزور مذمت کرتا ہے جس میں اس نے تھوڑے سود کو حلال قرار دیا، اور حکومت کو زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ (ب) اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ کی رکنیت سے فوراً سبکدوش کرے۔

۲۔ ضلعی جمعیۃ کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ رسوائے اسلام عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کر کے قیام پاکستان اور قرارداد مقاصد کے تقاضے کو پورا کرے۔

۳۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس بھارت کی طرف سے اعلان ناقشقند کے معاہدہ کی بار بار خلاف ورزی اور مقبوضہ کشمیر اور ہندوستان کے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم کے خلاف انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کا ایک کل پاکستان کنونشن منعقد کر کے کتاب و سنت کی روشنی میں بھارت کی اس مسلم کش پالیسی کے خلاف کوئی لائحہ عمل تیار کرے۔

۴۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس محکمہ اوقاف کی اس پالیسی کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے علمائے دین کو بلا وجہ مساجد سے نکالا جا رہا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کی زبان بندی اور ان کے اخراج کی بجائے ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلا کر حالات کی تحقیق کرے۔

۵۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر اس کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جس میں اس نے زنانہ سکولوں میں طالبات کے گانے بجانے اور رقص و سرود پر پابندی لگا دی ہے۔ (محمد اسحاق قریشی ناظم)

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی اہم قراردادیں

آج مورخہ ۱۷ جون بروز جمعہ بعد نماز عشاء ٹیکہ ٹولی جامع مسجد میں جناب حافظ عبدالمتین صاحب کی زیر صدارت ڈھاکہ شہر جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔

اجلاس میں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا شمس الدین صاحب اور ڈھاکہ شہر کی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب نے اپنی اپنی تقریروں کے دوران جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جناب صدر نے اپنی تقریر میں علماء کرام اور دیندار مسلمانوں سے اپیل کی کہ وقت کے تقاضا کے پیش نظر متحد ہو کر اجتماعی حیثیت سے دینی خدمت سرانجام دیں۔ بالآخر باتفاق حاضرین پندرہ ارکان پر مشتمل ٹیکہ ٹولی حلقہ جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں:

(۱) یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اسکول اور کالجوں میں رقص و سرود کی محفلوں پر پابندی لگانے پر گورنر مغربی پاکستان کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے حکومت مشرقی پاکستان اور حکومت مغربی پاکستان دونوں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے دونوں حصوں میں ناچ گانے، بے حیائی اور عریانی کے تمام اسباب پر کما حقہ پابندی عائد کرے۔

(۲) یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کی زکوٰۃ کی مقدار میں اضافہ کی تجویز کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے محرف شریعت کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ اور اسلامی مشاورتی کونسل سے فوراً برطرف کرے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت مشرقی پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ موجودہ بجٹ سیشن میں اسلامی یونیورسٹی کے لئے ایک خطیر رقم مقرر کرے۔ نیز بلاتاخیر اسلامی یونیورسٹی کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے۔

(مولانا) عبدالجبار ناظم اعلیٰ ڈھاکہ شہر

PHONE No. 67715 ہفت روزہ WEEKLY REGD. L. No. 7132

# ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM

لاہور LAHORE Price

جلد ۹ | جمعہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۴


## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ جگر معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، تا طاقتی بدن، سوکھا، گردہ، مثانہ کی کمزوری درد کمر اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ)

چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعائت حاصل کرنیکا سنہری موقع

تاج مکتبہ سے ہر قسم کے قرآن پاک (معنی و مترجم) فیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ

(مغربی پاکستان)

## شرطیہ علاج

فالج، لقوہ اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث مسرت ہوگا کہ ہمارے ہاں مذکورہ بالا امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ ادویات ہیں۔ جن کو بڑی محنت اور نہایت تجربہ اور موثر اجزاء کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی۔

ویسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ

مائی والی مسجد منٹگمری شہر

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو جانچ لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیر و ۴ ڈاک خانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## ترخانہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ روپے |
| آدھا صفحہ | ۴۰ روپے |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دو فصلی تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا۔ ۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا۔ جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہے اور اسی ریٹ پر دیا جائیگا۔ محصول ڈاک علاوہ ہے (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## اپنی تجارت

کو

فروغ دینے کے لئے

ترجمان اسلام

میں

اشتہار دیجئے

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

بے نظیر صحت و لفاست، دلکش طباعت و زیبائش

دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر

دلکش بیل بوٹے و تاریخ، عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۹ × ۲۲

سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ

محصول ڈاک۔ نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ

ایک رنگہ عکسی طباعت ولائتی کپڑے کی مضبوط سنہری

ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## فقیر والی

میں

ترجمان اسلام کا تازہ

پرچہ

ہمارے ایجنٹ حکیم محمد شریف صاحب

سے

حاصل کریں

## ممتاز آباد، ملتان

میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام

کا تازہ پرچہ

چودھری برکت علی ۱۰۷/۴

سے

حاصل کریں

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ✱ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور لیڈیز

کوٹ مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ سوتی

سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ ابی شاہ عالم مارکیٹ

لاہور۔ فون نمبر ۶۸۶۲۷


غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ شائع کیا

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

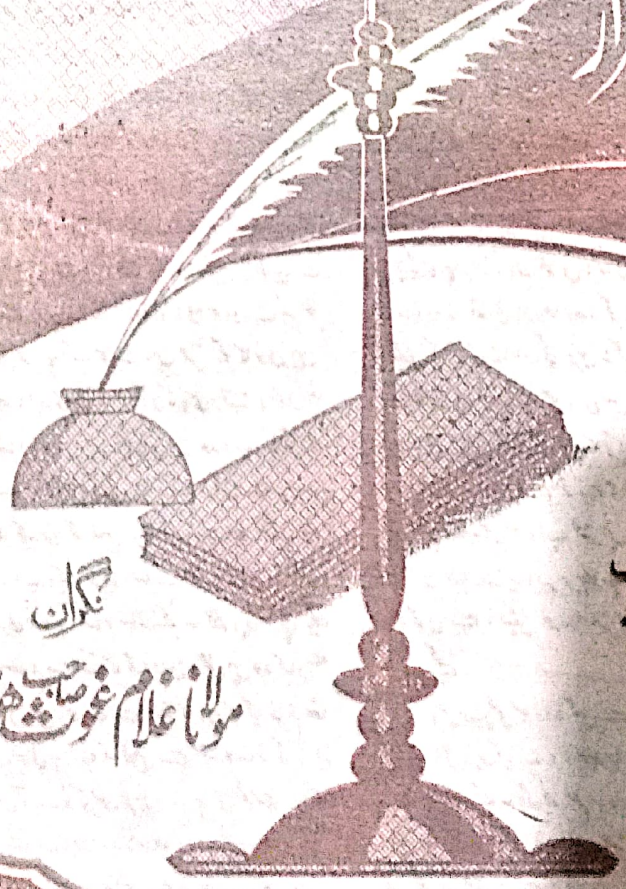

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب

# معارف الحدیث

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ - (رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ ص۴۱۲)

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانا دل میں اس طرح نفاق کو اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔

تشریح:۔ گانا براہ راست ہو یا بواسطہ ریڈیو کے، اپنی مضرت رسانی میں یکساں ہے بلکہ بعض لحاظ سے ریڈیو کی مضرت زیادہ ہے کیونکہ جتنی وسعت اور سہولت اور وقت و ملک کی پابندی کی آزادی یہاں حاصل ہے، وہ پہلی صورت میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن گھروں میں ریڈیو داخل ہو چکا ہے۔ اس میں بہت سے معصوم لوگ بھی بے ارادہ اس گناہ میں ملوث ہو گئے ہیں، اور اگر خدانہ کردہ ریڈیو کے ساتھ عورت بھی اپنے حرکات و سکنات کے ساتھ آنے کا رواج اسی طرح عام ہو گیا (یعنی ٹیلی ویژن کا) تو معلوم نہیں کہ بہت سے .... معصوم گھرانوں میں کتنے فتنے اور آٹھ کھڑے ہوتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک بار کہیں تشریف لے جا رہے تھے اور ان کے شاگرد ناخ جوان کے ساتھ ساتھ تھے کہ اچانک حضرت ابن عمرؓ کے کانوں میں کہیں سے بانسری کی آواز آئی۔ اسی وقت انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اپنے شاگرد سے پوچھتے رہے کہ آواز آتی ہے، آواز آتی ہے۔ جب انہوں نے کہہ دیا کہ نہیں تو کانوں سے اپنی انگلیاں نکال لیں۔ اب ایک طرف سلف کا یہ مذاق دیکھئے اور دوسری طرف نغمہ و ساز کے ساتھ اپنی دلچسپی دیکھئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایمان و عمل میں وہ کہاں تھے اور ہم کہاں ہیں۔ گانے سے تنفر کا ان کا کیا عالم تھا اور ہمارا حال یہ ہے کہ کہیں سے نغمہ و ساز کی آواز کانوں میں آجائے تو بس وہیں ہم ہمہ تن گوش بن کر قدم جما لیتے ہیں اور جب تک وہ آواز ختم نہ ہو وہاں سے قدم نہیں ہلاتے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے قلوب میں نفاق کی کھیتی سرسبز ہوتی چلی جاتی ہے اور ایمان کی کھیتی سوکھتی ہوتی جا رہی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون

تنبیہ:۔ حدیثوں کی صحیح مراد سمجھنے کے لئے اصولی طور پر یہ بات ہمیشہ ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ ہر حدیث ارشاد ہوئی ہے وہ کس وقت اور کس حال میں ارشاد ہوئی ہے۔ اس طریقہ سے اس کی صحیح راہ سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ اسلام کے ظہور سے قبل عرب میں گانے بجانے کا خاص انتظام تھا اور اس کام کے لئے گانے والی عورتیں مقرر ہوا کرتی تھیں۔ جن سے ہر بڑی حیثیت شخص اپنے مہمان کی ضیافت کیا کرتا تھا۔ ان کو قینات اور مغنیات کہتے تھے اور کفار کی مخالفت سے ہندوستان میں بھی شادیوں کے موقع پر رنڈیوں اور بھانڈوں کا عام رواج ہے گانا الگ چیز ہے اور خوش الحانی بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اگر کسی خاص موقع پر جیسے عید اور شادی میں کسی ایسے خاندان کے افراد کے بجائے بلکہ کچھ اشعار پڑھ لیں جن کے رسم و رواج میں بطور خوشی منانے کے یہ داخل ہو تو اگر وہ گانے کی تعریف میں نہیں آتے تو شرعی حدود کے اندر رہ کر وہ قابل اغماض و چشم پوشی ہیں۔ ان کو گانے والی عورتیں اور رنڈیوں کے ساتھ شامل کر کے باضابطہ گانے بجانے کا جواز ثابت کرنا صرف ایک خبط ہے۔ پھر شعر اور شعر میں بھی فرق ہے۔ ایک شعر وہ ہے جو مقدس مضامین اور خدا تعالیٰ کی صفات اور رسالت کے رسول پاک کی عظمت پر مشتمل ہے۔ ان دونوں میں بھی کچھ فرق کرنا چاہیئے۔ اب خوش الحانی کو گانے سے جاملانا اور اتفاق اور عادت کو ایک بنا دینا اور اشعار کی نوعیت میں کچھ فرق نہ کرنا اور اس پر طرہ یہ کہ طبلہ اور سارنگی بھی اس میں شامل کر دینا اور اسی پر بس نہیں بلکہ ایک طبقہ کا تو ان تمام خرافات کو مقامات تصوف طے کرنے کا ذریعہ بنا دینا یہ ظلم عظیم ہے۔ جس کا جواب محشر میں دینا ہوگا اور جب دل اس جسارت پر دلیر ہو چکا ہے تو کیجئے۔ آج پوچھنے والا کون ہے۔ لیکن خدارا شریعت مطہرہ کے سر تو نہ رکھئے۔

اس بے علمی کا رونا کس سے رویا جائے کہ یہاں ہر بے بال و پر آیات و احادیث میں رائے زنی کے لئے موجود ہے۔ اگر کچھ علم ہوتا جب بھی ایک بات تھی۔ مگر آج علم بھی نہیں اور فہم سلیم کا قحط ہے۔ حالانکہ مثل مشہور ہے کہ:۔

یک من علم را دہ من عقل باید

جب تک فہم سلیم نہ ہو علم بھی کیا کام دیتا ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا گمراہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس مثال سے بہتیروں کو۔ (پارہ ۱۔ رکوع ۳)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ اَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اَدْخَلَہُ جَنَّتَہٗ بِرِفْقٍ بِالضَّعِیْفِ وَشَفَقَۃٌ عَلَی الْوَالِدَیْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَی الْمَمْلُوْکِ (رواہ ترمذی۔ مشکوٰۃ ص۴۲۱)

(ترجمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان کا خوگر ہوگا۔ اس کی موت کے وقت اس کی جان بڑی سہولت سے نکلے گی۔ کمزوروں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور اپنے والدین پر شفقت کرنا اور اپنے غلاموں پر احسان کرنا۔

تشریح:۔ ان تینوں باتوں میں جو بات مرکزی نقطہ ہے وہ صرف ایک ہی ہے یعنی "نرمی و شفقت" لیکن اس کو اتنی اہمیت اس لئے دی گئی ہے کہ نرمی کرنا گو کوئی اہم بات نہیں لیکن کمزوروں کے ساتھ نرمی کرنا یہ ذرا مشکل ہے۔ اسی طرح والدین پر شفقت یہ اگرچہ بسا اوقات طبعی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رہتی لہٰذا ضروری ہوا کہ اس کی اہمیت کی تاکید کی جائے تاکہ والدین کے ساتھ جتنی بھی شفقت کا برتاؤ کیا جائے وہ اپنی نظروں میں کم معلوم ہونے لگے۔ اسی طرح ہر شریف انسان کی طبیعت میں احسان کرنے کا مادہ کچھ نہ کچھ ہوتا ہے لیکن اپنے مملوک غلام کے ساتھ احسان کرنا نہ اس کی نظروں میں کچھ اہمیت ہوتی ہے اور نہ غلام کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے کے استحقاق کا خیال دل میں گھستا ہے۔

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ رفق و نرمی کا اس درجہ عادی ہو جائے کہ جتنا زیادہ نرمی کا مستحق ہو۔ اس کے ساتھ اس کی نرمی اتنی ہی زیادہ بڑھتی رہے ــــ اگر یہ طریقہ ایسے وقت میں قائم رکھے گا جبکہ وہ اپنے اختیار و بس میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ ایسے وقت میں فرمائے گا جبکہ وہ بے اختیار و بے بس ہوگا نہ ہوش باقی رہیں گے اور نہ حواس کام کریں گے اور نقشہ یہ ہوگا کہ ؎

ایک طرف کچھ دیکھ کر چپ ہو رہے تیمار دار
ایک بیمار غم کچھ کہہ کے چپکا ہو گیا

سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شرعی نظر میں نرم خوئی کتنی اہمیت رکھتی ہے جس کو ہم آج بالکل کھو بیٹھے ہیں اس کے برخلاف کمزوروں پر ظلم کرنا اور والدین

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ - ۲ ستمبر ۱۹۶۶ء

# ۶ ستمبر — یوم جہاد

۶ ستمبر کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جس طرح ۱۴ اگست کو پاکستان معرض وجود میں آیا اسی طرح ۶ ستمبر کو اللہ رب العزت نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا کر اپنے خاص فضل سے پاکستان کی حفاظت فرمائی۔ ۶ ستمبر کا دن اس لحاظ سے بھی قابل یادگار ہے کہ اللہ رب العزت نے اس روز مسلمانان پاکستان کو جہاد کا مبارک موقع فراہم فرمایا۔

جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے بھارتی راہنماؤں اور عوام نے اسی روز ہی سے پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم نہیں کیا ہے اور وہ اسی روز سے ہی اس موقع کی تلاش میں تھے جبکہ وہ پاکستان کے وجود کو ختم کر کے اس کو بھارت میں مدغم کر دیں۔ چنانچہ گذشتہ سال کشمیر کی اندرونی بغاوت کے موقع پر انہوں نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ ۱۷ روز کی شدید جنگ کے بعد بھی دشمن اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہو سکا بلکہ پاکستان کی بہادر فوجوں نے کافی سے زیادہ علاقہ دشمن سے چھین لیا۔

پاکستان کی فضائیہ، بحریہ اور بری فوج نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کارہائے نمایاں کئے اور دشمن کے علاقے میں جا کر اور اس کی فوجوں کو للکار کر فنا کے گھاٹ اتارا۔ چنانچہ جام نگر، آدم پور، ہلواڑہ، پٹھانکوٹ، انبالہ اور دوارکا کے ہوائی اڈے آج بھی ہماری فضائیہ اور بحریہ کی بہادری کی داد دیتے ہیں۔

اس روز دشمن نے اپنی پوری طاقت و قوت فراہم کر کے حملہ کیا تھا اور اسے خیال تھا کہ اس شدید حملے کا پاکستان دفاع نہیں کر سکے گا، لیکن پاکستانی بہادروں اور جانبازوں نے اس شدید حملے کو پرکاہ کی بھی اہمیت نہ دی، کیونکہ مومن کا مطلوب و مقصود شہادت ہوتا ہے دشمن کی طاقت زیادہ ہو یا کم اُسے اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ہے۔ وہ اپنے مولا کو راضی کرتا ہے، اور اپنے دین، ملک اور جان و مال کے دفاع کو اپنے ضمیر اور دین کے تقاضے سمجھتا ہے، جن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اُس کے فرائض میں داخل ہے اور اسلامی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ مسلمان نے جہاں بھی فتح و نصرت کا دامن تھاما، وہیں اس کی تعداد دشمن سے ہر لحاظ سے قلیل تھی۔ بدر و احد اور حنین و یرموک کی فتوحات مسلمانوں کی قلت اور دشمن کی کثرت کے بین ثبوت ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان جب اللہ کی رضا کے لئے جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان جنگ میں قدم رکھتا ہے تو بدر و احد کی طرح ہر مقام پر فرشتے اور اللہ رب العزت کی غیبی قوتیں اُس کی فتح و نصرت کے لئے اتر آتی ہیں ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

یہ سترہ روزہ جہاد ..... دراصل اہل پاکستان کی ایک آزمائش تھی اور انہیں اس بات پر متنبہ کرنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ طاقت و قوت حاصل ہے کہ وہ تمہارے اس دشمن سے جو اگرچہ ہر لحاظ سے تم سے طاقتور ہے لیکن تمہارا رعب اس کے دل میں موجود ہے، بغیر کسی الٹی میٹم کے تم پر حملہ کروا سکتا ہے اور پھر تمہیں نصرت و فتح یابی سے بھی نواز سکتا ہے۔ اور ہمارے خیال میں اس میں یہ بھی بتانا مقصود تھا کہ پاکستان اسلام کے جس مقدس نام پر معرض وجود میں آیا تھا وہی مقدس نام اس پاک سرزمین کا تحفظ کر سکتا ہے تمہارا توپ خانہ، تمہاری فضائیہ اور بحریہ کچھ نہیں۔ اگر کچھ ہے تو اسلام ہے جو تمہارے دلوں میں بہادری اور دشمن کے دلوں میں بزدلی کے تخم بوتا ہے، اور دشمن باوجود کثیر التعداد ہونے کے تم سے اس قدر خوف کھاتا ہے کہ اس کے طیارے اس کے بحری جہازوں اور اس کے ٹینکوں کو تمہارے سامنے ٹھہرنے کی مجال نہیں ہے۔

سترہ روزہ جنگ کی تاریخ گواہ ہے کہ اگرچہ مادی طور پر پاکستان کا نقصان ہوا۔ خصوصی طور پر سیالکوٹ اور لاہور کے ان دیہات میں جہاں منتقامی بزدل فوجیں رات کی تاریکی میں چوروں کی طرح آئیں اور انہوں نے نہتے دیہاتیوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ لیکن روحانی طور پر اس جنگ نے دوران اور جنگ سے قریباً دو ماہ بعد تک ایک انقلاب عظیم پیدا ہو گیا۔ ملک سے چور بازاری، غنڈہ گردی، دشت ستانی، جوا، زنی اور زنا جیسے بھیانک جرائم قریباً زیرو ختم ہو گئے، اور ہر آدمی کی نگاہیں اسباب کے بجائے مسبب الاسباب کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ بچے بچیاں قوم اپنی اور اپنی قوم کی عزت و ناموس کے تحفظ اور مملکت خداداد پاکستان کی حفاظت کے لئے ساری ساری رات سربسجود اور دست بدعا رہتیں۔ اُن کی آنکھوں سے عجز و انکساری اور تواضع و مسکنت کے باعث اس طرح آنسو گرتے جیسے رشتۂ تسبیح کے ٹوٹنے کے بعد دانۂ تسبیح زمین پر گرتے ہیں۔ نوجوانوں نے سینما گھروں میں جانے کے بجائے مسجدوں کو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھا کلب برباد اور کعبہ کی بیٹیاں آباد ہو گئیں۔ غرضیکہ پوری قوم میں اللہ سے تعلق قائم کرنے کا ایک عزم پیدا ہو گیا۔

لیکن دو ماہ کے بعد جوں ہی جنگ کے بادل چھٹنے لگے، پوری قوم پھر اسی طرح برائیوں اور جرائم میں مبتلا ہونے لگی جس طرح اس سے قبل تھی۔ اور آج ایک سال کے عرصہ میں قوم کی اخلاقی حالت کا اگر تجزیہ کیا جائے تو صاف پتہ چلے گا کہ قوم اخلاقی تنزل و انحطاط کی ان گہرائیوں میں ڈوب چکی ہے جن میں جنگ سے قبل بھی نہیں پہنچی تھی۔

یہ تو عوام کا حال ہے، لیکن اگر حکومت کی جانب نگاہ ڈالی جائے تو اس کی دین بیزاری میں بھی وہی پہلا انحطاط ہے۔ صدر مملکت نے ۶ ستمبر کی تقریر میں جو فرمایا تھا کہ "لا الٰہ الا اللہ پڑھتے جاؤ اور دشمن کی سرزمین میں بڑھتے جاؤ" چاہیئے تو یہ تھا کہ جنگ کے بعد "لا الٰہ الا اللہ" اور اس کے تقاضوں کو اپنی عملی زندگی میں اپنایا جاتا اور نظام حکومت اور معاشرہ کو اس کے مطابق بنایا جاتا تاکہ اللہ کی نصرت مزید شامل حال ہوتی لیکن ایک سال کی تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے جو کام بھی کیا وہ اللہ کو راضی کرنے کے بجائے اس کو ناراض کرنے کا کیا۔

- دفاتر میں رشوت پہلے کی بجائے اب زیادہ ہو گئی ہے۔
- ملک میں بے حیائی اور ننگا کو پھیلانے والے منصوبہ "فیملی پلاننگ" کی تشہیر پہلے سے زیادہ ہو رہی ہے بلکہ اس کو ایک نیشنل فرنٹ (قومی محاذ) بنایا جانے لگا ہے۔
- ملک میں عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین اسی طرح جاری ہیں۔
- آرٹ کونسلوں اور کلبوں کی دھوم دھام پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو گئی ہے۔
- ثقافت کے نام پر رقاصاؤں کے وفود کا تبادلہ پہلے سے زیادہ ہے۔
- بلیک مارکیٹ پہلے سے زیادہ ہے۔
- قتل و غارت اور غنڈہ ازم پہلے سے کہیں زیادہ ہے ..... اور

• خلاف اسلام اداروں کی پشت پناہی بھی پہلے سے بہت زیادہ کی جاتی ہے۔

آج جبکہ بھارت اپنی پوری معیشت کو تباہ کرکے اور ملک میں قحط کی سی حالت طاری کرکے اپنی پوری قوت اسلحہ کی فراہمی اور تیاری پر صرف کر رہا ہے پاکستان کی سلامتی کو اس وقت انتہائی خطرہ ہے۔ لیکن یہ خطرہ بھارت کی بڑھتی ہوئی طاقت سے نہیں اور نہ ہی اس کے ایٹم بم کی تیاری سے ہے بلکہ خطرہ اس سے ہے کہ اللہ رب العزت کی ناراضی کے اسباب ہم نے پہلے سے زیادہ فراہم کر لئے ہیں اور اس کی نافرمانی اور سرکشی میں ہم پہلے سے زیادہ جری اور دلیر ہو گئے ہیں جس کی بنا پر اگر پھر کبھی ۶ ستمبر والا موقع پیش آجائے تو شاید اللہ کی فتح و نصرت ہمارے شامل حال ویسی نہ ہو اور ہمیں مصائب سے دوچار ہونا پڑے۔

اندریں حالات اس روز بجائے کھیل تماشا اور غیر اسلامی حرکات کرنے کے ہمیں اپنی گذشتہ زندگی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے اور اپنے حالات کا جائزہ لیکر اپنے گناہوں سے استغفار کرنا چاہیئے اور اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کو وارد کرنے کا عزم کرنا چاہیئے تاکہ فضائے بدر پیدا ہو کر ملائکۃ اللہ نہ صرف جنگ بلکہ ہر مصیبت میں ہماری امداد کو اتر سکیں اور بجائے اس بات کے کہ ہم اس فتح و کامرانی کو اپنی جانب منسوب کریں اُسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا چاہیئے اور حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کو بار بار پڑھنا چاہیئے جو آپ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمائی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ (او کما قال)

(سب تعریفیں اُس اللہ واحد و یکتا کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اس اکیلے ہی نے مختلف گروہوں کو شکست فاش دی)

نیز مزاج میں غرور و تمکنت کے بجائے عجز و انکساری پیدا کرنی چاہیئے۔ مسلمان کی شان کے یہی لائق ہے۔

اس دن کو جو "یوم دفاع" کا نام دیا گیا ہے ہمیں اس سے بھی اختلاف ہے۔ ہمارے خیال میں اس دن کا نام یوم جہاد رکھنا چاہیئے تھا کیونکہ اس روز اللہ تعالیٰ نے مسلمان قوم کو اسلام کے ایک فراموش شدہ مسئلہ جہاد کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ "جہاد" کے بجائے "دفاع" کے لفظ کے استعمال میں مرزائی ذہن کی بو آتی ہے۔

---

## سرگودھا سیرت کانفرنس اور مقامی حکام

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان سیرت کانفرنس ۲ و ۳ ستمبر کو منعقد ہو رہی ہے۔ لیکن اس سال مقامی حکام خصوصی طور پر کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کا رویہ نہایت قابل اعتراض رہا ہے۔ گذشتہ سال یہ کانفرنس کمپنی باغ کی کھلی اور صاف فضا میں ہوئی تھی اور اس سال بھی اسی جگہ پر اس کو منعقد کرنے کا خیال تھا، جس کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب کو کئی روز قبل اجازت کے لئے درخواست پیش کی، لیکن جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے کئی روز کے لیت و لعل کے بعد کمپنی باغ میں سیرت کانفرنس کے انعقاد کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ اب یہ کانفرنس جامع مسجد مسلم بازار میں ہو رہی ہے

ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ حکومت علماء سے اس قدر حراساں کیوں ہے؟ کہ وہ ان کو خالص دینی اجتماعات اور سیرت کانفرنسوں کی اجازت تک نہیں دیتی۔ گذشتہ دنوں چنیوٹ کے ایس ڈی ایم نے بھی مسلمانان چنیوٹ کی پے در پے درخواستوں کے باوجود مسجد سے باہر سیرت کانفرنس کرنے کی اجازت نہیں دی تھی یہ پاکستان جس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے صدقے میں معرض وجود میں آیا اسی پیغمبر کی حیات طیبہ اور سیرت مطہرہ بیان کرنے پر قدغن لگانا حکومت کو زیب نہیں دیتا ہے اور اگر علماء کی ذات سے اس کو کوئی اختلاف ہے تو وہ کھل کر بیان کرے۔ علماء تو حکومت کی کرسیاں نہیں چاہتے اور نہ انہیں حکومت کے عہدوں کی خواہش ہے اور نہ ہی وہ ملک میں بغاوت پھیلانا چاہتے ہیں۔ وہ صرف حکومت کو اس کے وعدے یاد دلاتے ہیں جن وعدوں پر پاکستان بنایا گیا تھا۔ کیونکہ ان وعدوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے پاکستان کی وحدت اور سالمیت کو ایک شدید خطرہ ہے، لیکن بجائے اس بات کے کہ علماء کی ان باتوں پر عمل کر کے پاکستان کے بنیادی نظریہ کے استحکام کے لئے کوشش کی جائے، اُلٹا علماء پر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں اور ان کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنسوں کو ہر ممکن طریق سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حکومت کا یہ رویہ نہایت غیر مستحسن ہے۔ اس پاکستان میں مرزائیوں عیسائیوں پرویزیوں اور دیگر دین دشمن عناصر کو تو جلسے کرنے کی کھلی چھٹی ہے، لیکن علماء کے جن کی کوششوں سے پاکستان معرض وجود میں آیا، حضور علیہ السلام

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## دنیا اور آخرت میں کامیابی اسلام پر چلنے میں ہے

(مولانا سید گل بادشاہ)

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے مدرسہ احیاء العلوم جہانگیری تحصیل کرک ضلع کوہاٹ کی عظیم الشان سیرت کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دنیا و آخرت میں نجات صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے۔ آپ ضلع کوہاٹ میں اپنے داخلہ کی پابندی ختم ہونے پر تحصیل کرک اور تحصیل کوہاٹ کے چھ روزہ دورہ میں اس کانفرنس سے خطاب فرما رہے تھے۔

آپ نے فرمایا:۔ ہماری سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ اسلام کے نام پر قائم شدہ ملک میں اسلام کے قانون اور اسلام کو سرکاری سرپرستی حاصل نہیں۔ امیر محترم نے فرمایا کہ صدر مملکت محمد ایوب خان نے خود کئی بار اعتراف کیا کہ پاکستان اسلامی احکام کے مطابق کام کرنے کے لئے بنا، لیکن یہ صرف صدر مملکت کی گفتار ہے۔ عملاً پاکستان میں اسلام کے خلاف جو ہو رہا ہے وہ اللہ کے قہر و غضب کو دعوت دینا ہے۔ پاکستان میں شراب، اونچی سوسائٹیوں کا شغل ہے۔ زنا، بیحیائی سود، رشوت، سینما بازی معاشرے کا اہم حصہ ہے مرزائی، منکرین حدیث، عیسائی خلاف اسلام سرگرمیوں میں جرأت اور دلیری سے حصہ لے رہے ہیں۔ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی اور کافرانہ قوانین رائج ہو گئے ہیں۔

حضرت مولانا نے فرمایا:۔

برطانوی حکومت کے خود کاشتہ نبی مرزا قادیانی کے مریدین پھر ابھر رہے ہیں۔ پاکستان کے ایک سابقہ وزیر داخلہ نے کہا تھا۔ قادیانی مرزائی جاسوسی کا کام کرتے ہیں اور حکومت کے پوشیدہ رازوں کو افشا کرتے ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہم صدر مملکت سے اور تمام کارکنان پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اللہ جل جلالہٗ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح تابعدار بنیں۔ اور پاکستان میں اولین فرصت میں شرعی قوانین نافذ کریں تو اللہ کی امداد اور رحمت کے مستحق ہونگے۔ ملک کی ترقی و استحکام کا دارومدار اسلامی قوانین کے نفاذ میں ہے۔

**سماجی کارکنوں کی ضرورت ہے** خدمت خلق اور سماجی بھلائی کے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تمام شہروں میں ممبران اور نمائندگان کی ضرورت ہے۔ طلباء اور ایسے حضرات کو ترجیح دی جائے گی جو ممبر سازی کر سکیں اور فری ڈسپنسری اور لائبریری کا انتظام کر سکیں۔ مکمل اخراجات، سہولتیں اور حق الخدمت دیا جائے گا۔ تفصیل کے لئے لکھیں۔

# سیاست عالم

## چین کی ایٹمی ترقی کی رفتار

چین ایٹمی میدان میں جو ترقی کر رہا ہے۔ اگر یہ ترقی اسی طرح جاری رہی تو چند سالوں میں چین ایٹمی لحاظ سے دنیا کی سب سے طاقتور حکومت بن جائے گا۔ چنانچہ حال ہی میں امریکہ کے ایک ممتاز صحافی نے چین کے اردگرد واقع ممالک کا دورہ کرکے اور ان ملکوں کے لیڈروں اور غیر ملکی سفارتی نمائندوں سے ملاقاتیں کرکے بعض اہم امور کا انکشاف کیا ہے۔ اس صحافی نے بتایا ہے کہ چین دور مار میزائل کا کامیاب تجربہ کر چکا ہے اور اس میں ایک ہزار میل کے فاصلہ تک میزائلوں کے ذریعہ ایٹم بم پہنچانے کی صلاحیت پیدا ہو چکی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ مغربی ممالک نے چین کی ایٹمی ترقی کے متعلق جو اندازہ لگایا ہوا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ چین ۱۹۸۵ء تک دنیا کی سب سے بڑی ایٹمی طاقت بن جائے گا۔ چین میں اب ہائیڈروجن بم بنانے کی بھی پوری صلاحیت پیدا ہو چکی ہے۔ اس وقت چین میں ایسے میزائل تیار کئے جا رہے ہیں جن سے ہائیڈروجن بم ہزاروں میل دور دشمن پر پھینکا جا سکے گا۔

بعض مغربی ممالک کا اندازہ ہے کہ چین کو ایک براعظم سے دوسرے براعظم میں بھیجنے والے میزائل تیار کرنے میں کم از کم ۱۰ سال لگیں گے۔ ان کا یہ اندازہ سراسر غلط ہے اور آئندہ ایک، دو سال میں کسی بھی وقت اعلان کیا جا سکتا ہے کہ چین ہائیڈروجن بم پھینکنے والے بین البراعظمی میزائل تیار کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

چین نے ایٹمی اسلحہ بنانے کے کارخانے دو شہروں لنجو اور پاوٹو میں لگائے ہیں۔ یہ دونوں شہر ساحل سمندر سے بہت دور شمال مغربی علاقہ میں واقع ہیں۔ ان شہروں میں بہت بڑے بجلی گھر تیار کئے گئے ہیں۔ لنجو میں حفاظتی انتظامات بہت سخت ہیں۔ اس کے باوجود وہاں ۱۰۰ میل سے زائد غیر ملکی لوگ موجود ہیں۔ ان میں کچھ مغربی جرمنی کے انجینئر ہیں اور کچھ برطانیہ اور ہالینڈ کے ماہرین ہیں۔ ان کی فعل و حرکت پر کڑی نگرانی ہے۔

چین میں اسلحہ کی تیاری کے سلسلہ میں جو ترقی ہوئی ہے اس کی نگرانی ایک خاص وزارت کرتی ہے۔ چینی اسے مشینوں کی تیاری کی وزارت کہتے ہیں۔ لیکن ابھی تک یہ بات صیغہ راز میں ہے کہ اس وزارت کے سپرد کون کون سے کام ہیں۔

چین کی میدانی فوج کا ایشیا میں کوئی جواب نہیں اس کی باقاعدہ فوج کتنی ہے۔ یہ بات ابھی تک راز میں ہے لیکن مغربی ممالک کی معلومات کے مطابق اس کی تعداد ۳۶ لاکھ ہے۔ جو ۱۰۷ انفنٹری ڈویژنوں میں منقسم ہے ان میں ۲۶ توپخانہ ڈویژن، چار آرمرڈ ڈویژن، ۳ کیولری اور ۳ چھاتہ بردار فوجیوں کے خاص ڈویژن شامل ہیں اس فوج کے علاوہ چین کی ایک رضاکار فوج ہے۔ اس کا مرکز فکر ماؤزے تنگ کا یہ نظریہ ہے کہ قوت اور [illegible]

مقابلہ میں چین کی فضائیہ کمزور ہے۔ اس میں صرف اڑھائی ہزار جنگی طیارے ہیں۔

چین کی بحریہ ۵۰ تباہ کن جہازوں، ۱۵۰ تارپیڈو کشتیوں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ۱۰۰ اقسام کے دوسرے جہاز بھی شامل ہیں۔ یہ جہاز ایک، دفعہ میں ۷۵ ہزار فوجیوں کو کسی دوسرے ملک میں اتار سکتے ہیں۔

## نائیجیریا

نائیجیریا میں جب جنرل آئرونسی نے سر ابوبکر فقاوی کو شہید کرکے ان کی حکومت پر قبضہ کیا اور حکومت کو وفاقی سے وحدانی میں تبدیل کرنے کی کوشش کی تو مغربی ممالک نے آئرونسی کی قصیدہ خوانی شروع کی اور اس کی ان کوششوں کو سراہنا شروع کر دیا۔ اور مغربی اخبارات نے بھی وحدانی حکومت کی خوبیاں اور اُن کے فوائد گنوا کر یہ بتانا شروع کیا کہ نائیجیریا کے لوگ وحدانی حکومت کے بعد ہی صحیح معنوں میں آزاد ہوں گے۔

اب جبکہ جنرل آئرونسی سے اقتدار کی کنجیاں جنرل یعقوبو گووان کے پاس آ چکی ہیں تو مغربی ممالک کے اخبارات اس بات کی کوشش میں مصروف ہیں کہ یعقوبو گووان کی قیادت میں نائیجیریا میں کوئی مضبوط اور مستحکم حکومت قائم نہ ہونے پائے۔ لیکن اس کے برعکس یعقوبو گووان کا یہ دعویٰ ہے کہ نائیجیریا میں ایک عوامی مستحکم حکومت قائم ہوگی اور وہ بہت جلد اقتدار کی کنجیاں جو انہوں نے جنرل آئرونسی سے چھینی ہیں عوام الناس کے ہاتھوں میں دے دینگے جس سے وہ اپنی پسند کی حکومت قائم کر سکیں گے۔ چنانچہ اس سلسلے میں انہوں نے حال ہی میں لیگاس میں ایک کانفرنس طلب کی تھی۔ جس میں نائیجیریا کے چار بڑے علاقوں کے نمائندوں نے شرکت کی اور اس بات پر غور و خوض کیا کہ نائیجیریا کے اتحاد کو کس طرح برقرار رکھا جائے اور اس میں مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر ایک عوامی حکومت کس طرح قائم کی جا سکے۔ مشرقی حصے کے گورنر لیفٹننٹ اوجوکو اگرچہ وفاقی طاقتوں کے اشارے پر اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ مشرقی حصے کو علیحدہ کرکے یعقوبو کی حکومت کو غیر مستحکم اور نائیجیریا کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دے گا۔ لیکن یعقوبو نے اپنی فراست اور حکمت عملی سے حالات پر قابو پا لیا ہے۔

یعقوبو گووان اگرچہ عیسائی ہے لیکن وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے معاملہ میں بڑی حد تک غیر جانبدار ہے لیکن چونکہ وہ عیسائی، لہٰذا نائیجیریا کے مسلمان مستقبل ابھی تاریک ہی نظر آتا ہے کیونکہ عیسائی ہر حال میں شمالی نائیجیریا کے مسلمانوں کو اپنا تابع رکھنا چاہتے ہیں۔

## اسرائیل کی جارحانہ کارروائیاں

مغربی طاقتیں ویٹ نام کے بعد اب مشرق وسطیٰ میں جنگ کے شعلے بھڑکانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے گذشتہ ماہ مغربی طاقتوں کے اشارے پر اسرائیلی طیاروں نے شام کے اس علاقے میں جہاں شام کے انجینئرنگ کے ایک منصوبے کی تکمیل ہو رہی تھی حملہ کر دیا۔ شام کے ہوائی جہازوں نے اسی وقت اس کا منہ توڑ جواب دیا، اور بعد میں جب سلامتی کونسل میں اسرائیل کی اس جارحیت کی شکایت کی تو سلامتی کونسل نے اپنے اجلاس میں اس کھلی جارحیت کی صرف مذمت کی قرارداد کو بھی مسترد کرکے اپنی اسرائیل دوستی کا کھلا ثبوت دیا۔

۱۴ اگست کو اسرائیل نے پھر اپنی ایک جنگی کشتی کے ذریعہ بحیرہ طبریہ کے مشرقی ساحل پر شام کی چوکیوں پر حملہ کیا جس کے جواب میں شام کی فوجوں نے اس اسرائیلی کشتی کو تباہ کر دیا۔ بعد میں اسرائیل کی دو کشتیاں لڑاکا طیاروں کی مدد سے آگے بڑھیں تاکہ وہ اپنی تباہ شدہ جنگی کشتی کو واپس لا سکیں۔ لیکن اس کے جواب میں شام کے مگ طیاروں نے اسرائیلی طیاروں کو للکارا، اور فریقین کی فضائی جنگ اور دوسری طرف بحیرہ طبریہ میں بحریہ کی جنگ شروع ہو گئی۔ اخباراتی اطلاعات کے مطابق اسرائیل کی تمام کشتیاں تباہ ہو گئیں اور اس کے ایک سو فوجی بھی ہلاک ہو گئے۔

اسرائیل کی ان جارحانہ کارروائیوں کے بعد اردن، عراق، متحدہ عرب جمہوریہ وغیرہ عرب ممالک نے شام کی امداد کا اعلان کر دیا ہے اور شام بھی اب تہیہ کر چکا ہے کہ وہ نام نہاد سلامتی کونسل کی طرف رجوع کرنے کے بجائے اسرائیل کی ہر جارحانہ کارروائی کا منہ توڑ جواب دے گا اور وہ جنگ کو اب اسرائیل کے اندر پہنچائے گا۔ حالات کے نشیب و فراز اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان مزید تصادم ناگزیر ہے۔

## سیالکوٹ میں متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام، مجلس احرار، تنظیم اہلسنت کا ایک مشترکہ اجلاس دفتر مجلس احرار حاتم لہانی بازار میں زیر صدارت جناب صوفی محمد اشرف صاحب ایم اے پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے:۔

| | |
|---|---|
| صدر | مرزا ظہور الٰہی |
| نائب صدر | مولانا محمد اسماعیل صاحب قاسمی |
| ناظم اعلیٰ | حکیم عبدالواحد صاحب |
| نائب ناظم | مرزا اعجاز الحق صاحب بی اے |
| ناظم نشر و اشاعت | پروفیسر صوفی محمد اشرف صاحب ایم اے |
| خازن | جناب مولانا محمد علی اکبر صاحب |

مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن

# اسباب تحریف شاہ ولی اللہؒ کی نظر میں

انسانی تاریخ اور "قرآنی بینات" شاہد ہیں کہ انسان کی ابتدائے آفرینش ہی سے انسانی برادری کی رشد و ہدایت کے لئے وحی اور نبوت کا سلسلہ شروع کیا گیا جب ایک نبی دنیا سے تشریف لے جاتا تو امت کے بعض ناخلف آسمانی ہدایت میں اغراض و خواہشات کی پیوند سازی کے ذریعہ تحریف کر ڈالتے۔ ان تحریفات کی اصلاح صحیح احکام خداوندی کی توضیح اور انسانی آمیزہ سے ان کی تطہیر کے لئے یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام کی تشریف آوری کا سلسلہ جاری رہتا۔ تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول کی حیثیت سے تشریف لائے۔ آپؐ کی لائی ہوئی کتاب کو آخری صحیفۂ ہدایت، آپؐ کی شریعت کو آخری شریعت، آپؐ کی امت کو آخری امت اور آپؐ کے دین کو تمام ادیان کے لئے ناسخ قرار دیا گیا۔ جس کے لئے بطور خاصہ لازمہ ضروری تھا کہ آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے حالت اصلیہ پر باقی رہے۔ آپؐ کی بعثت کے ابتدائی نقطہ سے لیکر ویرانیٔ عالم کے آخری نقطہ تک (جب تک حق تعالیٰ کو اس عالم میں ہدایت کا رکھنا منظور ہے) نہ اسلام کی صحیح ہیئت کا تسلسل ایک لمحہ کے لئے ٹوٹنے پائے نہ مجموعی طور پر امت کے ہاتھ سے معمولی وقفہ کے لئے بھی رشتۂ ہدایت چھوٹنے پائے اور یہ جبھی ممکن تھا کہ دین کے اصول و فروع اس قدر مضبوط اور مستحکم کر دیئے جائیں کہ وہ انسان کی قدیم فطرتِ تحریف کا شکار بن کر نہ رہ جائیں ..... یہ امر حقانیتِ اسلام کی مستقل دلیل اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے کہ اسلام کو اپنے صدیوں کے طویل دورۂ حیات میں ہزاروں حوادث سے ٹکرانا پڑا۔ سینکڑوں فتنوں سے پنجۂ آزمائی کا وقت آیا، اپنے اور بیگانوں کی لاتعداد سازشوں کا سامنا کرنا پڑا، اور بے شمار طاغوتی طاقتوں سے جو ہر قسم کی فرعون سامانیوں کے ساتھ اسے بالکل مٹا دینے اور صفحۂ ہستی سے نابود کر دینے کے لئے تمام وسائل و ذرائع اور ہر ممکن تدبیر کو عمل میں لا رہی تھیں نبرد آزما ہونا پڑا۔ لیکن اسلام کی تمام تقابل شکلیں موت کے گھاٹ اترتی گئیں، اور اسلام اپنی اسی شان و شوکت، اسی تر و تازگی اور اسی رعنائی و دلفریبی کے ساتھ زندہ رہا، زندہ ہے اور زندہ رہے گا انشاء اللہ اسلام کے کینہ پرور لیکن بدفہم دشمنوں نے کبھی استعماری حملے کئے اور کبھی اشتراکی، کبھی سیاست کے دریچے سے اس پر نشتر زنی کی اور کبھی فلسفہ اور سائنس کے دروازے سے، کبھی اس کی جانچ پرکھ کے لئے جاہلیت قدیمہ کے اصولوں کو معیار بنایا، اور کبھی اس کے فروع کا رشتہ اصول سے توڑنے کے لئے جاہلیت جدیدہ اور تہذیب نو کے پیمانے تیار کئے۔ لیکن انہیں ہر موقعہ اور ہر محاذ پر منہ کی کھانا پڑی اور اسلام معجزانہ طور پر ہر قسم کے حملہ کی زد سے زندہ بچ نکلا۔ اسلام دشمن قوتیں اپنی شقاوت میں مزید اضافہ تو کر سکیں لیکن اسلام کو چند روزہ پریشانی کے علاوہ کوئی صدمہ نہ پہنچا سکیں۔ ان خارجی اور داخلی حملوں کی فہرست میں وہ فتنۂ تحریف بھی داخل ہے جو آج بھی ملک اور بیرون ملک بعض انفرادی اور اجتماعی حلقوں کی جانب سے کیا جا رہا ہے یعنی دین کے نصوص صریح کا انکار کرنا، یا نصوص میں ایسی تاویل کرنا جو انکار ہی کے مترادف ہو، یا خرافاتی اوہام کو دین میں داخل کرنا۔ آپ اسلامی تاریخ پر غور کریں گے، تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گی کہ سلف کی تعبیر سے کٹ کر نصوص کی نئی نئی تعبیروں نے ماضی میں خوارج، نواصب، روافض، معتزلہ، مرجئہ اور باطنیہ کو جنم دیا اور آج اسی تحریف اور نئی نئی تعبیروں کے ذریعہ ربا، قمار، شراب اور دیگر خبائث کو عین اسلامی روح کے تقاضے بتانے والی برادری قریب قریب تمام نو آزاد ممالک اسلامیہ میں جنم لے رہی ہے۔ ذیل میں ہم حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بے نظیر کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے چند اقتباس نقل کرتے ہیں، جن میں آپ نے "اسباب تحریف" پر بحث فرمائی ہے۔ ان کی روشنی میں ہمارے لئے اس نومولود جماعت کے پس منظر اور آئندہ عزائم کا سمجھنا آسان ہوگا۔ وباللہ التوفیق

شاہ صاحب رحمہ اللہ "باب احکام الدین من التحریف" کے ذیل میں لکھتے ہیں:

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب سیاست کبریٰ کے لئے جو حق تعالیٰ کی طرف سے ایسا دین لیکر آئے جس نے تمام ادیان کو منسوخ کر دیا۔ ناگزیر تھا کہ وہ اپنے دین کو (اصولاً و فروعاً) اس قدر مستحکم کر دیں کہ اس کی طرف کسی قسم کی تحریف کا گذر نہ ہو پائے، اور یہ اس لئے کہ وہ بہت سی جماعتوں کا جامع ہوگا، جن کی استعدادیں مختلف اور اغراض جدا جدا ہیں۔ پس بسا اوقات ایسا ہوگا، کہ ان کی نفسانی خواہشات یا اس دین کی الفت جس میں وہ رہ چکے ہوں، یا فہم ناقص، کہ ایک چیز ان کے ذہن میں آگئی اور بے شمار مصالح ان کی نظر سے غائب رہے۔ یہ امور ان کو آمادہ کرینگے کہ وہ نصوص دین میں فروگذاشت کریں یا دین میں ایسی چیزیں ٹھونس دیں جو حقیقتاً اس میں داخل نہیں۔ اس طرز عمل سے دین مختل ہو کر رہ جائیگا جیسے کہ ہم سے پہلے بہت سے ادیان کے ساتھ یہی حادثہ پیش آیا۔" ص ۱۱۹ ج ۱

حضرت شاہ صاحبؒ کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام چونکہ تمام ادیان کا ناسخ ہے۔ اس لئے اسے عقلاً اپنے اصول و فروع کے اعتبار سے اس قدر محکم ہونا چاہیئے کہ اس میں کسی قسم کی تغیر و تبدل کی گنجائش نہ ہو ورنہ اس استحکامی قوت کے بغیر اس کے دین ناسخ ہونے کا تصور بالکل بے معنی ہوگا۔ اس دین ناسخ کے متعلق بعض مستشرقین اور ان کی تقلید میں ان کے مسلم نما مشرقی شاگردوں کا نظریہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدت العمر صرف چند اخلاقی اصول بیان کرنے پر قناعت فرمائی اور عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق کا کوئی مربوط نظام آپ نے اپنے پیچھے نہیں چھوڑا، اور یہ کہ اسلام کا موجودہ کلامی، فقہی اور اخلاقی نظام قرون وسطیٰ کے مفکرین کی دماغ سوزی کا نتیجہ ..... یہ نظریہ عقلاً، نقلاً غلط، اور ناقابل اعتبار ہے۔ اس آخری دین کے خلاف گہری سازش کا کرشمہ ہے۔ اس پر تفصیلی بحث کا موقعہ کسی دوسری فرصت میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(۲) شاہ صاحبؒ کی اس عبارت سے تحریف کا مفہوم بھی سامنے آجاتا ہے۔ یعنی "دین کے منصوص مسائل کو نظر انداز کرنا یا ایسے امور کو دین میں ٹھونسنا جو اس میں داخل نہیں" اب اس کے لئے "اسلامی مسائل کے تغیر پذیر ہونے" کا لقب ایجاد کر لیا جائے۔ یا "معاشرتی ضروریات کے ساتھ اسلام کی ہم آہنگی" کا عنوان تجویز کر لیا جائے۔ یا اسی قسم کا کوئی اور نام اس کو دے دیا جائے۔ بہرحال عنوانات کی تبدیلی سے تحریف کی ماہیت نہیں بدلے گی۔ دین کے منصوص مسئلہ کا جس کا حکم کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صراحت کے ساتھ موجود ہے، جب انکار کیا جائے گا، یا اس کی ایسی تعبیر کی جائیگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ائمہ اجتہاد تک کی اجماعی تعبیر کے خلاف ہو تو اسے تحریف ہی کا نام دیا جائے گا۔ اسی طرح شریعت مطہرہ سے ہٹ کر کسی دوسری ذہنیت کے پیدا کردہ مسائل کو جن کا صحیح استنباط کتاب و سنت اور اجماع امت سے نہ ہو۔ اسلام کا نام دینے کے لئے خواہ لچر پوچ دلائل کا کتنا بڑا انبار لگا دیا جائے، انہیں "دینی مسائل" کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ ایسا کرنے والے "دین میں تحریف" کرنے کے مجرم ہوں گے۔ شاہ صاحبؒ کے اس بیان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ دور کے ماہرین اسلام کے منصوص اور قطعی مسائل میں جو قطع و برید کرتے ہیں، اور مغرب کے لادینی نظریات کو بڑی جرأت مندی سے اسلام میں ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ ان کی یہ مساعی کس قدر اسلام سے تطابق رکھتی ہیں۔

(۳) شاہ صاحبؒ کی مندرجہ بالا عبارت میں دینی تحریف کا مغز، خلاصہ اور جوہر تین چیزوں کو قرار دیا گیا ہے (ا) نفس کی اغراض فاسدہ کی تسکین (ب) اسلام کے منافی نظریۂ حیات کے ساتھ اسلام کی ہم آہنگی کی کوشش کرنا (ج) اور فہم ناقص کے ...

مسائل کی کسی ایک مصلحت کو لے اڑنا اور دیگر بے شمار مصالح کا نظر انداز کر دیا جانا۔ متجددین کے نومولود گروہ کی جانب سے بڑی بے دردی کے ساتھ اسلامی مسائل میں تراش خراش کا جو سلسلہ جاری ہے اگر اس کے اول و آخر پر بنظر غائر غور کیا جائے تو تحریف کے ان عوامل ثلاثہ کا رنگ صاف جھلکتا نظر آئے گا۔ اسلام کے اصل مقاصد کو سامنے رکھنے کے بجائے محض ہوا و ہوس اور اغراض فاسدہ کو مقاصد کا نام دے دیا گیا ہے۔ اسلام کو مغربی معاشرت اور کمیونزم میں مدغم کر ڈالنے کا جذبہ پوری طرح نمایاں ہے۔ ان تجدد پسندوں کی زبان سے بعض دفعہ بلا اختیار نکل جاتا ہے کہ موجودہ دور کا کامیاب مذہب کمیونزم ہے۔ بار بار اعلان کیا جاتا ہے کہ اسلام کو دور حاضر کی ضروریات پر منطبق کرنے کے لئے شراب اور ربوٰ کی حرمت پر آزادانہ نظر ثانی کی ضرورت ہے تو آزاد اسلامی ممالک کے اقوام عالم کے دوش بدوش ترقی کرنے کے لئے اسلام کے نظام زکوٰۃ میں تبدیلی لازم ہے۔ سرود و غنا اور تصویر اور عریانی کی حرمت کو غلط ثابت کرنے کے لئے مقالات سپرد قلم کئے جاتے ہیں نہ صرف معاملات اور سیاسیات بلکہ عبادات کے متعلق یہ نظریہ بڑی بلند آہنگی سے دہرایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جیسی بنیادی عبادت کے لئے بھی کوئی غیر متبدل نظام اوقات نہیں چھوڑا، اور ان تمام مباحث کو اٹھاتے ہوئے فہم ناقص کا وہ عجیب منظر پیش کیا جاتا ہے جسے دیکھ کر معمولی بصیرت کا آدمی بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ حفظت شیئا وغاب عنک اشیاء (تو نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے غائب ہیں)

شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:۔

"اور چونکہ وہ تمام اسباب جن سے دین میں خلل واقع ہو سکتا ہے ان کا احاطہ ممکن نہ تھا، کیونکہ نہ وہ محصور ہیں نہ متعین۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ جو چیز بہ تمام حاصل نہ کی جا سکے۔ اسے بالکل چھوڑا بھی نہیں جا سکتا۔ اس وجہ سے ضروری ہوا کہ اولاً اجمالاً تمام اسباب تحریف سے خوب خوب ڈرا دیا جائے اور ثانیاً ایسے چند مسائل خصوصی طور پر ذکر کر دیئے جائیں جن کے متعلق معلوم ہے کہ ان میں یا ان جیسے مسائل میں تہاون برتنا اور تحریف کرنا بنی آدم کا دائمی روگ اور سنت جاریہ ہے۔ پس ان مسائل سے فساد کے تمام سوراخ پوری طرح بند کر دیئے جائیں، اور ثالثاً ایسی چیز شروع کی جائے جو ملل فاسدہ کے مالوف کے خلاف ہو۔ ایسے امر میں جو ان کے نزدیک زیادہ مشہور ہے مثلاً نمازیں۔

## تہاون

"اور اسباب تحریف میں ایک تہاون، یعنی دین کی بے وقعتی اور اس کی طرف سے بے التفاتی ہے، تہاون کا مطلب یہ ہے کہ دین کے سچے اور مخلص متبعین کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہو جائیں، جو نماز کو غارت کریں۔ شہوات کی پیروی کرنے لگیں، انہیں نہ تو دین کی درس و تدریس اور عمل میں دلچسپی رہے نہ وہ نیک کاموں کا حکم کریں، نہ منکرات سے روکیں، اس

اور طبائع کی رغبت شرائع کے خلاف ہو جائے۔ ان کے بعد کچھ ناخلف اور پیدا ہوں ..... جو تہاون میں اپنے پیشروؤں سے بھی بڑھ جائیں۔ یہاں تک کہ علم کا بڑا حصہ نسیاً منسیاً ہو کر رہ جائے۔" صفحہ ۱۲۰

شاہ صاحبؒ نے ان چند جملوں میں کہنا چاہیئے کہ ہمارے دور غلامی میں اسلام کی نازک صورت حال کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ دو ڈیڑھ سو سال پہلے جب یورپ کا دیو استبداد ممالک اسلامیہ پر مسلط ہوا اور یورپ نے ہماری سیاسی اور مادی قوت کو بری طرح پامال کیا تو دینی تہاون پسندی کے تمام اسباب بھی جمع کر دیئے گئے۔ ایک طرف دین کی نشر و اشاعت، تعلیم و تعلم اور علم و عمل کی تمام دلچسپیاں چھین لی گئیں۔ دینی علم کے محافظین یعنی علمائے کرام جو زمانہ کے سرد و گرم سے بے نیاز ہو کر اپنی عسرت، بے سروسامانی اور مال و دولت سے تہی دامنی پر فخر کرتے ہوئے اسلام کے خزانہ عامرہ کی حفاظت پر اپنی تمام ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو صرف کر رہے تھے۔ قل اعوذ بے۔ مسجد کے مینڈھے۔ بسم اللہ کی گنبد کے مکین، گدائی کے ٹکڑے توڑنے والے، ملت کے لئے بار دوش اور نہ معلوم کیا کیا خطاب۔ صاحب بہادر کے اشارہ چشم و ابرو پر دیئے جانے لگے۔ مسلمانوں میں دین بیزاری کا زہر پھیلانے کے لئے علمائے اسلام کی ہر ممکن تحقیر و تذلیل کی جانے لگی۔ بار بار یہ سوال اٹھایا جاتا کہ مسجد کے یہ درویش کیا کھائیں گے اور کہاں سے کھائیں گے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو آزادی فرد کے خلاف کہکر رد کر دیا گیا۔ نماز، روزہ اور دیگر دینی اعمال و اشغال کو تضییع وقت کا سامان بتلایا جانے لگا۔ حرص و ہوا اور شہوت پرستی میں بہیمانہ مظاہر کو ترقی کا نام دیا گیا۔ شہوت انگیز اسباب کو فیشن، کلچر اور آرٹ بنا دیا گیا۔ صنف نازک کو مساوات مرد و زن کے عنوان سے زینت خانہ کی بجائے شمع محفل بنایا گیا۔

یہ دینی تہاون کا ایک پہلو تھا۔ اب دوسرے پہلو پر غور کیجئے۔ مغرب کے نظام تعلیم کو سکول، کالج اور یونیورسٹی کی شکل میں تمام ممالک اسلامیہ میں کچھ ایسے انداز سے پھیلایا گیا کہ جدید تعلیم یافتہ مسلمان نہ صرف سیاسی، سماجی، معاشی اور عمرانی مسائل یورپ کے مخصوص طرز تعلیم اور خدا سے باغیانہ ذہنیت سے حاصل کرنے پر مجبور ہوا۔ بلکہ خود اسلام اسلامی تاریخ، اسلامی عقائد، اسلامی فقہ، اسلامی سیاسیات اور اسلامی معاشیات کے لئے بھی مغربی مستشرقین کے فلسفۂ ارتقاء کا اسے ممنون ہونا پڑا۔ اسلام کی اس استشراقی تعلیم نے دین سے نفرت اور بیزاری کا جو زہر پھیلایا، اور تعلیم یافتہ طبقہ میں الحاد اور تشکیک کی جو روح پھونکی اس پر علامہ اقبالؒ جیسے دردمندان ملت کو چار آنسو رونا پڑا۔ ؎

جب پیر فلک نے ورق ایام کا الٹا
آئی یہ صدا تعلیم سے پاؤ گے اعزاز
آیا ہے مگر اس سے عقیدوں میں تنزل
اپنا تو بلی، طائر دیں کر گیا پرواز
پانی نہ ملا زمزم ملت سے جو اس کو
پیدا ہیں نئی پود میں الحاد کے انداز
یہ ذکر حضور شہ یثرب میں نہ کرنا
سمجھیں نہ کہیں ہند کے مسلم مجھے نماز
فرمانتواں یافت ازاں خار کہ کشتیم
دیبا نتواں بافت ازاں پشم کہ رشتیم

کبھی مغرب کے فلسفۂ تعلیم کو اس سوز دروں سے بیان کرنا پڑا۔

تعلیم پیر فلسفۂ مغربی ہے یہ
ناداں ہیں جن کو ہستی غائب کی ہے تلاش
محسوس پر بنا ہے علوم جدید کی
اس دور میں شیشۂ عقاید کا پاش پاش

کبھی ان کے لب خنداں سے اس "تیشۂ فرہاد" پر ماتمی فریاد یوں نکلی:۔

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر
لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ
گھر میں پرویز کے شیریں تو ہوئی جلوہ نما
لے کے آئی ہے مگر تیشۂ فرہاد بھی ساتھ

الغرض دین فراموشی کے دو طرفہ عوامل نے شاہ صاحبؒ کے اسی فقرہ کا دردناک منظر آنکھوں کے سامنے پیش کر دیا۔

فیفقد عما قریب رسوم خلاف الدین وتکون رغبۃ الطبائع خلاف الشرائع۔

یعنی نماز کو غارت کر دینے، شہوات کے پیچھے دوڑنے، منکرات کے پھیل جانے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک ہو جانے سے جلد ہی بہت سی رسوم خلاف دین قائم ہو گئیں اور طبائع کی رغبت شرائع کے خلاف ہو گئی۔ ؎

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

اور یہ قصہ یہیں ختم ہو جاتا تو شاید کسی درجہ میں قابل اصلاح ہوتا۔ لیکن ہوا یہ کہ جب یہ ممالک اسلامیہ مغربی استعمار سے آزاد ہوئے تو برسر اقتدار وہ لوگ آئے جو یورپ کی تہذیب میں رنگے ہوئے اور یورپ کے فلسفہ سے نہ صرف متفق اور متاثر تھے بلکہ اس سے مرعوب تھے۔ مادیت کے دلدل میں اسلام کا فلسفہ حیات ان کے لئے ناقابل برداشت بوجھ تھا اور ان کے مزعومہ مقاصد کے راستہ میں سنگ گراں۔ اس طویل عرصہ میں ہر ملک کے اندر ان ڈاکٹروں کی کافی تعداد تیار ہو چکی تھی۔ جن کی تعلیم و تربیت، ساخت و پرداخت اور تہذیب و اصلاح یورپ کی یونیورسٹیوں میں یہودی اور عیسائی اساتذہ سے مخصوص فلسفہ تعلیم کے تحت ہوئی تھی۔ اس لئے وہ نظریات و افکار، (باقی صفحہ ۱۱ پر)

لمبی لمبی راتوں میں تڑپنے والے قلب کی حرارت جب ہزار سال بعد بھی بے شمار دلوں کو گرما اور تڑپا رہی ہے جن کے سامنے وہ تڑپایا جاتا تھا اور اس کے سینے سے ہنڈیا پکنے کی آواز جن کو ان ناسوتی کانوں سے سنائی دیا کرتی تھی۔ ان کی گرمیٔ باطن اور سوز دروں کا کیا حال ہوگا۔ ان باتوں کو کہاں تک بیان کیا جائے۔

حسن ایں قصہ عشق ست در و دفتر می نجند

ہر کیف عقلیں اگر ماؤف نہیں ہوگئیں، دماغوں سے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں اگر بالکلیہ رخصت نہیں ہوگئیں، تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان حالات میں جن کا ایک نقشہ نقل کر چکا ہوں، صحابہ کرامؓ کے متعلق کیا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے محبوب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ادائیں یکسر بھول گئے ہونگے یا وہ ان کو قصہ کہانی سے زیادہ کوئی وقعت نہ دیتے ہوں گے۔ لقد جئتم شیئاً ادّا۔

لوگوں کو آج تعجب ہوتا ہے کہ ایک ایک جملۂ حدیث کی تصدیق و تائید کے لئے ایک ایک ماہ کی طویل مسافت کیسے طے کر لیا کرتے تھے، وہ طلب حدیث کے نشہ میں گرما و سرما کی شدتوں سے بے پروا کیسے ہو گئے تھے۔ صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کا نام زبان پر جب آجاتا تو ان کا رنگ کیونکر بدل جاتا تھا۔ آہ کے بدن پر لرزہ کیونکر طاری ہو جاتا تھا ان پر گریہ و زاری اور وقت و بے قراری کی کیفیت کس لئے طاری ہو جاتی تھی۔ ہائے اتعجب سے سر پیٹنے والے ان نادانوں کو کس طرح سمجھایا جائے کہ عشق نبویؐ کی برآگ اُن کے دلوں میں لگا دی گئی تھی اس کا نتیجہ ..... اس کے سوا ہو بھی کیا سکتا تھا (حضرت صدیقؓ اور حدیث رسولؐ) یہاں تک جو بیان کیا جا چکا ہے اس سے ہر ذی شعور عقل سلیم کی روشنی میں فیصلہ کر سکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا تعلق حدیث اور صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسا تھا اب اس طرف توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں کہ صحابہ کرامؓ کے نزدیک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام تھا صحابہ کرامؓ قرآن حکیم کے بعد حدیث نبوی کو دینی حجت قرار دیتے تھے۔ یعنی جس طرح قرآن کریم کا ہر فیصلہ ناطق ہر حکم واجب العمل اور ہر زبان واجب الاطاعت ہے (بشرطیکہ منسوخ نہ ہو) کتاب اللہ کے بعد ٹھیک یہی حیثیت صحابہ کرامؓ کے نزدیک حدیث رسول کی تھی۔ ان کا ایمان اور عقیدہ یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فیصلہ ہر حکم ہر ارشاد اور ہر فرمان وحی خداوندی ہے۔ ان کے نزدیک جس طرح قرآنی بینات سے اعراض کرنے والوں کے لئے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں اسی طرح صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے سرتابی کرنے والوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کی زندگی میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ انہوں نے کسی حدیث کو صرف اس وجہ سے رد کر دیا ہو کہ معاذ اللہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا اُن کے لئے تبع دین میں کوئی مقام نہیں۔ اس لئے نہ ہمارا حدیث پر ایمان ہے نہ وہ ہمارے لئے دینی سند ہے۔ اس قسم کے نظریات کو صحابہ کرام کی طرف منسوب کرنے والے افترا پرداز جس الحادی جسارت سے صحابہ کرامؓ کے دامن کو آلودہ دیکھنا چاہتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنی تدبیروں کے باوجود ناکام رہیں گے۔ (وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال)

## واقعہ جیش اسامہؓ

نظر صحیح سے اگر کام لیا جاتا تو حضرت صدیقؓ کی خلافت میں پیش آنے والا صرف ایک واقعہ ہی حدیث سے متعلقہ تمام شکوک و شبہات کو دفعہ کرنے کے لئے کافی ثابت ہوتا۔ میرے نزدیک خلافت کی ذمہ داری قبول کر لینے کے بعد حضرت صدیقؓ کا پہلا کارنامہ مرتبہ حدیث کی تعیین اور مقام سنت کی تشخیص تھا۔ میرا اشارہ جیش اسامہؓ کے واقعہ کی طرف ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری ایام میں سرحد شام کی طرف بھیجنے کے لئے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی امارت میں لشکر تیار فرمایا۔ مدینہ طیبہ سے کچھ فاصلہ پہ مقام جرف میں یہ لشکر ابھی جمع ہو رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا سانحہ کبریٰ پیش آیا۔ آپ کے وصال پر ملال کی خبر سن کر یہ سارا لشکر مدینہ طیبہ واپس آگیا۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ چنے گئے تو حضرت اسامہؓ کو دوبارہ تیاری کا حکم دیتے ہوئے فرمایا (انفذ فی وجھک الذی وجھک الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

(جس مہم کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو روانگی کا حکم دیا تھا اس کے لئے روانہ ہو جاؤ) چنانچہ لشکر دوبارہ اسی جگہ جمع ہونا شروع ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حالات کس قدر نازک ہو چکے تھے۔ اس کا کچھ اندازہ آج بھی تاریخی وثائق سے کیا جا سکتا ہے۔ حالات کی اسی نزاکت کے پیش نظر کبار صحابہؓ کو لشکر اسامہ کا بھیجا جانا شاق گذرا۔ حضرت عمرؓ، عثمان ابو عبیدہ۔ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم جیسے اہل حل و عقد صحابہ کا وفد بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

"اے خلیفہ رسول اللہ! عرب آپ پر ہر طرف سے ٹوٹ پڑے ہیں۔ اس مٹھی بھر لشکر کو منتشر کر دینا خلاف مصلحت ہے۔ براہ کرم اس لشکر کو مرتدین کے مقابلہ میں بھیجئے اور لشکر کا کچھ حصہ مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لئے یہاں رکھئے۔ دشمن کی طرف سے بلاہ ماست مدینہ طیبہ پر اگر حملہ کر دیا جائے جس کا ہر وقت اندیشہ ہے تو آپ عورتوں اور بچوں کی حفاظت کا کیا انتظام

## حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# فتنۂ

(قسط نمبر

کریں گے۔ روم سے برسر دست ایسا کوئی خطرہ نہیں کہ ان کی طرف پیشقدمی ضروری ہو۔ اس لئے بہ مقابلہ روم لشکر کشی میں اگر توقف کر لیا جائے تو کیا مضائقہ ہے پہلے مرتدین سے نمٹ لیا جائے پھر آپ بصد خوشی اسامہؓ کو بھیج سکتے ہیں"۔

نہیں کہا جا سکتا کہ اراکین وفد نے حالات کی اُلجھن کو کس بے چینی کے ساتھ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا ہوگا۔ کس قدر مبسوط تقریریں ان کی جانب سے اس موضوع پر کی گئی ہوں گی اور کس قسم کے دلائل سے اپنا موقف سمجھانے کے لئے انہوں نے استدلال کیا ہوگا۔ البتہ روایت کے الفاظ سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ ارکان وفد کے پاس ترکش سخن کا کوئی تیر باقی نہیں رہ گیا تھا جس کو انہوں نے استعمال نہ کر لیا ..... ان کی پوری تقریر سن کر خلیفہ اسلام نے استفسار فرمایا۔ ھل منکم احد یرید ان یقول شیئاً۔ آپ حضرات سے کوئی صاحب کچھ اور تو نہیں کہنا چاہتے۔

وفد کے تمام ارکان نے بیک زبان کہا۔ نہیں ہمیں جو کچھ کہنا تھا وہ آپؓ سن چکے ہیں۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا جواب سننے سے پہلے اس پر غور کیجئے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو بھیجنے یا نہ بھیجنے کا مسئلہ بظاہر ایک وقتی اور ہنگامی قسم کا مسئلہ تھا۔ پھر جن حالات میں یہ اکابر صحابہؓ لشکر اسامہؓ کو روک لینے کا مشورہ دے رہے تھے ان حالات میں ان کا مشورہ اس کے سوا ہو بھی کیا سکتا تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جانشین جس کو بنایا گیا تھا اس کے نزدیک یہاں بحث کسی خاص لشکر کی نہیں بلکہ فیصلہ نبوت کی تھی۔ عوام نہیں بلکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا اکابر صحابہ اور مہاجرین اولین کے نزدیک بھی صرف ایک لشکر کے نہ بھیجنے کا سوال تھا اور جن حالات میں یہ مشورہ اُن کی طرف سے پیش کیا جا رہا تھا۔ بعد کے نتائج کو اگر سامنے نہ رکھا جائے تو ہر دیکھنے اور سننے والا ان کے اس مشورہ کو مبنی بر صواب قرار دینے پر مجبور ہوگا لیکن نبی کے وصال کے بعد یتیم امت کا سربراہ اور متولی جس کو بنایا گیا تھا اس کے نزدیک یہاں کسی لشکر کے بھیجنے یا بھیجنے کا سوال ہی نہیں تھا۔ اس کے نزدیک اصل سوال صرف یہ تھا کہ لشکر اسامہؓ کو روم بھیجنے

# ...نکارِ حدیث

(...۵)

کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں اور حالات کچھ ہو جائیں، آسمان ٹوٹ پڑے، زمین شق ہو جائے، پہاڑ ہل جائیں اور دنیا تہ و بالا ہو جائے لیکن پوری ... امت کے مقتداء اور امت کے امام کے لئے کیا یہ گنجائش ہو سکتی ہے کہ فیصلہ نبوت کو بدل دے، نہیں! ہرگز نہیں۔ یہی اکابر صحابہ جو نازک ترین حالات کا حوالہ دے کر لشکر اسامہ کے روک لینے کا مشورہ دے رہے تھے وہ ہی سن رہے تھے (خدا اُن پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے کہ اُن کے طفیل آج ہم اور آپ بھی سن رہے ہیں) کہ خلیفۂ اسلام ان کے جواب میں فرما رہے ہیں:

والذی نفسی بیدہ لو ظننت ان السباع تاکلنی بالمدینۃ لانفذت ھذا البعث ولابد ان یؤب منہ کیف! ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علیہ الوحی من السماء یقول انفذوا جیش اسامۃ۔ (حیات الصحابہ ج ۱ ص ۴۱۰)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے اندیشہ بھی ہو کہ اس لشکر کو بھیج دینے کی صورت میں مجھے درندے کھا جائیں گے تب بھی میں اس لشکر کو بھیج کر رہوں گا اور اُسے وہاں سے ہو کر ہی آنا ہوگا۔ میں اس لشکر کو بھیجنے سے کیسے رک جاؤں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان سے وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ فرماتے تھے اسامہؓ کے لشکر کو بھیجو۔

## حضرت ابوبکر صدیق کا عقیدہ

حضرت صدیقؓ کے اس پُر حکمت ارشاد میں اسلام کے کتنے بڑے اصول کو بیان کر دیا گیا۔ تفصیل تو اس کی شاید کسی دوسرے موقع پر کر سکوں گا لیکن اجمالاً اتنا تو یہاں بھی سمجھ ہی لینا چاہیئے کہ نبی کی پوری امت اور علماء امت کا عقیدہ کہ وحی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وحی جلی جسے قرآن کہا جاتا ہے۔ دوم وحی خفی جسے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول و فعل بھی وحی الٰہی میں مندرج ہے آپ جو کچھ کہتے تھے اپنی خواہش اور رائے سے نہیں کہتے تھے بلکہ وحی الٰہی اور مرضی خداوندی کی روشنی میں کہتے

اسی طرح جو فعل بھی آپ سے صادر ہوتا تھا وہ بھی ہوائے نفس اور تقاضائے ہوس سے نہیں بلکہ وحی خداوندی کے تحت ہوتا تھا۔ یہ ناممکن تھا کہ معاذ اللہ آپ کا کوئی فعل یا ارشاد رضائے خداوندی کے خلاف ہو اور وحی الٰہی خاموش رہے۔ اس لئے آپ کے جملہ اقوال و افعال جسے حدیث کہا جاتا ہے کی حیثیت بھی وحی الٰہی کی ہے بہر حال علماء اسلام کا یہ عقیدہ کہ حدیث نبوی وحی الٰہی وحی خفی ہے کیا یہ عقیدہ کسی عجمی سازش کی پیداوار ہے معاذ اللہ۔

حضرت صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے الفاظ

کیف ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علیہ الوحی من السماء یقول انفذوا جیش اسامہ۔

میں اس لشکر کو کیسے روک لوں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان سے وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے۔ انفذوا جیش اسامہ۔

اسامہ کا لشکر بھیجو۔

میں کیا اس عقیدہ کا اظہار نہیں کیا جا رہا۔ انفذوا جیش اسامہ کا جملہ جو لسان نبوت سے صادر ہوا ظاہر ہے کہ قرآن کی کسی آیت کا جزو نہیں لیکن امت کے سب سے پہلے خلیفہ سے آپ سن رہے ہیں کہ اکابر صحابہ کی موجودگی میں وہ اس کے وحی من السماء (آسمانی وحی) ہونے کا اعلان پوری قوت کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ خلیفہ اسلام کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم اور ہر فیصلہ وحی من السماء میں داخل ہے۔ اور جس طرح قرآن حکیم وحی الٰہی ہونے کے سبب ملت اسلامیہ کے لئے دینی حجت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فیصلہ دینی سند ہے۔ جس طرح قرآن حکیم کا منبع وحی الٰہی کا متبع ہے اسی طرح حدیث نبوی کا منکر وحی من السماء (آسمانی وحی) کا منکر ہے۔ خلیفہ اول کے بیان کئے ہوئے اس عقیدہ کو عجمی سازش قرار دے کر پوری امت کو گمراہ قرار دینے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ خود ہی کسی شیطانی سازش کا شکار تو نہیں؟

## صدیقی عقیدہ کہ احکام نبویہ ناقابل تغیر ہیں

بہر حال حضرت صدیقؓ کے اس صدیقانہ جملہ سے ایک اصول تو یہی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث وحی من السماء ہیں۔ اس لئے امت کے لئے ان کا درجہ وہی ہوگا جو وحی الٰہی کا ہونا چاہیئے۔ دوسرا قاعدہ جو اسی پہلے عقیدہ پر مرتب ہوتا ہے، اس صدیقی ارشاد سے یہ ثابت ہوا کہ دین کی جن جزئیات کو وحی من السماء (آسمانی وحی) نے متعین کر دیا ہے۔ ان جزئیات میں تغیر و تبدل اگر ہو سکتا ہے تو وحی کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے بعد

اگر کوئی نام نہاد مرکز ملت بصیرت قرآنی کے دعوے کے ساتھ ان جزئیات میں تغیر و تبدل کی جرأت کرے تو اُسے وحی الٰہی میں تحریف کا مجرم قرار دے کر بیک بینی و دو گوش ملت اسلامیہ سے خارج قرار دیا جائے گا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر خلیفہ راشد کون ہوگا۔ اور جن اکابر صحابہ کا مجمع آپ کے گرد جمع تھا، اُن سے بڑھ کر قرآنی بصیرت کسے حاصل ہو سکتی ہے لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر اسامہ کو روک لینے پر محض اس لئے راضی نہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم انفذوا جیش اسامہ کی تحریف اس سے لازم آتی ہے۔

پس جبکہ ایک فوجی نوعیت کے جزئی حکم کو نہیں بدلا جا سکتا تو کون عقلمند کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو احکام عبادات، معاملات، خصومات اور اخلاق سے متعلق ہیں اُن کے کسی ایک شوشے کو دنیا کی کوئی قوت بدل سکتی ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کے ارشاد کے موافق جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اقوال و ارشادات وحی من السماء ہیں تو اس وحی آسمانی کی متعین کردہ جزئیات میں تبدیلی کی جرأت کسی شیطان کو ہو تو ہو کسی مسلمان کو کب ہو سکتی ہے۔ اسی جملہ سے ایک اور مطلب کی بات نکل آئی۔ وہ یہ کہ جب حدیث رسول اللہ وحی آسمانی ہے اور اس کے متعین کردہ جزئیات بھی اسی طرح ناقابل تبدیل ہیں جس طرح قرآنی جزئیات۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ حالات کی تبدیلی کا سہارا لیکر اگر کوئی شخص احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلو تہی کرنا چاہے تو اس کی بھی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

حضرت صدیقؓ کا یہ جملہ کس قدر ایمان و یقین میں ڈوبا ہوا جملہ ہے کہ "اگر مجھے درندے بھی مدینہ میں کھا جائیں تب بھی میں اس لشکر کو بھیج کر رہوں گا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی آسمانی سے یہ حکم فرمایا ہے کہ "اسامہ کے لشکر کو بھیجو"۔ اور یہ قصہ کیا یہیں ختم ہو گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا۔ ایک طرف اکابر صحابہ حالات کی نزاکت سے بے چین تھے۔ اُن کے لئے یہ تصور بھی ناقابل برداشت تھا کہ حضرت اسامہؓ کے ساتھ اہل اسلام کی عظیم جمعیۃ اگر مدینہ سے باہر دور دراز سفر کے لئے نکل گئی تو مدینۃ الرسول کی حفاظت کس طرح ہوگی۔ مدینہ طیبہ میں رہ جانے والے بیچاروں پر دشمن اگر حملہ کر دے تو اُن کی مدافعت کا کیا سامان ہوگا اور مسلمانوں کے بیوی بچوں کے علاوہ خود امہات المومنینؓ کی حرمت کو خدانخواستہ خطرہ اگر لاحق ہو تو اس کے لئے کیا صورت کی جائے گی۔ حالات کی یہی پیچیدگی عام صحابہ کے علاوہ خود امیر جیش حضرت اسامہؓ کو بھی بے چین کئے جا رہی تھی۔ چنانچہ امیر لشکر نے پھر حضرت عمر کو بھیجا کہ خلیفہ رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن کی طرف سے واپسی کی اجازت طلب کریں۔ پیغام میں اسی بے چینی کا اظہار تھا۔ (باقی)

# کمیونزم اور اسلام

کمیونزم کیا ہے اور اسلام کیا ہے اور دونوں میں کہاں تک اتفاق اور اختلاف ہے۔ کیا کمیونزم اور اسلام قریب قریب ایک ہیں۔ اگر نہیں تو پھر دونوں کے درمیان کیا فرق ہے۔ کیا انسان ایک وقت میں مسلمان اور کمیونسٹ ہو سکتا ہے؟ یہ اور ایسے ہی کئی ایک سوال بعض ذہین انسانوں کے دماغ میں ابھر آتے ہیں۔ اس کے بجائے کہ ہم کمیونزم پر بغیر سمجھے بوجھے لعنت و ملامت کریں، ضروری ہے کہ ہم ایک مخلص طالب علم کی طرح اس کے بنیادی امور پر غور و فکر کریں اور پھر دیکھیں کہ کس حد تک یہ اسلام کے موافق ہے اور کس حد تک مخالف۔

بعض دوستوں کا خیال ہے کہ کمیونزم اور اسلام بجائے خود ایک ماں کے دو بچے ہیں چنانچہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر اسلام سے خدا کا تصور ہٹا دیا جائے تو کمیونزم باقی رہ جاتا ہے۔ یا یہ کہ اگر کمیونزم میں خدا کا تصور بڑھا دیا جائے تو اسلام بن جاتا ہے۔ گویا یہ ایک قسم کا الجبرائی حل (ALGEBRICAL SOLUTION) ہے جس سے ان کے ذہن کے مطابق کمیونزم اور اسلام کا فرق سمجھ میں آ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا خیال ہے کہ جس طرح کمیونزم سرمایہ داری کو مٹانا چاہتا ہے اس طرح اسلام بھی اسے مٹانا چاہتا ہے۔ اور جس طرح کمیونزم دولت کو ایک جگہ جمع کرنے کا مقصد یہ بتاتا ہے اسی طرح اسلام بھی اسے بیت المال کے نام سے انفرادی ہاتھوں سے نکال کر اجتماعی ہاتھوں میں دینا چاہتا ہے۔ یا یہ کہ جس طرح کمیونزم انفرادی ملکیت کو تسلیم نہیں کرتا اسی طرح اسلام بھی اس کو تسلیم نہیں کرتا۔

اس انداز فکر کے لوگ کبھی کبھی قرآن شریف کی بعض آیات کو توڑ مروڑ کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام انسان کو صرف وہی کچھ دینا چاہتا ہے جو اسے ذاتی کوششوں سے حاصل ہو جائے۔ چنانچہ کئی سال کی بات ہے کہ کنونشنوں کے ایک جلسے میں لگتے تھے ایک بڑے چارٹ پر ایک شعر لکھا تھا جس میں قرآن شریف کی اس آیت لیس للانسان الا ما سعیٰ کو مثال کیا گیا تھا اور جس سے یہ اخذ کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ انسان کے لئے وہی روزی یا آمدنی حلال ہے جو وہ صرف اپنے ہاتھوں سے کمائے یا حاصل کرے۔ اور وہ ساری دولت حرام ہے جو اسے دوسروں کے کمانے سے حاصل ہو۔ گویا وراثت سے اگر دولت حاصل ہو جائے وہ بھی حرام ہے۔ اور اگر کسی شخص نے کاروبار میں روپیہ لگایا اور خود اس میں بے کار حصہ دار (SLEEPING PARTNER) کی حیثیت سے کام کرتا ہو تو اس سے جو آمدنی حاصل ہو گی وہ بھی قرآن کی رو سے حرام ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہمیں اس سے اس وقت بحث نہیں کہ آیا ایسے کرم فرما اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر قرآن شریف کی غلط ترجمانی کرتے ہیں یا نہیں، لیکن یہ بات واضح ہے کہ اپنے نصب العین کو کامیاب بنانے کے لئے اس طرح قرآن کی کسی آیت کو اس کے مضمون سے کاٹ کر پیش کرنا ناانصافی اور اپنے حدود سے تجاوز کرنا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور کمیونزم دو متضاد تصورِ حیات ہیں۔ اگر اسلام کی بنیاد خدا پرستی اور آخرت کی جوابدہی پر مبنی ہے تو کمیونزم خدا بیزاری پر مبنی اور آخرت کے تصور سے خالی ہے۔ اسلام کی ساری تعلیم کا دارومدار خدا کے وجود اور پیغمبروں کی رہنمائی پر ہے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان بن ہی نہیں سکتا جب تک وہ خدا اور اس کے پیغمبروں کی تعلیم پر ایمان نہ رکھتا ہو، اور اس کائنات کے بنانے والے کو خدا نہ مانتا ہو اس کے برعکس ایک کمیونسٹ خدا کو اس کائنات کا بنانے والا تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے نہ وہ آخرت کا کوئی تصور ہے اور نہ نبی اور پیغمبر کا کوئی وجود۔ کیا یہ دنیا آپ ہی آپ وجود میں آئی یا ڈارون کے نظریۂ ارتقاء کے مطابق موجودہ صورت اختیار کر گئی ہے۔

اس سوال کا جواب اگر آپ کمیونسٹوں سے سننا چاہتے ہوں تو بہتر ہے کہ آپ مارکس اور انجلس کی تصانیف پڑھیں۔ یہاں پر اتنا لکھ دینا مناسب ہوگا کہ کمیونزم مابعد الطبیعات کے تصورات کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ ان کی نظروں میں فرشتے، ملائکہ، وحی، رسالت، آخرت، سب انسانوں کے بنائے ہوئے عقائد ہیں۔ ایک کمیونسٹ اس کو غلط سمجھتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل وحی لاتے تھے یا یہ کہ آپ نے معراج کی رات میں آسمانوں کی سیر کی۔ دراصل ایک کمیونسٹ ایسی ساری باتوں کو سرمایہ دارانہ نظام یا جاگیردارانہ نظام کے کرشمے سمجھتا ہے۔ وہ تاریخ کے ہر واقعہ کو معاشی اور اقتصادی دوڑ کا پرتو سمجھتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ اسلام کی ساری تاریخ منجملہ دوسری تاریخوں کے اقتصادی اور معاشی تگ و دو کا نتیجہ ہے۔ اتنا ہی نہیں دنیا کا سارا ادب، چڑھاؤ، یہ سارے تاریخی انقلاب یہ قوموں کا عروج و زوال اور جنگ و جدل سب کچھ ان کی نظروں میں معاشی اور اقتصادی کشمکش کا انجام ہے۔ ایک کمیونسٹ کی نظر میں انسانوں سے کوئی ایسا واقعہ سرزد نہیں ہوتا جس میں معاشی عوامل کام نہ کرتے ہوں۔ گویا اگر آپ والدین یا اولاد سے محبت کرتے ہیں تو اس میں بھی ذاتی منفعت پوشیدہ ہے۔ اگر کسی بھائی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں تو اس میں بھی کوئی نہ کوئی اقتصادی فائدہ پیش نظر ہے۔

اگر آپ بیوی کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آتے ہیں تو وہاں بھی آپ کو مال و دولت یا اسی طرح کا کوئی فائدہ لالچ ہے۔ اگر آپ کسی غریب کی مالی امداد کرنا چاہتے ہیں تو وہاں بھی پس پردہ آپ کو اپنا ہی فائدہ مقصود ہے اسلام میں اس تصورِ حیات کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ ایک مسلمان ہر کام اللہ کی رضا کے لئے کرتا ہے۔ اس کے ہر کام اور ہر فعل میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کارفرما ہے وہ کوئی ایسے کام کرتا ہے جس میں کسی ذاتی فائدے یا لالچ کی گنجائش نہیں۔ اگر وہ کسی غریب کو کھانا کھلاتا ہے تو اس میں اس کا کیا لالچ ہو سکتا ہے۔ اگر وہ زکوٰۃ دیتا ہے تو اس میں کون سے کاروباری فوائد اسے میسر ہیں۔ اگر وہ بنک یا ڈاک خانہ سے سود حاصل نہیں کرتا تو اس میں کون سی خود غرضی کے سامان ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اسلام بھی اس بات کا قائل ہے کہ ذاتی مفاد اور معاشی، اقتصادی فائدے انسان کے پیش نظر رہتے ہیں لیکن انسان اس بات کو غلط سمجھتا ہے کہ انسان کا ہر کام اور اس کی ہر کوشش صرف اپنے اقتصادی فائدے کے لئے ہوتی ہے اور معاشی عوامل (ECONOMICAL FACTERS) ہی ہر کام میں کارفرما ہوتے ہیں۔ معاشی عوامل تو بیشک دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ سماج کی صورت گری کرنے میں اپنا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ مگر دیگر عوامل ہر حال میں ان کے تابع (SUBORDINATE) نہیں ہوا کرتے

اسلام سرمایہ داری کا دشمن نہیں اس لئے کہ سرمایہ اللہ کی عنایت ہے جسے وہ چاہے دے۔ اگر سرمایہ اور دولت اچھے اور بھلائی کے کاموں پر صرف کی جائے تو وہ اللہ کی رحمت ہے۔ اسلام اگر دشمن ہے تو سرمایہ پرستی کا ہے۔ تاکہ لوگ سرمایہ جمع کر کے اسے غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم نہ کریں اور دولت پر سانپ بن کر نہ بیٹھ جائیں۔

ایک مسلمان کے لئے مناسب ہے کہ وہ سرمایہ جس کے پاس ہو تو اس میں سے اپنے رشتہ داروں، محتاجوں اور غریبوں کا بھی حق ادا کرے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اس کے لئے ایک لازمی امر ہے۔ اگر وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اپنے ایمان اور اسلام میں نقص پیدا کرتا ہے۔ اگر وہ سود خوار ہے تو اسے اللہ کی رحمت حاصل نہیں۔ اگر وہ لوٹ کھسوٹ سے دولت حاصل کرتا ہے اور سٹہ بازی، لاٹری کو اپنا شعار بناتا ہے تو قوانین اسلام کی خلاف ورزی کرتا ہے

اسلام کمیونزم کی طرح انفرادی ملکیت کا مخالف نہیں مگر ساتھ ہی کچھ پابندیاں ہیں تاکہ انسان خود غرض اور سماج دشمن نہ بن جائے۔ اسلام کی نظر میں سارے انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور انہیں ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا ہے۔ اگر ان میں کوئی فرق ہے تو وہ خدا ترسی اور پرہیزگاری کا ہے۔ وہ جس زیادہ اللہ سے ڈرتے ہیں اسی قدر ان کا درجہ اللہ کے یہاں بڑا ہے ورنہ انسانیت کے لحاظ سے سب ایک جیسے ہیں۔ یہ نماز

میں امیر و غریب کا ایک ساتھ کھڑا رہنا، یہ حج کے مراسم ادا کرتے کرتے آقا اور غلام کا کندھا سے کندھا ملا کر چلنا یہ اخوت اور برادری کے معاملات میں دولتمندوں کا غریبوں کے ساتھ تعاون کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسلام کی نظر میں سب انسان برابر ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان ایک دوسرے کی مشکلات حل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی دولت اور اپنے مال میں سے غریبوں کا حق ادا کریں۔ وہ زکوٰۃ کی صورت میں ہو یا عام انفاق کی صورت میں ہو۔

لیکن اسلام نے دولت خرچ کرنے کے لئے چند قیود لگادی ہیں تاکہ انسان کا اقتصادی نظام اپنا فطری رنگ قائم رکھ سکے اور اس میں بے اعتدالی واقع نہ ہو جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے سود کو حرام قرار دیا۔ آج کل دنیا کا اقتصادی نظام درہم برہم ہے۔ بعض ملک بعض سے زیادہ امیر ہیں اور بعض بہت غریب۔ بعض لوگ دولت میں مست نظر آتے ہیں اور بعض وہ ہیں جنہیں دو وقت کی روٹی بھی نصیب نہیں۔ اس خرابی کی بنیادی وجوہات میں سے ایک سود ہے سود کا لفظ اب بہت مہذب نظر آتا ہے اور شریف سے شریف لوگ بھی سود کھانا فخر سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک سود ہی ہے جس کی وجہ سے اقتصادی توازن ختم ہو جاتا ہے۔ سود تو دوسرے الفاظ میں معاشی استحصال (اکانمک اکسپلائیٹیشن) ہے جو ہمارے سماج کو دیمک کے کیڑوں کی طرح اندر اندر کھا رہا ہے۔ اسی طرح کے کاروبار اور تجارت میں بھی اسلام نے حلال و حرام کی پابندیاں لگادی ہیں۔ ہر وہ کاروبار اور تجارت حرام ہے جس میں نفع اور نقصان ( ) پر مبنی ہو۔ مثلاً آپ میوے کے ایک باغ کو ایسی صورت میں ٹھیکے پر دیں کہ ابھی درختوں میں شگوفے بھی نہ لگے ہوں۔ چنانچہ میوہ لگنے پر اولے، بارش اور طوفان سے اس کے میوے ضائع ہو جائیں اور ٹھیکے دار کو نقصان اٹھانا پڑے۔ ایسا معاملہ ناجائز ہے۔ اسلام کی رو سے تو باغ اس وقت ٹھیکے پر دیا جا سکتا ہے جب اس کے میوے پکنے کے قریب ہوں اور وہ سماوی آفات سے محفوظ بن چکے ہوں۔ اسی طرح لاٹری، سٹہ، انشورنس، معمے وغیرہ سب اسلام کی نظر میں ناپسند ہیں۔ اس لئے کہ ان میں ہار جیت ایک اتفاقی امر (چانس) ہوا کرتا ہے۔ شراب پینا، جوا کھیلنا، جانور لڑانا وغیرہ ایسی تمام باتیں اسلام نے ناپسند کی ہیں۔ عیش پرستی، فضول خرچی، عیش پرستی کو بھی اسلام نے ناجائز ٹھہرایا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے کہ اسلام کی کتنی دولت آج کل ان باتوں میں صرف ہوتی ہے تو معلوم ہوگا کہ دنیا کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ ان باتوں پر صرف ہوتا ہے۔ اسلام نے ان برائیوں کو روکنے اور دنیا میں ایک صالح معاشرہ (آئیڈیالوجیکل سوسائٹی) قائم کرنے کے لئے چند بنیادی امور طے کر دیئے ہیں

کمیونزم تو دولت کو انفرادی ہاتھوں میں دینا نہیں چاہتا۔ وہ انسان کو بنیادی طور سے بدنیت اور ناقابل [illegible] کی حکومت میں

دینا چاہتا ہے۔ وہ سارے کاروبار اور ملک کی ساری دولت کو قومی ملکیت بنانا چاہتا ہے کیونکہ اس کے خیال میں اگر دولت انسان کے انفرادی ہاتھوں میں آجائے تو نراج (انارکی) واقع ہو جاتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آخر وہاں بھی تو دولت انسان ہی کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اگر دولت بہت لوگوں کے پاس نہ رہے اور صرف ایک یا چند ہاتھوں میں رہے تو وہاں بھی آخر انسانوں کا ہاتھ ہے اور وہ واحد یا چند انسان بھی وہی مظالم روا رکھ سکتے ہیں جو دوسرے انسان روا رکھ سکتے ہیں۔ اس لئے ملک کی دولت کو قومی ملکیت بنانے کا تصور سراسر غلط ہے اور فطرت کی راہ سے گریز ہے۔

اسلام میں حکمرانی صرف اللہ کی ہے اور وہ ہی قانون ساز ہے۔ لوگوں کو اسی کی اطاعت کرنی ہے۔ لیکن کمیونزم میں حکمرانی مزدوروں کی ہے اور وہی قانون سازی کا حق بھی رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مزدور عموماً بے شعور اور غیر سنجیدہ طبقہ ہوتا ہے۔ ان کے ذہنی رجحانات اکثر ان کی معاشی اور اقتصادی مشکلات کا ردعمل ہوتے ہیں اس لئے اہم معاملات میں ان کے فیصلے بھی غیر جانبدار نہیں ہوتے۔ خود مارکس اور انجلس کے خیالات ان جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں جو ان میں سرمایہ دارانہ نظام کے ردعمل سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس جو احکام اللہ نے دیئے ہیں وہ بشری کمزوریوں سے پاک ہیں اور ان سے وہ سائنٹفک اور معتدل نظام قائم ہو سکتا ہے جو انسانی سماج کی سب بیماریوں کے لئے واحد علاج ہو سکتا ہے

لیکن ان سب اختلافات کے باوجود کمیونزم اور اسلام میں موافقت بھی ہے۔ جس طرح اسلام ایک تحریک ہے اسی طرح کمیونزم بھی ایک نظریہ کا علمبردار ہے۔ جس طرح اسلام زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے اصولوں کا قائل بنانا چاہتا ہے۔ اسی طرح کمیونزم بھی بنانا چاہتا ہے۔ جس طرح اسلام نے وطنی اور جغرافیائی حدود کو توڑ کر عالم انسانیت کو ایک کر دیا۔ اسی طرح کمیونزم بھی مشرق و مغرب، شمال اور جنوب کے فاصلے پھاند کر انسانوں کو ایک کرنے کا داعی ہے۔ اسلام میں بھی وطن کی محبت، نظریہ کی محبت کے تابع ہے اگرچہ اسلام کی رو سے وطن کی محبت کا جذبہ ایک فطری جذبہ ہے اور کمیونزم میں بھی۔ اسلام میں بھی حکومت اور سیاست کا تصور ہے (اگرچہ یہ تصور دیگر سیاسی تصورات سے مختلف ہے) اور کمیونزم میں بھی۔ اسلام بھی آفاقی ہے اور کمیونزم بھی، یہ سب کچھ ہے مگر جس طرح اقبال چاند سے مخاطب ہو کر موافقت کے بعض پہلوؤں کی نشاندہی کرنے کے بعد کہتا ہے ؎

پھر بھی اے ماہِ جبیں تو اور ہے میں اور ہوں
درد جس پہلو میں ہوتا ہے وہ پہلو اور ہے

اسی طرح اسلام اور کمیونزم دو متضاد نظریۂ حیات ہیں اگر ایک کا رخ مشرق کی طرف ہے تو دوسرے کا مغرب کی طرف۔ اسلام کی کشتی شمال کو جاتی ہے تو کمیونزم کی کشتی جنوب کو۔ اور جو لوگ دونوں کشتیوں میں سوار ہونا چاہتے ہیں وہ اپنے اوپر امر

محمد رشید احمد نورپوری
ناظم اسلامی لائبریری نورپور نورنگا بہاولپور
۲ ستمبر ۱۹۶۶ء

# پروگرام سیرت اتنبی کانفرنس سرگودھا

منعقدہ ۲-۳ ستمبر ۱۹۶۶ء

## نشست اول

۲ ستمبر بروز جمعہ ۱۱ بجے دوپہر

صدارت۔ مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا

تلاوت۔ عبدالبدیع صاحب

نعت۔ حافظ عبدالجبار صاحب

تقریر۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ

## نشست دوم

۲ ستمبر بعد نماز جمعہ

صدارت۔ حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد بلاک ۱

تلاوت۔ حافظ مولوی محمد رفیع صاحب

نظم۔ سید امین گیلانی

تقریر۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب

## نشست سوم ۲ ستمبر بعد نماز عشاء

صدارت۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں

تلاوت۔ قاری فضل حق صاحب

نعت۔ حاجی محمد صدیق صاحب

نظم۔ الحاج سید امین گیلانی صاحب

تقریر۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور

تقریر۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

## نشست چہارم ۳ ستمبر ہفتہ صبح نو بجے

صدارت۔ حضرت مولانا سعید احمد صاحب

تلاوت۔ قاری محمد سعید صاحب

نعت۔ حاجی حافظ عبدالجبار صاحب

نظم۔ الحاج سید امین گیلانی

تقریر۔ حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر

## نشست پنجم ۳ ستمبر بعد نماز ظہر

صدارت۔ حضرت مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب خطیب گول چوک

تلاوت۔ مولوی قاری محمد ایوب صاحب

نعت۔ مولوی عبدالجبار صاحب

نظم۔ سید امین گیلانی صاحب

تقریر۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔

تقریر۔ حضرت مولانا حافظ الحدیث مولانا درخواستی صاحب

## نشست ششم ۳ ستمبر بعد نماز عشاء

صدارت۔ حضرت مولانا الشیخ السید عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان

تلاوت۔ قاری محمد سعید صاحب نعت۔ مولوی عبدالجبار

نظم۔ الحاج سید امین گیلانی صاحب۔

صدارتی تقریر۔ تقریر۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب

تقریر۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی

## بقیہ اسباب تحریف، شاہ ولی اللہؒ کی نظر میں

تہذیب و تمدن، اخلاق و اعمال، عقل و فہم، قلب و دماغ اور اوضاع و اطوار میں اپنے اساتذہ کا مثنیٰ، ان کے مخصوص فلسفہ کے وارث۔ ان کی ذہنیت کے حامل اور لارڈ میکالے کی اس پیشگوئی کی منہ بولتی تصویر تھے کہ:۔

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیئے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان ترجمان ہو۔ یہ ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو خون و رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے، الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو"

یہی خون و رنگ کے اعتبار سے مسلم نما اور رائے اور ذوق، الفاظ اور فہم کے اعتبار سے واقعتہً انگریز نو آزاد اسلامی ممالک کے مقنن قرار پائے۔ جن کے عقائد متزلزل اعمال معدوم۔ اخلاق صفر اور اسلام کا صحیح فہم ناپید تھا ان کے پاس جو مقام عزیز تھا، وہ صرف ان کے عیسائی اور یہودی اساتذہ کا فراہم کردہ سرمایۂ تشکیک و تذبذب تھا، ان کے نزدیک اصل سوال شرائع کے نفاذ کا نہیں تھا، بلکہ رغبت طبائع کے دھارے میں بہہ نکلنے کا تھا۔ وہ اپنے ماضی سے افسردہ، اسلامی ورثہ سے مایوس، اسلاف کی محنت سے نالاں اور قدیم اسلام کا نام لینے والوں پر خندہ زن تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ عقیدت اپنے اساتذہ کے بارے میں ایک فطری امر بھی تھا کہ اسلام کی صحیح روح، صحیح مزاج اور گہرے فلسفہ کو صرف ان مستشرقین نے سمجھا ہے، انہیں یہ باور کرایا گیا کہ قرون وسطیٰ کے ائمہ، محدثین، فقہا، متکلمین، صوفیا اور علماء نہ صرف یہ کہ اسلام کی حقیقی روح اور فلسفہ کے سمجھنے سے قاصر رہے، بلکہ ان کی "شریعت سازی" نے اسلام کو جامد اور غیر متحرک بنا کر رکھ دیا جس کی وجہ سے قرون وسطیٰ کے اسلام میں جدید معاشرہ کی روز افزوں ضروریات کا ساتھ دینے کی صلاحیت نہیں رہی۔ ان میں سے بعض تو صاف صاف سکولیزم (لامذہبیت) کا نعرہ لگانے لگے۔ بعض نے کمیونزم کو اسلامی روح قرار دیا اور بعض نے قدیم اسلام کو یکسر مشکوک قرار دے کر نئی تعبیر اور تحریف کے زور سے جدید اسلام کے کل پرزے تیار کرنا شروع کئے۔ مجموعی طور پر ان لوگوں کے دوائر میں تہاون اور دین بیزاری کا ذوق مزید سے مزید اور شدید سے شدید تر ہوتا چلا گیا۔ اور صورت حال کا وہی نقشہ سامنے آیا جسے شاہ صاحبؒ نے اس فقرہ میں بیان فرمایا:۔

"پھر ان دین فراموشوں سے بھی بڑھ کر کچھ ناخلف اور آئے، جو تہاون میں بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ علم دین کا بڑا حصہ نسیاً منسیاً ہو کر رہ گیا (حتی ینسی معظم العلم)"

"علم کا بڑا حصہ" سلف کی تفسیر ان کے نزدیک غلط قرار پائی۔ حدیث زمانہ مابعد کی پیداوار، فقہ علماء کے جمود کا نشان، عقاید و کلام قرون وسطیٰ کی ستم ظریفی، احسان و تصوف جوگیانہ اعمال و اشغال [illegible] انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے علاوہ علم کا باقی حصہ رد ہی کتنا جاتا ہے۔ اس لئے تحریف کے لئے میدان صاف تھا، اور ان کی تحریف پر ٹوکنے والے علماء مورد عتاب۔

اور چونکہ یہ تہاون پسند اقتدار و اختیار کی وجہ سے قوم کے رئیس اور کبیر تھے اور شاہ صاحبؒ کے بقول:۔

"اور تہاون جب قوم کے رؤسا اور با اثر افراد کی جانب سے ہو تو نہایت مضرت رساں اور فساد انگیز ہوتا ہے۔" (صفحہ ۱۲۰ ج ۱)

اس لئے اس کا نتیجہ پوری ملت کے حق میں مذہبی گرفت کی کمزوری، عقائد سے تذبذب اور اعمال میں سستی جیسے تباہ کن اثرات کے ساتھ نمودار ہوا۔ ہمیں یہ اصرار نہیں کہ یہ سب کچھ نیت اور ارادے کے کھوٹ کی وجہ سے وجود میں آیا، بلکہ ان میں سے بہت سے افراد ملت کے بہی خواہ اور نیک نیت بھی ہوں گے۔ لیکن اس کا کیا علاج کیا جائے کہ زہر کو اگر زہر سمجھ کر کھا لیا جائے وہ جب بھی قاتل ہے اور اگر نادانی سے اسے تریاق کا نام دے کر یا واقعتہً پوری دیانتداری سے اسے تریاق سمجھ کر کھا لیا جائے وہ جب بھی قاتل رہے گا۔ کسی کی نیک نیتی، دیانتداری اور خوش فہمی ظاہر ہے کہ تریاق کو زہر، اور زہر کو تریاق بنا [illegible]

## بقیہ ـــــ اداریہ

کی سیرت کے بیان کرنے پر بھی پابندیوں کا قانون حرکت میں آجاتا ہے۔ ہم سرگودھا کے حکام کے اس غیر منصفانہ رویہ پر..... تبصرہ آئندہ کے لئے ملتوی کرتے ہیں لیکن صرف اتنا کہتے ہیں کہ ؎

اہل گلشن کے لئے بھی باب گلشن بند ہے
اس قدر کم ظرف کوئی باغباں دیکھا نہیں

(حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی)

## حکیم مرزا احمد بیگ کی وفات پر تعزیتی پیغامات

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے جلیل القدر رضاکار کی وفات پر تمام ملک میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا، نیز مرحوم کی دینی و جماعتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا ہے اور ان کے لواحقین، پسماندگان اور احباب سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا کی گئی ہے۔

لاہور میں نماز جمعہ کے موقعہ پر اپنے مسلک کی تمام مساجد میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور مختلف جگہوں پر قرآن مجید ختم کر کے مرحوم کو ایصال ثواب کیا۔

## بقیہ: معارف الحدیث

کے ساتھ بے اعتنائی کا برتاؤ کرنا یہ ہماری نظروں میں کوئی بات ہی نہیں رہی۔ اسی کے مناسب جامع ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرنا ایسی نعمت ہے کہ خدا تعالیٰ کے غضب کو بھی ٹھنڈا کر دیتی ہے اور بری موت سے آدمی کو بچا لیتی ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۵)

دنیا میں خدا کے وجود کے اختلاف رکھنے والے موجود ہیں لیکن موت کے بارے میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اس لئے اس کٹھن اور متفق علیہ سفر کے لئے مذکورہ بالا حدیث کو بہت اہتمام کے ساتھ یاد رکھنا چاہیئے۔

# اعلانات

### خطاب خاص

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سیرت کانفرنس سرگودھا کے موقعہ پر ۳ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ صبح ۷ بجے علمائے کرام سے خطاب فرمائیں گے

### مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۴ ستمبر بروز اتوار صبح ۸ بجے دفتر جمعیۃ مسلم بازار سرگودھا میں منعقد ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

### اظہار تشکر

حضرت قبلہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر جن حضرات نے ہمیں تعزیتی خطوط اور تار ارسال کئے ہیں وہ اتنی تعداد میں ہیں کہ ان کا فرداً فرداً جواب نہیں دیا جا سکتا لہٰذا بذریعہ اخبار ہم ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس غمناک حادثہ پر ہماری غمگساری کی۔

(مفتی) احمد سعید (قاری) عبدالسمیع۔ احمد شفیع
محمد رفیع (صاحبزادگان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

### دعائے صحت

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے شیخ الحدیث اور حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کے اچانک گرنے کی وجہ سے بازو پر سخت چوٹیں آئی ہیں۔ جمیع احباب و قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ حضرت مولانا کے لئے صحت کاملہ و شفائے عاجلہ کی دعا فرمائیں۔

# متفرقات

## جمعیۃ علماء اسلام تونسہ شریف کا ہنگامی اجلاس

[illegible]

(۱) جمعیۃ علماء اسلام تونسہ شریف کے ہنگامی اجلاس منعقدہ ۱۲ اگست ۱۹۶۹ء کے فیصلہ کے مطابق ۱۹ اگست ۱۹۶۹ء کو تونسہ شریف میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ جلسہ عام سے مولانا عبدالحق صاحب، مولانا عبدالقادر صاحب، مولانا عبدالحکیم صاحب، مولانا عبدالحق صاحب، مولانا عبدالحق صاحب، مولانا عبدالحق

# ہفتہ بھر کی خبریں

## کینیا میں بھارتیوں کے خلاف نفرت

حال ہی میں بعض بھارتی باشندوں کو کینیا سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ ان کی سرگرمیاں ملک کے لئے مضر تھیں۔

## پونے دو لاکھ ویٹ نامی ہلاک

ویٹ نام کے قومی محاذ آزادی کے مشن کی طرف سے ایک سیاہ کتاب تقسیم کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ گذشتہ گیارہ سالوں کے دوران روزانہ ۴۲ ویٹ نامیوں کو ہلاک کرتا رہا ہے اور بتایا ہے، کہ ویٹ نام میں اب تک امریکہ کے ہاتھوں ایک لاکھ ستر ہزار مردوں، عورتوں اور بچوں کو ہلاک کیا گیا ہے آٹھ لاکھ افراد کو زخمی کیا ہے یا اپاہج بنایا ہے اور ۵۰ لاکھ افراد کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔

## چین اقوام متحدہ میں شامل ہو جائیگا

اقوام متحدہ میں متعین امریکی نمائندے گولڈ برگ نے صدر جانسن سے ملاقات کے بعد اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کو بتایا ہے کہ حکومت امریکہ نے چین کو اقوام متحدہ میں شامل کرنے کے خلاف جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اب اس نے اس پر نظر ثانی شروع کر دی ہے اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے قبل امریکہ کے فیصلہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس سے امید ہے کہ اس دفعہ چین اقوام متحدہ کا ممبر بن جائیگا

## پاکستان ترکی کو ہر ممکن امداد دے گا

صدر ایوب نے آج ٹیلی فون پر وزیر اعظم ترکی سے بات چیت کر کے یہ یقین دلایا کہ ترکی کے زلزلہ کے مصیبت زدگان کے لئے جس قسم کی امداد کی ضرورت ہو پاکستان دینے کو تیار ہے۔

## بھارت کی مغربی جرمنی کو دھمکی

بھارت نے مغربی جرمنی کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے "پاکستان کو مسلح کرنے سے گریز نہ کیا" اور ایف ۸۶ قسم کے ۹۰ سیبر جیٹ طیاروں کو فوراً واپس نہ لیا جو مبینہ طور پر ایران کے توسط سے پاکستان کو فراہم کئے گئے ہیں تو بھارت مشرقی جرمنی میں نہ صرف ایک تجارتی کارپوریشن کا دفتر کھول دے گا بلکہ مشرقی جرمنی کی حکومت کو تسلیم کر کے وہاں سفارتی دفتر قائم کر لے گا۔

## ناگاؤں سے فرانسیسی ہتھیار پکڑے گئے

وزیر دفاع چاون نے گذشتہ روز یہاں پارلیمنٹ میں بتایا کہ ناگا قبائل سے فرانسیسی ساخت کے ہتھیار پکڑے گئے ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے فرانسیسی سفیر سے ذاتی طور پر بات چیت کی ہے۔

## اسرائیل کا پوری قوت سے مقابلہ کیا جائیگا

شام کی وزارت خارجہ نے اسرائیل پر الزام لگایا ہے کہ اسرائیل شام کے خلاف از سر نو جارحیت کا ارتکاب کرنے والا ہے۔ وزارت خارجہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے دوبارہ شام کی سالمیت اور استحکام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

## پاکستان کے لئے امریکی قرضہ

واشنگٹن کے درآمد برآمد بنک نے پاکستان کے صنعتی ترقیاتی بنک کو ۲۵ لاکھ ڈالر کا نیا قرضہ دیا ہے اس قرضہ سے پاکستان میں نجی سیکٹر میں صنعتی ترقی میں کافی مدد ملے گی۔ اسی بنک نے ۶۳ء میں پاکستان کو ۲۳ لاکھ ڈالر کا قرضہ دیا تھا۔

## ۳۳ ہزار ٹن گندم چٹاگانگ پہنچ گئی

امریکہ اور آسٹریلیا سے ۳۳ ہزار ٹن گندم لے کر دو جہاز چٹاگانگ پہنچ گئے ہیں اور ان سے گندم اتاری جا رہی ہے۔ مزید ایک لاکھ ۲۱ ہزار ٹن امریکی گندم لیکر جہاز اسی ہفتے چٹاگانگ پہنچ جائیں گے۔

## انڈونیشیا میں متعدد اعلیٰ فوجی افسر گرفتار

بنڈونگ ملٹری گیریزن نے انڈونیشیا کے رہنما کمانڈر اور متعدد دوسرے اعلیٰ فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا ہے یہ گرفتاریاں بنڈونگ میں طلباء کے تصادم کے سلسلہ میں ہوئی ہیں۔ طلباء صدر سوکارنو کے حق میں مظاہرے کر رہے تھے کہ ان پر فوج نے گولی چلا دی تھی۔

## امریکہ نے شمالی ویٹنام پر حملہ کرنیکا فیصلہ کر لیا

امریکہ نے شمالی ویٹ نام پر میدانی اور بحری فوجوں سے حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں امریکہ کے فوجی حکام نے جو منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے مطابق امریکہ کی میدانی اور بحری فوج کو موسم بہار میں شمالی ویٹ نام کے علاقوں میں پیشقدمی کا حکم دیا جائے گا

---

## بھارتی ۶۰۰ فوجی افسر سبکدوش

بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون نے لوک سبھا کو بتایا ہے کہ بھارتی فوج میں جن ۶ سو افسروں کو عارضی کمیشن دیئے گئے تھے انہیں فوجی ملازمت سے سبکدوش کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے ہندوستان کی جنگی تیاریوں میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئے گی۔

## ترکی میں زلزلے سے تباہی

ترکی میں گذشتہ دنوں جو زلزلہ آیا تھا اس میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد گیارہ ہزار تک پہنچ گئی ہے اور ایک لاکھ سے زائد افراد بے گھر اور قلاش ہو چکے ہیں

## مشرقی پاکستان میں اسلحہ کے دو کارخانے

گورنر مشرقی پاکستان نے بتایا ہے کہ صوبے کی دو جدید ترین اسلحہ ساز فیکٹریوں کی تعمیر کا کام تیز رفتاری سے شروع ہو چکا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت صورت حال سے پوری طرح باخبر ہے اور ملک کی دفاعی ضروریات خصوصاً مشرقی پاکستان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے

## ۳۰ ہزار افراد نے بمبئی میں ہلہ بول دیا

میسور اور مہاراشٹر کے سرحدی جھگڑے کے نتیجہ میں بمبئی میں زبردست ہنگامے ہوئے۔ ۳۰ ہزار سے زائد مظاہرین نے سیکرٹریٹ پر ہلہ بول دیا۔ جس پر پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں ہوئیں اور ساڑھے آٹھ سو افراد گرفتار کر لئے گئے

## میں ہار گیا تو دین کی خدمت کروں گا

باکسنگ کے عالمی ہیوی ویٹ چیمپین مسٹر محمد علی نے ایک بیان میں بتایا کہ اگر مجھے کبھی شکست ہو گئی تو میں باکسنگ ترک کر دوں گا اور اپنی باقی عمر یاد خدا میں وقف کروں گا اور خود کو دین متین کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گا۔ محمد علی کلے نے کہا کہ اب بھی میں اپنا نوے فیصد وقت دین کی خدمت میں صرف کر رہا ہوں اور باکسنگ کی طرف کم توجہ دیتا ہوں اللہ میرے ساتھ ہے

## امریکہ نے پاکستان کا فوجی سامان چھوڑ دیا

وزیر خارجہ پاکستان نے بتایا ہے کہ پاک بھارت جنگ سے قبل پاکستان نے امریکہ سے جو فوجی سامان خریدا تھا۔ وہ واگذار کر دیا گیا ہے اور سامان کا ایک حصہ پاکستان پہنچ چکا ہے۔

—— ایک روسی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی بحریہ کے پاس ایٹمی آبدوزوں کی تعداد ۳۷ ہے اور یہ تمام آبدوزیں ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح ہیں، راکٹوں سے لیس ہیں اور ان میں دو تہائی مستقل طور پر سمندروں کے اندر گشت کرتی رہتی ہیں۔

# خبرنامہ جمعیۃ

## ماموں کانجن میں مولانا ہزاروی کا ورود مسعود

۱۴ اگست بروز اتوار بعد نماز عشاء مدرسہ احیاء العلوم جامع مسجد منڈی ماموں کانجن ضلع لائلپور میں ایک عظیم الشان تبلیغی اجتماع زیر صدارت مولانا حافظ حسام الدین صاحب مہتمم احیاء العلوم منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے حالات حاضرہ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی کو قرآن و سنت کی روشنی میں منافی اسلام اور مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے ان کی شدید مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق رسوائے زمانہ مذکورہ قوانین کو فی الفور منسوخ کرے۔ آپ نے اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام ان قوانین کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے ملک بھر میں تحریک چلائے گی اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔

آپ نے عوام سے پرزور اپیل کی کہ وہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام کا مکمل ساتھ دیں۔ عوام نے ہاتھ کھڑے کر کے جمعیۃ کی بھرپور حمایت کا یقین دلایا۔ ۱۵ اگست کو صبح کی نماز کے بعد حضرت مولانا نے شہر کی مرکزی جامع مسجد میں ایک گھنٹہ درس قرآن کریم دیا۔ جس میں مقامی لوگوں کے علاوہ بیرونجات سے آنے والے علماء اور معززین علاقہ نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

### جمعیۃ کی ممبر سازی

درس سے فراغت کے بعد مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری کی تحریک پر جمعیۃ کی ممبر سازی شروع ہوئی۔ چنانچہ تیس معززین شہر نے فارم رکنیت پُر کئے اور یوں پہلے روز ہی جمعیۃ کو زبردست کامیابی ہوئی۔ اور طے پایا کہ ایک مہینہ تک ممبر سازی جاری رکھی جائے اور پھر جمعیۃ کا باقاعدہ انتخاب عمل میں لایا جائے

### تنظیمی بورڈ کی تشکیل

ممبر سازی اور دیگر تنظیمی امور کی نگرانی کے لئے مہتمم مدرسہ مولانا حافظ حسام الدین صاحب کی قیادت میں ایک سہ رکنی کمیٹی کی تشکیل کی گئی جس میں مولانا مہتمم صاحب کے علاوہ جناب چودھری محمد یوسف صاحب بسم اللہ سٹور اور جناب عبدالخالق صاحب شامل ہیں۔

### دعوت استقبالیہ

۱۵ اگست بروز پیر جماعت اہلحدیث مغربی پاکستان کی عظیم مرکزی درسگاہ دارالعلوم تعلیم الاسلام اوڈانوالہ کی مجلس انتظامیہ نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے اعزاز میں ایک دعوت استقبالیہ دی۔ جس پر مولانا صاحب مقامی علماء کی معیت میں دارالعلوم میں تشریف لے گئے۔ مولانا نے دارالعلوم کی عمارت اور توسیعی منصوبوں کا معائنہ کیا اور منتظمین مدرسہ کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا۔ دارالعلوم کے مقتدر رکن مولانا قاضی محمد اسلم صاحب سیف نے اساتذہ اور طلباء کے اجلاس میں خطبۂ استقبالیہ پڑھا۔ جس میں مولانا صاحب کی دینی، سماجی اور سیاسی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مولانا نے آدھ گھنٹہ اساتذہ و طلباء کے اجتماع سے پرتاثیر خطاب فرمایا۔

(عبدالخالق ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ماموں کانجن ضلع لائلپور)

## خلاف شریعت کاموں کو ملک سے جلد از جلد ختم کیا جائے

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ جمعیۃ علمائے اسلام ہاہوبل (سلہٹ) کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا تبارک علی صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ عالیہ ہاہوبل منعقد ہوا۔ اطراف کے علمائے کرام کے علاوہ آئمہ مساجد اور سرداران اکناف نے بھی شرکت فرمائی جس میں مختلف باطل فرقوں اور مخالف شریعت قوانین کی سخت مذمت کرتے ہوئے علمائے کرام نے مدلل تقریریں کیں اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر بنا ہے اس میں مخالف اسلام قوانین چلانا کسی صورت میں بھی زیبا نہیں دیتا۔ بعد میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی (جو سراسر خلاف اسلام قوانین ہیں) کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو جو اسلام سے بالکل ناواقف ہے۔ مشاورتی کونسل سے فوراً ہٹایا جائے۔

(۳) نیز یہ اجلاس حکومت مشرقی پاکستان سے شدید احتجاج کرتا ہے کہ مغربی پاکستان کی طرح مشرقی پاکستان سے بھی اسکولوں کالجوں سے گانا بجانا رقص و سرود خلاف شریعت کاموں کو قانوناً بند کر دیا جائے۔

آخر میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر نون خاں صاحب کو اس نیک کام پر مبارکباد دیتے ہوئے اسلام اور پاکستان کی ترقی کے لئے دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

## جمعیۃ علماء اسلام پنوعاقل کی قرارداد یں

۱۲ اگست۔ جامع مسجد پنوعاقل میں خطبہ جمعہ سے پہلے ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ ناظم اعلیٰ ضلع سکھر نے تقریباً ۸۰۰ افراد جماعت سے خطاب فرمایا اور حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پنوعاقل شہر میں غنڈہ گردی عصمت فروشی، چرس فروشی، جوا، جیب کترے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور چوریاں عام ہو رہی ہیں لیکن ان کا کوئی تدارک نہیں کیا جا رہا۔ آخر میں مندرجہ ذیل ..... قراردادیں اتفاق رائے سے ..... پاس ہوئیں۔

(۱) شہر سے غنڈہ گردی، عصمت فروشی، چرس فروشی، جوا وغیرہ بند کرانے کے لئے مقام بالا سے استدعا کی جائے کہ وہ شریف شہریوں کے مال اور عزت کا تحفظ کریں

(۲) عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔

(۳) خاندانی منصوبہ بندی کا محکمہ بند کر کے اس رقم سے دینی مدارس کھولے جائیں۔

آخر میں چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی اور دیگر پی۔ ڈی ممبران کو غنڈہ گردی کا مشاہدہ کرایا گیا کہ راہ چلتی پبلک کو کیسے تنگ کیا جاتا ہے۔ جس پر چیئرمین صاحب نے ۳۲ غنڈوں کو دفعہ ۱۰۷ اور ۱۰۹ میں چالان کرنے کے لئے ایس پی صاحب و ڈی ایس پی صاحب روہڑی ڈویژن اور ایس ایچ او پنوعاقل کو رپورٹ بھیج دی کہ حکام بالا بدمعاشوں کو سزائے کران کی غنڈہ گردی سے عوام کو نجات دلائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام لانڈھی کراچی کی سرگرمیاں

۱۴ اگست مسجد عالمگیر لانڈھی میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض مولانا زاہد صاحب نے سرانجام دیئے۔ جلسہ میں مولانا غلام صمدانی صاحب، مولانا عبدالخالق صاحب خطیب جامع مسجد رحمانیہ نے ختم نبوت اور عائلی قوانین کی تنسیخ پر تقریریں کیں۔ بعد ازیں مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد عثمانیہ نے توحید اور مودودی جماعت کی گمراہانہ کارگذاریوں پر قریباً دو گھنٹے روشنی ڈالی

آخر میں مولانا محمد حسین صاحب اور مولانا محمد زاہد صاحب نے اسلامی تعلیمات پر اپنے مخصوص انداز میں وعظ فرمایا۔ اب ۲۱ اگست کو معین آباد لانڈھی مولانا محمد اسرائیل صاحب کی مسجد میں جلسہ ہوگا۔ (غلام صمدانی)

## جمعیۃ علماء اسلام کوہ مری کی تشکیل نو

۱۹ اگست مری۔ یہاں بعد نماز عصر جامع مسجد حنفیہ شرقیہ مری میں مقامی حضرات کا ایک اجلاس بلایا گیا، جس میں جمعیۃ علماء اسلام مری کی تشکیل نو کی گئی۔ عہدیدار حسب ذیل چنے گئے۔

امیر۔ حکیم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب
نائب امیر۔ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب
ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب
ناظم۔ قاری محمد ایوب صاحب
خازن۔ صوفی عبدالرقیب صاحب

رکنیت سازی شروع کر دی گئی ہے۔ دارالعلوم دیانیہ کو ہری کا ایک کمرہ دفتر کے لئے مختص کر دیا گیا ہے جہاں ہر ہفتے نماز جمعہ کے بعد جلاس ہوا کرے گا۔

PHONE No 6775 ہفت روزہ WEEKLY REGD. No. 7

# ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM

لاہور LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۲ ستمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۴

ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چینی جلن یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناخن، سوکھا گلہ، شانہ کی کمزوری، زردہ اور وسدا عضا ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد جوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد مجد اللہ پرنسپل طبی کالج اور جنرل چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعائت حاصل کرنے کا

سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

تاج مکتبہ احرار انگر پڈعیدان ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیر ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازی خاں

## کیلنڈر

جو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے شائع کیا ہے دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ " |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء سرگودھا کی طرف سے ہو کیلنڈر شائع ہوا تھا وہ شائع ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب ضابطہ وی پی سے روانہ کر دیا جائیگا۔ جو حضرات منگانے کے خواہشمند ہوں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ پھر دستیابی کا اطمینان نہ دلایا جا سکے گا

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و منثور

ضروری اعلان

ہمارے ہاں دہلی، دیوبند اور مصر کی مطبوعہ کتب آگئی ہیں۔ کھول خریدت طلب کریں

| | |
|---|---|
| واضح المبین | ۵۰/- |
| لسان العرب مصری کامل | ۹۵۰/- |
| بخاری شریف دہلی | ۵۰/- |
| مسلم شریف | ۶۰/- |
| مصباح اللغات | ۱۴/- |

ملنے کا پتہ

کتب خانہ قاسمیہ ملتان

نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |

فی انچ ۲ روپے ۵۰ پیسے

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

اسلام ہوزری ۱۳ ایبی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۶۲۶

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

مرکزی اسلامی لائبریری نور پور

مرکزی اسلامی لائبریری نور پور

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

رشید احمد نور پوری عفا اللہ عنہ

ناظم مرکزی اسلامی لائبریری نور پور نور نگا

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۲۵ پیسے

حضرت مولانا سید بدیع عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

مَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رضہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی مشکوٰۃ ص ۳۲۴)

ترجمہ:۔ عمرو بن مرّہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو مسلمانوں کا حاکم مقرر فرمائے اور وہ مسلمانوں کی ضروریات اور حاجات سے غافل ہو کر بیٹھا رہے تو اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بھی محشر میں اس کی ضرورت اور حاجت کی کوئی شنوائی نہ فرمائے گا۔ یہ حدیث سُن کر حضرت معاویہؓ نے اس بات کے لئے مستقل ایک شخص مقرر کر دیا کہ جو لوگوں سے پوچھ پوچھ کر ان کی ضروریات کو ان کے سامنے پیش کرتا رہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص ۳۲۴)

ترجمہ:۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ کسی اپنے کارندے کو کسی جانب روانہ فرماتے تو اس کے ساتھ یہ چند شرطیں کر لیتے یہ کہ ترکی گھوڑے پر سوار مت ہونا اور میدہ مت کھانا اور باریک کپڑے مت پہننا اور لوگوں کی ضروریات سننے کے لئے ہر وقت اپنے دروازے کھلے رکھنا اور ان کو بند مت کرنا۔ اگر تم نے ان میں سے ایک بات کی بھی خلاف ورزی کی تو یاد رکھنا اس کا نتیجہ تم کو بھگتنا ہوگا۔ یہ کلمات کہہ کر پھر رخصت فرماتے۔

شرح:۔ حدیث کی شرح سمجھنے سے پہلے یہ اپنے پیش نظر رکھیئے کہ یہ فرمان اس شخص کا ہے جس کے متعلق بعض انگریزوں کا یہ مقولہ ہے کہ اگر کہیں اسلام میں اسی شان کا دوسرا عمر اور پیدا ہو جاتا تو تمام روئے زمین پر ایک مسلمانوں کے سوا دوسرا کوئی حکمران نظر نہ آتا تاریخ آپ کو یہ بتائے گی کہ اس کی یہ رائے کسی جبر و تشدد کی بنا پر نہ تھی۔ کیونکہ مرنا کبھی جبر و تشدد سے رام نہیں ہو سکتی بلکہ ان کے حسن تدبیر اور حسن تدبّر کی بنا پر تھی اور اسی کے ساتھ اسی کا بھی لحاظ رکھیئے کہ یہ شخصیت وہ تھی جس کی عمر کا اکثر حصہ ایسے تنگ حالات میں گذرا ہے کہ اس وقت کبھی کبھی مسلمانوں کی تمام فوج میں انگلیوں پر گنے ہوئے چند گھوڑے ہوتے تھے جبکہ دشمنوں کی فوج ہر قسم کے سامانوں سے لیس اور مسلح ہوتی تھی۔ ان کی غذا حالتِ امن میں جَو کا آٹا اور وہ بھی بغیر چھنا ہوا، اور ان کا فوجی راشن کبھی کبھی صرف کھجور کی گٹھلیاں ہوتی تھیں۔ پھر ان کے لباس کا کیا پوچھنا ہے۔ ان کے تن پر تو ہمہ وقت زرہ پوش رہتے تھے یا اگر کبھی زرہ اتارنے کی نوبت آتی تو جانوروں کے کچے چمڑے جسم سے لپیٹ لیا کرتے تھے۔

یہ وہ شخصیت تھی جو اپنے دورِ حکومت میں تخت پر بیٹھ کر اپنے پھاٹک بند کرنے کے بجائے رات کی تاریکیوں میں چھپ چھپ کر مدینہ کی گلیوں میں مارے مارے پھرتے کہ اگر کسی کو اپنی ضرورت بیان کرنے میں کوئی امر مانع ہو تو براہِ راست خود جا کر اس کا تجسّس کریں۔ اس ضمن میں جو واقعات تاریخ میں موجود ہیں، اگر ان کو نقل کیا جائے تو پھر یہ ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔

(۱) اب اس روشنی میں آپ اس پر غور کریں کہ اگر حاکم خود ایسا ہو اور اس کا دَور وہ دَور ہو جو آپ اوپر ملاحظہ فرما چکے تو اس کو اپنے کارندوں کو مذکورہ بالا شرائط کا پابند کر دینا کتنا معقول اور حاکم اور محکوم کی عام معاشرتی زندگی میں توازن قائم رکھنے کے لئے کتنا ضروری تھا، لیکن اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے ہر چیز میں فراغت و رفاہیت عطا فرما رکھی ہے۔ گھوڑوں کے موٹر اور موٹروں سے بڑھ کر ہوائی جہاز میسر فرما دیئے ہیں اور لباس بھی اچھے سے اچھا آسانی سے نصیب ہو جاتا ہے اور گیہوں کا میدہ بھی قلیل و کثیر اکثریت کو مل جاتا ہے تو اب الفاظ کی ظاہری صورت پر جمود کرنا یا اس پر اعتراض کرنا یہ سراسر نافہمی ہے، البتہ اس فرمان کی روح جو آج بھی ہماری زندگی کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ یعنی اپنے زمانہ کے ساز و سامان کے مطابق اور اپنی حیثیت کا لحاظ رکھتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتیں استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن قدم قدم پر اگر ہم کو باعزت زندگی دشوار ہے تو ہمارے دماغوں میں عیش پرستی کا تخیل کہیں دُور دُور بھی نہ آنا چاہیئے۔ اور جفاکشی کی زندگی کا ہمیشہ عادی رہنا چاہیئے۔

ابھی علی برادران مرحوم کو غالباً دنیا نے فراموش نہیں کیا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ اس قسم کے لوگ بھی موجود تھے جو ہندوستانی کپڑے کا استعمال تو درکنار ہندوستانی دُھلے ہوئے کپڑے کا پہننا بھی عار سمجھتے تھے۔ پھر اسی زمانہ میں شدہ شدہ یہ نوبت آ گئی کہ جو گاڑھا پہنتا وہ بھی کھدر کا بُنا ہُوا تو بڑی عزت کی نظروں سے دیکھا جاتا اور جو شخص ململ و لٹھا پہنے ہوئے نظر آتا وہ جدھر بھی نکلتا اُنگلیاں اس کی طرف اٹھنے لگتی تھیں۔ پھر کتنی ناانصافی ہوگی کہ اس عہد سے تازہ تازہ گذرنے والے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ مذکور پر کوئی ادنیٰ سی لب کشائی کا بھی ارادہ کرے

(۲) اب ذرا اور گہری نظر ڈالئے، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حکام کی عیش پرستی کا نتیجہ یہ نکل کر رہتا ہے کہ وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں میں غفلت کرنے لگتے ہیں اور آگے بڑھ کر رفتہ رفتہ اس بُری عادت سے رشوت خوری کا روگ لگ جاتا ہے۔ کیونکہ جب انسان عیش پرستی میں پڑ کر اپنی محدود تنخواہ میں اپنی غیر محدود ضروریات پوری نہیں کر سکتا تو اس کے لئے اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں رہتا کہ وہ ضعیف انسانوں کا خون چوس چوس کر اپنی خواہشات کو پورا کرے۔

(باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ایڈیٹر انچارج
حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی
ٹیلیفون
۶۷۷۱۵

ہفت روزہ — ۷۸۶ — لاہور
ترجمان اسلام

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۹ | ۱۸ شعبان المعظم مطابق ۲ر دسمبر ۱۹۶۶ء - جمعہ | شمارہ ۴۶

# عالمی سیاست، عالمی جمعداری اور اسلامی ممالک

از غلام غوث ہزاروی

۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم سے پہلے دنیا بھر کی جمعداری برطانیہ کو حاصل تھی اور اس کی بڑی وجہ ہندوستان کا قبضہ تھا اور اسی لئے اس قبضہ کو قائم و دائم رکھنے کے لئے برطانیہ کی سیاست نے بحیرہ روم کے ایک سرے جبل طارق پر اور دوسرے سرے نہر سویز پر قبضہ کرنا اور اس قبضہ کو مضبوط کرنا ضروری سمجھا تھا۔ اسی طرح نہر سویز سے نکل کر بحر ہند میں داخل ہوتے وقت عدن کا شہر آتا ہے۔ اس نا کے پر بھی قبضہ برطانیہ نے استعماری مقاصد کے لئے ضروری سمجھا۔ اس نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ عرب و فارس کے ساحل کے ساتھ ساتھ کے جزیروں مثلاً بحرین، دوبئی، عمان، مسقط وغیرہ کو بھی نام نہاد شیوخ کی سرپرستی میں اپنے ماتحت رکھا اور اطمینان کلی حاصل کرنے کے لئے ایران پر بھی ڈورے ڈالے۔ افغانستان کو بھی لاکھوں روپے وظیفہ دیتا رہا۔ مضبوط بحری اڈہ بنایا۔ بحر روم کے اندر مالٹا بحری اڈہ بنایا اور مزید اطمینان کے لئے مصر پر قبضہ کیا۔ پھر عراق پر بھی اقتدار قائم کیا۔ غرضیکہ ہندوستان کی قوت سے دنیا کے مختلف حصوں کو اور خاص کر مسلم ممالک کو اس نے غلام بنایا۔ اور پھر ساری دنیا میں اپنی برتری اور یکتائی کا نقارہ بجانا شروع کر دیا۔ مگر خدا تعالےٰ کا قانون یہ ہے:۔

وتلک الایام نداولھا بین الناس

ان ایام کو ہم لوگوں میں ادلتے بدلتے رہتے ہیں

پہلی جنگ عظیم کے بعد انگریزی اقتدار کو صرف اتنی ٹھوکر لگی کہ امریکہ بھی جو صرف بنیا اور انگریز کا سیاسی تابع تھا ایک فوجی طاقت کی حیثیت سے روشناس ہو گیا۔ دوسری طرف زار روس کو شکست ہوئی اور وہاں اشتراکی نظام قائم ہو گیا جس نے بعد میں دنیا میں اپنی خاص حیثیت تسلیم کروالی۔ اگرچہ پہلی جنگ عظیم میں انگریز کی جمعداری اور عالمی حیثیت کو دھکا لگا۔ لیکن جرمنی کی شکست کے بعد ترکوں اور عربوں کو لڑا کر اور عراق وغیرہ پر تسلط جما کر اس نے اپنی حیثیت کو رسمی طور پر باقی رکھا، اور ہندوستان پر اپنی گرفت کو مضبوط کرنے کے لئے اس نے تشدد اختیار کیا۔ چنانچہ جلیانوالہ باغ (امرتسر) میں سر مائیکل اوڈوائر کی مشین گنوں سے اٹھارہ سو ہندو سکھ اور مسلمانوں کی لاشوں کے تڑپنے نے ملک میں آگ لگا دی اور ہندوستان میں آزادی کی تحریک شروع ہو گئی۔ جس کے بعد شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب (دیوبندی) اسیر مالٹا رہا ہو کر آئے اور جمعیۃ علماء کی تشکیل کر کے فرنگی حکومت سے عدم تعاون اور ترک موالات کا فتویٰ دیا۔ جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور بالآخر تیس سال کے اندر اندر ۱۹۴۷ء میں انگریز نے ہندوستان کو آزاد کر دیا۔ اس آزادی میں اس بات کا بھی دخل تھا کہ ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہو کر ختم ہو گئی تھی۔ جس نے برطانیہ اور اس کی ساکھ کو تباہ کر کے رکھ دیا جس کے بعد اس کے لئے ہندوستان پر قبضہ باقی رکھنا مشکل تھا اور اب روس و امریکہ دو بڑی طاقتوں کی حیثیت سے دنیا میں رہ گئیں۔ اب اقتدار کی کشمکش روس و امریکہ میں رہ گئی، برطانیہ تیسرے نمبر پر چلا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد چین نے انگڑائی لی اور وہ آزاد ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کی تیسری بڑی طاقت بن گیا جسے امریکہ آج تک نہ تسلیم کرتا اور نہ برداشت کرتا ہے۔

مصر کے صدر ناصر نے نہر سویز پر جبراً قبضہ کر کے انگریزوں کو یک بینی و دوگوش باہر نکال دیا تو ان کی ساکھ اور بھی تباہ ہو گئی۔ آخر کار برطانیہ نے خفیہ سازش کر کے فرانس اور اسرائیل کو ساتھ ملا کر مصر پر چاروں طرف سے ہلہ بول دیا مگر اب دنیا دو دھڑوں میں بٹ چکی تھی مصریوں اور عربوں کی استقامت و بہادری کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کی ہمدردی اور چین و روس کی دھمکی نے حملہ آوروں کو ذلیل کر دیا اور مصر ایک عظیم طاقت بن کر سامنے آ گیا جس پر عالم اسلام بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔

دوسری جنگ عظیم میں تباہ ہونے کے بعد برطانیہ نے امریکی تعاون کے بل بوتے پر اپنا وقار بنانا شروع کیا اور جوڑ توڑ کے ماہر ہونے کی وجہ سے اس نے اب پھر ایک بڑی طاقت کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ ادھر ناصر چاہتا ہے کہ اس کو عدن سے بھی بے دخل کر دے اور اسی لئے اس نے ستر ہزار مصری فوج یمن میں بٹھا رکھی ہے۔

انگریز کے دل میں دور ماضی کی یاد چٹکیاں لے رہی ہے اور وہ پھر سیاسی جوڑ توڑ کے ذریعہ بین الاقوامی جمعداری حاصل کرنا چاہتا ہے چنانچہ اس نے صدر ناصر کے مقابلہ میں سعودی حکومت کو اپنایا ہوا ہے۔ امریکہ چین کے خلاف ہے مگر برطانیہ نے چین سے معاہدہ کر رکھا ہے۔ امریکہ بھارت کے ساتھ ہے تو برطانیہ ایوب خاں کا شاہی استقبال کرتا اور پاکستان کی پیٹھ ٹھونکتا اور ہمنوائی کر رہا ہے۔ اگر صدر محمد ایوب خاں ایران اور ترکی مل کر باہمی تعاون و تناصر کے ذریعہ بھارتی سیاست کو ضرب لگاتے ہیں تو یہ بھی بالواسطہ امریکی سیاست کی مخالفت ہے۔ ان تینوں [illegible] رویہ اب سعودی حکومت کے حق میں بھی بدلتا جا رہا ہے اور اگر سعودی حکومت ایران، ترکی پاکستان برطانیہ کے ساتھ مل جاتے ہیں، یا برطانیہ اس گروپ کو اپنا کر ان کو اپنے قریب لے آتا ہے تو امریکی جمعداری ختم ہو جاتی ہے یورپ میں اس کی جمعداری کو فرانس کا ڈیگال نہیں چلنے دیتا۔ افریقہ اور عرب ممالک میں مصر کا صدر ناصر آڑے آیا ہوا ہے۔ جبکہ اقتدار و سیاست سے تو براہ راست ٹکر ہے پھر امریکہ کی بین الاقوامی سیاست میں کیا رہ جاتا ہے۔ اسی لئے اب وہ روس سے دن بدن اختلاف کم کرتا جا رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ مستقبل قریب میں بین الاقوامی سیاست میں امریکہ کا مقام برطانیہ نے حاصل کر لیا ہے برطانیہ کے سامنے سب سے مشکل مرحلہ صدر

(باقی صفحہ ۴ پر)

## بقیہ — اداریہ

ناصر کا ہے۔ وہ نہر سویز پر قابض ہے۔ عدن کو بھی اس نے نطرہ میں ڈال رکھا ہے۔ پھر مصر عراق، شام، لبنان، یمن اور الجزائر کا اتحاد معمولی طاقت نہیں ہے۔ نہ اس کو شاہ فیصل تنگل سکتا ہے نہ یہ برطانیہ کے بس کا روگ ہے۔ افریقی ممالک کا جذبۂ آزادی بھی ان کی پشت پر ہے۔ امریکہ کے مقابلہ میں ان کے معاہدات روس سے بھی ہیں۔ روسی کسی طرح برطانیہ یا کسی بھی دوسری حکومت کا اقتدار مشرق وسطیٰ پر برداشت نہیں کر سکتا۔

مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی سیاست کا تقاضا یہ ہے کہ سعودی حکومت اور مصر کو لڑا دیا جائے چاہے آزاد ہونے والے عدن کے اقتدار پر، چاہے بحرین و مسقط جیسے دوسرے چھوٹے عرب ممالک کے تسلط کے سوال پر یا پھر یمن کے امام بدر کی حمایت کے نام سے۔ اور اگر ایران و ٹرکی کی ہمدردی بھی سعودی حکومت سے ہو جیسے کہ آثار سے پتہ چلتا ہے تو برطانیہ کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہوں گی۔ مگر اس میں برطانیہ کے لئے بڑی روسی سیاست کی دشواری ہے۔ اس قسم کی جنگ آزادی آج کل عالمگیر جنگ بن سکتی ہے۔ یا کم از کم دول عظمیٰ کا مشترکہ اکھاڑہ، جیسے ویٹ نام میں ہو رہا ہے۔ گذشتہ جنگ (ستمبر ۱۹۶۵ء کی) سے پاکستان کی بین الاقوامی ساکھ کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان نفرانی طاقتوں سے سیاسی فوائد تو حاصل کریں مگر ان میں سے دم چھلہ کسی کا نہ بنیں۔ خاص کر پاکستان کو عرب ممالک کے درمیان اصلاح کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ مسلمانوں کی خانہ جنگی ہی ہماری کمزوری کا اصل سبب ہے۔ امریکہ یا سعودی حکومت کے ایجنٹ کی حیثیت سے پاکستان میں مصری حکومت کے خلاف جو پارٹی پروپیگنڈا کی مہم چلا رہی ہے وہ کسی طرح اسلامی مفاد کے حق میں نہیں ہے اس کے ردِ عمل سے ہم کو بھی نقصان ہو سکتا ہے۔ اور اسلامی ممالک میں ثالثانہ بات چیت کرنے کی جو حیثیت ہم کو حاصل ہے وہ بھی ضائع ہو سکتی ہے۔ حالانکہ آج اس کی شدید ضرورت ہے اگر آج سعودی حکومت اور مصری حکومت کی غلط فہمیوں کو دور کر کے امریکی اور برطانوی ریشہ دوانیوں کو فیل کر دیا جائے تو عالم اسلام کا بنا بنایا اتحاد ہے۔ اگر ہم متحد ہیں تو بھارت کو امریکہ بھی ہم سے نہیں بچا سکتا۔ انگریز امریکہ اور روس کی جھڑپ کی جنگ سے ہمیں علیحدہ رہ کر اپنی اصلاح اور اسلامی روشنی میں اپنی یک جہتی و تعاون پر تمام توجہ مرکوز رکھنی چاہیئے اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ آمین!

## دو دیئے اور بجھے

گذشتہ ہفتے حضرت مولانا عبدالخالق صاحب نور اللہ مرقدہٗ شیخ الحدیث کبیر والا کی اچانک وفات کا صدمہ ابھی کم نہیں ہوا تھا کہ اچانک خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی وفات کی خبر نے دلوں کی غمگینی میں اور اضافہ کر دیا۔ قاضی صاحب اس قافلہ کے ایک اہم فرد تھے جس نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہٗ کی قیادت میں انگریزی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنا سفر شروع کیا تھا۔ قاضی صاحبؒ ایک بے باک اور نڈر شخصیت کے حامل تھے۔ انگریز کا ظلم و تشدد اور اس کی سختیاں ان کو اپنے مقصد حریت سے نہ ہٹا سکیں۔

پاکستان بننے کے بعد امیر شریعت نے سیاست سے کنارہ کشی کر کے تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی تو قاضی صاحب بھی تحفظ میں شامل ہو گئے اور اپنی زندگی کا مقصد وحید صرف مرزائیت کی تردید بنا لیا۔ کئی سالوں سے تحفظ ختم نبوت کے صدر تھے۔ اسی سال کے اوائل میں آپ کی صحت یک دم خراب ہو گئی۔ پہلے گردوں میں پیپ تشخیص کی گئی۔ بعد ازیں مرض کا نام جگر کا سرطان رکھا جانے لگا۔ بہرحال مرض جان لیوا ثابت ہوا اور آپ ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء کو پونے چار بجے لاکھوں عقیدت مندوں کو داغ مفارقت دے کر اپنے اللہ سے جا ملے۔ اب صرف دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (ظفر)

## حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ضا اسلام آبادی

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اسلام آبادی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چٹاگانگ چند روز کی بیماری کے بعد اس عدم ہستی تماسے ہستی عدم تما کو سدھار گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پرانے بزرگوں میں سے تھے۔ مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل تھے۔ تیس سال تک مدرسہ عربیہ جبری چٹاگانگ میں حدیث و فنون کی کتابیں پڑھاتے رہے۔ بعد میں حاجی رشید احمد صاحب اور چوہدری عبدالت خاں صاحب اور حاجی نعمت علی صاحب کے کہنے پر شہر چٹاگانگ میں "مظاہر العلوم" کے نام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ عوام کے ایک خاص عنصر نے سخت مخالفت بھی کی۔ لیکن آپ نے عزم صمیم سے اس کا مقابلہ کیا اور بالآخر مخالفتوں کے وہ طوفان چھٹ گئے۔

مرحوم نہایت با اخلاق اور صاحب مروت بزرگ تھے۔ حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت ہزاروی جب پہلی مرتبہ چٹاگانگ تشریف لائے تو موصوف نے پیرانہ سالی کے باوجود اپنے مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ ریلوے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔ حضرت مولانا کی وفات ملت اسلامیہ کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات عالیہ میں بلندی عطا فرمائے (آمین) ظفر

## حضرو میں سینما

ضلع کیمبلپور کا علاقہ چھچھ جس کی آبادی تقریباً ڈھائی لاکھ ہے اور جس کا مرکزی شہر حضرو ہے۔ اس مرکزی شہر میں آج تک کوئی سینما وغیرہ تعمیر نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ وہاں کے علماء اور شرفاء کا یا تو ہونا اور عامۃ المسلمین کا اسلامی اخلاق و اقدار کا پابند ہونا ہے۔ مگر اب چند آدمی مل کر شہر حضرو میں سینما تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے انہوں نے گورنمنٹ سے اجازت حاصل کر لی ہے۔ اس صورت حال سے پورے علاقہ چھچھ کے باشندوں میں اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ چکی ہے اور حکومت کے اجازت دے دینے سے انتہائی پریشان ہیں۔ وہ اس پر آمادہ ہیں کہ سینما کے خلاف ہڑتالیں کی جائیں اور جلوس نکالے جائیں اور کسی صورت میں بھی سینما کی تعمیر کو گوارا نہ کیا جائے۔

حکومت کو اس صورت حال سے باخبر ہو کر سینما کی اجازت کو منسوخ کر کے مسلمانان علاقہ چھچھ ضلع کیمبل پور کو مطمئن کرنا چاہیئے۔

سینما کے ذریعہ فحاشی و عریانی پھیلانے کے ان منصوبوں کے خلاف حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام اور سردار عطا محمد خاں لنڈ آف خیبر پور ایم پی اے نے بھی ایک بیان میں اس بات کا حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان ملک دشمن عناصر کی سرگرمیوں کو ختم کیا جائے۔

ترجمان اسلام
میں
اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

قاضی مھدی لزمان خطیب جامع مسجد ویلی کاغان مھانڈری ھزارہ

# تحریکِ آزادی کے ایک عظیم مجاہد

## حضرت مولانا قمر علی خاں صاحب شہیدؒ

انقلاب ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد علماء ہند نے امیر المجاہدین حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کے مشورے سے ہندوستان میں مسلمانوں کے جوشِ آزادی کو زندہ رکھنے کے لئے دو عظیم تربیت گاہیں (دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور) قائم کیں۔ جن کی سرپرستی دنیائے اسلام کے دو ممتاز اور جلیل القدر عالمانِ دین، حجۃ الاسلام حضرت محمد قاسم صاحب نانوتویؒ اور امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ (جن کا جدِ امجد آزادی ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک تھا) فرما رہے تھے۔ ان ہی دو دارالعلوموں نے بقول علامہ خورشید مصطفیٰ رضوی جنگ آزادی کی آئندہ تحریکوں کے لئے آزمودہ کار رہنما فراہم کئے۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے تمام شاگردوں نے جنگ آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ چنانچہ امام المجاہدین شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ نے ۱۳۲۷ھ میں انگریزی حکومت کے خلاف ایک ہمہ گیر تحریک شروع کرنے کے ارادے سے دارالعلوم دیوبند کے جلسہ دستار بندی کا اعلان فرمایا۔ جس میں تقریباً تیس چالیس ہزار شیخ آزادی کے پروانوں نے شرکت فرمائی اختتام جلسہ پر تبادلۂ خیالات اور مخصوص مشورے ہوئے۔ جن کے بعد جمعیۃ الانصار کا قیام عمل میں لایا گیا۔ امام شاہ ولی اللہؒ کے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے تمام علماء و مشائخ اور عوام اس کے رکن تھے اور اس ملک سے انگریزوں کا اخلا اس کا مقصد وحید تھا چونکہ اس مقصد عظیم کو حاصل کرنے کے لئے تمام اسلامی ممالک کی ہمنوائی ضروری تھی اس لئے آپ نے اپنے ایک آزمودہ کار اور جلیل القدر شاگرد امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو افغانستان اور آزاد قبائلی علاقہ میں سفر کرنے کے لئے بھیجا۔ اور کسی بعض ناگزیر حالات کے تحت ۱۳۳۳ھ میں ہندوستان سے اپنے چند رفقاء سمیت (جن میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ بھی شامل تھے) ہجرت فرما کر حجاز شریف چلے گئے۔ وہاں غالب پاشا، انور پاشا اور جمال پاشا وغیرہ ترکی رہنماؤں سے آپ کی ملاقاتیں ہوئیں۔ جن سے بہت ہی مفید نتائج برآمد ہونے کی امیدیں وابستہ تھیں کہ اچانک ملت اسلامیہ کے ایک غدار اور ذلیل ترین انسان شریف مکہ نے (جس کا ضمیر جعفر بنگالی اور صادق دکنی جیسے غداران ملت کے ضمیر سے اٹھایا گیا تھا) ۱۳۳۵ھ میں مکہ مکرمہ سے آپؒ کو آپ کے رفقا سمیت گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کر دیا، اور چار سال تک آپ اپنے رفقا سمیت مالٹا میں قید رہے۔ اور انتہائی ظلم و تشدد کے باوجود بھی ترک کے خلاف فتوے نہ دیا۔ آپ کی عدم موجودگی میں آزادی کی تحریک تقریباً سرد پڑ چکی تھی، اور پہلے کی بہ نسبت ہندوستان کے سیاسی حالات بھی کافی حد تک تبدیل ہو چکے تھے۔ اس لئے آپ کے رفقا اور تلامذہ کو دوبارہ تبدیل شدہ سیاسی حالات کے تحت آزادی کے لئے پر امن جد و جہد کے آغاز کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۱۹ء میں پھر آپ کے نسبت یافتہ شاگردوں اور مخلص رفقا نے نئے عزائم اور نئے ولولوں کے ساتھ آزادی کے لئے پر امن جد و جہد کا آغاز کرتے ہوئے خلافت کمیٹی قائم کی۔ جس میں آپ کے رفقاء و تلامذہ کے علاوہ امام شاہ ولی اللہؒ کے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے تمام علماء مشائخ اور عوام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آزادی سے دلچسپی رکھنے والے ہر انسان نے اس کی رکنیت اختیار کی۔ صرف وہ لوگ باقی رہ گئے جن کا کعبۂ مقصود انگریز سرکار کی رضا تھی۔ اس تحریک آزادی میں دوسرے ضلعوں کی طرح ہزارہ کے علماء کرام نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب حریدیؒ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہرویؒ اور حضرت مولانا قمر علی خاں صاحب بالاکوٹیؒ گنگوہیؒ وغیرہ علماء ہزارہ کے زریں کارنامے ہمیشہ آزادیٔ ہند و پاک کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے اور اشک بار آنکھوں سے پڑھے جائیں گے۔ آج ہم صرف ان کے مؤخر الذکر ساتھی حضرت مولانا قمر علی خاں صاحب گنگوہیؒ کے مختصر حالاتِ زندگی ہدیۂ قارئین کرنا چاہتے ہیں۔ جو شمع آزادی کے پروانوں میں سے تھے۔

آپ بالاکوٹ کے قریب گنگوہ نامی بستی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد سردار مہدی خاں قوم اعوان سے تعلق رکھتے تھے اور ایک معزز زمیندار ہونے کی حیثیت سے علاقہ بھر میں بارسوخ اور ذی عزت انسان تھے۔ آپ کے علاوہ ان کے دو اور صاحبزادے سردار اکبر علی خاں اور سردار محمد یوسف خاں بھی تھے جو آپ سے چھوٹے تھے۔ سردار اکبر علی خاں کے صاحبزادے سردار محمد ایوب خاں بی۔ اے۔ سی جیئرمین یونین کونسل سنگوڑا اب بھی بقید حیات گنگوہ میں موجود ہیں۔ حضرت مولانا قمر علی خاں ابھی بچے ہی تھے کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اس لئے بچپنے ہی میں آپ کو دو چھوٹے بھائیوں کی پرورش، جائداد کی دیکھ بھال اور گھر کی دیگر ذمہ داریوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اگرچہ طبیعت ابتداہی سے تعلیم دین کی طرف راغب تھی مگر ویلی کاغان جیسے پہاڑی اور پسماندہ علاقے میں تعلیم دین کا اس وقت کوئی خاطر خواہ انتظام نہ تھا اور باہر جا کر تعلیم دین حاصل کرنے کے راستے میں گھریلو ذمہ داریاں حائل تھیں۔ اس لئے آپ نے شدید علمی پیاس کے باوجود پوتے بچپن اور جوانی کے سارے ایام گھر پر ہی گزارے اور شادی کرنے کے چند سال بعد جب دیکھا کہ بھائی جوان ہو چکے ہیں اور انہوں نے گھریلو ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں تو اچانک بیوی اور ایک لڑکی چھوڑ کر گھر سے غائب ہو گئے اور پھر پورے تیس سال غائب رہے آپ کے چھوٹے بھائی سردار اکبر علی خاں نے آپ کو کافی تلاش کیا مگر آپ نہ ملے۔ آپ نے ہندوستان (یوپی) کے مختلف دینی مدارس میں رہ کر دینی تعلیم حاصل کی۔ اور بقول سردار اورنگ زیب خاں (جو آپ کے چھوٹے بھائی سردار اکبر علی خاں مرحوم کے نواسے ہیں) آپ عربی اور انگلش میں بے تکلف گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ اور بقول حاجی محمود خاں صاحب جب تیس سال کے بعد آپ اپنی بستی گنگوہ میں تشریف لائے تو آپ کو قرآن مجید یاد تھا۔ چنانچہ اسی سال رمضان المبارک کے اندر آپ نے نماز تراویح میں لوگوں کو قرآن مجید سنایا بھی تھا۔

(باقی آئندہ)

# اکابر جمعیۃ کے دورۂ مشرقی پاکستان کی مزید تفصیلات

امیر مرکزی حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور ناظم مرکزی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم ۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو مشرقی پاکستان کے ۲۰ روزہ دورہ پر تشریف لے گئے۔ مشرقی پاکستان کے قیام کے دوران امیر مرکزی حضرت درخواستی مدظلہ نے نواب باڑی ڈھاکہ میں کچھ روز درس قرآن پاک بھی دیا۔ علاوہ ازیں آپ نے اور ناظم مرکزی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ڈھاکہ، سلہٹ، کملا اور چٹاگانگ کے اضلاع کا دورہ بھی فرمایا۔ ان اضلاع میں پبلک جلسوں کے علاوہ آپ نے متعدد مدارس دینیہ میں بھی علماء اور طلبہ کے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ ان اضلاع میں جہاں جہاں آپ نے تقریر فرمائی۔ ان کی ایک اجمالی فہرست ذیل میں دی جا رہی ہے۔

## ڈھاکہ

(۱) مدرسہ قرآنیہ لال باغ، ڈھاکہ
(۲) مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
(۳) مدرسہ جمال القرآن ڈھاکہ
(۴) مدرسہ مدینۃ العلوم، تیج گاؤں ڈھاکہ
(۵) جامع مسجد چوک بازار میں امیر مرکزی اور ناظم مرکزی نے ایک عظیم الشان جلسے کو خطاب فرمایا
(۶) جامع مسجد شرلیشری اور جامع مسجد نرنجیرہ میں بھی عظیم الشان اجلاسوں کو خطاب فرمایا
(۷) نواب باڑی کی جامع مسجد کے متصل میدان میں جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ کی طرف سے ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ صوبائی امیر جمعیۃ حضرت مولانا شیخ عبدالکریم مدظلہ العالی نے تقریر کی۔ اس جلسہ میں پہلے مولانا ہزاروی نے اور بعد میں مولانا درخواستی نے خطاب فرمایا
(۸) نواب باڑی میں حضرت درخواستی نے ہر روز بعد نماز عشاء درس قرآن پاک ارشاد فرمایا۔ جس میں اساتذہ، طلبہ اور عوام کی کافی تعداد موجود ہوتی تھی۔

ڈھاکہ میں آپ کا قیام نواب باڑی میں خواجہ عبدالرحمٰن کے ہاں رہا۔

## کملا

کملا میں صرف بورڈ مدرسہ میں امیر مرکزی اور ناظم مرکزی نے خطاب فرمایا۔ یہ ایک خصوصی اجلاس تھا جس میں قریباً تمام ضلع کملا کے اساتذہ تشریف لائے ہوئے تھے۔

## چٹاگانگ:۔

(۱) مدرسہ معین الاسلام ہاٹہزاری چٹاگانگ
(۲) مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ "
(۳) مدرسہ مظاہر العلوم "
(۴) مدرسہ حسینیہ عزیز العلوم راج گھاٹا "
(۵) مدرسہ عزیز العلوم بابونگر "
(۶) مدرسہ نصیر الاسلام ناٹورہاٹ "

(۷) چٹاگانگ شہر میں مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال میں حضرت درخواستی اور ناظم مرکزی حضرت مولانا ہزاروی نے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ آپ کا قیام حاجی بشیر الدین صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر عزیز الدین لمیٹڈ کے ہاں رہا۔ لیکن چودھری عدالت خاں صاحب اور شہر کے دوسرے معززین نے بھی آپ کے اعزاز میں پرتکلف دعوتیں کیں

## کشور گنج:۔

جامعہ امدادیہ کشور گنج کے مہتمم مولانا اطہر علی صاحب نہایت اصرار کے ساتھ حضرت مولانا درخواستی کو اپنے ہاں لے گئے۔ آپ نے وہاں بھی اساتذہ طلبہ اور عوام کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اور عوام اور علماء کو جمعیۃ کے ساتھ مل کر کام کرنے کی دعوت دی۔

## سلہٹ:۔

یکم نومبر کی صبح دونوں حضرات سلہٹ پہنچے اسٹیشن پر عوام اور خواص کی ایک بہت بڑی تعداد نے آپ کا استقبال کیا۔ اور قریباً ایک میل لمبے جلوس کی شکل میں آپ کو آپ کی جائے قیام تک لے گئے۔ سلہٹ میں جناب سلیمان خاں صاحب کے ہاں آپ کا قیام تھا۔ جو ایک نہایت دیندار، مخلص اور متمول بزرگ ہیں۔ یہاں بھی آپ نے

(۱) مدرسہ عربیہ لاٹا فنگ سلہٹ
(۲) مدرسہ عربیہ ڈھاکہ دکھن

اور دوسرے کئی ایک مدارس میں خطاب فرمایا سلہٹ شہر میں جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں امیر مرکزی حضرت درخواستی اور ناظم مرکزی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا۔

سلہٹ سے آپ ۴ر نومبر کو ڈھاکہ تشریف لے آئے۔ ۵ر اور ۶ر نومبر کو آپ نے ڈھاکہ میں پبلک جلسوں سے خطاب کیا اور ۲۳ رجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۷ر نومبر ۱۹۶۶ء کو آپ لاہور تشریف لے آئے۔

ان تمام جلسوں اور خطابات میں دونوں حضرات نے موجودہ ماحول میں علماء کے فرائض، فتنۂ الحاد، حکومت کی غیر دینی عناصر کی پشت پناہی وغیرہ موضوعات پر تقریریں فرمائیں اور عوام اور علماء اور طلبہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کرنے کا وعدہ لیا۔ غرضیکہ یہ دورہ ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔

---

# صحابہؓ کے بارہ مودودیوں کی دشنام طرازی

جس دن سے مودودی صاحب نے تنقید کے پردہ میں توہین صحابہؓ پر مستقل مضامین اور کتب و رسائل کا سلسلہ شروع کیا ہے اسی دن سے ہمارے شہر میں مودودیوں نے طوفان بدتمیزی اٹھا رکھا ہے۔ چنانچہ کل ایک سکول کے ٹیچر نے بایں الفاظ باندازِ گستاخی زبان درازی کی کہ "عائشہؓ عائشہؓ کا پتہ ہے کہ وہ دفن کہاں ہے"؟ اور آج ایک دکاندار نے یوں لب کشائی کی کہ ہم یزید اور اس کے تخت امارت پر بٹھلانے والے (معاویہؓ) دونوں پر لعنت کرتے ہیں"۔ ان دونوں موقعوں پر محبانِ صحابہؓ نے جوب دیا حتیٰ کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور لڑائی ہوتے ہوتے ٹل گئی۔ اگر ہمارے احباب میں صبر و تحمل نہ ہوتا تو شدید لڑائی کا خطرہ تھا۔ واضح رہے کہ لعنت بھیجنے والا وہ شخص ہے جس نے حبِ مودودی میں یوں اپنا عقیدہ ظاہر کیا تھا کہ میں اپنے محبوب ترین لیڈر ہادی کا پیشاب بھی نوش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اب شہر کے غیور مسلمانوں کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ جس قدر دنیوی بدمعاشوں کو سختی سے کچلا جا رہا ہے اسی طرح ایسے گستاخانِ صحابہؓ کی کتب کو ضبط کر کے پوری پوری سزا دی جائے تاکہ اہل اسلام کے زخمی دلوں کا اندمال ہو سکے۔ اگر اس بارہ میں حکومت نے غفلت برتی تو لڑائی کی صورت میں پہلی ذمہ داری مودودیوں پر اور پھر حکومت پر ہوگی یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے علاقے کے لوگ بلوچ قوم ہیں جو ایسے عناصر کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔

آخر میں مودودی صاحب سے سوال ہے کہ آپ نے اپنی تازہ ترین تصنیف کے صفحہ ۱۲۵ پر لکھا ہے کہ یزید اور دیگر لوگوں پر نام لے کر لعنت کرنا جائز نہیں۔ اب حضرت عائشہؓ ام المومنین اور حضرت معاویہؓ کے حق میں ایسی گستاخی کرنے والوں کے متعلق شرعی طور پر کیا سزا اور فتویٰ ہے۔

(محمد عبدالکریم مہتمم دارالعلوم محمدیہ، عثمان)

# تجلّی کے ایک مضمون کا محققانہ جواب

(از حضرت مولانا محمد امین صاحب اوکاڑوی انجمن تعلیم القرآن کوٹھا رکن جمعیۃ علماء اسلام)

(قسط نمبر ۲)

کیونکہ اگر ان کے سارے افعال و اقوال حق تسلیم کئے جائیں تو پھر ان کی ذہنی غلامی میں قباحت کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہؓ آپ کے عقیدہ کے مطابق ذریعۂ معرفت حق نہیں بن سکتے اس طرح آپ کے امام واضح الفاظ میں بعض اصحاب رسولؐ پر خودغرضی، اقربا پروری، دغابازی، قومی عصبیت، دنیا طلبی وغیرہ سنگین الزامات عائد کر چکے ہیں اور ببانگ دہل کہہ چکے ہیں کہ خلافت راشدہؓ کے فیصلے ہمارے لئے حجت اور سند نہیں اور صحابہ کرام کی پوری جماعت کی عدالت صرف ایک راوی یعنی روایت حدیث میں منحصر کر چکے ہیں تو اس کے باوجود ایک پاگل اور خود فریب خوردہ شخص کے علاوہ کون ہوگا جو آپ کی مذکورہ بات پر یہی باور کر سکے۔ رہی حضورؐ کی اطاعت علی الاطلاق واجب ہونے کے متعلق بحث تو ہماری مندرجہ بالا معروضات کے بعد اس کا ذکر کرنا بے محل ہوگا۔ البتہ یہ وضاحت ہم ضروری سمجھتے ہیں، کہ حدیث کا درجہ کتاب اللہ کے بعد ہے اور صحابہ کرام کی ہدایات کا رتبہ حدیث نبوی سے نیچے تو جس طرح حدیث کو کتاب اللہ کے ساتھ معارضہ کی صورت میں قبول نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح اقوال صحابہ کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مقابلہ میں چھوڑا جائے گا تو کتاب اللہ کے ساتھ معارضہ کی صورت میں حدیث کا متروک ہونا اگر اس کی حجیت میں قادح نہیں تو کتاب و سنت کے مقابلہ میں قول صحابی کو چھوڑنے سے اس کی حجیت کس طرح ختم ہو سکتی ہے مراتب کا فرق ضرور ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت ہیں صحابہ فانی فی الشریعۃ حضورؐ مربی ہیں۔ صحابہ ان کے لئے مرآۃ۔ مگر جہاں تک صحابہ کے نفس اقوال و افعال کی حیثیت کا تعلق ہے وہ بلا شبہ ہمارے لئے حجت ذریعۂ ہدایت اور واجب الاتباع ہیں۔ حقیقی اطاعت تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ کیونکہ حاکم علی الاطلاق وہی ہیں۔ "ان الحکم الا للہ"۔ اور انبیاء و دیگر پیشوایان دین کی اطاعت بالعرض کی جائے گی۔

مولانا ممدوح نے اپنی تائید کے لئے چند ائمہ کے اقوال نقل کئے ہیں اور سیدنا صدیقؓ اور سیدنا فاروقؓ کے واقعات کو تحریر فرمایا ہے۔ اس کا کافی جواب تو بس یہی ہے کہ جب اصحاب رسولؐ کے اقوال اور فیصلے تمہارے نزدیک حجت نہیں۔ تو ان کے اور ان کے مابعد ائمہ کے اقوال کا نقل کرنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔ مگر باوجود اس کے ان اقوال کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اقوال صحابہ حجت نہیں۔ بلکہ اُن کا صحیح مطلب یہ ہے کہ صحابہ کے جو اقوال کتاب و سنت سے معارض ہوں گے وہ قابل قبول نہیں۔ اگرچہ فی نفسہ وہ حجت ہیں۔ اور بقول حکیم الہند امام ولی اللہ دہلوی یہی عموماً طور پر صحابہ اور اہل مذاہب اربعہ کا مسلک ہے ملاحظہ ہو ازالۃ الخفاء ص۳۸ نیز جس کے دامن میں ذرہ برابر انصاف باقی ہو اور حقیقت بینی سے بالکلیہ محروم نہ ہو وہ حضرت امام اعظمؒ کے قول "وما جاءنا من الصحابۃ اخترنا" سے کبھی وہ نتیجہ نہیں نکالے گا جو آپ نے اخذ کیا ہے۔ بلکہ آپ کے عقیدہ کے برعکس حضرت امامؒ نے اپنے اس مختصر سے جملہ میں حضورؐ کے ارشاد گرامی "اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم" کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

سیدنا امام ابو حنیفہ کا مقصد یہ ہے کہ ایک مسئلہ کے متعلق صحابہ کرام سے جو کچھ نقل ہوا ہو، ہمیں اس سے باہر جانے کی قطعی اجازت نہیں۔ ہاں اگر اُن کے اقوال مختلف ہوں تو ہمیں ان میں سے کسی ایک قول کو منتخب کرنے کا حق حاصل ہے۔

مولانا موصوف نے اپنے جواب کے ضمن میں حضرت شیخ مدنیؒ کی یہ عبارت نقل کی ہے کہ "صحابہ اور ائمہ پر تنقید کی جا سکتی ہے مگر ان پر تنقید ان جیسے حاملین علم و تقویٰ کر سکتے ہیں" حضرت کی عبارت کے پہلے حصہ کو اپنا نظریہ قرار دے کر طنزیہ انداز میں بہت کچھ لے دے کی گئی ہے جو اس قابل نہیں کہ اس کا جواب لکھا جائے اور عبارت کے آخری استثنائیہ جملہ کو یوں کہہ کر نظر انداز کیا گیا ہے کہ "یہ واقعات کی صحیح ترجمانی نہیں کیونکہ باوجود اس کے کہ مولانا مدنیؒ کو اعتراف ہے کہ وہ امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کے پایہ کے آدمی نہیں مگر پھر بھی درس حدیث کے وقت ان حضرات کے مذاہب پر تنقید کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ مولانا نے یہاں بھی دیانت کے تقاضوں کو پس پشت ڈال کر خلط مبحث کر کے حق کو چھپانے کی مذموم کوشش کی ہے کیا اتنی موٹی بات تمہارے ذہن میں نہیں آئی اور یہ واضح اور روشن حقیقت تمہاری نظر سے اوجھل ہو گئی ہے کہ تنقید ایک علیحدہ چیز ہے۔ ترجیح اس سے مختلف علیحدہ چیز۔ تنقید کے ذریعہ حق اور باطل کو متمائز کیا جاتا ہے جبکہ ترجیح راجح و مرجوح کے درمیان کی جاتی ہے۔ یقیناً آپ اس حقیقت سے بے خبر نہ ہوں گے کہ صحابہؓ و ائمہ کے اختلافات حق اور باطل کے قبیل سے نہیں ہیں بلکہ صواب اور خطا کے قبیل سے ہیں۔ ان کے اختلافی مذاہب تبلیغی نہیں حتیٰ کہ اس کے مقابل کو باطل ٹھہرایا جائے۔ بلکہ ترجیحی ہیں کہ تحقیق اور دلائل کی روشنی میں ایک کو راجح اور دوسرے کو مرجوح قرار دیا جائے گا تو حضرت مدنیؒ یا دیگر محققین دیگر ائمہ کے مذاہب کا ابطال نہیں کرتے بلکہ اپنے مذہب کو راجح ثابت کرتے رہتے ہیں۔ پس ان کی طرف یہ نسبت کہ وہ ائمہ کے مذاہب پر تنقید کرتے ہیں ایک غلط اور بے بنیاد بہتان ہے جس کا منشا یا تو غلط فہمی ہے یا کج فہمی۔ آگے عصمت انبیاء کے متعلق حضرت مدنیؒ کے اعتراض سے حواس باختہ ہو کر اپنی تحریف فی الاصطلاح کی قدیم عادت کے موافق رقمطراز ہیں کہ "مولانا مودودی نے عصمت عن المعاصی کے متعلق نہیں لکھا کہ وہ انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے وہ دائما معصوم ہیں بلکہ وہ لغزشوں اور خطا اجتہادی سے عصمت اور حفاظت کو اُن کے لوازم ذات میں سے نہیں مانتے۔ ہم کہتے ہیں کہ مولانا کا یہ تاویل یا تحریف بھی محض فریب دہی پر مبنی ہے۔ آخر کون نہیں جانتا کہ عصمت ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ جس کا اطلاق اہل علم کے نزدیک عصمت عن المعاصی پر ہی کیا جاتا ہے ہم اپنے محدود معلومات کی حد تک کہہ سکتے ہیں کہ عصمت کا اطلاق حفاظت عن الخطا پر کسی صاحب علم نے آج تک نہیں کیا تو عصمت سے حفاظت عن الخطاء کا معنی لینا ہمارے نزدیک تحریف فی الاصطلاح ہے جو بجائے خود قابل گرفت ہے خصوصاً جبکہ بغیر کسی قید کے انبیاء سے نفی کی گئی ہو کہ موہم ہے ایک ملحدانہ عقیدہ کی اور یہ تاویل مندرجہ بالا وجہ کے بغیر بھی کئی وجوہ سے قابل قبول ہے۔ اصلاً مودودی صاحب نے ابھی تک اپنے کلام کی وضاحت اس طرح نہیں کی اگر ان کی مراد وہی ہوتی جو آپ نے ذکر کی ہے تو ان کا فرض تھا کہ اپنی پہلی فرصت میں یہ وضاحت کرتے۔ ثانیاً مودودی صاحب نے اپنی اس عبارت سے ان علماء کے نظریہ کو رد کر دیا ہے کہ وہ عصمت کو انبیاء کی ذوات کے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنہ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر ۷)

اس پر سبائیوں نے آپ کو سب وشتم کیا، لیکن سیدنا علیؓ نے فرمایا۔ "ان کو چھوڑ دو۔ یہ اصحاب رسول میں سے بہت اچھے آدمی ہیں۔ (طبری جلد ۵ ص ۱۷۰، البدایۃ والنہایۃ جلد ۷، ص ۲۳۲، ابن الاثیر جلد ۳ ص )

آپ جب مدینہ طیبہ سے جا رہے تھے تو سیدنا حسن ابن علیؓ نے راستہ میں جا کر آپ سے عرض کی۔ "ابا جان! میں نے پہلے بھی آپ کو کئی مشورے دیئے، لیکن آپ نے اُن کو درخور اعتنا نہیں سمجھا"۔ آپ نے پوچھا کہ "وہ کون کون سے مشورے تھے"۔ سیدنا حسنؓ نے عرض کیا۔ "ابا جان! کیا میں نے آپ سے سیدنا عثمانؓ کے قتل سے پہلے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ وقتی طور پر مدینہ طیبہ کو چھوڑ دیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ قتل ہو جائیں اور آپ کے مدینہ میں ہونے کی وجہ سے آپ پر کوئی الزام آئے۔ لیکن آپ نے نہ مانا۔ پھر کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ اُس وقت تک لوگوں سے بیعت نہ لیں جب تک کہ کل شہروں کے ارباب حل و عقد آپ سے استدعا نہ کریں لیکن آپ نے اس کو بھی نہ مانا پھر میں نے اس وقت بھی آپ سے عرض کیا جب سیدہ عائشہؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ قصاص کے مطالبہ کے لئے نکلے کہ آپ گھر میں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ آپس میں مصالحت ہو جائے، لیکن آپ نے میرا کوئی مشورہ نہیں مانا ہے"۔ (البدایۃ جلد ۷، ص ۲۳۹)

غرض کہ دونوں جماعتیں بصرہ میں آمنے سامنے ہوئیں۔ کوفہ کے ایک بزرگ صحابی سیدنا قعقاع ابن عمروؓ نے دونوں گروہوں میں مصالحت کی کوشش کی اور ان کی کوشش کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکی تھی اور سیدنا علیؓ، سیدنا زبیرؓ، سیدنا طلحہؓ اور سیدہ عائشہؓ سب صلح پر متفق ہو چکے تھے کہ اسی اثناء میں سبائی پارٹی کے سرغنوں اشتر النخعی، خالد ابن ملجم، عبداللہ ابن سباء بتریح ابن ابی ادنیٰ اور حلبا بن ہیثم وغیرہم نے مل کر مشورہ کیا اور کہا کہ اگر یہ صلح انجام کو پہنچ گئی تو پھر ہماری خیر نہیں۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ سب مل کر علیؓ کو بھی عثمانؓ کے پاس پہنچا دیں (طبری جلد ۵ ص ۱۹۵) لیکن اس تجویز پر اتفاق نہ ہو سکا۔ آخر میں عبداللہ ابن سباء نے کہا کہ قبل اس کے کہ علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ سر جوڑ کر مزید غور و فکر کریں تو جنگ چھیڑ دو اور جنگ کا شعلہ جب بھڑک اٹھے گا تو پھر دونوں پارٹیاں اپنے اپنے دفاع کے لئے جنگ پر مجبور ہو جائیں گی۔ سب نے اس بات پر اتفاق کیا (طبری جلد ۵ ص ۱۹۴، ۱۹۶، ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۲۱، ۱۲۲ ملاحظہ فرمائیں)

طرفین میں صلح کی گفتگو جاری تھی اور سیدنا قعقاع بن عمروؓ کی وجہ سے دونوں گروہ اس بات پر متفق ہو گئے تھے اور بقول ابن کثیرؒ

وعوّلوا جميعًا على الصلح وباتوا
بخير ليلة لم يبيتوا بمثلها
للعافية وبات الذين اثاروا
امر عثمان بشر ليلة باتوها
قطّ۔ (البدایۃ جلد ۷، ص ۲۳۹
ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۲۳۔ طبری جلد ۵
ص ۲۰۲، ۲۰۳)

سب صلح پر تیار ہو گئے اور رات کو ایسے چین اور اطمینان کی نیند سوئے کہ اس سے قبل کبھی ایسے اطمینان کی نیند نہیں سوئے تھے، لیکن وہ لوگ جنہوں نے سیدنا عثمانؓ کے خلاف ہنگامہ آرائی کی تھی (ان کو شہید کیا تھا) انہوں نے اس سے زیادہ بدترین رات کبھی نہیں گذاری تھی۔

(تفصیل کے لئے طبری جلد ۵ ص ۲۰۲، ۲۰۳، منہاج السنۃ جلد ۲ ص ۱۸۵، جلد ۳ ص ۲۲۵، ص ۲۴۱، المنتقی للذہبیؒ ص ۲۲۳، ص ۲۴۰، ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۲۳، البدایۃ والنہایۃ جلد ۷، ص ۲۳۹)

صبح کو صلح کا اعلان عام ہونا تھا کہ سبائیوں نے صبح ہونے سے قبل اندھیرے منہ ہی دونوں فوجوں پر حملہ کر دیا۔ سیدنا علیؓ کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے قرآن پاک دکھا دکھا کر لوگوں کو جنگ بند کرنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ لوگو! اس قرآن کو ثالث مانو اور بجائے ایک دوسرے کی گردن مارنے کے اس کے مطابق اپنا فیصلہ کرو (طبری جلد ۵ ص ۲۰۴) لیکن یہ جنگ کی آگ چونکہ ایک خاص سازش کے تحت لگائی گئی تھی۔ لہٰذا یہ سیدنا علیؓ کے قرآن دکھانے سے نہ بجھی اور اس کا انجام ایک خونریز جنگ کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہزاروں جانیں ضائع ہو گئیں۔

علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ اختتام جنگ پر سیدنا علیؓ کے بعض ساتھیوں نے سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ کے ساتھیوں کے اموال کو اپنے میں تقسیم کرنے کے لئے کہا۔ سیدنا علیؓ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر سبائیوں نے طعن و تشنیع کی اور کہا کہ جب اُن کے خون ہمارے لئے حلال تھے تو اُن کے اموال ہمارے لئے کیوں حلال نہیں ہیں۔

آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صلوٰۃ اللہ علیہا مال غنیمت میں اس کے حصہ میں آئے یہ سن کر سب نے چپ سادھ لی (البدایۃ جلد ۷ ص ۲۴۴)

آپ کو توقع نہیں تھی کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا اور مطالبہ قصاص میں اس قدر جانیں تلف ہوں گی۔ چنانچہ جنگ جمل کے اس قتل عام سے سیدنا علیؓ اس قدر متاثر ہوئے کہ بڑی حسرت سے اپنے صاحبزادے سیدنا حسن ابن علیؓ سے فرمایا۔

"بیٹا! کاش کہ تمہارا باپ بیس سال قبل اس دنیا سے رحلت کر گیا ہوتا"۔

یہ سن کر سیدنا حسنؓ نے عرض کیا۔

"ابا جان! کیا میں نے آپ کو اس سے روکا نہیں تھا"۔

آپ نے فرمایا۔

"بیٹا! مجھے توقع ہی نہیں تھی کہ معاملہ اس حد تک پہنچ جائے گا"۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷، ص ۲۴۰)

## معرکۂ صفین کا پس منظر

سیدنا علیؓ کی بیعت کے بعد اکابر صحابہؓ کی نگاہیں اس بات پر تھیں کہ آپ کب قاتلان عثمانؓ کو کیفر کردار تک پہنچاتے ہیں اور جن لوگوں نے مل دار مدینہ طیبہ میں امیر المومنینؓ کو انتہائی مظلومانہ حالت میں شہید کیا ہے اُن کو کب اپنے کئے کا بدلہ دیتے ہیں۔ لیکن تمام لوگ متعجب ہو گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ قاتلان عثمان نہ صرف آپ کے حاشیہ نشین ہیں بلکہ اُن کو کاروبار حکومت کی ہر کلیدی آسامی پر متعین فرما رہے ہیں۔ کچھ صحابہ نے ذاتی طور پر سیدنا علیؓ سے اس کے خلاف احتجاج بھی کیا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی (الخضری جلد ۳ ص ۴۰۲ ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۰۰)

اور ایک خونریز جنگ تک نوبت پہنچی۔

جنگ جمل کی خونریز جنگ کے بعد معاملہ نے زیادہ خطرناک صورت اختیار کرلی۔ سیدہ عائشہ سلام اللہ علیہا۔ سیدنا علیؓ اور دیگر صحابہؓ کو اس بات کی ذرہ برابر توقع نہ تھی کہ دشمنانِ اسلام معاملہ کو اس حد تک پہنچا دیں گے۔ عثمان ابن حنیفؓ اور قعقاع ابن عمروؓ کی تمام کوششیں بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔ سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے، اس جنگ میں شہید ہوگئے۔ کچھ صحابہؓ نے حالات کے اس طرح کروٹ بدلنے سے سیدنا علیؓ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ امویٰ سادات بصرہ اور مدینہ میں اپنا مستقبل اچھا اور خوشگوار نہ سمجھتے ہوئے سیدنا معاویہؓ کے پاس شام بھاگ گئے ادھر سیدنا علیؓ کی انتظامیہ پر سبائیوں کا پورا پورا قبضہ تھا اور اب وہ کسی قیمت پر بھی سیدنا علیؓ کو کسی سے صلح کی کوشش جاری رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ اس میں اُن کے لئے سراسر نقصان تھا۔

اسی اثنا میں سیدنا علیؓ نے اپنی قوت فکر سے اور سبائیوں کے مشورہ سے یہ طے کیا کہ مدینہ طیبہ کے بجائے کوفہ کو اپنا مرکز خلافت بنایا جائے، کیونکہ وہاں اُن کو اپنے لئے فضا سازگار معلوم ہوتی تھی۔ چنانچہ ۱۲ رجب ۳۶ھ کو آپ کوفہ تشریف لائے اور سیدنا عبداللہ ابن سلامؓ کی وہ بات بالکل درست ثابت ہوئی کہ:

لا تخرج منها فوالله لئن خرجت منها لا يعود اليها سلطان المسلمين ابدا (طبری جلد ۵ ص۱۰، البدایۃ جلد ۷ ص۲۳۳)

(اے علیؓ! تم مدینہ سے باہر مت نکلو۔ بخدا اگر (ایک دفعہ) آپ مدینہ سے نکل گئے تو پھر مسلمانوں کی خلافت مدینہ میں کبھی بھی واپس نہیں لوٹے گی۔

عراق میں آپ کے حامیوں کی تعداد زیادہ تھی، کیونکہ عبداللہ ابن سبا کی تحریک کا مرکز عراق اور مصر دو ہی تو صوبے تھے اور انہی دو صوبوں سے ساری مملکت میں انتشار پھیلا تھا جو کہ سیدنا عثمانؓ کی شہادت پر منتج ہوا۔ تاریخ کا طالب علم یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ دارالخلافت کی اس تبدیلی سے آپ کو مستقبل میں بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ اس سے ایک تو آپ مدینہ طیبہ کے بابرکت اور مسلمانوں کے حقیقی مرکز سے دور ہو گئے۔ دوسرے آپ بالکل سبائیوں کے نرغے میں پھنس گئے۔ اور آپ کی پوری سیاست اور انتظامیہ مالک الاشتر، کمانہ ابن بشر اور دیگر سبائی سرغنوں کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ جس نے ساری زندگی آپ کو مشکلات سے دو چار رکھا اور خلافت اسلامیہ کو پانچ چھ سال ایک ابتلائے عظیم میں مبتلا رکھا۔

## ملکی انتظامیہ میں تبدیلی

دوسری بات کہ جس نے اسلامی تاریخ کا دھارا تشتت و افتراق کی طرف موڑ دیا وہ ملکی انتظامیہ میں فی الفور تبدیلی تھی سیدنا عثمانؓ کی طرف سے مختلف صوبوں میں مندرجہ ذیل گورنر تھے۔

| | |
|---|---|
| کوفہ | نماز کے لئے ابوموسیٰ الاشعریؓ |
| | امور جنگ کے لئے قعقاع بن عمروؓ |
| | امور مالیات کے لئے جابر بن فلان المزنیؓ |
| بصرہ | عبداللہ ابن عامرؓ |
| مصر | عبداللہ ابن سعد بن ابی سرحؓ |
| شام | معاویہ ابن ابی سفیانؓ |
| حمص | عبدالرحمٰن ابن خالدؓ |
| قنسرین | حبیب بن سلمہؓ |
| اردن | ابوالاعورؓ |
| فلسطین | حکیم بن علقمہؓ |
| آذربائیجان | اشعث بن قیسؓ |
| قرقیسیا | جریر بن عبداللہ البجلیؓ |
| حلوان | عقبیہ بن النہاسؓ |
| قیساریہ | مالک بن حبیبؓ |
| طھران | حبیشؓ |

مدینہ کے بیت المال پر عقبہ بن عمروؓ اور قضا پر سیدنا زید ابن ثابتؓ کو مقرر کیا گیا تھا (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص۲۳۵، طبری جلد ۵ ص۔)

لیکن سیدنا علیؓ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی جہاں اپنے دارالخلافت میں تبدیلی کی وہاں گورنروں میں بھی اہم تبدیلیاں کیں اور خلافت عثمانی کے قریباً تمام گورنروں کو معزول کر کے اُن کی جگہ کچھ اپنے خاندان کے اور کچھ سبائیوں میں سے گورنر متعین فرمائے۔ چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل حضرات کو مختلف صوبوں پر گورنر بنایا۔

| | |
|---|---|
| عبداللہ ابن عباسؓ | یمن |
| سمرہ بن جندب | بصرہ |
| عمارہ بن شہاب | کوفہ |
| قیس ابن سعد بن عبادہؓ | مصر |
| سہل ابن حنیفؓ | شام |
| قثم بن عباسؓ | مکہ اور طائف |
| عبیداللہ بن عباسؓ (ایک روایت کے مطابق ابن الاثیر جلد ۳ ص۱۰۳) | یمن |
| ثمامہ بن عباسؓ | مدینہ طیبہ |
| زیاد ابن ابی سفیانؓ | فارس |
| اشعث بن قیسؓ (یہ خلافت عثمانی ہی سے یہاں تھے) | آذربائیجان |
| یزید بن قیسؓ | مدائن |
| مالک الاشتر (سبائی سرغنہ) | موصل، نصیبین، دارابجرد، سنجار، آمد، میافارقین اور شام کے بعض مقبوضات پر۔ |

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص۲۲۷۔ ابن الاثیر جلد ۳ ص۱۰۲، ۱۰۳۔ اخبار الطوال ص۱۵۳، ۱۵۷، منہاج السنۃ جلد ۳ ص۱۷۳، ۱۷۶، المنتقیٰ ص۳۸۲-۳۸۳)

ہوسکتا ہے کہ آپ کی قوت فکر نے یہ محسوس کیا ہو کہ حسب دستور آپ اپنی کابینہ کا انتخاب فرما کر جلد حالات پر قابو پالیں کیونکہ جب تک ملک کی انتظامیہ پر آپ کے آدمی نہیں ہونگے اس وقت تک آپ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ لیکن حالات کے دھارے نے یہ بتادیا کہ جس شے کو آپ اپنی کامیابی کی دلیل سمجھے تھے وہی شے آپ کی ناکامیابی کا سبب بنی۔ لوگوں کو خیال ہوا کہ خلافت عثمانی کے گورنروں کو آپ معزول فرماتے لیکن کسی وجہ سے، اور اگر بغیر وجہ ہی کے معزول فرمانا تھا تو کم از کم حالات کے نشیب و فراز دیکھ کر معزول فرماتے۔ چند روز قبل تو امیرالمومنینؓ کو دن دہاڑے شہید کیا گیا۔ مفسدین میں آپ کا ربیب محمد ابن ابی بکرؓ بھی تھا۔ مالک الاشتر بھی تھا اور دوسرے باغی بھی تھے جو اب آپ کے حاشیہ نشینوں میں سے تھے اور ہر کام میں آپ کے شریک کار اور مشیر تھے۔ جس سے خواہ مخواہ ذہن اس طرف جاتا تھا کہ شاید آپ کا بھی شہادت عثمان میں ہاتھ ہے۔ اس کے ساتھ آپ کا مسند خلافت پر متمکن ہونے کے چند روز بعد خلافت عثمانی کے گورنروں کو یک دم معزول کر دینا اور مالک الاشتر جیسے سبائی سرغنہ کو بھی گورنر مقرر کرنا لوگوں کے لئے زیادہ غلط فہمی کا باعث ہوگیا۔ اور پھر باوجود صحابہؓ کے مطالبہ اور اصرار کے آپ کا قصاص عثمانؓ کی طرف پوری توجہ نہ دینا، ان سب چیزوں نے بہت سے لوگوں کی ہمدردیاں زیادہ پختہ نہ ہوسکیں۔ یہی وجہ تھی کہ جنگ جمل میں کئی ہزار لوگوں نے سیدہ عائشہؓ کا ساتھ دیا اور بہت سے اکابر صحابہ نے آپ کا ساتھ نہ دیا۔

(باقی آئندہ)


## دعائے صحت

جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے سیکرٹری اور جمعیۃ علماء اسلام قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری کے والد ماجد اور بھاوجہ صاحبہ فراش ہیں۔ بھاوجہ کا اپریشن ہوچکا ہے۔ احباب دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

(بقیہ صفحہ ۷)

ساتھ دائماً لازم مانتے ہیں اور آج تک کسی ایک ایسے عالم کا نام پیش نہیں کیا جا سکتا جو عصمت عن الخطاء والزلۃ کو انبیاء کے ساتھ لازم ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو بلکہ جمہور امت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء معاصی سے دائماً معصوم ہیں جس سے مودودی صاحب انکار کر کے شذوذ کی مرغوب راہ کو اپنے لئے منتخب کرتے ہیں۔ ثالثاً مودودی صاحب نے اپنی بعض تصانیف میں بعض اولوالعزم انبیاء عظام علیہم السلام کی جانب صراحت کے ساتھ معاصی کی نسبت کی ہے معاذ اللہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو بڑے گناہ کا مرتکب، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابتدائی منزل میں اپنے رب کے متعلق متردد بلکہ مبتلائے شرک۔ حضرت یونس علیہ السلام کو فریضۂ رسالت میں کوتاہی کرنے کا مجرم ٹھہرایا ہے۔ (ملاحظہ ہو رسائل مسائل حصہ اول ص۳۱۔ تفہیم القرآن جلد ۱ ص۵۵۔ تفہیم القرآن جلد ۲ ص۳۱۲، ۳۱۳ ترتیب وار۔ تو ان شواہد کے ہوتے ہوئے آپ نے جو عذر لنگ بیان کیا ہے وہ مدعی سست گواہ چست ہی کا معاملہ نظر آتا ہے۔ مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر جب یقیناً معلوم ہوا کہ مودودی صاحب کی عبارت میں عصمت سے عصمت عن المعاصی ہی مراد ہے تو شیخ العرب والعجم حضرت سید مدنیؒ کا الزام کہ "اس صورت میں ہر حکم نبوی کے متعلق احتمال موجود ہوگا کہ کہیں وہ عصمت وحفاظت کے اٹھ جانے کے زمانہ کا نہ ہو" بالکل حق اور برمحل ہے۔ کیونکہ اس صورت میں وحی الٰہی کے وحی الٰہی ہونے میں اشتباہ ہے چہ جائیکہ اس سے حق کا تعین ہو سکے اور اس کے جواب میں جو ہاتھ پاؤں آپ نے مارے ہیں وہ بے نتیجہ اور لاطائل تطویل کے سوا کچھ نہیں۔ احیاناً ارتفاع عصمت کے لئے مودودی صاحب نے جو خانہ زاد حکمت بیان کی ہے۔ حضرت مدنیؒ نے اس کو رد کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "انبیاء کو خدا نہ سمجھنے کے لئے لوازم بشریت کافی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ان سے لغزشیں ہونے کی ضرورت نہیں"۔ اس کے جواب میں مولانا موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ اعتراض بے محل ہے۔ کیونکہ لوازم بشریت کے باوجود معین الدین صاحب اجمیری اور سلطان باہو صاحب کے مقبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے نہ روک سکے۔ حالانکہ ان میں صرف کمالات ولایت موجود تھے اور حضرات انبیاء میں تو کمالات ولایت کے ساتھ ساتھ کمالات نبوت بھی موجود ہیں لہٰذا ان کو خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے خطرات لوازم بشریت کے باوجود بطریق اولیٰ موجود ہوتے ہیں۔

مولانا کا یہ جواب بھی اپنی مثال آپ ہے اور ارباب فکر کو استعجاب کے لئے کافی؟ مولانائے محترم! جماعتی تعصب اور اپنے امیر کے تدبر کی عقیدت کے پردوں کو چشم انصاف سے ہٹا کر اور ہوش سنبھال کر اپنے جواب پر ایک نظر ڈالیئے۔ حضرت مدنیؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی چشم بصیرت اندھی نہ ہو۔ نور فطرت بجھا نہ ہو۔ دل و دماغ مفلوج نہ ہوں، سوچے سمجھنے کی صلاحیت نہ کھوئی ہو ان کے نزدیک لوازم بشریت کے ہوتے ہوئے انبیاء کے متعلق الوہیت کا تصور ہی محال ہے۔ اس کے لئے انبیاء کے خدا نہ ہونے پر بس یہی دلیل کافی ہے کہ وہ صفات بشریہ کے حامل ہیں۔ رہے وہ لوگ جن کے عقل و فہم سلب ہو چکے ہیں اور دل و دماغ پر مہر شقاوت اور ضلالت ثبت ہو چکی ہے تو ان کے متعلق کلام نہیں۔ وہ تو ہزار دلائل کے باوجود اپنے باطل مزعومات پر اصرار کرتے رہینگے لوازم بشریت سے جب وہ عبرت حاصل نہ کر سکے تو چند لغزشوں کے صدور جیسی دلیل سے ان کے راہ راست پر آنے کی کیا توقع ہے۔ وہ تو معین الدین اجمیری صاحبؒ تو بہت بڑے صاحب کمال ہیں بے جان پتھروں، بے روح درختوں بے عقل گائے بے حس مورتیوں کو معبود و مسجود بنائے رکھتے ہیں اگر چند لغزشوں کے صادر ہونے سے انبیاء کے متعلق عقیدہ الوہیت رکھنے کا خطرہ دور ہو سکتا تھا تو اس حکیم و علیم ذات نے حضرت اجمیریؒ اور سلطان باہوؒ سے اسی حکمت کے موافق چند لغزشیں کیوں نہیں کرائیں؟ تاکہ ان کے مقابر کو سجدہ گاہ نہ بنا لیا جاتا۔ کیا جہال نے ان حضرات کے مقابر اس لئے سجدہ گاہ بنا لئے ہیں کہ ان میں کمالات ولایت موجود تھے اور لوازم بشریت کے باوجود چند لغزشیں ان سے صادر نہیں ہو چکی ہیں۔ لات و منات، یغوث و یعوق کالی دیوی جگدیش کو کیوں معبود بنایا گیا ہے۔ کیا اسی لئے کہ ان سے چند لغزشیں صادر نہ ہوئی تھیں

بریں عقل و دانش بباید گریست

آخر میں ہم ایک گذارش پر اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ امید ہے کہ مودودی صاحب یا ان کے حواری جواب عنایت فرمائیں گے۔ وہ یہ کہ مودودی صاحب نے ہر نبی سے چند لغزشیں صادر ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ ہم ان سے تمام انبیاء سے بقول ان کے صادر شدہ لغزشوں کا تعین طلب کر کے تکلیف دینا نہیں چاہتے البتہ خاتم انبیاء بنی اسرائیل حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ ان سے کون سی لغزش صادر ہوئی تھی۔ حالانکہ ان کے متعلق الوہیت کے اعتقاد کے خطرات سب سے زیادہ ہیں۔

## حضرو میں سینما تعمیر کرنے کیخلاف قرارداد پیش

حضرو۔ ۱۸ر نومبر بروز جمعہ کو تقریباً تمام مساجد شہر میں یہ قرارداد منظور کی گئی ہے کہ یہاں پر تعمیر ہونے والے سینما کی اجازت کو فوراً منسوخ کر کے مسلمانان علاقہ خصوصاً اور خاص طور پر باشندگان شہر حضرو کے اضطراب دور کرے۔

سینما تعمیر ہونے کی اطلاع سے علاقہ کے تمام طبقوں میں پریشانی و بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ کسی صورت بھی یہاں سینما کی تعمیر کو برداشت نہیں کریں گے۔

(محمد عبداللہ آفاقی
حضرو ضلع کیمبل پور)

طاقت وتوانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ، قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی

مانع اعظم — دل و دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرا مادۂ حیات کا منحفظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اسم بامسمیٰ۔ ایک ماہ دس روپے

طلائے شباب خاص — بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب ایک ماہ دس روپے

لبوب کبیر خاص الخاص — اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا کستوری عنبر، مغز سرکنجشک، زمرد، یاقوت۔ فیروزہ۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ سہ دھاتہ وغیرہ کا مرکب ایک ماہ ۱۶/۰ روپے (نوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/۰ روپے نصف کورس ۱۹/۵۰ روپے۔ مکمل کورس منگوانے پر محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ: اشرف لیبارٹریز، لائلپور — فون نمبر ۳۰۲۱

# قاہرہ کانفرنس اور مسئلہ کشمیر

جناب قاری محمد شریف صاحب قصوری جنرل سیکرٹری جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان، لاہور

"نوائے وقت" لاہور کی ۱۵ر نومبر کی اشاعت میں عنوان بالا کے تحت محمود احمد صاحب کا مراسلہ نظر سے گذرا جس میں انہوں نے عنوان بالا پر خیال آرائی کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صاحب کے بیان کی تردید کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ قاہرہ میں اسلامی ممالک کے نمایندوں کی حالیہ کانفرنس میں پاکستانی وفد کو مسئلہ کشمیر پر بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پھر اپنے اس دعویٰ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے مراسلہ نگار نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر یہ بات غلط ہے تو اس قرارداد کا متن شائع کیا جائے جو کشمیر کے بارہ میں پاکستان کی حمایت میں متفقہ طور پر قاہرہ میں پاس ہوئی ہے۔

مراسلہ نگار کی بوکھلاہٹ کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ دعویٰ تو یہ ہے۔ وہاں کشمیر پر بولنے کی اجازت نہیں دی گئی اور دلیل میں قرارداد کا متن شائع کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کوئی ان بزرجمہر سے پوچھے۔ وہاں کوئی سیاسی کانفرنس تھی کہ قراردادیں پاس ہوتیں۔ یا کیا یہ دعوے کیا گیا تھا کہ وہاں قرارداد پاس ہوئی ہے۔ بات صرف یہ تھی کہ آیا وہاں پاکستانی وفد کو کشمیر پر بولنے سے روکا گیا تھا یا نہیں؟ اس غلط پروپیگنڈے کی حقیقت تو مصری اخبارات اور مصری ریڈیو سے پوری طرح واضح ہو گئی کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے مسئلہ کشمیر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے مفصل اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس کو نہ صرف "موتمر" نے سراہا اور اس پر اظہار مسرت کیا۔ بلکہ مصر میں مقیم پاکستانی سفیر نے بھی مفتی صاحب کی اس خدمت کو تسلیم کیا۔ مراسلہ نگار قرارداد کا متن مانگ رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تقریر کی اجازت نہ دینے والی بات کو وہ خود غلط سمجھتے ہوئے ایک اور مبحث کی آڑ لے رہے ہیں ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں کہ مراسلہ نگار موصوف سچ کہیں یا جھوٹ! لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ انہوں نے موتمر کے رکن حضرت مفتی صاحب کے بیان کو حق نمک ادا کرنے سے تعبیر کر کے جہاں ایک حقیقت کا انکار کیا ہے وہاں ذاتی حملہ بھی کیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا نعیم صدیقی صاحب نے جنوبی ویٹ نام کے بارہ میں امریکی پالیسی کی حمایت کر کے حق نمک ادا کیا تھا؟ اور کیا آپ اس قسم کے مراسلوں سے امریکہ کا حق نمک ادا کر رہے ہیں؟ خدا جانے آپ کو یہ سچی بات ماننے سے کیوں چڑ ہے۔ اور اگر آپ کو سچ کسی طرح پسند نہیں تو نہ سہی لیکن آپ کو کسی پر رکیک حملہ کرنے کا حق کس نے دیا ہے۔

## خطیب پاکستان کی وفات ملک و ملت کا عظیم سانحہ ہے

مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری

بعد الحمد والصلوٰۃ برادر محترم مولانا قاضی احسان احمد صاحب مرحوم کی وفات ملک و ملت کے لئے سانحہ عظیم ہے۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے لئے حضرت قاضی صاحبؒ ایک بہت بڑا سہارا تھے۔ اب یہ سہارا بھی نہ رہا۔ اب میں اپنے آپ کو بے یار و مددگار محسوس کرتا ہوں

(۲) یکم شعبان کی میٹنگ میں ناظم اعلیٰ مولانا لال حسین صاحب اختر نے مرزائیوں کی سرگرمیوں کے پیش نظر پانچ جدید مبلغین ختم نبوت کی تقرری کی منظوری دی ہے۔ کام بڑھتا جا رہا ہے۔ ساتھی کم ہوتے جا رہے ہیں

(۳) بزرگان ملت سے خصوصی درخواست کرتا ہوں کہ حضرت قاضی صاحبؒ کی مغفرت کے لئے خصوصی اوقات میں دعا فرماتے رہیں اور سب بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اہم کام میں مشورہ وغیرہ و دیگر ہر طرح کا تعاون فرما کر مشکور فرماتے رہیں۔

(غمزدہ۔ محمد علی جالندھری عفی عنہ)

## ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی میں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی میں ۲ر دسمبر ۱۹۶۶ء کو خطبہ جمعہ دیں گے اور نماز جمعہ پڑھائیں گے۔

## پاکستان میں مکمل اسلامی نظام حیات نافذ کیا جائے

صوبائی اسمبلی کے ممبر سردار عطا محمد خان لنڈ خیرپور نے اسمبلی کے حالیہ سیشن میں مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی ہے:۔

"صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت کو یہ سفارش کرے کہ پاکستان میں بلا کسی انتظار کے مکمل اسلامی قانون نافذ کر دیا جائے۔"

## جھنگ کے عوام اور علماء حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں

کہ ہمارا ملک بڑی قربانیوں سے معرض وجود میں آیا۔ لیکن اسلامی تقاضوں کو فروغ دینے کی بجائے ملک میں بے حیائی، فحاشی اور رقص و سرود کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ پچھلے ستمبر کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں کامیابی عطا فرمائی۔ ہم بجائے اس کا شکریہ ادا کرنے کے رقص و سرود کی محفلیں رچا کر اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم حکومت سے پرزور احتجاج کرتے ہیں کہ ملک میں رقص و سرود کو فوراً بند کیا جائے۔

## عالمی خبریں

### امریکہ کا دفاعی بجٹ

امریکہ کا دفاعی بجٹ ۶۳ ارب ڈالر ہے اور ویٹ نام کی جنگ کا خرچ تقریباً ۱۶ ارب ڈالر سالانہ ہے (گویا امریکہ کی دولت انسانوں کی تباہی کے لئے وقف ہے)

### معاہدہ تاشقند کی برکات

اعلان تاشقند سے لے کر اب تک تقریباً نوے ہزار کشمیریوں کو بھارت کشمیر سے نکال کر پاکستان دھکیل چکا ہے۔

### صدر ایوب کی نماز

صدر محمد ایوب خاں صاحب نے اپنے دورہ کے درمیان اردن میں مسجد اقصیٰ کے اندر نماز پڑھی (وہاں کی ایک نماز کا ثواب پچیس ہزار نمازوں کے برابر ہے

### امریکہ کی پاک دامنی

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا ہے کہ ہماری کوشش یہی ہوگی کہ ویٹ نام کی جنگ کو پرامن طور پر ختم کرنے کی کوشش جاری رکھیں (دیکھا آپ نے کس طرح جنگ کو پرامن طریقہ سے ختم کر رہے ہیں۔ شہری آبادیوں پر بمباری۔ زہریلی گیس کا استعمال اور زہر سے بچوں کو ہلاک کرنے کی کوشش یہ سب پرامن کوششیں ہیں)

# خبر نامہ جمعیۃ

## حضرت مفتی صاحب کی گرفتاری پر اظہار ناراضگی

امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈھکی مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے حضرت مفتی صاحب کی گرفتاری پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان دنیا بھر میں واحد وہ ملک ہے جو کہ محض اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہوا ہے اور شرعی قانون کے اجراء کے لئے ہی بنایا گیا ہے لیکن حیرت اور حسرت کی حد ہو جاتی ہے جبکہ اس ملک میں ایسے ایسے افکار اور اعمال نشوونما پا رہے ہیں جو سراسر اسلام کے خلاف ہوتے ہیں، اور بدقسمتی سے عموماً کسی نہ کسی طرح ان اسلامی اقدار کی تباہ کاریوں میں حکومت ملوث ہوتی ہے

جشن ملتان میں جو فحاشی، رقص و سرود اور بے حیائی کے مظاہرے ہو رہے ہیں کیا کہیں بھی اسلامی تاریخ میں اس کی مثال مل سکتی ہے۔ مزید تعجب کی بات یہ ہے کہ جب مفتی محمود اور دوسرے سیاسی قومی رہنماؤں نے حکومت کو ان مسلم آزار حرکات کے بند ہونے کا مشورہ دیا تو ان کی گرفتاری کے احکام صادر ہوئے۔ ڈی سی ملتان کی یہ ناعاقبت اندیشانہ حرکت لائق صد مذمت ہے۔ چنانچہ بالاتفاق مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی:۔

"ہم باشندگان ڈھکی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان جشنوں کا سلسلہ بند کرے

(محمد یعقوب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام)

## علاقہ بیٹ تھانہ کیچھر میں جمعیۃ کا قیام

### عہدیداران کا انتخاب و مختلف تجاویز

مورخہ ۷ نومبر بعد نماز عشاء مسلمانان حلقہ بیٹ رائلی کا ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں تقریباً پچیس ممبران نے جمعیۃ کی رکینت کے لئے اپنا نام باقاعدہ درج کرایا۔ دیگر حضرات نے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ بعد ازاں مختلف اہم امور پر بحث و تمحیص ہوئی اور حسب ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) علاقہ ہذا میں گندم کی بہت گرانی ہے۔ موجودہ بھاؤ ۲۱/۴۰ روپے من ہے۔ علاقہ کے بڑے بڑے لوگوں نے گندم کے ذخائر کر کے مخط کی صورت پیدا کر رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں سخت پریشانی ہے۔ یہاں کے لوگوں کی آبادی کاشتکار طبقہ پر مشتمل ہے۔ غریب کاشتکاروں کی تیار شدہ زمین بیج گندم کی عدم دستیابی کی وجہ سے خالی پڑی ہے۔ اس لئے یہ اجلاس جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع مظفر گڑھ کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ براہ مہربانی غریب عوام کے لئے سستی گندم کا انتظام کیا جائے۔ ہر کاشتکار کے لئے بیج گندم کے واسطے تقاوی کا انتظام فرمایا جائے۔

(۲) علاقہ ہذا میں ماہ ستمبر کے آخری عشرہ میں سخت ژالہ باری ہوئی جس سے موضع بیٹ کا جنوبی حصہ اور موضع ماہڑہ مشرقی و اخلی سیکشن بھابھہ کی فصل خریف کی کاشتہ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ باوجود مقامی متعلقہ افسران کی اطلاع کے رقبہ متاثرہ کا ملاحظہ نہیں کیا گیا اس لئے حکام متعلقہ سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر متاثرہ رقبہ ملاحظہ فرما کر ہالیہ معاف فرمائیں۔

(۳) علاقہ ہذا میں بدامنی اور چوری عام ہے غریب عوام کا مال و جان و آبرو ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے۔ افسران انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ علاقہ میں گشت لگا کر چوروں اور بدمعاشوں کی سرکوبی کریں۔

(۴) علاقہ کے مسلمانوں کا یہ خصوصی اجلاس بالاتفاق حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے خاندانی منصوبہ بندی و عائلی قوانین جیسے دیگر غیر اسلامی امور کو ختم کر کے اسلامی قوانین کا اجراء کر کے وطن عزیز پاکستان کا استحکام کیا جائے۔

### انتخاب عہدیداران

| | |
|---|---|
| امیر | احمد علی خاں ملانوی |
| ناظم اعلیٰ | جناب دوست محمد صاحب شاکر |
| سالار | ملک قادر بخش صاحب |
| خازن | ملک کریم بخش صاحب سنگو |

حسب ذیل اراکین کو مشاورتی کمیٹی کے لئے نامزد کیا گیا۔

ملک عبدالعزیز صاحب جاوید۔ ملک الہی بخش صاحب ارائیں۔ ملک واحد بخش صاحب ارائیں۔ ملک اللہ بچایا صاحب ارائیں۔ جام غلام سرور صاحب ماہڑہ۔

### ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ متوجہ ہو

آپ براہ مہربانی اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنے پتہ سے جلد از جلد حسب ذیل پتہ پر مطلع فرما کر بندہ کو ممنون فرمائیں تاکہ آپ سے جماعتی رابطہ قائم کیا جا سکے

(احمد علی خاں ملانوی امیر جمعیۃ بیٹ رائلی علاقہ کیچھر ضلع مظفر گڑھ)

## تشکیل جمعیۃ علماء اسلام بستی دودہ ارائیں

### موضع موسلے کانجوں

آج بروز بدھ ۲ شعبان المعظم بمقام موضع موسلے کانجوں بستی دودہ ارائیں میں زیر صدارت مولانا قاضی عبدالقادر صاحب اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالصمد صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | جناب حافظ عطا محمد صاحب |
| نائب امیر | مولوی عبدالصمد صاحب |
| ناظم | مولانا قاضی عبدالقادر صاحب |
| نائب ناظم | مولوی عبدالواحد صاحب |
| خزانچی | منظور احمد صاحب |

بعد انتخاب مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں

(۱) ممبر سازی کو تیز کیا جائے۔

(۲) عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے پوری پوری منظم جد و جہد کی جائے۔

(خدا عالم الرحمٰن درخواستی)

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام کی تحریک پر گوجرانوالہ کی تمام مکاتب فکر کی جامع مسجدوں میں یہ قرارداد پاس ہوئی اور گورنر مغربی پاکستان کو بھیجی گئی۔

مسلمانان جامع مساجد کا یہ اجتماع عظیم ملتان میں رقص و سرود کے جشن کو اسلام اور پاکستان کے بنیادی مقاصد کے خلاف ایک خطرناک سازش اور مسلم معاشرہ کے لئے تباہی قرار دیتا ہے اور ارباب حکومت کی رقص و سرود کی ان محفلوں اور جشنوں کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی کو نہایت غیر ذمہ دارانہ اور غیر اسلامی اقدام قرار دیتا ہے اور پھر علماء کرام اور معززین ملتان کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانان ملتان پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ آئندہ کے غیر اسلامی جشنوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔

(محمد اکرم ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## اہم قرارداد

آج ۱۱ نومبر کو شاہی جامع سرائے عالمگیر کے جمعہ کے عظیم اجتماع میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی

جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان کے مختلف شہروں میں بے حیائی، عریانی، ناچ گانے اور فحاشی کو منظم طور سے فروغ دیا جانے پر پرزور احتجاج کرتا ہے اور صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں حیا سوز جشنوں کا سلسلہ بالکل بند کر دیں۔

# خطبہ استقبالیہ

امیر مرکزی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور ناظم مرکزی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہما العالی جب پچھلے دنوں مشرقی پاکستان کے ۱۲ روزہ دورہ پر تشریف لے گئے تو یکم نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ نے ایک عظیم الشان جلسۂ عام میں یہ خطبۂ استقبالیہ پڑھا۔ جس کو قارئین ترجمان اسلام کے لئے یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔ (محمود احمد ظفر ایڈیٹر انچارج)

بعونہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ

بر قدوم میمنت لزوم حضرت العلامہ الحافظ المحدث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان وحضرت العلامہ مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان دامت برکاتہم

از مجلس استقبالیہ

ہمارے معزز مہمانان کرام!

محاکم شرعیہ کے نفاذ اور اسلامی اقدار تہذیب وتمدن کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کو شاندار اور اس کے دائرہ کو وسیع کرنے کی غرض سے جلال آباد (سلہٹ) تک آپ حضرات کی تکلیف فرمائی واقعی ہمارے حق میں باعث فخر ہے۔ ہم جہاں تک آپ کو مبارکباد دیں تہنیت پڑھیں کم ہوگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ پاکستانی مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے آپ کے آفتاب ذات کو دیر تک درخشندہ رکھے۔

معزز حضرات!

ضلع سلہٹ اگرچہ ہم جیسے بسنے والوں کی غفلت، سادہ لوحی، بے راہ روی اور بد دینی کی وجہ سے بدنام ہے لیکن حضرت شاہ جلال الدین مجردینی رح کی نسبت سے اس کا پایہ بہت بلند اور اس کا موقف بہت ہی شاندار ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ حضرات کی رہنمائی میں ہم دوبارہ اپنے اندر حضرت شاہ جلال الدین مجردینی رح کے اسلامی جذبات اور مجاہدانہ کارناموں کے لئے داعیہ پیدا کریں گے اور اسلامی لبادہ اوڑھے ہوئے ملحدانہ کے ہر ممکن مقابلہ کے لئے اپنے کو تیار رکھیں گے۔

برادران اسلام!

آج جبکہ مسلمانوں کا قومی مطلع باوجود آزاد ہونے کے سخت غبار آلود ہے۔ اُن کی علمی، عملی اخلاقی، سیاسی اور اقتصادی الغرض دینی اور دنیوی ہر حیثیت کی اصلی روح تباہ و برباد ہو چکی ہے، اور وہ ہر حالت میں اپنے اسلاف کے نقیض نظر آتے ہیں۔ اگر ان کے اسلاف تمام اہل عالم کیلئے باعث رشک تھے تو یہ دنیا کے لئے عار ہیں۔ اگر وہ اپنی معاشرت وتمدن اور علم وعمل میں بلا خوف مقتداء مان لئے گئے تھے۔ تو یہ آج اپنی موروثہ پونجی گنوا کر در در کا کاسۂ گدائی لئے پھرتے ہیں اور جو نیا فیشن یا نیا مذہب اُن کے سامنے آتا ہے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے خوب فرمایا تھا ؎

بت شکن اُٹھ گئے باقی جو ہیں بت گر ہیں
تھا براہیم پدر اور پسر آذر ہے
علم حاضر بھی پڑھا اور زائر لندن بھی ہوئے
مثل انجم افق قوم پہ روشن بھی ہوئے
بے عمل تھے ہی جواں دین سے بدظن بھی ہوئے
صفت طائر گم کردہ نشیمن بھی ہوئے
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مسلمانوں کے اس انتہائی تنزل کو دیکھ کر عقلاء زمانہ اس کے اسباب اور علاج کی طرف متوجہ ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مسلمانوں میں نئی تعلیم کی کمی اسی کا سبب ہے، لہٰذا ان کو سرکاری اسکولوں کی طرف سر بکف دوڑنا چاہیئے۔ ان کے نزدیک زراعت کو ترقی دینا اس کا واحد علاج ہے کوئی کہتا ہے کہ ہر قوم کی ترقی موجودہ معاملات میں منحصر ہے۔ ایک جماعت ہے جو ہر حرکت وسکون میں یورپ کی نقل اتارنے اور ان کی اندھی تقلید کرنے کو ہی ذریعہ نجات سمجھتی ہے اور مسلمانوں کو اس کی طرف دعوت دیتی ہے اور بدقسمتی سے وہ جماعت بھی مسلمانوں کے اندر پیدا ہو گئی ہے جو خود مذہب ہی کو تمام ترقیات کے لئے سنگ راہ سمجھ کر اس کے رہے سہے آثار کو بھی مٹا دینے کی فکر میں ہے۔ شب و روز قرآن و سنت کی تحریف وتاویلات میں ٹانگ ٹوئیاں مار رہے ہیں غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ ؎

زاہد بخلد مائل و عاشق بکوئے دوست
بلبل بباغ وچنہ بہ ویرانہ سے رود

اس نفسیاتی تحقیق و تدقیق کی سرگرمی اور بحث ومباحثہ کا شور سن کر ایک قدامت پسند قیم الحال دانشمند تارا بھی حجرہ سے سر نکالتا ہے اور ان عقلاء سے خطاب کر کے کہتا ہے ؎

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

اور یہ خوف وخطر کہتا ہے کہ اسلام کی ترقی وتنزلی کے اسباب اور اس کا صحیح علاج ان لوگوں سے پوچھیے، جن کی عمریں اسی میدان کی سیاحت میں بسر ہوئیں اور جنہوں نے اُن کے اصولی اور فروعی مباحث کی تحقیق ہی کو اپنی عمر کا سرمایہ سمجھا ہے ؎

حقیقت پوچھ گل کی بلبلوں سے
بھلا اس کو صبا کیا جانے کیا ہے

تم ہمیں دقیانوسی کہو یا تنگ نظر اور تنگ خیال مگر گذشتہ دو ڈھائی صدی کے پیہم تجربوں نے اس حقیقت کو بالکل روشن کر دیا ہے کہ تمہاری مصطلحہ روشن خیالی کے ناخن اس گتھی کو نہیں سلجھا سکے۔ کیونکہ جب ہم مسلمانوں کی اس روشن خیالی اور علوم جدیدہ کی ترقیات کے زمانہ کا اب سے سو سال قبل کے زمانہ سے موازنہ کرتے ہیں تو تجربہ اور مشاہدہ بتلاتا ہے کہ مسلمانوں کی مذہبی، قومی اور اجتماعی زندگی روز بروز خطرہ میں پڑتی جاتی ہے اور انہوں نے اس تمام جد وجہد میں جو ترقی کی ہے وہ محض ترقی معکوس ہے۔ سو برس پہلے تنگ نظری اور دقیانوسی خیالات کے عہد میں مسلمانوں کی قومی اور مذہبی جو ترقی تھی آج روشن خیالی کے دور دورے میں باوجود آزاد ہونے کے بجائے ترقی تنزل و انحطاط کے قابل رحم مناظر موجود ہیں۔

لہٰذا برائے خدا ذرا تنگ نظروں کی بھی سن لیجئے۔ جیسے اکبر مرحوم نے فرمایا تھا ؎

اب جنوں سے کام لوں گا میں رہِ تحقیق میں
عقل کے پیچھے بہت ساوقت پہلے کھو چکا

سنیئے اور غور سے سنیئے! کہ دنیا میں جس طرح ہر مرض کا علاج جداگانہ ہے اسی طرح ہر مریض کا علاج بھی ایک ہی نسخہ سے نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ہی بخار کے مبتلاء دو مریض ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس نسخہ نے ایک کو نفع دیا ہے وہی دوسرے کے لئے بھی شفا کا سبب ہو، بلکہ مزاج اور طبائع کے اختلاف سے علاج میں بھی مختلف تدبیریں عمل میں لانی پڑتی ہیں۔

اگر ہند و سود سے بڑھے۔ انگریزوں نے بیکنگ اور تجارت سے ترقی کی، یا کسی قوم نے تعلیم جدید کے ذریعہ ارتقاء حاصل کیا۔ یا کسی پر توک مذہب، الحاد و دہریت ہی نے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو کیا ضروری ہے

کہ مسلمانوں کے لئے بھی اُن کی تقلید اور نقالی ترقی کا زینہ بن جائے۔ عرب کے مشہور شاعر متنبی کہتا ہے

ومختلف الرزقان والفضل واحد
الی ان یری احسان ھذا لذا دینا

یاد رکھیئے کہ مسلمان آج بھی اگر بام ترقی پر پہنچ سکتے ہیں تو اسی زینہ سے جو ان کے اسلاف کو ایک مرتبہ تمام دنیا سے اونچا کرکے دکھا چکا ہے۔ ان کی ذلت و خلاکت اور ضعف و ناتوانی کا اگر خاتمہ ہو سکتا ہے تو اسی طریق سے جس نے پہلی مرتبہ ان کو ہر ذلت وخواری ضعف و ناتوانائی سے نجات دلائی ہے۔ اُن کے مرض کا اگر دنیا میں کوئی علاج ہے تو صرف وہ ہی جو ایک مرتبہ ان کے تمام امراض کے زالہ میں اکسیر ثابت ہو چکا ہے اور ان کی اصلاح کی اگر کوئی صورت ہے تو فقط وہ ہی جس سے ان کے اسلاف کرام کی اصلاح ہوئی تھی۔

چنانچہ امام دارالہجرت حضرت مالک بن انسؒ فرماتے ہیں:-

لن یصلح آخر ھذہ الامّت الّا
بما صلح بہ اولھا۔

یعنی اس امت کے آخری طبقہ کی اصلاح بھی اگر ہو سکتی ہے تو صرف اسی طریق سے جس سے اس کے طبقہ اولیٰ کی اصلاح ہوئی تھی۔

اور جب یہ بات یہاں تک پہنچ گئی تو غالباً اب کسی فہیم انسان کو اس میں شک نہ رہے گا کہ مسلمانوں کی ترقی کا معیار صرف سنت رسول اور سیرت نبوی کا اتباع ہے۔ کیونکہ جب ہم اسلام کے قرن اول کے حالات پر ایک نظر ڈالتے ہیں اور زمانہ جاہلیت اور اسلامی کا موازنہ کرتے ہیں تو بلا تامل یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ وہ حیرت انگیز قوت جس نے عرب کے اونٹ چرانے والے بدویوں کو قعر ذلت سے نکال کر بام ترقی پر پہنچایا اور علم و عمل، معاشرت و تمدن اور اخلاق و اعمال میں دنیا کا استاد تسلیم کرا دیا، صرف یہی سیرت نبویہ کا اتباع ہے اور بس۔

یہ ایک مشاہدہ ہے جس کو کوئی چیز نہیں جھٹلا سکتی۔ کوئی شخص اس کے مقابلہ پر سو دلیل قائم کرے اور اس طرز عمل کو غلط بتلائے تو وہ فوراً طشت از بام کر دینے کے لائق ہے۔

اگر آپ غور فرمائیں گے تو ہر مادی اور روحانی ترقی کے پردہ میں اسی سنت و سیرت نبوی کی بعض کرنیں کار فرما نظر آئیں گی۔

اس ساری گذارش کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت سے مسلمان دنیا میں آئے ہیں۔ ان کے ہر مرض کی دوا اور ہر درد کا علاج صرف سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور احکام قرآنی کی پابندی رہی ہے۔ آج بھی اگر ان کی قسمت میں ترقی کی صورت دیکھنی ہے تو خداوند عالم ان کے قلوب میں پھر وہی داعیہ پیدا کر دیگا جو ان کے صدر اول کے قلوب میں پیدا فرمایا تھا۔ یعنی اپنے قول و فعل اور حرکت و سکون کو سیرت نبویہ کے مطابق کرنے کی کوشش کرینگے یہی ان کے تمام امراض کی دوا، ہر دکھ کا علاج اور درد کا درمان ہے۔

برادران اسلام!

آیئے! ہم آپ کو اُن آلات و اوزار کی نشاندہی کرتے ہیں جن کے بل بوتے پر مسلمانوں کو سنت و سیرت رسول کی طرف سے بے خیال بلکہ متنفر کیا جا رہا ہے۔ وہ یہ کہ جب عیسائی اقوام نے مذہبی عصبیت اور ہوس ملک گیری کی بنا پر ممالک اسلامیہ خصوصاً شام اور اس علاقے کے مقامات متبرکہ پر حملہ آور ہوئے اور مسلسل دو صدی کی خونریز جنگ کے بعد سال وزر کے دیوانے مسیحی حما آور خائب و خاسر اور ہزیمت خوردہ بے نیل مرام اپنے گھروں کو واپس ہو گئے اور مقبوضہ ریاستیں ان کے قبضہ سے نکل گئیں تو ان کے مدبرین اس فیصلہ پر پہنچے کہ عسکری قوت اور فوجی طاقت سے ممالک اسلامیہ کے ساتھ نبرد آزمائی کے بجائے اُن کے عقائد و تعلیمات، تاریخ و تمدن کا گہرا مطالعہ کر کے ان پر علمی، تمدنی اور ثقافتی حملے زیادہ موثر اور کارگر ثابت ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ فیصلہ ممالک اسلامیہ پر یورپین اقوام کی ثقافتی اور ذہنی یورش اور سرد جنگ شروع کرنے کی تمہید ہے۔ اور یہیں سے مستشرقین یورپ کا اسلامی اور مشرقی علوم و فنون اور مذہب و تمدن پر ریسرچ کرنے والے انگریزوں کی مختلف جماعتوں کی داغ بیل پڑتی ہے جو آجتک مصروف کار ہیں اور جن کی تشکیل آجتک مسیحی پادریوں اور یہودی عالموں کے ذریعہ ہو رہی ہے اور بدقسمتی سے پاکستان میں ان کا چھل پھل اور طمطراق قابل استعجاب حد تک ہے۔ ان کا فریضہ ہے تعلیمات اسلامیہ میں تحریف و قطع و برید اور اسلام کی حسین و جمیل صورت کو مسخ کرنا، اور اسلامی تہذیب و تمدن کو مسلمانوں کے ذہنوں میں انتہائی مسخ شدہ اور مکروہ شکل میں اتارنا۔ نیز اسلامی روایات کی جانب سے مسلمانوں کے دلوں میں اضطراب، شکوک اور ہیجان پیدا کرنا تاکہ وہ بآسانی یورپین تہذیب و تمدن کو اختیار کر کے پوری فکری و ذہنی غلامی میں گرفتار ہو جائیں۔

چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا کہ ہمارے جدید تعلیم یافتہ گروہ کے لئے اُن مستشرقین کی کتابیں اور تحقیقات ہی مرجع بنی ہوئی ہیں۔ یہ جدید تعلیم و تربیت یافتہ گروہ سرتاپا مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اور ان کی تحقیقات کے دام فریب میں پھنس کر ان کی علمی فوقیت کے معتقد ہیں اور انہیں کے نقش قدم پر انہیں کے افکار و نظریات کی رہنمائی میں چلتے ہیں۔ بعض نے بعینہٖ ان کے افکار و آراء کو نقل کرنا شروع کر دیا۔ بعض ایسے اشخاص ہیں جو ان سے اخذ و استفادہ پر فخر بھی کرتے ہیں اور بعض تو ایسے زیرک ہیں کہ اُن کے افکار و خیالات کو اسلامی لباس پہنانا شروع کر دیا ہے۔ ہمارے ملک میں ایسے زیرک و طرّار لوگوں میں سرفہرست ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب ڈائرکٹر مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کا نام نامی ہے۔ پھر کوتاہی ہو جائے گی اگر موصوف کے ساتھ ساتھ فہرست میں طلوع اسلام کے ایڈیٹر مسٹر پرویز کا نام نہ لیں۔

چشم بد دور! موصوف حضرات کے حسن نیابت سے اسلام کی کھال سے بال اتر رہے ہیں۔ اسلام کے جنازہ نکالنے کی تیاری میں آنحضرات بڑی مستعدی سے کام لے رہے ہیں۔ کل تک اسلام کے دست و پا توڑ رہے تھے اور سینہ کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اور غضب تو یہ ہے کہ ہماری حکومت اس شیطانی جتھے پر پابندیاں عائد کرنے کے بجائے ہمیشہ ان کے بیڑے کو کمک پہنچا رہی ہے۔

افسوس ہماری شومئی قسمت اور آہ اے ہماری حرمان نصیبی! ہم آج پھر اسی راستہ پر چلنا چاہتے ہیں جس سے چھٹکارے کے لئے آزادی حاصل کی گئی تھی، اور یہ پاک سرزمین جس مقصد کے لئے حاصل کی گئی تھی اس کے برخلاف وہی قدیم ناپاکی زیادہ تیزی کے ساتھ اس میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جھوٹ، نفاق دغابازی، دھوکہ، شراب، زنا، جوا، سود بے حیائی، فحاشی، عریاں شعاری، رشوت ستانی غرض الحاد، دہریت اور جہالت کی گرم بازاری ہے۔ مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے منحوس، نامعقول اور ناپاک قوانین ایک مسلم معاشرہ میں نافذ کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کے بنیادی فرض حج کی ادائیگی سے پچانوے فیصد مسلمانوں کو روکا جا رہا ہے۔ غیر ملکی سیاحوں، شراب وغیرہ حرام کاریوں کی آمدنی میں بے دریغ زر مبادلہ ضائع کیا جا رہا ہے۔ ضبط تولید کی گرم بازاری ہے۔ عیسائی مشنریاں اس اسلامی ملک میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے ایمان و اسلام پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں اور ہم ہیں کہ خاموش تماشائی بن کر دیکھ رہے ہیں

(باقی آئندہ)

## جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی سرگرمیاں

مفسر قرآن مقرر خوش بیان حضرت مولانا دوست محمد صاحب نے ماہ ہذا میں سکھر نیو سیدآباد شہداد پور۔ ٹنڈو آدم۔ حیدرآباد روڈ کے مقامات پر عظیم الشان اجتماعات کو خطاب فرمایا۔ آپ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے علماء دیوبند کی تحریک آزادی کی ماضی و حال کی مخلصانہ سرگرمیاں ایک معرکۃ الآراء تقریر کی صورت میں عوام کے سامنے پیش کیں اور جناب صدر محمد ایوب خاں کے اس بیان کی کہ ہم جب موت روکنے کے لئے علاج کراتے ہیں تو پیدائش روکنا کیسے گناہ ہو سکتا ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں تردید کی اور فرمایا کہ موت و حیات کے مسائل جن کا تعلق قرآن و حدیث سے ہے علماء کرام ہی جانتے ہیں۔ جن لوگوں نے فرنگی ماحول میں تعلیم و تربیت حاصل کی ہو وہ ان مسائل کو کیسے حل کر سکتے ہیں۔

مولانا موصوف کی تقریر بے حد موثر ثابت ہوئی عوام نے فلک شگاف نعروں سے آپ کی تقریر کی پذیرائی کا اظہار کیا۔ مولانا نے عوام سے ہاتھ بلند کرائے کہ جو لوگ اسلامی قوانین کے نفاذ کے حامی ہیں اور غیر اسلامی قوانین جن میں عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی شامل ہیں کو منسوخ کرانا چاہتے ہیں وہ ہاتھ اونچے کریں۔ چنانچہ ہر مقام پر عوام نے ہاتھ اونچے کر کے مکمل طور پر تعاون کا یقین دلایا۔ مولانا جب سے نواب شاہ تشریف لائے ہیں۔ جہاں شہر میں دینی بصیرت کی ضو فشانیاں پھیل رہی ہیں وہاں آپ ضلع سانگھڑ اور ضلع حیدرآباد کے مختلف شہروں میں بھی اپنی ایمان افروز تقاریر سے عوام کو مستفیض فرما رہے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس جہاں آپ کی صحت و عمر کو برقرار رکھے وہاں آپ میں جذبۂ خدمت اسلام میں روز افزوں ترقی فرمائے۔ آمین!

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان کے مختلف شہروں میں بے حیائی، عریانی اور ناچ گانے کو منظم طور سے فروغ دیا جا رہا ہے پرزور احتجاج کرتا ہے۔ ارباب حکومت کے ان اعلانات کی کوئی وقعت نہیں رہتی جس میں آئے دن معاشرہ کی اصلاح اور برائیوں کو ختم کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔

یہ اجتماع صدر صاحب پاکستان اور گورنر صاحب مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے جشنوں کا سلسلہ جن میں بے حیائی اور فحاشی کو فروغ ہوتا ہے اور مسلمانوں کے خون پسینہ کی کمائی ایسی حیا سوز حرکات پر صرف کر کے مقصد پاکستان اور مذہب اسلام کی توہین کے مترادف ہے فوراً بند کیا جائے۔

(نوٹ) یہ قرارداد جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم، کالا گوجراں، ٹاہلیانوالہ، سرائے عالمگیر کی طرف سے متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

(۲) اس کی ایک کاپی جناب صدر پاکستان گورنر صاحب مغربی پاکستان اور اخبارات کو ارسال کی گئی۔

(محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

## جمعیۃ علماء اسلام نور پور نورنگہ ضلع بہاولپور کا جلسۂ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زیر صدارت حضرت مولانا اللہ بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نور پور نورنگہ بتاریخ ۲۔ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۶۶ء بروز اتوار، سوموار بمقام جامع مسجد نور پور نورنگہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم۔ حضرت مولانا نیاز احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان۔ حضرت مولانا بشیر احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام لودھراں حضرت مولانا حافظ الدین صاحب ڈیرہ غازیخان حضرت مولانا غلام احمد صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ تشریف لا کر اپنے موعظہ حسنہ سے مستفیض فرمایا اور آخری اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے تمام قوانین کتاب و سنت کے مطابق بنائے جائیں اور ان قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ جو کہ کتاب و سنت کے مخالف ہیں

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے اندر مرزائیت اور عیسائیت کی تبلیغ کو فوراً بند کیا جائے اور پاکستان کے اندر مسلمانوں کو مرتد ہونے سے پناہ دی جائے۔

(۳) خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ قوم کو بدکاری نہ سکھائی جائے اور ملکی وقار کو کمزور نہ کیا جائے۔ بلکہ اس منصوبہ کو فوراً بند کیا جائے۔

(۴) مودودی صاحب کی ان تصانیف کو فوراً ضبط کیا جائے جن کے اندر انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام اور بزرگان دین کی توہین کی گئی ہے

(۵) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پر جو پابندی عاید کی گئی ہے۔ اس کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

### دعائے صحت

حضرت مولانا محمد عبدالعزیز صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ تمام احباب سے پرزور اپیل ہے کہ ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائیں

(عبیداللہ نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نور پور نورنگہ ضلع بہاولپور)

## جمعیۃ علماء اسلام مردان

ملتان میں جشن ملتان کے موقع پر محفل رقص و سرود کے خلاف احتجاج کرنے پر حکومت نے مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام وسابق ایم۔ این۔ اے سمیت گیارہ سیاسی و مذہبی رہنمایان قوم کو گرفتار کر کے حکومت کے اس اقدام کے خلاف ضلع بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ تمام بڑی بڑی مسجدوں میں لاکھوں مسلمانوں نے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان سے پرزور اپیل کی گئی کہ ملک میں فحاشی، عریانی رقص و سرود اور راگ و رنگ کے فروغ کو بند کیا جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف قوم کا اخلاق و کردار تباہ ہو رہا ہے بلکہ مملکت اسلامیہ پاکستان کے وقار کو بھی ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ نیز حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ مفتی محمود صاحب اور دوسرے رہنمایان قوم کو فی الفور رہا کر کے عوام کے جذبات کا احترام کرے۔

(پیر مبارک شاہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان)

## امیر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سبزل کا بیان

سردار احمد علی خان صاحب چیئرمین و امیر جمعیۃ نے ایک بیان میں علماء کرام کی ماضی میں شاندار روایات کو سراہا ہے اور فرمایا کہ ماضی میں اسلام، ملک اور قوم کے لئے علماء دیوبند نے بے شمار قربانیاں دی ہیں اور جنگ آزادی کے اوّلین ہیرو علماء کرام ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہوس زر نے پاکستانیوں پر ایسا پردہ ڈال دیا ہے کہ علماء کو فراموش کیا جا رہا ہے مسلمانوں کی بقاء اسلام سے ہے اور اسلام کی بقا علماء سے ہے۔ اس لئے علماء کی توقیر ہر پاکستانی کا جزو ایمان ہونا چاہیئے۔ امیر موصوف نے حکومت کو مشورہ دیا کہ علماء دیوبند کے مشوروں پر کان دھرے اور عمل کرے اور ملک سے بے حیائی، فحاشی اور بے دینی کے جراثیم کو مٹانے کی کوشش کرے۔

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 713

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price paisa

جلد ۹ | جمعہ ۲ر دسمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ | قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۶

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم ومحشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن ؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ
بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل بیرونی تاریخ کاغذ عمدہ گلیز ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔
نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ۔
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر
مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
انتیازی نشان
جو سی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی، سلکی، ریشمی انڈرویئر
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری ۱۳ ابی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ذیابیطس شوگر کی بیماری
اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، مثانہ کی کمزوری۔ درد اور درد اعضا ہے
تو ان کی مجرب دوا
شاہدہ مکرد ھوج وٹی ہے
پچاس گولیاں سات روپے
حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا
سنہری موقع
ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معربی و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔
ملنے کا پتہ
تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ
(مغربی پاکستان)

کیلنڈر کا دوسرا ایڈیشن
شائع ہو گیا ہے
منگوانے والے حضرات بہت جلد آرڈر بک کرائیں۔ پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائیں گے آرڈر جلدی بک کرائیں ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی نسخہ ۵۰/ ار پیسہ علاوہ محصول ڈاک۔
محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

بدل اشتراک
سالانہ ..... ۱۱ روپے
ششماہی ..... ۶ روپے
فی پرچہ ..... ۲۵ پیسے

موسم سرما
قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت، زائل شدہ قوت کی بحالی۔ دماغی۔ قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔
اگر آپ
کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات۔ مفردات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں — اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں — تو
مطب اشرف کی جانب رجوع فرمائیں جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں
بیرونی جات کے مریض مفصل حال لکھکر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں
مطب اشرف اشرف منزل
نزد جامع مسجد، جناح کالونی۔ لائلپور

مفت
خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے
جنسین
یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے
قیمت پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک
چشتیہ دواخانہ شیروہم ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

غازی عنایت اللہ ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان سے شائع کیا۔

ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران)

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

## اسلامیانِ پاکستان، علماء اور مشائخ کے نام پیغام

## "اگر آپ نے وقت کی قدر نہ کی اور قرآن پاک کی پکار پر کان نہ دھرا تو پھر ندامت و ہلاکت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا"

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزیہ)

★ — جب ہمارا ایمان ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور جس میں دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کا سامان موجود ہے۔

★ — اور جب ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت آخری اور قیامت تک رہنے والی شریعت ہے۔

★ — اور جب ہمارا ایمان ہے کہ کتاب و سنت کے قانون و آئین سے بہتر کوئی قانون دنیا میں موجود نہیں ہے

★ — اور جب تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کو اپنانے اور قرآن پاک کو چھاتی سے لگانے کے بعد مٹھی بھر عربوں نے تمام دنیا پر غالب آکر اسلام کی روشنی سے خلقِ خدا کو منور کر دیا تھا

★ — تو ہم اب کیوں اس پاک مقصد اور سیدھی راہ کو اختیار نہ کریں جو کامیابی اور فلاح دارین کا یقینی راستہ ہے۔ تو خدارا اٹھیں، پھر انتظار کس بات کا؟ علماء اسلام کی راہنمائی میں کام کریں علماء اسلام کے قریب ہوں۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان انہی مقاصد کو لیکر اٹھی ہے۔ علماء کرام اور مشائخ عظام نے اگر وقت کی قدر نہ کی اور قرآن پاک کی پکار پر کان نہ دھرا، تو پھر ندامت و ہلاکت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے عوام کو بیدار کر کے آدھی منزل طے کر لی ہے، ذرا ہمت سے کام لیجئے تو اسلام اور صحیح مسلمانوں کی فتح یقینی ہے (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

## شام

دمشق ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شام میں صدر، جنرل امین الحافظ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے اور حکومت کے تمام عہدیدار (جن میں صدر امین الحافظ، وزیر اعظم صلاح بیطار، وزیر خارجہ محمد ومران شامل ہیں) گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ انقلاب متقدر عرب بعث سوشلسٹ پارٹی ہی کے ایک گروہ نے کیا ہے جو اپنے آپ کو بعث پارٹی کی عاملی قومی کمان کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ قومی کمان نے اعلان کیا ہے کہ تمام گرفتار شدہ ہنماؤں کو پارٹی کی ایک خاص عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

شام مشرق وسطیٰ کا جمہوری ملک ہے۔ اس کے مغرب میں بحیرۂ روم اور لبنان، شمال میں ترکی، مشرق میں عراق اور جنوب میں اردن اور اسرائیل ہے۔ رقبہ ۷۷ ہزار ۲۸۴ مربع میل اور آبادی پچاس لاکھ سے متجاوز ہے۔ شام بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ گندم، جو، مکئی، کپاس، زیتون اور پھل یہاں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ دمشق (دارالحکومت) حلب، حمص حما، لتاکیا اہم شہر ہیں۔ دوسری جنگ عالمگیر کے بعد ۱۹۴۶ء میں شام کو خود مختاری ملی۔ ۱۹۴۱ء تک لبنان بھی شام میں شامل تھا۔ بعد میں اسے علیحدہ کر دیا گیا۔ جنگ کے بعد عظیم تر شام کا قصہ چلا۔ اس کے پیچھے انگریزوں کا ہاتھ تھا۔ وہ شام عراق اور شرق اردن کو ملا کر ایک ملک بنانا چاہتے تھے۔ شرق اردن کے سابق شاہ عبداللہ جو انگریزوں کے دوست تصور ہوتے تھے۔ اس تجویز کے سلسلے میں پیش پیش تھے۔ ان کے قتل کے بعد عظیم تر شام کا منصوبہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد شام اور اردن کو عراق کے ساتھ ملانے کی تحریک ہوئی۔ لیکن ۱۹۵۶ء کے اواخر اور ۱۹۵۷ء کے اوائل میں عرب ملکوں کے حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ یہ تجویز دب گئی۔ عرب قوم پرستی کی تحریک نے زور پکڑا اور سب سے پہلے اردن سے گلب باشا کے عروج کا خاتمہ ہوا۔ جس کے بعد مصر، شام، اردن اور سعودی عرب میں باہمی معاہدے ہوئے۔ مصر، شام اور سعودی عرب نے اردن کو اقتصادی امداد دینے کا معاہدہ بھی کیا۔ (باقی آخری صفحہ پر)

جلد ۹۔ جمعہ ۴ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ قیمت بارہ نئے پیسے۔ نگران۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ شمارہ ۸

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، چوک نگ محل، لاہور

Scanned with CamScanner

# جمہوریہ گھانا

## جہاں صدر نکرومہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا

سامراجیت اور استعمار دشمن قوتوں اور افریقی و ایشیائی ممالک کی آزادی سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ خبر انتہائی صدمہ کا باعث ہوئی ہوگی کہ گھانا میں فوج نے صدر نکرومہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے۔ خود انہوں نے یہ افسوسناک خبر پیکنگ میں سنی۔

گھانا ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو اس نے جمہوریہ کا درجہ حاصل کیا اور صدر نکرومہ جو اس سے پہلے وزیر اعظم تھے صدر کے عہدے پر متمکن ہوئے۔ گھانا کا رقبہ ۹۱ ہزار آٹھ سو مربع میل ہے اور آبادی پچاس لاکھ سے کچھ زائد ہے۔ عکرہ اس کا دارالحکومت ہے قدرت نے معدنی دولت سے اس خطہ کو سرفراز رکھا ہے سونا۔ میگنیز۔ جواہرات۔ باکسائیٹ وغیرہ بکثرت ہیں۔ اس لئے برطانیہ نے اس کا نام گولڈ کوسٹ رکھا ہوا تھا۔ دوسرے افریقی ممالک کی طرح عرصہ تک اس پر برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ بالادستی رہی۔ ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو برطانیہ کے تسلط سے آزاد ہوا۔ آزادی کے بعد گھانا افریقی ممالک کی سیاست میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ صدر نکرومہ کی مدبرانہ شخصیت نے مغربی استعماریت و سامراجیت کا افریقہ سے قلع قمع اور اس کے اثر و نفوذ کے ختم کرنے میں برابر کوشاں رہے۔ خود گھانا کو سماجی و اقتصادی لحاظ سے تقویت دی اور ملک سے رشوت اور دوسری بدعنوانیوں کا خاتمہ کیا۔ ملک کی زرعی اور معدنی دولت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ لیکن بڑی غلطی ان سے یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے مغرب (امریکہ و برطانیہ) کی بالادستی کو قبول نہ کیا اور افریقہ میں ان کے اثر کو کم کرنے کی کوششیں کرتے رہے۔ یہی ان کے زوال کا سبب تھا۔ براعظم افریقہ میں گھانا سا دوسرا انقلاب جو تھا انقلاب ہے۔ پچھلے نو ماہ میں افریقہ کی سرزمین پر آٹھ انقلاب رونما ہو چکے ہیں۔ جس میں نائجیریا، ایوری کوسٹ، جمہوریہ وسطی افریقہ۔ داہومی۔ کانگو۔ برونڈی اور الجزائر شامل ہیں

گھانا کے انقلاب سے متعلق جتنی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہی پتہ چلتا ہے کہ صدر نکرومہ نے مغرب کی راہنمائی حاصل کرنے اور ان کے مشورہ پر چلنے سے برکشتہ اختیار کی۔ جس کی سزا اسے دی گئی۔

صدر نکرومہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کا منصوبہ لندن میں تشکیل دیا گیا۔ گھانا کی خفیہ پولیس کے سربراہ مسٹر ڈیما جنہیں ملک دشمن سرگرمیوں کی بنا پر صدر نکرومہ نے خطرناک دشمن قرار دیا تھا۔ انہوں نے لندن میں پناہ حاصل کی تھی اور انہیں کے بیان کے مطابق انہوں نے گذشتہ سال یہ سازش پنپائی تھی۔ جسے صدر نکرومہ کی غیر حاضری میں عملی جامہ پہنایا گیا۔

صدائے جرمنی نے گھانا کے انقلاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "بغاوت کے نتیجہ میں گھانا میں نہ صرف اندرونی تبدیلیاں ہو سکتی ہیں بلکہ اس میدان میں شاید پہلی تبدیلی یہ ہو کہ برطانیہ سے ٹوٹے ہوئے سفارتی تعلقات جلد ہی بحال ہو جائیں۔

ان تمام اطلاعات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ مغرب کی ہی سازش ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ "کالے" لوگ آزادی حاصل کرنے کے بعد وہ اپنی مرضی سے نظام حکومت چلائیں۔ ہماری بالادستی کو تسلیم نہ کریں۔ ہمارے مخالفوں سے مراسم بڑھائیں اور پرامن اور مستعد ہو کر ہمیں آنکھیں دکھائیں۔ اور اقتصادی و معاشی لحاظ سے مضبوط ہو کر ہم سے بھیک نہ مانگیں۔

سامراجی و استعماری قوتیں نہیں چاہتیں کہ افریقہ کے نوآزاد ممالک ابھر سکیں۔ وہ انہیں ہر لحاظ سے کمزور رکھنا اور دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آئے دن افریقہ میں ایسے ڈرامے کھیل رہا ہے۔ اور جب انقلاب برپا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر خوشی سے ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ اسے جمہوریت کے احیاء کا نام دیتی ہیں۔ آخر یہ انقلاب افریقہ کے شمال سے لے کر ۰ سال تک کیوں محدود رہیں۔ جنوبی افریقہ میں کیوں نہیں آتے روڈیشیا۔ ملائشیا۔ فلسطین میں ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ کیا وہاں جمہوریت ہی ہے؟ کیا وہاں انسانیت کا خون نہیں ہوتا؟ بات صرف اتنی ہے کہ وہ سامراجی و استعماری قوتوں کے اڈے ہیں اور وہ ان کے مفادات کی نگہداشت کرتے ہیں۔ ان کی مرضی پہ چلتے ہیں۔ اور ان کا مقصد مغرب کی خوشنودی و رضا حاصل کرنا ہے۔ جمہوریت کا نام تو بہانے بہت شامل کر لیا جاتا ہے۔ روزنامہ امروز نے اپنے ۲۰ فروری کے اداریہ میں ہمارے اس خیال کی تائید کی ہے۔

"ڈاکٹر نکرومہ کی حکومت کے خلاف بغاوت اگر جمہوری اقدار کی بحالی کے لئے ہوتی تو شاید افریشیائی اقوام اس کا خیر مقدم کرتیں۔ گھانا کی حکومت پر قابض ہونے والے نئے حکمران اگرچہ ان کی سخت گیرانہ پالیسیوں کا ذکر کر رہے ہیں اور جمہوریت کی بحالی کے نعرے لگا رہے ہیں۔ گمان کی اصل حقیقت کا تعین وقت ہی کرے گا۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ افریقہ اور ایشیا میں اس نوع کے انقلابات میں بالعموم کسی ملک کے عوام کی خواہشوں سے زیادہ بعض بڑی عالمی طاقتوں اور ان کی مصلحتوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف ان کی مصلحتیں نائجیریا کے جمہوریت پسند وزیر اعظم سر ابوبکر تفاوے بلیما کو شکار کرتی ہیں تو دوسری طرف گھانا کے صدر کی معزولی کو جمہوریت کی فتح قرار دیتی ہیں۔ حقیقتاً ان کے لئے عالمی سیاست کی بساط پر چھ ٹہلکوں کی حیثیت چھروں سے زیادہ نہیں ہے۔ اور یہ نظر فائر دیکھا جائے تو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ جو عالمی قوتیں کسی سخت گیر حکمرانوں کے اقتدار کے خاتمے پر جمہوری اقدار کی فتح کے بہانے شادیانے بجاتی ہیں۔ خود اپنی نوآبادیوں میں سخت گیر ایشیائی اور افریقی حکمرانوں سے کہیں زیادہ ظلم و تشدد روا رکھتی ہیں۔

ڈاکٹر نکرومہ کے اقتدار کے خاتمہ پر اگر کسی کو خوشی ہو سکتی ہے تو وہ افریقی عوام کی آزادی کے دشمن اور نسل پرست حکمران ہیں۔ چنانچہ جنوبی افریقہ اور روڈیشیا کے نسل پرست حکمرانوں نے افریقہ کے اس عظیم رہنما کے اقتدار کے خاتمہ پر اپنی مسرت کو چھپانے کی کوشش نہیں کی اور برملا خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں۔ لیکن ان کے اسی ردعمل سے افریقی عوام کو اپنے دوستوں اور دشمنوں کے درمیان فرق کا پتہ چلتا ہے۔ افریقی ایشیائی عوام جب ایسے حالات میں اپنی آزادی کے دشمنوں اور نسلی برتری کا پرچار کرنے والے جنونیوں کو طمانیت کا اظہار کرتے دیکھتے ہیں تو ان کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں ہوتا کہ ان معزولیوں اور برطرفیوں کے پیچھے کون سا جذبہ ہے۔ وہ کون سے لوگ ہیں جو ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ اور کون سی طاقتیں ہیں جو افریقی ایشیائی عوام کی جدوجہد آزادی میں رخنہ ڈالنا چاہتی ہیں۔ یہی وہ احساس ہے جو طرح طرح کی دشواریوں اور زبردست مشکلات کے باوجود افریشیائی عوام کو جہد آزادی جاری رکھنے پر جھنجھوڑتا ہے یہ درست ہے کہ ڈاکٹر نکرومہ کو گھانا کی صدارت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی طاقت نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر افریقی عوام کی جدوجہد آزادی کو دبانے کی کوشش کی تو نہ صرف افریقی عوام اس کی بھرپور مدافعت کریں گے بلکہ ڈاکٹر نکرومہ کی جگہ تحریک آزادی کی رہنمائی کرنے والے ویسے ہی اور لوگ بھی میدان میں آجائیں گے۔ کیونکہ جن حالات نے ایک ڈاکٹر نکرومہ کو جنم دیا تھا۔ وہ حالات انہی کے قسم کے اور لوگ بھی پیدا کر سکتے ہیں"۔

ہماری رائے میں تمام امن پسند اور انسانیت دوست ممالک جب تک مغرب کے طلسم کو نہیں توڑیں گے، دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا، اور نہ ہی فوآزاد ممالک ترقی و خوشحالی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ (حکیم مختار احمد الحسینی)


## مولانا غلام غوث صاحب کی مخصوص دوائیں

**اصلی سلاجیت مصفّٰی** آپ نے سلاجیت کے فوائد سنے ہوں گے۔ یہ سرلیفنک پہاڑوں کی دشوار گذار چوٹیوں سے نکلنے والی عجیب و غریب مقوی چیز ہے۔ یہ پتھر کا گوند ہے۔ زور لگنے۔ گرنے پٹنے۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی۔ ضعف اعصاب۔ ضعف جسم۔ دردوں وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ تولد کے بعد زچہ چند دن کھائے تو تمام دوسری دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ جو آپ کو میسر نہ ہو دواخانہ چوک رنگ محل لاہور یا دواخانہ فیض عام بغل ضلع ہزارہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ نرخ دو روپیہ فی تولہ ایک سو بیس روپے فی سیر

**حب عنبری** یہ گولیاں مکہ معظمہ کے عنبر اصلی زعفران جدوار اور ازاراقی سے مرکب ہیں۔ اجزاء ہمونل ہیں۔ اصلی مل سکیں تو خود بنا لیجئے ورنہ پچیس روپے سینکڑہ کے حساب سے مولانا غلام غوث صاحب سے منگا لیجئے۔ دماغ، پٹھوں، نزلہ، زکام اور دردوں وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ امیری کھا سکتے ہیں۔

**دمہ کی دوا** دمہ کے لئے مجرب ادویہ۔ تین قسم کی دوائیں مجموعی قیمت پندرہ روپے۔

معیاری دواخانہ چوک رنگ محل لاہور

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۔ ۴ مارچ ۱۹۶۶ء

# ریڈیو پاکستان کی نئی نشریاتی پالیسی

ریڈیو پاکستان براڈ کاسٹنگ کمیٹی کے چیئرمین جناب ممتاز حسن نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ کمیٹی ریڈیو پاکستان کے پروگراموں کے متعلق مختلف مسائل پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ایک سوالنامہ کو بھی آخری شکل دے دی گئی ہے۔ یہ سوالنامہ بہت جلد عوام تک پہنچایا جائے گا، اور کمیٹی اس کے بعد عوامی ردعمل معلوم کرنے کے لئے ایک ماہ کی مہلت دے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک ماہ کے اندر مختلف مکاتب فکر کے نمائندوں کو کمیٹی کے اجلاس میں دعوت دی جائے گی۔ اور نشریاتی پالیسی کے بارہ میں ان سے رائے معلوم کی جائیگی

ہم اس پروگرام کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ ریڈیو پاکستان کے ارباب حل وعقد کی جانب سے یہ پہلی کوشش ہے۔ اس سے پہلے عوامی ردعمل کو معلوم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ گذشتہ اٹھارہ برس میں قومی احساسات وجذبات اور امنگوں کا بھی احترام نہیں کیا گیا اور یہ سوچنے کی زحمت تک گوارہ نہیں کی گئی۔ کہ یہ ملک اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہے۔ اور یہاں امت اسلامیہ بستی ہے۔ اسلام کی روح کے منافی پروگراموں کو نشر کیا جاتا رہا۔ افسوسناک قسم کے ڈرامے، فحش گانے اور غیر تعمیری پروگرام نشر کرنا ہی معمول رہا۔ ریڈیو سٹیشن پر تو الوں اور گویوں کا قبضہ وتسلط رہا اور ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں بسنے والی ساری کی ساری قوم ... گویوں اور توالوں پر مشتمل ہے۔

اس کا اثر یہ ہوا کہ ہماری نئی نسل اسلام وقومی اقدار سے دور چلی گئی ہے اور ان کی زبان پر فلمی راگ اس طرح چڑھ گئے ہیں کہ ہر گلی وکوچہ میں اسی کی دھن سنائی دیتی ہے۔ حالیہ جنگ کے دوران ریڈیو پروگرام میں جو تبدیلی واقع ہوئی تھی۔ وہ واقعی قوم اور اسلام کے جذبات کی آئینہ دار تھی۔ تمام ملک میں اس تبدیلی کو خوش آمدید کہا گیا۔ اور اس خوشگوار تبدیلی کا اثر یہ ہوا کہ اسلامی جذبات کو فروغ ملا۔ قومی اقدار اور کلچر کو تقویت حاصل ہوئی۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس آزمائش کے دور والی پالیسی کو جوں کا توں رکھا جاتا لیکن جوں ہی حالات معمول پر آئے، ریڈیو نے اپنے پرانے مسلک کو اپنا لیا۔ جس سے قوم کے جذبات کو عظیم دھکا لگا ہے۔

ہم قومی براڈ کاسٹنگ کمیٹی کے معزز اراکین سے گذارش کریں گے کہ ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ یہ ملک اسلام کے مقدس نام سے حاصل کیا گیا اور مسلمانوں کا ملک ہے۔ جو پالیسی بھی ترتیب وتشکیل دی جائے۔ اس میں اسلام کو پیش نظر رکھا جائے۔ کوئی بات ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو اسلام کے منافی ہو..... متحدہ عرب جمہوریہ کی طرح ریڈیو سے اسلام کی نشر واشاعت کا کام لیا جائے۔ اور جید علماء جن پر قوم کو اعتماد ہو۔ یہ کام ان کے سپرد کیا جائے۔ ملحد بے دین اور اسلامی تعلیمات سے عاری وبے بہرہ قسم کے لوگوں کو اسلام کا نمائندہ نہ بنایا جائے، اور نہ ہی اسلام کے نام سے غیر اسلامی پروگرام کو نشر کیا جائے۔ اور یہ جائز نہ لیا جائے کہ حالیہ جنگ میں ریڈیو کے پروگراموں سے عوامی دلچسپی کی وجہ کیا تھی۔ نیز ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سوالنامہ کے جوابات میں اپنی رائے کا کھل کر اظہار کریں۔ اسلامی تعلیمات کو پروگراموں میں فوقیت دینے اور جید علماء کو شامل کرنے پر زور دیں اور غیر اسلامی پروگراموں کو ختم کرنے کے متعلق کہیں۔ تاکہ ریڈیو کے پروگراموں کو بہتر بنانے میں کمیٹی کو مدد ملے۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی طرف سے مرکزی عہدہ داروں کے دورۂ مشرقی پاکستان کا خیر مقدم

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ نے اطلاع دی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی عہدہ داروں کے دورۂ مشرقی پاکستان پر اظہار مسرت کیا گیا۔ اس سلسلہ میں سلہٹ کی جمعیۃ کی شوریٰ کا اجلاس مولانا ریاست علی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔ ایک قرارداد میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے دورہ مشرقی پاکستان کے پروگرام کا خیر مقدم کیا گیا۔ ایک تجویز کے ذریعہ طے پایا کہ ۳۰ مارچ کو گلاب گنج سلہٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس کی جائے گی اور کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ فرمائیں گے۔ کانفرنس کے انتظام وانصرام کے لئے استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی۔ جس میں مولانا شیخ عبدالغنی بھولیاڑی، مولانا شیخ عبدالکبیر صاحب کوٹیا، حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب، حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب بہاگ اور گلاب گنج تھانہ کے علماء کرام اور مخیر حضرات شامل ہیں۔

# انقلابات

## گھانا ——— شام ——— انڈونیشیا

ان ہی دنوں تین اہم ممالک جو ایشیا، مشرق وسطیٰ اور افریقہ کی سیاست میں اہم کردار ادا کرتے آرہے ہیں میں خونیں انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

**گھانا** گھانا میں صدر نکرومہ کی عدم موجودگی میں فوج نے بغاوت کر دی اور ملک میں انقلاب برپا کر دیا گیا۔ اس انقلاب میں ساڑھے چار سو کے قریب انسان کام آئے انقلاب کامیاب رہا۔ اس سے متعلق ہمعصروں اور عالمی اطلاعات میں بھی کہا گیا ہے کہ یہ سامراجیت امریکہ وبرطانیہ کی سازش سے بپا کیا گیا ہے۔

**شام** شام میں حکمران جماعت بعث پارٹی کے انتہا پسند گروپ نے فوج کی مدد سے صدر امین الحفیظ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ دمشق پر انقلابیوں کا قبضہ ہے اور حلب میں سابق صدر کی حامی فوج کا تسلط ہے۔

تازہ ترین خبروں کے مطابق شام تمام دنیا سے کٹا ہوا ہے اور لڑائی جاری ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار انسان قتل ہو چکے ہیں۔ جن میں امین الحفیظ کے دو بیٹے بھی شامل ہیں۔ وفادار فوجوں کی حلب سے پیشقدمی کی خبریں بھی سننے میں آرہی ہیں۔ متحدہ عربیہ جمہوریہ، عراق اور اردن کی فوجیں شام کی سرحدوں پر پہنچ چکی ہیں تاکہ اس خانہ جنگی سے کوئی غیر ملکی طاقت فائدہ نہ اٹھائے۔

شام کی موجودہ صورت حال پر کوئی تبصرہ نہیں کیا جا سکتا کہ انقلاب کے اسباب ومحرکات کیا ہیں۔ تاہم یہ بات ضرور ہے کہ شام میں آئے دن کے انقلابات سے عالم اسلام اور بالخصوص عرب ممالک کی پوزیشن کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے اور خود شام ہر لحاظ سے پیچھے رہ گیا ہے۔ مغربی اور استعماری قوتیں خوش ہیں۔ اسرائیل جو تمام عالم اسلام اور عربوں کا مشترکہ دشمن ہے وہ اپنی زندگی دراز کر رہا ہے۔ شام کی اس صورت حال سے اسے مزید تقویت ملے گی۔ گو عرب ممالک استعماری وسامراجی سازشوں سے باخبر ہیں۔ تاہم ان سے مزید چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

**انڈونیشیا** انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے حال ہی میں اپنی کابینہ میں نئی تبدیلیاں کی ہیں اہم تبدیلی جنرل سوشن کی برطرفی کی ہے۔ اس پر ملک میں ہنگامہ ہوا۔ مغربی خبر رساں ایجنسیوں نے اور بھارت نے انقلابات تک کی خبریں نشر کیں اور اس پر مسرت وشادمانی کا اظہار بھی کیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ان کی توقعات اور خوش فہمیاں صحیح ثابت نہ ہوئیں — انڈونیشیا میں حالات پر مکمل طور پر قابو پا لیا گیا ہے۔ صدر سوکارنو نے اس گڑبڑ کا ذمہ دار امریکہ کو قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ سامراجی میرے متعلق غلط افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم سامراجیت کے وجود اور ملائشیا کو ختم کر کے دم لیں گے۔ اس اجتماع میں موجود ہزاروں لوگوں نے صدر کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا ہے۔

انڈونیشیا جو ہمارا عظیم دوست ہے۔ اور اس نے پاکستان کی جس طرح حمایت کی ہے بعض طاقتیں اس کی سزا بھی دینا چاہتی ہیں۔ انڈونیشیا کے خلاف اس قسم کی کارروائی اور پروپیگنڈا متوقع ہے۔ جس طرح مغربی طاقتیں عرب میں فلسطین کے وجود کو باقی رکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اسی طرح ملائشیا کے وجود کو قائم اور مضبوط کرنے کی جدوجہد میں بھی مصروف ہیں۔ یہ جتنے ڈرامے کھیلے جا رہے ہیں۔ ان میں ان ہی خطرناک عزائم کو پورا کرنے کی جھلک پائی جاتی ہے۔ ان حالات سے نپٹنے کے لئے انڈونیشیا، مشرقی اور افریقی ملکوں کو طویل جدوجہد اور بڑی سوجھ بوجھ سے کام لینا ہوگا۔ تب جا کر استعماریت اور سامراجیت کا استیصال ممکن ہے۔ (الحسنین)

# فلم ایکٹرسیں اور

## مودودی جماعت کا ادبی فرنٹ

حکیم مختار احمد الحسینی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## اطبائے اہل علم توجہ فرمائیں

آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ حکومت نے دیسی طب کی سرپرستی کے سلسلہ میں کچھ اقدامات کئے ہیں پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ طبیبوں کا رجسٹریشن ہوگا۔ جو طبیب رجسٹرڈ نہ ہوں گے آئندہ وہ مطب نہیں کر سکیں گے۔

رجسٹریشن کے بعد ہر طبیب سرکاری طور سے تسلیم شدہ سمجھا جائے گا۔ رجسٹریشن کی تاریخ حکومت نے تیس اپریل ۱۹۶۶ء مقرر کر دی ہے۔ اس کے بعد کوشش فضول ہوگی۔ سادہ طبیبوں اور خاص کر جو طبیب دینی خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ ان کی خاطر عرض ہے کہ بہت جلد رجسٹریشن فارم منگا کر ان کی خانہ پری کر کے (رجسٹرار طبی بورڈ راولپنڈی سٹلائٹ ٹاؤن بورڈ آف یونانی اینڈ ایورویدک سسٹم آف میڈیسن پاکستان) کے پتہ پر بمعہ فیس فارم کے روانہ کر دیں۔ بلکہ فارم منگواتے وقت فیس پہلے بذریعہ منی آرڈر مندرجہ بالا پتہ پر روانہ فرما دیں۔ فارم کی قیمت صرف دو روپے ہے۔ فارم پُر کر کے بذریعہ رجسٹری اسی پتہ پر روانہ فرما دیں اور اگر چند طبیب اکٹھے فارم پُر کر کے بھیجیں تو رجسٹری کا خرچ کم ہو جائے گا۔

فارم منگائیں تو مندرجہ بالا پتہ سے منگائیں۔ اس کے سوا جہاں کہیں نیشنل بنک کی شاخ موجود ہو، دو روپے دے کر وہاں سے بھی فارم حاصل کر سکتے ہیں۔ پُر کر کے راولپنڈی کے مندرجہ بالا پتہ پر رجسٹرار کے نام بذریعہ وی پی بھیج دیں۔

جب آپ فارم بذریعہ ڈاک راولپنڈی کے دفتر سے منگائیں گے تو وہ آپ کو فارم بذریعہ رجسٹری بھیجیں گے۔ اس لئے دو روپے کے ہمراہ چودہ آنے مزید کل دو روپے چودہ آنے بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔ پھر فارم پُر کر کے بھی بذریعہ رجسٹری دفتر راولپنڈی کو بھیجیں۔ فقط

دستخط مولانا حکیم محمد عبدالسلام رکن طبی بورڈ ہری پور ہزارہ)

## ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے

### اسلامیانِ پاکستان کے جذبات کا احترام ضروری ہے

روجھان۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے ایک اجتماع میں مرزائیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ:۔

اسلامیان پاکستان کے جذبات اس معاملہ میں بہت ہی نازک ہیں۔ حکومت کو ان جذبات کا احترام کرنا چاہیئے ورنہ نتائج اچھے ثابت نہیں ہوں گے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں قربانی دینا جانتا ہے اور یہ اس کے

[illegible]

تاریخ کے سنہری اوراق

# علاؤالدین خلجی کے دربار میں قاضی مغیثؒ نے کہا

## "یہ تمام باتیں احکام شریعت کے خلاف ہیں"

تحریر: حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن

(قسط نمبر ۲)

● ـــ رائے بدل گئی

علاء الملک کی بے باکانہ گفتگو اور حق گوئی کا اثر یہ ہوا کہ علاؤالدین خلجی نے نئے مذہب کے ایجاد کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ ابتداء میں علماء، قاضی اور مفتیوں سے متعلق کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ لیکن اب اس کی رائے بدل گئی۔ اس نے تھوڑا بہت پڑھنا لکھنا سیکھ لیا اور علماء کی مجالس اور صحبتیں اختیار کرنے لگا احکام سے احکام شریعت پر تبادلہ خیالات بھی کرتا۔ اس خوشگوار تبدیلی کے باوجود بعض اوقات احکام شریعت کے بارہ میں اپنی من مانی کرنے لگتا۔ تشدد انہ مزاج کی بنا پر اس کی رائے سے اختلاف کرنے والوں کو سنگین سزا دی جاتی۔

● ـــ علاؤالدین اور قاضی مغیثؒ کے درمیان گفتگو

ایک دن علاؤالدین خلجی نے قاضی مغیثؒ بیانوی سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں آپ سے چند مسائل معلوم کرنا چاہتا ہوں آپ اس کا جواب شریعت اسلام کے مطابق دیجئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ شریعت اسلامی کی رو سے کسی ہندو کو ذمی یا خراج گذار کہہ سکتے ہیں؟ قاضی صاحب نے جواب دیا۔ اسلام نے ان غیر مسلموں کو ذمی قرار دیا ہے جو بادشاہ اسلام کے حق حفاظت کے طلب کرنے پر بلا عذر خراج اور مال ادا کریں۔

دوسرا سوال یہ تھا۔ اگر شاہی گماشتے کچھ رقم بطور رشوت لے لیں تو اس رقم کو چوری یا سرقہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں قاضی صاحب نے کہا۔ اگر شاہی گماشتے اپنی معمولی تنخواہ سے جو ان کی ضرورتوں کو کافی ہو کچھ زائد وصول کر لیں تو اس رقم کو سختی کے ساتھ ان سے واپس لے لینا چاہئے۔ لیکن ہاتھ کاٹنے کی سزا جو چوروں کے ساتھ مخصوص ہے رشوت ستانوں پر جاری نہیں ہو سکتی۔

تیسرا سوال یہ کیا گیا کہ جو مال و دولت میں نے سلطنت کے تخت پر بیٹھنے سے پہلے دیوگڈھ سے حاصل کیا تھا۔ وہ بیت المال کی امانت اور مسلمانوں کی ملکیت ہے یا میرا حق ہے قاضی صاحب نے فرمایا۔ اس مال میں بادشاہ کا حق بھی ان مسلمانوں کے برابر ہے۔ جو مال کے حاصل کرنے میں بادشاہ کو مدد دیتے رہے ہیں۔ سلطان علاؤالدین اس جواب سے برہم ہو گیا اور غصہ میں کہنے لگا۔ کہ جو رقم میں نے اپنی امارت کے زمانہ میں حاصل کی وہ شاہی خزانہ میں داخل نہیں ہوتی۔ وہ کس طرح بیت المال کی بھی جا سکتی ہے۔"

قاضی صاحب عالمانہ شان سے بولے۔ "جو دولت بادشاہ خود اپنے بازوئے قوت سے حاصل کرے وہ اس کی ہے۔ اور جو خزانہ اسلامی لشکر کی مدد سے جمع کیا جائے۔ اس میں عام جانباز مسلمانوں کا حق اتنا ہی ہے جتنا کہ خود بادشاہ کا ہے"۔ اب علاؤالدین نے پوچھا۔

"ایسی دولت میں میرا اور میری اولاد کا کتنا حصہ ہے؟"

قاضی صاحب نے جواب دیا کہ اسی معاملہ میں تین طریقوں پر عمل ہو سکتا ہے۔ اگر محض عدالت اور خلفائے راشدین کی پیروی منظور ہو تو بادشاہ کو اس دولت میں اسی قدر حصہ لینا چاہئے جتنا کہ عام مسلمانوں کو ملتا ہے اور اگر میانہ روی سے کام لیا جائے تو بادشاہ کا حصہ ان کے امیروں کے برابر ہونا چاہئے جن سے زیادہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ اگر مصلحت ملکی کا لحاظ رکھا جائے جیسے کہ علماء ایسے وقت میں ضعیف رعایتوں سے تمسک کر سکتے ہیں تو بادشاہ ان امیروں کے حصہ سے کچھ رقم زائد لے سکتا ہے۔

سلطان نے آخری سوال یہ کیا کہ میرا دستور یہ ہے کہ جب بھی فوجی خدمات پر ضرورت کے وقت حاضر نہیں ہوتا ہے اور فتنہ انگیز لوگوں کو معہ ان کی آل و اولاد کے قتل کر دینے کے بعد ان کا تمام مال و دولت شاہی خزانے میں داخل کر لیتا ہوں حضرت قاضی صاحب اٹھے اور اپنا سر سجدہ میں رکھ کر بولے۔

"یہ تمام باتیں احکام شریعت کے خلاف ہیں"

● ـــ غیظ و غضب

بادشاہ یہ سن کر جھنجلا اٹھا اور غیظ و غضب کے عالم میں حرم سرا میں چلا گیا۔ قاضی صاحب اپنا فریضہ ادا کر کے اپنے گھر کو لوٹے اور بادشاہ کے فیصلہ کا انتظار کرنے لگے۔

● ـــ سلطان کی دنیا بدل گئی

قاضی صاحب تو اپنے طور پر یہی خیال کر رہے تھے کہ بادشاہ قتل کا حکم سنائے گا۔ لیکن سلطان کی دنیا بدل گئی۔ حق کے کڑوے اور زہریلے گھونٹ تریاق ثابت ہوئے۔ بادشاہ کے دل میں ایمان کی شمع جل اٹھی۔ قاضی صاحبؒ کو دوسرے دن دربار میں بلایا اور ان کی توقع کے خلاف غیر معمولی انعام و اکرام سے نوازا اور قاضی صاحب سے مخاطب ہوا۔ "اگرچہ میں علم سے قطعی بے بہرہ ہوں اور فرائض و فواضل کے مسائل سے نابلد ہوں۔ لیکن مسلمان ہوں اور مسلمان زادہ ہوں میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے بالکل صحیح ہے"

(تاریخ فرشتہ: ج ۱ ص ۳۶۶، ۳۶۷ حاشیہ ص ۳۶۳ پر)

● ـــ سلطان کی خوبی

سلطان علاؤالدین میں کمزوریاں ضرور تھیں۔ لیکن بے پناہ خوبیوں کا بھی مالک تھا۔ کیا اس کی یہ خوبی کم ہے کہ۔

اپنی کوتاہیوں کا احساس کرتا ہے اور پھر اسے اپنے مسلمان اور مسلمان زادہ ہونے پر فخر ہے۔ سلطان کو حضرت نظام الدین اولیاء سے گہری وابستگی ہو گئی تھی اور اکثر مہمات پر روانگی کے وقت ان سے دعا کی درخواست کرتا تھا اس تعلق خاطر کا نتیجہ یہ ہوا کہ

● ـــ شراب سے توبہ

سلطان نے پہلے شراب سے خود توبہ کی اور پھر تمام سلطنت میں اعلان کروا دیا کہ جو شخص کھلم کھلا اور پوشیدہ طور پر شراب پیئے گا اسے شدید ترین سزا دی جائے گی۔ چنانچہ ایسے افراد کو بدایوں میں ایک خاص کنوئیں میں بند کر دیا جاتا تھا۔ رشوت ستانی کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا اور سلطنت میں مساوات قائم کر دی گئی

# اعلانات

## دارالعلوم عثمانیہ رسول پارک نیا مزنگ لاہور

امسال بھی جامع مسجد عثمانیہ رسول پارک میں صبح و شام بلا اجرت و فیس قرآن مجید پڑھایا جائے گا۔ نیز بیرونی طلبہ کو علوم عربیہ صرف و نحو معقول و منقول وغیرہ پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ طلبہ کو مدرسہ وظیفہ دے گا۔ حساس و غیور مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسلام و علوم اسلام باقی رکھنے کی مساعی میں ہر طرح کی امداد کر کے اس نازک دور میں فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ (حافظ منظور الحق خطیب جامع مسجد سعدی پارک و مہتمم دارالعلوم عثمانیہ رسول پارک نیا مزنگ لاہور)

## مدرسہ حنفیہ انوار العلوم رجسٹرڈ کا انتخاب

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم رجسٹرڈ جامع مسجد قاضی نظام الدین عیدگاہ روڈ راولپنڈی کی نئی انتظامیہ کا انتخاب ہوا۔ مدرسہ کے قواعد و ضوابط منظور ہوئے اور مسجد محمدیہ کریم پورہ میں جو مدرسہ تھا اب اسی کا الحاق بھی مدرسہ انوار العلوم سے ہوگا۔ نئے منتخب ارکان کے نام یہ ہیں:۔ بانی و مہتمم مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب۔ نائب اول حاجی فضل الرحمن صاحب۔ نائب دوم سید جماعت علی شاہ صاحب۔ صدر انجمن قاضی علاؤالدین صاحب۔ نائب اول حاجی محمد یٰسین صاحب۔ نائب دوم حکیم عبدالحمید صاحب۔ سیکرٹری ملک محمد شفیق صاحب۔ نائب خوشی محمد صاحب۔ خزانچی صوفی محمد بخش صاحب۔ ناظم سیف الرحمٰن شاہ صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت عبدالعزیز ظفر

## سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ مارچ ۶۶ء کو ہو رہا ہے۔ ملک کے جید علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

## قاری کی ضرورت

حفظ و ناظرہ کے لئے ایک قاری کی ضرورت ہے۔ شاہرہ ۱۱۰ روپے ماہوار۔ تعلیمی کے لئے سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔ خط و کتابت اس پتہ پر کریں۔ محمد اسمٰعیل خان ناظم مدرسہ تجوید القرآن چمن کوٹ (آزاد کشمیر)

# جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

## عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے

### علماء کے خلاف گستاخی برداشت نہیں کی جائیگی

سمندری ۱۸ فروری۔ جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن اور ناظم عرفان قادری صاحب نے جامع مسجد جمن شاہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ملکی و ملی حالات پر تبصرہ کیا اور مرکزی جمعیۃ کی شوریٰ کی قراردادوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی پرزور تائید کی گئی۔ اجلاس میں قراردادیں بھی بالاتفاق پاس ہوئیں۔

ایک قرارداد میں منتگمری میں فلمی اداکاروں کے مظاہرے کو اسلام کے خلاف قرار دیتے ہوئے اسے بے حیائی اور فحاشی کے پھیلانے کا سبب قرار دیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اس قسم کی حیا سوز تقریبات کو بند کیا جائے۔

دوسری قرارداد میں منتگمری کے پندرہ روزہ پرچہ "فردا" کے خلاف غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ علماء اسلام کے خلاف گستاخی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اور ایسی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی جس سے علماء کا وقار مجروح ہو۔ نیز پرچہ کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا۔

تیسری قرارداد میں نانہ سکولوں کے اندر پیڈ اور حیا سوز ڈرامہ کو قانوناً بند کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔

چوتھی قرارداد میں خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہوئے اسے قرآن و سنت اور اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔

آخری قرارداد میں مرزائیت و صیہونیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نگرانی کا مطالبہ کیا گیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام کا بروقت اقدام

### خراج تحسین

سمندری۔ ۱۸ فروری جمعیۃ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد علی جانباز نے جمعیۃ علماء کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر خراج تحسین پیش کیا اسمان سب قراردادوں کو عین اسلام اور ملک و ملت کی خدمت قرار دیا اور قرار گردانتے ہوئے کہا کہ جو وعدہ خلافی قادیانی کی حکومت کو فی الفور سلب کر لیا جائے جو منکر نبوت اور منکر جہاد ہے۔ وہ ملک کی کیا خدمت کرے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلے ملک اور ملت کے اہم تقاضے ہیں اور ہم تمام اسلامیان سمندری علماء اسلام کے اس بہادرانہ اقدام کی پرزور تائید کرتے ہیں

## جمعیۃ علماء اسلام کا غلبہ چاہتی ہے

کھیوالی (گجرات) مورخہ ۱۹ مارچ میں ایک اجتماع سے حافظ عطاء اللہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور مرکزی شوریٰ کی قراردادوں کی پرزور تائید کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ اقتدار کی خواہاں نہیں۔ وہ اسلام کا غلبہ اور اقتدار چاہتی ہے۔ چند قراردادیں بھی پاس ہوئیں۔

ایک قرارداد میں جمعیۃ کی ہنگامی حالات میں خدمات کو سراہا گیا۔

دوسری قرارداد میں جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم راہنما مولانا فاتح الدین بسمل کو مدرسہ تاج المدارس کے قائم کرنے پر مبارکباد دی گئی۔

تیسری قرارداد میں شمالی پنجاب کی جمعیۃ سے اس علاقہ میں مبلغین کے بھیجنے کی درخواست کی گئی۔

## مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی کے

### ضلعی دورے کا مفصل پروگرام

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور ایک ہفتہ تنظیمی دورہ کر رہے ہیں۔ مفصل پروگرام یہ ہے:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۶ فروری بروز ہفتہ | | ٹوبہ ٹیک سنگھ | |
| ۲۷ " | اتوار | چک نمبر ۳۳۹ گ ب | " |
| ۲۸ " | سوموار | کمالیہ | |
| یکم مارچ | منگل | سمندری | |
| ۲ " | بدھ | تاندلیانوالہ | |
| ۳ " | جمعرات | چک ۵۱ م ر پڑیاں اور چک ۵۱ م جمے شاہ | |
| ۴ " | جمعہ | جڑانوالہ | |
| ۵ " | ہفتہ | چک جھمرہ | |
| ۶ " | اتوار | لائل پور شہر | |

## مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا خطاب

۱۸ فروری ۶۶ء کلاچی جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب خطیب جامع مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی نے حدیث پاک نبی الاسلام بنی الخمس کی تشریح کرتے ہوئے مسلمانوں کو اسلام کے پانچ بنیادی حصوں میں عمل کرنے کی تلقین کی آپ نے اس سلسلہ میں حج پر عائد کی ہوئی پابندی پر کڑی تنقید کی اور آپ نے مطالبہ کیا کہ اسلام کے ایک اہم فریضہ پر اس قسم کی پابندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

آپ نے آخر میں ۷ فروری ۶۶ء کو جمعیۃ مرکزیہ میں پاس کی ہوئی قراردادوں کی وضاحت کی اور حج پر پابندی عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی اور ظفر اللہ قادیانی کو اچھالنے اور رقص و سرود کے ذریعہ فحاشی پھیلانے کی پرزور مذمت کی اور حکومت سے ان سب کو جلدی ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ تمام حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ کی قراردادوں کی مکمل تائید کی۔ (محمد زمان: خادم نعیم المدارس کلاچی)

## جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی قراردادیں

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس مولانا محمد زکریا صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں مرکزی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کی قراردادوں کی مکمل حمایت کی گئی اور قراردادیں پاس کیں۔ جن میں افواج پاکستان کو خراج تحسین، اعلان تاشقند پر مایوسی کا اظہار کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کی حج کی پالیسی کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے نظر ثانی کا مطالبہ کیا گیا۔ رویت ہلال کے بارہ میں معتبر علماء کی شمولیت کا مطالبہ کیا گیا اور آخری قرارداد میں ثقافت و کلچر کے نام پر بڑھتی ہوئی بے حیائی اور رقص و سرود کی محفلوں کو ختم کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔

## مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ رجسٹرڈ بھکر کا

### تیرھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۵-۱۶ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۸-۹ مارچ ۶۶ء بروز منگل بدھ منعقد ہوگا۔ جس میں متدر جہ ذیل علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

(۱) حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی (۲) جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب (۳) حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود صاحب (۴) مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی (۵) مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری (۶) شیخ الشریعت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (۷) حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتان (۸) حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر (۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی (۱۰) حضرت مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کنڈیاں۔

جلسہ منگل کے روز صبح نو بجے شروع ہوگا اور اسی روز عصر کی نماز کے بعد جمعیۃ علماء اسلام بھکر تحصیل کا ملحقہ اجلاس ہوگا جس میں حضرت درخواستی صاحب دامت برکاتہم شرکت فرمائیں گے۔

(محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ ہذا)


## قیام پاکستان سے اعلانِ تاشقند تک

تمام ضلعی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکز نے "قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی مختصر تاریخ و کارنامے

(۲) مرکزی مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے

(۳) موجودہ قومی و ملکی مسائل و حالات پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ایک مبسوط بیان جو انہوں نے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں سنایا

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد۔ ہر ضلعی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس ٹریکٹ کو منگوا کر ہر خاص و عام تک پہنچائے۔ صفحات ۴۰۔ رنگین ٹائٹل قیمت ۲۵ پیسے، ۲۰ روپیہ سینکڑہ (علاوہ محصول ڈاک) ایک کاپی کے لئے ۲۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔

شعبۂ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک نگ محل - لاہور

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۱۰

ظاہر ہے کہ ان میں سے ایک صورت بھی ترجیح یا تقویت مذہب کی نہیں۔ ابطال مذہب کی ہے اور یا پھر غرور علم کی ہے کہ اپنے ہی مذاہب میں حق کو منحصر سمجھ لیا جائے جو بلاشبہ افراط و تفریط ہے۔ جس سے مسلک علماء دیوبند بالکل الگ ہے وہ کسی بھی امام مجتہد یا اس کے فقہ کی کسی چھوٹی سی چھوٹی جزئی کے بارہ میں تمسخر یا سوء ادب یا رنگ ابطال و تردید سے پیش آنے کو خسران دنیا و آخرت سمجھتے ہیں۔ وہ فقہا و مجتہدین کی توقیر و احترام کے یہ معنی نہیں سمجھتے کہ یہ فقہیں شرائع اصلیہ ہیں۔ جن کی تبلیغ ضروری ہے اور امام مجتہد معاذ اللہ صاحب شریعت ہے۔ جس نے یہ فقہ کی کوئی نئی شریعت پیش کی ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ اجتہادیات شرائع فرعیہ ہیں شرائع اصلیہ سے نکل کر ظاہر ہوتی ہیں۔ آئمہ مجتہدین صرف انہیں اصل شریعت سے بالواسطہ اجتہاد نکال کر پیش کر دیتے ہیں۔ اس لئے وہ توہین کی بجائے پوری امت کی تحسین اور شکریہ و تعظیم کے مستحق ہیں کہ ان کی خداداد فراست و بصیرت اور شان تفقہ کی حذاقت و مہارت نے اُن لپٹے ہوئے مسائل کو جو کلیات شریعت میں مستور تھے۔ کھول کر امت کے سامنے رکھ دیا۔ امت کا فرض قدر شناسی منت پذیری اور حسب مناسبت انہیں اپنا کر زندگی کا دستور العمل بنانا اور اپنے دین کو پراگندگی اور تضاد و سامانی سے بچائے جانا ہے نہ کہ انہیں آڑ بنا کر لڑائیوں اور توہین و استہزا کے میدان ہموار کرنا اور جو اس خود ساختہ تبلیغ و دعوت پر لبیک نہ کہے۔ خواہ وہ کتنی ہی نیک نیتی سے کسی دوسرے فقہ پر عمل پیرا رہے۔ اس کے خلاف ملامتوں کے ووٹ پاس کرتے پھرنا ہے۔ بہرحال اجتہادی اختلافات میں کسی امام مجتہد کی پیروی کرنا اور چیز ہے اور اس کے فقہ کو موضوع تبلیغ بنا کر دوسرے فقہوں کی تردید کرنا اور چیز ہے پہلی صورت مسلک علماء دیوبند کی ہے۔ دوسری صورت کا ان کے مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

### حدیث اور محدثین

حدیث کے سلسلے میں بھی علماء دیوبند کا مسلک نکھرا ہوا اور صاف ہے۔ اس میں وہی جامعیت اور اعتدال کا عنصر غالب ہے۔ جو دوسرے مقاصد دین میں ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ وہ حدیث چونکہ قرآن کریم کا بیان اور دوسرے درجہ میں مصدر شریعت سمجھتے ہیں۔ اس لئے کسی ضعیف سے ضعیف حدیث کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بشرطیکہ وہ قابل احتجاج ہو۔ حتیٰ کہ متعارض روایات کے سلسلہ میں بھی ان کی سب سے پہلی سعی اخذ و ترک کے بجائے تطبیق و توفیق اور جمع بین الروایات کی ہوتی ہے۔ تاکہ ہر حدیث کسی نہ کسی طرح عمل میں آجائے متروک نہ ہو۔ کیونکہ ان کے نزدیک سلسلۂ روایات میں اعمال اولیٰ ہے اہمال سے۔ پھر اسی جامعیت مسلک کے تحت حسب اصول حنفیہ متعارض روایات میں رفع تعارض کی جس قدر اصولی صورتیں ائمہ اجتہاد کے یہاں زیر عمل ہیں۔ وہ سب کی سب موقع بہ موقع مسلک علماء دیوبند میں جمع ہیں۔ مثلاً تعارض روایات کی صورت میں امام شافعی رحمہ اللہ کے یہاں صحت روایت اور قوت سند پر زیادہ زور دیا گیا ہے اس لئے وہ اصح مافی الباب روایات کو اختیار کرتے ہیں اور ضعیف روایات کو ترک کر دیتے ہیں۔ یا مثلاً امام مالک کے یہاں ایسی صورت میں تعامل اہل مدینہ یا تعامل حرمین پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ جو نسی روایات تعامل کے مطابق ہوگی وہ اُسے اختیار کر کے ماسواء کو ترک کر دیں گے۔ یا مثلاً امام احمد بن حنبل کے یہاں تعارض روایات کی صورت میں فتاویٰ صحابہ کی کثرت پر زور دیا گیا ہے۔ جس روایت کے ساتھ یہ کثرت جمع ہو جائے گی۔ وہ اُسے مذہب کی بنیاد بنا کر باقی روایات کو ترک کر دینگے۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے یہاں زیادہ زور جمع روایات اور تطبیق و توفیق پر دیا گیا ہے۔ وہ اس باب کی تمام روایات کو جمع کر کے یہ دیکھتے ہیں کہ اس مجموعہ سے شارع علیہ السلام کی غرض کیا نکلتی ہے؟ اور ان روایات کا وہ قدر مشترک کیا ہے۔ جس کے یہ مختلف پہلو مختلف روایات کے ضمن میں بیان ہو رہے ہیں۔ اس لئے وہ قوت سند یا تعامل حرمین یا فتاویٰ صحابہ پر نظر ڈالنے سے پہلے نصوص سے مناط حکم کی تخریج کرتے ہیں۔ پھر اس کی تحقیق کرتے ہیں۔ اور پھر اس کی تنقیح اور تجزیہ کر کے اُس روایت کو بنائے مذہب قرار دیتے ہیں۔ جس میں یہ غرض شارع زیادہ نمایاں اور واضح ہوتی ہے۔ خواہ وہ روایت سنداً قوی ہو یا کچھ کمزور اور بقیہ روایات کو ترک کرنے کی بجائے اس غرض شارع اور مناط حکم کے معیار سے اس روایت کے ساتھ جوڑتے چلے جاتے ہیں۔ جس میں یہ معیاری غرض نمایاں تھی۔ جس سے ساری روایات اپنے اپنے موقعہ پر چسپاں ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور مناط حکم کے ساتھ حکم کے وہ اجزاء جو ان مختلف روایات میں پھیلے ہوئے تھے موقعہ بہ موقعہ جڑ کر اُس باب کا ایک عظیم علم بن جاتے ہیں۔ جس کی کھلی وجہ یہ ہے کہ ہر حدیث علم و حکمت کا ایک مستقل منبع اور مخزن ہے اور اس تطبیق و توفیق روایات کی وجہ سے جبکہ کوئی روایت بھی ترک نہیں ہونے پاتی۔ خواہ وہ قوی السند ہو یا ضعیف السند تو ہر روایت کا علم محفوظ رہتا ہے اور نہ صرف الگ الگ بلکہ یہ سارے علوم کسی ایک معیار سے جڑ کر مرتب علم کا ایک عظیم ذخیرہ بن جاتے ہیں۔ جو ترک حدیث کی صورت میں ممکن نہ تھا پھر نہ صرف یہی ایک ذخیرہ میسر ہو جاتا ہے بلکہ ساری حدیثوں کے علم کا یہ مجموعہ یکجا ہو کر کتنے ہی نئے علوم کے دروازے کھول دیتا ہے اور جبکہ تعامل صحابہ اور فتاویٰ صحابہ بھی مویدات کے طور پر ان روایات کے ساتھ جمع کر دیئے جاتے ہیں تو اس علم میں ایک دوسرے عظیم علم کی آمیزش ہو کر علم کا یہ دریا سمندر بن جاتا ہے۔ جس میں بنیادی نقطہ مناط حکم ہوتا ہے۔ جسے لوگ بنا کر حنفیہ تمام ائمہ اجتہاد کے اصول اور اپنے مخصوص اصول تفقہ سے کام لیتے ہیں۔ جس سے روایات بھی جمع ہو جاتی ہیں۔ اور رفع تعارض کے سارے اصول بھی اپنے اپنے موقع پر جمع ہو جاتے ہیں۔ مرجحات اور اسباب ترک حدیث کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ البتہ جہاں رفع تعارض کی صورت نہ بن پڑے اور ترجیح بہرحال ناگزیر ہو جائے۔ وہاں وجہ ترجیح اس مسلک پر راوی کا تفقہ ہے۔ پس وہ روایت قابل ترجیح ہوگی جس کے راوی فقیہ ہوں۔

غرض علماء دیوبند کے مسلک میں محض قوت سند یا اصح مافی الباب ہونا اصل نہیں بلکہ بصورت جمع مناط حکم اور بصورت ترجیح تفقہ اصل ہے۔ کیونکہ صحت سند سے زیادہ سے زیادہ حدیث کے ثبوت کی پختگی معلوم ہو سکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو حدیث زیادہ ثابت ہو وہ اس دائرہ کا بنیادی فقہ بھی اپنے اندر رکھتی ہو یا اس کے راوی فقیہ بھی ہوں۔ پس اگر اصح مافی الباب حدیث لے لی جائے۔ جس میں صرف حکم مسئلہ موجود ہے اور غیر اصح بوجہ غیر اصح ہونے کے ترک کر دی جائے۔ جس میں حکم مسئلہ کے ساتھ علۃ حکم اور مناط حکم بھی موجود ہے تو حکم بلا علت کے رہ جائے گا اور جبکہ علت حکم ہی سے یہ حکم اپنی دوسری امثال میں بھی پہنچ سکتا تھا جو اس حکم کے پھیلاؤ اور وسعت کی صورت تھی اور یہ علت اس لئے متروک ہو گئی کہ اس کا ماخذ اصح مافی الباب نہ تھا۔ اس کی نسبت سے ضعیف السند تھا تو یقیناً اس حکم کی جامعیت اور مخزن امثال ہونا ختم ہو جائے گا جس سے فقہ کی وسعت بھی ختم ہو جائے گی۔ اس لئے امام ابو حنیفہ قوت سند سے زیادہ مناط حکم کی تخریج و تحقیق اور تنقیح اور تفقہ رواۃ پر زور دیتے ہیں۔ جس سے حکم کی قوت بھی نمایاں ہوتی ہے اور وسعت بھی ظاہر ہے کہ جب روایت کے ساتھ یہ درایت شامل ہوگی تو اس قسم کی ایک ہی حدیث سے جو مناط حکم پر مشتمل ہے۔ اس باب کے سیکڑوں احکام کا فیصلہ بھی ہو جائے گا اور تمام مسائل اپنے حقیقی مرکز سے مربوط ہو کر حل بھی ہو جائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ صحیح روایتیں تو بجائے خود ہیں۔ ضعیف روایتیں بھی جو قابل احتجاج ہوں، ہاتھ سے جانے نہیں پائیں گی۔ اس لئے تطبیق روایات اور جمع بین الاحادیث حنفیہ کا خاص اصول ہے۔ جس پر وہ زیادہ سے زیادہ زور دیتے ہیں۔ تاکہ کوئی روایت حدیث چھوٹنے نہ پائے۔ مگر افسوس ہے کہ پھر بھی انہیں قیاس کہہ کر تارک حدیث کا خلاف واقعہ لقب دیا جاتا ہے

(باقی آئندہ)

WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
LAHORE
ترجمان الاسلام

## بقیہ شام

۱۹۵۶ء میں سویز پر اینگلو فرانسیسی اور اسرائیلی حملے کے بعد ان ملکوں کی مشترکہ کمان کے قیام کی بات چیت بھی ہوئی۔ لیکن ۱۹۵۷ء میں اردن اور سعودی عرب کی حکومتوں نے بوجوہ اس ضمن میں سرد مہری کا اظہار شروع کر دیا۔ اس کے بعد مصر اور شام کے وفاق کی تجویز سامنے آئی۔ ۱۹۵۷ء کے اواخر میں اس مضمون پر باقاعدہ بات چیت شروع ہوئی۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۷ء کو شام کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالحکیم عامر کے ساتھ دونوں ملکوں کی فوجوں کے ادغام کے امکانات کا جائزہ لیا اور مصر و شام کے وفاق کی تجویز پر گفتگو کی۔ قاہرہ سے روانگی کے وقت جنرل بزری نے اعلان کیا کہ شام اور مصر کی فوجیں الگ الگ نہیں ہیں بلکہ ایک فوج ہے جو ایک ہی کمان کے تحت جنگ میں حصہ لے گی اور دونوں ملکوں میں کسی ایک پر حملہ دوسرے پر حملہ تصور ہوگا۔

اس اعلان کے بعد شام کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم شروع ہو گئی۔ جس میں وہاں کے قائدین کو طرح طرح سے مطعون کیا گیا۔ جنوری ۱۹۵۸ء میں دونوں ملکوں کے وفاق کی بجائے ادغام کی تجویز منظر پر آئی۔ چنانچہ اسی برس اس تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا گیا اور اس طرح جو مملکت وجود میں آئی۔ اس کا نام متحدہ عرب جمہوریہ رکھا گیا۔ اس موقعہ پر مصر و شام کے طول و عرض میں بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ ۹ ستمبر کو شامی فوج نے بغاوت کر دی جس کے دس گھنٹے بعد صدر ناصر کے نمائندے اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف مارشل عبدالحکیم عامر اور باغی لیڈروں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ لیکن یہ سمجھوتہ عارضی ثابت ہوا اور بالآخر یہ بغاوت شام کی مصر سے علیحدگی پر منتج ہوئی۔ اسی وقت انقلاب کے محرکین نے اعلان کیا کہ وہ شام پر سے مصر کے نفوذ کو ختم اور کاروبار حکومت سے لے کر ملکی معیشت تک تمام شعبوں میں شامیوں کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ بعد ازاں شامی پارلیمنٹ کے سپیکر ڈاکٹر ماموں کزبری نے نئی کابینہ مرتب کی۔ مارچ ۱۹۶۲ء میں شام کی فوج نے پھر انقلاب برپا کر دیا اگرچہ پارلیمنٹ برقرار رہی۔ مگر فوج اور حکومت کے تعلقات معمول پر نہ آئے۔ مارچ ۱۹۶۳ء میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا اور بعث پارٹی نے عنان اقتدار سنبھالی۔ جنرل امین الحافظ صدر مقرر ہوئے۔ اب تین برس بعد وہ بھی محروم اقتدار کر دیئے گئے ہیں۔

---

**جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ** مورخہ ۸ مارچ ۶۶ء بروز منگل بعارضہ دو پہر نو خان بس کے ذریعہ عازم بھکر ہوئے۔ ۹ مارچ کو مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ میں خرکت کے بعد رات کو واپس لاہور تشریف لے آئیں گے۔ (حاجی) بشیر احمد


# معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

ہمارے ہاں تمام یونانی مرکبات اور نسخہ جات خالص اور صحیح اجزا سے تیار ہوتے ہیں۔ ان میں مفید اجزا کا اضافہ بھی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے مشورہ سے کیا جاتا ہے اور اُن کی ہی نگرانی میں دوائیں تیار ہوتی ہیں۔

**لبوب کبیر (محافظ شباب)** مشک، زعفران، عنبر اور دیگر پچاس قیمتی ادویہ کا مشہور مرکب ہے۔ محافظ شباب ہے۔ جوانوں جوان رہنے کے لئے ضروری ہیں مہیا کرتا ہے۔ اعصاب کو قوت و طاقت بخشتا ہے۔ گردوں کو گرم اور قوی کرتا ہے۔ منی کو بکثرت پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ شانہ اور دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ چہرے پر نکھار اور شگفتگی لاتا ہے۔ موسم بہار میں ضرور استعمال کریں۔ قیمت ۱۰ تولہ ۱۰ روپیہ

**دواء المسک جواہر دار** اس میں جواہر، مشک، عنبر، موتی اور دیگر بیش قیمت ادویات شامل ہیں۔ دل، معدہ اور جگر کو طاقت و توانائی بخشتی ہے اور ان کے افعال کی حرکات میں نظم، باقاعدگی اور تازگی پیدا کرتی ہے۔ دماغ کی تمام امراض میں بے حد مفید ہے۔ سریع الاثر ہونے کی وجہ سے دل کو فوری قوت دیتی ہے اور اس کی خرابیوں و نقائص کو دور کرتے کے دوران خون کو درست کرتے ہوئے بدن کے ہر عضو میں خون پہنچاتی ہے۔ غشی کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ خفقان سوداوی اور مالیخولیا امراض میں خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ عام جسمانی کمزوری یا بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ۵ تولہ قیمت ۵۰/۶ - دس تولہ ۱۲/۰ روپے۔

**حب مقوی معدہ** اکثر امراض اثنا معدہ اور آنتوں کی خرابی، نظام ہضم کی نادرستی اور جگر کے فعل کا صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حب مقوی معدہ ان امراض میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔ جگر اور آنتوں کی حرکات میں مستعدی پیدا کرکے ہوائی قبض، اپھارا، پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہے اور طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے آنتوں سے فضلہ کو باہر نکال دیتی ہے۔ خون کی خرابی کو دور کرتی ہے۔ اور بکثرت تازہ خون پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو تقویت دے کر بھوک لگاتی ہے اور تخمیر معدہ کو دور کرتی ہے۔ جنسی امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ چہرے کو صاف اور شگفتہ کرتی ہیں۔ ۱۰۰ گولیاں قیمت ۶/۰ روپیہ

**سفوف مغلظ** جنسی امراض میں یہ سفوف ہمارے دواخانہ کی اہم اور مفید ترین دوا ہے رقت، سرعت انزال اور دھات کی جلد خرابیوں کو دور کرنے میں عجیب اثر واقع ہوا ہے۔ جو لوگ اپنی بے اعتدالیوں کی وجہ سے بہت سی خرابیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے امید کا پیغام ہے۔ کم خرچ اور بالا نشین کی مثل کا مصداق بھی ہے۔ ایک شیشی ۱ تولہ ۶/۰

**اکسیر پائیوریا** دانتوں کے درد، مسوڑھوں کے ورم کو دور کرتا ہے۔ دانتوں سے خون کے بہنے کو روکتا ہے۔ گوشت خورہ کو ختم کرتا ہے۔ کھانے اور ملنے کی دوا مکمل کورس ۱۰/۰ روپے

**دیگر یونانی خالص مرکبات** جوارش کمونی ۱ تولہ دو روپیہ۔ جوارش جالینوس ۱ تولہ ۵/۰ روپیہ۔ دوائک ساده ۵ تولہ ۳/۰ روغن بادام ۵ تولہ ۳/۷۵۔ معیاری معجن شیشی ۵۰/۱ روپیہ۔ سرمہ اکسیر بصر ڈیڑھ روپیہ۔ کشتہ فولاد چھ ماشہ چار روپیہ۔ کشتہ سہ دھاتہ (جوجریان کے لئے مجرب ہے) چھ ماشہ ۴/۰ روپے۔

**معیاری دواخانہ چوک رنگ محل عقب سنہری مسجد لاہور**

---

**اسلام ہوزری کی تیار کردہ مصنوعات**
ہمیشہ استعمال کریں
استادی نشان
برسی، بردان، زنانہ، بچگانہ، پل اوور
ہیڈیز، کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈیز ویسٹ
سوتی، مکی، ریشمی، فینسی وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری، سنٹرل شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۷۷

**خوشنما عکسی قرآن مجید ترجمہ و حواشی**
مترجم: مولانا محمود الحسن، تفسیر: علامہ شبیر احمد عثمانی
بہترین طباعت، دلکش ملبوسات، نفیس گتہ
کمپنی کا گرد سے طبع شدہ، حاشیہ، وقف، پارہ، رکوع، سجدہ
سنہری ڈیزائن، ہر صفحہ پر ترجمہ
ہدیہ ۱۰ روپے، مصنوعی ڈیزائن ۱۲ روپے
محصول ڈاک مفت
رقم روانہ کرنے سے قبل مکتبہ کی مطبوعات کی فہرست منگوا لیں
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

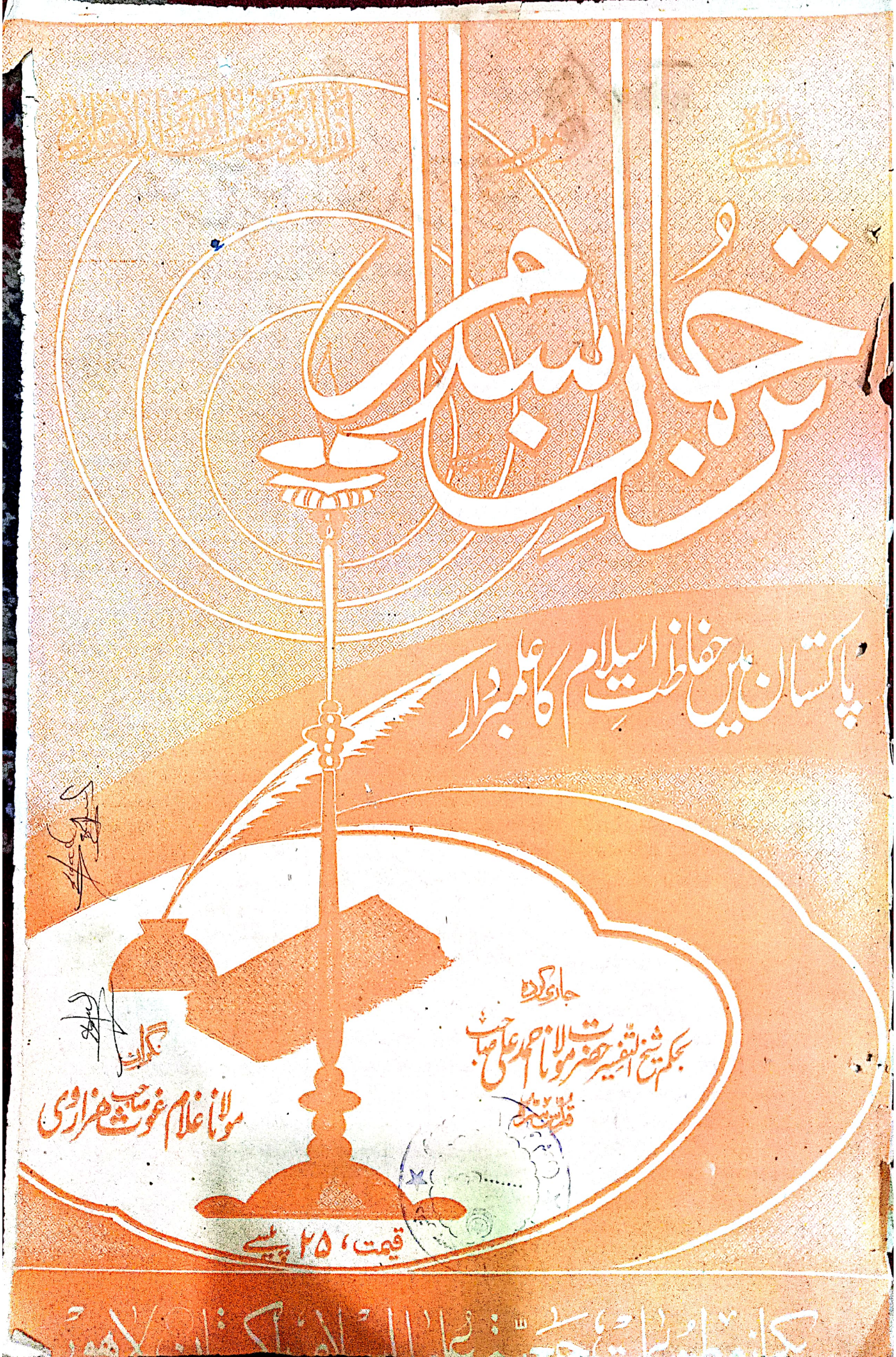

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

# نفس پرستی یا خدا پرستی

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

قسط سوم

چنانچہ جن لوگوں نے آپؐ کی ان تین بنیادی باتوں کو کما حقہٗ قبول کر لیا، جو خدا پرستی کی زندگی کی بنیاد ہیں تو پھر ان لاکھوں کروڑوں انسانوں کی زندگیوں کا رخ ایک دم ایسا بدلا کہ آج کی دنیا میں یقین آنا مشکل ہے، کہ کیا ایسے بھی انسان ہو سکتے ہیں۔ میں مثال کے طور ان میں سے چند کا ذکر کرتا ہوں۔

آپؐ کی دعوت قبول کرنے والوں میں سے ایک ابوبکر صدیقؓ بھی تھے، جو آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے پہلے جانشین، اور اسلامی حکومت کے ذمہ دار بھی ہوئے۔ آپؐ کی بے نفسی کا یہ حال تھا کہ گو اسلامی سلطنت کے سب سے بڑے عہدیدار تھے، مگر زندگی اس طرح گذارتے تھے کہ آپ کے گھر والے مُنہ میٹھا تک کرنے کے لئے ترستے تھے۔ ایک دن اہلیہ نے عرض کیا کہ بچوں کا جی کچھ میٹھا کھانے کو چاہتا ہے۔ تو فرمایا کہ سرکاری خزانہ تو ہمارا منہ میٹھا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ ہاں! جو کچھ وہاں سے روزانہ ملتا ہے۔ اسی میں سے اگر تم کچھ بچا سکو تو بچا لو! اور کچھ میٹھی چیز پکا لو۔ چنانچہ انہوں نے روزانہ کے خرچ میں سے تھوڑا تھوڑا بچا کر تھوڑے سے پیسے جمع کر لئے اور ایک دن حضرت ابوبکرؓ کو دیئے کہ اس کا کچھ سامان لا دیجئے تاکہ آج کچھ میٹھی چیز پکا لیں۔ آپ وہ پیسے لئے ہوئے خزانچی کے پاس چلے گئے، اور وہ پیسے بیت المال کو واپس کر دیئے، اور فرمایا کہ یہ اسی خرچ میں سے جو ہمیں بیت المال سے ملتا ہے اتنے دنوں میں بچایا ہوا ہے، معلوم ہوا کہ ہمارا کام اس سے کم میں چل سکتا ہے۔ لہٰذا اب ہمیں اتنا کم کر کے دیا جائے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جب مسلمانوں نے بیت المقدس فتح کیا اور حضرت عمرؓ وہاں تشریف لے گئے، ساتھ میں ایک غلام تھا، لیکن اسلامی حکومت کے اس سب سے بڑے شخص کے پاس سواری صرف ایک تھی۔ تھوڑی دور خود سوار ہوتے تھے، تھوڑی دور غلام کو سوار کر کے خود پیدل چلتے تھے۔ جس وقت بیت المقدس میں داخل ہو رہے تھے، غلام سواری پر تھا اور خود پیدل، اور کپڑوں میں کئی ایک پیوند۔ آپ ہی کے زمانہ میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا، تو آپ وہ کھانا کھانا اپنے لئے جائز نہ سمجھتے تھے جو قحط کی وجہ سے عام رعایا کو میسر نہ تھا۔

حضرت خالدؓ جو مسلمان فوجوں کے کمانڈر انچیف تھے۔ اور خود حضورؐ نے ان کو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا اعزازی خطاب عنایت فرمایا تھا، ایسے بے نفس اور نفس پرستی سے اس قدر آزاد تھے کہ ایک مرتبہ ان کی کسی غلطی کی بنا پر عین میدان جنگ میں ان کے پاس حضرت عمرؓ کی طرف سے معزولی کا پروانہ پہنچا تو ماتھے پر شکن تک نہ آئی اور کہا کہ اگر میں اب تک عمرؓ کی خوشنودی کے لئے یا اپنی ناموری کے لئے لڑتا تھا، تو اب نہ لڑوں گا لیکن اگر میں اللہ کے لئے لڑتا تھا تو سپہ سالار کے بجائے ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھی بدستور لڑتا رہوں گا۔ اس کے برعکس اس زمانہ کی ایک تازہ مثال آپ کے سامنے ایک آرتھر کی ہے جنہیں ٹرومین نے کوریا میں لڑنے والی افواج کی سپہ سالاری سے معزول کر دیا تو وہ سخت ناراض ہوئے۔ اور ٹرومین کی صدارت کے درپے ہو گئے۔

اور صرف یہی چند افراد نہیں، بلکہ آپ نے پوری قوم اور سوسائٹی کی اسی اصول پر تربیت کی تھی کہ وہ ایک خدا پرست سوسائٹی ہو۔ آپ کا ایک اصول یہ تھا کہ جو کسی عہدے کا طالب ہو اور خواہش مند ہو اس کو عہدہ نہیں دیتے تھے۔ ایسی سوسائٹی میں عہدے کے امیدوار بننے اپنی تعریف و توصیف کرنے، اور حکومت کے لئے ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کی کیا گنجائش تھی جس جماعت کے سامنے ہر وقت قرآن مجید کی یہ آیت رہتی ہو۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص رکھیں گے جو زمین میں اپنی بلندی نہیں چاہتے اور نہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں ..... اور انجام خدا سے ڈرنے والوں کا ہے۔

جس جماعت کا اس حقیقت پر ایمان ہو وہ کیا اپنی سربلندی اور فتنہ و فساد کے جرم کا ارتکاب کر سکتی ہے؟

**دوستو اور ہمدردو!** یہ خدا پرستی کی دعوت تھی جو حضورؐ نے دنیا میں پیش کی تھی، اور نتائج کے لحاظ سے یہ دنیا کی سب سے زیادہ نفع بخش کوشش ہے کوئی شخص دنیا کی کسی اور دعوت کا نام لے کر نہیں بتلا سکتا کہ اس نے دنیا کو اتنا فائدہ پہنچایا۔ حالانکہ اس دعوت کے حصہ میں انسانوں کی اتنی کوششیں اور اتنے وسائل نہیں جو عصر حاضر کی معاشی، اقتصادی اور سیاسی تحریکوں کے حصہ میں آئے ہیں، مگر پھر بھی ان تمام تحریکوں کے فائدے مل کر اس ایک دعوت کے فائدوں کا دسواں حصہ بھی نہ ہو سکے آج بھی دنیا سے معاشی اور سیاسی ظلم اور اخلاقی برائیاں بھی دور ہو سکتی ہیں، جب دنیا اس دعوت کو قبول کرے لیکن کسی اور کے متعلق کیا کہا جائے جب کہ خود اس دعوت کے علمبردار ہی نفس پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ نفس پرستی تو چوٹ کھائے ہوئے بیٹھی تھی اس نے موقع پا کر خدا پرستی کے علمبرداروں سے خوب انتقام لیا۔ جس نے ان کو شکست دی تھی اور وہ مسلمان جس کا امتیاز تھا

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

افسوس! آج اس نفس پرستی کا خود شکار ہے۔

مسلمانو! تم نے بڑا ظلم کیا ہے۔ تمہارا کام تو خدا پرستی کا نمونہ بننا تھا اور ساری دنیا کو اس کی دعوت دینا تھی، تم نے نفس پرستی کو اختیار کر کے اپنا بھی نقصان کیا اور ساری دنیا کو بھی مشکلات میں پھنسا دیا اگر تم اپنا فرض ادا کرتے رہتے تو نہ یہ نفس پرستی دنیا میں دوبارہ غالب ہوتی اور نہ دنیا کا یہ حشر بنتا۔ آج دنیا کی سب سے بڑی مصیبت نفس پرستی ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے لیڈر اور امن کے علمبردار (ٹرومین، چرچل اور اسٹالن) سب سے بڑے نفس پرست ہیں۔ یہ اپنی نفس پرستی میں اور قومی غرور میں (جو نفس پرستی کی ترقی یافتہ اور وسیع شکل ہے) دنیا کو خاک سیاہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ ایٹم بم سے زیادہ خطرناک نفس پرستی ہے جس نے دنیا کو تباہ کر دیا لوگوں کو ایٹم بم پر غصہ آتا ہے کہ قیامت برپا کر دے گا۔ میں کہتا ہوں ایٹم بم کا کیا قصور، اصل مجرم تو اس کا بنانے والا ہے اور اس سے پہلے بھی وہ درسگاہیں اور وہ تہذیب ہے۔ جو اس ایٹم بم کو وجود میں لائی ہے، اور اس کی جڑ وہ نفس پرستی ہے جس نے اس تہذیب کو جنم دیا ہے۔

**دوستو!** ہماری دعوت اور ہماری تحریک بس یہی ہے اور اسی مقصد کے لئے ہے کہ نفس پرستی کے خلاف محاذ قائم کیا جائے خدا پرستی کی زندگی کا طریقہ دنیا میں عام کیا جائے ہم نے اسی مقصد کے لئے یہ خاص اجتماعات کئے ہیں اور محض اسی مقصد کے لئے ہفتہ وار اجتماع کرتے ہیں جہاں ہم قوم کے ہر طبقہ کو جمع ہونے کی دعوت دیتے ہیں اور ان کے سامنے خدا پرستی کے سب سے بڑے علمبردار حضرت محمد صلعم کی تعلیمات، ان کے حالات زندگی اور ان کے ساتھیوں کے واقعات پیش کرتے ہیں جو سچی خدا پرستی کا راستہ دکھانے والے ہیں اور ہمارے یقین کے مطابق انہیں میں انسانیت کی نجات اور دنیا کی مشکلات ہے — ہمارا کام اور ہماری دعوت ایک کھلی ہوئی کتاب ہے جسکا جی چاہے پڑھ لے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۝

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۳ جون ۱۹۶۶ء

# متحدہ اسلامی محاذ کنونشن کا آنکھوں دیکھا حال

## روح افزا مناظر

## حریت پسندوں، حق پرستوں اور علماء ربانیین کا اجتماع

۲۸، ۲۹ مئی ۶۶ء لاہور کا یادگار دن رہے گا جبکہ یہاں عزیز الاسلام ہائی سکول کی شاندار بلڈنگ میں متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن نے زمانہ ماضی کی شاندار تاریخ دہرائی۔

ایک زمانہ تھا جب ملک کی آزادی کے علمبردار برطانیہ کی اس سلطنت کو خاطر میں نہ لاتے تھے، جس پر آفتاب غروب نہ ہوتا تھا ملک بدر کرنے کی تدبیریں سوچنے کے لئے محفل سجاتے۔ کبھی میر مجلس مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب قدس سرہٗ اور حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہٗ ہوتے اور کبھی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہٗ ہوتے۔ حضرت بخاری کے اجتماع میں جہاں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانویؒ جیسے شیر بیشۂ حریت چودھری افضل حق صاحبؒ جیسے بالغ النظر سیاستدان مولانا داؤد غزنوی صاحبؒ جیسے مجاہد اہلحدیث اور دوسرے علماء دین رونق افروز ہوتے، وہاں چودھری عبدالعزیز صاحبؒ بیگووالہ، ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری (مدظلہ) سردار محمد شفیع صاحب وغیرہ جیسے ایثار پیشہ رہنماؤں کا بھی جمگھٹا رہتا۔

پھر احرار ورکروں کا اجتماع احرار رضاکاروں کا خدمات کے لئے سربکف موجود رہنا، عجیب شان پیدا کرتا، جو دین و علماء دین کے وقار، تحفظ ناموس رسالت و صحابہ کرامؓ کے لئے ہر خدمت کو مقصد زندگی سمجھ کر ہر دوسری چیز سے زیادہ عزیز جانتے۔ یہ محفلیں منعقد ہوتیں اور ایوان کفر و ضلالت میں زلزلہ پڑ جاتا۔ آہ! آج ان بزرگوں میں سے اکثر ہمارے اندر موجود نہیں ہیں، اکثر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور کچھ شوق وصال میں منتظر پیغام۔

۲۸، ۲۹ مئی کے دو دن کتنے دل خوش کن دن تھے جن میں ایک بار ماضی تازہ ہو گئی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی متحدہ اسلامی محاذ اور محترم المقام شیخ حسام الدین صاحب (صدر احرار) کے دستخطوں سے حضرت مولانا محمد اجمل صاحب (قلعہ گوجر سنگھ لاہور) ناظم متحدہ اسلامی محاذ نے ملک کے مختلف مشاہیر اور مختلف مذہبی جماعتوں کو متحدہ اسلامی محاذ کنونشن میں شرکت کے لئے دعوت نامے جاری کئے۔ موسم گرما اور وقت سخت مصروفیت کا تھا، لیکن اسلام کے پروانے دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ملک کے دور دراز گوشوں سے لاہور آ پہنچے۔ کم و بیش پانچسو مندوبین نے اجلاس میں شرکت کی۔ حضرت درخواستی صاحب امیر جمعیۃ مدظلہ کی موجودگی و رہنمائی اور جناب شیخ حسام الدین صاحب کی پروقار صدارت، سینکڑوں علماء دین کا اجتماع، بعض اونچے اور حساس دنیاداروں کی دلچسپی، احرار کارکنوں اور رضاکاروں کا ولولہ خدمت عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔ محترم قاری حسن شاہ صاحب کی تلاوت نے ۲۸ مئی کو ۹ بجے ہال میں عجیب رقت طاری کر دی۔ پھر مرزا جانباز کی تازہ ترین نظم نے دلوں کو خوب گرمایا۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب کے مختصر خطبہ استقبالیہ نے حاضرین سے داد تحسین حاصل کی۔ پھر محترم شیخ حسام الدین صاحب کے خطبہ صدارت نے پیش آمدہ مسائل و مشکلات اور کنونشن کے انعقاد کی ضرورت سے روشناس کرا کر اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع کرنے کا حکم دیا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ متحدہ اسلامی محاذ نے محاذ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس کے مقاصد اور وقتی مسائل کی اہمیت پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ایک مفصل تقریر فرمائی۔ ۱۲ بجے دوپہر اجلاس برخاست ہوا جس نے برخاستگی سے پہلے پچاس آدمیوں کو انتخاب مضامین و ترتیب و تجاویز کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ ۳ بجے سہ پہر سے مغرب تک کمیٹی کا اجلاس جاری رہا۔ نماز عصر وہیں باجماعت پڑھی گئی۔ آزادانہ اظہار خیالات نے قوم کے ذہنی ارتقاء کا ثبوت مہیا کیا۔

دوسرا عام اجلاس رات کے ۹½ بجے سے شروع ہو کر ۱۱ بجے تک رہا جس میں تقریباً تمام قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

تیسرا عام اجلاس ۲۹ مئی کو صبح نو بجے شروع ہوا جس میں بقیہ قراردادیں پاس ہوئیں۔ حضرت درخواستی مدظلہ کی اپیل پر کم و بیش پچیس ہزار روپے کی رقم دینی و تبلیغی خدمات کے لئے نقد و وعدہ کی صورت میں جمع ہوئی۔ رحیم یار خان کی جمعیۃ علماء اسلام نے دو ہزار روپے اور ریالکوٹ کی مجلس احرار نے گیارہ سو روپے چندہ دینے کا اعلان کیا۔ باقی اضلاع کی جمعیتوں نے ہزار ہزار یا کم چندہ لکھوایا۔ اہل لاہور نے بھی بڑھ کر حصہ لیا۔

اجلاس کے آخر میں ایک با اختیار اسلامی کونسل کے ممبروں کے ناموں کا اعلان محترم شیخ حسام الدین صاحب نے فرمایا۔ کونسل میں کل تیرہ ارکان ہیں۔

تمام مذہبی جماعتوں کے عظیم اجتماع نے اسلامی کونسل کو پروگرام بنانے اور کام کرنے کے کل اختیارات دیئے اور یہ بھی قرار پایا کہ ہر ہر ضلع میں متحدہ اسلامی محاذ کی شاخ قائم ہو۔ ۱۲ بجے اجلاس حضرت درخواستی مدظلہ کی دعا پر ختم ہوا جس کے بعد شیخ حسام الدین صاحب اور حضرت مفتی محمود صاحب نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

کنونشن کی منظور کردہ قراردادیں اور شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی آئندہ شمارہ میں مفصل شائع کئے جائیں گے۔ اجلاس میں اہلحدیث حضرات، مجلس احرار اسلام، جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت، جمعیۃ اتحاد القراء کے نمائندوں کے علاوہ آزاد خیال اور دیگر مشاہیر حضرات نے بھی شرکت کی۔ احرار کارکنوں نے قیام و طعام اور دیگر انتظامات کو بہترین طریقہ سے نبھایا۔

## عیسائیوں کی پٹائی

قربان جائیں شان خداوندی پر، عیسائی آئے دن کسی نہ کسی طرح بانی اسلام علیہ السلام کی تنقیص کرتے رہتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اتنا آپس میں الجھا رکھا ہے کہ سر کھجلانے کی مہلت نہیں۔ مگر اب ان کو ذلیل و رسوا کرنے کا خاص مظاہرہ اس طرح کیا۔ محمد علی کلے ایک امریکی نژاد مسلمان کو ان پر مسلط کیا۔ باکسنگ (مکوں کی لڑائی) شروع کرا دی۔ امریکہ ہو یا انگلستان لاکھوں عیسائی تماشا کے لئے آتے ہیں۔ کروڑوں عیسائی ٹیلی ویژن پر تماشا دیکھتے ہیں۔ عیسائی اپنے پہلوان پر کو شان و شوکت سے میدان میں لاتے ہیں۔ پھر محمد علی کلے اکھاڑے میں اترتا ہے، ایک دوسرے پر وار شروع کرتے ہیں۔ خدا کی شان دیکھئے کہ لاکھوں عیسائیوں کی موجودگی میں ایک مشہور عیسائی کی پٹائی ہوتی ہے لہولہان ہو جاتا ہے مگر عیسائی دنیا بے بس ہے اور اپنے ہاتھوں اپنی رسوائی کا سامان کرتی رہتی ہے۔ اس بار خاص لطیفہ یہ ہوا کہ کمبخت کو پر لندن کے مقابلہ میں اپنی بیوی کو بھی تماشا دیکھنے کے لئے لے آیا جب اس کے خاوند کی پٹائی شروع ہوئی، اس کے اوسان خطا ہو گئے اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ آپ صنف نازک کے شیشۂ دل کی کیفیت کا اندازہ کر سکتے ہیں بیچاری پر کیا گذری ہوگی۔ اس نے آئندہ توبہ کی ہے کہ باکسنگ کا تماشا پھر کبھی نہ دیکھوں گی۔

زاہد گکھڑوی خطیب جامع مسجد گتہ فیکٹری راہوالی
ضلع گجرات

# بائبل کا تصوّر نبوّت

قرآن مقدس نے انبیاء کرام علیہم الصلوات — والتسلیمات کی پاکیزہ زندگیوں کی جو مختلف تصویریں جابجا پیش فرمائیں ہیں اور ان کے حالات زندگی کے مختلف رخ بیان فرمائے ہیں وہ واقعی ایک معقول انسان کے لئے نمونۂ حیات اور اسوۂ حسنہ بن سکتے ہیں اور انسان ان پاکیزہ بزرگوں کے پاکیزہ کردار کو مشعل راہ بنا کر دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے مگر اس کے برعکس بائبل نے جو انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کا جو تصور پیش کیا ہے اسے سنگ میل اور مشعل راہ بنا کر اس پر عمل کرنا تو کجا ایک شریف آدمی اس کو سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا چنانچہ آپ، دیکھیں گے کہ قرآن مقدس نے جابجا نبیوں کے حالات بیان فرمائے ہیں اور ان کے عظیم کردار کو اس انداز میں انسانیت کے سامنے بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا ان بزرگوں کی استقامت، صداقت اور قوت عمل کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتا ہے اور اس کے دل میں بھی یکایک یہ خوابیدہ جذبہ بیدار ہوتا ہے کہ وہ بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر دنیا و آخرت کی کامرانیوں سے ہم کنار ہو۔ لیکن جب وہی انسان بائبل کے پیش کئے انبیائی تصور کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایسا تنفر پیدا ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اس کا مطالعہ بھی گوارا نہیں کرتا جہاں قرآن نے خداوند قدوس کے پیغمبر کو صادق الوعد۔ صدیق۔ مخلص اور اسوۂ حسنہ کی حیثیت میں پیش کیا ہے وہاں بائبل خدا کے نبی کو (العیاذ باللہ) زانی، شرابی اور بدکار و بدکردار کے القابات سے نوازتی ہے۔ بائبل کی زبان سے انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی زندگیوں کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

## ۱۔ نوح علیہ السلام کا شراب پینا (معاذ اللہ)

"اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا۔ اور اس نے اس کی مے پی لی اور اسے نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا، اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آکر خبر دی تب سم اور یافت نے ایک کپڑا لیا اور اسے اپنے کندھوں پر دھرا اور پیچھے کو الٹے چل کر گئے اور اپنے باپ کی برہنگی ڈھانکی سو ان کے منہ الٹی طرف تھے اور انہوں نے اپنے باپ کی برہنگی نہ دیکھی۔ جب نوح اپنے مے کے نشہ سے ہوش میں آیا تو جو اس کے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ کیا تھا اسے معلوم ہوا۔" پیدائش ۹: ۲۱ — ۲۵ ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اس حالت میں عقلمند انسان نبی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا؟ خدا کا پیغمبر ہو اور شراب پی کر نشہ کی حالت میں ڈیرے کے سامنے ننگا ہو جائے؟ اسے خود تو پردے کا احساس نہ ہوا مگر اس کے دو بیٹے الٹے پاؤں چل کر (کہ مبادا ننگے باپ پر نظر نہ پڑ جائے) اس کے پاس پہنچے اور اس کا ستر ڈھانپا (العیاذ باللہ)

## ۲۔ لوط علیہ السلام کا شراب پینا اور اپنی بیٹیوں سے زنا کرنا (العیاذ باللہ)

"اور لوط ضغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں کیونکہ اسے ضغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ اور دوسرے روز یوں ہوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی اور آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جا کر اس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو اس رات بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں اور بڑی کے ایک بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام موآب رکھا وہی موآبیوں کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں۔ اور چھوٹی کے بھی ایک بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام بن عمی رکھا وہی بنی عمون کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں۔" پیدائش ۱۹: ۳۰ — ۳۸ ملاحظہ فرمائیے کیا ایک شریف انسان بھی اس قسم کے فعل کا تصور کر سکتا ہے جس کا ڈرامہ بائبل کی زبان میں لوطؑ اور ان کی دو بیٹیوں نے کھیلا ——

——— (اعاذنا اللہ من ھذہ الخرافات)

## ۳۔ ننگا ہو کر نبوت کرنا (معاذ اللہ)

"اور ساؤل نے داؤد کو پکڑنے کو قاصد بھیجے اور انہوں نے جو دیکھا کہ نبیوں کا مجمع نبوت کر رہا ہے اور سموئیل ان کا پیشوا بنا کھڑا ہے تو خدا کی روح ساؤل کے قاصدوں پر نازل ہوئی اور وہ بھی نبوت کرنے لگے۔ تب وہ آپ رامہ کو چلا اور اس کے بڑے کوئیں پر جو سیکو میں ہے پہنچ کر پوچھنے لگا کہ سموئیل اور داؤد کہاں ہیں؟ اور کسی نے کہا کہ دیکھ وہ رامہ کے بیچ نبوت میں ہیں تب وہ ادھر رامہ کے نبوت کی طرف چلا اور خدا کی روح اس پر بھی نازل ہوئی اور وہ چلتے چلتے نبوت کرتا ہوا رامہ کے نبوت میں پہنچا۔ اور اس نے بھی اپنے کپڑے اتارے اور وہ بھی سموئیل کے آگے نبوت کرنے لگا اور اس سارے دن اور ساری رات ننگا پڑا رہا اس لئے یہ کہاوت چلی کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے؟ ۱۔ سموئیل ۱۹: ۲۰ — ۲۴ ملاحظہ فرمایا آپ نے نبوت کا یہ انوکھا طریقہ یہ طریقہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے اب کوئی نئی وحی ہی آکر سمجھائے تو سمجھ آسکتا ہے کہ یہ نبوت کی اقسام میں سے کون سی قسم ہے۔"

## ۴۔ بری روح سے نبوت کرنا (نعوذ باللہ)

"اور دوسرے دن ایسا ہوا کہ خدا کی طرف سے بری روح ساؤل پر زور سے نازل ہوئی اور وہ گھر کے اندر نبوت کرنے لگا اور داؤد روز کی طرح اپنے ہاتھ سے بجا رہا تھا اور ساؤل اپنے ہاتھ میں اپنا بھالا لئے تھا۔ ۱۔ سموئیل ۱۸: ۱۰۔ ملاحظہ فرمائیے کیا بد روح اور نبوت کے امتزاج کا اس سے بہتر اور کوئی نمونہ ہو سکتا ہے؟

۵۔ نبی کے کلام کے متعلق قرآن حکیم نے فرمایا ہے

"وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ"

کہ نبی خدا کی مرضی کے بغیر کوئی کلام نہیں کرتا

اور دوسرے مقام پر قرآن پاک نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے "وما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون اللہ"

یعنی کسی پیغمبر کو یہ حق نہیں کہ وہ خدا کے پیغام کے علاوہ کوئی اور چیز انسانوں کے سامنے پیش کرے اسلام میں نبی کو ہر خطا سے معصوم قرار دیا گیا ہے اور اگرچہ کہیں بھی ایسا نہیں ہے کہ قرآن نے کسی نبی کو معاذ اللہ خطا کار یا گناہگار کہا ہو یا نبیوں سے اس قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو اب ذرا اس بارہ میں بائبل کا نظریہ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ اس بارے میں بائبل کیا کہتی ہے؟

## ۶۔ خدا کا نبیوں سے جھوٹ بلوانا (معاذ اللہ)

"تب وہ بول اٹھا اچھا تم خداوند کے سخن کو سنو میں نے دیکھا کہ خداوند اپنے تخت پر بیٹھا ہے اور سارا آسمانی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# اسلام اور اسلامی قدروں سے سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے (شیخ حسام الدین)

# صدر متحدہ اسلامی محاذ کا خطبہ صدارت

لاہور - ۲۸ مئی - صدر متحدہ اسلامی محاذ و صدر کنونشن جناب شیخ حسام الدین صاحب نے کنونشن کے پہلے اجلاس میں مندرجہ ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔

معزز حضرات! مقتدایانِ قوم و رہنمایانِ اسلام!

اس مبارک اجتماع کی صدارت کے لئے مجھ ناچیز کو تجویز کرنا سوائے ذرہ نوازی یا مجلس احرار اسلام کی سابقہ ملی خدمات کی قدردانی کے سوا اور کیا ہے، جبکہ یہاں ملک بھر کی مختلف دینی جماعتوں کے اولوالعزم کارکن عہدہ دار اور مغربی پاکستان کی بلند پایہ شخصیتیں موجود ہیں۔ بہرحال میں اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ آپ ادائیگی فرائض میں میرے ساتھ مخلصانہ تعاون فرمائیں گے

حضرات! اس ناخوشگوار موسم میں آپ حضرات کو تکلیف دینے کی وجہ یہ ہے کہ حالات انتہائی نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اسلامی قدریں پائمال ہو رہی ہیں اسلام کے نام کو اپنے اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے تو استعمال کیا جا رہا ہے۔ مگر اسلام اور اسلامی قدروں کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے سوتیلی ماں بھی شرما شرمی دکھاوے کے لئے کچھ نہ کچھ رعایت کرتی رہتی ہے۔ مگر یہاں تو کھلم کھلا بڑی ڈھٹائی سے احکام و شعائر اسلام کی تحریف کی تحریکیں اور اعلانات کئے جاتے ہیں۔

ملک میں کتاب و سنت کے خلاف قوانین نافذ ہیں احکام اسلام میں قطع و برید کے لئے کھچڑی پک رہی ہے اجتماعی مفادات کو ذاتی اور انفرادی اغراض کے بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے۔ مغربی تہذیب کی گندی مچھلیاں سارے تالاب کو متعفن کر رہی ہیں۔ مخلوط تعلیم، شراب اور سود کی کاروبار اور الحاد پسند افراد کی سرکاری طور پر سرپرستی کی جا رہی ہے شہری آزادیوں اور بنیادی حقوق کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ ون یونٹ کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے مقامی افسروں کو جو بے پناہ اختیارات دیئے جا رہے ہیں ان کے غلط استعمال سے ملک میں عام اضطراب ہے۔ غیر ملکی مشنریوں عیسائیوں اور مرزائیوں وغیرہ کو پوری آزادی حاصل ہے جو کسی وقت بھی ملکی سیاست و مصالح کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے مگر

—— علماء کرام پر پابندیوں کی بھرمار ہے۔ کہیں داخلہ بند ہے کہیں خارجہ۔ کہیں زبان پر پابندی ہے تو کہیں قلم پر۔ کہیں علماء کو خطابتوں سے علیحدہ کیا جا رہا ہے اور کہیں شہر بدر ؎

بند ہیں راہیں کہیں، حکم زباں بندی کہیں
بندہ پرور، یوں بھی ہوتی ہے خداوندی کہیں

مذہبی اقدار اور اسلامی احکام سے اتنی سرد مہری برتی جا رہی ہے کہ اتوار کی بجائے جمعہ کو تعطیل تک نہیں برداشت ہو رہی۔ ملک کا شوقین طبقہ اس اسلامی ملک کو پیرس و واشنگٹن کے سٹیج پر لانا چاہتا ہے۔ اسلام و علماء اسلام کے خلاف اور ہر طرح کی بے حیائی و بدعنوانی کے حق میں پروپیگنڈے کے تمام ذرائع بروئے کار ہیں۔

پچھلے دنوں ملک پر آزمائش کی گھڑی آ پڑی تھی، جس سے اہل پاکستان محض اسلام کی وجہ سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہوئے۔ ہماری فوج اور قوم کے طبقہ نے خصوصاً علماء کرام، دینی جماعتوں اور متحدہ اسلامی محاذ نے اپنی پوری پوری خدمات وقف کر دیں۔ مگر یہاں اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا شکریہ ادا کرنے اور اسلامی اخلاق و عادات پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی بجائے ناشکر گذاریوں اور خرمستیوں کا اضافہ ہوا، جو خدائی عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

اس وقت جبکہ ہماری خارجہ پالیسی کا رخ متعین ہونے میں مشکلات ہیں — داخلی طور پر سیاسی دھڑا بندیوں بے چینیوں کے علاوہ مذہبی اضطراب یقیناً خطرناک ہے۔

ہمارے صدر مملکت نے ڈھاکہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر ہم سچے مسلمان نہ ہوتے تو پاکستان کے مستقبل کے تصور سے ہی جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے ہم آج تک ان کے سچے مسلمان ہونے یا بنانے کا مطلب نہیں سمجھے۔ خدا کرے وہ اپنے قول کے مطابق عمل کریں اور کرائیں

سچا اسلام وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھ کر صحابہ کرامؓ نے ہم تک پہنچایا۔ ہم ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ اس اسلام میں مسلمان قوم ایک شوشہ ترمیم کو برداشت نہیں کر سکتی۔ چہ جائیکہ ڈاکٹر فضل الرحمان اور غلام احمد پرویز جیسوں کی تحریف و الحاد۔ ہم حیران ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندر حکومت سرکاری محکموں میں ان کی پرورش کر کے کیوں رعایا کی پریشانی کا سبب بن رہی ہے۔

معزز حضرات! ان نازک حالات میں آپ کو اسی لئے تکلیف دی ہے کہ آپ پر ساری مسلمہ قوم کی ذمہ داری ہے آپ حکومت کے تنخواہ دار ملازم نہیں، نہ کسی قیمت پر متاع ایمان کا سودا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رہنمائی کی اس وقت ملت کو شدید ضرورت ہے۔ امید ہے کہ آپ وقت کے تقاضوں اور قرآن پاک کی آواز پر لبیک فرماتے ہوئے ملک و ملت کو اغیار سے اور اسلام کو اس قسم کے دوست نما دشمنوں سے بچانے کے لئے اپنا فرض ادا کریں گے اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں اور پاکستان کو بیرونی اور اندرونی دشمنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

آخر میں میں آپ حضرات کی تکلیف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کارروائی شروع کرنے کی درخواست کرتا ہوں

احقر (شیخ حسام الدین صدر متحدہ اسلامی محاذ کنونشن)

## دار المؤلفین کی تشکیل

### ایک نشریاتی ادارے کا قیام

لاہور - ۲۸ مئی - کافی عرصہ سے ملک میں ایک ضرورت کا شدید احساس کیا جا رہا تھا کہ کوئی ایسا ادارہ قائم ہو جو عصری تقاضوں کے تحت اسلامی لٹریچر فراہم کرے۔ چنانچہ ۲۸ مئی کو چند اہل علم نے اکٹھے ہو کر ایک ادارے کی تشکیل کی ہے جس کا نام دار المؤلفین تجویز ہوا ہے۔ ادارہ کا صدر مقام لاہور ہوگا۔ ادارے کے لئے کافی رقم فراہم کر لی گئی ہے اور اس کے لئے مندرجہ ذیل سات ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتظمہ قائم کر دی گئی ہے جن کے نام یہ ہیں:-

۱- حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان
۲- حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ملتان
۳- حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب لاہور
۴- حضرت مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی لاہور
۵- حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدیر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک۔
۶- حضرت مولانا حافظ مقبول احمد صاحب منٹگمری
۷- حضرت مولانا رشید احمد صاحب ارشد میاں چنوں

مجلس منتظمہ کے عہدیداران حسب ذیل ہیں

۱- صدر — مولانا محمد علی صاحب جالندھری
۲- ناظم — مولانا سید حامد میاں صاحب
۳- خازن — حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی
۴- ناظم نشر و اشاعت - مولانا رشید احمد صاحب ارشد

ادارہ مستقبل قریب میں اپنا اشاعتی پروگرام شروع کر رہا ہے۔ امید ہے کہ دین سے محبت رکھنے والے حضرات ضرور اس ادارہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام
میں
اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

# افکار و خیالات

## اتحاد عالم اسلامی اور صدر ناصر

بعض روایتی امریکہ نواز حلقے جمال عبدالناصر پر اتحاد اسلامی کی مخالفت کا الزام لگاتے ہیں اور غالباً نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔ جمال عبدالناصر مسلمان ہیں اور متدین مسلمان ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب "فلسفہ انقلاب" میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ہم تین دوائر میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ وحدت عربیہ، وحدت افریقہ اور اتحاد اسلامی۔ جس "تحریک اتحاد اسلامی" کی انہوں نے مخالفت کی ہے۔ اس کے بارے میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس سے "اتحاد اسلامی" کہاں تک ممکن ہے۔ اگر مسلمان ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس کا منصوبہ واقعی اتحاد اسلامی کی طرف ایک قدم ہوتا تو پاکستان اس میں شمولیت سے احتراز نہ کرتا۔ سوئٹزرلینڈ شاہ فیصل کی پذیرائی کے باوجود اس پر خاموش رہنے کو ترجیح نہ دیتا اور صرف اردن ایران اور صومالیہ ہی اس کی تائید نہ کرتے اور باقی بتیس اسلامی ممالک اس پر چپ نہ سادھ لیتے۔ غرض کیجیئے اس وقت مسلمان ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس ہو، اور اس میں سعودی عرب کے علاوہ صرف اردن، ایران اور صومالیہ شریک ہوں تو یہ قدم اتحاد اسلامی کی طرف ہوگا یا نفاق عالم اسلامی کی طرف؟

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اسلامی دنیا ایک عبوری دور سے گذر رہی ہے۔ کچھ ملک برطانوی کامن ویلتھ کے رکن ہیں، کچھ امریکہ سے تعاون میں اپنی نجات دیکھتے ہیں، کچھ سوویٹ یونین سے راہ و رسم رکھنا احسن قرار دیتے ہیں۔ کچھ غیر جانبداری کے قائل ہیں پھر ان ممالک کے درمیان بعض شدید بنیادی اختلافات بھی موجود ہیں۔ اردن پر عرب ملکوں کو یہ اعتراض ہے کہ اس نے فلسطین کے آزاد شدہ علاقے میں آزاد فلسطینی حکومت قائم کرنے کی جگہ اسے اپنے آپ میں مدغم کر رکھا ہے۔ یمن میں سعودی عرب اور متحدہ عرب جمہوریہ ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں، اسلامی دنیا کے غلام محصول میں مختلف عناصر کارفرما ہیں، ایسے میں دنیائے اسلام میں سیاسی اتحاد کیسے ممکن ہے؟

اس وقت یہی ممکن ہے کہ دنیائے اسلام میں علاقائی بنیادوں پر معاشی اور تہذیبی دوائر میں سمجھوتے ہوں، جیسے پاکستان، ایران اور ترکیہ کے درمیان میثاق استنبول کے ذریعہ تعاون کے دروازے کھلے ہیں۔ ایسے سمجھوتوں سے اتحاد اسلامی کا مزاج پیدا ہوگا۔ لیکن آہستہ آہستہ۔ کیونکہ ہتھیلی پر سرسوں جمانا ممکن نہیں ہوتا۔ بہرحال وہ وقت ضرور آئے گا جب اسلامی ممالک کا اتحاد ہو جائے گا۔ (مشرق ۲۲ مئی ۱۹۶۶ء)

**ترجمان:** صدر ناصر کو عالم اسلامی کے اتحاد کا مخالف کہنا محض استعماری طاقتوں کا پروپیگنڈا ہے۔ کیونکہ وہ ان استعماری قوتوں کو ایک آنکھ بھی پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتا۔ اسی استعماریت کے تنخواہ دار ایجنٹ آج یہاں بھی اس کے خلاف غلط پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔

## لیڈر کیوں کر بنتے ہیں؟

لیڈر اس طرح نہیں بنتے ہیں جس طرح مسلم لیگ کے بیشتر لیڈر راتوں رات خواب سے انگڑائی لیکر لیڈر بن گئے تھے، یا ملک فیروز خاں نون کے الفاظ میں جو شخص سبز پٹہ باندھ کر سامنے آ گیا لیڈر ہو گیا لیڈر اپنا سب کچھ گنوا کر لیڈر بنتا ہے۔ ہمارے ملک میں لیڈر بنتے ہیں:۔

۱ — دولت کی فراوانی سے
۲ — سرکاری خوشنودی سے
۳ — وزارت کے راستہ سے
۴ — کرسی کے فضل سے
۵ — غنڈوں کی رفاقت سے
۶ — اخباروں کی پبلسٹی سے
۷ — ورکنگ جرنلسٹوں کے قلم سے
۸ — حکام کی جاسوسی سے
۹ — اکابر کی ذریت سے
۱۰ — بادہ خانوں کی چوکھٹ سے
۱۱ — اسلام کی مجاوری سے

لیکن دوسرے ملکوں میں لیڈر بنتے ہیں:۔

۱ — نفس کی قربانی سے
۲ — دولت کے ایثار سے
۳ — خدمت کی راہ سے
۴ — جان کے زیان سے
۵ — علم کے کمال سے
۶ — نگاہ کی بصیرت سے
۷ — عوام کی رفاقت سے
۸ — عقائد کی پختگی سے
۹ — اصول کی پیروی سے
۱۰ — نصب العین کی محبت سے
۱۱ — قید خانوں کی ضرب سے

شیخ عبداللہ کو لیجیئے، کتنی مدت اور کس دل جمعی سے بھارتی سامراج کے خلاف لڑ رہے ہیں، سب کچھ تیاگ ڈالا ہے۔ سالہا سال جیل میں رہے، کشمیر کو انہوں نے زندگی عطا کی۔ پھر آزادی کے کچھ عرصہ بعد ان کی اپنی آزادی کا سورج گہنا گیا، کیسے کیسے مرحلے اور کیسے کیسے ہیلے ان پر نہیں آئے۔ اپنا ہی ملک ان کے لئے جیل خانہ ہو گیا۔ دوست دغا دے گئے، ساتھیوں میں سے بعض نے ہمت توڑ دی لیکن شیخ صاحب یکہ و تنہا ڈٹے رہے اور آج تک ڈٹے ہوئے ہیں۔ بھارتی سرکار کے شکنجے بہت مضبوط ہیں لیکن شیخ صاحب کو بار بار کہنا چاہا، لیکن یہ شیر مرد ہمیشہ چنگھاڑتا دھاڑتا نکلا اور ہر جگہ اپنے موقف کی آواز سے للکار پیدا کر رہا ہے۔

چودھری خلیق الزمان کی طرح نہیں کہ ایک رات پہلے وفاداری کا حلف اٹھایا، اگلی رات طیارہ پر اڑ کر یہاں بھاگ آئے، پھر اس کے بعد پاکستانی عوام کو عقل و دانش کے مشوروں سے نوازنے لگے اور آج تک نواز رہے ہیں۔

**ترجمان:** کاش! ایسے گھٹیا لیڈروں سے قوم کو نجات مل جاتی۔

## مسیحی دنیا

چار سو برس کے بعد پہلی بار مسیحی مذہب کے دو حصوں کے سربراہ مسیحی دنیا کو متحد کرنے کی غرض سے آپس میں ملے۔ یہ ہیں روم کے پوپ جو رومن کیتھلک چرچ کے سربراہ ہیں اور آرچ بشپ کانٹربری جو چرچ آف انگلینڈ کے قائد ہیں، پچھلی چار صدیوں سے عیسائی مذہب کی ان دونوں شاخوں میں اختلاف چلا آ رہا تھا، اور ان کا ایک دوسرے سے ملنا تو درکنار ایک دوسرے کے مرکزوں کے قریب سے گذرنا بھی بعید از قیاس تھا مگر اب عیسائی قوم کا عام رجحان یہ ہے کہ عیسائی سب متفق ہو جائیں اور اگلے پچھلے سارے اختلافات بھول جائیں۔ لہٰذا اس رجحان کو تقویت پہنچانے کے ارادہ سے آرچ بشپ آف کانٹربری خود لندن سے چل کر روم پہنچے۔ پوپ سے گلے لگ کر ملے، صلح کا بوسہ پوپ کے چہرے پر چسپاں کیا اور یہ تقریر کی:۔

"تقدس مآب حلقہ مسیحی کے باندہ میرے عزیز بھائی! میں آج اپنے دل میں یہ تڑپ لیکر آپ کے یہاں حاضر ہوا ہوں کہ ہم دونوں آپس میں مل کر اپنے آقا مسیح کی یہ خواہش پوری کرنے کا انتظام کریں کہ ان کے سب پیرو سچ کی راہ پر ایک ہی مقام پر جمع ہو جائیں۔ آج ساری مسیحی دنیا اللہ تعالیٰ کا شکرانہ بجا لا رہی ہے کہ اس نے سابق پوپ جان ۲۳ کو یہ استطاعت بخشی کہ وہ اس سلسلہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیں۔ مجھے احساس ہے کہ اس راستہ میں نظریات اور معتقدات کی وجہ سے بڑی رکاوٹیں ہیں مگر یہی وجہ ہے کہ میری امیدوں کی کوئی انتہا نہیں

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# دینی اقدار کے تحفظ کے لئے ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہونا وقت کا اہم تقاضا ہے

## لاہور کنونشن میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر

پاکستان کی تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہو کر دینی اقدار کے تحفظ کیلئے جدوجہد کرنی چاہیے۔ کیونکہ اجتماعی کوشش ہی نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ مورخہ ۲۸ مئی کو لاہور میں پہلے متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن کے پہلے اجلاس کو خطاب فرما رہے تھے آپ نے فرمایا اس وقت دینی جماعتوں کے اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ ہم نہایت ممنون ہیں۔ کہ آپ نے ہماری دعوت کو جو پر خلوص تمناؤں سے آپ کے پاس بھیجی گئی تھی شرف قبولیت عطا فرمایا اور اتنی بڑی تعداد میں یہاں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے بنانے کی غرض وغایت صرف اور صرف یہ تھی۔ کہ اسلامی اقدار کے مطابق مسلمانوں کو زندگی بسر کرنے کی سہولتیں ملیں گی اور زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی نظام کو رائج کیا جائے گا۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد جب دینی جماعتوں نے حکومت سے اسلامی نظام کا مطالبہ کیا تو حکومت کے مختلف حلقوں سے مختلف آوازیں آئیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اسلامی نظام کا قیام ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ ۱۳ سو سال میں ایسا کہیں نہیں ہوا۔ جیسا کہ سکندر مرزا نے اپنی وزارت کے زمانہ میں بیانات دیئے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا۔ اگر ملک میں اسلامی نظام قائم ہو گیا تو سب ٹنڈے ہو جائیں گے۔ یہ لوگ وہ تھے۔ جن کے دلوں میں چور تھا۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اسلامی نظام کی ترویج کے لئے کچھ وقت چاہیئے چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے اور اس مطالبہ سے خاموش کرانے کے لئے تعلیمات اسلامیہ بورڈ کے نام سے ایک ادارہ قائم کر دیا۔ اس ادارے کا مقصد اسلامی نظام کی ترویج نہیں تھا۔ بلکہ مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا تھا۔ اسی وعدہ وعید میں آج انیس سال گذر چکے ہیں اور حالت یہ ہے کہ اس طویل عرصہ میں پاکستان معاشرہ اسلام سے قریب ہونے کے بجائے اسلام سے دور ہی ہوا ہے۔ چنانچہ اس ۱۹ سال کے عرصہ میں ایک بھی اسلامی قانون ملک پہلے نافذ نہیں کیا گیا۔ بلکہ آج بھی وہی قوانین نافذ ہیں۔ جو ۱۹ سال قبل تھے۔ وہ بالرضا ملک میں آج بھی جائز ہے ملک کا معاشی اور اقتصادی نظام آج بھی وہی ہے۔ جو ایک انگریز کے زمانہ میں تھا۔ ہماری حکومت نے ملکی معاشی نظام سے سود جیسی بری شے کو ابھی تک نہیں نکالا اور ملک میں سودی کاروبار زوروں پر ہے جو خدا اور رسول سے اور قرآن پاک سے اعلان جنگ کے مترادف ہے شراب کی درآمد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے بلکہ خود اندرون ملک شراب کی نئی فیکٹریاں بن رہی ہیں۔ آپ نے نہایت افسوسناک لہجے میں فرمایا کہ اس وقت جو عظیم فتنہ ہے وہ مداخلت فی الدین اور تحریف فی الدین کرنے والے اداروں کی سرپرستی ہے۔ چنانچہ ادارۂ تحقیقات اسلامی کا ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن حکومت کی سرپرستی میں تحریف دین کر رہا ہے اور آئے روز اخبارات میں دین کے منصوص اور متواتر مسائل کے خلاف بیانات دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں اس نے زکوٰۃ کی شرح کی تبدیلی کے متعلق ایک بیان دیا ہے جس میں زکوٰۃ کو عبادت کے بجائے ٹیکس کا مقام دیا ہے جو کہ شعائر اسلام کی توہین کے مترادف ہے۔

آپ نے اس سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عائلی قوانین جن کو زبردستی ملک میں ٹھونسا گیا ہے سراسر خلاف اسلام ہیں قوم اسی روز سے اس کی تنسیخ یا اسلام کے مطابق ترمیم کا مطالبہ کر رہی ہے۔ لیکن قوم کے مطالبہ کو کئی سالوں سے ٹالا جا رہا ہے اس بارہ میں صدر ایوب نے صدارتی الیکشن کے دوران کئی وعدے بھی کئے لیکن ان کا ایفا نہیں کیا گیا۔ حالانکہ صدر اس قانون کو اسمبلی یا آرڈیننس کے ذریعے منسوخ کر سکتا ہے۔ لیکن نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ دینی قوتیں مضمحل ہو چکی ہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی فرماتے ہوئے قائد جمعیۃ نے فرمایا کہ اس تحریک سے ملک کی آبادی میں کمی تو نہیں ہو سکتی کیونکہ جس روح کا اس دنیا میں آنا مقدر ہے وہ آ کر ہی رہے گی جسے کہ سرکار دو عالم صلعم نے فرمایا البتہ اس سے بے حیائی اور بے غیرتی کو فروغ اور دنا عام ہو رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اس منصوبہ پر ۲۸ کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ اس کو اگر ملکی دفاع میں خرچ کیا جائے تو ہمارا ملک ناقابل تسخیر ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب ہنگامی حالات کی وجہ سے ترقیاتی منصوبوں میں کافی حد تک کمی کی گئی ہے تو اس منصوبے پر کیوں نظر ثانی نہیں کی جا رہی؟

آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان لوگوں کو اپنی من مانی کاروائیاں کرنے دیں یا اہل ملک کو خرمستیوں اور دین دشمن باتوں سے روکیں اس پروگرام کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے آپ نے تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کی دعوت دی آپ نے علمائے اسلام کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ علماء کا سب کچھ دین کے نام پر حاصل کیا ہوا ہے ان کا وقار عزت نفس غرض کہ ہر شئے دین کے نام پر ہے آج وہی دین ہم سے مدد کے لیے پکار رہا ہے کیونکہ وہ آج نااہلوں اور دین دشمن عناصر کا تختہ مشق بنا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں ہماری پوری زندگی اور زندگی کا پورا اثاثہ اقامت دین کی جدوجہد میں صرف ہو جائے تو ہم یہ سمجھیں گے کہ معاملہ بہت سستا ہے آپ نے بڑے زوردار الفاظ میں اعلان فرمایا کہ ہمارے لئے اب بس ایک ہی راستہ ہے کہ اپنی پوری زندگی اس خلاف اسلام نظام کو بدلنے کی جدوجہد میں صرف کر دیں۔

آخر میں آپ نے ارباب حکومت پر زور دیا کہ وہ اسلامی نظام کے بارہ میں اپنے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کریں اور مداخلت فی الدین کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش نہ کریں


### ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

★ شرک وبدعات کی تاریکیوں میں قرآن وسنت کی روشنی کا علم بردار

★ معاشرے کی خرابیوں کو اجاگر کر کے صراط مستقیم کا راہ نما

★ معاشرے کی دنیوی ضرورتوں اور دینی تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے والا۔

★ اسلامی ماحول، ایمانی اقدار اور قرآنی آداب کا داعی

# متحدہ اسلامی محاذ کا متفقہ بیان

# اور

# عملی جدوجہد کا عہد

یل میں کنونشن کے مندوبین کا متفقہ بیان کا پورا متن دیا جا رہا ہے جو کنونشن کے پہلے روز رات کے اجلاس میں متفقہ طور پر پاس کیا گیا جس میں شیطنی قوانین اور بے دینی کے خلاف جدوجہد کا عہد کیا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مندوبین کو اس بیان کے مطابق عملی جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کوششوں کو نتیجہ خیز ثابت کرے۔ (ادارہ)

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ
وعلیٰ صحبہ ومن تبعھم حماۃ دین اللہ

امابعد

ہم دستخط کنندگان ذیل بڑی سنجیدگی سے اپنی اس رائے کا اظہار ضرور سمجھتے ہیں کہ برصغیر کی تقسیم اور کستان کے قیام کا مقصد وحید یہ تھا کہ یہاں اسلامی دمت قائم ہوگی۔ قرآنی نظام کی ترویج ہوگی۔ اور منۃ المسلمین کو اسلام کے اصول کے مطابق زندگی کرنے کی ہر ممکن سہولت مہیا کی جائے گی۔ اسلامی ہذیب وتمدن کو فروغ ہوگا — معاشی — شرتی — اور عدالتی نظام مکمل اسلامی ہوگا اور ستان جیسے مسلمان ملک کے لئے اس کے سوا چارہ یا تھا لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

انیس سال کے اس طویل عرصہ میں یہاں اسلامی کے احیاء کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ اسلامی یب اور تمدن کی جگہ مغربی تہذیب اور یورپین کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہاں کا قانونی نظام سراسر سلامی ہے۔

اور انگریز سے جو قوانین بطور ورثہ کے ہمیں تے۔ وہ بدستور رائج ہیں۔ معاشی نظام اور دی ڈھانچہ سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ جس مت قطعی ہے۔ اور جس کو اختیار کرنا اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے مترادف اسلام نے جو عظیم معاشی نظام انسانیت کو رمایا ہے اسے سمجھنے کی آج تک کوئی سعی نہیں ہے معاشرہ اتنا گندہ ہو چکا ہے۔ جس کی عد نہیں۔ بے حیائی۔ جنسی انارکی فحاشی۔ ن کا بے محابا اختلاط وغیرہ کی سرعت سے وت ہو رہی ہے۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان ر شل لاء کے اٹھ جانے کے بعد شراب کی د میں چھ گنا اضافہ ہوا ہے۔

باہمی رضامندی سے زنا کو جرم تک تسلیم نہیں کیا جا رہا۔ حدود مثلاً زنا۔ چوری اور شراب نوشی کے لئے شرعی سزائیں آج تک نافذ نہیں ہو سکیں

کلبوں اور ناچ گھروں میں مخلوط مجالس رقص وسرور باقاعدگی سے جاری ہیں اور اونچی سوسائٹی کے مرد وزن اس میں آزادی سے حصہ لے رہے ہیں۔ مخلوط تعلیم ابھی تک جاری ہے اور ارباب اقتدار کو ہوش تک نہیں کہ اس کے نتائج کیا نکل رہے ہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی سے زنا کی ترویج میں مدد مل رہی ہے اور اس منصوبہ پر ۲۸ کروڑ روپے خرچ کر کے زبردستی قوم پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ معاشرہ کو عمداً زہر آلود کرنے کی مساعی کی جا رہی ہیں۔

ان امور کے علاوہ جو امر بہت ہی اہم اور جس کے تصور سے ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ تحریف دین — اور مذہبی امور میں مداخلت ہے۔ جو حکومت کی سرپرستی میں بصورت تحریک سامنے آ رہی ہے۔ اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے نام سے بھی حکومت کی امداد سے ایک ادارہ قائم ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن بالقابہ اس کے ڈائرکٹر ہیں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی رائے میں بیئر (شراب) حلال ہے۔ ڈاکٹر صاحب سود کو حلال قرار دے رہے ہیں

حدود کی چار اسلامی سزاؤں کے متعلق ڈاکٹر صاحب کی رائے یہ ہے کہ تیرہ سو سال سال سے علماء امت غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حدود غیر مبتدل نہیں ہیں ہر زمانہ اور ہر دور میں حالات کے تحت حدود میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ حالانکہ اسلام میں حدود کی قطعی شکلیں ملتی ہیں۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی رائے میں زکوٰۃ کی شرح ۱/۴۰ صرف اس زمانہ میں ان حالات کے تحت مقرر ہوئی تھی جہاں ضروریات تھوڑی تھیں۔ اب اس میں اضافہ کی ضرورت ہے

وغیر ذلک من الخرافات

واضح ہو کہ یہ ڈاکٹر صاحب اسلامی مشاورتی کونسل کے صرف رکن ہی نہیں بلکہ سیکرٹری بھی ہیں۔ عائلی قوانین جیسے رسوائے زمانہ قوانین کو کتاب وسنت کا منشا بتلا کر نافذ کیا گیا۔ اور انہیں عین اسلامی قرار دے کر مسلمانوں پر مسلط کر دیا گیا۔ باوجودیکہ یہ قوانین اور اس آرڈیننس کی ایک ایک دفعہ مداخلت فی الدین کی بدترین مثال پیش کرتی ہے۔ یقیناً ان قوانین سے مسلمانوں کے مذہبی خدمات کو قطعی طور پر مجروح کیا گیا ہے

دستور میں مذہبی آزادی کے عنوان سے ارتداد کے دروازے کھول دئے گئے ہیں۔ پاکستان کے ہر شہری کو آزادی سے کوئی عقیدہ اور کوئی مذہب اختیار کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے

یہی وجہ ہے کہ عیسائی مشنریاں اس بنیادی حق کو استعمال کر کے غریب مسلمانوں کے ایمان پر دن دھاڑے ڈاکے ڈال رہی ہیں اور منظم عیسائی تبلیغ ہو رہی ہیں۔ اور ان مشنریوں کی طرف سے ایسے رسالے اور کتابچے شائع ہوتے ہیں۔ جن میں اسلام اور پیغمبر اسلام پر ناروا حملے کئے جا رہے ہیں۔

اسی دفعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے منکرین ختم نبوت علانیہ اپنے کفریہ عقیدہ کی اشاعت کرتے ہیں۔ انکار حدیث کا فتنہ زوروں پر ہے خدا کے وجود کا انکار کیا جا رہا ہے۔

والعیاذ باللہ

شہری آزادیاں سلب کر لی گئی ہیں۔ تقریر وتحریر اور اظہار رائے پر پابندیاں ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کا بے تحاشا استعمال ہر ضلع میں ہو رہا ہے قوم کو جو تھوڑے سے بنیادی حقوق بھی ملے تھے واپس لے لئے گئے ہیں۔ ہنگامی حالات کی تلوار سر پر لٹک رہی ہے۔ حکومت کی تبدیلی کے تمام جمہوری طریقے مسدود ہیں۔ عوام سے ووٹ کا حق سلب کر لیا گیا ہے۔ اور پورے ملک کو بی۔ ڈی ممبران کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جنہیں بے بس اور مفلوج بنانا

حکومت کے ادنیٰ اشارہ سے بسہولت ممکن ہے۔ ہم ایک سچے پاکستانی اور ملک کے وفادار باشندہ کی حیثیت سے اپنا فریضہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس ملک کو صحیح معنوں میں اسلامی جمہوری بنائیں اور جملہ مفاسد کی اصلاح کریں یہاں تک کہ دین کے خلاف فتنے ختم ہوں اور ملک بھر میں خالص اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہونے لگے ہم اس تحریر کے ذریعہ عوام سے اور حکومت کے سامنے اپنے اس عہد کی تجدید کرتے ہیں۔ جو ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا اور جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی حکومت کو عملی طور پر قائم کرنا ہمارا فرض ہو گیا تھا۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم ہر طرح اپنے ملک کے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس ملک میں اسلام کے اصول کو نافذ کرنے کے لئے آخر تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔

آخر میں ہم عوام اور حکومت سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ اپنے خدا کی طرف رجوع کر کے بہت جلد اس ملک میں مندرجہ بالا نشان زدہ مقاصد کی اصلاح کریں

## آخری بات

حکومت نے عائلی قوانین کو کتاب وسنت کے موافق بنانے کے متعدد بار وعدے کئے نیز ملک بھر میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے سبز باغ بھی دکھائے۔

لیکن اب تک ان وعدوں سے کھلا انحراف کیا گیا اگر حکومت پاکستان نے نیشنل اسمبلی کے موجودہ رواں اجلاس میں ان قوانین کو درست نہ کیا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ حکومت عوام کے جذبات اور اسلامی تقاضوں کی قطعاً پروا نہیں کرتی اور عمداً مسلمانوں کو عوامی جدوجہد پر آمادہ کر رہی ہے۔

موجودہ اجلاس اسمبلی کے بعد اگر اس مجرمانہ غفلت اور بے اعتنائی پر عوامی جدوجہد کا منظم آغاز ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

تیرا اندیشہ افلاکی نہیں ہے
تیری پرواز لولاکی نہیں ہے
یہ مانا اصل شاہینی ہے تیری
تیری آنکھوں میں بے باکی نہیں ہے
(اقبال)

## ڈاکٹر فضل الرحمان اور اس کی اکیڈمی

# دین کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف ہے

### شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی طرف سے شدید احتجاج

اکوڑہ خٹک دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے زکوٰۃ اور سود کے بارہ میں ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب کے تازہ خیالات کو جاہلی نظریات اور دین کے لئے کھلم کھلا چیلنج قرار دیا انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہمنوا اگرچہ کافی عرصہ سے دین کے اٹل اور غیر مبدل، احکام ونصوص اور قطعی مسلمات کو مشق تحقیق بنائے ہوئے تھے مگر اب اخباری سطح پر ان کے لادینی خیالات کی اشاعت سے بڑے خطرے کی غمازی ہو رہی ہے انہوں نے اس سے پہلے دین کے علل وعنایات کو ابدی مگر احکام ونصوص کو قابل تبدیل ترمیم قرار دے کر دین کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ سنت جاریہ کے نام سے حضور اقدس کے سنت سے بغاوت کی۔ ابھی پچھلے دنوں سے حدود اللہ کو مشق ستم بنایا اور اب سے چودہ سو سالہ متفقہ اور متواتر مفہوم سے الگ کرنے کی سعی کی سود کو منافع کی آڑ میں حلال ٹھہرانے کے جاہلی خیالات کا اعادہ کیا اور اب زکوٰۃ کی شرح میں تبدیلی کی تجویز پیش کی جس کے مقادیر اور مصارف قطعی اور منصوص ہیں اور جس طرح دیگر عبادات نماز کے اوقات ارکان اور رکعات کی تعداد روزوں کی تعداد اور کیفیت حج کے ارکان اور مناسک میں ہرگز دخل اندازی نہیں کی جا سکتی اسی طرح زکوٰۃ کی عبادت بھی اسطرح کی دست درازیوں کی متحمل نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ابھی حال ہی میں عالمی مذاہب کانفرنس میں کمیونزم کو اسلام سے بہتر قرار دے کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی اور پاکستان کے لئے رسوائی کا سامان فراہم کیا سوال یہ ہے کہ اگر یہ لادینی نظریات اسلامی نظریہ پاکستان کے خلاف ہیں اور اس سے دینی جذبات مجروح ہونے اور دنیا میں پاکستان کی بدنامی کا سامان ہو رہا ہے تو اس قسم کے اشتعاص اور تحقیقی اداروں کو بجائے پابند کرنے کے حکومت کی سرپرستی اور امداد میں ایسے خیالات کی اشاعت کا موقعہ کیوں دیا جا رہا ہے۔ اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین نے اپنے بیان میں ڈاکٹر صاحب کے خیالات کا رشتہ کونسل سے کاٹ کر ان کے خیالات کے غیر شرعی ہونے کا اعتراف کیا۔

سوال یہ ہے کہ جب وہ شخص کونسل کا ممبر اور ایک مرکزی سرکاری ادارہ کا ڈائریکٹر ہو تو اس کے خیالات کی ذمہ داری سے کونسل اور حکومت کس طرح دستبردار ہو سکتی ہے۔ اگر بالفرض یہ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی نظریات ہیں جیسا کہ انہوں نے اپنے بیان میں اعتراف کیا ہے تو انہیں کونسل میں ذاتی نظریات پیش کرنے کا حق ہے؟ اور کیا عوامی سطح پر ایسے خیالات کے اظہار کا حق ہے جس سے پاکستان کے سواد اعظم اور عالم اسلام کے مسلمانوں کی دل آزاری ہو؟ اور ملک میں اشتراک واقتشار کی فضا پیدا ہونے کا امکان ہو۔ جس طرح اس ملک میں ان ذاتی نظریات پیش کرنے کی اجازت نہیں جس سے ملک کے استحکام اور بقا کو خطرہ ہو۔ اس طرح ان ذاتی نظریات کو کیوں گوارا کیا جا سکتا ہے۔ جس سے اسلام اور مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے ہوں۔

## ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا تعاقب

(از مولانا محمد مالک صاحب کاندھلوی ٹنڈوالہ یار)

(احکام اسلام اور قوانین شریعت میں کسی کی مجال نہیں کہ ذرہ برابر ردوبدل کر سکے)

حال ہی میں مسٹر فضل الرحمٰن جو افسوس کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر ہیں کی اس ملحانہ تجویز نے کہ زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ کر کے ترقیاتی سرگرمیوں میں اسے صرف کیا جائے، اور یہ کہ زکوٰۃ ایک انتظامی قسم کا ٹیکس ہے کل مسلمانان پاکستان کے دلوں کو مجروح کیا۔ احکام شریعت اور اصول دین میں ان کی یہ گستاخانہ جرأت قابل افسوس ہے جس کو ملک کے ہر گوشہ میں قابل افسوس اقدام سمجھا جا رہا ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ زکوٰۃ اسلام کا ایک عظیم رکن اور اہم ترین عبادت ہے جو نماز کی طرح فریضۂ الٰہیہ ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی کا تصور اللہ کے قانون کو بدلنے کی ناپاک جسارت کا درجہ رکھتا ہے۔ کسی بھی عبادت کی ہیئت متعینہ اور اس کی حدود میں ادنیٰ ردوبدل ایک کھلی گمراہی ہے۔

افسوس کا مقام ہے کہ جو افراد تعلیمات اسلام سے اس قدر ناواقف ہوں کہ ان کو زکوٰۃ کا شرعی مفہوم معلوم

(باقی صفحہ ۱۱ کالم ۳)

# یہ "فرقان فورس" کیا بلا ہے؟

قادیانیوں کے ترجمان اخبار "الفضل" نے اپنی اشاعت ۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء میں اعلان کیا ہے کہ:۔

"فرقان فورس میں شامل ہو کر جن قادیانیوں نے ۴۵ دن یعنی ۱۳ر دسمبر ۱۹۴۸ء (خاکسار بندی کی تاریخ) تک کشمیر کی لڑائی میں حصہ لیا تھا، وہ اب مندرجہ ذیل نمونہ کی رسید بنا کر اس پر دستخط ثبت کر کے مقامی قادیانی جماعت کے امیر کے دستخط کروا کر ملک محمد رفیق دارالصدر غربی ربوہ کو بھجوا دیں، جس افسر کو ایڈریس کرنا ہے، وہ جگہ خالی چھوڑ دی جائے۔ یہ رسیدیں ربوہ سے راولپنڈی جائیں گی۔ راولپنڈی سے ان لوگوں کے کشمیر میڈل ربوہ آئیں گے، اور اس کی اطلاع "الفضل" میں شائع ہوگی اور پھر یہ میڈل ربوہ میں ان قادیانیوں کو تقسیم کئے جائیں گے۔"

قادیانی جماعت کے ترجمان "الفضل" میں ملک محمد رفیق صاحب کے یہ پراسرار اعلانات پڑھ کر سخت تعجب اور حیرت ہوئی کہ اشتہار بس کے بعد "فرقان فورس" کے قادیانیوں کو کشمیر میڈل ملنے کا آخر قصہ کیا ہے؟

فرقان فورس کے متعلق اس پراسرار اعلان کا تعلق ملک کے محکمہ دفاع سے ہے۔ محکمہ دفاع کی نزاکت اور تقدس کے پیش نظر ہم اس بہت بڑے سکینڈل کی تفصیلات میں جانے سے قاصر ہیں۔

اس خطرناک سکینڈل کی تفصیلات میں جانا دراصل انٹیلی جنس بیورو کا کام ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ارباب ربوہ کا یہ اعلان محکمہ انٹیلی جنس کے نوٹس میں آیا ہے یا نہیں۔ اور اگر یہ اعلان اس محکمہ کے کارپردازان تیزبین کے نوٹس میں آیا ہے تو وہ اس پراسرار اعلان کے نہ منظر کو بھی سمجھ سکے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اگرچہ اس محکمہ کے سربراہ بھی ایک قادیانی افسر بتائے جاتے ہیں۔ تاہم ہمیں ان کی حب الوطنی پر کوئی شبہ نہیں ہے۔

ہم اس سکینڈل کو براہ راست مغربی پاکستان کے عظیم المرتبت گورنر ملک امیر محمد خاں پاکستان کی قابل فخر فوج کے عظیم جرنیل خاں محمد یحییٰ خاں صاحب پاک فوج کے مجاہد اعظم جنرل محمد موسیٰ خاں اور ملک کے بیدار مغز صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کی یہ سرگرمیاں ملک کی قابل احترام فوج کے مقام منصب کے منافی ہیں

ہمارا ملک ایک عرصہ تک سیاسی گن گ میں آلودہ رہا۔ گذشتہ ۱۸ برس کے عرصہ میں مختلف قسم کے دور آئے، لیکن ملک اور قوم نے ہمیشہ اپنی فوج کی تعظیم اور تقدیس دل و جان سے کی ہے۔ اگر سچ پوچھا جائے تو ہمارے ملک میں صرف فوج ہی ایک ایسا ادارہ ہے، جس پر پوری قوم کو اعتماد اور فخر ہے اور اس کی تنظیم کی کوئی سی قدر قوم میں اختلافی نہیں ہے۔

قادیانیوں نے قبل ازیں مذہب اسلام کی اصطلاحات، نبوت، رسالت، صحابہ، اہل بیت، ازدواج مطہرات، سیدالنساء وغیرہ کو نہ صرف یہ کہ اختلافی امر بنایا، بلکہ ان کو ذلیل اور رسوا کیا، یہیں یہ بات لکھنے میں کوئی باک نہیں کہ حضور سرور کائنات فداہ ابی و امی کی جس قدر توہین اور بے ادبی اس فرقہ ضالہ نے کی ہے اور اسلام کے خلاف جتنی بڑی سازش اس ٹولے نے کر رکھی ہے، اتنی بڑی توہین اور سازش چودہ سو سال میں کبھی کسی نے نہیں کی ہے، جس کا احساس جس قدر تمام مسلمانوں اور خصوصاً ارباب اختیار کو ہونا چاہیئے نہیں ہے۔ لیکن اب قادیانی مذہبی اصطلاحات کی غارت گری سے آگے بڑھ کر ملکی معاملات میں بے خصوصاً فوج کے متعلق ایک خاص قسم کے معاملہ کو جس طرح ربوہ اور قادیانی نبوت کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ فوج کی تنظیم و آداب اور غیر جانبداری کے بلند مقام کے قطعاً منافی ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

اس وقت ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ یہ "فرقان فورس" ہے کیا بلا؟ اگرچہ ربوہ کے منتظمین کا گمان یہی سمجھتے ہیں کہ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اور شاید اب کسی کو یاد نہیں ہوگا کہ اس "فرقان فورس" کی حقیقت کیا ہے۔ غالباً انہوں نے اب یہی سوچا ہے کہ فرقان فورس میں شریک قادیانیوں کو "مجاہد کشمیر" کا نام دے کر عوام میں مانوس کیا جائے اور جس قسم کی افواہیں ربوہ سے پھیلائی جا رہی ہیں۔ ان افواہوں کو ان پراسرار اعلانات سے تقویت پہنچائی جائے، اور نبوت باطلہ کے مذہبی کاروبار کو چمکانے کے علاوہ کسی اسرائیل کو معرض وجود میں لانے کے لئے کسی دام ہمرنگ زمین کے تار و پود مہیا کئے جائیں۔

فرقان فورس نے ۱۹۴۸ء کے ۴۵ دن میں جہاد کشمیر میں حصہ لیا تھا اور جو خدمات سرانجام دی تھیں، اس کی تفصیلات آزاد کشمیر کی مسلم کانفرنس کے رہنما جناب العدر کھا ساغر کے اس بیان میں درج ہیں جو موصوف نے فرقان فورس کے متعلق ان دنوں اخبارات میں شائع کرایا تھا اور جس کے بعد قادیانیوں کے محسن اعظم جنرل اکبر نے "فرقان فورس" کو پس پردہ اسرار اور فوری طور پر توڑ دیا تھا، اور ان کی عزت بچانے کے لئے ایک خاص تقریب میں انہیں سندات دے دی گئی تھیں۔

اس وقت ہم اس موضوع پر بھی کچھ کہنے سے قطعاً گریز کرنا چاہتے ہیں کہ حالیہ جنگ میں مجاہدین کشمیر کے مصروف الفاظ کو فرقان فورس کے قادیانیوں کے لئے ۱۹۴۸ء کی جنگ کا حوالہ دے کر کیوں استعمال کیا گیا ہے؟

اس وقت ہم اپنے مذکورہ بالا قابل صد احترام اکابر کی خدمت میں نہایت خلوص اور ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں نے مملکت کے اندر مملکت اور فوج کے اندر فوج کا جو مشغلہ اختیار کر رکھا ہے، اس سکینڈل کی تحقیقات کرائی جائے۔ اور ملک کی قابل تقدیس قدروں خصوصاً فوجی معاملات سے کسی کو تلعب کرنے اور کھیل رچانے کی اجازت نہ دی جائے۔ (بشکریہ لوکاٹ)


## مصری و ہندوستانی نادر و نایاب کتابیں

| | |
|---|---|
| ترجمان السنہ مکمل سہ جلد | ۳۵/۰ روپے |
| قصص القرآن مکمل | ۳۰/۰ " |
| لغات القرآن مکمل ۶ جلد | ۳۶/۰ " |
| الکوکب الدری مکمل عکسی طبع جدید | ۱۸/۰ " |
| لاجع الدکاری ج اول و دوم | ۳۰/۰ " |
| کنز العمال ۱۲ جلد طبع جدید | ۲۰۰/۰ " |
| کتاب احکام الوقف | ۵/۰ " |
| شفاء السقام | ۷/۰ " |
| رسائل تسعہ للسیوطی | ۱۲/۰ " |
| الالمالی امام محمدؒ | ۲/۵۰ " |
| احادیث قدسیہ طبع جدید ہند | ۴/۰ " |
| فضائل درود شریف | ۲/۰ " |
| الاکمال ۴ جلد | ۱۱/۰ " |
| جمع الفوائد مطبوعہ دیوبند | ۲۵/۰ " |
| الاصابہ مع الاستیعاب مکمل مجلد | ۱۵۰/۰ " |
| تقریب التہذیب | ۵۰/۰ " |
| سوانح قاسمی مکمل ۳ جلد | ۱۹/۰ " |
| فتاویٰ دارالعلوم مطبوعہ دارالعلوم ۵ جلد | ۳۶/۰ " |
| امالی الاحبار ۲ جلد | ۳۰/۰ " |

مکتبہ رشیدیہ منٹگمری

از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب استاذ حدیث
مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

## ڈاکٹر فضل الرحمٰن اپنے اصلی روپ میں

# کمیونزم بیسویں صدی کا کامیاب مذہب ہے

روزنامہ جنگ مورخہ ۱۱ مئی میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی طرف منسوب دو بیان نظر سے گذرے۔ ان دو بیانوں کو بغور پڑھنے کے بعد ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ بیان یا تو کسی ایسے شخص کے ہو سکتے ہیں جو شدید قسم کے اعصابی امراض میں مبتلا اور دماغی توازن بالکل کھو چکا ہو یا کسی ایسے شخص کے ہو سکتے ہیں جو اسلام اور ملت پاکستان کے خلاف کسی منظم سازش میں شریک اور دشمنان اسلام کا پجالاک اور عیار ایجنٹ ہو اور جس کا مقصد اسلام اور پاکستان کا نام لے کر دونوں کی جڑیں کاٹنا اور ان کو منہدم اور تباہ کرنا ہو۔ بہر حال یہ بیان کسی ایسے شخص کے ہرگز نہیں ہو سکتے — جو کچھ بھی صحیح الدماغ ہو اور اسلام اور ملت پاکستان کے متعلق اپنے دل میں ذرا سی بھی ہمدردی اور خیر خواہی رکھتا ہو، کیونکہ ان میں ایک طرف کھلا ہوا تضاد ہے جو دماغی عدم توازن پر دلالت کرتا ہے دوسری طرف ان میں اسلام اور پاکستان کے متعلق زہریلا پروپیگنڈا ہے۔ جو اسلام اور پاکستان دشمنی کی دلیل ہے اور اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

مثلاً اس تضاد کو دیکھئے کہ ایک طرف اسلام اور قرآن کے نام کو ناجائز استعمال کر کے یہ کہتے ہیں کہ

"سرمائے پر سود لینا جائز ہے"

گویا وہ دوسرے الفاظ میں یہ کہتے ہیں کہ نظام سرمایہ داری ایک صحیح نظام ہے کیونکہ اس کی بنیاد ہی اسی تصور پر ہے کہ سرمایہ پر سود لینا جائز ہے، دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ

"بیسویں صدی کا کامیاب مذہب کمیونزم ہے"

مطلب یہ ہے کہ کمیونزم ایک صحیح نظام ہے حالانکہ کمیونزم کی اساس اس تصور پر ہے۔ کہ

"سرمائے پر سود لینا جائز نہیں"

تو ڈاکٹر صاحب بیک وقت دو متضاد نظریوں کو صحیح کہہ رہے ہیں۔ تضاد کے ساتھ ساتھ ان بیانوں سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ محقق عصر نہ اسلام کے معاشی نظام سے واقف ہیں اور نہ اشتراکیت اور سرمایہ داری کے معاشی نظاموں کو جانتے ہیں ورنہ وہ اس طرح کی مہمل باتیں نہ کہتے۔

اسی طرح دوسرا تضاد یہ دیکھئے کہ بیان میں کہتے ہیں۔ کہ

"مذہبی لیڈروں نے جدید حالات میں اسلام کی تاویل نہ کر کے عوام سے زبردست غداری کی ہے"

یعنی ان کو جدید حالات کے مطابق اسلام میں تاویل کرنی چاہیئے تھی، اور دوسرے بیان میں یہ کہتے ہیں کہ

"موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لئے اسلام کی تاویل سے نفسیاتی نقصان پہنچا ہے یہ مسلمانوں کے لئے خطرناک صورت حال ہے کیونکہ اگر وہ اپنی سوسائٹی کو بالکل جدید بنا لیں جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے تو اسلام بحیثیت ایک سماجی طاقت ختم ہو جائے گا"

مطلب یہ کہ جدید حالات وضروریات کے مطابق اسلام میں تاویل نہیں کرنی چاہیئے۔ غور فرمایا آپ نے کہ ڈاکٹر صاحب ایک ہی وقت میں ایک ہی چیز کو برا بھی کہہ رہے ہیں اور اچھا بھی، مذموم بھی کہہ رہے ہیں اور مستحسن بھی، بتلایئے یہ تضاد نہیں تو کیا ہے اور کیا اس قسم کی متضاد باتیں کسی صحیح الدماغ آدمی کی زبان سے نکل سکتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا عیار اور انتہائی موقعہ پرست ہو۔

اب دوسرے پہلو کو لیجئے ایک ایسا شخص جو ایک اسلامی حکومت کے ادارہ تحقیقات اسلامی کا سربراہ اور اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر ہو وہ ایک "بین الاقوامی مذاہب کانفرنس" میں پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے یہ اعلان کرے کہ

"بیسویں صدی کا کامیاب مذہب کمیونزم ہے"

دنیا اس کا مطلب سوائے اس کے کیا سمجھے گی کہ آج کی دنیا میں اسلام بھی ایک ناکام مذہب ہے بتلایئے یہ اسلام کے خلاف زہر اگلنا نہیں تو کیا ہے اور پھر چونکہ ملت پاکستان کی بنیاد بھی اسلام پر ہے اور دستور پاکستان میں بھی اسلام کو قانون کا اصل ماخذ تسلیم کیا گیا ہے۔ لہٰذا مذکورہ بیان سے جہاں اسلام کے وقار پر زد پڑتی ہے اور وہ مجروح ہوتا ہے۔ وہاں لازماً ملت پاکستان اور دستور پاکستان کی بھی توہین و تحقیر ہوتی ہے گویا وہ سب لوگ پرلے درجہ کے ناسمجھ اور بیوقوف ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا اور جو اسلام کی بنیاد پر پاکستان کی تعمیر و ترقی چاہتے ہیں، بہر حال یہ بیان اسلام، ملت پاکستان، اور دستور پاکستان سے "غداری" بلکہ "غداری" کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

آخر میں ہم یہ عرض کریں گے کہ اخبار میں شائع شدہ بیان اگر واقعی ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا بیان ہے تو حکومت پاکستان پر لازم ہے کہ فوراً اس شخص کو ادارۂ تحقیقات اسلامی کی ڈائرکٹری اور اسلامی مشاورتی کونسل کی ممبری سے علیحدہ کرے اور اسلام اور پاکستان کی توہین کے جرم میں اس کو عبرت ناک سزا دے اور اس رقم کے عوض اس کی تمام املاک کو ضبط کرے جو اس نے گذشتہ سالوں میں ادارۂ تحقیقات اسلامی سے وصول کی ہے۔ نیز اس کے پاسپورٹ کو ضبط کر کے باہر جانے کے تمام راستے اس پر بند کر دے اگر حکومت اس سلسلہ میں کوئی موثر قدم نہیں اٹھائے گی تو عوام کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرے گی کہ وہ فضل الرحمٰن سے متفق ہے ہمیں امید ہے کہ حکومت عوام کو اس بدظنی اور غلط فہمی قائم کرنے کا موقعہ نہ دے گی۔

محمد ادریس صاحب استاذ حدیث
مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

نہ ہم اور نہ وہ یہ جانتے ہوں کہ زکوٰۃ کا مصرف کیا ہے وہ اس قسم کے ادارہ کے ڈائرکٹر ہیں، اسلام اور اصول اسلام میں ایسی تحریفات ان کا یہ پرانا شیوہ ہے، حسب سابق انہوں نے سود جیسی حرام در حرام چیز کے جواز کا بھی فتویٰ صادر کر ڈالا، جس کی حرمت اور ناپاکی اللہ کے قانون میں زنا اور چوری سے کم نہیں۔ سود کی حرمت قرآن کریم کا صریح اور واضح فیصلہ اور محکم قانون ہے، جس کو ایک ڈاکٹر تو کیا اس قسم کے لاکھوں جراح الاسلام بھی ذرہ برابر نہیں بدل سکتے۔

پھر انہوں نے امریکہ کی ایک یونیورسٹی کی مذاہب کانفرنس میں یہ کہہ کر کہ موجودہ صدی کا کامیاب ترین مذہب کمیونزم ہے کھلم کھلا اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کی توہین کی ہے، جس کا ان کو اس ملک میں رہتے ہوئے کسی طرح بھی حق نہیں پہنچتا، اور ان کے اس بیان نے کل مسلمانان پاکستان کے دلوں کو بری طرح مجروح کیا۔ ان کا یہ کھلا ہوا جرم کسی درجہ میں بھی قابل معافی نہیں۔ اگر وہ اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے اس جرم کی جو اسلام کی بہت سخت توہین ہے علی الاعلان معافی مانگیں اور اس کے بعد اپنے لئے جو بھی مذہب ان کو کامیاب نظر آتا ہو، وہ اختیار کر کے اس سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ ان کا یہ بیان ملک کے ہر حصہ میں انتہائی نفرت و ملامت کے جذبات سے دیکھا گیا اور اس بات پر انتہائی افسوس و ملال ہے کہ ایک اسلامی ملک میں ادارہ تحقیقات اسلامی پر اس قسم کے ملحد و گمراہ اور دین سے قطعاً ناواقف افراد مسلط ہیں اور قوم کا روپیہ یہ افراد نہایت ہی بے باکی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے دین کو مسخ کرنے پر صرف کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کی حکومت سے اس بات کی درخواست اس کا ایمانی تقاضا اور اس کا ایک دینی حق ہے کہ ایسے افراد

# اصولِ اسلام پر موجودہ جارحانہ حملوں کی نظیر ماضی میں نہیں ملتی (مولانا محمد اجمل)

## متحدہ اسلامی محاذ کنونشن کا خطبہ استقبالیہ

لاہور ۲۸ مئی۔ متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن میں مولانا محمد اجمل صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے کنونشن کے آغاز میں مندرجہ ذیل خطبہ استقبالیہ پڑھا:۔

مہمانانِ کرام و برادرانِ اسلام و علماء اسلام!

مجلس استقبالیہ متحدہ اسلامی محاذ کے ارکان اور اہل لاہور اپنی خوش قسمتی پر جتنا فخر کریں کم ہے کہ آج ان کو آپ جیسے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور خدمت کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

حضرات! آج کے اجتماع کی روح بقاء و حفاظتِ اسلام ہے۔ اور آپ سب حضرات اسی مقصدِ جلیل پر سوچنے کے لئے اس شدید گرمی میں دور دراز کا سفر کر کے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

یقیناً نہ آپ کے مقاصد سے بڑھ کر کوئی مقصد ہو سکتا ہے نہ اس مقصد کی خاطر جمع ہو کر سوچنے والوں سے بڑھ کر کوئی اجتماع ہو سکتا ہے۔ خاص کر اس لئے کہ اس مبارک اجتماع میں وہ ہستیاں شریک ہیں جنہوں نے تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس صحابہ، آزادی وطن، تحریک کشمیر، انسداد ارتداد، اسلامی قانون اور شریعت ایکٹ کے سلسلہ میں عمریں صرف کیں اور ہر طرح کی قربانیاں دیں۔ اس وقت ملک میں مذہبی جماعتیں ہی ہیں، جن پر حفاظت اسلام کا اہم فرض سب سے زیادہ عاید ہوتا ہے۔

حضرات! سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ بدء الاسلام غریبا سیعود غریبا۔ کہ اسلام مبعوث ہوا تو اس کی آواز انوکھی اور غیر مانوس نظر آ رہی تھی۔ اور ایک زمانہ آنے والا ہے کہ پھر یہی حالت ہو جائے گی کہ اسلام و احکام اسلام کی باتیں لوگوں کو انوکھی نظر آئیں گی۔ آج یہی کیفیت ہے مسلمان کہلانے والوں کے بعض مخصوص طبقات صحیح مسلمان بننے اور کہلانے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ ارباب اقتدار بھی اس کے تقاضوں سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مخالف اسلام افراد و تحریکات کی ہمت افزائی ہو رہی ہے۔ کفر و الحاد اور تخریب و تنقیص کی سرپرستیاں کی جا رہی ہیں، حق کی آواز کو دبانے کے لئے مختلف جائز و ناجائز وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ اصولِ اسلام پر موجودہ جارحانہ حملوں کی نظیر ماضی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ تاہم حق، بجائے خود ایک طاقت ہے۔ اہل حق نے ہر زمانہ میں باطل کے سیلابوں کو روکا اور طوفانوں کا رخ پھیرا ہے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ مایوسیوں کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں نصرتِ الٰہی کی بجلی چمک کر اہل باطل کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیتی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ حضرات کا یہ اجتماع کامیاب ہو، اور آپ کی جد و جہد کو بارگاہ الٰہی میں مقبولیت حاصل ہو۔

آخر میں میں مجلس استقبالیہ کے ارکان اور اہل لاہور کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہمیں مناسب خدمت میں جو قصور ہو، اس سے چشم پوشی فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(مولانا) محمد اجمل خطیب جامعہ رحمانیہ
قلعہ گوجر سنگھ صدر استقبالیہ)

---

### بقیہ:۔ بائیبل کا تصور نبوت (صفحہ ۱۰ سے آگے)

لشکر اس کے داہنے اور بائیں ہاتھ کھڑا ہے۔ اور خداوند نے فرمایا کہ شاہ اسرائیل اخاب کو کون بہکائے گا تاکہ وہ چڑھائی کرے اور رامات جلعاد میں مقتول ہو؟ اور کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ کہا۔ تب ایک روح نکل کر خداوند کے سامنے کھڑی ہوئی اور کہنے لگی میں اسے بہکاؤں گی خداوند نے اس سے پوچھا کس طرح؟ اس نے کہا میں جاؤں گی اور اس کے سب نبیوں کے منہ میں جھوٹ بولنے والی روح بن جاؤں گی۔ خداوند نے کہا تو اسے بہکائے گی اور غالب بھی ہو گی جا اور ایسا ہی کر۔ سو دیکھ خداوند نے تیرے ان سب نبیوں کے منہ میں جھوٹ بولنے والی روح ڈالی ہے اور خداوند نے تیرے حق میں بدی کا حکم دیا ہے۔" ۲ ــ تواریخ ۱۸: ۱۸ ــ ۲۲۔ ملاحظہ فرمائیے بائیبل کا خدا شاہ اسرائیل کو بہکانے کے لئے کیا پاپڑ بیلتا ہے۔ حتیٰ کہ نبیوں سے جھوٹ بلوانے سے بھی باز نہیں آتا (نعوذ باللہ من ذالک الخرافات)

### ۷۔ نبی منافق ہوتا ہے (معاذ اللہ)

"میں پولوس جو تمہارے روبرو عاجز اور پیٹھ پیچھے تم پر دلیر ہوں۔ مسیح کا حلم اور نرمی یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں" ۲ ــ کرنتھیوں ۱۰: ۱

ملاحظہ فرمائیے نبی ہو کر منافقانہ خصائل کا حامل ہونا کیا نبوت کا یہی اثر ہوتا ہے؟

### ۸۔ نبی کے لئے خرافات جائز ہیں (نعوذ باللہ)

"کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟ فریب نہ کھاؤ نہ حرامکار خدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے نہ بت پرست نہ زناکار نہ عیاش نہ لونڈے باز نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم۔ اور بعض تم میں سے ایسے ہی تھے مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کی روح سے دھل گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے۔ سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں مگر سب چیزیں مفید نہیں سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں، لیکن میں کسی چیز کا پابند نہ ہوں گا" ۱ ــ کرنتھیوں ۶: ۹ ــ ۱۲ ملاحظہ فرمائیے بائیبل کے پیغمبر نے کتنی صفائی سے تمام مندرجہ بالا چیزیں اپنے لئے جائز قرار دے دیں۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

### ۹۔ رسول پر شیطان کا غلبہ (معاذ اللہ)

"اس واسطے ہم نے (یعنی مجھ پولوس نے) ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ تمہارے پاس آنا چاہا مگر شیطان نے ہمیں روکے رکھا" ۱ ــ تھسلنیکیوں ۲: ۱۸۔ اگر شیطان ایک رسول کا راستہ بھی روک سکتا ہے تو پھر رسول اور عام انسان میں کیا فرق ہے؟

### ۱۰۔ قرعہ اندازی کے ذریعے رسول کا انتخاب

"پس جتنے عرصہ تک خداوند یسوع ہمارے ساتھ رہا یعنی یوحنا کے بپتسمہ سے لے کر خداوند کے ہمارے پاس سے اٹھائے جانے تک جو برابر ہمارے ساتھ رہے چاہیئے کہ ان میں ایک مرد ہمارے ساتھ اس کے جی اٹھنے کا گواہ بنے۔ پھر انہوں نے دو کو پیش کیا ایک یوسف کو جو برسبا کہلاتا اور جس کا لقب یوستس ہے۔ دوسرا متیاہ کو اور یہ کہہ کر دعا کی کہ اے خداوند! تو جو سب کے دلوں کی جانتا ہے یہ ظاہر کر کہ ان دونوں میں سے تو نے کس کو چنا ہے۔ کہ وہ اس خدمت اور رسالت کی جگہ لے جسے یہوداہ چھوڑ کر اپنی جگہ گیا۔ پھر انہوں نے ان کے بارے میں قرعہ ڈالا اور قرعہ متیاہ کے نام کا نکلا پس وہ ان گیارہ رسولوں کے ساتھ شمار ہوا" (رسول کے اعمال ۱: ۲۱ ــ ۲۶)

قارئین کرام!

آپ نے مندرجہ بالا دس حوالہ جات سے بخوبی معلوم کر لیا ہو گا کہ بائیبل جن رسولوں اور نبیوں کے احکامات اور ان کی کتابوں پر عمل کرنے کی دعوت دیتی ہے ان کا اپنا کردار بزبان بائیبل کیا ہے اور آخر میں آپ نے یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ رسول کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے خدا کی طرف سے ہی مبعوث کیا گیا ہو بلکہ کسی انسان کو قرعہ اندازی کے ذریعہ بھی رسول بنایا جا سکتا ہے بائیبل خدا کے نبی کو معاذ اللہ زانی۔ شرابی۔ بدکردار منافق، جھوٹا اور شیطان کا مغلوب تو کہتی ہے مگر اس برگزیدہ ہستی کے متعلق وہ پاکیزہ تصور آپ کو بائیبل میں کہیں نہیں ملے گا جو قرآن مقدس نے پیش کیا ہے۔ اسی سے بائیبل کی صداقت اور اس کے کلام کے معیار کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

# مراسلات

## فحاشی و بدکاری کیخلاف مولانا عبدالرحیم صابر کا جذبہ

ہمارے ملک کے بعض فرقہ پرست اخبارات و رسائل اخلاق و دیانت کا دامن چھوڑ کر مسلم دل آزاری میں حد سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ وہ کسی بھی ایسے پہلو کو نظر انداز نہیں کر سکتے جس سے مسلمانوں کے قلوب کو ٹھیس پہنچ سکتی ہو، خواہ اس کی بنیاد جھوٹ اور فریب ہی پر کیوں نہ ہو۔ غالباً وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ خواہ ہم کچھ ہی کہہ ڈالیں یا جو بھی میں آئے کر ڈالیں قانون کا ہاتھ ہمارے گریبان تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ تحریر و تقریر کی آزادی کا سہارا لے کر شب و روز مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کر رہے ہیں مگر حکومت کوئی گرفت نہیں کر سکتی، وہ خود بھی جھوٹ بولتے ہیں اور دوسروں کے جھوٹ کا سہارا بھی لیتے ہیں اور ہر قسم کی باز پرس سے محفوظ رہتے ہیں۔ حالانکہ حکومت جانتی ہے کہ ان کی یکطرفہ صداقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود حکومت ان پر ہاتھ ڈالنے سے معذور رہتی ہے۔ وہ اپنی فریب کاریوں اور ہتھکنڈوں کے سامنے حکومت کی گرفتوں کو بازیچۂ اطفال سے زیادہ نہیں سمجھتے۔ ہم حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ ایسے اخبارات و رسائل مسائل کا سد باب کرے ورنہ .....

ماضی قریب کی بات ہے، ساتھی بتا رہا تھا کہ شیخوپورہ کا ایک لیڈر قسم کا آدمی تمام علماء کو چیلنج کر رکھا ہے کہ میرے ساتھ مناظرہ کرو۔ سوال ہوتا ہے کس موضوع پر۔ کیا ربڑ کا استعمال اور گولیوں کا استعمال موضوع ہوگا۔ میں نے کہا یہ کوئی سر پھرا ہوگا تو ساتھی بولا کہ وہ اپنے آپ کو بڑا فہمیدہ انسان سمجھتا ہے۔ میں کہتا ہوں آج جو بھی غلط کام کرتا ہے وہ اسلام کی آڑ لیکر کرتا ہے۔ یہ سب مہربانیاں بڑے حضرات کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ حکومت ایسے لوگوں کی زبان بندی کیوں نہیں کرتی۔ ہمارے علماء کرام اور خاص کر ارکان جمعیۃ علماء اسلام حکومت کو کہہ رہے ہیں کہ عائلی قوانین، عورتوں کو نچوانا، شراب کے اڈے، سود خوری اور چکلے وغیرہ یہ تمام کام قرآن و حدیث رسول کے منافی ہیں، ان منکرات و خرافات کو فوراً بند کر دینا چاہیئے ورنہ قدرت کا ہاتھ زبردست ہے ؎

بدل جاؤ ورنہ بدل دے گی دنیا۔
کہ سیاہ کار ہمیشہ بدلے گئے ہیں

ہم اپنے اکابر کی ماضی کی قربانیوں کو فراموش نہیں کر سکتے۔ انہوں نے جو دین کے لئے ماضی قریب یا ماضی بعید میں پیش کیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت عالموں کا سایہ تا قیامت ہمارے سروں سے نہ اٹھائے۔ مقولہ مسلمہ ہے۔ لکل فرعون موسیٰ۔ ہر زمانے کے فرعون کے لئے موسیٰ ہوتا ہے۔ ہر باطل کے لئے حق ہوتا ہے یہی جماعت ہے جو موجودہ فرعونوں کا مقابلہ کر رہی ہے ہر باطل فرقے کا منہ توڑ جواب دینے والی صرف یہی جماعت ہے اور یہی جماعت ہے مومنین کی جس کے متعلق علامہ اقبال نے فرمایا ہے ؎

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

یہ باتیں بدرجہ اتم اس جماعت میں موجود ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ علماء کو سیاست نہیں آتی، بقول حضرت درخواستی کہ ٹھیک ہے کہ علماء کو سیاست نہیں آتی۔ پر کونسی سیاست نہیں آتی۔ فرنگی کی سیاست ہمیں نہیں آتی۔ روس کی سیاست ہمیں نہیں آتی، جس سیاست کو مسلمان بھول چکا ہے، وہ سیاست ہمیں آتی ہے، وہ قرآن اور حدیث رسول کی سیاست ہے۔ اس وقت دنیا بدن ہم تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ کیونکہ فرنگی سیاست کی آغوش میں ہیں۔ اگر از سر نو ملک کو تقویت پہنچانی ہے تو سیاست قرآن و حدیث والی جاری کرو۔ اگر یہ سیاست جاری نہ ہوئی اور فرنگی کی سیاست جاری رہی تو نتیجہ یہ مرتب ہوگا ؎ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

میں ہوں ..... آپ کا خادم عبدالرحیم خان صابر نیازی
کچا کھوہ، ملتان۔

(نوٹ) مولانا کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مناظرہ کا یہ چیلنج شیخوپورہ کے ایک سرکاری کارکن نے خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلہ میں دیا تھا، مگر علماء کرام نے اس کو گوزِ شتر سے زیادہ وقعت نہیں دی۔ (مدیر)

## ممبران صوبائی اسمبلی بتائیں

یہ نو ہزار تین سو اکیاسی روپیہ کہاں ہیں؟

بتقسیم سے جامع مسجد ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ جو زیر تعمیر تھی ۵ سال سے محکمہ اوقاف میں جانے کے بعد اس کی تعمیر بالکل بند ہو گئی تھی کہ مسجد میں کئی سال سے سفیدی بھی نہیں کرائی گئی، ایک اینٹ بھی نہ رکھی گئی حالانکہ صدر دروازہ، گیلری اور مدرسہ وغیرہ سب تعمیر و تکمیل طلب ہیں۔ بہت سی درخواستیں محکمہ اوقاف اور وزیر اوقاف کو دی گئیں مگر سب لا حاصل ہیں۔ جامع مسجد سے متعلق ایک مدرسہ اندرون جامع مسجد "ندوۃ العلوم" کے نام سے قائم ہے۔ اوقاف نے جب یہ خیال ہوا کہ اب مدرسہ کی کفالت تنخواہ مدرسین سب محکمہ اوقاف برداشت کرے گا مگر محکمہ اوقاف نے مدرسہ کو اپنی تحویل میں لینے سے انکار کر دیا۔ خیر مدرسہ کسی نہ کسی حالت میں چلایا جا رہا ہے۔ حالانکہ آمدنی دوکانات جو تقریباً ایک ہزار روپیہ ماہوار ہے اور اس سے مدرسین کی تنخواہیں دی جاتی تھیں اب سب محکمہ اوقاف وصول کرتا ہے مدرسہ کو یکلخت نظر انداز کر دیا گیا بدستور کہ مرکنٹائل بنک ٹنڈو آدم میں مدرسہ ندوۃ العلوم کے نام سے (پور فنڈ) مدرسہ کی رقم ۹۳۸۱/- روپیہ جمع تھی، اس کو اوقاف نے ابتداء ہی میں اپنی تحویل میں لے لیا، مدرسہ کی عمارت جو نامکمل زیر تعمیر ہے مجبوراً رکی گئی، اب جبکہ محکمہ اوقاف سے مطالبہ کیا گیا کہ مدرسہ کی رقم واپس فرما دیں، وہ الگ مدرسہ کے نام سے تھی (اور جامع مسجد کی رقم زمینداری بنک ٹنڈو آدم میں تھی) آج تک کوئی جواب محکمہ اوقاف نے نہ دیا۔ مجبوراً کمشنر صاحب کو ایک درخواست دی گئی۔ اور کمشنر صاحب کے جواب میں یہ تحریر کیا گیا کہ کوئی رقم نہیں لی گئی نہ اس سے اوقاف کا کوئی تعلق ہے۔ اس پر مرکنٹائل بنک ٹنڈو آدم کا خط محکمہ کو اور کمشنر صاحب کو ارسال کیا گیا کہ رقم اوقاف نے لے لی ہے۔ اس خط کو کمشنر صاحب اور محکمہ اوقاف دونوں کو بھیجا گیا۔ کمشنر صاحب سے جواب طلب کہ آئندہ خط و کتابت محکمہ اوقاف سے کی جائے۔ متعدد مرتبہ دریافت کے بعد تقریباً سال گذر رہا ہے اور کوئی جواب محکمہ اوقاف سے نہیں موصول ہوا۔ موجودہ وزیر صاحب اوقاف کو بھی خط لکھا گیا مگر جواب تک نہ ملا۔ اب ہم جناب کے موقر اخبار کے ذریعہ محکمہ اوقاف اور وزارت اوقاف اور جناب کمشنر صاحب حیدر آباد سے مستدعی ہیں کہ براہ کرم یہ تو بتایا جائے کہ مدرسہ ندوۃ العلوم کی یہ رقم ۹۳۸۱/- روپیہ کہاں گئی۔ کس نے غبن کیا، ورنہ ہم کو مجبوراً عدالت سے رجوع کرنا پڑے گا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ الحاد و زندقہ کے جال میں نہ پھنسیں
اگر آپ چاہتے ہیں کہ موجودہ معاشرہ میں اسلام سربلند ہو
اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسلام ماننے والوں میں جاننے والوں کا توازن قائم ہو۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین کے نام پر جھوٹی کرنسی کا چلنا بند ہو۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ شرک و بدعات کی تاریکیاں چھٹ کر اسلام کا نور چمکے
اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین کی عظمت دلوں میں قائم ہو
اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین کی بات سنی جائے۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ قرآن اور صاحب قرآن سے باخبر رہیں۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی ایمانی زندگی شعوری ہو
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو اطمینان قلب میسر ہو

تو

جمعیۃ علماء اسلام سے
تعاون کیجئے

# ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ کی قرار دادیں

ڈھاکہ۔ ۱۵ مئی بروز اتوار صبح نو بجے حضرت مولانا شیخ عبدالکریم امیر صوبائی جمعیۃ کی زیر صدارت مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا دفتر جمعیۃ میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں جملہ جمعیۃ کی اشاعت اور ترقی کے پیش نظر متعدد پروگرام مرتب کر کے عملی اقدام کی تجاویز پاس کی گئی ہیں، نیز اس اجلاس میں باتفاق حاضرین مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس ملک میں رقص و سرود، فحاشی اور غنڈہ گردی، چوری اور ڈکیتی کے روز افزوں اضافہ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

شراب کی آمدنی، ضبط تولید، مہمانوں کے اعزاز میں لیڈیوں کے ناچ گانوں کا مظاہرہ کو بند کرنے کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس عائلی قوانین میں فوراً ترمیم کرنے کے لئے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے

(۳) یہ اجلاس عوامی لیگی لیڈر شیخ مجیب الرحمٰن صاحب اور ان کے رفقاء کی گرفتاری پر حکومت کی پالیسی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس اظہار تشویش کرتا ہے کہ اس قسم کے دار و گرفت سے ملک میں انتشار تیزی سے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے نزدیک ملک کی سالمیت کی صورت یہ ہے کہ ملک میں فوراً اسلامی قوانین نافذ کر کے فرنگی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ نیز ملک کے دونوں بازو برسر اقتدار پارٹی اور حزب مخالف کے لیڈران ایک کانفرنس میں جمع ہو کر مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان جو عدم مساوات ہے اس کو دور کرنے کا عملی اقدام کیا جائے۔ چنانچہ یہ اجلاس حکومت کو خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہے کہ دار و گیر کی راہ ترک کر کے مفاہمت کی راہ کو اختیار کریں۔

(۴) چاول اور دیگر اشیاء خوردنی کی قیمت کے اضافہ پر یہ اجلاس تشویش کرتے ہوئے راشننگ سسٹم اور لیوی کے دھان جو حکومت پاکستان کے پاس موجود ہیں اس کو لیوی کے بھاؤ پر بازار میں پھوڑنے کے لئے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے دیگر علماء پر بے جا پابندی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فوراً پابندی اٹھا لینے کے لئے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

---

## علماء کرام پر پابندیاں مذہب اسلام کی توہین ہے

## ترجمان اسلام کی خدمات میں اضافہ خوش آئند ہے

### امیر حلقہ کوٹ سنجر خاں کا بیان

مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۶ء کو ایک خصوصی مجلس بمقام کوٹ سنجر خاں منعقد ہوئی، جس میں سردار احمد علی صاحب عباسی امیر حلقہ ہذا و چیئرمین یونین کونسل کوٹ سنجر خاں کے علاوہ سردار محمد علی خاں صاحب عباسی سردار عبدالنواب خاں صاحب عباسی زمینداران و ممبر غلام مصطفیٰ ممبر حافظ کرم الدین صاحب و دیگر احباب شامل مجلس تھے۔ جناب سردار احمد علی خاں صاحب نے فرمایا۔ علماء کرام نے ماضی میں دینی اقتدار کے تحفظ اور بقا کے لئے جو شاندار روایات قائم کی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں اور اب بھی بے لوث دینی خدمت کر رہے ہیں، ان کو حق کہنے سے روکنا دین کی توہین کرنا ہے۔ اور مختلف علاقوں میں علمائے کرام پر پابندیاں درست نہیں ہیں۔ ساری مجلس نے علمائے کرام پر پابندیوں کے خلاف گہرے رنج و افسوس کا اظہار کیا۔

امیر موصوف نے فرمایا، علمائے کرام کے ابرار متوجہ کرنے کے باوجود ملک میں عائلی قانون نافذ ہیں جن کی تنسیخ ناگزیر ہے اور حالیہ خاندانی منصوبہ بندی کی سکیم ملک بھر میں بے حیائی کو فروغ دے گی، اور خدائے تعالیٰ کی ربوبیت کو کھلا چیلنج ہے۔ خدائے تعالیٰ کے امور تکوینی میں مداخلت ہے۔ صدہا بیماریوں کا پیش خیمہ ہے۔ آوارگی اور بے راہ روی کا ذریعہ ہے مذہبی قدروں کو پامال کرنے کی ایک چال ہے۔ جس کو ہمارے ملک نے غیر شعوری طور پر اپنا لیا ہے، یہ رقم حکومت کو دفاع پر خرچ چاہیئے۔

ضرورت کی افادیت کے پیش نظر ترجمان اسلام کی خدمات میں اضافہ اور مضامین کی ترتیب میں تجدید کو ساری مجلس نے خوش آمدید کہا اور حلقہ کو وسیع کرنے کا عزم کیا۔ سردار صاحب نے فرمایا، اکابر جمعیۃ کے فرمودات بار بار سنتے رہنے سے ایمان تازہ اور عزم بلند ہوں گے۔ امید ہے یہ حضرات اس طرف پوری توجہ دیں گے۔ علاقائی مسائل کی گنجائش بھی پرچہ میں نکالی جانی چاہیئے۔

یہ اجلاس بخیر و خوبی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(ناظم جمعیۃ کوٹ سنجر خاں)

---

## بقیہ: افکار و خیالات

مجھے یقین ہے کہ آپ کی مدد سے یہ سلسلہ جاری رہے گا تاکہ مسیح کے راستہ پر سارے مسیحوں کے اکٹھے ہو جانے میں سہولت رہے"

آرچ بشپ کے بعد جناب پوپ نے ان خیالات کا اظہار فرمایا:۔

"آپ نے وہ پل دوبارہ کھڑا کر دیا ہے جو صدیوں سے ٹوٹا پڑا تھا، یعنی روم کے پیرپاچ اور کنٹربری کے پیرپاچ کو ملانے والا پل"۔

"ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے گھر کے اندر قدم رکھتے ہی یہ محسوس فرمائیں کہ یہ گھر غیر کا گھر نہیں، آپ ایسے گھر کے اندر داخل ہوئے ہیں جس کو آپ کئی وجوہات کی بنا پر اپنا گھر سمجھ سکتے ہیں، ہم اس کو بڑی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ روم اور کنٹربری کے مابین اختلافات والی تلخ کہانی اب ختم ہونے پر ہے"۔

(ڈیلی ٹیلیگراف لندن)

**ترجمان:۔** کاش کہ آج امت مسلمہ بھی پوری دنیا میں نہیں تو کم از کم پاکستان ہی میں عیسائیت، مرزائیت، پرویزیت، مودودیت اور دیگر باطل فرقوں کے استیصال اور بے حیائی، فحاشی لادینیت، تنویر اور تجدد کے طوفان کی روک تھام کے لئے علماء حقانی کی قیادت میں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھی ہو جائے۔

---


## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے، جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا، جو حضرات جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیلنڈر ۵۰/ اخرچہ ہے اور اسی ریٹ پر دیا جائے گا۔ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

محمد صادق ناظم

دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

# خبرنامہ جمعیۃ

## امیر جمعیۃ حضرت مولانا فضل حق صاحب کے ارشادات

آج مورخہ ۵/۶ ۶ بروز جمعہ حضرت مولانا فضل حق صاحب مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ نے خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کل عام وہ ینقطع الا عسر وہو اھل الجنۃ وکل حزن ینقطع الا حزن اھل النار۔ دنیا کی خوشیاں اور راحت عارضی ہے۔ اسی طرح دنیا کی صعوبتیں بھی عارضی ہیں فرمایا۔ جہنمیوں کا غم ختم ہونے والا نہیں اور اہل جنت کی خوشیاں دوام رہیں گی۔

اسی ضمن میں آپ نے متعدد احادیث کا ترجمہ کرتے ہوئے ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہیئے فرمایا ابتداء ہی سے علماء کے دو فرقے چلے آئے ہیں۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک جماعت ضرور دنیا میں حق پر قائم رہے گی۔ علماء حق کہتے رہیں گے اسلام کا پرچار کرتے رہیں گے۔ کیونکہ وارثِ انبیاء ہیں۔ ان پر مصائب کے پہاڑ گرتے رہیں گے۔ نحن معشر الانبیاء اشد بلاء ثم الامثل فالامثل اور علماء شر بھی اسی دنیا میں زندگی بسر کرتے رہینگے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی ..... زمرے سے تھا، چونکہ اس کی تقریر ... پرکشش تھی، لہٰذا جہلاء اور دین سے نابلد لوگوں نے بنی اسرائیل سے بھی بڑھ کر اسے نبی کا درجہ دے دیا اور اس طرح لاکھوں انسانوں کے ایمان ضائع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا بعینہٖ آج مودودی بھی اسی قسم کے بیانات دے کر اہل ایمان کے دلوں پر ڈاکے ڈال رہا ہے

آپ نے عوام کو خبردار کیا کہ موجودہ دور کے فتنوں سے بچو۔ یہ ایک فتنہ نہیں پرویزیت کا فرقہ اس کے علاوہ ہے۔ آپ نے حاضرین سے کہا کہ قرآن پاک پر عمل کرو اور اس دور کے فتنوں کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ۔ ہم ایک خطرناک دور سے گذر رہے ہیں۔ اس پر آپ نے متعدد احادیث کا ترجمہ فرمایا، کہ جب تک مسلمانوں نے قرآن و سنت پر عمل کیا دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکی۔

(عبدالقیوم ناظم جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

## حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کا کوہاٹ میں ورود مسعود

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۶ء بروز منگل حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری کوہاٹ میں تشریف لاکر تاریخ کوہاٹ میں سنہری باب کا اضافہ فرمایا۔ جب جریدہ خدام الدین میں حضرت کے دورہ کا پروگرام شائع ہوا۔ جس میں کوہاٹ بھی شامل تھا، تو دیندار طبقہ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ادارہ دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر و جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین و عہدیداروں نے حضرت کی آمد کے انتظامات اور استفادے کے لئے دیوانہ وار دوڑ دھوپ شروع کر رکھی ..... ۱۰ مئی صبح دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ میں تمام اساتذہ و اراکین دارالعلوم و اراکین جمعیۃ جمع ہوئے، لاؤڈ سپیکر پر حضرت کی تشریف آوری کا اعلان کرتے رہے۔ جب حضرت کی کار دارالعلوم کے سامنے سڑک پر نمودار ہوئی تو صدر انجمن تعلیم القرآن کرنل سلطان علی شاہ صاحب بنوری و جنرل سیکرٹری حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ وغیرہ اراکین نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔

سیکرٹری انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ حاجی محمد ابراہیم صاحب نے دارالعلوم کے مختصر حالات پیش کرتے ہوئے حضرت کے تشریف آوری کو جذبات میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں دارالعلوم پر احسان قرار دیا۔ اسی طرح صدر انجمن نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بعد میں حضرت نے نہایت ولولہ انگیز انداز میں ادارہ دارالعلوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی دعا فرمائی۔ جلسہ برخاست ہونے پر حضرت نے شہر کوہاٹ کے باقی پروگراموں میں شرکت فرمائی۔

(بشیر حسین خادم ترجمان اسلام لاہور)

## دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا افتتاح

۳۰ مئی ۱۹۶۶ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ سندھ کا عظیم الشان افتتاح ہوا، جس میں ناظم جمعیۃ حکیم عمرانی کی جانب سے مرتب کردہ مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ امیر جمعیۃ مولانا المدبخش صاحب نے جمعیۃ کے کام پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب مسجد کبیر ریلوے نے علماء کرام کے ماضی و حال کے کارہائے نمایاں ولولہ انگیز تقریر کے ذریعہ بیان فرمائے۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ نواب شاہ)

## پڈعیدان میں جمعیۃ علماء اسلام کا مطالبہ

مولانا تاج الدین خاں صاحب بسمل نقشبندی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن نے پڈعیدن میں مورخہ ۱۳ مئی بروز جمعہ کو مرکزی جامع مسجد عیدگاہ میں اسلامی عنوان پر ایک موثر تقریر فرمائی۔ عائلی قانون معطوبہ بندی حج کی پابندی پر تبصرہ فرماتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کو فوراً منسوخ کیا جائے اور تقریر جاری رکھتے ہوئے علماء کرام جنہوں نے مشکل کے وقت پر حکومت کا ہر طرح ہاتھ دیا پاکستان کے بقاء کے لئے میدان عمل میں آکر اپنی تقاریر و تحریرات سے ملک و ملت کو فائدہ پہنچایا، اب ان علماء کو شہر بدر یا گرفتار کیا ہے یا پابندی لگا دی ہے۔ ان علماء کو جلد رہا کیا جائے تاکہ ملک پر آنے والے نقصان سے محفوظ رہے۔ ایسے مذہبی مسجد و دیگر مساجد میں بھی تقریریں ہوئیں اور قرارداد پاس ہوئی۔ جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن کا یہ اجتماع عظیم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خاں، ٹانک، کلاچی، راولپنڈی وغیرہ کے علمائے کرام پر جو پابندیاں عائد ہوئی ہیں۔ وہ مداخلت فی الدین کے مترادف ہیں اور ملک و ملت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ان تمام علماء اسلام و دیگر رہنمایان قوم کو رہا کیا جائے ورنہ اس کے نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ (رانا محمد علی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن)

## ملتان جمعیۃ کی ممبر سازی کی مہم

مورخہ ۱۶ ذی الحجہ کو جمعیۃ کے اجلاس میں طے پایا تھا کہ جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے ممبر سازی کی جائے۔ اسی فیصلہ کے تحت ممبر سازی کا کام اسی ماہ شروع کر دیا گیا ہے۔ ایک وفد نے مرکزی جمعیۃ شہری کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے شہر کی گشت شروع کر دی گئی ہے۔ بحمد اللہ کامیابی کافی رہی ہے۔ جمعیۃ کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے ہر طبقہ کے لوگ بخوشی ممبری و رکنیت کو قبول فرما رہے ہیں۔ شہری جمعیۃ تمام حلقوں امراء و نظماء و ہمدردان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ممبر سازی و رکنیت سازی و فراہمی میں وفد کے ساتھ ہر طرح تعاون فرمائیں، نیز جمعیۃ کے ہفتہ وار اجتماع میں پہنچ کر مرکزی شہری جمعیۃ کو ہفتہ وار کارگذاری سے آگاہ فرماتے رہیں۔

(محمود اختر امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

## زکوٰۃ میں ترمیم اور سود کو جائز ٹھہرانا دین میں تحریف ہے

حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب امیر ضلع کا خطاب

حیدرآباد۔ ۲۸ محرم۔ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب امیر ضلع میرگارون جامع مسجد حیدرآباد میں ایک بڑے اجتماع کے سامنے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ زکوٰۃ میں ترمیم اور سود کو جائز ٹھہرانا دین میں تحریف کے برابر ہے مسلمان احکام دین سے ایسے مذاق برداشت نہیں کر سکتے۔ زکوٰۃ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ ایک مستقل عبادت ہے۔ عبادت کو ٹیکس کہنا دین کی توہین کے مترادف ہے۔ آخر میں مولانا نے عائلی قوانین، بڑھتی ہوئی بے حیائی پر نکتہ چینی کی اور مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو مشاورتی کونسل سے فوراً ہٹایا جائے۔

PHONE No. 5770 — WEEKLY — REGD. No. 7...

# সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLAM

লাহোর — LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۳ جون ۱۹۶۶ء مطابق ۱۲ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ - قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۰

## مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

### جلد اوّل

کاغذ کرنافلی آرٹ پیپر - طباعت بہترین ٹائپ

ھدیہ غیر مجلد ۲۰/۰ روپے

مجلد چرمی علاوہ محصولڈاک ۲۳/۰ "

ملنے کے پتے

- نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
- مولوی شمس الدین صاحب کتب فروش چوک انارکلی نزد مسلم مسجد - لاہور
- مکتبہ امدادیہ ملتان

## ذیابیطس

شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے، اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے، اس سے دل و دماغ جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، گردہ، مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے، تو ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ: حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج رجسٹرڈ چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## مودودی اور جمہوریت

از

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف اسلامیہ مبارک پورہ سیالکوٹ

یہ کتاب ایک آئینہ ہے جس میں مودودی صاحب کے نظریۂ جمہوریت کے ماضی اور حال کے ہر خدوخال کو جھانکا جا سکتا ہے، طباعت عمدہ، ٹائیٹل خوبصورت - قیمت ۷۵ پیسے

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

### جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں، کھا کر داد دیجئے قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاک خانہ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں

## بدلِ اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ " |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## ڈیرہ اسماعیل خاں میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام و

ہفت روزہ خدام الدین

حافظ فیض محمد سے حاصل کریں - گھر پر پرچہ پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد، ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت

قسم دوم: عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

(امتیازی نشان)

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی ریسٹ سوتی، سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

(ہمیشہ استعمال کریں)

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون — ۶۸۶۲۷

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷ روپے |
| آدھا صفحہ | ۴۰ روپے |

فی انچ

۲ روپے ۵۰ پیسے

## ہفت روزہ ترجمان اسلام میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری گیٹ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

# ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ — لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

9/6

## قرآنی صورتیں

ہر زمانے میں کچھ ایسے لوگ رہے ہیں جو قرآن مجید کو اپنی کتاب اور زندہ کتاب سمجھ کر پڑھتے تھے اور اس میں اپنے کو تلاش کرتے تھے اور تھوڑی کوشش سے پالیتے تھے۔ آیئے ہم آپ کو ایک ایسے ہی صحابی اور ان کی تلاش کا قصہ سنائیں۔ ایک دن کسی قاری نے یہ آیت تلاوت کی۔ لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتَابًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (سورہ انبیاء ع ۱۵)

"ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا تذکرہ موجود ہے، تم غور و فکر سے کام نہیں لیتے"۔

عربی ان کی زبان تھی۔ سن کر چونک پڑے، گویا نئی بات سنی۔ کہنے لگے ہمارا تذکرہ؟ ذرا قرآن تو لاؤ، دیکھوں میرا کیا تذکرہ ہے اور میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں؟

قرآن مجید آیا اور لوگوں کی صورتیں ان کے سامنے گذرنے لگیں۔ ایک گروہ آیا، جس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:۔ قَالُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

"وہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ اور آخر شب میں استغفار کیا کرتے تھے، اور ان کے مال میں سائل اور محروم کا حق تھا"۔ پھر کچھ لوگ ایسے آئے۔ جن کا حال یہ تھا۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ (الم سجدہ ع ۲)

"ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے رب کو امید اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے ہیں"۔

پھر کچھ ایسے کہ:۔ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝ (الفرقان ع ۲)

"راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدے اور قیام میں لگے رہتے ہیں"۔

پھر ایک ایسا قافلہ گذرا جس کی شان یہ تھی کہ:۔ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (آل عمران ع ۵)

"خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور غصہ کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے اور اللہ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے"۔

ابھی نظر بھر کر ان کو دیکھ نہیں سکے تھے، کہ کچھ ایسے جوانمرد آگئے جن کا عالم یہ تھا۔

یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

"دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ ان کو تنگی و فاقہ ہو اور (واقعی) جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے وہ بڑا کامیاب ہے"۔

یہ ابھی ہٹے ہی تھے کہ دوسرا نمونہ سامنے آیا:۔

یَجْتَنِبُوْنَ کَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ (باقی آخری صفحہ پر)

## تاریخ اسلام سے

غزوۂ احد کے معرکہ میں ستر صحابہ کرامؓ شہید ہو گئے تھے اور کچھ حضرات زخمی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ سے فرمایا کہ جا کر سعد بن ربیعؓ کو کہیں کہ زخمیوں کو تلاش کرو، اگر وہ دکھائی دیں تو میرا ان سے سلام کہنا اور ساتھ ہی یہ کہنا کہ حضور تمہاری خبر دریافت فرما رہے ہیں۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی تلاش شروع کر دی، چنانچہ میں نے ان کو ڈھونڈ لیا۔ ان کے بدن میں ستر زخم تھے اور وہ آخرت کی تیاریوں میں تھے۔ میں نے ان کو آپ کا سلام اور پیغام پہنچایا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تم پر سلام۔ آپ سے میرا یہ پیغام عرض کرنا کہ اَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّةِ۔ میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور یہ بھی عرض کرنا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری اور جملہ امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور میری قوم انصار سے یہ کہنا کہ جب تک تمہارے بدن میں جان ہے۔ اگر تمہاری زندگی اور موجودگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند پہنچا تو عند اللہ تمہارے کسی عذر کی سماعت نہ ہوگی۔ یہ ارشاد فرما کر فارغ ہی ہوئے تھے، کہ ان کی روح مبارک جسم عنصری سے پرواز کر گئی۔ (مستدرک جلد ۳ صفحہ ۲۰۱)

یَغْفِرُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ (الشوریٰ ع ۴)

"جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں، اور جب ان کو غصہ آتا ہے، تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم نہ مانا اور نماز کے پابند ہیں اور ان کا کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں"۔

حضرت احنف اپنے کو پہچانتے تھے، کہنے لگے خدایا میں تو ان میں کہیں نظر نہیں آیا۔ وہ اپنے متعلق نہ تو دھوکے میں تھے اور نہ ایسے بدگمان کہ اپنے کو مشرکوں اور باغیوں میں سمجھ لیں۔ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی دولت دی ہے۔ ان کا مقام بہت بلند نہ سہی۔ مگر ان کی جگہ مسلمانوں میں ہی ہے۔ ان کو ایسی صورت کی تلاش تھی جس کو وہ اپنی کہہ سکیں کیا اس کتاب میں جو سارے انسانوں کے لئے ہے۔ ان کی صورت اور ان کا تذکرہ نہیں ملیگا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جوئندہ یابندہ! احنف کو اپنی تلاش میں کامیابی ہوئی۔ انہوں نے اللہ کی اس کتاب میں اپنے کو ڈھونڈھ نکالا۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ۝ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (التوبہ ع ۱۳)

"اور کچھ لوگ ہیں جن کو اپنی خطاؤں کا اقرار ہے۔ انہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے۔ کچھ بھلے کچھ برے۔ اللہ سے امید ہے کہ ان کے حال پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے۔ بلاشبہ اللہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے"۔

انہوں نے کہا۔ بس بس میں مل گیا۔ میں نے اپنے کو پالیا۔ مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے مجھے خدا کی توفیق سے جو کچھ نیک اعمال ہوئے ان کا انکار نہیں، ان کی ناقدری نہیں، ناشکری نہیں، مجھے خدا کی رحمت سے ناامیدی نہیں۔ ("میقات")

جلد ۹ - جمعہ ۴ فروری ۱۹۶۶ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۸۵ھ - قیمت بارہ نئے پیسے - نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ۴

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل لاہور)

# غلط اعمال کی غلط تاویل شیطان کا فریب ہے

(از افادات حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

شیطان کا ایک بڑا فریب یہ ہے کہ جب وہ کسی کو گمراہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو حق کو باطل اور باطل کو حق کی صورت میں پیش کرتا ہے اور اسی کے دلائل دماغ میں ڈال دیتا ہے اس لئے نادان انسان یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ جس گمراہی کو اس نے اختیار کیا ہے۔ یہ بہت معقول بات ہے۔ مثلاً عورتوں کی بے پردگی، آج اس کی مضرت دنیا پر روشن ہو چکی ہے اور اس کے نتائج بہ مختلف شکلوں میں ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں لیکن جب کوئی عمل بد سے بدتر ہم اختیار کر لیتے ہیں تو ہمارے نظریاتی کا یہ تقاضا ہوتا ہے کہ وہ اسی کے استحسان کے دلائل اور ایک خوبصورت بات میں بے وجہ عیب پیدا کرنے لگتا ہے۔

آپ سوچیں کہ انسانی زندگی میں شادی کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن کیا اسلامی تاریخ میں دلہن کی روغنائی کی رسم کا کہیں پتہ ملتا ہے؟ یا یہ سبق صرف مشرکین اور انگریزوں سے سیکھا ہے کہ جنہوں نے تختہ پر کھا کھا کر اپنی حیا کو گھو دیا ہے یعنی اپنی دلہن کو مزین کر کے اپنے احباب کے درمیان بٹھانا، اور اسی پر بس نہیں۔ اس کے آگے بھی مراسم محبت کو ادا کرنا اور اس کے فوٹو لے کر ہر دوست کے گھر میں اس کی یاد کو تازہ رکھنا اور اس کو مختلف پیرایہ سے مستحسن ثابت کرنا اور اس حرام در حرام کے خلاف کا مذاق اڑانا اور اسلامی معاشرت کا استہزا کرنا کیا یہ ہماری زندگی کا جزو نہیں بن گیا ہے۔

اسی طرح سینما دیکھنا، شراب نوشی اور جوا خواہ اس کی صورت کوئی بھی ہو، ان قبیح عادات کو اختیار کرنے کے لئے طرح طرح کے خوانین میں ثابت کرنا اور ان کی مضرتوں سے آنکھیں بند کر لینا اور اس کے منع کرنے والے پر قسم قسم کے آوازے کسنا کیا یہ ہماری عادات میں داخل نہیں ہے! اسی پر شادی اور غمی کی دوسری رسوم کو قیاس کر لیجئے۔

**مراسم غم** انسانی زندگی میں موت کا حادثہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن یہاں بھی نزع روح کے وقت میت کے ساتھ ہمارے فرائض کیا ہیں اور اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ جانے اور اس کے دفن کے طریقے اور اس کے بعد کی سنت اور دین کی ہدایات کیا ہیں۔ ہم کو اس کا کچھ علم ہے؟ کیا یہ ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم اپنی میت کو دنیا سے سنت کے مطابق طریقوں پر رخصت کریں۔ یہ مناسب ہے کہ کسی عالم کو خبر کر کے ان طریقوں کی تکمیل کریں۔ جن کو ہم نے غلط طور پر دین سمجھ رکھا ہے۔ یہاں سب آپ غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ صرف زندگی نہیں بلکہ موت کے عظیم حادثہ میں بھی ایک ایک کر کے ہم نے کفار کی نقلیں شروع کر دی اور اس کی کبھی حس نہیں کی کہ ہم اپنی معاشرت کو بھی پہچانیں اور یہاں بھی یہی طریقہ اختیار کیا ہے کہ اپنے عمل کو دلائل سے حق بتانا اور اس کے خلاف کی بات کا اگرچہ وہ سنت ہی کیوں نہ ہو، مذاق اڑانا اور اپنی قوت و شوکت کے بھروسے پر اسی کو مٹانے کی کوشش کرنا۔

**وراثت مال کے طریقے** اسلامی معاشرت میں مالیات کے مسئلہ کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی لیکن ہم یہاں صفر کے برابر نظر آتے ہیں۔ یعنی یہ وسیع باب بھی دونوں جگہ ہماری رائے کے تابع ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہم نے اپنی موت اور زندگی کے معاملات میں بھی یہی شیوہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو طریقہ ہم رائج کر لیں۔ اسی کو بہتر اور عمدہ سمجھنے اور بتلانے کی کوشش کریں۔ اور شیطان کا یہی وہ سب سے بڑا مکر ہے جس کے بعد پھر انسان کو یہ توفیق نہیں رہتی کہ وہ حق کی راہ تلاش کرے یہ شیطان کے اس دقیق فریب پر قرآن کریم نے کئی جگہ تنبیہ فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

وَسَوَّلَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ (اور بھلے دکھلا رکھے ہیں اُن کو شیطان نے اُن کے کام پھر روک دیا ہے اُن کو رستہ سے سو وہ راہ نہیں پاتے)

دوسری جگہ ارشاد ہے:- اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝ (بے شک جو لوگ اُلٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی اُن پر سیدھی راہ، شیطان نے بات بنائی اُن کے دل میں اور دیر کے وعدے کئے)

**کفار کے تہواروں میں شرکت سے احتراز** مسلمانوں کے لئے جہاں شعائر اسلام کا احترام ضروری ہے وہاں کافرانہ رسوم اور تہواروں سے حتی الامکان اجتناب کرنا اس لئے لازم ہے کہ وہ رسوم اور تہوار اسلام کے مخالف خیالات اور جذبات پر مبنی ہیں اور حق تعالیٰ کی نظر میں سخت ناپسندیدہ ہیں۔ ایسے مواقع پر کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اس قسم کی خوشیاں منانے میں شرکت کرے اور کافرانہ رسوم کی شوکت بڑھانے میں معین ہو۔ اگر کسی مسلمان کو بسبب ملازمت یا کاروباری تعلقات میں کوئی مجبوری بھی لاحق ہو جائے تو انتہائی احتیاط سے کام لینا ضروری ہے۔ پھر بھی قلبی کراہت اور استغفار سے غافل نہ رہے۔

**جھوٹ بولنے اور قسم کھانے کی عادت کے مضر** مسلمانوں بچوں کی تربیت میں شروع سے جھوٹ بولنے کی نفرت پیدا کرنا ضروری ہے۔ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے بلکہ اسلامی فطرت کے خلاف ہے۔ اور اس کی عادت اللہ کی لعنت کا موجب ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے:- لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (لعنت کریں اللہ کی اُن پر کہ جو جھوٹے ہیں) یہاں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ خالی کذب کی ممانعت اس قدر شدت کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ تو جھوٹی قسم کھانا کس درجہ کی معصیت ہوگی۔ ادنیٰ حیثیت کی اسلامی زندگی اس قسم کے عیوب کی متحمل نہیں ہو سکتی

روزمرہ کی زندگی میں اکثر لوگوں کو لاپروائی یا تفنن طبع کے طور پر قسمیں کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں یہ احتیاط کہاں باقی رہ سکتی ہے کہ ہر قسم پورے طور پر سچی ہو۔ اس لئے جھوٹی قسم منہ سے نکل جانا بھی ممکن ہے۔ رہا ارادۃً جھوٹی قسم کھانا تو یہ مسلمان کی شان ہی سے ممکن نہیں ہے اور ایسا عظیم گناہ ہے۔ جس کی زد ایمان پر پڑتی ہے اور اس کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ والعیاذ باللہ۔ لہٰذا مناسب یہ ہے کہ بدون کسی خاص اور اہم ضرورت کے مجرد قسم کھانے ہی سے پرہیز کیا جائے۔

**مسلمانوں کے باہمی حقوق** اس عنوان کے تحت جو حقوق بیان کئے جاتے ہیں۔ ان سے یہ تنبیہ مقصود ہے کہ جو اسلامی حقوق ہمارے معاشرہ سے بالکل خارج ہو چکے ہیں یا بہت محدود دائرے میں کچھ کچھ مستعمل ہیں وہ پھر عام طور پر مسلمانوں میں پھیل جائیں شریعت کے یہ حقوق باہمی کسی خاص رشتہ پر موقوف نہیں بلکہ عام "اخوت اسلامی" کے حقوق ہیں۔ اس لئے مکرر تنبیہ کی جاتی ہے کہ ان حقوق کی صحیح ادائیگی اسی وقت ہوگی جبکہ عام مسلمانوں کے مابین ان کو برتا جائے۔ اصل یہ ہے کہ شریعت یہ چاہتی ہے کہ عام مسلمانوں میں بوجہ اللہ محبت، طبعی محبت کی طرح پیدا ہو جائے اور جو چیزیں اس راستے میں حمد و معاون ہوں وہ ان میں باہم مروج کر دی جائیں۔

ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جنت میں تم اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ تم کو کیا وہ بات نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کرنے لگو۔ تو تم میں وہ جذبات پیدا ہو جائیں۔ اس کے بعد ارشاد ہوا۔ وہ بات یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپس میں السلام علیکم کا کلمہ رائج کرو۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ لفظ سلام کی برکتیں کیا کیا ہیں اور اس کے استعمال کا راز کیا ہے۔ آج افسوس ہے کہ ہم نے اس مقدس کلمہ کو اتنا ترک کر دیا ہے کہ اب اس کا استعمال بھی ایک دقیانوسی خیال بن کر رہ گیا ہے اور اس کے بجائے سلام کے جو طریقے خود ایجاد کئے ہیں۔ وہ یا تو پرانی جاہلیت کی یادگار ہیں یا موجودہ تہذیب و تمدن کی غلط نقالیاں ہیں۔ اس کے سبب بڑی برکات سے محرومی ہو گئی۔

اسی طرح مریض کی عیادت، جنازے کے ساتھ چلنا، میت کے اقربا سے تعزیت کرنا، ضعیف کی امداد کرنا، خوش روئی سے ملاقات کرنا، مسلمان کی غیبت کرنے اور سننے سے پرہیز کرنا، تین روز سے زیادہ ترک کلام نہ کرنا۔ کسی مسلمان کی طرف سے دل میں بغض اور کینہ نہ رکھنا وغیرہ۔ یہ اس قسم کے وہ حقوق ہیں جن کا تعلق صرف دوستوں کے ساتھ نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اگر مذکورہ بالا یہ چند صفات ہی ہم میں پیدا ہو جائیں، تو باہم اُنس و محبت کا عالم کیا ہوگا جس کا پیدا کرنا شریعت اسلامی کا ایک اہم مقصود ہے اور اس کے بغیر جنت میں داخلہ مشکل ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور ——— جمعہ ۴ر فروری ۱۹۶۶ء

# جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس

## اعلانِ تاشقند پر غور و خوض

۷ر فروری ۱۹۶۶ء کو لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ایک ہنگامی اجلاس فوری طور پر منعقد ہو رہا ہے، جس میں خاص طور پر اعلانِ تاشقند پر غور و خوض کر کے جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کا اعلان کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جمعیۃ کے اصلاحی، تبلیغی و تنظیمی پروگرام بھی زیر غور آئیں گے۔ شوریٰ کے معزز اراکین سے عرض ہے کہ اگرچہ باقاعدہ دعوت نامے بھی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے اگر بروقت نہ مل سکیں تو اس اطلاع کو ہی کافی تصور فرماتے ہوئے ۷ر فروری کو صبح دس بجے تک جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر چوک رنگ محل عقب سنہری مسجد لاہور پہنچ جائیں۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ شوریٰ کی میٹنگ دس بجے دن کو شروع ہو جائے گی۔

(منجانب مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

## قوم میں انتشار و مایوسی نہ پھیلنے دیجئے!

بھارتی حملے کے فوراً بعد ہی مسلمانان پاکستان کے اندر اپنی انفرادیت و تشخص کا جو زبردست احساس و شعور پیدا ہوا وہ کوئی نئی چیز نہیں تھی۔ بلکہ اس برصغیر کی ایک ہزار سالہ اسلامی تاریخ کا فطری تقاضا تھا۔ جسے خطرے کی پہلی ضرب نے جھنجھوڑ کر بیدار کر دیا۔ یہ بات تاریخ کے ہر دور میں دیکھنے میں آتی رہی ہے کہ جب بھی کسی اجتماعی خطرے کا اندیشہ لاحق ہو، مسلمانوں میں اپنی انفرادیت و تشخص کے تحفظ کا جذبہ فوراً بیدار ہو گیا ہے۔ برطانوی ہند میں تحریک خلافت و تحریک پاکستان اس کی بین مثالیں ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ان کا یہ احساس و شعور ہمیشہ سیاسی شعبدہ بازیوں کی نذر ہوتا رہا۔ حالانکہ اگر ان کے اس احساس و شعور کو مثبت و تعمیری انداز میں باقی و محفوظ رکھا جاتا اور سیاسی نشیب و فراز کے حوالے نہ ہونے دیا جاتا تو وہ ان کی ملی و اجتماعی زندگی کے تمام مفاسد کا علاج بھی ثابت ہو جاتا اور ان کی تعمیر جدید میں قوی ترین عامل کی حیثیت سے کام بھی آتا رہتا۔

پاکستان کی ۱۸ سالہ تاریخ میں ملی یکجہتی و اتحاد اور اسلامیت کے بھرپور شعور و احساس کا یہ عظیم الشان موقعہ میسر آیا تھا لیکن افسوس ہے کہ اس کی قدر و قیمت اور اہمیت کا نہ تو ادراک و احساس نہیں کیا گیا۔

نہ تو اس بات کو غنیمت سمجھا گیا کہ قوم میں از خود جو اسلام کی طرف رجوع پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے حسب حال ماحول میں تبدیلیاں پیدا کر کے اسے مستحکم و دائم بنا لیا جائے اور اس اخلاقی اسپرٹ کو تیز تر کر دیا جائے۔ جو برائیوں سے از خود رک جائے اور نیکی و ایثار کی طرف راغب ہو جانے کی پوری ملت میں پیدا ہو گئی ہے۔

قوم مسجد و جہاد کی زندگی کی طرف پلٹ پڑی تھی۔ ہم چاہتے تو اس موقعہ پر پورے پاکستان کو مسجد اور پوری قوم کو مجاہد بنا ڈالتے اور ان تمام برائیوں و فواحشات کو یک قلم ختم کر دیتے جو گذشتہ ۱۸ سال سے مسلمانان پاکستان کو مسجد و جہاد کی زندگی سے دور کئے چلے جا رہے ہیں۔

اور نہ یہ غنیمت خیال کیا گیا کہ وحدت ملی کا جو بہترین موقعہ حاصل ہوا ہے تو ایسی تمام صورتوں سے فی الفور نجات حاصل کر لی جائے جو اتحاد و اتفاق میں رخنے پیدا کرنے والی ہیں۔

گذشتہ ۱۸ سال کی پاکستان کی تاریخ ایک کھلی کتاب کی طرح سب کے سامنے موجود ہے۔ مذہب و سیاست کے نام پر یہاں جس طرح تشتت و افتراق کا کھیل وسیع پیمانہ پر کھیلا جاتا رہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ بالخصوص حصول اقتدار کی سیاسی جنگوں نے پوری ملت کو ٹکڑے ٹکڑے بنا کر رکھ دیا تھا۔ اور اس کا مداوا مارشل لاء کے آہنی ہاتھوں سے بھی نہ ہو سکا تھا۔ اس کے علاوہ بیرونی خفیہ اثرات کا بھی حلقہ دور دور تک مختلف پردوں میں پوشیدہ پھیلا ہوا تھا۔ مگر بھارتی حملے کے فوراً بعد قوم میں اتحاد و اتفاق کی زبردست لہر دوڑ گئی اور اس کی بنیاد بھی اسلام کی طرف رجوع پر تھی۔ چاہیے تھا کہ اسے ہر قیمت پر برقرار رکھا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ بھی غفلت کی نذر ہوتا جا رہا ہے۔

بہرصورت حال اپنی جگہ تشویشناک کتنی ہی کیوں نہ ہو اچانک اعلانِ تاشقند کی آزمائش سامنے آ گئی ہے۔

اعلانِ تاشقند کی اپنی حیثیت خواہ کچھ بھی ہو۔ لیکن اسے ایک سوال و نزاع بنا کر کسی اتحاد و یکجہتی کو جو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ وہ قطعی ناقابل تلافی ثابت ہوگا۔

یہ بات تو قابل اعتراض نہیں تھی کہ جو لوگ اس اعلان کو پاکستان کے حق میں نہیں پاتے وہ اپنی رائے کا اظہار کر دیتے جس طرح بھارت میں ایک مرکزی وزیر سبکدوش کر دیئے گئے۔ بھارت کے حق میں نہ سمجھ کر وزارت سے استعفیٰ دیا۔ یا جن سنگھ وغیرہ ہندو فرقہ پرست جماعتوں نے اس سے اپنے اختلاف کا برملا اعلان کر دیا۔ اور جو لوگ اسے پاکستان کے موافق پاتے ہیں، وہ اپنی رائے کا اظہار کر دیتے۔ لیکن خود ہی اس کے حق میں باقاعدہ جلوس نکالنا خواہ وہ کتنی ہی نیک نیتی پر مبنی ہو قومی اتحاد کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے اور جب یہ کام ناتجربہ کار ہاتھوں میں چلا جائے تو یہ خطرہ دوچند ہو جاتا ہے۔ اس طرح تو اعلان تاشقند سے اگر ملک و ملت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا تو اب پہنچ کر رہے گا اور جو کچھ فائدہ متصور ہو سکتا تھا۔ اس کے حصول میں بھی دقتیں پیش آنے لگیں گی۔

دشمنوں کے لئے یہ ہی بات کیا کم خوشی اور کامیابی کا باعث بنے گی کہ وہ قوم جو ابھی ایک دن پہلے متحد و یک آواز تھی اب انتشار و انتزاع میں مبتلا ہو گئی ہے، اور اس سے بڑی بدنصیبی کیا ہو سکتی ہے کہ جو قوم خطرات کے وقت ناامید نہیں ہوئی۔ وہ اب اس کا شکار بنتی جا رہی ہے۔

اعلان تاشقند کی مخالفت کیجئے یا حمایت، لیکن قومی اتحاد، ملی یکجہتی کو ضائع نہ ہونے دیجئے اور قوم کو انتشار و مایوسی کا شکار نہ بنایئے۔ (ک)

## بھارت کی نئی وزیر اعظم

بھارت نے ایک خاتون کو اپنا وزیر اعظم منتخب کر لیا ہے۔ کسی ملک کی بدنصیبی کا اندازہ اس سے ہی کیا جا سکتا ہے کہ اس کی سیاسی گاڑی کو چلانے کے لئے کوئی مرد سیاست دان مہیا نہ ہو سکے۔ بہرحال یہ بھارت کا داخلی معاملہ ہے۔ وہ جانیں، البتہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ نہرو کی صاحبزادی کا وزیر اعظم منتخب کیا جانا صرف اس لئے ممکن ہوا ہے کہ بھارت کی حکمران پارٹی میں جو گروہ بندیاں ہیں۔ ان کی وجہ سے کسی مرد امیدوار پر اکثریت کا اتفاق نہیں ہو سکا۔ اس منفی پوزیشن کے ساتھ یہ توقع بہت کم ہے کہ مسز اندرا گاندھی اپنے ملک کے داخلی مسائل اور خارجی معاملات کو جرأت کے ساتھ طے کر سکیں گی ابھی ان کی وزارت کو دو ہفتے ہی گذرے ہیں کہ کیرالا میں غذائی قلت کے مسئلہ پر شدید فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح کے دوسرے مسائل بھی ممکن ہے جلد شدت اختیار کر جائیں۔ ہندوستان کے سیاسی گروؤں نے اچھا نہیں کیا کہ بھارت کے نازک ترین حالات کا بوجھ ایک کمزور خاتون کے کندھوں پر رکھ دیا ہے۔ اور ایک طرح کی جذباتی و رومانی فضا پیدا کر کے پیش آمدہ مسائل سے فرار کی راہ اختیار کرنا چاہی ہے حقیقت پسندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ ان معاملات کو جلد از جلد درست کرنے کی سعی کرتے۔ جن کے بگاڑ کی بدولت بھارت جیسے وسیع ملک کو شدید داخلی بحران پیش آ رہے ہیں۔ بالخصوص پاکستان کے ساتھ تعلقات کا مسئلہ جو کشمیر کی وجہ سے نازک ترین بنا ہوا ہے درحقیقت اس ایک مسئلہ کے حل پر ہی بھارت کی تمام داخلی و خارجی مشکلات کا حل موقوف ہے۔ لیکن کیا ایک کمزور عورت اس جرأت کا مظاہرہ کر سکے گی؟ کہ وہ اسے حل کر کے اپنے ملک کا حال و مستقبل سنوار دے اور کیا ہندو قوم اور اس کے گرد و پیش کے سیاسی مہاتماؤں کا ٹولہ اسے ایسا کرنے دیگا۔ فی الحال اس کا جواب دینا شاید مشکل ہو۔

# عالم اسلام

## متحدہ عرب جمہوریہ کی خارجہ پالیسی

متحدہ عرب جمہوریہ کی خارجہ پالیسی ملک کے عظیم ترین اثاثوں میں سے ہے اور اس کے اصول عرب جمہوریہ کے عظیم ترین وسائل میں سے ہیں۔ عرب جمہوریہ کی خارجہ پالیسی کی بدولت ملک کے عوام کو ان کی تین ضروریات کی ضمانت دی گئی ہے۔ دفاع کے لئے اسلحہ مستقبل کے لئے ترقی اور حال کے لئے خوراک ان خیالات کا اظہار قاہرہ کے سرکردہ روزنامہ "الاہرام" کے ایڈیٹر محمد حسین ہیکل نے ایک انٹرویو میں کیا ہے۔

مسٹر ہیکل نے کہا۔ یہ درست ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کو یمن پر رقم خرچ کرنا پڑتی ہے۔ لیکن یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ یمن میں مداخلت ضروری اور ناگزیر تھی۔ بعض اشیائے صرف کی قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یمن کو بھیجی جانے والی دو ڈویژن فوج کی جگہ لینے کے لئے مزید دو ڈویژن فوج بھرتی کی گئی ہے۔ تاہم فوج کے دو نئے ڈویژن بھرتی کرنے کا فیصلہ عرب سربراہوں کی تیسری کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعے کیا گیا تھا۔ لیکن یمنی جنگ پر متحدہ عرب جمہوریہ کے بیس کروڑ پونڈ خرچ نہیں ہوئے جو ملک کی خارجہ پالیسی کے نتیجہ میں بچائے گئے ہیں۔ مسٹر ہیکل کا اشارہ صدر ناصر کے یمن کے دورۂ روس کی طرف تھا۔

مسٹر ہیکل نے کہا۔ یہ بات اب واضح ہو چکی ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے دنیا میں یہ قابل رشک حیثیت ایک بلاک کو دوسرے سے لڑا کر یا سودے بازی کر کے حاصل نہیں کی عرب جمہوریہ نے یہ حیثیت اپنے اصولوں کی بنا پر اور ان سے وابستہ رہ کر حاصل کی ہے۔ اب یہ بات کسی قسم کے شک و شبہ کے بغیر ثابت ہو چکی ہے کہ عرب جمہوریہ کی خارجہ پالیسی اس کا اثاثہ بن گئی ہے۔ اور اس کے اصول اس کے عظیم ترین وسائل میں سے ہیں

### تحاریک آزادی کی امداد

مسٹر ہیکل نے انٹرویو کے دوران میں اس الزام کی جانب بھی اشارہ کیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ تحاریک آزادی پر بہت زیادہ رقم خرچ کرتا ہے۔ آپ نے کہا۔ کاش متحدہ عرب جمہوریہ کے اتنے وسائل ہوتے کہ وہ ایسا کر سکتا۔

خوش قسمتی سے تحاریک آزادی کی بنیادی ضرورت خود اعتمادی اور اپنے عقائد و نظریات پر ایمان ہے۔ تحاریک آزادی کو اخلاقی حمایت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر گوریلا جنگ شروع کرنے کے لئے ہلکے ہتھیاروں کی ضرورت کا مرحلہ درپیش ہوتا ہے۔ مسٹر ہیکل نے اس سلسلہ میں مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے اب تک تحاریک آزادی پر جتنی رقم خرچ کی ہے وہ دس بیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس میں سے بیشتر رقم الجزائری انقلاب کے لئے خرچ کی گئی۔ جس کی بدولت اب عرب اقوام میں ایک آزاد و خود مختار قوم کا اضافہ ہوا ہے۔

### اسلامی ممالک کا بلاک

بااثر ہفت روزہ "راس الیوسف" نے بتایا ہے کہ سعودی عرب کے شاہ فیصل نے اپنے حالیہ دورۂ ایران کے دوران میں شاہ ایران کے ساتھ پاکستان سمیت اسلامی ملکوں کے قیام پر بات چیت کی۔ "راس الیوسف" نے اس سلسلہ میں صدر ایوب کے دورۂ لندن اور واشنگٹن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صدر ایوب اور شاہ ایران دونوں ایک ایسے اسلامی میثاق کے زبردست حامی ہیں جو سنٹو کی جگہ لے سکے۔

ہفت روزہ نے بتایا ہے کہ قاہرہ میں موصولہ اطلاع کے مطابق امریکہ نے ایران اور سعودی عرب کو فوجی امداد دینے کے معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مغربی حلقے یہ توقع ظاہر کر رہے ہیں کہ انڈونیشیا، عراق اور اردن بھی امریکہ سے اسی قسم کے معاہدے کر لیں گے۔ یہ منصوبہ ان مساعی کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے۔ جو شاہ ایران نے متحدہ عرب جمہوریہ سے دوبارہ تعلقات قائم کرنے کی غرض سے گذشتہ چند ماہ سے شروع کر رکھی ہیں۔ ان میں سے آخری کوشش شاہ فیصل کے حالیہ دورۂ ایران میں کی گئی تھی۔ "راس الیوسف" نے لکھا ہے کہ ایران بہت جلد یہ اعلان کرے گا کہ ایران میں اسرائیل کے تجارتی و اقتصادی بیورو کا دفتر بند کیا جا رہا ہے اور اس کے ارکان اسرائیل واپس جا رہے ہیں۔ جریدہ نے لکھا ہے کہ اس اعلان سے بھی اسلامی بلاک کے قیام کے لئے راہ ہموار کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

## جنوبی عرب ریاستوں کی جدوجہد آزادی

دنیائے عرب نے مغربی استعمار کے خلاف نہایت طویل اور کامیاب جنگ لڑی ہے۔ سقوط خلافت کے بعد سعودی عرب، کے سوا تقریباً سبھی عرب ریاستیں برطانوی اور فرانسیسی مظالم کا شکار رہیں۔ بالآخر عربوں کی جدوجہد رنگ لائی اور وہ آزادی سے ہمکنار ہوئے۔ لیکن جنوبی عرب ریاستوں کی آزمائش ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اور وہ آج بھی برطانوی استعمار کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ برطانیہ اس خطہ میں اپنے آبادیاتی اثرات کو باقی رکھنے پر مصر ہے مگر اس مقصد میں ناکام ہو جائے گا کیونکہ حریت پرست عرب عوام پوری تندہی سے برطانیہ کے خلاف نبرد آزما ہیں۔

جنوبی عرب کی برسرپیکار ریاستوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک ہے جنوبی عرب وفاق جو سترہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں اور عدن پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ ہے خلیج کی ریاستیں، جنہیں داخلی خود مختاری حاصل ہے۔ لیکن ان کے اہم معاملات اور خارجی امور پر برطانیہ کا پورا کنٹرول ہے۔ خلیجی ریاستیں خلیج عرب و فارس کی ساحلی ریاستیں ہیں، جو جدید دنیا سے مکمل طور پر منقطع رہیں۔ انہیں دنیا کی پسماندہ ترین ریاستیں بنانے کی ذمہ داری برطانیہ پر عائد ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ خلیجی ریاستوں کو اپنا محفوظ ترین اڈہ سمجھتا ہے

### برطانوی قبضہ

خلیج کی اس جانب کویت، بحرین، قطر، ریاستہائے متصالحہ ابوظہبی۔ دبئی، شرجہ، راس الخیمہ، عجمان فجائرہ اور مسقط و عمان واقع ہیں۔ ان میں سے صرف کویت مکمل طور پر آزاد ہے برطانیہ نے اس بے آب و گیاہ علاقہ پر اس وقت قبضہ کیا تھا۔ جب یہاں تیل کی موجودگی کا شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اس کی غرض یہ تھی کہ نہر سویز کے مشرق میں برطانوی مفادات کا دفاع کیا جا سکے۔ ان ریاستوں کے کمزور حکمرانوں سے طرح طرح کی شرائط منوا کر اس امر کی ضمانت حاصل کر لی گئی۔ کہ دوسری حریف طاقتیں روس یا جرمنی قریب بھی نہ پھٹکنے پائیں۔ اب اگرچہ فوجی اڈوں کی اہمیت پہلے سی باقی نہیں رہی۔ لیکن تیل کی دریافت سے برطانیہ کو یہاں قبضہ برقرار رکھنے کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ کسی قیمت پر ان علاقوں سے دست بردار ہونا نہیں چاہتا۔

مسقط اور عمان کی سرحدیں سعودی عرب سے ملتی ہیں۔ حد بندی نہ ہونے کی وجہ سے ان کے درمیان نخلستان بریمی کا تنازعہ چل رہا ہے اور اس میں برطانیہ نے خاصا کردار ادا کیا ہے۔

اقتصادی لحاظ سے یہ ریاستیں بہت پسماندہ ہیں آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ کھجوریں، اونٹ اور مچھلی ہیں۔ جن ریاستوں میں تیل پیدا ہوتا ہے۔ انہیں اس سے عملاً کوئی فائدہ نہیں پہنچا تعلیم کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہے۔ سڑکیں اور ہسپتال سرے سے نہیں۔ حکمران بالعموم سخت گیر ہیں۔ برطانیہ عوام کو اس لئے پسماندہ اور جاہل رکھنے کی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہے کہ قوم پرستی اور آزادی کی تحریک کے سوتے تعلیم ہی سے پھوٹتے ہیں۔

### مشترکہ کانفرنس

گذشتہ سال جولائی میں خلیجی ریاستوں کے حکمرانوں نے ایک مشترکہ اجلاس منعقد کیا اور جنوبی عرب وفاق کے ڈھیلے ڈھالے ایک وفاق بنانے کی تجویز پر غور کیا۔ اس تجویز کی تہہ میں برطانیہ کی یہ حکمت عملی کارفرما تھی کہ قوم پرستی کی تحریک کے خلاف ایک بڑی قوت فراہم کی جائے۔ قوم پرستی کی اس تحریک کو متحدہ عرب جمہوریہ، شام اور عراق کی حمایت حاصل تھی اور دوسری طرف عرب لیگ نے برطانیہ کو خوفزدہ کر رکھا تھا۔ عرب سٹیوڈنٹ نے قاہرہ اور دمشق ریڈیو کے اثر سے خائف ہو کر اپنے آپ کو مکمل طور پر برطانیہ کے سپرد کر دیا۔ کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ قومیت کی تحریک ان کو تاج و تخت سے محروم کر دیگی برطانیہ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وفاق قائم ہو جانے پر انہیں آزادی دے دی جائے گی۔

عرب لیگ برطانیہ کی چالوں سے پوری طرح آگاہ ہے اس نے ان ریاستوں کے عوام کو غیر ملکی چنگل سے نکالنے کے لئے اپنی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ کامل غور و خوض کے بعد عرب لیگ نے یہ منصوبہ بنایا کہ سب سے پہلے عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے اور انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایک ترقیاتی فنڈ قائم کیا گیا اور متحدہ عرب جمہوریہ، سعودی عرب، عراق اور کویت سے کہا گیا ہے کہ وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ دوسری عرب ریاستوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ (باقی صفحہ ۵ پر)

# بقیہ عالم اسلام

علامتی طور پر ہی اس میں چندہ دے دیں۔ برطانیہ عرب لیگ کے اس اقدام پر سخت جز بز ہوا۔ اور اس کو اپنے لئے چیلنج سمجھا۔ اور جوابی طور پر اپنا ترقیاتی منصوبہ پیش کیا ہے جس کی مقدار پانچ لاکھ پونڈ بتائی جاتی ہے۔

برطانیہ نے محکوم عرب ریاستوں کے نام احکامات جاری کئے اور انہیں عرب لیگ کی امداد قبول کرنے سے روکا۔ سلطان شرجہ نے برطانوی احکامات کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ نتیجتہً انہیں معزول ہونا پڑا۔ سلطان شرجہ قاہرہ چلے آئے اور دل و جان سے برطانیہ کی مخالفت کر رہے ہیں

عرب لیگ کو اس سلسلہ میں شاہ سعود کی طرف سے مخالفت پیش آئی، کیونکہ انہوں نے اس خیال سے عرب لیگ فنڈ میں حصہ لینے سے انکار کیا کہ اس طرح صدر ناصر ریاستہائے متواصلہ پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم سعودی عرب کے سرکاری ترجمان نے وضاحت کی ہے، کہ وہ ہر ایسے کام سے باز رہیں، جو ریاستی عوام یا حکمرانوں کے مفاد کو نقصان پہنچانے کا سبب بن سکے۔

## گھر کا بھیدی

سلطان شرجہ نے گھر کا بھیدی ہونے کی حیثیت سے برطانوی ہتھکنڈوں کو بے نقاب کیا ہے۔ انہوں نے اپنی ریاست (سابق) اور برطانیہ کے مابین تحفظ کے معاہدے کے جواز کو چیلنج کیا ہے جو کچھ انہوں نے اپنی ریاست کے بارے میں کہا وہ دوسرے شیوخ کی ریاستوں پر بھی صادق آتا ہے۔ انہوں نے اس معاہدے میں مندرجہ ذیل نقائص نکالے۔

(۱) وہ معاہدہ ڈیڑھ صدی پیشتر کے تقاضوں کے تحت کیا گیا تھا، اب حالات بدل چکے ہیں۔

(۲) معاہدہ دو ایسے فریقوں کے مابین ہوا، جو مساوی نہیں تھے۔

(۳) معاہدے میں عرصے کا تعین نہیں کیا گیا، حالانکہ بین الاقوامی معاملات میں عرصہ متعین کئے بغیر جو معاہدہ کیا جائے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

(۴) برطانوی پارلیمنٹ سے معاہدے کی توثیق نہیں کرائی گئی۔

(۵) برطانیہ نے متعدد بار ان ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی اور اس طرح معاہدے کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا۔

سلطان نے برطانیہ پر یہ الزام بھی لگایا کہ علاقے کے بے پناہ وسائل سے مالی منفعت کے باوجود اس نے علاقے میں ایک سکول بھی نہیں کھولا اور نہ ہی کوئی ہسپتال تعمیر کیا علاقے کی پسماندگی کی ذمہ داری سلطان پر بھی عاید ہوتی ہے تاہم ان امارتوں کے ساتھ برطانیہ کے معاہدوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ معاہدے دو آزاد فریق میں طے نہیں پائے ہیں۔ بلکہ دراصل ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق پر جو نسبتاً کمزور ہے۔ دھمکیوں اور طاقت کے زور پر مسلط کئے گئے ہیں۔

عرب لیگ نے برطانوی نوآبادیاتی حکام پر الزام لگایا ہے کہ وہ عرب ریاستوں میں مسلمانوں پر ظلم و قتل عام کے ایک منظم منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ اس منصوبے پر اس لئے عمل کر رہے ہیں کہ وہ عرب ریاست کو غیر عرب علاقوں میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ انہیں عربوں سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے یہ الزام جس میں مقامی حکام بھی انگریز آقاؤں سے سازباز میں شامل ہیں، اس وقت پایۂ ثبوت کو پہنچا۔ جب عرب ملازمین کو ریاست بدر کرنے کے احکام مقامی حکمرانوں کی طرف سے جاری ہوئے۔ عرب لیگ نے اس سلسلہ میں تحقیقات کرائی، تو پتہ چلا کہ عربوں کی آبادی کو کم کر کے ایرانی باشندوں کی تعداد بڑھانے کا ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ بعض انتہا پسند عرب اخبارات تو یہاں تک کہہ گئے کہ برطانیہ عرب دنیا میں ایک اور اسرائیل ریاست قائم کرنا چاہتا ہے۔

## عربستان کی مہم

عربوں نے ایران کے خلاف "عربستان" نام سے ایک مہم کا آغاز کیا۔ قاہرہ ریڈیو نے اپنے نشریے میں الزام لگایا، کہ خلیج کی ایرانی جانب میں عربستان کے بیس لاکھ باشندے ہلاک کر دیئے گئے اور یہ کہ ایران نے برطانوی استعمار سے سازباز کر کے اس علاقے پر قبضہ کیا ہے۔

برطانیہ جنوبی عرب ریاستوں سے تیل کی آمدنی کے پیش نظر نہیں نکلنا چاہتا۔ وہ مقامی شیوخ کے بل بوتے پر اپنے قبضے کو دائمی بنانا چاہتا ہے۔ اس غرض کے لئے اس نے کئی تنازعے پیدا کئے۔ تاکہ عرب اس کی طرف توجہ دینے کے بجائے آپس میں الجھتے رہیں۔ لیکن عرب تحریکوں کا جائزہ لینے کے بعد نہایت اطمینان سے یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ کہ بالآخر برطانیہ کو عرب سرزمین سے بوریا بستر سمیٹتے ہی بنے گی اور اس کے ساتھ ہی وہ تمام تنازعے بھی ختم ہو جائیں گے جو برطانیہ کے وجود سے پیدا ہوئے۔

---

ص ہیں۔ یہاں ظاہر شاہ کے دور میں جنم لے رہی ہے۔ پہلی مرتبہ سیاسی پارٹیاں بن رہی ہیں صنعت و حرفت کا غلغلہ بلند ہو رہا ہے۔ میں نے خود گل بہار میں ایک پارچہ بافی کا کارخانہ دیکھا جس میں چار ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ ان دستکاروں کو دیہات میں سے لایا گیا ہے، وہ یہاں اچھے صاف ستھرے کوارٹروں میں رہتے ہیں جو بجلی کی روشنی سے چمک رہے ہیں۔ یہیں سے پتہ چلتا ہے کہ چند سالوں تک افغانستان ایک جدید ملک نظر آئے گا۔ اور وہ وقت بھی دور نہیں، جب افغان عورتیں مغربی تعلیم حاصل کر کے برقعہ اٹھا کر اپنے دل و دماغ کو نئی کیفیات سے دوچار کریں گی اور اپنے حسن خانہ برانداز کو دنیا کو دکھا سکیں گی۔ افغانی عوام اب ریڈیو کے ذریعے بدلتی ہوئی دنیا کے نئے انداز اور نئے روپ سے خوب باخبر ہیں۔ یہی نہیں بلکہ فلمی دنیا سے بھی آشنا ہو رہے ہیں اور ٹیلی ویژن بھی آیا ہی چاہتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تھوڑے دنوں تک مغرب کی گھناؤنی تصویر یہاں بھی نظر آنے لگے گی۔

میری آرزو ہے کہ ایک مرتبہ پھر میں قبل اس کے کہ یہ ملک بیسویں صدی کے سیلاب کی نذر ہو جائے افغانوں کا سالِ نو اسی وادی میں گذاروں"۔

# افغانستان بیسویں صدی میں داخل ہو رہا ہے

(از مسز مارگریٹ میکے لندن)

(ترجمہ از جناب فیض محمد صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول مانسہرہ ضلع ہزارہ)

مندرجہ ذیل مضمون اخبار گارڈین لندن کے ۵ مئی ۶۵ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا جس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

"تھوڑا عرصہ ہوا مجھے افغانستان کے دارالخلافہ کابل میں اسلامی نوروز دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں میں مشرق وسطیٰ کی سیر کرتی ہوئی کابل میں مقیم تھی۔ اس دن بیرونجات سے ہزاروں کی تعداد میں پگڑیوں والے مرد، برقعہ پوش عورتیں اور بچے اپنے قومی لباس میں علی الصبح سے کابل میں نوروز منانے کے لئے آئے۔ یہ سماں نہایت دلکش تھا۔ دراصل رنگدار فلم سے زیادہ جاذب توجہ اور مسحور کن تھا۔ یہ رسم کابل کے پہاڑوں کی طرح نہایت پرانی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہوا کہ اب کم و بیش دس سال میں یہ سب کچھ بدل جائے گا۔ نہ یہ رنگینی رہے گی نہ یہ سادگی نہ یہ خلوص۔ اور نہ یہ مشرقیت۔ اور اس کی جگہ مغربیت کا دور دورہ ہوگا۔

افغانستان میں امریکہ اور روس کی امداد سے بڑی بڑی سڑکیں وادیوں، مرغزاروں اور کہساروں میں سے ہوتی ہوئی کابل سے ہو کر سرحدات تک پہنچ چکی ہیں۔ یہ سڑکیں ایسے ایسے خوشنما اور دل آویز مقامات سے گذرتی ہیں کہ انسان انہیں دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور دل یہی چاہتا ہے کہ یہیں قیام کرے۔ سڑکوں کی طرح عنقریب یہاں بیرونی امداد سے ہوٹل بھی قائم ہو جائیں گے۔ اور پھر "آریانہ" (افغانی ہوائی کمپنی) ہزاروں کی تعداد میں خوش نصیب سیاح لے آئے گی۔ جو یہاں کی خوشگوار اور نشاط آور آب و ہوا، اور قدرتی نظاروں کو دیکھ کر اور یہاں کے خوش اطوار لوگوں سے مل کر یقیناً خوش ہوں گے۔ جو مالی اعتبار سے غریب تو واقعی ہیں لیکن قدرتی وجاہت اور عقابی فہم و ادراک کے سرمایہ دار ہیں۔ آزادی کے دلدادہ اور داد و دہش کے تمنائی اور سب سے بڑھ کر ہمدردی اور رواداری کے جوہر سے جن کے سینے لبریز ہیں۔

فلسفی، سماجی بہبود کے کارکن اور نفسیات عوامی کے ماہر ہندوکش سے گذر کر یہاں آئیں گے اور دیکھیں گے کہ افغانستان کی تعلیم جو انسان بناتی ہے موجودہ مغربی تعلیم کے مقابلہ میں کیا کچھ اثر رکھتی ہے یعنی وہ تعلیم جس نے صدیوں پرانی تہذیب کو زندہ رکھا۔ انسانیت کے سچے خادم پیدا کئے اور ساتھ ہی اپنے صنعت و حرفت کی قدروں کو بھی نبھائے رکھا۔ اس تعلیم کا اب مستقبل قریب میں کیا اثر ہوگا۔

فنکار اور فوٹو گرافر بھی اس سرزمین میں پہنچ کر بہت خوش ہوں گے۔ کیونکہ یہاں نگاہ ہر وقت ایک نئے دلفریب نظارے سے دوچار ہوتی ہے۔ انہی روح پرور نظاروں میں یہاں کے زن و مرد آپ کو نظر آئیں گے جن کا حسن ان مناظر کو زیادہ ہوش ربا اور دلکش بناتا ہے۔ سیاست دان آمرانہ حکومت سے تنگ آ کر جمہوریت کے داؤ پیچ سے مضطرب ہو کر یہاں پہنچیں گے اور دیکھیں گے کہ جس جمہوریت سے وہ دل برداشتہ ہیں

(باقی کالم ۲ میں)

# اعلانات

مختصر اعلان و اطلاع شائع کرانے کے لئے مبلغ پانچ روپے پیشگی آنا ضروری ہیں ورنہ تعمیل ضروری نہیں ہوگی۔ طویل و مفصل اعلانات کی اشاعت کے لئے فی کالم مبلغ بیس روپے کے حساب سے آنا چاہئیں۔

## مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

### اعلان دورۂ حدیث شریف

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی عرصہ ۳۰ سال سے علوم دینیہ عصریہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ابتدائی عربی سے لے کر دورۂ حدیث شریف تک علوم عربیہ کا اور میٹرک تک علوم عصریہ کا معقول انتظام ہے۔ اس سال دورۂ حدیث شریف حضرت مولانا الحاج مفتی عبدالقدیر صاحب کیمبلپوری کی تلمیذ خصوصی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رح کی زیر سرپرستی شروع ہو رہا ہے۔ ۲۰ شوال تک داخلہ ہے گا

(بندہ فضل محمد مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر)

## مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ

۱۸ سال سے دینی تعلیم کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اردو، فارسی و موقوف علیہ دورہ تک تعلیم کا انتظام ہے غریب طلبا کی ضروریات طعام، قیام و لباس وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہے۔ طلبا کا داخلہ کھلا ہوا ہے۔ مخیر حضرات مدرسہ کی مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(محمد رمضان مہتمم مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ ضلع لائلپور)

## دارالعلوم نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

حسب سابق ۱۹ سال بھی زیر نگرانی حضرت علامہ مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر چار چیدہ علماء کرام حدیث شریف پڑھائیں گے۔ طلبا کی تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہوگا جلد از جلد داخلہ لیں۔

## مدرسہ فتحیہ تجوید القرآن بلاک ۴ سرگودھا

حفظ و ناظرہ قرآن کا باقاعدہ انتظام ہے۔ مخیر حضرات مدرسہ کی معاونت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (عزیز الرحمان ثاقب)

## مدرسہ مفتاح العلوم سبی

۱۲، ۱۳، ۱۴ شوال مطابق ۴-۵-۶ فروری۔ جمعہ مفتقہ اقوار مدرسہ ہذا کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے ملک کے چیدہ چیدہ علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

(محمد ہاشم مہتمم مدرسہ)

## دارالعلوم مدنیہ بہاولپور

دارالعلوم ہذا میں داخلہ ۵ تا ۱۵ شوال جاری رہے گا۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سابق شیخ الجامعہ دارالعلوم ہذا کے مہتمم و سرپرست ہیں۔ قرآن، حدیث تفسیر، فقہ، معقولات وغیرہ علوم کی تدریس کا انتظام ہے طعام و قیام دارالعلوم کے ذمہ ہے۔ بستر و طلبا اپنے ہمراہ لائیں۔

(غلام مصطفیٰ ناظم دارالعلوم مدنیہ مسجد نور ضلع منڈی ماڈل ٹاؤن لی۔ بہاولپور)

## امداد مہاجرین

| | |
|---|---|
| جناب محمد رفیق صاحب گوجرانوالہ | ۵۰۰ — |
| جناب عبدالستار صاحب گوجرانوالہ | ۱۵۰ — |

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ مولانا احمد سعید صاحب کی معرفت ۹۴ عدد متفرق کپڑے و برتن مہاجرین کی امداد کے سلسلے میں دیئے گئے۔ جن میں ۴۲ عدد کپڑے، جمعیۃ علماء اسلام کوٹلی ناگراں کے بھی شامل ہیں جو حاجی عبدالکریم صاحب کی کوششوں سے فراہم ہوئے۔

## داخلہ

جامعہ حنفیہ سراج العلوم فتح محمد روڈ لاہور کا داخلہ ۱۰ شوال تا ۳۰ شوال جاری ہے۔ امسال بہترین اساتذہ کا انتظام کیا گیا ہے لہٰذا علوم دینیہ کے طلباء کرام سے درخواست ہے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

مہتمم جامعہ حنفیہ سراج العلوم فتح محمد روڈ نزد لاہور ہوٹل لاہور

## مدرسہ اشرف المدارس ہارون آباد ضلع بہاولنگر

ابتدائیہ عربی فارسی سے نادرہ موقوف علیہ اور حفظ و ناظرہ باتجوید قرآن پاک کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ بیرونی طلباء کا خورد و نوش مدرسہ کے ذمہ ہے۔ داخلہ ۲۰ شوال تک۔

المعلن۔ محمد اشرف مہتمم مدرسہ ہذا)

## خوشخبری

مدرسہ عربی جامعہ حنفیہ کریمیہ صدر شاہ پور میں ۵ شوال سے داخلہ شروع ہے قرآن پاک کی تعلیم سے لیکر درسی کتب ابتدائی و انتہائی نہایت محنت سے پڑھائی جاتی ہیں اور طلباء کے جملہ اخراجات مدرسہ کی طرف سے مفت مہیا کئے جاتے ہیں۔

منجانب مہتمم مدرسہ محمد عبدالکریم مظاہری بانی مدرسہ عربیہ جامعہ حنفیہ کریمیہ صدر شاہ پور ضلع سرگودھا)

## معیاری ادویات

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر سرپرستی اور ایک میڈیکل بورڈ کی نگرانی میں تیار کی جاتی ہیں۔ شہد خالص۔ بادام روغن خالص۔ سلاجیت خالص وغیرہ نہایت اعتماد کے ساتھ منگوائی جا سکتی ہیں۔ پتہ

(معیاری دواخانہ زیریں دفتر جمعیۃ چوک رنگ محل لاہور)

## مرقات شرح مشکوٰۃ

محدث کبیر حجۃ الاسلام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی بین الاقوامی تصنیف "مرقات شرح مشکوٰۃ" عربی ہمارے ہاں زیر طبع ہے۔ کاغذ سفید پاکستانی آرٹ پیپر۔ طباعت بہترین عربی ٹائپ۔ پوری کتاب غالباً سات جلدوں میں تیار ہوگی جلد اول عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے۔

جلد اول کا ہدیہ بیس روپے۔ نمونہ درج ذیل پتہ سے طلب فرمائیے:۔

ملنے کا پتہ

ناظم مکتبہ امدادیہ ملتان (مغربی پاکستان)

## جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب سرگودھا

### اضلاعی شاخوں کے نام

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی تمام ضلعی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی ہنگامی حالات کی کارگذاری جو کہ نقدی یا پارچات وغیرہ کی صورت میں کی ہے اس کی رپورٹ بہت جلد ارسال کریں تاکہ صوبائی اجلاس منعقدہ ۱۵، ۱۶ فروری ۶۶ء بمقام سرگودھا میں پیش کی جا سکے۔

تمام جماعتیں اپنی رپورٹ ۱۰ فروری تک دفتر جمعیۃ علماء اسلام حافظ مسلم بازار سرگودھا روانہ کریں۔ نیز اپنی تمام جماعتی کارگذاری کی رپورٹ بھی ارسال کریں۔

(قاری) عبدالسمیع ناظم جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب سرگودھا)

## اعلان داخلہ

مدرسہ سراج الاسلام چک نمبر ۴۱۶ تحصیل سمندری ضلع لائلپور کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہے۔ مدرسہ میں ابتدائی کتب سے مشکوٰۃ شریف تک اور قرآن مجید کی حفظ و ناظرہ کی تعلیم ہوتی ہے۔ طلباء کو ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے۔ تمام طلباء جلد از جلد آنے کی کوشش کریں۔

(مولانا) صالح محمد ناظم مدرسہ سراج الاسلام چک نمبر ۴۱۶ جھنڈالہ تحصیل سمندری ضلع لائل پور)

## تلاش گمشدہ

میر الحاج محمد امان اللہ عمرہ ۱۵ سال رنگ گورا فیض پور تحصیل سمندری جماعت آٹھویں میں زیر تعلیم تھا ۲۰ جنوری ۱۹۶۵ء سے لاپتہ ہے۔ جہاں کہیں ہو۔ یا کسی دوست کے ہاں مقیم ہو جلد از جلد اطلاع کریں۔ والدین بہت پریشان ہیں۔ امان اللہ واپس واپس آئے تو والدین اس کو ناراض نہیں ہوں گے۔

(امان اللہ کا والد محمد صدیق لائن مین محکمہ بجلی سمندری ضلع لائلپور) از محمد علی جانباز سمندری)

## انتقال پر ملال

منٹگمری۔ جامعہ رشیدیہ کی انجمن کے صدر الحاج شیخ فروز دین صاحب ۱۰ جنوری کی رات کو دفعتہً قلب کی حرکت بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مشہور مخیر تاجر اور مساجد کے بانی اور مدارس اسلامیہ کے سرپرست مخلص بزرگ تھے۔ جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے تعزیتی اجتماع میں حاجی صاحب رح کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت، ایصال ثواب کے بعد ان کی علمی خدمات کو سراہا گیا۔ اور پسماندگان سے ہمدردی و تعزیت کی گئی۔

(فاضل جالندھری مدیر جامعہ رشیدیہ منٹگمری)

## اسے ضرور پڑھیئے

کسی صاحب نے ۶۱-۲ روپے کا منی آرڈر روانہ کیا ہے۔ لیکن کوپن پر نہ نام ہے نہ پتہ نہ کوئی عبارت۔ فوراً اطلاع دیں کہ بھیجنے والے کون صاحب ہیں اور کس لئے بھیجے ہیں۔ یہ رقم جمعیۃ کے کھاتہ میں جمع کر دی گئی ہے (دفتر جمعیۃ چوک رنگ محل لاہور)

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۷

اور نہ اس کے بالمقابل غلوئے محبت سے ان مبہم یا موہم کلمات وافعال ہی کو عین سمجھتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی طرف دعوت دینے لگیں بلکہ ان کا معتدل مسلک یہ ہے کہ نہ وہ ان احوال و اعمال یا کشفیات و ذوقیات کو حجتِ شرعی سمجھتے ہیں کہ اُن کی طرف لوگوں کو بلائیں اور جو نہ آئے تو جذباتی رنگ میں اسے اسلام سے خارج کرنے کے درپے ہو جائیں اور نہ انہیں علی الاطلاق رد کر دینا ہی جائز سمجھتے ہیں کہ وہ بالکل ہی لایعبأ بہ ہو کر رہ جائیں۔ بلکہ وہ اہل دل کے ایسے احوال و اقوال کے بارہ میں مسامحۃ کا پہلو اختیار کر کے انہیں ایک امرِ واقعی اور مبنی بر حقیقت سمجھتے ہیں۔ گو بظاہر وہ خلافِ سنت نظر آئیں جبکہ اُن کا قائل اپنے عام حالات میں متبع سنت اور پابند شریعت ہے۔ اندریں صورت ان کی سعی ہوتی ہے کہ ایسے کلمات و افعال کا ان کے قائلین کی عام پاکیزہ زندگی کی روشنی میں وہی محل سمجھیں اور بتلائیں جو ان کا صحیح محل اور مقام ہے۔ جبکہ یہ کلمات ایک واقعی حال پر مبنی ہیں بناوٹ نہیں ہیں۔ اس لئے اُن کی صورت ہی بظاہر خلافِ سنت ہوتی ہے حقیقت جو ایک حال ہے مخالفِ سنت نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس قسم کی شطحیات اور سُکر کے اقوال و افعال کے بارہ میں بہت سے عارف اور مبصر علماء نے مستقل رسائل و کتب تاویل کر دیئے ہیں۔ جن میں توجیہات کے ذریعہ اُن کا صحیح محل بیان کر دیا گیا ہے۔ جو تاویل محض نہیں حقیقت ہے بلکہ یہ ظاہر کر کے یہ توجیہات کی گئی ہیں کہ جس مقام پر کسی صاحبِ حال سے یہ کلمات سرزد ہوئے۔ حقیقتاً اس مقام کا تقاضا ہی اس قسم کے احوال و کلمات ہیں۔ اس لئے غیر صاحبِ حال کو ان امور میں اُلجھنا بے سود بلکہ مضر ہے ؎

در نیابد حالِ پختہ ہیچ خام
بس سخن کوتاہ باید والسلام

رہا یہ کہ ان کی ظاہری صورت خلافِ سنت ہے تو اُس کا عذر غلبۂ حال اور سُکر ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ حال صاحبِ حال کے ساتھ مخصوص سمجھا جائے گا۔ قانون عام نہ ہوگا کہ اُس کی تقلید یا تبلیغ کی جائے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں کوئی غیر معقول یا غیر شرعی بات نہیں ہو سکتی۔ کہ ایک صاحبِ حال اور متبع شریعت کو اس کی ایک بے خودی کی بات میں معذور سمجھ لیا جائے۔ دوسروں کو اس کا پابند نہ بنایا جائے اور ساتھ ہی اس کا صحیح محل تلاش کر کے صاحبِ حال کی طرف سے اعتذار اور دفاع کیا جائے۔ پس یہی معقول اور منقول مسلک اس بارہ میں علماء دیوبند کا ہے۔ جس کا خلاصہ مختصر لفظوں میں یہ ہے، کہ اس قسم کا غیر اختیاری حال حق صاحبِ حال اس کے اظہار میں معذور، اس کا صحیح محل ممکن بلکہ واقع، اس کی تقلید و تبلیغ ممنوع اور صاحبِ حال کی بے احترامی اور تغلیط سے کفِ لسان۔ اسی لئے علمائے دیوبند کا مسلک اس بے انصاف روش کو برداشت نہیں کرتا۔ کہ کسی برگزیدہ شخصیت کے کسی مبہم یا موہم قول کو زور لگا لگا کر کسی باطل معنی پر محمول کرنے کی سعی کی جائے۔ جبکہ اُس کا اصلی اور صحیح محمل موجود بھی ہو۔ اُس پر کلام محمول بھی ہو سکتا ہو۔ اُس کی زندگی اس محمل کی مقتضی بھی ہو۔ اور ساتھ ہی اس کے کلام کا اول و آخر اس محمل کو چاہتا بھی ہو۔ مگر پھر بھی پورا زور لگا کر اور پوری سعی و ہمت صرف کر کے اُسے غلط ہی معنی پہنائے جائیں اور اس کی پارسایانہ زندگی کو کسی نہ کسی طرح مخدوش اور مجروح ہی ٹھہرایا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ نہ دین ہے نہ دیانت، نہ عدل ہے نہ انصاف۔ نہ عقل ہے نہ نقل بلکہ عناد ہے جو مسلکی چیز نہیں صرف جذباتی بات ہے۔ ہاں کلام والا ہی خود راہ پر پڑا ہوا نہ ہو۔ اور اس کی عام روشِ زندگی ہی دین و سنت سے الگ اس کی خود ساختہ زندگی ہو۔ جس میں اتباعِ سلف اور احترامِ خلف کی گنجائش نہ ہو۔ جس پر اس کا طرزِ زندگی شاہد ہو تو وہ صاحبِ حال و مقام ہی نہیں۔ اس لئے اس کی کوئی بات کسی حال و مقام کی بات ہی نہیں کہ بصورت خرابیٔ ظاہر اس کی توجیہہ ضرور ہو یا اُسے صاحبِ عذر کہہ کر اس سے مسامحۃ کی جائے۔ بلکہ ایسے لوگ اس کی مسلکی گفتگو ہی سے خارج ہیں کہ اُن کے کسی حال کو از خود بحث میں لایا جائے۔ یہ گفتگو صرف اُن عشاقِ الٰہی میں ہے۔ جو راہ پر لگے ہوئے ہوں اور اثنائے راہ میں محبوب کی کوئی جھلک دیکھ کر بے تابی میں مدہوش ہو جائیں اور بے اختیار کوئی کلمہ رموز کے انداز میں ان کی زبان سے نکل جائے تو وہ بامعنی بھی ہوتا ہے اور اس کے معنی بیان بھی کئے جاتے ہیں۔ لیکن جو راہ ہی سے الگ ہوں اور اُن کی راہ خود ان ہی کی خود ساختہ ہو تو اس پر وہ محبت یا محبوب کی جھلک ہی نہ دیکھیں کہ بے خودی یا بے ہوشی کی بات ان کے منہ سے نکلنے کی نوبت آئے۔ بلکہ وہ تو پوری ہوشیاری کے ساتھ شائستہ لب و لہجہ میں ایسی باتیں کریں گے۔ جن سے ان کی قیمت اُٹھ سکے۔ سو اُسے خود غرضی اور نقالی کے سوا اور کیا کہا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ ایسوں کی لایعنی باتیں قابلِ توجہ نہیں بلکہ قابلِ رد اور ناقابلِ التفات ہوتی ہیں۔ بہرحال غلبۂ حال کی یہ باتیں قابلِ توجہ ہو سکتی ہیں نہ کہ بے حالی کے بے نور کلمات، مگر اسی کے ساتھ اس مسلک ہی کا یہ جزو بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں کہ جہاں مغلوب الحال اہل اللہ کا عذر قابلِ قبول اور بات قابلِ تاویل ہے۔ وہیں مغلوب الحالی خود کوئی اونچا مقام بھی نہیں ہے بلکہ ایسی حالت میں بھی علوِ مقام کی بات یہ ہے کہ دامنِ سنت و شریعت ہاتھ سے نہ چھوٹے کہ سوختہ جانی کے ساتھ ادب دانی ہی ہمت مردانہ ہے اس لئے مشائخ دار العلوم کی روش اس بارہ میں یہی رہی ہے کہ وہ غلبۂ حال میں بھی از خود رفتہ نہیں ہوتے۔ اور اتباعِ سنت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ بہرحال اتباعِ سنت علمائے دیوبند کے مسلک میں اصل ہے۔ جسے وہ ہر حالت میں قائم رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ خلافِ سنت امور جن کی کتاب و سنت میں کوئی اصل نہ ہو۔ یا عارفانِ شریعت کے تعامل اور ذوق کے دائرہ میں اس کا کوئی ماخذ نہ ملتا ہو۔ یا ایسی رواجی عادات جنہیں دین کے نام پر رسومِ دین باور کرایا جاتا ہو۔ درحالیکہ دین یا دینی ذوق میں ان کی کوئی بنیاد نہ ہو۔ ان کے نزدیک قابلِ رد و انکار ہیں۔ اس لئے اس قسم کی بدعات و اختراعات سے الگ رہ کر اتباعِ سنت اور ادبِ طریق ہی علماء دیوبند کا مسلک ہے۔ جو صحیح معنی میں اس کے مصداق ہے

بر کفے جامِ شریعت بر کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نہ داند جام و سنداں باختن

چنانچہ اس مسلکِ اعتدال اور سالکانہ احوال میں مشائخ دیوبند کی روش ہمیشہ یہ رہی ہے کہ وہ مجذوبوں یا مغلوب الحال مدہوشوں سے نہ کبھی اُلجھے نہ اُن کے پیچھے پڑے بلکہ انہیں اُن کے حال پر چھوڑ کر ان سے الگ تھلگ رہے اور ظاہر ہے کہ اس باب میں اس کے سوا سلامتی اور عافیت کا کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے دیوبند کے اس مسلکِ اعتدال میں عرفائے طریقت کے اکابر و افاضل کی عظمت و منزلت خواہ وہ سالکانِ اعمال ہوں یا بے خود ان احوال فرق مراتب و درجات کے ساتھ وہی رہی ہے جو علمائے شریعت کی رہی چنانچہ ان کی نگاہ میں جو عظمت محدث کبیر حافظ ابن تیمیہ کی ہے، وہی شیخ محی الدین ابن عربی کی بھی ہے۔ اور جو قدر و منزلت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی اور حضرت صابر کلیری کی بھی ہے جو برسہا برس اپنے احوال کے سُکر میں بے خود رہے۔ اور جو عظمت و جلالت امام ابو حنیفہؒ، شافعیؒ، مالکؒ، احمد بن حنبلؒ جیسے آئمہ شریعت کی ہے۔ حسب درجہ و مرتبہ وہی عظمت و جلالت حضرت جنید و شبلی اور بایزید بسطامی اور معروف کرخی جیسے آئمہ طریقت کی بھی ہے۔ مسلکِ علماء دیوبند میں ایک کا تقابل کر کے دوسروں کو گرانا، شئونِ نبوت کو آپس میں ٹکرا ٹکرا کر بے اعتبار و بے وقار بنانا ہے۔ جو حد درجہ قبیح اور خطرناک راہ ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

بعض لوگ سننِ نبوت پر عملدرآمد کا نام لے کر معمولاتِ اولیاء کو تحقیر سے رد کر دیتے ہیں اور بعض لوگ اولیاء اللہ اور مشائخ طریقت کے مسلوک راستوں کو سامنے رکھ کر سننِ نبوۃ کو نذرِ بے التفاتی کر دیتے ہیں۔ لیکن علماء دیوبند اپنے مسلک میں ان دونوں تصورات سے الگ وہی درمیانی نقطۂ اعتدال رکھتے ہیں جو خود اولیاء اور مشائخ کی ذوات کے بارہ میں چکا ہے۔

(باقی آئندہ)

PHONE No. 67715 ہفت روزہ WEEKLY REGD. No. 7152
ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE Price 15 paise

# پند و موعظت

(از افادات شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

---

★ انسان پہاڑ کی طرح مستحکم ہو، جسے نہ طوفان جنبش دے سکے، نہ زلزلہ ہلا سکے۔ میرے بھائی! دل کو مضبوط، ارادہ کو مستحکم اور طبیعت کو مستقل مزاج بنائیے۔

★ فرصت کو غنیمت جانو اور اس کو ضائع مت کرو۔

★ تمہارا یہ کام ہے کہ اس کریم کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے رہو، کیونکہ جو دروازہ پر دستک دیتا رہتا ہے لامحالہ کھول دیا جاتا ہے۔

★ اپنے نفس کے کید و مکر سے کسی وقت بھی مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔

★ ہمارے لئے حضرت نانوتوی اور حضرت شیخ الہند قدس اسرارہما کے کارنامے مشعل راہ ہیں۔

★ یہ جینا دنوں کی زندگانی ہے، اور پھر اس میں قویٰ کی طاقت اور بھی قلیل ہے۔ جس قدر بھی ممکن ہو۔ زاد برائے راہ آخرت اس میں تیار کر لیجئے۔

★ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض ظاہر ہے آج ہمارے اور آپ کے سر سے وابستہ ہیں اور چونکہ دشمنان اسلام کے زہریلے اثرات امت کو بہت زیادہ برباد کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے فرائض کی شدت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت میں اپنی نام آوری، اپنی راحت، اپنی شہرت، وجاہت طلبی، زر طلبی وغیرہ کو چھوڑ کر امت کی مخلصانہ اور سچی خدمات انجام دینا اور ان کو ہلاکت سے نکالنا اشد ضروری ہے

★ میرے عزیزو! اجتماعی کام جس قدر ضروری اور جس قدر زیادہ ترمفید اور مؤثر ہیں۔ اور تاثیر قومی میں وہ بے مثل بھی ہیں۔ اسی قدر اس میں نفس کشی اور طبیعت کے خلاف جفائیں جھیلنا بھی ہیں۔ قدم قدم پر کانٹے ہیں۔ روڑے اور پتھر ہیں۔ گڑھے اور پہاڑ ہیں اترنا اور چڑھنا ہے۔

★ میرے عزیزو! محض خداوند جل وعلا شانہٗ کے راضی کرنے کی دھن آپ سبھوں میں ہونی چاہیئے۔ اور اس راہ میں اپنے آپ کو، اپنی خودی کو، اپنی بڑائی کو، اپنی راحتوں کو، اپنی نفسانیت کو اپنی انانیت کو فنا کر دو۔ امت محمدیہ کی سچی خدمتیں انجام دو، نفس کو جو کہ اعدی العدو ہے مار دو۔ اللہ تعالیٰ سے غافل مت رہو۔ اس کے ذکر اور اس کی عبادت میں برابر لگے رہو۔

★ اگر اتحاد اور اتفاق سے رہو گے، منافرت اور جاہ طلبی سے بچو گے۔ ہر ایک دوسرے کی مدد کرے گا، اور ایک جان چند قالب بنے گا، جس طرح مولانا گنگوہی، مولانا نانوتوی مولانا محمد یعقوب صاحب مولانا محمد مظہر صاحب نانوتوی، مولانا محمود صاحب نانوتوی مولانا محمد احسن صاحب نانوتوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم العالیہ تھے، تو خود بھی کامیاب ہو گے اور امت کو بھی کامیابی نصیب ہو گی۔

★ مجامع عامہ میں بیٹھ کے پیچھے آپ لوگ آپس میں ایک دوسرے کی غیبت کرتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں۔ یہ کس قدر عظیم غلطی ہے۔ اور آیا ایسی صورت میں آپ خدمت امت اور خدمت دین کر سکتے ہیں۔

★ آخرت کا عذاب وہ عذاب ہے کہ دنیا کی جملہ انواع کی تکالیف ایک طرف اور آخرت کے عذابوں کی ایک قسم کی تکلیف چند منٹوں کی ایک طرف ہو، تو یہ آخرت والی تکلیف اس پر بالا ہو جائے گی۔

★ جس سے تعلق ہو محض خدا کی وجہ سے ہو اور جس سے نفرت ہو محض اسی کی وجہ سے قول کم ہو اور حال زیادہ ہو۔

★ علائق اور اغراض مادیہ نہایت ذلیل امور ہیں۔ جن سے ہم کو سخت احتراز چاہیئے ہمارے جملہ افعال واعمال، حرکات وسکون محض اس کی رضاجوئی کے لئے ہوں۔

★ معاملات کی صفائی از بس ضروری ہے۔

★ جہاں تک ممکن ہو اتباع سنت کا جملہ امور میں خیال رکھیئے۔

★ اس ذلیل وخوار دنیا میں اگر مستحق لذت وراحت ایسا باخیر وتقویٰ ہوتے تو سب سے زیادہ منعم اور غنی اور راحت میں بسر کرنے والے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوا کرتے۔ مگر ان ہی کی پاک زندگی دیکھئے۔ وہ سب سے زیادہ تکالیف شاقہ میں نظر آتے ہیں۔

★ دل میں جگہ اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ کو دینی چاہیئے۔ اس کے سوا کوئی بھی دل لگانے کے قابل نہیں ہے۔ ہاں حقوق سب کے ادا کرتے رہیں اور سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں۔

★ دنیا میں جو وقت بھی مل جائے۔ وہ نہایت غنیمت ہے۔ اس کی قدر کرنی چاہیئے اور اس کو ضائع نہ ہونے دینا چاہیئے۔ یہ زمانہ کھیتی کا ہے۔ اس کا ہر سیکنڈ ہیرے اور زمرد سے زیادہ قیمتی ہے۔ جس قدر ہو اس کو ذکر الٰہی میں صرف کیجئے۔

★ اتباع سنت کا ہمیشہ خیال رکھیئے، یہی کمال ہے، یہی مطلوب ہے۔ یہی رضائے خداوندی کا موجب ہے۔

★ نامحرم سے تنہائی میں ہرگز ہرگز نہ ملئے۔ اگرچہ پہلے سے اس سے تعلق رہا ہو، یا رشتہ دار ہو

★ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ کیجئے مایوس نہ ہوجئے مگر اس قہار وجبار عالم الغیب والشہادت کی پکڑ اور اس کے غیظ وغضب سے کبھی بے خوف نہ ہوجئے۔

★ ہم تواضع اور انکساری کے الفاظ اپنی زبان سے منافقانہ طریق پر لکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم ذرۂ بے مقدار ہیں۔ ہم عاصی گنہگار ہیں۔ ہم سب سے بدتر ہیں۔ ہم ناچیز ہیں، ہم خدی ہیں، ننگ خلائق ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ مگر ہم کو اگر کوئی شخص جاہل یا بددین یا گدھا یا کتا، یا سور یا بے ایمان یا منافق یا بدمعاش یا چور یا جھوٹا وغیرہ کہہ دیتا ہے تو ہمارے غصہ کا پارہ اس قدر چڑھ جاتا ہے کہ مارنے اور مرنے بلکہ اس سے بھی تجاوز کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں، کیا یہ سب جھوٹ اور نفاق نہیں ہے۔

---

ہفت روزہ ترجمان اسلام رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

اسلام جوزری کی قابل قدر مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام جوزری نشان
جوسی، مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور
لیڈیز کوٹ، مفلر، نیکیان، لیڈی ویسٹ
ہوزی، صلکی، بنیان انڈر ویئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام جوزری ۱۳۱ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۲۷

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم ومحشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
زیر نظر صحت وطباعت وکمپوزنگ طباعت وزیبائش دیدہ زیب
کاغذ عمدہ نمبر ۱ کتابت نستعلیق خوشخط وخوشنما، مضبوط سنہری ذہبی جلد
قیمت دوم، عام خیال کہ قدیم ایک لاکھ کی طباعت ۱۲۰۰ صفحات
قیمت سوم، ویسے تو قرآن کے علاوہ تفاسیر بھی موجود ہیں
قیمت دوم، عام خیال کہ قدیم ایک لاکھ کی طباعت ۱۲۰۰ صفحات
قیمت سوم، ویسے تو قرآن کے علاوہ تفاسیر بھی موجود ہیں
مکتبہ نوانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ سرپرست

## اسلامیانِ پاکستان، علماء اور مشائخ کے نام پیغام

## "اگر آپ نے وقت کی قدر نہ کی اور قرآن پاک کی پکار پر کان نہ دھرا تو پھر ندامت و ہلاکت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا"

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزیہ)

★ — جب ہمارا ایمان ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور جس میں دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کا سامان موجود ہے۔

★ — اور جب ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت آخری اور قیامت تک رہنے والی شریعت ہے۔

★ — اور جب ہمارا ایمان ہے کہ کتاب و سنت کے قانون و آئین سے بہتر کوئی قانون دنیا میں موجود نہیں ہے

★ — اور جب تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کو اپنانے اور قرآن پاک کو چھاتی سے لگانے کے بعد مٹھی بھر عربوں نے تمام دنیا پر غالب آکر اسلام کی روشنی سے خلقِ خدا کو منور کر دیا تھا

★ — تو ہم اب کیوں اس پاک مقصد اور سیدھی راہ کو اختیار نہ کریں جو کامیابی اور فلاح دارین کا یقینی راستہ ہے۔ تو خدارا اٹھیں، پھر انتظار کس بات کا؟ علماء اسلام کی راہنمائی میں کام کریں علماء اسلام کے قریب ہوں۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان انہی مقاصد کو لیکر اٹھی ہے۔ علماء کرام اور مشائخ عظام نے اگر وقت کی قدر نہ کی اور قرآن پاک کی پکار پر کان نہ دھرا، تو پھر ندامت و ہلاکت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے عوام کو بیدار کر کے آدھی منزل طے کر لی ہے، ذرا ہمت سے کام لیجئے تو اسلام اور صحیح مسلمانوں کی فتح یقینی ہے (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

## شام

دمشق ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شام میں صدر، جنرل امین الحافظ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے اور حکومت کے تمام عہدیدار (جن میں صدر امین الحافظ، وزیر اعظم صلاح بیطار، وزیر خارجہ محمد دوران شامل ہیں) گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ انقلاب مقتدر عرب بعث سوشلسٹ پارٹی ہی کے ایک گروہ نے کیا ہے جو اپنے آپ کو بعث پارٹی کی عارضی قومی کمان کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ قومی کمان نے اعلان کیا ہے کہ تمام گرفتار شدہ رہنماؤں کو پارٹی کی ایک خاص عدالت کے سامنے پیش کیا جائیگا

شام مشرق وسطیٰ کا جمہوری ملک ہے۔ اس کے مغرب میں بحیرۂ روم اور لبنان، شمال میں ترکی، مشرق میں عراق اور جنوب میں اردن اور اسرائیل ہے۔ رقبہ ۷۲ ہزار ۴۸۴ مربع میل اور آبادی پچاس لاکھ سے متجاوز ہے۔ شام بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ گندم، جو، مکئی، کپاس، زیتون اور پھل یہاں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ دمشق (دار الحکومت) حلب، حمص حما، لتاکیا اہم شہر ہیں۔ دوسری جنگ عالمگیر کے بعد ۱۹۴۶ء میں شام کو خود مختاری ملی۔ ۱۹۴۱ء تک لبنان بھی شام میں شامل تھا۔ بعد میں اسے علیحدہ کر دیا گیا۔ جنگ کے بعد عظیم تر شام کا قصہ چلا۔ اس کے پیچھے انگریزوں کا ہاتھ تھا۔ وہ شام عراق اور شرق اردن کو ملا کر ایک ملک بنانا چاہتے تھے۔ شرق اردن کے سابق شاہ عبداللہ جو انگریزوں کے دوست تصور ہوتے تھے۔ اس تجویز کے سلسلے میں پیش پیش تھے۔ ان کے قتل کے بعد عظیم تر شام کا منصوبہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد شام اور اردن کو عراق کے ساتھ ملانے کی تحریک ہوئی۔ لیکن ۱۹۵۶ء کے اواخر اور ۱۹۵۷ء کے اوائل میں عرب ملکوں کے حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ یہ تجویز دب گئی۔ عرب قوم پرستی کی تحریک نے زور پکڑا اور سب سے پہلے اردن سے گلب پاشا کے عروج کا خاتمہ ہوا۔ جس کے بعد مصر، شام، اردن اور سعودی عرب میں باہمی معاہدے ہوئے۔ مصر، شام اور سعودی عرب نے اردن کو اقتصادی امداد دینے کا معاہدہ بھی کیا۔ (باقی آخری صفحہ پر)

جلد ۹۔ جمعہ ۴ رمارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ قیمت بارہ نئے پیسے۔ نگران۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ شمارہ ۸

پتہ از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، چوک نمک محل، لاہور

# جمہوریہ گھانا

## جہاں صدر نکرومہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا

سامراجیت اور استعمار دشمن قوتوں اور افریقی و ایشیائی ممالک کی آزادی سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ خبر انتہائی صدمہ کا باعث ہوئی ہوگی کہ گھانا میں فوج نے صدر نکرومہ کی فوج کا تختہ الٹ دیا ہے۔ خود انہوں نے یہ افسوسناک خبر پیکنگ میں سنی

گھانا ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو طویل جدوجہد کے بعد آزاد ہوا۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو اس نے جمہوریہ کا درجہ حاصل کیا اور صدر نکرومہ جو اس سے پہلے وزیر اعظم تھے صدر کے عہدے پر متمکن ہوئے۔ گھانا کا رقبہ ۹۱ ہزار آٹھ سو مربع میل ہے اور آبادی پچاس لاکھ سے کچھ زائد ہے۔ شکر ہ اس کا دارالحکومت ہے قدرت نے معدنی دولت سے اس خطہ کو سرفراز رکھا ہے سونا۔ میگنیز۔ جواہرات۔ باکسائیٹ وغیرہ بکثرت ہیں۔ اس لئے برطانیہ نے اس کا نام گولڈ کوسٹ رکھا ہوا تھا۔ دوسرے افریقی ممالک کی طرح عرصہ تک اس پر برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ بالادستی رہی۔ ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو برطانیہ کے تسلط سے آزاد ہوا۔ آزادی کے بعد گھانا افریقی ممالک کی سیاست میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ صدر نکرومہ کی مدبرانہ شخصیت نے مغربی استعماریت و سامراجیت کا افریقہ سے قلع قمع اور اس کے اثر و نفوذ کے ختم کرنے میں برابر کوشاں رہے۔ خود گھانا کو سماجی و اقتصادی لحاظ سے تقویت دی اور ملک سے رشوت اور دوسری بدعنوانیوں کا خاتمہ کیا۔ ملک کی زرعی اور معدنی دولت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ لیکن بڑی غلطی ان سے یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے مغرب (امریکہ و برطانیہ) کی بالادستی کو قبول نہ کیا اور افریقہ میں ان کے اثر کو کم کرنے کی کوششیں کرتے رہے۔ یہی ان کے زوال کا سبب تھا۔ برِ اعظم افریقہ میں گھانا ہی انقلاب جو تھا انقلاب ہے۔ پچھلے نو ماہ میں افریقہ کی سرزمین پر آٹھ انقلاب رونما ہو چکے ہیں۔ جس میں نائجیریا، ایورکوسٹ۔ جمہوریہ وسطی افریقہ۔ داہومی۔ کانگو۔ برونڈی اور الجزائر شامل ہیں

گھانا کے انقلاب سے متعلق جتنی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہی پتہ چلتا ہے کہ صدر نکرومہ نے مغرب کی راہنمائی حاصل کرنے اور ان کے مشورہ پر چلنے سے برگشتہ اختیار بھی۔ جس کی سزا اسے دی گئی۔

صدر نکرومہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کا منصوبہ لندن میں تشکیل دیا گیا۔ گھانا کی خفیہ پولیس کے سربراہ سٹرایما جنہیں ملک دشمن سرگرمیوں کی بنا پر صدر نکرومہ نے خطرناک دشمن قرار دیا تھا۔ انہوں نے لندن میں پناہ حاصل کی تھی اور انہیں کے بیان کے مطابق انہوں نے گذشتہ سال یہ سازش تیار کی تھی۔ جسے صدر نکرومہ کی غیر حاضری میں عملی جامہ پہنایا گیا۔

صدائے جرمنی نے گھانا کے انقلاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "بغاوت کے نتیجہ میں گھانا میں نہ صرف اندرونی تبدیلیاں ہو سکتی ہیں بلکہ اس میدان میں شاید پہلی تبدیلی یہ ہو کہ برطانیہ سے ٹوٹے ہوئے سفارتی تعلقات جلد ہی بحال ہو جائیں۔

ان تمام اطلاعات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ مغرب کی ہی سازش ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ "کالے" لوگ آزادی حاصل کرنے کے بعد وہ اپنی مرضی سے نظام حکومت چلائیں۔ ہماری بالادستی کو تسلیم نہ کریں۔ ہمارے مخالفوں سے مراسم بڑھائیں اور پر امن اور مستحکم نہیں آنکھیں دکھائیں۔ اور اقتصادی و معاشی لحاظ سے مضبوط ہو کر ہم سے بھیک نہ مانگیں۔

سامراجی و استعماری قوتیں نہیں چاہتیں کہ افریقہ کے نوآزاد ممالک ابھر سکیں۔ وہ انہیں ہر لحاظ سے کمزور رکھنا اور دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آئے دن افریقہ میں ایسے ڈرامے کھیل رہا ہے۔ اور جب انقلاب برپا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر خوشی سے ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ اسے جمہوریت کے احیاء کا نام دیتے ہیں۔ آخر یہ انقلاب افریقہ کے شمال سے لے کر وسط تک کیوں محدود ہیں۔ جنوبی افریقہ میں کیوں نہیں آتے روڈیشیا۔ ملائشیا۔ فلسطین میں ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ کیا وہاں جمہوریت ہی ہے؟ کیا وہاں انسانیت کا خون نہیں ہوتا؟ بات صرف اتنی ہے کہ وہ سامراجی و استعماری قوتوں کے اڈے ہیں اور وہ ان کے مفادات کی نگہداشت کرتے ہیں۔ ان کی مرضی پہ چلتے ہیں۔ اور ان کا مقصد مغرب کی خوشنودی و رضا حاصل کرنا ہے۔ جمہوریت کا نام تو بلائے بیت شامل کر لیا جاتا ہے۔ روزنامہ امروز نے اپنے ۲۷ فروری کے اداریہ میں ہمارے اس خیال کی تائید کی ہے:۔

"ڈاکٹر نکرومہ کی حکومت کے خلاف بغاوت اگر جمہوری اقتدار کی بحالی کے لئے ہوتی تو شاید افریشیائی اقوام اس کا خیر مقدم کرتیں۔ گھانا کی حکومت پر قابض ہونے والے نئے حکمران اگرچہ ان کی سخت گیرانہ پالیسیوں کا ذکر کر رہے ہیں اور جمہوریت کی بحالی کے نعرے لگا رہے ہیں۔ لیکن ان کی اصل حقیقت کا تعین وقت ہی کرے گا۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ افریقہ اور ایشیا میں اس نوع کے انقلابات میں بالعموم کسی ملک کے عوام کی خواہشوں سے زیادہ بعض بڑی عالمی طاقتوں اور ان کی مصلحتوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف ان کی مصلحتیں نائجیریا کے جمہوریت پسند وزیر اعظم سر ابوبکر تفاوے بلیوا کو شکار کرتی ہیں تو دوسری طرف گھانا کے صدر کی معزولی کو جمہوریت کی فتح قرار دیتی ہیں۔ حقیقتاً ان کے لئے عالمی سیاست کی بساط پر چھوٹے مہروں کی حیثیت چہروں سے زیادہ نہیں ہے۔ اور یہ نظر غائر دیکھا جائے تو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ جو عالمی قوتیں کسی سخت گیر حکمرانوں کے اقتدار کے خاتمے پر جمہوری اقتدار کی فتح کے بہانے شادیانے بجاتی ہیں۔ خود اپنی نوآبادیوں میں سخت گیر ایشیائی اور افریقی حکمرانوں سے کہیں زیادہ ظلم و تشدد روا رکھتی ہیں۔

ڈاکٹر نکرومہ کے اقتدار کے خاتمہ پر اگر کسی کو خوشی ہو سکتی ہے تو وہ افریقی عوام کی آزادی کے دشمن اور نسل پرست حکمرانوں نے افریقہ کے اس عظیم رہنما کے اقتدار کے خاتمہ پر اپنی مسرت کو چھپانے کی کوشش نہیں کی اور برملا خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں۔ لیکن ان کے اسی رویہ سے افریقی عوام کو اپنے دوستوں اور دشمنوں کے درمیان فرق کا پتہ چلتا ہے۔ افریقی ایشیائی عوام جب ایسے حالات میں اپنی آزادی کے دشمنوں اور نسلی برتری کا پرچار کرنے والے جنونیوں کو طمانیت کا اظہار کرتے دیکھتے ہیں تو ان کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں ہوتا کہ ان معزولیوں اور بربادیوں کے پیچھے کون سا جذبہ ہے۔ وہ کون سے لوگ ہیں جو ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ اور کون سی طاقتیں ہیں جو افریقی ایشیائی عوام کی جدوجہد آزادی میں رخنہ ڈالنا چاہتی ہیں۔ یہی وہ احساس ہے جو طرح طرح کی دشواریوں اور زبردست مشکلات کے باوجود افریشیائی عوام کو جہد آزادی جاری رکھنے پر مجبور کرتا ہے یہ درست ہے کہ ڈاکٹر نکرومہ کو گھانا کی صدارت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی طاقت نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر افریقی عوام کی جدوجہد آزادی کو دبانے کی کوشش کی تو نہ صرف افریقی عوام اس کی بھرپور مدافعت کریں گے بلکہ ڈاکٹر نکرومہ کی جگہ تحریک آزادی کی رہنمائی کرنے والے ویسے ہی اور لوگ بھی میدان میں آجائیں گے۔ کیونکہ جن حالات نے ایک ڈاکٹر نکرومہ کو جنم دیا تھا۔ وہ حالات انہی کے قسم کے اور لوگ بھی پیدا کر سکتے ہیں"۔

ہماری رائے میں تمام امن پسند اور انسانیت دوست ممالک جب تک مغرب کے طلسم کو نہیں توڑیں گے، دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا، اور نہ ہی نوآزاد ممالک ترقی و خوشحالی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ (حکیم مختار احمد الحسینی)


## مولانا غلام غوث صاحب کی مخصوص دوائیں

**اصلی سلاجیت مصفّٰی** آپ نے سلاجیت کے فوائد سنے ہوں گے۔ یہ سرِ بفلک پہاڑوں کی دشوار گذار چوٹیوں سے نکلنے والی عجیب و غریب مقوی چیز ہے۔ یہ پتھر کا گوند ہے۔ زور لگنے۔ گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی۔ ضعف اعصاب۔ ضعف جسم۔ درد وں وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ تولہ کے بعد رچہ چند دن کھالے تو تمام دوسری دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ جو آپ کو معیاری دواخانہ چوک رنگ محل لاہور یا دواخانہ فیض عام لدھیانہ ہزار سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ نرخ دو روپیہ فی تولہ ایک سو بیس ۱۲۰ فی سیر

**حب عنبری** یہ گولیاں مکہ معظمہ کے عنبر، اصلی زعفران جدوار اور ازاراقی سے مرکب ہیں۔ اجزاء ہموزن ہیں۔ اصلی مل سکیں تو خود بنا لیجئے ورنہ پچیس روپے سینکڑہ کے حساب سے مولانا غلام غوث صاحب سے منگا لیجئے۔ دماغ، پٹھوں، نزلہ، زکام اور دردوں وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ امیری کھا سکتے ہیں۔

**دمہ کی دوا** دمہ کے لئے مجرب ادویہ۔ تین قسم کی دوائیں مجموعی قیمت پندرہ روپے۔

معیاری دواخانہ چوک رنگ محل لاہور


غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے علیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون ملی دروازہ سے شائع کیا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ - ۴ر مارچ ۱۹۶۶ء

# ریڈیو پاکستان کی نئی نشریاتی پالیسی

ریڈیو پاکستان براڈ کاسٹنگ کمیٹی کے چیرمین جناب ممتاز حسن نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ کمیٹی ریڈیو پاکستان کے پروگراموں کے متعلق مختلف مسائل پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ایک سوالنامہ کو بھی آخری شکل دے دی گئی ہے۔ یہ سوالنامہ بہت جلد عوام تک پہنچایا جائے گا، اور کمیٹی اس کے بعد عوامی ردعمل معلوم کرنے کے لئے ایک ماہ کی مہلت دے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک ماہ کے اندر مختلف مکاتب فکر کے نمائندوں کو کمیٹی کے اجلاس میں دعوت دی جائے گی۔ اور نشریاتی پالیسی کے بارہ میں ان سے رائے معلوم کی جائیگی

ہم اس پروگرام کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ ریڈیو پاکستان کے ارباب حل وعقد کی جانب سے یہ پہلی کوشش ہے۔ اس سے پہلے عوامی ردعمل کو معلوم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ گذشتہ اٹھارہ برس میں قومی احساسات وجذبات اور امنگوں کا بھی احترام نہیں کیا گیا اور یہ سوچنے کی زحمت تک گوارہ نہیں کی گئی۔ کہ یہ ملک اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہے۔ اور یہاں امت اسلامیہ بستی ہے۔ اسلام کی روح کے منافی پروگراموں کو نشر کیا جاتا رہا۔ افسوسناک قسم کے ڈرامے، فحش گانے اور غیر تعمیری پروگرام نشر کرنا ہی معمول رہا۔ ریڈیو سٹیشن پر قوالوں اور گویوں کا قبضہ وتسلط رہا اور ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں بسنے والی ساری کی ساری قوم ... گویوں اور قوالوں پر مشتمل ہے۔

اس کا اثر یہ ہوا کہ ہماری نئی نسل اسلام وقومی اقدار سے دور چلی گئی ہے اور ان کی زبان پر فلمی راگ اس طرح چڑھ گئے ہیں کہ ہر گلی وکوچہ میں اسی کی دھن سنائی دیتی ہے۔ حالیہ جنگ کے دوران ریڈیو پروگرام میں جو تبدیلی واقع ہوئی تھی۔ وہ واقعی قوم اور اسلام کے جذبات کی آئینہ دار تھی۔ تمام ملک میں اس تبدیلی کو خوش آمدید کہا گیا۔ اور اس خوشگوار تبدیلی کا اثر یہ ہوا کہ اسلامی جذبات کو فروغ ملا۔ قومی اقدار اور کلچر کو تقویت حاصل ہوئی۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس آزمائش کے دور والی پالیسی کو جوں کا توں رکھا جاتا لیکن جوں ہی حالات معمول پر آئے، ریڈیو نے اپنے پرانے مسلک کو اپنا لیا۔ جس سے قوم کے جذبات کو عظیم دھکا لگا ہے۔

ہم قومی براڈ کاسٹنگ کمیٹی کے معزز اراکین سے گذارش کریں گے کہ ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ یہ ملک اسلام کے مقدس نام سے حاصل کیا گیا اور مسلمانوں کا ملک ہے۔ جو پالیسی بھی ترتیب وتشکیل دی جائے۔ اس میں اسلام کو پیش نظر رکھا جائے۔ کوئی بات ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو اسلام کے منافی ہو ..... متحدہ عرب جمہوریہ کی طرح ریڈیو سے اسلام کی نشر واشاعت کا کام لیا جائے۔ اور جید علماء جن پر قوم کو اعتماد ہو۔ یہ کام ان کے سپرد کیا جائے۔ ملحد بے دین اور اسلامی تعلیمات سے عاری وبے بہرہ قسم کے لوگوں کو اسلام کا نمائندہ نہ بنایا جائے، اور نہ ہی اسلام کے نام سے غیر اسلامی پروگرام کو نشر کیا جائے۔ اور یہ جائزہ لیا جائے کہ حالیہ جنگ میں ریڈیو کے پروگراموں سے عوامی دلچسپی کی وجہ کیا تھی۔ نیز ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سوالنامہ کے جوابات میں اپنی رائے کا کھل کر اظہار کریں۔ اسلامی تعلیمات کو پروگراموں میں فوقیت دینے اور جید علماء کو شامل کرنے پر زور دیں اور غیر اسلامی پروگراموں کو ختم کرنے کے متعلق کہیں۔ تاکہ ریڈیو کے پروگراموں کو بہتر بنانے میں کمیٹی کو مدد ملے۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی طرف سے مرکزی عہدہ داروں کے

### دورۂ مشرقی پاکستان کا خیر مقدم

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ نے اطلاع دی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی عہدہ داروں کے دورۂ مشرقی پاکستان پر اظہار مسرت کیا گیا۔ اس سلسلہ میں سلہٹ کی جمعیۃ کی شوریٰ کا اجلاس مولانا ریاست علی صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔ ایک قرارداد میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے دورہ مشرقی پاکستان کے پروگرام کا خیر مقدم کیا گیا۔ ایک تجویز کے ذریعے طے پایا کہ ۴ر مارچ کو کلاب گنج سلہٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس کی جائے گی اور کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ فرمائیں گے۔ کانفرنس کے انتظام وانصرام کے مجلس استقبالیہ بنائی گئی۔ جس میں مولانا شیخ عبدالغنی پھولیا لوی۔ مولانا شیخ عبدالکریم صاحب کوٹیا، حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب بہاگ اور کلاب گنج تھانہ کے علماء کرام اور مخیر حضرات شامل ہیں۔

# انقلابات

## گھانا ——— شام ——— انڈونیشیا

ان ہی دنوں تین اہم ممالک جو ایشیا، مشرق وسطیٰ اور افریقہ کی سیاست میں اہم کردار ادا کرتے آرہے ہیں میں خونیں انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

**گھانا** گھانا میں صدر نکرومہ کی عدم موجودگی میں فوج نے بغاوت کر دی اور ملک میں انقلاب برپا کر دیا گیا۔ اس انقلاب میں ساڑھے چار سو کے قریب انسان کام آئے انقلاب کامیاب رہا۔ اس سے متعلق مبصروں اور عالمی اطلاعات میں بھی کہا گیا ہے کہ یہ سامراجیت امریکہ وبرطانیہ کی سازش سے بپا کیا گیا ہے۔

**شام** شام میں حکمران جماعت بعث پارٹی کے انتہا پسند گروپ نے فوج کی مدد سے صدر امین الحفیظ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ دمشق پر انقلابیوں کا قبضہ ہے اور حلب میں سابق صدر کی حامی فوج کا تسلط ہے۔

تازہ ترین خبروں کے مطابق شام تمام دنیا سے کٹا ہوا ہے اور لڑائی جاری ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار انسان قتل ہو چکے ہیں۔ جن میں امین الحفیظ کے دو بیٹے بھی شامل ہیں۔ وفادار فوجوں کی حلب سے پیشقدمی کی خبریں بھی سننے میں آرہی ہیں۔ متحدہ عربیہ جمہوریہ، عراق اور اردن کی فوجیں شام کی سرحدوں پر پہنچ چکی ہیں تاکہ اس خانہ جنگی سے کوئی غیر ملکی طاقت فائدہ نہ اٹھائے۔

شام کی موجودہ صورت حال پر کوئی تبصرہ نہیں کیا جا سکتا کہ انقلاب کے اسباب ومحرکات کیا ہیں۔ تاہم یہ بات ضرور ہے کہ شام میں آئے دن کے انقلابات سے عالم اسلام اور بالخصوص عرب ممالک کی پوزیشن کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے اور خود شام ہر لحاظ سے پیچھے رہ گیا ہے۔ مغربی اور استعماری قوتیں خوش ہیں۔ اسرائیل جو تمام عالم اسلام اور عربوں کا مشترکہ دشمن ہے وہ اپنی زندگی دراز کر رہا ہے۔ شام کی اس صورت حال سے اسے مزید تقویت ملے گی۔ گو عرب ممالک استعماری وسامراجی سازشوں سے باخبر ہیں۔ تاہم ان سے مزید چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

**انڈونیشیا** انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے حال ہی میں اپنی کابینہ میں نئی تبدیلیاں کی ہیں اہم تبدیلی جنرل نسوشن کی برطرفی کی ہے۔ اس پر ملک میں ہنگامہ ہوا۔ مغربی خبر رساں ایجنسیوں نے اور بھارت نے انقلابات تک کی خبریں نشر کیں اور اس پر مسرت وشادمانی کا اظہار بھی کیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ان کی توقعات اور خوش فہمیاں صحیح ثابت نہ ہوئیں — انڈونیشیا میں حالات پر مکمل طور پر قابو پا لیا گیا ہے۔ صدر سوکارنو نے اس گڑبڑ کا ذمہ دار سامراجیوں کو قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ سامراجی میرے متعلق غلط افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم سامراجیت کے وجود اور ملائشیا کو ختم کر کے دم لیں گے۔ اس اجتماع میں موجود ہزاروں لوگوں نے صدر کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا ہے۔

انڈونیشیا جو ہمارا عظیم دوست ہے۔ اور اس نے پاکستان کی جس طرح حمایت کی ہے بعض طاقتیں اس کی سزا بھی دینا چاہتی ہیں۔ انڈونیشیا کے خلاف اس قسم کی کارروائی اور پروپاگنڈا متوقع ہے۔ جس طرح مغربی طاقتیں عرب میں فلسطین کے وجود کو باقی رکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اسی طرح ملائشیا کے وجود کو قائم اور مضبوط کرنے کی جدوجہد میں بھی مصروف ہیں۔ یہ جتنے ڈرامے کھیلے جا رہے ہیں۔ ان میں ان ہی خطرناک عزائم کو پورا کرنے کی جھلک پائی جاتی ہے۔ ان حالات سے نپٹنے کے لئے ایشیائی، مشرقی اور افریقی ملکوں کو طویل جدوجہد اور بڑی سوجھ بوجھ سے کام لینا ہوگا۔ تب جا کر استعماریت اور سامراجیت کا استیصال ممکن ہے۔ (الحسینی)

# فلم ایکٹرسیں اور

# مودودی جماعت کا ادبی فرنٹ

حکیم مختار احمد الحسینی

"ترجمان اسلام" کے گذشتہ سے پیوستہ شمارہ میں فلمی ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے مخلوط میچ پر جن اسلامی جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس پر میرے ایک دوست کہنے لگے کہ آپ کی جماعت (جمعیۃ علمائے اسلام) تو خواہ مخواہ فلمی دنیا کے لوگوں پر برستی ہے۔ آخر "جماعت اسلامی" والے بھی اس ملک میں اسلامی اقدار کے فروغ دینے کی داعی ہے۔ لیکن ان کے طرز عمل اور آپ کے طرز عمل میں کتنا فرق ہے؟ آپ ان حرکات کو اسلام کی روح کے منافی قرار دیتے ہیں اور جماعت اسلامی والے ان کے جذبات کی یہاں تک قدر کرتے ہیں کہ نعیم صدیقی صاحب کے تازہ پرچہ "سیارہ" میں "تخلیقی دنیاؤں کے تاثرات" میں فلمی ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے تاثرات جمع کئے ہیں اور "جاذب نظر" نیم عریاں تصویریں بھی چھپتی ہیں۔

وہ سلسلہ کلام جاری رکھے ہوئے تھے۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ واقعی اس دور میں سب سے زیادہ مظلوم "اسلام" ہی ہے۔ اس سے بڑھ کر اس کی مظلومیت کیا ہو سکتی ہے کہ اسلام کے سب سے بڑے بزم خویش نقیب اسلام سے مزاح کرنے سے نہیں چوکتے اور خلاف اسلام اقدار کو عین اسلام سمجھ رہے ہیں۔ جب انہوں نے گفتگو ختم کر لی، تو میں نے عرض کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام اور مودودی جماعت کے فکر و عمل کے تضاد کی وجہ یہ ہے کہ جمعیۃ اپنا کوئی خود ساختہ نظریہ پیش نہیں کرتی وہ اسی ملک میں قرآن و سنت کا قانون اور اس کی بالادستی چاہتی ہے اور وہ چودہ سو سال پرانے اور اسلاف کرام کے نقشہ پر کام زن ہے۔ لیکن مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا نیا ہی سکول آف تھاٹ ہے۔ وہ جمہور مسلمانوں سے علیحدہ ہی سوچتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ دین و شریعت کے اکثر احکامات اور اصولی مسائل میں ترمیم و تنسیخ کرتے ہیں۔ جس کی بنا پر تمام مسلمانوں کے نہ ہی فرقے ان سے نالاں ہیں۔ جمعیۃ اگر اس عریانیت اور فحاشی کے خلاف ہے۔ تو اس کی وجہ قرآن و سنت کے احکامات ہیں۔ اگر نعیم صدیقی صاحب کے ادبی فرنٹ "سیارہ" میں فلمی ایکٹرسوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ مودودی صاحب تو فلم سازی کے حق میں فتوے دے ہی چکے ہیں کہ فلمسازی خلاف اسلام نہیں۔" (پندرہ روزہ مصور لاہور۔ یکم مئی ۱۹۶۳ء)

ہماری اس گفتگو کے دوسرے دن ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء کے روزنامہ امروز نے حرف بحرف اسی کے کالم میں نعیم صدیقی صاحب کو فلمی ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو باعزت تسلیم کر لینے پر خراج عقیدت پیش کیا ہے ملاحظہ فرمائیں اور اس وسیع الظرفی کی داد دیں

"ہمیں بڑی خوشی ہے کہ آخر کار فلم ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو بھی باعزت تسلیم کر لیا گیا ہے بقیہ نہ آئے۔ تو جماعت اسلامی کے ایک اہم لیڈر اور شاعر مولانا نعیم صدیقی کے ماہنامہ "سیارہ" کے تازہ شمارہ (فروری ۱۹۶۶ء) میں "تخلیقی دنیاؤں کے تاثرات" ملاحظہ کیجئے۔ جسے جناب فضل من اللہ صاحب نے ترتیب دیا ہے اور جس میں موسیٰ رضا (سنتوش کمار) اور دلجیت مرزا کے سے نامور ایکٹروں کے علاوہ ملکہ ترنم نور جہاں، محترمہ صبیحہ خانم اور محترمہ حسنی کے تاثرات بھی جمع کئے گئے ہیں۔ جماعت اسلامی کے ادبی فرنٹ کا ایک پرچہ اور اس میں نور جہاں، صبیحہ اور حسنی کی موجودگی! تعجب انگیز بات ضرور ہے۔ مگر یہ کتنا خوشگوار تعجب ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ماہنامہ "سیارہ" کے آئندہ شماروں میں نیلو زیبا، دیبا، مینا زمان شمیم آرا، رتیلی، رانی، رخسانہ، نسیمہ خاں اور فردوس وغیرہ کے تاثرات بھی شائع ہوں گے اور مولانا نعیم صدیقی اس اصلاحی قدم کو اس کے منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ جو انہوں نے جماعت اسلامی کو ہمہ گیر اور ہمہ اثر بنانے کے سلسلے میں اٹھایا ہے۔

---

مولانا نعیم صدیقی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ "جماعت اسلامی کے لیڈر ہونے کے باوجود" اچھا شعر کہہ لیتے ہیں۔ مگر اب ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیجئے۔ کہ وہ جماعت اسلامی کی لیڈری کے باوجود وسیع القلب اور حقیقت پسند بھی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے رسالہ میں ملکہ ترنم نور جہاں کے یہ الفاظ بھی پڑھنے اور سر شار ہونے کو دیئے کہ "میں اپنے آپ کو اس ملک کی امانت سمجھتی ہوں خدا نے مجھے جو آواز دی ہے وہ میرے پاس امانت ہے جو میں نے وقت پڑنے پر ملک کے حوالے کی"

اور صبیحہ خانم کے یہ الفاظ کہ — "مجھے ان بیویوں کے کردار دو جن کے شوہر شہید ہوئے ہیں۔ اس ماں کا کردار دو۔ جس کا بیٹا دشمن کی صفوں میں جا کر واپس نہیں لوٹا — اس بہن کا کردار دو جس نے —" اور حسنی کے یہ الفاظ — "میری ہر نماز میں میرے ہاتھ ان (شہیدوں اور غازیوں) کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اٹھتے ہیں"۔ ہم مولانا نعیم صدیقی کی طرف سے "برف توڑنے" کے اس آغاز کا خیر مقدم کرتے ہیں"

میرے خیال میں تو اب مودودی جماعت کو خود اس دنیا میں آ جانا چاہیئے۔ تاکہ "صالح فلمی زندگی" تیار ہو سکے۔ اور اس طرح پروپیگنڈا بھی خوب ہوگا۔ اور کاروبار بھی کوئی برا نہیں۔ معقول آمدنی ہے۔ ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ چندہ مانگنے سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ حضرت مولانا محمد چراغ صاحب مدظلہ ایسے بزرگ اگر پسند نہ کریں تو بھی کوئی بات نہیں۔ انہیں کہا جا سکتا ہے کہ فلمی دنیا میں نیک لوگ موجود ہیں۔ فلم ایکٹرسیں نماز پڑھ کر کس سوز سے دعا مانگتی ہیں اور کیسے صالح اور پاکیزہ جذبات رکھتی ہیں۔ معاشرہ کو صالح بنانے کا اس سے اچھا کوئی ذریعہ نہیں۔ اگر پھر بھی نہ مانیں تو اس کا بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ دوسرے علماء کی طرح انہیں بھی جماعت سے باہر نکال دیں میدان بہر حال مودودی صاحب کے ہاتھ رہے گا۔ آمریت کے یہی تو فائدے ہیں۔

## اطبائے اہل علم توجہ فرمائیں

آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ حکومت نے دیسی طب کی سرپرستی کے سلسلہ میں کچھ اقدامات کئے ہیں پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ طبیبوں کا رجسٹریشن ہوگا۔ جو طبیب رجسٹرڈ نہ ہوں گے آئندہ وہ مطب نہیں کر سکیں گے۔

رجسٹریشن کے بعد ہر طبیب سرکاری طور سے تسلیم شدہ سمجھا جائے گا۔ رجسٹریشن کی تاریخ حکومت نے تیس ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء مقرر کر دی ہے۔ اس کے بعد کوشش فضول ہوگی۔ سادہ طبیبوں اور قاص کو جو طبیب دینی خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ ان کی خاطر عرض ہے کہ بہت جلد رجسٹریشن فارم منگا کر ان کی خانہ پری کر کے (رجسٹرار طبی بورڈ راولپنڈی سٹلائٹ ٹاؤن بورڈ آف یونانی اینڈ ایورویدک سسٹم آف میڈیسن پاکستان) کے پتہ پر بمعہ فیس فارم کے روانہ کر دیں۔ بلکہ فارم منگواتے وقت فیس پہلے بذریعہ منی آرڈر مندرجہ بالا پتہ پر روانہ فرما دیں۔ فارم کی قیمت صرف دو روپے ہے۔ فارم پُر کر کے بذریعہ رجسٹری اسی پتہ پر روانہ فرما دیں اور اگر چند طبیب اکٹھے فارم پُر کر کے بھیجیں، تو رجسٹری کا خرچ کم ہو جائے گا۔

فارم منگائیں تو مندرجہ بالا پتہ سے منگائیں۔ اس کے سوا جہاں کہیں نیشنل بنک کی شاخ موجود ہو، دو روپے دے کر وہاں سے بھی فارم حاصل کر سکتے ہیں۔ پُر کر کے راولپنڈی کے مندرجہ بالا پتہ پر رجسٹرار کے نام بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

جب آپ فارم بذریعہ ڈاک راولپنڈی کے دفتر سے منگائیں گے تو وہ آپ کو فارم بذریعہ رجسٹری بھیجیں گے۔ اس لئے دو روپے کے ہمراہ چودہ آنے مزید کل دو روپے چودہ آنے بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔ پھر فارم پُر کر کے بھی بذریعہ رجسٹری دفتر راولپنڈی کو بھیجیں۔ فقط

دستخط مولانا حکیم محمد عبدالسلام رکن طبی بورڈ ہری پور ہزارہ)

## ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے

### اسلامیانِ پاکستان کے جذبات کا احترام ضروری ہے

روجھان۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی نے ایک اجتماع میں مرزائیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ:

اسلامیان پاکستان کے جذبات اس معاملہ میں بہت ہی نازک ہیں۔ حکومت کو ان جذبات کا احترام کرنا چاہیئے ورنہ نتائج اچھے ثابت نہیں ہوں گے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں قربانی دینا جانتا ہے اور یہ اس کے لئے باعث فخر بات ہے۔

تاریخ کے سنہری اوراق

# علاؤالدین خلجی کے دربار میں قاضی مغیثؒ نے کہا

## "یہ تمام باتیں احکام شریعت کے خلاف ہیں"

تحریر:۔ حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشرواشاعت جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن

(قسط نمبر ۲)

● ـــ رائے بدل گئی

علاؤالملک کی بے باکانہ گفتگو اور حق گوئی کا اثر یہ ہوا کہ علاؤالدین خلجی نے نئے مذہب کے ایجاد کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ ابتداء میں علماء، قاضی اور مفتیوں سے متعلق کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ لیکن اب اس کی رائے بدل گئی۔ اس نے تھوڑا بہت پڑھنا لکھنا سیکھ لیا اور علماء کی مجالس اور صحبتیں اختیار کرنے لگا اور ان سے احکام شریعت پر تبادلہ خیالات بھی کرتا۔ اس خوشگوار تبدیلی کے باوجود بعض اوقات احکام شریعت کے بارہ میں اپنی من مانی کرنے لگتا۔ تشدد انہ مزاج کی بنا پر اس کی رائے سے اختلاف کرنے والوں کو سنگین سزا دی جاتی۔

● ـــ علاؤالدین اور قاضی مغیثؒ کے درمیان گفتگو

ایک دن علاؤالدین خلجی نے قاضی مغیثؒ بیانوی سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں آپ سے چند مسائل معلوم کرنا چاہتا ہوں آپ اس کا جواب شریعت اسلام کے مطابق دیجئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ شریعت اسلامی کی رو سے کسی ہندو کو ذمی یا خراج گذار کہہ سکتے ہیں؟ قاضی صاحب نے جواب دیا۔ اسلام نے ان غیر مسلموں کو ذمی قرار دیا ہے۔ جو بادشاہ اسلام کے گماشتوں کے طلب کرنے پر بلا غذار خراج اور مال ادا کریں۔

دوسرا سوال یہ تھا۔ "اگر شاہی گماشتے کچھ رقم بطور رشوت لے لیں تو اس رقم کو چوری یا سرقہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں"

قاضی صاحب نے کہا۔ اگر شاہی گماشتے اپنی معمولی تنخواہ سے جو ان کی ضرورتوں کو کافی ہو کچھ زائد وصول کر لیں تو اس رقم کو سختی کے ساتھ ان سے واپس لے لینا چاہیئے۔ لیکن ہاتھ کاٹنے کی سزا جو چوروں کے ساتھ مخصوص ہے رشوت ستانوں پر جاری نہیں ہو سکتی۔

تیسرا سوال یہ کیا گیا کہ جو مال و دولت میں نے سلطنت کے تخت پر بیٹھنے سے پہلے دیوگڈھ سے حاصل کیا تھا۔ وہ بیت المال کی امانت اور مسلمانوں کی ملکیت ہے یا میرا حق ہے

قاضی صاحب نے فرمایا۔ "اس مال میں بادشاہ کا حق بھی ان مسلمانوں کے برابر ہے۔ جو مال کے حاصل کرنے میں بادشاہ کی مدد دیتے رہے ہیں"۔ سلطان علاؤالدین اس جواب سے برہم ہو گیا اور غصہ میں کہنے لگا۔ "جو رقم میں نے اپنی امارت کے زمانہ میں حاصل کی وہ شاہی خزانہ میں داخل نہیں ہوتی۔ وہ کس طرح بیت المال کی سمجھی جا سکتی ہے"۔

قاضی صاحب عالمانہ شان سے بولے۔ "جو دولت بادشاہ خود اپنے بازوئے قوت سے حاصل کرے وہ اس کی ہے۔ اور جو خزانہ اسلامی لشکر کی مدد سے جمع کیا جائے۔ اس میں عام جانباز مسلمانوں کا حق اتنا ہی ہے جتنا کہ خود بادشاہ کا ہے"۔ اب علاؤالدین نے پوچھا۔

"ایسی دولت میں میرا اور میری اولاد کا کتنا حصہ ہے؟"

قاضی صاحب نے جواب دیا کہ "اس معاملہ میں تین طریقوں پر عمل ہو سکتا ہے۔ اگر محض عدالت اور خلفائے راشدین کی پیروی منظور ہو تو بادشاہ کو اس دولت میں اسی قدر حصہ لینا چاہیئے جتنا کہ عام مسلمانوں کو ملتا ہے اور اگر میانہ روی سے کام لیا جائے تو بادشاہ کا حصہ ان کے امیروں کے برابر ہونا چاہیئے جن سے زیادہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ اگر مصلحت ملکی کا لحاظ رکھا جائے جیسے کہ علماء ایسے وقت میں ضعیف رعایتوں سے تمسک کر دیتے ہیں تو بادشاہ ان امیروں کے حصہ سے کچھ رقم زائد لے سکتا ہے"۔

سلطان نے آخری سوال یہ کیا کہ "میرا دستور یہ ہے کہ جو سپاہی فوجی خدمات پر ضرورت کے وقت حاضر نہیں ہوتا ہے اور فتنہ انگیز لوگوں کو معہ اُن کی آل اولاد کے قتل کرنے کے بعد ان کا تمام مال و دولت شاہی خزانے میں داخل کر لیتا ہوں"

حضرت قاضی صاحب اٹھے اور اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر بولے:۔

"یہ تمام باتیں احکام شریعت کے خلاف ہیں"

● ـــ غیظ و غضب

بادشاہ یہ سُن کر جھنجھلا اٹھا اور غیظ و غضب کے عالم میں حرم سرا میں چلا گیا۔ قاضی صاحب اپنا فریضہ ادا کر کے اپنے گھر کو لوٹے اور بادشاہ کے فیصلہ کا انتظار کرنے لگے۔

● ـــ سلطان کی دنیا بدل گئی

قاضی صاحب تو اپنے طور پر ہی خیال کر رہے تھے کہ بادشاہ قتل کا حکم سنائے گا۔ لیکن سلطان کی دنیا بدل گئی۔ حق کے کڑوے اور زہریلے گھونٹ تریاق ثابت ہوئے۔ بادشاہ کے دل میں ایمان کی شمع جل اٹھی۔ قاضی صاحبؒ کو دوسرے دن دربار میں بلایا اور ان کی توقع کے خلاف غیر معمولی انعام و اکرام سے نوازا اور قاضی صاحب سے مخاطب ہوا۔ "اگرچہ میں علم سے قطعی بے بہرہ ہوں اور فرائض و نوافل کے مسائل سے نابلد ہوں۔ لیکن مسلمان ہوں اور مسلمان زادہ ہوں میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے بالکل صحیح ہے"

(تاریخ فرشتہ ج ۱ ص ۳۶۶، ۳۶۷ حاشیہ ص ۲۶۳ پر)

● ـــ سلطان کی خوبی

سلطان علاؤالدین میں کمزوریاں ضرور تھیں۔ لیکن بے پناہ خوبیوں کا بھی مالک تھا۔ کیا اس کی یہ خوبی کم ہے کہ...

# اعلانات

## دارالعلوم عثمانیہ رسول پارک نیا مزنگ لاہور

امسال بھی جامع مسجد عثمانیہ رسول پارک میں صبح و شام بلا اجرت و فیس قرآن مجید پڑھایا جائے گا۔ نیز بیرونی طلبہ کو علوم عربیہ صرف و نحو معقول و منقول وغیرہ پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ طلبہ کو مدرسہ وظیفہ دے گا۔ حساس و مخیر مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسلام و علوم اسلام باقی رکھنے کی مساعی میں ہر طرح کی امداد کر کے اس نازک دور میں فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ (حافظ منظور الحق خطیب جامع مسجد سعدی پارک و مہتمم دارالعلوم عثمانیہ رسول پارک نیا مزنگ لاہور)

## مدرسہ حنفیہ انوار العلوم رجسٹرڈ کا انتخاب

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم رجسٹرڈ جامع مسجد قاضی نظام الدین عیدگاہ روڈ راولپنڈی کی نئی انتظامیہ کا انتخاب ہوا۔ مدرسہ کے قواعد و ضوابط منظور ہوئے اور مسجد محمدیہ کریم پورہ میں جو مدرسہ تھا۔ اس کا الحاق بھی مدرسہ انوار العلوم سے ہوا۔ نئے منتخب ارکان کے نام یہ ہیں:۔ بانی و مہتمم مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب۔ نائب اول حاجی فضل الرحمٰن صاحب۔ نائب دوم سید جماعت علی شاہ صاحب۔ صدر انجمن قاضی علاؤالدین صاحب۔ نائب اول حاجی محمد یٰسین صاحب۔ نائب دوم حکیم عبدالحمید صاحب۔ سیکرٹری ملک محمد شفیق صاحب۔ نائب شوکت محمود صاحب۔ خزانچی صوفی محمد بخش صاحب۔ ناظم سید انور شاہ صاحب۔ ناظم نشرواشاعت عبدالعزیز خطرت

## سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ مارچ ۶۶ء کو ہو رہا ہے۔ ملک کے جید علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

## قاری کی ضرورت

حفظ و ناظرہ کے لئے ایک قاری کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ ۱۰۰ روپے معہ مکان۔ قاری کے لئے سند یافتہ ہونا ضروری ہے خط و کتابت اس پتہ پر کریں۔ محمد اصیل خان ناظم مدرسہ تحریک القرآن چن کوٹ (آزاد کشمیر)

---

اپنی کوتاہیوں کا احساس کرتا ہے اور پھر اسے اپنے مسلمان اور مسلمان زادہ ہونے پر فخر ہے۔ سلطان کو حضرت نظام الدین اولیاء سے گہری وابستگی ہو گئی تھی اور اکثر مہمات پر روانگی کے وقت ان سے دعا کی درخواست کرتا تھا اس تعلق خاطر کا اثر یہ ہوا کہ

● ـــ شراب سے توبہ

سلطان نے پہلے شراب سے خود توبہ کی اور پھر تمام سلطنت میں اعلان کروا دیا کہ جو شخص کھلم کھلا اور پوشیدہ طور پر شراب پیئے گا اسے شدید ترین سزا دی جائے گی۔ چنانچہ ایسے افراد کو بدایوں میں ایک خاص کنوئیں میں بند کر دیا جاتا تھا۔ رشوت ستانی کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا اور سلطنت میں مساوات قائم کر دی گئی

# جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

## عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے

### علماء کے خلاف گستاخی برداشت نہیں کی جائیگی

شاہدرہ ۴ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن اور ناظم عرفان قادری صاحب نے جامع مسجد جمن شاہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ملکی و ملی حالات پر تبصرہ کیا اور مرکزی جمعیۃ کی شوریٰ کی قراردادوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی پرزور تائید کی گئی۔ اجلاس میں قراردادیں بھی بالاتفاق پاس ہوئیں۔

ایک قرارداد میں منٹگمری میں فلمی اداکاروں کے مخلوط ہیجڑے کو اسلام کے خلاف قرار دیتے ہوئے اسے بے حیائی اور عریانی کے پھیلانے کا سبب قرار دیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اس قسم کی حیا سوز تقریبات کو بند کیا جائے۔

دوسری قرارداد میں منٹگمری کے پندرہ روزہ پرچہ "فردا" کے خلاف غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ علماء اسلام کے خلاف گستاخی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اور ایسی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی جس سے علماء کا وقار مجروح ہو۔ نیز پرچہ کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا۔

تیسری قرارداد میں زنانہ سکولوں کے اندر پردہ اور حیا سوز ڈراموں کو قانوناً بند کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔

چوتھی قرارداد میں خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہوئے اسے قرآن و سنت اور اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔

آخری قرارداد میں مرزائیت و عیسائیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نگرانی کا مطالبہ کیا گیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام کا بروقت اقدام

### خواجہ تحسین

سمندری۔ ۱۸ فروری جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد علی جانباز نے جمعیۃ علماء کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر خواجہ تحسین پیش کیا اور ان سب قراردادوں کو عین اسلام اور ملک و ملت کی خدمت قرار دیا اور قربانی کہ چودھری ظفر اللہ قادیانی کی حرکات کو فی الفور روکا جائے جو منکر نبوت اور منکر جہاد ہے۔ وہ ملک کی کیا خدمت کرے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلے ملک اور مذہب کے اہم تقاضے ہیں اور ہم تمام اسلامیان سمندری علماء اسلام کے اس بروقت اقدام کی پرزور حمایت کرتے ہیں

## جمعیۃ علماء اسلام کا غلبہ چاہتی ہے

کٹھیانوالہ (گجرات) مدرسہ تاج المدارس میں ایک اجتماع سے حافظ عطاء اللہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور مرکزی شوریٰ کی قراردادوں کی پرزور تائید کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ اقتدار کی خواہاں نہیں۔ وہ اسلام کا غلبہ اور اقتدار چاہتی ہے۔ چند قراردادیں بھی پاس ہوئیں۔

ایک قرارداد میں جمعیۃ کی ہنگامی حالات میں خدمات کو سراہا گیا۔

دوسری قرارداد میں جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم راہنما مولانا تاج الدین بسمل کو مدرسہ تاج المدارس کے قائم کرنے پر مبارکباد دی گئی۔

تیسری قرارداد میں شمالی پنجاب کی جمعیۃ سے اس علاقہ میں مبلغین کے بھیجنے کی درخواست کی گئی۔

## مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی کے ضلعی دورے کا مفصل پروگرام

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور ایک ہفتہ تک تنظیمی دورہ کر رہے ہیں۔ مفصل پروگرام یہ ہے:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۶ فروری | بروز ہفتہ | ٹوبہ ٹیک سنگھ | |
| ۲۷ | " اتوار | چک نمبر ۳۳۵ ج ب | " |
| ۲۸ | " سوموار | کمالیہ | |
| یکم مارچ | " منگل | سمندری | |
| ۲ | " بدھ | تاندلیانوالہ | |
| ۳ | " جمعرات | چک ۵۱ م روپڑیاں اور چک ۵۱ م جمے شاہ | |
| ۴ | " جمعہ | جڑانوالہ | |
| ۵ | " ہفتہ | چک جھمرہ | |
| ۶ | " اتوار | لائلپور واپس | |

## مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا خطاب

۱۸ فروری ۶۶ء کراچی جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب خطیب جامع مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے حدیث پاک بنی الاسلام علی خمس کی تشریح کرتے ہوئے مسلمانوں کو اسلام کے پانچ بنا پر مضبوطی سے عمل کرنے کی تلقین کی آپ نے اس سلسلہ میں حج پر عائد کی ہوئی پابندی پر کڑی تنقید کی اور آپ نے مطالبہ کیا کہ اسلام کے ایک اہم فریضہ پر اس قسم کی پابندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

آپ نے آخر میں ۷ فروری ۶۶ء کو جمعیۃ مرکزیہ میں پاس کی ہوئی قراردادوں کی وضاحت کی اور حج پر پابندی عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی اور ظفر اللہ قادیانی کو اچھالنے اور رقص و سرود کے ذریعہ دفاعی فنڈ اکٹھا کرنے کی پرزور مذمت کی اور حکومت سے ان سب کو جلدی ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ تمام حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ کی قراردادوں کی مکمل تائید کی۔ (محمد زمان خادم انجم المدارس کلاچی)

## جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی قراردادیں

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس مولانا محمد زکریا صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مرکزی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کی قراردادوں کی مکمل حمایت کی گئی اور قراردادیں پاس کیں۔ جن میں افواج پاکستان کو خراج تحسین، اعلان تاشقند پر مایوسی کا اظہار کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کی حج کی پالیسی کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے نظر ثانی کا مطالبہ کیا گیا۔ رویت ہلال کے بارہ میں معتمد علماء کی شمولیت کا مطالبہ کیا گیا اور آخری قرارداد میں ثقافت و کلچر کے نام پر پھیلتی ہوئی بے حیائی اور رقص و سرود کی محفلوں کو ختم کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔

## مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ رجسٹرڈ بھکر کا تیرھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۵-۱۶ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۸-۹ مارچ ۶۶ء بروز منگل بدھ منعقد ہوگا۔ جس میں متذکرہ ذیل علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

(۱) حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی (۲) جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب (۳) حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود صاحب (۴) مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی (۵) مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری (۶) شیخ الطریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (۷) حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتان (۸) حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر (۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی (۱۰) حضرت مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کندیاں۔

جلسہ منگل کے روز صبح نو بجے شروع ہوگا اور اسی روز عصر کی نماز کے بعد جمعیۃ علماء و اسلام تنظیم کا خصوصی اجلاس ہوگا۔ جس میں حضرت درخواستی صاحب دامت برکاتہم شرکت فرمائیں گے۔

(محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ ہذا)


## قیام پاکستان سے اعلانِ تاشقند تک

تمام ضلعی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکز نے "قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی مختصر تاریخ و کارنامے

(۲) مرکزی مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے

(۳) موجودہ ملی و ملکی مسائل و حالات پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ایک مبسوط بیان جو انہوں نے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں سنایا

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد۔ ہر ضلعی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس ٹریکٹ کو منگوا کر ہر خاص و عام تک پہنچائے۔ صفحات ۴۰۔ رنگین ٹائٹل قیمت ۲۵ پیسے، ۲۰ روپیہ سینکڑہ (علاوہ محصول ڈاک) ایک کاپی کے لئے ۲۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔

شعبۂ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل۔ لاہور

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۱۰

ظاہر ہے کہ ان میں سے ایک صورت بھی ترجیح یا تقویتِ مذہب کی نہیں۔ ابطال مذہب کی ہے اور یا پھر غرور علم کی ہے کہ اپنے ہی مذاہب میں حق کو منحصر سمجھ لیا جائے جو بلاشبہ افراط و تفریط ہے۔ جس سے مسلکِ علماء دیوبند بالکل الگ ہے وہ کسی بھی امام مجتہد یا اس کے فقہ کی کسی چھوٹی سی چھوٹی جزئی کے بارہ میں تمسخر یا سوءِ ادب یا رنگِ ابطال و تردید سے پیش آنے کو خسرانِ دنیا و آخرت سمجھتے ہیں۔ وہ فقہا و مجتہدین کی توقیر و احترام کے یہ معنی نہیں سمجھتے کہ یہ فقہیں شرائع اصلیہ ہیں۔ جن کی تبلیغ ضروری ہے۔ اور امام مجتہد معاذ اللہ صاحب شریعت ہے۔ جس نے یہ فقہ کی کوئی نئی شریعت پیش کی ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ اجتہادیات شرائع فرعیہ ہیں شرائع اصلیہ سے نکل کر ظاہر ہوتی ہیں۔ آئمہ مجتہدین صرف انہیں اصل شریعت سے بالواسطہ اجتہاد نکال کر پیش کر دیتے ہیں۔ اس لئے وہ توہین کی بجائے پوری امت کی تحسین اور شکریہ و تعظیم کے مستحق ہیں کہ ان کی خداداد فراست و بصیرت اور شانِ تفقہ کی حذاقت و مہارت نے اُن لپٹے ہوئے مسائل کو جو کلیات شریعت میں مستور تھے۔ کھول کر امت کے سامنے رکھ دیا۔ امت کا فرض قدر شناسی منت پذیری اور حسب مناسبت انہیں اپنا کر زندگی کا دستور العمل بنانا اور اپنے دین کو پراگندگی اور تضاد سامانی سے بچائے جانا ہے نہ کہ انہیں آڑ بنا کر لڑائیوں اور توہین و استہزا کے میدان ہموار کرنا اور جو اس خود ساختہ تبلیغ و دعوت پر لبیک نہ کہے۔ خواہ وہ کتنی ہی نیک نیتی سے کسی دوسرے فقہ پر عمل پیرا رہے۔ اس کے خلاف ملامتوں کے ووٹ پاس کرتے پھرنا ہے۔ بہرحال اجتہادی اختلافات میں کسی امام مجتہد کی پیروی کرنا اور چیز ہے اور اس کے فقہ کو موضوع تبلیغ بنا کر دوسرے فقہوں کی تردید کرنا اور چیز ہے پہلی صورت مسلکِ علماء دیوبند کی ہے۔ دوسری صورت کا ان کے مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

### حدیث اور محدثین

حدیث کے سلسلے میں بھی علماء دیوبند کا مسلک نکھرا ہوا اور صاف ہے۔ اس میں وہی جامعیت اور اعتدال کا عنصر غالب ہے۔ جو دوسرے مقاصدِ دین میں ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ وہ حدیث چونکہ قرآن کریم کا بیان اور دوسرے درجہ میں مصدرِ شریعت سمجھتے ہیں۔ اس لئے کسی ضعیف سے ضعیف حدیث کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بشرطیکہ وہ قابل احتجاج ہو۔ حتیٰ کہ متعارض روایات کے سلسلہ میں بھی ان کی سب سے پہلی سعی اخذ و ترک کے بجائے تطبیق و توفیق اور جمع بین الروایات کی ہوتی ہے تاکہ ہر حدیث کسی نہ کسی طرح عمل میں آجائے متروک نہ ہو۔ کیونکہ ان کے نزدیک سلسلۂ روایات میں اعمال اولیٰ ہے اہمال سے۔ پھر اسی جامعیتِ مسلک کے تحت حسب اصولِ حنفیہ متعارض روایات میں رفع تعارض کی جس قدر اصولی صورتیں ائمہ اجتہاد کے یہاں زیر عمل ہیں۔ وہ سب کی سب موقع بہ موقع مسلکِ علماء دیوبند میں جمع ہیں مثلاً تعارض روایات کی صورت میں امام شافعی رحمہ اللہ کے یہاں صحتِ روایت اور قوتِ سند پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اصح مافی الباب روایات کو اختیار کرتے ہیں اور ضعیف روایات کو ترک کر دیتے ہیں۔ یا مثلاً امام مالک کے یہاں ایسی صورت میں تعامل اہل مدینہ یا تعاملِ حرمین پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ جو نسی روایات تعامل کے مطابق ہوگی وہ اُسے اختیار کر کے ماسواء کو ترک کر دیں گے۔ یا مثلاً امام احمد بن حنبل کے یہاں تعارض روایات کی صورت میں فتاویٰ صحابہ کی کثرت پر زور دیا گیا ہے۔ جس روایت کے ساتھ یہ کثرت جمع ہو جائے گی۔ وہ اُسے مذہب کی بنیاد بنا کر باقی روایات کو ترک کر دینگے۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے یہاں زیادہ زور جمع روایات اور تطبیق و توفیق پر دیا گیا ہے۔ وہ اس باب کی تمام روایات کو جمع کر کے یہ دیکھتے ہیں کہ اس مجموعہ سے شارع علیہ السلام کی غرض کیا نکلتی ہے؟ اور ان روایات کا وہ قدر مشترک کیا ہے۔ جس کے یہ مختلف پہلو مختلف روایات کے ضمن میں بیان ہو رہے ہیں۔ اس لئے وہ قوتِ سند یا تعاملِ حرمین یا فتاویٰ صحابہ پر نظر ڈالنے سے پہلے نصوص سے مناطِ حکم کی تخریج کرتے ہیں۔ پھر اس کی تحقیق کرتے ہیں۔ اور پھر اس کی تنقیح اور تجزیہ کر کے اُس روایت کو بنائے مذہب قرار دیتے ہیں۔ جس میں یہ غرض شارع زیادہ نمایاں اور واضح ہوتی ہے۔ خواہ وہ روایت سنداً قوی ہو یا کچھ کمزور اور بقیہ روایات کو ترک کرنے کی بجائے اس غرضِ شارع اور مناطِ حکم کے معیار سے اس روایت کے ساتھ جوڑتے چلے جاتے ہیں۔ جس میں یہ معیاری غرض نمایاں تھی۔ جس سے ساری روایات اپنے اپنے موقعہ پر چسپاں ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور مناطِ حکم کے ساتھ حکم کے وہ اجزاء جو ان مختلف روایات میں پھیلے ہوئے تھے موقعہ بہ موقعہ جڑ کر اُس باب کا ایک عظیم علم بن جاتے ہیں۔ جس کی کھلی وجہ یہ ہے کہ ہر حدیث علم و حکمت کا ایک مستقل منبع اور مخزن ہے اور اس تطبیق و توفیقِ روایات کی وجہ سے جبکہ کوئی روایت بھی ترک نہیں ہونے پاتی۔ خواہ وہ قوی السند ہو یا ضعیف السند تو ہر روایت کا علم محفوظ رہتا ہے اور نہ صرف الگ الگ بلکہ یہ سارے علوم کسی ایک معیار سے جڑ کر مرتب علم کا ایک عظیم ذخیرہ بن جاتے ہیں۔ جو ترکِ حدیث کی صورت میں ممکن نہ تھا پھر نہ صرف یہی ایک ذخیرہ میسر ہو جاتا ہے بلکہ ساری حدیثوں کے علم کا یہ مجموعہ یک جا ہو کر کتنے ہی نئے علوم کے دروازے کھول دیتا ہے اور جبکہ تعاملِ صحابہ اور فتاویٰ صحابہ بھی مویدات کے طور پر ان روایات کے ساتھ جمع کر دیئے جاتے ہیں تو اس علم میں ایک دوسرے عظیم علم کی آمیزش ہو کر علم کا یہ دریا سمندر بن جاتا ہے۔ جس میں بنیادی نقطہ مناطِ حکم ہوتا ہے۔ جسے مرکز بنا کر حنفیہ تمام ائمہ اجتہاد کے اصول اور اپنے مخصوص اصولِ تفقہ سے کام لیتے ہیں۔ جس سے روایات بھی جمع ہو جاتی ہیں۔ اور رفع تعارض کے سارے اصول بھی اپنے اپنے موقع پر جمع ہو جاتے ہیں۔ مرجحات اور اسباب ترک حدیث کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ البتہ جہاں رفع تعارض کی صورت نہ بن پڑے اور ترجیح بہرحال ناگزیر ہو جائے۔ وہاں وجہ ترجیح اس مسلک پر راوی کا تفقہ ہے۔ پس وہ روایت قابل ترجیح ہوگی جس کے راوی فقیہ ہوں۔

غرض علماء دیوبند کے مسلک میں محض قوتِ سند یا اصح مافی الباب ہونا اصل نہیں بلکہ بصورت جمع مناطِ حکم اور بصورت ترجیح تفقہ اصل ہے۔ کیونکہ صحت سند سے زیادہ سے زیادہ حدیث کے ثبوت کی پختگی معلوم ہو سکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو حدیث زیادہ ثابت ہو وہ اس دائرہ کا بنیادی فقہ بھی اپنے اندر رکھتی ہو یا اس کے راوی فقیہ بھی ہوں۔ پس اگر اصح مافی الباب حدیث لے لی جائے۔ جس میں صرف حکمِ مسئلہ موجود ہے اور غیر اصح بوجہ غیر اصح ہونے کے ترک کر دی جائے۔ جس میں حکم مسئلہ کے ساتھ علۂ حکم اور مناطِ حکم بھی موجود ہے تو حکم بلا علت کے رہ جائے گا اور جبکہ علتِ حکم ہی سے یہ حکم اپنی دوسری امثال میں بھی پہنچ سکتا تھا جو اس حکم کے پھیلاؤ اور وسعت کی صورت تھی اور یہ علت اس لئے متروک ہو گئی۔ کہ اس کا ماخذ اصح مافی الباب نہ تھا یا اس کی نسبت سے ضعیف السند تھا تو یقیناً اس حکم کی جامعیت اور مخزنِ امثال ہونا ختم ہو جائیگا جس سے فقہ کی وسعت بھی ختم ہو جائے گی۔ اس لئے امام ابو حنیفہ قوتِ سند سے زیادہ مناطِ حکم کی تخریج و تحقیق اور تنقیح اور تفقہ رواۃ پر زور دیتے ہیں۔ جس سے حکم کی قوت بھی نمایاں ہوتی ہے اور وسعت بھی ظاہر ہے کہ جب روایت کے ساتھ یہ درایت شامل ہوگی تو اس قسم کی ایک ہی حدیث سے جو مناطِ حکم پر مشتمل ہے۔ اس باب کے سیکڑوں احکام کا فیصلہ بھی ہو جائے گا اور تمام مسائل اپنے حقیقی مرکز سے مربوط ہو کر حل بھی ہو جائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ صحیح روائتیں تو بجائے خود ہیں۔ ضعیف روائتیں بھی جو قابل احتجاج ہوں، ہاتھ سے جانے نہیں پائیں گی۔ اس لئے تطبیقِ روایات اور جمع بین الاحادیث حنفیہ کا خاص اصول ہے۔ جس پر وہ زیادہ سے زیادہ زور دیتے ہیں۔ تاکہ کوئی روایتِ حدیث چھوٹنے نہ پائے۔ مگر افسوس ہے کہ پھر بھی انہیں قیاس کہہ کر تارکِ حدیث کا خلاف واقعہ لقب دیا جاتا ہے

(باقی آئندہ)

RNI NO 7715
ہفت روزہ
# ترجمان اسلام
WEEKLY
TARJUMAN E ISLAM
LAHORE

## بقیہ — شام

۱۹۵۶ء میں سویز پر اینگلو فرانسیسی اور اسرائیلی حملے کے بعد ان ملکوں کی مشترکہ کمان کے قیام کی بات چیت بھی ہوئی۔ لیکن ۱۹۵۷ء میں اردن اور سعودی عرب کی حکومتوں نے بوجوہ اس منصوبے میں سرد مہری کا اظہار شروع کر دیا۔ اس کے بعد مصر اور شام کے وفاق کی تجویز سامنے آئی۔ ۱۹۵۷ء کے اواخر میں اس منصوبے پر باقاعدہ بات چیت شروع ہوئی۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء کو شام کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالحکیم عامر کے ساتھ دونوں ملکوں کی فوجوں کے ادغام کے امکانات کا جائزہ لیا اور مصر و شام کے وفاق کی تجویز پر گفتگو کی۔ قاہرہ سے روانگی کے وقت جنرل بزری نے اعلان کیا کہ شام اور مصر کی فوجیں الگ الگ نہیں ہیں بلکہ ایک فوج ہے جو ایک ہی کمان کے تحت جنگ میں حصہ لے گی اور دونوں ملکوں میں کسی ایک پر حملہ دوسرے پر حملہ تصور ہوگا

اس اعلان کے بعد شام کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم شروع ہو گئی۔ جس میں وہاں کے قائدین کو طرح طرح سے مطعون کیا گیا۔ جنوری ۱۹۵۸ء میں دونوں ملکوں کے وفاق کی بجائے ادغام کی تجویز منظر پر آئی۔ چنانچہ اسی برس اس تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا گیا اور اس طرح جو مملکت وجود میں آئی۔ اس کا نام متحدہ عرب جمہوریہ رکھا گیا۔ اس موقعہ پر مصر و شام کے طول و عرض میں بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ ۲۹ ستمبر کو شامی فوج نے بغاوت کر دی جس کے دس گھنٹے بعد صدر ناصر کے نمائندے اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف مارشل عبدالحکیم عامر اور باغی لیڈروں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ لیکن یہ سمجھوتہ عارضی ثابت ہوا اور بالآخر یہ بغاوت شام کی مصر سے علیحدگی پر منتج ہوئی۔ اسی وقت انقلاب کے محرکین نے اعلان کیا کہ وہ شام پر سے مصر کے تفوق کو ختم اور کاروبار حکومت سے لے کر ملکی معیشت تک تمام شعبوں میں شامیوں کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ بعد ازاں شامی پارلیمنٹ کے سپیکر ڈاکٹر ماموں کزبری نے نئی کابینہ مرتب کی۔ مارچ ۱۹۶۲ء میں شام کی فوج نے پھر انقلاب برپا کر دیا اگرچہ پارلیمنٹ برقرار رہی۔ مگر فوج اور حکومت کے تعلقات معمول پر نہ آئے۔ مارچ ۱۹۶۳ء میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا اور بعث پارٹی نے عنانِ اقتدار سنبھالی۔ جنرل امین الحافظ صدر مقرر ہوئے۔ اب تین برس بعد وہ بھی محروم اقتدار کر دیئے گئے ہیں۔

---

**جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ** مورخہ ۸ مارچ ۶۶ء بروز منگل بعد از دوپہر خان بس کے ذریعہ عازم جھنگ ہوئے۔ ۹ مارچ کو مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ میں شرکت کے بعد رات کو واپس لاہور تشریف لے آئیں گے۔ (حاجی) بشیر احمد


جدید ایڈیشن
**خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و منقح**
مترجم: مولانا محمود الحسن — تفسیر: علامہ شبیر احمد عثمانی
بے نظیر خوبصورتی، دلکش طباعت، دیدہ زیب سائز، عمدہ کاغذ، کتابت کی غلطیوں سے پاک، حاشیہ پر مکمل متن پر مشتمل جلی سرخیاں، ہر صفحہ پر ۱۵ سطریں، ہر صفحہ اپنی ذات میں مکمل، ہر جلد ۲۰۰ صفحات، قیمت فی جلد ۱۲ روپے، محصول ڈاک علیحدہ۔ جلد سوم — عام سفید کاغذ پر ایک رنگی عکسی طباعت، بہترین کتابت کی خوبصورت سنجی ٹائٹل، جلد حجم ۲۰۰ صفحات، قیمت فی جلد ۱۲ روپے، محصول ڈاک علیحدہ۔
مکتبہ نوری (ناشران قرآن مجید) چوک دالگراں لاہور

**اسلام ہوزری کی تیار شدہ مصنوعات**
ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
برسی، مردانہ، زنانہ، بچگانہ پل اوور
بنیز، کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی ویسٹ
سوتی، سلکی، ریشمی، ہوزری، دستانے
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری عثمانی شاہ عالمگیر لاہور
فون ۶۵۹۲۷



## معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

ہمارے ہاں تمام یونانی مرکبات اور نسخہ جات خالص اور صحیح اجزا سے تیار ہوتے ہیں۔ ان میں مفید اجزا کا اضافہ بھی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے مشورہ سے کیا جاتا ہے اور اُن کی ہی نگرانی میں دوائیں تیار ہوتی ہیں۔

**لبوب کبیر (محافظ شباب)** مشک، زعفران، عنبر اور دیگر پچاس قیمتی ادویہ کا مشہور مرکب ہے۔ محافظ شباب ہے۔ جوڑ طبیعتیں جوان رہنے کے لئے ضروری ہیں مہیا کرتا ہے۔ اعصاب کو قوت و طاقت بخشتا ہے۔ گردوں کو گرم اور قوی کرتا ہے۔ منی کو بکثرت پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ شانہ اور دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ چہرے پر نکھار اور شگفتگی لاتا ہے۔ موسم بہار میں ضرور استعمال کریں۔ قیمت ۱ تولہ ۱۰ روپیہ

**دواء المسک جواہر دار** اس میں جواہر مشک، عنبر، موتی اور دیگر بیش قیمت ادویات شامل ہیں۔ دل، معدہ اور جگر کو طاقت و توانائی بخشتی ہے اور ان کے افعال کی حرکات میں نظم، باقاعدگی اور تازگی پیدا کرتی ہے۔ دل کی تمام امراض میں بے حد مفید ہے۔ سریع اثر ہونے کی وجہ سے دل کو فوری قوت دیتی ہے اور اس کی خرابیوں و نقائص کو دور کر کے دوران خون کو درست کرتے ہوئے بدن کے ہر عضو میں خون پہنچاتی ہے۔ غشی کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ خفقان، سوداوی اور مالیخولیا امراض میں خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ عام جسمانی کمزوری یا بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ۵ تولہ قیمت ۵۰/۶ - دس تولہ ۱۲/۰ روپے۔

**حب مقوی معدہ** اکثر امراض انسانی معدہ اور آنتوں کی خرابی، نظام ہضم کی نادرستی اور جگر کے فعل کا صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حب مقوی معدہ ان امراض میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔ جگر اور آنتوں کی حرکات میں مستعدی پیدا کر کے دائمی قبض، اپھارا، پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہے اور طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے آنتوں سے فضلہ کو باہر نکال دیتی ہے۔ خون کی خرابی کو دور کرتی ہے۔ اور بکثرت تازہ خون پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو تقویت دے کر بھوک لگاتی ہے اور تہیج معدہ کو دور کرتی ہے۔ جنسی امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ چہرے کو صاف اور شگفتہ کرتی ہیں — ۱۰ ٹکیاں قیمت ۶/۰ روپیہ

**سفوف مغلظ** جنسی امراض میں یہ سفوف ہمارے دواخانہ کی اہم اور مفید ترین دوا ہے رقت، سرعت انزال اور دھات کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے میں عجیب الاثر واقع ہوا ہے۔ جو لوگ اپنی بے اعتدالیوں کی وجہ سے بہت سی خرابیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے امید کا پیغام ہے۔ کم خرچ اور بالانشین کی مثل کا مصداق بھی ہے۔ ایک شیشی ۱ تولہ ۶/۰

**اکسیر پائیوریا** دانتوں کے درد، مسوڑھوں کے ورم کو دور کرتا ہے۔ دانتوں سے خون کے بہنے کو روکتا ہے۔ گوشت خورہ کو ختم کرتا ہے۔ کھانے اور ملنے کی دوا مکمل کورس ۱۰/۰ روپے

**دیگر یونانی خالص مرکبات** جوارش کمونی ۱ تولہ دو روپے۔ جوارش جالینوس ۱ تولہ ۵/۰ روپے - دواالمسک سادہ ۵ تولہ ۳/۰ روغن بادام ۵ تولہ ۳/۷۵ - معیاری منجن شیشی ۱/۵۰ روپیہ - سرمہ اکسیر بصر ڈیڑھ روپیہ - کشتہ فولاد چھ ماشہ چار روپیہ - کشتہ سہ دھاتہ (جو جریان کے لئے مجرب ہے) چھ ماشہ ۴/۰ روپے۔

**معیاری دواخانہ چوک رنگ محل عقب سنہری مسجد لاہور**

# جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء پر نئی پابندیوں کے خلاف

## شدید احتجاج و اضطراب

## ملک میں حقیقی امن و استحکام کیلئے ایسی پابندیوں کا خاتمہ ضروری ہے

## جبر و تشدد سے حق کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا

جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء مولانا عبدالسلام نائب امیر جمعیۃ ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی نائب امیر صوبہ سرحد۔ مولانا عبدالحق حقانی امیر ضلع کو شہر بدر کرنے اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر صوبہ سرحد کے ڈیرہ اسمٰعیلخان کے داخلہ پر پابندیوں کے خلاف ملک بھر کی جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں نے شدید احتجاج و اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ ہمارے نامہ نگاروں کی اطلاع کے مطابق کراچی، ملتان، لاہور، ڈیرہ اسمٰعیلخان، سرگودھا، جہلم، چکوال، راولپنڈی لائلپور، پشاور، سندھ کے اضلاع اور دیگر شہروں میں جمعیۃ کے رہنماؤں اور خطباء نے جمعہ کے اجتماعات میں ان پابندیوں کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار اور احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کا یہ اقدام ملک کے حقیقی امن و استحکام کے لئے مضر ہے۔ نیز علماء نے اس اقدام کو غیر جمہوری اور غیر مناسب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس قسم کی پابندیاں عائد کر کے اور جبر و تشدد کے بل بوتے پر حق کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے اس امر کا اظہار بھی کیا کہ اسلام کی سربلندی و تحفظ اور ملک کے استحکام کے لئے ہم اپنی جدوجہد بہرحال جاری رکھیں گے۔

علماء نے کہا ہے کہ باوجود اس کے کہ ملک میں بعض قوانین ایسے نافذ ہیں جو غیر اسلامی ہیں اور جنہیں کسی طور بھی قبول نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ان کی منسوخی کے لئے ہم کوئی ایسے ذرائع نہیں اختیار کرنا چاہتے جو ملک و ملت کے مفاد کے منافی ہوں۔ ہم شریعت کے حکم کے مطابق اپنا پروگرام پیش کرتے رہیں گے، درسے علمی جامہ پہنانے کے لئے کوشش بھی جاری رکھیں گے۔ نیز قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ فوراً عائد کردہ پابندیوں کو ختم کر کے عامۃ المسلمین کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ جن متذکرہ علماء پر مختلف پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ انہوں نے کبھی ایسی بات نہیں کہی جو ملک و ملت کے مفاد کے منافی ہو۔ ان میں سے کوئی پیشہ ور مقرر ہے۔ جو فرقہ وارانہ فضا کو مسموم کرنے کا باعث بنا ہو۔ یہ بات تو قابل فہم ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ جو انگریز دشمنی اور اسلام دوستی کی بنا پر فرنگی کے اقتدار کے زمانہ میں سی آئی ڈی کی نظر عنایت میں تھے اور فرنگی حکومت کے معتوب بھی رہے ہیں۔ لیکن انگریز تو اب کا جا چکا ہے۔ کیا اب بھی پرانے ریکارڈ سے استفادہ تو نہیں کیا جا رہا؟ جیسا کہ بعض اوقات ہماری سی آئی ڈی پرانے ریکارڈ کو پیش نظر رکھ کر ایک فہرست تیار کر لیتی ہے اور اعلان کر دیا جاتا ہے کہ فلاں عالم کا داخلہ فلاں شہر میں بند ہے۔ خواہ وہ کب کا داعی اجل کو لبیک کہہ چکا ہو۔ مثلاً شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کو وفات پائے ہوئے سال گذر چکا تھا کہ پشاور میں ان کے داخلہ پر پابندی عائد کی گئی اور اس کا اعلان باقاعدہ اخبار میں شائع کرایا گیا۔ سی آئی ڈی سے اس قسم کی کئی ایک مضحکہ خیز غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

# عربوں کی قیادت مصر کریگا

(علامہ اقبال مرحوم)

۱۹۲۸ء یا ۱۹۲۹ء کی بات ہے۔ ایک روز میں (یعنی مولانا سعید احمد اکبرآبادی) ڈاکٹر عبداللہ چغتائی کے ساتھ ڈاکٹر سر محمد اقبال کی خدمت میں عصر و مغرب کے درمیان ان کی کوٹھی پر حاضر تھا۔ ہم دونوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ڈاکٹر صاحب ایک اسپرنگ دار مسہری پر نیم دراز تھے۔ عرب ممالک کا ذکر آ گیا، تو ڈاکٹر صاحب نے ان ممالک کے سیاسی، دینی اور اخلاقی انحطاط پر بڑے دکھ اور درد کا اظہار فرمایا۔ لیکن یہ ذکر کرتے کرتے اپنے تک حصہ کا ایک کش لیا اور پھر جذباتی انداز میں کہنے لگے۔ "میں بہرحال مایوس نہیں ہوں۔ مجھ کو یقین ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ ایشیا کی تمام قومیں آزاد ہوں گی اور اس وقت عرب بھی اپنی عظمت رفتہ واپس لینے کے لئے متحد و متفق ہو کر بہ حیثیت ایک قوم کے ابھریں گے اور ان کی قیادت مصر کریگا" میں نے پوچھا کہ مصر تو مغربیت میں سب سے زیادہ ڈوبا ہوا ہے۔ فرمایا "مصر کا ذہن بیدار ہے۔ اُن کو اسلام سے سچی محبت ہے۔ علوم جدیدہ میں وہ سب عربوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ اور پھر جسمانی لحاظ سے بھی وہ سب سے زیادہ مضبوط اور تندرست ہیں۔ اس بنا پر قیادت کی صلاحیت سب سے زیادہ انہیں میں ہے۔ رہی ان کی مغربیت تو میں ان سے نہیں گھبراتا اگر ذہن مسلمان ہو تو یہی مغربیت اپنی انتہا کو پہنچ کر اور زیادہ پختگی ایمان کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ چنانچہ خود میرا حال یہ ہے کہ یورپ میں رہ کر اسلام پر میرا عقیدہ جتنا پختہ ہوا، پہلے ایسا نہیں تھا۔ آج یہ واقعہ یاد آتا ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ ترجمانِ حقیقت کی چشم بصیرت نے اب سے تیس سال قبل کس طرح ان واقعات کو دیکھ لیا تھا۔ جو آج پیش آ رہے ہیں۔

(اقتباس از مضمون مولانا سعید احمد اکبرآبادی ایڈیٹر ماہنامہ "برہان" دہلی بعنوان "نظرات" (اداریہ)

ماہنامہ برہان اگست ۱۹۵۸ء مطابق محرم الحرام جلد ۴۱ نمبر ۲

علامہ مرحوم کے ذہن رسا کی بے ساختہ داد دینی پڑتی ہے کہ کس طرح انہوں نے آج سے چونتیس سال قبل مصر سے متعلق اپنی پختہ تلی رائے کا اظہار فرما دیا تھا۔ مصر کے مرد جلیل جمال عبدالناصر نے مصر کو واقعی اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔ جس کا نقشہ علامہ موصوف کے ذہن میں آ چکا تھا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

جلد ۹ - جمعہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء مطابق ۲۴ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ قیمت ۱۵ پیسے ترجمان علماء اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی شمارہ ۱۶

یہ از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

# امام حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ شہادت

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

بعض لوگوں کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ اگر سلطان اسلام کو خلیفہ مان لینا چاہیئے گو نااہل ہو تو پھر حضرت امام حسینؓ نے یزید بن معاویہؓ کی حکومت کے خلاف کیوں خروج کیا؟ اور کیوں ان کو برسرِ حق اور شہید مظلوم و مجبور تسلیم کیا جاتا ہے؟ پس گو بحث کے اس حصہ کا طول بقیہ مطالب کی تشریح میں مخل ہوگا۔ لیکن چونکہ اس معاملہ میں عام طور پر ایک سخت غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے صاف کر دینا ضروری ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت امام حسینؓ اس حالت میں لڑے۔ جبکہ وہ یزید کی حکومت کے مقابلہ میں خود مدعی امامت اور طالب خلافت تھے۔ جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں انہوں نے واقعہ کربلا کا دقت نظر کے ساتھ مطالعہ نہیں کیا۔ حالات میں اچانک ایسی تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ اس غلط فہمی کا پیدا ہو جانا عجیب نہیں حضرت امامؓ جب مدینہ سے چلے تو ان کی حیثیت دوسری تھی جب کربلا میں حق پرستانہ لڑ کر شہید ہوئے تو ان کی حیثیت دوسری تھی۔ دونوں حالتیں مختلف ہیں۔ اس لئے دونوں کا حکم بھی شرعاً مختلف ہے۔ جب وہ مدینہ سے چلے ہیں تو حالت یہ تھی کہ نہ تو ابھی یزید کی حکومت قائم ہوئی تھی اور نہ ہی اہم مقامات و مراکز نے اس کو خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ نہ اہل حل و عقد کا اس پر اجماع ہوا تھا ابتدا سے معاملۂ خلافت میں سب سے پہلی آواز اہل مدینہ کی ہی ہے۔ پھر حضرت علیؓ کے زمانہ میں مدینہ کی جگہ کوفہ دارالخلافہ بنا اہل مدینہ اس وقت تک متفق نہیں ہوئے تھے۔ کوفہ کا حال یہ تھا کہ تمام آبادی ایک قلم مخالف تھی اور حضرت امام حسینؓ سے بیعت کرنے کے لئے پیہم اصرار و الحاح کر رہی تھی۔ انہوں نے خود خلافت کی حرص نہ کی۔ بلکہ ایک ایسے زمانہ میں جب تخت حکومت سابق حکمران سے خالی ہو چکا تھا اور نئے حکمران کی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی۔ ایک بہت بڑی مرکزی و مؤثر آبادی (یعنی کوفہ و عراق) کے طلب و سوال کو منظور کر لیا۔ البتہ اس منظوری میں یہ مصلحت ضرور پیش نظر تھی کہ یزید جیسے نااہل کی حکومت سے امت کو بچایا جائے۔ اگر کہا جائے کہ امیر معاویہؓ نے اپنی زندگی میں یزید کو ولیعہد مقرر کر دیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شرعاً اولاد کی ولیعہدی کوئی شے نہیں۔ اصلی شرط خلافت کی انعقاد حکومت ہے۔ یزید کو ولیعہد مقرر کر دیا گیا تھا۔ لیکن جب تک اس کی خلافت بالفعل قائم نہ ہو جاتی صرف یہ بات کوئی حجت نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب یزید کی ولیعہدی کے لئے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بیعت طلب کی گئی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا اور کہا۔ لا اُبایع لامیرین۔ میں دو امیروں سے بیک وقت بیعت نہ کروں گا یعنی خلیفہ کا اپنی زندگی میں ولیعہدی کے لئے بیعت لینا ایک وقت میں دو امیروں کی بیعت ہے۔ جس کی شرعاً کوئی اصل نہیں۔ (رواہ ابن حبان و نقلہ فی الفتح) لیکن جب وہ کوفہ پہنچے تو یکایک نظر آیا کہ حالت بالکل بدل چکی ہے۔ "تمام اہل کوفہ ابن زیاد کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اور سرزمین عراق کی وہ بے وفائی و غداری جو حضرت امیرؓ کے عہد میں بارہا ظاہر ہو چکی تھی بدستور کام کر رہی ہے یہ حال دیکھ کر وہ معاملۂ خلافت سے دستبردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ مدینہ واپس چلے جائیں۔ لیکن ابن سعد کی فوج نے ظالمانہ ہی سہی کر لیا اور مع اہل و عیال کے قید کرنا چاہا۔ وہ اس پر بھی آمادہ ہو گئے تھے کہ مدینہ کی جگہ دمشق چلے جائیں اور براہ راست یزید سے اپنے معاملہ کا فیصلہ کرالیں۔ مگر ظالموں نے یہ بھی منظور نہ کیا۔ اب امامؓ کے سامنے صرف دو راہیں تھیں۔ یا اپنے تئیں مع اہل و عیال قید کرا دیں۔ یا مردانہ وار لڑ کر شہید ہوں۔ شریعت نے کسی مسلمان کو مجبور نہیں کیا ہے کہ ناحق ظالموں کے ہاتھ اپنے تئیں قید کرا دے۔ پس انہوں نے دوسری راہ کمال عزیمت و جرأت کی اختیار کی۔ اور خود فروشانہ لڑ کر حالت مظلومی و مجبوری میں شہید ہوئے۔ پس جس وقت کربلا میں میدان کارزار گرم ہوا ہے۔ اس وقت امام حسینؓ مدعی خلافت و امامت نہ تھے۔ نہ اس حیثیت سے لڑ رہے تھے۔ ان کی حیثیت محض ایک مقدس اور پاک مظلوم کی تھی۔ جس کو ظالموں کی فوج ناحق گرفتار کرنا چاہتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو زندہ گرفتار کرا دینا پسند نہیں کرتا۔ اور چاہتا ہے کہ طاقتور ظلم کے مقابلہ میں بے سروسامان حق کی استقامت کا ایک یادگار منظر دنیا کو دکھلا دے۔ تعجب ہے کہ یہ غلط فہمی صدیوں سے پھیلی ہوئی ہے جس کو مفصل اور محققانہ بحث دیکھنی ہو۔ وہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی منہاج السنہ جلد ۲ کا مطالعہ کرے۔

## کرامات سیدنا امام حسینؓ

— آپ کی شہادت دسویں محرم ۶۱ھ میں ہوئی اور اسی دن شدید ترین سورج گرہن لگا۔

— آپ کی شہادت کے چھ ماہ بعد تک آسمان کے کنارے کچھ عجیب طرح سرخ رہے اور پھر وہ سرخی جاتی رہی۔ شہادت سے پہلے اور اس کے بعد پھر کبھی ویسی سرخی نہیں دیکھی گئی۔

— آپ کی شہادت کے دن بیت المقدس میں ہر پتھر کے نیچے سے تازہ تازہ خون نکلا۔

— ظالموں کی فوج میں جو پیلے رنگ کی گھاس رکھی ہوئی تھی۔ وہ راکھ ہو گئی۔

— ان ظالموں نے اپنے لشکر میں ایک اونٹنی ذبح کی تو اس کے گوشت میں سے آگ کی چنگاریاں نکلتے دیکھیں۔

— اور جب اس کا گوشت پکایا تو وہ اندرائن کی طرح کڑوا زہر ہو گیا۔

— ایک شخص نے حضرت حسینؓ سے گستاخ باتیں کیں تو خدائے جبار و قہار نے اس پر دو آسمانی ستارے پھینکے۔ جن سے اس کی قوت بصارت جاتی رہی۔

— اور ان ایام کی اسی حالت سے متعلق حضرت ابو نعیمؒ نے کتاب دلائل میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت حسینؓ پر جنات کو روتے اور نوحہ کرتے سنا

— حضرت امام حسینؓ کی یہ کرامتیں تاریخ خلفاء سے نقل کی گئی ہیں۔

— حضرت مولانا تھانویؒ نے کسوف خمس سے اہل بیعت کی اصطلاح آخری مہینہ میں رونما ہوتی ہے۔ وہ نہیں بلکہ فتوی یعنی آفتاب کا بے نور ہو جانا بتایا ہے۔

نیز ان مذکورہ بالا کرامات کو حافظ حدیث ابن حجرؒ نے مزید صحیح حوالوں کے ساتھ تہذیب التہذیب کی جلد دوم صفحات (۴۵۴، ۴۵۵) پر بھی بیان کیا ہے۔

خلف بن خلیفہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کے وقت آسمان کالا ہو گیا اور دن میں ستارے نکل آئے۔

محمد بن صلت ابدی نے ربیح بن منذر نوری اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آ کر امام حسینؓ کی شہادت کی اطلاع دی اور وہ اندھا ہو گیا۔ جس کو دوسرا آدمی کھینچ لے گیا۔

ابن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے میری دادی نے کہا۔ قبیلہ جعفیین کے دو آدمی جناب امام حسینؓ کے قتل میں شریک تھے۔ جن میں سے ایک کی شرمگاہ اتنی لمبی ہوئی۔ کہ وہ مجبوراً اس کو لپیٹتا تھا اور دوسرے آدمی کو اتنی سخت استسقا ہو گیا کہ وہ پانی کی بھری ہوئی مشک کو منہ سے لگا لیتا اور اس کی آخری بوند تک چوس جاتا۔

سدی ایک قصہ بیان کرتے۔ کہ میں ایک جگہ جہاں گیا۔ جہاں قتل حسین کا تذکرہ ہو رہا تھا میں نے کہا۔ حسینؓ کے قتل میں جو شریک ہوا۔ وہ ایسی موت مرا جس پر گفتگو کرنے والے نے کہا۔ اے عراقیو! تم کتنے جھوٹے ہو۔ مجھے دیکھو۔ میں قتل حسینؓ میں شریک تھا۔ لیکن اب تک بری موت سے محفوظ ہوں اسی لمحہ اس نے جلتے ہوئے چراغ میں اور تیل ڈال کر بتی کو اپنی انگلی سے ذرا بڑھایا ہی تھا کہ پوری بتی میں آگ لگ گئی جسے وہ اپنی تھوک سے بجھا رہا تھا کہ اس کی داڑھی میں آگ لگ گئی۔ وہ وہاں سے دوڑا اور پانی میں کود پڑا۔ تاکہ آگ بجھ جائے لیکن آخر کار جب اُسے دیکھا تو وہ جل کر کوئلہ ہو گیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں دکھا دیا کہ تیری شرارت کا یہ انجام ہے۔

عمارہ بن عمیر نے بیان کیا کہ جب عبیداللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے برآمدے میں برابر برابر رکھے گئے۔ اور میں اس وقت ان لوگوں کے پاس پہنچا جبکہ وہ لوگ کہہ رہے تھے۔ وہ آگیا وہ آگیا۔ کہ اتنے میں ایک سانپ نے آ کر ان سروں میں گھسنا شروع کیا۔ اور عبیداللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھستا اور اس میں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر باہر آ جاتا۔

اس واقعہ کو امام سدیؒ نے بیان کر کے اس کی سند کو بھی صحیح کہا ہے۔

(حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی)

خط و کتابت کرتے وقت
اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ —

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء

# معیار تعلیم کی پستی اور اُسکے اسباب

اخبارات میں چند روز سے متواتر یہ خبریں چھپ رہی ہیں کہ درسی کتابوں کی نایابی کے سبب سے ہزاروں طلباء اور طالبات انتہائی پریشانی کا شکار ہو رہے ہیں۔ حکومت نے صرف پندرہ ناشرین کو درسی کتابوں کی طباعت کا ٹھیکیدار بنا کر ملک کے لاکھوں طلبہ کو مشکلات اور پریشانیوں کے منہ میں دھکیل دیا ہے اور وہ لوگ اپنے اداروں کی بدانتظامی یا اجارہ داری کی وجہ سے ان کتابوں کو نہیں چھاپ رہے اور اگر چھاپتے بھی ہیں تو نہایت قلیل تعداد میں۔ اخبارات کی رپورٹ کے مطابق مختلف شہروں کے تاجران کتب عروس البلاد لاہور میں کئی کئی روز تک قیام کر کے بے نیل مرام واپس چلے گئے ہیں۔ یہاں کے ان مخصوص ناشرین کے نام مختلف شہروں سے کالیں بک کروا کر استفسار کیا جاتا ہے لیکن جواب نفی میں ملتا ہے۔

ہم آج تک یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ حکومت جس مسئلہ کی بابت بھی اپنا کوئی کمیشن مقرر کرتی ہے وہی مسئلہ بجائے آسان ہونے کے پہلے سے بھی زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اسی تعلیمی مسئلہ کو پیش کیا جا سکتا ہے حکومت نے اس کی چند مشکلات اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے پیش نظر جب سے تعلیمی کمیشن وغیرہ بٹھائے اسی وقت سے اس مسئلہ کی مشکلات میں بجائے کمی ہونے کے اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔ تعلیمی معیار یہ ہو گیا ہے کہ ایک میٹرک پاس طالب علم اخبار بھی صحیح طریقے سے نہیں پڑھ سکتا۔ اس کی وجہ کچھ نصاب تعلیم کا ناقص ہونا اور کچھ ناشرین کی اجارہ داری ہے۔ محکمہ تعلیم نے اگرچہ اپنی رائے میں قوم کے طلبہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ پہلی جماعت کے قاعدے سے لیکر دسویں جماعت کی ضخیم کتابوں کی ترتیب تک یونیورسٹی اور ڈگری کالجوں کے ان پروفیسر صاحبان سے مدد لی ہے جن کے ناموں کی ضخامت سے دگنی ان کی ڈگریوں کی ضخامت ہے لیکن ہمیں بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان لوگوں نے جو کتابیں ترتیب دی ہیں وہ اس بات کی صاف غمازی کر رہی ہیں کہ وہ بڑی بڑی ڈگریوں والے پروفیسر صاحبان ان پرائمری اور ہائی اسکول کے طلبہ کی نفسیات سے یک قلم ناآشنا ہیں ان کی یہ ناقص ترتیب تعلیم کے معیار کو بجائے بلند کرنے کے روز بروز پست کر رہی ہے، کیونکہ بچہ ان کتابوں کو پڑھنے کے باوجود ان کی ناقص ترتیب کے باعث ان کے سمجھنے سے عاری ہے۔ ان کتابوں کو ان حضرات کو ایڈٹ کرنا چاہیئے تھا۔ جو ان کلاسوں کا تجربہ رکھتے ہیں تاکہ وہ ان بچوں کی سائیکالوجی کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق اسی قسم کا مواد کتاب میں فراہم کرتے۔

معیار تعلیم کے پست ہونے کی دوسری وجہ کتابوں کی زیادتی ہے۔ محکمہ تعلیم نے یا تو اپنے ان چند ناشرین کی دولت میں اضافہ کی خاطر یا کسی اور وجہ سے ہر جماعت میں اتنی کتابیں لگا دیں جن کو اُس جماعت کا بچہ اٹھا کر بھی اسکول نہیں لے جا سکتا۔ مثال کے طور پر دوسری جماعت کے بچہ کو جس کی عمر ۶-۷ سال ہوتی ہے اپنی عمر کے سالوں کی تعداد ہی میں کتابیں ہر روز اسکول لے جانی پڑتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اتنے چھوٹے بچے کا اتنی کتابوں کو دیکھ کر تعلیم سے دل بالکل اچاٹ ہو جاتا ہے۔ وہ اگرچہ گھر سے اسکول آتا تو ہے لیکن راستہ میں بجائے اسکول جانے کے دوسرے آوارہ لڑکوں کے ساتھ مل کر ان کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے۔

تیسری وجہ معیار تعلیم کے پست ہونے کی یہ ہے کہ ناشرین حضرات ایک تو کتابوں کی طباعت میں بعض لفظ ایسے غلط چھاپ دیتے ہیں کہ اُن کے متعلق شبہ ہو جاتا ہے کہ وہ غلطی مؤلف کی ہے۔ یا ناشر کی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچپن میں وہ غلطی بچے کے ذہن میں ایسی گھستی ہے کہ پھر ساری عمر اُس کو نکالا نہیں جا سکتا۔ دوسرے وہ مخصوص ناشرین اپنی اجارہ داری کے پیش نظر کتابیں وقت پر نہیں چھاپتے اور بچے کو کافی دنوں تک کتابوں کی خریداری کے متعلق خاصی ذہنی پریشانی میں مبتلا رہنا پڑتا ہے بلکہ بعض اطلاعات کے مطابق کئی کتابیں تو ۵-۶ ماہ تک بازار میں نہیں ملتیں۔ اور جب ملتی ہیں تو اُس وقت تعلیمی سال ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے اور طلبہ اُس کتاب کو خرید تو لیتے ہیں لیکن پڑھ نہیں سکتے۔

اب تعلیمی سال کو شروع ہوئے ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے، لیکن طلبہ ابھی تک آدھی سے زیادہ کتابوں سے محروم ہیں۔ حالانکہ تعلیمی سال شروع ہونے سے پہلے ہی تمام کتابوں کو اچھی خاصی تعداد میں چھپ کر بازار میں آ جانا چاہیئے تھا تاکہ طلبہ کو ان کی خرید میں کوئی دشواری نہ ہو۔ اور اگر یہ موجودہ ٹھیکیدار ناشرین ایسا نہیں کر سکتے تو محکمہ تعلیم کو ان کتابوں کی طباعت کو عام کرنا چاہیئے تاکہ ہر نشر و اشاعت کا ادارہ اس کو چھاپ کر مارکیٹ میں لا سکے۔

امید ہے کہ محکمہ تعلیم کے ارباب حسب دستور ان گذارشات پر غور فرما کر ان مشکلات کے ازالہ کی جو ممکن تدبیر کریں گے۔

## پولیس کا تشدد

پولیس کا ویسے تو یہ پرانا رویہ ہے کہ وہ سیاسی کارکنوں پر ہر قسم کے تشدد کو روا رکھتی ہے لیکن کچھ عرصہ سے پولیس کے اس رویہ میں شدت پیدا ہو گئی جس کی وجہ سمجھنے سے ہم قاصر ہیں۔ گذشتہ دنوں میں جب صدر جمہوریہ چین اور جلالت الملک شاہ فیصل اپنی تاریخی دوروں پر پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے تو لاہور راولپنڈی اور کراچی میں پولیس نے صحافیوں کے ساتھ بہت ہی ناروا سلوک کیا جس کی مذمت ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کی ہے چنانچہ گورنر مغربی پاکستان نے ان سب واقعات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے اور اس کے ساتھ گورنر مغربی پاکستان نے یہ بھی یقین دلایا ہے کہ صحافیوں سے بدسلوکی کرنے والوں کو سزا دی جائے گی۔

اسی سلسلہ میں ضلع گجرات سے جمعیۃ کے دو ارکان مولانا برکت علی صاحب اور جناب عبدالقیوم صاحب عارف پر کچھ تشدد کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ فی الحال ہم ان پر کوئی تبصرہ کرنے کے بجائے محترم ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات اور محترم ایس پی صاحب گجرات کو متوجہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

## دو علماء کی نظر بندی کیخلاف رٹ درخواستیں

پشاور۔ یکم مئی۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کی پشاور برانچ میں جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے دو علماء کی طرف سے اُن کی نظر بندی کو چیلنج کرتے ہوئے دو رٹ درخواستیں دائر کی گئی ہیں درخواستیں جن کی ابتدائی سماعت ۴ مئی کو ہوگی۔ مسٹر ظہور الحق بیرسٹرایٹ لا، مسٹر نور احمد ایڈووکیٹ نے قاضی عبدالکریم نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسماعیل خاں کی جانب سے دائر کی ہیں۔ قاضی عبدالکریم اور مولانا عبدالسلام کو کلاچی اور شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے شہر بدر کیا گیا ہے اور انہیں علی الترتیب موضع وانڈہ شیرو اور گڑوالی سے پانچ پانچ میل کی حدود کے اندر اندر نظر بند کر دیا گیا ہے۔ رٹ درخواستوں میں کہا گیا ہے کہ نظر بندوں کو نظر بندی کی وجوہ سے آگاہ نہیں کیا گیا اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے احکام نظر بندی غیر قانونی ہیں۔ اس کے علاوہ آرڈیننس کی دفعہ ۵ (۱) الف اور ج جس کے ماتحت انہیں نظر بند کیا گیا ہے انہیں مہیا نہیں کی گئیں

## حضرت درخواستی مدظلہ العالی کا دورہ نوشہرہ

۳ مئی (بذریعہ ڈاک) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی ۶ مئی بروز جمعہ بذریعہ خیبر میل خدام الدین کانفرنس میں شرکت کے لئے نوشہرہ صدر تشریف لے جا رہے ہیں

(دفتر مرکزی جمعیۃ)

## ہفتہ بھر کی اہم خبریں

### مصر کا فضائی وفد پاکستان آئے گا

کراچی، ۱۷ مارچ (پ ر) مصر کی فضائی کمپنی کا ایک وفد پاکستان کی فضائی کمپنیوں کا دورہ کرنے کے لئے کراچی پہنچے گا۔ وفد کراچی پہنچنے کے بعد ایئر مارشل اصغر خاں کی دعوت پر پاکستان آئے گا۔ وفد ۱۱ دن تک پاکستان میں قیام کرے گا۔

کراچی میں قیام کے دوران وفد کراچی ایئرپورٹ، ہوائی اڈوں کے ٹریننگ سکول اور ہوائی جہاز بنانے کے کارخانے کا معائنہ کرے گا۔ اس کا پروگرام اصغر خاں وفد کے ارکان کے مشورے سے ترتیب دیں گے۔

### فرمودات امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

حصہ اول

ترتیب: حکیم مختار احمد الحسینی

- شاہ جی کی باتیں
- خطابی معرکے
- جواہر پارے
- رموز و معارف
- لفظ آفرینیاں
- وقت کے فرعونوں سے خطاب
- تاریخی تقریریں
- عقیدہ و مسلک
- مسائل
- فرنگی اور شاہ جی
- غم دوراں کے تذکرے
- دیگر اہم اور تاریخی مواد

حصہ اول

بہترین کتابت و طباعت سے آراستہ ہو کر چھپ گیا ہے۔

قیمت ۲ دو روپے صرف

علاوہ محصول ڈاک ——!

آج ہی منگوائیں

**مکتبہ تعمیر حیات**

دفتر جمعیتہ علماء اسلام

چوک رنگ محل —— لاہور

## تمام کمیونسٹوں کے نام

## آہ! مولینا محمد طیبؒ

## نیا روسی راکٹ بمباروں کو آن واحد میں تباہ کر سکتا ہے۔

ماسکو ۱۷ مارچ۔ ماسکو ریڈیو کے مطابق روس نے ایسے طیارہ شکن راکٹ تیار کئے ہیں جو ہر قسم کے جدید لڑاکا بمباروں کو چاہے وہ کتنی ہی بلندی اور کتنی ہی تیز رفتاری سے پرواز کر رہے ہوں، آناً فاناً تباہ کر سکتے ہیں۔ ۱۷ مارچ یوم مئی کی تقریبات میں ایسے راکٹوں کی نمائش کی گئی۔ علاوہ ازیں راکٹ شکن راکٹوں کی بھی نمائش کی گئی۔ ماسکو ریڈیو نے دعویٰ کیا کہ سترکیلو میٹر فاصلہ والے راکٹ جو روس نے تیار کئے ہیں دنیا کے کسی ملک کے پاس نہیں ہیں اور دنیا کا کوئی راڈار سسٹم ایسے راکٹوں کی نقل و حرکت کا پتہ نہیں لگا سکتا۔

## ترجمان اسلام کا دور جدید

Scanned with CamScanner

# مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار

## علماء مشرقی پاکستان کی خدمت میں

محترم علماء کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ اس وقت پاکستان میں اسلام کی جو خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں اور جس جرأت کے ساتھ قرآن وسنت کے خلاف قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں۔ نیز جس تیز رفتاری کے ساتھ رقص وسرود، نمائش اور عریانی کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اس سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہوتی ہے کہ اس ملک سے اسلام کے وقار کو مٹانے کے لئے ایک منظم اسکیم کے ماتحت یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے ظاہر ہے۔ ایسی نازک ترین حالت میں دین کے علمبردار حضرات کا خاموش رہنا شریعت اور احکام شریعت کے ساتھ مداہنت برتنے کا مترادف ہوگا۔ اس سے جو دینی نقصان ہوگا۔ صرف یہی نہیں کہ اس کا وبال تمام مسلمانوں پر عموماً اور علمائے کرام پر خصوصاً عائد ہوگا۔ بلکہ آئندہ اس کی تلافی کی صورت بھی ناممکن ہو جائے گی۔ نیز یہ لوگ آج تو علماء سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ چند دنوں کے بعد العیاذ باللہ دین اور مذہب سے بھی بیزاری کا اعلان کر دیں گے۔

محترما! اس وقت علمائے کرام کا خاموش رہنا دین ومذہب کی خواہ کتنی ہی خدمات انجام دیں مگر وہ سماجی اور اجتماعی برائیوں کے سدباب کے لئے قطعاً کافی نہیں۔ علمائے کرام کی بے شمار خدمات کے باوجود آج لوگوں کے سامنے جو ان کے اثرات ظاہر نہیں ہو رہے ہیں۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ ان کی کوئی باقاعدہ تنظیم نہیں ہے۔ حالانکہ یہ زمانہ ہے اجتماعی حیثیت سے کام کرنے کا۔ لہذا علماء کرام پر فی الحال ایک مضبوط تنظیم کے تحت بنیان مرصوص کی طرح منظم ہو کر میدان عمل میں کود پڑنا فرض اولین ہے۔

فی الحال مشرقی پاکستان میں اسلام کے نام پر دو جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ ایک نظام اسلام چونکہ اس جماعت کی باگ ڈور اقتدار کے بھوکے افراد کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس جماعت کے ... سربراہ ماثر لیڈر کی اہلیہ ایوا جیسی مغرب زدہ ... عورتوں کی انجمن کا رکن ہے۔ اور ایک قادیانی ... خاندان میں اپنی لڑکی دے کر مرزائیوں سے رشتہ جوڑ لیا ہے۔ ظاہر ہے ایسے افراد کے ذریعہ حقیقی نظام اسلام کی ترویج کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اور دوسری جماعت جماعت اسلامی کے نام سے موسوم ہے۔ اس جماعت کے متعلق شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی قدس سرہ اور مشرقی ومغربی پاکستان کے کل اکابر علماء کرام ..... کے خیالات کا حاصل یہ ہے کہ اس جماعت کے سربراہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے صحابہ کرام پر تنقید کر کے دین کی بنیاد کو متزلزل کرنے کی سعی بیجا کی ہے۔ اور ماڈرن اسلام رائج کرنا چاہتا ہے۔ جو کسی سچے مسلمان کے لئے ہرگز قابل قبول نہیں۔

یہ بالکل بدیہی ہے کہ ایسی صورت حال میں مذکورہ بالا جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی ہم شرکت نہیں کر سکتے۔ لامحالہ ہمیں ایک تیسری راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہو گئی۔ اسی کے مدنظر سلہٹ ڈھاکہ کے علماء کرام نے مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے چند سربراہوں کو مشرقی پاکستان تشریف لانے کے لئے دعوت دی تھی۔ چنانچہ گذشتہ ۱۳ مارچ کو مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر قطب عالم حافظ الحدیث حضرت علامہ محمد عبداللہ درخواستی صاحب اطال اللہ بقاءہم کی قیادت میں نائب امیر وقائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب پر مشتمل ایک وفد ڈھاکہ رونق افروز ہوا۔

ان کی آمد پر ڈھاکہ شہر کے علماء، آئمہ مساجد، دیندار حضرات اور قریبی اضلاع کے علماء کرام کا ایک اجتماع منعقد ہوا۔ اسی اجتماع میں بڑے غور وخوض کے بعد مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل عمل لائی گئی۔ جس کے امیر حضرت مولانا حافظ شیخ عبدالکریم صاحب سلہٹی (خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ) منتخب ہوئے اور نظامت کے لئے اس نااہل (محمد شمس الدین غفرلہ) کو نامزد کیا گیا۔ ۱۷ مارچ کو ڈھاکہ میں ان حضرات کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علمائے کرام کے علاوہ عام وخاص ہر طبقہ کے شہری حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ بعدہٗ یہ حضرات سلہٹ تشریف لے گئے۔ اور ۲۰ مارچ کو وہاں

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان نے اپنے ڈھاکہ کے صدر دفتر کی طرف سے مشرقی پاکستان کے تمام ممتاز علماء کے نام ایک گشتی مراسلہ جاری کیا ہے۔ جس میں انہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ خود شناس بنیں اور اپنی قیادت دوسروں کے ہاتھوں میں دینے کے بجائے خود قائد بنیں۔ اس مراسلہ کا پورا متن یہاں دیا جا رہا ہے۔ محمود احمد ظفر

ایک عظیم الشان تاریخی کانفرنس میں خطاب فرمایا۔ جس میں لاکھوں کی تعداد میں سامعین حاضر تھے علاوہ ازیں اور بھی متعدد جلسوں میں انہوں نے تقریر فرمائی۔

### جمعیۃ کی کارگذاریاں

(۱) سلہٹ میں تقریباً دو سال پہلے جمعیۃ قائم ہوئی۔ وہاں ہر محکمے اور تھانے میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کر کے کام نہایت تیزی کے ساتھ آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

(۲) شہر ڈھاکہ میں سٹی جمعیۃ قائم کر کے ڈھاکہ شہر کو متعدد حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ ہر حلقہ میں جمعیۃ کی شاخ قائم کرنے کا کام سرگرمی کے ساتھ آگے بڑھتا جا رہا ہے۔

(۳) عنقریب ضلع مومن شاہی میں ایک علماء کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ امید ہے کہ اسی کانفرنس میں مومن شاہی ضلع جمعیۃ کی تشکیل ہو جائے گی۔

(۴) خدا کا شکر ہے کہ مغربی پاکستان میں عرصہ دراز سے جمعیۃ ایک دینی، علمی، مذہبی اور اسلامی سیاسی جماعت کی حیثیت سے بخوبی اپنا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ وہاں ایک ہزار سے بھی زائد جمعیۃ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ہر شاخ پوری مستعدی کے ساتھ اپنا فریضہ ادا کر رہی ہے

جناب والا!

ہماری بے بضاعتی کے احساس کے باوجود تحفظ اسلام کی خاطر ہم نے توکلاً علی اللہ علماء حقانی کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور انہی علماء حقانی کی شرکت اور معیت میں ہر قسم کے فتنے اور طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کر کے اتمام حجت کا اہم ترین فریضہ ادا کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ ہمارا مسلک اور طریقہ عمل وہی ہوگا۔ جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی تحریک سے لے کر قیام پاکستان تک علماء حقانی کا رہا ہے۔

اب حضرت والا سے درخواست ہے کہ آپ جیسے متدین بزرگ، حوصلہ مند باہمت ہستی اور ماہر عالم دین وشریعت ہم ناقصوں کی قیادت فرما کر اس دینی تحریک کو آگے بڑھاتے ہوئے افضل الجہاد کا اعلیٰ مقام حاصل کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

عرض گذار

ناچیز محمد شمس الدین غفرلہ

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

## فالج اور لقوہ کا شرطیہ علاج

جو اصحاب ڈاکٹروں اور حکماء کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے آخری امید فالج اور لقوہ کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ دیگر ذیابیطس کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ حکیم مولانا حبیب اللہ خان صاحب ماہی والی مسجد منٹگمری شہر

Scanned with CamScanner

## مخلوط مینا بازاروں پر پابندی کا مطالبہ

۲۳ اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے تمام مساجد میں بالاتفاق ... مخلوط مینا بازاروں کے بارہ میں ایک قرارداد منظور کروائی گئی۔ جس کا متن حسب ذیل ہے:۔

مسلمانانِ سرگودھا کا یہ عظیم اجتماع ۱۷ اپریل ۶۶ء کے اس مخلوط مینا بازار کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ جو پی اے ایف کی حدود میں لگایا گیا تھا۔ ایسے مخلوط مینا بازار مخرب اخلاق اور نظریۂ پاکستان کے بنیادی مقصد کے سراسر خلاف ہیں۔ لہٰذا یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے مخلوط مینا بازار آئندہ کے لئے بند کئے جائیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا تنظیمی دورہ

مندرجہ ذیل حضرات کا ایک وفد مندرجہ ذیل تاریخوں میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر میں تنظیمی دورہ کرے گا۔ تمام ارکانِ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ وفد مذکور سے بھرپور تعاون فرمائیں (مولوی عبدالودود سندھی ناظم دفتر سکھر)

حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب جامعی اور حضرت مولانا محمد عبیداللہ ابن القاری عینی اور مولوی محمد ادریس مندرجہ ذیل علاقوں کا دورہ کریں گے۔

۲۱ مئی مطابق ۲۹ محرم بروز ہفتہ رستم۔ سکھر تحصیل مدرسہ مولانا عبدالحق صاحب۔

۲۲ مئی مطابق یکم صفر بروز اتوار۔ شکارپور دفتر جمعیۃ علماء اسلام شکارپور

۲۳ مئی ۲ صفر بروز پیر پنو عاقل جامع مسجد

۲۴ مئی ۳ صفر بروز منگل ڈہرکی اباؤڈر

۲۵ مئی ۴ صفر بروز بدھ میرپور ماتھیلو مدرسہ انوار العلوم

۲۶ مئی ۵ صفر بروز جمعرات گھوٹکی مدرسہ قاسم العلوم

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حاجی محمد ابراہیم صاحب نائب امیر منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد قریشی عبدالغفور صاحب نے آمد و خرچ کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد حافظ محمد صادق صاحب نے گذشتہ ۲۲ روزہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ حسب ذیل ہے۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے ان دنوں میں سرگودہا کے مخلوط مینا بازار کے خلاف ایک قرارداد مساجد میں پاس کرائی اور متعلقہ حکام سے سخت احتجاج کیا۔

(۲) نشر و اشاعت کے سلسلے میں "خلفاء راشدین" نامی ایک پمفلٹ شائع کیا گیا۔ اور ۱۵۰۰ کی تعداد میں عوام میں مفت تقسیم کیا گیا۔

(۳) صدر عراق عبدالسلام عارف مرحوم کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ اور ایک مرحوم کے بھائی عبدالرحمٰن عارف کے نام تعزیت کا خط لکھا گیا۔ اس کے بعد نائب امیر محترم نے تقریر کی اور مندرجہ ذیل قراردادیں و تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) نشر و اشاعت اور دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں ہر تیسرے ماہ ایک پمفلٹ شائع کیا جائے (۲) یکم محرم سے ممبر سازی شروع کر دی گئی ہے۔ اس کی حوصلہ افزا رپورٹ پر کارکنوں کو مبارکباد اور کام تیزی سے جاری رکھنے کا عزم کا اظہار کیا گیا۔

(۳) آخر میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد کی ڈیرہ میں داخلہ بند کرنے اور مولانا عبدالحق صاحب ٹانک مولانا عبدالسلام صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی کی نامناسب نظربندیوں کے خلاف حکومت و ارباب متعلقہ سے سخت احتجاج کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اس قسم کی ناروا پابندیاں اور سختیاں کسی طرح جائز نہیں۔

دعائے خیر پر اجلاس ختم ہوا۔

ناظم عمومی مولانا محمد عثمان صاحب۔ خازن حافظ محمد بخش صاحب

(محمد عبدالقادر تونسوی)

## مودودی فکر پیدا کرنے کی ایک چال

عرصے سے اخبارات میں ایک جماعت جس کا نام جمعیۃ اتحاد العلماء پاکستان ہے کی تنظیمی خبروں کی اشاعت سے اخبارات مزین ہیں۔ جس سے سیدھے سادے لوگوں کو غلط تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ مودودی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت کر رہی ہے بلکہ وہ تو صحابہ کرام کو غلط کار ثابت کر کے اور انبیاء علیہم السلام پر تنقید کر کے علماء اور امت میں تفریق کا سبب بنی ہوئی ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان اور ممبران اور عام اہل اسلام اس دھوکے میں نہیں آسکتے۔ یہ لوگ خواہ کتنی ہی بار کیوں نہ کہیں کہ ہم علماء اسلام کے اتحاد کے لئے میدان میں آئے ہیں۔ کیونکہ علماء اسلام کے آپس میں اختلافات ہیں۔ اور جہاں یہ اتحاد العلماء کے متوسلین اپنی تنظیم کے لئے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اُن کو بھی یہی بتایا جاتا ہے کہ ہم تو صرف علماء کا اتحاد چاہتے ہیں۔ ہمارا سیاست سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بات واقعات کے سراسر خلاف ہے۔

اس جماعت کے تمام سربراہوں کا تعلق مودودی جماعت سے ہے۔ دراصل یہ لوگ اتحاد العلماء کے نام سے علماء کو پھانس کر مودودی صاحب کے حلقہ میں لانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ مودودی صاحب کے عقائد باطلہ کی وجہ سے علماء ان کے قریب کبھی نہیں جا سکتے۔ لیکن اگر وہ واقعی اتحاد العلماء کے ذریعہ علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتے ہیں اور علمائے اسلام کی برتری کے لئے کوشاں ہیں تو ان کو چاہیئے کہ پہلے وہ مودودی صاحب کی ... جماعت سے استعفاء دیں اور پھر علماء کو دعوت اتحاد دیں۔ (ابن صدیق سکھر)

**ترجمان**:۔ سکھر کی جمعیۃ کے ناظم مولانا عبدالودود سندھی صاحب نے بھی اتحاد العلماء کے متعلق لوگوں کی آگاہی کے لئے ایک بیان جاری فرمایا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ اتحاد العلماء مودودی جماعت کا ایک دوسرا عنوان ہے اور اس کے قریباً تمام لیڈر مودودی جماعت کے ممبر ہیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا اہم اجلاس

۳۰ اپریل۔ جمعیۃ علمائے اسلام لاہور ڈویژن کا ایک اہم اجلاس جماعت کے صدر دفتر واقع چوک رنگ محل میں زیر صدارت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے بعض تنظیمی امور پر غور و خوض کیا گیا۔ آخر میں صوبہ سرحد کے مقتدر علماء حضرت مولانا عبدالسلام صاحب۔ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب۔ مولانا عبدالحق صاحب حقانی اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب پر حکومت کی ناروا پابندیوں اور غیر آئینی سلوک پر شدید احتجاج کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عام المسلمین کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو ختم کرے۔ نیز جمعیۃ کے ایک بہترین کارکن اور رکن مجلس شوریٰ لاہور ڈویژن مولانا محمد طفیل صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(حکیم محمود احمد ظفر ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۳ اپریل ۶۶ء کو ضلعی دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں قریباً ۲۰ حضرات نے شرکت کی اور جمعیۃ کی جدید ممبر سازی اور اس کی تنظیم کے بعض اہم پہلوؤں پر غور و خوض کیا گیا۔ یہ بھی طے پایا کہ ترجمان اسلام کی مزید اشاعت کے لئے کوشش کی جائے اور تبلیغی اور اصلاحی امور کے لئے کچھ مبلغین کا تقرر کیا جائے۔

اجلاس کے آخر میں چند حضرات نے قریباً ۴۰ مزید پرچے خریدنے کا وعدہ فرمایا۔

## ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا عبیداللہ انور صاحب کا خطاب

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلوبا ۳۷۹ ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ وہاں کی جمعیۃ کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ یہ مدرسہ ایک نہایت پرسکون فضا اور مقام پر واقع ہے۔ مدرسہ میں گاہے گاہے جمعیۃ کے اکابر بغرض معائنہ تشریف لے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ۱۸ اپریل کو حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور بھی وہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں اور ضروری امور کے علاوہ اراکین جمعیۃ کو بھی خطاب فرمایا۔

دوران تقریر آپ نے فرمایا کہ یہ آزادی علماء کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ لیکن اب یہاں علماء کے وقار کو مخدوش کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ آپ نے عصر جدید کے فتنوں کی سرکوبی کی طرف بھی علماء کی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ان فتنوں کے استیصال کا بہترین حل یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کیا جائے۔

## بستی پرہار غربی میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۳ محرم الحرام ۸۶ھ کو بستی پرہار غربی تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل عمل میں آئی۔ اور مندرجہ ذیل حضرات اس کے عہدہ دار مقرر ہوئے۔

امیر مولانا عبدالقادر صاحب تونسوی۔ نائب امیر غلام حیدر خان

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

## جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

پشاور ۲۱ اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا عزیز الرحمٰن ضلعی امیر منعقد ہوا۔ اجلاس میں امیر ضلع کے علاوہ صوبائی امیر مولانا سید گل بادشاہ، صوبائی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری اور صوبائی ناظم پیر مبارک شاہ صاحب نے خصوصی شرکت کی۔ ضلع لاہور سے ۲۵ مندوبین نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد امیر ضلع اور صوبائی امیر نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیۃ فیصلہ کر چکی ہے کہ ملک سے تمام غیر اسلامی افکار و آراء طرز و عمل اور روایات کا خاتمہ کیا جائے۔ جس کے لئے ملک گیر مہم چلائی جائے گی۔ جس کے لئے فیصلہ ہوا کہ صوبائی اکابر مولانا سید گل بادشاہ، صاحبزادہ عبدالباری صوبائی ناظم پیر مبارک شاہ صوبائی ناظم کے تعاون و امداد کے لئے کمیٹی عمل میں لائی جائے۔ جس کے لئے ضلع پشاور سے مولانا محمد حسین پشاور شہر مفتی عبدالقیوم پوپلزئی پشاور شہر، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد جان، مولانا عبدالسلام مولوی شمس الحق، میاں ڈاکٹر الطاف گل، مولانا فضل مولیٰ، مولانا ذکریا، مولانا ہدایت الحق، مولانا محمد عثمان، مولانا سمیع الحق نامزد کئے گئے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا محمد مجیب نور صاحب بنوں مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کیا گیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ دوسری قرارداد کے ذریعہ حکومت کے اس رویہ پر اظہار کیا گیا۔ جس کے ذریعہ آئے دن علماء کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔ امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور مولانا عبدالحق امیر مولانا عبدالسلام ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو اپنے گاؤں سے دور دوسرے مضافات میں پابند سکنی کے احکامات آئین پاکستان کی بین خلاف ورزی اور پاکستان میں علماء کے نعرۂ حق اور اسلام کی تبلیغ پر پابندی کے مترادف ہے۔ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ یہ احکامات واپس لیکر اپنی جمہوریت نوازی کا ثبوت دیں۔

تیسری قرارداد میں محکمہ اوقاف کے حکام کے اس اقدام کو غیر شرعی قرار دیا گیا۔ جس کی رو سے بعض مساجد کے علماء کو معزول کرنے کے لئے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ حالانکہ از روئے شرعی ایک پیش امام یا خطیب کو شرعی نقائص کے بنا پر معزول کیا جا سکتا ہے سیاسی مقاصد کی بنا پر امامت سے معزول نہیں کیا جا سکتا۔

## جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی کارروائی

مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۶ء بروز پیر دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر میں زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمد عبیداللہ صاحب جامعی جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خیرپور ڈویژن کے مندوبین حضرات نے شرکت کی۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مولوی محمد ادریس صاحب نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت کی تنظیم پر زور دیا۔ ڈویژن خیرپور کے نمائندوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے جماعت کی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کی اپیل کی۔ مولوی محمد ادریس صاحب کی تائید میں حسب ذیل نمائندگان جمعیۃ نے اجلاس سے خطاب کیا۔

(۱) قاری ایوب علی صاحب نعمانی بھریا روڈ (۲) مولانا دوست محمد صاحب مرزاپور (۳) حاجی والی ڈینو کنڈ ڈائن (۴) مولوی نیک محمد صاحب پیر گوٹھ (۵) مولوی یار محمد صاحب پیر گوٹھ (خیرپور) حسب ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ کی تمام قراردادوں اور فیصلوں کی مکمل حمایت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام قائم کر کے غیر شرعی قوانین، عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے اجلاس میں باتفاق رائے طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی جانب سے ایک نمائندہ وفد نواب شاہ، خیرپور، لاڑکانہ، جیکب آباد اور سکھر کے تنظیمی دورے کے لئے بھیجا جائے۔ مذکورہ تنظیمی وفد کے لئے مولانا عبیداللہ صاحب جامعی مولوی محمد ادریس صاحب کو منتخب کیا گیا۔ نیز مذکورہ وفد کی آمد پر ضلع نواب شاہ میں قاری محمد ایوب علی صاحب نعمانی بھریا روڈ ضلع خیرپور میں صوبیدار غلام رسول صاحب اور حاجی اللہ بخش صاحب ضلع لاڑکانہ میں جناب عبدالغفور صاحب ناظم جمعیۃ ضلع جیکب آباد میں ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ ضلع سکھر میں ضلعی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب وغیرہ تنظیمی دورے کو کامیاب کرنے کے لئے وفد کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں باتفاق رائے طے پایا کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کو خیرپور ڈویژن کے تمام اضلاع میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسوں سے خطاب کرنے کے لئے دعوت دی جائے گی۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن)

(مولوی عبدالودود سندھی)

## حکام کے مستحسن اقدام کا شکریہ!

لودھراں میں ۱۶ اپریل کو ورائٹی شو ہو رہا تھا۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی کوششوں سے حکام ضلع نے نہایت دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے پروگرام منسوخ کر دیا۔ جس پر مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے لئے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان اور ایس ڈی ایم صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے اور ان کی اسلام دوستی کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی رفتار

۱۸ اپریل بروز دوشنبہ دن گذرے رات ۸ بجے سے ۲ بجے تک سلہٹ ٹاؤن میں بمقام ہواپاڑہ جامع مسجد میں حضرت الحاج مولانا عبدالمتین چودھری صاحب شیخ پھولباڑی کی زیر صدارت سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام کی نو ایجاد مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ اس مجلس میں باتفاق رائے حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) گذشتہ ۲۰-۳-۶۶ تاریخ کو ڈھاکہ دکھن میں منعقدہ سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے منظور شدہ تجاویز کی یہ اجلاس مکمل طور پر منظور کرتے ہیں۔

(۲) کارروائی کی سہولت کے لئے سلہٹ ضلع کو چھ محکمہ (تحصیل) میں منقسم کیا جائے (۱) صدر سلہٹ (۲) جینتا (۳) ذکی گنج (۴) سنام گنج (۵) مولوی بازار (۶) حبیب گنج

مذکورہ بالا چھ محکمہ کی جمعیۃ علماء اسلام کمیٹی کی تنظیم کا ذمہ حسب ذیل بزرگان پر دیا جائے۔

(۱) حضرت الحاج حافظ مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔

(۲) حضرت الحاج مولانا ریاست علی صاحب شیخ الحدیث منافینگ امیر جمعیۃ ضلع سلہٹ

(۳) حضرت الحاج مولانا عبدالمتین چودھری صاحب (شیخ پھولباڑی)

(۴) حضرت مبلغ اعظم مولانا شمس الاسلام صاحب (شیرپوری)

(۳) حسب ذیل بزرگان اور اراکین جمعیۃ پر ضلع جمعیۃ علماء اسلام کا چندہ فراہم کرنے کا کام سپرد کیا جائے۔

(۱) حضرت شیخ کوڑیا مدظلہ العالی۔

(۲) حضرت شیخ پھولباڑی مدظلہ

(۳) حضرت مولانا محمد عبدالحی چودھری صاحب

(۴) حضرت مولانا محمد یونس صاحب شیخ ڈھاکہ دکھن

(۵) حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب شیرپوری۔

(۴) سلہٹ ٹاؤن (سٹی) جمعیۃ قائم کرنے کے لئے حسب ذیل اشخاص کو منتخب کیا جائے۔

(۱) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب چتولی

(۲) حضرت حافظ مولوی مجاہد علی صاحب امام نواسٹرک مسجد سلہٹ

(۳) مولوی عبدالرؤف صاحب باروتخانہ

(۵) سلہٹ ٹاؤن میں ضلع جمعیۃ علماء اسلام مرکزی دفتر قائم کرنے کا ذمہ حضرت شیخ کوڑیا کو دیا جائے اور ناظم دفتر قاری مولوی محمد معین الدین صاحب منافینگی کو کیا جائے۔ اور ان کا ماہواری وظیفہ مبلغ ۷۵/- روپے مقرر کیا جائے۔

(۶) ضلع انصار الاسلام رضاکاران جمعیۃ علماء اسلام کا سالار حضرت مولانا حسین احمد صاحب بارکوٹی کو کیا جائے اور پورے ضلع میں انصار کی تنظیم کا کام ان کے سپرد کیا جائے۔

(۷) امروز کے یہ اجلاس گذشتہ ماہ فروری لاہور میں منعقدہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کی منظور شدہ تجاویز کو تہ دل سے منظور کرتے ہیں

(۸) ضلع جمعیۃ کے لئے حضرت مولانا شہاب الدین صاحب کو محاسب مقرر کیا جائے (۹) ڈھاکہ دکھن میں منعقدہ کانفرنس کے آمدنی اور مصارف کے حساب کو یہ اجلاس منظوری دیتے ہیں۔

(محمد اشرف علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

# তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 12 paise

## امریکی سفارت خانے جاسوسی کرتے ہیں

نیویارک - امریکہ کے ممتاز روزنامہ نیویارک ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ دنیا کے بعض ملکوں میں امریکہ کے ۷۵ فیصد سفارتی نمایندے سراغرساں ادارہ سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں۔ ان کی کل تعداد تقریباً پندرہ ہزار ہے۔ جس میں سے تقریباً دو ہزار دو سو افراد بیرونی ملکوں میں سراغرسانی کا کام انجام دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے نام انتہائی خفیہ رکھے گئے ہیں اور سی آئی اے کے صرف چند اعلیٰ افسروں کے سوا ان لوگوں کے ناموں سے اور کوئی واقف نہیں۔

روزنامہ نے سی آئی اے پر ایک سلسلہ مضامین شروع کیا ہے اور اس مضمون کی دوسری قسط میں ان حقائق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس مضمون میں مزید بتایا گیا ہے کہ ان خفیہ ایجنٹوں کے سالانہ ۵۰ کروڑ ڈالر کی رقم مخصوص کی جاتی ہے۔ یہ رقم امریکہ کے سراغرسانی کے شعبہ کے کل اخراجات کا چھٹا حصہ ہے۔

روزنامہ کے مطابق یہ خفیہ ایجنٹ امریکی سفارت خانہ میں ملازم ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے متعلق یہ شبہ نہیں ہوتا کہ یہ جاسوس ہوں گے۔ لیکن بعض صورتوں میں ان کو پہچاننا مشکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے پاس امریکی سفیر سے بھی بڑی کار اور سفیر سے بھی زیادہ پرتکلف دفتر ہوتا ہے۔

بعض سفارت خانوں میں تو ان ایجنٹوں کی تعداد سیاسی اور اقتصادی افسروں کی تعداد سے زیادہ ہوتی ہے۔ بعض ملکوں میں تو ان کی تعداد سفارتی نمائندوں کا ۷۵ فیصد ہو گئی ہے۔ امریکی سراغرساں ادارہ سی آئی اے کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ۱۹۵۳ء میں ایران کے ڈاکٹر مصدق کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں اس کا ہاتھ تھا۔ گوئٹے مالا کی حکومت کا تختہ ۱۹۵۴ء میں سی آئی اے نے الٹا تھا۔ ۱۹۵۶ء میں کیوبا پر حملہ کرنے کا منصوبہ بھی اسی ادارہ نے تیار کیا تھا۔ جو ناکام ہوا۔

سی آئی کی نمایاں کارگذاریوں میں ۱۹۵۶ - ۶۱ء میں روس پر یو - ۲ طیاروں کی جاسوسی پروازیں اور مشرقی برلن میں روسی ملٹری ہیڈ کوارٹر کے ٹیلی فون ٹیپ کرنا شامل ہے ۔۔۔۔ یہ ٹیلی فون شہر کے نیچے ایک سرنگ سے ٹیپ کئے جاتے تھے۔ سی آئی اے نے سابق وزیراعظم روس مسٹر خروشچیف کی اس تقریر کی نقل بھی حاصل کر لی تھی۔ جو انہوں نے کمیونسٹ پارٹی کی انتیسویں کانگریس میں کی تھی جس میں مسٹر خروشچیف نے سٹالن کو راندۂ درگاہ قرار دیا تھا۔ حال ہی میں سی آئی اے نے کانگو میں کمیونسٹ فوج کی مدد کی تھی۔

یہ تو ان ملکوں کے اعداد و شمار بیان کئے گئے ہیں۔ جہاں سی آئی اے کی سازشیں کامیاب ہو گئی ہیں۔ بعض ممالک ایسے بھی ہیں۔ جہاں آئے دن سی آئی اے کے ذریعہ خفیہ سازشوں کے جال پھیلائے جاتے ہیں اور وہاں کے ملکی لوگوں کو بے پناہ امریکی ڈالر دے کر مہروں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور انہیں یہ بھی اطمینان دلایا جاتا ہے کہ اگر ہمارا منصوبہ یہاں کامیاب ہو گیا تو تمہیں نوازشات اور کرسیوں سے نوازا جائے گا۔

## صدر عبدالسلام عارف کے جانشین کا اعلان

عراق کے صدر عبدالسلام عارف کی حادثاتی موت کے بعد مختلف حلقوں میں خدشات کا اظہار کیا گیا تھا کہ ملک میں اقتدار کے لئے طویل رسہ کشی شروع ہو جائے گی۔ اور اس کشمکش میں مرحوم صدر کی پالیسیوں میں تبدیلی کے امکانات بھی تھے۔ لیکن الحمدللہ یہ خدشات درست ثابت نہیں ہوئے۔ عبدالسلام عارف کے بھائی اور عراقی فوج کے سربراہ جنرل عبدالرحمٰن عارف متفقہ طور پر صدر منتخب کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے گذشتہ روز مجلس دفاع کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں اپنے مرحوم بھائی کے نقش قدم پر چلنے کا عزم رکھتا ہوں اور ان کی پالیسیوں اور منصوبوں کو اپناؤں گا۔

آپ نے کہا کہ دین اسلام میں ہی ہر قوم کی امن و سلامتی کی ضمانت ملتی ہے۔ اس لئے نظام کو چاہیئے۔ کہ وہ خلفائے راشدین کی سیرت و کردار اور طریق کار کو اپنا شعار بنائیں۔ آپ نے واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ اس زمانے میں ہمارے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ ہم اسلام ہی کے بتائے ہوئے سیدھے اور صحیح راستہ کو اپنائیں۔ دریں اثناء عرب ممالک کے سیاسی حلقوں نے ڈاکٹر نیراز کی نئی کابینہ پر اطمینان مسرت کیا ہے۔ اس کابینہ میں تین نئے وزیر شامل کئے گئے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں بریگیڈیئر شاکر محمد شکری وزیر دفاع۔ محمد الخطیب وزیر العمل اور مسٹر صادق جلال وزیر صنعت۔ (الحسینی)

## بقیہ احتجاج

مثلاً اسی ہفتہ میں علامہ خالد محمود صاحب کے منٹگمری میں داخلہ پر پابندی لگائی گئی ہے۔ حالانکہ علامہ موصوف بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ یعنی وہ یہاں سرے سے موجود ہی نہیں۔ ایسا تم ظریفی یہ ہے کہ جو لوگ ملک و ملت کے امن و سلامتی کے منافی پے در پے اقدام پیش کر رہے ہیں اور ان کے جی میں جو آتا ہے کر گذرتے ہیں۔ ملک کی اکثریت کی ناراضگی اور احتجاج کے باوجود ان کو پوچھا تک نہیں جاتا۔ اور برق گرتی ہے تو ان بیچاروں علماء پر۔ جو ملک و قوم کے حقیقی خیرخواہ ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری حکومت اس غیر دانشمندانہ اقدام پر نظرثانی کرے گی۔ بالخصوص اپنے نیک دل گورنر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں ذاتی دلچسپی لیں اور بالخصوص نظام سے باز پرس کریں کہ وہ کیوں ایسے نامناسب اقدامات اٹھاتے ہیں۔ (الحسینی)

## بقیہ عربوں کی قیادت

ناصر نے ان طاقتوں کے منہ پھیر دیئے ہیں۔ جو عربوں پر جریصانہ نگاہیں لگائے بیٹھی تھیں اور اپنی بالادستی قائم رکھنے پر تلی ہوئی تھیں عرب کی سرزمین سے اپنا بستر بوریا سمیٹ رہی ہیں۔

آج سارا عرب جاگ اٹھا ہے اور وہ ایک نئے عزم کے ساتھ متحد و متفق ہو کر اپنے مشترکہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عربوں کو نظر بد سے بچائے اور آپس میں اتحاد و اتفاق کی توفیق عطا فرمائے۔ (الحسینی)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲/۷۱

اسلامی موٹر ری کی قابل قدر مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
امتیاز نشان
جرسی، ہروانہ، زنانہ، بچگانہ، پی اوور
لیڈیز کوٹ، مفلر، نیبان، لیڈیز ویسٹ
سوتی، سلکی، ریشمی انڈر ویئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلامی موٹر ری ۱۳۰ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۲۵

خوشخبر عکسی قرآن مجید مترجم و مبوب
ترجمہ از مولانا محمد احسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
زینت نفاست و دلکش طباعت و زیبائش دیدنی
عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ قرآن پر مکمل بیل سبز و
سائز جمبو سائز، سفید گلیز کاغذ ساز، ۲۲×۲۹ مضبوط سنہری ڈائیاں جلد
ہدیہ صرف ۱۲ روپے ۱۲ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔ منونہ مفت
قسم دوم:۔ عام سفید کاغذ ایک رنگی طباعت دیدہ زیب
کی مضبوط سنہری ڈائیاں جلد ہدیہ صرف ۷ روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ماہنامہ

# ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

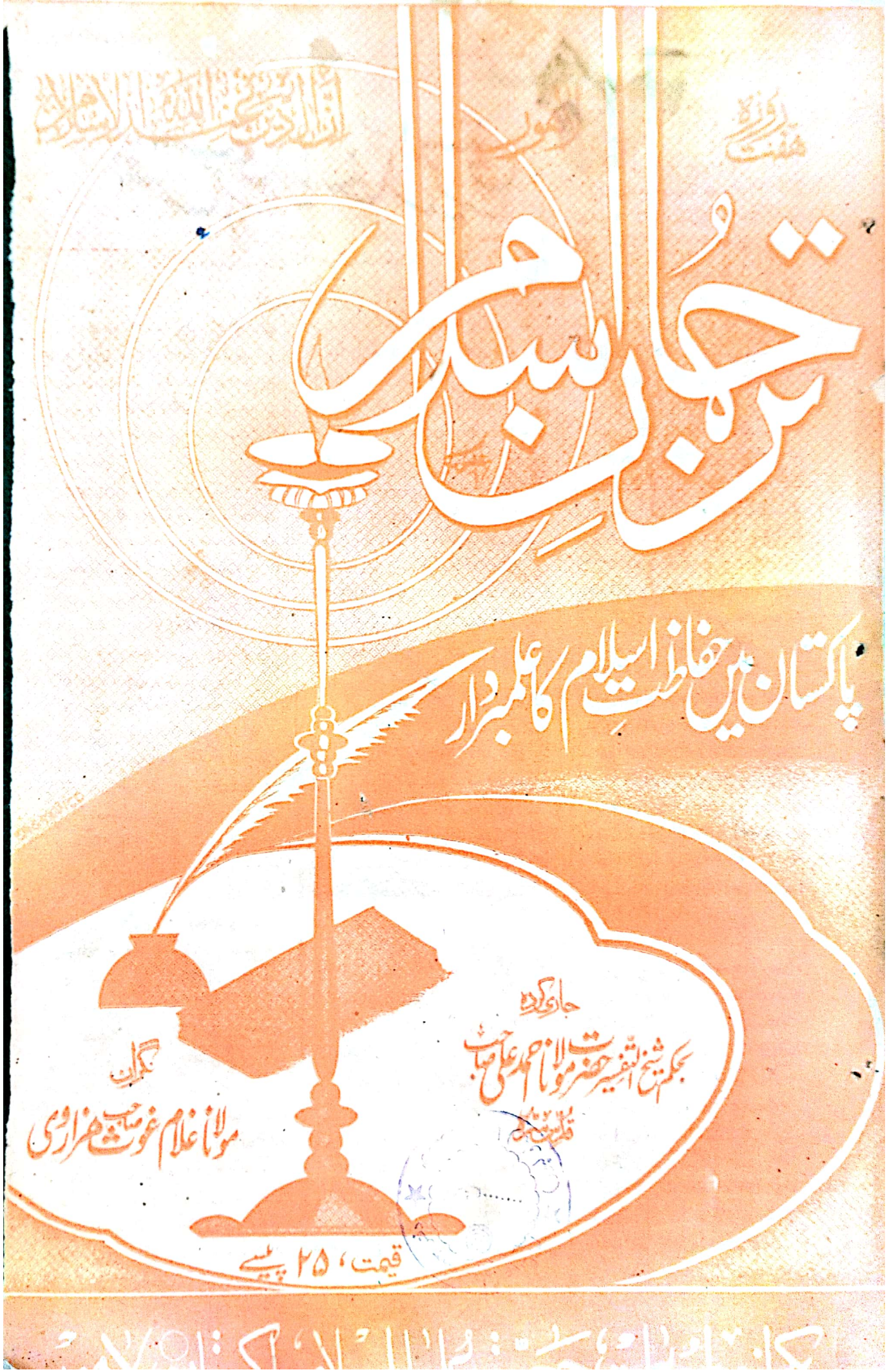

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

Scanned with CamScanner

# نفس پرستی یا خدا پرستی

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

قسط سوم

چنانچہ جن لوگوں نے آپؐ کی ان تین بنیادی باتوں کو کما حقہٗ قبول کر لیا، جو خدا پرستی کی زندگی کی بنیاد ہیں تو پھر ان لاکھوں کروڑوں انسانوں کی زندگیوں کا رخ ایک دم ایسا بدلا کہ آج کی دنیا میں یقین آنا مشکل ہے، کہ کیا ایسے بھی انسان ہو سکتے ہیں۔ میں مثال کے طور ان میں سے چند کا ذکر کرتا ہوں۔

آپؐ کی دعوت قبول کرنے والوں میں سے ایک ابوبکر صدیقؓ بھی تھے، جو آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے پہلے جانشین، اور اسلامی حکومت کے ذمہ دار بھی ہوئے۔ آپؐ کی بے نفسی کا یہ حال تھا کہ گو اسلامی سلطنت کے سب سے بڑے عہدیدار تھے، مگر زندگی اس طرح گذارتے تھے کہ آپ کے گھر والے مُنہ میٹھا تک کرنے کے لئے ترستے تھے۔ ایک دن اہلیہ نے عرض کیا کہ بچوں کا جی کچھ میٹھا کھانے کو چاہتا ہے۔ تو فرمایا کہ سرکاری خزانہ تو ہمارا منہ میٹھا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ ہاں! جو کچھ وہاں سے روزانہ ملتا ہے۔ اسی میں سے اگر تم کچھ بچا سکو تو بچا لو! اور کچھ میٹھی چیز پکا لو۔ چنانچہ انہوں نے روزانہ کے خرچ میں سے تھوڑا تھوڑا بچا کر تھوڑے سے پیسے جمع کر لئے اور ایک دن حضرت ابوبکرؓ کو دیئے کہ اس کا کچھ سامان لا دیجئے تاکہ آج کچھ میٹھی چیز پکا لیں۔ آپ وہ پیسے لئے ہوئے خزانچی کے پاس چلے گئے، اور وہ پیسے بیت المال کو واپس کر دیئے، اور فرمایا کہ یہ اسی خرچ میں سے جو ہمیں بیت المال سے ملتا ہے اتنے دنوں میں بچایا ہوا ہے، معلوم ہوا کہ ہمارا کام اس سے کم میں چل سکتا ہے۔ لہٰذا اب ہمیں اتنا کم کر کے دیا جائے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جب مسلمانوں نے بیت المقدس فتح کیا اور حضرت عمرؓ وہاں تشریف لے گئے، ساتھ میں ایک غلام تھا، لیکن اسلامی حکومت کے اس سب سے بڑے شخص کے پاس سواری صرف ایک تھی۔ تھوڑی دور خود سوار ہوتے تھے، تھوڑی دور غلام کو سوار کر کے خود پیدل چلتے تھے۔ جس وقت بیت المقدس میں داخل ہو رہے تھے، غلام سواری پر تھا اور خود پیدل، اور کپڑوں میں کئی کئی پیوند۔ آپ ہی کے زمانہ میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا۔ تو آپ وہ کھانا کھانا اپنے لئے جائز نہ سمجھتے تھے جو قحط کی وجہ سے عام رعایا کو میسر نہ تھا۔

حضرت خالدؓ جو مسلمان فوجوں کے کمانڈر انچیف تھے۔ اور خود حضورؐ نے ان کو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا اعزازی خطاب عنایت فرمایا تھا، ایسے بے نفس اور نفس پرستی سے اس قدر آزاد تھے کہ ایک مرتبہ ان کی کسی غلطی کی بنا پر عین میدان جنگ میں ان کے پاس حضرت عمرؓ کی طرف سے معزولی کا پروانہ پہنچا تو ماتھے پر شکن تک نہ آئی اور کہا کہ میں اب تک عمرؓ کی خوشنودی کے لئے یا اپنی ناموری کے لئے لڑتا تھا، تو اب نہ لڑوں گا لیکن اگر میں اللہ کے لئے لڑتا تھا تو سپہ سالار کے بجائے ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھی بدستور لڑتا رہوں گا۔ اس کے برعکس اس زمانہ کی ایک تازہ مثال آپ کے سامنے میک آرتھر کی ہے جنہیں ٹرومین نے کوریا میں لڑنے والی افواج کی سپہ سالاری سے معزول کر دیا تو وہ سخت ناراض ہوئے۔ اور ٹرومین کی صدارت کے درپے ہو گئے۔

اور صرف یہی چند افراد نہیں، بلکہ آپ نے پوری قوم اور سوسائٹی کی اسی اصول پر تربیت کی تھی کہ وہ ایک خدا پرست سوسائٹی ہو۔ آپ کا ایک اصول یہ تھا کہ جو کسی عہدے کا طالب ہو اور خواہش مند ہو اس کو عہدہ نہیں دیتے تھے۔ ایسی سوسائٹی میں عہدے کے امیدوار بننے اپنی تعریف و توصیف کرنے، اور حکومت کے لئے ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کی کیا گنجائش تھی جس جماعت کے سامنے ہر وقت قرآن مجید کی یہ آیت رہتی ہو۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص رکھیں گے جو زمین میں اپنی بلندی نہیں چاہتے اور نہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں ..... اور انجام خدا سے ڈرنے والوں کا ہے۔

جس جماعت کا اس حقیقت پر ایمان ہو وہ کیا اپنی سربلندی اور فتنہ و فساد کے جرم کا ارتکاب کر سکتی ہے؟

**دوستو اور بزرگو:** یہ خدا پرستی کی دعوت تھی جو حضورؐ نے دنیا میں پیش کی تھی، اور نتائج کے لحاظ سے یہ دنیا کی سب سے زیادہ نفع بخش کوشش ہے کوئی شخص دنیا کی کسی اور دعوت کا نام لے کر نہیں بتلا سکتا کہ اس نے دنیا کو اتنا فائدہ پہنچایا۔ حالانکہ اس دعوت کے حصہ میں انسانوں کی اتنی کوششیں اور اتنے وسائل نہیں جو عصر حاضر کی معاشی، اقتصادی اور سیاسی تحریکوں کے حصے میں آئے ہیں، مگر پھر بھی ان تمام تحریکوں کے فوائد مل کر اس ایک دعوت کے فوائد کا دسواں حصہ بھی نہ ہو سکے آج بھی دنیا سے معاشی اور سیاسی ظلم اور اخلاقی بیماریاں جبھی دور ہو سکتی ہیں، جب دنیا اس دعوت کو قبول کرے لیکن اسی اور کے متعلق کیا کہا جائے جب کہ خود اس دعوت کے علمبردار ہی نفس پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ نفس پرستی تو چوٹ کھائے ہوئے بیٹھی تھی اس نے موقع پا کر خدا پرستی کے علمبرداروں سے خوب انتقام لیا۔ جس نے اسے شکست دی تھی اور وہ مسلمان جس کا اقتباس تھا

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

افسوس! اب اس نفس پرستی کا خود شکار ہے۔

مسلمانو! تم نے بڑا ظلم کیا ہے۔ تمہارا کام تو خدا پرستی کا نمونہ بننا تھا اور ساری دنیا کو اس کی دعوت دینا تھی، تم نے نفس پرستی کو اختیار کر کے اپنا بھی نقصان کیا اور ساری دنیا کو بھی مشکلات میں پھنسا دیا اگر تم اپنا فرض ادا کرتے رہتے تو نہ یہ نفس پرستی دنیا میں دوبارہ غالب ہوتی اور نہ دنیا کا یہ حشر بنتا۔ آج دنیا کی سب سے بڑی مصیبت نفس پرستی ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے لیڈر اور امن کے علمبردار (ٹرومین، چرچل اور اسٹالن) سب سے بڑے نفس پرست ہیں۔ یہ اپنی نفس پرستی میں اور قومی غرور میں (جو نفس پرستی کی ترقی یافتہ اور وسیع شکل ہے) دنیا کو خاک سیاہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ ایٹم بم سے زیادہ خطرناک نفس پرستی ہے جس نے دنیا کو تباہ کر دیا لوگوں کو ایٹم بم پر غصہ آتا ہے کہ قیامت برپا کر دے گا۔ میں کہتا ہوں ایٹم بم کا کیا قصور، اصل مجرم تو اس کا بنانے والا ہے اور اس سے پہلے بھی وہ درندگیاں اور وہ تہذیب ہے۔ جو اس ایٹم بم کو وجود میں لائی ہے، اور اس کی جڑ وہ نفس پرستی ہے جس نے اس تہذیب کو جنم دیا ہے۔

**دوستو!** ہماری دعوت اور ہماری تحریک بس یہی ہے اور اسی مقصد کے لئے ہے کہ نفس پرستی کے خلاف محاذ قائم کیا جائے خدا پرستی کی زندگی کا طریقہ دنیا میں عام کیا جائے ہم نے اسی مقصد کے لئے یہ خاص اجتماعات کئے ہیں اور خاص اسی مقصد کے لئے ہفتہ وار اجتماع کرتے ہیں جہاں ہم قوم کے ہر طبقہ کو جمع ہونے کی دعوت دیتے ہیں اور انکے سامنے خدا پرستی کے سب سے بڑے علمبردار حضرت محمد صلعم کی تعلیمات، ان کے حالات زندگی اور ان کے ساتھیوں کے واقعات پیش کرتے ہیں جو سچی خدا پرستی کا راستہ دکھانے والے ہیں اور ہمارے یقین کے مطابق انہیں میں انسانیت کی نجات اور دنیا کی مشکلات ہے۔ ہمارا کام اور ہماری دعوت ایک کھلی ہوئی کتاب ہے جسکا جی چاہے پڑھ لے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۝

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۳ جون ۱۹۶۶ء

# متحدہ اسلامی محاذ کنونشن کا آنکھوں دیکھا حال

## روح افزا مناظر

## حریت پسندوں، حق پرستوں اور علماء ربانیین کا اجتماع

۲۸، ۲۹ مئی ۶۶ء لاہور کا یادگار دن رہے گا جبکہ یہاں عزیز الاسلام ہائی سکول کی شاندار بلڈنگ میں متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن نے زمانہ ماضی کی شاندار تاریخ دہرائی۔

ایک زمانہ تھا جب ملک کی آزادی کے علمبردار برطانیہ کی اس سلطنت کو خاطر میں نہ لاتے تھے، جس پر آفتاب غروب نہ ہوتا تھا ملک بدر کرنے کی تدبیریں سوچنے کے لئے محفل سجاتے۔ کبھی میر مجلس مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب قدس سرہٗ اور حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہٗ ہوتے اور کبھی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہٗ ہوتے۔ حضرت بخاری کے اجتماع میں جہاں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانویؒ جیسے شیر بیشۂ حریت چودھری افضل حق صاحبؒ جیسے بالغ النظر سیاستدان مولانا داؤد غزنوی صاحبؒ جیسے مجاہد اہلحدیث اور دوسرے علماء دین رونق افروز ہوتے، وہاں چودھری عبدالعزیز صاحبؒ بیگووالہ، ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری (مدظلہ) سردار محمد حنیف صاحب وغیرہ جیسے ایثار پیشہ رہنماؤں کا بھی جمگھٹا رہتا۔

پھر احرار ورکروں کا اجتماع احرار رضاکاروں کا خدمات کے لئے سربکف موجود رہنا، عجیب شان پیدا کرتا، جو دین وعلماء دین کے وقار، تحفظ ناموس رسالت وصحابہ کرامؓ کے لئے ہر خدمت کو مقصد زندگی سمجھ کر ہر دوسری چیز سے زیادہ عزیز جانتے۔ یہ محفلیں منعقد ہوتیں اور ایوان کفر و ضلالت میں زلزلہ پڑ جاتا۔ آہ! آج ان بزرگوں میں سے اکثر ہمارے اندر موجود نہیں ہیں، اکثر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور کچھ شوق وصال میں منتظر پیغام۔

۲۸، ۲۹ مئی کے دو دن کتنے دل خوش کن دن تھے جن میں ایام گذشتہ کی تازہ ہو گئی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد بیسیہ علماء اسلام، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی متحدہ اسلامی محاذ اور محترم المقام شیخ حسام الدین صاحب (صدر احرار) کے دستخطوں سے حضرت مولانا محمد اجمل صاحب (قلعہ گوجر سنگھ لاہور) ناظم متحدہ اسلامی محاذ نے ملک کے مختلف مشاہیر اور مختلف مذہبی جماعتوں کو متحدہ اسلامی محاذ کنونشن میں شرکت کے لئے دعوت نامے جاری کئے۔ موسم گرما اور وقت سخت مصروفیت کا تھا۔ لیکن اسلام کے پروانے دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ملک کے دور دراز گوشوں سے لاہور آ پہنچے۔ کم و بیش پانچسو مندوبین نے اجلاس میں شرکت کی۔ حضرت درخواستی صاحب امیر جمعیۃ مدظلہ کی موجودگی و رہنمائی اور جناب شیخ حسام الدین صاحب کی پر وقار صدارت، سینکڑوں علماء دین کا اجتماع بعض اپنے اور حساس دنیاداروں کی دلچسپی، احرار کارکنوں اور رضاکاروں کا ولولہ خدمت عجیب منظر پیش کر رہا تھا محترم قاری حسن شاہ صاحب کی تلاوت نے ۲۸ مئی کو ۹ بجے ہال میں عجیب رقت طاری کر دی۔ پھر مرزا جانباز کی تازہ ترین نظم نے دلوں کو خوب گرمایا۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب کے مختصر خطبہ استقبالیہ نے حاضرین سے داد تحسین حاصل کی۔ پھر محترم شیخ حسام الدین صاحب کے خطبہ صدارت نے پیش آمدہ مسائل و مشکلات اور کنونشن کے انعقاد کی ضرورت سے روشناس کرا کر اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع کرنے کا حکم دیا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ متحدہ اسلامی محاذ نے محاذ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس کے مقاصد اور وقتی مسائل کی اہمیت پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ایک مفصل تقریر فرمائی۔ ۱۲ بجے دوپہر اجلاس برخاست ہوا جس نے برخاستگی سے پہلے پچاس آدمیوں کو انتخاب مضامین و ترتیب و تجاویز کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ ۳ بجے سہ پہر سے مغرب تک کمیٹی کا اجلاس جاری رہا۔ نماز عصر وہیں باجماعت پڑھی گئی۔ آزادانہ اظہار خیالات نے قوم کے ذہنی ارتقاء کا ثبوت مہیا کیا۔

دوسرا عام اجلاس رات کے ۹½ بجے سے شروع ہو کر ۱۱ بجے تک رہا۔ جس میں تقریباً تمام قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

تیسرا عام اجلاس ۲۹ مئی کو صبح نو بجے شروع ہوا، جس میں بقیہ قراردادیں پاس ہوئیں۔ حضرت درخواستی مدظلہ کی اپیل پر کم و بیش پچیس ہزار روپے کی رقم دینی و تبلیغی خدمات کے لئے نقد و وعدہ کی صورت میں جمع ہوئی۔ رحیم یار خاں کی جمعیۃ علماء اسلام نے دو ہزار روپے اور سیالکوٹ کی مجلس احرار نے گیارہ سو روپے چندہ دینے کا اعلان کیا، باقی اضلاع کی جمعیتوں نے ہزار ہزار یا کم چندہ لکھوایا۔ اہل لاہور نے بھی بڑھ کر حصہ لیا

اجلاس کے آخر میں ایک با اختیار اسلامی کونسل کے ممبروں کے ناموں کا اعلان محترم شیخ حسام الدین صاحب نے فرمایا۔ کونسل میں کل تیرہ ارکان ہیں۔

تمام مذہبی جماعتوں کے عظیم اجتماع نے اسلامی کونسل کو پروگرام بنانے اور کام کرنے کے مکمل اختیارات دیئے اور یہ بھی قرار پایا کہ ہر ہر ضلع میں متحدہ اسلامی محاذ کی شاخ قائم ہو۔ ۱۲ بجے اجلاس حضرت درخواستی مدظلہ کی دعا پر ختم ہوا۔ جس کے بعد شیخ حسام الدین صاحب اور حضرت مفتی محمود صاحب نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

کنونشن کی منظور کردہ قراردادیں اور شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی آئندہ شمارہ میں مفصل شائع کئے جائیں گے۔

اجلاس میں اہلحدیث حضرات، مجلس احرار اسلام، جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت، جمعیۃ اتحاد القراء کے نمایندوں کے علاوہ آزاد خیال اور دیگر مشاہیر حضرات نے بھی شرکت کی۔ احرار کارکنوں نے قیام وطعام اور دیگر انتظامات کو بہترین طریقہ سے نبھایا۔

---

## عیسائیوں کی پٹائی

قربان جائیں شان خداوندی پر، عیسائی آئے دن کسی نہ کسی طرح بانی اسلام علیہ السلام کی تنقیص کرتے رہتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اتنا آپس میں الجھا رکھا ہے کہ سر کھجلانے کی مہلت نہیں۔ مگر اب ان کو ذلیل و رسوا کرنے کا خاص مظاہرہ اس طرح کیا۔ محمد علی کلے ایک امریکی نژاد مسلمان کو ان پر مسلط کیا۔ باکسنگ (مکوں کی لڑائی) شروع کرا دی۔ امریکہ ہو یا انگلستان لاکھوں عیسائی تماشا کے لئے آتے ہیں، کروڑوں عیسائی ٹیلی ویژن پر تماشا دیکھتے ہیں۔ عیسائی اپنے پہلوان پر کو شان و شوکت سے میدان میں لاتے ہیں۔ پھر محمد علی کلے اکھاڑے میں اترتا ہے، ایک دوسرے پر وار شروع کرتے ہیں۔ خدا کی شان دیکھئے کہ لاکھوں عیسائیوں کی موجودگی میں ایک مشہور عیسائی کی پٹائی ہوتی ہے لہولہان ہو جاتا ہے مگر عیسائی دنیا بے بس ہے اور اپنے ہاتھوں اپنی رسوائی کا سامان کرتی رہتی ہے۔ اس بار خاص لطیفہ یہ ہوا کہ کمبخت کو پرلندن کے مقابلہ میں اپنی بیوی کو بھی تماشا دیکھنے کے لئے لے آیا جب اس کے خاوند کی پٹائی شروع ہوئی، اس کے اوسان خطا ہو گئے اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ آپ صنف نازک کے شیشۂ دل کی کیفیت کا اندازہ کر سکتے ہیں بیچاری پر کیا گذری ہوگی۔ اس نے آئندہ توبہ کی ہے کہ باکسنگ کا تماشا پھر کبھی نہ دیکھوں گی۔

زاہد گکھڑوی خطیب جامع مسجد گکھڑ میکلوڈ روڈ لاہور
ضلع گجرات

# بائبل کا تصورِ نبوت

قرآن مقدس نے انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی پاکیزہ زندگیوں کی جو مختلف تصویریں جا بجا پیش فرمائیں ہیں اور ان کے حالات زندگی کے مختلف رخ بیان فرمائے ہیں وہ واقعی ایک معقول انسان کے لئے نمونۂ حیات اور اسوۂ حسنہ بن سکتے ہیں اور انسان ان پاکیزہ بزرگوں کے پاکیزہ کردار کو مشعل راہ بنا کر دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے مگر اس کے برعکس بائبل نے جو انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کا جو تصور پیش کیا ہے اسے سنگ میل اور مشعل راہ بنا کر اس پر عمل کرنا تو کجا ایک شریف آدمی اس کو سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ قرآن مقدس نے جا بجا نبیوں کے حالات بیان فرمائے ہیں اور ان کے عظیم کردار کو اس انداز میں انسانیت کے سامنے بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا ان بزرگوں کی استقامت، صداقت اور قوت عمل کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتا ہے اور اس کے دل میں بھی یکایک یہ خوابیدہ جذبہ بیدار ہوتا ہے کہ وہ بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر دنیا و آخرت کی کامرانیوں سے ہم کنار ہو۔ لیکن جب وہی انسان بائبل کے پیش کئے انبیائی تصور کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایسا تنفر پیدا ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اس کا مطالعہ بھی گوارا نہیں کرتا جہاں قرآن نے خداوند قدوس کے پیغمبر کو صادق الوعد۔ صدیق۔ مخلص اور اسوۂ حسنہ کی حیثیت میں پیش کیا ہے وہاں بائبل خدا کے نبی کو (العیاذ باللہ) زانی، شرابی اور بدکار و بدکردار کے القابات سے نوازتی ہے۔ بائبل کی زبان سے انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی زندگیوں کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

## ۱۔ نوح علیہ السلام کا شراب پینا (معاذ اللہ)

"اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا۔ اور اس نے اس کی مے پی لی اور مست نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا۔ اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آکر خبر دی تب سام اور یافث نے ایک کپڑا لیا اور اسے اپنے کندھوں پر دھرا اور پیچھے کو الٹے چل کر گئے اور اپنے باپ کی برہنگی ڈھانکی سو ان کے منہ الٹی طرف تھے اور انہوں نے اپنے باپ کی برہنگی نہ دیکھی۔ جب نوح پینے کے نشہ سے ہوش میں آیا تو جو اس کے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ کیا تھا اسے معلوم ہوا" پیدائش ۹: ۲۱ — ۲۵ ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اس حالت میں عقلمند انسان بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا؟ خدا کا پیغمبر ہو اور شراب پی کر نشہ کی حالت میں ڈیرے کے سامنے ننگا ہو جائے؟ اسے خود تو پردے کا احساس نہ ہوا مگر اس کے دو بیٹے الٹے پاؤں چل کر (کہ مبادا ننگے باپ پر نظر نہ پڑ جائے) اس کے پاس پہنچے اور اس کا ستر ڈھانپا (العیاذ باللہ)

## ۲۔ لوط علیہ السلام کا شراب پینا اور اپنی بیٹیوں سے زنا کرنا (العیاذ باللہ)

"اور لوط صغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں کیونکہ اسے صغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ اور دوسرے روز یوں ہوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی اور آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جا کر اس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو اس رات بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں اور بڑی کے ایک بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام موآب رکھا وہی موآبیوں کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں اور چھوٹی کے بھی ایک بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام بن عمی رکھا وہی بنی عمون کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں۔" پیدائش ۱۹: ۳۰ — ۳۸۔ ملاحظہ فرمائیے کیا ایک شریف انسان بھی اس قسم کے فعل کا تصور کر سکتا ہے جس کا ڈھنڈورا بائبل کی زبان میں لوط اور ان کی دو بیٹیوں نے کیا۔

(العیاذ باللہ من ھذہ الخرافات)

## ۳۔ ننگا ہو کر نبوت کرنا (معاذ اللہ)

"اور ساؤل نے داؤد کو پکڑنے کو قاصد بھیجے اور انہوں نے جو دیکھا کہ نبیوں کا جتھ نبوت کر رہا ہے اور سموئیل ان کا پیشوا بنا کھڑا ہے تو خدا کی روح ساؤل کے قاصدوں پر نازل ہوئی اور وہ بھی نبوت کرنے لگے۔ تب وہ آپ رامہ کو چلا اور اس کے بڑے کوئیں پر جو سیکو میں ہے پہنچ کر پوچھنے لگا کہ سموئیل اور داؤد کہاں ہیں؟ اور کسی نے کہا کہ دیکھ وہ رامہ کے نیچ نبوت میں ہیں تب وہ ادھر رامہ کے نیوت کی طرف چلا اور خدا کی روح اس پر بھی نازل ہوئی اور وہ چلتے چلتے نبوت کرتا ہوا رامہ کے نیوت میں پہنچا۔ اور اس نے بھی اپنے کپڑے اتارے اور وہ بھی سموئیل کے آگے نبوت کرنے لگا اور اس سارے دن اور ساری رات ننگا پڑا رہا اس لئے یہ کہاوت چلی کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے؟" ۱۔ سموئیل ۱۹: ۲۰ — ۲۴

ملاحظہ فرمایا آپ نے نبوت کا یہ انوکھا طریقہ یہ طریقہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے اب کوئی نئی وحی ہی آکر سمجھائے تو سمجھ آ سکتا ہے کہ یہ نبوت کی اقسام میں سے کون سی قسم ہے۔"

## ۴۔ بری روح سے نبوت کرنا (نعوذ باللہ)

"اور دوسرے دن ایسا ہوا کہ خدا کی طرف سے بری روح ساؤل پر زور سے نازل ہوئی اور وہ گھر کے اندر نبوت کرنے لگا اور داؤد روز کی طرح اپنے ہاتھ سے بجا رہا تھا اور ساؤل اپنے ہاتھ میں اپنا بھالا لئے تھا۔" ۱۔ سموئیل ۱۸: ۱۰۔ ملاحظہ فرمائیے کیا بد روح اور نبوت کے اجتماع کا اس سے بہتر اور کوئی نمونہ ہو سکتا ہے؟

۵۔ نبی کے کلام کے متعلق قرآن حکیم نے فرمایا ہے

"وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی"

کہ نبی خدا کی مرضی کے بغیر کوئی کلام نہیں کرتا اور دوسرے مقام پر قرآن پاک نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے "وما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ"

یعنی کسی پیغمبر کو یہ حق نہیں کہ وہ خدا کے پیغام کے علاوہ کوئی اور چیز انسانوں کے سامنے پیش کرے اسلام میں نبی کو ہر خطا سے معصوم قرار دیا گیا ہے اور اگر کہیں بھی ایسا نہیں ہے کہ قرآن نے کسی نبی کو معاذ اللہ خطا۔ یا گناہگار کہا ہو یا نبیوں سے اس قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو اب ذرا اس بارہ میں بائبل کا نظریہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اس بارے میں بائبل کیا کہتی ہے؟

## ۶۔ خدا کا نبیوں سے جھوٹ بلوانا (معاذ اللہ)

"تب وہ بولا اچھا تم خداوند کے سخن کو سنو میں نے دیکھا کہ خداوند اپنے تخت پر بیٹھا ہے اور سارا اسمانی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# اسلام اور اسلامی قدروں سے سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے (شیخ حسام الدین)

# صدر متحدہ اسلامی محاذ کا خطبہ صدارت

لاہور ۲۸ مئی۔ صدر متحدہ اسلامی محاذ و صدر کنونشن جناب شیخ حسام الدین صاحب نے کنونشن کے پہلے اجلاس میں مندرجہ ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا:۔

معزز حضرات! مقتدرایانِ قوم و رہنمایانِ اسلام!

اس مبارک اجتماع کی صدارت کے لئے مجھ ناچیز کو تجویز کرنا سوائے ذرہ نوازی یا مجلس احرار اسلام کی سابقہ ملی خدمات کی قدردانی کے سوا اور کیا ہے، جبکہ یہاں ملک بھر کی مختلف دینی جماعتوں کے اولوالعزم کارکن عہدہ دار اور مغربی پاکستان کی بلند پایہ شخصیتیں موجود ہیں۔ بہرحال میں اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ آپ ادائیگی فرائض میں میرے ساتھ مخلصانہ تعاون فرمائیں گے

حضرات! اس ناخوشگوار موسم میں آپ حضرات کو تکلیف دینے کی وجہ یہ ہے کہ حالات انتہائی نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اسلامی قدریں پامال ہو رہی ہیں اسلام کے نام کو اپنے اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے تو استعمال کیا جا رہا ہے۔ مگر اسلام اور اسلامی قدروں کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے سوتیلی ماں بھی شرما شرمی دکھاوے کے لئے کچھ نہ کچھ رعایت کرتی رہتی ہے۔ مگر یہاں تو کھلم کھلا بڑی ڈھٹائی سے احکام و شعائر اسلام کی تحریف کی تحریکیں اور اعلانات کئے جاتے ہیں۔

ملک میں کتاب و سنت کے خلاف قوانین نافذ ہیں احکام اسلام میں قطع و برید کے لئے کھچڑی پک رہی ہے اجتماعی مفادات کو ذاتی اور انفرادی اغراض کے بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے۔ مغربی تہذیب کی گندی مچھلیاں سارے تالاب کو متعفن کر رہی ہیں۔ مخلوط تعلیم، شراب اور سودی کاروبار اور الحاد پسند افراد کی سرکاری طور پر سرپرستی کی جا رہی ہے شہری آزادیوں اور بنیادی حقوق کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ ون یونٹ کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے مقامی افسروں کو جو بے پناہ اختیارات دیئے جا رہے ہیں ان کے غلط استعمال سے ملک میں عام اضطراب ہے۔ غیر ملکی مشنریوں عیسائیوں اور مرزائیوں وغیرہ کو پوری آزادی حاصل ہے جو کسی وقت بھی ملکی سیاست و مصالح کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے مگر

—— علماء کرام پر پابندیوں کی بھرمار ہے۔ کہیں داخلہ بند ہے کہیں خارجہ۔ کہیں زبان پر پابندی ہے تو کہیں قلم پر۔ کہیں علماء کو خطابتوں سے علیحدہ کیا جا رہا ہے اور کہیں شہر بدر ؎

بندہ ہیں راہیں کہیں، حکم زباں بندی کہیں
بندہ پرور، یوں بھی ہوتی ہے خداوندی کہیں

نہ ہی اقدار اور اسلامی احکام سے اتنی سرد مہری برتی جا رہی ہے کہ اتوار کی بجائے جمعہ کو تعطیل تک نہیں برداشت ہو رہی۔ ملک کا شوقین طبقہ اس اسلامی ملک کو پیرس و واشنگٹن کے سٹیج پر لانا چاہتا ہے۔ اسلام و علماء اسلام کے خلاف اور ہر طرح کی بے حیائی و بدعنوانی کے حق میں پروپیگنڈے کے تمام ذرائع بروئے کار ہیں۔

پچھلے دنوں ملک پر آزمائش کی گھڑی آ پڑی تھی، جس سے اہل پاکستان محض اسلام کی وجہ سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہوئے۔ ہماری فوج اور قوم کے طبقہ نے خصوصاً علماء کرام، دینی جماعتوں اور متحدہ اسلامی محاذ نے اپنی پوری پوری خدمات وقف کر دیں۔ مگر یہاں اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا شکریہ ادا کرنے اور اسلامی اخلاق و عادات پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی بجائے ناشکر گذاریوں اور خرمستیوں کا اضافہ ہوا، ہر خدائی عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

اس وقت جبکہ ہماری خارجہ پالیسی کا رخ متعین ہونے میں مشکلات ہیں ۔ داخلی طور پر سیاسی دھڑا بندیوں بے چینیوں کے علاوہ مذہبی اضطراب یقیناً خطرناک ہے۔

ہمارے صدر مملکت نے ڈھاکہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر ہم سچے مسلمان نہ ہوئے تو پاکستان کے مستقبل کے تصور سے ہی جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے ہم آج تک ان کے سچے مسلمان ہونے یا بنانے کا مطلب نہیں سمجھے۔ خدا کرے وہ اپنے قول کے مطابق عمل کریں اور کرائیں

سچا اسلام ہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھ کر صحابہ کرامؓ نے ہم تک پہنچایا۔ ہم ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ اس اسلام میں مسلمان قوم ایک شوشہ ترمیم کو برداشت نہیں کر سکتی۔ چہ جائیکہ ڈاکٹر فضل الرحمان اور غلام احمد پرویز جیسوں کی تحریف و الحاد۔ ہم حیران ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندر حکومت سرکاری محکموں میں ان کی پرورش کر کے کیوں رعایا کی پریشانی کا سبب بن رہی ہے۔

معزز حضرات! ان نازک حالات میں آپ کو اسی لئے تکلیف دی ہے کہ آپ پر ساری مسلم قوم کی نظریں لگی ہیں آپ حکومت کے تنخواہ دار ملازم نہیں، نہ کسی قیمت پر متاع ایمان کا سودا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رہنمائی کی اس وقت ملت کو شدید ضرورت ہے۔ امید ہے کہ آپ وقت کے تقاضوں اور قرآن پاک کی آواز پر لبیک فرماتے ہوئے ملک و ملت کو اغیار سے اور اسلام کو اس قسم کے دوست نما دشمنوں سے بچانے کے لئے اپنا فرض ادا کریں گے اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں اور پاکستان کو بیرونی اور اندرونی دشمنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

آخر میں میں آپ حضرات کی تکلیف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کارروائی شروع کرنے کی درخواست کرتا ہوں

احقر شیخ حسام الدین صدر متحدہ اسلامی محاذ کنونشن

# دار المؤلفین کی تشکیل

## ایک نشریاتی ادارے کا قیام

لاہور ۲۸ مئی۔ کافی عرصہ سے ملک میں ایک ضرورت کا شدید احساس کیا جا رہا تھا کہ کوئی ایسا ادارہ قائم ہو جو عصری تقاضوں کے تحت اسلامی لٹریچر فراہم کرے۔ چنانچہ ۲۸ مئی کو چند اہل علم نے اکٹھے ہو کر ایک ادارے کی تشکیل کی ہے جس کا نام دار المؤلفین تجویز ہوا ہے۔ ادارہ کا صدر مقام لاہور ہوگا۔ ادارے کے لئے کافی رقم فراہم کر لی گئی ہے اور اس کے لئے مندرجہ ذیل سات ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتظمہ قائم کر دی گئی ہے جن کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان
۲۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ملتان
۳۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب لاہور
۴۔ حضرت مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی لاہور
۵۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدیر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک۔
۶۔ حضرت مولانا حافظ مقبول احمد صاحب منٹگمری
۷۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب ارشد میاں جنہوں مجلس منتظمہ کے عہدیداران حسب ذیل ہیں

| | |
|---|---|
| ۱۔ صدر | مولانا محمد علی صاحب جالندھری |
| ۲۔ ناظم | مولانا سید حامد میاں صاحب |
| ۳۔ خازن | حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی |

۴۔ ناظم نشر و اشاعت۔ مولانا رشید احمد صاحب ارشد

ادارہ مستقبل قریب میں اپنا اشاعتی پروگرام شروع کر رہا ہے۔ امید ہے کہ دین سے محبت رکھنے والے حضرات ضرور اس ادارہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

# افکار و خیالات

## اتحاد عالم اسلامی اور صدر ناصر

بعض روایتی امریکہ نواز حلقے جمال عبدالناصر پر اتحاد اسلامی کی مخالفت کا الزام لگاتے ہیں اور غالباً نہیں جانتے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ جمال عبدالناصر مسلمان ہیں اور متدین مسلمان ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب "فلسفہ انقلاب" میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ہم تین دوائر میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ وحدت عربیہ، وحدت افریقہ اور اتحاد اسلامی۔ جس "تحریک اتحاد اسلامی" کی انہوں نے مخالفت کی ہے۔ اس کے بارے میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس سے "اتحاد اسلامی" کہاں تک ممکن ہے۔ اگر مسلمان ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس کا منصوبہ واقعی اتحاد اسلامی کی طرف ایک قدم ہوتا تو پاکستان اس میں شمولیت سے احتراز نہ کرتا۔ سوڈان شاہ فیصل کی پذیرائی کے باوجود اس پر خاموش رہنے کو ترجیح نہ دیتا اور صرف اردن ایران اور صومالیہ ہی اس کی تائید نہ کرتے اور باقی بتیس اسلامی ممالک اس پر چپ نہ سادھ لیتے۔ فرض کیجیے اس وقت مسلمان ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس ہو، اور اس میں سعودی عرب کے علاوہ صرف اردن، ایران اور صومالیہ شریک ہوں تو یہ قدم اتحاد اسلامی کی طرف ہوگا یا نفاق عالم اسلامی کی طرف؟

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اسلامی دنیا ایک عبوری دور سے گذر رہی ہے۔ کچھ ملک برطانوی کامن ویلتھ کے رکن ہیں، کچھ امریکہ سے تعاون میں اپنی نجات دیکھتے ہیں، کچھ سوویٹ یونین سے راہ و رسم رکھنا احسن قرار دیتے ہیں۔ کچھ غیر جانبداری کے قائل ہیں پھر ان ممالک کے درمیان بعض شدید بنیادی اختلافات بھی موجود ہیں۔ اردن پر عرب ملکوں کو یہ اعتراض ہے کہ اس نے فلسطین کے آزاد شدہ علاقے میں آزاد فلسطینی حکومت قائم کرنے کی جگہ اسے اپنے آپ میں مدغم کر رکھا ہے۔ یمن میں سعودی عرب اور متحدہ عرب جمہوریہ ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں، اسلامی دنیا کے اقوام متحدہ میں مختلف عناصر کار فرما ہیں ایسے میں دنیائے اسلام میں سیاسی اتحاد کیسے ممکن ہے؟

اس وقت یہی ممکن ہے کہ دنیائے اسلام میں علاقائی بنیادوں پر معاشی اور تہذیبی دوائر میں سمجھوتے ہوں، جیسے پاکستان، ایران اور ترکیہ کے درمیان میثاق استنبول کے ذریعہ تعاون کے دروازے کھلے ہیں۔ ایسے سمجھوتوں سے اتحاد اسلامی کا مزاج پیدا ہوگا۔ لیکن آہستہ آہستہ۔ کیونکہ ہتھیلی پر سرسوں جمانا ممکن نہیں ہوتا۔ بہرحال وہ وقت ضرور آئے گا جب اسلامی ممالک کا اتحاد ہو جائے گا۔ (مشرق ۲۲ مئی ۱۹۶۶ء)

**ترجمان:** صدر ناصر کو عالم اسلامی کے اتحاد کا مخالف کہنا محض استعماری طاقتوں کا پروپیگنڈا ہے۔ کیونکہ وہ ان استعماری قوتوں کو ایک آنکھ بھی پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتا۔ اسی استعماریت کے تنخواہ دار ایجنٹ آج یہاں بھی اس کے خلاف غلط پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔

## لیڈر کیوں کر بنتے ہیں؟

لیڈر اس طرح نہیں بنتے ہیں جس طرح مسلم لیگ کے بیشتر لیڈر راتوں رات خواب سے انگڑائی لیکر لیڈر بن گئے تھے، یا ملک فیروز خاں نون کے الفاظ میں جو شخص سبز پٹہ باندھ کر سامنے آ گیا لیڈر ہو گیا لیڈر اپنا سب کچھ گنوا کر لیڈر بنتا ہے۔ ہمارے ملک میں لیڈر بنتے ہیں:۔

۱ — دولت کی فراوانی سے
۲ — سرکاری خوشنودی سے
۳ — وزارت کے راستہ سے
۴ — کرسی کے فضل سے
۵ — غنڈوں کی رفاقت سے
۶ — اخباروں کی پبلسٹی سے
۷ — ورکنگ جرنلسٹوں کے قلم سے
۸ — حکام کی جاسوسی سے
۹ — اکابر کی ذریت سے
۱۰ — بادہ خانوں کی چوکھٹ سے
۱۱ — اسلام کی مجاوری سے

لیکن دوسرے ملکوں میں لیڈر بنتے ہیں:۔

۱ — نفس کی قربانی سے
۲ — دولت کے ایثار سے
۳ — خدمت کی راہ سے
۴ — جان کے زیان سے
۵ — علم کے کمال سے
۶ — نگاہ کی بصیرت سے
۷ — عوام کی رفاقت سے
۸ — عقائد کی پختگی سے
۹ — اصول کی پیروی سے
۱۰ — نصب العین کی محبت سے
۱۱ — قید خانوں کی ضرب سے

شیخ عبداللہ کو لیجیے، کتنی مدت اور کس دلجمعی سے بھارتی سامراج کے خلاف لڑ رہے ہیں، سب کچھ تیاگ ڈالا ہے۔ سالہا سال جیل میں رہے، کشمیر کو انہوں نے زندگی عطا کی۔ پھر آزادی کے کچھ عرصہ بعد ان کی اپنی آزادی کا سورج گہنا گیا، کیسے کیسے مرحلے اور کیسے کیسے ریلے ان پر نہیں آئے۔ اپنا ہی ملک ان کے لئے جیل خانہ ہو گیا۔ دوست دغا دے گئے، ساتھیوں میں سے بعض نے ہمت توڑ دی لیکن شیخ صاحب یکہ و تنہا ڈٹے رہے اور آج تک ڈٹے ہوئے ہیں۔ بھارتی سرکار کے شکنجے بہت مضبوط ہیں لیکن شیخ صاحب کو بار بار کہنا پڑا، لیکن یہ شیر مرد ہمیشہ چنگھاڑتا دھاڑتا نکلا اور ہر جگہ اپنے موقف کی آواز سے للکار پیدا کر رہا ہے۔

چودھری خلیق الزمان کی طرح نہیں کہ ایک رات پہلے وفاداری کا حلف اٹھایا، اگلی رات طیارہ پر اڑ کر یہاں بھاگ آئے، پھر اس کے بعد پاکستانی عوام کو عقل و دانش کے مشوروں سے نوازنے لگے اور آج تک نواز رہے ہیں۔

**ترجمان:** کاش! ایسے گھٹیا لیڈروں سے قوم کو نجات مل جاتی۔

## مسیحی دنیا

چار سو برس کے بعد پہلی بار مسیحی مذہب کے دو حصوں کے سربراہ مسیحی دنیا کو متحد کرنے کی غرض سے آپس میں ملے۔ یہ ہیں روم کے پوپ جو رومن کیتھلک چرچ کے سربراہ ہیں اور آرچ بشپ کانٹربری جو چرچ آف انگلینڈ کے قائد ہیں، پچھلی چار صدیوں سے عیسائی مذہب کی ان دونوں شاخوں میں اختلاف چلا آ رہا تھا، اور ان کا ایک دوسرے سے ملنا تو درکنار ایک دوسرے کے مرکزوں کے قریب سے گذرنا بھی بعید از قیاس تھا مگر اب عیسائی قوم کا عام رجحان یہ ہے کہ عیسائی سب متفق ہو جائیں اور اگلے پچھلے سارے اختلافات بھول جائیں۔ لہٰذا اس رجحان کو تقویت پہنچانے کے ارادہ سے آرچ بشپ آف کانٹربری خود لندن سے چل کر روم پہنچے۔ پوپ سے گلے لگ کر ملے، صلح کا بوسہ پوپ کے چہرے پر چسپاں کیا اور یہ تقریر کی:۔

"تقدس مآب حلقہ مسیحی کے نمائندہ میرے عزیز بھائی! میں آج اپنے دل میں یہ تڑپ لیکر آپ کے یہاں حاضر ہوا ہوں کہ ہم دونوں آپس میں مل کر اپنے آقا مسیح کی یہ خواہش پوری کرنے کا انتظام کریں کہ ان کے سب پیرو سچ کی راہ پر ایک ہی مقام پر جمع ہو جائیں۔ آج ساری مسیحی دنیا اللہ تعالیٰ کا شکرانہ بجا لا رہی ہے کہ اس نے سابق پوپ جان ۲۳ کو یہ استطاعت بخشی کہ وہ اس سلسلہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیں۔ مجھے احساس ہے کہ اس راستہ میں نظریات اور معتقدات کی وجہ سے بڑی رکاوٹیں ہیں مگر یہی وجہ ہے کہ میری امیدوں کی کوئی انتہا نہیں

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# دینی اقدار کے تحفظ کے لئے ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہونا وقت کا اہم تقاضا ہے

## لاہور کنونشن میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر

پاکستان کی تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہو کر دینی اقدار کے تحفظ کیلئے جدوجہد کرنی چاہیے۔ کیونکہ اجتماعی کوشش ہی نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ حورخہ ۲۸ مئی کو لاہور میں پہلے متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن کے پہلے اجلاس کو خطاب فرما رہے تھے آپ نے فرمایا اس وقت دینی جماعتوں کے اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ ہم نہایت ممنون ہیں۔ کہ آپنے ہماری دعوت کو جو پر خلوص تمناؤں سے آپ کے پاس بھیجی گئی تھی شرف قبولیت عطا فرمایا اور اتنی بڑی تعداد میں یہاں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے بنانے کی غرض وغایت صرف اور صرف یہ تھی۔ کہ اسلامی اقدار کے مطابق مسلمانوں کو زندگی بسر کرنے کی سہولتیں ملیں گی اور زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی نظام کو رائج کیا جائے گا۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد جب دینی جماعتوں نے حکومت سے اسلامی نظام کا مطالبہ کیا تو حکومت کے مختلف حلقوں سے مختلف آوازیں آئیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اسلامی نظام کا قیام ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ ۱۳ سو سال میں ایسا کہیں نہیں ہوا۔ جیسا کہ سکندر مرزا نے اپنی وزارت کے زمانہ میں بیانات دیئے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا۔ اگر ملک میں اسلامی نظام قائم ہو گیا تو سب ٹنڈے ہو جائیں گے۔ یہ لوگ وہ تھے۔ جن کے دلوں میں چور تھا۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اسلامی نظام کی ترویج کے لئے کچھ وقت چاہیئے چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے اور اس مطالبہ سے خاموش کرانے کے لئے تعلیمات اسلامیہ بورڈ کے نام سے ایک ادارہ قائم کر دیا۔ اس ادارے کا مقصد اسلامی نظام کی ترویج نہیں تھا۔ بلکہ مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا تھا۔ اسی وعدہ وعید میں آج انیس سال گذر چکے ہیں اور حالت یہ ہے کہ اس طویل عرصہ میں پاکستان معاشرہ اسلام سے قریب ہونے کے بجائے اسلام سے دور ہی ہوا ہے۔ چنانچہ اس ۱۹ سال کے عرصہ میں ایک بھی اسلامی قانون ملک پہلے نافذ نہیں کیا گیا۔ بلکہ آج بھی وہی قوانین نافذ ہیں۔ جو ۱۹ سال قبل تھے۔ بالرضا ملک میں آج بھی جائز ہے ملک کا معاشی اور اقتصادی نظام آج بھی وہی ہے۔ جو ایک انگریز کے زمانہ میں تھا۔ ہماری حکومت نے ملکی معاشی نظام سے سود جیسی بری شے کو ابھی تک نہیں نکالا اور ملک میں سودی کاروبار زوروں پر ہے جو خدا اور رسول سے اور قرآن پاک سے اعلان جنگ کے مترادف ہے شراب کی درآمد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے بلکہ خود اندرون ملک شراب کی نئی فیکٹریاں بنا رہی ہیں۔ آپ نے نہایت افسوسناک لہجے میں فرمایا کہ اس وقت جو عظیم فتنہ ہے وہ مداخلت فی الدین اور تحریف فی الدین کرنے والے اداروں کی سرپرستی ہے۔ چنانچہ ادارہ تحقیقات اسلامی کا ڈائرکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن حکومت کی سرپرستی میں تحریف دین کر رہا ہے اور آئے روز اخبارات میں دین کے منصوص اور متواتر مسائل کے خلاف بیانات دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں اس نے زکوٰۃ کی شرح کی تبدیلی کے متعلق ایک بیان دیا ہے جس میں زکوٰۃ کو عبادت کے بجائے ٹیکس کا مقام دیا ہے جو کہ شعائر اسلام کی توہین کے مترادف ہے۔

آپ نے اس سلسلہ میں بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عائلی قوانین جن کو زبردستی ملک میں ٹھونسا گیا ہے سراسر خلاف اسلام ہیں قوم اسی روز سے اس کی تنسیخ یا اسلام کے مطابق ترمیم کا مطالبہ کر رہی ہے۔ لیکن قوم کے مطالبہ کو کئی سالوں سے ٹالا جا رہا ہے اس بارہ میں صدر ایوب نے صدارتی الیکشن کے دوران کئی وعدے بھی کئے لیکن ان کا ایفا نہیں کیا گیا۔ حالانکہ صدر اس قانون کو اسمبلی یا آرڈیننس کے ذریعے ختم کر سکتا ہے۔ لیکن نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ دینی قوتیں مضمحل ہو چکی ہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی فرماتے ہوئے قائد جمعیۃ نے فرمایا کہ اس تحریک سے ملک کی آبادی میں کمی تو نہیں ہو سکتی کیونکہ جس روح کا اس دنیا میں آنا مقدر ہے وہ آکر رہے گی جیسے کہ سرکار دو عالم صلعم نے فرمایا البتہ اس سے بے حیائی اور بے غیرتی کو فروغ اور دنا عام ہو رہا ہے

آپ نے فرمایا کہ اس منصوبہ پر ۵۰ کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ اس کو اگر ملکی دفاع میں خرچ کیا جائے تو ہمارا ملک ناقابل تسخیر ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب اقتصادی حالات کی وجہ سے ترقیاتی منصوبوں میں کافی حد تک کمی کی گئی ہے تو اس منصوبے پر کیوں نظر ثانی نہیں کی جا رہی؟

آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان لوگوں کو اپنی من مانی کارروائیاں کرنے دیں یا اہل ملک کو شر پسندیوں اور دین دشمن باتوں سے روکیں اس پروگرام کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے آپ نے تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پہ اکٹھا ہونے کی دعوت دی آپ نے علماء اسلام کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ علماء کا سب کچھ دین کے نام پہ حاصل کیا ہوا ہے ان کا وقار عزت نفس غرض کہ ہر شئے دین کے نام پر ہے آج وہی دین ہم سے مدد کے لیے پکار رہا ہے کیونکہ وہ آج نا اہلوں اور دین دشمن عناصر کا تختہ مشق بنا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں ہماری پوری زندگی اور زندگی کا پورا اثاثہ اقامت دین کی جدوجہد میں صرف ہو جائے تو ہم یہ سمجھیں گے کہ معاملہ بہت سستا ہے آپ نے بڑے زور دار الفاظ میں اعلان فرمایا کہ ہمارے لئے اب بس ایک ہی راستہ ہے کہ اپنی پوری زندگی اس خلاف اسلام نظام کو بدلنے کی جدوجہد میں صرف کر دیں۔

آخر میں آپ نے ارباب حکومت پر زور دیا کہ وہ اسلامی نظام کے بارہ میں اپنے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کریں اور مداخلت فی الدین کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش نہ کریں

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

★ شرک وبدعات کی تاریکیوں میں قرآن وسنت کی روشنی کا علم بردار

★ معاشرے کی خرابیوں کو اجاگر کر کے صراط مستقیم کا راہ نما

★ معاشرے کی دنیوی ضرورتوں اور دینی تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے والا۔

★ اسلامی ماحول، ایمانی اقدار اور قرآنی آداب کا داعی

# متحدہ اسلامی محاذ کا متفقہ بیان

# اور

# عملی جدوجہد کا عہد

...میں کنونشن کے مندوبین کا متفقہ بیان کا پورا متن دیا جا رہا ہے جو کنونشن کے پہلے روز ...رات کے اجلاس میں متفقہ طور پر پاس کیا گیا جس میں شیطنی قوانین اور بے دینی کے خلاف جدوجہد کا عہد کیا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مندوبین کو اس بیان کے مطابق عملی جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کوششوں کو نتیجہ خیز ثابت کرے۔ (ادارہ)

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ
وعلیٰ صحبہ ومن تبعھم حماۃ دین اللہ

امابعد

ہم دستخط کنندگان ذیل بڑی سنجیدگی سے اپنی اس رائے کا اظہار ضرور سمجھتے ہیں کہ برصغیر کی تقسیم اور ...کستان کے قیام کا مقصد وحید یہ تھا کہ یہاں اسلامی ...ومت قائم ہوگی۔ قرآنی نظام کی ترویج ہوگی۔ اور ...ئمۃ المسلمین کو اسلام کے اصول کے مطابق زندگی ...ار کرنے کی ہر ممکن سہولت مہیا کی جائے گی۔ اسلامی ...ہذیب وتمدن کو فروغ ہوگا — معاشی — ...شرقی — اور عدالتی نظام مکمل اسلامی ہوگا اور ...ستان جیسے مسلمان ملک کے لئے اس کے سوا چارہ ...یا تھا لیکن —

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

انیس سال کے اس طویل عرصہ میں یہاں اسلامی ...کے احیاء کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ اسلامی ...یب اور تمدن کی جگہ مغربی تہذیب اور یورپین ...کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہاں کا قانونی نظام سراسر ...سلامی ہے۔

اور انگریز سے جو قوانین بطور ورثہ کے ہمیں ...تے۔ وہ بدستور رائج ہیں۔ معاشی نظام اور ...دی ڈھانچہ سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ جس ...مت قطعی ہے۔ اور جس کو اختیار کرنا اللہ ...اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے مترادف ...اسلام نے جو عظیم معاشی نظام انسانیت کو ...یا ہے اسے سمجھنے کی آج تک کوئی سعی نہیں ...ہے معاشرہ اتنا گندہ ہو چکا ہے۔ جس کی ...د نہیں۔ بے حیائی۔ جنسی انارکی فحاشی۔ ...ن کا بے محابا اختلاط وغیرہ کی سرعت سے ...عت ہو رہی ہے۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان ...ر شل لاء کے اٹھ جانے کے بعد شراب کی ...د میں چھ گنا اضافہ ہوا ہے۔

باہمی رضامندی سے زنا کو جرم تک تسلیم نہیں کیا جا رہا۔ حدود مثلاً زنا۔ چوری اور شراب نوشی کے لئے شرعی سزائیں آج تک نافذ نہیں ہو سکیں

کلبوں اور ناچ گھروں میں مخلوط مجالس رقص وسرور باقاعدگی سے جاری ہیں اور اونچی سوسائٹی کے مرد وزن اس میں آزادی سے حصہ لے رہے ہیں۔ مخلوط تعلیم ابھی تک جاری ہے اور ارباب اقتدار کو ہوش تک نہیں کہ اس کے نتائج کیا نکل رہے ہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی سے زنا کی ترویج میں مدد مل رہی ہے اور اس منصوبہ پر ۲۸ کروڑ روپے خرچ کر کے زبردستی قوم پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ معاشرہ کو عمداً زہر آلود کرنے کی مساعی کی جا رہی ہیں۔

ان امور کے علاوہ جو امر بہت ہی اہم اور جس کے تصور سے ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ تحریف دین — اور مذہبی امور میں مداخلت ہے۔ جو حکومت کی سرپرستی میں بصورت تحریک سامنے آ رہی ہے۔ اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے نام سے بھی حکومت کی امداد سے ایک ادارہ قائم ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن بالقابہ اس کے ڈائرکٹر ہیں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی رائے میں بیئر (شراب) حلال ہے۔ ڈاکٹر صاحب سود کو حلال قرار دے رہے ہیں

حدود کی چار اسلامی سزاؤں کے متعلق ڈاکٹر صاحب کی رائے یہ ہے کہ تیرہ سو سال سال سے علماء امت غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حدود غیر مبتدل نہیں ہیں ہر زمانہ اور ہر دور میں حالات کے تحت حدود میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ حالانکہ اسلام میں حدود کی قطعی شکلیں ملتی ہیں۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی رائے میں زکوٰۃ کی شرح ۲/۱ صرف اس زمانہ میں ان حالات کے تحت مقرر ہوئی تھی جہاں ضروریات تھوڑی تھیں۔ اب اس میں اضافہ کی ضرورت ہے

وغیر ذلک من الخرافات

واضح ہو کہ یہ ڈاکٹر صاحب اسلامی مشاورتی کونسل کے صرف رکن ہی نہیں بلکہ سیکرٹری بھی ہیں۔ عائلی قوانین جیسے رسوائے زمانہ قوانین کو کتاب وسنت کا منشا بتلا کر نافذ کیا گیا۔ اور انہیں عین اسلامی قرار دے کر مسلمانوں پر مسلط کر دیا گیا۔ باوجودیکہ یہ قوانین اور اس آرڈیننس کی ایک ایک دفعہ مداخلت فی الدین کی بدترین مثال پیش کرتی ہے۔ یقیناً ان قوانین سے مسلمانوں کے مذہبی خدمات کو قطعی طور پر مجروح کیا گیا ہے

دستور میں مذہبی آزادی کے عنوان سے ارتداد کے دروازے کھول دئے گئے ہیں۔ پاکستان کے ہر شہری کو آزادی سے کوئی عقیدہ اور کوئی مذہب اختیار کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے

یہی وجہ ہے کہ عیسائی مشنریاں اس بنیادی حق کو استعمال کر کے غریب مسلمانوں کے ایمان پر دن دھاڑے ڈاکے ڈال رہی ہیں اور منظم عیسائی تبلیغ ہو رہی ہیں۔ اور ان مشنریوں کی طرف سے ایسے رسالے اور کتابچے شائع ہوتے ہیں۔ جن میں اسلام اور پیغمبر اسلام پر ناروا حملے کئے جا رہے ہیں۔

اسی دفعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے منکرین ختم نبوت علانیہ اپنے کفریہ عقیدہ کی اشاعت کرتے ہیں۔ انکار حدیث کا فتنہ زوروں پر ہے خدا کے وجود کا انکار کیا جا رہا ہے۔

والعیاذ باللہ

شہری آزادیاں سلب کر لی گئی ہیں۔ تقریر وتحریر اور اظہار رائے پر پابندیاں ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کا بے تحاشا استعمال ہر ضلع میں ہو رہا ہے قوم کو جو تھوڑے سے بنیادی حقوق بھی ملے تھے واپس لے لئے گئے ہیں۔ ہنگامی حالات کی تلوار سر پر لٹک رہی ہے۔ حکومت کی تبدیلی کے تمام جمہوری طریقے مسدود ہیں۔ عوام سے ووٹ کا حق سلب کر لیا گیا ہے اور پورے ملک کو بی۔ ڈی ممبران کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جنہیں بے بس اور مفلوج بنانا

حکومت کے اولیٰ اشارہ سے بسہولت ممکن ہے۔ ہم ایک سچے پاکستانی اور ملک کے وفادار باشندہ کی حیثیت سے اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہم اس ملک کو صحیح معنوں میں اسلامی جمہوری بنائیں اور حملہ مفاسد کی اصلاح کریں یہاں تک کہ دین کے خلاف فتنے ختم ہوں اور ملک بھر میں خالص اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہونے لگے ہم اس تحریر کے ذریعہ عوام سے اور حکومت کے سامنے اپنے اس عہد کی تجدید کرتے ہیں۔ جو ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا اور جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی حکومت کو عملی طور پر قائم کرنا ہمارا فرض ہو گیا تھا۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم ہر طرح اپنے ملک کے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس ملک میں اسلام کے اصول کو نافذ کرنے کے لئے آخر تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔

آخر میں ہم عوام اور حکومت سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ اپنے خدا کی طرف رجوع کر کے بہت جلد اس ملک میں مندرجہ بالا نشان زدہ مقاصد کی اصلاح کریں

## آخری بات

حکومت نے عائلی قوانین کو کتاب وسنت کے موافق بنانے کے متعدد بار وعدے کئے۔ نیز ملک بھر میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے سبز باغ بھی دکھائے۔

لیکن اب تک ان وعدوں سے کھلا، انحراف کیا گیا اگر حکومت پاکستان نے نیشنل اسمبلی کے موجودہ رواں اجلاس میں ان قوانین کو درست نہ کیا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ حکومت عوام کے جذبات اور اسلامی تقاضوں کی قطعاً پروا نہیں کرتی اور عمداً مسلمانوں کو عوامی جدوجہد پر آمادہ کر رہی ہے۔

موجودہ اجلاس اسمبلی کے بعد اگر اس مجرمانہ غفلت اور بے اعتنائی پر عوامی جدوجہد کا منظم آغاز ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

تیرا اندیشہ افلاکی نہیں ہے
تیری پرواز لولاکی نہیں ہے
یہ مانا اصل شاہینی ہے تیری
تیری آنکھوں میں بے باکی نہیں ہے
(اقبال)

### ڈاکٹر فضل الرحمان اور اس کی اکیڈمی

# دین کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف ہے

### شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی طرف سے شدید احتجاج

اکوڑہ خٹک دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے زکوٰۃ اور سود کے بارہ میں ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب کے تازہ خیالات کو جاہلی نظریات اور دین کے لئے کھلم کھلا چیلنج قرار دیا انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہمنوا اگرچہ کافی عرصہ سے دین کے اٹل اور غیر مبدل، احکام ونصوص اور قطعی مسلمات کو مشق تحقیق بنائے ہوئے تھے مگر اب اخباری سطح پر ان کے لادینی خیالات کی اشاعت سے بڑے خطرے کی غمازی ہو رہی ہے انہوں نے اس سے پہلے دین کے علل وعنایات کو ابدی مگر احکام ونصوص کو قابل تبدیل ترمیم قرار دے کر دین کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ سنت جاریہ کے نام سے حضور اقدس کے سنت سے بغاوت کی۔ ابھی پچھلے دنوں سے حدود اللہ کو مشق ستم بنایا اور اسے چودہ سو سالہ متفقہ اور متواتر مفہوم سے الگ کرنے کی سعی کی سود کو منافع کی آڑ میں حلال ٹھہرانے کے جاہلی خیالات کا اعادہ کیا اور اب زکوٰۃ کی شرح میں تبدیلی کی تجویز پیش کی جس کے مقادیر اور مصارف قطعی اور منصوص ہیں اور جس طرح دیگر عبادات نماز کے اوقات وارکان اور رکعات کی تعداد روزوں کی تعداد اور کیفیت حج کے ارکان اور مناسک میں ہرگز دخل اندازی نہیں کی جا سکتی اسی طرح زکوٰۃ کی عبادت بھی اس طرح کی دست درازیوں کی متحمل نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ابھی حال ہی میں عالمی مذاہب کانفرنس میں کمیونزم کو اسلام سے بہتر قرار دے کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی اور پاکستان کے لئے رسوائی کا سامان فراہم کیا سوال یہ ہے کہ اگر یہ لادینی نظریات اسلامی نظریہ پاکستان کے خلاف ہیں اور اس سے دینی جذبات مجروح ہونے اور دنیا میں پاکستان کی بدنامی کا سامان ہو رہا ہے تو اس قسم کے اشخاص اور تحقیقی اداروں کو بجائے پابند کرنے کے حکومت کی سرپرستی اور امداد میں ایسے خیالات کی اشاعت کا موقعہ کیوں دیا جا رہا ہے۔ اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین نے اپنے بیان میں ڈاکٹر صاحب کے خیالات کا رشتہ کونسل سے کاٹ کر ان کے خیالات کے غیر شرعی ہونے کا اعتراف کیا۔

سوال یہ ہے کہ جب وہ شخص کونسل کا ممبر اور ایک مرکزی سرکاری ادارہ کا ڈائرکٹر ہو تو اس کے خیالات کی ذمہ داری سے کونسل اور حکومت کس طرح دستبردار ہو سکتی ہے۔ اگر بالفرض یہ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی نظریات ہیں جیسا کہ انہوں نے اپنے بیان میں اعتراف کیا ہے تو انہیں کونسل میں ذاتی نظریات پیش کرنے کا حق ہے؟ اور کیا عوامی سطح پر ایسے خیالات کے اظہار کا حق ہے جس سے پاکستان کے سواد اعظم اور عالم اسلام کے مسلمانوں کی دل آزاری ہو؟ اور ملک میں اشتراک وانتشار کی فضا پیدا ہونے کا امکان ہو۔ جس طرح اس ملک میں ان ذاتی نظریات پیش کرنے کی اجازت نہیں جس سے ملک کے استحکام اور بقا کو خطرہ ہو۔ اس طرح ان ذاتی نظریات کو کیوں گوارا کیا جا سکتا ہے۔ جس سے اسلام اور مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے ہوں۔

## ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا تعاقب

(از مولانا محمد مالک صاحب کاندھلوی ٹنڈو الہ یار)

(احکام اسلام اور قوانین شریعت میں کسی کی مجال نہیں کہ ذرہ برابر رد وبدل کر سکے)

حال ہی میں مسٹر فضل الرحمٰن جو افسوس کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائرکٹر ہیں کی اس ملحدانہ تجویز نے کہ زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ کر کے ترقیاتی سرگرمیوں میں اسے صرف کیا جائے، اور یہ کہ زکوٰۃ ایک انتظامی قسم کا ٹیکس ہے کل مسلمانان پاکستان کے دلوں کو مجروح کیا۔ احکام شریعت اور اصول دین میں ان کی یہ گستاخانہ جرأت قابل افسوس ہے جس کو ملک کے ہر گوشہ میں قابل افسوس اقدام سمجھا جا رہا ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ زکوٰۃ اسلام کا ایک عظیم رکن اور اہم ترین عبادت ہے جو نماز کی طرح فریضۂ الٰہیہ ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی کا تصور اللہ کے قانون کو بدلنے کی ناپاک جسارت کا درجہ رکھتا ہے کسی بھی عبادت کی ہیئت متعینہ اور اس کی حدود میں ادنیٰ رد وبدل ایک کھلی گمراہی ہے۔

افسوس کا مقام ہے کہ جو افراد تعلیمات اسلام سے اس قدر ناواقف ہوں کہ ان کو زکوٰۃ کا شرعی مفہوم معلوم

(باقی صفحہ ۱۱ کالم ۳)

# یہ "فرقان فورس" کیا بلا ہے؟

قادیانیوں کے ترجمان اخبار "الفضل" نے اپنی اشاعت ۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء میں اعلان کیا ہے کہ:۔

"فرقان فورس میں شامل ہو کر جن قادیانیوں نے ۴۵ دن یعنی ۱۳ر دسمبر ۱۹۴۸ء دفاتر بندی کی تاریخ تک کشمیر کی لڑائی میں حصہ لیا تھا، وہ اب مندرجہ ذیل نمونہ کی رسید بنا کر اس پر دستخط ثبت کر کے مقامی قادیانی جماعت کے امیر کے دستخط کروا کر ملک محمد خیق دارالصدر غربی ربوہ کو بھجوا دیں، جس افسر کو ایڈریس کرنا ہے، وہ جگہ خالی چھوڑ دی جائے۔ یہ رسیدیں ربوہ سے راولپنڈی جائیں گی۔ راولپنڈی سے ان لوگوں کے کشمیر میڈل ربوہ آئیں گے، اور اس کی اطلاع "الفضل" میں شائع ہوگی اور پھر یہ میڈل ربوہ میں ان قادیانیوں کو تقسیم کئے جائیں گے۔"

قادیانی جماعت کے ترجمان "الفضل" میں ملک محمد خیق صاحب کے یہ پراسرار اعلانات پڑھ کر سخت تعجب اور حیرت ہوئی کہ اٹھارہ برس کے بعد "فرقان فورس" کے قادیانیوں کو کشمیر میڈل ملنے کا آخر قصہ کیا ہے؟

فرقان فورس کے متعلق اس پراسرار اعلان کا تعلق ملک کے محکمہ دفاع سے ہے۔ محکمہ دفاع کی نزاکت اور تقدس کے پیش نظر ہم اس بہت بڑے سکینڈل کی تفصیلات میں جانے سے قاصر ہیں۔

اس خطرناک سکینڈل کی تفصیلات میں جانا دراصل انٹیلی جنس بیورو کا کام ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ارباب ربوہ کا یہ اعلان محکمہ انٹیلی جنس کے نوٹس میں آیا ہے یا نہیں۔ اور اگر یہ اعلان اس محکمہ کے کارپردازان تیزبین کے نوٹس میں آیا ہے تو وہ اس پراسرار اعلان کے تہ منظر کو بھی سمجھ سکے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اگرچہ اس محکمہ کے سربراہ بھی ایک قادیانی افسر بتائے جاتے ہیں۔ تاہم ہمیں ان کی حب الوطنی پر کوئی شبہ نہیں ہے۔

ہم اس سکینڈل کو براہ راست مغربی پاکستان کے عظیم المرتبت گورنر ملک امیر محمد خاں پاکستان کی قابل فخر فوج کے عظیم جرنیل خاں محمد یحییٰ خاں صاحب پاک فوج کے مجاہد اعظم جنرل محمد موسیٰ خاں اور ملک کے بیدار مغز صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کی یہ سرگرمیاں ملک کی قابل احترام فوج کے مقام منصب کے منافی ہیں

ہمارا ملک ایک عرصہ تک سیاسی گن گ میں آلودہ رہا۔ گذشتہ ۱۸ برس کے عرصہ میں مختلف قسم کے دور آئے، لیکن ملک اور قوم نے ہمیشہ اپنی فوج کی تعظیم اور تقدیس دل و جان سے کی ہے۔ اگر سچ پوچھا جائے تو ہمارے ملک میں صرف فوج ہی ایک ایسا ادارہ ہے، جس پر پوری قوم کو اعتماد اور فخر ہے اور اس کی تنظیم کی کوئی سی قدر قوم میں اختلافی نہیں ہے۔

قادیانیوں نے قبل ازیں مذہب اسلام کی اصطلاحات، نبوت، رسالت، صحابہ، اہل بیت، ازدواج مطہرات، سیدالنساء وغیرہ کو نہ صرف یہ کہ اختلافی امر بنایا، بلکہ ان کو ذلیل اور رسوا کیا، جس پر بات لکھنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ حضور سرور کائنات فداہ ابی و امی کی جس قدر توہین ادبیے ادبی اس فرقہ ضالہ نے کی ہے اور اسلام کے خلاف جتنی بڑی سازش اس ٹولے نے کر رکھی ہے، اتنی بڑی توہین اور سازش چودہ سو سال میں کبھی کسی نے نہیں کی ہے، جس کا احساس جس قدر تمام مسلمانوں اور خصوصاً ارباب اختیار کو ہونا چاہیئے نہیں ہے۔ لیکن اب قادیانی دینی اصطلاحات کی غارت گری سے آگے بڑھ کر ملکی معاملات میں سے خصوصاً فوج کے متعلق ایک خاص قسم کے معاملہ کو جس طرح ربوہ اور قادیانی نبوت کے ساتھ متعلق اور منسلک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ فوج کی تنظیم و آداب اور غیر جانبداری کے بلند مقام کے قطعاً منافی ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

اس وقت ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ یہ "فرقان فورس" ہے کیا بلا؟ اگرچہ ربوہ کے متنوع قرائی حکمران بھی سمجھتے ہیں کہ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اور شاید اب کسی کو یاد نہیں ہوگا کہ اس "فرقان فورس" کی حقیقت کیا ہے۔ غالباً انہوں نے اب یہی سوچا ہے کہ فرقان فورس میں شریک قادیانیوں کو "مجاہد کشمیر" کا نام دے کر عوام میں مانوس کیا جائے اور جس قسم کی افواہیں ربوہ سے پھیلائی جا رہی ہیں۔ ان افواہوں کو ان پر رمز اعلانات سے تقویت پہنچائی جائے، اور نبوت باطلہ کے مذہبی کاروبار کو چمکانے کے علاوہ کسی اسرائیل کو معرض وجود میں لانے کے لئے کسی دام ہمرنگ زمین کے تار و پود بچھا دیئے جائیں۔

فرقان فورس نے ۱۹۴۸ء کے ۴۵ دن میں جہاد کشمیر میں حصہ لیا تھا اور جو خدمات سرانجام دی تھیں، اس کی تفصیلات آزاد کشمیر کی مسلم کانفرنس کے رہنما جناب الحاج رکھا ساغر کے اس بیان میں درج ہیں جو موصوف نے فرقان فورس کے متعلق ان دنوں اخبارات میں شائع کرایا تھا اور جس کے بعد قادیانیوں کے محسن اعظم جنرل گریسی نے "فرقان فورس" کو بڑے اسرار اور فوری طور پر توڑ دیا تھا، اور ان کی عزت بچانے کے لئے ایک خاص تقریب میں انہیں سندات دے دی گئی تھیں۔

اس وقت ہم اس موضوع پر بھی کچھ کہنے سے قطعاً گریز کرنا چاہتے ہیں کہ حالیہ جنگ میں مجاہدین کشمیر کے مصروف الفاظ کو فرقان فورس کے قادیانیوں کے لئے ۱۹۴۸ء کی جنگ کا حوالہ دے کر کیوں استعمال کیا گیا ہے؟

اس وقت ہم اپنے مذکورہ بالا قابل صد احترام اکابر کی خدمت میں نہایت خلوص اور ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں نے مملکت کے اندر مملکت اور فوج کے اندر فوج کا جو متشغلہ اختیار کر رکھا ہے، اس سکینڈل کی تحقیقات کرائی جائے۔ اور ملک کی قابل تقدیس قدروں خصوصاً فوجی معاملات سے کسی کو تلعب کرنے اور کھیل رچانے کی اجازت نہ دی جائے۔ (بشکریہ لولاک)


## مصری و ہندوستانی نادر و نایاب کتابیں

| | |
|---|---|
| ترجمان السنہ مکمل سہ جلد | ۳۵/۰ روپے |
| قصص القرآن مکمل | ۳۰/۰ " |
| لغات القرآن مکمل ۶ جلد | ۳۶/۰ " |
| الکوکب الدری مکمل عکسی طبع جدید | ۱۸/۰ " |
| لاتح الباری ج اول و دوم | ۳۰/۰ " |
| کنز العمال ۱۲ جلد طبع جدید | ۲۰۰/۰ " |
| کتاب احکام الوقف | ۵/۰ " |
| شفاء السقام | ۷/۰ " |
| رسائل تسعہ للسیوطی | ۱۲/۰ " |
| الامالی امام محمدؒ | ۲/۵۰ " |
| احادیث قدسیہ طبع جدید ہند | ۴/۰ " |
| فضائل درود شریف | ۲/۰ " |
| الاکمال ۴ جلد | ۱۱/۰ " |
| جمع الفوائد مطبوعہ دیوبند | ۲۵/۰ " |
| الاصابہ مع الاستیعاب مکمل مجلد | ۱۵۰/۰ " |
| تقریب التہذیب | ۵۰/۰ " |
| سوانح قاسمی مکمل ۳ جلد | ۱۹/۰ " |
| فتاویٰ دارالعلوم مطبوعہ دارالعلوم ۵ جلد | ۳۶/۰ " |
| امانی الاحبار ۲ جلد | ۳۰/۰ " |

مکتبہ رشیدیہ منٹگمری

از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب استاذ حدیث
مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

## ڈاکٹر فضل الرحمٰن اپنے اصلی روپ میں

# کمیونزم بیسویں صدی کا کامیاب مذہب ہے

روزنامہ جنگ مورخہ ۲۱ مئی میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی طرف منسوب دو بیان نظر سے گذرے۔ ان دو بیانوں کو بغور پڑھنے کے بعد ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ بیان یا تو کسی ایسے شخص کے ہو سکتے ہیں جو شدید قسم کے اعصابی امراض میں مبتلا اور دماغی توازن بالکل کھو چکا ہو یا کسی ایسے شخص کے ہو سکتے ہیں جو اسلام اور ملت پاکستان کے خلاف کسی منظم سازش میں شریک اور دشمنان اسلام کا چالاک اور عیار ایجنٹ ہو اور جس کا مقصد اسلام اور پاکستان کا نام لے کر دونوں کی جڑیں کاٹنا اور ان کو منہدم اور تباہ کرنا ہو۔ بہر حال یہ بیان کسی ایسے شخص کے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جو کچھ بھی صحیح الدماغ ہو اور اسلام اور ملت پاکستان کے متعلق اپنے دل میں ذرا سی بھی ہمدردی اور خیر خواہی رکھتا ہو، کیونکہ ان میں ایک طرف کھلا ہوا تضاد ہے جو دماغی عدم توازن پر دلالت کرتا ہے دوسری طرف ان میں اسلام اور پاکستان کے متعلق زہریلا پروپیگنڈہ ہے۔ جو اسلام اور پاکستان دشمنی کی دلیل ہے اور اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

مثلاً اس تضاد کو دیکھئے کہ ایک طرف اسلام اور قرآن کے نام کو ناجائز استعمال کر کے یہ کہتے ہیں کہ

"سرمائے پر سود لینا جائز ہے"

گویا وہ دوسرے الفاظ میں یہ کہتے ہیں کہ نظام سرمایہ داری ایک صحیح نظام ہے کیونکہ اس کی بنیاد ہی اسی تصور پر ہے کہ سرمایہ پر سود لینا جائز ہے، دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ

"بیسویں صدی کا کامیاب مذہب کمیونزم ہے"

مطلب یہ ہے کہ کمیونزم ایک صحیح نظام ہے حالانکہ کمیونزم کی اساس اس تصور پر ہے۔ کہ

"ہر مائے پر سود لینا جائز نہیں"

تو ڈاکٹر صاحب بیک وقت دو متضاد نظریوں کو صحیح کہہ رہے ہیں۔ تضاد کے ساتھ ساتھ ان بیانوں سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ محقق عصر نہ اسلام کے معاشی نظام سے واقف ہیں اور نہ اشتراکیت اور سرمایہ داری کے معاشی نظاموں کو جانتے ہیں ورنہ وہ اس طرح کی مہمل باتیں نہ کہتے۔

اسی طرح دوسرا تضاد یہ دیکھئے کہ بیان میں کہتے ہیں۔ کہ

"مذہبی لیڈروں نے جدید حالات میں اسلام کی تاویل نہ کر کے عوام سے زبردست غداری کی ہے"

یعنی ان کو جدید حالات کے مطابق اسلام میں تاویل کرنی چاہیئے تھی، اور دوسرے بیان میں یہ کہتے ہیں کہ

"موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لئے اسلام کی تاویل سے نفسیاتی نقصان پہنچا ہے یہ مسلمانوں کے لئے خطرناک صورت حال ہے کیونکہ اگر وہ اپنی سوسائٹی کو بالکل جدید بنا لیں جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے تو اسلام بحیثیت ایک سماجی طاقت ختم ہو جائے گا۔

مطلب یہ کہ جدید حالات و ضروریات کے مطابق اسلام میں تاویل نہیں کرنی چاہیئے۔ غور فرمایا آپ نے کہ ڈاکٹر صاحب ایک ہی وقت میں ایک ہی چیز کو برا بھی کہہ رہے ہیں اور اچھا بھی، مذموم بھی کہہ رہے ہیں اور مستحسن بھی، بتلائیے یہ تضاد نہیں تو کیا ہے اور کیا اس قسم کی متضاد باتیں کسی صحیح الدماغ آدمی کی زبان سے نکل سکتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا عیار اور انتہائی موقعہ پرست ہو۔

اب دوسرے پہلو کو لیجئے ایک ایسا شخص جو ایک اسلامی حکومت کے ادارہ تحقیقات اسلامی کا سربراہ اور اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر ہو وہ ایک "بین الاقوامی مذاہب کانفرنس" میں پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے یہ اعلان کرے کہ

"بیسویں صدی کا کامیاب مذہب کمیونزم ہے"

دنیا اس کا مطلب سوائے اس کے کیا سمجھے گی۔ کہ آج کی دنیا میں اسلام بھی ایک ناکام مذہب ہے بتلائیے یہ اسلام کے خلاف زہر اگلنا نہیں تو کیا ہے اور پھر چونکہ ملت پاکستان کی بنیاد بھی اسلام ہے اور دستور پاکستان میں بھی اسلام کو قانون کا اصل ماخذ تسلیم کیا گیا ہے۔ لہٰذا مذکورہ بیان سے جہاں اسلام کے وقار پر زد پڑتی ہے اور وہ مجروح ہوتا ہے۔ وہاں لازماً ملت پاکستان اور دستور پاکستان کی بھی توہین و تحقیر ہوتی ہے گویا وہ سب لوگ پرلے درجہ کے ناسمجھ اور بیوقوف ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا اور جو اسلام کی بنیاد پر پاکستان کی تعمیر و ترقی چاہتے ہیں، بہر حال یہ بیان اسلام، ملت پاکستان، اور دستور پاکستان سے "عدم وفاداری" بلکہ "غداری" کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

آخر میں ہم یہ عرض کریں گے کہ اخبار میں شائع شدہ بیان اگر واقعی ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا بیان ہے تو حکومت پاکستان پر لازم ہے کہ فوراً اس شخص کو ادارۂ تحقیقات اسلامی کی ڈائرکٹری اور اسلامی مشاورتی کونسل کی ممبری سے علیحدہ کرے اور اسلام اور پاکستان کی توہین کے جرم میں اس کو عبرت ناک سزا دے اور اس رقم کے عوض اس کی تمام املاک کو ضبط کرے جو اس نے گذشتہ سالوں میں ادارۂ تحقیقات اسلامی سے وصول کی ہے۔ نیز اس کے پاسپورٹ کو ضبط کر کے باہر جانے کے تمام راستے اس پر بند کر دے اگر حکومت اس سلسلہ میں کوئی موثر قدم نہیں اٹھائے گی تو عوام کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرے گی کہ وہ فضل الرحمٰن سے متفق ہے ہمیں امید ہے کہ حکومت عوام کو اس بدظنی اور غلط رائے قائم کرنے کا موقعہ نہ دے گی۔

محمد ادریس صاحب استاذ حدیث
مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

نہ ہو اور نہ رہ یہ جانتے ہوں کہ زکوٰۃ کا مصرف کیا ہے وہ اس قسم کے ادارہ کے ڈائرکٹر ہیں، اسلام اور اصول اسلام میں ایسی تحریفات ان کا یہ پرانا شیوہ ہے، حسب سابق انہوں نے سود جیسی حرام در حرام چیز کے جواز کا بھی فتویٰ صادر کر ڈالا، جس کی حرمت اور ناپاکی اللہ کے قانون میں زنا اور چوری سے کم نہیں۔ سود کی حرمت قرآن کریم کا صریح اور واضح فیصلہ اور محکم قانون ہے، جس کو ایک ڈاکٹر تو کیا اس قسم کے لاکھوں جراح الاسلام بھی ذرہ برابر نہیں بدل سکتے۔

پھر انہوں نے امریکہ کی ایک یونیورسٹی کی مذاہب کانفرنس میں یہ کہہ کر کہ موجودہ صدی کا کامیاب ترین مذہب کمیونزم ہے کھلم کھلا اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کی توہین کی ہے، جس کا ان کو اس ملک میں رہتے ہوئے کسی طرح بھی حق نہیں پہنچتا، اور ان کے اس بیان نے کل مسلمانان پاکستان کے دلوں کو بری طرح مجروح کیا۔ ان کا یہ کھلا ہوا جرم کسی درجہ میں بھی قابل معافی نہیں۔ اگر وہ اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے اس جرم کی جو اسلام کی بہت سخت توہین ہے علی الاعلان معافی مانگیں اور اس کے بعد اپنے لئے جو بھی مذہب ان کو کامیاب نظر آتا ہو، وہ اختیار کر کے اس سے لوگوں کو آگاہ کر دیں۔ ان کا یہ بیان ملک کے ہر حصہ میں انتہائی نفرت و ملامت کے جذبات سے دیکھا گیا اور اس بات پر انتہائی افسوس و ملال ہے کہ ایک اسلامی ملک میں ادارہ تحقیقات اسلامی پر اس قسم کے ملحد و گمراہ اور دین سے قطعاً ناواقف افراد مسلط ہیں اور قوم کا روپیہ یہ افراد نہایت ہی بے باکی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے دین کو مسخ کرنے پر صرف کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کی حکومت سے اس بات کی درخواست اس کا ایمانی تقاضا اور اس کا ایک دینی حق ہے کہ ایسے افراد

# اصولِ اسلام پر موجودہ جارحانہ حملوں کی نظیر ماضی میں نہیں ملتی (مولانا محمد اجمل)

# متحدہ اسلامی محاذ کنونشن کا خطبہ استقبالیہ

لاہور ۲۸ مئی۔ متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن میں مولانا محمد اجمل صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے کنونشن کے آغاز میں مندرجہ ذیل خطبہ استقبالیہ پڑھا:۔

مہمانانِ کرام و برادرانِ اسلام و علماء اسلام!

مجلس استقبالیہ متحدہ اسلامی محاذ کے ارکان اور اہل لاہور اپنی خوش قسمتی پر جتنا فخر کریں کم ہے کہ آج ان کو آپ جیسے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور خدمت کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

حضرات! آج کے اجتماع کی روح بقاء و حفاظتِ اسلام ہے۔ اور آپ سب حضرات اسی مقصدِ جلیل پر سوچنے کے لئے اس شدید گرمی میں دور دراز کا سفر کر کے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

یقیناً نہ آپ کے مقاصد سے بڑھ کر کوئی مقصد ہو سکتا ہے نہ اس مقصد کی خاطر جمع ہو کر سوچنے والوں سے بڑھ کر کوئی اجتماع ہو سکتا ہے۔ خاص کر اس لئے کہ اس مبارک اجتماع میں وہ ہستیاں شریک ہیں جنہوں نے تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس صحابہ، آزادی وطن، تحریک کشمیر الجہاد ارتداد، اسلامی قانون اور شریعت ایکٹ کے سلسلہ میں عمریں صرف کیں اور ہر طرح کی قربانیاں دیں۔ اس وقت ملک میں جتنی جماعتیں ہی ہیں، جن کا مقصد اسلام کا اہم فرض سب سے زیادہ عاید ہوتا ہے۔

حضرات! سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ بدء الاسلام غریبا سیعود غریبا۔ کہ اسلام جب شروع ہوا تو اس کی آواز انوکھی اور غیر مانوس نظر آ رہی تھی۔ اور ایک زمانہ آنے والا ہے کہ پھر یہی حالت ہو جائے گی کہ اسلام و احکام اسلام کی باتیں لوگوں کو انوکھی نظر آئیں گی۔ آج یہی کیفیت ہے مسلمان کہلانے والوں کے بعض مخصوص طبقات صحیح مسلمان بننے اور کہلانے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ ارباب اقتدار بھی اس کے تقاضوں سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مخالف اسلام افراد و تحریکات کی ہمت افزائی ہو رہی ہے۔ کفر و الحاد اور تخریب و تخفیف کی سرپرستیاں کی جا رہی ہیں، حق کی آواز کو دبانے کے لئے مختلف جائز و ناجائز وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ اصولِ اسلام پر موجودہ جارحانہ حملوں کی نظیر ماضی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ تاہم حق، بجائے خود ایک طاقت ہے۔ اہل حق نے ہر زمانہ میں باطل کے سیلابوں کو روکا اور طوفانوں کا رخ پھیر دیا ہے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ مایوسیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں نصرت الٰہی کی بجلی چمک کر اہل باطل کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیتی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ حضرات کا یہ اجتماع کامیاب ہو، اور آپ کی جد و جہد کو بارگاہ الٰہی میں مقبولیت حاصل ہو۔

آخر میں میں مجلس استقبالیہ کے ارکان اور اہل لاہور کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کو مناسب خدمت میں جو قصور ہو، اس سے چشم پوشی فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(مولانا) محمد اجمل خطیب جامعہ رحمانیہ
قلعہ گوجر سنگھ صدر استقبالیہ

---

## بقیہ:۔ بائیبل کا تصور نبوت (صفحہ ۱۰ سے آگے)

لشکر اس کے داہنے اور بائیں ہاتھ پڑا ہے۔ اور خداوند نے فرمایا کہ شاہ اسرائیل اخاب کو کون بہکائے گا تاکہ وہ چڑھائی کرے اور رامات جلعاد میں مقتول ہو؟ اور کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ کہا۔ تب ایک روح نکل کر خداوند کے سامنے کھڑی ہوئی اور کہنے لگی میں اسے بہکاؤں گی خداوند نے اس سے پوچھا کس طرح؟ اس نے کہا میں جاؤں گی اور اس کے سب نبیوں کے منہ میں جھوٹ بولنے والی روح بن جاؤں گی۔ خداوند نے کہا تو اسے بہکائے گی اور غالب بھی ہو گی جا اور ایسا ہی کر۔ سو دیکھ خداوند نے تیرے ان سب نبیوں کے منہ میں جھوٹ بولنے والی روح ڈالی ہے اور خداوند نے تیرے حق میں بدی کا حکم دیا ہے۔" ۲۔ تواریخ ۱۸: ۱۸ — ۲۲۔ ملاحظہ فرمائیے بائیبل کا خدا شاہ اسرائیل کو بہکانے کے لئے کیا پاپڑ بیلتا ہے۔ حتیٰ کہ نبیوں سے جھوٹ بلوانے سے بھی باز نہیں آتا (نعوذ باللہ من ذالک الخرافات)

## ۷۔ نبی منافق ہوتا ہے (معاذ اللہ)

"میں پولوس جو تمہارے روبرو عاجز اور پیٹھ پیچھے تم پر دلیر ہوں۔ مسیح کا حلم اور نرمی یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں" ۲ — کرنتھیوں ۱۰: ۱

ملاحظہ فرمائیے نبی ہو کر منافقانہ خصائل کا حامل ہونا کیا نبوت کا یہی اثر ہوتا ہے؟

## ۸۔ نبی کے لئے خرافات جائز ہیں (نعوذ باللہ)

"کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟ فریب نہ کھاؤ نہ حرامکار خدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے نہ بت پرست نہ زناکار نہ عیاش نہ لونڈے باز نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم۔ اور تم میں سے بعض ایسے ہی تھے مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کی روح سے دھل گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے۔ سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں مگر سب چیزیں مفید نہیں سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں لیکن میں کسی چیز کا پابند نہ ہوں گا" ۱ — کرنتھیوں ۶: ۹ — ۱۲

ملاحظہ فرمائیے بائیبل کے پیغمبر نے کتنی صفائی سے تمام مندرجہ بالا چیزیں اپنے لئے جائز قرار دے دیں۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

## ۹۔ رسول پر شیطان کا غلبہ (معاذ اللہ)

"اس واسطے ہم نے (یعنی مجھ پولوس نے) ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ تمہارے پاس آنا چاہا مگر شیطان نے ہمیں روکے رکھا" ۱ — تھسلنیکیوں ۲: ۱۸۔ اگر شیطان ایک رسول کا راستہ بھی روک سکتا ہے تو پھر رسول اور عام انسان میں کیا فرق ہے؟

## ۱۰۔ قرعہ اندازی کے ذریعے رسول کا انتخاب

"پس جتنے عرصہ تک خداوند یسوع ہمارے ساتھ آتا جاتا یعنی یوحنا کے بپتسمہ سے لے کر خداوند کے ہمارے پاس سے اٹھائے جانے تک جو برابر ہمارے ساتھ رہے چاہیئے کہ ان میں ایک مرد ہمارے ساتھ اس کے جی اٹھنے کا گواہ بنے۔ پھر انہوں نے دو کو پیش کیا ایک یوسف کو جو برسبا کہلاتا اور جس کا لقب یوستس ہے۔ دوسرا متیاہ کو اور یہ کہہ کر دعا کی کہ اے خداوند! تو جو سب کے دلوں کی جانتا ہے یہ ظاہر کر کہ ان دونوں میں سے تو نے کس کو چنا ہے۔ کہ وہ اس خدمت اور رسالت کی جگہ لے جسے یہوداہ چھوڑ کر اپنی جگہ گیا۔ پھر انہوں نے ان کے بارے میں قرعہ ڈالا اور قرعہ متیاہ کے نام کا نکلا پس وہ ان گیارہ رسولوں کے ساتھ شمار ہوا" (رسول کے اعمال ۱: ۲۱ — ۲۶)

فارغین کرام!

آپ نے مندرجہ بالا دس حوالہ جات سے بخوبی معلوم کر لیا ہو گا کہ بائیبل جن رسولوں اور نبیوں کے احکامات اور ان کی کتابوں پر عمل کرنے کی دعوت دیتی ہے ان کا اپنا کردار بزبان بائیبل کیا ہے اور آخر میں آپ نے یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ رسول کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے خدا کی طرف سے ہی مبعوث کیا گیا ہو بلکہ کسی انسان کو قرعہ اندازی کے ذریعہ بھی رسول بنایا جا سکتا ہے بائیبل خدا کے نبی کو معاذ اللہ زانی۔ شرابی۔ بدکردار منافق، جھوٹا اور شیطان کا مغلوب تو کہتی ہے مگر اس برگزیدہ ہستی کے متعلق وہ پاکیزہ تصور آپ کو بائیبل میں کہیں نہیں ملے گا جو قرآن مقدس نے پیش کیا ہے۔ اسی سے بائیبل کی صداقت اور اس کے کلام کے معیار کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

# مراسلات

## فحاشی و بدکاری کیخلاف مولانا عبدالرحیم صاحب کا جذبہ

ہمارے ملک کے بعض فرقہ پرست اخبارات و رسائل اخلاق و دیانت کا دامن چھوڑ کر مسلم دل آزاری میں حد سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ وہ کسی بھی ایسے پہلو کو نظر انداز نہیں کر سکتے جس سے مسلمانوں کے قلوب کو ٹھیس پہنچ سکتی ہو، خواہ اس کی بنیاد جھوٹ اور فریب ہی پر کیوں نہ ہو۔ غالباً وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ خواہ ہم کچھ ہی کہہ ڈالیں یا جو بھی میں آئے کر ڈالیں قانون کا ہاتھ ہمارے گریبان تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ تحریر و تقریر کی آزادی کا سہارا لے کر شب و روز مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کر رہے ہیں مگر حکومت کوئی گرفت نہیں کر سکتی، وہ خود بھی جھوٹ بولتے ہیں اور دوسروں کے جھوٹ کا سہارا بھی لیتے ہیں اور ہر قسم کی باز پرس سے محفوظ رہتے ہیں۔ حالانکہ حکومت جانتی ہے کہ ان کی یکطرفہ صداقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود حکومت ان پر ہاتھ ڈالنے سے معذور رہتی ہے۔ وہ اپنی فریب کاریوں اور ہتھکنڈوں کے سامنے حکومت کی گرفتوں کو بازیچۂ اطفال سے زیادہ نہیں سمجھتے۔ ہم حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ ایسے اخبارات و رسائل مسائل کا سد باب کرے ورنہ .....

ماضی قریب کی بات ہے، ساتھی بتا رہا تھا کہ شیخوپورہ کا ایک لیڈر قسم کا آدمی تمام علماء کو چیلنج کر رکھا ہے کہ میرے ساتھ مناظرہ کرو۔ سوال ہوتا ہے کس موضوع پر۔ کیا ریڑھ کا استعمال اور گولیوں کا استعمال موضوع ہوگا۔ میں نے کہا۔ یہ کوئی سر پھرا ہوگا تو ساتھی بولا کہ وہ اپنے آپ کو بڑا فہیم انسان سمجھتا ہے۔ میں کہتا ہوں آج جو بھی غلط کام کرتا ہے وہ اسلام کی آڑ لیکر کرتا ہے۔ یہ سب مہربانیاں بڑے حضرات کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ حکومت ایسے لوگوں کی زبان بندی کیوں نہیں کرتی۔ ہمارے علماء کرام اور خاص کر ارکان جمعیۃ علماء اسلام حکومت کو کہہ رہے ہیں کہ عائلی قوانین، عورتوں کو نچوانا، شراب کے اڈے، سود خوری اور چکلے وغیرہ یہ تمام کام قرآن و حدیث رسول کے منافی ہیں، ان منکرات و خرافات کو فوراً بند کر دینا چاہیئے ورنہ قدرت کا ہاتھ زبردست ہے ؎

بدل جاؤ ورنہ بدل دے گی دنیا
کہ سیاہ کار ہمیشہ بدلے گئے ہیں

ہم اپنے اکابر کی ماضی کی قربانیوں کو فراموش نہیں کر سکتے۔ انہوں نے جو دین کے لئے ماضی قریب یا ماضی بعید میں پیش کیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت علماء کا سایہ تا قیامت ہمارے سروں سے نہ اٹھائے۔ مقولہ مسلمہ ہے۔ لکل فرعون موسیٰ۔ ہر زمانے کے فرعون کے لئے موسیٰ ہوتا ہے۔ ہر باطل کے لئے حق ہوتا ہے یہی جماعت ہے جو موجودہ فرعونوں کا مقابلہ کر رہی ہے ہر باطل فرقے کا منہ توڑ جواب دینے والی صرف یہی جماعت ہے اور یہی جماعت ہے مومنین کی جس کے متعلق علامہ اقبال نے فرمایا ہے ؎

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

یہ باتیں بدرجہ اتم اس جماعت میں موجود ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ علماء کو سیاست نہیں آتی، بقول حضرت درخواستی کہ ٹھیک ہے کہ علماء کو سیاست نہیں آتی۔ پر کونسی سیاست نہیں آتی۔ فرنگی کی سیاست نہیں آتی۔ روس کی سیاست نہیں آتی، جس سیاست کو مسلمان بھول چکا ہے، وہ سیاست ہمیں آتی ہے، وہ قرآن اور حدیث رسول کی سیاست ہے۔ اس وقت دل بدن ہم تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ کیونکہ فرنگی سیاست کی آغوش میں ہیں۔ اگر از سر نو فلک کو تقویت پہنچانی ہے تو سیاست قرآن و حدیث والی جاری کرو۔ اگر یہ سیاست جاری نہ ہوئی اور فرنگی کی سیاست جاری رہی تو نتیجہ یہ مرتب ہوگا ؎ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

میں ہوں ..... آپ کا خادم عبدالرحیم خاں عفی عنہ
کچا کھوہ، ملتان۔

(نوٹ) مولانا کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسئلہ کا یہ چیلنج شیخوپورہ کے ایک سرکاری کارکن نے خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلہ میں دیا تھا، مگر علماء کرام نے اس کو گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں دی۔ (مدیر)

## ممبران صوبائی اسمبلی بتائیں

یہ نو ہزار تین سو اکیاسی روپیہ کہاں ہیں؟

بستی سے جامع مسجد ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ جو زیر تعمیر تھی ۵ سال سے محکمہ اوقاف میں جانے کے بعد اس کی تعمیر بالکل بند ہو گئی تھی کہ مسجد میں کئی سال سے سفیدی بھی نہیں کرائی گئی، ایک اینٹ بھی نہ رکھی گئی حالانکہ صدر دروازہ، گیلری اور مدرسہ وغیرہ سب تعمیر و تکمیل طلب ہیں۔ بہت سی درخواستیں محکمہ اوقاف اور وزیر اوقاف کو دی گئیں مگر سب لاحاصل ہیں۔ جامع مسجد سے متعلق ایک مدرسہ اندرون جامع مسجد "ندوۃ العلوم" کے نام سے قائم ہے۔ اوقاف نے جب یہ خیال ہوا کہ اب مدرسہ کی کفالت تنخواہ مدرسین سب محکمہ اوقاف برداشت کرے گا مگر محکمہ اوقاف نے مدرسہ کو اپنی تحویل میں لینے سے انکار کر دیا۔ خیر مدرسہ کسی نہ کسی حالت میں چلا ہی جا رہا ہے۔ حالانکہ آمدنی دوکانات جو تقریباً ایک ہزار روپیہ ماہوار ہے اور اس سے مدرسین کی تنخواہیں دی جاتی تھیں اب سب محکمہ اوقاف وصول کرتا ہے۔ مدرسہ کو یک لخت نظر انداز کر دیا گیا۔ ستم بر ستم کہ مرکنٹائل بینک ٹنڈو آدم میں مدرسہ ندوۃ العلوم کے نام سے (پور فنڈ) مدرسہ کی رقم ۹۳۸۱/- روپیہ جمع تھی، اس کو اوقاف نے ابتدا ہی میں اپنی تحویل میں لے لیا، مدرسہ کی عمارت جو نامکمل زیر تعمیر ہے مجبوراً رکی گئی، اب جبکہ محکمہ اوقاف سے مطالبہ کیا گیا کہ مدرسہ کی رقم واپس فرما دیں، وہ الگ مدرسہ کے نام سے تھی۔ (اور جامع مسجد کی رقم زمینداری بینک ٹنڈو آدم میں تھی) آج تک کوئی جواب محکمہ اوقاف نے نہ دیا۔ مجبوراً کمشنر صاحب کو ایک درخواست دی گئی۔ اور کمشنر صاحب کے جواب میں یہ تحریر کیا گیا کہ کوئی رقم نہیں لی گئی نہ اس سے اوقاف کا کوئی تعلق ہے۔ اس پر مرکنٹائل بینک ٹنڈو آدم کا خط محکمہ کو اور کمشنر صاحب کو ارسال کیا گیا کہ رقم اوقاف نے لے لی ہے۔ اس خط کو کمشنر صاحب اور محکمہ اوقاف دونوں کو بھیجا گیا۔ کمشنر صاحب سے جواب طلب کہ آئندہ خط و کتابت محکمہ اوقاف سے کی جائے۔ متعدد مرتبہ دریافت کے بعد تقریباً سال گذر رہا ہے اور کوئی جواب محکمہ اوقاف سے نہیں موصول ہوا۔ موجودہ وزیر صاحب اوقاف کو بھی خط لکھا گیا مگر جواب تک نہ ملا۔ اب ہم جناب کے موقر اخبار کے ذریعہ محکمہ اوقاف اور وزارت اوقاف اور جناب کمشنر صاحب حیدر آباد سے مستدعی ہیں کہ براہ کرم یہ تو بتایا جائے کہ مدرسہ ندوۃ العلوم کی یہ رقم ۹۳۸۱/- روپیہ کہاں گئی، کس نے غبن کیا، ورنہ ہم کو مجبوراً عدالت سے رجوع کرنا پڑے گا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ الحاد و زندقہ کے جال میں نہ پھنسیں
اگر آپ چاہتے ہیں کہ موجودہ معاشرہ میں اسلام سربلند ہو
اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسلام ماننے والوں میں جاننے والوں کا توازن قائم ہو۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین کے نام پر جھوٹی کرنسی کا چلنا بند ہو۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ شرک و بدعات کی تاریکیاں چھٹ کر اسلام کا نور چمکے
اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین کی عظمت دلوں میں قائم ہو
اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین کی بات سنی جائے۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ قرآن اور صاحب قرآن سے باخبر ہوں۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی ایمانی زندگی شعوری ہو
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو اطمینان قلب میسر ہو

تو
جمعیۃ علماء اسلام سے
تعاون کیجئے

# ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ کی قرارداد میں

ڈھاکہ، ۱۵ مئی بروز اتوار صبح نو بجے حضرت مولانا شیخ عبدالکریم امیر صوبائی جمعیۃ کی زیر صدارت مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا دفتر جمعیۃ میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں جلسہ جمعیۃ کی اشاعت اور ترقی کے پیش نظر متعدد پروگرام مرتب کرکے عملی اقدام کی تجاویز پاس کی گئی ہیں، نیز اس اجلاس میں باتفاق حاضرین مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس ملک میں رقص و سرود، فحاشی اور غنڈہ گردی، چوری اور ڈکیتی کے روز افزوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

شراب کی آمدنی، ضبط تولید، مہاجنوں کے اعزاز میں لیڈیوں کے ناچ گانوں کا مظاہرہ کو بند کرنے کا پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس عائلی قوانین میں فوراً ترمیم کرنے کے لئے حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے

(۳) یہ اجلاس عوامی لیگی لیڈر شیخ مجیب الرحمٰن صاحب اور ان کے رفقاء کی گرفتاری پر حکومت کی پالیسی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس اظہار تشویش کرتا ہے کہ اس قسم کے دار و گرفت سے ملک میں انتشار تیزی سے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے نزدیک ملک کی سالمیت کی صورت یہ ہے کہ ملک میں فوراً اسلامی قوانین نافذ کرکے فرنگی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ نیز ملک کے دونوں بازو پر سرِ اقتدار پارٹی اور حزب مخالف کے لیڈران ایک کانفرنس میں مل کر مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان جو عدم مساوات ہے اس کو دور کرنے کا عملی اقدام کیا جائے۔ چنانچہ یہ اجلاس حکومت کو خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہے کہ وار و گیر کی راہ ترک کرکے مفاہمت کی راہ کو اختیار کریں۔

(۴) چاول اور دیگر اشیاء خوردنی کی قیمت کے اضافہ پر یہ اجلاس تشویش کرتے ہوئے راشننگ سسٹم اور لیوی کے دھان جو حکومت پاکستان کے پاس موجود ہیں اس کو لیوی کے بھاؤ پر بازار میں چھوڑنے کے لئے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد اور ڈیوہ اسمٰعیل خاں کے دیگر علماء پر بے جا پابندی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فوراً پابندی اٹھالینے کے لئے حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

## علماء کرام پر پابندیاں مذہب اسلام کی توہین ہے

## ترجمان اسلام کی ضمانت میں اضافہ خوش آئند ہے

### امیر حلقہ کوٹ سبز خاں کا بیان

مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۶ء کو ایک خصوصی مجلس بمقام کوٹ سبز خاں منعقد ہوئی، جس میں سردار احمد علی صاحب عباسی امیر حلقہ ہذا و چیئرمین یونین کونسل کوٹ سبز خاں کے علاوہ سردار محمد علی خاں صاحب عباسی سردار عبدالنواب خاں صاحب عباسی زمینداران و ممبر علاقہ مصطفیٰ ممبر حافظ کرم الدین صاحب و دیگر احباب شامل مجلس تھے۔ جناب سردار احمد علی خاں صاحب نے فرمایا۔ علماء کرام نے ماضی میں دینی اقتدار کے تحفظ اور بقا کے لئے جو شاندار روایات قائم کی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں اور اب بھی بے لوث دینی خدمت کر رہے ہیں، ان کو حق کہنے سے روکنا دین کی توہین کرنا ہے۔ اور مختلف علاقوں میں علمائے کرام پر پابندیاں درست نہیں ہیں۔ ساری مجلس نے علمائے کرام پر پابندیوں کے خلاف گہرے رنج و افسوس کا اظہار کیا۔

امیر موصوف نے فرمایا، علمائے کرام کے بار بار متوجہ کرنے کے باوجود ملک میں عائلی قوانین نافذ ہیں جن کی تنسیخ ناگزیر ہے اور حالیہ خاندانی منصوبہ بندی کی سکیم ملک بھر میں بے حیائی کو فروغ دے گی، اور خدائے تعالیٰ کی ربوبیت کو کھلا چیلنج ہے۔ خدائے تعالیٰ کے امور تکوینی میں مداخلت ہے۔ صدہا بیماریوں کا پیش خیمہ ہے۔ آوارگی اور بے راہ روی کا ذریعہ ہے مذہبی قدروں کو پامال کرنے کی ایک چال ہے۔ جس کو ہمارے ملک نے غیر شعوری طور پر اپنا لیا ہے، یہ رقم حکومت کو دفاع پر خرچ چاہیئے۔

ضرورت کی افادیت کے پیش نظر ترجمان اسلام کی ضمانت میں اضافہ اور مضامین کی ترتیب میں تجدید کو ساری مجلس نے خوش آئند کہا اور حلقہ کو وسیع کرنے کا عزم کیا۔ سردار صاحب نے فرمایا، اکابر جمعیۃ کے فرمودات بار بار سننے رہنے سے ایمان تازہ اور عزم بلند ہوں گے۔ امید ہے یہ حضرات اس طرف پوری توجہ دیں گے۔ علاقائی مسائل کی گنجائش بھی پرچہ میں نکالی جانی چاہیئے۔

یہ اجلاس بخیر و خوبی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(ناظم جمعیۃ کوٹ سبز خاں)

## بقیہ: افکار و خیالات

مجھے یقین ہے کہ آپ کی مدد سے یہ مکالمے جاری رہیں گے تاکہ مسیح کے راستہ پر سارے مسیحیوں کے اکٹھے ہو جانے میں سہولت رہے"

آرچ بشپ کے بعد جناب پوپ نے ان خیالات کا اظہار فرمایا:۔

"آپ نے وہ پل دوبارہ کھڑا کر دیا ہے جو صدیوں سے ٹوٹا پڑا تھا، یعنی روم کے پیٹر اور کنٹربری کے چرچ کو ملانے والا پل"۔

"ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے گھر کے اندر قدم رکھتے ہی یہ محسوس فرمائیں کہ یہ گھر غیر کا گھر نہیں، آپ ایسے گھر کے اندر داخل ہوتے ہیں جس کو آپ کئی وجوہات کی بنا پر اپنا گھر سمجھ سکتے ہیں، ہم اس کو بڑی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ روم اور کنٹربری کے مابین اختلافات والی تلخ کہانی اب ختم ہونے پر ہے"۔

(ڈیلی ٹیلیگراف لندن)

**ترجمان:۔** کاش کہ آج امت مسلمہ بھی پوری دنیا میں نہیں تو کم از کم پاکستان ہی میں عیسائیت، مرزائیت، پرویزیت، مودودیت اور دیگر باطل فرقوں کے استبداد اور بے حیائی، فحاشی لادینیت، تنور اور تجدد کے طوفان کی روک تھام کے لئے علماء حقانی کی قیادت میں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھی ہو جائے۔


## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے، جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا، جو حضرات جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرا ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیلنڈر ۵۰/ اخراجہ ہے اور اسی ریٹ پر دیا جائے گا۔ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

محمد صادق ناظم

دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

# خبرنامۂ جمعیۃ

## امیر جمعیۃ حضرت مولانا فضل حق صاحب کے ارشادات

آج مورخہ ۵/۶ بروز جمعہ حضرت مولانا فضل حق صاحب مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ نے خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا، کل ملاحم وفتن ینقطع إلا ما سر وراھل الجنۃ وکل حزن ینقطع إلا حزن اھل النار۔ دنیا کی خوشیاں اور راحت عارضی ہے۔ اسی طرح دنیا کی مصیبتیں بھی عارضی ہیں فرمایا۔ جہنمیوں کا غم ختم ہونے والا نہیں اور اہل جنت کی خوشیاں دوام رہیں گی۔

اسی ضمن میں آپ نے متعدد احادیث کا ترجمہ کرتے ہوئے ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا ابتداء ہی سے علماء کے دو فرقے چلے آئے ہیں۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک جماعت ضرور دنیا میں حق پر قائم رہے گی۔ علماء حق کہتے رہیں گے۔ اسلام کا پرچار کرتے رہیں گے۔ کیونکہ وارثِ انبیاء ہیں۔ ان پر مصائب کے پہاڑ گرتے رہیں گے۔ نحن معشر الانبیاء اشد بلاء ثم الامثل فالامثل اور علماء حق بھی اسی دنیا میں زندگی بسر کرتے رہینگے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی ..... زمرے سے تھا، چونکہ اس کی تقریر ... پر کشش تھی، لہٰذا جہلاء اور دین سے نابلد لوگوں نے نبی اسرائیل سے بھی بڑھ کر اسے نبی کا درجہ دے دیا اور اس طرح لاکھوں انسانوں کے ایمان ضائع ہوگئے۔ آپ نے فرمایا بعینہٖ آج مودودی بھی اسی قسم کے بیانات دے کر اہل ایمان کے دلوں پر ڈاکے ڈال رہا ہے

آپ نے عوام کو خبردار کیا کہ موجودہ دور کے فتنوں سے بچو۔ یہ ایک فتنہ نہیں پرویزیت کا فرقہ اس کے علاوہ ہے۔ آپ نے حاضرین سے کہا کہ قرآن پاک پر عمل کرو اور اس دور کے فتنوں کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ۔ ہم ایک خطرناک دور سے گذر رہے ہیں۔ اس پر آپ نے متعدد احادیث کا ترجمہ فرمایا، کہ جب تک مسلمانوں نے قرآن و سنت پر عمل کیا دنیا کی کوئی طاقت اُن کا مقابلہ نہ کرسکی۔

(عبدالقیوم ناظم جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

## حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کا کوہاٹ میں ورود مسعود

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۶ء بروز منگل حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر حضرت احمد علی صاحب کوہاٹ میں تشریف لاکر تاریخ کوہاٹ میں سنہری باب کا اضافہ فرمایا۔ جب جریدہ خدام الدین میں حضرت کے دورہ کا پروگرام شائع ہوا۔ جس میں کوہاٹ بھی شامل تھا، تو دیندار طبقہ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ادارہ دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین و عہدیداروں نے حضرت کی آمد کے انتظامات اور استفادے کے لئے دیوانہ وار دوڑ دھوپ شروع کر رکھی ..... ۱۰ مئی صبح دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ میں تمام اساتذہ و اراکین دارالعلوم و اراکین جمعیۃ جمع ہوئے، لاؤڈ سپیکر پر حضرت کی تشریف آوری کا اعلان کرتے رہے۔ جب حضرت کی کار دارالعلوم کے سامنے سڑک پر نمودار ہوئی تو صدر انجمن تعلیم القرآن کرنل سلطان علی شاہ صاحب بنوری و جنرل سیکرٹری حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ وغیرہ اراکین نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔

سیکرٹری انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ حاجی محمد ابراہیم صاحب نے دارالعلوم کے مختصر حالات پیش کرتے ہوئے حضرت کے تشریف آوری کو جذبات میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں دارالعلوم پر احسان قرار دیا۔ اسی طرح صدر انجمن نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بعد میں حضرت نے نہایت ولولہ انگیز انداز میں ادارہ دارالعلوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی دعا فرمائی۔ جلسہ برخاست ہونے پر حضرت نے شہر کوہاٹ کے باقی پروگراموں میں شرکت فرمائی۔

(دبشیر حسین خادم ترجمان اسلام لاہور)

## دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا افتتاح

۳۰ مئی ۱۹۶۶ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ سندھ کا عظیم الشان افتتاح ہوا، جس میں ناظم جمعیۃ حکیم عمرانی کی جانب سے مرتب کردہ مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ امیر جمعیۃ مولانا المذنخش صاحب نے جمعیۃ کے کام پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب مسجد کبیر ریلوے نے علماء کرام کے ماضی و حال کے کارہائے نمایاں ولولہ انگیز تقریر کے ذریعہ بیان فرمائے۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ نواب شاہ)

## پڈعیدان میں جمعیۃ علماء اسلام کا مطالبہ

مولانا تاج الدین خاں صاحب لسبیلی نقشبندی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن نے پڈعیدن میں مورخہ ۱۳ مئی بروز جمعہ کو مرکزی جامع مسجد عیدگاہ میں اسلامی عنوان پر ایک موثر تقریر فرمائی۔ عائلی قانون منصوبہ بندی حج کی پابندی پر تبصرہ فرماتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کو فوراً منسوخ کیا جائے اور تقریر جاری رکھتے ہوئے علماء کرام جنہوں نے مشکل کے وقت پر حکومت کا ہر طرح ہاتھ دیا پاکستان کے بقاء کے لئے میدان عمل میں آکر اپنی تقاریر و تحریرات سے ملک و ملت کو فائدہ پہنچایا، اب ان علماء کو شہر بدر یا گرفتار کیا ہے یا پابندی لگا دی ہے۔ ان علماء کو جلد رہا کیا جائے تاکہ ملک پر آنے والے نقصان سے محفوظ رہے۔ ایسے مذہبی مسجد و دیگر مساجد میں بھی تقریریں ہوئیں اور قرارداد پاس ہوئی۔ جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن کا یہ اجتماع عظیم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، کلاچی، راولپنڈی وغیرہ کے علمائے کرام پر جو بلا بنیاد غائد ہوئی ہیں۔ وہ مداخلت فی الدین کے مترادف ہیں اور ملک و ملت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ان تمام علماء اسلام و دیگر رہنمایان قوم کو رہا کیا جائے ورنہ اس کے نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ (رانا محمد علی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن)

## ملتان جمعیۃ کی ممبر سازی کی مہم

مورخہ ۱۶ ذی الحجہ کو جمعیۃ کے اجلاس میں طے پایا تھا کہ جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے ممبر سازی کی جائے۔ اسی فیصلہ کے تحت ممبر سازی کا کام اسی ماہ شروع کر دیا گیا ہے۔ ایک وفد نے مرکزی جمعیۃ شہری کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے شہر کی گشت شروع کر دی گئی ہے۔ بحمد للہ کامیابی کافی رہی ہے۔ جمعیۃ کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے ہر طبقہ کے لوگ بخوشی ممبری و رکنیت کو قبول فرما رہے ہیں۔ شہری جمعیۃ تمام حلقوں امراء و نظماء و ہمدردان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ممبر سازی و رکنیت سازی و فراہمی میں وفد کے ساتھ ہر طرح تعاون فرمائیں، نیز جمعیۃ کے ہفتہ وار اجتماع میں پہنچ کر مرکزی شہری جمعیۃ کو ہفتہ وار کارگذاری سے آگاہ فرماتے رہیں۔

(محمود اختر امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

## زکوٰۃ میں ترمیم اور سود کو جائز ٹھہرانا دین میں تحریف ہے

حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب امیر ضلع کا خطاب

حیدرآباد ۲۸ محرم۔ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب امیر ضلع میرگاڈن جامع مسجد حیدرآباد میں ایک بڑے اجتماع کے سامنے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ زکوٰۃ میں ترمیم اور سود کو جائز ٹھہرانا دین میں تحریف کے برابر ہے مسلمان احکام دین سے ایسے مذاق برداشت نہیں کرسکتے زکوٰۃ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ ایک مستقل عبادت ہے۔ عبادت کو ٹیکس کہنا اس کی توہین کے مترادف ہے۔ آخر میں مولانا نے عائلی قوانین، بڑھتی ہوئی بے حیائی پر نکتہ چینی کی اور مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو مشاورتی کونسل سے فوراً ہٹایا جائے۔

Scanned with CamScanner

PHONE No. 62726

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

WEEKLY

# TARJUMANE ISLAM

LAHORE

REGD. No. 7154

جلد ۹ | جمعہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۸۶ھ - قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۰

## مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

جلد اوّل

کاغذ کرنفلی آرٹ پیپر - طباعت بہترین ٹائپ

ہدیہ فی جلد ۲۶ روپے

مجلد چرمی ۲۳/۰ "

ملنے کے پتے

- نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
- مولوی شمس الدین صاحب کتب فروش پیچک انارکلی نزد مسلم مسجد - لاہور
- مکتبہ امدادیہ ملتان

## ذیابیطس

شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے، اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے، اس سے دل و دماغ جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں چہرہ زرد، نامناسب پن، سوکھا، گردہ، شانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے، تو ان کی مجرب دوا

شاہدہ مکرد شوگر دوائی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ: حکیم محمد عبداللہ ایم بی کراچی ۱۰ جیرو روڈ چوک نواب الدین لاہور

## مودودی اور جمہوریت

از

مولانا عبدالغفور احمد ظفر سیالکوٹی

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف اسلامیہ مبارک پور سیالکوٹ

یہ کتاب ایک آئینہ ہے جس میں مودودی صاحب کے نظریہ جمہوریت کے ماضی اور حال کے خد و خال کو جھانکا جا سکتا ہے، طباعت عمدہ، ٹائیٹل خوبصورت - قیمت ۷۵ پیسے

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں، کھا کر داد دیجئے قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیروہم ڈاک خانہ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں

## بدلِ اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶ "

فی پرچہ ۲۵ پیسے

## ڈیرہ اسماعیل خاں میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام و

ہفت روزہ خدام الدین

حافظ فیض محمد سے حاصل کریں۔ گھر پر پرچہ پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم مجسّی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بے نظیر صحت و لطافت، دلکش طباعت و زیبائش

دو رنگ عکسی جلدوں سے طبع شدہ، حاشیہ متن پر دلکش بیل بوٹے

و تاریخ، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۲×۲۹ سنہری ڈائیاں

جلد، ہدیہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک نو ہدیہ

قسم دوم: عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت

ولایتی پیکنگ کی مضبوط سنہری ڈائیاں جلد ہدیہ صرف دس روپے

علاوہ محصول ڈاک۔

مکتبہ نورانی زناشران قرآن مجید، اچھرہ لاہور

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

(امتیازی نشان)

جرسی مرطانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی ریسٹ سوتی، ملکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

(ہمیشہ استعمال کریں)

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون ۶۸۶۲۷

## نرخنامہ اشتہارات

آخری صفحہ ۱۰۰ روپے

اندرونی صفحہ ۷۰ روپے

آدھا صفحہ ۴۰ روپے

فی انچ ۲ روپے ۵۰ پیسے

ہفت روزہ

## ترجمان اسلام

میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس ہیرون اکبری گیٹ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور ہیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

# جاسوسی

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ایجنسی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ اورپور اورنگا
ایجنسی خدام الدین اورپور اورنگا

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ کَالْاِبِلِ الْمِائَۃِ لَا تَکَادُ تَجِدُ فِیْھَا رَاحِلَۃً متفق علیہ (مشکوٰۃ ص۴۵۳)

ترجمہ:- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹ کہ ان میں سواری کے لئے سانڈنی بمشکل ایک ملتی ہے (بقیہ سب لدو ہوتے ہیں)

تشریح:- تاریخ اس پر شاہد ہے کہ اسلام سے قبل انسان کی کوئی قیمت نہ تھی۔ جنگ و جدل آبرو ریزی دخوں ریزی بھی ان کے قابل فخر اور مایۂ ناز کارنامے تھے۔ ان کے نزدیک کسی قابل قدر انسان کو ذرا سی بات پر قتل کر ڈالنا ہی اس کی بڑی قدر دانی تھی۔ چنانچہ خوشی اور میلوں میں جب کبھی وہ اپنے مخزیہ کارنامے بیان کرتے تو انہی انسانیت سوز حرکات کا تذکرہ کیا کرتے تھے رہ گئی غریب عورت تو اس کا تو وجود ہی ان کے عقیدہ میں باعث ننگ و عار تھا۔ حتیٰ کہ ایک مشفق باپ اپنی لختِ جگر لڑکی کو اپنے ہاتھوں اسی لئے جب تک زندہ درگور نہ کر لیتا اس وقت تک اطمینان کے سانس نہ لیتا تھا۔ لیکن جب اسلام آیا تو اس نے انسان کو انسان کی قیمت سے پہلی بار روشناس کرایا۔

اب ذرا سوچئے کہ ماحول کیا ہے اور مسئلہ کتنا کٹھن ہے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز تفہیم کتنا موثر اور دلوں میں اتر جانے والا تھا۔ یعنی یہ کہ تم اونٹ کی قیمت تو جانتے ہی ہو اس پر کبھی کبھی ذرا سی دیر میں قبیلے کے قبیلے کٹ مرتے ہیں۔ پھر ان میں سانڈنی کی قیمت جاننے والا تم سے بڑھ کر اور کون ہوگا۔ سن لو کہ عام انسان عام اونٹوں سے کم نہیں، اور جوان میں لائق افراد ہیں وہ ایک سانڈنی کی قیمت سے کم نہیں جس طرح ایک سانڈنی سینکڑوں اونٹوں میں بمشکل دستیاب ہوتی ہے اسی طرح ایک لائق انسان کہیں مدتوں میں جا کر لائق بنتا ہے۔ اس کی قدردانی کرنی انسانیت کا شرف ہے اور ذرا سی بات پر اس کو قتل کر ڈالنا یہ شرف نہیں انسانیت پر بڑا داغ ہے

ایک مرتبہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دریافت کیا گیا کہ سب سے بہتر انسان کون ہے۔ آپؐ نے جو جواب اس کا ارشاد فرمایا، وہ گو بہت سادہ تھا مگر بڑا فلسفیانہ بھی تھا۔ مختصر الفاظ میں آپ کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ انسانوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سونے چاندی کی کانوں کی معدنی کانوں سے جو سونا برآمد ہوتا ہے صاف ہونے کے بعد وہی بڑھیا کہلاتا ہے اور اسی طرح اس کا عکس۔ تم اسی پر انسانوں کو قیاس کر لو کہ اسلام میں سب سے زیادہ بہتر وہی ہے جو زمانۂ کفر میں تم میں سب سے بہتر شمار ہوتا تھا۔ اسی لئے آپ کی دعا یہ تھی کہ الٰہی اسلام کو عزت دے یا عمر کو اسلام کی توفیق بخش کر یا ابوجہل کو، اب آگے یہ سب قدرت کا تھا کہ وہ اس سعادت کے لئے کس کا انتخاب کرتی ہے

پھر اس کے بعد عنقریب ہی وہ دعا حضرت عمرؓ کے لئے مستجاب ہوئی اور سب کو معلوم ہے کہ اس کے بعد فوراً اسلام کے ضعف و ناتوانی کا نقشہ کتنا جلد قوت و شوکت کے ساتھ بدل گیا عمر فاروقؓ کو دنیا جانتی ہے لیکن ان کے علاوہ اسلام کے میدان میں دوسرے شہسواروں کی بھی کچھ کمی نہ تھی۔ خالد بن ولیدؓ ابوسفیانؓ۔ ثمامہؓ اللہ ان جیسے بڑے بڑے مشاہیر بھی موجود تھے۔ جن سے اسلام کو سخت سے سخت نقصانات پہنچے لیکن کبھی آپ نے اس کا وسوسہ بھی نہیں کیا کہ ان کے قتل کے متعلق کوئی بھی سازش تیار کی جائے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ سب قیمتی افراد ایک دن اسلام کے لئے انتہائی قابل فخر ثابت ہوئے اور بڑی بڑی فتوحات کے مالک بنے۔ اس جگہ اس تاریخ کو پھیلانا منظور نہیں لیکن حضرت وحشیؓ کا قصہ ذکر کئے بغیر قلم نہیں رُک سکتا۔ جنہوں نے زمانۂ کفر میں سیدنا حمزہؓ جیسی قیمتی شخصیت کو بڑی بے رحمی سے قتل کیا۔ لیکن اپنے اس محبوب چچا کے انتقام لینے کے لئے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی ارادہ نہیں فرمایا۔ حتیٰ کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور آپ کے دامن عفو میں ان کو بھی پناہ مل گئی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہی تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کو قتل کیا اور وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح زمانۂ کفر میں میں نے بہترین شخصیت کو قتل کیا تھا۔ اسی طرح اسلام لانے کے بعد میں نے ایک بدترین شخص کو قتل کر کے اس کی کچھ نہ کچھ تلافی کر دی ہے۔ افراد کا تو ذکر کیا ہے۔ فتح مکہ کے بعد آپ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ جس فیاضانہ طریقہ پر عفو عام کا اعلان کیا اس طرح کی مثال ملنی مشکل ہے۔ خود آپ کے بیان کے بموجب جو سب سے تنگ وقت آپ کی زندگی میں آپ کے اوپر گذرا ہے وہ طائف کا دن تھا جبکہ آپ نے اہل مکہ سے مایوس ہو کر طائف کا اس امید پر رُخ کیا کہ شاید وہ آپ کی دعوت کو قبول کر لیں۔ لیکن انہوں نے جس بے رحمانہ انداز میں آپ کو جواب دیا اس کی امید بھلا کس کو ہو سکتی تھی۔ اس مایوسی پر مایوسی اور ناکامی پر ناکامی سے جو کوہ غم آپ پر ٹوٹا اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟ آپ کی اس شکستہ دلی کا سماں دیکھ کر عالم بالا سے ان فرشتوں کے نام جو پہاڑوں کے نظام کے لئے مقرر ہیں یہ پیغام پہنچا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر جو آپ کو حکم ہو اس کی تعمیل کریں۔ چنانچہ وہ فرشتہ حاضر ہوا اور آداب نبوت بجا لا کر اس نے عرض کی کہ حکم ہو تو ان دو پہاڑوں کو جس کے درمیان یہ بستی واقع ہے ملا کر کچل ڈالوں؟ لیکن انسانیت کے اس سب سے بڑے قدردان نے اس حالت میں بھی جو جواب دیا وہ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ کے سوا کسی سے ممکن نہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں نہیں ایسا مت کرو، کیونکہ عجب نہیں کہ اگر آج نہیں تو کل ان میں کچھ ہونہار ایسے پیدا ہو جائیں جو اللہ کی توحید کا کلمہ بلند کریں۔

محض زبانی طور پر چند کلمات ادا کر دینا اور بات ہے لیکن اپنے دشمنوں کے ساتھ عملاً اتنی قدردانی کا سلوک کرنا یہ کم معجزہ نہیں۔ آپ جانتے تھے کہ اگر قریش جیسے اہل شرف تہ تیغ کر ڈالے گئے تو پھر اسلام اگر اپنے اطراف و جوانب میں پھیلا بھی تو دوسرے لوگ خود بخود فطری طریقہ پر رام ہو کر اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے۔

اس عفو عام میں آپ کے مشن کی کامیابی کا راز مضمر تھا جس کو تیرہ سو سال بعد ابھی تھوڑا عرصہ ہوتا ہے جس کو کہ مسٹر کینیڈی اور مسٹر خروشیف سمجھے ہیں پہلے دونوں نے مل کر عالم کی بربادی کے آلات تیار کئے۔ اس لئے اچانک یہ بات دماغوں میں پیدا ہو گئی کہ اگر بالفرض دنیا کے اکثر لائق افراد فنا کے گھاٹ اتر گئے تو بھیڑ بکریوں پر حکومت کر کے بھی کیا ہوگا۔ یہ بات دوسری ہے کہ ایک جماعت نے اس کو مسٹر کینیڈی کے عزم کا نتیجہ سمجھا اور دوسری جماعت نے خروشیف کے ہوش و حزم کا، لیکن بانی اسلام تیرہ سو سال قبل اس بات کو اپنے قول و عمل سے واضح فرما چکے تھے۔

کم از کم مسلمانوں کا یہ فرض تھا کہ وہ حدیثوں کو عقیدت اور حقیقت کی نظر سے پڑھتے تو ان کی کوئی مشکل ایسی نہ تھی جو آسان نہ ہو چکی ہوتی۔ لیکن اس کا گلہ کس سے کیا جائے کہ وہ دوسروں کی اتباع و محبت میں اتنے ڈوب چکے ہیں کہ اپنے مذہب کی تعلیم کی طرف

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ - ۴ر نومبر ۱۹۶۶ء

# خاندانی منصوبہ بندی اور صدر مملکت

مارشل لاء کے بعد حکومت کی توجہ اس جانب مبذول ہوئی کہ ملکی آبادی میں جو دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اُس کو کم کیا جائے، تاکہ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو اور ملک کی اقتصادی اور معاشی حالت اچھی ہو۔ بظاہر یہ دعویٰ نہایت خوش کُن ہے اور ایک سادہ لوح انسان ان الفاظ سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر نظرِ عمیق سے دیکھا جائے تو یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے بلکہ یہ دعویٰ اپنے پہلو میں ہزاروں فتنے اور مصائب لئے ہوئے ہے جس سے یہ پاکستان مضبوط و مستحکم نہیں بلکہ کمزور ہوگا۔

جس طریقے سے اس وقت آبادی کو کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس طریقے سے آبادی تو کم نہیں ہوگی البتہ ہاں میں بے حیائی، جنسی انارکی اور شہوانی رجحان زیادہ سے زیادہ ہوگا۔ پھر جس روح کا دنیا میں آنا مقدر ہو چکا ہے وہ ضرور آئے گی۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اور ۲۹ کروڑ سے دگنی رقم بھی اس کو نہیں روک سکتی۔ یہ ایک خوش فہمی ہے اگر آدمی یہ سمجھ لے کہ پاکستان کی اتنے فیصد آبادی کم ہوگئی۔ آبادی کا معاملہ قدرت کے ہاتھ میں ہے وہ جب سمجھتی ہے کہ ملک کی آبادی اس قدر زیادہ ہو چکی ہے جو ملکی معیشت پر بار ہوگی تو قدرت خود ہی کسی نہ کسی طریقے سے آبادی کو کم کر دیتی ہے

۲۹ کروڑ روپے کی خطیر رقم اگر زرعی اصلاحات پر لگائی جائے تو زمین کے سینے سے اتنے افراد کی خوراک حاصل کی جا سکتی ہے جتنے افراد پانچ سال کے عرصہ میں زیادہ ہوں گے۔ لیکن اس بات کی طرف تو کما حقہٗ توجہ نہیں دی جا رہی بتایا یہ جاتا ہے کہ ملک میں جو اقتصادی ترقی کے لئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں وہ سب بیکار جائیں گے اگر آبادی کے اضافے کو روکا نہ گیا۔ اگر آبادی اسی شرح سے بڑھتی رہی، تو پاکستانی معیشت بجائے بلند ہونے کے پست ہو جائے گی اور پاکستان میں بسنے والوں کا معیار زندگی بلند نہیں ہوگا۔ کسی ملک کا استحکام اور وہاں کے افراد کا معیار زندگی مادی قدروں کی بجائے روحانی قدروں سے زیادہ بلند ہوتا ہے

یہ درست ہے کہ افراط زر بھی کسی قوم کے استحکام کے لئے ضروری ہے لیکن افراط زر سے زیادہ بلند اخلاقی، ایثار اور قربانی کا جذبہ پاک دامنی، برائیوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رغبت ایسے عناصر ہیں جن سے ایک قوم دنیا میں سرفراز اور فائز المرام ہوتی ہے۔ لیکن افراط زر کا یہ جذبہ جس کو "معیار زندگی کی بلندی" کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے آج پاکستان میں تمام سماجی اور ملی برائیوں کی جڑ ہے۔ رات ہی رات میں امیر بننے کا خواب دیکھنے والے لوگ ہر جائز و ناجائز طریق استعمال کرتے ہیں پھر جب قانون ان کے خلاف حرکت میں آتا ہے تو اس کو روکنے کے لئے رشوت سے کام لیا جاتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ غیر قانونی طریقوں سے کوئی رات ہی رات میں امیر ہو جاتا ہے، تو وہ یا تو عیش و عشرت اور آوارگی کی زندگی بسر کرتا ہے یا پھر اپنے مخالفین کو قتل کروانے کی سوچتا ہے جس سے ملک میں ایک طرف جنسی انارکی اور ذہنی آوارگی پیدا ہوتی ہے اور دوسری طرف قتل و غارت کی گرم بازاری۔

تحدید نسل (برتھ کنٹرول) چونکہ نہ ہی اسلامی نقطۂ نظر سے جائز ہے اور نہ ہی اخلاقی اور ملکی لحاظ سے کوئی مفید چیز ہے۔ اس لئے علماء کرام نے اول روز ہی سے اس کی مخالفت کی اور جلسوں قراردادوں، پمفلٹوں اور کتابوں کے ذریعے اس کے روحانی اور اخلاقی نقصانات سے حکومت کو متنبہ کیا۔ لیکن حکومت نے وہ تمام گذارشات سنی ان سنی کر دیں اور ملک میں فیملی پلاننگ کے عنوان سے اس کا پرچار ہونے لگا۔ لیکن علماء برابر حکومت کو اس کے نقصانات اور شرعی طور پر اس کے ناجائز ہونے سے مطلع کر رہے ہیں

پچھلے دنوں صدر مملکت جناب ایوب خاں صاحب نے لاہور میں بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کے ایک کنونشن کو خطاب کرتے ہوئے فتویٰ ارشاد فرمایا کہ "فیملی پلاننگ سراسر اسلامی ہے جو اس کو غیر اسلامی کہتے ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کے خون پر پلتے ہیں"۔ یہ طنز دراصل علماء پر کیا گیا ہے۔ اگر دوسروں کے خون پر پلنا

ان معنوں میں ہے کہ دوسروں کی کمائی سے حاصل کی ہوئی آمدنی سے گذر اوقات کرنا تو اس میں تو حکومت کے بڑے سے بڑے افسر سے لیکر ایک چپڑاسی تک دوسروں کے خون پر پلتا ہے، کیونکہ آخر غریبوں کی گاڑھے پسینے سے حاصل کی ہوئی کمائی سے ٹیکسوں کے ذریعہ روپیہ حاصل کر کے حکومت کے ہر افسر کو تنخواہ دی جاتی ہے علماء کو تو لوگ اپنی خوشی سے دیتے ہیں لیکن حکومت کو ٹیکس جبر و اکراہ سے دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے علماء کی آمدنی حکومت کے افسران سے کہیں زیادہ اچھی ہے۔ اور اگر دوسروں کے خون پر پلنے کے کوئی اور معنی ہیں تو صدر مملکت کو اس کی وضاحت کرنی چاہیئے۔

جہاں تک فیملی پلاننگ کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کا تعلق ہے اس میں صدر مملکت کا قول حجت نہیں بلکہ علماء کا قول حجت ہے جو اسلامی قانون کے ماہر ہیں۔ جس طرح کسی بیماری کے معاملہ میں ڈاکٹر اور طبیب کا قول حجت ہے اور دنیوی قانون کے بارے میں ایک بیرسٹر اور وکیل کا قول حجت ہے ایسے ہی اسلامی قانون کے بارہ میں علماء اسلام کا قول حجت ہے، اور اگر صدر مملکت کو پاکستان کے علماء کے فتوے پر اعتماد نہیں تو ہم مجمع البحوث الاسلامیہ کی دوسری سالانہ کانفرنس کی وہ قرارداد نقل کرتے ہیں جو چالیس ملکوں کے سو سے زائد علماء نے باتفاق رائے منظور کی قرارداد کے الفاظ ہیں:

ان الاسلام رغب فی زیادۃ النسل وتکثیرہ لأن کثرۃ النسل تقوی الأمۃ الاسلامیہ اجتماعیا واقتصادیا وحربیا وتزیدھا عزۃ ومنعۃ لایصح شرعا وضع قوانین تجبر الناس علی تحدید النسل بأی وجہ من الوجوہ۔

یعنی اسلام نے اولاد و نسل کی زیادتی اور کثرت کی ترغیب دی ہے کیونکہ کثرت نسلی سے امت اسلامیہ اجتماعی، اقتصادی اور جنگی لحاظ سے مضبوط ہوگی اور اس کی عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔

ایسے قوانین بنانا شرعی طور پر صحیح نہیں ہے جس میں لوگوں کو برتھ کنٹرول پر کسی نہ کسی طرح سے مجبور کیا جائے۔

اب دنیا بھر کے جید اور ثقہ علماء کی اتنی بڑی کانفرنس کی یہ قرارداد زیادہ صحیح ہے یا صدر مملکت کا فتویٰ۔

صدر مملکت اور عوام خود اس کا فیصلہ کر لیں گے۔

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# ختم نبوت اور حدیث نبوی

ختم نبوت کے مسئلہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث درجۂ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جن کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔ ان ساری احادیث کو نقل کرنا تو ایک مشکل کام ہے۔ اس لئے صرف صحاح کی چند ایک مشہور احادیث نقل کر رہا ہوں جس میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو پوری وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

(۱) سیدنا ابوہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ ختم نبوت کو ان الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے

کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبیٌ خلفہ نبیٌ وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم۔

(بخاری جلد ۱ ص ۴۹۱، مسلم جلد ۲ ص ۱۲۶
مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۰، ابن ماجہ ص)

کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیا کیا کرتے تھے۔ جب کبھی کسی نبی کی وفات ہوتی تو اللہ جل شانہٗ اس کے بعد کسی دوسرے نبی کو بھیج دیتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ہاں البتہ خلفاء ہوں گے اور کافی تعداد میں ہوں گے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان کے بارہ آپ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یکے بعد دیگرے سب کی بیعت پوری کرو اور ان کی اطاعت کے حق کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی رعایا کے بارے میں ان سے سوال کرے گا۔

اس حدیث نے ہر قسم کی نبوت کو بالکلیہ بند کر دیا، کیونکہ بنی اسرائیل کے نبی قرآن کی رو سے کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آتے تھے بلکہ تورات کی شریعت جو موسیٰ علیہ السلام کی معرفت نازل ہوئی تھی، اس کو جاری کرتے تھے اور اسی کے احکام کو اپناتے اور دوسروں کو اس کے مطابق زندگی گذارنے کی تلقین کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ۔ (القرآن)

کہ ہم نے تورات کو نازل فرمایا جو کہ ہدایت اور نور کا مرقع تھی اور بعد کے نبی اسی کو سامنے رکھ کر احکام کو نافذ کیا کرتے تھے۔

یہ تو قرآن کا بیان ہے۔ اب خاتمۃ الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانیؒ کی تشریح جو کہ اس حدیث کے بارہ انہوں نے فرمائی ہے۔ بن لیں فرماتے ہیں:

"قولہ تسوسہم الانبیاء الی انہم کانوا اذا ظہر فیہم الفساد بعث اللہ لہم نبیًا یقیم لہم امرہم ویزیل ما غیروا من احکام التوراۃ" (فتح الباری جلد ۶ ص ۳۶۰)

کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی فساد ظاہر ہوتا تو حق تعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے کوئی نبی بھیج دیتے جو ان کے معاملہ کو درست کر دیتا جو انہوں نے تورات کے احکام میں کی ہوتیں۔

معلوم ہوا کہ وہ تورات کی شریعت ہی کو دنیا میں رائج کرتے، اسی کے لئے تحریف شدہ احکام کو درست کرتے اور اسی کے احکام کے ماتحت حکم کرتے تھے۔ گویا کہ مرزا غلام احمد کادیانی کی اصطلاح میں غیر تشریعی یا ظلی اور بروزی نبی ہوتے تشریعی نبی نہ ہوتے، کیونکہ وہ نئی شریعت لیکر نہیں آتے تھے۔ لیکن جناب رسالتمآبؐ فرماتے ہیں "لا نبی بعدی" کہ ان انبیا کا سلسلہ تو صرف بنی اسرائیل تک تھا یا دوسرے لفظوں میں مجھ سے پہلے پہلے تھا۔ ہاں چونکہ آخری نبی ہوں لہٰذا میرے بعد کوئی ایسا شخص جس پر لفظ نبی بولا جا سکے، خواہ وہ بروزی ہو یا ظلی، تشریعی ہو یا غیر تشریعی، ہرگز نہیں آسکتا۔ کیونکہ علم معانی کا مشہور قاعدہ ہے کہ نکرہ جب نفی کے تحت آتا ہے تو عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ "نبی" کا لفظ عربی میں نکرہ ہے جس کو انگریزی میں (COMMON NOUN) کہتے ہیں اس سے قبل لفظ "لا" جو کہ نفی کا ہے۔ جیسا کہ کلمہ طیبہ میں "الٰہ" کا لفظ نکرہ ہے اور وہ حرف "لا" جو کہ نفی کا ہے۔ کے تحت آیا ہے، تو جیسے "لا الٰہ" کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہر شے جس پر کسی لحاظ سے "الٰہ" کا لفظ بولا جا سکتا ہے خواہ لغوی یا ظلی و بروزی لحاظ سے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں، بالکل اسی طرح "لا نبی بعدی" کے معنی ہیں کہ کوئی ایسا شخص جس پر کسی لحاظ سے نبی کا لفظ بولا جا سکتا ہے میرے بعد پیدا نہیں ہو سکتا۔

پھر یہی نہیں کہ صرف نبیوں کی نفی ہی فرما دی اور کوئی اثباتی پہلو امت کے سامنے پیش نہیں فرمایا۔ کیونکہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں جس ضرورت کے لئے انبیا مبعوث ہوتے تھے وہی ضرورت اگر امت محمدیہ میں پیدا ہو جائے تو اس کا علاج کیا ہوگا؟ صادق و مصدوق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر بھی ساتھ ہی فرما دیا کہ وہ کام جو بنی اسرائیل کے انبیاء کیا کرتے تھے یعنی اقامت حدود اور تورات کے تبدیل شدہ احکام کی اصلاح، وہ کام میری امت کے خلفاء کریں گے کیونکہ نبوت کا دروازہ اب بالکل بند کر دیا گیا ہے اور کسی نئے آدمی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

بعض شبہ ڈالنے والے یہاں ایک شبہ ڈالتے ہیں کہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سب ... رحمتوں اور نوازشوں سے اس امت کو نوازا ہے، اور نبوت سے بڑی کوئی رحمت نہیں۔ نبوت کو اگر ختم مانا جائے۔ تو گویا کہ یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت (نبوت) سے یہ امت محروم ہے جو کہ اس امت کے شایان شان نہیں۔ یہ ایک ایسا مغالطہ ہے جو صرف وہ شخص ڈال سکتا ہے جو یا تو شیطان کا ایجنٹ ہو یا پھر اس کے دماغ میں بھس بھرا ہوا ہو، اور کوئی آدمی ایسا شبہ یا مغالطہ نہیں ڈال سکتا۔ سو جاننا چاہیئے کہ ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نام نبوت ختم کیا گیا ہے کام نبوت ختم نہیں کیا گیا۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ بنی اسرائیل میں تو ایک زمانہ میں صرف دو چار نبی ہوتے تھے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء جو کہ قلیل نہیں بلکہ کثیر التعداد ہیں ہر زمانہ میں رہے ہیں نبوت کا کام کرتے رہے۔ لیکن نام ان کا نبی نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں: "اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ" کہ انبیاء کے وارث تو میری امت کے علماء ہیں کیونکہ یہ بھی وہی کام کر رہے ہیں جو بنی اسرائیل کے نبی کیا کرتے تھے اور وہ کام کیا ہے؟ امر بالمعروف، نہی عن المنکر تبلیغ احکام الٰہی وغیرہ وغیرہ۔ جس طرح کے خلفاء اور علماء وہ کام کریں جو بنی اسرائیل کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ اس امت کو بھی اگر اللہ کی رحمت سے محروم مانا جائے تو اس سے زیادہ اور پاگل پن کیا ہو سکتا ہے؟

# مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ کی دوسری سالانہ کانفرنس

## کی چند اہم قراردادیں

مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ کی دوسری سالانہ کانفرنس پچھلے دنوں قاہرہ میں منعقد ہوئی جس میں چالیس ممالک کے ایک سو سے زائد علماء اور شیوخ نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الازہر الشیخ مامون نے فرمائی۔ کانفرنس میں باتفاق رائے بہت سی قراردادیں پاس ہوئیں۔ جن میں سے ذیل میں ہم صرف وہ درج کر رہے ہیں جن کا ہمارے ملک کے دینی مسائل سے تعلق ہے۔ ہمارے ملک میں حکومت کی سرپرستی میں ایک ایسا عنصر پرورش پا رہا ہے جس کا مقصد وحید ہی تحریف دین ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور مسٹر غلام احمد پرویز اس عنصر کے سرخیل ہیں۔ ان کے نزدیک بنک کا سود اور بیئر شراب حلال ہے اور زکوٰۃ بجائے عبادت کے ایک ٹیکس کی حیثیت رکھتی ہے۔ تعدد ازدواج پر پابندی ان کے ہاں بالکل جائز ہے۔ فیملی پلاننگ بھی ان کے نزدیک ایک بالکل اسلامی فعل ہے۔ لہٰذا ان لوگوں اور ارباب حکومت کے لئے جو ان کی تحقیقات کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔ دنیا بھر کے جید، معتمد اور ثقہ علماء کی کانفرنس کی منظور شدہ قراردادیں ترجمہ کر کے پیش کی جا رہی ہیں۔

### قراردادیں

(۱) ہر قسم کے قرضوں پر خواہ وہ قرض استہلاکی ہوں یا قرض انتاجی، کسی قسم کا فائدہ یا منافع حاصل کرنا ہے سود ہے اور شریعت اسلامیہ میں حرام ہے۔ اور قرآن و سنت کی نصوص اس پر شاہد ناطق ہیں (ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے نزدیک بنک کا سود جائز ہے)

(۲) سود خواہ کم ہو یا زیادہ، مفرد ہو یا مرکب قطعاً حرام ہے اور قرآنی آیت یا ایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربا اضعافاً مضاعفۃ سے فہم صحیح سے یہی مستنبط ہوتا ہے (ڈاکٹر فضل الرحمٰن کہتا ہے کہ ہلکا سود جائز اور مرکب سود حرام ہے)

(۳) حکومت کی مصلحت اور خیر خواہی کے لئے جو ٹیکس لگائے جاتے ہیں وہ زکوٰۃ کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ (ڈاکٹر فضل الرحمٰن کہتا ہے کہ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے)

(۴) مکانات، کارخانہ جات، مشینوں، بحری اور ہوائی جہازوں وغیرہ پر زکوٰۃ فرض نہیں (ڈاکٹر فضل الرحمٰن مکانات، کارخانہ جات اور مشینری وغیرہ پر بھی زکوٰۃ فرض قرار دیتا ہے)

(۵) زکوٰۃ کی فرض مقدار ایک سال گذرنے پر ۴۰ فیصد ہے۔ (ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے نزدیک مقدار میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے)

(۶) قرآن حکیم کی نصوص صریحہ کی رو سے ایک سے زائد بیویاں رکھنا جائز ہے اور یہ بات کہ ایک سے زائد بیویاں رکھنی چاہئیں یا نہ، خاوند کی صوابدید پر ہے۔ حکومت یا اس کے کسی حاکم مجاز سے اجازت لینے کی اس میں قطعاً ضرورت نہیں۔ (پاکستان کے عائلی قوانین میں ہے کہ خاوند اس بارہ میں مختار نہیں بلکہ تعدد زوجات میں چیئرمین یا حکومت کی اجازت کی ضرورت ہے)

(۷) شریعت اسلامیہ کی پیش کردہ حدود میں طلاق ایک امر مباح ہے اور طلاق حاکم کی اجازت اور اس کی اطلاع کے بغیر بھی واقع ہو جاتی ہے (عائلی قوانین میں اس وقت تک طلاق واقع ہی نہیں ہوتی جب تک چیرمین سے اجازت نہ لی جائے یا اس کو اطلاع نہ دی جائے)

(۸) اسلام نے کثرت اولاد کی ترغیب دی ہے۔ کیونکہ کثرت نسل سے ملت اسلامیہ اجتماعی اقتصادی اور جنگی لحاظ سے مضبوط اور معزز ہوگی (ہماری حکومت کا نظریہ ہے کہ آبادی کم ہونے سے پاکستان مضبوط ہوگا اور تحدید نسل عین اسلامی نظریہ ہے اور بقول صدر مملکت اس کی مخالفت صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو دوسروں کے خون پر پلتے ہیں)

(۹) شرعی طور پر حکومت ایسے قوانین بنانے کی بالکل مجاز نہیں جن میں لوگوں کو تحدید نسل (برتھ کنٹرول) پر کسی وجہ سے مجبور کیا جائے۔ (ہماری حکومت تو قانون بنانے کے ساتھ ساتھ ۲۹ کروڑ روپیہ کی ایک خطیر رقم اس کی پبلسٹی پر خرچ کر رہی ہے۔

## لائبریری جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر

معاونین حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کے ارشاد پر جن حضرات نے کتابیں دینے کا وعدہ کیا تھا وہ مندرجہ ذیل پتہ پر کتابیں جمع کرا دیں۔ اگر کسی اور پتہ پر کتابیں دی گئیں تو جمعیۃ ذمہ دار نہ ہوگی۔

(۱) قاری غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ جھنگ صدر مسجد ٹالیاں والی (۲) ملک علی محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع جھنگ بازار لوہاراں۔

محمد یٰسین ناظم جمعیۃ جھنگ صدر

## شیعہ مذہب سے توبہ

### اہلسنۃ والجماعۃ کے مسلک حق کا اعلان

میں ناچیز ناصر شاہ ولد سید محمد شاہ گردیزی ستہ موضع سالا واہن کہنہ ضلع ملتان کا متوطن ہوں۔ میرے آباء محدثین میں سے تھے میں بدقسمتی سے صحبت بد کی وجہ سے شیعہ ہو گیا تھا، اب توفیق ایزدی شامل حال ہوئی صدق دل کے ساتھ مذہب تشیع کو باطل یقین کر کے تائب ہوتا ہوں اور مسلک حق اہلسنت والجماعت میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں (یہ وہ اعلان ہے جو اس نوجوان نے بروز جمعہ ۱۴/۱۰/۶۶ جامع مسجد شاہی مدرسہ مخزن العلوم میں حضرت مولانا درخواستی دامت برکاتہم کے خطبہ میں کیا)

حضرت مولانا مدظلہ العالی نے دو کتابیں مدح صحابہ میں عنایت فرمائیں اور ایک رومال مدینہ عالیہ کا زمزم میں دھلا ہوا سر پر باندھا۔ نوجوان بیعت ہوا۔ حج مبارک پر جانے کا وعدہ فرمایا اور دینی مدرسہ کھولنے کا عزم ظاہر فرمایا۔ تمام حاضرین نے دعائے استقامت کی۔

واضح ہو کہ سید ناصر شاہ مذکور اعلیٰ زمیندار و رئیس اعظم ہے۔

(ناظم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور)

## سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن کی قراردادیں

(۱) سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن شاخ احمد پور شرقیہ کا یہ ہنگامی اجلاس جہلم شہر میں مرزائیوں کی حرکات اور اشتعال انگیزی کی پر زور مذمت کرتا ہے اور حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائیوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزی کو فوراً روک کر کروڑوں ختم نبوت کے شیدائیوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرے۔

(۲) ایسوسی ایشن احمد پور شرقیہ کا یہ اجلاس جہلم گورنمنٹ ہائی سکول کے قادیانی ٹیچر فضل داد کے رویے پر سخت رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے کہ اس نے ایک طالب علم مسمی نعیم احمد کو اس جرم میں کہ اس نے "ختم نبوت زندہ باد" بلیک بورڈ پر لکھ دیا، اتنا مارا کہ اس کا بازو ٹوٹ گیا۔

یہ اجلاس مغربی پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ ٹیچر کو قرار واقعی سزا دے کر سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے ابھرتے ہوئے جذبات کو دور کریں۔

(سیکرٹری سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن شاخ احمد پور شرقیہ)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنہ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

## مدینہ طیبہ پر باغیوں کی پہلی یورش

فتنہ و فساد کی آگ روز بروز تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی اور امیر المومنین تمام عواقب سے بے نیاز ہو کر اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ مصر میں محمد ابن ابی حذیفہؓ اور محمد ابن ابی بکر شورش پسندوں کے ہتھے چڑھ چکے تھے اور عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی، کنانہ بن بشر اور عبداللہ ابن سبا ان کو اپنی مقصد برآری کے لئے استعمال کر رہے تھے۔ ان دونوں کو صحابی زادہ ہونے کے باوجود سیدنا عثمانؓ سے خاص بیر تھا، یہاں تک کہ بقول ابن الاثیر الجزری

تَحَرَّضَانِ عَلٰی عُثْمَانَ - یہ دونوں لوگوں کو سیدنا عثمانؓ کے خلاف اکساتے رہتے تھے

(ابن الاثیر جلد ۳ صـ ۷۹)

ان کی اکساہٹ اور سبائی منصوبہ کے تحت رجب کے مہینہ میں ۶۰۰ شورش پسندوں نے عمرہ کے بہانے مدینہ طیبہ کا رخ کیا۔ گورنر مصر سیدنا عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ نے امیر المومنین کو مدینہ کی طرف ان کی روانگی اور ان کے منصوبہ سے مطلع کیا۔ جب یہ لوگ مدینہ کے قریب پہنچے، تو امیر المومنین نے سیدنا علیؓ سے کہا کہ مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی ان کو سمجھا بجھا کر واپس بھیج دیا جائے۔ ان چھ سو شورش پسندوں میں عبدالرحمٰن بن عدیس، کنانہ بن بشر، سودان حمران قائدین تحریک بھی تھے اور محمد ابن ابی بکر جو کہ حضرت علیؓ کے ربیب تھے، وہ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔ سیدنا علیؓ نے ۳۰ صحابہ کی معیت میں مدینہ میں داخل ہونے سے قبل ہی ان کو سمجھا بجھا کر واپس بھیج دیا اور جو کچھ ان لوگوں نے امیر المومنین پر اعتراضات کئے اُن کا بھی شافی جواب دیا۔ بعد میں آپ نے امیر المومنین کو اس کی اطلاع دی اور کہا کہ آپ لوگوں کو جمع کر کے ایک خطبہ دیں، اس سے ان حالات میں بہت فائدہ ہوگا۔ چنانچہ آپ کے کہنے پر امیر المومنین نے مسجد نبوی میں بڑی موثر تقریر کی جس کے متعلق ابن کثیر کا بیان ہے کہ

وَاَرْسَلَ عَیْنَیْہِ فَبَکَی الْمُسْلِمُوْنَ اَجْمَعُوْنَ۔

آپ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے اور سب مسلمان بھی زار و قطار رو رہے تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷، صـ ۱۷۱)

## مدینہ طیبہ پر دوسری یورش

جب یہ مفسدین واپس چلے گئے تو انہوں نے بصرہ اور کوفہ کی جماعتوں کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعہ یہ منصوبہ بنایا کہ شوال میں سب نواح مدینہ میں اکٹھے ہوں اور امیر المومنین کو خلافت سے معزول کر دیں۔ چنانچہ شوال ۳۵ھ میں مصری مفسدین چار امراء کی سرکردگی میں چار گروہوں میں نکلے اور ایک ایک گروہ کی تعداد کم از کم چھ سو اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار تھی۔ ان چار گروہوں کے سردار عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی، کنانہ بن بشر اللیثی، سودان ابن حمران اور قتیرہ بن فلان السکونی تھے اور ان چاروں گروہوں کی قیادت الغافقی بن حرب کر رہا تھا۔ ان گروہوں میں اخلاقی جرأت کا اس قدر فقدان تھا کہ مصر سے نکلتے وقت عوام کو یہ نہ بتایا کہ ہم امیر المومنین کی معزولی کے لئے جا رہے ہیں بلکہ

وخرجوا فیما یظھرون للناس حجاجاً۔

لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ حج کو جا رہے ہیں

(البدایۃ جلد ۷، صـ ۱۷۳)

ویسے تو یہ پانچوں قائدین ہی فتنہ و فساد کے لئے کچھ کم نہ تھے لیکن

ومعھم ابن السوداء

اُن کے ساتھ (ابن السوداء (عبداللہ ابن سبا) بھی مل گیا۔

(البدایۃ جلد ۷، صـ ۱۷۳)

اسی طرح سبائی کوفہ اور بصرہ سے بھی چار چار گروہوں میں اتنی ہی تعداد میں نکل پڑے اور مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر پہنچ کر رُک گئے۔ اہل بصرہ نے ذوخشب، اہل کوفہ نے اعوص اور اہل مصر نے ذی المروہ کے مقام پر ڈیرے ڈال دیئے اور کچھ لوگوں کو مدینہ طیبہ میں حالات کے مطالعہ کے لئے بھیجا۔ انہوں نے مدینہ میں سیدنا علیؓ، سیدنا زبیرؓ سیدنا طلحہؓ اور دوسرے لوگوں سے مل کر اصل مقصد سے مطلع کیا اور کہا۔ ہم امیر المومنین اور اُن کے گورنروں کی معزولی کے لئے آئے ہیں۔ لہٰذا آپ لوگ ہمیں مدینہ میں آنے کی اجازت مرحمت کریں لیکن

فکل الناس أبی دخولھم وفھی عنہ

سب لوگوں نے اُن کے داخلہ سے انکار کر دیا اور اس سے منع کیا۔

(البدایۃ جلد ۷، صـ ۱۷۴)

معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو امیر المومنین سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ اگر انہیں کوئی شکایت ہوتی تو وہ ضرور ان مفسدین کا استقبال کرتے اور مدینہ طیبہ میں ان کے داخل ہونے کو بخوشی قبول کرتے لیکن تاریخ کے اوراق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تمام اہل مدینہ نے اُن کو مدینہ میں داخل ہونے سے روکا اور اُن کو داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

سیدنا علیؓ، سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ کے پاس جب یہ لوگ گئے اور انہیں اپنے مقصد سے آگاہ کیا تو مؤرخین متفق ہیں کہ:۔

"(ان تینوں نے) بآواز بلند انہیں اپنے پاس سے دھتکار دیا اور فرمایا نیک اور صالح لوگوں کا یقین ہے کہ ذی المروہ اور ذی خشب کا لشکر جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ملعون ہے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ خدا تمہارا ساتھی اور حامی نہ ہو"

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷، صـ ۱۷۴
الکامل لابن الاثیر جلد ۳ صـ ۸۰
طبری جلد ۵ صـ )

غرض کہ یہ لوگ اہل مدینہ سے مایوس ہو کر واپس اپنے لشکروں میں چلے آئے اور اُن کو آکر ان تمام حالات سے آگاہ کیا۔

## مدینہ پر مفسدین کی تیسری یورش

مدینہ طیبہ میں جو حضرات حالات کے مطالعہ کے لئے آئے تھے واپسی پر انہوں نے

اظھروا للناس أنھم راجعون إلی بلدانھم

لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ اپنے اپنے شہروں کو واپس جا رہے ہیں۔

(البدایۃ جلد ۷، صـ ۱۷۴)

لیکن ایک روز یکایک اہل مدینہ نے مدینہ کی گلیوں میں گھوڑوں کی ٹاپوں اور تکبیر کے نعروں کا شور سنا۔ دیکھا تو باغیوں کی ایک کثیر تعداد مدینہ کی گلیوں میں دوڑ رہی تھی۔ ان میں اکثر تو سیدنا عثمانؓ کے گھر کی طرف چلے گئے اور ایک گروہ نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا اور اعلان کر دیا:۔

من کف یدہ فھو آمن (جو اپنے

ہاتھ کو روک لے گا اُس کو امان دی جائے گی۔
(البدایۃ جلد ۷ صـ۱۷۴۔ ابن الاثیر جلد ۳ صـ۸۰)

اہل مدینہ باغیوں کی اس اچانک یورش اور مدینہ میں ان کے اس ناگہانی داخلہ سے خوفزدہ ہوگئے۔ پھر ان کے اس اعلان نے کہ جو اپنا ہاتھ روک لے گا وہ امن میں ہوگا انہیں اور زیادہ پریشان کر دیا، کیونکہ انہیں اس قدر توقع ہی نہیں تھی چنانچہ اہل مدینہ نے اپنے ہاتھ روک لئے، اور اپنے گھروں میں چلے گئے۔ کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ حالات کیا کروٹ بدلیں گے اور یہ لوگ جو اچانک مدینہ میں داخل ہو کر قابض ہو گئے ہیں کیا گل کھلانے والے ہیں۔ لیکن ان دنوں میں بھی امیرالمومنین سیدنا عثمانؓ باقاعدہ مسجد میں تشریف لاتے اور جماعت کراتے۔ یہاں تک کہ اہل مدینہ اور باغی دونوں آپ کے پیچھے نماز پڑھتے۔
(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ۱۷۴
الکامل لابن الاثیر جلد ۳ صـ۸۰)

اسی اثنا میں چند صحابہؓ نے جن میں سیدنا علیؓ بھی شامل تھے۔ مفسدین سے اُن کے واپس آنے کا سبب پوچھا۔ طبری نے لکھا ہے کہ سیدنا علیؓ نے پوچھا:-

ما ردّکم بعد ذھابکم ورجوعکم
عن رأیکم۔
تمہارے جانے کے بعد پھر واپس آنے
اور تمہیں اپنی رائے سے رجوع کرنے
کی کیا وجہ ہے؟
(طبری جلد ۵ صـ، البدایۃ جلد ۷ صـ۱۷۴)

انہوں نے جواب دیا:-

اخذنا مع بریدٍ کتابًا لقتلنا
ہم نے قاصد سے ایک خط پکڑا ہے
جس میں ہمارے قتل کا حکم ہے۔
(الکامل جلد ۳ صـ۸۰)

سیدنا علیؓ نے ان سے سوال کیا:-

"اے اہل کوفہ اور اے اہل بصرہ!
اہل مصر کو جو واقعہ پیش آیا ہے کہ انہوں
نے ایک قاصد کو پکڑ کر اس سے ایک
خط حاصل کیا ہے۔ اس واقعہ کا تمہیں
کیسے علم ہو گیا جبکہ تم کئی منزلیں طے
کر چکے تھے۔ پھر تم اکٹھے ہو کر یہاں آگئے
بخدا یہ تو مدینہ ہی میں کی گئی سازش ہے"
انہوں نے کہا۔ آپ اس کو جس پر چاہیں
محمول کریں۔ ہمیں تو اس شخص (امیرالمومنین
سیدنا عثمانؓ) کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم
تو اس کو معزول کر کے ہی دم لیں گے۔"
(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ۱۷۴
ابن الاثیر جلد ۳ صـ۸۰)

## ایک اور روایت

ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں لکھا ہے کہ جب مصریوں کا لشکر راضی ہو کر (اور سیدنا علیؓ اور دیگر صحابہؓ کے سمجھانے پر) واپس لوٹا تو وہ لوگ راستہ ہی میں تھے کہ انہیں ایک قاصد ملا۔ مشکوک سمجھتے ہوئے انہوں نے اس کی تفتیش حال کی۔ اس نے کہا، کہ میں امیرالمومنین عثمانؓ کا قاصد ہوں، اور گورنر مصر کے پاس جا رہا ہوں۔ یہ سن کر انہیں کچھ اور شک پڑا۔ تلاشی پر اس سے ایک خط برآمد ہوا، جس پر باقاعدہ امیرالمومنین کی مہر بھی ثبت تھی۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ ان لوگوں کو یا تو سولی پر لٹکا دیا جائے یا قتل کر دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ وہ اس قاصد کو پکڑ کر مدینہ طیبہ لے آئے اور سیدنا علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا کہ (معاذ اللہ) اس دشمن خدا (سیدنا عثمانؓ) کا حال ملاحظہ فرمائیے۔ اس نے اس خط میں ہمارے متعلق یہ لکھا ہے۔ اللہ تیرے لئے اس کا خون حلال کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ ہمارے ساتھ اس کے پاس چلئے۔ آپ نے کہا واللہ! میں تمہارے ساتھ کبھی نہیں جاؤں گا۔ اس پر باغیوں نے سیدنا علیؓ سے کہا:-

فلم کتبت الینا
آپ نے پھر ہماری طرف لکھا کیوں؟

آپ نے فرمایا:-

ما کتبت الیکم کتابًا قطّ
میں نے کبھی بھی تمہاری طرف کوئی خط نہیں لکھا

سیدنا علیؓ کے منہ سے یہ سن کر وہ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے:-

ألھذا تقتلون أو لھذا تغضبون
کیا تم اسی کے لئے لڑتے ہو اور اسی
کے لئے غضبناک ہوتے ہو۔

سیدنا علیؓ نے جب اُن کی یہ حالت دیکھی، تو آپ نے مدینہ طیبہ کو چھوڑ دیا اور ایک بستی کی طرف تشریف لے گئے۔

سیدنا علیؓ سے چل کر مفسدین سیدنا عثمانؓ کے پاس آئے اور اُن سے پوچھا کہ آپ نے ہمارے متعلق یہ خط لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یا تو تم اس پر دو گواہ پیش کرو یا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ تو یہ خط میں نے لکھا ہے نہ لکھوایا ہے اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔ اور تمہیں علم ہے کہ کسی کے نام سے (جھوٹا) خط لکھا جا سکتا ہے اور ایک مہر کی طرح دوسری مہر بھی بنوائی جا سکتی ہے۔ یہ سن کر باغیوں نے کہا کہ اللہ نے اب آپ کا خون ہمارے لئے حلال کر دیا.... پس باغیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ (طبری جلد ۵ صـ)

## معزولی پر اصرار اور قتل کا منصوبہ

باغی پہلے ہی چاہتے تھے کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو جائیں، لیکن اس واقعہ سے انہیں ایک اور دلیل ہاتھ آگئی اور اب وہ پہلے سے بھی زیادہ شور سے یہ کہنے لگے کہ جس شخص کی طرف سے ایسے اہم فرائض لکھے جائیں، اُن پر اس کی مہر بھی لگائی جائے اور سرکاری قاصد اُسے لیکر جائے اور اس شخص کو شہر تک نہ ہو۔ ایسا شخص ہرگز خلافت کا اہل نہیں ہے۔ لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ آپ فی الفور خلافت سے دستبردار ہو جائیں اور اگر آپ خلافت سے دستبردار نہیں ہوتے، تو ہم آپ کو قتل کر کے چھوڑیں گے۔

امیرالمومنین سیدنا عثمانؓ نے فرمایا:-
"جو قمیص اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی
ہے میں اُس کو کبھی نہیں اتاروں گا۔"

اس پر ایک شور برپا ہوا اور باغیوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔

اگرچہ مفسدین ان ایام میں جا بجا امیرالمومنین کے پیچھے نماز پڑھتے تھے لیکن اُن کی نگاہ میں امیرالمومنین کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی۔ چنانچہ ایک جمعہ کو جبکہ آپ اُس عصا کو ہاتھ میں لے کر جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر الصدیقؓ اور سیدنا عمر الفاروقؓ اپنے ہاتھ میں لے کر خطبہ شاد فرمایا کرتے تھے، خطبہ کے لئے ممبر پر تشریف لے گئے، کہ دفعتاً ایک آدمی اٹھا اور بولا "اس منبر سے اتر آیئے!" اور آپ کے ہاتھ سے وہ عصا لے کر اس کو داہنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا۔ اس کے بعد آپ شاید ایک دو بار سے زیادہ نہیں نکلے۔
(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ۱۷۵)

سیف ابن عمر ذکر کرتے ہیں کہ جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد امیرالمومنین منبر پر تشریف لائے اور باغیوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اے باہر سے آنے والو! اللہ سے
ڈرو یا بخدا مدینہ کے لوگ بخوبی واقف
ہیں کہ تم لوگ جناب رسالتمآب علیہ
افضل التحیات کے ارشاد کے مطابق
ملعون ہو۔ لہٰذا تم اپنے قصور کو نیکی
سے مٹاؤ، کیونکہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ
برائیوں کو نیکیوں سے مٹاتے ہیں۔"

یہ سن کر محمد ابن مسلمہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا

ان اشھد باللہ
میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# سُنّت کی تا

از حضرت مولانا الحافظ محمد علی صاحب صدیقی

سنت کی تاریخی حیثیت پر کچھ لکھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خود سنت کے بارے میں تھوڑی سی توضیح کر دی جائے۔

سنت لغت کی زبان میں تو "طریقہ مروجہ" کو کہتے ہیں، لیکن اسلام کی عربی زبان میں یہ ایک خاص معنے اور مفہوم کے لئے استعمال ہوتی ہے

## سنت کی اصطلاحی حیثیت

سنت کے اصطلاحی معنے جاننے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ یہ جانیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کی جانب سے دو اہم حیثیتیں لے کر دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

ایک حیثیت میں آپ صاحب منصب ہیں دوسری حیثیت میں آپ صاحب مقام ہیں منصب تو آپ جانتے ہیں کہ عہدہ کو کہتے ہیں، کہ اس حیثیت میں آپ نبی اور رسول ہیں۔ مقام نام ہے اس منصب کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا۔

قرآن نے آپ کے ایک سے زیادہ مقامات سے ہمیں روشناس کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ:۔

(۱) آپ مبلغ ہیں

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک

اے رسول پہنچا دے تو اس چیز کو جو تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے اتاری گئی

(۲) آپ مراد الٰہی کے مبین ہیں۔

انزلنا الیک الذکر لتبین للناس

ہم نے تیری طرف اتارا ذکر تاکہ تو بیان کر دے لوگوں کے لئے۔

(۳) آپ معلم تھے۔

یعلمکم الکتاب والحکمۃ

تعلیم دیتا ہے نبی تم کو کتاب اور حکمت کی۔

(۴) آپ قاضی ہیں۔

ما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم

کسی مومن مرد اور عورت کے لئے کوئی اختیار نہیں جبکہ اللہ اور اس کا رسول فیصلہ کریں۔

(۵) آپ امت کے حاکم تھے۔

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس

یقیناً اتارا ہم نے تمہاری طرف کتاب کو حق کے ساتھ، تاکہ تو فیصلہ کرے لوگوں کے درمیان۔

(۶) آپ معاملات میں حکم تھے۔

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم

قسم ہے تیرے پروردگار کی نہیں ہوں گے مومن

وہ یہاں تک کہ تحکم بنالیں تجھ کو اپنے جھگڑوں میں

(۷) آپ اسوۂ حسنہ تھے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

تمہارے لئے اللہ کے رسول میں اچھا نمونہ ہے

(۸) آپ مقتدا اور مطاع تھے۔

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی

اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو

(۹) آپ محلل و محرم تھے۔

یحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث۔

حلال کرتا ہے وہ پاکیزہ چیزوں اور حرام کرتا ہے بری چیزوں کو۔

صاحب منصب یعنی رسول ہونے کی حیثیت میں آپ نے دنیا کے سامنے قرآن پیش کیا اور مقامات والی ہستی ہونے کی حیثیت میں آپ نے دنیا کو جو چیز دی ہے وہ سنت ہے، اس لئے اسلام کی عربی زبان میں سنت سے مقصود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ۲۳ سالہ پیغمبرانہ زندگی ہے، جو آپ نے قرآن کے معلم شارح، مبین، اسوۂ حسنہ، مطاع، قاضی اور حاکم اور مبلغ ہونے کی حیثیت میں انجام دی ہے جس کو خلافت راشدہ نے اپنی زندگی کے مختلف گوشوں میں بیمانۂ ہدایت سمجھ کر اپنایا ہے۔

## سنت اسلام کا علمی سرمایہ ہے

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا علمی سرمایہ صرف دو چیزیں ہیں۔ ایک قرآن اور دوسرے سنت۔ قرآن علم ہے اور سنت اسی علم کی بنیادوں پر اٹھا ہوا عمل ہے یا بالفاظ دیگر قرآن پروردگاری، سنت پروردگاری، قرآن کارسازی، سنت اس کی کارسازی۔ قرآن معمار، سنت اس کی عمارت اور قرآن نقاش سنت اس کی نقاشی ہے۔

اگر زندگی کے لئے زندگی شرط ہے۔ اگر دیئے ہی سے جلتا ہے تو رسالت محمدیہ کے مکمل ظہور اور جدید امت کی تعمیر و تشکیل میں قرآن و سنت دونوں کا دخل ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ان دونوں کے بغیر ایک مکمل معاشرہ، مکمل زندگی اور ایک ایسی ہیئت اجتماعی وجود میں نہیں آسکتی جس میں عقائد، اعمال، اخلاق، جذبات، اذواق، رجحانات اور تعلقات موجود ہوں جیسا کہ صحابہ کرام اور ان کے صحیح جانشینوں کی زندگی میں ہمیں عقاید اور اعمال کے ساتھ جو خالص اسلامی اخلاق اور اس کے ساتھ جو اعلیٰ اذواق، گہرے دینی جذبات اور دینی کیفیات نظر آتی ہیں وہ صرف قرآن کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ اس کامل ترین، موثر ترین اور محبوب ترین زندگی کا اثر ہے جو شب و روز ان کے سامنے رہتی تھی۔ اس سیرت و اخلاق کا نتیجہ ہے جو ان کی آنکھوں کے سامنے مدینے کی گلیوں میں موجود تھی اور ان مجالس اور صحبتوں کا فیض ہے جن سے وہ مستفید ہوتے تھے۔ اسی زندگی کا نام درحقیقت سنت ہے۔ یہ سنت ہی ہے جو دین کے لئے وہ فضا اور ماحول مہیا کرتی ہے جس میں دین کا پودا سرسبز و شاداب ہوتا ہے اسلام کے آخری اور دائمی مذہب ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ جس روحانی ماحول میں اور جن ذہنی کیفیات کے ساتھ صحابہ کرام نے زندگی گذاری ہے۔ سنت کے ذریعے اس پورے ماحول کو قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ آج صدیاں گذرنے پر ایک شخص کے لئے یہ بالکل ممکن ہے کہ سنت کے سہارے وہ اپنے اس ماحول سے کٹ کر یکدم اس ماحول میں پہنچ جائے۔ جہاں سرکار دو عالم بنفس نفیس موجود ہیں۔ جہاں حضور انور مصروف تکلم اور صحابہ کرام گوش بر آواز ہیں جہاں احکام کے ساتھ عمل کی شکلیں اور عمل کی شکلوں کے ساتھ جذبات و کیفیات کے مناظر بھی نظر آتے ہیں۔ جہاں اس کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ ایمان کس طرح کے اعمال و اخلاق پیدا کرتا ہے۔ سنت ایک دریچہ ہے جس میں جھانک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی آپؐ کے گھر کا نقشہ، آپؐ کی رات کے معمولات آپ کے گھر والوں کی معاشرت و معیشت دیکھی جا سکتی ہے۔ قرآن کے ساتھ نبوت کی ۲۳ سالہ زندگی کی اس تصویر یعنی سنت کا باقی رہنا اسلام کا ایک اعجاز اور ایسا امتیاز ہے جس میں کوئی مذہب اور کوئی امت اس کی شریک نہیں ہے

بہرحال اسلام کا علمی سرمایہ صرف دو چیزیں ہیں۔ قرآن اور سنت۔ تاریخی طور پر دونوں متواتر ہیں۔ قرآن کا تواتر علمی اور سنت کا تواتر عملی ہے۔ قرآن اگر کتاب ہے تو سنت نور، حکمت اور میزان ہے۔ قرآن اگر ما انزل اللہ ہے تو سنت ما اراک اللہ ہے

## قرآن و سنت میں فرق

شاید آپ دونوں میں فرق معلوم کرنے کے لئے اپنے اندر خلش محسوس کریں۔ قرآن اپنے اندر اعجازی شان رکھتا ہے۔ سنت معجزہ نہیں ہے۔

قرآن کے معانی کے ساتھ الفاظ میں بھی تعبد

# یخی حیثیت

ہے، جبکہ سنت صرف معنوی تعہد رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ جو بنیادی اور جوہری فرق امام الحرمین کے والد امام ابو محمد جوینی نے بتایا ہے، وہ بھی گوش گذار فرما لیجئے۔ قرآن و سنت دونوں میں وہی فرق ہے جو اردو زبان میں نامہ و پیام میں ہوتا ہے۔ پیام میں اگر آپ کا پیامی آپ کا منشاء صحیح طور سے مرسل الیہ تک پہنچا دیتا ہے تو پیام رسانی کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے، خواہ پیام رساں اُسے آپ کے الفاظ میں نہ پہنچائے لیکن نامہ کی صورت اس سے بالکل مختلف ہے یہاں ان ہی الفاظ کو مکتوب الیہ تک پہنچانا ضروری ہے۔ اگر قاصد نے خط چاک کر کے مضمون پڑھ کر اس کا مطلب بالکم و کاست اپنے الفاظ میں ادا کر دیا تو وہ کسی طرح اپنے فرض منصبی سے سبکدوش نہ ہوگا بلکہ الٹا خیانت مجرمانہ کا مرتکب اور بد دیانتی کا ملزم ٹھہرایا جائے گا۔ گویا قرآن نامہ ہے اور سنت اللہ پاک کا پیام ہے۔ قرآن یعنی نامہ اپنے الفاظ اور معنی دونوں لحاظ سے معجزہ ہے۔ سنت یعنی پیام معجزہ نہیں ہے یہاں روائت بالمعنے ہے۔ یعنی اصل مقصود مولیٰ سبحانہٗ کا اور الفاظ کا جامہ حضور انورؐ یا صحابہ کرام کا ہے۔

## حدیث تاریخ سنّت کا نام ہے

حضرات! اس موقعہ پر یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ محدثین جس چیز کو حدیث کے نام سے پیش کرتے ہیں اور جس کی انہوں نے بے مثال خدمت کی ہے وہ سنت نہیں بلکہ سنت کو روائت کرنے اور سنت کی ذات پیغمبر تک تحدیث یا اخبار کے ذریعے سند پیش کرنے کا نام ہے۔ یعنی حدیث خود سنت نہیں بلکہ سنت شناسی کا ایک تاریخی ذریعہ ہے اور سنت کی علمی خدمات کے لئے ایک شاندار فن تاریخ ہے۔

باور کیجئے کہ حدیث تاریخ نہیں بلکہ حدیث تاریخ سنت کا نام ہے۔ حدیث کے تاریخ ہونے اور تاریخ سنت ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ خوب سمجھ لیجئے، یہ ایک بہت بڑا سنگین مغالطہ ہے جو بیچارے ناواقف عوام کو دیا جاتا ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنے حسن ذوق سے احادیث صحیحہ کا جو مجموعہ مرتب کر کے امت کے سامنے جس نام سے پیش کیا ہے اس میں امام موصوف نے یہی سمجھایا ہے کہ حدیث تاریخ سنت کا نام ہے۔ صحیح بخاری کا نام یہ ہے۔ الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہ، امور، سنن اور ایام کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ تاریخ سنت کا مجموعہ ہے اور ہمارے پاس سنت شناسی کا ذریعہ ہے۔ ورنہ جیسا آپ سُن آئے ہیں کہ سنت تو ایک متواتر عملی چیز ہے۔ وہ فکر و نظر کا بنا ہوا کوئی نظریہ نہیں بلکہ علم قرآنی کی بنیاد پر اٹھا ہوا دامان نبوت میں ایک خاکۂ عمل ہے۔

## مدینہ کو دارالسنّہ کہا گیا ہے

چونکہ اس خاکہ عمل اور نقشہ کردار کا ظہور کامل مدینہ طیبہ میں ہوا ہے اس لئے اس بستی کو دارالسنّہ کہا گیا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے کسی شہر کو یہ نام نہیں دیا گیا۔ حالانکہ دوسرے شہروں میں علم حدیث جو بن پر تھا اور گلی گلی کا شانہ محدثین بنی ہوئی تھی۔ حافظ ذہبی نے بغداد کو دارالاسناد العالی، امام نووی نے کوفہ کو دارالفضل، مکہ کو دار العلم، دمشق کو دارالقرآن، کو مرو کو مرجع العلماء اور خراسان کو دار الآثار لکھا ہے۔

## امام فی السنّۃ اور امام فی الحدیث

سنت اور حدیث کے اسی جوہری فرق کی وجہ سے تاریخ میں کچھ اماموں کو امام فی السنۃ اور کچھ کو امام فی الحدیث کہا گیا ہے۔ بہرحال حدیث تاریخ سنت کا نام ہے۔

## قرآن کے لئے ائمہ قرأت اور سنت کیلئے ائمہ محدثین

حدیث کی تاریخ سنت ہونے میں ٹھیک وہی حیثیت ہے جو قرآن کے لئے قرأت کے اماموں کی روایات کی ہے۔ یعنی جیسے قرآن کے لئے ائمہ سبعہ کی روایات ہیں۔ ایسے ہی سنت کے لئے محدثین کی روایات ہیں۔ نہ تو قرآن کا قرآن ہونا ائمہ قرأت کی روایات پر موقوف ہے اور نہ سنت کا سنت ہونا محدثین کی روایات پر منحصر ہے۔ اگر حدیث کے نام سے اسناد و روایات کا کوئی سلسلہ موجود نہ ہوتا تو پھر بھی سنت امت میں تواتر عمل اور توارث کی بنا پر اپنی جگہ موجود ہوتی۔ الغرض قرآن ہو یا سنت دونوں روائتی اور اسنادی سلسلے سے الگ ہو کر متواتر ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ قرآن چونکہ ایک عملی دستاویز ہے اس لئے وہ کتابی طور پر متواتر ہے اور سنت چونکہ سراسر ایک عملی چیز ہے اس لئے وہ امت میں عملاً متواتر ہے۔ اس لئے بلاشبہ اگر قرآن کا قرآن ہونا اپنے تواتر کی وجہ سے روایات قراء کا محتاج نہیں ہے تو سنت کا سنت ہونا بھی اپنے تواتر عمل کی وجہ سے روایات محدثین پر موقوف نہیں ہے۔ اس موقعہ پر حافظ ابن تیمیہ کی بات سننے کے قابل ہے۔ انما قولنا وقول البخاری کقولنا رواہ القراء۔ یقیناً ہمارا کہنا کہ بخاری نے اس کو روایت کیا ایسا ہی ہے، جیسے ہم کہہ دیں کہ قرآن کو قراء نے روایت کیا ہے

## سنت کیلئے تاریخ کی ضرورت

سنت کو حدیث کے نام پر علم کے سانچے میں صرف اس لئے ڈھالا گیا ہے کہ ہمیشہ کے لئے دین کی زندگی فکر کی آوارگی خود رائی اضافہ اور ایجاد سے محفوظ ہو جائے۔ ورنہ سنت تو ایک محسوس و شاہد زندگی کا نام ہے، اپنے تواتر عمل اور توارث کی وجہ سے اسناد و روایت کی قید سے بالا و بالا ہے۔ دیکھنے والوں کا مشاہدہ قید تحریر میں لانے کی ضرورت جس وقت محسوس ہوئی تو اسناد و روائت کی طرف محدثین متوجہ ہوئے اور سینے سے سفینے تک کے دور میں ایک طبقہ نے اپنی تمام تر توجہات کا مرکز اسی کو بنا لیا۔ الجزائری لکھتے ہیں۔ فرقۃ جعلت جل همها النظر فی الاسناد۔ ایک فرقہ جس نے بنا لیا اپنی ساری ہمت کا اسناد کو لضب العین۔ اس طرح اسناد و روایت خود ایک فن بن گیا۔

## تاریخ سنّت کیلئے اسناد اسلام کی خصوصیت ہے

اسناد کی حقیقت یہ ہے کہ معتمد اشخاص سے معتمد اشخاص یا ایک معتبر شخص سے ایک معتبر شخص نقل کرے اور اس طرح یہ نقل شخص بہ شخص یا طبقہ بہ طبقہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جائے۔ تاریخ و روایت کی دنیا میں کسی بھی قوم کے پاس ایسی تاریخی دستاویز موجود نہیں ہے جس کی پشت پر سند کی تاریخ سنہ جیسی عظیم الشان طاقت ہو۔ یہ امتیاز صرف امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے رسول کا ایک ایک عمل ایک ایک بول ہر ممکن سے ممکن طریق سے محفوظ کر لیا اور اس کام کے لئے مشرق و مغرب میں اتنے نفوس قدسی مائے مارے پھرے ہیں کہ ان کی صحیح تعداد کا اللہ کے سوا کسی کو پتہ نہیں ہے۔ محدثین کی عرفی زبان میں ان کو حفاظ حدیث کہتے ہیں۔ راویان حدیث اور رجال کو چھوڑ کر صرف ان حفاظ حدیث کے حالات پر محدثین نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں صرف ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو حفاظ حدیث ہیں

یہ ان حفاظ ہی کی برکت ہے کہ آج ہمارے پاس نبوت کا بہت بڑا علمی سرمایہ ہے۔ اس کے برعکس دوسری قومیں اپنے دین کے کسی مسئلہ کے متعلق بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتی ہیں کہ یہ ان کے دین کا حصہ ہے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# زکوٰۃ اور ضروریاتِ دین کے بارے میں ملاحدہ کے غلط پروپیگنڈے کا اجمالی جائزہ

(قسط نمبر ۳)

(۱۷) اگر بالفرض کوئی ایسا ادارہ موجود نہ ہو جو ملت کی اجتماعی ہیئت پر کنٹرول کرے تو متمول افراد پر زکوٰۃ اس حالت میں بھی فرض رہتی ہے

(۱۸) اسلام کے نظام زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعہ اصحاب مال کی آمدنی کا ایک معتدبہ حصہ مفلوک اور نادار لوگوں کو پہنچانے کا بندوبست فرما دیا گیا، جس پر اگر صحیح نہج سے عمل کیا جائے تو اسلامی برادری میں کسی فرد کے بھوکا ننگا رہ جانے کا سوال ختم ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ زکوٰۃ صرف اغنیاء سے وصول کی جاتی ہے اور فقراء پر صرف کی جاتی ہے، اس لئے نظامِ زکوٰۃ کا معمولی دباؤ اور ہلکا بوجھ بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ پسماندہ اور مفلوک طبقہ پر نہیں پڑتا، بلکہ یہ نظام امراء کے نفع اخروی اور فقراء کے نفع دنیوی کا حامل ہے، اس میں دونوں طبقوں کا سراسر نفع ہی نفع ہے اور وہ ہر قسم کے بالواسطہ یا بلاواسطہ نقصان سے یکسر پاک اور مبرا ہے

(۱۹) اسلام کا نظام زکوٰۃ معاشرہ میں ایسی صالح معیشت کو بروئے کار لاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں کسی غلط نظریۂ حیات اور فاسد نظامِ زندگی کی گنجائش قطعاً نہیں رہتی اور کمیونزم اور سوشلزم کے تمام حربے بیکار ہو کر رہ جاتے ہیں اور فاسد نظریۂ حیات کی طرف للچائی ہوئی نظر سے مائل ہونے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

(۱۷) اور ٹیکس اس حالت میں اپنا وجود کھو بیٹھتا ہے۔

(۱۸) اور ٹیکس کا اکثر حصہ بظاہر مال دار طبقہ پر عائد کیا جاتا ہے لیکن اس کا تمام تر یا بیشتر بوجھ مفلوک اور نادار طبقہ پر آ گرتا ہے۔ مثلاً جب کپڑے کی صنعت پر نئے ٹیکسوں کا اعلان کیا جاتا ہے تو دوسرے ہی دن کپڑے کی قیمتوں میں اضافہ کی خوشخبری سننے میں آتی ہے، جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مل مالکان پر جس قدر نئے ٹیکس لگائے جاتے ہیں وہ اتنی مقدار دہلکہ کچھ اضافہ کے ساتھ) صارفین سے وصول کر لیتے ہیں، گویا ٹیکس مل والوں پر لگایا تھا اور وصول کیا گیا عوام، مفلوک اور نادار لوگوں سے۔

اسی طرح ٹرانسپورٹ پر جو ٹیکس لگائے جاتے ہیں وہ کرائے میں اضافہ کر کے غریب عوام سے وصول کئے جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جس ملک میں ٹیکس اور بنک کا نظام رائج ہوگا، وہاں متمول طبقہ صاف بچ نکلے گا اور ٹیکس اور سود کا تمام بوجھ بالآخر عوام پر آ گرے گا۔ اس حالت میں عوام اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی سکت ختم کر بیٹھیں گے اور زندگی ان کے لئے وبالِ جان بن کر رہ جائے گی چنانچہ جن ممالک میں یہ دونوں نظام رائج ہیں وہاں ان کی برکات کا مشاہدہ کھلی آنکھوں کیا جا سکتا ہے جو طبقاتی جنگ کی شکل میں رونما ہیں۔

(۱۹) اور اس کے برعکس ٹیکسی نظام بالا طبقاتی جنگ اور فاسد معیشت پیدا کرتا ہے، جس کے نتیجہ میں مختلف ٹیکسوں کے نیچے دبے ہوئے بھوکوں مرتے عوام کو غلط نظامِ زندگی

---

زکوٰۃ اور ٹیکس کے درمیان یہ چند ابھرتے ہوئے فرق آپ کے سامنے ہیں، اور اگر ذرا زیادہ گہرائی سے غور کیا جائے تو واضح ہوگا کہ ان دونوں کے درمیان قلب و قالب اور روح و جسم کے لحاظ سے وہی فرق ہے جو انسان اور بندر کے درمیان پایا جاتا ہے۔ جس طرح بیچارے ڈارون نے انسان کا سلسلہ نسب بندر کے ساتھ ملا کر مضحکہ انگیز ریسرچ کر ڈالی تھی اسی طرح ٹیکسی حضرات کی طرف سے "زکوٰۃ ٹیکس ہے" کا دعویٰ بھی ڈارونی ریسرچ سے کچھ کم سوقیانہ نہیں۔ اس دعوے سے وہ نہ صرف یہ کہ اسلامی رکن زکوٰۃ ہی کی مٹی پلید کرتے ہیں بلکہ خود ٹیکس کا بھی مذاق اڑاتے ہیں اس لئے کہ جس طرح کسی ان پڑھ گنوار کو حضرت العلامہ یا شیخ الاسلام کے لقب سے پکارنا درحقیقت مدح کے پیرائے میں اس کا مذاق اڑانا اور اسے منہ چڑانا تصور کیا جاتا ہے اسی طرح "ٹیکس خاں بہادر" کو زکوٰۃ کے تخت داخل کرنا اور اسے اسلام کا رکن عظیم قرار دینا ایک طرف اسلام کو منہ چڑانا ہے اور دوسری طرف ٹیکس کا مذاق اڑانا ہے۔ جس طرح کسی "گھس کھدے" کو جج کہہ دینے سے وہ واقعتہً جج نہیں بن جاتا ہے، کسی کودن کو ارسطو کا خطاب دے ڈالنے سے وہ پچ پچ ارسطو نہیں بن جاتا بلکہ کودن کا کودن ہی رہتا ہے، کسی ناتواں مریل کو رستم کہہ دینے سے وہ حقیقتاً رستم نہیں بن جاتا کسی غریب کے جھونپڑے کو تاج محل کہہ دینے سے کسی غلط فہمی کا موقعہ پیدا نہیں ہوتا۔ کسی حبشی غلام کو کافور کا لقب مل جانے سے وہ سفید نہیں بن جاتا کسی بدصورت، ژولیدہ مو، اور سیاہ فام کالی کلوٹی عورت کو "جنت کی حور" کہہ دینے سے اس کی صفات لازمہ زائل نہیں ہو جاتیں۔ اسی طرح اگر ٹیکس کو زکوٰۃ کا خطاب دے کر زمین و آسمان کے قلابے بھی ملا دیئے جائیں اور غل غپاڑے سے آسمان سر پر اٹھا لیا جائے اور مشرق و مغرب کی طنابیں بھی کھینچ دی جائیں تب بھی زکوٰۃ بہرحال زکوٰۃ رہے گی اور ٹیکس بہرصورت ٹیکس ہی رہے گا۔ نہ قیامت تک زکوٰۃ کو ٹیکس کی سطح پر نیچے لایا جا سکے گا۔ نہ ٹیکس کو زکوٰۃ کے مرتبۂ بلند پر فائز کیا جا سکے گا، البتہ زکوٰۃ کو ٹیکس اور ٹیکس کو زکوٰۃ پر قیاس کرنے والوں کے علم و فہم اور عقل و بصیرت کا طبعی مسخرہ پن اس سے ضرور ثابت ہو جائے گا۔

اب اس موضوع پر ایک اور پہلو سے غور کیجئے۔ اگر ایک شخص "دو اور دو چار" کے خلاف "دو اور دو پانچ" کا دعویٰ کرے اور اس پر بزعم خود بیسیوں دلائل پیش کر ڈالے، تو آپ اس کی حسابی مہارت کے بارے میں کیا فیصلہ دینگے؟ یا اگر ایک شخص ٹھیک دوپہر کے وقت سورج کے طلوع میں شک کرتا ہے اور اپنی جیبی گھڑی دیکھ کر آپ کو بتلاتا ہے کہ ابھی سورج نکلنے میں اتنے گھنٹے رہتے ہیں۔ آپ اس کی بینائی اور ذاتی گھڑی کے حق میں کیا رائے قائم کرینگے؟ یا ایک پروفیسر بڑی سنجیدگی سے یہ دعویٰ کرے کہ کراچی نام کا کوئی شہر نہیں، یہ یوں ہی یار لوگوں کی اڑائی ہوئی بات ہے اور اس پر اپنے خود مرتب کردہ جغرافیہ کی شہادت پیش کر ڈالے۔ آپ نے اگرچہ کراچی کا شہر خود اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، تاہم اس بدھی کے باغی توازن اور اس کے خود ساختہ جغرافیہ کے بارے میں آپ کیا سوچیں گے۔ یا ایک "فاضل تاریخ" یہ اعلان کرتا ہے کہ عالمگیر اورنگ زیب نام کا کوئی بادشاہ ہندوستان میں ہوا ہی نہیں، یہ افسانہ یوں ہی تراش لیا گیا۔ آپ اس نئے مؤرخ صاحب کی صحت عقل اور اس کی خود فروشت سوانح حیات جیب میں رکھ کر یہ اعلان کیا جاتا ہے کے بارے میں دیانتداری سے کیا رائے دینگے؟ یا فرض کیجئے کہ کسی شادی شدہ جوڑے کی تقریب نکاح میں تمام معززین شہر حاضر تھے، ان سب کی شہادت کے علی الرغم ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مدیر

# افکار و خیالات

## برتھ کنٹرول

"اگر اسقاط حمل کی صورت میں ہے تو یہ اہلاک جان ہے جس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا، بلکہ دنیا کا کوئی مہذب انسان اسے پسند بھی نہیں کرے گا۔ اگر طرفین میں سے کسی کو ناقابل تولید بنا دینے کی صورت میں ہے تو اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی مرد یا عورت کو خصی بنا دیا جائے۔

عصر حاضر کا برتھ کنٹرول ان مغرب زدہ اقوام کی ایک حیوانی ضرورت ہے جو جنسی تعلقات کے لئے کسی اخلاقی ضابطے کی پابند نہیں ہیں اپنے گناہوں کے نتائج کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے ایک پُر امید ذریعہ کے طور پر وہ اسے استعمال کرتی ہیں، چوری، بددیانتی، رشوت خوری اور مظالم و مفاسد جیسے انسانیت سوز جرائم کی موجودگی میں صرف برتھ کنٹرول سے نہ معاشی مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور نہ ہی نسل انسانی کی افزائش کا سلسلہ منقطع کیا جا سکتا ہے۔ سوائے مضرت کے برتھ کنٹرول سے کوئی منفعت آج تک حاصل نہیں ہوئی، الّا آنکہ شہوانی درندوں کو اس نے خطرات سے آزاد کر دیا۔

(جام کوثر کلکتہ یکم ستمبر ۱۹۶۶ء)

## نقصانات

"پیرس ۶ر اکتوبر۔ فرانس کے دو ماہر ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق مانع حمل ادویات کے استعمال سے عورتیں نہ صرف بدصورت ہو جاتی ہیں بلکہ اُن کے سر کے بال بھی گر جاتے ہیں اور انہیں داڑھی مونچھ اُگ آتی ہے۔

پیرس کے سینٹ لوئیز ہسپتال کے ڈاکٹر پی برکلن اور جی، ملکی نے کئی سال کی تحقیق کے بعد ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ مانع حمل ادویات کے استعمال کے باعث ایک ۱۸ سالہ لڑکی اور ایک ۲۵ سالہ خاتون کے سر کے سارے بال گر گئے اور اس کے علاوہ ان کی داڑھی مونچھ بھی اُگ آئی۔

اس رپورٹ کے مطابق جو عورتیں مانع حمل ادویات استعمال کرتی ہیں، ان میں ۲۸ فیصد بدصورت اور بدشکل ہو جاتی ہیں، کیونکہ ان کی جلد خراب اور داغدار ہو جاتی ہے۔ بعض عورتیں گولیوں کے استعمال سے نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اب ضبط تو کیسا کے ایسے میں نیا قانون بنانے سے پہلے نیت کی اسمبلی کی مقرر کردہ ایک خاص کمیٹی کے کنٹرول کی اس رپورٹ پر غور کرنے والی ہے۔

(پاکستان ٹائمز ۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

خلاف فطرت جو کام بھی کیا جائے اس میں فائدے تو برائے نام ہی ہوتے ہیں لیکن نقصانات ان گنت۔ لیکن ہم ہیں کہ ہر فطری کام کو چھوڑ کر غیر فطری کاموں کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں بلکہ ان پر کروڑوں روپیہ صرف کر رہے ہیں

## اخلاقی گراوٹ کی انتہا

"اس سال وینس کے عالمی میلے میں سویڈن کی ایک فلم "نائٹ گیمز" نے ہنگامہ برپا کر دیا ہے اس فلم کے ایک منظر میں مرد اور عورت کو بالکل برہنہ حالت میں جنسی اختلاط کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود اس فلم کی ہیروئن کا خیال ہے کہ فلم قطعاً فحش نہیں ہے، حتیٰ کہ نابالغ بچوں کو بھی اس فلم کے دیکھنے سے نہیں روکا جا سکتا۔

(ہفت روزہ چترالی ڈھاکہ ۹ر ستمبر ۱۹۶۶ء)

یہ تو وینس کی بات ہے۔ اگر مغربی تہذیب کا دھارا اسی طرح بہتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان میں بھی جب تک پردۂ فلم پر اس قسم کے ننگے سین نہیں دکھائیں گے ہمارے نوجوان فلم سے مطمئن ہی نہیں ہوں گے۔ لاہور، کراچی اور ڈھاکہ کے نائٹ کلبوں میں ابھی بھی کیا کچھ نہیں ہو رہا۔

### سرخ نشان

سرخ نشان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی مدت خریداری ختم ہو گئی ہے۔ اگر آپ اس پرچہ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو آئندہ کے لئے چندہ ارسال فرما دیں۔ اگر خریداری کا ارادہ نہ ہو تو مطلع فرمائیں۔ جواب نہ آنے پر اگلا پرچہ وی پی ارسال ہوگا جس کا وصول کرنا آپ کا دینی اور اخلاقی فریضہ ہوگا۔

معیاری

## اصلی سلاجیت

اصلی سلاجیت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی ذاتی نگرانی میں صاف شدہ اور قابل اعتماد ہمارے دواخانہ سے مل سکتی ہے۔

### اصلی سلاجیت کے فوائد

سلاجیت پتھر اور دھاتوں کا قدرتی جوہر ہے جس میں تمام وٹامنز (حیاتین) بکثرت پائے جاتے ہیں مسلسل تجربات اور نئی تحقیق نے اس کے ذیل کے فوائد ثابت کر دیئے ہیں:-

● — جسمانی ساخت اور صحت توانائی کے لئے اکسیر ہے جسم کو پتھر کی طرح سخت اور فولاد کی طرح مضبوط کرتی ہے۔

● — چوٹ لگنے اور جسم کو اندر باہر زور لگنے ٹوٹی ہڈی کے جوڑنے میں اکسیر کا کام دیتی ہے

● — ریاحی درد، درد کمر، پٹھوں کی دکھن پسلی کا درد۔ نزلہ و زکام، بواسیر، کھانسی، نمونیہ مثانہ کی کمزوری، احتلام و جریان، بچوں کا سوکھا پن پیشاب کی جلن۔ خون کی کمی، نطفہ کا پتلا پڑ جانا عورتوں کی امراض مخصوصہ بالخصوص سفید پانی کے آنے، ان سب بیماریوں کو دور کر کے صحت و شباب کی حفاظت کرتی ہے۔

● — سب سے بڑی خوبی یہ کہ مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں سب کے لئے یکساں مفید ہے

قیمت دو تولہ چار روپے علاوہ محصولڈاک

### سلاجیت پلز

بعض لوگ سلاجیت ویسے کھا نہیں سکتے ان کے لئے سلاجیت کی گولیاں مزید مفید ادویات کے اضافہ کے ساتھ تیار کر دی گئی ہیں جو اوپر کی بیان کردہ امراض میں اور زیادہ موثر اور مفید ہیں۔ اور کھانے میں بھی بہت آسانی ہے۔

قیمت فی پیکٹ ——— ۱۰ روپے
نصف پیکٹ ——— ۵ روپے

——— علاوہ محصولڈاک ———

معیاری دواخانہ ولیبارٹریز چوک رنگ محل لاہور

## بقیہ ـــــ پرویز کے نظریات

ان دونوں کا نکاح نہیں ہوا۔ کیونکہ بابدولت اس میں حاضر نہ تھے۔ آپ اس کی فہم و خرد اور اس معقول دلیل کے حق میں کیا مشورہ دیں گے؟ ان تمام صورتوں میں ایسے محقق کے بارے میں جو بدیہی محسوس اور متواتر امور کی ضد کا دعویٰ فرضی دلائل کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ ہی رائے دینگے کہ وہ بیمار مرفوع القلم، حواس باختہ، ماؤف العقل ہے۔ اس کا دماغ ہل گیا ہے۔ اس کو فوراً دماغی ہسپتال بھیجو۔ اور اگر اس کی یاوہ گوئی سے کسی کی جان و مال یا عزت و آبرو کو خطرہ ہو، تو آپ مشورہ دینگے کہ اسے پابہ زنجیر کردو۔ پاگل کا کیا ہے، کسی کو نقصان پہنچادے گا۔

اگر آپ کا مذکورہ بالا اشخاص کے بارے میں یہی فیصلہ ہے تو میں آپ سے نہایت ادب و احترام کے ساتھ دریافت کرتا ہوں کہ جو شخص چودہ سو سالہ امت کے کروڑوں بلکہ اربوں ثقہ، قابل اعتماد، اعلیٰ درجہ کے معتبر اور یار سا لوگوں کی متفقہ شہادت اور اجماعی تواتر کے خلاف دعویٰ کرتا ہے کہ مرنے والے کے بیٹے کے ساتھ اس کا پوتا بھی برابر کا وارث ہوتا ہے یا یہ کہ تعدد ازدواج (ایک سے زیادہ نکاح کر لینا) اسلامی مزاج کے منافی ہے، یا یہ کہ سود اگر اصل رقم سے دوگنا تین گنا نہ ہو تو حلال ہے۔ یا یہ کہ نابالغی میں نکاح ناجائز ہے یا یہ کہ شراب حرام نہیں صرف نشہ ممنوع ہے، یا یہ کہ شرعی سزائیں ناقابل نفاذ ہیں۔ یا کہ ایک گریجویٹ عورت کی شہادت مرد کے ہم پلہ ہو سکتی ہے یا یہ کہ زکوٰۃ ٹیکس ہے اور اسے ہر طرح بدلا جا سکتا ہے، یا کہ خدا و رسولؐ کے جس فیصلہ کو ہم چاہیں بدل سکتے ہیں، یا کہ طلاق اسی وقت نافذ ہوگی جبکہ حاکم جائز اسے نافذ کر دے یا کہ چودہ سو سال میں اسلام کے صحیح مفہوم کو کسی نے سمجھا ہی نہیں، یا یہ کہ چودہ صدیوں کے تمام علماء ناقابل اعتماد ہیں۔ یہ اور اس قسم کے نظریات پیش کرنے والے کے بارے میں آپ عقل و دانش، فہم و بصیرت اور علم و یقین کی روشنی میں کیا رائے دینگے؟ آپ اس کے دماغی توازن صحتِ عقل اور سلامتی حواس کے بارے میں کیا فیصلہ دینگے۔ کیا آپ اس کے فرضی جغرافیہ اور خود ساختہ تاریخ کے سامنے چودہ صدیوں کی متواتر شہادت کو جھٹلائیں گے۔ کیا آپ سے توقع رکھی جائے کہ اس قسم کی تمام نہاد ریسرچ کو آپ ٹھنڈے دل سے برداشت کرتے چلے جائیں گے۔ جس کی زد میں ایک دو یا دس بیس انسان نہیں بلکہ اسلام، اسلامی تاریخ، امتِ مسلمہ، ذاتِ نبویؐ اور ذات خداوندی آ جاتے ہوں۔

"حقائق آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے ہیں۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ پوری امت کی متواتر شہادت کو رد کر دینا آپ کے لئے آسان ہے یا ان نیکسی محققین کی نام نہاد تحقیقات کو غلط قرار دینا آسان ہے"۔

یاد رکھیئے کہ جس طرح دوپہر کے وقت "رات رات" کی رٹ لگانے والے کے دلائل پر غور کرنا خلل دماغ ہے۔ اسی طرح امت مسلمہ کی مجموعی اور متواتر شہادت کی سند میں فرضی دلائل پیش کرنا، ان پر غور و فکر کی دعوت دینا اور ان کو اولیٰ توجہ کا مستحق قرار دینا بھی دماغی توازن کے بگڑ جانے کی علامت ہے۔

ان معروضات کے بعد امید ہے کہ زکوٰۃ (اور دیگر ضروریات دین) کے بارے میں پروفیسر محمد عثمان صاحب اور ان کے ہمخیال لوگوں کے برخود غلط پروپیگنڈا کی پیدا کردہ غلط فہمی میں کم از کم ذی فہم طبقہ کو مبتلا رہنے کی گنجائش نہ رہے گی۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

## بقیہ ـــ سنت کی تاریخی حیثیت

دہلی اول روائت نہیں۔ روایت ہے تو اسناد نہیں۔ اسناد ہے تو اتصال نہیں۔ اتصال ہے تو بیان کرنے والوں کی شخصیت نہیں۔ شخصیت ہے تو ثقاہت اور عدالت نہیں۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

اقوام دنیا میں سے کسی قوم کے پاس اپنے نبی کی زندگی کے لئے مسلمانوں کے سوا اسناد کا کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ (اختصار علوم الحدیث)

## بقیہ: ـــــ فتنہ ابن سبا

یہ سن کر حکیم ابن جبلہ باغی نے محمد ابن مسلمہ کو پکڑ کر بٹھا دیا۔ اس پر زید ابن ثابت رضؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:۔

انہ فی الکتاب یہ چیز کتاب میں ہے

یہ سنتے ہی ایک دوسرے کونے سے محمد ابن ابی مریرہؓ نے اٹھ کر ان کو بٹھا دیا۔

پھر دفعتاً تمام باغی اہل مسجد پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ انہیں مسجد سے باہر نکال دیا، اور امیر المومنین سیدنا عثمان رضؓ پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ بیہوش ہو کر منبر سے نیچے گر پڑے۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص ۱۷۶
ابن الاثیر جلد ۳ ص ۸۱، طبری جلد ۵ ص)


## سالانہ جلسہ ملتوی

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ احباب و مدعوئین حضرات مطلع رہیں آئندہ تاریخوں کا جلد اعلان کیا جائے گا۔

(عبداللطیف غفرلہٗ مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم)

## تبصرہ کا امیر شریعتؒ نمبر

ماہنامہ تبصرہ کا امیر شریعتؒ نمبر ۳ر نومبر کی بجائے ۱۵ر نومبر ۶۶ء کی صبح کو شائع ہوگا (انشاء اللہ) قارئین اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں ـــــ مینیجر

دمہ، کالی کھانسی، نزلہ، سل دق (ٹی بی) پرانی پیچش، بواسیر، خارشی۔ ذیابیطس۔ مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج کرائیں۔
لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ انکلن روڈ لاہور۔ فون ۶۵۵۶۷

## موسم سرما

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت۔ زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

## اگر آپ

کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفرحات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں ـــــ تو

## مطب اشرف

کی جانب رجوع فرمائیں، جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں

پیروں نجات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں

## مطب اشرف — اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی ـــــ لائلپور

## سلہٹ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

۲۱ اکتوبر بعد نماز جمعہ سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام اور سلہٹ سٹی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ اور دیگر اہل الرائے حضرات کا ایک اہم اجلاس سلہٹ نئی سڑک مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب چری پاڑی منعقد ہوا۔

اجلاس میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حافظ الحدیث علامہ محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور کل پاکستان جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دورۂ مشرقی پاکستان پر ان کے دورہ کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔ نیز یکم اور ۲۔ نومبر کو ان دونوں حضرات کی سلہٹ آمد پر تقریب کا انتظام کیا گیا جس کے لئے استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر مولانا ابراہیم صاحب چتولی اور ناظم محمد عبدالنور صاحب اور نائب ناظم جناب حافظ مجاہدالدین صاحب امام نئی سڑک مسجد اور تحویلدار مقرر ہوئے۔ ۳۔ نومبر کو رانا فنگ میں ایک شاندار اجلاس کا انتظام ہوا ۴۔ نومبر کو صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے تک ضلع کے کارکن جمعیۃ کے اجتماع اور خصوصی مجلس رکھی گئی۔ بعد ازاں ضروری اور چند قرار دادیں پاس کر کے دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

(محمد اشرف علی غفرلہٗ بشو ناتھی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام کنڈیاں کی اہم قرار دادیں

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو کنڈیاں شہر ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے چار جامع مساجد کے خطباء نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی۔

جامع مساجد کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کنڈیاں شہر میں اوپن ایئر سینما جو کہ شہر کے بالکل وسط میں دو مساجد کے بالکل قریب واقع ہے اس کے چالو ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ اس سے نماز پڑھنے والوں اور دن بھر مزدوری کرنے والے نادار غریب مسلمانوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہے اور نیز مسلمانوں کے لئے مخرب اخلاق ہے۔ امید ہے کہ حکومت پاکستان مسلمانان کنڈیاں کی اس متفقہ آواز کی قدر کر کے سینما کے چالو ہونے کی اجازت کینسل کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دے گی۔ مساجد کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

جامع مسجد غوثیہ، جامع مسجد لوکو شیڈ۔ جامع مسجد ریلوے کوارٹر۔ جامع مسجد محمدی۔

(نذیر احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام کنڈیاں)

بتقریب سعید دستار بندی فضلاء جامعہ عربیہ گکھڑ العلوم سرگودھا کا

## جلسہ

بتاریخ ۱۱، ۱۲، ۱۳ نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار قائم کردہ شیخ المشائخ پیر طریقت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ العزیز

اسمائے گرامی اعلیٰ علماء کرام

(۱) حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کراچی
(۲) حضرت پیر طریقت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی
(۳) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی
(۴) حضرت شیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ (کندیاں)
(۵) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ملتان
(۶) حضرت مولانا سید عطاء المنعم صاحب بخاری
(۷) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب سانوالی
(۸) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور
(۹) نعت خواں سید امین گیلانی صاحب شیخوپورہ

المعلن (مولانا) صالح محمد صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا)


## حیات الانبیاء

امام بیہقیؒ امام تقی الدین السبکیؒ اور امام سیوطیؒ کے تین نایاب رسائل

جزء حیات الانبیاء، حیات الانبیا اور انباء الاذکیا فی حیات الانبیا

تینوں یکجا اصل عربی زبان میں

طباعت — عربی ٹائپ، کاغذ — سفید کرنافلی ٹائیٹل — بہترین — قیمت صرف دو روپے پچاس پیسے

— علاوہ محصولڈاک —

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف اسلامیہ، مبارکپورہ سیالکوٹ


## بقیہ: — خبرنامہ جمعیۃ

ممبر سازی کے بعد جدید انتخاب شہر جڑانوالہ عمل میں آیا۔ اسی طرح چک نمبر ۲۷۲ تحصیل جڑانوالہ و چک نمبر ۵۸۱ میں حکیم بابا سلطان صاحب مبلغ اسلام کی کوششوں سے جدید ممبر سازی کے بعد ان کی زیر نگرانی جدید انتخابات ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

### شہر جڑانوالہ کا انتخاب

امیر۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد امین صاحب
نائب امیر۔ شیخ عبدالرحیم صاحب
ناظم اعلیٰ۔ شیخ عبدالرشید صاحب
سالار۔ صوفی عبدالقادر صاحب
خازن۔ حکیم بابا سلطان صاحب امیر مبلغ اسلام

### چک نمبر ۲۷۲ جڑانوالہ

امیر حکیم علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد چک ۲۷۲
نائب امیر۔ رائے احمد خاں صاحب
ناظم اعلیٰ۔ احمد دین صاحب ماچھی
نائب ناظم۔ رائے بشیر احمد صاحب
سالار۔ اللہ یار صاحب

### چک نمبر ۵۸۱ تحصیل جڑانوالہ

امیر۔ حکیم امیر محمد صاحب
نائب امیر۔ تاجا ولد میر نمبردار
ناظم اعلیٰ۔ جناب علاؤالدین صاحب
نائب ناظم۔ احمد ولد امین صاحب
خازن۔ میاں دل محمد صاحب
سالار۔ میاں خاں صاحب
(حکیم بابا سلطان جڑانوالہ)


## ترجمان اسلام

میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں



## طاقت و توانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ و قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی

**مانع اعظم** دل، دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منفی اشیاء سے مبرا، مادہ حیات کا غلط اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اہم باسمی — ایک ماہ دس روپے۔

**طلائے شباب خاص** بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب — ایک ماہ — دس روپے

**لبوب کبیر خاص الخاص** اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا، کستوری، عنبر، مغز سرکنجشک، زمرد، قوت فیروزہ، کشتہ چاندی، کشتہ سد دھاتہ وغیرہ کا مرکب ایک ماہ ۱۶/ روپے (سنوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/ روپے
نصف کورس ۱۹/۵۰ روپے — مکمل کورس منگوانے پر محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ:۔ اشرف لیبارٹریز، لائل پور فون نمبر ۳۰۲۱

# خبرنامہ

## عالم اسلام سے گہرے تعلقات

صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی ہے کہ تمام ممالک خاص طور پر عرب اور اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ لیکن اگر ہمارے دوست ملکوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے تو ہم ایک ملک کے خلاف دوسرے ملک کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

## بھارت کے فوجی حلقوں میں کھلبلی

چین کے نئے ایٹمی تجربے سے بھارت کے سیاسی اور فوجی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے اور حکومت پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ ایٹم بم بنانے کی کوششیں تیز تر کر دے۔ وزارت جنگ کے حکام نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ بہت تھوڑی مدت میں بھارت چین کے ایٹمی ہتھیاروں کی زد میں آجائے گا۔

## پاکستان میں ایٹمی ری ایکٹر

وزیر تجارت جناب غلام فاروق نے کہا ہے کہ کراچی میں ایٹمی ری ایکٹر بہت جلد کام شروع کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایٹمی توانائی کو پُرامن مقاصد کے لئے کام میں لانا چاہتا ہے

## سوباندریو کو سزائے موت

انڈونیشیا کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو کو فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا ہے وہ ۳۰ دن تک صدر مملکت سوکارنو سے اپنی اس سزا کے خلاف اپیل کر سکتے ہیں۔

## خواتین کو چھیڑنے والوں سے سختی برتی جائیگی

گورنر مغربی پاکستان نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی ہے کہ بس سٹاپوں اور تعلیمی اداروں کے آس پاس سفید کپڑوں میں ملبوس پولیس کا عملہ تعینات کیا جائے تاکہ ناپسندیدہ عناصر طالبات اور خواتین کو پریشان نہ کر سکیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسے عناصر کی سختی سے بیخ کنی کی جائے

## امریکہ ویٹنام سے اپنی فوجیں نکال لے

فرانس کے صدر ڈیگال نے کہا ہے کہ فی الحال ویٹنام میں امن کا قیام ناممکن ہے اور میں کسی ثالثی کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ویٹنام کی جنگ ختم کرنے کے لئے امریکہ کو چاہیئے کہ چین کو تسلیم کرے اور اقوام متحدہ میں اس کی شمولیت کی حمایت کرے اور اپنی فوجیں ویٹنام سے نکال لے۔

## انڈونیشی کمیونسٹ رہنما کو گولی مار دی گئی

انڈونیشیا کے مشہور کمیونسٹ رہنما اور پارلیمنٹ کے رکن ڈاکٹر لکرمان کو انڈونیشی فوج کے ایک کارڈ نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

## پاکستان کے لئے امریکی گندم

امریکہ نے پاکستان کو ۶۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کی مکئی اور ساڑھے بارہ لاکھ ڈالر کی مالیت کی گندم کی خریداری کے سلسلے میں اجازت نامے جاری کر دیئے ہیں۔

## اوتھان کی مدت ملازمت میں توسیع

سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے سفارش کی ہے کہ اوتھان کے عہدے کی میعاد جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے اختتام تک بڑھا دی جائے۔

## پاکستان نے آبدوزوں کا آرڈر دیدیا

انڈیا ریڈیو نے پریس کے ذمہ دار حلقوں کے حوالہ سے دن میں کئی دفعہ یہ خبر سنائی کہ پاکستان نے فرانس کے جہاز سازی کے ایک کارخانے کو ڈیفنس قسم کی دو آبدوزیں تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

## پاکستان کی خارجہ پالیسی تبدیل نہیں کی جائیگی

صدر ایوب نے کہا ہے کہ ملک کی خارجہ حکمت عملی کی بنیاد روشن خیالی سے بہرہ ور ملکی مفاد پر مبنی ہے اور یہ حکمت عملی تبدیل نہیں کی جائے گی۔

## امریکہ کو چینی میزائلوں کے سارے راز معلوم ہیں

امریکہ کے سرکاری اعلان میں دعوے کیا گیا ہے کہ ۱۹۶۴ء سے امریکہ کے چھ جاسوس مصنوعی سیارے چین کے اوپر خلا میں اڑ رہے ہیں۔ ان سیاروں نے چین کے سارے ایٹمی دھماکوں کی کیفیت جوں کی توں امریکی سائنسدانوں کو بھیجی تھی

## مغربی جرمنی اور چین کے لئے راکٹ

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مغربی جرمنی چین کے لئے ایسے راکٹ تیار کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے جو چھ سو پچاس کلو میٹر تک مار کر سکتے ہیں۔

## میزائل کے ذریعہ ایٹم بم پھینکنے کا تجربہ

چین نے گائیڈڈ میزائل کے ذریعہ ایٹم بم پھینکنے کا کامیاب تجربہ کیا۔ میزائل نے معمول کے مطابق پرواز کی اور چار سو میل کے فاصلہ پر ایٹم بم ٹھیک نشانے پر گرایا۔

## سائیگون کے قریب خوفناک دھماکہ

سائیگون سے دس میل دور امریکی گولہ بارود کے ایک بہت بڑے ذخیرے میں خوفناک دھماکہ ہوا۔ جس میں سائیگون کا پورا علاقہ ہل گیا۔ اور آسمان روشن ہو گیا۔

## پاک انڈونیشی تعلقات ناقابل تبدیل ہیں

انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کے اسپیکر حاجی احمد نے صدر ایوب کو یقین دلایا ہے کہ انڈونیشیا میں داخلی تبدیلیاں پاکستان اور دوسرے مسلمان ملکوں کے ساتھ اس کے تعلقات پر اثر انداز نہیں ہوں گی۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کو عوام کی خواہشات کے مطابق حل کرانے کے لئے پاکستان کو اپنی مکمل حمایت کا یقین بھی دلایا۔

## ۹ ماہ میں دو لاکھ سپاہی ہلاک

ویٹ نام چھاپہ ماروں نے جنوبی ویٹ نام میں لڑنے والی مخالف فوج کے ۲ لاکھ سپاہیوں کو ہلاک یا ناکارہ کر دیا، ان میں سے ۹۰ ہزار امریکی سپاہی ہیں اور باقی ماندہ امریکہ کے دوسرے اتحادیوں کے ہیں۔

## ہم چین کی ایٹمی طاقت کو کچل دیں گے

صدر جانسن نے چین کو متنبہ کیا ہے کہ اس کی بڑھتی ہوئی ایٹمی قوت خود اس کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ چین اپنے لئے خود ایک زبردست خطرے کو دعوت دے رہا ہے، اور اس کی ایٹمی قوت کو امریکہ کچل کر رکھ دیگا

## چین بھارت کو ایٹم بم کا نشانہ بنا سکتا ہے

چین کے حالیہ ایٹمی تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بھارت، فارموسا اور روس کو ایٹم بم کا نشانہ بنا سکتا ہے اور اس کے پاس ایک ہزار میل تک مار کرنے والے میزائل موجود ہیں اگر چین ایٹمی تحقیقات میں اسی طرح ترقی کرتا رہا تو ۱۹۷۵ء تک امریکہ اور یورپ بھی چین کے ایٹم بردار میزائلوں کی زد سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

# خبر نامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ

مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں زیر صدارت صوبائی امیر حضرت مولانا محمد عمر صاحب جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ ڈویژن کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں ناظم جمعیۃ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ مولانا عبدالقدوس صاحب، حاجی محمد جان صاحب۔ مولانا عبدالعزیز صاحب، قاری خیرالدین صاحب مولانا عبدالرزاق صاحب اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ اراکین جمعیۃ کی کارکردگی پر غور و خوض کیا گیا۔ دفتر کے لئے مقام کی تعیین وغیرہ مناسب امور اور اس کی ضرورت و اہمیت پر گرما گرمی سے بڑی بحث و تمحیص ہوئی۔ بالاتفاق طے پایا کہ عبوری دور کے لئے جیسی بھی جگہ دفتر کے لئے دستیاب ہو سکے (بشرطیکہ محل وقوع مناسب ہو) حاصل کرنا چاہیئے اور یہ کام محترم حاجی محمد جان صاحب کو سونپا گیا۔ چنانچہ اجلاس سے تھوڑی دیر بعد اسی وقت تلاش شروع کر دی گئی اور بعد ازاں ایک کمرہ بالائی منزل کا مسجد روڈ میں مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے بالمقابل حاصل کر لیا گیا۔ جس کا ماہوار کرایہ صرف تیس روپے طے ہوا۔

(محمد یعقوب خطیب جامع مسجد جان محمد روڈ کوئٹہ)

## خان پور میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مورخہ ۹ر رجب المرجب کو بعد نماز مغرب حسب دستور سابق ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ سب سے پہلے حضرت مولانا غلام حیدر صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ اس کے بعد سابقہ کارروائی سنائی گئی اور تحصیل خان پور میں ممبر سازی کے کام کو تیز کرنے کے لئے مندرجہ ذیل گروپ بنائے گئے۔

### گروپ نمبر ۱

(۱) مولانا عبدالمنان صاحب دین پوری نائب امیر ضلع رحیم یار خاں (۲) مولانا فداء الرحیم صاحب درخواستی کنوینر ضلع رحیم یار خاں (۳) محمد قاسم دین پوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر خان پور۔

### گروپ نمبر ۲

(۱) مولانا عبدالرحیم صاحب خان پور

(۲) مولانا عبدالصبور صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام

نیز دفتر کا افتتاح ہوا اور دارالمطالعہ کے لئے بھی تجویز پاس کی گئی۔

آخر میں جمعیۃ کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی

(محمد قاسم دین پوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر خان پور)

## فیروزہ میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ یکم رجب ۱۳۸۶ھ بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء جامع مسجد میں زیر صدارت جناب حامد علی شاہ صاحب مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم فیروزہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر۔ سید حامد علی شاہ صاحب

نائب امیر۔ جناب حاجی اللہ بخش صاحب دکاندار

ناظم۔ حافظ ظہیر الحق صاحب

خزانچی۔ شیخ انوار الحق صاحب دکاندار فیروزہ

مبلغ۔ مولانا سلطان احمد صاحب چک ۹ عباسیہ

بعد انتخاب مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔

(۱) ضلعی دفتر سے الحاق کیا جائے۔

(۲) ممبر سازی کی مہم تیز تر کر دی جائے۔

دعائے خیر کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(فداء الرحمٰن درخواستی کنوینر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں)

## ملک پور تحصیل خانپور میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۱۲ر رجب ۱۳۸۶ھ زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر اور مولانا عبدالغفور صاحب نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر لوگوں کو متفق کیا اور مندرجہ ذیل انتخاب عہدیداران عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا غلام رسول صاحب

نائب امیر۔ حاجی غلام محمد صاحب

ناظم۔ اللہ وسایا صاحب

خزانچی۔ سرور محمد صاحب

### تجاویز

(۱) ضلعی دفتر سے الحاق کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ کی ممبر سازی کا کام تیزی سے کیا جائے تاکہ اسلامی آئین نافذ کرایا جا سکے۔

## موضع مراد واہ تحصیل خانپور میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۱۱ر رجب المرجب ۱۳۸۶ھ بمقام بستی درخواست بمقام جامع مسجد اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالرحیم صاحب امیر جمعیۃ خانپور و مولوی عبدالصبور صاحب مبلغ جمعیۃ خان پور نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جس پر سب نے اتفاق کیا اور مندرجہ ذیل انتخاب عہدہ داران عمل میں لایا گیا

امیر۔ میاں محمود صاحب۔ نائب امیر میاں رشید احمد صاحب

ناظم۔ محمد اسماعیل صاحب۔ نائب ناظم منظور احمد صاحب

خزانچی۔ میاں عبدالکریم صاحب

### مجلس شوریٰ

عبدالواحد صاحب۔ عبدالغفار صاحب۔ واحد بخش صاحب۔ عبدالعزیز صاحب۔ عبدالقادر صاحب۔ حافظ محمد یوسف صاحب۔ کریم داد صاحب۔

اور کافی ممبر بنائے گئے۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا

## کوٹ پٹھان میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۱۲ر اکتوبر جناب حافظ کرم الدین صاحب و غلام مصطفیٰ صاحب ناظمین حلقہ کوٹ سبز خان تشریف لائے اور باقاعدہ کوٹ پٹھان میں جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا۔

(۱) امیر۔ جناب حافظ احمد الدین صاحب خطیب جامع مسجد شیخو دین (۲) ناظم جناب مولانا محمد یوسف صاحب خطیب جامع مسجد کوٹ پٹھان (۳) نائب ناظم۔ مولانا امیر محمد صاحب (۴) حافظ عبدالواحد صاحب (۵) پروپیگنڈہ سیکرٹری سید سجاد حیدر شاہ مدرس

بعد از تشکیل جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سبز خاں و کوٹ پٹھان کے ارکان پر مشتمل مشترکہ اجلاس شروع ہوا۔ مشترکہ اجلاس نے ایک تبلیغی کمیٹی بنائی ہے۔ اس کا نام تبلیغی مجلس رکھا گیا اور کام لوگوں کو دین کی ترغیب دینا اور مختلف جگہوں پر تبلیغی مجالس قائم کرا کر تبلیغ کرانا ہے۔ اس کمیٹی کے امیر جناب حافظ احمد الدین، ناظم غلام مصطفیٰ اور ارکان مولوی محمد یوسف، حافظ کرم الدین صاحبان ہیں حسب ذیل تبلیغی مجالس کا قیام عمل میں آیا۔

(۱) جامع مسجد شیخو دین امیر جناب حافظ احمد الدین صاحب اور سات اراکین۔

(۲) گوٹھ حاجی شیر محمد امیر حافظ پیر بخش صاحب اور تین ارکان

(۳) گوٹھ حاجی محمد عثمان امیر حاجی محمد عثمان صاحب اور تین ارکان

(۴) کوٹ پٹھان۔ امیر مولانا محمد یوسف صاحب اور تین ارکان

مشترکہ اجلاس نے عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، ادارہ تحقیقات اسلامی کی پرزور مذمت کی اور علماء حق کے ساتھ لوگوں سے تعاون کی اپیل کی۔

## جمعیۃ علماء اسلام مڑانوالہ کی سرگرمیاں

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور۔ مولانا عبدالعلیم صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد احسن صاحب اور حکیم بابا سلطان صاحب مبلغ اسلام نے جامع مسجد مڑانوالہ میں ایک انتخابی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے، اور

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

PHONE No. 67715 — REGD. L. No. 7132

# সপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম — WEEKLY TARJUMANE ISLAM

লাহাব — LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۴ نومبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۹ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۲

زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

## مکتبہ اسلامیہ

اس کا مقصد اعلیٰ یہ ہے

کہ حالات حاضرہ کے پیش نظر اسلامی عقائد و احکام شرعیہ سے متعلق دینی و علمی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اور ہر قسم کی عربی، اردو، درسی و غیر درسی نیز ملکی و غیر ملکی مطبوعات مہیا کرے

تاجران کتب اور مدارس عربیہ کے کتبخانوں کو معقول کمیشن دیا جائے گا

ناظم مکتبہ اسلامیہ، مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی ۱

خوشنما عکسی **قرآن مجید** مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر

## مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## ذیابیطس — شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے — پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو اور سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔ ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے!

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیر دہم ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

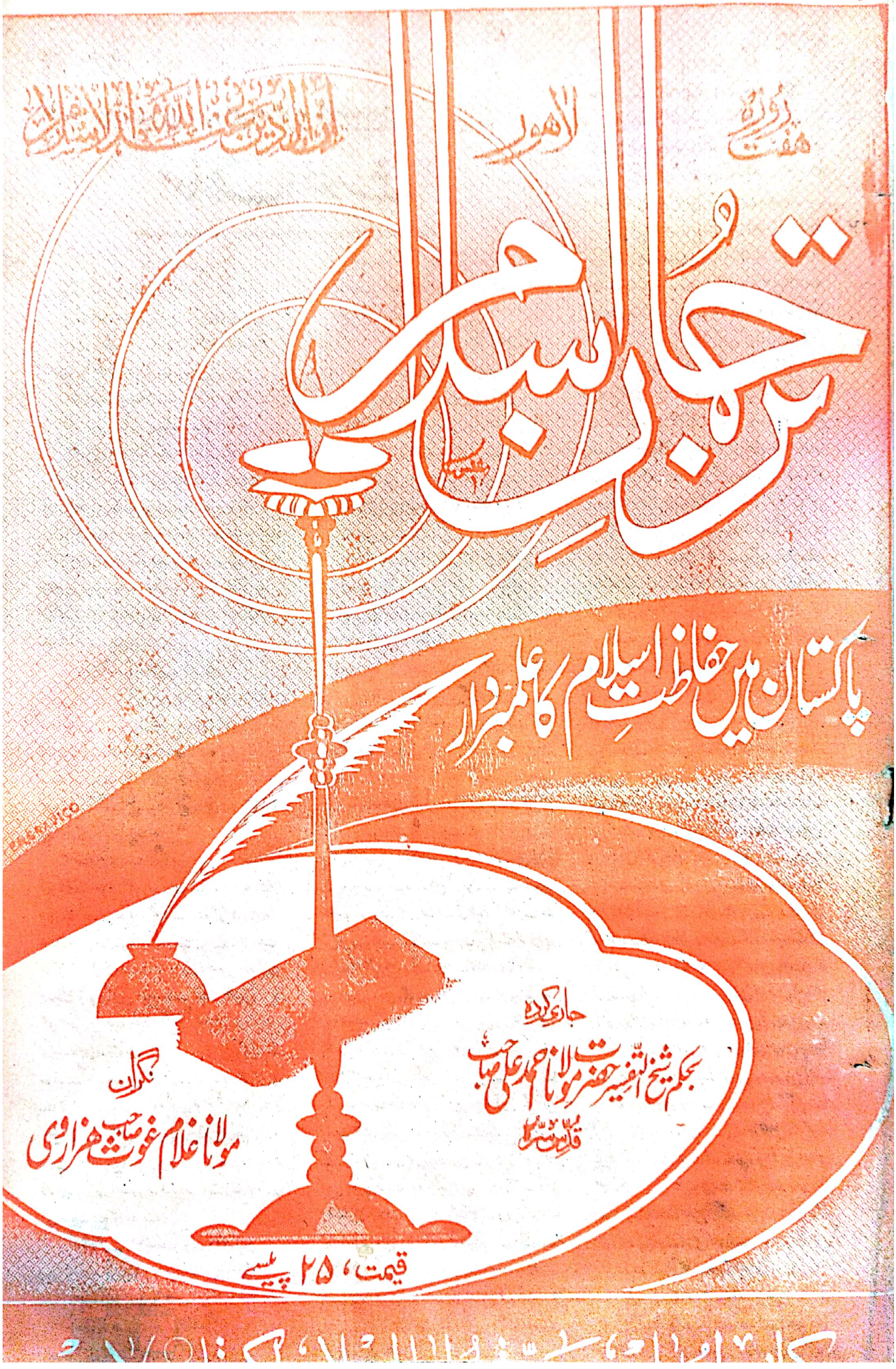

ہفت روزہ

# ترجمانِ اسلام

لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ (رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف ۴۸)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ دنیا میں ایک شخص بھی اللہ اللہ کہنے والا باقی ہے"۔

جس طرح انسان کی حیات اور بقا اس کی روح پر موقوف ہے، اِدھر اس کے قالب سے روح نے پرواز کی اُدھر انسان ختم ہوا، اسی طرح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام عالم کی روح اللہ اللہ کا اسم پاک ہے۔ جب تک یہ نام پاک باقی ہے اور جہاں یہ نام دنیا سے ختم ہوا، بس سمجھو کہ اسی دن عالم بھی ختم ہوا، اسی کا نام قیامت ہے مگر مشہور ہے:۔

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود

اس لئے اب اُلٹا لوگوں کو یہ خیال ہو گیا ہے کہ جب تک دنیا میں یہ اللہ اللہ کہنے والے باقی ہیں اس وقت تک ہم ترقی سے محروم ہیں اس لئے ان ہی کو ایک ایک کر کے ختم کرنا چاہیئے تاکہ ہم ترقی کر سکیں۔ بیشک جب قیامت آئی یقینی ہے تو قلوب میں ان جذبات کا پیدا ہونا بھی ناگزیر ہے۔

سخت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ حدیث تو اللہ تعالیٰ کے صرف اسم پاک کو بقائے عالم کا باعث قرار دیتی ہے اور ادھر کچھ نافہم لوگ ایسے بھی ہیں جن کو صرف اسم پاک کے ذکر کے ثبوت ہی سے انکار ہے وہ صحیح مسلم کی اس حدیث کو سامنے رکھیں اور دوسری حدیث وَلَا یُؤْذَنُ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ شَیْءٌ پر بھی غور کریں جب شیطان کسی کو عمل خیر سے محروم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں اسی قسم کے واہیات وساوس پیدا کرتا ہے پھر وہ خود بھی عمل خیر سے محروم رہتا ہے اور دوسروں کو بھی محروم کرنے کی سعی کرتا ہے وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا (اور ہے انسان سب چیز سے زیادہ جھگڑالو) پارہ ۱۵ رکوع ۲۰) لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف اللہ اللہ کا ذکر ہونا بھی حدیث سے ثابت ہے۔

وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِؓ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَّۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ۔

(رواہ البخاری مشکوٰۃ ص۴۶۵)

"ابن المسیبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں پہلا فتنہ پیش آیا، یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت، تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بدری صحابہ میں سے کوئی نہ بچا۔ اس کے بعد دوسرا فتنہ پیش آیا یعنی جنگ حرّہ تو اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی شخص باقی نہ رہا۔ اس کے بعد تیسرا فتنہ پیش آیا تو پھر وہ ختم ہونے نہ پایا کہ اس لوگوں میں کچھ بھی جان باقی چھوڑی ہو (قرن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ختم ہو گیا)"

سبحان اللہ اس امت کے فضل و کمال کا کیا پوچھنا جس میں افراد نہیں جماعتیں ایسی گذریں جن کی مدح و ثناء خود قرآن پاک میں فرمائی ہے، جو قیامت تک تلاوت کی جاتی رہے گی لیکن یہ کرشمہ قدرت ہے کہ سوائے اس کی ذات پاک کے کسی کمال کو بقاء نہیں آخر کار دنیا کی نظر ان کو لگی اور ایک ایک کو چن کر کھا گئی، یہاں راوی بڑی حسرت کے انداز میں فرماتے ہیں کہ اصحاب بدر کے فضل و کمال کا اُمت میں بڑا شہرہ ہے لیکن شدہ شدہ وہ بھی گم ہوتے رہے، اور جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا حادثہ پیش آیا تو وہ سب کے سب ایسے گم ہوئے کہ ان میں کا ایک متنفس بھی باقی نہ رہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بعد اہل حدیبیہ کا نمبر تھا جو اپنے صبر اور تحمل اور بے شمار قربانیوں میں ضرب المثل تھے۔ پسماندگان کی آنکھیں انہی کو دیکھ دیکھ کر کچھ ٹھنڈی ہو جایا کرتی تھیں، لیکن مصیبت پر مصیبت یہ کہ جب جنگ حرّہ کا حادثہ پیش آیا تو اس مقدس جماعت کا بھی ایک ایک فرد خاک کے نیچے پہنچ کر ہمیشہ کے لئے سو گیا۔ اب بھی خیر القرون کے متفرق افراد کہیں کہیں نظر پڑ جاتے تھے، لیکن اس کے بعد تیسرا فتنہ سامنے آیا تو صحابہ میں سے ایک ایک فرد کو بہا کر لے گیا اور اب دنیا ان نفوس کو دیکھنے سے ہمیشہ کے لئے ترستی رہ گئی انا للہ وانا الیہ راجعون یہ تیسرا کونسا فتنہ تھا۔ اس میں شارحین کو اختلاف ہے بیشک یہ امت خیر امت ہے۔ لیکن سب سے زیادہ فتنے بھی اس کے نصیب [illegible]

جن کے رتبے ہیں سوا ان کے سوا مشکل ہے"

صحابہ کرامؓ کی ایک ایک کر کے اس طرح گمشدگی کوئی ایسا غم نہ تھا جس کو قیامت تک کبھی فراموش کیا جا سکتا ان مبارک نفوس کی قدر جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لسان فیض ترجمان سے سن لیجئے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ غزوہ کا ارادہ کریں گے اور آنکھیں یہ تلاش کریں گی کہ کیا ہے کوئی ایسا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود دیکھا ہو تو کہا جائے گا کہ فلاں شخص ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو فتح دے گا۔ اس کے بعد پھر ایک زمانہ میں ایک جماعت کا غزوہ کرنے کا ارادہ ہوگا کہ ہے کوئی ایسا شخص کہ جس نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود نہ دیکھا ہو تو کم از کم آپ کے کسی صحابی کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ فلاں شخص ہے تو اس کی برکت سے فتح نصیب ہوگی، اس کے بعد پھر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ غزوہ کرنے کا قصد کریں گے تو یہ تلاش ہوگی کہ ہے کوئی ایسا شخص کہ جس نے اگر صحابی کو نہ دیکھا ہو تو صحابی کے دیکھنے والے کو ہی دیکھا ہو تو خبر ملے گی کہ فلاں شخص ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا (مشکوٰۃ شریف ص۵۵۳)

حدیث بالا سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے، کہ قرون ثلاثہ کیسے بابرکت قرون تھے کہ ان میں کا ایک ایک فرد فتح و نصرت کا باعث بن جاتا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرون ثلاثہ کی برکات بعد میں اب کہاں نظر آسکتی تھیں؟ لیکن چونکہ یہ امت خیر امت ہے اس لئے اس امت میں اصحاب خیر کا باقی رہنا ضروری تھا، اس لئے اس کے بعد بھی اُفق عالم پر ایسے ایسے علم و معرفت کے آفتاب چمکے جن کے نور نے دنیا کو جگمگا دیا اور بالخصوص ہر صدی کے گذرنے پر ایک نہ ایک عالم یا کوئی جماعت ایسی ظاہر ہوتی رہی جس نے مرجھائے ہوئے دین کو پھر سیراب کر کے سرسبز کر دیا، لیکن دنیا اسی طرح چھان چھان کر جو بیش قیمت آٹا تھا وہ نیچے گراتی رہی اور جو ان کی نسبت سے بھوسہ تھا وہ باقی چھوڑتی رہی۔ انحطاط کی یہ رفتار گو کتنی ہی تیز رہی اور حوادث کی ستم ظریفی نے گو بڑے بڑے علماء کو موت کے گھاٹ اتار دیا مگر کسی دور میں بھی یہ خیر امت اصحاب خیر سے نہ کبھی پہلے خالی رہی اور نہ انشاء اللہ العزیز آئندہ خالی رہے گی۔ گو باقی ماندہ کی نسبت مجموعی لحاظ سے گذشتہ جماعتوں کے سامنے وہی ہو جو آٹے اور بھوسی کی ہوتی ہے۔

لیکن اب رونا اس کا ہے کہ دنیا میں یہ شناخت بھی باقی نہ رہی کہ آٹا کیا ہے اور بھوسی کیا۔ اس لئے [illegible] ناکام دور ہے کہ جس میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء

# بھارت کی جنگی تیاریاں اور ہم

برطانوی جریدہ اکانومسٹ کی رپورٹ کے مطابق بھارت میں جنگی تیاریاں بڑی تیزی سے جاری ہیں اور ملک میں اسلحہ ساز فیکٹریاں، آٹومیٹک رائفل سے لے کر بھاری توپیں، ہلکے ٹینک اور لڑاکا ہوائی جہاز بنانے میں دن رات مشغول ہیں اور جلد ہی ان فیکٹریوں میں میزائل بھی بننے شروع ہو جائیں گے۔ اسلحہ سازی کے اس منصوبہ پر دو ارب ۲۹ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

اسلحہ سازی کا یہ منصوبہ بھارت نے ۱۹۶۲ء میں بنایا تھا جبکہ اس کے چین کے ساتھ بڑے دوستانہ تعلقات تھے اور بھارت کے ہر پلیٹ فارم سے "ہندی چینی بھائی بھائی" کے نعرے لگ رہے تھے۔ لیکن جب چین کے ہاتھوں بھارت کو ذلت آمیز شکست ہوئی تو اس نے اپنی اسلحہ سازی کی رفتار بے تحاشا تیز کر دی اور اپنی فوجوں کو جدید ترین اسلحہ سے لیس کرنے کے لئے ۵ کروڑ ڈالر کا منصوبہ بنایا اور اس کے زر مبادلہ کا بیشتر حصہ مغربی ممالک نے ادا کیا۔ اس منصوبہ کے تحت بھارت میں مختلف قسم کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

گذشتہ سال ستمبر کی پاک بھارت جنگ کے دوران فوجی امداد معطل ہونے کے بعد بھارت کے جنگی ناخداؤں نے یہ فیصلہ کیا کہ اسلحہ جیسی اہم چیز کے بارہ دوسرے ممالک پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا ہر قسم کے اسلحہ کے بارہ خود کفیل ہونے کے لئے انہوں نے اپنے اس منصوبے میں اور بھی تیزی سے کام لینا شروع کر دیا چنانچہ بمبئی کے قریب اور حیدرآباد میں دو مگ فیکٹریوں کے علاوہ ہندوستان ائرکرافٹ کمپنی بھی طیاروں کے فاضل پرزے اور "نیٹ" اور "اورفیس" قسم کے طیارے بنا رہی ہے۔ رڈکیلا میں فولاد کا کارخانہ آج کل ٹینک اور بحری جہازوں کے لئے فولاد کی چادریں تیار کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں کئی ایسے اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ آئندہ دو تین سال میں ٹینکوں کی ۸۰ فیصد ضروریات اندرونِ ملک ہی پوری ہو سکیں۔

بھارت نے اکتوبر ۱۹۶۴ء میں ٹینک سازی میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ اور دسمبر ۱۹۶۵ء میں بنے ہوئے ٹینک اس مہارت کا ثبوت ہیں۔ تمام ٹینکوں پر لگنے والی ۱۰۵ میٹر کی توپیں بھی بھارت خود ہی تیار کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ بھارت برطانوی امداد سے اپنی بحریہ کو بھی جدید اسلحہ اور ساز و سامان سے لیس کر رہا ہے۔ ۷۴ لاکھ پونڈ کے برطانوی قرضے سے بمبئی میں جنگی جہاز بنانے کا کارخانہ بنایا گیا ہے جس میں پہلا جہاز ستمبر میں بننا شروع ہوگا۔

بھارت اپنی ان جنگی تیاریوں کے لئے وجہ جواز یہ پیش کرتا ہے کہ اس کی سالمیت کو چین کی عظیم طاقت سے عظیم خطرہ ہے۔ لیکن بھارت کی گذشتہ تاریخ اور اس کے جنگی ناخداؤں کی نیتوں اور آئے روز کے بیانات سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ ساری تیاریاں اور یہ سارے جنگی منصوبے صرف اور صرف پاکستان کے لئے ہیں۔ چین سے ذلت آمیز شکست کھانے کے بعد اب بھارت میں یہ جرأت نہیں ہے کہ اس کا سامنا کر سکے۔ اب صرف اس کا نشانہ پاکستان ہے جس سے وہ ذلت آمیز شکست کھانے کے باوجود بھی صرف اس خیال سے کہ "بھارت بڑا ہے اور پاکستان چھوٹا ہے" اب مزید جنگی تیاریوں میں مصروف ہے کیونکہ گذشتہ جنگ میں اس نے یہ سمجھا ہے کہ اسے اب تک پاکستان کے مقابلہ میں فوجی تعداد اور اسلحہ کے وسائل کے لحاظ سے جو فوقیت حاصل رہی ہے وہ پاکستان کو شکست دینے کے لئے ناکافی ہے لہٰذا



اگر فوجی تعداد اور اسلحہ کی مقدار میں اور برتری حاصل کی جائے تو پاکستان کے ساتھ فیصلہ کن جنگ لڑی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس جنگی جنون کے پیش نظر وہ ملکی معاشیات اور اقتصادیات کو تباہ کر کے بھی اپنے اسلحہ سازی کے وسائل کو خود کفیل بنانے کی فکر میں شب و روز سرگرداں ہے۔

اب اخبارات میں یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ بھارت مستقبل قریب میں ایٹم بم کا تجربہ کر رہا ہے۔ یہ بم کینیڈا سے حاصل کئے ہوئے ری ایکٹر کی مدد سے بنایا گیا ہے۔

ان حالات میں یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ چین کی دہائی کے اندر تلے پاکستان کے خلاف یہ جنگی تیاریاں ایک شدید خطرے کی غمازی کر رہی ہیں۔ بلکہ حالات کے نشیب و فراز سے اس بات کا پتہ بھی چلتا ہے کہ جنگ بندی اور اعلان تاشقند وغیرہ معاہدات بھارت نے صرف اپنی جنگی تیاریاں زیادہ بڑے پیمانے پر کرنے کے لئے کئے ہیں اور جب اس کی یہ تیاریاں مکمل ہو جائیں گی تو ہو سکتا ہے کہ اس روز وہ پھر پاکستان کے خلاف ۶ ستمبر کی طرح اُٹھ کھڑا ہو۔

دشمن جب جنگی تیاریوں میں اس قدر مصروف ہے تو ہماری دانشمندی کا تقاضا یہ تھا کہ ہم بھی ملک میں اسلحہ سازی، خودکار رائفلوں، ٹینکوں اور لڑاکا طیاروں کے بنانے کے لئے مختلف فیکٹریاں قائم کرتے اور اسلحہ کے معاملے میں بجائے دوسرے ممالک پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کے خود کفیل ہوتے کیونکہ جنگ اب ہمارے لئے مقدر بن چکی ہے، لیکن یہاں اس کے برعکس قومی روپیہ اور غیر ملکی قرضوں کو خاندانی منصوبہ بندی اور بڑی بڑی عمارتوں کی تعمیر پر لگایا جا رہا ہے۔ یا پھر خشک ناچ اور ڈانس کے لئے بیرونی ممالک میں وفد بھیج کر ملکی زر مبادلہ کو تباہ کیا جا رہا ہے۔

یہ درست ہے کہ بھارت کے مقابلہ میں ہمیں اپنی دفاعی تیاریوں پر کلی اعتماد ہے اور گذشتہ ستمبر کی جنگ میں ہم اپنی دفاعی صلاحیتوں کا لوہا بھی بھارت کے جنگی ناخداؤں سے منوا چکے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمیں اس چیز سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے کہ بھارت کے وسائل ہم سے کئی گنا زیادہ ہیں اور وہ جس تیز رفتاری سے اپنے جنگی وسائل کو اور ترقی دے رہا ہے اس کے نتیجہ میں پاکستان کو بھارت سے شدید خطرہ لاحق ہے۔

گذشتہ ستمبر کی جنگ ہم نے اپنی دفاعی صلاحیتوں سے زیادہ اپنی اس ایمانی قوت کی وجہ سے جیتی تھی جو جنگ کے دوران ہم میں پیدا ہو گئی تھی، چنانچہ اسی ایمانی قوت کا تقاضا تھا کہ باوجود قلت وسائل کے ہم نے اللہ کی نصرت کے بل بوتے پر کثرت وسائل والے ملک کو شکست فاش دی اور وہ اپنے ناپاک منصوبوں میں بالکل کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی ایمانی قوت کی برکت سے معاشرہ کی اخلاقی قدریں بلند ہو گئیں اور چور بازاری، فحاشی، بے حیائی، اخلاق باختگی، غنڈہ ازم اور قتل و غارت میں کافی حد تک کمی آ گئی، لیکن جونہی جنگ کے بادل ذرا ہلکے ہوئے تو پھر وہی ثقافت اور آرٹ کے نام پر ننگا رنگ کی مجلسیں، وہی بے حیائی وہی جنسی انارکی، وہی چور بازاری اور رشوت ستانی اور وہی ہر معاملہ میں خدا فراموشی عود کر آئی ہے۔

مسلمان نے جب بھی جنگ جیتی ہے، مادی وسائل سے زیادہ روحانی وسائل سے جیتی ہے چنانچہ ستمبر کی جنگ کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ ایسا ماحول پیدا کیا جاتا جس سے معاشرہ میں خود پرستی کے بجائے خدا پرستی پیدا ہوتی، مادی قدروں کے ساتھ ساتھ روحانی اقدار میں بھی بلند آہنگی پیدا ہوتی، گناہ سے نفرت اور نیکی سے محبت پیدا ہوتی، نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جاتی، اُن کے اخلاق سنوارے جاتے، ان کی جوانیوں کی حفاظت کی جاتی، ان میں بہادری اور جانبازی کے جذبات ابھارے جاتے، ان کو اللہ سے ڈرنے والا اور ماسوا اللہ سے بیخوف بنایا جاتا، لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے برعکس یہاں

- ۲۸ کروڑ روپیہ خاندانی منصوبہ بندی پر خرچ کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے جس سے ملک [illegible]

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی لوجہ اللہ مرقدہٗ

# معارف القرآن

(۲)

اس کا جواب خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل بھیجا:۔

من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین۔ یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین اللہ کی ہے وہ جس کو چاہے وارث بنادے اور دار آخرت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ اس مسیلمہ کذاب کے متعلق کوئی انتظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کرنے پائے تھے کہ خدا نے اپنے قرب خاص میں آپ کو بلا لیا حضرت صدیق رضؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس مہم کو انجام دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو ایک لشکر دے کر روانہ فرمایا اور حضرت وحشیؓ نے اس کذاب کو جہنم میں پہنچایا۔ مسیلمہ کذاب کے متبعین میں بعضے لوگ تائب بھی ہوئے۔

سوم۔ طلیحہ اسدی۔ اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں دعوئے نبوت کیا۔ حضرت صدیق رضؓ ہی نے اس کا قلع قمع بھی کیا۔ حضرت خالدؓ کو آپ نے اس کی طرف بھیجا اور طلیحہ ان کی شمشیر کا فرکش کی تاب نہ لاکر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ بعد اس کے تائب ہوگیا اور جنگ قادسیہ میں بڑے کارہائے نمایاں کئے مگر وہ شرف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہونے کا تھا پھر کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تو یہ فتنہ بہت بڑھ گیا سواحرمین شریفین اور شہر جواثی کے جو بحرین کے مضافات میں ہے اکثر مقامات کے لوگ مرتد ہوگئے اور بعض لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا اور کہہ دیا کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو زکوٰۃ لینے کا اختیار نہیں ہے۔ ایک طرف تو مسلمانوں پر یہ قیامت کبریٰ کہ رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم جن کا منہ دیکھ کر جیتے تھے ان کا سایہ سر سے اٹھ گیا دوسری طرف یہ آفت کہ فتنہ ارتداد روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ تیسری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت کہ اسامہ کا لشکر بجانب شام مسلمانوں کا انتقام لینے کے لئے روانہ کردیا جائے۔ حضرت صدیق رضؓ ہی تھے کہ جن کی قوت قلبیہ نے اس وقت رنگ دکھلایا اور کوہ استقامت بن کر تمام پریشانیوں کو انہوں نے جھیلا اور چند ہی روز میں مطلع اسلام پر جو غبار آگیا تھا اس کو صاف کردیا۔

حضرت صدیق رضؓ نے جس وقت ان مرتدین سے قتال کا ارادہ فرمایا۔ بعضے اصحاب کرام رضؓ نے بھی اس امر میں ان سے اختلاف کیا۔ بعض لوگ تو کہتے تھے کہ ان سے قتال کرنا ہی نہ چاہیئے اور بعض کا یہ قول تھا کہ اس وقت مصلحت نہیں ہے۔ یہ وقت اسلام کے لئے نہایت نازک ہے اس وقت تالیف قلوب سے کام لینا چاہیئے۔ اس طور پر آیت میں جس ملامت کا ذکر ہے وہ ملامت پیش آگئی اور اپنوں کی ملامت بہت زیادہ ناقابل برداشت ہوتی ہے مگر حضرت صدیق رضؓ نے اس ملامت کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا کام پورا کردیا۔ لایخافون لومۃ لائم کی تصدیق ہوگئی۔

اس ملامت کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت فاروق اعظم رضؓ نے بھی ان سے اختلاف کیا اور نرمی کی صلاح دی۔ جس پر حضرت صدیق رضؓ نے وہ جلال بھرے ہوئے الفاظ فرمائے کہ آج ان کو سن کر بدن کانپ جاتا ہے فرمایا اجبار فی الجاھلیہ وخوار فی الاسلام۔ اے عمر تم جاہلیت میں تو بڑے تند مزاج تھے، اسلام میں ایسے نرم بن گئے اور فرمایا انہ قد انقطع الوحی وانقص وانا حی۔ دین کامل ہوچکا۔ وحی الٰہی بند ہوگئی کیا دین پر زوال آئے اور میں زندہ ہوں۔ یعنی میری زندگی میں دین پر یہ آفت آئے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ قصہ مشکوٰۃ میں منقول ہے۔

راقم سطور کہتا ہے کہ میں جب حضرت صدیق رضؓ کے اس کلام کو دیکھتا ہوں تو مجھے ایک عجیب بات اس میں نظر آتی ہے۔ غور سے دیکھو یہ لفظ کہ میری زندگی میں دین ناقص ہوجائے۔ کیسا کلمہ ہے۔ اس کلمہ کے کہنے کا کس کو حق ہوسکتا ہے۔ کوئی شخص مرجانے اور اس کا صرف ایک اکلوتا بیٹا ہو وہ بیشک کہہ سکتا ہے کہ میری زندگی میں میرے باپ کا مال لٹ جائے۔ لیکن اگر کسی شخص کے متعدد اولاد ہوں تو ان میں سے کوئی ایک اس کلمہ کو نہیں کہہ سکتا کہ میری زندگی میں میرے باپ کا مال لٹے۔ اگر کہے گا تو یوں کہے گا کہ ہم لوگوں کی زندگی میں یہ کلمہ حضرت صدیق رضؓ کا بتلا رہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی وارث آپ کے اکلوتے روحانی فرزند وہی ایک تھے اس لئے ان کی زبان سے یہ لفظ نکلا کہ میری زندگی میں دین پر آفت آئے۔ اکلوتا بیٹا موجود ان کی نظر کے سامنے اس کے باپ کی بڑی محنت وجانفشانی سے جو باغ تیار ہوا تھا وہ کاٹ ڈالا جائے۔ یقیناً حضرت صدیق رضؓ کا ادعا اسلام پر ایسا ہی تھا اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ کے بعد کام بھی ایسے ہی کئے لوگوں نے انہیں کو خلیفہ رسول اللہ کہا۔ ان کے بعد پھر کوئی خلیفہ اس نام سے نہیں پکارا گیا بلکہ خلفائے مابعد امیرالمومنین کہے گئے۔ امیرالمومنین کا لفظ بطور تواضع کے ایک کم درجہ کا لفظ سمجھ کر حضرت فاروق اعظم رضؓ نے اپنے لئے تجویز کیا تھا جس کو آج طغرائے امتیاز سمجھ کر حضرت علی رضؓ کے نام کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ حضرت صدیق رضؓ کے اس کارنامہ یعنی قتال مرتدین کو انجام کار میں تمام صحابہ رضؓ نے بڑی عزت کی نظر سے دیکھا۔ حضرت فاروق اعظم رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صدیق رضؓ میری تمام عمر کی عبادت لے لیں اور مجھے صرف اپنی ایک رات اور ایک دن کی عبادت دے دیں۔ اما لیلۃ فلیلۃ الغار واما یومہ فیوم الردۃ یعنی رات سے مراد شب غار ہے اور دن سے مراد فتنہ ارتداد کا دن ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں۔ قائم الردۃ مقام الانبیاء یعنی فتنہ ارتداد میں حضرت صدیق رضؓ نے وہ کام کیا جو پیغمبروں کے کرنے کا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کرھنا ہ فی الابتداء وحمدناہ علی الانتھاء یعنی ہم لوگوں نے ابتداء میں تو قتال مرتدین کو ناپسند کیا تھا مگر انجام دیکھ کر پھر ہم سب حضرت صدیق رضؓ کے شکر گذار ہوئے۔

ھن تولوا۔ ارتداد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی یعنی واقعی طور پر کوئی شخص مسلمان ہونے کے بعد دین اسلام سے پھر جائے یہ ناممکن اور محال ہے چنانچہ دوسری آیتوں میں اس کو بیان فرمایا ہے۔ دوسری ارتداد صوری کہ ظاہر میں لوگوں کے دیکھنے میں ایک شخص مسلمان ہوا۔ اس کے بعد دین اسلام سے پھر گیا جہاں کہیں ارتداد کا لفظ بولا جاتا ہے یہی ارتداد صوری مراد ہوتا ہے۔

فسوف یاتی اللہ خدا کے لانے کا یہاں بھی وہی مطلب ہے جو آیت استخلاف میں خدا کے خلیفہ بنانے کا بیان ہوچکا۔ یعنی یہ مطلب نہیں کہ خدا اس قوم کو عدم سے وجود میں یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں لائے گا، یا کوئی آواز غیب سے آئے گی کہ یہ لوگ خدا کے لائے ہوئے ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ خدا ان کو اس کام پر آمادہ کریگا۔ ان کے دل میں ارادہ اس کام کا مضبوطی کے ساتھ قائم کردے گا۔ یحبھم ویحبونہ پہلے خدا نے یہ فرمایا کہ ہم ان سے محبت کرتے ہیں پھر فرمایا کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں۔ اس میں سر یہ ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے پہلے خدا کو اس سے محبت ہوتی ہے۔ اگر خدا کو اس سے محبت نہ ہو تو خدا اس کو اتنی بڑی نعمت نہ دے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اس کو یہ نعمت دیتا ہے۔ اذلۃ علی المومنین یہ ویسا ہی ہے۔ جیسے سورہ فتح میں فرمایا۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ مسلمانوں سے نرمی ومحبت کرنے کو یہاں اذلۃ کے لفظ سے تعبیر فرمایا وہاں رحماء کے لفظ سے کفار پر سختی کرنے کو یہاں اعزۃ کے لفظ سے بیان فرمایا وہاں اشداء کے لفظ سے ذالک فضل اللہ۔ (باقی صفحہ ۱۳ پر)

# مودودی کی گمراہی اور ہٹ دھرمی پر مُہر لگ گئی

## مولوی یوسف (مودودیے) کی شکست فاش

## راہ فرار کے لئے آئیں بائیں شائیں

ہم کو اس کا علم نہیں ہے کہ جامعہ اسلامیہ کے مدرس مولوی یوسف صاحب کو مودودی صاحب بھی تنخواہ دیتے ہیں یا نہیں؟ اور کر دیتے ہیں تو آیا وہ اس کے دوزخ شکم بھرنے کے لئے کافی ہوتی ہے یا نہیں؟ اور کیا خود جامعہ بھی مخالف تصوف و سلوک مودودی کے خزانہ عامرہ سے مستفید ہو رہا ہے یا نہیں؟ اور اس کے کارکن مولوی راحت گل صاحب پر انعامات کی بارش برسی ہے یا نہیں جس کو پشتو ترجمہ کرنے کے لئے گمراہ مودودی کی تفسیر کے سوا کوئی تفسیر نہیں ملی۔ یہ امر یقینی ہے کہ جامعہ اسلامیہ مودودی کا آرگن بن کے رہ گیا ہے۔ مودودی نے اپنے پرچہ میں چند ماہ تک مسلسل صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف مضامین لکھ کر اپنی گمراہی کا راز فاش کرتے ہوئے کروڑوں اہلسنت والجماعت کے دلوں کو زخمی اور مٹھی بھر شیعوں کو خوش کیا۔ مسلمانوں میں اس خبیث مضمون سے ایسا اضطراب پیدا ہوا اور صحابۂ کرام کی امانت و دیانت اور منصب عدالت کے بارہ میں ایسے وساوس پیدا ہوئے جو آج تک نہ شیعہ پیدا کر سکے اور نہ شیطان ملعون۔ چنانچہ مولوی یوسف صاحب ماہنامہ جامعہ اسلامیہ (بابت نومبر ۱۹۶۵ء) کے صفحہ ۲۲ سطر ۸ پر خود اقرار کرتے ہوئے اپنے پیر مودودی صاحب کو لکھتے ہیں۔

"آج اس مضمون کی اشاعت پر جماعت (اسلامی) اور بیرون جماعت کے حلقوں میں جو بحثیں ہو رہی ہیں۔ اگر ان پر آپ (مودودی) مطلع ہو جائیں تو آپ بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ فی الواقع اس مضمون سے بہت سے بزرگان خدا کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرامؓ کے اعلیٰ منصب عدالت و امانت کے متعلق ایسے شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں کہ برسوں تک کی مسلسل محنت اور انتھک کوششوں سے بھی ان کا ازالہ مشکل ہے۔ اس مضمون سے مسلمانوں اور اہل علم کا وہ طبقہ بھی آپ کے بارہ میں ایک نئی بدگمانی میں مبتلا ہو گیا ہے جو آج تک یہ سمجھتا رہا کہ علماء کرام مودودی کی تنقید کو تنقیص قرار دینے میں صواب پر نہیں ہیں۔ اس طبقہ سے وابستہ علماء اب پھر کہنے لگے ہیں کہ آپ (مودودی) اور جماعت اسلامی (کے گمراہ فرقہ) کے نزدیک صحابہ پر تنقید میں عیب جوئی بھی داخل ہے اور ہم (مولوی یوسف جیسے چیلے چانٹے) ان علماء کرام کے سامنے آپ کی توجیہہ پیش نہیں کر سکتے اور نہ وہ مطمئن ہو سکتے ہیں" ۔ (مختصر مفہوم)

### قرآن و حدیث میں صحابہؓ کی شان

قرآن و حدیث کے صریح نصوص میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی بلندی اور علو مرتبت کو بیان فرمایا گیا ہے نمونہ ملاحظہ کریں:۔

(۱) لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الآیۃ

اللہ تعالیٰ یقیناً ایمان والوں سے (یعنی صحابہ کرام سے) راضی ہو چکا جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔

(۲) اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔

سبقت کرنے والے پہلے صحابہ مہاجرین و انصار اور جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

(۳) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذَالِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی (صحابہ) کافروں کے خلاف بڑے ہی سخت اور آپس میں مہربان (شیر و شکر) ہیں۔ ان کو دیکھتے ہو رکوعیں کر رہے ہیں، سجدوں میں پڑے ہیں، اللہ تعالیٰ کی فضل و رضا کی طلب میں لگے رہے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں میں علامات (خشوع و خضوع) موجود ہیں یہ ان کا بیان تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی۔

قرآن پاک کی دوسری اور صریح آیات بھی ان کی تعریف و صفائی میں موجود ہیں اور ان پر رحمت سے رجوع کرنے اور ان کی لغزشوں کو (اگر بعض سے سرزد بھی ہوئیں تو) معاف کرنے کا اعلان کر کے ان کی عدالت کا اعلان فرما دیا گیا ہے۔

اور حدیثیں تو ان کی فضیلت میں بے شمار ہیں صرف ایک حدیث سنیئے جس میں صحابہ کرامؓ پر اعتراض کرنے اور ان کو تنقید کا نشانہ بنانے سے روکا گیا ہے جس کو خود مولوی یوسف صاحب نے اپنے اسی مضمون میں صفحہ ۲۲ سطر ۱۴ پر نقل کیا ہے۔

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ۔

میرے اصحاب کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو ہدف ملامت نہ بنانا

### تاریخ سے استناد غلط ہے

ان بیسیوں آیتوں اور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں تاریخی روایات کی آڑ لیکر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹا، فریبی، بہتان تراش، لالچی، جاہ پسند وغیرہ ثابت کرنا یا تسلیم کرنا یہ یا تو ابلیس کا کام ہو سکتا ہے یا اس شخص کا جسے ابلیس نچانے لگے اور ایسے شخص کو اپنا لیڈر یا مومن صالح ماننا یا سمجھنا یا تو خود دماغ کا کام ہو سکتا ہے یا بندۂ زر کا۔

چنانچہ مولوی یوسف صاحب بھی جامعہ اسلامیہ ماہ ستمبر اکتوبر کے صفحہ ۳۳ سطر ۶ پر لکھتے ہیں:۔

"ایسی حالت میں تو تاریخ کے پیش کردہ واقعات و حالات قابل التفات بھی نہیں ہو سکتے چہ جائیکہ انہیں شرعی مسلمات کے خلاف بغرض استشہاد پیش کیا جائے"۔

اسی رسالہ ماہ نومبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۲۳ سطر ۲۲ پر مولوی یوسف صاحب نے لکھا ہے:۔

"لہٰذا قرآن و حدیث سے ثابت شدہ ایک یقینی حقیقت کے مقابلہ میں تاریخی استناد قابل اعتماد نہیں ہو سکتا"۔

### اجماع امت

اسی رسالہ بابت نومبر ۶۵ء کے صفحہ ۳۳ سطر ۷ پر اسی مولوی یوسف صاحب نے لکھا ہے:۔

"یہ تمام اہلسنت کا اجماعی فیصلہ ہے اور علم کلام کے پورے ذخیرہ میں بصراحت ذکر کیا گیا ہے ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر کہ صحابہ کرام کا ذکر صرف خیر سے کیا جائے"۔

مگر مودودی صاحب کے سامنے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے فیصلے پیش کرنا ایسا ثابت ہوا جیسے بھینس کے سامنے بین بجانا۔

Scanned with CamScanner

## مودودیوں کا مکروہ شغل

مگر مودودی اور اس کے چیلے ہمیشہ اسی ناپاک مشغلہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کو صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھالنے میں مزہ آتا ہے۔ چنانچہ مولوی یوسف صاحب نے ماہنامہ جامعہ اسلامیہ نومبر ۶۵ء کے صفحہ ۲۱ سطر ۹ پر لکھا ہے:۔

"یہی وجہ ہے کہ ان (صحابہ) پر آج تک جمہور مسلمانوں کی طرف سے کوئی طعن و تشنیع نہیں کی گئی اور نہ آپ (مودودی کی ذات شریف) اور اسلامی جماعت کی طرح ان کے خلاف اعتراضات اور الزامات کا غیر مختتم سلسلہ شروع کیا گیا ہے"۔

چنانچہ آج گلی گلی میں مودودی جماعت کا ایک عام آدمی بھی رسالے لئے بڑی بے حیائی سے کہتا پھرتا ہے کہ دیکھو ہمارے امیر صاحب (مودودی) نے کتنا درست کہا ہے۔ ٹھیک تو ہے۔ یہ کتابوں میں موجود ہے کہ صحابی ایسے تھے اور ویسے تھے۔ جیسے کہ مولوی یوسف صاحب نے اوپر کے الفاظ میں خود اقرار کیا ہے کہ یہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ مودودی جماعت کا یہ مشغلہ کس قدر ناپاک اور منحوس ہے جیسا کہ مولوی یوسف صاحب خود بھی اس کی تصریح کر چکے ہیں۔

## ترجمان اسلام کی حق گوئی

مولوی یوسف صاحب کے اس خط کے بعد ترجمان اسلام نے ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں حق گوئی کا فرض ادا کیا۔ مولوی یوسف صاحب کے مضمون کو مدلل بناتے ہوئے ہم نے لکھا کہ معلوم ہوتا ہے ان کا چراغ فطرت مولوی چراغ کی طرح ابھی بجھا نہیں نہ ان کا دل مولوی سیاح الدین کی طرح سیاہ نہیں ہوا ہے جس دل میں رتی بھر ایمان ہو وہ انبیاء علیہم السلام پر مفید اور صحابہ کرامؓ کی تنقیص سے متفق ہو کر کس طرح بنائے اسلام کو مسمار کر سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی جب مودودی صاحب کا جواب پڑھا اور ادھر مولوی یوسف صاحب کی جی جی، من من اور شف شف کو دیکھا تو لکھ دیا کہ ابھی مولوی یوسف صاحب کے ایمان کا امتحان ہے۔ یہ بھی لکھا کہ مودودی صاحب جس کو آپ مزے لے لے کر داعی حق لکھتے ہیں کہیں آپ کے ایمان کے لئے داعی اجل نہ ثابت ہوں۔ آخر میں دعا کی کہ خدا کرے کہ مولوی یوسف کے دل سے بچھڑے کی محبت نکل جائے۔

ترجمان اسلام کی اشاعت ۲۷ مئی نے مودودی جماعت پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور گھر کے بھیدی (مولوی یوسف صاحب) کے بیان کو اچھالنے سے ان کی خوب رسوائی ہوئی۔ خدا جانے مولوی یوسف صاحب نے تنخواہ کی خاطر یا تنخواہ بڑھانے کی خاطر یا یوں ہی فی سبیل الشیطان مسلمانوں اور مودودیوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے مودودی پرچہ آئین میں دو صفحہ کا مضمون لکھ مارا۔ ایک حصہ میں مودودی (بچھڑے) کی تعریف ہے۔ ایک حصہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر کمینہ قسم کے اعتراضات ہیں۔ تیسرے حصہ میں اپنی قے کو چاٹنے کی کوشش کی گئی ہے کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ کو خود غرض، فریبی سازشی اور جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی کے ساتھ ہی حسن طلب کے طریقہ سے مودودی صاحب پر واضح کیا ہے کہ اگر مجھے آزاد ماحول نصیب ہوتا یا اب نصیب ہو جائے تو میں بھی منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم رکھتا ہوں۔ ممکن ہے مودودی صاحب نے اس کا مطلب بھانپ کر سرپرستی میں اضافہ کر دیا ہو۔ بہر حال اس کا نتیجہ سامنے آ گیا کہ مولوی یوسف صاحب جیسی مخلوق کو بھی حضرت مولانا غلام غوث صاحب جیسے بزرگ کو اخباری خط لکھنے کی جرأت ہوئی۔ چنانچہ اپنا علم جتانے کے لئے مودودی آرگن جامعہ اسلامیہ بابت جون و جولائی ۶۶ء میں پورے ۱۶ صفحے کالے کئے ہیں۔

## مولوی یوسف کی شکست اور فرار

یہ مضمون دراصل شکست کا اعتراف اور فرار کی ایک تدبیر ہے۔ اصل مبحث مولوی یوسف نے چھوڑ دیا کہ مودودی صاحب نے صحابہؓ کی شان میں گند اچھالا ہے یا نہیں اور آپ نے دلائل سے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا یا نہیں اور اب آپ کسی خاص طبعی یا شکمی مقصد کی خاطر مکر رہے ہیں یا نہیں؟ یا کیا مودودی صاحب نے توبہ کر لی ہے یا آپ کو کہیں صاحب بہادر کی طرح کہہ دیا ہے کہ بک بک مت کرو اور آپ اس ایک دھمکی سے ختم ہو گئے اور ترجمان اسلام کی تحریر کے مطابق آپ ایمان کے امتحان میں فیل ہو گئے ہیں مگر آپ نے راہ گریز اختیار کر کے اہل تثلیث کے کفر میں بحث شروع کر دی

## اہل تثلیث

مولوی یوسف نے اصحاب ثلثہ (مولوی چراغ، مولوی سیاح الدین اور اپنی ذات شریف کو ملا کر اصحابہ ثلثہ سے تعبیر کر کے) کے کفر میں بحث شروع کر دی ہے۔

یعنی حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی مذکورہ تحریر سے بدلائل ثابت کیا کہ وہ گویا اول الذکر دونوں مولویوں کو کافر کہتے ہیں۔ پھر اس کو فتویٰ قرار دے کر اس فتویٰ کی تردید میں دلائل لکھے ہیں۔

## بدبودار گریبان

ہم کفر و اسلام کی بحث کو کسی آئندہ اشاعت کے لئے چھوڑتے ہیں یہاں صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ مودودی جماعت کو اپنے گریبان سے ہمیشہ کفر کی بدبو آیا کرتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے بارہ میں یہ غلط اور جعلی مضمون شائع کیا گیا کہ انہوں نے مودودیوں کو کافر قرار دیا ہے اور کہا کہ کوئی مودودی صف میں کھڑا ہو تو باقیوں کی نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اخبارات میں یہ خبر شائع کی گئی کہ حضرت علامہ مفتی محمود صاحب مدظلہ نے کوہاٹ کے عظیم جلسہ میں مودودیوں کو کافر قرار دیا ہے حالانکہ وہاں حضرت مولانا شیخ نصیر الدین صاحب نے اعلان فرمایا تھا کہ مودودی گمراہ کن ہے اور کسی مودودی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

اب مولوی یوسف یہ ثابت کر رہے ہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے مولوی سیاح الدین اور مولوی چراغ کو کافر قرار دیا ہے۔ اور پھر اپنی ذات شریف کو ان کے ساتھ ملا کر اصحاب ثلثہ کہتے ہیں اور ہم ان کو اہل تثلیث لکھ رہے ہیں۔ ایاز قدر خود بشناس۔ یہ دونوں مولوی (مولوی چراغ اور مولوی سیاح الدین) کچھ بھی ہوں آپ کی طرح چھچھورا پن نہیں کرتے۔ آپ ان کے ساتھ اپنا ذکر کر کے اپنی حیثیت نہ بنائیے۔

آپ کو مدارس عربی کا فٹ بال لکھا گیا تھا۔ کیا آپ نے پھر اس کا ثبوت نہیں دیا؟ پہلے آپ دارالعلوم حقانیہ میں تھے، وہاں سے نکالے گئے تو جامعہ اسلامیہ میں جا گھسے وہاں باطن کا پتہ لگا اور نکالے گئے تو توبۃً نصوحاً کر کے پھر حقانیہ میں داخل ہو گئے۔ پھر خبث باطن کا ظہور ہوا تو پھر بینی و دو گوش نکالے گئے اور پھر جامعہ اسلامیہ میں جا پناہ لی۔ کل مودودی نے تاریخی مضمون کو قرآن و حدیث کے خلاف ثابت کر کے اس کو اہلسنت والجماعت کے خلاف بتایا۔ اس کے بعد اپنی قے کو چاٹ کر مکر گئے۔ اور جب ترجمان اسلام نے اس خط کے اقتباس نقل کر کے جوت لگایا تو اب اصل بحث سے پہلو تہی کر کے مولوی سیاح الدین اور مولوی چراغ کافر ہیں یا نہیں کی بحث شروع کر دی۔ ہم اس بحث کے مالہ وما علیہ پر تنقید کسی آئندہ اشاعت پر چھوڑتے ہوئے اس برخود غلط مولوی سے اس وقت صرف چند باتیں پوچھتے ہیں۔

## پہلا سوال

آپ جو اپنے مضمون سے یہ تصور دے رہے ہیں کہ مودودی صاحب یا ان کے ہم خیالوں کو اہل سنت سے صرف حضرت مولانا غلام غوث صاحب یا ان کے چند ساتھی خارج کر رہے ہیں۔ کیا آپ کو اتنا بڑا جھوٹ بولنے میں ذرا بھی ندامت محسوس نہیں ہوئی؟ کیا حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ مفتی اعظم ہند اور ان کے ساتھ تمام علماء۔ کیا حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ صاحب۔ کیا حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کیا حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف سکھر۔ کیا حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ، کیا دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ، کیا مظاہر علوم سہارنپور کا فتویٰ کیا جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، کیا مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، کیا تنظیم اہلسنت پاکستان مولانا سید نور الحسن شاہ بمعہ جماعت کے، کیا حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف (اہلحدیث) کیا حضرت مولانا امین احسن صاحب اصلاحی ..... کیا علماء بریلوی، کیا حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں، حضرت مولانا خیر محمد صاحب ملتان، حضرت مولانا عبدالخالق صاحب شیخ الحدیث کبیر والا، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، گودھا حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال، حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب خلیفہ حضرت تھانویؒ نوشہرہ صدر، حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث

فورفشی بسعہ ہزاروں شاگردوں کے جو سوات، دیر، باجوڑ کابل و سرحد میں پھیلے ہوئے ہیں، اور ان کے سوا ہزاروں علماء حق مودودی اور اس کے ہمخیالوں کو گمراہ نہیں کہتے آپ کب تک یہ جھوٹا تصور رکھ کر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہیں گے اور اپنی تثلیث پر دھوکہ کھا کر کب تک عاقبت خراب کرنے کا سامان کرتے رہیں گے۔

**دوسرا سوال** کیا آپ نے اپنے خطوط میں مودودی کو نہیں لکھا کہ قرآن و حدیث اور اجماع کے مقابلہ میں ان تاریخی روایات کی کوئی قیمت نہیں ہے جو صحابہ کرامؓ کو جھوٹا، سازشی، بہتان تراش وغیرہ وغیرہ ثابت کرتی ہیں۔

**تیسرا سوال** اور کیا آپ نے جامعہ اسلامیہ نومبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۲۱ پر مودودی اور اس کی جماعت پر یہ الزام نہیں لگایا کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے خلاف اعتراضات اور الزامات کا غیر مختتم یعنی نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کر رکھا ہے؟

**چوتھا سوال** اور کیا آپ نے جامعہ اسلامیہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۳۵ پر یہ نہیں لکھا کہ سب کی تصریحات یہ ہیں کہ تنقید جملہ تنقیص و عیب جوئی کسی صحابی پر جائز نہیں بلکہ سب پر بلا استثناء حرام ہے۔

**پانچواں سوال** کیا آپ نے مودودی صاحب کے جواب کو اس لئے ناقابل اطمینان نہیں ٹھہرایا کہ اس میں ایسی تنقید ہے جس کا معنی تنقیص اور عیب جوئی کے سوا دور دور تک نہیں ہو سکتا اور اگر اس کو بھی عیب جوئی نہ کہا جائے تو پھر کس قسم کی تنقید کو تنقیص و عیب جوئی کہا جائے گا؟

**چھٹا سوال** کیا آپ نے مودودی صاحب کو خطاب کرتے ہوئے جامعہ اسلامیہ نومبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۲۴ پر یہ نہیں لکھا کہ اسی قسم کی تنقیدوں کی وجہ سے تو ماضی میں امت کے سواد اعظم نے بعض فرقوں کو گمراہ قرار دے کر اہلسنت والجماعت سے ان کا دینی رشتہ کاٹ دیا..... اور وہ اہلسنت سے منقطع ہو کر رہ گئے؟

**ساتواں سوال** جب امت کے سواد اعظم (جمہور اکثریت) نے صحابہؓ پر ایسی تنقیدیں کرنے والوں کو اہلسنت سے خارج کیا ہے تو پھر حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ یا دیگر بلند پایہ علماء حق کا کیا مقصود ہے۔ اگر وہ مودودی صاحب کو اہلسنت کا مخالف بتاتے ہیں اور آپ حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر کیوں برس کر اپنی بدبودار بھڑاس نکالتے ہیں؟

**آٹھواں سوال** کیا مودودی صاحب نے آپ کے جواب میں تاریخی اور اپنی ہٹ دھرمی سے یہ نہیں کہا کہ جن تاریخوں کا میں نے حوالہ دیا ہے، وہ نہایت معتبر ہیں۔ اور ان تاریخوں کا اعتبار نہ کریں تو اور ہمارے پاس کیا رہ جاتا ہے، اور کیا انہوں نے یہ نہیں کہا کہ زیادہ صحابہ کے واقعات بیان کرنے سے کسی نے پہلے اجتناب کیا ہے نہ اب۔ البتہ صرف بیان واقعہ تک محدود رکھا جائے اور کسی صحابی کی بحیثیت مجموعی تنقیص نہ ہونے پائے۔ کہا اس بیان میں مودودی صاحب نے اپنی اگلی گمراہی کو پھر نہیں دہرایا کہ اگر صحابی نے جھوٹ کہا ہے یا سازش کی ہے یا بہتان تراشا ہے یا خود غرضی کی ہے یا فریب دیا ہے تو اس واقعہ کا بیان کیا جانا کیا، البتہ یہ نہ کہیں گے کہ اس جھوٹے بہتان خود غرض کے سارے کام ہی بہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## مولوی یوسف کا اضطرار اور دجل و فریب

اب مولوی یوسف نے مرزائیوں کی طرح اھنت باللہ پڑھ کر اپنا ایمان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مرزائی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا کرتے ہیں ہم خدا کو مانتے ہیں رسولوں کو مانتے اور کتابوں اور فرشتوں کو مانتے ہیں، قیامت اور تقدیر کو مانتے ہیں۔ پانچ نمازیں اور زکوٰۃ کو مانتے ہیں، حج اور روزے کو مانتے ہیں، جنت و دوزخ کو مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ہمارا ایک ہی سوال ہوتا ہے کہ تم مرزا کو بھی مانتے ہو یا نہیں۔ اگر وہ مرزا غلام احمد کو بھی مانیں تو سارے مسلمان ان کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ جناب یوسف صاحب! آپ ہزار عقائد کی فہرست پڑھیں۔ یہ بتائیں کہ آپ مودودی کو گمراہ کہتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں کہتے تو آپ بھی گمراہ ہیں اور آپ جیسوں کے پیچھے علماء نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے۔

آپ یہ دھوکا کسی جاہل کو دے سکتے ہیں کہ ایمانیات کی فہرست میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا کہ باوجود سب کچھ ماننے کے جو مودودی کو گمراہ نہ کہے وہ اہل سنت میں داخل نہیں۔ مولوی یوسف صاحب عالم ہو کر خدا کی بھٹکار نہ خریدیں۔ یہ ایمانیات کی فہرست میں اضافہ نہیں ہوا کرتا بلکہ اسی فہرست پر ایمان لانے اور نہ لانے کی نشانی ہوتی ہے۔ ایک مرزائی ساری فہرست مان کر مرزا کو گمراہ اللہ کہے تو یہ ختم نبوت، حیات مسیح اور خدا و رسول کے ارشادات کو صحیح نہ جاننے کی نشانی ہوگی فہرست میں اضافہ نہ ہوگا۔ اسی طرح مودودی کی مذکورہ خرافات جان کر بھی جو اس کو گمراہ نہ کہے گا وہ اہلسنت میں کیسے داخل سمجھا جائے گا۔ اہلسنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ وہ ہے جو مولوی یوسف نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ سب کے سب عدول (نیک اور پاک) ہیں ان کے بارہ میں لب کشائی منع ہے۔

## مولوی یوسف کا ایک اور دجل

مولوی یوسف صاحب نے قرآن کی آیتیں اور بعض صحابہ کرامؓ کے واقعات ذکر کر کے یہ دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ دل کا حال اور غیب کا حال خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔ لہٰذا مولانا غلام غوث کا فتویٰ دینا غلط ہے۔ جب مقتول نے میدان جنگ میں کلمہ پڑھا تو صحابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل پر سخت ملامت کی وغیرہ دلائل پیش کر کے مودودی جماعت کے جاہلوں پر علمی فاعیت کا رعب جمانے کی کوشش کی ہے، حالانکہ یہ دلائل تو حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے حق میں ہیں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مقابل کو دل کے عقیدے کے خیال سے قتل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی ظاہری نشانی زبان کا کلمہ تھا تم نے اس کو چھوڑ کر دل کو کیوں ٹٹولا۔ یہی تو حضرت مولانا غلام غوث صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کے دل کی باتیں آپ جانیں۔ ہم ایسے شخص کو گمراہ اور اہلسنت سے خارج سمجھیں گے جو بیہودہ پر تنقید اور صحابہؓ کی تنقیص قلم و زبان سے کرتا رہے کیونکہ دل کا حال خدا کے حوالہ ہے اس لئے ظاہری علامات پر حکم لگتا ہے۔ شریعت اور قانون ظاہر ہے۔

اسی طرح قرآن نے دلوں کی باتوں کو جاننے والا خدا تعالیٰ ہی کو قرار دیا ہے۔ ہم تو ظاہری نشانات کے پابند ہیں۔ جس نے کہا پیغمبر گناہ کبیرہ کر سکتا ہے اس کو شیطان کا چیلہ قرار دے دینگے۔

## مولوی یوسف کا تیسرا دجل

مولوی یوسف نے اپنے پیر و مرشد کی طرح بڑا پاک دامن بن کر اخلاق کا وعظ بھی کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ایک ہلکا لفظ کہنے پر ڈانٹ پلائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی عزت کا احترام لازم قرار دیا۔

سنئے حضرت یوسف صاحب! آپ تو ہم مودودی کو گمراہ قرار دے رہے ہیں کہ اس نے تمام امت میں سے افضل جماعت صحابہؓ کی عزت و آبرو پر ہاتھ ڈالا ہے اس نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں نامناسب دیہ اختیار کیا ہے۔ آپ کو شرم و حیا اور اسلامی غیرت کا خیال ہوتا تو مودودی (بچھڑے) سے زیادہ صحابہ کرامؓ پر غیرت کھاتے، مگر آپ تو طوفان کی طرح اٹھے اور بلبلے کی طرح بیٹھ گئے۔ شاید پٹھان ہو تو کچھ تو غیرت کرو۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے مچھر کے خون کا پوچھا کہ پاک ہے یا ناپاک؟ انہوں نے فرمایا۔ حسین رضؓ کے خون کا نہیں پوچھا تھا مچھر کا پوچھ رہے ہو۔ آپ کو چراغ و سیاح الدین اور تیسرے شاہسوار کی عزت کا خیال ہے۔ ہم آپ کی عزت صحابہؓ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں سمجھتے بلکہ جو ان پر کیچڑ اچھالے اس سے بڑھ کر ذلیل اور سیاہ باطن کسی کو نہیں قرار دیتے۔

## مولوی یوسف کا چوتھا دجل

لگے ہاتھوں آپ نے ایک اور آیت بھی پیش کر دی ہے جو لوگ پاکدامن بے خبر ایمان والیوں پر عیب لگاتے ہیں ان کو پھٹکارا ہے دنیا اور آخرت میں۔ اب سمجھے مولوی یوسف نے اپنے کو مولوی چراغ ... اور مولوی سیاح الدین کو پاکدامن عورتیں قرار دے کر ان پر بہتان لگانا جرم قرار دیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان پاکدامنوں کی مثال بی نمیزہ کے وضو جیسی ہے، جو ہمیشہ بجانب میں نماز پڑھتی، اس کا وضو کبھی ٹوٹتا ہی نہ تھا ان پاک دامنوں کا گروہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد: مذہب اسلام کے لئے موجودہ دور میں جو سوالات خاص اہمیت کے حامل ہیں، ان میں سے حدیث نبوی (علیٰ صاحبہا الف الف سلام) کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات بالخصوص توجہ طلب ہیں۔

(۱) حدیث کا مرتبہ اسلام میں کیا ہے؟

(۲) حدیث سے شریعت اسلامیہ کو کیا فوائد حاصل ہوئے؟

(۳) حدیث پر اعتماد نہ کیا جائے تو اس سے دین کو کیا نقصان ہوگا؟ دورِ حاضر میں انکار حدیث کی جو باد پھوٹ پڑی ہے یہ کن جراثیم کا نتیجہ ہے؟

سطورِ ذیل میں ہم ان ہی سوالات پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ واللہ الموفق والمعین۔

لیکن اصل سوالات پر بحث کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم چند اصولی امور ناظرین کی خدمت میں پیش کر دیں جن سے نظر و فکر کی مزید راہیں کھل سکیں۔

## ۱۔ نبی امت کی عدالت میں

انکار حدیث کا فتنہ ظہور میں آچکا ہے۔ بحث کرنے والے پوری قوت کے ساتھ اس بحث میں مصروف ہیں کہ "حدیث حجت ہے یا نہیں"؟ جن لوگوں کی طرف سے یہ بحث اٹھائی گئی ہے ان کا حال تو انہی کو معلوم ہوگا، لیکن جہاں تک میرے ایمان کا احساس ہے یہ سوال ہی غیرت ایمانی کے خلاف چیلنج ہے جس سے اہل ایمان کی گردن ندامت کی وجہ سے جھک جانی چاہیئے۔

اس فتنہ کے اٹھانے والے ظالموں نے نہیں سوچا کہ وہ اس سوال کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اعتماد یا عدم اعتماد کا فیصلہ طلب کرنے کے لئے امت کی عدالت میں لے آئیں گے۔ امت اگر یہ فیصلہ کرے گی کہ نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات (حدیث) قابل اعتماد ہے تو اس کے مرتبہ کا سوال ہوگا، اور اگر نالائق امتی یہ فیصلہ صادر کر دیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات (حدیث) آپؐ کے زمانہ والوں کے لئے لائق اعتماد ہو تو ہو لیکن موجودہ دور کے متمدن اور ترقی پسند افراد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرنا ملائیت ہے"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عدم اعتماد کا فیصلہ ہو جائے گا۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ۔ اگر دل کے کسی گوشے میں ایمان کی کوئی رمق بھی موجود ہے تو کیا یہ سوال ہی موجب ندامت نہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات لائق اعتماد ہے یا نہیں؟

تف ہے اس مہذب دنیا پر کہ جس ملک کی قومی ہمدرد صدر مملکت کی ذات کو تو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا

کی ذاتِ اقدس کو نہ صرف یہ کہ زیر بحث لاتے ہیں بلکہ زبان و قلم کی تمام تر طاقت اس پر صرف کرتے ہیں کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ دے ڈالے۔ اگر ایمان اسی کا نام ہے تو مجھے کہنا ہوگا۔ بئسما یامرکم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین۔

بہرحال مریض دلوں کے لئے انکار حدیث کی خوراک لذیذ ہوگی۔ غلبۂ صفراء کی وجہ سے ان مسکینوں کو اس کی تلخی کا احساس نہیں، لیکن میرے جیسے گنہگار اور نابکار امتی کے لئے یہ موضوع خوشگوار نہیں بلکہ یہ بحث ہی تلخ ہے نہایت تلخ۔ مجھے کل ان کے دربار میں جانا ہے اور ان کی شفاعت کی امید ہی سرمایۂ زندگی ہے، سوچتا ہوں اور خدا کی قسم کانپتا ہوں کہ اگر ان کی طرف سے دریافت کر لیا گیا کہ:

"او نالائق! کیا میری حدیث کا اعتماد بھی محل بحث ہو سکتا تھا؟"

تو میرے پاس کیا جواب ہوگا۔ اسلام کے ان کپوتوں نے خود رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جرح و تعدیل کا جو راستہ اختیار کیا ہے واللہ! اس میں کفر و نفاق کے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں۔ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اب جس کا جی چاہے نبی کی بات پر ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر کا راستہ اختیار کرے)

## ۲۔ فتنہ کی شدت

فتنہ کی کچھ ملاحظہ کیجئے، دین قیم کے وہ صاف، واضح، روشن اور قطعی مسائل جن میں کل تک شک و تردد کا ادنیٰ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کل ملتِ اسلامیہ جن کو یقینی مانتی چلی آئی تھی، شکی مزاج طبیعتیں آج ان ہی مسائل کو غلط اور ناقابل قبول ٹھہراتی ہیں۔ ایک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اب تک محفوظ تھی، تمام امت کا مرجع تھی۔ ہر امتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا کرتا تھا امت میں کوئی اختلاف رونما ہو، اس کے فیصلہ کے لئے آپؐ کی ذات آخری عدالت تھی، اور آپ کا ہر فیصلہ حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا تھا۔

لیکن افسوس! آج کس کے پاس یہ شکایت نہ پہنچی کہ فتنہ کے سیلاب کی موجیں علماء، صلحاء، صوفیا، متکلمین محدثین، مجتہدین، تابعین اور صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) ان سب کو روندتی ہوئی دین و شریعت کی آخری فصیل ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکرا رہی ہیں، اور چاہا جاتا ہے کہ انسانیت کی سب سے بڑی اور سب سے آخری عدالت کو بھی مجروح کر دیا جائے۔ مالی اللہ المشتکیٰ

اُف! مبتلائے فتنہ امت میں یہ بحث موضوع بحث ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حجت ہے یا نہیں۔ دینی حیثیت سے قابل قبول ہے یا نہیں۔ کیا یہ صاف اور موٹی بات بھی کسی کی عقل میں نہیں آتی

---

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مامور کا

# فتنۂ انکار

(قسط

بحث ہے لیکن

"جس ذات کو رسول مان لیا جائے، ماننے والے کے ذمہ اس کی ہر بات کا مان لینا ہی ضروری ہے، جس کام کا وہ حکم کرے اس کی تعمیل نبی ماننے والے کے لئے لازم ہے اور جس فعل سے وہ منع کرے اس سے رُک جانا ضروری ہے"

رسول کو رسول مان کر اس کے احکام میں تفتیش کرنا کہ "یہ حکم آپ اپنی طرف سے دے رہے ہیں یا خدا کی طرف سے؟ اور اگر آپ اپنی طرف سے کوئی ارشاد فرماتے ہیں تو اس کی تعمیل سے معاف رکھا جائے" نری حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ کتنی اور صاف بات تھی لیکن خدا جانے لوگ عقل کو کس مصرف پر لاتے ہیں کہ ایسے بدیہی امور میں بھی شک اور تردد کا کانٹا ان کو ایمان و یقین سے محروم کئے رکھتا ہے۔

شرح تحریر میں ہے:

"اَلسُّنَّةُ سواء كانت مفيدة للفرض او الواجب او غيرهما ضرورة دينية" كل من له عقل وتمييز حتى النساء والصبيان يعرف ان من ثبت نبوته صادق فيما يخبر عن الله تعالىٰ ويجب اتباعه

(تیسیر التحریر ص۲۲ ج ۳)

"سنت خواہ مفید فرض ہو یا واجب، یا ان کے علاوہ کے لئے مفید ہو اس کا حجت ہونا دین کا ایسا واضح مسئلہ ہے جس میں طلب دلیل کی ضرورت نہیں۔ جس کو ذرا بھی عقل و تمیز ہو۔ عورتوں اور بچوں تک بھی۔ وہ جانتا ہے کہ جس کی نبوت ثابت ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بتلائے گا اس میں قطعاً سچا ہوگا اور اس کی پیروی واجب ہوگی"

منکرین حدیث کی کور چشمی ملاحظہ کرو، اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق ہیں، لیکن زبان اور قلم، عقل و فہم اور دل و دماغ کی قوتیں اس پر صرف کی جا رہی ہیں کہ رسول کو رسول ماننے کے بعد اس کی کسی بات (حدیث) پر اعتماد نہ کیا جا سکتا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو خیرہ چشم طلوع آفتاب کا اقرار کرنے کے باوجود دن نہیں رات ہے

# ...کار حدیث

(نمبر ۱)

آنکھیں موند ھ لے ، بتلایا جائے کہ آپ ایسے سوفسطائی کو کس دلیل سے سمجھا سکتے ہیں ۔

اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زبانی اقرار کرنے والوں سے جب سنا جاتا ہے کہ جس ذات کو ہم رسول مانتے ہیں اسی کا کوئی قول اور فعل ہمارے لئے حجت نہیں تو بتلایئے ۔ ایسے دشمنان بصیرت کے لئے کونسا سامانِ ہدایت سودمند ہو سکتا ہے ۔ کاش ان کو چشم بصیرت نصیب ہو جاتی ۔ فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور کیونکہ ان کی آنکھیں اندھی نہیں بلکہ وہ دل اندھے ہو چکے ہیں جو ان کے سینوں میں ہیں ۔

## ۳ ۔ منکرین حدیث کی بے اصولی

حدیث کا جو ذخیرہ اس وقت امت کے پاس محفوظ ہے اس کے دو جز ہیں متن ۱ ۔ سند ۲ ۔ یعنی ایک تو حدیث کے وہ جملے ہیں ۔ جو قولاً یا فعلاً یا تقریراً صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں کہ آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا یا آپؐ نے فلاں عمل کر کے دکھایا ، یا فلاں کام کی ۔ جو آپؐ کے سامنے کیا گیا تصویب فرمائی ۔ دوم اساتذۂ حدیث کا وہ سلسلہ ہے جو امت اور امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ ہیں ۔ مثلاً امام بخاریؒ جس حدیث کو روایت کرینگے ۔ وہ ساتھ ہی یہ بھی بتلاتے جائیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کن کن واسطوں سے ہم تک پہنچی ۔

پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ آپؐ کی حدیث جن لوگوں نے خود آپؐ کی زبان فیض ترجمان سے سنی وہ سننے والوں کے حق میں اسی طرح قطعی تھی جس طرح قرآن کریم قطعی ہے ۔ آپؐ کی زبانِ مبارک سے جو حکم بھی صادر ہوا ، بالمشافہ سننے والوں کے لئے اس کا درجہ وحی خداوندی کا ہے ، البتہ روایت حدیث کے اعتبار سے حدیث کی قسمیں مختلف ہو جاتی ہیں ۔ جن کی تفصیل کو معہ ان کے احکام کے اپنی جگہ بیان کیا گیا ہے ۔

اب منکرین حدیث کی بے اصولی دیکھئے کہ وہ ان دونوں اجزاء (متن حدیث اور سندِ حدیث) کے متعلق مخلوط بحث کرینگے ، حالانکہ اس بے اعتمادی کا زہر پھیلانے سے پہلے انصاف و دیانت کا تقاضا یہ تھا کہ محل بحث کو طے کر لیا جاتا کہ کیا ان کو نفسِ حدیث ہی پر اعتماد نہیں خواہ وہ کتنی ہی صحیح کیوں نہ ہو ؟ یا نفس حدیث پر ان کو اعتماد ہے اور وہ اسے دینی سند بھی [illegible] کے متعلق ان کی

کی بے اعتمادی کا سبب یہ ہے کہ پوری امت میں ان کو ایک شخص بھی ایسا نہیں ملا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ امانت امت تک صحیح پہنچا دی ہو ، اس لئے ان کو تمام ذخیرۂ حدیث سے ضد ہے ۔ مثلاً امام مالکؒ کی وہ روایات جو مالک ، عن نافع ، عن ابن عمر ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے مروی ہیں ، جو شخص ان روایات پر بے اعتمادی کا اظہار کرتا ہے ۔ کیا اس کا فرض نہ ہوگا کہ وہ اپنی بد اعتمادی کی وجہ بتلائے کہ آیا اُسے حدیث کے ان تین ناقلین ۔ مالک ، نافع ، ابن عمر رضی اللہ عنہم پر اعتماد نہیں یا خود ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اسے اعتماد نہیں ۔ معاذ اللہ بہرحال جب تک موضوع کی تنقیح اور تعین نہ کر لی جائے اس وقت تک کسی بھی مسئلہ پر بحث لغو اور لایعنی مشغلہ ہے ۔ لیکن آپ منکرین حدیث کو پائیں گے کہ وہ کبھی نفس حدیث پر بحث کریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اسلام میں ان ہی کی احادیث کا کوئی مقام نہیں اور کبھی بے چارے ناقلین حدیث پر تبرا شروع کر دیں گے کہ ان لوگوں نے نبوت کی یہ امانت بعد میں آنے والی امت تک کیوں پہنچائی ۔ لیکن انکار حدیث کا منشا متعین کرنے سے وہ گریز کریں گے ۔ اس لئے میں کہوں گا کہ حدیث پر سے اعتماد اٹھانے کا اصل محل تلاش کرو اور محل بحث تلاش کرنے کے بعد بحث و مباحثہ کا بازار گرم کرو ۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ قصوروار ناقلینِ روایت ہوئے اور فرد جرم خود حدیث پر عائد کر دی جائے ۔ یا اعتماد نفس حدیث پر نہ ہو اور اس کی سزا حدیث روایت کرنے والی پوری امت کو دی جانے لگے ۔

## ۴ ۔ انکار حدیث کا عبرتناک انجام

اب اس پر اتنا اور اضافہ کروں گا کہ حدیث پر اعتماد نہ کرنے والوں کو ۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ۔ ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا پوری امت میں سے ایک کو ناقابل اعتماد قرار دینا ہوگا ۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ زید کا کلام عمرو نقل کرے ۔ سننے والے کو زید کے صدق کا یقین ہو اور عمرو پر بھی اعتماد ہو کہ وہ نقل میں جھوٹا نہیں لیکن اس کے باوجود کہے کہ یہ کلام جھوٹا ہے ۔ یہاں سوال کسی خاص حدیث کا نہیں بلکہ مطلق حدیث کا ہے ۔ جب اس کا انکار کیا جائے گا اور اسے ناقابل اعتماد قرار دیا جائے گا تو اس صورت میں یا خود صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم یا چودہ سو سالہ امت سے اعتماد اٹھا لیا جائے تو اس کے معنی اس کے سوا اور کیا ہوں گے کہ ان بد اعتمادوں کو نہ اسلام اور قرآن پر اعتماد ہے اور نہ دین و ایمان سے کچھ واسطہ ہے ۔ انہیں حدیث کے متعلق بے اعتمادی کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال دل میں نہ لانا چاہیئے کہ اس تمام تر سعیٔ مذموم کے باوجود وہ اسلام اور قرآن کو بے اعتمادی کے جھگڑے سے محفوظ رکھ سکیں گے ۔

## ۵ ۔ تنقیح بحث

اب تمام تر بحث جو آپ کے سامنے آئے گی ، وہ نفس حدیث سے متعلق ہوگی ۔ سندِ حدیث اور رجالِ سند کی بحث کو ہمارے موضوع سے خارج سمجھنا چاہیئے ۔

ان ابتدائی اشارات کے بعد ہم پہلے سوال پر غور کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ دورِ نبوت کے ارشادات ، کلمات طیبات ، قضایا اور فیصلے ، افعال و احوال ، سیر و اخلاق ، الغرض اس طویل مدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جو زبانی حکم دیا یا جو کچھ عملاً کر دکھایا ، یا کسی عمل کی تصویب قولاً یا سکوتاً فرمائی (ان ہی امور کے مجموعہ کا نام حدیث ہے) ان سب کو قرآن مجید کیا مرتبہ دیتا ہے ، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کی حیثیت کیا تھی ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اپنے تقریباً صد سالہ دور میں ان کے ساتھ کیا تعلق رکھا صحابہ کرامؓ کے بعد کی امت کی نظر میں ان کا کیا مرتبہ رہا ۔ اور عقل صحیح کی روشنی میں ان کا کیا مقام ہے ۔ یہ پانچ نکات ہیں ۔ جن پر غور کرنا ضروری ہے ۔ ایک مجملاتی مضمون میں جس قدر شرح و بسط کی گنجائش ہو سکتی ہے حتی الوسع اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ حق تعالیٰ سوء فہم اور قصور تعبیر سے حفاظت فرمائیں ۔

## ۱ ۔ مرتبہ حدیث ، قرآن کریم کی روشنی میں

قرآن کریم کی تلاوت کی تھوڑی بہت توفیق جن کو نصیب ہوئی ہے اور سلامت طبع کے ساتھ ایمان و یقین کی خنکی میں کتاب اللہ کے فہم و تدبر کا موقع جن کو میسر ہوا ہے ۔ ان پر ان کی روشنی میں یہ امر واضح ہے کہ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی کن کن نزاکتوں پر متنبہ کیا گیا ہے ۔ مقام نبوت کی کن کن باریکیوں پر بحث کی گئی ہے اور آپؐ کے حکم کی تعمیل پر کس قسم کے تاکیدی اسلوب پر زور دیا گیا ہے ، قرآن مجید کی صرف چند آیات نہیں ، بلکہ قرآن مجید کا معتد بہ حصہ حقوق نبوی کے بیان ، آپ کے احکام و فرامین کی اہمیت اور امت کے نبی کے ساتھ تعلق کی وضاحت کے لئے وقف نظر آتا ہے چنانچہ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ دیا جائے بلا چون و چرا اس پر عمل پیرا ہونے اور آپؐ کے رفع کردہ امور سے باز آجانے کا حکم خدا خوفی اور اس کی شدید سزا کی دھمکی کے ساتھ فرمایا گیا ہے :۔

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب (الحشر ع ۱)

اور رسول تمہیں جو کچھ بھی دے دے لے لو اور جس چیز سے روک دے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو ۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والے ہیں

(باقی)

# وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے تھے اندازِ خسروانہ

## حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عماد الدین عباسی

۱۵ر جولائی ۱۹۶۶ء کو حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات پر ان کے آبائی گاؤں گنجیال ضلع سرگودھا جانا ہوا۔ حضرتؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب فاضل دیوبند سے عرض کیا کہ حضرت مفتی صاحب کے حالات زندگی پر کچھ روشنی ڈالیں۔ محترم قاری صاحب نے اپنے والد گرامی کے چیدہ چیدہ حالات بتلائے جو افادۂ عام کے لئے قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

### آباؤ اجداد

حضرت مفتی صاحبؒ کے جد امجد حکیم شیخ محمود صاحبؒ خاندانی طور پر ایک معروف طبیب تھے۔ جن کی کئی طبی تصنیفات ہیں۔ جن میں فوائد محمودی مجربات محمودی، قرابادین محمودی زیادہ مشہور ہیں حکیم صاحب کے دادا کھیبل پور سے گنجیال ضلع سرگودھا آئے اور یہیں رہائش اختیار کر لی۔

### پیدائش

حضرت مفتی صاحب کی پیدائش ۱۸۹۳ء میں بمقام قصبہ دوآبہ ضلع میانوالی میں ہوئی۔ آپ کے والد حکیم حافظ محمد امین صاحب چالیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۵ سال تھی۔ آپ والدین کی واحد نرینہ اولاد تھے۔

### ابتدائی تعلیم و روحانی تعلق

حضرت مفتی صاحب کی عمر جب سات سال کی ہوئی تو جد امجد ابھی زندہ تھے۔ ان سے حضرت ابوسعد احمد رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی نے آپ کو دین کے لئے مانگ لیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔ ابتدائی فارسی کتب کی تعلیم مع روحانی درس کے وہیں حاصل کی۔ یہاں تک کہ ولایت گیریٰ تک سلوک نقشبندی مجددی کی تعلیم پوری کی۔ اٹھارہ انیس سال کی عمر میں اپنے چچا کے ہاں شادی ہوئی۔ اس وقت چند فارسی کتب و روحانی تعلیم کے کچھ نہ پڑھا تھا۔ حضرت مفتی صاحب کی دادی صاحبہ نے بڑے درد سے کہا۔

"ایک ہی دریتیم تھا اور وہ بھی عالم و حافظ نہ ہو سکا"

ان کی بات کا اتنا اثر ہوا کہ صرف ۷۳ دنوں میں حضرت مفتی صاحب نے قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اس کے بعد حضرت کے مرشد حضرت ابوسعدؒ احمد نے فرمایا

"درد دانہ اس سے آگے سلوک مجددیٔ علم چاہتا ہے"

آپ کے مرشد پیار سے آپ کو درد دانہ کہا کرتے تھے۔

### عزم امرتسر

مرشد کے ارشاد و حکم پر ۲۷ سال کی عمر میں امرتسر پہنچے اور حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں شریک ہوئے اور پہلی مرتبہ انتہائی کتب شروع کر دیں، اور ایک ہی سال میں فارغ ہو کر دورہ حدیث کے لئے تیار ہو گئے۔ محدث اعظم حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق آپ مدرسہ امینیہ دہلی میں مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے پاس بخاری اور ترمذی شریف پڑھی اور دوبارہ کامل دورہ حضرت شاہ صاحبؒ سے دارالعلوم دیوبند میں پڑھ کر اول نمبر آئے۔

### حضرت شیخ الاسلام کا خراج تحسین

حضرت مفتی صاحب کے بیضاوی کے پرچے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھے تو فرمایا کہ اس

"یہ بیضاوی کی شرح ہے"

حضرت مفتی صاحب کی اس شاندار کامیابی پر حضرت شیخ الاسلامؒ نے فرمایا کہ "ایسے طلباء پر دارالعلوم دیوبند کو ہمیشہ فخر حاصل رہے گا"

تین سال کے عرصے میں فارغ ہو کر واپس ہوئے۔ اس قلیل عرصہ میں انتہائی علوم کا حاصل کرنا حضرت مفتی صاحب کی بے پناہ ذہانت و فطانت کا پتہ دیتا ہے حضرت شیخ الاسلامؒ کا خراج تحسین اس بات کا زندہ ثبوت ہے

### مرشد کی خدمت میں حاضری اور خلافت

دارالعلوم دیوبند سے واپسی پر حضرت مفتی صاحب اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دو سال تک حضرت کے بچوں کو تعلیم دیتے رہے اور دوسری طرف سلوک مجددی کی مزید تربیت اپنے مرشد سے حاصل کرتے رہے۔

رمضان المبارک کے موقع پر حضرت قبوم زماں ابوسعد احمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مفتی صاحب کو اپنا خلیفۂ مجاز مقرر کیا اور بیعت کی اجازت دی۔ پھر فرمایا:

"مفتی صاحب! ظاہری علوم کے مدرسے تو چل رہے ہیں لیکن باطنی علوم کے مدرسے بند ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ طریقہ مجددیہ کی تعلیم کی اشاعت کی جائے"

حضرت شیخ کے حکم پر آپ نے جو کچھ حاصل کیا تھا اسے دوسروں تک پہنچانے کا عزم کیا

### سراج العلوم کا قیام

حضرت مفتی صاحب ایک سال تک وہاں بھیرہ ضلع میانوالی میں درس تعلیم دیتے رہے اور سات سال خوشاب ضلع سرگودھا میں رہے۔ وہیں مدرسہ عربیہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی۔

جامع مسجد بلاک ۱ سرگودھا کی انجمن اسلامیہ نے جامع مسجد کی خطابت کے لئے مجبور کیا اور ساتھ لے آئے چنانچہ حضرت مفتی صاحبؒ معہ سراج العلوم کے ۱۹۳۴ء میں سرگودھا تشریف لے گئے اور اس وقت سے تا وفات وہیں رہے

### ایک عظیم دینی درسگاہ

سراج العلوم مغربی پاکستان میں سب سے قدیم دینی ادارہ حضرت مفتی صاحب کی واحد یادگار ہے۔ جہاں دورۂ حدیث تک کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ ہر سال ملک کے جمیع اطراف و بیرون ملک سے تشنگان علوم نبویہ کی ایک کثیر تعداد اس سرچشمہ علوم اسلامیہ سے اپنی علمی تشنگی بجھاتی رہتی ہے۔ پاکستان کا کوئی ضلع ایسا نہیں جہاں حضرت مفتی صاحب کے فیض یافتگان اور سراج العلوم کے سند یافتہ موجود نہ ہوں

### سراج العلوم کی شاخیں

سراج العلوم کے ماتحت مدرسہ سراج المدارس گنجیال ضلع سرگودھا۔ مدرسہ سراج الاسلام تاندلیانوالہ ضلع لائلپور اور مدرسہ ناشر العلوم سٹلائٹ ٹاؤن شہر سرگودھا تین مدارس نہایت خوش اسلوبی سے دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کئے ہوئے ہیں۔

### جماعت مقدسہ کے فرد

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ نے حضرت مفتی صاحب اور سراج العلوم کے بارے میں فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ اپنے اسلام کی حفاظت کے لئے ہر دور میں اپنے مخلص اور مقبول بندے پیدا کرتا رہتا ہے جن کی برکت سے (انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون) والے عہد کا ایفا ہوتا رہتا ہے۔ اس دور میں بھی اس قاعدہ کے مطابق اپنے مقبول بندوں سے اسلام کی حفاظت کا کام لے رہا ہے۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ مخدوم و محترم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ بھی اسی جماعت مقدسہ کے ایک فرد ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کی بنیاد رکھوائی ہے"۔ (ماخوذ از اجمالی تذکرہ سراج العلوم)

### سیاست کی پُرخار وادی میں قدم

حضرت مفتی صاحب نے اپنے دور میں ملکی سیاست میں اور خاصکر سرگودھا کی سیاست میں بھرپور حصہ لیا۔ حق گوئی و بیباکی آپ کا شیوہ تھا۔ آپ نے اپنے دور کے جابر حکمران انگریز کے سامنے کبھی گردن نہ جھکائی۔ ذیل کے ایک مشہور واقعہ سے اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

### حسن ابدال میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تشریف آوری

حسن ابدال۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ مورخہ ۴ر اگست بروز جمعرات بوقت ۵ بجے شام حسن ابدال تشریف لا رہے ہیں۔ سب سے پہلے آپ جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح

# امام اعظم ابوحنیفہؒ کے دس مناظرے اور بحثیں

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

فرض کرو اگر آپ اس وقت یہ حکمت عملی اختیار نہ کرتے اور علانیہ اپنے اعتقادات بتا کر مشہور ہو جاتے تو بتاؤ کوفہ میں کس مسلم کی ہستی باقی رہتی یا خارجی بنتے یا علیحدہ ہو جاتے۔ مگر خارجی "نہ" کی کھا کر واپس چلے گئے اور اہلسنت کا بال بیکا نہ کر سکے لیکن افسوس ہے کہ آج مخالفین کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ اسلام سے خارج تھا، دو دفعہ اس سے توبہ لی گئی۔ ناظرین۔۔۔۔۔۔۔ خود انصاف کریں کہ اصل واقعہ کیا تھا اور کس کا ایمان کھویا گیا ہے۔

## چھٹا مناظرہ

ایک شیعہ جس کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہودی تھے۔ اس سے آپ نے کہا کہ سنا ہے آپ کو اپنی لڑکی کے لئے کسی نیک متقی، پرہیزگار اور اہل علم کی تلاش ہے۔ ایک آدمی ان تمام اوصاف سے موصوف ہے۔ شیعہ نے کہا بہت خوب۔ آپ نے فرمایا مگر اتنی بات ہے کہ وہ ذرہ بھر یہودی ہے۔ شیعہ کا مزاج بگڑ گیا۔ کہا کہ آپ میری لڑکی یہودی کے گھر بھیجنا چاہتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ آپ کے نزدیک تو رسول خدا کی لڑکی بھی یہودی (حضرت عثمانؓ) کے گھر تھی۔ آپ کو کیا مغالطہ ہے۔ شیعہ حیران رہ گیا۔ آپ کی عظمت دل میں بیٹھ گئی اور مسلمان ہو گیا۔

## ساتواں مناظرہ

کوفہ میں دو بھائیوں کی شادی ہوئی۔ پہلی رات ایک دوسرے کی بیوی بٹ گئی۔ امام سفیان ثوری نے فتویٰ دیا، کہ نکاح میں فرق نہیں آتا شبہ سے وطی ہو گئی ہے مہر دینا پڑے گا۔ مسعر بن کدام موجود تھے، انہوں نے امام صاحب سے دریافت کیا کہ کیا یہی درست ہے؟ تو آپ نے دونوں بھائیوں سے کہا کہ جس جس کی بیوی سے تم ہمبستر ہوئے ہو کیا تم اسی کو پسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ تو آپ نے دونوں سے طلاق لیکر ایک ایک بیوی کا ایک ایک بھائی سے نکاح تبدیل کر دیا۔ فرمایا کہ اگرچہ امام سفیان کا طریق بھی درست تھا مگر اس طریق میں دو فائدے ہیں۔ اول یہ کہ مہر نصف دینا پڑے گا۔ دوم یہ کہ ہر ایک بیوی میاں دوسرے بیوی میاں کے اندام نہانی سے مطلع نہ ہوں گے ورنہ یہ خطرہ تھا کہ ایک کی عورات دوسرے کو معلوم ہو جائیں اور فتنہ برپا ہو۔ احادیث کی رو سے ایک دوسرے کے عورات بیان کرنے سے بیوی میاں کو روکا گیا ہے اور بیوی میاں کا باہمی فتنہ سخت مضر ہے تمام زندگی تباہ کر ڈالتا ہے۔

## آٹھواں مناظرہ

ربیع خلیفہ منصور کا میر منشی تھا، اس کو امام صاحب سے عداوت تھی۔ بروقت اسے آپ کے قتل کی سوجھتی تھی۔ اتفاق سے آپ ایک دفعہ دربار میں بلوائے گئے تو اس نے خلیفہ سے فوراً کہہ دیا کہ حضور! یہ شخص آپ کے جد امجد عبداللہ بن عباس کے خلاف فتویٰ دیتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قسم کے ساتھ کہا جائے تو مفید ہے ورنہ نہیں۔ آپ نے فرمایا حضور! ربیع آپ کے خلاف ہے۔ اس کے نزدیک جو لوگ آپ کی بیعت کر گئے ہیں اور تمہیں کھا گئے ہیں گھر جا کر انشاء اللہ تعالیٰ کہہ کر بیعت سے نکل سکتے ہیں، اور آپ ان پر کوئی مواخذہ شرعی قائم نہیں کر سکتے۔ خلیفہ منصور نے ربیع سے مسکرا کہا ابوحنیفہ تمہاری چال سے خوب واقف ہیں۔ رخصت کے وقت ربیع نے کہا۔ آپ نے تو مجھے پھنسا ہی دیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اپنے پھنسنے کی رہائی تھی مسئلہ یہ تھا کہ اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے کہ واللہ میں فلاں کام نہیں کروں گا تو اسے وہ کام چھوڑنا پڑتا ہے۔ کام کرے تو غلام آزاد کرنا پڑتا ہے یا تین روزے رکھے یا دس مساکین کو کھانا کھلائے اور اگر یوں قسم کھائی کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں فلاں کام نہیں کروں گا تو اس صورت میں وہ کام کر سکتا ہے، کفارہ لازم نہیں آتا۔ اس میں عبداللہ بن عباس اور ابوحنیفہ دونوں متفق ہیں تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ واللہ میں فلاں کام نہیں کروں گا اور دوسرے دن کہا انشاء اللہ تعالیٰ تو امام صاحب فرماتے ہیں کہ یہ انشاء اللہ کسی کام کا نہیں اسے اپنی قسم پر پابند ہونا پڑے گا۔ مگر ابن عباس کا مذہب ہے کہ اب بھی یہ انشاء اللہ مفید ہوگا اور دونوں دنوں کا کلام ایک جگہ جمع کیا جائے گا اور یوں سمجھا جائے گا۔ کہ اس نے اسی وقت یوں کہا ہے کہ انشاء اللہ فلاں کام نہیں کروں گا۔ یہ مسئلہ تھا اس پر سب نے چھیڑ چھاڑ کی مگر خوب منہ کی کھائی۔ بھلا امام سے کون نبٹ سکتا ہے۔

## نواں مناظرہ

حضرت قتادہ بصری کوفہ آئے تو آپ نے اشتہار دیا۔ امام صاحبؒ نے پوچھا کہ دو سال کے بعد کسی مسافر کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ مر گیا ہے اس کی بیوی نے دوسرے سے شادی کر لی اولاد بھی ہو گئی۔ خبر موت غلط نکلی۔ مسافر واپس آیا اور اولاد کی نسبت انکاری ہے۔ دوسرا زوج مدعی ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ عورت کو زنا سے متہم کرنے والا کون ہے۔ پہلا یا دوسرا یا دونو؟ قتادہ نے کہا کہ یہ مسئلہ رہنے دو، تفسیر کا سوال کرو تو آپ نے فرمایا کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں قال الذی عندہ علم من الکتاب الآیہ۔ قتادہ نے کہا کہ اس آیت میں آصف بن برخیا مراد ہیں اور وہ اسم اعظم جانتے تھے امام صاحبؒ نے پوچھا کیا خود حضرت سلیمان علیہ السلام اسم اعظم جانتے تھے یا نہیں قتادہ نے کہا کہ نہیں۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ کیا آپ قتادہ نے کہا کہ نہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ کیا آپ یہ گوارا کر سکتے ہیں کہ اسم اعظم نبی نہ جانے اور غیر نبی جانے۔ آپ کے تحت ہو جاتا ہو۔ قتادہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا کہ عقائد کا سوال کرو۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آپ مومن ہیں؟ قتادہ نے کہا کہ انشاء اللہ۔ امام صاحب نے پوچھا کہ کیوں؟ قتادہ نے کہا کہ حضرت ابراہیم نے کہا تھا کہ (والذی اطمع ان یغفر خطیئتی یوم الدین) مجھے امید ہے کہ خدا قیامت کے دن میرے گناہ بخش دے گا۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کا اقتدا کیوں نہیں کیا (بلیٰ) کیوں نہیں کہا بیٹھے میں مومن مجبور ہوں۔ اس پر قتادہ خفا ہو کر کوفہ سے واپس چلے گئے۔ امام صاحب کا جواب اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں حضرت ابراہیم نے خدا سے کہا تھا کہ تو مردے کس طرح زندہ کرے گا تو خدا نے فرمایا تھا کہ کیا تم اس پر ایمان نہیں رکھتے؟ تو آپ نے جواب میں کہا تھا کہ کیوں نہیں میں مومن ہوں اور اس جواب میں انشاء اللہ کا لفظ موجود نہیں۔

## دسواں مناظرہ

ضحاک خارجی بنی امیہ کے زمانہ میں کوفہ پر قابض تھا۔ تلوار نکال کر امام صاحب سے کہا کہ اس عقیدہ سے توبہ کرو کہ حضرت علیؓ نے ثالثی مان لی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر بحث مطلوب ہے تو کسی کو جج مقرر کرو ورنہ مسئلہ طے نہیں ہوگا۔ اس نے جوش میں آ کر اپنا ہی آدمی مقرر کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ نے بھی تو یہی کام کیا تھا پھر ان پر کیا الزام ہے؟ اس مسئلہ میں خارجیوں کے اس عقیدہ کی طرف اشارہ ہے کہ امیر معاویہ اور حضرت علیؓ کے درمیان جنگ چھڑ گئی تھی تو ثالثی پر فیصلہ ہوا تھا۔ خارجی کہتے ہیں کہ یہ ثالثی خلاف قرآن ہے۔ امام صاحب نے اسی ثالثی میں خود ضحاک کو پھنسا کر دکھلا دیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن میں ثالثی کا امتناعی حکم کہیں نہیں پایا گیا اس لئے اباحت ماننی پڑتی ہے۔ جس کی تائید زوجین کی ثالثی سے ہوتی ہے جو صراحتاً قرآن شریف میں مذکور ہے۔

یہی ضحاک تھا اس نے ایک دفعہ کوفہ میں اہلسنت کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آخر ان کا جرم کیا ہے؟ ضحاک نے کہا کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ ان لوگوں کا پہلے کچھ اور مذہب تھا اور اب انہوں نے تبدیل کر ڈالا ہے۔ ضحاک نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا پھر قتل کی سزا کیوں؟ ضحاک دم بخود ہو کر رہ گیا اور حکم دے دیا کہ تلواریں نیام میں ڈال دو۔

یہ دس مناظرے ہیں جن سے امام صاحب کی حدیث دانی، قرآن دانی کا ثبوت مل سکتا ہے بلکہ یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ جس قدر قرآن و حدیث کے مغز کو آپ پہنچتے تھے آپ کے ہمعصر نہیں پہنچے۔ مقابلہ میں وہ مانتے تھے کہ ہمارے ذہن کی رسائی وہاں تک نہیں جہاں امام صاحب کی تحقیق و تدقیق کے گھوڑے چلتے ہیں۔ ان مناظروں کے سوا اور بھی مناظرے ہیں مگر ان کو صرف اس لئے قلم انداز کر دیا گیا ہے کہ موجب طوالت تھے ورنہ کتب سیر و تاریخ میں اور بالخصوص کتاب الجمع میں آپ کی علمی تحقیقات کا ایک بڑا ذخیرہ دستیاب ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

# تعزیتی قرار دادیں

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب اور شہر کی دیگر مساجد میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی گئی اور مدرسہ نعمانیہ صالحیہ مدرسہ معرفت الاسلام، مدرسہ تجوید القرآن اور مدرسہ صدیقیہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک کئے گئے۔ بعد ازیں جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ایک ہنگامی اجلاس میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

**چنیوٹ** - جامعہ عربیہ چنیوٹ کے اساتذہ اور تلامذہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور آپ کی وفات کو ملک وملت کے لئے نقصان عظیم قرار دیا۔ آپ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

**پشاور** - جناب صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے اپنے تعزیتی پیغام میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کی وفات کو برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور فرمایا کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک سرگرم مجاہد اور اسلامی سیاست کے ممتاز ماہر تھے۔ آپ میں دور حاضر کی شناخت کی جملہ صلاحیتیں موجود تھیں اور آپ امت مرحومہ کے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ تھے۔

**سمندری** - جناب مولانا محمد علی صاحب جانباز نے ایک اجتماع عظیم سے خطاب کے دوران میں فرمایا کہ حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات ملک وملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ نے اکابرین کے نقش قدم پر چل کر ناقابل فراموش قربانیاں دیں۔ تمام اجتماع نے حضرتؒ کے لئے دعائے مغفرت کی اور ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

**لاہور** - انجمن صحت اللسان نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ انجمن کے صدر قاری محمد ایوب شاہ صاحب نے حضرت مفتی صاحبؒ کے علمی و روحانی کمالات پر تقریریں فرمائیں اور آخر میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی جس میں حضرت کی وفات کو ایک حادثہ عظیم قرار دیا۔

**مدرسہ اظہار الاسلام چکوال** کی جمعیۃ الطلباء اسلام نے بعد از نماز مغرب ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تعزیتوں کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کے انتقال پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا گیا..... اور ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ آخر میں حضرت کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔

**سیالکوٹ** - جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا۔ اور صدر جمعیۃ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی نے آپ کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ آخر میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی جس میں حضرتؒ کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

**سرگودھا** - مجلس حفاظ سرگودھا کی طرف سے ۲۲ر جولائی ۱۹۶۶ء جامع مسجد غلہ منڈی سرگودھا میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس کی گئی۔

اہلیان سرگودھا کا یہ عظیم اجتماع شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور حضرت مولانا مفتی صاحب کے متعلقین اور وابستگان کے لئے صبر کی توفیق کی دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

(حافظ قاری عزیز الرحمان ثاقب امیر مجلس حفاظ سرگودھا)

**بھکر** - شیخ التفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی رحلت کی المناک خبر سن کر بھکر ضلع میانوالی کے دینی مدارس مدرسہ دارالہدیٰ جامعہ رشیدیہ اور جامع العلوم میں قرآن مجید کے کئی ختم کر کے حضرت مرحوم کی مبارک روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔ ۲۰ر جولائی کو مدرسہ دارالہدیٰ میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

**جھنگ** - جمعیۃ علمائے اسلام جھنگ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور ایک تعزیتی قرارداد منظور کی جس میں حضرت کی وفات کو ملک وملت اور خصوصی طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور آپ کے سرگودھا کے ۳۵ سالہ دور پر روشنی ڈالی گئی۔ اجلاس کے آخر میں حضرت کے درجات کی ترقی اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا مانگی گئی۔

**بہاولنگر** - بستی سیجوار خاں بہاولنگر میں مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم نے اپنے ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کے سانحہ ارتحال پر بے حد حزن و ملال کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور لواحقین اور صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

**ٹل ضلع کوہاٹ** - دارالعلوم عربیہ ٹل میں حضرت مفتی صاحبؒ کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک ہوا، اور حضرت مولانا امین گل صاحب نے حضرتؒ کی زاہدانہ اور محدثانہ زندگی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضرت قدس سرہٗ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

**بہاول پور** - جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور نے اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل تعزیتی قرار دادیں پاس کیں۔

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا اجلاس مورخہ ۲۲ر جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و درس قرآن پاک کے بعد دو تعزیتی قرار دادیں پاس کی گئیں

قرارداد ۱ - جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی کی وفات کو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے لئے خصوصاً اور جملہ اہل اسلام کے لئے عموماً سانحہ عظیم تصور کرتا ہے اور رب العلمین کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ وہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور صاحبزادگان کو حضرت کا صحیح جانشین بنائے۔ آمین!

قرارداد ۲ - جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکیم محمد ابراہیم صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی اچانک وفات کو بہاولپور کی مذہبی فضا کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ رب العلمین ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

**کراچی** - مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی سے مولانا محمد انور شاہ صاحب لکھتے ہیں حضرت مفتی صاحبؒ کا سانحہ ارتحال کسی ایک گھر کا حادثہ نہیں ہے بلکہ یہ پوری ملت اسلامیہ کا حادثہ ہے۔ حضرت مرحوم دین حنیف کے گوہر یکتا تھے۔ اور اخلاق و شمائل کے پیکر حسین تھے۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔

---

## متحدہ اسلامی محاذ ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۱۶ر جولائی ۶۶ء کو متحدہ اسلامی محاذ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بمقام موتی مسجد زیر صدارت حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب امیر ضلعی متحدہ اسلامی محاذ منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ (۱) متحدہ اسلامی محاذ ضلع میانوالی کا ضلعی دفتر کالو کوٹ میں ہوگا۔

طے پایا کہ ضلعی متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے حضرت مولانا عبداللہ صاحب تونسوی، حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری کو ضلعی دورے کی دعوت دی جائے اور ان چار مقامات پر جلسے کر کے متحدہ اسلامی محاذ کی تشہیر کی جائے۔ مقامات بھکر، کالو کوٹ، میانوالی، موسیٰ خیام۔ آخر میں حضرت مفتی صاحب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی اور حضرت کیلئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ (ڈاکٹر دین محمد فریدی ناظم نشر و اشاعت ضلعی متحدہ اسلامی محاذ میانوالی)

## بقیہ - اداریہ

• بجائے اسلحہ درآمد کرنے کے لاکھوں روپے کی غیر ملکی شراب درآمد کی جارہی ہے تاکہ شرابیوں کی تشنہ کامی کی تسکین ہو۔

• ۴۳ لاکھ نو ہزار پانچ سو روپے کی گرانٹ ناچ گانے والی انجمنوں کو دی جارہی ہے تاکہ ملک میں مجاہدین کے بجائے طاؤس و رباب کا دور دورہ ہو۔

• اٹھارہ لاکھ ۶۴ ہزار ۶ سو تیرہ روپے باون پیسے کی سالانہ گرانٹ ۲۲۹ مشنری اسکولوں کو دی جاتی ہے تاکہ وہ ملک میں اسلامی اقدار کے علی الرغم غیر اسلامی اقدار کو فروغ دیں۔

• نوجوانوں کی جوانیوں کو برباد کرنے کے لئے گندے سینما، فحش ریکارڈنگ، شہوانی جذبات ابھارنے والے ڈرامے ریڈیو اور دوسرے ذرائع سے عام نشر کئے جاتے ہیں۔

• سعودی نظام معیشت کے تحت لوگوں میں اللہ کی نافرمانی دنیا کی محبت اور موت کا خوف پیدا کیا جارہا ہے۔

• مرزائیت، پرویزیت اور فضل الرحمانیت کی دامے درمے اور سخنے مدد کرکے لوگوں کو اصلی اسلام سے دور لے جایا جارہا ہے۔

• خاندانی منصوبہ بندی کی وجہ سے ملکی آبادی جو کہ قومی استحکام کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہے، کو کم کیا جارہا ہے۔

یہ سب چیزیں اللہ کے غضب کو دعوت دینے اور اللہ کی نصرت کو روکنے والی ہیں۔ پھر ملک میں ابھی تک لڑاکا طیاروں اور ٹینکوں کے بنانے کے لئے کسی فیکٹری کا منصوبہ سہیر بنایا گیا اور نہ ہی ملک میں ابھی تک فوجی تربیت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ آج سے پانچ چھ سال قبل فولاد سازی کے جن کارخانوں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تھا وہ کارخانے ہی ابھی تک چالو نہیں ہوئے، اسلحہ ساز فیکٹریاں تو اس کے بعد کا مرحلہ ہے۔ گویا کہ ضروری منصوبوں کو مؤخر اور غیر ضروری منصوبوں کو مقدم کیا جارہا ہے۔ جو کہ ملکی استحکام کے لئے نہایت خطرناک شے ہے۔

مختصر یہ کہ ہم ارباب حکومت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ جلد از جلد خاندانی منصوبہ بندی اور دوسرے غلط منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقوم کو ملکی سالمیت پر خرچ کرے۔ اور ملک میں بڑے پیمانے پر اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کرکے اسلحہ کے بارہ میں اپنے کو خود کفیل بنائے اس معاملہ میں دوسرے ملکوں پر بھروسہ کرنا درست نہیں، کیونکہ انہوں نے ہر معاملہ میں ہمیں دھوکا دیا ہے۔ جنگ کے دوران باوجود معاہدات کے ہماری امداد نہیں کی اور بعد از جنگ اسلحہ کی سپلائی پر پابندی لگادی بلکہ لڑاکا طیاروں اور ٹینکوں کے

## بقیہ مودودی کی گمراہی

کی پیشگوئی کو (دجال سے بارہ میں) آپ کا قیاس کہہ کر تاریخ سے غلط ثابت کرے، پھر یونس علیہ السلام پر فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے کا الزام دھرے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گناہ کبیرہ کا مرتکب قرار دے، پھر صحابہ کرام رضی اللہ پر کیچڑ اچھالے اور یہ نیک بیبیاں اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوں۔ ہم ان کی پاکدامنی کے قائل نہیں ہوسکتے۔

**خلاصہ کلام** مولوی یوسف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا۔ اس نے صحابہؓ پر کیچڑ اچھالنے والے کی دم پکڑی ہے اور جوش میں آکر ایک مضمون دے مارا، لیکن مودودی صاحب کا پرنالہ وہیں رہا مولوی یوسف صاحب نے پھر اس کی گانی شروع کردی اب بحث سے بھاگنے کے لئے مولوی سیاح الدین اور مولوی محمد چراغ کے کفر کو موضوع بحث بناکر حضرت مولانا کو الجھانا چاہا ہے کہ کسی طرح اصل بحث میں سے جان بچے لیکن اگر آپ میں ایمان ہے اور آپ نے جامعہ کے دو پرچوں میں ایمان کی روشنی میں صحابہ کی حمایت کی تھی۔ تو اب فٹ بال کی طرح ایک اور پلٹا کھانے میں کیا مصلحت ہے ذرا سوچ کر بات کرنا۔ چور بن کر کوتوال کو ڈانٹنا صحیح نہیں ہے باقی پھر عند الضرورۃ

## دعائے صحت

پاکستان کے ممتاز عالم دین اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی و مہتمم و شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ انہیں کافی عرصہ سے ذیابیطس کی شکایت ہے بیماری کے بڑھ جانے کی وجہ سے ڈاکٹروں کے مشورہ سے آپ ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ تمام قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ حضرت شیخ الحدیث کی صحت یابی کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعائیں کرتے رہیں۔

(محمد یعقوب القاسمی فاضل حقانیہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور)

## مجلس مذاکرہ کا افتتاح اور جلسۂ عام

۷ اگست ۱۹۶۶ء بروز اتوار صبح ۹ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت متصل شاہ محمد غوث بیرون دہلی گیٹ میں مجلس مذاکرہ کا افتتاح ہوگا اور اسی روز شام ۹ بجے بعد نماز عشاء چوک شہیداں بیرون دہلی گیٹ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسہ عام ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور امیر انجمن خدام الدین لاہور۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر، مولانا ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

## بقیہ : — معارف الحدیث

ہماری نظریں آٹے اور بھوسی اور بھوسی کو آٹا دیکھ رہی ہیں۔ یعنی صالحین جتنی تیز رفتاری سے گذر رہے ہیں ہم اتنا ہی خوش ہوتے ہیں کہ ہماری ترقی کا میدان اور صاف ہوتا جارہا ہے اور آنکھیں نہیں دیکھتیں کہ ترقی کی ہوس کرنے والے کبھی اپنے قلب پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ اس میں خدا کا خوف اور ایمان و یقین کا کتنا نور باقی رہ گیا ہے ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

اچھی طرح یاد رکھیئے کہ آپ کا ترقی کا خواب اس وقت تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا جب تک کہ آپ تأخر کرتے کرتے ان ہی نفوسِ قدسیہ کے قدم بقدم نہ چلیں جو ہم سے تیرہ سو سال پہلے گذر چکے ہیں۔ یہی وہ شہسوار تھے جنہوں نے طاغوتی طاقتوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا۔ یہی تو تھے جنہوں نے کفر کے بادل افقِ عالم سے چھانٹ کر رکھ دیئے اور اس پر پرچم اسلام لہرا دیا۔ اگر آپ تقدم تقدم کا نعرہ لگا کر ان انقلابی ہستیوں سے آگے تقدم چاہتے ہیں تو معاف کیجئے یہ آپ کی ناکامی کا سب سے خطرناک قدم ہوگا۔

## بقیہ - معارف القرآن

جس قوم کا اوپر بیان ہوا اس کے اوصاف کی غیر معمولی عظمت اس کلمہ میں بیان فرمائی گئی کہ یہ خدا کی بخشش ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا کے یہاں کوئی کمی نہیں ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون شخص کس انعام کا مستحق ہے۔ ولیکم بمعنی دوست مددگار راکعون رکوع کے معنے لغت میں جھکنا۔ عاجزی کرنا، نماز کے ایک رکن خاص کو بھی رکوع کہتے ہیں۔ یہاں وہی لغوی معنی مراد ہیں۔

## تقرری

امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب کو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ مرکزی شوریٰ کا ممبر منتخب فرمایا ہے۔

## ضلع ہزارہ میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا دورہ

حسب پروگرام حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد ۲۷، ۲۸ جولائی ہری پور میں ہوں گے۔ ۲۸ جولائی کو ایبٹ آباد روانہ ہوں گے۔ ۳۰ جولائی کی صبح کو ایبٹ آباد سے مانسہرہ روانہ ہوں گے۔ ۳۰، ۳۱ جولائی اور یکم اگست کو مانسہرہ کا پروگرام ہے

(پیر مبارک شاہ ناظم جمعیۃ صوبہ سرحد)

Scanned with CamScanner

# ہفتہ بھر کی خبریں

## بھارت ایٹم بم کا تجربہ کریگا

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت زیر زمین ایٹمی تجربہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ پاکستان نے اس تشویشناک صورت حال سے اوتھانٹ کو آگاہ کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس امر سے تخفیف اسلحہ کانفرنس کے رکن ملکوں کو بھی مطلع کر دیا جائے۔

## بھارت کو روسی فوجی امداد کی مذمت

مشہور برطانوی مفکر لارڈ برٹرینڈ رسل نے بھارت کو روسی فوجی امداد کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے ایک خط میں کہا ہے کہ بھارت کے پاس ایک بہت بڑی فوج رکھنے کا کوئی جواز نہیں اور پاکستان اور چین سے وہ آسانی سے اپنے تنازعات طے کر سکتا ہے اس لئے روس نے بھارت کو جو اسلحہ فراہم کیا ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔

## ماسٹر تارا سنگھ اور کشمیری عوام کی حمایت

سکھ راہنما ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بار پھر کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیریوں کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا اختیار ضرور ملنا چاہیئے۔

## سعودی عرب نے اسلحہ کا آرڈر دیدیا

سعودی عرب اور ایران کے درمیان خلیج فارس کے دفاع کے سوال پر اتفاق رائے ہوگیا۔ سعودی عرب نے اس علاقے کے دفاع کے لئے جدید اسلحہ کا آرڈر دے دیا ہے یہ اسلحہ روس اور امریکہ دونوں ملکوں سے خریدا جائے گا۔ امریکہ سے میزائل خریدنے کی بات چیت ہو رہی ہے۔

## بھارت کے انتخابات تک امریکہ پاکستان کو اسلحہ نہیں دے گا

باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کی دفاعی افواج کے لئے فاضل پرزوں کی فراہمی بحال کرنے کے سلسلہ میں محتاط قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ امریکی سفیر صدر ایوب پر اس امر کے لئے زور دیں گے کہ وہ آئندہ فروری میں بھارت کے عام انتخابات تک پاکستان کو امریکی اسلحہ کی فراہمی میں التوا منظور کر لیں۔

## امریکہ خلا میں آئینے چھوڑیگا

امریکہ نے خلا میں دو بڑے آئینے چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ آئینے رات کے وقت سورج کی روشنی کو ویٹ نام کے جنگلوں پر پھینکیں گے۔ اس طرح امریکی فوجوں کو ویٹ کانگ گوریلوں کے خلاف کارروائیاں کرنے میں مدد ملے گی۔ امریکہ کے خلاف تحقیقاتی ادارہ (ناسا) نے اس سلسلہ میں دو فرموں کو چھ سو میٹر نصف قطر کے آئینے تیار کرنے کا آرڈر دے دیا ہے۔ ان آئینوں کی مدد سے چھ سو کلومیٹر رقبہ روشن کیا جا سکے گا۔

## کیوبا بھی ویٹ نام میں رضاکار بھیجے گا

کیوبا کے وزیر اعظم کاسترو نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت بھی شمالی ویٹ نام میں رضاکار بھیجے گی۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ کیوبا شمالی ویٹ نام کی آزادی کے تحفظ کے لئے ہر ممکن امداد دے گا۔

## سعودی عرب میں برطانوی اڈہ

صدر ناصر نے الزام لگایا ہے کہ برطانیہ سعودی عرب میں فوجی اڈہ قائم کر رہا ہے اور برطانوی فوجی عام شہریوں کے لباس میں سعودی عرب میں ایک فوجی اڈہ تعمیر کر رہے ہیں

## نہر سویز سے ستر کروڑ پونڈ کی آمدنی

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ نہر سویز کے قومی ملکیت میں آنے کے بعد اب تک مصر کو اس نہر سے ستر کروڑ مصری پونڈ کی آمدنی ہوئی ہے۔

## شمالی ویٹنام پر بمباری جاری رہیگی

صدر جانسن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ کے خلاف مظاہروں کے باوجود شمالی ویٹنام پر بمباری جاری رہے گی۔

## اسلامی ممالک پر بھارت کے ڈورے

بھارت نے ان ممالک کے ساتھ تعلقات سدھارنے کے لئے سفارتی سطح پر منافقانہ کوششوں کی مہم شروع کر دی ہے جنہوں نے جنگ بھارت و پاکستان میں بڑھ چڑھ کر پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھارتی سفارت خانے نے حکومت ترکیہ کو باہمی گفت و شنید سے "غلط فہمیاں" دور کرنے کی دعوت دی ... لیکن حکومت ترکیہ نے صاف صاف بھارتی سفارتی نمائندے کو یہ کہہ دیا کہ ترکیہ نے سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے پاکستان کی امداد کی، لہٰذا اس سلسلہ میں نہ کوئی جواز پیش کرنے کی ضرورت ہے نہ وضاحت کرنے کی۔ اسی طرح کے جوابات ایران اور دوسرے ممالک سے ملے ہیں۔

## روس عربوں کا حامی ہے

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں جب اسرائیل کے خلاف شام کی شکایت پر بحث شروع ہوئی تو روس نے مغربی طاقتوں کو عرب ممالک کے خلاف اسرائیل کی جارحیت کی سرپرستی اور حمایت کا مرتکب قرار دیا اور روس کے نمائندے نے سلامتی کونسل کو واشگاف الفاظ میں خبردار کیا کہ روس کی حکومت مغربی طاقتوں کی طرف سے عربوں کی تحریک آزادی کو نقصان پہنچا کر اسے ختم کرنے کی کوشش ہرگز برداشت نہ کرے گا۔

## تبت بھی ویٹنام کی جنگ میں رضاکار بھیجیگا

تبت سے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ پچاس ہزار تبتی رضاکاروں نے ویٹنام کی جنگ میں حصہ لینے کی خدمات پیش کی ہیں

## نائیجیریا میں انقلاب

نائیجیریا میں جنرل آئرونسی کی حکومت کا تختہ الٹا دیا گیا ہے۔ یہ انقلاب شمالی نائیجیریا کے ہاؤسا مسلمان قبائل سے تعلق رکھنے والے فوجی افسروں اور سپاہیوں نے بپا کیا ہے۔ لیگاس کے ہوائی اڈہ اور تین شہروں میں جنگ جاری ہے اور باغیوں کی پوزیشن مضبوط بیان کی جاتی ہے۔ جنرل آئرونسی کو قتل کر دیا گیا ہے۔

## چین نے امریکہ کے مقابلہ کی تیاریاں مکمل کر لیں

چین کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ امریکی جارحیت کے خلاف جنگ میں ویٹ نامی عوام کی مدد کرنے کے لئے چین نے اپنی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سامراج کے خلاف ویٹنامی عوام کی مدد چین کا ایک مقدس فریضہ ہے اور چینی عوام اس مقصد کے لئے پوری طرح کمربستہ ہو گئے ہیں۔

## ویٹ کانگ نے ایک ہزار سپاہی ہلاک کر دیئے

گذشتہ تین روز میں شمالی ویت نام میں امریکہ کے سات طیارے گرا لئے گئے۔ اس وقت تک بطور مجموعی شمالی ویٹ نام میں امریکہ کے ۱۲۶۰ طیارے گرائے جا چکے ہیں غیر فوجی علاقے کے جنوب میں امریکی فوج اور ویٹ کانگ چھاپہ ماروں میں گھمسان کی جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں امریکہ کے ایک ہزار سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں

## پاکستان نے طیارے کہاں سے حاصل کئے

امریکی حکومت سفارتی اور دوسرے ذرائع سے اس بات کا پتہ لگانا چاہتی ہے کہ پاکستان نے غیر معمولی بین الاقوامی سودے کے ذریعہ امریکہ کے بنے ہوئے ایف ۸۶ سیبر جیٹ لڑاکا طیارے سے ملتے جلتے ۵۰ طیارے کہاں سے اور کیسے حاصل کر لئے۔ امریکی اخبارات کی اطلاع کے مطابق اس سودے میں کینیڈا مغربی جرمنی اور ایران بھی شامل ہیں۔ یہ طیارے کینیڈا کے بنے ہوئے ہیں۔ انہیں پہلے مغربی جرمنی کے ایک دلال کے ہاتھ فروخت کیا گیا [illegible]

Scanned with CamScanner

# خبرنامہ جمعیۃ

## ضلع مردان، ضلع پشاور، ضلع ہزارہ میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا تبلیغی و تنظیمی دورہ

۸ جولائی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کمال زئی غربی حصہ کا ایک اہم اجتماع مقام تمبولک میں زیر صدارت مولانا متحمل صاحب منعقد ہوا۔ علاقہ کے تمام نمایندے خصوصیت سے اہم شخصیتیں مولانا دوست محمد صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب، الحاج مولانا عبدالودود صاحب شریک اجلاس تھے۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام اور نصب العین کی وضاحت کی علاقہ کے نمائندوں کو فارم رکنیت کی پانچ کاپیاں حوالہ کی گئیں

۱۰ جولائی حلقہ کمال زئی جنوبی کا عظیم اجتماع ہوا محترم امیر سرحد نے تقریر کی اور فارم رکنیت کی کاپیاں تقسیم ہوئیں۔

۱۵ جولائی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ تخت بائی کا اجتماع ہوا۔ نماز جمعہ حضرت امیر سرحد نے پڑھائی ۱½ گھنٹہ امیر سرحد نے تقریر کی جس میں جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام، ملک میں شرعی قوانین کے نفاذ کی وضاحت کی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ ۲۱ جولائی کو تمام علاقے کا عمومی اجلاس بلایا جائے۔

۱۸ جولائی تحصیل صوابی جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم اجتماع جامع مسجد اڈہ میں منعقد ہوا جس میں علاقہ ازر، علاقہ بلاق۔ علاقہ صوابی کے نمایندے شریک ہوئے۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی اور بیس کتابیں فارم رکنیت کی تقسیم کی گئیں۔

۲۰ جولائی جمعیۃ علماء اسلام کمال زئی کا اجلاس زیر صدارت مولانا غلام حقانی صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا علاقہ کے چالیس نمایندے شریک اجلاس ہوئے۔ حضرت امیر سرحد نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ دس کاپیاں فارم رکنیت تقسیم کی گئیں۔

۲۱ جولائی حسب پروگرام علاقہ تخت بائی کا اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد منعقد ہوا۔ امیر سرحد نے دو گھنٹہ تقریر کی۔ تقریر کے بعد بعض مدعوئین نے تسکین قلب کی خاطر مودودی کے متعلق استفسارات کئے۔ آپ نے ان کے شافی جوابات دیئے جس سے لوگوں کو مودودی جماعت کی گمراہی کا یقین ہو گیا الحمدللہ تقریر بہت مؤثر رہی۔ چنانچہ لوگوں کے اصرار پر ۵ اگست کو آپ کی وہاں پھر تقریر ہو رہی ہے۔

۲۳ جولائی کو آپ نے شہر کے مختلف حصوں میں دیندار اور مخلص احباب سے ملاقات فرمائی۔

۲۴ جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا ایک اہم اجلاس تنظیمی سلسلے میں مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں اراکین جمعیۃ علماء اسلام، علماء کرام، معززین و عمائدین شہر کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مہمان خصوصی تھے۔ اجلاس میں تنظیمی امور کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس سے مہمان خصوصی حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد نے خطاب کرتے ہوئے عوام کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی اور فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ لوگوں میں اخوت و محبت کا جذبہ پیدا ہو۔ وہ مل جل کر رہیں ان میں دین و ملک اور قوم کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ آپ کی تقریر کے بعد مولانا محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے فارم ممبری کی کاپیاں حلقہ وار تقسیم کیں۔ اجلاس میں چند قراردادیں منظور کی گئیں۔

پہلی قرارداد۔ جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا یہ اجلاس پاکستان کے جید عالم دین مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی وفات کو سانحۂ عظیم قرار دیتا ہے۔ اجلاس دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دوسری قرارداد میں ریل گاڑیوں کے حالیہ حادثات کو المناک قرار دیتے ہوئے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

تیسری قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ پاکستان میں فی الفور قرآن و سنت کے قوانین کا نفاذ کر کے نظریۂ پاکستان کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کی اہم قراردادیں

مورخہ ۲۲/۷/۶۶ بعد نماز عشاء جامع مسجد جمن شاہ میں جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی قدس سرہٗ کی وفات حسرت آیات کو پورے عالم اسلام کا نقصان عظیم تصور کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو اپنے جوار رحمت میں مقام خاص عطا فرما کر جناب قاری مولانا عبدالسمیع صاحب و دیگر جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے جو دس نکاتی پروگرام پیش کیا گیا ہے اُسے فوراً تسلیم کر کے ملک میں سے تمام فحاشی بے حیائی، عریانی، کفر و ارتداد، الحاد و زندیقی کو ختم کیا جائے۔

(۳) آخر میں یہ اجتماع جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و متحدہ اسلامی محاذ کی کامیابی کی دعا پر ختم ہوا ہے۔

(محمد عرفان قادری ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم (سندھ))

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا اہم اجلاس

گوجرانوالہ ۱۸ جولائی جامع مسجد گلی لانگیاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں جماعت کی تنظیم نو اور رکن سازی کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ امیر حلقہ شمالی پنجاب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا قرارداد کا متن حسب ذیل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضرت قدس سرہٗ کی علمی عملی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کی مغفرت فرما کر ..... جنت الفردوس میں جگہ نصیب کرے، اور حضرت کے صاحبزادگان و متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ (محمد اکرام ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی ریلیفی سرگرمیاں

۱۱ جولائی سے ضلع سلہٹ میں جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کے زیر اہتمام ریلیف کا کام باقاعدگی سے ہو رہا ہے اور گلاب گنج، بیانی بازار، بشوناتھ اور جینتاپور تھانہ کے سیلاب زدگان میں امدادی کام ختم کر کے دوسرے تھانوں میں اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ قبل ازیں جمعیۃ کی طرف سے جو ریلیف بنائی گئی تھی جس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب ناظم ضلع کی زیر نگرانی یہ سارا کام ہو رہا تھا۔ اب اس کمیٹی میں شہر سلہٹ کی جمعیۃ میں سے بھی مندرجہ ذیل حضرات کو شامل کر لیا گیا ہے۔

(۱) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب چتولی۔

(۲) حضرت مولانا محمود علی صاحب امام ہوا پاڑہ مسجد نائب تحویلدار

(۳) حافظ محمد مجاہد صاحب امام نئی سڑک مسجد

(۴) حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب امام جنار یار مسجد

ضلع کے اہل ثروت اور دولت مند حضرات جمعیۃ کی دامے، درمے، سخنے، قدمے امداد فرما رہے ہیں۔ جن کے لئے جمعیۃ ان کی از حد ممنون ہے۔

Scanned with CamScanner

PHONE No. 67715 سہ ماہی WEEKLY REGD. L. No. 7132

# ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM

لاہور LAHORE price

جلد ۹ | جمعہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۹


## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا، گردہ مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرب دوا

**شدھ مکرد ھوج وٹی ہے** پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) منیئچر عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے یا رعایت خرید فرمائیں، مصر دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پدعیدن

ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر

اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## شرطیہ علاج

لقوہ، فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور موثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں، انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ مائی والی مسجد منٹگمری

## نرخنامہ اشتہارات

آخری صفحہ ۱۰۰ روپے

اندرونی صفحہ ۷۰ "

آدھا صفحہ ۴۰ "

فی انچ

۲ روپے ۵۰ پیسے

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہوا تھا وہ شائع ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی یا رسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائیگا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہیں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں وگرنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حافظ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دورنگ عکسی ہزاروں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و تاریخ عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹

سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نرمہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## بغیۃ الکامل شرح محصول و حاصل للجامی رح

بغیۃ الکامل جامی رح کی شروح میں بینظیر ہے، مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک علامہ شمس الحق افغانی مولانا غلام رسول صاحب، مولانا خیر محمد صاحب مولانا عبداللہ درخواستی نے اس کے متعلق اچھی آراء کا اظہار فرمایا ہے بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں جلد منگوائیے

(نوٹ) بعض اہل خیر کی اعانت سے طالب علموں کو یہ کتاب ساڑھے تین روپے کی بجائے ایک روپیہ ۷۵ پیسے (علاوہ محصولڈاک) بھیجی جبکہ مدرسہ کے دستخط ضروری کا بھیجیں۔ مدرسہ قاسم العلوم

## بدل الاشتراک

سالانہ — ۱۱ روپے

ششماہی — ۶ روپے

فی پرچہ

۲۵ پیسے

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی (*) نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ

ہفت روزہ

# خدام الدین

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ (رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف ص۴۸۸)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ دنیا میں ایک شخص بھی اللہ اللہ کہنے والا باقی ہے"۔

جس طرح انسان کی حیات اور بقا اس کی روح پر موقوف ہے، ادھر اس کے قالب سے روح نے پرواز کی اُدھر انسان ختم ہوا، اسی طرح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام عالم کی روح اللہ اللہ کا اسم پاک ہے۔ جب تک یہ نام پاک باقی ہے اور جہاں یہ نام دنیا سے ختم ہوا، بس سمجھو کہ اسی دن عالم بھی ختم ہوا، اسی کا نام قیامت ہے مگر مشہور ہے:

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود

اسی لئے اب اُلٹا لوگوں کو یہ خیال ہو گیا ہے کہ جب تک دنیا میں یہ اللہ اللہ کہنے والے باقی ہیں اس وقت تک ہم ترقی سے محروم ہیں اسی لئے ان ہی کو ایک ایک کر کے ختم کرنا چاہیئے تاکہ ہم ترقی کر سکیں۔ بیشک جب قیامت آئی یقینی ہے تو قلوب میں ان جذبات کا پیدا ہونا بھی ناگزیر ہے۔

سخت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ حدیث تو اللہ تعالیٰ کے صرف اسم پاک کو بقائے عالم کا باعث قرار دیتی ہے اور ادھر کچھ ناسمجھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کو صرف اسم پاک کے ذکر کے ثبوت ہی سے انکار ہے وہ صحیح مسلم کی اس حدیث کو سامنے رکھیں اور دوسری حدیث وَلَا یُؤْذَنُ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ مُسَیْلِمَۃُ پر بھی غور کریں جب شیطان کسی کو عمل خیر سے محروم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں اسی قسم کے واہیات وساوس پیدا کرتا ہے پھر وہ خود بھی عمل خیر سے محروم رہتا ہے اور دوسروں کو بھی محروم کرنے کی سعی کرتا ہے وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا (اور انسان سب چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے) پارہ ۱۵ رکوع ۲۰) لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف اللہ اللہ کا ذکر ہونا بھی حدیث سے ثابت ہے۔

وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِؒ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طِبَاخٌ۔

(رواہ البخاری مشکوٰۃ ص۴۶۵)

"ابن المسیبؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں پہلا فتنہ پیش آیا، یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت، تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بدری صحابہ میں سے کوئی نہ بچا۔ اس کے بعد دوسرا فتنہ پیش آیا یعنی جنگ حرّہ تو اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی شخص باقی نہ رہا۔ اس کے بعد تیسرا فتنہ پیش آیا تو پھر وہ ختم ہونے نہ پایا کہ اس لوگوں میں کچھ بھی جان باقی چھوڑی ہو (قرن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ختم ہو گیا)"

سبحان اللہ اس امت کے فضل وکمال کا کیا پوچھنا جس میں افراد نہیں جماعتیں ایسی گذریں جن کی مدح و ثناء خود قرآن پاک میں فرمائی ہے، جو قیامت تک تلاوت کی جاتی رہے گی لیکن یہ کرشمہ قدرت ہے کہ سوائے اس کی ذات پاک کے کسی کمال کو بقاء نہیں آخر کار دنیا کی نظر ان کو لگی اور ایک ایک کو چن کر کھا گئی، یہاں راوی بڑی حسرت کے انداز میں فرماتے ہیں کہ اصحاب بدر کے فضل وکمال کا اُمت میں بڑا شہرہ ہے لیکن شاذ شاذ وہ بھی گم ہوتے رہے، اور جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا حادثہ پیش آیا تو وہ سب کے سب ایسے گم ہوئے کہ ان میں کا ایک متنفس بھی باقی نہ رہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بعد اہل حدیبیہ کا نمبر تھا جو اپنے صبر اور تحمل اور بے شمار فرمانبردیوں میں ضرب المثل تھے۔ پسماندگان کی آنکھیں انہی کو دیکھ دیکھ کر کچھ ٹھنڈی ہو جایا کرتی تھیں، لیکن مصیبت پر مصیبت یہ کہ جب جنگ حرّہ کا حادثہ پیش آیا تو اس مقدس جماعت کا بھی ایک ایک فرد خاک کے نیچے پہنچ کر ہمیشہ کے لئے سو گیا۔ اب بھی خیر القرون کے متفرق افراد کہیں کہیں نظر پڑ جاتے تھے، لیکن اس کے بعد تیسرا فتنہ سامنے آیا تو صحابہ میں سے ایک ایک فرد کو بہا کر لے گیا اور اب دنیا ان نفوس کو دیکھنے سے ہمیشہ کے لئے ترستی رہ گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ تیسرا کونسا فتنہ تھا۔ اس میں شارحین کو اختلاف ہے بیشک یہ امت خیر امت ہے۔ لیکن سب سے زیادہ فتنے بھی اسی کے نصیب میں آئے ہیں سوا ان کے سوا مشکل ہے"۔

صحابہ کرامؓ کی ایک ایک کر کے اس طرح گمشدگی کوئی ایسا غم نہ تھا جس کو قیامت تک کبھی فراموش کیا جا سکتا ان مبارک نفوس کی قدر جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لسانِ فیض ترجمان سے سن لیجئے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ غزوہ کا ارادہ کریں گے اور آنکھیں یہ تلاش کریں گی کہ کیا ہے کوئی ایسا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود دیکھا ہو تو کہا جائے گا کہ فلاں شخص ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو فتح دے گا۔ اس کے بعد پھر ایک زمانہ میں ایک جماعت کا غزوہ کرنے کا ارادہ ہوگا کہ ہے کوئی ایسا شخص کہ جس نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود نہ دیکھا ہو تو کم از کم آپ کے کسی صحابی کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ فلاں شخص ہے تو اس کی برکت سے فتح نصیب ہوگی، اس کے بعد پھر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ غزوہ کرنے کا قصد کریں گے تو یہ تلاش ہوگی کہ ہے کوئی ایسا شخص کہ جس نے اگر صحابی کو نہ دیکھا ہو تو صحابی کے دیکھنے والے کو ہی دیکھا ہو تو خبر لے گی کہ فلاں شخص ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا (مشکوٰۃ شریف ص۵۵۳)

حدیث بالا سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے، کہ قرونِ ثلاثہ کیسے بابرکت قرون تھے کہ ان میں کا ایک ایک فرد فتح و نصرت کا باعث بن جاتا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرونِ ثلاثہ کی برکات بعد میں اب کہاں نظر آسکتی تھیں؟ لیکن چونکہ یہ امت خیر امت ہے اس لئے اس امت میں اصحاب خیر کا باقی رہنا ضروری تھا، اس لئے اس کے بعد بھی اُفقِ عالم پر ایسے ایسے علم ومعرفت کے آفتاب چمکے جن کے نور نے دنیا کو جگمگا دیا اور بالخصوص ہر صدی کے گذرنے پر ایک نہ ایک عالم یا کوئی جماعت ایسی ظاہر ہوتی رہی جس نے مرجھاتے ہوئے دین کو پھر سیراب کر کے سرسبز کر دیا، لیکن دنیا اسی طرح پہچان چھان کر جو بیش قیمت آٹا تھا وہ نیچے گراتی رہی اور جو ان کی نسبت سے بھوسہ تھا وہ باقی چھوڑتی رہی۔ انحطاط کی یہ رفتار گو کتنی ہی تیز رہی اور حوادث کی ستم ظریفی نے گو بڑے بڑے علماء کو موت کے گھاٹ اتار دیا مگر کسی دور میں بھی یہ خیر امت اصحاب خیر سے نہ کبھی پہلے خالی رہی اور نہ انشاء اللہ العزیز آئندہ خالی رہے گی۔ گو باقی ماندہ کی نسبت مجموعی لحاظ سے گذشتہ جماعتوں کے سامنے وہی ہو جو آٹے اور بھوسی کی ہوتی ہے۔

لیکن اب رونا اس کا ہے کہ دنیا میں یہ شناخت بھی باقی نہ رہی کہ آٹا کیا ہے اور بھوسی کیا۔ اس لئے

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء

# بھارت کی جنگی تیاریاں اور ہم

برطانوی جریدہ اکانومسٹ کی رپورٹ کے مطابق بھارت میں جنگی تیاریاں بڑی تیزی سے جاری ہیں اور ملک میں اسلحہ ساز فیکٹریاں، آٹومیٹک رائفل سے لے کر بھاری توپیں، ہلکے ٹینک اور لڑاکا ہوائی جہاز بنانے میں دن رات مشغول ہیں اور جلد ہی ان فیکٹریوں میں میزائل بھی بننے شروع ہو جائیں گے۔ اسلحہ سازی کے اس منصوبہ پر دو اور اب ۲۹ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

اسلحہ سازی کا یہ منصوبہ بھارت نے ۱۹۶۲ء میں بنایا تھا جبکہ اس کے چین کے ساتھ بڑے دوستانہ تعلقات تھے اور بھارت کے ہر پلیٹ فارم سے "ہندی چینی بھائی بھائی" کے نعرے لگ رہے تھے۔ لیکن جب چین کے ہاتھوں بھارت کو ذلت آمیز شکست ہوئی تو اُس نے اپنی اسلحہ سازی کی رفتار بے تحاشا تیز کر دی اور اپنی فوجوں کو جدید ترین اسلحہ سے لیس کرنے کے لئے ۵ کروڑ ڈالر کا منصوبہ بنایا اور اس کے زر مبادلہ کا بیشتر حصہ مغربی ممالک نے ادا کیا۔ اس منصوبہ کے تحت بھارت میں مختلف قسم کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

گذشتہ سال ستمبر کی پاک بھارت جنگ کے دوران فوجی امداد معطل ہونے کے بعد بھارت کے جنگی ناخداؤں نے یہ فیصلہ کیا کہ اسلحہ جیسی اہم چیز کے بارہ دوسرے ممالک پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا ہر قسم کے اسلحہ کے بارہ خود کفیل ہونے کے لئے انہوں نے اپنے اس منصوبے میں اور بھی تیزی سے کام لینا شروع کر دیا چنانچہ بمبئی کے قریب اور حیدر آباد میں دو نئی فیکٹریوں کے علاوہ ہندوستان ائرکرافٹ کمپنی بھی طیاروں کے فاضل پرزے اور "نیٹ" اور "فیس" قسم کے طیارے بنا رہی ہے۔ رڈکیلا میں فولاد کا کارخانہ آج کل ٹینک اور بحری جہازوں کے لئے فولاد کی چادریں تیار کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں کئی ایسے اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ آئندہ دو تین سال میں ٹینکوں کی ۸۰ فیصد ضروریات اندرونِ ملک ہی پوری ہو سکیں۔

بھارت نے اکتوبر ۱۹۶۴ء میں ٹینک سازی میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ اور دسمبر ۱۹۶۵ء میں بنے ہوئے ٹینک اس مہارت کا ثبوت ہیں۔ تمام ٹینکوں پر لگنے والی ۱۰۵ میٹر کی توپیں بھی بھارت خود ہی تیار کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ بھارت برطانوی امداد سے اپنی بحریہ کو بھی جدید اسلحہ اور ساز و سامان سے لیس کر رہا ہے۔ ۷۰ لاکھ پونڈ کے برطانوی قرضے سے بمبئی میں جنگی جہاز بنانے کا کارخانہ بنایا گیا ہے جس میں پہلا جہاز ستمبر میں بننا شروع ہوگا۔

بھارت اپنی ان جنگی تیاریوں کے لئے وجہ جواز یہ پیش کرتا ہے کہ اس کی سالمیت کو چین کی عظیم طاقت سے عظیم خطرہ ہے۔ لیکن بھارت کی گذشتہ تاریخ اور اس کے جنگی ناخداؤں کی نیتوں اور آئے روز کے بیانات سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ ساری تیاریاں اور یہ سارے جنگی منصوبے صرف اور صرف پاکستان کے لئے ہیں۔ چین سے ذلت آمیز شکست کھانے کے بعد اب بھارت میں یہ جرأت نہیں ہے کہ اس کا سامنا کر سکے۔ اب صرف اس کا نشانہ پاکستان ہے جس سے وہ ذلت آمیز شکست کھانے کے باوجود بھی صرف اس خیال سے کہ "بھارت بڑا ہے اور پاکستان چھوٹا ہے" اب مزید جنگی تیاریوں میں مصروف ہے کیونکہ گذشتہ جنگ میں اس نے یہ سمجھا ہے کہ اسے اب تک پاکستان کے مقابلہ میں فوجی تعداد اور اسلحہ کے وسائل کے لحاظ سے جو فوقیت حاصل رہی ہے وہ پاکستان کو شکست دینے کے لئے ناکافی ہے لہٰذا اگر فوجی تعداد اور اسلحہ کی مقداریں اور برتری حاصل کی جائے تو پاکستان کے ساتھ فیصلہ کن جنگ لڑی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس جنگی جنون کے پیش نظر وہ ملکی معاشیات اور اقتصادیات کو تباہ کر کے بھی اپنے اسلحہ سازی کے وسائل کو خود کفیل بنانے کی فکر میں شب و روز سرگرداں ہے۔

اب اخبارات میں یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ بھارت مستقبل قریب میں ایٹم بم کا تجربہ کر رہا ہے۔ یہ بم کینیڈا سے حاصل کئے ہوئے ری ایکٹر کی مدد سے بنایا گیا ہے۔

ان حالات میں یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ چین کی دہائی کے اندر تلے پاکستان کے خلاف یہ جنگی تیاریاں ایک شدید خطرے کی غمازی کر رہی ہیں۔ بلکہ حالات کے نشیب و فراز سے اس بات کا پتہ بھی چلتا ہے کہ جنگ بندی اور اعلان تاشقند وغیرہ معاہدات بھارت نے صرف اپنی جنگی تیاریاں زیادہ بڑے پیمانے پر کرنے کے لئے کئے ہیں اور جب اس کی یہ تیاریاں مکمل ہو جائیں گی تو ہو سکتا ہے کہ اس روز وہ پھر پاکستان کے خلاف ۶ ستمبر کی طرح اُٹھ کھڑا ہو۔

دشمن جب جنگی تیاریوں میں اس قدر مصروف ہے تو ہماری دانشمندی کا تقاضا یہ تھا کہ ہم بھی ملک میں اسلحہ سازی، خود کار رائفلوں، ٹینکوں اور لڑاکا طیاروں کے بنانے کے لئے مختلف فیکٹریاں قائم کرتے اور اسلحہ کے معاملے میں بجائے دوسرے ممالک پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کے خود کفیل ہوتے کیونکہ جنگ اب ہمارے لئے مقدر بن چکی ہے، لیکن یہاں اس کے برعکس قومی روپیہ اور غیر ملکی قرضوں کو خاندانی منصوبہ بندی اور بڑی بڑی عمارتوں کی تعمیر پر لگایا جا رہا ہے۔ یا پھر خشک ناچ اور ڈانس کے لئے بیرونی ممالک میں وفد بھیج کر ملکی زر مبادلہ کو تباہ کیا جا رہا ہے۔

یہ درست ہے کہ بھارت کے مقابلہ میں ہمیں اپنی دفاعی تیاریوں پر کلی اعتماد ہے اور گذشتہ ستمبر کی جنگ میں ہم اپنی دفاعی صلاحیتوں کا لوہا بھی بھارت کے جنگی ناخداؤں سے منوا چکے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمیں اس چیز سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے کہ بھارت کے وسائل ہم سے کئی گنا زیادہ ہیں اور وہ جس تیز رفتاری سے اپنے جنگی وسائل کو اور ترقی دے رہا ہے اس کے نتیجہ میں پاکستان کو بھارت سے شدید خطرہ لاحق ہے۔

گذشتہ ستمبر کی جنگ ہم نے اپنی دفاعی صلاحیتوں سے زیادہ اپنی اس ایمانی قوت کی وجہ سے جیتی تھی جو جنگ کے دوران ہم میں پیدا ہو گئی تھی، چنانچہ اسی ایمانی قوت کا تقاضا تھا کہ باوجود قلت وسائل کے ہم نے اللہ کی نصرت کے بل بوتے پر کثرت وسائل والے ملک کو شکست فاش دی اور وہ اپنے ناپاک منصوبوں میں بالکل کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی ایمانی قوت کی برکت سے معاشرہ کی اخلاقی قدریں بلند ہو گئیں اور چور بازاری، فحاشی، بے حیائی، اخلاق باختگی، غنڈہ ازم اور قتل و غارت میں کافی حد تک کمی آ گئی، لیکن جونہی جنگ کے بادل ذرا ہلکے ہوئے تو پھر وہی ثقافت اور آرٹ کے نام پر ننگا رنگ کی مجلسیں، وہی بے حیائی وہی جنسی انارکی، وہی چور بازاری اور رشوت ستانی اور وہی ہر معاملہ میں خدا فراموشی عود کر آئی ہے۔

مسلمان نے جب بھی جنگ جیتی ہے، مادی وسائل سے زیادہ روحانی وسائل سے جیتی ہے چنانچہ ستمبر کی جنگ کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ ایسا ماحول پیدا کیا جاتا جس سے معاشرہ میں خود پرستی کے بجائے خدا پرستی پیدا ہوتی، مادی قدروں کے ساتھ ساتھ روحانی اقدار میں بھی بلند آہنگی پیدا ہوتی، گناہ سے نفرت اور نیکی سے محبت پیدا ہوتی، نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جاتی، اُن کے اخلاق سنوارے جاتے، ان کی جوانیوں کی حفاظت کی جاتی، ان میں بہادری اور جانبازی کے جذبات ابھارے جاتے، ان کو اللہ سے ڈرنے والا اور ماسوا اللہ سے بیخوف بنایا جاتا، لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے برعکس یہاں

- ۲۸ کروڑ روپیہ خاندانی منصوبہ بندی پر خرچ کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی نور اللہ مرقدہٗ

# معارف القرآن

(۲)

اس کا جواب خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل بھیجا:۔

من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین۔ یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین اللہ کی ہے وہ جس کو چاہے وارث بنادے اور دار آخرت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ اس مسیلمہ کذاب کے متعلق کوئی انتظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کرنے پائے تھے کہ خدا نے اپنے قرب خاص میں آپ کو بلا لیا حضرت صدیق رضؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس مہم کو انجام دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو ایک لشکر دے کر روانہ فرمایا اور حضرت وحشیؓ نے اس کذاب کو جہنم میں پہنچایا۔ مسیلمہ کذاب کے متبعین میں بعضے لوگ تائب بھی ہوئے۔

سوم۔ طلیحہ اسدی۔ اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں دعوئے نبوت کیا۔ حضرت صدیق رضؓ ہی نے اس کا قلع قمع بھی کیا۔ حضرت خالدؓ کو آپ نے اس کی طرف بھیجا اور طلیحہ ان کی شمشیر کا فرگش کی تاب نہ لاکر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ بعد اس کے تائب ہوگیا اور جنگ قادسیہ میں بڑے کارہائے نمایاں کئے مگر وہ شرف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہونے کا تھا پھر کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تو یہ فتنہ بہت بڑھ گیا سواحرمین شریفین اور شہر جواثی کے جو بحرین کے مضافات میں ہے اکثر مقامات کے لوگ مرتد ہوگئے اور بعض لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا اور کہہ دیا کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو زکوٰۃ لینے کا اختیار نہیں ہے۔ ایک طرف تو مسلمانوں پر یہ قیامت کبریٰ کہ رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم جن کا منہ دیکھ کر جیتے تھے ان کا سایہ سر سے اٹھ گیا دوسری طرف یہ آفت کہ فتنہ ارتداد روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ تیسری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت کہ اسامہ کا لشکر بجانب شام مسلمانوں کا انتقام لینے کے لئے روانہ کردیا جائے۔ حضرت صدیق رضؓ ہی تھے کہ جن کی قوت قلبیہ نے اس وقت رنگ دکھلایا اور کوہ استقامت بن کر تمام پریشانیوں کو انہوں نے جھیلا اور چند ہی روز میں مطلع اسلام پر جو غبار آگیا تھا اس کو صاف کردیا۔

حضرت صدیق رضؓ نے جس وقت ان مرتدین سے قتال کا ارادہ فرمایا۔ بعضے اصحاب کرام رضؓ نے بھی اس امر میں ان سے اختلاف کیا۔ بعض لوگ تو کہتے تھے کہ ان سے قتال کرنا ہی نہ چاہیئے اور بعض کا یہ قول تھا کہ اس وقت مصلحت نہیں ہے۔ یہ وقت اسلام کے لئے نہایت نازک ہے اس وقت تالیف قلوب سے کام لینا چاہیئے۔ اس طور پر آیت میں جس ملامت کا ذکر ہے وہ ملامت پیش آگئی اور اپنوں کی ملامت بہت زیادہ ناقابل برداشت ہوتی ہے مگر حضرت صدیق رضؓ نے اس ملامت کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا کام پورا کردیا۔ لایخافون لومۃ لائم کی تصدیق ہوگئی۔

اس ملامت کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت فاروق اعظم رضؓ نے بھی ان سے اختلاف کیا اور نرمی کی صلاح دی۔ جس پر حضرت صدیق رضؓ نے وہ جلال بھرے ہوئے الفاظ فرمائے کہ آج اُن کو سن کر بدن کانپ جاتا ہے فرمایا اجبار فی الجاھلیہ وخوار فی الاسلام۔ اے عمرؓ تم جاہلیت میں تو بڑے تند مزاج تھے، اسلام میں ایسے نرم بن گئے اور فرمایا تم الذین وانقطع الوحی اینقص وانا حی۔ دین کامل ہوچکا۔ وحی الٰہی بند ہوگئی کیا دین پر زوال آئے اور میں زندہ ہوں۔ یعنی میری زندگی میں دین پر یہ آفت آئے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ قصہ مشکوٰۃ میں منقول ہے۔

راقم سطور کہتا ہے کہ میں جب حضرت صدیق رضؓ کے اس کلام کو دیکھتا ہوں تو مجھے ایک عجیب بات اس میں نظر آتی ہے۔ غور سے دیکھو یہ لفظ کہ میری زندگی میں دین ناقص ہوجائے۔ کیسا کلمہ ہے۔ اس کلمہ کے کہنے کا کس کو حق ہوسکتا ہے۔ کوئی شخص مرجائے اور اس کا صرف ایک اکلوتا بیٹا ہو وہ بیشک کہہ سکتا ہے کہ میری زندگی میں میرے باپ کا مال لٹ جائے۔ لیکن اگر کسی شخص کے متعدد اولادیں ہوں تو ان میں سے کوئی ایک اس کلمہ کو نہیں کہہ سکتا کہ میری زندگی میں میرے باپ کا مال لٹے۔ اگر کہے گا تو یوں کہے گا کہ ہم لوگوں کی زندگی میں

یہ کلمہ حضرت صدیق رضؓ کا بتلا رہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی وارث آپ کے اکلوتے روحانی فرزند وہی ایک تھے اس لئے ان کی زبان سے یہ لفظ نکلا کہ میری زندگی میں دین پر آفت آئے۔ اکلوتا بیٹا موجود ان کی نظر کے سامنے اس کے باپ کی بڑی محنت وجانفشانی سے جو باغ تیار ہوا تھا وہ کاٹ ڈالا جائے۔ یقیناً حضرت صدیق رضؓ کا ادعا اسلام پر ایسا ہی تھا اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ کے بعد کام بھی ایسے ہی کئے لوگوں نے انہیں کو خلیفہ رسول اللہ کہا۔ ان کے بعد پھر کوئی خلیفہ اس نام سے نہیں پکارا گیا بلکہ خلفائے مابعد امیرالمومنین کہے گئے۔ امیرالمومنین کا لفظ بطور تواضع کے ایک کم درجہ کا لفظ سمجھ کر حضرت فاروق اعظم رضؓ نے اپنے لئے تجویز کیا تھا جس کو آج طغرائے امتیاز سمجھ کر حضرت علی رضؓ کے نام کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ حضرت صدیق رضؓ کے اس کارنامہ یعنی قتال مرتدین کو انجام کار میں تمام صحابہ رضؓ نے بڑی عزت کی نظر سے دیکھا۔ حضرت فاروق اعظم رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صدیق رضؓ میری تمام عمر کی عبادت لے لیں اور مجھے صرف اپنی ایک رات اور ایک دن کی عبادت دے دیں۔ اما لیلۃ فلیلۃ الغار واما یومہ فیوم الردۃ یعنی رات سے مراد شب غار ہے اور دن سے مراد فتنہ ارتداد کا دن ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں۔ قائم الردۃ مقام الانبیاء یعنی فتنہ ارتداد میں حضرت صدیق رضؓ نے وہ کام کیا جو پیغمبروں کے کرنے کا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کرھنا فی الابتداء وحمدناہ علی الانتھاء یعنی ہم لوگوں نے ابتداء میں تو قتال مرتدین کو ناپسند کیا تھا مگر انجام دیکھ کر پھر ہم سب حضرت صدیق رضؓ کے شکرگذار ہوئے۔

مَنْ یَّرْتَدَّ۔ ارتداد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی یعنی واقعی طور پر کوئی شخص مسلمان ہونے کے بعد دین اسلام سے پھر جائے یہ ناممکن اور محال ہے چنانچہ دوسری آیتوں میں اس کو بیان فرمایا ہے۔ دوسری ارتداد صوری کہ ظاہر میں لوگوں کے دیکھنے میں ایک شخص مسلمان ہوا۔ اس کے بعد دین اسلام سے پھر گیا جہاں کہیں ارتداد کا لفظ بولا جاتا ہے یہی ارتداد صوری مراد ہوتا ہے۔

فسوف یاتی اللہ خدا کے لانے کا یہاں بھی وہی مطلب ہے جو آیت استخلاف میں خدا کے خلیفہ بنانے کا بیان ہوچکا۔ یعنی یہ مطلب نہیں کہ خدا اس قوم کو عدم سے وجود میں یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں لائے گا، یا کوئی آواز غیب سے آئے گی کہ یہ لوگ خدا کے لائے ہوئے ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ خدا ان کو اس کام پر آمادہ کریگا۔ ان کے دل میں ارادہ اس کام کا مضبوطی کے ساتھ قائم کرے گا۔ یحبھم ویحبونہ پہلے خدا نے یہ فرمایا کہ ہم ان سے محبت کرتے ہیں پھر فرمایا کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں۔ اس میں سرّ یہ ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے پہلے خدا کو اس سے محبت ہوتی ہے۔ اگر خدا کو اس سے محبت نہ ہو تو خدا اس کو اتنی بڑی نعمت نہ دے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اس کو یہ نعمت دیتا ہے۔ اذلۃ علی المومنین یہ ویسا ہی ہے۔ جیسے سورہ فتح میں فرمایا۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ مسلمانوں سے نرمی ومحبت کرنے کو یہاں اذلۃ کے لفظ سے تعبیر فرمایا وہاں رحماء کے لفظ سے کفار پر سختی کرنے کو یہاں اعزۃ کے لفظ سے بیان فرمادیا وہاں اشداء کے لفظ سے ذالک فضل اللہ (باقی صفحہ ۱۳ پر)

# مودودی کی گمراہی اور ہٹ دھرمی پر مُہر لگ گئی

## مولوی یوسف (مودودیے) کی شکست فاش

## راہ فرار کے لئے آئیں بائیں شائیں

ہم کو اس سے غرض نہیں ہے کہ جامعہ اسلامیہ کے مدرس مولوی یوسف صاحب کو مودودی صاحب بھی تنخواہ دیتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر دیتے ہیں تو آیا وہ اس کے دوزخ شکم بھرنے کے لئے کافی ہوتی ہے یا نہیں؟ اور کیا خود جامعہ بھی مخالف تصوف و سلوک مودودی کے خزانہ عامرہ سے مستفید ہو رہا ہے یا نہیں؟ اور اس کے کارکن مولوی راحت محل صاحب پر انعامات کی بارش برسی ہے یا نہیں جس کو پشتو ترجمہ کرنے کے لئے گمراہ مودودی کی تفسیر کے سوا کوئی تفسیر نہیں ملی۔ یہ امر یقینی ہے کہ جامعہ اسلامیہ مودودی کا آرگن بن کے رہ گیا ہے۔ مودودی نے اپنے پرچہ میں چند ماہ تک مسلسل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف مضامین لکھ کر اپنی گمراہی کا راز فاش کرتے ہوئے کروڑوں اہلسنت والجماعت کے دلوں کو زخمی اور مٹھی بھر شیعوں کو خوش کیا۔ مسلمانوں میں اس خبیث مضمون سے ایسا اضطراب پیدا ہوا اور صحابہ کرام کی امانت و دیانت اور منصب عدالت کے بارہ میں ایسے وساوس پیدا ہوئے جو آج تک نہ شیعہ پیدا کر سکے اور نہ شیطان لعین۔ چنانچہ مولوی یوسف صاحب ماہنامہ جامعہ اسلامیہ (بابت نومبر ۱۹۶۵ء) کے صفحہ ۲۲ سطر ۸ پر خود اقرار کرتے ہوئے اپنے پیر مودودی صاحب کو لکھتے ہیں۔

"آج اس مضمون کی اشاعت پر جماعت (اسلامی) اور بیرون جماعت کے حلقوں میں جو بحثیں ہو رہی ہیں۔ اگر ان پر آپ (مودودی) مطلع ہو جائیں تو آپ بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ فی الواقع اس مضمون سے بہت سے بزرگان خدا کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ منصب عدالت و امانت کے متعلق ایسے شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں کہ برسوں تک کی مسلسل محنت اور انتھک کوششوں سے بھی ان کا ازالہ مشکل ہے۔ اس مضمون سے مسلمانوں اور اہل علم کا وہ طبقہ بھی آپ کے بارہ میں ایک نئی بدگمانی میں مبتلا ہو گیا ہے جو آج تک یہ سمجھتا رہا کہ علماء کرام مودودی کی تنقید کو تنقیص قرار دینے میں صواب پر نہیں ہیں۔ اس طبقہ سے وابستہ علماء اب پھر کہنے لگے ہیں کہ آپ (مودودی) اور جماعت اسلامی (کے گمراہ فرقہ) کے نزدیک صحابہ پر تنقید میں عیب جوئی بھی داخل ہے اور ہم (مولوی یوسف جیسے چیلے چانٹے) ان علماء کرام کے سامنے آپ کی توجیہہ پیش نہیں کر سکتے اور نہ وہ مطمئن ہو سکتے ہیں"۔ (مختصر مفہوم)

## قرآن و حدیث میں صحابہؓ کی شان

قرآن و حدیث کے صریح نصوص میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی علمی بلندی اور علو مرتبت کو بیان فرمایا گیا ہے نمونہ ملاحظہ کریں:۔

(۱) لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الآية

اللہ تعالیٰ یقیناً ایمان والوں سے (یعنی صحابہ کرام سے) راضی ہو چکا جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔

(۲) اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔

سبقت کرنے والے پہلے صحابہ مہاجرین و انصار اور جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

(۳) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی (صحابہ) کافروں کے خلاف بڑے ہی سخت اور آپس میں مہربان (شیر و شکر) ہیں۔ ان کو دیکھتے ہو رکوعیں کر رہے ہیں، سجدوں میں پڑے ہیں، اللہ تعالیٰ کی فضل و رضا کی طلب میں لگے رہے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں میں علامات (خشوع و خضوع) موجود ہیں یہ ان کا بیان تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی۔

قرآن پاک کی دوسری اور صریح آیات بھی ان کی تعریف و صفائی میں موجود ہیں اور ان پر رحمت سے رجوع کرتے اور ان کی لغزشوں کو (اگر بعض سے سرزد بھی ہوئیں تو) معاف کرنے کا اعلان کر کے ان کی عدالت کا اعلان فرما دیا گیا ہے۔

اور حدیثیں تو ان کی فضیلت میں بے شمار ہیں صرف ایک حدیث سنیئے جس میں صحابہ کرامؓ پر اعتراض کرنے اور ان کو تنقید کا نشانہ بنانے سے روکا گیا ہے جس کو خود مولوی یوسف صاحب نے اپنے اسی مضمون میں صفحہ ۲۴ سطر ۱۳ پر نقل کیا ہے۔

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ۔

میرے اصحاب کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو ہدف ملامت نہ بنانا

## تاریخ سے استناد غلط ہے

ان بیسیوں آیتوں اور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں تاریخی روایات کی آڑ لیکر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹا، فریبی، بہتان تراش، لالچی، جاہ پسند وغیرہ ثابت کرنا یا تسلیم کرنا یہ یا تو ابلیس کا کام ہو سکتا ہے یا اس شخص کا جسے ابلیس نچانے لگے اور ایسے شخص کو اپنا لیڈر یا مومن صالح ماننا یا سمجھنا یا تو خود دماغ کا کام ہو سکتا ہے یا شامۂ زرکا۔

چنانچہ مولوی یوسف صاحب بھی جامعہ اسلامیہ ماہ ستمبر اکتوبر کے صفحہ ۳۳ سطر ۶ پر لکھتے ہیں:۔

"ایسی حالت میں تو تاریخ کے پیش کردہ واقعات و حالات قابل التفات بھی نہیں ہو سکتے چہ جائیکہ انہیں شرعی مسلمات کے خلاف بغرض استشہاد پیش کیا جائے"۔

اسی رسالہ ماہ نومبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۲۳ سطر ۲۲ پر مولوی یوسف صاحب نے لکھا ہے:۔

"لہٰذا قرآن و حدیث سے ثابت شدہ ایک یقینی حقیقت کے مقابلہ میں تاریخی استناد قابل اعتماد نہیں ہو سکتا"۔

## اجماع امت

اسی رسالہ بابت نومبر ۶۵ء کے صفحہ ۳۳ سطر ۲ پر اسی مولوی یوسف صاحب نے لکھا ہے:۔

"یہ تمام اہلسنت کا اجماعی فیصلہ ہے اور علم کلام کے پورے ذخیرہ میں بصراحت ذکر کیا گیا ہے ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر کہ صحابہ کرام کا ذکر صرف خیر سے کیا جائے"۔

مگر مودودی صاحب کے سامنے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے فیصلے پیش کرنا ایسا ثابت ہوا جیسے بھینس کے سامنے بین بجانا۔

## مودودیوں کا مکروہ شغل

مگر مودودی اور اس کے چیلے ہمیشہ اسی ناپاک مشغلہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کو صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھالنے میں مزہ آتا ہے۔ چنانچہ مولوی یوسف صاحب نے ماہنامہ جامعہ اسلامیہ نومبر ۶۵ء کے ص۲۱ سطر ۹ پر لکھا ہے:۔

"یہی وجہ ہے کہ ان (صحابہ) پر آج تک جمہور مسلمانوں کی طرف سے کوئی طعن و تشنیع نہیں کی گئی اور نہ آپ (مودودی کی ذات شریف) اور اسلامی جماعت کی طرح ان کے خلاف اعتراضات اور الزامات کا غیر مختتم سلسلہ شروع کیا گیا ہے"۔

چنانچہ آج گلی گلی میں مودودی جماعت کا ایک عام آدمی بھی رسالے لئے بڑی بے حیائی سے کہتا پھرتا ہے کہ دیکھو ہمارے امیر صاحب (مودودی) نے کتنا درست کہا ہے۔ ٹھیک تو ہے۔ یہ کتابوں میں موجود ہے کہ صحابی ایسے تھے اور ویسے تھے۔ جیسے کہ مولوی یوسف صاحب نے اوپر کے الفاظ میں خود اقرار کیا ہے کہ یہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ مودودی جماعت کا یہ مشغلہ کس قدر ناپاک اور منحوس ہے جیسا کہ مولوی یوسف صاحب خود بھی اس کی تصریح کر چکے ہیں۔

## ترجمان اسلام کی حق گوئی

مولوی یوسف صاحب کے اس خط کے بعد ترجمان اسلام نے ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں حق گوئی کا فرض ادا کیا۔ مولوی یوسف صاحب کے مضمون کو مدلل بناتے ہوئے ہم نے لکھا کہ معلوم ہوتا ہے ان کا چراغ فطرت مولوی چراغ کی طرح ابھی بجھا نہیں نہ ان کا دل مولوی سیاح الدین کی طرح ۔ نہیں ہوا ہے جس دل میں رتی بھر ایمان ہو وہ انبیاء علیہم السلام پر مفید اور صحابہ کرامؓ کی تنقیص سے متفق ہو کر کس طرح بنائے اسلام کو مسمار کر سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی جب مودودی صاحب کا جواب پڑھا اور ادھر مولوی یوسف صاحب کی جی جی، من من اور شف شف کو دیکھا تو لکھ دیا کہ ابھی مولوی یوسف صاحب کے ایمان کا امتحان ہے۔ یہ بھی لکھا کہ مودودی صاحب جس کو آپ مزے لے لے کر داعی حق لکھتے ہیں کہیں آپ کے ایمان کے لئے داعی اجل نہ ثابت ہوں۔ آخر میں دعا کی کہ خدا کرے کہ مولوی یوسف کے دل سے بچھڑے کی محبت نکل جائے۔

ترجمان اسلام کی اشاعت ۲۷ مئی نے مودودی جماعت پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور گھر کے بھیدی (مولوی یوسف صاحب) کے بیان کو اچھالنے سے ان کی خوب رسوائی ہوئی۔ خدا جانے مولوی یوسف صاحب نے تنخواہ کی خاطر یا تنخواہ بڑھانے کی خاطر یا یوں ہی فی سبیل الشیطان مسلمانوں اور مودودیوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے مودودی پرچہ آئین میں دو صفحہ کا مضمون لکھ مارا۔ ایک حصہ میں مودودی (بچھڑے) کی تعریف ہے۔ ایک حصہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر کمینہ قسم کے اعتراضات ہیں۔ تیسرے حصہ میں اپنی قے کو چاٹنے کی کوشش کی گئی ہے کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ کو خود غرض، فریبی سازشی اور جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی حسن طلب کے طریقہ سے مودودی صاحب پر واضح کیا ہے کہ اگر مجھے آزاد ماحول نصیب ہوتا یا اب نصیب ہو جائے تو میں بھی منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم رکھتا ہوں۔ ممکن ہے مودودی صاحب نے اس کا مطلب بھانپ کر سرپرستی میں اضافہ کر دیا ہو۔ بہر حال اس کا نتیجہ سامنے آ گیا کہ مولوی یوسف صاحب جیسی مخلوق کو بھی حضرت مولانا غلام غوث صاحب جیسے بزرگ کو اخباری خط لکھنے کی جرأت ہوئی۔ چنانچہ اپنا علم جتانے کے لئے مودودی آرگن جامعہ اسلامیہ بابت جون و جولائی ۶۶ء میں پورے ۱۶ صفحے کالے کئے ہیں۔

## مولوی یوسف کی شکست اور فرار

یہ مضمون دراصل شکست کا اعتراف اور فرار کی ایک تدبیر ہے۔ اصل مبحث مولوی یوسف نے چھوڑ دیا کہ مودودی صاحب نے صحابہؓ کی شان میں گند اچھالا ہے یا نہیں اور آپ نے دلائل سے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا یا نہیں اور اب آپ کسی خاص طبعی یا شکمی مقصد کی خاطر مکر رہے ہیں یا نہیں؟ یا کیا مودودی صاحب نے توبہ کر لی ہے یا آپ کو کہیں صاحب بہادر کی طرح کہہ دیا ہے کہ بک بک مت کرو اور آپ اس ایک دھمکی سے ختم ہو گئے اور ترجمان اسلام کی تحریر کے مطابق آپ ایمان کے امتحان میں فیل ہو گئے ہیں مگر آپ نے راہ گریز اختیار کر کے اہل تثلیث کے کفر میں بحث شروع کر دی

## اہل تثلیث

مولوی یوسف نے اصحاب ثلثہ (مولوی چراغ، مولوی سیاح الدین اور اپنی ذات شریف کو ملا کر اصحابہ ثلثہ سے تعبیر کر کے) کے کفر میں بحث شروع کر دی ہے۔

یعنی حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی مذکورہ تحریر سے بدلائل ثابت کیا کہ وہ گویا اول الذکر دونوں مولویوں کو کافر کہتے ہیں۔ پھر اس کو فتویٰ قرار دے کر اس فتویٰ کی تردید میں دلائل لکھے ہیں۔

## بدبودار گریبان

ہم کفر و اسلام کی بحث کو کسی آئندہ اشاعت کے لئے چھوڑتے ہیں یہاں صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ مودودی جماعت کو اپنے گریبان سے ہمیشہ کفر کی بدبو آیا کرتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے بارہ میں یہ غلط اور جعلی مضمون شائع کیا گیا کہ انہوں نے مودودیوں کو کافر قرار دیا ہے اور کہا کہ کوئی مودودی صف میں کھڑا ہو تو باقیوں کی نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اخبارات میں یہ خبر شائع کی گئی کہ حضرت علامہ مفتی محمود صاحب مدظلہ نے کوہاٹ کے عظیم جلسہ میں مودودیوں کو کافر قرار دیا ہے حالانکہ وہاں حضرت مولانا شیخ نصیر الدین صاحب نے اعلان فرمایا تھا کہ مودودی گمراہ کن ہے اور کسی مودودی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

اب مولوی یوسف یہ ثابت کر رہے ہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے مولوی سیاح الدین اور مولوی چراغ کو کافر قرار دیا ہے۔ اور پھر اپنی ذات شریف کو ان کے ساتھ ملا کر اصحاب ثلثہ کہتے ہیں اور ہم ان کو اہل تثلیث لکھ رہے ہیں۔ ایاز قدر خود بشناس۔ یہ دونوں مولوی (مولوی چراغ اور مولوی سیاح الدین) کچھ بھی ہوں آپ کی طرح چھچھورا پن نہیں کرتے۔ آپ ان کے ساتھ اپنا ذکر کر کے اپنی حیثیت نہ بنائیے۔

آپ کو مدارس عربی کا فٹ بال لکھا گیا تھا۔ کیا آپ نے پھر اس کا ثبوت نہیں دیا؟ پہلے آپ دارالعلوم حقانیہ میں تھے، وہاں سے نکالے گئے تو جامعہ اسلامیہ میں جا گھسے۔ وہاں باطن کا پتہ لگا اور نکالے گئے تو توبۃً نصوحاً کر کے پھر حقانیہ میں داخل ہو گئے۔ پھر خبث باطن کا ظہور ہوا تو پھر بیٹی دو گوش نکالے گئے اور پھر جامعہ اسلامیہ میں جا پناہ لی۔ کل مودودی کے تاریخی مضمون کو قرآن و حدیث کے خلاف ثابت کر کے اس کو اہلسنت والجماعت کے خلاف بتایا۔ اس کے بعد اپنی قے کو چاٹ کر مکر گئے۔ اور جب ترجمان اسلام نے اس خط کے اقتباس نقل کر کے جوت لگایا تو اب اصل بحث سے پہلو تہی کر کے مولوی سیاح الدین اور مولوی چراغ کافر ہیں یا نہیں کی بحث شروع کر دی۔ ہم اس بحث کے مالہ وما علیہ پر تنقید کسی آئندہ اشاعت پر چھوڑتے ہوئے اس برخود غلط مولوی سے اس وقت صرف چند باتیں پوچھتے ہیں۔

## پہلا سوال

آپ جو اپنے مضمون سے یہ تصور دے رہے ہیں کہ مودودی صاحب یا ان کے ہم خیالوں کو اہل سنت سے صرف حضرت مولانا غلام غوث صاحب یا ان کے چند ساتھی خارج کر رہے ہیں۔ کیا آپ کو اتنا بڑا جھوٹ بولنے میں ذرا بھی ندامت محسوس نہیں ہوئی؟ کیا حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے ساتھ تمام علماء۔ کیا حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ صاحب کیا حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کیا حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف سکھر۔ کیا حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ، کیا دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ، کیا مظاہر علوم سہارنپور کا فتویٰ کیا جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، کیا مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، کیا تنظیم اہلسنت پاکستان مولانا سید نور الحسن شاہ بمعہ جماعت کے، کیا حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف (اہلحدیث) کیا حضرت مولانا امین احسن صاحب اصلاحی ..... کیا علماء بریلوی، کیا حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں، حضرت مولانا خیر محمد صاحب ملتان، حضرت مولانا عبدالخالق صاحب شیخ الحدیث کبیر والا، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، گودھا حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال، حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب خلیفہ حضرت تھانویؒ نوشہرہ صدر، حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث

غورفشی بمعہ ہزاروں شاگردوں کے جو سوات، دیر، باجوڑ کابل و سرحد میں پھیلے ہوئے ہیں، اور ان کے سوا ہزاروں علماء حق مودودی اور اس کے ہمخیالوں کو گمراہ نہیں کہتے آپ کب تک یہ جھوٹا تصور دے کر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہیں گے اور اپنی شقاوت پر دھوکہ کھا کر کب تک عاقبت خراب کرنے کا سامان کرتے رہیں گے۔

**دوسرا سوال** کیا آپ نے اپنے خطوط میں مودودی کو نہیں لکھا کہ قرآن و حدیث اور اجماع کے مقابلہ میں ان تاریخی روایات کی کوئی قیمت نہیں ہے جو صحابہ کرامؓ کو جھوٹا، سازشی، بہتان تراش وغیرہ وغیرہ ثابت کرتی ہیں۔

**تیسرا سوال** اور کیا آپ نے جامعہ اسلامیہ نومبر ۶۵ء کے صفحہ ۲۱ پر مودودی اور اس کی جماعت پر یہ الزام نہیں لگایا کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے خلاف اعتراضات اور الزامات کا غیر مختتم یعنی نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کر رکھا ہے؟

**چوتھا سوال** اور کیا آپ نے جامعہ اسلامیہ ستمبر و اکتوبر ۶۵ء کے صفحہ ۳۵ پر یہ نہیں لکھا کہ سب کی تصریحات یہ ہیں کہ تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی کسی صحابی پر جائز نہیں بلکہ سب پر بلا استثناء حرام ہے۔

**پانچواں سوال** کیا آپ نے مودودی صاحب کے جواب کو اس لئے ناقابل اطمینان نہیں ٹھیرایا کہ اس میں ایسی تنقید ہے جس کا معنی تنقیص اور عیب جوئی کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا اور اگر اس کو بھی عیب جوئی نہ کہا جائے تو پھر کس قسم کی تنقید کو تنقیص و عیب جوئی کہا جائے گا؟

**چھٹا سوال** کیا آپ نے مودودی صاحب کو خطاب کرتے ہوئے جامعہ اسلامیہ نومبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۲۴ پر یہ نہیں لکھا کہ اسی قسم کی تنقیدوں کی وجہ سے تو ماضی میں امت کے سواد اعظم نے بعض فرقوں کو گمراہ قرار دے کر اہلسنت والجماعت سے ان کا دینی رشتہ کاٹ دیا..... اور وہ اہلسنت سے منقطع ہو کر رہ گئے؟

**ساتواں سوال** جب امت کے سواد اعظم (عظیم اکثریت) نے صحابہؓ پر ایسی تنقیدیں کرنے والوں کو اہلسنت سے خارج کیا ہے تو پھر حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ یا دیگر بلند پایہ علماء حق کا کیا قصور ہے۔ اگر وہ مودودی صاحب کو اہلسنت کا مخالف بتاتے ہیں اور اب حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر کیوں برس کر اپنی بدبودار بھڑاس نکالتے ہیں؟

**آٹھواں سوال** کیا مودودی صاحب نے آپ کے جواب میں تاریخی اور اپنی ہٹ دھرمی سے یہ نہیں کہا کہ جن تاریخوں کا میں نے حوالہ دیا ہے، وہ نہایت معتبر ہیں۔ اور ان تاریخوں کا اعتبار نہ کریں تو اور ہمارے پاس کیا رہ جاتا ہے، اور کیا انہوں نے یہ نہیں کہا کہ زیادہ صحابہ کے واقعات بیان کرنے سے کسی نے پہلے اجتناب کیا ہے نہ اب۔ البتہ صرف بیان واقعہ تک محدود رکھا جائے اور کسی صحابی کی بحیثیت مجموعی تنقیص نہ ہونے پائے۔ کہا اس بیان میں مودودی صاحب نے اپنی اسی گندگی کو پھر نہیں دہرایا کہ اگر صحابی نے جھوٹ کہا ہے یا سازش کی ہے یا بہتان تراشا ہے یا خود غرضی کی ہے یا فریب دیا ہے تو اس واقعہ کا بیان کیا جائے گا، البتہ یہ نہ کہیں گے کہ اس جھوٹے بہتان خود غرض کے سارے کام ہی بہتے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## مولوی یوسف کا اضطرار اور دجل و فریب

اب مولوی یوسف نے مرزائیوں کی طرح اھنت باللہ پڑھ کر اپنا ایمان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مرزائی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا کرتے ہیں۔ ہم خدا کو مانتے ہیں رسولوں کو مانتے اور کتابوں اور فرشتوں کو مانتے ہیں، قیامت اور تقدیر کو مانتے ہیں۔ پانچ نمازوں اور زکوٰۃ کو مانتے ہیں، حج اور روزے کو مانتے ہیں، جنت و دوزخ کو مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ہمارا ایک ہی سوال ہوتا ہے کہ تم مرزا کو بھی مانتے ہو یا نہیں۔ اگر وہ مرزا غلام احمد کو بھی مانیں تو سارے مسلمان ان کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ جناب یوسف صاحب! آپ ہزار عقائد کی فہرست پڑھیں۔ یہ بتائیں کہ آپ مودودی کو گمراہ کہتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں کہتے تو آپ بھی گمراہ ہیں اور آپ جیسوں کے پیچھے علماء نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے۔

آپ یہ دھوکا کسی جاہل کو دے سکتے ہیں کہ ایمانیات کی فہرست میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا کہ باوجود سب کچھ ماننے کے جو مودودی کو گمراہ نہ کہے وہ اہل سنت میں داخل نہیں۔ مولوی یوسف صاحب عالم ہو کر خدا کی پھٹکار نہ خریدیں۔ یہ ایمانیات کی فہرست میں اضافہ نہیں ہوا کرتا بلکہ اسی فہرست پر ایمان لانے اور نہ لانے کی نشانی ہوتی ہے۔ ایک مرزائی ساری فہرست مان کر مرزا کو گمراہ نہ کہے تو یہ ختم نبوت، حیات مسیح اور خدا و رسول کے ارشادات کو صحیح نہ جاننے کی نشانی ہوگی فہرست میں اضافہ نہ ہوگا۔ اسی طرح مودودی کی مذکورہ خرافات جان کر بھی جو اس کو گمراہ نہ کہے گا وہ اہلسنت میں کیسے داخل سمجھا جائے گا۔ اہلسنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ وہ ہے جو مولوی یوسف نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ سب کے سب عدول (نیک اور پاک) ہیں ان کے بارہ میں لب کشائی منع ہے۔

## مولوی یوسف کا ایک اور دجل

مولوی یوسف صاحب نے قرآن کی آیتیں اور بعض صحابہ کرامؓ کے واقعات ذکر کر کے یہ دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ دل کا حال اور غیب کا حال خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔ لہٰذا مولانا غلام غوث کا فتویٰ دینا غلط ہے۔ جب مقتول نے میدان جنگ میں کلمہ پڑھا تو صحابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل پر سخت ملامت کی وغیرہ دلائل پیش کر کے مودودی جماعت کے جاہلوں پر علمی قابلیت کا رعب جمانے کی کوشش کی ہے، حالانکہ یہ دلائل تو حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے حق میں ہیں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مقابل کو دل کے عقیدے کے خیال سے قتل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی ظاہری نشانی زبان کا کلمہ تھا تم نے اس کو چھوڑ کر دل کو کیوں ٹٹولا۔ یہی تو حضرت مولانا غلام غوث صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کے دل کی باتیں آپ جانیں۔ ہم ایسے شخص کو گمراہ اور اہلسنت سے خارج سمجھیں گے جو پیغمبروں پر تنقید اور صحابہؓ کی تنقیص قلم و زبان سے کرتا رہے کیونکہ دل کا حال تو خدا کے حوالہ ہیں اس لئے ظاہری علامات پر حکم لگتا ہے۔ شریعت اور قانون ظاہر ہے۔

اسی طرح قرآن نے دلوں کی باتوں کو جاننے والا خدا تعالیٰ ہی کو قرار دیا ہے۔ ہم تو ظاہری نشانات کے پابند ہیں۔ جس نے کہا پیغمبر گناہ کبیرہ کر سکتا ہے اس کو شیطان کا چیلہ قرار دے دینگے۔

## مولوی یوسف کا تیسرا دجل

مولوی یوسف نے اپنے پیر و مرشد کی طرح بڑا پاک دامن بن کر اخلاق کا وعظ بھی کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ایک ہلکا لفظ کہنے پر ڈانٹ پلائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی عزت کا احترام لازم قرار دیا۔

سنیئے حضرت یوسف صاحب! اگر ہم مودودی کو گمراہ قرار دے رہے ہیں کہ اس نے تمام امت میں سے افضل جماعت صحابہؓ کی عزت و آبرو پر ہاتھ ڈالا ہے اس نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں نامناسب دیدہ اختیار کیا ہے۔ آپ کو شرم و حیا اور اسلامی غیرت کا خیال ہوتا تو مودودی (بچھڑے) سے زیادہ صحابہ کرامؓ پر غیرت کھاتے، مگر آپ تو طوفان کی طرح اٹھے اور بلبلے کی طرح بیٹھ گئے۔ شاید پٹھان ہو تو کچھ تو غیرت کرو۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے مچھر کے خون کا پوچھا کہ پاک ہے یا ناپاک؟ انہوں نے فرمایا۔ حسین رضؓ کے خون کا نہیں پوچھا تھا مچھر کا پوچھ رہے ہو۔ آپ کو چراغ و سیاح الدین اور تیسرے شاہسوار کی عزت کا خیال ہے۔ ہم آپ کی عزت صحابہؓ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں سمجھتے بلکہ جو ان پر کیچڑ اچھالے اس سے بڑھ کر ذلیل اور سیاہ باطن کسی کو نہیں قرار دیتے۔

## مولوی یوسف کا چوتھا دجل

لگے ہاتھوں آپ نے ایک اور آیت بھی پیش کر دی ہے جو لوگ پاکدامن بے خبر ایمان والیوں پر عیب لگاتے ہیں ان کو پھٹکارا ہے دنیا اور آخرت میں۔ اب سمجھے مولوی یوسف نے اپنے کو مولوی چراغ ... اور مولوی سیاح الدین کو پاکدامن عورتیں قرار دے کر ان پر بہتان لگانا جرم قرار دیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان پاکدامنوں کی مثال بی نمیزہ کے وضو جیسی ہے، جو ہمیشہ جنابت میں نماز پڑھتی، اس کا وضو کبھی ٹوٹتا ہی نہ تھا ان پاک دامنوں کا گروہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد: مذہب اسلام کے لئے موجودہ دور میں جو سوالات خاص اہمیت کے حامل ہیں، ان میں سے حدیث نبوی (علیٰ صاحبہا الف الف سلام) کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات بالخصوص توجہ طلب ہیں۔

(۱) حدیث کا مرتبہ اسلام میں کیا ہے؟

(۲) حدیث سے شریعت اسلامیہ کو کیا خوائد حاصل ہوئے؟

(۳) حدیث پر اعتماد نہ کیا جائے تو اس سے دین کو کیا نقصان ہوگا؟ دورِ حاضر میں انکار حدیث کی جو وبا پھوٹ پڑی ہے یہ کن جراثیم کا نتیجہ ہے؟

سطورِ ذیل میں ہم ان ہی سوالات پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ واللہ الموفق والمعین۔

لیکن اصل سوالات پر بحث کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم چند اصولی امور ناظرین کی خدمت میں پیش کر دیں جن سے نظر و فکر کی مزید راہیں کھل سکیں۔

## ۱۔ نبی امت کی عدالت میں

انکار حدیث کا فتنہ ظہور میں آچکا ہے۔ بحث کرنے والے پوری قوت کے ساتھ اس بحث میں مصروف ہیں کہ "حدیث حجت ہے یا نہیں"؟ جن لوگوں کی طرف سے یہ بحث اٹھائی گئی ہے ان کا حال تو انہی کو معلوم ہوگا، لیکن جہاں تک میرے ایمان کا احساس ہے یہ سوال ہی غیرت ایمانی کے خلاف چیلنج ہے جس سے اہل ایمان کی گردن ندامت کی وجہ سے جھک جانی چاہیئے۔

اس فتنہ کے اٹھانے والے ظالموں نے نہیں سوچا کہ وہ اس سوال کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اعتماد یا عدم اعتماد کا فیصلہ طلب کرنے کے لئے امت کی عدالت میں لے آئیں گے۔ امت اگر یہ فیصلہ کردے گی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات (حدیث) قابل اعتماد ہے تو اس کے مرتبہ کا سوال ہوگا، اور اگر نالائق امتی یہ فیصلہ صادر کردیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات (حدیث) آپؐ کے زمانہ والوں کے لئے لائق اعتماد ہو تو ہو لیکن موجودہ دور کے متمدن اور ترقی پسند افراد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرنا ملائیت ہے"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عدم اعتماد کا فیصلہ ہو جائے گا۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ۔ اگر دل کے کسی گوشے میں ایمان کی کوئی رمق بھی موجود ہے تو کیا یہ سوال ہی موجب ندامت نہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات لائق اعتماد ہے یا نہیں؟

تف ہے اس تہذیب دنیا پر کہ جس ملک کی قومی اسمبلی میں صدر مملکت کی ذات کو تو زیر بحث نہیں لایا جاسکتا

کی ذاتِ اقدس کو نہ صرف یہ کہ زیر بحث لاتے ہیں بلکہ زبان و قلم کی تمام تر طاقت اس پر صرف کرتے ہیں کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ دے ڈالے۔ اگر ایمان اسی کا نام ہے تو مجھے کہنا ہوگا۔ بئسما یامرکم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین۔

بہرحال مریض دلوں کے لئے انکار حدیث کی خوراک لذیذ ہوگی۔ غلبۂ صفراء کی وجہ سے ان مسکینوں کو اس کی تلخی کا احساس نہیں، لیکن میرے جیسے گنہگار اور نابکار امتی کے لئے یہ موضوع خوشگوار نہیں بلکہ یہ بحث ہی تلخ ہے نہایت تلخ۔ مجھے کل ان کے دربار میں جانا ہے اور ان کی شفاعت کی امید ہی سرمایۂ زندگی ہے، سوچتا ہوں اور خدا کی قسم کانپتا ہوں کہ اگر ان کی طرف سے دریافت کرلیا گیا کہ:

"او نالائق! کیا میری حدیث کا اعتماد بھی محل بحث ہوسکتا تھا"؟

تو میرے پاس کیا جواب ہوگا۔ اسلام کے ان کبوتروں نے خود رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جرح و تعدیل کا جو راستہ اختیار کیا ہے واللہ! اس میں کفر و نفاق کے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں۔ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ (اب جس کا جی چاہے نبی کی بات پر ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر کا راستہ اختیار کرے)

## ۲۔ فتنہ کی شدت

فتنہ کی کبھی ملاحظہ کیجئے، دین قیم کے وہ صاف، واضح، روشن اور قطعی مسائل جن میں کل تک شک و تردد کا ادنیٰ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کل ملت اسلامیہ جن کو یقینی مانتی چلی آئی تھی، شکی مزاج طبیعتیں آج ان ہی مسائل کو غلط اور ناقابل قبول ٹھہراتی ہیں۔ ایک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اب تک محفوظ تھی، تمام امت کا مرجع تھی۔ ہر امتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیا کرتا تھا۔ امت میں کوئی اختلاف رونما ہو، اس کے فیصلہ کے لئے آپؐ کی ذات آخری عدالت تھی، اور آپ کا ہر فیصلہ حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا تھا۔

لیکن افسوس! آج کس کے پاس یہ شکایت پہنچائیں کہ فتنہ کے سیلاب کی موجیں علماء، صلحاء، صوفیا، متکلمین محدثین، مجتہدین، تابعین اور صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) ان سب کو روندتی ہوئی دین و شریعت کی آخری فصیل ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکرا رہی ہیں، اور چاہا جاتا ہے کہ انسانیت کی سب سے بڑی اور سب سے آخری عدالت کو بھی مجروح کردیا جائے۔ مالی اللہ المشتکیٰ

اُف! مبتلائے فتنۂ امت میں یہ بحث موضوعِ بحث ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حجت ہے یا نہیں۔ دینی حیثیت سے قابل قبول ہے یا نہیں۔ کیا یہ صاف اور موٹی بات بھی کسی کی عقل میں نہیں آتی

---

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# فتنۂ انکار حدیث

(قسط ۱)

بحث ہے لیکن

"جس ذات کو رسول مان لیا جائے، ماننے والے کے ذمہ اس کی ہر بات کا مان لینا ہی ضروری ہے، جس کام کا وہ حکم کرے اس کی تعمیل نبی ماننے والے کے لئے لازم ہے اور جس فعل سے وہ منع کرے اس سے رُک جانا ضروری ہے"۔

رسول کو رسول مان کر اس کے احکام میں تفتیش کرنا کہ "یہ حکم آپ اپنی طرف سے دے رہے ہیں یا خدا کی طرف سے؟ اور اگر آپ اپنی طرف سے کوئی ارشاد فرماتے ہیں تو اس کی تعمیل سے معاف رکھا جائے" نری حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ کتنی اور صاف بات تھی لیکن خدا جانے لوگ عقل کو کس مصرف میں لاتے ہیں کہ ایسے بدیہی امور میں بھی شک اور تردد کا کانٹا ان کو ایمان و یقین سے محروم کئے رکھتا ہے۔

شرح تحریر میں ہے:

"اَلْحُجِّيَّةُ السُّنَّةِ سواء كانت مفيدة للفرض او الواجب او غيرهما (ضرورة دينية) كل من له عقل وتميز حتى النساء والصبيان يعرف ان من ثبت نبوته صادق فيما يخبر عن الله تعالىٰ ويجب اتباعه"

(تیسیر التحریر ص۲۲ ج ۳)

"سنت خواہ مفید فرض ہو یا واجب، یا ان کے علاوہ کے لئے مفید ہو اس کا حجت ہونا دین کا ایسا واضح مسئلہ ہے جس میں طلب دلیل کی ضرورت نہیں۔ جس کو ذرا بھی عقل و تمیز ہو۔ عورتوں اور بچوں تک بھی۔ وہ جانتا ہے کہ جس کی نبوت ثابت ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بتلائے گا اس میں قطعاً سچا ہوگا اور اس کی پیروی واجب ہوگی"۔

منکرین حدیث کی کور چشمی ملاحظہ کرو، اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق ہیں، لیکن زبان اور قلم، عقل و فہم اور دل و دماغ کی قوتیں اس پر صرف کی جارہی ہیں کہ رسول کو رسول ماننے کے بعد اس کی کسی بات (حدیث) پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو خیرہ چشم طلوع آفتاب کا اقرار کرنے کے باوجود "دن نہیں رات ہے"

# انکارِ حدیث

(نمبر ۱)

آنکھیں موند لے، بتلایا جائے کہ آپ ایسے سوفسطائی کو کس دلیل سے سمجھا سکتے ہیں۔

اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زبانی اقرار کرنے والوں سے جب سنا جاتا ہے کہ جس ذات کو ہم رسول مانتے ہیں اسی کا کوئی قول اور فعل ہمارے لئے حجت نہیں تو بتلایئے۔ ایسے دشمنانِ بصیرت کے لئے کونسا سامانِ ہدایت سودمند ہوسکتا ہے۔ کاش ان کو چشمِ بصیرت نصیب ہوجاتی۔ فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور کیونکہ ان کی آنکھیں اندھی نہیں بلکہ وہ دل اندھے ہوچکے ہیں جو ان کے سینوں میں ہیں۔

## ۳۔ منکرینِ حدیث کی بے اصولی

حدیث کا جو ذخیرہ اس وقت امت کے پاس محفوظ ہے اس کے دو جز ہیں متن[1]۔ سند[2]۔ یعنی ایک تو حدیث کے وہ جملے ہیں، جو قولاً یا فعلاً یا تقریراً صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں کہ آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا، یا آپؐ نے فلاں عمل کرکے دکھایا، یا فلاں کام کی۔ جو آپؐ کے سامنے کیا گیا یا تصویب فرمائی۔ دوم اساتذۂ حدیث کا وہ سلسلہ ہے جو امت اور امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ ہیں۔ مثلاً امام بخاریؒ جس حدیث کو روایت کرینگے۔ وہ ساتھ ہی یہ بھی بتلاتے جائیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کن کن واسطوں سے ہم تک پہنچی۔

پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ آپؐ کی حدیث جن لوگوں نے خود آپؐ کی زبان فیض ترجمان سے سنی وہ سننے والوں کے حق میں اسی طرح قطعی تھی جس طرح قرآن کریم قطعی ہے۔ آپؐ کی زبانِ مبارک سے جو حکم بھی صادر ہوا، بالمشافہ سننے والوں کے لئے اس کا درجہ وحی خداوندی کا ہے، البتہ روایت حدیث کے اعتبار سے حدیث کی قسمیں مختلف ہوجاتی ہیں۔ جن کی تفصیل کو معہ ان کے احکام کے اپنی جگہ بیان کیا گیا ہے۔

اب منکرینِ حدیث کی بے اصولی دیکھئے کہ وہ ان دونوں اجزاء (متن حدیث اور سندِ حدیث) کے متعلق مخلوط بحث کرینگے، حالانکہ اس بے اعتمادی کا زہر پھیلانے سے پہلے انصاف و دیانت کا تقاضا یہ تھا کہ محلِ بحث کو طے کرلیا جاتا کہ کیا ان کو نفسِ حدیث ہی پر اعتماد نہیں خواہ وہ کتنی ہی صحیح کیوں نہ ہو؟ یا نفسِ حدیث پر ان کو اعتماد ہے اور وہ اسے دینی سند بھی تسلیم کرتے لیکن موجودہ ذخیرۂ حدیث کے متعلق ان کی بے اعتمادی کا سبب یہ ہے کہ پوری امت میں ان کو ایک شخص بھی ایسا نہیں ملا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ امانت امت تک صحیح پہنچادی ہو، اس لئے ان کو تمام ذخیرۂ حدیث سے ضد ہے۔ مثلاً امام مالکؒ کی وہ روایات جو مالک، عن نافع، عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے مروی ہیں، جو شخص ان روایات پر بے اعتمادی کا اظہار کرتا ہے۔ کیا اس کا فرض نہ ہوگا کہ وہ اپنی بداعتمادی کی وجہ بتلائے کہ آیا اُسے حدیث کے ان تین ناقلین۔ مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہم پر اعتماد نہیں یا خود ذاتِ والا صفات صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اسے اعتماد نہیں۔ معاذ اللہ بہرحال جب تک موضوع کی تنقیح اور تعیین نہ کرلی جائے اس وقت تک کسی بھی مسئلہ پر بحث لغو اور لایعنی مشغلہ ہے۔ لیکن آپ منکرینِ حدیث کو پائیں گے کہ وہ کبھی نفسِ حدیث پر بحث کریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اسلام میں ان ہی کی احادیث کا کوئی مقام نہیں اور کبھی بے چارے ناقلینِ حدیث پر تبرا شروع کردیں گے کہ ان لوگوں نے نبوت کی یہ امانت بعد میں آنے والی امت تک کیوں پہنچائی۔ لیکن انکارِ حدیث کا منشا متعین کرنے سے وہ گریز کریں گے۔ اس لئے میں کہوں گا کہ حدیث پر سے اعتماد اٹھانے کا اصل محل تلاش کرو اور محلِ بحث تلاش کرنے کے بعد بحث و مباحثہ کا بازار گرم کرو۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ قصور وار ناقلینِ روایت ہوئے اور خود جرم خود حدیث پر عائد کردی جائے۔ یا اعتماد نفسِ حدیث پر نہ ہو اور اس کی سزا حدیث روایت کرنے والی پوری امت کو دی جانے لگے۔

## ۴۔ انکارِ حدیث کا عبرتناک انجام

اب اس پر اتنا اور اضافہ کردوں تاکہ حدیث پر اعتماد نہ کرنے والوں کو۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ ذاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا پوری امت میں سے ایک کو ناقابلِ اعتماد قرار دینا ہوگا۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ زید کا کلام عمرو نقل کرے۔ سننے والے کو زید کے صدق کا یقین ہو اور عمرو پر بھی اعتماد ہو کہ وہ نقل میں جھوٹا نہیں لیکن اس کے باوجود کہے کہ یہ کلام جھوٹا ہے۔ یہاں سوال کسی خاص حدیث کا نہیں بلکہ مطلق حدیث کا ہے۔ جب اس کا انکار کیا جائے گا اور اسے ناقابلِ اعتماد قرار دیا جائے گا تو اس صورت میں یا خود صاحبِ حدیث صلی اللہ علیہ وسلم یا چودہ سو سالہ امت سے اعتماد اٹھالیا جائے تو اس کے معنی اس کے سوا اور کیا ہوں گے کہ ان بداعتمادوں کو نہ اسلام اور قرآن پر اعتماد ہے اور نہ دین و ایمان سے کچھ واسطہ ہے۔ انہیں حدیث کے متعلق بے اعتمادی کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال دل میں نہ لانا چاہیئے کہ اس تمام تر سعیِ مذموم کے باوجود وہ اسلام اور قرآن کو بے اعتمادی کے جھگڑے سے محفوظ رکھ سکیں گے۔

## ۵۔ تنقیحِ بحث

اب تمام تر بحث جو آپ کے سامنے آئے گی، وہ نفسِ حدیث سے متعلق ہوگی۔ سندِ حدیث اور رجالِ سند کی بحث کو ہمارے موضوع سے خارج سمجھنا چاہیئے۔

ان ابتدائی اشارات کے بعد ہم پہلے سوال پر غور کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ دورِ نبوت کے ارشادات، کلماتِ طیبات، قضایا اور فیصلے، افعال و احوال، سیر و اخلاق، الغرض اس طویل مدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جو زبانی حکم دیا یا جو کچھ عملاً کر دکھایا، یا کسی عمل کی تصویب قولاً یا سکوتاً فرمائی (ان ہی امور کے مجموعہ کا نام حدیث ہے) ان سب کو قرآن مجید کیا مرتبہ دیتا ہے، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کی حیثیت کیا تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اپنے تقریباً صد سالہ دور میں ان کے ساتھ کیا تعلق رکھا، صحابہ کرامؓ کے بعد کی امت کی نظر میں ان کا کیا مرتبہ رہا۔ اور عقلِ صحیح کی روشنی میں ان کا کیا مقام ہے۔ یہ پانچ نکات ہیں۔ جن پر غور کرنا ضروری ہے۔ ایک مجملاتی مضمون میں جس قدر شرح و بسط کی گنجائش ہوسکتی ہے حتی الوسع اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ حق تعالیٰ سہو و وہم اور قصور و تقصیر سے حفاظت فرمائیں۔

## ۱۔ مرتبہ حدیث، قرآن کریم کی روشنی میں

قرآن کریم کی تلاوت کی تھوڑی بہت توفیق جن کو نصیب ہوئی ہے اور سلامتِ طبع کے ساتھ ایمان و یقین کی غنگی میں کتاب اللہ کے فہم و تدبر کا موقع جن کو میسر ہوا ہے۔ ان پر ان کی روشنی میں یہ امر واضح ہے کہ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی کن کن نزاکتوں پر متنبہ کیا گیا ہے۔ مقامِ نبوت کی کن کن باریکیوں پر بحث کی گئی ہے اور آپؐ کے حکم کی تعمیل پر کس قسم کے تاکیدی اسلوب پر زور دیا گیا ہے، قرآن مجید کی صرف چند آیات نہیں، بلکہ قرآن مجید کا معتدبہ حصہ حقوقِ نبوی کے بیان، آپ کے احکام و فرامین کی اہمیت اور امت کے نبی کے ساتھ تعلق کی وضاحت کے لئے وقف نظر آتا ہے چنانچہ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ دیا جائے بلاچون و چرا اس پر عمل پیرا ہونے اور آپؐ کے رفع کردہ امور سے باز آجانے کا حکم خداخوفی اور اس کی شدید سزا کی دھمکی کے ساتھ فرمایا گیا ہے:۔

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب (الحشر ع ۱)

اور رسول تمہیں جو کچھ بھی دے دے لے لو اور جس چیز سے روک دے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والے ہیں

(باقی ص ۱۰)

# وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے تھے اندازِ خسروانہ

## حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عماد الدین عباسی

۱۵ر جولائی ۱۹۶۶ء کو حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات پر ان کے آبائی گاؤں گنجیاں ضلع سرگودھا جانا ہوا۔ حضرتؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب فاضل دیوبند سے عرض کیا کہ حضرت مفتی صاحب کے حالات زندگی پر کچھ روشنی ڈالیں۔ محترم قاری صاحب نے اپنے والدگرامی کے چیدہ چیدہ حالات بتلائے جو افادۂ عام کے لئے قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں ——

**آباو اجداد** حضرت مفتی صاحبؒ کے جدامجد حکیم شیخ محمود صاحبؒ خاندانی طور پر ایک معروف طبیب تھے۔ جن کی کئی طبی تصنیفات ہیں۔ جن میں فوائد محمودی مجربات محمودی، قرابادین محمودی زیادہ مشہور ہیں حکیم صاحب کے دادا کیمبل پور سے گنجیاں ضلع سرگودھا آئے اور یہیں رہائش اختیار کرلی۔

**پیدائش** حضرت مفتی صاحب کی پیدائش ۱۸۹۴ء میں بمقام قصبہ دوآبہ ضلع میانوالی میں ہوئی۔ آپ کے والد حکیم حافظ محمد امین صاحب چالیس سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۱ سال تھی۔ آپ والدین کی واحد نرینہ اولاد تھے۔

**ابتدائی تعلیم و روحانی تعلق** حضرت مفتی صاحب کی عمر جب سات سال کی ہوئی تو جدِ امجد ابھی زندہ تھے۔ ان سے حضرت ابوسعد احمد رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی نے آپ کو دین کے لئے مانگ لیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔ ابتدائی فارسی کتب کی تعلیم مع روحانی درس کے وہیں حاصل کی۔ یہاں تک کہ ولایت گبریٰ تک سلوک نقشبندی مجددی کی تعلیم پوری کی۔ اٹھارہ انیس سال کی عمر میں اپنے چچا کے ہاں شادی ہوئی۔ اس وقت چند فارسی کتب و روحانی تعلیم کے کچھ نہ پڑھا تھا۔ حضرت مفتی صاحب کی دادی صاحبہ نے پوتے سے کہا۔

"ایک ہی دریتیم تھا اور وہ بھی عالم و حافظ نہ ہوسکا"

ان کی بات کا اتنا اثر ہوا کہ صرف ۷۳ دنوں میں حضرت مفتی صاحب نے قرآن کریم حفظ کرلیا۔ اس کے بعد حضرت کے مرشد حضرت ابوسعدؒ احمد نے فرمایا

"درسِ نظامی اس سے آگے سلوک مجددی علم چاہتا ہے"

آپ کے مرشد پیار سے آپ کو درسِ نظامی کہا کرتے تھے۔

**عزم امرتسر** مرشد کے ارشاد و حکم پر ۲۷ سال کی عمر میں امرتسر پہنچے اور حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں شریک ہوئے اور پہلی مرتبہ انتہائی کتب شروع کردیں، اور ایک ہی سال میں فارغ ہوکر دورہ حدیث کے لئے تیار ہوگئے۔

محدثِ اعظم حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق آپ مدرسہ امینیہ دہلی میں مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے پاس بخاری اور ترمذی شریف پڑھی اور دوبارہ کامل دورہ حضرت شاہ صاحبؒ سے دارالعلوم دیوبند میں پڑھ کر اول نمبر آئے۔

**حضرت شیخ الاسلام کا خراجِ تحسین** حضرت مفتی صاحب کے بیضاوی کے پرچے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھے تو فرمایا کہ

"یہ بیضاوی کی شرح ہے"

حضرت مفتی صاحب کی اس شاندار کامیابی پر حضرت شیخ الاسلامؒ نے فرمایا کہ "ایسے طلباء پر دارالعلوم دیوبند کو ہمیشہ فخر حاصل رہے گا"۔

تین سال کے عرصے میں فارغ ہوکر واپس ہوئے۔ اس قلیل عرصہ میں انتہائی علوم کا حاصل کرنا حضرت مفتی صاحب کی بے پناہ ذہانت و فطانت کا پتہ دیتا ہے حضرت شیخ الاسلامؒ کا خراجِ تحسین اس بات کا زندہ ثبوت ہے

**مرشد کی خدمت میں حاضری اور خلافت** دارالعلوم دیوبند سے واپسی پر حضرت مفتی صاحب اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دو سال تک حضرت کے بچوں کو تعلیم دیتے رہے اور دوسری طرف سلوک مجددی کی مزید تربیت اپنے مرشد سے حاصل کرتے رہے۔

رمضان المبارک کے موقع پر حضرت قیوم زماں ابوسعد احمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مفتی صاحب کو اپنا خلیفۂ مجاز مقرر کیا اور بیعت کی اجازت دی۔ پھر فرمایا

"مفتی صاحب! ظاہری علوم کے مدرسے تو چل رہے ہیں لیکن باطنی علوم کے مدرسے بند ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ طریقہ مجددیہ کی تعلیم کی اشاعت کی جائے"۔

حضرت شیخ کے حکم پر آپ نے جو کچھ حاصل کیا تھا اسے دوسروں تک پہنچانے کا عزم کیا

**سراج العلوم کا قیام** حضرت مفتی صاحب ایک سال تک وہاں بھچراں ضلع میانوالی میں درس تعلیم دیتے رہے اور سات سال خوشاب ضلع سرگودھا میں رہے۔ وہیں مدرسہ عربیہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی۔

جامع مسجد بلاک ۱۰ سرگودھا کی انجمن اسلامیہ نے جامع مسجد کی خطابت کے لئے مجبور کیا اور ساتھ لے آئے چنانچہ حضرت مفتی صاحبؒ معہ سراج العلوم کے ۱۹۳۴ء میں سرگودھا تشریف لے گئے اور اس وقت سے تاوفات وہیں رہے

**ایک عظیم دینی درسگاہ** سراج العلوم مغربی پاکستان میں سب سے قدیم دینی ادارہ حضرت مفتی صاحب کی واحد یادگار ہے۔ جہاں دورۂ حدیث تک کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ ہر سال ملک کے جمیع اطراف و بیرون ملک سے تشنگانِ علوم نبویہ کی ایک کثیر تعداد اس سرچشمہ علوم اسلامیہ سے اپنی علمی تشنگی بجھاتی رہتی ہے۔۔

پاکستان کا کوئی ضلع ایسا نہیں جہاں حضرت مفتی صاحب کے فیض یافتگان اور سراج العلوم کے سند یافتہ موجود نہ ہوں

**سراج العلوم کی شاخیں** سراج العلوم کے ماتحت مدرسہ سراج المدارس گنجیاں ضلع سرگودھا۔ مدرسہ سراج الاسلام تاندلیانوالہ ضلع لائلپور اور مدرسہ ناشر العلوم سٹلائٹ ٹاؤن شہر سرگودھا تین مدارس نہایت خوش اسلوبی سے دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کئے ہوئے ہیں۔

**جماعت مقدسہ کے فرد** حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ نے حضرت مفتی صاحب اور سراج العلوم کے بارے میں فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ اپنے اسلام کی حفاظت کے لئے ہر دور میں اپنے مخلص اور مقبول بندے پیدا کرتا رہتا ہے جن کی برکت سے (انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون) والے عہد کا ایفا ہوتا رہتا ہے۔ اس دور میں بھی اس قاعدہ کے مطابق اپنے مقبول بندوں سے اسلام کی حفاظت کا کام لے رہا ہے۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ مخدوم و محترم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم بھی اسی جماعت مقدسہ کے ایک فرد ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کی بنیاد رکھوائی ہے"۔ (ماخوذ از اجمالی تذکرہ سراج العلوم)

**سیاست کی پرخار وادی میں قدم** حضرت مفتی صاحب نے اپنے دور میں ملکی سیاست میں اور خاصکر سرگودھا کی سیاست میں بھرپور حصہ لیا۔ حق گوئی و بیباکی آپ کا شیوہ تھا۔ آپ نے اپنے دور کے جابر حکمران انگریز کے سامنے کبھی گردن نہ جھکائی۔ ذیل کے ایک مشہور واقعہ سے اس بات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

### حسن ابدال میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تشریف آوری

حسن ابدال۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مورخہ ۱۲ر اگست بروز جمعرات بوقت ۵ بجے شام حسن ابدال تشریف لا رہے ہیں۔ سب سے پہلے آپ جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح

# امام اعظم ابوحنیفہؒ کے دس مناظرے اور بحثیں

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

فرض کرو اگر آپ اس وقت یہ حکمت عملی اختیار نہ کرتے اور علانیہ اپنے اعتقادات بتا کر شہید ہو جاتے تو بتاؤ کوفہ میں کس مسلم کی ہستی باقی رہتی یا خارجی بنتے یا ملیامیٹ ہو جاتے۔ مگر خارجی مرکی کھا کر واپس چلے گئے اور اہلسنت کا بال بیکا نہ کر سکے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج مخالفین کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ اسلام سے خارج تھا، دو دفعہ اس سے توبہ لی گئی۔ ناظرین۔۔۔۔۔۔۔ خود انصاف کریں کہ اصل واقعہ کیا تھا اور کس کا ایمان کھویا گیا ہے۔

## چھٹا مناظرہ

ایک شیعہ جس کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہودی تھے۔ اس سے آپ نے کہا کہ سنا ہے آپ کو اپنی لڑکی کے لئے کسی نیک متقی، پرہیزگار اور اہل علم کی تلاش ہے۔ ایک آدمی ان تمام اوصاف سے موصوف ہے۔ شیعہ نے کہا۔ بہت خوب۔ آپ نے فرمایا مگر اتنی بات ہے کہ وہ ذرہ بھر یہودی ہے۔ شیعہ کا مزاج بگڑ گیا۔ کہا کہ آپ میری لڑکی یہودی کے گھر بھیجنا چاہتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ آپ کے نزدیک تو رسول خدا کی لڑکی بھی یہودی (حضرت عثمانؓ) کے گھر تھی۔ آپ کو کیا مغالطہ ہے۔ شیعہ حیران رہ گیا۔ آپ کی عظمت دل میں بیٹھ گئی اور مسلمان ہو گیا۔

## ساتواں مناظرہ

کوفہ میں دو بھائیوں کی شادی ہوئی۔ پہلی رات ایک دوسرے کی بیوی بٹ گئی۔ امام سفیان ثوری نے فتویٰ دیا، کہ نکاح میں فرق نہیں آتا شبہ سے وطی ہو گئی ہے مہر دینا پڑے گا۔ مسعر بن کدام موجود تھے، انہوں نے امام صاحب سے دریافت کیا کہ کیا یہی درست ہے؟ تو آپ نے دونوں بھائیوں سے کہا کہ جس جس کی بیوی سے تم ہمبستر ہوئے ہو کیا تم اسی کو پسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ تو آپ نے دونوں سے طلاق لیکر ایک ایک بیوی کا ایک ایک بھائی سے نکاح تبدیل کر دیا۔ فرمایا کہ اگرچہ امام سفیان کا طریق بھی درست تھا مگر اس طریق میں دو فائدے ہیں۔ اول یہ کہ مہر نصف دینا پڑے گا۔ دوم یہ کہ ہر ایک بیوی میاں دوسرے بیوی میاں کے اندام نہانی سے مطلع نہ ہوں گے ورنہ یہ خطرہ تھا کہ ایک کی عورات دوسرے کو معلوم ہو جائیں، احد فتنہ برپا ہو۔ احادیث کی رو سے ایک دوسرے کے عورات بیان کرنے سے بیوی میاں کو روکا گیا ہے اور بیوی میاں کا باہمی فتنہ سخت مضر ہے تمام زندگی تباہ کر ڈالتا ہے۔

## آٹھواں مناظرہ

ربیع خلیفہ منصور کا میر منشی تھا، اس کو امام صاحب سے عداوت تھی۔ ہر وقت اسے آپ کے قتل کی سوجھتی تھی۔ اتفاق سے آپ ایک دفعہ دربار میں بلوائے گئے تو اس نے خلیفہ سے فوراً کہہ دیا کہ حضور! یہ شخص آپ کے جد امجد عبداللہ بن عباس کے خلاف فتویٰ دیتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قسم کے ساتھ کہا جائے تو مفید ہے ورنہ نہیں۔ آپ نے فرمایا حضور! ربیع آپ کے خلاف ہے۔ اس کے نزدیک جو لوگ آپ کی بیعت کر گئے ہیں اور قسمیں کھا گئے ہیں گھر جا کر انشاء اللہ تعالیٰ کہہ کر بیعت سے نکل سکتے ہیں، اور آپ ان پر کوئی مواخذہ شرعی قائم نہیں کر سکتے۔ خلیفہ منصور نے ربیع سے مسکرا کہا ابوحنیفہ تمہاری چال سے خوب واقف ہیں۔ رخصت کے وقت ربیع نے کہا۔ آپ نے تو مجھے پھنسا ہی دیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اپنے پھنسنے کی دانی تھی مسئلہ یہ تھا کہ اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے کہ واللہ میں فلاں کام نہیں کروں گا تو اسے وہ کام چھوڑنا پڑتا ہے۔ کام کرے تو غلام آزاد کرنا پڑتا ہے یا تین روزے رکھے یا دس مساکین کو کھانا کھلائے اور اگر یوں قسم کھائی کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں فلاں کام نہیں کروں گا تو اس صورت میں وہ کام کر سکتا ہے، کفارہ لازم نہیں آتا۔ اس میں عبداللہ بن عباس اور ابوحنیفہ دونوں متفق ہیں تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ واللہ میں فلاں کام نہیں کروں گا اور دوسرے دن کہا انشاء اللہ تعالیٰ تو امام صاحب فرماتے ہیں کہ یہ انشاء اللہ کسی کام کا نہیں اسے اپنی قسم پر پابند ہونا پڑے گا۔ مگر ابن عباس کا مذہب ہے کہ اب بھی یہ انشاء اللہ مفید ہو گا اور دونوں دنوں کا کلام ایک جگہ جمع کیا جائے گا اور یوں سمجھا جائے گا۔ کہ اس نے اسی وقت یوں کہا ہے کہ انشاء اللہ فلاں کام نہیں کروں گا۔ یہ مسئلہ تھا اس پر ربیع نے چھیڑ چھاڑ کی مگر خوب منہ کی کھائی۔ بھلا امام سے کون ٹکر سکتا ہے۔

## نواں مناظرہ

حضرت قتادہ بصری کوفہ آئے تو آپ نے اشتہار دیا۔ امام صاحب نے پوچھا کہ دو سال کے بعد کسی مسافر کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ مر گیا ہے اس کی بیوی نے دوسرے سے شادی کر لی اولاد بھی ہو گئی۔ خبر غلط نکلی۔ مسافر واپس آیا اور اولاد کی نسبت انکاری ہے۔ دوسرا زوج مدعی ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ عورت کو زنا سے متہم کرنے والا کون ہے۔ پہلا یا دوسرا یا دونو؟ قتادہ نے کہا کہ یہ مسئلہ رہنے دو، تفسیر کا سوال کرو تو آپ نے فرمایا کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں "قال الذی عندہ علم من الکتاب الآیہ"۔ قتادہ نے کہا کہ اس آیت میں آصف بن برخیا مراد ہیں اور وہ اسم اعظم جانتے تھے امام صاحب نے پوچھا کہ خود حضرت سلیمان علیہ السلام اسم اعظم جانتے تھے یا نہیں قتادہ نے کہا کہ نہیں! امام صاحب نے فرمایا کہ کیا آپ یہ گوارا کر سکتے ہیں کہ اسم اعظم نبی نہ جانے اور غیر نبی جو آپ کے تحت ہو جانتا ہو۔ قتادہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا کہ عقائد کا سوال کرو۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آپ مومن ہیں؟ قتادہ نے کہا کہ انشاء اللہ۔ امام صاحب نے پوچھا کہ کیوں؟ قتادہ نے کہا کہ حضرت ابراہیم نے کہا تھا کہ (والذی اطمع ان یغفر خطیئتی یوم الدین) مجھے امید ہے کہ خدا قیامت کے دن میرے گناہ بخش دے گا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کا اقتداء کیوں نہیں کیا (بلیٰ) کیوں نہیں کہا یعنے میں مومن ضرور ہوں۔ اس پر قتادہ خفا ہو کر کوفہ سے واپس چلے گئے۔ امام صاحب کا جواب اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں حضرت ابراہیم نے خدا سے کہا تھا کہ تو مجھے کس طرح زندہ کرے گا تو خدا نے فرمایا تھا کہ کیا تم اس پر ایمان نہیں رکھتے؟ تو آپ نے جواب میں کہا تھا کہ کیوں نہیں میں مومن ہوں اور اس جواب میں انشاء اللہ کا لفظ موجود نہیں۔

## دسواں مناظرہ

ضحاک خارجی بنی امیہ کے زمانہ میں کوفہ پر قابض تھا۔ تلوار نکال کر امام صاحب سے کہا کہ اس عقیدہ سے توبہ کرو کہ حضرت علیؓ نے ثالثی مان لی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر بحث مطلوب ہے تو کسی کو جج مقرر کرو ورنہ مسئلہ طے نہیں ہو گا۔ اس نے جوش میں آ کر اپنا ہی آدمی مقرر کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ نے بھی تو یہی کام کیا تھا پھر ان پر کیا الزام ہے؟ اس مسئلہ میں خارجیوں کے اس عقیدہ کی طرف اشارہ ہے کہ امیر معاویہ اور حضرت علیؓ کے درمیان جنگ چھڑ گئی تھی تو ثالثی پر فیصلہ ہوا تھا۔ خارجی کہتے ہیں کہ یہ ثالثی خلاف قرآن ہے۔ امام صاحب نے اسی ثالثی میں خود ضحاک کو پھنسا کر دکھلا دیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن میں ثالثی کا امتناعی حکم کہیں نہیں پایا گیا اس لئے اباحت ماننی پڑتی ہے۔ جس کی تائید زوجین کی ثالثی سے ہوتی ہے جو صراحتاً قرآن شریف میں مذکور ہے۔

یہی ضحاک تھا اس نے ایک دفعہ کوفہ میں اہلسنت کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آخر ان کا جرم کیا ہے؟ ضحاک نے کہا کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ ان لوگوں کا پہلے کچھ اور مذہب تھا اور اب انہوں نے تبدیل کر ڈالا ہے۔ ضحاک نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا پھر قتل کی سزا کیوں؟ ضحاک دم بخود ہو کر رہ گیا اور حکم دے دیا کہ تلواریں نیام میں ڈال دو۔

یہ دس مناظرے ہیں جن سے امام صاحب کی حدیث دانی، قرآن دانی کا ثبوت مل سکتا ہے بلکہ یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ جس قدر قرآن و حدیث کے مغز کو آپ پہنچتے تھے آپ کے ہمعصر نہیں پہنچے۔ مقابلہ میں وہ مانتے تھے کہ ہمارے ذہن کی رسائی وہاں تک نہیں جہاں امام صاحب کی تحقیق و تدقیق کے گھوڑے چلتے ہیں۔ ان مناظروں کے سوا اور بھی مناظرے ہیں مگر ان کو صرف اس لئے قلم انداز کر دیا گیا ہے کہ موجب طوالت تھے ورنہ کتب سیر و تاریخ میں اور بالخصوص کتاب الحجج میں آپ کی علمی تحقیقات کا ایک بڑا ذخیرہ دستیاب ہو سکتا ہے۔

# تعزیتی قرار دادیں

**ڈیرہ اسمٰعیل خاں** میں جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب اور شہر کی دیگر مساجد میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی گئی اور مدرسہ نعمانیہ صالحیہ، مدرسہ معرفت الاسلام، مدرسہ تجوید القرآن اور مدرسہ صدیقیہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک کئے گئے۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ایک ہنگامی اجلاس میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

**چنیوٹ** - جامعہ عربیہ چنیوٹ کے اساتذہ اور تلامذہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور آپ کی وفات کو ملک وملت کے لئے نقصان عظیم قرار دیا۔ آپ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

**پشاور**- جناب صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے اپنے تعزیتی پیغام میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کی وفات کو برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور فرمایا کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک سرگرم مجاہد اور اسلامی سیاست کے ممتاز ماہر تھے۔ آپ میں دور حاضر کی شناخت کی جملہ صلاحیتیں موجود تھیں اور آپ امت مرحومہ کے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ تھے۔

**سمندری** - جناب مولانا محمد علی صاحب جانباز نے ایک اجتماع عظیم سے خطاب کے دوران میں فرمایا کہ حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات ملک وملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ نے اکابرین کے نقش قدم پر چل کر ناقابل فراموش قربانیاں دیں۔ تمام اجتماع نے حضرتؒ کے لئے دعائے مغفرت کی اور ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

**لاہور** - انجمن صحت اللسان نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ انجمن کے صدر قاری محمد ایوب شاہ صاحب نے حضرت مفتی صاحبؒ کے علمی وروحانی کمالات پر تقریریں فرمائیں اور آخر میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی جس میں حضرت کی وفات کو ایک حادثہ عظیم قرار دیا۔

**مدرسہ اظہار الاسلام چکوال** کی جمعیۃ الطلبا اسلام نے بعد از نماز مغرب ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تقریروں کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کے انتقال پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا..... اور ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ آخر میں حضرت کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔

**سیالکوٹ** - جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا۔ اور صدر جمعیۃ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی نے آپ کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ آخر میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی جس میں حضرتؒ کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

**سرگودھا**- مجلس حفاظ سرگودھا کی طرف سے ۲۱، ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء جامع مسجد غلہ منڈی سرگودھا میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس کی گئی۔

اہلیان سرگودھا کا یہ عظیم اجتماع شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور حضرت مولانا مفتی صاحب کے متعلقین اور وابستگان کے لئے صبر کی توفیق کی دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

(حافظ قاری عزیز الرحمان ثاقب امیر مجلس حفاظ سرگودھا)

**بھکر**- شیخ التفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی رحلت کی المناک خبر سن کو بھکر ضلع میانوالی کے دینی مدارس مدرسہ دارالہدیٰ جامعہ رشیدیہ اور جامع العلوم میں قرآن مجید کے کئی ختم کر کے حضرت مرحوم کی مبارک روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔ ۲۰ جولائی کو مدرسہ دارالہدیٰ میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

**جھنگ** - جمعیۃ علمائے اسلام جھنگ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور ایک تعزیتی قرارداد منظور کی جس میں حضرت کی وفات کو ملک وملت اور خصوصی طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور آپ کے سرگودھا کے ۳۵ سالہ دور پر روشنی ڈالی گئی۔ اجلاس کے آخر میں حضرت کے درجات کی ترقی اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا مانگی گئی۔

**بہاولنگر**- بستی سیجوار خاں بہاولنگر میں مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم نے اپنے ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کے سانحہ ارتحال پر بے حد حزن وملال کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور لواحقین اور صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

**ٹل ضلع کوہاٹ** - دارالعلوم عربیہ ٹل میں حضرت مفتی صاحبؒ کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک ہوا، اور حضرت مولانا امین گل صاحب نے حضرتؒ کی زاہدانہ اور محدثانہ زندگی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضرت قدس سرہٗ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

**بہاولپور**- جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور نے اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل تعزیتی قرار دادیں پاس کیں۔

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا اجلاس مورخہ ۲۲ جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و درس قرآن پاک کے بعد دو تعزیتی قرار دادیں پاس کی گئیں

قرارداد ۱۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ کی وفات کو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے لئے خصوصاً اور جملہ اہل اسلام کے لئے عموماً سانحہ عظیم تصور کرتا ہے اور رب العلمین کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ وہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور صاحبزادگان کو حضرت کا صحیح جانشین بنائے۔ آمین!

قرارداد ۲۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکیم محمد ابراہیم صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی اچانک وفات کو بہاولپور کی مذہبی فضا کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ رب العلمین ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

**کراچی**:- مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی سے مولانا محمد انور شاہ صاحب لکھتے ہیں

حضرت مفتی صاحبؒ کا سانحہ ارتحال کسی ایک گھر کا حادثہ نہیں ہے بلکہ یہ پوری ملت اسلامیہ کا حادثہ ہے۔ حضرت مرحوم دین حنیف کے گوہر کامل تھے۔ اور اخلاق و شمائل کے پیکر حسین تھے۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔

## متحدہ اسلامی محاذ ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۱۶ جولائی ۶۶ء کو متحدہ اسلامی محاذ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بمقام موتی مسجد زیر صدارت حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب امیر ضلعی متحدہ اسلامی محاذ منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ (۱) متحدہ اسلامی محاذ ضلع میانوالی کا ضلعی دفتر کلورکوٹ میں ہوگا۔

طے پایا کہ ضلعی متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے حضرت مولانا عبداللہ صاحب تونسوی، حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری کو ضلعی دورے کی دعوت دی جائے اور ان چار مقامات پر جلسے کر کے متحدہ اسلامی محاذ کی تشہیر کی جائے۔ مقامات بھکر، کلورکوٹ، میانوالی، موسیٰ خیام۔ آخر میں حضرت مفتی صاحب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی اور حضرت کیلئے بمغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ (ڈاکٹر دین محمد فریدی ناظم نشر و اشاعت ضلعی متحدہ اسلامی محاذ میانوالی)

## بقیہ - اداریہ

• بجائے اسلحہ درآمد کرنے کے لاکھوں روپے کی غیر ملکی شراب درآمد کی جارہی ہے تاکہ شرابیوں کی تشنہ کامی کی تسکین ہو۔

• ۴۳ لاکھ نو ہزار پانچ سو روپے کی گرانٹ ناچ گانے والی انجمنوں کو دی جارہی ہے تاکہ ملک میں مجاہدین کے بجائے طاؤس و رباب کا دور دورہ ہو۔

• اٹھارہ لاکھ ۶۴ ہزار ۶ سو تیرہ روپے باون پیسے کی سالانہ گرانٹ ۲۲۹ مشنری اسکولوں کو دی جاتی ہے تاکہ وہ ملک میں اسلامی اقدار کے علی الرغم غیر اسلامی اقدار کو فروغ دیں۔

• نوجوانوں کی جوانیوں کو برباد کرنے کے لئے گندے سینما، فحش ریکارڈنگ، شہوانی جذبات ابھارنے والے ڈرامے ریڈیو اور دوسرے ذرائع سے عام نشر کئے جاتے ہیں۔

• سعودی نظام معیشت کے تحت لوگوں میں اللہ کی نافرمانی دنیا کی محبت اور موت کا خوف پیدا کیا جارہا ہے۔

• مرزائیت، پرویزیت اور فضل الرحمانیت کی دامے درمے اور سخنے مدد کرکے لوگوں کو اصلی اسلام سے دور لے جایا جارہا ہے۔

• خاندانی منصوبہ بندی کی وجہ سے ملکی آبادی جو کہ قومی استحکام کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہے، کو کم کیا جارہا ہے۔

یہ سب چیزیں اللہ کے غضب کو دعوت دینے اور اللہ کی نصرت کو روکنے والی ہیں۔ پھر ملک میں ابھی تک لڑاکا طیاروں اور ٹینکوں کے بنانے کے لئے کسی فیکٹری کا منصوبہ نہیں بنایا گیا اور نہ ہی ملک میں ابھی تک فوجی تربیت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ آج سے پانچ چھ سال قبل فولاد سازی کے جن کارخانوں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تھا وہ کارخانے ہی ابھی تک چالو نہیں ہوئے، اسلحہ ساز فیکٹریاں تو اس کے بعد کا مرحلہ ہے۔ گویا کہ ضروری منصوبوں کو مؤخر اور غیر ضروری منصوبوں کو مقدم کیا جارہا ہے۔ جو کہ ملکی استحکام کے لئے نہایت خطرناک شے ہے۔

مختصر یہ کہ ہم ارباب حکومت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ جلد از جلد خاندانی منصوبہ بندی اور دوسرے غلط منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقوم کو ملکی سالمیت پر خرچ کرے۔ اور ملک میں بڑے پیمانے پر اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کرکے اسلحہ کے بارہ میں اپنے کو خود کفیل بنائے اس معاملہ میں دوسرے ملکوں پر بھروسہ کرنا درست نہیں، کیونکہ انہوں نے ہر معاملہ میں ہمیں دھوکا دیا ہے۔ جنگ کے دوران باوجود معاہدات کے ہماری امداد نہیں کی اور بعد از جنگ اسلحہ کی سپلائی پر پابندی لگادی بلکہ لڑاکا طیاروں اور ٹینکوں کے

## بقیہ مودودی کی گمراہی

کی پیشگوئی کو (دجال سے بارہ میں) آپ کا قیاس کہہ کر تاریخ سے غلط ثابت کرے، پھر یونس علیہ السلام پر فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے کا الزام دھرے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گناہ کبیرہ کا مرتکب قرار دے، پھر صحابہ کرام رضی اللہ پر کیچڑ اچھالے اور یہ نیک بیبیاں اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوں۔ ہم ان کی پاکدامنی کے قائل نہیں ہوسکتے۔

**خلاصہ کلام** مولوی یوسف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا۔ اس نے صحابہؓ پر کیچڑ اچھالنے والے کی دم پکڑی ہے اور جوش میں آکر ایک مضمون دے مارا، لیکن مودودی صاحب کا پرنالہ وہیں رہا مولوی یوسف صاحب نے پھر اس کی گانی شروع کردی اب بحث سے بھاگنے کے لئے مولوی سیاح الدین اور مولوی محمد چراغ کے کفر کو موضوع بحث بنا کر حضرت مولانا کو الجھانا چاہا ہے کہ کسی طرح اصل مبحث میں سے جان بچے لیکن اگر آپ میں ایمان ہے اور آپ نے جامعہ کے دو پرچوں میں ایمان کی روشنی میں صحابہ کی حمایت کی تھی۔ تو اب فٹ بال کی طرح ایک اور پلٹا کھانے میں کیا مصلحت ہے ذرا سوچ کر بات کرنا۔ چور بن کر کوتوال کو ڈانٹنا صحیح نہیں ہے باقی پھر عند الضرورۃ

## دعائے صحت

پاکستان کے ممتاز عالم دین اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی و مہتمم و شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ انہیں کافی عرصہ سے ذیابیطس کی شکایت ہے بیماری کے بڑھ جانے کی وجہ سے ڈاکٹروں کے مشورہ سے آپ ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ تمام قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ حضرت شیخ الحدیث کی صحت یابی کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعائیں کرتے رہیں۔

(محمد یعقوب القاسمی فاضل حقانیہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور)

## مجلس مذاکرہ کا افتتاح اور جلسۂ عام

۷ اگست ۱۹۶۶ء بروز اتوار صبح ۹ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت متصل شاہ محمد غوث بیرون دہلی گیٹ میں مجلس مذاکرہ کا افتتاح ہوگا اور اسی روز شام ۹ بجے بعد نماز عشاء چوک شہیداں بیرون دہلی گیٹ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسہ عام ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور امیر انجمن خدام الدین لاہور۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر، مولانا ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

## بقیہ : — معارف الحدیث

ہماری نظریں آٹے اور بھوسی اور بھوسی کو آٹا دیکھ رہی ہیں۔ یعنی صالحین جتنی تیز رفتاری سے گذر رہے ہیں ہم اتنا ہی خوش ہوتے ہیں کہ ہماری ترقی کا میدان اور صاف ہوتا جارہا ہے اور آنکھیں نہیں دیکھتیں کہ ترقی کی ہوس کرنے والے کبھی اپنے قلب پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ اس میں خدا کا خوف اور ایمان و یقین کا کتنا نور باقی رہ گیا ہے ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

اچھی طرح یاد رکھیئے کہ آپ کا ترقی کا خواب اس وقت تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا جب تک کہ آپ تاخر کرتے کرتے ان ہی نفوس قدسیہ کے قدم بقدم نہ چلیں جو ہم سے تیرہ سو سال پہلے گذر چکے ہیں۔ یہی وہ شہسوار تھے جنہوں نے طاغوتی طاقتوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا۔ یہی تو تھے جنہوں نے کفر کے بادل افق عالم سے چھانٹ کر رکھ دیئے اور اس پر پرچم اسلام لہرا دیا۔ اگر آپ تقدم تقدم کا نعرہ لگا کر ان انقلابی ہستیوں سے آگے تقدم چاہتے ہیں تو معاف کیجئے یہ آپ کی ناکامی کا سب سے خطرناک قدم ہوگا۔

## بقیہ - معارف القرآن

جس قوم کا اوپر بیان ہوا اس کے اوصاف کی غیر معمولی عظمت اس کلمہ میں بیان فرمائی گئی کہ یہ خدا کی بخشش ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا کے یہاں کوئی کمی نہیں ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون شخص کس انعام کا مستحق ہے۔ ولیکم بمعنی دوست مددگار راکعون رکوع کے معنے لغت میں جھکنا۔ عاجزی کرنا، نماز کے ایک رکن خاص کو بھی رکوع کہتے ہیں۔ یہاں وہی لغوی معنی مراد ہیں۔

## تقرری

امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب کو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ مرکزی شوریٰ کا ممبر منتخب فرمایا ہے۔

## ضلع ہزارہ میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا دورہ

حسب پروگرام حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد ۲۷، ۲۸ جولائی ہری پور میں ہوں گے۔ ۲۸ جولائی کو ایبٹ آباد روانہ ہوں گے۔ ۳۰ جولائی کی صبح کو ایبٹ آباد سے مانسہرہ روانہ ہوں گے۔ ۳۰، ۳۱ جولائی اور یکم اگست کو مانسہرہ کا پروگرام ہے

(پیر مبارک شاہ ناظم جمعیۃ صوبہ سرحد)

# ہفتہ بھر کی خبریں

## بھارت ایٹم بم کا تجربہ کریگا

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت زیر زمین ایٹمی تجربہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ پاکستان نے اس تشویشناک صورت حال سے اوتھانٹ کو آگاہ کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس امر سے تخفیف اسلحہ کانفرنس کے رکن ملکوں کو بھی مطلع کر دیا جائے۔

## بھارت کو روسی فوجی امداد کی مذمت

مشہور برطانوی مفکر لارڈ برٹرینڈ رسل نے بھارت کو روسی فوجی امداد کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے ایک خط میں کہا ہے کہ بھارت کے پاس ایک بہت بڑی فوج رکھنے کا کوئی جواز نہیں اور پاکستان اور چین سے وہ آسانی سے اپنے تنازعات طے کر سکتا ہے اس لئے روس نے بھارت کو جو اسلحہ فراہم کیا ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں:

## ماسٹر تارا سنگھ اور کشمیری عوام کی حمایت

سکھ راہنما ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بار پھر کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیریوں کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا اختیار ضرور ملنا چاہیئے۔

## سعودی عرب نے اسلحہ کا آرڈر دیدیا

سعودی عرب اور ایران کے درمیان خلیج فارس کے دفاع کے سوال پر اتفاق رائے ہو گیا۔ سعودی عرب نے اس علاقے کے دفاع کے لئے جدید اسلحہ کا آرڈر دے دیا ہے یہ اسلحہ روس اور امریکہ دونوں ملکوں سے خریدا جائے گا۔ امریکہ سے میزائل خریدنے کی بات چیت ہو رہی ہے۔

## بھارت کے انتخابات تک امریکہ پاکستان کو اسلحہ نہیں دے گا

باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کی دفاعی افواج کے لئے فاضل پرزوں کی فراہمی بحال کرنے کے سلسلہ میں محتاط قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ امریکی سفیر صدر ایوب پر اس امر کے لئے زور دیں گے کہ وہ آئندہ فروری میں بھارت کے عام انتخابات تک پاکستان کو امریکی اسلحہ کی فراہمی میں التوا منظور کر لیں۔

## امریکہ خلا میں آئینے چھوڑیگا

امریکہ نے خلا میں دو بڑے آئینے چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ آئینے رات کے وقت سورج کی روشنی کو ویٹ نام کے جنگلوں پر پھینکیں گے۔ اس طرح امریکی فوجوں کو ویٹ کانگ گوریلوں کے خلاف کارروائیاں کرنے میں مدد ملے گی۔ امریکہ کے خلاف تحقیقاتی ادارہ (ناسا) نے اس سلسلہ میں دو فرموں کو چھ سو میٹر نصف قطر کے آئینے تیار کرنے کا آرڈر دے دیا ہے۔ ان آئینوں کی مدد سے چھ سو کلو میٹر رقبہ روشن کیا جا سکے گا۔

## کیوبا بھی ویٹ نام میں رضاکار بھیجے گا

کیوبا کے وزیر اعظم کاسترو نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت بھی شمالی ویٹ نام میں رضاکار بھیجے گی۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ کیوبا شمالی ویٹ نام کی آزادی کے تحفظ کے لئے ہر ممکن امداد دے گا۔

## سعودی عرب میں برطانوی اڈہ

صدر ناصر نے الزام لگایا ہے کہ برطانیہ سعودی عرب میں فوجی اڈہ قائم کر رہا ہے اور برطانوی فوجی عام شہریوں کے لباس میں سعودی عرب میں ایک فوجی اڈہ تعمیر کر رہے ہیں

## نہر سویز سے ستر کروڑ پونڈ کی آمدنی

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ نہر سویز کے قومی ملکیت میں آنے کے بعد اب تک مصر کو اس نہر سے ستر کروڑ مصری پونڈ کی آمدنی ہوئی ہے۔

## شمالی ویٹنام پر بمباری جاری رہیگی

صدر جانسن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ کے خلاف مظاہروں کے باوجود شمالی ویٹنام پر بمباری جاری رہے گی۔

## اسلامی ممالک پر بھارت کے ڈورے

بھارت نے ان ممالک کے ساتھ تعلقات سدھارنے کے لئے سفارتی سطح پر مناسفقانہ کوششوں کی مہم شروع کر دی ہے جنہوں نے جنگ بھارت و پاکستان میں بڑھ چڑھ کر پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھارتی سفارت خانے نے حکومت ترکیہ کو ماضی گفت و شنید سے غلط فہمیاں دور کرنے کی دعوت دی ... لیکن حکومت ترکیہ نے صاف صاف بھارتی سفارتی نمائندے کو یہ کہہ دیا کہ ترکیہ نے سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے پاکستان کی امداد کی، لہٰذا اس سلسلہ میں نہ کوئی جواز پیش کرنے کی ضرورت ہے نہ وضاحت کرنے کی۔ اسی طرح کے جوابات ایران اور دوسرے ممالک سے ملے ہیں۔

## روس عربوں کا حامی ہے

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں جب اسرائیل کے خلاف شام کی شکایت پر بحث شروع ہوئی تو روس نے مغربی طاقتوں کو عرب ممالک کے خلاف اسرائیل کی جارحیت کی سرپرستی اور حمایت کا مرتکب قرار دیا اور روس کے نمائندے نے سلامتی کونسل کو واشگاف الفاظ میں خبردار کیا کہ روس کی حکومت مغربی طاقتوں کی طرف سے عربوں کی تحریک آزادی کو نقصان پہنچانے سے ختم کرنے کی کوشش ہرگز برداشت نہ کرے گا۔

## تبت بھی ویٹنام کی جنگ میں رضاکار بھیجیگا

تبت سے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ پچاس ہزار تبتی رضاکاروں نے ویٹنام کی جنگ میں حصہ لینے کی خدمات پیش کی ہیں

## نائجیریا میں انقلاب

نائجیریا میں جنرل آئرونسی کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ یہ انقلاب شمالی نائجیریا کے ہاؤسا مسلمان قبائل سے تعلق رکھنے والے فوجی افسروں اور سپاہیوں نے بپا کیا ہے۔ لیگاس کے ہوائی اڈہ اور تین شہروں میں جنگ جاری ہے اور باغیوں کی پوزیشن مضبوط بیان کی جاتی ہے۔ جنرل آئرونسی کو قتل کر دیا گیا ہے۔

## چین نے امریکہ کے مقابلہ کی تیاریاں مکمل کر لیں

چین کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ امریکی جارحیت کے خلاف جنگ میں ویٹ نامی عوام کی مدد کرنے کے لئے چین نے اپنی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سامراج کے خلاف ویٹنامی عوام کی مدد چین کا ایک مقدس فریضہ ہے اور چینی عوام اس مقصد کے لئے پوری طرح کمربستہ ہو گئے ہیں۔

## ویٹ کانگ نے ایک ہزار سپاہی ہلاک کر دیئے

گذشتہ تین روز میں شمالی ویٹ نام میں امریکہ کے سات طیارے گرائے گئے۔ اس وقت تک بطور مجموعی شمالی ویٹ نام میں امریکہ کے ۱۲۶۰ طیارے گرائے جا چکے ہیں غیر فوجی علاقے کے جنوب میں امریکی فوج اور ویٹ کانگ چھاپہ ماروں میں گھمسان کی جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں امریکہ کے ایک ہزار سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں

## پاکستان نے طیارے کہاں سے حاصل کئے

امریکی حکومت سفارتی اور دوسرے ذرائع سے اس بات کا پتہ لگانا چاہتی ہے کہ پاکستان نے غیر معمولی بین الاقوامی سودے کے ذریعہ امریکہ کے بنے ہوئے ایف ۸۶ سیبر جیٹ لڑاکا طیارے سے ملتے جلتے ۵۰ طیارے کہاں سے اور کیسے حاصل کر لئے۔ امریکی اخبارات کی اطلاع کے مطابق اس سودے میں کینیڈا مغربی جرمنی اور ایران بھی شامل ہیں۔ یہ طیارے کینیڈا کے بنے ہوئے ہیں۔ انہیں پہلے مغربی جرمنی کے ایک دلال کے ہاتھ فروخت کیا گیا۔ جہاں سے ایران پہنچائے گئے اور پھر ایران سے پاکستان [illegible]

# خبرنامہ جمعیۃ

## ضلع مردان، ضلع پشاور، ضلع ہزارہ میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا تبلیغی و تنظیمی دورہ

۸ر جولائی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کمال زئی غربی حصہ کا ایک اہم اجتماع مقام متبوک میں زیر صدارت مولانا متحمل صاحب منعقد ہوا۔ علاقہ کے تمام نمایندے خصوصیت سے اہم شخصیتیں مولانا دوست محمد صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب، الحاج مولانا عبدالودود صاحب شریک اجلاس تھے۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام اور نصب العین کی وضاحت کی علاقہ کے نمائندوں کو فارم رکنیت کی پانچ کاپیاں حوالہ کی گئیں

۱۰ر جولائی حلقہ کمال زئی جنوبی کا عظیم اجتماع ہوا محترم امیر سرحد نے تقریر کی اور فارم رکنیت کی کاپیاں تقسیم ہوئیں۔

۱۵ر جولائی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ تخت بائی کا اجتماع ہوا۔ نماز جمعہ حضرت امیر سرحد نے پڑھائی ۱½ گھنٹہ امیر سرحد نے تقریر کی جس میں جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام، ملک میں شرعی قوانین کے نفاذ کی وضاحت کی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ ۲۱ر جولائی کو تمام علاقے کا عمومی اجلاس بلایا جائے۔

۱۸ر جولائی تحصیل صوابی جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم اجتماع جامع مسجد اڈہ میں منعقد ہوا جس میں علاقہ اندر، علاقہ بلاق۔ علاقہ صوابی کے نمایندے شریک ہوئے۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی اور بیس کتابیں فارم رکنیت کی تقسیم کی گئیں۔

۲۰ر جولائی جمعیۃ علماء اسلام کمال زئی کا اجلاس زیر صدارت مولانا غلام حقانی صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا علاقہ کے چالیس نمایندے شریک اجلاس ہوئے۔ حضرت امیر سرحد نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ دس کاپیاں فارم رکنیت تقسیم کی گئیں۔

۲۱ر جولائی حسب پروگرام علاقہ تخت بائی کا اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد منعقد ہوا۔ امیر سرحد نے دو گھنٹہ تقریر کی۔ تقریر کے بعد بعض مدعوین نے تسکین قلب کی خاطر مودودی کے متعلق استفسارات کئے۔ آپ نے ان کے شافی جوابات دیئے جس سے لوگوں کو مودودی جماعت کی گمراہی کا یقین ہوگیا الحمدللہ تقریر بہت مؤثر رہی۔ چنانچہ لوگوں کے اصرار پر ۲۲ر اگست کو آپ کی وہاں پھر تقریر ہو رہی ہے۔

۲۳ر جولائی کو آپ نے شہر کے مختلف حصوں میں دیندار اور مخلص احباب سے ملاقات فرمائی۔

۲۴ر جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا ایک اہم اجلاس تنظیمی سلسلے میں مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں اراکین جمعیۃ علماء اسلام، علماء کرام، معززین و عمائدین شہر کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مہمان خصوصی تھے۔ اجلاس میں تنظیمی امور کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس سے مہمان خصوصی حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد نے خطاب کرتے ہوئے عوام کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی اور فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ لوگوں میں اخوت و محبت کا جذبہ پیدا ہو۔ دل مل کر رہیں ان میں دین و ملک اور قوم کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ آپ کی تقریر کے بعد مولانا محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے فارم ممبری کی کاپیاں حلقہ وار تقسیم کیں۔ اجلاس میں چند قراردادیں منظور کی گئیں۔

پہلی قرارداد۔ جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا یہ اجلاس پاکستان کے جید عالم دین مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی وفات کو سانحۂ عظیم قرار دیتا ہے۔ اجلاس دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دوسری قرارداد میں ریل گاڑیوں کے حالیہ حادثات کو المناک قرار دیتے ہوئے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

تیسری قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ پاکستان میں فی الفور قرآن و سنت کے قوانین کا نفاذ کر کے نظریۂ پاکستان کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کی اہم قراردادیں

مورخہ ۲۲/۷/۶۶ بعد نماز عشاء جامع مسجد جمن شاہ میں جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی قدس سرہٗ کی وفات حسرت آیات کو پورے عالم اسلام کا نقصان عظیم تصور کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو اپنے جوار رحمت میں مقام خاص عطا فرما کر جناب قاری مولانا عبدالسمیع صاحب و دیگر جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے جو دس نکاتی پروگرام پیش کیا گیا ہے اُسے فوراً تسلیم کر کے ملک میں سے تمام فحاشی بے حیائی، عریانی، کفر و ارتداد، الحاد و زندقہ کو ختم کیا جائے۔

(۳) آخر میں یہ اجتماع جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و متحدہ اسلامی محاذ کی کامیابی کی دعا پر ختم ہوا ہے۔

(محمد عرفان قادری ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم (سندھ)

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا اہم اجلاس

گوجرانوالہ ۱۸ر جولائی جامع مسجد گلی لانگیاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں جماعت کی تنظیم نو اور رکن سازی کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ امیر حلقہ شمالی پنجاب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ قرارداد کا متن حسب ذیل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضرت قدس سرہٗ کی علمی عملی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت کی مغفرت فرمائے۔ ..... جنت الفردوس میں جگہ نصیب کرے، اور حضرت کے صاحبزادگان و متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ (محمد اکرام ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی ریلیف سرگرمیاں

۱۱ر جولائی سے ضلع سلہٹ میں جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کے زیر اہتمام ریلیف کا کام باقاعدگی سے ہو رہا ہے اور گلاب گنج، بیانی بازار، بشونا تھ اور جنتیا پور تھانہ کے سیلاب زدگان میں امدادی کام ختم کر کے دوسرے تھانوں میں اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ قبل ازیں جمعیۃ کی طرف سے جو ریلیف بنائی گئی تھی جس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب ناظم ضلع کی زیر نگرانی یہ سارا کام ہو رہا تھا۔ اب اس کمیٹی میں شہر سلہٹ کی جمعیۃ میں سے بھی مندرجہ ذیل حضرات کو شامل کر لیا گیا ہے۔

(۱) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب چتولی۔

(۲) حضرت مولانا محمود علی صاحب امام ہوا پاڑہ مسجد نائب تحویلدار

(۳) حافظ محمد مجاہد صاحب امام نئی سڑک مسجد

(۴) حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب امام جنار یار مسجد

ضلع کے اہل ثروت اور دولت مند حضرات جمعیۃ کی دامے، درمے، سخنے، قدمے امداد فرما رہے ہیں۔ جن کے لئے جمعیۃ ان کی از حد ممنون ہے۔

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price [illegible]

جلد ۹ | جمعہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۹

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا، گردہ مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعائت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں، مصر دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن

ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## شرطیہ علاج

لقوہ، فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور موثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں، انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ مائی والی مسجد منٹگمری

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |

فی انچ

۲ روپے ۵۰ پیسے

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہونا تھا وہ شائع ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائیگا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہیں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں وگرنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حافظ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## بغیۃ الکامل شرح محصول و حاصل للجامی رح

بغیۃ الکامل جامی رح کی شروح میں بینظیر ہے، مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک علامہ شمس الحق فغانی مولانا غلام رسول صاحب، مولانا خیر محمد صاحب مولانا عبداللہ دیری نے اس کے متعلق اچھی آراء کا اظہار فرمایا ہے بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں جلد منگوائیے

(نوٹ) بعض اہل خیر کی اعانت سے طالب علموں کو یہ کتاب ساڑھے تین روپے کی بجائے ایک روپیہ ۷۵ پیسے (علاوہ محصولڈاک) ملیگی۔ مہتمم مدرسہ کے دستخط ضروری بھیجیں۔ مدرسہ قاسم العلوم

## بدل اشتراک

سالانہ — ۱۱ روپے

ششماہی — ۶ روپے

فی پرچہ

۲۵ پیسے

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ

# ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ — لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ


## جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء پر ناروا پابندیوں کے خلاف

### شدید احتجاج و اضطراب

### ملک میں حقیقی امن و استحکام کیلئے ایسی پابندیوں کا خاتمہ ضروری ہے

### جبر و تشدد سے حق کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا

جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء مولانا عبدالسلام نائب امیر جمعیۃ ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی نائب امیر صوبہ سرحد۔ مولانا عبدالحق حقانی امیر ضلع کو شہر بدر کرنے اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر صوبہ سرحد کے ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے داخلہ پر پابندیوں کے خلاف ملک بھر کی جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں نے شدید احتجاج و اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ ہمارے نامہ نگاروں کی اطلاع کے مطابق کراچی، ملتان، لاہور، ڈیرہ اسمٰعیلخاں، سرگودھا، جہلم، چکوال، راولپنڈی لائلپور، پشاور، سندھ کے اضلاع اور دیگر شہروں میں جمعیۃ کے رہنماؤں اور خطباء نے جمعہ کے اجتماعات میں ان پابندیوں کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار اور احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کا یہ اقدام ملک کے حقیقی امن و استحکام کے لئے مضر ہے۔ نیز علماء نے اس اقدام کو غیر جمہوری اور غیر مناسب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس قسم کی پابندیاں عائد کر کے اور جبر و تشدد کے بل بوتے پر حق کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے اس امر کا اظہار بھی کیا کہ اسلام کی سربلندی و تحفظ اور ملک کے استحکام کے لئے ہم اپنی جدوجہد بہرحال جاری رکھیں گے۔

علماء نے کہا ہے کہ باوجود اس کے کہ ملک میں بعض قوانین ایسے نافذ ہیں جو غیر اسلامی ہیں اور جنہیں کسی طور بھی قبول نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ان کی منسوخی کے لئے ہم کوئی ایسے ذرائع نہیں اختیار کرنا چاہتے جو ملک و ملت کے مفاد کے منافی ہوں۔ ہم شریعت کے حکم کے مطابق اپنا پروگرام پیش کرتے رہیں گے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش بھی جاری رکھیں گے۔ نیز قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ فوراً عائد کردہ پابندیوں کو ختم کر کے عامۃ المسلمین کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ جن متذکرہ علماء پر مختلف پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ انہوں نے کبھی ایسی بات نہیں کہی جو ملک و ملت کے مفاد کے منافی ہو اور نہ ان میں سے کوئی پیشہ ور مقرر ہے۔ جو فرقہ وارانہ فضا کو مسموم کرنے کا باعث بنا ہو۔ یہ بات تو قابل فہم ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ جو انگریز دشمنی اور اسلام دوستی کی بنا پر فرنگی کے اقتدار کے زمانہ میں سی آئی ڈی کی نظر عنایت میں تھے اور فرنگی حکومت کے معتوب بھی رہے ہیں۔ لیکن انگریز تو کب کا جا چکا ہے۔ کیا اب بھی پرانے ریکارڈ سے استفادہ تو نہیں کیا جا رہا؟ جیسا کہ بعض اوقات ہماری سی آئی ڈی پرانے ریکارڈ کو پیش نظر رکھ کر ایک فہرست تیار کر لیتی ہے اور اعلان کر دیا جاتا ہے کہ فلاں عالم کا داخلہ فلاں شہر میں بند ہے۔ خواہ وہ کب کا داعی اجل کو لبیک کہہ چکا ہو۔ مثلاً شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کو وفات پائے ہوئے سال گذر چکا تھا کہ پشاور میں ان کے داخلہ پر پابندی عائد کی گئی اور اس کا اعلان باقاعدہ اخبار میں شائع کرایا گیا۔ سی آئی ڈی سے اس قسم کی کئی ایک مضحکہ خیز غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

## عربوں کی قیادت مصر کریگا

(علامہ اقبال مرحوم)

۱۹۲۸ء یا ۱۹۲۹ء کی بات ہے۔ ایک روز میں (یعنی مولانا سعید احمد اکبرآبادی) ڈاکٹر عبداللہ چغتائی کے ساتھ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ کی خدمت میں عصر و مغرب کے درمیان ان کی کوٹھی پر حاضر تھا۔ ہم دونوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ڈاکٹر صاحب ایک اسپرنگ دار مسہری پر نیم دراز تھے۔ عرب ممالک کا ذکر آ گیا، تو ڈاکٹر صاحب نے ان ممالک کے سیاسی، دینی اور اخلاقی انحطاط پر بڑے دکھ اور درد کا اظہار فرمایا۔ لیکن یہ ذکر کرتے کرتے اچانک حقہ کا ایک کش لیا اور پھر جذباتی انداز میں کہنے لگے۔ "میں بہرحال مایوس نہیں ہوں۔ مجھ کو یقین ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ ایشیا کی تمام قومیں آزاد ہوں گی اور اس وقت عرب بھی اپنی عظمت رفتہ واپس لینے کے لئے متحد و متفق ہو کر بہ حیثیت ایک قوم کے ابھریں گے اور ان کی قیادت مصر کریگا" میں نے پوچھا کہ مصر تو مغربیت میں سب سے زیادہ ڈوبا ہوا ہے۔ فرمایا "مصر کا ذہن بیدار ہے۔ ان کو اسلام سے سچی محبت ہے۔ علوم جدیدہ میں وہ سب عربوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ اور پھر جسمانی لحاظ سے بھی وہ سب سے زیادہ مضبوط اور تندرست ہیں۔ اس بنا پر قیادت کی صلاحیت سب سے زیادہ انہیں میں ہے۔ رہی ان کی مغربیت تو میں ان سے نہیں گھبراتا اگر ذہن مسلمان ہو تو یہی مغربیت اپنی انتہا کو پہنچ کر اور زیادہ پختگی ایمان کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ چنانچہ خود میرا حال یہ ہے کہ یورپ میں رہ کر اسلام پر میرا عقیدہ جتنا پختہ ہوا۔ پہلے ایسا نہیں تھا۔ آج یہ واقعہ یاد آتا ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ ترجمانِ حقیقت کی چشم بصیرت نے اب سے تیس سال قبل کس طرح ان واقعات کو دیکھ لیا تھا۔ جو آج پیش آ رہے ہیں۔

(اقتباس از مضمون مولانا سعید احمد اکبرآبادی ایڈیٹر ماہنامہ "برہان" دہلی بعنوان "نظرات" (اداریہ)

ماہنامہ برہان اگست ۱۹۵۸ء مطابق محرم الحرام جلد ۴۱ شمارہ ۲)

علامہ مرحوم کے ذہن رسا کی بے ساختہ داد دینی پڑتی ہے کہ کس طرح انہوں نے آج سے چونتیس سال قبل مصر سے متعلق اپنی جچی تلی رائے کا اظہار فرما دیا تھا۔ مصر کے مرد جلیل جمال عبدالناصر نے مصر کو واقعی اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔ جس کا نقشہ علامہ موصوف کے ذہن میں آ چکا تھا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)


جلد ۹ - جمعہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء مطابق ۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ قیمت ۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی گلشن محل ۱۶)

# امام حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ شہادت

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

بعض لوگوں کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ اگر سلطان اسلام کو خلیفہ مان لینا چاہیئے گو نااہل ہو تو پھر حضرت امام حسینؓ نے یزید بن معاویہؓ کی حکومت کے خلاف کیوں خروج کیا؟ اور کیوں ان کو برسرِ حق اور شہید مظلوم وجور تسلیم کیا جاتا ہے؟ پس گو بحث کے اس حصہ کا طول بقیہ مطالب کی تشریح میں مخل ہوگا۔ لیکن چونکہ اس معاملہ میں عام طور پر ایک سخت غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے صاف کر دینا ضروری ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت امام حسینؓ اس حالت میں لڑے۔ جبکہ وہ یزید کی حکومت کے مقابلہ میں خود مدعی امامت اور طالب خلافت تھے۔ جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے واقعہ کربلا کا دقت نظر کے ساتھ مطالعہ نہیں کیا۔ حالات میں اچانک ایسی تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ اس غلط فہمی کا پیدا ہو جانا عجیب نہیں حضرت امامؓ جب مدینہ سے چلے تو ان کی حیثیت دوسری تھی جب کربلا میں حق پرستانہ لڑ کر شہید ہوئے تو ان کی حیثیت دوسری تھی۔ دونوں حالتیں مختلف ہیں۔ اس لئے دونوں کا حکم بھی شرعاً مختلف ہے۔ جب وہ مدینہ سے چلے ہیں تو حالت یہ تھی کہ نہ تو ابھی یزید کی حکومت قائم ہوئی تھی اور نہ ہی اہم مقامات و مراکز نے اس کو خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ نہ اہل حل و عقد کا اس پر اجماع ہوا تھا ابتدا سے معاملۂ خلافت میں سب سے پہلی آواز اہل مدینہ کی اٹھی ہے۔ پھر حضرت علیؓ کے زمانہ میں مدینہ کی جگہ کوفہ دارالخلافہ بنا اہل مدینہ اس وقت تک متفق نہیں ہوئے تھے۔ کوفہ کا حال یہ تھا کہ تمام آبادی یک قلم مخالف تھی اور حضرت امام حسینؓ سے بیعت کرنے کے لئے پیہم اصرار و الحاح کر رہی تھی۔ انہوں نے خود خلافت کی حرص نہ کی۔ بلکہ ایک ایسے زمانہ میں جب تخت حکومت سابق حکمران سے خالی ہو چکا تھا اور نئے حکمران کی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی۔ ایک بہت بڑی مرکزی و مؤثر آبادی (یعنی کوفہ و عراق) کے طلب و سوال کو منظور کر لیا۔ البتہ اس منظوری میں یہ مصلحت ضرور پیش نظر تھی کہ یزید جیسے نااہل کی حکومت سے امت کو بچایا جائے۔ اگر کہا جائے کہ امیر معاویہؓ نے اپنی زندگی میں یزید کو ولیعہد مقرر کر دیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شرعاً اولاد کی ولیعہدی کوئی شے نہیں۔ اصلی شرط خلافت کی انعقاد حکومت ہے۔ یزید کو ولیعہد مقرر کر دیا گیا تھا۔ لیکن جب تک اس کی خلافت بالفعل قائم نہ ہو جاتی صرف یہ بات کوئی حجت نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب یزید کی ولیعہدی کے لئے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بیعت طلب کی گئی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا اور کہا۔ لا اُبایع لاثنین۔ میں دو امیروں سے بیک وقت بیعت نہ کروں گا یعنی خلیفہ کا اپنی زندگی میں ولیعہدی کے لئے بیعت لینا ایک وقت میں دو امیروں کی بیعت ہے۔ جس کی شرعاً کوئی اصل نہیں۔ (رواہ ابن حبان و نقلہ فی الفتح) لیکن جب وہ کوفہ پہنچے تو یکایک نظر آیا کہ حالت بالکل بدل چکی ہے۔ تمام اہل کوفہ ابن زیاد کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اور سرزمین عراق کی وہ بے وفائی و غداری جو حضرت امیر کے عہد میں بارہا ظاہر ہو چکی تھی بدستور کام کر رہی ہے

کو مدینہ واپس چلے جائیں۔ لیکن ابن سعد کی فوج نے ظالمانہ حرکت کر لیا اور مع اہل و عیال کے قید کرنا چاہا۔ وہ اس پر بھی آمادہ ہو گئے تھے کہ مدینہ کی جگہ دمشق چلے جائیں اور براہ راست یزید سے اپنے معاملہ کا فیصلہ کرا لیں۔ مگر ظالموں نے یہ بھی منظور نہ کیا۔ اب امام کے سامنے صرف دو راہیں تھیں۔ یا اپنے تئیں مع اہل و عیال قید کرا دیں۔ یا مردانہ وار لڑ کر شہید ہوں۔ شریعت نے کسی مسلمان کو مجبور نہیں کیا ہے کہ ناحق ظالموں کے ہاتھ اپنے تئیں قید کرا دے۔ پس انہوں نے دوسری راہ کمال عزیمت و جرأت کی اختیار کی۔ اور خود فروشانہ لڑ کر حالت مظلومی و مجبوری میں شہید ہوئے۔ پس جس وقت کربلا میں میدان کارزار گرم ہوا ہے۔ اس وقت امام حسینؓ مدعی خلافت و امامت نہ تھے۔ نہ اس حیثیت سے لڑ رہے تھے۔ ان کی حیثیت محض ایک مقدس اور پاک مظلوم کی تھی۔ جس کو ظالموں کی فوج ناحق گرفتار کرنا چاہتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو زندہ گرفتار کرا دینا پسند نہیں کرتا۔ اور چاہتا ہے کہ طاقتور ظلم کے مقابلہ میں بے سروسامان حق کی استقامت کا ایک یادگار منظر دنیا کو دکھلا دے۔ تعجب ہے کہ یہ غلط فہمی صدیوں سے پھیلی ہوئی ہے جس کو مفصل اور محققانہ بحث دیکھنی ہو۔ وہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی منہاج السنہ جلد ۲ کا مطالعہ کرے۔

## کرامات سیدنا امام حسینؓ

— آپ کی شہادت دسویں محرم ۶۱ھ میں ہوئی اور اسی دن شدید ترین سورج گرہن لگا۔

— آپ کی شہادت کے چھ ماہ بعد تک آسمان کے کنارے کچھ عجیب طرح سرخ رہے اور پھر وہ سرخی جاتی رہی۔ شہادت سے پہلے اور اس کے بعد پھر کبھی ویسی سرخی نہیں دیکھی گئی۔

— آپ کی شہادت کے دن بیت المقدس میں ہر پتھر کے نیچے سے تازہ تازہ خون نکلا۔

— ظالموں کی فوج میں جو پیلے رنگ کی گھاس رکھی ہوئی تھی۔ وہ راکھ ہو گئی۔

— ان ظالموں نے اپنے لشکر میں ایک اونٹنی ذبح کی تو اس کے گوشت میں سے آگ کی چنگاریاں نکلتے دیکھیں۔

— اور جب اس کا گوشت پکایا تو وہ اندرائن کی طرح کڑوا زہر ہو گیا۔

— ایک شخص نے حضرت حسینؓ سے گستاخانہ باتیں کیں تو خدائے جبار و قہار نے اس پر دو آسمانی ستارے پھینکے۔ جن سے اس کی قوت بصارت جاتی رہی۔

— اور ان ایام کی اسی حالت سے متعلق حضرت ابو نعیم رح نے کتاب دلائل میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت حسینؓ پر جنات کو روتے اور نوحہ کرتے سنا

— حضرت امام حسینؓ کی یہ کرامتیں تاریخ خلفاء سے نقل کی گئی ہیں۔

— حضرت مولانا تھانوی رح نے کسوف شمس سے اہل ہیئت کی اصطلاح آخری مہینہ میں رونما ہوتی ہے۔ وہ نہیں بلکہ لغوی معنی یعنی آفتاب کا بے نور ہو جانا بتایا ہے۔

نیز ان مذکورہ بالا کرامات کو حافظ حدیث ابن حجر رح نے مزید صحیح حوالوں کے ساتھ کتاب تہذیب التہذیب کی جلد دوم صفحات (۴۵۴، ۴۵۵) پر بھی بیان کیا ہے۔

خلف بن خلیفہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کے وقت آسمان کالا ہو گیا اور دن میں ستارے نکل آئے۔

محمد بن صلت ابدی نے ربیع بن منذر ثوری اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امام حسینؓ کی شہادت کی اطلاع دی اور وہ اندھا ہو گیا۔ جس کو دوسرا آدمی کھینچ لے گیا۔

ابن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے میری دادی نے کہا۔ قبیلہ جعفیین کے دو آدمی جناب امام حسینؓ کے قتل میں شریک تھے۔ جن میں سے ایک کی شرمگاہ اتنی لمبی ہوئی۔ کہ وہ مجبوراً اس کو لپیٹتا تھا اور دوسرے آدمی کو اتنا سخت استسقا ہو گیا کہ وہ پانی کی بھری ہوئی مشک کو منہ سے لگا لیتا اور اس کی آخری بوند تک چوس جاتا۔

سدی ایک قصہ بیان کرتے۔ کہ میں ایک جگہ جہاں گیا۔ جہاں قتل حسین کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ میں نے کہا۔ حسینؓ کے قتل میں جو شریک ہوا۔ وہ بری موت مرا۔ جس پر گفتگو کرنے والے نے کہا۔ اے عراقیو! تم کتنے جھوٹے ہو۔ مجھے دیکھو۔ میں قتل حسینؓ میں شریک تھا۔ لیکن اب تک بری موت سے محفوظ ہوں اسی لمحہ اس نے جلتے ہوئے چراغ میں اور تیل ڈال کر بتی کو اپنی انگلی سے ذرا بڑھایا ہی تھا کہ پوری بتی میں آگ لگ گئی جسے وہ اپنی تھوک سے بجھا رہا تھا کہ اس کی داڑھی میں آگ لگ گئی۔ وہ وہاں سے دوڑا اور پانی میں کود پڑا۔ تاکہ آگ بجھ جائے لیکن آخر کار جب اس نے دیکھا تو وہ جل کر کوئلہ ہو گیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں دکھا دیا کہ تیری شرارت کا یہ انجام ہے۔

عمارہ بن عمیر نے بیان کیا کہ جب عبیداللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے برآمدے میں برابر برابر رکھے گئے۔ اور میں اس وقت ان لوگوں کے پاس پہنچا جبکہ وہ لوگ کہہ رہے تھے۔ وہ آ گیا وہ آ گیا۔ کہ اتنے میں ایک سانپ نے آکر ان سروں میں گھسنا شروع کیا۔ اور عبیداللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھستا اور اس میں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر باہر آ جاتا۔

اس واقعہ کو امام تبندی رح نے بیان کر کے اس کی سند کو بھی صحیح کہا ہے۔

(حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح)

خطوط کتابت کرتے وقت
اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۶ر مئی ۱۹۶۶ء

# معیارِ تعلیم کی پستی اور اُسکے اسباب

اخبارات میں چند روز سے متواتر یہ خبریں چھپ رہی ہیں کہ درسی کتابوں کی نایابی کے سبب سے ہزاروں طلباء اور طالبات انتہائی پریشانی کا شکار ہو رہے ہیں۔ حکومت نے مبینہ طور پر پندرہ ناشرین کو درسی کتابوں کی طباعت کا ٹھیکیدار بنا کر لاکھوں طلبہ کو مشکلات اور پریشانیوں کے منہ میں دھکیل دیا ہے اور وہ لوگ اپنے اداروں کی بدانتظامی یا اجارہ داری کی وجہ سے ان کتابوں کو نہیں چھاپ رہے اور اگر چھاپتے بھی ہیں تو نہایت قلیل تعداد میں۔ اخبارات کی رپورٹ کے مطابق مختلف شہروں کے تاجران کتب عروس البلاد لاہور میں کئی کئی روز تک قیام کر کے بے نیل مرام واپس چلے گئے ہیں۔ یہاں کے ان مخصوص ناشرین کے نام مختلف شہروں سے کالیں بک کروا کر استفسار کیا جاتا ہے لیکن جواب نفی میں ملتا ہے۔

ہم آج تک یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ حکومت جس مسئلہ کی بابت بھی اپنا کوئی پکشن مقرر کرتی ہے وہی مسئلہ بجائے آسان ہونے کے پہلے سے بھی زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اسی تعلیمی مسئلہ کو پیش کیا جا سکتا ہے حکومت نے اس کی چند مشکلات اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے پیش نظر جب سے تعلیمی کمیشن وغیرہ بٹھائے اسی وقت سے اس مسئلہ کی مشکلات میں بجائے کمی ہونے کے اور زیادہ، اضافہ ہو گیا۔ تعلیمی معیار یہ ہو گیا ہے کہ ایک میٹرک پاس طالب علم اخبار بھی صحیح طریقے سے نہیں پڑھ سکتا۔ اس کی وجہ کچھ نصاب تعلیم کا ناقص ہونا اور کچھ ناشرین کی اجارہ داری ہے۔ محکمۂ تعلیم نے اگرچہ اپنی رائے میں قوم کے طلبہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ پہلی جماعت کے قاعدے سے لیکر دسویں جماعت کی ضخیم کتابوں کی ترتیب تک یونیورسٹی اور ڈگری کالجوں کے ان پروفیسر صاحبان سے مدد لی ہے جن کے ناموں کی ضخامت سے دگنی ان کی ڈگریوں کی ضخامت ہے، لیکن ہمیں بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان لوگوں نے جو کتابیں ترتیب دی ہیں وہ اس بات کی صاف غمازی کر رہی ہیں کہ وہ بڑی بڑی ڈگریوں والے پروفیسر صاحبان ان پرائمری اور ہائی اسکول کے طلبہ کی نفسیات سے یک قلم ناآشنا ہیں ان کی یہ ناقص ترتیب تعلیم کے معیار کو بجائے بلند کرنے کے روز بروز پست کر رہی ہے، کیونکہ بچہ ان کتابوں کو پڑھنے کے باوجود ان کی ناقص ترتیب کے باعث ان کے سمجھنے سے عاری ہے۔ ان کتابوں کو ان حضرات کو ایڈٹ کرنا چاہیئے تھا۔ جو ان کلاسوں کا تجربہ رکھتے ہیں تاکہ وہ ان بچوں کی سائیکالوجی کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق اسی قسم کا مواد کتاب میں فراہم کرتے۔

معیارِ تعلیم کے پست ہونے کی دوسری وجہ کتابوں کی زیادتی ہے۔ محکمۂ تعلیم نے یا تو اپنے ان چند ناشرین کی دولت میں اضافہ کی خاطر یا کسی اور وجہ سے ہر جماعت میں اتنی کتابیں لگا دیں جن کو اُس جماعت کا بچہ اٹھا بھی اسکول نہیں لے جا سکتا۔ مثال کے طور پر دوسری جماعت کے بچہ کو جس کی عمر ۶-۷ سال ہوتی ہے اپنی عمر کے سالوں کی تعداد ہی میں کتابیں ہر روز اسکول لے جانی پڑتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اتنے چھوٹے بچے کا اتنی کتابوں کو دیکھ کر تعلیم سے دل بالکل اچاٹ ہو جاتا ہے۔ وہ اگرچہ گھر سے اسکول آتا تو ہے لیکن راستہ میں بجائے اسکول جانے کے دوسرے آوارہ لڑکوں کے ساتھ مل کر ان کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے۔

تیسری وجہ معیارِ تعلیم کے پست ہونے کی یہ ہے کہ ناشرین حضرات ایک تو کتابوں کی طباعت میں بعض لفظ ایسے غلط چھاپ دیتے ہیں کہ اُن کے متعلق شبہ ہو جاتا ہے کہ وہ غلطی مؤلف کی ہے۔ یا ناشر کی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچپن میں وہ غلطی بچے کے ذہن میں ایسی گھستی ہے کہ پھر ساری عمر اُس کو نکالا نہیں جا سکتا۔ دوسرے وہ مخصوص ناشرین اپنی اجارہ داری کے پیش نظر کتابیں وقت پر نہیں چھاپتے اور بچے کو کافی دنوں تک کتابوں کی خریداری کے متعلق خاصی ذہنی پریشانی میں مبتلا رہنا پڑتا ہے بلکہ بعض اطلاعات کے مطابق کئی کتابیں تو ۵-۶ ماہ تک بازار میں نہیں ملتیں اور جب ملتی ہیں تو اُس وقت تعلیمی سال ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے اور طلبہ اُس کتاب کو خرید تو لیتے ہیں لیکن پڑھ نہیں سکتے۔

اب تعلیمی سال کو شروع ہوئے ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے، لیکن طلبہ ابھی تک آدھی سے زیادہ کتابوں سے محروم ہیں۔ حالانکہ تعلیمی سال شروع ہونے سے پہلے ہی تمام کتابوں کو اچھی خاصی تعداد میں چھپ کر بازار میں آ جانا چاہیئے تھا تاکہ طلبہ کو ان کی خرید میں کوئی دشواری نہ ہو۔ اور اگر یہ موجودہ ٹھیکیدار ناشرین ایسا نہیں کر سکتے تو محکمۂ تعلیم کو ان کتابوں کی طباعت کو عام کرنا چاہیئے تاکہ ہر نشر و اشاعت کا ادارہ اس کو چھاپ کر مارکیٹ میں لا سکے۔

امید ہے کہ محکمۂ تعلیم کے ارباب بست و کشاد ان گذارشات پر غور فرما کر ان مشکلات کے ازالہ کی ہر ممکن تدبیر کریں گے۔

## پولیس کا تشدد

پولیس کا ویسے تو یہ پرانا رویہ ہے، کہ وہ سیاسی کارکنوں پر ہر قسم کے تشدد کو روا رکھتی ہے، لیکن کچھ عرصہ سے پولیس کے اس رویہ میں شدت پیدا ہو گئی جس کی وجہ سمجھنے سے ہم قاصر ہیں۔ گذشتہ دنوں میں جب صدر جمہوریہ چین اور جلالت الملک شاہ فیصل اپنی تاریخی دوروں پر پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے تو لاہور راولپنڈی اور کراچی میں پولیس نے صحافیوں کے ساتھ بہت ہی ناروا سلوک کیا جس کی مذمت ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کی ہے چنانچہ گورنر مغربی پاکستان نے ان سب واقعات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے اور اس کے ساتھ گورنر مغربی پاکستان نے یہ بھی یقین دلایا ہے کہ صحافیوں سے بدسلوکی کرنے والوں کو سزا دی جائے گی۔

اسی سلسلہ میں ضلع گجرات سے جمعیۃ کے دو ارکان مولانا برکت علی صاحب اور جناب عبدالقیوم صاحب عارف پر کچھ تشدد کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ فی الحال ہم اس پر کوئی تبصرہ کرنے کے بجائے محترم ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات اور محترم ایس پی صاحب گجرات کو متوجہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

## دو علماء کی نظر بندی کیخلاف رٹ درخواستیں

پشاور۔ یکم مئی۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کی پشاور برانچ میں جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے دو علماء کی طرف سے اُن کی نظر بندی کو چیلنج کرتے ہوئے دو رٹ درخواستیں دائر کی گئی ہیں درخواستیں جن کی ابتدائی سماعت ۴ مئی کو ہوگی۔ مسٹر ظہور الحق بیرسٹرایٹ لا، مسٹر نور احمد ایڈووکیٹ نے قاضی عبدالکریم نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسماعیل خاں کی جانب سے دائر کی ہیں۔ قاضی عبدالکریم اور مولانا عبدالسلام کو کراچی اور شہر ڈیرہ اسمٰعیلخاں سے شہر بدر کیا گیا ہے اور انہیں علی الترتیب موضع وانڈہ شیرو اور گرڑوالی سے پانچ پانچ میل کی حدود کے اندر اندر نظر بند کر دیا گیا ہے۔ رٹ درخواستوں میں کہا گیا ہے کہ نظر بندوں کو نظر بندی کی وجوہ سے آگاہ نہیں کیا گیا اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے احکام نظر بندی غیر قانونی ہیں۔ اس کے علاوہ آرڈیننس کی دفعہ ۵ (۱) الف اور ج جس کے ماتحت انہیں نظر بند کیا گیا ہے انہیں مہیا نہیں کی گئیں

## حضرت درخواستی مدظلہ العالی کا دورۂ نوشہرہ

۳ مئی (بذریعہ ڈاک) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی ۴ مئی بروز جمعہ بذریعہ خیبر میل غلام الدین کانفرنس میں شرکت کے لئے نوشہرہ صدر تشریف لے جا رہے ہیں

(دفتر مرکزی جمعیۃ)

## تمام جمعیتوں کے نام

پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ پھر تاکید کی جاتی ہے کہ ہر ہر ضلع میں ابتدائی ممبر سازی کا کام شروع کر دیا جائے۔ محرم اور صفر دو ماہ اس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ دستور کے مطابق تمام انتخابات ممبر سازی کی بنیاد پر ہو سکیں گے۔ صوبائی امراء اپنے اپنے اضلاع میں کام جاری کرائیں۔

(غلام غوث ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

## آہ! مولینا محمد طفیلؒ

ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ سطور لکھ رہے ہیں کہ شہر کے ایک نہایت سوشل ورکر اور ہماری جمعیت کے نہایت سرگرم کارکن اور مجلس شوریٰ لاہور ڈویژن کے ممبر مولینا محمد طفیل صاحب ایک طویل بیماری کے بعد ۲۸ اپریل ۱۹۶۶ء کو اس عدم ہستی نما سے ہستی عدم نما کی طرف انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک نہایت بلند صفات انسان تھے۔ باوجود محکمہ انہار کے سپرنٹنڈنٹ ہونے کے آپ کا حسن سلوک آپ کے پورے عملہ کو گرویدہ کیے ہوئے تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ مفتی محمد حسن رح مہتمم جامعہ اشرفیہ کی زیر سرپرستی دینی کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ آخر عمر تک آپ پشاوری مسجد نیلہ گنبد میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ کوئی دینی کام ایسا نہیں محتاج ہیں آپ بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیتے ہوں یہی دینی تڑپ انہیں جمعیت کی طرف کھینچ کر لائی اور آپ نے نہایت جرأت، بہادری، تڑپ اور گرم جوشی سے جمعیت کے دستور کو اپنایا۔ ہر موقع پر جمعیت کی دامے درمے، سخنے، قدمے امداد کی اور آخری ایام تک جمعیت کی سرپرستی فرماتے رہے۔ اس وجہ سے ان کی وفات حسرت آیات سے جمعیت ایک بہت بڑے سرپرست سے محروم ہو گئی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین) جمعیت ان کے خاندان کے ساتھ غم میں برابر کی شریک ہے۔

## نیا روسی راکٹ بمباروں کو آن واحد میں تباہ کر سکتا ہے۔

ماسکو اتوار۔ ماسکو ریڈیو کے مطابق روس نے ایسے طیارہ شکن راکٹ تیار کئے ہیں جو ہر قسم کے جدید لڑاکا بمباروں کو چاہے وہ کتنی ہی بلندی اور کتنی ہی تیز رفتاری سے پرواز کر رہے ہوں، آناً فاناً تباہ کر سکتے ہیں۔ آج یوم مئی کی تقریبات میں ایسے راکٹوں کی نمائش کی گئی۔ علاوہ ازیں راکٹ شکن راکٹوں کی بھی نمائش کی گئی۔ ماسکو ریڈیو نے دعویٰ کیا کہ متحرک پلیٹ فارم والے راکٹ جو روس نے تیار کئے ہیں دنیا کے کسی ملک کے پاس نہیں ہیں اور دنیا کا کوئی ریڈار سسٹم ایسے راکٹوں کی نقل و حرکت کا پتہ نہیں لگا سکتا۔

## ہفتہ بھر کی اہم خبریں

## مصر کا فضائی وفد پاکستان آئے گا۔

کراچی، اتوار۔ (اپ پ) متحدہ عرب جمہوریہ کا چار ممبروں کا ایک فضائی وفد بدھ کو کراچی پہنچے گا۔ یہ وفد پی آئی اے کے صدر ایئر مارشل ایم اصغر خاں کی دعوت پر پاکستان آ رہا ہے یہ وفد لاہور اور راولپنڈی بھی جائے گا۔

کراچی میں قیام کے دوران یہ وفد شہری ہوا بازی کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر اے روف سے بات چیت کرے گا۔ ایئر مارشل اصغر خاں وفد کے اعزاز میں ڈنر دیں گے۔


## فرمودات امیر شریعت رح

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

حصہ اول

ترتیب حکیم مختار احمد الحسینی

- شاہ جیؒ کی باتیں
- خطابی معرکے
- جواہر پارے
- رموز و معارف
- نقطہ آفرینیاں
- وقت کے مغنولوں سے خطاب
- تاریخی تقریریں
- عقیدہ و مسلکی
- مسائل
- فرنگی اور شاہ جیؒ
- غم دوراں کے تذکرے
- دیگر اہم اور تاریخی مواد

حصہ اول

بہترین کتابت و طباعت سے آراستہ ہو کر چھپ گیا ہے۔

قیمت دو روپے صرف

علاوہ محصول ڈاک ——!

آج ہی منگوائیں

مکتبہ تعمیر حیات

دفتر جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل —— لاہور


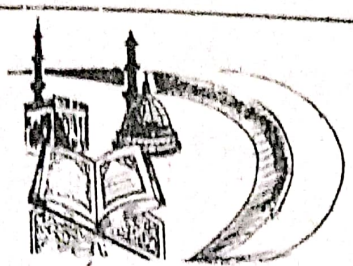

## ترجمان اسلام کا دور جدید

ہمارے قارئین یہ پڑھ کر یقیناً مسرت محسوس کریں گے کہ ادارہ کے منتظمین عنقریب ترجمان اسلام میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں لا رہے ہیں۔

(ا) ترجمان کے صفحات میں ۸ صفحات کا مزید اضافہ کر کے بجائے ۸ کے پرچہ کو ۱۶ صفحات کا کر دیا جائیگا۔

(ب) پرچہ کا معیار مزید بلند کرنے کیلئے بہترین ارباب قلم کے مضامین اسلامی اقتصادیات معاشیات اور سیاسیات کے متعلق شائع کئے جائیں گے۔

(ج) تفسیر قرآن اور تشریح احادیث کے بارہ میں مستقل عنوانات شروع کیے جا رہے ہیں۔

لہٰذا صفحات کے اضافہ اور مزید تبدیلیوں کے پیش نظر پرچہ کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پرچہ کے ۱۶ صفحات پر مشتمل ہونے پر اس کی فی پرچہ قیمت ۵ پیسے اور سالانہ چندہ مبلغ ۱۱ روپے اور ششماہی چندہ مبلغ ۶ روپے رکھا جا رہا ہے۔ جن حضرات کا چندہ ہمارے پاس جمع ہے ان کے چندہ کو بھی اب سے انہی نئی شرحوں میں تبدیل کر کے اتنی مدت کے لئے ان کو رسالہ بھیجا جائے گا۔ مثلاً جن حضرات کا آٹھ ماہ کا چندہ ہمارے ذمہ باقی ہے اس کو اب چار ماہ کا چندہ متصور کر کے اس چار ماہ کی مدت کے اختتام پر ان کو رسالہ وی۔پی کر دیا جائے گا۔ یا پھر وہ حضرات ہمیں ابھی سے اور آٹھ ماہ کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں تاکہ ان کا پورے ایک سال کا چندہ ہمارے پاس جمع ہو جائے۔

ہمیں امید ہے کہ پرچہ کی افادی حیثیت میں اضافہ کے پیش نظر احباب نہایت فراخ دلی سے سالانہ چندہ میں اس اضافہ کو قبول فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

(ادارہ)

# مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار

## علماء مشرقی پاکستان کی خدمت میں

محترم علماء کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ اس وقت پاکستان میں اسلام کی جو خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں اور جس جرأت کے ساتھ قرآن وسنت کے خلاف قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں۔ نیز جس تیز رفتاری کے ساتھ رقص وسرود، فحاشی اور عریانی کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اس سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہوتی ہے کہ اس ملک سے اسلام کے وقار کو مٹانے کے لئے ایک منظم اسکیم کے ماتحت یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے ظاہر ہے۔ ایسی نازک ترین حالت میں دین کے علمبردار حضرات کا خاموش رہنا شریعت اور احکام شریعت کے ساتھ مداہنت برتنے کا مترادف ہوگا۔ اس سے جو دینی نقصان ہوگا۔ صرف یہی نہیں کہ اس کا وبال تمام مسلمانوں پر عموماً اور علمائے کرام پر خصوصاً عائد ہوگا۔ بلکہ آئندہ اس کی تلافی کی صورت بھی ناممکن ہو جائے گی۔ نیز یہ لوگ آج تو علماء سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ چند دنوں کے بعد العیاذ باللہ دین اور مذہب سے بھی بیزاری کا اعلان کر دیں گے۔

محترما! اس وقت علمائے کرام کا خاموش رہنا دین ومذہب کی خواہ کتنی ہی خدمات انجام دیں مگر وہ سماجی اور اجتماعی برائیوں کے سدباب کے لئے قطعاً کافی نہیں۔ علمائے کرام کی بے شمار خدمات کے باوجود آج لوگوں کے سامنے جو ان کے اثرات ظاہر نہیں ہو رہے ہیں۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ ان کی کوئی باقاعدہ تنظیم نہیں ہے۔ حالانکہ یہ زمانہ ہے اجتماعی حیثیت سے کام کرنے کا۔ لہذا علماء کرام پر فی الحال ایک مضبوط تنظیم کے تحت بنیان مرصوص کی طرح منظم ہو کر میدان عمل میں کود پڑنا فرض اولین ہے۔

فی الحال مشرقی پاکستان میں اسلام کے نام پر دو جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ ایک نظام اسلام چونکہ اس جماعت کی باگ ڈور اقتدار کے بھوکے افراد کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس جماعت کے ... سربراہ ما اثر لیڈر کی اہلیہ اپوا جیسی مغرب زدہ ..... عورتوں کی انجمن کا رکن ہے۔ اور ایک قادیانی ... خاندان میں اپنی لڑکی دے کر مرزائیوں سے رشتہ جوڑ لیا ہے۔ ظاہر ہے ایسے افراد کے ذریعہ حقیقی نظام اسلام کی ترویج کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اور دوسری جماعت جماعت اسلامی کے نام سے موسوم ہے۔ اس جماعت کے متعلق شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی قدس سرہٗ اور مشرقی ومغربی پاکستان کے کل اکابر علماء کرام ..... کے خیالات کا حاصل یہ ہے کہ اس جماعت کے سربراہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے صحابہ کرام پر تنقید کر کے دین کی بنیاد کو متزلزل کرنے کی سعی بیجا کی ہے۔ اور ماڈرن اسلام رائج کرنا چاہتا ہے۔ جو کسی سچے مسلمان کے لئے ہرگز قابل قبول نہیں۔"

یہ بالکل بدیہی ہے کہ ایسی صورت حال میں مذکورہ بالا جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی ہم شرکت نہیں کر سکتے۔ لامحالہ ہمیں ایک تیسری راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہو گئی۔ اسی کے مدنظر سلہٹ ڈھاکہ کے علماء کرام نے مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے چند سربراہوں کو مشرقی پاکستان تشریف لانے کے لئے دعوت دی تھی۔ چنانچہ گذشتہ ۱۳ مارچ کو مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر قطب عالم حافظ الحدیث حضرت علامہ محمد عبداللہ درخواستی صاحب اطال اللہ بقاءہم کی قیادت میں نائب امیر وقائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب پر مشتمل ایک وفد ڈھاکہ رونق افروز ہوا۔

ان کی آمد پر ڈھاکہ شہر کے علماء، آئمہ مساجد، دیندار حضرات اور قریبی اضلاع کے علماء کرام کا ایک اجتماع منعقد ہوا۔ اسی اجتماع میں بڑے غور وخوض کے بعد مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل عمل لائی گئی۔ جس کے امیر حضرت مولانا حافظ شیخ عبدالکریم صاحب سلہٹی (خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ) منتخب ہوئے اور نظامت کے لئے اس نااہل (محمد شمس الدین غفرلہٗ) کو نامزد کیا گیا۔ ۱۷ مارچ کو ڈھاکہ میں ان حضرات کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علمائے کرام کے علاوہ عام وخاص ہر طبقہ کے شہری حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ بعدہٗ یہ حضرات سلہٹ تشریف لے گئے۔ اور ۲۰ مارچ کو وہاں

> جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان نے اپنے ڈھاکہ کے صدر دفتر کی طرف سے مشرقی پاکستان کے تمام ممتاز علماء کے نام ایک گشتی مراسلہ جاری کیا ہے۔ جس میں انہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ خود شناس بنیں اور اپنی قیادت دوسروں کے ہاتھوں میں دینے کے بجائے خود قائد بنیں۔ اس مراسلہ کا پورا متن یہاں دیا جا رہا ہے۔ محمود احمد ظفر

ایک عظیم الشان تاریخی کانفرنس میں خطاب فرمایا۔ جس میں لاکھوں کی تعداد میں سامعین حاضر تھے علاوہ ازیں اور بھی متعدد جلسوں میں انہوں نے تقریر فرمائی۔

### جمعیۃ کی کارگذاریاں

(۱) سلہٹ میں تقریباً دو سال پہلے جمعیۃ قائم ہوئی۔ وہاں ہر محکمے اور تھانے میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کر کے کام نہایت تیزی کے ساتھ آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

(۲) شہر ڈھاکہ میں سٹی جمعیۃ قائم کر کے ڈھاکہ شہر کو متعدد حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ ہر حلقہ میں جمعیۃ کی شاخ قائم کرنے کا کام سرگرمی کے ساتھ آگے بڑھتا جا رہا ہے۔

(۳) عنقریب ضلع مومن شاہی میں ایک علماء کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ امید ہے کہ اسی کانفرنس میں مومن شاہی ضلع جمعیۃ کی تشکیل ہو جائے گی۔

(۴) خدا کا شکر ہے کہ مغربی پاکستان میں عرصہ دراز سے جمعیۃ ایک دینی، علمی، مذہبی اور اسلامی سیاسی جماعت کی حیثیت سے بخوبی اپنا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ وہاں ایک ہزار سے بھی زائد جمعیۃ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ہر شاخ پوری مستعدی کے ساتھ اپنا فریضہ ادا کر رہی ہے

جناب والا!

ہماری بے بضاعتی کے احساس کے باوجود تحفظ اسلام کی خاطر ہم نے توکلاً علی اللہ علماء حقانی کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور انہی علماء حقانی کی شرکت اور معیت میں ہر قسم کے فتنے اور طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کر کے اتمام حجت کا اہم ترین فریضہ ادا کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ ہمارا مسلک اور طریقہ عمل وہی ہوگا۔ جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی تحریک سے لے کر قیام پاکستان تک علماء حقانی کا رہا ہے۔

اب حضرت والا سے درخواست ہے کہ آپ جیسے متدین بزرگ، حوصلہ مند باہمت ہستی اور ماہر عالم دین وشریعت ہم ناقصوں کی قیادت فرما کر اس دینی تحریک کو آگے بڑھاتے ہوئے افضل الجہاد کا اعلیٰ مقام حاصل کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

عرض گذار

ناچیز محمد شمس الدین غفرلہٗ

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)


## فالج اور لقوہ کا شرطیہ علاج

جو اصحاب ڈاکٹروں اور حکماء کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے آخری امید فالج اور لقوہ کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ دیگر ذیابیطس کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ حکیم مولانا حبیب اللہ خان صاحب ماہی والی مسجد منٹگمری شہر

## مخلوط مینا بازاروں پر پابندی کا مطالبہ

۲۳ اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے تمام مساجد میں بالاتفاق ... مخلوط مینا بازاروں کے بارہ میں ایک قرارداد منظور کروائی گئی، جس کا متن حسب ذیل ہے:۔

مسلمانانِ سرگودھا کا یہ عظیم اجتماع ۱۷ اپریل ۱۹۶۶ء کے اس مخلوط مینا بازار کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ پولیس رائے الیف کی حدود میں لگایا گیا تھا۔ ایسے مخلوط مینا بازار مخرب اخلاق اور نظریۂ پاکستان کے بنیادی مقصد کے سراسر خلاف ہیں۔ لہٰذا یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے مخلوط مینا بازار آئندہ کے لئے بند کئے جائیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا تنظیمی دورہ

مندرجہ ذیل حضرات کا ایک وفد مندرجہ ذیل تاریخوں میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر میں تنظیمی دورہ کرے گا۔ تمام اراکین جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر سے استدعا کی جاتی ہے کہ وفد مذکور سے بھرپور تعاون فرمائیں (مولوی عبدالودود مندھی ناظم دفتر سکھر)

حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب حامی اور حضرت مولانا محمد عبیدالمہیمن انقاری عینی اور مولوی عبدالودود مندھی مندرجہ ذیل علاقوں کا دورہ کریں گے۔

۲۱ مئی مطابق ۲۹ محرم بروز ہفتہ مرستم۔ سکھر تحصیل درسہ مولانا عبدالحق صاحب۔

۲۲ مئی مطابق یکم صفر بروز اتوار۔ شکارپور دفتر جمعیۃ علماء اسلام شکارپور

۲۳ مئی ۲ صفر بروز پیر نو عاقل جامع مسجد

۲۴ مئی ۳ صفر بروز منگل ڈہرکی ابا ڈر

۲۵ مئی ۴ صفر بروز بدھ میرپور ماتھیلو مدرسہ انوار العلوم

۲۶ مئی ۵ صفر بروز جمعرات گھوٹکی مدرسہ قاسم العلوم

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حاجی محمد ابراہیم صاحب نائب امیر منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد قریشی عبدالغفور صاحب نے آمد و خرچ کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد حافظ محمد صادق صاحب نے گذشتہ ۲۲ روزہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ حسب ذیل ہے۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے ان دنوں میں سرگودھا کے مخلوط مینا بازار کے خلاف ایک قرارداد مساجد میں پاس کرائی اور متعلقہ حکام سے سخت احتجاج کیا۔

(۲) نشر و اشاعت کے سلسلے میں "خلفاء راشدینؓ" نامی ایک پمفلٹ شائع کیا گیا اور ۱۵۰۰ کی تعداد میں عوام میں مفت تقسیم کیا گیا۔

(۳) صدر عراق عبدالسلام عارف مرحوم کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ اور ایک مرحوم کے بھائی عبدالرحمٰن عارف کے نام تعزیت نامہ لکھا گیا۔ اس کے بعد نائب امیر محترم نے تقریر کی اور مندرجہ ذیل قراردادیں و تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) نشر و اشاعت اور دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں ہر ہفتے ۵۰ ایک پمفلٹ شائع کیا جائے (۲) یکم محرم سے ممبر سازی شروع

# مودودی فکر پیدا کرنے کی ایک چال

خرمے سے اخبارات میں ایک جماعت جس کا نام جمعیۃ اتحاد العلماء پاکستان ہے کی تنظیمی خبروں کی اشاعت اخبارات میں ہو رہی ہے۔ جس سے سیدھے سادے لوگوں کو غلط تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ مودودی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت کر رہی ہے بلکہ وہ تو صحابہ کرام کو غلط کار ثابت کر کے اور انبیاء علیہم السلام پر تنقید کر کے علماء اور امت میں تفریق کا سبب بنی ہوئی ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان اور رہبران اور عام اہل اسلام اس دھوکے میں نہیں آسکتے۔ یہ لوگ خواہ کتنی ہی بار کیوں نہ کہیں کہ ہم علماء اسلام کے اتحاد کے لئے میدان میں آئے ہیں۔ کیونکہ علماء اسلام کے آپس میں اختلافات ہیں۔ اور جہاں یہ اتحاد العلماء کے متوسلین اپنی تنظیم کے لئے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اُن کو بھی یہی بتایا جاتا ہے کہ ہم تو صرف علماء کا اتحاد چاہتے ہیں۔ ہمارا سیاست سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بات واقعات کے سراسر خلاف ہے۔

اس جماعت کے تمام سربراہوں کا تعلق مودودی جماعت سے ہے۔ دراصل یہ لوگ اتحاد العلماء کے نام سے علماء کو پھانس کر مودودی صاحب کے حلقہ میں لانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ مودودی صاحب کے عقائد باطلہ کی وجہ سے علماء ان کے قریب کبھی نہیں جا سکتے۔ لیکن اگر وہ واقعی اتحاد العلماء کے ذریعہ علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتے ہیں اور علمائے اسلام کی برتری کے لئے کوشاں ہیں تو ان کو چاہیئے کہ پہلے وہ مودودی صاحب کی ... ... جماعت سے استعفاء دیں اور پھر علماء کو دعوت اتحاد دیں۔

(ابن صدیق سکھر)

**ترجمان**۔ سکھر کی جمعیۃ کے ناظم مولانا عبدالودود مندھی صاحب نے بھی اتحاد العلماء کے متعلق لوگوں کی آگاہی کے لئے ایک بیان جاری فرمایا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ اتحاد العلماء مودودی جماعت کا ایک دوسرا عنوان ہے اور اس کے قریباً تمام لیڈر مودودی جماعت کے ممبر ہیں۔

---

کر دی گئی ہے۔ اس کی حوصلہ افزا رپورٹ پر کارکنوں کو مبارکباد اور کام تیزی سے جاری رکھنے کا عزم کا اظہار کیا گیا۔

(۴) آخر میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر مرحد کی ڈیرہ میں داخلہ بند کرنے اور مولانا عبدالحق صاحب ٹانک مولانا عبدالسلام صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی کی نامناسب نظربندیوں کے خلاف حکومت وارباب متعلقہ سے سخت احتجاج کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اس قسم کی زیادتیاں اور سختیاں کسی طرح جائز نہیں۔

دعائے خیر پر اجلاس ختم ہوا۔

---

ناظم عمومی مولانا محمد عثمان صاحب۔ خازن حافظ محمد بخش صاحب

(محمد عبدالقادر قریشی)

## جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا اہم اجلاس

۲۰ اپریل۔ جمعیۃ علمائے اسلام لاہور ڈویژن کا ایک اہم اجلاس جماعت کے صدر دفتر واقع چوک دالگراں میں زیر صدارت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے بعض تنظیمی امور پر غور و خوض کیا گیا۔ آخر میں صوبہ سرحد کے مفتدر علماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانی اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب پر حکومت کی نارواپابندیوں اور غیر آئینی سلوک پر شدید احتجاج کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عائد شدہ پابندیوں کے ہٹتے ہوئے اضطراب کو ختم کرے۔ نیز جمعیۃ کے ایک بہترین کارکن اور رکن مجلس شوریٰ لاہور ڈویژن مولانا محمد طفیل صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ فلکہ انہار کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(حکیم محمود احمد ظفر ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۳ اپریل ۶۶ء کو ضلعی دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں قریباً ۴۰ حضرات نے شرکت کی اور جمعیۃ کی جدید ممبر سازی اور اس کی تنظیم کے بعض اہم پہلوؤں پر غور و خوض کیا گیا۔ یہ بھی طے پایا کہ ترجمان اسلام کی مزید اشاعت کے لئے کوشش کی جائے اور تبلیغی اور اصلاحی امور کے لئے کچھ مبلغین کا تقرر کیا جائے۔

اجلاس کے آخر میں چند حضرات نے قریباً ۴۰ مزید پرچے خریدنے کا وعدہ فرمایا۔

## ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا عبیداللہ انور صاحب کا خطاب

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلوباج ۳۷۹ ٹوبہ ٹیک سنگھ وہاں کی جمعیۃ کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ یہ مدرسہ ایک نہایت پرسکون فضاء اور مقام پر واقع ہے۔ مدرسہ میں تکیے ہے جمعیۃ کے اکابر بغرض معائنہ تشریف لے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ۱۸ اپریل کو حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور بھی وہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں اور ضرورتی موقعوں کے علاوہ اراکین جمعیۃ کو بھی خطاب فرمایا۔

دوران تقریر آپ نے فرمایا کہ یہ آزادی علماء کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ لیکن اب یہاں علماء کے وقار کو مخدوش کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ آپ نے عصر جدید کے فتنوں کی سرکوبی کی طرف بھی علماء کی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ان فتنوں کے استیصال کا بہتر یہ حل یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کیا جائے۔

## بستی پرہار غربی میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ کو بستی پرہار غربی تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل عمل میں آئی۔ اور مندرجہ ذیل حضرات اس کے عہدہ دار مقرر ہوئے۔

امیر مولانا عبدالقادر صاحب قریشی۔ نائب امیر غلام حیدر خان

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

## جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

پشاور۔ ۲۱۔ اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا عزیز الرحمٰن ضلعی امیر منعقد ہوا۔ اجلاس میں امیر ضلع کے علاوہ صوبائی امیر مولانا سید گل بادشاہ، صوبائی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری اور صوبائی ناظم پیر جبار شاہ صاحب نے خصوصی شرکت کی۔ ضلع لاہور سے ۲۵ مندوبین نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد امیر ضلع اور صوبائی امیر نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیۃ فیصلہ کر چکی ہے کہ ملک سے تمام غیر اسلامی افکار و آراء اور طرز عمل اور روایات کا خاتمہ کیا جائے۔ جس کے لئے ملک گیر مہم چلائی جائے گی۔ جس کے لئے فیصلہ ہوا کہ صوبائی اکابر مولانا سید گل بادشاہ، صاحبزادہ عبدالباری صوبائی ناظم پیر مبارک شاہ صوبائی ناظم کے تعاون و امداد کے لئے کمیٹی عمل میں لائی جائے۔ جس کے لئے ضلع پشاور سے مولانا محمد حسین پشاور شہر مفتی عبدالقیوم پریذیڈنٹ پشاور شہر، مولانا عزیز الرحمٰن۔ مولانا محمد جان۔ مولانا عبدالسلام مولوی شمس الحق۔ میاں ڈاکٹر الطاف گل۔ مولانا فضل مولیٰ، مولانا زکریا، مولانا ہدایت الحق۔ مولانا محمد عثمان۔ مولانا سمیع الحق نامزد کئے گئے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا محمد جیب، نور صاحب بنوں مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کیا گیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ دوسری قرارداد کے ذریعہ حکومت کے اس رویہ پر اظہار کیا گیا جس کے ذریعہ آئے دن علماء کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔ امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور مولانا عبدالحق امیر مولانا عبدالالہ ام ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو اپنے گاؤں سے دور دوسرے مضافات میں پابند سکون کے احکامات آئین پاکستان کی بین خلاف ورزی اور پاکستان میں علماء کے نفوذ حق اور اسلام کی تبلیغ پر پابندی کے مترادف ہے۔ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ یہ احکامات واپس لیکر اپنی جمہوریت نوازی کا ثبوت دیں۔

تیسری قرارداد میں محکمہ اوقاف کے حکام کے اس اقدام کو غیر شرعی قرار دیا گیا۔ جس کی رو سے بعض مساجد کے علماء کو معزول کرنے کے لئے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ حالانکہ از روئے شرع ایک پیش امام یا خطیب کو شرعی نقائص کے بنا پر معزول کیا جا سکتا ہے سیاسی مقاصد کی بنا پر امام سے معزول نہیں کیا جا سکتا۔

## جمعیۃ علماء اسلام خیبر پور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی روداد

مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۶۶ء بروز پیر دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر میں زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمد عبیداللہ صاحب جامعی جمعیۃ علماء اسلام خیبر پور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خیبر پور ڈویژن کے مندوبین حضرات نے شرکت کی۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مولوی محمد ادریس صاحب نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت کی تنظیم پر زور دیا۔ ڈویژن خیبر پور کے نمائندوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے جماعت کی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کی اپیل کی۔ مولوی محمد ادریس صاحب کی تائید میں حسب ذیل نمائندگان جمعیۃ نے اجلاس سے خطاب کیا۔

(۱) قاری ایوب علی صاحب نعمانی بھربار روڈ (۲) مولانا دوست محمد صاحب مرزا پور (۳) حاجی والی ڈینو کنٹرولر (۴) مولوی نیک محمد صاحب پیر گوٹھ (۵) مولوی یار محمد صاحب پیر گوٹھ خیبر پور، جب ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام خیبر پور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ کی تمام قراردادوں اور فیصلوں کی مکمل حمایت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام قائم کر کے غیر شرعی قوانین، عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام خیبر پور ڈویژن کے اجلاس میں اتفاق رائے سے طے پایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام خیبر پور ڈویژن کی جانب سے ایک نمائندہ وفد نواب شاہ۔ خیبر پور۔ لاڑکانہ۔ جیکب آباد اور سکھر کے تنظیمی دورے کے لئے بھیجا جائے۔ مذکورہ تنظیمی وفد کے لئے مولانا عبیداللہ صاحب جامعی مولوی محمد ادریس صاحب کو منتخب کیا گیا۔ نیز مذکورہ وفد کی آمد پر ضلع نواب شاہ میں قاری محمد ایوب علی صاحب نعمانی بھربار روڈ ضلع خیبر پور، مولوی بہادر غلام رسول صاحب اور حاجی اللہ بخش صاحب ضلع لاڑکانہ میں جناب عبدالغفور صاحب ناظم جمعیۃ ضلع جیکب آباد دادو، ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ ضلع سکھر میں ضلع جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب وفد کے تنظیمی دورے کو کامیاب کرنے کے لئے وفد کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں باتفاق رائے طے پایا کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کو خیبر پور ڈویژن کے تمام اضلاع میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسوں سے خطاب کرنے کے لئے دعوت دی جائے گی۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام خیبر پور ڈویژن)
(مولوی عبدالودود سندھی)

## حکام کے مستحسن اقدام کا شکریہ!

لودھراں میں ۱۶۔ اپریل کو ورائٹی شو ہونا تھا۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی کوششوں سے حکام ضلع نے نہایت دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے پروگرام منسوخ کر دیا۔ جس پر مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے لئے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان اور ایس ڈی ایم صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے اور ان کی اسلام دوستی کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی رفتار

۱۸۔ اپریل بروز دو شنبہ دن گذرے رات ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک سلہٹ ٹاؤن ہال میں بمقام ہوا پاڑہ جامع مسجد میں حضرت العلامہ مولانا عبدالمتین چودھری صاحب شیخ پھولباڑی کی زیر صدارت سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام کی توسیع مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ اس مجلس میں باتفاق رائے حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) گذشتہ ۲۰ تاریخ کو ڈھاکہ دکھن میں منعقدہ شاہ سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کے منظور شدہ تجاویز کی پرجلاس مکمل طور پر منظور کرتے ہیں۔

(۲) کارروائی کی سہولت کے لئے سلہٹ ضلع کو چھ حلقہ (تحصیل) میں تقسیم کیا جائے (۱) صدر سلہٹ (۲) جیتا (۳) ذکی گنج (۴) شام گنج (۵) مولوی بازار (۶) حبیب گنج

مذکورہ بالا چھ حلقہ کی جمعیۃ علماء اسلام کمیٹی کی تنظیم کا ذمہ حسب ذیل بزرگان پر دیا جائے۔

(۱) حضرت الحاج حافظ مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔

(۲) حضرت الحاج مولانا ایاست علی صاحب شیخ الحدیث منا فینگ امیر جمعیۃ ضلع سلہٹ۔

(۳) حضرت الحاج مولانا عبدالمتین چودھری صاحب دشمن پھولباڑی)

(۴) حضرت مبلغ اعظم مولانا شمس الاسلام صاحب شیر پوری)

(۳) حسب ذیل بزرگان اور اراکین جمعیۃ پر ضلع جمعیۃ علماء اسلام کا چندہ فراہم کرنے کا کام سپرد کیا جائے۔

(۱) حضرت شیخ کوڑیا مدظلہ العالی۔

(۲) حضرت شیخ پھولباڑی مدظلہ

(۳) حضرت مولانا محمد عبدالحی چودھری صاحب

(۴) حضرت مولانا محمد یونس صاحب شیخ ڈھاکہ دکھن

(۵) حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب۔ شیر پوری۔

(۴) سلہٹ ٹاؤن (شہر) جمعیۃ قائم کرنے کے لئے حسب ذیل اشخاص کو منتخب کیا جائے۔

(۱) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب چتولی

(۲) حضرت حافظ مولوی مجاہد علی صاحب امام نواسٹرک مسجد سلہٹ

(۳) مولوی عبدالرؤف صاحب بارونخانہ

(۵) سلہٹ ٹاؤن ہال ضلع جمعیۃ علماء اسلام مرکزی دفتر قائم کرنے کا ذمہ حضرت شیخ کوڑیا کو دیا جائے اور ناظم دفتر قاری مولوی محمد مطیع الدین صاحب سنا فینگ کو کیا جائے۔ اعزازی ماہوار وظیفہ مبلغ ۷۵/۰ روپے مقرر کیا جائے۔

(۶) ضلع انصار الاسلام رضاکاران جمعیۃ علماء اسلام کا سالار حضرت مولانا حسین احمد صاحب بارا کوٹی کو کیا جائے اور پورے ضلع میں انصار کی تنظیم کا کام ان کے سپرد کیا جائے۔

(۷) اور وز کے یہ اجلاس گذشتہ ۱۵ فروری لاہور میں منعقدہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کی منظور شدہ تجاویز کو تہ دل سے منظور کرتے ہیں

(۸) ضلع جمعیۃ کے لئے حضرت مولانا شہاب الدین صاحب کو محاسب مقرر کیا جائے (۹) ڈھاکہ دکھن میں منعقدہ کانفرنس کے آمدنی اور مصارف کے حساب کو یہ اجلاس منظوری دیتے ہیں۔

(محمد اشرف علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

PHONE No. 67715

সপ্তাহিক

তরজুমানে ইসলাম

লাহোর

WEEKLY

REGD. L. No. 7132

TARJUMAN-E-ISLAM

LAHORE

price 12 paise

# امریکی سفارت خانے جاسوسی کرتے ہیں

نیویارک۔ امریکہ کے ممتاز روزنامہ نیویارک ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ دنیا کے بعض ملکوں میں امریکہ کے ۷۵ فیصد سفارتی نمایندے سراغرساں ادارہ سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں۔ ان کی کل تعداد تقریباً پندرہ ہزار ہے۔ جس میں سے تقریباً دو ہزار دو سو افراد بیرونی ملکوں میں سراغرسانی کا کام انجام دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے نام انتہائی خفیہ رکھے گئے ہیں اور سی آئی اے کے صرف چند اعلیٰ افسروں کے سوا ان لوگوں کے ناموں سے اور کوئی واقف نہیں۔

روزنامہ نے سی آئی اے پر ایک سلسلہ مضامین شروع کیا ہے اور اس مضمون کی دوسری قسط میں ان حقائق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس مضمون میں مزید بتایا گیا ہے کہ ان خفیہ ایجنٹوں کے لئے سالانہ ۵۰ کروڑ ڈالر کی رقم مخصوص کی جاتی ہے۔ یہ رقم امریکہ کے سراغرسانی کے شعبہ کے کل اخراجات کا چھٹا حصہ ہے۔

روزنامہ کے مطابق یہ خفیہ ایجنٹ امریکی سفارت خانہ میں ملازم ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے متعلق یہ شبہ نہیں ہوتا کہ یہ جاسوس ہوں گے۔ لیکن بعض صورتوں میں ان کو پہچاننا مشکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے پاس امریکی سفیر سے بھی بڑی کار اور سفیر سے بھی زیادہ پر تکلف بنگلہ ہوتا ہے۔

بعض سفارت خانوں میں تو ان ایجنٹوں کی تعداد سیاسی اور اقتصادی افسروں کی تعداد سے زیادہ ہوتی ہے۔ بعض ملکوں میں تو ان کی تعداد سفارتی نمائندوں کا ۷۵ فیصد ہو گئی ہے۔ امریکی سراغرساں ادارہ سی آئی اے کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ۱۹۵۳ء میں ایران کے ڈاکٹر مصدق کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں اس کا ہاتھ تھا۔ گوئٹے مالا کی حکومت کا ۱۹۵۴ء میں سی آئی اے نے تختہ الٹا تھا۔ ۱۹۵۷ء میں کیوبا پر حملہ کرنے کا منصوبہ بھی اسی ادارہ نے تیار کیا تھا۔ جو ناکام ہوا۔

سی آئی کی نمایاں کارگذاریوں میں ۶۱ - ۱۹۵۶ء میں روس پر یو - ۲ طیاروں کی جاسوسی پروازیں اور مشرقی برلن میں روسی ملٹری ہیڈ کوارٹر کے ٹیلی فون ٹیپ کرنا شامل ہے ۔۔۔۔ یہ ٹیلی فون شہر کے نیچے ایک سرنگ سے ٹیپ کئے جاتے تھے۔ سی آئی اے نے سابق وزیر اعظم روس مسٹر خروشیف کی اس تقریر کی نقل بھی حاصل کر لی تھی۔ جو انہوں نے کمیونسٹ پارٹی کی انتیسویں کانگریس میں کی تھی جس میں مسٹر خروشیف نے سٹالن کو راندۂ درگاہ قرار دیا تھا۔ حال ہی میں سی آئی نے کانگو میں بلجیم کی پٹھو فوج کی مدد کی تھی۔

یہ تو ان ملکوں کے اعداد و شمار بیان کئے گئے ہیں۔ جہاں سی آئی اے کی سازشیں کامیاب ہو گئی ہیں۔ بعض ممالک ایسے بھی ہیں۔ جہاں آئے دن سی آئی اے کے ذریعہ خفیہ سازشوں کے جال پھیلائے جاتے ہیں اور وہاں کے ملکی لوگوں کو بے پناہ امریکی ڈالر دے کر مہروں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور انہیں یہ بھی اطمینان دلایا جاتا ہے کہ اگر ہمارا منصوبہ یہاں کامیاب ہو گیا تو تمہیں نوازشات اور کرسیوں سے نوازا جائے گا۔

# صدر عبدالسلام عارف کے جانشین کا اعلان

عراق کے صدر عبدالسلام عارف کی حادثاتی موت کے بعد مختلف حلقوں میں خدشات کا اظہار کیا گیا تھا کہ ملک میں اقتدار کے لئے طویل رسہ کشی شروع ہو جائے گی۔ اور اس ضمن میں مرحوم صدر کی پالیسیوں میں تبدیلی کے امکانات بھی تھے۔ لیکن الحمدللہ یہ خدشات درست ثابت نہیں ہوئے۔ عبدالسلام عارف کے بھائی اور عراقی فوج کے سربراہ جنرل عبدالرحمٰن عارف متفقہ طور پر صدر منتخب کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے گذشتہ روز مجلس دفاع کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں اپنے مرحوم بھائی کے نقشِ قدم پر چلنے کا عزم رکھتا ہوں اور ان ہی کی پالیسیوں اور منصوبوں کو اپناؤں گا۔

آپ نے کہا کہ دین اسلام میں ہمیں پوری قوم کی امن و سلامتی کی ضمانت ملتی ہے۔ اس لئے حکام کو چاہیئے۔ کہ وہ خلفائے راشدین کی سیرت و کردار اور طریق کار کو اپنا شعار بنائیں۔ آپ نے واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ اس زمانے میں ہمارے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ ہم اسلام ہی کے بتائے ہوئے سیدھے اور صحیح راستہ کو اپنائیں۔ دریں اثنا عرب ممالک کے سیاسی حلقوں نے ڈاکٹر بزاز کی نئی کابینہ پر اظہار مسرت کیا ہے۔ اس کابینہ میں تین نئے وزیر شامل کئے گئے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ بریگیڈیئر شاکر محمد شکری وزیر دفاع۔ محمد العطیہ وزیر العمل اور مسٹر صادق جلال وزیر صنعت۔ (الحسینی)

# بقیہ احتجاج

مثلاً اسی ہفتہ میں علامہ خالد محمود صاحب کے منٹگمری میں داخلہ پر پابندی لگائی گئی ہے۔ حالانکہ علامہ موصوف بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ یعنی وہ یہاں سرے سے موجود ہی نہیں۔ اور ستم ظریفی یہ ہے کہ جو لوگ ملک و ملت کے امن و سلامتی کے منافی پروگرام پیش کر رہے ہیں اور ان کے جی میں جو آتا ہے کر گذرتے ہیں۔ ملک کی اکثریت کی ناراضگی اور احتجاج کے باوجود ان کو پوچھا تک نہیں جاتا۔ اور برق گرتی ہے تو ان بیچارے علماء پر۔ جو ملک و قوم کے حقیقی خیر خواہ ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری حکومت اس غیر دانشمندانہ اقدام پر نظر ثانی کرے گی۔ بالخصوص اپنے نیک دل گورنر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں ذاتی دلچسپی لیں اور ماتحت حکام سے باز پرس کریں کہ وہ کیوں ایسے نامناسب اقدامات اٹھاتے ہیں۔ (الحسینی)

# بقیہ عربوں کی قیادت

ناصر نے ان طاقتوں کے منہ پھیر دیئے ہیں۔ جو عربوں پر حریصانہ نگاہیں لگائے بیٹھی تھیں اور اپنی بالادستی قائم رکھنے پر تلی ہوئی تھیں عرب کی سرزمین سے اپنا بستر بوریا سمیٹ رہی ہیں۔

آج سارا عرب جاگ اٹھا ہے اور وہ ایک نئے عزم کے ساتھ متحد و متفق ہو کر اپنے مشترکہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عربوں کو نظر بد سے بچائے اور آپس میں اتحاد و اتفاق کی توفیق عطا فرمائے۔

(الحسینی)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی، مردانہ۔ زنانہ۔ بچگانہ۔ پل اوور

لیڈیز کوٹ۔ مفلر۔ بنیان۔ لیڈی ویسٹ

سوتی، سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون ۶۸۶۲۶

ہدیہ

ڈپٹیشن

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۹×۲۲ مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت

قسم دوم:۔ عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ہفت روزہ

لاہور

# ترجمانِ اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

[illegible] جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ

# اسلام اور تصویر

(قسط نمبر ۲)

اور جبکہ فانی کے بھی فانی درجہ تصویر کو منتہیٰ مقصود بنا دیا جائے اسی قوم صرف واقعیت ہی سے دور نہ ہوگی بلکہ باطل سے باطل اور بے حقیقت سے بے حقیقت بنیاد پر کھڑی ہو کر اپنے وزن اور طاقت سے اپنی جڑوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے کمزور کر دینے کی مرتکب ہوگی۔ پس اس قوم کو اس بے بنیاد صورت پرستی اور نمائش پسندی نے اس درجہ سطحی اور بے حقیقت بنا دیا ہے کہ آج وہ کسی حقیقت تک تو کیا پہنچتی اپنی مصنوعی صورتوں کے سامنے قدرتی صورتوں کے ساتھ بھی پورا شغف قائم نہ رکھ سکی کہ ان میں کچھ واقعیت کی شان ضرور تھی۔ اس کی ذہنیت اور جذبات کا بہت بڑا حصہ اپنی ہی خود ساختہ صورتوں کے ساتھ وابستہ ہو گیا تصویروں کی ساخت و پرداخت اور خریداری پر لاکھوں روپیہ صرف کرنا، تصویریں سامنے رکھ کر عالم خیال میں ان سے باتیں کرنا عشق و محبت کے جذبات کاغذ کے رنگین عکوس پر نچھاور کرنا ان کا شعار ہو گیا۔

آج عریاں تصاویر کو سامنے رکھ کر شہوانی جذبات اسی طرح مشتعل کئے جاتے ہیں، جس طرح کسی اصلی صورت کے سامنے ہو سکتے تھے۔ بڑی بڑی شخصیتوں کے مجسمے صرف بازاروں کے چوک میں ہی نصب نہیں بلکہ قلوب کی گہرائیوں میں اس درجہ گھس چکے ہیں کہ ان کی کسی ادنیٰ توہین پر اسی طرح ازالۂ حیثیت کے مقدمات چلائے جاتے ہیں، جس طرح اصل شخصیت کے بارہ میں۔ آخر لارنس کے بت کا مقدمہ دنیا کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا۔ وکٹوریہ کے بت کی توہین۔ پھر تحقیقاتی پولیس مقرر کیا جانا اس دور صورت پرستی کی تاریخ میں محفوظ ہے حالانکہ اصل کا آج کوئی پتہ نشان بھی نہیں۔ یہ تمام معاملات صرف مصنوعی پیکروں کے ساتھ اسی شد و مد سے کئے جا رہے ہیں جس طرح قدرتی مجسموں کے ساتھ کئے جاتے تھے حتیٰ کہ ان تصویری جذبات نے فلم سازی کا ایک مستقل فن پیدا کر دیا۔ اس کے لئے خزانوں کا ایک مستقل حصہ وقف ہے اور سینما کی عمارات باب تمدن کا ایک نہایت خوشگوار اضافہ سمجھی جا رہی ہیں۔ آدمیوں سے وہ سبق نہیں لیا جاتا جو سینما کی متحرک تصاویر سے لیا جا رہا ہے۔ نمائش و سطح پرستی کی یہ وہ انتہائی حد ہے کہ آج کا انسان گویا خود اپنے نزدیک اس لئے باطل محض ہو گیا کہ شغل کے لئے خود اسی کی خود ساختہ صورت اس کے سامنے موجود ہے۔ غرض حب و بغض، رغبت و نفرت، عشق و محبت اور خرید و فروخت کے وہ تمام معاملات جو ایک سطح پسند انسان، انسان کی اصلی اور قدرتی صورت سے قائم کرتا آج سطح کی بعض نقلی اور فرضی سطح و صورت کے ساتھ جوڑ رہا ہے۔ کیا یہ صورت پسندی کی انتہا نہیں؟ اور جب ایسا ہے تو کیا یہ حقیقت سے بے خبری اور بیگانگی کی بھی انتہا نہیں؟ اور پھر ایسی قوم کے حق میں جو حقائق سے بیگانہ بن کر بعض صورتوں اور صورتوں کی بھی نقالی میں الجھ کر رہ جائے عقل و دانش کیا فیصلہ کرے گی۔ بہرحال اقوام ان دونوں طبقات میں تصویر نے اپنی طبعی رفتار کے ماتحت اصل کو پردۂ نسیاں میں چھپا کر زبردستی خود اس کی جگہ سنبھال لی ہے اور اس طرح دونوں جگہ اس نے توحید مطلب و یکتائی مقصد کی جڑیں اکھاڑ کر شرک کی بنیادوں کو مستحکم کر دیا ہے۔

متدین اقوام میں شرک عبادت پیدا کر دیا اور متمدن اقوام میں شرک عادت۔ پھر یہ شرک بھی اس تصویر پسندی کا درجہ اولین ہے۔ صورت پسندی کی آخری منزل یہ ہے کہ بلا شرکت غیر صورتیں ہی حقائق کی جگہ سنبھال کر بالاستقلال خود ہی مقصودیت کی شان پیدا کر لیں۔ چنانچہ مذہبی اقوام کے سامنے مجسمے ہی مستقل حاجت روا بن کر قبلۂ قلوب ہو گئے اور تمدنی اقوام کے سامنے فوٹو اور تصاویر ہی مستقل محبوب و مطلوب بن گئیں۔ آج کوئی نمونہ، کوئی ڈیزائن مقبول نہیں جس میں تصویر کا دخل نہ ہو۔ کوئی رسالہ جاذب نظر نہیں جب تک چند تصاویر اور خصوصاً عریاں تصاویر سے مزین نہ ہو۔ گویا ادبی رسالوں کی جان اب بجائے علو مضامین کے رنگینیٔ تصاویر قرار پا گئی ہے۔ علم میں طاقت نہیں کہ لوگوں کی جیبوں سے پیسے گھسیٹ سکے، مگر تصویر اپنی خاص محبوبیت کی بنا پر یہ جذب کشش ضرور رکھتی ہے کہ تجارتوں کو فروغ دے سکے۔ دکانوں کی رونق بڑھا دے اور لوگوں کا وقت اپنے اوراق کے لئے خرید سکے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ تصویر بالخاصہ حق پسندی سے ہٹا کر بہ سہولت باطل پسندی کی ذہنیت پر لے آتی ہے۔ واقعی جذبات کو بے ثمرہ بناتے ہوئے انجام کار عاقبت کی بہرہ مندیوں کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔

پس کہاں تو انسان کتم غیب سے نکل کر عالم شعور میں اس لئے آیا تھا کہ ہر حسی مشاہدے سے کنارہ کش ہو کہ غیب کے مشاہدات قلبیہ میں مصروف ہو۔ ہر صورت سے اعراض کر کے حقیقت کی طرف جائے اس کا لگاؤ فانی کے بجائے باقی سے ہو اور اس طرح وہ خود بھی باقی بن جائے اور اسے اپنی اصل سے وابستگی رہے اور کہاں ان تصاویر کی بدولت ایسا کج راہی میں گرفتار ہوا کہ غیب کے ہر مرتبہ سے کنارہ کش ہو کر اس نے محسوسات ہی کو اپنا قبلۂ نظر بنا لیا، یہاں تک کہ باقیات صالحات سے اعراض کر کے فانی چیزوں میں جا پھنسا اور اپنی اصل سے منقطع ہو کر خود بھی بے اصل بن گیا۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر اگر بارگاہ حق کے حقیقت شناس اور ان کے حقیقت رس قلوب صورتوں سے بے لگاؤ اور تصاویر سے متنفر ہوں تو کونسی جائے تعجب ہے ملائکہ جیسے حقیقت شناسان بارگاہ حق تصویر کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں۔ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ اَوْ تَصَاوِيرُ۔ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس میں ملائکہ داخل نہیں ہوتے (بخاری و مسلم)

حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم جیسے حقیقت رس بارگاہ قدس کا ان رسوم و نقوش کے ساتھ کیا برتاؤ تھا۔ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِ فِيهِ تَصَاوِيرُ اِلَّا نَقَضَهُ (رواہ البخاری) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں سے ایسی شے جس میں تصاویر ہوں بلا تارے نہیں چھوڑتے تھے۔

حق تعالیٰ شانہٗ ان تصویر سازوں کے ساتھ کیا طریق عمل اختیار کریں گے۔ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ (وفی روایۃ) اَلْمُصَوِّرُونَ (بخاری و مسلم) یوم قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ ہوں گے جو خدا کی شان تخلیق میں اپنے کو اس جیسا بنانا چاہتے تھے یعنی مصورین۔

یہ تو صورتوں کی تصاویر کے متعلق ارشادات شریعت تھے۔ لیکن حقائق کی تصاویر خود ہماری صورتیں ہیں۔ ان کے متعلق منشاء حق یہ ہے کہ انہیں مستقلاً مرکز التفات نہ بنائیں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ (صحاح) اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے (جو کہ تم میں غیب کی چیزیں ہیں)

اور یہ سب کچھ اس لئے کہ انسان بلا شرکت غیر اصلی وجود اور اپنی کائنات کی اصل الاصول کے فکر و توجہ میں رہے اور یہ جب ہی ممکن تھا کہ صورتوں سے اپنی حسی آنکھ بند کر کے فہم و فراست اور قلب کی آنکھ کھولے تاکہ غیبی وجود اس کے مشاہدہ میں آ سکے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۷ر جولائی ۱۹۶۶ء

# صدر ناصر پر امریکی ڈالروں کا حملہ

## دنیا بھر کی سیاست کا نچوڑ

کون نہیں جانتا کہ مغربی طاقتیں اور خاص کر امریکہ کے لئے یہ امر سوہانِ روح تھا کہ روس کے سوا چین کی عظیم طاقت پھر انڈونیشیا کی ابھرتی ہوئی حکومت اور مشرق وسطیٰ میں مصر کا صدر ناصر کسی طرح اس کے آلہ کار بننے کو تیار نہ تھے۔

اور آخری ایام میں پاکستان بھی امریکی دوطرفی پالیسی کی وجہ سے چین سے روابط قائم کرنے کے لئے مجبور ہوا، جس سے ساری دنیا میں امریکی سیاسی ساکھ کو دھکا لگا اور اس راز کے فاش ہونے سے کہ بھارت کی جارحیت امریکی ایماء پر تھی، امریکی عزت کو اور بھی تباہ ہوئی۔ پھر کون نہیں جانتا کہ امریکہ نے چین کی خاطر پاک بھارت کے متحدہ محاذ کی سکیم کامیاب کرانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے۔

اور اس حقیقت سے بھی کون انکار کر سکتا ہے کہ جنوبی ویت نام میں اڈہ جمانے کے بعد امریکہ نے شمالی ویتنام بلکہ چین پر حملہ کے لئے میدان تیار کر لیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں چین بھی افریقی اور ایشیائی بلکہ بعض یورپی ممالک کا دورہ کر کے پیشبندیاں کر رہا ہے۔

اور اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا میں دو ہی بڑے دھڑے ہیں، امریکہ اور روس، اور بعض اوقات دھڑے کا نام امریکہ اور چین ہو جاتا ہے تیسرا دھڑا غیر جانبدار ممالک کے نام سے قائم تھا۔ اس میں صدر ناصر، پنڈت نہرو، مارشل ٹیٹو، نکرومہ اور صدر سوئیکارنو وغیرہ شامل تھے۔ دراصل یہ محاذ بھی امریکہ کے خلاف تھا جو غیر جانبداری کے نام سے امریکی شر سے محفوظ رہنا چاہتا تھا۔ اور اصل بات یہ ہے کہ غیر جانبدار کہیئے یا افریشیائی کانفرنس۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ کسی طرح ایشیا اور افریقہ کے وہ ممالک جو آزاد ہو کر گوری قوموں سے نجات حاصل کر چکے تھے، ڈر رہے تھے کہ یہی گوری قومیں اب صنعتی، کاروباری اور اقتصادی امدادوں کی آڑ میں انہیں کہیں دوسرے رنگ میں اپنا غلام نہ بنا لیں۔ اس لئے انہوں نے ان کے شر سے بچنے کے لئے کبھی روس سے تعلق قائم کیا اور کبھی چین سے۔ کبھی غیر جانبداری کا اعلان کیا اور کبھی افریشیائی کانفرنس کے نام سے اتحاد کا مظاہرہ کرنے لگے۔ اخیر میں پاکستان چین اور انڈونیشیا کے اتحاد نے ان استعمار پسندوں کے دماغی توازن کو بگاڑ دیا۔ اب امریکی ڈالروں کی بارش شروع ہوئی اس کا محکمہ جاسوسی حرکت میں آیا۔ سازشوں اور حکمت عملیوں کا جال بچھایا گیا۔

چنانچہ ان کا پہلا کامیاب وار انڈونیشیا پر ہوا، جہاں فوجی جرنیل قتل ہو گئے۔ تقریباً امریکہ نواز حکومت قائم ہو گئی۔ چین سے بگاڑ ہو گیا اور استعمار کے آلہ کار ملائشیا سے اختلافات کا خاتمہ ہو گیا اور اب وہ بھارت سے کروڑوں روپے قرض لینے پر تلے رہے کیا یہ امریکی سامراج کی جادوگری نہیں ہے؟

دوسرا زبردست وار سامراج نے نائیجیریا پر کیا جہاں ۵۷ فیصدی یعنی سوا کروڑ مسلمانوں کی غالب اکثریت کی حکومت تھی۔ جس کے صدر، نائب صدر وغیرہ مسلمان تھے۔ یہ دونوں قتل کرائے گئے اور حکومت کی باگ ڈور نام نہاد عیسائی اقلیت یعنی عیسائیوں کے ہاتھ میں دے دی گئی۔

تیسرا وار گھانا پر ہوا، جس کا مردِ آہن چین کے دورے پر تھا اور پیچھے انقلاب آ گیا اور سامراج کے دشمن کی جگہ وہاں سامراج پرست حکومت قائم ہو گئی۔

سامراج کا چوتھا وار الجزائر پر ہوا، جہاں افریشیائی کانفرنس ہونے کے عین موقعہ پر صدر بن بالا کو معزول کر کے اس کے مخالفوں نے حکومت بنا ڈالی، مگر یہاں سامراج کی توقعات پوری نہیں ہو سکیں۔ یہاں صدر ناصر نے امریکہ کی دال گلنے نہیں دی اور بچ آخر کار الجزائر کی نئی حکومت بھی صدر ناصر کی اسی طرح حامی ہو گئی جیسے بن بالا تھا۔

اب سامراجی سانپ نے پاکستان اور مصر کا رخ کیا ہے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ کسی طرح پاکستان اور چین کا اتحاد ختم ہو جائے اور پاکستانی حکومت پھر سابق وزیروں کی طرح امریکہ کی لونڈی ہو جائے۔ مالی امداد کے بہانے پاکستان کے سر پر ہاتھ پھیرا جائے اور جادو کی بین بجائی جائے۔ ذوالفقار علی صاحب بھٹو کی ہلچل سے عوام نے یہی سمجھا۔ چین کے چو این لائی اور ایوب خاں کی ملاقات نے ممکن ہے جادو کا اثر کمزور کر دیا ہو، اس لئے کہ صدر ایوب خاں کو اگر اسلام سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو وہ بھی بہترین بین بجانے والا ہے اگرچہ اب دو کشتیوں پر پاؤں رکھ کر کامیابی سے سفر طے کرنا جوئے شیر لانے سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اب خارجہ سیاست کو صحیح رُخ پر چلانے میں صدر پاکستان کی سیاست دانی کا امتحان ہے۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے وہ تو بھٹو کو مرنا پسند کرتے ہیں مگر امریکی سوراخ سے دوسری بار ڈسے جانے کے خلاف ہیں۔

سامراج کا دوسرا تازہ حملہ مصر کے صدر ناصر پر جاری ہے اور سچی بات یہ ہے کہ سامراج دشمنی میں صدر ناصر براستِ جان واقع ہوا ہے۔ اس کے خلاف قتل کی سازشیں ہوتی رہی ہیں۔ انقلاب کی کڑی لگتی رہتی ہے مگر اب تک اللہ تعالیٰ نے انہیں کو امریکی شر سے محفوظ رکھا ہے۔ ابن سعود نے نہر سویز پر قبضہ کر کے انگریز اور فرانس کے سینے پر مونگ دلی۔ اس نے روسی امداد سے اسوان بند کی تعمیر کر کے امریکہ کو بدحواس کر دیا۔ اس نے سکندریہ کی بندرگاہ کو بنا کر جس میں ۹۵ پلیٹ فارم ہیں، مصر کو یورپ کی ترقیات سے ہمکنار کر دیا۔ اس نے افریقی ممالک کو آزادی حاصل کرنے اور ان کی آزادی برقرار رکھنے کی جدوجہد میں نمایاں حصہ لے کر استعماریوں کو ناک چنے چبوائے ہیں۔ اس نے یہودیوں کے مقابلہ میں عربوں میں اتحاد کی روح پھونک کر سامراجی منصوبہ کو خاک میں ملا دیا ہے۔

اب سامراجی پروپیگنڈے اور ڈالروں کے بے پناہ حملے کا زیادہ زور صدر ناصر ہی کے خلاف ہے۔ صدر ناصر کے خلاف امریکی ڈالر کہیں تو بلا واسطہ استعمال ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ کہیں کہیں دوسرے سکوں میں بھی استعمال ہو۔ آپ حیران ہوں گے کہ شاہ فیصل کے دورۂ پاکستان کے بعد پاکستان میں صدر ناصر کے خلاف مختلف اخبارات میں زہریلا پروپیگنڈا شروع ہے۔ مراسلہ نگار بڑے ہی احتیاط سے مضمون کے ضمن میں ناصر پر یوں کیچڑ اچھال دیتے ہیں کہ دیکھو عالم اسلام کے اتحاد کی مخالفت ناصر کو کیسے راس آتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ شاہ فیصل نے نعرۂ حق امریکہ میں جا کر لگایا کہ ہم یہودیوں اور ان کی مدد کرنے والوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ بھلا پھر کیسے شاہ فیصل کے اتحاد اسلامی کے نعرہ کو امریکی سامراج کے اشارہ سے کہا جا سکتا ہے۔

ہم شاہ فیصل کو کوئی الزام نہیں دینا چاہتے۔ مگر ہم کو ان مضمون نگاروں کی نیت پر شبہ ہے۔ ہم ان کی یہ دلیل ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ اگر ایسا ہوتا تو وہ امریکہ میں یہ نعرہ کیوں لگاتے۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ امریکہ گئے کیوں اور وہاں دورہ کیوں کر رہے ہیں اور جب عملاً تیل کا کاروبار امریکہ سے ہے اور صدر ناصر کی مخالفت کے مقصد میں بھی وہ شریک ہیں تو پھر زبانی اعلانات کی کیا قیمت رہ جاتی ہے اور کہنا کہ صدر ناصر اتحاد عالم اسلام کے خلاف ہیں شیطان کا بڑا دھوکہ ہے۔ وہ فی الحال اس کو عملاً مشکل بتاتے ہیں اور اگر مشکل نہ ہوتا تو عراق، شام، الجزائر، ترکی

اور پاکستان کے سربراہ کیوں اس کی حامی نہ بھر لیتے

کیا ساری دنیا میں اردن وغیرہ چند تیسرے درجے کی حکومتیں ہی اتحاد اسلام کی عاشق ہیں۔ اس وقت ہر بیوقوف بھی سمجھ سکتا ہے کہ ٹرکی امریکہ سے گٹھ جوڑ کے لئے پاکستان چین کی دوستی کے لئے اور مصر و عراق روس سے معاہدات کے لئے مجبور ہیں۔ یہ اپنی مقامی سیاسیات میں الجھے ہوئے یکایک اس نعرہ کو صحیح سمجھتے ہوئے اس کو ناممکن العمل سمجھتے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ چونکہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا، اس لئے اگر اس نعرہ کے ذریعہ صدر ناصر کو پروپیگنڈے کا نشانہ بنایا جائے، تو بہتر ہے۔ ورنہ اگر واقعی اس وقت عالم اسلام کا حقیقی اتحاد ممکن ہوتا تو بھلا امریکہ وغیرہ ایسا نعرہ لگانے والوں کو ایک منٹ کے لئے برداشت کر سکتے۔

پاکستان میں مودودی جماعت نے جہاں پیغمبروں اور صحابہ کرامؓ کی تنقیص کر کے مسلمانوں میں سر پھٹول کا انتظام کیا ہے وہاں یہ صدر ناصر کے خلاف مختلف ناموں اور مختلف مضامین کے ذریعہ پروپیگنڈا کر کے سامراجیوں اور امریکنوں کو خوش کر رہے ہیں۔ ان کو رابطہ اسلامی سے اور شاہ فیصل سے ریال ملتے ہیں تو شک نہیں ہے۔ اب بہت سے مولویوں اور مضمون نگاروں کا ایمان خطرے میں ہے۔ جن جن کو یہ ریال پہنچ سکتے ہیں وہ زہر اگلنا شروع کر دینگے مودودی جماعت کے ایک سابق رکن رکین کا یہ ارشاد ہے کہ رابطہ اسلامی کے لاکھوں ڈالروں کا اور کام ہی کیا ہے سوائے صدر ناصر کی مخالفت کے۔ حسن البناء کا بیٹا سعید رمضان اور مودودی ظفر احمد انصاری جینوا میں بیٹھ کر ریالوں پر پل کر دنیا بھر میں صدر ناصر کے خلاف زہر افشانی میں مصروف ہیں۔ ہمیں شبہ ہے کہ یہ مودودی پروپیگنڈا بھی امریکہ کے محکمہ جاسوسی (سی آئی اے) کا ایک شعبہ ہی نہ ہو۔

مگر پروپیگنڈے کی اس طوفانی لہروں کے مقابلہ میں صدر ناصر کامیابی سے ساحل مراد کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ عرب ممالک میں سے عراق، شام، مصر الجزائر اور یمن کے اتحاد کے بعد اور کتنا حصہ اہم رہ جاتا ہے۔ محترم شاہ فیصل اور صدر ناصر میں امیر کویت صلح کی کوشش کر رہے ہیں۔ خدا کرے یہ کامیاب ہو جائے تو استعمار کو صدر ناصر کے مقابلہ میں شکست فاش کا اعلان کرنا ہوگا۔

صدر ناصر کے خلاف بعض مودودی لوگ بے دینی کا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں اور یہاں تک سنا گیا ہے کہ اس نے العیاذ باللہ فرعون کے مجسمے کے پاؤں کے نیچے دو قرآن رکھے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتیں بکنے والوں کو خدا تعالیٰ سے شرمانا چاہیئے۔ ہم صدر ناصر کا تقویٰ ثابت نہیں کرتے۔ صدر سوئیکارنو، صدر ناصر، صدر ایوب خاں اور ظاہر شاہ کابل، رضا شاہ شاہ پہلوی ایران سب آج کل کے حکمران ہیں۔ اگر یہ سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے تو بات ہی اور ہوتی۔ مگر ان کی کمزوریوں کو اچھال کر (اصلاح کی نیت سے نہیں) سامراج کا آلۂ کار بننا پرلے درجہ کی بے ایمانی اور ملت فروشی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان حکمرانوں کو اسلام کی ہدایت کرے اور مسلم ممالک کو سامراجیوں کی سازشوں اور ان کے ایجنٹوں کی سازشوں سے محفوظ رکھے آمین:

## رشوت ستانی

ہمارے معاشرہ میں رشوت کا چلن روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ مارشل لاء سے قبل بھی رشوت کافی تھی، پھر مارشل لاء لگنے کے بعد کچھ دنوں تک اس کی رفتار قدرے سست ہو گئی لیکن بعد میں راشی آفیسروں نے حکومت کا مزاج پا لیا اور قانون کی بعض کمزوریاں ان کی سمجھ میں آگئیں تو انہوں نے اس کاروبار کو پہلے سے بھی زیادہ تیز کر دیا اور اب یہ اس قدر زوروں پر ہے کہ قریباً ہر چھوٹے بڑے دفتر میں چپڑاسی سے لیکر گزیٹڈ آفیسر تک سب اس حمام میں ننگے ہیں۔ بلکہ افسر کو رشوت لیتے دیکھ کر ماتحت اور زیادہ بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ تقاضا کرتا ہے۔ بعض افسران تو قانون کی زد سے بچنے کے لئے اپنے ماتحت کی معرفت اس کاروبار کو چلاتے ہیں۔ خود حکومت کی رپورٹ کے مطابق گذشتہ دو سال میں ۲۴۶ گزیٹڈ آفیسر اور ۱۱۵۸ نان گزیٹڈ ملازمین اس جرم میں پکڑے گئے۔ ان کے خلاف تحقیقات ہوئی، لیکن اس تحقیقات سے کیا نتائج برآمد ہوئے، حکومت کی رپورٹ اس بارے میں بالکل خاموش ہے۔

رشوت ستانی کی صورت حال ان اعداد و شمار سے کہیں زیادہ بھیانک ہے اور رشوت خور، بدعنوان اور بد دیانت اہلکاروں کی اچھی خاصی تعداد قانون کے مواخذے سے محفوظ یا بالاتر ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں:۔

ایک تو انسداد رشوت ستانی کا ناقص، غیر مؤثر اور پیچیدہ نظام ہے اور

دوسرے دفتری نظام کا اس قدر غیر مربوط اور گنجلک ہونا کہ ایک کاروباری آدمی دفتروں کے بار بار چکر کاٹنے سے یہی بہتر سمجھتا ہے کہ رشوت دے کر ایک ہی چکر میں اپنا کام کروالے۔

یہ مسئلہ پورے معاشرہ کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے اور خصوصی طور پر غریب عوام کو اس سے زیادہ تکلیف ہے۔ اس لئے حکومت کو اس کے انسداد کے لئے بڑی ہمہ پہلو اصلاحات نافذ کرنی چاہئیں۔

ہمارے خیال میں اولین ضرورت اس امر کی ہے کہ سرکاری دفتری نظام سہل اور مختصر ترین بنایا جائے تاکہ اس کے اندر رشوت دے کر کام کرانے کی امنگ ہی پیدا نہ ہو۔ جب تک اس پیچیدہ اور طویل نظام میں فائل چیونٹی کی رفتار سے چلتی رہے گی، اس وقت تک رشوت کے پہیوں سے فائل کو تیزی سے چلانے کا رجحان اپنے آپ باقی رہے گا

دوسری چیز انسداد رشوت ستانی کے مروجہ طریق کار کی اصلاح ہے جو بذات خود انتظامی معمولات کے مطابق انتہائی طویل، پیچیدہ اور غیر مؤثر ہے۔ اول تو اس طریق کار سے اس گندے تالاب کی بڑی مچھلیاں کم ہی پکڑی جاتی ہیں اور اگر کوئی بڑی یا چھوٹی مچھلی گرفت میں آ بھی جاتی ہے، تو مروجہ قانون کے ان گنت رخنوں سے بچ نکلتی ہے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ نظام مواخذہ اور نظام تعزیرات کو سخت بنایا جائے تاکہ کوئی مچھلی ان رخنوں کے راستے نکل نہ سکے اور اس کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ وہ دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔

تیسری چیز یہ ہے کہ ملازم ہونے کے وقت ہر گورنمنٹ ملازم اور اس کے قریبی رشتہ داروں کی جائداد حکومت کے کاغذوں میں درج ہونی چاہیئے اور ہر تین سال بعد اس میں کمی بیشی کی جانچ پڑتال ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اکثر رشوت خور افسر موٹی موٹی رشوتیں لیکر وہ سارا روپیہ یا غیر منقولہ جائداد اپنے بیوی بچوں اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کے نام لگوا دیتے ہیں تاکہ خود مواخذہ کی گرفت سے بچ سکیں۔ چنانچہ ہم چٹاگانگ کے دو تین پولیس سارجنٹوں کو بذات خود جانتے ہیں۔ جن کے پاس رشوت کے طریقے سے حاصل کیا ہوا روپیہ پندرہ بیس لاکھ سے کم نہیں ہے۔ لیکن وہ روپیہ یا تو ان کی بیوی کے نام ہے اور یا بچوں کے۔

امید ہے کہ حکومت اس متعدی لعنت سے معاشرہ کو پاک کرنے کے لئے جلد از جلد ضرور کوئی ٹھوس اور مؤثر قدم اٹھائے گی۔

## امریکی امداد کی حقیقت

گذشتہ دنوں امریکی امداد کی بحالی پر بعض حلقوں میں خوشی اور مسرت کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا گیا ہے عمرو عیار کی طلسمی زنبیل ہاتھ آگئی ہے۔ حالانکہ اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو آدمی اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ امریکہ جو ضرورت مند ملکوں کی امداد کرتا ہے۔ یہ دراصل ان کی امداد نہیں بلکہ وہ اپنی امداد کرتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ ایجنسی نے یہ اعتراف کیا ہے کہ آئندہ سال کے دوران امریکہ دوسرے ملکوں کو جس قدر امداد دے رہا ہے اس کا ۸۸ فیصد حصہ امریکی مال کی خریداری، امریکی ملازمین کی تنخواہوں اور امریکی مال کی نئی نفع بخش منڈیوں کی تشکیل پر صرف ہوگا۔

گذشتہ سال بھی اس ایجنسی نے امریکی امداد کی ایک کھرب ستر ارب ڈالر کی خطیر رقم صرف کی اور اس میں ۹۲ فیصد یعنی ایک کھرب بیس ارب ڈالر امریکی برآمد کنندگان نے امداد کے مال کی سپلائی کر کے کما لئے۔ پاکستان میں جتنے پروجیکٹ امریکی امداد کے تحت پایۂ تکمیل کو پہنچے ہیں یا پہنچ رہے ہیں۔ اگر ان کا حساب لگایا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس امداد کا ۴۰ سے ۵۰ فیصد صرف امریکی ملازمین کی تنخواہوں ہی میں واپس امریکہ چلا جاتا ہے اور ۵ سے ۱۰ فیصد ان کے پُر تکلف اور ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں کی تعمیر میں چلا جاتا ہے۔ چنانچہ چٹاگانگ کے کرنافلی ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کو تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہاں تمام بڑے آفیسر اور انجینئرز امریکی ہی تھے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

# اللہ کا اسلامی تصور

مخلوقات میں انسان جمادات، نباتات اور جملہ حیوانات پر فائق ہے۔ معمولی سے معمولی انسان کی بھی دوسری مخلوقات برابری نہیں کرسکتی، اور انسان اپنی قدر پہچانے اور جمادات، نباتات اور حیوانات کو خادم ہی سمجھے، آقا نہ بنائے اور خالق کی ہدایت کے مطابق ان سے خدمت لے تو انسان کا مرتبہ ارضی مخلوقات سے بھی اونچا ہے۔

انسان وحی کی روشنی اور مدد کے بغیر اللہ کا تصور کرتا ہے تو اشرف المخلوقات ہونے کے گھمنڈ میں اسے اللہ بس انسانی حسن و وجاہت کا ایک انتہائی مکمل مجسمہ نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ نے صرف تین لفظ کہہ کر اس تصور کی نفی فرما دی ہے۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ "کوئی شے اللہ کے مماثل نہیں ہے۔ تمہارا دیکھنا اور سننا آنکھوں اور کانوں کا محتاج ہے اور آنکھیں روشنی اور کان ہوا کے محتاج ہیں۔ اللہ کا دیکھنا اور سننا اندھی ہو جانے والی آنکھوں اور بہرے ہو جانے والے کانوں کا محتاج نہیں ہے۔ تمہارا دیکھنا اور سننا ناقص اور عارضی ہے۔ اللہ کا دیکھنا اور سننا نقائص اور عارضیت سے پاک ہے۔ تمہارا دیکھنا اور سننا نقلی ہے اللہ کا دیکھنا اور سننا اصلی ہے۔ تم تمام کام اللہ کے عطا کردہ اعضاء سے کرتے ہو جنہیں بالآخر واپس لے لیا جاتا ہے ..... اللہ اعضاء کا خالق ہے۔

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے میں قطعاً شبہ نہیں، مگر اس اشرفیت کا نشہ بے حد خطرناک ہے جو شخص اشرفیت کی حقیقت اور حیثیت کو نہیں پہچانتا وہ خواہ کتنا ہی ذی فہم ہو وہ اللہ کو نہیں جان سکتا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ جس نے اپنی حقیقت اور حیثیت کو پہچان لیا وہی اللہ کو جان سکتا ہے۔

جس طرح مخلوقات میں کی کسی چیز کو جانا جاتا ہے اللہ کی ذات اس طرح جاننے کی چیز نہیں ہے۔ اللہ کی ذات کے جاننے کے متعلق تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ پہچاننے کا جو حق ہے اتنا ہم تیری ذات کو نہیں پہچان سکے ذات پہچانی اور جانی جائے تو کیونکر۔ اللہ کسی شے کے مماثل ہے ہی نہیں۔ پھر کیونکر کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ایسا ہے اکبر الہ آبادی کا شعر ہے ؎

ذہن میں جو گھر گیا لاانتہا کیونکر ہوا
جو سمجھ میں آ گیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ارشاد ہے

اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ اِدْرَاکٍ

اکبر الہ آبادی نے غالباً اسی ارشاد کو منظوم کیا ہے ؎

تو دل میں آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں، تیری پہچان یہی ہے

---

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ ایم شنیدیم و خواندہ ایم (سعدی)

اللہ ہر شے سے زیادہ تمہارے قریب ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ ہم رگ جان سے زیادہ انسان کے قریب رہتے ہیں۔ اللہ تمہارے اتنا قریب ہے کہ دکھائی نہیں دیتا۔ جس طرح آنکھ اپنے آپ کو نہیں دیکھتی اسی طرح اللہ کو نہیں دیکھتی تم آفتاب پر نظر نہیں جما سکتے۔ روشنی دیکھ کر سمجھتے ہو کہ آفتاب موجود ہے اور آفتاب کے اور تمہارے درمیان حجاب آ جائے تو آفتاب کا وجود اوجھل ہو جاتا ہے پھر آفتاب سے عظیم تر آفتابوں کو روشنی بخشنے والے اللہ پر نظر ٹھہرانی کیسے ممکن ہے۔ البتہ حجاب درمیان سے ہٹیں تو اللہ کے پرتو اور اللہ کے اثرات دکھائی دے سکتے ہیں، اللہ کی صفات سمجھی جا سکتی ہیں۔

اللہ کا ارشاد ہے۔ وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ یقین لانے کے لئے زمین میں (اللہ کے وجود اور اللہ کی قدرت کی) بے شمار نشانیاں ہیں اور خود تمہارے اپنے اندر (نشانیاں) ہیں۔ کیا تمہیں وہ دکھائی نہیں دیتیں

انسان جتنا اپنی پیدائش اور اپنی موت کے معاملے میں غافل ہے اتنا اور معاملات میں نہیں ہے۔ دوسروں کو پیدا ہوتے اور مرتے وہ دیکھتا ہے مگر اپنی بابت شاید اسے گمان رہتا ہے کہ میں ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا، اور خود بخود ہوں اور خود بخود رہوں گا

اپنی پیدائش پر غور کرنے سے اللہ کا وجود سمجھ میں آتا ہے اور پیدائش کا علم ہو جانے سے نشاۃ ثانی موت کے بعد کی پیدائش سمجھ میں آ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَۃَ الْاُوْلٰی فَلَوْلَا تَذَکَّرُوْنَ ۝ تم اپنی پہلی پیدائش سے واقف ہو تو پھر (پہلی پیدائش پر دوسری پیدائش کی کیوں نہیں قیاس کرتے (موٹی سی بات ہے جس نے ایک دفعہ پیدا کر دیا۔ اس کے لئے دوسری دفعہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے)

غرض کہ انسان اگر اپنے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہے اپنے آپ کو کچھ کا کچھ خیال کئے بیٹھا رہے تو اسے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل نہیں ہو سکتا۔ جیسے جیسے ہم اپنی حقیقت اور حیثیت سمجھتے ہیں ویسے ویسے ہمارے اور اللہ کے درمیان سے پردے ہٹتے ہیں

اللہ کی ہر مخلوق اللہ کے وجود اور اللہ کی شان کا پتہ دیتی نظر آتی ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

جس نقطہ نظر کا اس وقت ذکر ہے۔ اس نقطہ نظر سے دوسری چیزوں کو دیکھا اسی وقت جا سکتا ہے جب انسان اپنی حقیقت اور حیثیت جان جائے۔

یوں دوسری چیزیں آج کل غیر مسلم اہل اسلام سے زیادہ دیکھتے ہیں۔ وہ ان کی بڑی بڑی گہرائیوں میں پہنچتے ہیں اور خود اپنے اور تمام انسانوں کے رگ و ریشہ کا انہیں مسلمانوں سے بہت زیادہ علم ہے۔ مگر ان کا نقطہ نظر اور زاویہ نگاہ کچھ اور ہوتا ہے۔ وہ اپنی بے حقیقتی اور کم حیثیتی پر غور نہیں کرتے اور اللہ کی طرف ان کا دھیان نہیں جاتا۔

قریباً چالیس قبل کی بات ہے۔ میرے چچا زاد بھائی قاری سرفراز حسین مرحوم اسلام پر لکچر دینے جاپان گئے تھے واپس آ کر جاپان کے کسی ممتاز پروفیسر کا انہوں نے قصہ سنایا تھا۔ قاری صاحب پروفیسر سے ملے اور اللہ کے وجود کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ پروفیسر نے کمال سادگی اور معصومیت کے ساتھ کہا۔ "ابھی میں نے اس مسئلہ کو سوچا نہیں ہے جو کام سامنے ہیں یہ نمٹالوں تو پھر سوچوں گا۔ ان کاموں سے پانچ سال کے اندر اندر فراغت و فرصت پا لینے کی توقع ہے"۔

دنیا بھر کی باتیں سوچنا اور نہ سوچنا تو بس یہی کہ ہمیں کس نے بنایا ہے یا سوچنا تو بہک جانے کی ذہنیت لے کر سوچنا۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ان کی مثال ان کی سی ہے جنہوں نے اندھیری رات میں راستہ دیکھنے کی غرض سے) آگ سلگائی (اور پھر جب (آگ نے) ان کے چاروں طرف روشنی کر دی تو اللہ نے ان کی روشنی سلب کر لی اور انہیں (ایسے) اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ انہیں (کچھ) نہیں سوجھتا۔

صلی ہذا و فی انفسکم ما فلا تبصرون کا خالی رٹنا بھی کافی نہیں ہے۔ کامیاب ہوتے ہیں جو کتاب اللہ کو ایسے طریقے سے پڑھتے ہیں جس طریقے سے اسے پڑھنا چاہئے (اس کے مضامین پر غور کرتے ہیں) يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ تاہم خالی پڑھنا نہ پڑھنے سے بہتر ہے۔ خالی پڑھنا کم از کم اچھی ذہنیت کی دلیل ہے۔ خالی پڑھنے سے تھوڑے بہت لگاؤ کا پتا چلتا ہے۔

اسی ذہنیت کے لوگ اگر یہ خیال دل میں لائیں گے کہ ہم کبھی کاشتے تھے تو اللہ اور اللہ کی قدرت کو یقیناً سمجھ جائیں گے۔

حضرت ذکریا علیہ السلام لاولد تھے۔ عمر کے خاتمہ کے قریب انہیں فکر ہوا کہ وارث نہیں چھوڑ رہا ہوں۔ اللہ نے فرمایا "وارث ہم سے لو"۔ حضرت ذکریا دعا کرتے ہیں "میں بوڑھے پھوس اور میری بانجھ بیوی کے ہاں بیٹا ہوگا"

اللہ نے فرمایا: ہاں بات سے پہلے مرد اور باوجود عورت کے اس بیٹا دینے کی بھی قدرت ہے۔

كَمَالِ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا. تمہارے رب نے کہا: یہ میرے لئے (بالکل) آسان ہے (اے زکریا!) اس سے پہلے میں تمہیں (ہی ہر) پیدا کر چکا ہوں۔ پیدا ہونے سے قبل تم لاشے تھے (میں نے لاشے محض کو شے بنا دیا)

ایک جگہ ارشاد ہے:

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ ہم نے تمہیں پیدا کیا تم (ہمیں اپنا خالق کیوں نہیں مانتے اور قیامت کے بارے میں جو کچھ ہم کہتے ہیں اس کی) تصدیق کیوں نہیں کرتے؟)

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اچھا بتاؤ۔ یہ قطرہ جو تم ٹپکاتے ہو، اسے موجودہ شکل اور بعد کی شکلیں تم بخشتے ہو (قطرہ کا نام کون بتا رکرتا ہے اور قطرے سے انسان کون بناتا ہے؟ تم یا ہم؟ ناداتو! جو پیروں سے روندی جانے والی مٹی کو انسان جیسی موہ لینے والی صورت عنایت فرما دیتا ہے۔ اسے بنائے انسان کا دوبارہ بھی اٹھانا تو نسبتاً اور آسان ہے)

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پیدا بھی ہم کرتے ہیں اور موت بھی تم میں وقت مقررہ پر ہمارے ہی حکم سے واقعہ پاتی ہے اور ہم تمہیں مار کر تم جیسا آدمی دوبارہ پیدا کرنے اور اس جہاں میں اٹھا کر کھڑا کرنے سے عاجز نہیں ہیں جس جہاں کو تم ابھی نہیں جانتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (بہرحال) تم پہلی پیدائش سے تو واقف ہو تو پھر (اس) پیدائش پر غور نہیں کرتے؟

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ (اور فقط اپنی ہی پیدائش پر طور نہ کرو، جس چیز سے تم پیدا کئے گئے ہو، اس کے قوام میں آگ، پانی اور غذائیں شامل ہیں۔ ان کا خالق آخر کون ہے؟ تم نے (کبھی) سوچا ہے کہ پھل ترکاری اور اناج) جو کچھ تم بوتے ہو اس کو اگاتے تم ہو یا ہم؟ (انہیں برآور کون کرتا ہے۔ ان میں پھل پھول کون لاتا ہے؟)

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ (تم تو صرف بونے والے ہو، ہم چاہیں تو تمہارے بوئے بیج زمین کے اندر ہی جلا ڈالیں اور چاہیں تو کھڑی کھیتی اور کھڑے باغ کو گھاس پھوس کر دیں (اور) تم کہتے رہ جاؤ کہ ہائے، ہم لٹ گئے ہیں آگئے اور ہماری تقدیر پھوٹ گئی (ہماری ساری پونجی غارت ہو گئی۔ تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے ہم کیا کچھ کرتے ہیں)

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ (پانی پر غور کرو اور) بتاؤ کہ (یہ شیریں) پانی جسے تم پیتے ہو (اور جو پینے کے بعد مختلف منازل طے کرتا ہے) اسے بادل سے تم برساتے ہو یا ہم برساتے ہیں لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝ ہم چاہیں تو (شیریں) پانی کو ابھی کڑوا بنا دیں (ایسا کڑوا کہ حلق سے نہ اترے اور تم پیاسے مر جاؤ۔ ہماری عنایتوں اور ہماری نعمتوں کا) تم شکر کیوں نہیں ادا کرتے۔

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝ (آگ پر غور کرو اور) بتاؤ کہ آگ جو تم روشن کرتے ہو اس کے لئے لکڑی کا) درخت تم نے پیدا کیا ہے یا ہم نے (درخت نہ پیدا کئے جائیں تو لکڑی کہاں سے آئے۔ اور سمندر نہ ہوں تو بادل کہاں سے اٹھیں اور مینہ کیوں کر برسے۔ ہر چیز کی ابتدا ہم نے کی ہے اور پھر تمہیں عقل بھی ہم نے ہی دی ہے کہ ان چیزوں سے طرح طرح کے کام لے سکتے ہو۔ غور و تفکر کے لائق ہر چیز کی ابتدا یعنی نَشْاَةَ الْاُوْلٰى ہے۔ یہ گھمنڈ دل سے نکال دو کہ دنیا کی رونق تمہارے دم سے ہے۔ اور تمہاری عقل کا کرشمہ ہے۔ ہم اگر عقل سلب کر لیں تو سارا گھمنڈ دھرا کا دھرا رہ جائے)

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝ (دنیا کی آگ آتشِ دوزخ کا نمونہ ہے) ہم نے اسے (آتشِ دوزخ کی) یاد دلاتے اور مسافروں کو آرام پہنچانے کے لئے پیدا کیا ہے۔

ملاحظہ کیجئے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی خالقیت کی کیسی حسی دلیلیں موجود ہیں۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ۔ تم کس منہ سے اللہ کا انکار کرتے ہو۔ تم بے جان تھے (اس نے) تمہیں جان بخشی۔ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر وہی تمہیں موت دے گا (اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے) اتنی بات تو عقلی نہیں حسی ہے۔ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (اب ذرا سا دماغ پر زور دو اور سوچو کہ دوبارہ جلا اٹھانا اللہ کو کیا دشوار ہے۔ اللہ تمہیں جلائے گا اور (اپنے اعمال کا حساب دینے) تمہیں اس کے پاس (قطعی) واپس پہنچنا ہوگا (اول سے آخر تک اس کے قبضے میں ہو اور اس کے محتاج ہو۔ اس پر کفر و انکار اور نافرمانی کس قدر عجیب ہے)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔ وہی ہے جس نے تمہارے واسطے دنیا کی تمام چیزیں پیدا کی ہیں (تمام حیوانات، تمام نباتات اور تمام جمادات تم ان چیزوں سے فائدے اٹھاتے ہو۔ یہ چیزیں تمہاری پیدا کردہ تو نہیں ہیں) وَاللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ۝ ہر چیز کو حیات اللہ ہی بخشتا ہے اور اللہ ہی (ہر چیز کو) موت دیتا ہے۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ (تمام) آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے (سب) اللہ کی ملک ہے (وہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ (جس طرح اور جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے) وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور اسی کے پاس تمہیں واپس جانا ہے لِيَجْمَعَكُمْ ..... لَرَيْبَ الْقِيٰمَةِ لَاتِيَةٌ فِيْهِ وہ قیامت کے دن ضرور اکٹھا کرے گا۔ جس (کے وقوع) میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ وہی ہے جو رحموں میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے گھڑ دیتا ہے۔

ایک جگہ سوالات کا بڑا مؤثر پیرایہ اختیار کیا گیا ہے

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ (اور آسمانوں کو اور زمین کو بھلا کس نے پیدا کیا؟ اور آسمان سے تمہارے واسطے پانی (کس نے) اتارا؟ پھر اس (پانی) سے ہم نے بارونق باغ اگائے (بے جان اور بے شعور بت تو کچھ شے ہی نہیں ہیں خود تم میں یہ طاقت نہیں کہ (باغ تو باغ) ان (باغوں کے درختوں (میں کا ایک درخت بلکہ درخت کی ایک پتی یا ایک کونپل) کو پیدا کر دیتے (تو بولو) اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ (جو ایسی قدرت رکھتا ہو اور جس کی پرستش کی جائے۔ کوئی نہیں ہے مگر لوگ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے) بلکہ یہ (تو) وہ لوگ ہیں، کہ سمجھ بھی جاتے ہیں تو سمجھ کر اور جان کر) راہ حق سے منہ موڑ لیتے ہیں (انہیں کج روی کی عادت ہے)

یہ ہیں وجود باری تعالیٰ پر وہ قدرتی، واضح، عام فہم اور موثر دلائل جن کے سامنے آخری عمر میں ہمارے فلسفہ و منطق وغیرہ علوم حکمیہ کے دو بڑے اماموں (رازی و بوعلی سینا) نے سر جھکایا اور یقین کی لازوال دولت حاصل کی۔ یہ دونام اس وقت اس لئے خیال میں آ گئے۔ کہ ان بزرگوں نے عمر بھر علم کلام و فلسفیانہ استدلال کی پُرپیچ راہوں میں گردشی کی اور آخر کار قلبی تسکین قرآن ہی کے سیدھے سادے انداز بیان سے حاصل کی ورنہ ہر سوچنے والا منصف مزاج انسان آیات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا

## ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ان کالموں میں ایجنٹ حضرات سے ہم اپنا التماس کر چکے ہیں کہ وہ بلوں کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیا کریں لیکن ہماری بار بار التماس کے باوجود بھی بلوں کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بلوں کی وقت پر ادائیگی نہ ہونے سے پرچے کو بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہم پھر التماس کرتے ہیں کہ ایجنٹ حضرات اپنے بقایا جات ۳۱ر جولائی تک ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ادارہ)

حضرت مولانا بدر عالم صاحب
مہاجر مدنی قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِیْنَ یُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَیْثَ فَیَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا (رواہ مسلم)

ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جو برکت بھی آسمان سے نازل فرماتا ہے لوگوں میں ایک نہ ایک فرقہ اس کا منکر ہو کر رہتا ہے (کتنا ظلم ہے کہ) بارش خود اللہ بھیجے اور لوگ یہ کہیں کہ فلاں فلاں ستارہ کی رفتار کی وجہ سے ہوئی ہے (مسلم شریف)

یہاں قدرت کے فیاض ہاتھوں کو ناشکرہ انسان سے یہ شکوہ ہے کہ وہ اس کی فیاضی کا کتنا بڑا ناقدر شناس ہے کہ بارش تو وہ بھیجے اور یہ اس کو اس کی مخلوق کی طرف نسبت کرے جس کو اس میں کوئی بھی دخل نہ ہو۔

واضح رہے کہ جہاں کوئی جماعت کسی مخلوق میں حقیقی یا خلاف واقع تاثیر کا اعتقاد رکھتی ہے وہاں شریعت اپنا لب ولہجہ سیاق تردید میں ذرا سخت کر دیتی ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ستاروں کے متعلق عرب کا اعتقاد تھا۔ وہ محض اپنے اوہام کی بنا پر ان کو عالم کے بہت سے حوادث میں اسی طرح موثر سمجھتے تھے جیسا کہ آج بہت سے ضعیف الاعتقاد مسلمان بزرگوں کو سمجھ لیتے ہیں اور تاثیر بھی ایسی جو محض ان کے دماغوں کی تراشیدہ اور صرف وہمی ہوتی۔ شریعت نے عالم اسباب میں اشیاء کے اسباب خود مقرر فرماتے ہیں مگر اس سے روکا ہے کہ غیر سبب کو سبب یا سبب کو بڑھا کر مؤثر حقیقی کے برابر بنا دیا جائے۔ اس نے عالم میں ایک غیر مرتبط سلسلہ کو ایک دوسرے کے ساتھ الجھا دیا ہے اور محض اپنی قدرت کاملہ سے ایک کا وجود دوسرے کے ساتھ حالبتہ کر کے اسی کا نام عالم اسباب رکھ دیا ہے اور بندہ کو یہ فہمائش کر دی ہے کہ وہ اصل کارفرما اسی کی قدرت کو سمجھتا ہے۔ اسلام کی توحید اس تخیل کو برداشت نہیں کرتی کہ کوئی شخص عالم میں ایک ذرہ سی جنبش میں بھی بدقدرت کے سوا کسی اور کو حقیقۃً شریک سمجھے۔ اس کا ایک ایک ذرہ اسی کی مخلوق ہے اور اسی کی قدرت سے حرکت کرتا ہے۔

عرب میں انسانی زندگی کے لئے سب سے ضروری چیز بارش تھی۔ اگر اس میں بھی اس کے نزدیک تاثیر ستاروں کی رہے تو پھر اس کے قلب میں اپنے حقیقی خالق کی طرف کیا کشش باقی رہ سکتی ہے۔ دراصل شوق وخوف کے دو بازو ہی ایسے ہیں جو مخلوق کو طوعاً وکرہاً اپنے خالق کی عبادت کی طرف اڑائے لئے چلتے ہیں اگر ان دونوں میں ایک بھی کمزور ہو جاتا ہے تو انسان کی وہی جانب مخلوق کی طرف جھکنے لگتی ہے۔ پھر وہ خوف یا طمع سے اس کو خالق کے ساتھ شریک کرنے پر فطرۃً مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے شریعت نے جا بجا یہ تنبیہ کی ہے کہ حوادث عالم میں صرف اسی کی ذات موثر ہے اور اسی کو موثر سمجھنا چاہیئے اور اس حقیقت کو اتنا ذہن نشین کیا ہے کہ جس سے بعض اوقات کسی کوتاہ اندیش کو یہ شبہ گذرنے لگتا ہے کہ شاید وہ سلسلۂ اسباب ہی کی منکر ہے۔ جی ہاں جن مقامات پر صرف وہم پرستی ہو وہاں ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اگر شریعت یہاں تعبیرات میں اتنی شدت اختیار نہ کرتی تو جو قوم مخلوقات ہی کی تاثیر میں الجھ کر رہ گئی تھی۔ وہ موثر حقیقی تک کیسے پہنچتی۔

شیخ نوویؒ فرماتے ہیں کہ اگر بارش کی نسبت ستاروں کی طرف اسی اعتقاد کے ساتھ کی ہے جب تو صریح کفر ہے اور اگر صرف ایک علامت ہونے کی بنا پر ہے جب بھی ایسے لفظ کے استعمال کی ضرورت کیا ہے۔ جو کفر اور غیر کفر دونوں کا متحمل ہو (کتاب الاذکار ص۱۵۴) جو لوگ ذوق ایمانی نہیں رکھتے وہ ان نزاکتوں کو بھی نہیں سمجھتے اور ان مقہور اسباب پر کلی اعتماد کا نام روشن خیالی اور علم اور دست قدرت کی اصلی طاقت پر بھروسہ کرنے کا نام جمود اور جہل رکھ لیتے ہیں۔ یہ بڑا قصور نظر ہے۔ خدا تعالیٰ انصاف عطا فرمائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَیْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ (رواہ رزین)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے نجوم میں ان فائدوں کے سوا جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے کوئی اور دنیا فائدہ حاصل کیا تو اس نے سحر کے ایک شعبہ کا استعمال کیا۔ نجومی کاہن کی طرح غیب کی خبریں بتاتا ہے اور کاہن ایک قسم کا جادوگر ہوتا ہے اور جادوگر کافر ہے (رزین)

عرب میں عام طور پر غیب دانی کے یہی تین اسباب تھے یا سحر جس میں عموماً ارواح خبیثہ اور شیاطین سے استعانت ہوتی تھی یا نجوم یا کہانت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طور و طریق چونکہ ان تینوں سے جدا تھے۔ اس لئے وہ مبہوت ہو ہو کر کبھی تو آپ کو کاہن کبھی ساحر اور کبھی مجنون کہا کرتے تھے۔ نبوت سے ان کو آشنائی نہ تھی کہ یہ احتمال بھی ان کے دماغوں میں آتا۔ قرآن کریم نے ان میں سے ایک ایک کی بڑے دلائل کے ساتھ تردید کی ہے۔

یہ معلوم رہنا چاہیئے کہ غیب دانی کبھی فطری بھی ہوتی ہے۔ قدرت نے انسان کے باطن میں کچھ تو ایسی ودیعت فرمائی ہیں۔ جن کی بنا پر اس کو عالم بالا سے ایک قسم کا اتصال میسر آ جاتا ہے اور اس کی استعداد کے بقدر کچھ مادی غیوب بھی اس کے آئینہ فطرت میں منعکس ہونے لگتے ہیں۔ محقق ابن خلدون نے اس پر مفصل بحث کی ہے۔

اسلام ان بیکار مشغلوں میں ڈالنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اول تو یہ طریقے بے بنیاد اور کلمات کفر پر مبنی ہوتے ہیں۔ دوم انسانی کی روحانی ترقیات کے لئے انتہا درجہ مضرت رساں بھی ہیں۔ یہ مشغلہ اس میں عالم قدس کی طرف طیران کی استعداد باطل کر دیتا ہے۔ جتنا غیب انسانی ترقیات کے لئے درکار تھا اتنا انبیاء علیہم السلام کے واسطہ سے اس کو بتا دیا گیا ہے اور جو نہیں بتایا گیا۔ وہ نہ تو اس کی حاجت کا تھا اور نہ اس کے دریافت کرنے کا کوئی صحیح راستہ ہے۔ پھر اس میں پڑنا غلطی اور اضاعت وقت کے سوا اور کیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے نجوم میں کچھ اور تفصیلات بھی لکھی ہیں۔ یہ سب خلجانات اور اپنی اپنی علمی کاوشوں کے ثمرات ہیں۔ جتنی بات پر عقیدہ رکھا جا سکتا ہے اور اس کی دعوت دی جا سکتی ہے۔ وہ صرف وہی امور ہیں۔ جن کی طرف احادیث بالا میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔

## کنونشن متحدہ اسلامی محاذ کی مفصل کارروائی اور مطالبات

کنونشن متحدہ اسلامی محاذ پاکستان کی مفصل کارروائی ایک کتابچہ کی صورت میں شائع کی جا چکی ہے۔ متحدہ اسلامی محاذ کے پروگرام کو ہمہ گیر بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ازبس ضروری ہے۔ فی سینکڑہ آٹھ روپے۔ صرف ایک کاپی ۲۵ پیسے کے ٹکٹ ارسال کر کے بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ کارکنوں کو چاہیئے کہ تمام حلقوں بالخصوص بی ڈی ممبران قومی وصوبائی اسمبلی وکلاء اور علماء تک پہنچائیں۔ ناظم نشر و اشاعت متحدہ اسلامی محاذ۔

حاصل یہ کہ ہمیں معجزات سے متعلق جو استبعاد نظر آتا ہے اس کی صرف اور صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے گذشتہ مشاہدات و تجربات کے برخلاف ہوتا ہے لیکن اس کا فیصلہ ہرنفس کر سکتا ہے کہ اس کے گذشتہ مشاہدات و تجربات میں غلطی کا ہونا اور ان میں انقلاب ہو جانا کچھ محال اور مستبعد نہیں۔ طبیعات جدیدہ نے طبیعاتِ قدیمہ کی دیوار ہی مسمار کر دی ہے۔ پرانے سائنسدان اور علم طبیعات کے ماہرین آج تک یک زبان ہو کر یہ کہتے آئے تھے کہ آفتاب متحرک اور زمین ساکن ہے مگر جدید سائنس نے ان کے تمام دعاوی کی تغلیط کر دی۔ اور ان کے تمام دلائل اور تجربات کو یک قلم حرف غلط کی طرح مٹا دیا۔ پرانی سائنس اور سابقہ علم طبیعات اس بات کو ہرگز باور نہیں کرتا تھا کہ اشیائے ثقیلہ صعود الی الارتفاع کر سکتی ہیں مگر جدید سائنس اور ماڈرن تجربات نے اس کی بھی تغلیط کر دی اور سینکڑوں من وزنی ہوائی جہاز فضائے آسمانی میں اڑا کر ان کے دعوے کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ یہی وجہ تھی کہ جب جنابِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معراج کا واقعہ لوگوں سے بیان کیا، تو ان کا ذہن اس بات کو یقین کی نگاہوں سے نہیں دیکھتا تھا کہ آدمی بھاری جسم کے ساتھ..... فضائے آسمانی میں اڑ کر اور فضائے بسیط کی سرحدات کو پار کر کے "قاب قوسین او ادنیٰ" کے مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہزاروں من وزنی سیاروں نے شمس و قمر کی سرحدات کے قرب و جوار میں پہنچ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معراج کو ثابت کر دیا ہے کہ وہ کوئی مستبعد واقعہ نہ تھا۔

(۳) علل و اسباب اور آثار و خواص کے قابل انقطاع اور قابل انفکاک ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے۔ ہم روزانہ یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی شے بھی یکدم عدم سے عالم وجود میں نہیں آجاتی۔ گندم کے پودے کے وجود میں آنے سے قبل اس کو کئی مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ پہلے ہل چلا کر زمین کو ہموار کیا جاتا ہے۔ پھر بیج بویا جاتا ہے، پھر کھیت میں پانی پہنچ کر کئی روز تک انتظار کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر ایک ننھا سا ہرا بھرا پودا کسان کے کھیت کی زینت کا سامان بنتا ہے۔ اسی طرح عالم حیوانات میں آیئے اور دیکھئے کہ مرغ کے ایک بچہ کو پیدا ہونے کے لئے کتنے روز انتظار کرنا پڑتا ہے اور کتنے مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے اس تکرار احساس اور روزانہ تجربات کی بنا پر ہم نے یہ کلیہ وضع کر لیا ہے کہ کوئی شے بھی یکدم عالم عدم سے عالم وجود میں نہیں آسکتی بلکہ فلاں فلاں راستے جو کہ اتنے دنوں میں عبور ہو سکتے ہیں اور فلاں فلاں سرحدات جو اتنے روز میں پھاند لی جا سکتی ہیں، پھاند کر عالم وجود کی سرحد میں داخل ہو سکتی ہے نیز اس کے لئے فلاں فلاں خلاں ختم کی ضرورت ہے۔ مگر اس کے علی الرغم موسم برسات میں ایک ایسی شے ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے جو سابقہ تجربات اور مشاہدات کو غلط کر دیتی ہے کہ رات بارش ہوئی اور اسی رات ہی چند گھنٹوں میں رنگا رنگ کے مینڈک اور حشرات آبی پیدا ہو کر اپنی مختلف قسم کی آوازوں سے ہماری نیندیں اچاٹ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات ہمارے سابقہ تجربات کے خلاف اور علل و اسباب کی دنیا کے بالکل برعکس ہے۔

(۴) تیسری دلیل ہے مشیت ایزدی۔ یہ سارا کارخانہ کائنات حق تعالیٰ شانہٗ کے ارادہ اور مشیت کے تحت چل رہا ہے۔ وہ جس طرح چاہے اس میں تصرف اور تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔ جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارا روز کا مشاہدہ یہ ہے کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے۔ چونکہ یہ مخلوق ہے لہٰذا اس کے خالق کو اختیار ہے کہ اس کو مغرب سے بھی نکال دے یہ الگ بات کہ وہ نہ نکالے۔ لیکن اسے اس بات پر قدرت ضرور ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (البقرۃ)

جس طرح ہمیں اختیار ہے کہ اپنے بنائے ہوئے میز پر خواہ کھانا کھائیں خواہ اس پر کھڑے ہو کر کھونٹی پر کپڑے لٹکائیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت اور اختیار ہے کہ چاہے تو چاند کی روشنی سے اس کائنات کو منور کرے یا چاہے تو جناب رسالتمآبؐ کی نبوت کے ثبوت میں دلیل بنانے کے لئے اس کو دو ٹکڑے کر کے سیاہ کر دے۔ اسے اختیار ہے کہ بحر قلزم کو کھڑا کر کے موسیٰؑ اور ان کے متبعین کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے یا فرعون اور اس کی فوج کے لئے ہلاکت کا سبب۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متکلمین نے حق تعالیٰ شانہٗ کی قدرت اور عادت کو دو الگ الگ چیزیں بیان کیا ہے "قدرت اللہ" کو "عادت خاصہ" کہتے ہیں اور "عادت اللہ" کو "عادت عامہ"۔ کائنات کا یہ سارا کارخانہ جن علل و اسباب پر قائم ہے وہ سب حق تعالیٰ کی عادت عامہ کے تحت ظہور میں آتے ہیں۔ اس عادت عامہ کے برعکس کوئی کام کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خارج نہیں۔ اسباب کا سارا سلسلہ قدرت کے ماتحت ہے، قدرت اسباب کے تحت نہیں مثلاً قانون قدرت (عادت عامہ) یہ ہے کہ روشنی گرم اور تاریکی سرد ہے۔ روشنی کو حرارت سے منفک اور جدا کرنا سائنس دانوں کے نزدیک محال اور ناممکن ہے، لیکن کرمک شب تاب (جگنو) کی دم میں قدرت نے جو روشنی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# اسلام اور

میں حرارت نہیں۔ علمائے طبیعات جدیدہ اس کی لم اور وجہ سمجھنے سے تا ہنوز قاصر ہیں، اور جب تک یہ راز سربستہ ہے تب تک یہی کہا جائیگا کہ جگنو کی بے حرارت روشنی قدرت کی عادت خاصہ کے تحت ہے اور دوسری تمام روشنیاں قدرت کی عادت عامہ کا کرشمہ ہیں۔ گویا قدرت یا فطرت کا ایک خرقِ عادت جگنو کی دُم میں موجود ہے۔ جو قدرت کی عادت عامہ کے برعکس ہے یا بالفاظ دیگر عام قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ اسی خاص عادت کا کسی نیک بندے (نبی اور رسول کے) اعزاز و تائید میں عام عادت (قانون قدرت یا فطرت یا تجربہ) کو بدلنا معجزہ یا خرق عادت کہلاتا ہے۔ ان دونوں عادتوں میں فرق اور امتیاز نہ کر سکنے کے باعث بعض بلید اور عقیم العقل معجزات کو قانونِ قدرت یا فطرت (NATURE) کے خلاف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قانونِ قدرت یا فطرت اللہ کی تفہیم ہی صحیح طور پر اس وقت ہوتی ہے۔ جب اس کی ہمہ گیر قدرت اسباب و علل کے پردوں سے بے نیاز ہو کر جلوہ گر ہو۔

نتیجہ یہ نکلا کہ معجزہ عادتِ عامہ (قانونِ قدرت یا فطرت) کے خلاف قدرت اللہ کا ایک ایسا اظہار ہے جو تمام مخلوق کو عاجز کر دیتا ہے یہ بھی پتہ چلا کہ معجزہ خدا کا فعل ہوتا ہے۔ نبی یا رسول کا فعل نہیں ہوتا اور نہ نبی اور رسول کے اختیار اور ارادہ کو اس میں ہمیشہ دخل ہوتا ہے بلکہ یہ ان کی تائید اور اعزاز کے لئے ان کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۴) جس طرح ہمارا نفس اور ہماری روح یا ہمارے جسم کی پر اسرار مخفی قوت ہمارے کالبد خاکی پر حکمران ہے اور ہمارے جملہ اعضاء و جوارح اس کے ایک ایک اشارہ پر حرکت کرتے ہیں۔ اسی طرح نبوت کی "روح اعظم" اذنِ الٰہی سے سارے عالم جسمانی پر حکمران ہو جاتی ہے اور روحانی دنیا کے سنن و اصول جسمانی عالم کے قوانین پر غالب آجاتے ہیں۔ اس لئے وہ چشم زدن میں فرشِ زمین سے عرشِ بریں تک صعود کر جاتی ہے۔ سمندر اس کی ایک ہی ضرب سے ختم جاتا ہے۔ چاند اس کے ایک ہی اشارہ سے دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اس کے ہاتھوں کی دی ہوئی چند خشک روٹیاں ایک عالم کو سیر کر کے پھر بچی رہتی ہیں۔ وہ تنہا مٹھی بھر خاک

قسط نمبر ۲

# معجزات

سے پوری فوج کو تہ و بالا کر دیتا ہے۔ کوہ و صحرا بحر و بر، جن و انس، جاندار و بے جان اور چرند و پرند بحکم الٰہی اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ مگر بایں ہمہ وہ بندہ و بشر ہوتا ہے۔ اس سے یہ جو کچھ عجائب قدرت ظاہر ہوتے ہیں وہ اس کا نہیں اس کے رب کا فعل ہے اور اس کی مشیت و قدرت سے اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کما مرّ۔

لیکن جس طرح ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ خاص خاص پھول، خاص خاص درخت اور خاص خاص ستارے فلاں فلاں معین مقام پر کیوں جلوہ نما ہوتے ہیں گلاب کے پھول سُرخ کیوں ہوتے ہیں؟ ستارے کیوں چمکتے ہیں، نیم کڑوی اور شہد میٹھا کیوں ہوتا ہے؟ چاند اور آفتاب روشنی کیوں دیتے ہیں۔ آگ سے تپش اور سوزش کیوں صادر ہوتی ہے۔ برف ٹھنڈک کیوں پہنچاتی ہے۔ سنکھیا درجہ چہارم میں گرم خشک ہو کر مہلک کیوں ہوتا ہے۔ کافور درجہ چہارم میں سرد ہو کر ہلاکت کا سبب کیوں بنتا ہے تخم سے درخت کیوں کر پیدا ہوتا ہے اور غذا سے خون اور خون سے گوشت کیوں بنتا ہے۔ اسی طرح اس کا جواب بھی ہم نہیں دے سکتے کہ پیغمبروں کا ظہور اپنے اپنے وقتوں پر کیوں ہوتا ہے اور ان سے مافوق العادۃ افعال بحکم الٰہی کیوں صادر ہوتے ہیں۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ ہوتے ہیں اور حق تعالیٰ اپنی مشیت سے کرتے ہیں، ان کی مشیت سے کوئی کام بھی محال اور ناممکن نہیں۔

دنیا میں عقل و نقل اور مذہب و فلسفہ کا جب سے وجود ہے اس قسم کے مباحث پر معرکہ آرا بحثیں ہوتی چلی آئی ہیں۔ اگر کچھ فرقے کسی شے کو ممکن بلکہ واقع سمجھتے ہیں تو دوسرے اس کو محال قطعی اور محال عقلی تصور کرتے ہیں۔ عقل و فہم کا یہ اختلاف دنیا میں ہمیشہ سے قائم تھا، قائم ہے اور قائم رہے گا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ محسوس و غیر محسوس یا جسمانی اور روحانی دنیا یا لاہوتی اور ناسوتی عالم دونو ایک ہی نظام پر چل رہے ہیں کہ ایک عالم کے قیاس استقرائی و تمثیلی سے ہم دوسرے عالم کے ثبوت پر شہادتوں کے انبار لگانا چاہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جو جانا نہیں جا سکتا، اس کو ہم جاننا چاہتے ہیں اور جو سمجھا نہیں جا سکتا اس کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ جب ہماری عقل و فہم کی لنگ پائی محسوسات کے میدان میں صاف نظر آتی ہے تو ماورائے محسوسات میں اس کی تگاپو کہاں تک منزل مقصود کے قریب کر سکتی ہے۔

## معجزہ شہادت اور تاریخ کی روشنی میں

کسی واقعہ کے سچا اور صحیح ہونے کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ وہ عقلی طور پر ثابت ہو بلکہ یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ کوئی اس کو روایت کرنے والا بھی ہو۔ اور جتنے لوگوں کے سامنے وہ واقعہ پیش آیا وہ سب یک زباں ہو کر اس کو نقل کریں۔ اگر چند آدمی تو شہادت دیں کہ فلاں واقعہ ہوا ہے اور چند اس کے وجود سے انکار کر دیں تو واقعہ میزان ثبوت میں پورا نہیں اترتا۔ دنیا میں جس قدر واقعات معرض وجود میں آئے اور مختلف راویوں نے ان کے وجود کے بارہ شہادتیں دی ہیں، ان سب شہادتوں کے مقابلہ میں اسلامی روایات اور معجزات نبویؐ کی شہادت اس قدر بلند اور اعلیٰ ہے کہ دنیا کی کوئی تاریخی روایت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، لہٰذا اس راستہ سے بھی معجزات کا وقوعی ثبوت بہم پہنچتا ہے

افسوس کا مقام ہے کہ دنیا کی مبنی بر کذب اور مبالغہ آمیز تاریخی واقعات کو تو من و عن تسلیم کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کی جائے، لیکن جب معجزات کی حدیثی شہادتوں کو سنداً پیش کیا جائے تو یک قلم انکار کر دیا جائے

ع بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

حالانکہ تاریخی واقعات کو ان حدیثی واقعات سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ کیونکہ حدیث کے اصل راوی وہ ہیں جنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات حرکات و سکنات اور اقوال و افعال کو اپنے کانوں سے سُنا اور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ اس کے علی الرغم مؤرخین جو واقعات لکھتے ہیں وہ ان کے چشمدید نہیں ہوتے، صرف سُنے سنائے واقعات جو غیر معتبر ذرائع سے ان کو فراہم ہوتے ہیں مرتب کر کے تاریخ کا نام دے دیتے ہیں۔

مؤرخین کی عموماً یہ عادت ہوتی ہے کہ جب کسی قوم و ملک کی تاریخ مرتب کرتے ہیں تو اس میں رنگ آمیزی کو ضرور کام میں لاتے ہیں، جس سے کچھ قلبی تعلق ہوتا ہے اس کو اچھے رنگ میں اور جس سے عناد ہوتا ہے اس کو بُرے رنگ میں پیش کرتے ہیں تاکہ آئندہ نسلوں کو اصل حقیقت سے آشنائی نہ ہو، لیکن اس کے برعکس حدیث ان تمام رنگ آمیزیوں سے یکسر پاک ہے بلکہ اس میں رنگ آمیزی سے کام لینا جہنم میں ٹھکانا بنانا ہے۔ کما فی الحدیث النبویؐ۔

تاریخی روایات کی کوئی سند نہیں کہ جس پر یقین و ایقان کی بنیاد رکھی جا سکے۔ لیکن اگر کوئی سند ہو بھی تو اس سند کے راویوں کے حالات معلوم نہیں۔ مگر اس کے برخلاف ہر حدیث کی سند موجود ہے اور ہر سند کے ہر راوی کے جملہ حالات اسماء الرجال کی کتابوں کے صفحات پر الفاظ کی صورت میں بکھرے پڑے ہیں۔ پھر راویوں کی احتیاط کا یہ عالم کہ جہاں کہیں بھی کسی لفظ کے متعلق شبہ پڑا ہے تو وہاں اپنی طرف سے کسی مترادف لفظ کا استعمال نہیں کیا بلکہ او نحوہٗ کہہ کر حدیث روایت کی اور محدثین کی احتیاط کا یہ حال کہ ایک مرتبہ بھی کسی راوی کی روایت میں کذب ثابت ہو گیا تو اس کی تمام روایات غیر معتبر قرار دے دی گئیں۔ اسی لئے محدثین کے ہاں رافضی کی روایت معتبر نہیں، کیونکہ ان کے مذہب میں جھوٹ بولنا (تقیہ) عبادت اور موجب ثواب ہے اور اگر استاد کے حافظہ میں ذرا فرق دیکھا تو اسی وقت اس کی تمام روایات غیر معتبر قرار دے دی گئیں۔

بعض حضرات کو ایک شبہ پیدا ہوتا ہے جس کا ازالہ آخر میں ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ، کہ ہزاروں آدمی کہتے ہیں کہ آگ نے فلاں فلاں موقع پر جلایا اور ایک آدمی معجزہ بیان کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ فلاں موقع پر آگ نے نہیں جلایا تو یہاں ہزاروں انسانوں کی بات کو غلط قرار دے کر ایک آدمی کو کیسے صحیح مانا جائے اور ہزاروں کے مقابلہ میں ایک کا کس طرح اعتبار کیا جائے۔ اس کا جواب دو طرح سے ہے۔

(۱) ایک یہ کہ شہادت میں کمیت اشخاص سے زیادہ کیفیت اشخاص کی ضرورت ہے۔ دسیوں یا بیسیوں جھوٹے آدمیوں کے مقابلہ میں ایک ثقہ اور راست گو کی شہادت زیادہ معتبر ہوتی ہے۔ مثلاً حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ابن اللہ (اللہ کا بیٹا) کہتے تھے لیکن ان کے مقابلہ میں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الثناء والتحیۃ نے تن تنہا کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ نہیں بلکہ رسول اللہ تھے تو عقلمندوں اور ارباب فطنت کے نزدیک حضور علیہ السلام کی شہادت معتبر ہوئی۔ اگرچہ حضور علیہ السلام کمیت میں ان سے کم تھے، لیکن کیفیت میں سب پر بھاری تھے۔

(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ ہزاروں آدمی کہتے ہیں کہ آگ نے فلاں فلاں موقع پر جلایا۔ اب جو شخص ایک معجزہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فلاں موقع پر آگ نے نہیں جلایا تو یہ شہادت ان ہزاروں لاکھوں شہادتوں کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ ان سے الگ ایک واقعہ ہے۔ ان ہزاروں کا انکار اس وقت لازم آتا جبکہ جن موقعوں کے متعلق یہ کثیر التعداد شہادتیں اپنا مشاہدہ بیان کرتی ہیں، ان کی تکذیب و تغلیط کی جاتی۔ دو شہادتوں کی باہمی ترجیح کا سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ ایک ہی خاص واقعہ کو مختلف نتیجوں کے ساتھ بیان کریں۔ اور یہاں یہ صورت نہیں۔ یہاں معجزہ کا راوی ہزاروں لاکھوں کی تکذیب و تغلیط نہیں کرتا بلکہ ایک خاص آگ کی نسبت اپنا مشاہدہ بیان کرتا ہے جس کے متعلق ان کو نفیاً یا اثباتاً کوئی علم نہیں۔ ہر چند کوشش کی ہے کہ اجمال کا دامن ہاتھ سے چھوٹے لیکن

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم چنانکہ حرف عصا گفت موسیٰ اندر طور

# تنقید و تحقیق فدک

صفحات ۳۸۴، کاغذ وطباعت عمدہ اور نفیس مجلد، گرد پوش خوبصورت قیمت چار روپے۔
ملنے کے پتے:۔ ۱۔ مکتبہ الفاروق چوکیرہ ضلع سرگودھا
۲۔ مولوی حسن الدین، تاجران کتب، مسلم مسجد، لاہور

مسئلہ فدک اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین ایک مابہ النزاع مسئلہ ہے اور دونوں سے دونوں طرف سے اس پر مختلف کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب چوکیروی کو اللہ تعالیٰ نے مذہب شیعہ کی کتابوں کے مطالعہ کا ایک خاص موقع فراہم فرمایا۔ آپ نے ان کی قریباً تمام مشہور اور متداول کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے اس کتاب کو تصنیف فرمایا ہے اور مخالفین کے ہر اعتراض کا محقق اور مدلل جواب دیا ہے۔ شیعہ سنی متعلقہ مسائل سے دلچسپی رکھنے والے احباب کے لئے یہ ایک نہایت مفید کتاب ہے۔ کتاب کے بالمنی حسن اور ظاہری خوبصورتی کے لحاظ سے قیمت نہایت مناسب ہے۔

# شاہ جیؒ کے علمی وتقریری جواہر پارے

صفحات ۱۵۲، کاغذ وطباعت عمدہ قیمت دو روپے پچاس پیسے۔ ملنے کا پتہ
ادارہ اشاعت اسلام، کے ایریا، کورنگی کالونی
کراچی ۳۱

یہ کتاب اعجاز احمد خان سنگھانوی کی تصنیف ہے جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ اس میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے علمی اور تقریری شہ پارے، مصنف نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے مختلف جرائد و مقالہ کتابوں سے جمع کر دیئے ہیں اور ہر شہ پارہ کے ساتھ باقاعدہ اس کتاب یا رسالہ کا حوالہ بھی دے دیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب نہایت عمدہ ہے۔ شاہ جیؒ کے معتقدین کے لئے یہ کتاب اپنے پاس رکھنے کے قابل ہے۔

# درس قرآن مجید

صفحات ۳۰۵، کاغذ وطباعت عمدہ، غیر مجلد
ملنے کا پتہ:۔ دارالارشاد، جامعہ مدنیہ، کیمبل پور

یہ کتاب حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی پروفیسر گورنمنٹ کالج کیمبل پور کے درس قرآن کا مجموعہ ہے جو موصوف نومبر ۱۹۶۴ء سے واہ کینٹ میں جدید تعلیم یافتہ طبقے کو ہر ماہ کے آخری اتوار کو دے رہے ہیں۔ حضرت قاضی صاحب فاضل دیوبند اور حضرت لاہوریؒ کے مجاز ہیں اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہے

# تبصرہ

کتاب جدید اور قدیم تعلیم یافتہ حضرات اور عوام کے پڑھنے کی چیز ہے۔

# فضائل خدمت خلق

صفحات ۱۱۲، کاغذ وطباعت معمولی
ملنے کا پتہ:۔ (۱) کتب خانہ رشیدیہ، پسرور ضلع سیالکوٹ
(۲) مکتبہ حنفیہ قادریہ۔ چنوں موم۔ ضلع سیالکوٹ۔

یہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری، مجاز حضرت لاہوریؒ و امیر جمعیت علمائے اسلام لاہور ڈویژن کی تصنیف ہے۔ کتاب خدمت خلق کے فضائل کے موضوع پر ہے۔ اور اس زمانے میں جب کہ دین کی اس بارہ میں تعلیمات کو دن بدن نظر انداز کیا جا رہا ہے موصوف نے اس شعبہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ کتاب موضوع کے لحاظ سے بہت اچھی ہے۔

(۱) آسان عربی کی کتاب اول و دوم قیمت ۲۵ پیسے
(۲) آسان سیرت طیبہ حصہ اول قیمت ۳۷ پیسے
(۳) آسان سیرت طیبہ حصہ دوم قیمت ۵۰ پیسے
(۴) اردو ترجمہ عقائد نسفی قیمت ۷۵ پیسے

ناشر رحمت بک کمپنی چوک جامع مسجد بہاولپور۔ پہلی تین کتابیں تو بچوں کے لئے ترتیب دی گئی ہیں۔ زبان آسان کاغذ اور طباعت عمدہ ہے اور چوتھی کتاب علم و عقائد کی مشہور عربی کتاب کا اردو ترجمہ مع متن ہے۔ شرح عقائد نسفی پڑھنے سے قبل اس کتاب کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔ قیمت واجبی ہے۔

---

# ایک سرکاری افسر اور مرزائی کا مکالمہ

ایک عدالت میں محمدی علماء بھی پیش ہیں اور غلام احمدی مولوی بھی۔ جج صاحب ابھی تشریف نہیں لائے۔ سرکاری وکیل موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزائی مولوی کو مخاطب کر کے یوں گویا ہوئے:۔

سرکاری افسر:۔ مولوی صاحب!
مرزائی:۔ جی حضور!
سرکاری افسر:۔ آپ مولوی لوگ ہیں میں عالم نہیں ہوں لیکن اپنی تسلی کے لئے اگر کوئی بات دریافت کروں تو اجازت ہے؟
مرزائی مولوی:۔ ضرور۔ ضرور
سرکاری افسر:۔ کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی نبی مانتے ہیں؟
مرزائی:۔ بالکل ٹھیک
سرکاری افسر:۔ ظل کا معنی سایہ کے ہوتے ہیں نا؟
مرزائی:۔ ہاں ہاں! سایہ اصل کے بالکل مطابق ہوتا ہے جیسے فوٹو۔ کہ زید اور اس کے عکس یعنی فوٹو میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔
سرکاری افسر:۔ تو تصویر اور عکس کی تصویر ہے ان میں فرق نہ ہونا چاہیئے۔
مرزائی:۔ بالکل نہیں۔
سرکاری افسر:۔ اگر بالفرض فوٹو اور اصل چیز میں کمی بیشی ہو، یعنی ایک چیز فوٹو میں ہے اور اصل میں نہیں ہے تو یہ فوٹو اس چیز کا سمجھا جا سکتا ہے؟
مرزائی:۔ ہرگز نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اصل میں ایک چیز نہ ہو اور فوٹو میں ہو۔ اس لئے کہ فوٹو تو اصل کا عکس ہوتا ہے۔
سرکاری افسر:۔ تو کیا یہ بات صحیح ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب شاعر تھے۔ اردو فارسی اور عربی میں نظمیں کہیں بلکہ بعض نظموں میں اعجاز کا دعویٰ تک کیا۔
مرزائی:۔ ہاں حضرت مرزا صاحب معمولی شاعر نہیں۔ اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے بلکہ سلطان القلم تھے۔ جب لکھنے بیٹھتے، نثر ہو کہ نظم موتیوں کی لڑی پرو دیتے
سرکاری افسر:۔ بہرحال یہ یقینی ہے کہ مرزا جی شاعر تھے اور اچھے بڑھیا شاعر تھے۔
مرزائی:۔ اس میں کیا شک ہے
سرکاری افسر:۔ مگر یہ تو میرے لئے ناقابل فہم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاعر تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ۔ کہ ہم نے ان کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ یہ آپ کے شایانِ شان ہے اور مرزا جی شاعر تھے تو یہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عکس کیسے بن گئے۔ جب اصل میں ایک چیز نہیں ہے وہ فوٹو میں کیسے آگئی؟ کیا فوٹو میں ایسی بات آسکتی ہے جو اصل میں نہ ہو۔

(باقی کالم نمبر ۲ میں)

---

مرزائی:۔ ایسا تو نہیں ہو سکتا۔
سرکاری افسر:۔ تو پھر مرزا صاحب میں شاعری کہاں سے آگئی
مرزائی:۔ شاعر ہونا کوئی عیب تو نہیں
سرکاری افسر:۔ عیب ہو یا نہ ہو مگر یہ تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تو نہیں ہو سکتا نہ آپ کا ظل ہو سکتا ہے
مرزائی مولوی تھا بڑا کایاں۔ مگر چوکڑی بھول گیا۔ جب سرکاری افسر نے مرزائی سے سلسلہ کلام شروع کیا تو تمام علماء اسلام کے کان کھڑے ہو گئے۔ سب نے توجہ کی کیونکہ آج عرصہ کے بعد پہلا دن تھا کہ سرکاری افسر نے ایک مرزائی سے بحیثیت عام میں سوال کیا تھا اور سوال بھی بڑا معقول تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی مرزائی مولوی کے چہرے پر شرم کے اثرات تھے اور سر جھکا ہوا تھا۔ مسلمان حق کی فتح سے بشاش نظر آرہے تھے۔ علماء کرام نے افسر مذکور کی ذہانت کی داد دی۔ اتنے میں جج صاحب تشریف لے آئے اور عدالتی کارروائی شروع ہو گئی

## بقیہ اسلام اور تصویر

پس اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہ نکلا کہ صورتوں کی تضاویر بالکلیہ ناقابلِ التفات اور تشتت کی جڑ ہیں ہیں۔ اصل صورتیں کچھ نہ کچھ واقعیت رکھتی ہیں لیکن پھر بھی تم کائنات کی اس حسی و صوری خوشنمائی سے یکسو ہو کر اس کی حقیقی خوبی کو توجہات کا مرکز بناؤ، بلکہ پھر ان حقائق سے بھی قطع نظر کر کے اس حقیقت الحقائق تک پہنچنے کی سعی کرو۔ جو تمام کمالات و جمالات کا سرچشمہ اور حقیقی خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شریعت نے شہود سے ہٹا کر غیوب کی طرف انسان کو بڑھانا چاہا اجسام سے ہٹا کر حقائق کی طرف اور بالآخر مخلوق سے ہٹا کر خالق کی طرف لانا چاہا ہے، جو بغیر صورتوں سے قطع تعلق کئے ہوئے دشوار و ناممکن تھا۔ پس کہاں اسلام کی یہ حقیقت رسانی اور حق نمائی کہ بطون در بطون اور غیب کی طرف بڑھا کر انسان کو حقیقت سے ہمکنار کر دیا۔ اور کہاں انسانی تخیل کی یہ کجراہی کہ نمائش در نمائش اور نمود در نمود کی طرف دھکیل کر انسان کو حق اور حقیقت سے بعید و بیگانہ محض کر دیا — حقیقت الحقائق سے جدا کر کے حقائق جزئیہ پر اور ان سے بھی بے بہرہ بنا کر صور اور اشکال پر اور پھر ان سے بھی ہٹا کر تصویری خدوخال پر لا کھڑا کیا۔ پس جہاں اگر اصل الاصول تک پہنچ جانے کی وجہ سے توحید در توحید حاصل ہوتی تھی تو یہاں غیر حق کی طرف بڑھتے چلے جانے سے شرک در شرک پیدا ہو گیا۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ تصویر اشراک کی جڑ ہے اور صورت پسندیاں انسان کی توحید کو بجائے خود باقی نہیں چھوڑ سکتیں تو ایک مطابق واقعات اور بجا دعویٰ ہوگا۔ اس لئے اگر توحید پسند مطلقاً تصویر کا دشمن اور اس سے متنفر ہو، تو اس کا ایک قدرتی اور فطری جذبہ ہے۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام جیسے موحدین نے انسان کو انہماک صور و اشکال سے دور دور رکھنا چاہا ہے۔

بنا بریں (۱) تصویر حیوانات کو حرام کیا

(۲) ملائکہ کی نفرت اس سے ظاہر کی۔

(۳) خود اپنا بغض اس سے بتلایا

(۴) فنِ تصویر سازی اور مصور پر لعنت کی۔

(۵) تصویر بنا دیئے جانے پر اس کے مٹا دینے کی تعلیم دی۔ اور اسی لئے اہل حقیقت نے تصویر پسندوں اور صورت دوستوں کو ایسے مقام سے بچانے کی سعی کی ہے۔ جہاں ان کے گرفتارِ صورت ہو کر بعید از حقیقت ہو جانے کا احتمال بھی ہو۔

سالک ابتداءً سیر الی اللہ میں جبکہ مختلف باطنی صور و اشکال کا بھی مشاہدہ کرتا ہے تو مربی ان صورتوں سے بھی اسے بے التفات بنانے کی سعی کرتا ہے۔ کہ کہیں نقوش کی رنگینیوں میں پھنس کر اصل حقیقت سے بیگانہ نہ رہ جائے۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے شجرۃ الرضوان جس کے سایہ تلے صحابہ کرام نے حدیبیہ میں دست اطہر پر بیعت جہاد کی تھی، جیسے متبرک شجر کو کٹوا دیا۔ کہ کہیں اس سے صورت پرستی کی بنیاد نہ پڑ جائے (کیونکہ دور دور سے لوگ اس کی زیارت کو آنے لگ گئے تھے) اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور انبیاء علیہم السلام کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت کی کہ وہی صورت پرستی یا صنم پرستی کی اساس ہے اور حقیقت سے بُعد کا نشان ہے۔ غرض صورت پسندی، تصویر دوستی، تصویر بازی، تصویر سازی اسلامی مقاصد کے منافی اور اس کے بنیادی مقصد رجوع الی الغیب، سیر الی اللہ کی راہ میں ایک عظیم الشان رکاوٹ ہے اس لئے کم از کم مسلم قوم کا اپنی حقیقت پسندانہ ذہنیت کو چھوڑ کر صورت پرستانہ جذبات پیدا کر لینا بلاشبہ قلب ماہیت اور قلب موضوع ہے۔ حق تعالیٰ توفیق دے کہ ہم صحیح اسلامی جذبات کا احترام کریں۔ اور کم سے کم ایسی پگڈنڈی سے گزر کر چلنے کی سعی کریں جو اسلامی شاہراہ سے دور پھینک رہی ہو اور منزل مقصود کو بعید سے بعید بنا رہی ہو۔ وباللہ التوفیق۔

## بقیہ — اداریہ

جن کی تنخواہیں اس قدر موٹی تھیں کہ شاید ہمارے ہاں گورنروں کی بھی اتنی تنخواہیں نہ ہوں۔ پھر ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ان کی کینٹین میں پاکستانی روپیہ نہیں چلتا تھا بلکہ ڈالر اور شلنگ کا چلن تھا اور وہاں کی ہر شے بہت سستی تھی نیز ان کے بنگلوں کا ہر کمرہ ایئر کنڈیشنڈ تھا۔ بعض آفیسروں کا تو پینے کا پانی بھی ان کے اپنے ملک سے درآمد ہوتا تھا اس کے علاوہ ان کی دیگر آسائشوں پر ہماری حکومت کا لاکھوں نہیں تو ہزاروں روپیہ ماہوار خرچ ضرور تھا۔ گویا کہ انگریزی محاورے میں وہ لوگ پاکستان کے لئے "سفید ہاتھی" تھے۔ جن کی پرورش اس روپیہ سے ہو رہی تھی جو امریکہ نے ہمارا آقا اور داتا بن کر ہمیں بطور قرض یا بطور امداد دیا تھا اور ہم نے اس کے حاصل ہونے پر خوشی و مسرت سے بغلیں بجائی تھیں۔

یہ سب واقعات ہمارے اس دعوے کی تائید کرتے ہیں کہ امریکی امداد دراصل دوسرے ملکوں کے فائدہ کے لئے نہیں ہوتی بلکہ خود امریکہ کے فائدہ کے لئے ہوتی ہے اس لئے ہمیں اس پر خوشی سے بغلیں نہیں بجانی چاہئیں۔ بلکہ غم و افسوس کے آنسو بہانے چاہئیں اور اللہ العزت سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ہمیں جلد از جلد اس لعنت سے نجات دلائے تاکہ ہمیں دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کے بجائے چین کی طرح خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی توفیق حاصل ہو۔

---

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

## عائلی قوانین اور بی ڈی ممبران

گذشتہ دنوں ہمیں بعض شہروں سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حکومت نے ایک سوالنامہ جاری کیا ہے جس میں بعض بی ڈی ممبران کے ان پڑھ ہونے سے فائدہ اٹھا کر حکومت ان سے عائلی قوانین کی تائید لکھوا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے مرکزی دفتر سے اپنی تمام شاخوں کے نام ایک گشتی مراسلہ جاری کیا۔ جس میں اپنے احباب سے کہا کہ وہ اپنے اپنے علاقے کے بی ڈی ممبران کو مل کر ان کو اس بارہ میں مطلع کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد طیب صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام تصور و ممبر بنیادی جمہوریت نے ہمیں ایک خط لکھا ہے جس کا ایک حصہ قارئین ترجمان کے لئے درج ذیل ہے

"تصور میں حالیہ تربیتی کورس میں راقم الحروف شامل تھا۔ انسٹرکٹران کا پہلا اعلان یہ تھا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ آپس میں بحث و تمحیص کر کے قانون کے ان پہلوؤں کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کی جائے گی اور اس پر صحیح و سقیم کا حکم لگانے کی چھٹی ہوگی۔

پہلے لیکچر میں انہوں نے واضح کیا کہ یہ ایک نظریاتی اور اسلامی مملکت ہے جس میں کتاب و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنے گا۔ اسی اساس کو لیکر بندہ بحث میں حصہ لیتا رہا۔ لیکن جب عائلی قوانین کی باری آئی تو انسٹرکٹر نے صاف کہہ دیا کہ ہمیں صرف قانون کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کرنی ہے نہ کہ اسے کتاب و سنت کے مطابق ثابت کرنا ہے۔ کیونکہ میں نے اعتراض کیا تھا کہ یہ قوانین خلاف کتاب و سنت ہیں اور خواہ مخواہ ان پر مسلم کا لیبل لگانے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً عدت کی مدت ۹۰ روز مقرر کی گئی ہے۔ حالانکہ نص صریح اسے ثلثۃ قروء قرار دیتی ہے۔ اس پر انہوں نے لاجواب ہو کر حکم بالا سنایا اور اس پر میں کلاس سے واک آؤٹ کر گیا۔ یہ وضاحت کر کے کہ بحث کی اجازت دے کر اس سے پہلوتہی کی جا رہی ہے اور یہ کہ خلاف قرآن و سنت قوانین کے سننے کے لئے میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اسی طرح خاندانی منصوبہ بندی پر بھی اعتراضات کا کوئی جواب نہ دیا گیا اور اس لئے مجھے پھر اس کے خلاف احتجاجاً علیحدگی اختیار کرنا پڑی۔ میں کوئی سوالنامہ نہیں دیا گیا جس میں اس قسم کے سوالات ہوں۔ صرف بنیادی جمہوریت کے متعلق دو گروپ بنا کر اس پر اظہار خیال کا اور تحریری بحث کا حکم ہوا تھا۔ جس کے مفید و غیر مفید پہلو تحریر کئے گئے تھے اور بس اگر ایسا کوئی سوالنامہ بذریعہ ڈاک جس کے سوا اور کوئی صورت نہیں بھیجا گیا تو اس کے لئے حتی الامکان اسلام کی نمائندگی کی جائے گی۔

(محمد طیب ہمدانی
ممبر بنیادی جمہوریت تصور
امیر جمعیۃ علماء اسلام تصور)

## ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

۱۹ جون ۱۹۶۶ء ۱۰ بجے صبح جامع مسجد مولانا صالح محمد میں متحدہ اسلامی محاذ کا ایک اجتماع حضرت مولانا فقیر احمد نور صاحب آف بارک شروع ہوا جس میں مختلف جماعتوں کے قریباً ۳۰۰ حضرات نے شرکت فرمائی تلاوتِ کلام پاک کے بعد مولانا قاضی عبداللطیف صاحب، مولانا علاؤالدین صاحب، امیر جمعیت مولانا عبدالحق صاحب صدر تنظیم اہل سنت مولانا عبدالسلام صاحب، مولانا عبدالرؤف صاحب قاضی خادم محمد صاحب سابق چیئرمین، میاں نورالدین صاحب ناظم اعلیٰ مجلس احرار، مولانا صبغۃ اللہ صاحب آزاد قبائل اور سید مرید احمد شاہ صاحب وغیرہ حضرات نے موجودہ حکومت کی خلاف دین و اخلاق پالیسیوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور تمام دینی عناصر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دی بعد ازیں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

مولانا علاؤالدین صاحب صدر۔
مولانا عبدالسلام صاحب نائب صدر۔
مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ۔
میاں نورالدین صاحب ناظم۔
خواجہ محمد زاہد صاحب خازن۔

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کی تحریک پر محاذ ابتدائی کارروائیوں کے لئے قریباً ۵۰ روپیہ اسی اجلاس میں جمع ہوگیا۔

اجلاس میں کئی قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) یہ اجتماع مرکزی متحدہ اسلامی محاذ کی تمام قرارداد کی مکمل تائید کرتا ہے۔

(۲) یہ اجتماع حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جو علاقے زلزلہ باری سے متاثر ہوئے ہیں ان کی باقاعدہ تحقیقات کرا کر تباہ شدہ لوگوں کی مناسب امداد کی جاوے۔

(۳) یہ نمائندہ اجتماع حکومت کی تشدد انہ پالیسی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ہنگامی حالات فی الفور ختم کر کے سیاسی قیدیوں کو بلا شرط جلد رہا کیا جاوے اور یہ کہ اخبارات کی آزادی بحال کر کے ملک میں سیاسی بیداری کی حوصلہ افزائی کی جاوے۔

(۴) یہ اجلاس سکولوں میں رقص و سرود اخلاق سوز ڈراموں پر پابندی کی تحسین کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ رقص و سرود کو مکمل طور پر ہوٹلوں اور کلبوں وغیرہ میں بھی ممنوع قرار دیا جائے نیز یہ کہ مخلوط تعلیم کو ختم کیا جائے۔

## سمندری میں متحدہ اسلامی کی تائید

سمندری ۱۷ جون۔ جمعہ کے عظیم اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مولانا محمد علی صاحب جانباز نے فرمایا کہ اس نازک وقت میں جب کہ تحریف دین اور بے حیائی کے فتنے حکومت کی سرپرستی میں پنپ رہے ہیں علمائے حق نے اسلامی محاذ کا کنونشن بلا کر اسلام کی بالکل صحیح ترجمانی کی ہے اسلامیانِ سمندری ان مبارک فیصلوں کی تائید کرتے ہوئے یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ شراب، جوا، قحاشی، بے حیائی، خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کو ملک سے ختم کرنے میں متحدہ اسلامی محاذ کا ساتھ دیں گے۔

## اظہارِ ہمدردی

اخبارات کے اطلاعات کے مطابق گذشتہ دنوں مشرقی پاکستان کے مختلف اضلاع کو گذشتہ سالوں کی طرح اس سال پھر سیلاب کی تباہ کاریوں سے دوچار ہونا پڑا۔ ضلع سلہٹ کو اس دفعہ اس سیلاب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ چنانچہ جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ نے اپنے ایک خطوط میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے بارہ اجمالی طور پر ہمیں کچھ لکھا ہے جس کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لاکھوں انسان بے گھر ہو گئے ہیں سینکڑوں انسانی جانیں تلف اور ہزاروں جانور ضائع ہو گئے ہیں فصل کا بھی کافی نقصان ہوا ادارہ اس سلسلہ میں تمام متاثرین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب یکم جولائی ۱۹۶۶ء کو مشرقی پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ وہ مرکز کی طرف سے دو ہزار روپیہ سیلاب زدگان میں تقسیم فرمائیں گے۔ جمعیت کی مقامی شاخیں بھی سیلاب زدگان کے امدادی کاموں میں کافی کوشش کر رہی ہیں تمام احباب سے اپیل ہے کہ وہ بھی جمعیت کے اراکین کے ساتھ اس سلسلہ میں تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔

## حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مشرقی پاکستان میں

قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب یکم جولائی کو مشرقی پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ پر بذریعہ طیارہ ڈھاکہ تشریف لے گئے۔ آپ ڈھاکہ سیرت کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سیرت کانفرنس میں بھی تقریر فرمائیں گے آپ کے ساتھ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور نے بھی تشریف لے جانا تھا لیکن وہ اچانک خرابی صحت کی وجہ سے تشریف نہیں لے جا سکے۔

حضرت مفتی صاحب سلہٹ، چٹاگانگ، کھلنا اور دوسرے اضلاع میں بھی جائیں گے اور جمعیت کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے اور سیلاب زدگان کو مرکز کی طرف سے دو ہزار روپیہ بھی تقسیم کریں گے۔

ہوائی اڈہ پر مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی ایڈیٹر انچارج ہفت روزہ ترجمان اسلام، مولانا عماد الدین صاحب لاہوری مرزا احمد بیگ وغیرہ نے حضرت مفتی صاحب کو رخصت کیا۔

## لاہور میں خاندانی منصوبہ بندی کے بورڈوں کا حشر

محکمہ خاندانی منصوبہ بندی نے گذشتہ دنوں شہر کی حدود میں جو تشہیری بورڈ لگائے تھے ان کو منظم طور پر سیاہ پینٹ سے خراب کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے اور اب تک ۲۲ تشہیری بورڈوں میں سے ۱۳ بورڈ خراب کئے جا چکے ہیں۔ ۲ بورڈ سرے سے غائب ہی کر دیے گئے ہیں۔ اس سے محکمہ خاندانی منصوبہ بندی کو ہزاروں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

محکمہ خاندانی منصوبہ بندی نے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور سے درخواست کی ہے کہ وہ ان عناصر کا سراغ لگانے میں تعاون کریں جو یہ مہم چلا رہے ہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ایک ماہ سے بورڈ خراب کرنے کی مہم جاری ہے۔ جن بورڈوں کو خراب کیا جا چکا ہے ان میں نیلا گنبد ٹیکسالی گیٹ اچھرہ الیف، سی کالج، کالونی موڑ، ریلوے اسٹیشن چوبرجی سیکرٹریٹ میو ہسپتال انجن شیڈ لاہور ہوٹل میکلوڈ روڈ اور لاہور کالج فار مین شامل ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ بورڈوں کو خراب کرنے کے لئے جو پینٹ استعمال کی گئی ہے وہ پانی یا کسی اور کیمیائی عمل سے صاف نہیں کیا جا سکتا۔ اب محکمہ خاندانی منصوبہ بندی نے ان مقامات پر دوبارہ بورڈ نصب کئے ہیں۔ جن کی بنا پر اسے آٹھ ہزار روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

ترجمان نے بتایا کہ یہ مہم ابھی تک بند نہیں ہوئی ہے اور نیلا گنبد کے بورڈ کو دوبارہ خراب کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ سائن بورڈ اور خاندانی منصوبہ بندی کے ہسپتالوں کے سامنے آویزاں کئے گئے بورڈوں کو بھی خراب کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ یہ کارروائی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق کی جا رہی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جہاں زیادہ تعداد میں بورڈ خراب کئے گئے ہیں وہاں گنجان آبادی ہے تاہم سمن آباد، نہر کالونی، رمال روڈ اور مزنگ چونگی پر نصب شدہ بورڈ ابھی تک محفوظ ہیں۔

## دعائے صحت

حضرت مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری جنرل سیکرٹری جمعیت اتحاد القراء پاکستان و ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام قصور کے والد ماجد عرصہ سے صاحب فراش ہیں جمیع احباب جمعیت و قارئین سے التماس ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ادارہ بھی ان کی صحت کے لئے دعا کرتا ہے۔

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

# ہفتہ بھر کی خبریں

## بھارت کی جنگی تیاریاں

خان اسے صبور خاں نے قومی اسمبلی میں بتایا ہے کہ بھارت اپنی جنگی تیاریوں پر روزانہ ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے صرف کر رہا ہے۔ بھارت کی یہ ساری تیاریاں پاکستان کے خلاف ہیں۔

## گورنر صاحب کا دوسرا بہترین اقدام

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے لاہور اور کراچی میں پبلک مقامات پر قابل اعتراض ڈرامے کھیلنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حکم کے ذریعہ دونوں شہروں کے ڈپٹی کمشنروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دائرہ عمل میں ایسے ڈرامے پیش کرنے کی اجازت نہ دیں جن سے حکومت کے خلاف بے اطمینانی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ جن ڈراموں سے کسی کے جذبات مجروح ہوتے ہوں اور اس سے سکینڈل کو ہوا ملتی ہو نیز ایسے ڈرامے بھی پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جن سے تماشائیوں کے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہو، اور نوجوانوں میں بے راہ روی پھیلنے کا احتمال ہو۔

## پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی

انڈین ایکسپریس کی خبر کے مطابق روس پاکستان کو اسلحہ سپلائی کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے اور آئندہ سال اسلحہ کی فراہمی شروع ہو جائے گی۔

## ہنوئی پر امریکی بمباری

ویتنام کی جنگ انتہائی نازک مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے جبکہ امریکہ نے پہلی بار شمالی ویت نام کے دارالحکومت ہنوئی اور ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ ہائی فانگ پر زبردست بمباری کی۔ اس لڑائی میں شمالی ویٹ نام نے امریکہ کے ۷ بمبار طیارے مار گرائے۔ چین کے متنبہ کرنے کے باوجود امریکہ نے دو تین مرتبہ بمباری کی ہے۔

## امریکہ نے پاکستان کو چین سے اسلحہ لینے پر مجبور کیا ہے

شہنشاہ ایران رضا شاہ پہلوی نے امریکی خارجہ پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اس پالیسی کی بدولت پاکستان کو فوجی اسلحہ کے حصول کے لئے چین سے رجوع کرنا پڑا تھا۔ اس سے ہمیں بھی یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ہمیں اپنے وسائل پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

## چین اور پاکستان کی دوستی

مدیر اعظم چین مسٹر چواین لائی نے اعلان کیا ہے کہ چین اور پاکستان کی دوستی روز بروز مستحکم ہوگی۔ یہ دوستی آزمائش پر پوری اتر چکی ہے۔ لہٰذا کوئی بھی جارحانہ طاقت اس کو کم نہیں کر سکتی۔

## صدر سوکارنو برطرف نہیں ہوں گے

انڈونیشیا کی عوامی مشاورتی کانگرس کے منتخب جنرل ناسوتیان نے اس امر کی یقین دہانی کرائی ہے کہ ملک کی مسلح افواج صدر سوکارنو کو برطرف نہیں کریں گی

## روس کی شمالی ویٹ نام کو امداد

روس کے سرکاری حلقوں نے ہنوئی اور ہائی فانگ میں امریکی طیاروں کی بمباری کی سخت مذمت کی ہے ان حلقوں نے شمالی ویت نام کو یقین دلایا ہے کہ روس کسی امداد سے دریغ نہیں کرے گا۔ پیکنگ ریڈیو نے بھی اعلان کیا ہے کہ امریکہ ہنوئی اور ہائی فانگ پر بمباری کر کے تباہی کے غار کے کچھ اور قریب ہو گیا ہے۔

## عراق میں پھر بغاوت ہو گئی

انقلابوں کی سرزمین عراق میں یکم جولائی کو پھر بغاوت ہوئی۔ بغاوت کے سرغنہ عراقی فضائیہ کے سابق کمانڈر انچیف جنرل عارف عبدالرزاق تھے۔ باغیوں نے قصر صدارت پر بمباری کی۔ جس سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ بہرحال صدر عبدالرحمٰن عارف نے بغاوت کو کچل دیا ہے۔

جنرل عارف نے گذشتہ سال بھی صدر عبدالسلام عارف کے خلاف بھی بغاوت کی تھی۔ جس کو انہی صدر عبدالرحمٰن عارف نے جو ان دنوں کمانڈر انچیف تھے ناکام بنا دیا تھا۔ مختلف علاقوں میں کرفیو لگا دیا گیا ہے اور فوج سڑکوں پر گشت کر رہی ہے۔

## پاکستان میں چین کی مدد سے کارخانے

حکومت پاکستان چین کی مدد سے مغربی پاکستان میں بھاری مشینیں تیار کرنے کے کارخانے قائم کرے گی جن میں چینی اور سیمنٹ تیار کرنے کی مشینری تیار ہوگی۔

## بھارتی جمہوریت خطرے میں ہے

مسز اندرا گاندھی کے ورودھ کیرالہ کے موقع پر ہزاروں افراد نے سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا اور اپنے نعروں میں کہا کہ حکومت نے ملک کی خودداری کو امریکہ کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ مظاہرہ کے بعد مسز اندرا گاندھی نے جلسہ میں کہا کہ اس وقت بھارت میں جمہوریت کا وجود خطرہ میں ہے۔ اس وقت نہ صرف صوبہ کیرالا کو بلکہ پورے ملک کو سنگین خطرہ ہے۔

## محمد علی کلے اور برائن لنڈن کا مقابلہ

عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے اور برطانیہ کے برائن لنڈن کے درمیان ۶ اگست کو مقابلہ ہوگا۔ اس سے قبل محمد علی نے برطانیہ اور دولت مشترکہ کے چیمپئن جنری کو پر کی خوب پٹائی کر کے اس کی شکست فاش دی ہے۔ محمد علی دس یا سترہ ستمبر کو جرمنی کے یورپین چیمپئن کارل ملڈن سے بھی مقابلہ کرے گا

## شمالی ویٹنام کو چین کی غیر محدود امداد

چین کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے طرز عمل کے پیش نظر اب چین شمالی ویٹ نام کے لئے غیر محدود امداد دینے میں آزاد ہوگا۔ اعلان میں واضح کر دیا گیا ہے کہ شہری علاقوں پر امریکہ کی وحشیانہ بمباری کے سنگین نتائج کی ذمہ داری امریکہ پر ہوگی۔

## مدارس میں کمیونسٹوں کی گرفتاری

حکومت بھارت نے مدارس میں کمیونسٹ پارٹی کے تین سو کارکن گرفتار کر لئے ہیں۔ ضلع تروچور میں بھی پارٹی کے مزید ایک سو ارکان کو حراست میں لے لیا گیا۔

## ویٹ نام میں امریکی فوج کی بغاوت

جنوبی ویٹ نام میں امریکی فوج کی ایک بٹالین نے بغاوت کر دی اور اس نے ویٹ کانگ کے خلاف فوجی کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ جس پر امریکی افسروں نے گولی مار کر اپنے تین سپاہیوں کو ہلاک کر دیا اور تیس سپاہی گرفتار کر لئے گئے۔ چار امریکی سپاہیوں نے اپنے آپ کو گولی مار کر یا چاقو مار کر خودکشی کر لی۔ تین نیگرو سپاہی دلدلی کاپڑوں سے کود کر ہلاک ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ان سپاہیوں نے ویٹ کانگ کے ٹھکانے تلاش کر کے انہیں تباہ کرنے کے لئے ہیلی کاپٹروں میں سوار ہونے سے انکار کر دیا۔

## امریکی صحافی کی درگت

عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم چو این لائی کی آمد پر ایک امریکی صحافی نے بدمزگی پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اسے فوری طور پر راولپنڈی ہوائی اڈے سے باہر نکال دیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم چو این لائی کی آمد کے بعد جب ہوائی اڈے پر چینی سفارت خانے کے عملے سے ان کا تعارف کرایا جا رہا تھا تو ایک امریکی صحافی لپک کر صدر ایوب کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ جب اس سے کہا گیا کہ وہ یہاں سے ہٹ جائے تو اس نے کہا تم مجھے ہاتھ نہیں لگا سکتے" اس پر اسے ہوائی اڈے سے باہر نکال دیا گیا۔

## بھارتی وزیر دفاع کی بڑ

بھارت کے جنگی امور کے وزیر مسٹر چاون نے دھمکی دی ہے کہ ان کا ملک چین اور پاکستان کے ساتھ کسی بھی کارروائی کے لئے تیار ہے۔

## بھارت میں اسلحہ کے دو کارخانوں کا افتتاح

بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے صوبہ مدارس میں ۲ جولائی کو اسلحہ بنانے کے دو نئے کارخانوں کا افتتاح کیا۔ ان میں سے ایک کارخانہ ورمیا نے دو درجے کے ٹینک اور دوسرا کارخانہ رائفلیں ہلکی مشین گنیں اور دوسرے چھوٹے ہتھیار تیار کرے گا۔

## فرانس کا ایٹمی تجربہ

فرانس نے جنوبی بحر الکاہل کے ایک جزیرے میں اپنے ایٹمی بم کا تجربہ کیا ہے فرانس کا یہ تجربہ کامیاب رہا۔ دھماکے کی صوتی کا قریباً چھ ہزار گز اونچا بادل فضا میں بلند ہوا جسے قریباً ۳ سو میل کے فاصلے سے بھی دیکھا گیا۔

## برما سے بھارت کی زیادتی

حکومت برما نے بھارتی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ بھارتی فضائیہ کے طیاروں نے برمائی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی اور بھارتی طیارے برمائی سرحد میں ۷۰ میل اندر گھس آئے اور قریباً ۳ گھنٹے تک برما کی شمالی مغربی فضائی حدود میں پرواز کرتے رہے۔

# مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام رقص و سرود کی محفلوں پر پابندی کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ پورے مشرقی پاکستان کے علماء اور دیندار حضرات سے اس سلسلہ میں گورنر مشرقی پاکستان کے نام تار بھجوائے گئے ہیں۔ جن میں اپیل کی گئی ہے کہ مغربی پاکستان کی طرح یہاں بھی رقص و سرود کی محفلوں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔ نیز جمعیۃ کے وفود بھی ..... صوبائی اسمبلی کے اراکین سے ملے ہیں۔ دو چار روز میں جمعیۃ کا ایک وفد گورنر مشرقی پاکستان اور لیڈر آف دی ہاؤس دیوان عبدالباسط سے بھی ملنے والا ہے۔ مختلف جگہوں پر جلسے بھی کئے گئے ہیں اور اس بارہ میں قراردادیں پاس کروا کر حکومت مشرقی پاکستان اور مرکزی حکومت کو بھیجی گئی ہیں،

اس سلسلہ میں ۱۳ر جون کو مدرسہ امداد العلوم فرید آباد میں طلبہ کی طرف سے ایک جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالجبار صاحب منعقد ہوا جس میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ مغربی پاکستان کی حکومت کی طرح حکومت مشرقی پاکستان بھی رقص و سرود اور اخلاق سوز ڈراموں پر پابندی عائد کرے۔ نیز گورنر مغربی پاکستان کو ان محفلوں پر پابندی کے اقدامات پر ہدیہ تبریک پیش کیا گیا۔

۱۴ر جون کو فرید آباد جامع مسجد میں حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ نے اپنی تقریر میں رقص و سرود کی دینی اور اخلاقی لحاظ سے مضرت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ناچ گانا کی وجہ سے قوم میں بے حیائی، عریانی، فحاشی عیاشی اور بداخلاقی پیدا ہوتی ہے جس سے قوم اپنی اجتماعی طاقت کھو بیٹھتی ہے۔ آپ نے حکومت مشرقی پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ رقص و سرود کی بڑھتی ہوئی ذہنیت کو روکنے کے لئے رقص و سرود کی محفلوں پر فی الفور پابندی عائد کرے۔ نیز حائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے سراسر خلاف شریعت قوانین کو فوراً منسوخ کرے۔

اسی تاریخ کو بہادر شاہ پارک کی جامع مسجد میں حضرت مولانا صفی اللہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان نے اپنی تقریر کے بعد حاضرین سے ایک قرارداد منظور کروائی، جس میں حکومت مشرقی پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قوم کو بے حیائی، عیاشی اور اخلاقی تباہی سے بچانے کے لئے ناچ گانے کی مجلسوں پر فی الفور پابندی عائد کرے۔

۱۷ر جون کو فرید آباد ڈھاکہ میں ایک عظیم الشان جلسہ میں جو حضرت مولانا بشیر الدین صاحب سلہٹی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ حضرت مولانا دلاور حسین صاحب کمالائی نے اپنی تقریر میں رقص و سرود کی محفلوں اور مخرب اخلاق ڈراموں کی پرزور مذمت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی انہی نافرمانیوں کی وجہ سے یہاں آئے روز سیلاب اور طوفان آتے رہتے ہیں، لہٰذا ان طوفانوں اور سیلابوں کو روکنے کا واحد علاج یہ ہے کہ زندگی کے ہر گوشہ میں اسلامی شریعت کی پیروی کی جائے۔

اسی طرح ضلع سلہٹ میں حضرت مولانا ریاست علی صاحب ضلعی امیر، حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ ضلع سلہٹ اور حضرت مولانا شیخ عبدالرب صاحب (ہماتی) وغیرہ علماء نے مختلف جگہوں پر جلسے کر کے اس سلسلہ میں قراردادیں منظور کروا کر حکومت مشرقی پاکستان کو بھجوائیں۔

امید ہے کہ عنقریب جمعیۃ کی یہ کوششیں بارآور ہوں گی اور مغربی پاکستان کی طرح مشرقی پاکستان میں بھی فحاشی، رقص و سرود کی ان مجلسوں پر قدغن عائد کر دی جائے گی۔

## دردمندانہ اپیل

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان نے اس سلسلہ میں تمام علماء کرام اور دیندار حضرات کی خدمت میں ایک دردمندانہ اپیل بھی شائع کی ہے۔ جس کا متن حسب ذیل ہے:۔

محترم المقام .....

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

آپ اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہوں گے کہ ملک میں جس تیزی کے ساتھ رقص و سرود، فحاشی، عریانی اور بے حیائی کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اس کو اگر اس وقت جد و جہد کر کے نہ روکا گیا تو پھر آئندہ اس کو روکنا نہ صرف غیر ممکن ہوگا بلکہ اس کے خلاف آواز اٹھانا بھی ناممکن ہو جائے گا۔ ناچ اور گانا جو تمام بے حیائیوں اور اخلاقی خرابیوں اور معاشرہ کی تباہی اور بگاڑ کے لئے اصل کی حیثیت رکھتے ہیں ان کو فنون لطیفہ کے دلفریب نام سے تعلیمی اداروں کے نصاب تعلیم میں شامل کیا گیا ہے، اس کے چرچے کے لئے ملک بھر میں آرٹ کونسلوں کے نام سے ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ اس کی روز افزوں ترقی سے دینی نقصان کے علاوہ جو ملکی اور معاشرتی تباہی آ رہی ہے اس کی نزاکت کو بھانپ کر حکومت مغربی پاکستان نے تعلیمی اداروں کی رقص و سرود کی محفلوں پر پابندی لگا کر ایک نیک اقدام کیا ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان میں اب تک ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ چنانچہ اس پر مکمل پابندی لگانے کے لئے مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اپنی پوری جد و جہد کر رہی ہے۔ مگر ایک مخصوص طبقہ اور بعض اخبارات کی طرف سے اس کی سرتوڑ مخالفت کی جا رہی ہے۔ پاکستان کے ایک حصہ میں جب اس پر پابندی لگ سکتی ہے تو دوسرے حصہ میں پابندی نہ لگنے اور اس کو خلاف قانون قرار نہ دینے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی۔

محترما! ایسے نازک وقت میں آپ کی پرزور تائید اور تعاون اگر نہ ہوا تو زیادہ نہ کچھ اس پر پابندی لگانے کا ایسا بہترین موقعہ پھر نہیں ملے گا۔ اگر ہماری غفلت سے یہ تمام سرانجام نہ پایا تو ہم بھی اللہ اور رسولؐ کے نزدیک جواب دہ ہوں گے۔ چنانچہ مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ملک کے علماء کرام اور دیندار حضرات سے دردمندانہ اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے، مساجد اور مدارس کی طرف سے جلسے منعقد کریں۔ جن میں رقص و سرود کی ان محفلوں پر مکمل پابندی لگانے کے لئے قرارداد پاس کر کے اخبارات میں بھیجیں۔ نیز گورنر مشرقی پاکستان کے نام اسی مضمون کا تار بھیجیں۔ وما علینا الا البلاغ

غرضگذار محمد شمس الدین غفرلہٗ ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

## ضلع سلہٹ کی مجلس عاملہ کی قراردادیں

مورخہ ۲۴ جون ۱۹۶۶ء کو سلہٹ مسلم ہوٹل میں ضلع جمعیت علمائے اسلام کی ایک خصوصی میٹنگ زیر صدارت حضرت شیخ الحدیث مولانا ریاست علی صاحب امیر ضلعی جمعیت منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) حالیہ سیلاب میں ضلع سلہٹ میں کافی جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اور موسمی فصل بھی تباہ ہوئی ہے۔ اس علاقے کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے (۱) صوبائی امیر (۲) ضلعی امیر (۳) ضلعی ناظم (۴) حضرت مولانا فخر الدین صاحب امیر جمعیت بالاگنج تھانہ (۵) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ناظم ادارہ مدارس قومیہ سلہٹ (۶) الحاج محمد سلیمان خاں صاحب سلہٹ ٹاؤن پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جائے اور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے امدادی سامان فراہم کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیلاب زدہ لوگوں کو مالیہ اور دیگر اداجی ٹیکس معاف کئے جائیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف شریعت کام پر جو خطیر رقم صرف ہو رہی ہے اس کو قومی تعمیر کے کاموں پر صرف کیا جائے اور اس میں سے کچھ رقم سیلاب زدگان کی امداد پر بھی صرف کی جائے تاکہ بے گھر لوگ اس موسم برسات میں اپنا سر چھپانے کے لئے گھر بنا سکیں

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ
ضرور دیا کریں

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی ممبر سازی

پشاور - ۱۹ر جون - جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا اجلاس زیر صدارت امیر ضلع مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ڈھکی منعقد ہوا - اجلاس میں ضلعی ارکان کے علاوہ امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مفتی سرحد حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی - صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ سرحد اور مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم سرحد نے خصوصی شرکت فرمائی - امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ..... اقامت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے منظم جدوجہد کرنے اور اسلامی نظام حیات کی وضاحت کی اور فرمایا کہ پاکستان میں اس کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام مصروف عمل ہے - تمام ارکان سے اپیل کی گئی کہ وہ عوام کے ساتھ مل جل کر منظم طور پر تنظیم نو کے سلسلہ میں جدید ممبر سازی کی مہم شروع کریں - چنانچہ مرکز سے آئندہ ممبر سازی کے فارم ضلع وار اور تحصیل وار تقسیم کئے گئے - اجلاس میں کچھ قرار دادیں بھی پاس ہوئیں - جن میں چند ایک درج ذیل ہیں :-

(۱) یہ اجلاس متحدہ اسلامی محاذ کے قیام پر اظہار مسرت و اطمینان کرتا ہے جبکہ ملک میں تمام غیر اسلامی افکار و آراء اور حرکات کے تدارک کے لئے ملک کی پانچ دینی جماعتیں متحد ہو چکی ہیں - نیز یہ اجلاس دیگر تمام دین پسند جماعتوں اور افراد سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس اتحاد کو تقویت پہنچانے کی خاطر متحدہ اسلامی محاذ میں شامل ہو جائیں -

(۲) یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اعلان کے مطابق جماعت کی تنظیم نو کے سلسلہ میں جدید ممبر سازی کا فیصلہ کرتا ہے اور جماعت کے تمام افراد سے اپیل کرتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو جمعیۃ کی دعوت دیتے ہوئے جمعیۃ کا باقاعدہ ممبر بنائیں -

(۳) یہ اجلاس پشاور یونیورسٹی کے تعمیر ہونے والے آڈیٹوریم کو سنیما کے طور پر استعمال کرنے پر پرزور احتجاج کرتا ہے - لہٰذا یہ اجلاس صوبائی وزیر تعلیم اور پشاور یونیورسٹی کے متعلقہ حکام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تعمیر ہونے والے آڈیٹوریم کو سنیما کے طور پر استعمال نہ کرنے کا اعلان کر کے قوم کو مطمئن کریں -

(۴) یہ اجلاس صوبائی حکومت کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے - جس کی رو سے تعلیمی اداروں میں رقص و سرود کی محفلوں پر پابندی عائد کی گئی ہے -

(۵) یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے ایک سرگرم رکن حافظ عبدالرشید صاحب کے ساتھ ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور کے غیر آئین رویہ پر پرزور احتجاج کرتا ہے - جبکہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے نقص امن نام نہاد خطرہ کی بنا پر ان کو ضلع بدر کر دیا ہے -

## جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا انتخاب

بہاولپور - ۲۴ر جون - آج بعد نماز عشاء جامع مسجد اسلامی مترو ماڈل ٹاؤن اے میں زیر صدارت مولانا عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان بہاولپور جمعیۃ کے بارہ میں غور و خوض و انتخاب کرنے کے سلسلہ میں اجلاس منعقد ہوا - جس میں شہر کے معزز تجار اور دوسرے حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی - تلاوت کلام پاک کے بعد صاحب صدر نے ضرورت قیام جمعیۃ اور اس بے دینی کے دور میں علماء اور عام مسلمانوں کے فرائض کے عنوان پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی - صدر اجلاس نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ بہاولپور میں جمعیۃ کے سلسلے میں آج تک کوئی خاطر خواہ کام انجام پذیر نہیں ہوا - چنانچہ آپ کی تحریک پر مندرجہ ذیل عارضی انتخاب جمعیۃ علماء اسلام عمل میں آیا -

امیر - مولانا صابر علی صاحب حصاروی فاضل وفاق المدارس پاکستان -

نائب امیر - محمد یٰسین صاحب شیدا مچھلی بازار بہاولپور

ناظم اعلیٰ - سکندر اقبال پروپرائٹر سکندر ویلڈنگ

[illegible] بہاولپور - ناظم دفتر - نور الٰہی مچھلی بازار بہاولپور

خزانچی - عبدالمجید خاں آئرن مرچنٹ مچھلی بازار

سالار - خان غلام سرور خاں بی ڈی ممبر بہاولپور

ناظم نشر و اشاعت حکیم عطاء اللہ صاحب -

رکن مجلس شوریٰ - جناب حبیب الدین صاحب کریانہ مرچنٹ - بعد میں دفتر کے لئے کچھ چندہ اکٹھا کیا گیا -

دفتر کے لئے مچھلی بازار میں ایک مکان کرایہ پر لے لیا گیا - آخر میں پاس کیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ اراکین بنائے جائیں اور ترجمان اسلام کی اشاعت میں توسیع کی جائے - ہفتہ واری اجلاس جمعہ کی صبح کو سات بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور میں منعقد ہوا کرے گا - سالانہ کانفرنس کے متعلق سوچ و بچار آئندہ اجلاس میں کی جائے گی -

## جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا پہلا اجلاس زیر صدارت جناب محمد یٰسین صاحب نائب امیر منعقد ہوا اور متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ ہر جمعۃ المبارک کو نماز فجر کے بعد حضرت مولانا محمد صابر علی صاحب امیر جمعیۃ درس قرآن پاک دیا کریں گے - مقامی جمعیۃ کے اخراجات کے لئے بعض حضرات نے ماہانہ چندہ دینے کا بھی وعدہ کیا

(سکندر اقبال خاں ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

## جمعیۃ علماء اسلام مہانڈری کی تشکیل

مہانڈری - ۱۲ر جون - مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ دار مقرر ہوئے -

امیر - حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب خطیب جامع مسجد مہانڈری - نائب امیر حضرت مولانا قاضی احمد غیاث صاحب، قاضی منور - نائب امیر (۲) جناب قاری عبدالغنی صاحب صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن - ناظم اعلیٰ جناب بابو عنایت خاں صاحب جنرل مرچنٹ مہانڈری

ناظم - جناب صوفی محمد ملتان صاحب دکاندار

ناظم نشر و اشاعت جناب محمد جان صاحب دکاندار

نمبر ۲ - جناب عبدالرشید صاحب دکاندار

ناظم مال - جناب عبدالرحمٰن صاحب دکاندار

سالار - جناب جمعہ خاں صاحب جنرل مرچنٹ مہانڈری

(ناظم نشر و اشاعت)

## جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی قرار دادیں

۱۵ر جون ۱۹۶۶ء کو جناب مولانا اللہ بخش صاحب کی ..... صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا ہفتہ واری اجلاس دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں -

(۱) یہ اجلاس نائیجیریا کے موجودہ انقلاب کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں پر کئے جانے والے ظلم و ستم کے سدباب کے لئے اقدام کرے

(۲) ہیڈ ماسٹر ڈی سی ہائی سکول نواب شاہ نے حافظ عتیق الرحمٰن طالب علم جماعت ہشتم کو سکول سے اس وجہ سے خارج کر دیا کہ وہ بجائے انگریزی لباس کے قومی لباس پہن کر سکول آتا تھا - حکومت سے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ وزارت تعلیم اس میں مداخلت کرے اور ایسے نااہل ہیڈ ماسٹر کو فوراً برطرف کرے -

(۳) ضلع نواب شاہ میں ڈکیتی، قتل و غارت اور اغوا کی وارداتیں روزانہ ہو رہی ہیں - انتظامیہ [illegible] اقدام کے سدباب میں ناکام معلوم ہو رہی ہے - یہ اجلاس حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ان جرائم کی روک تھام کے لئے فوری اقدام کرے - تاکہ عوام روزمرہ کی جانی اور مالی پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## مبارکباد

ہمارے مانسہرہ شہر کی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ جناب محمد اشرف خاں صاحب ترنہ کو اللہ تعالیٰ نے ۴۰ سال کی عمر میں ایک فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے - ادارہ اس نومولود کی ولادت پر خاں صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو حیات دراز ارزانی فرمائے اور اس کو اسلامی خدمات کے لئے توفیق عطا فرمائے (آمین)

# ہفت روزہ ترجمان اسلام
WEEKLY TARJUMANE ISLAM LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۷ جولائی ۱۹۶۶ء مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۵



## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، گردہ مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضا ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ)
چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

تاج مکتبہ سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی فارسی اردو سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ
(مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر
اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے
قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیر ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## شرطیہ علاج

فالج، لقوہ اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہوگا کہ ہمارے ہاں مذکورہ بالا امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ ادویات ہیں۔ جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور مؤثر اجزاء کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں انشاءاللہ ضرور شفائے کامل ہوگی۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ مائی والی مسجد منٹگمری

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا۔ جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہے اور اسی ریٹ پر دیا جائیگا محصولڈاک علاوہ ہے (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح
بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک، نمونہ مفت، قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولائتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## خوشخبری

ہر قسم کے قرآن شریف کتب احادیث و تصوف و درس نظامی اور تصانیف علماء دیوبند مندرجہ ذیل مقام سے بارعایت حاصل کریں۔

کتبخانہ اشرفیہ نزد موتی مسجد میانوالی

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ سوتی، سلکی، ریشمی انڈر ویر وغیرہ ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ
لاہور — فون نمبر ۶۸۶۲۷

9/38

# تحفظ ختم نبوت

## پاکستان میں حفاظت اسلام کا علم دار

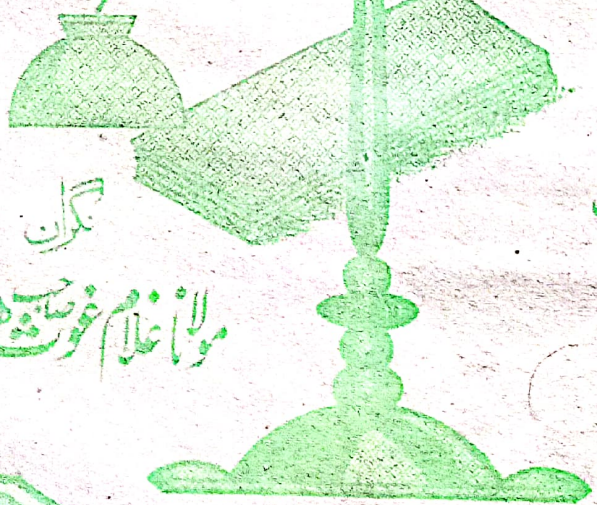

حاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۲۵ پیسے

مکتبہ مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نماز بھی پڑھتا ہے روزہ بھی رکھتا ہے، زکوٰۃ بھی دیتا ہے اور حج وعمرہ بھی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جتنے خیر کے اعمال تھے۔ آپ نے سب ہی ذکر فرمائے لیکن آخرت میں جو ثواب اس کو ملتا ہے وہ صرف اس کے علم وعقل کے مطابق ملتا ہے (مشکوٰۃ شریف)

تشریح:۔ دنیا میں آج بھی یہی دستور ہے کہ کسی انسان کی ظاہری مشقت و محنت پر نظر نہیں کی جاتی بلکہ اس کی عقل و فہم پر نظر کی جاتی ہے۔ اسی لئے چھوٹی تنخواہ کے ملازمین کو دیکھئے کہ وہ کتنی مشقت اٹھاتے ہیں اور اس کے بدلے میں تنخواہ کتنی کم ملتی ہے اور اونچے ملازمین کتنی راحت سے ایرکنڈیشن کمروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور ان کو تھوڑے وقت میں تنخواہ بڑی ملتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعتِ مطہرہ میں عقلِ انسانی کو کتنی اہمیت دی گئی ہے۔ یہاں کام کی کثرت پر نظر نہیں کی جاتی بلکہ ضبط و آئین یعنی بروقت ادائیگی، کیفیت اور اس قسم کے امور کا لحاظ رکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے کا ثواب صحابہ کرامؓ کے مٹھی بھر جَو کے صدقہ کے ثواب کے مقابلہ میں کم ہے تو جو شریعت عقل کا اتنا لحاظ رکھتی ہو، بلکہ بے عقل سے خطاب ہی نہ کرتی ہو، جیسے بچہ مجنون وغیرہ۔ ایسی شریعت کے متعلق یہ غلط فہمی کہ اس کے ..... احکام پر عمل کرنا صرف بے عقلوں اور بے وقوفوں کا حصہ ہے، کتنی بے عقلی ہے ایک بی اے، ایم اے یا ایک کروڑپتی تاجر دنیا کے دائرہ میں کتنا ہی عقلمند سمجھا جائے لیکن شریعت کی نظر میں اس کا نام بیوقوفوں کی فہرست میں ہے اگر وہ خدا کی عطا کردہ فہم و بصیرت کو اس کے صحیح محل میں صرف نہ کرے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کوئی بڑے سے بڑا افسر غیر متعلق شعبوں میں اپنے وقت اور تجربہ کا بہترین حصہ صرف کرے اور اپنے متعلقہ شعبے کو معطل کر دے تو حکومت کی نظر میں اس کی اس لیاقت کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

میرے ان متفرق کلمات پر اگر آپ غور کرینگے تو شریعت مطہرہ کے متعلق آپ کے دل سے بہت سی بدگمانیاں دُور ہو جائیں گی اور یہ یقین ہو جائیگا کہ دین کا میدان بے عقلوں کے حوالے کرنے کا نہیں تھا اس میں اہل عقل کو آنا چاہیئے مگر حسرت ہے کہ معاملہ برعکس ہے۔ مثل مشہور ہے کہ "یک من علم را دہ من عقل باید"۔ ؎

گوئے توفیق و سعادت دربیاباں افگندہ اند
کس بمیداں در نمی آید سواراں را چہ شد

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ

(اسی میں عبرت ہے دیکھنے والوں کی پارہ ۲۸ ع ۱۰)

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ۴۳۰)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوذر! سوچ سمجھ کر کام کرنے سے بڑھ کر دانشمندی کی بات کوئی اور نہیں ہے اور جن باتوں سے شریعت نے روکا ہے اس سے باز رہنا اس سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں اور اخلاق اچھے ہوں اس سے زیادہ اور کوئی شرف کی بات نہیں

تشریح:۔ حدیث کے ان تین مختصر جملوں میں معاش اور معاد کے سب اصول جمع کر دیئے گئے ہیں۔ بشرطیکہ عقل سلیم اور نور بصیرت کے ساتھ آپ ان کو غور کے ساتھ پڑھیں اور ان کا مطلب سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، یہاں صرف ایک مختصر جملہ یہ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عوام نہیں بلکہ بعض مرتبہ حکومتیں بھی عبادت کی کثرت پر نظر کر کے اسی کو معراج تقویٰ تصور کر لیتے ہیں، حالانکہ بعض مرتبہ ان عبادات کے ساتھ کبھی کبھی شیطانی اغوا سے ایسی ایسی لغزشیں ہو جاتی ہیں جو ان تمام عبادات کے ثواب کو برباد کر دیتی ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ انہوں نے وہی جواب دیا جو سب کو معلوم ہے، یعنی مفلس وہ ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ مفلس وہ ہے جو قیامت میں ہر قسم کی عبادتیں لیکر حاضر ہوگا، لیکن اس کی یہ تمام عبادتیں دوسروں کے حقوق کے عوض میں تقسیم کر دی جائیں گی اور وہ خالی کھڑا رہ جائے گا۔ یہ ہے درحقیقت مفلس، جس کے پاس سب کچھ ہو لیکن بوقت ضرورت کچھ نہ رہے۔

اس لئے حدیث میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ تقویٰ کا معیار یہ ہے کہ تمام منہیاتِ شرعیہ سے پرہیز کرے۔ محرمات تو درکنار مشتبہ کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکے۔ اس کے بعد اگر عبادتیں بھی نصیب ہو جائیں تو یہ سونے پر سہاگہ ہے، ہر شخص جانتا ہے کہ اگر خطرناک مریض دوا کے ساتھ پرہیز نہیں کرتا تو اس کو شفا کی امید رکھنا بیکار ہے وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۵۴)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، اگر ایک شخص کوئی نیک عمل کرے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کریں اور اس سے محبت رکھیں تو کیا ریا میں تو داخل نہیں؟ آپ نے جواب دیا۔ یہ تو مسلمان کے لئے دنیا ہی میں نقد بشارت ہے۔ (آخرت کا اجر محفوظ ہے)

تشریح:۔ بنیادی لحاظ سے کسی عبادت کے اخلاص یا ریاکاری کے لئے ہونے کا دار و مدار اس عمل کے شروع کرنے کے وقت اس کی نیت پر ہے۔ اگر عبادت شروع کرنے کے وقت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے تھی اور اتفاقاً اس کی اس مخلصانہ عبادت کو کسی نے دیکھ لیا تو اس کی عبادت میں کوئی نقص تو پیدا کیا ہوتا بلکہ اس کے لئے یہ باعث بشارت ہے کہ قدرت نے غیب سے اس کی نیکی پر ایک گواہ پیدا فرما دیا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء

# ہم کدھر جا رہے ہیں؟

اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان ان امیدوں کے ساتھ عالم وجود میں آیا تھا کہ اس سرزمین میں مسلمانوں کے لئے ایک ایسی مملکت قائم ہوگی جس میں اسلامی شریعت کا نفاذ اور اسلامی اقدار کا تحفظ ہوگا مسلمانوں نے اس پاک اور مقدس مقصد کی خاطر اپنی جانی اور مالی قربانیوں سے بھی دریغ نہ کیا اور خون کی اس ہولی کو بھی نہایت صبر و استقلال سے برداشت کیا جو ہم اگست کے بعد مشرقی پنجاب اور بھارت کے دوسرے صوبوں میں ان کے ساتھ کھیلی گئی۔ بچے یتیم ہوئے لاکھوں عورتوں کے سہاگ لٹے، لاکھوں باپ عصائے پیری سے محروم ہو گئے۔ لاکھوں مائیں اپنے آنکھوں کے نور سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ لاکھوں گھر اجڑے اور ہزارہا معصوم عورتوں کی عصمت دری کی گئی لیکن مسلمان نے ان سب مصائب کو نہائت خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور وطن جیسی عزیز شے کو بھی ترک کرنے سے دریغ نہ کیا ان سب مصائب کو برداشت کرنے کے سامنے مقصد یہ تھا کہ ہم اپنی تہذیب، اپنے تمدن، اپنے دین اور اپنی شریعت کے مطابق حیات مستعار کے دن گذار سکیں، کیونکہ مسلمان مدتوں سے ایک ایسی سلطنت کو ترس رہے تھے جو صحیح معنوں میں اسلامی سلطنت کہلانے کے لائق ہو۔

پاکستان بننے کے بعد مسلمانوں کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا اور ان کی سب آرزوئیں خاک میں مل گئیں۔ جب پاکستان میں رہا سہا دین بھی انہیں جاتا ہوا نظر آیا۔ پاکستان بننے کے ساتھ ساتھ ہی اسمگلنگ، چور بازاری، رشوت ستانی شراب خوری، زنا، بے پردگی، قمار بازی، قتل و غارت، مغربیت اور دوسرے اخلاقی، تمدنی معاشرتی اور اقتصادی جرائم روز افزوں ترقی کرنے لگے۔ مملکت کے ارباب بست و کشاد کی آپس کی سرپھٹول سے غیر اسلامی اور غیر اخلاقی عناصر نے خوب فائدہ اٹھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انگریز کے زمانہ میں علماء کی شبانہ روز کوششوں سے اسلام کی جو اقدار محفوظ و مصئون تھیں، ان میں بھی تنزل آنے لگا اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا، کہ دین کو ایک پرائیویٹ معاملہ کی حیثیت دی جانے لگی

مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا، جلسے کئے پمفلٹ شائع کئے لیکن ارباب بست و کشاد نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور مغربیت کا یہ طوفان جو اپنے جلو میں ہر قسم کے جرائم اور اخلاقی و معاشرتی خرابیاں لئے ہوئے تھا، برابر بڑھتا رہا۔

ارباب اختیار دینی اقدار کو پامال کرنے کے درپے تو تھے ہی، ان کی آپس کی سرپھٹول نے ملک کی بنیادوں کو بھی کھوکھلا کر دیا — سکندر مرزا جیسے منحوس شخص نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے وزارتی شکست و ریخت شروع کر رکھی تھی جو ملکی استحکام کے لئے نہائت خطرناک تھی۔

آخر ۱۹۵۸ء میں موجودہ صدر مملکت نے ملک میں انقلاب پیدا کیا اور زمام مملکت پر قبضہ کر کے ملکی استحکام اور دینی اقدار کے تحفظ کا وعدہ کیا لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دینی حالت جوں کی توں رہی بلکہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ وغیرہ نے دینی تحریف کے دروازے کھول دیئے۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے سراسر خلاف اسلام قوانین نے مسلمانوں کے زخمی جذبات پر اور بھی نمک پاشی کی۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد جب اللہ رب العزت نے ہماری امیدوں کے خلاف اپنے کارخانۂ غیب سے ہماری مدد فرمائی اور دشمن کو اس کی فوج اور اسلحہ کی کثرت کے باوجود خائب و خاسر کیا تو ہمیں امید تھی کہ شاید اب ہی دینی اقدار کی بحالی اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی طرف کچھ توجہ دی جائیگی، لیکن جنگ کے فوراً بعد ہی ہم نے دیکھ لیا کہ خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی اور غیر اخلاقی منصوبہ کو قومی محاذ کی حیثیت دے دی گئی اور اس کا پرچار اس زور شور سے کیا جانے لگا کہ عورتوں اور مردوں کی ایک پوری کھیپ ملک کے کونے کونے میں علی الاعلان برتھ کنٹرول کے طریقے لوگوں کو سمجھانے لگی اور چوکوں، بازاروں اور گلیوں میں بڑے بڑے بورڈ آویزاں کئے گئے جن پر خاندانی منصوبہ بندی کے فضائل بیان کئے گئے اور لوگوں کو مانع حمل ادویات کے استعمال کی ترغیب دی۔

نتیجہ اس کا وہی ہوا جو ہونا تھا، یعنی ملک میں جنسی انارکی بڑھ گئی اور اخلاقی قدروں کی جگہ شہوانی قدروں نے لے لی اور قوم کے بچے اور بچیوں کے دل سے خوف کا وہ کانٹا جو اس سے قبل زنا اور دوسری فواحشات سے بچاتا تھا بالکل نکل گیا، اور قوم کی نئی نسل بے حیائی، زنا، اغوا اور جنسی انارکی کی اس گھناؤنی ڈگر پر چلنا شروع کر دیا جس کا انجام سوائے خَسِرَ الدُّنیا والآخِرَۃ کے اور کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ کراچی کے روزنامہ جنگ نے چند روز قبل لکھا تھا کہ:-

"حکومت مغربی پاکستان کو غیر شادی شدہ شہریوں میں مانع حمل ادویات کے روز افزوں استعمال پر گہری تشویش ہے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبائی ارباب اختیار ان ادویات کے ناجائز استعمال کی روک تھام کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ حکومت ان ادویات کی فروخت پر پابندیاں عائد کرے گی جس کی رو سے ضرورتمند شہریوں کو مانع حمل ادویات کی خریداری سے قبل اپنے رہائشی علاقہ کے معزز افراد کا ایک صداقت نامہ پیش کرنا ہوگا کہ وہ واقعتہً شادی شدہ ہے۔ متعلقہ حکام کو اس بات کا سخت قلق ہے کہ حکومت نے خاندانی منصوبہ بندی کی خاطر مانع حمل اشیاء برائے نام قیمت پر بازاروں میں فراہم کی تھیں، لیکن ان کو غیر شادی شدہ افراد خصوصاً نوجوان ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی چونکہ مرکزی معاملہ ہے، اس لئے صوبائی حکومت مرکز سے درخواست کرے گی، کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی کے نیک کام کو بدنامی اور برائی سے بچانے کے لئے ٹھوس اقدام کرے۔

(جنگ کراچی مورخہ ۴ر اگست ۱۹۶۶ء)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کو اس منصوبہ کے ان اخلاقی مضرات کا اب خود احساس ہو چکا ہے جن کی نشاندہی جمعیۃ علماء اسلام نے اول روز کی تھی۔

اب جبکہ جنگ کا خطرہ ہر وقت ہمارے سر پر منڈلا رہا ہے اور ہمارا دشمن بھارت اپنے ملک میں بڑی بڑی اسلحہ ساز فیکٹریاں لگا کر اسلحہ کے معاملہ میں اپنے کو خود کفیل بنا رہا ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے تھا کہ ہم فضول اور غیر ضروری امور پر روپیہ صرف کرنے کے بجائے ملکی استحکام کی خاطر اسلحہ کے معاملہ میں خود کفیل ہونے کا بندوبست کرتے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# سید قطب کے صحابہؓ پر ناروا حملے

(مولانا عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان)

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ پاکستان کی مودودی جماعت مصر کی اخوانی جماعت کا اردو ایڈیشن ہے، اور ان دونوں کے نظریات، طرز فکر و عمل میں ایک خاص ہم آہنگی ہے۔ گذشتہ دنوں جب مصر کے جمال عبدالناصر نے تین اخوانی لیڈروں کو تختہ دار پر لٹکایا، جن میں ایک سید قطب بھی تھے تو یہاں کی مودودی جماعت نے صدر ناصر کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی اٹھایا اور صدر ناصر کی ذات پر ایسے ایسے ناروا حملے کئے جن کو نوک قلم حیطۂ تحریر میں لانے سے قاصر ہے۔ اس جماعت نے اپنی تحریروں اور اخباری پروپیگنڈے سے تاثر دیا کہ سید قطب ایک نہایت صحیح العقیدہ اور فرشتہ صفت انسان ہے۔ اسلام اور کتاب و سنت کی محبت اس کے رگ و ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور وہ موجودہ زمانے کا ایک داعی حق تھا جس کو تختۂ دار پر لٹکا کر صدر ناصر نے دعوت اسلامی کی تحریک کا گلا گھونٹا ہے۔

مودودی جماعت کے ان بے بنیاد دعاوی کو دین سے معمولی سا بھی لگاؤ رکھنے والا انسان صرف سید قطب اور اس کے ساتھیوں کی خلاف اسلام شکل و شباہت ہی سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ لوگ اسلام کے احیاء میں کہاں تک سچے ہیں، کیونکہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جو آدمی اپنے جسم پر جس پر اس کو کلی اختیار ہے، اسلام کو وارد نہیں کرتا وہ ایک پورے ملک میں اسلام کو کس طرح وارد کر سکتا ہے؟ اور جہاں تک ان لوگوں کے عقائد کا تعلق ہے وہ بھی وہی ہیں جو اس زمانہ کے عام مفتونین کے ہیں۔ خصوصی طور پر صحابہؓ کے متعلق ان کا نظریہ اس قدر گندہ ہے کہ مسلک اہل سنت ان لوگوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ہم ذیل میں سید قطب کی کتاب العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام سے چند اقتباسات دلیل کے طور پر نقل کرتے ہیں۔

حال ہی میں مودودی جماعت نے سید قطب کی اس کتاب کو بہت شہرت دی ہے اور مودودی جماعت کے ایک رکن نجات اللہ صدیقی نے اس کا اردو ترجمہ کر کے اردو دان حضرات کو بھی سید قطب کے صحابہ دشمن نظریات سے روشناس کرایا ہے۔ لیکن مترجم نے ترجمہ میں بد دیانتی سے کام لیا ہے۔ بعض مقامات پر کئی کئی سطروں کا ترجمہ اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ ان کا مضمون سیدنا عثمانؓ کے سخت خلاف تھا اور بعض مقامات پر ترجمہ میں بعض جملوں کا از خود اضافہ کر کے مقصد کو بدلنے کی ناسا عد کوشش کی ہے۔

سید قطب نے اپنی اس کتاب میں سیدنا عثمان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے خلاف بددیانتی، اقربا نوازی اور نااہلیت وغیرہ کے غلط الزامات لگا کر اور شیعہ حضرات کی کتابوں سے مواد جمع کر کے صحابہؓ کی اس قدر تنقیص کی ہے کہ مودودی کا مضمون خلافت سے ملوکیت تک بھی اس کے سامنے گرد ہے بلکہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ مودودی صاحب نے یہ سارا مضمون سید قطب کی اسی کتاب کی روشنی میں لکھا ہے۔

اب قارئین خود ہی اندازہ لگائیں کہ یہ جماعت سامراجیت کی کٹھ پتلی اور اسلام دشمن اور صحابہؓ پر تنقید کے تیروں سے ان کی عدالت کو مجروح کرنے والی ہو، جمعیۃ علماء اسلام جیسی دینی جماعت اس کی حمایت کیسے کر سکتی ہے۔ ایسے اخوان المسلمین کی اصل حقیقت سے اپنے قارئین کو آشنا کرنے کے لئے اس شمارہ میں دو مضامین اور بھی ہم نے نقل کئے ہیں جن کے مطالعہ سے پتہ چل سکتا ہے کہ اخوان اصل میں ہے کیا بلا!

العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام بقلم سید قطب الطبعۃ الخامسہ (عربی) سے جو اقتباسات لئے گئے ہیں ان میں سے ہر اقتباس کی ابتداء میں لفظ عربی لکھ کر اس کے ساتھ صفحہ اور سطر لکھ دی گئی ہے نیز اکثر حصہ اس ترجمہ کا اسلام کا نظام عدل مترجم نجات اللہ صدیقی مطبوعہ لاہور سے ماخوذ ہے۔ متعدد مقامات میں اصل ترجمہ کی اصلاح کر کے ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔ یعنی وہ مقام جس کا ترجمہ مترجم نے بھی کیا ہے لیکن وہ ہمارے خیال میں پورا صحیح نہ تھا، اس کی جگہ دوسرا ترجمہ لکھ دیا گیا ہے اور اس حصہ پر خط (لکیر) اس شکل کا (ـــــ) کھینچا گیا ہے اور بعض مقامات پر اصل کتاب کے مترجم نے ترجمہ عمداً یا مصلحتہً ترک کیا ہے، اس کا ترجمہ لکھ دیا گیا ہے اور اس حصہ پر خط اس شکل (ـــــ یعنی سیدھا) کھینچا گیا ہے۔ (محمود احمد ظفر)

اپنی اس کتاب کے صفحہ (عربی) ۱۸۶ سطر ۱۳ تا صفحہ ۱۹۱ سطر ۳ (اردو) صفحہ ۳۴۶ سطر ۴ تا صفحہ ۳۵۳ سطر ۱۶ پر سید قطب نے سیدنا عثمانؓ کے طرز حکمرانی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

بے شک حکمرانی کی حقیقت کے بارے میں یہ تصور حضرت عثمانؓ کے عہد میں کچھ بدل گیا تھا۔ اور بیشک یہ بڑی بدبختی تھی، کہ خلافت کا بار حضرت عثمانؓ کے سر پر اس وقت آیا جب آپ کافی بوڑھے ہو چکے تھے اسلام کے بلند اور سخت اصولوں سے آپ کی عزیمت ضعف کا شکار ہو چکی تھی اور آپ کی قوت ارادی مروان اور اس کی پشت پر امیہ کی چالبازیوں کے مقابلے سے عاجز ہو گئی تھی۔ حضرت عثمانؓ نے اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ سمجھا تھا کہ ان کا امام ہونا ان کو مسلمانوں کے مال سے ہبہ اور عطیہ دینے کی بھی کھلی آزادی دے دیتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس پالیسی پر تنقید کرتے ان کو آپ کا جواب اکثر و بیشتر یہ ہوتا کہ اگر میں نہیں تو میں امام کس معاملہ میں ہوں۔ آپ کا خیال تھا کہ منصب امامت اس بات کی بھی آزادی دیتا ہے کہ صرف اس بنا پر کہ آپ کو فطری طور پر اپنے اعزا و اقربا کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنے کا حق حاصل تھا بنو معیط اور بنو امیہ کو عوام کی گردنوں پر مسلط کر دیں۔ انہی رنجشہ داروں میں حکم بھی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دائرہ دستگاہ تھا۔

حضرت عثمان نے اپنے داماد حارث ابن حکم کو ان کی شادی کے دن بیت المال سے دو لاکھ درہم عطا کئے۔ صبح ہوئی تو مسلمانوں کے خزانچی زید بن ارقم غمگین چہرہ اور اشک آلود آنکھیں لئے آپ کے پاس آئے اور یہ درخواست کی کہ ان کو ان کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے۔ جب آپ نے ان سے سبب معلوم کیا اور یہ پتہ چلا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ آپ نے اپنے داماد کو مسلمانوں کے مال میں سے عطیہ دیا ہے تو تعجب کے ساتھ کہا۔ ابن ارقم! تم اس بات پر رو رہے ہو کہ میں نے صلہ رحمی کی۔ روح اسلام کا جاندار شعور رکھنے والے اس شخص نے اس کا جواب یہ دیا کہ نہیں امیر المومنین یہ بات نہیں بلکہ میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ بیشک میں آپ کا گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ مال اس انفاق کے عوض لیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کیا کرتے تھے۔ خدا کی قسم آپ اسے درہم بھی دیتے۔ تو بہت ہوتا۔

حضرت عثمانؓ کو اس شخص پر غصہ آگیا، جس کا ضمیر خلیفۃ المسلمین کے رشتہ داروں کی خاطر مسلمانوں کے مال میں سے اس قدر فراخی سے خرچ کرنے کی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

انہوں نے زید بن ارقم سے کہا۔ ابن ارقم! تم کنجابی رکھ دو، ہم کو بیشک دوسرا آدمی مل جائیگا

بہت ملتی ہیں۔ آپ نے ایک دن زبیر کو بیس لاکھ عطا کیا، طلحہ کو دو لاکھ دیا۔ اور مروان بن حکم کو افریقہ کا پانچ خراج عطا کر دیا۔ اس پر صحابہؓ کی ایک جماعت نے جس کے لیڈر حضرت علیؓ تھے۔ آپ پر اعتراض کیا تو آپ نے جواب دیا کہ میرے بھی کچھ عزیز اور رشتہ دار ہیں، جن کے ساتھ مجھے حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ لوگوں نے اس جواب کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے سوال کیا۔ کیا ابوبکرؓ اور عمرؓ کے عزیز اور رشتہ دار نہ تھے۔ آپ کا جواب یہ تھا کہ ابوبکرؓ، عمرؓ اپنے رشتہ داروں کو محروم رکھنے کو ثواب سمجھتے تھے۔ اور میں ان کو عطایا دینے کو ثواب سمجھتا ہوں۔ اس پر یہ لوگ غصہ ہو کر یہ کہتے ہوئے ان کے پاس سے اٹھ کر چلے آئے کہ خدا کی قسم اگر یہ بات ہے تو ان دونوں کی سیرت ہمیں آپ کی سیرت سے زیادہ محبوب ہے۔

بجا کہا۔ اسلام کو وہی سیرت زیادہ محبوب ہے اور وہی اسلام کی حقیقت سے زیادہ قریب بھی ہے۔

مال کے علاوہ منصب ولایت کا یہ حال تھا کہ حضرت عثمانؓ کے رشتہ داروں میں سے جو حاکم تھے ان پر اس کی بارش ہو رہی تھی۔ انہی لوگوں میں معاویہؓ بھی شامل تھے، جن کی سلطنت کے اضافہ کرنے میں حضرت عثمانؓ نے خوب فراخدلی کا ثبوت دیا۔ ان کے حدود میں فلسطین اور حمص کا اضافہ کیا ان کو چاروں فوجوں کا کمانڈر بنا دیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس بات کے لئے راہ ہموار کر دی کہ مال اور فوجیں جمع کر چکنے کے بعد حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں سلطنت کے دعویدار بن کر کھڑے ہو سکیں۔ انہی لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رد کردہ حکم بن عاص بھی شامل تھا اور اس کا رضاعی بھائی عبداللہ ابن سعد ابن ابی السرح بھی۔ صحابہ کرامؓ اسلام کی روح سے انحراف کو دیکھ رہے تھے، وہ لوگ دوڑ دوڑ کر مدینہ آتے تاکہ اسلام اور خلیفۃ المسلمین کو اس امتحان سے بچائیں۔ مگر خلیفہ کا حال یہ تھا کہ بڑھاپے اور ضعیف العمری کے سبب مروان کی رائے کے بغیر اپنے اختیارات کو نہیں استعمال کر سکتا تھا، اور بے شک یہ بات مشکل ہے کہ ہم حضرت عثمانؓ کے اندر روح اسلامی کو متہم کریں۔ لیکن یہ بات بھی اس طرح مشکل ہے کہ ہم ان کی اس خطاء کو معاف کر دیں جو خطاء سوء اتفاق سے ایسی حالت میں ان سے سرزد ہوئی جبکہ آپ نے زمام خلافت کو ایسے وقت میں سنبھالا جبکہ آپ بوڑھے اور کمزور تھے اور امیہ کا برا ماحول آپ کے ارد گرد گھیرا لگا چکا تھا۔

ایک بار لوگوں نے جمع ہو کر حضرت علی ابن ابی طالب کے سر پر یہ ذمہ داری ڈالی کہ وہ حضرت عثمانؓ کے پاس جا کر ان سے گفتگو کریں۔ آپ ان کے پاس گئے اور یہ فرمایا۔ میرے پیچھے عوام ہیں جنہوں نے مجھ سے آپ کی بابت گفتگو کی ہے، مگر خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ سے کیا کہوں۔ میں کوئی ایسی بات نہیں جانتا جس سے آپ ناواقف ہوں نہ آپ کو کوئی ایسی بات سمجھا سکتا ہوں جس پر خود آپ کی نظر نہ ہو۔ جو کچھ ہم جانتے ہیں اُسے آپ بھی جانتے ہیں، کسی بات تک ہماری رسائی آپ سے پہلے نہیں ہوئی، کہ ہم آپ کو اس سے آگاہ کر سکیں، نہ کوئی بات ایسی ہے جس سے صرف ہم واقف ہوں اور .... اُسے آپ تک پہنچائیں۔ کوئی بات ایسی نہیں جو آپ سے چھپا کر صرف ہمیں بتلائی گئی ہو۔ آپ نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ان کی باتیں سنیں، ان کی صحبت میں رہے۔ ان سے رشتہ قائم کیا نہ تو ابو قحافہ کے راست روی میں آپ سے بڑھ کر تھے نہ ابن خطاب آپ کی بہ نسبت خیر سے زیادہ قریب تھے۔ رہی قرابت کے اعتبار سے بھی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں اور سسرالی رشتہ میں بھی آپ کا حصہ ان دونوں سے زیادہ ہے۔ کسی معاملہ میں بھی وہ آپ سے آگے نہ تھے لہٰذا اپنے نفس کے معاملہ میں اللہ سے ڈریے۔ کیونکہ آپ کو نہ تو اندھیرے سے روشنی کی طرف لانے کی ضرورت ہے نہ ناواقفیت سے علم کی طرف۔ صحیح راہ بالکل واضح اور کھلی ہوئی ہے۔ دین کے نشانات اب بھی قائم ہیں۔ عثمانؓ! جان لو کہ اللہ کے نزدیک سب سے افضل بندہ وہ امام عادل ہے، جس کو خود بھی ہدایت پر چلنا نصیب ہو اور اس نے دوسروں کو بھی ہدایت کی راہ دکھلائی۔ کسی معلوم سنت کو قائم کیا یا کسی قابل ترک بدعت کو مٹایا ہو

خدا کی قسم ہر چیز واضح ہے سنتیں قائم ہیں ان کے پرچم بلند ہیں۔ اللہ کے نزدیک بدترین آدمی وہ ہے جو خود بھی گمراہ ہو اور دوسرے بھی اس کے سبب گمراہ ہوئے۔ کسی جانی پہچانی سنت کو مٹا دیا اور کسی قابل ترک بدعت کو زندہ کر کے رواج دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ظلم و جور کرنے والے امام کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا نہ کوئی مددگار ہوگا نہ کوئی عذر سننے والا۔ چنانچہ وہ جہنم میں جھونک دیا جائے گا

حضرت عثمانؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں خوب جانتا تھا کہ لوگ یہی کچھ کہیں گے۔ جو تم نے کہا۔ سنو! خدا کی قسم اگر میری جگہ تم ہوتے تو نہ میں تم پر سخت گیری کرتا اور نہ عیب نکالتا، نہ (ہدف طعن بننے کے لئے) اکیلا چھوڑ دیتا

یہ اعتراض لیکر نہ کھڑا ہوتا کہ تم نے حاجت مندوں کی کسی حاجت مند کی حاجت روائی کیوں کی۔ کیوں کسی خستہ حال بے گھر کو ٹھکانا دیا اور کیوں ایسے لوگوں کو ولایت کا منصب دیا۔ جس قسم کے لوگوں کو عمرؓ بھی یہ منصب دیا کرتے تھے۔

علیؓ! میں تمہیں خدا کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ مغیرہ بن شعبہ اس منصب پر فائز تھے۔ انہوں نے کہا "ہاں (خوب جانتا ہوں)

عثمانؓ! جانتے ہو نا کہ اُسے عمرؓ نے والی بنایا تھا۔ علیؓ! ہاں۔ عثمانؓ! پھر اگر میں نے رشتہ داری اور قرابت کی وجہ سے ابن عامر کو والی بنایا تو تم اس پر مجھے کیوں ملامت کرتے ہو۔

علیؓ! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ حقیقت حال کیا ہے؟ عمرؓ جس کو والی بناتے تھے اس کا جوتا ہی کے سر پر ہوتا تھا۔ اس کے خلاف ایک حرف بھی ان تک پہنچتا تو اُسے فوراً حاضر ہونے کا حکم دیتے اور پھر معاملہ کو آخری حد تک پہنچا کر دم لیتے۔ یہی چیز ہے جو آپ نہیں کرتے ہیں۔ آپ خود کمزور پڑ گئے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نرمی برتنے لگے۔

عثمانؓ: اور تمہارے قرابت داروں کے ساتھ بھی تو علیؓ بلاشبہ ان کا مجھ سے قریبی رشتہ ہے لیکن دوسرے ان سے افضل ہیں۔ عثمانؓ: تم جانتے ہو کہ عمرؓ نے اپنی خلافت کے پورے عرصہ معاویہ کو والی بنائے رکھا، پھر میں نے بھی انہیں والی برقرار رکھا۔ علیؓ: میں آپ کو خدا کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ معاویہ عمرؓ سے زیادہ ڈرتے تھے۔ جتنا عمر کا غلام یرفاء ان سے ڈرتا تھا۔ عثمانؓ: ہاں علیؓ! اب صورت حال یہ ہے کہ معاویہ آپ سے رائے لئے بغیر فیصلے کرتے رہتے ہیں اور آپ کو خبر بھی نہ ہوئی، وہ لوگوں سے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ یہ عثمان کا حکم ہے۔ یہ بات آپ تک پہنچتی ہے مگر آپ معاویہ کی تردید نہیں کرتے۔ بالآخر حضرت عثمانؓ کے خلاف ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہوا جس میں حق و باطل اور خیر و شر دونوں کی آمیزش تھی، لیکن جو شخص معاملات کو اسلامی نقطہ نگاہ سے دیکھتا ہے اور معاملات کو روح اسلامی کے ساتھ پہچانتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ یہ انقلابی فتنہ عام طور پر اسلام کی روح اور اس کے نظریہ سے عثمان کے موقف کے مقابلہ میں زیادہ قریب تھا جو بنظر دقیق مروان اور اس کی پشت پر تمام بنو امیہ کا موقف تھا۔ حضرت عثمان رحمۃ اللہ کے حق میں ہم نے یہ عذر پیش کیا ہے کہ سوء اتفاق نے خلافت کو ان کے پاس دیر سے پہنچایا۔ اس وقت ان کا حال یہ تھا کہ اموی لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ عمر اسی سال کے لگ بھگ تھی

# اخوان المسلمین اور صدر ناصر

گذشتہ دنوں صدر جمال عبدالناصر نے اخوان المسلمون کے تین افراد کو پھانسی کی سزا دی جس پر پاکستان کی مودودی جماعت نے اپنی پروپیگنڈہ مشینری کو حرکت میں لاکر اخبارات میں صدر ناصر کے خلاف ایک اودھم مچا دیا۔ جمعیۃ الطلبہ اور مودودی جماعت کے لوگوں نے کراچی میں مصری سفارت خانے کے سامنے حیا سوز مظاہرہ بھی کیا اور بعض اخبارات کے مدیران سے صدر ناصر کے خلاف مضامین بھی لکھوائے۔ مودودی جماعت کے صدر ناصر کے خلاف اس پروپیگنڈا کو ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے اس لیئے ہم نے خاموشی اختیار کی، لیکن بعض احباب نے ہم سے اخوان المسلمین کی حقیقت کے متعلق استفسارات کئے ہیں لہٰذا ہم بجائے خود کچھ تبصرہ کرنے کے دوسرے اخبارات سے دو مضامین نقل کر رہے ہیں۔ جن سے قارئین اخوان المسلمین کی حقیقت سے بخوبی آشنا ہو جائیں گے اور انہیں پتہ چل جائے گا کہ صدر جمال عبدالناصر اخوانی لیڈروں کے پھانسی دینے میں کہاں تک حق بجانب تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شے بھی ذہن نشین رہے کہ اگر اخوانی سازش کامیاب ہو جاتی اور صدر ناصر قتل ہو جاتے یا مصر میں اخوانی انقلاب سے امریکہ کی سامراجی طاقت کامیاب ہو جاتی تو پھر کتنے لوگ قتل ہوتے اور مشرق وسطیٰ اور ملت اسلامیہ کو کس قدر نقصان سے دوچار ہونا پڑتا۔ قرآن نے صحیح کہا ہے:۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ (محمود احمد ظفر)

## جماعت اسلامی اور اخوان المسلمین

گذشتہ چند دنوں سے پاکستان کے مختلف حصوں میں مصری عدالت کے ان فیصلوں کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے جن کے تحت اخوان المسلمین کے چند ایک ارکان کو امریکی امداد سے تشدد کے ذریعے صدر ناصر کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں موت اور قید کی سزائیں سنائی گئی ہیں۔ مصر کے خلاف اس احتجاجی مہم میں جماعت اسلامی اس کی ترسری اسلامی جمعیۃ الطلباء اور جمعیۃ اتحاد العلماء جو۔ جماعت اسلامی کے ہمدرد علماء کی تنظیم ہے اخص طور پر سرگرم ہیں۔ کراچی میں تو باقاعدہ مصر کے خلاف ایک مظاہرے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ ایک اسلامی ملک کے خلاف اس مظاہرے کے اہتمام کا سہرا ان لوگوں کے سر ہے جو اسلامی بلاک کے قیام کے متعلق لوگوں کو درس دیتے نہیں تھکتے، اس مظاہرے کے ذریعے صدر ناصر کے خلاف انتہائی زہریلا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر مصر، یمن، شام اور دوسرے آزاد عرب ممالک کے خلاف امریکہ، برطانیہ اور مغربی جرمنی میں گھڑی ہوئی گالیاں سنانے کی ایک منظم مہم کو تیز تر کر دیا گیا ہے۔

جہاں تک اخوان المسلمین کی سزائیں معاف کرنے کے مطالبہ کا تعلق ہے بہت سے لوگ اور علماء کرام خلوص نیت سے محض انسانی ہمدردی اور اسلامی اخوت کے جذبے کے تحت اس مطالبہ کے ساتھ رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ایک سیاسی گروہ ایسا بھی ہے جسے اخوان المسلمین کی سزائیں معاف کرانے سے زیادہ مصر، شام، یمن اور دیگر آزاد عرب ممالک کو مطعون کرنے سے دلچسپی ہے۔ اس گروہ نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر پاکستان اور ان عرب ممالک کے عوام کے درمیان اختلافات کی وسیع خلیج حائل کر کے اپنے سامراجی سرپرستوں کی خوشنودی حاصل کرنے کا بین الاقوامی فریضہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سیاسی گروہ کے خدوخال اب لوگوں پر اتنے واضح ہو چکے ہیں کہ اب تو ان کا نام لینے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

ظاہر یہ کیا جا رہا ہے کہ مصر کے خلاف اور اخوان کے حق میں یہ مہم محض انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت چلائی جا رہی ہے لیکن کیا واقعتہً ایسا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جماعت اسلامی دنیا کے دوسرے خطوں میں ہونے والے مظالم کے خلاف بھی صدائے احتجاج بلند کرتی۔

مثلاً ویٹ نام میں امریکہ کئی سالوں سے آگ اور خون کا کھیل کھیل رہا ہے۔ لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ ہزاروں دیہات بمباری سے تباہ کئے جا چکے ہیں لیکن جماعت اسلامی کو بحیثیت جماعت سے آج تک اس امریکی بربریت کے خلاف ایک قرارداد پاس کرنے کی توفیق بھی حاصل نہیں ہوئی۔ کانگو میں ایک منتخب وزیر اعظم کو امریکہ اور بلجیم کے اشارے پر انتہائی سفاکانہ طریقے سے قتل کر دیا گیا، لیکن ہمارے ان انسان دوست صالحین کی انسانی ہمدردی کی رگ نہ پھڑکی۔ پانامہ میں امریکہ کی قابض فوجوں نے نہتے معصوم طالب علموں کو محض اس لئے گولیوں سے ہمیشہ کی نیند سلا دیا کہ وہ اپنی سرزمین پر امریکی جھنڈے کی بجائے اپنا جھنڈا لہرانا چاہتے تھے۔ لیکن جماعت اسلامی اس پر بھی خاموش رہی۔ انگولا اور موزمبیق میں پرتگالی درندوں نے ظلم و استبداد کی انتہا کر دی لیکن جماعت اسلامی کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکلا۔ جنوبی افریقہ کی سفید فام اقلیتی حکومت نے ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں افریقی قوم پرستوں کو جرم آزادی کی سزا دینے کے لئے اپنے مقدمہ چلائے موت کی سزا دے دی لیکن جماعت اسلامی چپ سادھے رہی۔ رہوڈیشیا میں سمتھ حکومت نے تمام انسانی اقدار کو بالائے طاق رکھ کر بربریت کا عریاں مظاہرہ کیا جو اب تک جاری ہے۔ لیکن جماعت اسلامی کے نزدیک یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں۔

جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے دوست غالباً یہ جواب دینگے کہ ان خطوں میں مسلمانوں پر تو کہیں بھی ظلم و ستم نہیں ہوا بلکہ اس درندگی کا شکار ہونے والے غیر مسلم تھے اس لئے ہم نے اس کی مذمت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ لیکن کیا انہوں نے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے ہر ظلم کے خلاف مہم چلائی؟

کیا عدن میں برطانوی بمباری کا شکار ہونے والے لوگ مسلمان نہیں تھے؟ پھر ان کے حق میں آپ نے کتنے مظاہرے کئے؟ کیا جنوبی عرب میں فرنگی وحشیوں کے جنوں کا نشانہ بننے والے عرب قرآن مجید کے ماننے والے نہ تھے؟ پھر آپ نے ان کی جدوجہد آزادی کی حمایت میں کتنے پمفلٹ شائع کئے؟ کیا یمن میں شاہ فیصل کی امداد میں دیئے گئے برطانوی جہازوں کی بمباری سے شہید ہونے والے یمنی محمد عربی کے نام لیوا نہ تھے؟ پھر آپ نے ان کی حمایت میں کتنی قراردادیں پاس کیں؟ کیا کاسابلانکا کی گلیوں میں شاہ حسن کی فوج اور پولیس کی گولیوں سے ڈھیر ہو جانے والے ۸۰۰ شہید طالب علم کلمہ گو نہ تھے؟ پھر آپ نے ان کے حق میں کتنے بیانات اخبارات میں چھپوائے؟ انڈونیشیا میں امریکی سی آئی اے کے اشاروں پر قائم ہونے والی حکومت نے دس لاکھ انڈونیشی عوام کو موت کے گھاٹ اتار کر تاریخ کا سب سے [illegible] عام کیا۔ کیا ان شہیدوں میں سے کسی ایک کی رگ میں بھی اسلامی خون نہیں دوڑتا تھا؟ پھر آپ نے اس شرمناک بربریت کی مذمت کرنے کی بجائے خوشی سے بغلیں کیوں بجائیں؟ مراکش میں حزب اختلاف کے عظیم رہنما بن برقہ کو مراکشی وزیر داخلہ کی موجودگی میں اغوا کر کے بیدردی سے قتل کر دیا گیا۔ ساری دنیا نے اس پر احتجاج کیا، پھر آپ نے اس مسئلہ پر کیوں چپ سادھ لی؟ ایران میں حسین فاطمی اور ان کے جیالے ساتھیوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا

پھر آپ نے کیوں نہ صدائے احتجاج بلند کی؟

اور ابھی حال ہی میں اسرائیل نے شام کی سرحد میں ساٹھ میل اندر جا کر جارحیت کا ارتکاب کیا تو جماعت اسلامی نے اس اسلامی مملکت کی حمایت میں کونسی مہم منظم کی؟ اور مولانا مودودی نے اس سلسلے میں صرف ایک بیان پر ہی کیوں اکتفا کیا اور پھر اس بیان میں بھی اسرائیل کے ساتھ ساتھ شام کے خلاف زہر افشانی کرنے میں کیا مصلحت تھی ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مصری بھائی سویز میں حیات و موت کی جنگ لڑ رہے تھے تو آپ کی ہمدردیاں کس کے ساتھ تھیں؟ تیونس کے مسلمانوں نے بائیزرٹا کے بحری اڈہ کو واپس حاصل کرنے کے لئے فرانسیسی سامراج سے ٹکر لی تو جماعت اسلامی کو ان کی حمایت میں دو آدمیوں کا مظاہرہ کرنے کی بھی توفیق کیوں نہ ہوئی؟

اور اب مصر میں اخوان المسلمین کے چند ایک ارکان کو امریکہ سے اپنے ہی ملک کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں باقاعدہ مقدمے چلا کر اور خود اخوان راہنماؤں کے اقبال جرم کے بعد سزا دی گئی ہے تو جماعت اسلامی نے آسمان سر پر اٹھا لیا ہے۔ مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ قراردادیں پاس ہو رہی ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ چھاپے جا رہے ہیں۔ بیانات دئے جا رہے ہیں۔ تار بھیجے جا رہے ہیں اور مولانا مودودی اپنے بیان میں صدر ناصر کا ظلم و تشدد ثابت کر کے لئے لندن میں سامراجی مفادات کے تحفظ کے لئے قائم کی جانے والی "امنسٹی انٹرنیشنل" کی سند لا رہے ہیں۔ مصر کی سامراج دشمنی سے ناراض مغربی دارالخلافوں میں مصر کے خلاف گھڑے جانے والے افسانے پاکستانی عوام کے ذہنوں میں بٹھانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ واشنگٹن، لندن، بون اور جینوا میں صدر ناصر کے خلاف ایجاد ہونے والی گالیوں پر اسلامی ملمع چڑھا کر انہیں جماعت اسلامی کے رسالوں کے ذریعے بار بار دہرایا جا رہا ہے۔

عوام کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ اخوان المسلمون کے سزا یافتہ راہنما دراصل اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کرنے والے مجاہد ہیں۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ اخوان المسلمون اپنے پاکستانی مثنے جماعت اسلامی اور انڈونیشیا میں سجومی پارٹی کی طرح مذہب کے پردے میں سامراجی مفادات کا تحفظ کرنے والی ایک جماعت ہے جس کا اصل مرکز بیروت ہے۔ جو مشرق وسطیٰ میں امریکی اثر و نفوذ کا سب سے بڑا اڈہ ہے۔ اور اسے محض ایک اتفاق ہی سمجھنا چاہیئے کہ اب جماعت اسلامی نے بھی بیروت میں اپنی ایک شاخ قائم کر لی ہے! اخوان المسلمون کی مصر دشمنی اور سامراج دوستی کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب پوری عرب دنیا صدر ناصر کی قیادت میں سویز کی جنگ لڑ رہی تھی تو اخوان المسلمون غالباً عرب دنیا کی وہ واحد پارٹی تھی جس نے نہر سویز کو قومی ملکیت لینے کے اقدام کو غلط قرار دے کر سامراجی آقاؤں کا حق نمک ادا کیا۔ کیا جماعت اسلامی حقائق سے اس بات کو جھٹلا سکتی ہے کہ اخوان المسلمون دہشت پسندوں کی ایک ٹولی ہے جو اپنے مکروہ مقاصد کی تکمیل کے لئے ہر حربے کے استعمال کو جائز سمجھتی ہے۔ یقین نہ آئے تو "ایشیا" میں محترمہ مریم جمیلہ کا وہ مضمون دوبارہ پڑھ لیجئے جس میں انہوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ اخوان المسلمون کا رکن بننے کے لئے دیگر باتوں کے علاوہ فوجی تربیت اور جنگی مہارت حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔

جماعت اسلامی کو صدر ناصر سے اصول اختلاف یہ نہیں کہ انہوں نے مصر میں اپنے سیاسی مخالفین کو دبا رکھا ہے بلکہ اصل اختلاف تو یہ ہے کہ صدر ناصر عرب ممالک میں سامراج کے خلاف اٹھنے والی عظیم تحریک کی قیادت کر کے جماعت اسلامی کے نزدیک "اسلام" سے انحراف کر چکے ہیں اس لئے آج انہیں فرعون مصر، ملحد اور خدا جانے کن کن ناموں سے یاد کیا جا رہا ہے اور چونکہ صدر ناصر ہی نہیں بلکہ شام، یمن، الجزائر اور عراق کے بعض رہنماؤں سے بھی یہی جرم سرزد ہوا ہے اس لئے جماعت اسلامی کے نزدیک یہ راہنما بھی قابل مذمت نہیں۔

جماعت اسلامی اخوان رہنماؤں کی سزاؤں کے مسئلے پر ملک میں جس انداز سے مہم چلا رہی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسے اخوان رہنماؤں کی سزاؤں کی معافی سے زیادہ صدر ناصر اور مصر کے خلاف زہر افشانی سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ جماعت اسلامی کے نزدیک اسلامی بلاک کا قیام صرف اسی طرح ممکن ہے۔ (بشکریہ آفاق لاہور)

## کیا صدر ناصر ڈکٹیٹر ہے؟

اخوان المسلمون ۱۹۲۹ء میں مصر کے ایک شہر اسمٰعیلیہ میں قائم کی گئی۔ اس کے بانی ایک سکول ماسٹر حسن البنیٰ تھے جو سکول میں عربی زبان اور اسلامیات پڑھاتے تھے۔ ۱۹۴۲ء میں مصر میں وفد پارٹی سے پرانی مخالفت کے باوجود اس سے ایک معاہدہ کر لیا۔ اخوان المسلمون کو شاہی دربار کی مراعات بھی حاصل رہیں۔ وفد پارٹی کی حکومت میں اخوان المسلمون کے ایک رکن کو وزیر بھی لے لیا گیا۔ ۴۷-۱۹۴۶ء میں وفد پارٹی کے مخالف اسمٰعیل صوفی برسر اقتدار آئے تو البنیٰ نے ان سے گٹھ جوڑ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد وفد پارٹی کا بایاں بازو کافی طاقتور ہو گیا اور اس نے اخوانوں کی سرگرمیوں کو رجعت پسندانہ قرار دیدیا جبکہ وفد کا کمزور دایاں بازو جو بڑے بڑے اجارہ داروں پر مشتمل تھا کمیونزم اور سوشلزم کے خوف سے اخوان المسلمون کا ساتھ دیتا تھا۔ ۴۷-۱۹۴۶ء میں اخوان رضاکاروں نے حکومت کے مہیا کئے ہوئے اسلحہ کی مدد سے فلسطین کی جنگ میں حصہ لیا لیکن جب اخوان رضاکار واپس ہوئے تو انہوں نے اسی حکومت کے خلاف قتل و غارتگری شروع کر دی جس نے انہیں اسلحہ مہیا کیا تھا۔ چنانچہ مسلح اخوانوں نے ۱۹۴۸ء میں مصر میں دل کھول کر سیاسی قتل عام کیا انہوں نے برسر اقتدار پارٹی کے بے شمار لیڈر قتل کر دیئے۔ دسمبر ۱۹۴۷ء میں قاہرہ پولیس کے سربراہ کو قتل کر دیا گیا اور اس کے بعد وزیر اعظم محمود نقرشی پاشا کو اخوانوں نے گولیوں کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تاہم فروری ۱۹۴۹ء میں اخوانوں کے لیڈر اور بانی حسن البنیٰ بھی قتل کر دیئے گئے اور اس طرح اس قتل عام کا سلسلہ رکا۔ اخوان المسلمون پر پابندیاں لگا دی گئیں جو مئی ۱۹۵۱ء میں اٹھا لی گئیں۔ اب بھی حکومت وفد پارٹی کی ہی تھی۔

اخوانوں نے شاہی خزانے اور شاہ فاروق کی ذاتی عنایات سے خوب فائدہ اٹھایا لیکن انہوں نے ۱۹۵۲ء میں شاہ فاروق کی حکومت الٹنے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اگرچہ یہ ایک اچھی بات تھی۔ کہ بادشاہت ختم کر کے جمہوریت قائم کی جائے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اخوان پر شاہ فاروق کے احسانات تھے۔

بادشاہت کے خاتمہ پر نئی حکومت نے جب زرعی اصلاحات جاری کیں تو اخوان المسلمون نے ان اصلاحات کی زبردست مخالفت کی۔ جنوری ۵۳ء میں جب سیاسی جماعتوں پر پابندی لگائی گئی تو اخوانوں کی رفاقت کا لحاظ کرتے ہوئے انہیں اس پابندی سے مستثنیٰ رکھا گیا۔ لیکن اخوانوں نے نئی حکومت پر بھی نکتہ چینی شروع کر دی جو جنوری ۱۹۵۴ء میں انتہا کو پہنچ گئی صدر ناصر کی حکومت نے اخوان المسلمون پر پابندی لگا دی اور اس کے بہت سے کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ تاہم تین ہفتے بعد پابندی ختم کر دی گئی اور گرفتار شدگان کو رہا کر دیا گیا۔ لیکن اخوانوں نے صدر ناصر کو معاف نہ کیا اور ان پر ۲۶-اکتوبر ۱۹۵۴ء کو سکندریہ میں اس وقت قاتلانہ حملہ کرایا جب وہ ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ اس کے بعد بہت سے اخوان لیڈروں اور کارکنوں کو جیلوں میں بند کر دیا گیا۔ اب مقید اخوان لیڈروں نے دوبارہ صدر ناصر کو اعتماد میں لینے کی کوشش کی اور ان سے سلسلہ جنبانی شروع ہو گئی۔ لیکن ناصر چونکہ اخوان کی سرشت کو سمجھ چکے تھے اس لئے انہوں نے محبوس اخوان لیڈروں کے پیغامات پر کان نہ دھرا۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مودودی صاحب نے اپنی تحریک سے جہاں دین کے اور بنیادی اصولوں کو نقصان پہنچایا ہے وہاں اعتقاد علی الحدیث اور اعتماد علی السلف کے نظریوں کو بھی مجروح کیا ہے۔ قرآن حکیم کے بعد اُمت کے نزدیک سب سے بڑی اعتمادی حیثیت حدیث نبوی کی تھی، لیکن مودودی صاحب نے ان کے متعلق بھی "احسانہ" وغیرہ کے الفاظ استعمال کرکے اس کی اعتمادی حیثیت کو مخدوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں انہوں نے تہتر فرقوں والی حدیث کا بھی مذاق اڑایا ہے اور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کو "احسانہ" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان "۷۳ فرقوں" کے اس احسانے کی حقیقت بھی کھول دوں جس سے خواہ مخواہ ناواقف لوگ اپنے ذہن کو بھی الجھاتے ہیں اور دوسروں کے ذہنوں میں بھی الجھنیں پیدا کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ مسلمان فرقوں کی وہ کثیر تعداد جس کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے، اس کا بہت بڑا حصہ کاغذی وجود کے سوا نہ پہلے کوئی وجود رکھتا تھا اور نہ اب رکھتا ہے"۔

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۴ء صـ۳۳۲)

یہ مودودی صاحب کا اپنا اجتہاد نہیں بلکہ مودودی صاحب اپنے سے پہلے منکرین حدیث کے اگلے ہوئے لقمے کو چبا رہے ہیں۔

گذشتہ دنوں ایک رسالہ میں بھی اس حدیث پر کچھ اعتراضات وارد کئے گئے تھے کہ ابن حزم وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے اور فلاں امام نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے، لہٰذا ہم ان سب اعتراضات کے پیش آئندہ سطور میں اس حدیث پر ایک علمی بحث کر رہے ہیں جو کہ انشاء اللہ مودودی اور اس کے ہمنوا لوگوں کے لئے مفید ہوگی۔

ان یاتک صوابا فمن اللہ وان یاتک خطاء فمنی ومن الشیطان۔

احادیث صحیحہ میں ارد ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفرقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ والنصاریٰ مثل ذالک وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی اکہتر..... فرقوں میں منقسم ہوگئے اور اسی طرح نصرانی اور میری اُمت بھی تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی

اس حدیث کی سند یہ ہے:۔ حدثنا الحسین بن حریث ابو عمار اخبرنا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحدیث۔

اس حدیث کو روایت کرکے امام ترمذی اپنا فیصلہ یوں دیتے ہیں:۔

حدیث ابی ہریرۃ وحدیث حسن صحیح صـ۸۹

اس حدیث کو ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے امام ترمذی کی تصحیح کو منذری نے بھی نقل کیا ہے اور اس کی پھر تصحیح کی ہے۔

دوسری سند مستدرک میں یوں چلتی ہے

اخبرنا احمد بن محمد بن سلمۃ الغزی حدثنا عثمان بن سعید الدارمی حدثنا عمرو بن عون (و) وھب بن بقیہ الواسطیان (قالا) حدثنا خالد بن عبداللہ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ مرفوعاً۔

ان میں سے ایک ایک راوی کو جرح وتعدیل کی کسوٹی پر پرکھئے اور کتب رجال کی روشنی میں دیکھئے سب اول درجے کے راوی ثابت ہوں گے۔ فی الجملہ حاکم نے بعد روایت حدیث اس کی صحت پر نص کی ہے امام الجرح والتعدیل علامہ ذہبی اس کی اسناد کے بارے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ تلخیص المستدرک جلد ۱ صـ۱۲۸

تیسری سند سے اس حدیث کو امام احمد ابوداؤد اور حاکم نے امیر معاویہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس سند کی ذہبی یوں توثیق کرتے ہیں

ھذا الاسانید تقوم بھا الحجۃ کما فی التلخیص صـ۱۲۸)

چوتھی سند سے اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے مرفوعاً نقل کیا ہے جس کی سند درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے جو یہ ہے:۔

حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا ابوداؤد الحضری عن سفیان عن عبدالرحمٰن بن زیاد الافریقی عن عبداللہ بن یزید عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع ترمذی جلد ۲ صـ۸۹۔

یہ سند حاکم بھی مستدرک میں لائے ہیں جو بعینہٖ سفیان ثوری کے ساتھ موافق ہوجاتی ہے صـ۱۲۸

اس سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد الافریقی ہے جنہیں حاکم نے مستدرک، ذہبی نے تلخیص میں اور حافظ ابن حجر نے تہذیب میں ضعیف کہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود افریقی کے بارے میں

از حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# تہتر فرقوں والی حدیث

امام احمد بن صالح اور امام بخاری کی یہ رائے ہے

قال ابوداؤد قلت لاحمد بن صالح یحتج بحدیث الافریقی قال نعم قلت صحیح الکتاب قال نعم وقال الترمذی ضعیف عند اھل الحدیث ضعفہ یحیی القطان وغیرہ رایت محمد بن اسمٰعیل یقوی امرہ

تہذیب التہذیب جلد ۶ صـ۱۷۷

اس عبدالرحمٰن افریقی کو ابن لہیعہ سے جو مسلم کا راوی ہے کما قال الشیخ الکاندھلوی فی شرح المشکوٰۃ زیادہ معتبر گردانا گیا ہے۔ تہذیب میں دونوں کا ضعف بیان کرکے لکھا ہے اشبھھما الافریقی جلد ۶ صـ۱۷۶۔ جب وہ مسلم کے راوی سے زیادہ معتبر ٹھہرا، تو بھی افریقی کی روایت معتبر ثابت ہوئی، کیونکہ مسلم شریف میں کوئی حدیث ضعاف میں داخل نہیں البتہ کچھ حسان موجود ہیں۔ کما قال الشیخ الانور مقدمہ نیل الباری صـ۵۷

بہرحال اس کے بارے ثقہ، صدوق، صالح وغیرہ کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ ہم اس کو صحیح الحدیث ثابت نہیں کرنا چاہتے۔ صرف اتنی گذارش ہے کہ اس کی روایت درجہ حسن سے نہیں گرتی خصوصاً جبکہ اس کی تائید میں اور سندات بھی موجود ہیں۔ اسی بنا پر امام ترمذی اس کی تحسین کے قائل ہوئے ہیں۔ حیث قال حدیث حسن غریب مفسر ترمذی جلد ۲ صـ۸۹۔ پس سند حسن سے بھی یہ حدیث ثابت ہوگئی۔

پانچویں سند سے اس حدیث کو ابن ماجہ نے حضرت عوف بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن یہ سند بوجہ کثیر بن عبدالمزنی ضعیف ہے۔ قال ابن عبدالبر مجمع علی ضعفہ تہذیب جلد ۸ صـ۴۲۳۔

چھٹی سند سے اس حدیث کو ابن ماجہ نے حضرت عوف بن مالک سے روایت کیا ہے اس کی سند معتبر ہے۔

اس حدیث کو روایت کرنے والے محدثین میں امام احمد بن حنبل بھی ہیں جنہوں نے اس حدیث کو مسند میں روایت کیا ہے۔ جس کے بارے محدثین کی یہ رائے ہے کہ اس میں کوئی حدیث موضوع نہیں بعض لوگوں نے اس کی نو حدیثوں کے موضوع ہونے

قسط اول

# حدیث پر ایک نظر

پر حکم لگایا تھا۔ جس کا کہ شیخ الاسلام ابن حجر نے القول المسدد میں جواب لکھا ہے۔ البتہ اس کتاب میں کچھ ضعاف موجود ہیں۔ لیکن ان کے متعلق بھی ابن حجر لکھتے ہیں:۔ والضعاف منها انما یوردها المتابعات تعجیل المنفعة ص۶

یعنی وہ ضعاف تبعاً ہیں اصلاً نہیں۔ نیز اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے المصنف العظیم الذی تلقته الامة بالقبول والتکریم وجعله امامهم حجة یرجع الیه (القول المسدد ص۳)

القصہ اس کے متعدد طرق ہیں جنہیں صحابہ کے ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے۔ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

حاکم گفتہ کہ ایں حدیث کبیر است در اصول وبتحقیق روایت کردہ شدہ است از سعد بن ابی وقاص وابن عمر وعوف بن مالک قلت وعن انس وجابر وابی امامة وابن عمرو وابن مسعود وعلی وعمرو ابن عوف وعولمیر وابی الدرداء ومعاویہ وواثلہ وبالجملہ ایں حدیثے است کہ طرق آں بسیار است وائمہ بصحت آں حکم کردہ۔ شرح سفر السعادت ص۱۸ کلکتہ

ابن حزم کی پیش کردہ عبارت کے کئی جواب ہو سکتے ہیں:۔

اولاً:۔ اگر ابن حزم کی اس جرح کو صحیح مانیں تو امام الجرح والتعدیل علامہ ذہبی۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر، حافظ عینی۔ امام ترمذی۔ حاکم۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی، ملا علی قاری، امام ابوداؤد علامہ شاطبی وغیرہم من علماء الکبار کی تحقیقات اجماعی کو غلط کہنا پڑتا ہے جو کہ نہایت نازیبا جسارت ہے۔ اس لئے ابن حزم کی رائے ہی چنداں وقیع نہیں جمہور کی طرف تغافل کی نسبت کرنا زیادہ متعسر ہے بہ نسبت اس کے کہ اسے ابن حزم کی طرف منسوب کر دیا جائے۔ لقولہ علیہ السلام اذا ابتلی احدکم ببلیتین فلیختر اهونهما۔ خصوصاً جبکہ ابن حزم کی تنقیدات پر بڑے بڑے علماء اعتراض کرتے چلے آئے ہیں۔ دیکھو الباعث الحثیث لابن کثیر۔ ابن حزم نے تو صحیحین کی احادیث پر بھی اعتراض کر دیا ہوا ہے جو کہ بالاتفاق معتبر ہیں اور امامین جلیلین کی طرف وہم کی نسبت کر دی ہے (دیکھو مقدمہ فتح الملہم ص۱۷) لہٰذا اس [illegible]

بلکہ اس کی رائے کا معیار محدثین وناقدین پر پرکھا جائے گا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی بھی ایک مقام پر ابن حزم کے بارے میں کہتے ہیں۔

ہذا قول فی غایة الفساد لانه تحکم بغیر دلیل ص۶۷ فتح الملہم۔

جب بڑے بڑے علماء اور محدثین ابن حزم کی بعض تنقیدات کو غیر معتبر ٹھہراتے چلے آئے ہیں، تو یہاں بھی ابن حزم کی جرح کو جمہور کے مقابلے میں تسلیم نہ کیا جائے گا۔ ابن حزم نے جو حدیث لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الحدیث رواہ مسلم کی شرح کی ہے جیسے کہ علامہ ابن دقیق العید نے الماء نے نقل کیا ہے وہ تو غالباً مودودی صاحب کو بھی مسلم نہ ہوگی (اس شرح پر محدث نیموی نے رفت کی ہے)

ثانیاً۔ ابن حزم کی یہ شرح مبہم ہے، جو عند المحدثین مقبول نہیں ہوتی۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں:۔

لا یقبل الجرح الا مفسرا و لیس قول اصحاب الحدیث فلان ضعیف وفلان لیس بشیء مما یوجب جرحا (کتاب الکفایہ فی علم الروایة ص ۱۰۸)

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ ان الجرح لا یثبت الا اذا فسر سببه وذکر موجبه ص۱۰۹)

حاکم لکھتے ہیں:۔ لا استحل الجرح الا مبینا لسان المیزان حافظ عسقلانی جلد ۵ ص۲۳۳

اور یہی مذہب ارباب صحاح، طحاوی۔ ابن حجر۔ عینی اور علامہ ابن ہمام کا ہے۔ جب تک کہ جرح مدلل نہ ہوگی مقبول نہ ہوگی۔

ثالثاً:۔ ممکن ہے کہ ابن حزم نے از روئے سند عمرو بن عوف المزنی اسے غیر صحیح کہہ دیا ہو (اور وہ اسناد تو بالاتفاق ضعیف ہے) اور دوسری اسناد کی طرف توجہ نہ کی ہو۔

رابعاً:۔ پیش کردہ عبارات میں (هذان حدیثان لا یصحان الملل والنحل جلد ۳ ص۲۴۸) صحت کی نفی ہے تحسین کی نہیں اور صحیح کی نفی حسن کی نفی کو مستلزم نہیں۔ کما فی الاصول

جواب اعتراض ثانی:۔ حدیث کا مفہوم سمجھ لینے کے بعد یہ اعتراض بھی مدفوع ہو جاتا ہے۔ اس سے مراد امت دعوت نہیں بلکہ امت اجابت یا امت دعوت من اہل القبلة مراد ہے۔ کما قال القاری فی المرقات والشیخ عبدالحق فی شرح سفر السعادت تورپشتی لکھتے ہیں۔ المراد من الامة من یجمعهم دائرة الدعوة من اهل القبلة لانه اضافهم الی نفسه۔ یعنی امت سے مراد امت اجابت ہے۔ جیسا کہ یہ اسلوب اکثر روایات حدیثیہ سے مستفاد ہوتا ہے۔ کیونکہ حضور نے امت کی نسبت اپنی طرف کی ہے۔ اگر امت دعوت ہی مراد ہوتی تو پھر اپنی طرف نسبت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ تمام مکلفین آپ کی امت ہی تھے۔

اور اہل قبلہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو ضروریات دین میں سے کسی کے منکر نہ ہوں۔ اہل قبلہ کا یہ معنی نہیں کہ جو اس قبلہ کی طرف منہ کر کے عبادت کرے وہ اس دائرہ میں داخل ہے کیونکہ کسی جانب کو منہ کرنے میں کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت اگر ہے تو بوجہ ایمان ہے۔ لقولہ تعالیٰ لیس البر ان تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن بالله الایة۔

امام العلماء علامہ انور شاہ صاحب کاشمیری کی بھی یہی تحقیق ہے کہ اہل قبلہ سے مراد وہ ہیں جو ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہ کرتے ہوں (اکفار الملحدین ص۹۷) ابن حزم کی رائے بھی یہی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

اهل القبلة فی اصطلاح المتکلمین فی یصدق بضروریات الدین ای الامور التی ثبوتها فی الشرع واشتهر فمن انکر شیئا من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله سبحانه بالجزئیات وفرضیة الصلوٰة والصوم لم یکن من اهل القبلة ولو کان مجاهدا علی الطاعات الفصل فی الملل والنحل جلد ۴ ص۵۷۴

پس اس دائرہ سے وہ لوگ نکل گئے جنہوں نے ضروریات دین کا انکار کیا۔ اگرچہ مسلمان ہونے کے مدعی ہوئے جیسا کہ قذف عائشہ کے قائل اور صحبت صدیق کے منکر کما قال ابن عابدین۔ صرف وہ لوگ جن کے عقاید بدعت تک ہی محدود رہے اور شریعت مطہرہ کی رو سے وہ کافر نہ گردانے گئے ہوں اس بہتر کے دائرہ کے اندر رہے۔ پس مرزائی، بہائی، چکڑالوی وغیرہ اس بہتر کی تعداد میں شامل نہ ہوں گے۔ اس صورت میں تاریخ اسلامیہ کی رو سے یہ ثابت نہ ہوگا کہ مبتدعین کے اصولی فرقوں کی تعداد بہتر سے متجاوز ہو گئی ہو کیونکہ اس صف میں آئیں گے ہی مبتدعین نہ کفار نہ مرتدین۔

جواب اعتراض ثالث:۔ اولاً صاحب قاموس اس فن کے علماء میں سے نہیں کہ ان کا کلام ناقدانہ سمجھا جائے۔ جب تک کسی کا کسی خاص فن میں نقاد ہونا ہی ثابت نہ ہو جائے۔ اس کی تنقید کیسے معتبر ہو

ثانیاً۔ انہوں نے تو "بہتر" فرقوں والی حدیث کی نفی کی ہے (جیسے کہ امام سیوطی نے بواسطہ ابن ماجہ حضرت انس سے نقل کیا ہے) نہ کہ تہتر فرقوں والی حدیث کی، چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

قسط نمبر ۱

# صنف نازک اور مغربی تعلیم کی تباہ کاریاں

مغربی تہذیب اور اس کے طرز تعلیم نے صنف نازک کو اقتصادی، معاشرتی، سماجی اور اخلاقی میدان میں کس طرح پامال کیا ہے۔ اس کے ناموس اور تقدس کو حرص و آز کی قربان گاہ پر کس طرح بھینٹ چڑھایا ہے۔ اس کی معصومیت، حیا اور شرافت کو مغربیت کی فسوں کاری سے کس طرح شکار کیا ہے۔ اس کے وقار اس کی عزت، اس کی اقدار اور وفادارانہ روایات کو دورِ حاضر نے کس طرح کچل کر رکھ دیا ہے۔ اس کے احساسات، جذبات اور تصورات کو اضطراب، بے چینی اور بے اطمینانی کے کس اندھیرے غار میں ڈال دیا ہے۔ ان سوالات کے جوابات آج اخبار کے صفحات میں "ہر دیکھنے والی نظر" کے سامنے بکھرے پڑے ہیں، لیکن مغربی افیون کا نشہ پڑھنے والوں کو ان پر غور و فکر کی مہلت نہیں دیتا۔ ہیں لکھتے پڑھتے اور کہتے سنتے بھی شرم آتی ہے کہ مغربی تاجروں نے "نصف انسانیت" کو تعلیم و تہذیب، فیشن اور کلچر، مساوات اور حقوق کے پُرفریب نعروں سے تجارتی منڈی میں فروختنی سامان کی حیثیت دے ڈالی ہے۔ زندگی کا کون سا شعبہ ہے، جس میں "عورت" کے نام، نغمہ و کلام شکل و صورت اور تصویر اور فوٹو کو فروغ تجارت کا ذریعہ نہیں بنایا ہے۔ عورت کے فطری فرائض بدستور اس کے ذمہ ہیں۔ خانہ داری اور نسل انسانی کی پرورش کا پورا بوجھ وہ اب بھی اٹھاتی ہے، لیکن ظلم پیشہ، کسل پسند اور آرام طلب "مرد" نے "وزارت" سے لے کر ہسپتال کے نرسنگ سسٹم تک زندگی کے ایک ایک شعبہ کا بوجھ بھی اس مظلوم اور ناتواں کے نحیف کندھوں پر ڈال دیا ہے۔

مرد و زن کی الگ الگ فطری تخلیق، الگ الگ جسمانی ساخت، الگ الگ ذہنی صلاحیت، الگ الگ جذبات و احساسات، الگ الگ طرز نشست و برخاست کا فطری تقاضا یہ تھا کہ ان دونوں کے فطری فرائض بھی الگ الگ ہوتے، دونوں کا میدان عمل بھی الگ الگ رہتا، دونوں کے حقوق و واجبات بھی الگ الگ ہوتے۔ دونوں کی زندگی کا دائرہ کار بھی الگ الگ ہوتا نیز جس طرح عورت پر اپنے فطری فرائض بجا لانے پر بہرحال مجبور ہے۔ اسی طرح عقل و انصاف کا تقاضا اور فوجیلس فطرت کی اپیل ہے کہ وہ مرد اپنے فطری فرائض کے میدان میں مکمل طور پر خود مصروف تگ و تاز ہونے کا بار خود اٹھائے اور صنف نازک کو "اندرون خانہ" سے باہر نکال کر "بیرون خانہ" رسوا نہ کرے۔

مرد اور عورت بلاشبہ انسانی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ لیکن یہ گاڑی اپنی فطری رفتار کے ساتھ اسی وقت چل سکے گی جبکہ ان دونوں پہیوں کو اس گاڑی کے دونوں جانب فٹ کیا جائے۔ گھر کے اندر عورت ہو اور گھر سے باہر مرد ہو۔ لیکن اگر ان دونوں کو ایک ہی جانب فٹ کر دیا جائے یا ٹبادلہ کر لیا جائے کہ مرد بھی نصف گھر سے باہر کے فرائض انجام دے اور نصف گھر کے اندر کے۔ اسی طرح عورت کی زندگی کو اندر اور باہر کے فرائض کی دوعملی میں بانٹ دیا جائے تو یہ گاڑی سرے سے چلے گی ہی نہیں یا اگر چلے بھی تو فطری رفتار سے نہیں چلے گی۔ بلکہ اس کی رفتار میں کبھی، ہچکولے بے اطمینانی اور سردردی کا اتنا عظیم طوفان ہوگا، کہ انسانی زندگی نمونۂ جہنم نہیں بلکہ سراپا جہنم زار بن کر رہ جائے گی۔

آج مغرب کے ارزاں فروشوں نے صنف نازک کے گراں مایہ اقدار کو ہن سستے داموں بیچ کر زندگی کے جہنم کا ایندھن خریدا ہے۔ اس سے مشرقی و مغرب بیک زبان لرزہ براندام اور نالہ کناں ہیں اس نے "صنف ضعیف" کے طبعی میدان عمل پر اس شدت سے قبضہ لگایا گیا کہ عورت کو مجبوراً اپنا فطری مقام چھوڑ کر سست وجود اور کسل پسند "مرد" کے میدان عمل میں آنا پڑا، اور قانون فطرت نے جو ذمہ داری صرف اور صرف مرد پر ڈالی تھی۔ اس مظلوم کو مردوں کے دوش بدوش اس کا نصف بار اٹھانا پڑا۔ اس جذبۂ وفاداری کے تحت جب عورت گھر سے نکل کر "بیرون خانہ زندگی" میں کامزن ہوئی تو قدم قدم پر اس کی نسوانیت کا مذاق اڑایا گیا۔ سب سے پہلے اس کے سامنے "تعلیم" کے خوش کن عنوان سے سکول، کالج اور یونیورسٹی کے دروازے کھولے گئے اور معصوم بچیوں کو آزادانہ طور پر لڑکوں کی صفوں میں بیٹھ کر نئی طرز زندگی سیکھنے پر مجبور کیا گیا۔ مخلوط تعلیم نے، جس کا رواج اگرچہ کئی جگہ بند کر دیا گیا ہے لیکن ابھی تک اس کی برائی اور نفرت سے کماحقہٗ واقفیت کی نعمت سے لوگ آشنا نہیں ہو سکے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے اخلاق عادات، اطوار اور جذبات میں جو زہر گھولا ہے اس کے لئے شواہد اور دلائل پیش کرنا غیر ضروری ہی

اخبار کے صفحات اور عدالتوں کے رجسٹر اس پر شاہد ہیں۔ اس مرحلہ میں، الا ماشاء اللہ جو نسوانیت کی سٹی پلیٹ ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اس پر انسانیت بشرطیکہ وہ کسی میں موجود بھی ہو، سر پیٹ کر رہ جاتی ہے اور حیا اور عصمت کی دیوی، اپنا دامن چاک کر لیتی ہے۔ اس مرحلہ میں کتنی ہی دوشیزاؤں کو اپنے عزت مآب والدین سے باغی ہو جانا پڑا، کتنے ہی باعزت خاندانوں کو ذلت اور رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جانا پڑا، اور کتنے ہی گھرانوں کو اپنی شرافت اور برتری کی معراج سے ذلت اور پستی کے تہ خانوں میں گم ہو جانا پڑا۔

خدا خدا کر کے تعلیم ختم ہوئی، اب ملازمت کی تلاش کا مرحلہ پیش آیا، اس مرحلہ میں کن کن لوگوں سے ملاقاتیں کرنا پڑیں۔ کن کن حیا سوز محفلوں میں حاضری دینا پڑی۔ کن کن شرطوں کے خندۂ زیر لب کا نشانہ بننا پڑا۔ ایک طویل داستان ہے، جو ہر اس خاتون کے سر سے گذرتی ہے جسے یہ مرحلہ پیش آیا ہو، مشرقی مذاق میں اس مرحلہ کی تعبیر یوں ہے ؎

کر کے بی اے اب رشیدہ ڈھونڈتی ہے نوکری
لینے کے دینے پڑ گئے اس گھر کی ویرانی بھی دیکھ

روزنامہ کوہستان لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت (خواتین کا اخبار) میں ایک قابل احترام خاتون کا ایک مضمون اسی موضوع پر نظر سے گذرا، جس میں مذکورہ بالا مرحلہ میں صنف نازک کی لاعلاج پریشانیوں کی ہلکی سی جھلک پیش کی گئی ہے۔ مجھے دوسروں کی خبر نہیں لیکن سچ یہ ہے کہ اپنی ایک بہن کی عجیب و غریب پریشانی احوال کو پڑھ کر دل ڈوب گیا، گردن جھک گئی، اور دماغ میں نفسیاتی بحران کی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں سوچنے لگا کہ یا اللہ! شاطر فرنگ کتنا بڑا ظالم تھا۔ جس نے مشرقی خاتون کو "جنت خانہ" سے باہر نکال کر اس کے تمام تر ضعف اور فطری ناتوانی کے باوجود اسے بے اطمینانی و بے چینی کے جہنم میں دھکیل دیا؟ اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنی بہن کی دردناک کہانی کے چند اجزاء یہاں نقل کر دوں، محترمہ لکھتی ہیں۔

"جی چاہتا ہے اپنی ان ڈگریوں کو اٹھا کر بھاڑ میں جھونک دوں، سیما نے اپنی ایم اے تک کی ڈگریاں میز پر زور سے پٹخ دیں اور کرسی پر گر کر پیشانی کا پسینہ پونچھنے لگی، کیوں خیر تو ہے؟ میں نے حیرت سے اس کے پہرے کو دیکھا۔ آج ڈگریوں کی کمبختی کیوں آ گئی۔ انہیں حاصل کرنے کے لئے تو تم نے دن رات ایک کر دیئے۔ تمہارے چہرے پر کھنڈی ہوئی یہ زردی اور ہمیشہ کی سردرد ان ڈگریوں ہی نے تو دی ہے"۔

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اُس کے برگ و بار

مودودی اور سید قطب جیسے صحابہ دشمن لوگ اپنے مضامین اور کتابوں کے ذریعہ صحابہؓ کے بارہ لوگوں کے عقائد میں رخنہ اندازی پیدا کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں کئی لوگوں نے ہمیں خطوط لکھے ہیں کہ شہادت عثمانؓ سے جنگ صفین تک کے واقعات صحیح تاریخ کی روشنی میں ترجمان اسلام میں لکھے جائیں تاکہ سادہ دل مسلمان ان لوگوں کے فتنوں سے محفوظ و مصئون رہ سکیں، لہٰذا قارئین کرام کی فرمائش پر یہ ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جا رہا ہے۔ (م۔ و۔ ظ)

## سیدنا عثمانؓ کی خلافت میں فتنہ کے برگ و بار

سیدنا عمرؓ کی شہادت کے بعد سیدنا عثمانؓ تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ فطری طور پر نہایت نرم دل اور سلیم الطبع تھے۔ مروت اور نرم خوئی آپ کی فطرت ثانیہ تھی، عموماً لوگوں سے سختی کا برتاؤ آپ کے مزاج کے خلاف تھا اس لئے ان کے دورِ خلافت میں شریروں کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں نے اپنی تحریک کو تیزی کے ساتھ چلانا شروع کیا عبداللہ ابن سباء، قائد تحریک بڑا فتّان اور سازشی ذہن کا مالک تھا، لہٰذا اُس نے اپنی حیرت انگیز سازشانہ قوت سے مختلف الخیال مفسدوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا، اور اپنی اس تحریک کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے اس نے عجیب و غریب عقائد اختراع کئے اور خفیہ طور پر ہر ملک میں ان کو پھیلایا۔

عہد عثمانی میں قریباً ۷، ۸ سال تک حالات معمول پر رہے، لیکن آپ کی خلافت کے آخری سالوں میں عبداللہ ابن سباء اور اس کے داعی اور سفیروں نے ہر جگہ دورے کر کے خلیفۂ اسلام اور ان کے گورنروں کے خلاف زہر اگلا اور امن و عافیت کی فضا کو اپنے نفرت انگیز لیکچروں سے مسموم بنا دیا۔ اہل بیت نبوت کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے محبت اہل بیت کا نعرہ لگایا اور ملک میں فتنہ برپا کرنے کے لئے حسب ذیل طریقے اختیار کئے گئے۔

(۱) عمال اور گورنروں کو حق کرنا اور ہر ممکن طریقے سے ان کو بدنام کرنا خواہ اس کے لئے اُن پر جھوٹے اتہامات ہی کیوں نہ لگانا پڑیں

(۲) امیرالمومنین پر ناانصافی اور کنبہ پروری کے الزامات کی تشہیر۔

(۳) بظاہر متقی اور پرہیزگار بن کر لوگوں کو اپنا معتقد بنانا اور اپنے دام تزویر میں پھانسنا۔

(تاریخ الاسلام السیاسی جلد ۱ صفحہ ۳۵۰
الکامل لابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۷۷)

ان طریقوں سے اس نے عوام میں خلافت عثمانی کے خلاف ایک نفرت پیدا کر دی اور تمام اسلامی مرکزوں میں اس سازش کا جال پھیلا دیا نیز ہر جگہ سبائی دعاۃ اور ان کی خفیہ خط و کتابت کے ذریعہ ایسا وسیع اور منظم پروپیگنڈا کیا گیا، کہ چند ہی روز میں ملک کی امن و عافیت کی ساکن فضا میں فتنہ و فساد کی لہریں دوڑنے لگیں، اور لوگوں کے قلبی اور ذہنی سکون میں ایک ارتعاش پیدا ہو گیا (طبری جلد ۵ صفحہ ۹۴، البدایۃ جلد ۷ صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

مصر اس تحریک کا سب سے بڑا مرکز تھا، کیونکہ یہ عبداللہ ابن سباء نومسلم یہودی کا مسکن تھا۔ لیکن کوفہ میں بھی اس کے اثرات کچھ کم نہ تھے۔ وہاں اشتر نخعی، ابن ذی الجبکہ، جذب ضعصعہ بن اکلوا، کمیل، عمیر بن ضابی اس تحریک کے سرپرست تھے (ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۶۹) ان لوگوں کا خیال تھا کہ ریاست و امارت قریش کے ساتھ مخصوص ہونے کی کوئی وجہ جواز نہیں۔ ممالک کو چونکہ عام مسلمانوں نے فتح کیا ہے لہٰذا وہ سب اس کے مستحق ہیں، خواہ وہ کسی قبیلہ یا کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں۔ گورنر کوفہ سعید ابن العاصؓ سے ان لوگوں کو خاص رنج تھا، کیونکہ وہ ان لوگوں پر کڑی نگاہ رکھتے تھے، لہٰذا انہوں نے بھی ان کو بدنام کرنے کے لئے ہر روز ایک نئی تدبیر سوچنا شروع کر دی۔ ایک روز انہوں نے ایک نوجوان کو مار پیٹا۔ ان مفسدہ پردازوں سے ننگ آ کر سعید ابن العاصؓ اور اشراف کوفہ نے امیرالمومنین سے درخواست کی کہ خدارا ان فتنہ جو اشخاص سے جلد از جلد کوفہ کی سرزمین کو نجات دلائی جائے۔ امیرالمومنین نے قیام امن کی خاطر قریباً دس آدمیوں کو جو کہ اس تحریک کے روح رواں تھے، کوفہ سے جلاوطن کر کے سیدنا معاویہؓ کے پاس شام بھیجوا دیا اور لکھا کہ یہ فتنہ پرداز لوگ ہیں، ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے، اگر یہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں تو انہیں میرے پاس واپس بھیج دیا جائے۔

(الکامل جلد ۳ صفحہ )

سیدنا معاویہؓ کے پاس جب یہ لوگ پہنچے تو آپ نے اُن کی بڑی خاطر و مدارت کی اور نرمی سے پوری کوشش کی کہ یہ لوگ اپنی ان فتنہ پردازیوں سے باز آ جائیں اور حکومت وقت کے ساتھ تعاون کریں، لیکن وہ لوگ نرمی سے کب ماننے والے تھے۔ انہوں نے اپنی طینت کی خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی نرمی اور ملائمت کا جواب سختی سے دیا۔ اُن کا یہ رویہ دیکھ کر آپ نے بھی سختی کا لہجہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یاد رکھو! یہ کوفہ نہیں ہے۔ بخدا! اگر شام کے لوگوں نے تمہاری اس قسم کی حرکتیں دیکھ لیں تو میں ان کا امام ہونے کے باوجود انہیں تمہارے قتل سے باز نہیں رکھ سکوں گا۔ واللہ! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمہاری کوئی باہمی سازش ہے"۔ (طبری جلد ۵ صفحہ ۸۶)

آپ نے جب ان کے مرض کو لاعلاج پایا تو امیرالمومنین سیدنا عثمانؓ کو لکھ دیا:۔

"کہ یہ لوگ جن کو آپ نے میرے پاس بھیجا ہے، عقل و دانش سے بالکلیہ محروم ہیں اور دین سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔ اللہ کی رضا ان کا مقصود زندگی نہیں اور دلیل و حجت سے بات کرنے کا ان میں سلیقہ نہیں۔ صرف فتنہ برپا کرنا اور ذمیوں کے مال کو ہڑپ کرنا ان کا مقصد ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہی مصیبت میں مبتلا کرے اور فتنہ و فساد کی جو آگ یہ امت کے لئے جلا رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس میں یہ خود ہی جل جائیں گے اور انجام کار ان کو ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑے گا"

(الکامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۱)

آپ نے یہ بھی لکھا:۔

"امیرالمومنین! ان کی اصلاح میرے لیس کا روگ نہیں اور میں ان کا شام میں رہنا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ خطرہ ہے کہ ان کے زہر سے یہاں کی فضا بھی مسموم نہ ہو جائے، لہٰذا آپ خود ہی ان کا کوئی بندوبست فرما دیں"۔

امیرالمومنینؓ نے جواب میں سیدنا معاویہؓ کو لکھا کہ "ان لوگوں کو واپس کوفہ ہی میں بھیج دیا جائے" چنانچہ ان کو پھر کوفہ میں بھیج دیا گیا، لیکن کوفہ کے گورنر سعید بن العاصؓ پھر دربار خلافت میں فریادی ہوئے کہ خدارا ان کو کہیں اور بھیج دیا جائے اور کوفہ کی سرزمین کو ان کے ناپاک

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## بقیہ :- کیا صدر ناصر ڈکٹیٹر ہے

اخوان المسلمون نے ۱۹۵۲ء میں کچھ عرصہ مصر کے کمیونسٹوں سے بھی اتحاد کئے رکھا جس سے اخوانوں کی موقعہ پرستی ظاہر ہو جاتی ہے۔

متذکرہ تاریخی حوالہ بالکل مستند ہے، جس سے اخوان المسلمون کے پورے خد و خال سامنے آ جاتے ہیں اور یہ سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی کہ اخوان المسلمون اس طرح اقتدار کے پیچھے پڑی رہی ہے اور اقتدار کی ہوس میں اس نے ۱۹۴۸ء میں سیاسی قتلوں کے علاوہ اپنے مخالف اخباروں کے دفاتر بھی بموں سے اڑا دیئے تھے۔

۱۹۶۰ء میں صدر ناصر کو زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی اس میں بھی اخوانوں کا ہاتھ تھا۔ کہا جا سکتا ہے کہ جب یہ لوگ اقتدار کے اتنے ہی آرزو مند تھے تو پھر انہیں پھانسی سے بھی نہیں ڈرنا چاہیئے اور نہ ہی ان کے پھانسی دیئے جانے پر اتنا شور و غوغا ہونا چاہیئے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا مقصد بھی سیاسی فائدہ حاصل کرنا ہو۔

اخوان المسلمون اور اس سے قبل کی دوسری جماعتوں کو امریکہ سے اور امریکہ کو ان سے خاص انس ہے۔ یہ جماعتیں ایک طرف تو مقامی اجارہ داروں کا تحفظ کرتی ہیں اور دوسری طرف کسی نہ کسی طرح وہ مغربی سامراج کے عالمی اقتصادی تسلط کو برقرار رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ یہ جماعتیں ہر قسم کی ترقی اور اصلاحات کی دشمن ہیں چونکہ تمام اسلامی ممالک افریشیائی خطے میں ہیں جو پسماندہ ہے۔ اس خطے کے ملکوں میں انقلابی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ تاکہ ان اصلاحات کی بدولت رکاوٹیں دور ہوں اور ترقی ہو سکے۔ لیکن یہ جماعتیں ان اصلاحات کو کمیونزم اور الحاد کا نام دے کر ان کی مخالفت کرتی ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو مذہب کے نام پر گمراہ کر لیتی ہیں۔ ان کی اس مخالفت میں مغربی سامراج اور مقامی اجارہ داران کا ساتھ دیتے ہیں کہ حالات یوں کے توں رہیں اور ان کی اجارہ داریاں قائم رہیں اور مغربی سامراج اس لئے ان کا ساتھ دیتا ہے کہ افریشیائی ملک ہمیشہ مغرب کی منڈیاں رہیں اور انقلابی اصلاحات کی بدولت وہ مصنوعات ادویات اور مشینری تیار نہ کر سکیں جو مغربی ممالک یہاں لا کر سونے کے بھاؤ بیچتے ہیں اور ان کے عوض پسماندہ ملکوں کی تمام قدرتی پیداوار سمیٹ لے جاتے ہیں

صدر ناصر نے مغربی سامراجیوں اور مقامی اجارہ داریوں کے طلسم کو توڑنے کے لئے جو انقلابی اقتصادی اصلاحات کی ہیں ان کی وجہ سے ایک طرف تو مصر تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور دوسری طرف وہاں سماجی انصاف کو فروغ حاصل ہوا ہے نہر سویز پر قبضہ اور اسوان بند کی تعمیر بھی صدر ناصر کی انقلابی جد و جہد کا ایک حصہ ہیں۔ کیونکہ مغربی سامراج نہر سویز کو چھوڑنے پر ہرگز آمادہ نہیں تھا اور اسوان بند کی تعمیر میں بھی ہر قسم کی رکاوٹیں پیدا کرتا تھا۔ صدر ناصر جیسے شخص کو ڈکٹیٹر کہنا غلط ہے۔ کیونکہ اس کا ہر اقدام عوام کے دل کی آواز ہوتا ہے۔ وہ عوامی ڈکٹیٹر ضرور ہے یعنی وہ ڈکٹیٹر جسے لوگوں نے منتخب کیا ہو۔ وہ اپنے کارناموں اور عظیم سماجی و اقتصادی اصلاحات کی بدولت نہ صرف مصر کے عوام بلکہ پورے افریقہ و ایشیا کے لوگوں کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ کسی زمانے میں وہ پاکستان کا دوست نہیں تھا لیکن پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کے ساتھ ہی اس کی مخالفت میں بھی نمایاں کمی ہوئی اس مخالفت کے اسباب سے پاکستانی عوام بے خبر نہیں اور موجودہ حکومت نے بھی سابقہ حکومتوں کو اس کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا ہے (بشکریہ تعمیر)

(آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مصر پر تین طاقتوں کے حملہ کے وقت مرزا سکندر کی حکومت نے مصر کی مخالفت کی تھی۔ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی)

## بقیہ :- فتنۂ ابن سبا

وجود سے محفوظ رکھا جائے۔" اس پر امیر المومنین نے سعیدؓ کو لکھا کہ ان کو حمص بھیج دیا جائے، جہاں سیدنا خالد ابن ولیدؓ کے صاحبزادے سیدنا عبد الرحمٰنؓ سیدنا امیر معاویہؓ کی طرف سے منتظم تھے آپ نے ان لوگوں کی اصلاح کرنے میں سختی سے کام لیا اور ایک سال کے بعد آپ صرف انتظامات میں کامیاب ہوئے کہ وہ دربار خلافت میں تلافی مافات کریں۔ چنانچہ سیدنا عبد الرحمٰن ابن خالدؓ نے مالک الاشتر کو حکم دیا کہ وہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر دربار خلافت میں ان سب کی طرف سے بالمشافہ ایک عذر نامہ (UNDERTAKING) پیش کرے۔ چنانچہ مالک الاشتر عذر خواہی کے لئے سیدنا عثمانؓ رضؓ کے حضور مدینہ منورہ روانہ ہو گیا۔ (طبری جلد ۵ صہ ۸۸، البدایہ والنہایہ جلد ۷ صہ ۱۶۶)


### سالانہ جلسہ

مدرسۃ العلوم الشرعیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر کا سالانہ جلسہ ۳، ۴، ۵ نومبر ۱۹۶۶ء ہو رہا ہے جس میں مشاہیر علماء ربانی تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت مولانا شمس الحق افغانی، حضرت حافظ الحدیث محمد عبد اللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ انور اور دیگر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔


## بقیہ :- معارف الحدیث

اس لئے اگر خدا تعالیٰ کے اس انعام پر وہ خوش ہو تو اس کو خوش ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ خدا نہ کرے کسی بڑے عمل میں مبتلا ہوتا اور کسی شخص کے بے خبری میں آ جانے سے اس کا راز افشا ہو جاتا۔ اب اس کی بجائے اگر کچھ ظاہر ہوا جس میں اس کا کچھ اختیار نہ تھا۔

## بقیہ :- تہتر فرقوں والی حدیث

اس کی شرح میں فرماتے ہیں :-

لہٰذا مصنف محکم کردہ کہ در باب افتراق امت بر ہفتاد و دو فرقہ چیزے ثابت نہ شدہ یعنی آنچہ ثابت شدہ افتراق امت بر ہفتاد و دو سہ فرقہ است نہ ہفتاد و دو۔ (شرح سفر السعادت صہ ۵۸ مطبوعہ نولکشور)

## بقیہ :- سید قطب کے صحابہؓ پر ناروا حملے

قویٰ ضعیف ہو چکے تھے اور بڑھاپا بچا چکا تھا، ان کی پوزیشن بعینہٖ وہی تھی جو ان کے رفیق حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے بیان کی ہے کہ اگر میں اپنے گھر میں بیٹھ رہوں تو وہ کہیں گے کہ تو نے مجھے میرے رشتے کو اور میرے حقوق کو فراموش کر دیا، اور اگر میں ان سے گفتگو کرتا ہوں تو وہ کرتے وہی ہیں جو خود چاہتے ہیں۔ مردان ---- کے ہاتھوں میں کھلونا بنا ہوا ہے۔


### اعلان جلسہ

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم کا تیرھواں سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۵، ۲۶، ۲۷ جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۱، ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز منگل، بدھ، جمعرات منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا محمد علی صاحب جالندھری، مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری، مولانا نور الحسن صاحب بخاری، مولانا دوست محمد قریشی وغیرہ اکابر ملت تشریف لائیں گے (حافظ حسام الدین مہتمم مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن ضلع لائلپور)

### سالانہ جلسہ

مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نگر ڈرکا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۲-۲۳ اکتوبر بمطابق ۷، ۸ رجب بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب بخاری۔ حضرت مولانا صالح محمد صاحب۔ حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر و دیگر علماء کرام شرکت فرمائیں گے (محمد رفیق ناظم مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نگر ضلع سرگودھا)

# الاخبار

## سوہانڈریو کے خلاف مقدمہ

جنرل سہارتو نے آج سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوہانڈریو کے خلاف مقدمہ فوجی عدالت میں پیش کر دیا۔ مقدمہ کی کارروائی آئندہ ہفتہ کے روز شروع کی جائے گی۔ ڈاکٹر سوہانڈریو کے خلاف مقدمہ میں صدر سوکارنو گواہ کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔ یہ مقدمہ ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کی درمیانی شب کو شروع ہوگا

## امریکہ سے دنیا کے امن کو خطرہ ہے

صدر ڈیگال نے کہا ہے کہ اس وقت امریکہ ویٹ نام میں بڑے پیمانے پر طاقت کا جو استعمال کر رہا ہے اس سے بین الاقوامی استحکام کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ صدر ڈیگال نے کہا ہے کہ روس کا خطرہ اب بالکل بے اثر ہو گیا ہے۔

## انڈونیشیا اقوام متحدہ میں شامل ہو گیا

انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے اقوام متحدہ میں انڈونیشیا کی دوبارہ شمولیت کی منظوری دے دی ہے۔ جکارتہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق صدر سوکارنو نے یہ فیصلہ نیویارک سے وزیر خارجہ جناب آدم ملک کی بھیجی ہوئی رپورٹ کی روشنی میں کیا ہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ نے اس کو پھر اپنا ممبر منا لیا ہے

## ناگا حریت پسندوں کا بھارتی فوج پر حملہ

ناگا حریت پسندوں نے آزاد ناگا لینڈ کے لئے بھارتی فوج کے خلاف پھر جنگ شروع کر دی ہے جس میں انہیں میزو قبائل کی حمایت بھی حاصل ہے ۲۹ ستمبر کو انہوں نے ایک بھارتی پولیس کیمپ پر حملہ کر دیا۔ جس میں بھارتی پولیس کے چھ سپاہی ہلاک اور بیس زخمی ہوئے۔

## سماج دشمن عناصر کے خلاف مہم

اس ہفتہ کے دوران لاہور پولیس نے سماج دشمن عناصر کے خلاف ایک مہم میں شہر کے منشیات کے خفیہ اڈوں اور قمار خانوں پر چھاپے مارے اور ۲۶۱ افراد کو گرفتار کر لیا۔

## اسرائیل کے خلاف گوریلا جنگ کی تیاریاں

فلسطین کے محاذ آزادی کے صدر مسٹر احمد شکیری نے بتایا ہے کہ چین نے گذشتہ سال فلسطینی عربوں کو گوریلا جنگ کی تربیت دینے کی پیشکش کی تھی۔ چنانچہ اس سال فلسطینی رضاکاروں کی ایک جماعت کو چین بھیجا گیا ہے۔ چین نے انہیں تربیت کے ساتھ ساتھ جدید اسلحہ سے بھی لیس کیا ہے۔ عنقریب ان رضاکاروں کو اسرائیل میں گوریلا جنگ شروع کرنے کا حکم دے دیا جائیگا

## برطانیہ کا انتباہ

برطانیہ کے وزیر امور دولت مشترکہ نے کہا ہے کہ برطانیہ روڈیشیا کا مسئلہ حل کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ مہلت کا وقت تیزی سے گذر رہا ہے۔ لہٰذا ہم کسی صورت بھی روڈیشیا کی غیر آئینی حکومت کو برداشت نہیں کریں گے۔

## تنازعہ کشمیر عالمی امن کے لئے خطرہ ہے

پاکستان کے وزیر خارجہ نے خبردار کیا ہے کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا پاکستان اور بھارت پر جنگ کے بادل چھائے رہیں گے۔ آپ نے اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت نے اعلان تاشقند کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ اقوام متحدہ کی قراردادیں عالمی ادارہ کے منہ پر دے ماری ہیں اور وادی میں پھر ڈویژن فوج متعین کر دی ہے

## شمالی نائیجیریا میں فساد

شمالی نائیجیریا میں تربدست فرقہ وارانہ فسادات نے سنگین صورت اختیار کر لی ہے۔ ان فسادات میں اب تک ۶۰ افراد ہلاک اور کئی سو زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ فسادات مسلمان اور عیسائیوں کے درمیان ہو رہے ہیں۔

## مشرقی پاکستان میں شدید طوفان

یکم اکتوبر کو مشرقی پاکستان کے اضلاع چٹاگانگ، باریسال، نواکھلی اور کھلنا میں شدید طوفان آیا جس سے سینکڑوں لوگ موت کے منہ میں چلے گئے اور ایک لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو گئے۔ طوفان کی رفتار ۷۵ سے ۹۰ میل فی گھنٹہ تھی۔

## مہاراشٹر میں فسادات

مہاراشٹر کے مشہور شہر واشم میں خوفناک ہندو مسلم فساد ہوا، جس میں ۱۳ مسلمان شہید اور ۷۰ زخمی ہوئے۔

## صدر سوکارنو پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ

ہزاروں طلباء نے صدر سوکارنو کے محل کے قریب جمع ہو کر مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ ان کے خلاف فوجی ٹریبونل میں مقدمہ چلایا جائے کیونکہ اکتوبر کے انقلاب کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے

## شیخ عبداللہ کو رہا نہیں کیا جائیگا

مسز اندرا گاندھی نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ شیخ عبداللہ کی رہائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ اب کشمیر خطرناک حالات سے نکلا ہے اور ہم پھر وہی حالات پیدا نہیں ہونے دینگے۔ جو شیخ عبداللہ نے ریاست میں پیدا کئے تھے۔

## اقوام متحدہ ویٹنام میں مداخلت سے باز رہے

مسٹر جوان لائی نے اعلان کیا ہے کہ اہل چین یہ عزم صمیم کر چکے ہیں کہ خواہ انہیں کتنی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں وہ ویٹ نام کے باشندوں کی امریکی جارحیت کے مقابلہ کے لئے پوری پوری مدد کریں گے انہوں نے اقوام متحدہ کو بھی انتباہ کیا کہ وہ ویٹنام کے مسئلہ میں مداخلت سے باز رہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ منیلا کانفرنس امریکی سازش کا شاخسانہ ہے

## پاکستان نے بائیکاٹ کر دیا

پاکستان اور عرب ممالک نے اقوام متحدہ کے مندوبین کے اعزاز میں نیویارک کے میئر لنڈسے کی استقبالیہ دعوت کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میئر نے اس سال جون میں سعودی عرب کے شاہ فیصل کے اعزاز میں ایک ڈنر دینے کا اعلان کیا تھا لیکن بعد میں اس بنا پر ڈنر منسوخ کر دیا تھا کہ شاہ فیصل نے ایک تقریر میں یہ کہا تھا کہ اسرائیل کے دوست ہمارے دشمن ہیں۔

## قاہرہ میں علماء کی بین الاقوامی کانفرنس

قاہرہ میں علماء کی بین الاقوامی کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ کانفرنس میں اٹھارہ اسلامی ملکوں کے علماء حصہ لے رہے ہیں۔ مغربی پاکستان سے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان شرکت کے لئے قاہرہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ یہ کانفرنس ۷ اکتوبر تک جاری رہے گی۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عرب جمہوریہ کے نائب صدر جناب حسین الشافعی نے کہا کہ کانفرنس جو سفارشات پیش کریگی اس میں حکومت پوری دلچسپی لے گی۔ خود صدر ناصر بھی

## بقیہ:۔ اداریہ

لیکن اس بات کی طرف جتنی توجہ دینی چاہیئے تھی اتنی نہیں دی جارہی۔

قوم اخلاقی لحاظ سے بھی تنزل کے جس مقام میں اتر چکی ہے اس کی کیفیت بھی ناقابل بیان ہے انسانی قتل و غارت، ڈکیتی، اغوا، ڈاکہ زنی اور دوسری اخلاقی برائیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں اور ان کے انسداد کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جارہی جس کے نتیجہ میں یہ برائیاں ہر روز بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ رشوت ستانی نے دفتری نظام میں ایک تعطل پیدا کیا ہوا ہے اور فائل ایک میز سے دوسرے میز پر اس وقت تک جاتی ہی نہیں جب تک صاحب میز کی مٹھی گرم نہ کی جائے۔

ملک میں تا حال سودی نظام معیشت رائج ہے بلکہ آئے روز بنکوں اور انشورنس کمپنیوں کے اضافے نے سود کی لعنت بھی دلوں سے نکال دی ہے۔ فتنۂ کتابت نے ملک میں اودھم مچا رکھا ہے اور ہر آدمی جس موضوع پر چاہتا ہے قلم اٹھاتا ہے اور جس قسم کا لٹریچر چاہتا ہے فراہم کرکے لوگوں کے ایمان اور اخلاق کو غارت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کوئی اس کو پوچھتا نہیں بلکہ بعض اخبارات اور جماعتوں کی حکومت کی طرف سے پشت پناہی ہورہی ہے۔

ان حالات میں ہمیں اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم کدھر جارہے ہیں اور پاکستان کے بنیادی نظریہ کو ان ۱۹ برسوں میں کہاں تک اپنایا گیا ہے اور دین کی اشاعت اور دینی اقدار کے تحفظ کے لئے ابھی تک کیا کچھ کیا گیا ہے، کیونکہ پاکستان اگر معاشی اور اقتصادی طور پر دنیا کا اعلیٰ ترین ملک بھی کیوں نہ بن جائے اس کا مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک اس کے بنیادی نظریہ "اسلام" کے لئے کچھ نہیں کیا جاتا۔

## اظہار ہمدردی

گذشتہ دنوں مشرقی پاکستان میں جو خوفناک طوفان آیا، اس میں سینکڑوں افراد فقہ اجل اور لاکھوں بے خانماں ہوگئے ہیں۔ ملک کے دونوں بازوؤں میں آئے دن کے یہ طوفان، سیلاب اور زلزلے کہیں ہمیں اس بات کے لئے جھنجھوڑ تو نہیں رہے کہ ہم اپنا تعلق الرب العزت سے قائم کریں کیونکہ دنیا کی ہر شے اس الحکم الحاکمین کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتی۔ طوفان خود نہیں آتے لائے جاتے ہیں، پانی خود نہیں آتا لایا جاتا ہے۔ یہی مسلمان کا عقیدہ ہے۔ حکومت اور عوام دونوں کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔

ہم ان اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

## ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

اس سے قبل ہم کئی بار ایجنٹ حضرات سے اپیل کرچکے ہیں کہ وہ پرچہ کا بل ہر ماہ ادا کردیا کریں لیکن ہمیں بڑے افسوس سے لکھنا پڑرہا ہے کہ بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ کئی کئی ماہ کا بل ہے جسے وہ باوجود ہماری یاد دہانی کے ادا کرنے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔

ترجمان اسلام کوئی ایسا پرچہ نہیں ہے جسے کوئی اشتہارات یا دوسری کسی امداد کا سہارا ہو، اور نہ ہی اس کی اشاعت سے مقصود کوئی دنیوی منفعت ہے بلکہ اس کا اجراء صرف اسلامی اقدار کے تحفظ اور حق کی آواز پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے اگر ایجنٹ حضرات اس کے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لیں گے تو اس سے پرچہ کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا

جن حضرات کے ذمہ ہمارے بھاری بل باقی ہیں، اُن کو ہم پہلے بھی عرض کرچکے ہیں اور اب بھی ہماری اُن سے التماس ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے بل ادا کرکے پرچہ کی مشکلات کو رفع کرنے کا باعث بنیں۔

ہم نہیں چاہتے کہ پرچہ میں ہم ان لوگوں کا نام ظاہر کریں جن کے ذمہ ہماری رقوم ہیں، لیکن ان حضرات کو خود ہی اس کا احساس ہونا چاہیئے، کہ اگر ان کے نام ظاہر کردیئے گئے تو انہیں کس قدر خفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

لہٰذا ہماری دوبارہ اپیل ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنا پچھلا حساب بیباق فرمائیں

(ادارہ)

## مدارس دینیہ کی تاریخ کی تدوین

تمام ذمہ داران مدارس دینیہ مشرقی پاکستان سے اپیل کی جاتی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ شہر کی طرف سے مشرقی پاکستان کے مدارس دینیہ کی تاریخ لکھنے کا ایک منصوبہ بنایا گیا ہے فی الحال اس کو بنگلہ اور اردو اخبار میں شائع کریں گے اور بعد میں کتاب کی شکل میں شائع کریں گے۔

لہٰذا ذمہ دار حضرات سے عرض ہے کہ وہ اولین فرصت میں اپنے اپنے مدرسہ کی تاریخ جمعیۃ کو فراہم فرما کر اس خدمت میں ہماری اعانت فرمائیں

(محمد عبدالجبار عفی عنہ)


## معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

جو

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی نگرانی میں تیار ہوتی ہیں

• خالص • مجرب • بے ضرر • آزمودہ اور زود اثر ہیں

**فولادی گولیاں** جرعت انگیز اور لاثانی دوا ہے قیمتی اجزاء کا ایک بہترین مرکب ہے

خطیب، صحافی، مدرس، طالب علم اور وہ حضرات جو زیادہ دماغی اور مشقت کا کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے تمام اعصاب پر برا اثر پڑتا ہے، ان کے لئے مفید اور مؤثر ترین دوا ہے۔

• اعضا شکنی • ضعف اعصاب • مثانہ اور قوت مردمی کی کمزوری • جگر اور معدہ کی خرابی • دماغی کمزوری • کمی خون • ضعف گردہ • دل کی دھڑکن • تبخیر معدہ • احتلام و جریان • پیشاب کی زیادتی اور دیگر اس قسم کی جملہ بیماریوں اور امراض کو دور کرتی ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے زندگی کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے اور زیادہ سے زیادہ کام کرنے کا ولولہ اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ اعصابی نظام کو درست کرکے دعوت عمل دیتی ہے۔ اور محافظ شباب ہے۔

قیمت فی پیکٹ ۱۲/- روپے علاوہ محصولڈاک

**یونانی مرکبات**

ہماری لیبارٹری میں یونانی مرکبات خالص اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں

**علاج**

ماہر حکماء کی نگرانی میں ہر قسم کی پیچیدہ مردانہ اور زنانہ امراض کا علاج پوری دیانتداری، محنت اور خلوص سے کیا جاتا ہے۔ بیرون لاہور کے حضرات خط و کتابت کے ذریعہ اپنے مکمل حالات مرض لکھ کر علاج کرواسکتے ہیں۔

**معیاری دواخانہ و لیبارٹریز**

زیریں دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور


## سیرت کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام دھرمپورہ لاہور کے زیر اہتمام ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ایک عظیم الشان دو روزہ سیرت کانفرنس منعقد ہورہی ہے جس میں ملک کے مشہور علماء کرام شرکت فرمارہے ہیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا انتخاب

۱۴ اکتوبر بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کا انتخاب جامع مسجد بلاک ۱ میں بعد نماز جمعہ ہوگا ہے۔ تمام ممبران سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر شرکت فرمائیں۔

(قریشی عبدالغفور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

# خبر نامۂ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کی قرار دادیں

سرگودھا۔ ۲۴ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا مولا بخش صاحب (جھاوریاں) کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں سابق امیر حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ تعزیتی قرارداد میں حضرت مفتی صاحب کی قومی، ملی، دینی، روحانی، سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور مرحوم کی وفات کو جمعیۃ کے لیئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

دوسری قرارداد تعزیت مولانا عبد الحنان صاحب راولپنڈی کے لئے منظور کرتے ہوئے اجلاس نے مولانا مرحوم کو ان کی بے مثال دینی، سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا مرحوم کی وفات ایک عظیم حادثہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آخر میں دونوں حضرات کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

(۳) حضرت مفتی صاحب مرحوم کی جگہ مولانا قاری جلیل الرحمان صاحب نائب امیر ضلع کو مستقل جدید انتخابات تک قائمقام امیر ضلع منتخب کیا گیا

(۴) تمام ناخدا شاخوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ ممبر سازی کا کام جلدی ختم کر کے انتخابات کرائیں۔

(۵) ضلعی جمعیۃ کے انتخابات کی تاریخ عنقریب مقرر کی جائے گی۔ اجلاس کے آخر میں ملک میں بڑھتی ہوئی بے حیائی، خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین اور دوسرے غیر اسلامی قوانین کے خلاف قرار دادیں پاس ہوئیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد

مورخہ ۹/۶۶ بروز بدھ بمقام جیکب آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں حضرت مولانا عبد القادر صاحب قاسمی مبلغ مرکزی نے ایک پُر زور تقریر فرمائی۔ عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کی خصوصیات اور اس کے لئے کام کرنے کی اپیل کی۔ عوام نے بھی سچے دل سے وعدہ کیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عہدہ دار جمعیۃ علماء اسلام کے منتخب ہوئے۔

امیر۔ الحاج محمد عثمان خاں صاحب کھوسہ

ناظم۔ الحاج مولانا محمد حسن صاحب حکیم

خازن۔ حاجی محمد صدیق صاحب سومرہ

بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام ہوا، جس میں حضرت مولانا عبد القادر صاحب قاسمی نے موجودہ معاشرہ پر پُر زور تقریر فرمائی۔ بعد ازاں دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(میاں محمد احمد خاں ناظم دفتر جمعیۃ کندہ کوٹ)

## کندہ کوٹ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مورخہ ۲۸/۸/۶۶ بروز پیر بمقام دفتر مدرسہ طیبہ دار الفیوض کندہ کوٹ میں صبح ۱۰ بجے جمعیۃ علماء اسلام کی ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نائب امیر ضلع و حضرت مولانا خدا بخش صاحب کھٹی نے حاضرین مجلس کو خطاب کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کام کرنے کی پر زور اپیل کی گئی اور یہ طے پایا کہ ماہ اکتوبر کے وسط میں چند علماء ضلع کے اندر تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اس کے علاوہ ہنگامی چندہ ایک ہزار روپے تک کیا گیا، جو کہ ۵۰۰/- روپے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور اور ۵۰۰/- روپے متحدہ اسلامی محاذ کے لئے بھیجا جائے گا۔

(۲) بعد نماز عشاء بمقام نزد لائبریری کندہ کوٹ ایک جلسہ عام زیر صدارت حضرت مولانا عمر الدین صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی کی تقریر کا اعلان فرمایا۔ مولانا موصوف نے دو گھنٹے متواتر معاشرہ کی موجودہ برائیوں اور روز افزوں مغربیت کے خلاف پُر زور تقریر فرماتے ہوئے حکومت کے طرز عمل اور نفاذ منصوبہ بندی کے خلاف احتجاج فرمایا۔ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی جیسے مخالف اسلام قوانین کے خلاف جد و جہد کرنے کے لئے عوام سے تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔ عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بننے اور اسلام کی حفاظت کے لئے مکمل تعاون کی اپیل کی گئی۔ نیز عوام نے بھی بڑے جوش و خروش سے تعاون کا وعدہ کیا۔ بعد از دعا اجلاس برخاست ہوا۔ اجلاس میں ضلع بھر کے علماء اور گرد و نواح کے مسلمانوں نے شرکت کی۔

## چک باقر شاہ تحصیل چکوال میں جمعیۃ کی رکن سازی

حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب خطیب جامع مسجد بھیں نے چک باقر شاہ کی ہر دو جامع مساجد میں جمعیۃ کی رکن سازی کا کام شروع کرایا اور اس کی اہمیت واضح فرمائی۔ بہت سے آدمیوں نے رکنیت قبول کی آئندہ کے لئے صوفی طالب حسین صاحب، جناب عطا محمد صاحب اور محمد اسلم صاحب کو رکن سازی کے لئے چند دنوں میں مکمل کام کرنے کا کام سونپا گیا۔ مولانا عبد الحق صاحب خطیب جامع مسجد گوجراں کام کی نگرانی کر رہے ہیں

## حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کا علاقہ بھکھر میں دورہ

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ قصبہ روڈہ ضلع سرگودھا میں تشریف لائے۔ جہاں رات کو مدنی جامع مسجد روڈہ میں عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت قاضی صاحب موصوف نے بصیرت افروز تقریر فرمائی اور صبح کو نماز فجر کے بعد درس قرآن پاک ہوا۔ دس بجے جمعیۃ علماء اسلام روڈہ کا خصوصی اجلاس ہوا، جس میں حضرت نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور ترجمان اسلام کی اشاعت پر زور دیا۔ جس کے بعد دس افراد نے ترجمان اسلام کے خریداروں میں اپنے نام لکھوائے ساڑھے تین بجے وہاں جنڈانوالہ ضلع میانوالی تشریف لے گئے، وہاں بھی رات کو مدرسہ تعلیم القرآن کی جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں اراکین جمعیۃ کو منظم ہو کر کام کرنے کی تلقین کی گئی اور ترجمان کی اشاعت پر زور دیا۔ سات خریدار بنائے گئے۔ بعد ازاں حضرت قاضی صاحب مدظلہ کلور کوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں ۶ ستمبر کو قیام فرمانے کے بعد ۷ ستمبر کو صبح کی نماز کے بعد درس قرآن ہوا مستورات کے لئے بعد نماز ظہر الگ اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ رات کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جس میں حضرت قاضی صاحب مدظلہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں بصیرت افروز خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ بعد ازاں تقریباً ۱۰ بجے بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا اور حضرت قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ ۸ ستمبر کو واپس چکوال تشریف لے گئے۔ اس پروگرام میں حضرت قاضی صاحب کے ہمراہ حافظ محمد حنیف صاحب سہارن پوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام میانوالی بھی شامل تھے۔

## مسٹونگ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مسٹونگ (قلات ڈویژن) جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ۶۰ کے قریب علماء نے شرکت فرمائی۔ امیر کوئٹہ و قلات ڈویژن حضرت مولانا محمد عمر صاحب نے حاضرین کو خطاب فرمایا اور علماء پر عائد شدہ ذمہ داریوں کی طرف ان کی توجہ دلائی۔ چنانچہ سب علماء نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا وعدہ فرمایا۔

(محمد صدیق ناظم جمعیۃ مسٹونگ)

PHONE No. 67715 — WEEKLY — REGD. L.

# তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLA

লাহোর — LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء مطابق ۲۰ر جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۸


## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے — پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

یا لطیف

حضرت مولانا رومؒ کی کتاب مستطاب مثنوی معنوی کی لاجواب اردو شرح

## کلید مثنوی

### نصف دفتر اول

جسے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے نہایت عمدگی سے قرآن و حدیث کی روشنی میں حل فرمایا ہے۔ کتابت، طباعت دیدہ زیب، ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔

ناشر:- کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

یا لطیف

سالکان طریقت اور طالبان حق کیلئے مرشد کامل

## امداد السلوک

جسے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے "رسالہ مکیہ" سے تالیف فرمایا ہے، گذشتہ چھ صدی سے ہر دور کے علماء اور صوفیاء اس سے مستفید ہوتے آئے ہیں۔ تصوف و اخلاق میں اس پائے کی بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں کاغذ سفید، کتابت طباعت دیدہ زیب۔ ہدیہ ۳/۵۰ علاوہ محصولڈاک

ناشر کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی فارسی اردو اور سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## کیلنڈر بالکل ختم ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے جو کیلنڈر شائع کیا تھا وہ بالکل ختم ہو گیا ہے لہذا سرگودھا سے وہ کیلنڈر اب نہیں مل سکتے۔ جن صاحب کو چاہئیں وہ اب مندرجہ ذیل پتوں سے منگوا سکتے ہیں، کیلنڈر پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائینگے

(۱) مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ

(۳) مدرسہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

بینظیر صحت و نفاست دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے، علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## بدل اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

## مفت

درد گردہ، گیس ٹربل، تبخیر معدہ، کھانسی دمہ کی جادو اثر دوا کا نمونہ مفت

جوابی لفافہ بھیج کر منگائیے

مرض اور اپنا مزاج ضرور لکھیے کہ سوداوی، صفراوی یا بلغمی ہے

مینیجر شفالین فارمیسی سکھر پاکستان

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان۔ لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ


## اسلام کے خلاف عیسائیوں کی شر انگیز شرارت

### حکومت پاکستان کا فرض

جناب قاری محمد اشفاق صاحب مدرس مدرسہ مجددیہ حفظ القرآن جہانگیرہ اور دیگر ممبران مدرسہ کی جانب سے ایک استجابی مضمون اشاعت کے لئے آیا ہے۔ بعض دوسرے مسلمانوں نے بھی غم و غصہ ظاہر کیا ہے۔ یہ صرف ان حضرات کا فرض نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا مشترکہ فرض ہے اور حکومت پاکستان کا سب سے اولین فرض ہے کہ وہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مکہ مکرمہ وغیرہ شعائر اسلام کی عزت و ناموس پر کسی طرح کے حملے کو برداشت نہ کرے۔ ڈیلی ایکسپریس کی بکواس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر پھر توہین کی خاطر ناچ گھر کا نام مکہ ڈانسنگ رکھنا یہ ایسی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ جن کو مسلمان سن کر پی جائے اور اس کے دل میں درد نہ آ گئے۔ ایسی خبیث روحوں کا علاج فضل کے سوا نہیں ہو سکتا۔ مگر نہ اس کی ہمیں قدرت ہے نہ موقعہ۔ لیکن کب ہم اتنے گئے گذرے ہیں کہ وہ ناقابل برداشت ہے۔ مگر ہم پاکستان کے ارباب اقتدار سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ جب بعض اوقات آپ حکومت پر تنقید کو برداشت نہیں کر سکتے۔ عدالت اپنی توہین پر مقدمہ چلا دیتی ہے تو جان سے پیارے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مکہ مکرمہ کی توہین کیسے برداشت کی جاتی ہے کیا حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھایا ہے۔ اگر ہے تو وہ عوام کی اطلاع کے لئے اس کا اعلان کرے۔

اس سلسلہ میں دو طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایسے تمام اخبارات، رسائل اور کتابوں کا داخلہ پاکستان میں ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے۔ دوسرے ان کی حکومتوں سے شدید احتجاج کیا جائے۔ اگر وہ معافی نہ مانگیں تو تمام ملکی و سیاسی مصالح کو نظر انداز کر کے ان سے تعلقات منقطع کر دیئے جائیں۔ یہ معمولی خدمت ہوگی جو ہم اپنی برگزیدہ ہستیوں اور شعائر اسلام کے ناموس کے سلسلہ میں اختیار کریں گے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر ایسے اقدامات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے رعب و سیاست کو غالب فرما دیں گے۔ کیا ہماری غیرت کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔ کہ حال میں مصر کے اندر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام گرامی کے ساتھ درود کی بجائے صرف صلعم لکھنا جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ حکومت مصر کا یہ بڑا اہم اقدام ہے۔ دین ادب ہی کا نام ہے۔ اگر خدا و رسول کا ادب نہیں تو ایمان نہیں۔ پھر مشارٌ الیہ واقعات میں تو ادب کا سوال نہیں ہے۔ یہ تو صریح توہین اور گستاخی ہے۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ دنیا والوں پر واضح کرے کہ اس سلسلہ میں مسلمانوں کے احساسات بہت لطیف ہیں۔ وہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں۔ مگر سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتون جنت اور مکہ مکرمہ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ اسی کے انسداد کے لئے تو تحریک ختم نبوت شروع کر کے ہزاروں مسلمان اپنی جانوں پر کھیلے تھے۔ واللہ علی ما نقول وکیل۔

---

علماء کرام! سوچئے! آج عیسائیوں، مرزائیوں، پرویزیوں، مودودیوں کے عظیم فتنے ابھرے ہوئے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اعتماد کو ختم کیا جا رہا ہے۔ سنن و عادات رسول کے اتباع کو ڈرامہ کہا جا رہا ہے (باقی آخری صفحہ پر)

## جدید فارغ التحصیل علماء کو مبارکباد

علم روشنی کا نام ہے۔ یہ جہل سے علم بہتر ہے۔ آگے علم کی قسمیں ہیں۔ جتنا فن شریف ہوگا اتنا ہی اس کا علم بھی شریف ہوگا۔ ہر زمانہ میں بادشاہی۔ وزارت۔ قصر شاہی کے لئے اور ہر طرح کی افسری کے لئے علم کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ مگر سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے دس گیارہ سو سال تک بڑے عہدوں پر فائز ہونے والے علماء دین ہی ہوا کرتے تھے۔ علم نام ہی علم دین کا تھا۔ جس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے انسان صحیح معنوں میں انسانی شرف سے مشرف ہوتا اور حقیقی معنوں میں عالم کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

پچھلی صدی سے فرنگیوں کی ساحری سے یہ معیار بدل گیا اور آہستہ آہستہ علم دین کی بجائے انگریزی علوم کو قدر و قیمت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ وہی خواندہ اور تعلیم یافتہ کہلائے۔ اور علمائے دین کے خلاف اتنا مکروہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ الامان والحفیظ۔ آپ بہت کم دیکھیں گے کہ اونچے گھرانے والے علم دین سیکھ رہے ہوں۔۔۔۔ ان کو ایم کیٹڈ اور تعلیم یافتہ کہہ لیجئے۔ مگر عالم کے اطلاق سے وہ اب بھی محروم ہیں ہم کالجی تعلیم کو بھی علم کہتے ہیں۔ مگر یہ دنیوی فنون کا علم ہے۔ فنون کا سیکھنا بھی ضروری ہے۔ خاص کر جب ضرورت داعی ہو۔ اور وہ گریجویٹ ہو کر خواہ مخواہ اپنے کو ہمدان سمجھ کر کتاب و سنت سے نہ کھیلیں۔ بہرحال اس دور میں جبکہ علوم شرعیہ کی کساد بازاری ہے۔ دین سے بے توجہی ہے۔ اسلامی قدروں کو کوئی وقعت نہیں دیا جاتا۔ دین و علم دین اور علماء دین کے خلاف طوفانی تحریکیں اٹھ رہی ہیں اور بعض خود ساختہ مجتہد اسلام کے نام سے ہی علماء اور مسائل اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں ایسے وقت میں آپ حضرات کا عمر کا بہترین حصہ صرف کر کے خدا و رسول کے دین کو سیکھنا اور اپنے لئے کتاب و سنت کے مشغلہ کو انتخاب کرنا انتہائی سعادت مندی اور حقیقت شناسی پر مبنی ہے۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ آپ کی محنت ٹھکانے لگی اور آج وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی امتحان میں آپ کامیاب ہو کر فارغ التحصیل علماء کی صف میں آ گئے ہیں۔ آپ کا ایک دور ختم ہو گیا۔ عمر کے اس دوسرے دور کی بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ (باقی کالم اول کے نیچے)


جلد ۹ جمعہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ۔ قیمت ۱۲ پیسے۔ نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ شمارہ ۱۰

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل لاہور)

# نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ملک بھر میں وفاق المدارس العربیہ سے ملحق فوقانی مدارس کا آخری امتحان (دورہ حدیث شریف) وفاق کے زیر نگرانی اس سال ۱۳۸۵ھ کو بھی حسب معمول لیا گیا۔ ۵۴ فضلاء شریک امتحان ہوئے۔ جن میں سے ۱۲۱ کامیاب قرار دیئے گئے اور ۴۲ ناکام ہوگئے۔ نتیجہ ۸۴ فیصد رہا۔ درجہ علیا (فسٹ ڈویژن) میں ۱۷ درجہ وسطیٰ (سیکنڈ ڈویژن) اور درجہ ادنیٰ (تھرڈ ڈویژن) میں ۳۷ امیدوار کامیاب ہوئے۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵ کے طالب علم رول نمبر ۱۷۳ مولوی عبدالغفور ولد مولوی محمد قاسم سندھی ۵۲۵ نمبر لیکر سب میں اول رہے۔ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کے طالب علم رول نمبر ۱۳۶ مولوی محمد انور شاہ ولد مولوی محمد اکبر خان بنوی ۵۰۴ نمبر لے کر دوم رہے۔ نیز مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے طالب علم رول نمبر ۱۲۹ مولوی محمد حسن ولد مولوی محمد برفی ایرانی ۴۸۲ نمبر حاصل کر کے سوم رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم میں برکت فرمائے اور انہیں دین کی خدمت کا موقع عنایت فرمائے۔

مرکزی ادارہ وفاق المدارس العربیہ تینوں حضرات کی شاندار کامیابی پر ان کے مدارس اساتذہ اور والدین کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(مولانا مفتی) محمود عفی عنہ ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان)

یہاں صرف کامیاب ہونے والے طلباء کے رول نمبر، نام، مدارس کے نام اور مجموعی حاصل کردہ نمبر شائع کئے جا رہے ہیں۔ جن کتابوں میں امتحان دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ ترمذی شریف۔ ابوداؤد شریف۔ سنین و شمائل اور طحاوی و موطین۔ کل نمبر ۶۰۰ ہیں۔ ۳۶۰ تک نمبر حاصل کرنے والے اول درجہ میں کامیاب قرار دیئے گئے ہیں۔ ۳۰۰ تک درجہ دوم اور ۲۴۰ تک درجہ سوم میں۔ (اس کے علاوہ اگر ہر کتاب میں نمبر حاصل کرنے کی تفصیل کی ضرورت ہو تو وفاق المدارس کے مرکزی دفتر ملتان سے پتہ کیجئے۔ یا جوابی کارڈ بھیج کر ادارہ ترجمان اسلام سے دریافت کریں۔ ادارہ تمام پاس ہونے والے طلباء کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں اخلاص و برکت عطا فرمائے اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

| رول نمبر | نام طالب علم معہ ولدیت | نام مدرسہ | کل نمبر | رول نمبر | نام طالب علم معہ ولدیت | نام مدرسہ | کل نمبر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سید اجان ولد فضل جان | دارالعلوم سرحد پشاور | ۳۱۶ | ۷۶ | حفیظ الحق ولد عبدالحکیم | مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک | ۳۴۹ |
| ۳ | امین الحق ولد سید الاسلام | " | ۲۶۹ | ۷۸ | اورنگ زیب ولد مولانا سید نور | " | ۲۸۷ |
| ۴ | محمد قاسم ولد فضل خان | " | ۲۵۰ | ۷۹ | محمد سراج الدین ولد میر عزت شاہ | " | ۴۱۳ |
| ۵ | فضل الرحمٰن ولد عجب خان | " | ۳۶۶ | ۸۰ | محمد سعید ولد فضل نعیم | " | ۳۲۹ |
| ۶ | نصر اللہ ولد عبدالحنان | " | ۳۱۲ | ۸۱ | شیخ شہاب الدین ولد قاضی محمد جان | " | ۲۹۱ |
| ۷ | حمید الرحمٰن ولد عبداللطیف | " | ۲۸۰ | ۸۲ | محمد عبدالواحد ولد محمد علیم | " | ۲۹۲ |
| ۹ | امان اللہ ولد بشیر خان | مدرسہ معراج العلوم بنوں | ۲۴۰ | ۸۳ | لطف اللہ ولد محمد ظریف خان | " | ۳۳۰ |
| ۱۱ | محمد سرور خان ولد گل بہار خان | بنوں | ۲۵۴ | ۸۴ | عمر خان ولد شاہنواز | " | ۳۱۱ |
| ۱۲ | نورالحسن ولد خان زادہ | " | ۲۵۰ | ۸۵ | عبدالحکیم ولد خدائی نظر | " | ۳۰۸ |
| ۱۳ | زرولی شاہ ولد عبداللہ عرف نوروز | " | ۲۴۰ | ۸۶ | عبدالوہاب ولد محمد اکرام | " | ۳۸۲ |
| ۱۴ | عبدالہادی ولد دولت خان | " | ۲۹۰ | ۸۷ | محمد غلام ولد خیال گل | " | ۲۸۵ |
| ۵۶ | فضل کریم ولد مولوی فضل رحیم | مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور | ۲۶۲ | ۸۸ | معراج گل ولد حیا گل | " | ۲۸۱ |
| ۵۷ | برہان الدین ولد مولوی فضل ہادی | " | ۳۰۴ | ۸۹ | بہار بشیر ولد مولوی خان بشیر | " | ۳۴۸ |
| ۵۹ | نورالبصر ولد قاضی محب اللہ | " | ۳۳۴ | ۹۰ | نور حسین شاہ ولد معین شاہ | " | ۴۰۲ |
| ۶۰ | محمد حسین ولد محمد حسن | " | ۳۲۲ | ۹۱ | عبدالجلیل ولد ملک ملا | " | ۳۷۳ |
| ۶۱ | محمد غلام یحییٰ ولد غلام محمد | " | ۳۳۴ | ۹۲ | محمد جان ولد مولوی امان محمد | " | ۳۰۹ |
| ۶۲ | حافظ فضل معبود ولد مولانا محمد شعیب | " | ۲۴۳ | ۹۳ | عبدالسبحان عرف گل تانہ خان ولد عبدالمجید | " | ۲۴۶ |
| ۶۳ | عبدالودود ولد شاکر اللہ | " | ۲۶۶ | ۹۴ | محمد لائق ولد عبدالغنی | " | ۲۶۶ |
| ۶۴ | محمد اسحٰق ولد مولوی عبدالحلیم | " | ۳۱۳ | ۹۵ | عبیداللہ شاہ ولد کلیم اللہ شاہ | " | ۳۳۷ |
| ۶۶ | سلطان محمد ولد غلام محمد | " | ۳۳۹ | ۹۶ | سیال خان ولد محرامین | " | ۲۹۱ |
| ۶۷ | عبدالرب ولد مولوی مسکین | " | ۲۸۲ | ۹۸ | عبدالسلام ولد مولانا سنگ بادس | " | ۳۳۶ |
| ۶۸ | عبدالرحیم ولد رحمت اللہ | " | ۳۹۶ | ۹۹ | محمد شفیق الرحمٰن ولد مولانا حبیب الرحمٰن | " | ۲۴۴ |
| ۶۹ | حسین احمد ولد مولانا حسن المآب | " | ۲۸۰ | ۱۰۰ | عبدالخالق ولد نورالحق | " | ۳۴۶ |
| ۷۰ | حافظ عبدالرحیم ولد عبدالرحمٰن | " | ۲۴۶ | ۱۰۱ | لطیف الرحمٰن ولد مولانا نور محمد | " | ۴۰۹ |
| ۷۱ | غلام محمد ولد زمان شاہ | " | ۲۷۴ | ۱۰۲ | علی محمد ولد مولانا گل محمد | " | ۳۴۱ |
| ۷۲ | عبدالستار ولد گل حبیب | " | ۲۷۶ | ۱۰۳ | امین اللہ ولد محمد علی خان | " | ۳۲۶ |
| ۷۳ | سیف الرحمٰن ولد عبدالقیوم | " | ۲۸۱ | ۱۰۴ | فرید الدین ولد ملا محمد حسین | " | ۳۳۵ |
| ۷۴ | عبدالخالق ولد عبدالرحمٰن | " | ۲۵۱ | ۱۰۵ | احمد نور ولد عبدالخالق | " | ۳۹۳ |

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء

# فن کار مودودی

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے حصول اقتدار کے لئے بڑے ہاتھ پاؤں مارے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں اعلان کیا کہ ان (علماء) کو مسند اقتدار سے ہٹا دو۔ ان علماء نے اسلام کو مسجد کوک شاستر بنا رکھا ہے۔ مجدد الف ثانی رح اور شاہ ولی اللہ رح نے اپنے مشاہدات ... اور مجددیت کا ذکر کر کے غلطی کی ہے۔ یہ ان کی چند غلطیوں میں سے ایک غلطی ہے امام غزالی رح فن حدیث میں کمزور تھے۔ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فیصلے شرعی حجت نہیں ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے دور خلافت میں غلطیاں ہوئیں حضرت یونس علیہ السلام نے تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا۔ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دجال والی پیشگوئی کا آدھا حصہ آپ کا اپنا قیاس تھا۔ مگر آپ کا قیاس صحیح ثابت نہیں ہوا۔ مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی حد جاری کرنا ظلم ہے۔ امیر وقت کو دینی حکمت عملی کے تحت اسلام کے احکام تبدیل کرنے کا حق حاصل ہے۔ عورت کو خاوند پسند نہ ہو، تو وہ آزادی حاصل کر سکتی ہے اور عدالت اس میں بے بس ہے۔

خانہ کعبہ کے چاروں طرف بڑا اخلاقی اور گندگی کے ڈھیر ہیں۔ وہاں کے مجاور بنارسی اور ہردوار کے مہنت اور پنڈت ہیں۔

سجدۂ تلاوت بے وضو کے جائز ہے۔ عین طلوع فجر کے وقت رمضان میں جلدی جلدی کھا لینا جائز ہے۔ خلع کی عدت صرف ایک حیض ہے۔ ایلاء میں قسم نہ بھی ہو، طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ عورت کسی طرح صدر نہیں بن سکتی (کچھ عرصہ کے بعد) عورت صدر بن سکتی ہے۔

اس قسم کی خرافات لکھنے کے باوجود اپنے قلم کے جادو سے مودودی کے ماننے والے ابھی اچھے خاصے باقی ہیں۔

مولانا امین احسن اصلاحی نے اس کو چھوڑ کر اور اس کی جماعت کو اسلام کے لئے مضر ترین جماعت بتایا۔ مولانا عبدالرحیم اشرف نے بھی بھانڈا پھوڑ دیا۔ مولانا کوثر صاحب نیازی نے تو بیچارے کی لٹیا ہی ڈبو دی۔ مگر مودودی کے دوست امر تک زندہ رہیں، اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ جدید اسلام اسلام کی رٹ اور اسلامی مسائل اور مسلمانوں کے جذبات پر کاری ضربیں لگاتا چلا جا رہا ہے۔ خدا جانے اس کے پیسے روپے کہاں سے آتے ہیں۔ ایسی نے بڑے بڑے فلکاروں کو بھی گانٹھ رکھا ہے۔ اور ایک جھوٹوں کی جماعت بھی تیار کر رکھی ہے۔ جس کا کام صرف جھوٹ بولنا اور پروپیگنڈا کرتے رہنا ہے۔

اس کے اس قسم کے حیلوں نے شیطان کے کان بھی کترے ہیں۔ یہ غلط بیانات دینے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اس کی صرف ایک مثال لیجئے۔ "ترجمان اسلام" نے مودودی اور ڈاکٹر خورشید علی صاحب کے سلسلے میں ایک مضمون شائع ہوا۔ ایک فن کار مودودی نے "فوائے وقت" میں وحید قریشی صاحب کے نام سے ایک مراسلہ "ترجمان اسلام" کے اس مضمون کے خلاف شائع کرایا۔ مگر دو مارچ کے "فوائے وقت" میں "ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے تردید کر دی۔ کہ میں نے ایسا کوئی مراسلہ نہیں بھیجا۔ نہ اس مراسلہ سے میرا کوئی تعلق ہے۔ اس سے آپ تعجب نہ کریں۔

جب ان کا تنخواہ دینے والا پیر و مرشد مندرجہ بالا خرافات لکھ کر زور قلم یا زور رقم سے ہضم کر سکتا ہے۔ تو اس کے مرید اس قسم کے جھوٹ کو کیوں ہضم نہ کر سکیں۔ لیکن یہ کوئی نادر واقعہ نہیں ہے۔ مودودی نے اس قسم کے فن کار خاصی تعداد میں پیدا کئے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ پروپیگنڈے کا یہ فن باہر سے درآمد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

# آفتاب علم غروب ہو گیا

بڑے رنج کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ استاذ الکل مخدوم العلماء جامع المعقول والمنقول حضرۃ الاستاذ مولانا محمد محبوب نور صاحب بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں گذشتہ سہ شنبہ کو مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت اقدس علوم و فنون کے ماہر استاذ ہی نہیں بلکہ استاذ الاساتذہ تھے۔ اس دور میں معقولات و فنون میں انہیں وہ خصوصیت حاصل تھی۔ جس کی وجہ سے وہ امام تسلیم کئے گئے تھے۔ اپنی عمر کا کافی حصہ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد (یوپی انڈیا) میں علوم کی اشاعت و تعلیم و تدریس میں صرف فرمایا۔

پاکستان بن جانے کے بعد اپنے وطن مالوف بنوں تشریف لائے۔ یہاں علاقہ بھر کے جید علماء کرام (جو سب آن کے تلامذہ تھے) کو ملا کر ایک مدرسہ عربیہ کی بنیاد ڈالی یہ مدرسہ ملک کے بڑے خوفناک مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ ڈھائی سو کے قریب عربی درجہ کے طلباء وہاں تعلیم پاتے ہیں۔ دورۂ حدیث باقاعدگی سے پڑھایا جاتا ہے۔ وفاق المدارس سے ملحق ہے۔

حضرت اقدس جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور جاں نثاروں کی پناہ گاہ تھے اکابر دیوبند کی اس علاقہ میں آخری نشانی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ پر فائز فرمائے۔ اور ان کی یادگار (مدرسہ معراج العلوم) کو تا قیامت قائم رکھ کر ان کی روح پرفتوح کو ایصال ثواب کا ذریعہ بنائے۔

حضرت کے صاحبزادگان کرام مولانا قاری منہاج الدین صاحب۔ حافظ عبدالسمیع صاحب مولانا حافظ عبدالعلیم صاحب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

ادارۂ ترجمان اسلام و ارکان جمعیۃ علماء اسلام ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں

# قادیانیوں کو تبلیغی کیمپ لگانے کی اجازت نہ دی جائے

## مسلمانانِ حافظ آباد کا مطالبہ

حافظ آباد کی تمام جامع مساجد کے اجتماع جمعہ میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں

(۱) مسلمانانِ حافظ آباد کی تمام جامع مساجد کے اجتماع جمعہ ڈپٹی کمشنر صاحب گوجرانوالہ کی توجہ گذشتہ سال کے [illegible] میلہ منڈی مویشیاں حافظ آباد کے موقعہ پر قادیانیوں کی جانب سے تبلیغی کیمپ کے لگانے کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس کی وجہ سے شہر کے امن کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ امسال بھی اندیشہ ہے۔ کہ قادیانی سالانہ میلہ منڈی مویشیاں حافظ آباد میں اپنا تبلیغی کیمپ لگانے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا ہم بروقت آپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو میلہ مذکور میں کیمپ لگانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر اجازت دے دی گئی ہو، تو اسے منسوخ فرمایا جائے۔ اسلامیانِ حافظ آباد قادیانیوں کو اپنے دین و ایمان سے کھل کھیلنے کا موقعہ نہیں دینگے۔ اور ان کے تبلیغی کیمپ کو ہرگز برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں

(۲) نیز یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ میلہ میں مخاشی اور زندہ ناچ کے پروگرام رکھنے والے تھیٹروں کو بھی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ ایسے پروگرام نوجوانوں کے اندر اخلاقی بے راہروی میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔ جو کہ مقصد پاکستان کے سراسر منافی ہے۔

(ضیا کاشمیری غلہ منڈی حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

## مولانا احمد سعید صاحب کا ہفتہ وار پروگرام

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور کے ہفتہ وار پروگرام کے تحت ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء کا جمعہ سمندری میں اور ۲۵ مارچ کا جمعہ تاندلیانوالہ میں پڑھائیں گے۔

نماز جمعہ کے بعد اراکین جمعیۃ سے خصوصی خطاب کریں گے۔

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۱۲

ان کے نزدیک عقل دین میں تدبر و تفکر کا ایک آلہ ہے۔ جس کے ذریعے مخفی حکمتوں اور حقائق کا سراغ لگایا جاتا ہے مگر حکمتیں اور حقیقتیں اس سے بنائی نہیں جاتیں۔ پس عقل واضع احکام نہیں۔ تابع احکام ہے۔ عقل سے استخراج کردہ حکمت بھی اگر احکام میں سے نکلتی ہے۔ تو یہ حکم اس پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ وہ خود حکم پر مبنی ہوتی ہے۔ پس حکم خداوندی خود عقلیت و حکمت کا سرچشمہ ہے۔ عقل و حکمت اس کا سرچشمہ نہیں۔ اس لئے عقل موضع احکام ہے۔ موجد احکام نہیں۔ نذر کیا احکام ہے۔ منشئ احکام نہیں جس کے ذریعہ مصالح ملحوظہ کھلتی ہیں۔ مبنی نہیں ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ عقل وہی ہو سکتی ہے جو معرفت الٰہی اور فکر انجام میں غرق ہو اور ذکر خداوندی میں منہمک ہو۔ بے فکر اور بے ذکر عقل خادم دین ہونے کے منصب کی اہل نہیں ہو سکتی۔ قرآن نے اسی عقل کو لب کہا ہے جو محض صورتوں کی رنگینی میں الجھ کر نہیں رہ جاتی بلکہ اس باطل میں سے حق نکال لیتی ہے۔ چنانچہ قرآن نے کائنات ارض و سما کو پیش کرتے ہوئے اس میں سے قدرت الٰہیہ کی نشانیاں نکال لانے والے اولوالالباب (اہل عقل) کی تعریف کرتے ہوئے ان کے یہی دو وصف ذکر کئے ہیں۔ ذکر اور فکر۔ فرمایا۔

الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض

(جو کہ یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں)

اس سے واضح ہے کہ مطلق عقل جس میں یہ دو وصف ذکر اور فکر نہ ہوں دین سے بالاتر تو کیا ہوتی۔ اس میں خادم دین بننے کی بھی صلاحیت نہیں۔ اس لئے یہ ساری بحث لب میں ہے جو عقل معلوم ہے۔ محض جنس عقل میں نہیں کہ وہ علی الاطلاق خادم دین ہی نہیں ہے۔

### سیاست اور خلفاء

سیاسی اور اجتماعی امور میں شریعت نے زیادہ تر توسعات کو سامنے رکھا ہے کیونکہ سیاست ملکی تدابیر کے انصرام کا نام ہے اور تدبیر و وسائل تدبیر کا رنگ ہر دور کے مناسب حال الگ الگ ہے۔ اس لئے شریعت نے ان کے بارہ میں اصول بیان کر دیئے ہیں۔ مخصوص صورتوں پر زور نہیں دیا بلکہ مناسب موقعہ ان کی مخصوص صورتیں اہل تدبیر پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ مثلاً امارت و خلافت کے لئے انتخاب اصلح کا اصول تو بتا کر دیا گیا۔ لیکن انتخاب کی کوئی صورت ضروری قرار نہیں دی کہ وہ نامزدگی ہو یا عام انتخاب اور انتخاب میں اظہار رائے زبانی ہو یا تحریری اور تحریری میں محضر نامے ہوں یا الگ الگ پرچیاں لی جائیں اور وہ انفرادی انداز سے لی جائیں

یا اجتماع کی صورت سے وغیرہ وغیرہ بلکہ مصلحت وقت اور صاحب بصیرت ارباب حل و عقد پر چھوڑ دی گئی ہے یا مثلاً ملک و ملت کے مہلک فتنوں اور معاشرتی بدعنوانیوں کی مخصوص تعزیرات کا اصول حدود قائم کر کے تعزیرات اور سزاؤں یا دار و گیر کی صورتیں علاوہ حدود شرعیہ کے امام وقت اور امیر کی رائے پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ اس لئے اس سلسلہ میں اصول قرآن و سنت کی تفصیلات تو فقہ کی تشریحات سے اور خلفاء کے تعامل کا حدیث اور تاریخ سے پتہ چلایا جاتا ہے۔ اب اگر امیر کا نصب العین دین اور اقامت دین ہے تو وہ اس مجموعہ سے صحیح راہ متعین کر سکتا ہے۔ جس کی فکری اعانت کے لئے مجلس شوریٰ لازم کر دی گئی ہے اس بارہ میں علماء دیوبند کا مسلک امارۃ شورائیہ ہے جس کی مہمات اور تفصیلات کا عقلی و عقلی نقشہ حکمت ولی اللہی میں حضرت الامام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے پیش فرمایا ہے جس میں اقترابات اور ارتفاقات کے دو عنوانوں کے نیچے ساری اسلامی سیاست اور اجتماعیات منقح کر کے پیش فرمادیں اور سیاسی تشریح کی حکمتیں کھول دی ہیں۔ مسلمان خواہ برسر اقتدار ہوں یا محکوم، اس حکمت کے اصول ہر جگہ مشعل راہ بن سکتے ہیں حضرت نانوتویؒ نے حکمت شرائع پر قلم اٹھایا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ نے حکمت تشریح پر۔ اس لئے اسلام کا اجتماعی فکر تو علماء دیوبند کو شاہ ولی اللہ سے پہنچا اور کلامی فکر اور عقل و نقل کی آمیزش سے ایک جدید علم کلام کا ذوق انہیں حضرت بانی دارالعلوم سے ملا۔ جس سے مسلک میں جامعیت اور اجتماعیت کا پیدا ہو جانا قدرتی تھا۔ بہرحال اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ علماء دیوبند کے مسلک میں شخصیت کا مقام کیا ہے۔ اور وہ اخلاقی طور پر ہر علم و فن اور ہر شعبۂ دین کی اعلام ذوات قدسیہ اور علمی و دینی شخصیتوں کے بارہ میں کیا جذبات عظمت و محبت رکھتے ہیں۔ جو ان کے مسلک کا اہم ترین رکن ہے۔ اور مسلک کا اول رکن قانون و دستور اور اس دستور کے دینی شعبہ جات تھے۔ خواہ وہ نظری ہوں یا عملی (جن کی تفصیل گذر چکی ہے) کہ وہ سب کے سب واجب التعمیل اور لازم العظمت ہیں۔ اس لئے مسلک کے دونوں بنیادی رکن بالتفصیل سامنے آ گئے جس سے حدیث ما انا علیہ واصحابی کے تحت ما اور انا کی کافی تشریح ہو گئی جس سے یہ بنیادی مسلک ماخوذ ہے۔

اس مرکب اصول کی روشنی میں مسلک کا ایک اور اہم ترین جزو خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اور وہ نصوص شرعیہ کی مرادات سمجھنے اور متعین کرنے کا اصول ہے اور اس سوال کا خاطر خواہ حل ہے کہ علماء دیوبند کا مسلک مفہم مرادات ربانی اور تعیین مرادات نبوی میں کیا ہے۔ اور وہ کن اصول سے یہ متعین کرتا ہے کہ فلاں آیت یا فلاں روایت سے اللہ و رسول نے فلاں مطلب کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ فہم مراد کے سلسلہ میں جبکہ مختلف مذاق اور طریقے پیدا ہو گئے ہیں۔ جن میں اصل اور حقیقی طریقہ رل کر فی زمانہ کچھ غیر متعارف۔ بلکہ ناقابل توجہ ہو گیا ہے۔ مثلاً ایک طریقہ مجرد رائے ہے کہ کتاب و سنت کے کاغذ حروف سامنے رکھ کر اپنے ذہن کی مدد سے مراد کے بارے میں رائے قائم کر لی جائے۔ ایک لغت عرب ہے کہ اس کے محاورات و اسالیب کلام کو سامنے رکھ کر زبان دانی اور ادبیت کے بل بوتے پر مراد الٰہی کا تعین کیا جائے۔ ایک عام مسلمانوں کا پڑا ہوا راستہ اور عمل کا ڈھنگ یا دین کے بارہ میں چلا ہوا رواج سامنے رکھ کر قرآن و حدیث کو اسی پر ڈھالا جائے اور نصوص کا وہی مطلب لے لیا جائے جو ان رواجوں کی روشنی میں مفہوم ہوتا ہو۔ ایک طریقہ بزرگوں کی روایات و حکایات کا ہے کہ ان کے ذریعہ قرآنی اور حدیثی مرادیں متعین کی جائیں۔ ایک طریقہ تقاضائے وقت ہے کہ وقت کی روش اور حالات زمانہ جن نظریات کا تقاضا کریں انہی کو فہم مراد کے لئے مشعل راہ بنا لیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ غرض ان میں سے ہر ایک ذہن کو ایک خاص رخ پر لگا دیتا ہے اور اسی رخ سے آدمی ہر ایک بات سمجھتا ہے۔ پس اصل چیز ذہنیت اور ذوق ہے اور یہی ذوق فہم کا ظرف ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر سوال ہوتا ہے کہ علماء دیوبند کا مسلک اس بارہ میں کیا ہے۔ اور اس کا ذوق و ذہن جسے وہ بناتے اور اپنے رخ پر لگانے کی سعی کرتا ہے کیا ہے؟

یہ سوال اصول مذکورہ کی روشنی میں حل ہو جاتا ہے کہ علماء دیوبند کے مسلک پر فہم مراد کا طریقہ نہ خود رائی ہے نہ ادبیت ہے۔ نہ رسم و رواج ہے نہ افسانہ و حکایت ہے نہ نظریات زمانہ ہیں بلکہ تعلیم و تربیت ہے۔ جس کے وہی دو بنیادی رکن ہیں۔ ایک کتاب و سنت اور ایک روشن ضمیر مربی و استاد اور اس کے ساتھ دو شرطیں ایک استناد اور ایک تربیت یافتہ ذہنیت۔ جیسا کہ حضورؐ سے صحابہ نے صحابہ سے تابعین نے۔ تابعین سے تبع تابعین نے اور پھر ان سے قرون مابعدہ نے سلسلہ بسلسلہ براہ عن کابر استناد کے ساتھ کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کی اور فہم قرآن و حدیث میں ان کی تربیت سے وہ متوارث ذوق حاصل کیا جو اوپر والوں کا تھا۔ اور وہی سلف سے خلف تک توارث کے ساتھ آج تک منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے اور اس ذوق اور تیار کردہ ذہن میں وہ منقولہ مرادیں جو اللہ سے رسول تک رسول سے صحابہ تک صحابہ سے تابعین تک اور تابعین سے آج کے دور تک سند کے ساتھ آئیں ڈالی جاتی رہیں اور ڈالی جا رہی ہیں۔

(باقی آئندہ)

تاریخ اسلام کے سنہری اوراق

(قسط نمبر ۴)

# بادشاہ وقت مجرموں کے کٹہرے میں

## اُسے قاضی کے فیصلہ پر سرِ تسلیم خم کرنا پڑا

(از حکیم مختار احمد الحسینی)

### اسلام کا نظام عدل و مساوات

ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی

کسی قوم سے انکی دشمنی تم کو اس پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ نہیں۔ تم بہرحال انصاف ہی کرو۔

اسلام ایسا پاکیزہ مذہب ہے جو صلح، آشتی اور امن و امان کا محافظ ہے۔ قرآن کی تعلیم کا حقیقی مقصد انسانیت کو اس کی لغزشوں اور خامیوں پر مدد دینا اور اس دھرتی کو ظلم و فساد کی تمام آلودگیوں کو پاک کر کے عدل و انصاف اور مساوات کا راج قائم کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں بغیر امتیاز مذہب و ملت اور اپنے پرائے کے تمام امتیازات کو مٹا کر بغیر کسی رعائت کے وہی معاملہ روا رکھا جاتا ہے جس کا از روئے شریعت وہ مستحق ہو۔

مشہور واقعہ ہے کہ قریش کا ایک وفد ایک عورت (جو چوری میں ماخوذ تھی) کی سفارش لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی ایسا کرتی تو اسے بھی یہی سزا دی جاتی۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے صاحبزادہ ابو شحمہ نے جب شراب پی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اتنے شدید کوڑے مارے کہ وہ اس صدمہ کی تاب نہ لاکر چل بسے۔

(طبقات ابن سعد ابن اثیر ج ۳ ص ۵۹)

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کی ایک دفعہ زرہ گر پڑی اور ایک نصرانی نے اٹھالی۔ آپ نے قاضی کی عدالت میں مرافعہ کیا۔ قاضی نے بحکم البینۃ للمدعی والیمین علی من انکر (دعوی سے گواہ طلب کی جائے اور منکر پر قسم لازم آتی ہے) حضرت علیؓ سے گواہ طلب کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ قاضی نے یہ سن کر فیصلہ امیر المومنین کے خلاف دے دیا۔

(ابن اثیر ج ۳ ص ۱۴۰)

### غیر مسلم کی شہادت

اسلام کے اس عادلانہ نظام حکومت کو غیر مسلموں اور مستشرقین یورپ نے بھی سراہا ہے۔ انگلستان کے مشہور مقرر راؤ منڈ برک نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا تھا۔

"عیسائی بادشاہوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے قانون میں بدرجہا زیادہ مضبوط طیاں ہیں۔ ان کا اپنے قانون کی نسبت یہ عقیدہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس لئے بادشاہ سے لیکر رعایا تک سب کے سب یکسانیت کے ساتھ قانون اور مذہب کے پابند ہیں۔ قرآن کے قانون کا ہر ہر حرف ظالموں کے خلاف گروج رہا ہے۔ اس قانون کے شرح کرنے والے علماء اور قاضیوں کا طبقہ موجود ہے۔ جو اس کا محافظ قرار دیا گیا ہے۔ اور جو بادشاہوں کی ناراضی سے محفوظ ہے اور جسے بادشاہ بھی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ان کے بادشاہوں تک کو حقیقی اعلیٰ طاقت حاصل نہیں ہے۔

(تقاریر ایڈمنڈ برگ جلد اول ص ۱۰۴ - ۱۰۵)

### قاضی نے بادشاہ کو مجرم قرار دیدیا

اس مختصر تمہید کے بعد اصل واقعہ کی طرف آتے ہیں۔ تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے۔ تغلق خاندان کا فرمانروا محمد تغلق کس قدر عجیب و غریب مزاج کا مالک تھا۔ اور آج تک اپنا انوکھی طبیعت و منطق کی وجہ سے مورخین کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے پناہ رعب و دبدبہ اور جاہ و جلال کا مالک بھی تھا۔ لیکن قاضی وقت کے فیصلہ کے آگے اسے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ ابن بطوطہ لکھتا ہے:۔

"میں نے سلطان محمد تغلق سے زیادہ عدل گستر اور منصف کسی کو نہیں دیکھا"

"ایک مرتبہ ایک ہندو امیر نے دعویٰ کیا کہ بادشاہ نے اس کے بھائی کو بلا وجہ مار ڈالا ہے۔ قاضی کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ تو بادشاہ بغیر کسی ہتھیار کے قاضی کے سامنے عام ملزموں کی طرح حاضر ہوا۔ اور قاضی کو سلام کیا اور تعظیم بجالایا۔ مقدمہ سنایا گیا۔ قاضی نے فیصلہ کیا کہ بادشاہ پر جرم ثابت ہے اسے چاہیئے کہ مدعی ہندو امیر کو راضی کرے۔ ورنہ اس سے از روئے شریعت قصاص لیا جائے گا۔ چنانچہ سلطان نے امیر کو راضی کر لیا اور قاضی نے اسے بری کر دیا"

"ایک دفعہ اسی سلطان کے خلاف ایک ہندو نے عدالت میں استغاثہ کیا کہ بادشاہ نے اس کے لڑکے کو بے وجہ مارا ہے۔ قاضی نے بادشاہ کو مدعا علیہ کی حیثیت سے عدالت میں طلب کیا اور مقدمہ کی سماعت کی۔ آخر فیصلہ کیا گیا کہ بادشاہ پر جرم ثابت ہے۔ اور اس سے بدلہ لیا جائے۔ سلطان نے بے چون و چرا عدالت کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا"

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ "میں نے دیکھا کہ بادشاہ نے عدالت کے فیصلہ کے مطابق ہندو زادہ کو بلایا، اور اس کے ہاتھ میں چھڑی دی۔ اور کہا۔ اپنا بدلہ لے لے۔ اور اس کو اپنے سر کی قسم دلائی۔ کہ جیسا میں نے تجھے مارا ہے تو بھی مجھے مار۔ چنانچہ لڑکے نے ہاتھ میں چھڑی لے کر اکیس چھڑیاں بادشاہ کو ماریں۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ اس کی کلاہ بھی سر سے گر پڑی۔

(سفرنامہ ابن بطوطہ ج ۲ ص ۱۳۰)

### انصاف کی مہنگائی

تاریخ کا ایک یہ دور بھی تھا کہ انصاف اس قدر ارزاں تھا، کہ ایک غیر ملت کا ادنیٰ سا آدمی بادشاہ وقت سے بدلہ لے سکتا تھا یہ تمام اسلام کے نظام عدل کی برکات تھیں۔ لیکن آج ہم اپنے معاشرہ سے گرد و پیش اور واقعات و حالات کا جائزہ لیں تو دور دور تک انصاف کا نشان ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ حالانکہ ہم ایک مسلمان ملک میں بستے ہیں۔ کہنے کو یہ اسلامی مملکت ہے۔ لیکن اسلامی قوانین کے اجراء میں تغافل کی بدولت عدل و انصاف کے تقریباً تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ بڑا آدمی جرم کرتا ہے تو اولاً ہمارا قانون اسے پوچھتا ہی نہیں۔ ثانیاً اگر کہیں اتفاقیہ زد میں آگیا تو اسے ایسی سزا دی جاتی ہے۔ جیسا کہ بچے کو شفقت سے تھپڑ مار دیا۔

معاشرہ میں غنڈے دندناتے پھرتے ہیں اور شریف آدمی کی گھڑی بڑی جرات و بیباکی سے اچھال دی جاتی ہے لیکن قانون اور اس کے محافظ سوئے رہتے ہیں۔ چور اور ڈاکو چوریاں کرتے اور ڈاکے ڈالتے ہیں تو انہیں جو سزا دی جاتی ہے وہ عادی بننے کا تحضر ہی تو ہوتا ہے۔ غریب آدمی اولاً تو عدالت تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور اگر گستاخ پڑتا پہنچ جائے تو اس کی رہی سہی پونجی "رشوت" کے بے رحم ہاتھوں کی نذر ہو جاتی ہے۔ اور پھر ستم یہ ہوتا ہے کہ وہ انصاف بھی نہیں پا سکتا۔

کاش! کہ ہمارے سربراہ ان مسائل کو سوچیں! اور مظلوم و سسکتی ہوئی انسانیت ہی کے لئے اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لائیں۔ تاکہ معاشرہ کی برائیوں کا سدباب ہو سکے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کا حق پورا ہو سکے۔


### مرکزی جمعیۃ کا نیا پمفلٹ

مرکزی جمعیۃ نے قرآن اور حکومت پاکستان کے نام سے ایک نیا پمفلٹ شائع کیا ہے۔ جس میں معاشرہ کی موجودہ حالت اور عائلی قوانین پر مختصر تبصرہ، ان کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حکومت اور اسمبلیوں کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ہر مقامی جمعیۃ بڑی تعداد میں یہ پمفلٹ منگا کر ان کی اشاعت کرے۔ چاہیں تو فی پمفلٹ کے حساب سے بیچیں چاہیں مفت تقسیم کریں۔ مرکز سے یہ دس روپے سینکڑہ کے حساب سے منگائے جا سکتے ہیں۔ انیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے منگوایا جا سکتا ہے۔

# حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ

الحمد للہ تعالیٰ کہ پاکستان میں مخلص علماء دین ابھی موجود ہیں۔ ایسے حضرات کی ایک بڑی تعداد امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے وابستہ تھی۔ جن کے تبلیغی جہاد نے مرزائیت کی چولیں ڈھیلی کر دی تھیں۔ جب ظفر اللہ قادیانی نے کراچی کے مرزائی جلسہ کی صدارت کی اور اس کے نتیجہ میں وہاں عظیم فساد رونما ہوا۔ اور قوی امکان تھا کہ وہاں کا کمشنر مسلمانوں پر سختی کرے۔ چنانچہ اس نے ایک سخت بیان پریس کو دے دیا تھا۔ مگر ادھر شیر بیشۂ حریت شیخ حسام الدین صاحب گرجے۔ ادھر امیر شریعت نے تمام ملک میں یوم احتجاج منانے کا اعلان کر دیا۔ آخر کار مشترکہ کنونشن کا انعقاد ہو کر مجلس عمل وجود میں آئی۔ اور پھر تحریک ختم نبوت نے بیداری کا بگل بجایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شک و شبہ میں مبتلا ہزاروں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ایمان محفوظ ہو گئے۔ اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس احرار کے سیاسی پلیٹ فارم سے حضرت امیر شریعت کے منشاء کے عین مطابق علیحدہ ہو چکی تھی۔ مگر حضرت مولانا محمد علی صاحب جیسے شیر اسلام و مبلغ اعظم کیسے خاموش رہ سکتے تھے۔ جن کے طریق افہام و تفہیم سے متاثر ہو کر حضرت امیر شریعت قدس سرہ نے فرمایا تھا۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ مولانا ایک دلیرانہ اعلان کر کے بمعہ اپنے مبلغین کے تحریک میں کود پڑے۔ مولانا موصوف کو فنڈ جمع کرنے سے واقعی دلچسپی ہے۔ اور بات بھی یہی ہے۔ آج اگر اہل حق کی آواز سے بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ یا کلمۂ خیر کہنے کی راہ میں مشکلات حائل ہیں تو اس کی ایک بڑی وجہ فنڈ کی کمی ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی کے ہاں فنڈ کی قدر ہے۔ تحریک کے بعد انکوائری کورٹ میں ایک وکیل صاحب کو آٹھ دس ہزار روپیہ مولانا موصوف ہی نے دلایا تھا۔ پھر مبلغین ختم نبوت جتنے جیلوں میں گئے۔ رہائی کے بعد مدت قید و بند کی تنخواہیں سب کو ادا فرما دیں۔ مخلص دینی جماعتوں میں مجلس ختم نبوت ہی وہ کامیاب جماعت ہے۔ جس نے بڑے خرچ سے خود اپنا مرکزی دفتر ملتان میں تیار کر دیا۔ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت سیاسیات سے علیحدہ نہ رہے۔ اور اس خیال کے حق میں جمعیۃ علماء اسلام بھی ہے۔ مگر مولانا موصوف حضرت امیر شریعت قدس سرہ کے ارشاد کے مطابق اس پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ ایک جماعت خالص تبلیغی ہونی چاہیئے۔ ایک بار حضرت شاہ صاحب قدس سرہ سے سیاست کا ذکر آیا۔ ان کی دور رس نگاہ تاڑ چکی تھی۔ بولے کہ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ حالات بد سے بدتر ہوں گے۔ حق کا گلا گھونٹا جائیگا علمبرداران ارتداد بہت آگے آ جائیں گے۔ اس لئے انہوں نے اپنی زندگی تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دی تھی۔ مگر وہ نہ جھوٹ کو برداشت کر سکتے تھے نہ اہلسنت والجماعت کے مسلک کی مخالفت کو۔ چنانچہ جب مودودی صاحب نے عدالت میں سلطانی گواہ کا کردار ادا کرتے ہوئے مرزائیوں کے ساتھ احرار کو بھی فسادات کا ذمہ دار قرار دیا اور ساتھ ہی یہ بیان دے دیا کہ میں سول نافرمانی کے مشورہ میں شریک نہ تھا تو حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے اس کے اس بزدلانہ جھوٹ کا پول جلسہ عام میں کھولا۔

پھر جب اس نے شیعہ مذہب کے متعہ کو ضرورۃً جائز قرار دیا۔ تو حضرت شاہ صاحب نے اس کے خلاف ایک نظم لکھی اور عام تقریروں میں اس کی قلعی کھولی۔

کاش آج وہ ہم میں موجود ہوتے۔ تو مودودی کی ہرزہ سرائی کا جو اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کی شان میں کی ہے دندان شکن جواب ہی نہ دیتے بلکہ اس کو صحابہ کرام و انبیاء عظام علیہم السلام پر تنقید کا مزہ بھی چکھاتے۔

دوسرے دوست ارتداد کے خلاف جو راستہ چاہیں اختیار کر سکتے اور اپنے لئے کام کا میدان بنا سکتے ہیں۔ مگر حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ نے تبلیغ کا وہ فرض اپنے ذمہ لیا ہے جو بڑا کٹھن ہے۔ مرزائی دیہات میں جا کر بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دے دیتے ہیں اب اگر مسجد کا میاں جی جواب نہ دے سکے تو سارا گاؤں عیاری کا شکار ہو کر مرتد ہو جائے۔ اس لئے وہ مجبور ہو کر مولانا محمد علی صاحب مدظلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر کی عمر میں برکت عطا فرمائے کہ وہ وہاں گاؤں میں پہنچ کر مرزائیوں کو بھگا کر سادہ مسلمانوں کا ایمان بچا لیتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے پاس اس کا بھی انتظام نہ ہوتا۔ تو کسی گاؤں کے مرتد ہونے کی ذمہ داری کس پر ہوتی۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب اسی بھٹی میں ایندھن جھونک رہے ہیں۔ جو امیر شریعت قدس سرہ نے ارتداد کے خلاف سلگائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو نظر بد سے بچائے آمین!

---

## مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا تنظیمی دورہ

خوشاب میں ۱۸ مارچ نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد بگڑوالی میں تقریر فرمائیں گے۔ بعد میں جمعیۃ کے اجلاس میں مقامی جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں اراکین سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

## مبارک

مولانا حمید اللہ خاں نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام دلو خیل نے جناب محمد ظریف خاں چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی۔ بی اینڈ آر کوئٹہ کو پانچ صاحبزادیوں کے بعد بچہ پیدا ہونے پر انہیں مبارکباد دی ہے اور نومولود کے لئے درازی عمر اور نیکی کی درخواست کی گئی

---

## انکشافات معہ اضافات

مودودی صاحب یا ان کی جماعت کے اراکین انکشافات میں پیش کردہ الزامات کی تردید کے لئے کسی بھی سہ جماعتی مسلمہ فیصل بورڈ کے سامنے آنے سے کیوں عاجز ہیں؟ صرف اس لئے کہ انکشافات میں مودودی صاحب کے لایعنی اور گمراہ کن سیاسی و مذہبی نظریات و عقائد ایسے باطل شکن دلائل اور مفصل حوالجات و تحریری دستاویزات کے ذریعہ پیش کئے گئے ہیں کہ فیصلہ کن و انعامی چیلنج کے باوجود مودودی صاحب اور ان کے جماعتی افراد نے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کے مصداق نہ تردید ہی کی کوئی راہ نکال سکے ہیں اور نہ تاویل ہی کی کوئی گنجائش پیدا کر سکے۔ پڑھیئے انکشافات (معہ اضافات) قیمت ۳/۵۰ روپے۔ مقرروں، اعلیٰ خطیبوں اور مدارس عربیہ کے مستند اردو دان علمائے کرام کے لئے پیشگی منی آرڈر آنے کی صورت میں بمد تبلیغ نصف قیمت۔ محصول ڈاک ۷۵ پیسے۔ (نوٹ) تعمیل میں رکاوٹ یا تاخیر کے پیش نظر منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نام و پتہ صاف، خوشخط اور اردو میں لکھیں۔ پتہ

مسعود الحسن ۱۵۷ نیا دھرمپورہ علامہ اقبال روڈ لاہور ۱۵

## جمعیۃ طلباء اسلام جہلم کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے ہفتہ وار اجتماع میں مولوی عبد الخالق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ طلباء نے مختلف اسلامی موضوعات پر تقریریں کیں۔ حافظ عزیز الرحمٰن۔ حافظ محمد طارق نے تلاوت کی۔ حافظ محمد اسحاق۔ قاری محمد ایوب۔ قاری حبیب احمد قاسمی۔ مولوی علی شان۔ مولوی محمد صادق۔ ڈاکٹر محمد شریف مولوی مقبول احمد۔ مولوی محمد اسماعیل شامل ہیں۔

ایک قرارداد کے ذریعہ ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

## جمعیۃ طلباء اسلام چکوال کا انتخاب اور قابل تقلید مثال

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے طلباء کا ایک اجلاس مولانا رحمت دین مدرس مدرسہ ہذا کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کا سال رواں کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا۔ منتخب عہدہ دار یہ ہیں:۔

| | |
|---|---|
| مولوی محمد یعقوب | امیر |
| حافظ محمد مسعود حضروی | ناظم عمومی |
| مولوی فضل الرحمٰن | ناظم |

مولوی محمد یعقوب۔ مولوی محمد حسن اور حافظ مسعود نے بالترتیب جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد و حجیت حدیث اور فضائل صحابہ کے موضوع پر تقریریں کیں اور طلباء کی اس جماعت کے لئے "ترجمان اسلام" سال کے لئے جاری کیا گیا طلبا کا یہ اقدام دوسرے مدارس کے طلباء کی تنظیموں کے لئے قابل تقلید مثال ہے۔ اگر وہ بھی ترجمان اسلام جاری کروائیں تو اس طرح علماء کی جماعت سے ذہنی تعلق رہے گا۔ (ادارہ)

# گلوکاروں کو تمغے ○ خاندانی منصوبہ بندی

پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ماہنامہ "الحق" نے ماہ مارچ کے "نقش آغاز" میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی قراردادوں کی حمایت کرتے ہوئے ان قراردادوں کو ملک و ملت کی صحیح ترجمانی قرار دیا ہے۔ موقر جریدہ "الحق" کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی سرپرستی حاصل ہے اور ان کے صاحبزادہ محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے "نقش آغاز" میں "الحق" کی رواں سے مطابق جن اسلامی جذبات کا اظہار کیا ہے وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ ذیل میں ہم نقش آغاز کے آخری دو اقتباس نقل کر رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام کا تمام مضمون نقل کیا جاتا لیکن پرچہ کے صفحات متحمل نہیں (الحسینی)

ابھی حال ہی میں وزارت نشریات کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ موسیقاروں اور گلوکاروں کو ۱۸ سو نئے کے تمغے دینے کے لئے مقابلہ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ نیز ملک کے دونوں حصوں کے فنکاروں کو مزید ۹۹ تمغے دیئے جائیں گے۔ جنہوں نے جنگ کے دوران گیت گائے یا ان کی دھنیں بنائیں۔ طاؤس و رباب کی حوصلہ افزائی کے نام پر خرمستیوں کا یہ عالم ہے کہ دفاع کے نام سے ورائٹی شو ہونے لگے۔ فلمی عورتوں اور مردوں کے کرکٹ میچ کھیلے گئے اور اس سے حاصل شدہ حرام کمائی کو ایک اسلامی ریاست کے دفاعی فنڈ میں جمع کیا گیا۔ یہاں تک کہ ان حیا سوختہ طوائفوں کو محاذ جنگ میں لے جا کر مجاہد اور غیور فوجیوں کے سامنے نچوایا گیا اور اس طرح مقدس سرزمین کی توہین کی گئی۔ جو مسلمان مجاہدوں کے خون شہادت سے لالہ زار بنی ہوئی تھی۔ شہری دفاع کے نام پر بے پردہ عورتوں کی پریڈیں شروع ہو گئیں۔ اور اخبارات میں ان حیا سوز مناظر کی خوب خوب تشہیر کی گئی۔ پھر اللہ کی اس ناشکر گذاری اور کفران نعمت سے قدرتی ردعمل، ملک کی عام بے چینی، انتشار و بے اعتمادی، شکست و افتراق کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

غرض ایک طرف تو فیاضیوں کا یہ عالم اور دوسری طرف اس طبقۂ "خیارات" (علماء و مشائخ) کے ساتھ ناقدر شناسوں کی یہ پرانی ریس ہے کہ جب بھی ملک کی سالمیت و بقاء مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور مداخلت کا موقعہ آیا۔ تو یہ لوگ جہاد و قربانی کی صف اول کے قائد و سپاہی بن کر نکلے۔ لیکن جب تحسین و آفرین اور اعزاز و اکرام، قیادت و سیادت کو وقت آیا تو انہیں رجعت پسند اور دقیانوس ہونے، ملک کی ترقی میں روڑے اٹکانے والے اور کیا کیا خطابات سے نوازا گیا۔ کہ ملکی قیادت و سیاست کا انہیں کیا حق۔ ان کا مقام تو مسجد و محراب ہے۔ انہیں کیا حق کہ مدرسہ و خانقاہ کی چار دیواری سے نکل کر سریر سیاست و قیادت میں دخل دیں۔ اور ملک کی حقیقی فلاح و خیر خواہی کے لئے اور معاشرہ کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے کوئی آواز بلند کریں۔ کیا ناقدر شناسی اور احسان فراموشی کا ایسا سلوک ملک کے کسی دوسرے طبقہ کے ساتھ بھی روا رکھا گیا ہے۔

---

چند دن پہلے اخبارات میں خاندانی منصوبہ بندی کے ایک افسر کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ پچھلے چند دنوں میں صرف ایک علاقہ میں دو ہزار بچے اس منصوبہ کی وجہ سے پیدا نہ ہو سکے۔ انا للہ معدوم نہیں وہ کونسا آلہ اور پیمانہ ہے۔ جس سے اندازہ و شمار کے یہ اندازے لگائے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایک نسمہ (جو قومہ) تک کے پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہو، تو کوئی طاقت اسے اس کا رخانہ ہست و بود میں آنے سے نہیں روک سکتی۔ خلق و امر کے سرچشمے اور رزق و معاش کے خزانے اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ جو لوگ قوانین قدرت اور نوامیس فطرت میں اس طرح مضحکہ خیز دخل اندازیاں کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً اپنی رسوائی و ناکامی کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ اگر بالفرض والمحال پیدا ہونے سے پہلے ہلاک کئے جانے والے بچوں کی یہ تعداد صحیح بھی ہے۔ تو کیا ان حرامی بچوں کی شرح اضافہ اور تعداد پر بھی روشنی ڈالی جا سکے گی جو اس پلاننگ کی بدولت معمولی معمولی زچہ خانوں اور ہسپتالوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یا جنہیں زندگی کے سانس لینے سے قبل ہی کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں اور شہر کے گندے نالوں میں جھونک دیا جاتا ہے۔ کیا اعداد و شمار کے رجسٹر سے اس بات کی وضاحت بھی ہو سکتی ہے کہ کتنے افراد نے اس کا جائز و حلال مصرف میں استعمال کیا۔ اور کتنوں نے ناجائز و حرام طریقوں سے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

(سمیع الحق)

---

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی سرگرمیاں

سرگودھا ۱۱ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد قریشی عبدالغفور صاحب ناظم نے ماہ فروری کی آمد و خرچ کا حساب پیش کیا۔ اس کے بعد دارالمطالعہ کی نوماہی رپورٹ پیش کی گئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ نوماہ میں روزانہ مطالعہ کرنے والوں کی تعداد چھ ہزار ہے۔ کتابیں مطالعہ کرنے والوں کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ لوگ کتابیں بلا معاوضہ دارالمطالعہ سے گھروں میں لے جا کر استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ جن کتابوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان میں کلمات شیخ الاسلام صرف ایک اسلام۔ عقائد علماء دیوبند۔ سیرت حضرت اسماعیل شہید حیات آلوریؒ۔ سیرت امام اعظمؒ حیات شیخ الہندؒ بھی شامل ہیں اس کے بعد مرکزی جمعیۃ کے شائع شدہ ٹریکٹ "قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک" کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کی جائے۔

تجویز پاس کی گئی۔ کہ عید قربان کے موقعہ پر ایک اشتہار احکام و مسائل عیدالاضحیٰ کے نام سے مقامی جمعیۃ کی طرف سے شائع کیا جائے۔

فیصلہ ہوا کہ کشمیری مہاجرین کے لئے بقایا سامان جو پڑا ہے اس کو فوری طور پر لاہور بھیج دیا جائے (سامان لاہور پہنچ چکا ہے) آخر میں محکمہ اوقاف کی مساجد کے ناقص انتظام پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ نیکسٹ شوریٰ کا آئندہ اجلاس ۲۵ مارچ کو ہوگا۔

---

## دعائے صحت کی درخواست

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب سرگودھا اور جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال ناظم مرکزی دفتر کئی دنوں سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ علماء، مشائخ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

---

## اطباء حضرات پڑھیں
## ضروری تصحیح

۴ مارچ ۱۹۶۶ء کے ترجمان اسلام میں اطباء اہل توجہ فرمائیں کے عنوان سے محترم حکیم محمد عبدالسلام صاحب ممبر طبی بورڈ پاکستان کا ایک بیان اطباء کی خاطر چھپا تھا اس میں فیس کا لفظ آنے سے یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ شاید رجسٹریشن کی فیس بھی فارم کے ساتھ پیشگی بھیجنی ہے حقیقت یہ ہے کہ فارم دو روپے میں نیشنل بنک کی شاخوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگر فرداً فرداً بھی سے منگائے جائیں تو دو روپے کے ہمراہ ۱۴ ار بھی بھیجے جائیں تاکہ دفتر بذریعہ رجسٹری فارم بھیج سکے۔ اس کے سوا جو رجسٹریشن کی فیس ہوگی وہ فارم منظور ہونے کی اطلاع کے بعد بھیجی جائیگی۔ یاد رہے کہ فارم پر کرکے رجسٹری کے ذریعہ بھیجے جائیں۔ بعض حضرات کے سوالات کی وجہ سے عرض ہے کہ تصدیق رجسٹرڈ

---

## مشرقی پاکستان نمبر

جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کی دورۂ مشرقی پاکستان سے واپسی پر ادارہ ترجمان اسلام کا ایک شاندار نمبر نکال رہا ہے۔ جس میں دورہ کی مفصل کارروائی

- مسلمانان مشرقی پاکستان کا علماء سے تعلق
- مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کی رفتار
- تحریک پاکستان میں علماء اور عوام کا حصہ
- جنگال میں اسلام کی آمد
- حضرت درخواستی کے مختلف کانفرنسوں کے صدارتی خطبے
- اور دیگر حالات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر پیش کیا جا رہا ہے۔ ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں اور مشرقی پاکستان کے احباب اگر کوئی مواد ارسال کرنا چاہیں تو جلد بھیج دیں۔

# جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

## بنیادی جمہوریت کے ذریعہ اسلام کے منافی نظریات کو نہ پھیلایا جائے، اسلامیان پاکستان کے جذبات کا پاس کیا جائے

### مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرحد کا بیان

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ایک بیان میں حکومت کے اس طریقہ کار کو نہایت جرات اور بیباکی کے ساتھ اسلام کے خلاف کھلم کھلا محاذ قرار دیا ہے کہ حکومت بنیادی جمہوریت کے ذریعہ ملک میں شریعت اسلامی کے خلاف نظریات و افکار کے پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس ضمن میں ۷ مارچ ۱۹۶۶ء کو بنیادی جمہوریت کا جو تربیتی کورس شروع ہونے والا ہے۔ اس میں ممبران بنیادی جمہوریت کو خاص طور پر عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے فوائد اور طریقہ کار سے آگاہ کیا جائے گا۔ حالانکہ یہی وہ قوانین اور سکیم ہے جس کو ملک بھر کے علماء اسلام اور مذہب پرست طبقہ نے بالاتفاق غیر شرعی قرار دیا ہے۔ غیر شرعی قوانین اور سکیموں پر حکومت کی طرف سے زور دینا اور اس کی اشاعت کرنا اور لوگوں میں مقبول بنانا حکومت پاکستان کی بنیاد کو متزلزل کرنے کے مترادف ہے۔ اور اللہ کے قہر و غضب کو دعوت دینا ہے۔ جبکہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ اگر انہوں نے حکومت کے ان غیر اسلامی خیالات و افکار کو عوام میں مقبول کرانے کی کوشش کی تو نہ صرف وہ عوام میں اپنا اعتماد کھو بیٹھیں گے۔ بلکہ ملک میں حکومت کے خلاف زبردست نفرت پھیل جائے گی۔ پاکستان کے مسلمان کبھی اور کسی وقت بھی شریعت اسلامی کے خلاف حرکات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان غیر اسلامی حرکات کے خلاف ردعمل کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ پاکستان کے مسلمانوں کے اسلامی جذبات و احساسات سے کھیلنا ملک کے مفاد کے خلاف ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے اسلامیان پاکستان کے جذبات کا پاس کیا جائے۔

## باخدا دیوانہ شو با مصطفےٰ ہوشیار باش

اکثر دیکھنے میں آ رہا ہے کہ اچھے اچھے پڑھے ہوئے لوگ، اخبارات، رسالہ جات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر "ص" یا "صلعم" پر اکتفا کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کے آداب اور شان کے خلاف ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ زاد مجدہ جو کہ فضائل درود شریف میں مستند کتاب ہے تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا و ادائی کے اسم مبارک پر مکمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں لکھتا۔ محروم الادب اور محروم البرکت ہے۔ آپ بحوالہ مستند سند کے فرماتے ہیں کہ ایک شخص بہ سبب بخل کاغذ کے نام مبارک کے ساتھ مکمل درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلاز ہو گیا یعنی گل گیا۔ باخدا دیوانہ شو با مصطفےٰ ہوشیار باش۔ بہرحال اسم مبارک کے ساتھ سیادنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مکمل ہونا چاہیئے۔ اس میں تخفیف خلاف ادب ہے۔ جو کہ جرم ہے۔ متعدد عرب جمہوریہ مصر نے قانوناً اس کی ممانعت کر دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف پریس ایکٹ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ جو اخبار رسالے یا کتاب کے ڈیکلریشن کی منسوخی یا ضبطی کی صورت ہی ہو سکتی ہے۔ یعنی قانون کے ذریعہ پیغمبر اسلام کے اسم مبارک کا مکمل احترام ملحوظ رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہمارا ملک جمہوریہ اسلامیہ پاکستان اس بات کا زیادہ مستحق ہے۔ جو کہ اسلام کے نام پر ہی ظہور میں آیا ہے۔ قانوناً ایسا انتظام کیا جائے۔ ہم اپنی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کا بہت جلد آرڈیننس جاری کر کے خلاف ادب احترام کا سدباب کرے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(حاجی) نور احمد رکن جمعیۃ علماء اسلام وارسک)

## جمعیۃ علماء اسلام سمندری کی سرگرمیاں

گذشتہ ہفتہ سمندری میں جمعیۃ علماء اسلام کے دو راہنما حضرت مولانا محمد بشیر صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن اور مولانا احمد سعید پاشا ناظم ضلع لائلپور پہنچے انہوں نے مولانا محمد علی جانباز صاحب کے تعاون سے مختلف اجتماعات میں تقریریں کیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور عوام سے تعاون کی اپیل کی گئی۔ سمندری کے عوام نے گہری دلچسپی کا ثبوت دیا اور جمعیۃ کے تنظیمی کام کو وسیع پیمانے پر چلانے کا عہد کیا۔

## ضلعی دورہ کے بعد مولانا احمد سعید صاحب کے تاثرات

۲۶ فروری سے لیکر ۵ مارچ تک میں نے ضلع لائلپور کے تقریباً دس مقامات (ٹوبہ ٹیک سنگھ، چک نمبر ۳۴۵ کمالیہ، سمندری، چک نمبر ۹۳۔ تاندلیانوالہ۔ روپڑیاں۔ جھنگ بشمول جڑانوالہ، چک جھمرہ) پر جا کر لوگوں کے ساتھ اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے طریق کار کو پیش کیا۔ میرے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ مجھے اس دورہ میں سو فیصد کامیابی حاصل ہوئی جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ وہ علاقے جنہوں نے ضلعی جمعیۃ کو ابھی تک کوئی مالی امداد نہیں دی تھی۔ اس دورے کے بعد مجموعی طور پر دس ہزار روپیہ سالانہ ضلعی جمعیۃ کو دینے کو تیار ہیں اور انہوں نے ضلع بھر میں جمعیۃ کو منظم کرنے کے لئے ممبر سازی۔ نوجوان اسلام کی اشاعت۔ جمعیۃ کی رضاکار تنظیم انصار الاسلام کے لئے رضاکاروں کی بھرتی شروع کر دی ہے اور ایک ماہ بعد ہم لائلپور میں جمعیۃ کی دو روزہ ضلعی کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس موقعہ پر حکومت اور عوام کو معلوم ہو جائے گا کہ ضلع لائلپور میں سب سے زیادہ منظم اور طاقتور جماعت کونسی ہے۔ خدا ہماری حق کے راستے میں نصرت و امداد فرمائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل کا اجلاس

اباخیل - ۵ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل تحصیل لکی مروت ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا گل جنان امیر حلقہ ہذا منعقد ہوا۔ اراکین حلقہ ہذا کے علاوہ دیگر دیندار حضرات نے بھی شرکت کی۔ چونکہ مولانا محمد گل صاحب محلہ میں ماتم ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ اس کی اجلاس کو باقاعدہ تحریری اطلاع دی گئی۔ شاہ صاحب امیر ضلع و مولانا گل جنان امیر حلقہ و مولانا اکبر زمان دلیخیل نے تقاریر فرمائیں۔ مرکزی و صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں اور قراردادوں کی تائید کی گئی۔ اہمیت تنظیم پر زور دیتے ہوئے عام مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ علماء اسلام کی رہنمائی میں کام کرتے ہوئے اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ شاہ صاحب امیر ضلع نے جمعیۃ علماء اسلام سابق صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ کی قراردادوں اور فیصلوں پر روشنی ڈالی اور طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء بمقام لکی ہوگا۔ جس کے دعوت نامے یکم مارچ سے جاری کئے گئے ہیں۔

مذکورہ اجلاس کا ایجنڈا بیان کرتے ہوئے شرکت پر زور دیا گیا۔ عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی کی مذمت کی گئی۔ بعد ازاں مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم عمومی ضلع بنوں کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔

## جمعیۃ علماء قصور کا ہنگامی اجلاس

آج بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہوائی جامع مسجد کوٹ مراد خاں میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ کی تنظیمی اور پیش آمدہ دیگر مسائل پر غور و خوض کیا گیا اور اس سلسلے میں جمعیۃ کے تمام اراکین پر زور دیا گیا کہ وہ اپنی جماعتی سرگرمیاں تیز تر کر دیں۔ نیز بالاتفاق طے پایا کہ جمعیۃ کا سالانہ انتخابی اجلاس ۱۰ اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء بلایا جائے اس لئے قصور کے جماعتی اراکین مندرجہ بالا تاریخ نوٹ فرمالیں۔

دفتری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء قصور

## قبول اسلام

حضرت مولانا محمد بشیر صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے دست حق پرست پر مندرجہ ذیل اصحاب نے اسلام قبول کیا۔ جن کے اسلامی نام یہ ہیں:-

| پہلا نام | اسلامی نام |
|---|---|
| راجہ ملد پیر و عمر ۵۰ سالی | مراجدین |
| کیسرو زوجہ راجہ | حسن بی بی |
| سادھو ولد راجہ عمر ۴۰ سال | محمد صادق |
| جھنگا ولد راجہ " ۲۰ " | محمد صدیق |
| دنی چند ولد راجہ " ۱۶ " | محمد رفیق |

# معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہیں اور ملک بھر کے لوگ اکثریت سے فائدہ اٹھاتے ہیں ہمارے ہاں تمام ادویات خالص اجزاء پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس لئے مفید اور موثر ہیں۔

**مقوی بدن فولادی گولیاں** خطیب، صحافی، مدرس، کاتب، طالب علم اور وہ حضرات جو زیادہ دماغی کام کرتے ہیں یا زیادہ بیٹھے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اعصاب بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ یہ گولیاں اعصاب میں تھکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معدہ اور جگر کی خرابی۔ مثانہ کی کمزوری اور آنتوں کے فعل کو درست کرتی ہیں۔ قیمت بارہ روپے پیکٹ۔

**سلاجیت پلز کمپاؤنڈ** یہ گولیاں کشتہ فولاد اور خالص سلاجیت کا مرکب ہیں جسم میں قدرتی توانائی اور تروتازگی بخشتی ہیں۔ چہرے پر نکھار پیدا کرتی ہیں۔ اعصاب کو قوت دیتی ہیں اور جنسی امراض کا سدباب کرتی ہیں۔ جنسی الجھنوں کو دور کرتی ہیں۔ اور نزلہ و زکام کو بھی مفید ہیں۔ بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ قیمت فی پیکٹ دس روپے۔

**جریان کورس** جریان ایک ایسا موذی مرض ہے۔ جس سے حسن و شباب اور زندگی کی عام رنگینیاں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں اور دماغ تک معطل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے انتہائی مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ مکمل کورس ۱۲ گولی۔ قیمت ۱۲ روپے۔

**حب اٹھرا** ایک لاجواب دوا ہے۔ عورتوں کی مختلف امراض کی وجہ سے بچے مدت سے پہلے ہی اسقاط سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ نیز ایام حمل کے دوران طبیعت کی سستی، بے چینی۔ بدن کے ٹوٹنے۔ کمر کے درد کو بھی دور کرتی ہیں۔ ابتداء حمل سے ہی یہ گولیاں صبح و شام استعمال کرائیں۔ مکمل کورس قیمت ۲۰ روپے

**مقوی دماغ** دماغی گرانی۔ کمزوری۔ سر میں درد اور بھاری پن۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزلہ و زکام کی کثرت سے بالوں کا سفید ہو جانا۔ ان تمام عوارضات میں بیحد مفید اور بے نظیر دوا ہے۔ دماغ کے فضلات کو صاف کرتی ہیں اور اس کے زیادہ استعمال سے سفید بال پھر سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ایک پاؤ ۵/ روپے۔

**معجون عشبہ** فساد خون، پھوڑے پھنسیاں، خارش، جوڑوں کے درد، آتشک گٹھیا، جذام، بواسیر اور دیگر جلدی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک پاؤ ۵/ روپے

**اصلی سلاجیت مصفیٰ** آپ نے سلاجیت کے فوائد سنے ہوں گے۔ یہ پتھر کا گوند ہے یہ سر بفلک پہاڑوں کی دشوار گذار چوٹیوں سے نکلنے والی عجیب و غریب مقوی چیز ہے۔ زور لگنے، گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی ضعف اعصاب ضعف جسم۔ دردوں وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ تولد کے بعد زچہ چند دن کھالے تو تمام دوسری دواؤں سے زیادہ مفید ہے بشرطیکہ اصلی ہو۔ نرخ ۲ روپیہ فی تولہ ۱۲۰ روپیہ فی سیر۔

**حب عنبری** یہ گولیاں ۔ ۔ ۔ عنبر، اصلی زعفران، جدوار اور ازاراقی سے مرکب ہیں اجزا ہم وزن ہیں۔ اصلی مل سکیں تو خود بنا لیجئے۔ ورنہ پچیس روپیہ سینکڑہ کے حساب سے معیاری دواخانہ سے منگوا لیجئے۔ دماغ، پٹھوں، نزلہ زکام اور دردوں وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ امیر ہی کھا سکتے ہیں۔

**دمہ کی دوا** دمہ کے لئے مجرب ادویہ۔ تین قسم کی دوائیں مجموعی قیمت پندرہ روپے۔

**سفوف قبض کشا** بچوں اور بڑوں کی قبض کے لئے بلا تکلیف مجرب۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔ ۵ تولہ سے کم ارسال نہ ہوگی۔ جو بچوں کی ساٹھ خوراک ہوگی اور بڑوں کی تیس خوراک۔ درد گردہ اور استسقاء کے لئے بہترین جلاب ہیں۔ اس کے لئے ۶ ماشہ فی خوراک ہوگی۔

**پرانی پیچش** پرانی پیچش کی مجرب گولیاں قیمت دس روپے سینکڑہ

**بواسیر کی دوا** بواسیر بادی اور خونی کے لئے علیحدہ علیحدہ دوائیں۔ بادی کے لئے دس روپے سینکڑہ گولیاں۔ خونی مسّہ والی کے لئے تین دوائیں مجموعی قیمت بیس روپے

**نرینہ اولاد کی دوا** جس کا استعمال حمل پر اڑھائی ماہ گذرنے کے فوراً بعد سے شروع ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے۔

**لبوب کبیر (محافظ شباب)** مشک۔ زعفران۔ عنبر اور دیگر پچاس قیمتی ادویہ کا مشہور مرکب ہے۔ محافظ شباب ہے۔ جو رطوبتیں جوان رہنے کے لئے ضروری ہیں مہیا کرتا ہے۔ اعصاب کو قوت و طاقت بخشتا ہے۔ گردوں کو گرم اور قوی کرتا ہے۔ مادہ تولید کو بکثرت پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ مثانہ اور دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ چہرے پر نکھار اور شگفتگی لاتا ہے۔ موسم بہار میں ضرور استعمال کریں قیمت ۱۰ تولہ ۱۰ روپیہ

**دواء المسک جواہر دار** اس میں جواہر۔ مشک۔ عنبر۔ موتی اور دیگر بیش قیمت ادویات شامل ہیں۔ دل، معدہ اور جگر کو طاقت و توانائی بخشتی ہے اور ان کے افعال کی حرکات میں نظم، باقاعدگی اور تازگی پیدا کرتی ہے۔ دل کی تمام امراض میں بے حد مفید ہے۔ سریع اثر ہونے کی وجہ سے دل کو فوری قوت دیتی ہے اور اس کی خرابیوں و نقائص کو دور کر کے دوران خون کو درست کرتے ہوئے بدن کے ہر عضو میں خون پہنچاتی ہے۔ غشی کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ خفقان سوداوی اور مالیخولیا امراض میں خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ عام جسمانی کمزوری یا بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتی ہے ۔۔۔ قیمت دس تولہ ۱۲ روپے۔

**حب مقوی معدہ** اکثر امراض انسانی معدہ اور آنتوں کی خرابی۔ نظام ہضم کی نادرستی اور جگر کے فعل کا صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حب مقوی معدہ ان امراض میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔ جگر اور آنتوں کی سرعت میں مستعدی پیدا کر کے دائمی قبض اور اپھارا۔ پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہے اور طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو تقویت دے کر بھوک لگاتی ہے اور تبخیر معدہ کو دور کرتی ہے جنسی امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں چہرے کو صاف اور شگفتہ کرتی ہیں ۔۔۔ ۱۰۰ ٹکیاں قیمت ۶/۰ روپیہ۔

**سفوف مغلظ** جنسی امراض میں یہ سفوف ہمارے دواخانہ کی اہم اور مفید ترین دوا ہے۔ رقت سرعت انزال اور دھات کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے میں عجیب الاثر واقع ہوا ہے۔ جو لوگ اپنی بے اعتدالیوں کی وجہ سے بہت سی خرابیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے امید کا پیغام ہے۔ کم خرچ اور بالانشین کی مثل کا مصداق بھی ہے۔ ایک شیشی ۱۰ تولہ ۶/۰ روپے

**حب اکسیر نزلہ** یہ گولیاں عجیب اثر ہیں دائمی نزلہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ سر درد۔ تھکن گرانی اور بخار کے لئے بھی نہایت فائدہ مند اور مجرب ہیں۔ دائمی نزلہ کا شافی علاج ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولیاں ۶/۰ روپے

**کھانسی کی گولیاں** یہ گولیاں حیرت انگیز طور پر مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کھانسی کو مکمل آرام پہنچاتی ہیں۔ حتیٰ کہ دق کی کھانسی کے لئے بھی مجرب اور آزمودہ ہیں۔ سو گولی بارہ روپے۔

**احتلام کورس** انتہائی خطرناک اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی، اعصابی اور جسمانی طاقتوں کو ختم کر کے صحت و زندگی کو دیمک کی طرح کھوکھلا اور بیکار کر دیتا ہے۔ اس مرض میں مبتلا انسان معاشرہ میں کوئی قابل قدر خدمت سرانجام نہیں دے سکتا اور وہ اپنے آپ سے بیزار نظر آتا ہے اور اعصابی تھکن محسوس کرتا ہے۔ کام کاج سے جی چراتا ہے اس مہلک مرض کی بارہا آزمودہ دوا مکمل کورس آٹھ روپے

(باقی صفحہ پر)

## سرمہ اکسیر بصر

آنکھوں کی حفاظت و صفائی میں غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آنکھوں کی خرابی اور عینک کا سہارا کی صورت میں نکلتا ہے فضا میں گرد و غبار، دھواں مسلسل مطالعہ بینی اور تیز روشنی اور معدہ کی خرابی سے آنکھوں کے کئی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ سوجن۔ درد۔ ککرے۔ دھندلا دکھائی دینا۔ مسلسل کتب بینی اور ضعف بصارت کی وجہ سے سر درد پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی قدرتی چمک جاتی رہتی ہے۔ سرمہ اکسیر بصر سے آپ اپنی آنکھوں کی تکلیف دور کر سکتے ہیں۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ آنکھوں کو صاف شفاف بناتا ہے۔ اور آنکھوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے۔ دو شیشی سے کم ارسال نہیں کی جاتی

## برصی (برص یعنی پھلبہری کے لئے کامیاب دوا

یہ اس قدر مہلک مرض ہے کہ آدمی کے حسن و جمال کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔ جسم میں جا بجا سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔ جو ابتدا میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن علاج نہ کروانے کی صورت میں ان کا احاطہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ جسم کے ہر حصہ پر پھیل جاتے ہیں۔ اس مرض کے لئے ہمارے دواخانہ نے کامیاب دوا تیار کر لی ہے۔ برصی کو تین ماہ مسلسل استعمال کرنے سے انشاء اللہ مرض جاتا رہتا ہے اور سفید دانوں کا نشان تک مٹ جاتا ہے۔ جن لوگوں کی ابتدائی سٹیج ہو۔ انہیں جلد افاقہ ہو جاتا ہے تین ماہ کی دوا۔ قیمت ۱۵ روپے۔

## مصفّی خون

جسم میں فاسد مادوں کے جمع ہونے کی وجہ سے خون میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے کئی ایک امراض جلدی اور اندرونی پھوٹ پڑتے ہیں۔ پھوڑے پھنسیاں۔ چہرے پر بدنما داغ اور سیاہی۔ مہاسوں کا پیدا ہو جانا۔ کھجلی اور رطوبت کا بہنا۔ طبیعت کا مکدر اور بھاری ہو جانا۔ آنکھیں گدلی ہو جاتی ہیں اور چپکنے لگتی ہیں۔ خون کی خرابی کی وجہ سے کام کاج کو بھی جی نہیں چاہتا۔ ان سب کے لئے قدرتی اور شافی دوا حب مصفی خون ہے۔ جو تجربہ سے انتہائی کامیاب ثابت ہو چکی ہے۔ چہرہ پر نکھار پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو صاف رکھتی ہے اور صالح خون پیدا کرتی ہے۔ نیز مندرجہ بالا امراض کا قلع قمع کرتی ہے۔ قیمت ۵۰ گولیاں ۴ روپے۔

## حب وجع المفاصل

(جوڑوں کے درد کے لئے مفید دوا) یہ دوا جوڑوں کے درد اور نقرس کو سکون و آرام پہنچا کر مرض کے اصل سبب کو دور کر دیتی ہے اور صحت سے ہمکنار کرتی ہے۔ بعض امراض مثلاً دل۔ سوزاک اور آتشک وغیرہ کے بعد جو جوڑوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ نہایت آزمودہ اور مجرب دوا ہے۔ ایک مکمل کورس کی دو قسم کی دوا۔ قیمت ۱۲ روپے۔

## معیاری منجن

دانتوں کی خرابی کی وجہ سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ منجن دانتوں کی میل کچیل کو دور کرتا ہے اور قدرتی چمک پیدا کرتا ہے اور دانتوں کو دیگر امراض سے بچا کر قوت بخشتا ہے۔ دانتوں کی اکثر بیماریوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱/۵۰ روپیہ۔ دو شیشیوں سے کم نہیں ارسال کی جا سکے گی۔

## اکسیر اطفال

بچوں کے قے، دست اور ہاضمہ کی خرابی کے لئے بے نظیر سفوف ہے ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اگر بچوں کو مسلسل استعمال کرائی جائے تو سوکھے کا بہترین علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپے۔

## روغن بادام خالص

روغن بادام خالص ہمارے دواخانہ میں بالکل تازہ اور بغیر کسی ملاوٹ کے ملتا ہے۔ جسم کی خشکی کو دور کرتا ہے۔ دماغ کو تر و تازگی بخشتا ہے۔ آنکھوں کی خشکی کو دور کر کے ان کی حرکات و افعال کو درست کرتا ہے دائمی قبض کو دور کرتا ہے۔ بہترین ملین ہے۔ دماغ کی کمزوری کی صورت میں بیرونی طور پر کنپٹیوں پر مالش کرنے سے کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ اعصاب کو تسکین دے کر بے خوابی کو دور کرتا ہے اور گہری نیند لاتا ہے۔ دس تولہ قیمت ۷/۵۰ روپیہ۔ نصف سیر اکٹھا منگوانے پر خصوصی رعایت کی جائے گی۔

تمام یونانی مرکبات، مشروبات اور کشتہ جات خالص اور ارزاں

ملنے کا پتہ

**معیاری دواخانہ و لیبارٹریز چوک رنگ محل - لاہور**

## دیگر یونانی مرکبات جو خالص اور مکمل اجزاء پر مشتمل ہیں

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| جوارش جالینوس | ۱۰ تولہ | ۴/۵۰ | جوارش کمونی | ایک پاؤ | ۴/۰ |
| معجون فلاسفہ | ایک پاؤ | ۶/۵۰ | معجون عشبہ | " | ۵/۵۰ |
| اطریفل زمانی روغن بادام والی | | ۶/۰ | اطریفل کشنیز روغن بادام والی | " | ۶/۰ |
| اطریفل اسطوخودوس | ایک پاؤ | ۴/۵۰ | معجون مقوی باہ | ۱۰ تولہ | ۱۲/۰ |
| معجون شباب آور | ۱۰ تولہ | ۱۲/۰ | یونانی چورن | | ۱/۵۰ |
| خمیرہ گاؤزبان | ایک پاؤ | ۴/۰ | حب کبد نوشادری | ۱۰۰ ٹکیاں | ۲/۵۰ |
| معجون مقوی معدہ | ۱۰ تولہ | ۳/۰ | حب ازاراقی | ۱۰۰ گولیاں | ۵/۰ |
| کشتہ فولاد | ایک تولہ | ۸/۰ | | | |

## اکسیر پائیوریا (دانت اکھاڑنا کوئی علاج نہیں)

گوشت خورہ پائیوریا کے علاج کے سلسلے میں لوگ علاج دندان (اخراج دندان) کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یہ کوئی علاج نہیں۔ مرض کا جب تک سبب دور نہ کیا جائے مرض نہیں جاتا۔ ہمارا پائیوریا کورس جس میں ملنے اور کھانے والی دوا شامل ہے کے استعمال سے انشاء اللہ مرض جاتا رہتا ہے اور ہلتے دانت پھر سے مضبوط و محکم ہو جاتے ہیں۔ مکمل کورس دس روپے۔

## خمیرہ عنبری جواہر والا

معیاری لیبارٹریز کا خالص اجزاء پر مشتمل خمیرہ عنبری جواہر دار تیار ہو چکا ہے۔ سونے کے ورقوں کے بجائے سونے کا کشتہ ڈالا گیا ہے۔ بہترین مقوی دل و دماغ ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت ۱۲ روپے۔

## بہترین طبی مشورہ و علاج

دور دراز کے رہنے والے حضرات جو سفر کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے طبی بورڈ کو اپنے مفصل حالات مرض لکھ کر جوابی لفافہ کے ہمراہ ارسال کریں۔ بورڈ باہمی مشورہ سے مرض کا جائزہ لے کر آپ کو بہتر مشورہ دے گا اور علاج کے سلسلہ میں آپ کی راہنمائی کرے گا۔ نسخہ جات لکھنے میں ہمارے ہاں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیا جاتا۔

پتہ:۔ مجلس تشخیص و تجویز معیاری دواخانہ نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

## اصحابہ رسول پر مودودی صاحب کے بے رحمانہ حملوں کا "عادلانہ دفاع"

حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری صاحب کی تازہ تصنیف جس کا مقدمہ خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے رقم فرمایا۔ قسم اول ۳ روپے قسم دوم ۲/۵۰ - مودودی مذہب از قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ قیمت ۶۵ - ۰

مودودی دستور و عقائد کی حقیقت - از شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ۷۵ - ۰

مودودی سیاست کے کرشمے ..... قیمت ۲۵ - ۰

مودودی جماعت اور عورت کی صدارت از مولانا خالد محمود صاحب " ۳۶ - ۰

اسلامی جمہوریت کے تقاضے - از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد " ۱۰ - ۰

علماء کے کارنامے - از ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب " ۳۷ - ۰

تعارف جمعیۃ علماء اسلام پاکستان " " " " ۲۵ - ۰

علماء اور ان کے فرائض - از حکیم محمود احمد صاحب ظفر " ۷۵ - ۰

سفرنامہ دیار حبیب - از حکیم مختار احمد الحسینی " ۱ - ۰

عقائد علماء دیوبند " ۱ - ۶۲

مسلک دیوبند " ۱ - ۱۲

عروج و زوال کا قرآنی دستور - از مولانا ابوالکلام آزاد " ۳ - ۰

قلید قرآن قیمت ۴/۰ ڈاڑھی کی شرعی حیثیت " ۷۵ - ۰

ہر قسم کی کتب ارزاں قیمتوں پر ہم سے طلب کریں

**مکتبہ تعمیر حیات نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور**

| رول نمبر | نام طالب علم معہ ولدیت | نام مدرسہ | کل نمبر |
|---|---|---|---|
| ۱۰۶ | رسول شاہ ولد محمد غلام جان | دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک | ۳۵۷ |
| ۱۰۷ | عبدالرحیم شاہ ولد جہان شاہ | 〃 | ۳۱۷ |
| ۱۰۸ | عبدالصمد ولد مولانا محمد گل | 〃 | ۳۵۸ |
| ۱۰۹ | بشیر احمد ولد مولوی عبدالجبار | 〃 | ۲۵۱ |
| ۱۱۰ | حافظ عنائت الرحمٰن ولد مولانا عبدالحنان | 〃 | ۲۵۲ |
| ۱۱۱ | سید نبی ولد حضرت سید | 〃 | غیر حاضر |
| ۱۱۲ | عبدالبر ولد مولانا عبدالشکور | 〃 | ۲۹۸ |
| ۱۱۳ | عثمان غنی ولد عبدالغنی | 〃 | ۲۹۴ |
| ۱۱۴ | میاں گل داد ولد زرداد | 〃 | ۲۶۹ |
| ۱۹۲ | میاں گل ولد پاشندو محمد | 〃 | ۳۹۰ |
| ۱۹۳ | عنائت اللہ ولد عبدالحکیم | 〃 | ۳۰۱ |
| ۱۹۴ | محمد رضا ولد اکبر شاہ | 〃 | ۳۴۷ |
| ۱۱۵ | عبدالغفار ولد مولوی عبدالستار | دارالعلوم ربانیہ ضلع لائلپور | ۳۱۳ |
| ۱۱۸ | محمد زاہد ولد قاری حبیب اللہ | 〃 | ۲۹۸ |
| ۱۲۸ | غلام حیدر ولد خدا بخش | قاسم العلوم ملتان شہر | ۲۴۶ |
| ۱۲۹ | محمد حسن البرقی ولد مولانا محمد | 〃 | ۴۸۲ |
| ۱۳۰ | محمد رمضان ولد عطا محمد | 〃 | ۳۳۸ |
| ۱۳۱ | عبدالستار ولد غلام حسن | 〃 | ۲۵۶ |
| ۱۳۲ | اللہ دتہ ولد حاجی فیض بخش عرف خلیل الرحمٰن | 〃 | ۳۴۶ |
| ۱۳۴ | حافظ سلطان سکندر ولد میاں اللہ یار | 〃 | ۳۴۱ |
| ۱۳۶ | محمد انور شاہ ولد محمد اکبر خان | 〃 | ۵۰۴ |
| ۱۳۳ | حافظ غلام حیدر ولد مبارک خاں | 〃 | ۲۷۰ |
| ۱۳۷ | خدا بخش ولد غلام حیدر | 〃 | ۲۶۳ |
| ۱۳۸ | عبدالحلیم ولد معروف شاہ | 〃 | ۳۹۴ |
| ۱۳۹ | بشیر احمد ولد بہادر علی | 〃 | ۳۳۹ |
| ۱۴۰ | غلام محمد ولد گامن | 〃 | ۳۳۲ |
| ۱۴۱ | احمد علی ولد میاں محمد یار | 〃 | ۲۶۶ |
| ۱۴۲ | بہاؤالحق ولد اللہ بخش | 〃 | ۳۱۷ |
| ۱۴۴ | جلال الدین ولد حاجی ظفر خاں | 〃 | ۲۵۰ |
| ۱۴۵ | محمد قاسم ولد امام بخش | 〃 | ۳۰۰ |
| ۱۴۶ | عاشق محمد ولد اللہ دتہ | 〃 | ۳۱۷ |
| ۱۴۸ | امیر احمد ولد غلام حسن | 〃 | ۲۹۵ |
| ۱۴۹ | پیر محمد ناصری ولد مولوی نور محمد | مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان شہر | ۴۵۵ |
| ۱۵۰ | عبدالعزیز ولد گل محمد | 〃 | ۳۸۴ |
| ۱۵۲ | عبدالرحیم ولد میاں سردار محمد | 〃 | ۲۹۵ |
| ۱۵۳ | مشتاق احمد ولد نور محمد | 〃 | ۳۵۲ |
| ۱۵۴ | رشید احمد ولد مولوی بشیر احمد | 〃 | ۳۴۵ |
| ۱۵۵ | عبدالرحمٰن ولد حاجی غلام حاضر | 〃 | ۲۹۹ |
| ۱۵۶ | خدا بخش ولد غلام فرید | 〃 | ۳۱۸ |
| ۱۵۷ | عبدالغفور ولد اللہ وسایا | 〃 | ۳۳۴ |
| ۱۵۸ | محمد رفیق ولد قمر الدین | 〃 | ۲۸۲ |
| ۱۶۰ | رفیق احمد ولد عبدالغفار | 〃 | ۳۰۱ |
| ۱۶۱ | سید محمد حسن ولد سید حشمت علی شاہ | 〃 | ۳۲۰ |
| ۱۶۲ | ظہور احمد ولد حاجی غلام نبی | مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان شہر | ۳۰۵ |
| ۱۶۳ | محمد امین ولد محمد خاں | 〃 | ۳۴۸ |
| ۱۶۴ | محمد یحییٰ ولد مولوی محمد علی | 〃 | ۲۹۸ |
| ۱۶۵ | عبدالرحمٰن ولد محمد صدیق | 〃 | ۲۸۰ |
| ۱۶۷ | واحد بخش ولد اللہ بچایا | 〃 | ۲۰۸ |
| ۱۶۸ | محمد شاکر ولد غلام محمد | 〃 | ۳۲۳ |
| ۱۶۹ | عبدالغفار ولد عبدالرحمٰن | 〃 | ۲۹۴ |
| ۱۷۰ | لیاقت علی ولد محمد صدیق | 〃 | ۳۵۹ |
| ۱۷۱ | محمد شفیع ولد محمد طاہر | مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامع مسجد | ۲۹۸ |
| ۱۷۲ | محمد عبدالقادر ولد محمد ثناء اللہ | نیو ٹاؤن کراچی ۵ | ۲۹۸ |
| ۱۷۳ | عبدالغفور ولد مولوی محمد قاسم | 〃 | ۵۲۵ |
| ۱۷۴ | عبدالعزیز ولد گل محمد | 〃 | ۳۶۵ |
| ۱۷۶ | محمد خلیل ولد مولوی محمد نذیر | 〃 | ۳۳۷ |
| ۱۷۷ | محمد ابراہیم ولد مولوی عبداللہ | 〃 | ۴۸۱ |
| ۱۷۸ | محمد ابراہیم ولد ملک محمد پیارا | 〃 | ۳۲۷ |
| ۱۷۹ | محمد الدین ولد محمد بہ رالدین | 〃 | ۳۷۲ |
| ۱۸۰ | غلام فرید ولد مہر علی | 〃 | ۳۴۵ |
| ۱۸۱ | عبدالعزیز ولد عبید اللہ | 〃 | ۲۷۸ |
| ۱۸۲ | محمد جمیل ولد عبدالرزاق | 〃 | ۳۰۲ |
| ۱۸۳ | عبداللہ ولد حاجی محمد یوسف | 〃 | ۳۵۴ |
| ۱۸۴ | عبدالقیوم ولد محمد صدیق | 〃 | ۴۰۶ |
| ۱۸۵ | نادر حسین ولد علی عباس | 〃 | ۳۱۴ |
| ۱۸۶ | محمد اعظم ولد محمد ابراہیم | 〃 | ۳۴۰ |
| ۱۸۸ | ولی محمد ولد خان محمد | 〃 | ۳۳۷ |
| ۱۸۹ | محمد عبدالخالق ولد غلام علی | 〃 | ۲۳۶ |
| ۱۹۰ | عبدالرحمٰن ٹیلر ولد حاجی محمد یوسف | 〃 | ۳۲۹ |

# جانشین قطب عالم حضرت لاہوری قدس سرہٗ کا ارشاد

## (جمعیۃ علماء اسلام کی مدد کرو)

حضرت قطب عالم مفسر قرآن صدر اول جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ نے جمعیۃ علماء اسلام کی صدارت قبول فرمائی۔ جبکہ مغربی پاکستان کے علماء کرام کے عظیم اجتماع نے آپ کو ملتان میں ۱۹۵۶ء میں اس کے لئے مجبور کیا۔ آپ کے عہد سے اب تک آپ کی برکات سے جمعیۃ دین کی خدمت اور مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی راہنمائی میں مسلسل مصروف ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وابستہ حضرات جمعیۃ کی مالی امداد میں پورا پورا حصہ لیتے رہے۔

اس لئے میں ان حضرات سے خصوصاً اور عام اہل اسلام سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ وہ قربانی کی کھالیں اور دیگر صدقات کے سوا اپنے عطیات سے بھی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی امداد فرما کر ان خدمات میں حصہ دار بنیں۔ یہ امداد خود اپنی امداد ہے۔ اگر اسلام رہا تو ہم بھی رہیں گے۔ خدانخواستہ اسلام نہ رہے تو ہم کہاں رہ سکتے ہیں۔ امید کہ حساس مسلمان دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ کریں گے۔

احقر

محمد عبید اللہ انور

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক

# তরজুমানে ইসলাম

লাহোর

WEEKLY

# TARJUMANE ISLAM

LAHORE

REGD. L. No. 7132

price 12 paisse

## بقیہ — فارغ التحصیل علماء کو مبارکباد

فقہ و تصوف کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث سے تلعب ہو رہا ہے۔ اسلامی معاشرہ کو یورپ کی لعنتی تہذیب سے بدلا جا رہا ہے۔ اگرچہ اصلاح امت کی بڑی ذمہ داری خود حکومت پر ہے۔ مگر حکومت تو آج کل خود قابل اصلاح ہے۔ اس لئے امت مرحومہ کے رشد و ہدائت اور علوم دینیہ کے بقاء و تحفظ کے ساتھ ساتھ نفس اسلام کی حفاظت بھی آپ کو کرنی ہوگی۔ یہ کٹھن کام ہے۔ مگر اسی لئے تو آپ کو ورثۃ الانبیاء کا خطاب دیا گیا ہے۔ آپ ملک کے اطراف میں پہنچ جائیں اور آیت کریمہ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ کے مطابق اپنے اپنے ماحول میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کر کے مستقل اور جرأت مندانہ خدمت دین اور جہاد اسلامی میں مشغول ہو جائیں۔ اس کی پرواہ نہ کریں کہ دنیا آپ کو کیا کہتی ہے۔ یہ دیکھیں کہ دین کا بھلا اور اسلام کی بلندی کس میں ہے۔ آپ اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیں کہ علماء دین سیاسی، مذہبی، دینی اور دنیوی ہر طرح کی قیادت کے اہل ہیں۔ ادارہ ترجمان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان آپ کو آپ کی کامیابی پر دلی مبارکباد دیتی اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں ہوا کا رخ پھیر دے دین کا بھلا کرے۔ اور دین و علماء دین کا وقار بلند ہو ع این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد — برحمتک یا ارحم الراحمین۔

## برطانوی ناشرین کی بیہودہ حرکت پر شدید احتجاج

بہاولپور میں ۲۵ فروری کو جامع مسجد الصادق، جامع مسجد مدرسہ فاروقیہ اور شہر کی دیگر بڑی بڑی جامع مساجد کے اجتماعات جمعہ میں حسب ذیل قرارداد مجلس احرار اسلام کی تحریک پر منظور کی گئی۔

"ہرگاہ انتھالوجی اسلامک لٹریچر" نامی کتاب کے برطانوی ناشرین نے سرورق پر سید کونین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویر چھاپ کر اپنے خبث باطن اور سفلے پن کا ثبوت دیا ہے۔ مسلمانان بہاولپور کا یہ اجتماع برطانوی ناشرین کی اس مذموم حرکت کو حد درجہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس حقیقت کے پیش نظر کہ امریکی اور یورپی ممالک کے ناشرین اکثر اس قسم کی حرکات کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ صدر مملکت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی ایسا موثر اقدام کریں جس سے آئندہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ مزید برآں غیر ملکی لٹریچر کی درآمد کے سلسلے میں علماء و فضلاء پر مشتمل ایک بورڈ کا قیام عمل میں لایا جا کر ملک کے اندر ہر قسم قابل اعتراض لٹریچر کا سدباب کیا جائے۔ یہ اجلاس زیر بحث کتاب کی ضبطی کے فوری احکام جاری کئے جانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

## اکابر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا دورۂ مشرقی پاکستان

### ۲۰ مارچ کو سلہٹ میں ضلعی کانفرنس

(از حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

اہل علم حضرات سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ اس زمانہ میں مذہبی جذبات سرد پڑ رہے ہیں اور لادینی خیالات آہستہ آہستہ ان کی جگہ لیتے جا رہے ہیں۔ ہر طرف سے قرآن و سنت پر حملے ہو رہے ہیں۔ بے دینی اور بے حیائی کا طوفان چل رہا ہے۔ اسلامی اصول و قوانین پامال کئے جا رہے ہیں۔ اس نازک ترین دور میں مذہب و ملت کے تحفظ کی ذمہ داری زیادہ تر ان حضرات پر عائد ہوتی ہے۔ جن کو مشکوٰۃ نبوت کے فیضان سے حصہ وافر ملا ہے۔ بحمد اللہ اسی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے فی الحال مغربی پاکستان سے آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سابق ایم این اے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سابق ایم پی اے اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد مشرقی پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آئندہ مورخہ ۲۷ ذی قعد مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۶۶ء بروز اتوار ضلع سلہٹ تھانہ گلاب گنج میں بمقام ڈھاکہ ..... ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ بنابریں تمام محبین رسول اور دیندار و مخیر حضرات خصوصاً اہل علم حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ مع احباء کے اس تقریب سعید میں شرکت کی دعوت قبول فرما کر اس دینی تحریک کو کامیاب بنائیں۔

الداعی الی الخیر: محمد اشرف علی بشوناتھی ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا وفد مشرقی پاکستان کو

۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء بروز ایتوار ساڑھے پانچ بجے شام کو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا وفد زیر قیادت امیر مرکزی حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی بذریعہ ہوائی جہاز (پی آئی اے) ڈھاکہ روانہ ہوگیا۔ وفد میں حسب اعلان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سابق ایم این اے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب سابق ایم پی اے اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سرحد شامل ہیں۔ یہ وفد ۲۲ مارچ تک مشرقی پاکستان کا دورہ کرتے ہوئے مختلف مقامات پر جمعیۃ کے دینی و سیاسی مقاصد کی اشاعت اور اور دونوں حصص ملک کے درمیان بہترین اسلامی روابط کے لئے کام کرے گا۔

## ضروری تصحیح

ترجمان اسلام کے شمارہ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۵ پر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی طرف سے مہاجرین کشمیر کے لئے ۱۱۴/۰ روپیہ شائع ہوئے ہیں۔ ۱۱۴/۰ روپیہ نہیں بلکہ ۲۱۴/۰ روپیہ ہیں۔ قارئین کرام نوٹ فرما لیں۔

(ادارہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

اسلام ہوزری کا قابل قدر مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
جرسی۔ مردانہ۔ زنانہ۔ بچکانہ۔ پل اوور
لیڈیز کوٹ۔ مفلر۔ بنیان۔ لیڈی ویسٹ
سوتی۔ سلکی۔ ریشمی انڈرویئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۲۷

جدید ایڈیشن
خوشنما و عکسی قرآن مجید مترجم و محشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۲×۲۹ مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
قسم دوم: عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

9/34

# تحفظ ناموس رسالت

## پاکستان میں تحفظ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مَالِکُ الْمُلُوْکِ ..... وَقَلْبُ الْمُلُوْکِ فِیْ یَدِیْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْکِہِمْ عَلَیْہِمْ بِالرَّحْمَۃِ وَالرَّفْقِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَہُمْ بِالسَّخْطَۃِ وَالنِّقْمَۃِ فَسَامُوْہُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَی الْمُلُوْکِ وَلٰکِنِ اشْتَغِلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالذِّکْرِ وَالتَّضَرُّعِ کَیْ اُلْیِسَکُمْ

(ترجمہ) حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خبردار کرتا ہے کہ میں خدا ہوں میرے سوا خدا اور کوئی نہیں، بادشاہوں کا مالک ہوں۔ اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ بھی ہوں۔ دنیوی سب بادشاہوں کے دل میرے قبضے میں ہیں تو یاد رکھو کہ جب میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دل ان کی محبت وشفقت سے بھر دیتا ہوں (تو وہ اپنی رعایا سے محبت کرنے لگتے ہیں) اور جب میرے بندے میری نافرمانی پر کمربستہ ہو جاتے ہیں تو میں ان کے دلوں کو پھیر کر ان کے دلوں میں غصہ اور ناراضگی اور سختی ڈال دیتا ہوں، تو پھر وہ بادشاہ ان کو بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا کرتے ہیں لہٰذا تم اپنے بادشاہوں پر صرف بددعاؤں کے بیکار مشغلے میں نہ لگے رہو بلکہ سب سے پہلے اپنی اصلاحِ حال کی طرف توجہ کرو تاکہ ان کی ظالمانہ حرکات سے میں خود تمہارے لئے کافی ہو جاؤں (مشکوٰۃ ص ۴۲۳)

تشریح:- انسان کی فطرت ہے کہ وہ ہمیشہ ظالم ہی کی طرف نظر کرتا ہے اور چونکہ ظاہر میں اپنے نفس کو وہ اسی کے ظلم کا شکار دیکھتا ہے۔ اس لئے پھر تن بددعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنے اصل کی طرف اس کی توجہ نہیں ہوتی۔ اسلوبی نقطہ نظر سے اس کے اس عمل کی عقیدۂ توحید پر بڑی زد پڑتی ہے۔ اس لئے اسلام چاہتا ہے کہ ایک موحد مسلمان کی نظر اتنی اونچی اور بلند ہو کہ ہر خیر وشر میں اپنے خالق کی طرف متوجہ رہے اور اپنے دل میں یہ یقین رکھے، کہ ظاہری اسباب مشیت الٰہیہ کا صرف ایک عکس ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس عکس سے ہٹ کر خود اصل کی طرف توجہ نہ کی جائے اور معنت میں کیوں ایک مخلوق اپنی جیسی ایک مخلوق کا منہ تکے۔ اس کے اس کی بنا نظری اس میں ہے کہ وہ پہلے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا کہ جو فاعل حقیقی ہے یعنی اللہ تعالیٰ وہ خود ظالموں کی گردنیں توڑ کر ان کے سامنے جھکائے اس لئے اس حدیث سے یہ سمجھنا نہیں چاہئے کہ اس میں ظالم بادشاہوں کے لئے بددعا کرنے کی ممانعت کی گئی ہے بلکہ ایک ایسے اہم گوشے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کی طرف وحی الٰہی کی تنبیہ کے بغیر مظلوم کی نظر جا ہی نہیں سکتی اور اس لئے ظالموں کے پنجے سے اس کو رستگاری نصیب ہی نہیں ہو سکتی۔ آج جیسا کہ دنیا کے حالات پر نظر ڈالنے سے اس مضمون کی اصدیق روز روشن کی طرح ہو جاتی ہے۔ یعنی رعایا کی توجہ برابر اپنے حاکموں کی مخالفت پر لگی رہتی ہے اور ان کے مظالم میں تخفیف کے بجائے اور زیادتی ہوتی رہتی ہے اگر کاش ہم اپنے حالات کی طرف کبھی توجہ کر لیں اور ان کی اصلاح کر لیں تو یقیناً ان مظالم کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

موجودہ حکومتوں کا دستور بھی یہی ہے کہ جب کسی جگہ پر عوام سرکشی اور حکومت کے خلاف باغیانہ حرکات شروع کرتے ہیں تو دنیوی حکومتیں بھی ان پر ایسا سخت حاکم مقرر کرتی ہیں جو ان کی کافی سرکوبی کر کے ان کو حکومت کی فرمانبرداری پر مجبور کر دے۔ پھر اس سلسلے میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ حاکم اتنی سختی کر گذرتا ہے جو حکومت کے منشا کے بھی خلاف ہوتی ہے اور اس دنیوی حکومتوں میں تزلزل پیدا ہوتا رہتا ہے لیکن قدرت کاملہ کے ملک میں یہ صورت نہیں کیونکہ حکم صرف اس کا چلتا ہے۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ (اور اللہ غالب رہتا ہے اپنے کام میں) (پارہ ۲۰ رکوع ۱۳) اور کسی باغی کی بغاوت کا اس کا مچھر کے پر کے برابر بھی کچھ بگاڑ نہیں سکتی بلکہ دنیا اپنے فسادات کا خمیازہ خود ہی بھگتا کرتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس زمانہ میں خاص کر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے اور جب وہ یہ کریں گے تو ان کی دعائیں اور بددعائیں بھی سب قبول ہوں گی اور ذلت ونکبت کے سب بادل ان کے اوپر سے چھٹ جائیں گے۔ اس تحریر کا مقصد کوئی نامفہم یہ نہ سمجھے کہ یہاں دنیوی اصلاحات کا قدم اٹھانے سے روکنا مقصود ہے بلکہ جس اصل کے بغیر یہ سبھی اصول اور اصلاحی قدم کا کام نہیں ہو سکتا۔ ان پر تنبیہ کرنی مقصود ہے۔ یہاں شریعت کا ایک یہ زریں اصول یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں شریعت بین الفریقین کوئی نظام قائم کرنا چاہتی ہے وہاں جانبین کو علیحدہ علیحدہ اس طرح سمجھاتی ہے کہ ہر ایک کو یہ توہم ہونے لگتا ہے کہ شاید اس کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ حاکم ومحکوم کا معاملہ بھی اسی قسم میں داخل ہے۔ یہاں جو حدیثیں رعایا کے تعلق ارشاد ہوئی ہیں اگر صرف ان ہی کو دیکھا جائے تو یہی فہم ہوتا ہے کہ گویا ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن جب ان حدیثوں پر نظر ڈالی جاتی ہے جو حکام کی تفہیم کے متعلق وارد ہوئی ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام تر ذمہ داری ان ہی پر عائد ہوتی ہے اور رعایا سے گویا کوئی باز پرس ہی نہیں۔ اس لئے تیسرے شخص کے لئے لازم ہے کہ دونوں طرفین کی حدیثیں سامنے رکھ کر نتیجہ نکالے۔ صرف ایک طرف حدیثوں پر نظر ڈال کر کوئی رائے قائم کر لینی ایک ناقص اور ادھوری نظر ہے اور درحقیقت کسی صحیح اور محکم نظام کے قائم رکھنے کے لئے یہی سب بہتر صورت ہے کہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو صرف اس کے حق کی تفہیم کی جائے تاکہ جدل وبحث کا میدان ہی تنگ ہو جائے۔

جو حدیثیں حکام کے متعلق تشدید کی آئی ہیں ان کا یہاں ذکر کرنا مقصود نہیں اس کا اندازہ صرف ذیل کے واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کو قاضی بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے عرض کی کہ آپ مجھے اس منصب سے معاف فرما دیں تو بہتر ہے۔ عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ تم قاضی بننے سے کیوں انکار کرتے ہو؟ جبکہ تمہارے والد بھی قاضی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ قاضی اگر منصف بھی ہو، تو اگر برابر سرابر چھوٹ جائے تو بھی غنیمت ہے۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے سکوت فرمایا اور ان سے اصرار نہیں کیا۔ (ترمذی)

رزین کی روایت میں ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو اللہ کا نام لے کر پناہ مانگے تو اس کو ضرور پناہ دے دو۔ کیونکہ اس نے بہت بڑی ذات پاک کی پناہ لی اور میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ آپ مجھے قاضی بنائیں۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے ان کو معافی دے دی اور فرمایا، مگر اس بات کی کسی کو خبر نہ کرنا (کیونکہ قاضی بنانا ضروری ہے) پھر اگر ہر شخص اسی طرح خدا تعالیٰ کی پناہ لے لے کر ہٹتا رہے گا تو یہ کام کیسے چلے گا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۲۵)

لورالائی میں
ترجمان اسلام
کا تازہ پرچہ
حافظ رکن الدین صاحب مکان نمبر ۱۴۱ متصل جامع مسجد لورالائی سے حاصل کریں

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء

# امریکہ کی رسوائی

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

امریکہ کو یا کسی اور مغربی ملک کو کیا حق ہے کہ وہ مشرقی ممالک پر جارحانہ حملہ کرے یا کسی کمزور ملک کو تاک کر شکار کرنے لگے۔ یہ جوع الارض جورا الکلب ہے۔ کتا اپنی گلی میں دوسرے کتے کو نہیں آنے دیتا اور انسان جب بہیمی صفات کا حامل ہوتا ہے تو دوسروں کے گھروں پر جا جا کر حملے کرتا رہتا ہے۔

اس کا یہ بہانہ کہ شمالی ویٹ نام یا کمیونسٹوں سے بچانے کے لئے امریکی اقدام ضروری تھا، بالکل غلط اور عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے بہرحال جب جنوبی ویٹ نامیوں کو وہ زیر نہ کر سکا اور دنیا بھر میں اس کی شکنی کرکری ہونے لگی تو اس نے اپنی جنگی ساکھ قائم رکھنے کے لئے شمالی ویٹ نام پر ہوائی حملہ شروع کر دیا۔ حملہ کیا تھا حیا سوزی اور انسانیت کشی کا بدترین مظاہرہ تھا۔ چونکہ شمالی ویٹ نام چین کا حلیف اور دوست ہے اور چین پاکستان کا حلیف اور دوست ہے اس لئے ہم کو لامحالہ ہمدردی چینی گروپ سے ہونی تھی اور ہے۔ اور ہم امریکہ کے اس رسوا کن اقدام کی اس لئے بھی مذمت کرتے ہیں۔ ہم کیا دنیا کے اکثر ممالک نے اس کو برا منایا۔ خود امریکی لوگوں میں امریکی حکومت کے خلاف غیظ و غضب پایا جاتا ہے۔ دوسری وجہ شمالی ویٹنام سے ہماری ہمدردی اور امریکی اقدام کی مخالفت کی یہ ہے کہ امریکہ چین کو زچ کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کا اثر بالواسطہ پاکستان پر بھی پڑے گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس وقت بھی امریکہ جس طرح بھارت کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی تحریک کو ہوا دے رہا ہے اس سے یہ اندیشہ ہو سکتا ہے کہ کہیں امریکہ بھارت کو پاکستان پر حملے کے لئے تیار نہ کر رہا ہو۔ جس کا مقصد یہ ہو کہ چین کو بھارت پاکستان کی جنگ میں الجھایا جا سکے۔ بہرحال ہر پاکستانی اور انسان پسند انسان امریکی حملوں کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ البتہ امریکہ کی مذمت کرنے سے مودودی جماعت کے ایک رکن نعیم صدیقی کے پیٹ میں بہت مروڑ اٹھے اور اس نے ایک لمبا مضمون امریکہ کے حق میں لکھ مارا۔ آج کل یہ جماعت صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کر کے امریکہ کو خوش کر رہی ہے اور انہوں کی آڑ لیکر تمام دنیا میں صدر ناصر کو مطعون اور بدنام کیا جا رہا ہے۔ ہم اس موضوع پر ابھی کچھ کہنا نہیں چاہتے مگر انہوں نے شور مچا کر آسمان سر پہ اٹھا کر اپنے اخوانیوں کو جلدی پھانسی دلا دی کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے، کہ حسن البنا کا لڑکا اور ظفر احمد انصاری جیسوں کا بیٹا کہ صدر ناصر کے خلاف عالمی پروپیگنڈے میں مصروف شاہ فیصل کے منظور نظر اور امریکہ کے مورد لطف و کرم ہیں۔ اس عظیم ہنگامے نے مصری حکومت کو ایک اور دلیل مہیا کر دی کہ مجرموں کی پشت پر پروپیگنڈا کی عالمی طاقت ہے اور اس نے جلدی سے ان کو لٹکا دیا۔ ورنہ ان کے لئے رحم کی اپیل کا بہتر سے بہتر طریقہ یہ ہو سکتا تھا کہ کسی طرح صدر ایوب خاں سے نرم الفاظ میں صدر ناصر سے کچھ کہلوا دیا جاتا۔ مگر یہاں تو صرف پروپیگنڈا کر کے اپنی خدمات کو اجاگر کرنا تھا، ملتان میں غائبانہ نماز جنازہ پڑھ کر اس کا فوٹو بھی اسی لئے لیا گیا کہ کارگذاری کی سند رہے۔

ہم دور نکل گئے۔ اصل بحث امریکہ کی رسوائی کی تھی۔ اس نے یہ سمجھ کر کہ شمالی ویٹ نام پر بے پناہ بمباری کر کے ہم ویٹنام کو صلح کے لئے جھکا دینگے۔ خدا تعالیٰ کی شان کہ یہ مقصد بھی پورا نہ ہو سکا بلکہ رسوائی میں اضافہ ہوا، اور اب تو فرانس کے صدر ڈیگال نے یہ اعلان کر کے کہ افریقہ اور ایشیا کے ملک امریکہ کے سامنے کبھی نہ جھکیں گے اور قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ امریکہ پہلے اپنی فوجیں ویٹ نام سے نکال لے امریکہ کو اور پریشان کر دیا ہے۔

دوسری طرف اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل اوتھانٹ بھی کبیدہ خاطر ہو گیا ہے بلکہ اس نے اپنے عہدے سے استعفیٰ بھی دے دیا ہے ادھر چین اور روس دونوں نے ویٹ نام کی جنگ میں شریک ہونے کی دھمکی دے دی ہے اب امریکہ پیچھے کو گرتا ہے تو کھوپڑی ٹوٹتی ہے آگے کو گرتا ہے تو منہ زخمی ہوتا ہے، اگر وہ جنگ بڑھاتا چلا جائے تو تیسری جنگ عظیم سر پہ کھڑی سمجھیں۔ اگر اپنے اقدامات واپس لیتا ہے تو دنیا میں ذلیل ہوتا اور اپنے ساتھ اپنے دوستوں مودودیوں کو بھی خوار کرتا ہے ہمارا خیال ہے کہ قرب قیامت کا زمانہ ہے ہر جگہ زلزلے آ رہے ہیں۔ عظیم کشمکش میں مہدی علیہ السلام نے ظاہر ہو جانا ہے اور یہ ایٹم بم وغیرہ دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ بالآخر بڑی ٹکر دجال اور مسلمانوں کی ہوگی اور دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دم سے فنا ہوگا۔ جس کے بعد ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوگا۔

## اک دیا اور بجھا

آہ! وہ گھڑی آ ہی گئی جس کا خطرہ سال بھر سے ہو رہا تھا۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی (خطیب جامع مسجد راولپنڈی صدر) کی وفات سے علمی و سیاسی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ ناقابل تلافی قومی و ملی نقصان ہے۔ جو احباب مولانا مرحوم کی خطرناک بیماری سے واقف نہ تھے ان کو اس ناگہانی خبر سے سخت حیرت اور صدمہ ہوا۔ حضرت مولانا مرحوم علامہ انور شاہ صاحب صدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند کے شاگرد رشید تھے۔ آپ کو قدرت سے حاضر جوابی اور تردید فرق باطلہ میں خاص ملکہ عطا ہوا تھا۔ آپ عرصہ تک مرکزی جمعیۃ علماء ہند کے ناظم رہے۔ اردو زبان میں فصیح و بلیغ تقاریر، سیاسیات میں اصابت رائے اور مذہبی و سیاسی میدانوں میں بے باکانہ خدمات کی وجہ سے آپ ایک اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ پاکستان بننے سے پہلے آپ ..... لاہور کی مشہور آسٹریلیا مسجد میں خطیب رہتے ہوئے اہل ملک کو اپنے فیوض سے مستفید کرتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کو راولپنڈی صدر میں خطابت پیش کی گئی جسے آپ نے قبول فرمایا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی کی صدارت و امارت ستیالی اور مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر رہے۔ آپ عرصہ سے ذیابیطس کی خطرناک بیماری میں مبتلا تھے ایک سال سے بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی جو بالآخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ اور

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# افکار و خیالات

## ذمہ دار لوگوں کے کارنامے

گورنر مغربی پاکستان کی معائن ٹیم نے اپنی رپورٹ میں انتظامی نااہلی، غیر ذمہ داری اور بدعنوانی کے بعض دلچسپ واقعات کا حوالہ بھی دیا ہے۔ مثلاً حیدرآباد کے علاقے میں کسی جگہ شجرکاری کی مہم جاری تھی، معائن ٹیم اس کا جائزہ لینے کے لئے موقعہ پر پہنچی تو معلوم ہوا کہ محکمہ جنگلات کے افسروں نے پودے لگانے کی بجائے وہاں درختوں کی شاخیں نصب کر دی تھیں اور مقصد یہ دکھانا تھا کہ بڑا کام ہو رہا ہے اور بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔ مری نتھیا گلی روڈ اور کالا باغ شکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت منصوبے اور معیار کے مطابق نہیں تھی مگر ٹھیکیداروں کو پورا معاوضہ مل گیا بلکہ بعض ایسے کاموں کی اجرت بھی ادا کر دی گئی جو سرے سے ہوئے ہی نہیں تھے سہالہ پولیس کالج کی عمارت کی ناقص تعمیر کا قصہ پرانا ہے۔ معائن ٹیم نے گورنر کی ہدائت پر اس کی تحقیقات کی اور اس نتیجے پر پہنچی کہ اس کی تعمیر میں سرکاری رقم جرم کی حد تک ضائع کی گئی ہے۔ اس معاملے کی مزید تحقیقات اب محکمہ انسداد رشوت ستانی کے سپرد ہے۔ ریاست سوات کے منگورہ پل کا معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کا ڈیزائن ہی ناقص ہے۔ "اناج کی پیداوار بڑھاؤ" مہم کا بھی جائزہ لیا گیا۔ یہ جائزہ چند اضلاع لاہور، ملتان لائلپور، جھنگ اور منٹگمری تک محدود تھا۔ اس معائنے میں متعدد بدعنوانیوں کا علم ہوا۔ ان کے باعث سرکاری خزانے کو تقریباً ایک کروڑ ستائیس لاکھ روپے کا خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ یہ معاملہ اب بورڈ آف ریونیو کے سپرد ہے۔ معائن ٹیم نے درجہ اول کے تقریباً تین سو افسروں اور ان کے علاوہ درجہ دوم کے بہت سے افسروں اور نچلے درجے کے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کی سفارش کی ہے۔

(امروز)

## متحدہ عرب جمہوریہ اور اسلامی اتحاد

متحدہ عرب جمہوریہ کی امور اسلامیہ کی سپریم کونسل نے کہا ہے کہ مصر کی پالیسی عرب قومیت کے ساتھ ساتھ اسلام اور اس کے اصولوں پر مبنی ہے اور حکومت عالم اسلام کے اتحاد اور اسلام کی تبلیغ کے لئے ٹھوس کام کر رہی ہے۔

امور اسلامیہ کی سپریم کونسل کی طرف سے ایک رپورٹ شائع کی گئی ہے جس میں ان طاقتوں کی مذمت کی گئی ہے جو عالم عرب میں نفاق اور انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ رپورٹ میں تفصیل کے ساتھ ان اقدامات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے اسلام اور عالم اسلام کی خدمت اور اتحاد کو فروغ دینے کے لئے کئے ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی کونسل انقلاب مصر سے لے کر اب تک مسلسل اندرون اور بیرون ملک اسلامی ثقافت اور اصولوں کی تبلیغ میں مصروف ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق کونسل اس مقصد کے لئے ایک سات نکاتی پروگرام پر عمل کر رہی ہے۔ جس کے تحت جامعہ ازہر کے علماء اسلام، اسلام کے متعلق لٹریچر تیار کرتے ہیں جو تمام دنیا کے اسلامی ممالک میں تقسیم کئے جانے کے علاوہ ہر مسلمان ملک کی انجمنوں اور مختلف اداروں کو بھیجا جاتا ہے۔ یہ لٹریچر انگریزی کے علاوہ افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ میں بولی جانے والی تمام زندہ زبانوں میں ترجمہ کر کے تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اسلامی تاریخ، اسلامی قوانین اور مسلمانوں کے دیگر تمام علوم کی تحقیق و تصانیف کو دنیا بھر میں روشناس کرایا جاتا ہے۔

اسی پروگرام کے تحت قرآن مجید کے کئی ہزار گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ تمام دنیا میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ مصر کی اسلامی کونسل کی طرف سے ابھی تک ملک سے باہر قرآن کے اکتالیس ہزار پانچسو اسی ریکارڈ تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ساڑھے سات ہزار سے زائد اذان کے ریکارڈ ۹۱ ہزار قرآن مجید اور تین لاکھ ۵۲ ہزار کتابیں اور رسالے بھی غیر ممالک میں مفت تقسیم کئے گئے ہیں۔ اگر اندرون ملک تقسیم ہونے والی تعداد شامل کر لی جائے تو یہ تعداد کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے

اس کے علاوہ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت کی طرف سے جامعہ ازہر میں مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایشیا، افریقہ اور یورپ کے طالب علموں کو وظیفے دیئے جاتے ہیں۔ آج کل جامعہ ازہر میں سات ہزار غیر ملکی طلباء سرکاری وظیفے پر مذہبی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس کے علاوہ افریقہ اور ایشیا کے مسلمان طالب علموں کو یونیورسٹیوں میں دیگر مضامین جن میں سائنس اور طب بھی شامل ہیں داخلہ لینے کی بھی اجازت ہے غیر ممالک سے آنے والے تمام طلباء کو ہر قسم کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ ملک میں اسلامی علوم و فنون کے بارے میں انعامی مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ گذشتہ چار سال میں ایک لاکھ تیس ہزار طلباء اور طالبات نے ان مقابلوں میں حصہ لیا جن میں بارہ سو کو انعام دیئے گئے ہیں۔

حکومت کی طرف سے افریشیائی ممالک میں مسجدوں کی تعمیر و ترقی کے لئے مالی امداد بھی دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ ان ممالک کی مذہبی انجمنوں کی طرف سے اس قسم کی امداد کی درخواست کی جائے۔ ابھی تک غیر ممالک میں ۷۸ ہزار پونڈ کی امداد دی جا چکی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے تمام اسلامی ممالک کو اسلامی ادب پر مشتمل مکمل لائبریریاں فراہم کی گئی ہیں۔ ابھی تک کل ۳۲ لاکھ کتب تقسیم کی جا چکی ہیں۔

امور اسلامی کی سپریم کونسل کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ملک کے بہترین قاریوں اور علماء پر مشتمل وفود غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ابھی تک انڈونیشیا پاکستان، بھارت، ملائشیا، فلپائن، لبنان، سومالیہ سوڈان، برما، کویت، سیریالون، تانگانیکا، تھائی لینڈ گھانا، مالی اور ٹوکولینڈ میں ایسے ہی وفود بھیجے گئے ہیں

کونسل نے متحدہ عرب جمہوریہ میں غیر ممالک سے آنے والے طالب علموں کے لئے ایک شہر تعمیر کرنے کا منصوبہ بھی بنایا ہے۔ جس کا نام "شہر ناصر" رکھا جائیگا اس شہر میں طلباء کو رہائشی، تعلیمی، طبی اور تفریحی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ اس شہر میں چھ ہزار طلبا کے رہنے کے لئے جگہ ہوگی۔

صدر ناصر نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں سپریم کونسل کی کارکردگی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جب میں ان کروڑوں مسلمانوں کا تصور کرتا ہوں جو اسلام کے واحد رشتے میں منسلک ہیں تو میں اس احساس سے فخر محسوس کرتا ہوں کہ ہم سب اپنے اپنے وطن سے محبت رکھتے ہوئے تمام عالم اسلام کے لئے ایک زبردست طاقت بن سکتے ہیں جو ہم سب کی حفاظت اور ترقی کی ضامن ہوگی۔ (امروز)

## کہروڑ پکا میں تبلیغی کانفرنس

مورخہ ۹-۱۰-۱۱ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مدرسہ باب العلوم کہروڑ پکا میں منعقد ہوگی جس میں حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مولانا نورالحسن شاہ صاحب بخاری۔ مولانا عبدالستار صاحب تونسوی۔ مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری۔ مولانا قائم الدین صاحب، مولانا حبیب اللہ صاحب۔ مولانا ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر۔ مولانا عبدالعزیز صاحب بھٹی۔ صاحبزادہ منظور احمد شاہ صاحب کہروڑی۔ جناب کمتر صاحب۔ احمد بخش چشتی صاحب۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب لاہوری، اور دیگر حضرات خطاب فرمائیں گے۔

(اراکین انجمن دعوۃ الحق کہروڑ پکا ضلع ملتان)

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ مولانا عبداللطیف صاحب انور دفتر جمعیۃ علماء اسلام جامعہ اشرفیہ سے حاصل کریں۔

# سیاسیات عالم

(حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی)

## صدر سوکارنو اور انڈونیشیا

گذشتہ اکتوبر میں انڈونیشیا جس بحران سے دوچار ہوا، اس میں جہاں اور باتوں کا پتہ چلا ہے وہاں صدر سوکارنو کی صحیح پوزیشن کا بھی پتہ چل گیا۔ صدر سوکارنو کے بجائے اگر کوئی اور ہوتا تو کرسی صدارت پر متمکن رہنے کے بجائے کسی گمنامی کے سرد خانے میں پڑ جاتا، لیکن یہ صدر سوکارنو کی ہردلعزیزی کی دلیل ہے کہ اتنے بڑے انقلاب کے باوجود ابھی تک اس کا طوطی بول رہا ہے اور انڈونیشیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت "انڈونیشی قومی پارٹی" نے موجودہ بحران میں اس کا ساتھ دینے کا واضح اعلان کیا ہے۔ اب نیویارک ٹائمز کے مطابق "نہضتہ العلماء" کا میلان بھی صدر سوکارنو کی جانب ہے ملک کی ان دو بڑی سیاسی جماعتوں نے اپنے طرز عمل اور صدر سوکارنو کی حمایت کے اعلان نے جہاں صدر سوکارنو کی پوزیشن مضبوط بنا دی ہے وہاں انہوں نے یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ وہ فوج کے تسلط کو ناپسند کرتی ہیں۔

ملک میں کمیونسٹ پارٹی تو عملاً قریباً قریباً ختم ہو چکی ہے کیونکہ گذشتہ انقلاب میں کمیونسٹوں کا وہ قتل عام ہوا ہے جس میں ایک روایت کے مطابق ۱۰ لاکھ اور ایک روایت کے مطابق چار لاکھ افراد موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ گذشتہ اکتوبر کے انقلاب میں نہضتہ العلماء پورے طور پر اور انڈونیشی قومی پارٹی کے بعض افراد نے کمیونسٹوں کو ختم کرنے میں فوج کا ساتھ دیا۔ ان کا خیال تھا کہ کمیونسٹوں کو ختم کر کے اقتدار ان کے ہاتھ میں آ جائے گا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ اقتدار پر فوج نے قبضہ کر لیا ہے تو انہوں نے اب پھر صدر سوکارنو کا ساتھ دینا شروع کر دیا ہے۔ جس سے صدر سوکارنو کی پوزیشن اب پھر مضبوط ہو گئی ہے۔

فوج بھی ساری کی ساری جنرل سوہارتو یا عبدالحارث نسوتیان (صدر ملی کانگرس) کے ساتھ نہیں ہے بلکہ فوج کا بھی ایک معتدبہ حصہ صدر سوکارنو کے ساتھ ہے۔ ساحلی فوج جس میں بیس ہزار افسر اور سپاہی موجود ہیں مکمل طور پر صدر سوکارنو کے ساتھ ہے۔ اسی طرح بحریہ جو چالیس ہزار افراد پر مشتمل ہے، صدر سوکارنو کی زبردست حامی ہے۔ مشرقی جاوا اور وسطی جاوا میں بھی سوکارنو کا طوطی بولتا ہے۔ پھر جزیرہ بالی کی بیس لاکھ آبادی بھی سوکارنو کی پشتیبان ہے۔ باقی جزائر میں بھی دیہاتی آبادی صدر سوکارنو کو باپک (باپ) کے نام سے پکارتی ہے اور سوکارنو سے انہیں معمولی نہیں بلکہ بے پناہ عقیدت ہے۔

"نیویارک ٹائمز" اور دوسرے مغربی اخبارات کا خیال ہے کہ جنرل سوہارتو ۱۹۶۸ء کے انتخابات سے پہلے سوکارنو کو صدارت کی گدی سے اتار دیں گے لیکن اگر ملک کی ان دو بڑی پارٹیوں نے صدر سوکارنو کا ساتھ دیا، جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہے، تو سوکارنو کو کوئی طاقت صدارت سے برطرف نہیں کر سکتی اور اگر زبردستی کر دیا گیا تو انڈونیشیا ایک غیر مختتم خانہ جنگی کا شکار ہو جائے گا۔

مغربی طاقتیں جنرل سوہارتو اور اُن کی کابینہ کے بعض افراد کی معرفت انڈونیشی حکومت پر یہ زور ڈال رہی ہیں کہ وہ ملائشیا کے ساتھ اپنے تعلقات درست کرے۔ وزیر خارجہ آدم ملک، جنرل سوہارتو اور دوسرے کئی وزیر ملکی معیشت کی بحالی کے پیش نظر اور کچھ بیرونی ترغیب و ترہیب کے تحت اس بات کے حامی ہو چکے ہیں لیکن انڈونیشیا کے مرد آہن صدر سوکارنو نے یہ کہہ دیا ہے کہ جب تک سباح اور سارا واک میں غیر جانبدار رائے شماری نہیں ہوتی۔ انڈونیشیا ملائشیا سے سفارتی تعلقات استوار نہیں کرے گا۔

بیرونی طاقتیں اپنے خاص ذرائع سے انڈونیشیا کو مجبور کر رہی ہیں کہ وہ پھر اقوام متحدہ کا ممبر بننے کی درخواست دے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انڈونیشیا کے وزیر خارجہ جناب آدم ملک نے سات افریشیائی ملکوں کے دورے پر روانہ ہوتے وقت اخبار نویسوں کو بتایا کہ انڈونیشیا اس ماہ کے آخر تک دوبارہ اقوام متحدہ کا رکن بن جائے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ صدر سوکارنو اس تجویز کی منظوری دے دینگے۔ لیکن ہمارے خیال میں حالات کی کروٹیں اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ صدر سوکارنو اس بات کی ہرگز منظوری نہیں دینگے۔ کیونکہ صدر سوکارنو کی پوزیشن اب پھر مضبوط ہو چکی ہے اور وہ اپنی پہلی پالیسی پر قائم رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے گذشتہ جمعہ کے روز انڈونیشی فوج سے کہا ہے کہ وہ ہر اس شخص کے خلاف جو ان کی صدر انڈونیشیا یا فوجوں کے سپریم کمانڈر کی حیثیت سے توہین کرے، سخت کارروائی کریں۔ خواہ اس کی شخصیت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ صدر سوکارنو نے فضا میں مکا لہرا لہرا کر کہا، کہ

"انڈونیشیا اس وقت تک مضبوط اور مستحکم نہیں رہ سکتا جب تک کہ انڈونیشیا کے سپریم کمانڈر، انڈونیشی افسر اور انڈونیشی عوام کا آپس میں کامل اتحاد اور تعاون نہ ہو۔ انڈونیشیا کے انقلاب کو کامیاب بنانے کے لئے ایسے اتحاد کی اشد ضرورت ہے لہذا میں انڈونیشیا کی مسلح افواج سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی گروہ یا فرد ان کے سپریم کمانڈر کی توہین کرے تو وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ اس کا جواب صرف یہی ہے کہ آپ بلا رو و رعایت اس کے خلاف عملی کارروائی کریں"۔

یہ اور اس قسم کی دوسری تقاریر اس بات کی صاف غمازی کرتی ہیں کہ صدر سوکارنو کو اب ملک کی صدارت سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔

ملک میں سیاسی بحران کے ساتھ ملکی معیشت پر جو بُرا اثر پڑا ہے اس کو دور کرنے کے لئے بھی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں وزیر خارجہ آدم ملک اور اقتصادی ترقی کے وزیر سلطان ہمنکو مشرقی اور مغربی ممالک کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ مختلف ممالک کی حکومتوں کے نمائندوں سے انڈونیشیا کی نازک اقتصادی صورت حال پر گفت و شنید کریں گے جو غیر ملکی امداد نہ ملنے کی صورت دکھائی نہ دینے کی وجہ سے مخدوش ہو گئی ہے۔

## صدر ڈیگال کی تجویز

صدر ڈیگال نے ویٹ نام کا مسئلہ حل کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ امریکہ اپنی افواج بتدریج واپس بلانے کی تاریخ مقرر کرے، اس کے بعد گفت و شنید شروع ہو جائے اور مذاکرات کی بنیاد یہ ہو کہ سابق ہند چینی کے تینوں علاقے۔ ویٹ نام، کمبوڈیا اور لاؤس۔ غیر جانبدار اور بیرونی مداخلت سے محفوظ رہیں گے۔ پانچ بڑی قوتیں امریکہ، روس، چین، فرانس اور برطانیہ اس خطے کی آزادی اور غیر جانبداری کی ضامن ہوں گی۔

امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے صدر ڈیگال کی اس تجویز کو غیر حقیقی اور سطحی کہا ہے اور صدر ڈیگال کی تجویز کے جواب میں "چودہ نکاتی منصوبے" کا حوالہ دیا ہے، جس میں یہ نکتہ بھی شامل ہے کہ امریکہ جنوبی ویٹ نام میں اپنی فوج متعین رکھنے کا خواہاں نہیں ہے۔ مگر امریکی افواج کے انخلاء سے قبل امن بحال ہونا چاہیئے اور اس کی قطعی ضمانت ملنا چاہیئے۔ البتہ امریکی حکومت صدر ڈیگال کی اس تجویز سے متفق ہے کہ کمبوڈیا کی غیر جانبداری برقرار رہنا چاہیئے۔

امریکہ کا یہ جواب کوئی نیا نہیں۔ یہ وہی پرانا جواب ہے جس کو وہ بار بار ہر تجویز کے جواب میں دہرا رہا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ وہ اس وقت تک ..... طاقت استعمال کرے گا جب تک شمالی ویٹ نام غیر مشروط گفت و شنید پر آمادہ نہ ہو جائے۔ لیکن شمالی ویٹ نام کی حکومت کہتی ہے کہ چشم فلک وہ دن ہی نہیں دیکھے گی۔ جس روز ہم غیر مشروط صلح پر راضی ہو جائیں۔

جب یہ دونوں فریق اپنے اپنے موقف پر قائم ہیں تو مصالحت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن

# اسباب تحریف شاہ ولی اللہؒ کی نظر میں

(قسط نمبر ۲)

ہم اس مضمون کے پہلے حصہ میں بتلا چکے ہیں کہ شاہ صاحبؒ نے تحریف (دین میں ردوبدل) کا بنیادی سبب تہاون جو ذکر فرمایا ہے، اس نے ممالک اسلامیہ میں کس طرح جڑیں مضبوط کیں اور دین بیزاری کے دو طرفہ عوامل نے متجددین کے نومولود فرقہ کو کیسے جنم دیا، اس کے بعد شاہ صاحبؒ تہاون کی شکلیں بیان فرماتے ہیں:۔

"اور تہاون (دینی سستی) کا مبداء چند امور ہیں۔ صاحب ملت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذہبی امور کا نقل نہ کرنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں یہی مراد ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ، ہوشیار ہو جاؤ، عنقریب ایسا ہوگا کہ پیٹ بھرا آدمی اپنی مسند پر بیٹھ کر کہے گا۔ اس قرآن کو مضبوطی سے لو، پس جو چیزیں تم قرآن میں حلال پاؤ، ان کو حلال سمجھو اور جو حرام پاؤ، ان کو حرام سمجھو، حالانکہ جو شے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی وہ بھی ویسی ہی حرام ہے جیسی خدا تعالیٰ نے حرام کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خدا تعالیٰ علم کو لوگوں کے دلوں سے بھلا کر دور نہ کرے گا بلکہ علماء کو ختم کر کے علم کو چھین لے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم ہی باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لینگے لوگ ان سے مسائل دریافت کریں گے۔ وہ بغیر علم کے فتویٰ دینگے، اس لئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے۔"

ب — اور سستی کے اسباب میں ایک اغراض فاسدہ ہیں، جن کی خاطر لوگ جھوٹی تاویلیں کرتے ہیں۔ جیسے بادشاہوں کی خوشنودی کی خاطر ان کی خواہش نفسانی پورا کرنے کے لئے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ "جو لوگ کتاب الٰہی کے احکام کو جو منزل من اللہ ہیں چھپاتے ہیں، اور ان کے عوض کچھ قیمت لے لیتے ہیں وہ اپنے شکموں میں آگ کو کھاتے ہیں"

ج — اور ان اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے، کہ لوگوں میں برائیاں پھیل جاتی ہیں اور علماء ان سے لوگوں کو باز نہیں رکھتے۔ اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے "پس تم سے پہلی نسلوں میں اہل فضل زمین میں فساد کرنے سے منع کرنے والے کیوں نہ ہوئے، سوائے ان چند لوگوں کے جن کو ہم نے ان میں بچا لیا اور ظالم اسی چیز کے پیچھے پڑے، جس میں ان کو فارغ البالی دی گئی تھی اور وہ مجرم بن گئے تھے"۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علماء نے ان کو روکا، لیکن وہ باز نہ آئے۔ پس علماء بھی ان کی مجلسوں میں شریک ہونے لگے، اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے تو خدا نے سب کے دل یکساں کر دیئے، اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی۔ یہ لعنت ان کی نافرمانی اور حد سے تجاوز کی وجہ سے ہوئی۔" (اردو ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ نور محمد کراچی صفحہ ۲۶)

حضرت شاہ صاحبؒ نے دینی بے وقعتی، مذہب بیزاری اور دینی امور میں تساہل پسندی جس سے تحریف کے سوتے پھوٹتے ہیں کے اسباب اور مبادی تین بیان فرمائے (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو روایت نہ کرنا اور ان پر عمل نہ کرنا (۲) اغراض فاسدہ مثلاً حکام کی رضا جوئی کے لئے ان کی خواہش کے موافق دین کو ڈھالنے کی فکر کرنا (۳) معاشرہ میں منکرات کا پھیل جانا اور اہل علم اور اصحاب اقتدار کا ان کے انسداد کے لئے کوئی موثر قدم نہ اٹھانا، بدقسمتی سے اسی تحریفی سرچشمہ کے تمام اسباب ہمارے یہاں جمع ہیں یا جمع کر لئے گئے ہیں، چنانچہ:۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مقدسہ کو جنہیں ہر طرح جانچ پرکھ کر صحاح میں جمع کیا گیا ہے، اور محدثینؒ نے ہر حدیث کی پوری تنقید اور جرح و تعدیل کے بعد مافوق العادت ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں قبول کیا ہے نہ صرف عملاً ترک کر دیا گیا بلکہ نظریاتی طور پر بھی ان کی قیمت صفر کر دی گئی ہے۔ "قرون اولیٰ کے تشکیلی دور کے بعد کا اسلام" جسے مقالات اور کتابوں کے ذریعہ بتلایا جاتا ہے کہ فقہی و کلامی احادیث جن کا تعلق عقائد اعمال اور اخلاق سے ہے قرون وسطیٰ کی پیداوار ہیں۔ ائمہ دین نے اپنے رجحانات، احساسات اور نظریات کو حدیث کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا۔ بیشتر احادیث کی نسبت کو مشکوک اور قطعی غلط بتایا جاتا ہے۔ ستم ظریفی کی حد یہ ہے کہ:۔

شریعت اسلامیہ کے مصدر دوم۔ حدیث نبوی کے بارے میں ٹھیک وہی جاہلی نظریہ نئی تکنیک کے ساتھ دہرایا جاتا ہے جو مشرکین مکہ اس کے مصدر اول۔ قرآن مجید کے متعلق پیش کیا کرتے تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کو "اساطیر الاولین" پہلے لوگوں کی کہاوتیں کہا تھا اور جاہلیت جدیدہ کے متجددین یہی نظریہ بار بار دہراتے ہیں اتنی بار کہ قاری اکتا جائیں۔

"ہم نے بار بار یہ بات دہرائی بلکہ اتنی بار کہ ہمارے بعض قاری ہم سے اکتا گئے ہوں گے کہ اگرچہ احادیث کی بنیاد آخر کار سنت نبوی پر ہے۔ لیکن فی الواقع وہ مظہر ہیں سلف صالحین کی اس سنت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی، درحقیقت بیشتر احادیث مجموعہ ہیں ان کہاوتوں جیسے مقولوں کا جن کی تراش خراش خود قرن اول کے مسلمانوں کے ہاتھوں انجام پائی مگر انہیں رسالت مآب کی طرف نسبت کر دیا گیا یہ نسبت سراسر بے بنیاد نہ تھی۔ اگرچہ ان مقولوں میں کہاوتوں کا انسلاب پایا جانا خود اس بات کی شہادت ہے کہ یہ نسبت تاریخی صحت سے محروم ہیں (فکر و نظر جلد ۱ شمارہ ۷ صفحہ ۱۷)

آج کھلے بندوں قرآن کی ابدیت کے عنوان سے شریعت محمدیہ کو مسخ کر دینے کی اپیلیں کی جاتی ہیں بتلایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی عبادات معاملات، خصومات، سیاسیات اور اخلاق کا کوئی مرتب اور واضح نظام نہیں چھوڑا۔ قرآن نے چند اخلاقی اصول اور بہت ہی کم قانون نما امور کے بیان پر قناعت کی۔ وہ بھی زبان و مکان اور احوال و کوائف کی بندشوں میں جکڑ کر رہ گئے۔ قرآن و حدیث کے نصوص کے متعلق باور کرایا جاتا ہے کہ ان کو بعینہٖ نافذ کیا جا سکتا ہے۔ نہ یہ اس ترقی یافتہ دور میں ممکن العمل ہے بلکہ اسے غیر دانشمندانہ اقدام قرار دے کر نصوص کا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ صاحب ملت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور احادیث کے بالمقابل "سنت جاریہ" کی اصطلاح وضع کر کے دینی تحریف کا دروازہ بڑی جرأت سے کھولا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ اور کلمات طیبہ کو محض ظن و تخمین اور وہم و تخییل کے چٹکلوں سے جھٹلایا جاتا ہے۔ مثلاً تصاویر کی حرمت کا انکار محض اس بنا پر کیا جاتا ہے کہ کہ حدیث نبوی المصورون اشد عذابا یوم القیامۃ کا مفہوم ان کی فہم نارسا میں نہیں آتا۔ گویا فرد یا گروہ کا عدم فہم جس کا دوسرا نام جہالت اور نادانی ہی ہو سکتا ہے احادیث نبوت کے غلط، جعلی اور جھوٹا ہونے کی سب سے بڑی دلیل شمار ہوتی ہے۔ الغرض متجددین کے اس نومولود فرقہ کے نزدیک احادیث نبویہ، خواہ وہ کتنی ہی صحیح کیوں نہ ہوں قطعی مشکوک اور ناقابل اعتماد ہیں۔ اس لئے ان کے مصنوعی پیمانوں میں ان کو ڈھالے بغیر نہ ان کی روایت کا سوال ہے نہ ان پر عمل کرنے کا، ان کے رسائل اور مصنفات میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت اور عمل کے جذبہ سے نقل نہیں کی جاتیں بلکہ استہزاء، تکذیب تضاد بیانی اور مختلف النوع فرضی کمزوریوں کو اچھال کر بے اعتمادی پیدا کرنے کی غرض سے نقل ہوتی ہیں تاکہ امت کو ہر ممکن طریق سے حدیث نبوی سے برگشتہ کیا جا سکے اس کے لئے عجیب و غریب افسانہ طرازی کی جاتی ہے اور اس مقصد کے لئے ہر گری پڑی چیز کو سر آنکھوں پر رکھا جاتا ہے۔ ان کے خود تراشیدہ نظریات، فرضی اغراض غلط خواہشات اور مزعومہ مقاصد کے لئے جو روایت کسی پہلو سے بھی مفید ہو۔ خواہ وہ کتنی ہی واہی تباہی

ضعیف اور شاذ نوعیت کی ہو۔ وہ ان کے لئے نہ صرف قابل قبول بلکہ وحی آسمانی بن جاتی ہے۔ گویا تہاون۔ دین میں سستی کا وہ دوسرا سبب جو حضرت شاہ صاحبؒ نے ذکر فرمایا یعنی اغراض فاسدہ کی تسکین، چاہا جاتا ہے کہ روایات بھی اس کا آلہ کار ہوں۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

ب۔ اغراض فاسدہ کا اصول اصول شاہ صاحبؒ کے مندرجہ بالا اقتباس میں "حکام کی رضا طلبی" کا جا بجا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سبب بھی اس "نومولود طائفہ" میں پوری طرح نمایاں ہے۔ اگر عائلی قوانین کو جس کی بعض دفعات سراسر خلاف شریعت ہونا ہماری حکومت کو بھی تسلیم ہے۔ عین تقاضائے کتاب وسنت ثابت کرنے کی خواہش چٹکی لے تو تمام قسم کے "ادارۂ تحریفات اسلامیہ" حرکت میں آجائیں گے اور یتیم پوتے کی میراث سے لے کر تین طلاقوں کے رجعی ہونے تک کے لئے روائتی دفتر کھنگال دیا جائے گا، اور حضرت عمرؓ اکابر صحابہ اور ائمہ مجتہدین کا توڑ کرنے کے لئے شیخ ابن تیمیہؒ اور مولانا سندھیؒ کے ناموں کا ورد شروع ہو جائے گا۔ (ملاحظہ ہو فکر و نظر جلد ۲ شمارہ ۵ ص ۳۱۵ مع تمام سلسلہ)

اگر حکومت کی منشا نظر آئے کہ بنکاری نظام کو اسلامی معاشیات کے سانچے میں ڈھالا جائے تو خود اس نظام میں تبدیلی کی تجویز اور اس کی ممکنہ تدابیر پیش کرنے کی بجائے سود کی حلت کا ثبوت شروع ہو جائے گا اور بلا فہم و تدبر تابعین کے اقوال کا سہارا لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ، صریحہ، متواترہ اور متفق علیہا کو غلط ثابت کرنے کے لئے ڈاروں کے انسانی فلسفۂ ارتقاء کے ہمرنگ فلسفۂ ارتقاء حدیث تراش لیا جائے گا۔ (ملاحظہ ہو فکر و نظر مقالہ ربوٰ المنقولہ جلد ۱ شمارہ ۵)

اگر حکومت کے خیال میں بعض مادی مصالح کے پیش نظر خاندانی منصوبہ بندی، تحدید نسل یا قطع نسل ضروری ہو جائے تو جائز و ناجائز کی پروا، حدود کا لحاظ اور مہلک عواقب و خطرات پر نظر کئے بغیر کتابوں پر کتابیں اور مقالوں پر مقالے لکھنا شروع ہو جائیں گے اور پھر یوں دکھایا جانے لگے گا کہ قرآن و حدیث صرف منصوبہ بندی کی تائید ہی کے لئے نازل ہوئے ہیں۔

اگر سرکاری محاصل کی ادائی میں سستی نظر آئے تو "جامع ٹیکس" کو اسلام کے نظام زکوٰۃ میں جگہ دینے کے لئے گرا پڑا مواد فراہم ہونا شروع ہو جائے گا اور اس کے لئے معاشیاتی پیچیدگی، معاشرتی ضروریات اور مملکتی ترقیات کے وظیفوں کے علاوہ "دوگونہ وفاداریوں" کے عفریت سے بھی ڈرایا جانے لگے گا۔ الغرض تہاون کے یہ دونوں سبب یعنی احادیث نبویہ کو پشت انداز کرنا اور اغراض فاسدہ کے پیچھے ہو لینا ہمارے ان دردمندان ملت کا سرمایہ تحقیق اور منبع علم ہے۔

## ج۔ منکرات کا پھیلاؤ اور ترک نکیر

حضرت شاہ صاحبؒ کے مندرجہ بالا اقتباس میں تہاون کی تیسری علت "منکرات کی اشاعت اور علماء کی خاموشی" جو ذکر فرمائی ہے وہ ہمارے ممالک اسلامیہ میں الم انگیز صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اعلیٰ سطح سے لے کر نیچے کی سطح تک ملت کا کونسا طبقہ ہے جو منکرات و فواحش، شرک و بدعات، معصیت اور حکم عدولی میں غرق نہیں الا ماشاء اللہ، بلاشبہ ہر طبقہ میں خدا ترس اور نیکدل افراد بھی موجود ہیں۔ ان مستثنیات کو چھوڑ کر حاکم و محکوم امیر و غریب، مالک و مزدور، کسان اور زمیندار، شہری اور دیہاتی ہر طبقہ کی اکثریت، ظلم و تعدی، فریب دہی اور حق تلفی۔ بے رحمی اور مردم آزاری۔ توک فرائض اور ہم رنگ حساب محارم میں مبتلا ہے۔ ایسا نظر آتا ہے کہ وہ تمام امور جن کو زندہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ وہ دن بدن ہماری غفلت، تن آسانی تساہل پسندی اور حمق جلی یا نفاق خفی کی وجہ سے دفن ہوتے جا رہے ہیں اور جن کو مٹانے کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے، بڑی تیزی سے امت ان کو اپنائے جا رہی ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والے اعمال کو حقیر اور شیطانی افعال کو باعث افتخار سمجھنے کے رجحانات روز افزوں ہیں۔ حق کتنا ہی تلخ ہو وہ بہرحال حق ہے۔ ہماری اسلامی حکومتیں زیادہ تر اپنے اقتدار، باہمی آویزش اور سیاسی اکھاڑ پچھاڑ سے فارغ نہیں ہو پاتیں۔ ملت کے مجموعی مفاد پر غور و فکر کے مواقع ان کو کم ہی میسر آتے ہیں۔ پھر ان کے سامنے ملت کی مادی ترقی، جہانی آسودگی اور دنیاوی سربلندی کے مقاصد تو آتے ہیں۔ جن کی اہمیت ایک حد تک اپنی جگہ مسلم ہے۔ لیکن روحانی ترقی، قلبی آسائش اور آخرت کی سرخروئی کا سوال ان کے سامنے کبھی نہیں آتا۔ وہ افلاس، بیروزگاری، بیماری، پسماندگی وغیرہ کے خلاف نعروں کا جہاد ضرور کرتی ہیں۔ لیکن شرک و بدعات الحاد و زندقہ، منکرات و فواحش۔ معاصی اور دینی بغاوت کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرتیں، الا ماشاء اللہ۔ اگر بھولے سے دین کا نام لے بھی لیا جاتا ہے تو اکثر و بیشتر "فکی دوزخ سے اس کا بیوند تو کر ہی دیا جاتا ہے ؎

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

سود، زنا، چوری، شراب، جوا وغیرہ معاصی کے انسداد کے لئے اور اسلامی فرائض و واجبات کی اشاعت کے لئے اگر شرعی سیاست (حدود و تعزیر) کا تجربہ ہی اسلامی حکومتیں کر لیتیں تو ایک طرف ان قبائح کا قلع قمع ہو جاتا اور دوسری طرف اسلام کی محبت قائم ہو جاتی۔

اس ضمن میں متجددین کا نومولود فرقہ نہ صرف یہ کہ ان منکرات کے خلاف کسی قسم کی آواز اٹھانے سے معذور ہے بلکہ بہت سے امور منکرہ خود ان کے دم قدم سے زندہ ہیں۔ پہلے اگر گناہ کو گناہ سمجھ کر کیا جاتا تھا۔ اب ان محرفین کے طفیل اسے جائز سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

رہا علمائے ربانیین کا وہ طبقہ جن کو حق تعالیٰ نے علم رسوخ، دینی فہم، اسلامی بصیرت، ایمانی ذوق اور مذہبی تڑپ کی دولت سے بہرہ مند کیا ہے۔ ان کی آواز رسومات و بدعات کے غل غپاڑے اور دجل و تلبیس کے نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ جاتی ہے۔ ان پر رجعت پسند، قدامت پرست جمود و تعطل کے ترجمان فرسودہ رفتار زمانہ سے غافل، دنیا سے اندھے، اسلامی روح سے ناآشنا وغیرہ کے آوازے اتنی شدت، اتنی قوت اور اتنی تکرار سے کسے جاتے ہیں کہ ان کی تمام اصلاحی سرگرمیاں چاہا جاتا ہے کہ غیر موثر ہو کر رہ جائیں۔

اس صورت میں ان کی یہی خدمت یقیناً بڑی خدمت ہے کہ وہ اس تعریفی طوفان اور تلبیسی سیلاب میں اسلامی ورثہ کی حفاظت میں مصروف رہیں اور تا حد امکان زبان و قلم سے امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور احیائے سنت کے فرائض انجام دیتے رہیں، بلاشبہ خدا کے یہ مخلص بندے اپنے فرائض سے غافل نہیں۔ مجزاہم اللہ تعالیٰ عنا وعن جمیع الامۃ احسن الجزاء ونرقنا اتباعہم۔

## تحریف کا ایک اور سبب

شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

الف۔ "اور اسباب تحریف میں سے (اجماع کی پیروی ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ حاملین دین کا ایک فرقہ جس کی نسبت عام لوگوں کا یہ گمان ہو کہ ان کی رائے اکثر یا ہمیشہ صحیح ہوتی ہے، کسی امر پر اتفاق کر لیں اور اس اتفاق سے یہ خیال کیا جائے کہ ثبوت حکم کے لئے قطعی دلیل ہے اور یہ اجماع ایسے امر میں ہے، جس کی قرآن و حدیث میں کوئی اصل نہیں۔

ب۔ یہ اجماع اس اجماع کے علاوہ ہے جس پر امت کا اتفاق ہے۔ کیونکہ سب کے سب لوگ ایسے اجماع پر متفق ہیں جس کی سند قرآن و حدیث میں ہو، یا ان دونوں میں سے کسی نہ کسی سے مستنبط ہو، اور لوگوں نے ایسے اجماع کو جائز قرار نہیں دیا۔ جس کی سند قرآن و حدیث میں کوئی بھی نہ ہو۔ چنانچہ اس قول الٰہی میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور جب کفار سے کہا جاتا ہے کہ ان چیزوں پر ایمان لے آؤ جو خدا تعالیٰ نے نازل کی ہیں۔ تو وہ یہی جواب دیتے ہیں کہ ہم تو ان ہی باتوں کی پیروی کریں گے جن پر اپنے باپ دادوں کو پایا۔" (اردو ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۲۶۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

یہ اقتباس اجماع سے متعلقہ چند اہم مسائل پر روشنی ڈالتا ہے۔

(۱) اول یہ کہ اجماع کی دو قسمیں ہیں (الف) کسی گروہ جماعت ملک یا خاص طبقہ کا اپنے مخصوص حالات کی آڑ میں کسی ایسے امر پر اتفاق کر لینا جس کی قرآن و حدیث میں کوئی اصل نہ ہو، شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ نام نہاد اجماع نہ صرف غیر صحیح ہے بلکہ تحریف کی ایک شکل ہے

(ب) امت کا وہ اتفاقی اجماع جس کا استناد قرآن و حدیث کی نص صریح یا ان کے استنباط پر ہو۔ یہ اجماع نہ صرف یہ کہ دینی حجت ہے بلکہ اس کا انکار یا اس کی تبدیلی یعنی فرق اجماع بھی تحریف میں داخل ہے۔ اس لئے کہ ایسا اجماع مسئلہ اجماعیہ میں خود نص کا درجہ رکھتا ہے

(باقی آئندہ)

فان معی وجوھھم واعیا فیھم ولا
آمن علی خلیفۃ رسول اللہ وتفل
رسول اللہ واثقال المسلمین ان یتخطفھم المشرکون
مدینہ کی تمام قوت میرے ساتھ ہے۔ اس
صورت میں خلیفہ رسول اللہ اور ازواج
مطہرات اور مسلمانوں کے بیوی بچوں کے
معاملہ میں مجھے بے اطمینانی ہے کہ دشمن ان
کو اچک نہ لیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ امیر لشکر کا یہ پیغام لیکر چلے
تو آتے ہوئے انصار نے ان سے کہا کہ اگر خلیفہ رسولؐ
اس لشکر کو بھیجے بغیر راضی نہ ہوں تو ان کی خدمت میں
ہماری یہ درخواست پیش کر دیں کہ

ان یولی علینا رجلاً اقدم سناً من
اسامہ رض

آسامہؓ کی بجائے کسی بڑی عمر کے آدمی کو ہم پر
امیر مقرر کر دیں۔

حضرت عمرؓ امیر لشکر کا پیغام لے کر بارگاہ خلافت میں
حاضر ہوئے۔ عام اندازہ یہی تھا کہ خلیفہ رسول اللہ سپہ سالار
کے پیغام کو سن کر شاید نرم ہو جائیں گے۔ عام صحابہ رضؓ
کے علاوہ سالار جیش کے نزدیک بھی یہ لشکر کسی تقاضائے
وقت سے چونکہ ہم آہنگ نہیں۔ اس لئے قوی امید کی جا سکتی
تھی کہ خلیفہ اعظم اپنے حکم پر نظر ثانی فرمائیں گے، اور
لشکر کو واپسی کا حکم ہو جائے گا۔ اس موقعہ پر صحابہؓ کی
نظر ایک طرف تقاضائے حالات پر تھی تو دوسری طرف
صدیق اکبرؓ کا اصرار لشکر کشی ان کے لئے اچھا خاصا
معمہ تھا۔ لیکن حضرت صدیقؓ کی بصیرت ایمانی کا فیصلہ
یہ تھا کہ اسلام یا اور مسلمانوں کی حفاظت کا راز کسی
لشکر کے بھیجنے یا روک لینے میں نہیں بلکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور فیصلہ کی حفاظت میں
ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی حفاظت
اگر کر لی گئی تو اسلام زندہ رہے گا اور مسلمان بھی محفوظ
رہیں گے۔ خدانخواستہ جس دن فیصلہ نبوت مسلمانوں
کے ہاتھوں میں محفوظ نہ رہا۔ اس دن نہ مسلمانوں کو کوئی
لشکر دشمن سے بچا سکے گا نہ غریب اسلام ہی کی حفاظت
ہو سکے گی۔ حضرت عمر نے خلیفہ رسول اللہ کی خدمت میں
امیر لشکر کا پیغام جب نقل کیا تو سن کر فرمایا:۔

لو اختطفنی الکلاب والذیاب لم ارد
قضاء قضاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔

(مجھے اگر کتے اور بھیڑیے بھی گھسیٹ کر
لے جائیں تب بھی میں اس بات کو تبدیل
نہیں کر سکتا۔ جس کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرما چکے ہیں)

یہاں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر بھیجنے کے
لفظ ہی کو حذف فرما دیا۔ اصل بات کھٹک کر سامنے آ گئی۔
کہ فیصلہ نبوت ناقابل تبدیل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کو یقین ہو گیا کہ اب حضرت صدیقؓ لشکر اسامہؓ کے روک
لینے پر کبھی رضامند نہ ہوں گے۔ اس لئے انہوں نے
انصار کی درخواست پیش کی یعنی اسامہؓ کم عمر ہیں۔ ان
کی بجائے کسی بڑی عمر کے آدمی کو لشکر کا امیر مقرر کر دیا جائے

حضرت صدیق اکبرؓ جن کے حلم و بردباری متانت
اور وقار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی موقعہ پر
حلم خلیل الٰہی کے ہمرنگ قرار دیا تھا اس درخواست
کو سن کر ان ہی پر دیکھا گیا کہ یکایک جلال موسوی طاری
ہو گیا۔

قوثب ابوبکر وکان جالسا فاخذ
للحیۃ عمر وقال "ثکلتک امک
وعدمتک امک یا ابن الخطاب
استعملہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتامرنی ان انزعہ

ابوبکر بیٹھے تھے اچانک اپنی جگہ سے اچھلے
اور لپک کر عمرؓ کی داڑھی پکڑ لی اور
فرمانے لگے۔ اے خطاب کے بیٹے تیری
ماں تجھے گم پائے اور تیری ماں تجھے مردہ
پائے۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے امیر بنایا ہے اور تو مشورہ دیتا ہے
کہ میں اسے معزول کر دوں۔

آج خلیفہ رسول کی جانب سے خلیفۃ اللہ (موسیٰ
علیہ السلام) کی سنت جوش و جلال کا مظاہرہ کیا جا
رہا ہے۔ غور کرو کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ
طرز عمل قرآن کے ان الفاظ کی کیسی عمدہ تصویر ہے

فاخذ بلحیۃ اخیہ یجرہ الیہ

موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارونؑ کی داڑھی
پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا یہ جلالی انداز اس
وجہ سے تھا کہ ہارون علیہ السلام قوم کو گئو سالہ پرستی
کی گمراہی میں مبتلا دیکھ کر بھی اسی قوم میں رہنا کیسے
برداشت کر سکے۔ چنانچہ قرآن حکیم نے اطلاع دی کہ

قال یا ھارون ما منعک اذ
رایتھم ضلوا ان لا تتبعن
افعصیت امری (القرآن الحکیم)

موسیٰ علیہ السلام نے ہارونؑ سے فرمایا
اے ہارونؑ جب تو نے قوم کو دیکھ لیا
تھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تجھے کیا مانع
پیش آیا کہ تم قوم کو چھوڑ کر میرے پیچھے نہ آئے۔

ادھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ غیظ و
غضب اس لئے تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ناواقفی بصیرت
نے ایسے پیغام کو کیوں گوارہ کر لیا جس سے فیصلہ
نبوت میں ادنیٰ تبدیلی کا وہم پیدا ہو سکتا تھا۔

جاننے والے جانتے ہیں کہ نہ پیغام بھیجنے والوں کے
وہم و گمان میں تھا کہ اسامہؓ کی معزولی سے فیصلہ نبوت
میں تبدیلی ہو جائے گی۔ نہ پیغام لانے والے کے خواب و
خیال میں تھا کہ اس مشورہ پر عمل کرنے سے نبوت کے
فیصلوں کو پشت آمار کرنے کا دروازہ کھل سکتا ہے۔

لیکن "صدیقی فراست" اس نکتہ کو پا رہی تھی۔ اسی لئے
انہوں نے حضرت عمرؓ کی داڑھی پکڑ کر اس فتنہ کا ہمیشہ
کے لئے سدباب کر دیا تاکہ آئندہ کسی شکم سیر کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین کردہ جزئیات میں ترمیم و تنسیخ
کی جرأت نہ ہو۔ اگر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف
سے فیصلہ نبوت کی حفاظت کے لئے اتنی شدت کا
اظہار نہ کیا جاتا اور اسامہؓ کی جگہ کوئی دوسرا امیر مقرر
کر دیا جاتا تو کہنے والوں کو یہ کہنے کا موقعہ مل جاتا کہ حضرت
صدیق اکبرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ
امیر کو معزول کر دیا تھا، اور اسی راستہ سے دین
میں تراش و خراش اور فیصلہ نبوت میں کتر بیونت کا
موقعہ لوگوں کو مل جاتا۔ لیکن صدیق اکبرؓ پر خدا کی ہزاروں
رحمتیں نازل ہوں، پوری امت کی جانب سے ان کو جزائے
خیر دی جائے۔ انہوں نے ہر شدت کو گوارا کیا مگر حدیث
نبوی کے حصار میں شگاف نہ آنے دیا، ہر آزمائش کا
مقابلہ کیا مگر فیصلۂ نبوت میں ادنیٰ تغیر کو برداشت
نہ کیا۔ فجزاہ اللہ عنا وعن جمیع الامۃ احسن الجزاء

حضرت صدیقؓ کے اس "موسوی طرز عمل" کو سامنے
رکھ کر اگر یہ دعوے کیا جائے کہ حضرت صدیق رضی قرآنی
بصیرت میں حدیث نبوی سے اعراض اور فیصلۂ نبوت
سے انحراف، گئو سالہ پرستی کے ہمرنگ تھا تو کون کہہ
سکتا ہے کہ یہ دعوے بے جا ہو گا۔

حضرت صدیق رضؓ کی طرف سے اپنے بھائی "عمرؓ"
کی داڑھی پکڑ کر کپکپاتے ہوئے جسم اور لرزتی ہوئی
آواز میں جب کہا جا رہا تھا

استعملہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتامرنی ان انزعہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
امیر مقرر کیا ہے تو مجھے کہتا ہے کہ میں
اسے معزول کر دوں"۔

اس وقت کسے معلوم تھا کہ کچھ زمانہ بعد ایسے
"سامری صفت" بھی پیدا ہوں گے جو حکام وقت پر اللہ
و رسول کا نام چسپاں کرتے ہوئے

"ھذا الھکم واللہ موسیٰ فنسی"

"یہ ہے تمہارا اور موسیٰ کا خدا، موسیٰ تو
بھول کر طور پر چلا گیا"

کا "سامریانہ" نعرہ لگائیں گے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دین کے تمام بنیات میں قطع و برید کو "دانائی"
ہی ان کے نزدیک "قرآنی بصیرت"، "سنت جاریہ" اور

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# فتنۂ انکار

(قسط

# ...کار حدیث

...ابر ۶)

ملکۂ اجتہاد قرار پائے گا۔ یقرؤن القرآن ولا یجاوز راقیھم۔ "وہ قرآن پڑھیں گے لیکن کیا مجال کہ ان کے حلق سے نیچے اتر جائے"۔

اور لطف یہ کہ انہیں سامری صفت دجالوں کو ایسے سادہ لوح پرستار بھی مل جائیں گے۔ جو اپنی عبادت کی وجہ سے اس نئے گئو سالہ سامری "مرکز ملت" کو سچ مچ اللہ و رسول مان لیں گے اور چودہ صدیوں کے ہارون صفت علماء ربانی کی ہارونی نصیحت

یقوم انما فتنتم بہ وان ربکم الرحمٰن فاتبعونی واطیعوا امری (طٰہٰ)

"لوگو! تم فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہو۔ تمہارا رب (یہ گئو سالہ سامری نہیں بلکہ) وہ رحمان ہے جس کی رحمت زمین و آسمان کو محیط ہے، اس لئے خدا را تم میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو"۔

ان کے لئے بے اثر ثابت ہوگی اور یہ شاگردانِ سامری ہارون صفت علماء ربانیین کی اتباع کو "انسان پرستی اور مذہبی اجارہ داری" کا نام دینگے۔

بہرحال دورِ خلافت میں حضرت صدیقؓ کا پہلا کارنامہ میرے نزدیک یہی تھا کہ انہوں نے پوری قوت اور شدت سے مرتبۂ حدیث کو اجاگر کیا اور "مقام سنت" کو واضح فرمایا، اور حکمت الٰہیہ ان کے لئے ایسے اسباب پر شے کار لاتی رہی جن سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو مختلف عنوانات میں مرتبۂ حدیث نبوی کی وضاحت کا موقع ان کو بار بار ملتا رہا۔

"جیش اسامہؓ" کے واقعہ میں تو ایسا نظر آتا ہے کہ حضرت صدیقؓ پر وجد اور حال کی سی رقت طاری تھی اور وہ تمام تر ہمت اس موقعہ میں اسی واقعہ کا ایک روح پرور اور ایمان افروز جزو اور سنتے جائیے۔

حضرت اسامہؓ کا لشکر جب رخصت ہونے لگا تو خلیفۂ رسول اللہ بنفس نفیس اسامہؓ اور ان کے ہمراہیوں کو رخصت کرنے کے لئے مقام جرف میں تشریف لائے۔ واقعہ کے عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ اسامہؓ اپنی سواری پر تھے اور خلیفۂ اسلام ان کے پہلو میں۔ سواری موجود ہونے کے باوجود پیدل چل رہے تھے۔ اسامہؓ کی طرف سے ہر چند اصرار بھی کیا گیا۔ یا خلیفۂ رسول اللہ لترکبن اولانزلن "خلیفۂ رسول! یا آپ سوار ہو جائیں یا میں اتر جاؤں" لیکن جواب میں خلیفۂ اسلام فرما رہے تھے:۔

"خدا کی قسم نہ تم اترو گے، اور خدا کی قسم نہ میں سوار ہوں گا۔ میں اگر راہِ خدا میں ایک ساعت کے لئے اپنے قدم غبار آلود کر لوں تو کیا مضائقہ ہے کیونکہ نمازی کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سات سو درجے اس کے بلند کئے جاتے ہیں اور سات سو خطائیں اس کی مٹا دی جاتی ہیں" (حیات صحابہ)

جو کہنا چاہتا ہوں وہ آگے آتا ہے۔ یعنی حضرت اسامہؓ اور ان کی جماعت کو رخصت کر کے جب واپس آنے لگے تو اسلام کا الوداعی جملہ استودع اللہ دینک و امانتک وخواتیم عملک (تیرا دین، امانت اور خاتمۂ عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں) ادا کرنے کے بعد خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم امیر لشکر سے خطاب کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصاک فانفذ لامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی لست امرک ولا انھک، انما انا منفذ لامر امر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حیات صحابہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو وصیت فرما چکے ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم گرامی بجا لاؤ، بندہ نہ کسی بات کا آپ کو حکم کرتا ہے نہ کسی چیز سے منع کرتا ہے میری حیثیت صرف یہ ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نافذ کرنے والا ہوں اور بس،

میں اس فقرہ کا مطلب یہی سمجھا ہوں اور شاید اس کے سوا دوسرا مطلب ہو بھی نہیں سکتا کہ حضرت صدیقؓ ایک طرف "مرتبۂ فیصلۂ نبوت" بیان فرما رہے ہیں، کہ اس میں ترمیم و تنسیخ صدیقی مسلک میں غیر صحیح ہے، دوسری طرف وہ خلیفۂ رسول یا بلفظ دیگر خلیفۂ اسلام کی حیثیت متعین کر رہے ہیں کہ اس کی حیثیت صرف احکام نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نافذ کرنے والے کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قضایا اور فیصلوں میں تبدیلی کر دینا اس کا نہ منصب ہے، نہ وہ اس کا مجاز ہے کیوں نہ ہو، جب خلیفۃ اللہ کو یہ منصب تفویض نہیں کیا گیا کہ وہ اپنی رائے اور احکام اور فرامین میں ردوبدل کر ڈالے۔ چنانچہ داؤد علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا جاتا ہے۔

یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ (ص ۶ ع ۲)

"اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ اس لئے لوگوں کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کیا کرو، اور خواہش کی پیروی نہ کیجیو، ورنہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی"۔

پس سوچنا چاہئے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ راشد [illegible] کب گنجائش ہو سکتی ہے کہ وہ صاحب وحی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اور ارشادات، آپ کے احکام اور قضایا میں ردوبدل شروع کر دے۔ ایسی صورت میں وہ جانشین رسول اور خلیفۂ نبی کہلانے کا کب مستحق ہوگا۔

حکیم الامت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ ضروریاتِ خلافت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

واجب است بر خلیفہ نگاہ داشتن دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بر صفیکہ بسنتِ مستفیضۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شدہ و اجماع سلف صالحین بران منعقد گشتہ و انکار بر مخالف۔

(ازالۃ الخفاء جلد ۱ ص ۲۹ طبع جدید)

"خلیفہ پر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور نگہداشت اسی شکل میں لازم ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مستفیضہ سے ثابت ہے اور سلف صالحین کا اجماع اس پر منعقد ہو چکا ہے اسی کے ساتھ خلیفہ کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ سنتِ مستفیضہ اور اجماع کی خلاف ورزی کرنے والوں پر گرفت کرے"۔

اسی مضمون کو حضرت صدیقؓ ان الفاظ میں بیان فرما رہے ہیں جو اوپر نقل کر چکا ہوں یعنی

انما انا منفذ لامر امر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

"میرا کام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نافذ کرنے والا ہوں"

یہ الفاظ تو خیر اسامہؓ سے فرمائے گئے، جس سے ایک گونہ اپنے اصرار کی وجہ بیان کرنا اور دوسرے لوگوں کا مشورہ قبول کرنے سے معذوری پیش کرنا بھی مقصود تھا۔

## پہلا صدیقی خطبہ کہ دستورِ خلافت کتاب و سنت ہونگے

لیکن کیا مرتبۂ حدیث اور منصب خلافت کی ذمہ داریوں کا بیان صرف اسی موقعہ پر کیا گیا؟ جہاں تک صحابہ کے واقعات لوگوں کو مل سکتے ہیں ان کی روشنی میں ہر شخص یہی سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ نہ صرف حضرت صدیقؓ بلکہ تمام اکابر و اصاغر صحابہؓ کے نزدیک "خلیفہ رسول اللہ" کی حیثیت احکام نبوت کی تنفیذ ہی کی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ ان کے نزدیک بدیہیات میں داخل تھا۔ لیکن اس "بدیہی" مسئلہ کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ بار بار کیوں بیان کر رہے تھے۔ (باقی)

# سکھر میں حضرت مولانا ہزاروی کی مصروفیات

مورخہ ۲۵ اگست کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بذریعہ کوئٹہ پسنجر سکھر وارد ہوئے۔ اسٹیشن پر استقبال کرنے والوں میں میر صبح صادق خاں کھوسہ، حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب۔ مولانا محمد عبیداللہ، حافظ عبدالحمید سید کبیر احمد کاظمی۔ محمد ادریس اور سکھر شہر کے کافی کارکن موجود تھے۔ حضرت مولانا ہزاروی صاحب میر صبح صادق کی گاڑی میں اسٹیشن سے سوار ہو کر عازم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ہوئے۔ دفتر میں ناشتہ کیا۔ ساتھیوں کی آمد شروع ہو گئی۔ شام کو تین بجے ضلعی جمعیۃ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ناظم اعلیٰ ضلع سکھر نے ضلعی جمعیۃ کی کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد محمد ادریس صاحب نے حالات حاضرہ پر اور گذشتہ واقعات پر روشنی ڈالی اور علماء کرام کو ان کا فرض یاد دلایا اور کام تیز کرنے کی اپیل کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا۔ ضلعی جمعیۃ کی تحصیل وار کمیٹیاں بنائی گئیں اور ممبر سازی کی مہم کو تیز کرنے کا عہد کیا گیا۔ رات کو پان منڈی میں جلسہ عام ہوا۔ مورخہ ۲۵ اگست ہی کو صبح سے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو گیا۔ رات کو جلسہ عام میں پولیس نے مداخلت کی اور جلسہ بند کرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر حضرت مولانا ہزاروی نے بلاؤنسر کے تقریر بند کرنے سے انکار کر دیا۔ مجمع میں ایک ہیجان برپا ہو گیا اور حکام بالا کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ الحمد للہ رات کو بارہ بجے تک جلسہ نہایت خوبی سے کامیاب رہا۔ حضرت مولانا نے کشمیر کی سیاسی صورت حال پر روشنی ڈالی اور ملکی حالات پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ پروتیزت مودودیت، حفظ الرحمانیت کی خوب خبر لی اور رات کو بارہ بجے دعا پر اجلاس برخاست ہوا اور پھر کوئی مداخلت نہیں ہوئی۔

مورخہ ۲۶ اگست کو شہر کے معززین شہریوں سے خصوصی خطاب فرمایا۔ سبزی مارکیٹ کی جامع مسجد میں جمعہ کی تقریر کی۔ رات کو نورانی مسجد میں خطاب فرمایا۔ یہ بات یاد رہے کہ مورخہ ۲۶ اگست کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر ہونی تھی، مگر ہم نے ۲۵ اگست کے جلسہ عام میں اعلان کر دیا کہ حضرت مفتی محمود صاحب ان پابندیوں میں تقریر نہیں کریں گے اور ہم ۲۶ اگست کے جلسہ عام کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔

مورخہ ۲۷ اگست کو شکارپور میں جلسہ ایک مسجد میں ہوا پہلے مدرسہ اشرفیہ میں ایک خصوصی میٹنگ ہوئی۔ جس کو محمد ادریس صاحب نے پہلے خطاب کیا اور اس کے بعد حضرت مولانا نے علماء کرام کو اپنا درد دکھول کر بیان کیا۔ علماء کرام جماعت کا دوبارہ کام شروع کرنے پر راضی ہو گئے۔ ساتھیوں نے وہاں کام بند کر رکھا تھا۔ الحمد للہ دوبارہ کام جاری ہو گیا رات کو بارہ بجے حضرت مولانا ہزاروی صاحب نے تقریر ختم کر کے سکھر آ گئے اور مورخہ ۲۸ اگست کو خیرپور میں ایک میٹنگ سے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شام کو پنو عاقل میں جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد کے ضلعی اجتماع میں خطاب کریں گے۔

مورخہ ۲۹ اگست کو شام کو جلسہ عام سے خطاب کر کے سکھر پہنچیں گے اور پھر بذریعہ تیزرو نواب شاہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ ۳۰ اگست کو نواب شاہ میں کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کریں گے اور رات کو جلسہ عام میں تقریر کریں گے۔ ۳۱ اگست کو سکھر میں تقریر ختم کر کے لاہور روانہ ہوں گے۔ (محمد ادریس)

## صرف اسلام ہی سے پاکستان مستحکم ہو سکتا ہے

مولانا محمد یعقوب انفاقی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا، کہ پاکستان جس مقدس و پاکیزہ نام پر معرض وجود میں آیا تھا وہ مقدس نام اسلام ہے۔ پاکستان اسی لئے بنا تھا کہ اس میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ ۱۹ سال گذر گئے ہیں لیکن نظریہ پاکستان کے مطابق آج تک اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے برعکس یہاں غیر اسلامی قوانین جاری کئے جا رہے ہیں۔ قرآن و سنت کے احکامات میں ترمیمیں کی جا رہی ہیں۔ بے حیائی عام ہو رہی ہے۔ رقص و سرود کی محفلیں سرکاری سرپرستی میں منعقد ہو رہی ہیں۔ شراب، رشوت سود، زنا کاری۔ سینما بینی۔ ذخیرہ اندوزی۔ سمگلنگ اور ملاوٹ وغیرہ عام ہے۔ قرآن و سنت کے خلاف عائلی قوانین اس ملک میں رائج ہیں۔ حالانکہ ان قوانین کو علماء کرام کے علاوہ سربراہ مملکت اور خود اسلامی مشاورتی کونسل نے قرآن و سنت کے خلاف تسلیم کیا ہے چھوٹی اسمبلی نے ان قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کی سفارش کی تھی۔ مگر اس ملک کے حکمران ایک پیر کو خلاف قرآن و سنت تسلیم کرنے کے باوجود انہی قوانین کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ نیز یہ بران خاندانی منصوبہ بندی یعنی لعنت کو قانون بنا کر زنا کو عام کرنے کی رغبت دی جا رہی ہے۔ اور ۲۸ کروڑ کی رقم اس منصوبہ کے لئے مختص کی گئی ہے

مولانا محمد یعقوب انفاقی نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ملک کی ترقی قرآن و سنت کے احکامات کے نفاذ میں ہے۔ اللہ کی رضامندی و خوشنودی اسی میں ہے۔ اسلام ہی کے قوانین سے لوگوں میں جذبۂ اخوت و محبت پیدا ہو سکتا ہے اور اسی سے وہ آپس میں متحد و متفق رہ سکتے ہیں اور اسلام ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے اتحاد کو ایک رسی میں مضبوطی کے ساتھ باندھ سکتا ہے۔

آپ نے کہا کہ آج ملک کو طرح طرح کے خطرات درپیش ہیں۔ دشمن اس ملک کو ختم کرنے کی فکر میں ہیں آج بھارت جنگی تیاریوں میں لگا ہوا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں افواج۔ سینکڑوں ٹینک، توپیں اور ہوائی جہاز تیار کر رہا ہے اور ہم رقص و سرود کے مختلف جشنوں میں سرگرم ہیں۔

آخر میں مولانا انفاقی نے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ وہ فی الفور اس ملک میں قرآن و سنت کے مطابق قوانین کا نفاذ کر کے نظریۂ پاکستان کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

## قوم کی دینی، اخلاقی اور معاشی بدحالی کو دور کیا جائے

لاہور ۲۷ اگست۔ مولانا احمد سعید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور نے متحدہ اسلامی محاذ کے لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ قوم کی دینی و اخلاقی تباہی اور اقتصادی بدحالی کے سدباب کے لئے جلد از جلد قدم اٹھائیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ اسلام اور پاکستان کے مفاد کے لئے یہ رہنما جو بھی اقدام کریں گے پوری قوم ان کی تائید و حمایت اور مکمل تعاون کرے گی۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے ایک کھلے اجلاس سے آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ارباب اقتدار کے موجودہ مایوس کن رویہ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ وہ اسلامی اقدار کے احیاء اور بیشرفا گرانی کو روکنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

ریڈیو پاکستان کی گمراہانہ نشریاتی پالیسی کی شدید مذمت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اخلاقی اور سماجی بے راہ روی کے لئے ریڈیو نے جو نشریاتی پروگرام بنائے ہوئے ہیں۔ ان سے قوم کی اخلاقی حالت تباہ ہو رہی ہے۔

آپ نے کہا کہ ایک ملک میں جو کہ اسلام کے مقدس نام پر حاصل کیا گیا ہو اگر فحاشی و معصیت کو فروغ دینے کی ہر تحریک کو حکومت کی سرپرستی اور تعاون کا حاصل ہونا ایک عظیم المیہ ہے۔

آپ نے خبردار کیا کہ اگر قوم کے ہر طبقہ نے اپنے موجودہ طرز عمل کو نہ بدلا تو پھر عذاب الٰہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اسلام اور پاکستان سے عشق و محبت رکھنے والے عناصر کے لئے وقت آ گیا ہے کہ وہ زبانی جمع خرچ کے بجائے اپنے عمل سے اسلامی ضابطۂ حیات کے نفاذ اور ملک کی خدمت کے لئے میدان عمل میں اتر آئیں۔ (عبدالرشید ناظم شعبۂ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور)

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

# علماء کو مختلف فتنوں کی سرکوبی کیلئے متحد ہو جانا چاہیئے

(مفتی محمود صاحب)

اس دور میں جبکہ پاکستان میں ایک نہیں، سینکڑوں فتنے سر اٹھائے ہوئے ہیں اس نازک وقت میں اگر علماء نے اپنے فرائض سے پہلو تہی کی تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔ یہ الفاظ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ۳ ستمبر کو سرگودھا سیرت کانفرنس میں نماز عصر کے بعد علماء سے ایک خصوصی خطاب میں ارشاد فرمائے۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے قبل ہی کافی فتنے تھے لیکن اس وقت جو سب سے خطرناک فتنہ پیدا ہوا ہے وہ فتنۂ تحریف ہے۔ یہ فتنہ صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں مصروف عمل ہے اور اس کو حکومتوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ اس وقت ... مسلمانوں کا ذہین طبقہ جس کے ہاتھوں میں قیادت کی باگ ڈور ہے، اس کی زندگیاں سراسر غیر اسلامی ہیں اور نہ ہی وہ اپنی ان غیر اسلامی زندگیوں کو بدل سکتا ہے اور نہ ہی عفیف اور پاکیزہ معاشرہ قائم کرنا اس کے پیش نظر ہے۔ ان کی زندگیاں تو یہاں تک دین سے بُعد اختیار کر چکی ہیں کہ اسلام کے اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی نظام تو درکنار اسلام کے عبادتی نظام کو بھی اس کا ذہن قبول نہیں کرتا۔ شراب نوشی، جوا، رقص و سرود اور دیگر محرمات ان کی طبیعت ثانیہ بن چکے ہیں۔

اس وقت پورے عالم اسلام میں اسلامی نظام کے قیام کا مطالبہ ہو رہا ہے لیکن اس وقت کے برسر اقتدار طبقہ کی زندگیاں چونکہ اسلام کے سراسر خلاف ہیں، لہٰذا دو ہی صورتیں ہیں کہ یا وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق بنائیں اور یا اسلام کی اپنی زندگیوں کے مطابق کاٹ چھانٹ کریں۔ لیکن اپنی زندگیوں کو وہ کسی صورت بدلنا نہیں چاہتے اس وجہ سے انہیں اسلام کا ایک نیا ایڈیشن تیار کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ اب شراب، جوا، سود اور دوسری حرام چیزوں کو حلال کیا جا رہا ہے ـــــ پاکستان میں ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائرکٹر اور اسلامی مشاورتی کونسل کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے اپنی اس رپورٹ میں جو قومی اسمبلی میں پیش کی گئی تھی، بیئر (BEER) کو حلال قرار دیا ہے نیز سود کی علت کا فتویٰ دیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ماہوار رسالہ "فکر و نظر" میں اس پر ۵۲ صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھا ہے جس میں سود کو حلال ثابت کیا گیا ہے ـ اور "احلّ اللہ البیع وحرّم الربوٰ" کا مصداق انہوں نے بھاری سود کو قرار دیا ہے اور صاف کہا ہے کہ حرام صرف بھاری سود ہے اور سود مفرد حلال ہے۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں سود کے حرام ہونے کی صاف تصریح موجود ہے۔ لیکن انہوں نے تمام آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کو نظر انداز کر کے صرف موجودہ بنک سسٹم کو قائم رکھنے کے لئے سود کو حلال قرار دیا ہے۔ ای ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے حدود کے متعلق بھی لکھا ہے کہ ان میں بھی تبدیلی ممکن ہے۔ حالانکہ حدود بالکل غیر متبدل ہیں۔ ان میں کسی شخص کو تبدیلی کا حق نہیں ہے۔

عرض کہ یہ ایک ایسا خطرناک فتنہ پیدا ہوا ہے جو پورے اسلام میں تحریف کر کے اس کا ایک ماڈرن ایڈیشن تیار کرنا چاہتا ہے۔ اس فتنہ اور اس کے علاوہ دوسرے فتنوں کی روک تھام آپ ہی نے کرنی ہے۔ اس وقت عالم اسباب میں آپ کے سوا اور کوئی طبقہ ایسا نہیں ہے جو ان فتنوں سے دین کی حفاظت کرے۔

حضرت مفتی صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جس دین کی صحابہ کرامؓ اور ہمارے اسلاف نے خون دے کر حفاظت کی تھی، وہ دین اگر آج ہمارے زمانہ میں برباد ہو اور اس میں تحریف کی شاہراہیں کھولی جائیں تو یہ ہماری ہی بدبختی ہوگی۔ آج اگر ہم نے دین کی حفاظت نہ کی تو خدا خود اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا انجام کیا ہوگا۔ آج خدا کا دین پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ کون میرا ساتھی ہے۔ جواب ظاہر ہے کہ دین کی حفاظت کرنے والے اور دین کے ساتھی صرف علماء کرام ہیں۔ لہٰذا ہمیں ان فتنہ پردازوں سے دین کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہیئے۔

قائد جمعیۃ نے فرمایا کہ ہمیں اس وقت اپنے چھوٹے چھوٹے اختلافات یک قلم دور کر کے باہم متحد و متفق ہو جانا چاہیئے اور ان فتنوں کے مقابلے میں بنیان مرصوص بن جانا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ جس بستی میں سیلاب آیا ہوا ہو۔ اس بستی کا ہر چھوٹا بڑا جب تک اس سیلاب کی روک تھام نہیں کرے گا اس وقت تک سیلاب کا دھارا موڑا نہیں جا سکتا۔

## موت العالِم موت العالَم

واقعی عالم دین کی وفات سارے جہان کی وفات کے صدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ کے شاگردوں میں سے ہزارہ کے بڑے عالم باعمل جنہوں نے تمام عمر فی سبیل اللہ تدریسی خدمات انجام دیں، بمقتضاء الٰہی فوت ہو گئے۔ مرحوم کے مجھ سے ذاتی تعلقات اور دلی محبت تھی اور حال ہی میں آپ کی صاحبزادی کی شادی ہمارے دیندار و جہترین کارکن صوفی محمد اشرف خان صاحب ساکن تر سے ہوئی تھی۔ ہمیں ان سے اور تمام پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین! (غلام غوث ہزاروی)

# جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کی سرگرمیاں

## جذبۂ جہاد و اتحاد کا مظاہرہ

مورخہ ۱۲۔ اگست ۶۶ء بمقام باغ صدر میں جمعیۃ علماء اسلام پونچھ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یوسف صاحب منعقد ہوا جس میں پونچھ کے متعدد علماء کرام نے شرکت کی اور بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل تجویزیں باتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کے سلسلے میں طے پایا کہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پونچھ کے مرکزی مقامات کا دورہ کر کے علاقہ وار منتظم مقرر کریں اور مستقبل قریب میں منتظم اپنے اپنے حلقہ کی تنظیم کر کے مرکز کو اطلاع دیں تاکہ کسی اہم مرکزی مقام پر تمام علماء کا ایک نمائندہ کنونشن بلایا جائے جس میں مرکزی عہدیداروں کا جدید انتخاب کیا جائے۔

(۲) بھارت نے اعلان تاشقند کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے اسلحہ فراہمی اور دلیل پروپیگنڈا کی جو پاکستان کے خلاف مذموم مہم شروع کر رکھی ہے جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کا یہ اجلاس اس کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور پاکستان و آزاد کشمیر کے تمام علماء کرام سے درخواست کرتا ہے کہ قوم میں اتحاد و اتفاق کی وہی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں جس نے گذشتہ جہاد آزادی میں بھارت کے تمام دلیل ارادے خاک میں ملا دیئے تھے۔ اور دنیا بھر کی آزاد اقوام اور خصوصاً اسلامی ممالک سے پرزور استدعا کرتا ہے کہ وہ کشمیر کے پیاسے لاکھ مظلوم انسانوں کی آزادی کے لئے پاکستان کی بھرپور معاونت فرمائیں۔ اس ضمن میں یہ طے پایا کہ علماء آزاد کشمیر کا ایک تبلیغی وفد آزاد کشمیر کے تمام علاقہ کا دورہ کر کے عوام میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے سلسلے میں تمام قبائل و عوام کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔

(۳) پچھلے دنوں باغ صدر میں مخصوص مسائل پر جو اختلاف پیدا ہوا ہے اجلاس نہا اس کو افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور عوام باغ میں خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ وہ ان تمام امور کو فراموش کر دیں جو قوم و ملت کے درمیان اختلاف کا باعث ہوئے ہیں اور اپنے روایتی اتحاد کا حسب سابق مظاہرہ کرتے ہوئے آئندہ اس قسم کے اختلافات پیدا ہونے کا موثر سدباب کریں۔ (حافظ محمد عبداللہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام تحصیل باغ)


## اعلان

الجمعیۃ حضرات سے التماس ہے کہ وہ اپنے بقایا جات جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

(اداره)

## بقیہ ـــ سیاسیات عالم

لیکن اگر جنگ کا سلسلہ طویل ہو گیا تو نتیجہ نہایت خطرناک معلوم ہوتا ہے۔ صدر ڈیگال نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ "یہ بھی ممکن نہیں کہ امریکہ کی عظیم فوجی قوت کو نابود کر دیا جائے۔ لیکن اس چیز کا بھی امکان نظر نہیں آتا کہ فرانسیسیوں کا اقدام کسی غیر ملکی قوت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیگی۔"

اخبارات کی تازہ اطلاعات کے مطابق سائیگان کی فوجی حکومت شمالی ویٹ نام پر حملہ کرنے کے منصوبے باندھ رہی ہے، اس سے یہ خطرہ ہے کہ جس طرح امریکہ نے اپنی اور جنوبی ویٹ نام کی سرکاری فوج کی امداد کے لئے بعض حلیف ملکوں سے امداد طلب کی ہے اسی طرح شمالی ویٹ نام بھی اپنے حلیفوں سے امداد طلب کرنے پر مجبور ہو جائے گا اور جس روز شمالی ویٹ نام کے حلیف علی الاعلان میدان میں کود پڑے اس روز معمولی نہیں بلکہ ایٹمی جنگ کا شدید خطرہ ہے۔

### چینی اسلحہ اور روس و امریکہ

گذشتہ ستمبر کی جنگ کے بعد امریکہ نے بھارت اور پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنا بند کر دیا تھا، اس سے مقصود تو صرف پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی روکنا تھی، لیکن صرف دکھاوے کے لئے یہ اعلان کر دیا کہ بھارت کو بھی اسلحہ نہیں دیا جائے گا۔ بعد میں امریکہ نے اسرائیل کی معرفت بھارت کو اسلحہ سپلائی کر دیا اور روس نے بھی کھلے طور پر بھارت کو میزائل، طیارے ٹینک اور دوسرا اسلحہ فراہم کیا۔

پاکستان نے جب دیکھا کہ ان دو بڑی طاقتوں کے غیر منصفانہ طرز عمل کو دیکھا تو اس نے چین کی طرف رجوع کیا۔ چین نے پاکستان کی حسب خواہش اس کو ہر قسم کا اسلحہ فراہم کیا اور کر رہا ہے۔ اب ان دونوں بڑی طاقتوں کے پیٹ میں سخت مروڑ ہونے شروع ہو گئے ہیں کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان ان دونوں سے کٹ کر چین کی طرف جا رہا ہے، لہٰذا اب وہ دونوں یہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح پاکستان کو چین سے اسلحہ حاصل کرنے سے باز رکھا جائے اور اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ بجائے چین کے یہ دونوں حکومتیں پاکستان کو اسلحہ دینا شروع کر دیں۔ لیکن ان کو یہ بھی خطرہ ہے کہ اس طرح بھارت بگڑ جائے گا۔ امریکہ اندرا گاندھی کی پوزیشن کو بھی کمزور نہیں کرنا چاہتا کیونکہ بھارت میں انتخابات بالکل سر پر ہیں۔

ارادہ ان دونوں ملکوں کا ہے کہ وہ پاکستان کو اسلحہ فراہم کریں لیکن یہ ایک دوسرے کے طرز عمل کے منتظر ہیں کہ دونوں میں سے کون پہلے قدم اٹھاتا ہے۔ اگر روس نے پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنا قبول کر لیا تو شاید بھارت میں اس کا سخت ردعمل نہ ہو۔ کیونکہ بھارت گذشتہ جنگ کے بعد سے روس سے دھڑا دھڑ مختلف قسم کا اسلحہ خرید رہا ہے۔ تاہم امریکہ کے لئے یہ معاملہ قدرے مشکل ہے۔ اس وجہ سے پاک چین دوستی اور پاکستان کے لئے چینی اسلحہ کی فراہمی کا مسئلہ روس و امریکہ کے لئے درد سر بنا ہوا ہے، دیکھئے مستقبل میں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں کا دورہ مغربی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی راہنما حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور کراچی کے دورہ پر جا چکے ہیں۔ ۸ ستمبر تک وہ کراچی میں قیام پذیر ہوں گے۔ ۹ ستمبر کو مرکزی راہنما حیدر آباد پہنچیں گے، ۹ اور ۱۰ ستمبر حیدر آباد میں مختلف اجتماعات میں شرکت کریں گے۔ اسی موقعہ پر حیدر آباد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ اس کے بعد وہ ۱۱ ستمبر میرپور خاص، ۱۲ ستمبر نواب شاہ ۱۳، ۱۴ ستمبر سکھر۔ ۱۵ ستمبر جیکب آباد، ۱۶ ستمبر رحیم یار خان ۱۷ ستمبر خانپور اور ۱۸ ستمبر ملتان تک کا دورہ مکمل کریں گے۔ مرکزی راہنماؤں کا آئندہ پروگرام آئندہ شمارہ میں دیا جائے گا۔ پروگرام میں تبدیلی بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت مولانا الشیخ محمد عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کو اگر وہاں کے حالات نے اجازت دی تو وہ بھی اس دورہ میں شریک ہو سکیں گے۔

مقامی زعماء علماء اور کارکنان جمعیۃ علماء اسلام سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس دورے کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن تعاون کریں۔

(ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

---

## آہ! مولانا حکیم محمد عالم صاحب

خدا کی شان ہے اللہ والے اور اچھے افراد امت اٹھتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی کی وفات کا صدمہ کیا کم تھا کہ حضرت مولانا حکیم محمد عالم صاحب مانسہرہ میں فوت ہو گئے۔ مرحوم صحیح العقیدہ عالم، خوش اخلاق بزرگ اور بہترین حکیم تھے۔ ہمیں ان کے فرزندوں اور تمام متعلقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے آمین!

(غلام غوث ہزاروی)

---

## بقیہ ـــ اداریہ

بالاکوٹ (ہزارہ) میں ہمارے اکابر کی اسی یادگار نے ہمیشہ کے لئے ہم سے مفارقت اور رفیق اعلیٰ کی رفاقت اختیار کر لی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون راولپنڈی اور دور و دراز علاقوں سے علماء و احباب بالاکوٹ پہنچے۔ مجھے سندھ کے دورہ سے واپسی پر سرگودھا میں یہ جانگداز خبر ملی۔ جہاں عظیم سیرت کانفرنس میں آپ کے لئے دعائیں کی گئیں۔ قاضی صاحب بالاکوٹ حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ کے بعد حضرت مولانا عبدالحنان صاحب کی وفات سے وادی کاغان بہترین حق گو رہنماؤں سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور محترم قاضی صاحب بالاکوٹ مولانا خلیل احمد صاحب اور ان کے بھائیوں اور تمام متعلقین کو صبر و اجر عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(غلام غوث ہزاروی)

---


ترجمان اسلام

میں اشتہار دے کر

فائدہ اٹھائیں



معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی نگرانی میں

تیار ہوتی ہیں

صحت ۔ طاقت ۔ توانائی

۔ سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

یہ گولیاں قیمتی اجزا کشتہ فولاد اور خالص سلاجیت کا بہترین، زود اثر، مفید اور موثر مرکب ہیں۔ جسم میں قدرتی توانائی، تروتازگی، طاقت پیدا کرتی ہیں۔ خون بکثرت پیدا کر کے چہرہ پر نکھار لاتی ہیں۔ اعصاب کی دکھن کو دور کر کے قوت دیتی ہیں۔ جنسی امراض جریان، احتلام کا سدباب کرتی ہیں۔ جگر کے فعل کو درست کر کے صالح خون پیدا کرتی ہیں اور بلڈ پریشر کو بڑھاتی ہیں۔ دردوں کے لئے شافی دوا ہے گردہ اور مثانہ کو بھی قوت دیتی ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ پرانے نزلہ اور زکام کو ختم کر دیتی ہیں۔

قیمت فی پیکٹ ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

معیاری دواخانہ زیریں دفتر جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل لاہور

## شاہ کوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۱۲ اگست کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے جامع مسجد مدنی شاہ کوٹ میں خطبۂ جمعہ میں لوگوں سے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی۔ جس پر تمام حاضرین نے مکمل تعاون کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل عہدہ داروں پر مشتمل جمعیۃ کی تشکیل عمل میں آئی۔

امیر — جناب چودھری محمد صادق صاحب نمبردار
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد شاہ کوٹ
نائب ناظم — حضرت مولانا محمد نذیر صاحب
نائب ناظم — جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب
خزانچی — جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب
سالار — چودھری عبدالعزیز صاحب (فوجی)

## نوجوانان ککی ضلع جھنگ میں متحدہ اسلامی محاذ کا انتخاب

مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء بروز پیر نوجوانان ککی نے متحدہ اسلامی محاذ کا اجلاس مدرسہ کے دفتر میں منعقد کیا جس کی صدارت حافظ شبیر حسین عثمانی نے کی۔ تلاوت قرآن پاک سے اسلامی محاذ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا، اور اسلامی محاذ کے مستقبل کے لئے ایک جلسہ ہونا قرار پایا

عہدہ داران کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

صدر — حافظ شبیر حسین عثمانی
نائب صدر — چوہدری مشتاق احمد
ناظم اعلیٰ — جناب محمد یوسف صاحب
نائب ناظم — جناب غلام محمد صاحب
شعبۂ نشر و اشاعت — محمد یٰسین صاحب
رکن اعلیٰ — آسس محمد خاں

## جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ کی تبلیغی سرگرمیاں

مقامی جمعیۃ شاہ کوٹ نے ۳۰ اگست کو چک ۸۷ میر پور کا تبلیغی دورہ کیا۔ بعد نماز عشاء حضرت مولانا حسین علی صاحب دامت برکاتہم نے عوام سے خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پیش کئے جس پر لوگوں نے ہر قسم کے تعاون کا وعدہ فرمایا۔

جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ نے ۳۱ اگست کو چک نمبر ۸۵ (ڈلہ چند اسنگھ) کا تبلیغی دورہ کیا۔ وہاں کے خطیب حضرت مولانا محمد دین صاحب کی اپیل پر دو تین گاؤں کے لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ ان سے مولانا حسین علی صاحب اور مولانا محمد عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ اشرفیہ شاہ کوٹ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ چاہتی ہے۔ نیز فرمایا قرآن و حدیث کے خلاف کوئی قانون تسلیم نہیں کیا جائے گا آخر میں جمعیۃ سے تعاون کی اپیل کی۔ جس پر تمام لوگوں نے

# متفرقات

کہا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام سے مکمل تعاون کریں گے، اور اس کی کامیابی کے لئے سرتوڑ کوشش کریں گے۔

(محمد شریف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ)

## متحدہ اسلامی محاذ نواب شاہ کا ہنگامی اجلاس

مورخہ ۱۹ اگست بروز جمعہ مسجد ریلوے کبیر نواب شاہ میں متحدہ اسلامی محاذ کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جناب حافظ اورنگ زیب صاحب نے اس اجلاس کی صدارت کی حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب ریلوے مسجد کبیر نے اجلاس کو خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ متحدہ اسلامی محاذ مختلف اسلامی دینی جماعتوں کے اتحاد سے وجود میں آیا ہے۔ اس کا مقصد عظیم پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ کرانا ہے اور وہ تمام قوانین جو قرآن و سنت کے خلاف رائج ہیں ان کو بالکل ختم کرانا ہے اگرچہ اس سلسلہ میں پنجاب کی سرگرمیاں قابل تعریف اور نتیجہ خیز ہیں مگر سندھ اس معاملے میں بہت پیچھے ہے۔ اب ہم نے اس مہم کو چلانے کا عزم صمیم کر لیا ہے۔ وہ سندھ جو پہلے اسلام کا مرکز تھا آج بھی اسلامی دوائر میں قابل تعریف کام کر سکتا ہے۔ یہیں عہد کر لینا چاہیئے کہ ہم پاکستان میں خلاف اسلام قوانین کو رواج پذیر نہیں ہونے دینگے ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ کرے اور عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی فوراً ختم کرے۔ آخر میں پاکستان کی اسلامی کے لئے دعا کی گئی اور اجلاس برخاست ہوا۔

(عبدالستار قریشی ناظم اعلیٰ متحدہ اسلامی محاذ نواب شاہ)

## جمعیۃ اتحاد القراء کی تنظیم نو

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اتحاد القراء قاری حضرات کی ایک تنظیم ہے جس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں:-

(۱) عوام الناس میں تجوید و قرأت کے مطابق قرآنی تعلیم کے حصول کا شوق و ذوق پیدا کرنا

(۲) مجالس قرأت کے انعقاد کے ذریعہ لوگوں کو تجوید سے روشناس کرانا

(۳) لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مدارس قرآنیہ قائم کرنے کی ترغیب دینا۔

(۴) ملک کے تمام اسکولوں، کالجوں نیز دیگر تعلیمی اداروں میں تجوید و قرأت کو لازمی حیثیت دلانے کی جدوجہد کرنا۔

(۵) اسلامی ممالک کے مابین ممتاز قراء حضرات کے وفود بھیجنا۔

(۶) علم تجوید کی نوادر کتب کی حفاظت کا اہتمام و انصرام

(۷) اخوت اسلامیہ کی بنیاد پر ملک کے دونوں حصوں کے قراء و حضرات کے مابین خوشگوار رابطہ پیدا کرنا۔

یہ جمعیۃ ۱۹۶۲ء سے قائم شدہ ہے اور اس کا صدر دفتر مدرسہ ترتیل القرآن گلی نمبر ۳۰ رام نگر راجگڑھ لاہور ہے۔ گذشتہ سال اس جمعیۃ نے علم قرأت کی نشر و اشاعت اور عاملین علم قرأت کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے کئی کام کئے ہیں۔

اب نئے انتخابات کے لئے ملکی سطح پر جمعیۃ کی باقاعدہ تنظیم شروع ہو چکی ہے۔ تمام قاری حضرات سے پرزور اپیل ہے کہ وہ اس کے ممبرین کو خدمت دین کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ رکنیت اور دیگر امور کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

(قاری محمد شریف جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان مدرسہ تعلیم الفرقان مرزحسن راولپنڈی صدر)

## تعزیتی قرارداد

مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پشاوری صدر انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور و قائد جمعیۃ علماء اسلام نے ایک بیان میں حضرت مولانا عبدالحنان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کی دینی و مذہبی، ملی و قومی اور مجاہدانہ زندگی و خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ صرف ایک عالم دین ہی نہ تھے بلکہ ایک مجاہد، خطیب اور جید علماء میں سے بھی تھے۔ آپ کی خطابت مشہور ہے۔ اس لئے بجا طور پر آپ کو رئیس المتکلمین کے خطاب سے نوازا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے آپ کی وفات کی خبر سن کر بارگاہ ایزدی میں دست دعا بلند کرتے ہوئے ان کی بلندی درجات و مغفرت کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ مولانا مرحوم انتھک بے لوث اور ایک مجاہد فی سبیل اللہ ہستی تھے۔ آپ کی وفات سے جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں میں عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پر ہونا ناممکن ہے۔ آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد یعقوب القاسمی نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مرحوم کی وفات ہمارے لئے نہایت ہی دردناک حادثہ ہے۔ آپ کی وفات سے ہمارے قلوب رنج و الم سے پر اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ آپ کی وفات ایک قومی سانحہ ہے۔ آج قوم کو ان جیسے مخلص رہنماؤں کی ضرورت ہے آپ کی وفات جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین و اراکین کے لئے بالخصوص اور مسلمانان پاکستان کے لئے عموماً ایک عظیم ترین صدمہ ہے۔ آج فرزندان توحید ایک جید عالم باعمل مجاہد، تحریک آزادی کے نڈر سپاہی اور ایک عظیم خطیب سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

# ہفتہ بھر کی خبریں

## ایران برطانیہ سے اسلحہ خریدیگا

ایران اور برطانیہ کے مابین ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت ایران اپنے دفاع کے لئے برطانیہ سے ۱ کروڑ ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ تقریباً ۲۹ کروڑ ۹۲ ہزار ۵ سو روپے کا اسلحہ خریدے گا جس میں ۵ تباہ کن جہاز زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل اور چھ فوجیں اتارنے والی بحری کشتیاں بھی ہوں گی۔

## انڈونیشیا میں ۴ لاکھ افراد ہلاک ہوئے

نیویارک ٹائمز کی خبر کے مطابق انڈونیشیا میں گذشتہ اکتوبر کی ناکام بغاوت میں جو خونریزی ہوئی اس میں ۱½ سے ۴ لاکھ تک کمیونسٹ موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ اور لاکھوں افراد جیلوں میں پڑے ہیں۔ میجر جنرل سوہارتو نے کہا ہے کہ اس سال کے آخر تک ایک لاکھ بیس ہزار افراد کو رہا کر دیا جائے گا

## امریکی جہازوں نے اپنی ایک بٹالین کو تباہ کر دیا

امریکہ کے دو جیٹ بمبار طیاروں نے غلطی سے اپنے ہی فوجیوں کے ایک ڈویژن پر آگ لگانے والے بم پھینکنا شروع کر دیے جس سے ایک بٹالین امریکی فوج تباہ ہو گئی۔

## دنیا کو جنگ کا خطرہ درپیش ہے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے کہا ہے کہ بین الاقوامی فضا انتہائی کشیدہ ہے اور جنگ کو دریا کے زمانہ سے بھی زیادہ کشیدگی پیدا ہو چکی ہے۔

## شمالی ویت نام پر بمباری مفید نہیں رہی

مسٹر میکنامارا نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ کی شمالی ویت نام پر بمباری کوئی مفید نہیں رہی، کیونکہ امریکہ کا اس بمباری سے مقصد یہ تھا کہ شمالی ویت نام سے جنوبی ویت نام آنے والی فوجی امداد کا سلسلہ منقطع ہو جائے لیکن یہ امداد گذشتہ سال سے ۱۰۰ فیصد زیادہ دی گئی ہے چنانچہ گذشتہ سات ماہ میں شمالی ویت نام نے ۴۰ ہزار فوجی جنوبی ویت نام میں پہنچائے ہیں۔

## مولوی فاروق بینائی سے محروم ہو گئے

عوامی مجلس عمل کے ۴ سالہ صدر مولوی محمد فاروق جیل میں وحشیانہ تشدد کے باعث بینائی سے محروم ہو گئے اور اب نہ وہ کچھ لکھ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو پہچان سکتے ہیں۔ آپ کی صحت بھی بہت خراب ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ جسم پر ورم ہو گیا ہے۔

## مشرقی پاکستان میں ہولناک طوفان

اس سال دوسری مرتبہ مشرقی پاکستان میں خطرناک سیلاب آگیا ہے جس سے تقریباً ۵۰ لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں اور ۸۰۰ مربع میل رقبہ زیر آب آگیا ہے۔

## ۳۹۶۰ بھارتی سپاہی ابھی تک لاپتہ ہیں

بھارت کو گذشتہ ستمبر کی جنگ کے دوران جو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ بھارت نے اس کے متعلق ابھی تک اپنے عوام کو اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ اب بھارت کے جنگی پیداوار کے وزیر لے ایم تھامس رنچے بتاتا ہے کہ جنگ کے بعد سے اب تک بھارت کے ۳۹۶۰ فوجی لاپتہ ہیں اور ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ زندہ ہیں یا جنگ کے دوران مارے گئے ہیں۔

## ملائشیا چین کی مخالفت جاری رکھے گا

ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن نے کہا ہے کہ ان کی حکومت اقوام متحدہ میں چین کو اقوام متحدہ کی رکنیت دلانے کی تجویز کی مخالفت کرے گی۔

## امریکہ ویت نام کی جنگ ہار جائے گا

شمالی ویت نام کے ایک فوجی اخبار نے دلائل پیش کیے ہیں کہ امریکہ ویت نام کی جنگ ہار جائے گا۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق شمالی ویت نام کے اخبار نے ویت نام میں امریکی فوج کی کارکردگی کی بنیاد پر یہ نتائج نکالے ہیں۔

## ویتنام سے امریکی فوجیں نکالی جائیں

صدر ڈیگال نے اعلان کیا ہے کہ ویت نام کے بارے میں بات چیت شروع ہونے کا انحصار اس امر پر ہے کہ امریکہ کتنی مدت میں ویت نام سے اپنی فوجیں نکالنے کا وعدہ کرتا ہے اور اپنے اس وعدے کو کب تک عملی جامہ پہناتا ہے۔

## نائیجیریا میں وفاقی حکومت قائم ہو گئی

نائیجیریا کے سربراہ کرنل گوون نے ملک میں از سر نو وفاقی حکومت قائم کر دی ہے۔

## سعودی عرب اور ترکیہ کے سربراہوں کی بات چیت

شاہ فیصل اور ترکیہ کے صدر سنائی کی بات چیت مکمل ہو گئی ہے۔ انہوں نے عالمی معاملات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفت و شنید کی۔ بہت سے امور پر فریقین بالکل متفق ہیں۔

## جموں سیالکوٹ سرحد پر بھارتی فوج کا اجتماع

دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ پاکستان کی سرحدوں کے ساتھ بھارتی فوجوں کی نقل و حرکت باعث تشویش ہے۔ تاہم حکومت صورت حال پر گہری نظر رکھ رہی ہے۔

## نئی دہلی میں ۸۰ ہزار کمیونسٹوں کا مظاہرہ

نئی دہلی میں قریباً ۸۰ ہزار کمیونسٹوں نے بھارتی پارلیمنٹ کے سامنے وزیر اعظم اندرا گاندھی کے خلاف مظاہرے کئے پولیس نے ۵۰۰ مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔

## روس میں عام بھرتی کا حکم دے دیا گیا

روسی وزیر دفاع نے حکم دیا ہے کہ روس کی تینوں سرحدی و داخلی افواج میں سپاہیوں، ملاحوں، سارجنٹوں اور نچلے درجے کے ان افسروں کو جنہوں نے روسی قانون کے مطابق فوجی ملازمت کی مدت ختم کر لی ہے، باقاعدہ فوج سے نکال کر محفوظ دستوں میں شامل کر دیا جائے۔ وزیر دفاع نے ایک اور حکم کے ذریعے انیس سال کی عمر کے تمام صحت مند نوجوانوں کو بھرتی ہونے کا حکم دے دیا ہے۔

## انڈونیشیا میں خونریز جنگ

انڈونیشیا کے سیاہ فام اکثریتی باشندوں نے آسمتھ کی ایشیائی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور قوم پرستوں کے دستوں نے حکومت کے اہم مقامات پر حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ قوم پرست ملک کے شمالی علاقے پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

## اوتھان کا استعفیٰ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہیں اپنا یہ استعفیٰ واپس لینے پر مجبور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا ایک اجلاس آئندہ منگل کے روز منعقد ہو رہا ہے۔ سلامتی کونسل میں اوتھان کے استعفے کے سوال پر دو مختلف رائیں ہیں

## صدر ڈیگال کی تجویز کی مخالفت

ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن نے صدر ڈیگال کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے جس میں انہوں نے ویتنام سے امریکی فوجوں کی واپسی پر زور دیا ہے۔ تنکو عبدالرحمن نے کہا کہ ایسا کرنا ویت نام کے لاکھوں عوام کو قربان کر دینے کے مترادف ہے

## فرانس میں ایٹم بم کا دھماکا

صدر ڈیگال جنوبی بحرالکاہل کے اس فرانسیسی جزیرے میں پہنچ گئے ہیں۔ جہاں بدھ کو ایٹم بم کا آخری دھماکہ کیا جائیگا صدر ڈیگال اس تجربے کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔

# خبرنامہ جمعیۃ

## حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا جماعتی پروگرام

۱۸ اگست کو حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد عمرزئی تحصیل چارسدہ تشریف لے گئے۔ رات کو شیرپاؤ تحصیل چارسدہ میں ایک عظیم الشان اجتماع سے ۲ گھنٹہ خطاب کیا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام اور ملک میں شرعی نظام کا قیام اور مسلمانوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر تقریر کی۔ رات کو جمعیۃ علماء اسلام شہر پشاور کی مجلس شوریٰ میں شرکت کی اور فارم ممبر سازی کا جائزہ لیا۔

۱۹ اگست کو پشاور شہر میں جامع مسجد قاسم علی خاں میں ایک گھنٹہ تقریر کی۔ مولانا عبدالقیوم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد بھی اجلاس میں شریک تھے۔

۲۰ اگست پشاور سے کوہاٹ روانہ ہوئے۔ راستہ میں مولانا نعمت اللہ صاحب امیر ضلع کوہاٹ اور دیگر رفقاء سے ملاقات کی اور رات کو شیخی نصرتی میں خطاب فرمایا۔

۲۱ اگست کو میاں میں تین اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ اس سے اگلے روز جہانگیری میں ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب فرمایا، جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور پروگرام پر روشنی ڈالی۔ ملک میں شرعی نظام کے قیام کا مطالبہ، عائلی قوانین کی منسوخی خاندانی منصوبہ بندی کی لعنت۔ فتنہ مرزائیت، فتنہ انکار حدیث، فتنہ مودودیت سے مسلمانوں کو بچنے کی ہدایت کی۔

## حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا علاقہ چکوال میں دورہ

مجاہد ملت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے ۲۵ تا ۳۱ اگست تبلیغی پروگرام میں مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم۔ مولانا عبدالرحیم صاحب خطیب فاروقی جامع مسجد ڈھڈیال اور پہلے چار مقامات پر قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی بھی شامل تھے۔ کپتان غلام محمد اور حافظ عبدالحمید صاحب نعت خواں اور مرد مجاہد صوفی عبدالحکیم صاحب کتبی کتب خانہ زمردی کتب خانہ) لے بھی ہمراہ رہے۔ اکثر مقامات پر پیدل یا سائیکلوں پر سفر کر کے دوسرے مقام پر پہنچنا ہوتا تھا

۲۵ بتاریخ ۳۰ جولائی کو چک نورنگ تحصیل چکوال
۳۱ جولائی ڈھوک جیراں۔ یکم اگست ملاقات ضلع راولپنڈی۔ ۲ اگست جھاٹے۔ ۳ اگست رول یالا تحصیل چکوال۔ ۴ اگست نارہ۔ ۵ اگست ہاپی۔ ۶ اگست ہرڑ۔ ۷ اگست ڈورے۔ ۸ اگست اودھوال ۹ اگست چکوڑہ۔ ۱۰ اگست تترال۔ ۱۱ اگست

ٹوبہ خوشحال۔ ۱۲ اگست چک بازید تحصیل چکوال۔ نورنگ کے مقام پر جامع مسجد میں عظیم اجتماع سے ۳ گھنٹہ مقام صحابہ رضی اللہ عنہم اور اصلاح معاشرہ پر حضرت قاضی صاحب نے توحید باری تعالیٰ۔ شان رسالت، عظمت قرآن مجید بیان فرماتے ہوئے فیض رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی صحابہ کرام رضی کی عظمت بیان فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کائنات سے افضل و برتر ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کا اور قرآن مجید کا فیض ناقص ہو جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے فیض سے صرف گھر کے چند افراد فیضیاب ہوئے۔ آپ نے سورۂ فتح سورہ النصر وغیرہ کی متعدد آیات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض یافتہ جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال پیش فرمائے۔ مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی اور سیاسی مسائل پر بھی تقاریر ہوئیں۔ بعض مقامات پر جماعتی امور کے متعلق بھی مشورے ہوئے۔

## ڈھڈیال تحصیل چکوال میں زعمائے جمعیۃ علماء اسلام کا خطاب

۱۱ اگست کو فاروقی جامع مسجد ڈھڈیال میں عظیم الشان تبلیغی جلسہ ہوا۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد ڈھڈیال کی افتتاحی تقریر کے بعد حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خطیب شاہ پور صدر نے دو گھنٹہ تک تقریر کی۔ ان کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے توحید باری تعالیٰ پر خطاب فرمایا۔ نعرۂ تکبیر کی آواز سے فضا میں بار بار اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہوتا رہا۔ نماز ظہر کے بعد حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی تقریر ہوئی۔ مولانا موصوف نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور پاکستان میں غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ فرمایا۔ مولانا کی تقریر وقت کی تنگی کے باعث نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں ختم ہوئی۔ عوام مولانا کی تقریر سے بے حد متاثر ہوئے۔

آخر میں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے نہایت عالمانہ، فاضلانہ، محققانہ انداز میں سینا لاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے متعارف فرمایا۔ حافظ عبدالحمید ٹلہ گنگ۔ کپتان غلام محمد صاحب اور صوفی محمد حنیف عالمدھری نے مختلف عنوانوں پر نظمیں پڑھیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی سرگرمیاں

مورخہ ۲۲ اگست بوقت ۱۰ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت امیر شہر مولانا اسد گل صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جہان خصوصی حضرت امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد سید گل بادشاہ صاحب نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے علماء کو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا احساس دلایا۔ حضرت نے مودودی فتنہ اور چغلانی علاقہ میں پنج پیری فتنہ کا خصوصی ذکر کر کے حضرات علماء کرام کو مشورہ دیا کہ یہی لوگ علماء کو عوام کی نظروں سے گرانے کی دلیل کوشش کرتے ہیں۔ ان سے باخبر رہتے ہوئے مسلک دیوبند و جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام پر سرگرمی سے عمل کرتے ہوئے اتفاق اور اتحاد کو قائم رکھیں۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام شہر کوہاٹ انتہائی افسوس کے ساتھ اس کا اظہار کرتی ہے کہ پاکستان میں جو کہ اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اب تک کافرانہ نظام اور انگریزی قانون رائج ہے۔ مزید برآں غیر اسلامی قوانین بھی رائج کئے جا رہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پاکستان ایک لادینی مملکت بن جائے گا، لہٰذا ہم برسر اقتدار طبقہ سے اپیل کرتے ہیں کہ کتاب و سنت کا قانون نافذ کیا جائے۔

(۲) عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی غیر اسلامی قوانین کو فوراً منسوخ کر دیا جائے۔

اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ ۲۲ ستمبر کو ضلعی سطح پر اجلاس بلایا جائے تاکہ اس میں ضلع کی رکنیت سازی کا جائزہ لیا جائے۔

## رضی پورہ آدھیوال جھنگ صدر میں ممبر سازی کی مہم

۲۰ اگست جامع مسجد رضی پورہ آدھیوال جھنگ صدر جمعیۃ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا عبدالعزیز صاحب امیر جمعیۃ رضی پورہ۔ مولانا قاری غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ جھنگ صدر (مولانا) محمد یٰسین ناظم جمعیۃ جھنگ صدر مولانا محمد فاروق صاحب نائب ناظم جمعیۃ جھنگ صدر نے شرکت کی۔ ناظم جمعیۃ جھنگ صدر نے اجلاس سے خطاب کیا۔ جمعیۃ کی تنظیم، کارکردگی پر مفصل روشنی ڈالی، اور ممبر سازی کی مہم کو تیز کرنے کا وعدہ کیا، اور عملی جامہ پہنایا۔ (محمد یٰسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر)

## دلبوڑی علاقہ اگرور ضلع ہزارہ میں جمعیۃ کا پروگرام

مورخہ ۲۶ اگست بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کا وفد تنظیمی دورہ پر دلبوڑی پہنچا۔ نماز جمعہ سے پہلے حضرت مولانا قاری فضل صمدی صاحب نے جامع مسجد دلبوڑی میں عوام کو حالات سے آگاہ کرتے ہوئے فتنوں سے مسلمانوں کو بچنے کی تلقین فرمائی اور ملک میں خلاف اسلام قوانین پر مدلل بحث کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان کو فوراً ختم کیا جائے اور ۲۳ مارچ کو ہونے والے آئین کو مسترد کرتے ہوئے پرزور احتجاج کا اظہار کیا۔ نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ علماء اسلام دلبوڑی کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں جمعیۃ کی رکنیت سازی بھی کی گئی اور آئندہ کام حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب کے سپرد کیا گیا۔ (عبدالقیوم ناظم دفتر مانسہرہ)

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. No. 7152

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۹ | جمعہ - ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۴

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا گردہ مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکردھوج وٹی ہے — پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعائت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مُفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## کارِ ثواب

صرف ایک روپیہ پیشگی بھیجکر یا صرف ایک کارڈ لکھ کر عدد تبلیغی کتابیں منگوا کر پڑھیں۔ فتنہ مودودیت، آیات قرآنی۔ گلدستہ عقیدت تین حصے۔ چہل حدیث۔ تبلیغی چھ باتیں۔ یہ کتابیں جلد از جلد منگوائیے وگرنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

اس کے علاوہ ہر قسم کی دینی کتب، تصنیفات علمائے دیوبند و مصری عربی کتب بارعایت ہم سے طلب فرمائیں۔

مسجد اشرفیہ مکتبہ اشرفیہ گلی ۱۱ صوفی اللہ بخش موچی قدیر آباد ملتان

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہونا تھا وہ شائع ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائیگا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہوں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج عمدہ گلیز کاغذ ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## ضروری اعلان

ہمارے ہاں دہلی، مصر اور مجتبائی کی کتب آ گئی ہیں۔ مکمل فہرست طلب کریں

| | |
|---|---|
| اشعۃ اللمعات ہند | ۵۰/۰ |
| لسان العرب مصری کامل | ۹۵۰/۰ |
| بخاری شریف دہلی | ۵۰/۰ |
| مظاہر حق ہند | ۶۰/۰ |
| مصباح اللغات | ۱۴/۰ |

ملنے کا پتہ

کتب خانہ قاسمیہ ملتان

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |

فی انچ

۲ روپے ۵۰ پیسے

اسلام ہوزری کی قابل قدر

## مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر ہمیشہ استعمال کریں۔

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ہفت روزہ

# خدام الدین

لاہور

إن الدين عند الله الإسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

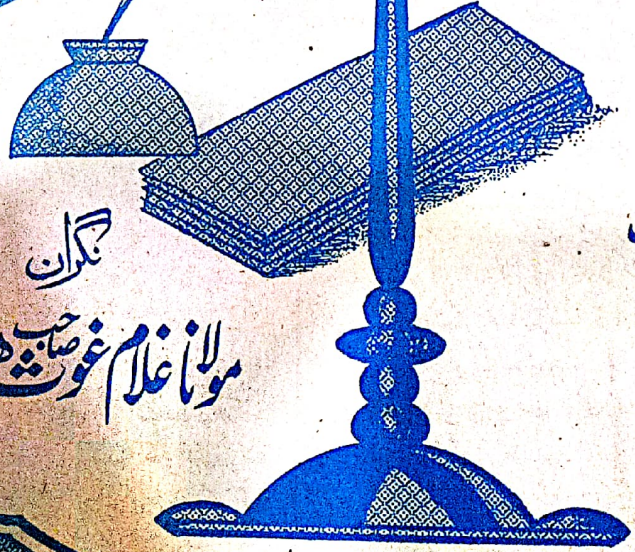

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

مکتبہ خدام الدین جمعیت علماء اسلام پاکستان لاہور

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# اسلام کا تصورِ نبوت

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

جس طرح اسلام میں خدا، آخرت، اعمال اور عذاب و ثواب کا تصور دوسرے مذاہب و ادیان سے علیحدہ ہے اسی طرح اسلام میں نبی اور اس کی نبوت کا تصور بھی دنیا کے دوسرے سب ادیان سے الگ اور جداگانہ ہے۔ کئی ادیان اور مذاہب تو سرے سے نبوت ہی کا انکار کرتے ہیں۔ کئی نبوت کو تو مانتے ہیں، لیکن نبوت میں خدا تعالیٰ کے حلول و اتحاد اور قرابت و ولادت کے نظریہ کے قائل ہیں جو کہ خالق و مخلوق کی سرحدوں کو آپس میں ملا دیتا ہے کئی مذاہب نبی کو خود خدا کا وجود تصور کرتے ہیں۔ جو کہ انسانی ہیکل میں عالم لاہوت سے عالم ناسوت میں کچھ خاص اغراض کے تحت جلوہ گر ہوتا ہے۔ کئی مذاہب نبوت کے متعلق کچھ ایسے نظریات رکھتے ہیں جس سے حق تعالیٰ اور نبی کے درمیان کسی نہ کسی طریقہ سے شراکت کی کچھ نہ کچھ پرچھائیاں ضرور نظر آتی ہیں لیکن اسلام کا تصور نبوت ان سب مذاہب و ادیان سے جداگانہ اور بالاتر ہے۔ وہ نہ تو براہمہ کی طرح نبی کو حق تعالیٰ کا اوتار اور بروز تصور کرتا ہے اور نہ ہی عیسائیت کی طرح اس کو ایک عام انسان کی طرح گناہوں سے ملوث گردانتا ہے بلکہ وہ خدا کو اپنے مقام پہ اور نبی کو اپنے مقام پہ رکھتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ ؎

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

وہ کبھی بھی نبی کو ایسے مقام پہ نہیں لے جاتا جہاں عبدیت اور معبودیت کی سرحدیں ملتی ہوں اور عیسائیت کی طرح نبی اور خدا میں کسی قسم کا کوئی التباس واقع ہوتا ہو جس سے پھر اس کی ایسی تاویلیں کرنی پڑیں کہ وہ مسئلہ پھر عقلی اور فکری مسئلہ نہ رہے، بلکہ ایمان کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہو جائے۔ عیسائیت کی تاریخ ہمارے سامنے ہے کہ پہلے تو انہوں نے جناب عیسےٰ علیہ السلام میں الوہیت کی کچھ شئون و صفات دکھائیں اور پھر جب دنیا کے مفکروں نے عقل و فکر اور علم و خرد کی کسوٹی پہ اس کو پرکھنا شروع کیا تو پھر ایمان کا بھید کہہ کر سماء فرار تلاش کی۔ چنانچہ عقیدہ اقانیمیں میں جو کہ عیسائی عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدہ ہے، صاف اور صریح الفاظ میں نظر آتا ہے:۔

"خدا میں تین شخص ہیں۔ باپ، بیٹا، روح القدس خدا اُس پاک تثلیث کا پہلا شخص جو بیٹے اور روح القدس کا سرچشمہ ہے یہ تینوں شخص آپس میں بالکل برابر ہیں ان میں کچھ فرق نہیں۔ اس لئے تینوں یکساں الٰہی عزت کے لائق ہیں۔ یسوع مسیح سچا خدا اور سچا آدمی بھی ہے اور مقدسہ مریم سچ مچ خدا کی ماں ہے، باپ خاص کر قادر مطلق اس لئے نہیں کہلاتا کہ وہ زیادہ قدرت والا ہے، بلکہ اس لئے کہ پاک نوشتوں میں قدرت باپ کی دانائی بیٹے کی اور پاکیزگی روح القدس کی کہلاتی ہے۔"

(مسیحی تعلیم باب پاک تثلیث صفحہ ۱۹-۲۷ لاہور)

اس خلاف عقل اور خلاف فطرت بات کو جب مفکرین نے فکر و نظر کی نگاہ سے جانچنا شروع کیا تو ان کے اعتراضات سے بچنے کے لئے اور مسیحی بھیڑوں کو اپنے سے جداگانہ ہونے دینے کے لئے[1] یہ کہہ دیا کہ

"ہم اس بات کو ٹھیک نہیں سمجھ سکتے کیونکہ ایمان کا یہ ایک بھید ہے۔"

(حوالہ مذکور صفحہ ۲)

اسلام کا تصور نبوت ان تمام تصورات سے جدا ہے۔ وہ خالق کو خالقیت کے مقام پر اور مخلوق کو اپنے مقام پر رکھتا ہے۔ اور بقول حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کے

الوجدان الصریح یحکم بان العبد عبد و ان ترقی والرب رب و ان تنزل و ان العبد قط لا یتصف بالوجوب او بالصفات اللازمۃ للوجوب[2]

یعنی وجدان صریح اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ بندہ بندہ ہی ہے خواہ وہ کتنا ہی ارتقائی منازل کو طے کیوں نہ کر جائے اور ربّ ربّ ہی ہے خواہ وہ اپنے بندوں کے کتنا ہی قریب کیوں نہ آ جائے اور بندہ بھی درجۂ وجوب یا اُن صفات کو جو وجوب کے لئے لازم ہیں، حاصل نہیں کر سکتا۔

اس مسئلہ کو ویسے تو امام ابوالحسن اشعری، قاضی ابوبکر الباقلانی۔ ابن حزم اندلسی۔ ابواسحاق اسفرائنی عبدالکریم شہرستانی، امام غزالی، امام رازی، علامہ سیف الدین آمدی، ابن خلدون، ابن تیمیہ وغیرہ متکلمین اور محققین اسلام نے اپنی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ لیکن متقدمین میں امام غزالی نے "المنقذ من الضلال" اور "معارج القدس" میں اور متاخرین میں حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے "حجۃ اللہ البالغہ" میں نہایت تحقیق اور علمی پیرایہ میں اس مسئلہ کو بیان فرمایا ہے بلکہ شاہ صاحب نے تو ہزار برس کی تحقیقات کا عطر اور نچوڑ "حجۃ اللہ البالغہ" کے چند اوراق کے سینہ میں بند کر کے رکھ دیا ہے

## نبی کی تعریف

نبوت کے دوسرے پہلوؤں پر گفتگو کرنے سے پہلے نبی کی تعریف کر دینا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

"نبی" کا لفظ مشتق ہے "نبأ" سے۔ جس کا معنی ہے "خبر"۔ لیکن لغت عرب میں ہر خبر "نبأ" نہیں کہلاتی بلکہ "نبأ" اُس خبر کو کہتے ہیں جس میں تین چیزیں ہوں

(۱) خبر فائدے کی ہو۔

(۲) فائدہ بھی عظیم الشان ہو

(۳) اور اس خبر کے سننے والے کو اطمینان قلب اور یقین حاصل ہو جائے۔

اس معنی کی رو سے نبی کی تعریف یہ ہوئی، کہ وہ انسان جس نے حق تعالیٰ کے بندوں کو حق تعالیٰ کی جانب سے نفع اور فائدے کی ایسی عظیم الشان خبریں سنائیں۔ جن سے ان کی نارسا عقلیں وہاں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی باتیں وہی ہوں گی جو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف سے ہوں گی اور پھر ان خبروں پہ اطمینان یا علم جب حاصل ہو سکتا ہے کہ خبر دینے والا اس پہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی دلیل بھی پیش کرے یا صرف اس کی زندگی ہی اتنی پاکیزہ اور اتنی اعلیٰ اور مقدس ہو کہ جھوٹ کا وہم و گمان بھی نہ ہو سکے۔ اس کی بات سنتے ہی لوگوں کو یقین آ جائے۔ معلوم ہوا کہ صرف "نبی" کا لفظ ہی لغت عرب کی رو سے ان حقائق پر روشنی ڈالتا ہے

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس تعریف کو ذرا اور لطیف پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی زبان میں نبی وہ مقدس شخصیت ہے جسے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اپنی منشا اور مرضی بتاتا ہے اور پھر وہ اُن احکام کو دوسروں تک پہنچاتا ہو۔ دین و دنیا کے مصالح اور منافع کے لئے ایک دستور اساسی، ایک قانون حیات اور ایک نظام العمل پیش کرتا ہو۔ ایک مصلح ہو اور اپنے اندر اصلاحی داعیات بھی رکھتا ہو

[1] مسیحی عقائد کی حقانیت کے لئے میری کتاب "مسیحیت پر ایک تحقیقی نظر" کا مطالعہ نہایت ضروری ہے جو کہ ادارۂ معارف اسلامیہ مبارک پورہ سیالکوٹ ۶ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مل سکتی ہے۔ ظفر

[2] شاہ ولی اللہ۔ تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۱۸۴

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۰ر جون ۱۹۶۶ء

# حکومت پاکستان اور مرزائیت

پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۳ر جون ۱۹۶۶ء کو قومی اسمبلی میں میاں عبدالحق صاحب کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:۔

"حکومت کو قطعاً علم نہیں کہ کوئی احمدیہ مشن نام نہاد مملکت اسرائیل میں قائم کیا گیا ہے۔ البتہ اگر اس بارہ میں کوئی ٹھوس معلومات حکومت کو مہیا کی جائیں تو حکومت خوش ہوگی"۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس معاملہ میں معلومات بہم پہنچا بھی دی جائیں تو ہوگا کیا؟ یہ کہ "حکومت خوش ہوگی"۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حکومت احمدیہ مشن پر خوش ہوگی یا معلومات بہم پہنچانے والوں پر خوش ہوگی۔ "حکومت خوش ہوگی" کا جملہ مبہم سا ہے۔

جہاں تک احمدیہ مشن کی سرگرمیوں کا تعلق ہے، اس کے متعلق پاکستان بننے کے بعد سے لیکر آج تک حکومت کو مطلع کیا جاتا رہا ہے کہ مرزائی فرقہ پاکستان کا وفادار نہیں ہے، اس کی ساری سرگرمیاں تخریبی ہیں تعمیری نہیں بھارت کی طرح انہوں نے بھی آج تک پاکستان کے قیام کو تسلیم نہیں کیا۔ یہ تقسیم ملک کے ہی مخالف تھے اور تقسیم ملک کے بعد ان کی تمام کوششیں پاکستان کو ہندوستان میں ضم کرنے کے لئے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں منیر انکوائری کمیٹی نے بھی صاف الفاظ میں اس بات کو تسلیم کیا کہ:۔

"ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ (مرزائی) تقسیم ملک کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اگر ملک تقسیم بھی ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کی وجہ واضح طور پر یہ تھی کہ احمدیت کے مرکز قادیان کا مستقبل غیر یقینی نظر آتا تھا۔ جس کے متعلق مرزا صاحب بہت سی پیشگوئیاں کر چکے تھے۔

(تحقیقاتی رپورٹ صفحہ ۲۰۹)

اس چیز کی تصدیق خود مرزا بشیرالدین کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے جس میں اس نے کہا ہے:۔

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا کرنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے یہ اور بات ہے۔ ہم ہندوستان کی تقسیم پر ضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے ہوں گے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں"۔

(الفضل قادیان ۱۴ر مئی ۱۹۴۷ء)

نکتہ دونوں تحریریں ہمارے اس بیان کی تصدیق کرتی ہیں کہ مرزائیوں نے ابھی تک ملک کی تقسیم کو خوشی سے تسلیم نہیں کیا اور ان کے خلیفہ نے جو یہ کہا تھا کہ پھر "یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں" وہ اس بات کے لئے برابر کوشش کر رہے ہیں حکومت کو مختلف مواقع پر ہم نے ان کی ملک دشمن پالیسیوں سے متنبہ کیا، لیکن ارباب اقتدار نے کوئی نوٹس نہ لیا چودھری ظفر اللہ نے اپنی وزارت خارجہ کے عہد میں بیرون ملک مرزائیت کی تبلیغ کے جو اڈے اپنے اس عہدے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قائم کئے اور وزارت خارجہ کے بیرونی دفاتر کو اس غرض کے لئے مرزائیوں سے بھر دیا۔ علماء نے اس کے متعلق بھی ۱۹۵۳ء میں اپنی کئی ملاقاتوں میں اس وقت کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین مرحوم کو مطلع کیا۔ لیکن حکومت نے چودھری ظفر اللہ اور امت مرزائیہ کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا۔ علماء نے یہ بھی بتایا کہ گورداسپور کے ضلع کی تقسیم چودھری ظفر اللہ نے مرزا بشیر کے اشارے پر کروائی تھی، (جس کا اعتراف بعد میں جسٹس منیر نے بھی اپنے ایک مقالہ میں کیا) لیکن حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگی

پھر ۱۹۴۸ء میں مرزائیوں کی "فرقان بٹالین" نے ۵ ۴ روز میں کشمیر کے جہاد کو جو نقصان پہنچایا، اس کی تفصیلات آزاد کشمیر کی مسلم کانفرنس کے صدر جناب اللہ رکھا ساغر نے اپنے ایک بیان میں بتائیں جس پر جنرل گریسی کے کہنے پر "فرقان بٹالین" کو توڑ دیا گیا کیونکہ وہ سمجھ رہا تھا کہ اس بیان سے "فرقان بٹالین" کی حقیقت طشت از بام ہو جائے گی۔ لیکن کئی حقائق پھر بھی فاش ہو گئے۔ ان سب واقعات پر حکومت کے پہرہ پر ایک بھی شکن نہ پڑی اور وہ نہایت اطمینان سے یہ سب کچھ دیکھتی رہی۔

پھر گورنر پنجاب سر فرانسس مودی نے چند سو روپوں میں ربوہ کی کئی ہزار ایکڑ زمین مرزائیوں کو دے دی لیکن اس پر بھی حکومت کا ماتھا نہ ٹھنکا۔

۱۹۵۳ء میں مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ اقلیت قرار دینے پر ایک تحریک چلی جس کے دبانے کے لئے حکومت کو لاہور میں مارشل لاء تک لگانا پڑا لیکن حکومت نے پھر بھی مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کوئی بندش عائد نہ کی بلکہ اور زیادہ مراعات سے ان کو نوازتی رہی

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد کی نبوت کی تبلیغ ایک ایسی حکومت میں علی الاعلان ہو رہی ہے جو جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل وجود میں آئی۔ ام المومنین، صحابہ کرام وغیرہ القابات جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات اور آپ کے صحابہ کے لئے مخصوص تھے، ان کو مرزا غلام احمد کی بیویوں اور اس کے ساتھیوں کے لئے برملا استعمال کیا جا رہا ہے لیکن حکومت کی طرف سے ان پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاتی

لہٰذا اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ ثابت کر بھی دیا جائے کہ اسرائیل میں احمدیہ مشن قائم ہے اور وہ غلط ذرائع سے وہاں روپیہ بھی پہنچا رہے ہیں تو حکومت ان کے خلاف کیا ایکشن لے گی؟ یہی کہ "حکومت خوش ہوگی"

ہم ارباب اقتدار کو باخبر کرنا چاہتے ہیں، کہ مرزائیوں کے معاملہ میں ان کی یہ مراعات ملک و ملت دونوں کے لئے غیر مفید ثابت ہوں گی کیونکہ مسلمان کسی بھی صورت میں یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ

- ان کی تبلیغ پر تو پابندیاں لگائی جائیں اور مرزائی مرد و زن کھلے بندوں ملک میں جھوٹی نبوت کی تبلیغ کرتے پھریں۔
- ان کے اوقاف تو حکومت کے قبضہ میں ہوں اور حکومت کے ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی نگرانی میں چلیں اور مرزائیوں کے ربوہ کا اتنا بڑا وقف حکومت کی زیر نگرانی نہیں بلکہ ان کے خلیفہ مرزا ناصر احمد کی نگرانی میں چلے
- ان کے مدارس اور تبلیغی اداروں کو انکم ٹیکس کی مراعات نہ دی جائیں یا اگر دی جائیں تو کافی سالوں کے بعد دی جائیں اور مرزائیوں کا "فضل عمر فاؤنڈیشن" اور دوسرے ادارے پہلے ہی روز سے ان مراعات کے مستحق ہو جائیں۔
- ان کو جلسے کرنے کی اجازت تک نہ دی جائے اور مرزائیوں کے جلسے حکومت کے افسروں کی زیر نگرانی ہوں۔
- ان کو تو دفتروں میں دین کی کوئی بات کرنے کی اجازت نہ ہو، لیکن مرزائی افسر اپنے اختیارات کو ترغیب و ترہیب سے مرزائیت پھیلانے میں کوشاں رہیں، نیز اپنے عہدوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں سے مرزائی تبلیغ کے لئے چندہ فراہم کریں اور ان کو مرزائی جلسوں میں آنے کے لئے مجبور کریں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی متحدہ اسلامی محاذ کی مختصر رپورٹ اور خطاب

۲۸ مئی ۱۹۶۶ء کو متحدہ اسلامی محاذ کا کنونشن شروع ہوا تو محترم شیخ حسام الدین صاحب کے خطبۂ صدارت کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے متحدہ اسلامی محاذ کی مختصر رپورٹ سناتے ہوئے اجلاس سے مندرجہ ذیل خطاب فرمایا:۔

محترم حضرات! متحدہ اسلامی محاذ کی ابتداء یوں ہوئی کہ ستمبر ۱۹۶۵ء میں جب بھارت نے پاکستان پر جارحانہ حملہ کیا اور خطرات کے پیش نظر جہادی مساعی کی ضرورت بڑھتی ہی گئی تو اس نازک وقت میں شہر لاہور میں جہاں دفاعی فنڈ جمع کرنے کی ضرورت تھی۔ وہاں لاہور کے لاکھوں فرزندان توحید کو درس استقامت و جہاد دینے کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ بحمداللہ اس ضرورت کا احساس کر کے محترم المقام شیخ حسام الدین صاحب نے رفقاء کار سے مشورہ کر کے دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس بلا کر متحدہ اسلامی محاذ کے نام سے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے کام شروع کر دیا۔ دینی جماعتوں کے مشترکہ دوروں سے اہل لاہور کے حوصلوں میں پہلے سے زیادہ بلندی اور جذبہ ایثار پیدا ہوا۔ متحدہ اسلامی محاذ نے اور متعلقہ جماعتوں نے لاکھوں روپیہ دفاعی فنڈ کے لئے جمع کیا۔ کشمیری مہاجرین کے لئے لاکھوں کا سامان پہنچایا۔ صدر مملکت سے متحدہ اسلامی محاذ کے وفد نے مل کر ان کو چند ضروری مشورے دیئے اور نقد روپیہ بھی پیش کیا۔ لاہور کے مختلف محلہ جات میں اجلاسوں کے سوا محاذ نے موچی دروازے کے باہر باغ میں عظیم جہاد کانفرنس کا انتظام بھی کرایا اور اس کے بعد ملتان، راولپنڈی میں مشاورتی جہاد کانفرنسیں کیں مختلف میٹنگوں کے سوا ملتان میں متعلقہ جماعتوں نے مجلس شوریٰ کے لئے دو دو نمائندے دے کر متحدہ اسلامی محاذ کی باقاعدہ تشکیل کر دی۔ اس میں جمعیۃ علماء اسلام تنظیم اہلسنت۔ مجلس احرار اسلام۔ تحفظ ختم نبوت کے نمائندے اور اہلحدیث حضرات نیز دیگر قومی کارکن شریک ہوئے۔ محاذ کے ذمہ داروں نے ملک کی دوسری جماعتوں سے بھی تبادلہ خیالات کیا۔ ۲۲ مارچ ۶۶ء کو محاذ کی ایک میٹنگ میں محترم شیخ حسام الدین صاحب کو کنوینر کی جگہ امیر قرار دیا، اور احقر اور حضرت مولانا محمد اجمل صاحب کو نظامت کے فرائض سپرد کئے اور اسی اجلاس میں آج کے بڑے کنونشن کو بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

اب جبکہ جنگ بند ہو چکی ہے۔ ہمیں ٹھنڈے دل سے ملک کی صلاح و فلاح کے لئے سوچنا چاہیئے۔

یہ ملک انگریزی اقتدار سے بہ مشکل آزاد کرایا گیا ہے۔ اب اس کی آزادی کی حفاظت اور بھی زیادہ کٹھن اور ضروری ہے۔ ایمانی بصیرت کی روشنی میں متحدہ اسلامی محاذ کی یہ قطعی رائے ہے کہ اسلامی اخلاق و تعلیمات کو اپنائے بغیر ملک کی سالمیت کو خطرات درپیش ہیں مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں مخالف اسلام تحریکات روز اول سے جاری ہیں اور مارشل لاء کے بعد ان میں بے پناہ اور تشویشناک اضافہ ہوا۔

اور جنگ بندی کے بعد اہل ملک میں بعض طبقات کی حرکات اور ارباب اقتدار کے بعض اقدامات نے یہ خطرہ پیدا کر دیا ہے کہ کہیں عزت دینے اور فتح و نصرت سے ہمکنار کرنے والے بے نیاز مالک الملک کی ناراضگی سے ملک مہیب ابتلاء و آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔ قرآنی قوانین سے افسوسناک سرد مہری اور مغربی تہذیب کو ثقافت کے نام سے مسلط کرنے کا رجحان اب ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکا ہے۔ قومی لیڈروں اور علمائے کرام پر پابندیوں سے امر بالمعروف نہی عن المنکر اور اصلاحی مساعی کے راستے مسدود ہوتے جا رہے ہیں۔

معزز و محترم برادران اسلام و علماء کرام!

عالم اسلام پر خطرناک ابتلاؤں کے دور آتے رہے ہیں۔ فتنہ تاتار سے بڑھ کر اور کونسا فتنہ ہوگا، جس میں لاکھوں علماء سادات اور بزرگان دین شہید ہو گئے خلافت عباسیہ کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ گذشتہ آزادی اور تقسیم ملک کے وقت کتنے طوفان اٹھے مگر ان میں مسلمانوں سے ملک گئے یا لاکھوں جانیں ضائع ہوئیں آج کا فتنہ فتنہ آخر الزمان ہے۔ اس میں براہ راست اصول اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ ہے۔ اغیار نے خود مسلمانوں کے دل و دماغ کو ماؤف کر کے اپنا ہم لڑ کار بنا ڈالا ہے مسلمان کہلانے والے ہی احکام اسلام میں تبدیلی و ترمیم کے مشورے دے رہے ہیں شعائر اسلام پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں۔ اسلامی حیا و غیرت کے خلاف شیطنی جد و جہد شروع ہے۔ شراب، سود، جوا کے علاوہ بے حیائی عریانی اور عورتوں کا ناچنا نچوانا بے غیرتی اور دیوثی کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ اور افسوسناک امر یہ ہے کہ حکومت منکرات کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ حالانکہ ہمارے ارباب اقتدار کو ترکی سے سبق سیکھنا چاہیئے تھا کہ چالیس سال کے سرکاری جہاد کے باوجود ترک قوم... اپنی روایات پر قائم رہی اور آخر کار انہوں نے نام نہاد ترقی کے دلدادوں کو چاروں شانے چت گرا دیا اور چہل سالہ غلط کاری کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکلا کہ حکومت و عوام میں کھچاؤ قائم رہا۔

ہم حکومت کے ذمہ دار اور الحاد پسند اصحاب پر واضح کرتے ہیں کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔ عوام اور اپنے آپ کو ابتلاء سے بچائیں۔ مذہبی جماعتوں اور حساس حضرات کا یہ نمائندہ اجتماع اسی لئے بلایا گیا ہے کہ وہ ملک کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت کی اصلاح کے لئے عملی تجاویز مرتب کرے۔ قوم کے حساس طبقات دین اسلام کی بقا کی خاطر آپ کی رہنمائی میں ہر مشکل پر قابو پانے کی خاطر آگے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ حضرات سے بڑھ کر دینی ذمہ داری اور کس پر عائد ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ آپ حضرات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس آڑے وقت میں اسلام سے وفاداری کا حق ادا کریں گے۔

واللہ ولی التوفیق۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ
متحدہ اسلامی محاذ)

## شیخ حسام الدین صاحب کا حکم
## احرار اسلام کے نام

آپ سب کو معلوم ہے کہ لاہور میں ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کو متحدہ اسلامی محاذ کنونشن نے فیصلہ کیا ہے کہ متحدہ اسلامی محاذ کی شاخیں ہر ہر ضلع میں قائم کی جائیں اس لئے عرض ہے کہ جہاں کہیں مجلس احرار اسلام کے دوست اور جماعتیں موجود ہوں وہ دوسری متعلقہ جماعتوں سے مل کر متحدہ اسلامی محاذ کا قیام عمل میں لا کر خدمت شروع کر دیں اللہ تعالیٰ برکت دینگے۔

## بقیہ — اداریہ

لہٰذا ہم، زیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو اور دیگر ارباب اقتدار سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ..... رزائیوں کو دی گئی ناجائز مراعات کو فوراً واپس لے اور ان کی ملک و ملت کے خلاف سرگرمیوں پر بندش عائد کرے۔ نیز مرزائی افسران کی کڑی نگرانی کرے تاکہ وہ اپنے عہدے کو مرزائیت کی تبلیغ میں استعمال نہ کر سکیں، اور ربوہ کے کے اتنے بڑے وقف کو اپنی تحویل میں لے۔ امید ہے کہ ارباب اقتدار ہمارے اس مطالبہ پر ضرور غور فرمائیں گے اور اس بارہ میں ضرور کوئی ضروری کارروائی کریں گے۔

# اسکولوں اور کالجوں میں
# قرآن کریم کی تعلیم کا
# ٹھوس بنیادوں پر انتظام کیا جائے

مرکزی جمعیت اتحاد الفقراء پاکستان کے جنرل سیکریٹری و جمعیت علماء اسلام قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری نے سکولوں میں قرآنی تعلیم" کے موجودہ انتظام کو ناکافی اور غیر تسلی بخش قرار دیتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر کے سکولوں، کالجوں اور دیگر اعلیٰ تعلیمی اور فنی اداروں میں قرآن کریم کی تعلیم کا ٹھوس اور وسیع بنیادوں پر فوری انتظام کیا جائے اور اسکولوں میں تجوید و قرأت کے مطابق قرآن کریم کی صحیح تعلیم کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ان اسامیوں پر قرآنی علوم یعنی علم قرأت علم رسم الخط اور علم اوقاف کے ماہر و مستند قاریوں کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

آپ جمعیت کی طرف سے بلائی گئی ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرما رہے تھے۔ نئی پود میں اخلاقی پستی اور ذہنی آوارگی کے بڑھتے ہوئے رجحان اور مذہب سے افسوسناک حد تک بیگانگی کے روش پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کس قدر افسوسناک مقام ہے کہ قیام پاکستان کو انیس برس کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اب تک ملک کے تعلیمی اداروں میں قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم تک کا معقول اور مناسب انتظام نہیں ہو سکا سکولوں میں قاریوں کے تقرر پر زور دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پورے صوبے کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے اساتذہ کی بہت بڑی تعداد سرے سے قرآنی تعلیم ہی سے نابلد ہے۔ باقی ماندہ تعداد میں سے اکثریت ایسے اساتذہ حضرات کی ہے جو ناظرہ خواں ہونے کے باوجود صحیح تلفظ نہیں ادا کر سکتے۔ ان حالات کے پیش نظر قاریوں کے تقرر ہی سے تعلیمی اداروں میں بہتر اور مفید نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہونے کی حیثیت سے علوم اسلامیہ کی وسیع پیمانے پر اشاعت و ترویج کے سلسلے میں حکومت پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ علوم اسلامیہ کی سرپرستی اور قرآنی اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے "تجوید و قرأت" کو سرکاری طور پر تسلیم کر کے دینی علوم کی عظمت رفتہ کی بحالی کی طرف مضبوط اور موثر قدم اٹھائے۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ ممتاز دینی اداروں میں سند تجوید ایک طویل اور معقول کورس کی تکمیل کے بعد دی جاتی ہے۔ اور چونکہ مستند قاری دوسروں کی نسبت ہر لحاظ سے بہترین اور معیاری معلم قرآن ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے سند تجوید کو سرکاری سطح پر تسلیم کرنے کے مطالبہ پر حکومت کو پوری سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

# فضل عمر فاؤنڈیشن
## انکم ٹیکس معاف

قادیانیوں کے سالانہ جلسہ ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر قادیانیوں کے غالی مبلغ چوہدری ظفر اللہ خان نے یہ تحریک پیش کی تھی کہ مرزا محمود آنجہانی کی خدمات قادیانیت کو مزید ترقی دینے کے لئے "فضل عمر فاؤنڈیشن" قائم کی جائے جس کے منصوبوں کا آغاز ۲۵ لاکھ روپے سے ہو۔

اسی تحریک کے پیش نظر جو مقاصد تھے ان میں بنیادی حیثیت ان مبلغین کی تیاری کو حاصل تھی جو مرزا غلام احمد کی نبوت کے داعی ہوں اور مسلمانوں و غیر مسلموں کو مرزا غلام احمد کا امتی بنانے کے لئے سرگرم عمل رہیں۔

دسمبر ۱۹۶۵ء میں اس فاؤنڈیشن کے قیام کا فیصلہ کیا گیا اس دوران دو تین مرتبہ اسکا تذکرہ الفضل وغیرہ میں ہوا ازاں بعد اچانک یہ اعلان کیا گیا کہ "فضل عمر فاؤنڈیشن" کو رجسٹرڈ بھی کرا لیا گیا ہے اور حکومت پاکستان سے یہ سرٹیفکیٹ بھی حاصل کر لیا ہے کہ اس میں دیئے گئے چندوں پر انکم ٹیکس معاف ہوگا۔

اس سلسلے میں دو اہم سوالات کا اطمینان بخش جواب ان سرکاری افسروں سے مطلوب ہے جنہوں نے اس فاؤنڈیشن کے چندوں پر انکم ٹیکس معاف کیا ہے۔

(۱) پہلا سوال یہ ہے کہ پاکستان بھر میں ان دینی جماعتوں اور رفاہی اداروں کی تعداد کتنی ہے جو اپنے باقاعدہ قیام سے قبل یا کم از کم تین سال کے مصدقہ حسابات پیش کئے جانے کی شرط سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے اور ان کے عطیات پر انکم ٹیکس معاف کر دیا گیا۔

(۲) کیا حکومت نے اس عنوان پر غور کیا ہے کہ یہ فاؤنڈیشن مسلمانوں کو مسلم اور قادیانی دو متوازی امتوں میں تقسیم کرنے کے مقصد سے قائم کیا گیا ہے اور اس سے بالآخر امت مسلمہ انتشار میں مبتلا ہوگی۔ اگر حکومت ایسے کام کو بند کرنے کی اصلاحیت نہیں رکھتی تو کیا یہ بات بھی اسکے فرائض میں شامل ہے کہ ایسے کاموں کو یہ عظیم مدد بہم پہنچائے کہ بعض صورتوں میں انکے چندے کا ۷۰، ۸۰ فیصد ان لوگوں کی جیب سے جائے جو اس انتشار انگیز کام کے علمبردار ہوں (انکم ٹیکس دہندوں میں سے جو لوگ لاکھوں روپیہ کی آمدنی والے ہیں انکی رقوم کا ستر اسی فیصد حصہ انکم ٹیکس میں وصول ہوتا ہے اور جیب ان کے چندے انکم ٹیکس سے آزاد ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک لاکھ روپیہ جو کسی فنڈ میں دیا اس میں سے ستر اسی ہزار تو انکم ٹیکس یعنی حکومت کے خزانے کا تھا۔ ۳۰-۲۰ ہزار انہوں نے اپنی جیب سے دیا)۔

کیا توقع رکھی جائے کہ کوئی ذمہ دار سرکاری نمائندہ ان سوالات کا جواب دے گا؟

(المنبر)

# تبلیغی اجتماع

جمعیت علمائے اسلام شہر سیالکوٹ کی طرف سے مورخہ ۱۱ جون ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ بوقت ۹ بجے رات جامع مسجد کمہاراں چوک امام صاحب میں ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں

۱۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم متحدہ اسلامی محاذ پاکستان لاہور

۲۔ حضرت مولانا منظور الحق خطیب جامع مسجد سعدی پارک لاہور

اسلام کے بارہ میں مختلف موضوعات پر قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔

لہٰذا تمام احباب سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں

حافظ محمد حنیف

ناظم جمعیت علمائے اسلام شہر سیالکوٹ

شمیم ملک

# بے غیرت والدین

مسماۃ شمیم ملک ایک خاتون نے روزنامہ کوہستان ۳ جون ۱۹۶۶ء میں "عورت کا اصل مقام کیا ہے" کے عنوان کے تحت موجودہ معاشرے میں عورت کی آزادی پر قیمتی مضمون قلم بند کیا ہے۔ اسے بغیر نقد و تبصرہ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین کو پتہ چلے کہ انگریز نے کالجوں کے ذریعہ کتنی تباہی مچائی ہے اور موجودہ حکومت اپنی ذمہ داریوں سے کتنی غفلت برت رہی ہے۔ مضمون بمعہ سرخی کے مندرجہ ذیل ہے "عورت کا اصل مقام کیا ہے" مرد کی غفلت نے اسے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔" ادارہ

موجودہ معاشرے میں جہاں تک مجھے تجربہ ہوا ہے میں یہ سمجھتی ہوں کہ عورت کو شمع محفل بنانے والے بھی مرد ہی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی بیٹیوں کو اس قدر آزادی دے رکھی ہے کہ وہ اپنے عورت پن ہی کو بھول بیٹھی ہیں اور اپنے والدین کے دوش بدوش شمع محفل بنی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ چند روز ہوئے میں اپنی ایک سہیلی کے ہاں گئی جو لاہور کے ایک گرلز سکول میں ٹیچر ہے۔ وہ مجھے گھر پر نہ مل سکی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ ایک تھیٹر شو پڑھانے کے لئے گئی ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر تک آ جائے گی میں وہاں بیٹھ گئی اور تین گھنٹے تک انتظار کرتی رہی۔ مگر وہ نہ آئی آخر مایوس ہو کر باہر آئی ہی تھی کہ ملاقات ہو گئی میں نے پوچھا یاسمین! مجھے تو پتہ چلا تھا کہ تم جلدی آ جاتی ہو۔ اور میں تین گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں تمہیں اتنی دیر کیوں ہوئی اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا بہن کیا بتاؤں ایک شاگرد کو پڑھانے کے لئے گئی تھی وہاں اس کے انتظار میں دیر ہو گئی میں نے دیر سے آنے پر سرزنش کی بڑی بے باکی سے کہنے لگی "مس میرے سکول میں ڈرامہ تھا مجھے پارٹ ادا کرتے ہوئے دیر ہو گئی" میں نے کہا جو ان لڑکیوں کو اسٹیج کی زینت بننا زیب نہیں دیتا۔ اس کیلئے گھر کی چار دیواری ہی افضل ہوتی ہے۔ کہنے لگی مس کیا بتاؤں میرے ڈیڈی بڑے ناراض ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں تم ڈرامے میں ضرور حصہ لیا کرو۔ شاگرد کے منہ سے یہ الفاظ سن کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور میں دل ہی دل میں سوچنے لگی کہ اگر اس کے والدین یہ خیالات ہیں تو میں اسے منع کرنے والی کون ہوں۔ دیکھئے معاشرہ کتنا بگڑ چکا ہے۔ اگر والدین ہی یہ خیال ہیں تو عورت شمع محفل کیوں نہ بنے۔

حال ہی میں مجھے لاہور کے ایک زنانہ کالج کی سالانہ تقریبات میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔ یقین کیجئے جس وقت کالج میں پہنچی تو بالکل اعتبار نہ کر سکی کہ یہ کالج ہے یا شادی کا کوئی گھر، طالبات زرق برق لباس میں ملبوس تھیں اور ان کے میک اپ کا یہ عالم تھا۔ طالبات کے والدین اور عزیز و اقارب بھی بیٹھے تھے ان کیلئے کچھ برا ہوا تھا۔ پاؤں دھرنے کو جگہ نہ تھی خدا خدا کر کے ایک کونے میں جگہ مل گئی تو آرام کا سانس لیا میرے ساتھ ہی بائیں طرف میاں بیوی اپنی کسی بچی "روبی" کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے اسے ایک مہینہ تک رقص و سرود کی مشق کروائی اور اب اس بات کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے کہ کب یہ سٹیج پر آ کر اپنے رقص کا مظاہرہ کرے۔ باپ کہہ رہا تھا کہ اگر روبی نے اچھا رقص پیش کیا تو میں اسے انعام دوں گا

جلسے میں تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز ہوا پروگرام کافی اچھا تھا۔ طالبات کی تقاریر سے سامعین کافی محظوظ ہوئے سب سے آخر میں ایک ڈرامہ شروع ہوا۔ جو جو پارٹ اس ڈرامے میں طالبات نے ادا کئے قلم ان کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ آخری پارٹ میں روبی جس نے تنگ چوڑی دار پاجامہ اور تنگ قمیض پہنے ہوئی تھی، گھونگھروؤں کی جھنکار سے سٹیج پر آئی اس کے جسم کا ایک ایک حصہ نمایاں نظر آ رہا تھا ستم بالائے ستم یہ کہ ماں باپ تالیاں بجا بجا کر بیٹی کو داد دے رہے تھے۔ میں ایسے والدین سے یہ کہوں کہ وہ اپنی آنکھوں سے جہالت کی پٹی اتاریں اور ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ عورت کا اصل مقام کیا ہے۔ نگران کی غفلت نے اسے کہاں پہنچا دیا ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کا اہم اجلاس

سیالکوٹ ۳ر جون جمعیت علمائے اسلام سیالکوٹ کا ایک اہم اجلاس بعد از نماز جمعہ دفتر جمعیت واقع چوک امام صاحب میں منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی صدر جمعیت نے سرانجام دیئے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل امور کے بارہ فیصلہ کیا گیا۔

۱۔ طے پایا کہ جمعیت کی طرف سے ۱۱ر جون کو ایک تبلیغی جلسہ کیا جائے جس میں مولانا محمد اجمل صاحب ناظم متحدہ اسلامی محاذ اور مولانا منظور الحق صاحب خطیب سعدی پارک کو دعوت دی جائے۔

۲۔ طے پایا کہ ۱۷ر جون کو جمعیت کی طرف سے مجلس احرار اعظم اہل سنت اور اہل حدیث حضرات کا ایک اجلاس بلایا جائے جس میں ضلع میں متحدہ اسلامی محاذ کی شاخ کا انعقاد کیا جائے

۳۔ ممبر سازی کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے جمعیت کے ہر رکن سے اپیل کی گئی اور سب سے اس اپیل پر لبیک کہتے ہوئے مہم کو تیز تر کرنے کا وعدہ فرمایا۔

حافظ محمد حنیف
ناظم جمعیت علمائے اسلام سیالکوٹ


بھیں تحصیل چکوال میں

## تبلیغی کانفرنس

مورخہ ۱۱، ۱۲ر جون بروز ہفتہ، اتوار جمعیۃ علماء اسلام و اہل سنت والجماعت بھیں کے زیر اہتمام دو روزہ عظیم الشان تبلیغی کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں ملک کے مقتدر علماء کرام تشریف لائیں گے۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

الداعی

(حضرت مولانا) قاضی مظہر حسین (صاحب) چکوال

## گل برانڈ کلر کھاد

کاروباری حضرات متوجہ ہوں!

جہیسم انڈسٹریز لمیٹڈ کھاد فیکٹری کھیوڑہ جہلم نے ہمیں حیدر آباد کا ہول سیل ایجنٹ مقرر کیا ہے اب ہمیں ڈویژن حیدر آباد کے ہر ریلوے اسٹیشن کے لئے سب ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ہماری کھاد ایوب ایگریکلچر کی پاس شدہ ہے۔ کلر شوریہ کے لئے سو فیصد کامیاب ہے اور پیداوار میں اضافہ کرتی ہے۔ آسان شرائط پر ایجنسی لے کر معقول منافع کمانے کا نادر موقع ہے۔

## حاجی کرامت اللہ اینڈ کو

ٹنڈو یوسف روڈ حیدر آباد

# نائجیریا میں فسادات

شمالی نائجیریا کے فسادات کے بارے میں متضاد اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن ان سب خبروں میں ایک یہ بات مشترک ہے کہ چار ماہ قبل الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد اس ملک میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں، ان میں یہاں کی مسلمانوں کی اکثریت کے لئے جینا محال ہو گیا ہے۔

نائجیریا کے فوجی انقلاب کے موقع پر ہی جب وفاقی وزیر اعظم سر احمد بیلو کو شہید کیا گیا تو عالم اسلام میں اس شبے کا اظہار کئی حلقوں سے ہوا کہ یہ انقلاب دراصل مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے کیونکہ یہ دو عظیم رہنما نہ صرف نائجیریا کی بھاری اکثریت کے محافظ تھے بلکہ عالمی اسلامی اتحاد کی تحریک میں پیش پیش تھے۔

نائجیریا کے مسلمان آبادی کے لحاظ سے بھاری اکثریت ضرور رکھتے ہیں لیکن سامراج کے خلاف سالہا سال کی جدوجہد کے باعث وہ انگریزوں کے زمانہ اقتدار میں معاشی اور معاشرتی ترقی کی تمام سہولتوں سے محروم رکھے گئے۔ حصول آزادی کے بعد قدرتی طور پر عیسائیوں میں ترقی کا جذبہ زیادہ زور شور سے بیدار ہوا، اور سر احمد بیلو اور الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا جیسی شخصیتوں کی رہنمائی کی بدولت یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ جنوب مغربی افریقہ کی تقدیر اسی قوم کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔

آج نائجیریا کے مسلمان اسی ننگ کی سزا بھگت رہے ہیں کہ وہ عالمی اتحاد کی تحریک اور خصوصاً براعظم افریقہ میں اسلام کے عروج کی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس مرحلے پر دنیا بھر کے مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے ان مظلوم بھائیوں کی حمایت میں آواز بلند کریں۔ شمالی نائجیریا کے مسلمان اس وقت فلسطین اور کشمیر اور قبرص کے مسلمانوں سے مختلف مسائل سے دوچار نہیں۔ ان کا مسئلہ بھی وہی ہے جو قبرصی ترکوں یا فلسطینی عربوں یا کشمیریوں کا مسئلہ ہے۔ ان کو پہلے جائز سیاسی اقتدار سے محروم کیا گیا، اب سیاسی آزادی سے بھی محروم کر دیا گیا، حتیٰ کہ نماز ادا کرتے وقت بھی ان پر پولیس اور فوج کا مسلح پہرہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔

اس قسم کے واقعات مسلمان ملکوں کی خاص توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں کسی جگہ بھی کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے تو پوری امت پر اس کی تائید و حمایت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

یہ رحیم یار خاں میں
ہفت روزہ ترجمان اسلام
جلال الدین قاسمی جامعہ معارف اسلامیہ
امانت کالونی سے حاصل کریں

# اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ

لاہور۔ یکم جون۔ خلاف اسلام قوانین کی منسوخی اور ملک میں اسلامی ضابطۂ حیات کے نفاذ کے متعلق متحدہ اسلامی محاذ کنونشن میں بالاتفاق طے پانے والے تمام فیصلوں اور مطالبوں پر جلد از جلد عمل کیا جائے۔ حکومت پاکستان سے یہ اپیل جناب احمد سعید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور نے مقامی جمعیۃ کے پندرہ روزہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کی۔

آپ نے کہا کہ یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ لاکھوں فرزندان توحید کی قربانیوں سے پاکستان کا قیام عمل میں آیا اور پاکستان کے بنانے کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا کہ یہاں قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا جائے گا۔ موجودہ حکومت نے بھی صرف تسلی کے لئے خوشنما وعدے کئے تھے لیکن اس بارہ میں کوئی وعدہ بھی ایفا نہیں کیا گیا اور انیس برس گذر جانے کے بعد یہاں ابھی تک عہد فرنگی کے قوانین نافذ ہیں۔ اور قوم نے جب بھی ان خلاف اسلام قوانین کی منسوخی اور اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا تو ارباب اقتدار نے ہمیشہ ان جائز قومی مطالبوں کو پورا کرنے کے بجائے مختلف حیلوں اور بہانوں سے ٹالنے یا دبانے کی کوشش کی۔ آپ نے کہا کہ حکومت بجواب ٹال مٹول کی پالیسی یکسر ختم کر دینی چاہیئے۔ آپ نے حکومت پر زور دیا کہ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، شراب و زنا کی بہتات، سود، عریانی و فحاشی، بے حیائی، ریڈیو پاکستان کی نشریاتی پالیسی کی بے راہ روی اور مغربی تہذیب و تمدن کو زبردستی ملک و قوم پر مسلط کرنے کے خلاف قوم میں جو اضطراب و بے چینی پھیل رہی ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نیشنل اسمبلی کے رواں اجلاس کے اندر..... تمام خلاف شریعت امور کو ختم کر کے نظریۂ پاکستان اور خود صدر ایوب و دیگر وزراء کے وعدوں کے مطابق ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ کیا جائے۔

(عبدالرشید نائب ناظم شعبہ نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور)

رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع
تاج مکتبہ سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّی و ترجمہ) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی، اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان اسٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔ مدارس عربیہ کو خصوصی رعائت۔
تاج مکتبہ، احرار انگریڈ عیدن ضلع نواب شاہ (سندھ) پاکستان

# ضلع نواب شاہ کو ڈکیتی اور اغوا کی واردالوں سے بچایا جائے

## امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کا مکتوب

حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن نے جناب حاجی عطا محمد صاحب بلوچ ممبر صوبائی اسمبلی کے نام ایک مکتوب تحریر فرمایا ہے جس میں غنڈہ عناصر کی آئے روز کی قتل و غارت اور اغوا و ڈکیتی کی وارداتوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا نے اس مکتوب میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ ضلع نواب شاہ میں امن و امان بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ دن دہاڑے ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں اور لوگوں کو اغوا کیا جاتا ہے۔ پھر رہائی کے لئے روپوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ پولیس غریبوں کی آواز نہیں سنتی اور بغیر رشوت کے کسی کا کام نہیں ہوتا۔ عوام میں اس قدر دہشت پھیل چکی ہے کہ وہ دیہات سے بھاگ کر شہروں میں آ رہے ہیں، مگر شہروں میں بھی ان کو چھینکوں کے خطوط مل رہے ہیں۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن نے اس خط میں لکھا ہے کہ یہ سب مصیبت ووٹوں کی مخالفت کی وجہ سے ڈھائی جا رہی ہے۔ اس مکتوب میں حضرت مولانا نے جناب حاجی عطا محمد صاحب سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ صوبائی اسمبلی سے اس بارہ میں ایک قرارداد پیش کریں، جس میں ارباب حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کیا جائے کہ وہ ضلع نواب شاہ میں لوگوں کے اغوا، قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ سے محفوظ رکھنے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لائیں چنانچہ مولانا بسمل کی اس اپیل پر جناب حاجی عطا محمد صاحب نے اس بارہ میں اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی ہے جس پر آئندہ چند ایک روز میں بحث ہو رہی ہے۔ دیکھئے بحث کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

# متحدہ اسلامی محاذ کا متفقہ بیان
# اور
# عملی جدوجہد کا عہد

یہ وہ بیان ہے جس کو حالیہ کنونشن میں ملک بھر کے قریباً ۵۰۰ مندوبین نے متفقہ طور پر پاس کیا اور عہد کیا کہ ہم اس کے مطابق اپنی عملی جدوجہد شروع کر دینگے مرکزی دفتر متحدہ اسلامی محاذ نے عوام الناس کے لئے اس کو پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دیا ہے لہٰذا تمام ضلعی جماعتوں سے اپیل ہے کہ وہ ۵ روپے سینکڑہ کے حساب سے درج ذیل پتہ سے خرید کر اپنے حلقہ میں تقسیم کریں ملنے کا پتہ:۔ دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور)

## قرار داد نمبر ۱

### تعزیت امیر بہاول پور مرحوم

متحدہ اسلامی محاذ پاکستان کا یہ اجتماع نواب آف بہاولپور کی موت کو عظیم المیہ قرار دیتا ہے۔ مرحوم نے ریاست بہاولپور میں اسلام، اسلامی علوم اور اسلامی شعائر کی حفاظت کی۔ مساجد کی تنظیم، آئمہ مساجد کے مشاہرات اور دیگر احتیاجات کی باقاعدہ کفالت کی۔

ایام حج میں ملازمین ریاست کو حج کے لئے تنخواہ رخصت دی جاتی تھی۔ ان کے دور حکومت میں ریاست بہاولپور کے اندر اسلام کو ملک کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں امتیازی مقام حاصل تھا۔

آپ نے اپنی ریاست کی حدود کے باہر بھی بڑے بڑے اسلامی اداروں کو مالی امداد دے کر کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ آپ کے دور حکومت میں ریاست بہاولپور میں مرزائیوں کے خلاف تاریخی عدالتی فیصلہ ہوا تھا، جو رہتی دنیا تک نواب صاحب مرحوم کی یاد تازہ کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔ (صدر اجلاس)

## قرار داد نمبر ۲ - بااختیار اسلامی کونسل

محرک - مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی (اہلحدیث) موئد - چودھری ثناء اللہ صاحب بھٹہ (احرار)

متحدہ اسلامی محاذ کا یہ اجتماع مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل بااختیار اسلامی کونسل تجویز کرتا اور اس کو اختیار دیتا ہے کہ وہ اسلامی اقدار کو نافذ کرنے اور عائلی قوانین، مخلوط تعلیم اور خاندانی منصوبہ وغیرہ منکرات کو بند کرنے کے لئے مناسب طریق کار اور پروگرام پر غور کرے۔ اس کونسل کی تعداد اور اراکین کا فیصلہ داعیان کنونشن پر چھوڑا جاتا ہے جو اپنے ساتھ دو اور اصحاب کو شامل کر کے باہمی مشورہ سے اس کا فیصلہ کریں

چنانچہ اجلاس کے آخر میں صدر اجلاس شیخ حسام الدین صاحب نے مندرجہ ذیل ۱۳ حضرات پر مشتمل بااختیار اسلامی کونسل کا اعلان فرمایا۔

## قرار داد نمبر ۳ - اسلامی کونسل کے ارکان

یہ طے پایا کہ بااختیار اسلامی کونسل کے کل تیرہ ممبر ہوں گے۔ جن میں سے بارہ حضرات مندرجہ ذیل منتخب کئے گئے۔

(۱) محترم شیخ حسام الدین صاحب
(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
(۳) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
(۴) شیخ بشیر احمد صاحب رضوانی امکارڑہ۔
(۵) حضرت مولانا ظل حسین صاحب اختر
(۶) حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی (اہلحدیث)
(۷) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بگوال
(۸) حضرت مولانا قائم الدین صاحب تنظیم اہلسنت ملتان
(۹) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب سرحد
(۱۰) حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہور
(۱۱) حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع تھرپارکر (سندھ)
(۱۲) حضرت مولانا حکیم عبدالرحمن صاحب (اہلحدیث) گوجرانوالہ
(۱۳) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب

مجاز کمیٹی کے مشورہ سے محترم شیخ حسام الدین صاحب نے مندرجہ ذیل ۱۰ ارکان کا اضافہ فرمایا۔

(۱۴) منشی محمد حسن صاحب پنجنائی - بہاولپور
(۱۵) حافظ محمد صادق صاحب (اہلحدیث) سیالکوٹ

## قرار داد نمبر ۴ - بلاواسطہ انتخابات

یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ موجودہ نظام حکومت جو بالواسطہ انتخاب کے ذریعہ قائم ہوا ہے نہ صرف یہ کہ رشوت و بدعنوانی ختم نہ کر سکا۔ اس سے عوامی مشکلات بھی حل نہیں ہو سکیں اور اسلامی اقدار کے نفاذ میں قطعاً ناکامی ہوئی ہے جس سے پاکستان جیسے اسلامی ملک میں سخت اضطراب کا ہونا لازمی تھا۔

بنابریں یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ ملک میں عوامی رائے کے مطابق داخلہ و خارجہ سیاست کو بروئے کار لانے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ بنانے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ بلاواسطہ عوامی رائے کے ذریعہ ملک میں نظام حکومت قائم کیا جائے تاکہ جمہوری اقتدار اور اسلامی احکام کے لئے راہ ہموار ہو سکے۔

محرک - مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
موئد - ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب سکھر
مزید تائید - مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل منٹگمری۔

## قرار داد نمبر ۵ - اوقاف و علماء دین

یہ اجلاس محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کو ملک و ملت کے مفاد کے لئے نہ صرف یہ کہ مفید نہیں بلکہ انتہائی ضرر رساں تصور کرتا ہے۔ اوقاف کی جائدادوں پر جو مسلمانوں نے صرف متعلقہ مساجد و مقابر کی خدمت اور دین کی اشاعت کے لئے وقف کی تھیں۔ ان پر محکمہ نے بدعنوانی روکنے کے بہانہ قبضہ کر لیا، مگر محکمہ صرف اہلکاروں اور دفاتر پر تقریباً چونتیس لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرتا ہے جبکہ تعمیر و ترمیم پر تقریباً آٹھ لاکھ اور خطباء، ائمہ مساجد، مؤذنین وغیرہم کے مشاہرات پر تقریباً چودہ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ یہ طریق کار اوقاف کی جائداد کو بالکل ناجائز اور غلط صرف کرنے کے مترادف ہے۔ اور

# متحدہ اسلامی محاذ

اب محکمہ نے منبر و محراب پر پابندیاں لگا کر صریح مداخلت فی الدین کا ارتکاب کیا ہے۔

مزید یہ کہ اب اس نے علماء کرام اور خطباء کا غلط رپورٹوں کا سہارا لیکر معزول کرنے کا دل آزار اور علم دشمنی کا مشغلہ شروع کر دیا ہے۔ حال میں محکمہ نے راولپنڈی کے مولانا غلام اللہ خاں۔ ملتان کے ڈسٹرکٹ خطیب مولانا منظور احسن صاحب، کوہ مری مسجد مال روڈ کے مولانا [illegible] صاحب بہاولنگری رسالہ خورد کے مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کو نواب شاہ کی شاہی مسجد مارکیٹ سے مولانا عبدالشکور صاحب کو میرپور خاص کی جامع مسجد سے مولانا حکیم محمد صالح صاحب کو۔ لاہور کے مولانا غلام مرشد صاحب کو معزول کر دیا گیا ہے۔ اور اس سے سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ حکومت بے باک اور سرکاری پالیسی کے مخالف علماء کو ہٹا کر ایک خاص ذہن کی آبیاری کر رہی ہے۔ اس صورت حال کا آخری نتیجہ حکومت اور عامۃ المسلمین کے درمیان شدید منافرت اور تصادم کے خطرات کو قریب کرنا ہے جو ملک و ملت کے مفاد کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا۔ پاکستان کی مذہبی جماعتوں کا یہ کنونشن محکمہ اوقاف کی ان حرکات کی مذمت کرتا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس بے ضرورت محکمہ کو ختم کر دیا جائے اور تمام علماء و خطباء کے خلاف ان غلط اقدامات کو فوراً واپس لیکر عوامی اضطراب کو دور کرے۔

محرک - مولانا عبدالقادر صاحب ملتان
موئد - مولانا عبدالستار صاحب راولپنڈی

## قرار داد نمبر ۶ - عائلی قوانین

سابقہ حکومتوں نے عائلی قوانین کی رپورٹ کو طاق نسیاں میں رکھ دیا تھا۔ فوجی انقلاب کے بعد انقلابی حکومت نے ان قوانین کو فوراً نافذ کر دیا۔ جس کے خلاف ملک بھر کے علماء نے زبردست احتجاج کیا۔ حکومت نے ان قوانین کو اسلام کا صحیح مفہوم و مدلول سمجھ کر پیش کیا۔ عوامی احتجاج کے بعد اعلان کیا گیا کہ یہ قوانین کوئی وحی آسمانی نہیں ہے، قومی اسمبلی ان کو درست کر سکتی ہے۔ جب یہ احتجاج کیا گیا کہ حکومت نے کیوں قومی اسمبلی کا انتظار کئے بغیر ان کو نافذ کر دیا تو جواب دیا گیا کہ عورتوں کے اصرار سے ایسا کیا گیا اس کے بعد صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان نے سفارش کی کہ ان کو منسوخ کیا جائے۔ اس پر کان نہ دھرا گیا

# خبرنامہ جمعیۃ

## تقریب افتتاح جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

۲۰ مئی ۱۹۶۶ء کو جمعہ بعد نماز عصر دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے دفتر کا افتتاح کی تقریب کا آغاز ہوا۔ حاضرین کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔ تلاوت قرآن پاک سے کارروائی شروع کی گئی۔ حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ نے مرتب کردہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور امیر جمعیۃ مولانا الہ بخش صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی ہر دو بازوؤں میں کارکردگی پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور حاضرین کو بتایا کہ ہماری جمعیۃ نے مدارس کھول رکھے ہیں جن میں باقاعدہ دینی تعلیم دی جاتی ہے کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ ہنگامی قراردادوں کے ذریعے حکومت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ ہماری منشا ہے کہ ملک میں قرآن و سنت کے مطابق قوانین رواج پائیں۔ تاکہ ملک سے سب برائیاں دور ہو جائیں اور ہمارا مقصد عظیم جو حصول پاکستان کے لئے تھا پورا ہو۔

اس کے بعد حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب ریلوے مسجد کبیر نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر زمانہ میں ایک جماعت ایسی موجود رہتی ہے جو ملک میں بھلائی کو رواج دینے کی سعی عمل میں لاتی ہے۔ وہ نیک کام کرنے کے لئے کہتی ہے اور برائی سے روکتی ہے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر حکومت علماء سے حق گوئی کے عوض مسجد و محراب و منبر بھی چھین لے تو وہ پھر بھی کلمۂ حق کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ جمعیۃ علماء اسلام اسی مقصد عظیم کو لے کر اٹھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے قوانین صریح اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کے لئے جدوجہد جاری ہے۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کی قراردادیں

گذشتہ ہفتے جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کیں۔

(۱) یہ اجتماع جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے متحدہ اسلامی محاذ کے نام تمام مذہبی جماعتوں، ملک کے مفکرین علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۲) یہ اجتماع ملک کی تمام دینی جماعتوں کے اعلیٰ عہدہ داران و دیگر علماء حق سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلام، ملک و ملت کی بقاء و حفاظت کے لئے متحدہ اسلامی محاذ سے متفق ہو کر اظہار خیر خواہی فرمائیں

(۳) یہ اجتماع محکمہ اوقاف کی بد انتظامیوں اور حکام بالا کی خاموشی پالیسی پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

(۴) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کی لعنت کو ختم کر کے یہ رقم ملک کے دفاع میں صرف کی جائے۔

(۵) یہ اجتماع جمعیۃ علماء اسلام کی حق پسندی، حق شناسی و حق پرستی پر مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ مودودی صاحب کو مذہبی اختلافات ختم کرنے کے لئے ملک کی اعلیٰ ترین شخصیتوں میں سے چار علماء کرام کے ثالث مقرر کرنے کی دعوت دے کر اتحاد ملی کا ثبوت پیش کیا ہے۔

آخر میں ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت پر زور دیا گیا اور اس کے دور جدید پر ادارہ کو مبارکباد پیش کی گئی۔

## جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی جس میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلام سے فوراً الگ کرے کیونکہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا زکوٰۃ کے متعلق حالیہ بیان دین کی توہین اور اہل اسلام کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

(عبدالستار ناظم جمعیۃ)

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء بروز جمعہ بعد نماز عصر جمعیۃ کا اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام بازار تھانے والا میں زیر صدارت مولانا احمد سعید صفدر ناظم اعلیٰ منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی جمعیۃ کے احکامات کے مطابق شہری جمعیۃ کی تنظیم نو اور رکن سازی کے متعلق مختلف تجاویز پر غور و خوض کے بعد مولانا محمد یوسف مولانا عبدالرؤف اور جناب حشمت علی پر مشتمل ایک رکنی کمیٹی قائم کی گئی۔ جو ایک ماہ کے اندر شہر کا تنظیمی دورہ کرنے کے بعد مجلس شوریٰ کو رپورٹ پیش کرے گی اور اس رپورٹ کی بنیاد پر رکن سازی کے طریق کار حلقوں کی تقسیم اور دیگر امور کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر اسلامی تحقیقاتی ادارہ کی اس تجویز کو شر انگیز اور مداخلت فی الدین قرار دیکر اس کی شدید مذمت کی گئی کہ زمانہ کے حالات کے مواقع زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ کیا جانا چاہیئے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ ملک کے مختلف حصوں میں علماء کرام پر عائد شدہ پابندیوں کو تشویشناک قرار دیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ علماء سے پابندیوں کا یہ افسوسناک سلسلہ ختم کر کے تمام علماء کو اپنے اپنے حلقوں میں کام کرنے کی اجازت دی جائے

(محمد اکرم ایجاد و شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی سرگرمیاں

۲۶ مئی ۱۹۶۶ء کو جامع مسجد شیخ لاہوری میں اجلاس ہوا جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں:-

(۱) ملکی حالت اسی صورت میں بہتر ہو سکتی ہے جبکہ اسلامی قانون ملک میں نافذ ہو۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں [redacted] سنت کا قانون فی الفور جاری کرے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں عیسائیت مرزائیت، پرویزیت، مودودیت کی بڑھتی ہوئی گمراہانہ تبلیغ پر پابندی لگائے۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ۸۰ کروڑ کی کثیر رقم بچت، خاندانی منصوبہ بندی پر صرف کرنے کے بجائے ترویج دین، مدارس اسلامیہ اور ملک کی معاشیات پر صرف کی جائے۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت علماء کرام پر عائد شدہ پابندی فوری طور پر منسوخ کرے۔

(۵) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے جو رپورٹ زکوٰۃ کے متعلق دی کہ شرح میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ یہ تحریف دین ہے۔ علمی حلقوں میں یہ رائے نہایت تشویش سے دیکھی گئی ہے۔ ایسے ملحد قسم کے لوگ جو دین مصطفےٰ کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ ان کی زبان بند کی جائے۔

(۶) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت عریانی، فحاشی بے حیائی۔ حیا سوز فلمز، گانے فوری طور ختم کرے۔ (محمد یٰسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ)

## جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی قراردادیں

۲۷ مئی جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر میں اراکین جمعیۃ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ (۱) گندم کے نرخوں کی نئی پالیسی کو فوراً منسوخ کیا جائے اور اس کے خرچ کے متعلق

PHONE No.-67715 سہ ماہی WEEKLY REGD.L. No. 7132

# ترجمان اسلام لاہور
# TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

price 25 paisse

جلد ۹ | جمعہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۹ صفر المظفر سنہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۱


## مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

### جلد اوّل

کاغذ سیاہی آرٹ پیپر طباعت بہترین ٹائپ

ہدیہ غیر مجلد ۲۰/۰ روپے

مجلد چرمی ۲۳/۰ "

علاوہ محصول ڈاک

### ملنے کے پتے

- نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
- مولوی شمس الدین صاحب کتب فروش چوک انارکلی نزد مسلم مسجد — لاہور
- مکتبہ امدادیہ ملتان

## ذیابیطس

### شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا گردہ مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے تو

ان کی مجرب دوا

شاہ مکرد ھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج رجسٹرڈ چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## مودودی اور جمہوریت

از

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف اسلامیہ مبارک پورہ سیالکوٹ

یہ کتاب ایک آئینہ ہے جس میں مودودی صاحب کے نظریۂ جمہوریت کے ماضی اور حال کے ہر خدوخال کو جھانکا جا سکتا ہے۔ طباعت عمدہ ٹائیٹل خوبصورت۔ قیمت ۷۵ پیسے

## قصور شہر میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام و خدام الدین اور دینی کتب مکتبہ قاسمیہ قصور شہر کوٹ مراد خاں حافظ حبیب اللہ قصوری سے مل سکتے ہیں اور گھر پر پرچہ پہنچانے کا بھی معقول انتظام ہے۔

## مہانڈری ویلی کا خان میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

کا

تازہ پرچہ

دکاندار محمد جان وصوفی محمد ملتانی چوک بازار مہانڈری ضلع ہزارہ سے حاصل کریں

## قصبہ ہرنولی ضلع میانوالی میں

ترجمان اسلام اور جماعتی لٹریچر

ڈاکٹر دین محمد فریدی سے

حاصل کریں

ماہنامہ "الحق" پاکستان کا علمی معیاری و دینی مجلہ

اس کیلئے ہر شہر اور قصبہ میں دیانتدار اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شعبہ نشر و اشاعت دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش

اور رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل بوٹے و تاریخ، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۹×۲۲ سنہری ڈائیدار جلد، ہدیہ صرف سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت، ولائتی پیڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

مکتبہ فورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ☪ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیٹی ریسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

(ہمیشہ استعمال کریں)

اسلام ہوزری ۱۳ لی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون نمبر — ۶۸۶۲۷

## رسالہ خدام الدین اور ترجمان اسلام

کا تازہ پرچہ

ہمارے ایجنٹ اختر وزیر محمد صاحب سے

حاصل کریں

پرچہ گھر گھر میں بھی پہنچانے کا پورا

پورا انتظام ہے۔

اختر وزیر محمد کمیشن ایجنٹ خدام الدین و ترجمان اسلام جلد ساز شارع مسجد سیسی

## ترخانہ اشتہارات

آخری صفحہ ۱۰۰ روپے

اندرونی صفحہ ۷۰ روپے

آدھا صفحہ ۴۰ "

فی انچ

۲ روپے ۵۰ پیسے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

نگران
غلام غوث ہزاروی

۶ ماہ سے کم مدت کیلئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا آرگن

# ترجمانِ اسلام لاہور

بھکر جاری کردہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

ممبران نمبر ۹۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۳ روپے ۱۲ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے


# جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

## ملک کی موجودہ مذہبی و سیاسی صورت حال کا جائزہ

## دینی معاملات، جہاد، مسئلہ کشمیر اور اعلان تاشقند وغیرہ پر بیان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے خصوصی ہنگامی اجلاس منعقدہ ۷ فروری ۱۹۶۶ء لاہور میں مسئلہ کشمیر، بھارتی جارحیت۔ اعلان تاشقند۔ اس سے پیدا شدہ صورت حالات۔ حکومت کے موقف۔ ملک میں موجودہ دینی اخلاقی انتظامی صورت حال۔ ملک کی خارجہ پالیسی و تغیرات کا تفصیلی جائزہ لیا۔

ان تمام مسائل میں اپنے موقف کا اظہار کرنے کے قبل اجلاس مناسب سمجھتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اصل بنیادی مقصد کو بیان کردے تاکہ اس کی روشنی میں اس کے موجودہ فیصلوں کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں صرف اسلام کی سربلندی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اول دن سے برسرکار ہے۔ اس کی ماضی و حال کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اس نے ہمیشہ اسلام کی برتری کے مقصد عزیز کو ہی اپنی منزل خصوصی قرار دیا ہے۔ اس نے وقت کے اقتدار سے ہمیشہ یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ مخلصانہ طور پر اسلام کو حکومت اور عوام کے تمام دوائر میں جاری و نافذ کرے اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے احکام کا اجرا عمل میں لاکر صحیح اسلامی حکومت قائم کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام اس بات پر غیر متزلزل یقین رکھتی ہے کہ صرف اسلام ہی مسلمانوں کی تمام مشکلات کا واحد حل اور تمام عالم میں قیام امن کا واحد ذریعہ ہے۔

جب ہم ایک بار اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے اور اپنی مکمل وفاداریاں اسلام کے ساتھ خاص کردیں گے۔ تو پھر ہمارے تمام داخلی و خارجی مسائل سدھرتے چلے جائیں گے اور ہم ایک باوقار قوم کی حیثیت سے دنیا میں ترقی کرسکیں گے۔ چنانچہ اسلام پر سچے دل سے عمل پیرا ہونے کا خوشگوار نتیجہ یہ نکلتا کہ ہمارے ملک کا انتظام و نظم و نسق عدل حقیقی کی بنا پر استوار ہوجاتا۔ حکومت، حکام اور عوام سب خدا کے سامنے جوابدہی کے احساس سے اپنے فرائض امانتداری کے ساتھ انجام دیتے۔ اور کسی کے حقوق کی پامالی کا راستہ نہ کھلتا۔ اس سے داخلی سلامتی، اتحاد و استحکام، خوشحالی فروغ پاتی۔ اور دشمنانِ اسلام خصوصاً امریکہ اور برطانیہ وغیرہ صلیبی حکومتوں کو یہ ہمت نہ ہوتی۔ کہ وہ مسلمان ملکوں کے خلاف کوئی سازش عمل میں لائیں۔ اسلام کی عظیم برکات سے اخلاقی مفاسد کے وہ دروازے ہمیشہ کے لئے بند ہوجاتے۔ جن کے ذریعہ یہ اثرات علی الدوام اسلامی ممالک کو تباہ کرتے جارہے ہیں پاکستان کا مقصد وجود حکومت الٰہیہ اور اسلامی معاشرہ کا قیام ہی ظاہر کیا گیا تھا۔ اور اسی جذبے کے تحت عامۃ المسلمین نے پاکستان کے لئے عظیم قربانیاں دیں۔

لیکن پاکستان بن جانے کے بعد یہاں وقتاً فوقتاً ایسے لوگ برسر اقتدار رہے۔ جنہوں نے اسلام کے تقاضوں سے ہمیشہ پہلو تہی مغربی تہذیب و تمدن کو تیزی سے پھیلانے کے اسباب مہیا کئے۔ لندن اور واشنگٹن کو اپنا قبلہ بنایا۔ اور مختلف طریقوں سے خداوند قہار کے عذاب کو دعوت دی۔ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے انکار کیا۔ اور جب عامۃ المسلمین نے مطالبہ سخت کردیا اور ۱۹۵۳ء میں یہ مطالبہ عظیم تحریک کی صورت اختیار کرگیا، تو اس اسلام کے نام سے چلنے والے اقتدار نے خود مسلمانوں پر گولیاں چلائیں۔ ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ قید و بند کی مصیبتوں میں بے شمار مسلمانوں کو مبتلا کرکے ایک بالکل خالص اسلامی مطالبہ کے تسلیم سے انکار کردیا چنانچہ ملک ہر طرح کی برکتوں سے محروم ہوگیا۔ ملک کا وقار خود مسلمانوں کے ہاتھوں تباہ ہوگیا۔ حتیٰ کہ طویل مدت کے لئے مارشل لاء کی حکومت قائم ہوئی جس کے ناظم اعلیٰ (جو اس وقت ملک کے صدر بھی ہیں) نے بلند بانگ دعاوی کا اعلان کیا، اور اصلاح احوال کے عزائم سے قوم کے جذبات کو تسکین دینے کی کوشش کی لیکن ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مارشل لاء کے دور میں بھی لادینیت اور الحاد کا وہ سیلاب جو پہلے سے چل رہا تھا، بجائے رک جانے کے اور تیز تر ہوتا گیا عریانی۔ فحاشی۔ بے حیائی کو فروغ پر فروغ حاصل ہوا۔ اور مغرب کی رسوائے زمانہ جنسی آثار کی ہمارے اس پاک ملک کو غلیظ جراثیم سے متاثر کرتی رہی۔

شراب سازی، شراب فروشی، شراب نوشی میں اضافہ ہوا اور جو جرائم پہلے کچھ اخفاء کے پردے میں ہوتے رہے۔ اب کھل کر سر بازار ان کا ارتکاب ہونے لگا۔

قرآن کے مقدس نام سے عائلی قوانین جیسے بدنام زمانہ احکام نافذ ہوئے اور جب قومی اسمبلی میں مفتی محمود صاحب اور صوبائی اسمبلی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے دلائل سے یہ ثابت کردیا کہ یہ قوانین کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔ تو طرح طرح کے حیلوں اور مکر و فریب سے جان خلاصی کی کوشش کی جس کی تفصیل جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ منعقدہ سرگودھا تاریخ ۱۰-۱۱ جون ۱۹۶۵ء کی ایک قرارداد میں دی گئی ہے۔

ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام سینکڑوں احتجاجی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ لاکھوں محضر نامے بھیجے گئے۔ ہزاروں تار حکومت کو موصول ہوئے۔ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی نے قرارداد پاس کرکے ان قوانین کی تنسیخ کی سفارش کردی۔ لیکن جہاں جمہوری اقدار کی پامالی کو ہی مقصد بنایا گیا ہو۔ وہاں ان مطالبوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے مستقل مراکز کھولے گئے، اور اس وقت جبکہ ملک ایک ایک پیسہ کو ترستا ہے۔ ۲۸ کروڑ روپے کی خطیر رقم انسان کشی کی مہم پر خرچ کی جارہی ہے۔

اسلام کے نام سے تحریف کے دروازے کھول دیئے گئے۔ پرویز جیسے ملحد کو مفکر اسلام، مفسر قرآن کا خطاب دے کر اس کے الحاد کی سرپرستی کی جارہی ہے۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی سرکردگی میں اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے نام سے کراچی میں ادارہ کھول دیا گیا ہے۔ جو اپنے رسالہ "فکر و نظر" اور دوسرے ذرائع سے دین کے قطعی مسائل میں تحریف و قطع و برید کے خبیث عمل میں مصروف ہیں۔

والعیاذ باللہ العظیم

جمعیۃ علماء اسلام نے ہمیشہ ہر برسر اقتدار جماعت کو بروقت خطرات سے متنبہ کیا اور اب بھی اس یقین کا اظہار کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ اسلامی احکام کی اس بغاوت اور اللہ تعالیٰ کی اس نافرمانی کی وجہ سے ملک تمام برکات سے محروم ہوگیا ہے اور ہمارے داخلی و خارجی مسائل سب الجھ کر رہ گئے۔ (باقی آخری صفحہ پر)

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۸

ان کے یہاں اصل اصول اتباع سنت ہے، لیکن معمولاتِ مشائخ بھی جس حد تک غلبۂ حال یا سُکر کے دائرہ کے نہ ہوں بے اعتنائی اور بے توجہی کے مستحق نہیں ہو سکتے بلکہ یا وہ سننِ انبیاء کی عملی مشق کے ثمرات و نتائج ہوتے ہیں یا اُن کے لئے مبادی و اسباب جن سے سننِ انبیاء پر چلنے کی توفیق اور قوت ملتی ہے۔ اس لئے اُن سے بے التفاتی بلاشبہ محرومی و حرمان ہے، البتہ وہ شریعت نہیں ہوتے کہ شرائع کی طرح ان کی تبلیغ و ترویج کو اسٹیج کا موضوع بنا لیا جائے۔ جس سے سنت نبوی جو اصل مقصد ہے غیر اہم ہو کر رہ جائے۔ ورنہ یہ وہی غلو اور مبالغہ ہوگا جس سے مسلک علماءِ دیوبند الگ ہے۔ طرقِ اولیاء تربیتی باتیں اور معالجاتِ نفس ہیں۔ قانون عام نہیں ہیں کہ تبلیغی انداز سے ان کا عمومی مظاہرہ کیا جائے۔

اب جہاں تک علماء امت، فقہا، محدثین، متکلمین، اصولیین اور دوسرے اربابِ علم و فضل کا تعلق ہے۔ ان کی رفعتِ شان اور اُن کے منصبِ نیابت کی عظمت و جلالت کوئی ایسا پیچیدہ یا نظری مسئلہ نہیں کہ اس پر دلائل قائم کرنے کی ضرورت ہو۔ کیونکہ اتنی بات ہر کس و ناکس جانتا ہے۔ کہ مذہب کی بقاء علم مذہب سے ہے۔ جس مذہب کا علم باقی نہیں رہتا وہ مذہب بھی باقی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ سماوی مذہب درحقیقت وحی الٰہی ہے اور وحی ہی کا دوسرا نام علم ہے۔ جس کے محافظ علماء امت قرار دیئے گئے ہیں۔ اور لقب بھی ان کا علماء رکھا گیا۔ اس لئے مذہب کا حقیقی محافظ طبقہ علماء ہی کا طبقہ ہے۔ انہوں نے جہاں اس آخری وحی الٰہی کی محیر العقول حفاظت کی وہیں اس کے مقابل آنے والے فتنوں کی حیرت ناک طریق پر مدافعت بھی کی ہے جو فتنہ جس رنگ سے آیا۔ اُسی رنگ سے انہوں نے اس کا کامیاب مقابلہ کیا۔ اور نہ صرف وقتی اور ہنگامی بلکہ اس نے مقابلہ میں اسی رنگ کا ایک مستقل علم کتاب و سنت سے نکال کر نمایاں کر دیا۔ جو اس فتنہ کے دفعیہ کا مستقل اور دوامی سامان بن گیا۔ اور جوں جوں اُمت آگے کو بڑھتی گئی علم کے لحاظ سے جامع اور وسیع تر ہو گئی۔ اور اس کا علم شاخ در شاخ ہوتا گیا اگر فتنہ عقل کے راستہ سے آیا تو متکلمین اور حکماء اسلام کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے قرآنی حکمت سے اس کا منہ توڑ جواب دیا۔ اگر نقل و روایت کے راستہ سے آیا تو محدثین نے اس کے مقابلہ کے لئے قرآنی روایت و اسناد کے علوم جمع کر کے اُسے جمنے نہیں دیا۔ اگر فتنہ درایتی انداز سے آیا تو فقہائے امت نے قرآنی و حدیثی استنباطوں سے اس کی کمر توڑ دی۔ اگر اخلاقی رنگ سے آیا تو عرفائے امت (صوفیاء) نے قرآنی علم اخلاق سے اُسے کچل کر رکھ دیا۔ اگر فتنہ نظم و سیاست کی لائن سے آیا تو خلفاء نے قرآنی سیاست سے اس کے راستے بند کر دیئے۔ غرض ظاہری فتنہ ہو یا باطنی آیات و روایات کے ظاہر و باطن نے وہ علوم و حقائق اس امت کے علمائے ظاہر و باطن کو بخشے کہ انہوں نے ہر رنگ میں فتنہ کو پہچان کر اس کے راستے روک دیئے۔ اس لئے جہاں تک اُن کی عظمت قدر و منزلت اور ادب و احترام کا تعلق ہے۔ اس کے بارے میں کسی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ بالخصوص جبکہ علماء دیوبند کا نمایاں ترین موضوع اور اساسی مقصد ہی تعلیم اور ان اکابر امت کے علوم کی ترویج اور ان کی ہی کتب کی تدریس ہے نہ صرف احاطۂ دارالعلوم بلکہ تمام جماعت دیوبند کے مدارس و مکاتب اور تعلیم گاہیں ہمہ وقت اُن ہی کے علوم کے افادہ میں محو اور منہمک ہیں۔ بخاری و مسلم۔ جلالین و بیضاوی۔ ہدایہ و وقایہ۔ تلویح و توضیح۔ نفسی و جلالی۔ حجۃ اللہ اور حجۃ الاسلام اور دوسرے علوم و فنون کی کتب درس انہی کی کتابیں اور انہی کے سینوں کے فیضے ہیں۔ جو ہر وقت عقیدت و عظمت کے ساتھ زیر درس اور بر زبان ہیں۔ تو ان کے مصنفین اور مصنفین کے شیوخ و اکابر اور پھر ان کے اسلاف و اصول اور اُن کے اوپر ائمہ ہدایت اور ارباب اجتہاد کی عظمت و عقیدت نہ ہونے کے کوئی معنی ہی نہیں ہو سکتے۔ قدرتی طور پر ان کی عظمت دلوں پر مستولی اور چھائی ہوئی ہونی چاہیئے یہ علوم و فنون ہی ان علمائے ربانی کی عظمتوں کے تحت پڑھائے جاتے ہیں۔ اگر عظمت نہ ہوتی۔ تو ان کی کتابوں اور ان کے علوم کی عظمت اور اس عظمت سے شغل تعلیم و تعلم کیسے ممکن تھا۔ اس لئے ان کے حق میں بدگمانی چہ جائیکہ بدزبانی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم ان میں سے بھی اگر کسی کے کچھ نوادر سامنے آتے ہیں۔ جیسا کہ ہر عالم کے ساتھ علمی جوش سے سرزد شدہ کچھ ایسے نوادر اور شاذ مسائل بھی ہوتے ہیں جو بظاہر طریق سلوک۔ یا اصولِ فن یا قواعد شرعیہ کے مخالف دکھائی دیں۔ اور اسی لئے ضرب المثل کے طور پر یہ مقولہ مشہور بھی ہے کہ لِکُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ۔ تو اس میں علماء دیوبند کا مسلک بجائے رد و قدح اور محاذ سازی کے وہی روش احترام و تادب اور احتیاط و اعتدال کے ساتھ ایسے نوادر کی توجیہ و تاویل ہے۔ جبکہ صاحب مقولہ کا علم و اتباع اور علمی عظمت مسلم ہو۔ پھر نوادر کا قصہ تو شاذ و نادر ہی کبھی سامنے آتا ہے۔ لیکن مسائل فن کے اختلافات مسائل کے اصول و ضوابط اور وجوہ و علل کے اختلافات فقہی مذاہب کے اختلافات تو روزمرہ کے ہیں جو کتب درس کے ضمن میں ہمہ وقت زبان زد رہتے ہیں۔ اگر نفس اختلاف سوء ادب یا سوء ظن کا مقتضی ہوتا تو ان اکابر علم و فن اور ارباب تصانیف میں سے کوئی بھی ادب و عظمت کا مستحق باقی نہ رہتا۔ لیکن اس مسلک اعتدال کے تحت یہ کیسے ممکن ہے کہ اختلاف کسی خلاف کی صورت میں نمایاں ہو۔ یا دو مختلف بارہ میں تنقیص و تردید کا کوئی پہلو دل یا زبان پر آ۔ استدلالی اختلافات سے جو اصول کے اتحاد کے سا اختلاف کرنے والوں کی عظمت و جلالتِ شان دلوں بڑھ جاتی اور بڑھتی رہتی ہے جبکہ ان کے اختلاف کی توجیہات سے علوم نبوت کے کتنے ہی دروازے ہیں جن سے ان اختلافات کا رحمۃ واسعہ ہونا رہتا ہے۔ پس ان اختلافات کے سلسلے میں تردید کے بجائے توجیہ حسن اور ایضاح مسئلہ ہی اکا کے سامنے رہتا ہے۔ رہے ایسے نوادر جن کی تو ہو، تو انہیں خدا کے سپرد کر کے حسن ظن کو ضائع جاتا۔ کیونکہ یہ نوادر نہ مذہب ہوتے ہیں نہ مخالف اس لئے ان پر چلنا بھی جائز نہیں ہوتا۔ اور انہیں تحقیر کرنا بھی روا نہیں ہوتا۔ اس قسم کی مبہم عبارت تفریقی مسائل کو مالِ غنیمت سمجھ کر دلوں کے بخار نکا ذریعہ بنا لیا جائے بلکہ حتی الامکان متشابہات کے پر ایسے متشابہ اور مبہم امور کو صاحب معاملہ کے کی طرف رجوع کر کے اُن کا صحیح محمل تلاش کرنے کی سعی ہے۔ تاکہ صاحب قول خواہ مخواہ متہم اور مجروح نہ ہو ایسے مواقع پر امام اوزاعی کا یہ زریں اصول ہر ایک کے نظر رہتا ہے کہ من اخذ بنوادر العلماء فقد (جو علماء کے نوادر اور شاذ امور سے تمسک کرے گا مرتکب ہوگا) جو درحقیقت مسلک کے معتدل جامع اور ہونے کا قدرتی اثر ہے۔

## فقہ اور فقہا

فقہ اور فقہا کے سلسلہ میں بھی علماء دیوبند کا مسلک وہی جامعیت اور جوہر اعتدال لئے ہوئے ہے۔ جو اولیاء علماء کے بارہ میں انہوں نے اپنے سامنے رکھا۔ جس کا بطور اصول کے یہ ہے کہ وہ دین کے بارہ میں آزادی سے بچنے، دینی بے قیدی اور خود رائی سے دور رہنے اپنے دین کو تشتت اور پراگندگی سے بچانے کے لئے اجتہاد مسائل میں فقہ معین کی پابندی اور ایک ہی امام مجتہد کے مذ کے دائرہ میں محدود رہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کی تربیت یافتہ جماعت فقہیات میں حنفی المذہب لیکن اس سلسلۂ تقلید و اتباع میں بھی اعتدال و جامعیت کی روح سرایت کئے ہوئے ہے۔ جس میں افراط و تفریط وجود نہیں۔ نہ تو ان کے یہاں یہ آزادی ہے کہ سلف کے قا کردہ اصولِ تفقہ اور ان سے استنباط کردہ مسائل ہی کے قائل نہ ہوں۔ اور ہر ہر قدم پر اور ہر زمانہ میں ایک نیا فقہ مرتب کرنے کے خبط میں گرفتار ہوں یا بالفاظ دیگر اپنے فہم و رائے کی قطعیت کے توہم میں اجتہاد مطلق کا دعویٰ لیکر کھڑے ہوں

(باقی آئندہ)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام پر [illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۱ فروری ۱۹۶۶ء

# جمعیۃ علماء اسلام کی کارگذاری

## مجلس شوریٰ میں پیش کردہ رپورٹ

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام

معزز و محترم علماء اسلام و ارکان جمعیت!

اگست ۶۵ء سے پاکستان کے سیاسی حالات نے پلٹا کھایا، اور ۱۸ سال سے جو مسئلہ پاکستان اور مسلم قوم کے لئے سوہان روح بنا ہوا تھا، اس کے لئے عملی اقدامات کا وقت آ گیا۔ رن کچھ میں پاکستان و بھارت کی ٹکر ہوئی۔ جس سے بھارت خاصا چیں بہ جبیں ہوا۔ اس نے دور دراز آزاد کشمیر کی چوکیوں کرگل پر قبضہ کر لیا، مگر عالمی دباؤ کی وجہ سے اس کو یہ پھر اگلنا پڑیں۔

اس کے بعد کشمیر کی جنگ آزادی کا نیا دور شروع ہوا، جس میں پاکستان نے اپنے اعلانات کے مطابق دل کھول کر حصہ لیا اور جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں نے ملک بھر میں کشمیر کی جنگ میں امداد کے لئے دورے کئے۔ اور مسلمانوں میں جوش جہاد پیدا کیا۔ ۶ ستمبر کو بھارت نے لاہور پر حملہ کر دیا۔ جس کے بعد جہاں سیاسی پارٹیوں نے اور تمام عوام نے دفاعی مساعی میں حکومت سے مکمل تعاون کیا۔ وہاں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں نے مندرجہ ذیل خدمات انجام دیں۔

(۱) تمام ملک میں حکام سے مکمل تعاون کر کے دفاعی فنڈ کے لئے جدوجہد کی اور کروڑوں روپے اکٹھے کرنے میں حصہ لیا۔

(۲) مقامی طور پر جمعیۃ علماء کی شاخوں نے اپنے اپنے ہاں دفاعی فنڈ کے لئے رقوم جمع کر کے حکومت کے دفاعی فنڈ میں جمع کیں۔ چنانچہ شاخوں کی مجموعی دفاعی رقم ایک لاکھ چوبیس ہزار دو سو اڑسٹھ ہوتی ہے۔

(۳) مرکزی دفتر نے جو دفاعی فنڈ کھولا، اس کے ذریعہ سے مرکز نے انیس ہزار ایک سو روپے دفاعی فنڈ میں جمع کئے۔

(۴) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جمعیۃ کی طرف سے صدر مملکت کو دستی پانچ ہزار روپے پیش فرمائے۔ اس طرح کل رقم ایک لاکھ اڑتالیس ہزار تین سو اڑسٹھ جمع کی گئی جس کا باقاعدہ حساب موجود ہے۔

(۵) اس کے سوا تقریباً پچاس ہزار کی تعداد میں کپڑے، لحاف، رضائیاں، برتن، جوتے، تھان، کتابیں، قرآن مجید بھیجے گئے۔ جو مہاجرین کشمیر میں تقسیم ہوئے۔ ضلع میرپور میں افضل پور، کسمگان، تحصیل بھمبر، چوکھ، سلطان پور منگلا، باغ ضلع پونچھ اور راولاکوٹ میں جمعیۃ نے امدادی کیمپ کھولے۔ اور جمعیۃ کے عہدہ داروں نے تمام آزاد کشمیر کے دورے کئے۔ مہاجرین سے ملاقاتیں کیں۔ آزاد کشمیر کے صدر اور حکام سے تبادلہ خیالات کیا۔ امیر مرکزی حضرت درخواستی صاحب نے بہ نفس نفیس میرپور ضلع کا دورہ کیا۔ اور تمام انتظامات دیکھ کر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور صدر آزاد کشمیر نے ایک خط کے ذریعہ جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات کا اعتراف کیا۔

(۶) جمعیۃ کے مرکزی دفتر اور ناظم عمومی نے ایام جنگ میں لاہور میں مجلس احرار، ختم نبوت، تنظیم اہلسنت وغیرہ جماعتوں کو ملا کر متحدہ اسلامی محاذ قائم کر کے تین لاکھ کے قریب دفاعی فنڈ جمع کرنے کے علاوہ مسلمانوں کو مختلف جگہوں میں دورے کر کے استقامت کی تلقین کی اور پھر راولپنڈی اور ملتان میں جہاد کانفرنسیں منعقد کیں۔

# قرارداد منظور کردہ مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام

(منعقدہ ۷ فروری ۱۹۶۶ء)

## حکومت کو تنبیہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا یہ اجلاس انتہائی افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے، کہ موجودہ حکومت نے عائلی قوانین نافذ کر کے قرآن پاک کے احکام کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھکرایا ہے۔

پھر قومی اسمبلی میں علماء کرام کے مشورہ سے اس میں ترمیم کرنے اور صدارتی انتخاب کے دوران میں پورے زور سے ان کو بلکہ تمام قوانین کو اسلام کے مطابق کرنے کے وعدے کئے گئے۔ گذشتہ صوبائی اسمبلی نے تقریباً متفقہ طور پر ان قوانین کو منسوخ کرنے کی سفارش کی۔ سنٹرل اسمبلی نے ترمیمات کے لئے سب کمیٹی مقرر کی۔ جس نے ترمیمات کا مسودہ بھی تیار کر لیا۔ اس کے بعد ان کو اسلامی مشاورتی کونسل کے نام سے ٹالا گیا۔

اب حکومت نے ان پر عملدرآمد کرانے پر زور دیا ہے اور ساتھ ہی خاندانی منصوبہ بندی پر کروڑوں روپے خرچ کر کے عملاً تخریب اخلاق کا انتظام کر دیا ہے۔ چنانچہ بعض معمولی زچہ خانوں اور ہسپتالوں میں حرامی بچوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ نیز مخلوط تعلیم اور رقص و سرود کی ہمت افزائی اور عریانی اور بے حیائی کی حوصلہ افزائی سے ملک کے اخلاق کو عظیم نقصان پہنچ رہا ہے۔

حال ہی میں حج جیسے اسلامی شعار پر پابندی لگا کر حکومت نے مسلمانوں کے جذبات و احساسات کا خون کیا ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور غلام احمد پرویز کے الحاد و بے دینی اور تحریف پسندی کی سرپرستی اور مداخلت فی الدین کے لئے راستہ ہموار کر کے مسلم اکثریت کے دلوں کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ یہ اجلاس ان حالات میں حکومت کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نام دینے کو اسلام سے مذاق کرنے کے مترادف تصور کرتا ہے۔

بنابریں یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ علماء اسلام اور عامۃ المسلمین اسلام کو ہر دوسری چیز سے پیارا اور مقدم سمجھتے اور حکومت پر واضح کرتے ہیں کہ اگر وہ ان مفاسد کی اصلاح، مخصوص عائلی قوانین کو منسوخ کرنے اور حج سے پابندیاں اٹھانے کا اعلان نہ کریگی تو مسلم قوم اور علماء اسلام میں اس کے ردعمل کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

---

معزز علماء کرام! اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہماری غیبی امداد فرمائی ہے جس کا پاکستانی عوام اور حکام کو شکر ادا کرنا چاہیئے۔ مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جنگ بندی کے بعد حج جیسے اسلامی شعار پر غیر موزوں اور نامناسب پابندی لگا کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سامان مہیا کیا گیا۔ ورائٹی شو ہوئے۔ فلمی مردوں عورتوں کے مخلوط کرکٹ میچ ہوئے۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف شرع قوانین پر پہلے سے زیادہ عمل شروع کیا گیا۔ شہری دفاع کے نام سے عورتوں کی پریڈ، عریانی وغیرہ کے مظاہرے ہوئے۔ یہ حالات پاکستان کے نقصان و خسران کے سبب بن سکتے ہیں۔ علماء اسلام کی آواز پر اب تک حکومت نے کان نہیں دھ[illegible] بلکہ رویت ہلال کے سلسلہ میں اس سال عید کے موقعہ پر عمال حکومت نے ناقابل برداشت [illegible] اختیار کیا۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد مشتمل بر حضرت مفتی محمود صاحب، احض[illegible] غلام غوث اور حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب وزیر داخلہ سے ملا۔ جنہوں نے یقین دلایا کہ آئ[illegible] ایسی غلطیاں نہ ہوں گی۔ اور ہر جگہ علماء کے تعاون سے شرعی طور پر فیصلے کئے جائیں گے۔

اندریں حالات جمعیۃ علماء اسلام کو خصوصاً اور مسلمانان پاکستان کو عموماً حکو[illegible] سے اس امر کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ یہ مملکت اسلامی ہے یا لادینی۔ اگر لادینی ہے تو اس[illegible] کے نام سے اس میں غیر اسلامی قوانین نافذ نہ کئے جائیں۔ اگر اسلامی ہے تو اس[illegible] اسلام کو بروئے کار لایا جائے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام ہی ملک کے دونوں حص[illegible] اور تمام مسلمانوں کو قریب تر کر سکتا ہے۔

حضرات! یہ دور مذہبی اور سیاسی رہنمائی کا نازک دور ہے۔ عالم اسلام میں غیر[illegible] طاقتیں انقلابات اور خونریزی کی کوششیں کر رہی ہیں۔ دوسری طرف الحاد و بے د[illegible] کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ امید ہے کہ آپ بزرگوں کا یہ اجتماع اللہ تعالیٰ مبارک [illegible] اور اس سے مسلمانوں کی تمنائیں جو علماء کرام سے وابستہ ہیں پوری ہونگی وما ذالک علی الد[illegible]

(غلام غوث)

# مکتوب بنام گورنر صاحب مغربی پاکستان و دیگر حکام اعلیٰ مغربی پاکستان

(از جناب حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد سلانوالی ضلع سرگودھا)

مندرجہ ذیل مکتوب حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب خطیب سلانوالی نے گورنر صاحب مغربی پاکستان کو لکھا ہے۔ اس کی نقلیں وزیر امور داخلہ، کمشنر صاحب، ڈپٹی کمشنر صاحب وغیرہم اعلیٰ حکام کو بھی روانہ کی گئی ہیں۔ حضرت مولانا موصوف نے اپنے اس خط میں حالیہ عید کے متعلق سلانوالی کے بعض سرکاری کارندوں کی نامناسب روش کی شکایت کی ہے۔ افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ اکثر مقامات پر غیر ذمہ دار افسران و سرکاری کارندوں کی بے جا روش، ضد اور مداخلت کے نتائج بڑی ہی تلخی کا باعث بن جاتے ہیں۔ ہم متعلقہ وزیر صاحب، گورنر صاحب و دیگر حکام اعلیٰ سے گذارش کریں گے۔ کہ مولانا موصوف کے مکتوب میں مندرج شکایات کی فی الفور تحقیقات کرا کر ایسے کارندوں کو قرار واقعی سزا دینا چاہیئے جو اپنے نازیبا طرز عمل سے عوام کو مایوس و متنفر بناتے ہیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام)

جناب عالی! مودبانہ التماس ہے کہ سارے پاکستان میں دو غلے اعلان کی بنا پر دو عیدیں نہایت پُرامن طور پر پڑھی گئیں۔ حکومت نے کسی مقام پر بھی زبردستی اپنے احکامات ٹھونسنے کی کوشش نہیں کی جس کی وجہ سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ لیکن یہاں سلانوالی میں بعض حکام نے جن میں راجہ جعفر ہیڈ محرر تھانہ سلانوالی اور سیکرٹری مقامی ٹاؤن کمیٹی چودھری ذوالفقار خاص طور پر نمایاں ہیں نے بازار میں جا بجا لوگوں کو دھمکایا اور خوفزدہ کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ سرگودھا میں مفتی محمد شفیع خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۱ کو نماز عید نہ پڑھانے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور سرگودھا سے سلانوالی میں پولیس گارد آ چکی ہے۔ کل بروز پیر ۲۴ جنوری کو مسجدوں پر مسلح پولیس کا پہرہ ہوگا۔ نماز عید کے لئے آنے والوں کو ہم سوئے (لاٹھیاں) ماریں گے اور آج نماز نہ پڑھنے والوں کو کل نماز عید ادا نہیں کرنے دی جائیگی کل نماز عید پڑھانے والے مولویوں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ بعض لوگوں کو اتوار کے روز روزہ توڑنے اور نماز پڑھنے پر بھی مجبور کیا گیا۔ جس سے لوگوں کے عقائد کو زبردست ٹھیس لگی اور آناً فاناً سارے شہر میں مذکورہ بالا دونوں حکام کے خلاف بالخصوص اور حکومت کے احکام کے خلاف بالعموم زبردست غم و غصہ کی ایک شدید لہر دوڑ گئی۔ اور شہر میں ایک انتشار برپا ہو گیا۔ اور فوراً ہی لوگ مقامی حکام کے رویہ کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کی غرض سے ایک عظیم جلوس کی شکل اختیار کر گئے جس سے شہر میں شدید فساد برپا ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ لہٰذا میں نے صورت حال کو بھانپتے ہوئے بڑی مشکل سے مجمع پر قابو پایا اور ان کو اپنے جذبات کو ایک ضابطہ کے تحت حکومت تک پہنچانے کی تلقین کی جس لوگوں نے مجھے ایک درخواست پیش کی۔ جس پر متعدد ذمہ دار افراد کے دستخط تھے اور جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ راجہ جعفر ہیڈ محرر تھانہ اور سیکرٹری مقامی ٹاؤن کمیٹی چودھری ذوالفقار کو مداخلت فی الدین، لوگوں کے عقائد کو مجروح کرنے اور عوام میں حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے کی پاداش میں یہاں سے فوراً تبدیل کیا جائے۔ ان دونوں کو معطل کیا جائے۔ اور ان کے خلاف تحقیقات کی جائے کہ انہوں نے شہر میں غلط پروپیگنڈا کر کے حکومت کو کیوں بدنام کیا؟ عوام اور علماء کرام کو بے عزتی اور بے عزتی کی بلاوجہ کیوں دھونس دی۔

اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اہم فرد اور عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے بڑے ادب سے یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ مذکورہ بالا دونوں حکام کو کیا حق تھا کہ وہ غلط پروپیگنڈا کر کے حکومت کو یوں بدنام کرتے۔ علماء اور عوام کی تذلیل کرتے اور ان کے عقائد میں مداخلت کا باعث بنتے۔ جبکہ حکومت کی طرف سے وزیر داخلہ نے ہلال کمیٹی کی غلطی کی خود معافی چاہی ہے۔ لہٰذا میں ذمہ دار حکام سے عوام کے جذبات کے پیش نظر مطالبہ کرتا ہوں کہ راجہ جعفر ہیڈ محرر تھانہ سلانوالی کو اور سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی سلانوالی کو جن کے خلاف عوام میں سخت نفرت اور غم و غصہ کا اظہار ہو رہا ہے فوراً یہاں سے تبدیل کیا جائے۔ اور ان کے خلاف مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں تحقیقات کی جائے۔ تاکہ آئندہ ایسا ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ جو قوم و ملک کے مفاد کے سراسر خلاف ہے۔

عرضی:۔ نیازمند سید فضل الرحمٰن خطیب و امیر جمعیۃ علماء سلانوالی۔ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۶ء)

مندرجہ ذیل حکام کو نقول ارسال کی گئیں۔ (۱) گورنر مغربی پاکستان لاہور (۲) وزیر امور داخلہ مغربی پاکستان (۳) کمشنر صاحب سرگودھا ڈویژن (۴) ڈپٹی کمشنر صاحب سرگودھا (۵) سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا (۶) چیئرمین ٹاؤن کمیٹی سلانوالی (۷) ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور (۸) ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

# واقعات و حالات

## بن برقہ کا قتل، امریکہ کا ہاتھ

مراکش کی حزب اختلاف کے راہنما مہدی بن برقہ کا پیرس میں دن دہاڑے قتل صرف فرانس نہیں امریکہ کو بھی آلودہ کر رہا ہے۔ کیونکہ جو حقائق منظر عام پر آئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس معاملے میں امریکہ کا ریکارڈ بھی صاف نہیں ہے۔

فرانس کے مشہور اور نوبل یافتہ ادیب فرانسو آماری آک نے راز کی یہ بات بھری بزم میں کہہ سنائی کہ یہ ساری کارستانی امریکہ کے ادارے سی آئی اے کی ہے جو دنیا بھر کے ملکوں میں امریکہ کی مخالف حکومتوں کا تیا پانچہ کرنے پر مامور ہے۔ اس نے بتایا کہ اس ادارے نے ایک تیر سے دو شکار کئے ایک تو مہدی بن برقہ کو مروا کر مراکش کی امریکہ نواز حکومت کو ممنون کر دیا۔ دوسرے اس معاملے کو یوں اچھالا کہ جنرل ڈی گال کی حکومت متزلزل ہو جائے۔ کیونکہ امریکہ ڈی گال کا مخالف ہے۔ امریکہ نے بڑی شدت سے اس کی تردید کی ہے۔ لیکن یہ تردید اس لحاظ سے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ کہ امریکہ نے آج تک کبھی یہ نہیں مانا کہ فلاں انقلاب یا گڑبڑ میں ہماری سی آئی اے کا ہاتھ ہے۔ جب وہ بہت واضح اور سچی مثالوں کی بھی تردید کر دیتا ہے تو اس تردید پر کون مطمئن ہوگا۔

## چین پر حملے کی امریکی تیاریاں

چین کے سب سے بڑے اخبار "پیپلز ڈیلی" کا یہ بیان بالکل صحیح ہے کہ امریکہ وسیع پیمانے پر حملے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ "نیوز ویک" کا تازہ ترین شمارہ اس کا گواہ ہے۔ اس کا بیان ہے کہ تھائی لینڈ سے جنوبی کوریا تک امریکہ کی جتنی فوج موجود ہے اتنی یورپ میں نہیں۔ اور اس علاقے میں دوسری عالمی جنگ کے بعد اتنا بڑا فوجی اجتماع کبھی نہیں ہوا۔ ان علاقوں میں دن رات ہزارہا مزدور جنگلات کو صاف کر کے ہوائی اڈے بنا رہے ہیں۔ بلکہ کئی ساحلی علاقوں پر بڑے بڑے جنگل کاٹ کر مضبوط بندرگاہیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ صرف اس سال نئے اڈوں کی تعمیر اور پرانے اڈوں کو بہتر بنانے پر امریکہ سات ارب روپے کی رقم صرف کر رہا ہے۔

سب سے زیادہ کام اوکی ناوا کے جزیرے پر ہو رہا ہے۔ یہ فارموسا کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ یہاں دو ہوائی اڈے پہلے سے موجود ہیں۔ کارکنوں، مزدوروں، مشینوں، کل پرزوں اور دوسرے ساز و سامان کا اتنا تانتا بندھا ہوا ہے کہ ہوائی جہازوں کو اترنے کے لئے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور سمندری جہاز کئی دن تک اس انتظار میں رہتے ہیں کہ ان سے سامان اتارا جائے۔ اس جزیرے میں ایک سمندری اڈہ ہے۔ جیٹ طیاروں کے اترنے کے لئے تین اور اڈے بنائے جا چکے ہیں۔ ایٹمی بموں کی ذخیرہ اندوزی کے لئے زیر زمین تعمیرات تیار ہو چکی ہیں جاپان میں ڈیڑھ سو اڈے موجود ہیں۔ ان میں پانچ نہایت اعلیٰ پائے کے ہوائی اڈے ہیں یوکوسوکا کے مقام پر ایک اعلیٰ درجے کا سمندری اڈہ ہے۔ جہاں جہازوں کی مرمت کا بہترین انتظام موجود ہے۔ اور یہ امریکہ کے ساتویں بحری بیڑے کے لئے ایک بہت بڑا سہارا ہے۔ گوام (فلپائن کے مشرق میں اہم جزیرہ) میں تیس دور مار بمبار طیارے ہیں اور چار ایسی آبدوزیں ہیں جو ایٹمی میزائلوں سے بھرپور ہیں۔ ساتویں سمندری بیڑے میں ڈیڑھ سو جنگی جہاز شامل ہیں اور اس پر مستزاد وہ پچھتر دور مار بھاری جیٹ بمبار طیارے ہیں جو ایک لمحے کے نوٹس پر ایسا میں کسی جگہ بھی حملہ کرنے پر قادر ہیں۔ کوریا میں اڈوں کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ فلپائن میں جیٹ طیاروں کے اترنے کے لئے ایک نیا اڈہ بنا لیا گیا ہے۔

فارموسا میں بارہ ہزار فٹ لمبا ایک رن وے دوبارہ بنایا جا رہا ہے۔ بہرحال سب سے بڑا تعمیری کام جنوبی ویت نام میں جاری ہے۔ جہاں پچیس ہزار ویت نامی مزدور اور فوجی انجینئروں کے سترہ بٹالین چوبیس گھنٹے مصروف ہیں تاکہ جلد از جلد دو نئے اعلیٰ قسم کے ہوائی اڈے تیار ہو جائیں اور پانچ ہوائی اڈوں میں اتنی توسیع کی جائے کہ ان پر پہلے کے مقابلے میں دوگنا طیارے اڑ سکیں۔

# عالمِ اسلام

## افریقہ:-
## صدر ناصر کی مساعی سے ایک کروڑ افریقی اسلام قبول کر چکے ہیں

پچھلے دس برسوں میں افریقہ نے بڑی تیزی سے غلامی کی زنجیریں کاٹی ہیں اور کئی ممالک یکے بعد دیگرے آزاد ہوتے چلے گئے ہیں۔ نیائے اسلام میں صرف مصری تھا جس نے ابھرتے ہوئے افریقہ میں اسلام کی اشاعت کی اہمیت کو سمجھا اور اس مقصد کے لئے وسیع پیمانے پر جدوجہد شروع کی۔ افریقہ کے نو آزاد ممالک کی اکثریت ایسے قبائل پر مشتمل ہے جو کسی بھی مذہب سے نا آشنا اور ہزاروں برس پرانے اپنے خاندانی نظریات پر قائم ہیں۔ دور رس نگاہوں نے یہ بھانپ لیا تھا کہ آج کا افریقہ کل کی دنیا میں سیاسی شطرنج کا اہم مہرہ ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ برطانیہ اور یورپ کی سینکڑوں عیسائی مشنریاں اپنے لاؤ لشکر سمیت افریقی قبائل میں عیسائیت کے پرچار کے لئے پہنچ گئیں۔ انہوں نے امداد اور دولت کے بل بوتے پر لامذہب افریقیوں کو عیسائی بنانا شروع کر دیا۔ صدر ناصر نے اس خطرے کا احساس بروقت کر لیا۔ انہیں معلوم تھا کہ ان پڑھ اور غربت کے چنگل میں پھنسے ہوئے یہ افریقی کسی ردوقدح کے بغیر عیسائیت کی آغوش میں چلے جائینگے اور مستقبل کا افریقہ ذہنی طور پر مغرب کی طرف جھک جائے گا۔

جمال ناصر نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک الگ وزارت قائم کی۔ اسے ایک عظیم الشان سیکرٹری ایٹ دیا، اور ایسے علماء کے سینکڑوں گروپ قائم کئے جو نہ صرف دین اسلام کی تبلیغ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں بلکہ افریقی عوام کے مزاج دان بھی ہیں۔ علماء کے یہ گروپ نوآزاد افریقی ممالک میں پھیل گئے۔ اور اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔

### اسلام افریقہ کے دل میں بس گیا

دین اسلام کی تبلیغ چونکہ حقانیت کی اساس پر تھی۔ اس لئے سیدھے سادے افریقیوں کے دل میں اترتی چلی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں کی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے۔ عیسائی دنیا چیخ اٹھی۔ ان کی مشنریاں جگہ جگہ ناکامی کا منہ دیکھنے لگیں۔ انہوں نے ان ممالک کی حکومتوں کے سامنے جمال ناصر کے کردار کو خاطر خواہ پیش کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ کہیں بھی کامیاب نہ ہو سکے نتیجتاً اسلامک ریویو کے محتاط اندازے کے مطابق اب تک ان افریقی ممالک میں ایک کروڑ سے زائد افریقی اسلام کی روشنی سے اپنے سینوں کو منور کر چکے ہیں اور یہ تمام اعزاز جمال ناصر کی وزارت تبلیغ و اشاعت اسلام کا ہے۔ جو دن رات افریقہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے مصروف عمل رہتی ہے۔ افریقی اجتماعی طور پر قبائل در قبائل اسلام قبول کرتے ہیں فرداً فرداً نہیں

### صوت الاسلام ریڈیو

ریڈیو تبلیغ و اشاعت کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ جمال نے اپنے اپنے ملک میں ایک الگ ریڈیو اسٹیشن قائم کیا ہے۔ جو صوت الاسلام کے نام سے اپنی نشریات کرتا ہے۔ اس ریڈیو اسٹیشن سے صرف دینی پروگرام نشر ہوتے ہیں جو دین کی توسیع و تبلیغ کے لئے عمدہ ہوں۔ اس کے پروگرام دو حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ افریقی ممالک کے لئے مخصوص ہے جس میں افریقی زبانوں کے ذریعہ اسلام کے مختلف موضوعات پر پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ دوسرا حصہ صرف مصری عوام کے لئے ہے جس میں عوام کو اسلامی نظریات سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ ریڈیو صوت الاسلام نے اسلام کی تبلیغ میں اہم کردار انجام دیا ہے۔ مصر کے تبلیغی مشن جب افریقیوں میں اسلام کی اشاعت کرتے ہیں تو انہیں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ٹرانسسٹر بھی تقسیم کرتے ہیں۔ یہ ٹرانسسٹر ایک خاص طرز کے بنائے گئے ہیں۔ اور یہ ایک ہی ویو پر کام کرتے ہیں۔ سوئی کہیں گھمائی جائے۔ ہر جگہ سے ریڈیو صوت الاسلام کی آواز گونجے گی۔ اور یہ آواز اتنی دلکش ہوگی کہ سیاہ افریقیوں کے اجلے دلوں میں اترتی چلی جائے گی۔

### تاریک براعظم میں روشنی کی کرن

افریقہ کے تاریک گوشوں میں اسلام کی روشنی پھیلنے لگی ہے اور وہ دن دور نہیں جب پورا افریقہ نہیں تو کم از کم اس کی عظیم اکثریت مسلمان کہلائے گی۔ اس سے قطع نظر کہ مصر نے اسلامی مملکت کی حیثیت سے اپنے دینی فریضے کو پہچانا ہے اور پیغمبروں کے مشن کو اپنایا ہے۔ اسلام کی تبلیغ کے مثبت نتائج مستقبل قریب میں عالمی سیاست پر ابھریں گے۔ اقوام متحدہ کا نقشہ بنا رہا ہے کہ اب اس کے وہی حصے مؤثر اور در رس ہوں گے۔ جو افریقی ممالک کی تائید سے کئے جائیں گے اور کیا عجب جب چند برسوں اُدھر ان ممالک کی اکثریت اپنے قلب و ذہن کو اسلام کے ڈھانچے میں ڈھال لے گی۔ دنیا ایک ایسے طاقتور گروپ کو جنم دے چکی ہوگی جو مشترکہ دولت اسلامیہ کہلائے گا۔

مصر افریقی ممالک ہی میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ انجام نہیں دے رہا۔ اپنی حدود میں بھی تعلیمات اسلامیہ کو راسخ و نافذ کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے قدیم دینی درسگاہ جامعہ ازہر میں اصلاحات کی گئی ہیں۔ نصاب تعلیم کو جدید تقاضوں کے مطابق از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اور وہاں کے فارغ التحصیل طلباء کو اس قابل بنایا جا رہا ہے کہ وہ جب زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھیں تو نہ صرف مذہبی تعلیم کا نمونہ ہوں بلکہ دوسروں کو بھی اپنے کردار میں ڈھالنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

اب جامعہ ازہر کے طلباء کو ڈگری اسی وقت ملتی ہے جب وہ اپنی تعلیم کی مدت کا کم از کم پانچواں حصہ دیہی علاقوں میں تعلیمات اسلامیہ کو پھیلانے میں صرف کرتے ہیں اور ان کے فاضل اساتذہ یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ ڈگری لینے والا طالب علم مذہبی امور سے نہ صرف خوب آشنا ہو چکا ہے بلکہ ان کی حفاظت کا اہل بھی ہے۔

ملک کے نزدیک و دور گوشوں میں عوامی سطح پر اسی سلسلہ وار سماعتیں تشکیل کی گئی ہیں۔ جن کا کام مساجد کو پُر نور رکھنا رمضان المبارک میں ترک صوم کے مرتکب لوگوں کی نگرانی کرنا اور قرآن حکیم کی تعلیمات کو آسان عربی میں لوگوں تک پہنچانا ہے۔

## نائیجیریا میں انقلاب کیوں آیا؟
### انتخاب میں شکست کھانے کے بعد غیر مسلم وفاق سے علیحدگی چاہتے تھے

نائیجیریا دنیا کی تیسری بڑی اسلامی ریاست اور آبادی کے لحاظ سے افریقہ کی سب سے بڑی مملکت ہے۔ اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ اس کی کل آبادی (چھ کروڑ) براعظم افریقہ کی کل آبادی کا پانچواں حصہ ہے۔ حالیہ انقلاب میں یہاں کے عظیم مسلمان رہنما سر ابوبکر تفاوی بلیوا اور احمدو بیلوا مارے گئے ہیں۔ اول الذکر فیڈرل حکومت کے وزیر اعظم اور موخر الذکر شمالی صوبے کے بڑے وزیر تھے۔ اب تک جو اطلاعات آئی ہیں۔ ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب کا مقصد یہ تھا کہ اس ملک کی مسلم اکثریت کو جو اقتدار حاصل تھا اُسے الٹ دیا جائے۔ اس ملک میں چار صوبے ہیں۔ جن میں ایک شمالی صوبہ کہلاتا ہے۔ جس کا رقبہ سارے ملک کے کل رقبے کا تین چوتھائی ہے اور اس کی آبادی کل آبادی کا پانچواں حصہ ہے۔ یہ خالص مسلمانوں کا صوبہ ہے۔

ایک صوبہ مغربی صوبہ کہلاتا ہے۔ جس کا رقبہ مشرقی پاکستان کے برابر ہے اور آبادی ایک کروڑ سے زیادہ۔ ان دونوں صوبوں کے درمیان گہری مفاہمت اور اتحاد قائم تھا۔ دو اور صوبے ہیں ایک مشرقی صوبہ کہلاتا ہے اور دوسرا درمیانی مغربی صوبہ ان میں اڑھائی سو کے قریب چھوٹے بڑے غیر مسلم قبائل آباد ہیں۔ جب چند ماہ پہلے عام انتخاب ہوئے تو قدرتی طور پر اپنی اکثریت کی بنا پر مسلمانوں کو اتنی زیادہ نشستیں حاصل ہوئیں کہ وزارت میں انہی کا پلڑا بھاری رہا۔ اس پر غیر مسلموں نے ہنگامے برپا کر دیئے۔ اور یہ الزام لگایا کہ انتخابات میں دھاندلی ہوئی ہے۔ چنانچہ فساد ہوئے اور ایک اندازے کے مطابق دو سو کے قریب افراد ہلاک ہوئے۔ غیر مسلم علاقوں کا اصل مطالبہ یہ تھا کہ انہیں آزاد کر دیا جائے۔ سر ابوبکر تفاوی بلیوا نے اس کی مخالفت کی اور ان سے کہا کہ ملک میں فیڈرل نظام حکومت کی وجہ سے صوبے اپنی اپنی جگہ پر خود مختار ہیں جن صوبوں میں غیر مسلموں کی اکثریت ہے۔ وہاں انہی کی حکومت ہوگی۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کی حکومت ہوگی۔ رہی فیڈرل حکومت تو اس میں قدرتی طور پر ملک کی غالب اکثریت کو اقتدار حاصل رہے گا۔ یہ بات غیر مسلم نہ سمجھ نہ آئی اور انہوں نے انقلاب برپا کر دیا اور افواج کے سپہ سالار اعظم نے بظاہر قیام امن کے لئے لیکن درپردہ باغیوں سے ساز باز کی اور جمہوری حکومت کا تختہ الٹ دیا اور عید الفطر کے موقعہ پر مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ امن سے تعاون کریں۔ ظاہر ہے کہ مسلمان اس صورت حالات پر رنجیدہ ہیں۔ اور ان سے تعاون کی توقع پوری ہونے کا کم ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

## بقیہ: عالم اسلام

### روس کی طرف سے قبرص کے مسئلہ پر تاشقند کانفرنس بلانے کی پیشکش

### انقرہ۔ ترکی قبرصی ترکوں کے حقوق پامال نہیں کئے جاسکتے نے اعلان کیا

ہے کہ ترکی کی حکومت قبرصی ترکوں کے مفادات کے تحفظ کی ذمہ دار ہے اور کسی ملک کو ترکوں کے حقوق اور مفادات پامال کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ ترکی کی وزارت خارجہ نے یہ اعلان قبرص کے یونانی صدر میکاریوس کے اس بیان کی اشاعت کے بعد کیا جس میں کہا ہے کہ قبرص کی حکومت نے یونان کو مشورہ دیا ہے کہ قبرص اور یونان کے الحاق کے منصوبہ پر کسی تاخیر کے بغیر عملدرآمد کیا جائے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ ترکی قبرص کے مسئلے کو پرامن طریقے سے طے کرنے کا خواہش مند ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ قبرصی ترکوں کے جائز حقوق سے دستبردار ہو جائے گا۔ ہم قبرص اور یونان کے الحاق کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔

ترکی کی وزارت خارجہ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ قبرص کو آزادی دینے کے ضمن میں برطانیہ اور ترکی کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے تحت ترکی کو قبرصی ترکوں کے مفادات کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے۔ ترکی اس معاہدے پر قائم ہے اور وہ قبرص و یونان کے الحاق کے منصوبہ پر ہر صورت پر عملدرآمد روکنے کی پابند ہے۔

دریں اثناء اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ نے قبرص کا مسئلہ حل کرنے کے لئے نیا اقدام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے قبرص کا مسئلہ حل کرانے کے لئے کیا منصوبہ بنایا ہے۔ تاہم اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ او تھانٹ کے چیف آف سٹاف قبرص کے مسئلہ پر بات چیت کرنے عنقریب قبرص، یونان اور ترکی کا دورہ کرینگے۔

پندرہ دن پہلے یہ خبر آئی تھی کہ روس نے قبرص کا مسئلہ حل کرانے کے لئے تاشقند کانفرنس بلانے کی پیشکش کی ہے لندن کے سرکاری حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس سلسلہ میں روس کے وزیراعظم مسٹر کوسیجن نے قبرص، ترکی اور یونان کے لیڈروں سے بالواسطہ طور پر رابطہ قائم کیا تھا لیکن متعلقہ ملکوں نے لندن کی اس خبر کی ابھی تک تردید یا تصدیق نہیں کی ہے

---

۴۴ گذشتہ دس سال میں امریکہ اس چھوٹے سے ملک کی جنگ میں جتنا سرمایہ ضائع کر چکا ہے اگر اسے اس ملک کی اقتصادی ترقی پر صرف کیا جاتا تو ایک اندازے کے مطابق وہ تمام کی فی کس سالانہ آمدن امریکی عوام کے برابر ہو چکی ہوتی۔ ویت نام میں امریکہ کا جو فوجی ساز و سامان ضائع ہوا۔ اس کو چھوڑ دیئے اس ملک کا ایک بمبار طیارہ جب ویت نام پر بمباری کرنے کے بعد فلپائن کے نواحی جزیرے پر واقع امریکی ہوائی اڈے پر واپس آتا ہے تو اس ایک چکر میں امریکہ کا تقریباً بیس کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہوتا ہے۔

# آج کی دنیا ـــــ ہلاکت عمومی کی زد میں

فرض کیجئے امریکہ اور سوویٹ یونین کے درمیان کوئی مسئلہ سنگین شکل اختیار کر لیتا ہے۔ وائٹ ہاؤس اور ماسکو کے درمیان براہ راست ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے۔ دونوں ملکوں کے سربراہ ایک دوسرے کو اپنا مؤقف سمجھانے میں ناکام رہتے ہیں۔ دونوں میں تلخ کلامی ہوتی ہے۔ ٹیلیفون کے ریسیور کھٹاک سے رکھ دیئے جاتے ہیں اور ایٹمی جنگ چھڑ جاتی ہے۔ پھر کیا ہوگا؟ چند ہی لمحوں کے اندر ہزاروں بمبار طیارے مزائل اور راکٹ اپنے اپنے نشانوں کی طرف بڑھ رہے ہوں گے۔ ہر راکٹ، ہر مزائل اور ہر طیارے پر پانچ، دس یا بیس میگا ٹن کے سپرہم اور ہائیڈروجن بم لدے ہوئے ہوں گے۔ اور پہلے ہی حملے اور پہلی ہی جھڑپ میں ستر اسی کروڑ انسان لقمۂ اجل بن جائیں گے۔ سوویٹ یونین، امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی، چین، جاپان اور کئی چھوٹے ملکوں کے تمام شہر تباہ و برباد ہو جائیں گے اور دنیا کی ایک چوتھائی آبادی جو اس وقت انسانوں میں خوش قسمت ترین کہلاتی ہے۔ بدقسمتی کا شکار ہو جائے گی۔

### تباہی کا سامان ـــــ

انسان نے اپنی تباہی کا جو سامان کیا ہے۔ اس کا اندازہ ایٹمی ذخائر کے اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے ۱۹۶۲ء کے وسط تک دنیا کے ایٹمی ذخائر ڈھائی لاکھ میگا ٹن تک پہنچ چکے تھے۔ ان کی مجموعی طاقت ڈھائی کھرب ٹن بارود کے برابر تھی۔ اپریل ۱۹۶۳ء میں جتنے ایٹم بم کرۂ ارض پر موجود تھے۔ ان کا صرف تین فیصد حصہ امریکہ جیسے وسیع و عریض ملکوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے کافی ہے ایک بڑے ہائیڈروجن بم کی بارودی طاقت ان تمام بموں اور گولوں کی بارودی طاقت سے زیادہ ہوتی ہے جو آج تک دنیا میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں (جن میں دونوں عالمگیر جنگیں بھی شامل ہیں) استعمال ہوا۔

### غور کس بات کا؟ ـــــ

کیا سوویٹ یونین اور کیا مغربی بلاک دونوں کے راہنما بڑے فخریہ انداز میں دعوے کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو تباہ کر سکتے تھے۔ امریکی وزیر دفاع مسٹر میکنمارا کی ایک تقریر کے چند حصے چند روز قبل شائع ہوئے ہیں۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ کے پاس جلد ہی دو ہزار مزائلز کی اتنی بڑی تعداد ہو جائے گی کہ وہ طیاروں کو کام میں لائے بغیر روس اور چین دونوں کو تباہ کر سکے گا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اگر روس ۱۹۷۰ء میں اپنی مزائلز کی مدد سے امریکہ پر ایٹمی حملہ کر دے تو پھر بھی امریکہ کی مزائلز کا پانچواں حصہ بچ رہے گا۔ اور یہ مزائلز سوویت یونین کی ایک تہائی آبادی اور آدھے سے زیادہ کارخانوں کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہوں گی۔ ان کا اندازہ ہے کہ امریکہ اپنے صرف دس فیصد مزائلز کی مدد سے چین کی نصف شہری آبادی (پانچ کروڑ) نصف کارخانوں اور پچاس فیصد سے زائد ہنرمندوں اور کاریگروں کو صفحۂ ہستی سے مٹا سکتا ہے۔

دوسری طرف سوویت یونین کے وزیر دفاع مارشل مالینوفسکی کا دعوے ہے کہ ان کا ملک ایک سو میگا ٹن طاقت کے ایٹمی بم تیار کر چکا ہے اور ایک مزائل جس میں ایسا صرف ایک بم نصب ہو۔ روس سے ہزاروں میل دور ہزاروں مربع میل رقبے کے اندر تمام صنعتی کارخانوں اور فوجی ٹھکانوں کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔ اس دھماکے کے نتیجے میں جو مہلک تابکاری پھیلے گی۔ اس کا دائرہ لاکھوں مربع میل پر محیط ہوگا۔

یہ دعاوی بلند بانگ ہونے کے باوجود صحیح ہیں۔ مغربی بلاک اشتراکیت کو اور مشرقی بلاک سرمایہ دارانہ نظام کو ہمیشہ کے لئے ختم کر سکتا ہے۔ لیکن ان دو متحارب نظریات کے مزار کروڑوں انسانوں کی لاشوں اور تہذیب کے عظیم ترین مراکز کے کھنڈروں پر تعمیر ہوں گے۔ اور پھر نوبل انعام یافتہ برطانوی سائنسدان ڈاکٹر ڈی تھامپسن کے قول کے مطابق دنیا کی ہیئت میں ایسا ناقابل مرمت "جغرافیائی نقص" پیدا ہو جائے گا جو لاکھوں سال تک برقرار رہے گا۔

### دنیا دوراہے پر ـــــ

آج دنیا دوراہے پر کھڑی ہے۔ ایک راستہ جنگ کی گھاٹی کی طرف جاتا ہے۔ جہاں تباہی و بربادی کے سوا کچھ بھی نہیں اور دوسرا امن کی وادی کی جانب۔ جہاں خوشحالی ہی خوشحالی اور خوشی ہی خوشی ہے۔ اور ان دو راستوں میں صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے۔ بیسویں صدی انسان کو ایسے مقام پر لے آئی ہے جہاں سے آگے اٹھنے والا ایک قدم اسے اس کی لاکھوں برس کی کمائی یعنی علم و فن، سائنس اور تہذیب و ثقافت کی موجودہ ترقی یافتہ حالت سے محروم کر سکتا ہے

آج دنیا کے تقریباً تمام ممالک اپنی قومی آمدنی کا بڑا حصہ جنگی یا دفاعی تیاریوں پر خرچ کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں۔ ان کے مطابق دنیا اس وقت اسلحہ بندی کی دوڑ اور اپنی فوجوں پر سالانہ تقریباً سوا کھرب ڈالر خرچ کر رہی ہے۔ اس رقم میں صرف وہ اخراجات شامل ہیں۔ جن کا اقوام عالم کی حکومتیں اعلان کرتی ہیں۔ خفیہ اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ اگر اخراجات کی یہی شرح جاری رہی (اضافے کا امکان ہے) تو انسان آئندہ پچیس سال میں تقریباً تیس کھرب ڈالر کی رقم اپنے آپ کو تباہ کرنے کی تیاری پر صرف کر چکا ہوگا۔ اور یہ رقم اس تمام دولت کے برابر ہے جو آج کرۂ ارض میں موجود تمام انسانوں نے اپنے خون پسینے کی محنت سے حاصل کی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اگر انسان جنگی اور دفاعی تیاریاں ترک کر دے اور یہی رقم اقتصادی ترقی پر خرچ کرے تو آئندہ پچیس برس میں دنیا کی دولت دوگنی ہو سکتی ہے۔

### سرمایہ کا ضیاع ـــــ

اس ضمن میں ویت نام کی جنگ کی مثال دی جا سکتی ہے

۴۴ (باقی کالم اول کے نیچے)

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

## جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا ضلعی اجلاس ملتوی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جمعیۃ کا دوماہی اجلاس جو کہ ۲۱ شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۳ فروری ۶۶ء چکوال منعقد ہونا تھا۔ وہ بوجہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

(عبداللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

## مولانا محمد شریف صاحب عابر کا تبلیغی دورہ

رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ میں مولانا محمد شریف صاحب عابر نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی شاخوں کا دورہ کیا۔ مولانا نے ہر مقام پر جمعیۃ کے اراکین اور دیگر لوگوں سے ملاقات کی اور لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا اور جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی۔

آپ نے درس قرآن حکیم سے لوگوں کے سینوں کو ایمان کی روشنی سے منور کیا۔ کئی مقامات پر مولانا نے توحید و رسالت مقام صحابہؓ۔ اہل بیتؓ۔ ضرورت جمعیۃ و دیگر موضوعات پر تقاریر کیں۔ مولانا نے ہر جگہ جا کر مقامی جمعیۃ کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ زیادہ مستعدی سے جمعیۃ کا کام کرنے کی ترغیب دی۔ مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا:

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۳ | رمضان المبارک | ٹاہلیانوالہ | تحصیل جہلم |
| ۱۴ | " " | چوٹالہ | " " |
| ۱۵ | " " | کالا گوجران، سوہن نزد کالے پل | " " |
| ۱۶ | " " | جوہدہ | " " |
| ۱۷ | " " | ڈومیلی | " " |
| ۱۸ | " " | جاہلی | " " |
| ۱۹ | " " | بودلہ و جھنگ، چک | " " |
| ۲۲ | " " | بھلہ | تحصیل چکوال |
| ۲۳ | " " | چتال | " " |
| ۲۴ | " " | بھیں، چک ملوک | " " |
| ۲۵ | " " | چک باقر شاہ | " " |
| ۲۶ | " " | چک نورنگ | " " |
| ۲۷ | " " | موہڑہ الو | " " |
| ۲۸ | " " | سانگ کلاں | " " |

(حافظ محمد اسحاق کیمبلپوری ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

## دعا کی اپیل

جامع شریعت و طریقت حافظ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی گذشتہ ماہ سے طبیعت ناساز ہے۔ بیماری کی وجہ سے حضرت دامت برکاتہم کی صحت کافی کمزور سی ہو گئی ہے۔ قارئین کرام و جمیع مسلمانوں سے پرزور التماس ہے کہ وہ حضرت کی صحت کاملہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خصوصی دعائیں مانگیں۔ اللہ رب العزت ان کا سایہ تادیر قائم و دائم رکھے اور ان کے فیوضات و برکات سے ہمیں مستفید فرمائے۔ آمین! ثم آمین!!

خادم حضرت: محمد یعقوب القاسمی پشاوری (حال وارد خان پور)

## سامان بہ سلسلہ امداد مہاجرین

**جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ ضلع میانوالی** (دو بنڈل مختلف)

پارچہ جات تعداد تقریباً ۴۷ عدد جہلم روانہ کئے گئے۔ (تیسری قسط) (محمد طاہر منصور ناظم جمعیۃ مقامی)

**جمعیۃ علماء اسلام خیرپور میرس (سندھ)** (۳ بنڈل سامان)

مختلف پارچہ جات وغیرہ تعداد تقریباً ۱۸۹ عدد لاہور روانہ کئے گئے۔ جناب محمد خان صاحب عزیز کی سعی و کاوش سے یہ سامان جمع ہوا۔ اور جناب عبدالقادر صاحب شیخ و محترم محمد شریف صاحب نے معاونت فرمائی۔

(عبداللطیف شاہد ناظم دفتر)

(یہ سامان موصول ہو گیا ہے۔ ناظم مرکزی دفتر لاہور)

## احتجاج

### قرآن مقدس میں تحریف کی دیدہ دلیرانہ حرکات کا ارتکاب

آج مورخہ ۲۸/۱/۶۶ کو دفتر مجلس احرار اسلام ڈیرہ غازیخان میں مجلس احرار اسلام کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

مجلس احرار اسلام ڈیرہ غازی خان کا یہ اجلاس مرزائیوں کے ترجمہ کردہ قرآن پاک بعنوان "قرآن مجید مترجم بطرز جدید" (جس میں مترجم عبدالرحمٰن بن احمد کا نام چھپا ہوا ہے) کو ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق و جس کی ملک کو اس وقت اشد ضرورت ہے) کے خلاف ایک سازش اور فرقہ وارانہ منافرت کا دانستہ ارتکاب قرار دیتا ہے۔ مذکورہ بالا قرآن مجید میں متعدد اغلاط کے علاوہ پارہ سوم صفحہ ۱۴۳ میں لفظ "متوفیک" کا ترجمہ مرزائی عقائد کے مطابق "طبعی موت" تحریر کر کے مسلمانان عالم کے متفقہ ملی عقائد کے خلاف مرزائی عقائد کی تشہیر کے لئے صریح بددیانتی سے کام لیا گیا ہے۔

یہ اجلاس یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ دراصل مرزائیوں کو ملک کے سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں مخصوص مرزائی عقائد کی تبلیغ مقصود ہے۔ مرزائیوں کا یہ مکروہ فعل ملت اسلامیہ کے لئے سخت اشتعال انگیزی اور دل آزاری کا باعث ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ بالا غلط ترجمہ شدہ قرآن مجید تعلیمی اداروں میں رائج نہ ہونے دیا جائے اور سہواً ان رائج شدہ تراجم کو فی الفور منسوخ کر کے مسلمان بچوں کے دینی عقائد کو غارت گری اور فرقہ وارانہ منافرت سے بچایا جائے۔

(محمد رمضان ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام ڈیرہ غازی خان)

# اعلانات

(نوٹ) مختصر اعلان و اطلاع کی اشاعت کے لئے ۵/۰ ہمراہ آنا ضروری ہیں ورنہ تعمیل لازمی نہیں ہوگی۔ طویل اعلانات کے لئے فی کالم ۲۰/۰ روپے)

## مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نکدر ضلع سرگودھا

۵ شوال سے برائے حفظ قرآن مجید داخلہ جاری ہے

(اللہ بخش صدر مدرسہ مذکورہ)

## دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی محلہ ورکشاپی

دورۂ حدیث کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ داخلہ ۸ شوال تا ۱۵ شوال۔ (فضل حق ناظم نشر و اشاعت)

## مدرسہ اشرفیہ سکھر

تمام شعبوں میں ۵ شوال سے یکم ذیقعدہ تک داخلہ جاری ہے۔ فی الحال دورہ کی جماعت کا انتظام نہیں ہے۔

(محمد احمد تھانوی مہتمم)

## مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا

سوائے دورۂ حدیث کے جملہ شعبوں میں داخلہ جاری ہے۔ داخلہ اوائل ذیقعدہ تک کھلا رہے گا۔

(جلیل الرحمان مہتمم)

## جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ

امسال حدیث و تفسیر مولانا عبدالحنان صاحب کیمبلپوری پڑھائیں گے۔ داخلہ ۲۰ شوال تک۔

(لطف الرحمٰن خادم جامعہ)

## دارالعلوم حنفیہ چکوال

سالانہ داخلہ یکم فروری ۱۹۶۶ء سے جاری ہے۔ درس نظامی، تعلیم قرآن تجوید و قرأت و حفظ و ناظرہ کا انتظام ہے۔ رہائش، لباس، خوراک، کتب وغیرہ کا انتظام مفت ہے۔ بہتر اساتذہ کا انتظام ہے۔

(عبدالرحمٰن قاسمی ناظم)

## بقیہ:۔ مجلس شوریٰ کا اجلاس

پریس پر سے ناروا پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام انتہائی خیر خواہی کے جذبہ کے تحت حکومت کو یہ مشورہ دیتی ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اسلام کے جملہ احکام اوامر و نواہی اور اسلامی کردار و اخلاق کی ترویج کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرے ورنہ موجودہ پیش آمدہ مشکلات کا حل تو کجا یہ مشکلات اور مسائل اور لاینحل ہوتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد فرمائے اسلام زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد!!

پیش کردہ (حضرت) مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام و منظور کردہ مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام منعقدہ ۷ فروری ۱۹۶۶ء)

WEEKLY
REGD. L. No. 7132
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE
Price 12 Paisa

# جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

## (بقیہ صفحہ اوّل)

کشمیر کے مسئلہ کو لے لیجئے۔ پاکستان کے یوم اساس سے آج تک یہ مسئلہ لاینحل بنا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کشمیر کے تنازعہ کی بنیاد پر خونخوار بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ یہ شدید حملہ عظیم امتحان تھا۔ ہماری تمام سرکشی اور طغیانی کے باوجود جب اسلامی جہاد کا نعرہ ملک کے کونہ کونہ میں بلند ہوا۔ اور علماء کرام نے جہاد کی روح مسلمانوں میں پھونکی اور ہمارے مقتدر فوجی بھائیوں نے شہادت کے شوق سے یہ مدافعانہ جنگ لڑی۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں نے ہماری مدد فرمائی اور اپنے خصوصی فضل سے ہمیں بچایا۔ خدانخواستہ اگر یہ حملہ کامیاب ہو جاتا تو پاکستان اور بھارت میں مسلمانوں کو اس طرح نیست و نابود کر دیا جاتا جس طرح سپین میں مسلمانوں کے آثار کو بھی محو کر دیا تھا۔ اس موقعہ پر ہمارا فرض تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس عظیم فضل کا شکر ادا کرتے اور پوری قوم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتی اور پورے اسلام کو اپنا کر ہم گذشتہ گناہوں کی تلافی کرتے۔ لیکن ہوا یہ کہ جنگ بندی کے فوراً بعد یہاں پھر سے یہ خرمستیاں شروع ہو گئیں۔ مثلاً

(۱) شہری دفاع کے نام سے ننگے سر بے پردہ عورتوں کی پریڈیں شروع ہو گئیں۔ اخبارات پر ان کی تصویریں شائع کرا کر ان کی خوب تشہیر کی گئی۔

(۲) دفاع کے نام سے ورائٹی شوز ہونے لگے (۳) فلمی عورتوں، مردوں کے کرکٹ میچ کھیلے گئے اور ان تماشوں کے ٹکٹوں سے حاصل شدہ پلید رقم کو قومی دفاعی فنڈ میں جمع کیا گیا۔

(۴) طوائف کو اچھا گانے پر تمغے دیئے گئے اور محاذ جنگ میں لے جا کر ان کے ناچ گانے کے مظاہرے کئے (۵) خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کو منسوخ کرنے کی بجائے ان پر زیادہ توجہ دی گئی۔ جبکہ ہنگامی حالات میں ہر طرح کے منصوبے روکے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے (۶) حج کا کوٹہ اتنا کم کر دیا گیا۔ جس کو سنکر ایک مسلمان کا سر حیا و شرم سے جھک جاتا ہے

ہماری ان حرکات کا نتیجہ فوری طور پر یہ ظاہر ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معاہدۂ تاشقند کے ذریعہ سے ملک بھر کی مسرتوں کو یاس و غم میں تبدیل کر دیا۔ عوام اور حکومت سب کو پریشان ہونا پڑا۔ اور ملک میں ایک عام اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ یہاں تک کہ اس پر ناراضگی کے اظہار پر قوم کے نونہال بچوں کے سینے ہماری گولیوں سے چھلنی ہو گئے۔

اس اضطراب کا پس منظر یہ ہے کہ محترم بھٹو صاحب ہزار سال تک جنگ لڑنے کی بلا ضرورت ڈینگیں مارتے رہے اور ساری قوم کے جذبات اس قدر تیز ہو گئے تھے کہ صدر مملکت کی آواز پر ملک کے ہر طبقہ اور فرقہ نے بلا اختلاف لبیک کہا اور جانے، درمے اپنی خدمات حکومت کے سپرد کر دیں۔ ہماری بری، بحری اور ہوائی افواج نے جاں نثاری اور اہلیت کا وہ ثبوت دیا کہ منزل مقصود سامنے نظر آ رہی تھی۔ ہر ایک کا دل خوشی سے اچھل رہا تھا۔ کہ یکایک جنگ بندی کے اعلان سے قوم کے جذبات کو ایک دھکا سا لگا۔ لیکن قوم نے اس خیال سے کہ بین الاقوامی پوزیشن کو مضبوط بنانے اور بھارت کے مقابلہ میں قومی دفاع اور ملکی استحکام کے ذرائع کو وسیع کرنے کے لئے ایک موقع ہاتھ آیا، اپنے جذبات کو قابو میں رکھا۔

ادھر روس نے تاشقند میں دونوں ملکوں کے سربراہوں کو صلح کی بات چیت کے لئے بلایا۔ دنیا کے تمام ملک بالخصوص اسلامی ممالک اور پاکستان کے مسلمانوں کی نگاہیں تاشقند پر مرکوز تھیں۔ روزمرہ کے حالات سے باخبر رہنا کتنا محبوب مشغلہ تھا۔ یہ سب اظہر من الشمس ہے۔ عین ایسے وقت جبکہ دونوں ملکوں کے سربراہ اپنے اپنے موقف پر قائم تھے اور صاف نظر آنے لگا کہ مذاکرات تاشقند ناکام ہو رہے ہیں۔ مسلمانان پاکستان ناکامی کے افسوس کے ساتھ ساتھ اپنے موقف پر مضبوطی سے قائم رہنے سے خوش بھی تھے۔ یکایک تاشقند اعلان سنا گیا۔ دلوں پر بجلی گری۔ اس لئے کہ یہ اعلان پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرنے میں ناکام رہا۔ بلکہ الٹا تیز تر ملی اور قومی جذبات کو کافی حد تک مجروح کرنے [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام کی رائے میں اعلان تاشقند بوجوہ ذیل مسلمانان پاکستان [illegible] کا آئینہ دار نہیں ہے۔

(۱) صدر پاکستان نے فائر بندی کے وقت واشگاف الفاظ میں [illegible] تک کشمیر کا مسئلہ جو بھارت اور پاکستان کے درمیان نزاع کا اصلی سبب ہے [illegible] کے لئے عملی اقدام کے لئے اطمینان حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک فوجیں [illegible] لیکن اعلان تاشقند میں اس واضح یقین دہانی کے خلاف کشمیر کے نزاع کے [illegible] میں اطمینان حاصل کئے بغیر فوجوں کی واپسی اور واپسی کی تاریخ کے تعین کا فیصلہ [illegible]

(۲) بھارت کے سربراہ آنجہانی شاستری نے تاشقند کے مذاکرات کے دوران [illegible] بھی کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم نہیں کیا۔ جبکہ پاکستان کے سربراہ اصرار سے مطالبہ [illegible] تھے کہ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے۔ اور جنگ نہ کرنے کا کوئی اعلان جو کشمیر کا نزاع [illegible] بغیر کیا جائے گا، وہ بالکل بے معنی ہوگا۔ کاغذی پرزوں پر دستخط کرنے سے [illegible] نہیں ڈالا جا سکتا۔ لیکن معاً بعد کشمیر کا نام لئے اور اس قضیہ کے حل کے متعلق بھارت [illegible] موقف میں کسی طرح کے تغیر و تبدل واقع ہوئے بغیر کاغذی پرزوں پر دستخط کر دیئے گئے

(۳) پاکستان اس پر رضامند ہو گیا کہ وہ بھارت کے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی [illegible] نہیں کرے گا۔ جبکہ بھارت نے آنجہانی وزیر اعظم سے لے کر وہاں کے تمام راہنما برابر کہتے [illegible] رہے ہیں کہ کشمیر بھارت کا ہی اٹوٹ انگ ہے اور کشمیر کے حق خود ارادیت کا مسئلہ بھارت کا اندرونی معاملہ ہے۔

(۴) اعلان تاشقند کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے خلاف ہر قسم کا پروپیگنڈا بند کرنے کا عہد کر دیا گیا ہے۔ باوجودیکہ بھارت کے مسلمانوں پر بے تحاشا مظالم ڈھائے جا رہے ہیں کشمیری مسلمان قید و بند کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ وہاں کی تحریک آزادی کو کچلا جا رہا ہے وہاں کے مظلوم مسلمانوں پر جن سنگھی ڈاکوؤں نے عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ مسلمانوں کا [illegible] جاری ہے۔ ان حالات میں مسلمانان پاکستان کا بھارت کے رویہ کے خلاف احتجاج نہ کرنا اور خاموش بیٹھ رہنا وہ بدترین جرم ہے۔ جس کا ارتکاب کوئی زندہ قوم نہیں کر سکتی۔

بنابریں جمعیۃ علماء اسلام حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اعلان تاشقند کے تحت فوجوں کی واپسی کے ساتھ ساتھ بھارت سے مندرجہ ذیل چند امور کے متعلق وضاحت کرائے۔

(۱) بھارت تین ماہ کے اندر مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد کے مطابق حل کرے۔ یا پھر پاکستان اور بھارت کے نمائندوں اور کشمیری راہنما (شیخ محمد عبداللہ، غلام عباس، میر واعظ محمد یوسف) پر مشتمل متحدہ کشمیر کمیشن کے قیام کا اعلان کر دے۔ جو تنازعہ کشمیر کو پرامن طور پر حل کر دے۔

(۲) شیخ محمد عبداللہ، دوسرے مسلمان کشمیری راہنماؤں کو فوراً رہا کر دے۔ اور وہاں کے عام مسلمانوں کو آزادی تقریر و تحریر کی ضمانت دے۔

(۳) ہندوستان کے مسلمانوں پر عام طور پر کئے جانے والے مسلسل مظالم کا مکمل خاتمہ کر دے تاکہ اس کے بعد دونوں ملکوں کے اچھے تعلقات قائم ہونے میں مدد ملے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کی رائے میں اعلان تاشقند کے بعد ہنگامی حالات کے تسلسل اور بنیادی حقوق کے تعطل کے لئے کوئی وجہ جواز موجود نہیں۔ اس لئے ہنگامی حالات کو ختم کر کے عوام کو بنیادی حقوق واپس کر دیئے جائیں۔

نیز مطالبہ کرتی ہے کہ (۱) حکومت طلباء پر کئے گئے مظالم کی تحقیقات کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے کر قوم و ملت کو مطمئن کر دے۔ (۲) کالجوں اور سکولوں کو فوراً کھول کر تعلیمی نقصان کا مکمل تدارک کرے (۳) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کر کے اور اسلامی و جمہوری اقدار کے احیاء کے لئے عملی اقدام کرے (باقی صفحہ ۷ پر)

(مجلس شوریٰ کی مفصل کاروائی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

اسلامی لائبریری نور پور نورنگا
مرکزی قاسم حسین شاہ صاحب
عبد الرشید نور پور تباشیر

# مملکت پاکستان کی تاسیس اسلام اور اسلامی تہذیب کے نام سے ہوئی ہے

## الحاد اور بے دینی کی سرپرستی سرکاری ذرائع سے کی جارہی ہے

## جمعیۃ علماء اسلام کا موقف۔ کتاب وسنت کے منافی قوانین

## اعلان تاشقند ——— انٹی اسلامی تحریکیں ——— امریکی جارحیت

### پشاور میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا پریس کانفرنس سے خطاب

——— پریس رپورٹر پیر مبارک شاہ ———

مسلمان قوم اسلام کے بتائے ہوئے خدائی پروگرام کو اپنا کر ہی باقی رہ سکتی اور غالب آسکتی ہے۔ ہماری ایک ہزار سال کی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ اگر اسلام باقی نہیں رہتا تو چاہے قوم کتنی ہی ترقی کرے وہ مسلمان قوم کی ترقی نہیں کہلائے گی۔ پھر خاص کر مملکت پاکستان کی تاسیس۔۔ اسلامی تہذیب کے نام سے ہوئی ہے۔ ملک کے عوام اور جمعیۃ علماء اسلام کی تشویش اور اضطراب حق بجانب ہے کہ پاکستان دن بدن اسلامی تہذیب سے دور اور قرآنی احکام سے بیگانہ ہوتا جارہا ہے۔ سب سے بڑھ کر افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ الحاد اور بے دینی کی سرپرستی سرکاری ذرائع سے کی جارہی ہے۔ بلکہ حکومت کے بعض اقدامات صریح طور پر کتاب وسنت کے مخالف ہیں۔ عائلی قوانین کا نفاذ اس کی بدترین مثال ہے۔ حال میں حکومت نے حج پر پچاس سال عمر کی پابندی لگا کر مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام بروقت حکومت کو متنبہ کرتی ہے کہ ابھی وقت ہے کہ وہ اس پابندی کو دور کر کے تلافی کرے ورنہ حکومت انٹی اسلام احکام کو نہ باقی رکھ سکے گی اور نہ پاکستان جیسا اسلامی ملک ان کو برداشت کرے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام اعلان تاشقند کو سرکاری بیانات اہل ملک کے عزائم و توقعات کے بالکل خلاف سمجھتی ہے اور اس سلسلہ میں عوامی اضطراب کو جوش اسلامی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے حکومت سے تمام اقدامات کو واپس لینے کا مطالبہ کرتی ہے۔ مگر بایں ہمہ عوام کو مشورہ دیتی ہے کہ اعلان تاشقند کی روشنی میں کی جانے والی مساعی اور ان کے نتائج کا حوصلہ سے انتظار کرتے ہوئے اپنی یک جہتی کو قائم رکھیں۔

جمعیۃ علماء اسلام افریشیائی ممالک میں استعمار پسند ممالک کی انقلابی سرگرمیوں اور ویٹ نام میں امریکی جارحیت کی شدید مذمت کرتی اور صدر ناصر اور صدر سوکارنو کو وہاں انقلابی کوششوں کی ناکامی پر دلی مبارکباد دیتی اور مسلم ممالک کو متنبہ کرتی ہے کہ وہ دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے ہوشیار رہ کر باہمی اسلامی رشتہ کو مضبوط کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ملک کے تمام علماء دین سے خصوصاً اور با احساس مسلمانوں سے عموماً اپیل کرتی ہے کہ اسلام اور اسلامی تہذیب و احکام کو باقی رکھنے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ جمعیۃ کی تنظیم میں شامل ہو کر باطل کو شکست دینے اور حق کا بول بالا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

(باقی آخری صفحہ پر)

## جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں کوہاٹ، بنوں، پشاور، مردان اور ہزارہ کے اضلاع سے تیس اراکین نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا سید پیر مبارک شاہ صاحب ناظم سرحد نے اجلاس کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے مرکزی مجلس شوریٰ کے کوائف بیان کئے اور وہاں کی منظور شدہ قراردادیں اجلاس کے سامنے برائے توثیق پیش کیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ کی جملہ قراردادوں کی توثیق کرتا ہے اور ان کی مکمل تائید کرتے ہوئے ان کو واجب التعمیل قرار دیتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ملک میں عام یک جہتی کی خاطر عام رواداری کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے اختلاف رائے کو برداشت کرے اور ملک کے اندر تمام پابندیاں دور کرے۔ اور ڈیفنس پاکستان رولز کے تحت سارے اقدامات کو واپس لے کر رواداری کا ثبوت دے۔ ورنہ اس کا مطلب یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ ملکی قوانین ملک میں قیام امن کے مقتضیات کے لئے کافی نہیں ہیں۔ حالانکہ عام قوانین ملک کی ذمہ دار حکومت کی ضرورت کے عین مطابق وضع کئے جاتے ہیں۔

(باقی آخری صفحہ پر)

جلد ۹۔ جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۸ ذیقعد ۱۳۸۵ھ۔ قیمت بارہ پیسے۔ نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ شمارہ ۹

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

Scanned with CamScanner

تاریخ کے سنہری اوراق — حکیم مختار احمد الحسینی

# ایک گورنر — جو اسلام اور اسلامی شعار کی توہین برداشت نہ کر سکا — اور بادشاہ وقت سے ٹکرا گیا

(قسط نمبر ۳)

## خاندان خلجی کا خاتمہ

خاندان خلجی کے زوال کی داستان بھی مرقع عبرت ہے۔ اس خاندان کا آخری تاجدار قطب الدین مبارک شاہ تھا۔ وہ ناؤ نوش کا رسیا اور عیش و عشرت کا دلدادہ تھا۔ محفل رقص و سرود اور ارباب نشاط کے جھرمٹ میں رہتا تھا۔ اس کی ذہنی کج روی کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات زنانہ کپڑے پہن کر شریک محفل ہوتا۔ علماء اور صوفیاء سے حد درجہ نفرت کرتا تھا۔ طبقات اکبری میں ہے

"یہ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء سے للہی بغض رکھتا تھا اور حضرت شیخ کے ساتھ علانیہ اپنی عداوت کا اظہار کرتا تھا۔ اور اس کی سیاسی بصیرت کا یہ حال تھا کہ ایک نیچ ذات کا ہندو خسرو جو برائے نام مسلمان ہو گیا تھا، اس درجہ بد طینت، کمینہ، رذیل انسان کو قطب الدین نے وزیر اعظم بنا کر اسے سیاہ سفید کا مالک بنا دیا۔

## خسرو

بادشاہ کی ان حماقتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک خسرو نے ہندوؤں کی مدد سے بادشاہ کو نہایت ہی سفاکی سے قتل کر دیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ علاؤالدین خلجی کے تمام بیٹوں اور مستورات کو تہ تیغ کر دیا گیا علاقائی نسل کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا۔ فرشتہ میں لکھا ہے۔

"اپنے بھائی کو (جو ظاہر ہے کہ اسی کی طرح ہی اصلاً ذات کا ہندو ہوگا۔ خان خاناں کے خطاب سے سرفراز کر کے سلطان علاؤالدین خلجی کی بیٹی کو اس کے حوالہ کیا اور قطب الدین مبارک شاہ کی بیوی کو خود اپنے محل میں داخل کیا۔ ان کے علاوہ قطب الدین اور علاؤالدین کے دوسرے حرم اور ان کی بیبیاں خسرو خاں اور اس کے لشکریوں کے حصہ میں آئیں اور علائی اور قطبی غلاموں کو تہ تیغ کرنے کے بعد ان کی جو عورتیں اور بچے بچ رہے تھے۔ ان سب کو گجرات کے ہندوؤں کے حوالے کر دیا"۔ (فرشتہ صفحہ ۴۲۷)

## خسرو کی اسلام دشمنی

مشہور مورخ ضیاء الدین برنی کے بیان کے مطابق خسرو شمالی ہندوستان میں دوبارہ ہندو اقتدار قائم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس نے اسلام سے علانیہ دشمنی کا اظہار کیا۔ نظام الدین احمد کا بیان ہے۔

"چوں اکثر برادران ہندو بودند شعار مسلمانی تنزل نمودہ رسوم ہندوانی رونق و رواجے تمام پیدا کرد و بت پرستی و تخریب مساجد شائع شد"

(طبقات اکبری ج ۱ ص ۱۸۷)

کیمبرج ہسٹری میں لکھا ہے:۔

"اسلام کو اس وقت ایک سرپرست کی بڑی ضرورت تھی۔ خسرو کی ساری جماعت میں ایک بھی ایسا نہ تھا جس کا اسلام برائے نام نہ ہو۔ اور بعض نے تو اسلام اختیار ہی نہ کیا تھا۔ دربار میں اعلانیہ بت پرستی ہوتی تھی اور مذہب اسلام کی توہین کی جاتی تھی۔ مسلمان مورخین ان واقعات کو بڑے افسوس و رنج کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ مسجدوں کی بے حرمتی ہوتی، اور انہیں مسمار کیا جاتا۔ اور اسلام کی مقدس کتابیں کرسیوں اور اسٹولوں کی طرح بیٹھنے کے لئے استعمال کی جاتیں"۔ مشہور مسلمان مورخ بدایونی اظہار تاسف اور آنسو بہا کر کہتا ہے:۔

"ہندو بر اغلب دیار کامگار و کامیاب شدند و سیل خرابی بر اہل اسلام شبخون آورد"

## فرزند اسلام غازی فخر الدین

سرزمین ہند میں اس سے قبل مسلمانوں کو کبھی ایسے حالات سے سابقہ نہیں پڑا تھا۔ ان کے لئے یہ انتہائی نازک دور تھا۔ ایک تو دہلی کی عظیم سلطنت پر ہندو اقتدار کا غلبہ ہو گیا۔ دوسرا اسلام اور اسلامی شعار کی بے حرمتی علانیہ ہونے لگی لیکن کروڑوں رحمتیں ہوں ان نفوس قدسیہ محمد بن قاسمؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ اور شہاب الدین غوریؒ ایسے انسانوں پر جنہوں نے کفر زار ہند میں جو چراغ روشن کیا تھا۔ وہ خسرو ایسے بدطینت انسان کی پھونکوں سے بجھنے والا نہیں۔ چنانچہ قبل اس کے کہ خسرو کی سازش کامیاب ہوتی اور فتنہ جڑھ پکڑتا۔ ایک مرد حق آگاہ اور اسلام کا فرزند غازی ملک فخر الدین (جو بعد میں غیاث الدین تغلق کے نام سے مشہور ہوا) جو اس وقت پنجاب کا گورنر تھا۔ پنجاب کا علاقہ دہلی کی مرکزی حکومت کے ماتحت تھا۔ غازی ملک فخر الدین نے خسرو کی اسلام کشی اور خلجی خاندان پر مظالم کی داستان سنی تو اس کی رگ حمیت بھڑک اٹھی۔

"غازی ملک را از شنیدن ایں خبر متوحش عرق غیرت اسلام و حمیت ناموس ولی نعمت خویش در حرکت آمد و کمر ہمت بر انتقام گرفتن بر میان جان بست"

## خسرو کا انجام

خسرو کو تخت شاہی پر بیٹھے ابھی پانچ ہفتے بھی نہ ہوئے تھے کہ اس کا ماتحت گورنر غازی ملک فخر الدین ایک عظیم لشکر کے ساتھ دار السلطنت دہلی پر حملہ کے لئے سیل تند و تیز کی طرح چڑھ آیا۔ فرشتہ لکھتا ہے ؎

مسیحا یار حضرتش ہمرکاب و ہمعناں موسیٰ
فغانی آفتاب من بدیں اعزاز می آید

تھانیسر کے قریب گورنر اور بادشاہ کی فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔ دونوں لشکر آپس میں ٹکرائے۔ دہلی کی فوج نے ڈیڑھ سال کے بعد پھر "نارائن نارائن" کے نعرے لگائے۔ دوسری طرف اللہ اکبر کا غلغلہ بلند ہوا۔ قلت کے باوجود میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ کفر کے چھکے چھوٹ گئے۔ خسرو اور اس کے تمام حوالی موالی سپرد شمشیر کر دیئے گئے۔ دہلی پر پھر سے اسلام کا جھنڈا بلند ہو گیا۔ بدایونی اس واقعہ پر لکھتا ہے

"در اول حملہ نسیم ظفر بہ لشکر اسلام وزید و علم کفار نگوں سار شد"۔

مشہور صوفی شاعر امیر خسرو نے اس موقعہ پر ایک قصیدہ لکھا ؎

حامی اسلام تغلق شاہ کہ انجم سالہا
چرخ می زد تا فلک زیں گونہ دیں پرور کشید

غازی ملک فخر الدین کی اس کامیابی پر بدایونی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"فتنہ ہا فرو نشست و جان نو در اسلام آمد و مسلمانی از سر تازہ گشت و شعار کفر در زمین فرو رفت و خاطرہا جمع شد و مہا آسودہ گشت"

## غازی فخر الدین تخت دہلی پر

تمام ملک میں اس فتح پر مسرت کا اظہار کیا گیا۔ علماء اور رؤسا نے غازی ملک فخر الدین کو تخت سلطنت پیش کیا۔ اس نے ان کے جواب میں ایک تاریخی اور مؤثر تقریر کی۔ امیر خسرو کے بیان کے مطابق یہ ہے:۔

"میرا تاج و تخت میرا تیر و کمان ہے۔ خسرو خان کے انسانیت سوز مظالم سن کر میری آنکھوں میں تاریکی ہو گئی۔ اور مجھے اپنی زندگی پر شرم آنے لگی۔ میں نے اسی وقت مصمم ارادہ کر لیا کہ دین اسلام کو اس کفر زار میں دوبارہ زندہ کروں ؎

تخت آنکہ اندریں خاک خطرناک
ز گرد کفر نور دیں شود پاک
بکوشم بہر دین مصطفیٰ
کہ از سر گرد و اسلام آشکارا

میں تخت شاہی کا جویا نہیں ہوں اور سوائے دینی جہاد کے تلوار نہ کھینچوں گا۔ اگر نسل شاہی سے کوئی موجود ہے، تو یہ تخت اس کے حوالہ کیا جائے۔ اگر نہیں تو یہاں بڑے بڑے امیر موجود ہیں۔ مجھے اپنا گھوڑا اور دیپال پور کا ویرانہ سب سے زیادہ پسند ہے"۔

من درخشیکہ در بیرانہ پوید
سریر شاہی آنگہ ہر کہ جوید

اس موثر تقریر کے بعد اجتماع میں سناٹا چھا گیا معززین، رؤسا نے غازی ملک فخر الدین کے قدم چوم لئے۔ اور عرض کی کہ آپ سے بہتر تخت کا کوئی مستحق نہیں اس اصرار پر تخت کو قبول کرنا پڑا۔ یہاں ہی سے خاندان تغلق کا دور شروع ہوتا ہے۔

**خط و کتابت**

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (ادارہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء

# اغیار کی سازشوں سے ہوشیار رہیں

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطن آدمی کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ یَجْرِیْ مَجْرَی الدَّمِ۔ اس کے وسوسوں کا معلوم کرنا آسان نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جس پر فضل فرما کر اس کو ہمت و بصیرت عطا فرمائیں، بس وہی اس کے مکر و فریب کو سمجھ سکتا اور بچ سکتا ہے۔ اس وقت امریکہ کا ایک خفیہ محکمہ ہے جس کا نام ہے سی آئی اے۔ اس پر امریکہ اتنا خرچ کرتا ہے۔ جو دنیا کے مختلف ممالک کی مجموعی امداد سے زیادہ ہے۔ یہ محکمہ دراصل شیطن کی خلافت و نیابت کا فرض انجام دیتا ہے۔ ہر ملک کے حالات معلوم کرنا۔ وہاں کی سیاسی اور مذہبی پارٹیوں اور ان کے باہمی اختلافات کے راز معلوم کرنا پھر ان میں روپوں کے ذریعہ گھس کر فساد کرانا یا حکومتوں کے خلاف استعمال کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ جو کام توپ و تفنگ سے نہیں ہو سکتا، اور جس کے لئے ایٹم بم استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ وہ کام روپوں سے بغیر جنگ کے ہو جاتا ہے۔

کون عقل کا پتلا ہوگا جو گھانا (افریقہ) کے انقلاب کو مغربی سامراج کی شرارت قرار نہ دے گا۔ وہاں انقلاب ہوتے ہی اعلان کیا گیا کہ چینی اور روسی باشندے ملک سے نکل جائیں۔ آپ سوچیں کہ نکرومہ جیسے آہنی لیڈر کو عین اس وقت برطرف کیا جاتا ہے جبکہ چین میں اس کا استقبال ہو رہا ہے۔ نکرومہ، ناصر، سوئیکارنو کو سامراجی طاقتیں طاقت کے بل بوتے پر نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ مگر شیطنی حربہ سے کتنا طوفان برپا کر دیا جاتا ہے۔ افریقہ اور ایشیا کی چند شخصیتیں ہیں، جو ان کو بہت چبھتی رہتی ہیں۔ انڈونیشیا میں جو عظیم نقصان ماضی قریب میں پہنچایا گیا۔ اس کی تلافی دس سال تک نہیں ہو سکتی۔ نائیجیریا میں وہی کھیل کھیلا گیا۔ صدر ناصر کے خلاف آئے دن سازشیں ہوتی رہتی ہیں۔ افریقی اور ایشیائی ممالک کی آزادی سے اہل مغرب کی چودھراہٹ کو جو دھکا لگا ہے وہ ان کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ وہ نہیں سوچتے کہ کسی ملک کا انقلاب اس کے حق میں ہی ہو۔ ان کے حق میں نہ سہی، آپس میں لڑ بھڑ کر کمزور و تباہ تو ہو سکیں گے۔ اگر آج شام میں خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ تو اس سے یقیناً امریکہ کے لے پالک (پروردہ) یہودی بچے کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور اگر کسی طرح کوئی امریکی پٹھو برسر اقتدار آ جائے تو یہ اور فائدہ ہوگا۔ اور اگر انقلاب شام کی ذمہ داری صدر ناصر پر ڈالی جا کر اس کے لئے مشکلات پیدا کی جا سکیں تو یہ سود در سود ہوگا۔ جس دن اعلان تاشقند ہوا۔ بعض آدمیوں کو صبح سویرے لاہور میں یہ کہتے سنا گیا۔ کہ راولپنڈی میں انقلاب ہو گیا۔ ہم اس قسم کی افواہوں اور ایسی حرکات کو مشتبہ سمجھتے ہیں اور ہمیں یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں ہے کہ اس ملک کو سول وار (خانہ جنگی) کے حوالہ کرنا اور مختلف مذاہب و خیالات رکھنے والے پاکستان میں امن سور حرکات اور گولیوں سے غالب آنے کے رجحانات پیدا کرنا اس ملک کے مستقبل کو تاریک بنانے کے مترادف ہے۔

صدر ایوب خاں سے ہزار اختلاف ہو۔ یہ کوئی جرم اور گناہ کی بات نہیں ہے۔ اس پر تنقید کرنا اس کے اقتدار کو آئینی چیلنج دینا۔ رائے عامہ کے دباؤ سے اس کو اپنے خیال کے مطابق کرنا یا اسلامی احکام کی طرف جھکانا نہ صرف جائز بلکہ اعلاء کلمۃ الحق اور افضل الجہاد بھی ہو سکتا ہے۔ جس سے چاہے افراد کو نقصان ہی اٹھانا پڑے۔ اجتماعی مفاد اور دین کے لئے سب کچھ برداشت کیا جا سکتا ہے ..... مگر اغیار کا آلہ کار بننا اور پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے دشمنوں کی دسیسہ کاری کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کرنا بلکہ اس کا خیال کرنا بھی ناقابل برداشت ہے۔

مودودی اور اس کے فرقہ پر یہ الزام ہے کہ وہ دشمنوں کے ایجنٹ ہیں۔ پچھلے صدارتی الیکشن میں تو ذمہ دار سرکاری افسروں نے کہا کہ پاکستان میں باہر کا روپیہ استعمال ہو رہا ہے۔ مودودی کہتے رہے۔ ثبوت پیش کرو، کہ کب منی آرڈر آیا۔ کونسا چیک پکڑا گیا۔ کس نے بھیجا۔ کس ذریعہ سے آیا بھلا سی آئی اے اربوں ڈالر خرچ کرتی ہے اور ہر ملک کے اندر گھس کر کرتی ہے۔ یہ کام ان کو گواہوں کے سامنے کرنا ہے؟ یہ سفیر یہ بصر اور ان کے پالتو جانور جو یہاں رہتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں بھی یہ کام مشکل ہو سکتا ہے؟ اور یہ جو عیسائی مشن ہے۔ جس کی تبلیغ کے لئے قانونی حق دلانے کے لئے ڈھاکہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں مودودی پارٹی نے بھی زور لگایا۔ آیا یہ سب استعمال نہیں ہو سکتے؟

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مصر میں ایک پارٹی کو مسلسل انقلابی سازشوں کے الزام میں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ مودودی یہاں بیٹھے بٹھائے بغیر ثبوت و اثبات کے اس پارٹی کے گن گاتے اور ان پر کئے گئے تشدد کا پرچار کرتے اور دنیا کو یہ تصور دے رہے ہیں کہ صدر ناصر مسلمانوں کی مایہ ناز اور سرمایہ حیات جماعت پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں اور اپنی اس غرض کے لئے اس نے اپوزیشن کو بھی استعمال کر ہی لیا ہے۔

ہمارے خیال میں اس سے سوائے اس کے کہ امریکہ اس کو کارگذاری قرار دے اور کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم نے پاکستان میں کیا کر لیا جو اب ناصر کے پیچھے پنجے جھاڑ کے پڑ گئے ہو۔ خدانخواستہ آج مصر میں انقلاب ہو کر وہاں امریکی دم چھلہ حکومت قائم ہو جائے۔ پھر چاہے نعرہ اسلام ہی کا لگا کر سادہ لوحوں کو الو بنایا جائے۔ اور مودودیوں کے گھروں میں گھی کے چراغ جلیں۔ مگر فلسطین کی یہودی حکومت کو عرب ممالک پر قبضہ کرنا بائیں ہاتھ کا کام ہو کر رہ جائے گا۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی نہ ہوگا۔ چاہے ہزاروں گمراہ مودودی، یہودی مفاد یا امریکی سامراج کے حق میں ہوں۔

ظفر اللہ قادیانی یو۔ این۔ او میں چھ چھ گھنٹہ ہندو مظالم کے خلاف تقریریں کر کے برطانیہ اور امریکہ کے منشاء کے عین مطابق دو ملکوں کے درمیان ہیزم کشی کا سامان مہیا کرتا رہا۔ مگر نہ دنیا والوں کو پاکستان کی مستقل حیثیت ذہن نشین کرائی۔ ماضی قریب تک بعض مسلم ممالک بھی بے خبر رہے۔ اور نہ ہی ظفر اللہ خاں امریکہ کو پاکستان کا دوست بنا سکا۔ ظاہر دھواں دھار تقریروں کی بھرمار۔ اندر امریکہ سے راز و نیاز۔ اب محترمہ بی اسلامی جماعت ہندوؤں کے مظالم کی داستانیں اکٹھی کر کے کتاب بنانا چاہتی ہے۔ مسلمانوں کے ایک ایک گھر کی ناقابل بیان حکایت لکھ لکھ کر قوم کو اس کے سننے کا عادی بنایا جائے گا۔ غیرت مرتی رہے گی۔ مگر مودودی مجاہد کہلائے گا ہم کہتے ہیں۔ نئے مظالم کی کھوج لگانے کی کیا ضرورت ہے۔ پچاس ہزار مسلم مستورات کی بات کہاں گئی۔ اس کو اب آپ پی گئے۔ اور جب اس کے لئے کشمیر کا پہلا جہاد شروع ہوا۔ آپ نے فوراً کہہ دیا کہ یہ جہاد نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک کسی ایک مسلمان خاتون کی ناقابل برداشت بے پردگی کا کبھی ذکر کیا جائے تو اس وقت کیا جائے کہ ہم فوراً اس کی تلافی کر سکیں۔ ورنہ اپنے کو ننگا کرنے میں کیا فائدہ ہے۔ سوائے اس کے کہ دشمن خوش ہوں۔ غیور مسلمان سن سن کر پریشان اور آخر کار سننے اور پڑھنے کی عادی ہو کر بے غیرت بنے۔ اگر امریکہ کی خاطر دو قوموں میں مستقل اشتعال انگیزی کرتے رہنا ہے کہ تصفیہ میں مشکلات حائل ہوں تو یہ اور بات ہے۔ خدا تعالیٰ شیطنی وسوسوں سے بچائے۔ آمین!

## جمعیۃ علماء اسلام کے راہنماؤں کا دورۂ مشرقی پاکستان

جمعیۃ کے چار راہنماؤں کا ایک وفد جو امیر محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سابق ممبر قومی اسمبلی۔ ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سابق ممبر صوبائی اسمبلی اور امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب پر مشتمل ہے۔ ۱۳ مارچ ساڑھے پانچ بجے شام لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو رہا ہے۔ جہاں وہ جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں وہاں کے اکابر سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ اور دیگر ملکی و ملی مسائل پر گفتگو بھی ہوگی۔ وفد کے اراکین مختلف کانفرنسوں سے بھی خطاب فرمائیں گے۔ مشرقی پاکستان کے علماء اس وفد کی آمد پر گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

## ناظم اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کو صدمہ عظیم

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ محترمہ گذشتہ ہفتہ مانسہرہ میں وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ہزاروی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم۔ محمد شفیع گوجرانوالہ

ادارہ ترجمان اسلام مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور مرحومہ کی بخشش اور متوسلین کے صبر جمیل کے لئے دعا کرتا ہے۔ (ادارہ)

Scanned with CamScanner

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۱۱

شاید اسی بنا پر بعض اکابر دیوبند کلامی مسائل میں علماء دیوبند کو اشعری بھی کہہ دیتے ہیں کیونکہ جب وہ ماتریدی رہتے ہوئے بھی حضرت کی حکمتِ نظری کے تحت با اشاعرہ کے ساتھ ہو جاتے ہیں یا انہیں اپنے ساتھ کر لیتے ہیں تو اکثر اہم مسائل میں اختلاف کا سوال ہی قائم نہیں ہوتا کہ اشعری اور ماتریدی کا فرق نظر آئے البتہ اس موقعہ پر یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ مذہب کے خلاف جنگ کرنے والوں نے جہاں مقابلہ کے لئے مختلف قسم کے ہتھیار استعمال کئے۔ وہاں خصوصیت سے عقل کو اس مقابلہ میں زیادہ پیش پیش رکھا اور اُسے خصوصیت سے مذہب کے مقابلے میں ڈالا ہے۔ چنانچہ مخالفین دین و مذہب کے شکوک و شبہات کی طویل فہرست زیادہ تر اس عقل نارسا ہی سے پیدا شدہ ہے۔ اس لئے علماء کو بھی ان کے جوابات میں کافی حد تک عقل سے مدد لینے کی ضرورت پیش آئی۔ حتیٰ کہ اس کے لئے یہ علم کلام کا ایک مستقل فن ہی وضع ہو گیا۔ اس لئے اس فن میں عقل و نقل کا ایک خاص انداز کا سنگھم ہو گیا۔ اور قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہو گیا کہ مذہب کے سلسلہ میں عقل و نقل میں نسبت اور توازن کیا ہے۔ کیا مذہب کے حق میں یہ دونوں مساوی مرتبہ رکھتی ہیں یا متفاوت ہیں؟ اس کے جواب میں دو طبقے پیدا ہو گئے جو افراط و تفریط کے ساتھ ایک دوسرے کا ردِ عمل ہیں۔ جس طبقہ کے ذہن پر فلسفیت کا بھوت سوار تھا۔ اُس نے عقل کا رتبہ نقل سے بڑھا کر اسے تقریباً اصل کا مقام بخش دیا اور نقل کو ثانوی مرتبہ میں چھوڑ دیا۔ وہ اس وقت تک نہ ہی احکام کو قابل قبول نہیں سمجھتے۔ جب تک کہ عقل اُن کے قابل قبول ہونے کا فتویٰ صادر نہ کر دے۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اس طبقہ کے نزدیک وحی عقل کی حکومت کے نیچے ہے۔ معتزلہ اسی میں مارے گئے اور انہوں نے عقل پسندی کے جذبہ سے مغلوب ہو کر کھلے طور پر عقل کے وحی پر حاکم ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اس طرح اعتزال پسند طبقے اللہ کی شانِ علیمی و خبیری اور شانِ ہدایت و حکمت کو معاذ اللہ اپنی جزوی عقلوں کے تابع بنا دینے کی جسارت پر اُتر آئے۔ فلاسفۂ قدیم عقل پسندی سے کچھ اور آگے بڑھ کر عقل پرستی کے مقام پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے عقل کو گویا اللہ کی شانِ خالقیت میں شریک کر کے قوتِ عشرہ کو درجہ بدرجہ خالق کائنات کے درجہ میں پہنچا دیا اور کھلے لفظوں میں خالق نہیں کہا تو بمنزلہ خالق کے ضرور قرار دے دیا۔ فلاسفۂ عصر نے اس سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر اس کمزور عقل کے بل بوتے پر سرے سے خدا کے وجود ہی کا انکار کر ڈالا۔ اور ان کے نزدیک دین و مذہب ہی نہیں کائنات کی جزئی جزئی کا انصرام اور تکوین کا یہ سارا محکم نظام بھی عقل و طبع ہی کی کارفرمائی سے چل رہا ہے۔ ممکن ہے کہ فلاسفہ کا مولد و منشا ابتدا میں اعتزال ہی ہوا ہو۔ کیونکہ ان سارے مذاہب کا قدر مشترک عقل کو وحی پر فوقیت دینا اور اصل ثابت کرنا ہے۔ جس کے روپ حسبِ زمانہ بدلتے رہے۔

اس کا ردِ عمل یہ ہوا کہ بعض اسلامی طبقات نے دین کے دائرہ میں سرے سے عقل کے عمل دخل ہی کی کلی ممانعت کر دی اور اسے مذہب کی حد تک مہمل بے کار اور لایعنی شے قرار دے دیا اور معاف اعلان کیا کہ مذہب کو عقل یا معقولیت سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی اس کے کسی علم میں کوئی عقلی مصلحت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ دین و مذہب محض ایک آزمائشی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ بندوں کی اطاعت و بغاوت کو پرکھنا منظور ہے نہ کہ کسی معقولیت کے ساتھ انہیں شائستہ اور مہذب بنانا۔ جیسے کوئی آقا اپنے نوکر کو ایک پتھر اٹھا لانے یا جا کر ایک درخت کو ہاتھ سے چھو دینے کا امر کر دے کہ اس میں بجز نوکر کی آزمائش کے اور کوئی مصلحت نہ ہو۔ اس لئے اس کے اعمال میں کسی عقلی حسن و قبح کا کوئی وجود نہیں۔ اگر ہے تو اس کے معنی صرف ثواب و عذاب کے استحقاق کے ہیں، نہ کہ حکم یا عمل کی معقولیت کے۔

لیکن علماء دیوبند کا مسلک اس بارہ میں بھی ہی نقطۂ اعتدال و جامعیت ہے نہ تو وہ دین کے بارہ میں عقل کو مہمل اور دور از کار سمجھتے ہیں جبکہ احکام کی عقلی مصلحتوں، کلی علتوں اور جامع حقیقتوں سے نصوص شرعیہ بھری پڑی ہیں اور جگہ جگہ اثباتِ مسائل، اجتہادِ مسائل استخراجِ احکام اور استنباطِ حقائق میں ان امور معقولہ کی تاثیر نمایاں ہے۔ اور ان کی ضرورت ناقابلِ انکار ہے۔ اور نہ ہی اُسے اس درجہ مستقل مانتے ہیں کہ وہ وحی کے مقابلہ میں اصل یا خالق ٹھیر جائے۔ یا ثواب و عقاب کا استحقاق بھی اسی کے فتوے پر دائر ہونے لگے۔ پس علماء دیوبند دین میں عقل کو کارآمد سمجھتے ہیں۔ لیکن حاکم یا موجد ثمرات و احکام نہیں سمجھتے۔ وہ عقل کو اثباتِ عقائد و مسائل کا آلہ سمجھتے ہیں خود اس سے عقائد و مسائل کا استفادہ نہیں کرتے وہ عقل سے نقل کو نہیں پرکھتے۔ بلکہ نقل صحیح کو عقل کے صحت و سقم کے پرکھنے کی کسوٹی سمجھتے ہیں۔ وہ عقل کو محسوسات کے ناپ تول کا ترازو سمجھتے ہیں۔ غیبیات کے ادراک کا آلہ اور حاسہ باور نہیں کرتے۔ اس لئے ان کے نزدیک دین و مذہب کی اصل وحی خداوندی ہے۔ اور اس کے اثبات کے خدام میں سے ایک خادم عقل بھی ہے۔ گو شریف ترین خادم ہے۔ مگر حاکم کسی صورت میں بھی نہیں ہے۔

پس علماء دیوبند اس باب میں نہ فلسفی اور معتزلی ہیں اور نہ متقشف اور جامد۔ بلکہ اہل سنت والجماعۃ کے طریق پر عقل کو کارآمد اور مؤثر مانتے ہیں۔ لیکن بحیثیت خادم کے نہ بحیثیت حاکم کے۔

(باقی آئندہ)

حالانکہ وہ اپنے جامع اصول کے لحاظ سے خود ہی صاحب فقہ نہیں۔ بلکہ وہ اصولاً تمام فقہوں کے جامع و حافظ بھی ہیں اور اسی لئے شاید حضرت الامام الشافعی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رح کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ الناس فی الفقہ عیال علی ابی حنیفۃ (لوگ فقہ میں ابی حنیفہ کی اولاد ہیں) البتہ اس جمع بین الروایات اور تحقیق و تنقیح مناط کی وجہ سے حنفیہ کے یہاں بلاشبہ توجیہات کی کثرت ہے کہ اس کے بغیر روایات باہم جڑ کر حکم کا جامع نقشہ پیش نہیں کر سکتیں۔ مگر یہ توجیہات تاویلاتِ محضہ یا تخمینی باتیں نہیں ہیں۔ اصول اور نصوص سے مؤثر ہونے کی وجہ سے تقریباً تفسیراتِ حدیث کے ہم پلہ ہوتی ہیں۔ اس لئے حدیث کے بارہ میں علماء دیوبند کے مسلک کا عنصر غالب جامعیت و اعتدال ہے۔ جس میں نہ تشدد ہے نہ تساہل بلکہ وہ روایات کے ساتھ تمام آئمہ کے اصول کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔

### کلام اور متکلمین

یہی اعتدال مسلک کی صورت کلام اور متکلمین کے بارہ میں بھی ہے۔ نصوص صریحہ سے ثابت شدہ عقائد تقریباً سب کے یہاں متفق علیہ ہیں۔ اس لئے ان میں علاوہ نفس کتاب و سنت کے اجماع بھی شامل ہے لیکن استنباطی یا فروعی عقائد یا قطعی عقیدوں کی کیفیات و تشریحات میں ارباب فن کے اختلافات بھی ہیں۔ اس لئے ان میں یکسوئی حاصل کرنے کے لئے متکلمین کے بالبصیرت آئمہ میں سے کسی ایک کا دامن سنبھالنا اسی طرح ضروری تھا جس طرح فقہیات اور اجتہادی اختلافات میں ایک فقہ معین کی پابندی ضروری تھی۔ اس لئے علماء دیوبند کا مسلک تمام متکلمین کی عظمت کے ساتھ امام ابو منصور ماتریدی کا اتباع ہے۔ لیکن یہاں بھی فقہ معین کی طرح کلام معین کی پابندی و اتباع کے ساتھ تحقیق کا سرا ہاتھ سے نہیں دیا گیا کلامی مسائل میں خصوصیت کے ساتھ علماء دیوبند میں تاکمیت غالب ہے۔ جو حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ کی حکیمانہ تعلیمات سے ماخوذ ہے۔ حضرت اقدس نے اصولی و مبانی اسلام کا اثبات کلام کے دائرہ میں رہ کر کچھ ایسے حکیمانہ انداز فکر سے فرمایا ہے کہ سلف و خلف کے کلام میں اس کی مثال شاذ و نادر ہی دستیاب ہوتی ہے۔ پھر یہ عمیق علوم اور عقلی و حسی دلائل کچھ ایسے رنگ استدلال سے پیش فرمائے ہیں کہ مخالف اور منکر کو بھی ماننے کے سوا چارہ کار باقی نہیں رہتا ساتھ ہی ان مسائل کے اثبات میں حضرت کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے اشاعرہ اور ماتریدیہ کے اختلافات میں رد و قدح کی راہ اختیار نہیں فرمائی بلکہ رفع اختلاف اور تطبیق و توفیق کا راستہ اختیار فرمایا ہے۔ جس سے کلامی مسائل کا بڑے سے بڑا اختلاف نزاع لفظی محسوس ہونے لگتا ہے اور سارے ہی متکلمین کی عظمت قلوب میں یکسانی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے

# صدر ایوب کی ماہانہ نشری تقریر

## اعلانِ تاشقند — ملکی سالمیت کا مسئلہ

## کیا اتحاد کی فضا نظریہ پاکستان سے تغافل برتنے پر بھی برقرار رہ سکتی ہے؟

از حکیم مختار احمد الحسینی

### اعلانِ تاشقند

صدر ایوب نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا ہے کہ "اعلانِ تاشقند کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان اپنے باہمی جھگڑوں کو حل کرلیں اور ان کے تعلقات ہمسایہ ملکوں کی طرح معمول پر آجائیں۔ کوئی انصاف پسند آدمی اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑا جموں اور کشمیر کے عوام کے حق خود ارادیت کا ہے۔ یہ جھگڑا ہے جسے نہ بھلایا جاسکتا ہے۔ اور نہ پس پشت ڈالا جاسکتا ہے۔ محض یہ کہنے سے کہ یہ جھگڑا تو بہت پرانا ہے نہ جھگڑا ختم ہوتا ہے اور نہ معاملہ صاف ہوتا ہے"۔

صدر پاکستان نے بلاشبہ حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے غیر مبہم طور پر کہا ہے کہ اعلانِ تاشقند کا مقصد باہمی جھگڑوں کو پرامن طور پر حل کرنا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑا کشمیر کے عوام کے حق خود ارادیت کا ہے اور جسے کسی طور بھی ٹالا نہیں جاسکتا۔ اعلانِ تاشقند سے ملک میں جس اضطراب کا اظہار کیا گیا تھا۔ صدر ایوب کے اس بیان سے اس اضطراب میں ضرور کمی واقع ہوگی۔ اس ملک کے عوام شروع سے اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے بجا طور پر بے قرار ہیں۔ اعلانِ تاشقند سے جو مایوسی پیدا ہوئی تھی۔ اس کی وجہ بھی یہی ٹھہری تھی۔ کہ جب تک کشمیر کا منصفانہ حل نہیں ہوتا اس وقت تک بھارت سے کسی قسم کے تعلقات استوار نہ کئے جائیں۔ بدقسمتی سے حکومت کی طرف سے شروع میں اعلانِ تاشقند کی جو تعبیر و تشریح کی گئی تھی وہ عوامی نظریات کے مطابق نہ تھی۔ اب صدر ایوب کی تقریر سے جو موقف سامنے آیا ہے وہ عوام کی توقعات کے تقریباً مطابق ہے اور راولپنڈی میں پاکستان اور بھارت کی وزارتی کانفرنس کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا ہے۔ وہ بھی کسی حد تک اطمینان کن ہے۔ کیونکہ اعلانِ تاشقند کے بعد پہلی بار ہندوستانی لیڈر سردار سورن سنگھ نے تسلیم کیا ہے کہ "تنازعہ کشمیر کو خارج از بحث قرار دینے کا سوال نہیں پاکستان اگر وزارتی کانفرنس میں یہ تنازعہ پیش کرے گا، تو اس کے تصفیے کے لئے ضرور بات کی جائے گی"۔

### کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

جنگ بندی کے بعد پہلی بار یہ تبدیلی آئی ہے۔ اس سے پہلے تو بھارتی لیڈروں نے "آؤٹ انگ آؤٹ انگ" کا اتنا شور بپا کیا تھا۔ جیسے کہ مقبوضہ کشمیر کے مستقبل کا مسئلہ طے پا چکا ہے۔ بھارتی لیڈروں کے ان بیانات کی وجہ سے پاکستانی عوام میں عام اضطراب پیدا ہوگیا تھا جو ایک قدرتی امر تھا۔

### خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں

بظاہر تو یہ تبدیلی خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں اس خوش فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہئے کہ بس اب مسئلہ حل ہوگیا بے جا حسن ظن قائم نہ کیا جائے۔ کیونکہ ہندو اقتدار کی سابقہ بدعہدیاں ہمارے سامنے ہیں۔ مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈھنسا نہیں جانا چاہئے۔ ہندو کی سابقہ بدعہدیوں کی ایک پوری تاریخ ہے۔ شروع میں بھارت کا موقف یہ تھا کہ ریاست جموں و کشمیر کے عوام آزادانہ رائے شماری کے ذریعہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں اور آزادانہ رائے شماری کے لئے ہندوستان نے اقوام متحدہ کی نگرانی اور انتظام بھی منظور کرلیا تھا لیکن آہستہ آہستہ بڑی معصومیت سے یہ کہنا شروع کردیا کہ کشمیر نام کا کوئی تنازعہ نہیں۔ پھر ایک دور یہ بھی آیا کہ بھارت کی چین نے پٹائی کردی تو سردار سورن سنگھ تنازعہ کشمیر کے لئے کرنے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک کانفرنس کی قیادت بھی کی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ ہے ستمبر کی جنگ جو بھارت کے بدطینت عزائم کا پتہ دیتی ہے۔ جس قوم کا مسلک بدعہدی چلا آرہا ہو۔ اس سے کسی نیکی کی توقع رکھنا عبث ہے ایسی قوموں کے معاہدات موجب اطمینان نہیں ہوسکتے جنہیں معاہدہ کی سیاہی خشک ہونے سے پہلے ہی پارہ پارہ کرنے میں باک محسوس نہیں ہوتا۔ اب بھی بھارت اسی مسلک کو اپنائے ہوئے ہے سردار سورن سنگھ نے دہلی جاکر پھر سے کہنا شروع کردیا ہے کہ:۔

> "راولپنڈی میں کانفرنس کے بعد مشترکہ اعلامیہ میں ریاست جموں و کشمیر کے تنازعہ کے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ پاکستان کے الفاظ ہیں بھارت بدستور اپنے موقف پر قائم ہے بھارت کا موقف وہی ہے جو تاشقند میں تھا"

یہ بھارت کی تاریخ ہے۔ اس سے کسی قسم کی خوش فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہئے اور اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے جدوجہد جاری رکھنا چاہئے۔ موجودہ دوریں معاہدات و اعلان کی وقعت صرف کاغذی پرزوں تک محدود ہے۔

### ملکی سالمیت کا مسئلہ

صدر ایوب نے اپنی ماہانہ تقریر میں دوسری اہم بات جو کی ہے وہ یہ ہے کہ "بعض لوگ ہیں جو اپنے ذاتی فائدے کے لئے ملکی استحکام سے کھیلنا چاہتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ انہیں ملک کی سالمیت اور ملک کی وحدت کو کسی صورت میں خطرے میں ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائیگی اور ان کی وطن دشمن کارروائیوں پر کڑی نظر رکھی جائیگی۔ اور اس فتنہ کا مکمل انسداد کیا جائے گا۔ نیز صدر نے ڈھاکہ یونیورسٹی کے ناخوشگوار واقعات پر بھی افسوس کا اظہار کیا"۔

صدر نے جس خطرہ کا احساس کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے اس میں فکر و نظر کے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس سے قبل ملک بھر کے اخبارات و جرائد نے بھی شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکاتی پروگرام سے متعلق بہت کچھ لکھا ہے اور سب نے اسے ملک کی سالمیت کے لئے مضر قرار دیا ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آئے دن اس قسم کے جو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے حل کی کیا صورت ہے۔ کن ذرائع کو اختیار کرکے ان مسائل سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے اور کیونکہ ملکی وحدت و سالمیت اور اتحاد و اتفاق کی فضا کو ہموار اور سازگار بنایا جاسکتا ہے۔ افسوس ہے کہ اس طرف نہ ہی ہمارے زعماء نے توجہ دی ہے اور نہ ہی اخبارات و جرائد نے۔ محض کہہ دینے سے قضیے سب نہیں چکا کرتے۔ اور نہ ہی مسائل کے بنیادی محرکات کا جائزہ لئے بغیر وہ حل ہوسکتے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا رجحان ہو یا پختونستان کا مطالبہ لسانی و طبقاتی جھگڑا ہو یا اقتصادی و معاشی ناہمواری کا مسئلہ۔ مزدور و صنعت کار کی چپقلش ہو۔ طلباء کے ہنگامے ہوں یا حاکم و رعایا کا امتیاز و درجہ بندی۔

مندرجہ بالا مسائل کے وجود سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ مسائل ہیں جو پاکستان بننے کے تھوڑے عرصے بعد پھوٹ پڑے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اور انہیں حل کرنے کے لئے کوئی سنجیدہ اور مستقل لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔

### نظریہ پاکستان سے تغافل

اگر فکر و نظر کے زاویوں سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گی کہ ان مسائل کے پیدا ہونے کا سبب فقط نظریہ پاکستان سے تغافل ہے۔ جس کا عملی ثبوت ہماری قیادتوں نے دیا ہے۔ یہی وہ نظریاتی و روحانی تقاضا تھا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں ایک ہزار میل کی دوری اور جغرافیائی حالات کے باوجود نیز ملک کے دونوں بازوؤں میں لسانی اور نسلی پیچیدگیوں اور مختلف نسلوں اور رنگوں کے ہوتے ہوئے ہم نے جاں گانہ ملک کا مطالبہ کیا۔ اس وقت اگر کوئی مشترک چیز تھی۔ تو وہ نظریاتی اتحاد اور روحانی رشتہ "اسلام" اور لا الہ الا اللہ کا نعرہ تھا۔ جس پر قوم نے لبیک کہا۔ اور تلاطم خیز موجوں میں کود پڑی۔

اس نظریاتی اور روحانی اتحاد نے تمام فاصلوں اور خلیجوں کو پاٹ دیا۔ اور منزل نے بڑھ کر ہمارے قدم چوم لئے۔

### وہ عظیم اتحاد

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا عظیم اتحاد تھا۔ جو اسلام کی برکت سے برپا ہوا۔ اور دوسرے اتحاد کا مظاہرہ پاکستان اور ہندوستان کی حالیہ جنگ میں ہوا۔ اس وقت بھی اسلام اور لا الہ الا اللہ کے نعرے نے قوم کو بنیان مرصوص بنا دیا اور میدان کارزار میں مشرقی پاکستان کے بجائے مجاہد مغربی پاکستان کی مقدس سرحدوں کی حفاظت کی خاطر توپ و تفنگ اور آگ و خون سے کھیل گئے۔ اور انہوں نے تاریخ کے صفحات میں ایک نئے اور انمٹ باب کا اضافہ کرتے ہوئے لکھ دیا (باقی صفحہ ۶ پر)

## بقیہ :۔ نظریہ پاکستان سے تغافل

کو پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے لئے وہ ملک کے دوسرے باشندوں سے نیچے نہیں رہے۔ بتایئے جب یہ اتحاد اسلام کے نام سے بنا ہے تو کیا اس وقت بھی اس قسم کی کوئی آواز کسی گوشہ سے اٹھی؟ یقیناً ایسا نہیں ہوا، تو پھر کیوں نہ اس چیز کو اپنا لیا جائے۔ جس نے ہمیں ایک جداگانہ مملکت دلوائی۔ ہمیں اتحاد و اتفاق کی قوت بخشی۔ اور آئندہ بھی ہماری سالمیت و وحدت کی وہ ضامن ہے۔

اسلام اور اسلامی نظام ہی کی برکت تھی کہ مسلمان حکمرانوں نے دنیا بھر کی حکمرانی کی جغرافیائی، نسلی، لسانی، مذہبی، طبقاتی اقتصادی و معاشی اختلافات کے باوجود وہ پوری شان و شوکت اور صلح و آشتی کی فضا میں حکمرانی کرتے رہے۔ مفتوح اقوام نے مسلمانوں کی حکمرانی کو باعث رحمت جانا۔ اسلام نے حاکم و رعایا اور رنگ و نسل کے امتیازات کو مٹا کر رکھ دیا۔ لیکن جوں ہی مسلمانوں نے اسلام کی بالادستی سے انکار کیا اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت سے بغاوت کی تو اس سے حکمرانی بھی چھن گئی اور ملی اتحاد و اتفاق بھی پارہ پارہ ہوگیا۔

دور کیوں جائیں۔ ہندوستان کی سرزمین میں مسلمانوں نے ایک ہزار برس پوری شان و شوکت سے حکومت کی۔ لیکن اسلام سے چشم پوشی کا جو نتیجہ نکلا وہ تاریخ کا المناک باب ہے۔ دہلی کی مرکزیت پارہ پارہ ہو کر رہ گئی۔ مرہٹوں، جاٹوں، روہیلوں اور سکھوں نے مغل سلطنت کے ہزار سالہ تقدس کو پامال کر کے رکھ دیا۔ فرنگی شاطر اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان پر چڑھ دوڑا۔ اسلام کے دو عظیم سپوت بنگال کا سراج الدولہ اور میسور کا ٹیپو سلطان اس سیلاب کو روکنے کے لئے سینہ سپر ہوئے تو وطن اور اسلام دشمن غداروں کے ہاتھوں پٹ گئے۔ نتیجہ کیا نکلا "غلامی"۔ پھر جنگ آزادی کا حادثہ رونما ہوا۔ جس نے مسلمانوں کی کمزور مرکزیت پر آخری ضرب لگائی اور ہم ایک صدی کے لئے غلام بن گئے۔

آج پھر مغربی سامراجیت انتظار میں ہے۔ وہ دنیا کے ہر حصہ میں انقلاب بپا کر رہی ہے۔ اس وقت بھی اگر ہم نے ..... سمجھ بوجھ اور فکر و تدبر سے کام نہ لیا اور اس ملک میں اسلامی نظام حیات بروئے کار نہ لایا اور نظریہ پاکستان کی تکمیل نہ کی تو نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ ہم پوری دیانتداری اور خلوص سے کہتے ہیں کہ ہمارے تمام کے تمام مسائل خواہ وہ لسانی و نسلی ہوں یا حاکم و رعایا کا امتیاز ہو۔ مزدور اور صنعت کار کی چپقلش ہو، یا طلبا کے ہنگامے۔ ان سب کا حل اسلام میں ہے۔ اگر آپ قومی اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو کسی تاخیر کے بغیر ملک میں اسلامی قوانین کو نافذ کریں اور اسلام کی بالادستی کو تسلیم کریں۔ ہماری قطعی رائے ہے کہ اس کے بغیر ہمارا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا۔ قومی خواہشات اور امنگوں کا لحاظ بہرحال ضروری ہے ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا بیرون دریا کچھ نہیں

# اہم خبریں

● ـــ پاکستان میں ضابطہ فوجداری کو اسلام سے ہم آہنگ کرنے کے لئے اسلامی مشاورتی کونسل نے اپنی سفارشات مکمل کر لی ہیں یہ سفارشات ۷ مارچ کو ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں پیش کی جائیں گی۔ نیز کونسل کے اراکین عائلی قوانین کے آرڈی ننس کا جائزہ لیں گے۔ اس سے پہلے بھی کونسل اس پر غور کر چکی ہے۔ اب اس پر سفارشات کی تیاری کا کام باقی ہے

● ـــ صدر ایوب نے اسلامی مشاورتی کونسل کے نئے اراکین نامزد فرما دیئے ہیں۔ نام یہ ہیں :۔

مشرقی پاکستان کے ڈاکٹر معظم حسین۔ مولوی عبدالحنان مغربی پاکستان کے پروفیسر اے بی اے علیم بمفتی جعفر حسین بعلامہ علاؤالدین صدیقی۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن ولایت حسین بدستور رہیں گے۔ اور ابوالہاشم اور عبدالحامد بدایونی کونسل کے دوبارہ رکن نامزد کر دیئے گئے ہیں۔

● ـــ مغربی پاکستان کی صوبائی کابینہ نے بچوں کے اغوا پر سزائے موت کی سفارش کر دی ہے۔

● ـــ محکمہ اوقاف نے غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے مبلغ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

● ـــ نیفا قبائل نے بھارت کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے آزادی کے طلبگار قبائل نے ایک شہر پر قبضہ کرنے کے بعد صدر مقام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ متعدد مقامات پر خونریز جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ بھارت کی فضائیہ کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ناگا قبائل بھی آزادی کے لئے برسرپیکار ہیں۔

● ـــ کلکتہ کے مظاہرین نے تین ریلوے اسٹیشن اور متعدد سرکاری عمارتیں تباہ کر دی ہیں۔ شہر فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے

● ـــ بھارتی حکومت نے آئندہ سال جنگی تیاریوں پر آٹھ ارب روپے خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے

● ـــ بھارت کے ایک لیڈر نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ میزو قبائل کا خفیہ ریڈیو اسٹیشن مشرقی پاکستان میں کام کر رہا ہے۔

● ـــ برطانیہ کی کینبی بی، او، اے، سی کا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ ۱۲۴ مسافروں میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا۔

● ـــ گھانا کی نئی حکومت کو امریکہ، برطانیہ اور اس کے حواریوں نے تسلیم کر لیا ہے۔

● ـــ گنی کے صدر طورو اور برسراقتدار پارٹی نے گھانا کے معزول صدر کو گنی کی صدارت پیش کر دی ہے۔ اب وہ گنی کے آئینی صدر ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ گھانا کے بھی بدستور صدر ہیں اور عنقریب گھانا جائیں گے اور باغیوں کو قرار واقعی سزا دیں گے۔

● ـــ گھانا کی صورت حال پر مغرب دشمن افریقی ممالک کی قاہرہ میں عنقریب ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔

## جانشین شیخ التفسیر مدظلہ کا پروگرام

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی مورخہ ۵ مارچ بروز سنگل صبح بذریعہ ریل کار لاہور سے عازم وزیرآباد ہوں گے۔ وہاں سے ۵۵-۹ گاڑی کے ذریعہ آپ موضع سارو کی تحصیل وزیرآباد تشریف لے جائیں گے۔ ۶ مارچ بروز بدھ صبح لاہور واپسی ہو گی۔ (حاجی) احقر بشیر احمد)

## خریدار حضرات سے گذارش

جن حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان (X) لگا ہوا ہے ان کی میعاد خریداری ختم ہے۔ وہ یا تو آئندہ کے لئے مبلغ چھ روپیہ منی آرڈر کر دیں۔ یا اگر ایک دو ہفتے کی مہلت چاہتے ہوں۔ تو ایک کارڈ لکھ کر ادارے کو اس کی اطلاع کر دیں۔ تاکہ انتظار کیا جائے۔ اگر دو ہفتے تک جواب نہ آیا تو ان حضرات کے نام پرچہ وی پی کر دیا جائے گا۔ ان کا اخلاقی فرض ہو گا کہ وہ وی پی وصول کر کے ادارہ کے ساتھ تعاون کریں۔ (منیجر)

## ایجنٹ حضرات سے

ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ماہ فروری کے بل ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد سے جلد بلوں کی ادائیگی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

## قرارداد تعزیت

جمعیۃ الطلباء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے ایک ہنگامی اجلاس میں مدرسے کے طالب علم محمد رسالت کی وفات پر قرارداد تعزیت پیش کی گئی۔ اس کے والدین و لواحقین سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

(نوٹ) ادارہ ترجمان اسلام مرحوم کے لواحقین نیز مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب و طلباء کے رنج و غم میں برابر کا شریک ہے۔

## قیام پاکستان سے اعلانِ تاشقند تک

تمام ضلعی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکز نے قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی مختصر تاریخ و کارنامے
(۲) مرکزی مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے
(۳) موجودہ ملی و ملکی مسائل و حالات پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ایک مبسوط بیان جو انہوں نے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں سنایا (۴) جمعیۃ کے اغراض و مقاصد۔

ہر ضلعی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس ٹریکٹ کو منگوا کر ہر خاص و عام تک پہنچائے صفحات ۴۰، رنگین ٹائٹل قیمت ۲۵ پیسے۔ بیس روپے سیکڑہ (علاوہ محصول ڈاک) ایک کاپی کے لئے ۳۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ارکان

لاہور ڈویژن کی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری (سیالکوٹ) نے مزید ارکان کی نامزدگی فرما کر لاہور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کی تکمیل فرما دی۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

**• — عہدہ دار**

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری (سیالکوٹ) امیر
حضرت مولانا محمد اجمل صاحب (لاہور) نائب امیر
حضرت مولانا حکیم محمود احمد ظفر (سیالکوٹ) ناظم عمومی
حضرت مولانا منظور الحق صاحب (لاہور) ناظم
حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب (چنوں موم سیالکوٹ) ناظم
حکیم مختار احمد الحسینی (لاہور) ناظم نشر و اشاعت
حافظ ثناء اللہ صاحب اسلام ہوندی (لاہور) خازن

**• — ارکان شوریٰ**

**ضلع لاہور** — مولانا محمد طفیل صاحب۔ حکیم حافظ محمد طیب صاحب لقمان۔ مولانا قاری حسن شاہ صاحب۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ مولانا قاری عبد الرشید صاحب ڈاکٹر مناظر حسین صاحب۔ مولانا مصطفیٰ حسن شاہ صاحب حضرت مولانا احمد حسن صاحب (لاہور) مولانا قاری محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی (قصور) قاری محمد شریف صاحب قصوری۔ حاجی فضل الٰہی صاحب مالک مدینہ فیکٹری (قصور)

**ضلع گوجرانوالہ** — حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر۔ حضرت مولانا عبد القیوم صاحب۔ مولانا محمد یوسف صاحب۔ مولانا عبد الرؤف صاحب۔ مولانا سعید احمد صاحب

**ضلع سیالکوٹ** — مولانا محمد اسماعیل صاحب قاسمی (سیالکوٹ) مولانا محمد علی اکبر صاحب (سیالکوٹ) مولانا عبید اللہ صاحب (شکر گڑھ) مولانا حکیم پیر محمد شریف صاحب (موہن) حاجی محمد صدیق صاحب (نارووال) حکیم عبد الحق صاحب (دودھ چک) حاجی عبد الحق صاحب (سہجو کے ڈسکہ)

**ضلع شیخوپورہ** — حضرت مولانا امین الحق صاحب۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب ساکن میاں علی (شیخوپورہ) مولانا خان محمد صاحب (خانقاہ ڈوگراں)

## جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا امدادی کیمپ

جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء جاتلاں ضلع میرپور میں دوبارہ امدادی کیمپ کے ذریعہ مہاجرین میں سامان تقسیم کیا۔ قبل ازیں جمعیۃ نے مختلف مقامات پر جا کر مہاجرین کی خدمات سرانجام دیں۔ جاتلاں ۱۹، ۲۰ فروری ۲ دن قیام رہا بستر کپڑے برتن کھیس دری و دیگر اشیاء تقسیم کیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ ۳۰۰ کنبوں کے ۱۴۵۸ افراد میں ۴۸۶۱ اشیاء تقسیم کی گئیں قبل ازیں ۳۲۷۸ ، ۱۶۳۲۸ ، ۲۸۵۴۹۰ اشیاء تقسیم

## ہمارا ماضی اور حال

مولانا احمد سعید پاشا ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کا بیان

**ماضی** — ۱۹۴۷ء سے لے کر ۵۸ء تک جو اقتدار مسلمانان پاکستان پر رہا۔ وہ سراسر مغربی دور حکومت کا تھا۔ جس میں نظریہ پاکستان کو پس پشت ڈال کر عملاً سیکولر نظام حکومت ہم پر مسلط کیا گیا۔ نظریہ پاکستان کے اس سرد مہری نے صرف یہ کہ اسلام کو کمزور کیا بلکہ اس کے نتیجے میں ظالمانہ سرمایہ داری نے جنم لیا جس کی وجہ سے دو سو خاندان اقتصادی طور پر اجارہ داری حاصل کر چکے ہیں اور عالمی سیاست میں پاکستان مغربی سامراج کا کھلونا بنا رہا۔ فوجی معاہدے کمیونسٹ ذہن۔ اخلاقی بے راہ روی اسی دور حکومت کی پیداوار ہیں

**حال** — اس وقت جس دور سے ہم گذر رہے ہیں وہ نہ مغربی ہے۔ نہ اسلامی نہ اشتراکی۔ بلکہ یہ اس دور حکومت سے ملتا جلتا ہے۔ جس کی بنیاد سلطنت مغلیہ کے بانی اکبر نے رکھی تھی۔ غیر اسلامی احکام کا نفاذ۔ عائلی قوانین۔ ارتداد کی اجازت اسلام کا نام لیکر مغربی تہذیب کو فروغ دینا اور سول میرج ایکٹ وغیرہ اسی کے غماض ہیں۔ مگر ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس ملک کے دس کروڑ عوام اس مجدد الف ثانیؒ کو مانتے ہیں جس نے اکبر کے دین کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اور حق گوئی کی پاداش میں جو بھی انہیں سزا دی گئی اُسے انہوں نے خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور اکبر کا کوئی حربہ بھی ان کے پائے استقلال میں جنبش نہ پیدا کر سکا۔ موجودہ حکومت اگر عوام کے دلوں پر حکومت کرنا چاہتی ہے تو اُسے اکبر کا راستہ چھوڑ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کو اپنا مشعل راہ بنانا چاہیئے۔

## مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ کا داخلہ

مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا کا داخلہ شروع ہے۔ ذی قعد تک داخلہ جاری رہے گا۔ درس نظامی کے تمام اسباق ہوتے ہیں اور جید اساتذہ تعلیم دیتے ہیں۔ بیرونی طلباء کے رہائش اور دیگر اخراجات کا مدرسہ کفیل ہے

(حضرت مولانا) سید احمد شاہ بخاری مہتمم مدرسہ)

م اور اس کا ترجمہ کیا جائے تو انگریزی زبان میں۔ جبکہ قومی زبان اردو ہے۔ وہ بھی کیا کہتا ہوگا۔ یہ بھی اللہ کی عجیب مخلوق ہے۔ جو اپنی قومی زبان کو چھوڑ کر انگریزی کی طرف دوڑتی ہے۔ اور اب نئے سینما گھر ملتان میں کچہری روڈ پر دینی مدرسوں کے برابر تعمیر ہو رہے ہیں۔

خدا کرے کہ صدر مملکت پاکستان میں اسلام لے آئیں اور دنیا کو خوش کرنے کی بجائے اللہ کو خوش کرنے کی ٹھان لیں۔ انشاء اللہ ماحول شگفتہ ہوں گے اور نصرت قدم قدم چوم لے گی۔ دشمن مرعوب ہوں گے اور فتح و ظفر کا پھریرا ہوا میں لہرا رہا ہوگا۔

## ۱۸ سال پہلے کا ایک عہد

### قائد جمعیۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر کے چند اقتباسات

(سالاری پانی پتی کے قلم سے)

۱۸ سال پہلے ہم نے اللہ سے ایک عہد کیا تھا اور وہ یہ تھا کہ "اے الہ العالمین! ہمیں ایک ایسا خطہ عطا فرما کہ جس میں تیرے احکامات نافذ کر سکیں اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں پر چل کر اسے جنت نشان بنا سکیں"۔ الحمد للہ ہماری کمزور آواز ایوان خدا تک پہنچی اور جس کے صلے میں ہمیں خطۂ پاک دے دیا گیا۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ ہم ۱۸ سال سے برابر عہد شکنی کر رہے ہیں۔ اور اسلام سرزمین پاک پر آنے نہیں دیتے۔ اس متواتر عہد شکنی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ماہ ستمبر میں بھارتی درندے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ مسلمانوں نے لا الہ کے نام پر جنگ لڑی۔ دشمن کا رخ پھر گیا۔ اور بھارت ظاہری سامان کی کثرت کے باوجود منہ کی کھا گیا۔ اب لازم ہے کہ مسلمان اللہ کا ہو رہے۔ نافرمانیاں چھوڑ دے اور اطاعت گذار بن جائے۔ مگر صورت حال کچھ اور ہے۔ شراب نوشی اور شراب فروشی شباب پر ہے۔ اخبارات میں خبریں شائع ہوتی ہیں کہ ناجائز شراب پکڑی گئی۔ اچھا تو ناجائز شراب قابل گرفت ہوئی اور جائز ہر گرفت سے آزاد

آہ! ع بریں عقل و دانش بباید گریست

ہم جانتے ہیں کہ اگر اقتدار چاہیئے تو عریانی و فحاشی جھوٹے دعوے اور جھوٹی قسمیں۔ قتل و غارت گری۔ شراب نوشی و شراب فروشی کی تمام خباثتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ بصورت دیگر جو حالت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔

ماہ ستمبر کی جنگ ایک ایسی جنگ تھی جس نے قومی اتحاد و وحدت کو بیدار کیا۔ مذہبی اختلافات کو دور کر کے یک جہتی میں پرو دیا اور ہر شخص کو جذبۂ شہادت سے سرشار کیا مگر اعلان تاشقند کا ہونا تھا کہ قوم نے اسے مختلف زاویہ نگاہ سے دیکھا بھارت نے اس اعلان کے کچھ معنے لئے اور پاکستان کے کچھ اور الغرض مختلف فکر، مختلف سوچ اور مختلف نگاہ کے لوگ ابھر آئے۔ یہ قدرت کا پتھر ہے جو قدرت نے بھارت اور پاکستان کے درمیان پھینکا ہے۔ اس کی لہریں بے اطمینانی کی مظہر ہیں یہ لمحۂ فکر ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ ہوں، یا چون و مرارجی۔ سب اس اعلان کو کشمیر سے لاتعلق بتاتے اور پرانی لافیں مار رہے ہیں۔ ادھر ہمارے لیڈر اس کو کشمیر وغیرہ مسائل کے حل کی راہ بتا رہے ہیں۔

یہ فیصلہ زمین پر نہیں ہوا بلکہ آسمان پر ہوا ہے۔ اس لئے اسے زمین والے سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ ہم سے اللہ کی ناشکری ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے اعلان تاشقند مختلف معنی لیکر آ رہا ہے۔ یاد رکھیئے مسلمان اس وقت تک دنیا میں سرفراز نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اللہ پر بھروسہ کرنا نہ سیکھے اور اغیار سے بے نیاز ہو کر اللہ کے دامن سے وابستہ نہ ہو جائے۔

دیکھئے ہماری قوت غیرت کس قدر مردہ ہو چکی ہے چین کا وزیر اعظم آئے تو چینی زبان میں تقریر کرے (باقی کالم ۲ میں)

PHONE No. 67715 — WEEKLY — REGD. L. No. 7132

# তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLAM

লাহোর — LAHORE — price 10 paise

## مجلس شوریٰ سرحد کا اجلاس — بقیہ صفحہ اول

(۳) یہ اجلاس مغربی سامراج کا افریشیائی ممالک میں بالعموم اور ویٹ نام میں بالخصوص امریکی جارحیت کی ان شرپسند حرکتوں اور سازشوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں آئے دن افریشیائی ممالک میں انقلابات لاکر جمہوریت اور آزادی کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔ اور کشت و خون کا بازار گرم کیا جاتا ہے۔ اور اپنی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ نئے اور پرانے نوآبادیاتی نظام کے خلاف افریشیائی عوام کی جدوجہد کو کامیاب بنانے کے لئے مناسب کردار ادا کرے۔

### دوسرے اجلاس کی کارروائی

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ جماعتی تنظیم و رفتار کو تیز کرنے کے لئے اضلاعی سطح پر اجلاس بلائے جائیں اور ان اجلاسوں میں عوام سے رابطہ پیدا کرنے کے لئے طریقہ کار وضع کئے جائیں تاکہ عوام کو ملک میں غیر اسلامی افکار و آراء و اقدامات سے روشناس کیا جائے اور اصلاح حال کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔ نیز جماعتی رفتار کے جائزہ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے اکابر صوبہ بھر کا دورہ کریں (۲) جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے عمومی طریق کار پر انتہائی بے اطمینانی کا اظہار کرتا ہے جبکہ گذشتہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں سرکاری رپورٹ کے مطابق آٹھ لاکھ روپیہ اوقاف کی تعمیرات پر چودہ لاکھ آئمہ مساجد و خطباء وغیرہ کی تنخواہ پر اور اس سے بہت زیادہ رقم مینیجروں اور کلرکوں وغیرہ کی تنخواہوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اوقاف کی بھاری آمدنی حفاظت کے نام سے دفاتر پر خرچ کی جاتی ہے۔ اور ان دفاتر میں اکثر افراد نہ اصول اسلام سے واقف اور پابند ہیں اور نہ ہی علماء کرام کے احترام کا لحاظ رکھتے ہیں جو کہ زیادہ افسوسناک ہے۔ نیز یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے آئے دن ان احکامات کو بہ نظر تشویش دیکھتا ہے جس کے رو سے منبر و محراب کو پابند کیا جاتا ہے۔ حالانکہ منبر و محراب اسلام میں حق و انصاف کے مرکز ہیں۔ منبر و محراب کے حاملین علماء و خطباء اور آئمہ حضرات نے اپنے ان مرکزوں سے ہمیشہ کے لئے غیر شرعی اقدامات کے خلاف ہر دور میں آواز اٹھائی ہے اور ان کے اس جذبۂ حق پرستی کو کوئی طاقت دبا نہیں سکی ہے۔ محکمہ اوقاف کا اوقاف کے مساجد کے ائمہ اور خطباء حضرات کو محض ایک سرکاری ملازم گردان کر ان کو سرکاری مصالح کا پابند کرتے رہنا اسلامی روح کے منافی ہے۔ یہ حضرات حاملین دین و شریعت ہیں اور ان کا دینی فریضہ یہی ہے کہ ہر غیر شرعی فعل کے خلاف رائے عامہ کو آگاہ کریں۔ یہ اجلاس اوقاف کو متنبہ کرتا ہے کہ اس طرح کی نامناسب پابندیاں کسی وقت بھی برے نتائج پیدا کر سکتی ہیں۔

## پریس کانفرنس سے خطاب — بقیہ صفحہ اول

جمعیۃ علماء اسلام تمام اینٹی اسلام تحریکوں، مغربی تہذیب اور خلاف اسلام قوانین اور ان کی سرپرستی کو ملک دشمنی تصور کرتی ہے۔ جس سے ہمارا ملک یقیناً نقصان پذیر ہوگا۔ اس وقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اسلام کی لاج رکھتے ہوئے پاکستان کو عظیم فتح دی ہے۔ اس کا شکر ادا کرتے ہوئے حکومت کو حج پر سے پابندیاں دور اور مغربی تہذیب اور خلاف شرع احکام کو منسوخ کرنے کا اعلان کرنا چاہیئے۔ اس کے بغیر کوئی حکومت ہردلعزیز نہیں ہو سکتی۔

### شرکاء اجلاس

۲۷ فروری کو جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد منعقد ہوا۔ جس میں سرحد کے تمام اضلاع کے مندرجہ ذیل نمائندے شریک ہوئے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہزارہ۔ صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد تحصیل چارسدہ پشاور۔ مولانا پیر مبارک شاہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد مردان۔ مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی پشاور۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب صدر ضلع پشاور۔ مولانا صاحبزادہ جان محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع بنوں۔ مولانا حمید اللہ صاحب نیازی ناظم اعلیٰ بنوں۔ مولانا نعمت اللہ صاحب شیخ الحدیث کوہاٹ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب دارالعلوم ٹل تحصیل ہنگو۔ مولانا محمد ایوب صاحب بنوری پشاور۔ مولانا قاضی محمد نواز صاحب نواں شہر ایبٹ آباد ہزارہ۔ مولانا لطف الرحمٰن صاحب مردان۔ مولانا عبدالقدوس صاحب مردان۔ مولانا عبدالواحد صاحب صوابی۔ مولانا حافظ گل رحیم صاحب صوابی۔ مولانا محمد حسین صاحب سبز پیر پشاور۔ مولانا حافظ عبدالرشید صاحب پشاور۔ مولانا فضل مولیٰ صاحب امیر جمعیۃ شولگرہ پشاور۔ مولانا فضل ہادی صاحب مردان۔ ملک عبداللہ خان صاحب پشاور۔ احمد عبدالرحمٰن صاحب قادری نوشہرہ۔ مولانا فضل مولیٰ صاحب چارسدہ۔ مولانا زکریا صاحب چارسدہ۔ مولانا عبدالصمد صاحب چارسدہ۔

### پہلی نشست

تلاوت قرآن حکیم کے بعد صدر اجلاس مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب نے مرکزی مجلس شوریٰ کی کارروائی اور جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی گذشتہ کارروائی، پاک و بھارت کے درمیان جنگ میں پاکستان کے جہاد میں جمعیۃ کی کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ چار بجے مولانا غلام غوث صاحب نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

### وفاق المدارس عربیہ کا سالانہ نتیجہ

وفاق المدارس عربیہ کا نتیجہ اگلے شمارہ میں شائع ہوگا۔ طلباء حضرات انتظار کریں ——— (ادارہ)

جھنگ میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

اور قرآن پاک مترجم و معریٰ اور دیگر عربی فارسی اسلامی کتب مکتبہ حلیمیہ شیخ لاہوری رح سے حاصل کیجئے

محمد عبدالحلیم جھنگ صدر

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

جدید — ایڈیشن

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید کاغذ سائز ۲۲×۲۹ مضبوط سبزی ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت

قسم دوم: عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت ایک پیسہ کی مضبوط سبزی ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

مکتبہ نورانی ناشران قرآن مجید اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی، مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی ویسٹ، سوتی، سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون ۶۸۶۲۷

Scanned with CamScanner

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

اسلامی لائبریری نورپور نورنگا

## مملکت پاکستان کی تاسیس اسلام اور اسلامی تہذیب کے نام سے ہوئی تھی

### الحاد اور بے دینی کی سرپرستی سرکاری ذرائع سے کی جارہی ہے

## جمعیۃ علماء اسلام کا موقف۔ کتاب وسنت کے منافی قوانین

## اعلان تاشقند —— انٹی اسلامی تحریکیں —— امریکی جارحیت

### پشاور میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا پریس کانفرنس سے خطاب

—— پردیس رپورٹر پیر مبارک شاہ ——

مسلمان قوم اسلام کے بتائے ہوئے خدائی پروگرام کو اپنا کر ہی باقی رہ سکتی اور غالب آسکتی ہے۔ ہماری ایک ہزار سال کی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ اگر اسلام باقی نہیں رہتا تو چاہے قوم کتنی ہی ترقی کرے وہ مسلمان قوم کی ترقی نہیں کہلائے گی۔ پھر خاص کر مملکت پاکستان کی تاسیس۔۔ اسلامی تہذیب کے نام سے ہوئی ہے۔ ملک کے عوام اور جمعیۃ علماء اسلام کی تشویش اور اضطراب حق بجانب ہے کہ پاکستان دن بدن اسلامی تہذیب سے دور اور قرآنی احکام سے بیگانہ ہوتا جارہا ہے۔ سب سے بڑھ کر افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ الحاد اور بے دینی کی سرپرستی سرکاری ذرائع سے کی جارہی ہے۔ بلکہ حکومت کے بعض اقدامات صریح طور پر کتاب وسنت کے مخالف ہیں۔ عائلی قوانین کا نفاذ اس کی بدترین مثال ہے۔ حال میں حکومت نے حج پر پچاس سال عمر کی پابندی لگا کر مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام پر وفاقی حکومت کو متنبہ کرتی ہے کہ ابھی وقت ہے کہ وہ اس پابندی کو دور کر کے تلافی کرے ورنہ حکومت انٹی اسلام احکام کو نہ باقی رکھ سکے گی اور نہ پاکستان جیسا اسلامی ملک ان کو برداشت کرے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام اعلان تاشقند کو سرکاری بیانات اہل ملک کے عزائم و توقعات کے بالکل خلاف سمجھتی ہے اور اس سلسلہ میں عوامی اضطراب کو جوش اسلامی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے حکومت سے تمام اقدامات کو واپس لینے کا مطالبہ کرتی ہے۔ مگر یا ہیں ہمہ عوام کو مشورہ دیتی ہے کہ اعلان تاشقند کی روشنی میں کی جانے والی مساعی اور ان کے نتائج کا حوصلہ سے انتظار کرتے ہوئے اپنی یک جہتی کو قائم رکھیں۔

جمعیۃ علماء اسلام افریشیائی ممالک میں استعمار پسند ممالک کی انقلابی سرگرمیوں اور ویٹ نام میں امریکی جارحیت کی شدید مذمت کرتی اور صدر ناصر اور صدر سوکارنو کو وہاں انقلابی کوششوں کی ناکامی پر دلی مبارکباد دیتی اور مسلم ممالک کو متنبہ کرتی ہے کہ وہ دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے ہوشیار رہ کر باہمی اسلامی رشتہ کو مضبوط کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ملک کے تمام علماء دین سے خصوصاً اور با احساس مسلمانوں سے عموماً اپیل کرتی ہے کہ اسلام اور اسلامی تہذیب و احکام کو باقی رکھنے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ جمعیۃ کی تنظیم میں شامل ہو کر باطل کو شکست دینے اور حق کا بول بالا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

(باقی آخری صفحہ پر)

## جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب منعقد ہوا جس میں کوہاٹ، بنوں، پشاور، مردان اور ہزارہ کے اضلاع سے تیس اراکین نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا سید پیر مبارک شاہ صاحب ناظم سرحد نے اجلاس کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے مرکزی مجلس شوریٰ کے کوائف بیان کئے اور وہاں کی منظور شدہ قراردادیں اجلاس کے سامنے برائے توثیق پیش کیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ کی جملہ قراردادوں کی توثیق کرتا ہے اور ان کی مکمل تائید کرتے ہوئے ان کو واجب التعمیل قرار دیتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ملک میں عام یک جہتی کی خاطر عام رواداری کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے اختلاف رائے کو برداشت کرے اور ملک کے اندر تمام پابندیاں دور کرے۔ اور ڈیفنس پاکستان رولز کے تحت سارے اقدامات کو واپس لے کر رواداری کا ثبوت دے۔ ورنہ اس کا مطلب یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ سکی قوانین ملک میں قیام امن کے مقتضیات کے لئے کافی نہیں ہیں۔ حالانکہ عام قوانین ملک کی ذمہ دار حکومت کی ضرورت کے عین مطابق وضع کئے جاتے ہیں۔

(باقی آخری صفحہ پر)

جلد ۹۔ جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ۔ قیمت بارہ پیسے۔ نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ شمارہ ۹

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

تاریخ کے سنہری اوراق — حکیم مختار احمد الحسینی

# ایک گورنر — جو اسلام اور اسلامی شعار کی توہین برداشت نہ کر سکا — اور بادشاہ وقت سے ٹکرا گیا

(قسط نمبر ۳)

## خاندان خلجی کا خاتمہ

خاندان خلجی کے زوال کی داستان بھی مرقع عبرت ہے۔ اس خاندان کا آخری تاجدار قطب الدین مبارک شاہ تھا۔ وہ ناؤ نوش کا رسیا اور عیش و عشرت کا دلدادہ تھا۔ محفل رقص و سرود اور ارباب نشاط کے جھرمٹ میں رہتا تھا۔ اس کی ذہنی کج روی کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات زنانہ کپڑے پہن کر شریک محفل ہوتا۔ علماء اور صوفیاء سے حد درجہ نفرت کرتا تھا۔ طبقات اکبری میں ہے

"یہ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء سے للہی بغض رکھتا تھا اور حضرت شیخ کے ساتھ علانیہ اپنی عداوت کا اظہار کرتا تھا۔ اور اس کی سیاسی بصیرت کا یہ حال تھا کہ ایک نیچ ذات کا ہندو خسرو جو برائے نام مسلمان ہو گیا تھا، اس درجہ بد طینت، کمینہ اور ذلیل انسان کو قطب الدین نے وزیر اعظم بنا کر اسے سیاہ سفید کا مالک بنا دیا۔

## خسرو

بادشاہ کی ان حماقتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک خسرو نے ہندوؤں کی مدد سے بادشاہ کو نہایت ہی سفاکی سے قتل کر دیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ علاؤالدین خلجی کے تمام بیٹوں اور مستورات کو تہ تیغ کر دیا گیا علاقائی نسل کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا۔ فرشتہ میں لکھا ہے۔

"اپنے بھائی کو (جو ظاہر ہے کہ اسی کی طرح ہی اصلاً ذات کا ہندو ہوگا۔ خان خاناں کے خطاب سے سرفراز کر کے سلطان علاؤالدین خلجی کی بیٹی کو اس کے حوالہ کیا اور قطب الدین مبارک شاہ کی بیوی کو خود اپنے محل میں داخل کیا۔ ان کے علاوہ قطب الدین اور علاؤالدین کے دوسرے حرم اور ان کی بیبیاں خسرو خاں اور اس کے لشکریوں کے حصہ میں آئیں اور علائی اور قطبی غلاموں کو تہ تیغ کرنے کے بعد ان کی جو عورتیں اور بچے بچ رہے تھے۔ ان سب کو گجرات کے ہندوؤں کے حوالے کر دیا"۔ (فرشتہ صفحہ ۴۲۷)

## خسرو کی اسلام دشمنی

مشہور مورخ ضیاء الدین برنی کے بیان کے مطابق خسرو شمالی ہندوستان میں دوبارہ ہندو اقتدار قائم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس نے اسلام سے علانیہ دشمنی کا اظہار کیا۔ نظام الدین احمد کا بیان ہے۔

"چوں اکثر برادران ہندو بودند شعار مسلمانی تنزل نمودہ رسوم ہندوانی رونق و رواجے تمام پیدا کرد و بت پرستی و تخریب مساجد شائع شد"

(طبقات اکبری ج ۱ ص ۱۸۷)

کیمبرج ہسٹری میں لکھا ہے:۔

"اسلام کو اس وقت ایک سرپرست کی بڑی ضرورت تھی۔ خسرو کی ساری جماعت میں ایک بھی ایسا نہ تھا۔ جس کا اسلام برائے نام نہ ہو۔ اور بعض نے تو اسلام اختیار ہی نہ کیا تھا۔ دربار میں اعلانیہ بت پرستی ہوتی تھی اور مذہب اسلام کی توہین کی جاتی تھی۔ مسلمان مورخین ان واقعات کو بڑے افسوس و رنج کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ مسجدوں کی بے حرمتی ہوتی، اور انہیں مسمار کیا جاتا۔ اور اسلام کی مقدس کتابیں کرسیوں اور اسٹولوں کی طرح بیٹھنے کے لئے استعمال کی جاتیں"۔ مشہور مسلمان مورخ بدایونی اظہار تاسف اور آنسو بہا کر کہتا ہے:۔

"ہندو بر اغلب دیار کامگار و کامیاب شدند و سیل خرابی بر اہل اسلام شبخون آورد"

## فرزند اسلام غازی فخر الدین

سرزمین ہند میں اس سے قبل مسلمانوں کو کبھی ایسے حالات سے سابقہ نہیں پڑا تھا۔ ان کے لئے یہ انتہائی نازک دور تھا۔ ایک تو دہلی کی عظیم سلطنت پر ہندو اقتدار کا غلبہ ہو گیا۔ دوسرا اسلام اور اسلامی شعار کی بے حرمتی علانیہ ہونے لگی۔ لیکن کروڑوں رحمتیں ہوں ان نفوس قدسیہ محمد بن قاسمؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ اور شہاب الدین غوریؒ ایسے انسانوں پر جنہوں نے کفر زا ہند میں جو چراغ روشن کیا تھا۔ وہ خسرو ایسے بد طینت انسان کی پھونکوں سے بجھنے والا نہیں۔ چنانچہ قبل اس کے کہ خسرو کی سازش کامیاب ہوتی اور فتنہ جڑ پکڑتا۔ ایک مرد حق آگاہ اور اسلام کا فرزند غازی ملک فخر الدین (جو بعد میں غیاث الدین تغلق کے نام سے مشہور ہوا) جو اس وقت پنجاب کا گورنر تھا۔ پنجاب کا علاقہ دہلی کی مرکزی حکومت کے ماتحت تھا۔ غازی ملک فخر الدین نے خسرو کی اسلام کشی اور خلجی خاندان پر مظالم کی داستان سنی تو اس کی رگ حمیت بھڑک اٹھی۔

"غازی ملک را از شنیدن ایں خبر متوحش عرق غیرت اسلام و حمیت ناموس ولی نعمت خویش در حرکت آمد و کمر ہمت بر انتقام گرفتن بر میان جان بست"

## خسرو کا انجام

خسرو کو تخت شاہی پر بیٹھے ابھی پانچ ہفتے بھی نہ ہوئے تھے کہ اس کا ماتحت گورنر غازی ملک فخر الدین ایک عظیم لشکر کے ساتھ دار السلطنت دہلی پر حملہ کے لئے سیل تند و تیز کی طرح چڑھ آیا۔ فرشتہ لکھتا ہے ؎

مسیحا یار حضرتش ہمرکاب و ہمعناں موسیٰ
فغانی آفتاب من بدیں اعزاز می آید

تھانیسر کے قریب گورنر اور بادشاہ کی فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔ دونوں لشکر آپس میں ٹکرائے۔ دہلی کی فوج نے ڈیڑھ سال کے بعد پھر "نارائن نارائن" کے نعرے لگائے۔ دوسری طرف اللہ اکبر کا غلغلہ بلند ہوا۔ قلت کے باوجود میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ کفر کے چھکے چھوٹ گئے۔ خسرو اور اس کے تمام حوالی موالی سپرد شمشیر کر دیئے گئے۔ دہلی پر پھر سے اسلام کا جھنڈا بلند ہو گیا۔ بدایونی اس واقعہ پر لکھتا ہے

"در اول حملہ نسیم ظفر بہ لشکر اسلام وزید و علم کفار نگوں سار شد"۔

مشہور صوفی شاعر امیر خسرو نے اس موقعہ پر ایک قصیدہ لکھا ؎

حامی اسلام تغلق شاہ کہ انجم سالہا
چرخ می زد تا فلک زیں گونہ دیں پرور کشید

غازی ملک فخر الدین کی اس کامیابی پر بدایونی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"فتنہ ہا فرو نشست و جان نو در اسلام آمد و مسلمانی از سر تازہ گشت و شعار کفر در زمین فرو رفت و خاطرہا جمع شد و مہا آسودہ گشت"

## غازی فخر الدین تخت دہلی پر

تمام ملک میں اس فتح پر مسرت کا اظہار کیا گیا۔ علماء اور رؤسا نے غازی ملک فخر الدین کو تخت سلطنت پیش کیا۔ اس نے ان کے جواب میں ایک تاریخی اور مؤثر تقریر کی۔ امیر خسرو کے بیان کے مطابق یہ ہے:۔

"میرا تاج و تخت میرا تیر و کمان ہے۔ خسرو خان کے انسانیت سوز مظالم سن کر میری آنکھوں میں تاریکی ہو گئی۔ اور مجھے اپنی زندگی پر شرم آنے لگی۔ میں نے اسی وقت مصمم ارادہ کر لیا کہ دین اسلام کو اس کفر زار میں دوبارہ زندہ کروں ؎

تخت آنکہ اندریں خاک خطرناک
ز گرد کفر نور دیں شود پاک
بکوشم بہر دین مصطفےٰ
کہ از سر گرد و اسلام آشکارا

میں تخت شاہی کا جویا نہیں ہوں اور سوائے دینی جہاد کے تلوار نہ کھینچوں گا۔ اگر نسل شاہی سے کوئی موجود ہے، تو یہ تخت اس کے حوالہ کیا جائے۔ اگر نہیں تو یہاں بڑے بڑے امیر موجود ہیں۔ مجھے اپنا گھوڑا اور دیپال پور کا ویرانہ سب سے زیادہ پسند ہے"۔

من در خشیکہ در بیرانہ پوید
سریر شاہی آنگہ ہر کہ جوید

اس موثر تقریر کے بعد اجتماع میں سناٹا چھا گیا معززین، رؤسا نے غازی ملک فخر الدین کے قدم چوم لئے۔ اور عرض کی کہ آپ سے بہتر تخت کا کوئی مستحق نہیں اس اصرار پر تخت کو قبول کرنا پڑا۔ یہاں ہی سے خاندان تغلق کا دور شروع ہوتا ہے۔

**خط و کتابت**

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (ادارہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء

# اغیار کی سازشوں سے ہوشیار رہیں

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان آدمی کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ یَجْرِیْ مَجْرَی الدَّمِ۔ اس کے وسوسوں کا معلوم کرنا آسان نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جس پر فضل فرما کر اس کو ہمت و بصیرت عطا فرمائیں، بس وہی اس کے مکر و فریب کو سمجھ سکتا اور بچ سکتا ہے۔ اس وقت امریکہ کا ایک خفیہ محکمہ ہے جس کا نام ہے سی آئی اے۔ اس پر امریکہ اتنا خرچ کرتا ہے۔ جو دنیا کے مختلف ممالک کی مجموعی امداد سے زیادہ ہے۔ یہ محکمہ دراصل شیطان کی خلافت و نیابت کا فرض انجام دیتا ہے۔ ہر ملک کے حالات معلوم کرنا۔ وہاں کی سیاسی اور مذہبی پارٹیوں اور ان کے باہمی اختلافات کے راز معلوم کرنا پھر ان میں روپوں کے ذریعہ گھس کر فساد کرانا یا حکومتوں کے خلاف استعمال کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ جو کام توپ و تفنگ سے نہیں ہو سکتا، اور جس کے لئے ایٹم بم استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ وہ کام روپوں سے بغیر جنگ کے ہو جاتا ہے۔

کون عقل کا پتلا ہوگا جو گھانا (افریقہ) کے انقلاب کو مغربی سامراج کی شرارت قرار نہ دے گا۔ وہاں انقلاب ہوتے ہی اعلان کیا گیا کہ چینی اور روسی باشندے ملک سے نکل جائیں۔ آپ سوچیں کہ نکرومہ جیسے آہنی لیڈر کو عین اس وقت برطرف کیا جاتا ہے جبکہ چین میں اس کا استقبال ہو رہا ہے۔ نکرومہ، ناصر، سوئیکارنو کو سامراجی طاقتیں طاقت کے بل بوتے پر نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ مگر شیطنی حربہ سے کتنا طوفان برپا کر دیا جاتا ہے۔ افریقہ اور ایشیا کی چند شخصیتیں ہیں، جو ان کو بہت چبھتی رہتی ہیں۔ انڈونیشیا میں جو عظیم نقصان ماضی قریب میں پہنچایا گیا۔ اس کی تلافی دس سال تک نہیں ہو سکتی۔ نائیجیریا میں وہی کھیل کھیلا گیا۔ صدر ناصر کے خلاف آئے دن سازشیں ہوتی رہتی ہیں۔ افریقی اور ایشیائی ممالک کی آزادی سے اہل مغرب کی چودھراہٹ کو جو دھکا لگا ہے وہ ان کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ وہ نہیں سوچتے کہ کسی ملک کا انقلاب اس کے حق میں ہی ہو۔ ان کے حق میں نہ سہی، آپس میں لڑ بھڑ کر کمزور و تباہ تو ہو سکیں گے۔ اگر آج شام میں خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ تو اس سے یقیناً امریکہ کے لے پالک (پروردہ) یہودی بچے کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور اگر کسی طرح کوئی امریکی پٹھو برسر اقتدار آ جائے تو یہ اور فائدہ ہوگا۔ اور اگر انقلاب شام کی ذمہ داری صدر ناصر پر ڈالی جا کر اس کے لئے مشکلات پیدا کی جا سکیں تو یہ سود در سود ہوگا۔ جس دن اعلان تاشقند ہوا۔ بعض آدمیوں کو صبح سویرے لاہور میں یہ کہتے سنا گیا۔ کہ راولپنڈی میں انقلاب ہو گیا۔ ہم اس قسم کی افواہوں اور ایسی حرکات کو مشتبہ سمجھتے ہیں اور ہمیں یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں ہے کہ اس ملک کو سول وار (خانہ جنگی) کے حوالہ کرنا اور مختلف مذاہب و خیالات رکھنے والے پاکستان میں امن سوز حرکات اور گولیوں سے غالب آنے کے رجحانات پیدا کرنا اس ملک کے مستقبل کو تاریک بنانے کے مترادف ہے۔

صدر ایوب خاں سے ہزار اختلاف ہو۔ یہ کوئی جرم اور گناہ کی بات نہیں ہے۔ اس پر تنقید کرنا اس کے اقتدار کو آئینی چیلنج دینا۔ رائے عامہ کے دباؤ سے اس کو اپنے خیال کے مطابق کرنا یا اسلامی احکام کی طرف جھکانا نہ صرف جائز بلکہ اعلاء کلمۃ الحق اور افضل الجہاد بھی ہو سکتا ہے۔ جس سے چاہے افراد کو نقصان ہی اٹھانا پڑے۔ اجتماعی مفاد اور دین کے لئے سب کچھ برداشت کیا جا سکتا ہے ..... مگر اغیار کا آلہ کار بننا اور پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے دشمنوں کی دسیسہ کاری کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کرنا بلکہ اس کا خیال کرنا بھی ناقابل برداشت ہے۔

مودودی اور اس کے فرقہ پر یہ الزام ہے کہ وہ دشمنوں کے ایجنٹ ہیں۔ پچھلے صدارتی الیکشن میں تو ذمہ دار سرکاری افسروں نے کہا کہ پاکستان میں باہر کا روپیہ استعمال ہو رہا ہے۔ مودودی کہتے رہے۔ ثبوت پیش کرو، کہ کب منی آرڈر آیا۔ کونسا چیک پکڑا گیا۔ کس نے بھیجا۔ کس ذریعہ سے آیا بھلا سی آئی اے اربوں ڈالر خرچ کرتی ہے اور ہر ملک کے اندر گھس کر کرتی ہے۔ یہ کام ان کو گواہوں کے سامنے کرنا ہے؟ یہ سفیر یہ مبصر اور ان کے پالتو جانور جو یہاں رہتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں بھی یہ کام مشکل ہو سکتا ہے؟ اور یہ جو عیسائی مشن ہے۔ جس کی تبلیغ کے لئے قانونی حق دلانے کے لئے ڈھاکہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں مودودی پارٹی نے بھی زور لگایا۔ آیا یہ سب استعمال نہیں ہو سکتے؟

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مصر میں ایک پارٹی کو مسلسل انقلابی سازشوں کے الزام میں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ مودودی یہاں بیٹھے بٹھائے بغیر ثبوت و اثبات کے اس پارٹی کے گن گاتے اور ان پر کئے گئے تشدد کا پرچار کرتے اور دنیا کو یہ تصور دے رہے ہیں کہ صدر ناصر مسلمانوں کی مایہ ناز اور سرمایہ حیات جماعت پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں اور اپنی اس غرض کے لئے اس نے اپوزیشن کو بھی استعمال کر ہی لیا ہے۔

ہمارے خیال میں اس سے سوائے اس کے کہ امریکہ اس کو کارگذاری قرار دے اور کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم نے پاکستان میں کیا کر لیا جو اب ناصر کے پیچھے پنجے جھاڑ کے پڑ گئے ہو۔ خدانخواستہ آج مصر میں انقلاب ہو کر وہاں امریکی دم چھلہ حکومت قائم ہو جائے۔ پھر چاہے نعرہ اسلام ہی کا لگا کر سادہ لوحوں کو الو بنایا جائے۔ اور مودودیوں کے گھروں میں گھی کے چراغ جلیں۔ مگر فلسطین کی یہودی حکومت کو عرب ممالک پر قبضہ کرنا بائیں ہاتھ کا کام ہو کر رہ جائے گا۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی نہ ہوگا۔ چاہے ہزاروں گمراہ مودودی، یہودی مفاد یا امریکی سامراج کے حق میں ہوں۔

ظفر اللہ قادیانی یو، این، او میں چھ چھ گھنٹہ ہندو مظالم کے خلاف تقریریں کر کے برطانیہ اور امریکہ کے منشاء کے عین مطابق دو ملکوں کے درمیان ہیزم کشی کا سامان مہیا کرتا رہا مگر نہ دنیا والوں کو پاکستان کی مستقل حیثیت ذہن نشین کرائی۔ ماضی قریب تک بعض مسلم ممالک بھی بے خبر رہے۔ اور نہ ہی ظفر اللہ خاں امریکہ کو پاکستان کا دوست بنا سکا۔ ظاہر دھواں دھار تقریروں کی بھرمار۔ اندر امریکہ سے راز و نیاز۔ اب محترمہ بی اسلامی جماعت ہندوؤں کے مظالم کی داستانیں اکٹھی کر کے کتاب بنانا چاہتی ہے۔ مسلمانوں کے ایک ایک گھر کی ناقابل بیان حکایت لکھ لکھ کر قوم کو اس کے سننے کا عادی بنایا جائے گا۔ غیرت مرتی رہے گی۔ مگر مودودی مجاہد کہلائے گا ہم کہتے ہیں۔ نئے مظالم کی کھوج لگانے کی کیا ضرورت ہے۔ پچاس ہزار مسلم مستورات کی بات کہاں گئی۔ اس کو اب آپ پی گئے۔ اور جب اس کے لئے کشمیر کا پہلا جہاد شروع ہوا۔ آپ نے فوراً کہہ دیا کہ یہ جہاد نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک کسی ایک مسلمان خاتون کی ناقابل برداشت بے پردگی کا کبھی ذکر کیا جائے تو اس وقت کیا جائے کہ ہم فوراً اس کی تلافی کر سکیں۔ ورنہ اپنے کو ننگا کرنے میں کیا فائدہ ہے۔ سوائے اس کے کہ دشمن خوش ہوں۔ غیور مسلمان سن سن کر پریشان اور آخر کار سننے اور پڑھنے کی عادی ہو کر بے غیرت بنے۔ اگر امریکہ کی خاطر دو قوموں میں مستقل اشتعال انگیزی کرتے رہنا ہے کہ تصفیہ میں مشکلات حائل ہوں تو یہ اور بات ہے۔ خدا تعالیٰ شیطنی وسوسوں سے بچائے۔ آمین!

## جمعیۃ علماء اسلام کے راہنماؤں کا دورۂ مشرقی پاکستان

جمعیۃ کے چار راہنماؤں کا ایک وفد جو امیر محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سابق ممبر قومی اسمبلی۔ ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سابق ممبر صوبائی اسمبلی اور امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب پر مشتمل ہے۔ ۱۳ مارچ ساڑھے پانچ بجے شام لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو رہا ہے۔ جہاں وہ جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں وہاں کے اکابر سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ اور دیگر ملکی و ملی مسائل پر گفتگو بھی ہوگی۔ وفد کے اراکین مختلف کانفرنسوں سے بھی خطاب فرمائیں گے۔ مشرقی پاکستان کے علماء اس وفد کی آمد پر گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

## ناظم اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کو صدمہ عظیم

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ محترمہ گذشتہ ہفتہ مانسہرہ میں وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ہزاروی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم۔ محمد شفیع گوجرانوالہ

ادارہ ترجمان اسلام مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور مرحومہ کی بخشش اور متوسلین کے صبر جمیل کے لئے دعا کرتا ہے۔ (ادارہ)

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۱۱

شاید اسی بنا پر بعض اکابر دیوبند کلامی مسائل میں علماء دیوبند کو اشعری بھی کہہ دیتے ہیں کیونکہ جب وہ ماتریدی رہتے ہوئے بھی حضرت کی حکمتِ نظری کے گہرے یا اشاعرہ کے ساتھ ہو جاتے ہیں یا انہیں اپنے ساتھ کر لیتے ہیں تو اکثر اہم مسائل میں اختلاف کا سوال ہی قائم نہیں ہوتا کہ اشعری اور ماتریدی کا فرق نظر آئے البتہ اس موقعہ پر یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہیئے کہ مذہب کے خلاف جنگ کرنے والوں نے جہاں مقابلہ کے لئے مختلف قسم کے ہتھیار استعمال کئے۔ وہاں خصوصیت سے عقل کو اس مقابلہ میں زیادہ پیش پیش رکھا اور اُسے خصوصیت سے مذہب کے مقابلے میں ڈالا ہے۔ چنانچہ مخالفین دین و مذہب کے شکوک و شبہات کی طویل فہرست زیادہ تر اس عقل نارسا ہی سے پیدا شدہ ہے۔ اس لئے علماء کو بھی ان کے جوابات میں کافی حد تک عقل سے بدد لینے کی ضرورت پیش آئی۔ حتیٰ کہ اس کے لئے یہ علم کلام کا ایک مستقل فن ہی وضع ہو گیا۔ اس لئے اس فن میں عقل و نقل کا ایک خاص انداز کا سنگھم ہو گیا۔ اور قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہو گیا کہ مذہب کے سلسلہ میں عقل و نقل میں نسبت اور توازن کیا ہے۔ آیا مذہب کے حق میں یہ دونوں مساوی مرتبہ رکھتی ہیں یا متفاوت ہیں؟ اس کے جواب میں دو طبقے پیدا ہو گئے جو افراط و تفریط کے ساتھ ایک دوسرے کا ردِ عمل ہیں۔ جس طبقہ کے ذہن پر فلسفیت کا بھوت سوار تھا۔ اُس نے عقل کا رتبہ نقل سے بڑھا کر اسے تقریباً اصل کا مقام بخش دیا اور نقل کو ثانوی مرتبہ میں چھوڑ دیا۔ حد اس وقت تک نہ رہی احکام کو قابل قبول نہیں سمجھتے۔ جب تک کہ عقل اُن کے قابل قبول ہونے کا فتویٰ صادر نہ کر دے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اس طبقہ کے نزدیک وحی عقل کی حکومت کے نیچے ہے۔ معتزلہ اسی میں مارے گئے اور انہوں نے عقل پسندی کے جذبہ سے مغلوب ہو کر کھلے طور پر عقل کے وحی پر حاکم ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اس طرح اعتزال پسند طبقے اللہ کی شان علیمی و خبیری اور شانِ ہدایت و حکمت کو معاذ اللہ اپنی جزوی عقلوں کے تابع بنا دینے کی جسارت پر اُتر آئے۔ فلاسفۂ قدیم عقل پسندی سے کچھ اور آگے بڑھ کر عقل پرستی کے مقام پر پہنچ گئے اور انہوں نے عقل کو گویا اللہ کی شانِ خالقیت میں شریک کر کے قول عشرہ کو درجہ بدرجہ خالق کائنات کے درجہ میں پہنچا دیا اور کھلے لفظوں میں خالق نہیں کہا تو بمنزلہ خالق کے ضرور قرار دے دیا۔ فلاسفۂ عصر تو اس سے بھی چار قدم آگے ہو کر اس کمزور عقل کے بل بوتے پر سرے سے خدا کے وجود ہی کا انکار کر ڈالا۔ اور ان کے نزدیک دین و مذہب ہی نہیں کائنات کی جزئی جزئی کا انصرام اور تکوین کا یہ سارا محکم نظام بھی عقل و طبع ہی کی کارفرمائی سے چل رہا ہے۔ ممکن ہے کہ فلاسفہ کا مولد و منشاء ابتدا میں اعتزال ہی ہوا ہو۔ کیونکہ ان سارے مذاہب کا قدر مشترک عقل کو وحی پر فوقیت دینا اور اصل ثابت کرنا ہے جس کے روپ حسبِ زمانہ بدلتے رہے۔

اس کا ردِ عمل یہ ہوا کہ بعض اسلامی طبقات نے دین کے دائرہ میں سرے سے عقل کے عمل و دخل ہی کی کلی ممانعت کر دی اور اسے مذہب کی حد تک مہمل بے کار اور لایعنی شے قرار دے دیا اور معاف اعلان کیا کہ مذہب کو عقل یا معقولیت سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی اس کے کسی علم میں کوئی عقلی مصلحت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ دین و مذہب محض ایک آزمائشی چیز ہے۔ جس کے نزدیک بندوں کی اطاعت و بغاوت کو پرکھنا منظور ہے نہ کہ کسی معقولیت کے ساتھ انہیں شائستہ اور مہذب بنانا۔ جیسے کوئی آقا اپنے نوکر کو ایک پتھر اٹھا لانے یا جا کر ایک درخت کو ہاتھ سے چھو دینے کا امر کر دے کہ اس میں بجز نوکر کی آزمائش کے اور کوئی مصلحت نہ ہو۔ اس لئے اس کے اعمال میں کسی عقلی حسن و قبح کا کوئی وجود نہیں۔ اگر ہے تو اس کے معنی صرف ثواب و عذاب کے استحقاق کے ہیں، نہ کہ حکم یا عمل کی معقولیت کے۔

لیکن علماء دیوبند کا مسلک اس بارہ میں بھی ہی نقطۂ اعتدال و جامعیت ہے نہ تو وہ دین کے بارہ میں عقل کو مہمل اور دور از کار سمجھتے ہیں جبکہ احکام کی عقلی مصلحتوں، کلی علتوں اور جامع حقیقتوں سے نصوص شرعیہ بھری پڑی ہیں اور جگہ جگہ اثباتِ مسائل، اجتہاد مسائل، استخراج احکام اور استنباطِ حقائق میں ان امور معقولہ کی تاثیر نمایاں ہے۔ اور ان کی ضرورت ناقابلِ انکار ہے۔ اور نہ ہی اُسے اس درجہ مستقل مانتے ہیں کہ وہ وحی کے مقابلہ میں اصل یا خالق ٹھہر جائے۔ یا ثواب و عقاب کا استحقاق بھی اسی کے فتوے پر دائر ہونے لگے۔ پس علماء دیوبند دین میں عقل کو کارآمد سمجھتے ہیں۔ لیکن حاکم یا موجد ثمرات و احکام نہیں سمجھتے۔ وہ عقل کو اثباتِ عقائد و مسائل کا آلہ سمجھتے ہیں خود اس سے عقائد و مسائل کا استفادہ نہیں کرتے وہ عقل سے نقل کو نہیں پرکھتے۔ بلکہ نقل صحیح کو عقل کے صحت و سقم کے پرکھنے کی کسوٹی سمجھتے ہیں۔ وہ عقل کو محسوسات کے لئے بے تول کا ترازو سمجھتے ہیں۔ مغیبات کے ادراک کا آلہ اور حاکم باور نہیں کرتے۔ اس لئے ان کے نزدیک دین و مذہب کی اصل وحی خداوندی ہے۔ اور اس کے اثبات کے خدام میں سے ایک خادم عقل بھی ہے۔ گو شریف ترین خادم ہے۔ مگر حاکم کسی صورت میں بھی نہیں ہے۔

پس علماء دیوبند اس بارہ میں نہ فلسفی اور معتزلی ہیں اور نہ متقشف اور جامد۔ بلکہ اہل سنت والجماعۃ کے طریق پر عقل کو کارآمد اور مؤثر مانتے ہیں۔ لیکن بحیثیت خادم کے نہ بحیثیت حاکم کے۔ (باقی آئندہ)

حالانکہ وہ اپنے جامع اصول کے لحاظ سے خود ہی صاحب فقہ نہیں۔ بلکہ وہ اصولاً تمام فقہوں کے جامع و محافظ بھی ہیں اور اسی لئے شاید حضرت الامام الشافعی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہؒ کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ الناس فی الفقہ عیال علی ابی حنیفۃ (لوگ فقہ میں ابی حنیفہ کی اولاد ہیں) البتہ اس جمع بین الروایات اور تحقیق و تنقیح مناط کی وجہ سے حنفیہ کے یہاں بلاشبہ توجیہات کی کثرت ہے کہ اس کے بعض روایات باہم جڑ کر حکم کا جامع نقشہ پیش نہیں کر سکتیں۔ مگر یہ توجیہات تاویلاتِ محضہ یا تخمینی باتیں نہیں بلکہ اصول اور نصوص سے مؤثر ہونے کی وجہ سے تقریباً تفسیرات حدیث کے ہم پلہ ہوتی ہیں۔ اس لئے حدیث کے بارہ میں علماء دیوبند کے مسلک کا عنصر غالب جامعیت و اعتدال ہے۔ جس میں نہ تشدد ہے نہ تساہل بلکہ وہ روایات کے ساتھ تمام آئمہ کے اصول کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔

### کلام اور متکلمین

یہی اعتدال مسلک کی صورت کلام اور متکلمین کے بارہ میں بھی ہے۔ نصوص صریحہ سے ثابت شدہ عقائد تقریباً سب کے یہاں متفق علیہ ہیں۔ اس لئے ان میں علاوہ نفس کتاب و سنت کے اجماع بھی شامل ہے لیکن استنباطی یا فروعی عقائد یا قطعی عقیدوں کی کیفیات و تشریحات میں ارباب فن کے اختلافات بھی ہیں۔ اس لئے ان میں یکسوئی حاصل کرنے کے لئے متکلمین کے بالبصیرت آئمہ میں سے کسی ایک کا دامن سنبھالنا اسی طرح ضروری تھا جس طرح فقہیات اور اجتہادی اختلافات میں ایک فقہ معین کی پابندی ضروری تھی۔ اس لئے علماء دیوبند کا مسلک تمام متکلمین کی عظمت کے ساتھ امام ابو منصور ماتریدیؒ کا اتباع ہے۔ لیکن یہاں بھی فقہ معین کی طرح کلام معین کی پابندی و اتباع کے ساتھ تحقیق کا سرا ہاتھ سے نہیں دیا گیا کلامی مسائل میں خصوصیت کے ساتھ علماء دیوبند میں قاسمیت غالب ہے۔ جو حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ کی حکیمانہ تعلیمات سے ماخوذ ہے۔ حضرت اقدس نے اصولی و مبانی اسلام کا اثبات کلام کے دائرہ میں رہ کر کچھ ایسے حکیمانہ انداز فکر سے فرمایا ہے کہ سلف و خلف کے کلام میں اس کی مثال شاذ و نادر ہی دستیاب ہوتی ہے۔ پھر یہ عمیق علوم اور عقلی و حسّی دلائل کچھ ایسے رنگ استدلال سے پیش فرمائے ہیں کہ مخالف اور منکر کو بھی ماننے کے سوا چارہ کار باقی نہیں رہتا ساتھ ہی ان مسائل کے اثبات میں حضرت کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے اشاعرہ اور ماتریدیہ کے اختلافات میں رد و قدح کی راہ اختیار نہیں فرمائی بلکہ رفع اختلاف اور تطبیق و توفیق کا راستہ اختیار فرمایا ہے۔ جس سے کلامی مسائل کا بڑے سے بڑا اختلاف نزاع لفظی محسوس ہونے لگتا ہے اور سارے ہی متکلمین کی عظمت قلوب میں یکسانی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے

# صدر ایوب کی ماہانہ نشری تقریر

## اعلان تاشقند — ملکی سالمیت کا مسئلہ

## کیا اتحاد کی فضا نظریہ پاکستان سے تغافل برتنے پر بھی برقرار رہ سکتی ہے؟

از حکیم مختار احمد الحسینی

### اعلان تاشقند

صدر ایوب نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا ہے کہ "اعلان تاشقند کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان اپنے باہمی جھگڑوں کو حل کر لیں اور ان کے تعلقات ہمسایہ ملکوں کی طرح معمول پر آجائیں۔ کوئی انصاف پسند آدمی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑا جموں اور کشمیر کے عوام کے حق خود ارادیت کا ہے۔ یہ جھگڑا ایسے نہ بھلایا جا سکتا ہے۔ اور نہ پس پشت ڈالا جا سکتا ہے۔ محض یہ کہنے سے کہ یہ جھگڑا تو بہت پرانا ہے نہ جھگڑا ختم ہوتا ہے اور نہ معاملہ صاف ہوتا ہے"۔

صدر پاکستان نے بلاشبہ حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے غیر مبہم طور پر کہا ہے کہ اعلان تاشقند کا مقصد باہمی جھگڑوں کو پرامن طور پر حل کرنا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑا کشمیر کے عوام کے حق خود ارادیت کا ہے اور جسے کسی طور بھی ٹالا نہیں جا سکتا۔ اعلان تاشقند سے ملک میں جس اضطراب کا اظہار کیا گیا تھا۔ صدر ایوب کے اس بیان سے اس اضطراب میں ضرور کمی واقع ہوگی۔ اس ملک کے عوام شروع سے اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے بجا طور پر بے قرار ہیں۔ اعلان تاشقند سے جو مایوسی پیدا ہوئی تھی۔ اس کی وجہ بھی یہی ٹھہری تھی۔ کہ جب تک کشمیر کا منصفانہ حل نہیں ہوتا اس وقت تک بھارت سے کسی قسم کے تعلقات استوار نہ کئے جائیں بدقسمتی سے حکومت کی طرف سے شروع میں اعلان تاشقند کی جو تعبیر و تشریح کی گئی تھی وہ عوامی نظریات کے مطابق نہ تھی۔ اب صدر ایوب کی تقریر سے جو موقف سامنے آیا ہے وہ عوام کی توقعات کے تقریباً مطابق ہے اور راولپنڈی میں پاکستان اور بھارت کی وزارتی کانفرنس کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا ہے۔ وہ بھی کسی حد تک اطمینان کن ہے۔ کیونکہ اعلان تاشقند کے بعد پہلی بار ہندوستانی لیڈر سردار سورن سنگھ نے تسلیم کیا ہے کہ

"تنازعہ کشمیر کو خارج از بحث قرار دینے کا سوال نہیں پاکستان اگر وزارتی کانفرنس میں یہ تنازعہ پیش کرے گا، تو اس کے تصفیے کے لئے ضروریات کی جائے گی"۔

ع کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

جنگ بندی کے بعد پہلی بار یہ تبدیلی آئی ہے۔ اس سے پہلے تو بھارتی لیڈروں نے "آؤٹ انگ آؤٹ انگ" کا اتنا شور بپا کیا تھا۔ جیسے کہ مقبوضہ کشمیر کے مستقبل کا مسئلہ طے پا چکا ہے۔ بھارتی لیڈروں کے ان بیانات کی وجہ سے پاکستانی عوام میں عام اضطراب پیدا ہو گیا تھا جو ایک قدرتی امر تھا۔

### خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں

بظاہر تو یہ تبدیلی خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں اس خوش فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے کہ بس اب مسئلہ حل ہو گیا بے جا حسن ظن قائم نہ کیا جائے۔ کیونکہ ہندو اقتدار کی سابقہ بدعہدیاں ہمارے سامنے ہیں۔ مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جانا چاہیئے۔ ہندو کی سابقہ بدعہدیوں کی ایک پوری تاریخ ہے۔ شروع میں بھارت کا موقف یہ تھا کہ ریاست جموں و کشمیر کے عوام آزادانہ رائے شماری کے ذریعہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں اور آزادانہ رائے شماری کے لئے ہندوستان نے اقوام متحدہ کی نگرانی اور انتظام بھی منظور کر لیا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ بڑی معصومیت سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ کشمیر نام کا کوئی تنازعہ نہیں۔ پھر ایک دور یہ بھی آیا کہ بھارت کی چین سے پٹائی کر دی تو سردار سورن سنگھ تنازعہ کشمیر کے طے کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک کانفرنس کی قیادت بھی کی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ ہے ستمبر کی جنگ جو بھارت کے بدطینت عزائم کا پتہ دیتی ہے۔ جس قوم کا مسلک بدعہدی چلا آ رہا ہو۔ اس سے کسی نیکی کی توقع رکھنا عبث ہے۔ ایسی قوموں کے معاہدات موجب اطمینان نہیں ہو سکتے جنہیں معاہدہ کی سیاہی خشک ہونے سے پہلے ہی پارہ پارہ کرنے میں باک محسوس نہیں ہوتا۔ اب بھی بھارت اسی مسلک کو اپنائے ہوئے ہے سردار سورن سنگھ نے دہلی جا کر پھر سے کہنا شروع کر دیا ہے کہ۔

"راولپنڈی میں کانفرنس کے بعد مشترکہ اعلامیہ میں ریاست جموں و کشمیر کے تنازعہ کے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ پاکستان کے الفاظ ہیں بھارت بدستور اپنے موقف پر قائم ہے بھارت کا موقف وہی ہے جو تاشقند میں تھا"

یہ بھارت کی تاریخ ہے۔ اس سے کسی قسم کی خوش فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے اور اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے جدوجہد جاری رکھنا چاہیئے۔ موجودہ دوریں معاہدات و اعلان کی وقعت صرف کاغذی پرزوں تک محدود ہے۔

### ملکی سالمیت کا مسئلہ

صدر ایوب نے اپنی ماہانہ تقریر میں دوسری اہم بات جو کہی ہے وہ یہ ہے کہ "بعض لوگ ہیں جو اپنے ذاتی فائدے کے لئے ملکی استحکام سے کھیلنا چاہتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ انہیں ملک کی سالمیت اور ملک کی وحدت کو کسی صورت میں خطرے میں ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائیگی اور ان کی وطن دشمن کارروائیوں پر کڑی نظر رکھی جائیگی۔ اور اس فتنہ کا مکمل انسداد کیا جائے گا۔ نیز صدر نے ڈھاکہ یونیورسٹی کے ناخوشگوار واقعات پر بھی افسوس کا اظہار کیا"۔

صدر نے جس خطرہ کا احساس کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے اس میں فکر و نظر کے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس سے قبل ملک بھر کے اخبارات و جرائد نے بھی شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکاتی پروگرام سے متعلق بہت کچھ لکھا ہے اور سب نے اسے ملک کی سالمیت کے لئے مضر قرار دیا ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آئے دن اس قسم کے جو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے حل کی کیا صورت ہے۔ کن ذرائع کو اختیار کر کے ان مسائل سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے اور کیونکہ ملکی وحدت و سالمیت اور اتحاد و اتفاق کی فضا کو ہموار اور سازگار بنایا جا سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ اس طرف نہ ہی ہمارے زعماء نے توجہ دی ہے اور نہ ہی اخبارات و جرائد نے۔ محض کہہ دینے سے فتنے دب نہیں جایا کرتے۔ اور نہ ہی مسائل کے بنیادی محرکات کا جائزہ لئے بغیر وہ حل ہو سکتے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا رجحان ہو یا پختونستان کا مطالبہ لسانی و طبقاتی جھگڑا ہو یا اقتصادی و معاشی ناہمواری کا مسئلہ۔ مزدور و صنعت کار کی چپقلش ہو۔ طلباء کے ہنگامے ہوں یا حاکم و رعایا کا امتیاز و دوریہ ہندی۔

مندرجہ بالا مسائل کے وجود سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ مسائل ہیں جو پاکستان بننے کے تھوڑے عرصے بعد پھوٹ پڑے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اور انہیں حل کرنے کے لئے کوئی سنجیدہ اور مستقل لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔

### نظریہ پاکستان سے تغافل

اگر فکر و نظر کے زاویوں سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گی کہ ان مسائل کے پیدا ہونے کا سبب فقط نظریہ پاکستان سے تغافل ہے۔ جس کا عملی ثبوت ہمارے قیادتوں نے دیا ہے۔ یہی وہ نظریاتی و روحانی تعلق تھا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں ایک ہزار میل کی دوری اور جغرافیائی حالات کے باوجود نیز ملک کے دونوں بازوؤں میں لسانی اور نسلی پیچیدگیوں اور مختلف نسلوں اور رنگوں کے ہوتے ہوئے ہم نے جاگانہ ملک کا مطالبہ کیا۔ اس وقت اگر کوئی مشترک چیز تھی۔ تو وہ نظریاتی اتحاد اور روحانی رشتہ "اسلام" اور لا الہ الا اللہ کا نعرہ تھا۔ جس پر قوم نے لبیک کہا۔ اور تلاطم خیز موجوں میں کود پڑی۔

اس نظریاتی اور روحانی اتحاد نے تمام فاصلوں اور خلیجوں کو پاٹ دیا۔ اور منزل نے بڑھ کر ہمارے قدم چوم لئے۔

### دو عظیم اتحاد

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا عظیم اتحاد تھا۔ جو اسلام کی برکت سے برپا ہوا۔ اور دوسرے اتحاد کا مظاہرہ پاکستان اور ہندوستان کی حالیہ جنگ میں ہوا۔ اس وقت بھی اسلام اور لا الہ الا اللہ کے نعرے نے قوم کو بنیان مرصوص بنا دیا اور میدان کارزار میں مشرقی پاکستان کے جیالے مجاہد مغربی پاکستان کی مقدس سرحدوں کی حفاظت کی خاطر توپ و تفنگ اور آگ و خون سے کھیل گئے اور انہوں نے تاریخ کے صفحات میں ایک نئے اور انمٹ باب کا اضافہ کرتے ہوئے لکھ دیا (باقی صفحہ ۱۶ پر)

## بقیہ :۔ نظریہ پاکستان سے تغافل

کو پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے لئے وہ ملک کے دوسرے باشندوں سے پیچھے نہیں رہے۔ بتایئے جب یہ اتحاد اسلام کے نام سے برپا ہوئے تو کیا اس وقت بھی اس قسم کی کوئی آواز کسی گوشہ سے اٹھی؟ یقیناً ایسا نہیں ہوا، تو پھر کیوں نہ اس چیز کو اپنا لیا جائے جس نے ہمیں ایک جداگانہ مملکت دلوائی۔ ہمیں اتحاد و اتفاق کی قوت بخشی۔ اور آئندہ بھی ہماری سالمیت و وحدت کی وہ ضامن ہے۔

اسلام اور اسلامی نظام ہی کی برکت تھی کہ مسلمان حکمرانوں نے دنیا بھر کی حکمرانی کی جغرافیائی، نسلی، لسانی، مذہبی، طبقاتی اقتصادی و معاشی اختلافات کے باوجود وہ پوری شان و شوکت اور صلح و آشتی کی فضا میں حکمرانی کرتے رہے۔ مفتوح اقوام نے مسلمانوں کی حکمرانی کو باعث رحمت جانا۔ اسلام نے حاکم و رعایا اور رنگ و نسل کے امتیازات کو مٹا کر رکھ دیا۔ لیکن جوں ہی مسلمانوں نے اسلام کی بالادستی سے انکار کیا اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت سے بغاوت کی تو اس سے حکمرانی بھی چھن گئی اور ملی اتحاد و اتفاق بھی پارہ پارہ ہوگیا۔

دور کیوں جائیں۔ ہندوستان کی سرزمین میں مسلمانوں نے ایک ہزار برس پوری شان و شوکت سے حکومت کی۔ لیکن اسلام سے چشم پوشی کا جو نتیجہ نکلا وہ تاریخ کا المناک باب ہے۔ دہلی کی مرکزیت پارہ پارہ ہو کر رہ گئی۔ مرہٹوں، جاٹوں، روہیلوں اور سکھوں نے مغل سلطنت کے ہزار سالہ تقدس کو پامال کر کے رکھ دیا۔ فرنگی شاطر اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان پر چڑھ دوڑا۔ اسلام کے دو عظیم سپوت بنگال کا سراج الدولہ اور میسور کا ٹیپو سلطان اس سیلاب کو روکنے کے لئے آگے بڑھے تو وطن اور اسلام دشمن غداروں کے ہاتھوں پٹ گئے۔ نتیجہ کیا نکلا۔ غلامی۔ پھر جنگ آزادی کا حادثہ رونما ہوا۔ جس نے مسلمانوں کی کمزور مرکزیت پر آخری ضرب لگا کر گویا ہم ایک صدی کے لئے غلام بن گئے۔

آج پھر مغربی سامراجیت انتظار میں ہے۔ وہ دنیا کے ہر حصہ میں انقلاب بپا کر رہی ہے۔ اس وقت بھی اگر ہم نے ..... سمجھ بوجھ اور فکر و تدبر سے کام نہ لیا اور اس ملک میں اسلامی نظام حیات بروئے کار نہ لایا اور نظریہ پاکستان کی تکمیل نہ کی تو نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ ہم پوری دیانتداری اور فراست سے سمجھتے ہیں کہ ہمارے تمام کے تمام مسائل خواہ وہ لسانی و نسلی ہوں یا حاکم و رعایا کا امتیاز ہو۔ مزدور اور صنعت کار کی چپقلش ہو، یا طلباء کے ہنگامے۔ ان سب کا حل اسلام میں ہے۔ اگر آپ قومی اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو کسی تاخیر کے بغیر ملک میں اسلامی قوانین کو نافذ کریں اور اسلام کی بالادستی کو تسلیم کریں۔ ہماری قطعی رائے ہے کہ اس کے بغیر ہمارا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا۔ قومی خواہشات اور امنگوں کا لحاظ بہرحال ضروری ہے ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

# اہم خبریں

● ـــ پاکستان میں ضابطہ فوجداری کو اسلام سے ہم آہنگ کرنے کے لئے اسلامی مشاورتی کونسل نے اپنی سفارشات مکمل کر لی ہیں یہ سفارشات ۱۰ مارچ کو ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں پیش کی جائیں گی۔ نیز کونسل کے اراکین عائلی قوانین کے آرڈی ننس کا جائزہ لیں گے۔ اس سے پہلے بھی کونسل اس پر غور کر چکی ہے۔ اب اس پر سفارشات کی تیاری کا کام باقی ہے

● ـــ صدر ایوب نے اسلامی مشاورتی کونسل کے نئے اراکین نامزد فرما دیئے ہیں۔ نام یہ ہیں :۔

مشرقی پاکستان کے ڈاکٹر معظم حسین۔ مولوی عبدالحنان مغربی پاکستان کے پروفیسر اے بی اے علیم مفتی جعفر حسین علامہ علاؤالدین صدیقی۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن ولایت حسین بدستور رہیں گے۔ اور ابوالہاشم اور عبدالحامد بدایونی کونسل کے دوبارہ رکن نامزد کر دیئے گئے ہیں۔

● ـــ مغربی پاکستان کی صوبائی کابینہ نے بچوں کے اغوا پر سزائے موت کی سفارش کر دی ہے۔

● ـــ محکمہ اوقاف نے غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے مبلغ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

● ـــ نیفا قبائل نے بھارت کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے آزادی کے طلبگار قبائل نے ایک شہر پر قبضہ کرنے کے بعد صدر مقام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ متعدد مقامات پر خونریز جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ بھارت کی فضائیہ کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ناگا قبائل بھی آزادی کے لئے پر تول رہے ہیں۔

● ـــ کلکتہ کے مظاہرین نے تین ریلوے اسٹیشن اور متعدد سرکاری عمارتیں تباہ کر دی ہیں۔ شہر فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے

● ـــ بھارتی حکومت نے آئندہ سال جنگی تیاریوں پر آٹھ ارب روپے خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے

● ـــ بھارت کے ایک لیڈر نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ میزو قبائل کا خفیہ ریڈیو اسٹیشن مشرقی پاکستان میں کام کر رہا ہے۔

● ـــ برطانیہ کی کمپنی بی، او، اے، سی کا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ ۱۲۴ مسافروں میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا۔

● ـــ گھانا کی نئی حکومت کو امریکہ، برطانیہ اور اس کے حواریوں نے تسلیم کر لیا ہے۔

● ـــ گنی کے صدر سیکوتورہ اور برسر اقتدار پارٹی نے گھانا کے معزول صدر کو گنی کی صدارت پیش کر دی ہے۔ اب وہ گنی کے آئینی صدر ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ گھانا کے بھی بدستور صدر ہیں اور عنقریب گھانا جائیں گے اور باغیوں کو قرار واقعی سزا دیں گے۔

● ـــ گھانا کی صورت حال پر مغرب دشمن افریقی ممالک کی قاہرہ میں عنقریب ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔

## جانشین شیخ التفسیر مدظلہ کا پروگرام

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی مورخہ ۱۵ مارچ بروز منگل صبح ۸ بجے بذریعہ ریل کار لاہور سے عازم وزیر آباد ہوں گے۔ وہاں سے ۵۵-۹ گاڑی کے ذریعہ آپ موضع سارو کی تحصیل وزیر آباد تشریف لے جائیں گے۔ ۱۶ مارچ بروز بدھ صبح لاہور واپسی ہوگی۔ (حاجی) احقر بشیر احمد)

## خریدار حضرات سے گذارش

جن حضرات کی چٹھوں پر سرخ نشان (X) لگا ہوا ہے ان کی سعادت خریداری ختم ہے۔ وہ یا تو آئندہ کے لئے مبلغ چھ روپیہ منی آرڈر کر دیں۔ یا اگر ایک دو ہفتے کی مہلت چاہتے ہوں۔ تو ایک کارڈ لکھ کر ادارے کو اس کی اطلاع کر دیں۔ تاکہ انتظار کیا جائے۔ اگر دو ہفتے تک جواب نہ آیا تو ان حضرات کے نام پرچہ وی پی کر دیا جائے گا۔ ان کا اخلاقی فرض ہوگا کہ وہ وی پی وصول کر کے ادارہ کے ساتھ تعاون کریں۔ (منیجر)

## ایجنٹ حضرات سے

ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ماہ فروری کے بل ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد سے جلد بلوں کی ادائیگی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

## قرارداد تعزیت

جمعیۃ الطلباء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے ایک ہنگامی اجلاس میں مدرسے کے طالب علم محمد رسالت کی وفات پر قرارداد تعزیت پیش کی گئی۔ اس کے والدین و لواحقین سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

(نوٹ) ادارہ ترجمان اسلام مرحوم کے لواحقین نیز مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب و طلباء کے رنج و غم میں برابر کا شریک ہے۔

## قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک

تمام ضلعی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکز نے قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی مختصر تاریخ و کارنامے
(۲) مرکزی مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے
(۳) موجودہ ملی و ملکی مسائل و حالات پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ایک مبسوط بیان جو انہوں نے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں سنایا (۴) جمعیۃ کے اغراض و مقاصد۔

ہر ضلعی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس ٹریکٹ کو منگوا کر ہر خاص و عام تک پہنچائے۔ صفحات ۴۰۔ رنگین ٹائٹل قیمت ۲۵ پیسے۔ بیس روپے سینکڑہ (علاوہ محصول ڈاک) ایک کاپی کے لئے ۳۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ارکان

لاہور ڈویژن کی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری (سیالکوٹ) نے مزید ارکان کی نامزدگی فرما کر لاہور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کی تکمیل فرمادی، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

**عہدہ دار**

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری (سیالکوٹ) امیر
حضرت مولانا محمد اجمل صاحب (لاہور) نائب امیر
حضرت مولانا حکیم محمود احمد ظفر (سیالکوٹ) ناظم عمومی
حضرت مولانا منظور الحق صاحب (لاہور) ناظم
حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب (چنیوٹ و سیالکوٹ) ناظم
حکیم مختار احمد الحسینی (لاہور) ناظم نشر و اشاعت
حافظ ثناء اللہ صاحب اسلام موندی (لاہور) خازن

**ارکان شوریٰ**

ضلع لاہور:۔ مولانا محمد طفیل صاحب۔ حکیم حافظ محمد طیب صاحب لقمان۔ مولانا قاری حسن شاہ صاحب۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ مولانا قاری عبد الرشید صاحب ڈاکٹر مناظر حسین صاحب۔ مولانا مصطفیٰ حسن شاہ صاحب حضرت مولانا احمد حسن صاحب (لاہور) مولانا قاری محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی (قصور) قاری محمد شریف صاحب قصوری۔ حاجی فضل الٰہی صاحب مالک مدینہ فیکٹری (قصور)

ضلع گوجرانوالہ:۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر۔ حضرت مولانا عبد القیوم صاحب۔ مولانا محمد یوسف صاحب۔ مولانا عبد الرؤف صاحب۔ مولانا سعید احمد صاحب

ضلع سیالکوٹ:۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب قاسمی (سیالکوٹ) مولانا محمد علی اکبر صاحب (سیالکوٹ) مولانا عبید اللہ صاحب (شکر گڑھ) مولانا حکیم پیر محمد شریف صاحب (مولن) حاجی محمد صدیق صاحب (نارووال) حکیم عبد الحق صاحب (دودھ چک) حاجی عبد الحق صاحب (سہوکے ڈسکہ)

ضلع شیخوپورہ:۔ حضرت مولانا امین الحق صاحب۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب ساکن میاں علی (شیخوپورہ) مولانا خان محمد صاحب (خانقاہ ڈوگراں)

## جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا امدادی کیمپ

جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء بسلسلہ سیلاب ضلع میرپور میں دوبارہ امدادی کیمپ کے ذریعہ مہاجرین میں سامان تقسیم کیا۔ قبل ازیں جمعیۃ نے مختلف مقامات پر جا کر مہاجرین کی خدمات سرانجام دیں۔ جانلاں ۱۹، ۲۰ فروری ۲ دن قیام رہا بستر کپڑے برتن کھیس دری و دیگر اشیاء تقسیم کیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ ۳۰۰ کنبوں کے ۱۸۶۱ افراد میں ۴۵۸ اشیاء تقسیم کی گئیں قلعہ ازیں ۳۲۷۸ " " ۱۶۳۲۸ " ۲۸۵۴۹ اشیاء تقسیم کی جا چکی ہیں۔

## ہمارا ماضی اور حال

مولانا احمد سعید پاشا ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کا بیان

ماضی:۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر ۵۸ء تک جو اقتدار مسلمانان پاکستان پر رہا۔ وہ سراسر مغربی دور حکومت کا تھا۔ جس میں نظریہ پاکستان کو پس پشت ڈال کر عملاً سیکولر نظام حکومت ہم پر مسلط کیا گیا۔ نظریہ پاکستان کے اس سرد مہری نے صرف یہ کہ اسلام کو کمزور کیا بلکہ اس کے نتیجے میں ظالمانہ سرمایہ داری نے جنم لیا جس کی وجہ سے دو سو خاندان اقتصادی طور پر اجارہ داری حاصل کر چکے ہیں اور عالمی سیاست میں پاکستان مغربی سامراج کا کھلونا بنا رہا۔ توجی معاہدے کیمونسٹ ذہن۔ اخلاقی بے راہ روی اسی دور حکومت کی پیداوار ہیں

حال:۔ اس وقت جس دور سے ہم گزر رہے ہیں وہ نہ مغربی ہے۔ نہ اسلامی نہ اشتراکی۔ بلکہ یہ اس دور حکومت سے ملتا جلتا ہے۔ جس کی بنیاد سلطنت مغلیہ کے بانی اکبر نے رکھی تھی۔ غیر اسلامی احکام کا نفاذ۔ عائلی قوانین۔ ارتداد کی اجازت اسلام کا نام لیکر مغربی تہذیب کو فروغ دینا اور سود مرکب ایکٹ وغیرہ اسی کے غماض ہیں۔ مگر ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس ملک کے دس کروڑ عوام اس مجدد الف ثانیؒ کو مانتے ہیں جس نے اکبر کے دین کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اور حق گوئی کی پاداش میں جو بھی انہیں سزا دی گئی اُسے انہوں نے خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور اکبر کا کوئی حربہ بھی ان کے پائے استقلال میں جنبش نہ پیدا کر سکا۔ موجودہ حکومت اگر عوام کے دلوں پر حکومت کرنا چاہتی ہے تو اُسے اکبر کا راستہ چھوڑ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کو اپنا مشعل راہ بنانا چاہیئے۔

## مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ کا داخلہ

مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا کا داخلہ شروع ہے۔ ذی قعدہ تک داخلہ جاری رہے گا۔ درس نظامی کے تمام اسباق ہوتے ہیں اور اچھے اساتذہ تعلیم دیتے ہیں۔ بیرونی طلباء کے رہائش اور دیگر اخراجات کا مدرسہ کفیل ہے

(حضرت مولانا) سید احمد شاہ بخاری مہتمم مدرسہ

ہم اور اس کا ترجمہ کیا جائے تو انگریزی زبان میں۔ جبکہ قومی زبان اردو ہے۔ وہ بھی کیا کہتا ہوگا۔ یہ بھی اللہ کی عجیب مخلوق ہے۔ جو اپنی قومی زبان کو چھوڑ کر انگریزی کی طرف دوڑتی ہے۔ اور اب نئے سینما گھر ملتان میں کچہری روڈ پر دینی مدرسوں کے برابر تعمیر ہو رہے ہیں۔

خدا کرے کہ صدر مملکت پاکستان میں اسلام لے آئیں اور دنیا کو خوش کرنے کی بجائے اللہ کو خوش کرنے کی ٹھان لیں۔ انشاء اللہ ماحول شگفتہ ہوں گے اور نصرت قدم قدم چومے گی۔ دشمن مرعوب ہوں گے اور فتح و ظفر کا پھریرا ہوا میں لہرا رہا ہوگا۔

## ۱۸ سال پہلے کا ایک عہد

قائد جمعیۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر کے چند اقتباسات

(سالاری کا بانی پتی کے قلم سے)

۱۸ سال پہلے ہم سے اللہ سے ایک عہد کیا تھا اور وہ یہ تھا کہ "اے الٰہ العالمین! ہمیں ایک ایسا خطہ عطا فرما کہ جس میں تیرے احکامات نافذ کر سکیں اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر چل کر اسے جنت نشان بنا سکیں"۔ الحمد للہ ہماری کمزور آواز ایوان خدا تک پہنچی اور جس کے صلے میں ہمیں خطۂ پاک دے دیا گیا۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ ہم ۱۸ سال سے برابر عہد شکنی کر رہے ہیں۔ اور اسلام سرزمین پاک پر آنے نہیں دیتے۔ اس متواتر عہد شکنی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ماہ ستمبر میں بھارتی درندے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ مسلمانوں نے لا الٰہ کے نام پر جنگ لڑی۔ دشمن کا رخ پھر گیا۔ اور بھارت ظاہری سامان کی کثرت کے باوجود منہ کی کھا گیا۔ اب لازم ہے کہ مسلمان اللہ کا ہو رہے۔ نافرمانیاں چھوڑ دے اور اطاعت گذار بن جائے۔ مگر صورت حال کچھ اور ہے۔ شراب نوشی اور شراب فروشی شباب پر ہے۔ اخبارات میں خبریں شائع ہوتی ہیں کہ ناجائز شراب پکڑی گئی۔ اچھا تو ناجائز شراب قابل گرفت ہوئی اور جائز سر گرفت سے آزاد آہ! ع بریں عقل و دانش بباید گریست

ہم جانتے ہیں کہ اگر اقتدار چاہیئے تو عریانی و فحاشی جھوٹے دعوے اور جھوٹی قسمیں۔ قتل و غارت گری۔ شراب نوشی و شراب فروشی کی تمام خباثتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ بصورت دیگر جو حالت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔

ماہ ستمبر کی جنگ ایک ایسی جنگ تھی جس نے قومی اتحاد و وحدت کو پیدا کیا۔ مذہبی اختلافات کو دور کر کے یک جہتی میں پرو دیا اور ہر شخص کو جذبۂ شہادت سے سرشار کیا مگر اعلان تاشقند کا ہونا تھا کہ قوم نے اسے مختلف زاویہ نگاہ سے دیکھا بھارت نے اس اعلان کے کچھ معنے لئے اور پاکستان کے کچھ اور الغرض مختلف فکر، مختلف سوچ اور مختلف نگاہ کے لوگ ابھر آئے۔ یہ قدرت کا پتھر ہے جو قدرت نے بھارت اور پاکستان کے درمیان پھینکا ہے۔ اس کی لہریں بے اطمینانی کی مظہر ہیں یہ لمحۂ فکریہ ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ ہوں، یا چین و مراجی۔ سب اس اعلان کو کشمیر سے لاتعلق بتاتے اور پرانی لائنیں مار رہے ہیں۔ ادھر ہمارے لیڈر اس کو کشمیر وغیرہ مسائل کے حل کی راہ بتا رہے ہیں۔

یہ فیصلہ زمین پر نہیں ہوا بلکہ آسمان پر ہوا ہے۔ اس لئے اسے زمین والے سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ ہم سے اللہ کی ناشکری ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے اعلان تاشقند مختلف معنی لیکر آیا ہے۔ یاد رکھیئے مسلمان اس وقت تک دنیا میں سرخرو نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اللہ پر بھروسہ کرنا نہ سیکھے اور اغیار سے بے نیاز ہو کر اللہ کے دامن سے وابستہ نہ ہو جائے۔

دیکھئے ہماری قوت غیرت کس قدر مردہ ہو چکی ہے۔ چین کا وزیر اعظم آئے تو چینی زبان میں تقریر کرے (باقی کالم ۲ میں)

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 12 paise

## مجلس شوریٰ سرحد کا اجلاس ـــ بقیہ صفحہ اول

(۳) یہ اجلاس مغربی سامراج کا افریشیائی ممالک میں بالعموم اور ویٹ نام میں بالخصوص امریکی جارحیت کی ان شرپسند حرکتوں اور سازشوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں آئے دن افریشیائی ممالک میں انقلابات لاکر جمہوریت اور آزادی کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔ اور کشت وخون کا بازار گرم کیا جاتا ہے۔ اور اپنی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ نئے اور پرانے نوآبادیاتی نظام کے خلاف افریشیائی عوام کی جدوجہد کو کامیاب بنانے کے لئے مناسب کردار ادا کرے۔

### دوسرے اجلاس کی کارروائی

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ جماعتی تنظیم و رفتار کو تیز کرنے کے لئے اضلاعی سطح پر اجلاس بلائے جائیں اور ان اجلاسوں میں عوام سے رابطہ پیدا کرنے کے لئے طریقہ کار وضع کئے جائیں تاکہ عوام کو ملک میں غیر اسلامی افکار و آراء و اقدامات سے روشناس کیا جائے اور اصلاح حال کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔ نیز جماعتی رفتار کے جائزہ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے اکابر صوبہ بھر کا دورہ کریں (۲) جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے عمومی طریق کار پر انتہائی بے اطمینانی کا اظہار کرتا ہے جبکہ گذشتہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں سرکاری رپورٹ کے مطابق آٹھ لاکھ روپیہ اوقاف کی تعمیرات پر چودہ لاکھ آئمہ مساجد و خطباء وغیرہ کی تنخواہ پر اور اس سے بہت زیادہ رقم منیجروں اور کلرکوں وغیرہ کی تنخواہوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اوقاف کی بھاری آمدنی حفاظت کے نام سے دفاتر پر خرچ کی جاتی ہے۔ اور ان دفاتر میں اکثر افراد نہ اصول اسلام سے واقف اور پابند ہیں اور نہ ہی علماء کرام کے احترام کا لحاظ رکھتے ہیں جو کہ زیادہ افسوسناک ہے۔ نیز یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے آئے دن ان احکامات کو بہ نظر تشویش دیکھتا ہے جس کے رو سے منبر و محراب کو پابند کیا جاتا ہے۔ حالانکہ منبر و محراب اسلام میں حق و انصاف کے مرکز ہیں۔ منبر و محراب کے حاملین علماء خطباء اور آئمہ حضرات نے اپنے ان مرکزوں سے ہمیشہ کے لئے غیر شرعی اقدامات کے خلاف ہر دور میں آواز اٹھائی ہے اور ان کے اس جذبۂ حق پرستی کو کوئی طاقت دبا نہیں سکی ہے۔ محکمہ اوقاف کا اوقاف کے مساجد کے ائمہ اور خطباء حضرات کو محض ایک سرکاری ملازم گردان کر ان کو سرکاری مصالح کا پابند کرتے رہنا اسلامی روح کے منافی ہے۔ یہ حضرات حاملین دین و شریعت ہیں اور ان کا دینی فریضہ یہی ہے کہ ہر غیر شرعی فعل کے خلاف رائے عامہ کو آگاہ کریں۔ یہ اجلاس اوقاف کو متنبہ کرتا ہے کہ اس طرح کی نامناسب پابندیاں کسی وقت بھی برے نتائج پیدا کر سکتی ہیں۔

## پریس کانفرنس سے خطاب ـــ بقیہ صفحہ اول

جمعیۃ علماء اسلام تمام اینٹی اسلام تحریکوں، مغربی تہذیب اور خلاف اسلام قوانین اور ان کی سرپرستی کو ملک دشمنی تصور کرتی ہے۔ جس سے ہمارا ملک یقیناً نقصان پذیر ہوگا۔ اس وقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اسلام کی لاج رکھتے ہوئے پاکستان کو عظیم فتح دی ہے۔ اس کا شکر ادا کرتے ہوئے حکومت کو حج پر سے پابندیاں دور اور مغربی تہذیب اور خلاف شرع احکام کو منسوخ کرنے کا اعلان کرنا چاہیئے۔ اس کے بغیر کوئی حکومت ہر دلعزیز نہیں ہو سکتی۔

### شرکاء اجلاس

۲۷ فروری کو جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد منعقد ہوا۔ جس میں سرحد کے تمام اضلاع کے مندرجہ ذیل نمائندے شریک ہوئے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہزارہ۔ صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد تحصیل چارسدہ پشاور۔ مولانا پیر مبارک شاہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد مردان۔ مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی پشاور۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب صدر ضلع پشاور۔ مولانا صاحبزادہ جان محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع بنوں۔ مولانا حمید اللہ صاحب نیازی ناظم اعلیٰ بنوں۔ مولانا نعمت اللہ صاحب شیخ الحدیث کوہاٹ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب دارالعلوم ٹل تحصیل ہنگو۔ مولانا محمد ایوب صاحب بنوری پشاور۔ مولانا قاضی محمد نواز صاحب نواں شہر ایبٹ آباد ہزارہ۔ مولانا لطف الرحمٰن صاحب مردان۔ مولانا عبدالقدوس صاحب مردان۔ مولانا عبدالواحد صاحب صوابی۔ مولانا حافظ گل رحیم صاحب صوابی۔ مولانا محمد حسین صاحب سبز پیر پشاور۔ مولانا حافظ عبدالرشید صاحب پشاور۔ مولانا فضل مولیٰ صاحب امیر جمعیۃ شولگرہ پشاور۔ مولانا فضل ہادی صاحب مردان۔ ملک عبداللہ خان صاحب پشاور۔ احمد عبدالرحمٰن صاحب قادری نوشہرہ۔ مولانا فضل مولیٰ صاحب چارسدہ۔ مولانا زکریا صاحب چارسدہ۔ مولانا عبدالصمد صاحب چارسدہ۔

### پہلی نشست

تلاوت قرآن حکیم کے بعد صدر اجلاس مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب نے مرکزی مجلس شوریٰ کی کارروائی اور جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی گذشتہ کارروائی، پاک و بھارت کے درمیان جنگ میں پاکستان کے جہاد میں جمعیۃ کی کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ چار بجے مولانا غلام غوث صاحب نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

### وفاق المدارس عربیہ کا سالانہ نتیجہ

وفاق المدارس عربیہ کا نتیجہ اگلے شمارہ میں شائع ہوگا۔ طلباء حضرات انتظار کریں ـــــــ (ادارہ)

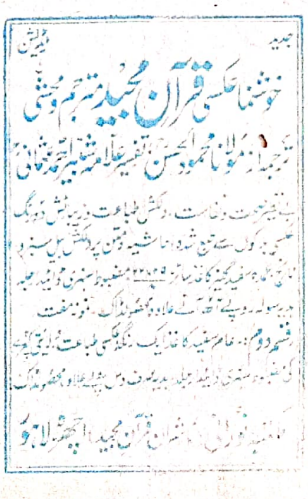

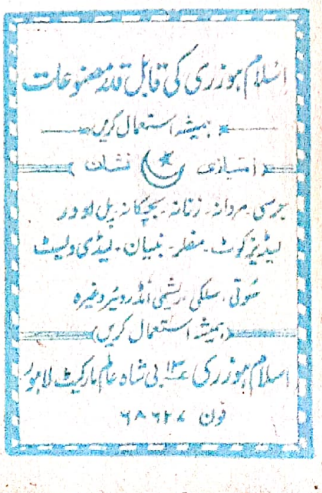

جھنگ میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ
اور قرآن پاک مترجم و معریٰ اور دیگر عربی فارسی اسلامی کتب
مکتبہ حلیمیہ شیخ لاہوری رح
سے حاصل کیجئے
محمد عبدالحلیم جھنگ صدر

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

جدید ایڈیشن
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۲×۲۹ مضبوط سنہری ڈائیڈ جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
قسم دوم: عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت ڈائیڈ جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی ناشران قرآن مجید اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
جرسی۔ مردانہ۔ زنانہ۔ بچگانہ۔ پل اوور
لیڈیز کوٹ۔ مفلر۔ بنیان۔ لیڈی ویسٹ
سوتی۔ سلکی۔ ریشمی انڈر ویئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۲۷

# ترجمان اسلام

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَنَسٍ وَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی الباب احادیث وصحاح مایدل علی ہذا المعنی۔ مشکوٰۃ ص۴۲۵)

ترجمہ:۔ حضرت انس اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے عیال نہیں لیکن اس سے بڑھ کر اس کے لئے اس کی مخلوق ہے، تو اس کی تمام مخلوق میں اللہ کو سب سے پیارا وہ ہے جس کی نظروں میں اس کی مخلوق سب سے پیاری ہو جیسا کہ والد کو سب سے پیارا وہ شخص معلوم ہوتا ہے جس کی نظروں میں اس کی اولاد سب سے پیاری ہو۔

تشریح:۔ عیسائیت یہ کہتی ہے کہ خدا اور ابن آدم کے درمیان جو رشتہ تھا وہ ابنیت کا رشتہ تھا، اسی لئے ان کا گمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں جگہ جگہ جب اپنے خدا کو پکارا ہے تو اے باپ! اے باپ! کہہ کر پکارا ہے، لیکن اسلام یہ کہتا ہے کہ خدائے قدوس اور ایک مخلوق میں رشتہ کیا، وہ اس تعبیر کو مجاز اور استعارے کے رنگ میں بھی ناقابل برداشت سمجھتا ہے، یہاں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اچھا اگر اس کی مخلوق اس کو ڈھونڈھنا چاہے اور یاد کرنا چاہے تو پھر کس رشتے سے ڈھونڈے اور یاد کرے۔ اسلام کہتا ہے کہ اس کا صرف ایک رشتہ محبت ہے اور یہ اس کی تمام مخلوق میں مشترک ہے اور لفظ اَبا (باپ) کی بجائے رَب (یعنی پالنے والا) کا تصور پیش کرتا ہے اسی لئے سورۂ الحمد میں اللہ کی صفات میں سے پہلی صفت رب العالمین ہے ورنہ یوں تو کسی درجہ کی ربوبیت ہر باپ میں اپنے بیٹے کے لئے موجود ہوتی ہے، مگر اللہ وہ نہیں جس کی ربوبیت اتنی سطحی اور اتنی محدود ہو، اس کی ربوبیت ربوبیۃ حقیقیہ ہے اور اتنی وسیع ہے کہ اس کے احاطہ میں اس کی ساری مخلوق داخل ہے۔

اسی لئے اسلام کی تعلیم کردہ محبت میں ایک انسان ہی نہیں بلکہ اس کی تمام مخلوق کو بھی حصۂ رسد ملا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ ایمان اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے محبت کرنے کا... ہی دوسرا نام ہے لیکن خدا کی محبت کی یہ راہ رسول کی محبت میں پھر صحابہؓ کی محبت میں اور اس طرح درجہ بدرجہ عام مومنین کی محبت میں پھر اس کی تمام مخلوقات کی محبت میں سے ہو کر گذری اس لئے خدا کی محبت تک رسائی کے لئے ان محبتوں کو عبور کرنا ناگزیر ہے۔ جو ان محبتوں سے گذر جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی محبت پاکر رہتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کی صورتیں مختلف ہیں۔ ظاہر ہے، جب کوئی عضو سڑ جاتا ہے تو اس کا کاٹ دینا ہی عین محبت ہے اور جیسا کہ کوئی درخت اگر بالکل خشک ہو جائے تو اس کو پانی دیئے چلے جانا کھلی حماقت ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اسلامی نظر میں خدا تعالیٰ صرف معبود ہی نہیں بلکہ محبوب بھی ہے اور محبوب بھی وہ کہ اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی پیدا کردہ ساری مخلوق بھی نظروں میں محبوب بن جائے اور وہ بھی صرف زبانی حد تک نہیں بلکہ اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کا وہ سلوک کیا جائے جو اس کے دعویٰ محبت کے لئے شاہد صادق بن سکے۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے تاریخ سے پوچھ کر دیکھیں کہ جب تک کوئی جماعت یا فرد خدا کی پیاری مخلوق کے لئے کاشانہ بن کر نہ رہ گیا اسلام نے کبھی بھی اس کی طرف انگلی اٹھائی ہے؟

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ مَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ

لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ مَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقٰكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص۴۳۲)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ سے ایک حدیث قدسی میں روایت ہے کہ قیامت میں خدائے قدوس اپنے ایک بندے سے مخاطب ہو کر فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار پڑا اور تو نے میری عیادت تک نہ کی۔ وہ عرض کرے گا۔ اے رب العالمین تیری شان اس سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے میں تیری عیادت کیا کرتا اور کیسے کرتا۔ ارشاد ہوا کہ میرا ایک بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا، (یہی میری عیادت کا مطلب ہے) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا مگر تو نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا۔ وہ عرض کرے گا، میں تجھ کو بھلا کھانا کیسے کھلاتا؟ اور تو تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ارشاد ہوگا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ تجھ کو اتنی خبر بھی نہیں کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کا نتیجہ آج میرے حضور میں خود دیکھ لیتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے مجھ کو پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کرے گا، میں تجھ کو بھلا کیا پانی پلاتا تو تو خود رب العالمین ہے۔ ارشاد ہوگا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اس کو پانی نہیں دیا تھا۔ سن لے، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو آج میرے یہاں اس کا بدلہ پالیتا

تشریح:۔ ظاہر ہے بیمار کے ساتھ محبت کرنا یہی ہے کہ اس کی بیمار پرسی کی جائے اور ایک بھوکے اور پیاسے کے ساتھ محبت کا ثبوت یہی ہے کہ اس کو کھانا کھلایا جائے اور پانی پلایا جائے۔ یہ تمام نسبتیں وہ ہیں جن سے خدائے قدوس کی ذات منزہ و مبرا ہے۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ محبت کی یہ تمام نسبتیں کس طرح اس کے بندوں میں سے گذر کر کتنی شائستہ تعبیر کے ساتھ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۱ر نومبر ۱۹۶۶ء

# طاؤس و رباب کا جشن

پاکستان میں ہر سال نئی نئی چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ان میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہوتی جس کا تعلق پاکستان کے بنیادی نظریہ سے ہو۔ ابھی ایک دو سال سے جشنوں کا دور ہو رہا ہے۔ کہیں جشن بہار، کہیں جشن خیبر، کہیں کوئی جشن اور کہیں کوئی جشن۔ ویسے تو پاکستان کے ہر شہر کے ہر نائٹ کلب میں ہر روز ایک جشن ہوتا رہتا ہے۔ لیکن مختلف شہروں میں برسر عام اس قسم کے جشنوں کا کئی کئی دنوں تک جاری رہنا نہ صرف نظریہ پاکستان کے خلاف بلکہ ملک میں فحاشی اور بے حیائی کو فروغ بھی دینا ہے ملکی معاشرہ پہلے ہی ایک ایسی ڈگر پر چل رہا ہے جہاں پر قوم کی نئی پود اخلاقی طور پر دیوالیہ ہو رہی ہے۔ ہر روز سینکڑوں انسانوں کا قتل، سینکڑوں عورتوں کا اغوا، بے حیائی اور بدمعاشی کے اڈے، حیا سوز فلمیں اور شرم و حیا سے عاری ڈرامے، یہ سب چیزیں اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ قوم میں جنسی انارکی اور بے حیائی کے اخلاق سوز جراثیم ہر روز بڑھتے چلے جا رہے ہیں، اور اگر اس کا بروقت مداوا نہ کیا گیا تو شاید قوم کا یہ مرض ناقابل علاج ہو جائے۔

ہمارے نئے گورنر جنرل موسیٰ جب سے گورنری کی کرسی پر فائز ہوئے ہیں اسی روز سے وہ معاشرے کے ناسوروں پر اپنی خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ ہوش ربا گرانی اور ملک میں سماج دشمن عناصر کا وجود اور دوسری اخلاقی بیماریوں کو وہ ملک کے لئے نقصان دہ اور قومی جسم کے لئے مہلک خیال کرتے ہیں، لیکن فحاشی و عریانی اور ناچ و رنگ کی طرف انہوں نے بھی کوئی خاص توجہ نہیں فرمائی، حالانکہ فحاشی و عریانی قوم کے لئے ایک تباہ کن چیز ہے اور سماجی خرابیاں اکثر و بیشتر اسی سے پھوٹتی ہیں۔

۱۶ر نومبر ۱۹۶۶ء کو ایک ہفتہ کے لئے قلعہ قاسم باغ ملتان میں راگ و رنگ کا ایک جشن منعقد ہو رہا ہے، جس میں ملک بھر کی تمام گانے اور ناچنے والی طوائفوں کو دعوت دی گئی ہے اور ہماری اطلاع کے مطابق اس جشن کی رونق بننے والی طوائفوں اور گویوں کو سفر خرچ کے لئے فی کس ایک لاکھ روپیہ بطور فیس دیا جائیگا اور اس زمانہ میں جبکہ بجلی کی قلت کے باعث ملک کی انڈسٹری فیل ہو رہی ہے اور ملک کے کئی کارخانے بالکل بند یا نصف بند ہیں بلکہ گندم کی بیائی کے لئے ٹیوب ویلوں کو بھی بجلی نہیں مل رہی اس جشن میں ایک دن میں اتنی بجلی خرچ ہوگی جتنی سارے ملتان میں ایک دن میں خرچ ہوتی ہے اور کچہریوں، سرکاری دفتروں اور دیگر اہم جگہوں پر حکومت کی سرپرستی اور دباؤ کے تحت ساٹھ ساٹھ اور سو سو روپے تک کی ٹکٹیں اس جشن کو دیکھنے کے لئے بیچی جا رہی ہیں۔

صرف طاؤس و رباب اور راگ و رنگ میں ملکی دولت کا اس قدر ضیاع اور پھر اس زمانہ میں جبکہ بھارت اپنی پوری قوت اور پوری دولت ایٹم بم اور مگ طیارے بنانے میں صرف کر رہا ہے، کہاں تک درست ہے؟ ہمارا ملک بھارت سے کئی گنا چھوٹا ہے۔ ہماری آبادی کم اور اسی تناسب سے ہماری فوج بھی تھوڑی ہے ہمیں تو اپنے دفاع کے لئے بھارت سے زیادہ تیاری کرنا چاہیئے تھی، لیکن معاملہ اس کے الٹ دکھائی دیتا ہے یعنی دشمن اپنی دولت اسلحہ کی تیاری میں صرف کر رہا ہے اور ہم ملک کی دولت کا اکثر و بیشتر حصہ خاندانی منصوبہ بندی اور فحاشی، عریانی اور جشنوں میں صرف کر رہے ہیں۔ اب یہ وبا چھوٹے چھوٹے شہروں میں بھی پھیل رہی ہے چنانچہ سیالکوٹ میں "یوم وارث" کے نام سے فلمی ایکٹروں اور ایکٹرسوں کا ایک جشن ہو رہا ہے، جو اپنے راگ و رنگ سے وہاں کی فضا کو بے حیائی سے مسموم کرے گا۔

جشنوں کی وبا قومی دولت کے ضیاع اور بیحیائی کے فروغ کے ساتھ ساتھ دینی لحاظ سے بھی ایک ناجائز چیز ہے۔ اسلام نے تو دوسرے مذاہب کی عورتوں کو عزت، حیا اور عصمت کا غازہ بخشا ہے لہٰذا وہ اپنی ہی بہو بیٹیوں کو نچانے کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟ اور شریعت نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا ہے نہ کہ جشن کی زینت اور لوگوں کی للچائی ہوئی نظروں کی تسکین۔

اس غیر اسلامی فعل اور قومی دولت کے اس عظیم ضیاع، عریانی اور فحاشی کے اس فروغ کے خلاف ہم گورنر مغربی پاکستان سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ ملک میں ایسے جشنوں پر فی الفور پابندی عائد کر کے معاشرے کو حیا سوز جراثیم سے بچائیں اور تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات جاری فرمائیں کہ وہ ایسے جشنوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں بلکہ ان کے حق میں جو آواز بھی اٹھے اسے قانون کے ڈنڈے سے دبائیں کیونکہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے اس ملک میں اگر اسلامی شعائر اور اسلامی احکام کا تحفظ و نفاذ نہ کیا گیا تو یہ چیز قومی اور ملکی سالمیت کے لئے شدید خطرہ ثابت ہوگی۔

## مرزائیوں کی امن سوز حرکات

اس سے قبل بھی ہم ان کالموں میں کئی بار لکھ چکے ہیں کہ مرزائی لوگ مختلف اضلاع میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں سے ملک کی پرامن فضا میں ہلچل پیدا کر رہے ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے بعد کافی عرصہ تک مرزائیوں کی لوگوں کو مرتد بنانے کی کارروائیاں رکی رہیں لیکن ابھی پھر وہ قریباً تمام اضلاع میں اپنی سرگرمیوں کو تیز کر رہے ہیں اور اپنی اشتعال انگیز تقریروں میں مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں جہلم اور چکوال میں ان لوگوں نے سواد اعظم سے جو کچھ کیا اس کی تفصیل ان کالموں میں آچکی ہے ابھی حال ہی میں ضلع خیرپور میرس کے قصبہ کوٹ ڈی میں جہاں ۹۷ فیصدی سے بھی زائد مسلمانوں کی آبادی ہے، لیکن چند مرزائی گھرانے کسی خاص سازش کے تحت یہاں آباد ہو گئے ہیں۔ انہوں نے یہاں ارتداد کی مہم چلا رکھی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں مرزا محمود احمد قادیانی کا لڑکا طاہر محمود بھی وہاں گیا اور اس نے وہاں ایک عام جلسہ میں مسلمانوں کے خلاف تقریر کر کے اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کیا۔ اسی طرح اور شہروں سے بھی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ مرزائی لوگ اس وقت جبکہ پاکستان ایک نہایت نازک دور سے گذر رہا ہے مسلمانوں کو مناظرے کے چیلنج دے رہے ہیں جس سے امن عامہ کے نقص کا شدید خطرہ ہے۔

نہایت تعجب کی بات ہے کہ علمائے اہلسنت اگر ختم نبوت کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہیں تو فوراً حکومت کی مشینری حرکت میں آجاتی ہے اور ان پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔ لیکن مرزائی مبلغ ملک بھر میں دندناتے پھرتے ہیں لیکن کوئی انہیں پوچھتا تک نہیں۔ یہ اہلسنت کی رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھانا نہیں تو اور کیا ہے؟

لہٰذا صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان سے ہماری پرزور اپیل ہے کہ مرزائیوں کی ان امن سوز سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# سیاست عالم

امریکہ کے صدر جانسن کا منیلا کانفرنس میں آنا اس لئے معنی خیز بن گیا ہے کہ وہ ایک تو اچانک جنوبی ویت نام پہنچے، اور اب تھائی لینڈ و ملائشیا کا دورہ بھی کر رہے ہیں۔ مشرق بعید کے ان ملکوں میں پہلے سے اعلان کئے بغیر ان کا جانا اور وہاں کے امریکہ دوست طبقوں سے ملنا پہلے سے طے شدہ کسی درپردہ منصوبہ کی نشان دہی کرتا ہے۔

دوسری جنگ عظیم کو ختم ہوئے اکیس سال ہوئے ہیں۔ اس دوران دنیا کا سیاسی نقشہ بہت کچھ بدل چکا ہے۔ کم وبیش دو صدیوں تک مشرقی قومیں مغربی اقوام کی غلام و محکوم رہیں۔ غلامی اور محکومی کا یہ دور صرف حکمرانوں کے اقتدار تلے دبے رہنے کا دور نہیں تھا، بلکہ معاشی، سماجی تہذیبی و فکری اعتبار سے بھی مغربی حکمرانوں نے مشرق کی محکوم اقوام کو اپنا غلام بنا رکھا تھا، اور ایک ہمہ گیر، منظم، پُرفریب و جارحانہ لوٹ وکھسوٹ کا سلسلہ چلتا رہا تھا۔

ان دو صدیوں میں جنگ و پیکار کی آگ دنیا کے جس گوشہ میں بھی بھڑکی وہ ان جابر و غالب مغربی اقوام کی لگائی ہوئی یا ان کی باہمی کشمکش کی پیدا کردہ تھی۔

دنیا کی دو عظیم جنگیں جو گذشتہ پچاس سال کے اندر لڑی گئیں وہ بھی تمام کی تمام مغربی قوموں کے باہمی مفادات کی کشمکش کے بطن سے نمودار ہوئی تھیں۔

پہلی عالمی جنگ برطانیہ اور جرمنی کی رقابت کا نتیجہ تھی۔ برطانیہ رفتہ رفتہ افریقہ کے وسیع علاقے پر متصرف ہوتا چلا جا رہا تھا اور ترکی کی وسیع سلطنت کے مشرقی حصوں کو دھیرے دھیرے ہضم کیا جا رہا تھا جرمنی نہیں چاہتا تھا کہ برطانیہ اتنے زیادہ پیر پھیلاتا چلا جائے۔ بالآخر جنگ کا شعلہ بھڑکا، اور پانچوں کی متواتر آتش زدگیوں کے بعد پرانے سیاسی نقشہ کو خاکستر کر گیا۔ نیا نقشہ جو تیار ہوا تو اس میں رفتہ رفتہ پانچ طاقتیں باہم رقیب بن کر نمودار ہو گئیں یورپ میں برطانیہ، فرانس، اٹلی، جرمنی اور مشرق میں جاپان۔

دوسری جنگ عظیم کی آگ ان پانچ طاقتوں کی حریفانہ و رقیبانہ کشمکش و مسابقت کا نتیجہ تھی۔ چھ سال کے بعد جب یہ آگ سرد ہوئی تو اب سیاست کا نقشہ کچھ اور ہو گیا۔ مشرق و مغرب کی پرانی بڑی طاقتیں یا سرنگوں ہو گئیں یا مضمحل ہو گئیں۔ جرمنی، اٹلی اور جاپان شکست کھا گئے۔ فرانس ناکارہ بن گیا اور برطانیہ مضمحل ہو گیا۔ اب عالمی سیاست کی باگ ڈور امریکہ اور روس کے ہاتھ میں آ گئی، اور سیاسی کشمکش و رقابت کا ایک نیا دور شروع ہو گیا یہ کشمکش و رقابت شدید نظریاتی آویزش کا بھی موجب بنی۔ اس سے یورپ، ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ سب ہی متاثر ہوئے۔ یورپ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایشیا اور افریقہ کی محکوم قومیں، غلامی کی زنجیریں توڑ توڑ کر آزادی سے ہمکنار ہونے لگیں، حتیٰ کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد گذشتہ بیس سال میں نئو کے قریب مشرق کی چھوٹی بڑی قوموں نے یورپ کے ملکوں کی محکومی سے نجات حاصل کی۔

اس دوران مشرق کے سیاسی افق پر دو عظیم واقعات رونما ہوئے اور آج دنیا کی تمام تر سیاست ان دونوں واقعات میں ردوبدل پیدا کرنے یا انہیں اپنی اپنی منشاء و مفاد کے مطابق موڑ لینے پر مرتکز ہے۔ یہ دونوں واقعات چین میں اشتراکی انقلاب اور مشرق وسطیٰ میں نہر سویز پر سے برطانوی، یورپی تسلط کے ختم کر دیئے جانے کے واقعات ہیں۔ تاہم الذکر واقعہ اس اعتبار سے زیادہ اہم ہے کہ مشرقی مقبوضات پر برطانوی اجارہ داری کا سب سے بڑا اور محفوظ ترین ذریعہ نہر سویز تھی نہر سویز کے ذریعہ مغرب کی قوموں کو مشرقی اقوام پر اپنا اثر و نفوذ قائم رکھنے کی ایسی کلید حاصل تھی جس کے ذریعہ وہ اپنے ہر حریف کو مات دے سکتی تھیں۔ پہلی اور دوسری عالمی جنگ کے دوران نہر سویز نے انگریزوں اور اتحادیوں کے کامیاب ہونے اور ان کے حریفوں کے ناکام ہو جانے میں جو اہم رول ادا کیا ہے۔ وہ کسی سیاسی و جنگی مبصر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعہ مغربی قوموں نے دو سو سال تک جتنا زبردست اقتصادی مفاد اٹھایا ہے، اس کا تو شمار ہی نہیں کیا جا سکتا۔

اس دوسرے واقعہ کے بعد عالمی سیاست کی کشمکش کا میدان مغرب سے مشرق کی طرف منتقل ہو گیا۔ ۱۹۵۶ء یعنی نہر سویز کے واقعہ سے قبل تک عالمی کشیدگی کا باعث زیادہ تر جرمنی کا مسئلہ بنا رہا۔ بار بار یہ ہی مسئلہ سامنے آیا، اور اسی مسئلہ کی مناسبت سے ہر بڑی طاقت اپنی پالیسیوں کی منصوبہ بندی کرتی۔ لیکن ۱۹۵۶ء میں جب صدر ناصر نے نہر سویز کو برطانیہ سے چھین لیا اور مشرق وسطیٰ کی اس عظیم بحری نہر کے کنارے برطانیہ فرانس اور اسرائیل کی مشترکہ جارحیت نے پہلی بار مشرق کی سرزمین پر مصر کے ہاتھوں فاش شکست کھائی تو یہ معمولی اور سرسری واقعہ نہیں تھا۔ اس کے نتیجہ میں برطانیہ کی ہی نہیں بلکہ پورے یورپ کی چولیں ہل گئیں تھیں۔ برطانیہ میں ایڈن کی وزارت عظمیٰ اس طرح دھڑام سے گر پڑی تھی جس طرح گھن کھایا ہوا ستون گر جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد سے ہی عالمی سیاست کی بساط مغرب کے میدان سے اٹھا کر مشرق کے ساحل پر بچھا دی گئی ہے۔

اس واقعہ کے بعد سے روس کی سیاسی حکمت عملی بھی بدلنی شروع ہو گئی۔ نہر سویز کے واقعہ کے وقت جو صورت حال نمودار ہوئی اس سے یہ ممکن ہو گیا تھا کہ صدیوں کے فرسودہ استعمار کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی جاتی لیکن شاید روس نے خود اب ایک جدید طرز کی استعماری طاقت بننے کے خواب دیکھنا شروع کر دیئے تھے۔ حالانکہ اس وقت امریکہ اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ مشرق وسطیٰ کے کسی معاملہ پر عالمی جنگ کی ذمہ داری اپنے سر لینے کے لئے تیار ہو جائے

لیکن اس واقعہ کے بعد ہی مشرق وسطیٰ کے معاملات میں امریکہ کی دلچسپیاں تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع ہو گئیں۔ اس کا اعتراف امریکہ کے متعدد سیاسی مبصرین و اہل قلم نے بھی کیا ہے۔

یورپ میں جرمنی کے مسئلہ پر روس سے اطمینان حاصل کر لینے کے بعد اور کیوبا کے معاملہ میں روس و برطانیہ کے مابین مفاہمت ہو جانے کے بعد سیاست سمٹ کر مشرق میں آ گئی ہے۔ اس سیاست کا مرکزی نشانہ مشرق بعید میں چین کا گرد و پیش ہے۔ مشرق وسطیٰ میں نہر سویز کے دونوں اطراف ہیں اور افریقہ میں گھانا سے روڈیشیا تک کا علاقہ ہے۔

چین کے چاروں طرف امریکہ نواز حکومتیں بن جاتی ہیں۔ نہر سویز کے اطراف میں مصر کے اردگرد اسلامی اتحاد کے نعرہ پر مغرب دوست طاقتیں متحدہ طور پر برسر اقتدار آ رہتی ہیں اور گھانا سے روڈیشیا تک سفید فام آقاؤں کے وفادار اقتدار پر فائز ہو جاتے ہیں تو مشرق کی تمام سیاست امریکہ کے زیر دست آ جاتی ہے

اگر آپ دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالیں اور چین کو دیکھیں تو اس کے مغرب میں منگولیا سمیت جنوب مغرب سے شمال مغرب تک روس کی سرحدات پھیلی ہوئی ہیں اور جنوب سے شمال تک مشرق کا علاقہ شامل کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ممالک چین کو ہر سہ اطراف سے گھیر لیتے ہیں۔ ترکی، ایران مغربی پاکستان، بھارت، مشرقی پاکستان، برما سیام، کوریا، ویٹ نام، انڈونیشیا، ملائشیا، فلپائن اور جاپان۔ جنوب میں مغربی پاکستان

# قاہرہ کانفرنس اور مسئلہ کشمیر

## حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کا بیان

بھارت ریڈیو اور کراچی کے بعض "مخصوص" اخبارات کے خلاف واقعہ پروپیگنڈے کی بنا پر صحیح صورتِ حال واضح کرنے کی غرض سے یہ بیان دینے کی ضرورت پیش آئی۔

راقم الحروف محمد یوسف بنوری اور میرے رفیق مولانا مفتی محمود صاحب سابق ایم این اے شیخ الازہر حسن بن مامون کی دعوت پر "مجمع البحوث الاسلامیہ" کی تیسری کانفرنس میں شمولیت کے لئے قاہرہ پہنچے۔ اس کانفرنس کا مقصد محض ان علمی مسائل و مباحث پر تبادلہ خیالات کرنا ہوتا ہے، جو کہ مجمع البحوث کے ارکان لکھ کر لاتے ہیں تاکہ وہ دینی و علمی مسائل ممالک اسلامیہ کے علماء کے اتفاق سے طے ہو سکیں۔ جن کی تفصیل عنقریب ماہنامہ "بینات" کے صفحات پر آجائے گی۔

یہ کانفرنس نہ ہنگامی ہوتی ہے نہ سیاسی اور نہ ہی سیاسی مسائل سے متعلق تجاویز پاس کرنے کے لئے منعقد ہوتی ہے، لیکن ممالک اسلامیہ کے وفود کے "احترام" کی غرض سے ہر ملک کے وفد کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ اگر وہ کوئی مسئلہ تقریراً یا تحریراً ممالک اسلامیہ کے نمائندوں کے سامنے پیش کرنا چاہیں تو پیش کر سکتے ہیں اور ان کا وہ بیان مصر کے اخبارات میں بھی آ جاتا ہے۔ نیز مجمع البحوث کی طرف سے اس کا خلاصہ بھی کانفرنس کی یومیہ کارروائی کے ساتھ طبع ہو جاتا ہے اور کانفرنس کے ممبران میں تقسیم کرنے کے لئے مکمل بیان ٹائپ ہو کر تقسیم ہو جاتا ہے۔

ہر ملک کا وفد اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ چنانچہ ایک بیان راقم الحروف کا اور ایک بیان مفتی محمود صاحب کا باہمی مشورہ سے پیش کیا گیا۔ مفتی محمود صاحب کے بیان کے آخر میں کشمیر کے متعلق نہایت وضاحت سے کہا گیا کہ جس طرح فلسطین کا قضیہ نامرضیہ اسلامی ممالک کے تعاون کے بغیر حل نہیں ہو سکے گا۔ ٹھیک اسی طرح کشمیر کے قضیہ کے لئے بھی جو بالکل فلسطین کے مشابہ اور مماثل ہے جمہوریہ عربیہ متحدہ اور تمام ممالک اسلامیہ کے اتحاد کی ضرورت ہے۔ مسلمان کشمیر پر ہر طرح کے وحشیانہ مظالم توڑے جا رہے ہیں اور مسلمانوں کے لیڈر جیلوں میں سڑ رہے ہیں، بھارتی حکومت نے نہایت بے رحمی کے ساتھ مسلمان کشمیر کو تختۂ مشق ستم بنا رکھا ہے۔ موتمر کے تمام نمائندوں نے اس پر چیئرز دے کر اپنی تائید کا اظہار کیا قاہرہ کے اخبارات میں یہ تمام کارروائی شائع ہوئی اور اصل بیان اور اس کا خلاصہ دونوں مجمع البحوث کی طرف سے ٹائپ ہو کر نمائندوں میں تقسیم ہوئے۔

صبح کی نشست میں جب کشمیر کے متعلق یہ کارروائی عمل میں آ چکی تو شام کی نشست میں ہندوستان کے ایک نمائندے عبدالوہاب بخاری نے جو مدراس سے آئے تھے یہ کہا کہ "کشمیر کا مسئلہ سیاسی نوعیت کا ہے اور یہ موتمر صرف علمی مسائل کے طے کرنے کے لئے منعقد ہوتی ہے، لہٰذا بنوری صاحب نے (صحیح، مفتی صاحب نے) جو کشمیر کا مسئلہ پیش کیا ہے یہ موتمر کے اغراض و مقاصد کے خلاف ہے"۔ موصوف یہ بیان دینے کے بعد میرے پاس آئے اور معذرت کی کہ "آپ ناراض نہ ہوں ہم مجبور ہیں کہ ایسا کہیں"۔ پھر جس دن اجلاس ختم ہو رہا تھا، ہندوستان کے ایک نمائندے نے اپنی تقریر جو وہ لکھ کر لائے تھے پڑھ کر سنائی کہ:

"یہ کہنا غلط ہے کہ کشمیر میں مسلمانوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ وہاں سب مسلمان بہت راحت و آسائش سے ہیں لہٰذا فلسطین کے ساتھ مسئلہ کشمیر کو تشبیہ دینا ظلم ہے"۔

ارادہ ہوا کہ اسی وقت ہی اس کی تردید کر دی جائے۔ اگرچہ اجلاس بالکل ختم ہو رہا تھا اور لوگ کھڑے ہو کر جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک پریس کا نمائندہ میرے پاس آیا اور کہا:

"یا شیخ بنوری همسّا فی اذنك والله ما كتبنا لهذا الاجير الهندي شيئا فكن على طمانينة"

ترجمہ:۔ "یا شیخ بنوری کان میں ایک بات سن لیجئے۔ اس ہندوستانی مزدور کا یہ بیان ہم پریس والوں نے بالکل نہیں لیا ہے۔ آپ مطمئن رہیں یہ بالکل نہیں آئے گا۔ آپ اطمینان رکھیں"۔

اس کے بعد نہ پریس میں یہ بیان آیا اور نہ ہم نے تردید کی ضرورت سمجھی۔ یہ ہے اصل صورت حال۔ اب بھارت کے ریڈیو کی بکواس یا کراچی کے مخصوص طبقہ کی طرف سے چہ میگوئیاں کہ موقعہ ہی نہیں دیا گیا کہ کشمیر کا مسئلہ پیش کیا جاتا، سب بہتان و افترا ہے۔ اس کی تردید و تکذیب کے لئے قاہرہ کے اخبارات میں کشمیر سے متعلق ہمارا شائع شدہ بیان بہت کافی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس بیان پر سجاد حیدر صاحب پاکستانی سفیر مقیم قاہرہ بھی بہت خوش ہوئے اور ٹیلیفون پر ہمارا شکریہ بھی ادا کیا۔ موصوف سے اس سے قبل ہماری ملاقات بھی ہو چکی تھی اور ہم ان سے کہہ چکے تھے کہ موقعہ ملے گا تو کشمیر کے مسئلہ کے متعلق ہم ضرور کوئی بیان پیش کریں گے۔

اب سے تیسرے سال مجمع البحوث کی پہلی موتمر میں ازہر نے مقام "غزہ" سرحد فلسطین میں تمام نمائندوں کا اجتماع بھی کرایا تھا اور وہاں فلسطین کے بارہ میں تجویز پیش ہوئی تھی۔ اس وقت بھی میں نے کشمیر کے بارہ میں اس قسم کے تاثرات کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اس وقت پریس کے نمائندوں نے وہ بیان نہیں لیا تھا۔ لیکن اس مرتبہ قاہرہ کے پریس والوں کا رویہ پاکستان اور کشمیر کے حق میں بہت بہتر تھا اور کشمیر کے متعلق جو کہا گیا وہ سب شائع کیا گیا۔ ایسا محسوس ہوا کہ گذشتہ سال کے پاکستانی جہاد کا تمام ممالک اور خصوصاً مصر پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔

## پُرزور اپیل

"ترجمان اسلام" ہی ایک ایسا پرچہ ہے جو ملک میں صحیح اسلامی سیاست کا داعی ہے اور ملک میں اسلامی اقدار کا محافظ ہے، لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین اس کی اشاعت کی توسیع میں وہ توجہ نہیں دیتے جو انہیں دینی چاہیئے۔ حالانکہ یہی ایک پرچہ ہے جو جمعیۃ کے نظریات کو پیش کرتا ہے اور مغربی سیاست کی جو الا لکھی کے مقابلہ میں اسلام کے نظریات و افکار کا پرچار کرتا ہے۔

لہٰذا تمام شاخوں اور جمعیۃ کے تمام اراکین سے پُرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس کی اشاعت کی توسیع کے لئے ہر ممکن کوشش کریں بلکہ ہر خریدار ایک اور خریدار مہیا کرے تاکہ جمعیۃ کے نظریات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔

ایجنٹ حضرات سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے حلقہ میں اس کی توسیع کے لئے کوشش فرمائیں۔ (ادارہ)

زاہد گکھڑوی

# اشتراکیت اور علماء دیوبند

ہفت روزہ "ایشیا" لاہور کا ۱۵ اپریل کا شمارہ اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس میں ہمارے پرانے کرمفرما جمعیۃ اتحاد العلماء کے مرکزی لیڈر اور ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے سابق ایڈیٹر جناب سید معروف شاہ صاحب خیرازی نے بزعم خویش نیشنلسٹ علماء کے سیاسی نظریات کا تجزیہ فرمایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند پر ایک ایسا بے بنیاد اور ناقابل ثبوت الزام لگایا کہ جو کسی بھی صاحب فہم انسان کے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہوں نے "نیشنلسٹ علماء اور اشتراکیت" کے زیر عنوان یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہند و پاکستان کی سیاسی تاریخ میں علماء کا جو کردار رہا ہے وہ یقیناً ناقابل فراموش ہے اور منصف مؤرخ اسے نظر انداز نہیں کر سکتا لیکن علماء نے سیاسیات میں جس قدر محنت کی اس کا فائدہ اسلام کو پہنچنے کی بجائے نیشنلزم، کمیونزم اور سوشلزم کو پہنچا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نیشنلسٹ علماء میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو دینی اعتبار سے مخلص اور اچھے لوگ ہیں۔ دیوبند سے نکل کر انہوں نے دین کی اچھی خدمت کی ہے۔ لیکن سیاسی اور معاشی اعتبار سے انہوں نے اسلام کی کوئی مستقل تصویر سامنے لانے کے بجائے کمیونزم اور سوشلزم کی حمایت کی ہے۔" اس کے بعد موصوف نے اس کی وجوہات پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے تین اسباب متعین فرمائے ہیں۔ جن کی وجہ سے علماء دیوبند نے اشتراکیت کی حمایت کی پہلا سبب ان کے نزدیک یہ ہے۔ "یہ بات بالکل تقاضائے فطرت کے مطابق ہے اور تھی کہ علماء انگریزوں کی مخالفت کرتے اور ان کی تہذیب پر تنقید کرتے۔ یہ کام ڈاکٹر اقبالؒ، مولانا مودودی اور ڈاکٹر اقبال سے پہلے اکبر الہ آبادی مرحوم بھی کر چکے تھے۔ لیکن قوم پرست علماء اس سلسلے میں اس قدر بڑھے کہ دشمن کے دشمن کو دوست بنانے کی غرض سے کمیونزم اور سوشلزم کی حمایت کرنے لگے۔"

دوسرا سبب موصوف یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اکثر علماء فلسفۂ اشتراکیت اور اس کے اثرات سے بے خبر ہیں۔ ادھر مغربی تہذیب کے خلاف بجا طور پر ان کے دلوں میں بغض و عداوت ہے اس لئے وہ اشتراکیت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔"

تیسرا سبب موصوف کے خیال میں یہ ہے:۔

"ان حضرات کی "سرخ پرستش" کی ایک وجہ یہ بھی رہی ہے کہ قوم پرست علماء کو ہمیشہ میدان کارزار میں ایسے عناصر سے واسطہ پڑا ہے جو مغربی تہذیب کے دلدادہ اور یا اس کے پروردہ تھے۔"

غرضیکہ مضمون نگار کے خیال میں دیوبند سے نکلنے والے حضرات نے اپنا اسلامی سیاسی مسلک پیش کرنے کے بجائے کمیونزم کی حمایت کی ہے اور ان کی تمام تر سیاسی خدمات کا فائدہ اسلام کو نہیں بلکہ اشتراکیت کو پہنچا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثریت کمیونزم کی حقیقت سے بے خبر تھے اور انگریز دشمنی میں حد سے تجاوز کر کے کمیونزم نوازی کی حدود تک جا پہنچی تھی۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ انہی خدمات کو موصوف "ناقابل فراموش" قرار دے رہے ہیں جن کا اسلام کو ذرہ برابر فائدہ نہیں پہنچا بلکہ الٹا ان خدمات نے اسلام کے دشمن کمیونزم کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں۔ حالانکہ تاریخ کا ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی اس الزام کی حقیقت کو پرکھ سکتا ہے کہ یہ الزام آخر کیوں گھڑا گیا اور اس پردۂ زنگاری میں کون "معشوق" ان الزامات کی تاریں ہلا رہا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ نیشنلسٹ علماء نے اسلام کی کوئی مستقل تصویر سامنے لانے کی کوشش نہیں کی یہ قطعاً غلط ہے۔ نیشنلسٹ علماء نے اس فکری و نظری میدان میں اسلامی تعلیمات کی جس طرح خدمت کی ہے اس کو نظر انداز کرنا نہ صرف حماقت ہے بلکہ اسلامی تعلیمات پر صریح ظلم بھی ہے۔ اگر ان خدمات کو معروف شاہ صاحب کی خیرہ شدہ آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان علماء کو سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے "نظریاتی یتیم" قرار دے دیا جائے۔ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کی پایۂ ناز تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام"۔ مولانا حامد الانصاری غازیؒ کی تصنیف "اسلام کا نظام حکومت"۔ مولانا محمود الحسن غازیؒ کی تصنیف "انوار الاول" اور مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خطبات ان عظیم خدمات کے ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ ان کتابوں کے مطالعہ کے بعد ہی اس بے بنیاد الزام کی حقیقت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ علماء دیوبند نے اسلام کے سیاسی اور اقتصادی نظریات کی ترویج کو اپنا مشن قرار دیا ہے یا نہیں؟ علماء دیوبند خواہ وہ نیشنلسٹ ہوں یا دوسرے، سب کا مشن ہی یہ ہے کہ اسلام کے نظریات اور اسلامی معاشرہ کی اقدار کا تحفظ کیا جائے اور اس کے علاوہ ہر نظام حکومت کو غلط اور ناقابل قبول ثابت کیا جائے خواہ وہ کمیونزم ہو یا سرمایہ دارانہ نظام ہو۔ چنانچہ مسلک دیوبند کے مایۂ ناز فرزند حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ اپنی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کے صفحہ ۳۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس سے قطع نظر کہ ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کا خاکہ کیا ہونا چاہیئے اور اس سلسلہ کے نظریاتی مباحث سے دامن کش ہو کر کتاب کے موضوع "اقتصادی نظام" کے پیش نظر ہمارے لئے ادائے فرض کی بہترین شکل یہ ہے کہ ہندوستان کے باشندوں پر اول تقریر و تحریر سے یہ ثابت کر دکھائیں کہ علمی و عملی دونوں پہلوؤں سے کائنات انسانی کے لئے امن و اطمینان اور فوز و فلاح صرف اسی صورت میں نصیب ہو سکتی ہے کہ اسلام کے معاشی نظام کے اصول و قوانین اساسی کو اپنا راہ نما بنا لیا جائے۔ اگر ہندوستان جنت نشان میں کمیونزم، سوشلزم، نیشنلزم فیسزم اپنے اپنے نظام ہائے معاشی کی تبلیغ و دعوت میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اسلام کے نظام معاشی کی دعوت و تبلیغ کے لئے میدان تنگ سمجھ کر ہم دست دعا بریدہ بن جائیں اور حرمان و یاس کو رفیق حیات بنا لیں۔"

اندازہ لگایئے جس گروہ کا مرکزی راہنما اور معتمد ترجمان کمیونزم، سوشلزم، فیسزم اور نیشنلزم کو ایک ہی دائرہ میں رکھ کر ان سب کے مقابلہ میں اسلام کے اقتصادی نظام کا نعرہ بلند کرے۔ اس گروہ پر اشتراکیت کی حمایت اور نظریاتی تہی دامنی کا الزام لگانا کس درجہ بے انصافی ہے اور حقائق کا جان بوجھ کر منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ اشتراکیت کی حمایت کا الزام لگا لینا آسان ہے مگر اس کا ثبوت فراہم کرنا بے حد مشکل ہے۔ محض بعض مقامات و مواقع میں طرز عمل کی یکسوئی اور یک جہتی کو سامنے رکھ کر اس کو سیاسی تجزیہ کی بنیاد بنا لینا حماقت ہے۔ اشتراکیت کے متعلق علماء دیوبند کے خیالات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ اگر آپ کو زیادہ تشفی کی خواہش ہے تو مولانا حامد الانصاریؒ کی تصنیف "اسلام کا نظام حکومت" اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کا مطالعہ فرمایئے۔

لیکن کیا کیا جائے، جس گروہ کا ضمیر علماء حق کے خلاف پروپیگنڈا سے اٹھایا گیا ہو، ان کی گزگز بھر لمبی زبانوں کو کیسے خاموش کیا جا سکتا ہے سید معروف شاہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے بارہ میں بھی یہی ارشاد فرمایا ہے۔ مگر اس بارہ میں صرف ان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جب نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر مسٹر غوث بخش بزنجو نے گذشتہ دنوں لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم اس ملک میں صرف کمیونزم چاہتے ہیں تو اس

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنہ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

اس پر صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت جس میں سیدنا سعد ابن ابی وقاصؓ، سیدنا ابوہریرہؓ، سیدنا زید بن ثابتؓ، سیدنا حسین ابن علیؓ وغیرہم تھے، باغیوں سے لڑنے کو نکلے۔ امیرالمومنین کو جب پتہ چلا تو کہلا بھیجا کہ اپنا ہاتھ روکے رکھیں اور کسی سے کوئی تعرض نہ کریں۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو۔ یہ سن کر یہ لوگ واپس آ گئے۔

(ابن الاثیر جلد ۳ ص۸۱، البدایہ جلد ۷ ص۱۷۶)

جمعہ کے اس واقعہ نے صورت حال کو اور زیادہ نازک کر دیا۔ جس سے صحابہؓ کو بڑی تشویش لاحق ہوئی۔ امیرالمومنین کے گھر کا محاصرہ زیادہ سخت کر دیا گیا تھا، اکثر صحابہ خانہ نشین ہو گئے تھے کیونکہ امیرالمومنین ان کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اب صحابہؓ نے اپنے بیٹوں کو امیرالمومنین کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ چنانچہ سیدنا حسنؓ، سیدنا حسینؓ، سیدنا عبداللہ ابن زبیرؓ اور سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ وغیرہم کاشانہ خلافت پر پہرہ دے رہے تھے تاکہ کوئی باغی آپ تک نہ پہنچ سکے۔ (البدایہ جلد ۷ ص۱۷۶، الکامل جلد ۳ ص۸۱)

حالات لمحہ بہ لمحہ زیادہ نازک صورت اختیار کرتے جا رہے تھے اور باغیوں کے قبضہ کی وجہ سے مدینہ میں ایک خوف و ہراس طاری تھا محصور ہونے کے بعد جب آپ کا داخلہ مسجد میں بند کر دیا گیا تو آپ نے سیدنا ابو ایوب انصاریؓ کو مسجد نبوی میں امام مقرر فرمایا، لیکن باغیوں نے ان کو فرائض امامت سے معزول کر کے غافقی ابن حرب کو امام مقرر کر دیا (طبری جلد ۵ ص۱۰۷)

امیرالمومنین کے لئے پانی تک بند کر دیا گیا ام المومنین ام حبیبہ صلواۃ اللہ علیہا اور سیدنا علیؓ باغیوں کو سمجھانے کے لئے تشریف لے گئے لیکن انہوں نے ان دونوں حضرات کی ایک نہ سنی بلکہ الشام ام المومنین صلواۃ اللہ علیہا کی شان میں سخت سست الفاظ استعمال کئے اور آپ کے خچر کو جس پر آپ سوار تھیں زخمی کر کے گرا دیا چند حضرات نے بڑی مشکل سے ام المومنینؓ کو وہاں سے الگ کیا۔ (طبری جلد ۵ ص۱۲۷)

مدینہ پر غافقی ابن حرب اور اس کی جماعت کا پورا تسلط تھا۔ گویا سبائیوں نے مدینہ پر مارشل لاء کی سی کیفیت طاری کر دی تھی اور مصر، کوفہ اور بصرہ وغیرہ کے ہزاروں سبائی مدینہ طیبہ کے گلی کوچوں میں دندناتے پھر رہے تھے اور کوئی ان کو روکنے والا نہیں تھا۔ اکابر صحابہؓ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مختلف تجاویز پیش کیں۔ حضرت زید ابن ثابتؓ نے عرض کی کہ انصار کی ایک جماعت دروازے پر حاضر ہے۔ اگر ارشاد ہو تو وہ جان تک کی بازی لگانے کو تیار ہے لیکن امیرالمومنین نے فرمایا کہ میں جنگ کی اجازت ہرگز نہیں دوں گا۔

(طبقات ابن سعد جلد ۳ ق اول ص۴۸، العواصم من القواصم ص۱۳۳ تعلیقہ)

سیدنا مغیرہ ابن شعبہؓ نے کہا۔ "امیرالمومنین! یا تو آپ مقابلہ کیجئے یا پھر عقب دروازے سے نکل کر مکہ یا شام کو چلے جایئے۔ شام کے لوگ بہت وفا شعار ہیں اور وہاں سیدنا معاویہؓ بھی موجود ہیں"۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ "مقابلہ میں کسی صورت نہیں کروں گا، کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ پہلا خلیفہ نہیں بننا چاہتا جس کے ہاتھوں آپ کی اُمت کی خونریزی کا آغاز ہو۔ اور جوار رسولؐ کو میں کسی صورت بھی چھوڑنا نہیں چاہتا۔ (مسند احمد ابن حنبل جلد ۳ ص۶۷)

باغیوں نے اپنی ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ امیرالمومنین کی شمع حیات کو جلد از جلد خاموش کر دیا جائے کیونکہ انہیں اس کام کی تاخیر میں کچھ خطرات پیش آنے کا ڈر تھا۔ ادھر آپ کو بھی اپنی شہادت کا یقین ہو چکا تھا۔ ادھر محاصرہ کو بھی اکچاس دن ہونے کو آئے تھے۔ (مروج الذہب جلد ۲ ص۳۵۵) اب آپ نہایت صبر کے ساتھ اس لمحہ کے منتظر تھے۔ جمعہ کے روز سے روزہ تھا۔ ایک پاجامہ جسے آپ نے کبھی زیب تن نہیں فرمایا تھا اس روز پہنا۔ بیس غلام آزاد کئے اور کلام اللہ کھول کر پڑھنا شروع کر دیا (انساب الاشراف بلاذری جلد ۵ ص۸۲، مسند احمد ابن حنبل جلد ۱ ص۷۲، البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۱۸۲ اور طبری جلد ۵ ص۱۲۵، ۱۲۸)

صدر دروازہ پر سیدنا حسینؓ، سیدنا حسنؓ، سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ، سیدنا ابن زبیرؓ اور کئی صحابہ زادوں کا پہرہ تھا، لہٰذا باغی صدر دروازے سے قصر خلافت میں داخل نہ ہو سکے۔ کچھ لوگ مکان کے عقب سے چڑھ کر اندر داخل ہو گئے لیکن امیرالمومنین کو تلاوت میں مشغول پا کر واپس لوٹ آئے۔ اس کے بعد محمد ابن ابی بکر نے جو سیدنا عثمانؓ کے بڑے دشمنوں میں سے تھا بڑھ کر امیرالمومنین کی ریش مبارک پکڑ لی۔ آپ نے نظر اٹھا کر جو دیکھا تو وہ محمد بن ابی بکر تھا۔ آپ نے فرمایا، بھتیجے! اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو تو کبھی ایسا نہ کر سکتا۔ یہ کلمات سن کر محمد نادم ہو کر واپس چلا گیا۔

(طبری جلد ۵ ص۱۳۱، البدایہ جلد ۷، ص۱۸۲، مروج الذہب جلد ۲ ص۳۵۴، ابن الاثیر جلد ۳ ص۹۰)

اس کے بعد غافقی ابن حرب نے آگے بڑھ کر قرآن پاک کو پاؤں سے ٹھکرایا (طبری جلد ۵ ص۱۳۰)

اسی اثنا میں کنانہ ابن بشر نے پیشانی پر اس زور سے لوہے کی لاٹ ماری کہ سیدنا عثمانؓ پہلو کے بل گر پڑے اور خون کا فوارہ قرآن پاک کے اوراق پر جاری ہو گیا۔ گرتے ہی آپ کی زبان سے "بسم اللہ توکلت علی اللہ" کے الفاظ نکلے (طبری جلد ۵ ص۱۳۳) اس کے بعد عمرو بن الحمق نے سینہ پر چڑھ کر کئی وار کیے۔ آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ نائلہؓ آپ کو بچانے کے لئے دوڑیں لیکن سودان ابن حمران کی تلوار کے وار سے اُن کی تین انگلیاں کٹ گئیں۔ پھر سودان ابن حمران نے بڑھ کر داماد رسول، پیکر حلم و حیا اور جامع قرآن کو شہید کر دیا۔ شہادت کے خون کا پہلا قطرہ اس آیت پر گرا۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ اور اس وقت آپ جس آیت کو تلاوت فرما رہے تھے وہ یہ تھی۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (پ ۴ ع ۸)

(طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۵۱-۵۲، طبری جلد ۵ ص۱۲۶، البدایہ جلد ۷، ص۱۸۸، انساب الاشراف جلد ۵ ص۸۳-۸۴)

## شہادت کے بعد

امیرالمومنین کی شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی، جس کو سن کر صحابہؓ مضطرب اور بے قرار ہو گئے۔ سیدنا علیؓ نے جس وقت یہ خبر سنی، دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔ "اے اللہ! میں عثمانؓ کے خون سے بری ہوں"۔ سیدنا حذیفہؓ نے فرمایا۔ "عثمانؓ کی شہادت سے وہ رخنہ پیدا ہو گیا ہے جسے پہاڑ بھی بند نہیں کر سکتا"۔

سیدنا ابن عباسؓ نے فرمایا۔ "اگر ساری مخلوق اس قتل میں شریک ہوتی تو قوم لوط کی طرح اس پر آسمان سے پتھر برستے"۔

(طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۵۶-۵۷)

(باقی آئندہ)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال رحیم آباد

# عالم عرب اور مغربی سامراجیوں کی نئی چالیں

## مشرق وسطیٰ کی سیاست پر ایک نظر

عالم عرب اس وقت دو واضح کیمپوں میں تقسیم نظر آرہا ہے۔ یہ دو اصل دو ذہنوں کی تقسیم ہے جسے گذشتہ ایک صدی کی سیاست نے پیدا کیا ہے اور پروان چڑھایا ہے۔ ایک ذہن کے نمائندہ شاہ فیصل اور ان کے حامی عناصر ہیں اور دوسرے ذہن کی نمائندگی صدر ناصر اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے کی جا رہی ہے۔

چونکہ ان دونوں ذہنوں کی نشو و نما قطعی مختلف حالات اور متضاد محرکات کے تحت ہوئی، اس لئے ان دونوں ذہنوں کی کشمکش اور تصادم سے پیدا ہونے والے واقعات کو اس وقت تک صحیح اور مکمل طور پر نہیں سمجھا جا سکتا، جب تک کہ ان حالات و محرکات کو سامنے نہ رکھ لیا جائے جن کے جداگانہ ماحولوں میں یہ ذہن پیدا ہوئے بڑھے اور اب دو طاقتوں کی صورت میں ایک دوسرے کے بر مقابل ہو کر نمودار ہو رہے ہیں۔

اسرائیلی اور مغربی استعمار کی کامیابی صرف اس امر پر منحصر ہے کہ کسی طرح ان دونوں ذہنوں کو ایک دوسرے کے ساتھ برسر پیکار رکھا جائے اور پے در پے ایسے حالات پیدا کئے جاتے رہیں کہ یہ دونوں ذہن ایک دوسرے سے بعید اور ایک دوسرے سے خائف ہوتے رہیں نیز ان کوششوں کو ناکام اور بے اثر بنایا جاتا رہے جو ان دونوں ذہنوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دینے والی اور ایک دوسرے کا باہم حلیف بنا دینے والی ہیں۔ نیز عرب میں ابھرنے والی ہر نئی قوت کو ان دونوں ذہنوں کے کیمپوں سے باہر نہ نکلنے دیا جائے۔

عالم اسلام کے اتحاد کا دار و مدار عرب ملکوں کے باہمی اتحاد کے قیام پر ہی ممکن الحصول ہے۔ عربوں کا اتحاد اس وقت تک حاصل نہیں کیا جا سکتا، جب تک عرب کے مذکورہ بالا دونوں ذہنوں کی کشمکش کے پس منظر کو جان کر کوئی حقیقت پسندانہ اور قابل عمل اقدام عمل میں نہیں لایا جاتا

در اصل عالم اسلام کے اتحاد کی راہ کا سنگ گراں بھی انہیں عوامل کا آفریدہ ہے جنہوں نے عالم عرب میں تفریق و تقسیم کا بیج بویا۔

یہ نظریہ محض مفروضہ نہیں بلکہ مشرق وسطیٰ کے ماضی قریب کے تاریخی حقائق پر مبنی اور گہری مستقبل بینی کا حامل ہے کہ جب تک عالم عرب کا اتحاد اور پھر اس کے دائرے میں مغربی افریقہ یا اقصائے مغرب کا اتحاد شامل کر کے ان عوامل کو بے اثر نہیں بنا دیا جاتا جو گذشتہ ایک صدی سے لگاتار عرب، افریقہ، ایشیا بلکہ پورے مشرق کی تقسیم و تفریق کے کام میں لگے ہوئے اور عالم اسلام میں انتشار پیدا کرنے کے اصل ذمہ دار ہیں، اس وقت تک اسلامی اتحاد کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

اسلام کی ابتدائی تاریخ نے اپنی عالمگیر پیشقدمی کی جو راہ بنائی تھی وہ بھی یہ ہی تھی کہ اولاً اس نے پورے جزیرۃ العرب کو اپنے اثر میں لیا، پھر شام، ایران اور مصر کی آخری حدود تک پورے مشرق وسطیٰ کو اس دائرے میں شامل کیا اور پھر یہ دائرہ افریقہ اور اقصائے مغرب کے ملکوں تک وسیع کر دیا، حتیٰ کہ ساحل یورپ اور وسط ایشیا کے ممالک اس کے دائرۂ اثر و اقتدار میں داخل ہو گئے۔

قرن اول کی ایک صدی کا یہ ابتدائی تاریخی عمل ان گذرگاہوں کی نشاندہی کرتا ہے، جن سے گذر کر عالمگیر اسلامی اتحاد کی منزل تک پہنچا جا سکتا ہے۔

مغرب کی اسلام دشمن استعماری قوتیں مسلمانوں کے قافلہ کو تاریخ کی نشان زدہ ان گذرگاہوں پر جانے سے شدت کے ساتھ مانع آ رہی ہیں اور اس کے لئے وہ ذہنی، فکری و عملی حربوں کے بے شمار وار آزمائے چلی جا رہی ہیں، حتیٰ کہ خود اسلام کے مقدس نام اور اس سے وابستہ آرزوؤں کے جذبات تک کو اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے فریب کارانہ طور پر استعمال کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔

عربوں کی موجودہ باہمی کشمکش کے پیچھے بھی کے پس پردہ واقعات کی چوکڑیاں کام کر رہی ہیں۔ ان پر ایک نظر ڈال کر دیکھیں کہ یہ ہنگامے کس گود میں پرورش پا کر نکلے ہیں۔

اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر سے ہی عرب اور مشرق وسطیٰ میں یورپین قوموں بالخصوص انگریزوں اور فرانسیسیوں کا اثر و رسوخ پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ نپولین کی شکست کے بعد اس علاقہ میں انگریزوں کے عمل و دخل کی راہ زیادہ ہموار ہو گئی تھی۔ سوڈان میں مہدوی درویشوں کے خلاف لارڈ کچنر کی فوجی مہم کی کامیابی کے بعد تو عرب دنیا میں انگریزوں کو اثر و رسوخ پھیلانے کا کھلا میدان ہاتھ آ گیا اور انہوں نے عرب شیوخ و سرداروں کے ساتھ خفیہ روابط تیزی سے قائم کرنا شروع کر دیئے۔

اس زمانہ میں عرب و افریقہ اور ایشیا کے متعدد مسلمان ملکوں کی سربراہی ترکی کی خلافت عثمانیہ کو حاصل تھی۔ عرب کے یہ شیوخ و سردار بھی خلافت ترکیہ کے ماتحت اور وظیفہ خوار تھے۔ انگریزوں نے ان شیوخ و سرداروں کو اس بات پر آمادہ کرنا شروع کیا کہ وہ خلافت ترکیہ سے بغاوت کر کے اپنے لئے خود مختاری حاصل کریں۔ اس سلسلے میں انگریزوں نے انہیں اپنی مکمل حمایت، مدد بلکہ حفاظت تک کا یقین دلایا۔ بعض ایسے شیوخ و سردار جو پہلے سے ہی حکومت ترکیہ کے خلاف خودسری کا اظہار کر رہے تھے، انہیں انگریزوں نے مزید حوصلہ و ہمت دلائی۔

سعودی عرب کی موجودہ حکومت شاہ عبدالعزیز ابن سعود کی حاصل کردہ ہے۔ ابن سعود کا خاندان ایک عرصہ تک کویت میں جلاوطن رہا اور بیسویں صدی کے بالکل اوائل میں عبدالعزیز نے جرأت مندی کر کے نجد میں اپنا کھویا ہوا علاقہ اپنے حریف سے واپس لے لیا۔

ابن سعود کی نئی حکومت نے خلافت ترکیہ کے ماتحت رہنا پسند نہیں کیا، اور اول دن سے ہی انگریزوں نے وسط عرب اور صحرائے نجد کی اس چھوٹی سی ریاست کے ساتھ اپنے دوستانہ و ہمدردانہ تعلقات قائم کر لئے تھے، حتیٰ کہ "فلبی" نام کا ایک انگریز جو عربی زبان کا فاضل تھا مسلمان ہو کر ابن سعود کے ساتھ رہنے لگا تھا۔

۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کے موقعہ پر برطانیہ خلافت ترکیہ کا حریف تھا

انگریزوں نے اس موقعہ پر ترکی کی حکومت کے خلاف عرب کے شیوخ و سرداروں سے بڑا کام لیا۔ اس علاقہ میں نہ صرف خلافت ترکیہ کا پورا نظام حکومت معطل کرا دیا بلکہ عرب علاقوں سے ترکی کی جنگی امداد تک رکوا دی، اور مواصلات کا تمام نظام درہم برہم کروا دیا۔ حتیٰ کہ حجاز ریلوے لائن بھی تباہ کر ڈالی۔

نجد میں متعین ترکی گورنر کو ابن سعود نے مار بھگایا اور نجد کا سارا علاقہ ابن سعود کے تصرف میں آ گیا۔

انگریز اسی زمانہ میں عرب کے شیوخ و سرداروں

کو ماہانہ وظیفے بھی دیتے رہتے تھے اور مختلف سیاسی امیدیں بھی انہیں دلاتے رہتے تھے۔ والی حجاز، شریف کو پورے عرب کا تاجدار بنانے کا وعدہ تھا۔ ساتھ ہی اسے انگریز ماہانہ بیس ہزار روپیہ بھی بطور عطیہ دیتے تھے۔ ابن سعود کو بھی ۵ ہزار روپیہ ماہانہ دیا کرتے تھے۔

پہلی جنگ عظیم ختم ہوئی تو ترکی کا بیشتر مشرقی و مغربی علاقہ انگریزوں کے تصرف میں آگیا انہوں نے اپنے حامی عرب کے شیوخ و سرداروں کو اپنے زیر حمایت و تولیت میں لے لیا، البتہ شریف مکہ سے کیا گیا وعدہ، عرب کی بادشاہت کا مسئلہ اس لئے پیچیدہ بن گیا کہ یورپ کے یہودیوں کے ساتھ فلسطین میں اسرائیلی سلطنت کے قیام کا وعدہ بھی برطانیہ، فرانس اور امریکہ مشترکہ طور پر کر چکے تھے، اس لئے شریف کا کانٹا نکالنا ضروری ہو گیا۔

چنانچہ دنیا نے ایک دن یہ سنا کہ ابن سعود نے طائف، مکہ اور مدینہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ شریف جدہ کی راہ سے فرار ہو گیا اور حجاز پر اس کی حکمرانی ختم ہو گئی ہے۔ بعد میں انگریزوں نے اپنے وعدہ کے طور پر ایک متحدہ مملکت کی صورت میں نہیں بلکہ جدا جدا عراق، شام اور اردن کے علاقے شریف کے تینوں بیٹوں کے درمیان تقسیم کر دیئے، اور پھر اچانک کسی درپردہ سازباز کے تحت شام کے علاقہ میں فرانس کی فوجیں داخل ہو گئیں اور شریف کا جو لڑکا وہاں والی بنایا گیا تھا اسے نکال دیا گیا۔

خاص فلسطین کا علاقہ انگریزوں نے اپنی براہ راست تحویل میں رکھ لیا، اور یہاں سے مفتی اعظم، جنہوں نے فلسطین کی آزادی کی خاطر جنگ عظیم اول کے دوران ٹرکی حکومت کی خدمات سے ہاتھ کھینچ لیا تھا، انگریزوں کی اس کارروائی پر حیران و ششدر رہ گئے۔

جزیرۃ العرب اب مندرجہ ذیل ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

فلسطین، اردن، عراق، شام اور نجد و حجاز۔ فلسطین براہ راست انگریزوں کے تسلط میں۔ عراق و اردن انگریزوں کے زیر حفاظت شریف کے دو لڑکوں کے زیر حکومت اور نجد و حجاز شاہ عبدالعزیز ابن سعود کی ملوکیت میں۔

اس کے علاوہ خلیج فارس سے وادی یمن تک جنوبی عرب کا سارا علاقہ ۲۷ سے زیادہ ٹکڑوں میں برطانیہ کے زیر تقلب مختلف شیوخ کی سٹیٹوں میں علیحدہ علیحدہ ریاستوں کی شکل میں تقسیم کر دیا گیا۔ یمن کی ریاست اور عدن کا علاقہ ان کے ماسوا تھا۔ اس قطع و برید کے نتیجہ میں جو حکمران طبقہ برسر اقتدار آیا وہ انگریزوں کا مرہون منت اور دولت دار تھا۔

سعودی عرب میں تیل کی دریافت نے امریکہ کی دلچسپیاں بھی اس علاقہ میں پیدا کر دیں اور امریکہ اور سعودی عرب کے درمیان گہرے تعلقات قائم ہوتے چلے گئے۔

مشرق وسطیٰ کے معاملات سے تنہا امریکہ کی دلچسپیاں اس حد تک بڑھ گئیں کہ عربین امریکن آئل کمپنی کے پندرہ روزہ رسالہ "آرام کو" والڈ ڈائجسٹ کے ایک مضمون کے مطابق جسے کراچی کے امریکی سفارت خانہ کے جاری کردہ انگریزی ماہنامہ PANORAMA بابت اپریل ۱۹۶۶ء میں بھی نقل کیا گیا ہے کہ اگر ۱۹۳۹ء میں مشرق وسطیٰ کے معاملات سے متعلق تعلیم و تعلم کے ادارے پورے امریکہ میں صرف دس تھے تو آج ایسے اداروں و شعبوں کی تعداد بڑھ کر تین سو تک پہنچ گئی ہے، اور اس وقت امریکہ کے صرف ہائی سکولوں میں عربی زبان کا کورس لینے والے طلباء کی تعداد تین ہزار ہے۔

اس مضمون میں واضح طور پر اعتراف کیا گیا ہے کہ امریکہ کی یہ دلچسپی اس کے قومی مفادات کی بنا پر ہے۔ اس مقصد کے لئے خاص طور پر ایسے افراد تیار کئے جاتے ہیں جو عرب اور مشرق وسطیٰ کی زبانوں، عربی، فارسی و ترکی وغیرہ پر کامل عبور رکھتے ہوں، وہاں کے رسوم و رواج سے پوری طرح واقف ہوں۔ اور مسلمانوں کی تاریخ، دینیات و قانون وغیرہ پر ماہرانہ گفتگو کر سکتے ہوں۔

یہ تو تنہا امریکہ کا حال ہے جس کی مشرق وسطیٰ میں دلچسپی کی عمر ابھی تیس سال کی بھی نہیں لیکن یورپ کے ممالک بالخصوص برطانیہ، فرانس جرمنی تو تین صدیوں سے اس طرح کی تیاریاں کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان کا کیا حال ہوگا۔

عرب ریاستوں کی موجودہ حدبندی، ان ریاستوں کے حکمرانوں کا موروثی اقتدار اور مغربی استعمار کے روز افزوں مفادات نے باہم مل کر ایک ایسے رجعت پسند ذہن کی تخلیق، تشکیل و نشو و نما، عرب کے اندر کر دی ہے جو اپنی خوشحالی آسودگی اور سرافرازی کو امریکہ اور یورپ کی جی حضوریوں کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ وہ اپنے مخصوص مفادات کے پیش نظر کوئی ایسی وجہ نہیں پاتا جس کی بنا پر مغربی استعمار کی مخالفت ضروری سمجھے یا اس کی دوستی کو قابل اعتماد نہ جانے۔ اسے لے دے کے صرف ایک ہی شکایت ہے اور وہ اسرائیلی سلطنت کے قیام کی۔ لیکن یہ شکایت بھی صرف اس حد تک ہے کہ اس کے اقتدار و مفادات کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ اگر اس کی مضبوط ضمانت مل جائے تو وہ یہ تلخ گولی بھی نگل جانے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔

عرب کا یہ ذہن جس کے پیچھے کم و بیش پچاس سال کی مغرب دوستی کے عوامل کام کر رہے ہیں آج اس لئے اور بھی مغرب سے زیادہ قریب اور وابستہ رہنا چاہتا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر سرمایہ داری اور اشتراکیت کی جو سرد جنگ جاری ہے، اس کے خصوصی مفادات کا رشتہ اور مستقبل کے تحفظ کی امیدیں سرمایہ دارانہ بلاک کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔

شاہ فیصل آج کی عرب دنیا میں مذکورہ بالا ذہن کے عظیم نمائندے اور عظیم قائد ہیں۔ یہ ذہن جو عرب کے شاہوں اور شاہ پرستوں کا ذہن ہے۔ اسلامی اتحاد کی دعوت کا بھی حامی ہے اور اس مقدس اتحاد کی دعوت کو بڑی ہی پُرامید تمناؤں کے ساتھ سننے لگتے ہیں۔ لیکن مغربی استعمار اور امریکہ اسلامی اتحاد کی اس دعوت کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کے لئے امریکہ کے ایک سابق صدر آئزن ہاور کا یہ فقرہ نقل کر دینا شاید بے محل نہیں ہوگا۔ جو انہوں نے اپنی مرتب کردہ کتاب یادداشت (MEMOIRS) میں تحریر کیا ہے۔

سعودی عرب کے سابق شاہ سلطان سعود ۱۹۵۷ء میں امریکہ کے سرکاری دورے پر گئے تو آئزن ہاور لکھتے ہیں کہ دوران گفتگو ہم نے انہیں کہا کہ "عرب میں پیدا ہونے والے اور روز بروز پھیلنے و بڑھنے والے انقلابی رجحانات کو آپ اسلامی اتحاد کے میثاق کے ذریعہ روکنے کا منصوبہ بنائیے"

اس ذہن کے برعکس ایک اور ذہن بھی عرب میں پیدا ہوا اور پرورش پاتا رہا۔ یہ ذہن جس کی اولین تخم ریزی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان سے ہجرت فرمانے کے بعد حجاز مقدس میں بیٹھ کر کی۔ پھر اس کی آبیاری حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی فرماتے رہے۔ جیسے حضرت جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ نے مصر جا کر باقاعدہ ایک مدرسۂ فکر کی شکل دی۔ جس کی توسیع و اشاعت ایک مدت تک شیخ العرب والعجم حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے اندر بیٹھ کر فرماتے رہے، اور جو بالآخر مصر و شام و عراق میں مغربی استعمار کے خلاف احتجاج کی صورت میں نمودار ہوا اور مصر میں جس نے باقاعدہ تحریک آزادی کی شکل اختیار کی۔ جس کی سربراہی، سعد زغلول پاشا اور ان کے ساتھیوں نے قید و بند اور دار و رسن کی سختیوں سے گذرتے ہوئے ایک مدت تک

(باقی آئندہ)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# ختم نبوت اور حدیث نبوی

(قسط نمبر ۲)

دوسری بات اس سلسلہ میں یہ ہے کہ نئی نبوت اب امت محمدیہ کے لئے رحمت کا باعث نہیں بلکہ نقصان کا باعث ہے، کیوں؟ اس لئے کہ جب کسی قوم میں کوئی نبی آتا ہے تو خوراً کفر و ایمان کا سوال پیدا ہو جاتا ہے جو اس پر ایمان لے آئیں گے وہ مومن ہوں گے اور جو اس کی نبوت کا انکار کریں گے وہ کافروں کی قوم میں داخل ہو جائیں گے۔ گویا کہ نبی کے آنے پر ایک امت دو گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ یہ دو گروہوں کی تقسیم اور کفر و ایمان کے سوال کا اٹھ کھڑا ہونا امتوں کے لئے کتنا بڑا اور کتنا سخت اور کتنا نقصان دہ مقام ہوتا ہے۔ اس کو صرف وہی سمجھ سکتا ہے جس نے گذشتہ اقوام کی تاریخ کا گہری نگاہ سے مطالعہ کیا ہو۔ زیادہ دور کیوں جائیں۔ سب سے آخری دو رسولوں ہی کو دیکھ لیجئے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام تشریف لائے تو حضرت موسٰے علیہ السلام کی امت (یہودیوں) میں سے کتنے لوگ ان پر ایمان لاکر ایمان کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے اور کتنے کفر کی ذلت کی گہرائیوں میں اوندھے منہ گرے اور جہنم اور لعنت کا طوق اپنے گلے میں پہنا۔ پھر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے پر کتنے یہودی اور عیسائی آپ پر ایمان لائے اور کتنے انکار کر کے کفر کی ابدی سزا عذاب جہنم کے مستحق ہوئے۔ ان سب حقائق کے پیش نظر یہ کہنا پڑتا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت امت مسلمہ کے لئے ایک بہت رحمت کا باعث ہے جس کی بدولت اللہ تعالٰے نے امت کو ایک بہت بڑے امتحان سے محفوظ فرما لیا ہے اور امت کی ایک عالمگیر برادری کو قیامت تک قائم رکھا ہے۔ اگر بالفرض نبوت جاری رہتی اور آپ کے بعد کوئی اور نبی آتا تو یقیناً وہی صورت ہوتی جو پہلے انبیاء کے زمانوں میں ہوئی کہ آپ کی امت کے بہت تھوڑے لوگ اس کو مانتے اور زیادہ تر انکار کرتے۔ جس سے کافروں اور جہنمیوں کی تعداد زیادہ ہوتی اور مومن اور جنتیوں کی بہت کم۔ نتیجہ یہی ہوتا کہ انکار کرنے والوں کو اللہ کے عذاب کا مستحق ہونا پڑتا۔ مزید برآں امت کی عالمگیر برادری پارہ پارہ ہو کر رہ جاتی۔ پس اللہ جل شانہٗ نے اس امت پر جو سب سے بڑا فضل فرمایا وہ یہی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء کا سلسلہ ختم فرما دیا۔ اور آپ کی امت کو کفر و لعنت کے خطرہ سے محفوظ کر کے قیامت تک کے لئے مطمئن کر دیا کہ اب نہ صرف تمہاری بلکہ ساری دنیا کی نجات اس رسول (جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں میں ہے، اور جنت و جہنم کا دارو مدار آپؐ کی تابعداری اور نافرمانی پر ہے۔ مختصر یہ کہ مسئلہ ختم نبوت صرف ایک مسئلہ اور دینی عقیدہ ہی نہیں بلکہ اللہ جل شانہٗ کے اس فیصلہ کا عنوان ہے کہ اب ساری دنیا کے لئے نجات کا دارو مدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور تابعداری پر ہے۔ پس اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی نئی نبوت کی گنجائش نکالتا ہے وہ نہ صرف اس مسئلہ اور عقیدہ کا انکار کرتا ہے، جس کا انکار کفر ہے بلکہ وہ اس سارے دینی نظام کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے جو اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے ساتھ قائم کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس شے کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جو شخص آپ کے بعد نبوت کا دعوےٰ کرتا ہے یا کسی نبوت کے دعویدار پر ایمان لاتا ہے تو گویا کہ نجات کی آخری شرط بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بعد والے نبی کو قرار دیتا ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد اپنے متعلق لکھتا ہے یا اس کی امت اس کے متعلق اعتقاد رکھتی ہے

(۲) صحابی رسول حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبیٌ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مسلم جلد ۱ صـ۳۴۸)

ترمذی جلد ۲ صـ۱۱۲ - ابوداؤد صـ

کہ میری امت میں تیس بڑے کذاب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں (اور خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے) کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے ایک عام مغالطہ کو کس طرح طشت از بام کر دیا۔ وہ یہ کہ وہ اپنی مستقل نبوت کا دعویٰ نہیں کریں گے بلکہ کہیں گے کہ ہم "امتی نبی" ہیں۔ یعنی ایک طرف سے امتی ہیں اور ایک طرف سے نبی۔

نبوت کی یہ پیشگوئی کس قدر سچی ہے حتٰی کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مدعی نبوت جو حدیث کی زبان میں "کذاب" اور "دجال" ہے، نبوت کے ایک ایک حرف کی اپنے دعویٰ سے تائید کرتا ہے، چنانچہ لکھتا ہے:۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت، وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالٰے کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا مخاطب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔

(حقیقۃ الوحی۔ از مرزا غلام احمد قادیانی صـ۱۵۰)

اسی کتاب میں ایک اور جگہ یہی مدعی نبوت لکھتا ہے

"بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے ..... سو خدا نے ان معنوں میں آپ کو "خاتم الانبیاء" ٹھیرایا"

(حقیقۃ الوحی صـ۲۸)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی امتی نبی کی بھی گنجائش نہیں اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ بقول جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کذاب اور دجال ہے۔

اس حدیث نے قرآنی لفظ... "خاتم النبیین" کا معنی بھی متعین کر دیا اور وہ معنی خود لسان نبوت سے نکلا کہ "لا نبی بعدی"۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس معنی سے زیادہ معتبر معنی اور کوئی ہو نہیں سکتے۔ اس وجہ سے کہ یہ معنی وہ بیان کر رہا ہے جس پر آیت خاتم النبیین اتری اور بقول مرزا غلام احمد کا ایانی:۔

"مفہوم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح و تفسیر ہرگز معتبر نہیں"۔

(تبلیغ رسالت جلد اول صـ۱۲۱)

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا الحافظ محمد علی صاحب صدیقی

# سُنّت کی تاریخی حیثیت

امام سخاوی مشہور حافظ محمد بن ابی حاتم کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

"اللہ پاک نے اس امت کو اسناد کی نعمت دے کر تمام امتوں میں اشرف اکرم اور افضل بنایا ہے۔ دنیا کی تمام قوموں میں کسی کے پاس یہ نعمت نہیں ہے۔ ان کے پاس دین کے نام پر جو بھی عملی سرمایہ ہے اس میں بیحد بیرونی ملاوٹ ہے۔ اصلی اور اضافی مادے میں امتیازی شکل ہے اور امت محمدیہ کے پاس جو عملی سرمایہ ہے اس کے بیان کرنے والے اول تو بیحد پاکباز پاک سیرت ایسے حضرات ہیں جو اپنے زمانے میں صداقت، امانت اور حافظہ کی قوت میں شہرت رکھتے ہیں اور اس کے باوجود امت نے ان میں بھی سب سے زیادہ ضابط اور زیادہ سے زیادہ طویل صحبت والوں کی تلاش و جستجو کی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایک سنت ۲۰ سے زیادہ سندوں کے ساتھ قید تحریر میں آئی ہے۔ یہ اس امت پر اللہ کا بہت بڑا انعام ہے۔ ہم اس نعمت پر اللہ سے توفیق شکر کے طلبگار ہیں۔"

(توضیح الافکار)

## اسناد عالی

یہ تاریخ کی قوت ہی ہے کہ صرف اسناد ہی نہیں بلکہ محدثین اور حفاظ حدیث ... کے مقصد کی خاطر برسوں شہر بدر مارے مارے پھرے ہیں کہ حدیث میں کم سے کم واسطوں سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہو۔ حافظ ابن الصلاح فرماتے ہیں جس قدر علو ہوگا، وسائط کم ہوں گے اور جس قدر وسائط کم ہوں گے اسی قدر ارشاد خلل سے محفوظ ہوگا۔ اس قسم کی سند کو اجل الاسانید کہتے ہیں۔

علو کی سب سے اعلیٰ اور برتر وہ صورت ہے جس میں حافظ حدیث خود حضور انور سے بیک واسطہ حدیث نقل کرے۔ اس قسم کی روایات متقدمین میں اگرچہ بہت سے محدثین سے آئی ہیں، جیسے امام شعبی، ابراہیم نخعی وغیرہ۔ مگر ائمہ اربعہ میں امام اعظم ابوحنیفہ اپنے شرف خاص میں ممتاز ہیں کہ ان کو بارگاہ رسالت سے بیک واسطہ شرف تلمذ حاصل ہے اگرچہ کچھ محدثین متاخرین کو اس کی صحت میں کلام ہے ورنہ دو واسطوں سے تلمذ کو ان کے لئے سب ہی مانتے ہیں۔ قاضی ابویوسف اور امام محمد کی کتاب الآثار پڑھیئے تو آپ کو اس کی صداقت معلوم ہو جائے گی۔

## طرق و اسانید سنت

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تاریخ السنہ میں ایک سنت ایک ہی طریق یعنی سلسلہ سند سے نہیں بلکہ کئی کئی طریقوں سے روایت ہو کر آتی ہے اور جب محدثین احادیث کی تعداد کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے مراد متون حدیث نہیں بلکہ طرق و اسانید ہیں حافظ سخاوی لکھتے ہیں کہ بہت سی حدیثیں سو سو سندوں سے مروی ہیں اور حدیث انما الاعمال بالنیات کے متعلق حافظ ابو اسمٰعیل سماوی ہروی سے منقول ہے کہ انہوں نے اس کو سات سو طریق سے لکھا ہے۔ اب یہ حدیث اصطلاح محدثین میں ایک حدیث نہیں بلکہ سات سو حدیثیں ہیں۔

آج کل یہ اعتراض عام ہے کہ حدیث کے موجودہ ذخیرہ میں چند ہزار سے زائد حدیثیں نہیں ہیں اور محدثین یہ کہتے ہیں کہ ہم نے لاکھوں حدیثوں سے اس کا انتخاب کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ احادیث کا بیشتر ذخیرہ محدثین کا خود ساختہ و پرداختہ ہے۔ یاد رکھیے یہ بہت بڑا سنگین دھوکہ ہے محدثین کے یہاں احادیث کی تعداد کا حساب ان کی اسانید اور طرق سے ہوتا ہے کہ متون سے آیئے سر دا ہے

## احادیث صحیحہ کی اصلی تعداد

احادیث صحیحہ کی اصلی تعداد بھی سن لیجئے۔ امام ابوجعفر محمد بن الحسین بغدادی نے کتاب التمیز میں امام سفیان ثوری، امام شعبہ۔ امام یحییٰ ابن سعید القطان، امام عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام احمد بن حنبل کا متفقہ فیصلہ یہ نقل کیا ہے کہ تمام احادیث کی تعداد چار ہزار چار سو ہے۔ (توضیح الافکار)

اور امام حسن بن زیاد نے امام اعظم ابوحنیفہ کی احادیث مرویہ کی تعداد صرف چار ہزار بتائی ہے (صدر الآئمہ) ان چار ہزار حدیثوں کی طرق و اسانید اگر امام اعظم کے زمانہ میں چار ہزار تھے تو یہی طرق و اسانید بعد کو امام بخاری اور مسلم کے زمانے میں لاکھوں کی تعداد میں ہو گئے۔ کیونکہ ایک استاد نے ایک سنت کو دس شاگردوں سے بیان کیا تو یہ محدثین کی زبان میں دس حدیثیں ہو گئیں۔

## تاریخ سنت روائت کرنے والے صحابۂ کرام

حجۃ الوداع میں جو حضور انور کے وصال مبارک سے صرف چھ ماہ پہلے عرفات میں صحابہ کا اجتماع ہوا ہے اس میں صحابہ کی تعداد علامہ طاہر فتنی نے مجمع البحار میں اور شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی ہے۔ ان میں سنت روایت کرنے والے صحابہ سب نہیں۔ بلکہ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ امام حاکم نے المدخل میں ان کی تعداد صرف چار ہزار مرد و زن بتائی ہے۔

دمہ، کالی کھانسی، نزلہ، سل دق (ٹی بی) پرانی پیچش، بواسیر، خارش، ذیابیطس، مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج کرائیں۔
لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ نکلسن روڈ لاہور۔ فون ۶۵۵۶۷

طاقت و توانائی کا مکمل کورس
مستقل فائدہ، و قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی
مانع اعظم دل، دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرا، مادہ حیات کا مغلظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اسم بامسمیٰ۔ ایک ماہ دس روپے۔
طلائے شباب خاص بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب ایک ماہ دس روپے
لبوب کبیر خاص الخاص اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا، کستوری، عنبر، مغز سر کنجشک، زمرد، یاقوت، فیروزہ، کشتہ چاندی سہ دھاتہ وغیرہ کا مرکب
ایک ماہ ۱۶/۰ روپے (نوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/۰ روپے
نصف کورس ۱۹/۵۰ روپے۔ مکمل کورس منگوانے پر محصولڈاک معاف
ملنے کا پتہ:۔ اشرف لیبارٹریز، لائل پور فون نمبر ۳۰۲۱

سے متصل افغانستان کا علاقہ بھی ہے۔ اگر اس پورے سلسلۂ ممالک میں امریکہ نواز حکومتیں قائم ہو جاتی ہیں اور امریکہ کی کوششوں سے کسی قسم کے مشترکہ رشتے میں منسلک کر لی جاتی ہیں تو چین کے لئے سوائے روس کے اور کہاں پناہ باقی رہ جاتی ہے۔

اب دوسری طرف نہر سویز کا محل وقوع دیکھ لیجئے۔ اس کے ایک طرف صحرائے سینا ہے۔ اس سے متصل اسرائیلی سلطنت موجود ہے، اور پھر اردن، سعودی عرب، یمن، عدن، حضرت موت عمان کا علاقہ ہے۔ خلیج فارس کی ریاستیں اور ان کے ساتھ ایران و ترکی کی حکومتیں ملی ہوئی ہیں شام و عراق و لبنان درمیان میں گھر جاتے ہیں۔ نہر سویز کے دوسری طرف مصر کے مشرق میں سوڈان کا علاقہ ہے۔ جنوب میں لیبیا ہے اور مغرب میں بحیرہ روم ہے، جس میں امریکہ کا ایک بحری بیڑہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ دونوں طرف کا یہ سارا علاقہ جو مسلمان حکومتوں و ملکوں پر مشتمل ہے امریکہ کی پسندیدہ حکومتوں کے زیر نگین رہتا ہے، اور کسی اتحاد کی ڈوری میں باندھ لیا جاتا ہے، تو مصر کے لئے اس کے سوا کیا چارہ کار رہ جائیگا کہ وہ خاموشی کے ساتھ نہر سویز کو امریکی مفادات کا آلہ کار بنانے پر راضی ہو جائے اور ناصر جیسے انقلابی لیڈروں سے چھٹکارا حاصل کرلے۔

امریکہ کی موجودہ سیاست کے زاویے صاف صاف یہ بتا رہے ہیں کہ مشرق بعید اور مشرق وسطیٰ میں اس کے منصوبے اور حکمت عملیاں مذکورہ خطوں پر جا رہی ہیں۔ مسلسل پروپیگنڈا کے ذریعہ یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ان ملکوں کے علاقائی اتحاد کی جگہ نظریاتی وابستگی کو زیادہ ہوا دی جائے۔ وگرنہ پڑوسی یا اخوت کے حوالے اگر کام نہ کریں تو علاقائی بنیادوں پر ہی مسلمان ملکوں کا ایسا اتحاد قائم ہو سکتا ہے جس کا ایک سرا مشرق بعید میں انڈونیشیا ہوگا تو دوسرا سرا مغرب میں ٹرکی تک جا پہنچے گا، لیکن جہاں امریکی سیاست کا منشاء یہ ہو کہ چین کے اسی کروڑ افراد کے مقابلہ میں ایک طرف انڈونیشیا، ملائشیا اور چین سے متصل ملکوں کی آبادیاں ملا کر ایک محاذ بنا ڈالے اور نہر سویز کو اپنے عالمی مفاد کے حق میں کر لینے کے لئے دوسری طرف مصر کے گرد و پیش میں کئی کروڑ کا ایک مسلم بلاک بنا دے وہاں علاقائی اعتبار سے خالص اسلامی اتحاد اور مشرقی بلاک کی راہ کیسے ہموار ہو سکتی ہے؟ تاوقتیکہ امریکہ خود ہی اپنی اس مسلم کش پالیسی سے باز آ جائے یا سیاست کی بساط مشرق سے مغرب کی طرف منتقل ہو جائے یا امریکہ دوست حکومتیں اور امریکہ نواز جماعتیں، امریکہ کا یہ منشاء پورا کرنے میں اس کی ممد و معاون نہ بنیں، اور انقلاب کی رو کو روکنے کی کوشش نہ کریں۔

چین ماضی میں امریکہ کا تابع رہا ہے، اشتراکی ہو جانے کے بعد امید تھی کہ روس کا تابع رہے گا لیکن اس نے تنہا ایک عظیم طاقت ہونے کی صورت میں ابھرنا شروع کر دیا۔ یہ صورت امریکہ کے ساتھ روس کو بھی ناپسند ہوئی۔ شاید یہ ہے وہ ہلکا سا جذباتی رشتہ جس نے چین سے متعلق امریکہ اور روس کو قریب کر دیا ہے۔ کیا یہ رشتہ مضبوط حقیقت بن جائے گا؟ ویٹ نام کی موجودہ جنگ شاید جلد ہی اس سوال کا جواب حاصل کرلے امریکہ کا منشا تو صاف صاف واضح ہو چکا ہے کہ دو چین تسلیم کئے جائیں۔ ایک چین حسب سابق اس کا تابع رہے اور دوسرا چین روس کا تابع ہو۔ خود مستقل طور پر وہ ایک جداگانہ طاقت نہ بنے، اس لئے کہ آئندہ بیس سال کے اندر جو ملک ایک ارب یعنی سو کروڑ کی آبادی کا ملک بن جانے والا ہے۔ وہ اگر سیاسی معاشی اقتصادی اور فوجی اعتبار سے بھی آبادی کی مناسبت سے طاقتور بن جاتا ہے تو پھر اس کے چیلنج کا مقابلہ مشکل ہو جائے گا۔

اسی طرح نہر سویز اور تیل کی عظیم دولت رکھنے والے عرب ممالک اگر ایک ہی قدم کی حیثیت سے متحد و مضبوط ہو جاتے ہیں تو یہ لوکل چیلنج ہوگا جو یورپ کو معیشتی و ثقافتی حیثیت سے بھی کھوکھلا بنا ڈالے گا۔

اس کے ساتھ ہی افریقہ کے سیاہ فام اگر ایک سرے سے دوسرے سرے تک سفید فام آقاؤں کے خیموں کی طنابیں توڑتے ہوئے اور پورے افریقہ کی سیاست کو مرکزی بنا کر اپنے دیرینہ عرب رفیقوں و سرپرستوں کے شانہ بشانہ چل پڑتے ہیں تو مغربی استعمار کے لئے روئے زمین پر پناہ کی کوئی جگہ باقی رہ سکتی ہے اور مشرق کی کون سی قوم ہوگی جو اس نئے قافلہ حریت میں شامل نہیں ہو جائے گی

اسلام جو ایک ہزار سال سے زیادہ تک ایشیا و افریقہ کے بیشتر ممالک میں اپنی عظیم رہنمائی کا فرض انجام دے چکا ہے جس نے عرب کے بدوؤں کو ہی نہیں بلکہ افریقہ کے بربروں، چین و منگول کے ظالم تاتاریوں، انڈونیشیا تک کے دور افتادہ باشندوں اور وسط ایشیا کے نام رہنے والوں کو دین اور انسانیت کا سبق ہر قسم کے نامساعد حالات میں دیا۔ کیا افریقہ اور ایشیا کی ان تبدیلیوں کے موقعہ پر راہبری نہ کر سکے گا جو لوگ امریکی و مغربی استعمار کے حلیف بن کر مستقبل کی تاریخ کے ان امکانات کے سدراہ بن رہے ہیں وہ اسلام کو پیچھے دھکیل دینا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کی قوت کو استعمار کے تحفظ کا آلہ کار بنا دینے کی ناشکور مساعی میں منہمک ہیں اسلام سے مایوسی کے اظہار کا یہ المناک پہلو ہے کہ اس کے مستقبل کے تحفظ کی توقع امریکہ کے ساتھ جلی و خفی وابستگی میں بتائی جائے اور خود اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی دعوت دینے والوں کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھا جائے اور انہیں ملت میں مردود ٹھہرایا جائے۔ اس سے زیادہ بدبختی کے پودے میں دشمنی اور کیا ہوگی؟

## بقیہ: ـــــ معارف الحدیث

خود خدائے قدوس کی طرف منتقل ہو گئیں

تعبیر کی شائستگی یہ ہے کہ پہلے سوال کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ یعنی تو یہ محسوس کرتا ہے کہ میں اس بندہ کے پاس گویا خود موجود ہوں اور کھانا پینا اگرچہ مرض کی طرح ان عوارض میں سے ہے، جس سے حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات پاک منزہ و مبرا ہے تاہم یہاں لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ کی بجائے لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ فرمایا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تو اس کا ثواب آج میرے دربار میں دیکھ لیتا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مریض پر خدا تعالیٰ کی رحمت اس طرح برستی ہے گویا وہی اس کا تیماردار ہے اس لئے بیمار پرسی کے وقت بھی اس کا موجود ہونا کسی غلط فہمی کا باعث نہیں ہو سکتا، لیکن جو کھانے اور پینے سے کہیں بالاتر ہو، اس کی کھلانے اور پلانے کے وقت موجودگی کا بیان کرنا یہ خوبصورت تعبیر نہیں، گویہ سب کچھ ایک پیرایۂ بیان سہی لیکن اس کے لئے بھی جو زبان کھلی وہ اس کی پیاری مخلوق کی محبتوں میں سنے گذر کر کھلی۔

اس حدیث قدسی میں خدائے قدوس نے اپنے بندہ کے ساتھ خطاب کا جو محبت آمیز لب و لہجہ اختیار فرمایا ہے اس کو سن کر اگر کوئی درحقیقت انسان ہو تو قیامت سے تاقیامت اس کا سر اٹھ نہ سکے۔ ایک ایک جملہ سے ایسی محبت ٹپک رہی ہے کہ کوئی بڑا شفیق مربی اپنے بندہ کے ساتھ انتہائی محبت کے انداز میں گویا اس کی کسی بے پر گلہ و شکوہ کر رہا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ۔

سبحان اللہ! ایک طرف اس غنی مطلق کا انداز خطاب کیا ہے اور دوسری طرف ہم سراسر محتاجوں کا حال زبوں کیا ہے۔ یعنی اس حسن سلوک کے لئے اپنے گھر سے باہر قدم نکالنا بھی ہماری بڑی کسر شان ہے۔ خالق مطلق کی برتری اور ایک محتاج مخلوق کی ابتری کا اس سے اندازہ فرمالیجئے

## بقیہ — خبرنامہ جمعیۃ

مولانا محمد یعقوب صاحب اور مولانا حمید اللہ خاں نیازی ناظم ضلع نے جمعیۃ کی رفتار ترقی، متحدہ اسلامی محاذ کی کنونشن کے فیصلہ جات، مطالبات وغیرہ پیش کئے۔ بعد میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کا مندرجہ ذیل انتخاب عارضی عمل میں لایا گیا

امیر۔ مولانا محمد یعقوب صاحب سابق امیر
نائب امیر نمبر۱۔ مولانا علی اکبر صاحب
" نمبر۲۔ مولانا قاری محمد روحان۔
ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبداللہ کتب فروش بنوں
ناظم ۱۔ مولانا عبدالغنی میریان
ناظم ۲۔ مولانا نور محمد شاہ
ناظم دفتر۔ مولانا عبدالقیوم ایجنٹ خدام الدین و ترجمان اسلام
خازن۔ قاری صاحب۔
سالار۔ مولانا امیر سلام مسجد کالونی۔

تنظیمی اور تبلیغی امور نیز انتخابات کی آسانی کے لحاظ سے تحصیل بنوں کے بارہ حلقے بنائے گئے ہر حلقہ کے باقاعدہ انتظام کے لئے امراء کا انتخاب کیا گیا۔ (حمید اللہ نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ بنوں)

## جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی سرگرمیاں

۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی کے سالانہ جلسہ سے فارغ ہو کر کوٹلہ جام پہنچے۔ جہاں ظہر کی نماز کے بعد جلسہ عام میں تقریریں کیں، اور جمعیۃ علماء اسلام کے کام کی اہمیت عوام پر واضح کی۔ ۲۴ اکتوبر کو قاضی صاحب نے ترنتاک میں جلسہ عام کو خطاب کیا۔ ۲۵ اکتوبر کو عشاء کی نماز کے بعد چک ۳۶ ٹی، ڈی، اے میں جلسہ عام ہوا جس میں دونوں حضرات کی تقریریں ہوئیں۔ ۲۶ اکتوبر کی صبح کو چک نمبر ۳۶ کی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ہوا، جس میں مقامی جمعیۃ کا انتخاب ہوا حضرت قاضی صاحب کی تحریک پر درج ذیل اکابر نے ترجمان اسلام کی خریداری قبول کی اور مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر ۳۶ کا یہ اجلاس مقامی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ جناب محمد یعقوب صاحب کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت مخلص، نیک سیرت اور دیندار کارکن تھے۔ آپ کی رحلت سے جمعیۃ میں غیر معمولی خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام خاص عطا فرمائے۔ ظہر کے بعد جھکڑ میں اصلاحی و تبلیغی جلسہ ہوا، اور پھر عشاء کی نماز کے بعد مسجد فرقانیہ بھکر میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے تقریر فرمائی اور ۲۷ اکتوبر کی صبح کو واپس تشریف لے گئے۔ (سید محمود حسن ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

## ظاہر پیر جمعیۃ کا اجلاس

مورخہ ۱۴ رجب بروز جمعہ ظاہر پیر میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب گمانوی منعقد ہوا۔ خانپور سے حضرت مولانا عبدالمنان صاحب دین پوری، مولانا عبدالرحیم صاحب، مولانا فداء الرحمٰن صاحب و محمد قاسم اجلاس کی اہمیت کے ماتحت تشریف لے گئے۔ علاقہ بھر کے معززین حضرات اجلاس میں شریک تھے۔ نماز جمعہ سے قبل حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد عمومی اجلاس میں حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نے جماعت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالمنان صاحب دین پوری نے مختصر مگر جامع الفاظ میں جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرا کر شمولیت کی دعوت دی۔ جس کے نتیجہ میں کافی لوگوں نے فارم ممبری پر کرائے۔ ممبر سازی کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے مولانا منظور احمد صاحب نعمانی۔ حافظ اللہ بخش صاحب و حاجی غلام حسین صاحب کو مقرر کیا گیا۔ دفتر اور دارالمطالعہ کے لئے حافظ اللہ بخش صاحب نے اپنی دکان کا چوبارہ پیش کیا جس کو ارکان جمعیۃ نے قبول کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ظاہر پیر میں ایک ہفتہ تک جمعیۃ کی مستقل تشکیل بھی ہو جائے گی اور دفتر و دارالمطالعہ کا افتتاح بھی ہو جائے گا۔ (محمد قاسم دین پوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر خانپور)

## قبول اسلام

۲۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز منگل بعد نماز ظہر مسجد زرگراں میں مسمات سرداراں دختر ودھاوا عیسائی سکنہ چک نمبر ۱۹۸ گ ب تحصیل سمندری نے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی کے دست حق پرست پر اپنا سابقہ مذہب عیسائیت ترک کر کے برضاء و خوشی عام مسلمانوں کے روبرو اسلام قبول کیا۔ اور اب اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس کا نام غلام فاطمہ رکھا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غلام فاطمہ کو استقامت بخشے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب فرمائے۔

(احمد سعید ناظم دفتر مدرسہ ہذا)

## جمعیۃ علماء اسلام خانپور کی مساعی جمیلہ

### گیارہ افراد کا قبول اسلام۔

بتاریخ ۱۴ رجب ۱۳۸۶ھ ہفتہ کی رات قبل از نماز عشاء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب کے ہاتھ پر حسب ذیل افراد نے عیسائیت سے تائب ہو کر بخوشی خاطر اسلام قبول کیا۔

| سابق نام | اسلامی نام |
|---|---|
| (۱) یوسف مسیح | عبدالکریم |
| (۲) اقبال مسیح | عبدالحکیم |
| (۳) ولیم مسیح | عبدالرحیم |
| (۴) ریشم | سکینہ بی بی |
| (۵) مریم | زینب |
| (۶) فارتھا | فاطمہ |
| (۷) زرینہ مسیح | رضیہ |
| (۸) یونس مسیح | عبدالخالق |
| (۹) نسیم مسیح | خالدہ |
| (۱۰) یعقوب مسیح | محمد یعقوب |

## جلسہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار کو مدرسہ احیاء العلوم العربیہ چنیوٹ کا ۱۴ واں سالانہ جلسہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ مدرسہ کے وسیع میدان میں ہو رہا ہے۔ جس میں اساتذۃ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان۔ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ حضرت مولانا اللہ وتہ صاحب حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب منٹگمری۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب منٹگمری۔ حضرت مولانا علامہ محمد شریف صاحب کشمیری صدر مدرس خیر المدارس ملتان حضرت مولانا عبدالکریم صاحب شاہ پور۔ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب۔ صوفی حشمت اللہ صاحب نعت خواں صوفی محمد بخش صاحب۔ نعت خواں جناب نشتر صاحب نشتر تشریف لا رہے ہیں۔ (محمد حسین مہتمم مدرسہ)

## ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

تمام ایجنٹ حضرات کو اکتوبر کے بل روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ کئی ایجنٹ حضرات کے ذمہ کئی کئی مہینوں کی رقم واجب الادا ہے لہذا التماس ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے بقایا جات ادا کر کے ممنون فرمائیں (ادارہ)

# خبرنامہ

## شمالی ویٹ نام کا معمولی نقصان

ایک امریکی صحافی ڈیوڈ نے شمالی ویٹ نام کے دورہ کے بعد بتایا ہے کہ ہنوئی اور شمالی ویٹ نام کے دوسرے علاقوں میں معمولی نقصان ہوا ہے اور اشیائے ضرورت کی گرانی بھی نہیں ہے

## تنازعہ کشمیر کا منصفانہ حل ضروری ہے

پاکستان اور انڈونیشیا کے وزرائے خارجہ نے ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا ہے کہ اعلان تاشقند کے مطابق پاک و ہند تنازعات کے تصفیہ سے اس علاقہ میں امن کو تقویت حاصل ہوگی اور ترقی کی رفتار بڑھانے میں مدد ملیگی

## آٹا پونے بائیس روپے من

گورنر مغربی پاکستان نے کراچی، لاہور، لائلپور اور راولپنڈی کی تمام ملوں کو جو گندم کی پسائی کرکے آٹا تیار کرتی اور فروخت کرتی ہیں یہ حکم دیا ہے کہ کل سے بوری سمیت آٹا کا اکیس مل نرخ پونے بائیس روپے فی من سے زیادہ وصول نہ کریں۔

## غیر ایٹمی ملکوں کی کانفرنس بلانیکی تجویز

پاکستان نے غیر ایٹمی ملکوں کی کانفرنس بلانے کی جو تجویز پیش کی ہے سعودی عرب اور جمیکا کے علاوہ دو اور ملکوں نے اس کی حمایت کی ہے انڈونیشیا پہلے ہی اس تجویز کی حمایت کا اعلان کرچکا ہے۔ بھارت اس تجویز کانفرنس کی مخالفت کررہا ہے

## ہندوستان کی حالت تشویشناک ہے

جاپان ٹائمز کے نامہ نگار مقیم دہلی نے ایک تجزیے میں ہندوستان کی اندرونی صورت حال کو تشویشناک قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہندوستان میں ہر طرف بے چینی اور بدامنی کا دور دورہ ہے۔ کہیں زبان کا مسئلہ ہے تو کہیں فرقہ وارانہ فساد ہے۔ گرانی اور ٹیکسوں کی بھرمار سے لوگ عاجز آچکے ہیں۔

## بیت المقدس میں سرچ لائٹیں

اسرائیل نے بیت المقدس میں اردن سے ملنے والے علاقے کے ساتھ خاردار باڑ کے ساتھ اونچے میناروں پر سرچ لائٹیں شروع کردی ہیں۔ یہودیوں کا کہنا ہے کہ اردن کی طرف سے اسرائیلی علاقے میں دھماکوں کی روک تھام کے لئے یہ اقدامات کئے جارہے ہیں۔

## پاکستان میں امریکی مراکز بند کردیئے گئے

امریکہ نے ایٹمی دھماکوں کا پتہ چلانے کے لئے پاکستان میں جو تین مراکز قائم کئے تھے، اب انہیں بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان مراکز میں حکومت پاکستان نے گذشتہ ایک سال سے امریکیوں کا داخلہ بند کیا ہوا تھا۔ امریکہ ان مرکزوں کو روسی ایٹمی تجربوں کا پتہ چلانے اور ان سے پیدا ہونے والی تابکاری کی پیمائش کے لئے استعمال کرتا ہے

## امریکہ ہتھیار ڈالنے کے سوا سب کچھ کرنے کو تیار ہے

صدر جانسن نے کہا ہے کہ امریکہ ہتھیار ڈالنے کے سوا ویٹ نام کی جنگ ختم کرانے کے لئے کسی اقدام سے گریز نہیں کرے گا۔ امریکہ آج ہی شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کرنے کو تیار ہے بشرطیکہ فریق مخالف اس سے متاثر ہو اور بات چیت کے لئے رضامندی کا اظہار کردے۔

## الجزائر اور شام کے سربراہوں سے ناصر کی ملاقات

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے الجزائر کے صدر کرنل بومدین الدین اور شام کے وزیر اعظم مسٹر یوسف زین سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ بات چیت کی تفصیلات کا پتہ نہیں چل سکا۔

## متحدہ عرب اور شام کا مشترکہ دفاع

متحدہ عرب جمہوریہ اور شام نے مشترکہ دفاع کے معاہدے پر دستخط کردیئے۔ اس معاہدے کا مقصد اسرائیل اور قدامت پسند حکومتوں کی جارحیت کے خلاف شام کا دفاع کرنا ہے۔

## افریقی سربراہوں کی کانفرنس

حبشہ کے دارالحکومت ادیس ابابا میں افریقی سربراہوں کی کانفرنس شروع ہوگئی ہے۔ کانفرنس میں بعض اہم معاملات از قسم جہاجرین کا مسئلہ، روڈیشیا جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز اور الجزائر و مراکش کے سرحدی تنازعہ پر غور کیا جائے گا۔

## ایٹمی ہتھیاروں کے روکنے کی قرارداد منظور ہوگئی

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک سو دس ووٹوں سے ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کی قرارداد کی توثیق کردی۔

قرارداد میں تمام ملکوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنے کے لئے سمجھوتہ کریں۔

## یوگوسلاویہ کا نیا ٹینک شکن ہتھیار

یوگوسلاویہ نے نئے ٹینک شکن ہتھیار کا تجربہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کسی ٹینک یا بکتر بند گاڑی کی چادر خواہ کتنی ہی مضبوط ہو یہ ہتھیار اسے تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

## اندرا حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک

بھارتی پارلیمنٹ میں اندرا حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگی۔ لوک سبھا نے اس تحریک پر بحث کرنا منظور کرلیا ہے۔ عدم اعتماد کی یہ تحریک جن پارٹی کے راہنما نے پیش کی۔

## جموں میں تیس ہزار مسلمان شہید

جموں میں گذشتہ سال نومبر سے اب تک تیس ہزار مسلمانوں کو شہید اور دس ہزار مکانوں کو نذر آتش کیا جا چکا ہے۔ جموں سے مسلمانوں کو پاکستانی قرار دے کر ان کے قافلوں کو پاکستان بھیجنے کے بہانے توی ندی کے کنارے لے جاکر مشین گنوں سے ہلاک کردیا۔

## دیو قامت تجربہ گاہ فضا میں

امریکی خلائی تحقیقات کے مرکز میں آج یہاں خلاء میں فوجی تجربہ گاہ بھیجنے کے سلسلے میں ایک بہت اہم تجربہ کیا گیا۔ اس مرکز سے آج ایک ۱۶ منزلہ بہت بڑا راکٹ خلاء میں چھوڑا گیا جس سے خلائی جہاز نکلا۔ اس کے بعد یہ جہاز مزید خلاء میں بلند ہوا اور اس نے ۳۸ فٹ لمبا ایک اور خلائی جہاز فضا میں چھوڑا جس میں سے متعدد مصنوعی سیارے باہر نکلے۔ ان سیاروں سے ویٹ کانگ کی فوجی سرگرمیوں اور چین کے ایٹمی تجربات کے بارے خفیہ معلومات حاصل کی جائیں گی۔

## روسی خلائی تجربہ گاہ

روس نے بھی ایک خلائی تجربہ گاہ فضا میں چھوڑ دی جو خلاء میں ۶۲ سے ۲۴۸ میل تک کی بلندی پر زمین کے گرد چکر کاٹ رہی ہے۔ یہ تجربہ گاہ گذشتہ اکتوبر میں چھوڑی گئی تھی۔

## جانسن فرار ہونا چاہتے تھے

صدر جانسن منیلا میں طلباء کے مظاہرہ سے اس قدر ہراساں ہوگئے تھے کہ وہاں سے فرار ہونے پر تیار تھے۔ لیکن طلباء نے ہوٹل کو گھیرے میں لے رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ فرار نہیں ہوسکے۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

# خبرنامۂ جمعیۃ

## کبیر والہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

۲۰ اکتوبر بحکم امیر جمعیۃ کبیر والہ حضرت مولانا علی محمد صاحب معززین شہر کو ایک دعوت دی گئی جس میں بی ڈی ممبر، زمیندار اور تاجر پیشہ حضرات اور علماء کرام نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ حضرت امیر نے حاضرین سے فرمایا کہ جمعیۃ علماء حقہ کی جماعت ہے جو کہ صحیح دین جو سلف سے نسلاً بعد نسلٍ میں ملا ہے عوام مسلمانوں تک پہنچاتی ہے۔ آپ نے خبردار کیا کہ بہت سی جماعتیں نام تو اسلام کا لیتی ہیں۔ مگر وہ صحیح اسلام پیش نہیں کرتیں۔ وہ جماعتیں سلف کے طریقہ سے ہٹی ہوئی ہیں۔

بعد میں احقر غلام لیٰسین (ناظم اعلیٰ) نے معززین حضرات سے درخواست کی کہ جماعت آپ کے تعاون کی خواہش مند ہے۔ تمام معززین نے بیک زبان وعدہ کیا کہ ہم ہر قسم کا تعاون کرنے کو حاضر ہیں۔ قریباً پندرہ اصحاب نے ترجمان اسلام کی خریداری کا ذمہ لیا۔

(غلام لیٰسین ناظم جمعیۃ علماء اسلام کبیر والہ)

## مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا دورہ

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے اضلاع کوہاٹ، پشاور اور مردان میں ۲۵ مقامات میں ہزاروں مسلمانوں کے اجتماعات میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ پاکستان کا وجود اللہ کا بڑا احسان ہے۔ اللہ نے مسلمانوں کو ایک خود مختار مملکت دی۔ ابھی ابھی ماضی قریب میں اللہ نے اسلام کی برکت سے پاکستان کی آزادی کو محفوظ رکھا اور دنیا کے درندہ خصلت دشمن انسانیت ہندوؤں کے حملہ سے پاکستان کو بچایا۔ تمام ملت پاکستان کو اللہ کے اس عظیم احسان کی قدر کرنا چاہیئے۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ تقسیم ہند ایک قاص نصب العین اور نظریہ کے تحت ہوئی۔ لیکن افسوس کہ پاکستان کا حکمران طبقہ پاکستان کے اس بنیادی نظریہ کو نہیں اپنا رہا۔

ملک مسلمانوں کا، رعیت میں اکثریت اور غلبہ مسلمانوں کا، صدر مملکت مسلمان، پارلیمنٹ مسلمان، لیکن قانون کفر کا اور انگریز کا، نہایت تعجب کی بات ہے۔

پاکستان اسلام کے نام پر بنا، دستور پاکستان میں طے کیا گیا کہ کتاب وسنت پر پاکستان کے قانون کا مدار ہوگا اور کتاب وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ لیکن ہو کیا رہا ہے عیسائی، مرزائی، پرویزی اور دوسرے ملحدین نہایت جرأت و بے باکی سے اسلام کے خلاف اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے قوانین بھی بنائے گئے ہیں جو اسلام کے سراسر خلاف ہیں، جیسے عائلی قوانین۔ اسلامی تحقیقاتی ادارہ کے نام سے جو ادارہ قائم ہے جس پر حکومت لاکھوں روپیہ خرچ کرتی ہے۔ اس ادارے کا ڈائرکٹر فضل الرحمٰن ایک یہودی مستشرق کا شاگرد ہے۔ یہ ادارہ اور خصوصی طور پر اس کا ڈائرکٹر فضل الرحمٰن اسلام کی تحریف میں مشغول ہے۔ اور شراب اور سود کے حلال ہونے تک کے فتوے دے رہا ہے۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے مسلمانوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کی اپیل کی۔

## جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا انتخاب

امیر۔ حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب مہتمم مدرسہ بحر العلوم۔ نائب امیر۔ حافظ سراج الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ رحیمیہ حسینیہ۔

ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ نور ہدایت

ناظم۔ جناب محمد طاہر صاحب منصور

خازن۔ حافظ جمیل احمد صاحب

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام نوتک ضلع میانوالی

امیر۔ حضرت مولانا شہاب الدین صاحب ممبر یونین کونسل

ناظم اعلیٰ۔ جناب حافظ ولی محمد صاحب

خازن۔ جناب صابر علی صاحب

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام چک ۳۶ ٹی ڈی اے

امیر۔ حاجی غلام محمد صاحب

ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد صدیق صاحب ممبر یونین کونسل

ناظم۔ حافظ نور احمد صاحب

خازن۔ منشی محمد دین صاحب

سالار۔ حاجی محمد دین صاحب

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میانوالی)

## تشکیل جمعیۃ علماء اسلام ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

بتاریخ ۱۷ رجب بوقت ۱۰ بجے جامع مسجد ظاہر پیر میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ جو حسب ذیل ہے

امیر۔ حضرت مولانا منظور الٰہی صاحب مہتمم مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر۔ ناظم منظور احمد فعانی۔ نائب ناظم میاں عبدالخالق صاحب دکاندار۔ خزانچی۔ حاجی عنایت اللہ صاحب دکاندار۔ ٹھیکیدار۔ میاں غلام مصطفیٰ صاحب۔ بشیر احمد صاحب۔ میاں خدا بخش صاحب۔ محمد عمر صاحب۔ حافظ محمد صدیق صاحب، غلام سرور خاں صاحب۔ حافظ محمد جمال صاحب حافظ نذیر احمد صاحب۔ حاجی منظور احمد صاحب حاجی اللہ بخش صاحب۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحب

(فدا الرحمٰن درخواستی کنوینر جمعیۃ علماء اسلام خان پور)

## اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ کا جدید انتخاب

امیر۔ الحاج محمد رمضان صاحب کیپٹن

ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد اقبال صاحب ثمانی کمالوی

ناظم۔ مولانا محمد حنیف صاحب

اراکین شوریٰ

ڈاکٹر محمد عبدالقیوم صاحب۔ بابو فضل حسین صاحب

مولانا فقیر محمد صاحب شہاب، منشی مولا بخش صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام بنوں کا انتخابی اجلاس

بنوں ۲۳ اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کا انتخابی تنظیمی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد یعقوب خوجڑی بمقام بنوں منعقد ہوا۔ تحصیل بنوں کے علماء کرام کے علاوہ تحصیل لکی سے شاہ صاحب امیر ضلع و مولانا حمید الحق خان نیازی ناظم اعلیٰ ضلع و مولانا گل جان اباخیل و مولانا صاحب جان سرائے نورنگ نے شرکت فرمائی۔ امیر ضلع نے موجودہ حالات میں جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت، علماء کرام کے فرائض، ممبر سازی، انتخابات پر روشنی ڈالی۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## صدر مملکت کو امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا تار

ڈاکٹر فضل الرحمٰن مشہور منکر حدیث اور اسلام دشمن کے بارے میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب کو ۲۶ اکتوبر کو مندرجہ ذیل ٹیلیگرام دیا

"ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر اسلامی تحقیقاتی ادارہ جو مشہور دشمن اسلام مستشرق یہودی ڈاکٹر گولڈ تسہیر کا شاگرد ہے۔ اس کا مشغلہ اسلام اور قرآن وسنت کے خلاف غیر اسلامی نظریات کی تشہیر ہے۔ قرآن وسنت کے متعلق جو بھی غیر اسلامی اور ظالمانہ نظریات کا اظہار کرتا ہے۔ وہ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کرتا ہے۔ ۱۵ اکتوبر پاکستان ٹائمز میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے جن غیر اسلامی نظریات کا اظہار کیا ہے وہ نہایت افسوسناک ہیں براہ کرم آپ مداخلت کریں اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی تحقیقاتی ادارہ اور اسلامی مشاورتی کونسل سے الگ کردیں۔ (سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد طور و ضلع مردان)

PHONE No. 67715 — সপ্তাহিক — WEEKLY — REGD. L. No. 7132

# তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLAM

লাহোর — LAHORE — price 5 paise

جلد ۹ | جمعہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء مطابق ۲۷ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۳

خوشنما عکسی **قرآن مجید** مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر

**مصنوعات**

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی — نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی ریشمی انڈر ویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

**ذیابیطس** شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا، مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے تو ان کی مجرب دوا

**شدہ مکر دھوج وٹی ہے**

پچاس گولیاں۔ قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعائت حاصل کرنے کا

**سنہری موقع**

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈ عیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

**کیلنڈر کا دوسرا ایڈیشن**

عنقریب شائع کیا جا رہا ہے

منگوانے والے حضرات بہت جلد آرڈر بک کرائیں پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ آرڈر جلدی بک کرائیں ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

قیمت فی نسخہ ۱/۵۰ علاوہ محصولڈاک

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

**بدل اشتراک**

سالانہ ..... ۱۱ روپے

ششماہی ..... ۶ روپے

فی پرچہ ..... ۲۵ پیسے

**موسم سرما**

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت، زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے

اگر آپ

کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفرحات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں —— تو

**مطب اشرف** کی جانب رجوع فرمائیں، جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں

بیرونجات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں

**مطب اشرف** — **اشرف منزل**

نزد جامع مسجد جناح کالونی — لائلپور

**مفت**

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

**جنسین**

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

ہفت روزہ

لاہور

# ترجمانِ اسلام

ستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنیؒ

# معارف الحدیث

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَّاَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْبَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ..... ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّآؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ اَلْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ۔

(رواہ احمد البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۱۵ وروی ابن ماجۃ الجزء الاول کمافی مشکوٰۃ ص۴۲۷)

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن غنم و اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص نیک بندے وہ لوگ ہیں جن پر نظر پڑے تو فوراً خدا یاد آجائے، اور بندوں میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں اور مخلص دوستوں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں اور بے گناہوں کو مصیبت میں پھنساتے رہتے ہیں۔

تشریح۔ جب مومن کے قلب میں تکرار کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا اور کچھ باقی نہ رہے تو اس کے چہرے پر نظر پڑ جانے سے اگر اللہ ہی یاد نہ آئے تو اور کیا ہو۔ شیخ محدث عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ نے اپنے زمانے کے ایک ایسے شیخ کا تذکرہ کیا ہے جس کو دیکھ کر بے ساختہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ نکل جاتا تھا، خود اس حقیر نے بھی اس صفت کے ایک صاحب کو دیکھا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرات علماء اسی کے ساتھ صحیح بخاری کی حدیث لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ کو اخیر تک پڑھ کر جتنی چاہے اس کی شرح کریں اور لطف اندوز ہوں، عوام کے فہم سے بالاتر ہونے کی وجہ سے اس معمہ کی شرح کرنا نامناسب ہے۔

صرف اس حقیقت کا اصل جلوہ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتا تھا۔ کتنے ہی لوگ ایسے گذرے ہیں جو آپ کو دیکھنا تو درکنار آپ کی صفات صرف سن کر آپ کا کلمہ پڑھنے لگے اور جنہوں نے آپ کو ایمان کے ساتھ ایک نظر دیکھ لیا ان کا کیا کہنا وہ تو اسی آن میں صحابیت کے مدارج سے مشرف ہو گئے۔

خوشا نصیب اس امت کو جس کو اس بحر ذخار کا اتنا سا قطرہ آج بھی نصیب ہے کہ کسی گفت و شنید کے بغیر جہاں اُن کے چہرے پر نظر پڑی اور اسی وقت دل میں یاد الٰہی کی بجلی کوند گئی۔ سبحان اللہ یہ امت بھی کیا اشرف امت ہے بقیہ جملے بھی اگر شرح طلب ہیں مگر یہاں اس کو اختصاراً ترک

سے بچیں تاکہ شرار عباد اللہ میں داخل نہ ہوں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۱۵)

(ترجمہ) حضرت ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی سے اگر زنا سرزد ہو جائے اور اس کو توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے (اور اس کا گناہ یوں معاف ہو سکتا ہے) لیکن غیبت کرنے والا اس وقت تک بخشا نہیں جا سکتا جب تک کہ وہ شخص ہی جس کی غیبت کی ہے خود معاف نہ کر دے۔

تشریح۔ حدیث مذکور میں غیبت کی مذمت پر تنبیہ کرنی منظور ہے یہاں زنا کی حیثیت بتانی منظور نہیں۔ اس لئے یہاں صرف وہ پہلو بیان کیا گیا ہے جس کے لحاظ سے غیبت کی اہمیت زنا سے بھی زیادہ نمایاں ہو جائے۔ دوسری احادیث میں جہاں زنا کی مذمت بیان کی گئی ہے اس کا اندازہ صرف حدیث کے اس ایک کلمہ سے ہو سکتا ہے لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ یعنی مومن جب زنا کرتا ہے تو اس حالت میں اس کا ایمان اس کے اندر نہیں رہتا بلکہ باہر آ کر علیحدہ سائبان کی طرح تن جاتا ہے۔ مختصراً مطلب یہ ہے کہ زنا اور ایمان بیک وقت جمع نہیں ہو سکتے۔ اب اس سے زنا کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود پھر ایسے مومن کی مغفرت رحمت الٰہی

غیبت کیونکہ حقوق العباد میں سے ہے اس لئے جب تک صاحب حق ہی اس کو معاف نہ کر دے، مولا حقیقی اس کی مغفرت کی کوئی ضمانت نہیں دیتا۔

وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(ترجمہ) اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی کی طرف سے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی جانب سے جواب دہی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دوزخ کے عذاب سے نجات دے گا۔

تشریح۔ شریعت کی نظر میں کسی کی غیبت غیبت کرنے سے کم نہیں ہے۔ اس لئے غیبت والے پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ غیبت سن سکوت ہی نہ کرے بلکہ جہاں تک ہو سکے اپنے بھائی کی جانب سے جواب دہی کی سعی کرے یہ لوجہ اللہ ہو تو اس پس غیبت میں اپنے کی مدد کرنے کا صلہ ان بڑے الفاظ میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ پر یہ حق ہے جس پر کسی حق نہیں آتا کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے بخش دے۔ اگر یہ ایک حدیث ہی ہمارے ہو تو اندازہ فرمایئے کہ ہماری بگڑی ہوئی کا اندازہ کتنا بلند ہو سکتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتَّى الْحُبَارٰى فِيْ وَكْرِهَا لَيَظْلِمُ الظَّالِمَ

(رواہ البیہقی مشکوٰۃ ص

(ترجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہتے ہوئے سنا کہ ظالم شخص کسی پر ظلم کر نہیں بگاڑ سکتا بلکہ خود اپنا ہی نقصان کرتا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیوں نہیں ظالم کے ظلم سے حبارٰی (ایک پرندہ) گھونسلے میں سوکھ سوکھ کر مر جاتا ہے۔

تشریح۔ یعنی ظلم کا نقصان خود ظا محدود نہیں رہتا بلکہ اس کا اثر حیوانات جیسا کہ آج کل لوگوں کے خیال کے مطابق نقصان دوسرے تندرست انسانوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مطلب اشرف المخلوقات ہے اور اس کے اشرف

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۲ر اگست ۱۹۶۶ء

# مارکسی سوشلزم کا مطالبہ

گذشتہ دنوں نیشنل عوامی پارٹی کے ایک ذمہ دار ممبر جناب غوث بخش بزنجو نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس زمانہ میں اسلامی نظام (معاذاللہ) ہمارے لئے مفید نہیں ہو سکتا لہٰذا ہم اسلامی نظام کے بجائے یہاں سوشلزم نظام چاہتے ہیں، اور یہی نظام اس زمانہ میں ہمارے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ نیشنل عوامی پارٹی کے کسی حلقہ سے اس کی تردید یا مذمت میں ایک حرف بھی نہیں کہا گیا۔

بزنجو صاحب کے اس بیان سے دینی حلقوں میں نہایت اضطراب پیدا ہوا ہے، کیونکہ ان کا یہ بیان نظریہ پاکستان کے سراسر خلاف ہے۔ پاکستان کا بچہ بچہ بلکہ دنیا کا ہر فرد یہ جانتا ہے کہ پاکستان اس نظریہ کی بنیاد پر بنا تھا کہ اس میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے گا اور مسلمان کی زندگی کے ہر گوشہ کو اسلامی نظام شریعت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ شراب، جوا، زنا جیسے خلاف اسلام امور یک قلم ممنوع ہوں گے اور فحاشی اور بے حیائی پر یکسر قدغن لگا دی جائے گی۔ لیکن بڑے افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ پاکستان بننے کے ساتھ ساتھ ہی جہاں ارباب اقتدار کے پاکستان کے اس بنیادی نظریہ میں تبدیلی واقع ہو گئی اور انہوں نے اسلامی نظام کے اجرا میں لیت و لعل اور حیلہ جوئی سے کام لینا شروع کر دیا وہاں کچھ عناصر ایسے بھی پیدا ہو گئے جنہوں نے اسلامی نظام کے بجائے کمیونزم سوشلزم اور سیکولرزم وغیرہ نظامہائے زندگی کو جاری کرنے کا مطالبہ شروع کر دیا۔ کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے جو بظاہر مطالبہ تو اسلامی نظام کا کرتے تھے لیکن ان کا مطالبہ اس اسلام کے بارہ میں نہیں تھا جس کو جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور جو سلف صالحین سے آج تک امت میں نسلاً بعد نسل چلا آ رہا ہے، بلکہ ان کا مطالبہ اس اسلام کا مطالبہ تھا،

جس میں عصمت انبیاء علیہم السلام کا انکار ہو۔

جس میں انبیاء علیہم السلام کو فرائض نبوت میں کوتاہی کرنے والا بتایا گیا ہو۔

جس میں صحابہ پر تنقید کے نام پر تنقیص جائز ہو۔

جس میں ائمہ دین پر گند اچھالنا روا ہو

جس میں اللہ رب العزت کو (معاذاللہ) جاہل کہنا بھی جائز ہو۔

جس میں امیر جماعت حکمت عملی کے تحت سوائے معتقدات کے اسلام کے ہر مسئلہ کو جس طرح چاہے توڑ موڑ سکتا ہو۔

جس میں قرآن پاک کی تفسیر بجائے حدیث رسولؐ کی روشنی میں کرنے کے لغت اور عقل کی روشنی میں کرنی زیادہ بہتر ہے

جس میں حدیث رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت سے انکار ہو

جس میں حدیث و تفسیر کی کتابیں تک بدلنے کی اسکیمیں تیار ہوتی ہوں

علمائے کرام نے ان تمام طبقوں کے متعلق حکومت کو مطلع کیا اور اس وقت کے ارباب اقتدار سے اخبارات، تقاریر اور وفود کے ذریعہ نظریہ پاکستان کی مخالفت کرنے والے ایسے عناصر کی نشاندہی کی، لیکن وہ لوگ چونکہ خود متذکرۃ الصدر گروہوں میں سے کسی ایک گروہ [illegible] کی ایک بات کی طرف کوئی دھیان نہ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عناصر روز بروز بڑھتے چلے گئے۔

یہ آواز بھی انہی عناصر کی صدائے بازگشت ہے جو آج جناب غوث بخش بزنجو کے منہ سے نکل رہی ہے کہ وہ علی الاعلان اخباری نمایندوں کی موجودگی میں ایک ایسے نظریہ کا مطالبہ کرتے ہیں جو اسلام اور پاکستان کے نظریہ کے سراسر خلاف ہے۔

مسٹر بزنجو اگر سوشلزم کا ہی مطالبہ کرتے تو بھی ہم اُن کے اس مطالبہ کی یہ تاویل کر لیتے کہ شاید وہ پاکستان میں اسلامی سوشلزم چاہتے کیونکہ بعض حلقوں میں اسلامی سوشلزم کی اصطلاح بھی رائج ہے، لیکن انہوں نے واضح اور واشگاف الفاظ میں کہا کہ "وہ پاکستان میں اس سوشلسٹ نظام کے نفاذ کے داعی ہیں جو مارکس اور لینن کا سوشلزم ہے"

معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ زبان سے نکالتے وقت مسٹر بزنجو اس بات کو بھول گئے تھے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور اس کے ۱۹۵۶ء کے دستور اور موجودہ دستور میں یہ بات واضح طور پر لکھ دی گئی ہے کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائیگا

ہم یہ بات سمجھنے سے بالکل قاصر ہیں کہ صدارتی انتخاب کے دوران نیشنل عوامی پارٹی اور عوامی لیگ جیسی جماعتوں سے جو پاکستان میں مارکسی سوشلزم یا سیکولرزم چاہتی ہیں، نظام اسلام پارٹی اور مودودی جماعت نے جو اپنے زعم میں اسلامی نظام کی داعی ہیں، کس طرح اشتراک عمل کا اہتمام کر لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جماعتیں خود اپنے اسلامی نظام کے مطالبہ میں مخلص نہیں ہیں اور صرف لوگوں کو نظر و فکر کا فریب دینے کے لئے اسلام کے نام کی رٹ لگا رہی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم حکومت سے بھی یہ پوچھنے کا استحقاق رکھتے ہیں کہ اگر صدر محمد ایوب خاں کی ذات پر تنقید کرنے سے حکومت کی گرفت کرنے والی مشینری حرکت میں آ سکتی ہے تو نظریہ پاکستان اور اسلام کے خلاف بیان دینے والے لوگوں کے لئے وہ مشینری حرکت میں کیوں نہیں آتی اور اسلام کے بجائے سوشلزم اور سیکولرزم کا مطالبہ کرنے والوں کے خلاف کیوں قانونی کارروائی نہیں کی جاتی؟ حکومت کی اسی اسلام فراموشی کی وجہ سے غوث بخش بزنجو، فضل الرحمٰن، پرویز ایسے لوگ آئے دن اسلام کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں، لیکن افسوس یہ ہے کہ حکومت کی یہ ساری پابندیاں ان عناصر پر تو عائد نہیں ہوتیں لیکن اگر وہ کسی پر لاگو ہوتی ہیں تو وہ علمائے کرام کی ذات ہے جن کی آئے روز زبان بندیاں اور مختلف شہروں میں داخلے پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں، لیکن بزنجو، فضل الرحمٰن اور پرویز جیسے لوگ ان تمام پابندیوں سے آزاد کھلے بندوں دندناتے پھرتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ جس طرح ملک اور سماج دشمن عناصر کے قلع قمع کے لئے حکومت کا قانون حرکت میں آتا ہے اسی طرح ان لوگوں کے خلاف بھی حکومت کو سخت کارروائی کرنی چاہیئے جو اسلام اور نظریہ پاکستان کے خلاف آئے دن بیان دیتے رہتے ہیں

## ریل کے حادثات

ابھی لودھراں کے حادثہ کے زخم مندمل نہ ہونے پائے تھے کہ ۶ر اگست کی صبح کو ایک اور المناک حادثہ بادامی باغ ریلوے اسٹیشن کے قریب رونما ہو گیا۔ گذشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں مغربی پاکستان ریلوے پے در پے حادثات کا شکار ہو رہی ہے، اور آئے روز ایک نہ ایک حادثہ ضرور ہو جاتا ہے۔ اخبارات کی رپورٹ کے مطابق پچھلے تین ہفتوں میں ریلوے کے آٹھ حادثات میں ۴۶ آدمی جاں بحق ہوئے۔ یہ حادثہ کچھ اس لحاظ سے بھی منفرد حیثیت کا حامل ہے کہ یہ ریلوے کے مرکزی مقام کے بالکل قریب ہوا ہے جہاں انتظامات اور احتیاط کا صوبے کے دوسرے مقامات سے بہتر اہتمام کیا جاتا ہے

یہ حادثات کیوں رونما ہو رہے ہیں؟ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس کی مناسب تحقیقات کرے اور پتہ چلائے کہ کہیں اس میں کوئی بیرونی ہاتھ تو کام نہیں کر رہا؟

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی نور اللہ مرقدہٗ

# معارف القرآن

(۳)

یہ آیت نہایت صفائی اور کامل وضاحت کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خلیفہ برحق ہونے پر اور نیز ان کے اور ان کے ساتھیوں کے اعلیٰ ترین کمالات پر دلالت کرتی ہے۔

اس آیت میں جس قوم یعنی جماعت کا بیان ہے مرتدوں پر اس کے مسلط کرنے کا وعدہ ہے۔ اس جماعت کی چھ صفتیں بیان فرمائی ہیں۔

اوّل یہ کہ وہ جماعت خدا کی محبوب ہے (دوم) یہ کہ وہ خدا کی محب ہے (سوم) یہ کہ وہ مسلمانوں پر مہربان و متواضع ہے (چہارم) یہ کہ وہ کافروں پر سخت ہے (پنجم) یہ کہ وہ راہ خدا میں جہاد کرتی ہے (ششم) یہ کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتی۔ اب غور کرو کہ یہ صفاتِ کمالیہ کس رتبہ کی ہیں آیا شریعت الٰہیہ میں اب ان سے مافوق بھی کوئی رتبہ ہوسکتا ہے۔

جب تک فتنہ ارتداد کا ظہور نہ ہوا تھا اس وقت تک پتہ نہیں چل سکتا تھا کہ اس آیت میں کس جماعت کی تعریف بیان ہو رہی ہے مگر فتنہ ارتداد کے ظاہر ہونے کے بعد اور حضرت صدیقؓ کے دست حق پرست سے اس فتنہ کا استیصال مشاہدہ کرنے کے بعد سب کی آنکھیں کھل گئیں اور معلوم ہوگیا کہ آیت میں تعریف حضرت صدیقؓ اور ان کے رفقا کی ہے۔ حضرت صدیقؓ اور ان کے طفیل میں ان کے رفقا خدا کے محبوب و محب ہیں اور جب وہ خدا کے محبوب و محب ہوئے تو ان کی خلافت برحق ہونے میں کس کو شبہ ہوسکتا ہے۔ سوا اس کے کہ جس کا ایمان قرآن شریف پر نہ ہو۔ اگر کوئی کہے کہ یہ آیت حضرت علیؓ کے حق میں ہے۔ انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں مرتدوں سے جنگ کی ہے تو جواب اس کا بچند وجوہ ہے۔

(اول) یہ کہ حضرت علیؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں جن لوگوں سے جنگ کی ان میں کوئی مرتد نہ تھا۔ چنانچہ اہل شام کے متعلق حضرت علیؓ کا فرمان نہج البلاغۃ میں موجود ہے۔ جس میں صاف تصریح اہل شام کے نہ صرف مومن بلکہ مومن کامل ہونے کی ہے۔ حضرت علیؓ نے اس میں لکھا ہے کہ اللہ و رسول پر ایمان رکھنے میں نہ ہم ان سے زیادہ نہ وہ ہم سے زیادہ۔ دیکھو نہج البلاغۃ مطبوعہ مصر قسم دوم۔

(دوئم) یہ کہ اگر موافق اصول موضوعہ شیعہ تسلیم کرلیا جائے کہ صحابۂ کرامؓ مرتد تھے اور حضرت علیؓ کی لڑائی مرتدوں سے تھی۔ نعوذ باللہ من ذالک تو حضرات خلفائے ثلاثہ سے کیوں جنگ نہ ہوئی۔ حالانکہ آیت کا مقتضا یہ ہے کہ بوقت نزول آیت جس قدر کلمہ گو تھے ان میں سے جب کوئی مرتد ہوگا۔ اس کا قتال ضرور ہوگا۔ بعض مرتدوں سے قتال ہو؟ یہ تو آیت کی تکذیب ہے لہٰذا حضرت علیؓ کے حق میں یہ آیت نہیں ہوسکتی۔

(سوم) یہ کہ آیت بتلا رہی ہے کہ قتال مرتدین میں وہ جماعت کامیاب ہوگی۔ فتنۂ ارتداد کا قلع قمع ہوجائے گا، اور حضرت علیؓ مرتضیٰ اپنی لڑائیوں میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ یوماً فیوماً ان کے مخالفین کا زور بڑھتا گیا، لہٰذا یہ آیت حضرت علی کی شان میں کسی طرح نہیں ہوسکتی۔

(چہارم) یہ کہ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں آیت کے موعودہ اوصاف باتفاق فریقین نہ تھے۔ نہج البلاغۃ میں بہت سے خطبہ ہیں جن میں حضرت علیؓ نے اپنے اصحاب کی بزدلی اور جہاد سے ان کا پیچھے ہٹنا بیان فرمایا ہے۔ پھر بھلا ایسے لوگوں کے حق میں یہ آیت کیسے ہوسکتی ہے۔

اگر کوئی کہے کہ امام مہدی کے وقت میں اس آیت کی پیشین گوئی پوری ہوگی تو اس کے بھی کئی جواب ہیں۔

(اوّل) یہ کہ آیت لفظ منکم بتلا رہی ہے کہ یہ پیشین گوئی صرف زمانۂ نزول کے لئے ہے یعنی اس وقت کے لوگوں میں سے کوئی مرتد ہوجائے تو اس کے لئے آیت مذکورہ وعید ہے اور قطع نظر لفظ منکم سے اگر آیت کو عام کردیا جائے۔ تو مشاہدہ کے خلاف لازم آئے گا۔ آج جو لوگ مرتد ہو رہے ہیں کون سی قوم ان پر مسلط ہوتی ہے۔

(دوم) یہ کہ بفرض محال بلا دلیل ہم آیت کو زمانہ نزول کے ساتھ خاص نہ رکھیں تو بھی زمانہ نزول ضرور مراد ہوگا۔ آیت میں بطور شرط و جزاء کے بیان ہوا ہے لہٰذا اگر ہزار بار فتنہ ارتداد پیدا ہو تو ہر مرتبہ مرتدین پر قوم موصوف کا تسلط ہونا چاہیئے اور یہ مسلم ہے کہ آخر عہد نبوی اور خلافت اولیٰ میں بعض قبائل عرب مرتد ہوئے۔ لہٰذا ان پر قوم موصوف کا تسلط ضروری ہوا۔ پس امام مہدی کے وقت کے لئے مخصوص کرنا آیت کی تکذیب ہے۔

المختصر حضرات شیعہ اس آیت کی کوئی تاویل نہیں کرسکتے۔ تاویل اگر ہوسکتی تھی تو یہ اس زمانہ میں فتنۂ ارتداد کے وقوع سے انکار کرتے مگر متواتر واقعات کا انکار امکان سے باہر ہے۔ ان کے مؤرخین اور مفسرین اس کو تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ تفسیر منہج الصادقین وغیرہ کے دیکھنے سے ظاہر ہے۔

[illegible]

صدیقؓ کو خلیفہ بنانے کا حکم نہیں دیا۔ حکم دینے بندوں کو اختیار باقی رہتا ہے کہ اس حکم پر یا نہ کریں بلکہ آیت استخلاف و آیۂ تمکین کی طرح آیت میں بھی خداوند علیم و خبیر نے ایک پیشین فرمائی ہے اور اس پیشین گوئی کے ضمن میں خلیفہ [illegible] علامات بیان فرمائے ہیں اور اس تقرر کے [illegible] سے ظہور پذیر ہونے کا وعدہ فرمایا ہے ومن [illegible] من اللہ قیلا۔ واقعی جو اہتمام حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں تھا اس کا یہی [illegible] تھا کہ آپ کے بعد کی خلافت راشدہ کا انتظام عالم غیب سے ہوتا۔ بندوں کے ہاتھ اس کے [illegible] دینے کی باگ نہ دی جاتی۔ گو عالم غیب کا [illegible] بھی انہیں بندوں کے ہاتھ سے ظاہر ہوا، مگر [illegible] صورت میں بندے مراد حق کے لئے صرف [illegible] گئے۔ جو خدا کی رضا تھی وہی ظہور میں آیا اور [illegible] کے خلاف ظہور ہونا ناممکن ہوگیا۔ والحمد للہ اولاً و آخراً۔

(۱) آیت قتال مرتدین سے معلوم ہوا کہ [illegible] کی سزا شریعت الٰہیہ میں قتل ہے اور قتل مرتد [illegible] شارع کو اس قدر محبوب ہے کہ قرن اوّل [illegible] مرتدین سے قتال کرنے کا سامان عالم غیب [illegible] کرنے کی خدا نے خبر دی۔

(۲) آیت ولایت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو ہر ایک سے دوستی و محبت کرنا جائز نہیں۔ محبت صرف اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ان مومنین سے چاہیئے جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہوں۔ بے نمازیوں سے دوستانہ تعلقات رکھنے کی ممانعت بھی اس آیت سے ظاہر ہو رہی ہے۔

(۳) مذہب شیعہ کی بنیاد اس عقیدہ پر ہے کہ تمام صحابۂ کرام باستثنا تین چار اشخاص کے مرتد ہوگئے تھے۔ کافی وغیرہ میں روایت موجود ہے۔ کہ ارتدت الصحابۃ کلھم الا ثلثۃ یہ عقیدہ فاسد اس آیت سے رد ہوجاتا ہے۔ اگر نعوذ باللہ حضرات خلفائے ثلاثہ مرتد ہوتے تو ضرور موافق وعدہ الٰہی کے کوئی قوم جو خدا کی محبوب و محب ہوتی ان پر مسلط ہوتی اور ان سے قتال کرتی۔ حالانکہ وہ خود ہی سب پر مسلط ہے۔ سب ان کے مطیع فرمان رہے۔ اگر کوئی شیعہ یہ تاویل کرے کہ ارتداد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ارتداد ایمان ہے جس میں ظاہری اسلام باقی رہتا ہے۔ دوسرے ظاہری اسلام کو بھی ترک کردینا۔ آیت قتال مرتدین ارتداد کی دوسری قسم کا بیان ہے اور خلفائے ثلاثہ صرف پہلی قسم کی ارتداد تھی۔ جواب یہ ہے کہ علمائے شیعہ نے تصریح کردی ہے کہ حضرات خلفائے ثلاثہ میں دونوں قسمیں ارتداد کی موجود تھیں۔ چنانچہ مولوی حامد حسین صاحب استقصاء الافحام میں بڑی تفصیل

جناب مولانا مفتی عطا محمد صاحب بھاولنگر

# عدالت صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین علیہم اور مودودی صاحب کا ملحدانہ اجتہاد

اہلسنت والجماعت کے مفسرین و محدثین اور فقہاء و ائمہ دین کا اجماعی عقیدہ ہے کہ ذواتِ قدسیہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جرح و قدح کے محل نہیں ہیں۔ ان کی عدالت اور قرآن و حدیث کی نقل مدارِ دین اور بنیادِ اسلام ہے۔ امت کے اس اجماعی عقیدہ کے لئے نصوص قرآنیہ اور احادیث متواترہ گواہ ہیں۔

نیز یہ بھی علماء امت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ان حضرات کے آپس کے مشاجرات و منازعات سے نہ ان کی عدالت پر کوئی حرف آتا ہے اور نہ ہی وہ موجب فسق بنتے ہیں۔ بلکہ ان نفوس مطہرہ کے معاملات کا منشاء صرف ان کے شرعی اجتہادات ہی ہوتے تھے۔ اجتہاد کی غلطی اور خطا (اہل اجتہاد سے) نہ ہی موجب وبال ہے اور نہ ہی سبب ملامت بلکہ موجب اجر ہے۔ چنانچہ خود حضرات صحابہ رضؓ کا اپنے مشاجرات کے بارہ میں یہی فیصلہ تھا۔

جنگ جمل سے قبل ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا کہ مطالبہ قصاص کرنے والوں کے لئے اس مطالبے کی کوئی دلیل شرعی ہے؟ جواب میں فرمایا، ہاں ہے۔ پھر سائل نے کہا کہ آپ کے پاس تاخیر کرنے کی بھی حجت شرعی ہے؟ تو بھی فرمایا۔ ہاں ہے۔ سائل نے کہا اگر جنگ ہو جائے (طرفین کی اموات کا کیا حکم ہوگا) تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا طرفین کے لوگ جنت میں ہوں گے جو بھی ان میں سے صاف دل اللہ کے ہاں پہنچا (شرک میں مبتلا نہ ہوا)

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ ۲۳۸)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت علی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہما کے حق میں کچھ کہہ رہا تھا تو حضرت سعدؓ نے فرمایا انہ لم یبلغ مابیننا الی دیننا۔ یعنی ہمارے آپس کے مشاجرات ہمارے دین تک نہیں پہنچ سکے تاکہ ہمارے دین کے لئے باعث نقصان ہوں

البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ ۷۷)

اس لئے کتب عقاید میں یہ مسئلہ صراحت سے بیان کیا گیا ہے کہ مشاجرات و منازعات صحابہ کو عام لوگوں میں اشاعت کرنا جائز نہیں۔ بوقت ضرورت اگر بیان کرنا ہوں تو ایسے عنوانات اور احسن تاویلات سے بیان کئے جائیں جن سے صحابہ کرام کے اعتماد کے مخدوش

سے روایت ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ذکر کرو تاکہ ان کی محبت دلوں میں پیدا ہو، اور ان کے ایسے معاملات ذکر کرو جن سے ان پر لوگوں کو عیب گوئی کی جرأت پیدا ہو۔ (عقود الجواہر المنیفہ للزبیدیؒ جلد ۱ صـ ۱۷)

ان حقائق حقہ اور عقائد مسلمہ اہل سنت والجماعت کے خلاف صرف وہ لوگ ہوئے ہیں جن کی نشان دہی خود لسان نبوت سے ان جملوں سے فرمائی گئی کہ:۔

یقولون من خیر قول البریۃ (البخاری)

یمرقون من الاسلام مروق السہم من الرمیۃ (البخاری)

چنانچہ اولاً جو لوگ صحابہ کرام کی موجودگی میں اس برگزیدہ جماعت پر بدظنی و بد اعتمادی کا شکار ہو کر ان سے الگ ہوئے ہیں تاریخ انہیں "خوارج" کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ان خوارج نے اپنی دیانت کی بنیاد ایک خود ساختہ عقیدہ پر رکھی تھی جو نصوص قرآنیہ اور احادیث متواترہ کے خلاف ہونے کے باعث نہ صرف ان کے الگ ہونے کا سبب بنا بلکہ وہی غلط عقیدہ ان لوگوں کو صحابہ کرام کے مقابلہ میں لڑنے اور جنگ کرنے کا بھی موجب بنا۔

ان کا خود ساختہ عقیدہ یہ تھا کہ "گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے"۔ اسی عقیدہ کی بنا پر اس فرقہ نے دور فتن کے صحابہ کرام سے اپنا اعتماد ضائع کیا اور انہ کو اپنے ساختہ پرداختہ مطاعن کا نشانہ بنایا جس کی نحوست سے یہ لوگ بالآخر "انکار حدیث" پر جا پہنچے یہی انکار حدیث کا عقیدہ ان کے تمام فرقوں میں مشترک رہا ہے (فتح الباری پارہ دوم صـ ۲۱۱ مطبوعہ رحمانی دہلی)

خوارج کے بعد جب شیعیت کا وجود بھی ایک خود ساختہ عقیدہ کی بنا پر ظاہر ہوا اور وہ یہ کہ احق بالخلافۃ بعد نا حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلافت کے لئے سب سے زیادہ حقدار تھے۔ اس مفروضہ کی بنا پر اس فرقہ نے علی العموم صحابہ کرامؓ کو سوائے معدودے چند افراد کے مطعون کرنا اپنا شعار بنا لیا۔ یہ فرقہ بھی خوارج کی طرح صحیح احادیث کے ذخیرہ سے محروم رہا اس لئے جعلی احادیث اور فاسد معتقدات کی گہری دلدل میں جا پڑا

ہیں چھپے ہوئے چلا رہے تھے۔ جس کا علی العموم شکار ہونے والے وہ بدو تھے جو کہ بادیہ عرب سے نکل کر نو آباد چھاؤنیوں مثلاً بصرہ و کوفہ میں آباد ہو گئے تھے مگر ان کی اکثریت شرف صحبت سے محروم تھی اور اسلام سے پورے واقف بھی نہ تھے

اس تحریک کا مقصد یہ تھا کہ اسلام کی جوہری طاقت یعنی "صحابیت" پر ایسی کاری ضرب لگائی جائے جس کے بعد اسلام کا دینی و دنیوی سرمایہ خود بخود صفر بن کر رہ جائے بلکہ اسلام کو اول سے آخر تک ضعیف کرنے میں مسلسل اسی قوت کو بروئے کار لایا جائے۔ اس تحریک کی ابتدا کرنے والے وہ یہودی تھے جو کسی وقت اس علاقہ کے حکمران تھے۔ ان کا سرخیل عبداللہ بن سبا تھا جس نے اس تحریک کی بنیاد میں یہ نظریہ کھڑا کیا کہ

"حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے منشاء کے خلاف خلیفہ بنے اور صحابہ کی عمومیت نے ان کا ساتھ دیا"۔

حافظ ابن الحجرؒ لسان المیزان میں فرماتے ہیں:۔

کان عبد اللہ بن سبا اول من اظہر ذالک

(جلد ۳ صـ ۲۹۰ بحوالہ تدوین الحدیث صـ ۴۴۲)

اسی عبداللہ بن سبا نے اپنے اغراض فاسدہ کی تکمیل کے لئے جعلی احادیث گھڑنے کی بھی ابتداء کی ہے۔ چنانچہ حافظؒ فرماتے ہیں:۔

اول من کذب علی اللہ بن سبا

(تدوین الحدیث صـ ۴۴۳)

دورِ عثمانی کے آخر میں اسے موقعہ ملا اور وہ بصرہ و کوفہ سے پھر پھرا کر مصر میں جا گزین ہوا، وہیں سے اس نے خطوط اور دعاۃ کے ذریعہ دار الخلافہ پر یورش کی زمین ہموار کی جو بالآخر شہادت عثمانی کا سبب بنی۔ اس وقت سے ان لوگوں کا نام فرقہ "سبائیہ" معروف ہو گیا ہے۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے دورِ خلافت میں آگ میں جلوایا تھا اور ان کے پھیلائے ہوئے غلط نظریات اور جعلی احادیث کی تردید خود بھی منبروں اور مجلسوں میں فرمائی اور اس دور کے صحابہ کرام نے بھی کی۔ مکمل تفصیل کے لئے مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تدوین حدیث کا مطالعہ کریں۔

شیعیت کے بعد جب معتزلہ کا وجود نامسعود ظاہر ہوا تو اہلسنۃ والجماعۃ کے لئے دورِ ابتلا و فتن پیش آیا اس فرقہ نے فلسفہ یونان کو اپنایا اور اپنے خود ساختہ عقائد کی بنیادیں اسی فلسفہ پر رکھیں اس گروہ نے اپنا لقب اہل عقول رکھ کر اپنی ناقص عقلوں کو [illegible] حدیث میں تصرف کرنے اور جانچنے [illegible]

وقدح کو جائز قرار دیا تاکہ اسی راستہ سے ان احادیث صحیحہ کو مشکوک و ناقابل اعتماد ثابت کیا جاسکے جو ان کے خود ساختہ معتقدات کے صراحۃً خلاف ہوں یا جن کو وہ لوگ دلائل عقلیہ سے ثابت شدہ قطعی مانتے تھے۔ معتزلہ کا یہ طریق کار اگرچہ محدود احادیث کے لئے ایجاد ہوا تھا مگر اس سے ہر ملحد کو یہ ہتھیار ہاتھ آگیا کہ پورے ذخیرۂ احادیث کو مشکوک و ناقابل عمل دکھلانے کے لئے راستہ ہموار کرلے۔

جیسا کہ اس دور کے مدعی اجتہاد مودودی صاحب جو معتزلی عقلیت کا نام "درائۃ" رکھ کر اس کے لئے ایک ایسے معیار کے مدعی ہیں کہ

(۱) بخاری و مسلم بلکہ صحاح ستہ کی متفق علیہ حدیث جس پر تمام امت اور محدثین صحیح ہونے کا فیصلہ صراحۃً کردیں۔ تاہم ایسی کسی حدیث کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جاسکتا جب تک مودودی صاحب کی "فرضی درایت" سے سند صحت حاصل نہ کرلے۔

(۲) اور یہ کہ فن علم حدیث ابھی تک غیر مکمل ہے۔ اور اسی "درایت" سے جدید تنقید و تحقیق و ترتیب کی محتاج ہے۔ اور یہ کہ

(۳) بخاری و مسلم وغیرہ صحاح ستہ کی احادیث یا وہ احادیث جن پر محدثین حکم صحت اصول حدیث کی رو سے صادر کردیں وہ صرف سند ہی کے اعتبار سے ہوگا۔ ان کے حکم صحت کے بعد بھی وہ حدیثیں اسی "جعلی درایت" سے رد و جرح کے قابل رہیں گی۔ نتائج مذکورہ کی تصدیق کے لئے مودودی صاحب کے اقتباسات ذیل بغور ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں:۔

"فن حدیث کی ان کمزوریوں کی بنا پر جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ہم اس امر کا التزام نہیں کرسکتے کہ علم روایت کی بہم پہنچائی ہوئی معلومات پر پورا پورا اعتماد کرکے ہر اس حدیث کو ضرور ہی حدیث رسول تسلیم کرلیں جسے اس علم کی رو سے صحیح قرار دیا گیا ہو"۔

(رسائل مسائل حصہ اول طبع دوم ص۲۹۲)

"احادیث کی تنقید و تحقیق و ترتیب کا کام جو کچھ تین چار صدیوں میں ہوا ہے وہ اگرچہ نہایت قابل قدر ہے مگر کافی نہیں ہے۔ ابھی بہت کچھ اس سلسلہ میں کرنا باقی ہے"۔

بخاری کے اصح الکتب ہونے کے معنے بیان کرتے ہیں

"یہ صحت کا حکم صرف اسناد سے متعلق ہے اور یقیناً صحیح ہے۔ رہی مضامین کی تنقید بلحاظ درایت تو اس کے متعلق میں اوپر اشارہ کرچکا ہوں کہ یہ کام اہل روایت کے فن سے بڑی حد تک غیر متعلق تھا اس لئے یہ دعویٰ کرنا صحیح نہیں ہے کہ بخاری میں جتنی احادیث درج ہیں ان کے مضامین کو جوں کا توں [illegible] لینا چاہئے"۔

سبحان اللہ کس بے باکی سے محدثین کو صرف اہل روایت اور علم حدیث کو فن روایت کہہ کر اپنی فتح درایت کے لئے محل تنقید قرار دے رہے ہیں۔ مودودی صاحب کی اس بے باکی کے جواب میں اہل علم کی تحقیقات کہ (۱) حدیث متواتر مطلقاً (خواہ تواتر اسنادی ہو یا تواتر توارث) مفید قطع یا یقینی ہے (۲) اور اسی طرح وہ احادیث صحیحہ جن کی صحت پر اجماع امت ہوچکا ہے وہ بھی مفید قطع و یقین ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیرؒ نے اپنے رسالہ اختصار علوم الحدیث ص۳۵، ۳۶ میں واضح فرمایا ہے اور اسی کو عام محدثین و سلف صالحین کا مسلک بیان کیا ہے۔

اور اسی طرح یہ کہ "مراتب احادیث" متعین کرنے کے سلسلے میں رواۃ کی تحقیق کی خاطر فن اسماء الرجال محدثین کرام کا ایک ایسا کامل و مکمل فن ہے جس کے کمال اور خصوصیت کی شہادت دشمنان اسلام بھی دے چکے ہیں۔

اور متون کی صحت و سقم کے لئے فقہاء و محدثین کی وہ بصیرت خاصہ جو کہ بطریق توارث صحابہ کرامؓ انہیں پہنچی ہے اور علل خفیہ کا علم جو صرف اسی بصیرت نبویہ کا ہی خاصہ ہے بحیثیت شاہد عدل کے تمام اہل اسلام میں مقبول ہے۔

ان حقائق علمیہ کو علمائے کرام کے حوالجات سے مدلل کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ مودودی صاحب کے مندرجہ بالا اقتباسات کو بغور دیکھ لینے کے بعد اس حسن ظنی کی گنجائش نہیں نکلتی کہ یہ سب کچھ مودودی صاحب علماء کرام کی تحقیقات سے ناواقفی کی بنا پر لکھ رہے ہیں۔

بلکہ اگر مذکورہ بالا عبارات کو معہ ان کے خاص نتیجہ کے جس کو مودودی صاحب اپنی اجتہادی شان سے اس طرح تحریر کرتے ہیں:۔

"مجرد حدیث پر کسی ایسی چیز کی بنا نہیں رکھی جاسکتی جسے مدار کفر و ایمان قرار دیا جائے"۔

"احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی ہوئی آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ کہ علم یقین"۔

(رسائل مسائل حصہ اول طبع دوم ص۶۷)

کوئی معمولی فہم والا شخص جس کے دل میں صحیح ایمانی حس ہو، غور کرلے تو انشاء اللہ اسے یہ تاثر لینے میں تامل نہ ہوگا کہ مودودی صاحب اپنے اس خود ساختہ اجتہاد سے نہ صرف منکر حدیث کے لئے تمام کے تمام ذخیرۂ احادیث کو مشکوک و ناقابل عمل دکھلانے کا راستہ بنا رہے ہیں بلکہ وہ ہر ملحد اور دشمن اسلام کو جری کررہے ہیں کہ وہ قرآن اور متواترات اسلام کو اسی منطق سے مشکوک دکھلا کر لوگوں کو گمراہ کرے [illegible] قرآن [illegible]

پہنچا ہے جن کے واسطہ سے حدیث نبویہ ہم تک پہنچی پھر جبکہ "انسانوں سے انسانوں تک پہنچنا" ہی سبب ہے مشکوک ہونے کا تو لامحالہ قرآن اور متواترات اسلام کے متعلق بھی مودودی صاحب کی منطق کا نتیجہ یہی رہے گا کہ "حد سے حد اگر ان سے کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ کہ علم یقین"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

مودودی صاحب کی اس الحادی منطق میں اگرچہ بہت سے نتائج قبیحہ مضمر ہیں مگر ایک قبیح تر بین نتیجہ اس اقتباس کا یہ بھی ہے کہ اس میں صحابہ کرام کو عام انسانوں کی صف میں رکھ کر ان سے اعتماد ضائع کرنے کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ نہ صرف یہ ہے کہ یہ امت کے اجماعی عقیدہ "الصحابۃ کلھم عدول" کے خلاف ہے بلکہ صحابہ کرام کو عام انسانوں میں شمار کرنے کا دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ ان ذوات قدسیہ پر عام انسانوں کی طرح رد و جرح بھی ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ ۱۹۶۵ء میں مودودی صاحب نے یہی کارنامہ خود ادا کرکے بھی دکھایا ہے۔ جون، جولائی ۶۵ء کے "ترجمان القرآن" میں "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" کا مضمون جس میں دور عثمانی سے لیکر آخر دور امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تک ایک ایسا نقشہ اپنی قلمکاری سے تیار کیا ہے جس میں اس دور کے صحابہ کے متعلق قبائح اور منکرات (مثلاً خیانت و غداری و خلاف واقعہ گوئی اور خلاف قرآن کرنا وغیرہ وغیرہ) کی ایک فہرست برآمد کی جاسکتی ہے جس کو مودودی صاحب اپنی منشی گری سے ظاہری تعظیم اور سرسری اعتقاد بزرگی کی چادروں میں لپیٹ کر پیش کررہے ہیں۔ اور جب ان پر ظاہر کیا گیا کہ:۔

"اس طرح کی بحثوں سے صحابہ کرامؓ کی پوزیشن مجروح ہوتی ہے اور اس اعتماد میں فرق آتا ہے جو مسلمانوں کو ان پر ہونا چاہئے"۔

(ترجمان ستمبر ۶۵ء ص۵۷)

تو مودودی صاحب نہ پوزیشن صحابہ مجروح ہونے سے کترائے اور نہ ہی "ان پر اعتماد میں فرق آنے" سے جھجکے بلکہ الٹا اپنے محبوب مشغلہ یعنی تنقید یا تنقیص صحابہ کے جواز کے لئے عدالت کا الحادی معنی اور "الصحابۃ کلھم عدول" کا خود ساختہ مطلب لکھ کر آخر میں صحابہ پر تنقید کرنے کا ایجاد کردہ ارشاد فرما کر گویا اعلان کردیا کہ میرا یہی مشغلہ جاری رہے گا۔

ذیل میں مودودی صاحب کے اس کارنامہ کی مکمل تصویر ان کے اپنے الفاظ میں پیش کرتے ہیں اولاً چند مقدمات جو علماء اسلام کے مسلمات ہیں پیش نظر کرلئے جائیں تاکہ ان کی روشنی میں بعد کو مختصر تنقید بھی کافی ہوسکے انشاء اللہ تعالیٰ۔

وہ مقدمات یہ ہیں:۔

(باقی آئندہ)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# نائیجیریا کا انقلاب

اس سال کے آغاز میں نائیجیریا میں کچھ فوجی افسروں نے جنرل آئرونسی کی قیادت میں ایک فوجی انقلاب برپا کیا جس میں احمد بیلو مرحوم اور الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا مرحوم اور بعض دیگر نامور مسلم زعماء کو شہید کر دیا گیا۔ یہ انقلاب صرف اندرون ملک محرکات کی وجہ سے برپا نہیں ہوا تھا بلکہ اس میں بیرونی دنیا کے عیسائیوں کی طرف سے بھی نائیجیریا کے مسلمانوں کے خلاف ایک گہری سازش کی گئی تھی۔ موجودہ انقلاب دراصل اسی سازش کے توڑ کا جواب ہے اس لئے مغربی مخبر رساں ایجنسیوں نے اسے صحیح رنگ میں پیش نہیں کیا۔

نائیجیریا آبادی کے لحاظ سے افریقہ کا سب سے بڑا ملک ہے اور اس کا رقبہ ۳۷۷،۸۴۸ مربع کلومیٹر ہے جو کہ برطانیہ اور فرانس کے مجموعی رقبہ سے بھی زیادہ ہے بلکہ اکیلے برطانیہ کے رقبہ سے قریباً چار گنا ہے اس کی آبادی ساڑھے پانچ کروڑ کے لگ بھگ ہے اس کی آبادی مختلف قبائل پر مشتمل ہے جن میں حوسہ ربو، فولانی اور یوروبا وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ ان میں شمالی حصہ کی آبادی مسلم اکثریت پر مشتمل ہے۔

پندرھویں صدی عیسوی کے آغاز میں پرتگیزیوں کا یہاں ورود ہوا۔ یہ لوگ دراصل تجارتی بہانے سے یہاں آئے تھے لیکن انہوں نے یہاں اپنی اشیاء فروخت کرنے کی بجائے نائیجیریا کے سیاہ فام باشندوں کو غلام بنا کر یورپ اور امریکہ میں پہنچانا شروع کر دیا۔ چنانچہ تین سو سال تک اس علاقے میں غلاموں کی تجارت ہوتی رہی۔ اس وقت امریکہ کے سیاہ فام باشندے جو شہری اور انسانی حقوق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور امریکی حکومت ان پر مسلسل ظلم وستم کر رہی ہے ان میں اکثریت انہیں لوگوں کی اولاد ہے جن کو پرتگیزیوں نے نائیجیریا سے وہاں لے جا کر بیچا تھا۔

پرتگیزوں کے بعد انگریزوں نے نائیجیریا کے ساحل پر قدم رکھا۔ یہ قوم پہلے ہی سے سازشانہ ذہن کی حامل تھی۔ انہوں نے ایک تو "تفرقہ و احکم" یعنی تفرقہ ڈالو اور حکومت کرو کی پالیسی کو اپنایا۔ دوسرے اپنی انتظامی مصلحتوں کے تحت ملک کے مختلف حصوں کو علاحدہ شروع کر دیا۔ ۱۹۴۶ء میں انگریزوں نے پہلی بار نائیجیریا میں آئین نافذ کیا اور نائیجیریا کے صوبوں اور مرکز میں کے درمیان مضبوط طور ربط قائم کر دیئے۔ ۱۹۵۴ء میں نائیجیریا کا نیا آئین تیار ہوا جس کے تحت اسے "وفاقی نائیجیریا" کا نام دیا گیا اور ۱۹۵۷ء میں مشرقی اور مغربی خطوں کو داخلی خود مختاری دے دی گئی۔

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد نائیجیریا میں آزادی چھڑ کر حصہ لیا۔ چنانچہ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو نائیجیریا آزادی سے ہمکنار ہو گیا اور ۱۹۶۳ء میں نائیجیریا ہمہ دوریہ بن گیا اور اس کے سربراہ کو بجائے گورنر جنرل کے صدر کہنے لگے۔

انگریزوں کا عام دستور رہے کہ جہاں ان کی حکومت ہو وہاں وہ اپنی تہذیب وکلچر کی نشر واشاعت کے لئے مشنری سکول کھول دیتے ہیں جن سے وہ اپنی تہذیب اور عادات واطوار محکوم لوگوں کے دلوں میں اتارتے ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے تحت عیسائی مشنریوں نے ۱۹۰۰ء سے قبل ہی وہاں جدید طرز کے مشنری اسکول قائم کر دیئے۔ لیکن چونکہ شمالی نائیجیریا میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تھی لہذا خاص سازش کے تحت مسلمانوں کو جدید تعلیم سے ناآشنا رکھا گیا۔ لیکن سر ابوبکر تفاوا بلیوا اور سر احمد بیلو اور دیگر مسلم رہنماؤں نے مسلمانوں کی کشتی کی ناخدائی کی اور شمالی نائیجیریا کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے اپنی پوری کوششیں صرف کر دیں لیکن پھر بھی وہ شمالی نائیجیریا کو جدید علوم وفنون کے لحاظ سے مغربی نائیجیریا جس کی اکثر آبادی عیسائی تھی، کی سطح پر نہ لا سکے۔

انگریزوں نے اپنی خاص مسلم دشمنی کی پالیسی کے تحت شمالی نائیجیریا کو جس کی اکثریت مسلم آبادی پر مشتمل تھی، اقتصادی، معاشرتی اور تعلیمی ترقی سے محروم رکھا، اور اس کے مقابلہ میں ان علاقوں کو جہاں عیسائی آبادی کی اکثریت تھی ہر قسم کی ترقی سے نوازا۔ حکومت کی سول اور فوجی ملازمتوں میں ان کو اعلیٰ عہدوں پر جگہ دی اور ہر ممکن طریقہ سے مسلمانوں کو ان کے زیر رکھنے کی کوشش کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمام کلیدی آسامیاں غیر مسلموں کے ہاتھوں میں آگئیں۔ علاوہ ازیں تمام صنعتی ادارے اور بڑے بڑے کارخانے بھی مغربی نائیجیریا میں قائم کئے اور دارالحکومت بھی بجائے شمالی نائیجیریا کے کسی شہر کو بنانے کے مغربی نائیجیریا کے شہر آبادان کو بنایا گیا

کسی ملک کو آزادی دینے کے بعد وہاں قبائلی اور قومی کشمکش پیدا کرنا تو انگریز کا ایک اہم اصول ہے چنانچہ اسی اصول کے تحت نائیجیریا کی آزادی کے بعد وہاں بھی قبائلی کشمکش کا آغاز شروع ہو گیا۔ شمالی نائیجیریا میں تو پہلے ہی مسلم اکثریت تھی لہذا وہاں مسلمان حکومت کا ہونا ناگزیر تھا، لیکن چونکہ وفاقی حکومت میں بھی مسلمانوں ہی کی اکثریت ہوتی تھی لہذا اکثریت رائے سے سر ابوبکر بلیوا نائیجیریا کے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ لیکن عیسائی ان کو ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں تھے اس وجہ سے انہوں نے اس مسلمان حکومت پر ہونے کی وجہ سے ملک میں رشوت ستانی، قتل و غارت اور لاقانونیت کا دور دورہ شروع کر دیا، اور پبلک کو یہ تاثر دینا چاہا کہ سر ابوبکر تفاوا ایک ناکام وزیر اعظم ہیں۔ عیسائیوں کی اس سازش میں بیرونی عیسائی حکومتوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جنوری ۱۹۶۶ء میں جنرل آئرونسی کی قیادت میں ملک میں ایک فوجی انقلاب رونما ہو گیا جس میں وزیر اعظم سر ابوبکر تفاوا، مسلمانوں کے دینی پیشوا اور روحانی راہنما احمد بیلو اور کئی دوسرے مسلم راہنما شہید کر دیئے گئے اور جنرل آئرونسی سربراہ مملکت کی حیثیت سے کرسئ صدارت پر متمکن ہو گیا آئرونسی اگرچہ ایک فوجی افسر تھا، لیکن نظام حکومت کو چلانے کے لئے جو سیاسی سوجھ بوجھ درکار ہے اس سے وہ کلیتہً ناآشنا تھا۔ لہذا اس نے اقتدار حاصل ہوتے ہی یہ اعلان کر دیا کہ نائیجیریا میں بجائے وفاقی حکومت کے وحدانی حکومت قائم کی جائے گی۔ وحدانی حکومت کا سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کو تھا۔ کیونکہ نائیجیریا کے ایک عظیم حصے پر مسلمانوں کی ایک عظیم اکثریت ہونے کے باوجود بھی مرکز میں ان کی اقلیت ہوتی تھی۔ وحدانی حکومت خود شمالی نائیجیریا کی خود مختاری پر بھی ایک ضرب کاری تھی، لہذا انقلاب کے فوراً بعد انقلابی حکومت کے اس اعلان پر کہ ملک میں وفاقی حکومت کی بجائے وحدانی حکومت ہو گی، مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا۔ ادھر حکومت مسلمانوں کے ہاتھ سے چھن کر چونکہ عیسائیوں کے ہاتھوں میں چلی گئی تھی، اس وجہ سے ملک کی عیسائی اقلیت نے مذہبی بنیاد پر ملک میں فساد برپا کر دیا۔ فساد نے اس قسم کی شدت اختیار کی کہ مسلمانوں کے لئے نماز جمعہ اور دیگر مذہبی فرائض تک کا ادا کرنا مشکل ہو گیا۔

جنرل آئرونسی کے ملک میں انقلاب لانے کے وقت پوری فوج اس کے ساتھ متفق نہیں تھی، لیکن فوج کے غیر متفق افسران نے کسی مصلحت کی بنا پر دانستہ خاموشی اختیار کر لی۔ مگر جب انقلابی حکومت نے سر ابوبکر تفاوا، احمد بیلو اور دیگر مسلمان راہنماؤں کو شہید کر دیا تو مسلمان فوجی افسران کے جذبات میں ایک خاص قسم کا ہیجان پیدا ہو گیا۔ مسلمان عوام بھی کچھ مذہبی فسادات کی وجہ سے اور کچھ وحدانی حکومت کے اعلان کی وجہ سے انقلابی گورنمنٹ کے خلاف تھے۔ اس وجہ سے دوسرے انقلاب کی تیاریاں شروع ہو گئیں اور چھ ماہ کی قلیل مدت کے بعد مسلمان افسران ایک دوسرا انقلاب لانے میں کامیاب ہو گئے۔ جنرل آئرونسی اور دوسرے بڑے بڑے فوجی افسران کو گرفتار کر کے کسی نامعلوم جگہ پر بھیج دیا گیا ہے بلکہ عام خیال یہ ہے کہ جنرل آئرونسی کو ہلاک کر دیا گیا ہے

دو چار روز کے ہنگامے کے بعد لیفٹیننٹ کرنل یعقوب گاوان نے اعلان کیا کہ مجھے اعلیٰ فوجی کونسل نے ملک کا سربراہ چن لیا ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل یعقوب کون ہیں؟ اس کے متعلق متضاد خبریں ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور بعض عیسائی بتاتے ہیں، لیکن

(۲) آپ کے امر کی مخالفت کرنے والے لوگوں کو ڈرایا گیا ہے کہ ان کی یہ روش بدترین فتنہ اور دردناک عذاب میں انہیں دھکیل کر رہے گی

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ (النور ع ۹)

جو لوگ آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیئے کہ کہیں ان کو کوئی عظیم فتنہ پیش آ جائے۔ یا کہیں ان کو عذاب الیم کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(۳) رحمتِ خداوندی کے نزول کو آپ کی اطاعتِ کاملہ کے ساتھ وابستہ کیا گیا۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور ع ۷)

"اور (اے مسلمانو!) نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (باقی احکام میں بھی) رسول کی اطاعت کیا کرو، تاکہ تم پر (کامل) رحم کیا جائے"

(ترجمہ حکیم الامت تھانویؒ)

(۴) ہر قسم کی فوز و فلاح، رشد و ہدایت اور بہبودیٔ دنیا و آخرت کو آپ کی اطاعت میں منحصر قرار دیا گیا۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (النور ع ۷)

"اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانے، اور اللہ سے ڈرے اور اس کی مخالفت سے بچے، پس ایسے لوگ بامراد ہوں گے"۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (الاحزاب ع ۹)

"اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا"۔

(۵) آپ کی اطاعت کو ذریعہ انعاماتِ خداوندی قرار دیا گیا ہے اور اطاعت شعار خوش نصیبوں کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت کا مژدہ سنا کر اسے تحسینِ الٰہی سے سرفراز کر دیا گیا، اور اطاعتِ نبوی اور اس پر مرتب شدہ ثمرات کو حق تعالیٰ کا تفضل خاص قرار دے کر علم خداوندی کی شہادت پیش کی گئی ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا (النساء ۹)

"اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء

تعالیٰ کی جانب سے اور اللہ تعالیٰ کافی جاننے والے ہیں

(۶) دعوائے محبتِ خداوندی کے صدق و کذب کا امتحان کرنے کے لئے اتباعِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معیار قرار دیا گیا۔ اسی کے ساتھ آپ کی ہر ادا کی نقل اتارنے والوں کو مقامِ محبوبیت پر فائز ہونے کی بشارت اور مغفرت سے ہمکنار ہونے کی خوشخبری سے نوازا گیا ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

(آل عمران ۴)

"آپ فرما دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے تمہارے گناہ بخش دینگے اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بہت رحم والے ہیں"۔

(۷) اعلان کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو جب تک شعارِ زندگی نہ بنایا جائے گا اور ہر قسم کے تصفیہ طلب امور کے لئے آپ کی ذاتِ پاک کو آخری عدالت کی حیثیت نہیں دی جائے گی اہلِ ایمان کو نہ ذرۂ خیر و برکت میسر آ سکتا ہے نہ اس کے بغیر کسی اچھے انجام کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا

(النساء ع ۸)

"اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو، اور تم میں سے جو لوگ اہلِ حکومت ہیں ان کا بھی، پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو، تو اس امر کو اللہ اور رسول کے حوالے کر دیا کرو، اگر تم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ امور سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوش تر ہے"۔

(۸) آگاہ کیا گیا کہ نہ صرف دینی امور بلکہ خالص دنیوی امور میں بھی کسی مومن مرد اور عورت کو آپؐ کے فیصلہ کے بعد کسی قسم کی گنجائش نہیں کہ فیصلۂ نبوت کے بعد وہ اپنے لئے ادنیٰ اختیار کا تصور بھی ذہن میں لائے۔

وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللّٰہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم

(الاحزاب ع ۵)

"اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں ہے جبکہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے دیں کہ (پھر) ان مومنین کو ان کے اس ... کام میں کوئی اختیار باقی رہے"۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب

# فتنۂ ا

ہیں ہر سننے والے کے کان کھول دیئے گئے کہ فیصلہ نبوی کے بعد بھی جن لوگوں کو اپنے لئے کسی قسم کی اختیا گنجائش پیدا کرنے کی فکر رہتی ہے ایسے نافرمان بھٹکے ہوئے ہیں۔

ومن یعص اللّٰہ ورسولہ فقد ضل ضلٰلا مبینا (الاحزاب ع ۵)

"اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کہا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا ہے"

(۱۰) یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ ہدایت صرف اطاعتِ نبویؐ میں منحصر ہے اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے علاوہ، ہدایت کے تمام راستے بند ہیں۔ اسی کے ساتھ بتلا دیا گیا کہ آپ کے احکام سے سرتابی کرنے والے کوتاہ اندیش لوگوں کو اس کے مہیب عواقب کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

قل اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل وعلیکم ما حملتم۔ وان تطیعوہ تھتدوا وما علی الرسول الا البلاغ المبین (النور ع ۷)

"آپ کہیئے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر تم (اطاعت سے) روگردانی کرو گے تو سمجھ رکھو کہ رسول کے ذمہ وہی (تبلیغ) ہے جس کا ان پر بار رکھا گیا ہے، اور تمہارے ذمہ وہ ہے جس کا تم پر بار رکھا گیا ہے، اور اگر تم نے ان کی اطاعت کر لی تو راہ پر جا لگو گے اور (بہرحال) رسول کے ذمہ صاف صاف طور پر پہنچا دینا ہے"۔

(۱۱) واضح کر دیا گیا کہ ایمان کا سب سے بڑا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہنا آپ کے ہر حکم پر سمع و طاعت بجا لانا اور آپ کے ہر فیصلہ پر سرِ تسلیم خم کر دینا ہے اور یہ کہ کامرانی اور کامیابی ان ہی لوگوں کے قدم چومے گی جو اپنے اندر یہ ایمانی صفات رکھتے ہوں گے۔

انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللّٰہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولٰئک ھم المفلحون (النور ع ۷)

"مسلمانوں کا قول تو جبکہ ان کو (کسی مقدمہ میں) اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان

# ...یث
# ...ـد

کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔ اور ایسے لوگ (آخرت میں فلاح پائیں گے"۔

(۱۲) بتلایا گیا کہ چونکہ آپ کا ہر قول و عمل وحی الٰہی کا تابع اور منشائے خداوندی کا منقاد ہے، اس لئے آپ کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے اور جو کم فہم سنتِ نبوی کی اس حیثیت کو نہیں سمجھتے وہ اپنی بدفہمی پر عذاب خداوندی کے مستحق ہیں۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
ومن تولّٰی فما ارسلنٰک علیھم
حفیظاً (النساء ع ۱۱)

"جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپؐ کو نگران کر کے نہیں بھیجا"۔

(۱۳) آپ کے ہر قول و فعل، علم و عمل، گفتار و کردار، نشست و برخاست غرضیکہ آپ کی ذات سے صادر ہونے والی ہر چیز کو امت کے لئے بہترین مثالی نمونہ قرار دیا گیا، لیکن اس اسوۂ حسنہ کی افادی حیثیت صرف ان ہی لوگوں پر واضح ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں۔ اور بکثرت ذکرِ خداوندی کا جذبہ ان میں موجزن ہو۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ
حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم
الاخر، وذکر اللہ کثیراً (الاحزاب ع ۳)

"تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا"۔

(۱۴) آپ کی اطاعت سے اعتقاداً پہلوتہی کرنے والوں پر کفر کا فتویٰ صادر کیا گیا۔

قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
فان تولّوا فان اللہ لا یحب الکٰفرین
(آل عمران - ع ۴)

"آپ فرما دیجئے کہ تم اطاعت کیا کرو اللہ اور اس کے رسول کی، پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں تو سن رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتے"۔

(۱۵) آپ کے فیصلوں سے اعراض کرنے والوں کو دل کے روگی، شک اور تردد کے مریض، غلط اندیش

واذا دعوا الی اللہ ورسولہ
لیحکم بینھم اذا فریق منھم
معرضون، وان یکن لھم الحق
یاتوا الیہ مذعنین افی قلوبھم
مرض ام ارتابوا، ام یخافون
ان یحیف اللہ علیھم ورسولہ
بل اولٰئک ھم الظلمون (النور ع ۶)

"اور یہ لوگ جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ رسول ان کے (ان کے خصوم کے) درمیان فیصلہ کر دیں تو ان میں ایک گروہ پہلوتہی کرتا ہے، اور اگر ان کا حق (کسی کی طرف واجب ہو) تو سرِ تسلیم خم کئے ہوئے آپ کے پاس ہے آتے ہیں آیا ان کے دلوں میں (کفر جارام کا) مرض ہے یا یہ (نبوت کی طرف سے) شک میں پڑے ہیں یا ان کو یہ اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم نہ کرنے لگیں۔ بلکہ یہ لوگ برسرِ ظلم ہیں"۔

(۱۶) آپ کی اتباع سے انحراف کرنے والوں کو بغیر لگ لپیٹ کے صاف صاف منافق اور قلبی طور پر ایمان سے عاری قرار دیا گیا۔

واذا قیل لھم تعالوا الی ما
انزل اللہ والی الرسول رایت
المنافقین یصدون عنک صدوداً
(النساء ع ۹)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور رسول کی طرف، تو آپ منافقین کی یہ حالت دیکھیں گے کہ آپ سے پہلوتہی کرتے ہیں"۔

(۱۷) آپؐ کی احادیث مقدسہ کے ساتھ بے اعتنائی برتنے والوں اور آپ کے اقوال شریفہ کے ساتھ تمسخر کرنے والوں کے متعلق اعلان کیا گیا کہ ان کے قلوب "خدائی مہر لگ جانے کی وجہ سے" ایمان و یقین اور رشد و ہدایت کی استعداد گم کر چکے ہیں اور ان لوگوں کا تمام تر علمی سرمایہ یہی نفس بد کی خواہشات ہیں۔

ومنھم من یستمع الیک
حتّٰی اذا خرجوا من عندک
قالوا للذین اوتوا العلم ماذا
قال آنفاً اولٰئک الذین طبع اللہ
علٰی قلوبھم واتّبعوا اھواءھم
(محمد - ع ۲)

"اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بعضے آدمی ایسے ہیں (مراد اس سے منافقین ہیں) کہ وہ (آپ کی تبلیغ کے وقت ظاہر میں تو) آپ کی طرف کان لگاتے ہیں (لیکن دل سے اصلاً متوجہ نہیں ہوتے) یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپ کے پاس سے (اٹھ کر مجلس سے) جاتے ہیں تو دوسرے اہل علم (صحابہ) سے کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی (جب ہم مجلس میں تھے) کیا بات فرمائی (جس کی وجہ

وہ اس سے تعریض کرتے تھے کہ ہم آپ کی باتوں کو قابل توجہ کے نہیں جانتے، اور بظاہر استعلام ظاہر کرتے تھے۔ اور یہ بھی ان کے نفاق کا ایک شعبہ ہے، ارشاد ہوتا ہے کہ) یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے (پس ہدائت سے بعید ہو گئے اور اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہیں"۔

(۱۸) آپ کی اطاعت کو آپ کی بعثت کی علتِ غائیہ قرار دے کر اس امر کی وضاحت بھی کر دی گئی کہ آپؐ کی اطاعت سے انکار اور آپؐ کے ارشادات اور احادیث سے سرتابی انکارِ رسالت کے مترادف ہے اس طرح آپ کی اطاعت کے منکرین انکارِ رسالت کے مرتکب ہیں۔

وما ارسلنا من رسول الا
لیطاع باذن اللہ (النساء ع ۹)

"اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اسی واسطے مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت کی جائے"۔

قرآن کریم کی یہ چند آیات آپ کے سامنے ہیں۔ کتاب اللہ کے ان واضح اعلانات کی روشنی میں یہ فیصلہ بالکل آسان ہے کہ اسلام میں ذات اقدس رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا مرتبہ کیا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی اطاعت اور پیروی کا حکم قرآن ہی میں موجود ہے اور آپؐ کی اطاعت کو جب قرآن عین اطاعتِ خداوندی قرار دیتا ہے اور آپ کے اقوال کو جب قرآن ہی وحی خداوندی بتلاتا ہے۔ وما ینطق عن الھوٰی، ان ھو الا وحی یوحی (النجم) اور آپ کے کلماتِ طیبات کو جب قرآن ہی "گفتۂ او گفتۂ اللہ بود" کا مرتبہ دیتا ہے تو بتلایا جائے کہ حدیث کے حجتِ دینیہ ہونے کا انکار کرنے سے کیا خود قرآن ہی کا انکار لازم نہیں آئے گا؟ اور کیا فیصلۂ نبوت میں تبدیلی کے معنی خود قرآن کو بدل ڈالنا نہیں ہوں گے۔

ان مسکینوں کو کون بتلائے کہ جس طرح خدا اور رسول کے درمیان ایمانی تفریق جاری نہیں ہوتی۔ اسی طرح کلام اللہ اور کلام رسول کے درمیان بھی "دینی حجت" کی تفریق کی گنجائش نہیں۔ ایک کو تسلیم کر لیجئے تو دوسرے کو بہر صورت تسلیم کرنا ہوگا اور ان میں سے ایک کا انکار کر دینے سے دوسرے کا انکار آپ سے آپ ہو جائے گا۔ خدائی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اس کے کلام کو تسلیم کرنے کا دعوےٰ کیا جائے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو ٹھکرا دیا جائے۔ وہ ایسے ظالموں کے خلاف صاف اعلان کرتا ہے۔

فانھم لا یکذبونک ولکن الظالمین
بآیٰت اللہ یجحدون۔

پس اے نبیؐ! یہ لوگ آپ کے کلام کو نہیں ٹھکراتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

# تلخ — و — شیریں

جب مودودی صاحب نے مئی، جون، جولائی، اگست ستمبر ۱۹۶۵ء کے ترجمان القرآن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کیچڑ اچھال کر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چھینٹے ڈال کر کروڑوں سنی مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکا تھا، جس سے متاثر ہو کر ایک متحمل مزاج بزرگ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے عادلانہ دفاع لکھ کر مودودی خرافات کی تردید اور اس کی علمی حیثیت کا پردہ چاک کر دیا۔ مودودی صاحب کا یہ مضمون اتنا دل آزار اور گمراہ کن تھا کہ انتہائی بُردبار اور اختلافات سے کوسوں دور رہنے والے حضرت علامہ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کو بھی اس کی تردید میں کتاب لکھنا پڑی۔ بہرحال وقتی طور پر مودودی کے ایک پکے مرید مولوی یوسف اکوڑہ خٹک کی باسی کڑی میں ابال آیا اور لگے ہاتھوں اس نے بھی اپنے پیر مودودی صاحب کی گوشمالی کی اور اس کو ایک خط لکھ کر بتایا کہ اس امت کا اجماع ہے کہ الصحابۃ کلھم عدول۔ کہ صحابہ سارے عادل ہیں۔ جن کو جھوٹ، خیانت، بہتان وغیرہ فاسقانہ افعال سے کسی طرح متہم نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی قرآن و حدیث کے مقابلہ میں ان تاریخوں کو کوئی اہمیت دی جا سکتی ہے مودودی صاحب اس کے جواب میں بہت دور کی کوڑی لائے۔ انہوں نے لکھا کہ صحابہ صرف حدیث روایت کرنے میں عادل ہیں باقی ہر طرح کے فسق و فجور، جھوٹ وغیرہ سے ان کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے۔

مولوی یوسف صاحب نے پھر خط لکھا مگر سلف کی شریعت کو منجمد شاستر کہنے والے منجمد مجتہد (مودودی صاحب) پر حق بات کا کیا اثر ہوتا تھا۔ انہوں نے پھر مولوی یوسف کے منہ پر تردید کی چپت رسید کر دی۔ جس سے مرید کو لقوہ ہو گیا یعنی ضرب کاری لگی۔ اب کے مرید کے دھرم کا بھرم کھل گیا اور حق پرستی کی ہوا نکل گئی۔ بالکل خاموش ہو گئے۔ مگر جب ترجمان اسلام نے مرید کی باتوں کو اچھالا تو سرمایہ دار پیر اور اس کے دوسرے اذناب کی چشم نمائی کی تاب نہ لا کر مرید کے چھکے چھوٹ گئے۔ ایک مودودی پرچہ (آئین) میں ان تاریخوں کو نو بار ثقہ وغیرہ لکھا۔ مودودی کی ثنا و صفت بیان کی اور مولانا غلام غوث صاحب کے خلاف خرافات لکھ کر سجدۂ سہو ادا کیا۔ مولوی یوسف کے خط میں بار بار داعی حق کے الفاظ دیکھ کر ہمارا ماتھا اسی وقت ٹھنکا تھا اور ہم نے ترجمان اسلام میں لکھا تھا کہ مولوی یوسف کے ایمان کا امتحان ہے۔ بات وہی ہوئی مولوی یوسف نے اپنی عالمانہ خرافات میں اپنی قیمت بڑھانے کے لئے حسن طلب کا انوکھا ڈھنگ اختیار

یا اب نصیب ہو جائے تو میں بھی منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم رکھتا ہوں۔ ہمارے خیال میں مرید باصفا نے پیر کے دستِ غیب میں شریک ہونے کے لئے اشارۃً یہ فرمایا ہے کہ اگر وہ ڈبل تنخواہ دے کر غیبی خزانوں میں شریک کر لیں تو میں مدرسہ سے فارغ ہو کر مولانا غلام غوث صاحب کی خوب خبر لے سکتا ہوں اگرچہ مدرسہ میں رہ کر بھی مودودی کی تنخواہ لی جا سکتی ہے یا اس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ آخر مولوی راحت گل صاحب نے اسی مدرسہ میں رہ کر ہی اس کی کتاب تفہیم القرآن کا پشتو ترجمہ کر کے حضرت حاجی صاحب اکوڑہ خٹک قدس سرہٗ کی مبارک روح کو اذیت پہنچائی ہے۔

ہم مودودی صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ اس مرید (مولوی یوسف) کو اپنے ہاں رکھ لیں۔ اس کے ایمان سے یہ خطرہ نہیں ہے کہ آپ کی کھلی گمراہی دیکھ کر مولانا امین احسن صاحب اصلاحی یا مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف یا مولانا منظور نعمانی صاحب کی طرح آپ کو طلاق دے بلکہ اس کی وفاداری قصبہ روجہان ضلع ڈیرہ غازیخاں کے اس مرید سے بھی بڑھ کر ثابت ہو گی۔ جس نے ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق بحث میں یہاں تک کہہ دیا کہ اگر مجھے مودودی صاحب کا پیشاب بھی مل جائے تو میں پی لوں گا۔ بلکہ یہ حضرت اس کے جواز کے لئے دلائل بھی پیش کر سکیں گے۔

اگر اس قسم کے مریدانِ باصفا کی تعداد زیادہ ہو جائے تو مودودی صاحب کو اپنا بول و براز بھی محفوظ رکھنا ہو گا اور اس کے تبرک کی آمدنی تمام مدات سے بڑھ سکے گی اور شاید بیرون ملک امداد کا مقابلہ بھی کر سکے۔ اگر خدانخواستہ یا خدا خواستہ تبرک کا یہ سلسلہ چل پڑا تو امریکہ کے زیر اثر ممالک میں اس کی قیمت سے مولوی یوسف صاحب جیسے مداح خوانوں کی خدمات حاصل کی جا سکیں گی۔ ہم اکوڑہ خٹک اور روجہان کے دونوں مریدوں کو بلانے کی سفارش کرتے ہیں۔ ایک کے آنے سے آپ کے بول و براز کا ایک اچھا مصرف یا آمدنی کا ذریعہ پیدا ہو گا۔ اور دوسرے صاحب سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اس قسم کے کاموں میں جواز کا فتویٰ دیتے رہیں گے اور صحابہؓ کے خلاف آپ کی خرافات کو خرافات سمجھتے ہوئے آپ پر دل و جان سے فدا ہوں گے۔ ایک اور فائدہ یہ بھی ہو گا کہ مولوی یوسف کے مدرسہ سے نکل جانے سے قوم خٹک کیا دور دراز کے مسلمانوں کے مانے ہوئے بزرگ حاجی صاحب قدس سرہٗ کی روحانی اذیت بھی ختم ہو جائیگی۔

ایک خاص بات رہ گئی، وہ یہ کہ مولوی یوسف جب حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی حق گوئی کی تاب

## بقیہ — نائیجیریا کا انقلاب

رکھتے ہیں۔ یہ مسلمان ہیں یا عیسائی، اس کے طور پر تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ اتنا ضرور اقتدار اور نظام حکومت پھر شمالی نائیجیریا میں آ گیا ہے۔

لیفٹننٹ کرنل یعقوب گاواں ایک نوجوان ہیں۔ ان کی عمر ۳۱ سال ہے۔ اقتدار حاصل کر بعد انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں پہلے وفاقی حکومت ہی رہے گی، کیونکہ نائیجیریا میں حکومت کا چلنا نہایت مشکل ہے۔ اور انہوں بھی اعلان کیا ہے کہ جلد از جلد ملک میں پہلے سول حکومت قائم ہو جائے گی۔ اب وہ اپنے کب تک پورے کرتے ہیں، اس کا جواب کروٹوں میں پوشیدہ ہے جو مستقبل میں منصہ پر آ جائے گا۔ لیکن ہماری یہ خواہش ہے کہ ا کہ حالات مسلمانوں اور ملک کے لئے بہتر ہوں

مشرقی نائیجیریا کے گورنر نے کہا ہے کہ مسلم اکثریت اور جنوبی علاقے میں الگ الگ قائم کی جائیں گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کشت و خون روکنے کے لئے ملک کو تقسیم کر قبول کر لی ہے۔ تقسیم کے منصوبے کے مطابق کو شمالی اور جنوبی علاقوں میں تقسیم کر دیا جائے شمالی علاقے اور جنوبی علاقے کے رہنے والے اپنے اپنے علاقوں میں واپس چلے جائیں۔ مشرقی کے گورنر نے یعقوب گاواں کی حکومت کو تسلیم کر بھی انکار کر دیا ہے لیکن یعقوب گاواں تقسیم ملک کی تجویز کے مخالف ہیں اور وہ اس منصوبے نہیں ہونے دینگے۔

## دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ ایک ماہ کی علالت کے بعد کر گئی ہیں۔ مرحومہ نہایت صالحہ اور صوم وصل پابند تھیں لہٰذا تمام احباب اور قارئین سے ا ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور اگر ہو سکے تو اس کے ایصال ثواب کے قرآن پاک کے ختم بھی کروائیں۔

(حافظ محمد صدیق انور
جامع مسجد رحمانیہ ریلوے رو
کمالیہ ضلع لائل پور)

م اور مولوی چراغ کے کفر میں بحث شروع کر یہ دونوں کافر ہیں یا نہیں؟ اور اس ثالث ثلا (مولوی یوسف) کو ملا کر ان تینوں کو کافر اور ایمان کہا گیا ہے یا نہیں، ہم حسب ضرورت آئ

ترتیب و تحریر۔ عمادالدین عباسی

# وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے تھے انداز خسروانہ

(۲)

## انگریزی حکومت سے پنجہ آزمائی

انگریزی دور حکومت تھا۔ جارج پنجم مرگیا۔ اس کا جانشین ڈیوک آف ونڈسر معاہدے میں تخت کھو بیٹھا اور جارج ششم تخت نشین ہوا جارج پنجم کی مغفرت اور جارج ششم کی طول حکمرانی کے لئے سرکاری طور پر عوام میں دیگیں پکانے، چراغاں کرنے اور تقریبات منعقد کرنے کا وسیع پروگرام بنایا گیا۔ حکومت کے ٹوڈیوں اور ٹوانوں کی ایک جماعت حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پروگرام پیش کیا۔ اس بات کی شہرت پورے شہر میں ہوگئی۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے فرمایا۔

"میں جامع مسجد کے سامنے چاول کا ایک دانہ بھی نہیں پکنے دوں گا"۔

اس وقت تک جامع مسجد میں ایک عظیم اجتماع ہو چکا تھا حضرت مفتی صاحب کو تقریر کے لئے کہا گیا آپ نے کہا۔

"مسلمانو! مسجدیں رو رہی ہیں اور مسلمانانِ ہند مزید ایک عرصہ کے لئے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جا رہے ہیں اور تم ہو کہ ان کے لئے دعا کرنے اور خوشیاں منانے آئے ہو تمہیں شرم نہیں آتی"۔

اور پھر حضرت مفتی صاحب کی گھن گرج سے ایوانِ سلطنت تھرا اٹھے۔ جب تقریر ختم کی تو عوام انگریزوں پر لعنت لعنت کرتے واپس گئے۔

اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے انگریز چیف سیکرٹری پنجاب سرگودھا آیا۔ ڈپٹی کمشنر سرگودھا نے اس سے کہا کہ اگر مفتی صاحب کے متعلق ذرا بھی غلط قدم اٹھایا گیا تو عوام بھڑک اٹھیں گے۔ چنانچہ سیکرٹری چپ چاپ واپس چلا گیا۔

## تحریک پاکستان میں حصہ

حضرت مفتی صاحب تحریک آزادی کے عظیم مجاہد تھے۔ آپ نے انگریزی سامراج کی جڑیں کھوکھلی کرنے اور اسے ہندوستان سے نکال باہر کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا آپ عرصہ تک مجلس احرار کے صدر رہے۔ قیام پاکستان کے بعد جب تحریک ختم نبوت چلی تو آپ نے ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر ۹½ ماہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہ عرصہ آپ نے منٹگمری جیل میں گذارا۔

## جمعیۃ علماء اسلام

اکتوبر ۱۹۵۶ء میں جب جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تنظیم نو کا آغاز حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ کی نیابت میں ہوا تو آپ حلقہ شمالی پنجاب کے امیر بنائے گئے

پہنچایا اور اس راہ میں کسی رکاوٹ و تکلیف کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا اپنی تنظیم و ترقی کے لحاظ سے ملک کی ایک طاقتور جمعیۃ ہے

## محکمہ اوقاف کا اقدام

ملک میں جب محکمہ اوقاف قائم ہوا تو جامع مسجد سرگودھا کو بھی اس نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ حضرت مفتی صاحب کے پاس خطابت کی تقرری کے کاغذات آئے تو آپ نے دستخط نہیں کئے اور محکمہ کی ملازمت سے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد ایک عرصہ تک محکمہ نے تنخواہ نہ دی لیکن بعد میں اکٹھی تنخواہ ادا کر دی

## علالت

ڈیڑھ سال قبل درس قرآن دیتے ہوئے زبان پر فالج کا اثر ہوا۔ علاج معالجے کے بعد آرام آگیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد پیشاب میں خون آنا شروع ہوا۔ اس کا بھی علاج ہوا اور آرام آگیا۔

گذشتہ گرمیوں میں درد گردہ کا حملہ ہوا اور پتھری آنی شروع ہوگئی، سردیوں میں دوبارہ زبان پر فالج کا حملہ ہوا، لیکن علاج کے بعد آرام آگیا۔ اس کے بعد اسہال شروع ہوگئے۔ علاج کے بعد افاقہ ہوتا لیکن پھر شروع ہو جاتے۔ کمزوری کے باعث خوراک کم ہوگئی وفات سے ایک ماہ قبل حکیم عبدالرحیم خاں میانوالی سے علاج کرایا، اسہال بند ہوگئے لیکن کمزوری بدستور رہی۔

دوران علالت اپنے متعلقین، قریبی عزیزوں، عقیدتمندوں اور شاگردوں کو وعظ و نصیحت برابر کرتے رہے۔

## وفات

۱۴ر جولائی ۱۹۶۶ء بروز جمعرات طبیعت معمول سے بہتر تھی۔ ایک دن قبل خون دینے سے چہرے پر سرخی عیاں تھی۔ عشاء کی نماز کے بعد آرام کیا۔ جمعہ ۱۵ر جولائی جب مسلمانوں نے فریضۂ نماز فجر ادا۔ حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے مولانا احمد شفیع صاحب نماز کے لئے بیدار کرنے گئے تو مفتی سرگودھا شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر چکے تھے۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔

## نماز جنازہ اور سفر آخرت

نماز جمعہ کے بعد ہزاروں افراد نے حضرت مفتی صاحب کی میت اپنے کندھوں پر رکھی اور کمپنی باغ سرگودھا کی طرف روانہ ہوئے۔ ½ ۴ بجے نماز جنازہ حضرت کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا صالح محمد صاحب مدظلہ کی امامت میں ادا کی گئی۔ تقریباً چالیس ہزار افراد

میل کے فاصلے پر ہے) لے جایا گیا اور رات دس بجے سپرد خاک کر دیا گیا۔

## پسماندگان

حضرت کے پسماندگان میں چھ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔

لڑکوں میں مولانا مفتی احمد سعید صاحب۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب فاضل دیوبند۔ مولوی حاجی احمد شفیع صاحب۔ مولوی حافظ حاجی احمد رفیع صاحب سرٹیفکیٹ علوم کے سند یافتہ ہیں۔ آخری دو صاحبزادوں میں ایک حافظ قرآن ہیں۔ ایک حفظ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی کامل عالم با عمل بنائے۔

## مفتی صاحب کے جانشین

حضرت مفتی صاحب کے جانشین حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مدظلہ کو بنایا گیا ہے اور گذشتہ جمعہ دستار فضیلت حضرت مولانا خان محمد خاں صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی نے باندھی۔ اس موقع پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی متحدہ اسلامی محاذ پاکستان و دیگر علماء و صلحاء اور ہزاروں مسلمان موجود تھے۔

## حضرت کے خلفاء

حضرت کے چھ خلفاء ہیں ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت مولانا صالح محمد صاحب خلیفہ اعظم سرگودھا
(۲) صاحبزادہ حافظ ارشاد احمد صاحب مکی معظمہ
(۳) مولانا قاری محمد صابر صاحب قصور۔
(۴) مولانا الہ دتہ صاحب لائلپوری مرحوم
(۵) مولانا قاری محمد یامین صاحب منگلہ ضلع جہلم
(۶) حاجی شہاب الدین صاحب لائلپوری مرحوم۔

---

## ویٹ نام میں امریکی ظلم و تشدد

امریکی سامراج اور اس کے حامیوں نے ۱۹۵۴ء سے لیکر ۱۹۶۶ء تک ویٹ نام پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار بار حملے کئے ہیں جس سے قریباً ایک لاکھ ستر ہزار افراد موت کا شکار ہوئے بارہ سال کے اس عرصہ میں اس کے علاوہ آٹھ لاکھ انسان زخمی اور اپاہج ہوئے۔ ہزاروں عورتوں کی عصمت لوٹی گئی پانچ ہزار افراد کو زندہ زمین میں دفن کیا گیا اور قریباً پچاس لاکھ انسانوں کو ترک سکونت پر مجبور کیا گیا۔

اس کے مقابلہ میں ویٹ نام کے قومی محاذ کے ایک پمفلٹ کے مطابق امریکہ کے خلاف جوابی حملوں میں لڑنے والی فوجوں نے ۱۹۶۱ء سے لے کر ۱۹۶۶ء تک بیس ہزار امریکیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ امریکہ کے ۲۳۹۱ جہاز تباہ ہوئے اور ۹۱۲ بحری جنگی جہاز اور کشتیاں غرق کر دی گئیں اور ۱۵-۶۸ جدید قسم کی رائفلیں امریکیوں سے ویٹ نامی حریت پسندوں نے چھین لیں۔ ۱۹۲۲ فوجی گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے۔

# قرآنی آئین نافذ کرنا ملک کی سب سے بڑی خدمت ہے

مردان - پیر مبارک شاہ فاضل دیوبند ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے جمعہ کے دن ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب نے تزئین قرآن کونسل کے اجلاس کے موقع پر جو ارشاد فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے جو مادی و روحانی زندگی کا مکمل ضابطہ ہے اور اس میں صحیح نظم و نسق چلانے کے اصول درج ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ کا فرمان یہ بھی ہے کہ قرآن صرف زیب و آرائش کے لئے نہیں اتارا گیا ہے بلکہ مسلمان قوم اور مسلم اسٹیٹ اس کو قانون بنا کر حکومت سول اور فوجداری مقدمات کے فیصلے اسی کے مطابق کرے۔ حتیٰ کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یہ تنبیہ بھی کی ہے کہ اگر کوئی قرآن پر فیصلہ نہ کرے تو وہ کافر، فاسق اور ظالم ہے۔ یعنی کفر، فسق و فجور اور ظلم کے مٹانے کے لئے صرف قرآن ہی ضامن ہے اور کوئی قانون دنیا سے کفر، فسق و فجور اور ظلم نہیں مٹا سکتا۔ آج دنیا کے حالات اور واقعات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ تمام دنیا نیز ہمارے ملک میں بھی قانون موجود ہے لیکن کفر، فسق و فجور اور ظلم و بے انصافی روز افزوں ترقی پر ہے۔ اگر ایک ملک میں خلاف قرآن قوانین موجود ہوں اور حکومت سول و فوجداری مقدمات کے فیصلے قرآن کی جگہ غلامی کے دور کے یادگاری قانون پر ہوتے ہوں، رقص و سرود سوسائٹی کی ثقافت ہو۔ مرد و زن کا اختلاط تہذیب کا زریں اصول ہو، جوا بازی اونچی سوسائٹی میں ریس تمبولا اور دیگر خوشنما طریقوں میں جاری ہو۔ مہمانوں کی خاطر تواضع شراب نوشی سے کی جاتی ہو، قرآن و حدیث کی توہین جاری ہو، اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف تحریکات علی الاعلان جاری ہوں، قرآنی احکامات کو بدلنے کے لئے اسلامی تحقیقات کے پردہ میں تحریفات کی سعی کی جا رہی ہو۔ اس سرزمین میں طلائی تاروں سے قرآن کا نسخہ تیار کرنا کوئی قابل فخر کارنامہ نہیں بلکہ خدائی فرمان کی رو سے یہی قرآن قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دربار میں شکایت کرے گا کہ اے اللہ! انہی لوگوں نے میرے ساتھ مذاق کیا تھا۔ اس تقریب میں اگر صدر مملکت اس آرڈیننس کا اعلان فرماتے، کہ تمام غیر اسلامی قوانین منسوخ اور قرآنی قانون رائج، تمام غیر اسلامی حرکات اور رسوم، عریانی، فحاشی رقص و سرود، شراب نوشی، مرد و زن کا اختلاط، مخلوط تعلیم، کلبوں میں اور ناچ گھروں میں خلاف انسانیت حرکات ختم اور اس کی جگہ قرآنی اخلاق کو اپنایا جائے گا تو یہ اعلان پاکستان کے بنیادی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کا مصداق ہوتا اور صدر محترم کا یہ اعلان موجودہ اور آئندہ نسل کے لئے قابل

# ایک مسلمان بچہ اور ایک پرویزی ماسٹر

یہ فتنۂ کتابت کا زمانہ ہے ہر مڈل پاس یا میٹرک پاس کو تصنیف کا شوق چراتا ہے۔ معمولی سی انگریزی اور عربی میں معمولی شد بد ہو تو پھر مجتہد بننے کی سوجھتی ہے اور اگر حکومت کا سہارا مل جائے تو نبوت کا کاروبار شروع کرنے میں بھی باک نہیں محسوس ہوتا۔ آج کل اہل حق کے پاس سرمائے کی کمی ہے۔ جن کو احساس ہے ان کے پاس سرمایہ نہیں ہے اور جن کے پاس سرمایہ ہے ان کو احساس نہیں ہے۔ ہزاروں فتنے پیدا ہوں وہ مرغی کی طرح کیڑے ہی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ایک طرف معمولی پڑھے لکھے گمراہوں کی گمراہ کن تصانیف کا زور ہے دوسری طرف اردو پڑھے لکھے نوجوان دن بدن زیادہ ہو رہے ہیں۔ حق کی حمایت میں نہ سرکاری آواز اٹھتی ہے نہ غیر سرکاری۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باطل کے چکنے چپڑے رسالے دیکھ کر ہماری نئی نسل راہ حق سے بھٹک رہی ہے ہاں اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال ہو یا مبدء فیاض سے فطرتِ صالحہ نصیب ہوئی ہو تو وہ اپنا ایمان اس طوفانِ بدتمیزی میں بھی بچا لیتا ہے۔

یہاں ایک مختصر سا قصہ ایسے ہی نیک فطرت بچے کا نقل کیا جاتا ہے جس کا ماسٹر پرویزی اور منکر حدیث تھا ایک دن حدیث کی بحث تھی۔ ماسٹر صاحب نے حدیث کے خلاف کوئی بات کہی۔ نیک دل بچے نے سوال کیا۔ کیا حدیث نہ مانی جائے۔ ماسٹر جی نے کہا۔ ہاں حدیث کی کیا ضرورت ہے اور اس کا کیا اعتبار ہے۔ بچے نے کہا، اگر حدیث کا اعتبار نہیں ہے تو قرآن پاک بھی ہاتھ سے جاتا ہے کیونکہ پہلی حدیث تو یہی ہے کہ قرآن خدا کا کلام ہے اگر اس حدیث کا انکار کر دیا جائے تو پھر قرآن کا کیسے اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

اس اجمال کی ذرا سی تفصیل یہ ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو مانا ہے یا قرآن پاک کو خدا تعالیٰ کا کلام یقین کیا ہے تو صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ ہم نے آپ کو صادق سمجھ کر قرآن کو خدا کا کلام سمجھا۔ ہم نے سارا دینِ اسلام، قیامت، جن و ملائکہ، جنت دوزخ، روزہ نماز کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے اور بتانے سے مانا ہے اگر حضورؐ نہ فرماتے یا نہ بتاتے ہم کو کیا خبر تھی۔ ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر ان کی تمام باتوں کو سچا یقین کیا تو مسلمان ہوئے قرآن کو بھی آپ ہی کے فرمانے سے ہم نے خدا کا کلام سمجھا بچے کا مقصد یہی تھا کہ آپ کے ارشادات نہ مانے جائیں تو پھر آپ کے فرمانے سے قرآن کو کون قرآن مانے گا۔ نیک بچے کی یہ بات سن کر ماسٹر جی لاجواب ہو گئے۔ ممکن ہے دماغ کی کھڑکی کھل گئی ہو اور حدیث کی حقیقت پر ایمان

## بقیہ معارف القر

فان کفرھم وارتدادھم و
سترۃ فیہ یعنی حضرات خلفائے ثلاثہ
بالکل ظاہر ہے کسی قسم کی پوشیدگی اس میں نہیں
منہ پس اب سوا اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ
کو محرف مان کر اس آیت کے کلام الٰہی ہونے
یا خدا کے لئے بداء تجویز کر کے کہہ دیں کہ پہلے
یہی رائے تھی جو اس آیت میں مذکور ہے
رائے بدل گئی۔ ایسے ہی موقع کے لئے عقید
و عقید بداء ان حضرات نے تصنیف بھی کیا ہے

## بقیہ معارف الحدیث

بگڑ جاتا ہے جیسا کہ انسان میں "دل" سب سے اشرف
اگر وہ بیمار ہو جائے تو تمام اعضاء بیکار ہو جاتے
اسی طرح انسان کو سمجھو کہ اس کے ظلم کی نحوست
قسم قسم کے مصائب نازل ہوتے ہیں، قحط پڑتے
اور بارانِ رحمت بند ہو جاتی ہے تو غریب پرند
کو بھی جنگل میں کہیں دانہ نصیب نہیں ہوتا اور با
وہ بھوک سے اپنے گھونسلوں میں مر جاتے ہیں،
لئے ظلم کا اثر ظالم پر تو پڑتا ہی ہے لیکن دوسری مخ
بھی اس کی وجہ سے بلاؤں میں پھنس جاتی ہے

## نواب شاہ میں متحدہ اسلامی محاذ کی تشکیل

مورخہ ۲۶ر جولائی کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام نو
میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں تنظیم اہل
کے اراکین نے بھی شرکت کی۔ حضرت مولانا عبدالقادر
صاحب نے خطاب فرمایا اور متحدہ اسلامی محاذ کی
پر روشنی ڈالی اور حکومت کے ان منصوبوں کو پیش
جو زیر عمل ہیں اور سب کے سب خلاف اسلام ہیں
کے بعد متحدہ اسلامی محاذ کی تشکیل عمل میں آئی اور
ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔

(۱) جناب حافظ اورنگ زیب صاحب صدر تنظیم
(۲) جناب عبدالستار صاحب قریشی ناظم جمعیۃ
(۳) جناب عزیز اللہ صاحب خازن تنظیم
(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ نواب شاہ

## ہفت روزہ الحق کا اجرا

۲۷ر جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی خصوصی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب منعقد ہوئی جس میں فیصلہ ہوا کہ سلہٹ سے بنگالی میں الحق کے نام سے ایک ہفت روزہ جاری کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر مولوی مرتضیٰ چودھری صاحب کو ایڈیٹر مقرر کر کے اخبار کی ذمہ داری ان کے سپرد کر دی گئی اور حضرت مولانا فخر الدین

# تعزیتی قرار دادیں

### ماموں کانجن

مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن میں اساتذہ اور تلامذہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا حافظ حسام الدین صاحب مہتمم مدرسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کے مجاہدانہ کارناموں اور تبلیغی سرگرمیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی اور آخر میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔ ایصال ثواب کے لئے کئی قرآن پاک ختم کئے گئے۔

مدرسہ دارالعلوم اوڈانوالہ میں بھی اساتذہ اور تلامذہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا قاضی محمد اسلم صاحب نے حضرت مفتی صاحبؒ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اور تعزیتی قرارداد بھی پاس کی گئی۔

### بنوں:۔

جناب ولی محمد خاں صاحب نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں حضرت مفتی صاحب کے انتقال پر ملال پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ کی وفات پوری ملت اسلامیہ کے لئے ایک غم عظیم کی حیثیت رکھتی ہے اور مفتی صاحب کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا نہایت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

### شاہ نکڈر

شاہ نکڈر سرگودھا کے مدرسہ اسلامیہ حنفیہ میں حضرت مفتی صاحب کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک کیا گیا اور جملہ اساتذہ اور تلامذہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ حضرتؒ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار اور حضرتؒ کے صاحبزادگان اور متعلقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

### لکی مروت:۔

اراکین دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت بنوں نے اپنی ایک تعزیتی قرارداد میں حضرتؒ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور ختم قرآن کرکے آپ کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

### میٹھن آباد:۔

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ میٹھن آباد ضلع بہاولنگر کے اراکین، اساتذہ اور طلباء نے ایک تعزیتی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کے لئے دعائے مغفرت کی اور آپ کی اسلامی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔

### شکر گڑھ:۔

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ نے اپنی ایک قرارداد میں حضرت مفتی صاحب قدس سرہ، کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا کہ حضرتؒ خلا پیدا ہو گیا جس کو پُر نہیں کیا جا سکتا۔ مرحوم علم وعمل اور حلم وعفو کا مجسمہ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

### ملتان

مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کی وفات پر حسب ذیل قرارداد پاس کی جس میں حضرتؒ کی وفات کو مسلمانوں کے لئے عموماً اور جمعیۃ علمائے اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے خصوصاً ایک سانحۂ عظیم قرار دیا۔ مبلغین مجلس نے ختم قرآن پاک کرکے حضرتؒ کی روح کو ایصال ثواب کیا اور آپ کے ارفع درجات کے لئے دعا کی گئی۔

### چنیوٹ:۔

انجمن تبلیغ الاسلام نے اپنی ہفتہ وار میٹنگ کانفرنس میں ایک قرارداد پاس کی جس میں حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات کو علمی اور سیاسی دنیا کا ایک نقصان عظیم قرار دیا گیا۔ آخر میں آپ کے بلندی درجات کے لئے دعا مانگی گئی۔

---

۱۴ مودودی کا قول شرع کے بالکل خلاف اور ناقابل قبول اور فسق وفجور کی حمایت ہے۔ اس پر اگر دین دار اور علمائے دین مخالفانہ مہم نہ چلائیں تو اسلامیات کی حفاظت کا جو فریضہ ان پر عائد ہوتا ہے وہ اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے (وصلک) اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بلکہ مودودی صاحب کے جال سے لوگوں کو بچانے کے لئے اس کی تشہیر بھی نہایت ضروری ہے۔

---

## اسلامی سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مطالبات

مورخہ ۲۵/۶۶ کو اسلامی سٹوڈنٹس فیڈریشن شیخوپورہ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب محمد عالم صاحب صدر سٹوڈنٹس فیڈریشن منعقد ہوا اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نے سرپرستی کے فرائض سرانجام دیئے۔ اجلاس میں کئی طلباء نے تقاریر کیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، اس میں اسلامی آئین کا نفاذ کرے اور فضل الرحمٰن کے فلسفہ زکوٰۃ پر نکتہ چینی کی گئی اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان سے ان تخریب پسند عناصر کا قلع قمع کیا جائے احمدیت، عیسائیت اور مرزائیت ایسے گمراہ کن فرقوں کا قانونی بندوبست ہونا

# تنقید وتبصرہ

### ہجرت رسولؐ ویار غار رسولؐ

کاغذ سفید کرنافلی۔ طباعت عمدہ، قیمت قسم اول چار روپے قسم دوم تین روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ دارالتصنیف والاشاعت ۱۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

یہ کتاب سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری کی تصنیف ہے۔ اس میں شاہ صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت اور آپ کے یار غار اور رفیق ہجرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب پر قرآن وحدیث اور تاریخ اسلام کی روشنی میں دل نواز اور ایمان افروز بحث کی ہے اور ہر واقعہ کے ساتھ باقاعدہ کتابوں کے حوالے مع صفحہ دیئے ہیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر بعض لوگوں کی طرف سے جو ناروا اعتراضات کئے جاتے ہیں شاہ صاحب نے ان کے بھی نہایت مدلل جوابات دیئے ہیں۔ غرض کہ کتاب ہر لحاظ سے پڑھنے کے قابل ہے اور قیمت بھی واجبی ہے۔

### صاحب سیرت کی سیرت سازی

کاغذ سفید کرنافلی۔ طباعت عمدہ قیمت سوا روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دارالتصنیف والاشاعت ۱۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

یہ کتاب دراصل سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری کی ایک تقریر ہے جس کی اہمیت کے پیش نظر اس کو کتابی شکل میں جمع کر دیا گیا ہے۔ کتاب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار وفدا کار صحابہؓ کی فدائیت اور جانبازی کے ولولہ انگیز اور دلآویز واقعات پر مشتمل ہے اور بتایا گیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اخلاق حسنہ صحابہ کرامؓ کے قلوب میں کس طرح اتارے اور صحابہؓ نے اپنی جانی اور مالی قربانیوں سے اس اسوۂ حسنہ کی کس طرح تشہیر کی۔ دوسرے لفظوں میں اس کتاب کو پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور صحابہؓ کی عدالت اور ثقاہت کے بارہ میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔

---

### داڑھی کی وضع صفحات:۔

طباعت عمدہ، مجلد۔ قیمت ایک روپیہ کاغذ نیوز پرنٹ

ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ جمیلی ۵ گولڈ نگ روڈ لاہور

یہ کتاب حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہٗ سابق مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور کی تصنیف ہے مودودی صاحب اور اس کے رفقاء نے داڑھی کے مسئلہ میں جو تحریف کی ہے حضرت مفتی صاحبؒ عقلی ونقلی دلائل سے اس کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ مودودی صاحب کا یہ مسئلہ اور اسی طرح کے اور کئی مسئلے کتاب وسنت اور اجماع امت کے سراسر خلاف

# ہفتہ بھر کی خبریں

## ایک ماہ میں ۲۹ سو حملے

ایک امریکی ترجمان کی اطلاع کے مطابق امریکی فضائیہ اور بحری بیڑے کے ہوائی جہازوں نے گذشتہ ایک ماہ میں شمالی ویٹ نام پر ۲۹ سو حملے کئے ہیں جن میں شمالی ویٹنام کے تیل کے ذخائر، مواصلات اور رسد کے ٹھکانوں پر بمباری کی

## عرب سربراہوں کی کانفرنس ملتوی

عرب سربراہوں کی کانفرنس جو آئندہ ماہ الجزیرہ میں ہونے والی تھی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ عرب لیگ کے ۱۲ میں سے ۹ ملکوں نے مصر کی تجویز کی حمایت کی۔

## بھارت کا اصل دشمن امریکہ ہے

صوبہ کیرالا کے سابق وزیر اعظم مسٹر نمبودری پاد نے مسز گاندھی سے ملاقات کے دوران کہا کہ وہ چین کے ساتھ جھگڑا نپٹا لیں کیونکہ بھارت کا اصل دشمن امریکہ ہے۔

## صدر ڈیگال پاکستان آئینگے

توقع ہے کہ فرانس کے صدر ڈیگال اگلے سال پاکستان اور ہندوستان کے دورہ پر آئینگے۔

## صدر سوئیکارنو مستعفی ہو جائینگے

صدر سوئیکارنو نے ۱۷ اگست کو پہلی مرتبہ اشارہ کیا ہے کہ وہ مستعفی ہونے کے لئے سوچ رہے ہیں۔ یہ بات انہوں نے فن تعمیر کے انڈونیشی ماہروں اور مصوروں کی ایک جماعت سے کہی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ۲۱ سالہ دور اقتدار میں جو تصاویر اکٹھی کرتا رہا ہوں میرے مستعفی ہونے کے بعد وہ انڈونیشی عوام ہی کی ملکیت رہیں گی۔

## صدر جانسن کے خلاف مقدمات

برطانیہ کے مشہور فلسفی رسل نے صدر جانسن اور امریکہ کے دیگر راہ نماؤں کے خلاف جنگی جرائم کے الزام میں مقدمات چلانے کے لئے ایک بین الاقوامی ٹریبونل قائم کر دیا ہے۔ یہ غیر سرکاری ٹریبونل نومبر کے مہینے میں مقدمات کی سماعت شروع کرے گا۔

## روسی میزائیلوں کا زبردست جوابی حملہ

امریکی اطلاع کے مطابق شمالی ویٹ نام پر ہوائی حملوں کے دوران شمالی ویٹ نام نے امریکی طیاروں پر روسی میزائل اور طیارہ شکن توپوں کے گولوں کی بوچھاڑ کر دی اور امریکہ کے کئی طیارے مار گرائے۔

## کوئٹہ اور برکھان میں زبردست زلزلہ

کوئٹہ اور لورالائی ضلع کے بعض حصوں میں زلزلے کے متعدد زوردار جھٹکے محسوس کئے گئے جس سے ۱۰۰ دیہات تباہ ہو گئے۔ جانی نقصان زیادہ نہیں ہوا

## انڈونیشیا اقوام متحدہ میں پھر شرکت کریگا

انڈونیشیا کے وزیر خارجہ آدم ملک ستمبر میں نیویارک جائیں گے تاکہ اقوام متحدہ میں انڈونیشیا کی دوبارہ شرکت کی درخواست کریں۔

## عربی کی تدریس کے انتظامات کئے جائیں

محکمہ اوقاف کے مشاورتی بورڈ نے سفارش کی ہے کہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد کے خطیبوں اور ائمہ کے ذریعہ عربی زبان کی تدریس کے انتظامات کئے جائیں۔

## جشن قرآن منعقد کرنے کا فیصلہ

موتمر عالم اسلامی مغربی پاکستان کی مجلس عاملہ نے جشن قرآن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجلس نے اپنے حالیہ اجلاس میں پروگرام وضع کرنے کے لئے ایڈہاک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

## سامراجیوں کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا

روسی بحریہ کے کمانڈر انچیف نے کہا ہے کہ ہمارا بیڑا انتہائی طاقتور ہے اور اسے جدید ترین اسلحہ سے لیس کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سامراجی بڑی ڈھٹائی سے دوسرے ملکوں کے داخلی معاملات میں دخل دے رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے اگر ہماری طاقت کو آزمانا چاہا تو ان کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔

## بھارت ایٹمی تجربہ کرے گا

سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے بدھ کو لوک سبھا میں کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بھارت اس سال کے آخر میں ایٹمی تجربہ کرے گا

## بھارتی بحریہ کیلئے ۸۰ کروڑ روپیہ

آئندہ سال میں ۸۰ کروڑ روپیہ بھارتی بحریہ کے لئے ہوائی جہاز خریدنے پر صرف کیا جائے گا۔

## شام کی قرارداد مسترد

سلامتی کونسل میں جو قرارداد شام کے آبپاشی کے کی مذمت کے لئے پیش کی گئی تھی سلامتی کونسل نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ یہ قرارداد اردن نے پیش کی تھی۔

## امریکی طیاروں کو ہدایت

جو امریکی ہوا باز شمالی ویٹ نام پر بمباری پر مامور ہوتے ہیں انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کے دوران چین کی سرحد سے دور رہیں تاکہ چین سرحد کی خلاف ورزی نہ ہو۔

## ۴۶ ہزار امریکی نوجوان بلائے

حکومت امریکہ نے ۴۶ ہزار مزید جوانوں کو کے لئے طلب کر لیا ہے۔ جنگ کو دیا کے بعد یہ ہے کہ جوانوں کی اتنی بڑی تعداد فوجی خدمات طلب کی گئی ہے۔

## محمد علی کی شاندار فتح

عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن مسٹر محمد علی کلے نے کو تیسرے راؤنڈ میں شکست فاش دے کر اپنا رکھا۔ یہ مقابلہ صرف ۳ منٹ ۷ سیکنڈ میں ختم ہو گیا مقابلہ کو دیکھنے والے ۱۳ ہزار افراد نے محمد فتح یابی پر خوشی کے نعرے لگائے اور انہیں پیش کی۔ محمد علی کو اس مقابلہ میں ۹۰ ہزار پونڈ ملے

## ڈبرو گڑھ میں سخت فساد

ڈبرو گڑھ (بھارت) کے نواح میں ۶ سخت فسادات شروع ہو گئے جس کی وجہ سے بند کر دیئے گئے۔ آج بھی ایک سو افراد گرفتار جس کی وجہ سے گرفتار ہونے والوں کی تعداد تک پہنچ گئی۔

## جانسن کی لڑکی کی شادی پر

صدر امریکہ جانسن کی لڑکی لوسی کی شادی سے گھنٹوں پہلے اس گرجے کے باہر جہاں کی جانی تھی، ایک خاصے ہجوم نے جنگ خلاف احتجاج کے طور پر ہنگامہ شروع کر دیا ۶ اگست کو ہوئی جبکہ آج سے ۲۱ برس پہلے کو جاپان کے شہر ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا

## بھارت نے بات چیت سے انکار کر

بھارتی حکومت نے پاکستان کے ساتھ با کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی حکام نے کیا ہے کہ چونکہ پاکستان تازہ کشمیر پر بات چاہتا ہے لیکن بھارت اپنے اس موقف پر کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ اس لئے میں بات چیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس

۲۹ر جولائی دفتر جمعیۃ میں سیرت کانفرنس کی ضلعی سیٹی کا اجلاس مولانا صالح محمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف تجاویز پاس ہوئیں۔ مجلس استقبالیہ کا قیام ہو گیا۔ استقبالیہ میں مقامی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے ممبران کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات کو بھی استقبالیہ کا ممبر بنایا گیا

مولانا حکیم شریف الدین سلانوالی۔ مولانا محمد بخش صاحب جھاوریاں۔ حاجی نذیر حسین شاہ صاحب مکڈرہ صوفی احمد یار صاحب بھلوال۔ شیخ نورالاسلام صاحب خوشاب۔ مولانا سراج احمد صاحب اترا۔ استقبالیہ کا صدر حکیم ملک واحد بخش صاحب کو متفقہ طور پر بنایا گیا۔ انتظامیہ نے مندرجہ ذیل کمیٹیاں بھی بنا دیں۔

(۱) مالیاتی کمیٹی۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب مولانا حکیم شریف الدین صاحب۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب حاجی عبدالرشید صاحب۔ حاجی محمد شریف صاحب۔ چوہدری محمد صدیق صاحب۔ شیخ محمد شریف صاحب۔ چوہدری عبدالرحمان صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب۔ حکیم ملک واحد بخش صاحب، قریشی عبدالغفور صاحب۔ شیخ عبدالغنی صاحب۔ محمد اکرم صاحب۔ حافظ محمد صادق صاحب

(۲) نشر و اشاعت کمیٹی۔ حاجی محمد شریف صاحب مولانا ظہیر احمد صاحب۔ صوفی عبدالحمید صاحب۔ محمد عالم صاحب حاجی نذیر حسین صاحب۔ محمد صادق صاحب۔ ظہور احمد صاحب مستری محمد یاسین صاحب۔

(۳) اسٹیج کمیٹی۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب۔ شیخ اللہ دتہ صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب۔ شیخ عبدالحی صاحب محمد اکرم صاحب۔ حاجی محمد شریف صاحب۔ مستری یاسین صاحب

یاد رہے کہ یہ کانفرنس ۲ - ۳ ستمبر ۱۹۶۶ء کو کمپنی باغ سرگودھا میں ہو رہی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ضلع سرگودھا کے عوام سے اپیل کی ہے کہ سیرت کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنا کر اپنی عقیدت کا ثبوت دیں مفصل پروگرام عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرمائینگے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا عشام الحق صاحب تھانوی۔ مولانا محمد خانی صاحب سجادہ نشین کندیاں۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا مفتی احمد سعید صاحب۔ مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب۔ مولانا لال حسین صاحب اختر اور سید امین گیلانی صاحب۔

## جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کا اجلاس

مورخہ ۹ ربیع الثانی کو ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت حاجی کرامت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مسلغ رکھنے کی تجویز پاس کی اور حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ آپ کی دینی خدمات کو سراہا گیا۔ آپ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

(۲) حکیم نواب الدین صاحب کی تجویز سے ڈویژن حیدر آباد کے لئے مولانا حزب اللہ صاحب کو مبلغ رکھا گیا۔ ڈویژن حیدر آباد کے معاونین جمعیۃ علماء اسلام سے درخواست ہے کہ وہ مولانا حزب اللہ صاحب سے تعاون فرمائیں

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی

تمام شائقوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ سیرت کانفرنس منعقدہ ۲، ۳ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ ہفتہ بمقام کمپنی باغ سرگودھا کے لئے اپنے اپنے علاقہ سے زیادہ سے زیادہ رقوم جمع کر کے روانہ کریں۔ یہ رقوم ۲۰ر اگست تک دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا میں پہنچا دیں۔

(حکیم شریف الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا ہنگامی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام لودھراں نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کیں۔

(۱) یہ اجلاس لودھراں کے قریب مسافر بس اور چناب ایکسپریس کے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کے ورثاء سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھیؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور حضرت مفتی صاحب کی وفات کو مسلمانوں کے لئے عموماً اور جمعیۃ علماء اسلام کے لئے خصوصاً ایک سانحہ عظیم قرار دیتا ہے۔

بس کے حادثہ میں مرحومین کے کفن دفن کے معاملہ کو سرانجام دینے والے کارکنوں اور مالی تعاون کرنے والے احباب کی خدمات کو بھی سراہا گیا۔

(محمد صادق ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لودھراں)

## جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سبز خاں کی سرگرمیاں

۲۹ر جولائی جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سبز خاں کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں حضرت شیخ القرآن مولانا سلطان احمد صاحب رتو دیرو سندھ، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب صادق آباد وغیرہ نے اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ بعد میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں

(۱) یہ اجلاس مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا عبدالمجید صاحب عباسی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۲) ملک میں خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

(۳) علاقہ ہذا میں قتل، ڈکیتی اور چوری کی وارداتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں جس کی طرف محکمہ پولیس کو فوری توجہ دینی چاہیئے۔

(۴) رشوت پورے عروج پر پہنچ گئی ہے اس کے لئے حکومت کو مناسب اقدامات کرنے چاہئیں۔

(۵) عیسائیت، مرزائیت اور پرویزیت اور دیگر باطل فرقے ملک میں بڑھ رہے ہیں ان کو حکومت قانوناً بند کرے۔

(۶) یہ اجلاس دسویں تک اسلامیات کی تعلیم لازمی کرنے کا خیر مقدم کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ سفارش کرتا ہے کہ قرآن مجید پڑھانے کے لئے قراء کا تقرر کیا جائے اور اسلامیات کے لئے عربی تعلیم اور علماء کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ (حافظ کرم دین ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سبز خاں)

## کلورکوٹ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مورخہ ۲۸ر جولائی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالرزاق صاحب منعقد ہوا جس میں ممبر سازی کے کام کو تیز کرنے کے متعلق غور و خوض کیا گیا اور جمعیۃ کلورکوٹ کی مالی حالت کا جائزہ لے کر فیصلہ کیا گیا کہ اسے مالی لحاظ سے مضبوط کیا جائے۔ تاکہ دار المطالعہ کے اخراجات کے علاوہ اصلاحی کاموں پر بھی دھیان دیا جا سکے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات پر مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا یہ اجلاس سراج الاتقیاء حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھیؒ کی وفات حسرت آیات کو ملت اسلامیہ کے لئے سانحۂ عظیم تصور کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت موصوف کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور حضرت کے مشن کو جاری و ساری رکھیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

PHONE No.-67715 সাপ্তাহিক WEEKLY

# তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price

جلد ۹ | جمعہ ۱۲ اگست ۱۹۶۶ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ

ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا پھر بی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا گردہ مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعائت حاصل کرنے کا

سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامانِ سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر بڈھ عیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیر ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غ

شرطیہ علاج

لقوہ، فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کیلئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت سے اور نہایت قیمتی اور موثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے اودیہ حاصل کریں۔ انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ مائی والی مسجد منٹگمری

ترخمہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| سرورق آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ ″ |
| آدھا صفحہ | ۴۰ ″ |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

کیلنڈر شائع ہوگیا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائ تھا وہ شائع ہوگیا ہے۔ جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائے اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہیں وہ اولین فرصت آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ پھر دوسرا ایڈیشن کا انتظ کرنا پڑے گا۔

حافظ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگو

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بینظیر سعت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل بسز و نادرخ عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی ناشران قرآن مجید اچھرہ لاہور

ترجمان اسلام

میں

اشتہار دے کر

اپنی

تجارت کو

فروغ دیں

بدل اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶ ″

فی پرچہ

۲۵ پیسے

اسلام ہوزری کی قابل قد مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ بچگانہ، پل اوور لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوئی سلکی، یشمی انڈرویئر، ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ ابی شاہ عالم مارکیٹ لاہور — فون نمبر ۲۸۶۲۷

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ہفت روزہ

# ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

ایجنسی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ نورپور نورنگا

## پیش کش اور اعتذار

ترجمانِ اسلام کے دورِ جدید کا پہلا پرچہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ پرچہ حسبِ اعلان ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ اس میں اپنے قارئین کے لئے ایسا مواد فراہم کیا جائے۔ جو ایک طرف تو عوام الناس کو عصرِ نو کے فتنوں سے حفاظت کا باعث ہو اور دوسری طرف اہلِ اسلام کو اس صراطِ مستقیم پر چلنے کی راہنمائی کرے۔ جس پر چل کر ہمارے اسلاف اس دنیا میں معزز و محترم ہوئے۔

ترجمانِ اسلام گذشتہ کئی سالوں سے جمعیت علمائے اسلام کے آرگن کی حیثیت سے ملک کے دینی و سیاسی حلقوں میں اشاعتِ دین کے فرائض انجام دے رہا ہے اور بحمداللہ ہر روز اس کے حلقۂ متاثرین میں اضافہ ہی ہوا ہے اور ملک کے دانش وروں نے ہمیشہ اس کے خیالات کے ساتھ ہم آہنگی ظاہر کی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

---

* ——— کافی عرصہ سے اکثر احباب کا تقاضا تھا، کہ اس کی ضخامت میں اضافہ کیا جائے۔ تاکہ اس کے مواد میں بھی اضافہ ہو۔ احباب کے اس تقاضا کے تحت عرصہ سے اس کے صفحات میں اضافہ کی تجویز جمعیت علمائے اسلام کے زیرِ غور تھی۔ لیکن بعض نامساعد حالات کی وجہ سے اس کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔

* ——— اب گذشتہ ماہ جمعیت نے یہ فیصلہ کیا کہ ماہ مئی سے مزید ۸ صفحات کا اضافہ کر کے پرچہ کو ۱۶ صفحات کا کر دیا جائے تاکہ احباب کے بار بار تقاضے کا جواب ہو سکے۔ چنانچہ عاملہ کی انہیں ہدایات کے تحت ۱۶ صفحات کا پرچہ آپ کے ہاتھوں میں ہے امید ہے کہ آپ اس کی ضخامت اور مواد سے ضرور خوش ہوں گے۔

* ——— آئندہ کا شمارہ میں ——— تفسیر القرآن، معارف الحدیث۔ اچھی باتیں اور استفسارات کے مستقل عنوانات قائم کئے جا رہے ہیں۔ اس وجہ سے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی بہترین آراء سے ہمیں نوازیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی مفید آراء کو ضرور عملی جامہ پہنائیں گے اور ضروری استفسارات بھی ہمیں ارسال کریں۔ ہم انشاءاللہ ان کے بھی شافی و کافی جوابات پیشِ خدمت کریں گے۔

آئندہ سے پرچے کا پہلا صفحہ سارا بلاک میں ہوگا۔ اس شمارہ میں بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ہم اس صفحہ کو مکمل طور پر بلاک میں نہیں چھاپ سکے۔ جس کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے احباب اس پرچہ کی اہمیت کے پیشِ نظر ضرور اس کی اشاعت میں مزید توسیع کے لیے جدوجہد فرمائینگے؛

ادارہ

جلد ۹، شمارہ ۱۷ جمعہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، چوک رنگ محل، لاہور

# تہذیب حاضر کے ترکیبی عناصر کی ناکامی

(از مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی)

اگر ہم مروجہ تہذیب کے عناصر ترکیبی (Constituent Elements) کا گہری نظر سے تجزیہ کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ موجودہ تہذیب کی بنیاد تین بڑے اصولوں پر قائم کی گئی ہے اور انہی تین اصولوں پر آج کی دنیا کا مکمل فکری، نظری، اخلاقی، تمدنی سیاسی، معاشی اور اقتصادی نظام چل رہا ہے۔ وہ تین اصول یہ ہیں:-

(۱) لادینیت (سیکولرازم)
(۲) قوم پرستی (نیشنلزم)
(۳) جمہوریت (ڈیماکریسی)

ان تین اصولوں کے علاوہ آج کی دنیا کی نگاہ کسی اور نقطہ پر ہم ہی نہیں رہی اور جو بھی اپنے مستقبل کا لائحہ عمل بنانا چاہتا ہے۔ یہی تین اصول اس کی تدبیر کا مرکز بنتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ ترقی اور کامیابی صرف اور صرف ایسی تہذیب کے اختیار کرنے پر منحصر ہے۔ جو انہی اصولوں پر بنائی گئی ہے۔ حالانکہ دنیا کے بڑے بڑے مفکرین نے اپنے فکری مضامین میں متعدد بار اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ موجودہ تہذیب جس کی بنیاد مذکورہ بالا اصولوں پر استوار کی گئی ہے۔ ہماری مشکلات کا صحیح حل نہیں بلکہ یہ تہذیب ہمیں ہلاکت کے اس تاریک غار کی طرف دھکیلے جا رہی ہے۔ جس میں ایک بار گر کر انسانیت پھر نہ سنبھل پائیگی اور اس کے نتائج وہ ہولناک اور تباہی دنیا میں برپا کریں گے جس کا کوئی مداوا نہ ہو سکے گا۔ مگر ان تنبیہات کے باوجود دنیا کی آنکھیں بند کئے اسی ڈگر اور راستہ پر گامزن ہے۔ بڑے بڑے دانشوروں اور مفکرین کے جھنجھوڑنے پر بھی وہ اس تہذیب کے خطرناک نتائج کو یا تو نہیں کوتاہی اور پوری ہمہ گیری سے اس تباہی کی طرف بگٹٹ بھاگے جا رہی ہے۔

تہذیب جدید ہیں کیوں تباہی کی طرف دھکیل رہی ہے متذکرۃ الصدر تین اصول کیوں کر اس ہلاکت آفرینی کی ذمہ بنے ہیں۔ اس کا جواب ان تین اصولوں کے تجزیہ سے سامنے میں آئے گا۔

(۱) پہلے اصول یعنی سیکولرزم کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں خود مختار رہیں۔ اس دنیا میں اپنے لئے مفید و مضر اچھائی و برائی میں تمیز کرنے کے لئے ہمیں انسانی عقل کے باہر ہدایت کسی اصول یا کسی نظریے کی ضرورت نہیں۔ اس کائنات کی تخلیق کرنے والے کی ہدایت کے بھی ہم بالکل محتاج نہیں۔ اور ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم تمام اخلاقی اور روحانی اقدار کو بالائے طاق رکھ کر اپنے لئے ایک ایسا نظام حیات وضع کر لیں جو مادی طور پر زیادہ سے زیادہ آسائش اور عیش و آرام دے سکے۔ مذہب اور اخلاقیات اگر ہیں تو وہ بس پرائیویٹ معاملات ہی تک محدود رہیں۔ اس نظریے کے اثرات بنائے ہوئے آج زندگی کے نتائج ظاہر ہیں۔ اپنے خالق حقیقی سے بے نیاز ہو کر انسان اپنا تعلق شیطان سے جوڑے بغیر نہیں رہ سکتا انسان کی پرائیویٹ زندگی دراصل کسی چیز کا نام نہیں۔ وہ ایک متمدن شخصیت ہے۔ جس کی پوری زندگی ہی اجتماعی ہے۔ اور اجتماعی زندگی گذارنے کے لئے ہمیں ایک ایسے نظام کی ضرورت ہوتی ہے جو دوسروں کے حقوق کی مکمل حفاظت کر سکے۔ ایسا نظام صرف اسی صورت میں بن سکتا ہے۔ جبکہ اس کے اصولوں کی پرکھ کے لئے ایک خاص کسوٹی ہو۔ اور ان اصولوں کے پیچھے ایک ٹھوس نظریہ اور کسی بالاتر حاکم کی ہدایات ہوں۔ جو عدل اور راستی کے ایسے اصول ہمارے لئے وضع کرے۔ جن سے ہم اجتماعی زندگی کو منصفانہ اور مستحکم اصولوں پر گذار سکیں سیکولرزم نظام اخلاق اور روحانی اقدار کی عدم موجودگی میں اپنے اندر بیشمار فاسد مادے اور گندے جراثیم جمع کر لے گا۔ جو تھوڑی ہی مدت میں اس کے جسم کو متعفن اور بدبودار بنا کر رکھ دیں گے۔ جس نظام کی بنیاد ہی بغیر کسی معیار (CRITERIAN) کے ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے بغیر کسی بنیاد کے ریت پر ایک دیدہ زیب عمارت چن دی جائے۔ اور پھر اس کی خوبصورتی پہ ناز کیا جائے۔ ایک سٹھیارا انگریز اسکالر لارڈ لیٹن نے ایک دفعہ مسلم یونیورسٹی کے خطبہ تقسیم اسناد میں یوں کہا تھا:-

"دین انسان کا ضروری رہنما، اخلاقی مقاصد کے حصول اور انسانی زندگی کی عزت و معنویت کا واحد ذریعہ ہے۔ اس کے اقتدار کے زوال کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی دنیا ایسے سیاسی مذاہب و خیالات کی گرویدہ بن گئی۔ جس کی بنیاد نسل اور طبقات کے اختلاف پر ہے۔"

(۲) دوسرے اصول نیشنلزم (قوم پرستی) کی داستان ایک عالمگیر استبداد کے خلاف بغاوت کے طور پر ہوئی تھی۔ مگر اس معصوم آغاز سے چل کر یہ تخیل جب اپنی مصومیت کی دیواریں پھاند کر قومی خود پرستی میں تبدیل ہو گیا تو اس نے قومی مفاد اور قومی حوصلوں کو بلند ترین اقدار قرار دے لیا۔ اب قوم پرستی میں نیکی صرف وہی چیز ہے۔ جو اپنی قوم کے لئے مفید ہو۔ خواہ وہ دنیا کی دوسری قوموں کی شہ رگ ہی کیوں نہ کاٹ ڈالے اور اسے اختیار کرنے سے خواہ اخلاقی اور روحانی اقدار کا جنازہ ہی کیوں نہ اٹھ جائے۔ ہمارا اعتراض قومیت پر نہیں۔ کیونکہ وہ ایک فطری حقیقت ہے۔ قومی خیر خواہی کی بھی کوئی مخالفت نہیں کر سکتا۔ بشرطیکہ اس کے اندر دوسری قوموں کی بدخواہی شامل نہ ہو۔ قومی محبت بھی بری چیز قرار نہیں دی جا سکتی۔ بشرطیکہ وہ قومی تعصب اور اپنی قوم کی بے جا پاسداری اور دوسروں سے نفرت کی حد تک نہ جا پہنچے۔ قومی آزادی بھی صحیح ہے۔ کیونکہ اپنے معاملات کو خود انجام دینا اور اپنے گھر کا آپ انتظام کرنا ہر قوم کا حق ہے۔ اور ایک قوم پر دوسری قوم کی حکومت درست نہیں ہو سکتی۔ قابل اعتراض بلکہ قابل نفرت وہ قوم پرستی ہے جس کی حقیقت قومی خود پرستی ہے۔ جو جھوٹ، دغابازی، فریب اور مکاری کو قومی خود غرضی کے لئے جائز قرار دیتی ہے اور جس کے نزدیک وہ سب کچھ جائز ہے جو اپنی قوم کے لئے مفید ہے۔ جس کا خواہ ہر جائز و ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہوا قومی مفاد ہے۔ جو ہر چیز کو بالائے طاق رکھ کر قومی مفاد کی پوجا اپنا فرض قرار دے لیتی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ہر قوم دوسرے ممالک کی قوم پرستی کو تو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مگر خود کی قوم پرستی میں ان سب پر بازی لے جانا چاہتی ہے۔ برٹرینڈ رسل اپنی کتاب (NEW HOPES OF THE CHANGING WORLD) میں لکھتا ہے:-

"ہر فرد اس بات پر متفق ہے کہ دوسرے ممالک کی قوم پرستی ایک نہایت ناپسندیدہ اور نفرت انگیز جذبہ ہے۔ مگر یہی جذبہ جب اس کی اپنی قوم کے اندر پرورش پاتا ہے۔ تو یہ سفر انہیں سراپا خیر نظر آنے لگتا ہے اور جو اسے قبول ہیں کرتا۔ وہ قوم کے اندر حقیر و ذلیل ہوتا جاتا ہے۔"

آج ہم دیکھتے ہیں کہ تہذیب جدید نے تمام قوموں کو اسی قوم پرستی کی لعنت میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ ساری دنیا قومی اکھاڑوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اور دو عالمگیر دنگل ہو چکنے کے بعد ابھی پسینہ بھی خشک نہیں ہوا، کہ تیسرے دنگل کی تیاری کی جا رہی ہے۔

(۳) تیسرا اصول جمہور کی حاکمیت (DEMOCRACY) پہلے دونوں اصولوں کے ساتھ مل کر اس بلا کی تکمیل کر دیتا ہے جو انسانیت کو تاریکی کی عمیق غاروں میں دھکیلنے کے لئے اپنے بازو پھیلائے کھڑی ہے۔

پہلے اصول لادینیت (SECULARISM) نے لوگوں کو خدا کے خوف اور اخلاق کے مستقل اصولوں کی گرفت سے آزاد کر کے بے لگام، غیر ذمہ دار اور سادہ نفس بنا دیا پھر قوم پرستی نے ان کو شدید قسم کی قومی خود غرضی اندھی عصبیت اور قومی غرور کے نشے میں بدمست کر دیا۔ اور اب موجودہ تہذیب کی جمہوریت انہی بے لگام، بدمست بندگان نفس کو قانون سازی کے مکمل اختیارات دیتی ہے۔ اور حکومت کا واحد مقصد یہ قرار دیتی ہے کہ اس کی طاقت ہر اس چیز کے حاصل کرنے میں صرف ہوگی جس کی خواہش بھی یہ لوگ اجتماعی طور پر کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کی خود مختار صاحب حاکمیت قوم کا حال ایک طاقتور بدمعاش کے حال سے کس طرح مختلف ہو سکتا ہے۔ قوم کا ہر فرد لادینیت اور قوم پرستی کے رنگ میں رنگا ہوا ہو۔ تو قوم بحیثیت مجموعی کیوں کر اپنے لئے خیر کا راستہ چن سکتی ہے وہ وہی راستہ اختیار کرے گی جو تباہ کن ہوگا۔

پھر دنیا میں جب صرف ایک ہی قوم ایسی نہ ہو بلکہ ساری متمدن قومیں اسی ڈھب پر لادینیت (باقی صفحہ ۱۳ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۶۶ء

# بنگالی مسلمان پاکستان کے دشمن ہیں یا

# وہ مشرقی پاکستان پر بھارت کا قبضہ چاہتے ہیں

## مودودیوں کا خطرناک الزام

روزنامہ جنگ راولپنڈی کی ۲۶ اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت کے صفحہ ۶ پر مودودی جماعت کے قیم میاں طفیل محمد کا بیان شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکاتی پروگرام پر تبصرہ کرتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرمائی ہے کہ شیخ مجیب الرحمٰن کا چھ نکاتی پروگرام پاکستان کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے اور اس کا مقصد پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے کمزور کرنا ہے تاکہ بھارت اس پر آسانی قبضہ کر لے"۔

مودودی جماعت کے قیم میاں طفیل محمد جو کہ مودودی صاحب کی غیر موجودگی میں امیر جماعت کی کرسی معلّٰی پر بھی براجمان ہوتے ہیں کے اس بیان میں اس الزام کی صاف جھلک ہے۔ کہ شیخ مجیب الرحمٰن مشرقی پاکستان پر بھارت کو قبضہ دلانے کے لئے چھ نکاتی پروگرام لائے ہیں۔ یہ الزام نہ صرف شیخ مجیب الرحمٰن پر ہے بلکہ شیخ صاحب کے ہمنوا تمام بنگالی بھائیوں اور مشرقی پاکستان کی حکومت کے حامی اخبارات پر بھی شدید الزام ہے اور ان کو پاکستان بلکہ اسلامی مفاد کا دشمن یا مخالف قرار دیتا ہے۔

ہم یہاں شیخ مجیب الرحمٰن کے پیش کردہ چھ نکاتی پروگرام کے حسن و قبح پر بحث نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن جب یہی میاں طفیل محمد آگے چل کر خود اس مضمون میں لکھتے ہیں کہ:۔

"مشرقی پاکستان کے حکومت کے حامی اخبارات نے بھی چھ نکاتی پروگرام کے خلاف (نام نہاد) جماعت اسلامی کی تحریک کا مکمل بائیکاٹ کیا ہے اور انہوں نے (نام نہاد) جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ، اس کے جلسوں اور خود مودودی صاحب کے دورہ مشرقی پاکستان کی خبروں کا مکمل بائیکاٹ کر کے شیخ مجیب الرحمٰن کے پروگرام کو مزید تقویت پہنچائی ہے"۔

تو اس سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن اپنے اس پروگرام میں تنہا اور اکیلے نہیں ہیں بلکہ حکومت کے اخبارات بھی ان کی پشت پر ہیں اور مشرقی پاکستان کی ساری عوامی لیگ اس معاملہ میں ان کی ہم زبان ہے۔ عوام ان کے حق میں قرارداد پاس کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی اخبار جنگ کی اسی اشاعت کے اسی صفحہ پر ڈھاکہ کے پلٹن میدان کے ایک عظیم جلسہ عام کی کارروائی درج ہے جس سے اس پروگرام میں شیخ مجیب الرحمٰن کے تنہا نہ ہونے کے دعویٰ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

مودودی جماعت کو تنقید کی مستعدی اور مزمن بیماری لگی ہوئی ہے۔ جس کے جراثیم اس کو اپنے پیر و مرشد مودودی صاحب سے ورثہ میں ملے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے معمولی انسانوں کو نہیں بلکہ سیدنا یونس علیہ السلام جیسی عظیم شخصیت کو فریضہ رسالت میں کوتاہیاں کرنے والا بتایا ہے (ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد ۱ صفحہ ۳۱۲ - ۳۱۳)

خود جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کی بیان کردہ دجال والی پیش گوئی کو تاریخ سے غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (ملاحظہ ہو رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۴۶ تا ۵۰) اور قرآن و حدیث کے اولین راوی صحابہ کرام کو جن کو بارگاہ رسالت سے "رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ" کا سرٹیفکیٹ مل چکا ہے کی اعتمادی حیثیت کو مخدوش کرنے کے لئے تنقید کا بے لگام قلم چلایا ہے (ملاحظہ ہو ترجمان القرآن از جون ۱۹۶۵ء تا نومبر ۱۹۶۵ء بعد و دیگر مضامین) اب اگر یہ مودودی یا اس کی جماعت بیچارے بنگالیوں اور مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف دل کی بھڑاس قلم سے نکالیں۔ تو ان کو کون روک سکتا ہے۔ انہیں شیخ مجیب الرحمٰن اور دوسرے لوگوں سے اختلاف کا حق حاصل ہے۔ لیکن بنگالی مسلمانوں کی نیت پر حملہ کر کے یہ کہنا کہ یہ پروگرام بھارت کا قبضہ آسان کرنے یا پاکستان کے حصے بخرے کرنے کی ایک سازش ہے۔ خدا جانے یہ حق ان کو کہاں سے حاصل ہو گیا ہے۔ کیا میاں طفیل محمد یا ان کے امیر مودودی صاحب کے پاس اس الزام کا کوئی عدالتی ثبوت ہے۔

جب دوسری جماعتیں اور حکومت مودودی جماعت پر باہر سے روپیہ لینے کا شبہ کرتی ہیں تو مودودی صاحب اور ان کی جماعت اپنے قلم کا پورا زور اسی بات پر صرف کر دیتی ہے کہ اس کی شہادت کہاں ہے۔ اور اس کا عدالتی ثبوت پیش کیا جائے۔ لیکن یہاں بنگالی مسلمانوں اور مشرقی پاکستان کے اخباروں پر کسی ثبوت کے بغیر علی الاعلان یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ "یہ چھ نکاتی پروگرام مشرقی پاکستان پر بھارتی قبضہ آسان کرانے کی ایک سازش ہے"۔

جمعیۃ علماء اسلام اسلامی وحدت کی قائل ہے اسلامی وحدت کی تحریک تو عرب و عجم کی ہر آزاد حکومت میں چل رہی ہے۔ چہ جائیکہ یہ ایک ملک و ملت کے باشندوں میں مفقود ہو۔ اس لئے جمعیۃ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ مشرقی پاکستان کے لوگوں کے عدم مساوات کے الزام پر نہایت سنجیدگی سے غور کرے۔ اور ان کو ہر ممکن طریقہ سے مطمئن کرے اور عوامی اور اونچی دونوں سطحوں پر اس مسئلہ کے حل کے لئے اس پر مکمل غور و خوض کرے۔ لیکن اس بات کی تردید میں ہمیں ذرا باک نہیں ہوگا کہ مشرقی پاکستان کے لوگ اسلام سے زیادہ کسی اور چیز کو پسند کرتے ہیں یا پاکستان کے مشرقی بازو پر بھارتی قبضہ کو ترجیح دیتے ہیں یا کسی سازش کے تحت وہ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی باتیں دونوں بازوؤں کے لوگوں میں محبت و یگانگت کے بجائے منافرت کی تخم ریزی کا سبب بن سکتی ہیں۔

مودودیوں کے اس الزام کا معنی قویہ ہے کہ مشرقی پاکستان کے مسلمان مسلمان حکومت سے ہندو حکومت کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ حالانکہ بنگالی مسلمان مودودیوں سے بدرجہا بہتر مسلمان ہیں۔

اس مضمون میں میاں طفیل محمد حکومت کو اکسا رہے ہیں کہ اس منصوبہ کو سختی سے کچل دیا جائے۔ اس سے قوی شبہ کو تقویت مل رہی ہے کہ کہیں اس اکسانے کی تہ میں یہ تخریبی جذبہ کارفرما ہو کہ حکومت مشرقی پاکستان میں تشدد کرے اور اس سے وہاں بے چینی بڑھ جائے۔ اور اس طرح حکومت پاکستان اور مشرقی پاکستان کے عوام کے درمیان منافرت بڑھنے سے دشمنوں کو اپنی من مانی کارروائی کرنے کا موقعہ ملے۔

جمعیۃ علماء اسلام مودودیوں کے اس بیان کو مشتبہ نگاہ سے دیکھتی ہے اور حکومت کو مشورہ دیتی ہے کہ بجائے تشدد کے اپنی روائتی رواداری کے تحت مشرقی پاکستان کے الزام عدم مساوات پر سنجیدگی سے غور کرے اور عوامی نیز اونچی سطح کی مشترکہ کانفرنسیں کر کے ان کے شکوک کو دور کرے عدم مساوات کو ختم اور دفاع کو مضبوط بنائے۔

## اپنے پرچہ کی چٹ ضرور دیکھئے!

جن حضرات کی چٹ پر سرخ نشان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ ان کو ہم ۲۰ مئی کا پرچہ چندہ کی نئی شرح کے مطابق ۱۱ روپے سالانہ اور ۶ روپے ششماہی کے حساب سے وی، پی کر رہے ہیں۔ اگر ان حضرات میں کوئی صاحب اپنے بعض احباب کی بنا پر چندہ نہیں بھیجنا چاہتے تو وہ براہ نوازش دفتر ترجمان کو ذریعہ خط مطلع فرمادیں تاکہ پرچہ ان کو وی پی نہ بھیجا جائے۔

(ادارہ)

# سپاسنامہ

یہ سپاس نامہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے وفد کو جب وہ مشرقی پاکستان کے دورے پر گیا تھا، سلہٹ کی جمعیۃ کی مجلس استقبالیہ نے پیش کیا تھا چونکہ اس میں موجودہ معاشرہ کی خرابیوں اور حکومت کی دین فراموشی اور علماء کی خود فراموشی کو نہایت اچھے طریق سے پیش کر کے اس کے علاج کی طرف ملت اسلامیہ کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ لہٰذا اس کی اس افادی حیثیت کے پیش نظر اس کو ترجمان اسلام کے صفحات میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین ترجمان بھی اس سے محظوظ ہوں ——— (ادارہ)

ہمارے سادات!

ہم آپ کی ذرہ نوازی اور سلہٹ جیسے گمنام علاقہ میں آپ کی تشریف آوری کا جہاں تک مخر کریں، تہنیت پیش کریں اور شکریہ بجا لائیں کم ہوگا۔

برادران اسلام اور ہمارے معزز حضرات!

بہت سی تاریخیں یاد رکھنے کے قابل ہوتی ہیں ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو نہیں بھول سکتے۔ کہ ہندو میں شاہی اقتدار پر آخری ضرب اسی دن لگی پھر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو یاد رکھنا ہے کہ آزادی کی رحمت کا اسی دن نزول ہوا۔ اس دن سے ہماری تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ جس کا خواب ملت اسلامیہ ہند ایک مدت سے دیکھ رہی تھی اور جس تک پہنچنے کے لئے اس نے اپنی بہترین قوتیں صرف کیں جانیں گنوائیں اور قیمتی متاع قربان کی۔

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی روشنی قرن اول کے مسلمانوں محمد بن قاسم اور اس کے مجاہد رفیقوں کی مرہون منت ہے۔ یہ ایک ساتھ تھا کہ اسلام کی یہ لہر آگے نہ بڑھ سکی۔ اور سندھ اور ملتان کے علاقوں کو سیراب کر کے واپس چلی گئی۔ اس کے بعد اسلام دو مختلف ذرائع سے اس ملک میں آیا۔ ایک طرف مسلمان حکمران تھے۔ جو گو اسلام کی خدمت بھی کرتے تھے۔ لیکن ان کا اولین مقصد اقامت دین نہ تھا۔ اور ان کی زندگیاں بھی بالعموم اسلام کا کوئی اعلیٰ نمونہ پیش نہ کرتی تھیں۔ اور دوسری طرف صوفیاء و مبلغین تھے۔ جنہوں نے ہر ممکن قربانی دے کر اسلام کو پھیلایا اور فروغ دیا۔ لیکن یہ حضرات سیاسی قدرت و اقتدار سے محروم تھے اور نتیجتاً پورے اسلامی نظام حیات کو قائم نہ کر سکتے تھے

مسلمانوں نے اس برصغیر میں تقریباً آٹھ سو سال حکومت کی لیکن اس کے باوجود وہ یہاں اقلیت ہی میں رہے اور بالآخر اپنی اندرونی کمزوریوں اور دوسرے اہنائے وطن کی غداری اور عدم تعاون کی وجہ سے غیر ملکی استعمار کے ہاتھوں شکست کھانے پر مجبور ہوئے۔ سیف الدولہ نے مشرق میں، حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے جنوب میں، روہیلوں، جنرل بخت خاں اور مولوی احمد اللہ نے وسطی ہند میں بیرونی اقتدار کا جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ لیکن یہ پوری جدوجہد بھی حالات کو سنبھالنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ جس کے بعد ہندوستان میں مسلم اقتدار کا چراغ گل ہو گیا۔ اور غلامی کا دور تاریکی شروع ہوا۔

چند لمحوں کے لئے ان مواقع اور مفاسد کا بھی تصور کر لیجئے۔ جن سے ہمارے دور غلامی کا سفر گزرا ہوا تھا ہم نے کون سا قدم اٹھایا۔ جس کے لئے مشکلوں کی کٹھور کریں نہ تھیں ہم کو کون سا گوشہ ملا جو رکاوٹوں سے لبریز نہ تھا۔ دشمنوں نے کب دشمنی میں کوتاہی کی۔ اور رہزنان راہ نے کب ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی کمین گاہوں کو چھوڑا؟ تاہم ہمارا سفر جاری رہا۔ اور منزل مقصود کی طرف بڑھتا ہی گیا۔ البتہ یہ پورا زمانہ مسلمانوں کے لئے بڑے تلخ تجربات کا باعث ہوا۔ اور آہستہ آہستہ مسلمانوں پر یہ بات روشن ہوئی کہ

(۱) ان کی بربادی کی اصل وجہ یہ تھی کہ اپنے دور اقتدار میں وہ اسلام سے غافل رہے۔

(۲) اسلام کی پوری برکات سے فرد اور معاشرہ اسی وقت متمتع ہو سکتا ہے۔ جب پورے دین کو قائم کیا جائے۔ جزوی اصلاح سے فقط جزوی فائدہ ہی ہو سکتا ہے۔

اسلام غلامی پر قناعت کی نہیں اس سے بغاوت اور حصول آزادی کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام نام ہی اس امر کا ہے کہ انسان طاغوت کی ہر قوت سے بغاوت کرے اور زندگی کو صرف خدا کی اطاعت میں دے دے۔ اور اقتدار کو فقط خدا کے قانون کے لئے خاص کرے۔ یہی وجہ تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفقاء نے لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند کیا تو ایوان ہائے سیاست میں تہلکہ مچ گیا۔ اسلام کے اس قانون کی وجہ سے غلامی مسلمانوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح پیوست رہی۔ اور انہوں نے ہر ممکن کوشش سے اس کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکا۔ فرانسیسی تحریک ابھری اور مشرقی تہذیب نے ایک تہلکہ مچا دیا۔ تحریک مجاہدین اٹھی اور پورے ہندوستان میں ایک آگ سی لگا دی۔ علمائے کرام نے جدوجہد آزادی کی قیادت کی اور اس میں بے مثال قربانیاں دیں۔ بالاکوٹ اور پشاور کی سرزمین سے پودہ اٹھ سے تو شہدائے اسلام کا خون جوش مارتا ہوا نظر آئے گا۔ یہ متواتر کوشش اور پیہم جدوجہد صرف اس لئے نہیں تھی کہ مسلمان آزاد ہو جائیں اور بس۔ بلکہ اس لئے بھی ضروری تھی کہ آزادی کے بغیر مسلمان اپنے دین کے مطابق اپنی زندگی نہیں گذار سکتے۔ کیونکہ ان کا دین ایک مکمل نظام حیات ہے۔ جو عقائد اور اخلاق کے ساتھ ساتھ معیشت، معاشرت، تمدن، سیاست، قانون اور عدالت غرض کہ زندگی کے ہر شعبہ کے بارے میں واضح

> ہر عہد کا مصنف اپنے عہد کی ذہنی آب و ہوا کی پیداوار ہوتا ہے اور اس قاعدے سے صرف وہی دماغ مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ جنہیں مجتہدانہ ذوق و نظر کی قدرتی بخشش نے صف عام سے الگ کر دیا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی ابتدائی صدیوں سے لے کر قرون آخرہ تک جس قدر مفسر پیدا ہوئے ان کا طریق تفسیر ایک رو بہ تنزل معیار فکر کی مسلسل زنجیر ہے۔ جس کی ہر پچھلی کڑی پہلی سے پست تر اور ہر لاحق سابق سے بلند تر واقع ہے ۔۔۔۔۔
>
> (ابو الکلام)

رہنمائی کرتا ہے۔ اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے معاملات اس ہدایت کے مطابق طے کریں۔ ورنہ وہ فاسقوں، ظالموں اور کافروں میں سے ہو جائیں گے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون، الفاسقون الظالمون۔ یہ تھے وہ بنیادی محرکات جو تحریک [illegible] کے داعی ہے اور ان مقاصد کے حصول کے بغیر آزادی [illegible]

اسلام میں اصلاً نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے نہ پارلیمان کی، نہ کسی شخص اور ادارہ کی۔ قرآن کریم کے سیاست، معاشرت میں ہماری آزادی اور پابندی کی [illegible] کرتے ہیں۔ اسلامی حکومت دوسرے معنی میں قرآنی [illegible] احکام کی حکمرانی ہے۔

۱۴ اگست کی اصلی اہمیت کا اندازہ اس پس منظر سے ہو سکتا ہے۔ یہ وہ دن ہے۔ جب مسلمانوں کو اپنی جدوجہد کی پہلی عظیم کامیابی ہوئی اور اس بات کے امکانات پیدا ہوئے کہ وہ حقیقی طور پر ایک آزاد اسلامی معاشرہ قائم کر سکیں۔ وہ دن ہے۔ جب دین و دنیا کی دوئی کے نظریہ کو شکست ہوئی اور اپنی بنیادوں پر ایک ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ یہ وہ دن ہے۔ جب مسلمانوں کو اللہ نے ایک نیا موقع دیا کہ ماضی کی غلطیوں کی تلافی کریں اور ایک نیا شاندار اور تابناک مستقبل تیار کریں۔ یہ وہ دن ہے جب غلامی کی زنجیریں ٹوٹیں اور آزادی کی ہوائیں چلنے شروع ہوئیں اور قوم نے اپنی زندگی کا نیا ورق الٹا۔ یہ دن ہماری تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس دن ہماری قومی زندگی کا ایک دور ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔

آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن اس کی بنیاد پر جو نئی ذمہ داریاں ہمارے شانوں پر آ گئی ہیں وہ عظیم تر ہیں۔ پاکستان کا قیام ہماری جدوجہد کی آخری منزل نہیں اس راہ کا پہلا سنگ میل ہے۔ آزادی سے قبل ہماری کوتاہیوں کے لئے ایک جواز موجود تھا۔ لیکن آزادی کے بعد جب ہم خود اپنی مرضی کے مختار اور اپنے وطن کے مالک ہو گئے ہیں تو ہمارے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ بحیثیت قوم ہماری ذمہ داری اب بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

دور غلامی کا ایک بہت بڑا نقصان ملت اسلامیہ کو یہ پہنچا ہے کہ آہستہ آہستہ اس کے خوب و ناخوب کے پیمانے بدلنے لگے ہیں۔ پچھلے دو سو سال میں مغرب نے جو ذہنی اور سائنسی ترقی کی ہے۔ اس کا غیر معمولی اثر عالم اسلام پر پڑا ہے مسلمان اس پورے زمانے میں ذہنی جمود کا شکار رہے ہیں اور فطرت کا قانون ہے کہ جو منفعل ہوتا ہے وہ فعال سے اثر پذیر ہوتا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ آہستہ آہستہ مغرب کا فکری استیلاء ہم پر قائم ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ اب حالت یہ ہے کہ ہمارا ایک موثر اور

کارفرما طبقہ سوچتا ہے تو مغرب کے دماغ سے دیکھتا ہے تو مغرب کی آنکھوں سے۔ بولتا ہے تو مغرب کی زبان میں۔ اور یہ غلامی کی وہ بدترین شکل ہے کہ جس میں کوئی قوم مبتلا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ اگر جسم غلام ہو۔ لیکن دماغ آزاد رہے تو وہ جسم کو آزاد کرانے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے۔ لیکن اگر دل و دماغ دونوں ہی غلام ہو جائیں تو پھر آزادی کی راہ کون دکھائے نتیجتہً ہمیں اب آہستہ آہستہ اپنے قومی اور اسلامی تشخص کا احساس بھی جاتا رہا ہے اور ہم اپنے کو مغرب میں گم کرنے چلے جا رہے ہیں۔ افسوس ؎

کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت
وہ کہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیرو

مغرب کی ذہنی غلامی کا اثر ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور قومی زندگی کے مسائل پر غور کرتے وقت یہ نہیں دیکھتے کہ کس مسئلہ کے سلسلے میں اسلام کی رہنمائی کیا ہے؟ خدا اور اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا ہے؟ اسلامی روایات کیا ہیں؟ اسلامی ضابطۂ اقدار اور اس کے فکر و عمل میں اس کا کیا حل نکلتا ہے؟ بلکہ ہم مغرب سے آئے ہوئے نعروں کی زبان میں اپنے مسائل سوچنے اور حل کرنے کی کوشش میں انہیں کچھ اور بگاڑ لیتے ہیں۔ ایک طبقہ وہ ہے جو سنت رسولؐ کا منکر ہے۔ ایک وہ ہے جو کھلی کھلی نقالی کرتا ہے۔ اور اپنے کو اہل یورپ سے زیادہ یورپین اور اہل امریکہ سے زیادہ امریکن بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور بن کچھ بھی نہیں رہا۔ ایک تیسرا طبقہ وہ ہے جو اسلامی فکر میں مغربی فکر کا پیوند لگا کر ایک معجون مرکب تیار کر رہا ہے۔ جن میں نظریات اور اقدار تو مغربی ہیں اور الفاظ و اصطلاحات اسلامی۔ یہ سوچتا مغرب کے ذہن سے ہے اور پھر قرآن و سنت کو مغربی فکر کی خراد پر چڑھا کر ہر مغربی تصور کے لئے اسلامی سند اور جواز پیش کر دیتا ہے۔ اور کچھ حضرات تو اس سطح تک گر گئے ہیں کہ اب ان کا مشغلہ ہی حرام کو حلال کرنا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حضرات نام نہاد اجتہاد کا نام لیتے ہیں اور بنے ہوئے ہیں مغرب کے اندھے مقلد۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نگاہ میں اجتہاد کے معنی صرف یہ ہیں کہ اسلام کے نظام اقدار کو تہ و بالا کر دیا جائے۔ اور ہم نے تو پوری جستجو کے باوجود ان حضرات کی تحریرات میں کہیں بھی فکری آزادی کی جھلک تک نہ دیکھی کیا فکری آزادی اسی کا نام ہے کہ اگر مغرب میں سود حلال ہے تو ہم بھی اسے حلال کر دیں۔ اگر مغرب میں ضبط تولید جائز ہے تو ہم بھی اسے جائز قرار دیں۔ اگر مغرب تعداد ازدواج پر متوحش ہے تو ہم بھی اس سے برأت کا اعلان کر دیں۔ اگر مغرب گرل فرینڈز بنانے کو جائز سمجھے۔ تو ہم بھی اس پر عملدرآمد کرنے لگیں؟ اگر مغرب میں شراب جائز ہے تو ہم بھی اس کا جواز پیش کر دیں۔ اگر مغرب میں عورتوں کو ایئر ہوسٹس بنایا جاتا ہے۔ تو ہم بھی ارشاد فرمائیں کہ اسلام کا عین منشا بھی یہی ہے۔ اگر اجتہاد اور فکری آزادی اسی کا نام ہے تو خدارا کوئی بتائے کہ ذہنی غلامی اور کورانہ تقلید کسے کہتے ہیں ؎

دیکھے تو زمانے کو اگر اپنی نظر سے
افلاک منور ہو ترے نور سحر سے
خورشید کرے کسب ضیا تیرے شرر سے
ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے

اغیار کے افکار و تخیل کی گدائی
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی

حقیقت یہ ہے کہ اگر فکر و نظر غلام ہے تو ہماری آزادی دیوانے کے ایک خواب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ آزادی کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے تمدن اور اپنی ثقافت کو پروان چڑھائیں اور اغیار کی تہذیبی غلامی سے اپنے کو نجات دیں۔ اپنا کلچر محفوظ کریں۔ دو یا متعدد کلچروں کی مصنوعی پیوندکاری کو چھوڑ دیں۔

تاریخ میں ہمیں ایک بڑا اہم سبق ملتا ہے۔ سیاسی آزادی کے بعد ایک قوم کو زیادہ زبردست خطرات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوا ہے۔ ایک قوم سیاسی میدان میں شکست کھانے کے بعد دوبارہ ثقافتی میدان میں حملہ آور ہوئی ہے۔ اور اس نے جیتنے والوں کو اس نئی لڑائی میں شکست دے دی ہے۔ اور سیاسی فتح تمدنی شکست میں بدل گئی ہے۔ روما کی فوجوں نے یونان کو ضرور شکست دے دی تھی۔ مگر یونانی تمدن نے اہل روم کو دوبارہ فتح کر لیا۔ اور وہ جیتی ہوئی بازی ہار گئے۔

آج ہمارا حال بھی یہی ہے۔ ہم نے مغربی استعمار سے ایک عظیم جنگ کے بعد آزادی حاصل کی ہے۔ لیکن مغرب کا نیا حملہ اب ہمارے تمدن و ثقافت کے میدان میں ہے۔ اور یہ حملہ زیادہ زبردست اور زیادہ خطرناک ہے۔ آزادی کا تقاضا یہ تھا۔ کہ ہم تمدنی غلامی سے نجات پائیں۔ اور ہر اس زنجیر کو کاٹ ڈالیں جو ہمیں مغربی ثقافت کی غلامی میں جکڑنا چاہتی ہے۔ ہم اس وقت تک حقیقی معنوں میں آزاد نہیں ہو سکتے۔ جب تک ثقافتی غلامی کے تمام بندھن کاٹ نہ دیں۔

آزادی کے کچھ تقاضے ایسے بھی ہیں۔ جن کا تعلق معاشی زندگی سے ہے۔ آج کی دنیا میں کوئی ملک اور قوم اس وقت تک پوری طرح آزاد نہیں رہ سکتی۔ جب تک معاشی حیثیت سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہ ہو۔ اور مغربی استعمار کی یہ ایک بڑی گہری چال ہے کہ وہ آزاد ہونے والے ممالک کو کسی نہ کسی طرح اپنے معاشی جال میں پھنسا دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان ممالک کی معیشت کی محتاجگی مغربی ممالک پر اس درجہ بڑھتی چلی جاتی ہے کہ یہ اس کے بغیر اپنے وجود تک کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ دوسری طرف تمدنی استیلاء مشنری تعلیم۔ سینما اور اشتہار بازی کے ان ممالک میں مصنوعی طور پر ان چیزوں کی مانگ پیدا کی جا رہی ہے جو مغرب پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں شدید معاشی بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے اور معیشت ایک ایسے دلدل میں تبدیل ہو گئی ہے۔ جس سے نکلنے کی جتنی کوشش کرتے ہیں۔ اتنا اس میں مزید دھنسے چلے جا رہے ہیں۔

اسلام زندگی کا اثبات کرتا ہے۔ اس کی نفی نہیں کرتا وہ فقر و فاقہ کو کفر کی طرف لے جانے والا راستہ سمجھتا ہے اور اس کے استیصال کی ہمہ گیر کوشش کرتا ہے۔ لیکن وہ معاشی مسئلہ کو محض معاشی وسائل سے حل نہیں کرتا۔ اس کے لئے اخلاقی، مذہبی اور تمدنی تمام وسائل استعمال کرتا ہے یعنی اسلام معیار زندگی کے ساتھ ساتھ معیار اخلاق کو بھی بلند کرتا ہے۔ تاکہ معاشی زندگی میں سکون اور انصاف قائم ہو معاشی مسائل کے حل کا یہی صحیح راستہ ہے۔ ورنہ حالت یہ ہوتی ہے ؎ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

صحت مند معاشی ترقی بھی اس وقت تک حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ محض مادی فراوانی سے بلند و بالا مقاصد آپ کے سامنے ہوں۔ مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے ؎

سب کچھ اور ہے تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں
اگر جہاں میں میرا جوہر آشکارا ہوا
قلندری سے ہوا ہے تونگری سے نہیں

آزادی محض ایک سیاسی نعرہ نہیں۔ اس کے بڑے دور رس مقتضیات ہیں۔ اور جب تک ہم اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کریں گے۔ فی الحقیقت ہم آزاد نہیں ہو سکتے۔

اسلام سیاسی زندگی کے لئے بہت واضح ہدایات دیتا ہے اور اس کا سیاسی نظام ان تمام نظاموں سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ جو آج دنیا میں رائج ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد سے مسلمان برابر اس امر کی کوشش کرتے رہے کہ ان کا سیاسی نظام دوبارہ انہی بنیادوں پر استوار ہو۔ جن پر خدا کے رسول (فداہ ابی و امی) اور ان کے رفقاء محترم نے اسے قائم کیا تھا۔

تاریخ کے دور جدید میں تحریک پاکستان کا مقصد بھی یہی تھا۔ کہ اس دور سعید کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ اس آزادی کا سب سے پہلا تقاضا یہ تھا۔ کہ سیاسی تعمیر اسلامی اصولوں کی روشنی میں ہو۔ اور ہم ہدایت کے لئے لندن، نیویارک اور ماسکو کی طرف دیکھنے کے بجائے قرآن و سنت سے روشنی حاصل کر لیں اور مدینہ کی اسلامی سیاست کو اپنا معیار اور منزل قرار دیں۔

ہمیں یہ کہنے میں کچھ بھی باک نہیں کہ جب تک ہم اپنی سیاسی حکمت عملی میں بنیادی تبدیلی نہیں کر پاتے۔ جب تک عوام کے حقوق اور ان کی آزادیاں پورے طور پر محفوظ نہیں ہوتیں۔ جب تک انگریزی قانون کو اسلامی قانون سے بدلا نہیں جاتا۔ جب تک عام انتخابات سے عوام اپنی قیادت کو منتخب نہیں کرتے اور جب تک ہم دوسروں کی نقالی اور حاشیہ برداری ترک کر کے خود اپنے سیاسی رنگ کو غالب نہیں کرتے ہیں۔ اس وقت تک ہماری آزادی نامکمل رہے گی۔ اور ۱۴ اگست برابر ہم سے کہتی رہے گی کہ ع

بڑھے چلو کہ منزل ابھی ہے دور

پیغمبر اسلام کے بے شمار قولوں میں ایک قول یہ ہے کہ نیکی کا حکم کرو۔ برائی کو روکو۔ اگر نہ کرو گے تو ایسا ہوگا کہ نہایت ہی برے لوگ تم پر حاکم ہو جائیں گے اور خدائی عذاب تمہیں گھیر لے گا۔ تم دعائیں مانگو گے کہ یہ حاکم ٹل جائیں مگر قبول نہ ہوگی

## آخر لفظ

برادران ملت! پاکستان میں مغربی کلچر، تہذیب و تمدن

"وقت آگیا ہے کہ اسلامی شریعت کا ہر پہلو اور اسلام کی ہر تعلیم دنیا کے سامنے معقول رنگ میں پیش ہو"
(شاہ ولی اللہ)

اور اخلاق و کردار کے پھیلے ہوئے مہیب سیلاب اور خود مسلم فرق باطلہ کے تباہ کن افکار و اعمال نے عالم اسلام میں سخت بے چینی پھیلا رکھی ہے۔ ایمان والی جانیں ماہیٔ بے آب۔ بولنے والی زبانیں اور متاثر ہونے والے جگر بلبل زار ہیں۔ جن کی بنا پر ہر قلب میں تڑپ، ہر آنکھ میں بیداری، ہر رگ خون میں گرمی اور ہر قدم میں تیزی کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنی راہ عمل کو ہموار اور اپنے طریق کار کو استوار کریں۔

ذرا آپ اپنے ماضی دیجور یعنی تاریک ماضی کا نقشہ سامنے لائیں۔ جس میں آپ کی قومی و ملی آزادی کی ساری تگ و تاز کے ساتھ امید کی صرف جھلکیاں تھیں۔ اور آج آپ منزل کے قریب آپہنچے ہیں۔ بھلا جو خشک سالی میں رو رہے تھے۔ کیا اب بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی چمک میں امید کے آخری آنسو نہ بہائیں گے؟ جنہوں نے ناامیدیوں میں اپنے مقصود کو پکارا کیا اب امید کی آخری دیوار تک پہنچ کر خاموش ہو جائیں گے؟ کیا موسم خزاں کے ماتم زدگان حسرت کے لیے یہ جائز ہوگا کہ بہار کی عین آمد پر وہ اپنے ولولۂ جنون کو خیرباد کہہ دیں؟ نہیں بلکہ منزل جس قدر نزدیک آجاتی ہے رہروان مقصود کی آتش شوق اور زیادہ تیز ہو جاتی ہے ؎

بایں کہ کعبہ نمایاں شود ز پا منشیں
کہ نیم گام جدائی ہزار فرسنگ است

بنابریں ہم عرض کریں گے کہ ابھی تک آپ کے اندر سلف صالحین کے نمونے اور یادگاریں باقی ہیں جو مثال کے طور پر اس وقت آپ کے سامنے موجود ہیں۔ اگر آپ ان کے اشارے پر منظم ہو کر ضروری قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ رحمت حق کی ترشح ہوگی۔ اور آپ کی آزادی منزل مقصود تک پہنچ جائے گی۔

اب ہم آپ کو اپنی راہ عمل کا پتہ اور طریق کار کا نقشہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ زمانہ حال ماضی کا ثمرہ ہے اور مستقبل کے لئے ایک تخم کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمیں آج اپنے پیش رو حضرات کے اعمال کا محاسبہ کرنا ہے۔ اس لئے کہ ماضی کی روشنی میں مستقبل کے لئے شاہراہ عمل تلاش کریں۔

ہم موجودہ آزادی کے ان اسباب کی طرف آپ کی توجہات کو مبذول کرانا چاہتے ہیں جو انمول موتیوں کی حیثیت سے ماضی کی وادیوں میں بکھرے پڑے ہیں۔ وہ یہ کہ سلطنت مغلیہ کے آخری چراغ کو گل ہوئے ۱۳ سال گذر گئے۔ مسلمان حریت اور استخلاص وطن کی آخری جدوجہد میں ناکام ہو گئے۔ دہلی کے لال قلعہ پر اسلامی پرچم کی بجائے یونین جیک لہرا رہا ہے۔ اور ایک ایک کر کے ہر اس شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے جس نے تحریک حریت میں کوئی بھی جدوجہد کی تھی۔ سینکڑوں علماء تھے جنہوں نے دار و رسن کی مظلومانہ موت کو لبیک کہا، اور جام شہادت پی کر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے۔ ہزاروں خاندان تھے جو جاہ و جلال کے بجائے بے کسی تباہی اور خانہ بربادی کی پستیوں میں گر کر ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ کے فطری اصول کے تختہ مشق بن چکے تھے۔ نظام تعلیم کی تباہی نے ایک عام جہالت کی چادر تمام ہندوستان پر تان دی تھی۔ سرکاری اسکولوں، مدرسوں اور کالجوں کا نصاب وہ تجویز کیا گیا تھا۔ جو مسلمان بچوں کو اگر انگریز نہ بنا سکے تو کم از کم انگریزی کلچر اور تہذیب و تمدن کا پیکر ضرور ہو اور وہ اپنے مذہب کو لغو سمجھنے لگیں مسلمانوں کو حیرانی تھی کہ جب شجر اسلام کی آبیاری نہ ہو تو اسلام سوز باد سموم کے تیز و تند جھونکوں میں اس نخل نو کا بقا کہاں تک دشمنان اسلام کو اسلام کے فنا کر دینے کا پورا تہیہ تھا، لیکن اسلام اپنے پاکبازوں کے ذریعہ اپنے اعجاز دکھانے اور جدید حیات کے لئے مچل رہا تھا ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

بزرگوں کی پیشانیاں سربسجود ہوئیں، اوقات سحر میں دست دعا بلند کئے گئے، برصغیر پر لطف الٰہی کا ترشح ہوا۔ ایک قیمتی چیز ہاتھ لگی۔ جس کا نقشہ عہد رسالت میں صفہ کی صورت میں نظر آرہا تھا۔ اس کو مدرسہ کی شکل دی گئی۔ سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے دہلی میں اس مدرسہ کی بنیاد رکھی، جو آگے چل کر ولی اللہی تحریک کا مرکز بنا۔ جس کی شاخیں نجیب آباد، رائے بریلی اور سندھ میں قائم ہوئیں۔ پھر خاندان ولی اللہی کے جانشینوں نے دیوبند سہارنپور اور پھر مراد آباد کی طرف جدوجہد کی عنان کو منعطف کیا۔ چنانچہ دیوبند میں دارالعلوم سہارنپور میں مظاہر العلوم اور مراد آباد میں قاسم العلوم قائم کئے گئے۔ البتہ دارالعلوم کو مرکزیت حاصل ہوئی۔ آہستہ آہستہ برصغیر کے اکناف و جوانب میں ان مرکزوں کی شاخیں قائم ہو گئیں جن کے ذریعہ بزرگان دین اخلاقی اور سیاسی دونوں لحاظ سے مغربی لادینیت کا مقابلہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ بلکہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے دارالعلوم اور ہر اس فکر کے مدرسے کے لئے بنیادی دستور میں اس بات کو داخل کر دیا کہ

(۱) آزادی ضمیر کے ساتھ ہر موقع پر کلمۃ الحق کا اعلاء ہو کوئی سنہری طمع، مربیانہ دباؤ یا سرپرستانہ مراعات اس میں حائل نہ ہو سکیں۔

(۲) مدرسہ میں حکومت کی ہر طرح کی شرکت مضر ہوگی۔ اور اس کی شرح میں حضرت مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہؒ نے حرام ہوگا لکھا ہے۔

یہ دونوں چیزیں گویا مدارس اسلامیہ کے اصل الاصول، لب لباب اور روح رواں ہیں۔ اور سخت مالی کمزوریوں کے باوجود ان دینی مدارس نے اس کو اب تک نبھایا۔

اس کے برخلاف سرکاری کالجوں میں فرنگی کے رنگ میں رنگے ہوئے مسلمانوں نے حکومت کی مشین کے لئے کل پرزے اور کلرک پیدا کئے۔ اور ساتھ ہی فرنگی اقتدار کی خاطر ٹرکی کے مسلم قبائل اور عرب ممالک پر گولیاں برسائیں۔ پھر سرکاری امدادی عربی مدارس سے اس کے جواز کے لئے فتوے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اب جبکہ جنگ آزادی کے پروانوں کی جدوجہد سے انگریزی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا ہے اور اسلام کے نام سے پاکستان معرض وجود میں آگیا ہے۔ خود حکومت کے اعلیٰ اور ذمہ دار افراد نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ اسکولوں اور کالجوں کا نصاب تعلیم محض فرنگی کے اقتدار و مفادات کے پیش نظر رکھا گیا تھا۔ جس میں تبدیلی کی اشد ضرورت ہے۔

اس لیے ضرورت ہے کہ انگریز نے سرکاری اور خالص مذہبی مدارس یا طبقات میں جو نفرت کی دیوار قائم کی تھی۔ اس کو مسمار کر دیا جائے۔ اور تمام مسلمانوں کا نصب العین استحکام وطن کے ساتھ ساتھ اقامت دین۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور اخلاق و تہذیب محمدی کا احیاء ہو۔ جس کے بغیر ملکی استحکام مکمل نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سرکاری قول و عمل میں تضاد ہے۔ اس لئے آزاد قومی مدارس اور علماء کرام کو اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کا پورا پورا احساس ہونا چاہیئے وہ قومی مہم میں جب تک منظم دینی قوت پیدا نہ کرینگے۔ اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو سکینگے اس کی عملی صورت ایک ہی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کے دونوں بازوؤں میں زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے۔

آخر میں اپنے معزز مہمانوں کو پھر خوش آمدید کہتا اور عرض کرتا ہوں کہ اگر مجلس استقبالیہ آپ حضرات کے شایان شان خدمت سے قاصر رہے تو آپ چشم پوشی فرمائیں گے اور ساتھ ساتھ ان تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے ہم سے ہر طرح کا تعاون فرمایا ہے۔ والسلام

(صدر مجلس استقبالیہ)

## مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کیلئے دو مبلغ

مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے لاہور کی جماعت کی تجویز پر ضلع لاہور کے لئے دو مبلغوں کا تقرر کیا ہے۔ چنانچہ مرکز کی طرف سے مولانا صاحبزادہ منظور احمد شاہ کہروڑی اور مولانا ضیاء الدین صاحب آزاد لاہور پہنچ گئے ہیں وہ درس قرآن پاک اور خطبہ جمعہ دیا کریں گے۔ اور جماعت کے پروگرام کے مطابق تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لیں گے۔ جن حضرات کو تبلیغ کے سلسلہ میں مبلغ کی ضرورت ہو وہ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور سے رابطہ قائم کریں۔

(بلند اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت
بیرون دہلی گیٹ ۔ لاہور)

## محلہ کمہار پورہ مسجد مدنی کا افتتاح

لاہور۔ محلہ کمہار پورہ نزد مغلپورہ میں ۱۳ مئی بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء بہ سلسلہ افتتاح مسجد مدنی ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر۔ مولانا سید منظور احمد شاہ کہروڑی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور تقریر کریں گے۔

مستری محمد رمضان مسجد مدنی کمہار پورہ لاہور

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا عنقریب ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں شامل ہونگی تاریخوں کے اوپر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد ہوں گے۔ جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں وہ درج ذیل پتہ پر جلد از جلد مطلع فرمائیں

حافظ محمد صادق، جامع مسجد بلاک ۱ سرگودھا

## سی آئی۔ اے

# امریکہ کا ایک جاسوسی ادارہ

آج کل امریکہ کے اس جاسوسی ادارہ کی خبریں اخبارات میں بکثرت آرہی ہیں بلکہ بعض رسائل میں تو اچھے خاصے طویل مقالے لکھے جارہے ہیں۔ سی۔ آئی۔ اے کا مطلب ہے سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی۔ یہ ادارہ کئی سالوں سے دنیا کے قریباً ہر ملک میں اپنی جاسوسی سرگرمیوں پر سالانہ پانچ ارب ڈالر خرچ کرتا ہے، لیکن امریکی کانگرس بلکہ امریکہ کے صدر کو بھی اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ یہ رقم کہاں صرف ہوتی ہے

یہ ادارہ ویسے تو کئی سالوں سے دنیا کے مختلف ممالک میں اپنی اندرونی اور خفیہ سرگرمیوں کے ناقابل شکست جال پھیلائے ہوئے ہے، لیکن اس کی سرگرمیوں سے حال ہی میں دنیا روشناس ہوئی ہے۔ اگر حقیقت کی ٹوہ لگائی جائے اور گذشتہ ۲۵ سال کے دوران مختلف ملکوں میں آنے والے انقلابات کے اسباب کا پتہ چلایا جائے تو ان انقلابات کا اس امریکی ادارہ سے بالواسطہ بلاواسطہ ضرور کچھ رشتہ منسلک ہوگا۔ ۱۹۵۳ء میں گوئٹے کی حکومت کا تختہ الٹنے میں اسی ادارہ کا ہاتھ تھا۔ ۱۹۵۷ء میں ہنگری پر حملہ کی ذمہ داری بھی اسی ادارہ پر تھی۔ مشرقی برلن میں ایک زیر زمین نظام کے ذریعہ روس کے ملٹری ہیڈ کوارٹر کو بھیجے جانے والے ٹیلیفون ٹیپ کرلئے تھے۔ کچھ عرصہ قبل کے انڈونیشیا کے انقلاب میں بھی اسی ادارے کا ہاتھ تھا اور اس سے قبل ایران و مصر میں بھی اس کی قابل اعتراض سرگرمیوں پر سے پردہ اٹھا تھا۔ اور اب مشرقی پاکستان میں اس بدنام ادارے کی خفیہ سرگرمیاں سننے میں آرہی ہیں۔

یہ ادارہ مختلف ملکوں میں مختلف طریقوں سے اپنی سرگرمیاں شروع کرتا ہے لیکن اس کی زیادہ تر نگاہ التفات یونیورسٹیوں پر پڑتی ہے۔ چنانچہ اخبارات کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ادارہ ہر سال دس کروڑ ڈالر سے زائد رقم صرف امریکی یونیورسٹیوں سے گہرا رابطہ قائم رکھنے کے لیے صرف کرتا ہے۔ پہلے تو یہ ان ممالک کے دانشوروں کو ان ممالک کی یونیورسٹیوں کے تحقیقاتی کاموں کے لئے مالی امداد دیتا ہے اور پھر انہیں کرپٹ (C.A.R.L.P.T) کر دیتا ہے۔ بعد میں ان کی تحقیقات سے استفادہ کے لئے ان سے سربستہ راز اگلواتا ہے جو کہ اس ملک کے لئے ایک خونیں انقلاب کے پیش آہنگ ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک اخبار کی رپورٹ کے مطابق:۔

"دو سال قبل حکومت بلغاریہ نے الزام لگایا تھا کہ پرنسٹن یونیورسٹی کے شعبہ سلاوی کے سربراہ مسٹر سرل بلیک ایک بلغاروی سفارتی افسر مسٹر جارجیف سے مل کر جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں اور بعض اہم معلومات امریکہ کے حوالے کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ مسٹر جارجیف نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ان خدمات کے صلہ میں ان کو دو لاکھ ڈالر ادا کئے گئے جو آپ نے عیش و عشرت میں اڑا دیئے۔ بتایا گیا ہے کہ مسٹر جارجیف نے بعض حسیناؤں سے بھی تعلقات پیدا کئے تھے اور دو لاکھ ڈالر میں سے قریباً نصف ان حسیناؤں نے ہتھیا لئے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ان حسیناؤں نے سی آئی اے کے اشارے پر مسٹر جارجیف سے تعلقات پیدا کئے تھے اور ان کو سی آئی اے کے اخراجات پر نیویارک سے بلغاریہ پہنچایا گیا تھا۔"

ہمارے ہاں بھی یونیورسٹیوں کے بعض دانشور موسم گرما کی تعطیلات میں ہر سال غیر ملکی سیاحت کے لئے چلے جاتے ہیں حالانکہ ان کی اصلی جیب انہیں اس سیر و سیاحت کی مطلق اجازت نہیں دیتی۔ وہ کیسے جاتے ہیں؟ کیوں جاتے ہیں اور کس کے پاس جاتے ہیں؟ ان سب سوالات کے جوابات ہمارے انٹیلی جنس بیورو کو مہیا کرنا چاہئیں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے یہ معنی خیز سفر عواقب و انجام کے لحاظ سے خطرناک ثابت ہوں۔ نیز ان یونیورسٹیوں میں بیرونی عمل دخل کو کم کیا جائے اور یونیورسٹیوں کے تحقیقاتی شعبہ جات اور اساتذہ وغیرہ پر ملکی سالمیت اور تحفظ کی خاطر کڑی نظر رکھی جائے۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اقتدار کا حصول نہیں بلکہ دین کا فروغ ہے

لاہور۔ ۵ مئی۔ احمد سعید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور نے حکومت کی طرف سے مختلف علاقوں میں رہنمایان جمعیۃ علماء اسلام پر پابندیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے بعض ارکان حالات کی نزاکت کا بالکل احساس کئے بغیر متواتر ایسے اقدامات کر رہے ہیں جس کی وجہ سے خواہ مخواہ بے اطمینانی کی فضا پیدا ہو رہی ہے۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ جمعیۃ کے لیڈروں پر سے جلد از جلد پابندیاں اٹھالے آپ نے کہا کہ جمعیۃ نے متعدد بار اعلان کیا ہے کہ ہماری جدوجہد کا مقصد اقتدار کا حصول نہیں بلکہ دین کا فروغ ہے اور شریعت محمدیہ کے اصول قطعی اور غیر متبدل ہیں۔ ان میں کسی قسم کی ترمیم و تحریف کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

آپ یہاں مقامی جمعیۃ کے پندرہ روزہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے رہنماؤں کو دنیا کی کوئی طاقت اور زمانہ کا کوئی خوف اعلاء کلمۃ الحق سے نہیں روک سکتا۔ آپ نے کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ علمائے کرام نے ہر دور میں منبر سے لیکر تختہ دار تک حق و صداقت کا اظہار و اعلان کیا اور کسی بھی مرحلے میں مودودی صاحب کی طرح سیدھی سڑک کو چھوڑ کر کھیت میں نہیں جا کھڑے ہوئے۔ آپ نے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کی کہ وہ خود انتشار و بے چینی پھیلانے والے سرکاری افسروں کا احتساب کریں۔ جن کی امن سوز حرکات کی بدولت حکومت اور عوام کے درمیان غلط فہمیوں کی خلیج حائل ہونے کا احتمال ہو۔ آخر میں آپ نے پابند کئے جانے والے علماء کرام کے عزم و استقلال اور صبر و استقامت پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اجلاس میں شریک حضرات سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرکے ان کے مشن کو کامیاب کرنے میں مدد کریں۔

مشتاق احمد ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار ۔ لاہور)

*

اس دور میں حق بات پہ کٹتی ہیں زبانیں
ہم اس لئے احسان کئی سال سے چپ ہیں

# علماء دین کیخلاف حکومت کے تازہ اقدامات ناقابل برداشت ہیں

## محکمہ اوقاف کے اصلی خدوخال واقعات کی روشنی میں

(مولانا غلام غوث ہزاروی)

حکومت نے مولانا عبدالسلام صاحب نائب امیر جمعیۃ ڈیرہ اسمٰعیلخاں کو شہر بدر کرکے دور کسی گاؤں میں نظربند کر ڈالا، جس کے لئے کوئی معقول وجہ موجود نہیں ہے مگر حکام یہاں شیعہ سنی کشیدگی کی آڑ لے سکتے ہیں۔ لیکن مولانا عبدالحق صاحب (ٹانک) امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں اور مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی (نائب امیر جمعیۃ سرحد) کو شہر بدر کرکے دور دراز دیہات میں نظربند کرنے کے لئے ہماری سمجھ میں سوائے اس کے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام بلند پایہ عہدہ دار اور حق گو علماء ہیں۔ ملتان و منٹگمری کے اضلاع میں محکمہ اوقاف نے بعض ٹرینڈ خطباء و علماء کو برطرف کر دیا ہے۔ محکمہ اوقاف نے اوقاف کی جائدادوں کے تحفظ کے نام سے مساجد و مزارات پر قبضہ کیا۔ تحفظ جائداد کی قلعی تو اسی وقت کھل گئی تھی۔ جب کہ اوقاف کی مرمت اور آئمہ و خطباء کے مشاہروں کی مجموعی تعداد سے زیادہ (تقریباً تیس لاکھ روپے سالانہ) محکمہ کے بابو لوگوں پر خرچ کرنے کا پتہ لگا۔

اور اب یہ بات واضح ہوتی جارہی ہے کہ محکمہ اوقاف منبر و محراب کو اپنے منشاء کا پابند بنانا چاہتے ہیں مندرجہ بالا واقعات کے ساتھ حال ہی میں حکومت نے راولپنڈی کے مولانا غلام اللہ خاں کو شہر بدر اور خطابت سے برطرف کیا اور لاہور کے مولانا غلام مرشد صاحب کو چہل سالہ خطابت کے بعد یکدم موقوف کر دیا۔

مؤخر الذکر سے بہت سے مسائل میں علماء کو اختلاف ہے اور مولانا غلام اللہ خاں کی پارٹی سے علماء دیوبند کو بہت سے مسائل میں شدید اختلاف ہے مگر باوجود اس کے جمعیۃ علماء اسلام حکومت یا محکمہ اوقاف کو ایسا حق دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور یہ طرز عمل حکومت کے حق میں کسی طرح اچھے نتائج نہیں پیدا کر سکتا اور اگر محکمہ اوقاف فرقہ واریت کا شکار ہو گیا ہے یا حکومت اپنے خلاف کسی تنقید کو برداشت نہیں کر سکتی تو صفائی سے اس کا اعلان کر دے تاکہ ملک کے مذہبی طبقات اس صورت حال پر غور کر سکیں۔ حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اپوزیشن پارٹیوں کے پروپیگنڈوں سے ایک سال میں حکومت اتنی بدنام نہیں ہوئی جتنی علماء اسلام کے خلاف ان اقدامات سے رائے عامہ متاثر ہوئی ہے۔ ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ان اقدامات کو واپس لے کر عوامی اضطراب کو دور کرے۔ ورنہ اس طرز عمل کے نتائج کی ذمہ داری اسی پر ہوگی۔

ترجمان اسلام کی اشاعت میں حصہ لیکر علماء دین سے تعاون کیجئے

حضرات علماء کرام! ہماری یہ علمی مجلس جدید مسائل کو حل کرنے کی اہمیت یا مسلم پرسنل لاء میں نظر ثانی کی ضرورت پر غور و فکر کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے پیش نظر آگے کے کام کا ابتدائی خاکہ و طریق کار کا نقشہ مرتب کر کے کام شروع کر دینا ہے۔

جدید مسائل حل کرنا ہوں یا سماجی خرابیوں کی وجہ سے مسلم پرسنل لاء پر نظر ثانی ہو، اس قسم کے جملہ شرعی امور کے لئے سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ "اجماع" کو متحرک اور جان دار بنایا جائے۔ "اجماع" دراصل قانون کو قابل عمل و قابل نفاذ بنانے کے لئے ایک قسم کا اختیار ہے جو شارع اعلیٰ اور مقنن حقیقی کی طرف سے ان لوگوں کو عطا ہوا ہے جو فکری و علمی حیثیت سے اس کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اجماع کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ قرآنی تعلیمات و نبوی تشریحات اپنے اپنے رنگ میں جامع ہونے کے باوجود ہر دور کی سماجی خرابیوں اور نت نئے پیدا شدہ حالات و مسائل کے تذکرہ سے خالی ہیں بلاشبہ الٰہی ہدایات اپنی جگہ کامل ہیں جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت تمام کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا۔

لیکن کامل ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہر قسم کی سماجی خرابیوں پر قابو پانے کی تدبیروں اور ہر دور کے نئے پیش آمدہ مسئلوں کا تفصیلی ذکر ان میں موجود ہے۔ جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں ہے۔ لا اور روحکم کل حادثۃ فی القرآن۔ ایسا نہیں ہے کہ ہر جزئی واقعہ و حادثہ کا حکم قرآن حکیم میں موجود ہے۔

ایسی حالت میں فطری طور پر کسی ایسی شکل کی ضرورت ہے جو وقت ضرورت موجودہ مسائل کا محل متعین کرتی رہے اور الٰہی ہدایات کی روشنی میں نئے پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کر کے زندگی اور قانون میں ہم آہنگی پیدا کرتی رہے۔ ورنہ زمانہ کا "مفتی" بہت سے مروجہ مسائل کو مہمل قرار دیدے گا اور پیش آمدہ مسائل میں اپنا رنگ بھر کر لوگوں کو عمل کے لئے مجبور کر دے گا۔ اور پھر دین کے کمال کا دعویٰ باطل ہو جائے گا۔

اسلامی اصول قانون میں "اجماع" کو جس قدر اہمیت حاصل ہے بدقسمتی سے اسلامی تاریخ میں اسی قدر بے توجہی برتی گئی ہے۔ شخصی حکومتوں کے زمانہ میں اس بنا پر حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ کہ حکومتیں عموماً ایسا کوئی "ادارہ" برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتی ہیں جو ایک طرف تو حالات و مسائل میں آزادانہ غور و فکر اور فیصلہ کا حامل ہو اور دوسری طرف عوامی رجحان کو مائل کرنے کی اس میں طاقت و صلاحیت ہو۔ دراصل اس سیاسی مفاد کی وجہ سے "اجماع" جیسے اہم اصول کو بروئے کار آتے رہنے کا موقع نہ مل سکا اور بعد میں یہ خیال عام ہو گیا کہ اجماع میں چونکہ جمیع امت کا اتفاق ہونا چاہیئے اور یہ صورت حال تقریباً ناممکن ہے اس لئے اجماع کا انعقاد ناممکن ہے۔ حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح فرماتے ہیں

محاصل ثالث از اصول شریعت اجماع است باز اجماعیکہ متحمل اہل زمان است بمعنی اتفاق جمیع امت مرحومہ بحیثیت لایشذ منہم فرد واحد نصاً من کل واحد منہم خیال محال است ہرگز واقع نشدہ۔"

پھر آگے فرماتے ہیں

اجماع کثیر الوقوع اتفاق اہل حل و عقد است از فقیہان امصار این معنی در مسائل مصرحہ فاروق اعظم یافتہ می شود کہ اہل حل و عقد بر آن اتفاق کردہ اند۔"

اجماع کی ممکن العمل صورت یہی ہے کہ قانونی معاملات میں اہل حل و عقد کی ایک مجلس مشاورت قائم کی جائے اور وہ حالات و مسائل میں غور و فکر کے بعد صحیح حل تجویز کرے جو ایک طرف کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو اور دوسری طرف ضروریات زندگی سے ہم آہنگی پیدا کرنیوالا اور دشواریوں پر قابو پانے والا ہو۔ اجماع بحیثیت مجموعی ہدایت الٰہی کی کلی پالیسی اور بنیادی اصول کے تحت ہونا چاہیئے۔ علیحدہ علیحدہ قرآن و سنت میں اس کی سند ضروری نہیں ہے ورنہ اجماع سے کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا۔ یعنی جس امر پر اجماع ہوا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ قرآن و سنت میں اس کے لئے مستقل سند موجود ہو بلکہ اس کا اسلام کے بنیادی اصول اور اس کی کلی پالیسی کے تحت ہونا کافی ہے جیسا کہ فقہا کی تشریحات سے واضح ہوتا ہے۔ (التقریر والتحبیر جلد ۳ ص ۱۱۲)

## اہل حل و عقد کے اوصاف

البتہ جن لوگوں سے اجماع منعقد ہوتا ہے یا اصطلاح کے مطابق جو اس معاملہ میں اہل حل و عقد کہلانے کے مستحق ہیں ان کا علمی اور عملی حیثیت سے معیاری اوصاف کا حامل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ قوم ان کے فیصلہ کو سند کا مقام دینے میں حق بجانب ہو، علمی حیثیت سے مثلاً

۱۔ قرآن حکیم میں علم و بصیرت کا درجہ حاصل ہو صرف معلومات کافی نہ ہوں گے۔

۲۔ سنت نبوی کو روایت و درایت کے معیار پر جانچنے کے طریقہ سے واقفیت ہو اور اس کے صحیح مقام و محل کے تعین کی معرفت ہو۔

۳۔ صحابہ کرام کی زندگی سے واقفیت اور ان کے اجماع و فیصلہ کا علم ہو۔

۴۔ قیاس کے ذریعے استدلال و استنباط کے اصول و قواعد معلوم ہوں۔

۵۔ قوم کے مزاج، حالات و تقاضوں، رسم و رواج اور عادات و خصائل سے بھی واقفیت ہو۔

۶۔ جدید رجحانات اور تقاضوں سے واقفیت کیلئے ایسے حضرات کو شامل کیا جائے جو زیر بحث معاملات میں سنجیدگی اور بصیرت کے ساتھ رائے دے سکیں۔

اجماع کے افراد کا عملی حیثیت سے اونچے اخلاق و کردار کا حامل ہونا ضروری ہے۔ مامورات پر عمل کرتے ہوں اور منہیات سے بچتے ہوں اس کے لئے تقویٰ کا کوئی خاص معیار متعین نہیں ہے بلکہ فسق و فجور اور بری عادتوں سے پاک ہونا کافی ہے۔ اسی طرح زندگی کے حالات و معاملات میں غیر محتاط نہ ہونا چاہیئے۔ اجماع کے انعقاد کے لئے صاحب صلاحیت افراد کا کثیر تعداد میں ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ نہ مہیا ہونے کی صورت میں کم از کم تین سے بھی کام چل سکتا ہے۔ ایسے فیصلہ میں ہر حیثیت سے سب کا

# موجودہ مسائل کو

(از مولانا محمد تقی ص

یہ مقالہ مولانا امینی نے علماء کی ایک خاص مجلس میں پڑھ
مقالہ چھپا۔ اگرچہ اس مقالہ کے بعض تعبیرات و تصریحات سے
مخواہ اجتہاد کا بند دروازہ کھولنے سے تعبیر کرنا

متفق ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اکثریت کا اتفاق کافی ہے صحابہ کرام کی زندگی اور انکے طرز عمل میں اسکا ثبوت ملتا ہے اور امام غزالی رح فرماتے ہیں۔ انہ ینعقد مع مخالفۃ الاقل لحصول المامول

قاعدہ کے مطابق اجماع منعقد ہونے کے بعد اسلام کے قانونی نظام میں اسے کافی اختیارات حاصل ہیں مثلاً

۱۔ حالات اور تقاضوں کے مطابق قرآن و سنت کی روشنی میں نئے قوانین وضع کرنا۔

۲۔ پرانے اجماعی فیصلے جو حالات و مصلحت کے تابع تھے ان میں موجودہ حالات و مصالح کے پیش نظر مناسب ترمیم کرنا

۳۔ وہ احکام جو بتدریج نازل ہوئے ہیں، معاشرتی حالات کے لحاظ سے انہیں مقدم و موخر کرنا۔

۴۔ وہ احکام جن میں عرب کے مقامی حالات رسم و رواج خصائل و عادات ملحوظ ہیں، ان کی روح اور پالیسی برقرار رکھتے ہوئے جدید حالات کے پیش نظر ان کے لئے نیا قالب تیار کرنا

۵۔ وہ احکام جو وقتی تقاضا اور مصلحت کے تحت ہیں موجودہ تقاضا اور مصلحت کے تحت ان میں مناسب ترمیم کرنا۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جن احکام میں مختلف الرائے ہیں۔ معقول دلیل کی بناء پر ان میں کسی ایک کو ترجیح دینا۔

۷۔ فقہا کی مختلف رایوں میں حالات و تقاضا کی مناسبت سے ترجیحی صورت پیدا کرنا وغیرہ۔

## ہدایت الٰہی کا مقصد

جن لوگوں نے الٰہی ہدایات کا دقت نظر اور وسعت نظر سے مطالعہ کیا ہے نیز مروجہ احکام و مراسم کے باب میں انبیائی طرز عمل کو سمجھنے کی کوشش کی ہے (جس کی تفصیل شاہ ولی اللہ رح کی کتابوں میں آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے) وہ اس حقیقت سے انکار نہ کر سکیں گے کہ ہدایت الٰہی کے پیش نظر ہمیشہ دو مقصد رہے ہیں۔

۱۔ قلبی و روحانی اصلاح اور (۲) معاشرتی و تمدنی فلاح۔ اس لحاظ سے "ہدایت" میں دو قسم کے قوانین پائے جاتے رہے ہیں (۱) ایک وہ جن کی روح اور قالب یا معنی اور صورت دونوں ہی متعین اور مقصود ہیں (۲) دوسرے وہ جن کی روح اور معنی مفقود ہیں، قالب یا معنی اور صورت مفقود نہیں ہیں۔

# ...طرح حل کیا جائے؟

(...سینی ندوۃ العلماء لکھنؤ)

...ت پسند کیا گیا بعد میں ماہ نامہ "برہان" دہلی میں یہ ...ہو سکتا ہے مثلاً مجلس شوریٰ کی تحقیقات وغیرہ امور کو خواہ ...خالی نہیں اس لئے اس کو یہاں شائع کیا جا رہا ہے (ادارہ)

پہلی قسم کے قوانین غیر متبدل اور یکساں رہنے والے ہیں اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ شکل و صورت میں ہو سکتی ہے اور نہ روح اور معنی میں، اور دوسری قسم کے قوانین چونکہ سماجی زندگی کے مختلف حالات، وقت اور موقع کی مناسبت کے تابع ہوتے ہیں۔ اس لئے معاشرہ کی حالت تبدیلی اور تمدنی ترقی کے ساتھ ان کی شکل و صورت میں بھی تبدیلی کی گنجائش ہے۔ شارع کی طرف سے ان کی صرف روح کی بقاء کا مطالبہ ہے، حالات و زمانے کے تقاضا کے لحاظ سے شکل و صورت جو بھی متعین ہو اس سے بحث نہیں ہے، قرآن حکیم کی بعض آیات سے بھی اس بحث پر روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً کل الطعام کان حلاً لبنی اسرائیل الخ ۳/۳ھ اور فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم الخ ۴/۳۱

ہدایت الٰہی کی مذکورہ نوعیت و کیفیت کی بنا پر ہر دور میں درج ذیل کاموں کی ضرورت رہتی ہے۔

۱۔ حکم اصولی اور کلی شکل میں موجود ہے لیکن حالات کی تبدیلی کی بنا پر اس کے موقع و محل میں تبدیلی لازمی بن گئی ہے تو روح اور پالیسی کو برقرار کہتے ہوئے حال اور مقام کی مناسبت سے اس کی صورت متعین کرنا مثلاً محنت و سرمایہ میں توازن برقرار رکھنے کا مسئلہ یا حق اور فرض کے حدود متعین کرنے کا سوال ہے، وغیرہ۔

۲۔ حکم موجود ہے لیکن اس پر عمل درآمد سے قومی و ملی نقصان کا یقین ہے یا حالت و مصلحت کے بدل جانے کی وجہ سے اس کا اصل مقصد فوت ہو رہا ہے، مثلاً ذرائع پیداوار کی تنظیم اور پیداوار کی تقسیم کا مسئلہ ہے یا سرمایہ اور زمین کی نئی تنظیم کے بعد تجارت و زراعت کے بہت سے فقہی مسائل اپنے مقصد میں بڑی حد تک ناکام رہتے ہیں اور شارع کا جو اصل مقصد ہے وہ فوت ہو جاتا ہے۔

اسی طرح معاشرتی زندگی کے بعض فقہی مسائل ہیں جن کا نہ اب محل باقی رہا ہے اور نہ ان پر عمل درآمد سے شارع کا مقصد ہی حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ زمانہ کی کروٹوں اور نئی نئی ضرورتوں نے ایسے حالات و مسائل پیدا کر دیئے ہیں جن کا فقہ میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ البتہ اصولی اور عمومی رنگ میں ہدایت الٰہی ان سب کو شامل ہے مثلاً موجودہ دور کے مالیاتی و سماجی نظام نے بہت سے مسائل (کمرشل انٹرسٹ، انشورنس کوآپریٹیو سوسائٹیاں وغیرہ) ایسے پیدا کر دیئے ہیں جن میں غور و فکر کے بعد کسی نتیجہ پر پہونچنا ہے اور مذہبی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے قوم و ملت کی رہنمائی کرنا ہے۔

## اجتہاد اور اس کی اہمیت

ان کاموں کے لئے دوسری ضروری چیز اجتہاد کے بند دروازہ کو کھولنا ہے، بدقسمتی سے موجودہ دور میں جو طبقہ اجتہاد کا پرزور حامی ہے وہ اس کے نشیب و فراز سے واقف نہیں ہے جو طبقہ کچھ کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ اس کی نظر میں عملاً عرصہ سے اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور اس کی کنجی بھی گم ہو گئی ہے فقہا نے ان دونوں افراط و تفریط کی راہوں کی برائی بیان کی ہے اور اجتہاد کو فقہ کا اصل مدار "وعلیہ مدار الفقہ" اور تکمیل ہدایت کا اہم باب قرار دیا ہے چنانچہ۔

ولا شک ان الاحکام التی تثبت بصریح الوحی بالنسبۃ الی الحوادث الواقعۃ، قلیلۃ غایۃ القلۃ فلو لم یعلم احکام تلک الحوادث من الوحی الصریح بقیت احکامھا مھملۃ لا یکون الدین کاملا فلا بد من ان یکون للمجتھدین ولایۃ استنباط احکامھا

اس میں شبہ نہیں کہ جو احکام صریح وحی سے ثابت ہیں وہ پیش آنے والے واقعات و حوادث کے مقابلہ میں نہایت ہی کم ہیں۔ اگر ان کا حکم وحی صریح سے بذریعہ استنباط نہ معلوم کیا جائے تو یہ مہمل پڑے رہ جائیں گے اور دین کے کمال کا دعویٰ بیکار ہو جائیگا، اس بنا پر ضروری ہے کہ مجتہدین کو احکام کے استنباط کا اختیار دیا جائے۔

اسی طرح دوسری جگہ ہے:۔

فلا بد من حدوث وقائع لا تکون منصوصاً علی حکمھا ولا یوجد للاولین فیھا اجتھاد وعند ذلک فاما ان یشرک فیھا مع اھواء ھم وینظر فیھا بغیر اجتھاد شرعی وھو ایضا اتباع للھوی وذلک کلہ فساد

یہ ضروری بات ہے کہ ایسی نئی نئی صورتیں پیش آئیں جن کا صریحی حکم نہ موجود ہو اور نہ پہلے لوگوں نے ان میں اجتہاد کیا ہو۔ ایسی حالت میں اگر لوگوں کو آزاد چھوڑ دیا جائے کہ وہ من مانی کاروائی کریں یا اجتہاد شرعی کے بجائے محض اٹکل کے تیر چلائیں تو یہ سب خواہشات کی اتباع اور فساد کا موجب ہے

جن لوگوں کا مسلک ہے کہ ائمہ اربعہ پر اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے اب قطعاً اس کی گنجائش نہیں ہے۔ فقہا نے ان پر اس طرح ملامت کی ہے۔

وھذا کلہ ھوس من ھوساتھم لم یاتوا بدلیل ولا یعبأ بکلامھم وانما ھم من الذین حکم الحدیث انھم افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔

یہ سب باتیں خواہشات نفسانی سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان لوگوں کے پاس کوئی دلیل ہے اور نہ ایسی لغو باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے یہ حضرات تو ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں حدیث نبوی ہے کہ بغیر جانے پوچھے فتویٰ دیتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

رہے وہ لوگ جو اجتہاد کے پرزور حامی ہیں اور اس کے لئے مقررہ شرطوں اور صلاحیتوں کو ضروری نہیں سمجھتے ہیں وہ بالعموم وہی ہیں جن کے دل سے قدامت کی قدر و قیمت نکل چکی ہے اور ماضی کی وہ عظیم الشان روائتیں جن پر قومی زندگی کی تعمیر ہوتی ہے، ان کی نظر میں فرسودہ اور غیر ترقی یافتہ بن چکی ہیں۔ یہ اسلام کا ایک جدید ایڈیشن تیار کرنا چاہتے ہیں جس کی ہر چیز باہر سے برآمد کی گئی ہو یہاں ان لوگوں کے طریق کار و انداز فکر سے بحث نہیں ہے۔

کہنا صرف اس قدر ہے کہ مذہبی لوگوں میں اجتہاد کے سلسلہ میں اب تک جو رد و قدح چلتی رہی ہے۔ اب اس کا زمانہ ختم ہونا چاہیئے

**حاصل** مدعا یہ ہے کہ قرآن کے اساسی قانون پر حکومت قائم کرنے والی جماعت کے متفقہ یا اغلبیت کے فیصلوں کا نام اجماع ہے۔ یہ اجماع آج بھی ہو سکتا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ یہ کسی خاص زمانے یا عہد تک محدود نہیں۔ البتہ شرط یہ ہے کہ یہ اجماع "اتباع بالاحسان" پر عمل کرنے والی جماعت کا ہو۔ یعنی وہ جماعت قرآن کے ساتھ ساتھ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز مہاجرین اور انصار کے عہد وفاق کے فیصلوں کو بھی اپنے لئے سند مانے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے یہ فیصلے دراصل قرآن سے علیحدہ کوئی چیز نہیں۔ بلکہ یہ تو محض "بائی لاز" تھے جو اساسی قانون یعنی قرآن کی عملی تفصیلات کرتے تھے۔ چنانچہ جس طرح ان مہاجرین اور انصار نے اپنے لئے "بائی لاز" یا تمہیدی قوانین بنائے اسی طرح "اتباع بالاحسان" پر یہ عامل جماعت آج بھی اساسی قانون یعنی قرآن مجید، دور اول کے اجماع یعنی ان بائی لاز یا تمہیدی قوانین یا سنت سے استنباط کر کے اپنے لئے تشریحی "بائی لاز" بنا سکتی ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ تک جاری رہ سکتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اگر اس طرح اجماع کی اجازت نہ ہو اور قرآن کے اساسی قانون پر عمل کرنے والوں کو نئے نئے زمانے کے نئے نئے حالات کی مناسبت سے اپنے لئے تشریحی قوانین بنانے ممنوع ہوں تو کوئی نظام جو ترقی پذیر ہے اور کوئی جماعت جو ترقی کن ہے، زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی۔

(مولانا سندھی)

ایک حد تک صاحب صلاحیت افراد ہر دور میں موجود ہوتے ہیں۔ انہیں کام کی ضرورت کا شدید احساس نہیں ہوتا یا اس کے مواقع نہیں میسر آتے ہیں جن کی بنا پر اجتہادی صلاحیتیں بروئے کار نہیں آتی ہیں۔

بہر حال مذکورہ کاموں کی انجام دہی کے لئے اجتہاد کا بند دروازہ کھولے بغیر چارہ نہیں ہے، فقہا نے اجتہاد کے لئے کافی سامان فراہم کر دیا ہے، اصول اور ضابطے مقرر کئے ہیں کام کا اندازہ اور طریقہ بتایا ہے کام کر کے دکھایا ہے، اجتہاد کے لئے جس قسم کی صلاحیت درکار ہے اس کی نہایت تفصیل کے ساتھ وضاحت کی ہے اس سے زیادہ ہماری محرومی اور بے بصری کیا ہوگی کہ اس سے فائدہ اٹھانے کو ہم جرم سمجھیں یا خود فریبی میں مبتلا ہو کر اس کی اہمیت محسوس نہ کریں۔

## شورائی طرز کا اجتہاد

موجودہ حالات و ضروریات کے پیش نظر اجتہاد کیلئے اصرار کے باوجود ہماری رائے انفرادی اجتہاد کی نہیں ہے۔ بلکہ شورائی طرز کے اجتہاد کی ہے کہ علماء کی ایک صاحب صلاحیت مجلس زیر بحث مسائل میں ضابطہ کے مطابق غور کر کے باہمی تعاون کے ذریعہ ان کا حل تلاش کرے۔

اس مجلس کو اونچے پیمانہ پر اجتہاد کی ضرورت ہوگی اور نہ کوئی نئی راہ نکالنے کی اجازت ہوگی۔ بلکہ فقہی اصطلاح کے مطابق مجتہد منتسب نے جس طرح فرائض انجام دیئے تھے ویسے ہی یہ مجلس انجام دے گی۔

مثلاً اخذ و استفادہ کے باب میں یہ مجلس وسعت سے کام لے گی، نہ تو بالکلیہ آزاد و خود رائے ہوگی اور نہ وقت ضرورت دوسرے امام سے استفادہ کو حرام جانے گی بلکہ ہر مسئلہ کو دلیل و بصیرت کی روشنی میں سمجھ کر قبول کرے گی اور اطمینان حاصل کرنے کے بعد فیصلہ کرے گی۔

اسی طرح مختلف اقوال میں جب ترجیحی صورت نکالنے کی ضرورت ہوگی تو حالات و مقامات کی مناسبت سے مقررہ قاعدہ اور ضابطہ کے مطابق بعض قول کو بعض پر ترجیح دی جائے گی۔

اگر کسی مسئلہ میں نص صریح یا تعلیل صحیح متقدمین سے نہ ملے گی تو تحقیق و تلاش کر کے مسئلہ کو دلیل سے آراستہ کرے گی اس بات کا مکلف اپنے آپ کو نہ سمجھے گی کہ مسئلہ میں پہلے کی کوئی ہوئی ہر بات کی تقلید کی جائے خواہ اطمینان قلبی حاصل ہو یا نہ ہو موجودہ حالت کے مطابق ہو یا نہ ہو۔

اور اگر مسئلہ کی سابقہ دلیل موجود ہے لیکن اس سے قلب مطمئن نہیں ہے اور وہ مسئلہ اجماعی نہیں بلکہ اجتہادی ہے تو یہ مجلس اجتہاد کے ذریعہ مسئلہ کو مضبوط بنا دے گی۔

ایسے ہی جب نئی صورت حال پیش آئے گی یا حالات و مقالات تبدیلی سے مسئلہ میں تبدیلی کی ضرورت ہوگی تو یہ مجلس اس قسم کے جس بھی انجام دے گی۔

فقہ کی کتابوں میں ائمہ اور ان کے شاگردوں کے مختلف اقوال مذکورہ صورت حال کی بہت سی مثالیں تلاش کی جا سکتی ہیں، یہ اجتہاد کے طریقہ میں بھی آزادانہ ہوگی بلکہ وہی طرز عمل اختیار کرے گی کی نظیریں اور مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً پہلے زیر بحث مسئلہ کی روح مقصد سمجھنے کی کوشش کرے گی پھر اس پر غور کرے گی کہ شارع کے پیش نظر اس کے ذریعہ کس قسم کی مصلحت کا حصول اور مضرت کا دفعیہ ہے پھر یہ دیکھے گی کہ اس کو مزاج اور ذہنیت کی تبدیلی سے کتنا دخل ہے نیز معاشرتی حالت اور سماجی زندگی کس حد تک اس کی روح اور اصل کردار کو جذب و انگیز کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد حل طلب مسئلہ کو اس کے مناسب باب سے متعلق کرے گی اور نظائر تلاش کرے گی پھر اس کی روح اور مقصد کو سامنے رکھ کر مقررہ قاعدہ کے مطابق بالترتیب قرآن و سنت اجماع و قیاس سے اس کا تعلق جوڑے گی۔ بعض صورتیں ایسی ہونگی جن کا حل آسان ہوگا۔ صرف اصول و کلیات اور ضرورت و مصلحت میں صحیح تطبیق سے ان کا حل نکل آئے گا اور بعض میں دشواری پیش آئے گی اور ایسی حالت میں اختلاف ائمہ سے فائدہ اٹھانے کی بھی ضرورت پڑے گی لیکن ہر حال میں روح اور مقصد کو سامنے رکھنا ضروری ہوگا۔ اور فقہی ضابطہ سے انحراف جائز نہ ہوگا ورنہ شریعت ہوا و ہوس اور سہل پسندی کا "بازیچہ" بن کر رہ جائے گی۔ مجلس کو درج ذیل قسم کے کام انجام دینے ہوں گے۔

۱۔ مسلم پرسنل لاء کے ان مسائل کی فہرست تیار کرنا جن میں حالات کی تبدیلی اور سماجی خرابیوں کی بنا پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

۲۔ پرسنل لاء پر عمل درآمد کے لئے سماجی خرابیوں اور ان کے ازالہ کی تدبیروں پر غور و فکر کر کے عملی قدم اٹھانا۔

۳۔ ان رسوم کے متعلق حکم شرعی کا اظہار جنہوں نے مسلمانوں کی خانگی زندگی کو نہایت دشوار و عذاب جان بنا دیا ہے اور ان کے ازالہ کے لئے شرعی، اخلاقی اور قانونی کوشش کرنا۔

۴۔ نئے پرسنل لاء کی تدوین اور اس کو منظور کرانے کی کوشش کرنا۔

۵۔ پرسنل لاء کو نافذ کرنے کے لئے شرعی حاکم کے تقرر کے لئے جدوجہد کرنا۔

۶۔ جدید مسائل کی فہرست مرتب کر کے ترتیب اور ان کا حل کرنا

اگر جدید مسائل کو حل کرنے کی طرف فوری طور پر اجتماعی قدم نہ اٹھایا گیا تو مذہبی طبقہ مذہب سے مایوس ہو جائے گا۔ یا پھر اپنے مذہب کی خود ساختہ تعبیر کے حوالہ کرنے پر مجبور ہوگا۔

## رہبرانِ ملت!

آخر میں اتنی اور گذارش ہے کہ یہ کام بہت پہلے ہو جانا چاہئے تھا لیکن افسوس ہے کہ مختلف وجوہ کی بنا پر اب تک نہ ہو سکے، یہ غالباً آخری وقت ہے اور اگر اب بھی کام میں وہی وجوہ حائل بنے رہے تو قوم و ملت کا اتنا عظیم خسارہ ہوگا کہ اس کی تلافی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہے اور قیامت کے دن جب ہم سے باز پرس ہوگی تو ہماری ساری خوش فہمیاں بے نتیجہ اظہار معذرت میں تبدیل ہو جائیں گی اور کوئی بات بنائے نہ بن سکے گی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

صحابہؓ اور سلف صالحینؒ والے اسلام کی ترجمانی کرتا ہے

شرطیہ علاج

فالج، لقوہ اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہوگا کہ ہمارے ہاں مذکورہ بالا امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ ادویات ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور مؤثر اجزاء کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں۔ انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی۔

دیسی دواخانہ، زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ

مائی والی مسجد منٹگمری شہر

درجہ حفظ القرآن

داخلہ جاری ہے

مدرسہ قاسم العلوم مصطفےٰ آباد (سابق دھرمپورہ نزد چوبچہ صاحب) لاہور میں درجہ حفظ میں لاہور اور بیرون لاہور کے طالب علموں کا داخلہ جاری ہے۔ طلبہ کا قیام مدرسہ ہی میں ہوگا اور مستحق طلبا کی خوراک اور جملہ اشیاء تعلیم کا بندوبست بھی مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔

خورشید عالم ناظم مدرسہ ہذا

مرقات شرح مشکواۃ

عربی

از ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالےٰ

جلد اول زیور طباعت سے آراستہ ہو گئی ہے۔

کاغذ کرنا فلی آرٹ پیپر سفید

طباعت بہترین ٹائپ

ہدیہ غیر مجلد -/۲۰ روپے

ہدیہ مجلد چرمی -/۲۳ روپے

جلد ثانی زیر طبع ہے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ امدادیہ، ملتان (مغربی پاکستان)

# ختم النبیین کے معنی

اور

# مرزا غلام احمد کادیانی

درج ذیل مضمون حکیم مولانا محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی کی ایک زیر طبع کتاب کا ایک باب ہے۔ جس میں انہوں نے عقلی اور نقلی دلائل سے مسئلہ ختم نبوت کو بیان کیا ہے اور منکرین ختم نبوت کے اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے ہیں ہماری خواہش ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر ہمارے ہاتھوں میں آئے۔ بہرحال اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر قارئین ترجمان اسلام کے لئے چند صفحات پیش کئے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

قرآن وحدیث کی روشنی میں "خاتم النبیین" کے معنی اور مسئلہ ختم نبوت کی توضیح وتفصیل تو آپ اکثر ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد کادیانی ہی کی زبان سے ہمارے ان معنوں کی تائید سنئے۔ جس سے آپ کو پتہ چل جائیگا کہ ہمارے جن معنوں کو آج امت مرزائیہ غلط قرار دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہی معنی ان کے پیغمبر نے کئے ہیں مرزا صاحب کے ایسے حوالے گو بہت ہیں جن میں انہوں نے ... "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی کئے ہیں اور یہ مانا ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

(۱) "قد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین" بے شک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالےٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ از مرزا غلام احمد کادیانی صفحہ ۳۲)

(۲) اپنی مشہور ومعروف کتاب "حقیقۃ الوحی" میں لکھتا ہے۔ وَاِنَّ رَسُوْلَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَعَلَیْہِ انْقَطَعَتْ سِلْسِلَۃُ الْمُرْسَلِیْنَ

(حقیقۃ الوحی ضمیمہ صفحہ ۶۴)

"ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر رسولوں کا سلسلہ ختم اور منقطع ہوگیا ہے"۔

(۳) اَلَا نَعْلَمُ اَنَّ الرَّبَّ الرَّحِیْمَ الْمُتَفَضِّلَ سَمَّی نَبِیَّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ بِغَیْرِ اسْتِثْنَاءٍ وَفَسَّرَہٗ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ بِبَیَانٍ وَاضِحٍ لِلطَّالِبِیْنَ۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۴)

"کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ رب الرحیم نے بغیر کسی استثناء کے ہمارے نبی کو خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خاتم الانبیاء کی تفسیر "لا نبی بعدی" "میرے بعد کوئی نبی نہیں" کے ساتھ فرما دی ہے اور اس لا نبی بعدی میں لا نفی عام ہے (ایام الصلح صفحہ ۱۴۶)

(۴) اپنی ایک اور کتاب تریاق القلوب میں لفظ "خاتم" کے معنی بیان کرتا ہے اور صاف اقرار کرتا ہے کہ خاتم کے معنی افضل کے نہیں بلکہ آخری کے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی جیسا کہ ابھی لکھ چکا ہوں۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لئے "خاتم الاولاد" تھا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۷۹)

اس عبارت میں تو مرزا صاحب صاف الفاظ میں خاتم کے معنی "آخری" کرتے ہیں۔ نہیں تو ماننا پڑے گا کہ ان کے بعد ان کی والدہ کے ہاں کوئی نیز شرعی لڑکا ضرور ہوا ہوگا۔

(۵) ایک اور کتاب میں خود اپنے متعلق "خاتم" کا لفظ استعمال کر کے "آخری" معنی کرتا ہے چنانچہ لکھتا ہے "خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام آئے ہیں ایک نام اس کا خاتم الخلفائے ہے۔ یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے"۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۸)

(۶) قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی نبی کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا ہو۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۱)

یہاں بھی لفظ "خاتم" کو آخری کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

(۷) چونکہ ہمارے سید ورسول صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں

(شہادت القرآن صفحہ ۷۸)

(۸) اپنی ایک اور کتاب میں قادیان کا یہ نبوت کا دعوے دار لکھتا ہے:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔ اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی ایک آیت کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سے بھی اس کی تصدیق کرتا تھا۔ کہ فی الحقیقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے"۔

(اکتاب البریہ مرزا قادیانی صفحہ ۱۸۳)

(۹) مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا جھوٹا دعوے دار اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھتا ہے

"قرآن شریف جیسا کہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت اعلم خاتم الانبیاء ہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳)

یہ تو تھے مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالجات جن میں اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ جو اس بات کا دعوٰی کرے کہ میں نبی ہوں۔ وہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ حمامۃ البشریٰ میں خود لکھتا ہے۔

وَمَا کَانَ لِیْ اَنْ ادَّعِی النُّبُوَّۃَ وَاخْرُجَ مِنَ الْاِسْلَامِ وَالْعَنَ بِقَوْمٍ کَافِرِیْنَ

یہ مجھ سے کیسے ہوسکتا ہے کہ میں نبوت کا دعوے کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی قوم سے جا ملوں"۔

اب آپ تصویر کی دوسری طرف دیکھئے تو بالکل الٹ معاملہ آپ کو دکھائی دے گا۔ کہ وہی شخص جو ابھی یہ کہہ رہا تھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں نبوت کا دعوٰی کر کے کافروں

## بندوں کے حقوق

بندوں کے حقوق ادا کرنے کی غرض سے ایک انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کرے اور اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے دوسروں کے مفاد کو نقصان نہ پہنچائے۔ لوگوں سے اچھی بات کہنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، انسانیت اور شرافت کا بنیادی اصول ہے

اور

مسلمان کو تو خاص طور پر تاکید کی گئی ہے کہ

وہ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں کا لحاظ کرے

میں سے ہو جاؤں یا ہمارے آقائے نامدار صلے اللہ علیہ و سلم کے بعد باب نبوت قیامت تک کے لئے بند ہو چکا ہے یا لا نبی بعدی میں "لا" نفی عام ہے یا یہ کہ ہمارے پیغمبر سب سے آخری پیغمبر ہیں اور بغیر کسی استثنا کے ہیں۔ وہی پینترا بدل کر جھٹ نبوت کا دعویٰ کر دیتا ہے اور بقول خود کافروں کی قوم میں جا ملتا ہے (حمامۃ البشریٰ ص۹۶) لیکن دعویٰ یکدم نہیں کر دیتا بلکہ بتدریج محدث و ملہم کی حدود کو پھاندتا ہوا ظلی اور بروزی نبوت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور پھر یہاں سے یکدم چھلانگ لگاتا ہوا غیر تشریعی نبوت کا دعوے کر دیتا ہے اور آخر میں اپنے کو بالکل مثیل محمد، بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل نہیں بلکہ ان سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کر دیتا ہے اور اپنے نظریہ اور نقطۂ نگاہ کو ایسا تبدیل کر دیتا ہے کہ جو چند سال قبل اس کے نزدیک کافر تھے وہ یکدم صحابی رسول ہو جاتے ہیں بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے مقابل جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ العیاذ باللہ!

اب وہی آدمی جس کے متعلق آپ چند سطور قبل پڑھ آئے ہیں کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے اب کس طرح نبوت کا دعوے دار ہوتا ہے۔ اس کو بھی اس کی کتابوں سے پڑھئے اور پھر اندازہ لگائیے کہ کیا وہ سچا تھا یا جھوٹا؟ سچا تھا تو یہ متضاد بیانی کیوں؟ اور جھوٹا تھا تو شیطانی ایجنٹ پھر؟ لہٰذا اس کی تکذیب کے لئے ہر کلمہ گو کو کوشش کرنی چاہیئے۔

مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد مرزائی پارٹی میں دو گروہ ہو گئے۔ ایک تو اس بات کے قائل ہو گئے کہ وہ نبی نہیں تھا — بلکہ مجدد اور مسیح موعود تھا اور جو اس نے اپنے کو اپنی کتابوں میں نبی کہا ہے۔ وہ حقیقی معنوں میں نہیں ہے۔ بلکہ لغوی اور مجازی معنوں میں ہے۔ یہ گروہ لاہوری پارٹی کہلایا۔ کیوں کہ اس کا صدر مقام لاہور میں تھا اور اس کا امیر جماعت محمد علی ایم۔ اے تھا اور خواجہ کمال الدین بھی اسی گروہ کا ایک آدمی تھا اور اب اس کا امیر صدر الدین ہے۔

دوسرے گروہ کا عقیدہ خالص مرزا قادیانی والا عقیدہ رہا اور وہ پورے وثوق اور جزم کے ساتھ اس بات کا قائل رہا۔ کہ مرزا قادیانی حقیقی نبی تھا۔ اور اس کو صرف مجدد اور لغوی یا مجازی نبی کہنا اس کی توہین اور کفر ہے۔ اس گروہ کا امیر مرزا بشیر الدین تھا کہ مرزا غلام احمد کا لڑکا تھا۔ مرزا البشیر کی موت کے بعد اب مرزا بشیر کا لڑکا ناصر احمد ایک عجیب طرز سے اس کا جانشین بنا ہے۔ یہ گروہ قادیانی مرزائی کہلاتا ہے۔ کیونکہ ان کا صدر مقام قادیان تھا۔

مؤخر الذکر گروہ کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین نے ۱۹۱۵ء میں پہلے گروہ یعنی لاہوری پارٹی کے خلاف "حقیقۃ النبوۃ" نامی ایک کتاب لکھی جس میں مرزا صاحب کی کتابوں سے یہ ثابت کیا کہ مرزا صاحب حقیقی نبی تھے۔ مجازی یا لغوی نبی نہیں تھے۔ کتاب کے ٹائیٹل ہی پر لکھا ہوا ہے کہ

"اس میں مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت براہین قاطعہ کے ساتھ ثابت کی گئی ہے"

اس کتاب کے پچاس صفحات میں ص۱۸۴ تا ص۲۳۳ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دلائل دیئے ہیں۔ یہ کل ۲۰ دلائل ہیں۔ ان میں سے ساتویں دلیل پر ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے کو نبی اور رسول کہا ہے اور اپنے لئے نبوت اور رسالت کا دعوے کیا ہے۔ اور مرزا قادیانی کی کتابوں سے ۳۹ عبارتیں نقل کی ہیں۔ جن میں مرزا صاحب نے اپنے کو نبی اور رسول کہا ہے، اور صاف اور صریح الفاظ میں نبوت اور رسالت کا دعوے کیا ہے۔ ان ہی میں سے ۱۰ عبارتیں ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱۔ "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۴)

۲۔ میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ (مرزا صاحب کا آخری خط مندرجہ اخبار عام ۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

۳۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول و نبی ہیں۔ (بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء ص۷۴)

۴۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ میری پیش گوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصۂ زمین میں تکذیب ہو مگر آسمانی تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۱)

۵۔ کانگڑہ اور ہماچل کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہو گئے۔ ان کا کیا قصور تھا۔ انہوں نے کون سی تکذیب کی تھی۔ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصۂ زمین ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۲)

۶۔ پس خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا..... تب وہ وقت آیا کہ ان کو ان کے جرائم کی سزا دی جائے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۵)

۷۔ سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیہا نہیں چھوٹتے اے غافلو! تلاش کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔ (تکمیلات الہیہ ص۹۰)

۸۔ خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی کے چھوڑے۔ (دافع البلاء ص۵)

۹۔ خدا تعالیٰ ..... قادیان کو اس (طاعون) کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء ص۱)

۱۰۔ صحیح خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص۱۱)

(ماخوذ از حقیقۃ النبوۃ از مرزا بشیر الدین ص۲۱۷-۲۴۰)

پھر یہی نہیں کہ صرف نبوت ہی کا دعویٰ کیا بلکہ اپنے کو عین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہونے کا دعویٰ کر دیا اور کہہ دیا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد واقعی کوئی نبی نہیں آیا نہ نیا اور نہ پرانا۔ لیکن اگر خود محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی دوبارہ مبعوث ہو جائیں تو اس سے تو مسئلہ ختم نبوت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ لہٰذا میں عین محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں جو دوسری دفعہ مبعوث ہوا ہوں۔ کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ چنانچہ لکھتا ہے

"خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اس مہر کا توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیین پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کر بہ بعثت نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پایا اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔"

(ایک غلطی کا ازالہ از مرزا غلام احمد ص۶)

اسی کتاب کے ص۱ پر لکھتا ہے۔

"آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا گیا ہے اور مجھے آنحضرت کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۱)

گو دبے ایسا لکھا لیکن جیسوں نے تو تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے اور اس قادیانی نبوت کے جھوٹے دعویدار کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اکمل (زیادہ کامل) اور افضل بنا دیا۔ چنانچہ اس کا ایک مرید قاضی ظہور الدین اپنی ایک نظم میں اپنے جھوٹے نبی کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے

محمد پھر اتر آئے ہیں جسم میں
اور پہلے سے بھی بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل!
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

جب نبوت کا دعویٰ کرنے والا اپنے کو عین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قرار دے بلکہ بعض لحاظ سے ان سے بھی افضل اور اس کے ماننے والے اسکو سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ شان والا اور اکمل مانیں تو سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ پھر قادیانی امت ظلی اور بروزی اور لغوی اور غیر تشریعی نبوت کی بحث کیوں کرتی ہے اس مسئلہ پر ہم آئندہ صفحات میں انشاء اللہ سیر حاصل تبصرہ کریں گے۔

اگر
آپ چاہتے ہیں — کہ
دین کے نام پر جھوٹی کرنسی کا چلنا
بند ہو جائے تو
ہفت روزہ ترجمان السلام کا مطالعہ کیجئے

## بقیہ تہذیب حاضر کے ترکیبی عناصر

قوم پرستی اور جمہوریت کے اصولوں پر منظم ہوں تو دنیا بھیڑیوں کا میدانِ جنگ نہ بنے گی تو اور کیا بنے گی؟

یہ وہ نتائج احمد رجوہ ہیں۔ جن کی بنا پر موجودہ تہذیب کی ناکامی ہم پر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ گول میز کانفرنسیں، عالمگیر ہیجانے پر بنائی ہوئی خیر سگالی انجمنیں یا امن و مساوات کا شور اس تہذیب کے بُرے نتائج سے دنیا کو محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ تو اس بات کی حقیقت ہماری کم فہمی اور کوتاہ بینی کے سوا کچھ نہیں۔ تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ ڈھانچے میں معمولی مرمت یا تھوڑی بہت ترمیم بھی اسے کبھی ہمارے لئے مفید نہیں بنا سکتی۔ بلکہ انسان کی مشکلات ان ظاہری ترمیمات سے مزید الجھی ہیں۔ اس لئے جب تک اس ڈھانچے کو مکمل طور پر گرا کر اس کی جگہ ایک نیا ڈھانچہ جس کی بنیاد عالمگیر انسانی برادری اور اخلاقی و روحانی قدروں پر رکھی گئی ہو کھڑا نہ کیا جائے۔ دنیا کو امن و چین نصیب نہیں ہو سکتا اور انسانیت اس راستے پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ جس پر چل کر وہ اپنی معراج کو پہنچ سکے۔

اس حقیقت کی تائید دنیا کے بڑے بڑے مفکرین نے کی ہے۔ انہوں نے دنیا میں امن و آشتی کا واحد ذریعہ ایک ایسی تہذیب اور ایسے نظام حیات کو قرار دیا ہے۔ جو نسل و قومیت سے بالا ہو کر کسی ایسے اصول و نظریے کے تحت بنایا جائے۔ جو جغرافیائی حدود، نسل اور رنگ کا امتیاز نہ مٹا کر انسانیت کو اخوت اور عالمگیر برادری میں منسلک کر دے تاکہ انسان ایک دوسرے کی ہمدردی اور تعاون سے امن و کامرانی کی زندگی بسر کر سکے۔

ہم یہاں مشرق و مغرب کے دو عظیم مفکرین کے اقتباسات نقل کرتے ہیں۔ جن میں موجودہ تہذیب کی ناکامی کا صاف اعتراف ہے اور نئی تہذیب کی ضرورت کا شدید احساس نمایاں ہے۔

برٹینڈ رسل اپنی مشہور کتاب "آزادی کی راہیں" میں لکھتا ہے

"ہمیں ایک ایسی دنیا کی تلاش ہے۔ جس میں تخلیقی روح زندہ ہو۔ جہاں زندگی مسرت اور اطمینان سے معمور ہو۔ جس کی بنیاد دوسرے کی چیزیں ہتھیانے اور اپنی کو تھامے رکھنے کی آرزو کی بجائے تعمیری جذبے پر ہو۔ جہاں عقیدت کھل کھیل سکے۔ اور محبت بدا لہوسی نہ ہو۔ جہاں ظلم و حسد کا نام نہ ہو۔ جس میں ہنستی مسکراتی کے چراغ روشن کرنے والے جذبات بلا روک ٹوک نشوونما پا رہے ہوں۔

ہماری موجودہ دنیا کے ارادے کچھ اور ہیں۔ لیکن وہ اپنے ہی گرم جذبات کی آگ میں جل کر بھسم ہو جائے گی جس کی راکھ سے ایک نئی دنیا پیدا ہو گی۔ جس کا دل امنگوں سے لبریز اور جس کی آنکھوں میں نور سحر کی چمک مسکرا رہی ہو گی۔

میرا خیال ہے کہ نئی دنیا کی تعمیر ممکن ہے۔ صرف ان لوگوں کا انتظار ہے۔ جو اسے پیدا کریں گے۔"

علامہ اقبال دنیا کے نام اپنے آخری ریڈیائی پیغام میں فرماتے ہیں:۔

"تمام دنیا کے مفکرین دم بخود ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ کیا تہذیب و تمدن کے اس عروج اور انسانی ترقی کے اس کمال کا یہی انجام ہونا تھا کہ انسان ایک دوسرے کی جان و مال کا لاگو ہو کر اس کرہ پر زندگی کا قیام ناممکن بنا لے۔ یاد رکھو! انسان کی بقا کا راز انسانیت کے احترام میں ہے۔ جب تک دنیا کی تعمیری طاقتیں اپنی توجہ کو محض احترام انسانیت کے درس پر مرتکز نہ کر دیں گی۔ یہ دنیا بدستور درندوں کی بستی بنی رہے گی۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ایک ملک کے باشندے ایک نسل۔ ایک زبان۔ ایک مذہب اور ایک قوم رکھنے کے باوجود محض اقتصادی اور سیاسی عقائد کے اختلاف پر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ اور اپنے ہاتھوں اپنے تمدن کا نام و نشان مٹا رہے ہیں۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قومی وحدت بھی ہرگز قائم و دائم نہیں ہے۔ وحدت صرف ایک ہی معتبر ہے جو رنگ و نسل، زبان و قومیت سے بالاتر ہو۔ جب تک اس نام نہاد جمہوریت، اس ناپاک قوم پرستی اور ذلیل ملوکیت کو پاش پاش نہ کر دیا جائے۔ جب تک انسان اپنے عمل کے اعتبار سے "الخلق عیال اللہ" (تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے) کا قائل نہ ہو جائے۔ جب تک جغرافیائی حدود۔ وطن، نسل اور رنگ کا امتیاز نہ مٹ جائے گا۔ اس وقت تک انسان اس دنیا میں خوف و کامرانی کی زندگی بسر نہ کر سکے گا۔ اور اخوت و مساوات کے شاندار الفاظ کبھی شرمندۂ معنی نہ ہوں گے"۔

---

## علامہ علاؤالدین صدیقی اور مرزائیت

آج تک ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ علامہ علاؤالدین صدیقی چیئرمین اسلامی مشاورتی کونسل کس مسلک و مشرب کے آدمی ہیں جب سے علامہ صاحب نے منبر و محراب پر اپنے آپ کو ٹھونسا ہے۔ اسی وقت سے ہم انہیں ہر محفل میں رونق افروز دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب زندہ تھے تو علامہ صاحب ان کی مجلسوں میں بھی براجمان ہوتے۔ جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسوں میں بھی ان کی تقریر دلپذیر سننے کا اتفاق ہوا۔ مرزائیوں نے جلسہ کیا تو وہاں بھی کرسی صدارت انہیں کے حصہ میں آئی۔ اس سال محرم سے ذرا قبل دیال سنگھ کالج میں ان کو عزاخوانی پڑھتے ہوئے دیکھا گیا اور ابھی کل، مئی ۶۶ء کو بی، این، آر آڈیٹوریم میں لاہوری مرزائیوں کے ایک جلسہ میں انہوں نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ علامہ صاحب کے مشرب کی یہ ہمہ رنگی ان کی شخصیت کو اہل اسلام کی نگاہ میں مشکوک بنا دی ہے اور مسلمانوں کے ایک عظیم گروہ کو ان سے اعتماد اٹھتا جا رہا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ علامہ صاحب کا مرزائیت اور دوسرے باطل فرقوں سے کوئی گٹھ جوڑ ہے لیکن یہ بات کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ علامہ صاحب کی اس وسیع المشربی سے ان باطل فرقوں کے مشن کو ایک خاص تقویت حاصل ہو رہی ہے اور کئی سادہ لوح لوگ صرف انہی کی وجہ سے ان محفلوں کی رونق بڑھانے کا سبب بنتے ہیں اور مجلس کے اختتام پر ایمان کش متعدی جراثیم اپنے ساتھ لے آتے ہیں۔

ویسے بھی وسیع المشربی کا ایسا مظاہرہ شریعت اسلامی کے خلاف ہے۔ ہم تو اس بارہ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتے کیونکہ علامہ صاحب پنجاب یونیورسٹی کے اسلامک اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ

---

عاشق علی ناصر، کلور کوٹ ضلع میانوالی

## مسلمان عورت

مسلمان عورت تیری غیرت کو کیا ہو گیا۔ تو گھر کی ملکہ تھی نیک بخت بیوی تھی، شفیق ماں تھی اور ایک پاکدامن خاتون تھی تو نے بڑے بڑے باجبروت صحابیوں کو پیدا کیا، خالد ابن ولید کو جنم دیا۔ مسلمان بہادر اپنی ماؤں کا نام لے کر مبارزکیا کرتے تھے۔ تو تو حضور اکرم صلعم کی شیدائی تھی۔ ان کی خاطر بیش قیمتی جہیز کو قربان کرنے کے لئے تڑپا کرتی تھی۔ تیری شان تاریخ بتا رہی ہے کہ جنگ احد میں تو نے جب حضور اکرم صلعم کی بابت غلط افواہ سنی تو دیوانہ وار میدان جنگ کی طرف بڑھی کسی نے کہا کہ تیرا بیٹا لڑکا شہید ہو گیا کسی نے چھوٹے لڑکے کی شہادت کی خبر دی کسی نے خاوند کے جام شہادت نوش کرنے کا پیغام دیا لیکن تو نے ہر بار یہی جواب دیا کہ حضور کی خبر سناؤ، ایک نے کہا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے فضل سے ٹھیک ہیں تو تو اپنے جواب کو بھول گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے سب دکھ ہیچ ہیں۔ تو تو اسلام کی آن پر جان قربان کرنے والی تھی۔ میدان جنگ میں تیری زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی۔ اور اپنے لخت جگر کو اپنے دودھ کا واسطہ دے کر میدان جنگ میں بھیجتی تھی اور اسے لڑتے اور زخم کھاتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتی تھی، مگر آج تیرے میں یہ تغیر کیوں رونما ہوا۔ تو نے اسلامی روایات کو چھوڑ دیا، تو تہذیب جدید کی شیدائی بن گئی جس نے تجھ کو ہر قسم کی وفاشعاری اور رذالت پر آمادہ کیا، اولاد سے بیزار کیا، تجھ سے تیرا اجل چھین کر بازاروں، فیکٹریوں، کارخانوں، دفتروں، جلسوں تماشہ کلبوں اور شبینہ محفلوں کو تجھ سے زینت کا سامان مہیا سغربی تہذیب کو حاصل کر کے تو نے اپنی اولاد کو کھو دیا، تو نے خاندانی روابط کو توڑ دیا۔ تو راہ چلتے نظر بازوں کی تسکین بن گئی۔ ہوس کاروں نے تیرا گوشت بھنبھوڑنا شروع کر دیا اور تیرا خون بہنے لگا۔ تیرے ہونٹ بکنے لگے۔ تیری عصمت کے پودے تار تار ہو گئے۔ آج عشرت کدے، تجمل خانے، نائٹ کلب سارے تیرے ہی دم قدم سے آباد ہیں۔ اخبارات تیری ہر روز نئی تشہیر کی جا رہی ہے۔ بڑے بڑے عرائض پر ستر ٹکا کر کمائی کے اصول اور قوانین مرتب کئے جا رہے ہیں اس آزادی اور آوارگی کو دیکھ کر درندے تیری عصمت لوٹ رہے ہیں۔ قہر روز اغوا، قتل اور فرار کی خبریں سن رہا ہے، پھر بھی تو خاموش ہے۔ خدارا تہذیب نو کو چھوڑ، مغربی اندھی تقلید سے منہ موڑ اور اسلام سے رشتہ جوڑ، اشتہار بازوں اور نظر بازوں سے بدلہ چکا کر اسلاف کی روایات کو قائم کر اور اپنی شان غیوری سے درندوں اور رکتوں کی آنکھ بند کر۔ پھر دیکھ تیرے اوصاف سے کیا کیا انقلابات رونما ہوتے ہیں!

---

کے رئیس شعبہ ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان کے سب سے بڑے اسلامی ادارے اسلامی مشاورتی کونسل کے بھی چیئرمین ہیں، لیکن ہم ان کو حضور شمع مرتبت (فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک ارشاد ضرور یاد کرا دیں گے جس میں آپ نے فرمایا

(باقی بر صفحہ ۱۵)

# خبرنامہ

## جمعیت علماء اسلام کا شکریہ

اعلان تاشقند سے پہلے پاکستان کے عوام نے بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر جموں وکشمیر کے لٹے پٹے لوگوں کی مختلف اشیاء سے امداد کی۔ لیکن اعلان تاشقند کے فوراً بعد سب نے دست سخا کھینچ لیا۔ اکثر سیاسی اور غیر سیاسی انجمنوں اور سوشل ورکروں نے زیادہ تر عطیات براہ راست سرکاری ایجنسی میں جمع کرائے۔ جن کی تقسیم وزارت امور کشمیر کی وساطت سے مختلف مہاجر کیمپوں میں باقاعدہ ہوتی رہی لیکن اعلان تاشقند کی سیاہی ابھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ تقسیم کار کا رنگ ہی بدل گیا البتہ جمعیت علماء اسلام پاکستان نے اپنے مشن کو جاری رکھا۔ پاکستان بھر میں یہ پہلی سیاسی اور مذہبی جماعت ہے جو اپنے اضلاعی دفاتر اور تنظیم کے تحت آزاد کشمیر کے قریبی اضلاع میں اپنے اخراجات برداشت کرکے اپنے ہاتھوں کیمپوں میں سامان تقسیم کرتی رہی ضلع جہلم کے ناظم جمعیت علماء اسلام مولانا عبداللطیف صاحب کشمیری سوشل ورکر مجاہد عبدالرحمان ہرزا فقیر محمدی معیت میں میرپور چھمب۔ جوڈیال۔ افضل پور جاتلاں اور سلطان پور کے مہاجر کیمپوں میں دورہ کرتے رہے اور اسلامی تبلیغ اور وعظ فرماتے رہے حتیٰ کہ آخری قسط جو صرف پارچہ جات اور برتنوں پر مشتمل تھی ۱۴ اپریل کو رہے سہے مہاجر کیمپوں میں تقسیم کرکے آخری فریضہ سے بھی سبکدوش ہوگئے۔ مہاجرین کے نمائندگان ملک نعمت اللہ عبدالرحمان ایڈووکیٹ حاجی فضل حسین نے جمعیت علماء اسلام کی اس احسن کارکردگی پر دلی طور پر شکریہ ادا کیا ہے۔ عطیات کی تقسیم کا ایک اور افسوسناک پہلو بھی ہے کہ جن لوگوں نے عطیات سرکاری طور پر تقسیم کرائے تھے جو رضائیاں دس دس روپے میں بمشکل تیار ہوئی تھیں جہلم شہر میں سرکاری طور پر جب ان کی نیلامی ہوئی تو کباڑیوں نے چار چار روپے میں خرید کر اپس میں منافع پر بانٹ کیا۔ کمبل اور حمام سوا ایک ایک روپیہ میں نیلام ہوتا دیکھ کر مطیان نے بے طرح افسوس کیا۔ متعلقہ حکام کی توجہ دلائی کہ یہ سامان اگر نیلام ہی کرنا ہے تو کھلے عام نیلام کیا جائے یا مہاجرین کو تقسیم کیا جائے (فافہم وہ یا ولی الالباب)

سردار جلال دین سابق نمبردار
میرپور آزاد کشمیر

## شکریہ!

وزیر آباد سے چند فرلانگ دور جی ٹی روڈ پر ایک چھوٹا سا خوبصورت قصبہ الہ آباد کے نام سے واقع ہے۔ یہاں جناب مولانا نذیر قادری بحافظ عبدالرؤف صاحب، مدرس مسجد بازار والی اور دیگر احباب نے اس سال عید قربان کے موقع پر جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ اور جمعیت کے دوسرے مسئولوں کی اپیل پر قربانی کے چرم سے مبلغ ۔/۱۲۵ روپے اکٹھے کرکے جمعیت کے مرکزی دفتر میں ارسال فرمائے۔ ہم ان احباب اور اس قصبہ کے دیگر معاونین کے تہ دل سے شکر گزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنے دین کی اعانت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

## دعوت نامہ

لاہور (پریس) متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے لاہور میں ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کو دو روزہ کنونشن منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں موجودہ ملکی مسائل اور دین کے بارے میں حکومت کے رویہ کے متعلق غور و خوض کیا جائے گا متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے مختلف لوگوں کے نام جو دعوت نامہ جاری ہوا ہے اس کا متن اور پروگرام درج ذیل ہے:

"جناب محترم! ملک اس وقت جن مشکلات سے دوچار ہے۔ مذہبی نقاضوں سے جو بے رخی برتی جا رہی ہے۔ معاشرہ جس سرعت کے ساتھ مغربی تہذیب کی لپیٹ میں آ رہا ہے۔ حکومت قرآنی قوانین سے جو بے اعتنائی اختیار کئے ہوئے ہے اور صالحین دین اور علمائے اسلام کو جن مصائب کا سامنا ہے یہ باتیں آپ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت، ناموس صحابہؓ، ناموس حدیث الحادو دہریت اور بے دینی کے طوفانوں کی روک تھام کے لئے مل کر سنجیدگی سے سوچنے اور اسلام کو باقی رکھنے کی جدوجہد کی ضرورت جتنی آج ہے اس سے پہلے اتنی کبھی نہ تھی۔ اور اگر چند سے دیر کی گئی تو ممکن ہے کہ اصلاح واحوال کی جو تھوڑی بہت سہولت آج میسر ہے وہ بھی نہ رہے۔ اس لئے آپ کی اسلامی غیرت اور ملی جذبہ سے یقین ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق تشریف لاکر متحدہ اسلامی محاذ کو اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید اور اسلام کے خدمتگاروں کی فہرست میں شمولیت کی سعادت حاصل کریں۔"

قیام وطعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کے ذمہ ہوگا

### پروگرام

جائے انعقاد ——— عزیز الاسلام ہائی سکول گوالمنڈی لاہور
تاریخ ——— ۲۸، ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ واتوار
وقت ——— (۱) ۸ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر
(۲) ۳ بجے تا ۵ بجے سہ پہر

### المدعوون

۱۔ مفتی محمود (قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)
۲۔ شیخ حسام الدین (صدر مجلس احرار اسلام پاکستان)
۳۔ غلام غوث ہزاروی (ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

## ٹیکسلا میں یوم شہادت عمرؓ

۲۷ محرم الحرام کو ٹیکسلا میں انجمن شبان اسلام کے زیر اہتمام یوم شہادت عمرؓ بڑے تزک واحتشام سے منایا گیا۔ دن کے وقت قرآن خوانی کرکے خلیفہ ثانی اور مراد رسولؐ کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور رات کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد حضرات نے آپ کی سیرت پر تقاریر کرکے آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ (بقیہ صفحہ)

## علمائے دین سے پابندیاں ہٹائی جائیں

جمعیت علماء اسلام [illegible] وادیں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ علمائے دین پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔ حکومت کے [illegible] ہے۔ اگر حکومت نے پابندیاں [illegible] تو علمائے دین کے لئے علمی مشکلات [illegible] لوگوں پر الحاد کے جو مسلمانوں کے دین اور اخلاق کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ [illegible] مطالبہ ہے کہ علماء دین سے [illegible] پابندیاں ہٹائی جائیں۔ جمعیت علماء اسلام [illegible]

## جمعیت علمائے اسلام بہاول نگر کا اہم اجلاس

جمعیت علمائے اسلام بہاول نگر ایک اہم اجتماع مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۶ء بروز اتوار جمعیت کے ضلعی دفتر میں منعقد ہوا جس میں قریباً بیس حضرات نے شرکت فرمائی صدارت کے فرائض جناب حافظ فیاض نصر اللہ خان صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع بہاول نگر نے سرانجام دیئے۔

اجلاس میں تنظیمی امور پر غور و خوض، تبلیغ و اصلاح کا اجتماعی پروگرام، موجودہ تعطل اور سیاسی بحران کے اسباب وغیرہ پر غور و خوض کیا گیا۔ آخر میں درج ذیل تجاویز پاس کی گئیں:

۱۔ مبلغ کا جلد از جلد تقرر کیا جائے۔
۲۔ باطل فرقوں کی تردید کے لئے مبلغ تیار کئے جائیں اور ان مبلغین کی تربیت کے لئے ان فرقوں کا لٹریچر فراہم کیا جائے۔
۳۔ ہر اسلام مسجد ترجمان اسلام کے کم از کم ۱۰ خریدار بنائے اور اشتہارات سے ہفتہ وار سوچ سے گفتگو کرے اس پر مولانا نذیر احمد ناظم جمعیت بہاول نگر، مولانا سید بشیر حسین صاحب مولانا فیض احمد صاحب اور مولانا عبداللطیف صاحب نے تین تین ماہ کے لئے ترجمان کی تین تین ماہ کی زرتلافی کی۔ علاوہ ازیں بیرون ضلع کے مندرجہ ذیل علماء نے بھی تعاون فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ ہم ترجمان منگوانے کا وعدہ فرمایا۔

۱۔ مولانا محمد اشرف صاحب اشرف آباد گوجرانوالہ ۵ ۱۰
۲۔ مولانا محمد شریف صاحب مہتمم مدرسہ حامدیہ فیض آباد ۱۲ ۱۲
۳۔ مولانا ولی محمد صاحب مدرس مدرسہ ٹھٹھیاں ۲ ۲
۴۔ مولانا غلام قادر صاحب خطیب بنیادی جمہوریت تھانہ ٹھٹھی ۲ ۲
۵۔ جناب مولانا فضل محمد صاحب نائب امیر ضلع مدرس قاسم العلوم فتیانہ والی ۱۲ ۱۲

ترجمان:۔ دوسرے اضلاع کے نمائندگان جمعیت سے ہمیں یہ امید ہے کہ وہ بھی اپنے علاقہ میں ترجمان اسلام کی اشاعت میں مزید کوشش کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

## ترجمان اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۵ روپے |
| آدھا صفحہ | ۴۰ روپے |

فی انچ ۲½ روپے

## جمعیۃ مشرقی پاکستان کی قرارداد

سلامی، مشرقی پاکستان کی جمعیت نے اپنے مختلف اجتماعات
یں حضرت مولانا گل بادشاہ، امیر جمعیت علمائے سرحد اور ڈویژہ
ینیل خان کے دیگر علماء پر حکومت کی ناجائز پابندیوں پر قرار دادوں
سے اظہار ناراضگی ظاہر کیا ہے اور حکومت سے اپیل کی ہے کہ
ر جلدان علماء کی نظر بندی کے احکام واپس لے کر مسلمانان پاکستان
ایش کو دور کرے۔

دیس یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت کو کفر والحاد، زنا اور شراب
اور اخلاق سوز امور کی نشر و اشاعت کرنے والوں کو نظر
ہیے تھا لیکن اس نے اس کے برعکس دین و اخلاق کا درس
اور قرآن و سنت کا پرچار کرنے والوں کو اپنے سخت قوانین
ا شروع کر دیا ہے۔ سیالکوٹ و لاہور کی نصرت الٰہی بھی
ی مقتضی تھی کہ اللہ کے دین کے ان خدمت گاروں کا اعزاز
جاتا، لیکن ہاں کو الٹا طلع بدر اور نظر بند کیا جا رہا ہے۔

## لما و اسلام مشرقی پاکستان کا اہم اجلاس

مشرقی پاکستان جمعیت علماء اسلام کی مجلس شوریٰ
ں ۱۵ مئی ۶۶ء مطابق ۲۳ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ بروز
دفتر جمعیۃ علماء اسلام (یوسف مارکیٹ دنیا بازار)
م ۱۲ ڈھاکہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ اراکین مجلس
علمائے اسلام مشرقی پاکستان کو اطلاع دی جاتی ہے
زرہ پر ضرور تشریف لائیں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

عامہ و تشکیل جمعیت
عاطہ کا انتخاب
کانفرنس بلانے کے متعلق غور و خوض
ناعت و مالیات کے متعلق مشورے
فرقات بہ اجازت صدر

قیام کے لئے مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ میں انتظام ہوگا
شمس الدین مغفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام مشرقی
پاکستان

## بی اور بے حیائی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکئے

جمعیت علمائے اسلام سرگودھا کا حکومت پاکستان
ے مطالبہ

سرگودھا ۳ مئی۔ جمعیت علماء اسلام ضلع سرگودھا کا اجلاس
حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیت کی صدارت میں منعقد
ہوا۔ تلاوت کے بعد ناظم ضلع نے چار ماہ کی آمد و خرچ کا حساب پیش
کیا اور ناظم اعلیٰ حکیم شریف الدین صاحب نے سابقہ کارگزاری کا
روئداد پیش کرتے ہوئے آئندہ کے کام کا نقشہ بھی پیش کیا۔ ناظم
اعلیٰ صاحب نے اراکین پر پہلے سے زیادہ کام کرنے کی طرف توجہ
دلائی۔ اس کے بعد جمعیت کی طرف سے دوسری سالانہ سیرت
کانفرنس کے لئے ۲-۳ ستمبر ۶۶ء کی تاریخیں مقرر کی گئی جسمیں مندرجہ
ذیل علماء کرام کو مدعو کیا جائیگا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ
درخواستی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا
احتشام الحق صاحب کراچی۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

مولانا سید گل بادشاہ صاحب حضرت مولانا لال حسین صاحب
اختر۔ حضرت مولانا سید انوار الحسن شاہ صاحب بخاری حضرت
مولانا محمد اجمل صاحب اور شاعر اسلام الحاج سید محمد امین
صاحب گیلانی۔

اجلاس نے آئندہ کے پروگرام ترتیب دینے کے لئے
مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی۔ مولانا حکیم شریف الدین
صاحب ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیت مولانا مولا بخش صاحب مولانا قاری
عبدالسمیع صاحب حاجی محمد ابراہیم صاحب حاجی عبدالرشید
صاحب۔ حاجی محمد شریف صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب شیخ
اللہ دتہ صاحب قریشی عبدالغفور اور محمد صادق

اجلاس نے ایک اور تجویز پاس کی کہ جمعیت کی طرف سے ایک
کیلنڈر جس میں سنہ ہجری اور عیسوی دونوں شامل ہوں شائع کیا جاوے
تاریخوں کے اوپر جمعیت کے اغراض و مقاصد ہوں گے۔ آخر میں
مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ جمعیت علماء اسلام ضلع سرگودھا کا یہ اجلاس حکومت سے
مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑھتے ہوئے سیلاب بے دینی
اور بے حیائی کی روک تھام کی جاوے اور مخلوط تعلیم کے
سلسلہ کو فوراً بند کیا جائے اور اسلامی نظام تعلیم رائج
کیا جاوے۔

۲۔ یہ اجلاس صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے
وعدے کے مطابق جلد از جلد ملک میں اسلامی آئین
کا اعلان کریں اور عائلی قوانین کو فوراً ختم کیا جاوے

۳۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی
پر ضائع کی جانے والی رقم کو ملک کے دفاع پر خرچ
کیا جائے۔

۴۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ہنگامی حالات
ختم کئے جاویں۔

۵۔ یہ اجلاس جمعیت علمائے اسلام سرحد کے زعماء پر عائد
شدہ پابندیوں کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور حکومت
سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان حضرات سے فوراً پابندی اٹھا کر
مضطرب عوام کو مطمئن کیا جاوے۔

۶۔ یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے
کہ مساجد کے انتظامات جو کہ بالکل ناقص مثلاً صفیں نہ
ہوتا۔ پانی کے نل خراب ہونے کی صورت میں ان کی
مرمت نہ کرانا اور مزید جو خرابیاں ہیں ان کو دور کیا
جائے ورنہ محکمہ انتظامات سے دست بردار ہو جائے

## بقیہ علامہ علاؤالدین صدیقی

من کثر سوادہ فھو منھم (الحدیث)

اور آپ صرف خود ہی اُن کی مجالس کی عددی کثرت کا سبب نہیں
بنتے بلکہ عوام الناس کو بھی اپنے اس عمل سے ان مجالس میں شرکت
کی دعوت دیتے ہیں بلکہ یہ کہنا بھی نادرست نہیں ہوگا کہ وہ لوگ
آپ کو اسی کام کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہم عرض کریں گے
کہ علامہ صاحب اپنی اس غلط قسم کی دینی المشربی پر نظر ثانی فرمائیں

## ٹنڈو آدم ضلع نواب شاہ کے اوقاف میں

### ابتری کی شکایت

### اسسٹنٹ مینجر کے خلاف عام اضطراب

ہمارے پاس ٹنڈو آدم کی جامع مسجد اوقاف کے کرایہ
داروں کے دستخطوں سے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ وہاں اسسٹنٹ
مینیجر اوقاف محمد صدیق صاحب کے غلط رویے کے خلاف سخت
اضطراب و ہیجان ہے۔

کہا جاتا ہے کہ وہ کرایہ وصول کرتے ہیں اور رسیدیں دینے
میں ٹال مٹول کرتے اور نواب شاہ حاضر ہونے کا کہتے ہیں کہ تمہارے
ذمہ بقایا ہے۔ جب دوکانداروں نے ان کے خلاف درخواستیں
دیں۔ محترم گورنر صاحب وزیر صاحب اوقاف۔ چیف ایڈ
منسٹر بیرٹر صاحب اوقاف۔ ایڈمنسٹریٹر صاحب حیدرآباد
کمشنر صاحب حیدرآباد اور پھر ان کی باقاعدہ یاددہانی کراتے
رہے مگر کسی نے توجہ نہیں فرمائی البتہ محمد صدیق صاحب موصوف
کے کان کھڑے ہو گئے انہوں نے ایڈمنسٹریٹر صاحب اوقاف
صاحب شہزادپور کے ذریعہ نوٹس دلا دیئے کہ جلدی کرایہ
ادا کرو ورنہ دکانیں سیل کر دی جائیں گی کرایہ داروں کا کہنا
ہے کہ ہمارے ذمہ کوئی کرایہ بقایا نہیں ہے اور جب پنجر
صاحب موصوف سے تفصیل دریافت کرتے ہیں تو وہ
دھتکار دیتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی تفصیل نہیں ہے۔
ٹنڈو آدم کے دوکاندار افسران بالا سے درخواست کرتے
ہیں کہ خدا کے لئے محمد صدیق کے خلاف الزامات کی غیر جانبدارانہ
تحقیق کرائی جائے تاکہ ان سے انصاف کیا جا سکے۔

---

محکمہ اوقاف کے خلاف ملک بھر میں شکایات کی بھرمار ہے
مگر اگر محمد صدیق صاحب کے خلاف مندرجہ بالا الزامات صحیح
ہیں تو اس قسم کے آدمیوں کو اوقاف میں رکھنا محکمہ کے رہے
سہے وقار کو دفن کرنے کے مترادف ہے۔ مسلمانوں کے اربوں
کروڑوں کے اوقاف مساجد اور دینی خدمت کے لئے ہیں
یہ بچہ سقہ قسم کے اہل کاروں اور بالو لوگوں کے گلچھرے
اڑانے کے لئے نہیں ہیں جو دیانت و دین کے تقاضوں
سے کورے ہوں۔ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف ایک سنجیدہ
منصف مزاج افسر ہیں ان کو مندرجہ بالا کیس کی غیر جانبدارانہ
انکوائری کرا کر عام اضطراب کو ختم کرنا چاہیئے اور اگر محمد صدیق
کی بدعنوانی اور اس کے تحت خورد برد کی بات ثابت ہو جائے
تو اسے عبرت ناک سزا دی جائے۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو
فروغ دیں

سرگودھا میں
ترجمان اسلام۔ خدام الدین
(مولوی) محمد صادق جامع مسجد بلاک ۱۷ حافظ بکسٹال
چوک بلاک ۱۷ سے حاصل کریں پرچے گھر پر پہنچانے
کا معقول انتظام ہے۔ فون نمبر ۲۲۵۷۲

PHONE No. 67715 ہفت روزہ WEEKLY REGD.L. No. 7132

# ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM

لاہور LAHORE price 12 paise

## شدید گرمی کا مؤثر علاج

اچانک گرمی کی شدید لہر ملک کے ہر حصہ میں دوڑ گئی ہے۔ جس کی تاب نہ لاکر لوگ بلبلا اٹھے ہیں

کئی لوگ جو قوت مدافعت نہیں رکھتے۔ حادثہ کا شکار ہو گئے ہیں

ہماری لیبارٹریز نے موسم کے پیش نظر انتہائی ٹھنڈا مشروب —

## تازہ شربت فولاد مرکب

تیار کر لیا ہے

جس نہ صرف یہ کہ جسم کو فرحت و ٹھنڈک بخشتا ہے بلکہ جسم میں قوت و توانائی بھی پیدا کرتا ہے۔ دل کو تقویت دیتا ہے۔ پیاس کی شدت اور پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔

**تازہ فولاد** جگر اور معدہ کے فعل کو درست ہے۔ بھوک لگاتا اور تازہ خون بناتا ہے۔

**آدھ سیر والی بوتل کی قیمت** کرتا ہے۔ ۱ روپیہ

دو بوتل منگوانے کا ڈاک خرچ ۲ روپے ہے۔ بوتل ریت میں بند کی ہے اس لئے راستہ میں ٹوٹ پھوٹ کا ڈر نہیں رہتا

مرد، عورت، بوڑھوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید

**معیاری لیبارٹریز** چوک رنگ محل۔ عقب سنہری مسجد

مذہبی، تبلیغی، ادبی اور اصلاحی پرچوں کی ایجنسیاں نیز ترجمان اسلام حاصل کرنے کیلئے

صوفی عبد العزیز صاحب

چوک تھانیوالہ گوجرانوالہ سے رجوع کریں

ہفت روزہ "ترجمان اسلام" کا تازہ پرچہ

مولانا نذیر قادری —

انصاف بوٹ ہاؤس

مین بازار وزیر آباد سے حاصل کریں

## فرمودات امیر شریعت

(حصہ اول)

ابتدائیہ

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند کے قلم سے

اس تاریخی دستاویز کو آج ہی منگائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

ہدیہ ۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

مکتبہ تعمیر حیات

نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام جوک رنگ محل

ہفت روزہ ترجمان اسلام حاصل کرنے کیلئے

ولی محمد خانصاحب نیوز ایجنٹ اینڈ پبلشر لاری اڈہ کمالیہ ضلع لائل پور سے رجوع کریں!

پرچہ گھر پر پہنچانے کا انتظام ہے

## بدل اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

خوشنما حکمی قرآن مجید مترجم و مطول

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

اسلام ہمدرد کی قابل قدر مصنوعات ہمیشہ استعمال کریں

استمالت نشاط

جڑی مروارید۔ زرنابہ۔ بچہ کا ذہنی اور جسمانی نشوونما

لیٹیڈ کوٹ۔ مظہر۔ نبیان۔ لیڈی لیٹ

خوشی، سکھی، ریشمی انڈر ویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہمدرد فارمیسی ۱۳۱ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون ۶۸۶۲۴

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

# ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ


تفسیر

## "الصوم لی وانا اجزی بہ"

(افادات امام العصر شیخ الحدیث مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہٗ)

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (رمضان کا مہینہ وہ جس میں قرآن نازل کیا گیا)

افضل شہور اور شہر صبر یعنی شہوات اور لذائذ سے نفس کو ضبط رکھنے کا مہینہ حسب ارشاد الٰہی اس خصوصیت سے مقرر و متعین ہوا کہ اسی مہینہ میں قرآن حکیم لوح محفوظ سے اتار کر "بیت العزۃ" یا "بیت المعمور" میں رکھا گیا اور پھر وہاں سے مدت نبوت یعنی تیئیس ۲۳ سال میں نجم نجم نازل ہوتا رہا۔

حضرت شاہ عبد القادر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کی خدمت اس مہینہ میں اول چاہیئے۔ اسی سبب سے رسول خدا نے (صلی اللہ علیہ وسلم) تقید کیا تراویح کا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن نازل ہوا مجموعی طور پر۔ اور ایک لفظ ہے کہ قرآن کو ذکر سے منفصل کیا گیا چوبیس رمضان کو۔ پھر اس کو آسمان دنیا پر بیت العزۃ میں رکھا گیا۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کرتے رہے۔ اور ترتیل کے ساتھ اس کو تلاوت کراتے رہے

انہیں سے روایت ہے۔ فرمایا کہ پورا قرآن مجموعی طور پر رمضان کی شب قدر میں آسمان دنیا پر نازل کیا گیا پھر اللہ تعالیٰ جب ارادہ فرماتے کہ زمین میں کوئی واقعہ پیدا کریں تو قرآن میں سے کچھ وہاں سے نازل فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ اس قرآن کو (پورا) جمع فرما دیا۔

### ایک اور روایت

ایک نقل میں یوں بھی ہے کہ جتنا حصہ قرآن مجید کا سال بھر ہوتا وہ یک بارہ لیلۃ القدر میں آسمان دنیا پر اتار دیا جاتا تھا پھر وہاں سے سال بھر نجم نجم اترتا رہتا۔ سالانہ یہی حساب تھا۔ ابن جریج سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قرآن میں سے رمضان میں نازل ہوتا رہا۔ جب تک کہ وحی منقطع ہوئی اور جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ چنانچہ شب قدر میں قرآن کا وہ تمام حصہ نازل ہوتا تھا جو اس سال میں نازل ہونا ہوتا تھا۔ وہ (حصہ) ساتویں آسمان سے جبریل علیہ السلام پر آسمان دنیا میں نازل ہو جاتا تھا۔ پھر جبریل اس میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی مقدار کے سوا نازل نہیں کرتے تھے جس کے لئے ان کو ان کے رب کا حکم ہوتا تھا۔

اسی مہینہ میں جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دور کیا کرتے تھے، اور اسی میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے بند کئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین یا ان میں سے جو سخت سرکش ہوں جکڑ بند کئے جاتے ہیں۔ اور جس طرح سلاطین دنیا کے یہاں رسم ہے کہ اپنی خوشی کے اوقات میں قیدیوں کو رہا کرتے ہیں حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی یہ سنت جاری ہے۔ اور صحیح ابن خزیمہ کی روایت میں سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) سے ہے کہ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہے اور ایک فرض کا ستر کے برابر ہے۔

اور ایک حدیث میں صوم کے حق میں عام طرح سے، الصلوٰۃ نور والصبر ضیاء فرمایا ہے۔ یعنی نماز نور ہے اور روزہ نور کا پھیلاوا ہے۔ کیونکہ نور اصل روشنی کو کہتے ہیں اور ضیاء اس کے پھیلاوے کو۔

### روزہ کی شان امتیاز

اور صوم کے بارہ میں ایک حدیث قدسی اپنی شان کی ہے:۔

الصوم لی وانا اجزی بہ ۔ (باقی آخری صفحے پر)

## مقدس مقصد اور ناپاک ذرائع

## ایک خطرناک اخلاقی سازش

(کمال)

بھارت کے حملے کے بعد ملت اسلامیہ پاکستان کے اندر قربانی و ایثار کا جو جذبہ شدت کے ساتھ بھڑکا تھا وہ اتنا مخلصانہ اور للہ فی اللہ تھا کہ اس کے لئے کسی قسم کی لذت کوشانہ ترغیبات کی ضرورت نہیں تھی۔ قوم بے مانگے اور بلا طلب اپنا سب کچھ دے دینے پر رضامند تھی، بالخصوص غربا اور متوسط طبقے کے افراد خواہ وہ چھوٹے صنعت کار ہوں، تاجر ہوں، ملازم ہوں، مزدور ہوں، کسان ہوں، معمولی زمیندار ہوں۔ ہر ایک اپنا سارا گھر بار تک قربان کر دینے کے لئے تیار تھا۔ غرض پوری ملت جہاد بالنفس اور جہاد بالمال کے لئے آمادہ تھی۔

مجاہدین کشمیر کے لئے سرحدات سے بے گھر ہو کر آنے والوں کے لئے قومی دفاعی فنڈ کے لئے اور مہاجرین کشمیر کی اعانت کے لئے غرض ہر مقصد کے لئے قوم نے دل کھول کر اپنی ہر چیز پیش کر دی تھی۔

اس جذبہ کی پشت پر جو نیت کام کر رہی تھی، وہ صرف رضائے حق، تحفظ دین اور بقائے ملت کی تھی۔ نیت، مقصد اور جذبہ کے اس تقدس و رفعت کا یہ تقاضا تھا کہ اس کے کسی ایسی چیز سے آلودہ نہ کیا جاتا، جو خدا کی رضا، اسلام کی تعلیم اور ملت کی اخلاقی عظمت کے خلاف و منافی ہو۔

جو قوم اللہ کے لئے دے رہی ہو۔ بلا طلب دے رہی ہو اور بے اندازہ دے رہی ہو، اس سے مانگنے کے لئے ڈرامے، رقص و سرود۔ ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے بازیگرانہ میچ و مقابلے اور دیگر لذت کوشانہ و تعیش پسندانہ مجالس و کھیل و کود و تماشوں کا انعقاد اس قوم کے جذبۂ ایثار کی توہین بھی ہے۔ اور اس پاک، مقدس و عظیم مقصد کا استہزاء بھی ہے۔ جس کے لئے یہ فنڈ جمع کیا جا رہا ہے۔ مسلمان قوم خواہ دفاعی فنڈ میں دے، خواہ مہاجر فنڈ میں، اس کا دینا نہ ہی فرض و تقاضے کے تحت ہو رہا ہے اور عبادت کا درجہ رکھتا ہے چنانچہ اسی لئے ان فنڈ میں لوگوں نے زکوٰۃ کا مال اور حج کے مقصد کے لئے جمع شدہ رقوم تک دے دی ہیں (باقی آخری صفحہ پر)


جلد ۹ | جمعہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ | قیمت بارہ نئے پیسے | نگران: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی | شمارہ ۲



یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (رجسٹرڈ) محل لاہور

# معاشرت کی بعض ضروری اصلاحات

از افادات حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب جتنی تاریکی میں تھا، تاریخ اس کی شاہد ہے۔ حلال و حرام کو جاننا اور پہچاننا اور پاکی و ناپاکی میں تمیز کرنا اور دائیں بائیں میں فرق کرنا تو کجا وہ محارم و غیر محارم میں بھی فرق کرنا نہیں جانتے تھے۔ کھڑے کھڑے پیشاب کر لینا کھانا پینا تو اُن کی ایک عام عادت تھی، عریانی اُن کی مردانگی کا جوہر شمار ہوتا تھا اور ستر پوشی زنانہ خصلت سمجھی جاتی تھی رقص و سرود، شراب و کباب ان کی ضیافت اور مہمان کی تواضع کا سب سے بڑا جزو تھا۔ پاکی و ناپاکی سے قطعاً ناآشنا تھے۔ مردار و مذبوح کے فرق سے یکسر بے بہرہ تھے۔ اُن کی زندگی کے ان عیوب کو کہاں تک شمار کیجئے سب کو معلوم ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر اُن کے اس ...ے معاشرے کی اصلاح فرمائی بلکہ معاشرت ...از سرِ نو تعمیر کی۔ جو بادشاہوں کی نظر میں اونچا معاشرہ ...چھا جانے لگا۔ لیکن اس بدقسمتی کے دور میں ہم نے چُن ...کر اپنی پرانی تاریخ کو پھر اختیار کرنا شروع کیا اور اسلامی ...شرت کو فراموش کر کے اسی کفر کے معاشرے کی راہ ...یار کی۔ اس لئے بچوں کی تربیت میں یہ لحاظ رکھنا ضروری ...کہ ان کے دماغوں میں ابتدا ہی سے اسلامی معاشرت ...اصول اس طرح ڈالے جائیں کہ بڑے ہونے کے بعد ...کی طبیعتِ ثانیہ بن جائیں۔ جیسے حلال و حرام، پاکی ...نجاست، دائیں بائیں کے فرق۔ یہ چیزیں وہ ہیں جن ...دوسرے مذاہب میں کوئی بھی نہیں پہچانتا۔ اسی طرح ...اور عورت کی حیثیات کا تفاوت، مردار اور مذبوح ...فرق۔ پاکی اور ناپاکی کی طرح اسلام ہی نے سکھائے اور ...ئے ہیں۔

اسی طرح یہ بھی لازم ہے کہ ان کے دلوں میں شروع سے ...چیزوں کی کراہیت پیدا کر دی جائے۔ جو اسلام کے ...یہ سے حرام ہیں۔ شراب۔ سور کا گوشت، ان کی کراہیت ...ے بچوں کے دلوں میں پیشاب، پاخانہ سے زیادہ ہونی ...یئے۔ کیونکہ پیشاب و پاخانہ کسی قوم کی خوراک کا جزو نہیں ...اور آج کل کی متمدن دنیا میں شراب اور سور کا گوشت ...کی خوراک میں صرف شامل ہی نہیں بلکہ اس کا بہت اہم ...ہے۔ اسی طرح رقص و سرود، گانا بجانا جاندار کی تصاویر ...ب اسلامی معاشرت میں انتہا درجہ مکروہ (بُری) سمجھی ...ہیں۔ اسلام نے کھانے پینے اوڑھنے، بچھانے ...پہننے کے بھی اصول مقرر کر دیئے ہیں۔ نئے تمدن میں ...ے ہو کر کھانا پینا ہمارے زمانہ کی ایک اعلیٰ تہذیب ...ہوتی ہے۔ جس کا اصطلاحی نام "بوفے" ہے۔ میز کرسی ...تے پہن کر کھانا بھی قصۂ فرسودہ بن چکا ہے۔ لباس

اور نئی تہذیب میں یہی سب سے بڑا عیب ہے۔ کپڑے کے اقسام میں اور کھانے کے اقسام میں اب کوئی فرق حلال و حرام، پاکی و ناپاکی، مردار اور مذبوح کا باقی نہیں رہا، اور بائیں ہاتھ سے کھانا پینا تو گویا اب عوام کے نزدیک بھی کوئی عیب نہیں رہا۔ عورتوں کے حالات پر نظر کیجئے تو ابھی وضع قطع کی بحث کو رہنے دیجئے۔ اس سے بدتر یہ ہے، کہ ان کو سر کے بال کاٹنا گویا شرافت کے لوازم میں شمار ہوتا ہے حالانکہ اسلامی تہذیب میں جہاں بال تراشنا ضروری ہے یعنی حج کے احرام کے نکلنے کے لئے وہاں بھی عورتوں کے لئے حلق مسنون ہونے کے بجائے "حرام" ہے اور "قصر" کرنا بھی صرف ایک انگشت کافی ہے۔ نئی تہذیب میں باریک سے باریک کپڑا پہننا عورتوں کی زینت شمار ہوتا ہے۔ بازو اور سینے کا عریاں رہنا ان کے لباس کی لازمی ساخت قرار دے دی گئی ہے۔ سنیما دیکھنا تو زندگی کا ایک ایسا جزو لازم قرار دے دیا گیا ہے، جس میں بچے سے لے کر بوڑھے تک شریک ہوتے ہیں اور شادی شدہ اور غیر شادی شدہ نوجوان لڑکیوں کو بھی یہاں کوئی استثناء نہیں ہے۔ شریعت نے انسانی زندگی کے ادنےٰ سے ادنےٰ گوشوں کے متعلق قواعد مقرر کر دیئے ہیں۔ حتیٰ کہ پیشاب پاخانہ کرنے کے لئے بھی۔ یہ سارے کا سارا باب ہی ہماری زندگی سے غائب ہو چکا ہے۔ مٹی کے ڈھیلوں سے استنجا کرنا تو ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں رہا۔ اور فلش سسٹم نے تو اب اس کو ناممکن بنا دیا ہے۔ جدید پاخانوں کے طریقۂ استعمال کے سیکھنے کے بعد ناپاک پانی کی چھینٹوں سے بچنا بھی کوئی ضروری نہیں رہا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جدید طرز کے لباس کے ساتھ عادت بنتا جا رہا ہے۔ ستر پوشی کو جدید تہذیب میں کوئی مقام ہی حاصل نہیں۔ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر پاجامہ بدل لینا اور باتیں کرتے رہنا مہذب طبقہ کے نزدیک کوئی عیب نہیں۔ کھانے پینے میں ہماری وہم پرستی کا عالم یہ ہے کہ ایک دوسرے کا جھوٹا پینا اور کھانا، ایک دوسرے کے تولیہ سے منہ پونچھ لینا گویا جہالت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ گھر بیٹھے ہوئے خود دوسرے کی بیماری خرید لینے کے مترادف ہے۔

مکان کی زیب و زینت کے متعلق کیا کہا جائے کہ زندہ کی تصاویر کا ہونا بھی گویا لازم ہے۔ کھانے پینے کے برتن، اٹھنے بیٹھنے کے لئے قالین اور صوفوں اور پہننے کے کپڑوں پر اگر تصاویر اور بعض شوقینوں کے مکانات میں تو فحش تصاویر نہ ہوں تو وہ گھر بہت ارذل سمجھا جاتا ہے اسی طرح ملاقات کے لئے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنا اور چھینک کر "الحمد للہ" کہنا۔ کسی کی موت پر "انا للہ" پڑھنا

کچھ نہیں۔ مریض کی عیادت اور جنازے کے ساتھ جانا اور میت کے رشتہ داروں سے تعزیت ہماری دوستی پر موقوف ہے۔ لیکن ہماری معاشرت سے خارج ہو چکا ہے اور وہ بھی صرف بڑے لوگوں کے ساتھ محدود ہو کر رہ گیا ہے پیدائش کے وقت بچوں کے کانوں میں اذان اور کرتے وقت یٰسٓ شریف پڑھنے کے لئے تو کوئی موقع ہی نہیں رہا۔ کیونکہ آخر دم تک انجکشن کا سہارا ہماری زندگی کا جزو ہو گیا ہے۔ جس کے لئے بعید سے بعید مقامات سے بڑی سے بڑی فیس پر ڈاکٹروں کو بلانا کوئی قرابت کا حق ادا کر دینا شمار ہوتا ہے۔ اور یٰسٓ کی طرف اگر کسی کا خیال جائے بھی تو اس کے لئے کسی حافظ کی تلاش کرنے کی ذلت کون اٹھائے۔

یہ چند مثالیں اس لئے پیش کی گئی ہیں کہ ہم سب مل کر اپنی کتاب زندگی کے اوراق لوٹائیں اور ایک بار ان کو غور کے ساتھ پڑھیں اور ہر شخص اپنی اپنی جگہ خود یہ انصاف کرے کہ ان مقامات پر بھی ہمارے دین کی کچھ ہدایات موجود ہیں؟ اور آج ہم کس حد تک اُن پر عامل ہیں۔ یہ صرف دوسری اقوام کی صحبت و محبت کے نتائج سے ان ہدایات کے مخالف طریقے ہماری زندگی کا ایسا جزو بن چکے ہیں کہ ان کو علیحدہ کرنا گویا کہ ایک عزیز تر عضو کا کاٹ کر علیحدہ کرنا ہے۔ یہ جو کچھ عرض کیا گیا۔ اس عظیم خطرے کے پیش نظر ہے۔ جس کے بادل ہمارے آسمانِ زندگی پر چاروں طرف سے گھرتے چلے آ رہے ہیں

غور کرنا یہ ہے کہ یہ ہماری اسلامی زندگی اور ہماری قومی بقاء کے اسباب ہیں یا بنیادی معاشرت کا شیرازہ بکھیرنے کے آثار ہیں۔ دنیا کی تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ جب کوئی قوم کسی دوسری قوم کو فتح کرنا چاہتی ہے تو اگر اس میں فہم ہو تو وہ صرف ہتھیاروں کے ذریعے ان کو فتح نہیں کرتی۔ بلکہ سب سے پہلے اُن کی زبان اور معاشرت پر قبضہ کرتی ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد یہ قوم خود بخود اپنے ہتھیار ڈال کر اُس قوم میں شامل ہو جانا اپنے لئے باعث فخر سمجھنے لگتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور جب کسی قوم کی تہذیب اور اس کا تمدن اس طرح فنا ہو جاتا ہے۔ تو پھر ان کا پتہ چلانے کے لئے طبقات الارض کے ماہرین کو بیسیوں فرلانگ زمین کھود کھود کر صحیح پتہ چلانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیا مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ "کرۂ ارض" کے فاتح بن کر پھر اس طرح مفتوح ہو جائیں کہ ان کی تہذیب کے آثار کا پتہ چلانا بھی مشکل ہو جائے فردا محشر میں ہم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے جن پر ایمان لانے کا دعوےٰ رکھتے ہیں۔

---

...فت روزہ

ترجمان

...ایل نمبر ۱۳۲ ے

جمعہ ۱۴ر جنوری ۱۹۶۶ء بمطا...

تاشقند

مشترکہ

تاشقند کانفرنس ختم ہو گئی ہے اور پاکستان ...شتمل مشترکہ اعلامیہ شائع ہو گیا ہے۔ اس اعلامیہ ...کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ پاکستان اور اس کے ...جارحیت کے مقابلہ میں پاکستان کا پلہ ...سی شرط پر اڑے رہے۔ بغیر جارح اور شک ...ور مفاہمت کا ہاتھ دراز کر دیا۔ جس کی ...

مشترکہ اعلامیہ

صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت ...اور بھارت کے موجودہ تعلقات پر بحث کے بعد ...درمیان پرامن اور معمول کے مطابق تعلقات بحا... مفاہمت کے جذبات اور دوستانہ تعلقات کو ...حصول کو پاکستان اور بھارت کے ساتھ کروڑ عو...

پاکستان کے صدر اور بھارت کے وزیر ...کے منشور کے مطابق اچھے ہمسایوں کے سے ...صرف کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ انہوں ...اپنے تنازعات پرامن ذرائع سے طے کرنے ...انہوں نے اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں کے ...برصغیر پاک و بھارت کے امن، نیز دونوں ملکو... پس منظر میں مسئلہ جموں و کشمیر پر بات چیت ...

صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت اس ...دونوں ممالک کی مسلح فوجوں کو ۵ اگست ۱۹۶۵ ...فریق فائر بندی لائن پر فائر بندی کی شرائط کی ...پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات ایک د... اصول پر استوار کئے جائیں گے۔

صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت ا...

ضمیمہ

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

ایل نمبر ۷۱۳۲ — فون نمبر ۶۷۷۱۵

جمعہ ۱۴ر جنوری ۱۹۶۶ء بمطابق ۲۱ر رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ

تاشقند اعلان

## مشترکہ اعلامیہ

تاشقند کانفرنس ختم ہوگئی ہے اور پاکستان و بھارت کے سربراہوں کی طرف سے نو نکات پر مشتمل مشترکہ اعلامیہ شائع ہوگیا ہے۔ اس اعلامیہ کے سیاسی مضمرات کی بحث میں پڑے بغیر یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ پاکستان اور اس کے صدر کی طرف سے انتہائی فراخدلانہ رویہ کا اظہار ہے بھارتی جارحیت کے مقابلہ میں پاکستان کا پلہ بھاری رہنے کے باوجود صدر پاکستان نے اپنی کسی شرط پر اڑے رہے۔ بغیر جارح اور شکست خوردہ حریف کے ساتھ فیاضانہ دوستی اور مفاہمت کا ہاتھ دراز کر دیا۔ جس کی نظیر کم از کم موجودہ سیاست میں ہرگز نہیں مل سکتی۔ (ک)

### مشترکہ اعلامیہ کا مکمل متن،

صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت نے تاشقند میں ملاقات کی۔ انہوں نے پاکستان اور بھارت کے موجودہ تعلقات پر بحث کے بعد اس پختہ عزم کا اعلان کیا۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان پرامن اور معمول کے مطابق تعلقات بحال کئے جائینگے اور دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان مفاہمت کے جذبات اور دوستانہ تعلقات کو فروغ دیا جائے گا۔ انہوں نے ان مقاصد کے حصول کو پاکستان اور بھارت کے ساٹھ کروڑ عوام کی بہبود کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل قرار دیا

---

پاکستان کے صدر اور بھارت کے وزیر اعظم، پاکستان اور بھارت کے درمیان اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اچھے ہمسایوں کے سے تعلقات قائم کرنے کے لئے پوری کوششیں صرف کرنے پر متفق ہوگئے ہیں۔ انہوں نے اس منشور کے تحت طاقت استعمال نہ کرنے اور اپنے تنازعات پرامن ذرائع سے طے کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔

انہوں نے اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کا جاری رہنا اس علاقہ خصوصاً برصغیر پاک و بھارت کے امن، نیز دونوں ملکوں کے عوام کے مفاد کے حق میں نہیں ہے اسی پس منظر میں مسئلہ جموں و کشمیر پر بات چیت کی گئی اور ہر دو فریقوں نے اپنا موقف پیش کیا۔

---

صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت اس بات پر متفق ہوگئے کہ ۲۵ر فروری ۱۹۶۶ء تک دونوں ممالک کی مسلح فوجوں کو ۵ر اگست ۱۹۶۵ء کی پوزیشن پر واپس بلالیں گے۔ اور دونوں فریق فائر بندی لائن پر فائر بندی کی شرائط کی پابندی کریں گے۔ دونوں سربراہوں نے اتفاق کیا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں عدم مداخلت کے اصول پر استوار کئے جائیں گے۔

---

صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت اس بات پر متفق ہوگئے کہ دونوں فریق ایک دوسرے ملک کیخلاف ہر قسم کے پراپیگنڈے کی حوصلہ شکنی کریں گے۔ اور ایسے پراپیگنڈے کی حوصلہ افزائی کرینگے۔ جس سے دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو فروغ ہو۔ دونوں سربراہوں نے فیصلہ کیا کہ پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر اپنی اپنی جگہوں پر واپس چلے جائیں گے۔ اور دونوں ملکوں کے سفارتی مشنوں کے فرائض کو معمول کے مطابق بحال کیا جائے گا۔ دونوں حکومتیں سفارتی تعلقات میں ۱۹۶۱ء کی وی آنا کنونشن کی پابندی کریں گی۔ پاکستان کے صدر اور بھارت کے وزیر اعظم پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارتی اور اقتصادی تعلقات، مواصلات اور ثقافتی تبادلوں کی بحالی کے اقدامات پر غور کرنے پر متفق ہوگئے۔ انہوں نے اس ضمن میں دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ معاہدوں پر عمل درآمد کرنے کے اقدامات پر غور کرنا بھی منظور کر لیا۔

---

پاکستان کے صدر اور بھارت کے وزیر اعظم نے اتفاق کیا کہ وہ اپنے متعلقہ حکام و جنگی قیدیوں کے تبادلے کی ہدایات جاری کریں گے۔ دونوں سربراہوں نے فیصلہ کیا کہ فریقین مہاجرین اور غیر قانونی تارکین وطن کی بے دخلیوں کے سوال پر بات چیت جاری رکھیں گے۔ انہوں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ فریقین ایسے حالات پیدا کرینگے۔ جس سے دونوں ملکوں کے عوام کی بے دخلیوں کا سد باب ہو سکے۔ انہوں نے مزید اتفاق کیا کہ دونوں ملک وہ جائیدادیں اور اثاثے ایک دوسرے کو واپس کرنے پر بات چیت کرینگے۔ جن پر جنگ کے دوران قبضہ کیا گیا۔

---

دونوں ملکوں کے سربراہوں نے اتفاق کیا ہے کہ فریقین اعلیٰ ترین سطح پر نیز دوسری سطحوں پر بھی دونوں ملکوں کی براہ راست توجہ کے معاملات پر ملاقاتیں جاری رکھیں گے۔ فریقین نے پاکستان اور بھارت کی ایسی مشترکہ کمیٹیوں کے قیام کی اہمیت کو تسلیم کیا جو اپنی حکومتوں کو رپورٹ پیش کریں گی کہ مزید اقدامات کرنے کے لئے کیا فیصلہ کیا جائے۔

---

صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت نے روس کے لیڈروں۔ روسی حکومت اور خاص طور پر روسی وزراء کی کونسل کے چیئرمین کا نہایت شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی بے حد تعریف کی۔ کیونکہ انہوں نے موجودہ کانفرنس منعقد کرانے میں تعمیری، دوستانہ اور شریفانہ کردار ادا کیا۔ جس کی وجہ سے کانفرنس باہمی اطمینان کے نتائج پر منتج ہوئی۔ انہوں نے ازبکستان کی حکومت اور عوام کی طرف سے شاندار استقبال اور فیاضانہ مہمان نوازی کا بھی مخلصانہ شکریہ ادا کیا۔

انہوں نے روس کے وزیر اعظم کو دعوت دی کہ وہ اس اعلان پر بطور گواہ دستخط کریں۔

محمد ایوب خان • لال بہادر شاستری

صدر پاکستان • وزیر اعظم بھارت

## نصیحت کی بات

دنیا کا طلبگار تو دنیا کی طلب میں ذرا بھی جھجک (محسوس) نہیں کرتا۔ اور بغیر شرم و حیا کے دن رات سرگرم رہتا ہے۔ مگر خدا کا طالب شرم کرے (کہ) لوگ مضحکہ اڑائیں گے۔ کس قدر تعجب کی بات ہے۔ اگر آپ کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی محبوب حقیقی ہے۔ اور اس کے علاوہ سب فانی اور بیکار ہیں تو یقیناً اس راہ میں ہر چیز کو فدا کرنا ضروری سمجھئے ؎

عشق چوں خام است باشد بستۂ ناموس و ننگ
پختہ مغزانِ جنوں را کے حیا زنجیر پاست

## شاستری کی مرگِ مفاجات

مشترکہ اعلامیہ کے اعلان کے بعد دفعتاً نصف شب کو تاشقند میں ہی مسٹر شاستری وزیر اعظم بھارت کی موت واقع ہوگئی۔ یہ شادیِ مرگ ہے یا اجل ناکامی؟

آدمی بلبلہ ہے ایک پانی کا

# تحریک آزادی کشمیر کے لئے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی خدمات کا اعتراف

14 جنوری 1966 ص 2

## صدر آزاد کشمیر کا مراسلہ جمعیۃ کے ناظم عمومی کے نام

گرامی المرتبت محترم عبدالحمید خاں صاحب صدر حکومت آزاد کشمیر... اپنے ایک تازہ ترین مکتوب مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۶ء میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو تحریر فرماتے ہیں :-

"محترمی مولانا صاحب !

السلام علیکم !

آپ کا خط محررہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء ملا۔ شکریہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے تحریک آزادی کشمیر کے سلسلے میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں، کشمیری عوام ان کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔

والسلام

آپ کا مخلص

حمید

(عبدالحمید خاں)"

---

ایک ضروری اعلان

## سوانح امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ

### معتقدین امیر شریعت خصوصی توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ کے جملہ احباب و متوسلین کو خصوصی اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مرحوم کے جامع و مستند اور مفصل سوانح حیات، آپ کے تقریری و تحریری تبرکات اور آپ کے خلاف چلائے گئے مقدمات کی مفصل کارروائیوں کے جمع و ترتیب کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ پہلی قسط کے طور پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط و رقعات نیز ان کے ضمن میں حضرت کے جماعتی و غیر جماعتی بیانات وغیرہ کا مجموعہ بعد از رمضان جلدی ہی منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔

اسی کتاب میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی اور آخری زندگی کی بعض نادر تحریرات کے فوٹو بھی شامل ہوں گے۔ چونکہ یہ چیز افادۂ عام کے لئے ہے۔ اس لئے حضرت کے تمام معتقدین سے خصوصی التماس ہے کہ ایک تو حضرت کی زندگی کا کوئی ایک واقعہ یا واقعات جس صاحب کو بھی معلوم اور یاد ہوں، نیز جن صاحب کے پاس حضرت کا کوئی خط یا رقعہ یا کوئی تحریر اور بیان محفوظ ہوں براہ کرم پہلی فرصت میں میرے نام ارسال فرمائیں۔ جو صاحب اپنا عطیہ، خط رقعہ یا کوئی تقریری تبرک واپس لینا چاہیں۔ ان کو بعد از نقل و عکس (فوٹو) بعینہ واپس کر دیا جائیگا۔

لیکن مقصد کی اہمیت کے پیش نظر روایتی بخل سے ہرگز کام نہ لیا جائے۔ تاکہ یہ یادگار مجموعہ احسن و اکمل طور پر اشاعت پذیر ہو سکے اور بعد میں کسی بزرگ و دوست کو شکایت اور گلہ کا موقعہ نہ ملے۔ مزید یہ کہ جیسے پہلے بعض اصحاب نے حضرت مرحوم کی سیرت و سوانح کے نام پر دو تین غیر مستند کتب شائع کر کے حضرت کی جماعت کو بہت سے غیر حقیقی اعتراضات اور بلاوجہ و ضرورت تنقیدات کا مفت میں نشانہ بنا دیا ہے اور اب بھی بعض حضرات اپنے خاص رجحان اور افتاد طبع کے مطابق جمع کئے ہوئے مواد کو حضرت کی سیرت و سوانح کے نام پر شائع کرنے کی طیاری میں مصروف ہیں۔ جس کی اشاعت پر اور بھی بہت سے اعتراضات و تنقیدات کا خطرہ یقینی ہے تو اس خدشہ کے ازالہ کے لئے حضرت کے صحیح خاندانی حالات اور واقعات زندگی جو آپ نے اپنی زندگی میں خود لکھوائے۔ جن کے ذریعہ کئی دینی معاملات اور سیاسی واقعات کی حقیقت کشائی ہوتی ہے۔ اور وہ حضرت کی ذات خاندان اور جماعت کے متعلق سب سے بڑی سند اور حرف آخر کا درجہ رکھتے ہیں۔ اب ان کی اشاعت ناگزیر ہو گئی ہے۔

اتنی طویل تاخیر بھی مشیئت و حکمت الٰہیہ کے تحت مجبوراً واقع ہوئی ورنہ مجھ ناچیز و خطرہ سے زائد اور کس کو ان تبرکات کی اشاعت کے لئے فکر اور بے قراری ہو سکتی تھی۔ یا ہے؟

لہٰذا مکرر اور پرزور التماس ہے کہ جملہ مخلصین تساہل اور غیر ضروری احتیاط کر کے اس سلسلہ میں فقیر سے مکمل اور بھرپور تعاون کریں۔ تاکہ یہ نادر تاریخی ذخیرہ اپنی اصل صحیح شکل میں جلدی سے جلدی منظر عام پر آ سکے۔ حضرت کے خطوط معہ مکاتیب اور واقعات و بیانات کا پہلا مجموعہ ۲۰×۳۰/۸ یا ۲۰×۲۶/۸ سائز کے قریباً اڑھائی پونے تین سو صفحات پر مشتمل ہوگا۔ کتابت، کاغذ اور طباعت انشاء اللہ معیاری اور جاذب قلب و نظر ہوگی۔

امید ہے کہ آپ حضرات اس التماس کو صدا بصحرا ثابت نہ کرتے ہوئے عملی تعاون نیز دعاء خیر و برکت سے یاد فرما کر مجھے شکر گذاری کا موقعہ عنایت فرمائیں گے۔ تفصیلات دریافت کرنے کے لئے جملہ احباب اور بزرگ راقم سے حسب ذیل پتہ پر براہ راست ربط قائم کریں۔

الداعی الی الخیر - ابن امیر شریعت فقیر سید ابو معاویہ ابوذر عطاء المنعم الحسنی البخاری

مدیر مدرسہ احرار الاسلام و مہتمم "بخاری اکادمی"

کاشانہ معاویہ ۲۳۲ کوٹ تغلق شاہ ملتان شہر - جمعۃ المبارک ۷ جنوری ۱۹۶۶ء

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور ——— جمعہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء

# تاشقند کانفرنس کے بعد

آج ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو جبکہ ترجمان اسلام کی کاپی پریس میں جا رہی ہے، تاشقند کانفرنس کا آخری دن ہے۔ اب تک کی کارروائی سے یہ ظاہر ہی معلوم ہوتا ہے کہ کانفرنس نتیجہ خیز نہیں رہی اور نشستند و گفتند و برخاستند بلکہ خورد و نوشیدند سے آگے نہ بڑھ سکی۔ دونوں طرف کے وفود نے روسی وزیر اعظم کے ہمراہ کچھ رقص و سرود کی محفلوں میں شرکت کر لی، کچھ دعوتوں، تقریبات میں شمولیت کر لی اور کچھ سیر و تفریح میں وقت گذار دیا۔ گفتگو میں بھی ہوئیں اور خاصی طویل اور کئی بار ہوئیں۔ لیکن بات کا سرا کہیں سے بھی ہاتھ نہ آ سکا۔ ممکن ہے آج آخر شب تک کوئی رسمی اعلامیہ میزبان حکومت کی پاس خاطر تیار کر لیا جائے اور اپنے اپنے ملکوں کو خالی ہاتھ لوٹنے کے تاسف میں کچھ کمی کرنے کی کوشش کر لی جائے لیکن صورت حال بظاہر روز اول کی طرح ہی ہے۔ اب آخری اعلان سے ہی یہ پتہ چلے گا، کہ روس ابھی اپنی سعی جاری رکھے گا، یا معاملہ کو اس کانفرنس کے خاتمہ کے ساتھ ہی ختم کر دے گا۔ نیز یہ کہ اس مسئلہ پر آئندہ اس کا کیا رویہ رہے گا۔

بہر حال تاشقند کانفرنس اگر بالکل ناکام ہو گئی تو اس کی اولین اور بڑی ذمہ داری مسٹر شاستری پر ہی عائد ہو گی۔ کہ انہوں نے ایک ایسے سنہری موقعہ کو گنوا دیا، جو ایشیا کے مستقبل کی پر امن تعمیری تبدیلیوں کا نقطۂ آغاز بن سکتا تھا جو مشرق کے لئے حقیقی آزادی و استحکام کی راہ ہموار کرنے کا ثابت ہو سکتا تھا۔ جس کے حصول کے بعد ایشیائی عوام، یورپ کی سامراجی طاقتوں کی ہر دست برد سے آئندہ کے لئے محفوظ و مامون ہو جاتے، اور انجام کار جو خود بھارت والوں کے لئے خوشحالی، ترقی و امن و عافیت کا باعث بن جاتا۔

اس کے بعد بالواسطہ طور پر اس کی ناکامی کی ذمہ داری مغربی طاقتوں پر عائد ہو گی جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد کا وقت قریب آتے ہی اپنی درپردہ دوڑ دھوپ تیزی کے ساتھ شروع کر دی تھی۔ تاکہ ایشیا کے اس اہم ترین و پر خطر نزاع کے حل کا سہرا روس کے سر نہ بندھ جائے۔ مشرقی معاملات میں روس کے کردار کو فیصلہ کن وزن حاصل نہ ہو جائے۔ ان مغربی طاقتوں کا اپنا اثر و رسوخ ہمیشہ کے لئے زائل ہو کر نہ رہ جائے اور اپنی جن سیاسی و سیسہ کاریوں کے لئے مغربی سامراج نے کشمیر جیسے مسائل ایشیا میں پیدا کئے، ان کا خاتمہ نہ ہونے لگے۔

ایشیا کے جسد سیاسی کے متعدد حصوں پر یہ زخم برطانوی امریکی سیاست کے ڈالے ہوئے ہیں، جنوبی ویت نام، لاؤس جنوبی کوریا، فلسطین، کشمیر، ملائشیا ایسے گہرے ناسور ہیں جن سے ایشیا کی سیاست مضمحل و کرب ناک بن کر رہ گئی ہے اور یہاں کے عوام کا حال و مستقبل بدترین عمل ریزی و تباہ کاری کے سر پر منڈلاتے ہوئے خطرات کی زد میں گھر گیا ہے۔ ان زخموں میں سے کسی ایک کا اندمال بالخصوص کشمیر و فلسطین کا اندمال دوسرے تمام زخموں کے اندمال کا ذریعہ و باعث بن سکتا تھا، اور یہ اہل مغرب کو گوارا نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس طرح ان کی سیاسی بازی گری کی تمام بساط ہمیشہ کے لئے الٹ کر رہ جائے گی۔

لیکن غور کیجئے تو امن و مفاہمت کی ان کوششوں کی ناکامی کے نہایت دور رس اثرات آخر میں ساری دنیا کے لئے بھی المناک و تباہ کن نکلیں گے۔ خیر طاقتیں بھی اس کی لپیٹ میں بالآخر آ کر رہیں گی، اور ان کی یہ تدبیر کہ مستقبل کی جنگ یورپ و امریکہ کے بجائے صرف ایشیا و افریقہ کے میدانوں میں لڑی جائے دھری کی دھری رہ جائیگی۔

"تاشقند کانفرنس کی ناکامی کے بعد یہ بات تو یقینی ہے کہ ایشیا کی سیاست کا نقشہ بدلے گا اور چین سے انڈونیشیا تک ایک نئی قسم کی لائن آف ایکشن قائم ہو کر رہے گی۔

اس وقت ایشیا میں چین، پاکستان، انڈونیشیا اور مصر کو ہی ایسی سیاسی پوزیشن حاصل ہے جو مغربی سامراج کے لئے چیلنج بن گئی ہے، اور یہ ہی چار ملک امریکہ و برطانیہ کی مہربانیوں سے ایسے مسائل کی زد میں آئے ہوئے ہیں، جو ان کے لئے موت و حیات کا درجہ رکھتے ہیں۔ ممکن ہے مغرب ملکوں کے خصوصی حالات و فلسطین کے معاملات کی بنا پر مصر کو ذرا لچک دار پوزیشن اختیار کئے رکھنا پڑے، لیکن اول الذکر تینوں ملکوں کے لئے اپنی سالمیت، بقاء و تحفظ کی خاطر نیز اپنے کردار کو صحیح و مکمل طور پر انجام دینے کی غرض سے ایک ہی طرح کی لائن آف ایکشن متعین کرنا پڑے گی۔ اس کے بعد جنوب مشرق میں امریکہ و برطانیہ کی دست درازیاں اور بھارت و مشرق وسطیٰ میں امریکہ و برطانیہ کی درپردہ شیطنتیں ایک ایسی نازک صورت حال کو جنم دینے کا باعث بن جائینگی جو بالآخر امن عالم کے لئے آتشگیر ثابت ہو گی

وہ لوگ سخت فریب و کوتاہ اندیشی میں مبتلا ہوں گے جو یہ سمجھ کر مطمئن ہو جائیں گے کہ پاک بھارت نزاع کا مسئلہ پھر طویل گفت و شنید کی نذر ہو گیا ہے اور ماہ و سال کی آغوش میں ڈھیر بنا چلا جائے گا۔

وہ آگ جس کی چنگاریاں برطانوی اقتدار نے برصغیر سے اپنا تسلط سمیٹتے وقت پھینکی تھیں، جو داخلی کشمیر میں گذشتہ ۱۸ سال سے لگی ہوئی ہے، جسے رن کچھ کے میدان میں ہوا دی گئی، اور جس کے شعلے حال ہی میں واہگہ سے سیالکوٹ تک بھڑکائے گئے، اب وہ آگ طویل مذاکرات کے پانی کے چھینٹوں سے سرد نہیں پڑ سکے گی۔

اب وہ شعلہ مجسم بن گئی ہے، اس کی لپیٹیں اگر ایشیا کے امن و استحکام کو خاکستر کریں گی تو برطانیہ اور امریکہ کی جمہوریت کو بھی جلا کر خاک کر دیں گی۔

دنیا کی تاریخ میں بڑی بڑی تباہیاں چھوٹی چھوٹی ناانصافیوں کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ کشمیر و فلسطین میں تو عہد حاضر کی بہت بڑی ناانصافی عمل میں لائی گئی ہے اور یہ کیسے بے نتیجہ رہ سکتی ہے۔

ہم آخر میں نہایت دل سوزی کے ساتھ اپنے اہل وطن اہل ملت اور اصحاب قیادت و اقتدار سے عرض کریں گے کہ وہ مستقبل کے خطرات کو محسوس کریں۔ موجودہ تلخ تجربہ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ انہیں نہ صرف کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے بلکہ اپنے تحفظ و بقاء کے لئے بھی آگ و خون کی آزمائشوں سے گذرنے کے حوصلے تیار رہنا چاہیئے۔ ان کی کامیابی و فتح مندی اور حصول مقصد کے لئے نہ روس کی معاونت کام آئے گی اور نہ امریکہ کی عنایت۔ جس طرح اب انہوں نے سترہ دنوں میں خدا کی نصرت خاص کے سہارے دشمن کے پے در پے عیارانہ و سفاکانہ حملوں سے اپنے آپ کو بچایا ہے، آئندہ بھی صرف خدا کی اعانت ہی کام آنے والی ہے، اور اس کے لئے ملت کے فکر و عمل کو قرآن و سنت کے احکام پر استوار کرنا ضروری ہے۔ خدا کے واسطے غفلت و خود فراموشی کو فوراً ختم کر دیجئے۔ احکام الٰہی سے روگردانی کی روش چھوڑ دیجئے۔ دین کو اوپر سے نیچے تک اپنی زندگیوں کا معمول بنا لیجئے۔ بچے بچے کو جہاد و شہادت کے لئے تیار کرتے رہیئے۔ تاکہ جب بھی کفر کی جارحیت کا طوفان اٹھے آپ کی اسلامیت اس کے لئے سپر بن سکے۔ (ک)

## عبرت خیز اور اندیشناک

ایک خبر

"لاہور ۸ جنوری۔ آج شام پرنسپل پبلک ہیلتھ اسکول کی رہائشی گاہ واقعہ منٹگمری روڈ پر ایک محفل رقص و سرود منعقد ہوئی۔ جس میں پبلک ہیلتھ اسکول میں زیر تربیت "طالبات" نے حصہ لیا۔ اس محفل میں "طالبات اور اسکول اسٹاف" نے شرکت کی۔" (نوائے وقت ۹ جنوری ۱۹۶۶ء)

خبر آپ نے ملاحظہ فرمالی۔ یہ بھی جان لیجئے کہ ۸ جنوری کو رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ تھی اور یہ نہ سمجھ بیٹھئے کہ اس اسکول میں تربیت پانے والی یہ "طالبات" بچے کھچے مسلمان بلکہ یہ جوان العمر اور بعض کافی عمر کی ذمہ دار خواتین ہوں گی پبلک ہیلتھ سروسز میں ملازمت کرنے والی ہوں گی۔ ہیلتھ کے پیشے و کام کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقۂ ملازمت میں گھر والوں اور خاندانوں سے واسطے رکھتی ہوں گی۔ جب وہ اپنی اس پیشہ ورانہ تربیت کے ساتھ رقص و سرود کا یہ سبق پڑھ کر اپنی اپنی تعیناتیوں پر واپس جائیں گی تو سوچئے کہ ان حلقوں میں کس قسم کا ذہنی و اخلاقی اثر ڈالیں گی۔

افسوس ہے کہ قدرت کی پے در پے تنبیہات کے باوجود ہمارے فکر و عمل کی بدراہ روی ختم ہونے کو ہی نہیں آتی۔ بلکہ سراسر فساد کے بعد اس میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے گویا ع "بڑھتا ہے شوق گنہ ہر سزا کے بعد"

حالانکہ ابھی اس ملک میں ہنگامی حالات نافذ ہیں۔ ابھی ہم دشمن کے خطرناک ارادوں کی زد سے نکلے ہیں۔ مگر اس کے باوجود نہ ان اندیشوں کی پروا، اور نہ خدا و رسول کی شرم ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر پس امروز بود فردائے (ک)

# رمضان المبارک اور معرکۂ بدر

(احمد حسین کمال)

ماہ رمضان المبارک کو جہاں بلند ترین روحانی عظمت کا مقام حاصل ہے اور اللہ کے نیک و خاص بندے اس ماہ میں صدیقوں کی منازلِ سلوک و عرفان طے کر لیتے ہیں۔ وہاں اس ماہ محترم کو اسلام کی دعوتی و ملی تاریخ میں بھی ایک اہم اور فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے اس ماہ مقدس میں بدر کا وہ واقعہ پیش آیا، جس نے مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ انسانیت کی تاریخ کا رُخ تبدیل کر دیا۔

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت نبوت کے بعد دینِ حق کا جو پیغام گمراہ و بے راہ انسانیت کو دیا، اس کے نتیجہ میں ۱۳، ۱۴ سال کی جانگسل محنت کے بعد تین سو تیرہ آدمیوں کا ایک قافلہ تیار ہوا تھا۔ جو اس شمع ہدایت کو فروزاں رکھنے کے لئے یثرب میں جمع ہو گیا تھا۔

مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے واقعہ نے حق و باطل کے درمیان وہ خطِ جلی کھینچ دیا تھا جو ایک دوسرے کو چیلنج کرنے والا تھا۔ اور واقعۂ بدر نے اس چیلنج کو ایک فیصلہ کن معرکہ بنا کر کھڑا کر دیا۔

بلاشبہ ہم اس واقعہ کو دنیا کی عام جنگوں پر قیاس نہیں کر سکتے۔ عام جنگیں جو شخصی نسلی، قومی یا وطنی مفادات کی خاطر لڑی جاتی ہیں اور جن میں انہی اعتبارات سے اقدام و دفاع کی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں، ان میں سے کسی ایک بات کا بھی اطلاق واقعۂ بدر پر نہیں ہوتا۔ بدر کے معرکہ کو اگر جنگ کے نام سے تعبیر کیا جائے تو اس میں کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں پائی جاتی، جو ابتدا سے اب تک جنگوں کے مقاصد و مہمات میں داخل رہی ہے۔ معرکہ بدر نہ دو نسلوں کا باہمی ٹکراؤ تھا نہ دو قوموں کا۔ نہ یہاں ملک گیری کا کوئی نزاع تھا نہ حکمرانی کا۔ حتیٰ کہ کسی قسم کی اقتصادی و معاشی کشمکش کا بھی یہاں کوئی وجود موجود نہیں تھا جنگوں کے مقاصد و تاریخ میں عموماً یہ ہی باتیں شامل رہی ہیں۔ پھر ہم معرکۂ بدر کو کس طرح ایسی جنگوں کے ذیل میں بیان کر سکتے ہیں جو کسی جارحانہ یا مدافعی مقصد کے لئے لڑی جاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ معرکہ جس میں ایک طرف باپ تھا تو دوسری طرف بیٹا۔ ایک طرف ایک بھائی تھا تو دوسری طرف دوسرا بھائی۔ اور جو ایک ہی نسل، ایک ہی خاندان، ایک ہی وطن قوم اور ایک ہی سرزمین کے افراد کے درمیان برپا ہوا تھا۔ صرف دو نظریوں، دو طبقوں اور دو اخلاقی و علمی زاویوں کے درمیان بقائے وجود کے لئے برپا ہوا تھا۔

یہ ڈیفینس اور اوفینس کے ادنیٰ محرکات کے تحت لڑی جانے والی جنگ نہ تھی اس میں حصہ لینے والے فریق اپنا سب کچھ داؤں پر لگانے اور قربان کر دینے کے لئے میدان میں آ گئے تھے۔

نادان ہیں وہ لوگ جو اسلام کے اس اولین معرکۂ جہاد کو عام جنگوں کی ذیل میں رکھ کر اس پر تاریخ کا کا ایسا غول چڑھانا چاہتے ہیں جو مادی مفادات کے تقاضوں و محرکات کا تیار کردہ ہے۔ واقعہ بدر کی تاریخی عظمت و اہمیت تو یہ ہے کہ اس نے اسلام کے اولین فرزندوں کو وہ عظیم کردار انجام دینے کے قابل بنایا، جو آگے چل کر عالم انسانیت کے لئے روشنی و ہدایت کا واحد ذریعہ بنا

رمضان کے مبارک و مقدس مہینہ میں جہاں ان کی روحانی و نفسانی تربیت جاری تھی وہاں معرکۂ بدر کے ذریعہ انہیں جاں سپاری و سرفروشی کی تربیت بھی دے دی گئی۔

یہ ۳۱۳ افراد جن کی زبانوں پر قرآن کی آیاتِ مقدسہ تھیں، جن کے دلوں میں ایمان و عقیدہ کی پختگی تھی۔ جن کے سینوں میں خدا و رسول کی محبت کی سرشاری تھی، جن کے نفس رضائے الٰہی کی خاطر رمضان کے احکام روزہ داری کی کیف آوریوں میں محو تھے، اور جن کے شب و روز رکوع و سجود اور قیام و قعود کی نیاز مندیوں کے لئے وقف ہو رہے تھے۔ انہیں اب شہادت گہ الفت میں اپنی جانیں پیش کرنے اور سرخرو ہو جانے کا بھی ایک عظیم موقعہ عطا فرمایا گیا تھا۔

یہ ۳۱۳ افراد جو اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور کے مقابلہ میں نکلے تھے، ان کے پاس دو گونی تیاریاں تھیں، ساز و سامان تھے اور ذرائع و وسائل تھے۔ جن کو دیکھتے ہوئے

یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ وہ اپنا دفاع کر رہے تھے یا حملہ آوری کے لئے آئے تھے۔ اہرین جنگ کے نزدیک تو یہ خودکشی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ قربانی و جاں نثاری کی وہ تیاری تھی، جو اس مقصد و مدعا، مشن و دعوت کو پورا کرنے کے لئے کرائی گئی تھی۔ جس کے لئے انہوں نے کلمہ پڑھا تھا۔ اپنے رب سے عہد و پیمان استوار کیا تھا۔ جس کے لئے وہ اپنے گھروں کو اور تعلقات و مفادات کو ترک کر کے مدینہ آئے تھے۔ دستِ خداوندی عین ماہ رمضان المبارک میں انہیں عالم کی امامت و سیادت کا فریضہ ادا کرنے کے لئے جان و تن کی بازی لگا دینے کی آخری تیاریاں کرا رہا تھا۔

اور الحمدللہ کہ وہ اس میں سرخرو اور کامران ہو کر نکلے۔ انہوں نے وہ حق ادا کر دیا، جو ان کے رب جلیل اور ان کے معلم و مزکی خلیل (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ان پر عائد ہوتا تھا

"رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ"

اس ماہ کی برکتوں اور عظمتوں میں بدر کے واقعہ کا شمول مسلمانوں کے تقویٰ و اخلاص کے درس کے ساتھ، جہاد و شہادت کی تیاریوں کا بھی عظیم سبق ہے اور اس بات کی ہدایت ہے کہ جارحانہ و مدافعانہ اقدام و تیاری کے سفر و خطرات کے چکر میں پڑے بغیر وہ صرف حق و صداقت کے لئے اور اللہ و رسول کی رضا کی خاطر جانیں دے دینے، سر کٹا دینے اور خون بہا دینے کے لئے میدان عمل میں نکل پڑیں۔

جن حضرات کے پتے کی چٹوں پر سرخ نشان (×) لگا ہوا ہے، ان کے نام آئندہ پرچہ

## ہدیۂ خلوص و نذرِ عقیدت

## شیخ الاسلام شیخ التفسیر حضرت علامہ

## مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

## امیر خدام الدین لاہور

(نتیجۂ فکر جناب محمد عبدالکریم صاحب صابر ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

واقفِ رمزِ خفی رمزِ جلی — شیخِ کامل حضرت احمد علی

ماہرِ تفسیرِ قرآن و حدیث — اللہ اللہ! ہر ادا جس کی بھلی

زہد و تقویٰ میں وہ آپ اپنی مثال — معترف ہیں دور و حاضر کے ولی

دینِ حق گھر گھر میں ہے پہنچا دیا — جس سے روشن آج ہر اک گلی

ہو گئے مخدوم وہ خدامِ دین — نہر جن سے علم و عرفاں کی چلی

جس کا کونہ کونہ منبعِ علم و کمال — جنت الفردوس ہے جس کی گلی

وہ مجاہد حق پرست و حق نواز — مچ گئی باطل میں جن سے کھلبلی

آخری اک شاخ شیخ الہند کی — اک معین وقت تک پھولی پھلی

ہے سگِ دربار یہ صابر آپ کا

پھول جائے اس کے دل کی بھی کلی

# جمعیۃ علماء اسلام کی امدادی سرگرمیاں

## مہاجرین کے امدادی کیمپ جہلم میں مزید سامان کی وصولی:

(۱) امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت درخواستی مدظلہ العالی، جناب خان غلام قادر خان صاحب نے خان پور سے بھیجے:۔ ۲۴ بنڈل۔ رضائی، تلائی، تکیہ، کھیس کپڑے وغیرہ ۲ بوری و ایک بڑا صندوق کپڑے، ۱ بورا برتن۔

(۲) ملک نیاز محمد خاں ٹھیکیدار خان پور:۔ رضائی ۳۵ دری ۳۸ تکیہ ۳۸ کپڑے زنانہ ۱۳ جوڑے کپڑے مردانہ ۹ جوڑے۔ سویٹر ۲۔ کوٹ ۱

علاوہ سامان حضرت درخواستی صاحب مدظلہ نے مبلغ ایک ہزار روپیہ بھی مہاجرین کے لئے عنایت فرمایا۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی بدست حافظ محمد حنیف صاحب نقد ۵۰۰/۰ روپے، ۱۷ بنڈل رضائی۔ دری کھیس و برتن و کپڑے وغیرہ

(۴) معرفت حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب لائلپور:۔ ۴ پیٹی صابن ۴۸ رضائی اور نقد ۵۰۰/۰ روپے۔

(۵) حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف ایڈیٹر المنبر ۱۰۰/۰ روپے نقد

(۶) جمعیۃ علماء اسلام ڈومیلی۔ کپڑے وغیرہ

(۷) حافظ سردار محمد صاحب جمعیۃ علماء اسلام خوشاب:۔ ۱ ٹرک رضائی۔ تلائی کپڑے کھیس، دری وغیرہ ۶ بوری گندم۔ ۱ بوری آٹا ۱۰ سیر ۳ من ۱۰ اول۔

(۸) صوفی خدا بخش صاحب چوہان لنڈی سیداں تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازی خاں — ۵۰۰/۰ روپے

(۹) منشی کریم بخش صاحب بمقام سمینہ ضلع ڈیرہ غازیخاں — ۵/۰ "

(۱۰) حاجی عبدالرشید صاحب کوٹ اعظم ضلع بہاولپور — ۱۰/۰ "

(۱۱) عزیزن صاحبہ " " " — ۱۰/۰ "

(۱۲) معرفت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ — ۲۵/۰ "

(۱۳) ماسٹر محمد افضل صاحب بمقام مجید تحصیل چکوال — ۴۸/۰ "

(معرفت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال)

(۱۴) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ و قنبر علی خاں معرفت مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور — ۱۵ بنڈل و بوری کپڑے، جوتے، صابن، برتن وغیرہ

(۱۵) مولانا عبدالقدوس صاحب، ولد حضرت مولانا نور محمد صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم ملہووالی ضلع کیمبلپور جمعیۃ علماء اسلام ملہووالی

معرفت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ۔ لحاف ۸۔ تلائی ۶ تکیہ ۱ چنگیر ۶۔ برتن ۵۵۔ توے ۳۔ کوٹ ۸۔ کھیس دری ۳۔ کپڑے۔

یکم جنوری ۱۹۶۶ء جاتلاں ضلع میرپور میں ۵۴ کنبوں میں مختلف اشیاء تقسیم کی گئیں۔

۳ جنوری ۱۹۶۶ء ۱۰ رمضان المبارک سلطانپور ضلع جہلم میں ۸۰۰ گرپھوہڑ (چٹائیاں) مہاجرین میں تقسیم کئے جائیں گے۔

(نوٹ) جاتلاں میں امدادی کیمپ کے سرپرست حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ نے مہاجرین سے خطاب فرمایا۔ (حافظ محمد اسحاق قریشی ناظم جمعیۃ علماء اسلام جہلم)

## کھاریاں ضلع گجرات

حضرت مولانا قاضی عبدالرحمن صاحب نے ۱۲/۶۵ کو اپنے علاقہ ضلع گجرات تحصیل کھاریاں میں مختلف مقامات پر چند رضاکار دوستوں کے ساتھ جن میں چودھری محمد امین صاحب کا نام نامی قابل ذکر ہے تبلیغی دورہ کیا اور مہاجرین جموں و کشمیر کی امداد کے لئے اپیل کی جس میں

(۱) موضع چھوریاں اور پنڈی ہاشم سے ۲۸/۸۰ روپے نقد کچھ بسترے۔ برتن اور پارچہ جات وغیرہ

(۲) موضع باہروال سے نقد ۳۴/۶۵ اور ۳۴/۲۵ روپے کی مالیت کے دانے کھیس۔ بستر۔ برتن اور پارچہ جات وغیرہ

(۴) موضع دہنر سے:۔ ۷/۵۰ کے دانے ۱۴/۹۲ نقد کچھ پارچہ جات لحاف کھیس وغیرہ

(۵) ترپڑانوالی سے نقد ۹/۰ روپے۔ کچھ پارچہ جات اور ۲½ بوری دھان جس کی قیمت ۴۷ روپے تھی۔

(۶) جنڈ سے:۔ نقد ۳۰/۰ کچھ بستر وغیرہ اور دھان جس کی قیمت ۴۷/۰ روپے تھی

(۷) بوریانوالی سے:۔ نقد ۷۰/۴۰ لحاف، کھیس، تکیے وغیرہ ۵۳/۱۹ روپے کے دانے

(۸) پنجن کسانہ سے:۔ نقد ۱۲/۰ روپے اور کچھ بستر برتن وغیرہ

یہ سب کچھ کپڑے اور رقم وغیرہ ہم نے اپنے مرکز جامع گنبد والی شہر جہلم کو پہنچا دی تھیں

(محمد شریف المعروف صوفی جامع مسجد جی ٹی روڈ پنجن کسانہ)

## امدادی کیمپ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام مہاجرین کشمیر کے امدادی سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ جہاں مہاجرین کو امداد کی ضرورت ہے وہاں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ سرپرست امدادی کیمپ بمعہ رضاکاران جمعیۃ پہنچ کر مہاجرین کو ان کی ضروریات کی اشیاء بہم پہنچاتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ان کے قلوب کو ایمان کی شمع سے منور کرتے ہیں

## جاتلاں ضلع میرپور میں جلسہ

معلوم ہوا کہ جاتلاں میں کچھ نئے کنبے آئے ہیں جنہیں امداد کی اشدت ضرورت ہے۔ تو یکم جنوری ۱۹۶۶ء کو رضاکاران جمعیۃ جہلم سامان لے کر جاتلاں پہنچ گئے۔ امدادی کیمپ کے سرپرست حضرت مولانا عبداللطیف صاحب کے ہمراہ مجاہد عبدالرحمن صاحب مرزا فقیر محمد صاحب، سالار جمعیۃ چودھری محمد انور پاشا ایم، بی، ڈی بھی پہنچ گئے۔ تقسیم سامان سے قبل حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے مہاجرین و عوام سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

۳ جنوری کو نیو سلطانپور نزد منگلا میں حضرت مولانا موصوف بمعہ رضاکاران تشریف لے گئے۔ وہاں بھی حضرت مولانا نے جہاد، ہجرت اور رمضان المبارک کے فضائل و برکات بیان فرمائے اور مہاجرین سے ہاتھ اٹھوا کر وعدہ لیا کہ ہم آئندہ شریعت اسلامیہ کی مکمل پابندی کریں گے۔ نیو سلطانپورہ میں ضرورت کے مطابق ۴۰۰ چٹائیاں تقسیم کی گئیں دیگر سامان ۲۲ دسمبر کو تقسیم کیا گیا۔ دیگر مقامات پر رضائی گدے۔ کھیس۔ دری، برتن۔ صابن، کپڑے وغیرہ تقسیم کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۲۱، ۲۲ دسمبر سلطانپور نزد منگلا ۱۴۷ کنبوں کے ۶۷۵ افراد میں ۱۰۶۰ اشیاء تقسیم کی گئیں

۲۳ دسمبر ہیملٹ منگلا ۹۶ " " ۵۱۴ " ۷۲۲ " "

یکم جنوری ۶۶ء جاتلاں ضلع میرپور ۵۴ " " ۲۷۰ " ۸۳۵ " "

۳ جنوری نیو سلطانپور ۱۳۱ " " ۶۴۲ " ۴۰۰ چٹائیاں " "

یاد رہے۔ یہ امدادی ۱۷ نومبر ۶۵ء سے شروع ہے۔ اس سے قبل مختلف مقامات پر ۲۶۸۴ کنبوں کے ۱۳۴۶۰ افراد میں ۱۲۲۰۹۷ اشیاء تقسیم کی جا چکی ہیں۔

(حافظ محمد اسحاق قریشی کیمبلپوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

## جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری، ڈیرہ اسمٰعیل خاں، میانوالی، سرگودھا

معرفت جناب فاضل حبیب اللہ صاحب رشیدی مدیر جامعہ رشیدیہ منٹگمری و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری۔ نقد ۵۰۰/۰ برائے اعانت مہاجرین

" ۲۰۰/۰ ایک مائی صاحبہ مجاہدین کی امداد کیلئے } موصول

نیز گرم کپڑے، لحاف، بسترے، دریاں، کھیس، مختلف پارچہ جات وغیرہ جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری مقامی طور پر منٹگمری میں آمدہ مہاجرین میں تقسیم کر رہی ہے۔

حاجی عظمت خاں صاحب بتوسط مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خاں — ۳۵ - ۰

حاجی عطاء اللہ شاہ صاحب ضلع میانوالی — ۴۸ - ۰

جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا منجانب

## ایک مراسلہ

# منٹگمری میں تقریر جہاد و شہادت پر پابندی اور مخلوط فلمی میچ

مدیر محترم! اسلام سنون!

منٹگمری میں مسئلہ شہادت کے بیان پر بعض علماء پر پابندیاں عائد تھیں اور یہ اسمال محرم کی بات ہے۔ نومبر ۶۵ء میں جہاد کانفرنس کے اجلاس میں مولانا محمد علی جالندھری کی تقریر جہاد پر پابندی ہوگئی تھی۔ رموز سلطنت خویش خسروان دانند

دسمبر ۶۵ء میں منٹگمری کی در و دیوار پر ایک مخلوط فلمی دنیا کے مرد عورتوں کا کرکٹ میچ والا اشتہار چسپاں تھا، جس پر کسی مشتہر کا نام ندارد بنتظم نامعلوم اور کھیل کھیلنے والے مرد و عورتوں کے نام نمایاں۔

منٹگمری کی دینی تنظیموں، اسلامی جماعتوں، مذہبی حلقوں اور جملہ مکاتیب فکر کے نمائندوں نے ایسے نامعلوم و مجہول اشتہار والے مخلوط کھیل کے خلاف پرزور احتجاج کیا، کہ ہنگامی حالات میں ایسا کھیل کھیلنا کسی صورت جائز و مناسب نہیں ہے۔

منٹگمری کی تاریخ میں تحریک ختم نبوت کے بعد ۶ ستمبر کے جہاد اور ۱۹ دسمبر والے مخلوط فلمی کھیل کے متعلق منبر و محراب سے لے کر بار روم کے ایوان تک اتفاق و اتحاد کی عجیب لہر دوڑ گئی۔ جمعیۃ علماء اسلام نے جملہ جماعتوں کی کانفرنس بلائی۔ اور پریس کانفرنسیں بھی ہوئیں۔ احتجاجی اجتماعی جلسہ عام کیا گیا صدر محترم، گورنر مغربی پاکستان، کمشنر ملتان ڈویژن، ڈپٹی کمشنر منٹگمری کو تاریں دی گئیں۔ اتمام حجت کے لئے بلدیہ کی دینی جماعتوں، مذہبی تنظیموں، سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد نے جناب مصطفےٰ زیدی صاحب ڈپٹی کمشنر منٹگمری سے ان کی کوٹھی پر ملاقات کی بمفصل بحث و تمحیص کے بعد ایک درمیانی راہ نکالتے ہوئے مفاہمت باہمی پر یہ قضیہ نامرضیہ اس طرح ختم ہوا کہ ڈپٹی کمشنر منٹگمری سید مصطفےٰ زیدی صاحب نے فرمایا کہ (۱) مخلوط کھیل نہ ہوگا۔ بلکہ جمہور کی رائے اسلامیہ کے مطابق مردوں، عورتوں کا الگ الگ کھیل ہوگا کہ یہ ڈیفنس فنڈ کے لئے کھیلا جاتا ہے۔

(۲) آئندہ کوئی غیر شرعی و لادینی اجتماع خلاف اسلام مجلس نہ ہوگی اور علماء سے مشورہ لیا جائے گا۔

(۳) زیر تعمیر آڈیٹوریم منٹگمری "نائٹ کلب" نہ ہوگا بلکہ قومی و ملی ہال تصور ہوگا۔

(۴) کسی جماعت، اخبار، پریس، دوکاندار، کارکن کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہ ہوگی۔

اس وفد نے ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شیخ ابراہیم صاحب سے ملاقات کی اور دونوں ذمہ دار افسروں نے وفد کو یقین دلایا کہ آپ مطمئن ہو کر واپس تشریف لے جائیں۔ سب اچھا ہے اور آپ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

مگر نتیجہ اور خلاصہ یوں ہوا کہ:۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے ۱۹ دسمبر کو منٹگمری سٹیڈیم کی

## احباب جمعیۃ سے ضروری گذارش

کسی جماعت کی ترقی و توسیع کے لئے اس کی اشاعت اس کی دعوت و اغراض و مقاصد اور اس کی حسن کارکردگی سے لوگوں کو روشناس کرانا ضروری ہوتا ہے۔

بحمدہ تعالیٰ جمعیۃ کا ترجمان اس فریضہ کو بحسن و خوبی سرانجام دے رہا ہے اور ترجمان اسلام معیاری پرچہ بن رہا ہے

جملہ احباب جمعیۃ سے گذارش ہے کہ رمضان کی رحمتوں اور خصوصی اثرات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ترجمان اسلام کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں۔ فقط والسلام۔ (مولانا) عبداللطیف ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم و سرپرست امدادی کیمپ مہاجرین (۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ)

## مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا داخلہ

دینی عربی تعلیم کے طلبہ کا داخلہ ۲ شوال سے ۱۵ شوال تک جاری رہے گا۔ آئندہ سال مولانا رحمت الدین صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور خدمات تدریس انجام دینگے۔

## ضروری اطلاع

اس مدرسہ کا کوئی مستقل سفیر نہیں ہے۔ صرف صوفی عبدالحکیم صاحب بعض اوقات رضاکارانہ طور پر دورہ کرتے ہیں۔ یا حاجی احمد حسین صاحب ناظم مدرسہ خصوصی طور پر بعض مقامات پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ہر دو حضرات کے پاس مہتمم کی دستخطی چٹھی ہوتی ہے۔ سنا ہے بعض عیار لوگ مدرسہ ہذا کے نام سے چندہ وصول کر لیتے ہیں۔ ہمیشہ مہتمم کے دستخط اور مدرسہ کی مہر ملاحظہ فرمالیں۔ (مولانا قاضی) مظہر حسین

---

بیچ ہوا۔ اور محبوب کھیل رچایا گیا۔ اور رائے عامہ، دینی تقاضوں، اسلامی رجحانات کے ساتھ یہ کھیل کھیلا گیا۔

اس مخلوط فلمی کھیل کے خلاف ہمہ مساجد میں خطیب صاحبان اور مسلمانوں نے احتجاج بلند کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے تاریں دے دی گئیں۔ پریس کانفرنس بلائی گئی اور مندرجہ ذیل جماعتوں نے عملی تعاون کیا اور متفقہ آواز اٹھائی گئی

(۱) جمعیۃ علماء اسلام (۲) جمعیۃ علماء پاکستان (۳) جمعیۃ اہلحدیث (۴) ..... (۵) ڈسٹرکٹ بار روم منٹگمری (۶) انجمن تبلیغ الاسلام (۷) انجمن اصلاح المسلمین (۸) ادارہ تعمیر اہلسنت (۹) بزم غلامان رسول (۱۰) جامعہ حنفیہ (۱۱) جامعہ فریدیہ (۱۲) جامعہ رشیدیہ (۱۳) نمائندگان نظام اسلام (۱۴) نمائندہ مسلم لیگ (۱۵) نمائندہ انجمن صحافیان۔

محترم گورنر مغربی پاکستان سے اپیل ہے کہ وہ توجہ فرما کر اس مخلوط فلمی کھیل اور بدعہدی کے متعلق تحقیقات فرما کر اہالیان منٹگمری کو مطمئن فرمائیں کہ ایسے حالات سے حکومت، حکام افسران کی بدنامی ہوتی ہے۔ والسلام!

## اعلانات

(نوٹ) مدارس وغیرہ کے داخلوں، جلسوں و دیگر اعلانات کے لئے ۵/- پیشگی آنا ضروری ہیں، ورنہ اعلانات کی اشاعت سے معذور تصور فرمائیں۔

**جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ جلسہ** ۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۲، ۳، ۴ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ جمعہ، سنیچر، اتوار کے ایام، جامعہ ہذا کے سالانہ جلسہ کے لئے تجویز ہوئے ہیں۔

(مولانا) فاضل حبیب صاحب رشیدی ناظم مدرسہ

**اعلان** مدرسہ محمدیہ نزد یونیورسٹی گراؤنڈ ۵ لیکسٹروڈ میں حفظ و ناظرہ قرآن مجید و دینی کتب کی تعلیم نہایت عمدہ و باقاعدہ انتظام ہے۔

مخیر حضرات سے استدعا ہے کہ رمضان کے مقدس مہینہ میں مدرسہ کی معاونت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

**المہند** عقائد علمائے دیوبند۔ قیمت ۶۲ - ۱ عربی معہ اردو بہترین کاغذ پر شائع کی گئی ہے ناشر۔ مکتبہ حنفیہ۔ مسجد گنبد والی۔ جہلم

### نقد و تبصرہ

## کلید قرآن

قرآن کریم کے صرف وہ الفاظ جن کی رو سے کوئی شخص بھی آیات یا مضمون قرآن کی تلاش نہیں کرتا اور جس کے حوالہ جات دس پندرہ عدد سے زیادہ ہیں ترک کئے گئے ہیں، جیسے انا۔ انا۔ الله۔ ما۔ من۔ عن وغیرہ، کیونکہ آیات تلاش کرنے کے لئے حتی الامکان آیت کا وہ لفظ لیا جاتا ہے جو کم حوالجات کا ہو۔ مگر اس کتاب میں ترجمہ تمام الفاظ قرآنی کا دیا گیا ہے۔ شروع میں صرف و نحو کا ایسا ضروری خلاصہ بھی دیا گیا ہے جو قرآن شریف کے سمجھنے میں ممد و معاون ہو۔ کوشش الہٰی پارہ وار بوں کی صورت میں پیش کئے گئے ہیں (پارہ کو ع) یاد رہے کہ قرآن پاک میں پارے کا رکوع کا ہندسہ سب سے نیچے ہوتا ہے (ع) مبلغین اور مناظرین و محققین و مصنفین کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ سائز $\frac{30 \times 20}{16}$ صفحات تقریباً سوا تین سو۔ گرد پوش دو رنگہ، لکھائی چھپائی بہترین۔ ہدیہ صرف چار روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ تعمیر حیات نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام۔ چوک رنگ محل لاہور)

**صندوق کی تبدیلی** بتاریخ ۲۲ دسمبر لیل پر لاہور سے ہو ہوکہ برات کی تھیں وہ بھی اس میں سوار ہوئیں۔ اڈا کاڑہ میں صندوق تبدیل ہوگیا ہے۔ منشی خاں وہاڑی میں جو کہ اکرہ ہے وہ براتی ان عزیز تھے۔ ان کا صندوق صحیح سلامت ہے وہ اپنا پتہ لکھیں، ہم آکران سے اپنا صندوق لے جائینگے اور ان کا ٹے جائیں گے۔

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۵

اگر ان کی صحابہ کرام محبت و عظمت دل میں ہے اور بلا استثناء ہے تو وہ فرقۂ حقہ کا فرد ہے اور اگر ذرا بھی اُن کی عظمت و عقیدت میں کمی یا دل میں اُن کی نسبت سے سوءِ ظن ہے تو اسی نسبت سے وہ فرقہ ناجیہ سے الگ ہے۔ پس حق و باطل کے پرکھنے کی پہلی کسوٹی اُن کی محبت و عظمت اور اُن کی دیانت اور تقوائے باطن کا اعتراف اور اُن کی نسبت قلبی اذعان و اعتقاد ہے۔ اس لئے جو فرقہ بھی بلا استثناء انہیں عدول و متقن مانتا ہے۔ وہی حسب ارشاد نبوی فرقہ حقہ ہے۔ اور وہ الحمد للہ اہل السنت والجماعۃ ہیں۔ اور جو اُن کے بارے میں بدگمانی یا بدزبانی کا شکار ہے۔ وہی حقانیت سے ہٹا ہوا ہے۔ اس لئے شریعت کے باب میں اُن کے بارہ میں کسی ادنیٰ دخل و فصل کا تو ہم پورے دین پر سے اعتماد اٹھا دینا ہے۔ اگر وہ بھی معاذ اللہ دین کے بارہ میں راہ سے اِدھر اُدھر ہٹے ہوئے تھے تو بعد والوں کے لئے راہ مستقیم پر ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور پوری امت اول سے لے کر آخر تک ناقابل اعتبار ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس لئے حسب مسلک علماء دیوبند جہاں وہ منفرداً اپنی اپنی ذات کے لحاظ سے تقی و نقی اور صفی و وفی ہیں وہیں بہ حیثیت مجموعی امت کی نجات بھی اُن ہی کے اتباع میں منحصر ہے۔ اور وہ بہ حیثیت قرن خیر من حیث الطبقہ پوری امت کے لئے نبی کے قائم مقام اور معیار حق تھے، پس جیسے نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے ہی ان کے اجماع کا منکر بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حتیٰ کہ ان کا تعامل بھی بعض آئمہ ہدایت کے یہاں شرعی حجت تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے جذباتی رنگ سے انہیں گھٹانا بڑھانا یا چڑھانا اور گرانا جس طرح عقل و نقل قبول نہیں کرتی۔ اسی طرح علمائے دیوبند کا جامع عقل و نقل مسلک بھی قبول نہیں کر سکتا، علمائے دیوبند اُن کی غیر معمولی دینی عظمتوں کے پیش نظر انہیں سرتاج اولیاء مانتے ہیں، مگر اُن کے معصوم ہونے کے قائل نہیں۔ البتہ انہیں محفوظ من اللہ مانتے ہیں جو ولایت کا انتہائی مقام ہے۔ جس میں تقویٰ کی انتہا پر بشاشۃ ایمان جوہر نفس ہو جاتی ہے۔ اور سنت اللہ کے مطابق صدور معصیت عادۃً ناممکن ہو جاتا ہے۔ ذاک اذا خالط بشاشۃ القلوب۔ اس مقام کے تقاضا سے ان کا تقویٰ باطن ہمہ وقت اُن کے لئے مذکر رہتا تھا۔ پس معصوم نہ ہونے کی وجہ سے اُن میں معصیت کا امکان تھا۔ مگر محفوظ من اللہ ہونے کی وجہ سے اُن میں معصیت کا صدور اور ذنوب کا اقدام نہ تھا۔ پھر اس طبقہ میں یہ امکانی معصیت کا احتمال بھی بیرونی عوارض یا طبیعت کی حد تک تھا۔ قلبی داعی تقویٰ کے پرکھے پرکھائے ہونے کی شہادت قرآن دے رہا ہے۔ اس لئے اگر عوام صحابہ میں سے کسی سے ابتدائی منزل میں طبعاً کوئی لغزش سرزد بھی ہوئی، تو جیسا کہ وہ قلبی داعیہ یا گناہ کے کسی ملکہ سے جو دل میں جڑ پکڑے ہوئے ہو، سرزد شدہ نہ تھی۔ ایسے ہی اس کا اثر بھی اُن کے قلبی ملکات و احوال یا باطنی تقویٰ تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے ایسی اتفاقی لغزش سے بھی اُن کی باطنی بزرگی جس کی خدا نے شہادت دی ہے متہم نہیں ٹھہر سکتی۔ پس ان مقدسین میں کمال زہد و تقویٰ اور کمال فراست و بصیرت کی وجہ سے جذبات معصیت مضمحل اور دواعی طاعۃ مشتعل تھے معصیت سے وہ ہمہ وقت بیگانہ تھے اور طاعۃ حق میں یگانہ۔ ایمان و تقویٰ اُن کے قلوب میں مزین اور کفر و فسوق اُن کے باطن میں مبغوض تر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ علماء دیوبند انہیں غیر معصوم کہنے کے باوجود بوجہ محفوظیت دین کے بارہ میں قابل تنقید و تبصرہ نہیں سمجھتے کہ بعد والے انہیں اپنی تنقیدات کا ہدف بنا لیں۔ بلکہ اُن کی آپس کی باہمی تنقید کو (جس کا انہیں حق تھا) نقل کرنے میں بھی رشتۂ ادب کو ہاتھ سے چھوڑ دینا جائز نہیں سمجھتے۔ چہ جائیکہ اُن کے باہمی تنقید و تبصرہ کے فعل سے امت مابعد کو اُن پر تنقید کرنے کا حقدار سمجھتے بلکہ اُن کی پاک باطنی اور تقوائے قلب کے منصوص ہو جانے کے بعد دین کے معاملات میں ان کی لغزش تا بحد خطا رہ جاتی ہے معصیت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے ان کے مشاجرات اور باہمی نزاعات میں خطا و صواب کا تقابل ہے حق و باطل یا طاعت و معصیت کا نہیں، اور سب جانتے ہیں کہ مجتہد خاطی کو بھی اجر ملتا ہے نہ کہ زجر۔ پس ان کے باہمی معاملات میں (جو نیک نیتی اور پاک نفسی پر مبنی تھے) حسب مسلک علماء دیوبند نہ بدگمانی جائز ہے نہ بدزبانی۔ یہ توجیہ کا مقام ہے نہ تنقید کا تِلْكَ دِمَاءٌ طَهَّرَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيْدِيْنَا فَلَا نُلَوِّثُ بِهَا اَلْسِنَتَنَا (عمر بن عبدالعزیز)

صحابہ کے بعد کوئی طبقہ بحیثیت طبقہ کے مقدس نہیں کہ پورے طبقہ کو پاک باطن اور بلا استثناء عدول کہا جائے لیکن پھر بھی اس امت مرحومہ کا کوئی قرن اور کوئی دور مصلحوں ہادیوں، مجددوں اور مقدسین سے خالی نہیں رہا۔ اور آئمہ علوم آئمہ ہدایت اور آئمہ کمالات ظاہر و باطن کی کمی نہیں رہی۔ علماء دیوبند کے مسلک میں ان تمام جواہر فرد افراد کی عظمت و جلالت یکساں ہے۔ خواہ وہ مجتہد مطلق آئمہ ہوں یا مجتہد فی المذہب۔ راسخین فی العلم ہوں یا آئمہ فنون۔ محدثین ہوں یا فقہاء۔ عرفاء ہوں یا حکماء اسلام۔ سب کی قدر و منزلت طبقہ نسبت ایمان و اسلام کا محافظ رہا۔ اور کوئی نسبت احسان و عرفان کا، بالفاظ دیگر ایک علمائے ظواہر کا رہا ہے، اور ایک علمائے بواطن کا۔ اور یہ دونوں طبقے تا قیام قیامت اپنے طبعی فرق و تفاوت کے ساتھ باقی رہیں گے اس لئے حسب مسلک علماء دیوبند اعتقاد و استفادہ کی یہ اعتدالی صورت بھی ان سب طبقات مابعد کے ساتھ قائم رہے گی۔ فرق اتنا ہے کہ صحابہ کے پورے طبقہ کے ساتھ یہ عظمت یکسانی سے قائم تھی کہ وہ سب کے سب عدول اور متقن مانے ہوئے تھے۔ لیکن بعد والوں میں متقن بھی ہیں اور غیر متقن بھی۔ اس لئے طبقۂ صحابہ کے بارہ میں تو موافقت کے سوا کسی مخالفت کا سوال ہی نہ تھا۔ لیکن طبقات مابعد میں چونکہ وہ قرن صحابہ کی خیریت مطلقہ اور خیریت عامہ قائم نہیں رہی، گو جنس خیر منقطع بھی نہیں۔ اس لئے ان میں عدول و غیر عدول دونوں قسم کے افراد ہوتے رہے۔ اس لئے موافقت کے ساتھ مخالفت اور اتفاق کے ساتھ اختلاف کا پہلو بھی قائم رہا۔ مگر علماء دیوبند نے اس موافقت اور مخالفت اور اتفاق و اختلاف کے دونوں ہی پہلوؤں میں رشتۂ اعتدال کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا نہ موافقت میں غلو کیا نہ مخالفت میں نہ کسی کو بے وجہ سامنے رکھ کر اُس کے مقابلہ میں مخالفت کو کوئی مستقل محاذ بنایا اور نہ بے وجہ کسی کو گروہی یا فرقہ واری انداز سے اپنا کر اس کی مدح و ثناء ہی کو مستقل موضوع قرار دیا شخصیتوں کی عظمت کے اقرار کے ساتھ ان کے صواب کو صواب کہا، اور خطا کو خطا۔ اور پھر خطا کا وہ علمی عذر بھی پیش نظر رکھا جو ایک اچھی اور مقدس شخصیت کی خطاء میں پنہاں ہوتا ہے۔ نیز اس خطا پر اُس کی ساری زندگی کو خاطئانہ قرار دینے کی غلطی نہیں کی۔ البتہ اگر یہ اعتذار اُن کی زندگی سے مفہوم نہ ہو سکا، تو خطا کو اچھالنے یا شخصیت کو مطعون کرنے کی بجائے اس خطا کی حد تک معاملہ خدا کے سپرد کر کے ذہنی یکسوئی پیدا کر لی۔ اُسے خواہ مخواہ ہدف بنا کر شخصیتوں کو مجروح اور مطعون کرنے کی سعی نہیں کی۔ جیسا کہ ارباب غلو یا اصحاب غلو یا اہل غلو کا طریقہ رہا ہے۔ بالخصوص اس دور پُرفتن میں جس کا خاص امتیازی نشان ہی علم و فہم اور حلم کے بجائے یا غلو کا غلبہ ہے۔ جو حدود شکنی ہے یا علو کا زور ہے۔ جو کبر و نخوت ہے اور یا خلو کا دباؤ ہے جو جہالت کا استیلاء ہے۔ اور یہ تینوں ظلم و جہل کے شعبے ہیں۔ علم و عدل کے نہیں۔ اور علماء دیوبند کے مسلک کی بنیاد علم و عدل پر ہے جہل و ظلم پر نہیں۔ اس لئے اس میں نہ غلو اور نہ علو ہے اور نہ خلو۔ چنانچہ ابھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ ذات بابرکات نبوی اور ذوات قدسیہ صحابہ کے بارہ میں اس کا مسلک عدل و اعتدال سے پُر اور رعایت حدود پر مبنی ہے۔ غلو

WEEKLY REGD.L. No. 7132
ترجمان الاسلام
لاہور
TARJUMAN E ISLAM
LAHORE
price 12 paisse

## مقدس مقصد اور ناپاک ذرائع ـــــ صفحہ اوّل سے آگے

اب اگر ان فنڈز میں ایسی مقدس رقوم کے ساتھ وہ ناپاک و حقیر رقومات جو مینا بازار، ڈرامہ جات، ناٹک، ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے رقص و سرود، کھیل کود، باری گری اور سرکسوں وغیرہ کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں شامل کی جاتی ہیں تو کیا یہ ایک ایسی آمیزش نہیں ہے، جو ایک پاک و بلند مقصد کے لئے حاصل شدہ پاک و مقدس مال کو بھی داغدار بنانے والی ہو سکتی ہے

تو بے جا نہ ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ ان ناپاک ترغیبات کے بغیر دفاعی فنڈز اور مہاجر فنڈز میں جو کچھ دیا ہے اور پڑ رہی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جوان مخرب اخلاق و خلاف اسلام کھیل تماشوں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے یا حاصل ہو سکتا ہے۔

یاد رکھیے! یہ طرز عمل اس رجحان کا گلا گھونٹ دینے والا ہے جو قوم میں اسلام اور نیکی کی طرف بہ شدت مائل ہو جانے کا پیدا ہو گیا تھا۔

بھارت کے جارحانہ حملہ کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ سمجھا جا رہا تھا کہ نہ صرف گذشتہ اسال کے بعد بلکہ برطانوی اقتدار کے تسلط کے صد سالہ دور کے بعد پوری مسلمان قوم کے ایک ایک فرد کے اندر اسلام کے ساتھ وابستگی اور پختہ و سچا مسلمان بن جانے کی زبردست لگن پیدا ہو گئی ہے۔ اگر اس جذبہ کو تماش بینی و لذت کوشی اور تعیش پسندی کی آلائشوں سے ملوث نہ کیا جاتا تو توقع تھی۔ ۔ ۔ ۔ کہ جلد ہی وہ نسل تعمیر و تشکیل پا جائے گی جو اس زمانہ میں اسلام کی شمع اور کرونی جلا کرنے میں کامیاب و فیصلہ کن کردار انجام دے گی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یورپ زدہ اور الحاد دوست طبقہ اسلام کی طرف مسلمانوں کی اس دفعتہً واپسی کو تشویش کی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ اور اس تاک میں رہا کہ ایسی صورت نکالی جائے جس سے یہ جذبہ اسلام کی طرف مڑنے کے بجائے فسق و فجور کی طرف پھر رواں دواں ہو جائے اور اسلام سے جڑتا ہوا مضبوط رشتہ پھر منقطع ہو جائے۔ شاید انہیں

یہ خطرہ یورپ و امریکہ کے بعض ان کے دوستوں نے بھی سجھایا ہو۔ چنانچہ جیسے ہی فائر بندی ہوئی اور جنگ کا خطرہ کم ہوا، دفاعی فنڈ اور امداد مہاجرین کے نام سے ایسی تقریبات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا جن میں جوان عمر لڑکے اور لڑکیاں، اسکولوں اور کالجوں کے طلبا و طالبات آزادانہ اختلاط کے ساتھ سٹیج کی اداکاریاں اور ہم جلیبیاں رچانے لگے۔ فلموں کے نقالی ہر دو عنوانی نمائشی میچوں کے بازار گرم کرنے کے لئے نکل پڑے اس طرح وہ قوم جو ۶ ستمبر کو ہر طرف سے کٹ کر اپنے رب کے حضور سر بسجود ہو گئی تھی۔ اپنا تمام مال و متاع خدا اور رسول کے نام پر۔۔۔ دفاع و جہاد و امداد مہاجرین کے لئے بے دریغ دے رہی تھی، اور دین و وطن کے لئے اپنی جانیں پیش کر رہی تھی۔ وہ اب نقالیوں اور ہوس پسندیوں کی ترغیبات کا شکار بنائی جانے لگی۔

اب بھی جبکہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ خدا کی رضا و رحمت کی نوید لے کر آیا ہوا ہے۔ یہ ترغیبات نا شائستہ جاری ہیں۔ ڈرامے کھیلے جا رہے ہیں، تماشے ہو رہے ہیں۔ رقص و سرود اور کھیل کود کی مجلسیں رچائی جا رہی ہیں اور بے حجابانہ مردوں و عورتوں، لڑکیوں اور لڑکیوں، ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی تصاویر اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں اور دفاعی فنڈ و امداد مہاجرین کے مقدس عنوان سے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ یہ تمام حرکتیں اسلام کے نام پر پیدا ہونے والی ملت کو پھر سے خواب غفلت میں غرق کر دینے کی گہری و دور رس سازشیں ہیں۔ ۱۷ روزہ جنگ نے اس قوم کے عزم و ہمت کی وہ جھلک دکھلا دی تھی جو تاریخ میں اسلام کے مجاہدین اولین سے منسوب ہے۔ دشمنانِ اسلام نے اسے اپنے لئے ایک عظیم خطرہ محسوس کیا اور جلد ہی اس قوم کی عنانِ فکر و عمل لہو و لعب کی طرف موڑ دینا چاہی تاکہ کہیں اسلام کے دور اول کی تاریخ پھر نہ دہرائی جانے لگے۔ شیطان کی

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات
ہر جگہ استعمال کریں
اسلامیہ ٹوپی
جرسی، موزے، بنیان، کارڈیگن اور دیگر
لیڈیز کوٹ، سلیپنگ بیان، لیڈیز ویسٹ
سوتی، ریشمی، اونی اندرونی پوشاک وغیرہ
اسلام ہوزری

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و منقش
مترجمہ مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

## بقیہ صفحہ اول ـــ کالم ۱

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

شارحین حدیث نے اس حدیث کی شرح بتفصیل لکھی ہے جو فتح الباری وغیرہ میں موجود ہے۔ احقر ایک اور بات گذارش کرنا چاہتا ہے کہ اس جملہ کے ماقبل چار طرح سے الفاظ روایات میں موجود ہیں، سب سے پہلے یہ ضرور ہے کہ ماقبل اس کا متعین کیا جائے اور اس کے السیاق (دو ربط بیان) سے اس جملہ کی شرح اور مراد متعین کریں۔

ایک سیاق میں یوں ہے:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابن آدم کا ہر عمل (ایسا ہے) کہ نیکی اپنی جیسی دس گنی (نیکیوں) سے سات سو گنا تک اضافہ کی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

صحیح بخاری کے دو ورق چھوڑ کر سیاق اس حدیث کا یوں ہے:

ہر ایک عمل کا ایک کفارہ ہے اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

مسند احمد میں یوں ہے:۔ کل عمل کفارۃ۔ اور ایک سیاق یوں ہے:۔

"ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے۔ مگر روزہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

یہ چار سیاق ہو گئے اور جملہ مذکورہ (الا الصوم...) جب بمنزلہ استثناء کے ہے تو جب تک مستثنیٰ منہ متعین نہ ہو مستثنیٰ کی غرض متعین کرنا درست نہیں۔

احقر کے خیال میں یہ سب قطعے بجائے خود اس حدیث میں بے شک وارد ہیں۔ یہ سب قطعے درست ہیں۔ لیکن اصلی سیاق اس حدیث کا وہی سیاق ہے۔ جو سب سے اخیر میں ذکر کیا گیا "ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے، مگر روزہ، سو وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔" اب حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اور اعمال بندہ کے تو اس کے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

☆ تبریز اور مسلمان کی غفلت! اس بدبختی و محرومی کا ماتم کس سے کیجئے ـــــ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ ابن عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الْعَبْدُ حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ حِیْنَ یَشْرَبُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَقْتُلُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِکْرِمَۃُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ یُنْزَعُ الْاِیْمَانُ مِنْہُ قَالَ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ اَخْرَجَھَا فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَیْہِ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَکُوْنُ ھٰذَا مُؤْمِنًا تَامًا وَلَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ زناء کرتا ہے تو اس حالت میں وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری میں مشغول ہوتا ہے اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ بھی اس حالت میں مومن نہیں ہوتے، اور جب کوئی کسی مسلمان کو ناحق قتل کرتا ہے تو اس وقت بھی وہ مومن نہیں ہوتا۔ عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے پوچھا اس بندہ سے اس کا ایمان کس طرح نکال لیا جاتا ہے۔ انہوں نے اشارہ کرکے دکھایا کہ اس طرح پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال دیں، پھر ان کو نکال کر علیحدہ کر لیا۔ اگر اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو وہ پھر اس طرح واپس آجاتا ہے (یہ کہہ کر) پھر انگلیاں ملالیں امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ارتکاب معصیت کی حالت میں بندہ مومن کامل نہیں رہتا، اور اس کا نور ایمانی نکل جاتا ہے۔

امام بخاریؒ نے اپنی اس تحقیق کو "باب الزناء وشرب الخمر" میں خود ابن عباسؓ سے بھی نقل کیا ہے وعن ابن عباس ینزع عنہ نور الایمان فی الدنیا حافظ ابن تیمیہؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے لڑکوں سے فرمایا کرتے تھے جسے شادی کی ضرورت ہو ہم اس کی شادی کر دیں کیونکہ اگر تم میں کوئی زناء کا مرتکب ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کا نور اس سے چھین لے گا۔ پھر یہ اس کی مرضی ہے خواہ واپس کرے یا نہ کرے۔ حضرت حسنؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ان معاصی کی حالت میں ایمان اس سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے اگر توبہ کرے تو واپس کر دیا جاتا ہے۔ طاؤسؒ کہتے ہیں کہ ان حالات میں مومن کا ایمان زائل ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ یہ شخص دائرہ ایمانی سے نکل کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک ایمان کا رتبہ اسلام سے بلند تر ہے۔ امام احمدؒ سے بھی یہی منقول ہے اور امام ابو نصر نے ایک بڑی جماعت کا یہی خیال نقل کیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں کہ یہ شخص کامل مومن نہیں رہتا اس کا ایمان ناقص ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ امام زہریؒ سے سوال کیا گیا کہ جب ان حالات میں یہ شخص مومن نہیں تو فرمایئے اسے اور کیا کہیں۔ امام کو یہ سوال ناگوار گذرا۔ اصل وجہ یہ تھی کہ اگر مومن کہتے اور حدیث کی کوئی تاویل کرتے تو مصلحت کے خلاف ہوتا اور اگر کافر کہتے تو مسئلہ کے خلاف ہوتا۔ سفیان ثوری سے منقول ہے کہ سلف اس قسم کی احادیث کی تاویل کرنا پسند نہ فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ تاویل کرنے سے ان تعبیرات کا زور ختم ہو جاتا ہے اور ان معاصی کی اہمیت ذہن نشین کرنے کا جو اصل مقصد ہے، وہ یکسر فوت ہوتا ہے۔

(کتاب الایمان والیواقیت ج ۲ ص ۲۶)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنی العبد خرج منہ الایمان وکان کالظلۃ فاذا اقلع منھا رجع الیہ الایمان (رواہ الحاکم فی المستدرک ص۲۲ قال الذھبی علی شرط الشیخین)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ.... بندہ جب زناء کرتا ہے تو ایمان نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح معلق ہو جاتا ہے جب وہ اس معصیت سے فارغ ہو جاتا ہے تو پھر لوٹ آتا ہے (مستدرک)

حافظ ابن تیمیہؒ نے اس ٹکڑے کو مرفوعاً بھی نقل کیا ہے۔ ابو داؤدؒ نے حضرت ابو ہریرہ سے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔ انہ کان یقول انما الایمان کثوب احدکم یلبسہ مرۃ ویخلعہ اخری۔ ایمان کی مثال لباس کی ہے کبھی آدمی اسے اوڑھ لیتا ہے کبھی اتار دیتا ہے (کتاب الایمان)

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زنی وشرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من رأسہ (رواہ الحاکم فی المستدرک ص۲۲)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس کا ایمان اس طرح نکال لیتا ہے جیسا انسان اپنی قمیص سر کی طرف سے اتار لیتا ہے (مستدرک)

آپ نے دیکھا کہ حدیث مذکور جب تک صحابہ کے مابین دائر رہی انہوں نے اس کی تاویل میں بھی ایسا عنوان اختیار کیا جو لفظ حدیث کے زیادہ سے زیادہ قریب ہے اور جب وہ ائمہ کے درمیان آگئی تو مسئلہ اگرچہ زیادہ صاف ہو گیا مگر الفاظ حدیث سے اتنا قرب باقی نہیں رہا۔ حضرت ابو ہریرہؓ چاہتے ہیں کہ اس قسم کے معاصی سے ایمان ہی کی نفی کر دیں اور اس لئے فرماتے ہیں کہ اس کا ایمان اس کے قلب سے نکل کر اس کے اوپر سائبان کی طرح معلق ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس جو ان سے افقہ تھے انہوں نے عنوان اگرچہ وہی رکھا مگر بات ذرا اور صاف کر دی اور فرمایا کہ ان معاصی کے ارتکاب کے وقت مومن نہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے قلب سے نور ایمان نکل جاتا ہے۔ جب ائمہ کا دور آیا تو انہوں نے اس تعبیر کو اور صاف کیا اور فرمایا کہ جس ایمان میں نورانیت نہ ہو وہ ایمان ایک ناقص ایمان ہے اس لئے حدیث میں نفی کمال مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ عاصی مومن کامل نہیں رہتا اصل بات وہی تھی جو حضرت ابو ہریرہؓ کی زبان سے نکلی مگر جتنا زمانہ نبوت کو بُعد ہوتا گیا اسی قدر حدیث کی مراد زیادہ صفائی کے ساتھ سمجھانے کی اہمیت بڑھتی گئی۔ اس بیان سے اصولی طور پر آپ کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ محدث اور فقیہہ مزاج میں کیا فرق ہوتا ہے۔ محدث مزاج تا امکان تعبیر حدیث کے اردگرد رہنا چاہتا ہے فقیہہ کے پیش نظر یہ رہتا ہے کہ غرض شریعت تا امکان زیادہ سے زیادہ واضح ہو جائے۔ الفاظ سے اگر کچھ بعد ہوتا ہے تو ہو جائے۔ مزاجوں کا یہ تفاوت صحابہ کے درمیان بھی ملتا ہے۔ اگر اتنی سی بات صاف ہو جاتی تو محدثین اور فقہا کے درمیان جو اختلافات کی خلیج حائل ہو گئی ہرگز حائل نہ ہوتی۔ امام اعظمؒ سے محدثین کو زیادہ تر نارضائی اسی مزاجی فرق کی بنا پر پیش آئی ہے۔ امام صاحبؒ نے مسئلہ کی چھان بین کے لئے بحثوں میں بڑی وسعت پیدا کر دی اور یہ وسعت محدثین کے لئے ہر موقعہ پر ایک نئی ناگواری کا موجب بنتی رہی۔ نوبت بایں جا رسید کہ ان ہی لفظی اختلافات نے آئندہ چل کر مذہبی تحزب کی شکل اختیار کر لی۔ اور آخر کار اسی پر ذاتیات کی تعمیر ہونے لگی۔ والی اللہ المشتکی۔

یہ حدیث جب ساتویں صدی میں پہنچی تو حافظ ابن تیمیہؒ نے سلف کے اسی مضمون کو اٹھا کر ذرا اور افادی شکل میں ادا کیا۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

[illegible] نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ — ۱۴ر جولائی ۱۹۶۶ء

# میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس اور خرافات

گذشتہ دنوں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں جس اخلاق باختگی اور شہدے پن کا مظاہرہ کیا گیا اُس کو پڑھ کر ساری قوم کی گردنیں شرم و ندامت سے جھک جاتی ہیں۔ یہ پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت — مسلمان قوم — اور اس قسم کا مظاہرہ پوری قوم کے لئے ندامت کے آنسو بہانے کا مقام ہے۔

اس جلوس میں کیا کچھ ہوا۔ اخبارات میں اس کے متعلق تفصیل سے آچکا ہے۔ ٹوسٹ ڈانس، بھنگڑہ چھٹے کے ساتھ فلمی دھنوں پر نعتیں، عورتوں پر آوازے کسنا اور پٹاخے چھوڑنا اور راہ چلتی خواتین سے چھیڑ چھاڑ بلکہ ایک دو مقامات پر ٹانگہ سوار عورتوں کے پرخچے نوچنا وغیرہ دلخراش واقعات سے اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یوم پیدائش منایا گیا، جو بے سہاروں کا سہارا، یتیموں اور بیواؤں کا ملجا و ماویٰ، جس نے عورت کو حیا کی چادر اور عزت کا غازہ بخشا۔ جس نے اپنی ہی نہیں بیگانی عورتوں کی بھی عصمت و عفت کی حفاظت کی تعلیم دی، جس نے غنڈہ ازم کو ختم کر کے انسان کو زیور انسانیت سے مرصع کیا اور جس نے فرمایا کہ "میں دنیا میں بداخلاقی، بے حیائی اور فحاشی کو ختم کرنے کے لئے آیا ہوں"۔

یہ درست ہے کہ اس قسم کے مظاہرے غنڈوں اور لفنگوں نے کئے، لیکن اس سے وہ مذہبی پیشوا بھی بری الذمہ نہیں ہو سکتے جو اس قسم کے لفنگوں غنڈوں اور شوہدوں تک سے اپنی مذہبی دکانداری کے لئے تعاون حاصل کرنے میں ذرہ برابر بھی ندامت محسوس نہیں کرتے۔

جلوس کے بعد بعض مذہبی لیڈروں کے بیانات بعد از مرگ واویلا کے طور پر ان مظاہروں کی مذمت میں مختلف اخبارات میں چھپے۔ لیکن ان میں سے اکثر بیانات انہی لوگوں کے تھے جو اس سے قبل نہایت جلی سرخیوں میں اس جلوس کو "نہایت دھوم دھام" سے منانے کے متعلق انہی اخبارات میں اپنے بیانات چھپوا چکے تھے۔ بعد کے بیانات کے متعلق ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ؎

حیا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

جو بدتمیزی اور سٹوہدہ پن اس سال ہوا، یہ سب کچھ گذشتہ چند سالوں سے بھی دیکھنے اور سننے میں آرہا ہے، ہاں اس سال ذرا پہلے سے کچھ زیادہ ہوگیا۔ جب معاملہ یہ تھا تو اخبارات میں جلی سرخیوں سے کیوں اس کو "دھوم دھام" سے منانے کی ترغیب دی جاتی رہی؟

ہم دینی نقطۂ نظر سے اس جلوس کے جواز اور عدم جواز پر بحث نہیں کرنا چاہتے، لیکن ملکی اور قومی نقطۂ نظر سے بھی اگر دیکھا جائے تو اس وقت جبکہ پوری قوم سامراجیت کے خلاف نبرد آزما ہے، ملک کو دفاع کے لئے ایک ایک کوڑی کی ضرورت ہے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کے بھارتی حملہ کے باعث ہمارے کئی لاکھ بھائی سر چھپانے کے لئے ایک معمولی سی کٹیا تک کے محتاج ہیں۔ اللہ سو کے قریب مساجد بھارتی جارحیت کی تباہ کاریوں کی پوری قوم سے فریاد کر رہی ہیں، زمین کی ہر اول تک بھارتی ظلم و تشدد کی دہائی کہاں ہے، کئی ہزار بیوائیں اور یتیم بچے ہماری امداد کے طالب ہیں اور ہزارہا عصائے پیری سے محروم ہونے والے بوڑھے باپ حسرت و استعانت کی نگاہوں سے ہماری طرف دیکھ رہے ہیں، یہیں کہاں زیب دیتا ہے، کہ ہم لاکھوں روپیہ صرف بجلی کے قمقموں پر صرف کریں۔ ہزارہا روپیہ مخش اور بیہودہ ریکارڈنگ اور جھنڈیوں اور محرابوں پر لگا دیں اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے لوگوں پر رعب ڈال کر اور ان کی تذلیل و توہین کر کے ان سے چندہ حاصل کریں اور جو نہ دے اس سے دشمنی کی نیو ڈال لیں اور اسے برے برے القابات سے نوازیں۔

شکر ہے کہ سید خلیل قادری خطیب مسجد وزیر خاں اور ان کی جماعت کے قریباً ایک درجن سے زائد علماء نے اپنے اخباری بیانات میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں اس قسم کے مظاہرے ہوتے ہیں تو اس جلوس کو بند کر کے اس کے بجائے کل جماعتی سیرت کانفرنسیں ہو جایا کریں جن میں ہر جماعت بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی عقیدت کے گلدستے پیش کر سکے۔

علماء دیوبند نے جو بات آج سے تیس چالیس سال قبل جب اس جلوس کی ابتداء ہو رہی تھی کہی تھی خود جلوس ایجاد کرنے والوں نے بھی آج وہی بات کہی ہے۔ دیوبندی علماء اپنی چشم بصیرت سے چالیس سال قبل ان خرافات اور بدتمیزیوں کو دیکھ رہے تھے اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ شریعت کا خلاف کر کے جو کام بھی کیا جائے گا اس کی ابتداء بظاہر کتنی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو لیکن انجام کبھی بھی اچھا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آج وہی لوگ اس کا انجام دیکھ کر اس کو محدود بند کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں جنہوں نے اپنی ذاتی منفعتوں کے حصول اور جھوٹی وجاہتوں کے تحفظ کی خاطر اس کو ایجاد کر کے احداث فی الدین کا ارتکاب کیا تھا۔ لیکن ہم اب بھی ان کی اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں اور انہیں اس بارہ میں کلی تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان اخلاق باختہ مظاہروں اور خرافات کے باعث قانونی طور پر اس جلوس کو بند کر دے اور اس کے بجائے اس مبارک موقع پر ہر شہر میں کل جماعتی سیرت کانفرنسیں منعقد کرنے کا انتظام کرے تاکہ قوم کے نوجوانوں کے اندر صحیح اسلامی اخلاق پیدا کئے جا سکیں۔

## ممتاز آباد ملتان میں امام باڑہ کی تعمیر اور مقامی حکام کا جانبدارانہ رویہ

ممتاز آباد کالونی ملتان جہاں اہلسنت کی خاصی اکثریت ہے اور اس کے مقابلہ میں شیعہ حضرات ایک نہایت قلیل تعداد میں رہتے ہیں، لیکن کچھ مقامی حکام کے بل بوتے پر انہوں نے اس علاقہ میں جہاں اردگرد کی ساری آبادی سنی ہے، ایک امام باڑہ تعمیر کرنا شروع کیا۔ وہ پلاٹ جس میں امام باڑہ کی تعمیر ہوئی وہ گورنمنٹ کی ملکیت ہے اور امام باڑہ بنانے والوں نے اس پر بالکل غیر قانونی قبضہ کیا اور دن رات ایک کر کے امام باڑہ تعمیر کر دیا۔

سنی حضرات نے مقامی حکام سے اس بارہ میں احتجاج کیا، لیکن چونکہ کمشنر ملتان ڈویژن اور ڈی آئی جی پولیس کو ان لوگوں سے ذاتی اور مذہبی ہمدردی تھی لہذا ان کے ماتحت افسران نے سنی مسلمانوں کے اس احتجاج پر کوئی توجہ نہ دی۔ بعد میں جب احتجاج زیادہ سخت ہوا تو ڈپٹی کمشنر ملتان نے اس کی تعمیر کو روک دیا اور اس پر دفعہ ۱۴۵ ض ف لگا دی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس امام باڑہ کو سیل کر کے مسلح پولیس گارد کی تحویل میں دے دیا جائے اور تا فیصلہ کسی فرقے کا کوئی آدمی اس میں داخل نہ ہو — مقامی افسران نے جانبدارانہ سلوک کے تحت مسلح گارد تو اس پر متعین کر دی لیکن اس کو سیل نہ کیا اور ایک فرقے کے لوگوں کو اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کی پوری اجازت دے دی۔

بعد میں انجمن احناف ممتاز آباد کی معرفت یہ معاملہ صوبائی اسمبلی میں پیش ہوا، چنانچہ وزیر متعلقہ نے اپنے جوابات میں تسلیم کیا کہ :-

(۱) واقعی امام باڑہ ایک ایسی آبادی میں تعمیر

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

"راہبر"

# افکار و خیالات

## کالجی تعلیم کے نتائج

"چند روز قبل ناظم آباد کے ایک ہوٹل میں پولیس نے جب ایک مبینہ ملزم کی تلاش میں چھاپہ مارا تو ملزم تو نہ ملا البتہ ایک درجن سے زائد نوجوان لڑکیوں کو ہوٹل کے مختلف گوشوں سے پکڑا گیا جو کالج جانے کے بجائے مبینہ عاشقوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ طالبات کے ساتھ پکڑے جانے والے چند نوجوانوں نے پولیس اہلکاروں پر ان لڑکیوں کو اپنی بیویاں ظاہر کیا، اور بعض نے اپنی بہنیں، چچازاد بہنیں یا منگیتر بتایا۔ جن لڑکیوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں ایک کراچی کالج کی اور باقی اسلامیہ کالج کی طالبات ہیں۔ چند مقامی اسکولوں کی طالبات بھی ہیں"۔

جب نوجوان لڑکیاں بن سنور کر کالجوں میں جائیں اور وہاں روحانی لٹریچر اور روحانی ماحول میں رہیں تو اس کے اثرات و نتائج اس کے سوا اور کیا ہوں گے۔؟ "دانش فرنگ" تو دنیا بھر میں مشہور ہے۔ انگریز جانے کے بعد بھی اپنے اثرات اس طریقے سے چھوڑ گیا ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ گیا ہے۔ اس کو گئے ہوئے ۱۹ سال ہو گئے مگر ہماری ہر شے میں فرنگیت بجائے کم ہونے کے زیادہ ہوئی ہے۔ خصوصی طور پر لڑکیوں کی مخلوط اور غیر مخلوط کالجی تعلیم نے تو ساری قوم کی لٹیا ہی ڈبو دی ہے۔ ان کی اس کالجی تعلیم نے پوری قوم کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو بد اخلاقی اور بے حیائی کی راہ پر ڈال دیا ہے۔ چنانچہ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ کالجوں کے اردگرد غیر سماجی عناصر لڑکیوں کے چکر میں پھرا کرتے ہیں۔ جب کسی لڑکی سے ایسے نوجوان کی دوستی ہو جاتی ہے تو وہ اس لڑکی کو گناہ آلود زندگی گذارنے پر مجبور کرتا ہے اور اس طرح معاشرہ بگڑتا چلا جا رہا ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ حال ہی میں چکلوں پر چھاپے مارنے کے بعد جو عصمت فروش لڑکیاں برآمد کی گئی تھیں، ان میں بھی ایسی ہی طالبات کی اکثریت تھی۔

اس طرح کی دلخراش داستانیں آئے روز اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں اسکول یا کالج کی طالبہ یا کھاتے پیتے گھرانے کی کوئی صاحبزادی فلمی ہیروئن بننے کے شوق میں گھر کی دہلیز سے نکلی اور فلموں کی منڈی میں ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گئی جنہوں نے پہلے نقدی اور زیورات پر ہاتھ صاف کیا پھر اسے آم کی چوسی ہوئی گٹھلی کی طرح اچھال باہر پھینکا۔

جس طرح پوری قوم معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے دولت کی ہوس میں ہر سو راہ میں گھس رہی ہے اسی طرح قوم کی یہ بیٹیاں بھی عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے لئے ہر بے حیائی اور بد اخلاقی کی ذلیل سے ذلیل روش پر چلنے سے بھی نہیں چوکتیں، چنانچہ ایک ماں خود اپنی بیٹی کا واقعہ ان الفاظ میں بیان کرتی ہے کہ:۔

"میری لڑکی کی عمر ساڑھے سترہ سال ہے اچھی خاصی قبول صورت ہوتے ہوئے بھی حد سے زیادہ میک اپ کرتی ہے۔ بچپن کے لاڈ پیار نے اسے نڈر بنا دیا ہے یہ عادت اسے قریباً پندرہ برس کی عمر میں پڑی۔ آج کل وہ ایف اے کی طالبہ ہے کالج میں آنے کے بعد اس کی حرکات کچھ مشکوک سی ہو گئی تھیں۔ کچھ عرصے سے میں نے اس کے جیب خرچ میں کمی کر دی، لیکن وہ پھر بھی قیمتی پوڈر اور کریم وغیرہ لاتی رہی۔ اس کی سہیلیاں بھی مجھے اچھی سوسائٹی کی معلوم نہیں ہوتیں۔ میں نے اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا شروع کی تو معلوم ہوا کہ میری لڑکی اور اس کی سہیلیاں روزانہ ایک ایسی جگہ جاتی ہیں جہاں پہلے سے کچھ غنڈے موجود ہوتے ہیں۔ اب آپ خود سوچ لیں کہ کیا کچھ نہ ہوا ہوگا۔ بہت کوشش کی کہ لڑکی مان جائے، مگر اب پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے، وہ کسی طرح باز نہیں آتی"۔

(اردو ڈائجسٹ مئی ۱۹۶۶ء)

اس اخلاقی گراوٹ اور جنسی انارکی میں مانع حمل ادویات کی تشہیر قوم کی حیا کا اخلاقی دیوالہ نکالنے کے مترادف ہے۔ کاش کہ ارباب حل و عقد زرعی اصلاحات اور قومی ترقی کی طرح جنسی اصلاحات اور قومی حیا کی ترقی کے لئے بھی کچھ سوچیں۔

## ٹوسٹ ڈانس

"اس دفعہ عید میلاد النبیؐ کے جشن کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اس موقع پر جلوسوں میں صرف یہی نہیں کہ چھٹے بجا بجا کر فلمی دھنوں میں نعتیں پڑھنے والی پارٹیاں پہلے سے زیادہ تھیں بلکہ بعض ٹولیوں نے ٹوسٹ ڈانس کیا اور جلوس کے تمام راستوں پر دل کھول کر غنڈہ گردی کی گئی، حتیٰ کہ جلوس دیکھنے والی خواتین پر پٹاخے چھوڑ کر ان سے چھیڑ چھاڑ کی گئی"۔

اللہ کا شکر ہے کہ معاملہ صرف ٹوسٹ ڈانس ہی تک رہا، بیلی ڈانس (BELLY DANCE) اور برہنہ ڈانس تک نہیں بڑھا، وگرنہ قوم اخلاقی لحاظ سے جس ڈگر پر چل رہی ہے معلوم نہیں اس کے نتیجہ میں برہنہ ڈانس بھی ہونے لگیں۔ پاکستان بننے کے بعد تو قوم کے نوجوان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اخلاق وغیرہ ہر چیز سے آزاد ہو گئے ہیں، اور آنکھوں میں شرم و حیا کی رمق تک باقی نہیں رہی۔

پھر بدعات کی اسی لئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت فرمائی ہے کیونکہ اس میں شیطانی اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔ جب ہر حکیم کے فعل میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے تو حکیم الحکماء جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال حکمت سے کیسے خالی ہو سکتے ہیں؟ اگر آئندہ سال بھی عید میلاد کا جلوس اسی دھوم دھام سے نکالا گیا تو کوئی عجب نہیں کہ بیلی ڈانس، چاچا چاچے کے ڈانس بھی شروع ہو جائیں۔

## خشک ناچ کی جماعت لندن میں

"فرنٹیئر کانسٹبلری کے خشک رقاصوں کی ایک جماعت ۸ جولائی کو پی آئی اے کے طیارہ سے لندن گئی ہے جو وہاں رائل ٹورنامنٹ لندن اور ایڈنبرا فیسٹیول میں رقص کا مظاہرہ کرے گی"۔

علامہ اقبال نے تو کہا تھا ؎

شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

مگر یہاں اس کے بالکل برعکس ؎

طاؤس و رباب اول طاؤس و رباب آخر

اندرون ملک تو خشک ناچوں اور بھنگڑوں سے دل نہیں بھرا اب بیرون ملک جماعتیں بھیجی جا رہی ہیں۔ تاکہ لوگوں کو بتایا جائے کہ پاکستان میں کس قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ کاش! سننے میں یہ آتا کہ اس اسلامی جمہوریہ سے مبلغین اسلام کی جماعتیں لندن امریکہ، جرمنی اور یورپ کے دوسرے ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے جا رہی ہیں۔

## خاندانی منصوبہ بندی کا ردِ عمل

پچھلے دنوں تقریباً تمام اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ مشرقی پاکستان کے ضلع سلہٹ میں ایک عورت نے بیک وقت ۹ بچوں کو جنم دیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ یہ قدرت کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کا ردِ عمل ہے۔ اب خاندانی منصوبہ بندی والوں کو چاہیئے کہ یورپین کمپنیوں کو ایسی گولیاں بنانے کے آرڈر بھی دیں جو ایک وقت میں ایک سے زائد بچوں کی پیدائش میں مانع ہوں۔

**قاضی احسان احمد صاحب کی صحتیابی کیلئے دعا**

قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی عرصہ سے صاحب فراش ہیں حالیہ اطلاع کے مطابق آپ کو اب یرقان کی شکایت بھی پیدا ہو گئی ہے۔ جمیع احباب قاضی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب علی احمد رفعت

# انفرادی اور اجتماعی پاکیزگی

انفرادی اور اجتماعی زندگی میں طہارت اور پاکیزگی کی جس قدر تلقین اسلام نے کی ہے کسی اور مذہب یا معاشرہ نے نہیں کی۔ ہر نماز سے پہلے وضو لازم ہے اور وضو سے وہ تمام اعضائے بدن اچھی طرح دھل جاتے ہیں جن کے گرد و غبار یا کثافت و غلاظت میں ملوث ہونے کا امکان ہے۔ بعض ماہرین طب نے تو یہاں تک کہا کہ طبی نقطہ نظر سے وضو سے پورے جسم پر وہی اثرات مرتب ہوتے ہیں جو مکمل غسل سے ہوتے ہیں۔ اگر کسی سبب سے جسم ناپاک ہو جائے۔ تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ کپڑوں کی صفائی کی اس حد تک تاکید کی گئی ہے کہ اگر لباس پر غلاظت کے چھینٹے پڑ جائیں تو اسے پاک کرنا لازم ہو جاتا ہے، خواہ بظاہر وہ صاف ستھرا ہی نظر کیوں نہ آئے۔ دن میں پانچ وقت نماز سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے۔ مذہبی اور معاشرتی اجتماعات و مجالس میں جانے سے قبل مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے۔ مختصر یہ کہ وضو اور مستحبات کے ذریعہ اسلام نے صفائی کی اس قدر تلقین کی ہے کہ اس کی مثال قدیم و جدید دنیا کے مہذب ترین معاشروں میں بھی نہیں ملتی۔

خود وضو اور غسل کے لئے ایسے ضوابط مرتب کئے گئے ہیں جو پاکیزگی اور طہارت کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہیں۔ مثلاً اگر کثافت کے باعث پانی کا رنگ یا ذائقہ بدل چکا ہو، اس میں بدبو پیدا ہو گئی ہو یا پانی کا کھلا ہوا ذخیرہ اس قدر کم ہو کہ ذرا سی آلائش سے اس کے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہو تو اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔

عبادات سے پہلے وضو اور صاف ستھرے لباس کے لوازم اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ قلب و ذہن کی تطہیر سے پہلے جسم و لباس کی صفائی ضروری ہے۔ جب تک انسان کا جسم اور لباس آلائشوں سے پاک نہ ہو، اس کے قلب و ذہن میں پاکیزہ خیالات و تصورات جاگزین نہیں ہو سکتے۔ گویا معبود حقیقی کے سامنے جبین نیاز خم کرنے اور اس سے ذہنی و قلبی قرب حاصل کرنے کی سعادت کے لئے جسمانی صفائی اور طہارت کی تکمیل شرط اول ہے۔ صوفیائے کرام نے "سلوک" کی منازل میں جن نسبتوں کا حوالہ دیا ہے۔ ان میں ایک نسبت کو "انوار طہارت" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ وہ نسبت ہے جس کی بدولت سالک سرور و محبت کی بے پایاں لذتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ جب جسمانی طہارت اس کی عادت بن جاتی ہے اور اس میں ذہن و خیال کی پاکیزگی بھی شامل ہو جاتی ہے تو اس پر کیف و سرور کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہی کیفیت اسے سلوک کے مراحل و منازل طے کرنے میں مدد دیتی ہے اور بالآخر قرب الٰہی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ تصوف پر اپنی مشہور کتاب "ہمعات" میں نسبت "انوار طہارت" کے متعلق رقمطراز ہے:۔

"اس نسبت کی حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص غسل کرتا ہے اور اپنے بدن سے ناپاکی دور کرتا ہے اور خوشبو لگاتا ہے تو اسے اپنے اندر ایک خاص قسم کا سرور و انس محسوس ہوتا ہے۔ جب یہ شخص بار بار اس کیفیت سے بہرہ ور ہوتا ہے تو اس شخص کا نفس اس کیفیت کو بطور ایک ملکہ کے اپنا لیتا ہے اور یہ کیفیت اس کے لئے ایک مستقل خصوصیت بن جاتی ہے۔ عارف اس کیفیت کو پہچانتا اور لذت اندوز ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے برعکس جب وہ ناپاک ہوتا ہے یا اس کا بدن اور اس کے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں تو اس کی وجہ سے اس شخص کو انقباض اور وحشت ہوتی ہے اور اس کے دل میں قلق اور انتشار و پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے دماغ میں طرح طرح کے تشویشناک خیالات اٹھتے ہیں، لیکن جونہی وہ اعمال طہارت بجا لاتا ہے تو خود بخود اس پر وہی سرور و انس کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔"

آگے چل کر حضرت حکیم الامت دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

"کہ اس طرح سالک کا میلان طہارت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور وہ طہارت کا زیادہ اہتمام کرتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"جہاں سالک اپنے اندر طہارت کا یہ ملکہ پیدا کرے تو اس کے سامنے حقیقت ملائکہ اور ان کے انس و سرور کی طرف ایک وسیع راہ کھلتی ہے اور وہ برف ٹھنڈک اور راحت کا ایک دریائے بیکراں مشاہدہ کرتا ہے۔"

حاصل کلام یہ کہ شریعت حقہ نے پاکیزگی و طہارت کے جو روابط مرتب کئے ہیں وہ دنیائے تصوف میں بھی ذات باری تعالیٰ کے قرب کی طرف سالک کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مسلمان کی زندگی میں جسمانی طہارت و صفائی کی اہمیت کے حق میں اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ممکن ہی نہیں۔ معاشرہ میں اجتماعی طہارت انفرادی صفائی اور پاکیزگی سے مربوط ہوتی ہے۔ فلسفہ اجتماع و تمدن کا مسلمہ اصول یہ ہے کہ افراد جس قسم کی سیرت کے حامل ہوں گے، قوم کی مجموعی سیرت بھی اسی نوع کی ہوگی۔ افراد کا کردار و عمل قوم کے اجتماعی کردار میں منعکس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انفرادی طہارت و پاکیزگی کو اہم قرار دیا۔ اگر کسی قوم کے افراد پاکیزہ خیال و پاکیزہ لباس ہیں تو پوری قوم صفائی پسند ہوگی۔ جو شخص اپنے جسم اور لباس کو صاف ستھرا رکھے گا وہ اپنے ماحول کو بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک رکھنے کی کوشش کرے گا غلیظ ماحول میں اس کے لئے سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔

جہاں تک اجتماعی صفائی کا تعلق ہے اسلام نے اسے بھی انفرادی صفائی کے برابر اہمیت دی ہے سایہ دار درختوں، راستوں، نالا بوں، جوہڑوں اور غسلخانوں میں پیشاب کرنے کو سخت منع فرمایا، جو لوگ پیشاب کی نجاست سے احتراز نہیں برتتے۔ اور اس میں کوتاہی کرتے ہیں۔ انہیں عذاب قبر کی خبر سنائی گئی۔ گلی کوچوں میں کوڑا کرکٹ پھینکنا تو درکنار راستوں میں اتفاقیہ پڑے ہوئے کنکر اور پتھر ہٹانے کو کار خیر اور عمل صالح قرار دیا گیا اور آخرت میں اس عمل کے ثواب کی نوید سنائی گئی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## حکومت سے منعقدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔

۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بے حیائی نہ پھیلائی جائے۔

۴۔ اسلام کے قطعی اور اجتماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں

۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔

۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔

۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔

۸۔ ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔

۹۔ مرزائیت اور پردہ نیچریت کی تبلیغ کو بند کیا جائے

۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ احیاء العلوم مامون کانجن

# مقادیر زکوٰۃ پر اعتراضات کے جوابات

## (قسط اوّل)

"مشرق" کے کالموں میں شرح زکوٰۃ میں اضافہ کی جس بحث کا آغاز ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے مراسلہ سے ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں ۲۶ر جون کے مشرق میں جناب رفیع اللہ صاحب کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے، جس میں موصوف نے ڈاکٹر صاحب کی تائید میں بزعم خود کچھ مزید "دلائل" اہل علم حضرات کے غور و فکر کیلئے فراہم کئے ہیں۔ چونکہ موصوف فہم و بصیرت اور قوت اجتہاد میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن سے بھی چند قدم آگے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا، کہ ان کے دلائل کو واقعات کی کسوٹی پر پرکھا جائے

### موضوع بحث کی تعیین

موضوع بحث یہ تھا کہ مختلف اموال زکوٰۃ کی جو شرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور حدیث و فقہ کے ذخیرہ میں قرناً بعد قرن پے در پے نقل ہوتی چلی آ رہی ہے اور امت کا ہر پچھلا طبقہ پہلے طبقہ سے اس امانت کو بلا کم و کاست قبول کرتا رہا ہے۔ کیا آج چودہ سال بعد اس میں ترمیم و تنسیخ کا عمل جراحی ممکن ہے؟ کیا زکوٰۃ کی منقولہ مقادیر میں ردو بدل جائز ہے؟ مثلاً سونے چاندی کی شرح ۲½ فیصد، اموال تجارت کے لئے ۲½ فیصد، پیداوار کے لئے دس یا بیس فیصد، اونٹ گائے، بکری کے لئے خاص مقدار جو آنحضرت صلی اللہ نے متعین فرما دی ہے۔ اس میں کمی بیشی صحیح ہے یا غلط؟

لیکن ہمارے مقالہ نگار جناب رفیع اللہ صاحب کے علم و فہم کی داد دیجئے کہ وہ ابھی تک موضوع بحث کو نہیں سمجھ پائے، ان کا خیال ہے کہ بحث شاید صرف اڑھائی فیصد میں ہو رہی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ آیا زکوٰۃ کی اڑھائی فیصد شرح یا مقدار قطعی شرعی حکم ہے اور کیا اس میں کمی بیشی خلاف اسلام ہوگی"۔

موصوف کی خدمت میں اس کے سوا اور کیا عرض کیا جا سکتا ہے کہ وہ از راہ کرم موضوع بحث کو سمجھیں پھر دلائل کی فراہمی کا شوق فرمائیں۔ بحث اڑھائی فیصد کی نہیں بلکہ بحث ان مختلف مقادیر کی ہے جو چودہ صدیوں میں بغیر کسی شک و شبہ کے محفوظ ہیں۔ بلاشک نقدی اور مال تجارت کی زکوٰۃ ۲½ فیصد ہے، لیکن یہ تصور پیش کرنا نادانی ہے کہ ہر مال کی زکوٰۃ ۲½ فیصد ہے، اسی غلط مفروضہ کا نتیجہ ہے کہ آگے چل کر موصوف نے تمام زور قلم اس پر صرف کر دیا کہ دیکھو اونٹ، گائے، بکری کی زکوٰۃ ۲½ فیصد نہیں بنتی۔ پیداوار کی زکوٰۃ یہ نہیں، لہٰذا ۲½ فیصد کا دعویٰ غلط ہے۔

موضوع متعین کرنے کے بعد اب موصوف استدلال میں عجیب و غریب انکشافات فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

"صحابہؓ کے زمانہ میں ہمیں ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے تعین میں بھی اختلاف رہا ہے اور تبدیلی بھی ہوتی رہی ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے"۔

جن مقادیر کا اوپر تذکرہ کر چکا ہوں، انہیں سامنے رکھ کر موصوف واقعات نہیں بلکہ صرف ایک صحیح واقعہ کا حوالہ بھی پیش کر سکیں تو یہ ایک بڑا عملی کام ہوگا اور ہم سب ان کے ممنون ہوں گے۔ لیکن اگر وہ "جن کی تفصیل حسب ذیل ہے" ہی پر قناعت کرتے ہوئے امت کے اجماعی عقیدہ کو کھلونا بنانا چاہتے ہوں تو اس سے بڑھ کر خوش فہمی کی عمدہ مثال کیا پیش کی جا سکتی ہے۔ اب تفصیل سنیئے ارشاد ہوتا ہے:۔

"حضور کی ایک صحیح حدیث کے مطابق تو یہ ہے کہ زکوٰۃ کی شرح تو اونٹوں اور دوسری چیزوں کے لئے ہے جہاں تک نقدی یا سونے کا تعلق ہے وہ سب کی سب زکوٰۃ ہے۔

(بحوالہ احکام القرآن ابوبکر جصاص جلد ۳ ص ۱۳۰)"

موصوف نے یہاں جس حدیث کے حوالہ سے کمیونزم کے نظریۂ اشتراکیت کو اسلام کے سر مڑھنے کی کوشش فرمائی ہے، نہ اس کی سند ذکر کی، نہ متن کو چھوا اور نہ اس کے ترجمہ ہی کی زحمت گوارا فرمائی۔ لیکن صحیح حدیث کا فتویٰ صادر فرما دیا۔ لطف یہ کہ امام ابوبکر جصاص نے اس پر جو تبصرہ فرمایا، نشۂ اجتہاد میں آپ اسے بھی ہضم کر گئے۔ اس لئے موصوف کی علمی دیانت کی وضاحت کے لئے یہاں وہ حدیث معہ تبصرہ کے نقل کی جاتی ہے۔

روی موسیٰ بن عبیدۃ قال حدثنی عمران بن ابی انس عن مالک بن اوس بن الحدثان عن ابی ذرؓ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الابل صدقتها من جمع دیناراً او درهماً او تبراً او فضة لا یعده یفریه ولا ینفقه فی سبیل اللہ فهی کیّ یکوی لها یوم القیامة، قال قلت انظر ما یجیئ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان فهذه الاموال قد فشت فی الناس فقال اما تقرأ القرآن (والذین یکنزون الذهب والفضة الآیه

موسیٰ بن عبیدہ نے روایت کیا ہے کہ مجھ سے عمران بن ابی انس نے بیان کیا انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اونٹوں میں ان کا صدقہ (واجب ہے) اور جس نے دینار درہم یا سونا چاندی جمع کیا، نہ تو قرضخواہ کے لئے اسے تیار رکھتا ہے اور نہ اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے پس وہ داغ ہے جس کے ساتھ قیامت کے دن اسے داغا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے غور و فکر سے روایت کیجئے (کہیں اس میں فروگذاشت نہ ہونے پائے) کیونکہ یہ مال لوگوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں (اور کسی نے تمام مال خرچ کرنے کا فتویٰ نہیں دیا) اس پر آپ نے فرمایا۔ کیا تم قرآن پاک نہیں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ سونے چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

پوری حدیث آپ کے سامنے ہے جس میں موسیٰ بن عبیدہ سے نیچے کا سلسلہ سند موصوف کے ماخذ میں بھی مذکور نہیں نہ اس میں اس کے صحیح ہونے کا ادنیٰ اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس صورت میں موصوف کا اسے حدیث صحیح قرار دینا محض رجماً بالغیب نہیں تو اور کیا ہے؟ بلکہ اس کے برعکس امام ابوبکر جصاصؒ بظاہر اس کے سنت متواترہ اور اجماع امت کے خلاف ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

قال ابوبکر قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنقل المستفیض ایجابه فی مائتی درهم خمسة دراهم وفی عشرین دیناراً نصف دینار کما اوجب فی فرائض المواشی ولم یوجب الکل فلو کان اخراج الکل واجباً من الذهب والفضة لما کان للتقدیر وجه وایضاً فقد کان

فی الصحابۃ قوم ذوی یسار ظاہر واموال جمۃ مثل عثمان وعبد الرحمان بن عوف وعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذالک منہم. فلم یامرہم باخراج الجمیع فثبت ان اخراج الجمیع من الذہب والفضۃ غیر واجب وان المفروض اخراجۃ ھو الزکوٰۃ الا ان تحدث امور توجب المواساۃ والاعطاء

(احکام القرآن ص۱۳۱ جلد ۲)

امام ابوبکر جصاص فرماتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواشی کے صدقات کی تعین مقدار واجب فرمائی ہے۔ اسی طرح آپ سے دوسو درہم چاندی میں ۵ درہم اور ۲۰ مثقال سونے میں ½ مثقال کی تعیین بھی نقل متواتر سے ثابت ہے اور یہ کہ آپ نے کل واجب نہیں فرمایا۔ اب اگر کل سونے یا چاندی کا خرچ کرنا ہی واجب ہوتا تو ایک خاص مقدار مقرر فرمانے کا کیا مطلب ہوسکتا تھا۔ پھر یہ بھی ہے کہ صحابہؓ کرام میں خاصی تعداد اچھے خاصے مالداروں کی بھی تھی، جن میں حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمان بن عوف کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی مالداری کا علم بھی تھا لیکن آپ نے ان کو تمام مال خرچ کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔ اس سے واضح ہوا کہ تمام سونے چاندی کا خرچ کرنا واجب نہیں اور یہ کہ صرف زکوٰۃ کی مقدار (½ ۲) خرچ کرنا واجب ہے۔ الا یہ کہ کوئی حالت پیش آجائے، جس میں خرچ کرنا ضروری ہوجائے تو دوسری بات ہے"۔

اس کے بعد امام موصوف نے اس پر کئی شبہات پیش فرمائے ہیں جو اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ امام ابوبکر جصاصؒ کا یہ بیان بھی جناب رفیع اللہ صاحب کی نظر سے گذرا ہوگا، لیکن موصوف ان تمام امور کو نظر انداز کرتے ہوئے کتنی سادگی سے فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ اس کی (حدیث مذکور کی) مخالفت میں کوئی حدیث نہیں"۔

کیا میں ان سے دریافت کرسکتا ہوں کہ آپ نے ایک مبہم حدیث کی نقل میں تو امام جصاصؒ پر اعتماد کرلیا لیکن اسی کے بالکل متصل امام موصوف نے اس کے خلاف سنت متواترہ اور اجماع کا حوالہ دیتے ہوئے متعدد احادیث نقل کیں تو آپ ان سب کو گول کرگئے کیا اسے علمی تحقیق کا نام دیا جائے گا۔ آپ نے کئی جگہ بلا سوچے سمجھے حجۃ اللہ کے حوالے بھی دیئے ہیں جناب کی مزید بصیرت کے لئے حجۃ اللہ کا حوالہ بھی حاضر ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

ثم مست الحاجۃ الی تعیین مقادیر الزکوٰۃ، اذ لولا التقدیر لفرط المفرط والاعتدی المعتدی

(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ ص۳۹)

پھر یہ بھی ناگزیر تھا کہ شارع علیہ السلام کی طرف سے مقادیر زکوٰۃ کو متعین کردیا جائے۔ اس لئے کہ اگر ایک مقدار خاص معین نہ کی جاتی تو ظالم ظلم پر اتر آتے اور نکلنے والے حد سے نکل جاتے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

قد استفاض من روایۃ ابی بکر الصدیقؓ وعمر بن الخطابؓ وعلیؓ بن ابی طالب وابن مسعودؓ وعمرؓ بن حزم وغیرھم رضی اللہ عنہم بل صار متواتراً بین المسلمین ان فی زکوٰۃ الابل الخ (ایضاً صفحہ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ۔ حضرت عمرؓ بن حزم وغیرہم رضی اللہ عنہم کی روایت حد شہرت کو پہنچی ہوئی ہے بلکہ مسلمانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ (اس کے بعد اونٹوں کی معروف زکوٰۃ مذکور ہے)

وقد استفاض من روایتھم ایضاً فی زکوٰۃ الغنم الخ واستفاض ایضاً ان زکوٰۃ الرقۃ ربع العشر فان لم یکن الا تسعین وماۃ فلیس فیھا شیئ والذھب محمول علی الفضۃ۔ (ایضاً صفحہ ۴۴)

اور ان ہی حضرات کی روایت بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں بھی متواتر ہے۔ اور یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ چاندی کی زکوٰۃ ½ ۲ فیصدی ہے۔ پھر اگر ۱۹۰ درہم ہوں تو ان میں کچھ واجب نہیں ہوگا۔ اور سونے کا حکم بھی چاندی ہی کا ہے۔

تعجب ہے کہ امام جصاصؒ اور امام ولی اللہ دہلویؒ مقادیر زکوٰۃ کو قطعی متواتر اور خلفاء راشدینؓ کی مشہور روایات سے ثابت شدہ بتلاتے ہیں اور محترم رفیع اللہ صاحب احکام القرآن اور حجۃ اللہ کے حوالے دے دے کر لوگوں کو یہ جتلاتے ہیں کہ خلفاء راشدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر فرمودہ مقادیر میں ترمیم کرلیا کرتے تھے۔ ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

شاہ ولی اللہ صاحب مقادیر زکوٰۃ میں رد وبدل کرنے والوں کو ظالم اور معتدی (حد سے نکلنے والے) قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے محترم فرمائے اس ظلم واعتداء کو حضرات خلفاء راشدین کی طرف منسوب کرنا علمی تحقیق تصور کرتے ہیں۔ بہرحال اول تو ان کی نقل کردہ روایت کا سند کے اعتبار سے حال معلوم نہیں۔ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ اور اجماع امت کے یہ خلاف ہے۔ اس لئے اصول کے قاعدہ سے جو عقلی قاعدہ بھی ہے، خود اس روایت میں تو تاویل کی جائے گی، لیکن اس کو بلا فہم وتدبر سامنے رکھ کر سنت متواترہ اور امت کے اجماعی عقیدہ کو ٹھکرا دینا عقلاً ونقلاً کوئی وجہ جواز نہیں رکھتا۔ فامّا الّذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ

ان بیرونی امور سے قطع نظر اگر اس روایت کے الفاظ پر ہی غور کرلیا جاتا تو شاید استدلال اور جواب کی ضرورت نہ ہوتی۔ روایت کا ظاہری مفہوم بلاشبہ یہی نظر آتا ہے کہ سونا چاندی جو ائے ضروریہ کے لئے ہے یا انفاق فی سبیل اللہ کے لئے اس لئے بہرحال زائد از حاجت ہوگا اس کا صرف کرنا ضروری ہوگا۔ اور یہی حضرت ابوذرؓ کا مذہب بھی تھا۔ لیکن اسی روایت میں یہ بھی بیان ہوا کہ راوی حدیث اسے ظاہری معنی پر حمل کرنے سے حضرت ابوذرؓ کو باز رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ لوگوں میں ان اموال کی کثرت ہے، چنانچہ قریب قریب سبھی مسلمان حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں اس قدر متمول ہو چکے ہیں کہ ان پر زکوٰۃ فرض ہوسکتی ہے۔ پس اگر یہ روایت اپنے ظاہری معنی ہی کے اعتبار سے مراد ہوتی تو آخر یہ کیونکر ممکن ہوا کہ تمام صحابہؓ اس حدیث کو بھول گئے۔ میں پوچھتا ہوں کہ راوی کے الفاظ

انظر ما یجئی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان ھذہ الاموال قد فشت فی الناس۔

دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے غور وفکر کے بعد روایت کرو (کہیں کوئی فروگذاشت نہ ہونے پائے) کیونکہ یہ اموال عام طور پر لوگوں میں پائے جاتے ہیں (کل مال خرچ کرنے کا فتویٰ آجتک کسی نے نہیں دیا) کا مطلب اس کے سوا اور ہو بھی کیا سکتا ہے، الغرض راوی کے اس معقول سوال پر حضرت ابوذرؓ نے اس کی تائید میں قرآن مجید کی آیت پیش فرمائی۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ الخ جس کا حاصل یہ ہوا کہ خود حضرت ابوذرؓ کے نزدیک بھی حدیث کا مفہوم قریب قریب وہی ہے جو اس آیت کا مفہوم ہے۔


## ضرورت حافظ

مدرسہ سراج العلوم چک ۴۱۶ ج ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور کے لئے ایک تجربہ کار حافظ کی ضرورت ہے قاری کو ترجیح دی جائیگی خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں

(مولانا) صالح محمد صاحب) مدرس مدرسہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک ۱۰ سرگودھا

مسٹر غلام احمد پرویز گورنمنٹ آف انڈیا پریس میں ایک کلرک کی حیثیت سے ملازم ہوا اور ترقی کرتے کرتے آفس سپرنٹنڈنٹ ہوگیا۔ انہی دنوں اس کو مضمون نگاری کا شوق چرایا اور اس نے "طلوع اسلام" ماہنامہ میں جو سید نذیر نیازی کی ادارت و نگرانی میں نکلتا تھا، اپنے مضامین شائع کروانے شروع کر دیئے اس وقت اس کے معتقدات وہی تھے جو جمہور امت کے ہیں۔ اسی زمانہ میں وہ نیاز فتحپوری کی تحریروں سے متاثر ہو کر اس کے مسلک کا ہمنوا بن گیا۔ نیاز کا مسلک مولوی اور ملا کی آڑ میں اسلام پر پھبتیاں کسنا اور دینی اقدار کی ہنسی اڑانا تھا، چنانچہ پرویز صاحب نے بھی مغرب زدہ حضرات کی نگاہ میں مقبول بننے کے لئے نیاز فتحپوری کی تحریروں کی نقل اتارنی شروع کر دی۔ علمائے کرام اور دینی اقدار کو اپنی تضحیک کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ غرضیکہ یہاں سے پرویز کی ملحدانہ زندگی کا آغاز ہوا۔

پاکستان بننے کے بعد وہ یہاں آگیا اور یہاں آکر اس نے انکار حدیث اور اپنے ملحدانہ افکار کی تبلیغ خوب کھل کر شروع کر دی۔ اس وقت کے بعض ارباب حکومت کو بھی جو اسلام کے نام سے بدکتے تھے، ایسے شخص کی ضرورت تھی، اس وجہ سے انہوں نے دامے درمے اس کی مدد کی۔ اور اس طرح پرویز نے قرآن حکیم کی تفسیر کے پردے میں ایک ایسے مکتبۂ فکر کی بنیاد ڈالی جس کا قرآن اور اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔

مسٹر غلام محمد سابق گورنر جنرل پاکستان کے زمانہ میں نظام ربوبیت کے اس داعی پرویز نے صرف اس کی خوشامد کے لئے مرکز ملت کے منصب کو تراشا اور اس کو ملک غلام محمد کی ذات اور حکومت سے نسبت دی گئی۔ آخر جس کی اتنی چاپلوسی اور خوشامد کی جائے اس کو بھی کچھ نہ کچھ احساس یا سداری ہو ہی جاتا ہے۔ چنانچہ اس چاپلوسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ماہنامہ "طلوع اسلام" جو کہ اپنی مالی مشکلات کی وجہ سے بند ہونے والا تھا، چند ہی روز میں اس کے مالی حالات میں ایسا انقلاب آیا کہ وہ "ہفت روزہ" ہو گیا۔ وہ روپیہ کہاں سے آیا؟ اس کی حقیقت ... یا تو پرویز صاحب جان سکتے ہیں اور یا غلام محمد صاحب کی حکومت۔ ہم اس کی تفصیلات میں الجھنا نہیں چاہتے لیکن اتنا ضرور کہتے ہیں کہ اس وقت سے مسٹر پرویز کی مالی پوزیشن بہت مضبوط ہو گئی ہوئی ہے۔

پرویزی نظریات اور دعوت فکر سراسر تحریف دین پر مبنی ہیں۔ اسلام ایک سیدھا سادہ دین فطرت ہے اس کے احکام میں کوئی ابہام اور پیچیدگی نہیں نہ کوئی تضاد اور فلسفیانہ الجھاؤ ہے۔ لیکن پرویز کے انداز دعوت نے اس کو تر و پاژ نر بنا کر رکھ دیا ہے اور ان افکار و نظریات کو پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی قرآنی دعوت نہیں بلکہ قرآن حکیم سے سراسر مذاق اور استہزاء ہے

پرویز نے اپنی نام نہاد قرآنی دعوت میں ایک اصطلاح "نظام ربوبیت" کو بھی وضع کی ہوئی ہے۔ جس کی شرح میں اپنے نامۂ اعمال کی طرح سینکڑوں صفحات سیاہ کر دیئے گئے ہیں۔ اس نظام ربوبیت کے ڈانڈے مغرب کے امپریلزم اور روس کی اشتراکیت سے ملتے ہیں اور اس کی دعوت امریکہ و روس کے مانگے تانگے فکر و خیال سے سجائی گئی ہے۔

## اساسات دین میں کتر و بیونت

خلافت راشدہ کے بعد دین میں جب بھی کسی فتنہ نے سر نکالا تو اس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین کو اپنی تنقید کا ہدف بنایا۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے راستے پر چلتے ہوئے کسی کے ایمان میں رخنہ اندازی پیدا ہی نہیں کی جا سکتی۔ رافضی ہوں یا پرویزی، مودودی ہوں یا معتزلی، سب نے اپنے مشنوں کو چلانے کے لئے سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور سلف صالحین پر سے امت کے اعتماد کو اٹھانا چاہا۔ چنانچہ پرویز نے اساسات دین پر تیشہ زنی کرنے اور دین کے ارکان کی قطعیت کا احساس مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے سے قبل سلف صالحین پر ان الفاظ میں الزام تراشی شروع کی کہ:۔

"..... لیکن اس تیرہ سو سال میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانہ کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے، اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل قرآن کا مذہب ہو تو ہو، قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ....."

(سلیم کے نام پندرھواں خط ص ۲۵۱، ۲۵۲)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سلف کے بارہ اس کا ذہن کس قدر خراب ہے اور جن لوگوں نے ہمیں دولت ایمان سے سرفراز فرمایا، ان کو یہودیت، نصرانیت، بت پرستی اور کواکب پرستی وغیرہ کا پرچارک کہہ رہا ہے۔ کیونکہ زمانہ قبل قرآن کا مذہب "یا تو یہودیت تھا یا نصرانیت یا بت پرستی اور کواکب پرستی۔ پھر اس سینہ زوری اور جرأت سے کہتا ہے:۔

"..... وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل قرآن کا ہو تو ہو قرآنی سے اس کا کوئی واسطہ نہیں" ... دین میں فتنہ پیدا کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ نظام ربوبیت

---

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# پرویزی دعوت

کے اس علمبردار اور محرف قرآن نے زمانہ ماضی اور زمانہ حال کے علماء کرام پر بھی وہ پھبتیاں کسیں اور وہ طنزیہ فقرات چست کئے ہیں کہ پڑھتے ہوئے طبیعت میں اس کے خلاف نفرت کے جذبات خود بخود ابھرنے لگتے ہیں۔

## قرآنی الفاظ کے غلط معانی اور تفسیر

اب مسٹر پرویز، جو اپنے آپ کو موجودہ زمانے کا سب سے بڑا مفسر اور قرآنی مترجم سمجھتے ہیں کے تفسیری نمونے ملاحظہ فرمائیں، جو اس نے اپنی ضخیم اور موٹی موٹی کتابوں میں بیان کئے ہیں

## لفظ "اللہ" کی غلط تفسیر

قرآن پاک میں کئی جگہ لفظ "اللہ" آیا ہے۔ چودہ سو سال میں ہر عالم اور غیر عالم بلکہ ہر مسلمان اور غیر مسلم نے اس کا ترجمہ "اللہ" ہی کیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے متعصب اور مستشرقین نے "اللہ" سے "اللہ" ہی مراد لیا ہے۔ لیکن چودہ سو سال کے بعد پوری امت مسلمہ کے برعکس مسٹر پرویز نے "اللہ" کا جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ پڑھنے کے قابل ہے:۔

(۱) إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

"اللہ کا نظام رزق دینے والا اور بڑی قوتوں والا ہے"۔ (قرآنی نظام ربوبیت ص ۱۸۰)

اس آیت کریمہ میں "اللہ" کا ترجمہ "اللہ کا نظام" کیا گیا ہے۔

(۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

"انہوں نے قانون خداوندی سے موافقت پیدا کر لی اور وہ قانون ان کا رفیق و یاور بن گیا"۔ (قرآنی نظام ربوبیت ص ۱۸۰)

اس آیت میں "اللہ" کا ترجمہ "قانون خداوندی" کیا گیا ہے۔

(۳) لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا

اس آیت کا ترجمہ سنیئے اور قرآن کے اس مترجم کے علم پر چار آنسو بہایئے۔ لکھتا ہے:۔

"کیا ان لوگوں نے اپنی معاشی زندگی (دانہ) کے لئے الگ الگ قوانین تجویز کر رکھے ہیں جن کی یہ اطاعت کرتے ہیں اور ان کے سہارے اپنے معاشی پروگرام کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کی یہی روش رہی تو انہیں سمجھ رکھنا چاہیئے کہ اگر انسان کی معاشی زندگی میں کوئی اور قوانین (خدا) نافذ ہوں

# فکر کا سرچشمہ جائزہ

اور کائناتی زندگی میں اور تو اس کا نتیجہ فساد کے سوا کچھ نہ ہوگا"۔

(قرآنی نظام ربوبیت ص۱۱۶)

اور سنیئے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کا مطلب بیان کرتے ہوئے قرآنی نظام ربوبیت کا یہ عجیب وغریب داعی لکھتا ہے :-

"جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں وہی معاشرہ مستحق تعریف وستائش ہوگا، جو "رَبِّ العالمین" (تمام نوع انسانی کی ربوبیت) کے محکم اصول پر قائم کیا جائیگا"

(سلیم کے نام بارھواں خط ص۱۹۴)

اور سنیئے :-

عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ (... لیکن قانونِ خداوندی ان محسوس نتائج کے علاوہ، ان نتائج کا حامل بھی ہوتا ہے جو تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہیں، اور جو تمہاری مستقبل کی زندگی کو سنوارتے ہیں) "عزیز" (پھر اس کا بھی یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کا قانونِ ربوبیت بڑی طاقتوں کا مالک ہے) "حکیم" (اس لئے یہ نہیں ہوسکتا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس پر غالب آجائے اور اسے نتائج مرتب کرنے سے روک دے، نہ ہی وہ خود اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے) (قرآنی نظام ربوبیت ص۱۰۲)

قرآن فہمی اور عربی زبان سے آشنائی تو بہت بڑی چیز ہے، صرف اردو زبان سے معمولی شدبد رکھنے والا انسان بھی یہ چیز بخوبی جان سکتا ہے کہ "عالم الغیب والشہادۃ" اور "عزیز" اور "حکیم" وغیرہ سے قانون خداوندی کیسے مراد ہوسکتا ہے؟ پھر "رب العالمین" سے "معاشرہ" مراد لینا علم کا منہ چڑانا نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا "الرحمٰن الرحیم" "مالک یوم الدین" اسی معاشرہ کی صفات ہیں اور "ایاک نعبد وایاک نستعین"۔ "اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین"۔ اسی معاشرہ سے یہ دعائیں مانگی جارہی ہیں

قرآن پاک کی یہ وہ تفسیر ہے جس کی مثال چودہ سو سال کی تاریخ میں نہیں ملتی، اس کو تو "تفسیر بالرائے" بھی نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ "تفسیر بالرائے" کا کچھ نہ کچھ وزن ہوتا ہے۔ یہ تو صرف لغویت وخرافات ہے اور پرلے درجے کے غلط ذہن وفکر کی "غلط اندیشی"۔ اعاذنا اللہ منھا۔

## ختم نبوت کا انکار

چودہ سو سال کے اندر جن لوگوں نے ختم نبوت کا انکار کیا وہ وہی لوگ تھے جنہوں نے خود نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ جب تک اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس وقت تک وہ صاف کہتا رہا کہ :-

"اسلام کا اعتقاد ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"

(کشف الغطاء ص۲۵، راز حقیقت ص۱۶)

قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ بَعْدَ وَفَاتِہٖ وَخَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النَّبِیِّیْنَ (حمامۃ البشریٰ ص۳۴)

بے شک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کردیا۔ لیکن جونہی اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وحی بھی جاری ہوگئی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان معنوں میں خاتم النبیین نہ رہے کہ آپ سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ غرضیکہ ایک ہی دعویٰ نبوت سے انداز فکر کے سارے پیمانے تبدیل ہوگئے اور

"تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا"

والا معاملہ ہوگیا۔

لیکن مسٹر غلام احمد پرویز اپنے ہم نام پیشرو سے زیادہ چالاک اور زیادہ شاطر نکلا۔ اس نے بغیر دعوےٰ نبوت کے اپنی گمراہانہ "قرآنی دعوت فکر" اور "قرآنی نظام ربوبیت" ہی سے ختم نبوت پر ہاتھ صاف کردیا اور اپنے ناولانہ انداز تحریر سے اس مسئلہ کو اس طرح بیان کیا کہ ایک عام آدمی سمجھ ہی نہیں سکتا کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے، لیکن وہ صاف لکھتا ہے :-

"لیکن امم سابقہ اور نزول قرآن کے بعد کے دور میں ایک فرق ان سب سے گہرا اور اہم تھا۔ میں نے تمہیں گذشتہ خط میں بتایا تھا کہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ تصورات (IDEOLOGIES) کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کے بجائے نظام کے ہاتھ میں ہوا کرے گی۔ اسی نبوت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ نزول قرآن (یعنی ختم نبوت) کے بعد اشخاص INDIVIDUALS کا دور ختم ہوگیا اور ان کی جگہ امتوں کا دور شروع ہوگیا۔ اسی لئے قرآن میں ہے (وکذالک جعلنا کم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس نیز کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

(سلیم کے نام پندرھواں خط ص۲۵)

اس خط کے ابتدائی جملے غور طلب ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے جو انقلاب انبیاء علیہم السلام کے ذریعے آیا کرتا تھا وہ انقلاب اب تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کے بعد "نبوت" کی ضرورت اور اس کا امکان تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انقلاب لانا تھا وہ انقلاب رونما ہوچکا۔ نبوت کے دروازے کے ساتھ انقلاب کا دروازہ بھی بند ہوچکا ہے۔ اب اس آخری انقلاب میں نہ کمی کی جاسکتی ہے اور نہ بیشی، ہاں اس کی تجدید ہوتی رہے گی۔ جس کے لئے اللہ العزت نے مختلف اوقات میں مجددین امت کو پیدا فرمایا، اور آگے بھی پیدا فرماتے رہیں گے۔

پھر یہ کہنا کہ "اب انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا"۔ یہ ایک ایسی گول مول بات ہے، جس کو ایک عام ذہن سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیا تصورات زمین سے پیدا ہوتے ہیں یا آسمان سے گرتے ہیں؟ تصورات تو انسانی اذہان کی پیداوار ہوتے ہیں اور مختلف شخصیتیں ان کو ترتیب دیتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا ایک مغالطہ (FALLACY) سے کم نہیں کہ "اب انقلاب تصورات سے آیا کریں گے شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں آئیں گے"۔ لہٰذا جب انقلاب تصورات سے آیا کریں گے اور تصورات انسانی اذہان کی پیداوار ہیں تو دوسرے لفظوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بعد بھی انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں ہی آئیں گے۔ اس سے یہ صاف معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری ہے۔ (باقی آئندہ)

## کنونشن متحدہ اسلامی محاذ کے اہم فیصلے

کنونشن متحدہ اسلامی محاذ منعقدہ ۲۸، ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کے فیصلے ایک بڑے اشتہار کی صورت میں چھپوا کر تمام ضلعی ومقامی جماعتوں کو بذریعہ ڈاک بھیج دیئے گئے ہیں۔ ضلعی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اشتہار کو خود چھپوا کر اہم مقامات پر لگوائیں یا مرکزی دفتر کو مطلع کریں۔ مرکز سے چھ روپے سینکڑہ کے حساب سے منگوایا جاسکتا ہے۔ (دفتر متحدہ اسلامی محاذ چوک رنگ محل لاہور)

## ممبر سازی کے متعلق اعلان

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ربیع الثانی کے آخر تک ممبر سازی کا کام مکمل کرلیں۔ اگر کسی شاخ کو ممبر سازی کی کاپیوں کی مزید ضرورت ہو تو وہ مولانا محمود اختر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان سے حاصل کرسکتے ہیں۔ (مفتی) محمد عبدالحق امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب

# قائد جمعیۃ کی مشرقی پاکستان کی روداد سفر

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی یکم جولائی کو ایک ہفتہ کے دورہ پر مشرقی پاکستان تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے وہاں سیرت کانفرنس کے دو اجلاسوں میں شرکت فرمائی اور جمعیۃ کی مقامی سرگرمیوں کا بھی جائزہ لیا۔ دو روز کے لئے آپ چٹاگانگ ہاٹ ہزاری، پٹیہ وغیرہ بھی تشریف لے گئے اور وہاں علماء اور عوام کے مختلف اجلاسوں سے خطاب فرمایا۔ ۸ر جولائی بروز جمعہ آپ جب واپس تشریف لائے تو دفتر ترجمان کی فرمائش پر آپ نے اپنے پورے سفر کی ایک اجمالی روداد مرتب فرمائی، جو درج ذیل ہے:۔

(مرتب)

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد! سیرت کمیٹی ڈھاکہ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ کو سیرت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ کے اواخر میں جب جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ایک وفد میں مشرقی پاکستان حاضر ہوا تھا تو اس وقت سیرت کمیٹی ڈھاکہ کے جنرل سیکرٹری مولانا محی الدین خاں صاحب نے مجھے مجوزہ سیرت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی، جو میں نے قبول بھی کر لی تھی۔ مجھے یہ بھی اختیار دیا گیا تھا کہ میں مغربی پاکستان سے کسی ایک اور بزرگ عالم دین کو اپنی صوابدید پر اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دوں۔ چنانچہ میں نے حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ العالی کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، جسے حضرت نے خوشی سے منظور فرما لیا۔

جب رختِ سفر باندھنے کا وقت قریب آگیا اور روانگی میں صرف تین چار روز باقی تھے تو شومئی قسمت کہ حضرت مولانا نے معذرت پر مشتمل ایک گرامی نامہ میرے نام ارسال فرمایا۔ حضرت کی طبیعت یکدم خراب ہو گئی تھی اور ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد سفر سے آپ کو منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ میں اس سفر میں حضرت العلامہ کی رفاقت کی سعادت سے محروم رہا۔

۱۰ر جون ۱۹۶۶ء مطابق ۱۰ر ربیع الاول ۱۳۸۶ھ میں ملتان سے شام کے ۷ بجے بعد از نماز عصر بذریعہ ہوائی جہاز لاہور کے لئے روانہ ہوا۔ شام کی نماز لاہور کے ایئرپورٹ پر ادا کی اور سیدھا دفتر جمعیۃ علماء اسلام پہنچا۔ حضرت مولانا ہزاروی اور دوسرے دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ رات گذار کر صبح فجر کے ہوائی اڈہ کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا دس بجے لاہور سے ہوائی جہاز نے ڈھاکہ کے لئے پرواز کی۔ عین جمعہ کی نماز کے وقت ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر ہمارا جہاز اترا ہوائی اڈہ پر دوست احباب لینے کے لئے موجود تھے جمعیۃ کے اکثر کارکن تشریف لائے تھے۔ سلہٹ سے جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے امیر حضرت مدنی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز جناب مولانا عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ ضلع۔ مولانا اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ ضلع بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ سب دوستوں سے ملاقات ہوئی اور وہاں سے ہمارا قافلہ شہر کی طرف روانہ ہوا۔

سب سے پہلے سیرت کمیٹی کے دفتر میں گئے وہاں تھوڑی دیر آپس کے تبادلہ خیالات کے بعد اس مہمان خانہ میں گئے۔ جہاں ہمارے ٹھہرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس روز دوست احباب ملتے رہے اور میرے حاضر حالات معلوم کرتا گیا۔ دوسرے دن جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈھاکہ کا اجلاس بلایا گیا، جس میں دفتر کے حالات و کوائف کے علاوہ جمعیۃ کی آمدنی میں اضافہ کی تجاویز پر غور ہوا اور کام کو تیز کرنے کے لئے مختلف تجاویز طے کر لی گئیں۔ اب الحمد للہ نوجوان علماء کرام جمعیۃ کے کام میں خاصی دلچسپی لینے لگے ہیں اور اکابر علماء کی سرپرستی اور تعاون بھی ان کو حاصل ہے، اور اکثر ان مشکلات پر قابو پا لیا گیا ہے، جو جمعیۃ کے کام کی اشاعت میں حائل تھیں۔ اگلے دن ہفتہ کے روز ۱۲ ربیع الاول کو تین بجے سیرت کانفرنس بیت المکرم میں شروع ہوئی۔ برسات کے اس زمانہ میں بارش بھی زور کی برس رہی تھی اور رحمۃ للعالمین کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کے ذکر اذکار کی بارش بھی قلوب کو سیراب کرنے میں مصروف تھی۔ مغرب سے عشاء تک احقر کی تقریر ہوئی۔ اور عشاء کے بعد تقریباً گیارہ بجے یہ نشست ختم ہوئی۔

اتوار کو پھر تین بجے بعد از دوپہر کانفرنس شروع ہوئی۔ آج بھی میری دوسری تقریر مغرب سے عشاء تک حسب معمول ہوئی۔ تقریروں میں سیرت کے مختلف پہلوؤں کے بیان کے ساتھ موجودہ حالات اور معاشرہ کی خدید بے راہ روی پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی اور یہ بتلایا گیا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس معاشرہ کو بدلنے کے لئے تشریف لائے تھے آج بالکل وہی معاشرہ قائم ہے۔ قبل از نبوت کے جاہلی معاشرہ کو موجودہ معاشرہ سے جو مشابہت اور مناسبت ہے اس کی تفصیل پیش کی گئی۔ حکومت اور عوام آج مل کر جس اجتماعی نظام کو پاکستان میں اپنائے ہوئے ہیں، اور پاکستان میں جو تہذیب و تمدن اور کردار و اخلاق فروغ پا رہے ہیں، یہی وہ حالات تھے، جن کے خلاف عظیم انقلاب برپا کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے۔ آج اگر مسلمانوں نے صرف میلاد کے جلسے منانے یا رنگ برنگ بوقی قمقموں کو روشن کرنے یا جھنڈیوں سے بازاروں اور گلیوں کو مزین کرنے یا بازاروں میں چوراہوں پر محراب لگانے پر اکتفا کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور بتلائے ہوئے راستہ پر چلنے کے لئے تیار نہ ہوئے اور اس پورے رائج الوقت نظام کو اسلامی نظام میں تبدیل نہ کیا تو مستقبل انہیں کبھی معاف نہیں کریگا اور دنیا و آخرت کے خسران سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا۔

اگلے دن سوموار کی صبح کو امیر صوبائی جمعیۃ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سلہٹی اور ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیۃ مولانا شمس الدین صاحب اور مولانا شمس عالم صاحب کی معیت میں چٹاگانگ کے لئے "الکا" تیز رفتار ٹرین سے روانہ ہوئے۔ چٹاگانگ میں ایک بجے پہنچے۔ مولانا شمس عالم صاحب کے بڑے بھائی جو چٹاگانگ میں ملازم ہیں، کے مکان میں مقیم ہوئے۔ نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ہم سیدھے ہاٹ ہزاری کے مدرسۃ العلوم معین الاسلام پہنچے۔ وہاں ایک جلسہ مدرسہ کی طرف سے پہلے ہی سے منعقد تھا۔ جس میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تحریفات و تحقیقات کے خلاف احتجاجی تقریروں کا پروگرام تھا۔ ہم قبل از عصر وہاں پہنچ گئے حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب خلیفہ مجاز حضرت تھانوی قدس سرہٗ مہتمم مدرسہ ہذا سے ملاقات ہوئی جمعیۃ کے بارے میں خصوصی گفتگو ہوئی۔ آپ نے ہر طرح کے تعاون اور سرپرستی کا یقین دلایا اور جمعیۃ کے پروگرام کے ساتھ کامل اتفاق کا اظہار فرمایا فجزاھم خیرا الجزاء

بعد از نماز عصر تا مغرب میری تقریر ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کی تحریفات کا تفصیلی جائزہ اور ان کا پس منظر پیش کیا گیا سود، شراب کی حلت، حدود شرعیہ کے غیر متبدل ہونے کا انکار، زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ و ترمیم کے تمام مسائل کو پورے بسط کے ساتھ پیش کیا۔ علماء و طلباء کا مجمع تھا۔ ڈیڑھ ہزار کے قریب طالب علم تھے۔ عوام تھوڑے اور اہل علم زیادہ موجود تھے۔ علمی انداز سے ان مسائل پر تقریر ہوئی اور ڈاکٹر صاحب کو مشاورتی کونسل کی رکنیت

اور اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کراچی کی ڈائرکٹرشپ سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ بعد از نماز مغرب عشاء کے قریب ہم واپس چاٹگام روانہ ہوئے۔ عشاء کی نماز چاٹگام آکر ادا کی اور اس کے بعد کھانا کھا کہ اگلے روز چٹاگانگ ٹاؤن میں مدرسہ مظاہر العلوم میں ایک جلسہ بلانے کی تدابیر پر غور کیا۔ آخر مولانا شمس العین صاحب وغیرہ کو وہاں مدرسہ مظاہر علوم اسی وقت بھیجا اور ان حضرات نے مدرسہ مظاہر علوم میں جلسہ اگلے روز یعنی منگل کو عصر کے وقت بلانے کا اہتمام اپنے ذمہ لیا۔ حافظ محمد ذاکر صاحب مدرس مدرسہ نے اس میں کافی دلچسپی لی۔

یہ کام اُن کے سپرد کر کے کافی رات گذرنے کے بعد سو گئے۔ صبح آٹھ بجے ہم پٹیہ کے لئے روانہ ہوئے، جہاں مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم واقع ہے۔ جو بڑے مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ جہاں پانچ سو کے قریب عربی درجہ کے طلباء کا انتظام ہے حضرت مولانا صدیق احمد صاحب ناظم اعلیٰ نظام اسلام پارٹی مشرقی پاکستان وہاں مدرس ہیں۔ مدرسہ میں جانے کے بعد وہاں کے مہتمم حضرت مولانا محمد یونس صاحب اور مولانا صدیق احمد صاحب اور دوسرے مدرسین سے ملاقات ہوئی۔ مولانا صدیق احمد چٹاگانگ سے ریل گاڑی میں ہمارے ساتھ پٹیہ گئے تھے۔ پٹیہ کے مدرسہ کے ان حضرات نے کامل احترام و اکرام سے ہمیں نوازا۔ اور دوپہر کو تمام طلبہ و مدرسین کا جلسہ بلایا۔ جس میں احقر نے حالات کے تمام پہلوؤں سے ان کو آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ ماشاء اللہ بڑا اچھا اثر ہوا۔ مولانا صدیق احمد صاحب نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ساتھ باہمی ارتباط قائم کر کے آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی جائے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ تو نظام اسلام پارٹی کو نہیں چھوڑتے اور ہمارا ان سے کوئی ارتباط مغربی پاکستان میں نہیں لہٰذا ہم مل کر کس طرح ایک جمعیۃ علماء اسلام آل پاکستان کی بنیاد پر قائم کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو آج تک یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان اصل ہے اور نظام اسلام اس کی سیاسی شاخ اور شعبہ ہے اور وہ ہمارے ماتحت ہے اس لئے نظام اسلام جمعیۃ کے ایک شعبہ کی حیثیت وہاں مغربی پاکستان میں بھی اختیار کر لے گی اور یہاں بھی۔ یہاں مشرقی پاکستان کے تمام علماء جو نظام اسلام میں ہیں یا اب آپ کے ساتھ ہیں، اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ نظام اسلام اور اس کے کنوینر کچھ ایسی پوزیشن اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ نظام اسلام کے کنوینر پر ہم کوئی توقف نہیں کریں گے۔ اگر وہ کھل کر اس حیثیت کو قبول نہیں کریں گے تو ہم ان کو چھوڑ دینگے۔

میں نے عرض کیا کہ اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ نظام اسلام کا خود کوئی دستور نہ ہو (جیسا کہ اب موجود ہے) دستور آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ہو، اور پس۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے دستور میں مختلف شعبہ جاتِ کار کا ذکر ہو، جس میں سیاسی شعبہ کا نام "نظام اسلام" ہو۔ اس شعبہ میں غیر عالم بھی شریک ہو سکیں گے۔

یہ شعبہ پورے پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے دستور اور منشور کے مطابق کام کرنے کا پابند ہوگا۔ انتخابات کا منشور بھی جمعیۃ علماء اسلام طے کرے گی، جس میں علاوہ دیگر امور کے ایک دفعہ لازماً یہ ہوگی کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اگر نظام اسلام کے موجودہ لیڈر پورے پاکستان میں اس موقف کو قبول کرنے پر رضامند ہوں تو ہمیں ان کو ساتھ ملانے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اس پر راضی نہ ہوں تو مشرقی پاکستان کے ۱۱ء مجموعی طور پر اُن سے الگ ہونے کا اعلان کر دیں۔ اس پر مولانا صدیق احمد صاحب راضی ہو گئے اور فرمایا کہ ہم ابھی مشرقی پاکستان کی اپنی میٹنگ بلاتے ہیں، اور اس کو باقاعدہ طے کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اس عرصہ میں بھی اپنی صوبائی جمعیۃ کے سامنے اس موقف کو پیش کر کے منظوری حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر دونوں صوبوں کی جمعیتوں نے اس موقف کو قبول کر لیا تو ستمبر کے آخر میں لاہور میں آل پاکستان اجلاس ہوگا۔ اس میں دونوں طرف سے پانچ پانچ نمائندے شریک ہوں گے۔ اور اس میں آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ مشرقی پاکستان کے پانچ نمایندے نظام اسلام والی جمعیۃ علماء اور ہماری جمعیۃ علماء اسلام دونوں سے منتخب کئے جائیں گے۔

ان تفصیلات کے طے کرنے کے بعد ہم ظہر کو واپس روانہ ہوئے اور چٹاگانگ پہنچ کر عصر کی نماز کے وقت مدرسہ مظاہر علوم پہنچے۔ وہاں میں نے ملکی حالات، علماء کی تنظیم اور اس کی ان حالات میں شدید ضرورت پیش کی۔ سب نے لبیک کہا اور اس اجلاس میں ضلع چاٹگام کی جمعیۃ علماء اسلام کا عبوری انتخاب عمل میں آیا۔ مولانا محمد اسحاق صاحب امیر اور مولانا حافظ محمد ذاکر صاحب ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے ان حضرات نے بڑی تیزی سے کام شروع کرنے کا عزم ظاہر فرمایا۔ شدید بارش ہو رہی تھی۔ وہاں چاٹگام کے مشہور سماجی کارکن جناب چودھری عدالت خاں کے یہاں ہمارے کھانے کی دعوت تھی۔ جب عشاء کے قریب وہاں سے روانہ ہوئے تو ابھی زور کی بارش ہو رہی تھی ..... کہ پناہ بخدا۔ لیکن ایفاء عہد اور چودھری صاحب سے کچھ ضروری باتیں کرنے کے لئے ہم اس بارش میں بھی ... عدالت خاں صاحب کے مکان پر پہنچے۔

ان سے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور جمعیۃ کے لئے کچھ مفید مشورے بھی دیئے جو میں کسی وقت جمعیۃ میں پیش کروں گا۔ انہوں نے فیصلی لانہ اور دوست خلاف اسلام امور کے خلاف علماء کو منظم ہو کر عملی جد و جہد کرنے پر زور دیا۔ وہاں سے رات کے گیارہ بجے اپنی اقامت گاہ پر آگئے، اور ابھی بارش برس ہی رہی تھی۔

صبح ساڑھے چھ بجے اسی "الکا" تیز رفتار گاڑی سے ڈھاکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں اکھوڑہ جنکشن پر جہاں سلہٹ کے لئے گاڑی بدلنی ہے، حضرت مولانا عبد الکریم صاحب ہم سے رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق حسنات سے مزید نوازے۔

ایک بجے ڈھاکہ پہنچے اور مدرسہ امداد العلوم فرید آباد میں فروکش ہوئے۔ نماز اور طعام سے فارغ ہونے کے بعد کچھ آرام کیا۔ عصر کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرنا تھا، جس کے لئے جناب فاطمی صاحب پرنسپل ..... قائد اعظم کالج ڈھاکہ نے پہلے سے دعوت دی ہوئی تھی۔ پروگرام طے تھا۔ پروگرام کے مطابق وہاں عوام اور کالج کے طلباء سے خطاب مغرب سے عشاء تک ہوا۔ بعد ازاں نواب باڑی جانا ہوا، نواب باڑی کے خواجہ اشرف صاحب نے دعوت دی تھی۔ وہاں تمام دوستوں کو دعوت پر مدعو کیا تھا۔ سب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے رجب کے مہینہ میں حضرت درخواستی کے ڈھاکہ آنے کے لئے بڑا زور دیا اور مجھے مجبور کیا کہ میں ان کو لے کر رجب میں ڈھاکہ آؤں۔ میں نے معذرت کی لیکن حضرت درخواستی صاحب کو ڈھاکہ آنے پر آمادہ کرنے کا وعدہ کیا۔ آخر طے یہ ہوا کہ حضرت درخواستی رجب کے شروع میں تشریف لائیں اور ۲۰۔ رجب تک درس قرآن دیں۔ ۲۰۔ رجب کو تم بھی آجاؤ اور رجب کے آخر تک جمعیۃ کے لئے مشرقی پاکستان کا دورہ کیا جائے۔ اس طرح جمعیۃ کے کام کو آگے بڑھایا جا سکے گا، اللہ تعالیٰ توفیق بخشے کہ ہم اس پروگرام کو مکمل کر سکیں۔ رات کو بارہ بجے کے بعد ہم واپس فرید آباد لوٹے۔

جمعرات کے روز ہوائی جہاز کی سیٹ نہ ملنے کی وجہ سے مجبوراً یہاں رہنا پڑا۔ جمعہ کے لئے سیٹ ریزرو کرا لی گئی۔ جمعرات کی دوپہر کو قاضی عبد الشہید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈھاکہ نے دوپہر کو دعوت پر بلایا۔ ظہر کی نماز کے بعد کچھ آرام کر کے بعد از نماز عصر مدرسہ امداد العلوم کے طلبہ و مدرسین کے سامنے کچھ ضروری اور متعلقہ فرائض علماء و طلباء عرض کئے، الحمد للہ بڑا اچھا اثر ہوا۔

یاد رہے کہ سلہٹ اور چاند پور کے دورے کا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## بقیہ — روداد سفر

پروگرام بنایا تھا۔ وہاں اطلاعات و انتظامات بھی ہو چکے تھے لیکن سیلاب اور طوفانوں نے وہاں تباہی مچا رکھی ہے، جس کی وجہ سے راستے بالکل مسدود ہیں، لہٰذا مجبوراً وہ پروگرام فی الحال ملتوی کرنا پڑا۔ پھر دوسرے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کی تکمیل ہو سکے گی۔

مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے سلہٹ کے حضرات اراکین جمعیۃ علماء اسلام ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔ احقر نے مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے سلہٹ کے حضرات کو سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دو ہزار روپے کی رقم پیش کر دی۔

سلہٹ میں قحط کے سے حالات پیدا ہو چکے ہیں گندم کا آٹا ناپید ہے۔ چاول ستر روپے من تک فروخت ہو رہا ہے جبکہ اس سے قبل عام نرخ ۲۵ روپے تک تھے۔ چاولوں کی ایک فصل تو بالکل تباہ ہو چکی ہے حکومت کی طرف سے چاول کا راشن ہفتہ کے لئے پونے دو سیر مقرر ہے، وہ بھی حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ راشن ڈپوؤں کے سامنے سینکڑوں بلکہ ہزاروں افراد کی قطار لگی ہوتی ہے جو میں نے بچشم خود دیکھی ہے۔ میں اس ضمن میں مغربی پاکستان کے اہل خیر حضرات سے اپیل کروں گا کہ وہ ان غریب بھائیوں کی امداد کر کے انسانیت کے ساتھ ہمدردی فرمائیں۔

سیاسی حالات وہاں کے انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ انفرادیت اور تفریق کے رجحانات کو تقویت مل رہی ہے صوبائی عصبیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ عوامی لیگ اور مجیب الرحمٰن کے سب ساتھی جیلوں میں ہیں جن کے ساتھ وہاں کے عوام کی ہمدردی لازمی ہے۔ اس کا نفسیاتی اثر پاکستانی اتحاد کے خلاف ظاہر ہو رہا ہے اگر پاکستان کو باقی رکھنا ہے تو ضروری ہے کہ اسلام کو حقیقی معنوں میں یہاں نافذ کیا جائے اور دونوں حصوں کے مسلمانوں کو مؤدت اسلامی اور اخوت دینی کے جذبہ سے سرشار کر کے اتحاد باہمی کی کوئی صورت پیدا کی جائے، ورنہ خالی اسلام کے نعروں سے اب اس تخریبی تحریک کا کوئی جواب نہیں۔ اگر آج اسلام کے تقاضوں سے پہلو تہی کر کے اسلام کے نعرہ سے کام چلانے کا تصور قائم کیا ہوا تو وہ جنت الحمقاء میں بسنے کے مترادف ہوگا۔

اس لئے میں ایک پاکستانی کی حیثیت سے حکومت وقت کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ متحدہ اسلامی محاذ کے دس نکاتی مطالبے کو فی الفور تسلیم کر کے اس تخریبی تحریک کا انسداد کیا جائے، ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ خود ارباب اقتدار ملک کی وحدت کو ختم کرنے پر راضی ہیں۔

جمعہ کے روز ۸ر جولائی ساڑھے گیارہ بجے ہمارا ہوائی جہاز ڈھاکہ ایئرپورٹ سے روانہ ہوا۔ وہاں جمعیۃ کے کارکن الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے ایک بجے کے قریب لاہور کے ہوائی اڈہ پر ہمارا جہاز اترا۔ دوست احباب موجود تھے۔ سیدھے جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور پہنچے۔ وہاں جمعہ میں سیرت کے موضوع پر مختصر بیان ہوا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ ساڑھے چار بجے وہاں سے دفتر جمعیۃ علماء اسلام مرکزی میں وارد ہوئے۔ کل صبح انشاء اللہ بذریعہ ہوائی جہاز ملتان روانہ ہو جاؤں گا۔

## بقیہ — اداریہ

ہو رہا ہے جس میں سنی آبادی کی اکثریت ہے اور شیعہ حضرات نے حکومت کی اجازت کے بغیر شبانہ روز محنت سے اس کو جزوی طور پر تعمیر کیا ہے۔

(ب) واقعی شیعہ حضرات کا اس پلاٹ ۱۲۵ پر غیر قانونی قبضہ ہے۔

(ج) اس امام باڑہ کی وجہ سے دونوں فرقوں کے مابین ایک شدید تناؤ پیدا ہو گیا ہے۔

(د) حکومت کی طرف سے اس کے متعلق مداخلت بے جا کا پرچہ پولیس اسٹیشن میں درج ہو چکا ہے اور تحفظ امن عامہ کے لئے دفعہ ۱۴۵ C.R.P.C بھی لگا دی گئی ہے۔

بعض اراکین اسمبلی نے اس مسئلہ پر وزیر متعلقہ سے کافی بحث کی اور وزیر صاحب سے ان اراکین کے سوالات کے صحیح جوابات نہ بن پڑے۔

بعد میں جمعیۃ احناف کے ایک وفد نے جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے بھی ملاقات کی، اور معاملہ کی پوری پوزیشن ان کے گوش گذار کی۔ گورنر صاحب نے اسی وقت اس معاملہ کی انکوائری کا حکم دے دیا۔

ہم فی الحال اس مسئلہ پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ معاملہ اب گورنر صاحب تک پہنچ چکا ہے، اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے عالی قدر گورنر صاحب اس معاملہ کی صحیح تحقیقات کروا کر ممتاز آباد کے سنی مسلمانوں کی دادرسی کریں گے۔ لیکن ہمیں مقامی حکام کی اس ناعاقبت اندیشانہ اور جانبدارانہ روش پر ازحد افسوس ہے جنہوں نے اپنے اقدام سے پورے ضلع کی فضا میں تکدر اور تناؤ پیدا کر دیا ہے اور ہم کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان سے پوچھتے ہیں کہ جب تحفظ امن کی خاطر امام باڑہ کی تعمیر کو روک دیا گیا تھا اور اس پر دفعہ ۱۴۵ لگا دی گئی تھی تو پھر اس کو سیل کیوں نہ کیا گیا؟ کیونکہ دفعہ ۱۴۵ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ عمارت کو سیل کر کے اس پر مسلح گارد متعین کر دی جائے۔ کیا ان کی یہ کارروائی جانبدارانہ نہیں ہے؟

ہم گورنر صاحب کی خدمت میں بھی انجمن احناف ممتاز آباد کی یہ آواز پہنچانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی اولین فرصت میں اس معاملہ کی کسی غیر جانبدار افسر سے انکوائری کروائیں اور انتظامیہ کے ان افسروں کے خلاف جو اس فرقہ وارانہ کشیدگی کا باعث بنے ہیں اور جن کی شہ پر امام باڑہ کی غیر قانونی تعمیر شروع ہوئی ہے اور جنہوں نے حکومت کے قانون کا تحفظ نہیں کیا، تادیبی کارروائی کریں۔

## بقیہ — معارف الحدیث

وہ لکھتے ہیں کہ ایک عاصی کی مثال ایسی ہے جیسی آنکھیں بند کرنے کے بعد ایک بینا کی۔ اگر ایک بینا شخص اپنی آنکھیں بند کر لے تو اُسے بھی کچھ نظر نہیں آتا اور اس لحاظ سے یہ بینا اور نابینا برابر ہو جاتا ہے۔ نہ یہ دیکھتا ہے نہ وہ۔ لیکن فرق یہ ہے کہ نابینا نور بصر ہی نہیں رکھتا اور بینا اگرچہ نور تو رکھتا ہے مگر خلاف چشم کی وجہ سے وہ نور کام نہیں کرتا اس لئے نابینا کے برابر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن کے نور بصیرت پر بہیمت کا حجاب پڑ جاتا ہے تو وہ بھی کافر کی طرح معصیت و طاعت کا فرق نہیں پہچانتا۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ مومن جس حالت میں زناء کرتا ہے۔ اس کا نور تصدیق جوش بہیمت سے ایسا مدھم پڑ جاتا ہے کہ اسے بھی معصیت کرنے میں کوئی باک نہیں رہتا اور اس تہور و جرأت کے عالم میں اس پر مومن کا اطلاق بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر توبہ کر لے تو یہ حجاب بہیمت پھر چاک ہو جاتا ہے اور نور ایمانی پھر جگمگانے لگتا ہے (دیکھو کتاب الایمان ص۱۳ ص۱۰۰ ص۱۲۳، ص۱۲۷، ص۱۳۲، ص۱۳۳، ص۱۵۵) دراصل یہ وہی مختصر فقرے تھے جو عہد سلف سے شروع ہوئے اور حافظ ابن تیمیہؒ کے دور میں آ کر اتنے پھیل گئے۔

## بقیہ — انفرادی اور اجتماعی پاکیزگی

شریعت نے برسر بازار کھانے پینے کی جو ممانعت کی ہے اس میں بھی اور مصلحتوں کے علاوہ ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ لوگ پھلوں کے چھلکے، ردی کاغذ اور پتے وغیرہ سڑکوں اور راستوں وغیرہ پر نہ پھینک دیں۔ اسلام نے ہر شعبہ حیات میں اجتماعی زندگی کی اہمیت کو نمایاں کیا ہے اور معاشرہ کی طرف سے ہر فرد پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ انہیں واضح طور پر متعین کر دیا ہے جو شخص گلی کوچوں اور بازاروں میں کوڑا کرکٹ پھینکتا ہے اور کثافت پھیلا کر ماحول کو گندا کرتا ہے وہ معاشرہ کے لئے باعث آزار ہے اور اسلام اسے ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اجتماعی مفاد بہرحال اسلامی معاشرہ کا مطمح نظر ہے۔ جو معاشرہ فرد کی پاکیزگی اور طہارت کو اتنی اہمیت دیتا ہے وہ اجتماعی پاکیزگی و صفائی کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔

جمال عبد الناصر۔ صدر متحدہ عرب جمہوریہ

# اتحاد عالم اسلامی
## وقت کا اہم تقاضا

پچھلے دنوں مصر سے "الدعوۃ التحریریۃ الکبریٰ" کے عنوان سے دعوت اسلامی کے موضوع پر ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا پیش لفظ صدر جمال عبد الناصر نے لکھا ہے۔ چونکہ اس پیش لفظ کا مرکزی تخیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اتحاد بین المسلمین ہے اس لئے اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

چھٹی صدی عیسوی کے آخری دنوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا ایک طویل گھٹن میں پھنسی ہوئی تھی جس میں توہمات اور ردِ عمل کا دور دورہ تھا۔ مشرق اور مغرب اور شمال و جنوب میں کیسا حالت تھی۔ ہر جگہ نا انصافی کا رواج تھا۔ لوگوں نے آسمانی مذاہب کی عظیم تعلیمات کو بھلا دیا تھا اور ان کی جگہ بتوں کی، آگ کی یا فرشتوں اور پیغمبروں کی پرستش شروع کر دی تھی۔

قوموں کی قومیں چند با اختیار فرمان رواؤں کے قبضے میں آچکی تھیں جنہوں نے قیصر یا شہنشاہ کے نام اختیار کر لئے تھے۔ بہت سے ملک نام نہاد مذہبی پیشواؤں کے پیش کئے ہوئے غلط راستوں میں بھٹک رہے تھے۔ اور یہ پیشوا اپنے مذہبی اثرات کو اپنی اجارہ داری کے قائم رکھنے، عوام کو الجھا بنانے اور انہیں غلاموں کی سی حالت میں مبتلا رکھنے میں استعمال کر رہے تھے۔

دنیا میں لڑائیاں بھی ہو رہی تھیں جن کا مقصد فتوحات کی پیاس بجھانا تھا۔ ان لڑائیوں نے دنیا کو ایک ایسی ہولناک تباہی کے کنارے کھڑا کیا تھا کہ اگر اللہ تعالےٰ کا رحم آڑے نہ آتا اور انسانیت کو حق اور امن کی راہ نہ دکھائی جاتی تو اس کا بچنا محال تھا

یہی وقت تھا جب اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ انسانوں میں سے منتخب ترین پیغمبر یتیم، ریگستان کا ایک غریب انسان لیکن اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ پیغام سے سرشار، جن کا مقصد انسانیت کو امن و سلامتی، باہمی ہمدردی و تعاون اور حقیقی ایمان کی دولت سے بہرہ ور کرنا تھا

اس زمانے کی دنیا کو جس طرح کے لرزہ خیز اور یقینی حالات سے گذرنا پڑ رہا تھا اور انسانیت جس قسم کی پسماندگی میں مبتلا تھی اس ماحول میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن نہ تو آسان تھا اور نہ اسے محض فطرت کہا جا سکتا تھا، لیکن پیغمبر خدا کے کردار، آپ کے بے پناہ تحمل، آپ کی غیر معمولی تنظیمی صلاحیت، آپ کی عظیم الشان خطاب اور آپ کی معقول دلیلوں نے مل جل کر آپ کی دعوت کی جڑیں گہری جما دیں اور آپ کے پیغام کو کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔ آپ کی دعوت پر لاکھوں آدمی اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس نئے دین کا پورے یقین اور عقیدت کے ساتھ اتباع کیا۔

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو ایک ایسے تصور حیات سے آشنا کیا، جس نے نہ صرف تمام آئندہ نسلوں کی رہنمائی کی بلکہ جو ہمیشہ آنے والے مصلحین کی راہبری کا کام بھی کر سکتا ہے۔ آپ آخری پیغمبر تھے اور تمام پیغمبروں کے سلسلہ کی آخری کڑی اور سرتاج۔ آپ نے اپنی زندگی کو حکمرانوں اور سماج سب کے لئے ایک نمونہ بنا کر پیش کیا۔ ایک ایسا نمونہ اور اسوہ جو ہر طرز کے سماج کو گرمی پہنچانے کے لئے کافی ہے۔ آپ کی زندگی صاف اور سادہ تھی۔ تجرد انکساری کی درخشندہ مثال۔ آپ نے ایک غریب انسان کی طرح زندگی بسر کی اور اپنی وفات تک یہی اسوہ اختیار کیا۔ آپ کی دعوت نہایت شریفانہ اور بلا تفوق تھی۔ آپ نے خدا اور انسان عبد و معبود میں یہ کہہ کر کوئی پردہ حائل نہیں رہنے دیا کہ خدا انسان سے اس کی روح سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس طرح آپ نے مذہبی توہمات اور درمیانی عناصر کی اجارہ داریوں کو مٹا دیا۔ انسان اور خالق کے یہ روابط جو اسلام نے پیش کئے اس دین کی سادگی کا نشان ہیں۔ ہر مسلمان کسی رکاوٹ کے بغیر اسلام کی روح میں ڈوب سکتا ہے، اس کی تعلیمات پر آگے بڑھ سکتا ہے۔ اتحاد و اشتراک اسلامی عقیدت کی ایک نمایاں علامت ہیں۔ ایک مسلمان مسلمان کے لئے ایک مومن دوسرے مومن کے لئے بالکل ایک بھائی کی طرح ہے خواہ وہ ایک دوسرے سے کتنی دور کہیں بھی رہتا ہو۔ افتراق کے معنی کمزوری ہے اور انتشار کا طلب اپنی ہیئت اجتماعیہ کی دشمنی ہے۔ اسلام کی دعوت ہمیں سبق ہی سبق ہیں۔ وہ ہمیں اخلاقی نظم میں منسلک کرتی ہے۔ پھر آخر ہم اس سے ہی رہنمائی اور قوت کیوں نہ حاصل کریں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے آپ میں دشمن رہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت کریں۔

پھر ہم پالیسی مقصد اور تصورات میں کیوں مختلف رہیں اور جب بھٹک جائیں یا سیدھے راستے کے بارے میں شبہ میں پڑ جائیں تو کیوں نہ اسلام سے درخواست کریں کہ وہ ہمیں صحیح راستے پر لگائے؟

آخر مسلمانوں کی ایک دوسرے کے خلاف لڑائی کیوں ہے؟ اور مشترکہ بھلائی کے لئے اخوت، اتحاد اور مشترکہ جد و جہد کا مظاہرہ کیوں نہیں ہوتا؟ کیا پچھلی کئی صدیوں میں جن تباہیوں سے ہم دوچار ہوئے ہیں وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا ہم واقعی بالکل تباہ نہیں ہو چکے ہیں؟ کیا ہمارے انتشار نے ہمارے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط نہیں کئے؟ پھر ہم جو کبھی سب پر حکومت کرتے اور سب کی نظروں میں عزت و احترام کے لائق۔ ہاں تو کیا وجہ ہے ہم تحقیر و تذلیل کا نشانہ نہیں بنائے گئے

اے باشندگان عرب اور اے ساری دنیا میں رہنے والے مسلمانو! خدا اور رسول کی اطاعت کرو ایک محاذ پر اکٹھے ہو جاؤ، خواہ تمہارا دشمن کوئی بھی ہو۔ اور اس کا ساتھ دو جو تمہارا دوست ہو۔ کبھی اختلاف اور کمزوری کا شکار نہ ہو۔ کیونکہ اگر تم نے اسلام کی روح اور تصورات کی حقیقی رہنمائی قبول کر لی تو تم ہی بلند و بالا رہو گے اور تمہارا ہاتھ ہی اونچا رہے گا۔ یہ کوئی مبہم اور کھوکھلے الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ میرے حقیقی اور صحیح احساسات کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ یہ وہ لفظ ہیں جو میرے دل سے ابل رہے ہیں۔ اس دل سے جو اسلام اس کی دعوت پر گیرائی اور گہرائی سے یقین رکھتا ہے ہاں اس دعوت پر جو قوت اور امن کی دعوت ہے خدا شاہد ہے کہ میں نے یہ پیغام دے دیا اور خدا ہی کو گواہ کر کے میں یہ کہتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں ان لفظوں کو حقیقت کا جامہ پہنانے کے لئے اپنے پورے عزم اور اپنی پوری قوت سے جد و جہد کرتا رہوں گا۔ (بشکریہ شہاب لاہور)

## حیدر آباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶ر جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں گھاس مارکیٹ میانی روڈ پر جلسہ منعقد ہوا ہے۔ جس سے حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور مولانا حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشر و اشاعت متحدہ اسلامی محاذ خطاب فرمائیں گے۔

ترجمان میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

# ہفتہ بھر کی خبریں

• **شمالی ویٹ نام میں لام بندی**

شمالی ویٹ نام نے لام بندی کا اعلان کر دیا ہے اور اٹھارہ سے تیس برس کے نوجوانوں کو بھرتی کے لئے بلا لیا ہے۔

• **بھارتی فوج اور ناگاؤں میں تصادم**

منی پور سے نوّے میل کے فاصلہ پر اکھورل روڈ کے قریب ناگاؤں اور بھارتی دستے میں شدید تصادم ہوا۔ جس میں ایک ناگا ہلاک ہوا۔

• **ایک ماہ میں ۵۴ سمگلروں کی گرفتاری**

مغربی پاکستان ریجنز نے ماہ جون میں مختلف سرحدی علاقوں میں ۵۴ سمگلروں کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے قبضہ سے تین لاکھ روپے کی مالیت کا سامان برآمد کیا گیا۔

• **۵ ہزار میل فی گھنٹہ رفتار والا طیارہ**

برطانیہ، امریکہ اور روس تینوں مل کر ایسا طیارہ تیار کرنے والے ہیں جس کی رفتار پانچ ہزار میل فی گھنٹہ ہوگی۔

• **چین اور پاکستان میں تجارتی سمجھوتہ**

پاکستان اور چین کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی اشیاء کا تبادلہ ہوگا۔ پاکستان چین کو خام روئی، خام پٹ سن، پٹ سن کی مصنوعات، سوتی دھاگہ اور سرجری کا سامان وغیرہ برآمد کرے گا، جس کے بدلہ میں چین اوزار، ورکشاپ کا سامان، فولادی ڈھانچے، سائنسی سامان، کیمیکلز، رنگ، کاغذ اور گتہ وغیرہ فراہم کرے گا۔

• **۱۱۵۷ امریکی طیارے تباہ**

شمالی ویٹ نام میں ہنوئی اور ہائی فانگ کے قریب دو مزید امریکی طیارے مار گرائے گئے اس طرح اب تک امریکہ کے ۱۱۵۷ طیارے تباہ کئے جا چکے ہیں۔

• **روسی رضاکار جنگ کے لئے تیار ہیں**

روسی نوجوانوں کی تنظیم کے ایک لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ جب بھی ویٹ نامیوں نے امداد کے لئے کہا روسی رضاکار اُن کے شانہ بشانہ امریکہ کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے پہنچ جائیں گے۔

• **امریکہ ویٹنام میں ۱۰ لاکھ فوج کر دیگا**

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا ہے کہ امریکہ جنوبی ویٹ نام میں اپنی فوجوں کی تعداد بڑھا کر ۱۰ لاکھ کر دے گا تاکہ چین اور شمالی ویٹ نام کی فوجوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

• **انڈونیشیا کے تین مستحسن اقدام**

انڈونیشیا کی عوامی مشاورتی کانگرس نے ملک میں تین مستحسن اقدام اٹھائے ہیں (۱) ملک میں کمیونزم مارکسزم اور لینن ازم پر پابندی عائد کر دی ہے۔

(۲) تمام سکولوں میں مذہبی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی ہے۔

(۳) ملک سے تمام غیر ملکی اداروں کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

• **چھ سوشلسٹ ممالک ویٹنام میں رضاکار بھیجیں گے**

روس کے علاوہ مشرقی یورپ کے چھ ملکوں نے امریکہ کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے ویٹ نام میں رضاکار بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے اور جونہی شمالی ویٹنام نے اس سلسلہ میں درخواست کی رضاکار میدانِ جنگ میں پہنچ جائیں گے۔ ان ملکوں نے شمالی ویٹ نام کو ہر قسم کی اخلاقی، سیاسی، اقتصادی اور دفاعی امداد دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔

• **بھارتی روپیہ کی قیمت ۱۳ آنے**

بھارت کے روزنامہ ٹریبون نے ۱۴ جون کی اشاعت میں لکھا ہے کہ حکومت کے دعوے کے مطابق روپے کی قیمت میں ۳۶½ فیصد کمی نہیں ہوئی بلکہ حقیقتاً ۵۷½ فیصد کمی ہوئی ہے اور اس حساب سے بھارتی روپیہ کی قیمت ۱۳ آنے ہے۔

• **بھٹو کو سبکدوش کر دیا گیا**

سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو ان کی رخصت کے بعد ۳۱ اگست کو ختم ہو رہی ہے، سبکدوش سمجھا جائے گا۔

• **مقبوضہ کشمیر میں پکڑ دھکڑ**

بھارتی مقبوضہ کشمیر میں اس وقت قریباً دو ہزار سیاسی قیدی جیلوں میں بند ہیں اور کشمیر کی خوبصورت وادی سنگینوں کی وادی نظر آتی ہے۔ کیونکہ وادی کے چپہ چپہ پر فوج نے مورچے تعمیر کر رکھے ہیں اور سنگینوں سے عوام پر رعب ڈال رہی ہے بھارتی حکومت کی قیاس آرائی کے مطابق مجاہدین کشمیر میں جنگ آزادی پھر شروع کر دینگے۔

• **روسی مگ طیاروں اور امریکی بمباروں کی ہولناک جنگ**

شمالی ویٹ نام میں امریکی بحریہ اور فضائیہ کے طیاروں نے ۷۷ بار حملہ کیا اور تیل کے دو ذخیروں کو اپنا نشانہ بنایا۔ روسی مگ طیاروں نے امریکی طیاروں پر فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں سے حملہ کیا اور چھ امریکی طیارے مار گرائے۔ امریکی ترجمان کے بیان کے مطابق یہ پہلا موقع ہے کہ امریکی جیٹ طیاروں کے خلاف اس قسم کے میزائل استعمال کئے گئے

• **چودھری افضل حق مرحوم کے مزار کے نزدیک فلٹھ ڈپو مسمار کر دیا گیا**

۸ جولائی خانہ جمعہ کے بعد مجلس احرار کے قریباً ۵۰ رضاکاروں نے تحریک آزادی کے صف اول کے احرار رہنما چودھری افضل حق مرحوم کے مزار کے پاس واقع فلٹھ ڈپو کو مسمار کر دیا۔ لاہور میونسپل کارپوریشن عوام کے شدید مطالبے کے باوجود فلٹھ ڈپو کو یہاں سے ہٹانے میں ناکام رہی تھی۔

• **جلال بایار کی سزا معاف**

ترکی کے صدر جودت ثنائی نے سابق صدر جلال بایار کی سزا معاف کر دی ہے۔ جلال بایار کو فوجی انقلاب کے بعد پہلے موت کی سزا کا حکم دیا گیا تھا جسے بعد میں عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا تھا

• **پاک فوجی وفد کی کامیابی پر بھارت میں تشویش**

ماسکو میں مارشل نور خاں کے مشن کی کامیابی پر بھارت کے سرکاری حلقے بوکھلا اٹھے ہیں۔ بھارتی اخبارات نے پاکستانی وفد کی کامیابی کو غیر جانبداری کی مکمل شکست اور وزیر اعظم اندرا گاندھی کی توہین قرار دیا ہے۔ ان اخبارات نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ پاکستان کو ہتھیاروں سے روسی اسلحہ ملنا شروع ہو جائیگا

• **صدر ناصر نے اندرا گاندھی کا استقبال نہیں کیا**

وزیر اعظم اندرا گاندھی جب متحدہ عرب جمہوریہ کے دو روزہ دورہ پر قاہرہ پہنچیں تو صدر ناصر حسب روایت اڈہ پر اس کے استقبال کے لئے موجود نہیں تھے حالانکہ پروگرام کے مطابق انہیں اس کا استقبال کرنا تھا

• **امریکی فوج کی تباہی**

ویت کانگ حریت پسندوں نے جنوبی ویٹ نام میں امریکہ کے خلاف میدانی جنگ تیز کر دی ہے۔ گذشتہ ایک ہفتے کے دوران انہوں نے امریکی فوج کی ایک بٹالین اور پورے بکتر بند دستے کا صفایا کر دیا اور پیدل ڈویژن کی ایک رجمنٹ کو زبردست حملے کر کے ناکارہ کر دیا۔ ان حملوں سے سینکڑوں امریکی ہلاک اور متعدد ٹینک اور طیارے تباہ ہو گئے۔

• **روس کی فوجیں چینی سرحد پر**

چین کے وزیر اعظم نے الزام لگایا ہے کہ روس امریکہ سے ساز باز کر کے چین کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ روسی لیڈر امریکہ سے سمجھوتہ کر کے یورپ میں امریکی فوجوں کی تعداد کم کرانا چاہتے ہیں تاکہ امریکہ ان فوجوں کو ویٹنامی عوام کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے استعمال کر سکے۔

• **امریکی سفارت خانہ کی مذموم سرگرمیاں**

امریکی سفارت خانہ کراچی نے وکلاء کے نام ایک سوالنامہ جاری کیا ہے جس پر حکومت پاکستان کو ایک بار پھر سفارت خانہ سے کہنا پڑا کہ وہ اس قسم کی سرگرمیاں بند کر دے اور وہ اپنا سوالنامہ واپس لے حکومت پاکستان نے اس سے قبل گذشتہ سال جولائی میں تمام غیر ملکی سفارت خانوں بالخصوص امریکی سفارت خانے کو ہدایت کی تھی کہ وہ پاکستان میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے کوئی کارروائی نہ کرے۔

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

# خبر نامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا تبلیغی دورہ

(۱) مورخہ ۲ر جولائی کو ایک وفد نے مخدوم رشید کے نزدیک چک گھڑیانہ میں تبلیغی پروگرام کے تحت دورہ کیا، بحمد اللہ دورہ کامیاب رہا۔ جامع مسجد میں مولانا غلام مصطفیٰ رحمانی ناظم دفتر جمعیۃ ملتان و مولانا کریم بخش صاحب نے تقریریں فرمائیں اور لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے ممبر بننے اور آئندہ ہر قسم کے تعاون کا وعدہ فرمایا۔ تبلیغی دوروں سے جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا کام تیز ہوگیا ہے۔ لوگ کافی زیادہ جمعیۃ کے ممبرین رہے ہیں، دوستوں سے تعاون کی اپیل ہے۔

(۲) جمعیۃ کے تبلیغی وفد نے کمہار منڈی ملتان و گراس منڈی کا دورہ کیا۔ مولانا محمود اختر صاحب کی معیت میں حکیم محمد سعید صاحب، مولانا عبدالمنان صاحب نے بھی تعاون فرمایا۔ گراس منڈی کی جامع مسجد میں مولانا محمود اختر امیر جمعیۃ و مولانا غلام مصطفیٰ رحمانی ناظم جمعیۃ ملتان نے تقاریر فرمائیں اور حاضرین کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سمجھائے۔ حاضرین نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے تعاون بھی فرمایا اور ممبر بھی بنے ——— انہوں نے آئندہ کے لئے بھی تعاون کا وعدہ فرمایا۔ (غلام مصطفیٰ رحمانی ناظم جمعیۃ ملتان)

## جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کی تبلیغی سرگرمیاں

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ گوجرانوالہ نے ۲۲ر جون ۱۹۶۶ء کو بمقام جامع مسجد الیاسی میں حالات حاضرہ پر ایک مدلل تقریر کی اور ممبر سازی اور علمائے حق کے ساتھ تعاون پر زور دیا۔

یکم جولائی کو آپ نے شنکیاری میں قبل از نماز جمعہ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے حالیہ بیان پر بھی تنقید کی اور قرآن و سنت کی روشنی میں باطل فرقوں کی بھی تردید فرمائی۔ حضرت مولانا احمد صاحب شنکیاری کے مکان پر مقامی علماء اور قراء حضرات کی ایک خصوصی میٹنگ بھی منعقد ہوئی جس میں آپ نے زور دیا کہ ہر آدمی اپنے اپنے حلقہ میں ممبر سازی اور جماعتی تنظیم کے لئے مقدور بھر کوشش کرے۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر مانسہرہ)

## مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے ضلع کوہاٹ میں داخلہ پر پابندی

یکم جولائی۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کوہاٹ۔ ہنگو کے تین روزہ دورہ پر کوہاٹ پہنچے۔ جامع مسجد تعلیم القرآن میں خطبہ و نماز جمعہ پڑھایا۔ نماز جمعہ کے بعد کوہاٹ کے قومی اور سیاسی راہنما خیر محمد جلالی کے مکان پر دعوت جمائے کے لئے تشریف فرما تھے کہ سٹی انسپکٹر پولیس کوہاٹ۔۔۔ ڈی سی کوہاٹ کا حکمنامہ لایا کہ مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء سرحد کا داخلہ ایک ماہ کے لئے ضلع کوہاٹ میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ مولانا ۴ بجے کوہاٹ سے روانہ ہوکر ۶ بجے شام پشاور پہنچے۔ مسلمانان کوہاٹ حکومت کے اس ناروا حکم کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

## رضاکاران جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا اجتماع

۲۹ مئی کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ میں رضاکاروں کا اجتماع ہوا۔ سالار جمعیۃ جناب عبدالقادر صاحب قریشی نے رضاکاروں کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا اور تربیت لینے کے پروگرام کی وضاحت کی اس کے بعد ذیل کی قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں:۔

(۱) رضاکاروں کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی کے فلم کو فوراً بند کرے۔

(۲) عائلی قوانین بالکل ختم کئے جائیں

(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل کی رکنیت سے فوراً خارج کر دیا جائے۔

(عبدالستار قریشی سالار جمعیۃ نواب شاہ)

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرخاں کی قرار دادیں

جمعیۃ علماء اسلام گوجرخاں کے زیر اہتمام اجتماع عظیم میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) گوجرخاں کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء حق پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں، یہ غیر جمہوری آزادی کے منافی اور ملکی حالات کے تقاضوں کے سراسر خلاف ہیں۔ اس سے عوام میں بے چینی اور حکومت کے خلاف طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ علماء سے فی الفور پابندیاں ہٹا کر عوام کو مطمئن کرے۔

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے فوراً علیحدہ کیا جائے

## کراچی میں عائلی قوانین پر لیکچر سننے سے انکار

جناب محمد نذیر صاحب بی ڈی ممبر حلقہ نمبر ۱۲۳ صدر کراچی نے بتایا ہے۔ کہ کراچی میں بی ڈی ممبران کے تربیتی کورس کے دوران جب خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کا لیکچر شروع ہوا تو سب ممبران نے یک زبان ہوکر کہا کہ ہم خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کا لیکچر ہرگز نہیں سننا چاہتے اور یہ بھی کہا کہ جب چودہ سو سال میں کسی کو یہ قوانین بدلنے کی جرأت نہیں ہوئی تو آج کون ہے جو ان قوانین کو بدل سکے۔ چنانچہ یہ لیکچر کسی نے بھی نہیں سنے۔ اس تربیتی کورس میں بی ڈی ممبران کی تعداد ۵۲ تھی۔

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پرانا گولی مار کراچی نمبر ۱۶)

## منور میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

منور۔ ۲۷ر جون۔ حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی ویلی کاخان مہانڈری تشریف لائے ممبر سازی کے بعد مقامی جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے امیر حضرت مولانا غلام نبی صاحب خطیب جامع مسجد منور اور ناظم اعلیٰ جناب فرزمان خاں صاحب مقرر ہوئے۔ (ناظم نشر و اشاعت)

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

۲۷ر جون جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی۔ آپ نے فرمایا کہ ۲۸ کروڑ روپے کی خطیر رقم جو خاندانی منصوبہ بندی پر صرف ہو رہی ہے اس کو ملک کی ترقی اور دفاع پر خرچ کرنا چاہیے۔

آپ نے فرمایا کہ کتاب و سنت کے خلاف قوانین ہرگز برداشت نہیں کئے جائیں گے اور حکومت کو چاہیے کہ اسلامی نظام کے سلسلے میں کئے گئے وعدوں کا ایفا کرے۔

آپ نے عیسائیت، مرزائیت اور پرویزیت اور دیگر فتنوں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ چودھری ظفر اللہ، غلام احمد پرویز اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے مرتدین و ملحدین کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

آپ نے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے عوام کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اگلی صبح کو آپ نے کارکنان جماعت اور دیندار طبقہ کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ دعوت الی الخیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض اگر ہم نے انجام نہ دیئے تو ہم سب غضب خداوندی کا شکار ہو جائیں گے

آپ نے جماعتی نظم و نسق اور طریق کار پر بھی مفصل گفتگو کی، چنانچہ شہر میں جماعتی تنظیم کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ عوام سے اپیل ہے کہ وہ اس خالص دینی مقصد کے لئے جمعیتی کارکنوں کا ہاتھ بٹائیں۔ (محمد اکرم ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE Price 1 paisa

جلد ۹ | جمعہ ۱۴ جولائی ۱۹۶۶ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۶

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چوبی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، گردہ مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے ـــــ تو ـــــ

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

مکتبہ تاج سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## شرطیہ علاج

لقوہ، فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کیلئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور موثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں، انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ مائی والی مسجد منٹگمری

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہونگی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا۔ جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہوگا اور اسی ریٹ پر دیا جائے گا محصولڈاک علاوہ ہے (حافظ محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |
| فی انچ | ۲ روپے ۲۵ پیسے |

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ: مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

منظر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولائتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک ـ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## خوشخبری

ہر قسم کے قرآن شریف

کتب احادیث و تصوف و درس

نظامی اور تصانیف علماء دیوبند

مندرجہ ذیل مقام سے بارعائت حاصل کریں

کتب خانہ اشرفیہ نزد موتی مسجد میانوالی

## بدل اشتراک

سالانہ ـــــ ۱۱ روپے

ششماہی ـــــ ۶ روپے

ـــــ فی پرچہ ـــــ

۲۵ پیسے

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ سوتی سلکی ریشمی انڈر ویئر وغیرہ

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۲۸۶۲۷

لاہور

# ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۲۵ پیسے

زیر اہتمام مطبوعات جمعیت علماء اسلام پاکستان لاہور

9/39

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِیْ الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَةِ

(رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب مشکوٰۃ ص۴۵۵)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنے گھر کے اندر اپنی جائے نماز پر نماز پڑھ رہا ہوں اور دفعتہً کوئی شخص گھر کے اندر آجائے تو مجھ کو اس بات پر خوشی ہو، کہ اس نے مجھ کو حالتِ نماز میں دیکھا (تو کیا یہ بھی ریا میں شامل ہے) آپ نے فرمایا۔ ابوہریرہ خدا تم پر رحم فرمائے۔ یہ ریا کیوں ہوتا۔ تجھ کو تو دو اجر ملے۔ ایک خفیہ عبادت کرنے کا کہ تو گھر کے اندر نماز پڑھ رہا تھا اور دوسرا اجر کھلم کھلا عبادت کرنے کا۔

وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِیْبٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِیْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّیْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِیْ طَاعَتِیْ جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِیْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَّمْ یَتَكَلَّمْ۔ (رواہ الدارمی مشکوٰۃ ص۴۵۶)

ترجمہ:- حضرت مہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ہر حکمت آمیز باتوں والے شخص کے کلام کی کچھ قدر نہیں کرتا۔ میں تو اس کا ارادہ اور اس کی نیت کو دیکھتا ہوں اور اسی کو قبول کرتا ہوں۔ اگر اس کی نیت میری فرمانبرداری کی ہوتی ہے تو میں اس کی خاموشی کو بھی اپنی تعریف اور اس کے لئے باعث وقار بنا دیتا ہوں، اگر وہ اپنی زبان سے ایک حرف بھی نہ بولے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَةٍ لَّا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهُ اِلَی النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۵۶)

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص ایسے پتھر کے اندر جس میں ایک سوراخ بھی نہ ہو۔ نہ چھوٹا نہ بڑا۔ کوئی عمل بھی کرے گا تو وہ لوگوں پر ظاہر ہو کر رہے گا۔ خواہ وہ عمل اچھا ہو یا برا۔

مشرح:- ان مختصر الفاظ میں بہت عجیب انداز پر سمجھا دیا گیا ہے کہ جب ہزار اخفا کے باوجود قدرت کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہر قسم کے عمل کو خود ظاہر کر کے رہے گی تو پھر کسی عبادت گذار کو ریاکاری کی نیت کر کے اپنا عمل برباد کرنے سے فائدہ کیا اور کسی بدکار کو اپنی بدکاری کے اخفاء کا نتیجہ کیا۔ دونوں کی شہرت قدرتاً ہو کر رہے گی اور اس پر اپنے اپنے عمل کے نتائج دونوں جہان میں مرتب ہو کر رہیں گے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِیْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَیِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً یُعْرَفُ بِهٖ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۵۶)

ترجمہ:- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی کوئی خفیہ عمل کرے گا۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ اللہ تعالیٰ اس کے آثار اس کے چہرہ پر ظاہر کر کے رہیگا جس کی وجہ سے وہ عوام و خواص میں شناخت کر لیا جائے گا کہ وہ نیک شخص ہے یا بد۔

مشرح:- حقیقت یہ ہے کہ اعمال انسانی اعضاء انسانی میں اپنے اثرات چھوڑ دیتے ہیں اور جیسا کہ ظاہر بین سمجھتے ہیں۔ وہ موجود ہو کر فنا نہیں ہو جاتے اور شدہ شدہ یہ اثرات اتنے گہرے ہو جاتے ہیں کہ انسانی چہرے پر بھی چمکنے لگتے ہیں۔ جن کو دنیا میں بھی قیافہ شناس پہچان لیتے ہیں۔ ایک مومن کے ایمان کا نور اور ایک فاسق کے فسق کی ظلمت کو ذی فہم کچھ نہ کچھ جان لیتا ہے۔ جب دنیا میں یہ حال ہے تو اگر آخرت میں ہمارے اعضاء اپنی زبان قال سے اپنے اعمال کی شہادت دیں تو یہ کوئی تعجب کی جگہ نہیں۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر اور بولیں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں جو کچھ وہ کماتے تھے۔ (پارہ ۲۳ رکوع ۳)

خلاصہ یہ ہے کہ کفار قیامت میں جب اپنی بداعمالیوں سے انکار کریں گے تو ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور خود ان کے اعضاء ان کے اعمال کی گواہی دینگے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ یَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذَاكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۵۵)

ترجمہ:- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ظاہر پرست اور صرف نمائش کے بندے ہوں گے اور اصلاح باطن کے دشمن ہوں گے۔ اس پر کسی سائل نے عرض کیا کہ ایسی غلط باتیں کیونکر ہوں گی۔

آپ نے فرمایا کسی کی خوشامد کے لئے اور کسی کے ڈر کے مارے (یعنی خدا کی رضاجوئی اور اس کے خوف کا خیال کسی کے دل میں نہ ہوگا)

---

## امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کو صدمہ

محترم حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب نائب صدر دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ و امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کی دختر نیک اختر طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ قارئین ترجمان اسلام مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور مولانا کے لئے بھی دعائے صبر و صحت فرمائیں۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۶۶ء

# محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان

ہم نے ترجمان اسلام کی ایک اشاعت میں لکھا تھا کہ نئے گورنر صاحب مغربی پاکستان محمد موسیٰ خاں صاحب نے عوام کے سوا خدا کے سامنے جوابدہی اور قیامت کے خوف کا جو ذکر کیا ہے یہی تمام برائیوں کا علاج اور اس خوف خدا کا فقدان ہی تمام منکرات کی جڑ ہے۔ گورنر صاحب کے اس بیان کو ہر شخص نے اچھی نگاہ سے دیکھا اور خوشی سے پڑھا۔

اس کے بعد محترم گورنر صاحب نے اصلاح معاشرہ کی ضرورت اور علماء کرام سے تعاون کے لئے فرمایا۔ یہ بات بھی پہلی بات ہی کی تشریح ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو معاشرہ کی برائیاں ختم ہو سکتی ہیں اور علماء و عوام سب کے سب اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف رہ کر دلی مسرت محسوس کرتے ہیں۔ اب جبکہ محترم گورنر صاحب نے علماء اسلام سے تعاون کے لئے فرمایا ہے، تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں چند حقائق پیش کر دیئے جائیں۔

اصلاح معاشرہ اور اسلامی قدروں کے احیاء کی ذمہ داری عوام کے مندرجہ ذیل طبقوں پر عائد ہوتی ہے۔

(۱) حکومت و حکام
(۲) علماء کرام
(۳) مشائخ عظام

اور ظاہر ہے کہ جماعتوں اور انجمنوں کی سعی علماء کرام کے مواعظ، مشائخ عظام کے تزکیے پس سال میں وہ نتائج پیدا نہیں کر سکتے جو حکومت کا ایک آرڈیننس کر سکتا ہے اور اسی لئے ہمیشہ مسلمانوں نے اسلامی حکومتوں کے قیام اور حکومتوں کو احیاء اسلام کے لئے تیار کرنے کی خاطر خطرات کو مول لے کر بھی اپنی مساعی جاری رکھی ہیں۔ اگر حکومت و حکام بے راہ روی کے شکار ہوں گے تو رعایا کی اصلاح کارے دارد۔ الناس علیٰ دین ملوکہم مشہور بات ہے کہ لوگ تو ملوک و امراء کو دیکھ دیکھ کر ان کا رنگ قبول کرتے جاتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے اخبار امروز کی اشاعت ۵ر اکتوبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۶ موجود ہے اس میں ایک تصویر دی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ منگل کے روز یوم اطفال کے سلسلے میں لڑکیوں کی ایک ریلی منعقد ہوئی۔ مذیر صحت بیگم زاہدہ خلیق الزمان مہمان خصوصی اور دوسری مہمان خواتین مدرسۃ البنات کی لڑکیوں کو دف کی تال پر رقص کرتے ہوئے دیکھ رہی ہیں۔ اگر ہمارے وزراء لڑکیوں کا ناچ دیکھ کر اس طرح حوصلہ افزائی فرمائیں تو آپ بتائیں کہ معاشرہ کیسے درست ہوگا۔ حکومت و حکام اور وزراء کا یہی کام نہیں کہ وہ ایسے امور کی حوصلہ افزائی نہ کریں بلکہ ان کا فرض ہے کہ وہ حکماً ان خرافات کو روک دیں ورنہ پھر اصلاح معاشرہ کے الفاظ رشتے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد عرض یہ ہے کہ علماء کرام شراب سود، ڈانس، بے حیائی، بے پردگی، چور بازاری اور رشوت کے خلاف ہمیشہ سے کہتے چلے آئے ہیں اور انسداد رشوت کے لئے تو حکومت نے بھی اچھی خاصی توجہ دی مگر ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اس کا سبب صرف یہ ہے کہ بڑا طبقہ ان امراض میں مبتلا ہے۔ سابق گورنر صاحب نے شراب خوری پر پابندی لگائی مگر ڈاکٹروں کے پرمٹ نے اسے بیکار کر کے رکھ دیا۔ انہوں نے عصمت فروشی کو روکنا چاہا، مگر حکام کی کمزوری اور قانونی پیچیدگی نے اس کو بے اثر بنا دیا۔ آج خان پور ضلع رحیم یار خاں میں مسجد کے سامنے چکلہ موجود ہے اور ملک بھر میں رضامندی کیساتھ زنا پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ سابق گورنر صاحب نے زنانہ کالجوں میں لڑکیوں کے ناچ گانے پر پابندی لگائی اور فوٹو اتارنے سے منع کیا مگر اخباروں اور بازاروں میں مردوں عورتوں کے بغلگیر ہونے کی تصاویر اور کالج کے باہر عام ناچ گانے اور مدرسۃ البنات تک میں اس کمال کا مظاہرہ کرنے کے بعد کون بیوقوف ہوگا جو گورنر صاحب کے اس حکم کی افادیت کو تسلیم کرے گا۔

ہم موجودہ گورنر صاحب سے عرض کریں گے کہ خوف خدا اور اصلاح معاشرہ کے جذبے کا مظاہرہ ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایسے اقدام کی قدر کرتے ہیں۔ آپ شراب، سود، ناچ گانے رشوت اور بے حیائی و عیاشی کے خلاف ٹھوس قدم اٹھائیں۔ عوام و علماء اس پر لبیک کہیں گے ورنہ حکومت کے پرانے طریق کار کے ہوتے ہوئے اصلاح معاشرہ کی امید فقط ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

## مرزائیت کے نئے حربے

ہم اس سے پہلے بھی ان کالموں میں عرض کر چکے ہیں کہ مرزائیت اب پھر زور شور سے مشرقی اور مغربی پاکستان میں اپنے بال و پر پھیلا رہی ہے چنانچہ اس پرچہ میں چکوال میں ان کی کارگذاریوں اور اشتعال انگیز حرکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک چکوال ہی نہیں پاکستان کے تقریباً تمام شہروں سے ہمارے پاس رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں کہ مرزائی افسروں کی نگرانی میں ہر شہر میں اور خصوصی طور پر دیہات میں یہ لوگ اپنی اشتعال انگیز حرکات سے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کر رہے ہیں

یہ بات بھی کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ جس شہر میں کسی مرزائی افسر کا تعین ہوتا ہے۔ تو وہاں کی مقامی مرزائی جماعت اس کو وہاں کے تمام سرکاری ملازمین کی ایک فہرست دیتی ہے چنانچہ جب محکمانہ ترقیات دی جاتی ہیں تو مرزائی افسر سفید پوش مسلمان ملازمین پر مرزائی ملازمین کو ترجیح دیتا ہے اور مسلمان ملازمین کی ترقیوں کو روک لیا جاتا ہے یا مسلمان ملازمین کو ترقی دینے کے لالچ میں مرزائی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے

خود ربوہ میں مرزائیوں نے ایک ایسا شعبہ قائم کیا ہوا ہے جس کا مقصد ہی یہ ہے کہ گورنمنٹ کے دفتر میں جس قدر آسامیاں نکلتی ہیں وہ ان میں اپنے اثر و رسوخ اور مرزائی افسروں کی وساطت سے مرزائیوں کا تقرر کرواتا ہے اور اس طریقے سے پاکستان کو مرزائی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کر رہا ہے

ان سب حالات کے پیش نظر صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان سے ہماری استدعا ہے کہ مرزائیوں کی ان اشتعال انگیز کارروائیوں پر قدغن عائد کریں اور مرزائی افسروں کی ان اینٹی گورنمنٹ کارگذاریوں کو یک قلم روکیں۔ وگرنہ مرزائیت جس تیزی کے ساتھ اپنی تبلیغ کو شروع کئے ہوئے ہے اور جو بڑے مقاصد وہ اپنے ذہن و فکر کی اتھاہ گہرائیوں میں رکھتی ہے وہ نہ صرف اسلام بلکہ پاکستان کے لئے بھی نہایت خطرناک ہیں۔

مرزائیت ابھی تک اکھنڈ ہندوستان کے خواب دیکھ رہی ہے اور اس سلسلہ میں مرزا محمود نے بھی پیشگوئی کی ہوئی ہے لہٰذا مرزائیوں کا ہر قدم اپنے خلیفہ کی پیشگوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے اٹھے گا جس کا نتیجہ اکھنڈ ہندوستان ہوگا۔

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال صادق آباد

# سید قطب اور اُن کی کتاب کا تعارف

سید قطب کی جس کتاب کا تذکرہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء کے ترجمان اسلام میں عزیز گرامی جناب مولانا زاہد گکھڑوی نے کیا ہے، دراصل کوئی زیادہ اہمیت کی کتاب نہیں تھی۔ اس کی حالیہ شہرت میں زیادہ دخل اُس مقصد کا ہے جو سید قطب کی سزائے موت کے پس پردہ کارفرما ہے۔ اس مقصد پر سے پردہ اٹھانے کے لئے تو ایک علیحدہ اور مفصل مضمون درکار ہے جس میں امریکی سیاست کے ان جلی و خفی اقدامات کا جائزہ لیا جائے جنہیں وہ مشرقی ممالک میں یکے بعد دیگرے اٹھاتی چلی جا رہی ہے، جس کی سیاسی مکر آفرینیوں کا ایک بڑا شکار انڈونیشیا بن چکا ہے اور جس کی زد میں بحیرہ عرب سے ساحل نیل تک کے متعدد ممالک آئے ہوئے ہیں یہاں اس کتاب اور اس کتاب کے مصنف سے متعلق چند باتیں عام معلومات کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جس طرح ہمارے ملک پاکستان میں بہت سے ایسے افراد، ادارے اور گروہ موجود ہیں جو علوم دینیہ سے براہ راست واقفیت نہ رکھنے کے باوجود دین کے داعی اور قرآن، حدیث و تاریخ اسلام کے شارح بنے ہوئے ہیں، اسی طرح کے افراد، ادارے اور گروہ ممالک عربیہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک کے ایسے افراد کی کمزوری اس لئے جلد گرفت میں آجاتی ہے کہ عربی زبان سے ان کی جہالت کا راز کبھی نہ کبھی فاش ہو جاتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا مبلغ علم کتنا ہے۔ لیکن عرب ممالک میں چونکہ مادری زبان عربی ہے اس لئے جو شخص تحریر و تقریر کا اچھا ملکہ بہم پہنچا لیتا ہے اور حوالہ جات "کوٹ" کرنے کی ٹیکنیک سے خوب واقف ہوتا ہے اس کے بارے میں آخر تک یہ اندازہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ باقاعدہ عالم دین ہے یا مستشرقین کے افکار کا خوشہ چین صاحب قلم ہے۔

مستشرقین قرآن و حدیث کو مسخ کرنے میں تو کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن تاریخ اسلام کے بارے میں البتہ انہوں نے ایک حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے۔ "انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا" سے لے کر سر ولیم میور، ایچ۔ جی۔ ویلز۔ "ڈاکٹر حتی" اور "ٹائن بی" تک کی تحریروں میں آپ کو یہ تصور ملتا جائے گا کہ خلافت میں خرابی کی ابتدا نعوذ باللہ حضرت عثمانؓ نے کی، اور حضرت معاویہؓ و دیگر افراد بنو امیہ نے خلافت کو ملوکیت میں تبدیل کر ڈالا فرانس کے مستشرقین موسیو لیبان وغیرہ نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

مستشرقین یورپ کے اس گمراہ کن خیال کے پیچھے تو ان کا یہ مقصد کام کر رہا ہے کہ وہ دنیا کو یہ باور کرا دیں کہ اسلام کوئی خدائی دین نہیں ہے، قیام سلطنت کی ایک سوچی سمجھی تحریک و سکیم تھی، اور اس کی ناکامی کا یہ عالم رہا ہے کہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ان کے رفقاء کے مابین اس سوال پر جنگ و جدال برپا ہو گیا اور خلافت کا نظام اتنا بودا تھا کہ آگے نہ بڑھ سکا، اور اس کے قائم کرنے والوں کے ہاتھوں ہی تبدیل و برباد ہو گیا، لیکن جن مسلمان اہل قلم نے مستشرقین سے یہ گمراہ کن خیال مستعار لیکر اور اپنی طرف سے اس میں نمک و مرچ کا مزید اضافہ کر کے اسے عام کرنا چاہا ہے، نہیں معلوم کہ ان کا مقصد کیا ہے۔

سید قطب بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے جنہوں نے براہ راست علم دین حاصل نہیں کیا تھا، وہ علماء دین کی صف کے آدمی نہیں تھے ان کی تعلیم جامعہ ازہر کے بجائے فواد یونیورسٹی میں ہوئی تھی۔ جہاں جدید علوم پڑھائے جاتے تھے اور جہاں فرانس کے بعض مستشرقین بارہا آکر مختلف علوم و فنون پر لیکچر دیا کرتے تھے۔ ان کے اسلامی تصور نے فواد یونیورسٹی کے ماحول میں اور فرانسیسی مستشرقین کے لٹریچر کے درمیان نشو و نما پائی تھی وہ امریکہ میں بھی کچھ عرصہ رہے تھے۔ انہوں نے اپنی یہ زیر بحث کتاب "العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام" ۱۹۵۱ء میں امریکہ سے واپس آکر لکھی تھی۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ اس کا ابتدائی ایڈیشن شائع کر چکے تھے لیکن امریکہ سے واپسی پر جو ایڈیشن شائع کیا، اس میں بہت سے مباحث اضافہ کر دیئے گئے تھے۔ اس کتاب کی ایسی کوئی عام شہرت نہیں تھی لیکن پھر بھی اس کتاب کے ساتھ امریکہ کی دلچسپی کچھ اس درجہ کی تھی کہ وہاں کی ایک علمی سوسائٹی نے اس کا انگریزی ترجمہ فوراً شائع کیا۔

یہ کتاب تقریباً ۹ یا ۱۰ ابواب پر مشتمل ہے اس میں اولاً مسیحی و اسلامی معاشرہ کا تقابل کیا ہے، پھر اسلام کا تصور کائنات اپنے تصور کے مطابق پیش کیا ہے۔ بقیہ ابواب میں تقریباً وہی تمام باتیں کہی گئی ہیں جو ہمارے یہاں کے مدعیان تجدید دین کہا کرتے ہیں۔

غالباً آخری تین بابوں میں سے کسی ایک باب میں تاریخ اسلام سے چند مثالیں لے کر اس تصور دین کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش مصنف نے کی ہے اور اس باب میں تاریخ اسلام سے متعلق بالخصوص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و حضرت امیر معاویہؓ نیز دیگر افراد بنو امیہ سے متعلق مصنف کتاب نے ان گمراہ کن خیالات کو رقم کیا ہے، جن کے چند اقتباسات محترم زاہد صاحب نے ۲۳ ستمبر کے ترجمان اسلام میں تحریر فرمائے ہیں۔ یہ خیالات تمامتر مغربی مصنفین کے دسائس سے ماخوذ ہیں۔ مودودی صاحب بدنام زمانہ مضمون "خلافت سے ملوکیت تک" میں بھی ان ہی خیالات کی صدائے بازگشت چند اضافات کے ساتھ سنی گئی تھی۔

سید قطب کی اس کتاب کا تعارف غالباً ۱۹۵۱ء میں ہی مولوی مسعود عالم صاحب ندوی نے مودودی صاحب کے رسالہ ترجمان القرآن میں کرایا تھا۔ اس وقت شمارہ کا مہینہ یاد نہیں آرہا یہ تعارف کتاب و صاحب کتاب کی موافقت میں ہی تھا۔ تاہم مسعود عالم صاحب نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق مصنف کے خیالات کو صحیح قرار نہیں دیا تھا۔

اس کتاب میں سید قطب کا رجحان یہ رہا ہے کہ عہد عثمانی میں اٹھنے والے فتنوں کو اسلام سے قریب بتایا جائے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رویہ کو اسلام سے دور قرار دیا جائے یہ رجحان سید قطب کے علاوہ ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے اور مودودی صاحب کے مضمون "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" میں بھی اسی رجحان کی غمازی موجود تھی۔

بہرحال کتاب کی اہمیت اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ وہ جدید تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بعض کو قدرے اپیل کر جاتی ہے۔ اس میں علماء ازہر بالفاظ صحیح قدیم خیال کے علماء کے خلاف تلخ ترین لب و لہجہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس لئے علماء دشمن افراد اور گروہوں میں پسندیدہ بن گئی ہے۔

مصنف کتاب کی سزائے موت کی خبر صدر ناصر کے مخالفین کے ہاتھوں میں مصر اور ناصر کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم چلانے کا زریں موقعہ و ذریعہ بن کر آگئی ہے۔ اس لئے مصنف اور کتاب کی جلالت شان کا تذکرہ بڑے زور شور کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ یہ تذکرہ تل ابیب کے اسرائیلی ریڈیو، واشنگٹن کے وائس آف امریکہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# ایک بلوچستانی مسلمان کے خط کا جواب

یہ خط بلوچستان کے ایک مخلص دوست خان عبدالرؤف خاں نے ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور کے نام لکھا تھا، جس میں انہوں نے صدر ناصر کے خلاف اور شاہ فیصل اور مودودی صاحب کی حمایت میں کچھ چیزیں لکھ کر ان کا جواب مانگا ہے۔ ہم ان کے خلوص کے تحت اس خط کا جواب درج ذیل سطور میں دے رہے ہیں۔ جواب سے سوال بھی سمجھ میں آجائے گا۔ (م، ح، ظ)

محترم خان عبدالرؤف خاں صاحب زید مکرمہٗ:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اگر آپ بلوچستان کے مسلمان نہ ہوتے جو اوروں کی نسبت زیادہ مخلص ہوتے ہیں تو شاید میں آپ کے عائد کردہ الزامات اور خط کا جواب نہ دیتا۔ ایسے مخلوط ہمارے پاس آیا ہی کرتے ہیں اور مودودی جماعت اس قسم کے پروپیگنڈے میں بدطولیٰ رکھتی ہے۔ مگر آپ بلوچستانی مسلمان ہیں اور شاید نیک نیتی سے مودودی صاحب کے دام فریب میں مبتلا ہوئے ہوں اور نیک نیتی سے ناصر کی مخالفت کے لئے بے تاب ہوں۔ اس لئے آپ کی قدر کرتے ہوئے جواب عرض کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حق سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین!) امید ہے کہ آپ اپنی رائے کو آخری رائے نہ سمجھ کر نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے راہ حق کے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

محترم خان صاحب! نہ ہمارا ناصر سے کوئی رشتہ ہے اور نہ شاہ فیصل سے۔ آپ ذرا واقعات عالم کو ملاحظہ فرمائیں۔ دنیا میں اس وقت دو بڑے دھڑے ہیں۔ روس اور امریکہ۔ دونوں کافر ہیں اور ہم کسی ایک کی نہیں صرف اہل اسلام کی عظمت اور عزت چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری خاطر آپس میں لڑا رکھا ہے۔

واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ۔

کہ ہم نے ان کافروں کے درمیان بغض و عداوت کی آگ بھڑکا رکھی ہے قیامت تک۔

اگر یہ سارے کافر مل جائیں تو عالم اسباب میں مادی لحاظ سے ان کا مقابلہ مسلمانوں کے لئے کتنا مشکل ہو جائے۔ ان کی لڑائی میں ہمارا فائدہ ہے پس ان کی لڑائی سے جو فائدہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے ہم حاصل کر سکتے ہیں وہ حاصل کر لینا چاہیئے آپ واقفکار تعلیم یافتہ مسلمان ہیں اور جانتے ہیں کہ افریقہ اور ایشیا کے اکثر مسلم ممالک مغربی طاقتوں کے قبضہ میں تھے۔ خدا خدا کر کے وہ آزاد ہوتے گئے۔ یورپ اور امریکہ یا بالفاظ دیگر انگریز اور امریکی سیاست کا تقاضا ہے کہ یہ ممالک پھر غلام ہو جائیں یا اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہو سکیں یا آپس میں مل نہ سکیں اور کم از کم یہ سیاسی برتری نہ ہو جائے تقاضائے غلامی ہی میں مبتلا ہوں تاکہ یہ بین الاقوامی سیاست میں ہمارے دھڑے کے ساتھ جڑے رہیں۔ یہی کوشش چین اور روس کی ہے۔ مگر ان دونوں کی کوششوں میں فرق ہے۔ مغربی استعماری طاقتیں اہل مشرق کو یا غلام بنانا چاہتی ہیں یا جارحانہ حملہ کر کے اپنا دم چھلا بنانا چاہتی ہیں۔ روس اس پوزیشن میں نہیں ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ یہ کمزور اقوام ابی مغرب کے پنجۂ استبداد سے نکل جائیں۔ یہ ان کی آئیڈیل کا رنہ نہیں۔ اس میں روس کو بلا واسطہ فائدہ نہ سہی لیکن اس کا حریف تو کمزور ہوتا ہے۔ اس طرح روس کا طرز عمل مسلم ممالک اور افریشیائی اقوام کے لئے مفید ہے چاہے روس کی یہ پالیسی ہمدردی کے لئے نہ ہو بلکہ صرف اپنی سیاسی برتری اور حریف کی کمزوری کی خاطر ہو۔ اس سلسلہ میں دونوں دھڑوں کی دوڑ کا اندازہ کیجئے کہ روس نے مراکش کو ہتھیار دینے کا وعدہ کیا تو امریکہ نے بھی پیش کش کر دی اور صرف اس لئے کہ مراکش صرف روس کی گود میں نہ چلا جائے بلکہ دونوں طرف تعلق رکھ کر درمیان میں لٹکا رہے۔

کانگو کو آزادی دینے کے بعد مغربی طاقتوں نے اسے سالہا سال تک خانہ جنگی سے کیسے تباہ کرایا؟ اور اسی لئے اس کے آزاد خیال لیڈر لومبا کے ساتھ روس چین اور صدر ناصر نے علی الاعلان ہمدردی کا اعلان کیا۔ صدر ناصر نے ہر سویٹر پر قبضہ کر کے جب برطانیہ اور فرانس جیسی طاقتوں کو ذلیل کیا تو ان دونوں نے یہودیوں سے مل کر مصر کو ختم کرنے اور ہر سویٹر پر دوبارہ قبضہ کرنے کی شیطانی تجویز کے تحت مصر پر چاروں طرف سے ہلہ بول دیا۔ آپ خود ہی کہ مصریوں نے ان سے کیا بگاڑا تھا سوائے کے کہ وہ مکمل آزادی چاہتے تھے۔ اس موقعہ پر اگر چین و روس کی دھمکی سے ان کو فائدہ ہوتا ہے۔ تو اس کی کیوں قدر نہ کی جائے۔ روس نے دھمکی دے کر اس طرح مشرق وسطیٰ اور عرب ممالک میں اپنی مغرب کی سیاست کو ناکام بنا کے رکھ دیا تو یہ اس نے اپنے حریف کے مقابلہ میں کیا۔ مگر کیا ہمارے لئے یہ کسی طرح مناسب ہو سکتا ہے کہ ہم روس کی بجائے امریکہ یا انگریز کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیں اور اگر ناصر نے شاہ پسندوں کے مخالف عناصر کی مدد کر کے یمن کو فرنگی پسند یا فرنگی سے دبے ہوئے امام یمن سے نجات دے کر آزادی عدن وغیرہ کا راستہ صاف کیا تو اس سے خوش کی بجائے اللہ کو کیوں ناراض ہونا چاہیئے۔

کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ فرنگی نے مصر کے حلیف جمہوریہ یمن کے مقابلہ میں جنوبی عرب ریاستوں کا وفاق بنایا۔ جس میں بحرین، مسقط وغیرہ برائے نام آزاد عرب ریاستیں شامل ہیں۔ جو دراصل پرانے برطانوی اقتدار کی یادگار اور اسی کے ساتھ ہیں۔ اور کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ باوجود اس کے ان تمام جنوبی عربی ریاستوں میں بمعہ عدن کے فرنگی کے خلاف دہشت انگیزی کی تحریک چلی رہی ہے اور انگریز یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ وہ ۱۹۶۸ء میں عدن سے فوجوں کا اخلاء کر دے گا آپ کو یمنی مقتولین جنگ کا خیال ہے مگر آپ یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر برطانیہ عدن میں یمن کے ذریعہ قلب اسلام (حرمین شریفین) میں شرارت کرنے میں کامیاب ہو کر پھر سے اسلامی ممالک کو غلامی کے خنجر سے دوچار کر دیتا تو وہ کتنی بڑی تباہی ہوتی۔ کیا آپ اس حقیقت کو نہیں سمجھ رہے کہ امریکہ اور انگریز کا دم چھلہ ہو کے یا ان کے سیاسی اقتدار کے نیچے دبے رہنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ عین اسی وقت جب کہ مصر پر مذکورہ بالا طاقتوں نے حملہ کر کے تمام اہل اسلام کی غیرت کو چیلنج کر دیا تھا اور بیع سعودی حکومت کے تمام عرب حکومتوں نے مصر کی مدد کے لئے آمادگی ظاہر کر دی تھی۔ ہمارے پاکستان کے گورنر جنرل سکندر مرزا اور وزیر اعظم سہروردی نے مصریوں کے خلاف بیان دے کر اپنی پیٹھ میں چھرا گھونپا تھا جس کی وجہ سے مصر اور پاکستان کے تعلقات خراب ہو گئے تھے اور ساری دنیا اور مسلم ممالک میں پاکستان کی ساکھ کو عظیم دھکا لگا۔ اور نوجی انقلاب کے بعد جبکہ پاکستان امریکہ کی گود سے باہر آیا ان تعلقات میں بہتری پیدا ہو گئی۔ اور گذشتہ ستمبر کی بھارتی جنگ کے بعد پاکستان دنیا کے آزاد اور باوقار ممالک کی صف میں شامل ہو گیا۔ اور اگر ہم امریکی گود سے باہر نہ آتے تو آج پاکستان بھی

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# صنف نازک اور مغربی تعلیم کی تباہ کاریاں

(قسط نمبر ۲)

ان ڈگریوں کے حاصل کرنے پر جسے مجبوراً دن رات ایک کر دینا پڑا تھا اور جس کے نتیجہ میں چہرے کی زردی اور دائمی سردردی میں وہ بیچاری مبتلا ہو کر رہ گئی تھی۔ اس سوال کا جواب اس کی طرف سے کیا دیا گیا؟ ذرا اسے پڑھیئے اور صنف نازک کی "غیر فطری پریشانیوں" کا اندازہ کیجئے۔

محترمہ لکھتی ہیں کہ یہ سوال سن کر وہ رو دینے کے انداز میں کہنے لگی۔ یہی تو دکھ کی بات ہے۔ ان ڈگریوں کو حاصل کرنے کا مقصد اگر فریم کروا کے دیوار پر آویزاں کرنا ہے تو پھر ٹھیک ہے بڑی سے بڑی ڈگری لو، اعلیٰ سے اعلیٰ فریم میں لگاؤ اور گھروں میں لٹکا لو پر اگر کوئی غریب چاہے کہ اس کی محنت کا ثمر مل جائے تو مشکل ہے، ڈگریوں کو ماتھے پر سجا کر در در کی خاک چھانو، سکول، کالج اور دفتروں کی چوکھٹیں گھساؤ، مگر سولہ سال کی محنت کے عوض ملی ہوئی یہ سند تمہیں کہیں نوکری نہ دلا سکے گی۔"

یہ تو اس تعلیم کا صرف ایک پہلو ہے، اس کا دوسرا پہلو اس سے بڑھ کر سنجیدہ غور و فکر کا مستحق ہے۔ اس کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

"اور پھر تم جانتی ہو، وہ سنجیدگی سے بولی۔ یہ وہ زمانہ نہیں جس میں معمولی پڑھی لکھی گھر گرہستی کو سمجھنے والی عورت ہی آدرش سمجھی جاتی ہو۔ آج عظمت اور بڑائی کا معیار بدل گیا ہے۔ کسی بھی اخبار کے اشتہاروں کے کالم میں دیکھ لو۔ ضرورت رشتہ کے عنوان سے دیئے گئے اشتہار میں لیڈی ڈاکٹر اور پروفیسر کو کس طرح ترجیح دی گئی ہوئی ہے۔"

گویا اس تعلیم نے معاشرت و اقتصاد ہی کو نہیں سماج کو بھی متاثر کیا ہے، ذہنیت بدل کر رکھ دی۔ مزاج بگاڑ دیئے۔ اقدار کو مجروح کر دیا کل تک جن چیزوں کو سماجی تعلقات اور رشتہ مناکحت کے لئے معیار قرار دیا جاتا تھا، اور وہ واقعتاً معیار نہیں بھی۔ اس تعلیمی ہیضہ نے ان تمام پر خط تنسیخ کھینچ دیا، شرافت اور بلندی کا معیار اشستہ اخلاقی، پاکیزہ عادات، عفت و عصمت، اقدار و اطوار نہیں رہے بلکہ صرف ایک معیار باقی رہ گیا یعنی وہ لیڈی ڈاکٹر؟ یا پروفیسر؟ کس منصب پر فائز ہے اور ماہوار کتنے روپے کماتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ممکن ہے جن لوگوں کو ان تلخیوں سے دوچار ہونا پڑا ہو، انہیں یہ "داستان درد" بے وزن معلوم ہو۔ لیکن جن کے سر سے یہ گذری ہے ان کی شہادت کو آخر کیسے نظر انداز کر دیا جائے۔ تعلیم جدید کے قصیدہ خوانوں کو اپنی دردمند بیٹی اور بہن کا یہ بیان پورے غور و فکر سے پڑھ کر اپنے موقف پر نظر ثانی کرنا پڑے گی۔ محترمہ لکھتی ہیں:۔

"برسوں اسی میدان میں دھکے کھانے کے بعد جب زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سولہ برس کی محنت کا ثمرہ صرف کاغذ کا ایک پرزہ ہے جو زندگی کے لق و دق صحرا میں کسی وقعت کا حامل نہیں، یہ تو کسی کام بھی نہیں آ سکتا پھر جی چاہتا ہے۔ کاش ڈھنگ سے برتن مانجنے ہی سیکھ لئے ہوتے، یا ہاتھ میں کوئی اور ہنر ہوتا کہ آج بے بسی اور محتاجی کا احساس یوں شدت سے کچوکے نہ لگاتا۔"

اسی پر بس نہیں اس تعلیم نے صنف نازک کے جذبات پر جو گہرا زخم کیا ہے اُسے معلوم کرنے کے لئے بدلتی ہوئی معاشرت پر بالاخانوں میں بیٹھ کر فخر کرنے والوں کو اپنی بہن کا یہ پیغام سُن لینا چاہیئے اس پیغام میں اگر تلخی کی جھلک اور بڑے کڑوے کسیلے لہجے کی چبھن محسوس ہو تو انہیں سوچنا چاہیئے کہ یہ کس کی آواز ہے۔ محترمہ لکھتی ہیں:۔

اس کے لہجے میں تلخی جھلک آئی اور بڑے کڑوے کسیلے لہجے میں کہنے لگی:

"میں پوچھتی ہوں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو گھر کی چار دیواری میں مستور، معمولی سی تعلیم و تربیت حاصل کرنے والی عورت کو آدرش جان کر اسے احساسات کے سب سے بلند استھان پر بٹھا لیا کرتے تھے آج زندگی کی اقدار ہی بدل گئیں۔ غریبوں کو چاہیئے کہ اپنی لڑکیوں کو نرسیں بنوایا کریں یا پھر پرائمری سکولوں میں تیس روپے ماہوار پر استانیاں لگا دیا کریں، اس سے آگے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ کیوں نہ شروع میں ہی ان کا ہر احساس مٹا دیا جائے۔ باشعور ہونے سے پہلے ہی ان کا شعور ختم کر دیا جائے تاکہ وہ زندگی میں کوئی مقام حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتی ہوئی پاگل نہ ہو جائیں۔ کاغذ کے پرزوں کو سینے سے لگا لگا کر ان کی حسیات چوٹ نہ کھا جائیں۔"

اس تعلیم کے فضائل کی گنتی میں سرفہرست معیار زندگی کے بلند کرنے کا نام لیا جاتا ہے اور بڑے بے سروپا دلائل سے سمجھایا جاتا ہے کہ جب تک تعلیم عام نہ ہوگی زندگی کا معیار بلند نہیں ہو سکتا اگر معیار زندگی سے چند بڑے لوگوں کا معیار زندگی مراد ہے تو اور بات ہے، ورنہ اگر مجموعی زندگی کا اوسط مراد ہے تو معاف کیجئے یہ دلیل واقعات سے کوئی میل نہیں کھاتی۔ اس الٹ تعلیم سے معیار زندگی کے بلند کرنے کی امید باندھ لینا خواب خیالی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ آخر امریکہ بہادر سے زیادہ تعلیم کہاں عام ہوگی؟ اور معیار زندگی کہاں بلند ہوگا۔ لیکن امریکی صدر آنجہانی کینیڈی نے اعتراف کیا تھا کہ امریکہ میں اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں جنہیں پیٹ بھر کر دو دفعہ کھانا میسر نہیں۔ یہی معیار زندگی کا ہوّا ہے۔ جس کے لئے معصوم صنف نازک کو گوناگوں پیچیدگیوں میں جکڑ دیا گیا ہے حالانکہ خود "معیار زندگی" کے لئے کسی کے پاس کوئی "معیار" نہیں ہے کہ آخر یہ ہے کیا بلا؟ اس کے حدود کیا ہیں؟ یہ کہاں سے شروع ہوتی ہے اور کہاں جا کر ختم ہونے کا نام لیتی ہے۔ محترمہ نے کیا خوب لکھا ہے:۔

"سیما بے بسی سے ہنس دی اور بڑے سپاٹ لہجے میں بولی۔ لوگ پوچھتے ہیں تمہیں کیا معیار زندگی بلند کرنا ہے؟ انہیں کیا بتاؤں کہ یہاں تو زندگی کا سرے سے کوئی معیار ہی نہیں ہے اسے اونچا کیا کریں۔ ہم تو چاہتے ہیں زندگی اگر زندگی بن کر گذر جائے تو غنیمت ہے۔"

اور یہ اس "تعلیم جدید" کے ایک مرحلہ کا ذکر ہے یعنی ڈگری حاصل کرنے کے بعد نوکری کی تلاش اسی مرحلہ کا ایک پہلو اور بھی ہے کہ سب تو نہیں لیکن "بڑے لوگ" اپنی بیٹیوں کو یہاں سے مغرب کی یونیورسٹیوں میں بھیج دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مشرقی عورت مغربی ماحول میں جا کر تعلیم کے ساتھ کیا کیا سیکھ آتی ہوگی؟ اس کے لئے وہاں کی معاشرت پر نظر کر لینا ہی کافی سبق آموز ہے اور یہاں آ کر یہ "بڑے گھر کی خواتین" مغربی

از حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

(قسط نمبر ۲)

# تہتر فرقوں والی حدیث پر ایک نظر

## جواب اعتراض چہارم

شریعت مطہرہ میں ثابت ہے کہ اہل جنت دو قسم کے لوگ ہوں گے، ایک تو وہ جو براہ راست جنت میں جائیں گے اور دوسرے وہ جو عذاب پاکر بوجہ ایمان داخل جنت ہوں گے۔ جیسا کہ متعدد نصوص قرآنیہ اور حدیث سبعون الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب ولا عذاب سے مستفاد ہے (مسلم ص ۱۱۷)

پس نہایۃً دونوں گروہ جنتی ہوں گے اور ابتداءً ایک۔ اس لئے ابتداء کا تفرقہ نہایت کے اتحاد کو معارض نہ ہوگا اور نہ نافی کما تقرر فی الاصول پس ذہبی کی روایت کردہ حدیث (کلہا فی الجنۃ تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ ص ۱۸۶) کو نہایت پر محمول کیا جائیگا اور حدیث افتراق امت کے جملہ کلہم فی النار کو ابتداء پر اور معنی یوں ہوں گے۔ انہم یتعرضون لما یدخلہم النار من الافعال الردیۃ والمعنی انہم یدخلونہا بذنوبہم ثم یخرج منہا کما قال التوربشتی والقاری فی المرقات۔

اگر علامہ ذہبی نے حدیث (کلہا فی الجنۃ) کو روایت کیا ہے تو انہوں نے ہی حدیث افتراق امت کی تصحیح کی ہے۔ (تلخیص المستدرک جلد اول ص ۱۲۸) پس اگر یہ حدیثیں متعارض ہوتیں تو علامہ ذہبی نے کسی نہ کسی کو ضرور پایہ اعتبار سے ساقط کیا ہوتا۔ جب دو حدیثیں سند صحیح سے ثابت ہو جائیں تو ان کے ظاہری تعارض کو رفع کرنے کے لئے ان کے محمل بیان کئے جاتے ہیں نہ کہ ان کا انکار ہی کر دیا جاتا ہے۔ امام المحدثین ابن خزیمۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

لا اعرف انہ روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثان باسنادین صحیحین متضادان فمن کان عندہ فلیاتنا بہ کتاب الکفایہ فی علم الروایۃ ص ۴۲۲

## جواب اعتراض اول مضمون ثانی

اولاً۔ اسناد کی صحت کے حدیث کی صحت کو مستلزم نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مدار صحت حدیث صرف سند پر نہیں متن پر بھی ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث کی تعریف میں محدثین نے متن کو بھی ملحوظ رکھا ہے علامہ عثمانی فرماتے ہیں:۔

الحدیث الصحیح ہو الحدیث الذی یکون متصل الاسناد من اولہ الی منتہاہ بنقل العدل الضابط عن مثلہ ولا یکون فیہ شذوذ ولا علۃ (مقدمہ فتح الملہم ص ۱۳)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ محدثین جب کسی حدیث کو صحیح کہتے ہیں تو صرف صحت الاسناد نہیں کہتے بلکہ متن کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔ حدیث افتراق امت کو محدثین نے صحیح الاسناد نہیں کہا بلکہ صحیح کہا ہے۔ ترمذی جلد اول صفحہ ۸۹ پس معلوم ہوا کہ حدیث متناً بھی صحیح ہے۔

ثانیاً۔ محدثین نے جہاں یہ اصول لکھا ہے (صحۃ الاسناد لا یستلزم صحۃ المتن) وہاں اس کی علت بھی بیان کر دی ہے۔ چنانچہ علامہ عثمانی لکھتے ہیں:۔

قد یقال ہذا حدیث صحیح الاسناد ولا یصح لکونہ شاذاً او معللاً ص ۳۲

اس لئے جب تک کسی حدیث کا شاذ یا معلل ہونا ثابت نہ ہو جائے ہم اس کو اس اصول کی بنا پر ساقط الاعتبار نہیں کہہ سکتے ورنہ معلول کا وجود بغیر علت کے لازم آتا ہے وھو محال۔ نیز مہ شذوذ اور تعلیل بھی دلائل قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہو کیونکہ اگر ایسا نہ ہوگا تو اس صورت میں متن کا شاذ ہونا غیر یقینی اور اسناد کا صحیح ہونا یقینی امر ہوگا۔ اس لئے ہم شذوذ متن کو احتمالاً اسناد پر مقدم نہ کریں گے کیونکہ اس سے تقدیم المتوہم علی المتیقن لازم آتی ہے اور یہ بھی محال ہے۔ پس اصول کی بنا پر ہم حدیث مذکورہ پر حرج نہیں کر سکتے۔ اگر علی سبیل التنزل اس حدیث کو صحیح کی بجائے صحیح الاسناد بھی مان لیں تب بھی جواب یہی ہوگا کہ صحیح الاسناد ہونا اس کا یقینی ہے اور متناً شاذ ہونا غیر یقینی۔ پس امکان کو وقوع پر مقدم نہ کیا جائے گا۔

ثالثاً۔ یہ اصول صرف اس صورت میں چل سکتا ہے جبکہ کسی خاص متن کی سند اور روایت ایک ہی ہو کیونکہ جب اسانید صحیحہ متعدد ہو جائینگی تو شذوذ کا اثبات خود بخود مدفوع ہو جائے گا اور جب شذوذ ہی رفع ہو گیا تو صحیح الاسناد اور صحیح میں کوئی فرق نہ رہا کیونکہ وجہ فرق صرف یہی احتمالات تھے۔ اضافات الشرط فات المشروط

ان شواہد کی بنا پر کہتا ہوں کہ حدیث افتراق امت ہر قسم کے شذوذ و نکارت سے خالی ہے۔

یہ قانون (صحۃ الاسناد لا یستلزم صحۃ الحدیث) کی قید سے نکل گئی، اس کا اسناداً صحیح ہونا بھی مسلم ہے کما قال الذہبی اور متناً صحیح ہونا بھی مقبول ہے کما قال الترمذی والمنذری

## جواب اعتراض ثانی

درایۃً تنقید سابقہ بحث جہاں حدیث کے مطالب بیان کئے گئے ہیں کافی طور پر ہو چکی ہے نہ کوئی حدیث اس کے معارض ہے جو ناممکن التطبیق ہو، نہ کوئی راوی مخدوش ہے اور نہ اس میں کوئی عقلی استحالہ لازم آتا ہے۔ من ادعی فعلیہ البیان

محدثین کے نزدیک جو حدایت کے معنی ہیں ان کی بنا پر یہ حدیث لائق تحقیق..... نہیں ہے کیونکہ ان کا مدار بھی انہی مباحث پر ہے جو مفصلاً بیان ہو چکے ہیں۔ چنانچہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی لکھتے ہیں:۔

اما علم درایۃ الحدیث فہو علم یتعرف منہ انواع الروایۃ واحکامہا وشروط الرواۃ واصناف المرویات واستخراج معانیہا۔

جب کسی چیز کا روایۃً صحیح ہونا ثابت ہو جائے تو درایۃً بھی وہ چیز ممتنع نہیں ہوتی جو چیز نقل صحیح سے ثابت ہوگی وہ عقل سلیم کے معارض نہیں ہو سکتی۔ قاضی ابن رشد اندلسی جنہیں اہل یورپ مسلمانوں کا سب سے بڑا فلاسفر خیال کرتے ہیں لکھتے ہیں:۔

لا یوذی النظر البرہانی الی مخالفۃ ما ورد بہ الشرع فان الحق لا یضاد الحق فلسفہ ابن رشد ص ۷ مطبوعہ مصر۔

کسی چیز کا صحیح روایت سے ثابت ہو جانا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عقلاً ممتنع نہیں اگرچہ افہام عوام کی رسائی وہاں تک نہ ہو سکے۔ اگر اپنی عقل و سمجھ کی وجہ سے مرویات صحیحہ کا انکار روا رکھ لیا جائے تو پھر مذہبیات کا کہیں ٹھکانا نہیں۔ درجات عقول کا متفاوت ہونا عجیب وغریب کشمکش میں گرفتار کرے گا۔ جو چیز اپنی سمجھ میں نہ آئے گی اسے مردود ٹھہرا دیا جائے گا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس کا علم نہ ہو اس سے عداوت رہتی ہے (ان الناس اعداء ما جہلوا شرح اشارات بوعلی سینا المحقق طوسی ص ۳۶ مصر) حالانکہ خود عقل چند محدود تجربوں کا نام ہے۔ آگ کے تسلسل حرارت نے بنیاد یقین قائم کر دی ورنہ نفس الامر میں آگ میں حرارت ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ عقل ہمیشہ اپنے پہلو بدلتی رہتی ہے

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان

# سیّد قطب کے صحابہؓ پر ناروا حملے

(قسط نمبر ۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھانے اور بوڑھے ہو چکنے کے بعد اب وہ پوری طرح اس کے قابو میں چلے گئے ہیں۔ جدھر چاہے انہیں لے جائے۔ مگر درحقیقت یہ بدقسمتی کے خلیفہ ثالث کے بڑھاپے کے زمانہ میں اس اُلجھتے ہوئے دین کے اموی گروہ کے ہاتھ چلے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کے ہاتھوں میں اس کی عملی روایات کافی طویل عرصہ کے لئے اس کی حقیقی نظری تعلیمات پر قائم نہیں رہ سکیں۔ اور اگر دورِ خلافت حضرت عثمانؓ کو پہلے پاتا تو بہتر ہوتا کیونکہ تا ہنوز آپ کے قویٰ کمزور نہ ہوئے ہوتے اور اگر خلافت اس وقت آپ کو نہ ملی ہوتی جس وقت مل گئی پس حضرت علیؓ حضرات شیخین کے بعد نظام خلافت سنبھالتے، قبل اس کے کہ خاندان بنی امیہ کا تخم پیدا ہو پڑھتا، اور خاندان مذکور کی قوت شام اور دوسرے علاقوں میں مستحکم ہوتی اور قبل اس کے کہ عثمان کی پالیسی کے نتیجہ کے طور پر (جیسا کہ اس کا ذکر آگے آتا ہے) سرمایہ داری زور پکڑتی اور قبل اس کے کہ عثمان کے خلاف امت اسلامیہ کی تعمیر اور روح اسلام کے ساتھ اس کو ہمنوا کرنے کے لئے انقلابی فتنہ برپا ہوتا تو اگر ایسا ہوتا تو تاریخ اسلامی کا نقشہ بدل جاتا اور تاریخ اسلامی جس راہ پر چل پڑی ہے اس کے برعکس راہ راست پر چلتی یہ رائے تاریخ میں فرد کے عمل کے بارے میں کسی مبالغہ آمیز تصور پر مبنی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ خلیفہ ثالث نے اعمال کی تقسیم مردان سے مشورہ لینے اور بڑے بڑے عہدوں پر بنو امیہ کے افراد کا تقرر عمل میں لانے کی پالیسی اختیار کر رکھی تھی اس نے عام حالات پر دور رس اثرات مرتب کئے۔ ان سب پالیسیوں نے عام حالات اور اصول وضع کئے۔ جس نے اپنے خاص اثرات تاریخ کے رُخ بدلنے میں پیدا کئے۔ لہٰذا معاملہ صرف کسی فرد کے عمل کا نہیں بلکہ ایسے حالات پیدا کر دینے کا ہے جو اپنا وزن رکھتے تھے اور جنہوں نے تاریخ پر ایک خاص اثر ڈالا۔ یہ وہی بات ہے جس کو میں یہاں بیان کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔

## حضرت عثمانؓ کے بعد

حضرت عثمانؓ اپنے پروردگار کی آغوشِ رحمت میں جا بسے، درآنحالیکہ اموی سلطنت اپنے پیچھے عملاً قائم کر چکے تھے بسبب اس کے کہ وہ خاندان امیہ کو سارے ملک میں بالخصوص شام میں کافی تقویت دے کر راہ ہموار کر چکے تھے۔ آپ نے بنو امیہ کے اپنے اصولوں کو جو اسلامی روح کے منافی تھے۔ مثلاً سلطنت کو موروثی بنانا۔ غنیمت، بیت المال اور دوسرے اموال کو اپنی ذات کے لئے مخصوص کر لینا بھائی بھائی ایثار اور کفالت باہمی سے لاپرواہی برتنا وغیرہ.... کارفرما ہونے کا موقع دیا۔ اس چیز نے ملت اسلامیہ کے اندر دینی روح کو بہت کمزور کر دیا۔ وہ جذبات بھی کم اہم نہیں جو رعیت کے دل میں کبھی بجا طور پر اور کبھی بے جا طور پر ان باتوں کے ردعمل میں پیدا ہوئے کہ خلیفہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ترجیحی سلوک روا رکھتا ہے۔ انہیں لاکھوں کی رقمیں انعام میں دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو والی مقرر کرنے کے لئے آپ کے صحابیوں کو معزول کر دیتا ہے اور ابوذر جیسے لوگوں پر صرف اس لئے سختی کرتا ہے کہ وہ مال کو جمع کر کے خزانوں میں رکھنے اور اس عیش پرستی کی مخالفت کرتے تھے، جس میں اہل ثروت مبتلا ہوئے تھے۔ ابوذر نے اس انفاق، حسن سلوک اور پاکبازی کی دعوت بلند کی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی تھی۔ اس قسم کے جذبات جب عام ہو جاتے ہیں تو ان کا قدرتی نتیجہ صحیح یا غلط بہرحال یہی ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کے اندر بغاوت کا مادہ ابھرنے لگے اور کچھ کے اندر انحطاط پیدا ہو جائے۔ جن لوگوں کے دلوں میں دین کی روح گھر کر چکی ہوتی ہے وہ ان باتوں پر خاموشی کو گناہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کے خلاف جذبات ان کو بغاوت پر ابھارتے ہیں اور جن لوگوں نے اسلام کو محض ایک لبادہ کے طور پر اوڑھ رکھا ہوتا ہے اور اس کی بشاشت ان کے دلوں میں نہیں گھسی ہوتی ہے، جن کو دنیا کی ہوس اپنے پیچھے دوڑاتی رہتی ہے جو ہر وقت ہوا کے رخ کے ساتھ اپنا رُخ بدلنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے مزاج بگڑ جاتے ہیں اور یہ عناصر ان کی طرف جھک جاتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کے آخری زمانہ میں یہی صورت حال پیش آ چکی تھی۔ جب حضرت علی مسند خلافت پر آئے تو اصلاح حال کوئی آسان کام نہ رہ گیا تھا۔ عثمانؓ کے عہد میں جن لوگوں نے نفع اندوزیاں کی تھیں خاص کر بنو امیہ نے اچھی طرح یہ جان لیا تھا کہ علیؓ ان کے معاملہ میں چپکے نہیں بیٹھیں گے۔ اپنے مصالح کے تحت وہ قدرتی طور پر معاویہ کی طرف مائل ہو گئے۔ اگر علیؓ عمرؓ کے بعد ہی آ گئے ہوتے تو ان لوگوں کے اس طرح جا ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس وقت معاویہؓ کی طاقت نہ تو خلافت کے مقابلہ میں ٹھہر سکتی تھی۔ نہ اس دینی روح کے مقابلہ میں جو دلوں میں موجود تھی۔ اس وقت معاویہ کو خلیفہ کے خلاف خروج کے خطرناک اقدام کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ دراصل یہ خلافت عثمانیہ کے تیرہ سال تھے جنہوں نے ان کے لئے مال و دولت، فوج اور شام کے چاروں علاقوں میں حکومت کی طاقتوں کو یکجا کر کے معاویہ بنا دیا۔ پس شک علی کا تیسرا خلیفہ نہ بننا ایک حقیقی المیہ تھا۔

(عربی ص ۱۹۲-۱۹۴۔ اُردو ص ۲۵۹)

حضرت علیؓ کا پہلا اور آخری فریضہ یہ تھا کہ اسلامی روایات کو ان کی حقیقی قوت واپس دلائیں اور دین میں اس کی اصلی روح دوبارہ پھونکیں۔ اس میل کچیل سے اس روح کو پاک کریں جو عثمان کے بڑھاپے اور کمزوری کے زمانہ میں امیہ کے ہاتھوں سے آ گیا تھا، اگر وہ معاویہ جیسے معیار سے گرے ہوئے اخلاق اختیار کرتے تو ان کا مشن ہی ناکام رہتا اور اس دین میں فی نفسہٖ اس بات کو کوئی قیمت حاصل نہ ہوتی کہ انہوں نے خلافت کی جنگ اپنے لئے جیت لی۔ ایک معاویہ کی جگہ دوسرے معاویہ کے آ جانے کا حاصل کیا ہوتا؟ علی یا تو علی باقی رہیں یا خلافت ان کے پاس سے چلی جائے بلکہ اس کے ساتھ ان کی جان بھی چلی جائے تو کیا پروا۔ یہ وہ صحیح فہم تھا جو ان کے ذہن سے ایک لمحہ کے لئے بھی غائب نہیں ہوا۔ کرم اللہ وجہہ۔ آپ فرماتے ہیں "خدا کی قسم معاویہ مجھ سے زیادہ چالاک نہیں مگر وہ دھوکے دیتے ہیں اور کھلی کھلی نافرمانیاں کرتے ہیں۔ اگر مجھے دھوکہ دہی ناپسند نہ ہوتی تو میں سب سے زیادہ چالاک ہوتا۔"

صلح کے بعد معاویہ نے کوفہ میں عوام کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

عربی ص ۱۹۹ تا ۲۰۰ خطب معاویہ الی خطب المنصور اردو ص ۳۶۷ تا ۳۶۸۔ صلح کے بعد معاویہ نے.... منصور عباسی نے:

کوفہ کے باشندو! کیا تمہارا خیال ہے کہ میں نے لڑائی زکوٰۃ اور حج کی خاطر تم سے جنگ کی ہے۔ درآنحالیکہ میں بخوبی جانتا تھا کہ تم نماز پڑھتے ہو، زکوٰۃ دیتے ہو اور حج بھی کرتے ہو۔ یہ نہیں۔ میں نے تم سے اس لئے جنگ کی ہے کہ تم پر اور تمہاری گردنوں پر اپنا حکم چلاؤں۔ اللہ نے تمہاری

ناپسندیدگی کے باوجود میری مراد پوری کی۔ آگاہ رہو کہ اس فتنہ میں جو کچھ جانی اور مالی نقصان ہوا، اس کا کوئی بدلہ یا معاوضہ نہیں دلوایا جائے گا اور میں نے جتنی شرطیں بھی طے کی تھیں وہ میرے ان دونوں قدموں تلے پامال ہو رہی ہیں۔ درآں حالیکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے کہ اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (عہد کی پابندی کرو بیشک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی) وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علیٰ قوم بینکم وبینھم میثاق (اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے مگر کسی ایک قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو) اللہ تعالیٰ معاہد مشرکین سے کئے جانے والے وعدوں کی تکمیل کو اس پر ترجیح دیتا ہے کہ مسلمان اپنے دینی بھائیوں کی مدد کریں۔

انہوں نے مدینہ والوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ امابعد خدا کی قسم میں نے امارت تمہاری محبت کے نتیجہ میں نہیں پائی جس کا مجھے علم ہو۔ نہ تم کو اس پر خوشی ہوئی بلکہ میں نے تم سے اس تلوار کے ذریعہ کشمکش کی ہے، تمہاری خاطر میں نے اپنی طبیعت کو ابن ابی قحافہ کے طرز عمل پر آمادہ کرنا چاہا۔ چاہا کہ وہ عمر کی روش اختیار کرے، مگر اس نے شدت کے ساتھ ابا کیا۔ پھر میں نے چاہا کہ وہ عثمانؓ کے توسعات پر ہی راضی ہو جائے مگر وہ اس پر بھی نہیں آمادہ ہوئی، لہٰذا میں نے اسے ایک ایسی راہ پر ڈالا ہے جس پر میرا بھی بھلا ہے اور تمہارا بھی۔ خوش اسلوبی کے ساتھ مل جل کر کھانا پینا ہوگا، اگر تم مجھے اپنے میں سب سے بہتر نہیں پاتے تو بھی حکومت کے لئے تم سے تمہارے لئے بہتر ہوں۔

## سیاسی نظام

عربی ص۱۷۹ آخری پیرا۔ اردو ص۳۳۵ سطر۲ تا ۱۱

اس سرسری جائزے سے حکومت کے بارے میں اسلام کا اصل نظریہ ہمارے سامنے آجاتا ہے یعنی یہ کہ مسلمانوں کا آزادانہ انتخاب وہ واحد چیز ہے جو کسی کو حکمران بنا سکتی ہے۔ حضرت علیؓ کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کے لڑکے ان کے داماد اور ان کے سب سے قریبی رشتہ دار تھے خلافت کے معاملہ میں مؤخر کرتے وقت مسلمان اس حقیقت کو خوب سمجھ رہے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ علیؓ کو مؤخر کرنا یا بالخصوص عمرؓ کے بعد ان کی حق تلفی کر رہا ہو۔ اور ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا سوء اتفاق تھا کہ عمرؓ کے بعد ان کو خلیفہ نہیں بنایا گیا۔ لیکن یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اس تاخیر کو اسلام کے نظریۂ حکومت کی صحیح ترجمانی کے باب میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس میں یہ مصلحت مضمر تھی کہ وراثت کا شائبہ بھی اس منصب کے قریب نہ آئے۔ کیونکہ یہ تصور اسلام کی روح اور اس کے بنیادی اصولوں سے بعید ترین تصور ہے۔ "حضرت امام کی ذات کے ساتھ جو حق تلفی بھی ہوئی۔ اس نظریہ کا عملی مظاہرہ بہرحال اس سے زیادہ اہم تھا۔

عربی ص۱۸۱ تا ۱۸۲ آخری تین سطریں۔ اردو ص۳۳۸ آخری پیرا۔ جس چیز نے بنی امیہ کو زیادہ المناک بنا دیا وہ یہ کہ راہ اسلام سے یہ انحراف، اسلام کے ابتدائی دور میں رونما ہو گیا۔ ابھی اس کی اصلی روح کے لئے گنتی کے تیس سال نصیب ہوئے تھے۔ ابھی اسے پوری طرح جڑ پکڑنے اور قدم جمانے کے مواقع نہیں مل سکے تھے۔ ابھی ایسے مستحکم رجحان اور ایسی ٹھوس روایات جنم نہ لے سکی تھیں جن سے انحراف مشکل ہو اور یہ بلاشبہ بدقسمتی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ پہلا بڑا حادثہ نہ تھا۔ اس سے بدتر واقعہ علیؓ کو مؤخر کر کے بڑھاپے کی عمر میں عثمانؓ کا خلیفہ بنایا جانا ہے، جس کے نتیجہ میں سیاست کی کنجیاں مروان بن حکم کے قبضہ میں چلی گئیں۔ پس اگر خوش قسمتی یا وہی کوتی اور علی کو شیخین کے بعد خلافت ملتی۔ تو اسلام کی اصلی روایات مزید عرصہ تک برقرار رہتیں اور اس کی شوکت تیسرے دور میں بھی بدستور رہتی۔ اور روح اسلام نہ مٹائی جاتی، جیسا کہ علیؓ کے تیسرے خلیفہ نہ ہونے کی صورت میں روح اسلام مٹائی گئی، کیونکہ اسلامی روایات کے مزید عرصہ یک برقرار رہنے اور مخصوص انتظامی قوانین کے رائج ہونے کی وجہ سے روح اسلامی کو زندہ.... پہنچانے والوں کے لئے بڑا کشمکش بن جاتا۔

عربی ص۲۰۲ سطر۴ تا ۷ ولکن یا اصفا تا فی ایام عثمان۔ اردو ص۳۴۸ تا ۳۴۹ سطر۱۳ تا ابتدائی ۲ سطر۔

مگر افسوس! وقت گذر گیا اور زمانہ مزید آگے نکل گیا اور وہ المناک نتائج رونما ہوئے جنہوں نے اسلامی سماج کا توازن درہم برہم کر دیا۔ اس کے بعد امیہ کے تصرفات شروع ہوئے جن کو عثمان گوارا کرتے جاتے تھے تو انہی نتائج نے فتنہ کا دروازہ کھول دیا۔

گویا حضرت عمرؓ نے اپنی اس رائے سے کہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم عطایا میں امتیازی سلوک برتا جائے اس کے برے نتائج دیکھنے کے بعد، رجوع کر کے حضرت ابوبکرؓ کی رائے اختیار کر لی تھی۔ حضرت علیؓ کی رائے بھی خلیفہ اول کی رائے کے مطابق تھی۔ واضح رہے کہ ہم حضرت علیؓ کی خلافت کو شیخین کی خلافت کا ایک فطری تسلسل قرار دے کر حضرت عثمانؓ کے عہد کو ایک خلا سمجھتے ہیں جو ان کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔ اسی وجہ سے ہم اب حضرت علیؓ کے عہد پر گفتگو کریں گے اور اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے عہد پر روشنی ڈالیں گے۔

عربی ص۲۰۷ سطر۴ تا ۷ وجاء عثمان تا برالله

اردو ص۳۵۸ سطر۷ تا ۱۷

جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ان دونوں فیصلوں میں سے ایک کو بھی قابل عمل نہیں سمجھا۔ فاضل مال کو مالداروں کے پاس رہنے دیا اُسے واپس نہیں لیا اور عطایا میں تفاوت کو برقرار رکھا۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے لوگوں کو عطائیں دینے میں خوب فراخدلی کا ثبوت دیا۔ نتیجۃً مالدار لوگ اور زیادہ مالدار ہو گئے۔ غرباء کو بھی کبھی کبھی کچھ فراخی نصیب ہو جاتی تھی۔ آپ نے ان لوگوں کو بڑی بڑی رقمیں عطا کرنا شروع کر دیا۔ جن کے پاس دولت کی کوئی کمی نہ تھی۔ پھر آپ نے قریش کو اس کی کھلی چھٹی دے دی کہ اپنے جمع کردہ سرمایہ کے ذریعہ زمین کے گوشہ گوشہ میں تجارت کرتے پھریں اور اس طرح انہیں کئی گنا بڑھا لیں۔ آپ نے بڑے بڑے مالداروں کے لئے یہ بات بھی روا رکھی کہ سواد کے علاقہ میں یا دوسرے ممالک میں خوب عمارتیں اور زمینیں خریدیں۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ کے دور خلافت کے آخری زمانہ میں پورے اسلامی سماج میں عدم توازن پیدا ہو گیا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے

عربی ص۲۰۷ آخری پیرا لقد کان تا الاتحیاۃ۔ اردو ص۳۵۹۔ درمیانی پیراگراف۔

بلاشبہ یہ مسلمانوں اور بالخصوص ان کے اکابر کے ساتھ حسن سلوک اور مہربانی کے طور پر کیا گیا تھا۔ لیکن اس پالیسی نے ایسے مفاسد کو جنم دیا جو ابوبکرؓ و عمرؓ کے دور میں نگاہوں سے پوشیدہ نہ تھے۔ اس نے اسلامی جماعت میں زبردست معاشی تفاوت اور سماجی امتیازات پیدا کر دیئے۔ نیز اس نے ایک ایسے طبقہ اشراف (ARISTOCRATS) کو جنم دیا، جو خود بے عمل رہتا اور بغیر کسی محنت و مشقت کے اس کو اس کا رزق ہر چہار جانب سے آکر ملتا رہتا۔ اس طرح وہ اشراف ایک بار پھر رونما ہو گیا جس کے خلاف اسلام اپنی ہدایات اور اپنے قوانین دونوں کے ذریعہ مسلسل اعلان جنگ کرتا رہا تھا حضرت عثمانؓ کے قبل دونوں خلفاء بھی ہیں سے برسر پیکار رہے اور کوشش کرتے رہے کہ اسے سر اٹھانے کا ذرا بھی موقع نہ ملے۔ (باقی پھر)

## جامعہ رحیمیہ جھنگ صدر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر بروز بدھ، جمعرات جمعہ مدرسہ جامعہ رحیمیہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت شیخ التفسیر مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مولانا فضل صاحب اختر شرکت فرما رہے ہیں۔

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

## کوفہ میں انقلاب کی لہریں :-

کوفہ میں اس تحریک کی آگ اندر ہی اندر سلگ رہی تھی اور اصل ہیرو امیر المومنین سے تھا، لیکن اُن کے گورنروں کو بھی آئے دن دق کرتے رہتے اور ان کو اپنے اس مقصد کے راستہ میں روڑا سمجھتے ہوئے اپنا مخالف سمجھتے۔ سیدنا سعید ابن العاصؓ گورنر کوفہ سے ان لوگوں کو کچھ خاص عناد تھا کیونکہ اس سے قبل سعیدؓ اُن کے کئی آدمیوں کو کوفہ سے جلاوطن کر چکے تھے (ملاحظہ ہو البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صہ ۱۶۵-۱۶۶، الکامل لابن الاثیر جلد ۳ صہ ۶۰، طبری جلد ۵ صہ ۶۳) جس کا ذکر گذشتہ صفحات پر آ چکا ہے۔ چنانچہ اب جب مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے سیدنا سعید بن العاصؓ مدینہ طیبہ میں تشریف لے گئے تو کوفہ کی سبائی پارٹی نے یہ عہد کیا کہ اب وہ سعیدؓ کو کوفہ واپس نہیں آنے دینگے اور اس مقصد کے لئے اگر انہیں تلوار کا استعمال بھی کرنا پڑا تو اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ سیدنا سعیدؓ کی کوفہ سے غیر حاضری کے دوران یعنی ۳۴ھ میں یہاں کے ایک انقلابی یزید ابن قیس کو یہاں تک جرأت ہوگئی کہ وہ چند آدمیوں کو ساتھ لے کر سیدنا عثمانؓ سے دستبرداری کا مطالبہ کرنے کے لئے مدینہ کی طرف روانہ ہو پڑا۔ لیکن قعقاع ابن عمرو نے اس کو پکڑ لیا گرفتاری کے بعد یزید نے کہا کہ ہم تو صرف گورنر کوفہ سعید بن العاصؓ کا تبادلہ چاہتے ہیں لہٰذا قعقاع بن عمرو نے اس کو چھوڑ دیا۔ یزید ابن قیس کے ساتھ بانیٔ تحریک اور مشہور مفتن عبداللہ ابن سبا بھی تھا (الکامل جلد ۳ صہ ۶۰)

اسی اثناء میں کوفہ کے سبائیوں نے مالک الاشتر نخعی کو خط لکھ کر کوفہ بلا لیا۔ مالک اشتر نے کوفہ پہنچتے ہی اپنی شر انگیز حرکتیں شروع کر دیں، چنانچہ جمعہ کے روز جب کہ سعیدؓ کے قائم مقام عمرو بن حریث مسجد میں خطبہ دینے کیلئے منبر پر بیٹھے ہی تھے کہ ایک انقلابی نے دروازہ پر کھڑے ہو کر لوگوں کو آواز دی کہ :-

مَنْ شَاءَ یلحق بمبذیل لِسَدّ سَعِیْد فَلْیَفْعَل (ابن الاثیر جلد ۳ صہ ۶۰)

جو آدمی سعید بن العاصؓ کو مدینہ واپس بھیجنے کے لئے یزید بن قیس سے ملنا چاہتا ہے وہ مل جائے۔

اور اب ابن الاثیر کی زبانی سنیئے کہ کن لوگوں نے یزید کا ساتھ دیا اور کون مسجد میں خطبہ کے لئے ٹکے رہے۔ لکھا ہے :-

فبقی اشراف الناس وحلماؤھم فی المسجد (ابن الاثیر جلد ۳ صہ ۶۰)

صرف شریف اور سنجیدہ قسم کے لوگ ہی مسجد میں ٹکے رہے (باقی سب دوران خطبہ ہی مسجد سے باہر نکل آئے اور یزید کے لشکر سے جا ملے)

اور یزید ابن قیس اپنی جماعت کو لے کر کوفہ سے مدینہ کے راستے کی طرف نکل پڑا اور قادسیہ کے قریب "جرعہ" نامی مقام پر ڈیرا جما لیا۔ یہاں مالک الاشتر بھی یزید کے ساتھ تھا۔

جب یزید، مالک الاشتر، عبداللہ ابن سبا اور اُن کی جماعت سعید ابن العاصؓ کی گاڑی میں داخلہ کی مزاحمت کے لئے مقام "جرعہ" پر ڈیرے ڈالے تھی تو سعیدؓ بھی مجلس مشاورت سے فارغ ہو کر واپس کوفہ تشریف لائے۔ لیکن راستہ میں "جرعہ" کے مقام پر سبائیوں نے ان کی مزاحمت کی اور کہا :-

لاحاجۃ لنا بک (ابن الاثیر جلد ۳ صہ ۶۰)

ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں

لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔ اسی دوران میں مالک اشتر نے سیدنا سعید ابن العاصؓ کے ایک غلام کو قتل کر دیا۔ سعیدؓ نے جب دیکھا کہ حالات زیادہ خطرناک صورت اختیار کر گئے ہیں اور مفسدین نے فتنہ انگیزی کے لئے اُن کی معزولی کو آڑ بنایا ہے تو انہوں نے خود جا کر امیر المومنین سے کہہ دیا، کہ کوفہ کے لوگ میری جگہ ابو موسیٰ الاشعریؓ کو گورنر چاہتے ہیں۔ لہٰذا اُن کو گورنر بنا کر کوفہ بھیج دیا جائے۔ آپ نے ان لوگوں کی خواہش کے مطابق ابو موسیٰؓ کو کوفہ کا گورنر بنا کر بھیج دیا (طبری جلد ۵ صہ ۹۳-۹۴، البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صہ ۱۶۷، ابن الاثیر جلد ۳ صہ ۶۰)

ابو موسیٰؓ کے تقرر کے ساتھ ہی آپ نے باغیوں کو لکھ بھیجا :-

"میں نے تمہارے مطالبہ کو مانتے ہوئے سعیدؓ کو معزول کر کے ابو موسیٰؓ کو اُن کی جگہ گورنر مقرر کر دیا ہے بخدا! میں تم سے اپنی آبرو بچاؤں گا، تمہارے مقابلہ میں صبر و استقلال سے کام لونگا اور تمہاری اصلاح میں پوری کوشش کروں گا۔" (ابن الاثیر جلد ۳ صہ ۶۰)

## مدینہ کے حالات :-

اب مدینہ میں بھی حالات کچھ اچھے نہیں تھے مفسدین یہاں کی فضا کو بھی مسموم کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہے تھے، لیکن تمام صحابہؓ امیر المومنین کے ساتھ تھے۔ اس وجہ سے ۳۵ھ تک یہاں مفسدین کی جماعت کا کوئی خاص اثر نہیں جما تھا۔ لیکن ۳۴ھ میں جب مفسدین کا پروپیگنڈا کچھ مؤثر ہونے لگا، تو سیدنا علیؓ نے چند لوگوں کے ساتھ امیر المومنین سے ملاقات کی اور انہیں مفسدین کے اعتراضات اور ان کے حالات سے بخوبی آگاہ کیا۔ امیر المومنین نے مفسدین کے اعتراضات کو دلیل کے ساتھ رد کیا۔ جس کی تفصیل ابن الاثیر نے الکامل جلد ۳ صہ ۶۰ اور ابن جریر الطبری نے تاریخ الامم والملوک جلد ۵ صہ ۹۶ پر تفصیل سے ذکر کی ہے۔

## تحقیقاتی کمیشن

مدینہ کی حالت کو دگرگوں ہوتے دیکھ کر امیر المومنین کو زیادہ تشویش لاحق ہوئی۔ مدینہ کے علاوہ کوفہ بصرہ، مصر وغیرہ کی حالت بھی تشویشناک تھی آپ شب و روز اسی سوچ میں تھے کہ کوئی مناسب تدبیر کی جائے جس سے حالات کے اس تلاطم میں سکون پیدا ہو، لیکن کوئی مناسب تدبیر سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اسی اثناء میں سیدنا طلحہؓ نے یہ مشورہ دیا کہ ملک کے مختلف صوبوں میں تحقیقات حال کے لئے وفد بھیجے جائیں اور وہ وہاں کا آنکھوں دیکھا حال اور وہاں کے باشندوں سے اپنے کانوں سنی ہوئی باتیں دربار خلافت میں آ کر بیان کریں۔ اور ان وفود کی رپورٹ پر پھر آپ مناسب کارروائی کریں۔ اس سے مجھے امید ہے کہ حالات میں جو تیزی پیدا ہو گئی ہے وہ سکون کی صورت اختیار کرے گی — امیر المومنین کو سیدنا طلحہؓ کی یہ تجویز پسند آئی۔ اور انہوں نے ۳۵ھ میں سیدنا محمد ابن مسلمہؓ کو کوفہ، سیدنا اسامہ ابن زیدؓ کو بصرہ، سیدنا عمار بن یاسرؓ کو مصر اور سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ کو شام اور بعض دوسرے صحابہؓ کو دوسرے صوبوں میں تفتیش حال کے لئے روانہ کیا۔ (الکامل لابن الاثیر جلد ۳ صہ ۶۰، طبری جلد ۵ صہ ۹۹) ان وفود نے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## بقیہ :— تہتر فرقوں والی حدیث

بخلاف نقل کے کہ اس میں تبدیلی کا وجود ہی مثبت کذب ہے لہذا ہر معاملہ میں نقل صحیح کو عقل مزعوم پر ترجیح دی جائے گی۔ استدلالیات کی دنیا کے شہسوار امام رازی کو بھی آخر میں یہی کہنا پڑا۔

لقد تاملت الطرق الکلامیۃ والمناہج الفلسفیۃ فما رایتہا تشفی علیلاً وتروی غلیلاً ووجدت اقرب الطرق طریقۃ القرآن (رسائل ابن تیمیہ ص۱۰۹ مصر) میں عقلی استدلالات کا منکر نہیں باستثنا خوارق عادات وحقائق الٰہیہ اس بات کا موافق ہوں کہ بیان کردہ روایت خلاف عقل نہ ہونی چاہیئے، مگر اس میں بھی تعیین کی راہ نہایت دشوار گذار ہوگی۔ لفظ عقل خود ایسے معنی عام اور مفہوم وسیع میں متعارف ہے کہ اس میں تعیین بھی ناممکن نظر آتی ہے۔ آخر کس کی درایت کو پیش کیا جائے گا۔ کس کی عقل کو صحیح سمجھا جائے گا۔ رازی یا غزالی کی، ہیوم یا نیوٹن کی۔ فارابی یا بوعلی سینا کی۔ یا افلاطون یا ارسطو اور آخر میں میری یا آپ کی۔ آخر دنیا میں کونسا انسان ہوگا جس کو معیار نقد کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ سوائے اس کے چارہ نہیں کہ نقل صحیح جو دلائل یقینیہ سے ثابت ہو معمول بہ ٹھہرائی جائے۔ چنانچہ علامہ ابن خلدون بوعلی سینا کی ایک عبارت کے جواب میں لکھتے ہیں :-

فاتہم ادراکک ومدرکاتک فی الحصر واتبع ما امرک الشارع من اعتقادک وعملک فہو احرص علی سعادتک واعلم بما ینفعک لانہ من طور فوق ادراکک من نطاق اوسع من نطاق عقلک ولیس ذالک بقادح فی العقل (مقدمہ ابن خلدون جلد ا ص۱۸۶)

پس جبکہ عقل سے مراد نامحدود تجربہ ہے تو پھر اسے واقعات ماضیہ کی پرکھ یا سقم وصحت کا معیار قرار دے کر بنیاد تغلیط روایت کو مستحکم کرنا ایک اصولی غلطی ہوگی۔

یہ تقریر ہم نے اس بنا پر کی ہے کہ اگر کسی روایت کا انسانی عقل میں مفہوم نہ بھی آئے بلکہ دلالت مخالفانہ بھی ہو، تب بھی شرع کے اصول روایت کو ہی مقدم کیا جائے گا، ورنہ یہ روایت تو ہمارے اور غالباً مودودی جیسے لوگوں کے نقطہ نظر سے بھی ممتنع نہیں بلکہ جوہر نور روح کے اعتبار سے صحیح ہے۔ پس ہم عقلاً بھی اس حدیث کی تردید نہیں کر سکتے۔

## جواب اعتراض ثالث

جرح کا مطلقاً تعدیل پر مقدم ہونا عند المحققین ثابت نہیں بلکہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ کما قال ابن حجر فی اللسان۔ البتہ تقدیم جرح بر تعدیل تقییداً ثابت ہے اور وہ قید یہ ہے کہ جرح مفسر اور مبین السبب ہو۔ سبب جرح مذکور ہو۔ اگرچہ اس میں سے ایک شق باقی رہ جائے گی۔ وہ یہ کہ اگر معدلین کا واقف بر اسباب جرح ہونا ثابت ہو جائے اور وہ معدلین درجۃً اور تعداداً بھی جارحین سے کم نہ ہو تو اس صورت میں بھی جرح کو نہیں بلکہ تعدیل کو مقدم کیا جائیگا کیونکہ جرح کے تعدیل پر مقدم ہونے کی علت محدثین نے یہی بیان کی ہے۔ لان عند الجارح زیادۃ علم یعلمہ۔ اور جب علت ہی فوت ہوگئی تو معلول کا وجود بھی لازم نہ آیا۔ پہلے اس موضوع پر بحث کی جا چکی ہے وہاں دیکھ لیا جائے۔ جرح صرف اسی صورت میں مقبول ہوگی جبکہ مفسر السبب ہو۔ کما نص علیہ النووی فی مقدمۃ شرحہ والعینی فی النہایہ اگر جرح کا تعدیل پر مقدم ہونا مطلقاً تسلیم کر لیا جائے تو اس صورت میں تو کوئی امام ہی سالم نہیں رہتا۔ نہ ائمہ اربعہ اور نہ ارباب صحاح، تاج الدین سبکی طبقات کبریٰ میں لکھتے ہیں ما من الائمہ الا وقد طعن فیہ طاعنون وہلک فیہ ہالکون۔ پس معلوم ہوا کہ اس اصول کی بنا پر بھی ابن حزم کی جرح مقبول نہیں کیونکہ وہ مبہم ہے۔

## جواب اعتراض چہارم

اس حدیث کے وجود سے انکار کر دینا دو صورتیں رکھتا ہے۔ ایک تو یہ کہ بوجہ عدم علم ہو اور دوسرے باوجود علم۔ جس کے سامنے حدیث اپنے مالہ وما علیہ کے ساتھ ثابت ہو جائے۔ اس کا انکار اور معنی کا ہوگا اور جس نے باوجود بہت بڑا عالم ہونے کے اس حدیث کی طرف خصوصی توجہ نہ کی ہو اور اسی بنا پر اس کا انکار کر دیا ہو اس کا انکار اور معنی کا ہوگا۔ مثلاً سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ہر نماز میں عند الحنفیہ واجب اور عند الشافعیہ فرض ہے اگرچہ بوقت جماعت اس کا انقسام حقیقی اور حکمی کی طرف ہوگا۔ اس لئے جب تک نماز میں الحمد نہ پڑھی جائے نماز درست نہ ہوگی۔ مگر اس کے باوجود جس کو سورۃ فاتحہ ابھی یاد ہی نہ ہو اس کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا چنانچہ اس موضوع کی حدیثیں بھی مسلم وغیرہ میں آئی ہیں پس جس طرح سورۃ فاتحہ کا نہ پڑھنا بوجہ علم اور بوجہ عدم علم دو علیحدہ علیحدہ حکم رکھے گا۔ اسی طرح ہمارے انکار اور ابن حزم کے انکار میں اصولی فرق ہوگا۔ پس ہم اس اصول کی بنا پر بھی انکار ثبوت حدیث نہیں کر سکتے۔

یہ تقریر ہم نے اس بنا پر کی ہے اگر ابن حزم اور صاحب قاموس نے واقعی انکار کیا ہو۔ اگر کا لفظ ہم نے اس لئے لکھا ہے کہ ان سے قطعی انکار ثابت نہیں کیونکہ ہم نے ان کے اقوال کے علیحدہ علیحدہ محمل بیان کر دیئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

## کفر وارتداد پھیلانے والوں پر پابندیاں عائد کی جائیں

لاہور ۲۶ ستمبر بعد نماز عشاء۔ پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لئے متحدہ اسلامی محاذ کو اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ کفر وارتداد اور فسق وفجور کے تمام فتنوں پر پابندیاں عائد کی جائیں دین سے محبت اور تعلق رکھنے والے تمام مسلمان متحدہ اسلامی محاذ میں شامل ہو کر دین ووطن کو آلام ومصائب سے نجات دلانے کی عظیم جدوجہد میں ہاتھ بٹائیں ان خیالات کا اظہار جناب احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور نے مقامی جمعیۃ کے اراکین کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی دین ووطن کے خلاف سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ نبوت باطلہ کے پیروکار اسلام اور پاکستان کے کبھی وفادار اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے اور دین و وطن سے محبت رکھنے والا کوئی بھی مسلمان انگریزوں کے اس شریر اور ٹوڈی بچوں کی امن سوز حرکات کو خاموش تماشائی بن کر نہیں دیکھ سکتا اسلام کے باغی اور پاکستان میں بیٹھ کر اکھنڈ بھارت کے منحوس خواب دیکھنے والے اس فتنے کو کھلا چھوڑ رکھنا ملک وملت کے مفاد کے خلاف ایک سنگین خطرے سے کم نہیں۔

آپ نے کہا کہ یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ حکومت کے کسی فیصلہ پر لب کشائی کرنے والوں پر فوراً ڈیفنس آف پاکستان رولز عائد ہو جاتا ہے۔ لیکن حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا انکار، آپ کی احادیث کا انکار، آپ کے جانثار ساتھیوں اور امہات المومنین کی سرعام توہین وتذلیل کرنے والوں کے لئے کوئی ڈیفنس آف اسلام رولز نافذ نہیں کیا جاتا۔ آپ نے حکومت پاکستان کو اس کا فرض یاد دلاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ وہ ناموس ختم نبوت، احادیث رسول ﷺ کے منکروں اور صحابہ کرام رض امہات المومنین رض کی شان مقدسہ میں گستاخی کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دینے کا قانون نافذ کرے۔

آپ نے کہا کہ علماء کرام اور جملہ اہل اسلام کو بہرحال اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ مرزائیت، پرویزیت مودودیت اور دیگر فرقہ ہائے باطلہ کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مسلمانان پاکستان ان کی دینی اور سیاسی تخریبی کارروائیوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ قانون کے اندر رہتے ہوئے باوجود بے سروسامانی کے ان کے ہر دین ووطن دشمن اقدامات کا کمال جرأت واستقامت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا۔ (عبدالرشید ناظم شعبہ نشر واشاعت جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا لاہور)

## بقیہ:۔ صنف نازک اور مغربی تعلیم

طور طریقوں کی جو تبلیغ فرمائی ہیں۔ وہ کافی حد تک عبرت ناک ہے اور ان تعلیمی مراحل کو طے کرنے کے بعد اگر کسی خوش بخت کو کوئی ملازمت میسر آ ہی گئی تو سمجھا جاتا ہے کہ مقصد زندگی حاصل ہو گیا ہے، بلاشبہ مزعومہ مقصد ضرور حاصل ہو گیا ہوگا لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی برباد ہو کر رہ گئی، اور صحیح لفظوں میں عورت کی زندگی مرد کی حرص و ہوا کا نشانہ بن گئی۔ ذرا زندگی کے ہر شعبہ کی طرف نظر دوڑاؤ، جہاں جہاں عورت کو جکڑا گیا ہے، دکانیں نہیں سجتیں، جب تک انہیں بیٹی اور دلہن کی عریاں اور نیم عریاں تصاویر سے آراستہ نہ کیا جائے۔ کلب گھروں کی رونق عورتوں سے ہے۔ سنیما ہال کی شان و شوکت عورتوں سے ہے۔ تفریحی پروگراموں میں عورت کا استعمال، غیر ملکی مہمانوں کی آمد ہو تو بچیوں کا استقبالی، ناچ اور ڈرامے کا طوفان ہو تو عورت حاضر، ریڈیو سٹیشن پر اناؤنسری کی خدمت ہو تو عورت، دکاندار، کتابوں اور رسالوں کی زینت عورت سے، اخبار اور مجلات کا کاروبار عورت کے دم قدم سے۔

سیاسیات میں صدارت اور وزارت کے لئے عورت، غیر ملکی وفود اور سفارت کے لئے عورت، ہوائی مہمانوں کی میزبان ملت کی بہن اور بیٹی، ہسپتالوں میں غیر محرم مردوں کی عیادت اور مرہم پٹی کرنے والی قوم کی نونہال، دفتروں میں افسران بالا کے ماتحت کام کرنے والی ملت کی خواتین، اور بعض نجی معاملات میں خدمت بجا لانے والی قوم کی بہو بیٹیاں۔ ہائے اکبر مرحوم اگر آج ہوتا تو کیا کچھ نہ کہتا ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اُف! زمانے کا تغیر، کبھی مسلمان، غیرتمند مسلمان اس منحوس تعلیم کے ابتدائی اثرات کو دیکھ کر غیرتِ قومی سے گڑ جایا کرتا تھا۔ لیکن آج کا مسلمان کہلانے والا، جس کے لئے عورتوں کے منہ کا نقاب پردۂ عقل کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس کے انتہائی آثار بد پر بھی ماتم نہیں کرتا، وہ اس تعلیمی فضا کی پیدا کردہ ذہنی اور اخلاقی انارکی کو آنکھوں سے دیکھتا ہے، سسکتی ہوئی اور دم توڑتی ہوئی انسانیت کی آہ و فریاد اور نالہ و گریہ اپنے کانوں سے سنتا ہے لیکن بڑے مخربہ انداز میں کہتا ہے۔

"سعودی عرب میں شاہ فیصل کے دور میں جس وسیع پیمانے پر اصلاحات ہو رہی ہیں۔ اس کی خبریں ہمارے ہاں برابر چھپتی رہتی ہیں۔ ۲۷ر مئی کے پاکستان ٹائمز میں "سعودی عرب کا بدلتا ہوا معاشرہ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار لڑکیوں کی تعلیم کے ذکر لکھتے ہیں:۔ 1961ء میں دو عدد میں لڑکیوں کے مدرسے کی پہلی جماعت شروع کی گئی اس میں صرف ۱۲ طالبات تھیں اور لوگ اس بدعت سے کچھ متوحش سے تھے۔ اب اس قسم کے ۱۴ دیہی مراکز میں ۱۶۱۵ دن کی اور ۹۵۲ رات کی جماعتیں ہیں۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ان سالوں میں سعودی خواتین عزلت کی زندگی سے نکل کر عوامی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگی ہیں، وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد قومی تعمیر کے کاموں میں شریک ہو رہی ہیں، ان کے لئے مدارس میں بحیثیت استانیوں کے سماجی بہبود کے اداروں میں بطور سماجی کارکنوں کے اور ہسپتالوں میں بحیثیت نرسوں کے بہا بر مواقع نکل رہے ہیں" (فکر و نظر جلد ۳ شمارہ ۹-۱۰ صفحہ ۶۳۰) اس پر مائے افتخار پہ ہم اس کے سوا اور کیا عرض کر سکتے ہیں

تقاضا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

## بقیہ:۔ فتنہ ابن سبا

پورے ملک کا دورہ کیا۔ مختلف گورنروں پر جو الزامات عائد کئے جاتے تھے ان کی چھان بین کی مختلف لوگوں سے ملے، سبائیوں کی کارروائیوں کا مطالعہ کیا اور اس میں ان کے خلوص کا اندازہ لگایا۔ موجودہ حالات کی پوری تحقیقات کے بعد انہوں نے اپنی مفصل رپورٹ دربار خلافت میں پیش کی۔ سوائے عمار ابن یاسرؓ کے دوسرے سب صحابہ نے بالاتفاق اسی رپورٹ کو پیش کیا، جس کا ایک فقرہ میں خلاصہ یہ تھا کہ:۔

ما انکرنا شیئاً ولا انکرہ
اعلام المسلمین ولا عوامھم

(طبری جلد ۵ صفحہ ۹۹، اکمال جلد ۳ صفحہ ۵۰)

ہم نے ان مقامات کے سربرآوردہ لوگوں اور عوام میں کوئی قابل اعتراض بات ان گورنروں میں نہیں پائی۔

## بقیہ:۔ سید قطب کی کتاب کا تعارف

اور سندن کے بی۔ بی۔ سی سے ہوتا ہوا آخر ریڈیو ماسکو وجدہ تک پہنچتا ہوا پاک و ہند کے اخبارات و رسائل تک آ گیا ہے۔ اس نقار خانہ میں اب کون حقیقت حال کو سمجھنے کی کوشش کرے گا۔ کتنی حیرانی کی بات ہے کہ انگیز دل اور خرانسیسیوں کے زندان خانوں میں گذشتہ دو صدیوں کے اندر کتنے ہی جلیل القدر علماء دین تختۂ دار پر چڑھا دیئے گئے اور خود اسی مصر میں شاہ فاروق کے عہد میں کتنے ہی بلند پایہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ الجزائر سے

## بقیہ:۔ ایک بلوچستانی مسلمان کے خط کا جواب

بڑھ چڑھ کر صدر ناصر کی مخالفت کرتا اور امریکی اشارہ کے عین مطابق بھارت سے مل کر چین کے مقابلہ میں صف آراء ہوتا، لیکن اس طرح نہ ہماری منفرد حیثیت باقی رہتی نہ مسئلہ کشمیر زیر بحث ہوتا اور تمام مسلم ممالک کی آزادی امریکہ کی مرہون منت ہوتی۔

محترم خان صاحب! آپ بیشک شاہ فیصل کی تعریف کریں۔ ہم بھی ان کا احترام کرتے ہیں۔ مگر کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ پٹرول کے سلسلہ میں ان کا سارا کاروبار امریکیوں کے قبضہ میں ہے اور سعودی عرب کی کروڑوں پونڈ سالانہ کی آمدنی کا ذریعہ یہی ہے کیا اس تعلق سے فائدہ اٹھا کر امریکی محکمہ سی آئی اے اپنی ریشہ دوانیوں سے سعودی حکومت کو مصر سے بدظن نہیں کر سکتا؟ جو سی آئی اے ساری دنیا میں انقلابات کراتا ہے۔ کیا وہ شاہ فیصل کے دل میں یہ وسوسہ نہیں ڈال سکتا کہ یمن میں صدر ناصر کی ستر ہزار فوج کی موجودگی تمہاری بادشاہی کے لئے خطرہ ہے، اور یمن کے بعد تمہارا نمبر ہے؟ اور کیا برطانیہ وہ تمام حیلے بروئے کار نہ لائے گا، جن سے شاہ فیصل اور صدر ناصر میں جنگ شروع ہو جائے؟ اور کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء کے اخبارات نے یہ انکشاف کیا ہے کہ امیر فیصل کو برطانیہ اور امریکہ دونوں نے خطرناک اسلحہ دیا ہے؟ آپ نہیں جانتے کہ سعودی عرب کو کس سے خطرہ ہے سوائے اس کے کہ مصر کی بڑھتی ہوئی طاقت سے اس کو ڈرایا گیا اور غلط پروپیگنڈوں سے یہ باور کرایا گیا کہ مصر تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اور کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جس طرح جنوب کی طرف سے عدن کا انگریز شاہ پسند عناصر کی پشت پر تھا۔ اسی طرح شمال کی طرف سے سعودی حکومت ان کو مدد دے رہی تھی اور آخر کار صدر ناصر کو اعلان کرنا پڑا کہ آئندہ ایسا کیا تو ہم ان ٹھکانوں پر قبضہ کر لیں گے جہاں سے یہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس طرح شاہ فیصل کا رویہ تو تبدیل ہو گیا ہوگا، لیکن فرنگی نے کہہ دیا ہوگا کہ دیکھا تم پر حملے کا ہر وقت خطرہ ہے اپنی طاقت بڑھا کر دشمن کا دماغ درست کر دو۔

---

ایران، عراق اور یمن تک کیسی کیسی قیمتی جانیں خاک و خون کی نذر کر دی گئیں۔ انڈونیشیا میں امریکہ کے وفادار نہ ہونے کے جرم میں کتنے لاکھ آدمیوں کو اجل زدہ کر دیا گیا ہے لیکن اس اضطراب اور واویلا کا ایک عشر عشیر بھی ان قتلوں کی نوک پر نہ آیا جس کا طوفان سید قطب اور ان کے چند ساتھیوں کی سزائے موت پر برپا کیا جا رہا ہے بہرحال یہ ایک دوسرا موضوع ہے جس پر انشاء اللہ پھر کبھی تفصیل سے قلم اٹھاؤں گا۔

# چکوال میں مرزائیوں کی امن سوز سرگرمیاں

(از نامہ نگار ترجمان اسلام)

چکوال میں مرزائی فرقہ کے معدودے چند گھر ہیں۔ پہلے تو ان کی سرگرمیوں کے مراکز صرف اپنے فرقہ کے مرزائی سرکاری افسروں تک محدود تھے لیکن اس سال انہوں نے کھل کر اپنا مذہبی اور تبلیغی دائرہ عوام تک پھیلانا چاہا اور کچھ اس قسم کی اشتعال انگیز مذہبی سرگرمیاں دکھائیں۔ جس کی وجہ سے چکوال شہر اور اس کے مضافات کے مسلمان مضطرب ہو گئے۔ اس موقعہ پر اگر حکام فرض شناسی اور دانش مندی سے کام نہ لیتے تو علاقہ کا امن برباد ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔

اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۳ر جون کو اچانک مرزائیوں نے اپنی مسجد میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ رات کو جلسہ شروع کر دیا۔ اسی رات کو نئی مسجد میں مدرسہ اظہار الاسلام کے اہتمام میں جلسہ ہو رہا تھا۔ اس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے شدید احتجاج کیا اور مرزائیوں کو متنبہ کیا۔ کہ آئندہ اگر انہوں نے لاؤڈ سپیکر پر تقریریں کیں تو یہ اچھی بات نہیں ہوگی۔ اس واقعہ کے بعد ۲۰ر اگست کو مرزائیوں نے پھر جلسہ کیا اور آنجہانی مرزا قادیانی کی صداقت کو ثابت کرنے کے علاوہ علماء اسلام کے خلاف سخت کیچڑ اچھالا، اس کے ردّ عمل میں مسلمانانِ چکوال نے فوری طور پر رات کو مدنی جامع مسجد میں تقریر کا انتظام کیا جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کی دلائل سے تردید کی اور حکام بالا سے اپیل کی کہ آئندہ اس فرقہ کو لاؤڈ سپیکر کے استعمال کرنے اور منافرت پھیلانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اس کے نتائج خطرناک ثابت ہونگے مرزائی فرقہ کی تقریریں مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔

بعد ازاں ۱۷ر اگست بروز جمعہ مدنی جامع مسجد، مسجد خواجگان اور مسجد حنفیہ رضویہ میں مرزائیوں کے اس جلسہ کے خلاف خطباء نے بخت احتجاجی تقریریں کیں۔ مدنی جامع مسجد میں ایک قرارداد پاس کر کے ڈپٹی کمشنر ضلع جہلم کو رجسٹرڈ ارسال کی گئی۔

## مرزائیوں کی اشتعال انگیزی

مسلمانان چکوال کے ان احتجاجوں اور قراردادوں کے باوجود مرزائی فرقہ کے لوگ اپنی اشتعال انگیز سرگرمیوں، سازشوں اور اس سوء حرکات میں مصروف رہے۔ چنانچہ انہوں نے تربیتی کورس کے نام سے چکوال میں ۲۹، ۳۰ تاریخ کو دو روزہ ضلعی پروگرام کا اشتہار شائع کیا۔ جس میں رات کے جلسہ کا موضوع "وفات مسیح علیہ السلام" رکھا۔ اس خبر نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ تمام غیرت مند مسلمان اس اطلاع سے مشتعل ہو گئے۔ چنانچہ ان کے جلسہ سے پہلے جمعہ کے موقع پر ۲۶ر اگست کو مسلمانانِ چکوال نے پرزور احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ اس جلسہ میں مرزائیوں کو لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی ہرگز اجازت نہ دی جائے سو ۱۰۰ افراد پر مشتمل ایک وفد حاجی احمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چکوال کی قیادت میں مقامی مجسٹریٹ صاحب کو ملا اور ان سے درخواست کی کہ مرزائیوں کو اپنے جلسہ میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

مسلمانوں کے اس نمائندہ وفد کو مجسٹریٹ صاحب نے یقین دلایا کہ مرزائی فرقہ کے لوگوں کو لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت نہیں دی جائے گی مسلمانوں کے اس وفد کے بعد مرزائی نمائندہ چوہدری مبارک علی جو فوڈ انسپکٹر ہے، اس نے مجسٹریٹ صاحب سے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت چاہی لیکن مجسٹریٹ مذکور نے انکار کر دیا۔ مسلمانانِ شہر کو اطمینان ہو گیا کہ دوسرے دن بھی لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت نہیں ملے گی۔

## اضطراب عام

۳۰ر اگست ظہر کے وقت جب مسلمانانِ شہر کو یہ خبر ملی کہ ظہر کو مرزائیوں نے لاؤڈ اسپیکر پر تقریر شروع کر دی ہے تو حیرت کی انتہا نہ رہی۔ چنانچہ شہر میں عام اضطراب اور غم و غصہ پیدا ہو گیا دکانداروں نے احتجاجی طور پر دکانیں بند کرنا شروع کر دیں اور مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی قیادت میں مسلمان ایس، ڈی، او کی خدمت میں حاضر ہوئے جو قادیانی مسجد کے سامنے اپنے ماتحت عملہ کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ حضرت قاضی صاحب نے واشگاف الفاظ میں مسلمانوں کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ لاؤڈ اسپیکر کو بند کرا دیا جائے۔ کوئی مسلمان اس اشتعال انگیز تقریر کو برداشت نہیں کر سکتا، اس دوران میں مسلمانانِ چکوال کی آمد بڑھنے لگی مسلمانوں نے اس موقعہ پر اپنے جذبات کو قابو میں رکھا۔ اس موقعہ پر ڈی ایس پی چکوال بھی پہنچ گئے انہوں نے صورت حال کا جائزہ لے کر نہایت دانشمندی سے لاؤڈ اسپیکر بند کرا دیا۔ جس کے بعد عامۃ المسلمین نہایت صبر و تحمل سے واپس آ گئے۔

## مرزائی سرکاری ملازم

مرزائیوں کی یہ دلیرانہ اشتعال انگیز سرگرمیاں مرزائی سرکاری افسروں اور ملازمین کی سرپرستی کا نتیجہ تھیں۔ چنانچہ مرزائیوں کے اس اجلاس میں مقامی سول سب جج منظور احمد لبرا اور دیگر سرکاری ملازمین بھی زینت محفل بنے ہوئے تھے ان کی پشت پناہی ہی سے مرزائی مبلغوں نے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔

## میٹنگ میں مسلمان رہنماؤں کا مظالبہ

دوسرے دن ۳۱ر اگست کو سول اور پولیس کے مقامی حکام نے مسلمان خطیبوں اور شہر کے معززین کو بلایا۔ اس میٹنگ میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین خطیب مدنی جامع مسجد، حافظ محمد اسحاق صاحب خطیب مسجد حنفیہ رضویہ، قاضی عبداللطیف صاحب خطیب حجاماں، حاجی احمد حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام، چودھری غلام شاہ صاحب شاہ میڈیکل سٹور اور مستری فتح دین صاحب موجود تھے۔ اس میٹنگ میں اہل سنت کے نمائندہ وفد نے بالاتفاق یہ مطالبہ دہرایا کہ مرزائیوں کو آئندہ کبھی بھی لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت نہ دی جائے۔ اس وفد میں مقامی حکام نے حافظ غلام حبیب صاحب خطیب مسجد ملنگاں کو بھی مدعو کیا تھا۔ لیکن حافظ صاحب موصوف نے ختم نبوت کے اس عظیم مسلک کے تحفظ کے لئے کچہری تک جانا بھی گوارہ نہ کیا۔ جس سے مسلمانانِ چکوال میں شدید اضطراب پیدا ہوا، اور مسلمان خطیب کے اس رویہ سے ان کے جذبات کو عظیم صدمہ پہنچا۔ اس میٹنگ میں مرزائیوں نے حکام سے علیحدہ بات چیت کی اور حکام بالا کو بھی قرارداد میں بھیجیں۔ مسلمانانِ چکوال نے صحیح صورت حال حکام بالا تک پہنچانے کے لئے پھر جمعہ میں احتجاجی تقریریں کیں اور ایک قرارداد پاس کر کے گورنر مغربی پاکستان کو ارسال کی گئی۔

## اگلا پرچہ وی پی آ رہا ہے

جن حضرات کے پرچہ کی چٹ پر سرخ نشان لگا ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا چندہ ختم ہو گیا ہے۔ اگر وہ حضرات پرچہ کے خریدار نہیں رہنا چاہتے تو بذریعہ خط ہمیں مطلع فرما دیں تاکہ دفتر کو وی پی کے خرچ کا نقصان نہ ہو دوسرے سب حضرات کو اگلا پرچہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ امید ہے کہ وہ وی پی چھڑانے میں کوئی تاخیر نہیں فرمائیں گے۔ (ادارہ)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی سرگرمیاں

لکی مروت ۲۰ر ستمبر۔ حضرت مولانا سید جان محمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں و مولانا حمید اللہ جان نیازی ضلعی ناظم اعلیٰ ۲۰ر ستمبر کو تحصیل بنوں کے تنظیمی دورہ پر روانہ ہوئے۔ حلقہ غوریوالہ کے ایک اجلاس میں امیر ضلع بنوں نے تنظیم کی اہمیت، موجودہ حالات، علماء کرام کی ذمہ داریوں پر بصیرت افروز تقریر فرما کر تحصیل بھر میں جمعیۃ کی آواز پہنچانے کے لئے دوروں پر زور دیا۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم ضلع نے علماء کرام کی دینی خدمات اور عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی۔ ڈاکٹر فضل الرحمان کے بیانات کی تفصیل پیش کر کے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے عالمگیر احتجاج اور تردیدی بیانات پر روشنی ڈالی۔ متحدہ اسلامی محاذ کی اہمیت اور اس کے لئے اخراجات مہیا کرنے کی تفصیل بیان کی۔ ۲۱ر ستمبر کو امیر و ناظم تانگہ میں نوجڑی پہنچے۔ مولانا محمد یعقوب صاحب امیر جمعیۃ تحصیل بنوں کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی کے متعلق غور کیا گیا۔ علاوہ ازیں ضلع کے اور بھی کئی مقامات پر دورہ فرمایا۔

## ضلع لائلپور میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

۲۵ر ستمبر۔ حضرت بابا سلطان صاحب امیر انجمن مبلغین اسلام نے چک ۳۷۶ ج ب جامع مسجد جڑانوالہ میں تقریر کرتے ہوئے عوام کو موجودہ دور کے فتنوں سے آگاہ کیا اور اسلامی نظام حیات کو پاکستان میں رائج کرنے پر زور دیا۔ یہاں ممبر سازی ہو چکی تھی۔ تمام ممبران جمع تھے۔ حضرت بابا سلطان صاحب کی نگرانی میں مندرجہ ذیل تشکیل جدید ہوئی۔

امیر۔ حکیم شاہ محمد صاحب۔
ناظم اعلیٰ انور علی صاحب
نائب امیر۔ رشید صاحب شیخ
ممبران۔ صوفی بشیر احمد صاحب۔ خان محمد صاحب۔ مولانا محمد دین صاحب۔ نور احمد صاحب وٹو

۲۶ر اکتوبر۔ جامع مسجد بچیانہ چک ۲۷۴ ڈاکخانہ ۲۷۳ میں بابا سلطان صاحب کی زیر نگرانی درج ذیل تشکیل جدید ہوئی۔

امیر۔ محمد موسیٰ صاحب
نائب امیر۔ میاں محمد باقر صاحب
ناظم اعلیٰ۔ میاں محمود صاحب
ممبران شوریٰ۔ احمد علی صاحب۔ محمد حسین صاحب محمد یعقوب۔ حسین و لد احمد صاحب

تشکیل چک ۶۲۸ گ ب۔ برہمن والہ تحصیل جڑانوالہ
امیر۔ مولانا دین محمد صاحب
نائب امیر۔ صوفی اسمٰعیل صاحب
ناظم اعلیٰ۔ بشیر احمد صاحب
ممبران شوریٰ۔ حاجی ابراہیم صاحب۔ جان محمد صاحب۔ رجب علی صاحب نمبردار۔ خوشی محمد صاحب محمد رفیق صاحب۔ نظام دین صاحب

## شہر شاہ پور چاکر میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

۶ر جمادی الثانی مطابق ۲۲ر ستمبر ۱۹۶۶ء شہر شاہ پور چاکر میں زیر صدارت امیر ضلع حضرت مولانا محمد حسن صاحب ۔۔۔۔۔۔۔۔ جمعیۃ علماء اسلام کی از سر نو تشکیل کی گئی اور مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔

امیر۔ حضرت مولانا عبدالغنی صاحب خطیب جامع مسجد شاہ پور چاکر۔ نائب امیر فیض محمد صاحب دکاندار شاہ پور چاکر۔ ناظم۔ عطاء الدر دکاندار شاہ پور
خزانچی قاضی خان محمد خاں زمیندار

(سیکرٹری عطاء الدر دکاندار)

## مدرسہ مخزن العلوم خان پور
## بتقریب دستار بندی طلبہ فارغ التحصیل

پہلے روز جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ کو جمعہ بعد نماز ظہر میں حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ العالی نے پڑھایا۔ بعدہٗ مدرسہ کے پنڈال میں اسٹیج پر افتتاحی تقریر بھی حضرت نے فرمائی اور حضرت کے خلف الرشید مولانا حاجی مطیع الرحمان صاحب کی دستار بندی و دیگر علماء و اساتذہ کی دستار بندی ہوئی۔ پھر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے حالات حاضرہ، فضیلت علم دین اور مودودیت پر فاضلانہ تبصرہ فرمایا۔

رات کو بعد عشاء مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے ختم نبوت اور مولانا دوست محمد صاحب قریشی نے فضائل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم پر درس دیئے۔

دوسرے روز بتاریخ ۱۵ جمادی الآخرہ بعد نماز صبح سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے توحید و رسالت و رد مودودیت پر درس دیا۔ بعدہٗ قاضی مظہر حسین صاحب نے مقام رسالت و مولانا سید گل بادشاہ نے ان الدین عند اللہ الاسلام پر درس دیئے۔

قبل از دوپہر درس قرآن مجید مولانا عبید اللہ صاحب انور نے فضیلت علم پر ارشاد فرمایا۔ بعدہٗ مفتی زین العابدین صاحب نے ضرورت تبلیغ و طریق تبلیغ پر درس دیا۔ پھر قاضی عبدالطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے درس دیا اور رد مودودیت پر فاضلانہ تبصرہ فرمایا۔ پھر مولانا عبدالشکور صاحب کی تقریر ہوئی۔

بعد ظہر افتتاحی تقریر حضرت مولانا درخواستی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ پھر سولہ طلباء فارغ التحصیل کی دستار بندی ہوئی۔

آخری رات مولانا اجمل صاحب نے مدبرانہ اختتامی تقریر فرمائی۔ پھر حافظ اللہ وسایا صاحب نے ملتانی زبان میں دیہاتیوں کو مسرور فرمایا۔ اور تین دن رات مسلسل درس قرآن و حدیث کا یہ مبارک اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

---

## جامع مسجد پٹولیاں لاہور میں
## تبلیغی کانفرنس

جامع مسجد پٹولیاں اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں عظیم الشان دو روزہ تبلیغی کانفرنس ۱۸، ۱۹ر اکتوبر کو زیر صدارت چانسلر شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور ہو رہی ہے۔ جس میں حافظ الحدیث حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب، حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی اور دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

(محمد الیاس خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور)

## حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی

مجھ سے دوروں میں مختلف حضرات نے دریافت کیا ہے کہ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی آیا مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ ہیں یا آپ کو جمعیۃ علماء اسلام نے دورہ و دراز دوروں پر روانہ کیا ہے۔ جہاں وہ چندہ بھی جمع کرتے رہتے ہیں۔ میں اب تک اس قسم کے سوالات کے جواب ٹالتا رہا، محض اس لئے کہ مولانا موصوف کے لئے کوئی لفظ بار خاطر نہ ہو جائے۔

مگر مزید دریافت و اصرار کی وجہ سے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مولانا موصوف نہ مرکزی مبلغ مقرر ہوئے ہیں نہ جنوبی پنجاب کی طرف سے انہوں نے یہ خدمت قبول فرمائی ہے۔

ہاں وہ ضلع ملتان کی جمعیۃ کے ناظم ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے پرانے کارکن اور ہمارے دوست ہیں اور جہاں بھی وہ جمعیۃ کی خدمت کرتے اور اس کے اسلامی اغراض و مقاصد کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ ان کی فطری دلچسپی اور اسلامی احساس کا نتیجہ ہے۔ مگر ان کا دورہ ملتان کے ایک مدرسہ کے لئے ہوتا ہے۔ جس کے لئے آپ چندہ کرتے ہیں۔ اس چندے کا کوئی تعلق جمعیۃ کے ساتھ نہیں ہوتا۔ کاش کہ مولانا موصوف جمعیۃ کے مبلغ ہونا قبول فرما لیتے اور ان کے دوروں سے جہاں جمعیۃ کو اخلاقی و تبلیغی فوائد حاصل ہوتے وہیں مالی استحکام بھی میسر آتا اور مالی کمزوری کی وجہ سے دینی کام کی رکاوٹیں کم ہوتی جاتیں۔

(غلام غوث ناظم مرکزی)

# خبر نامہ جمعیۃ

## بیرانی ضلع سانگھڑ میں جمعیۃ کا انتخاب

منگل ۲۶ ستمبر۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب ناصبی ملتانی ضلع سانگھڑ کا دورہ کرتے ہوئے ٹنڈو آدم پہنچے۔ فاروقی مسجد میں رات کو تقریر ہوئی۔ جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور متحدہ اسلامی محاذ کی پالیسی پر روشنی ڈالی گئی۔ مولانا نے کہا کہ ہم ملک و ملت کے وقار کو بلند کرنے کے خواہاں ہیں۔ نہ ہمیں کرسیوں کی ضرورت ہے نہ دولت کی۔ ہمیں صرف قرآنی نظام کی ضرورت ہے اور اس کے بغیر ملک و ملت کی حفاظت ناممکن ہے۔ مولانا نے عوام کو جمعیۃ کی تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے جمعیۃ سے تعاون کرنے کے فوائد اور اس کی ضرورت کا احساس دلایا۔ جس پر عوام نے وعدہ کیا کہ ہماری تمام کوششیں جمعیۃ کے ساتھ ہیں۔ نماز عصر کے بعد دوستوں نے خصوصی اجتماع کا انتظام فرمایا اور جمعیۃ کا حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ جناب حافظ نیاز احمد صاحب خطیب جامع مسجد گوہر خاں۔ نائب امیر۔ جناب حاجی عبدالرحمٰن عرف مستیا خاں صاحب۔ ناظم عمومی حافظ عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ انوار العلوم۔ نائب ناظم جناب محمد یوسف صاحب کلاتھ مرچنٹ۔ نائب ناظم ڈسٹرکٹ محمد مصطفےٰ صاحب ٹھیکیدار۔ خازن حاجی اسلام الدین صاحب۔ سالار، جناب غلام مصطفےٰ صاحب

(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

## جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا اجتماع

ٹنڈو آدم ۳۰ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام فاروقی مسجد میں ہوا جس میں مجاہد ملت مبلغ اسلام حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب ریلوے جامع مسجد نواب شاہ نے بعد نماز عشاء مسلسل ۴ گھنٹہ تک عصمت انبیاء اور شان صحابہؓ پر تقریر فرمائی اور مخالفین کے اعتراضات کے ذہان شکن جوابات دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ امن پسندی کے ساتھ ملک میں قرآن و سنت کا قانون لانا چاہتی ہے۔ جس کے بغیر مسلمان کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت ناممکن ہے۔

آپ نے فرمایا۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ جمعیۃ علماء کے ساتھ مل کر ملک میں اسلامی قانون لانے کی کوشش کریں اور علماء کو بھی چاہیئے کہ وہ مسجد کے گوشوں اور خانقاہوں کے حجروں سے باہر نکل کر اپنے فرائض انجام دیں۔

(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ ٹنڈو آدم)

## جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ کی قرار دادیں

۲۴ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ ضلع ملتان نے اپنے ایک اجلاس میں حسب ذیل قرار دادیں پاس کیں:۔

(۱) ٹین کمانڈمنٹس فلم کو فی الفور بند کیا جائے

(۲) اس وقت مرزائی اور عیسائی اور دیگر ایجنٹ فرقے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اپنی تبلیغی سرگرمیاں نہایت تیز کئے ہوئے ہیں۔ بازاروں میں اسلام کے خلاف پمفلٹ تقسیم ہوتے ہیں۔ حکومت سے استدعا ہے کہ وہ ان پمفلٹوں پر قدغن لگائے تاکہ مسلمانوں کے ایمان متزلزل نہ ہونے پائیں

## ہفتہ واری اجلاس جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور

۲۹ ستمبر۔ مسجد سید المساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا صابر علی صاحب اختر امیر جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئیں

(۱) یہ اجلاس اس بات پر شدید رنج اور حسد کا اظہار کرتا ہے کہ مسجد واقع گل پور عرصۂ دراز قائم تھی جس کے ساتھ ایک کنواں اور مدرسہ بھی ہے جماعت تقریباً ساٹھ ستر بچے قرآنی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ۳۱ اگست ۱۹۶۶ء کو اچانک ایک پی ڈبلیو ڈی کے افسر نے پڑھنے والے بچوں کو پیٹ پیٹ کر بھگا دیا اور اپنے آدمیوں سے مسجد کو شہید کروا دیا۔ یہ ہم سب کے عقائد کا مسئلہ ہے۔ افسران متعلقہ کو اس کی بابت آگاہ کیا گیا۔ لیکن تاحال کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈی سی صاحب اور محکمہ ہذا کے افسران سے احتجاج کرتی ہے کہ وہ موجودہ عوامی رنجش کو دور فرماتے ہوئے دوبارہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں رکاوٹ نہ بنیں۔ عوام کے مذہبی جذبات کو مجروح نہ کیا جائے۔ ورنہ اس کے نتائج کے ذمہ دار افسران بالا اور متعلقہ افسران ہوں گے۔

(۲) یہ اجلاس مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولگڑھ کی مندرجہ ذیل تجاویز سے اتفاق کرتا ہے کہ

(۱) مرکزی اور صوبائی راہنماؤں کو چاہیئے کہ شہری اور ضلعی جمعیۃ کی رائے لئے بغیر کسی غیر جماعتی جلسہ یا کانفرنس میں شرکت نہ فرمائیں۔

(۲) مرکزی نمائندہ کی تاریخ براہ راست مرکزی دفتر سے حاصل کرنے کا انتظام کیا جائے اور تاریخ لینے والے حضرات سے مبلغ پندرہ روپے لازمی طور پر دفتر کی فیس لی جائے۔

(۳) اور جمعیۃ کی طرف سے اسلامی علوم کی اشاعت کے لئے ایک مکتبہ قائم کیا جائے۔ اجلاس دعائے خیر پر ختم ہوا (سکندر اقبال خان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

## جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ کا ایک عظیم اجلاس

مورخہ ۲۳ ستمبر ۶۶ء بروز جمعہ سنہری جامع مسجد کوٹلہ میں زیر صدارت مولانا عرض محمد صاحب جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کوٹلہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا محمد عمر صاحب، مولانا ابوبکر صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔ قاضی عبدالقادر صاحب اور بہت سے دوسرے علماء کرام نے شرکت کی۔

مولانا محمد عمر صاحب نے جمعیۃ کی کارروائی کو تیز تر کرنے کی اہمیت پر اپنے مخصوص انداز میں کافی روشنی ڈالی۔ طریق کار پر بحث و تمحیص کے بعد طے پایا کہ:۔

(۱) آئندہ جمعہ کو پھر مقامی اور بیرونی علماء کرام و اراکین جمعیۃ کا ایک اجتماع جامع مسجد سبزی مارکیٹ میں رکھا جائے۔

(۲) حسب ہدایت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نئے گورنر جنرل محمد موسیٰ خاں صاحب کے نام تار دیا جائے کہ رسوائے زمانہ فلم ٹین کمانڈ منٹس فلم کو فوراً بند کیا جائے۔ جس میں تلاعب بالدین کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کردار اور خدا تعالےٰ سے ان کی ہمکلامی خلط ملط کی گئی ہے (اس سے قبل احتجاجاً قبل از نماز جمعہ اس پر اور دیگر اس قسم کے فتنوں کے سدباب پر علماء کرام کی تقاریر ہوئیں۔

(۳) جمعیۃ کے اراکین کو ہدایت کردی گئی کہ وہ آنے والے اجتماع میں بڑے جوش و خروش سے حصہ لیں اور مستقبل کی کارروائی کے لئے تجاویز پر غور کریں۔ (محمد یعقوب خطیب جامع مسجد جان محمد روڈ کوٹلہ)

## جڑانوالہ چک نمبر ۲۸۲ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

حضرت بابا سلطان صاحب امیر انجمن مبلغین اسلام پاکستان نے ایک بیان میں تنظیم رضاکاران انجمن مبلغین کی نیابتی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہماری تنظیم جتنی مضبوط ہوگی ہم اتنے ہی دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں گے۔ مبلغین کو چاہیئے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو مضبوط کریں اور رضاکاروں کی ایک مضبوط جماعت پیدا کریں۔ جو ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہے

بابا سلطان صاحب جو جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ کے سرگرم کارکن اور مجاہد اسلام ہیں۔ تحصیل جڑانوالہ کے عوام سے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون کی اپیل کی۔

PHONE No. 67715 — WEEKLY — R.O.L. No.

# তরজমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLAM

LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء مطابق ۲۷ جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۹



زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

## مکتبہ اسلامیہ

اس کا مقصد اعلیٰ یہ ہے

کہ حالات حاضرہ کے پیش نظر اسلامی عقائد و احکام شرعیہ سے متعلق دینی و علمی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اور ہر قسم کی عربی، اردو، درسی و غیر درسی نیز ملکی و غیر ملکی مطبوعات مہیا کرے

تاجران کتب اور مدارس عربیہ کے کتبخانوں کو معقول کمیشن دیا جائے گا

ناظم مکتبہ اسلامیہ، مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی ۱



## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے، اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے

تو ان کی مجرب دوا

شدھ مکردھوج وٹی ہے — پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور



رعایت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو اور سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔ ملنے کا پتہ:

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)



خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بے نظیر صحت و نفاست دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور



## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازی خاں



## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ★ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل، وور، لیڈیز کوٹ، مفلر بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی، سلکی، ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

# ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

9/13

# جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کی ۱۶½ ماہ کی روئیداد

از حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ (مشرقی پاکستان)

یہ مضمون دیر سے موصول ہوا، اس لئے مشرقی پاکستان نمبر میں شریک اشاعت نہ ہو سکا۔ اب شکریہ کے ساتھ شریک اشاعت کیا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب جس خلوص اور جانفشانی سے جمعیۃ علماء اسلام کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

حضرات علماء کرام و برادران اسلام و معزز کارکنان جمعیۃ علماء اسلام! بڑی خوشی اور شکریہ کی بات ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دور حاضر کے علماء کرام کے راہنما جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی برگزیدہ نمائندوں نے مغربی پاکستان سے ہماری ضلع کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر ضلع کے ہر اطراف و اکناف سے مسلمان دور دراز کے سفر طے کر کے یہاں اس لئے جمع ہوئے کہ دین حق کی تبلیغ و اشاعت اور بقا و حفاظت کے لئے اجتماعی جدوجہد اور طریقہ کار پر غور و خوض کر کے ضروری تجاویز کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ اور مسلم قوم و ملت کو ہر قسم کے حملوں بے دینی و بے حیائی اور عریانی کے طوفان سے نجات دلانے کی تدابیر بروئے کار لا کر قوم و ملت کو اس کے شایان شان مقام تک پہنچنے میں ہر ممکن امداد دیں لیکن یہ کام آسان نہیں۔ اس کے لئے جان کی بازی لگا کر مسلسل کوشش اور اجتماعی مساعی ضروری ہے۔ لیکن اس راہ میں ہمیشہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ قرون اولیٰ میں مسلم اور غیر مسلم کے درمیان لڑائیاں اور مقابلے ہوئے۔ تو دشمنان اسلام پر مسلمان فتحیاب ہوئے اور اہل اسلام کا سر اونچا رہا۔ اور اسلام کو ترقی ہوئی۔ اگر شکست بھی ہو جاتی تو زیادہ سے زیادہ مالی اور فوجی نقصان ہوتا۔ مگر اسلام کو کوئی ضرر نہ پہنچتا لیکن آج کے مصائب اور مشکلات نہایت خطرناک ہیں۔ خود مسلمانوں کے اندر مذہبی انتشار ہے۔ اور نئے نئے مذہبی فرقے بن گئے ہیں اہلسنت والجماعت کے عقیدے کے خلاف زبردست پروپیگنڈے کئے جا رہے ہیں اور غیر اسلامی اقدار کو ترقی دی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے رفتہ رفتہ مسلمانوں کی دینی احساس و ہمدردی کمزور ہونے کے علاوہ ان کا ایمان بھی متزلزل ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا علاج سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ ہم مبداء قوت اور منبع فتح و نصرت اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر بھروسہ کر کے پوری ہمت و اخلاص کے ساتھ سچے نائبین رسول علماء حق کی راہنمائی میں اقدام کریں۔

اور علماء حق کا بھی اہم فریضہ ہے کہ اپنی منتشر جماعت کی شیرازہ بندی کے لئے مضبوط قدم اٹھائیں۔ اور بلا تاخیر اپنی اجتماعی قوت اکٹھی کریں۔ ہر ممکن کوشش سے دریغ نہ فرمائیں اور ملک و ملت کی خدمت و اصلاح کی ذمہ داری اپنے ہاتھوں میں لیکر اسلام اور اہل اسلام کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ چھوڑیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کی امداد غیبی ہمیشہ ہمارے شامل حال ہوگی۔

الحمد للہ انہی اغراض و مقاصد کے پیش نظر ۱۹۵۶ء میں زمانہ کے مدبرین اور مفکرین برگزیدہ علماء اور صلحاء نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی بنیاد ڈالی۔ تقریباً سات سال تک صرف مغربی پاکستان میں اس کی تنظیمی کارروائی ہوتی رہی۔ اور بفضل خدا گذشتہ ۱۳۷۱ بنگلہ ۱۵ کاتک مطابق یکم نومبر ۱۹۶۴ء بمقام ہواپاڑہ سلہٹ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا ریاست علی صاحب رانا فنگ کی صدارت میں ضلع کے بلند پایہ اور مقبول ترین علماء کرام نے سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کر کے ضلع کے ہر علاقے میں کام شروع کر دیا۔ اگرچہ بندہ اس اہم کام چلانے کے بالکل لائق نہ تھا۔ پھر بھی بزرگان دین کے اصرار پر متوکلاً علی اللہ اس ذمہ داری کو اٹھا لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ہماری اس ٹوٹی پھوٹی کارروائی سے ضلع کے اندر بلکہ تمام مشرقی پاکستان میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اس تحریک کو اگر کوئی لائق کارآمدی باقاعدہ ہمت اور اخلاص کے ساتھ چلاتے رہے تو انشاء اللہ بہت کم مدت میں تمام مشرقی پاکستان میں اس کی تنظیمی شاخیں قائم ہو کر اجتماعی قوت پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ آمین! ضلع سلہٹ جمعیۃ قائم کرنے کے بعد اس قلیل عرصہ میں جمعیۃ کے پاس کوئی خاص سرمایہ نہ تھا (باقی صفحہ آخری پر)

## عید تزک و احتشام سے منائی گئی

### نماز عید کے اجتماعات میں خلاف اسلام قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

تمام عالم اسلام میں عید قربان کی تقریب سعید پورے احترام و عقیدت اور تزک و احتشام سے منائی گئی۔ مساجد سے لے کر گلی کوچے اور میدان اللہ اکبر اور نعرہ تکبیر کی صداؤں سے گونج اٹھے۔ سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے لاکھوں جانور ذبح کئے گئے۔ صرف لاہور میں ایک اندازے کے مطابق سترہ ہزار جانور ذبح ہوئے۔ پاکستان اور بھارت کی حالیہ جنگ کے بعد یہ پہلی عید تھی جو جنگ کے متاثرہ علاقوں میں بھی پورے جوش و خروش سے منائی گئی، اور وہ دیہات جو اللہ اور رسول کے نام سننے سے محروم ہو گئے تھے۔ ان میں پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ... اسلام اور سنت ابراہیمی کا غلغلہ بلند ہوا اور اجڑی ہوئی بستیوں میں بہار آ گئی۔ ان لوگوں نے بھی اس خستہ حالی میں قربانی دی اور بعض مسلمانوں نے ان دیہاتوں میں جا کر قربانی کے جانور ذبح کئے تاکہ ان مسلمانوں کو بھی قربانی میں شریک کیا جا سکے۔ اور بعض نے اپنے ان مسلمان بھائیوں تک گوشت بھی پہنچایا۔ جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے رضاکار بھی گوشت لیکر قریب کے متاثرہ دیہات میں پہنچے۔ نماز عید کے موقعہ پر خطباء اور علماء نے استحکام وطن۔ اتحاد بین المسلمین۔ آزادی کشمیر، فلسطین اور قبرص کے لئے دعائیں مانگیں۔ نیز پاکستان میں اسلام کے منافی قوانین پر اظہار خیال کرتے ہوئے علماء نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہے اس میں غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کر کے ملک میں شریعت کے مطابق قوانین نافذ کئے جائیں۔

جلد ۹ - جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ قیمت ۱۲ پیسے نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ۱۳

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

(قسط نمبر ۱۴)

پس اسلام کے بے راہ رو طبقوں میں بھی گمراہی کی یہی دو بنیادیں ثابت ہوئیں۔ بعض نے کتاب وسنت کا نام لے کر سلف کا اتباع واحترام ہاتھ سے دے دیا۔ اور بعض نے شخصیتوں اور بزرگان دین کی عظمت کا نام لے کتاب وسنت اور سنن نبوی کے طریقہ کو خیرباد کہہ دیا۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے ابتدائے عالم بشریت سے تا قیام قیامت انسانی ہدایت وتربیت کو ان ہی دو حدود (کتاب واستاد) سے محدود رکھا اور ہر دور میں کتب سماویہ کے ساتھ توانبیاء کی شخصیتیں بھی جاتی رہیں اور انبیاء کے ساتھ کتب بھی کتابیں اتاری جاتی رہیں۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط

البتہ بالتحقیق ہم نے اپنے پیغمبر معجزات کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اور ترازو نازل کیا۔ تاکہ لوگ عدل وانصاف کے ساتھ قائم رہیں۔

اور اسی لئے انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں کہ میں جہاں علم ومعرفت اور قوانین ہدایت کی کتاب چھوڑی وہیں ان کے تحقیقی طروف اور دستوری تعلیم وتربیت علماء وخلفاء بھی چھوڑے۔

ایک طرف فرمایا:۔

ترکت فیکم الثقلین لن تضلوا بعدی ابداً ان تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی

تمہارے اندر دو بھاری اور اہم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر ان دونوں کے ساتھ تمسک کیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور اپنی سنت۔

وفی روایۃ کتاب اللہ وعترتی (ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں ہے اللہ کی کتاب اور اپنی آل عترت

اور ایک طرف فرمایا:۔

یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ

اس علم کو پچھلوں میں سے ان کے نیک لوگ حاصل کرینگے۔

ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین (مشکوۃ)

جو کہ غالی لوگوں کی تحریف اور اہل باطل کی تلبیس اور جاہلوں کی غلط تاویل کو رد کرینگے۔

اور ان ہی دو حدیثوں میں انہیں ابدی اور دائمی بھی فرمایا جس سے واضح ہے کہ کتاب اور اخلاف کے یہ دونوں سلسلے تا قیام قیامت قائم رہیں گے۔ اور اس طرح اسلام میں ایک فرقہ حقہ کا وجود دواماً باقی رہے گا۔ چنانچہ ہر دور میں اخلاف رشید نے بھی جیسے اپنے خلفاء اور اخلاف عدول چھوڑے۔ وہیں ان کے ساتھ کتب رشد وہدایت بھی چھوڑیں۔ پس کوئی دور نہ کتاب محض کا آیا کہ اس کے ساتھ معلم کتاب شخصیت نہ ہو۔ اور کوئی دور شخصیت محض کا نہیں آیا کہ اس کے ساتھ کتاب اور قانون نہ ہو کہ اس کے بغیر دین اور اولوان دین کی اپنے اصلی رنگ میں بقاء وتحفظ کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ اسی لئے علماء دیوبند نے اپنے تعلیمی وتربیتی مسلک میں فہم نصوص کے لئے کتاب وشخصیت کا یہ مسلک متوارث مرکب طریقہ اختیار کیا۔ جس میں علم اور مربی دین قانون اور علم قانون، راہ اور راہنما اور شیوخ برابر کے دوش بدوش رہیں۔ تاکہ ان کا فہم وہم سے اور استقامت تاریخ سے بچا رہے۔ اور ان کا عمل واتباع شرک وبدعت سے محفوظ رہے۔ پھر اسی اصول سے مسلک کا ایک اور اہم حصہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ جو اسی پر متفرع ہے اور اس میں بھی اسی جامعیت واعتدال کا عنصر غالب ہے جو اس کے مجموعی مسلک میں نمایاں ہے اور وہ نصوص شرعیہ سے استدلال کا مسئلہ ہے جو فی زمانہ کافی الجھ گیا ہے۔ جس میں افراط وتفریط کا کافی دخل ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کے نزدیک کتاب وسنت کے ظواہر اور بواطن دونوں ہی وجوہ استدلال ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پر قناعت نہیں کی گئی ہے۔ وہ جیسے کتاب وسنت کے الفاظ وتعبیرات بلاکم وکاست اختیار کئے ہوئے ہے۔ ویسے ہی ان کے اندرونی معانی اور گہرے مطالب ودقائق کو بھی مضبوط پکڑے ہوئے ہے۔ جن کا ذوق اُسے شیوخ علم کے صحبت وفیضان سے میسر ہے۔ اس لئے وہ نصوص کے ظواہر اور بواطن دونوں ہی سے استدلال کی راہ پر ہے۔ نہ وہ اصحاب ظواہر میں سے ہے جو الفاظ نصوص پر جامد ہو کر رہ جائے اور بواطن نصوص یا ان کی حقائق سے بے نیاز ہو جائے اور نہ وہ باطنیہ میں سے ہے کہ شرعی تعبیرات کی اس کے یہاں کوئی قدر وقیمت نہ ہو اور ذہنی گھمبیر میں گم ہو کر رہ جائے۔ پس ان کے مسلک پر شرعی تعبیرات قطع نظر اُن کے معانی ومدلولات کے خود اپنے نظم وعبارت کے لحاظ سے بھی ہزارہا علوم واحکام کا سرچشمہ ہیں۔ اور ان کی عبارت دلالت اشارۃ اور اقتضاء سے ہزارہا مسائل وجود پذیر ہوئے ہیں۔ جن سے دین باغ وبہار بنا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف ان تعبیرات کے معانی نہ صرف لفظی اور صنعتی تداول کی حد تک ہی علوم کے حامل ہیں بلکہ ان معانی کے پودوں میں بھی اور ہزارہا معانی اور حقائق مستنبط ہیں جو قواعد شرعیہ اور قواعد عربیت کے ساتھ عمل صالح کی مداومت اور صلحاء کی صحبت ومعیت کے فیضان ہی سے قلوب پر وارد ہوتے ہیں ؎

حرف حرفش راست اندر معنیٔ
معنیٔ در معنیٔ در معنیٔ

اس لئے علماء دیوبند کا مسلک استدلال کے دائرہ میں نصوص کے ظواہر وبواطن دونوں کو جمع رکھ کر دونوں ہی کا علمی حق ادا کرنا ہے اور ان میں سے کسی ایک پہلو کو بھی ظاہر یا باطنیہ کے انداز سے نظر انداز کرنا نہیں تاکہ نصوص کا ظاہری علم بھی قائم رہے اور ان کی باطنی معرفت بھی برقرار رہے اور پھر اس جامع ظاہر وباطن مسلک سے ایسے جامع لوگ بنتے رہیں جو عالم باللہ بھی ہوں اور عالم بامر اللہ بھی ثابت ہوں۔ اسی لئے اس کا افادہ عمومی اور ہمہ گیر اور نفع عام ہے۔ کیونکہ ان کے مسلک میں جیسے روایت کے سلسلہ سے منصوصات قرآنی وحدیثی اور نصوص فقہیہ کو ان کے صحیح مدلول اور معانی کے ساتھ قوم تک پہنچانا ضروری ہے کہ اس کے بغیر تو دین ہی قائم نہیں رہ سکتا۔ بالخصوص جبکہ شریعت کا مدار بھی ظاہری احکام پر ہے۔ جس کے معیار سے حافظہ وگرفت ہوتی ہے ویسے ہی درایت کے راستوں سے ان منصوص معانی کے دقائق واسرار اور علل وحکم سے بھی قوم کو مستفید کرنا ضروری ہے۔ جن کی وسعتوں اور گنجائشوں کی بدولت ہی ہر دور کی قومی نفسیات اور وقت کے مقتضیات کی رعایت ممکن ہے تاکہ فتنہ کے زمانہ میں جبکہ دین کے اصول ہی کا سنبھالنا بھاری ہوتا ہے اور ظاہر وجمود محض اور جزئی جزئی کی سخت گیر پابندیوں سے نفس دین ہی سے قوم کے بیزار ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہو تو مریض نفوس ان وسعتوں سے قوم کو تھام سکیں اور رفتہ رفتہ اُن پابندیوں پر حکمت کے ساتھ لے آئیں اور انہیں دائرہ دین سے باہر نہ نکلنے دیں پس جیسے علمائے دیوبند کے مسلک میں جزئی جزئی پر خواہ وہ فقہی ہوں یا حدیثی اور قرآنی تصلب اور جمود ضروری ہے۔ ویسے ہی دین کی اندرونی وسعتوں اور گنجائشوں سے ممکنہ حد تک قوم کو گنجائشیں دینا اور عوام کے حق میں تشدد اور سخت گیر پالیسی سے بچے رہنا بھی ضروری ہے۔ وہ نہ دین کی کلیاتی گنجائشیں اور رخصتیں جن کا تعلق بہت حد تک دین کے باطنی حصہ سے ہے کالعدم ہو کر رہ جائیں گی۔

بہرحال علمائے دیوبند اپنے جامع ظواہر وبواطن کے تحفظ سے نہ تو منقولات اور احکام ظاہر سے بے قیدی اور آزادی کا شکار ہیں اور نہ اس کی باطنی اور عمومی گنجائشوں کے ہوتے ہوئے قومی نفسیات اور مقتضیات وقت سے قطع کر لینے کی بیماری اور ضیق النفس میں گرفتار ہیں۔ علمائے دیوبند کا یہی وہ جامع اور معتدل مسلک ہے جو ان کو اس آخری دور میں اہلسنت والجماعۃ کے مسلوک طریقہ پر ان کے علمی موسس اعلیٰ حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی اور بانی دارالعلوم حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اس کے سرپرست اعلیٰ قطب وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ اسرارہم سے پہنچا۔ جس پر وہ خود بھی رواں دواں ہیں۔ اور اپنے مستفیدوں کو بھی سو برس سے اسی پر تعلیم وتربیت دے کر رواں دواں کر رہے ہیں۔ اس مسلک اب اس جامع اور معتدل مسلک کا اصطلاحی الفاظ میں خلاصہ یہ ہے کہ علمائے دیوبند دیناً مسلم ہیں۔ فرقۃً اہلسنت والجماعۃ ہیں۔ مذہباً حنفی ہیں۔ مشرباً صوفی ہیں۔ کلاماً ماتریدی ہیں۔ مسلکاً چشتی بلکہ جامع سلاسل ہیں۔ فکراً ولی اللہی ہیں۔ اصولاً قاسمی ہیں فروعاً رشیدی ہیں۔ اور نسبتہً دیوبندی ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ھدیٰ الجامعیۃ۔

(باقی آئندہ)

غازی خدا بخش اینڈ برادرز نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء

# ہفت روزہ آئین کی بے آئینی

## امریکہ دوستی کی رگ پھڑک اٹھی

لاہور کا ایک ہفت روزہ مودودی جماعت کا پرچہ ہے۔ مودودی نے جس قسم کی جماعت تیار کی ہے۔ جو ہزاروں عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتی ہے جو پڑھے لکھے لوگوں کو الو بنا سکتی ہے جس کو حق پرستی اور تنقید کے نام سے بزرگان دین کی تنقیص میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ جس کا اعلان یہ ہے کہ علماء کو مسند اقتدار سے ہٹا دو۔ اس ہفت روزہ کا مدیر بھی اسی جماعت صالح کا فرد ہے اس نے چند اشاعتوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف لکھنا شروع کیا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے ۸ مارچ والی اشاعت کا شمارہ ہے آپ پڑھ لیجئے۔ ان کو جمعیۃ علماء اسلام کی اس قرارداد سے کتنی تکلیف پہنچی ہے۔ جس میں صدر ناصر کو افریقہ میں تبلیغ اسلام کرنے اور سازشوں سے باز آجانے پر سپاس گذاری گئی ہے۔ عوام و خواص یہ جانتے ہیں کہ امریکہ کا محکمہ جاسوسی اور اس سے روپے کھانے والے ہر ملک میں موجود ہیں اور وہ افریقی ممالک میں انقلابات برپا کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اس سے امریکہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ ملک ہمارے سامراج کے آلہ کار بن جائیں یا کمزور ہو جائیں۔ جو ہمارے اغراض منشومہ کی تکمیل میں رکاوٹ ہیں اور جن کو آزاد کرنے یا جن کی آزادی کی حمایت کرنے میں روس یا چین کا ہاتھ ہے۔ کون نہیں سمجھتا کہ امریکہ سے پاکستان کی دوستی کتنی گہری تھی۔ جس کی وجہ سے پاکستان روس و چین سے بات تک کرنا گوارا نہ کرتا تھا۔ مگر آج پاکستان چین کے صدر کا بے مثال استقبال کرتا اور گہری دوستی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ پاکستان کمیونسٹ ہو گیا۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ امریکہ نے دوست بن کر دشمنی کی، اور چین نے آڑے وقت میں ہمارا ساتھ دیا۔ یہی بات افریقی ممالک اور بعض دوسرے ملکوں کا ہے۔ جن کی آزادی کو یورپ و امریکہ کے سامراج سے خطرہ ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس سامراج کے مقابلہ میں روس و چین اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔

افریقی و عرب ممالک میں مصر کے صدر ناصر کو جو اہمیت حاصل ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ یہ ناصر کا دل گردہ ہے کہ اپنی آدھ لاکھ سے زیادہ فوج یمن میں مار رکھی ہے تاکہ برطانوی سامراج کو عرب ممالک اور مشرق وسطیٰ میں پاؤں پھیلانے سے روکا جائے۔ بلکہ اس کو عدن سے بھی نکال کر جزیرۃ العرب کی مکمل تطہیر کی جائے۔ چنانچہ اب برطانیہ کو یہ اعلان کرنا پڑا ہے کہ ۱۹۶۸ء میں ہم عدن سے فوجیں واپس بلا لیں گے۔ صدر ناصر اگر افریقی اتحاد کی دعوت دیتا ہے تو اس لئے نہیں کہ وہ اسلام نہیں چاہتا۔ اسلام کے مبارک حلقہ میں تو اس کی مساعی سے کم و بیش ایک کروڑ انسان مسلمان ہو چکے ہیں۔ بلکہ اس لئے ان کو افریقی اتحاد کی دعوت دیتا ہے کہ افریقی ممالک اتحاد کے بغیر امریکی سامراج سے بچ نہیں سکتے یہی حال ان مسلم ممالک ہے۔ جن کا مفاد امریکہ کی دوستی سے وابستہ ہے۔ ان کو امریکی سامراج کی مخالفت کے نام سے کیسے اتحاد کی دعوت دی جا سکتی ہے۔ صدر ناصر کا مقصد یہ ہے کہ وہ عربوں کو پکار رہا ہے کہ امریکہ بے باک (متبنیٰ) یہودی بچہ کے مقابلہ کے لئے متحد ہو جاؤ۔ اس کا یہ مطلب بیان کرنا کہ دو مسلم ممالک کے اتحاد کے خلاف ہے۔ صرف امریکہ پرستی کا حق ادا کرنا ہے اور کچھ نہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ سال جامع ازہر کے موتمر اسلامی کے موقعہ پر تمام مسلم ممالک کے نمائندوں کے سامنے صدر ناصر نے کہا تھا کہ ہم سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ سامراج نے ہمیں ایک دوسرے سے دور کر دیا تھا۔ اللہ کرے کہ آپ حضرات کا یہ اجتماع ہمارے اسلامی اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

اس مودودی مدیر کے پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے صدر ناصر کو اس بات پر مبارکباد کیوں دی کہ ان کے خلاف سازش ناکام ہوئی۔ ان کا امریکہ نواز دل ٹھنڈا ہوتا کہ ناصر قتل ہو جاتا اور امریکہ یا اس کے پٹھو مشرق وسطیٰ میں دندناتے پھرتے نظر آتے۔ اور اس کے ایجنٹوں کی جھولیاں امریکی ڈالروں سے بھری نظر آتیں۔

کل عیار دشمنوں نے انڈونیشیا میں انقلاب کی سازش کی جو ناکام ہوئی اور اس پر بھی جمعیۃ علماء اسلام نے صدر سوکارنو کو مبارکباد دی۔ مگر پھر بھی وہاں عظیم نقصان سے ملک کو دوچار ہونا پڑا۔

مودودی مدیر صدر ناصر کے خلاف کہتا ہے کہ جس مغربی تہذیب کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام قراردادیں پاس کر رہی ہے اس میں مصر بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے کبھی کسی برائی کی حمایت نہیں کی۔ مگر وہ مغربی شیطان کی تخریب و دسیسہ کاری کو مسلم ممالک میں برداشت نہیں کر سکتی۔

جمعیۃ نے حکومت پاکستان کے خلاف اسلام اور قوانین پر شدید احتجاج کیا ہے۔ مگر وہ باوجود اس کے امریکی سامراج کے ہاتھوں یہاں کشت و خون کا بازار گرم دیکھنا ملک دشمنی کے مترادف تصور کرتی ہے۔ یہی صدر سوکارنو کے ذاتی اعمال یا طریق کار سے (اختلاف سہی) مگر اس کے خلاف ریشہ دوانیوں پر خوشی ہونا صرف امریکی ایجنٹوں کا ہی کام ہو سکتا ہے۔

مودودی نے اخوان المسلمین کی بہادری کی آڑ میں جو قرارداد حکومت مصر کے طرز عمل کے خلاف پاس کی ہے۔ اس کو نتیجۃً صدر ناصر کے خلاف نفرت پھیلا کر امریکی سامراج کی حمایت اور نمک حلالی کے مترادف سمجھا جا سکتا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اس امر کے باوجود کہ مودودیوں پر امریکی ایجنٹ ہونے کا شبہ کیا جا رہا ہے وہ پھر بھی بڑی ڈھٹائی سے اس کے مفاد کی بات کرتے ہیں قارئین کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ یہ تمام باتیں اسلام اور صرف اسلام کے نام سے ہضم کرتے ہیں۔ اسلام کا نام نہ لیتے تو کون ان کے فریب میں آتا۔ وہ اسلام کے نام سے حکومت کو اسلامی احکام بدلنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اسلام کے نام سے صحابہ کرام اور انبیاء علیہم السلام پر تنقید کرتے ہیں اور اسلام ہی کے نام سے عرب اتحاد پر نشتر لگاتے ہیں

اس مودودی کو گنی کے واقعہ سے تکلیف ہوئی ہے لیکن نائیجیریا کے مخلص مسلمان حکمران اور نیک صدر کے خلاف دشمنان اسلام کی کامیاب سازش ان کے قتل اور مسلم اکثریت کی حکومت کے عیسائی اقلیت میں تبدیل ہو جانے کا ذکر وہ مناسب نہیں سمجھتا۔ ہماری دعا ہے کہ ہمارے ملک کو خدا تعالیٰ امریکی سازشوں اور اس کے ایجنٹوں سے پاک کرے۔ آمین! (باقی)

## ریڈیو پاکستان کا طرز عمل

ہم ترجمان اسلام کے ان ہی کالموں میں ریڈیو پاکستان کے ارباب اختیار کو یہ مشورہ دے چکے ہیں کہ ریڈیو کی نشریاتی پالیسی میں بنیادی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اور اس سلسلہ میں اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے کہ کوئی پروگرام بھی اسلام اور ملک و قوم کے مفاد کے منافی نہ ہو۔ یہاں رہنے والے تمام مسلمین کے جذبات کا احترام بہرحال ضروری ہے۔ اور ریڈیو سے اسلام کی نشر و اشاعت کا کام لیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اسلام کی ترجمانی کے لئے ملحد اور بے دین قسم کے افراد کو اسلام کا نمائندہ نہ بنایا جائے بلکہ جید علماء کے سپرد یہ خدمت کی جائے۔ جن پر ملک کے عوام کو اعتماد ہو۔ اس اعادہ کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ ریڈیو پاکستان کے طرز عمل سے ملک میں عام اضطراب اور غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس عام اضطراب اور غم و غصہ کی وجہ یہ ہوئی ہے، کہ ۲۰ مارچ شام کو ریڈیو پاکستان لاہور سے "دیہاتی بھائیوں" کے پروگرام میں ایک مسافر کی زبانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ریاست ربوہ کا تعارف کرایا گیا۔ اور یہ اطلاع بھی دی گئی کہ "ربوہ والے تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں"۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس ریاست اور اس ریاست میں بسنے والے افراد سے متعلق اسلامیان پاکستان بہت کچھ جانتے ہیں۔ اور جو جذبات اس گروہ کے لوگوں کے لئے مسلمانان پاکستان میں پائے جاتے ہیں۔ وہ بھی کوئی ڈھکے چھپے نہیں۔ تحریک ختم نبوت اس کا زندہ ثبوت ہے۔ اس پروگرام کے نشر ہونے سے پورے ملک میں عام ہیجان اور غم و غصہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ قادیانی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہیجان کوئی نازک صورت اختیار کر جائے جس سے ملک کو نقصان پہنچے۔ لیکن ابھی یہ جذبات سرد نہیں پڑے تھے کہ بعض قابل اعتماد حلقوں کی طرف سے یہ بتایا گیا کہ ریڈیو پاکستان سے غلام احمد پرویز درس قرآن نشر کیا کریگا اس اطلاع نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور ملک بھر میں قراردادیں پاس ہوئیں۔ جن میں سخت اضطراب کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ اضطراب اسلامی غیرت و حمیت کا نتیجہ ہے۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

تاریخ اسلام کے سنہری اوراق — قسط نمبر ۶

## زیست تو یہ ہے

# دار پہ چڑھ کر دل کی کہی ارباب وفا نے

حکیم مختار احمد الحسینی

سلطان محمد تغلق نے صوفیاء، مشائخ اور علماء کے وقار کو ختم کرنے اور صدیوں سے عوام میں جو تصور ان پاک طینت لوگوں کی عقیدت کی شکل میں پایا جاتا تھا۔ اس کو مٹانے کی غرض سے مختلف اور انتہائی شرمناک قسم کے حربے استعمال کئے گئے۔

ابن بطوطہ کے بیان کے مطابق سلطان یہ چاہتا تھا کہ ان مشائخ اور علماء کرام سے جن میں سے نمایاں شخصیت حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ کی تھی۔ جو سلطان المشائخ کے خلیفہ تھے ان سے بھی کام لے۔ اسی طرح دوسرے اکابر سے کیا گیا۔

فرشتہ لکھتا ہے:۔

"نقل است کہ پادشاہ محمد تغلق شاہ کہ بواسطہ بسیاری قتل و سیاست اور اخونی می گفتند با درویشان سوء مزاج بہم رسانیدہ حکم کرد کہ درویشان بطریق خدمتگاران خدمتم نمایند پس یکے مراتنبول (پان) خواند دیگر دستار بندد۔ الغرض بسے مشائخ را ..... خدمتے مقرر کرد۔ شیخ نصیر الدین اودھی المشہور بہ چراغ دہلی را تکلیف جامہ پوشانیدن نمود شیخ قبول نہ کردہ کار بخشونت کشید۔ چنانچہ شیخ را قضا دادہ محبوس ساخت۔"

سلطان کا مشائخ سے یہ خدمتیں لینے کا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہیں تاکہ باہر رہ کر وہ اپنے نظام اور حلقہ اثر کو بڑھا نہ سکیں۔ اسی اثر کو زائل کرنے کے لئے اس نے دوسرا حربہ یہ استعمال کیا کہ دہلی میں جو صدیوں سے علماء اور مشائخ کا اجتماع چلا آرہا تھا۔ اس شیرازہ کو منتشر کرنے کے لئے حکام دہلی کے علماء اور مشائخ کو دہلی سے باہر بھیجنا شروع کر دیا۔ چنانچہ سلطان المشائخ کے مشہور خلیفہ مولانا شمس الدین یحییٰ جو اپنے وقت کے عظیم بزرگ اور علم و فضل کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ ہزاروں انسان آپ سے باطنی فیض اور علم کی دولت حاصل کرتے تھے اور دہلی کے اکثر علماء کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل تھا۔ اس عظیم حلقہ درس کو توڑنے کے لئے بادشاہ نے آپ کو حکم دیا۔ "کہ تمہارے جیسا فاضل آدمی یہاں کیا کر رہا ہے۔ یہاں سے فوراً چلے جاؤ اور کشمیر میں اسلام کی تبلیغ کرو۔" آپ نے تیاری شروع کر دی۔ اچانک سینہ پر پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے آپ رک گئے۔ بادشاہ کو جب معلوم ہوا تو اس نے حکم دیا۔ کہ مولانا کو میرے سامنے لاؤ۔ کہیں وہ بہانہ تو نہیں کر رہے لیکن قبل اس کے کہ بادشاہ کا فرستادہ ان تک پہنچتا۔ وہ سفر آخرت کو روانہ ہو چکے تھے۔ غرض بادشاہ کا یہ جبر و تشدد اور ناروا سلوک انتہا کو پہنچ گیا تھا اس سلسلہ میں سب سے زیادہ سبق آموز عبرتناک اور حق گوئی کا عظیم مظاہرہ شیخ شہاب الدین کا ہے۔ جو شیخ الاسلام جام زندہ پیل کی اولاد میں سے تھے۔ اور اس قدر حق گو اور نڈر واقع ہوئے تھے کہ لوگوں میں آپ "حق گو" کے نام ہی سے پکارے جاتے تھے۔ ان سے بھی بادشاہ نے کچھ خدمت لینی چاہی۔ لیکن آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ "میں ظالم بادشاہ کی خدمت ہرگز نہیں کروں گا"۔ اس پر بادشاہ نے آپ کی داڑھی نوچنے کا حکم دیا جس کی تعمیل کی گئی۔ لیکن وہ اپنی بات پر ڈٹے رہے۔ بادشاہ نے آپ کو دربار میں بلا کر بلوایا اور پوچھا۔ کیا تو مجھے ظالم کہتا ہے؟ شیخ نے جواب دیا۔ "ہاں تو ظالم ہے اور تو نے فلاں فلاں ظلم کئے ہیں"۔

اس ضمن میں شیخ نے شہر دہلی کے اجاڑنے اور یہاں کے لوگوں کو دولت آباد سے جلنے کا بھی ذکر کیا۔ سلطان محمد تغلق نے اپنی تلوار نکال کر صدر جہاں کے ہاتھ میں دی اور کہا کہ "مجھے ظالم ثابت کرو اور میری گردن اس تلوار سے اڑا دے"۔

شیخ نے فرمایا۔ جو شخص تجھ پر ظالم ہونے کی شہادت دیگا۔ وہ خود قتل کیا جائے گا۔ لیکن تو خوب جانتا ہے کہ تو ظالم ہے"۔

اب بادشاہ نے شیخ کو پابہ زنجیر اور دست بستہ کرنے کا حکم دیا۔ چودہ روز اسی طرح گذر گئے۔ شیخ نے نہ کچھ کھایا اور نہ ہی پیا۔ چودھویں دن کے بعد بادشاہ نے کھانے کے لئے کچھ بھیجا، تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ "اب میرا رزق زمین سے اگھٹ گیا ہے۔ بادشاہ کا کھانا اس کے پاس ہی لے جاؤ"۔

یہ سن کر بادشاہ سناٹے میں آگیا اور حکم دیا کہ شیخ کو جبراً گوبر کھلایا جائے۔ درباریوں نے اس غیر شریفانہ اور غیر انسانی حکم کی تعمیل کی۔ اس واقعہ کے دوسرے دن دوبارہ آپ کو کہا گیا کہ اپنا قول واپس لے لیں۔ لیکن شیخ نے یہی جواب دیا کہ "میں ظالم کو ظالم ہی کہوں گا"۔ چنانچہ اس جرم حق گوئی میں سپہ تیغ کر دیئے گئے۔

(دسفرنامہ ابن بطوطہ جلد ۲۔ ص ۱۲۷ - ۱۲۹)

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

بادشاہ کی ان حرکات سے یہاں صوفیاء، مشائخ اور علماء کی اجتماعیت اور وقار کو نقصان پہنچا۔ وہاں خود بادشاہ کا اقتدار بھی محفوظ نہ رہ سکا۔ سلطنت کے تار و پود بکھرنے شروع ہو گئے صوبوں میں بدنظمی اور بغاوت کے آثار پیدا ہونے شروع ہو گئے ملک کو قحط نے گھیر لیا اور وہ ان حالات کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اور پیش روؤں کے لئے بے پناہ مسائل چھوڑ کر اس جہان سے کوچ کر گیا۔

---

## یوم شہداء ختم نبوت منایا گیا

سنبھلی۔ یکم اپریل۔ جامعہ سعیدیہ محمدیہ میں شہیدان ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور عہد کیا گیا کہ ہم ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ ان کی روح مبارکہ کے لئے دعا مانگی گئی۔

## اعلانات

### مولانا محمد علی جالندھری کی طرف سے ضروری اعلان

۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ بروز جمعرات مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا اہم اجلاس صبح ۱۰ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور متصل شاہ محمد غوث میں ہو رہا ہے۔ جس میں مرکزی امیر کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا

### مبلغ کی ضرورت

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے لئے ایک مبلغ کی ضرورت ہے درخواستیں ۲۵ اپریل تک مکمل کوائف کے ساتھ ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ (سید کبیر بخاری وکٹوریہ مارکیٹ سکھر)

### درس قرآن

حضرت مولانا محمد عبید اللہ جامی شاگرد رشید فخر المحدثین مولانا سید انور شاہ کاشمیریؒ ہر روز دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر میں بعد از نماز عشاء درس قرآن دیتے ہیں۔ احباب سے شرکت کی اپیل ہے۔

### مولانا محمد حامد رحمانی کو صدمہ

حضرت مولانا محمد حامد رحمانی رکن مجلس شوریٰ پنجاب امیر جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال ضلع کیمبل پور کی والدہ ماجدہ انتقال فرما گئی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اور ادارہ ترجمان اسلام مولانا کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام دیں۔ آمین!

### ختم نبوت کانفرنس

سمندری میں ختم نبوت تبلیغی کانفرنس مورخہ ۲۰، ۳۰ عزم بروز اتوار پر منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مجاہدانہ حضرت مولانا لعل حسین اختر و دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں (محمد علی جانباز)

---

## بقیہ ریڈیو پاکستان کا طرز عمل

اور ایسا ہونا چاہیئے تھا۔ پرویز صاحب نے اسلام سے بغاوت کی ہے۔ وہ شخص اسلام کا نمائندہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ جس کے کافرانہ و ملحدانہ نظریات سے متعلق ہر مکتب فکر کے جید علماء فیصلہ صادر فرما چکے ہوں اور جس نے احادیث کے خلاف اور قرآن مجید کی غلط تعبیر اور توضیح کرتے ہوئے اپنا تمام زور قلم صرف کیا ہے وہ آج ریڈیو پر اسلام کا نمائندہ بن کر گویوں کر جلوہ گر ہو سکتا ہے۔ اور مسلمانان پاکستان بھلا اسے کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ہم ریڈیو حکام اور ریڈیو پاکستان کے ڈائرکٹر کی خدمت میں ادب کے ساتھ گذارش کریں گے کہ اگر اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔ تو اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش ترک کر دی جائے۔ اور اس عام اضطراب اور ملک و ملت کے مفاد کا لحاظ کرتے ہوئے فوراً اعلان کر دیا جائے۔ کہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں اور آئندہ ادارہ اللہ کر ختم کے پروگراموں کے نشر کرنے سے بھی اجتناب برتا جائے۔ اسی میں ملک و ملت کی بہتری ہے۔

# صحیفۂ عالم

## سامراجی بوکھلا اٹھے

چین کے سربراہوں کے حالیہ دورہ پاکستان پر تمام سامراجی حلقے بوکھلا اٹھے ہیں اور بھارت بمیت اس کے تمام ہمنوا حلقے پریشان ہیں۔

## بھارت کے لئے گندم

بھارت میں غذائی بحران کو ختم کرنے کے لئے امریکی (نمائندگان کانگریس) نے بھارت کو مزید ۳۵ لاکھ ٹن گندم کی منظوری دی ہے۔

## میزو قبائل کی بغاوت

بھارت کے میزو قبائل نے بھارت کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ بغاوت کے سربراہوں نے تمام دنیا سے اپیل کی ہے کہ وہ آزادی کی جنگ میں ان کا ساتھ دیں۔ بھارت نے پاکستان پر دوبارہ الزام لگایا ہے کہ وہ میزو قبائل کی امداد کر رہا ہے۔

## بھارت نے پاکستان کے دو علاقے خالی کر دیئے

پاکستان کے زبردست احتجاج پر بھارت نے پاکستان کے سیالکوٹ سیکٹر کے دو علاقے خالی کر دیئے ہیں۔ لیکن ہنوز ایک علاقہ پر بھارت کا قبضہ ہے۔ جسے وہ ان دونوں کی طرح اپنا علاقہ بتاتا ہے۔

## کلکتہ میں خونریز تصادم

مغربی بنگال میں ہڑتال ہونے پر پولیس اور ہڑتالیوں کے درمیان خونریز تصادم ہوا۔ سرکاری عمارتوں کو آگ لگا دی گئی اور مشتعل ہجوم نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ جس سے کروڑوں روپے کا نقصان اور متعدد افراد ہلاک و مجروح ہوئے۔ ہڑتال کا طویل سلسلہ جاری ہے۔

## امریکہ چین پر حملہ کرے گا

چین کے بااثر اخبار پیپلز ڈیلی نے چینی عوام کو خبردار کیا ہے کہ امریکہ کسی وقت بھی جنگ چھیڑ سکتی ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ امریکہ اپنی تمام قوت سے چین پر حملہ کرے گا۔ لیکن چین اسے مکمل طور پر نیست و نابود کر دے گا۔

## چینی صدر کی مشرقی پاکستان میں آمد

چین کے صدر ۱۵ اپریل کو مشرقی پاکستان کے دورے پر آ رہے ہیں۔ ان کے استقبال کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔

## اقوام متحدہ کی کانفرنس کا بائیکاٹ

پاکستان اور تمام عرب ملکوں نے تہران میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی نشیلت کی کانفرنس کا مقاطعہ کر دیا ہے یہ اقدام کانفرنس میں اسرائیلی وفد کی شرکت کے باعث کیا گیا ہے

ایرانی حکومت نے یہ عذر پیش کیا ہے کہ وہ صرف کانفرنس میں میزبان کی حیثیت سے کام کرے گی۔

## انڈونیشیا اقوام متحدہ میں شامل نہیں ہوگا

انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے اعلان کیا ہے کہ جب تک اقوام متحدہ کی موجودہ ہیئت برقرار ہے گی انڈونیشیا عالمی تنظیم میں شامل نہیں ہوگا۔ نیز صدر نے ملائشیا کے خلاف مہم تیز کرنے کا اعلان کیا۔

## مغربی طرز جمہوریت

انڈونیشیا کے مرد آہن جنرل سوہارتو نے کہا ہے کہ انڈونیشیا مغربی یا کسی اور طرز جمہوریت سے مطمئن نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جہاں تک انسان کے اعمال کا تعلق ہے۔ یہ خدا کے بتائے ہوئے اصولوں پر مبنی ہونے چاہئیں۔

## چینی سربراہ افغانستان میں

چین کے صدر اور دوسرے رہنما آج کل افغانستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ مشترکہ اعلامیہ میں تمام قوموں کی حق خود ارادیت کی حمایت کی گئی ہے۔

## شاہ فیصل کی لاہور میں آمد

سعودی عرب کے شاہ فیصل ۱۲ اپریل کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔


# شربت فولاد مرکب

**خرابی جگر سے** خون کم اور غیر صالح پیدا ہوتا ہے ہاضم زیادہ بنتا ہے۔ نظام ہضم خراب ہو جاتا ہے بعض کو چہرہ پر داغ چھائیاں اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بھی پڑ جاتے ہیں۔ کشتہ فولاد جگر کے لئے اکسیر ہے۔ اس کو لطیف کرنے کے لئے اس کا شربت بنایا جاتا ہے

شربت فولاد اگر صحیح بنا ہوا ہو تو واقعی بڑا مفید ہے۔ جدید تحقیق کی روشنی میں اس کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے اس میں کیلشیم حیاتین (وٹامن) اور جڑی بوٹیوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اب یہ شربت فولاد مرکب بن گیا ہے۔ جس سے اس کے فوائد کئی گنا بڑھ گئے ہیں **شربت فولاد مرکب** خون پیدا کرتا اور خون پیدا کرنے والے اعضاء کو درست بھی کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا، قبض دور کرتا، پیاس اور گرمی کی شدت کو توڑتا ہے، بدن کی سستی اور تھکاوٹ کو دور کر کے طاقت پیدا کرتا ہے، خون صاف کر کے پھوڑے پھنسیوں اور چہرے کے داغ دھبوں کا خاتمہ کر کے سرخی پیدا کرتا ہے۔ **ایک خاص بات** یہ ہے کہ اکثر مردوں کو جریان اور اکثر عورتوں کو سیلان الرحم (سفید پانی آنا) کی تکلیف خرابی جگر کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان کا جب تک جگر درست نہ ہو مرض پورے طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ایسے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ موسم گرما میں صحت اور طاقت کے لئے اعلیٰ ترین تحفہ ہے۔ آدھ سیر والی بوتل کی قیمت ۴ روپے۔ ڈاک خرچ ۱½ روپیہ۔ دو بوتل پر ۲ روپے کا خرچہ۔ بوتل ربڑ پلاسٹک کی ہے۔ اس لئے راستہ میں ٹوٹ پھوٹ کا ڈر نہیں۔ تھوک خریدار کو ۳۳ فیصد کمیشن دیا جاتا ہے۔ تھوک خریدار کو بذریعہ ڈاک ایک درجن سے کم روانہ نہیں کی جاتیں۔ اس لئے اپنے قریبی اسٹیشن یا ٹرانسپورٹ کا نام بھی لکھیں تھوک دستی بوتلیں بھی دی جاتی ہیں۔ دستی یا بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے

**زیر دفتر جمعیۃ علماء اسلام عقب سنہری مسجد چوک رنگ محل لاہور**

# متفرق خبریں

## سرکاری جماعت کی انگریزی سے محبت

۱۰ اپریل کو سرکاری پارٹی پاکستان مسلم لیگ کے جس نئے آئین کا اعلان صدر ایوب خاں نے کیا ہے۔ وہ انگریزی زبان میں مرتب کیا گیا ہے اور اس کا انگریزی متن ہی اجلاس میں تقسیم کیا گیا۔ حد قدیہ ہے کہ اس آئین میں اردو اور بنگلہ کو ملک کی قومی زبان تسلیم کیا گیا ہے۔

## خاندانی منصوبہ بندی اور قومی سرمایہ

نمائندہ فواے وقت لائلپور نے اطلاع دی ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر جس بے توجہی سے قومی سرمایہ کا ضیاع ہو رہا ہے۔ اس کی مثال منظر عام پر آئی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق ضلع لائلپور میں کم و بیش ایک لاکھ روپیہ ماہانہ اس سلسلہ میں خرچ کیا جاتا ہے۔ لیکن اس محکمہ کے حکام کی غفلت کے باعث بیشتر سرمایہ ضائع ہو رہا ہے۔

## مانع حمل طریقہ اپنانے پر طلاق دے دی

کلکتہ کے ایک مسلمان کانسٹیبل سلیم بیگ نے اپنی بیوی کو اس بنا پر طلاق دے دی ہے کہ اس کی بیوی نے مانع حمل طریقہ اپنا لیا تھا۔ جماعت کے نزدیک غیر اسلامی فعل تھا۔

## غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

عید قربان کے اجتماع میں جامع مسجد مرکزی محلہ ناظمی ماتھرہ میں عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر شرعی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

## ترکی امریکہ سے معاہدوں پر نظر ثانی کریگا

ترکی حکومت نے امریکہ سے تمام معاہدوں پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے۔ ترکیہ کے بعض ذرائع نے کہا کہ امریکہ معاہدوں کو غلط طریقہ پر استعمال کر رہا ہے۔

## مبارکباد

حضرت مولانا سید امیر حسن گیلانی (اوکاڑہ) کو اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کی عقیقہ کی سنت ۴-۳-۶۶ کی انجمن منائی جا رہی ہے۔ ہم مولانا کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور اسے اسلام کا سچا نائب فرزند بنائے۔ نیز اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

## کارروائی اجلاس متحدہ اسلامی محاذ

لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۶۶ء بروز منگل کارروائی شام کی نماز سے متصل عزیز الاسلام ہائی سکول ریلوے روڈ میں زیر صدارت شیخ حسام الدین کنوینر اسلامی محاذ شروع ہوئی۔ اجلاس میں سربرآوردہ حضرات میں سے حضرت مولانا مفتی محمد صاحب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا حبیب الدین اسرار۔ حافظ محمد صادق صاحب سیالکوٹی۔ چوہدری محمد شریف جہلمی۔ جانباز مرزا، حکیم علم الدین احمد میاں سعید اقبال شریک تھے۔

اجلاس میں ملک میں سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع اور وسائل سے جس بری طرح اسلام اور شعائر اسلامی کو مجروح اور معاشرہ کے ذہن سے مذہبی تقدیس و تحریم کے جذبات کو خارج کرنے کی منظم مساعی جاری ہیں اُن پر خاصی پریشانی اور اضطراب کا اظہار کیا گیا۔ کافی غور و خوض کے بعد ایک قرارداد کے ذریعہ یہ طے پایا کہ محاذ میں دین پسند جماعتوں کے علاوہ دیندار افراد کو بھی شامل کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ اس عظیم دینی خدمت سے کوئی فرد یا گروہ محروم نہ رہ جائے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ عام سیاسی سرگرمیوں سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے ہوں۔ یعنی تبلیغی جماعتی سرگرمیوں میں بھی برابر کے شریک و ذمہ دار متصور رہیں گے۔ اتفاق رائے سے قرار پایا کہ آئندہ سے محاذ کے کنوینر کو امیر اسلامی محاذ کہا جائے چنانچہ مفصلہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر اسلامی محاذ | شیخ حسام الدین صاحب |
| ناظم اعلیٰ " | مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی |
| ناظم " | مولانا محمد اجمل صاحب |
| نائب ناظم نشر و اشاعت | چوہدری ثناء اللہ صاحب بھٹہ |
| نائب ناظم دفتر | ماسٹر محسن صاحب طارق |

محاذ کا دفتر آئندہ سے عزیز الاسلام ہائی سکول ریلوے روڈ لاہور کی عمارت میں کھولا جائے گا۔

## جمعیۃ اتحاد القراء شہر قصور کا سالانہ انتخاب

جمعیۃ اتحاد القراء شہر قصور کا سالانہ اجلاس زیر صدارت استاذ القراء حضرت قاری رحمت اللہ صاحب مدرس مدرسہ جامعہ اسلامیہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں سالانہ کارگذاری کی رپورٹ پر غور و خوض کے علاوہ سالانہ انتخاب بھی عمل میں لایا گیا اور حسب ذیل حضرات بالاتفاق عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر - جناب قاری رحمت اللہ صاحب جامعہ اسلامیہ قصور
نائب صدر اول جناب مولانا قاری محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی۔ نائب صدر دوم - قاری نواب دین صاحب مدرس تعلیم القرآن کھٹیاں خاص۔ جنرل سیکرٹری مولانا قاری محمد شریف قصوری۔ سیکرٹری جناب قاری حفیظ اللہ صاحب جامعہ فریدیہ بہاولپور۔ خازن قاری حاکم علی صاحب مدرسہ اشرف العلوم قصور۔ ناظم نشر و اشاعت۔ ناظم نشر و اشاعت (قاری) حبیب اللہ قصوری مہتمم مدرسہ تجوید القرآن قصور۔ آخر میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں جلد از جلد قرآنی تعلیم کا ٹھوس انتظام کیا جائے

## مدرسہ عربیہ کلویا میں جلسہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلویا ج ب ۳۷۹ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سہ ماہی امتحان ختم ہو گیا۔ نتیجہ ۹۴٪ فیصد رہا۔ امتحان کے لئے لائلپور سے مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لائلپور تشریف لائے تھے اور مندرجہ ذیل طلباء و طالبات اول دوم سوم آئے۔

درجہ اول حافظ بشیر احمد - سعیدہ سلمہ رقیہ

درجہ دوم - محمد صدیق - ذوالفقار علی - محمد اکرم - انور جہاں بیگم بلقیس اختر صاحبہ - سروری بیگم - طاہرہ صدیق - شاہدہ پروین - رضیہ بیگم - بختم پروین - شاہدہ تسنیم خالدہ - زاہدہ بیگم۔

درجہ سوم - حافظ عبدالخالق - مظہر حبیب - کلثوم اختر - انور خورشید - طاہد بیگم - زکیہ بیگم۔

مدرسہ تعلیم القرآن کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کے سلسلہ میں ایک تعارفی جلسہ ہوا۔ مولانا احمد سعید صاحب نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ ہی ملک میں ایک ایسی جماعت ہے جو اپنے آپ کو عوام کی عدالت میں پیش کرتی ہے اور ہر ایک کو محاسبہ کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن اور کسی جماعت میں یہ جرات نہیں کہ عوام کی عدالت میں اپنے آپ کو پیش کر سکے۔ مولانا نے فرمایا کہ ملک میں ہم تشدد کے قائل نہیں اور موجودہ حالات میں خاموشی کو بھی ہم جرم سمجھتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ حالات درست ہوں۔ خفقہ گمراہی ختم ہو تو پھر جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کیجئے اور ممبر شپ میں داخل ہو جائیے اور جمعیۃ کی اس علاقہ میں شاخیں قائم کریں اور اس مدرسہ کے اراکین اس کام میں پورا پورا تعاون کریں گے۔ آخر میں عوام سے مدرسہ کے ساتھ جانی مالی تعاون کی اپیل کی اور فرمایا یہ مدرسہ ہمارا مرکز ہے اسے مضبوط کیجئے۔

## ناظم جامعہ رشیدیہ پر پابندی

حضرت مولانا حبیب الله صاحب رشیدی جالندھری مدظلہ ناظم جامعہ رشیدیہ منٹگمری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منٹگمری نے دو ماہ کے لئے ضلع کے اندر تقریر نہ کرنے کا پابند کر دیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ایسا کر کے کیوں عوام و خواص کو بے چین اور حکومت کی پالیسی کے بارہ میں مشتبہ کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا موصوف ملک میں جاتے پہچانے ہوئے سنجیدہ اور متین عالم و مقرر ہیں۔ اگر اس کارروائی میں کسی متعصب افسر کی غلط رپورٹ کا دخل ہے تو یہ اور زیادہ افسوسناک ہے۔

دین و دنیا دونوں میں اگر آپ کامیاب ہونا چاہیں تو چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں یومیہ ۳ منٹ دے کر گھر بیٹھے (ذریعہ خط و کتابت) پیارے نبیؐ کی پیاری زبان

عربی

سیکھ کر قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھئے اور عرب ممالک جا کر پاکستان کا نام روشن کیجئے۔

تفصیلات کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ روانہ کریں۔

پتہ:- ادارہ فروغ عربی - نور آباد روڈ
میرپور خاص

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی قراردادیں

یہ قراردادیں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی تحریک پر مختلف جامع مساجد میں پاس کی گئیں۔

(۱) مسلمانان سرگودھا کا یہ عظیم الشان اجتماع ریڈیو پاکستان لاہور کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے کہ اس نے ۲۰ مارچ شام کے پروگرام میں ربوہ کا تعارف کراتے ہوئے یہ بتایا کہ ربوہ والے ربوہ میں بیٹھ کر اسلام کی تبلیغ دوسرے ملکوں میں کر رہے ہیں یہ تعارف مسلمانان پاکستان کے لئے ناقابل برداشت ہے کیونکہ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ کس اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

یہ اجتماع گورنر مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ اس قسم کے پروگراموں پر پابندی عائد کر کے مسلمانان کو مطمئن کریں۔

۲۔ یہ اجتماع عظیم ڈپٹی کمشنر سرگودھا سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہر میں لاؤڈ سپیکر پر سینما والے جو اپنی مشتہری کے لئے ناگفتہ بہ مخش ریکارڈ لگاتے ہیں جو کہ مخرب اخلاق ہیں۔ ان پر پابندی لگائی جائے۔ اور دکانداروں کو مخش ریکارڈ چلانے کی اجازت نہ دی جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام قصور کا سالانہ اجلاس

۲۰ اپریل مطابق ۸ ذی الحجہ بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد کوٹ مراداں میں جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کا سالانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا حافظ نورالدین صاحب منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، بطل حریت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم استاذ القراء حضرت مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب بخاری رکن مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن۔ خطباء اہلسنت حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور عوام سے خطاب فرمائیں گے۔ (قاری محمد شریف قصوری)

## جمعیۃ علماء اسلام گولی مار کراچی کی دعوت

حضرت مولانا محمد عبدالصمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پیر الہ گولی مار کراچی اصرار فرماتے ہیں کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اکابر کا ایک وفد کراچی کا ضرور دورہ کرے تاکہ یہاں علماء حق کے شایان شان کام کیا جا سکے۔

(نوٹ) مرکزی ناظم اعلیٰ نے اطلاع دی ہے کہ عنقریب کراچی کا دورہ کیا جائے گا۔ (ادارہ)

## کراچی میں ترجمان اسلام اور خدام الدین کے تازہ پرچے

حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب عثمانی مسجد پیر الہ گولی مار کراچی سے حاصل کریں

## ڈھاکہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار

حضرت مولانا شمس الدین صاحب ناظم صوبائی ڈھاکہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ جمعہ ۱۲ ذی الحجہ کو نیا بازار دفتر جمعیۃ میں ڈھاکہ شہری جمعیۃ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس میں دفتر کے انتظام کے لئے ضروری چیزوں کے مہیا کرنے کی قرارداد پاس ہوئی۔ اور مولانا عبدالمجید صاحب ناظم اعلیٰ سٹی جمعیۃ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ نین گھنٹہ مدرسہ سے خالی کر کے دفتر میں کام کریں۔ چنانچہ انہوں نے درخواست منظور فرمالی اور بقیہ عید کے بعد سے کام کرنے کی رضامندی ظاہر کی۔ ایک چپڑاسی کی تجویز زیر غور ہے۔ آئندہ جمعہ صبح کو ایک جلسہ رکھا گیا۔ اس میں چپڑاسی کے متعلق طے کر لیا جائے گا۔ نیز ڈھاکہ شہر کو چھ حلقوں میں تقسیم کر کے ہر حلقہ میں جمعیۃ قائم کرنے کی تجویز رکھی گئی ہے۔ اور ایک مکان مستقل دفتر کے لئے تلاش کر رہے ہیں۔

## امیر جمعیۃ علماء اسلام خود اخیل

علاقہ خدیدلو خیل میں جمعیۃ علماء اسلام نے امیر المعروف اور نہی عن المنکر کا بہترین سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ پچھلے دنوں ایک ظالم نے ایک عالم کو دو بچوں کی لاپرواہی میں بے گناہ قتل کر دیا امیر جمعیۃ محترم پیر صاحب گل صاحب نے قوم کو بلا کر دس ہزار روپیہ دیت دلائی اور قاتل کو ملک سے خارج کیا اور تعزیراً اس کا مکان وغیرہ جلا دیا۔ (یہ مقام آزاد خیال میں ہے۔ غالباً قتل موجب قصاص نہ ہوگا۔ مدیر)

## چوک صدر بازار لوئیہ میں

### مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی کا صحابہ کرام کے ساتھ عقیدت کا عملی مظاہرہ

مورخہ ۲۹/۳/۶۵ کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے ناظم اعلیٰ مولانا احمد سعید صاحب نے چوک صدر بازار لوئیہ میں مودودی جماعت کے ماہنامہ ترجمان القرآن کے سرورق کے خاکہ کو آگ لگاتے ہوئے کہا کہ مودودی جماعت کا جو ماہنامہ عبداللہ ابن سبا کی زبان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف گستاخانہ قلم اٹھاتا ہے۔ وہ ترجمان الشیطان ہے۔ ترجمان القرآن نہیں۔ لہٰذا اس قابل ہے کہ اسے نذر آتش کر دیا جائے۔ انہوں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی مجھے یا میرے باپ کو گالی دے۔ ہو سکتا ہے کہ میں اسے معاف کر دوں۔ لیکن جو بدبخت امت مسلمہ کے محسنوں جناب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں گستاخانہ قلم اٹھائے گا۔ میں اس قلم کو توڑ دوں گا۔ اور جو ناپاک صفحات اس گستاخانہ تحریر کو قبول کریں گے۔ میں انہیں آگ لگا دوں گا۔ ہمارے اور جماعت اسلامی کے اتحاد کی راہ میں جماعت اسلامی کے ڈکٹیٹر مودودی ایک دیوار ہیں۔ اگر اس دیوار کو ہٹا دیا جائے۔ تو ہم متحد ہو سکتے ہیں۔ اور ہمارا اتحاد صحیح اسلامی حکومت کے امکانات کو قریب تر کر سکتا ہے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ جماعت اسلامی کے کارکنوں کا یہی دو ٹوک فیصلہ ان کی آئندہ کامیابیوں یا ناکامیوں کی بنیاد ہے۔ دیکھئے اب یہ حضرات کون سا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ فلاح دارین کا راستہ یا خسر الدنیا والآخرۃ کا راستہ۔ فانتظروني معكم من المنتظرين۔

(قاری عبدالقادر حامد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور)

## جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال کا اجلاس

پچھلے دنوں بروز جمعۃ المبارک مسجد محلہ اندرون میں قبل از نماز جمعہ مولانا محمد حامد رحمانی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال نے عظیم اجتماع میں عائلی قوانین کی شرعی حیثیت پر روشنی ڈالی۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں۔ جس کی عوام نے پرجوش تائید کی۔

۱۔ آج کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ یہ ملک جبکہ اسلام اور قرآن کا واسطہ دے کر حاصل کیا گیا ہے۔ اس بات کا مقتضی ہے کہ اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ کر کے اہل اسلام کے جذبات کا احترام کرے۔

۲۔ عائلی قوانین جو سراسر اسلام کے منافی اور خرنگیت کی پیداوار ہے کو فی الفور منسوخ کر کے اسلامی شعائر کی عظمت کو برقرار رکھا جائے اور اہل اسلام کے مجروح دلوں سے نہ کھیلا جائے۔

۳۔ یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام پاکستان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ ہماری تمام تر صلاحیتیں جمعیۃ کے لئے وقف ہیں اور جمعیۃ کی ہر کارروائی کو کتاب وسنت کے مطابق قرار دیتا ہے۔

## جمعیۃ طلباء اسلام چکوال کا جلسہ

پچھلے دنوں مدرسہ انصار الاسلام چکوال کی جمعیۃ طلباء اسلام کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی فضل الرحمٰن۔ مولوی محمد شفیق۔ حافظ گل امیر۔ مولوی محمد حسن بلوچستانی۔ حافظ محمد مسعود حضروی اور مولوی محمد یعقوب نے مختلف عنوانات پر تقریریں کیں۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ ملک سے غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

## ضروری تصحیح

گذشتہ شمارہ میں جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی شوریٰ اور عہدداروں کے بعض نام غلط شائع ہو گئے ہیں۔ جس کی تصحیح فرما لیجئے۔

حضرت مولانا محمود علی گھنشیامی نائب ناظم کی بجائے خازن مقرر ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحب اور حضرت مولانا شہاب الدین صاحب مجلس عاملہ کے رکن نہیں ہیں۔ بلکہ ان دونوں حضرات کو اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب کو اعزازی مشیر کا سالار ضلع منتخب کیا گیا ہے۔ مجلس شوریٰ میں حضرت مولانا عبدالحی صاحب اور حضرت مولانا مقدس علی صاحب کی بجائے حضرت مولانا وارث الدین صاحب نائب ناظم اور قاری معین الدین صاحب ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالرب صاحب شوریٰ میں شریک نہیں۔ مجلس عاملہ میں حضرت مولانا محمد شفیق صاحب اور حضرت مولانا محمود علی صاحب کی بجائے حضرت مولانا عبدالحی صاحب اور حضرت مولانا وارث الدین صاحب شامل ہیں۔

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর
WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
LAHORE
REGD. L. No. 7132
price 12 paisse

# بقیہ - جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کی روئداد

اور نہ اشاعت کے لئے کسی پریس کی سہولتیں میسر تھیں۔ تاہم کارکنان جمعیۃ نے جو خدمات انجام دیں۔ ان کی مختصر روئیداد عرض ہے۔

## عوامی خدمت

عوامی خدمات کے لئے جمعیۃ نے عام تبلیغی جلسے، دورے اور تنظیمی کارروائیاں کی ہیں۔ ضلع کے پنج محکمہ (تحصیل) میں سے تین محکمہ (۱) صدر سلہٹ (۲) سنام گنج (۳) ذکیگنج محکمہ جمعیۃ کی تنظیم ظہور میں آئی ہے۔ محکمہ کمیٹی کے تحت ضلع کے ۳۲ تھانوں میں سے تقریباً ۱۲ تھانے کمیٹی قائم ہوگئی (۱) گلاب گنج (۲) بالا گنج (۳) گوائنگھاٹ (۴) بشوناتھ۔ (۵) سنام گنج صدر (۶) دبرائی (۷) جمال گنج (۸) طاہرپور (۹) ذکیگنج صدر (۱۰) بیانی بازار صدر گلاب گنج تھانہ کی تمام یونین کمیٹی کی بھی تنظیم ہوگئی۔ الحمدللہ گلاب گنج تھانہ جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا مفضل علی صاحب (سکندرپوری) اور ناظم جناب مولانا عبداللطیف صاحب (نگری) اور دیگر ارکان جمعیۃ نے تنظیمی کارروائی میں بہت سرگرمی فرمائی۔ ضلعی جمعیۃ قائم ہونے کے بعد اول گلاب گنج تھانہ جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس ۱۳۸۴ھ رمضان المبارک ڈھاکہ دکھن بازار کے قریب ..... میدان میں مذکورہ بالا حضرات اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مہتمم ڈھاکہ دکھن مدرسہ اور حضرت مولانا شیخ محمد یونس صاحب وغیرہم کی کوشش سے بہت کامیابی کے ساتھ انجام پائی تھی۔ اس کانفرنس کے نتائج اور تجاویز ترجمان اسلام اور دیگر اخباروں میں شائع کی تھیں۔

## اراکین کے دورے

امیر جمعیۃ حضرت شیخ الحدیث مولانا ریاست علی صاحب رانا فنگ اور نائب امیر حضرت مولانا حافظ شیخ عبدالکریم صاحب (صدر ادارہ مدارس قومیہ سلہٹ) حضرت مبلغ اعظم مولانا شمس الاسلام صاحب شیرپوری اور حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب گاجی نگری امیر جمعیۃ علماء اسلام محکمہ سنام گنج اور جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب ذکیگنجی ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ اور احقر محمد اشرف علی غفرلہ گڑگاوی ثم بشوناتھی ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام وغیرہ ارکان جمعیۃ ضلع کے بعض علاقوں میں دورہ کرکے خصوصی مجالس اور عام جلسوں میں جمعیۃ کے اغراض ومقاصد سے عوام اور خواص کو سمجھائے۔ جس کی وجہ سے ضلع کے اکثر حصوں میں جمعیۃ مقبول ہوتی جارہی ہے۔

## جہاد میں حصہ

گذشتہ جہاد میں جمعیۃ نے پورا حصہ لیا تھا۔ جگہ بہ جگہ مجالس قائم کرکے عوام کو جہاد کی حقیقت وفضیلت بیان کرکے جہاد فنڈ میں چندہ دینے اور مجاہد فورس میں شرکت کرنے کی نوجوانوں کو ترغیب دلائی گئی۔ اشتہارات کے ذریعے اعلان جہاد کیا گیا۔ رانا فنگ میں جہاد کانفرنس کے ذریعہ لوگوں میں جذبہ جہاد پیدا کیا گیا۔ مدارس کے طلبہ اور نوجوانوں کو فوجی تربیت کی طرف متوجہ کیا گیا مساجد کے اماموں کو قنوت نازلہ فجر کی نماز میں پڑھنے کی ترغیب دی گئی اور اوقات مخصوصہ میں دعا کرنے کے لئے سب کو اپیل کی گئی۔

## مجالس شوریٰ اور عاملہ

اس ساڑھے سولہ مہینے کے اندر جمعیۃ کی مجالس شوریٰ اور مجالس عاملہ حسب ذیل مقامات میں قائم ہوئیں (۱) ۱۳۸۳ھ ۱۷ رمضان سلہٹ ٹاؤن میں الحاج مولوی سلیمان خاں صاحب کے مکان میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی (۲) ۱۳۷۱ھ بنگلہ ۷ پھاگن جامع مسجد سلہٹ میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی (۳) ۱۳۷۱ھ بنگلہ ۲۳ چیت اسی جامع مسجد میں (۴) ۱۳۷۳ھ بنگلہ ۷ جیٹھ اسی جگہ (۵) ۱۳۷۳ھ بنگلہ ۳۰ بھادو رانا فنگ امیر صاحب کے مکان میں (۶) ۱۳۷۲ھ بنگلہ ۲۱ اسین جامع مسجد سلہٹ میں (۷) ۱۳۷۲ھ بنگلہ ۲۱ کاتک بشوناتھ بازار میں مجلس عاملہ (۸) ۱۳۸۵ھ ۱۵ رمضان المبارک الحاج مولوی سلیمان خاں صاحب کے مکان میں (۹) ۱۳۸۴ھ ۱۲ رمضان المبارک میں سنام گنج مجلس منعقد ہوئی۔ مجالس نہایت کامیاب ہوئیں جن میں ضروری قراردادیں پاس ہوئیں۔

نشر واشاعت کے بعض پروگرام جو مرتب کئے گئے۔ وہ سرمایہ کی کمی کے باعث تشنہ تعمیل رہے۔ مخیر حضرات کو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

## شائع شدہ رسالے

جمعیۃ نے اس قلیل عرصہ میں دو رسالے شائع کئے (۱) ناظم ضلع کی مختصر رپورٹ (۲) انتخابی منشور کی بنگلہ انوار (ترجمہ) ان رسائل کو شائع کرنے میں جن حضرات نے امداد فرمائی ان میں سے الحاج مولوی سلیمان خاں صاحب کا نام قابل ذکر ہے۔ انہوں نے ۵۰ روپے کی امداد فرمائی

### مختصر آمد و صرف

| آمد | | صرف | |
|---|---|---|---|
| ۱۳۷۱ھ بنگلہ ۱۵ کاتک میٹنگ میں | ۷/۵۰ | رکنیت فارم چھپیہ بابت | ۲۸/۷۵ |
| ۱۳۸۲ھ ۱۷ رمضان " " | ۱۳/۰ | چندہ کی رسید " " | ۲۲/۷۵ |
| امیر جمعیۃ کی خیرات | ۱۵۰/- | فرما چھپی پریکلپنا " " | ۵۹/- |
| ناظم جمعیۃ کی خیرات | ۱۰۰/۰ | رپورٹ " " | ۴۵/۰ |
| نائب امیر کی خیرات | ۱۰/۰ | دورہ ڈھاکہ وغیرہ | ۱۷۱/۸۸ |
| الحاج سلیمان خاں کی خیرات | ۵۰/۰ | مختلف | ۲۱۶/۲۱ |
| مولوی عبدالحی انکیلی | ۵/- | میزان صرف | ۵۴۳/۵۹ |
| رکنیت فیس بابت | ۱۶/۲۵ | آمد | ۳۵۱/۷۵ |
| میزان | ۳۵۱/۷۵ | قرض جانب ناظم اعلیٰ - | ۱۹۱/۸۴ |

## عرض حال

دور حاضر میں جماعت کی ترقی کا دارومدار صرف اشاعت اور تبلیغ اور پروپیگنڈے پر ہے۔ اور یہ چیز بغیر پریس اور اخبار کے کماحقہ پوری نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا ان دونوں چیزوں کی نہایت ضرورت ہے۔ ضلع کے اراکین جمعیۃ خصوصاً مرکزی جمعیۃ کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ اس طرف جلد از جلد توجہ فرمائیں۔ ضلع سلہٹ کے بزرگان دین اور مشائخین عظام کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ عرض ہے کہ حضرت قطب عالم شیخ الاسلام علامہ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری آپ حضرات کے سامنے آئینہ کی مانند ہے۔ سیاست میں باتفاق ان کی راہنمائی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ضلع سلہٹ کے اراکین وممبران جمعیۃ، بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ اب خواب غفلت کا وقت نہیں۔ قرآن کریم کے قانون کی مخالفت ہورہی ہے۔ جاگئے اور اپنی اپنی ذمہ داری اور جمعیۃ کی تنظیمی کارروائی اور دیگر امور میں سرگرمی اور زور پیدا کیجئے۔ انشاء اللہ کامیابی کی منزل سامنے ہے۔

آخر میں ہمارے معزز مہمانوں دور حاضر کے علماء کرام کے راہنما حضرت حافظ الحدیث علامہ محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور قائد جمعیۃ حضرت علامہ مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ اور حضرت علامہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اور حضرت علامہ سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سابق صوبہ سرحد کی خدمت اقدس کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش یہ ہے۔ کہ آپ حضرات بہت دور دراز سے یہاں بیحد تکالیف برداشت کرکے تشریف لائے ہیں۔ ہم بیحد ممنون اور مشکور ہیں۔ لیکن ہماری طرف سے آپ حضرات کی کماحقہ خدمات انجام دینا ممکن نہیں ہے۔ براہ کرم ہمیں معاف فرماکر ہر وقت ضروری ہدایت فرماتے ہوئے شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

جدید ایڈیشن
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم ومحشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
بے نظیر صحت ونفاست، دلکش طباعت وزیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ ومتن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۹×۲۲ مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
قسم دوم:- عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ڈائی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
جرسی۔ مردانہ۔ زنانہ۔ بچکانہ۔ پل اوور
لیڈیز کوٹ۔ مفلر۔ بنیان۔ لیڈی ویسٹ
سوتی، سلکی، ریشمی انڈر ویئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۲۷

9/26

ہفت روزہ

# ترجمان السنہ

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

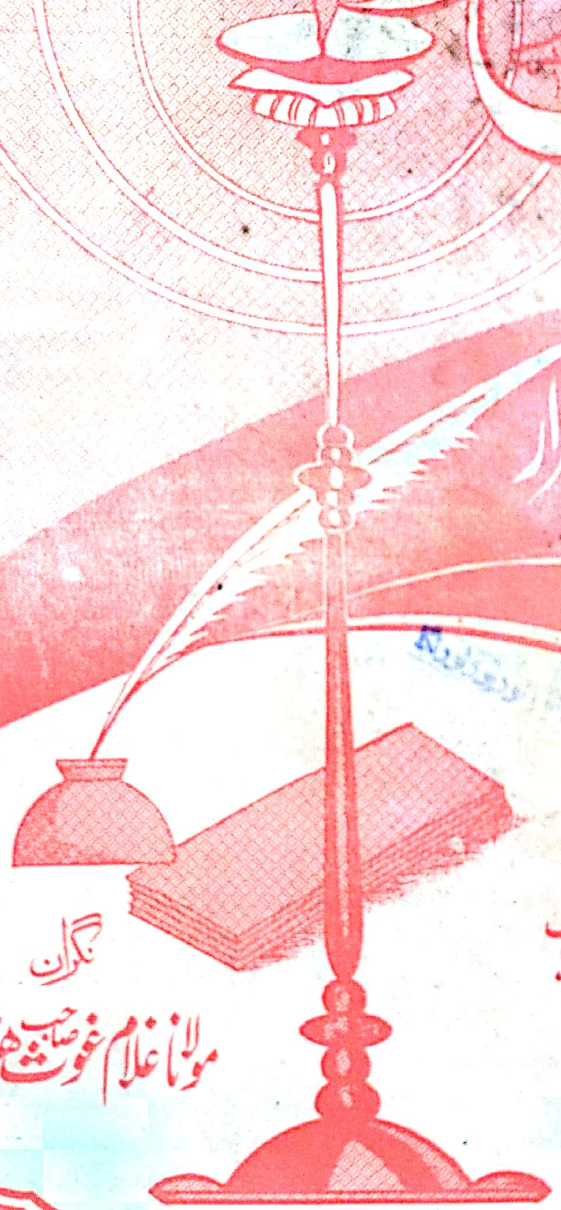

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

ادارہ مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الْعَبْدُ حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ حِیْنَ یَشْرَبُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَقْتُلُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِکْرِمَۃُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ یُنْزَعُ الْاِیْمَانُ مِنْہُ قَالَ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ اَخْرَجَھَا فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَیْہِ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَکُوْنُ ھٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس حالت میں وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری میں مشغول ہوتا ہے اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ بھی اس حالت میں مومن نہیں ہوتے، اور جب کوئی کسی مسلمان کو ناحق قتل کرتا ہے تو اس وقت بھی وہ مومن نہیں ہوتا۔ عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے پوچھا اس بندہ سے اس کا ایمان کس طرح نکال لیا جاتا ہے۔ انہوں نے اشارہ کرکے دکھایا کہ اس طرح پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال دیں، پھر ان کو نکال کر علیحدہ کر لیا۔ اگر اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو وہ پھر اس طرح واپس آجاتا ہے (یہ کہہ کر) پھر انگلیاں ملا لیں امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ارتکاب معصیت کی حالت میں بندہ مومن کامل نہیں رہتا۔ اور اس کا نور ایمانی نکل جاتا ہے۔

امام بخاریؒ نے اپنی اس تحقیق کو "باب الزناء وشرب الخمر" میں خود ابن عباسؓ سے بھی نقل کیا ہے وعن ابن عباس ینزع عنہ نور الایمان فی الدنیا حافظ ابن تیمیہؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے لڑکوں سے فرمایا کرتے تھے جب شادی کی ضرورت ہو ہم اس کی شادی کر دیں کیونکہ اگر تم میں کوئی زنا کا مرتکب ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کا نور اس سے چھین لے گا۔ پھر یہ اس کی مرضی ہے خواہ واپس کرے یا نہ کرے۔ حضرت حسنؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ان معاصی کی حالت میں ایمان اس سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے اگر توبہ کرے تو واپس کر دیا جاتا ہے۔ طاؤسؒ کہتے ہیں کہ ان حالات میں مومن کا ایمان زائل ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ یہ شخص دائرہ ایمانی سے نکل کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک ایمان کا رتبہ اسلام سے بلند تر ہے۔ امام احمدؒ سے بھی یہی منقول ہے اور امام ابو نصر نے ایک بڑی جماعت کا یہی خیال نقل کیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں کہ یہ شخص کامل مومن نہیں رہتا اس کا ایمان ناقص ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ امام زہریؒ سے سوال کیا گیا کہ جب ان حالات میں یہ شخص مومن نہیں تو فرشتے اسے اور کیا کہیں۔ امام کو یہ سوال ناگوار گذرا۔ اصل وجہ یہ تھی کہ اگر مومن کہتے اور حدیث کی کوئی تاویل کرتے تو مسلک کے خلاف ہوتا اور اگر کافر کہتے تو مسلک کے خلاف ہوتا۔ سفیان ثوری سے منقول ہے کہ سلف اس قسم کی احادیث کی تاویل کرنا پسند نہ فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ تاویل کرنے سے ان تعبیرات کا زور ختم ہو جاتا ہے اور ان معاصی کی اہمیت ذہن نشین کرنے کا جو اصل مقصد ہے، وہ کیسے فوت ہوتا ہے۔

(کتاب الایمان والبیوعات ج ۱ ص ۱۰)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنی العبد خرج منہ الایمان وکان کالظلۃ فاذا اقلع منھا رجع الیہ الایمان (رواہ الحاکم فی المستدرک ص۲۲ قال الذھبی علی شرط الشیخین)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ.... بندہ جب زنا کرتا ہے تو ایمان نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح معلق ہو جاتا ہے جب وہ اس معصیت سے فارغ ہو جاتا ہے تو پھر لوٹ آتا ہے (مستدرک)

حافظ ابن تیمیہؒ نے اس ٹکڑے کو مرفوعاً بھی نقل کیا ہے۔ ابوداؤدؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔ انہ کان یقول انما الایمان کثوب احدکم یلبسہ حینا ویخلعہ اخری۔ ایمان کی مثال لباس کی ہے کبھی آدمی اسے اوڑھ لیتا ہے کبھی اتار دیتا ہے (کتاب الایمان)

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زنی وشرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من رأسہ

(ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس کا ایمان اس طرح نکال لیتا ہے جیسا انسان اپنی قمیص سر کی طرف سے اتار لیتا ہے (مستدرک)

آپ نے دیکھا کہ حدیث نہ کور جب تک صحابہ کے ذہن میں تازہ رہی انہوں نے اس کی تاویل میں کچھ لب نہ کھولا اور جب وہ اللہ کے دربار میں آگئی تو مسلک اگرچہ نہ ماننے سے صاف ہو گیا مگر الفاظ حدیث سے اتنا قریب باقی نہیں رہا۔ حضرت ابو ہریرہؓ چاہتے ہیں کہ اس قسم کے گناہ سے ایمان ہی کی نفی کر دیں اور اسی لئے فرماتے ہیں کہ اس کا ایمان اس کے قلب سے نکل کر اس کے اوپر سائبان کی طرح معلق ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ جو ان سے افقہ تھے انہوں نے عنوان اگرچہ یہی رکھا مگر تشریح فرما اور صاف کر دی اور فرمایا کہ ان معاصی کے ارتکاب کے وقت مومن نہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے قلب سے نور ایمان نکل جاتا ہے۔ جب وہ کا دور آیا تو انہوں نے اس تعبیر کو اور صاف کیا اور فرمایا کہ جس ایمان میں نور اعتبار نہ ہو وہ ایسا ہے کہ گویا ایک شخص ایمان ہے اس لئے حدیث میں نفی کر دی گئی ہے اور مطلب یہ ہے کہ کامل مومن کامل نہیں رہتا۔ اصل بات وہی تھی جو حضرت ابو ہریرہؓ کی زبان سے نکلی مگر جتنا زمانہ نبوت کو قریب ہوتا گیا اسی قدر حدیث کی مراد زیادہ تصفیہ کے ساتھ سمجھ آتی گئی اہمیت بڑھتی گئی۔ ایمان سے اصول طور پر آپ کو یہ کچھ لینا تھا مگر محدث اور فقیہ مزاج میں کیا فرق پڑتا ہے۔ محدث مزاج کا امکان تعبیر حدیث کے اردگرد رہتا ہے جب فقیہ کے پیش نظر یہ رہتا ہے کہ عرف شریعت نے اس لفظ سے زیادہ سے زیادہ کیا سمجھا ہے۔ الفاظ سے اگر کچھ بعد ہوتا ہے تو ہو جائے۔ مزاج کو یہ تفاوت محسوس کے درمیان کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔ اگر اتنی کی بات صاف ہو جاتی تو محدثین اور فقہا کے درمیان جو اختلافات کی خلیج حائل ہو گئی ہرگز حائل نہ ہوتی۔ امام اعظمؒ کے محدثین کو زیادہ تر نارضائی اسی مزاجی فرق کی بنا پر پیش آئی ہے۔ امام صاحبؒ نے مسئلہ کی چھان بین کے بعد جس میں بڑی وسعت پیدا کر دی اور یہ وسعت محدثین کے لئے ہر موقعہ پر ایک نئی ناگواری کا موجب بنتی رہی۔ فرمایا ہوں یا رسید کہ ان ہی تعلقات اختلافات نے آمدہ چل کر مزاجی تحزب کی شکل اختیار کر لی۔ اور آخر کار اسی پر فروعیات کی تعبیر ہونے لگی۔ واللہ المشتکی۔

یہ حدیث جب ساتویں صدی میں پہنچی تو حافظ ابن تیمیہؒ نے سلف کے اسی مضمون کو الحق کو ذرا اور اضافی شکل میں ادا کیا۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ — ۱۴ر جولائی ۱۹۶۶ء

# میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس اور خرافات

گذشتہ دنوں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں جس اخلاق باختگی اور شہدے پن کا مظاہرہ کیا گیا اس کو پڑھ کر ساری قوم کی گردنیں شرم و ندامت سے جھک جاتی ہیں۔ پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت — مسلمان قوم — اور اس قسم کا مظاہرہ پوری قوم کے لئے ندامت کے آنسو بہانے کا مقام ہے۔

اس جلوس میں کیا کچھ ہوا۔ اخبارات میں اس کے متعلق تفصیل سے آچکا ہے۔ ٹوسٹ ڈانس، بھنگڑہ، چھیڑ کے ساتھ فلمی دھنوں پر نعتیں، عورتوں پر آوازے کسنا اور ٹہلنے چھوڑنا اور راہ چلتی خواتین سے چھیڑ چھاڑ بلکہ ایک دو مقامات پر تانگہ سوار عورتوں کے برقعے نوچنا وغیرہ وغیرہ دلخراش واقعات سے اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یوم پیدائش منایا گیا، جو بے سہاروں کا سہارا، یتیموں اور بیواؤں کا ملجا و ماویٰ، جس نے عورت کو حیا کی چادر اور عزت کا خزانہ بخشا۔ جس نے اپنی ہی نہیں بیگانی عورتوں کی بھی عصمت و عفت کی حفاظت کی تعلیم دی، جس نے غنڈہ ازم کو ختم کر کے انسان کو زیور انسانیت سے مرصع کیا اور جس نے فرمایا کہ "میں دنیا میں بداخلاقی، بے حیائی اور فحاشی کو ختم کرنے کے لئے آیا ہوں"۔

یہ درست ہے کہ اس قسم کے مظاہرے غنڈوں اور لفنگوں نے کئے، لیکن اس سے وہ ذمہ دار لوگ بھی بری الذمہ نہیں ہو سکتے جو اس قسم کے لفنگوں غنڈوں اور شوہدوں تک سے اپنی مذہبی حکمرانی کے لئے تعاون حاصل کرنے میں ذرہ برابر بھی ندامت محسوس نہیں کرتے۔

جلوس کے بعد بعض مذہبی لیڈروں کے بیانات بعد از مرگ واویلا کے طور پر ان مظاہروں کی مذمت میں مختلف اخبارات میں چھپے۔ لیکن ان میں سے اکثر بیانات انہی لوگوں کے تھے جو اس سے قبل نہایت جلی سرخیوں میں اس جلوس کو "نہایت دھوم دھام" سے منانے کے متعلق انہی اخبارات میں اپنے بیانات چھپوا چکے تھے۔ بعد کے بیانات کے متعلق ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ؎

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

جو بدتمیزی اور شوہدہ پنا اس سال ہوا، یہ سب کچھ گذشتہ چند سالوں سے بھی دیکھنے اور سننے میں آرہا ہے، ہاں اس سال ذرا پہلے سے کچھ زیادہ ہوگیا۔ جب معاملہ یہ تھا تو اخبارات میں جلی سرخیوں سے کیوں اس کو "دھوم دھام" سے منانے کی ترغیب دی جاتی رہی ہے؟

ہم دینی نقطۂ نظر سے اس جلوس کے جواز اور عدم جواز پر بحث نہیں کرنا چاہتے، لیکن ملکی اور قومی نقطۂ نظر سے بھی اگر دیکھا جائے تو اس وقت جبکہ پوری قوم سامراجیت کے خلاف نبرد آزما ہے، ملک کو دفاع کے لئے ایک ایک کوٹی کی ضرورت ہے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کے بھارتی حملہ کے باعث ہمارے کئی لاکھ بھائی مہاجر خانے کے لئے ایک معمولی سی کٹیا تک کے محتاج ہیں، لاکھ سو کے قریب مساجد بھارتی جارحیت کی تباہ کاریوں کی پوری قوم سے فریاد کر رہی ہیں، زمین کی ہریالی تک بھارتی ظلم و تشدد کی نوحہ کناں ہے، کئی ہزار بیوائیں اور یتیم بچے ہماری امداد کے طالب ہیں اور ہزارہا عصائے پیری سے محروم ہونے والے بوڑھے باپ حسرت و استعانت کی نگاہوں سے ہماری طرف دیکھ رہے ہیں، ہمیں کہاں زیب دیتا ہے، کہ ہم لاکھوں روپیہ صرف بجلی کے قمقموں پر صرف کریں۔ ہزارہا روپیہ فحش اور بیہودہ ریکارڈنگ اور بھنڈیوں اور محرابوں پر لگا دیں اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے لوگوں پر رعب ڈال کر اور ان کی تذلیل و توہین کر کے ان سے چندہ حاصل کریں اور جو نہ دے اس سے دشمنی کی نیو ڈال لیں اور اسے بڑے بڑے اقدامات سے نوازیں۔

شکر ہے کہ سید خلیل قادری خطیب مسجد وزیر خاں اور ان کی جماعت کے قریباً ایک درجن سے زائد علماء نے اپنے اخباری بیانات میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں اس قسم کے مظاہرے ہوتے ہیں تو اس جلوس کو بند کر کے اس کے بجائے محل جماعتی سیرت کانفرنسیں ہو جایا کریں جن میں ہر جماعت بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی عقیدت کے گلدستے پیش کر سکے۔

علماء دیوبند نے جو بات آج سے تیس چالیس سال قبل جب اس جلوس کی ابتداء ہو رہی تھی کہی تھی خود جلوس ایجاد کرنے والوں نے بھی آج وہی بات کہی ہے۔ دیوبندی علماء اپنی چشم بصیرت سے چالیس سال قبل ان خرافات اور بدتمیزیوں کو دیکھ رہے تھے اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ شریعت کا خلاف کر کے جو کام بھی کیا جائے گا اس کی ابتداء اگرچہ بظاہر کتنی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو، لیکن انجام کبھی بھی اچھا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آج وہی لوگ اس کا انجام دیکھ کر اس کو خود بند کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں جنہوں نے اپنی ذاتی منفعتوں کے حصول اور جھوٹی وجاہتوں کے تحفظ کی خاطر اس کو ایجاد کر کے احداث فی الدین کا ارتکاب کیا تھا۔ لیکن ہم اب بھی ان کی اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں اور انہیں اس بارہ میں کلی تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان اخلاق باختہ مظاہروں اور خرافات کے باعث قانونی طور پر اس جلوس کو بند کر دے اور اس کے بجائے اس مبارک موقع پر ہر شہر میں کل جماعتی سیرت کانفرنسیں منعقد کرنے کا انتظام کرے تاکہ قوم کے نوجوانوں کے اندر صحیح اسلامی اخلاق پیدا کئے جا سکیں۔

## ممتاز آباد ملتان میں امام باڑہ کی تعمیر اور مقامی حکام کا جانبدارانہ رویہ

ممتاز آباد کالونی ملتان جہاں اہلسنت کی خاصی اکثریت ہے اور اس کے مقابلہ میں شیعہ حضرات ایک نہایت قلیل تعداد میں رہتے ہیں، لیکن کچھ مقامی حکام کے پی بوتے پر انہوں نے اس علاقہ میں جہاں اردگرد کی ساری آبادی سنی ہے، ایک امام باڑہ تعمیر کرنا شروع کیا۔ وہ پلاٹ جس میں امام باڑہ کی تعمیر ہوئی وہ گورنمنٹ کی ملکیت ہے اور امام باڑہ بنانے والوں نے اس پر بالکل غیر قانونی قبضہ کیا اور دن رات ایک کر کے امام باڑہ تعمیر کر دیا۔

سنی حضرات نے مقامی حکام سے اس بارہ میں احتجاج کیا، لیکن چونکہ کمشنر ملتان ڈویژن اور ڈی آئی جی پولیس کو ان لوگوں سے ذاتی اور مذہبی ہمدردی تھی لہٰذا ان کے ماتحت افسران نے سنی مسلمانوں کے اس احتجاج پر کوئی توجہ نہ کی۔ بعد میں جب احتجاج زیادہ سخت ہوا تو ڈپٹی کمشنر ملتان نے اس کی تعمیر کو روک دیا اور اس پر دفعہ ۱۴۴ ض ف لگا دی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس امام باڑہ کو سیل کر کے مسلح پولیس گارد کی تحویل میں دے دیا جائے اور تاحکم ثانی کسی فرقے کا کوئی آدمی اس میں داخل نہ ہو — مقامی افسران نے جانبدارانہ سلوک کے تحت مسلح گارد تو اس پر متعین کر دی لیکن اس کو سیل نہ کیا اور ایک فرقے کے لوگوں کو اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کی پوری اجازت دے دی

بعد میں انجمن احناف ممتاز آباد کی معرفت یہ معاملہ صوبائی اسمبلی میں پیش ہوا، چنانچہ وزیر متعلقہ نے اپنے جوابات میں تسلیم کیا کہ :-

(۱) واقعی امام باڑہ ایک ایسی آبادی میں تعمیر

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

"راہرو"

# افکار و خیالات

## کالجی تعلیم کے نتائج

"چند روز قبل ناظم آباد کے ایک ہوٹل میں پولیس نے جب ایک مبینہ ملزم کی تلاش میں چھاپہ مارا تو ملزم تو نہ ملا البتہ ایک درجن سے زائد نوجوان لڑکیوں کو ہوٹل کے مختلف گوشوں سے پکڑا گیا جو کالج جانے کے بجائے مبینہ عاشقوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ طالبات کے ساتھ پکڑے جانے والے چند نوجوانوں نے پولیس افسران پر ان لڑکیوں کو اپنی بیویاں ظاہر کیا، اور بعض نے اپنی بہنیں، چچازاد بہنیں یا منگیتر بتایا۔ جن لڑکیوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں ایک کراچی کالج کی اور باقی اسلامیہ کالج کی طالبات ہیں۔ چند مقامی اسکولوں کی طالبات بھی ہیں"۔

جب نوجوان لڑکیاں بن سنور کر کالجوں میں جائیں اور وہاں رومانی لٹریچر اور رومانی ماحول میں رہیں تو اس کے اثرات و نتائج اس کے سوا اور کیا ہوں گے۔؟

"دانش فرنگ" تو دنیا بھر میں مشہور ہے۔ انگریز جانے کے بعد بھی اپنے اثرات اس طریقے سے چھوڑ گیا ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ گیا ہے۔ اس کو گئے ہوئے ۱۹ سال ہو گئے، مگر ہماری ہر شے میں فرنگیت بجائے کم ہونے کے زیادہ مولیٰ ہے۔ خصوصی طور پر لڑکیوں کی مخلوط اور غیر مخلوط کالجی تعلیم نے تو ساری قوم کی لٹیا ہی ڈبو دی ہے۔ ان کی اس کالجی تعلیم نے پوری قوم کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو بد اخلاقی اور بے حیائی کی راہ پر ڈال دیا ہے۔ چنانچہ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ کالجوں کے اردگرد غیر سماجی عناصر لڑکیوں کے چکر میں پھرا کرتے ہیں۔ جب کسی لڑکی سے ایسے نوجوان کی دوستی ہو جاتی ہے تو وہ اس لڑکی کو گناہ آلود زندگی گذارنے پر مجبور کرتا ہے اور اس طرح معاشرہ بگڑتا چلا جا رہا ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ حال ہی میں چکلوں پر چھاپے مارنے کے بعد جو عصمت فروش لڑکیاں برآمد کی گئی تھیں۔ ان میں بھی ایسی ہی طالبات کی اکثریت تھی۔

اس طرح کی دلخراش داستانیں آئے روز اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں اسکول یا کالج کی طالبہ یا کھاتے پیتے گھرانے کی کوئی صاحبزادی فلمی ہیروئن بننے کے شوق میں گھر کی دہلیز سے نکلی اور فلموں کی منڈی میں ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گئی جنہوں نے پہلے نقد کی اور زیورات پر ہاتھ صاف کیا پھر اسے آم کی چوسی ہوئی گٹھلی کی طرح اچھال باہر پھینکا۔

جس طرح پوری قوم معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے دولت کی ہوس میں ہر سو راہ میں گھس رہی ہے اسی طرح قوم کی یہ بیٹیاں بھی عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے لئے ہر بے حیائی اور بد اخلاقی کی ذلیل سے ذلیل روش پر چلنے سے بھی نہیں چوکتیں، چنانچہ ایک ماں خود اپنی بیٹی کا واقعہ ان الفاظ میں بیان کرتی ہے کہ:-

"میری لڑکی کی عمر ساڑھے سترہ سال ہے اچھی خاصی قبول صورت ہوتے ہوئے بھی حد سے زیادہ میک اپ کرتی ہے۔ بچپن کے لاڈ پیار نے اسے نڈر بنا دیا ہے یہ عادت اسے قریباً پندرہ برس کی عمر میں پڑی۔ آج کل وہ ایف اے کی طالبہ ہے کالج میں آنے کے بعد اس کی حرکات کچھ مشکوک سی ہو گئی تھیں۔ کچھ عرصے سے میں نے اس کے جیب خرچ میں کمی کر دی، لیکن وہ پھر بھی قیمتی پوڈر اور کریم وغیرہ لاتی رہی۔ اس کی سہیلیاں بھی مجھے اچھی سوسائٹی کی معلوم نہیں ہوتیں۔ میں نے اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا شروع کی تو معلوم ہوا کہ میری لڑکی اور اس کی سہیلیاں روزانہ ایک ایسی جگہ جاتی ہیں جہاں پہنچے سے کچھ غنڈے موجود ہوتے ہیں۔ اب آپ خود سوچ لیں کہ کیا کچھ نہ ہوا ہوگا۔ بہت کوشش کی کہ لڑکی مان جائے، مگر اب پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے، وہ کسی طرح باز نہیں آتی"۔

(ماہنامہ ڈائجسٹ مئی ۱۹۶۶ء)

اس اخلاقی گراوٹ اور جنسی انارکی میں مبتلا قوم کی شہیر قوم کی حیا کا اخلاقی دیوالہ نکلنے کے مترادف ہے۔ ہماری کوشش کہ ارباب حل و عقد نرمی اصلاحات اور قومی ترقی کی طرح جنسی اصلاحات اور قومی حیا کی ترقی کے لئے بھی کچھ سوچیں۔

## ٹوسٹ ڈانس

"اس دفعہ عید میلاد النبیؐ کے جشن کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اس موقع پر جلوسوں میں صرف یہی نہیں کہ چھٹے بجا بجا کر فحش دھنوں میں نعتیں پڑھنے والی پارٹیاں پہلے سے زیادہ تھیں بلکہ بعض ٹولیوں نے ٹوسٹ ڈانس کیا اور جلوس کے تمام راستوں پر دل کھول کر غنڈہ گردی کی گئی، حتیٰ کہ جلوس دیکھنے والی خواتین پر پٹاخے چھوڑ کر ان سے چھیڑ چھاڑ کی گئی"۔

اللہ کا شکر ہے کہ معاملہ صرف ٹوسٹ ڈانس ہی تک رہا، بیلی ڈانس (BELLY DANCE) اور برہنہ رقص تک نہیں بڑھا، وگرنہ قوم اخلاقی لحاظ سے جس گڑھے میں چل رہی ہے معلوم نہیں اس کے نتیجہ میں برہنہ رقص بھی ہونے لگیں۔ پاکستان بننے کے بعد تو قوم کے نوجوان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اخلاق وغیرہ ہر چیز سے آزاد ہو گئے ہیں، اور آنکھوں میں شرم و حیا کی رمق تک باقی نہیں رہی۔

پھر بدعات کی اسی لئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت فرمائی ہے کیونکہ اس میں شیطانی اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔ جب ہر حکیم کے فعل میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے تو حکیم الحکماء جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال حکمت سے کیسے خالی ہو سکتے ہیں؟ اگر آئندہ سال بھی عید میلاد کا جلوس اسی دھوم دھام سے نکالا گیا تو کوئی عجب نہیں کہ بیلی ڈانس، چاچا جا کے ڈانس بھی شروع ہو جائیں۔

## خشک ناچ کی جماعت لندن میں

"فرنٹیئر کانسٹبلری کے خشک رقاصوں کی ایک جماعت ۸ جولائی کو پی آئی اے کے طیارہ سے لندن گئی ہے جو وہاں رائل ٹورنامنٹ لندن اور ایڈنبرا فیسٹیول میں رقص کا مظاہرہ کرے گی"۔

علامہ اقبال نے تو کہا تھا ؎

شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

مگر یہاں اس کے بالکل برعکس ؎

طاؤس و رباب اول شمشیر و سناں آخر

اندرون ملک تو خشک ناچوں اور بھنگڑوں سے دل نہیں بھرا اب بیرون ملک جماعتیں بھیجی جا رہی ہیں۔ باہر لوگوں کو بتایا جائے کہ پاکستان میں کس قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ کاش! سننے میں یہ آتا کہ اسی اسلامی جمہوریہ سے مبلغین اسلام کی جماعتیں لندن امریکہ، جرمنی اور یورپ کے دوسرے ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے جا رہی ہیں۔

## خاندانی منصوبہ بندی کا ردِ عمل

پچھلے دنوں تقریباً تمام اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ مشرقی پاکستان کے ضلع سلہٹ میں ایک عورت نے بیک وقت ۹ بچوں کو جنم دیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ یہ قدرت کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کا ردِ عمل ہے۔ اب خاندانی منصوبہ بندی والوں کو چاہیئے کہ یورپین کمپنیوں کو ایسی گولیاں بنانے کے آرڈر بھی دیں جو ایک وقت میں ایک سے زائد بچوں کی پیدائش میں مانع ہوں۔

### قاضی احسان احمد صاحب کی صحتیابی کیلئے دعا

قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی عرصہ سے بیمار ہیں حالیہ اطلاع کے مطابق آپ کو آواز کی شکایت بھی پیدا ہو گئی ہے۔ جملہ احباب قاضی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب علی احمد رفعت

# انفرادی اور اجتماعی پاکیزگی

انفرادی اور اجتماعی زندگی میں طہارت اور پاکیزگی کی جس قدر تلقین اسلام نے کی ہے کسی اور مذہب یا معاشرہ نے نہیں کی۔ ہر نماز سے پہلے وضو لازم ہے اور وضو سے وہ تمام اعضائے بدن اچھی طرح دھل جاتے ہیں جن کے گرد و غبار یا کثافت و غلاظت میں لت پت ہونے کا امکان ہے۔ بعض ماہرین طب نے تو یہاں تک کہا کہ طبی نقطہ نظر سے وضو سے پورے جسم پر وہی اثرات مرتب ہوتے ہیں جو مکمل غسل سے ہوتے ہیں۔ اگر کسی سبب سے جسم ناپاک ہو جائے۔ تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ کپڑوں کی صفائی کی اس حد تک تاکید کی گئی ہے کہ اگر لباس پر غلاظت کے چھینٹے پڑ جائیں تو اسے پاک کرنا لازم ہو جاتا ہے، خواہ بظاہر وہ صاف ستھرا ہی نظر کیوں نہ آئے۔ دن میں پانچ وقت نماز سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے۔ نیز بھی اور معاشرتی اجتماعات و مجالس میں جانے سے قبل مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے۔ مختصر یہ کہ وجوب اور مستحبات کے ذریعہ اسلام نے صفائی کی اس قدر تلقین کی ہے کہ اس کی مثال قدیم و جدید دنیا کے مہذب ترین معاشروں میں بھی نہیں ملتی۔

خود وضو اور غسل کے لئے ایسے ضوابط مرتب کئے گئے ہیں جو پاکیزگی اور طہارت کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہیں۔ مثلاً اگر کثافت کے باعث پانی کا رنگ یا ذائقہ بدل چکا ہو، اس میں بدبو پیدا ہو گئی ہو یا پانی کا کھلا ہوا ذخیرہ اس قدر کم ہو کہ ذرا سی آلائش سے اس کے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہو تو اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔

عبادات سے پہلے وضو اور صاف ستھرے لباس کے لوازم اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ قلب و ذہن کی تطہیر سے پہلے جسم و لباس کی صفائی ضروری ہے۔ جب تک انسان کا جسم اور لباس آلائشوں سے پاک نہ ہو، اس کے قلب و ذہن میں پاکیزہ خیالات و تصورات جاگزین نہیں ہو سکتے۔ گویا معبود حقیقی کے سامنے جبین نیاز خم کرنے اور اس سے ذہنی و قلبی قرب حاصل کرنے کی سعادت کے لئے جسمانی صفائی اور طہارت کی تکمیل شرط اولیٰ ہے۔ صوفیائے کرام نے "سلوک" کی منازل میں جن نسبتوں کا حوالہ دیا ہے۔ ان میں ایک نسبت کو "انوار طہارت" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ وہ نسبت ہے جس کی بدولت سالک سرور و محبت کی بے پایاں لذتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ جب جسمانی طہارت اس کی عادت بن جاتی ہے اور باطن میں ذہن و خیال کی پاکیزگی بھی شامل ہو جاتی ہے تو اس پر کیف و سرور کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہی کیفیت اسے سلوک کے مراحل و منازل طے کرنے میں مدد دیتی ہے اور بالآخر قرب الٰہی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ تصوف پر اپنی مشہور کتاب "ہمعات" میں نسبت "انوار طہارت" کے متعلق رقمطراز ہے:۔

"اس نسبت کی حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص غسل کرتا ہے اور اپنے بدن سے ناپاکی دور کرتا ہے اور خوشبو لگاتا ہے تو اسے اپنے اندر ایک خاص قسم کا سرور و انس محسوس ہوتا ہے۔ جب یہ شخص بار بار اس کیفیت سے بہرہ ور ہوتا ہے تو اس شخص کا نفس اس کیفیت کو بطور ایک ملکہ کے اپنا لیتا ہے اور یہ کیفیت اس کے لئے ایک مستقل خصوصیت بن جاتی ہے۔ عارف اس کیفیت کو پہچانتا اور لذت اندوز ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے برعکس جب وہ ناپاک ہوتا ہے یا اس کا بدن اور اس کے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں تو اس کی وجہ سے اس شخص کو انقباض اور وحشت ہوتی ہے اور اس کے دل میں قلق اور انتشار و پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے دماغ میں طرح طرح کے تشویشناک خیالات اٹھتے ہیں، لیکن جونہی وہ اعمال طہارت بجا لاتا ہے تو خود بخود ہی اس پر وہی سرور و انس کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے"۔

آگے چل کر حضرت حکیم الامت دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

"کہ اس طرح سالک کا میلان طہارت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور وہ طہارت کا زیادہ اہتمام کرتا ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"جہاں سالک اپنے اندر طہارت کا یہ ملکہ پیدا کر لے تو اس کے سامنے حقیقت ملائکہ اور ان کے انس و سرور کی طرف ایک وسیع راہ کھلتی ہے اور وہ برف ٹھنڈک اور راحت کا ایک دریائے بیکراں مشاہدہ کرتا ہے"۔

حاصل کلام یہ کہ شریعت حقہ نے پاکیزگی و طہارت کے جو روابط مرتب کئے ہیں وہ دنیائے تصوف میں بھی ذات باری تعالیٰ کے قرب کی طرف سالک کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مسلمان کی زندگی میں جسمانی طہارت و صفائی کی اہمیت کے حق میں اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ممکن ہی نہیں۔ معاشرہ میں اجتماعی طہارت انفرادی صفائی اور پاکیزگی سے مربوط ہوتی ہے۔ فلسفہ اجتماع و تمدن کا مسلمہ اصول یہ ہے کہ افراد جس قسم کی سیرت کے حامل ہوں گے، قوم کی مجموعی سیرت بھی اسی نوع کی ہوگی۔ افراد کا کردار و عمل قوم کے اجتماعی کردار میں منعکس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انفرادی طہارت و پاکیزگی کو اہم قرار دیا۔ اگر کسی قوم کے افراد پاکیزہ خیال و پاکیزہ لباس ہیں تو پوری قوم صفائی پسند ہوگی۔ جو شخص اپنے جسم اور لباس کو صاف ستھرا رکھے گا وہ اپنے ماحول کو بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک رکھنے کی کوشش کرے گا۔ غلیظ ماحول میں اس کے لئے سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔

جہاں تک اجتماعی صفائی کا تعلق ہے اسلام نے اسے بھی انفرادی صفائی کے برابر اہمیت دی ہے سایہ دار درختوں، راستوں، تالابوں، جوہڑوں اور فصلخانوں میں پیشاب کرنے کو سخت منع فرمایا، جو لوگ پیشاب کی نجاست سے احتراز نہیں برتتے۔ اور اس میں کوتاہی کرتے ہیں۔ انہیں عذاب قبر کی خبر سنائی گئی۔ گلی کوچوں میں کوڑا کرکٹ پھینکنا تو درکنار راستوں میں اتفاقیہ پڑے ہوئے کنکر اور پتھر ہٹانے کو کار خیر اور عمل صالح قرار دیا گیا اور آخرت میں اس عمل کے ثواب کی نوید سنائی گئی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## حکومت سے منتخدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔

۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بے حیائی نہ پھیلائی جائے۔

۴۔ اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں

۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔

۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔

۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔

۸۔ ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔

۹۔ مرزائیت اور پردہ بزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے

۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ احیاء العلوم مامون کانجن

# مقادیر زکوٰۃ پر اعتراضات کے جوابات

(قسط اوّل)

"مشرق" کے کالموں میں شرح زکوٰۃ میں اضافہ کی جس بحث کا آغاز ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے مراسلہ سے ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں ۲۶ جون کے مشرق میں جناب رفیع اللہ صاحب کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے، جس میں موصوف نے ڈاکٹر صاحب کی تائید میں بزعم خود کچھ مزید "دلائل" اہل علم حضرات کے غور و فکر کیلئے فراہم کئے ہیں۔ چونکہ موصوف فہم و بصیرت اور قوت اجتہاد میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن سے بھی چند قدم آگے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا، کہ ان کے دلائل کو واقعات کی کسوٹی پر پرکھا جائے

## موضوع بحث کی تعیین

موضوع بحث یہ تھا کہ مختلف اموال زکوٰۃ کی جو شرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور حدیث و فقہ کے ذخیرہ میں قرناً بعد قرن پے در پے نقل ہوتی چلی آ رہی ہے اور امت کا ہر پچھلا طبقہ پہلے طبقہ سے اس امانت کو بلا کم و کاست قبول کرتا رہا ہے۔ کیا آج چودہ سال بعد اس میں ترمیم و تنسیخ کا عمل جراحی ممکن ہے؟ کیا زکوٰۃ کی منقولہ مقادیر میں ردو بدل جائز ہے؟ مثلاً سونے چاندی کی شرح ۲½ فیصد، اموال تجارت کے لئے ۲½ فیصد، پیداوار کے لئے دس یا بیس فیصد، اونٹ گائے، بکری کے لئے خاص مقدار جو آنحضرت صلی اللہ نے متعین فرما دی ہے۔ اس میں کمی بیشی صحیح ہے یا غلط؟

لیکن ہمارے مقالہ نگار جناب رفیع اللہ صاحب کے علم و فہم کی داد دیجئے کہ وہ ابھی تک موضوع بحث کو نہیں سمجھ پائے، ان کا خیال ہے کہ بحث شاید صرف اڑھائی فیصد میں ہو رہی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"اب مسئلہ یہ ہے کہ آیا زکوٰۃ کی اڑھائی فیصد شرح یا مقدار قطعی شرعی حکم ہے اور کیا اس میں کمی بیشی خلاف اسلام ہوگی"۔

موصوف کی خدمت میں اس کے سوا اور کیا عرض کیا جا سکتا ہے کہ وہ از راہ کرم موضوع بحث کو سمجھیں پھر دلائل کی فراہمی کا شوق فرمائیں۔ بحث اڑھائی فیصد کی نہیں بلکہ بحث ان مختلف مقادیر کی ہے جو چودہ صدیوں میں بغیر کسی شک و شبہ کے محفوظ ہیں۔ بلاشک نقدی اور مال تجارت کی زکوٰۃ ۲½ فیصد ہے، لیکن یہ تصور پیش کرنا نادانی ہے کہ ہر مال کی زکوٰۃ ۲½ فیصد ہے، اسی غلط مفروضہ کا نتیجہ ہے کہ آگے چل کر موصوف نے تمام زور قلم اس پر صرف کر دیا کہ دیکھو اونٹ، گائے، بکری کی زکوٰۃ ۲½ فیصد نہیں بنتی۔ پیداوار کی زکوٰۃ یہ نہیں، لہٰذا ۲½ فیصد کا دعویٰ غلط ہے۔

موضوع متعین کرنے کے بعد اب موصوف استدلال میں عجیب و غریب انکشافات فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:-

"صحابہؓ کے زمانہ میں ہمیں ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے تعین میں بھی اختلاف رہا ہے اور تبدیلی بھی ہوتی رہی ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے"۔

جن مقادیر کا اوپر تذکرہ کر چکا ہوں، انہیں سامنے رکھ کر موصوف واقعات نہیں بلکہ صرف ایک صحیح واقعہ کا حوالہ بھی پیش کر سکیں تو یہ ایک بڑا عملی کام ہوگا اور ہم سب ان کے ممنون ہوں گے۔ لیکن اگر وہ "جن کی تفصیل حسب ذیل ہے" ہی پر قناعت کرتے ہوئے امت کے اجماعی عقیدہ کو کھلونا بنانا چاہتے ہوں تو اس سے بڑھ کر خوش فہمی کی عمدہ مثال کیا پیش کی جا سکتی ہے۔ اب تفصیل سنیئے ارشاد ہوتا ہے:-

"حضور کی ایک صحیح حدیث کے مطابق تو یہ ہے کہ زکوٰۃ کی شرح تو اونٹوں اور دوسری چیزوں کے لئے ہے جہاں تک نقدی یا سونے کا تعلق ہے وہ سب کی سب زکوٰۃ ہے۔

(بحوالہ احکام القرآن ابوبکر جصاص جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

موصوف نے یہاں جس حدیث کے حوالہ سے کمیونزم کے نظریۂ اشتراکیت کو اسلام کے سر مڑھنے کی کوشش فرمائی ہے، نہ اس کی سند ذکر کی، نہ متن کو چھوا اور نہ اس کے ترجمہ ہی کی زحمت گوارا فرمائی۔ لیکن صحیح حدیث کا فتویٰ صادر فرما دیا۔ لطف یہ کہ امام ابوبکر جصاص نے اس پر جو تبصرہ فرمایا، نشۂ اجتہاد میں آپ اسے بھی ہضم کر گئے۔ اس لئے موصوف کی علمی دیانت کی وضاحت کے لئے یہاں وہ حدیث معہ تبصرہ کے نقل کی جاتی ہے۔

روی موسیٰ بن عبیدۃ قال حدثنی عمران بن ابی انس عن مالک بن اوس بن الحدثان عن ابی ذرؓ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الابل صدقتها من جمع دیناراً او درهماً او تبراً او فضة لا یعده یفریم ولا ینفقه فی سبیل اللہ فهی کیّ یکوی لها یوم القیامة، قال قلت انظر ما یجیئ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان هذه الاموال قد فشت فی الناس فقال اما تقرأ القرآن (والذین یکنزون الذهب والفضة الآیه

موسیٰ بن عبیدہ نے روایت کیا ہے کہ مجھ سے عمران بن ابی انس نے بیان کیا انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اونٹوں میں ان کا صدقہ (واجب ہے) اور جس نے دینار درہم یا سونا چاندی جمع کیا، نہ تو قرضخواہ کے لئے اسے تیار رکھتا ہے اور نہ اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے پس وہ داغ ہے جس کے ساتھ قیامت کے دن اسے داغا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے غور و فکر سے روایت کیجئے (کہیں اس میں فروگذاشت نہ ہونے پائے) کیونکہ یہ مال لوگوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں (اور کسی نے تمام مال خرچ کرنے کا فتویٰ نہیں دیا) اس پر آپ نے فرمایا۔ کیا تم قرآن پاک نہیں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ سونے چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

پوری حدیث آپ کے سامنے ہے جس میں موسیٰ بن عبیدہ سے نیچے کا سلسلہ سند موصوف کے ماخذ میں بھی مذکور نہیں نہ اس میں اس کے صحیح ہونے کا ادنیٰ اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس صورت میں موصوف کا اسے حدیث صحیح قرار دینا محض رجماً بالغیب نہیں تو اور کیا ہے؟ بلکہ اس کے برعکس امام ابوبکر جصاصؒ بظاہر اس کے سنت متواترہ اور اجماع امت کے خلاف ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

قال ابوبکر قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنقل المستفیض ایجابه فی مائتی درهم خمسة دراهم وفی عشرین دیناراً نصف دینار کما اوجب فی فرائض المواشی ولم یوجب الکل فلو کان اخراج الکل واجباً من الذهب والفضة لما کان للتقدیر وجه وایضاً فقد کان

فی الصحابة قوم ذو یسار ظاهر واموال جمة مثل عثمان وعبد الرحمان بن عوف وعلم النبی صلی الله علیه وسلم ذالک منهم فلم یامرهم باخراج الجمیع فثبت ان اخراج الجمیع من الذهب والفضة غیر واجب وان المفروض اخراجه هو الزکوٰة الا ان تحدث امور توجب المواساة والاعطاء

(احکام القرآن ص۱۳۱ جلد ۳)

امام ابوبکر جصاص فرماتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواشی کے صدقات کی تعیین مقدار واجب فرمائی ہے۔ اسی طرح آپ سے دو سو درہم چاندی میں ۵ درہم اور ۲۰ مثقال سونے میں ½ مثقال کی تعیین بھی نقل متواتر سے ثابت ہے اور یہ کہ آپ نے کل واجب نہیں فرمایا۔ اب اگر کل سونے یا چاندی کا خرچ کرنا ہی واجب ہوتا تو ایک خاص مقدار مقرر فرمانے کا کیا مطلب ہو سکتا تھا۔ پھر یہ بھی ہے کہ صحابہؓ کرام میں خاصی تعداد اچھے خاصے مالداروں کی بھی تھی۔ جن میں حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمان بن عوف کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی مالداری کا علم بھی تھا لیکن آپ نے ان کو تمام مال خرچ کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔ اس سے واضح ہوا کہ تمام سونے چاندی کا خرچ کرنا واجب نہیں اور یہ کہ صرف زکوٰۃ کی مقدار (۲½) خرچ کرنا واجب ہے۔ الا یہ کہ کوئی حالت پیش آجائے۔ جس میں خرچ کرنا ضروری ہو جائے تو دوسری بات ہے۔

اس کے بعد امام موصوف نے اس پر کئی شواہد پیش فرمائے ہیں جو اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ امام ابوبکر جصاصؒ کا یہ بیان بھی جناب رفیع اللہ صاحب کی نظر سے گذرا ہوگا، لیکن موصوف ان تمام امور کو نظر انداز کرتے ہوئے کتنی سادگی سے فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ اس کی (حدیث مذکور کی) مخالفت میں کوئی حدیث نہیں"

کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے ایک مبہم حدیث کی نقل میں تو امام جصاصؒ پر اعتماد کر لیا لیکن اسی کے بالکل متصل امام موصوف نے اس کے خلاف سنت متواترہ اور اجماع کا حوالہ دیتے ہوئے متعدد احادیث نقل کیں تو آپ ان سب کو گول کر گئے کیا اسے علمی تحقیق کا نام دیا جائے گا۔ آپ نے کئی جگہ بلا سوچے سمجھے حجۃ اللہ کے حوالے بھی دیئے ہیں جناب کی مزید بصیرت کے لئے حجۃ اللہ کا حوالہ بھی حاضر ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

ثم مست الحاجة الی تعیین مقادیر الزکوٰة، اذ لولا التقدیر لفرط المفرط والاعتدی المعتدی

(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ ص۳۹)

پھر یہ بھی ناگزیر تھا کہ شارع علیہ السلام کی طرف سے مقادیر زکوٰۃ کو متعین کر دیا جائے۔ اس لئے کہ اگر ایک مقدار خاص معین نہ کی جاتی تو ظالم ظلم پر اتر آتے اور نکلنے والے حد سے نکل جاتے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

قد استفاض من روایة ابی بکر الصدیقؓ وعمر بن الخطابؓ وعلیؓ بن ابی طالب وابن مسعودؓ وعمرؓ بن حزم وغیرهم رضی الله عنهم بل صار متواترا بین المسلمین ان زکوٰة الابل الخ (ایضاً صفحہ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت عمرؓ بن حزم وغیرہم رضی اللہ عنہم کی روایت حد شہرت کو پہنچی ہوئی ہے بلکہ مسلمانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ (اس کے بعد اونٹوں کی معروف زکوٰۃ مذکور ہے)

وقد استفاض من روایتهم ایضا فی زکوٰة الغنم الخ واستفاض ایضا ان زکوٰة الرقة ربع العشر فان لم یکن الا تسعین وصائة فلیس فیهما شیء والذهب محمول علی الفضة۔ (ایضاً صفحہ ۴۴)

اور ان ہی حضرات کی روایت بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں بھی متواتر ہے۔ اور یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ چاندی کی زکوٰۃ ۲½ فیصدی ہے۔ پھر اگر ۱۹۰ درہم ہوں تو ان میں کچھ واجب نہیں ہوگا۔ اور سونے کا حکم بھی چاندی ہی کا ہے۔

تعجب ہے کہ امام جصاصؒ اور امام ولی اللہ دہلویؒ مقادیر زکوٰۃ کو قطعی متواتر اور خلفائے راشدینؓ کی مشہور روایات سے ثابت شدہ بتلاتے ہیں اور محترم رفیع اللہ صاحب احکام القرآن اور حجۃ اللہ کے حوالے دے دے کر لوگوں کو یہ بتلاتے ہیں کہ خلفاء راشدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر فرمودہ مقادیر میں ترمیم کر لیا کرتے تھے۔ ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

شاہ ولی اللہ صاحب مقدار زکوٰۃ میں رد و بدل کرنے والوں کو ظالم اور معتدی (حد سے نکلنے والے) قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے کرم فرما اس ظلم و اعتداء کو حضرات خلفاء راشدین کی طرف منسوب کرنا علمی تحقیق تصور کرتے ہیں۔ بہرحال اول تو ان کی نقل کردہ روایت کا سند کے اعتبار سے حال معلوم نہیں۔ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ اور اجماع امت کے یہ خلاف ہے۔ اس لئے اصول کے قاعدہ سے جو عقلی قاعدہ بھی ہے، خود اس روایت میں تو تاویل کی جائے گی، لیکن اس کو بلا فہم و تدبر سامنے رکھ کر سنت متواترہ امت کے اجماعی عقیدہ کو ٹھکرا دینا عقلاً و نقلاً کوئی وجہ جواز نہیں رکھتا۔ فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله ان بیرونی امور سے قطع نظر اگر اس روایت کے الفاظ پر ہی غور کر لیا جاتا تو شاید استدلال اور جواب کی ضرورت نہ ہوتی۔ روایت کا ظاہری مفہوم بلاشبہ یہی نظر آتا ہے کہ سونا چاندی حوائج ضروریہ کے لئے ہے یا انفاق فی سبیل اللہ کے لئے اس لئے جو مال زائد از حاجت ہوگا اس کا صرف کرنا ضروری ہوگا۔ اور یہی حضرت ابوذرؓ کا مذہب بھی تھا۔ لیکن اسی روایت میں یہ بھی بیان ہوا کہ راوی حدیث اسے ظاہری معنی پر حمل کرنے سے حضرت ابوذرؓ کو باز رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ لوگوں میں ان اموال کی کثرت ہے، چنانچہ قریب قریب سبھی مسلمان حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں اس قدر متمول ہو چکے ہیں کہ ان پر زکوٰۃ فرض ہو سکتی ہے۔ پس اگر یہ روایت اپنے ظاہری معنی ہی کے اعتبار سے مراد ہوتی تو آخر یہ کیونکر ممکن ہوا کہ تمام صحابہؓ اس حدیث کو بھول گئے۔ میں پوچھتا ہوں کہ راوی کے الفاظ

انظر ما یجیئ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فان هذه الاموال قد فشت فی الناس۔

دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے غور و فکر کے بعد روایت کرو (کہیں کوئی فروگذاشت نہ ہونے پائے) کیونکہ یہ اموال عام طور پر لوگوں میں پائے جاتے ہیں (کل مال خرچ کرنے کا فتویٰ آج تک کسی نے نہیں دیا) کا مطلب اس کے سوا اور ہو بھی کیا سکتا ہے، الغرض راوی کے اس معقول سوال پر حضرت ابوذرؓ نے اس کی تائید میں قرآن مجید کی آیت پیش فرمائی۔ والذین یکنزون الذهب والفضة الخ جس کا حاصل یہ ہوا کہ خود حضرت ابوذرؓ کے نزدیک بھی حدیث کا مفہوم قریب قریب وہی ہے جو اس آیت کا مفہوم ہے۔


## ضرورت حافظ

مدرسہ سراج العلوم چک ۴۱۶ ج ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور کے لئے ایک تجربہ کار حافظ کی ضرورت ہے قاری کو ترجیح دی جائیگی

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں

(مولانا) صالح محمد صاحب) مدرس مدرسہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک ۱ سرگودھا

مسٹر غلام احمد پرویز گورنمنٹ آف انڈیا پریس میں ایک کلرک کی حیثیت سے ملازم ہوا اور ترقی کرتے کرتے آفس سپرنٹنڈنٹ ہو گیا۔ انہی دنوں اس کو مضمون نگاری کا شوق چرایا اور اس نے "طلوع اسلام" ماہنامہ میں جو سید نذیر نیازی کی ادارت و نگرانی میں نکلتا تھا، اپنے مضامین شائع کروانے شروع کر دیئے اس وقت اس کے معتقدات وہی تھے جو جمہور امت کے ہیں۔ اسی زمانہ میں وہ نیاز فتحپوری کی تحریروں سے متاثر ہو کر اس کے مسلک کا ہمنوا بن گیا۔ نیاز کا مسلک مولوی اور ملا کی آڑ میں اسلام پر پھبتیاں کسنا اور دینی اقدار کی ہنسی اڑانا تھا۔ چنانچہ پرویز صاحب نے بھی مغرب زدہ حضرات کی نگاہ میں مقبول بننے کے لئے نیاز فتحپوری کی تحریروں کی نقل اتارنی شروع کر دی۔ علمائے کرام اور دینی اقدار کو اپنی تضحیک کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ غرضیکہ یہاں سے پرویز کی ملحدانہ زندگی کا آغاز ہوا۔

پاکستان بننے کے بعد وہ یہاں آ گیا اور یہاں آ کر اس نے انکار حدیث اور اپنے ملحدانہ افکار کی تبلیغ خوب کھل کر شروع کر دی۔ اس وقت کے بعض ارباب حکومت کو بھی جو اسلام کے نام سے بدکتے تھے، ایسے شخص کی ضرورت تھی۔ اس وجہ سے انہوں نے دامے درمے اس کی مدد کی۔ اور اس طرح پرویز نے قرآن حکیم کی تفسیر کے پردے میں ایک ایسے مکتبۂ فکر کی بنیاد ڈالی جس کا قرآن اور اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔

مسٹر غلام محمد سابق گورنر جنرل پاکستان کے زمانہ میں نظام ربوبیت کے اس داعی پرویز نے صرف اس کی خوشامد کے لئے مرکز ملت کے منصب کو تراشا اور اس کو ملک غلام محمد کی ذات اور حکومت سے نسبت دی گئی۔ آخر جس کی اتنی چاپلوسی اور خوشامد کی جائے اس کو بھی کچھ نہ کچھ احساس پاسداری ہو ہی جاتا ہے۔ چنانچہ اس چاپلوسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ماہنامہ "طلوع اسلام" جو کہ اپنی مالی مشکلات کی وجہ سے بند ہونے والا تھا، چند ہی روز میں اس کے مالی حالات میں ایسا انقلاب آیا کہ وہ ہفتہ وار ہو گیا۔ وہ روپیہ کہاں سے آیا؟ اس کی حقیقت یا تو پرویز صاحب جان سکتے ہیں اور یا غلام محمد صاحب کی حکومت۔ ہم اس کی تفصیلات میں الجھنا نہیں چاہتے لیکن اتنا ضرور کہتے ہیں کہ اس وقت سے مسٹر پرویز کی مالی پوزیشن بہت مضبوط ہو گئی ہوئی ہے۔

پرویزی نظریات اور دعوت فکر سراسر تحریف دین پر مبنی ہیں۔ اسلام ایک سیدھا سادہ دین فطرت ہے اس کے احکام میں کوئی ابہام اور پیچیدگی نہیں نہ کوئی تضاد اور فلسفیانہ الجھاؤ ہے۔ لیکن پرویز کے انداز دعوت نے اس کو ژند و پاژند بنا کر رکھ دیا ہے اور ان افکار و نظریات کو پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی قرآنی دعوت نہیں بلکہ قرآن حکیم سے سراسر مذاق اور استہزاء ہے

پرویز نے اپنی نام نہاد قرآنی دعوت میں ایک اصطلاح "نظام ربوبیت" کو بھی وضع کی ہوئی ہے۔ جس کی شرح میں اپنے نامۂ اعمال کی طرح سینکڑوں صفحات سیاہ کر دیئے گئے ہیں۔ اس نظام ربوبیت کے ڈانڈے مغرب کے امپریلزم اور روس کی اشتراکیت سے ملتے ہیں اور اس کی دعوت امریکہ و روس کے مانگے تانگے فکر و خیال سے سجائی گئی ہے۔

## اساسات دین میں کتر و بیونت

خلافت راشدہ کے بعد دین میں جب بھی کسی فتنہ نے سر نکالا تو اس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین کو اپنی تنقید کا ہدف بنایا۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے راستے پر چلتے ہوئے کسی کے ایمان میں رخنہ اندازی پیدا ہی نہیں کی جا سکتی۔ رافضی ہوں یا پرویزی، مودودی ہوں یا معتزلی، سب نے اپنے مشنوں کو چلانے کے لئے سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور سلف صالحین پر سے امت کے اعتماد کو اٹھانا چاہا۔ چنانچہ پرویز نے اساسات دین پر تیشہ زنی کرنے اور دین کے ارکان کی فرضیت کا احساس مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے سے قبل سلف صالحین پر ان الفاظ میں الزام تراشی شروع کی کہ:۔

"..... لیکن اس تیرہ سو سال میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانہ کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے، اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل قرآن کا مذہب ہو تو ہو۔ قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں....."

(سلیم کے نام پندرھواں خط ص ۲۵۱، ۲۵۲)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سلف کے بارہ اس کا ذہن کس قدر خراب ہے اور جن لوگوں نے ہمیں دولت ایمان سے سرفراز فرمایا، ان کو یہودیت، نصرانیت، بت پرستی اور کواکب پرستی وغیرہ کا پرچارک کہہ رہا ہے۔ کیونکہ زمانہ قبل قرآن کا مذہب یا تو یہودیت تھا یا نصرانیت یا بت پرستی اور کواکب پرستی۔ پھر اس سینہ زوری اور جرأت سے کہنا:۔

"..... وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل قرآن کا ہو تو ہو قرآنی سے اس کا کوئی واسطہ نہیں" — دین میں فتنہ پیدا کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ نظام ربوبیت

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# پرویزی دعوت

کے اس علمبردار اور محرف قرآن نے زمانہ ماضی اور زمانہ حال کے علماء کرام پر بھی وہ پھبتیاں کسیں اور وہ طنزیہ فقرات چست کئے ہیں کہ پڑھتے ہوئے طبیعت میں اس کے خلاف نفرت کے جذبات خود بخود ابھرنے لگتے ہیں۔

## قرآنی الفاظ کے غلط معانی اور تفسیر

اب مسٹر پرویز، جو اپنے آپ کو موجودہ زمانے کا سب سے بڑا مفسر اور قرآنی مترجم سمجھتے ہیں کے تفسیری نمونے ملاحظہ فرمائیں، جو اس نے اپنی ضخیم اور موٹی موٹی کتابوں میں بیان کئے ہیں

## لفظ "اللہ" کی غلط تفسیر

قرآن پاک میں کئی جگہ لفظ "اللہ" کی ہے۔ چودہ سو سال میں ہر عالم اور غیر عالم بلکہ ہر مسلمان اور غیر مسلم نے اس کا ترجمہ "اللہ" ہی کیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے متعصب اور مستشرقین نے "اللہ" سے "اللہ" ہی مراد لیا ہے۔ لیکن چودہ سو سال کے بعد پوری امت مسلمہ کے برعکس مسٹر پرویز نے "اللہ" کا جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ پڑھنے کے قابل ہے:۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ

"اللہ کا نظام رزق دینے والا اور بڑی قوتوں والا ہے"۔ (قرآنی نظام ربوبیت ص ۱۸۰)

اس آیت کریمہ میں "اللہ" کا ترجمہ "اللہ کا نظام" کیا گیا ہے۔

(۲) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

"انہوں نے قانون خداوندی سے موافقت پیدا کر لی اور وہ قانون ان کا رفیق و یاور بن گیا"۔ (قرآنی نظام ربوبیت ص ۱۸۰)

اس آیت میں "اللہ" کا ترجمہ "قانون خداوندی" کیا گیا ہے۔

(۳) لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا

اس آیت کا ترجمہ سنیئے اور قرآن کے اس مترجم کے علم پر چار آنسو بہایئے۔ لکھتا ہے:۔

"کیا ان لوگوں نے اپنی معاشی زندگی (ارض) کے لئے الگ الگ قوانین تجویز کر رکھے ہیں جن کی یہ اطاعت کرتے ہیں اور ان کے سہارے اپنے معاشی پروگرام کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کی یہی روش رہی تو انہیں سن رکھنا چاہیئے کہ اگر انسان کی معاشی زندگی میں کوئی اور قوانین نافذ ہوں

# فکر کا سرسری جائزہ

اور کائناتی زندگی میں اور تو اس کا نتیجہ فساد کے سوا کچھ نہ ہوگا"۔
(قرآنی نظام ربوبیت ص۱۱۶)

اور سنیئے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کا مطلب بیان کرتے ہوئے قرآنی نظام ربوبیت کا یہ عجیب و غریب داعی لکھتا ہے:۔

"جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں وہی معاشرہ مستحق تعریف و ستائش ہوگا، جو "رب العالمینی" (تمام نوع انسانی کی ربوبیت) کے محکم اصول پر قائم کیا جائیگا"
(سلیم کے نام بارھواں خط ص۱۹۴)

اور سنیئے:۔

عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ (۔۔۔ لیکن قانونِ خداوندی ان محسوس نتائج کے علاوہ، ان نتائج کا حامل بھی ہوتا ہے جو تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہیں، اور جو تمہاری مستقبل کی زندگی کو سنوارتے ہیں) "عزیز" (پھر اس کا بھی یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کا قانونِ ربوبیت بڑی طاقتوں کا مالک ہے) "حکیم" (اس لئے یہ نہیں ہوسکتا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس پر غالب آجائے اور اسے نتائج مرتب کرنے سے روک دے، نہ ہی وہ خود اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے) (قرآنی نظام ربوبیت ص۱۰۲)

قرآن فہمی اور عربی زبان سے آشنائی تو بہت بڑی چیز ہے، صرف اردو زبان سے معمولی شدبد رکھنے والا انسان بھی یہ چیز بخوبی جان سکتا ہے کہ "عالم الغیب والشہادۃ" اور "عزیز" اور "حکیم" وغیرہ سے قانون خداوندی کیسے مراد ہوسکتا ہے؟ پھر "رب العالمین" سے "معاشرہ" مراد لینا علم کا منہ چڑانا نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا "الرحمٰن الرحیم" "مالک یوم الدین" اسی معاشرہ کی صفات ہیں اور "ایاک نعبد وایاک نستعین" "اھدنا الصراط المستقیم" "صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین"۔ اسی معاشرہ سے یہ دعائیں مانگی جارہی ہیں۔

قرآن پاک کی یہ وہ تفسیر ہے جس کی مثال چودہ سو سال کی تاریخ میں نہیں ملتی، اس کو تو "تفسیر بالرائے" بھی نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ "تفسیر بالرائے" کا کچھ نہ کچھ وزن ہوتا ہے۔ یہ تو صرف لغویت و خرافات ہے اور پرلے درجے کے غلط ذہن و فکر کی "غلط اندیشی"۔ اعاذنا اللہ منھا۔

## ختم نبوت کا انکار

چودہ سو سال کے اندر جن لوگوں نے ختم نبوت کا انکار کیا وہ وہی لوگ تھے جنہوں نے خود نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ جب تک اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس وقت تک وہ صاف کہتا رہا کہ:۔

"اسلام کا اعتقاد ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"
(کشف الغطاء ص۲۵، راز حقیقت ص۱۶)

قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ بَعْدَ وَفَاتِہٖ وَخَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النَّبِیِّیْنَ (حمامۃ البشریٰ ص۳۴)

بے شک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کردیا۔ لیکن جونہی اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وحی بھی جاری ہوگئی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان معنوں میں خاتم النبیین نہ رہے کہ آپ سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ غرضیکہ ایک ہی دعویٰ نبوت سے انداز فکر کے سارے پیمانے تبدیل ہوگئے اور

"تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا"

والا معاملہ ہوگیا۔

لیکن مسٹر غلام احمد پرویز اپنے ہم نام پیشرو سے زیادہ چالاک اور زیادہ شاطر نکلا۔ اس نے بغیر دعوئے نبوت کے اپنی گمراہانہ "قرآنی دعوت فکر" اور "قرآنی نظام ربوبیت" ہی سے ختم نبوت پر ہاتھ صاف کردیا اور اپنے ناولانہ انداز تحریر سے اس مسئلہ کو اس طرح بیان کیا کہ ایک عام آدمی سمجھ ہی نہیں سکتا کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے، لیکن وہ صاف لکھتا ہے:۔

"لیکن امم سابقہ اور نزول قرآن کے بعد کے دور میں ایک فرق ان سب سے گہرا اور اہم تھا۔ میں نے تمہیں گذشتہ خط میں بتایا تھا کہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ تصورات (IDEOLOGIES) کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کے بجائے نظام کے ہاتھ میں ہوا کرے گی۔ اسی شخصیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ نزول قرآن (یعنی ختم نبوت) کے بعد اشخاص INDIVIDUALS کا دور ختم ہوگیا اور ان کی جگہ امتوں کا دور شروع ہوگیا۔ اسی لئے قرآن میں ہے (وکذالک جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس نیز کنتم خیر امۃ اخرجت للناس
(سلیم کے نام پندرھواں خط ص۲۵۰)

اس خط کے ابتدائی [illegible] یہ ہے کہ پہلے جو انقلاب انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ آیا کرتا تھا وہ انقلاب اب تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کے بعد "نبوت" کی ضرورت اور اس کا امکان تسلیم کرتا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انقلاب لانا تھا وہ انقلاب رونما ہوچکا۔ نبوت کے دروازے کے ساتھ انقلاب کا دروازہ بھی بند ہوچکا ہے۔ اب اس آخری انقلاب میں نہ کمی کی جاسکتی ہے اور نہ بیشی۔ ہاں اس کی تجدید ہوتی رہے گی۔ جس کے لئے اللہ رب العزت نے مختلف اوقات میں مجددین امت کو پیدا فرمایا، اور آگے بھی پیدا فرماتے رہیں گے۔

پھر یہ کہنا کہ "اب انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا"۔ یہ ایک ایسی گول مول بات ہے، جس کو ایک عام ذہن سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیا تصورات زمین سے پیدا ہوتے ہیں یا آسمان سے گرتے ہیں؟ تصورات تو انسانی اذہان کی پیداوار ہوتے ہیں اور مختلف شخصیتیں ان کو ترتیب دیتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا ایک مغالطہ (FALLACY) سے کم نہیں کہ "اب انقلاب تصورات سے آیا کریں گے، شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں آئیں گے"۔ لہٰذا جب انقلاب تصورات سے آیا کریں گے اور تصورات انسانی اذہان کی پیداوار ( ) ہیں تو دوسرے لفظوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بعد بھی انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں ہی آئیں گے۔ اس سے یہ صاف معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری ہے۔ (باقی آئندہ)

## کنونشن متحدہ اسلامی محاذ کے اہم فیصلے

کنونشن متحدہ اسلامی محاذ منعقدہ ۲۸، ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کے فیصلے ایک بڑے اشتہار کی صورت میں چھپوا کر تمام ضلعی و مقامی جماعتوں کو بذریعہ ڈاک بھیج دیئے گئے ہیں۔ ضلعی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اشتہار کو خود چھپوا کر اہم مقامات پر لگوائیں یا مرکزی دفتر کو مطلع کریں۔ مرکز سے چھ روپے سینکڑہ کے حساب سے منگوایا جاسکتا ہے۔ (دفتر متحدہ اسلامی محاذ چوک رنگ محل لاہور)

## ممبر سازی کے متعلق اعلان

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ربیع الثانی کے آخر تک ممبر سازی کا کام مکمل کرلیں۔ اگر کسی شاخ کو ممبر سازی کی کاپیوں کی مزید ضرورت ہو تو وہ مولانا محمود اختر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان سے حاصل کرسکتے ہیں۔ (مفتی) محمد عبداللہ امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب)

# قائد جمعیۃ کی مشرقی پاکستان کی روداد سفر

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی یکم جولائی کو ایک ہفتہ کے دورہ پر مشرقی پاکستان تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے وہاں سیرت کانفرنس کے دو اجلاسوں میں شرکت فرمائی اور جمعیۃ کی مقامی سرگرمیوں کا بھی جائزہ لیا۔ دو روز کے لئے آپ چٹاگانگ ہاٹ ہزاری، پٹیہ وغیرہ بھی تشریف لے گئے اور وہاں علماء اور عوام کے مختلف اجلاسوں سے خطاب فرمایا۔ ۸ جولائی بروز جمعہ آپ جب واپس تشریف لائے تو دفتر ترجمان کی درخواست پر آپ نے اپنے پورے سفر کی ایک اجمالی روداد مرتب فرمائی، جو درج ذیل ہے:۔

(مظفر سیالکوٹی)

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد! سیرت کمیٹی ڈھاکہ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ کو سیرت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ کے اواخر میں جب جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ایک وفد میں مشرقی پاکستان حاضر ہوا تھا تو اس وقت سیرت کمیٹی ڈھاکہ کے جنرل سیکرٹری مولانا محی الدین خاں صاحب نے مجھے مجوزہ سیرت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی، جو میں نے قبول بھی کر لی تھی ــــ مجھے یہ بھی اختیار دیا گیا تھا کہ میں مغربی پاکستان سے کسی ایک اور بزرگ عالم دین کو اپنی صوابدید پر اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دوں۔ چنانچہ میں نے حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ العالی کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، جسے حضرت نے خوشی سے منظور فرمالیا۔

جب رختِ سفر باندھنے کا وقت قریب آگیا اور روانگی میں صرف تین چار روز باقی تھے تو شومئی قسمت کہ حضرت مولانا نے معذرت پر مشتمل ایک گرامی نامہ میرے نام ارسال فرمایا۔ حضرت کی طبیعت یکدم خراب ہوگئی تھی اور ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد سفر سے آپ کو منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ میں اس سفر میں حضرت العلامہ کی رفاقت کی سعادت سے محروم رہا۔

۳۰ جون ۱۹۶۶ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ میں لنڈن سے شام کے ۷ بجے بعد از نماز عصر بذریعہ ہوائی جہاز لاہور کے لئے روانہ ہوا۔ شام کی نماز لاہور کے ایئرپورٹ پر ادا کی اور سیدھا دفتر جمعیۃ علماء اسلام پہنچا۔ حضرت مولانا ہزاروی اور دوسرے دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ رات گذار کر صبح فجر کے ہوائی اڈہ کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا دس بجے لاہور سے ہوائی جہاز نے ڈھاکہ کے لئے پرواز کی۔ عین جمعہ کی نماز کے وقت ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر ہمارا جہاز اترا ہوائی اڈہ پر دوست احباب لینے کے لئے موجود تھے جمعیۃ کے اکثر کارکن تشریف لائے تھے۔ سلہٹ سے جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے امیر حضرت مدنی رحمۃ اللہ کے خلیفہ مجاز جناب مولانا عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ ضلع۔ مولانا اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ ضلع بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ سب دوستوں سے ملاقات ہوئی اور وہاں سے ہمارا قافلہ شہر کی طرف روانہ ہوا۔

سب سے پہلے سیرت کمیٹی کے دفتر میں گئے وہاں تھوڑی دیر آپس کے تبادلہ خیالات کے بعد اس جہاں خانہ میں گئے۔ جہاں ہمارے ٹھہرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس روز دوست احباب ملتے رہے اور میں حاضر حالات معلوم کرتا گیا۔ دوسرے دن جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈھاکہ کا اجلاس بلایا گیا، جس میں دفتر کے حالات و کوائف کے علاوہ جمعیۃ کی آمدنی میں اضافہ کی تجاویز پر غور ہوا اور کام کو تیز کرنے کے لئے مختلف تجاویز طے کر لی گئیں۔ اب الحمد للہ نوجوان علماء کرام جمعیۃ کے کام میں خاصی دلچسپی لینے لگے ہیں اور اکابر علماء کی سرپرستی اور تعاون بھی ان کو حاصل ہے، اور اکثر ان مشکلات پر قابو پالیا گیا ہے، جو جمعیۃ کے کام کی اشاعت میں حائل تھیں۔ اگلے دن ہفتہ کے روز ۱۲ ربیع الاول کو تین بجے سیرت کانفرنس بیت المکرم میں شروع ہوئی۔ برسات کے اس زمانہ میں بارش بھی زور کی برس رہی تھی اور رحمۃ للعالمین کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کے ذکر اذکار کی بارش بھی قلوب کو سیراب کرنے میں مصروف تھی۔ مغرب سے عشاء تک احقر کی تقریر ہوئی۔ اور عشاء کے بعد تقریباً گیارہ بجے یہ نشست ختم ہوئی۔

اتوار کو پھر تین بجے بعد از دوپہر کانفرنس شروع ہوئی ــــ آج بھی میری دوسری تقریر مغرب سے عشاء تک حسب معمول ہوئی۔ تقریروں میں سیرت کے مختلف پہلوؤں کے بیان کے ساتھ موجودہ حالات اور معاشرہ کی شدید بے راہ روی پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی اور یہ بتلایا گیا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس معاشرہ کو بدلنے کے لئے تشریف لائے تھے آج بالکل وہی معاشرہ قائم ہے۔ قبل از نبوت کے جاہلی معاشرہ کو موجودہ معاشرہ سے جو مشابہت اور مناسبت ہے اس کی تفصیل پیش کی گئی بالخصوص اور عوام آج کل کو جس اجتماعی نظام کو پاکستان میں اپنائے ہوئے ہیں، اور پاکستان میں جو تہذیب و تمدن اور کردار و اخلاق فروغ پا رہے ہیں، جن وہ حالات تھے۔ جن کے خلاف عظیم انقلاب برپا کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے آج اگر مسلمانوں نے صرف میلاد کے جلسے منانے یا رنگ برنگ بوقی قسموں کو روشن کرنے یا جھنڈیاں سے بازاروں اور گلیوں کو مزین کرنے یا بازاروں میں چند خوشنما محراب لگانے پر اکتفا کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور بتلائے ہوئے راستہ پر چلنے کے لئے تیار نہ ہوئے اور اس پورے رائج الوقت نظام کو اسلامی نظام میں تبدیل نہ کیا تو مستقبل انہیں کبھی معاف نہیں کریگا اور دنیا و آخرت کے خسران سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا۔

اگلے دن صبح کو امیر صوبائی جمعیۃ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سلہٹی اور ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیۃ مولانا شمس الدین صاحب اور مولانا شمس عالم صاحب کی معیت میں چٹاگانگ کے لئے "الکا" تیز رفتار ٹرین سے روانہ ہوئے۔ چٹاگانگ میں ایک گھنٹے میں پہنچے۔ مولانا شمس عالم صاحب کے بڑے بھائی جو چٹاگانگ میں ملازم ہیں، کے مکان میں مقیم ہوئے۔ نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ہم سیدھے ہاٹ ہزاری کے مدرسۃ العلوم معین الاسلام پہنچے۔ وہاں ایک جلسہ مدرسہ کی طرف سے پہلے ہی سے منعقد تھا۔ جس میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی تحریفات و تحقیقات کے خلاف احتجاجی تقریروں کا پروگرام تھا۔ ہم قبل از عصر وہاں پہنچ گئے حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب خلیفہ مجاز حضرت تھانوی قدس سرہٗ مہتمم مدرسہ ہذا سے ملاقات ہوئی جمعیۃ کے بارے میں خصوصی گفتگو ہوئی۔ آپ نے ہر طرح کے تعاون اور سرپرستی کا یقین دلایا اور جمعیۃ کے پروگرام کے ساتھ کامل اتفاق کا اظہار فرمایا فجزاھم اللہ خیرا الجزاء

بعد از نماز عصر تا مغرب میری تقریر ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کی تحریفات کا تفصیلی جائزہ اور ان کا پس منظر پیش کیا گیا سود، شراب کی حلت، حدود شرعیہ کے غیر متبدل ہونے کا انکار، زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ و ترمیم کے تمام مسائل کو پورے بسط کے ساتھ پیش کیا۔ علماء و طلباء کا مجمع تھا۔ ڈیڑھ ہزار کے قریب طالب علم تھے۔ عوام تھوڑے اور اہل علم زیادہ موجود تھے۔ علمی انداز سے ان مسائل پر تقریر ہوئی اور ڈاکٹر صاحب کو مشاورتی کونسل کی رکنیت

Scanned with CamScanner

ادارہ اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی کی ڈائریکٹر شپ سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ بعد نماز مغرب عشاء کے قریب ہم واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ عشاء کی نماز چٹاگانگ آکر ادا کی اور اس کے بعد کھانا کھا کر، گھنٹے دو چٹاگانگ ٹاؤن میں مدرسہ مظاہر العلوم میں ایک جلسہ بلانے کی تدابیر پر غور کیلئے آخر مولانا شمس الدین صاحب وغیرہ کو وہاں مدرسہ مظاہر علوم اسی وقت بھیجا اور ان حضرات نے مدرسہ مظاہر علوم میں جلسہ اگلے روز یعنی منگل کو عصر کے وقت رکھنے کا اہتمام اپنے ذمہ لیا۔ حافظ محمد ذاکر صاحب مدرس مدرسہ نے اس میں کافی دلچسپی لی۔

یہ کام اُن کے سپرد کر کے کوئی رات گذرنے کے بعد سو گئے۔ صبح آٹھ بجے ہم پٹیہ کے لئے روانہ ہوئے، جہاں مدرسہ قاسمیہ قاسم العلوم واقع ہے جو بڑے مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ جہاں پانچ سو کے قریب عربی درجہ کے طلباء کا انتظام ہے حضرت مولانا صدیق احمد صاحب ناظم اعلیٰ نظام اسلام پارٹی مشرقی پاکستان وہاں مدرس ہیں۔ مدرسہ میں جانے کے بعد وہاں کے مہتمم حضرت مولانا محمد یونس صاحب اور مولانا صدیق احمد صاحب اور دوسرے مدرسین سے ملاقات ہوئی۔ مولانا صدیق احمد چٹاگانگ سے ریل گاڑی میں ہمارے ساتھ پٹیہ گئے تھے۔ پٹیہ کے مدرسہ کے ان حضرات نے کامل احترام و اکرام سے ہمیں نوازا۔ اور دوپہر کو تمام طلبہ و مدرسین کا جلسہ بلایا۔ جس میں احقر نے حالات کے تمام پہلوؤں سے ان کو آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ ماشاء اللہ بڑا اچھا اثر ہوا۔ مولانا صدیق احمد صاحب نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ساتھ باہمی ارتباط قائم کر کے آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی جائے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ تو نظام اسلام پارٹی کو نہیں چھوڑتے اور ہمارا ان سے کوئی ارتباط مغربی پاکستان میں نہیں، تبادلہ خیال کر کس طرح ایک جمعیۃ علماء اسلام آل پاکستان کی بنیاد پر قائم کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو آج تک یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان اصل ہے اور نظام اسلام اس کی سیاسی شاخ اور شعبہ ہے اور وہ ہمارے ماتحت ہے اس لئے نظام اسلام جمعیۃ کے ایک شعبہ کی حیثیت وہاں مغربی پاکستان میں بھی اختیار کر لے گی اور یہاں بھی۔ یہاں مشرقی پاکستان کے تمام علماء جو نظام اسلام میں ہیں یا اب آپ کے ساتھ ہیں۔ اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ نظام اسلام اور اس کے کنوینر کسی الیکشن پوزیشن اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ نظام اسلام کے کنوینر پر ہم کوئی توقف نہیں کریں گے۔ اگر وہ کھل کر اس حیثیت کو قبول نہیں کریں گے تو ہم ان کو چھوڑ دینگے۔

میں نے عرض کیا کہ اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ نظام اسلام کا خود کوئی دستور نہ ہو (جیسا کہ اب موجود ہے) دستور آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ہو، اور بس، اور جمعیۃ علماء اسلام کے دستور میں مختلف شعبہ جات کار کا ذکر ہو۔ جس میں ایک شعبہ کا نام نظام اسلام ہو۔ اس شعبہ میں غیر عالم بھی شریک ہو سکیں گے۔

یہ شعبہ پورے پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے دستور اور منشور کے مطابق کام کرنے کا پابند ہوگا۔ انتخابات کا منشور بھی جمعیۃ علماء اسلام طے کرے گی، جس میں علاوہ دیگر امور کے ایک دفعہ لازماً یہ ہوگی کہ مرنا بیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اگر نظام اسلام کے موجودہ لیڈر پورے پاکستان میں اس موقف کو قبول کرنے پر رضامند ہوں تو ہمیں ان کو ساتھ ملانے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اس پر راضی نہ ہوں تو مشرقی پاکستان کے (۱۱) مجموعی طور پر اُن سے الگ ہونے کا اعلان کر دیں۔ اس پر مولانا صدیق احمد صاحب راضی ہو گئے اور فرمایا کہ ہم ابھی مشرقی پاکستان کی اپنی میٹنگ بلاتے ہیں، اور اس کو باقاعدہ طے کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اس عرصہ میں بھی اپنی صوبائی جمعیۃ کے سامنے اس موقف کو پیش کر کے منظوری حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر دونوں صدیوں کی جمعیتوں نے اس موقف کو قبول کر لیا تو ستمبر کے آخر میں لاہور میں آل پاکستان اجتماع ہوگا۔ اس میں دونوں طرف سے پانچ پانچ نمائندے شریک ہوں گے۔ اور اس میں آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ مشرقی پاکستان کے پانچ نمائندے نظام اسلام والی جمعیۃ علماء اور ہماری جمعیۃ علماء اسلام دونوں سے منتخب کئے جائیں گے۔

ان تفصیلات کے طے کرنے کے بعد ہم ظہر کو واپس روانہ ہوئے اور چٹاگانگ پہنچ کر عصر کی نماز کے وقت مدرسہ مظاہر علوم پہنچے۔ وہاں میں نے ملکی حالات، علماء کی تنظیم اور اس کی ان حالات میں شدید ضرورت پیش کی۔ سب نے لبیک کہا اور اس اجلاس میں ضلع چاٹگام کی جمعیۃ علماء اسلام کا عبوری انتخاب عمل میں آیا۔ مولانا محمد اسحاق صاحب امیر اور مولانا حافظ محمد ذاکر صاحب ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے ان حضرات نے بڑی تیزی سے کام شروع کرنے کا عزم ظاہر فرمایا۔ شدید بارش ہو رہی تھی۔ وہاں چاٹگام کے مشہور سماجی کارکن جناب چودھری عدالت خاں کے یہاں ہمارے کھانے کی دعوت تھی۔ جب عشاء کے قریب وہاں سے روانہ ہوئے تو ابھی زور کی بارش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔ کہ پناہ بخدا۔ لیکن ایفاء عہد اور چودھری صاحب سے کچھ ضروری باتیں کرنے کے لئے ہم اس بارش میں بھی۔۔۔ عدالت خاں صاحب کے مکان پر پہنچے۔

وہاں سے کھانا کھا کر، انہوں نے کچھ نقد رقم ہمیں دلوائی اور جمعیۃ کے لئے کچھ عطیہ دینے کا وعدہ کیا جو میں کسی وقت جمعیۃ میں پیش کروں گا۔ انہوں نے بھی ان دو سالوں نظام اسلام اور جمعیۃ علماء کو منظم ہو کر عملی جدوجہد کرنے پر زور دیا۔ وہاں سے رات کے گیارہ بجے اپنی اقامت گاہ پر آگئے، اور اچھی بارش برس رہی تھی۔

صبح ساڑھے چھ بجے اسی اُلکا تیز رفتار موٹر سے ڈھاکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں اکھوڑہ جنکشن پر جہاں سلہٹ کے لئے گاڑی بدلنی ہے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ہم سے ملنے آئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق حسنات سے مزید نوازے۔

ایک بجے ڈھاکہ پہنچے اور مدرسہ امداد العلوم فرید آباد میں فروکش ہوئے۔ نماز اور طعام سے فارغ ہونے کے بعد کچھ آرام کیا۔ عصر کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرنا تھا جس کے لئے جناب فاطمی صاحب پرنسپل ..... قائد اعظم کالج ڈھاکہ نے پہلے سے دعوت دی ہوئی تھی۔ پروگرام طے تھا۔ پروگرام کے مطابق وہاں عوام اور کالج کے طلباء سے خطاب مغرب سے عشاء تک ہوا۔ بعد ازاں نواب باڑی جانا ہوا، نواب باڑی کے خواجہ اشرف صاحب نے دعوت دی تھی۔ وہاں تمام دوستوں کو دعوت پر مدعو کیا تھا۔ سب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے رجب کے مہینہ میں حضرت درخواستی کو ڈھاکہ آنے کے لئے بڑا زور دیا اور مجھے مجبور کیا کہ میں ان کو لے کر رجب میں ڈھاکہ آؤں۔ میں نے معذرت کی لیکن حضرت درخواستی صاحب کو ڈھاکہ آنے پر آمادہ کرنے کا وعدہ کیا۔ آخر طے یہ ہوا کہ حضرت درخواستی رجب کے شروع میں تشریف لائیں اور ۲۰۔ رجب تک درس قرآن دیں۔ ۲۰۔ رجب کو تم بھی آجاؤ اور رجب کے آخر تک جمعیۃ کے لئے مشرقی پاکستان کا دورہ کیا جائے۔ اس طرح جمعیۃ کے کام کو آگے بڑھایا جا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے کہ ہم اس پروگرام کو مکمل کر سکیں۔ رات کو بارہ بجے کے بعد ہم واپس فرید آباد لوٹے۔

جمعرات کے روز ہوائی جہاز کی سیٹ نہ ملنے کی وجہ سے مجبوراً یہاں رہنا پڑا۔ جمعہ کے لئے سیٹ ریزرو کرالی گئی۔ جمعرات کی دوپہر کو قاضی عبدالشہید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈھاکہ نے دوپہر کو دعوت پر بلایا۔ ظہر کی نماز کے بعد کچھ آرام کر کے بعد از نماز عصر مدرسہ امداد العلوم کے طلبہ و مدرسین کے سامنے کچھ ضروری اور متعلقہ فرائض علماء و طلباء عرض کئے۔ الحمد للہ بڑا اچھا اثر ہوا۔

یاد رہے کہ سلہٹ اور چاند پور کے دورے کا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## بقیہ — روداد سفر

پروگرام بنایا تھا۔ وہاں اطلاعات و انتظامات بھی ہو چکے تھے لیکن سیلاب اور طوفان نے وہاں تباہی مچا رکھی ہے، جس کی وجہ سے راستے بالکل مسدود ہیں، لہٰذا مجبوراً وہ پروگرام فی الحال ملتوی کرنا پڑا۔ پھر دورۂ سکھر موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کی تکمیل ہو سکے گی۔

مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے سلہٹ کے حضرات اراکین جمعیۃ علماء اسلام ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔ اخبار نے مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے سلہٹ کے حضرات کو سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دو ہزار روپے کی رقم پیش کر دی۔

سلہٹ میں قحط کے سے حالات پیدا ہو چکے ہیں گندم کا آٹا ناپید ہے۔ چاول ستر روپے من تک فروخت ہو رہا ہے جبکہ اس سے قبل عام نرخ ۴۵ روپے تھا۔ چاولوں کی ایک فصل تو بالکل تباہ ہو چکی ہے حکومت کی طرف سے چاول کا راشن ہفتہ کے لئے پونے دو سیر مقرر ہے، وہ بھی حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ راشن ڈپوؤں کے سامنے سینکڑوں بلکہ ہزاروں افراد کی قطار لگی ہوتی ہے جو میں نے بچشم خود دیکھی ہے۔ میں اس ضمن میں مغربی پاکستان کے اہل خیر حضرات سے اپیل کروں گا کہ وہ ان غریب بھائیوں کی امداد کر کے انسانیت کے ساتھ ہمدردی فرمائیں۔

سیاسی حالات وہاں کے انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ انفرادیت اور تفریق کے رجحانات کو تقویت مل رہی ہے صوبائی عصبیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ عوامی لیگ اور مجیب الرحمٰن کے سب ساتھی جیلوں میں ہیں جن کے ساتھ وہاں کے عوام کی ہمدردی لازمی ہے۔ اس کا نفسیاتی اثر پاکستانی اتحاد کے خلاف ظاہر ہو رہا ہے اگر پاکستان کو باقی رکھنا ہے تو ضروری ہے کہ اسلام کو حقیقی معنوں میں یہاں نافذ کیا جائے اور دونوں حصوں کے مسلمانوں کو مؤدت اسلامی اور اخوت دینی کے جذبہ سے سرشار کر کے اتحاد باہمی کی کوئی صورت پیدا کی جائے، ورنہ خالی اسلام کے نعروں سے اب اس تخریبی تحریک کا کوئی جواب نہیں۔ اگر آج اسلام کے تقاضوں سے پہلو تہی کر کے اسلام کے نعرہ سے کام چلانے کا تصور قائم کیا ہوا تو وہ جنت الحمقاء میں بسنے کے مترادف ہوگا۔

اس لئے میں ایک پاکستانی کی حیثیت سے حکومت وقت کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ متحدہ اسلامی محاذ کے دس نکاتی مطالبے کو فی الفور تسلیم کر کے اس تخریبی تحریک کا انسداد کیا جائے، ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ خود ارباب اقتدار ملک کی وحدت کو ختم کرنے پر راضی ہیں۔

جمعہ کے روز ۸ر جولائی ساڑھے گیارہ بجے ہمارا ہوائی جہاز ڈھاکہ ایئرپورٹ سے روانہ ہوا۔ وہاں جمعیۃ کے کارکن الوداع کہنے کے لئے ساتھ گئے تھے ایک بجے کے قریب لاہور کے ہوائی اڈہ پر ہمارا جہاز اترا۔ دوست احباب موجود تھے۔ سیدھے جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور پہنچے۔ وہاں جمعہ میں سیرت کے موضوع پر مختصر بیان ہوا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ ساڑھے چار بجے وہاں سے دفتر جمعیۃ علماء اسلام مرکزی میں وارد ہوئے۔ کل صبح انشاء اللہ بذریعہ ہوائی جہاز ملتان روانہ ہو جاؤں گا۔

## بقیہ — اداریہ

ہو رہا ہے جس میں سنی آبادی کی اکثریت ہے اور شیعہ حضرات نے حکومت کی اجازت کے بغیر شبانہ روز محنت سے اس کو جزوی طور پر تعمیر کیا ہے۔

(ب) واقعی شیعہ حضرات کا اس پلاٹ ۱۳۵ پر غیر قانونی قبضہ ہے۔

(ج) اس امام باڑہ کی وجہ سے دونوں فرقوں کے مابین ایک شدید تناؤ پیدا ہو گیا ہے۔

(د) حکومت کی طرف سے اس کے متعلق مداخلت بے جا کا پرچہ پریس اسٹیشن میں درج ہو چکا ہے اور تحفظ امن عامہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ ض ف بھی لگا دی گئی ہے۔

بعض اراکین اسمبلی نے اس مسئلہ پر وزیر متعلقہ سے کافی بحث کی اور وزیر صاحب سے ان اراکین کے سوالات کے صحیح جوابات نہ بن پڑے۔

بعد میں جمعیۃ اصناف کے ایک وفد نے جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے بھی ملاقات کی، اور معاملہ کی پوری پوزیشن ان کے گوش گذار کی۔ گورنر صاحب نے اسی وقت اس معاملہ کی انکوائری کا حکم دے دیا۔

ہم فی الحال اس مسئلہ پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ معاملہ اب گورنر صاحب تک پہنچ چکا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے عالی قدر گورنر صاحب اس معاملہ کی صحیح تحقیقات کروا کر ممتاز آباد کے سنی مسلمانوں کی داد رسی کریں گے۔ لیکن ہمیں مقامی حکام کی اس ناعاقبت اندیشانہ اور جانبدارانہ روش پر افسوس ہے جنہوں نے اپنے اقدام سے پورے ضلع کی فضا میں تکدر اور تناؤ پیدا کر دیا ہے اور ہم کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان سے پوچھتے ہیں کہ جب تحفظ امن کی خاطر امام باڑہ کی تعمیر کو روک دیا گیا تھا اور اس پر دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی تھی تو پھر اس کو سیل کیوں نہ کیا گیا؟ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ عمارت کو سیل کر کے اس پر مسلح گارڈ متعین کر دی جائے۔ کیا ان کی یہ کارروائی جانبدارانہ نہیں ہے؟

ہم گورنر صاحب کی خدمت میں بھی انجمن اصناف ممتاز آباد کی یہ آواز پہنچانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی اولین فرصت میں اس معاملہ کی کسی غیر جانبدار افسر سے انکوائری کروائیں اور انتظامیہ کے ان افسروں کے خلاف جو اس فرقہ وارانہ کشیدگی کا باعث بنے ہیں اور جن کی شہ پر امام باڑہ کی غیر قانونی تعمیر شروع ہوئی ہے اور جنہوں نے حکومت کے قانون کا تحفظ نہیں کیا، تادیبی کارروائی کریں۔

## بقیہ — معارف الحدیث

وہ لکھتے ہیں کہ ایک عامی کی مثال ایسی ہے جیسی آنکھیں بند کرنے کے بعد ایک بینا کی۔ اگر ایک بینا شخص اپنی آنکھیں بند کر لے تو اُسے بھی کچھ نظر نہیں آتا اور اس لحاظ سے یہ بینا اور نابینا برابر ہو جاتا ہے۔ نہ یہ دیکھتا ہے نہ وہ۔ لیکن فرق یہ ہے کہ نابینا نور بصیرت ہی نہیں رکھتا اور بینا اگرچہ نور تو رکھتا ہے مگر [illegible] جسم کی وجہ سے وہ نور کام نہیں کرتا اس لئے نابینا کے برابر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن کے نور بصیرت پر جب معصیت کا حجاب پڑ جاتا ہے تو وہ بھی کافر کی طرح معصیت و طاعت کا فرق نہیں پہچانتا۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ مومن جس حالت میں زنا کرتا ہے۔ اس کا نور تصدیق جو شِ بہیمت سے ایسا مدھم پڑ جاتا ہے کہ اسے بھی معصیت کرنے میں کوئی باک نہیں رہتا اور اس تہور و جرأت کے عالم میں اس پر مومن کا اطلاق بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر توبہ کرے تو یہ حجاب بہیمت پھر چاک ہو جاتا ہے اور نور ایمانی پھر جگمگانے لگتا ہے (دیکھو کتاب الایمان صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰)۔ دراصل یہ وہ مختصر فقرے تھے جو عہد سلف سے شروع ہوئے اور حافظ ابن تیمیہؒ کے دور میں آ کر اتنے پھیل گئے۔

## بقیہ ۱۱ — انفرادی اور اجتماعی پاکیزگی

شریعت نے برسر بازار کھانے پینے کی جو ممانعت کی ہے اس میں بھی اور مصلحتوں کے علاوہ ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ لوگ چھلکے، ردی کاغذ اور پتے وغیرہ سڑکوں اور راستوں وغیرہ پر نہ پھینک دیں۔ اسلام نے ہر شعبہ حیات میں اجتماعی زندگی کی اہمیت کو نمایاں کیا ہے اور معاشرہ کی طرف سے ہر فرد پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ انہیں واضح طور پر متعین کر دیا ہے جو شخص گلی کوچوں اور بازاروں میں کوڑا کرکٹ پھینکتا ہے اور کثافت پھیلا کر ماحول کو گندا کرتا ہے وہ معاشرہ کے لئے باعث آزار ہے اور اسلام اسے ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اجتماعی مفاد بہرحال اسلامی معاشرہ کا مطمح نظر ہے۔ جو معاشرہ فرد کی پاکیزگی اور طہارت کو اتنی اہمیت دیتا ہے وہ اجتماعی پاکیزگی و صفائی کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔

جمال عبد الناصر۔ صدر متحدہ عرب جمہوریہ

# اتحاد عالم اسلامی

## وقت کا اہم تقاضا

پچھلے دنوں مصر سے "الدعوۃ التحریریۃ الکبریٰ" کے عنوان سے دعوت اسلامی کے موضوع پر ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا پیش لفظ صدر جمال عبد الناصر نے لکھا ہے۔ چونکہ اس پیش لفظ کا مرکزی تخیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اتحاد بین المسلمین ہے اس لئے اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

چھٹی صدی عیسوی کے آخری دنوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا ایک طویل گہن میں پھنسی ہوئی تھی جس میں توہمات اور ردعمل کا دور دورہ تھا۔ مشرق اور مغرب اور شمال و جنوب میں یکساں حالت تھی۔ ہر جگہ نا انصافی کا رواج تھا۔ لوگوں نے آسمانی مذاہب کی عظیم تعلیمات کو بھلا دیا تھا اور ان کی جگہ بتوں کی، آگ کی یا فرشتوں اور پیغمبروں کی پرستش شروع کر دی تھی۔

قوموں کی قومیں چند با اختیار حکمران رواجوں کے قبضے میں آ چکی تھیں جنہوں نے قیصر یا شہنشاہ کے نام اختیار کر لئے تھے۔ بہت سے ملک نام نہاد مذہبی پیشواؤں کے پیش کئے ہوئے غلط راستوں میں بھٹک رہے تھے۔ اور یہ پیشوا اپنے مذہبی اثرات کو اپنی اجارہ داری کے قائم رکھنے کے لوگوں کو الجھانے اور انہیں غلاموں کی سی حالت میں مبتلا رکھنے میں استعمال کر رہے تھے۔

دنیا میں لڑائیاں بھی ہو رہی تھیں جن کا مقصد فتوحات کی پیاس بجھانا تھا۔ ان لڑائیوں نے دنیا کو ایک ایسی ہولناک تباہی کے کنارے کھڑا کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا رحم آڑے نہ آتا اور انسانیت کو حق اور امن کی راہ نہ دکھائی جاتی تو اس کا بچنا محال تھا

یہی وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ انسانوں میں سے منتخب ترین پیغمبر، یتیم، ریگستان کا ایک غریب انسان لیکن اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ پیغام سے سرشار، جن کا مقصد انسانیت کو امن و سلامتی، باہمی ہمدردی و تعاون اور حقیقی ایمان کی دولت سے بہرہ ور کرنا تھا

اس زمانے کی دنیا کو جس طرح کے لرزہ خیز اور یقین حالات سے گذرنا پڑ رہا تھا اور انسانیت جس قسم قسم کی پسماندگی میں مبتلا تھی اس ماحول میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن نہ تو آسان تھا اور نہ اسے محض فطرتہ کہا جا سکتا تھا، لیکن پیغمبر خدا کے کردار، آپ کے بے پناہ تحمل، آپ کی غیر معمولی تنظیمی صلاحیت، آپ کی عظیم الشان خطابت اور آپ کی معقول دلیلوں نے مل جل کر آپ کی دعوت کی جڑیں گہری جما دیں اور آپ کے پیغام کو کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔ آپ کی دعوت پر لاکھوں آدمی اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس نئے دین کا پورے یقین اور عقیدت کے ساتھ اتباع کیا۔

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو ایک ایسے تصور حیات سے آشنا کیا، جس نے نہ صرف تمام آئندہ نسلوں کی رہنمائی کی بلکہ جو ہمیشہ کہنے والے مصلحین کی راہبری کا کام بھی کر سکتا ہے۔ آپ آخری پیغمبر تھے اور تمام پیغمبروں کے سلسلہ کی آخری کڑی اور سرتاج۔ آپ نے اپنی زندگی کو حکمرانوں اور سماج سب کے لئے ایک نمونہ بنا کر پیش کیا۔ ایک ایسا نمونہ اور اسوہ جو ہر طرز کے سماج کو گرمی پہنچانے کے لئے کافی ہے۔ آپ کی زندگی صاف اور سادہ تھی۔ عجز و انکساری کی درخشندہ مثال۔ آپ نے ایک غریب انسان کی طرح زندگی بسر کی اور اپنی وفات تک یہی اسوہ اختیار کیا۔ آپ کی دعوت نہایت شریفانہ اور با وقار تھی۔ آپ نے خدا اور انسان عبد و معبود میں یہ کہہ کر کوئی پردہ حائل نہیں رہنے دیا کہ خدا انسان سے اس کی روح سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس طرح آپ نے مذہبی توہمات اور درمیانی عناصر کی اجارہ داریوں کو مٹا دیا۔ انسان اور خالق کے یہ روابط جو اسلام نے پیش کئے اس دین کی سادگی کا نشان ہیں۔ ہر مسلمان کسی رکاوٹ کے بغیر اسلام کی روح میں ڈوب سکتا ہے، اس کی تعلیمات پر آگے بڑھ سکتا ہے۔ اتحاد و اشتراک اسلامی عقیدت کی ایک نمایاں علامت ہیں۔ ایک مسلمان مسلمان کے لئے ایک مومن دوسرے مومن کے لئے بالکل ایک بھائی کی طرح ہے خواہ وہ ایک دوسرے سے کتنی دور کہیں بھی رہتا ہو افتراق کے معنی کمزوری ہے اور انتشار کا مطلب اپنی ہیئت اجتماعیہ کی شکست ہے۔ اسلام کی دعوت میں سبق ہی سبق ہیں۔ وہ ہمیں اخلاقی نظم میں منسلک کرتی ہے۔ پھر آخر ہم اس سے ہی رہنمائی اور قوت کیوں نہ حاصل کریں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے آپ میں دشمن رہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت کریں۔

پھر ہم ایسی مقصد اور تصورات میں کیوں مختلف رہیں اور جب بھٹک جائیں یا سیدھے راستے کے بارے میں شبہ میں پڑ جائیں تو کیوں نہ اسلام سے درخواست کریں کہ وہ ہمیں صحیح راستے پر لگائے؟

آخر مسلمانوں کی ایک دوسرے کے خلاف لڑائی کیوں ہے؟ اور مشترکہ بھلائی کے لئے اخوت، اتحاد اور مشترکہ جدوجہد کا مظاہرہ کیوں نہیں ہوتا؟ کیا پچھلی کئی صدیوں میں جن تباہیوں سے ہم دوچار ہوئے ہیں وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا ہم واقعی بالکل تباہ نہیں ہو چکے ہیں؟ کیا ہمارے انتشار نے ہمارے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط نہیں کئے؟ پھر ہم جو کبھی سب پر حکومت کرتے اور سب کی نظروں میں عزت و احترام کے لائق۔ ہاں تو کیا وجہ ہے ہم تحقیر و تذلیل کا نشانہ نہیں بنائے گئے

اے باشندگان عرب اور اے ساری دنیا میں رہنے والے مسلمانو! خدا اور رسول کی اطاعت کرو ایک محاذ پر اکٹھے ہو جاؤ، خواہ تمہارا دشمن کوئی بھی ہو۔ اور اس کا ساتھ دو جو تمہارا دوست ہو۔ کبھی اختلاف اور کمزوری کا شکار نہ بنو۔ کیونکہ اگر تم نے اسلام کی روح اور تصورات کی حقیقی رہنمائی قبول کر لی تو تم ہی بلند و بالا رہو گے اور تمہارا ہاتھ ہی اونچا رہے گا۔ یہ کوئی مبہم اور کھوکھلے الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ میرے حقیقی اور صحیح احساسات کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ یہ وہ لفظ ہیں جو میرے دل سے ابل رہے ہیں۔ اس دل سے جو اسلام اس کی دعوت پر گیرائی اور گہرائی سے یقین رکھتا ہے ہاں اس دعوت پر جو قوت اور امن کی دعوت ہے خدا شاہد ہے کہ میں نے یہ پیغام دے دیا اور خدا ہی کو گواہ کر کے میں یہ کہتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں ان لفظوں کو حقیقت کا جامہ پہنانے کے لئے اپنے پورے عزم اور اپنی پوری قوت سے جد و جہد کرتا رہوں گا۔ (بشکریہ شہاب لاہور)

## حیدر آباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶ر جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں گھاس مارکیٹ میانی روڈ پر جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس سے حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور مولانا حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشر و اشاعت متحدہ اسلامی محاذ خطاب فرمائیں گے۔

ترجمان میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

# ہفتہ بھر کی خبریں

• **شمالی ویٹ نام میں لام بندی**

شمالی ویٹ نام نے لام بندی کا اعلان کر دیا ہے اور اٹھارہ سے تیس برس کے نوجوانوں کو بھرتی کے لئے بلا لیا ہے۔

• **بھارتی فوج اور ناگاؤں میں تصادم**

سنی بورد سے نوے میل کے فاصلہ پر اکھوولی روڈ کے قریب ناگاؤں اور بھارتی دستے میں شدید تصادم ہوا۔ جس میں ایک ناگا ہلاک ہوا۔

• **ایک ماہ میں ۵۴ سمگلروں کی گرفتاری**

مغربی پاکستان رینجرز نے ماہ جون میں مختلف سرحدی علاقوں میں ۵۴ سمگلروں کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے قبضہ سے تین لاکھ روپے کی مالیت کا سامان برآمد کیا گیا۔

• **۵ ہزار میل فی گھنٹہ رفتار والا طیارہ**

برطانیہ، امریکہ اور روس تینوں مل کر ایسا طیارہ تیار کرنے والے ہیں جس کی رفتار پانچ ہزار میل فی گھنٹہ ہوگی۔

• **چین اور پاکستان میں تجارتی سمجھوتہ**

پاکستان اور چین کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی اشیاء کا تبادلہ ہوگا۔ پاکستان چین کو خام روئی، خام پٹ سن، پٹ سن کی مصنوعات، سوتی دھاگہ اور سرجری کا سامان وغیرہ برآمد کرے گا، جس کے بدلہ میں چین اوزار، ورکشاپ کا سامان، فولادی ڈھانچے، سائنسی سامان، کیمیکلز، رنگ، کاغذ اور گتہ وغیرہ فراہم کرے گا۔

• **۱۱۵۷ امریکی طیارے تباہ**

شمالی ویٹ نام میں ہنوئی اور ہائی فانگ کے قریب دو مزید امریکی طیارے مار گرائے گئے اس طرح اب تک امریکہ کے ۱۱۵۷ طیارے تباہ کئے جا چکے ہیں۔

• **روسی رضاکار جنگ کے لئے تیار ہیں**

روسی نوجوانوں کی تنظیم کے ایک لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ جب بھی ویٹ نامیوں نے امداد کے لئے کہا روسی رضاکار اُن کے شانہ بشانہ امریکہ کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے پہنچ جائیں گے۔

• **امریکہ ویٹنام میں ۱۰ لاکھ فوج کر دیگا**

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا ہے کہ امریکہ جنوبی ویٹ نام میں اپنی فوجوں کی تعداد بڑھا کر ۱۰ لاکھ کر دے گا تاکہ چین اور شمالی ویٹ نام کی فوجوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

• **انڈونیشیا کے تین مستحسن اقدام**

انڈونیشیا کی عوامی مشاورتی کانگریس نے ملک میں تین مستحسن اقدام اٹھائے ہیں (۱) ملک میں کمیونزم مارکسزم اور لینن ازم پر پابندی عائد کر دی ہے۔

(۲) تمام سکولوں میں مذہبی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی ہے۔

(۳) ملک سے تمام غیر ملکی اداروں کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

• **چھ سوشلسٹ ممالک ویٹنام میں رضاکار بھیجیں گے**

روس کے علاوہ مشرقی یورپ کے چھ ملکوں نے امریکہ کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے ویٹ نام میں رضاکار بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے اور جونہی شمالی ویٹنام نے اس سلسلہ میں درخواست کی رضاکار میدانِ جنگ میں پہنچ جائیں گے۔ ان ملکوں نے شمالی ویٹ نام کو ہر قسم کی اخلاقی، سیاسی، اقتصادی اور دفاعی امداد دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔

• **بھارتی روپیہ کی قیمت ۱۱½ آنے**

بھارت کے روزنامہ ٹریبون نے ۱۴ جون کی اشاعت میں لکھا ہے کہ حکومت کے دعوے کے مطابق روپے کی قیمت میں ۳۶½ فیصد کمی نہیں ہوئی بلکہ حقیقتاً ۵۷½ فیصد کمی ہوئی ہے اور اس حساب سے بھارتی روپیہ کی قیمت ۱۱½ آنے ہے۔

• **بھٹو کو سبکدوش کر دیا گیا**

سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو ان کی رخصت کے بعد جو ۳۱ اگست کو ختم ہو رہی ہے، سبکدوش سمجھا جائے گا۔

• **مقبوضہ کشمیر میں پکڑ دھکڑ**

بھارتی مقبوضہ کشمیر میں اس وقت تقریباً دو ہزار سیاسی قیدی جیلوں میں بند ہیں اور کشمیر کی خوبصورت وادی سنگینوں کی حاوی نظر آتی ہے۔ کیونکہ وادی کے چپہ چپہ پر فوج تعینات کر رکھے ہیں اور سنگینوں سے مدد دے رہی ہے بھارتی حکومت کی قیاس آرائی کے مطابق مجاہدین کشمیر میں جنگ آزادی پھر شروع کر دینگے۔

• **روسی مگ طیاروں اور امریکی بمباروں کی ہولناک جنگ**

شمالی ویٹ نام میں امریکی بحریہ اور فضائیہ کے طیاروں نے ۷۷ بار حملہ کیا اور تیل کے دو ذخیروں کو اپنا نشانہ بنایا۔ روسی مگ طیاروں نے امریکی طیاروں پر فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں سے حملہ کیا اور چھ امریکی طیارے مار گرائے۔ امریکی ترجمان کے بیان کے مطابق یہ پہلا موقع ہے کہ امریکی جیٹ طیاروں کے خلاف اس قسم کے میزائل استعمال کئے گئے

• **چودھری افضل حق مرحوم کے مزار کے نزدیک فلٹھ ڈپو مسمار کر دیا گیا**

۸ جولائی نماز جمعہ کے بعد مجلس احرار کے تقریباً ۱۵۰ رضاکاروں نے تحریک آزادی کے صف اول کے احرار رہنما چودھری افضل حق مرحوم کے مزار کے پاس واقع فلٹھ ڈپو کو مسمار کر دیا۔ لاہور میونسپل کارپوریشن عوام کے شدید مطالبے کے باوجود فلٹھ ڈپو کو یہاں سے ہٹانے میں ناکام رہی تھی۔

• **جلال بایار کی سزا معاف**

ترکی کے صدر جودت ثنائی نے سابق صدر جلال بایار کی سزا معاف کر دی ہے۔ جلال بایار کو فوجی انقلاب کے بعد پہلے موت کی سزا کا حکم دیا گیا تھا جسے بعد میں عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا تھا

• **پاک فوجی وفد کی کامیابی پر بھارت میں تشویش**

ماسکو میں مارشل نور خاں کے مشن کی کامیابی پر بھارت کے سرکاری حلقے بوکھلا اٹھے ہیں۔ بھارتی اخبارات نے پاکستانی وفد کی کامیابی کو غیر جانبدارلی کی مکمل شکست اور وزیر اعظم اندرا گاندھی کی توہین قرار دیا ہے۔ ان اخبارات نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ پاکستان کو جنوری سے روسی اسلحہ ملنا شروع ہو جائیگا

• **صدر ناصر نے اندرا گاندھی کا استقبال نہیں کیا**

وزیر اعظم اندرا گاندھی جب متحدہ عرب جمہوریہ کے دو روزہ دورہ پر قاہرہ پہنچیں تو صدر ناصر ہوائی اڈہ پر اس کے استقبال کے لئے موجود نہیں تھے حالانکہ پروگرام کے مطابق انہیں اس کا استقبال کرنا تھا

• **امریکی فوج کی تباہی**

ویت کانگ حریت پسندوں نے جنوبی ویٹ نام میں امریکہ کے خلاف میدانی جنگ تیز کر دی ہے۔ گذشتہ ایک ہفتے کے دوران انہوں نے امریکی فوج کی ایک بٹالین اور پورے بکتر بند دستے کا صفایا کر دیا اور پیدل ڈویژن کی ایک رجمنٹ کو زبردست حملے کر کے ناکارہ کر دیا۔ ان حملوں سے سینکڑوں امریکی ہلاک اور متعدد ٹینک اور طیارے تباہ ہو گئے۔

• **روس کی فوجیں چینی سرحد پر**

چین کے وزیر اعظم نے الزام لگایا ہے کہ روس امریکہ سے ساز باز کر کے چین کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ روس لیڈر امریکہ سے سمجھوتہ کر کے یورپ میں امریکی فوجوں کی تعداد کم کرانا چاہتے ہیں تاکہ امریکہ ان فوجوں کو ویٹنامی عوام کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے استعمال کر سکے۔

• **امریکی سفارت خانہ کی مذموم سرگرمیاں**

امریکی سفارت خانہ کراچی نے وکلاء کے نام ایک سوالنامہ جاری کیا ہے جس پر حکومت پاکستان کو ایک بار پھر سفارت خانہ سے کہنا پڑا کہ وہ اس قسم کی سرگرمیاں بند کر دے اور وہ اپنا سوالنامہ واپس لے حکومت پاکستان نے اس سے قبل گذشتہ سال جولائی میں تمام غیر ملکی سفارت خانوں بالخصوص امریکی سفارت خانے کو ہدایت کی تھی کہ وہ پاکستان میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے کوئی کارروائی نہ کرے۔

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

# خبر نامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام فتاویٰ کی تنفیذ کرے گی

(۱) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۲) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۳) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۴) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۵) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۶) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۷) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۸) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۹) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۱۰) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(محمد اکرم ذکی، ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## جمعیۃ علماء اسلام کنونشن مسلم لیگ کی حمایت کرے گی

(۱) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۲) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۳) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۴) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۵) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۶) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۷) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۸) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۹) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۱۰) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(محمد اکرم ذکی، ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## جمعیۃ علماء اسلام بلدیہ کی تجاویز پر گرفت

(۱) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۲) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۳) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۴) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۵) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۶) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۷) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۸) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۹) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۱۰) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(محمد اکرم ذکی، ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرخاں کی قرار دادیں

(۱) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۲) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۳) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۴) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۵) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۶) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۷) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۸) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۹) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے خطباء کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے خطبوں میں ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالیں اور عوام کو بتائیں کہ ملک کے موجودہ مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں خطباء کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۱۰) جمعیۃ کے انتظامی دفتر سے گوجرانوالہ شہر کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کو ایک خط ارسال کیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں نماز کے بعد اسلام کے عائلی قوانین کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کو ایک مختصر سا مضمون بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(محمد اکرم ذکی، ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## کراچی میں عائلی قوانین پر لیکچر سننے سے انکار

جناب محمد یعقوب صاحب کی ڈوگی نمبر حلقہ نمبر ۱۲۳ سے کراچی نے بتایا ہے۔ کہ کراچی میں ڈوگی نمبران کے تحت پیچ کو جس کے دوران جب عائلی قوانین کا لیکچر شروع ہوا تو سب نمبران نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم عائلی قوانین کا لیکچر نہیں سنتا چاہتے اور یہ

Scanned with CamScanner

PHONE No.-67715

সাপ্তাহিক

WEEKLY

REGD. L. No.

তরজুমানে ইসলাম

TARJUMANE ISLAM

লাহোর

LAHORE

Price 25 paise

جلد ۹ | جمعہ ۱۴ر جولائی ۱۹۶۶ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۶

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، گردہ مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے ـــــ تو ـــــ

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

مکتبہ تاج سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## شرطیہ علاج

لقوہ، فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کیلئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور موثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں، انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ مائی والی مسجد منٹگمری

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہونگی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا۔ جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہوگا اور اسی ریٹ پر دیا جائے گا محصولڈاک علاوہ ہے (حافظ محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |
| فی انچ | ۲ روپے ۲۵ پیسے |

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ: مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بے نظیر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولائتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک ـ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## خوش خبری

ہر قسم کے قرآن شریف

کتب احادیث و تصوف و درس نظامی اور تصانیف علماء دیوبند

مندرجہ ذیل مقام سے بارعائت حاصل کریں

کتب خانہ اشرفیہ نزد موتی مسجد میانوالی

## بدل اشتراک

سالانہ ـــــ ۱۱ روپے

ششماہی ـــــ ۶ روپے

ـــــ فی پرچہ ـــــ

۲۵ پیسے

اسلام ہوزری کی قابل قدر

## مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفسلہ، بنیان، لیڈی رسٹ سوتی سلکی ریشمی انڈر ویئر وغیرہ

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۲۸۶۲۷

Scanned with CamScanner

# ترجمان اسلام

پاکستان میں خلافت اسلام کا علمبردار

9/35

تاریخ.....

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۲۵ پیسے

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَشَکَوْنَا اِلَیْہِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ اَشَرُّ مِنْہُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُہٗ مِنْ نَّبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(رواہ البخاری ص۴۶۲)

ترجمہ۔ زبیر بن عدیؓ سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج کے شدید مظالم کی شکایت کرنے لگے۔ اس پر انہوں نے فرمایا صبر کرو کیونکہ میں نے تمہارے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ ہر زمانہ جو بعد میں آنے والا ہے وہ پہلے زمانہ سے بدتر ہوگا۔

شرح:۔ حجاج کی خونریزی اور اس کی تلوار امت میں ضرب المثل ہے۔ حتیٰ کہ ہشام بن احسان کہتے ہیں کہ خیر القرون کے نفوس قدسیہ کو اس ظالم سفاک نے زبردستی پکڑ پکڑ کر جن کو قتل کیا ہے ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک ہے۔

(دیکھو مشکوٰۃ شریف ص۵۵۱)

اس میں شبہ نہیں کہ جس ظلم کو تاریخ نہیں بھلا سکی اس کے دیکھنے والے اس کو کیسا ہلکا سمجھ سکتے تھے۔ لیکن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان مظلومین کو صبر دلانے کے لئے اس کے سوا اور چارہ کار کیا تھا کہ امت میں جو مظالم آئندہ پیش آنے والے تھے ان کی یاد دہانی کر کے تھوڑی دیر کے لئے ان کی اشک شوئی کر دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر زمانہ جو آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے دور ہوتا رہا ہے۔ وہ بلحاظ ظاہری مظالم کے گو مختلف رہا ہے لیکن دینی لحاظ سے اس کا انحطاط کا نقشہ ٹھیک وہی ہے جو حضرت انسؓ نے بیان فرمایا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی ہمیشہ مصائب کی چکی میں پستی رہی ہے اس لئے ان کی نظروں میں اہمیت جتنی دینی مصائب کی تھی اتنی جسمانی مصائب کی نہ تھی۔ حجاج کے زمانہ میں جو مظالم ہوئے وہ کتنے ہی ہولناک اور دردناک ہوں لیکن اس دور میں اور اس کے بعد خیر القرون کے افراد کچھ نہ کچھ نظر آتے رہے اور انہیں دیکھ کر ایمان کی کھیتیاں کسی حد تک سیراب ہوتی رہیں لیکن عہد نبوت سے جتنا بعد ہوتا رہا۔ مجموعی لحاظ سے مسلمانوں کے قلوب قوت ایمانی میں دن بدن ضعیف و کمزور ہوتے رہے۔ اس ضعف ایمانی کے ساتھ بعد کے ادوار میں بھی جسمانی مصائب کی کچھ کمی نہ رہی۔ ادھر ضعف ایمانی ادھر مصائب جسمانی، ان دونوں نے مل کر امت مسلمہ کو پیس ڈالا اور وہ دین اسلام جو کبھی شرق اور غرب میں پھیل کر کفر و طغیان کی طاقتوں کو مرعوب کر چکا تھا اب رفتہ رفتہ اس کی طاقت گھٹنی شروع ہوئی اور چاروں طرف سے اس کی شوکت کم ہوتے ہوتے اس نوبت پر پہنچ گئی کہ ہم مسلمان ہی دنیا میں سب سے ضعیف اور ناتوان قوم سمجھی جانے لگے اور آج مسلمان بحیثیت قوم کے جس حد پر پہنچ چکے ہیں اس پستی و نکبت کا سماں آپ کی آنکھیں مشاہدہ کر رہی ہیں۔ اسی انحطاط کی طرف حضرت انسؓ نے اشارہ فرمایا تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہر دور میں افراد و شخصیات کہیں کہیں کم و بیش ایسی موجود رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی موجود رہیں گی جن کو دیکھ کر اسلام کی صداقت کا کچھ نقشہ سامنے آتا رہا ہے اور آتا رہے گا لیکن کہاں وہ جماعتی شوکت اور کہاں یہ چند افراد کی موجودگی۔

اس کے علاوہ یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ جس ظالم نے صرف بے گناہوں کو تہ تیغ کرنے کی مثال قائم کرنے کی ٹھان لی ہو اس کو حضرت انسؓ جا کر سمجھاتے بھی تو کیا سمجھاتے۔ اس لئے مصلحت یہی معلوم ہوئی کہ کسی صورت سے ان مظلومین ہی کو صبر کی تلقین پر کفایت کی جائے تاکہ جو افراد موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے وہ تو جا ہی چکے اب بقیہ رہ گئے ہیں کم از کم وہی اس کے تیغ جفا سے محفوظ رہ جائیں۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ

(رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وقال فی ہذا الاسناد ضعف مشکوٰۃ ص۴۱۵)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی سے غیبت سرزد ہو جائے (اور صاحب غیبت سے معافی مانگنے کی کوئی صورت نہ رہے) تو پھر اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جس کی اس نے غیبت کی ہے دل میں اس کے لئے یہ دعا مانگا کرے۔ الٰہی تو ہم کو اور اس شخص کو بخش دے (یہ حدیث ضعیف ہے)

شرح:۔ حدیث مذکور اگرچہ ضعیف ہے مگر مثل مشہور ہے کہ "ڈوبتا تنکے کا سہارا تکتا ہے"۔ اس لئے جس گناہ کی معافی کی کوئی صورت نہ رہے۔ اس کی بخشش کا کچھ سہارا اگر کسی ضعیف حدیث سے بھی ملتا ہے تو آپ اس سے فائدہ اٹھا لیجئے، اور شریعت کی اس خیرات کو معمولی نہ سمجھئے۔ کچھ عجب نہیں کہ آپ کی دعا مغفرت کرنے سے قیامت میں صاحب حق کو آپ کے اوپر ترس آ جائے اور وہ اپنے حق کا آپ سے مطالبہ کرنے سے شرما جائے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَمُوْتُ وَالِدَہٗ اَوْ اَحَدُھُمَا وَاِنَّہٗ لَھُمَا لَعَاقٌّ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ لَھُمَا وَیَسْتَغْفِرُ لَھُمَا حَتّٰی یَکْتُبَہُ اللّٰہُ بَارًّا۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۲۱)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ بندہ اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کا نافرمان ہوتا ہے اور اس کے والدین کا انتقال ہو جاتا ہے اور بات ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ اب اگر وہ برابر ان کے لئے استغفار کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو فرمانبردار اولاد میں شمار کر دیتا ہے۔

شرح:۔ اس حدیث سے بھی اوپر کی حدیث کے مضمون کی کچھ تائید ہوتی ہے۔ اس کی رحمت کے قربان جس نے ہر گناہ کی مغفرت کے لئے کوئی نہ کوئی سامان ہمارے لئے نکال دیا ہے۔ اب آپ چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھالیں اور چاہیں تو بحثوں میں پڑ کر محروم رہیں۔ بہرحال دعا کرنے میں کچھ نقصان بھی تو نہیں۔

"کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر غالب آ جاتی ہیں اور کتنی ہی بڑی جماعتیں ہیں جو چھوٹی جماعتوں سے شکست کھا جاتی ہیں۔ فتح و شکست کا دار و مدار افراد کی کثرت و قلت پر نہیں بلکہ دلوں کی قوت پر ہے اور اللہ کی مدد انہیں لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جو صابر اور ثابت قدم ہوتے ہیں"

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور سے شائع کیا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء

# اسلامی قانون اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ

گذشتہ دنوں مرکزی وزیر قانون جناب سید محمد ظفر صاحب نے اپنے ایک بیان میں فرمایا کہ اسلامی تحقیقاتی ادارہ کے زیر اہتمام اسلامی قانون کی تدوین اور آزادی، مشورہ، عدل اور جمہوریت کے موضوعات پر علمی تالیفات شائع کی جائیں گی اور اسی ادارہ کے اہتمام میں غیر اسلامی قوانین کو بھی اسلامی سانچہ میں ڈھالا جائے گا، وغیرہ وغیرہ

جہاں تک اس تجویز اور اس پروگرام کا تعلق ہے، ظاہری طور پر یہ بڑا دل نشین اور نہایت پسندیدہ ہے لیکن اس کی معنویت ہزاروں فتنہ سامانیاں اپنے اندر لئے ہوئے ہے، اور اگر اس کا تجزیہ کیا جائے تو مسلمانانِ پاکستان کو روشنی اور امید کی ایک ہلکی سی کرن بھی اس میں نظر نہیں آتی۔

یہ درست ہے کہ اسلامی قانون کی جمع و ترتیب ایک نہایت عظیم انسان کارنامہ ہے، لیکن صرف پریس کانفرنسوں، جلسوں اور بیانات میں اس کا اظہار کر دینا اور عملی طور پر اس کے متعلق کچھ نہ کرنا ہمارے خیال ناقص میں اسلام، اسلامی قانون اور مسلمانانِ پاکستان کے ساتھ ایک استہزاء ہے یہ وعدے تو ہم ۱۹ سال سے سن رہے ہیں۔ اور جو کوئی بھی کرسیٔ اقتدار پر متمکن ہوا اس نے قوم میں اپنا اعتماد جمانے اور قوم کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اسی قسم کے وعدے کئے لیکن عملی طور پر نہ ماضی میں ان کے متعلق کچھ کیا گیا اور نہ آئندہ کچھ ہونے کی ظاہری امید نظر آتی ہے۔ معاملہ صرف بیانات تک ہی رہا ہے اور بیانات تک ہی رہے گا۔

اسلامی قانون اور اسلامی معاشرہ کے بارہ میں تالیفات کی ذمہ داری جس ادارہ کے سپرد کی گئی ہے، خود مسلمانانِ پاکستان اس ادارہ کے متعلق مطمئن نہیں ہیں۔ وہ ادارہ نام کے لحاظ سے تو "ادارۂ تحقیقات اسلامیہ" ہے لیکن کام کے لحاظ سے اگر اس کو "ادارۂ تحریفات اسلام" کہا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا۔ اس ادارہ کی زمام کار جس شخص کے سپرد ہے وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن ہیں، جن کے اسلام کی بابت غلط نظریے کے متعلق علماء تو درکنار عوام بھی آشنا ہیں۔ موصوف کے نزدیک بیئر (BEER) شراب بھی حلال ہے اور سود کی حلت پر بھی وہ ۵۲ صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھ چکے ہیں۔ زکوٰۃ کی تعداد میں کمی بیشی اور حدود میں تبدیلی چونکہ قرآن و سنت کی ظاہری نصوص کے سراسر خلاف ہے، پھر بھی وہ قائل ہیں۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جس کے خلاف اسلام ہونے کے بارہ تمام علمائے کرام متفق و متحد ہیں وہ اس کے عین اسلام ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ایسا جس ادارہ کا ڈائریکٹر ہو اُس ادارہ کو اسلامی قوانین کی جمع و ترتیب اور غیر اسلامی قوانین کو اسلامی قوانین میں تبدیل کرنے کا اہم کام سپرد کرنا ہمارے خیال میں اسلام پر ظلم کے مترادف ہے۔

کچھ اسی طرح کی حالت "اسلامی مشاورتی کونسل" کی ہے کہ دینی علوم میں حقیقی دسترس رکھنے والے ارباب علم و فضل میں سے شاید ایک آدمی بھی اس کونسل میں شامل نہیں۔ علامہ علاؤالدین صدیقی جو کسی دینی یونیورسٹی کے فاضل نہیں ہیں اس کے صدر ہیں اور متذکرۃ الصدر ڈاکٹر فضل الرحمٰن اُس کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ادارۂ تحقیقات اسلامیہ اور اسلامی مشاورتی کونسل ایک ہی ادارہ کے دو نام ہیں، کیونکہ وہاں بھی ڈاکٹر فضل الرحمٰن مختار کل اور یہاں بھی ڈاکٹر فضل الرحمٰن ہی کرتا دھرتا ہیں۔ غرض کہ ان دونوں اداروں میں جو حضرات شامل ہیں اُن کو نہ تو دینی علوم میں حقیقی دسترس رکھنے والے حضرات اپنی صفوں میں ممتاز جگہ دیتے ہیں اور نہ ہی جدید علوم سے آشنا لوگ انہیں اور ان کے رشحاتِ فکر کو کوئی اہمیت دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دونوں ادارے قدیم و جدید علوم سے واقف افراد کے نزدیک ناقابل تسلیم ہیں

ہم فی الحال اس بحث میں نہیں الجھنا چاہتے کہ اس اسلامی تحقیقاتی ادارہ کے اراکین کتنی موٹی موٹی تنخواہیں لیتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں وہ کیا کام کر رہے ہیں، لیکن ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ یہ لوگ اسلام کے بارہ کوئی ٹھوس تحقیقاتی کام کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے، اگر کچھ کرنے کے قابل ہوتے تو چار پانچ سال کے اس عرصہ میں کچھ نہ کچھ ضرور کرتے۔ ہاں ایک کام البتہ ضرور کر سکتے ہیں اور وہ کام کر بھی رہے ہیں کہ اسلام کی حلال چیزوں کو اپنی تحقیق سے حرام ثابت کر دیں اور صریحاً حرام چیزوں کو حلال بنا دیں

یہ بات بھی کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ تحریک پاکستان کی اصل قوت اسلام تھی۔ پاکستان کا قیام بھی اسلام ہی کا مرہون منت ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کی وحدت کا سبب بھی اسلام ہی ہے، اور گذشتہ ستمبر کی جنگ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس ملک کی بقا بھی اسلام کے دم قدم سے ہے۔ گویا تحریک پاکستان، قیام پاکستان، استحکام پاکستان اور بقاء و تحفظ پاکستان سب کچھ اسلام کے بنیادی نظریہ کے تحت ہے۔ جتنا یہ نظریہ کمزور ہوگا اتنا ہی پاکستان کے استحکام اور تحفظ میں کمزوری واقع ہوگی، اور جتنا یہ نظریہ پختہ ہوگا اتنا ہی پاکستان کے استحکام اور تحفظ میں مضبوطی واقع ہوگی۔ لیکن مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی سے صاف پتہ چل رہا ہے، کہ اسلامیت کا وہ رنگ جو انگریزوں کے سامراجی دور میں موجود تھا، پاکستان کے قیام کے بعد وہ دن بدن ماند پڑتا جا رہا ہے۔ انگریز کے سامراجی دور میں اس کو اس بات کے قطعاً جرأت نہیں تھی کہ وہ اسلام کے عائلی قانون یا دوسرے قوانین میں کسی قسم کی کوئی تحریف کرتا لیکن اب عائلی قوانین میں تو تحریف ہو چکی ہے اور دوسرے قوانین کے لئے قدم اٹھایا جا رہا ہے۔

بہرحال مرکزی وزیر قانون سید محمد ظفر کے اس بیان کے جواب میں صدر مملکت اور مرکزی وزیر قانون سے ہماری دو عرضداشتیں ہیں:۔

اولاً یہ کہ اسلامی قوانین کی تدوین و ترتیب اور اس کا نفاذ صرف قولاً ہی نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کے عمل میں بھی لایا جائے وگرنہ قول کو تو قوم ۱۹ سال سے سنتی سنتی تھک گئی ہے۔ اب قوم اس انتظار میں ہے کہ یہ قول عمل کی شکل کب اختیار کرتا ہے۔

ثانیاً یہ کہ اسلامی قوانین کی جمع و ترتیب کا کام اسلامی تحقیقاتی ادارہ کے بجائے ان جید اور دینی علوم کے ماہرین علماء کے سپرد کیا جائے جن کو ارباب علم کا اعتماد حاصل ہو۔ یہ کام ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اُن جیسے اراکین ادارہ کے بس کا روگ نہیں، کیونکہ نہ ہی انہیں دینی علوم میں اتنی مہارت حاصل ہے اور نہ ہی قوم اور ارباب علم و دانش کا اعتماد انہیں حاصل ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ علمائے اسلام سے بھی ہماری گذارش ہے کہ وہ حالات کے تقاضوں کو سمجھیں کہ اس وقت کس قدر فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ پرویزیت، مودودیت، فضل الرحمانیت

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی

(قسط اول)

# خاندانی منصوبہ بندی اور امریکی اغراض

## پاکستان میں ضبط تولید جاری کرنے کا اصل مقصد

حکومت کا کہنا ہے کہ پاکستان کی آبادی بڑی تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے اس کی وجہ سے ہماری حکومت کو یہ خطرہ لاحق ہوگیا ہے کہ اگر آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روکا نہ گیا تو پاکستان کی ترقی کے سب منصوبے بیکار ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس رفتار سے پاکستان ترقی کر رہا ہے اس سے زیادہ یا اتنی ہی رفتار سے آبادی بھی بڑھ جائیگی اور نتیجہ صفر ہوگا، اور بقول صدر مملکت ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی کو آدمی کھانے پر مجبور ہو جائے گا۔ حکومت اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کئی ارب روپیہ موجودہ ترقیاتی منصوبہ میں خرچ کرے گی، یہ رقم حکومت اپنے وسائل، مغربی ممالک اور امریکہ سے قرض اور کچھ خیرات لے کر پورا کرے گی۔ ہوسکتا ہے کہ یہ رقم اس سے بھی زیادہ ہو۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسٹر ہاشم رضا صاحب کا کہنا ہے کہ پہلے منصوبہ میں کل رقم جو سب ترقیاتی کاموں پر لگائی گئی، کم و بیش اتنی ہی رقم اب ضبط تولید کے پروگرام پر خرچ کی جا رہی ہے۔ (ملاحظہ کریں اخبار ڈان مورخہ ۲ مئی ۶۶ء)

میں اس مضمون میں مندرجہ ذیل پہلوؤں پر کچھ عرض کروں گا

(۱) ضبط تولید کے وہ طریقے جن کی گورنمنٹ تشہیر کر رہی ہے۔

(۲) ضبط تولید کی ادویہ اور طریقوں کے استعمال سے قوم کی صحت پر کیا اثر ہوگا۔ نیز اس کے معاشی اقتصادی اور سیاسی اثرات۔

(۳) کیا ضبط تولید کے بغیر ترقی ممکن نہیں ہے

(۴) کیا پاکستان میں یہ صلاحیت ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے باوجود وہ اتنی ترقی کرے کہ ترقی یافتہ قوموں کے برابر یا ان سے بھی آگے نکل جائے

(۵) قرآن حکیم میں خداوند تعالیٰ ضبط تولید کے متعلق کیا حکم دیتا ہے؟

(۶) امریکنوں اور ان کے زرخرید غلاموں کا ضبط تولید کے لئے قرضہ جات اور خیرات دینے میں اغراض

(۷) امریکن اپنے ملک میں ضبط تولید کر رہے ہیں یا نہیں؟

**(۱) ضبط تولید کے طریقے** (ا) نر کا خلیاتی تخم مارنے والی دوائیوں کا استعمال۔

یہ ادویات نر کا مادہ تولید مار دیتی ہیں لیکن ان ادویہ کے باوجود حمل ٹھہر سکتا ہے کیونکہ لاکھوں خلیات تخم میں سے اگر ایک خلیاتی تخم بھی عورت کے خلیاتی بیضہ میں پہنچ جائے تو حمل ٹھہر جاتا ہے۔ ان دوائیوں کے استعمال سے خارش اور سوزش ہو جاتی ہے اور اگر غفلت برتی جائے، تو پھنسی اور پھوڑے نکلنے کا بھی امکان ہے۔

(ب) مرد کی وہ نالیاں بند کرنا جن سے خلیات تخم خارج ہوتے ہیں۔ ایک معمولی اپریشن سے آدمی کی وہ نالیاں بند کر دی جاتی ہیں جن سے خلیاتی تخم خارج ہوتے ہیں۔ اس اپریشن کے بعد مرد شکل و صورت میں پہلے سے زیادہ صحت مند نظر آتا ہے مگر قوت تولید کھو دینے سے ذہن روحانی طور پر متاثر ہوتا ہے۔ یہ مشاہدہ بتائے گا۔ اس اپریشن سے آدمی ہمیشہ کے لئے پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

(ج) اپریشن کے ذریعہ عورت کی وہ نالیاں بند کرنا جن سے خلیاتی بیضہ نکلتا ہے۔ یہ اپریشن خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ بہت مہنگا بھی ہوتا ہے۔ اس اپریشن کے بعد عورت کبھی بچہ نہیں جن سکتی۔

(د) عورت کے لئے کھانے کی گولیاں۔

ان دوائیوں کا مقصد یہ ہے کہ عورت میں حیض کی کیفیت پیدا کر دی جائے۔ ماہواری کے ایام کے دوران میں بیس روز بلا ناغہ دوا کھانا ضروری ہے۔ اگر غلطی سے بیس دن میں سے کسی ایک دن میں گولی کھانے سے غفلت ہوگئی تو حمل ٹھہر سکتا ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے خون آتا ہے اور اگر کسی میں سرطان کے اثرات ہوں تو سرطان ہو جاتا ہے۔

(ہ) عورت کے رحم میں لیڈی ڈاکٹر نیلون یا ربڑ کا پھلا کڑا یا کمان رکھ دیتی ہے۔ اس کو رحم میں ہر وقت رکھنا ضروری ہے اور صرف لیڈی ڈاکٹر ہی اس کو نکال سکتی ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا کہنا ہے کہ یہ سب طریقوں سے کامیاب طریقہ ہے۔ مگر اس کے باوجود چار عورتوں میں ایک عورت میں ناکام رہتا ہے۔ یعنی ۲۵ فیصد سے زیادہ ناکام ثابت ہوتا ہے (ملاحظہ ہو روزنامہ ڈان انگریزی ۸ مئی ص۹)

**(۲) ان ادویات کے مضر اثرات**

نیز معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی اثرات

(الف) **قومی صحت**۔ جو لوگ یہ دوائیاں استعمال کریں گے۔ اُن کی اور ان کی آنے والی نسل کی صحت تباہ ہوگی۔ جو لوگ کثرت اولاد کی وجہ سے مباشرت سے ہر ممکن پرہیز کر رہے تھے۔ اور یہ پرہیز اُن کی اور ان کے بیوی بچوں کی صحت کا باعث تھا۔ اب حکومت کے گمراہ کن پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر پھر وہ مباشرت میں پڑینگے اور کثرت مباشرت سے اپنی اور اپنی بیویوں کی صحت تباہ کریں گے۔ اور اگر کوئی بچہ پیدا ہوگیا جس کے امکانات پچاس فیصد ہیں تو یہ بچہ جسمانی اور ذہنی طور پر ناکارہ ہوگا۔

(ب) **معاشرتی**۔ غنڈوں، بدکاروں کے فریب، ترغیب اور لالچ وغیرہ کے باوجود اسکول اور کالج کی جو لڑکیاں زناکاری سے اس ڈر سے بچی ہوئی تھیں ..... کہ حمل ٹھہر جائے گا۔ اب ان بدمعاشوں کے دام میں پھنس جائیں گی۔ کچھ اپنی اقتصادی بدحالی کی وجہ سے اور کچھ مزے کی خاطر۔ اس سے جلدی بیماریاں، آتشک اور سوزاک پھیلے گا اور گندم وغیرہ کی پیداوار بڑھنے کی بجائے "خرامی بچوں" کی پیداوار بڑھیگی

(ج) **اقتصادی**۔ ہر قوم کی مالی خوشحالی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ قوم کتنے گھنٹے جانفشانی اور خداداد عقل سے پورا پورا کام لیکر کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرتی ہے ہمارے ملک کی دولت کا انحصار اس پر ہے کہ قوم کتنے گھنٹے اپنی پوری جسمانی قوت اور عقل خداداد سے کام کرتی ہے۔ قوم جتنی زیادہ محنت کرے اور عقل کو استعمال کرے گی۔ اتنے ہی بہتر پیداوار کے طریقے دریافت کریگی اور اتنی ہی دولت پیدا کریگی

(باقی آئندہ)


احسن الکلام

فی

ترک القرأۃ خلف الامام

تالیف: مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خاں صفدر

جس میں قرآن کریم، صحیح احادیث، آثار صحابہ کرامؓ و تابعینؒ اور دیگر فقہاء و محدثین عظام سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں کسی قسم کی قرأت عموماً اور سورۂ فاتحہ کی قرأت خصوصاً ممنوع ہے۔ نیز عقلی اور قیاسی دلائل سے اس پر فیصلہ کن بحث کی گئی ہے اور فریق ثانی کے مسکت جواب دیئے گئے ہیں۔ کتاب اب دوسری بار نہایت دیدہ زیب طبع ہوئی ہے اور دونوں جلدیں اکٹھی چھپی ہیں ضخامت ۵۰۴ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت مجلد ۱۰ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# افکار و خیالات

## ثنا خوانِ تہذیب مغرب کہاں ہیں؟

ہمارا مغرب زدہ طبقہ ہر وقت اپنی برائیوں اور اقوام مغرب کی تحسین و تعریف میں رطب اللسان رہتا ہے اور اپنی قریباً ہر مجلس میں ان کی بعض ظاہری خوبیاں بیان کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ اس وقت دنیا میں اگر کوئی بہترین لوگ ہیں تو وہ صرف دیارِ مغرب کے بسنے والے ہیں۔ اقوام مغرب اپنی بعض ظاہری خوبیاں جو دکھاتی پھرتی ہیں وہ صرف دنیا کو دھوکا دینے کے لئے ہیں، کیونکہ اگر ان کی اخلاقی اور معاشرتی زندگی کا تجزیہ کیا جائے تو جس قدر گناہوں اور اخلاقی برائیوں سے مدہوش ان لوگوں کی زندگی نظر آئے گی اس کا عشیر عشیر بھی اقوام مشرق میں نہیں پایا جائے گا۔ بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ اس وقت دنیا میں جس قدر اخلاقی، معاشرتی اور اقتصادی برائیاں پائی جاتی ہیں، وہ ساری کی ساری دکان مغرب ہی سے نکلی ہوئی ہیں تو اس میں بھی ذرہ برابر مبالغہ نہیں ہوگا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ تو خیر سے اس معاملہ میں لیڈنگ پارٹ ادا کر رہا ہے لیکن برطانیہ بھی جس کے متعلق مستغربین یہ تاثر دیتے ہیں کہ وہ قانون کی اطاعت اور پابندی میں سب سے بڑھ کر ہے اس معاملہ میں کسی سے پیچھے نہیں۔

حالیہ اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں ہر چوبیس گھنٹوں میں مندرجہ ذیل جرائم کا اس قدر ارتکاب ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| قتل و تشدد، اغوا و بلوہ وغیرہ | ۱۴ |
| دھوکہ بازی اور فریب دہی | ۱۳۲ |
| چوری | ۲۲۳۰ |
| مسروقہ چیزوں کو خریدنے کے جرائم | ۵۳ |

حکومت ان جرائم کی روک تھام کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے لیکن اس کو بالکل کامیابی نہیں ہو سکی۔

ہر آدمی کے قلب میں یہ خواہش موجزن ہے کہ وہ جلد از جلد امیر ہو جائے تاکہ اسے اخلاقی برائیوں کے ارتکاب میں مالی طور پر کسی قسم کی کوئی دشواری نہ ہو۔ یہ خواہش محنت مزدوری سے تو پوری نہیں ہوتی لہٰذا وہ ڈاکہ ڈالنے یا چوری کرنے کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس جرم کے ارتکاب میں بعض دفعہ قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ پھر قانون کی زد سے بچنے کے لئے رشوت، زنا، شراب اور دوسری کئی برائیاں پھیلتی ہیں۔ برطانیہ کے ان تمام جرائم کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اس تجزیہ کو مختصر الفاظ میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ جلد تر امیر بننے کی خواہش ان ساری برائیوں کی جڑ ہے۔ جب تک یہ خواہش دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نہیں نکلے گی، اس وقت تک ان جرائم کا انسداد کسی قانون سے نہیں کیا جا سکتا۔

جلد از جلد امیر بننے ہی کا جذبہ لوگوں کو قمار بازی اور معموں کی لعنت میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ کیونکہ جوا بھی ایک ایسا فعل ہے جو آدمی کو بعض دفعہ جلد از جلد امیر بنا دیتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہیرسن نامی ایک مزدور نے "لٹل وڈز" فٹ بال پول میں سوا تین لاکھ پونڈ کی رقم جیتی۔ جو اس کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا انعام ہے اسی طرح کوئی دو سال قبل ایک نوجوان شخص نے معموں میں ایک خطیر رقم جیتی تھی۔ اس رقم کو اس نے خوب لٹایا۔ ایک نئی کار خریدی جس کو چلاتے ہوئے وہ ایک مہلک حادثے کا شکار ہو گیا اور مر گیا۔

برطانیہ میں کوئی کھیل ہو یا کوئی اور معمولی سے معمولی واقعہ اس کی ہار جیت پر شرطوں کا انبار لگ جاتا ہے جس میں کئی رات ہی رات میں امیر اور کئی غریب ہو جاتے ہیں۔ یہی چکر کئی سالوں سے وہاں چل رہا ہے اور معلوم نہیں کب تک چلتا رہے گا

لندن اور برطانیہ کے دوسرے شہروں میں سورج غروب ہوتے ہی ہر طرف کلبوں شراب خانوں، جوا خانوں اور دوسرے جرائم کے اڈوں کا کاروبار شروع ہو جاتا ہے اور سارے دن کی کمائی ان اڈوں کی نظر ہو جاتی ہے۔ رقص و سرود کی محفلیں رات کے بھیگنے کے بعد تک رہتی ہیں۔

جلد از جلد امیر ہونے کا جذبہ ہمارے ملک میں بھی پنپ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں بھی جرائم اب روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ جرائم کے انسداد کے لئے سب سے پہلے اس جذبہ پر قدغن عائد کرے۔ وگرنہ ان جرائم کو روکنے کا کوئی علاج نہیں۔

## اسلام اور موسیقی

گزشتہ ماہ مرکزی وزیر قانون سید مظفر نے بین الاقوامی میوزک کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ موسیقی اسلام کا نہایت قیمتی ورثہ ہے، جسے ترقی دینا بے حد ضروری ہے۔

یہی مسٹر محمد ظفر صاحب اپنی بعض تقریروں میں یہ کہہ چکے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی قانون جلد از جلد نافذ کر دیا جائے گا اور پاکستان کا استحکام صرف اسلام سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ان میں سے ان کی کون سی بات حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔ ہمارے وزراء کا "یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام" کا نظریہ ملک و ملت دونوں کے لئے سنگین نتائج کا حامل ہے ہمارے ارباب اقتدار کو "دو رنگی" چھوڑ کر "یک رنگی" اختیار کرنی چاہیئے اور قوم کو واضح الفاظ میں بتا دینا چاہیئے کہ وہ پاکستان میں اسلام چاہتے ہیں یا مغربیت؟ تاکہ قوم ان کی حقیقت سے آشنا ہو سکے۔

وزیر قانون کا موسیقی کی بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح اور پھر اس میں موسیقی کے متعلق ان کا یہ بیان مسلمانانِ پاکستان کے لئے نہایت دل آزاری کا باعث بنا ہے جس کے متعلق جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

## اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ؟

گذشتہ دنوں اخبارات میں جاپان سے یہ خبر شائع ہوئی کہ کوشٹہ ڈویژن کی تحصیل دکی میں زلزلہ سے ایک دیہات اور قریباً دس ہزار مکانات تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ جس سے لاکھوں آدمی متاثر ہوئے ہیں

یہ خبر نہایت افسوسناک اور عبرت انگیز تھی کیونکہ زلزلے اللہ رب العزت کے عذاب کے نشانات ہیں۔ دنیا میں بہت سی قومیں ایسی گذری ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے انہی زلزلوں سے صفحہ ہستی سے ناپید کر دیا۔ لیکن اس کے چند روز بعد انہی اخبارات میں یہ خبر بھی پڑھی گئی کہ ۱۴ اگست سے ۱۵ ستمبر تک یعنی پورا ایک مہینہ کوئٹہ میں نام نہاد ثقافتی پروگرام ہوتا رہے گا۔ جس میں ملک کے نامور فنکاروں، موسیقاروں اور رقاصوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

اللہ کے عذاب کے بعد جشن کوئٹہ گناہوں سے استغفار کا طریقہ ہے یا گناہوں پر دیدہ دلیری کا؟ دین کے نام پر قائم شدہ ملک میں زلزلوں سے حفاظت کا یہ طریقہ پوری قوم کے لئے قابل افسوس ہے اور یہ اللہ رب العزت کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

دین ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارہ
(اقبال)

مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن

# اسباب تحریف شاہ ولی اللہؒ کی نظر میں

(آخری قسط)

(۲) دوم یہ کہ اجماع صحیح کا استناد کبھی قرآن وحدیث کی نص صریح کی بجائے ان کے استنباط پر ہوتا ہے اور بسا ممکن ہے کہ وجہ استنباط اس قدر خفی ہو کہ عقول عامہ اس کی دریافت سے قاصر ہوں یا اہل اجماع کے سامنے حدیث ہو لیکن وہ بعد میں شہرت پذیر نہ رہی ہو، اس لئے اجماع صحیح بجائے خود حجت قطعیہ ہے اور اسے محض اس وجہ سے رد نہیں کیا جا سکتا کہ بعد والوں کو سند اجماع پر اطلاع نہیں ہو سکی۔ فرض کیجئے کہ دور صحابہ میں کسی مسئلہ پر اجماع ہو جاتا ہے اور کسی صحابی سے اس کے خلاف منقول نہیں، اب اگر اسے رد کر دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صحابہ کرام کی مجموعی تعداد ہی قرآن وحدیث کے صحیح فہم سے محروم رہی۔ معاذ اللہ۔ حق تعالیٰ کے ارشاد

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساءت مصیرا

(النساء - رکوع ۱۷)

"اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ، اور چلے سب مسلمانوں کے رستے کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اس کو وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ پہنچا"۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: لن یجتمع امتی علی الضلالة (میری امت گمراہی پر کبھی اتفاق نہیں کرے گی۔

(۳) سوم یہ کہ امت کے تمام اجماعی مسائل باتفاق امت قرآن وحدیث کے نصوص یا استنباط صحیح پر مبنی ہیں۔ شاہ صاحبؒ کے محولہ بالا اقتباس میں تصریح کر دی گئی کہ امت کا کوئی سا اجماعی فیصلہ بحمد اللہ اس کی سند سے محروم نہیں۔

متجددین کا نومولود گروہ اسی نام نہاد اجماع کو پیش کرتا ہے، جسے شاہ صاحبؒ نے فقرہ الف میں اسباب تحریف میں شمار کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ایک یا چند ممالک کے "آزاد تجدد پسندوں" کا کسی امر پر اتفاق کر لینا ہی اس کے اسلامی سانچے میں ڈھل جانے کے لئے کافی ہے۔

اگر حکومت کی منشا نظر آئے کہ بنکاری نظام کو اسلامی معاشیات کے سانچے میں ڈھالا جائے، تو خود اس نظام میں تبدیلی کی تجویز اور اس کی ممکنہ تدابیر پیش کرنے کی بجائے سود کی حلت کا ثبوت شروع ہو جائے گا اور بلا فہم وتدبر تابعین کے اقوال کا سہارا لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ، صریحہ، متواترہ اور متفق علیہا کو غلط ثابت کرنے کے لئے ڈارون کے انسانی فلسفۂ ارتقاء کے ہمرنگ فلسفہ ارتقاء حدیث تراش لیا جائے گا (ملاحظہ ہو فکر ونظر مقالہ ربوٰ مشمولہ جلد ۱ شمارہ ۵)

اگر حکومت کے خیال میں بعض مادی مصالح کے پیش نظر خاندانی منصوبہ بندی، تحدید نسل یا قطع نسل ضروری ہو جائے، تو جائز و ناجائز کی پروا، حدود کا لحاظ اور مہلک عواقب وخطرات پر نظر کئے بغیر کتابوں پر کتابیں اور مقالوں پر مقالے لکھنا شروع ہو جائیں گے اور پھر یوں دکھایا جانے لگے گا کہ قرآن وحدیث صرف منصوبہ بندی کی تائید ہی کے لئے نازل ہوتے ہیں۔

اگر سرکاری محاصل کی ادائی میں سستی نظر آئے تو "جامع ٹیکس" کو اسلام کے نظام زکوٰۃ میں جگہ دینے کے لئے گر پڑا مواد فراہم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور اس کے لئے معاشیاتی پیچیدگی۔ معاشرتی ضروریات اور مملکتی ترقیات کے وظیفوں کے علاوہ "دوگونہ وفاداریوں" کے عفریت سے بھی ڈرایا جانے لگے گا۔ الغرض تہاون کے یہ دونوں سبب یعنی احادیث نبویہ کو پشت انداز کرنا اور اغراض فاسدہ کے پیچھے ہو لینا ہمارے ان دردمندان ملت کا سرمایۂ تحقیق اور منبع علم ہے

## ج۔ منکرات کا پھیلاؤ اور ترک نکیر

حضرت شاہ صاحبؒ کے مندرجہ بالا اقتباس میں تہاون کی تیسری علت "منکرات کی اشاعت اور علماء کی خاموشی" جو ذکر فرمائی ہے وہ ہمارے ممالک اسلامیہ میں الم انگیز صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اعلیٰ سطح سے لیکر نیچے کی سطح تک ملت کا کون سا طبقہ ہے جو منکرات وفواحش، شرک وبدعات معصیت اور حکم عدولی میں غرق نہیں۔ الا ماشاء اللہ بلاشبہ ہر طبقہ میں خدا ترس اور نیک دل افراد بھی موجود ہیں۔ ان مستثنیات کو چھوڑ کر حاکم ومحکوم، امیر وغریب، مالک ومزدور، کسان اور زمیندار، شہری اور دیہاتی ہر طبقہ کی اکثریت ظلم وتعدی، فریب دہی اور حق تلفی۔ بے رحمی اور مردم آزاری، ترک فرائض اور اور ارتکاب محارم میں مبتلا ہے۔ ایسا نظر آتا ہے کہ وہ تمام امور جن کو زندہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ وہ دن بدن ہماری غفلت، تن آسانی، تساہل پسندی اور حمق جلی یا نفاق خفی کی وجہ سے دفن ہوتے جا رہے ہیں اور جن کو مٹانے کے لئے آپؐ مبعوث ہوئے تھے۔ بڑی تیزی سے امت ان کو اپنائے جا رہی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم والے اعمال کو حقیر اور شیطانی افعال کو باعث افتخار سمجھنے کے رجحانات روز افزوں ہیں۔ حق کتنا ہی تلخ ہو وہ بہرحال حق ہے۔ ہماری اسلامی حکومتیں زیادہ تر اپنے اقتدار باہمی آویزش اور سیاسی اکھاڑ پچھاڑ سے فارغ نہیں ہو پاتیں۔ ملت کے مجموعی مفاد پر غور وفکر کے مواقع ان کو نسبتاً کم ہی میسر آتے ہیں، پھر ان کے سامنے ملت کی مادی ترقی، جسمانی آسودگی اور دنیاوی سربلندی کے مقاصد تو آتے ہیں۔ جن کی اہمیت ایک حد تک اپنی جگہ مسلم ہے۔ لیکن روحانی ترقی، قلبی آسائش اور آخرت کی سرخروئی کا سوال ان کے سامنے نہیں آتا۔ وہ افلاس، بیروزگاری، بیماری پسماندگی وغیرہ کے خلاف نعروں کا جہاد ضرور کرتی ہیں لیکن شرک وبدعات، الحاد وزندقہ، منکرات وفواحش، معاصی اور دینی بغاوت کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرتیں، الا ماشاء اللہ۔ اگر بھولے سے دین کا نام لے بھی لیا جاتا ہے تو اکثر وبیشتر "شکمی دوزخ" سے اس کا پیوند تو کر ہی دیا جاتا ہے ؎

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

سود، زنا، چوری، شراب، جوا وغیرہ معاصی کے انسداد کے لئے اور اسلامی فرائض وواجبات کی اشاعت کے لئے اگر شرعی سیاست (حدود وتعزیر) کا تجربہ ہی اسلامی حکومتیں کر لیتیں، تو ایک طرف ان قبائح کا قلع قمع ہو جاتا اور دوسری طرف اسلام کی حجت قائم ہو جاتی۔

اس ضمن میں متجددین کا نومولود فرقہ نہ صرف یہ کہ ان منکرات کے خلاف کسی قسم کی آواز اٹھانے سے معذور ہے بلکہ بہت سے امور منکرہ خود ان کے دم قدم سے زندہ ہیں۔ پہلے اگر گناہ کو گناہ سمجھ کر کیا جاتا تھا، اب ان محرفین کے طفیل اسے جائز سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

رہا علماء ربانیین کا وہ طبقہ جن کو حق تعالیٰ نے علمی روح، دینی فہم، اسلامی بصیرت، ایمانی ذوق اور مذہبی تڑپ کی دولت سے بہرہ مند کیا ہے۔ ان کی آواز رسوم وبدعات کے غل غپاڑے اور دجل وتلبیس کے نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ جاتی ہے۔ ان پر رجعت پسند، قدامت پرست

جمود و تعطل کے زخم خوردہ، رفتارِ زمانہ سے غافل، دنیا سے اندھے، اسلامی روح سے ناآشنا وغیرہ کے آوازے اتنی شدت، اتنی قوت اور اتنی تکرار سے کسے جاتے ہیں کہ ان کی تمام اصلاحی سرگرمیاں، چاہا جاتا ہے کہ غیر مؤثر ہو کر رہ جائیں۔

ان کا دعویٰ ہے کہ قرآن و حدیث میں سرے سے کوئی حکم منصوص ہی نہیں جسے قانون کا درجہ دیا جائے، وہ ان تمام نصوص کو جو چودہ سو سال تک امت کے درمیان معمول بہا رہے ہیں محض طفلانہ انداز استدلال میں۔ قرونِ وسطیٰ کے فقہاء کی رنگ آمیزی قرار دیتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے:

"اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اس رنگ آمیزی سے الگ کر کے دیکھیں جو عہدِ وسطیٰ کے فقہا نے پیش کی ہے تو ہمیں یقینی طور پر ایسا کوئی رجحان نظر نہیں آتا کہ رسولؐ اپنے وسیع ترین مفہوم میں صرف ایک قانون ساز تھے ..... چنانچہ بسا بعد ..... وقتاً فوقتاً کچھ انفرادی فیصلوں کو چھوڑ کر، جن کی حیثیت محض ہنگامی واقعات کی ہوتی تھی، آپؐ نے اسلام کی ترقی کے لئے بہت کم ہی عام قانون سازی کی طرف توجہ فرمائی۔ خود قرآن مجید میں اسلامی تعلیمات کا بہت تھوڑا سا حصہ ہے جس کا تعلق عام قانون سازی سے ہے، لیکن خود قرآن مجید کا قانونی یا قانون نما حصہ اپنی اس حیثیت کو واضح کر دیتا ہے کہ اس کا تعلق خاص حالات و کوائف سے ہے۔" (فکر و نظر جلد ۱ شمارہ ۱ صفحہ ۱۶)

گویا خوش قسمتی سے خدا و رسول کو "بہت ہی کم" ..... خدا زور دے کر ..... احکام کی طرف توجہ کا موقع جو مل سکا ہے، وہ بھی قانون نہیں بلکہ "قانون نما" سا ہے۔ پھر وہ بھی تمام امت کے لئے عام نہیں بلکہ خاص حالات و کوائف ہیں وہ محبوس و محدود ہو جاتا ہے۔

"چنانچہ وحی ہو یا نبی کا عمل، وہ تاریخ کے ان واقعات سے بے نیاز نہیں ہو سکتے جو فوری طور پر انہیں پیش آئے، چہ جائیکہ وہ خالص نظریاتی کلیات کے استنباط کی طرف توجہ دے سکیں۔"

(فکر و نظر جلد ۱ شمارہ ۱ صفحہ ۱۵)

(نقرہ کی لغویت ملاحظہ کیجئے، وحی اور نبی کے عمل ... کی ... استنباطِ کلیات کی طرف توجہ ... کس چیز سے؟) یعنی نہ صرف قانونی دفعات اصولاً یا فرداً کے بیان کی طرف توجہ کا موقعہ "وحی یا نبی کے عمل" کو نہیں مل سکا بلکہ نظریاتی کلیات کے استنباط کی طرف بھی وہ توجہ نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ وحی اور نبی کو اتنی فرصت ہی میسر نہ تھی۔ اس سفسطہ (خلط تعلق) کے پیش نظر "وحی اور نبی" دونوں تشریع۔ قانون سازی سے خارج قرار پاتے ہیں۔ چنانچہ اس کی بھی نصرتاً کی جاتی ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آج کل کی اصطلاح کے مطابق و صحیح معنوں میں ایسے "قانون ساز" نہیں تھے کہ دین و دنیا کی ہر بات کے لئے آپ قانونی تفصیلات مرتب فرماتے۔" (فکر و نظر جلد ۱ شمارہ ۱ صفحہ ۱۴)

یہ مجتہدین تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے اور احکام اور قرآن و حدیث کے تمام نصوص ان کے لئے شرعی قانون کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ جس طرح ایک جج کا فیصلہ دوسرے جج کے لئے نظیر کی حیثیت رکھتا ہے، بس اسی طرح خدا و رسول کے فیصلے اور قرآن و حدیث کے نصی احکام بھی ان کے لئے زیادہ سے زیادہ نظیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور نظیر بھی نظیر کامل نہیں بلکہ "ایک گونہ نظیر"۔ دیکھئے اس کے لئے خیالی مفروضات کی گرہیں کس طرح لگائی جاتی ہیں:

"عام طور سے پیدا ہونے والے نزاعات کا فیصلہ صحابہ کرامؓ اپنی فہم و خرد یا ان باہمی رسوم و رواج کے مطابق جنہیں آنحضرت صلعم نے معمولی تبدیلیوں کے بعد علی حالہ رہنے دیا تھا، خود ہی فیصلہ کر لیا کرتے تھے۔ انتہائی غیر معمولی حالات میں آنحضرتؐ کو فیصلہ کرنے کی زحمت دی جاتی تھی، اور بہت ہی خاص حالات میں قرآن مجید کا سہارا لینا پڑتا تھا، مگر اس قسم کے زیادہ تر واقعات ہنگامی نوعیت کے ہوتے تھے اور انہیں معمولاً اسی انداز سے بتا جاتا تھا۔ بنا بریں اس قسم کے واقعات کو نبی کا معیاری نمونہ اور "ایک گونہ نظیر" تو سمجھا جا سکتا ہے۔ اسے متشرعانہ طور پر حرف بہ حرف قانون کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔"

(فکر و نظر جلد ۱ شمارہ ۱ صفحہ ۱۴)

استغفر اللہ۔ اس قسم کی زہر افشاں تحریریں اکا دکا نہیں بلکہ ان کے وافی ذخائر ہیں۔ یہاں ان کی تنقید کا موقع نہیں۔ یہاں صرف یہ کہنا ہے، کہ اس تکنیک کے بعد قرآن و حدیث کے کتنے نصوص باقی رہ جاتے ہیں جو ان کے نام نہاد اجماع کی بنیاد ہوں۔ اس لئے ان کی طرف سے جس اجماع کا نام لیا جاتا ہے، وہ خالص تحریف ہے جسے حضرت شاہ صاحبؒ نے فقرہ الف میں ذکر فرمایا۔

اس کے برعکس امت کے اجماع صحیح کی طرف لوگوں کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں۔ جب قرآن و حدیث بھی ان کے نزدیک قانونی حیثیت سے محروم ہیں تو اجماع تو بہر حال ان کے بعد کے درجہ کی چیز ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کے پیش نظر امت کا اتفاقی اجماع ہے کہ:۔ سود کی تمام قسمیں۔ ربوا الفضل، ربوا النسیہ قطعی حرام ہیں، احسان کی حرمت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس اجماع کو دجل و تلبیس کی ہلکی پھلکی پھونکوں سے اڑانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حرام حرف اضعافاً مضاعفہ (چند در چند) سود ہے۔ اس کے علاوہ نہ کسی سود کا وجود تھا نہ اسے حرام قرار دیا جا سکتا ہے، اس سلسلہ کی تمام احادیث صحیحہ مشہورہ کو ارتقائی دور کی پیداوار اور اجماع امت کو ناقابل التفات قرار دیا جاتا ہے۔ اعاذنا اللہ من سوء الفہم۔

امت کا اتفاقی فیصلہ ہے کہ میت کا جب صلبی بیٹا موجود ہو تو اقرب کی موجودگی میں پوتا شرعاً و عقلاً وارث نہیں۔ اس اجماع کی سند قرآن مجید، حدیث صحیح اور اقوال صحابہ میں موجود ہے اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ سے اسلام کی چودہ صدیوں میں کبھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھی۔ امت کے تمام طبقات کے اس اجماعی فیصلے کو رد کرنے کے لئے ہر رطب و یابس کی فراہمی پر سینکڑوں صفحات نامۂ اعمال کی طرح سیاہ کئے جاتے ہیں۔

باجماعِ امت نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ضروریاتِ دین، یعنی وہ عقائد جن کے انکار یا تاویل کرنے والے کو کافر قرار دیا جاتا ہے میں داخل ہے۔ بقول امام العصر سیدنا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ متواتر احادیث اس مسئلہ میں موجود ہیں (اکفار الملحدین صفحہ) لیکن اس متواتر، بدیہی اور اجماعی عقیدہ کو، محض اوہام و ظنون کے زٹلیات سے، عیسائیت سے مستعار بتلایا جاتا ہے (فکر و نظر جلد ۱ شمارہ ۱۲ صفحہ)

الغرض اس قسم کے اجماعی اور قطعی مسائل کی خاصی لمبی فہرست تیار کی جا سکتی ہے۔ جو اجماعِ امت کی جڑ سے منکر ہیں، لیکن وہ اس نومولود کے لئے "تختۂ مشقِ ستم" بن گئے۔ ان لوگوں کو قرآن و حدیث اور اجماع امت کے تقاضوں سے بحث نہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی"۔ ان کو استادِ فرنگ نے یہ گر سکھایا ہے کہ زمانہ کے ہر دامِ ہمرنگ کا شکار ہو جاؤ۔ اگر اسلام تمہارے ساتھ چلنے سے انکار کر دے تو اس کی مرمت کر ڈالو۔ اگر قرآن مجید آڑے آئے تو "عقل و غایات کی ابدیت" کا صابون بھونکو۔ اگر اجماعِ امت تمہارے لئے سد راہ بنے تو پوری جرأت سے امت کے تمام فقہا اور صلحاء کو ہیوقوف بنا ڈالو۔ اگر قیاس صحیح تمہارے لئے رکاوٹ کا باعث بنے تو قیاسِ فاسد کے وہ نادر نمونے پیش کرو کہ اول من قاس ابلیس (سب سے پہلے قیاسی گھوڑے ابلیس نے دوڑائے) کی سنت تازہ ہو جائے، اور اگر موجودہ دور کے علماء ربانیین تمہارا ہاتھ پکڑیں تو انہیں "مذہبی اجارہ دار" کی گالی دے کر ترجمانِ اسلام کا منصب ان سے چھین لو۔ تمہیں اس راستہ میں ایمان و عقل کی کتنی ہی قربانیاں دینی پڑیں لیکن ہمت نہ ہارو، جاؤ! شیطان تمہارا حامی و ناصر ہو۔ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

مثلاً حضرت صدیقؓ کا پہلا خطبہ جو منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مہاجرین و انصار (رضی اللہ عنہم) کے کثیر مجمع کے سامنے پیش کیا گیا۔ جس کو آج کی اصطلاح میں حلفِ وفاداری کہیئے تو بجا ہے۔ اس میں بھی قرآن حکیم کے ساتھ "سنت" کو دین کی بنیاد کے طور پر انہوں نے پیش کیا، اور اسلام میں خلیفہ کا منصب کیا ہے اور "کتاب و سنت" کے ساتھ خلیفہ کے تعلق کی نوعیت کیا ہوگی، اسی نکتہ کی وضاحت انہوں نے فرمائی۔ ابن سعد وغیرہ میں اس خطبہ کو ان الفاظ میں نقل کیا گیا ہے:۔

یا ایھا الناس قد ولیت امرکم ولست بخیرکم ولکن نزل القرآن وسنّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السنن فعلمنا و تعلمنا، ایھا الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فان احسنت فاعینونی وان زغت فقومونی۔

لوگو! مجھے تمہارے امور کا متولی بنا دیا گیا۔ مجھے تم سے بہتر ہونے کا دعوےٰ نہیں، لیکن قرآن نازل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتیں جاری فرمائیں۔ پس آپ نے تعلیم دی اور ہم نے تعلیم حاصل کی۔ لوگو! میں محض پیروی کرنے والا ہوں۔ نئی بات کو ایجاد نہ کروں گا، پس اگر میں صحیح راستہ پر گامزن رہوں تو میری مدد کرنا، اور اگر (بالفرض) کتاب و سنت سے کجی اختیار کر لوں تو مجھے سیدھا کر دینا۔

یہ اسلام کے پہلے خلیفہ کا پہلا خطبہ ہے جس میں کتاب کی سنت کو دستورِ خلافت قرار دے کر دونوں سے وفاداری کا عہد و اقرار خلیفہ کی طرف سے کیا گیا، اور تمام مہاجرین و انصار سے وہ اپیل کرتے ہیں کہ اگر خلیفہ اس حلف وفاداری پر قائم رہے تو ہر ممکن طریق سے اس کی مدد کی جائے، اور اگر خدانخواستہ خلیفہ میں کتاب و سنت سے کجی نظر آئے تو پوری قوت سے اسے راہِ راست پر لائیں۔ بلاشبہ حضرت صدیقؓ کا یہ خطبہ اسلامی تاریخ میں دستورِ خلافت کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

## صدیقی اعلانات پر ایک اہم سوال

بہرحال سوال یہاں یہ ہے کہ جن امور کو حضرت صدیقؓ اپنے خطبات، مجالس اور خطوط میں بار بار تکرار جہاں ان کو موقع ملتا تھا (اور بتلا چکا ہوں کہ حکمتِ الٰہیہ ان کے لئے یہ مواقع فراہم کر رہی تھی) بیان کر رہے تھے۔ صحابہ کرامؓ کے نزدیک جب ان امور کی حیثیت "بدیہیاتِ ادلیہ" اور "ضروریاتِ دین" کی تھی یعنی قرآن کے بینات سے انحراف جس طرح خلیفہ کے لئے صحیح نہیں، ٹھیک اسی طرح سنت نبویہ سے اعراض کی گنجائش بھی اس کے لئے نہیں، اور امت کے لئے قرآن جس طرح حجت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے علاوہ جو احکام و فرامین چھوڑے ہیں اور دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا ثبوت قطعی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے لئے ان کا تسلیم کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ امور جب صحابہ کے نزدیک "ضروریات" میں داخل ہیں تو امت کے پہلے خلیفہ کے لئے بھی "بدیہی" مسئلہ اس قدر اہمیت کیوں اختیار کر گیا تھا کہ کبھی منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پایہ پکڑ کر، کبھی اپنے بھائی (عمرؓ) کی داڑھی پکڑ کر، کبھی امیرِ جیش (اسامہؓ) کی رکاب تھام کر وہ اسی کی تکرار، اسی کا اعلان، اسی کی منادی کیوں کئے جا رہے تھے کہ:۔

(۱) دستورِ خلافت کے لئے کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ بنیادی پتھر ہیں۔

(۲) خلیفۂ اسلام کی حیثیت متبع کی ہوگی مبتدع کی نہ ہوگی۔

(۳) میں اس لشکر کو روک لینے کا مجاز نہیں جس کے بھیجنے کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحیِ الٰہی سے فرما چکے ہیں۔

(۴) میرا منصب نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمودہ امیر کو معزول کر دوں

(۵) مجھ پر کیسے ہی حالات گزر جائیں لیکن مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں فیصلۂ نبوت کو تبدیل کر دوں۔

(۶) حد یہ کہ میں اس جھنڈے کو کھول دینے کی ہمت نہیں رکھتا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باندھ چکے ہیں۔ ولاحللت لواءً عقدہٗ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بدایہ ج ۶ ص ۳۰۵ بحوالہ حیات الصحابہ)

(۷) اس سے بڑھ کر یہ کہ، جو اشخاص جیشِ اسامہ میں حیاتِ نبویؐ میں شریک ہو چکے تھے، میں ان میں سے کسی کو عدمِ شرکت کی اجازت دینے کا بھی اختیار نہیں رکھتا (حیات صحابہ ص۲۱ ج ۱)

یہ اعلانات عام لوگوں کے نزدیک ممکن ہے کہ کسی اہمیت کے حامل نہ ہوں، اور وہ صرف اتنا لکھ کر آگے گذر جائے کی کوشش کریں کہ کوئی وقتی ضرورت اس اعلان کی پیش آئی ہوگی۔ اس نے جس طرح اور احکام خلافت کی طرف سے دیئے جاتے ہیں یا بہت سے اعلان کئے جاتے ہیں کسی ضرورت کے تحت یہ اعلان بھی کر دیا گیا ہوگا، لیکن حضرت صدیقؓ کے ان پے در پے اعلانات میں ایمان و یقین کا نور، عزم و احتیاط کی نزاکت اور درد و بے چینی کا سوز جو پایا جاتا ہے وہ کم از کم مجھے تو اجازت نہیں دیتا کہ نظرِ عمیق اور فہمِ صحیح سے کام لئے بغیر

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# فتنۂ انکار

گذر نے والے سرسری طور پر اس مقام سے گذر جائیں اور ان صدیقی بیانات کو معمولی پیغام قرار دے کر پہلو تہی کی کوشش کر لیں۔

## منشائے صدیقیؓ کی توضیح

ان صدیقی کلمات کا اصل منشا کیا ہے۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے ہمیں اس پر غور کرنا ہوگا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اس عالم میں رونق افروز تھے، اس وقت آپؐ کی زبان ہی دین و شریعت تھی۔ لسانِ نبوت سے جو کچھ صادر ہوتا تھا سننے والوں کے لئے وہی دین اور اسلام تھا۔ آپؐ کے حکم کا تسلیم کر لینا ایمانی علامت، اور آپ کے فیصلہ سے پہلو تہی کرنا علامتِ نفاق تھی۔ اہلِ ایمان کے لئے رضائے خداوندی ذاتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور آپ کی فرمانبرداری میں منحصر تھی اہلِ ایمان کے لئے آپ کا ہر قول و فعل وحیِ الٰہی کا تابع اور منشائے خداوندی کا ترجمان تھا۔ اس لئے اہلِ اسلام کے لئے آخری مرجع ذاتِ قدسی صفات تھی (صلی اللہ علیہ وسلم) حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں:۔

اما چوں ایام نبوت بود، وحی مفترض الطاعت در قلب پیغمبرے رسید و شک و شبہ را آنجا ہیچ گنجائش نہ بود، نہ در اول نہ در آخر۔

(ازالۃ الخفاء ص۹۹ ج ۱۰)

(جب تک نبوت کا زمانہ تھا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر وحی نازل ہوتی تھی جس کی اطاعت فرض ہے اور شک و شبہ کے لئے وہاں قطعاً گنجائش نہ تھی، اول میں نہ آخر میں۔

## وصالِ نبوی کے بعد امت ذہن و فکر کے دوراہے پر

لیکن وصالِ نبوی سے دورِ نبوت ختم اور دورِ خلافت شروع ہو گیا۔ امت اس حادثہ میں یکایک ایک دور سے دوسرے دور میں منتقل ہو گئی۔ اسی وقت امت ایک طرف اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے سانحہ کبریٰ پر ماتم کناں دیوانہ وار تڑپ رہی تھی۔ خدا کے سوا کون تھا، جو ان کی تعزیت کرے۔ دوسری طرف یہ فطری سوال کھڑا ہو

(آخری قسط)

# عارِ حدیث

گیا کہ آج کے بعد نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور امت کے درمیان تعلق کی نوعیت کیا ہوگی؟ کیا امت کا رشتۂ اطاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے کٹ گیا؟ یا بدستور باقی ہے۔ کیا آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کے ارشادات کی پیروی امت کے لئے لازم ہوگی، یا یہ قصہ وصال نبوی پر ختم ہوگیا؟

کیا آپ کی زبانِ ناطق بالوحی سے صادر شدہ ہر کلمہ اب بھی دین اسلام کا جزو سمجھا ہوگا۔ جیسا کہ آپ کی زندگی میں تھا، یا "امیر جماعت" اور "مرکز ملت" اسلام کے جدید کل پرزے تیار کیا کرے گا۔

کیا رضائے خداوندی اتباعِ نبوی میں اب منحصر رہے گی جس طرح آپ کے زمانۂ حیات میں تھی، یا یہ سعادت صرف آپ کے زمانِ حیات تک تھی۔ کیا آپ کی ہر بات کو تسلیم کرنے والا مومن اور تسلیم نہ کرنے والا منافق اب بھی قرار دیا جائے گا، یا ایمان و کفر اور اخلاق و نفاق کا یہ معیاری فرق صرف آپ کی زندگی تک تھا؟

قرآن مبین کی سینکڑوں آیات میں آپ کی اطاعت، فرمانبرداری اور امتثال امر کا حکم جو دیا گیا ہے۔ کیا قرآن کا یہ مطالبہ اب بھی موجود ہے، یا یہ قرآنی مطالبہ وصالِ نبوی کے بعد مسلمانوں سے اٹھ گیا؟

کیا مسلمانوں کا خلیفہ ہدایات نبوی کا پوری طرح پابند ہوگا، یا آپ کا جانشین ٹھیک وہی منصب حاصل کرے گا، جو زمانۂ حیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا؟ معاذ اللہ۔

خلیفۂ اسلام کی صحیح پوزیشن کیا ہوگی؟ اسے خلافت کی بنیادوں کو کن خطوط پر استوار کرنا ہوگا؟ قرآن حکیم کے علاوہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا برتاؤ کیا ہوگا؟

وحی الٰہی کی نگرانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "دین قیم" کے جو نقوش کو چھوڑ گئے ہیں، جن جزئیات کی تعیین فرما گئے ہیں، عقائد، عبادات، معاملات خصومات اور اخلاق کا جو نظام آپ مرتب فرما گئے ہیں۔ ان تمام چیزوں کو علی حالہٖ باقی رکھنا خلیفہ کا فرض ہوگا، یا خلیفۂ نبوت سے ہٹ کر "دین قیم" کے نئے نقشے مرتب کرنے کی بھی اسے اجازت ہوگی؟

آسمانی پیغام کی حفاظت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال و حرام، صحیح اور غلط، جائز و ناجائز کی جو فہرست امت کے سامنے پیش کی تھی ان کو بلا تغیر و تبدل بدستور قائم رکھ کر نافذ کرنا خلیفۂ اسلام کا منصب ہوگا، یا ان میں رد و بدل بھی اس کے لئے جائز ہوگا۔

الغرض دورِ نبوت اور دورِ خلافت کے وسطی نقطہ میں جو اہم سوال پیدا ہونا چاہیئے تھا وہ یہی تھا کہ دورِ نبوت کے ختم اور دورِ خلافت کے شروع ہو جانے کے بعد امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنتِ رسول اللہ کا کیا مقام ہوگا، اور جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کیا ہوگی؟ عقلاً یہاں دو ہی صورتیں ممکن تھیں، اول یہ کہ جس طرح ایک "سربراہ مملکت" کے فیصلے صرف اس کی حیات تک نافذ رہتے ہیں، اس کی موت سے جیسے وہ خود بخود معزول ہو جاتا ہے، اسی طرح اس کے اوامر کی اطاعت بھی نہیں رہتی بلکہ اس کی جگہ اس کا جانشین لے لیتا ہے۔ ٹھیک یہی حال نبی اور خلیفۂ نبی کا ہو، کہ معاذ اللہ وصال نبوی سے ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم امت کی امامت سے معزول ہو گئے۔ اب نہ آپ کو امت کے ساتھ امر و نہی کا تعلق رہا، نہ امت کو آپ کے ساتھ سمع و طاعت کا۔ بلکہ امر و نہی کے تمام اختیارات آپ کے بعد آنے والے خلفاء کی طرف منتقل ہو گئے۔ اب قرآن کا جو مفہوم یہ خلیفہ متعین کرے پوری امت کے لئے اسی کا ماننا لازم ہوگا خواہ یہ مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ مفہوم کے کتنا ہی خلاف کیوں نہ ہو، اور اسلام کی جو تصویر خلیفہ پیش کرے گا اب وہی صحیح اسلامی تصویر کہلائے گی۔ خواہ یہ تصویر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ نقشے کے کیسی ہی الٹ ہو (یہی آج کل کے مغرب زدہ طبقہ کا موقف ہے، جس کا منشاء مقامِ نبوت سے ناآشنائی ہے بلکہ یہ تصور انکارِ نبوت ہی کی ناڈرن شکل ہے)

دوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدستور صاحب امر و نہی رہیں گے۔ امت کو بدستور آپ کے ساتھ سمع و طاعت کا تعلق باقی رہے گا آپ کے بعد آپ کا خلیفہ آپ کے ارشاد فرمودہ امر و نہی، حلال و حرام، جائز و ناجائز احکام و قضایا کو نافذ کرے گا۔ آپ کے کسی فیصلے کی خلاف ورزی نہ اس کے لئے جائز ہوگی اور نہ ملت کے لئے خلیفہ کے ایسے احکام کی تعمیل جائز ہوگی، جن میں آپ کی "سنتِ مستفیضہ" سے انحراف نہ کیا گیا ہو، قرآن کے مفہوم و معانی اور اسلام کے نقوش بدستور وہی باقی رہیں گے جو زمانۂ نبوی میں تھے۔

حاصل یہ کہ خلیفہ مطاع مستقل نہیں ہوگا بلکہ اس کی اطاعت صرف اسی لئے ہوگی، اور اسی وقت تک ہوگی جب تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں احکامِ نبویہ کو نافذ کرتا رہے۔ اس کی حیثیت صرف یہ ہوگی کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کے احکام اور اوامر و نواہی کی تنفیذ کرے۔

بہرحال وصالِ نبوی کے بعد "رسول" اللہ کا جانشین "رسول" کا مرتبہ اسلام میں کیا ہوگا۔ اس کی یہی دو صورتیں جو میں نے ذکر کیں ہو سکتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت امت اور قیامت تک آنے والی امت۔ ذہن (فکر) کے اسی دوراہے پر کھڑی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ جب خلیفہ ہوئے تو وقت کا سب سے پیچیدہ مسئلہ امامت کے لئے سب سے اہم اصولی سوال یہی تھا جس کو بیان کرتا چلا آ رہا ہوں، اس کی پیچیدگی کی وجہ یہ نہ تھی کہ صحابۂ کرامؓ کے لئے یہ علم نیا تھا آپ بھی سے سن چکے ہیں کہ یہ مسئلہ صحابہ کرام کے نزدیک بدیہیات میں سے تھا۔ اصل وجہ اس سوال کی اہمیت کی یہ تھی کہ منشائے خداوندی جیسے "خلیفۂ اول اور بلا واسطہ "جانشین رسول" بنا رہی تھی۔ یأبی اللہ والمسلمون الا ابابکرؓ آنے والی پوری امت کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ آنے والے تمام خلفاء کے لئے حضرت ابوبکرؓ کا طرزِ عمل قانونی اصطلاح میں "نظیر" اور شرعی اصطلاح میں "سنت خلیفۂ راشد" کی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ، اس کی ماہیت، اس کے حل و عقد، اس کے انتظام و انصرام اور اس کے طرزِ عمل کا پہلا تجزیہ زمین والوں کو ہو رہا تھا۔ گویا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفۂ اول بنائے جانے کا مطلب یہ تھا کہ صدیقی خلافت جن نقوش پر استوار کی جائے گی، آئندہ خلافت صحیحہ کے لئے وہی پتھر کی لکیریں بن جائیں گی حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں جو چیز دستورِ خلافت قرار پائے گی ہمیشہ کے لئے خلافت شرعیہ کا دستور وہی رہے گا گویا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ کند ھوں پر ملت کے صرف موجودہ دور اور موجودہ افراد کا بوجھ نہیں تھا بلکہ خلافت کے "نقاشِ اول" کی حیثیت سے قیامت تک آنے والی تمام امت اور خلفاء کے لئے خلافت کے صحیح خطوط معین کرنا اور غلط نقوش کو جو کبھی پیدا کئے جا سکتے تھے ایک ایک کر کے مٹانا بھی ابوبکرؓ کے فرائض میں شامل تھا۔

حضرت صدیقؓ نے اس عقیدہ کو کہ "دستورِ خلافت" کتاب و سنت ہیں اب ایک طرف اس سوال کی اہمیت ہدایت کی آہنی زنجیر بنا دیا جسے کبھی کو سامنے توڑا نہیں جا سکتا لاؤ، دوسری طرف حضرت ابوبکرؓ کی نذاکتوں پر غور کرو تو صحیح اندازہ ہوگا کہ ان صدیقی اعلانات میں کتنا زور ہے۔ بلاشبہ صحابہ کرام کے نزدیک "سنت رسول اللہ کا مقام اور "خلیفۂ اسلام کا منصب" (باقی صفحہ ۱۰ پر)

## بقیہ ـــــ اسباب تحریف

جاکر اعلان کر دو۔

"غرض یہ اور اس قسم کے دوسرے تمام سوالات آج ہمیں خود حل کرنے ہیں، ان معاملات میں زمانہ سلف کی مثالیں اور نظیریں اور دلیلیں پیش کر کے نئے اقدامات کو خلافِ اسلام ثابت کرنا درست طرزِ عمل نہیں" (فکر و نظر جلد ۳ شمارہ ۹، ۱۰ ص ۶۵۹)

"ہم بحیثیت مسلمان جو فیصلہ کریں گے ہمارے دور میں اسلامی ہوگا۔ جس کو بعد میں آنے والی نسلیں اسی تکنیک کے مطابق جب اور جیسے چاہیں بدلنے کی مجاز ہوں گی اور ان کے زمانہ میں ان کے فیصلے بھی اسلامی ہوں گے خواہ ہم سے کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں" (فکر و نظر جلد ۳ شمارہ ۹، ۱۰ ص ۶۵۸)

جس نام نہاد اجتہاد اور اجماع کی بنیاد اس قسم کے "اصول موضوعہ" ہوں۔ اس کے لئے قرآن و حدیث کے نصوص یا ان کے استنباطِ صحیح کا سوال ہی لغو ہو جاتا ہے۔ اور ان کے نزدیک قرآن نے چند "اخلاقی اصول" بیان کر دیئے اور بس۔ اب اسلام کو موم کی ناک بنا کر ان کے سوائے کر دیا کہ اسے جب چاہیں، جس طرح چاہیں اور جس طرف چاہیں موڑتے رہیں۔ ان کی طرف سے ہر فیصلے ہوتے رہیں گے وہ آپ سے آپ اسلامی بنتے چلے جائیں گے۔ اور لطف یہ ہے کہ آج تک نہ ان چند اخلاقی اصول کی فہرست مرتب کی جا سکی ہے اور نہ ان چند اخلاقی اصول سے نت نئے مسائل اختراع کرنے کے وجوہ استنباط کو بیان کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ جس کے ذہن میں جو اصول آ جائے وہی عین قرآنی اصول بن جائے گا اور جو طرز استدلال اختیار کر لیا جائے۔ وہی صحیح استدلال ہوگا۔ یہ ہیں تحریف کے جو دروازے جو "اسلام لچکدار" ہے کے نعروں سے کھولے جاتے ہیں۔ جن کی نشاندہی شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے مندرجہ بالا اقتباسات میں کی گئی ہے۔

رہا یہ سوال کہ یہ تحریفی تحریک کہاں تک کامیاب ہوتی ہے۔ اس کا صحیح جواب تو آنے والا وقت دیگا تاہم ایمان و یقین کی روشنی میں اتنا کہا جا سکتا ہے کہ اگر ساری نالائقی کی وجہ سے اسلام کے اٹھائے جانے ہی کا فیصلہ ہو چکا ہے تو اور بات ہے ورنہ جو ابابیل کے ذریعہ ابرہہ کے لشکر سے اپنا گھر بچانا جانتا ہے اسے اس تحریفی لشکر سے اپنے دین کی حفاظت کا ڈھنگ بھی آتا ہے۔

---

## بقیہ ـــــ فتنہ انکار حدیث

یہ دونوں چیزیں اپنے اندر کوئی خفا نہیں رکھتی تھیں۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ اپنی آواز انہی تک محدود نہ رکھنا چاہتے تھے جو ان کے سامنے موجود تھے۔ بلکہ وہ اپنی گرجتی ہوئی آواز کو قیامت کی دیواروں سے ٹکرا کر پوری امت کے خلفاء کو آگاہ کر دینا چاہتے تھے کہ خلیفۂ اسلام کی صحیح پوزیشن کیا ہے۔

بسا اوقات ایک مسئلہ ایک زمانہ میں بدیہیات میں شمار ہوتا ہے، لیکن دوسرے زمانے کے لوگ اپنی خباوت کی وجہ سے اسے نظری بلکہ ناممکن بنا ڈالتے ہیں۔ کیا آج "دینِ قیم" کے واضح اور بدیہی مسائل "نظر و فکر" کی آماجگاہ بنانے کا تماشا ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے۔ حضرت ابوبکرؓ جانتے تھے کہ ان کی یہ آواز جو حلف وفاداری کی شکل میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نشر کی جا رہی ہے، قیامت تک کے لئے ہر آنے والے کے گوش زد ہو جائے۔ یعنی

ایھا الناس انما انا متبع
ولست بمبتدع

لوگو! میں صرف قرآن و سنت کی پیروی کرنے والا ہوں، نئی بات ایجاد کرنے والا نہیں ہوں"۔

تاکہ "مرتبۂ حدیث" کے ساتھ ساتھ "منصب خلافت" کا مسئلہ جس طرح آج والوں کے لئے بدیہی ہے۔ کل والوں کیلئے بھی بدیہی بن جائے اور یوں اس مسئلہ کی "بداہت" ایسی اپنی زنجیر میں تبدیل ہو جائے کہ آنے والی کوئی بھی طاغوتی قوت اس کے توڑ ڈالنے پر قادر نہ ہو۔ الغرض یہ مسئلہ جیسے آج شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ آئندہ ہر دور میں بھی اسے شک و تردد سے بالاتر سمجھا جائے۔ یہ ذمہ داری جس قدر اہم تھی اسی قدر فکر ان کو اس سے عہدہ برآ ہونے کی تھی۔ اس کے لئے انہوں نے کتنی محنت فرمائی۔ اس کی کچھ داستان آپ کے سامنے آ چکی ہے یعنی قرآن کے ساتھ سنت کو بنیادِ خلافت قرار دے کر مختلف مجالس میں مختلف عنوانات سے اس کا بار بار اعلان کر دیا، اور عملی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اس قدر مضبوطی سے تھاما گویا جس قدر کارنامے حضرت ابوبکرؓ سے ظہور پذیر ہوئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ظاہر ہو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر محض آلہ اور جارحہ کی طرف احکام نبویہ کی تنفیذ فرما رہے تھے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

"ایام خلافت بقیۂ ایام نبوت بودہ است گویا در ایام نبوت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تصریحاً بزبان مے فرمود، و در ایام خلافت بدست و سر اشارہ مے کرد"

"خلافت راشدہ کا دور، دورِ نبوت ہی کا تتمہ تھا۔ کہنا چاہیئے کہ زمان نبوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لسان سے تصریحاً فرماتے تھے اور ایام خلافت میں ہاتھ اور سر کے ساتھ اشارہ فرماتے تھے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام تصریحیہ اور اشاریہ کی تنفیذ میں خلیفۂ اول رضؓ نے جس بیداری اور نزاکتِ احساس سے کام لیا بلاشبہ یہ انہیں کا حصہ تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ کے اسی طرزِ عمل کا نتیجہ ہے کہ عملی کمزوریوں کے باوجود خلافت راشدہ کے بعد آنے والے کسی حکمران کو بھی یہ جرأت نہ ہو سکی کہ قانونی طور پر حدیث نبوی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "دینی سند" کی حیثیت سے تسلیم نہ کرے اور نہ قیامت تک انشاء اللہ کسی کو یہ جرأت ہو سکے گی۔ اسلام میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام ہے اور خلیفہ کا کیا منصب ہے۔ یہ مسئلہ "صدیق محنتؓ" سے آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہو گیا۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً۔

---

### بھٹو کو برٹرینڈ رسل کا خراج تحسین

مشہور برطانوی فلاسفر لارڈ برٹرینڈ رسل نے برطانوی اخبار "آبزرور" کے نام ایک خط میں اخبار کی ۱۰ اگست کی اشاعت میں مسٹر بھٹو پر نکتہ چینی کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسٹر بھٹو مغربی ممالک کی آنکھوں میں اس لئے کھٹکتے ہیں کہ وہ غیر جانبدارانہ اور آزاد خارجہ پالیسی اور افریشیائی ممالک سے تعلقات کے حامی ہیں اور امریکہ اور اس کے حواریوں کی بالادستی قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسٹر بھٹو اپنی قوم کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرتے ہیں اور آبزرور کو ایسے قومی لیڈروں پر جانبدارانہ نکتہ چینی سے احتراز کرنا چاہیئے جو خیر مکی دباؤ میں آنے سے انکار کر دیں۔

---

### روسی آبدوزیں تین ایٹمی میزائل فائر کرتی ہیں

امریکہ کے ایک اخبار نے یہ انکشاف کیا ہے کہ روس کے پاس ایسی تین آبدوزیں ہیں جو ایک وقت میں تین ایٹمی میزائل فائر کر سکتی ہیں۔ یہ آبدوز ۸۶ فٹ لمبی ہوتی ہے اور اس پر ۲۶ افراد کا عملہ ہوتا ہے۔ یہ آبدوز ۲۲ ہزار میل کے قطر کے علاقے میں گشت کر سکتی ہے تین میزائلوں کے علاوہ اس میں ۲۱ انچ چوڑے چھ ٹارپیڈو بھی فائر کئے جا سکتے ہیں۔

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# سیاست عالم

گذشتہ شمارے میں ہم نے انڈونیشیا کے بارے میں کچھ سپرد قلم کیا تھا۔ سامراجی طاقتیں اور خصوصی طور پر بھارت دنیا کو اپنے پروپیگنڈے سے یہ تاثر دے رہا ہے کہ انڈونیشیا میں یہ سارا انقلاب چین کی وجہ سے ہوا ہے، لیکن صدر سوکارنو اور دوسرے باخبر سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ جو کچھ ہوا ہے یا ہو رہا ہے اس میں ساری امریکی محکمہ جاسوسی (سی آئی اے) کی کرشمہ سازیاں ہیں، اور جیسا کہ دنیا جانتی ہے کہ اس محکمہ کا کام ہی مختلف ممالک میں انقلاب برپا کرنا ہے۔ انڈونیشیا کا انقلاب بھی اسی محکمہ کی وجہ سے ہے۔ اس دعوے کی دلیل اس بات میں بھی ملتی ہے کہ انقلاب کے بعد سوباندریو اور دوسرے وزراء جو امریکی سامراجیت کے خلاف تھے یک قلم صفحۂ سیاست سے عنقا ہو گئے، اور جنرل سوہارتو کی قسم کے امریکی سامراجیت کے حامی منصۂ شہود پر آ گئے اور انہوں نے صدر سوکارنو کی سامراج دشمن پالیسیوں میں رخنہ اندازیاں شروع کر دیں۔ چنانچہ اب تو صدر سوکارنو نے بھی اس بات کا انکشاف کر دیا ہے انہوں نے انڈونیشیا کی مقبول عام "تنظیم" مئی ۱۹۶۵ء جینریشن" سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے، کہ "سامراجی طاقتیں جارحانہ سرگرمیوں پر اتر آئی ہیں، اور انڈونیشیا اور سوکارنو کو تباہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ انہوں نے متعدد بار صدر سوکارنو کا تختہ الٹنے، اس کے وقار کو نقصان پہنچانے اور اسے قتل کرنے کی کوشش کی ہے میرے پاس اس کا واضح ثبوت ہے"۔

صدر سوکارنو نے اپنی تقریر میں یہ بھی بتایا ہے کہ انہیں برطانوی فلسفی رسل کا ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سی آئی اے (امریکی محکمہ جاسوسی) نے اپنے بجٹ میں پانچ گنا اضافہ کر دیا ہے، یہ اضافہ ان کے اور انڈونیشیا کے خلاف سرگرمیاں تیز تر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ رسل نے انہیں چوکنا رہنے کا مشورہ دیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کا ملک مزید مشکلات کا شکار ہو جائے گا۔ انہوں نے انڈونیشیا کے عوام سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ سی آئی اے کے دام میں نہ آئیں، کیونکہ یہ ادارہ نہ صرف سوکارنو بلکہ انڈونیشیا کے پورے ملک کو تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے انڈونیشیا کے موجودہ حالات کا رخ یہ بتا رہا ہے کہ صدر سوکارنو کی پوزیشن اب مضبوط ہو گئی ہے اور سی آئی اے کی سرگرمیاں اب اتنی کامیاب نہیں ہوں گی۔

## ویٹ نام:۔

امریکہ ویٹ نام میں اپنی سامراجیت کا جو مظاہرہ کر رہا ہے۔ اس سے دنیا کا بچہ بچہ آشنا ہے اور دنیا کی نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ ظلم کس طرح ہوتا ہے اور مظلوم کس طرح اپنا دفاع کرتے ہیں۔ تمام دنیا کے اخبارات اور نمائندوں نے شور مچایا اپیلیں کیں کہ امریکہ کو اپنی جارحیت کو بند کرنا چاہیئے لیکن امریکہ اپنی طاقت کے نشہ میں کسی کی کوئی بات نہیں سن رہا اور "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کے اصول پر اندھا دھند ویٹ نام پر بمباری کو اپنا مشغلہ بنائے ہوئے ہے۔ لیکن ویٹ نامی کتنے سخت جان نکلے کہ وہ امریکہ کے ختم کرنے پر بھی ختم نہیں ہو رہے۔ ان کے سربراہ ہوچی منہ یہ بیان دے رہے ہیں کہ جب تک بھی امریکہ لڑنا چاہے ہم لڑیں گے۔ لیکن صلح جب بھی ہوگی ہماری شرطوں پر ہوگی امریکہ کی شرطوں پر نہیں ہوگی۔

ویٹ نامیوں کی سخت جانی امریکہ کو لے ڈوبے گی امریکہ اگرچہ آج ساری دنیا کی رائے عامہ کو ٹھکرا رہا ہے، لیکن وہ دن دور نہیں جب اُسے رائے عامہ کے سامنے سرنگوں ہونا پڑے گا۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں امریکہ کے صدر جانسن نے ریاست اوہو کے طوفانی دورہ کے اختتام پر ایک تقریر میں کہا کہ اگر شمالی ویٹ نام نے اپنی فوجیں جنوبی ویٹ نام سے نکال لینے کا کوئی پروگرام بنایا، تو امریکہ کو بھی اپنی فوجیں ویٹ نام سے نکال لینے کے بارے میں پروگرام مرتب کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

صدر جانسن کا یہ بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ امریکہ کو اپنی شکست کا کلی اعتراف ہو چکا ہے۔ وہ اب کوئی بہانہ ڈھونڈھنا چاہتا ہے جس سے ویٹ نام کا مسئلہ بھی نپٹ جائے اور امریکہ کی عزت بھی قائم و دائم رہے۔

## روڈیشیا ــ دوسرا کشمیر

روڈیشیا کی گوری اقلیت نے جب سے غیر قانونی آزادی کا اعلان کیا ہے اسی وقت سے افریقی ممالک حکومت برطانیہ سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ روڈیشیا کے خلاف سخت اقتصادی پابندیاں لگا کر مسٹر سمتھ حکومت کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ روڈیشیا کے ۴۰ لاکھ افریقی باشندوں کو حکومت کے سپرد کر دے۔ لیکن انگریز انگریز کا دشمن کبھی نہیں ہو سکتا۔ ان کا مطمح نظر ہی کالی قوموں کو اپنا محکوم بنانا ہے۔ چنانچہ برطانیہ کی ولسن حکومت افریقی ممالک کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے ظاہری طور پر کچھ کرتی رہی، لیکن وہ حربے اس قدر نرم تھے کہ مسٹر سمتھ حکومت پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔

دولت مشترکہ کی موجودہ کانفرنس میں نائیجیریا اور کینیا کے نمائندوں نے مطالبہ کیا ہے کہ روڈیشیا کی ناکہ بندی سخت کر دی جائے اور انہوں نے برملا یہ کہا ہے کہ مسٹر ولسن نے روڈیشیا کی ناجائز مسٹر سمتھ حکومت کو راہ راست پر لانے کے لئے دل سے کوئی کوشش نہیں کی ہے۔ زمبیا اور دوسرے افریقی ملکوں نے بھی ولسن حکومت پر اس بارہ میں بہت سے الزامات عائد کئے ہیں بلکہ دولت مشترکہ سے نکل جانے کی بھی دھمکی دی ہے۔

پاکستان شروع ہی سے افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک کا ہر معاملہ میں ساتھی رہا ہے اس موقعہ پر بھی پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کھل کر روڈیشیا کے مسئلہ پر افریقی ملکوں کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے دولت مشترکہ کانفرنس میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ روڈیشیا کی باغی مسٹر سمتھ حکومت کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگائی جائیں مسٹر پیرزادہ نے زمبیا کے اس مطالبہ کی بھی حمایت کی ہے کہ برطانیہ یہ اعلان کرے کہ جب تک روڈیشیا میں ۴۰ لاکھ افریقیوں کی اکثریتی حکومت قائم نہیں ہوگی اُسے قانونی آزادی نہیں دی جائے گی۔ مسٹر پیرزادہ نے یہ بھی کہا ہے کہ مسٹر سمتھ حکومت کا خاتمہ فوری مقصد ہے جبکہ روڈیشیا میں اکثریت کی حکومت کا قیام منتہائے مقصود ہے۔ جوں جوں وقت گذرتا جائے گا، روڈیشیا کے خلاف رضاکارانہ اقتصادی پابندیاں اپنی اہمیت و افادیت کھو دیں گی مسٹر پیرزادہ نے یہ بھی کہا ہے کہ روڈیشیا دولت مشترکہ کے جسم میں سرطان کا پھوڑا ہے اور اُسے عمل جراحی کے ذریعہ ہی ختم کیا جا سکے گا۔ یہ عمل جس قدر جلد کیا جائے بہتر ہوگا۔

حالات کے نشیب و فراز بتا رہے ہیں، کہ افریقی ملک روڈیشیا کے بارہ صرف گفت و شنید سے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دولت مشترکہ کانفرنس کے ان سب مطالبات کے ردعمل میں مسٹر سمتھ نے ایک اعلان نشر کیا ہے جس میں کہا ہے کہ "دولت مشترکہ کے ارکان جو بھی کہنا چاہیں کہہ لیں، آخر وہ دل کی بھڑاس نکالیں گے، لیکن روڈیشیا کے طرز عمل پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا، دولت مشترکہ کے ارکان دل کا غبار نکالنے کے سوا اور کر ہی کیا سکتے ہیں"۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## بقیہ ـــــ اداریہ

مرزائیت، عیسائیت، بہائیت غرضیکہ ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں بلکہ کچھ فتنے حکومت کی سرپرستی میں پنپ رہے ہیں۔ ان فتنوں کا مقابلہ انفرادی طور پر نہیں کیا جا سکتا لہٰذا ضروری ہے کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک ہوں، کیونکہ اس دور پُرفتن میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اُس اسلام کی پاسبانی کر رہی ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے، اس کی اسی تشریح و تفسیر کے ساتھ جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین نے امت کے سامنے پیش کی۔ لہٰذا اگر آپ نے حالات کے تقاضوں کو نہ سمجھتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرنے میں پہلو تہی کی اور اس نازک وقت میں بھی امت کی ہچکولے کھاتی ہوئی کشتی کی ناخدائی خود کرنے کی بجائے ایرے غیرے کے سپرد کر دی تو مستقبل کا مؤرخ اس کے جہاں نتائج لکھنے کے لئے بالکل تیار کھڑا ہے جس میں آپ کے حصے میں سوائے تاسف اور ندامت کے اور کچھ نہ آئیگا۔

## عیسائی مشنری اداروں اور حکومت

ہم ان کالموں میں اس سے قبل بھی کئی بار لکھ چکے ہیں کہ عیسائی مشنری اداروں کو حکومت اپنی تحویل میں لے، کیونکہ یہ ملک کی تو کوئی خدمت نہیں کر رہے، البتہ عیسائیت کی تبلیغ اور امریکی محکمہ جاسوسی (سی آئی اے) کے لئے جاسوسی کے اڈوں کا کام دے رہے ہیں۔ ہم نے اس کے لئے کئی دلائل فراہم کئے، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حکومت عیسائیوں، امریکیوں اور پرویزیوں کی بابت کوئی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں۔ وجہ نامعلوم؟

لیکن ہمیں اتنی خوشی ضرور ہے کہ ہمارے ان کالموں سے ملک کا ذہین طبقہ ضرور متاثر ہوا ہے اور حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ حکومت کے اداروں نے بھی اب یہ مطالبہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ عیسائی مشنری اداروں کی سرکاری گرانٹ فوراً بند کر دی جائے۔ چنانچہ گذشتہ ہفتے لاہور ڈویژنل کونسل کے اجلاس میں کھل کر حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عیسائی اداروں کو دی جانے والی سرکاری گرانٹ فوری طور پر بند کرے اور ان اداروں میں دینی تعلیم لازمی قرار دے تاکہ مسلمان بچے عیسائیت کی سرگرمیوں سے متاثر نہ ہو سکیں

کونسل کے اجلاس میں دلائل کے ساتھ بتایا گیا کہ پاکستانی عوام سے جو روپیہ ٹیکس کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے وہ عیسائی مشنریوں کو دیا جا رہا ہے جسے عیسائیت کی تبلیغ پر صرف کیا جا رہا ہے۔ نیز یہ ادارے خدمت خلق کے پردے میں مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں اور انہیں اسلام سے دور لے جا رہے ہیں۔

اجلاس میں ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ، ڈپٹی کمشنر لاہور اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے عیسائی مشنری اداروں کی تعداد اور اُن کو دی جانے والی سرکاری گرانٹ کی تفصیل بھی بتائی۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے پاکستان میں اسلام کے لئے تو کچھ ہو نہیں رہا لیکن عیسائیت، مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کے لئے کھلی چھٹی ہے، اور پھر حکومت ان کے قائم کردہ اداروں کو سرکاری خزانوں سے امداد بھی دیتی ہے۔ حکومت کا یہ فعل نظریہ پاکستان کے سراسر خلاف ہے اور مسلمانانِ پاکستان کے لئے نہایت رنجدہ امر ہے۔ لہٰذا ہم ڈویژنل کونسل لاہور کی ہمنوائی کرتے ہوئے پہلے کی طرح پھر حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عیسائی مشنری اداروں کی نہ صرف گرانٹ ہی بند کرے بلکہ اُن کو سرکاری تحویل میں لے لے تاکہ اگر ایک طرف مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو تو دوسری طرف امریکی حکومت کی جاسوسی کے اڈے بھی ختم ہو جائیں۔


مدرسہ مجدیہ تجوید القرآن مانکی ضلع مردان کا سالانہ اجلاس

مدرسہ مجدیہ تجوید القرآن مانکی کا سالانہ اجلاس مورخہ ۱۷، ۱۸ ستمبر ۶۶ء مطابق یکم و ۲ ربیع الثانی بروز ہفتہ اتوار کو حسب سابق نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے مشاہیر علماء کرام و صوفیاء عظام دوش بدوش شریک ہو رہے ہیں اور مدرسہ کی سنگ بنیاد رکھیں گے

حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب ہری پور حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔



یا لطیف

حضرت مولانا رومؒ کی کتاب مستطاب

"مثنوی معنوی" کی لاجواب اردو شرح

کلید مثنوی

نصف دفتر اول

جسے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کی روشنی میں حل فرمایا ہے۔ کتابت، طباعت دیدہ زیب۔ ہدیہ صرف دس روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

ناشر

کتب خانہ اشرف الرشید شاہ کوٹ

ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)


## بقیہ :- سیاسیات عالم

مسٹر سمتھ کا یہ بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ برطانیہ اس کے پیچھے ہے ورنہ ایک نہایت حقیر سی حکومت پورے افریقہ اور ایشیا کے خلاف اس طرح بیان نہیں دے سکتی۔

**کشمیر** اعلان تاشقند کے بعد بھارتی لیڈروں نے حسب معمول کشمیر کو پھر بھارت کا اٹوٹ انگ کہنے کی رٹ لگا دی ہوئی ہے اور معاہدہ تاشقند میں دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے مابین جو کچھ طے ہوا تھا، بھارت اس سے ایک دم منحرف ہو گیا۔

ہندو کی شروع ہی سے یہ پالیسی رہی ہے کہ وہ ہر آڑے موقع پر زبانی یا کاغذی طور پر کچھ مطالبات مان جاتا ہے، لیکن جونہی وہ مشکل وقت گذر جاتا ہے وہ پھر اپنی اسی ہٹ پر قائم رہتا ہے۔ یہی حال بھارتی حکومت کا ہے۔

پاکستان کی خواہش ہے یا نہیں کہ وہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں کشمیر کے مسئلہ کو پیش کرے لیکن بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے پہلے ہی دھمکی کے طور پر یہ بیان دے دیا ہے کہ اگر پاکستان نے دولت مشترکہ کی کانفرنس میں تنازعہ کشمیر اٹھانے یا اسے ایجنڈا میں شامل کرنے یا کانفرنس کے مشترکہ اعلامیہ میں اس کا ذکر لانے کی کوشش کی تو وہ دولت مشترکہ کانفرنس سے واک آؤٹ کر جائے گا۔

بھارتی لیڈروں کے ان بیانات سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو نہ تو دولت مشترکہ حل کر سکتی ہے اور نہ ہی اقوام متحدہ اور جنرل اسمبلی۔ اس کا واحد حل جنگ ہے۔ جس کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ جن لوگوں کے پاس ہم اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے لے جاتے ہیں وہی لوگ اس کو الجھانے والے ہیں۔


یا لطیف

سالکان طریقت اور طالبان حق کیلئے

مرشد کامل

امداد السلوک

جسے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے "رسالہ مکیہ" سے تالیف فرمایا ہے۔

گذشتہ چھ صدی سے ہر دور کے علماء اور صوفیاء اس سے مستفید ہوتے آئے ہیں۔ تصوف و اخلاق میں اس پائے کی بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں۔ کاغذ سفید، طباعت، کتابت دیدہ زیب ہدیہ ۵/۳ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ناشر کتب خانہ اشرف الرشید شاہ کوٹ

ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

# متفرقات

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کا اجلاس

مورخہ ۳ ستمبر ۶۶ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ میانوالی منعقد ہوا اراکین شوریٰ کے ماسوائے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی اور جناب حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام نے بھی شرکت کی۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ اور حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزارویؒ کے انتقال پر دو تعزیتی قراردادیں پاس ہوئیں۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کو حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی جگہ حلقہ شمالی پنجاب کا امیر مقرر کیا گیا نیز ہر ممبر کو تاکید کی گئی کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ممبر سازی کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

## مودودی جماعت دم توڑ رہی ہے

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور مولانا عزیز الرحمٰن آف ڈھکی نے سوات کے دورہ سے واپسی پر ایک بیان میں کہا کہ میں نے اس مرتبہ ریاست کے علماء میں کافی بیداری دیکھی۔ مودودی تحریک جو ریاست میں سالہا سال سے داغ بیل ڈال چکی ہے بلکہ ریاست کو اپنی تحریک کا ایک گونہ اپنا مرکز بنا رکھا ہے اب دم توڑ کر ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ ریاست کے علماء اور دانشوروں نے دیکھا کہ ایک طرف تو حکومت الٰہیہ کے قیام کا نعرہ اور دوسری طرف صدارتی انتخابات میں ایک عمر خوردہ نحیف و ضعیف عورت (جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ھن ناقصات العقل والدین) کو زمام صدارت حوالہ کرنے کا شرعی فتویٰ اور ایڑی چوٹی کا زور اور اس نامراد مقصد کے لئے حزب اختلاف میں گھسنا اور اب ان سب چیزوں سے منحرف ہو کر یورپ کی طرز کی حکومت کی بحالی کو اپنا نصب العین بنانا کہاں کی حکومت الٰہیہ ہوگی۔

مزید برآں ابھی ابھی مودودی صاحب نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے تنقیص اور تنقید کا جو سلسلہ شروع کیا ہے جس میں صراحت کے ساتھ صحابہ کرامؓ کو جاہ پسند، الزام تراش، جھوٹے اور خود غرض وغیرہ وغیرہ قسم کے ایسے فحش الزامات عائد کئے ہوئے ہیں جو کہ کسی مسلمان کے شایان شان نہیں اور نہ ہی کوئی بھی شریف انسان اس کو برداشت کر سکتا ہے۔ کیسے اسلام دوستی کی علامت ہو سکتی ہے۔ یہاں تک کہ بالآخر مودودی صاحب کے بعض حاشیہ بردار اہل علم حضرات کو بھی قلم اٹھانا پڑا۔ اس قسم کے مضامین پڑھنے سے علماء اور دانشوروں ... مودودی تحریک کو ایک خطرناک تحریک سمجھ کر اب ان سے منحرف ہو رہے ہیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام قلات ڈویژن کی سرگرمیاں

بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۶۶ء بمطابق ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ بعد از نماز جمعہ احاطہ مدرسہ مفتاح العلوم مستونگ میں زیر صدارت امیر مرکزی بلوچستان جناب مولانا مولوی محمد عمر صاحب ایک مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں اس ضرورت پر بحث کی گئی کہ قلات ڈویژن کی جمعیۃ علماء اسلام کے کام کو وسعت دینے کے لئے نظامت اور امارت کے حلقوں کی مزید خانہ پری کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ باتفاق رائے حضرت مولانا جان محمد صاحب و قاضی عبدالرحمٰن صاحب کو نائب امیر اور حاجی محمد عمر صاحب و مولوی امام الدین صاحب کو نائب ناظم قلات ڈویژن منتخب کیا گیا۔ نیز اراکین جمعیۃ کو ممبر سازی کے لئے کاپیاں دے کر ممبر سازی کے کام کو پورے زور شور سے جاری کرنے کی تاکید کی گئی (مولانا) محمد صدیق ناظم قلات ڈویژن)۔

## جمعیۃ علماء اسلام سوکنونڈ ضلع سیالکوٹ کی تشکیل

مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام مقام سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ مکی مسجد میں ایک تبلیغی جلسہ مورخہ ۳ ۸/۶۶ بروز منگل بعد از نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں فاضل جلیل حضرت مولانا محمد بشیر صاحب پسروری نے اصلاح معاشرہ کے موضوع پر نہایت موثر انداز میں تقریر فرمائی اور موجودہ دور کے تقاضوں پر زور دیا کہ دین کی خدمت جماعت اور تنظیم ہی سے ہو سکتی ہے ورنہ موجودہ دور انتہائی نازک ہے۔ صبح حضرت موصوف نے درس قرآن دیا اور درس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

(۱) امیر حضرت مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب صدر مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام (۲) نائب امیر جناب مولوی عبدالغفور صاحب مقامی (۳) ناظم اعلیٰ جناب محمد صابر خاں دوکاندار سوکن ونڈ (۴) ناظم نشر و اشاعت۔ جناب حکیم سید منور حسین شاہ صاحب سوکن ونڈ (۵) خزانچی۔ جناب سید یٰسین شاہ صاحب دوکاندار۔

# تعزیتی قراردادیں

## جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

راولپنڈی۔ ۲ ۹/۶۶ بروز جمعۃ المبارک مولانا محمد فاروق صاحب کی دعوت پر زیر صدارت مولانا میر یوسف صاحب واعظ اجلاس ہوا۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مرحوم کے حالات قاری محمد امین مولانا عبدالحکیم صاحب، حافظ ریاض احمد صاحب، مولانا عبدالستار صاحب نے بیان کئے۔ صدر جلسہ نے تعزیتی دعا کی اور حضرت مولانا عبدالحنان صاحبؒ کے پسماندگان کے لئے صبر کی دعا کی گئی۔ مولانا عبدالستار صاحب کی اپیل پر حضرت کی مدد کے لئے ایک سو روپیہ جمع کر کے حافظ ریاض احمد صاحب کے ذمہ کیا گیا کہ بھیج دیں۔ (عبدالستار ناظم جمعیۃ ضلع راولپنڈی)

## دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

دارالعلوم حقانیہ میں ممتاز خطیب مشہور عالم اور جنگ آزادی کے نڈر و بے باک مجاہد اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی کے صدر مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی کے سانحۂ وفات کی اطلاع نہایت رنج و غم سے سنی گئی۔ مرحوم کے ارفع درجات کے لئے دعاؤں اور ایصال ثواب کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے دارالعلوم کے دیرینہ اور مخلص بزرگ، مجلس شوریٰ کے رکن اور ملک کے ممتاز دینی راہنما کی وفات پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی وفات سے ایک عظیم دینی خلا پیدا ہو گیا ہے اور ہم جنگ آزادی کے ایک نڈر مجاہد سے محروم ہو گئے ہیں۔ مرحوم بزرگوں کی نشانی اور ملت محمدیہ کے ایک جری اور بے باک خادم تھے۔ انہوں نے دارالعلوم کے تمام متوسلین اور فضلاء سے حضرت کے لئے دعاؤں کی اپیل کی ہے۔

## مدرسہ نجم المدارس کلاچی

حضرت مرحوم کی طویل علالت اور ضعف و نقاہت کے باعث دل تو کافی عرصہ سے دھڑک رہا تھا کہ دینی حلقوں کے خرمن صبر و سکون پر عنقریب آپ کی جدائی برق خاطف بن کر گرنے والی ہے۔ حضرت مفتی صاحب سرگودھویؒ رحمہ اللہ کی روحانی پرواز سے ابھی دینی حلقوں کے زخم ہرے بھرے تھے کہ حضرت مولانا عبدالحنان صاحبؒ کے وصال نے ان پر نمک پاشی کر کے نڈھال مریضان غم کو ادھ موا کر دیا۔ مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی اپنے اس قلبی مخلص سرپرست کے اٹھ جانے سے بیحد مغموم ہے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔

(عبدالکریم مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

# خبرنامہ

## چین نے ایٹمی آبدوزیں بنالیں

امریکی بحریہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے یہاں انکشاف کیا ہے کہ چین نے ایٹمی آبدوزیں بنالی ہیں لیکن اس امر کی تصدیق نہیں ہوسکی کہ اس ایٹمی آبدوز کے لئے میزائل موجود ہیں یا نہیں۔

## بھارت پاکستان سے اقتصادی تعاون چاہتا ہے

مسز اندرا گاندھی نے ایک نشری تقریر میں کہا کہ بھارت پاکستان کو یقین دلاتا ہے کہ وہ اس کے خلاف طاقت استعمال نہیں کرے گا۔ بھارت یہ چاہتا ہے کہ دونوں ہمسائے امن چین سے رہیں۔ دونوں اقتصادی تعاون کریں اور باہمی تجارت بڑھائیں۔

## چینی امریکہ سے بدلہ لیں گے

چین نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی تو امریکہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا اور اس سے تمام ظلموں کا بدلہ لیا جائے گا۔

## جنوبی ویٹنام کے وزیراعظم کو قتل کر دیا گیا

جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ہینڈرک کو گذشتہ روز ایک سفید فام شخص نے پارلیمنٹ میں خنجر گھونپ کر ہلاک کر دیا

## ملائشیا نے پاکستان سے معافی مانگ لی

پاکستان اور ملائشیا کے درمیان سفارتی تعلقات بحال ہوگئے ہیں۔ ملائشیا کی حکومت نے اپنے نمائندے کی غلطی کی معافی مانگ لی ہے جو دونوں ملکوں کے تعلقات کی خرابی کا باعث بنا تھا۔ دونوں ممالک کی باہمی تلخی اور تعلقات کی بحالی کے سلسلے میں شاہ ایران نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

## شام میں بغاوت

حکومت شام نے ملک بھر میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ دمشق ریڈیو کی اطلاع کے مطابق حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک نئی سازش کی گئی ہے۔ جس میں سابق وزیر اعظم صلاح بیطار ہلاک کر دیئے گئے

## اوتھان مزید تین سال کیلئے کام کرینگے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ اوتھان مزید ایک یا تین سال کے لئے کام کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں لیکن وہ ۵ سال کے لئے کام کرنا منظور نہیں کرینگے

## لڑکیوں کیساتھ رقص کرنے پر جماعت سے خارج

انڈونیشیا کے ایک ممتاز مسلمان سیاستدان کو نوجوان لڑکیوں کے ساتھ رقص کرنے پر ان کی جماعت سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اس لیڈر کا نام اچ ایم سبحان ہے اور وہ سب سے بڑی مسلم جماعت "نہضۃ العلماء" کے ڈپٹی لیڈر ہیں۔

## روڈیشیا کے خلاف موثر پابندیاں لگائی جائیں

پاکستان نے دولت مشترکہ میں کانفرنس میں مطالبہ کیا ہے کہ روڈیشیا کی باغی سفید حکومت کے خلاف پابندیاں لگائی جائیں۔ پاکستان نے زمبیا کے اس مطالبہ کی حمایت بھی کی ہے کہ برطانیہ یہ اعلان کرے کہ جب تک روڈیشیا میں ۴۰ لاکھ افریقیوں کو اکثریتی حکومت قائم نہیں ہوگی، اسے قانونی آزادی نہیں دی جائے گی۔

## روڈیشیا کی حکومت ناجائز قرار دیدی گئی

روڈیشیا کی ہائی کورٹ نے سفید حکومت کو ناجائز قرار دے دیا ہے اور ایک مقدمہ کے فیصلہ میں کہا ہے کہ اس خلاف قانون گوری حکومت کا نافذ کردہ آئین بھی خلاف قانون ہے۔

## جنوبی ویٹ نام کے انتخابات ڈھونگ ہیں

ہنوئی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شمالی ویٹ نام جنوبی ویٹ نام کے عام انتخابات کے نتائج کو تسلیم نہیں کرے گا کیونکہ یہ انتخابات سیاہ ڈھونگ اور کٹھ پتلی جمہوریت کی پیداوار ہیں۔

## راوی اور چناب میں زبردست سیلاب

راوی اور چناب میں کئی مقامات پر زبردست سیلاب آ گیا ہے۔ جس کے پیش نظر نشیبی علاقوں کے دیہاتوں کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ چناب میں طغیانی سے جھنگ، شورکوٹ اور چنیوٹ کی تحصیلوں کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

## خرطوم میں ناصر اور اخوان کے حامیوں میں تصادم

صدر ناصر کے حامیوں اور اخوان المسلمون کے ارکان کے درمیان گذشتہ روز خرطوم میں ایک جھڑپ ہو گئی، جس میں اخوان المسلمون کے ۸ افراد اور صدر ناصر کے ۲۳ حامی زخمی ہو گئے۔

## محمد علی نے برجر کو ہرا دیا

عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی نے یو ایس چیمپئن کارل ملڈن برجر کو بارہویں راؤنڈ میں شکست دے کر اپنا عالمی اعزاز برقرار رکھا۔ برجر نے محمد علی کے تابڑ توڑ حملوں سے بچنے کی سرتوڑ کوشش کی مگر محمد علی نے ان کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا اور بارہویں راؤنڈ میں جبکہ برجر لہولہان ہو چکا تھا ریفری نے کھیل ختم کرا دیا۔ محمد علی نے کہہ مارا کہ برجر کے چھکے چھڑا دیئے۔

## پاکستان اور انڈونیشیا کی دوستی قائم رہیگی

صدر سوکارنو نے انڈونیشی سفیر کی معرفت صدر ایوب کو ایک پیغام میں کہا ہے کہ انڈونیشیا میں حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان سے پاکستان اور انڈونیشیا کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات میں کوئی فرق نہیں پڑے گا اور کشمیر کی بابت بھی انڈونیشیا کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

## پاکستان اور روس کا معاہدہ

پاکستان اور روس کے درمیان ایک اقتصادی معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق روس پاکستان میں تھرمل بجلی گھر قائم کرنے، اعلیٰ طاقت کے ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب کرنے اور اسی قسم کی بعض دوسری اسکیموں میں امداد دے گا۔

## سوہانا ریو پر مقدمہ چلایا جائے گا

انڈونیشیا کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوہاندریو پر عنقریب فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان پر یہ الزام ہے کہ وہ انڈونیشیا کو چین کی گود میں ڈال دینا چاہتے تھے۔ ڈاکٹر سوہاندریو ان دنوں نظر بند ہیں۔

## چین ویٹنام کے مسئلہ پر امریکہ سے بات نہیں کریگا

چینی وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ویٹنام کے سوال پر امریکہ سے بات چیت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویٹ نام کے عوام کے سامنے واحد راستہ یہ ہے کہ وہ حملہ آوروں کو کیفر کردار تک پہنچا کر اپنی آزادی اور ملک کی سلامتی کی حفاظت کریں۔ اور جب تک امریکہ ویٹنام سے نکل نہیں جاتا اس وقت تک کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

### تشکر

جب سے میں سلطان فونڈری لاہور میں علاج کے لئے قیام پذیر ہوں۔ مجھے میرے بزرگوں اور احباب کے سینکڑوں خطوط اور تار موصول ہوئے ہیں جن میں میری صحت کی بابت استفسار کیا گیا ہے۔ لہٰذا بذریعہ "ترجمان اسلام" اپنے تمام بزرگوں اور دوستوں کے اس اظہار ہمدردی پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (قاضی) احسان احمد

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام لوہارکے کی قرارداد یں

۲ ستمبر بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد لوہار کے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا، جس میں مولانا غلام حسن صاحب اور مولانا غلام رسول صاحب نے خطاب فرمایا۔ مولانا غلام رسول صاحب نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ خلاف قرآن و سنت قوانین مثلاً خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین وغیرہ کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے۔ گانا، ناچ، سود، شراب وغیرہ کو بھی قانوناً بند کر دیا جائے۔ خاص کر ۶ ستمبر کو جو یوم دفاع منایا جا رہا ہے اس میں ناچ گانے اور بے حیائی کے کاموں کو بند کیا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ ضلع میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع مورخہ یکم ستمبر ۶۶ء بعد نماز مغرب مدنی مسجد مدرسہ تعلیم القرآن جنڈانوالہ میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا غلام مرتضیٰ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ نے اراکین سے خطاب فرمایا۔ جس میں اراکین کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے سخت تنبیہہ فرمائی۔ حضرت موصوف نے فرمایا کہ ہم اپنے دنیوی کاروبار میں ہر صورت کوشاں ہیں لیکن دینی امور میں ہم سست ہیں۔ جملہ اراکین نے نہایت سنجیدگی سے حضرت موصوف کی تقریر سنی اور وعدہ فرمایا کہ آئندہ کے لئے حتی المقدور جمعیۃ کی رفتار مزید تیز کرنے میں ہم پورا تعاون کریں گے۔ بعد ازیں ناظم اعلیٰ منشی خاں نے اخراجات اور آمدنی کا سرسری جائزہ پیش کیا اور جمعیۃ کی طرف سے تبلیغی جلسہ کی تجویز پاس ہوئی۔ جمعیۃ کا آئندہ اجتماع پندرہ روز بعد ہوگا جس میں جمعیۃ کی از سر نو تشکیل، آمدنی اور اخراجات کا تفصیلی جائزہ۔ رکنیت سازی، ممبر سازی پر تیزی سے عملدرآمد کیا جائے گا۔

## مدرسہ مدینۃ العلوم تلہار میں ایک اہم اجلاس

آج بروز جمعہ بعد از نماز مغرب مدرسہ مدینۃ العلوم میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا شمس الحق ربانی نے فرمائی۔ مندرجہ ذیل تجویز پاس کی گئی۔ مدرسہ مدینۃ العلوم تلہار کے اراکین ماہ ستمبر ۶۶ء میں ایک اہم اجلاس بلائیں گے، جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغین کو دعوت دیں گے تاکہ لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض اور مقاصد سے آگاہ کریں اور انہیں جماعت میں شمولیت کی دعوت دیں۔

(ناظم نشر و اشاعت حاجی عبدالکریم جمالی)

## جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا کا اجلاس

مورخہ ۹ جمادی الاول ۸۶ھ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک مولانا عبدالکریم صاحب مبلغ علاقہ جنوبی پنجاب خصوصی دورہ پر کہروڑپکا تشریف لائے۔ جن کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا۔

بعد نماز جمعہ مولوی صاحب موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کے تحت ایک مدلل تقریر فرمائی جس میں حاضرین کی کافی تعداد نے شرکت فرمائی۔ تقریر کے دوران ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں حکومت سے اسلامی قوانین کے جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کی مذمت کی گئی۔

جمعیۃ کی رکن سازی کے لئے جناب حکیم حاجی حبیب احمد صاحب صدیقی اور مولوی محمد سعید صاحب قریشی پوری جانفشانی اور محنت سے کام کر رہے ہیں۔ ایک صد کے قریب رکن بن چکے ہیں۔ مزید رکن سازی کی مہم جاری ہے

جمعیۃ کی سابقہ تشکیل کو بالاتفاق قائم رکھا گیا صرف نائب صدر کا تقرر کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

امیر۔ مولانا احمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد حکیم حاجی حبیب احمد صاحب صدیقی نائب امیر محمد عبدالصمد چغتائی ناظم اعلیٰ۔ مولانا سید امام شاہ صاحب نائب ناظم۔ شیخ محمد بشیر صاحب خازن۔ مولانا حافظ عبدالمجید صاحب شاکر محاسب۔ حکیم حاجی حافظ محمد یوسف صاحب رشید چغتائی ناظم نشر و اشاعت مولوی محمد اقبال شاہ صاحب ناظم دفتر۔

(محمد عبدالصمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا)

## جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کی تشکیل نو

۲۴ اگست مطابق ۷ جمادی الاولیٰ بروز منگل دفتر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ بازار میں جمعیۃ کے اراکین کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ناظم اعلیٰ مولانا احمد سعید صاحب کے استعفیٰ کی توثیق کی گئی۔ اور ساتھ ہی ضلعی جمعیۃ کا جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس کے عہدیدار بالاتفاق حسب ذیل منتخب ہوئے

امیر مولانا محمد یوسف صاحب الحسینی نائب خطیب کچہری بازار لائلپور۔ نائب امیر مولانا محمد اختر صدیقی مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعظیم صاحب ارشد ناظم تعلیمات اشرف المدارس۔ نائب ناظم مولانا محمد رفیق انور کمالوی خطیب جناح کالونی لائلپور۔ ناظم شعبہ نشر و اشاعت عبدالرشید انصاری خازن جناب مستری عبدالرشید صاحب لدھیانوی انچارج تقسیم ترجمان اسلام مولانا محمد اکرام الحق صاحب۔ اس کے علاوہ فیصلہ کیا گیا کہ جمعیۃ کی جدید ممبر سازی کے لئے ضلع بھر کی تنظیم کی جائے اور ہفتہ وار اجتماع شہر کی نمایاں جگہوں پر منعقد ہوا کریں۔

## مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم حلقہ جنوبی پنجاب کا دورہ

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم حلقہ جنوبی پنجاب و مبلغ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام گذشتہ ماہ بلوچستان، سندھ اور جنوبی پنجاب کے مندرجہ ذیل علاقوں کا دورہ کیا۔ چند مقامات میں امیر جمعیۃ حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور بھی آپ کے ساتھ تھے۔

بلوچستان۔ قلات ڈویژن مستونگ جامع مسجد اور کوئٹہ میں مسجد پنی روڈ، جامع مسجد مدرسہ احیاء العلوم کلی اسماعیل اور سنہری مسجد اور علاقہ کچھ کی جامع مسجد میں خطابات عام ہوئے۔ حضرت مولانا درخواستی مدظلہ نے بھی ان اجتماعات کو خطاب فرمایا۔

سندھ۔ چونگل ضلع جیکب آباد۔ شکارپور ضلع سکھر عام خطاب، امروٹ شریف اور پنو عاقل میں خصوصی خطاب ہوئے۔ ان مقامات پر حضرت مولانا عبیداللہ انور نے بھی خطاب فرمایا۔ بعد ازاں میرپور خاص کی جامع مسجد۔ جامع غریب آباد۔ مسجد خضرا، ڈگری ضلع تھرپارکر، جبھول اور شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ) خصوصی خطاب۔ نواب شاہ (کوٹ لالو) خصوصی خطاب پڈعیدن میں عمومی اجتماعات میں بیان ہوا۔

جنوبی پنجاب۔ صادق آباد کی جامع مسجد۔ مدینہ مسجد اور رحیم یار خاں کی مکی مسجد میں عمومی خطاب ہوئے۔ منٹگمری مسجد عیدگاہ، عارف والا خصوصی خطاب اور بوریوالہ ضلع ملتان اور حسین آگاہی ملتان شہر، حاصل پور ضلع بہاولپور، ہارون آباد۔ فقیروالی۔ ڈونگہ بونگہ۔ محمد نور ستاراں، منچن آباد، چشتیاں منڈی، ضلع بہاولنگر اور شہر بہاولنگر کے عظیم الشان اجتماعات میں اور مدرسہ تعلیم القرآن مسجد نیم والی کمالیہ اور یگنجہ ضلع لائلپور کے اجتماعات عامہ میں عائلی قوانین کی قباحت۔ خاندانی منصوبہ بندی کے مفاسد، فواحش و منکرات۔ عام بے دینی اور جنسی انارکی کے خلاف مدلل بیانات ہوئے۔ اسلامی محاذ اس سلسلہ میں جو کچھ کرنا چاہتا ہے، عامۃ المسلمین نے اس سے تعاون کا یقین دلایا۔ نواب شاہ میں اسلامی محاذ کی تشکیل ہوئی۔ بہاولنگر میں ضلعی نمائندگان کی موجودگی میں آئندہ جمعہ انتخاب عمل میں لایا جائے گا

WEEKLY
TARJUMANE ISLAM

جلد ۹ | جمعہ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۵

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، جوڑوں یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، گردہ، شانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضلہ ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعایت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک دمعربی و مترجم نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## کیلنڈر

جو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے شائع کیا ہے دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

## بدلِ اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہونا تھا وہ شائع ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائیگا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہوں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ بمنتظر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دور رنگی عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج عمدہ گلیز کاغذ ۲۲۲۲۹ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی گرٹے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ روپے |
| آدھا صفحہ | ۴۰ روپے |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ☾ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان۔ لیڈی رسٹ اسوتی سلکی، ریشمی انڈر ویئر ہمیشہ استعمال کریں

ملنے کا پتہ

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

# حضرت شیخ الہند

## پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

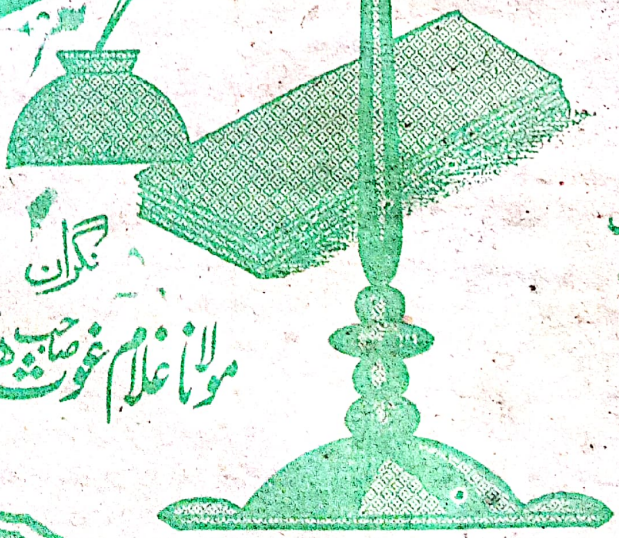

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

مکتبہ اسلامیہ، مجلس علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

(۳) اب اس پر غور کیجئے کہ جب حاکم عیش پرست ہو تو بقیہ مملکت پر اس کے کیا اثرات پڑیں گے۔ سب سے پہلے یہ ہوگا کہ حسب قاعدہ النَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ وہ بھی عیش پرستی میں مبتلا ہوں گے اور جب حاکم رشوت خور ہو تو رعایا کو رشوت دینا لازمی امر ہوگا۔ لازمی طور پر ان کو بلیک مارکیٹنگ اسمگلنگ اور اسی طرح کے دوسرے راستے تلاش کرنے پڑیں گے۔ مقدمات کی گرم بازاری ہو جائے گی۔ اور بالآخر ملک میں قانون کے پردہ میں لاقانونیت پیدا ہو کر رہے گی، اور ایک ایسا مرض ہوگا کہ جو حاکم و محکوم دونوں میں سرایت کر جائے گا۔ تو پھر یہ مثل مشہور صادق آنا ضروری ہوگی کہ مقدمہ بازی کر کے جو فریق ہارتا ہے وہ تو ہارتا ہی ہے لیکن جو جیتتا ہے وہ بھی درحقیقت ہارتا ہے۔ کیونکہ اس بیچارہ کا مقدمہ بازی میں کس نکل جاتا ہے اور قانون صرف عوام میں جنگ کا ایک ذریعہ بن کر رہ جاتا ہے

(۴) اب آیئے دیکھئے اس کا بہت بڑا اثر دشمنوں پر کیا پڑتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ جب کسی قوم کا شیرازہ ان کو اس طرح بکھرا ہوا نظر آتا ہے تو وہ ملک کو جنگ کے ذریعہ فتح کرنے کی بجائے صرف چند پیسوں سے فتح کر لینا آسان سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جو ظالم حاکم اپنی خواہشات کی خاطر اپنے ملک کے خون کی کوئی قیمت نہیں سمجھتا وہ چند پیسہ میں اپنے ملک کو بیچنے میں کیا تامل کر سکتا ہے۔ آج اس کے شواہد دنیا کی آنکھوں کے سامنے ہیں نام لے کر ان کو گنوانا ایک علمی رسالہ میں موزوں نہیں

حاکم کی نفسیاتی مضرت، ملک کا نقصان اور دشمنوں کے خطرہ کے علاوہ یہاں کچھ گہری مضرتیں اور بھی ہیں جن کو اس موجودہ مذاق کے لوگوں کے سامنے پیش کرنا ایک بڑی حقیقت کی ناقدری کرانے کے مرادف ہے اس لئے اس کو ذکر نہیں کیا جا رہا۔

حضرت عمرؓ کے اس فرمان میں یہ ہے کہ کہ اسلام کا جماعتی نصب العین مال و دولت اور شان و شکوہ کی برتری نہیں بلکہ عمل و کردار میں سب سے بہتری ہے اور انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا نصب العین نہیں ہو سکتا۔ اس لئے فرمانِ مذکور میں اسی نصب العین کی رعایت کی گئی ہے کہ حکومت کا نقشہ کہیں حکام زیردست کو اعمال و کردار کی بہتری کے بجائے شان و شکوہ کی برتری میں مبتلا نہ کر دے۔

حضرت عمرؓ نے یہ اُن حکام کو حکم دیا ہے کہ جو اُن کے کارندے ہوتے اور ان کی نظروں سے غائب ہو کر دوسری خدمات پر مامور کئے جاتے تھے۔ اگرچہ خود امیرالمومنین عمرؓ نے مسلمانوں کے حاکم عام ہونے کے باوجود کسریٰ جیسے جبار بادشاہ کے لئے بھی اپنی شانِ فقر کے سوا کسی مصنوعی کرّوفر کے دکھانے کا اہتمام نہیں فرمایا۔ لیکن اس ملاقات کا رُعب جوان بادشاہوں کے قاصدوں پر پڑتا تھا۔ وہ تاریخوں میں آج بھی مدوّن ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ اپنے بادشاہ میں مال و دولت کی برتری دیکھ کر آتے تھے اور جب حاکم اسلام کے سامنے پہنچتے تو یہاں ان کو عمل و کردار کی وہ بہتری نظر آتی تھی جس کو دیکھ کر ان کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں۔ اور اس کا اثر و ہیبت ان کے دلوں پر یہاں تک پڑتی تھی کہ بولنے میں بھی ان کو تکلف ہونے لگتا تھا۔ اس تمام تفصیل کو قرآن کریم کی ایک آیت میں اس طرح سمیٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت کا معیار تقویٰ یعنی اعمال کی برتری پر ہے۔

اس تمام گذارش کا مطلب یہ نہیں کہ موجودہ ترقی یافتہ دور میں بھی ہم کو کسی کے ترفع کی ممانعت کی گئی ہے۔ بلکہ یہ بار بار تنبیہ کی جا چکی ہے کہ احادیث کے سمجھنے کے لئے اس وقت کا ماحول سامنے رکھنا ضروری ہے ورنہ اُن کے سمجھنے میں بہت سی بدگمانیاں بے وجہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ خود امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ایک باب یہ رکھا ہے "باب التجمل للوفود" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باہر سے آنے والے وفود کے لئے ان کے اکرام میں اپنی عام عادت سے کچھ بڑھیا لباس زیب تن فرمانا، لیکن یہ کسی شان و شکوہ یا رعب و دبدبہ کے اظہار کے لئے نہیں تھا۔ والعیاذ باللہ بلکہ یہ اُس زمانہ کے ملوک اور سلاطین کا عام دستور تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ شرفِ ملاقات حاصل کریں ان کا اکرام کیا جائے۔ اور آج بھی اس قدیم عادت کے اثرات باقی ہیں۔ اگرچہ زاویۂ نظر بدل گیا ہے۔ اس لئے اگر کسی صحیح مقصد کے پیش نظر اپنے دائرہ وسعت میں رہ کر بیرونی حکام سے ملاقات کے لئے کوئی خاص انتظام کیا جائے تو اگر نیت صحیح ہو تو یہ شریعت کے عین منشا کے مطابق ہوگا لیکن اگر صرف اپنی شان و شکوہ کی نمائش کا تو لحاظ رہے اور ان کے اعمال کی برتری اور اخلاق کی بلندی کا کوئی لحاظ نہ رکھا جائے تو پھر یہ وہی باتیں ہیں جن کی روک تھام کی خاطر حضرت عمرؓ بہ نظرِ احتیاط اپنے حکام کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ مبادا کہیں وقتی جمال و تزئین مصلحت کی بجائے ان کی عادت اور طبعی خوبی کر رہ جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ وَمَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ۔

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۳۲۱)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی میری امت میں سے جس کو بھی کسی شعبہ کی خدمت کا موقع ملے اور وہ لوگوں کے ساتھ سختی کا معاملہ کرے تو تُو بھی اس کے ساتھ سختی کا معاملہ فرمانا اور جو ان میں میری اُمّت کے ساتھ نرمی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمانا۔

جمعیۃ علمائے اسلام ہی ایک وہ جماعت ہے جو صحیح اسلام کی ترجمانی کرتی ہے اس کے ساتھ تعاون کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ — ۱۶ دسمبر ۱۹۶۶ء

# عبدالحکیم عامر کی آمد

۵ دسمبر ۱۹۶۶ء کو مصر کے نائب صدر اور مصری فوج کے کمانڈر انچیف عبدالحکیم عامر پاکستان پہنچے۔ کراچی پہنچ کر ان کو لاڑکانہ آنا تھا۔ تاکہ صدر پاکستان سے ملاقات کی جائے۔

ہر زمانہ کے مختلف حالات ہوتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں معمولی ہتھیاروں سے لڑائی ہوا کرتی تھی اور آمنے سامنے تلواروں یا نیزوں اور برچھیوں سے دو دو ہاتھ ہو جاتے تھے۔ پھر گولیوں کی جنگ شروع ہوئی۔ آخر کار توپخانوں تک نوبت پہنچی۔ آج کی عام جنگ ہوائی جہازوں ٹینکوں اور زہریلی گیسوں سے لڑی جاتی ہے۔ مگر اب بات اور آگے بڑھ گئی۔ آئندہ جنگوں میں ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کے استعمال کے تصورات ہیں۔ جن کے نتائج سے ابھی سے اہل عالم لرزہ براندام ہیں۔

آپ باور کریں کہ اس وقت ایک اور ہتھیار جو مذکورہ تمام اسلحہ سے بازی لے گیا ہے وہ پروپیگنڈا اور جوڑ توڑ کا فن ہے۔ ہر حکومت چاہتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ممالک کو اپنا موید و ہمنوا بنائے اور زیادہ سے زیادہ عالمی ہمدردیاں حاصل کرے۔ چنانچہ آئے دن اخبارات میں آپ دیکھیں تو کہیں بھارت کی اندرا گاندھی اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اڑتی پھرتی اور ملاقاتیں کرتی نظر آئے گی۔ کہیں انڈونیشیا کا وزیر چکر کھاتا نظر آئے گا۔ کہیں پاکستان کا صدر ایوب خاں لنڈن میں ملکہ سے اور اردن میں شاہ حسین سے سرگوشیاں کرتا دکھائی دے گا۔ کہیں روس کا وزیر دورے پر جا رہا ہے تو کہیں امریکہ کا۔ کہیں چین کا سربراہ پہنچتا ہے تو کہیں جرمنی کا۔ بہرحال ملاقاتوں، دوروں اور پروپیگنڈوں کا ایک طوفان ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔ آج ہمارے افق میں سلطنت مصر کا ایک مرد مجاہد آیا ہے۔ جو عرب اور مسلمان ہونے کی وجہ سے ہمارا اپنا آدمی اور اپنا بھائی ہے مگر اسلامی شان و شوکت کے لحاظ سے بہت معزز و مکرم مہمان ہے۔

صدر پاکستان پہلے بھی صدر پاکستان تھے مگر ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد جبکہ ہم نے دنیا کو صرف اتنا باور کرایا ہے کہ ہم اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ پاکستان اور صدر پاکستان کا مقام اہل عالم کی نظروں میں کتنا اونچا ہو گیا ہے۔ کجا ملکہ معظمہ کا ایک گورہ سپاہی کا لے انڈین کو نہایت حقارت سے ٹھوکر مارتا اور اس پر فخر کرتا تھا۔ آج وہی ملکہ صدر ایوب کا استقبال کرتی اور ان کی گہری دوستی پر فخر کرتی ہے۔ مصر پر کیا منحصر ہے، پہلے مصر بھی انگریزوں کا غلام رہا۔ تمام عرب ممالک انگریزوں کے رحم و کرم پر تھے۔ عرب کیا انگریز تمام مسلم ممالک کی شاہراہوں پر قابض اور شہ رگوں پر قبضہ کا مدعی تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انگریز کو اپنی اسلام دشمنی کی سزا ملی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے مگر اندھیر نہیں ہے۔ آج تقریباً تمام مسلم ممالک آزاد ہیں۔ مگر ایک بات نہیں بھولنی چاہیئے اگر عدن کی طرح نہر سویز پر بھی برطانیہ کا قبضہ اب تک ہوتا۔ عرب ممالک کی آزادی ہر وقت خطرہ میں تھی۔

یہ مصر کا ناصر تھا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا سر اونچا کیا۔ اس نے نہر سویز پر جبراً قبضہ کر کے برطانوی رعب و اقتدار کا جنازہ نکال دیا۔ پھر انگریز فرانس اور اسرائیل کے متفقہ حملہ کے جواب میں اس کی سیاست و استقامت کو اللہ تعالیٰ نے اتنی کامیابی بخشی کہ تینوں حملہ آور خائب و خاسر ہو کر رہ گئے۔ اس کے بعد سے یورپ و امریکہ والے اس مرد آہن کی قوت توڑنے اور اس کے خلاف سازشیں کرنے میں مسلسل لگے رہے۔ مصر کی ایک سیاسی پارٹی اخوان ان کی آلہ کار رہی اور ناصر کے قتل کی سازشیں کرتی رہی۔ مگر جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔ جو لوگ اسلام اسلام کر کے مسلمانوں کے اقتدار کو امریکہ یا برطانیہ کی خاطر تباہ کرنے پر تلے ہوئے تھے وہ آج تک ذلیل ہوتے ہے

ناصر نے فرنگی کو عدن سے نکالنے کا عزم اور اس کا اعلان کیا ہے اور اسی کی خاطر ستر ہزار مصری فوج یمن میں متعین کر کے اس کے بے پناہ اخراجات برداشت کر رہا ہے۔ جنوب سے انگریز کی امداد اور شمال سے سعودی حکومت کی امداد کے باوجود امام بدر یمنی جمہوریہ کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکا اور انگریزوں نے ۱۹۶۸ء میں عدن سے بوریا بستر لے جانے کا اعلان کر دیا۔ اس طرح اس نے سعودی حکومت کو ایک طرح سے یہ سبز باغ بھی دکھا دیا کہ ہمارے بعد عدن، بحرین، مسقط وغیرہ کے سرپرست آپ ہی ہو سکتے ہیں۔ ایک طرف شاہ فیصل کو اس شاہی شکن زمانہ میں اپنی شاہی کے لئے یوں بھی خطرات دکھتے ہیں پھر انگریزان کو یمن کی مصری فوج سے ڈراتے ہیں۔ اس طرح خدانخواستہ اگر امیر فیصل اور ناصر میں لڑائی کرانے میں انگریز کامیاب ہو جاتا ہے تو یہ تمام عرب ممالک بلکہ تمام عالم اسلامی کے لئے خطرناک نتائج کا باعث ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف فلسطینی اسرائیل کا وجود فرنگی کا مرہون منت ہے۔ مگر آج کل اس کی باگ ڈور امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ بھی آئے دن عربوں کو چھیڑتا رہتا ہے۔ اردن کے بیدیا پانچ لاکھ فلسطینی مہاجر مظاہرہ کر کے اسلحہ مانگتے ہیں کہ ہم اسرائیل کو ختم کریں تو ان کو دبانے کے لئے امریکہ بحیرہ روم کے چھٹے بیڑے کو تیار رہنے کا حکم دے دیتا ہے امریکہ ایک طرف اردن اور سعودی عرب کا حامی ہے۔ دوسری طرف یہود کا سرپرست ہے دیکھئے یہ لوگ صدر ناصر اور مصر کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دھکا دینے کے لئے کیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ پچھلے دنوں جہاں امریکہ نے اسرائیل کو ہتھیار دیئے۔ وہاں امریکہ اور برطانیہ نے سعودی عرب کو بھی خوب مسلح اور لیس کر دیا ہے۔ تیسری طرف ایران اور ٹرکی کو جنہوں نے اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ سعودی عرب سے قریب تر کر دیا ہے۔ ہمارے ایوب خاں صاحب بھی اسی گروپ کے ایک اہم رکن ہیں اور ان کو ان تمام ممالک سے بہترین تعلقات رکھنے ہی چاہئیں، جنہوں نے گذشتہ جنگ میں ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے مگر ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جب مصر و سویز پر تین طاقتوں نے حملہ کیا تھا۔ اس وقت سکندر مرزا نے جو پاکستان کے گورنر جنرل تھے مصر کے خلاف اعلان کر کے عالم اسلام

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# رقص و سرود کی وبا

صدر پاکستان برطانیہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ ان کے ملک میں گئے جن کی غلامی سے ہم نے کئی ہزار بلکہ کئی لاکھ انسانوں کی جانیں گنوا کر، کئی ہزار عورتوں کی عصمتیں لٹا کر اور کئی لاکھ بچوں کو یتیم کروا کر آزادی حاصل کی تھی۔

آزادی کس لئے حاصل کی؟ کیا اس لئے کہ اس زمانے میں ہمیں پیٹ بھرنے کو گندم اور تن ڈھانپنے کو کپڑا نہیں ملتا تھا؟ کیا اس لئے کہ انگریز ہمیں مسجدوں میں نماز نہیں پڑھنے دیتا تھا؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ ہم انگریز کی غلامی میں اپنی تہذیب، اپنی ثقافت اور اپنے تمدن کو پروئے کار نہیں لا سکتے تھے۔ ہم اس ملک میں شریعت کا قانون نافذ نہیں کر سکتے تھے۔ اگرچہ قرآن پڑھنے میں ہمیں کوئی ممانعت نہیں تھی، لیکن ہم صاحب قرآن کے قانون کی بالادستی منوانے سے معذور تھے۔ اگرچہ خود کو شریعت پر چلنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی، لیکن جو نہیں چلتے تھے اُن کا گریبان ہمارے بس میں نہیں تھا۔ مسجد میں تو ہماری زندگی مسلمانہ تھی لیکن عدالت، بازار اور دفتر میں ہم ایک ایسی زندگی گذارنے پر مجبور تھے جس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا

ہم چاہتے تھے کہ ہماری پوری کی پوری زندگی اسلامی ہو جائے۔ ہماری تہذیب، ہماری ثقافت، ہمارا تمدن اور ہماری سماجی اور اقتصادی زندگی کی آبیاری بھی اسلام کے صاف اور شفاف پانی سے ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے قوم نے ہر قسم کی قربانیاں دیں یہاں تک کہ کئی سال کی جدوجہد کے بعد پاکستان ۱۹۴۷ء میں معرض وجود میں آیا۔

پاکستان کو بنے ہوئے آج ۲۰ سال ہونے کو آئے ہیں لیکن اب تک قوم کی وہ حسرتیں پوری نہ ہو سکیں۔ قوم نے بہتیرے مطالبات کئے۔ لیکن حکمران طبقہ نے جس نے انگریز کی آغوش میں آنکھ کھولی تھی اور جو کالج کے چکر میں پلا اور صاحب کے دفتر میں اپنی ساری زندگی گذار چکا تھا۔ قوم کو اسلام کی راہ پر ڈالنے کی بجائے امریکہ کی ملحدانہ روش پر ڈالا اور نتیجہ یہ ہوا کہ قوم آج اسلامی اقدار کو اپنانے کے بجائے اپنا رہا سہا اسلامی سرمایہ بھی کھو رہی ہے اور مساجد کی رونق کے بجائے رقص و سرود کی محفلوں میں رونق ہونے لگی۔

پھر یہ چیزیں اندرون ملک ہی تک محدود نہ رہیں بلکہ بیرون ملک بھی اس کا مظاہرہ ہونے لگا۔ بھانڈ، بھڑوؤں اور رقاصاؤں کے وفود دوسرے ملکوں میں بھیجے جانے لگے تاکہ انہیں یہ بتایا جائے کہ ہم اس مقصد کے لئے آزادی حاصل کرنا چاہتے تھے، اور قوم کی بیٹیوں کو بیرونی اسٹیجوں پر بھی نچایا جانے لگا تاکہ بیرونی دنیا بھی آگاہ ہو جائے کہ ہم اپنی تہذیب کو خیرباد کہہ کر امریکی تہذیب کے اس قدر قریب پہنچ گئے ہیں۔

۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء کے اخبارات کے خوشو نے قوم کی امیدوں پر بالکل ہی پانی پھیر دیا، جبکہ چند خوبصورت، فیشن ایبل اور نیم عریاں لڑکیاں لندن کے ہوائی اڈہ پر طیارے کی سیڑھیوں پر کھڑی مسکرا رہی ہیں۔ یہ کون لڑکیاں ہیں؟ یہ وہ لڑکیاں ہیں جنہوں نے صدر ایوب کی طرف سے بلکہ الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرا کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں اپنے رقص اور ڈانس کا مظاہرہ کیا۔ ہمارے اس رقص کو دیکھ کر بلکہ الزبتھ اور اُس کی قوم کے وہ بڑے بڑے افسر جو اس دعوت میں شریک تھے، ہماری ان حرکات پر خوش ہوں گے کہ ہماری غلامی سے آزادی کا دعویٰ کرنے والی قوم تاہنوز ہماری ذہنی غلامی میں ہے بلکہ پہلے سے زیادہ سخت غلامی میں ہے۔ اور ہم نے بھی اپنے اس رقص کے ذریعہ اُن کو باور کرا دیا ہوگا کہ دیکھ لو جو کام تم نہیں کر سکتے تھے اُس کو ہم سرانجام دے رہے ہیں۔

صدر مملکت اور حکومت کا سب سے با اختیار آدمی ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ ٹکنکی وقار کا رشتہ منسلک ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیئے تھا کہ وہاں اس بات کا مظاہرہ کرتے کہ عورت کا مقام ہمارے ہاں بہت بلند ہے۔ آپ کے ہاں وہ اسٹیج کی رقاصہ، کلب کی زینت اور نگاہوں کی ہوس ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اس کا وہ مقام نہیں ہے۔ ہمارے مذہب میں وہ گھر کی مالکہ، مرد کی وزیر باتدبیر اور گھریلو زندگی کی افسر اعلیٰ ہے۔ لیکن ہم نے بھی وہاں عورت کا وہی مقام ظاہر کیا جو ان کے نزدیک ہے بلکہ شاید اس سے بھی بدتر۔

آج حج پر تو پابندیاں ہیں اور ملکی زرمبادلہ بچانے کی آڑ میں کم سے کم حاجیوں کو بھیجا جاتا ہے بلکہ کئی لوگ تو سات سات آٹھ آٹھ سال سے درخواستیں دے رہے ہیں اور ان کی باری نہیں آ رہی۔ کیا ان بھانڈوں، طوائفوں اور رقاصاؤں کو پاکستان سے اسپیشل طیارے کے ذریعہ لندن بھیجنا ملکی زرمبادلہ کا ضیاع نہیں؟ حج پر پابندیوں کے بجائے ان چیزوں پر پابندیاں لگانی چاہیئے تھیں۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اُلٹا ہے۔ جتنا زرمبادلہ ان رقاصاؤں پر خرچ ہوا ہوگا۔ اتنے ہی میں کئی سو بلکہ کئی ہزار حاجی زیارت بیت اللہ سے مشرف ہو سکتے تھے۔

ہم تو یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ گذشتہ سال ستمبر کی جنگ کے بعد حکومت کا رجحان ان ڈانسوں اور رقص و سرود کے جشنوں کی طرف کیوں زیادہ ہو گیا ہے؟

جب حکومت جشنوں اور رقصوں میں منہمک ہو اور اس کے ساتھ پبلک میں بھی یہ رجحان ترقی پذیر ہو تو پھر ملک میں گرانی بھی آئے گی اور سماجی معاشرتی خرابیاں بھی پیدا ہوں گی۔ ان خرابیوں اور غلہ کی اس گرانی کو نہ تو کوئی دنیوی قانون روک سکتا ہے اور نہ ہی کوئی بھیانک سزا۔ اسلام کے قانون اور شریعت اسلامی کی تباغ ہی ایک ایسی چیز ہے جو ان خرابیوں کو دور کر کے معاشرے کو پاکیزہ بنا سکتی ہے۔ لیکن یہ ہماری نہایت بدقسمتی ہے کہ اس چیز کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی۔

## حیات الانبیاء

امام بیہقیؒ، امام تقی الدین السبکیؒ، امام سیوطیؒ کے تین نایاب رسائل

جز حیات الانبیاء، حیات الانبیاء اور انباء الاذکیا فی حیات الانبیا

تینوں یکجا اصل عربی زبان میں

طباعت عربی ٹائپ — کاغذ سفید کرنا فلی

ٹائیٹل پیسٹرین

قیمت ——— صرف دو روپے پچاس پیسے

——— علاوہ محصول ڈاک ———

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف اسلامیہ، مبارک پور سیالکوٹ

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# حقیقتِ روزہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

انسان جسم اور روح سے مرکب ہے۔ حق تعالےٰ نے جس طرح ہماری جسمانی صحت کے لئے مختلف ادویات پیدا فرمائیں اسی طرح ہماری روحانی صحت کے لئے بھی روحانی اطباء (انبیاء علیہم السلام) کی معرفت مختلف نسخہ جات تجویز فرمائے۔ جن میں سے چار زیادہ مشہور ہیں:

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) زکوٰۃ (۴) حج

ان میں سے ہر ایک کے فوائد الگ الگ ہیں اور ہر ایک کو اپنانے سے ہماری زندگی کے مختلف گوشوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ زکوٰۃ اور اس کے جملہ متعلقات کو اپنانے سے ہمارے معاشی مسائل سنورتے ہیں۔ حج اور اس کے متعلقات سے اقتصادی دشواریوں میں سہولتیں لینے والی انسانیت کے لئے اقتصادیات کا اسلامی حل پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح نماز سیاسیات کا مکمل نقشہ ہمارے سامنے پیش کرتی ہے، اور روزہ، جو کہ منتہائے عبادت ہے کے باعث ہماری نفوس کا تزکیہ ہو کر ان میں کیمیائی اثرات پیدا ہو جاتے ہیں اور اس منزل پر پہنچ کر شیطان مایوس و نا امید ہو جاتا ہے۔ اس کی کمر ہمت ٹوٹ جاتی ہے اور وہ حملہ کرنے میں ایسا ہو جاتا ہے جیسے بچھڑا ہوا۔ یعنی جیسے بچھڑا ہوا آدمی کسی پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح شیطان بھی کسی روزہ دار پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِذا دخل رمضان فتحت ابواب السّماء وغلقت ابواب جهنم و سلسلت الشیاطین (بخاری و مسلم)

روزہ کی اس عبادت کی فرضیت کو حق تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ

(۱) صوم (روزہ) کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق

(۲) صوم کی تاریخی حیثیت اور اس کے فوائد و منافع سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں

(۳) پروردگار عالم کے "کما کتب علی الذین من قبلکم" اور "لعلکم تتقون" کہنے میں کیا حکمت ہے؟

۱۔ صوم کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق

لغت کی تمام مشہور کتابوں میں "صوم" کے معنی "مطلق امساک عن الفعل" اور "امساک عن الشیٔ" کے بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ محمد بن ابی بکر بن الرازی اپنے لغت مختار الصحاح میں اور عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری اپنی کتاب منتہی الادب میں اور امام راغب نے مفردات میں یہی معنی لکھے ہیں اور یہی معنی موضوع قرار دیئے گئے ہیں۔ لیکن اس کا اطلاق مختلف معنوں پر آیا کرتا ہے کبھی تو یہ "امساک عن الکلام" پر اور کبھی "امساک عن الشیٔ" اور کبھی "امساک عن المطعوم" کے آیا کرتا ہے۔ علامہ ابن حجر العقلانی رحمہ اللہ تعالےٰ فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد چہارم ص۸۱ مطبوعہ مصر پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"الصوم والصیام فی اللغة الامساك وفی الشرع امساك مخصوص فی زمن مخصوص عن شیٔ مخصوص بشرائط مخصوصة"

"امساک عن الکلام" پر تو خود کلام مجید کی آیت "انی نذرت للرحمٰن صوما" شاہد ہے۔ کیونکہ یہاں صوم سے مراد "امساک عن الکلام" ہے۔ جیسا کہ آیۂ کا اگلا حصہ فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا اس کی تفسیر کر رہا ہے اور امساک عن الشیٔ پر حسب ذیل محاورات عرب شاہد ہیں:۔

عرب لوگ جس وقت چلتے چلتے ہوا بند ہو جایا کرتی ہے تو اس وقت کہا کرتے ہیں "قامت الریح" ہوا بند ہو گئی۔ اسی طرح جس وقت آفتاب یا ستارے اپنی جگہ مستولی ہو جاتے ہیں تو عرب کہا کرتے ہیں۔

"قامت الشمس وقامت النجوم"

لیکن شریعت مطہرہ کی اصطلاح میں صوم کے معنی ہیں:۔

الامساك بالنیة من الخیط الابیض الی الخیط الاسود عن المفطرات۔ یعنی سحری کے وقت سے لے کر افطار کے وقت تک دن بھر کھانے پینے زیادہ بولنے اور لغویات بکنے سننے سے کلی اجتناب کرنے اور جذبات نفسانیہ پر قابو رکھنے کا نام روزہ ہے۔

علامہ ابن حجر العقلانی رحمہ اللہ تعالےٰ فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد چہارم ص۸۱ پر امام راغب الاصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل فرماتے ہیں۔

"وفی الشرع امساك المكلف بالنیة عن تناول المعظم والمشرب والاستمناء والاستقاء من الفجر الی المغرب۔

یعنی شریعت میں آدمی کا نیت کے ساتھ کھانے پینے، جماع وغیرہ سے فجر سے مغرب تک رکا رہنا۔

(۲) روزہ کی تاریخی حیثیت اور اس کے فوائد سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انسان کی ترکیب و تخلیق دو اجزاء، ایک جسد اور دوسرے روح سے کی گئی ہے۔ حق تعالےٰ نے ان دونوں اجزاء کی تقویت کے لئے مختلف اسباب و ذرائع پیدا فرما دیئے ہیں لیکن جب ان اجزاء میں کسی ایک کی کمی اور قلت ہونے لگتی ہے تو انسانی قویٰ بھی ضعیف اور مضمحل ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک حد تک پہنچ کر انسان دنیا کو خیرباد کہنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور ہمیشہ کے لئے ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

روزہ کیا ہے؟ انسان کی روحانی غذا ہے۔ اسی روزہ کے ذریعہ انسان کے دماغ اور روح کی تربیت ہوتی رہتی ہے اور اس کی وجہ سے بدن کو شادابی و تازگی، دماغ کو جلاء و ارتقاء اور عقل کو نور و ضیاء حاصل ہوتے ہیں اور معرفت الٰہی کی دشوار گذار اور تنگ و تاریک گھاٹیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ نیز روزہ موجب صحت روحانی و جسمانی ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ چنانچہ "قلت اکل و شرب و جماع" کو اطباء نے جسم کے لئے اور اہل اللہ نے صفائی قلب کے لئے مفید لکھا ہے۔

اسی نقطہ کے پیش نظر حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ان کہ "روزہ قوت بہیمیہ کو کمزور و مغلوب کر کے قوت ملکیہ کے تابع کر دیتا ہے اور قوت ملکیہ انسان کو فرشتہ خصلت بنا دیتی ہے اور انسان ملائکہ کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو آدمی شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا روزہ اس کے لئے بمنزلہ خصی ہونے کے ہے"

آگے چل کر حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہیں کہ "روحانیت کو چمکانے والی

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

قاضی لھدی الزمان صاحب خطیب جامع مسجد ویلی کاغان ھانڈری ھزارہ

# تحریکِ آزادی کا ایک عظیم مجاہد

## حضرت مولانا قمر علی خاں صاحب شہیدؒ

(قسط نمبر ۲)

عربی زبان میں آپ نے اپنی بستی گنہول کی ایک تاریخ بھی لکھی تھی۔ جس کو اس زمانہ کے بہت بڑے عالم دین اور ماہر عربی استاد حضرت مولانا قاضی احمد گل صاحب گنہولیؒ نے بہت پسند فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ کی ہجرت کابل کے بعد وہ تاریخ حضرت قاضی صاحب کے پاس ہی رہی اور ان کی وفات کے بعد گم ہو گئی۔ آپ کرسیاں بھی بُنا کرتے تھے۔ چنانچہ جناب حاجی صاحب نے مجھے بتایا کہ ان کی بُنی ہوئی کرسی اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ سردار اورنگ زیب خاں نے مجھے بتایا کہ حضرت مولانا قمر علی صاحبؒ کا فی عرصہ حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ کے ساتھ رہے تھے اور حضرت شیخ الہندؒ کے بعد وہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے سب سے زیادہ معتقد تھے اور غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے مولانا آزادؒ سے کچھ تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ کیونکہ ان کی قرآنی تشریحات مولانا آزادؒ سے بہت کچھ ملتی جلتی تھیں

سردار محمد ایوب خاں بی۔ اے۔ سی چیئرمین یونین کونسل سنگڑ نے میرے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا صاحب عربی۔ اردو۔ فارسی اور انگریزی کے بہت بڑے عالم۔ حافظ قرآن، انجینئر۔ مفکر اور ایک ممتاز سیاسی کارکن تھے۔ آپ نے یوپی کے مختلف اداروں میں تعلیم حاصل کی تھی اور بمبئی کی ایک درسگاہ میں کچھ عرصہ تک عربی کے اُستاد بھی رہے تھے۔ ہندوستان کی تحریکِ آزادی میں علی برادران۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ۔ پنڈت نہرو اور خان برادران کے ساتھ آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ آپ تحریک آزادی کے صف اول کے لیڈروں میں سے تھے اور ضلع ہزارہ کے اندر تحریک آزادی کے چلانے میں الحاج حکیم عبدالسلام صاحب ہری پوری، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور خان فقیرا خاں ملک پوری حضرت مولانا قمر علی خاں صاحب کے معتمد خاص تھے۔ حاجی صاحب نے مجھے بتلایا کہ حضرت مولانا صاحب انگریز کے بہت ہی سخت مخالف تھے اور اپنے ہر درس اور ہر تقریر میں عوام کو انگریزوں اور انگریزی تہذیب سے بغاوت کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ انگریز کی بادشاہی میں خدا میری قبر بھی نہ بنائے۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ وہ کسی اسلامی ملک میں جانے کا مکمل ارادہ کر چکے تھے۔ اسی لئے انہوں نے کابل جانے سے کافی عرصہ پہلے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ انگریز کی مخالفت میں ان کا جنون اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو مسجد میں تعلیم کی غرض سے بلا کر انگریز کے خلاف درس دیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا صاحب باغبانی سے بھی اچھی خاصی دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ جناب حاجی صاحب نے ان کے ہاتھوں کا لگا ہوا ایک باغیچہ بھی مجھے بتایا۔ سردار اورنگ زیب خاں نے مجھے بتایا کہ حضرت مولانا صاحب رسومات و بدعات کے بھی سخت خلاف تھے۔ ضلع ہزارہ میں وہ پہلے انسان تھے، جنہوں نے عوام میں پھیلی ہوئی بدعات و رسومات کے خلاف مؤثر آواز اٹھائی تھی۔ وہ مرجانے والے کے گھر پہلے دن عوام کے لئے کھانا نہیں پکنے دیتے تھے۔ ان کے پاس ایک لمبا سا عصا ہوا کرتا تھا جس کے آگے لوہا لگا ہوتا تھا۔ جس گھر میں ایسا کھانا پکنے کی خبر سنتے جا کر چولہوں پر چڑھی ہوئی ہنڈیوں کو توڑ ڈالتے تھے۔ چنانچہ ایسے متعدد واقعات خود گنہول میں پیش آئے تھے۔

سردار اورنگ زیب خاں نے مجھے بتلایا کہ حضرت مولانا صاحب برٹش حکومت کے سخت خلاف تھے اور عوام کو اس کے خلاف ابھارا کرتے تھے۔ چنانچہ انگریز نے بارہا ان کو سخت سزائیں دیں۔ مگر ان کا جنون آزادی کم نہ ہوا چنانچہ ایک دفعہ ایک تقریر پر ان کو چالیس یوم قید اور چودہ بید کی سزا دی گئی۔ مگر اس بندۂ خدا نے پرواہ تک نہ کی اور واپسی پر پہلے سے بڑھ چڑھ کر انگریز کی مخالفت کرنے لگے

حاجی صاحب نے میرے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ وہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ساتھیوں میں سے تھے اور انگریز دشمنی میں وہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب سے کسی درجہ کم نہ تھے۔ ان کی بیباکی اور دلیری کا یہ عالم تھا کہ جب وہ کابل جانے کے لئے حکومت سے راہداری حاصل کرنے کے لئے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا متعلقہ افسر لالہ چند ہندو تھا۔ اور وہ رشوت لینے کے لئے راہداری دینے میں پس و پیش کر رہا تھا جب آپ کو پتہ چلا تو آپ نے اس کو سخت ڈانٹا اور فرمایا کہ یہ حکومت اور اس کے سب افسر غدار اور راشی ہیں۔ غریب عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ میں اسی لئے کابل جا رہا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ ان ظالموں کی حکومت میں رہوں، اور اس غلام سرزمین میں میری قبر ہو۔ لالہ چند اس تقریر سے اتنا متاثر ہوا کہ فوراً راہداری دے دی۔ اور آپ راہداری حاصل کرنے کے بعد کابل چلے گئے۔

سردار محمد ایوب خاں بی اے بھی نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ آپ کابل جاتے ہوئے راستہ میں چمرقند قبائلی علاقہ میں ٹھیرے تھے اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی جماعت مجاہدین میں شامل ہو کر انگریز کے خلاف جہاد کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ مجاہدین نے انگریز کے خلاف لڑنے والے ایک فوجی دستے کا کمانڈر بھی آپ ہی کو مقرر کیا تھا۔ آپ کی تقریروں نے قبائلی مسلمانوں میں انگریز کے خلاف آگ لگا دی تھی۔ اور قریب تھا کہ انگریزی فوجوں کو ایک خطرناک مقابلے سے دوچار ہونا پڑتا۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی اور کابل کی سرحد کے قریب ایک سرحدی چوکی پر انگریزوں کے ساتھ ایک جھڑپ میں آپ گولی لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ مجاہدین نے آپ کو اٹھا کر فوراً جلال آباد کے ہسپتال میں پہنچا دیا۔ مگر خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکے اور اسی جگہ دسمبر ۱۹۳۵ء کو تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ اور جلال آباد کے قبرستان میں دفن کر دیئے گئے۔

سے بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

یہاں تک لکھنے کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے بتایا کہ حضرت مولانا قمر علی خاں اور فخر ہزارہ حاجی فقیر خاں صاحب آف ملکپور جنگ آزادی میں مجھ سے سینئر ہیں۔ میں نے کانگرس میں شرکت کا اعلان حضرت مولانا قمر علی صاحبؒ کو بید لگائے جانے پر اظہار غم و غصہ کے طور پر کیا تھا۔

**اعتذار** گذشتہ پرچہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر نہیں چھپ سکا۔ لہٰذا ہم احباب سے معذرت چاہتے ہیں۔ (ادارہ)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر ۸)

مملکت اسلامیہ کے بارہ صوبوں میں گورنروں کے اتنی جلدی تقرر اور ان میں بھی چار جگہ اپنے خاندان کے لوگوں کا تعین آپ کی اپنی فوج میں مفسدین کے گروہ کی موجودگی کے باعث ایک انتشار کا سبب بن گیا۔ چنانچہ مالک الاشتر نے جو خود بھی مفوضات شام کا گورنر مقرر ہو چکا تھا، جب دیکھا کہ سیدنا علیؓ نے سب گورنر قریشی اور صحیح حضرات میں سے مقرر کئے ہیں تو وہ غضبناک ہو گیا اور بولا:-

علیٰ مَا قتلنا الشیخ أذنت

(طبری جلد ۵ صـ۱۹۴)

(پھر ہم نے اُس بڑے میاں (سیدنا عثمانؓ) کو کیوں قتل کیا)

سبائی کسی صورت بھی یہ نہیں چاہتے تھے کہ خلافت اسلامیہ مستحکم ہو۔ وہ تو مملکت اسلامیہ اور اسلام میں ایک ایسا فتنہ برپا کرنا چاہتے تھے جس سے ایک تو (معاذ اللہ) مسلمانوں کو ذلت کا منہ دیکھنا پڑے اور دوسرے اُن کی آتش انتقام کو تسکین ہو۔

دوسرے آپ نے جن گورنروں کو باہر بھیجا اُن کی وہاں کوئی پذیرائی نہ ہوئی اور وہاں کے لوگوں اور خلافت عثمانی کے گورنروں نے اُن کو شہر میں داخل ہی نہ ہونے دیا۔ چنانچہ سہل بن حنیفؓ جن کو سیدنا علیؓ نے سیدنا امیر معاویہؓ کی جگہ شام کا گورنر بنا کر بھیجا تھا، شام جاتے ہوئے جب تبوک کے مقام پر پہنچے تو آپ کو سیدنا معاویہؓ کے چند گھوڑ سوار ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ سہل بن حنیفؓ نے جواب دیا۔ "میں امیر ہوں"۔ انہوں نے پوچھا "کس شے پر امیر ہو"؟ کہا۔ "صوبہ شام کا امیر ہوں"۔ اُن گھوڑ سواروں نے کہا کہ اگر تو سیدنا عثمانؓ نے آپ کو بھیجا ہے تو پھر اھلاً وسہلاً مرحبا، اور اگر کسی اور نے بھیجا ہے تو پھر آپ واپس تشریف لے جائیے۔ چنانچہ وہ واپس سیدنا علیؓ کے پاس لوٹ آئے اور ان کو تمام حالات سے مطلع کر دیا۔

اسی طرح آپ کے گورنر قیس ابن سعدؓ جو عبداللہ بن سعد ابی سرحؓ کی جگہ مصر تشریف لے گئے، اُن کے جانے پر بھی وہاں اختلاف واقع ہو گیا، حالانکہ وہاں پہلے ہی محمد ابن ابی حذیفہؓ جو کہ سیدنا علیؓ کے خاص آدمی تھے حالات کو قابو میں کئے ہوئے تھے، لیکن پھر بھی اختلاف کی صورت پیدا ہو گئی اور ایک گروہ کہنے لگا:-

لا نبایع حتی نقتل قتلة عثمان

ہم اس وقت تک بیعت نہیں کریں گے جب تک کہ قاتلان عثمان کو (قصاص میں) قتل نہ کر لیں۔

لیکن اکثریت نے ان کی بیعت کر لی (جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے) یہی حال بصرہ اور کوفہ کے گورنروں کا ہوا۔ (ابن الاثیر جلد ۳ صـ۱۰۲، البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ۲۲۸، ۲۲۹)

## سیدنا معاویہؓ اور مطالبۂ قصاص

سیدنا عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت کے بعد سیدنا نعمان بن بشیرؓ صحابی رسولؐ امیر المومنین کی خون میں لتھڑی ہوئی قمیص اور آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ نائلہؓ کی کٹی ہوئی انگلیاں لے کر شام میں سیدنا معاویہؓ کے پاس تشریف لے گئے، اور انہیں جا کر مدینہ میں باغیوں کی بربریت اور دہشت اور امیر المومنین کی مظلومانہ شہادت کا حال بیان کیا اور آپ کا خون آلود کرتہ اور سیدہ نائلہؓ کی کٹی ہوئی انگلیاں بھی دکھائیں سیدنا معاویہؓ نے وہ کرتہ اور انگلیاں لوگوں کو دکھانے کے لئے ممبر پر رکھ دیں۔ اس منظر نے لوگوں کو رُلا دیا۔ وہ امیر المومنین کی اس مظلومانہ شہادت کا تصور کر کے اور اُن کی قمیص جو کہ خون سے لت پت تھی دیکھ کر زار و قطار روتے بلکہ بعض روایات کے مطابق ایک سال تک روتے رہے۔ چنانچہ جب مکہ اور خود مدینہ طیبہ سے قاتلان عثمانؓ سے قصاص کے مطالبہ کی تحریک شروع ہوئی اور اکابر صحابہؓ کے وفد نے سیدنا علیؓ سے مل کر کہا کہ ہم نے اسلامی حدود کے نفاذ کی شرط پر آپ سے بیعت کی تھی۔ لیکن آپ قاتلان عثمانؓ کو پناہ دے رہے ہیں اور ان کو اپنا معاون و مددگار اور شریک محفل بنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ اسلامی حکومت اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہیں۔ لہٰذا شریعت اسلامی کے اقتضاء کے مطابق آپ انہیں سزا دیجئے (الخضری جلد ۳ صـ۴۰۲، ابن الاثیر جلد ۳ صـ۱۰۱) شام میں بھی سیدنا معاویہؓ سیدنا عبادہ بن الصامتؓ۔ سیدنا ابو الدرداءؓ سیدنا ابو امامہؓ۔ سیدنا عمرو بن عنبسہؓ اور تابعین میں سے شریک بن حباشہؓ، ابو مسلم الخولانیؒ اور عبدالرحمٰن بن غنمؒ وغیرہ نے لوگوں کو اس مطالبہ کی حمایت کے لئے کہا۔ لوگ تو پہلے ہی امیر المومنین کی مظلومانہ شہادت پر غم و غصہ کا اظہار کر رہے تھے اور باہر سے بھی اس مطالبہ کی خبریں اُن کے کانوں میں پہنچ رہی تھیں، لہٰذا انہوں نے فوراً ان صحابہؓ اور اکابرین امت کی آواز پر لبیک کہا اور قاتلان عثمانؓ سے قصاص کے مطالبہ کے لئے پورا شام اُٹھ بیٹھا (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ۲۲۷، ۲۲۸)

## سیدنا معاویہؓ کی معزولی اور اُس کا ردِ عمل

اُدھر شام میں یہ کارروائیاں ہو رہی تھیں اِدھر مدینہ طیبہ میں سیدنا معاویہؓ کی معزولی کی تدبیر کی جا رہی تھی۔ وہ معاویہؓ جو سیدنا عمرؓ کے زمانہ سے شام کے گورنر چلے آ رہے تھے اور اپنی فکری، علمی اور عملی قابلیتوں کی وجہ سے وہاں سلطنت اسلامیہ کی دھاک بٹھائے ہوئے تھے، اُن کو اب صرف اس وجہ سے اپنے عہدہ سے ہٹایا جا رہا تھا کہ اُن کا سیدنا عثمانؓ اور اُن کے خاندان بنو امیہ سے تعلق تھا۔ کئی صحابہؓ نے اس بارہ میں سیدنا علیؓ کی مخالفت کی اور گورنروں کو اتنی جلدی معزول کرنے سے روکا۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ نے جو سیاست و تدبّر میں اپنی مثال آپ تھے۔ سیدنا علیؓ سے عرض کیا کہ "آپ معاویہؓ اور دوسرے عثمانی گورنروں کو اپنے مناصب سے ہٹانے میں اتنی جلدی نہ کریں۔ جب وہ بیعت کر کے آپ کی خلافت تسلیم کر لیں، اُس کے بعد آپ جو چاہیں کریں"۔ لیکن سیدنا علیؓ نے اُن کی ایک نہ مانی۔ پھر سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ نے بھی آپ کو سمجھایا کہ آپ ابھی معاویہؓ کو برطرف نہ کریں۔ اگر وہ اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے تو حالات کے اتنا خراب ہونے کا امکان نہیں لیکن اگر اُن کو شام کی گورنری سے ہٹا دیا گیا جہاں وہ بیس سال سے رہ رہے ہیں اور پورا شام اُن کے زیر تصرف اور زیر اثر ہے تو سارے شام، عراق اور دوسرے صوبوں کی قضا آپ کے خلاف مکدر ہو جائے گی۔ لیکن سیدنا علیؓ نے اُن کے مشورہ پر بھی توجہ مبذول نہ فرمائی (اخبار الطوال لابی حنیفہ الدینوری صـ۱۴۲، البدایۃ جلد ۷ صـ۲۲۸)

(جاری ہے)

# خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک کا جائزہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً اما بعد :-

خاندانی منصوبہ بندی کی حمایت و مخالفت میں اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن بظاہر اس کے حامی اور مخالف بدستور اپنے اپنے موقف پر سختی سے قائم ہیں۔ نسل کشی کے مخالف حضرات کا خیال ہے کہ اسے اسلام ثابت کرنے کے لئے اسلامی اقدار کی غلط تاویل کی جا رہی ہے، اور اس کے حامیوں کا دعویٰ ہے کہ یہ حضرات دورِ جدید کے معاشیات سے بے خبر ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر چند امور کا پیش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے، تاکہ کسی بندۂ خدا کو اس مسئلہ پر غور و فکر کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔

## نسل کشی کی تاریخ اور اسلام

اس حقیقت سے مشکل ہی سے کوئی ناواقف ہوگا کہ خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک غیر اسلامی ذہن کی پیداوار ہے۔ مدت سے غیر اسلامی ممالک اس کا تجربہ کرتے رہے ہیں اور اس سے پیدا شدہ غیر فطری نتائج کے سدباب کے لئے مختلف احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جاتی رہیں۔ یہ کہنہ مشق تجربہ کار آخر کار کس نتیجے پر پہنچے؟ اور جن ممالک میں اس کا تجربہ کیا گیا وہاں اس کا کیا حشر ہوا؟ ان سطور میں اس پر بحث کی ضرورت نہیں، البتہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ جس نظریہ کو غیر اسلامی ذہن نے جنم دیا ہو اور انہیں سے سیکھ سیکھ کر مسلم ممالک بھی تجرباتی میدان میں نکل آئے ہوں اسے کسی طرح بھی "اسلامی نظریہ" کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

اسلام ہر شعبۂ زندگی سے متعلق اپنے مستقل نظریات رکھتا ہے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی بدیشی قسم کے درآمدی نظریات کا روادار نہیں رہا ہے۔ غیر ملکی مصنوعات کی درآمد کی احتیاج صرف انہیں لوگوں کو ہوتی اور ہو سکتی ہے، جن کے اپنے وسائل ان کی ضروریات کے لئے ناکافی ہوں۔ اسلام کاسۂ گدائی لے کر نہ کبھی کسی سے "نظریاتی بھیک" مانگنے گیا ہے۔ نہ آئندہ اس کے بارے میں یہ توقع رکھنی چاہیئے۔ اس لئے "خاندانی منصوبہ بندی" پر اسلامیت کی چھاپ لگانے کے لئے خواہ سینکڑوں دلائل جمع کر لئے جائیں، لیکن یہ نظریہ کبھی "اسلامی" نہیں بنے گا بلکہ یہ نظریہ خود اپنی ارتقائی تاریخ کی روشنی میں درآمد شدہ بدیشی، غیر اسلامی اور لادینی ہی رہے گا۔ اسلام اس "نظریاتی بھیک" کا کبھی روادار نہیں ہوگا۔

یہ تحریک جو "باہر" سے لائی گئی اور "باہر" ہی کی امداد کے بل بوتے کی امداد پر اسے پھیلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اپنے طریق کار اور طرز عمل کے اعتبار سے بھی اسلام سے مصالحت کرنے کے لئے تیار نہیں (لیکن کہا جاتا ہے کہ اسلام کو اس سے مصالحت کر لینی چاہیئے) چنانچہ :-

## خاندانی منصوبہ بندی کا طریق کار اور اسلام

(۱) اسلام کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے کہ اسلام نے کسی مرحلہ پر بھی مرد کو نامرد اور عورت کو ناعورت (بانجھ) ہونے یا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن نسل کشی کی یہ تحریک ہر ایسے شخص کو جو انجکشن لگا کر قوتِ مردمی سے محروم ہو جائے، پچیس روپے انعام دیتی ہے اور پچیس روپے کا انعام انجکشن لگانے والے ڈاکٹر کو دیا جاتا ہے۔ گویا صرف ایک مرد کو نامرد کرنے کے لئے یہ تحریک پچاس روپے خرچ کرتی ہے۔

(۲) اس امر سے بھی تقریباً سبھی واقف ہیں کہ اسلام میں ستر کھولنا حرام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر دیکھنے والے اور دکھانے والے دونوں کو ملعون قرار دیا ہے لیکن یہ تحریک اس لعنت کے لئے مسلمانوں کو نہ صرف آمادہ کرتی ہے بلکہ اس کے ترغیبی پروپیگنڈے سے مسحور ہو کر سادہ لوح لوگ اس کے اختیار پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے عورتوں پر جو تجربات کئے جاتے ہیں۔ زنانہ شفاخانوں کے در و دیوار اس کی شہادت کے لئے کافی ہیں

## عواقب و نتائج

پھر یہ تحریک جن نتائج کو بروئے کار لاتی ہے کیا اسلام اسے کسی طرح برداشت کر سکتا ہے؟ بدکاری اور بے حیائی کے لئے سب سے بڑی روک اس کے ظاہر ہو جانے کا احساس اور دنیوی فضیحت اور رسوائی کا خوف ہے۔ بدکار جوڑے کو جب یہ خیال ہو کہ ہمارا اندرون خانہ چھپ کر کیا ہوا "پاپ" بھی ناجائز حمل کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے تو کم از کم وہ دنیوی ذلت ہی سے بچنے کے لئے اس سے پرہیز کر سکتے ہیں۔ لیکن خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک نے "مانع حمل" ادویہ اور تدابیر کی بدولت اس خوف کا علاج کر دیا یہ دوائیں ہر جوڑے تک بالواسطہ یا بلاواسطہ بڑی فیاضی سے پہنچا دی جاتی ہیں اور انہیں کامیاب سمجھ کر ہر ضرورت مند ان کا استعمال بے دریغ کرتا یا کر سکتا ہے۔ اور اس تحریک کے چلانے والوں کے پاس اس کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ یہ دوائیں صحیح جگہ پہنچ رہی ہیں یا نہیں اور ان کا استعمال صرف جائز مواقع میں ہو رہا ہے، یا ناجائز مواقع میں بھی۔ بلکہ اگر خفیہ انداز میں تفتیش کی جائے تو واضح ہوگا کہ اس فیاضانہ تقسیم سے دوائیوں کا بڑا حصہ غیر صحیح جگہ پہنچا ہے اور ان کا بے محل اور ناجائز استعمال ہوا ہے۔ ان حالات میں یہ کہنا کیا صحیح نہ ہوگا کہ یہ تحریک جس طرح اپنی ماہیت، طریق کار اور طرز عمل کے اعتبار سے اسلام کی ضد ہے۔ اسی طرح اپنے خطری عواقب اور نتائج کے لحاظ سے بھی اسلام سے ٹکراتی ہے

## طبی نقطہ نظر

اس تحریک کے حامیوں کی جانب سے کتابچوں رسالوں، بڑے بڑے پوسٹروں اور کتبوں کے ذریعہ یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ

"خاندانی منصوبہ بندی عورت کی صحت کی ضامن ہے"۔

اس پروپیگنڈے کے ذریعہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ تمام نسوانی امراض صرف بچوں کی پیدائش کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ کہ ان تمام امراض سے بچنے کے لئے "کامل نسخۂ شفا" خاندانی منصوبہ بندی ہے لیکن تجربہ اور مشاہدہ بتلاتا ہے کہ اس دعوے کے دونوں جز غیر واقعی ہیں۔ جن میں محض پروپیگنڈے کے زور سے دن کو رات اور رات کو دن ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔

جہاں تک پہلے دعوے کا تعلق ہے۔ اس میں اتنی بات یقیناً صحیح ہے کہ جس طرح بعض امراض بعض دوسرے اسباب کے ماتحت پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض امراض "عمل زائیدگی" میں صحیح احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے بھی پیدا ہو سکتے ہیں اور پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان امراض کا سبب صرف زائیدگی (بچہ جننے) کو قرار دینا قطعی مہمل بات ہے۔ بچہ کی پیدائش فاطرِ عالم نے عورت کی فطرت میں رکھی ہے

اس لئے فطرتاً عورت کے لئے یہ صحت کا باعث تو ہو سکتا ہے، لیکن باعثِ امراض اسے کسی اصول سے بھی قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ فطرتاً وہ عورت مریضہ سمجھی جائے گی۔ جس میں یہ صلاحیت نہ پائی جاتی ہو (شاید اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ٹاٹ کو ایسی عورت سے بہتر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم) اس لئے اگر یہ دعویٰ کیا جائے تو غالباً اس میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔ کہ عورت کی اس فطرت کو کسی ذریعہ سے دبانا اس کے لئے ہلاکت آمیز ہو سکتا ہے۔

اور دوسرے دعوے میں خاندانی منصوبہ بندی کو عورت کی صحت کا ضامن قرار دینا واقعاتی دنیا میں بالکل مضحکہ خیز ہے۔ واقعات تو یہ بتلاتے ہیں کہ جن عورتوں پر اس تحریک کا تجربہ کیا گیا۔ ان کی اکثریت فوری طور پر اپنی صحت سے محروم ہوگئی، اور ہمیشہ کے لئے صحت سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ بہت سی عورتیں "ورم رحم" میں مبتلا ہو گئیں اور بہت سی جلدی امراض کا شکار ہو گئیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ذرا طبی نقطۂ نظر سے غور کیجئے۔ وہ دوا جو کی وہ خاص مقدار جو منع حمل کے لئے استعمال کی جائے گی۔ وہ منع حمل کی تاثیر تو کرے یا نہ کرے۔ لیکن کیا وہ دوا استعمال کرنے والی خاتون کے جسم اور اعضا پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا؟ جس دوا کو منع حمل کے لئے موثر فرض کیا جاتا ہے کیا وہ عورت کی نسوانیت کو کچل کر نہ رکھ دے گی؟ اس سلسلہ میں ماہر ڈاکٹروں کی آرا سب کے سامنے آچکی ہیں۔ ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ:۔

"مانع حمل ادویہ سے مزعومہ مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ البتہ اتنا ضرور ہوتا ہے کہ اولادیں کمزور پیدا ہوتی ہیں"۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ نظریہ سو فیصد صحیح ہو یا نہ ہو، لیکن واقعات اور مشاہدات کی روشنی میں اسے سو فیصد غلط بھی نہیں کہا جا سکتا، بلکہ یہ نظریہ قریب قریب صحیح معلوم ہوتا ہے۔

## معاشی نقطہ نظر

اس تحریک کے حامیوں کی طرف سے سب سے بڑی دلیل جسے بار بار دہرایا جاتا ہے۔ یہ ہے کہ:۔

"ملک کے اقتصادی استحکام کے لئے خاندانی منصوبہ بندی ناگزیر ہے"۔

"کنبہ جتنا چھوٹا ہوگا اتنا ہی خوشحال ہوگا"۔

"خاندانی خوشحالی خاندانی منصوبہ بندی میں منحصر ہے"۔

یہ دلیل جسے "تحریک نسل کشی" کی ضرورت پر بڑی سنجیدگی سے پیش کیا جاتا ہے بظاہر بہت جاذب اور دلکش ہے۔ اچھے اچھے لوگوں کو اس پر زور دیتے ہوئے اور اس کے فریب میں مبتلا ہوتے ہوئے پایا گیا ہے۔ اس لئے اس دلیل کے مختلف پہلوؤں پر ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔

سب سے پہلے تو اسی پر غور کیجئے۔ کہ انسانی نسل کی تحدید کے جو نقشے ذہنی سطح پر مرتب کئے جاتے ہیں اور کاغذی صفحات پر جنہیں بڑی بلند بانگی سے پیش کیا جاتا ہے کیا وہ کبھی واقعیت کے خواب سے شرمندۂ تعبیر بھی ہو سکے ہیں یا ہو سکتے ہیں؟

کون نہیں جانتا کہ منصوبہ بندی کی تحریک کی کامیابی کا انحصار دو چیزوں پر ہے۔ ایک یہ کہ ہم اپنی غذائی پیداوار کی صحیح میزان مرتب کرنے پر قادر ہوں۔ دوم یہ کہ پھر اس غذائی پیداوار کے حساب سے اپنی تعداد پر پورا کنٹرول کر سکیں۔ ان دونوں کے تطابق کے بغیر منصوبہ بندی کی کامیابی محض طفلانہ تصور قرار پاتی ہے۔

اب ہم منصوبہ بندی کا ڈھنڈورہ پیٹنے والوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا ان دونوں امور کی تحدید کسی حکومت، کسی سوسائٹی یا کسی فرد کے حیطۂ اختیار میں ہے؟ کیا کوئی بڑے سے بڑا شخص بھی یہ دعویٰ کر سکتا ہے، کہ قدرت کی رزاقی ٹھیک اسی پیمانے سے ناپ ناپ کر رزق دے گی۔ جو ہم نے کاغذی پرزوں پر مرتب کر لئے ہیں؟ کیا اپنے تمام وسائل و آلات پر اعتماد اور وثوق کے باوجود بھی یہ ممکن نہیں کہ خزانہ رزق پر جس کا براہ راست قبضہ ہے۔ وہ اس میں کمی بیشی کر سکتا ہے اگر ایسا ممکن ہے (اور یقیناً ممکن ہے) تو فرمایا جائے کہ منصوبہ بندی کی کامیابی کے بلند بانگ دعاوی کہاں گئے؟ منصوبہ بندی کے شہر شہر اور قریہ قریہ تبلیغ کرنے والوں کو مان لینا چاہیئے کہ رزق آپ کے ترتیب دادہ نقشوں میں نہیں بلکہ:۔

"وفی السماء رزقکم وما توعدون"

(آسمان میں ہے تمہارا رزق اور جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)

تم اپنی منصوبہ بندی کی بدولت نسل انسانی کو جتنا کم کرتے جاؤ گے، آسمان سے اسی قدر راشن کا کوٹہ کم کر دیا جائے گا۔ ہم پورے ایمان و یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر تم پاکستان کی آبادی کو گھٹاتے گھٹاتے دس کروڑ کی بجائے ایک کروڑ تک پہنچا دو تو تمہیں اس خوش فہمی میں مبتلا نہ رہنا چاہیئے کہ اب بھی رزق دس کروڑ ہی کا نازل کیا جائے گا۔ اس صورت میں دس کروڑ کا نہیں بلکہ صرف ایک کروڑ کا ملے گا۔ مخلوق کے راشن ڈپوؤں کو دھوکا دیا جا سکتا ہے، لیکن خالق کی تقسیم رزق کو فریب نہیں دیا جا سکتا۔

کیا تم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیا کہ جب سے ہمیں "منصوبہ بندی" کا ہیضہ ہوا اسی وقت سے قدرت نے رزق کی منصوبہ بندی شروع کر دی ہے۔ ہماری منصوبہ بندی کامیاب ہو یا نہ ہو لیکن قدرت کی منصوبہ بندی کبھی ناکام نہیں ہوتی نہ ہو سکتی ہے۔ ہم زمین پر انسانی "منصوبہ بندی" کے خاکے مرتب کرتے وقت یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ آسمان والا رزق کا کامیاب منصوبہ بھی کر سکتا ہے قدرت نے ہمارے ہاتھ میں مالی وسائل اس لئے نہیں دیئے کہ ہم ان سے "انسانی نسل" کی ناکہ بندی کر ڈالیں، بلکہ اس لئے دیئے ہیں کہ ہم اپنے تمام وسائل کو پوری محنت، قوت دیانتداری اور تندہی کے ساتھ بروئے کار لانے کے بعد قدرت کی رزاقی سے بھیک مانگیں، اسی پر نظر رکھیں، اور ایمان و یقین کا رشتہ قدرت کی رزاقی سے وابستہ کر لیں۔

کہا جائے گا کہ اسباب و وسائل کے استعمال کی ضرورت تم نے تسلیم کر لی ہے اور منصوبہ بندی کی تحریک بھی ان ہی وسائل میں داخل ہے، مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ یہ دلیل بالکل منطقی ہے، اس لئے کہ منصوبہ بندی خود ایک وہبی چیز ہے۔ جیسا کہ آپ کے سامنے واضح کیا جا چکا ہے۔ اسبابِ عقلیہ یا عادیہ کو چھوڑ کر کروڑوں روپے ایک وہبی چیز پر ضائع کر دینا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ اور اگر فرض کر لیجئے۔ یہ یقینی چیز ہے تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ کیا عقلاً ہر قسم کے اسباب کا استعمال صحیح ہوگا۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر دس بچوں کا باپ آٹھ بچوں کو محض اس وجہ سے گھر سے باہر نکال دیتا ہے کہ وہ صرف دو بچوں کو ہی کھلانے پلانے کی قدرت رکھتا ہے۔ آپ اس کی دلیل کو کیا وزن دیں گے؟ آپ اس سے زیادہ سے زیادہ یہی کہیں گے کہ اسے منصوبہ بندی کا "نسخۂ کیمیا" استعمال کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن اس کا کیا کیجئے کہ آپ کے "نسخۂ کیمیا" کے استعمال کے باوجود ۱۰ بچے جڑواں پیدا ہو گئے اب تو آپ اجازت دیں گے کہ وہ جتنے بچوں کی روٹی کپڑے کا انتظام کر سکتا ہے کرے، باقی سب کو خانہ بدر کر دے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

(قسط نمبر ۲)

# خطبۂ استقبالیہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

کہاں ہیں اصحابِ فکر؟ کہاں ہیں سیرت رسول اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درد رکھنے والے مسلمان اور کہاں ہیں پاکستان کو دارالاسلام بنانے کے لئے جان و مال قربان کرنے والے اور پاکستان زندہ باد، دارالاسلام زندہ باد کے نعرے لگانے والے مسلمان؟ کیا تمہیں غیرت نہیں آتی جو تمہارے اسلامی ماحول میں مقدس قرآن و سنت کو اسوہ نہ بناکر لندن، نیویارک اور ماسکو کے متمرد سٹیٹوں کی سیرت کو اپنایا جا رہا ہے۔

(۱) کیا دارالاسلام کا یہ مطلب ہے کہ جس نکاح کا انعقاد شہادت کے ساتھ حسب دستور شروع ہوا ہے۔ لیکن مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے قانون کے رجسٹری نہیں کی گئی اس کے اولاد حرامی اور پدری جائداد سے محروم ٹھہریں۔ اور جھوٹی رجسٹریشن کے ذریعہ مسلمان شریف بہنوں اور بیٹیوں کے ناموس کو خطرہ میں ڈال دیا جائے۔

(۲) کیا اسلامی مملکت کا تقاضا ہے کہ سولہ سال سے پہلے لڑکی اور اٹھارہ سال سے پہلے لڑکا کی شادی کو حرام اور اس کی اولاد کو حرامی اور پدری جائداد سے محروم ٹھہرا دیئے جائیں؟ اور مفلس و کمزور مزارعین کی لڑکیاں زور آور شریروں کے ناجائز تصرفات کی تختۂ مشق بنتی رہیں؟

(۳) یہ کہاں کا اسلام ہے کہ نکاح ثانی علاقہ کے چیئرمین کی اجازت کے بغیر نکاح محسوب نہ ہو اور اس کی اولاد حرامی ٹھہرے۔ حالانکہ قرآن کریم میں بغیر روک ٹوک کے چار تک کی اجازت موجود ہے۔

(۴) قرآن کریم و یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء میں عدت طلاق تین حیض ہی بتلاتا ہے اور ہمارے موجودہ عائلی قانون میں نوّے روزہ ہیں۔ معلوم نہیں اس کا ماخذ کیا ہے؟

(۵) قرآن کریم وراثت کے مسئلہ میں پوتے پوتیوں کو صاحب فرض یا عصبہ نہیں ٹھہراتا ہے البتہ حسب ضرورت دادا کو وصیت کا حق دیتا ہے۔ لیکن ہمارے موجودہ عائلی قوانین میں پوتے پوتیوں کو بزور بازو وارث بنا دیا گیا پھر اس دستور میں قرآن کریم کا قاعدہ للذکر مثل حظ الانثیین کو بھی تار تار کر دیا گیا کیونکہ جب مثلاً زید اپنا ایک بیٹا بکر اور دوسرے بیٹے کی طرف سے ایک پوتی زینب چھوڑ کر مرتا ہے تو عائلی قانون کے مطابق بکر کو نصف اور زینب کو نصف ملتا ہے ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

برادران اسلام!

پاکستان ایک طویل اور پیہم جدوجہد اور بے دریغ قربانیوں کے بعد حکومت الٰہیہ کی غرض سے حاصل کیا گیا ہے۔ جس کی خاطر لاکھوں مسلمانوں کو آگ کے شعلوں اور خون کی موجوں سے گذرنا پڑا۔ ہزاروں عصمتوں کے چراغ بجھے سینکڑوں خاندان بے خان و مان ہوئے۔

بھلا اب اگر کوئی قومی غدار، ناہنجار اور نابکار اٹھ کر اس اسلامی گھر کی دیواروں میں شگاف ڈالے۔ اس کے ستونوں میں ضرب لگائے تو کیا یہ جرم قابل برداشت ہوگا! آپ جانتے ہیں کہ اسلام کی عمارت کے دعائم پانچ ہیں۔ کلمۂ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ ابھی مانی قریب ہی کا مسئلہ ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے جو حکومت کی طرف سے اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ یعنی مرکزی ادارۂ تحقیقات کے ڈائرکٹر ہیں، رکن اسلام زکوٰۃ کی تعبدی حیثیت کا انکار کر کے صرف مالی ٹیکس بتا کر کفر و ارتداد کا دروازہ کھول دیا۔

اگر اس وقت قصر محمدی کی بنیادوں پر یہ پہلی ضرب برداشت کر لی گئی۔ اگر اس لادینی طوفان بے تمیزی میں امت مسلمہ نے لمحہ بھر کے لئے غفلت، مداہنت یا رواداری سے کام لیا۔ اگر تبلیغی جماعت حفاظت اسلام و غیرہ ناموں کی معرفت صرف وضو و طہارت، ستن و واجبات کی تعلیمات پر قناعت کر لی گئی۔ اگر محض مسجدوں اور مدرسوں کی چار دیواری کے اندر علماء کرام نے اپنے کو محصور فرمالیا اور اپنے معاشرہ میں پیدا ہونے والے دہریت، لادینیت، کفر و الحاد کی اصلاح یعنی نہی عن المنکر سے اجتناب کیا گیا تو یقیناً مستقبل قریب ہی میں اسلام کی تمام بنیادوں کے انہدام کا خطرہ ہے اور ایک جارحانہ طرز کا اسلام یورپی مشنریوں کے ذریعہ تراشا جائیگا جس کے بعد آپ کے قدیم اسلامی تعلیمات کو سرے سے لغو قرار دیا جائے گا۔ پھر مولوی صاحبان قبروں کی فاتحہ خوانی کے لئے بطور تبرک رہ جائیں گے۔

بہی خواہانِ ملت! ہم عموماً ہر اسلامی درد رکھنے والے مسلمانوں سے اور خصوصاً حضرات علمائے کرام سے نہایت دردمندانہ گذارش کرتے ہیں کہ آپ خدارا بیدار ہو جائیں، اور اپنے اجتماعی نظام کو مضبوط کریں۔ افتراق و تشتت کو چھوڑ کر ایک ہی نظام کے اندر جمع ہو جائیں اور ایک ہی رشتہ میں منسلک ہو کر اسلامی حیات کے لئے کوشاں ہو جائیں کیونکہ تاوقتیکہ آپ اس ملک کے نظام اور قوانین ساز مجالس میں پوری اسلامی تحفظ کی راہ نہ نکالیں گے۔ آپ کے مدارس، مساجد اور خانقاہوں کی بڑی سے بڑی عمارتیں بھی بیکار پڑی رہیں گی۔ اگر ہم مسجدوں میں صرف نماز ہی پڑھتے رہیں۔ خانقاہوں میں "ھو حق" کا نعرہ بلند کرتے رہیں اور مدارس میں قرآن و حدیث کی محض تعلیم ہی دیتے رہیں مگر ہماری معاشرتی و تمدنی زندگی اسی سانچہ میں ڈھل جائے جو مغربی خیالات و افکار نے بنایا ہے تو کیا ہم صحیح طور پر مسلمان کہلانے کے مستحق ہوں گے!

بنابریں ہماری گذارش یہ ہوگی کہ آپ پاکستان کے دونوں بازوؤں میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کو کافی طور پر قائم کریں اور ان کے مرکزوں کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس کو وقت کا اہم ترین جہاد سمجھیں۔ کیونکہ جمعیۃ علماء اسلام جو کچھ آج تک کرتی رہی ہے اور آئندہ کرے گی وہ صرف ایک اہم دینی مقصد کے حصول کے لئے یعنی مملکت پاکستان صحیح معنوں میں قرآنی حکومت ہو۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں پورا اپنایا جائے۔ ہمارا لباس اپنا ہو۔ ہمارا رہن سہن اپنا ہو، ہماری تعلیم اپنی ہو۔ ہمارے آداب و اطوار اپنے ہوں۔ ہم ایک مستقل شخصی اور قومی و ملی وجود کو جنم دیں۔ یعنی دوبارہ اپنے اسلاف کی روایات قائم کریں۔ اور یہی غرض جہاد فی سبیل اللہ کی ہے۔ لہٰذا جو مسلمان جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد میں عملاً حصہ لیگا وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے، اور جو مال جمعیۃ علماء اسلام کے مصارف کے لئے پیش کرے گا وہ انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

آخر میں ہم اپنے معزز مہمانوں کو پھر مبارکباد دیتے ہیں اور اپنی جملہ کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہیں۔ نیز ہماری دعوت پر لبیک کہنے والے مسلمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں

(احقر محمد شفیق الحق صدر مجلس استقبالیہ)

## تجاویز

سلہٹ یکم نومبر۔ حضرت شاہ جلال الدین مجرد یمنی رح کی درگاہ کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان جلسۂ عام بزیر صدارت حافظ الحدیث

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلام کا صحیح قانون نافذ کرانا چاہتی ہے

## روڈہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسہ میں حضرت مولانا ہزاروی کا خطاب

مورخہ ۲۵ر نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام مدنی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی بھکر نے شرکت فرمائی۔ پروگرام کے مطابق جمعہ کی نماز سے پہلے اور بعد میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے مسئلہ ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر مفصل اور مدلل تقریر فرمائی رات کو بعد نماز عشاء مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے ملک کی موجودہ بے راہروی پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے تھی، اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے تھا لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔ ہم شکر نعمت کے بجائے کفران نعمت کر رہے ہیں۔ یہاں اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے سر تہمتے پر کوئی پابندی نہیں۔ عیاشی اور فحاشی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ننگے ناچ کرائے جاتے ہیں۔

آپ نے جشن ملتان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں ایک طرف بھوک اور افلاس کا دور دورہ ہے۔ مہنگائی زوروں پر ہے۔ ایک ملازم جس کی سو روپے ماہانہ تنخواہ ہے اعداد اس پر تمام کنبے کا بوجھ ہے۔ دوسری ضروریات زندگی تو درکنار وہ ایک کنبے کے لئے ایک ماہ کا صحیح شام کا آٹا بھی اس تنخواہ سے بمشکل پورا کرتا ہے۔ ایک طرف ملک کی یہ حالت ہے اور دوسری طرف ہمارے حکمران طبقہ کو رنگ رلیاں منانے کی سوجھی ہے اور اس پر قوم کا لاکھوں روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان ان خلاف اسلام حرکات کے خلاف آواز اٹھائے تو اس کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ ملک کے داخلی و خارجی مسائل کا حل اسی صورت میں ممکن ہے کہ یہاں پر اسلام کا قانون نافذ کیا جائے اور ہم اپنا تعلق امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑ لیں۔ آپ نے پرزور الفاظ میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مطالبہ کرتی ہے کہ اس ملک سے عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کو ختم کر کے صحیح اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی جماعت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نیا پروگرام پیش کرتی ہے بلکہ یہ جماعت وہی پرانا اسلام پیش کرتی ہے جس کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے دنیا کے سامنے پیش فرمایا تھا۔

آپ نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اور دوسری تمام سیاسی پارٹیوں میں فرق ہے یہ پارٹیاں اقتدار کے لئے لڑتی ہیں لیکن جمعیۃ کو اقتدار کی ضرورت نہیں۔ صرف اس ملک میں اسلام کا صحیح قانون نافذ کرانا چاہتی ہے۔ ساڑھے دس بجے شب یہ اجلاس بعد دعا بخیر و خوبی ختم ہوا۔ آخر میں خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی گئی۔

مورخہ ۲۶ر نومبر بروز ہفتہ ۱۰ بجے جمعیۃ روڈہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت ناظم مرکزی مدظلہ نے اراکین جمعیۃ سے خصوصی خطاب فرمایا اور اراکین کو منظم ہو کر کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت کی موجودگی میں آئندہ تین سال کے لئے جمعیۃ روڈہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ بعد ازاں حضرت ناظم مرکزی اور مولانا محمد عبداللہ صاحب جنڈانوالہ ضلع میانوالی تشریف لے گئے۔ جہاں رات کو بعد نماز عشاء جمعیۃ جنڈانوالہ کی طرف سے مدنی جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے تردید مرزائیت اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ملکی حالات پر خطاب فرمایا۔

تقریر کے بعد اراکین جمعیۃ جنڈانوالہ کا خصوصی اجلاس مدرسہ تعلیم القرآن کی وسیع عمارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ہر دو حضرات نے خصوصی خطاب فرمایا۔

اس دورہ میں حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری رنگ پور بگھور اور قریشی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ سرگودھا شہر بھی حضرت کے ہمراہ تھے۔ الحمدللہ کہ یہ پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

**جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخیں جلد از جلد مقامی شاخوں کے انتخاب کی تکمیل کریں**


**طاقت و توانائی کا مکمل کورس**

مستقل فائدہ، قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی

**مانع اعظم** دل و دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرا مادۂ حیات کا مغلظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اسم بامسمّٰی — ایک ماہ دس روپے

**طلائے شباب خاص** بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب — ایک ماہ دس روپے

**لبوب کبیر خاص الخاص** اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا کستوری عنبر بمغز سرکنجشک۔ زمرد۔ یاقوت۔ فیروزہ۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ سہ دھاتہ وغیرہ کا مرکب ایک ماہ ۱۶/۰ روپے (فوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/۰ روپے

نصف کورس ۱۹/۵۰ — مکمل کورس منگوانے پر محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ: اشرف لیبارٹریز — لائلپور

فون نمبر ۳۰۲۱

## بقیہ :- خاندانی منصوبہ بندی کا جائزہ

یقیناً کوئی دانشمند اس کی اس کامیاب تدبیر اور خوبصورت خاندانی منصوبہ بندی کو جائز قرار نہیں دے گا۔ لیکن اگر یہ منصوبہ بندی نادرست ہے تو سوال یہ ہے کہ جب قدرت نے اس سطح زمین کو تمام نسل آدم کے لئے یکساں گھر بنایا ہے۔ جو آچکے ہیں، جس طرح وہ یہاں رہنے کا حق رکھتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح آنے والوں کو بھی یہاں رہنے کا حق حاصل ہے اس صورت میں ہمارے لئے کیا وجہ جواز ہے کہ ہم تحدید نسل کے طلسم پُر فریب سے آنے والوں کی ناکہ بندی کر دیں اور انہیں یہاں آنے کے استحقاق سے محروم کر دیں۔ ہماری "نسل کشی" کی تحریک اگر سو فیصدی یقینی بھی ہو۔ لیکن اسے رزق کی صحیح تدبیر قرار دینا قرین عقل و انصاف ہے!

پھر ہمیں اس پہلو پر بھی غور کرنا ہوگا کہ کیا ملکی استحکام کے لئے صرف غذائی پیداوار ہی کی ضرورت ہے، انسانوں کی ضرورت نہیں؟ سب جانتے ہیں کہ روئے زمین کی تمام چیزوں میں سب سے زیادہ قیمتی، قابل قدر اور سرمایۂ استحکام خود انسان ہے۔ منصوبہ بندی کی تحریک کے ارزاں فروشوں کے فلسفہ کی داد دیجئے۔ کہ ان کے نزدیک روٹی، کپڑا اور ضروریات زندگی کی اہمیت مسلم ہے۔ ان میں زیادہ سے زیادہ اضافہ پر ہر لیکچر میں زور دیا جاتا ہے لیکن انسان کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس کے متعلق بار بار اپیلیں کی جاتی ہیں کہ اسے ممکن حد تک کم کرنے کی کوشش کرو۔

انسانی پیدائش کی ناکہ بندی کا مشورہ دینے والوں نے کبھی بھول کر بھی نہیں سوچا کہ آنے والوں کو آنے سے روک دینے کا مشورہ تو ہم دیتے ہیں، لیکن جانے والوں کو پکڑ کر بٹھا رکھنے پر بہرحال قادر نہیں۔ ہمارے پاس کوئی ضمانت نہیں کہ شرح پیدائش کا جو منصوبہ ہم نے بنایا ہے۔ شرح اموات بھی ٹھیک اسی تخمینہ سے واقع ہوگی۔ اب اگر فرض کیجئے کہ منصوبہ بندی کی کامیابی کی بدولت شرح پیدائش کم ہوتے ہوتے صفر کی حد تک پہنچ جائے اور ہماری بداعمالیوں کی بدولت قدرت شرح اموات میں سو فیصد اضافہ کر دے تو ملکی استحکام کے لئے "انسان" کہاں سے درآمد کئے جائینگے؟

طوفان، وبا، حادثات، قتل و غارت آتشبازی، پتنگ بازی وغیرہ وغیرہ کے سبب سے جو مرتے ہیں۔ ان کو نظر انداز کر دیجئے۔ لیکن عام اسباب سے مرنے والوں کی تعداد پر پابندی عائد کرنا کسی کے لئے ممکن ہے؟ بالخصوص جبکہ ہمارے ماحول نے چاروں طرف اسباب موت جمع کر دیئے ہوں؟ غذا سے لے کر سفر تک اس دور میں موت یا کم از کم مرض ہی کے اسباب ہیں۔ اس صورت میں انسانی توازن کس طرح قائم رکھا جائے گا؟ ملت کی اجتماعی قوت کس طرح فراہم کی جائے گی؟ فوج کے لئے جانباز، دفتر کے لئے افسر، کھیتی کے لئے کسان اور تعلیم گاہوں کے لئے معلم کہاں سے لائے جائیں گے؟

منصوبہ بندی کی پھیلتی ہوئی تحریک کا نتیجہ وہی ہوگا کہ ایک دن "افزائش نسل" کے لئے انعام دینے پڑینگے۔ اگر کسی کو شک وشبہ ہو تو ان ملکوں سے دریافت کر سکتا ہے۔ جو اس تحریک بد کے نتائج سے دوچار ہو چکے ہیں۔

پھر اس پہلو پر بھی غور کیجئے کہ اگر ملکی استحکام اور خاندانی خوشحالی ایسی ہی متاع گراں مایہ ہے کہ اس کے لئے "انسان" جیسی قیمتی چیز کو بھی بے ضرورت قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اس کا نزلہ صرف آنے والوں ہی پر کیوں گرتا ہے۔ کیا موجودہ لوگوں کی تعداد کے لئے ہمارے کسملندانہ وسائل کافی ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ہمیں جرأت سے کام لے کر اپنے معاشرہ کے وسائل کو صحیح انداز میں استعمال کرنا چاہیئے۔ ہمارے ملک خداداد کے وسائل یقیناً اتنے وافر خزائن رکھتے ہیں کہ اگر ہم اپنی پوری استعدادیں صحیح لائن پر لگا دیں تو ہمیں کبھی غذائی قلت کی شکایت پیش نہیں آسکتی۔ اور اگر ہم اپنی کاہلی اور تن آسانی کو خیرباد کہنے کے لئے تیار نہ ہوں تو آسان صورت یہ ہے کہ آنے والوں کی ناکہ بندی کی بجائے ہمیں لانے والوں کو یہاں سے رخصت ہو جانے کا مشورہ دینا چاہیئے۔ اور اگر یہاں کے رہنے والے خدا کی مخلوق ہیں ہمیں کم از کم ان کے اس استحقاق کا احترام کرنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ آنا چاہیں تو آسکتے ہیں

ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست

اس ساری بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک سرتاپا غلط ہے اور یہ عیسائی مادہ پرستانہ ملکوں کی اسلام کے خلاف اور سازشوں کی طرح ایک سازش ہے (اعاذنا اللہ منہا)

ترجمان اسلام
میں
اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

## بقیہ ـــــ خطبہ استقبالیہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق آرا پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان کے ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ یہ مملکت محاکم شرعیہ کے نفاذ کے وعدہ پر وجود میں آئی ہے۔ بنابریں جلد از جلد اس میں مقدس قرآن وسنہ کے قوانین نافذ کئے جائیں۔

(۲) مسلمانوں کا یہ شاندار اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو قرآن و سنۃ سے یکسر منحرف ہیں انہیں فوراً منسوخ کیا جائے

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور مسٹر غلام احمد پرویز کی قرآن وسنۃ میں تحریف و تاویلات اور اسلامی احکام میں قطع و برید پر پابندیاں عائد کریں۔ نیز اول الذکر کو اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ادارہ سے نکال کر ان کی جگہ کسی متبحر اور قابل اعتماد سنی عالم کو منتخب کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ ارض پاک کو ضبط تولید کی نحوست سے پاک کر کے اس ناپاک مقصد کے لئے متعین کئے ہوئے بھاری مالیت کو ملک کے دفاع فنڈ میں محول کر دیں۔

(۵) یہ عظیم اجلاس حکومت کو یہ بھی مشورہ دیتا ہے کہ اسلامی رکن حج پر سے پابندی دور کریں اور پردیسی سنیما، شراب وغیرہ حرام کاریوں کی آمدنی بند کر کے زرمبادلہ بچائیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام روڈہ کا جدید انتخاب

| | |
|---|---|
| امیر | حافظ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری |
| نائب امیر ۱ | چودھری اسلام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ |
| نائب امیر ۲ | صوفی محمد یامین صاحب دکاندار |
| ناظم اعلیٰ | صوفی محمد یونس صاحب کریانہ مرچنٹ |
| ناظم ۱ | رانا خیر دین صاحب " " |
| ناظم ۲ | چودھری شاہ محمد صاحب |
| خزانچی | حافظ رانا خلیل احمد صاحب |
| سالار | حافظ داؤد احمد صاحب امام مدنی جامع مسجد |

### ضلعی نمائندے

(۱) صوفی محمد یونس صاحب (۲) صوفی محمد یامین صاحب
(۳) رانا خیر الدین صاحب
(۴) چودھری عبدالمجید صاحب
(۵) چودھری اسلام الدین صاحب

## بقیہ — اداریہ

ہیں پاکستان کو رسوا کر دیا تھا۔ فوجی انقلاب کے بعد ایوب خاں نے مصر سے تعلقات کو بہتر بنایا اور یہ اس وقت ہوسکا جب ہم امریکی گود سے نکل آئے۔ چنانچہ گذشتہ جنگ میں مصری عوام و اخبارات کا رخ ہمارے حق میں رہا۔ اب سودویے اور امریکہ کے دوسرے ایجنٹ صدر ناصر کے خلاف شیطانی اور جھوٹا پروپیگنڈا کر کے حق نمک ادا کرتے ہیں۔ یہ بے شک رابطہ عالم اسلامی سے تنخواہیں کھاتے رہیں مگر یہ اور ان کے پشت پناہ امریکہ کو کبھی ناصر کے خلاف بفضلہ تعالیٰ کامیابی نہ ہوسکے گی۔

ابھی ابھی جبکہ ایک فریق امریکی سیاست اور برطانوی شاطرانہ چالوں کے عین مطابق اپنی سیاست آگے بڑھا رہا تھا۔ صدر ناصر کے دست راست، مصر کے نائب صدر فیلڈ مارشل عامر کو پہنچے اور کثیر التعداد اسلحہ کے سوا روس سے یہ فیصلہ کر آئے کہ اگر اسرائیل عرب ممالک میں مداخلت کرے تو وہ بھی فوجی مداخلت کرے گا۔ عامر کی اس کامیابی نے برطانوی و امریکی گروپ کو بوکھلا دیا ہے ..... اور وہ پہلی بار بحیرہ روم میں روسی فوج کی دہشت سے لرزہ براندام ہونے لگے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ بحیثیت مسلمان ہونے کے جہاں تک ہوسکے عرب ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اپنی توانائیاں صرف کر دیں ورنہ کم از کم ان کو تصادم سے بچانے کی کوشش کریں۔ ناصر افریقہ میں عیسائیوں کی تبلیغ کا منہ توڑ جواب دے رہا ہے۔ افریقی اور عرب ممالک پر مغربی ممالک کے اقتدار کے لئے چیلنج ہے۔ اس نے ہر سویز پر قبضہ کر کے تمام اقوام کی ناک میں نکیل ڈال دی ہے۔ اور عراق شام۔ لبنان۔ الجزائر۔ مصر و یمن کے اتحاد سے اس نے اسلام دشمن اقوام کو لرزہ براندام کر دیا ہے۔ اس کی مذہبی جرأت اور اسلامی غیرت کے ثبوت میں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ مغربی دول کے مقابلہ میں روس سے معاہدات کے باوجود اس نے مصر میں کمیونسٹ پارٹی کو قادیانیوں کی طرح خلاف قانون قرار دے رکھا ہے۔ اور اس کے جامع ازہر کے شعبہ تحقیقات نے چالیس ممالک کے علماء کرام کی موثر میں اسلامی احکام اور دینی قدروں کی بحالی کی تجویزیں پاس کی ہیں۔ حتیٰ کہ تعدد ازدواج پر قانونی پابندی کو بھی غلط قرار دیا ہے۔

بہرحال ہم اپنے قابل فخر مملکت مصر کے ایک بہادر فرزند فیلڈ مارشل عبدالحکیم عامر کو ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دورہ پاکستان کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید بنائے۔ آمین!

## بقیہ: — حقیقت روزہ

روزہ سے زیادہ اور کوئی چمکدار دلیل نہیں جس کے ذریعہ ہم عالم مثال کو چمکا سکتے ہیں۔ (کما فی حجۃ اللہ البالغہ)

(۳) کما کتب علی الذین من قبلکم۔ میں کیا حکمت ہے؟

روزہ کیا ہے؟ روحانی غذا ہے اور معرفت خداوندی اور نجات اخروی کی کامیابی کا اعلیٰ زینہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ یہ روحانی غذا جو معرفت الٰہی کا موجب ہے۔ ہم سے پہلوں کو بھی دی گئی تھی یا نہیں؟ اس کے ثبوت کے لئے آیۂ محولہ بالا کا دوسرا حصہ کما کتب علی الذین من قبلکم صاف بتلاتا ہے کہ ہم سے قبل جتنی امتیں منصۂ شہود پر آئیں۔ سب کو ان کی روح کی تربیت اور پرداخت کے لئے یہ غذا بہم پہنچائی تھی۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ پر بھی رمضان کے روزے فرض کئے گئے تھے۔ لیکن یہود نے تو اس فرض کو طاق نسیاں بنا دیا۔ اور بجائے ایک ماہ کے روزے رکھنے کے سال بھر میں صرف ایک روزہ رکھتے چلے آئے۔ اور نصاریٰ تو ایک عرصہ تک اپنے فرض کو انجام دیا۔

## خطیب پاکستان کو زبردست خراج عقیدت

لاہور۔ مجلس احیاء اسلام کی طرف سے باغ بیرون موچی دروازہ میں خطیب پاکستان کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس میں شیخ حسام الدین۔ ماسٹر تاج الدین انصاری مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا عبدالستار نیازی۔ ملک اسلم حیات ایڈووکیٹ ملک امجد ایڈووکیٹ۔ حکیم مختار احمد الحسینی اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ جس میں آپ کی ملی اور ملکی خدمات پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا اور اس امر پر زور دیا گیا کہ ان کے مشن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ کو زندہ رکھا جائے۔

## مرکزی جامع مسجد علی پور سیداں میں جلسہ

۲-۳ر دسمبر کو مرکزی جامع مسجد حنفیہ علی پور سیداں ضلع گوجرانوالہ میں ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جسے کے پہلے دن جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مولانا حکیم مختار احمد الحسینی نے جمعہ کے خطبہ میں اور بعد از نماز عشاء خطاب فرمایا۔ آپ نے اسلامی نظام حیات کے محاسن پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری تمام مشکلات کا حل اسی میں ہے کہ ملک میں اسلام کا نظام نافذ و جاری کیا جائے۔ آپ نے اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد کا تذکرہ بھی کیا اور عوام سے اپیل کی کہ جمعیۃ میں شامل ہو کر اس جماعت کی آواز اور مطالبہ میں قوت پیدا کریں نیز آپ نے ملک میں غیر اسلامی آئین۔ عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی اور ان کی منسوخی کا مطالبہ بھی کیا۔

(مولانا) محمد اقبال خطیب جامع مسجد علی پور سیداں

## مقدس ماہ میں مبارک اجتماع

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان لاہور کے زیر اہتمام رمضان المبارک میں مذہبی تبلیغی چار اجلاس منعقد ہو رہے ہیں۔ یہ اجتماع رمضان المبارک کے ہر اتوار کو صبح نو بجے تا ایک بجے دوپہر باغ بیرون موچی گیٹ لاہور میں ہوا کریں۔ ان مبارک جلسوں میں مندرجہ ذیل علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

مولانا محمد علی صاحب جالندہری
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
مولانا عبیداللہ صاحب انور
مولانا عبدالستار صاحب تونسوی
مولانا دوست محمد صاحب قریشی
مولانا لال حسین صاحب اختر
مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامی
مولانا عبدالرحمٰن صاحب میانوی
مولانا قاری محمد اجمل صاحب
ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر
صاحبزادہ مولانا منظور احمد شاہ کہروڑی
مولانا حکیم مختار احمد صاحب الحسینی
مولانا محمد ابراہیم صاحب انارکلی
مولانا محمد الیاس صاحب پٹولیاں
مولانا منظور الحق صاحب سعدی پارک
قاری عبدالرحمٰن صاحب
مرزا جانباز صاحب
(بلند اختر نظامی ناظم اعلیٰ
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
لاہور)

# خبرنامۂ جمعیۃ

## علماء اور ائمہ مساجد کانفرنس

ڈھاکہ ۲۷ نومبر۔ آج صبح نو بجے نیا بازار سراج الدولہ پارک مسجد میں زیر اہتمام ڈھاکہ شہر جمعیۃ علماء اسلام کے علماء اور ائمہ مساجد کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں صدارت کے فرائض مولانا شمس الحق صاحب نے ادا کئے کانفرنس میں ڈھاکہ شہر کے معزز علماء کرام و ائمہ مساجد کے علاوہ ہمدردان اسلام کی ایک کافی تعداد شریک تھی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا شمس الدین صاحب قاسمی ناظم عمومی مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا عبدالجبار صاحب ناظم عمومی ڈھاکہ شہر جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا حافظ تبارک اللہ صاحب امام سراج الدولہ پارک مسجد۔ مولانا ریاض الدین صاحب۔ مولانا عبدالخالق صاحب مولانا فضل الحق صاحب وغیرہم ائمہ و علماء دور حاضر کے نازک ترین حالات اسلام پر علماء اور ائمہ مساجد کے فرائض اور اس کی ادائیگی پر بصیرت افروز تقریریں کیں۔ اور دور حاضر کے تمام فتنوں سے اسلام کی حفاظت پر مزید روشنی ڈالی۔ بالخصوص عیسائی مشنریوں کی سرگرمی پر سخت ناراضگی اور افسوس ظاہر کیا اور علماء و ائمہ کو اس کے مقابلہ میں کمربستہ ہونے کے لئے دعوت دی اور جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کے نیچے تمام علماء و ائمہ مساجد اور ہمدردان اسلام کو اکٹھا ہو کر اعلاء کلمہ کے لئے قربانی دینے کی اپیل کی گئی۔ آخر میں بالاتفاق چند قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ رقص و سرود، بے حیائی و عریانی، سینما وغیرہ اخلاق سوز اور غیر اسلامی کردار کو جلد از جلد بند کیا جائے۔

(۲) غیر اسلامی خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

(۳) عیسائی مشنریوں کے زیر اہتمام تمام اسکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں وغیرہ کو حکومت اپنی تحویل میں لے۔

(۴) غیر اسلامی کتابوں کی درآمد پر سخت سنسر لگا دی جائے۔

(۵) تعلیم کے ہر درجہ میں اسلامی تعلیم یعنی عقائد و احکام و سیر کو لازمی قرار دیا جائے۔ اور اعلیٰ اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مواقع دینے کے لئے ایک اسلامی عربی یونیورسٹی قائم کی جائے۔

(۶) نماز جمعہ اور مغرب کے وقت ریڈیو کا پروگرام بند رکھنے پر یہ کانفرنس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔

## مفتی محمود صاحب کی گرفتاری پر شدید احتجاج

ڈھاکہ ۱۹ نومبر۔ گذشتہ کل زیر صدارت حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب ڈھاکہ شہر جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جشن ملتان کے پروگرام میں رقص و سرود کی شمولیت کے خلاف مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے صوبہ بھر میں یوم احتجاج منانے اور ملتان میں مظاہرہ کرنے پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بمعہ اور ۹ کارکنان جمعیۃ کی گرفتاری پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

ایک دوسری قرارداد میں ان کی رہائی اور جشن ملتان کے پروگرام سمیت ملک کے دونوں حصہ سے رقص و سرود پر پابندی لگانے اور ضبط ولادت اور عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا۔ سلہٹ میں

## جمعیۃ کی جدید تنظیم

گذشتہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۶ء بمقام بشوناتھ دارالعلوم عالیہ مدرسہ بعد نماز عصر زیر صدارت جناب مولانا خورشید علی صاحب شہاجیر گرامی بشوناتھ تھانہ کے علماء کرام اور اہل الرائے دیندار مسلمانوں کا ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں چند اہم باتوں پر غور و خوض کر کے کچھ قراردادیں منظور کی گئیں۔ اخیر میں حسب ذیل اراکین سمیت بشوناتھ تھانہ جمعیۃ علماء اسلام کی جدید تنظیم عمل میں آئی۔

(۱) امیر مولانا خورشید علی صاحب شہاجیر گاؤں
(۲) نائب امیر و خازن۔ مولانا وکیل علی صاحب
(۳) " " مولانا فضل الرحمان خاں ناچنی گاؤ
(۳) ناظم۔ مولانا عبدالباری صاحب لامہ قاضی
(۴) نائب ناظم۔ مولانا عبدالخالق صاحب
(۵) مولانا وارث الدین صاحب درجہ کا فن ممبر
(۶) حاجی الطاف الرحمٰن صاحب راجنگر "
(۷) منشی محمد طاہر صاحب گڑگاؤ "
(۸) ماسٹر ارشد علی راجنگر "
(۹) مولوی عبدالواحد صاحب "
(۱۰) محمد طوطا میاں صاحب مشولہ "
(۱۱) مولوی عبدالقادر میر رچر "
(۱۲) ماسٹر مولوی الطاف الرحمٰن قاسم پور ممبر
(۱۳) محمد فضل الرحمٰن " "
(۱۴) مولانا عبدالقدوس شمع مردان "
(۱۵) مولوی شمس الدین شنیمار گاؤ "
(۱۶) محمد البرو میاں ساکن شروالا "
(۱۷) مولوی عبدالرحیم ایولار پار "
(۱۸) محمد عین الدین "
(۱۹) مولوی عبدالرحیم مولوی گاؤ "
(۲۰) مولوی عبدالمصور بٹشاندی "

(محمد عبدالباری ناظم جمعیۃ علماء تھانہ بشوناتھ)

## تشکیل جمعیۃ علماء اسلام بستی شیخاں تحصیل خانپور

مورخہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ بمقام جامع مسجد بنی شیخاں موضع نورواہ زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خان پور اجلاس منعقد ہوا۔ جناب موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور مولانا عبدالصبور صاحب نے بھی مختصر الفاظ میں جمعیۃ کا تعارف کرایا جس پر مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ حاجی اللہ بخش صاحب
نائب امیر جناب حافظ احمد دین صاحب
ناظم حاجی عبدالغفور صاحب
نائب ناظم حافظ عبداللہ صاحب
خازن جناب حافظ الٰہی بخش صاحب

### تجاویز

(۱) ممبر سازی کی تکمیل کی جائے
(۲) عائلی قوانین کو ختم کرانے کی منظم جدوجہد کی جائے۔ (فداء الرحمٰن درخواستی خانپور)

## تشکیل جمعیۃ موضع پیر چنن پنڈ تحصیل خانپور

مورخہ ۹ شعبان المعظم بمقام بستی مولوی عبداللہ صاحب موضع پیر چنن پنڈ زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خان پور اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت موصوف نے جمعیۃ کے کام کی طرف توجہ دلائی اور مختصر وقت میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر تقریر فرمائی۔ بعد میں مولانا عبدالصبور صاحب نے بھی جمعیۃ کا مختصر الفاظ میں تعارف کرایا۔ جس پر حسب ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر حاجی امان اللہ صاحب
نائب امیر جناب عبدالواحد صاحب
ناظم مولوی عبدالخالق صاحب
نائب ناظم حبیب اللہ صاحب نمبردار
خزانچی جام رشید احمد صاحب

تجاویز:۔ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے

اور خاندانی منصوبہ بندی کی جو تجویز ہے اس کی منظم طور پر تحریک چلائی جائے۔
(۲) ضلعی دفتر سے الحاق کیا جائے۔

## تشکیل جمعیۃ علماء اسلام بستی گھنیہ تحصیل خانپور

مورخہ ۱۰ر شعبان المعظم بمقام جامع مسجد گھنیہ موضع گھنیہ میں زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خانپور اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالصبور صاحب نے جمعیۃ کا مختصر الفاظ میں تعارف کرایا اور عائلی قوانین پر بحث کی۔ جس پر حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

امیر۔ جناب جام حسن بخش صاحب
نائب امیر۔ منشی غظیم بخش صاحب
ناظم ۔ عبدالرحیم صاحب
نائب ناظم ۔ خلیل احمد صاحب
خازن ۔ جام عبدالرشید صاحب

### تجاویز

(۱) ممبر سازی کو جلد ختم کر کے منظم طور پر عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے جدوجہد کی جائے
(۲) خاندانی منصوبہ بندی کی لعنت سے مخلوق خدا کو بچایا جائے۔

## تشکیل جمعیۃ علماء اسلام بستی مزاری خاں

موضع کھوکھراں تحصیل خانپور

مورخہ ۱۱ر شعبان المعظم بمقام جامع مسجد مزاری خاں موضع کھوکھراں میں زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خانپور اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صاحب موصوف نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کا تعارف کرایا، اور مولانا عبدالصبور صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ جس پر حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ جناب حافظ عبدالمنان صاحب
نائب امیر۔ جناب الٰہی بخش خاں صاحب
ناظم ۔ جناب عبدالرزاق خاں صاحب
نائب ناظم۔ جناب حافظ عبدالمالک صاحب
خازن ۔ مولوی عبدالکریم خاں صاحب

### تجاویز

(۱) اصلاحی کاموں پر زور دیا جائے اور مخالفین اسلام کی سختی سے مخالفت اور ان کو عالم اسلام پر بے نقاب کیا جائے تاکہ ان کی اندرونی اور ظاہری خطرناکیاں عوام کے سامنے کھلم کھلا بیان کی جائیں۔

(فدا الرحمٰن درخواستی
امیر جمعیۃ علماء اسلام
خانپور)

## ضلع میانوالی کی ماتحت جمعیتوں کا انتخاب

(۱) نواں جنڈانوالہ حلقہ کلورکوٹ

امیر۔ حافظ محمد عباس صاحب صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن
نائب امیر۔ محمد حنیف صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم اعلیٰ۔ صوفی منصب علی خاں صاحب
ناظم ۔ منشی خاں صاحب
خازن ۔ ملاں نیاز محمد صاحب
سالار ۔ چوہدری صوفی مہرالدین صاحب
نائب سالار۔ محمد رفیق صاحب
محاسب ۔ حضرت مولانا نظام الدین صاحب

(۲) پٹی والا حلقہ کلورکوٹ

امیر ۔ محمد رمضان صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ غلام نبی صاحب
ناظم ۱؎ ۔ صوفی مہر محمد صاحب
ناظم ۲؎ ۔ صوفی محمد رمضان صاحب
خازن ۔ صوفی غلام حسن صاحب

(۳) کندیاں شہر

امیر۔ مولانا نذیر احمد صاحب خطیب جامع غوثیہ
ناظم ۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب
خازن ۔ صوفی عبدالرشید صاحب
سالار ۔ حافظ رشید احمد صاحب مدرس مدرسہ غوثیہ

(۴) خانقاہ سراجیہ حلقہ کندیاں

امیر ۔ مولانا حافظ صاحبزادہ محمد زاہد صاحب
ناظم ۔ مولانا غلام محمد صاحب
خازن ۔ حافظ غلام زبانی صاحب
سالار ۔ حافظ عزیز اللہ صاحب

(۵) موسےٰ خیل حلقہ میانوالی

امیر ۔ محمد امیر خاں صاحب باہی
ناظم ۔ نور محمد صاحب پراچہ
خازن ۔ غلام جیلانی صاحب
سالار ۔ محمد سلطان صاحب

(۶) ولیوالہ حلقہ بھکر

امیر ۔ حکیم میاں شیخ احمد صاحب
نائب امیر ۔ صوفی عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ نیاز احمد صاحب
ناظم ۔ صوفی امام الدین صاحب
خازن ۔ مولوی دوست محمد صاحب
سالار ۔ غلام محمد صاحب

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

## ضلع میانوالی میں

(۱) ۲۰ر نومبر کو علووالی ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب، ڈاکٹر دین محمد صاحب ہرفولی۔ حافظ محمد حنیف صاحب سہارن پوری اور صوفی محمد یٰسین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے شرکت فرمائی۔ مقامی جمعیۃ کا انتخاب بھی اس موقعہ پر ہوا۔

(۲) ۲۱ر نومبر کو پپلاں (لیاقت آباد) میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں حضرت قاضی صاحب اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے خطاب فرمایا۔

(۳) ۲۲ر نومبر کو چک ۶۵ تحصیل بھکر میں جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت قاضی صاحب مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور صوفی محمد یٰسین صاحب نے شرکت کی۔

(۴) ۲۳ر نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے کارکنوں کا اجلاس عشاء کی نماز کے بعد ہوا۔ جس میں حضرت قاضی صاحب نے جماعتی تنظیم کی ضرورت و اہمیت پر پُرمغز تقریر فرمائی۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی وفات حسرت آیات کی اچانک اطلاع پر بہت غم اور صدمہ محسوس کیا گیا۔ فوری طور پر فاتحہ اور قل شریف سے شرکاء اجلاس نے ایصال ثواب کیا اور ایک تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

(۵) ۲۴ر نومبر کی صبح حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر، مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور صوفی محمد یٰسین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر دریاخاں پہنچے۔ صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں شرکت کی۔ جس میں دریا خاں کی مقامی جمعیۃ کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

### انتخاب دریاخاں

امیر ۔ حافظ فیض محمد صاحب امام جامع مسجد
نائب ۔ حافظ عبدالحیٔ صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ حافظ محمد رفیق صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن
ناظم ۔ حافظ محمد اکبر صاحب
خازن ۔ حاجی محمد اسحاق صاحب

(سید محمود حسن منصور ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

دمہ، کھانسی، نزلہ، سل دق (ٹی بی) پرانی پیچش، بواسیر، خارش، ذیابیطس مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج۔
لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۹ انکلن روڈ لاہور۔ فون ۶۵۵۹۵

PHONE No. 67515 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price paisse

جلد ۹ | جمعہ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۷

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج۔ کاغذ گلیز ۲۷×۲۹ سہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ مفت

قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر

مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی بسکی، ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ ابی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن بسوکھا۔ مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے تو ان کی تجریب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا

سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (عربی و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خریدہ فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

کیلنڈر کا دوسرا ایڈیشن

شائع ہو گیا ہے

منگوانے والے حضرات بہت جلد آرڈر رجسٹرڈ کرائیں پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ آرڈر جلدی بک کرائیں۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی نسخہ ۵۰/۱ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

محمد صادق ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام سرگودہا

بدل اشتراک

سالانہ ..... ۱۱ روپے

ششماہی ..... ۶ روپے

فی پرچہ ..... ۲۵ پیسے

مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے علاوہ محصولڈاک

چشتیہ دواخانہ شیر وہم ڈاک خانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

موسم سرما

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت، زائل شدہ قوت کی بحالی۔ دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

اگر آپ

کسی قسم کی کمی محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفردات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں ــــ تو

مطب اشرف

کی جانب رجوع فرمائیں جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں

بیرونجات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں

مطب اشرف

اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی ـ لائلپور

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ترجمانِ اسلام

روزہ ہفت

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

# هَدِيَةُ التَّشَكُّر

من جمعية علماء الاسلام باكستان

الى جلالة الملك فيصل بن عبد العزيز سلطان النجد والحجاز خلد الله ملكه

ووفّقه لما يحبّ ويرضى

## على قَدَمِ الميمون يا خَيْرَ قادِمٍ

## فَاَهلاً وَ تَرْحَابًا وسهلاً ومرحبا

ايها الضّيفُ الكريم لقد تفضّلت على قاطني باكستان إذا حللت بديارهم و شرفت بلادهم وادخلت بقدومك الميمون الاف الوف المسرّات في قلوب كبيرهم و صغيرهم وقويّهم وضعيفهم وشيوخهم وفتيانهم وصبيانهم وغبّراتِ شهدائهم الذين استشهدوا قبيل هذه الايام بايدي كفرة الهند واذنابهم واعوانهم وافرحت المجاهدين الذين خرجوا في سبيل الله حين مَا هَجَمَتْ احزاب الشرك عليهم وَارجعهم الله بما نالو من الاجر سالمين بعد ما دَمغوا الباطل واهله وقمعوا ائمة الكفر وادهشو من كان مغمورا في تجبره من تلك الاَحزاب، حتى قرعوا باب الاقوام المتحدة لتنجيهم من سيوف غزاة الموحدين الطاهرين - فان ايتانك بُعَيْدَ هذه الوقائع دليل واضح على داعيةٍ حَثّتك على تعاهدك اخوانك الّذين كانت جنود العدى قد جمعوا لهم وهجموا عليهم وهذا امتنان من جلالة الملك عظيم واحسان جسيم على الملة الباكستانية كلها ومن اجل ذلك قامت جمعية علماء الاسلام التي لها نقابة جلّ مسلمي باكستان

عبد الرشید

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

Scanned with CamScanner

وزعامة هذه المملكة من حيث الديانة والسياسة
ورأت من المحتوم عليها ان تقدم هدايا التهاني والتشكر
الى جنابكم من جميع الملة الباكستانيه وتعرض عليكم
امورا هي مهمة في انظارها وانظار هذه الملة وذلك كله
نصيحة لجلالة الملك والمملكة المحروسة۔

منها ان جمع امر الامة المسلمة العالمية والقاء
التاليف في قلوبها امر جليل ومطلوب كبير وقد قامت جناب
جلالة الملك باعبائها نصحا لله تعالى ولرسوله صلى الله
عليه وسلم وللمومنين كافة ودعاءنا من الله الكريم ان
يؤيدكم في هذا الخطب العظيم وينصركم كما نصركم الله
في مواطن كثيرة بمنه وفضله العميم۔ ولكنه يجب ان يبدا
باصلاح العوام والخواص وحضهم على التمسك بالسنة والعض
عليها بالنواجذ وان يجتنبوا الالحاد الذي فشى في جميعهم الآن
ووقع فيه عامة من يدعي الاسلام وتاثر من الحاد اروبا حيث
تعلموا علومهم وجهلوا علوم الانبياء وتركوا معارفهم فيسمون انفسهم
بالمتنورين ويحبون ان يتصفوا بصفات يوصفون بعد حصولهم
عليها بالتنور وهذه داهية عظيمة نزلت على عامة اخواننا
ولا سيما اهل الثروة والنخوة حتى انهم صاروا مغرمين بها و
جعلوا يحرفون كلام الله وكلام نبيه عليه السلام الى مزعوماتهم
وبهذه الحيل يتركون السنن ويتخذون الهوى دينهم ويبدلون
منصوصات الاسلام ولا يبالون فان قلوبهم خالية عن الايمان وذواتهم
على العموم مصونة من التعذير وكان الدين نزل من السماء وهولاء
جعلوا ما اخذوه من اراء اهل الارض دينهم فاخلدوا الى الارض
واتبعوا هواهم مع ان الدين عند الله هو الاسلام ليس الا۔ و
بالاسف ان اروبا لم يكن لهم دين ولا شرعة ولا منهاج فاحتاجوا
الى تشريع وعملوا في ذلك بما عملوا واما الاسلام فقد افصح بقوله اليوم
اكملت لكم دينكم واوضح المحجة۔ ثم عمل اهل السنة والجماعة
ومن نحا نحوهم من سائر الفرق بالشريعة المحمدية على صاحبها السلام
والتحية منذ زمن النبي عليه السلام الى يومنا هذا واستقامت بها
امورهم الداخلة والخارجة وهذا المحرفون لا يقنعون بها بل هم في كل كورة
بصدد ان يجددوا شريعة ويقيموا رجالا شارعين ولا يريدون بذلك
الا احداث اديان جديدة ومع ذلك يخافون العوام ويجتهدون

في ابقاء اسم الاسلام (ونرى جلالة الملك ان مملكته مصونة من مثل هذا الالحاد
المرادف للارتداد وذلك فضل الله يوتيه من يشاء) واجب على الذي وفقه الله
لهدايتهم ان يحملهم على دين النبي عليه السلام قبل كل شيء" ومنها ان نشريات
بيروت ونحوها تكون مملوءة من الفحشاء والمنكر وهي تسمع في البلاد العربية ويخاف منها
مفاسد عديدة فالمرجو من جلالة الملك سد بابها والله الموفق۔

ومنها ان شيطان الاستعمار يريد ان يوقع العداوة والبغضاء في قلوب اهل الايمان
ويتشبث لاجل ذلك بامور يجعلها منشاء للاختلاف بين افراد الانسان فتارة
يوحي الى اوليائه وسوسة الوطنية واخرى تنوع اللون ونحوه وغرضه من ذلك ليس الا
اهانة الانسان والانسانية واحداث التفرقة بين بني ادم ولا سيما بين المسلمين
ثم التسلط عليهم بنحو من الاستعمار فمن الواجب على المصلح اخراج ذلك الزيغ من قلوب
فيها سلامة الفطرة وتحليتهم باصول وضعها الاسلام وارشد اليها النبي عليه السلام
وايقاظهم من نوم الغفلة حتى يجتمع الانام على كلمة الاسلام ويصير كل
انسان اخا لكل فرد من بني ادم بشرط ان يكونا مومنين ولو احدهما عجمي واخرهما
عربي وسواء كانا ابيضين او اسودين او احدهما من الشرق والاخر من الغرب فان ايجاد
الوحدة بين اثنين مثلهما لا يتاتى الا اذا كانت قربى الايمان بينهما كما قال تعالى شانه
انما المومنون اخوة (الآية) — ومنها ان تعطى السابقية في هذا للوحدة العربية
الاسلامية ويجعل كل عربي مع اخيه العربي كنفس واحدة يرى قربه قربى ومحياه له
حياة وحيا۔ فاننا على يقين وثقة بان الامة العربية اذا تلاءمت وتقارب كل شخص
منها من الاخر حتى يتكلم كل متكلم منها بمثل ما نطق به الاخر ويحب لنفسه ما يحب للاخر ويكره للاخر
ما يكره لنفسه لا يمكن بعد ذلك لكل من ليس من جيلهم الا ان يذعن لهم ويعظم شانهم
ويسهل حينئذ نظم الممالك الاسلامية في سلك واحد وجعل اهلها المسلمين ملة
واحدة ناشئة وحدتها من وحدة الايمان الماحية لوحدة الالوان والاوطان فهذه
الوحدة العربية الاسلامية كما اصلحت ولنا يصلح اخرنا انشاء الله تعالى وتبارك۔

ومنها ان اسفار الممالك الاسلامية التي اختارها جلالة الملك امر محمود يرجى
بها ازدياد الروابط فيما بينها وزيادة ائتلاف بينها وبين المركز الاسلامي وتبليغ الاصول
الشرعية والاحكام الاسلامية في الذين اشرنا فيما قبل انهم اشربوا الحاد اروبا وهان
في انظارهم امر الديانة الاسلامية وتغيرت نياتهم ورجحانهم وهم مع ذلك لا يرضون
بترك اسم الاسلام وقصارى امرهم الدنيا وحطامها ويخافون من العوام فلا يتبرأون من
سمات الديانة في الظاهر والعلانية وفيهم من يحكم الوجدان بوجود شيء من الايمان في
قلوبهم وفيهم من هو مرعوب بوجاهات الدنيا فهولاء يرجى منهم بنزولكم فيهم ان تتبدل
احوالهم ومن كان ضعيف الايمان فلعله ان يكمل ايمانهم وما ذلك على الله بعزيز

ومنها ان جلالة الملك يدعو من مملكة باكستان لحفلة الرابطة الاسلامية ابا
الاعلى المودودي ولعل هذه الدعوة كانت مبنية على ظن ان ذلك الرجل من خيرهم او من اجل علمائهم
او صلحائهم وليس كذلك فان عامة مسلمي باكستان متبعون في ديانتهم الامام ابا حنيفة
وبعضهم يتسمون باهل الحديث وهم الذين تركوا التقليد وهذا المودودي لا الى هولاء ولا الى هؤلاء وكلهم
يخالفونه لانه يقول في القران برايه ويرد اذا ابدا له احاديث صحيحة ثابتة صححها ائمة الحديث كالبخاري ومسلم
ايها الضيف المكرم والملك المعظم لا نريد من هذا الا النصيحة والايضاح والامر اليكم وجمعية علماء
الاسلام بباكستان التي اميرها حافظ الحديث العلامة محمد عبد الله الدرخواستي مدظله واعضاؤها اجلة العلماء
تشكر المملكة السعودية على ما اجتهدت في ازاحة الحجاج وتوسيع المسجد الحرام والمسجد النبوي
[illegible] البر كله وتوحيد كلمة الاسلام بارك الله فيكم وفي مساعيكم كلها۔ امين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
[illegible] الدول العربية والتعاون على الجهاد و[illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء

# فن کار مودودی

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے معمولی اقتدار کے لئے بڑے ہاتھ پاؤں مارے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں اعلان کیا کہ ان (علماء) کو سند اقتدار سے ہٹا دو۔ ان علماء نے اسلام کو سمجھ کر، شاستر بنا رکھا ہے۔ مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہؒ نے اپنے مشاہدات .. کو مسئلہ اور مجددیت کا ذکر کر کے غلطی کی ہے۔ یہ ان کی چند غلطیوں میں سے ایک غلطی ہے امام غزالیؒ فن حدیث میں گزرے تھے۔ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فیصلے شرعی حجت نہیں ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے دور خلافت میں غلطیاں ہوئیں حضرت یونس علیہ السلام نے تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا۔ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجال والی پیشگوئی کا آدھا حصہ آپ کا اپنا قیاس تھا۔ مگر آپ کا قیاس صحیح ثابت نہیں ہوا۔ مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی حد جاری کرنا ظلم ہے۔ امیر وقت کو دینی حکومت عملی کے تحت اسلام کے احکام تبدیل کرنے کا حق حاصل ہے۔ عورت کو خاوند پسند نہ ہو، تو وہ آزادی حاصل کر سکتی ہے اور عدالت اس میں بے بس ہے۔

خانہ کعبہ کے چاروں طرف بداخلاقی اور گندگی کے ڈھیر ہیں۔ وہاں کے مجاور بڑے بڑے سود اور سرمایہ کے مہتمم اور بڑے ہیں۔

سجدۂ تلاوت بے وضو کے جائز ہے۔ عین طلوع فجر کے وقت رمضان میں جلدی جلدی کھا لینا جائز ہے۔ خلع کی عدت صرف ایک حیض ہے۔ ایلاء میں قسم نہ بھی ہو، طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ عورت کسی طرح حکم نہیں بن سکتی (کچھ عرصہ کے بعد) عدت فیصلہ بن سکتی ہے۔

اس قسم کی خرافات لکھنے کے باوجود اپنے قلم کے جادو سے مودودی کے اندھے والے ابھی اچھے خاصے باقی ہیں۔

مولانا امین احسن اصلاحی نے اس کو چھوڑ کر اور اس کی جماعت کو اسلام کے لئے مضر ترین جماعت بتایا۔ مولانا عبدالرحیم اشرف نے بھی بھانڈا پھوڑ دیا۔ مولانا کوثر صاحب نیازی نے تو بیچارے کی لٹیا ہی ڈبو دی۔ مگر مودودی کے دوست امر مکن زندہ رہیں اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ وہ اسلام اسلام کی رٹ اور اسلامی مسائل اور مسلمانوں کے جذبات پر کاری ضربیں لگاتا چلا جا رہا ہے۔ خدا جانے اس کے پیسے روپے کہاں سے آتے ہیں۔ اس نے بڑے بڑے قلمکاروں کو بھی گانٹھ رکھا ہے۔ اور ایک جھوٹوں کی جماعت بھی تیار کر رکھی ہے۔ جس کا کام صرف جھوٹ بولنا اور پروپیگنڈا کرتے رہنا ہے۔

اس کے اس قسم کے چیلوں نے شیطان کے کان بھی کترے ہیں۔ یہ غلط بیانات دینے میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ اس کی صرف ایک مثال سنیئے۔ "ترجمان اسلام" میں مودودی اور ڈاکٹر رشید علی صاحب کے سلسلے میں ایک مضمون شائع ہوا۔ ایک فن کار مودودی نے "نوائے وقت" میں وحید قریشی صاحب کے نام سے ایک مراسلہ "ترجمان اسلام" کے اس مضمون کے خلاف شائع کرایا۔ مگر دو مارچ کے "نوائے وقت" میں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے تردید کر دی۔ کہ میں نے ایسا کوئی مراسلہ نہیں بھیجا۔ نہ اس مراسلہ سے میرا کوئی تعلق ہے۔ اس سے آپ تعجب نہ کریں۔

جب ان کا تنخواہ دینے والا پیر و مرشد مندرجہ بالا خرافات لکھ کر زید قلم یا زور رقم سے ہضم کر سکتا ہے۔ تو اس کے مرید اس قسم کے جھوٹ کو کیوں ہضم نہ کر سکیں۔ لیکن یہ کوئی نادر واقعہ نہیں ہے۔ مودودی نے اس قسم کے فن کار خاصی تعداد میں پیدا کئے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ پروپیگنڈے کا یہ فن باہر سے درآمد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

# آفتاب علم غروب ہو گیا

بڑے رنج کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ استاذ الکل فخر المحدثین العلماء وجامع المعقول والمنقول حضرۃ الاستاذ مولانا محمد صاحب لودھیانوی مہتمم و صدر مدرس جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۹ مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت اقدس علوم و فنون کے ماہر استاذ ہی نہیں تھے۔ استاذ الاساتذہ تھے۔ اس دور میں معقولات و فنون میں انہیں وہ تبحر و مہارت حاصل تھی۔ جس کی وجہ سے عرصہ دراز تک علوم اسلامیہ کے مرکز دارالعلوم دیوبند میں صدر مدرس رہے۔ اپنی عمر کا اکثر حصہ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد (یوپی انڈیا) میں علوم کی اشاعت و تعلیم و تدریس میں صرف فرمایا۔

پاکستان بن جانے کے بعد اپنے وطن مالوف بنوں تشریف لائے۔ یہاں علاقہ بھر کے جید علماء کرام (جو سب آپ کے تلامذہ تھے) کو ملا کر ایک مدرسہ عربیہ کی بنیاد ڈالی یہ مدرسہ ملک کے بڑے خوفناک مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ ڈھائی سو کے قریب عربی درجہ کے طلباء وہاں تعلیم پاتے ہیں۔ دورۂ حدیث باقاعدگی سے پڑھایا جاتا ہے۔ وفاق المدارس سے ملحق ہے۔

حضرت اقدس جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور جاں نثاروں کی پناہ گاہ تھے اکابر دیوبند کی اس علاقہ میں آخری نشانی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ پر فائز فرمائے۔ اور ان کی یادگار (مدرسہ سبحان العلوم) کو تا قیامت قائم رکھ کر ان کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کا ذریعہ بنائے۔

حضرت کے صاحبزادگان کرام مولانا قاری منہاج الدین صاحب۔ حافظ عبدالسمیع صاحب مولانا حافظ عبدالحلیم صاحب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

ادارۂ ترجمان اسلام اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں

# قادیانیوں کو تبلیغی کیمپ لگانے کی اجازت نہ دی جائے

## مسلمانانِ حافظ آباد کا مطالبہ

حافظ آباد کی تمام جامع مساجد کے اجتماع جمعہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) مسلمانانِ حافظ آباد کی تمام جامع مساجد کے اجتماع جمعہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو جوالہ کی توجہ گذشتہ سال کے سالانہ میلہ منڈی مویشیاں حافظ آباد کے موقعہ پر قادیانیوں کی جانب سے تبلیغی کیمپ کے لگائے جانے کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس کی وجہ سے شہر کے امن کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ امسال بھی اندیشہ ہے۔ کہ قادیانی سالانہ میلہ منڈی مویشیاں حافظ آباد میں اپنا تبلیغی کیمپ لگانے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا ہم بروقت آپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو میلہ مذکور میں کیمپ لگانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر اجازت دے دی گئی ہو، تو اسے منسوخ فرمایا جائے۔ اسلامیانِ حافظ آباد قادیانیوں کو اپنے دین و ایمان سے کھل کھیلنے کا موقعہ نہیں دینگے۔ اور ان کے تبلیغی کیمپ کو ہر گز بدامنی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں

(۲) نیز یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ میلہ میں خوشی اور زندہ ناچ کے پروگرام رکھنے والے تھیٹروں کو بھی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ ایسے پروگرام نوجوانوں کے اندر اخلاقی بے راہروی میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔ جو کہ مقصد پاکستان کے سراسر منافی ہے۔

(ضیاء کاشمیری خلد منڈی حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

## مولانا احمد سعید صاحب کا ہفتہ وار پروگرام

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور کے ہفتہ وار پروگرام کے تحت ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء کا جمعہ سمندری میں اور ۲۵ مارچ کا جمعہ تاندلیانوالہ میں پڑھائیں گے۔

نماز جمعہ کے بعد اراکین جمعیۃ سے خصوصی خطاب کریں گے۔

Scanned with CamScanner

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۱۲

ان کے نزدیک عقل دین میں ہر وہ فیصلہ کا ایک آلہ ہے جس کے ذریعے کسی مسئلہ اور معاملہ کا سراغ لگایا جاتا ہے تو عقلیں اور عقلیتیں اس سے بالا نہیں جاتیں۔ پس عقل واضع احکام نہیں۔ تابع احکام ہے۔ عقل سے استخراج کردہ حکمت بھی اگر احکام میں سے نکلتی ہے۔ تو پھر حکم اس پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ وہ خود حکم پر مبنی ہوتی ہے۔ پس حکم ضابطہ ہی خود عقلیت و حکمت کا سرچشمہ ہے۔ عقل و حکمت اس کا سرچشمہ نہیں۔ اس لئے عقل موضح احکام ہے۔ موجد احکام نہیں۔ تدوین احکام ہے۔ منشئ احکام نہیں جس کے ذریعہ مصالح تدبیر مخلوق ہیں۔ مبنیٰ نہیں ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ عقل وہی ہو سکتی ہے جو معرفت الٰہی اور کشف احکام میں طرق ہو اور فکر خداوندی میں منہمک ہو۔ بے فکر اور بے ذکر عقل خادم دین ہونے کے منصب کی اہل نہیں ہو سکتی۔ قرآن نے اسی عقل کو طلب کیا ہے جو محض قصہ گوئی کی رنگینی میں الجھ کر نہیں رہ جاتی بلکہ اس باطل میں سے حق نکال لیتی ہے۔ چنانچہ قرآن نے کائنات ارض و سما کو پیش کرتے ہوئے اس میں سے قدرت الٰہیہ کی نشانیاں نکال لانے والے اولوالالباب (اہل عقل) کی تعریف کرتے ہوئے ان کے یہی دو وصف ذکر کئے ہیں۔ ذکر اور فکر۔ فرمایا:

الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض

(جو کہ یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں)

اس سے واضح ہے کہ مطلق عقل جس میں یہ دو وصف ذکر اور فکر نہ ہوں دین سے بالاتر تو کیا ہوتی۔ اس میں خادم دین بننے کی بھی صلاحیت نہیں۔ اس نے یہ ساری بحث اُس عقل میں ہے جو عقل معلوم ہے۔ محض جنس عقل میں نہیں کہ وہ علی الاطلاق خادم دین ہی نہیں ہے۔

### سیاست اور خلفاء

سیاسی اور اجتماعی امور میں شریعت نے زیادہ تر توضیحات کو سامنے رکھا ہے کیونکہ سیاست ملکی تدابیر کے انصرام کا نام ہے اور تدبیر و وسائل تدبیر کا تنگ و فراخ کے مناسب حال الگ الگ ہے۔ اس لئے شریعت نے ان کے بارہ میں اصول بیان کئے ہیں مخصوص صورتوں پر نہیں دیا بلکہ مناسب موقعہ ان کی مخصوص صورتیں اہل تدبیر پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ مثلاً امامت و خلافت کے لئے انتخاب اصلح کا اصول تو بتا دیا گیا۔ لیکن انتخاب کی کوئی صورت ضروری قرار نہیں دی گئی کہ وہ نامزدگی ہو یا عام انتخاب اور انتخاب میں اظہار رائے زبانی ہو یا تحریری اور تحریری میں مضمر رائے ہو یا الگ الگ پرچیاں لی جائیں اور وہ انفرادی انداز سے لی جائیں

واواپنے نبی میں کیا ہے اور وہ کون اصول ہے جس کے ذریعہ آیات یا نقلی روایات سے اللہ تعالیٰ نے نقلی مطلب کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ فہم اصطلاح میں جبکہ مختلف مذاق اور طریقے پیدا ہو گئے ہیں جن میں اصل اور حقیقی طریقہ کا کرنی زمانہ کچھ غیر متعارف بلکہ اقابل توجہ ہو گیا ہے۔ مثلاً ایک طریقہ تو وہ رائے ہے کہ قرآن و سنت کے کلمات و حروف سامنے رکھ کر اپنے ذہن کو ہمہ تن مراد کے بارے میں رائے قائم کر لی جائے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ اس کے محاورات و اسالیب کلام کو سامنے رکھ کر اس کی دانی اور ادبیت کے قبول ہونے پر مراد الٰہی کا تعین کیا جائے۔ ایک عام مسلمانوں کا چلا ہوا راستہ اور عمل کا ڈھنگ سامنے رکھ کر قرآن و حدیث کی اس بارہ میں چلا ہوا رواج سامنے رکھ کر قرآن و حدیث کی پرکھ کا لائی جائے اور نصوص کا وہی مطلب لے لیا جائے جو ان روایتوں کی روشنی میں مفہوم ہوتا ہو۔ ایک طریقہ بزرگوں کی روایات و حکایات کا ہے کہ اُن کے ذریعہ قرآنی و حدیثی مرادیں متعین کی جائیں۔ ایک طریقہ تقاضائے وقت ہے کہ وقت کی روش اور حالات زمانہ جن نظریات کا تقاضا کریں انہی کو فہم مراد کے لئے مشعل راہ بنا لیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ ان میں سے ہر ایک ذہن کو ایک خاص رُخ پر لگا دیتا ہے اور اسی رُخ سے آدمی ہر ایک بات سمجھتا ہے۔ پس اصل چیز ذہنیت اور ذوق ہے اور وہی ذوق فہم کا ظرف ہے۔ اس لئے قدرتاً طور پر سوال ہوتا ہے کہ علماء دیوبند کا مسلک اس بارہ میں کیا ہے۔ اور اس کا ذوق و ذہن جسے وہ بنانے اور اپنے رخ پر لگانے کی سعی کرتا ہے کیا ہے؟

یہ سوال اصول مذکورہ کی روشنی میں حل ہو جاتا ہے کہ علماء دیوبند کے مسلک پر فہم مراد کا طریقہ نہ خود رائی ہے نہ ادبیت ہے۔ نہ رسم و رواج ہے نہ افسانہ و حکایت ہے نہ نظریات زمانہ ہیں بلکہ تعلیم و تربیت ہے۔ جس کے وہی دو بنیادی رکن ہیں۔ ایک کتاب و سنت اور ایک روشن ضمیر مربی و استاد اور اس کے ساتھ دو شرطیں ایک استناد اور ایک تربیت یافتہ ذہنیت۔ جیسا کہ حضورؐ سے صحابہ نے صحابہ سے تابعین نے۔ تابعین سے تبع تابعین نے اور پھر اُن سے قرون مابعد نے سلسلہ بہ سلسلہ براہ راست کے ساتھ کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کی اور فہم قرآن و حدیث میں ان کی تربیت سے وہ متوارث ذوق حاصل کیا جو اوپر والوں کا تھا۔ اور وہی سلف سے خلف تک توارث کے ساتھ آج تک منتقل ہوتا چلا آرہا ہے اور اس ذوق اور تیار کردہ ذہن میں وہ منقولہ مرادیں جو اللہ سے رسول تک رسول سے صحابہ تک صحابہ سے تابعین تک اور تابعین سے آج کے دور تک سند کے ساتھ آئی ڈالی جاتی رہیں اور ڈالی جا رہی ہیں۔

(باقی آئندہ)

---

واجماع کی صورت سے، غیرہ وغیرہ بلکہ مصلحت وقت اور صاحب بصیرت ارباب حل و عقد پر چھوڑ دی گئی ہے بالفاظ دیگر وقت کے بہتر فیصلہ اور صائب الرائے حضرات کی مخصوص تعزیرات کا اصول حد وقائم کر کے تعزیرات اور سزاؤں یا دار و گیر کی صورتیں علاوہ حدود شرعیہ کے امام وقت اور امیر کی رائے پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ اس لئے اس سلسلہ میں اصول قرآن و سنت کی تفصیلات و نظائر کی تشریحات سے اور خلفاء کے تعامل کا حدیث اور تاریخ سے پتہ چلایا جاتا ہے۔ اب اگر امیر کا نصب التعین دینی اصابت دین ہے تو وہ اس مجموعہ سے صحیح راہ متعین کر سکتا ہے۔ جس کی فکری اصابت کے لئے مجلس شوریٰ لازم کر دی گئی ہے اس بارہ میں علماء دیوبند کا مسلک امارۃ شوریٰ ہے جس کی مہمات اور تفصیلات کا عقلی و عقلی نقشہ حکمت ولی اللہی میں حضرت الامام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے پیش فرمایا ہے جس میں اقترابات اور ارتفاقات کے دو عنوانوں کے نیچے ساری اسلامی سیاست اور اجتماعیات منقح کر کے پیش فرمادیں اور سیاسی تشریح کی حکمتیں کھول دی ہیں۔ مسلمان خواہ برسر اقتدار ہوں یا محکوم۔ اس حکمت کے اصول ہر جگہ مشعل راہ بن سکتے ہیں حضرت نانوتویؒ نے حکمت شرائع پر قلم اٹھایا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ نے حکمت تشریع پر۔ اس لئے اسلام کا اجتماعی فکر تو علماء دیوبند کو شاہ ولی اللہ سے پہنچا اور کلامی فکر اور عقلی و نقلی کی آمیزش سے ایک جدید علم کلام کا ذوق انہیں حضرت بانی دارالعلوم سے ملا۔ جس سے مسلک میں جامعیت اور اجتماعیت کا پیدا ہو جانا قدرتی تھا۔ بہرحال اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ علماء دیوبند کے مسلک میں شخصیت کا مقام کیا ہے۔ اور وہ اخلاقی طور پر ہر علم و فن اور ہر شعبۂ دین کی اولوالعزم ذوات قدسیہ اور علمی و دینی شخصیتوں کے بارہ میں کیا جذبات عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ جو اُن کے مسلک کا اہم ترین رکن ہے۔ اور مسلک کا اول رکن قانون و دستور اور اس دستور کے دینی شعبہ جات تھے۔ خواہ وہ نظری ہوں یا عملی (جن کی تفصیل گزر چکی ہے) کہ وہ سب کے سب واجب التعمیل اور لازم الخطمت ہیں۔ اس لئے مسلک کے دونوں بنیادی رکن بالتفصیل سامنے آ گئے جس سے حدیث ما انا علیہ واصحابی کے تحت ما اور انا کی کافی تشریح ہو گئی۔ جس سے یہ بنیادی مسلک ماخوذ ہے۔

اس مرکب اصولی کی روشنی میں مسلک کا ایک اور اہم جزئی خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اور وہ نصوص شرعیہ کی مراد متعین کرنے کا اصول ہے اور اس سوال کا خاطر خواہ حل ہے کہ علماء دیوبند کا مسلک فہم مراد کیا ہے اور وہ تعیین

تاریخ اسلام کے سنہری اوراق

(قسط نمبر ۴)

# بادشاہ وقت مجرموں کے کٹہرے میں

## اُسے قاضی کے فیصلہ پر سرِ تسلیم خم کرنا پڑا

(از حکیم مختار احمد الحسینی)

### اسلام کا نظام عدل و مساوات

ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ

کسی قوم سے تمہاری دشمنی تمہیں اس پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ نہیں۔ تم بہرحال انصاف ہی کرو۔

اسلام ایسا پاکیزہ مذہب ہے جو صلح آشتی اور امن و امان کا محافظ ہے۔ قرآن کی تعلیم کا حقیقی مقصد انسانیت کو اس کی لغزشوں سے بچا دینا اور اس دھرتی کو ظلم و فساد کی تمام آلودگیوں کو پاک کر کے عدل و انصاف اور مساوات کا راج قائم کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں بغیر امتیاز مذہب و ملت اور اپنے پرائے کے تمام امتیازات کو مٹا کر بغیر کسی رعائت کے وہی معاملہ روا رکھا جاتا ہے۔ جس کا از روئے شریعت وہ مستحق ہو۔

مشہور واقعہ ہے کہ قریش کا ایک وفد ایک عورت (جو چوری میں ماخوذ تھی) کی سفارش لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی ایسا کرتی تو اسے بھی یہی سزا دی جاتی۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضؓ کے صاحبزادہ ابو شحمہ رضؓ نے جب شراب پی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اتنے شدید کوڑے مارے کہ وہ اس صدمہ کی تاب نہ لاکر چل بسے۔

(طبقات ابن سعد ابن اثیر ج ۳ ص ۵۹)

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کی ایک دفعہ زرہ گر پڑی اور ایک نصرانی نے اٹھا لی۔ آپ نے قاضی کی عدالت میں مرافعہ کیا۔ قاضی نے بحکم البینۃ للمدعی والیمین علی من انکر (مدعی سے گواہ طلب کیا جائے اور منکر پر قسم لازم آتی ہے)۔ حضرت علیؓ سے گواہ طلب کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ قاضی نے یہ سن کر فیصلہ امیر المومنین کے خلاف دے دیا۔

(ابن اثیر ج ۳ ص ۱۴۰)

### غیر مسلم کی شہادت

اسلام کے اس عادلانہ نظام حکومت کو غیر مسلموں اور مستشرقین یورپ نے بھی سراہا ہے۔ انگلستان کے مشہور مقرر راڈمنڈ برک نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا تھا۔

"عیسائی بادشاہوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے قانون میں بدرجہا زیادہ مضبوط طیاں ہیں۔ ان کا اپنے قانون کی نسبت یہ عقیدہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس لئے بادشاہ سے لیکر رعایا تک سب کے سب یکسانیت کے ساتھ قانون اور مذہب کے پابند ہیں۔ قرآن کے قانون کا ہر ہر حرف ظالموں کے خلاف گرج رہا ہے۔ اس قانون کے شرح کرنے والے علماء اور قاضیوں کا طبقہ موجود ہے۔ جو اس کا محافظ قرار دیا گیا ہے۔ اور جو بادشاہوں کی ناراضی سے محفوظ ہے اور جسے بادشاہ بھی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ان کے بادشاہوں تک کو حقیقی اعلیٰ طاقت حاصل نہیں ہے۔

(تقاریر ایڈمنڈ برگ جلد اول ص ۱۰۴ - ۱۰۵)

### قاضی نے بادشاہ کو مجرم قرار دیدیا

اس مختصر تمہید کے بعد اصل واقعہ کی طرف آتے ہیں۔ تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے۔ تغلق خاندان کا فرمانروا محمد تغلق کس قدر عجیب و غریب مزاج کا مالک تھا۔ اور آج تک اپنی انوکھی طبیعت و منطق کی وجہ سے مورخین کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے پناہ رعب و دبدبہ اور جاہ و جلال کا مالک بھی تھا۔ لیکن قاضی وقت کے فیصلہ کے آگے اسے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ ابن بطوطہ لکھتا ہے:۔

"میں نے سلطان محمد تغلق سے زیادہ عدل گستر اور منصف کسی کو نہیں دیکھا"

"ایک مرتبہ ایک ہندو امیر نے دعویٰ کیا کہ بادشاہ نے اس کے بھائی کو بلا وجہ مار ڈالا ہے۔ قاضی کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ تو بادشاہ بغیر کسی ہتھیار کے قاضی کے سامنے عام ملزموں کی طرح حاضر ہوا۔ اور قاضی کو سلام کیا اور تعظیم بجالایا۔ مقدمہ سنایا گیا۔ قاضی نے فیصلہ کیا کہ بادشاہ پر جرم ثابت ہے اسے چاہیئے کہ مدعی ہندو امیر کو راضی کرے۔ ورنہ اس سے از روئے شریعت قصاص لیا جائے گا۔ چنانچہ سلطان نے امیر کو راضی کر لیا اور قاضی کے سامنے بری کر دیا"

"ایک دفعہ اسی سلطان کے خلاف ایک ہندو نے عدالت میں استغاثہ کیا کہ بادشاہ نے اس کے لڑکے کو بے وجہ مارا ہے۔ قاضی نے بادشاہ کو مدعا علیہ کی حیثیت سے عدالت میں طلب کیا اور مقدمہ کی سماعت کی۔ آخر فیصلہ کیا گیا کہ بادشاہ پر جرم ثابت ہے۔ اور اس سے بدلہ لیا جائے۔ سلطان نے بے چون و چرا عدالت کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا"

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ "میں نے دیکھا کہ بادشاہ نے عدالت کے فیصلہ کے مطابق ہندو زادہ کو بلایا، اور اس کے ہاتھ میں چھڑی دی۔ اور کہا۔ اپنا بدلہ لے لے۔ اور اس کو اپنے سر کی قسم دلائی۔ کہ جیسا میں نے تجھے مارا ہے تو بھی مجھے مار۔ چنانچہ لڑکے نے ہاتھ میں چھڑی لے کر کئی چھڑیاں بادشاہ کو ماریں۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ اس کی کلاہ بھی سر سے گر پڑی۔

(سفرنامہ ابن بطوطہ ج ۲ ص ۱۳۰)

### انصاف کی مہنگائی

تاریخ کا ایک یہ دور بھی تھا کہ انصاف اس قدر ارزاں تھا کہ ایک غیر ملت کا ادنیٰ سا آدمی بادشاہ وقت سے بدلہ لے سکتا تھا۔ یہ تھا نظام اسلام کے نظام عدل کی برکات تھیں۔ لیکن آج ہم اپنے معاشرہ کے گرد و پیش اور واقعات و حالات کا جائزہ لیں تو دور دور تک انصاف کا نشان ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ حالانکہ ہم ایک مسلمان ملک میں بستے ہیں۔ کہنے کو یہ اسلامی مملکت ہے۔ لیکن اسلامی قوانین کے اجراء میں تغافل کی بدولت عدل و انصاف کے تقریباً تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ بڑا آدمی جرم کرتا ہے تو اولاً ہمارا قانون اسے پوچھتا ہی نہیں۔ ثانیاً اگر کہیں اتفاقیہ زد میں آ گیا تو اسے ایسی سزا دی جاتی ہے۔ جیسا کہ بچے کو شفقت سے تھپکی مار دیا۔

معاشرہ میں غنڈے دندناتے پھرتے ہیں اور شریف آدمی کی گھڑی بڑی جرات و بیباکی سے اچھال دی جاتی ہے لیکن قانون اور اس کے محافظ سوئے رہتے ہیں۔ چور اور ڈاکو چوریاں کرتے اور ڈاکے ڈالتے ہیں تو انہیں جو سزا دی جاتی ہے وہ عادی بننے کا تقاضہ ہی تو ہوتا ہے۔ غریب آدمی اولاً تو عدالت تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور اگر گرتا پڑتا پہنچ جائے تو اس کی سری سہی پونجی "رشوت" کے بے رحم ہاتھوں کی نذر ہو جاتی ہے۔ اور پھر ستم یہ ہوتا ہے کہ وہ انصاف بھی نہیں پا سکتا۔

کاش! کہ ہمارے سربراہ ان مسائل کو سوچیں اور مظلوم و سسکتی ہوئی انسانیت ہی کے لئے اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لائیں۔ تاکہ معاشرہ کی برائیوں کا سدباب ہو سکے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کا حق پورا ہو سکے۔


## مرکزی جمعیۃ کا نیا پمفلٹ

مرکزی جمعیۃ نے قرآن اور حکومت پاکستان کے نام سے ایک نیا پمفلٹ شائع کیا ہے۔ جس میں معاشرہ کی موجودہ حالت اور عائلی قوانین پر مختصر تبصرہ، ان کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حکومت اور اسمبلیوں کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ہر مقامی جمعیۃ بڑی تعداد میں یہ پمفلٹ منگا کر ان کی اشاعت کرے۔ چاہیں تو فی پمفلٹ کے حساب سے بیچیں چاہیں مفت تقسیم کریں۔ مرکز سے یہ دس روپے سینکڑہ کے حساب سے منگائے جا سکتے ہیں۔ انیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے منگوایا جا سکتا ہے۔

# حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ

الحمد للہ تعالیٰ کہ پاکستان میں مخلص علماء دین ابھی موجود ہیں۔ ایسے حضرات کی ایک بڑی تعداد امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے وابستہ تھی۔ جن کے تبلیغی جہاد نے مرزائیت کی چولیں ڈھیلی کر دی تھیں۔ جب ظفر اللہ قادیانی نے کراچی کے مرزائی جلسہ کی صدارت کی اور اس کے نتیجہ میں وہاں عظیم فساد رونما ہوا۔ اور قوی امکان تھا کہ وہاں کا کمشنر مسلمانوں پر سختی کرے۔ چنانچہ اس نے ایک سخت بیان پریس کو دے دیا تھا۔ مگر ادھر شیر بیشۂ حریت شیخ حسام الدین صاحب گرجے۔ ادھر امیر شریعت نے تمام ملک میں یوم احتجاج منانے کا اعلان کر دیا۔ آخر کار مشترکہ کنونشن کا انعقاد ہو کر مجلس عمل وجود میں آئی۔ اور پھر تحریک ختم نبوت نے بیداری کا بگل بجایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شک و شبہ میں مبتلا ہزاروں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ایمان محفوظ ہو گئے۔ اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس احرار کے سیاسی پلیٹ فارم سے حضرت امیر شریعت کے منشاء کے عین مطابق علیحدہ ہو چکی تھی۔ مگر حضرت مولانا محمد علی صاحب جیسے شیر اسلام و مبلغ اعظم کیسے خاموش رہ سکتے تھے۔ جن کے طریق افہام و تفہیم سے متاثر ہو کر حضرت امیر شریعت قدس سرہٗ نے فرمایا تھا۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ مولانا ایک دلیرانہ اعلان کر کے بمعہ اپنے مبلغین کے تحریک میں کود پڑے۔ مولانا موصوف کو فنڈ جمع کرنے سے واقعی دلچسپی ہے۔ اور بات بھی یہی ہے۔ آج اگر اہل حق کی آواز سے بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ یا کلمۂ خیر کہنے کی راہ میں مشکلات حائل ہیں تو اس کی ایک بڑی وجہ فنڈ کی کمی ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی کے ہاں فنڈ کی قدر ہے۔ تحریک کے بعد انکوائری کورٹ میں ایک وکیل صاحب کو آٹھ دس ہزار روپیہ مولانا موصوف ہی نے دلایا تھا۔ پھر مبلغین ختم نبوت جتنے جیلوں میں گئے۔ رہائی کے بعد مدت قید و بند کی تنخواہیں سب کو ادا فرما دیں۔ مخلص دینی جماعتوں میں مجلس ختم نبوت ہی وہ کامیاب جماعت ہے۔ جس نے بڑے خرچ سے خود اپنا مرکزی دفتر ملتان میں تیار کر دیا۔ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت سیاسیات سے علیحدہ نہ رہے۔ اور اس خیال کے حق میں جمعیۃ علماء اسلام بھی ہے۔ مگر مولانا موصوف حضرت امیر شریعت قدس سرہٗ کے ارشاد کے مطابق اس پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ ایک جماعت خالص تبلیغی ہونی چاہیئے۔ ایک بار حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ سے سیاست کا ذکر آیا۔ ان کی دور رس نگاہ تاڑ چکی تھی۔ بولے کہ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ حالات بد سے بدتر ہوں گے۔ حق کا گلا گھونٹا جائیگا علمبرداران ارتداد بہت آگے آ جائیں گے۔ اس لئے انہوں نے اپنی زندگی تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دی تھی۔ مگر وہ نہ جھوٹ کو برداشت کر سکتے تھے نہ اہلسنت والجماعت کے مسلک کی مخالفت کو۔ چنانچہ جب مودودی صاحب نے عدالت میں سلطانی گواہ کا کردار ادا کرتے ہوئے مرزائیوں کے ساتھ احرار کو بھی فسادات کا ذمہ دار قرار دیا اور ساتھ ہی یہ بیان دے دیا کہ میں سول نافرمانی کے مشورہ میں شریک نہ تھا تو حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ نے اس کے اس بزدلانہ جھوٹ کا پول جلسہ عام میں کھولا۔

پھر جب اس نے شیعہ مذہب کے متعہ کو ضرورۃً جائز قرار دیا۔ تو حضرت شاہ صاحب نے اس کے خلاف ایک نظم لکھی اور عام تقریروں میں اس کی قلعی کھولی۔

کاش آج وہ ہم میں موجود ہوتے۔ تو مودودی کی ہرزہ سرائی کا جو اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کی شان میں کی ہے دندان شکن جواب ہی نہ دیتے بلکہ اس کو صحابہ کرام و انبیاء عظام علیہم السلام پر تنقید کا مزہ بھی چکھاتے۔

دوسرے دوست ارتداد کے خلاف جو راستہ چاہیں اختیار کر سکتے اور اپنے لئے کام کا میدان بنا سکتے ہیں۔ مگر حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ نے تبلیغ کا وہ فرض اپنے ذمہ لیا ہے جو بڑا کٹھن ہے۔ مرزائی دیہات میں جا کر بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دے دیتے ہیں اب اگر مسجد کا میاں جی جواب نہ دے سکے تو سارا گاؤں عیاری کا شکار ہو کر مرتد ہو جائے۔ اس لئے وہ مجبور ہو کر مولانا محمد علی صاحب مدظلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر کی عمر میں برکت عطا فرمائے کہ وہ وہاں گاؤں میں پہنچ کر مرزائیوں کو بھگا کر سادہ مسلمانوں کا ایمان بچا لیتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے پاس اس کا بھی انتظام نہ ہوتا۔ تو کسی گاؤں کے مرتد ہونے کی ذمہ داری کس پر ہوتی۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب اس بھٹی میں ایندھن جھونک رہے ہیں۔ جو امیر شریعت قدس سرہٗ نے ارتداد کے خلاف سلگائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو نظر بد سے بچائے آمین!

---

## مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا تنظیمی دورہ

خوشاب میں ۱۸۔ مارچ نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد بگڑوالی میں تقریر فرمائیں گے۔ بعد میں جمعیۃ کے اجلاس میں مقامی جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں اراکین سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

## مبارک

مولانا حمید اللہ خاں نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام دلو خیل نے جناب محمد ظریف خاں چیف انجینئر بی ڈبلیو ڈی۔ بی اینڈ آر کوئٹہ کو پانچ صاحبزادیوں کے بعد بچہ پیدا ہونے پر انہیں مبارکباد دی ہے اور نومولود کے لئے درازی عمر اور نیکی کی درخواست کی گئی

---

## انکشافات معہ اضافات

مودودی صاحب یا ان کی جماعت کے اراکین انکشافات میں پیش کردہ الزامات کی تردید کے لئے کسی بھی سہ جماعتی مسلمہ فیصل بورڈ کے سامنے آنے سے کیوں عاجز ہیں؟ صرف اس لئے کہ انکشافات میں مودودی صاحب کے لایعنی اور گمراہ کن سیاسی و مذہبی نظریات و عقائد ایسے باطل شکن دلائل اور مفصل حوالجات و تحریری دستاویزات کے ذریعہ پیش کئے گئے ہیں کہ فیصلہ کن و انعامی چیلنج کے باوجود مودودی صاحب اور ان کے جماعتی افراد نے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کے مصداق نہ تردید ہی کی کوئی راہ نکال سکے ہیں اور نہ تاویل ہی کی کوئی گنجائش پیدا کر سکے۔ پڑھئے انکشافات (معہ اضافات) قیمت ۳/۵۰ روپے۔ مقرروں، اعلیٰ خطیبوں اور مدارس عربیہ کے مستند اردو دان علمائے کرام کے لئے پیشگی منی آرڈر آنے کی صورت میں بمد تبلیغ نصف قیمت۔ محصولڈاک ۷۵ پیسے۔ (نوٹ) تعمیل میں رکاوٹ یا تاخیر کے پیش نظر منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نام و پتہ صاف، خوشخط اور اردو میں لکھیں۔ پتہ

مسعود الحسن ۱۵۷ نیا دھرمپورہ علامہ اقبال روڈ لاہور ۱۵

## جمعیۃ طلباء اسلام جہلم کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے ہفتہ وار اجتماع میں مولوی عبد الخالق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ طلباء نے مختلف اسلامی موضوعات پر تقریریں کیں۔ حافظ عزیز الرحمٰن۔ حافظ محمد طارق نے تلاوت کی۔ حافظ محمد اسحاق۔ قاری محمد ایوب۔ قاری حبیب احمد قاسمی۔ مولوی علی شان۔ مولوی محمد صادق۔ ڈاکٹر محمد شریف مولوی مقبول احمد۔ مولوی محمد اسماعیل شامل ہیں۔

ایک قرارداد کے ذریعہ ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

## جمعیۃ طلباء اسلام چکوال کا انتخاب اور قابل تقلید مثال

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے طلباء کا ایک اجلاس مولانا رحمت دین مدرس مدرسہ ہذا کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کا سال رواں کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا۔ منتخب عہدہ دار یہ ہیں:۔

| | |
|---|---|
| مولوی محمد یعقوب | امیر |
| حافظ محمد مسعود حضروی | ناظم عمومی |
| مولوی فضل الرحمٰن | ناظم |

مولوی محمد یعقوب۔ مولوی محمد حسن اور حافظ مسعود نے بالترتیب جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد و حجیت حدیث اور فضائل صحابہ کے موضوع پر تقریریں کیں اور طلباء کی اس جماعت کے لئے ترجمان اسلام سال کے لئے جاری کیا گیا طلباء کا یہ اقدام دوسرے مدارس کے طلباء کی تنظیموں کے لئے قابل تقلید مثال ہے۔ اگر وہ بھی ترجمان اسلام جاری کروائیں تو اس طرح علماء کی جماعت سے ذہنی تعلق رہے گا۔ (ادارہ)

# گلوکاروں کو تمغے ۞ خاندانی منصوبہ بندی

پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ماہنامہ "الحق" نے ماہ مارچ کے "نقش آغاز" میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی قراردادوں کی حمایت کرتے ہوئے ان قراردادوں کو ملک وملت کی صحیح ترجمانی قرار دیا ہے۔ موقر جریدہ "الحق" کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی سرپرستی حاصل ہے اور ان کے صاحبزادہ محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے "نقش آغاز" میں "الحق" کی روایات کے مطابق جن اسلامی جذبات کا اظہار کیا ہے وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ ذیل میں ہم نقش آغاز کے آخری دو اقتباس نقل کر رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام کا تمام مضمون نقل کیا جاتا لیکن پرچہ کے صفحات متحمل نہیں (الحسینی)

ابھی حال ہی میں وزارت نشریات کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ موسیقاروں اور گلوکاروں کو ۱۸ سونے کے تمغے دینے کے لئے مقابلہ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ نیز ملک کے دونوں حصوں کے فنکاروں و مزید ۹۹ تمغے دیئے جائیں گے جنہوں نے جنگ کے دوران گیت گائے یا ان کی دھنیں بنائیں۔ طاؤس و رباب کی حوصلہ افزائی کے نام پر خرمستیوں کا یہ عالم ہے کہ دفاع کے نام سے ورائٹی شو ہونے لگے۔ فلمی عورتوں اور مردوں کے کرکٹ میچ کھیلے گئے اور اس سے حاصل شدہ حرام کمائی کو ایک اسلامی ریاست کے دفاعی فنڈ میں جمع کیا گیا۔ یہاں تک کہ ان حیا سوختہ طوائفوں کو محاذ جنگ میں لے جا کر مجاہد اور غیور فوجیوں کے سامنے نچوایا گیا اور اس طرح مقدس سرزمین کی توہین کی گئی۔ جو مسلمان مجاہدوں کے خون شہادت سے لالہ زار بنی ہوئی تھی۔ شہری دفاع کے نام پر بے پردہ عورتوں کی پریڈیں شروع ہو گئیں۔ اور اخبارات میں ان حیا سوز مناظر کی خوب خوب تشہیر کی گئی۔ پھر اللہ کی اس ناشکر گذاری اور کفران نعمت کا قدرتی ردعمل، ملک کی عام بے چینی، انتشار و بے اعتمادی، تشتت و افتراق کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

غرض ایک طرف تو فیاضیوں کا یہ عالم اور دوسری طرف اس طبقۂ "خیار امت" (علماء و مشائخ) کے ساتھ ناقدر شناسوں کی یہ پرانی ریس ہے کہ جب بھی ملک کی سالمیت و بقاء مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور مدافعت کا موقعہ آیا۔ تو یہ لوگ جہاد و قربانی کی صف اول کے قائد و سپاہی بن کر نکلے۔ لیکن جب تحسین و آفرین اور اعزاز و اکرام، قیادت و سیادت کا وقت آیا تو انہیں رجعت پسند اور دقیانوس ہونے، ملک کی ترقی میں روڑے اٹکانے والے اور کیا کیا خطابات سے نوازا گیا۔ کہ ملکی قیادت و سیاست کا انہیں کیا حق۔ ان کا مقام تو مسجد و محراب ہے۔ انہیں کیا حق کہ مدرسہ و خانقاہ کی چار دیواری سے نکل کر حریم سیاست و قیادت میں دخل دیں۔ اور ملک کی حقیقی فلاح و خیر خواہی کے لئے اور معاشرہ کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے کوئی آواز نکالیں۔ کیا ناقدر شناسی اور احسان فراموشی کا ایسا سلوک ملک کے کسی دوسرے طبقہ کے ساتھ بھی روا رکھا گیا ہے۔

چند دن پہلے اخبارات میں خاندانی منصوبہ بندی کے ایک افسر کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ پچھلے چند دنوں میں صرف ایک علاقہ میں دو ہزار بچے اس منصوبہ کی وجہ سے پیدا نہ ہو سکے۔ انا للہ معلوم نہیں وہ کونسا آلہ اور پیمانہ ہے۔ جس سے انداز و شمار کے یہ اندازے لگائے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایک نسمہ (جرثومہ) تک کے پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہو، تو کوئی طاقت اسے اس کارخانہ ہست و بود میں آنے سے نہیں روک سکتی۔ خلق و امر کے سرچشمے اور رزق و معاش کے خزانے اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ جو لوگ قوانین قدرت اور نوامیس فطرت میں اس طرح مضحکہ خیز دخل اندازیاں کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً اپنی رسوائی و ناکامی کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ اگر بالفرض والمحال پیدا ہونے سے پہلے ہلاک کئے جانے والے بچوں کی یہ تعداد صحیح بھی ہے۔ تو کیا ان حرامی بچوں کی شرح اضافہ اور تعداد پر بھی روشنی ڈالی جا سکے گی جو اس پلاننگ کی بدولت معمولی معمولی زچہ خانوں اور ہسپتالوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یا جنہیں زندگی کے سانس لینے سے قبل ہی کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں اور شہر کے گندے نالوں میں جھونک دیا جاتا ہے۔ کیا اعداد و شمار کے رجسٹر سے اس بات کی وضاحت بھی ہو سکتی ہے کہ کتنے افراد نے اس کا جائز و حلال مصرف میں استعمال کیا۔ اور کتنوں نے ناجائز و حرام طریقوں سے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

(سمیع الحق)

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی سرگرمیاں

سرگودھا۔ ۱۱ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد قریشی عبدالغفور صاحب ناظم نے ماہ فروری کی آمد و خرچ کا حساب پیش کیا۔ اس کے بعد دارالمطالعہ کی نو ماہی رپورٹ پیش کی گئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ نو ماہ میں روزانہ مطالعہ کرنے والوں کی تعداد چھ ہزار ہے۔ کتابیں مطالعہ کرنے والوں کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ لوگ کتابیں بلا معاوضہ دارالمطالعہ سے گھروں میں لے جا کر استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ جن کتابوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان میں مکتوبات شیخ الاسلام صرف ایک اسلام۔ عقائد علماء دیوبند۔ سیرت حضرت اسماعیل شہید حیات انورؒ۔ سیرت امام اعظمؒ۔ حیات شیخ الہندؒ بھی شامل ہیں اس کے بعد مرکزی جمعیۃ کے شائع شدہ ٹریکٹ (قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک) کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کی جائے۔

تجویز پاس کی گئی۔ کہ عید قربان کے موقعہ پر ایک اشتہار احکام و مسائل عید الضحیٰ کے نام سے مقامی جمعیۃ کی طرف سے شائع کیا جائے۔

فیصلہ ہوا کہ کشمیری مہاجرین کے لئے بقایا سامان جو پڑا ہے اس کو فوری طور پر لاہور بھیج دیا جائے (سامان لاہور پہنچ چکا ہے) آخر میں محکمہ اوقاف کی مساجد کے ناقص انتظام پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ مجلس شوریٰ کا آئندہ اجلاس ۲۵ مارچ کو ہوگا۔

## دعائے صحت کی درخواست

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب سرگودھا اور جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال ناظم مرکزی دفتر کئی دنوں سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ علماء، مشائخ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

## اطباء حضرات پڑھیں
### ضروری تصحیح

۴ مارچ ۶۶ء کے ترجمان اسلام میں اطباء اہل توجہ فرمائیں کے عنوان سے محترم حکیم محمد عبدالسلام صاحب ممبر طبی بورڈ پاکستان کا ایک بیان اطباء کی خاطر چھپا تھا اس میں فیس کا لفظ آنے سے یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ شاید رجسٹریشن کی فیس بھی فارم کے ساتھ یا پہلے بھیجنی ہے حقیقت یہ ہے کہ فارم دو روپے میں نیشنل بنک کی شاخوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگر دفتر راولپنڈی سے منگائے جائیں تو دو روپے کے ہمراہ ۱۴ بھی بھیجے جائیں تاکہ دفتر بذریعہ رجسٹری فارم بھیج سکے اس کے سوا جو رجسٹریشن کی فیس ہوگی وہ فارم منظور ہونے کی اطلاع کے بعد بھیجی جائیگی۔ یاد رہے کہ فارم پُر کر کے رجسٹری کے ذریعہ بھیجے جائیں۔ بعض حضرات کے سوالات کی وجہ سے عرض ہے کہ تصدیق مجسٹریٹ [illegible]

## مشرقی پاکستان نمبر

جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کی دورۂ مشرقی پاکستان سے واپسی پر ادارہ "ترجمان اسلام" کا ایک شاندار نمبر نکال رہا ہے۔ جس میں دورہ کی مفصل کارروائی

- مسلمانان مشرقی پاکستان کا علماء سے تعلق
- مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کی رفتار
- تحریک پاکستان میں علماء اور عوام کا حصہ
- بنگال میں اسلام کی آمد
- حضرت درخواستی کے مختلف کانفرنسوں کے صدارتی خطبے
- اور دیگر حالات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر پیش کیا جا رہا ہے۔ ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں اور مشرقی پاکستان کے احباب اگر کوئی مواد ارسال کرنا چاہیں تو جلد بھیج دیں۔

# جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

## بنیادی جمہوریت کے ذریعہ اسلام کے منافی نظریات کو نہ پھیلایا جائے، اسلامیان پاکستان کے جذبات کا پاس کیا جائے

### مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا بیان

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ایک بیان میں حکومت کے اس طریقہ کار کو نہایت جرات اور بیباکی کے ساتھ اسلام کے خلاف کھلم کھلا محاذ قرار دیا ہے کہ حکومت بنیادی جمہوریت کے ذریعہ ملک میں شریعت اسلامی کے خلاف نظریات و افکار کے پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس ضمن میں ۷ مارچ ۱۹۶۶ء کو بنیادی جمہوریت کا جو تربیتی کورس شروع ہونے والا ہے۔ اس میں ممبران بنیادی جمہوریت کو خاص طور پر عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ کے فوائد اور طریقہ کار سے آگاہ کیا جائے گا۔ حالانکہ یہی وہ قوانین اور سکیم ہے جس کو ملک بھر کے علماء اسلام اور مذہب پرست طبقہ نے بالاتفاق غیر شرعی قرار دیا ہے۔ غیر شرعی قوانین اور سکیموں پر حکومت کی طرف سے زور دینا اور اس کی اشاعت کرنا اور لوگوں میں مقبول بنانا حکومت پاکستان کی بنیاد کو متزلزل کرنے کے مترادف ہے۔ اور اللہ کے قہر و غضب کو دعوت دینا ہے۔ جبکہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ اگر انہوں نے حکومت کے ان غیر اسلامی خیالات و افکار کو عوام میں مقبول کرانے کی کوشش کی تو نہ صرف وہ عوام میں اپنا اعتماد کھو بیٹھیں گے۔ بلکہ ملک میں حکومت کے خلاف زبردست نفرت پھیل جائے گی۔ پاکستان کے مسلمان کبھی اور کسی وقت بھی شریعت اسلامی کے خلاف حرکات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان غیر اسلامی حرکات کے خلاف ردعمل کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ پاکستان کے مسلمانوں کے اسلامی جذبات و احساسات سے کھیلنا ملک کے مفاد کے خلاف ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے اسلامیان پاکستان کے جذبات کا پاس کیا جائے۔

## باخدا دیوانہ شو با مصطفےٰ ہوشیار باش

اکثر دیکھنے میں آ رہا ہے کہ اچھے اچھے پڑھے ہوئے لوگ اخبارات، رسالہ جات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر "ص" یا "صلعم" پر اکتفا کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کے آداب اور شان کے خلاف ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ زاد سعید جو کہ فضائل درود شریف میں مستند کتاب ہے تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص فداہ امی و ابی کے اسم مبارک پر مکمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں لکھتا۔ محروم الادب اور محروم البرکت ہے۔ آپ بحوالہ مستند سند کے فرماتے ہیں کہ ایک شخص بہ سبب بخل کاغذ کے نام مبارک کے ساتھ مکمل درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلا ہو گیا یعنی گل گیا۔ باخدا دیوانہ شو با مصطفےٰ ہوشیار باش۔ بہرحال اسم مبارک کے ساتھ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مکمل ہونا چاہیئے۔ اس میں تخفیف خلاف ادب ہے۔ جو کہ جرم ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ مصر نے قانوناً اس کی ممانعت کر دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف پریس ایکٹ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ جو اخبار رسالے یا کتاب کے ڈیکلریشن کی منسوخی یا ضبطی کی صورت ہی ہو سکتی ہے۔ یعنی قانون کے ذریعہ پیغمبر اسلام کے اسم مبارک کا مکمل احترام ملحوظ رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہمارا ملک جمہوریہ اسلامیہ پاکستان اس بات کا زیادہ مستحق ہے۔ جو کہ اسلام کے نام پر ہی ظہور میں آیا ہے۔ قانوناً ایسا انتظام کیا جائے۔ ہم اپنی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کا بہت جلد آرڈیننس جاری کر کے خلاف ادب احترام کا سدباب کرے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(حاجی) نور احمد رکن جمعیۃ علماء اسلام (واربرٹن)

## جمعیۃ علماء اسلام سمندری کی سرگرمیاں

گذشتہ ہفتہ سمندری میں جمعیۃ علماء اسلام کے دو راہنما حضرت مولانا محمد بشیر صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن اور مولانا احمد سعید پاشا ناظم ضلع لائلپور پہنچے انہوں نے مولانا محمد علی جانباز صاحب کے تعاون سے مختلف اجتماعات میں تقریریں کیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور عوام سے تعاون کی اپیل کی گئی۔ سمندری کے عوام نے گہری دلچسپی کا ثبوت دیا اور جمعیۃ کے تنظیمی کام کو وسیع پیمانے پر چلانے کا عہد کیا۔

## ضلعی دورہ کے بعد مولانا احمد سعید صاحب کے تاثرات

۲۶ فروری سے لیکر ۵ مارچ تک میں نے ضلع لائلپور کے تقریباً دس مقامات (ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چک نمبر ۳۳۵۔ کمالیہ سمندری۔ چک نمبر ۱۳۹۔ تاندلیانوالہ۔ روپڑیاں۔ جمے شاہ، جڑانوالہ، چک جھرہ) پر جا کر لوگوں کے سامنے اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے طریق کار کو پیش کیا۔ میرے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ مجھے اس دورہ میں سو فیصدی کامیابی حاصل ہوئی جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ وہ علاقے جنہوں نے ضلعی جمعیۃ کو ابھی تک کوئی مالی امداد نہیں دی تھی۔ اس دورے کے بعد مجموعی طور پر دس ہزار روپیہ سالانہ ضلعی جمعیۃ کو دینے کو تیار ہیں اور انہوں نے ضلع بھر میں جمعیۃ کو منظم کرنے کے لئے ممبر سازی۔ ترجمان اسلام کی اشاعت۔ جمعیۃ کی رضاکار تنظیم انصار الاسلام کے لئے رضاکاروں کی بھرتی شروع کر دی ہے اور یک ماہ بعد ہم لائلپور میں جمعیۃ کی دو روزہ ضلعی کانفرنس منعقد کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس موقعہ پر حکومت اور عوام کو معلوم ہو جائے گا کہ ضلع لائلپور میں سب سے زیادہ منظم اور طاقتور جماعت کونسی ہے۔ خدا ہماری حق کے راستے میں نصرت و امداد فرمائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل کا اجلاس

اباخیل۔ ۵ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل تحصیل لکی مروت ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا گل جنان امیر حلقہ ہذا منعقد ہوا۔ اراکین حلقہ ہذا کے علاوہ دیگر دیندار حضرات نے بھی شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد گل صاحب محلہ میں ماتم ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ اس کی اجلاس کو باقاعدہ تحریری اطلاع دی گئی۔ شاہ صاحب امیر ضلع و مولانا گل جنان امیر حلقہ و مولانا اکبر زمان داوخیل نے تقاریر فرمائیں۔ مرکزی و صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں اور قراردادوں کی تائید کی گئی۔ اہمیت تنظیم پر زور دیتے ہوئے عام مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ علماء اسلام کی رہنمائی میں کام کرتے ہوئے اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ شاہ صاحب امیر ضلع نے جمعیۃ علماء اسلام سابق صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ کی قراردادوں اور فیصلوں پر روشنی ڈالی اور طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء بمقام لکی ہوگا۔ جس کے دعوت نامے یکم مارچ سے جاری کئے گئے ہیں۔

مذکورہ اجلاس کا ایجنڈا بیان کرتے ہوئے شرکت پر زور دیا گیا۔ عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی کی مذمت کی گئی۔ بعد میں مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم عمومی ضلع بنوں کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔

## جمعیۃ علماء قصور کا ہنگامی اجلاس

آج بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی جامع مسجد کوٹ مراد خاں میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ کے تنظیمی اور پیش آمدہ دیگر مسائل پر غور و خوض کیا گیا اور اس سلسلے میں جمعیۃ کے تمام اراکین پر زور دیا گیا کہ وہ اپنی جماعتی سرگرمیاں تیز تر کر دیں۔ نیز بالاتفاق طے پایا کہ جمعیۃ کا سالانہ انتخابی اجلاس ۷ اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء بلایا جائے اس لئے قصور کے جماعتی اراکین مندرجہ بالا تاریخ نوٹ فرمالیں۔

(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء قصور)

## قبول اسلام

حضرت مولانا محمد بشیر صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے دست حق پرست پر مندرجہ ذیل اصحاب نے اسلام قبول کیا۔ جن کے اسلامی نام یہ ہیں:-

| پہلا نام | اسلامی نام |
|---|---|
| راجہ ولد پیرو عمر ۵۰ سال | سراجدین |
| کیسرو زوجہ راجہ | حسن بی بی |
| سادھو ولد راجہ عمر ۴۰ سال | محمد صادق |
| مہنگا ولد راجہ " ۲۰ " | محمد صدیق |
| دنی چند ولد راجہ " ۱۶ " | محمد رفیق |

Scanned with CamScanner

# معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہیں اور ملک بھر کے لوگ اکثریت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ہمارے ہاں تمام ادویات خالص اجزاء پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس لئے مفید اور موثر ہیں۔

**مقوی بدن فولادی گولیاں** خطیب، صحافی، مدرس، کاتب، طالب علم اور وہ حضرات جو زیادہ دماغی کام کرتے ہیں یا زیادہ بیٹھے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اعصاب بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ یہ گولیاں اعصاب میں تھکن۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معدہ اور جگر کی خرابی۔ مثانہ کی کمزوری اور آنتوں کے فعل کو درست کرتی ہیں۔ قیمت بارہ روپے پیکٹ۔

**سلاجیت پلز کمپاؤنڈ** یہ گولیاں کشتہ فولاد اور خالص سلاجیت کا مرکب ہیں۔ جسم میں قدرتی توانائی اور تروتازگی بخشتی ہیں۔ چہرے پر نکھار پیدا کرتی ہیں۔ اعصاب کو قوت دیتی ہیں اور جنسی امراض کا سدباب کرتی ہیں۔ جنسی الجھنوں کو دور کرتی ہیں۔ اور نزلہ و زکام کو بھی مفید ہیں۔ بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ قیمت فی پیکٹ دس روپے۔

**جریان کورس** جریان ایک ایسا موذی مرض ہے۔ جس سے حسن و شباب اور زندگی کی عام رنگینیاں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں اور دماغ تک معطل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے انتہائی مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ مکمل کورس ۱۲ گولی۔ قیمت ۱۲ روپے۔

**حب اٹھرا** ایک لاجواب دوا ہے۔ عورتوں کی مختلف امراض کی وجہ سے بچے مدت سے پہلے ہی اسقاط سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ نیز ایام حمل کے دوران طبیعت کی سستی، بے چینی۔ بدن کے ٹوٹنے۔ کمر کے درد کو بھی دور کرتی ہیں۔ ابتداء حمل سے ہی یہ گولیاں صبح و شام استعمال کرائیں۔ مکمل کورس قیمت ۲۰ روپے

**مقوی دماغ** دماغی گرانی۔ کمزوری۔ سر میں درد اور بھاری پن۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزلہ و زکام کی کثرت سے بالوں کا سفید ہو جانا۔ ان تمام عوارضات میں بیحد مفید اور بے نظیر دوا ہے۔ دماغ کے فضلات کو صاف کرتی ہیں اور اس کے زیادہ استعمال سے سفید بال پھر سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ایک پاؤ ۵/ روپے۔

**معجون عشبہ** فساد خون، پھوڑے پھنسیاں، خارش، جوڑوں کے درد، آتشک گٹھیا، جذام، بواسیر اور دیگر جلدی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک پاؤ ۵/ روپے

**اصلی سلاجیت مصفیٰ** آپ نے سلاجیت کے فوائد سنے ہوں گے۔ یہ پتھر کا گوند ہے یہ سر بفلک پہاڑوں کی دشوار گذار چوٹیوں سے نکلنے والی عجیب و غریب مقوی چیز ہے۔ زور لگنے، گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی ضعف اعصاب ضعف جسم۔ دردوں وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ تولد کے بعد زچہ چند دن کھالے تو تمام دوسری دواؤں سے زیادہ مفید ہے بشرطیکہ اصلی ہو۔ نرخ ۲ روپیہ فی تولہ ۱۲۰ روپیہ فی سیر۔

**حب عنبری** یہ گولیاں ۔ ۔ ۔ عنبر، اصلی زعفران، جدوار اور ازاراقی سے مرکب ہیں اجزا ہم وزن ہیں۔ اصلی مل سکیں تو خود بنا لیجئے۔ ورنہ پچیس روپیہ سینکڑہ کے حساب سے معیاری دواخانہ سے منگوا لیجئے۔ دماغ، پٹھوں، نزلہ زکام اور دردوں وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ امیر ہی کھا سکتے ہیں۔

**دمہ کی دوا** دمہ کے لئے مجرب ادویہ۔ تین قسم کی دوائیں مجموعی قیمت پندرہ روپے۔

**سفوف قبض کشا** بچوں اور بڑوں کی قبض کے لئے بلا تکلیف مجرب۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔ ۵ تولہ سے کم ارسال نہ ہوگی۔ جو بچوں کی ساٹھ خوراک ہوگی اور بڑوں کی تیس خوراک۔ درد گردہ اور استسقاء کے لئے بہترین جلاب ہیں۔ اس کے لئے ۶ ماشہ فی خوراک ہوگی۔

**پرانی پیچش** پرانی پیچش کی مجرب گولیاں قیمت دس روپے سینکڑہ

**بواسیر کی دوا** بواسیر بادی اور خونی کے لئے علیحدہ علیحدہ دوائیں۔ بادی کے لئے دس روپے سینکڑہ گولیاں۔ خونی مسّہ والی کے لئے تین دوائیں مجموعی قیمت بیس روپے

**نرینہ اولاد کی دوا** جس کا استعمال حمل پر اڑھائی ماہ گذرنے کے فوراً بعد سے شروع ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے۔

**لبوب کبیر (محافظ شباب)** مشک۔ زعفران۔ عنبر اور دیگر پچاس قیمتی ادویہ کا مشہور مرکب ہے۔ محافظ شباب ہے۔ جو رطوبتیں جوان رہنے کے لئے ضروری ہیں مہیا کرتا ہے۔ اعصاب کو قوت و طاقت بخشتا ہے۔ گردوں کو گرم اور قوی کرتا ہے۔ مادہ تولید کو بکثرت پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ مثانہ اور دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ چہرے پر نکھار اور شگفتگی لاتا ہے۔ موسم بہار میں ضرور استعمال کریں قیمت ۱ تولہ ۱۰ روپیہ

**دواء المسک جواہر دار** اس میں جواہر، مشک۔ عنبر۔ موتی اور دیگر بیش قیمت ادویات شامل ہیں۔ دل، معدہ اور جگر کو طاقت و توانائی بخشتی ہے اور ان کے افعال کی حرکات میں نظم، باقاعدگی اور تازگی پیدا کرتی ہے۔ دل کی تمام امراض میں بے حد مفید ہے۔ سریع اثر ہونے کی وجہ سے دل کو فوری قوت دیتی ہے اور اس کی خرابیوں و نقائص کو دور کر کے دوران خون کو درست کرتے ہوئے بدن کے ہر عضو میں خون پہنچاتی ہے۔ غشی کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ خفقان سوداوی اور مالیخولیا امراض میں خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ عام جسمانی کمزوری یا بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتی ہے ـــ قیمت دس تولہ ۱۲ روپے۔

**حب مقوی معدہ** اکثر امراض انسانی معدہ اور آنتوں کی خرابی۔ نظام ہضم کی نادرستی اور جگر کے فعل کا صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حب مقوی معدہ ان امراض میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔ جگر اور آنتوں کی سرعت میں مستعدی پیدا کر کے دائمی قبض، اپھارا۔ پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہے اور طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو تقویت دے کر بھوک لگاتی ہے اور تبخیر معدہ کو دور کرتی ہے جنسی امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں چہرے کو صاف اور شگفتہ کرتی ہیں ـــ ۱۰۰ ٹکیاں قیمت ۶/ روپیہ۔

**سفوف مغلظ** جنسی امراض میں یہ سفوف ہمارے دواخانہ کی اہم اور مفید ترین دوا ہے۔ رقت سرعت انزال اور دھات کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے میں عجیب الاثر واقع ہوا ہے۔ جو لوگ اپنی بے اعتدالیوں کی وجہ سے بہت سی خرابیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے امید کا پیغام ہے۔ کم خرچ اور بالانشین کی مثل کا مصداق بھی ہے۔ ایک شیشی ۱۰ تولہ ۶/ روپے

**حب اکسیر نزلہ** یہ گولیاں عجیب اثر ہیں دائمی نزلہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ سر درد۔ تھکن گرانی اور بخار کے لئے بھی نہایت فائدہ مند اور مجرب ہیں۔ دائمی نزلہ کا شافی علاج ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولیاں ۶/ روپے

**کھانسی کی گولیاں** یہ گولیاں حیرت انگیز طور پر مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کھانسی کو کو مکمل آرام پہنچاتی ہیں۔ حتیٰ کہ دق کی کھانسی کے لئے بھی مجرب اور آزمودہ ہیں۔ سو گولی بارہ روپے۔

**احتلام کورس** انتہائی خطرناک اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی، اعصابی اور جسمانی طاقتوں کو ختم کر کے صحت و زندگی کو دیمک کی طرح کھوکھلا اور بیکار کر دیتا ہے۔ اس مرض میں مبتلا انسان معاشرہ میں کوئی قابل قدر خدمت سرانجام نہیں دے سکتا اور وہ اپنے آپ سے بیزار نظر آتا ہے اور اعصابی تھکن محسوس کرتا ہے۔ کام کاج سے جی چراتا ہے اس مہلک مرض کی بارہا آزمودہ دوا مکمل کورس آٹھ روپے

(باقی صفحہ پر)

## سرمہ اکسیر بصر

آنکھوں کی حفاظت و صفائی میں غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آنکھوں کی خرابی اور عینک کا سہارا کی صورت میں نکلتا ہے فضا میں گرد و غبار، دھواں مسلسل مطالعہ بینی اور تیز روشنی اور معدہ کی خرابی سے آنکھوں کے کئی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ سوجن۔ درد۔ ککرے۔ دھندلا دکھائی دینا۔ مسلسل کتب بینی اور ضعف بصارت کی وجہ سے سر درد پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی قدرتی چمک جاتی رہتی ہے۔ سرمہ اکسیر بصر سے آپ اپنی آنکھوں کی تکلیف دور کر سکتے ہیں۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ آنکھوں کو صاف شفاف بناتا ہے۔ اور آنکھوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے۔ دو شیشی سے کم ارسال نہیں کی جاتی

## برصی (برص یعنی پھلبہری کے لئے کامیاب دوا

یہ اس قدر مہلک مرض ہے کہ آدمی کے حسن و جمال کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔ جسم میں جا بجا سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔ جو ابتدا میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن علاج نہ کروانے کی صورت میں ان کا احاطہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ جسم کے ہر حصہ پر پھیل جاتے ہیں۔ اس مرض کے لئے ہمارے دواخانہ نے کامیاب دوا تیار کر لی ہے۔ برصی کو تین ماہ مسلسل استعمال کرنے سے انشاء اللہ مرض جاتا رہتا ہے اور سفید دانوں کا نشان تک مٹ جاتا ہے۔ جن لوگوں کی ابتدائی سٹیج ہو۔ انہیں جلد افاقہ ہو جاتا ہے تین ماہ کی دوا۔ قیمت ۱۵ روپے۔

## مصفّی خون

جسم میں فاسد مادوں کے جمع ہونے کی وجہ سے خون میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے کئی ایک امراض جلدی اور اندرونی پھوٹ پڑتے ہیں۔ پھوڑے پھنسیاں۔ چہرے پر بدنما داغ اور سیاہی۔ مہاسوں کا پیدا ہو جانا۔ کھجلی اور رطوبت کا بہنا۔ طبیعت کا مکدر اور بھاری ہو جانا۔ آنکھیں گدلی ہو جاتی ہیں اور چپکنے لگتی ہیں۔ خون کی خرابی کی وجہ سے کام کاج کو بھی جی نہیں چاہتا۔ ان سب کے لئے قدرتی اور شافی دوا حب مصفی خون ہے۔ جو تجربہ سے انتہائی کامیاب ثابت ہو چکی ہے۔ چہرہ پر نکھار پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو صاف رکھتی ہے اور صالح خون پیدا کرتی ہے۔ نیز مندرجہ بالا امراض کا قلع قمع کرتی ہے۔ قیمت ۵۰ گولیاں ۴ روپے۔

## حب وجع المفاصل

(جوڑوں کے درد کے لئے مفید دوا) یہ دوا جوڑوں کے درد اور نقرس کو سکون و آرام پہنچا کر مرض کے اصل سبب کو دور کر دیتی ہے اور صحت سے ہمکنار کرتی ہے۔ بعض امراض مثلاً دل۔ سوزاک اور آتشک وغیرہ کے بعد جو جوڑوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ نہایت آزمودہ اور مجرب دوا ہے۔ ایک مکمل کورس کی دو قسم کی دوا۔ قیمت ۱۲ روپے۔

## معیاری منجن

دانتوں کی خرابی کی وجہ سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ منجن دانتوں کی میل کچیل کو دور کرتا ہے اور قدرتی چمک پیدا کرتا ہے اور دانتوں کو دیگر امراض سے بچا کر قوت بخشتا ہے۔ دانتوں کی اکثر بیماریوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱/۵۰ روپیہ۔ دو شیشیوں سے کم نہیں ارسال کی جا سکے گی۔

## اکسیر اطفال

بچوں کے قے، دست اور ہاضمہ کی خرابی کے لئے بے نظیر سفوف ہے ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اگر بچوں کو مسلسل استعمال کرائی جائے تو سوکھے کا بہترین علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپے۔

## روغن بادام خالص

روغن بادام خالص ہمارے دواخانہ میں بالکل تازہ اور بغیر کسی ملاوٹ کے ملتا ہے۔ جسم کی خشکی کو دور کرتا ہے۔ دماغ کو تر و تازگی بخشتا ہے۔ آنکھوں کی خشکی کو دور کر کے ان کی حرکات و افعال کو درست کرتا ہے دائمی قبض کو دور کرتا ہے۔ بہترین ملین ہے۔ دماغ کی کمزوری کی صورت میں بیرونی طور پر کنپٹیوں پر مالش کرنے سے کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ اعصاب کو تسکین مٹ کر بے خوابی کو دور کرتا ہے اور گہری نیند لاتا ہے۔ دس تولہ قیمت ۱۰/۵۰ روپیہ۔ نصف سیر اکٹھا منگوانے پر خصوصی رعایت کی جائے گی۔

تمام یونانی مرکبات، مشروبات اور کشتہ جات خالص اور ارزاں

ملنے کا پتہ

معیاری دواخانہ و لیبارٹریز چوک رنگ محل۔ لاہور

## دیگر یونانی مرکبات جو خالص اور مکمل اجزاء پر مشتمل ہیں

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| جوارش جالینوس | ۱۰ تولہ | ۴/۵۰ | جوارش کمونی | ایک پاؤ | ۴/۰ |
| معجون فلاسفہ | ایک پاؤ | ۶/۵۰ | معجون عشبہ | " | ۵/۵۰ |
| اطریفل زمانی روغن بادام والی | | ۶/۰ | اطریفل کشنیز روغن بادام والی | " | ۶/۰ |
| اطریفل اسطوخودوس | ایک پاؤ | ۴/۵۰ | معجون مقوی باہ | ۱۰ تولہ | ۱۲/۰ |
| معجون شباب آور | ۱۰ تولہ | ۱۲/۰ | یونانی چورن | | ۱/۵۰ |
| خمیرہ گاؤزبان | ایک پاؤ | ۴/۰ | حب کبد نوشادری | ۱۰۰ ٹکیاں | ۲/۵۰ |
| معجون مقوی معدہ | ۱۰ تولہ | ۳/۰ | حب ازاراقی | ۱۰۰ گولیاں | ۵/۰ |
| کشتہ فولاد | ایک تولہ | ۸/۰ | | | |

## اکسیر پائیوریا (دانت اکھاڑنا کوئی علاج نہیں)

گوشت خورہ پائیوریا کے علاج کے سلسلے میں لوگ علاج دندان (اخراج دندان) کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یہ کوئی علاج نہیں۔ مرض کا جب تک سبب دور نہ کیا جائے مرض نہیں جاتا۔ ہمارا پائیوریا کورس جس میں ملنے اور کھانے والی دوا شامل ہے کے استعمال سے انشاء اللہ مرض جاتا رہتا ہے اور ہلتے دانت پھر سے مضبوط و محکم ہو جاتے ہیں۔ مکمل کورس دس روپے۔

## خمیرہ عنبری جواہر والا

معیاری لیبارٹریز کا خالص اجزاء پر مشتمل خمیرہ عنبری جواہر دار تیار ہو چکا ہے۔ سونے کے ورقوں کے بجائے سونے کا کشتہ ڈالا گیا ہے۔ بہترین مقوی دل و دماغ ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت ۱۲ روپے۔

## بہترین طبی مشورہ و علاج

دور دراز کے رہنے والے حضرات جو سفر کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے طبی بورڈ کو اپنے مفصل حالات مرض لکھ کر جوابی لفافہ کے ہمراہ ارسال کریں۔ بورڈ باہمی مشورہ سے مرض کا جائزہ لے کر آپ کو بہتر مشورہ دے گا اور علاج کے سلسلہ میں آپ کی راہنمائی کرے گا۔ نسخہ جات لکھنے میں ہمارے ہاں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیا جاتا۔

پتہ۔ مجلس تشخیص و تجویز معیاری دواخانہ نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

## اصحابہ رسول پر مودودی صاحب کے بے رحمانہ حملوں کا "عادلانہ دفاع"

حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری صاحب کی تازہ تصنیف جس کا مقدمہ خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے رقم فرمایا۔ قسم اول ۳ روپے قسم دوم ۲/۵۰ - مودودی مذہب - از قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ قیمت ۶۵ - ۰

مودودی دستور و عقائد کی حقیقت - از شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ۷۵ - ۰

مودودی سیاست کے کرشمے ..... قیمت ۲۵ - ۰

مودودی جماعت اور عورت کی صدارت از مولانا خالد محمود صاحب " ۳۶ - ۰

اسلامی جمہوریت کے تقاضے - از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد " ۱۰ - ۰

علماء کے کارنامے - از ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب " ۳۷ - ۰

تعارف جمعیۃ علماء اسلام پاکستان " " " " ۲۵ - ۰

علماء اور ان کے فرائض - از حکیم محمود احمد صاحب ظفر " ۷۵ - ۰

سفرنامہ دیار حبیب - از حکیم مختار احمد الحسینی " ۱ - ۰

عقائد علماء دیوبند " ۱ - ۶۲

مسلک دیوبند " ۱ - ۱۲

عروج و زوال کا قرآنی دستور - از مولانا ابوالکلام آزاد " ۳ - ۰

تقلید قرآن قیمت ۴/۰ ڈاڑھی کی شرعی حیثیت " ۷۵ - ۰

ہر قسم کی کتب ارزاں قیمتوں پر ہم سے طلب کریں

مکتبہ تعمیر حیات نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

Scanned with CamScanner

(ترجمہ)

# جلالۃ الملک فیصل بن عبدالعزیز سلطان نجد و حجاز کی خدمت میں

# ھدیۂ تشکّر

## (از جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ـــــ لاہور)

ہمارے معزز و محترم مہمان!

آپ نے باشندگانِ پاکستان پر عنایت فرمائی کہ ہزارہا ہزار مسرتیں ان کے ہر فرد کے دل میں داخل کر دیں۔ آپ کے قدوم کی مسرت پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے ہر توانا و ناتواں، ہر بوڑھے اور جوان اور بچے اور شہیدوں کے پسماندگان کے دلوں میں نیز جو بہادر جنگ میں شریک ہو کر اجڑ پا کر زندہ واپس آئے۔ ان کے دلوں میں بھی آپ کی تشریف آوری سے مسرت و فرحت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یہ زندہ واپس آنے والے بہادر وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس وقت نکلے۔ جب احزاب کفار ہر طرف سے ہم پر حملہ آور ہوئے۔ اور ان بہادروں نے باطل کا دماغ پاش پاش اور اہل باطل کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ کفر و شرک کے ان لیڈروں کو جو غرور و تکبر میں غرق تھے ایسا دہشت زدہ کر دیا کہ وہ بھاگے بھاگے اقوام متحدہ کے دروازہ پر پہنچے۔ تاکہ وہ ان کو بہادرانِ اسلام کی تلواروں سے نجات دلائے۔

ان واقعات کے پیش ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد آپ کا یہاں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے دل میں ایک جذبہ تھا۔ اس نے آپ کو بے چین اور اس پر آمادہ کر دیا کہ اپنے ان بھائیوں کی خبر گیری کریں۔ جن پر بڑی مشکل آن پڑی تھی۔ اس لئے آپ کے اس احسان کا شکریہ پاکستانی قوم کی واحد مذہبی اور سیاسی جماعت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ساری قوم کی طرف سے ادا کرنا اپنا فرض سمجھا۔ اور یہ بھی مناسب معلوم ہوا کہ جناب والا کی خیر خواہی اور مملکت سعودیہ کی خیر خواہی کی نیت سے چند ایسی باتوں کو بھی جناب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے جو جمعیۃ علماء اسلام اور ہماری ملت کی نگاہ میں اہم ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ عالم اسلام کو ایک دوسرے کے قریب لانا اور امت مسلمہ کا شیرازہ اکٹھا کرنا ایک مقصد عظیم ہے۔ جس کے لئے جلالۃ الملک نے محض اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور امت مسلمہ کی خیر خواہی کے لئے کمر ہمت باندھ لی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے جیسے کہ پہلے بھی کتنے مواقع میں اس نے اپنی مدد سے نوازا ہے۔ لیکن پہلی ضرورت یہ ہے کہ پہلے مسلمانوں کی اصلاح کی جائے کہ وہ سنت کو تھامے رہیں اور اس الحاد سے بچیں۔ جو وبا کی طرح عام ہو رہا ہے اسلام کے مدعیوں نے مغربی علوم سیکھے۔ انبیاء علیہم السلام کے علوم سے ناواقف رہ گئے اور اپنے کو روشن خیال کہنے لگے۔ وہ ایسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگ انہیں روشن خیال سمجھیں۔ یہ ایک عام مصیبت ہے۔ خاص کر امراء طبقہ اس میں مبتلا ہے۔ اور اب وہ خدا اور رسول کے کلام و احکام کو حیلوں سے بدل کر اپنی خواہش کو دین بنا رہے ہیں۔ خدائی تصریحات کو نظر انداز کرتے ہوئے بھی وہ تعزیر و سزا سے محفوظ ہیں۔

دین آسمان سے اترا تھا۔ وہ زمین والوں کی رایوں کو دین بنا کر زمین ہی میں دھنستے چلے گئے۔ اہل یورپ کے پاس تو کوئی قانون نہ تھا۔ وہ قانون سازی کے لئے مجبور تھے۔ مگر اسلام تو کامل و مکمل دین تھا۔ اسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اہلسنت والجماعت عمل کرتے آئے اور اپنے داخلی و خارجی مسائل میں اسی دینی پروگرام کی وجہ سے کامیاب رہے۔

مگر یہ متنورین و محرفین اس دین سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ اسی کے درپے رہتے ہیں کہ نئی شریعت بنائیں اور نئے قوانین وضع کریں۔ اس طرح یہ لوگ نئے نئے دین گھڑ رہے ہیں۔ لیکن عوام کے ڈر سے اسلام کا نام چھوڑ نہیں سکتے۔

(ہم جلالۃ الملک کو مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کی مملکت اس الحاد سے محفوظ ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء)

دوسری بات یہ ہے کہ حجاز مقدس وغیرہ میں بیروت کے راستے جو لٹریچر آتا ہے۔ وہ انتہائی گندہ اور فحش ہوتا ہے اور وہ اسی سازش کے تحت داخل کیا جاتا ہے کہ اس سے مفاسد پھیلیں۔ جلالۃ الملک سے درخواست ہے کہ وہ اس کا سدباب فرمائیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ استعماری شیطان مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے نئے نئے وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ یہ کبھی وطنیت کے نام سے کبھی رنگ کے نام سے اور کبھی نسل کے نام سے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کر کے ان پر مسلط ہونا چاہتا ہے۔ تو ہر بہی خواہ مصلح کے لئے ضروری ہے کہ ان کو خواب غفلت سے بیدار کر کے کلمہ اسلام پر اس طرح جمع کرے کہ کالے، گورے، شرقی غربی اور عربی عجمی سب بھائی بھائی ہو جائیں۔ اور یہ بات صرف ایمانی قرابت سے پیدا ہو سکتی ہے۔ انما المومنون اخوۃ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اس جلیل القدر کام میں اولیت کا درجہ وحدت عربیہ کو دیا جائے۔ سب سے پہلے عرب ممالک کو ایک دوسرے سے ایسا قریب کر دیا جائے کہ سب ایک ہی بات کہنے لگ جائیں۔ اور دوسرے لئے وہی چاہیں جو اپنے لئے چاہتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس طرح ہونے کے بعد باطل قوتوں کو حق کی قوت ماننی پڑے گی۔ اور پھر تمام عالم اسلام کا اتحاد آسان تر ہو جائے گا۔ یہ کام پہلے بھی ملت عربیہ نے سرانجام دیا تھا۔ اب بھی ان امکنہ مقدسہ کا اتحاد عالم اسلام کے ارتقاء و اتحاد کا یقینی ذریعہ بن سکے گا۔

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ جلالۃ الملک نے جو دورے شروع کئے ہیں۔ یہ قابل تعریف ہیں۔ اس سے باہمی روابط میں اضافہ ہوگا اور ممالک اسلامی اور مرکز اسلام میں رابطہ بڑھتا جائے گا اور احکام شریعت کی تبلیغ بھی ہو سکے گی۔

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے۔ امر دین الحاد کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہے مگر پھر بھی وہ لوگ اسلام کا نام چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف دنیوی وجاہتوں سے مرعوب ہیں ان سے قبول حق کی امید زیادہ ہے۔ بہرحال جلالۃ الملک کے ورود سے ہو سکتا ہے۔ کہ ان کمزوروں کو فائدہ پہنچے۔ ان اسناد میں جناب کا یہ بھی مطمح نظر ہونا چاہیئے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ جلالۃ الملک رابطہ اسلامیہ کے اجلاس کے لئے پاکستان سے مودودی کو دعوت دیتے ہیں۔ شاید یہ اس خیال سے ہو کہ یہ حضرت پاکستان کے چوٹی کے عالم یا بزرگ ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ یہاں جمہور اہل اسلام حنفی مسلک کے پابند ہیں اور بعض غیر مقلد اہلحدیث ہیں۔ مودودی صاحب ان دونوں میں نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے سب خلاف ہیں۔ ایک تو یہ حضرت قرآن پاک میں اپنی رائے سے دخل دیتے رہتے ہیں۔ دوسرے اپنی رائے سے ایسی حدیثوں کو رد کر دیتے ہیں۔ جن کی صحت و ثبوت کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ وغیرہ تسلیم کرتے ہوں۔

جناب والا!

اس سے ہماری مراد صرف اطلاع اور خیر خواہی ہے۔ ورنہ آپ کا اختیار ہے جو چاہیں کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان جو حضرت حافظ الحدیث حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں اجلہ علماء پاکستان کی جماعت ہے۔ سعودی حکومت کا اس بارہ میں شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے حاجیوں کو آرام پہنچانے، مسجد حرام اور مسجد نبوی کی شایان شان توسیع کرنے، نقل و حرکت کو آسان بنانے۔ دول عربیہ میں اتحاد اور وحدت اسلامیہ کے لئے جدوجہد کی ہے اور نیک کاموں خاص کر جہاد میں تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

---

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

PHONE No. 67719 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. No. 7152

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহাব LAHORE

# من هو المودودي؟

عامة اهل باكستان والجمهور يتبعون الامام اباحنيفة النعمان ومنهم من يخالف التقليد ويتسمون باهل الحديث وهم الان الوف ايضا والمودودي لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء ودابه ان يفسر القران برائه وان يرد الاحاديث الصحيحة الثابتة التي صححها ائمة الحديث كالبخاري ومسلم برائه فاجمع علماء باكستان على انه ضال مضل في ما نفوه به في المسائل العلمية والاحكام الشرعية وانه ليس من فرسان هذا المضمار وليس له مقام في الادارات العلمية الباكستانية وخالفه علماء الشرع وفقهاء السنة وفي اقاويله المخصوصة لا يوافق احدا من السلف المشهود لها بالخير

نذكر هنا انموذجا من اقاويله

١- قال في تفسيره تفهيم القران تحت قوله تعالى الا قوم يونس لما امنوا كشفنا عنهم عذاب الخزي الاية

ما ترجمة بالعربية هذا

"كشف العذاب كان لعدم اتمام الحجة عليهم لان يونس قصر تقصيرات في تبليغ رسالات الرب وكان قاصرا في اداء الفرض" (نعوذ بالله)

٢- وذكر في تفسيره المذكور تحت قوله تعالى فلما رأى كوكبا قال هذا ربي (الاية) ما معناه فان قيل هل صار ابراهيم عليه السلام مشركا بهذا القول قلت ان هذه المنازل الشركية لا بد منها لطالب الحق قبل الوصول الى التوحيد ولا عبرة لها والعبرة للخواتيم — قوله هذا مخالف لما عليه ائمة الحديث والتفسير والفقه والعقائد من ان الانبياء عليهم السلام معصومون من الكبائر بعد الوحي وقبله

٣- قال في جريدته ترجمان القران شهر ربيع الثاني ١٣٧٦ هجري صفحه ١٣/١٤ ما معناه "يحل للامير ان يبدل الاحكام الشرعية بحكمة ومصلحة دينية" وتشبث بان النبي صلى الله عليه وسلم بدل الحكم الشرعي العام وهو ان اكرمكم عند الله اتقاكم بقوله الائمة من قريش وفتح به ابواب الفتن

٤- قال في تفسيره المذكور تحت قوله تعالى بل رفعه الله اليه ان القران ساكت عن رفع عيسى الى السماء حيا

٥- قال المودودي في كتابه تفهيمات المجلد الثاني صفحه ٢٨١ ما معناه في العربية — ان اقامة الحد الشرعي على الزاني ظلم اذا اشتد اختلاط النساء بالرجال في الطرق والمجامع والمدارس وغيرها وهان امر الزنا وكذا حد السرقة (نعوذ بالله)

٦- يجوز عند المودودي للمرأة ان تلي المسلمين وان تؤمر اعلن به غير مرة وهو يخالف القران والحديث والاجماع كما لا يخفى

# مودودی صاحب کون ہیں؟

پاکستان کے عام مسلمان اور جمہور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں اور بعض لوگ غیر مقلد بھی ہیں جو اہلحدیث کہلاتے ہیں یہ بھی لاکھوں ہیں۔ مودودی صاحب نہ ان میں ہیں نہ ان میں۔ ان کا رویہ یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں۔ اور ایسی صحیح و ثابت حدیثوں کو اپنی رائے سے رد کر دیتے ہیں۔ جن کو امام بخاری اور مسلم جیسے حضرات نے صحیح مان لیا ہے اسی لئے پاکستانی علماء کا اتفاق ہے کہ یہ مودودی خود بھی گمراہ ہے اور اوروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ یہ علمی مسائل اور شرعی احکام کے میدان کا سوار ہی نہیں ہے اور نہ پاکستان کے علمی اداروں میں اس کا کوئی مقام ہے۔ علماء شریعت نے اس کو خطاکار ٹھیرایا ہے۔ یہ اپنی مخصوص باتوں میں اسلاف سے مخالف ہے۔ یہاں اس کے اقوال کا ذرا سا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

١- اس نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں قرآن کی آیت الا قوم یونس لما امنوا کے تحت لکھا ہے کہ قوم یونس سے عذاب اس لئے ٹل گیا کہ ان پر اتمام حجت نہیں ہوا تھا۔ یونس علیہ السلام سے اللہ کی رسالت کی تبلیغ کے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہو گئی تھیں (نعوذ باللہ)

٢- اسی تفسیر میں فلما رأی کوکبا قال هذا ربی کے تحت لکھا ہے کہ کیا ابراہیم علیہ السلام اس کہنے سے مشرک ہو گئے تھے؟ میں کہتا ہوں۔ اس طرح کی (شرکیہ) منزلوں سے ہر جویائے حق کو گذرنا پڑتا ہے۔ مگر اعتبار آخری منزل کا ہوتا ہے۔ مودودی انبیاء علیہم السلام کا مشرک ہونا نبوت سے پہلے جائز قرار دیتا ہے۔ حالانکہ یہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے (یہ قرآن نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے)

٣- اس نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن کی اشاعت ربیع الثانی ١٣٧٦ھ کے صفحہ ٢٣/٢٤ میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امیر کے لئے شریعت کے احکام دینی حکمت عملی کی خاطر تبدیل کرنے کی اجازت ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی خلافت کے لئے کہہ کر اسلام کے عام اصول مساوات کے خلاف کیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

٤- اپنی تفسیر تفہیم القرآن آیت بل رفعه الله اليه کے تحت لکھا ہے کہ قرآن نے اس بارہ میں تصریح نہیں کی کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

٥- اس نے اپنی کتاب تفہیمات حصہ دوم کے صفحہ ٢٨١ پر لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور میل ملاپ زیادہ ہو جائے اور زنا کوئی بڑا عیب نہ سمجھا جائے تو ان حالات میں زنا کی شرعی سزا دینا ظلم ہے۔ اسی طرح چور کی شرعی سزا بھی (کیا قرآنی سزاؤں کو ظلم کہنے کی جرأت کوئی مسلمان کر سکتا ہے)

٦- مودودی صاحب عورت کا صدر مملکت ہونا جائز قرار دیتے ہیں جو صریحاً قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے اور یہ خود بھی پہلے لکھ چکا ہے۔

جلد ٩ - جمعہ ٢٩ اپریل ١٩٦٦ء مطابق ٧ محرم الحرام ١٣٨٦ھ قیمت بارہ پیسے نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ١٥

ان الدین عند اللہ الاسلام

لاہور

# ...جانِ اسلام

...ان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

# نائیجیریا میں فوجی انقلاب کا حقیقی پس منظر

نائیجیریا جس کی آبادی پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ افراد پر مشتمل اور رقبہ ۳۷۳۲۵۰ مربع میل ہے، چند ماہ قبل امن و سلامتی کا گہوارہ تھا۔ اب وہاں سے خاصی تشویش ناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ چند ماہ سے نائیجیریا میں فوجی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں وفاقی حکومت کے وزیر اعظم اور نائیجیریا کی تحریک آزادی کے سب سے بڑے راہ نما الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا کو شہید کر دیا گیا اور حکومت پر فوجی سپہ سالار آئرونسی نے قبضہ کر لیا۔

اس انقلاب کے حقیقی اسباب اور صحیح پس منظر کو جب تک ذہن نشین نہ کر لیا جائے اس وقت تک نائیجیریا کی بدامنی، بے چینی اور اضطراب کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ مجموعی حیثیت سے نائیجیریا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور ان کی ..... بیشتر آبادی شمالی نائیجیریا میں ہے۔ جنوبی نائیجیریا میں مسلمانوں کی تعداد کم اور عیسائی اور بت پرست قبائل کی تعداد زیادہ ہے۔ ان علاقوں میں عیسائی مشنریاں نہ صرف بہت مضبوط اور طاقت ور ہیں بلکہ ان کی سرگرمیاں بہت تیز اور کافی دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جس کے نتیجے میں عیسائیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور بت پرست قبائل ان کی تبلیغی سرگرمیوں اور دنیوی لالچ سے متاثر ہو کر عیسائیت قبول کر رہے ہیں۔ عیسائی مشنریوں نے دوسرے ملکوں کی طرح یہاں بھی وسیع پیمانے پر ہسپتالوں سکولوں اور فنی تربیت کے اداروں کا جال بچھا رکھا ہے اور اس طرح باور یہ کروایا جاتا ہے کہ عیسائیت قبول کرنے کے معنی ترقی، خوش حالی اور اقتدار و سربراہی ہیں۔

ان کے مقابلہ میں مسلم آبادی ان وسائل سے نہ صرف محروم ہے بلکہ پس ماندگی اور فنی و علمی سہولتوں کے حد درجہ فقدان کا شکار ہے۔ معاشی و اقتصادی بدحالی اور رسوم و رواج نے ان کی کمر توڑ دی ہے اور مختلف علوم و فنون میں ماہر حضرات کہیں شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔ اور ان میں بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات تو بالکل ہی مفقود ہیں۔

نائیجیریا کے مسلمانوں کی ساری متاع اور سہارا یہی دو شخصیتیں الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا اور حاجی احمد دبیلو تھیں اور اسی بنا پر وہ عناصر جو نائیجیریا کو ایک ابھرتی ہوئی عظیم مسلم افریقی مملکت کی حیثیت سے اپنی سرگرمیوں کے لئے شدید خطرہ اور اپنے توسیعی عزائم کی راہ میں روڑا تصور کرتے رہے تھے۔ ان دونوں مسلم لیڈروں کے خلاف سازشوں اور خفیہ ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔

آزادی کے بعد ہی جنوبی اور شمالی نائیجیریا کا ایک وفاق بن گیا تھا۔ لیکن دشمنان اسلام کو یہ چیز ایک نظر نہ بھاتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے نائیجیریا کے انگریزی تسلط سے آزاد ہونے کے بعد سے اب تک کئی بار یہ کوششیں کیں کہ تو نائیجیریا کو دو حصوں میں منقسم کر کے دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر دیا جائے اور یا مسلم قیادت کو کسی طرح ہٹا کر ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ شمالی نائیجیریا بھی جنوبی نائیجیریا کی عیسائی اور بت پرست آبادی کے زیر نگین آ جائے۔

الحاج ابوبکر شہید نائیجیریا کے سب سے بڑے اور با اثر قبیلے کے سردار ہونے نیز اپنے فہم و تدبر اور اعتدال پسندی کے باعث پورے نائیجیریا میں احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اور اس اعتبار سے واحد شخصیت تھے جو نائیجیریا کے اتحاد اور یک جہتی کا نشان اور امانت تھے دوسری طرف نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج احمد دبیلو نہ صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ تدبر اور انتظامی صلاحیتوں میں منفرد تھے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ نہایت مخلص اور دردمند مسلمان تھے اور نائیجیریا کی مسلم آبادی ہی نہیں پورے عالم اسلام کی ترقی، اتحاد اور اسلامی نظام اتحاد کے داعی تھے۔ انہوں نے نہایت مختصر سی مدت میں نائیجیریا کے مسلمانوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور اگر انہیں موت کچھ اور مہلت دیتی تو شاید وہ نائیجیریا کو پورے افریقہ میں اسلامی تہذیب و ترقی اور اشاعت اسلام کی سرگرمیوں کا مرکز بنا دیتے۔

عیسائی مشنریوں نے نائیجیریا کی ان دو عظیم شخصیتوں کو راستہ سے ہٹانے کے لئے فوج کا سہارا لیا کیونکہ نائیجیریا کی فوج بیشتر عیسائیوں اور بت پرست قبائل پر مشتمل ہے۔ جس کی انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں تشکیل کی تھی۔ اور اس امر کا پورا پورا اہتمام کیا تھا کہ مسلمان اس میں شامل نہ ہونے پائیں چنانچہ عیسائی جنرل آئرونسی کی قیادت میں چند ماہ قبل انقلاب برپا ہوا اور اس سلسلے میں پہلا قدم الحاج ابوبکر تفاوا اور الحاج احمد دبیلو کے وحشیانہ قتل کی صورت میں اٹھایا گیا ان شخصیتوں سے محرومی نے مسلمانوں کو بالکل بے سہارا کر دیا اور نائیجیریا میں بھاری اکثریت کے باوجود وہ اس انقلاب کے خلاف کوئی مؤثر رد عمل ظاہر نہ کر سکے۔ اگرچہ لاوا اندر ہی اندر پکتا رہا جنرل آئرونسی نے ایک عرصہ تک جبر و تشدد کے بعد یہ اندازہ کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ نائیجیریا کی وفاقی حکومت کو ختم کر کے وحدانی حکومت قائم کر دی جائے اور شمالی نائیجیریا کے مسلمانوں کو مکمل طور پر غلام بنا کر انہیں آئندہ آزادی کا تصور کرنے کے قابل بھی نہ چھوڑا جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وحدانی حکومت کے فیصلے نے شمالی نائیجیریا کے صبر و برداشت کے بندھن توڑ دیئے ہیں۔ اور جو لاوا فوجی انقلاب کے بعد سے اندر ہی اندر پک رہا تھا اب باہر پھوٹ نکلا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ آیا شمالی نائیجیریا کے مسلمان کوئی متبادل قیادت پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں کیونکہ اسی پر ان کے مستقبل کے بننے یا بگڑنے کا انحصار ہے

اخبارات کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ جنرل آئرونسی کی حکومت نے عیسائیوں کو بہت مراعات دے رکھی ہیں جن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر وہ شمالی نائیجیریا کی [illegible]

[illegible] ہیں۔ اور مسلمانوں میں خوف و ہراس [illegible] کی جا رہی ہے [illegible] تک فوج اور مسلح پولیس کی حفاظت میں [illegible] ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں [illegible] جمعہ کو مسلمانوں نے فوج اور پولیس کی [illegible] کی نگرانی میں مرکزی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کی [illegible] یہ اطلاعات ملی تھیں کہ عیسائی مسلمانوں پر [illegible] حملہ کریں گے۔ نماز کے وقت فوج اور پولیس کے [illegible] رائفلوں پر سنگینیں چڑھائے پہرہ دیتے رہے۔ انہوں نے جامع مسجد کو جانے والے تمام راستے اور سڑکیں [illegible] اور ریڈیو والی فوجی گاڑیاں مسجد کے باہر کھڑی رہیں [illegible] کے دوران کوئی حادثہ نہیں ہوا۔

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ان فسادات میں [illegible] افراد ہلاک اور ۱۵۶ زخمی ہوئے ہیں جب کہ ۳۰۰ افراد [illegible] میں ٹھونس دیا گیا ہے۔

جنرل آئرونسی نے وحدانی حکومت کا اعلان کر دیا ہے اور ساتھ ہی حکم دے دیا ہے کہ آئندہ کسی سرکاری [illegible] میں قبیلے یا علاقے کا ذکر نہ کیا جائے۔ ملک کی سیاسی جماعتیں اور سرکاری انجمنیں خلاف قانون قرار دے دی گئی ہیں۔ اور آئندہ کے لئے کسی نوع کی جماعت بنانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بعض مسلمان راہ نماؤں نے یہ الزام لگایا ہے کہ عیسائی سربراہ جنرل آئرونسی نے ایک سازش کے تحت شمالی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ سر احمد دبیلو اور وفاقی وزیر اعظم الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا کو قتل کر دیا اور دھوکہ سے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ ان مسلمان راہ نماؤں نے یہ بھی کہا ہے کہ فوج مسلمانوں کی نمائندہ نہیں ہے اور اس کی اکثریت عیسائیوں پر مشتمل ہے اور وہ مسلمانوں کو کچل دینا چاہتی ہے۔ مبصرین کی رائے میں نائیجیریا میں فسادات کو روکا نہیں جا سکے گا اور فوج شمالی نائیجیریا کے بہادر مسلمان قبائل پر قابو نہیں پا سکے گی۔

اخبارات کی حالیہ اطلاعات کے مطابق مسلمان راہ نماؤں کی رائے بالکل صحیح ثابت ہوئی اور نائیجیریا کی فوجی حکومت نے مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور وحدانی حکومت قائم کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا ہے اور نظام حکومت کے بارہ میں استصواب کرانے کا اعلان کیا ہے۔ لاگوس میں اعلیٰ فوجی کونسل کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے کہ ملک کے نئے نظام حکومت کے بارے میں قطعی فیصلہ عوام کی مرضی سے کیا جائے گا۔ یہ سب کچھ مسلمانوں کے شدید مظاہروں اور شمالی نائیجیریا میں بغاوت کے نتیجہ میں ہوا ہے کیونکہ جب سے آئرونسی حکومت نے نائیجیریا پر قبضہ اور وحدانی حکومت بنانے کا اعلان کیا ہے شمالی نائیجیریا میں مسلمانوں میں اسی وقت سے بے چینی پھیلی ہوئی ہے اس سلسلہ میں فوج سے کافی جھڑپیں ہوئی ہیں دو روز قبل کدونہ اور کانو جیسے شہروں میں صورت حال قابو سے باہر ہو گئی تھی اور صورتحال پر قابو پانے کے لئے لاگوس سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوج اور پولیس [illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۷ر جون ۱۹۶۶ء

# روس، امریکہ، چین، مشرقی پاکستان اور حکومت پاکستان

تو ساری دنیا تنور بنی ہوئی ہے مگر فتنوں نے جس طرح پاکستان کا رخ کر رکھا ہے ال کسی بھی دوسرے ملک میں کم ملے گی۔ عام باور کیا جا رہا ہے کہ مختلف انقلابات و میں امریکہ یا اس کے حواریوں کا ہاتھ ہوتا ہیں امریکہ سے کیا گلہ ہے وہ کیوں ناصر کی نہ کرے جس نے مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے اقتدار کا جنازہ نکال دیا ہے۔ وہ کیوں میں انقلاب کرا کر عیسائی کمانڈر کو مسلم اکثریت نہ کرے جبکہ نائجیریا کے مسلم رہنما عالم اسلام اور افریقی اتحاد کے حامی ہونے کی وجہ سے ریرستی کے لئے چیلنج تھے۔ وہ کیوں پاکستان نہ پالیسی نہ بنانے جبکہ پاکستان اس کے دشمن روابط قائم کئے ہوئے ہے۔ ہمیں گلہ اپنی سے ہے اور امریکہ کے خفیہ پھٹوؤں سے اس سلسلہ میں بعض حامیان پاکستان کے بغض و عناد سے جو وہ پرانے سیاسی مخالفوں ن دل میں لئے بیٹھے ہیں۔

ں وقت پاکستان خطرات میں گھرا ہوا ہے، روس ا ظالم و مظلوم جارح اور دافع کو ایک نگاہ لینے کی وجہ سے سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس کا ان سے..... اس وقت سے گٹھ جوڑ ہے پاکستان کی خرنگی پرست حکومت امریکہ و کی ناز برداری کو سعادت سمجھے ہوئے تھی۔ نجات دہندہ اور سرپرست قرار دیکر وہ آرام سوری تھی۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ روسی سربراہ ر کابل کا دورہ کرتے اور مسئلہ کشمیر میں ہندوستان ی تشجیع (ویٹو) استعمال کرتے۔

ہ لوگوں نے جو تحریک پاکستان کے حق میں نہ تھے کستان بن جانے کے بعد اس کی خیر خواہی اس د استحکام اور اس میں اسلامی نظام کو صرف ے مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ ہندی مسلمانوں کی و آبرو کے لئے بھی ضروری سمجھتے تھے ہم لوگوں ہار متنبہ کیا اور قرآن پاک پر ایمان رکھتے ہوئے ہود و نصاریٰ، امریکہ و برطانیہ کی دوستی پر

اسی لسٹ میں تھے جس میں فرنگی ہمیں درج کر گیا تھا۔ بعض صحیح پاکستانی دوستوں نے بھی ہماری آواز کی مخالفت کی۔ بہرحال روس کی وہ حیثیت ہے اور امریکہ ہم سے بالکل روٹھ گیا ہے۔ شاید منانے کی کوشش بھی بار آور نہیں ہو سکی۔

تیسری طرف چین ہے۔ اس سے ہماری دوستی ہو گئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں آرڈیننس فیکٹریوں (اسلحہ ساز کارخانے) بنانے اور تربیت دینے میں ہماری مدد کرے گا۔ ساتھ ہی امریکن بارڈیش و زلف دراز کا ورود مسعود بھی شروع ہو گیا ہے اور وہ بھی بغیر ویزا کے۔ کہتے ہیں کہ یہ جاسوس ہیں۔ اور انہی پر کیا موقوف ہے ملک میں تمام عیسائی مشنریاں جاسوسی کا کام کرتی ہیں۔ اور ہم تو ظفر اللہ قادیانی سے لے کر ادنیٰ مرزائی تک کو اسی زمرہ میں شمار کرتے ہیں۔ ان کے بارہ میں عجیب غریب اطلاعات ملتی ہیں اور یہ ایک نرالا جال ہے جو فرنگی بچھا گیا ہے۔

اور بہت سے لوگ مودودیوں پر بھی امریکی ایجنٹ ہونے کا شبہ کرتے ہیں۔ حال میں سعودی حکومت اور مودودی پارٹی میں ان کی تصانیف شائع کرنے کا حق حاصل کرنے کے لئے معاہدہ ہوا ہے۔ خدا جانے معاوضہ کتنے کروڑ روپے میں طے ہوا ہے۔ اس کی حقیقت ابھی راز سربستہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی امریکی ایماء سے ہوا ہے۔ بہرحال اب ہمارے سامنے سب سے نازک تر مسئلہ مشرقی پاکستان کا ہے جہاں علیحدگی کا جذبہ کارفرما یا ابھارا جا رہا ہے۔ ممکن ہے ان مساعدات میں امریکہ کا دخل بھی ہو جیسے کہ گمان کیا جا رہا ہے۔ اور اگر یہ صحیح ہو تو ہو سکتا ہے کہ چین کے ذریعہ آرڈیننس فیکٹریوں کے قیام سے پہلے ہی امریکہ ہمارے لئے مشکلات پیدا کرنا چاہتا ہو۔

دوسری طرف اپوزیشن پارٹی ہے جس کا ہوائی عنصر مودودی پارٹی ہے۔ یہ وہاں جا کر ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں اتحاد کی تقریر کر آتے ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ کارکنوں کے کانوں میں کیا ڈال آتے ہیں۔

کا ایک فرد بلکہ ذمہ دار سیکرٹری مولوی فرید احمد وکیل صاحب مغربی پاکستان میں پریس کانفرنس میں کہتے ہیں کہ علیحدگی کا جذبہ خطرناک ہے اور نجی محفلوں میں بھی اب اس کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ جس پر بجا طور پر محترم مدیر "نوائے وقت" شاکی ہیں کہ یہ کافی نہیں ہے کہ آپ خطرہ کی نشان دہی کریں بلکہ حتی المقدور اس سیلاب کے منبع کو بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محترم مدیر نوائے وقت کی بروقت تنبیہ صحیح ہے مگر اس کا اثر انہی لوگوں پر ہو سکتا ہے جو اقتدار کی خاطر نہ لڑیں بلکہ ملک کی سالمیت و حفاظت ان کا مقصد اوّلین ہو۔

"نوائے وقت" نے اپنے ایک اداریے میں بڑی دلسوزی سے انفرادیت کے رجحانات کو روکنے اور ملک کی صحیح وفاداری کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس نے یہ کھری بات بھی کہہ دی ہے کہ ارباب اقتدار کو سیدھی راہ بتانا اچھا کام ہے۔ مگر جو لوگ سیدھی راہ کے قائل ہیں ان کا برہم ہو کر منحرف ہونا صحیح نہیں ہے۔ ہمیں ان سے مکمل اتفاق ہے۔ وہ ہمارے بارہ میں جو بھی خیال رکھیں۔ ہم ان کے اس جذبے کی بہرحال قدر کرتے ہیں مگر جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ اسلامی محاذ کے شرکاء اتنی ہی دلسوزی سے عرض کرتے ہیں کہ پاکستان کی نجات و سالمیت کے لئے جہاں عوامی رائے کے احترام اور بالغ رائے دہی سے انتخابات ضروری ہیں وہاں دو دیگر امور ہیں جو اس سے زیادہ ضروری ہیں۔ ایک مسئلہ ہے کہ بغیر قطع و برید اور بغیر تنقیص صحابہ و اسلاف کے اسلامی نظام اور اسلامی احکام کا نفاذ ہو۔ ہم نے پاکستان اسلام کے نام سے حاصل کیا ہے اور پچھلی جنگ میں اسلام ہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سربلند کیا ہے اور اس کا قطعی وعدۂ نصرت بھی اسلامی پابندی سے مشروط ہے۔ پھر ہم اس کے دیئے ہوئے اس خطہ میں خرمستیاں اور اپنے دماغ سے اسلامی آئین کا مقابلہ کر کے کیوں اس کے عذاب کو دعوت دیں۔ کیا ایسی ناشکر گذار قوم کامیاب ہو سکتی ہے۔ ہم اس سلسلہ میں جتنی سعی کریں گے اللہ تعالیٰ ہماری زیادہ مدد فرمائیں گے۔ سنۃ اللہ یہی ہے ذالک بان اللہ لم یک مغیراً نعمۃ انعمھا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کسی قوم کو دے کر واپس نہیں لیتے جب تک خود وہ قوم ناشکر گذاری کر کے بدل نہ جائے۔

دوسرا مسئلہ پاکستانی مسلمانوں کی یک جہتی کا ہے۔ اگر کل ہمارے درمیان اختلافات تھے تو کوں سا فرق ہے کہ ہم ان کو ختم کرنے کی بجائے تازہ کرتے رہیں صحیح اور دردمند پاکستانی مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے مخالفوں کو گلے لگا کر کہیں کہ آؤ اب تو وجہ اختلاف کوئی بھی باقی نہیں اب تم آگے ہم پیچھے۔ آؤ

# معارف القرآن

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (الایہ)

قرآن پاک کی پہلی صورت جو نازل ہوئی وہ سورۂ علق ہے ابتدائی چند آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تشریف فرما اور عبادت رب العزت میں مشغول تھے۔ نبوت سے پہلے کچھ عرصہ سے آپ کی طبیعت مبارک خلوت پسند ہو گئی تھی کچھ ستو وغیرہ لے کر گھر سے دور پہاڑ میں ایک غار تھا جسے غار حرا کہتے تھے۔ وہاں تشریف لے جا کر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے۔ ان چھ مہینوں میں آپ جو خواب رات کو دیکھتے ہو بہو صبح ویسا ہی ہوتا۔ حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ مبشرات (سچی خوابیں) نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے بعض حضرات نے اس کی یہ توجیہ بھی کی ہے کہ نبوت تیئس سال رہی اور چھ ماہ اسکا چھیالیسواں حصہ ہے۔ بہر حال ظاہر طور پر خلعت نبوت عطا کئے جانے سے پہلے آپ کا روحانی تعلق عالم بالا سے پوری طرح قائم فرما دیا گیا تھا۔ ادھر خواب میں مکاشفات و مکالمات کا سلسلہ جاری ہے ادھر جاگتے میں مکہ کے بعض پتھر آپ کو ظہور نبوت سے پہلے السلام علیک یا نبی اللہ کہہ کر مانوس کرتے رہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ارشاد فرمایا کہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو مجھے (مکہ میں) سلام کہا کرتا تھا۔ بہر حال آپ غار حرا میں حسب معمول معروف عبادت تھے کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اسوقت وہ اپنی اصلی شکل میں تھے۔ یا یوں سمجھیں کہ ان کے وجود سے افق بھرا ہوا دکھتا تھا۔ انہوں نے آپ سے فرمایا اِقْرَاْ (پڑھیں) آپ نے جواب میں فرمایا مَا اَنَا بِقَارِئٍ (کہ میں تو پڑھا لکھا نہیں ہوں) تین مرتبہ اسی طرح ہوا آخری دفعہ انہوں نے آپ کو چھاتی سے لگایا پھر آپ نے فرفر پڑھنا شروع کیا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ

آپ یہ آیتیں لے کر دولت خانہ تشریف لائے مگر آپ پر وحی کے بوجھ کا اثر تھا آپ نے ارشاد فرمایا زَمِّلُوْنِیْ ، زَمِّلُوْنِیْ

مجھ پر کپڑا ڈالو آپ نے یہ بھی فرمایا اِنِّیْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ (مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے) آپ سرور کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس کیفیت پر تعجب نہ کریں یہ کوئی معمولی بوجھ نہ تھا۔ وحی کا پہلی بار نزول معمولی بوجھ نہ تھا اسکا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ جاڑے میں جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی تو کپڑے پسینہ میں شرابور ہو جاتے تھے ایک مرتبہ آپ کا سر مبارک صحابی کی ران پر تھا کہ وحی نازل ہوئی وہ فرماتے ہیں کہ جیسے میری ایک ٹانگ ٹوٹ رہی ہے (ادکما قال)

بہر حال پہلی بار وحی کا بوجھ پھر جبرائیل علیہ السلام کو ایسی صورت میں دیکھنا اور ساتھ ہی قیامت تک کے جن و انس کی رہنمائی کی ذمہ داری اور عرب و عجم اور اپنے پرائے کی مخالفتوں کا طوفان یہ معمولی باتیں نہ تھیں۔ یہ آپ ہی کا بلند حوصلہ اور عالی ظرف تھا کہ ان سب کو برداشت کیا آپ کو حضرت صدیقہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تسلی دی وہ پورے پندرہ سال آپ کی زوجیت میں رہ کر آپ کے اخلاق و کمالات اور غیر معمولی حالات کا پورا پورا اندازہ لگا چکی تھیں ان کو اس واقعہ ہائلہ سے کوئی تشویش نہ ہوئی آپ کو تسلی دے دی کہ آپ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے اور مشکلات و حوادث میں لوگوں کی امداد کرتے رہتے ہیں۔

یہاں ضمناً ایک افسوسناک واقعہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ نقل کر کے اسکا ترجمہ کیا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ شیطان کا مکر (یا وسوسہ) نہ ہو، خیال فرمائیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جن کو نبوت سے پہلے ہی پتھر یا نبی اللہ کہکر سلام کرتے تھے ان کو اپنی نبوت اور وحی الٰہی میں شک ہو سکتا ہے اور اگر پیغمبر کو اپنی وحی میں شک ہو تو پھر دوسرے اس پر کیسے یقین کر کے ایمان لائیں گے۔

پھر حدیث کے الفاظ کو دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے جو ترجمہ کیا ہے وہ کن الفاظ کا کیا یہ چودھویں صدی کے جعلی پیغمبروں کا حال ہے۔ مگر بڑے بڑے نج ہیں جو لفاظی کا شکار ہو جاتے ہیں آج کل ان سے بڑھ کر، سلطان القلم غلام احمد پرویز اور مودودی صاحب اسی شغل میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان ماڈرن اسلام بنانے والوں سے محفوظ رکھے (باقی)

## دفتر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا افتتاح

حضرت درخواستی مدظلہ کا ورود مسعود

۸ جون بروز بدھ جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی کے نئے دفتر کا شاندار افتتاح ہوا اس موقعہ پر سینکڑوں افراد کی موجودگی میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیت مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے خصوصیت سے علمائے کرام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تحریف قرآن و انکار حدیث

## تصحیح

## متحدہ اسلامی محاذ کنونشن کے شرکاء کرام

ناتجربہ کاری اور ناواقفیت بھی عجیب چیز ہے۔ متحدہ اسلامی محاذ کے شرکاء سے بارہا عرض کیا گیا کہ اپنے نام رجسٹر پر ثبت فرما دیں۔ مگر پھر بھی جو بعد میں آتے رہے ان کے دستخط ثبت نہ ہوئے اور اس وجہ اخبار میں شائع نہ ہو سکے محترم حافظ عبدالمجید کا نام مکرر شائع ہوا حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کو ناظم اعلیٰ کی جگہ امیر جمعیت شمالی پنجاب لکھا گیا اسی طرح مولانا عبداللطیف صاحب کو ناظم اعلیٰ کی جگہ امیر ضلع جہلم لکھا گیا۔ اکثر حضرات نے دستخط کئے اور سینکڑوں ناموں میں کسی نام کا رہ جانا معمولی دفتری فروگذاشت ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کا نام نامی بھی نگاہ سے اوجھل ہو گیا۔

حضرات علماء کرام دستخط کریں تو وہ کس طرح اپنے ناموں کے ساتھ مولانا لکھیں۔ بعضوں نے اپنے عہدے کا ذکر کیا اس طریقے سے ان کو فہرست میں مولانا درج کر دیا گیا قیاس سے ایک ایسے دوست کو بھی حضرت مولانا کا خطاب مل گیا جو باوجود بہتیرے مخلص کارکن ہونے کے علماء میں شمار نہیں ہوتے وہ علماء کی خدمت ہی کو وسیلۂ نجات تصور کرتے ہیں۔ قیاس و انداز سے خطاب و القاب دینے سے ایسا بھی ہوا کہ حضرت مولانا محمد صالح صاحب ایڈیٹر سرگودھا جو خوش بیان مقرر مدرس عالم ہونے کے سوا ہمارے روحانی پیشوا بھی ہیں۔ وہ فہرست نگاری کی نگاہ میں صرف صالح محمد رہ گئے۔ الحمد للہ کہ ہمارے بزرگوں کو اس طرح کی باتوں سے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ و ارفع بنایا ہے مگر ادارہ ترجمان کو ضرور افسوس ہے اور وہ اس امر کو ادب احترام کے خلاف تصور کرتے ہوئے معذرت خواہ ہے یہ تو خیر ہوئی دگر نہ ایک بزرگ کے نام کے ساتھ احقر لکھا تھا جو کہ نظر ثانی کے وقت کاٹا گیا۔

---

ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے جمعیت کی تنظیم پر زور دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ علماء کرام سے پابندیاں ختم کی جائیں۔ راولپنڈی کے علماء۔ طلبا۔ محدثین و مفسرین کرام اور دیگر مخیر اصحاب کے سوا حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان مولانا عبدالحامد صاحب حسن ابدال مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ہری پور بھی اس افتتاحی تقریب میں شریک تھے حضرت درخواستی صاحب مدظلہ نے رات کو مدرسہ فرقانیہ میں درس و تبلیغ فرمائی اور صبح نماز کے بعد سائنس کالج کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

۹ جون کو حضرت امیر بذریعہ خیبر میل لاہور پہنچے اور رات کو عازم خان پور ہو گئے

(مولانا) عبدالستار ناظم اعلیٰ جمعیت
علماء اسلام راولپنڈی

# خلائی راکٹ کی چاند پر رسائی اور اسلام

زمانہ اتنا نازک آگیا ہے کہ دشمنانِ اسلام اور اسلام کے مار آستین ہر وقت تاک میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی موقعہ ہاتھ لگے تاکہ مسلمانوں کو اسلام سے بیزار کرنے اور ان کے ایمان کو متزلزل کرنے کی کوشش کی جائے۔ چند سال پہلے جب روسی کیٹا راکٹ کے ذریعہ زمین کے گرد چکر لگانے لگی، جس کے بعد امریکہ نے بندر بھیج دیا تو پاکستان کے کم فہموں نے علماء اسلام پر زبان طعن دراز کرنا شروع کردی کہ دیکھو دنیا کہاں سے کہاں جا پہنچی، مگر یہیں علماء کرام یہی کہتے ہیں کہ قرآن پڑھو، روزے رکھو، نماز پڑھو۔ ہم نے دین دشمنوں سے کہا تھا کہ روس نے کیا چڑھا دی ہے، امریکہ نے بندر چڑھا دیا ہے تم گرچا چڑھا دو، علماء اسلام نے تمہیں کب روکا ہے۔ سائنس پڑھ پڑھ کر تم نے اپنا دماغ چاٹ لیا نگاہ ختم کر دی۔ عمریں صرف کر دیں۔ یہ تمہارا کام ہے کہ اس فن میں مقابلہ کرو، علماء اسلام نے اس زمانہ میں جو دین باقی رکھا ہے اور اس کے لئے باوجود ہزاروں سرکاری و غیر سرکاری رکاوٹوں کے تن من دھن سے کام کر رہے ہیں یہ کیا کم ہے انگریز نے سو سال تک تمہیں سائنس کی تعلیم دی مگر تمہیں سوئی تک بنانا نہ سکھایا۔ یہاں تک کہ آنکھوں کے معالجہ کے لئے بھی ۱۰۰ سال کا گورا ولایت سے آیا کرتا تھا اور آپ نہ صرف دماغ چاٹتے رہے بلکہ فرنگی کے منشاء کے عین مطابق تم سائنس کا نام لے کر اسلام کی تردیدوں کے درپے رہے اور اب بھی بعض کے دماغ یہی رٹے لگاتے ہیں کہ اس سائنسی دور میں پرانا مذہب نہیں چل سکتا۔ کوئی ان کوڑ مغزوں سے پوچھے کہ سائنسی ترقی کا علمی اور فائدہ بخش پہلوؤں کی ایجاد الیکٹریسٹی کا قیام۔ بحری، بری اور ہوائی راستوں اور سفروں میں ترقی نیز فن طب میں بہترین تجارب ہیں، ان کے سوا انسانی ہلاکت کے سامان بھی ہیں جو اگرچہ نفع بخش نہیں مگر اب ان سے بھی چھٹکارا نہیں ہے۔

کیا یہ امور تم کو توحید و آخرت پر ایمان۔ احترام رسل و ملائکہ اور تصدیق کتب سماویہ سے روکتے ہیں؟ کیا سائنس نے یہ کہا ہے کہ نماز روزہ وغیرہ احکام اسلام انسان کے لئے ضرر رساں شراب پیو، حیا و غیرت کو خیرباد کہہ دو، گانے بجانے پر فخر کرو، حمل کو روک کر زنا کرتے رہو، رشوت لو، سمگلنگ کرو، کھاؤ کماؤ مست رہو یا کلب میں جوا کھیلو، افسر کو راضی رکھو پھر جو چاہو کرو، ملک تباہ ہو، قوم کو نقصان پہنچے مذہب رہے نہ رہے تمہاری بلا سے۔ کیا سائنس کی یہ تعلیم ہے یا سائنسی تعلیم یہ حکم دیتی ہے کہ نکاح و طلاق وغیرہ کے اسلامی قوانین بدل ڈالو اسلامی قدروں کو ختم کردو، اور مادر پدر آزاد ہو کر رہو۔ ہر عقلمند اس کا یہی جواب دے گا کہ نہ اسلام ترقیات سے روکتا ہے نہ ترقیات اسلام سے روکتی ہیں۔ یہ ساری خرافات شیطن اپنے چیلوں کو سکھاتا ہے تاکہ کسی نہ کسی طرح دین نہ رہے۔

فرنگی کے ابتدائی اور درمیانی دور میں فرشتوں کے وجود اور آسمانوں کے وجود کے خلاف آوازیں اٹھیں کہ یہ کسی نے نہیں دیکھے اور آلات سے بھی نظر نہیں آتے۔ لیکن جب بعد کی ایجادات سے سوسو سے ہزاروں گنا دور روشن اور بڑے سیارے نظر آئے اور اتھاہ کائنات کے اندر عجیب و غریب باقاعدگی اور ضبط و نظم نظر آنے لگا، تو پھر نہ دیکھنے کی پرانی دلیل بے کار ہو کر رہ گئی۔ جب بجلی کی قوت اور اس کی سرعت سیر (تیز رفتاری) کا علم ہوا جو نہ آنکھوں سے دیکھے نہ عقل میں آئے تو فرشتوں کا وجود بھی ممکن نظر آنے لگا اور اب ایٹمی ایجادات نے تو قدرت کے ایسے سربستہ رازوں سے انسان کو آگاہ کر دیا ہے جس کے بعد سچے پیغمبر کی بتائی ہوئی کسی بات کا انکار عقل سلیم پر بوجھ ہے قیامت کے دن ہاتھ پاؤں کی گواہی پر نکتہ چینی تھی، اب گراموفون کی سوئی اور ریکارڈ نے مسئلہ ہی آسان کر دیا کہ جب لوہا اور پلاسٹک جس کا انسان کے دماغ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے وہ انسان کی ترجمانی کر سکتا ہے تو اپنے ہاتھ پاؤں جو انسانی دماغ سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں کیوں گواہی نہ دے سکیں گے۔ وہ یہی تو کہیں گے۔ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیئ (کہ ہمیں اس ذات نے اور نعلموں کے ایجاد نے قیامت کے دن سے اعمال آنکھوں کے سامنے آجانے کی مشکل بھی حل کر دی جب کرتوت کی ساری فلم ہی سامنے آجائے گی تو کون انکار کر سکے گا۔

معراج جسمانی پر فرنگی زادوں اور فرنگی زادوں نے بڑی لے دے کی مگر آج خلائی راکٹوں کی ایجاد نے سب کے منہ بند کر دیئے۔ مرزا قادیانی بھی معراج جسمانی سے اس لئے انکار کر گیا کہ اس کو یہ شوق چرایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا محال ثابت کرے۔ اس کو کیا معلوم تھا کہ میری دلیل کو روس کی گنتا کھا جائیگی یا امریکہ کا بندر رد کر دیگا۔ بھلا جو کام ضعیف البنیان انسان اپنی مادی ذرائع سے کر سکتا ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی لامحدود قدرتوں سے نہیں کر سکتا۔ دراصل انہوں نے اللہ تعالیٰ کو سمجھا ہی نہیں ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو سمجھا ہی نہیں جیسے اس کا حق تھا نہ اس کی قدر کی جو چاہیئے تھی)

بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے جتنے معجزات کرائے وہ انسان کی عظمت اور اس پیغمبر کی صداقت ظاہر فرمانے کے لئے کرائے۔ اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اور کائنات کو اس کی خدمت میں لگا کر وقتاً فوقتاً یہ بھی بتایا کہ اس کا مقام کتنا اونچا ہے۔ یہاں تک بنی نوع انسان میں سے سب سے اعلیٰ و ارفع کا مقام بھی بتا دیا کہ ساتوں آسمانوں سے بھی بالاتر ہے۔ کہیں ہوا کو ان کی خاص خدمت کا حکم دیا، کہیں دریا اور سمندر کو، کہیں آگ کو اور کہیں چاند اور سورج کو، پھر اس نے مادہ پرستوں کو خود ان کے ہاتھوں سے کرا کر دکھایا کہ تم میرے پیدا کردہ مادی اسباب اور عنایت کردہ مادی وسائل سے کام لے کر بھی کسی نہ کسی درجہ میں ان معجزات کی تصدیق اور انسانی حرف کا مظاہرہ کر سکتے ہو۔ غرض کہ مخالفین اسلام پر اعتراض کرنے یا مسلمانوں کو ورغلانے کی تاک میں لگے رہتے ہیں چنانچہ خلائی راکٹ کے چاند پر پہنچنے سے بھی بہتیرا نے علماء کے کان کھائے کہ یہ کیا ہو گیا۔ ہونا کیا تھا ہم تو پہلے سے ان باتوں کو ممکن بتاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا مشہور و معروف معجزہ ہے یہ امریکی بیچارے تو ابھی خالی راکٹ بھیج رہے ہیں اور صرف تصویروں پر قناعت کر رہے ہیں ہم تو اس کے ٹکڑے کر چکے ہیں بلکہ ہم تو اور آگے آسمانوں سے گذر کر دوسری دنیا کی سیر یہ واسطہ حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر چکے اس لئے ایسا ہو جانا اور راکٹ کا جاں پہنچ

# خواتین کدھر جا رہی ہیں؟

(حور بانو پانی پتی)

کچھ دنوں کی بات ہے مجھے ایک سکول کے یوم والدین کی ایک تقریب میں شرکت کا موقع ملا۔ سکول میں بچوں کے باپ بھائی، مائیں، بہنیں اور بعض دیگر خواتین و حضرات بھی مدعو تھے۔ ان کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سکول کی انتظامیہ میں سوائے پرنسپل کلرک اور ہیڈ ماسٹر کے باقی تمام سٹاف خواتین پر مشتمل ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اس تقریب میں میں نے جو کچھ دیکھا آپ کو سنائے دیتی ہوں۔

فیشن ہر زمانہ میں کچھ وقفہ کے بعد تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ بناؤ سنگھار آرائش و زیبائش عورت کی فطرت میں داخل ہے۔ لیکن جب لباس کو فیشن برائے فیشن بنا لیا جائے تو عورت کی انفرادیت برقرار نہیں رہ سکتی۔ یہی حال آج کل ہمارے لباس کا ہو گیا ہے گزشتہ دو تین سال سے خواتین نے تنگ لباس پہننا شروع کیا تھا۔ جس کو عام لفظوں میں ٹیڈی لباس کہا جاتا ہے اس میں شلوار کے پائنچے چھوٹے کر دیئے گئے اور قمیصوں کی چوڑائی اور آستینیں کم ہو گئی ہیں۔ اس لباس میں تنگ دامانی تو ہے لیکن عریانی کا دخل نہیں نکل تو ہے یا زووں کا ننگا ہونا اور قمیص تنگ ہونے سے اعضائے نسوانی کا دکھنا عریانی نہیں تو کیا ہے۔ مدیر) اب ساڑھی کو ہی لیجئے اس کے بلاؤز میں ایسی تبدیلی کر لی گئی ہے کہ اسے اب بلاؤز نہیں کہا جا سکتا۔ آستینیں غائب ہو چکی ہیں۔ صرف کندھے پر ڈیڑھ انچ کی چوڑی پٹی سی باقی رہ گئی ہے۔ ایسے مختصر لباس پہن کر پھر خواتین بار بار ڈھکتی ہیں، اور میں سوچتی ہوں یا اللہ قیامت اتنی نزدیک ہے۔ جس جگہ کا میں ذکر کر رہی ہوں، وہاں کے تمام سٹاف خواتین تقریباً اس لباس میں ملبوس تتلیوں کی مانند اٹھلاتی مہمانوں کے درمیان گھوم پھر رہی تھیں۔ مہمان خواتین میں بھی اکثریت ایسے ہی لباس اپنائے ہوئے تھی۔

میں تو حیران ہوں کہ عورت جس کی فطرت میں قدرت نے حیا کا مادہ رکھا تھا وہ کہاں چلا گیا ہے۔ اگر یہ زوں کی حکومت میں بھی اتنی عریانی نظر نہ آتی تھی جتنی آج ایک اسلامی ملک کی عورت نے اپنا لی ہے۔ یورپ کی اندھی تقلید جس پر آج یورپ خود پچھتا رہا ہے۔ ہم اس پر کس تیزی سے گامزن ہیں اور یہیں وہ کس دوراہے پر لا کھڑا کر رہی ہے۔ کیا ہم اس تہذیب کو اپنے لئے خود ایک زبردست تباہی کا پیش خیمہ نہیں بنا رہے۔ عریاں لباس کی وبا اس تیزی سے پھیل رہی ہے۔ کہ جن خواتین کو بحالت مجبوری برقعہ پہننا پڑتا ہے انہوں نے برقعہ کا نچلا حصہ قمیص نما چست بنا لیا ہے اور اوپر کا جو رومال تھا چھوٹے سے چھوٹا تیار کرایا جاتا ہے برقعہ میں آستینیں غائب کر دی گئی ہیں۔ یہ اسی قوم کی بیٹیاں ہیں جن کی شرم و حیا کی فرشتے بھی قسم کھاتے ہیں۔ قرآن پاک کا صاف حکم ہے کہ عورتیں اپنی زینت سوائے خاوندوں (اور دوسرے محرموں) کے دوسروں پر ظاہر نہ کریں اور است حجاب کے بعد تو امہات المومنین بھی صحابہ کے سامنے نہ آتی تھیں۔

حیرت مجھے اس بات کی ہے کہ جب لڑکیاں ایسا لباس پہن کر باہر جاتی ہیں تو ظاہر ہے کہ گھر والوں کے سامنے ہی وہ اپنی تیاری کرتی ہیں لیکن والدین کس طرح اپنی لخت جگر کو ایسی حالت میں برداشت کرتے ہیں۔ خاوند جو بیویوں کو بے بنیاد شک و شبہ کی بنا پر قتل تک کر دینے سے دریغ نہیں کرتے، کیوں بیویوں کو نمائش بنا کر ساتھ لے جاتے ہیں؟ بھائی جو بہنوں کی عزت و عصمت کے پاسباں ہوتے ہیں کیوں محسوس نہیں کرتے کہ ان کی بہنیں اس وقت کتنے لوگوں کو دعوت نظارہ دے رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قوم کی قوم بڑی حد تک حمیت کو گنوا چکی ہے ورنہ یہ عریاں لباس کی وبا بجائے کم ہونے کے پھیلتی کیوں جا رہی ہے۔

خدارا اس طرف توجہ کیجئے ورنہ یہ تہذیب ہمیں لے ڈوبے گی خاص طور پر تعلیمی ادارے جو معاشرے کو علم و تہذیب سکھانے کے ضامن ہوتے ہیں وہ ایسے عریاں لباس کو خاص طور پر ممنوع قرار دیدیں

## رقص و سرود کی پابندی کا خیر مقدم

### اور خباثت کی جڑ اکھاڑ پھینکنے کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سابق ایم پی اے نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے:۔

حکومت مغربی پاکستان نے سکولوں اور کالجوں میں رقص و سرود، برہنہ لباس اور اس طرح کی تصاویر پر جو پابندی لگائی ہے وہ اگرچہ بعد از خرابیٔ بسیار ہے تاہم یہ قابل مبارکباد ہے۔ محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان جناب نواب امیر محمد خاں صاحب تمام غیر اسلامی نظریات اور غیر اسلامی تہذیب کے خلاف ہیں۔ ان سے یہی توقع ہو سکتی تھی۔ لیکن اتنی پابندی کافی نہیں ہے۔ اگر سینما میں برہنگی۔ زنانہ ناچ اور مخرب اخلاق امور پر پابندی نہ ہوگی تو لڑکے لڑکیاں گذشتہ سالوں کا سٹوق وہاں جا کر پورا کرتی رہیں گی اور اخلاقی اصلاح کا یہ قانون بے فائدہ ہو کر رہ جائے گا، اور جب تک دیگر اداروں کی خواتین کی بے پردہ تصاویر بہ اخبارات کی زینت بنتی رہیں گی۔ اس کا بھی یہی اثر ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مخلوط تعلیم کے باقی رہتے ہوئے اس پابندی کی افادیت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

تصاویر اور ناچ گانا نوجوان لڑکوں لڑکیوں میں باہمی ملاپ کی تحریک کرتا ہے مگر مخلوط تعلیم ان کو ملاپ کے مواقع مہیا کرتی ہے۔ کوئی بھی سلیم الفطرت آدمی جوان لڑکوں اور لڑکیوں کے ملاپ اور اجتماع کے خطرناک نتائج سے انکار نہیں کر سکتا۔

اگر ملاپ کے تشویق و دواعی کو روکا جائے اور خود ملاپ کے مواقع مہیا کئے جائیں تو یہ اصلاح کی طرف ادھورا اور الٹا قدم کہلائے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام اور تمام متحدہ اسلامی محاذ کا مطالبہ ہے کہ مخلوط تعلیم اور مغربی تہذیب کی لعنت کو روکا جائے اس سے پہلے کہ قوم مجبور ہو کر خود روکنے کی راہیں تلاش کرے۔

بقیہ:۔ افکار و خیالات (صفحہ ۶ سے آگے)

ماضی کا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اب لباس کے معاملہ میں فواحشی کا اظہار شروع ہو چکا ہے اور نوبت شاید ٹاپ لیس (TOPLESS) کے استعمال پر بھی آ جائے اور اس صورت میں ولٹو صاحب لاکھ بضد ہیں کہ یہ رعایت نہیں دی جائے گی مگر منچلے ان سے پوچھیں گے یہ رعائتیں لے لیں گے۔

(کوہستان)

## طبی معلومات

انسانی دماغ میں کوئی بارہ ارب خلیے ہوتے ہیں۔ انسان کے دونوں پھیپھڑوں میں ۳۰ کروڑ ہوائی خلیے موجود ہوتے ہیں۔ گردوں میں تقریباً ۲۸۰ میل لمبی پتلی پتلی نالیاں ہوتی ہیں۔ خون کے خلیوں کی مجموعی لمبائی ایک لاکھ میل کے قریب ہوتی ہے۔ ایک بالغ انسان کے جسم میں ہر سیکنڈ میں خون کے ایک کروڑ سرخ ذرات ضائع ہوتے ہیں اور اتنے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اوسط درجے کے ایک انسان کے جسم میں خون کے سرخ ذرات کی پوری تعداد معلوم کرنی ہو تو ۲۵ کے بعد بارہ صفر لگائیے۔

انسان کا دل ایک دن میں تقریباً ایک لاکھ آٹھ سو بار حرکت کرتا ہے۔ ایک دن میں ڈیڑھ ہزار گیلن خون پھینکتا ہے

# افکار و خیالات

## ہوائی راکٹ

ہمارا ملک سائنسی اصطلاح کے اعتبار سے تو ابھی پہلے دور میں داخل نہیں ہوا۔ مگر نشے کے اعتبار سے ہمارا شمار بھی ان قوموں میں ہونے لگا ہے جنہوں نے ہم کا ایک سریع الاثر نشہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کوئٹہ میں آجکل ہم کی نشہ آور گولیاں کثیر تعداد میں استعمال ہو رہی ہیں۔ گولی کھاتے ہی نشے کا رسیا اوندھے منہ گرتا ہے اور پھر تھوڑی دیر میں بہکنے، لڑکھڑانے اور گانے لگتا ہے۔ یہ تیز نشہ آور گولی شراب اور دوسری منشیات سے بہت زیادہ سستی ہے اور شمال میں مقبول ہو کر آ رہی ہے

سستے اور تیز نشوں کا جنون پس ماندہ معاشروں میں بہت ہی بڑھ چکا ہے۔ چند سال پہلے جنوبی افریقہ میں ایسی شراب کا سراغ ملا تھا جس کا نام ہی (KILL ME QUICK) مجھے جلدی مار ڈالو اس سستی اور تیز نشہ آور شراب کے رسیا اس کی یہ تعریف بتاتے تھے کہ پہلے جام ہی سے بڑا تیز نشہ آتا ہے مگر اس کی مضرت کا یہ عالم تھا کہ ایسے استعمال کرنے والے اپنی بینائی اور زندگی تک سے ہاتھ دھو بیٹھتے تھے اب کوئٹہ میں "یہ راکٹ" آن پہنچا ہے جو بظاہر ہر لحاظ سے سستی گولی ہے۔ مگر حلق سے نیچے اترتے ہی آسمان کی سیر کرنے لگتی ہے اور اس عالم میں بے چارے نشہ باز بہکنے لگتے اور ڈگمگانے لگتے ہیں۔

یہ گولی دوا کے طور پر ایجاد ہوئی ہوگی اور اس کا خدا ہی جانے کتنی سخت طبی ہدایات پر منحصر ہوگا۔ مگر یار لوگ نے اس فلک سیر گولی سے نشے کا مقصد حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ نشے باز دل میں سوچتے ہوں گے کہ انہیں سیدھے راکٹ پر بیٹھ کر خلاؤں میں پرواز کرنے کی سعادت حاصل ہو نہیں سکتی۔ اس لئے کیوں نہ اس راکٹ سے ہوا کی سیر کر لی جائے۔ لیکن یہ بدبخت اتنا نہیں سوچتے کہ یہ تیز نشہ ان کے جسم و جان کے لئے کتنا تیز زہر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو منشیات کی لعنت سے بچائے۔

## ترجمان

قوم کے ان افراد کی ذہنی اور اخلاقی گراوٹ اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ وہ بجائے ہوائی راکٹ کے "نشے کے راکٹ" میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ جس سے قوم کی رہی ہیں۔ جس ملک کی اونچی سوسائٹی میں شراب کی کھپت ۷ لاکھ ۲۸ ہزار ایک سو ستر گیلن سالانہ ہو اس کی نچلی سوسائٹی میں اگر راکٹ جیسا سستا مگر مہلک نشہ رواج پا جائے۔ تو کوئی تعجب اور افسوس کی بات نہیں ہے۔

## شراب خانہ خراب

گذشتہ ہفتہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں خزانہ اور آبکاری کے وزیر باتدبیر جناب الحاج شیخ مسعود صادق نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ صوبے کے چالیس کلبوں اور اٹھارہ ہوٹلوں میں شراب نوشی کی اجازت ہے اور اس سال مئی تک ۲۳ ہزار ۳ سو ۳۲ گیلن شراب استعمال ہوئی اس میں کراچی شامل نہیں ہے کراچی کو چھوڑ کر صوبے بھر میں پانچ ہزار تین سو آزاد کے پاس شراب کے پرمٹ ہیں۔ ان میں سے ۹۸۰ غیر مسلم ہیں ایک پرمٹ پر ۶ بوتل رم جن اور وسکی ۱۸ بوتل شراب اور ۶۰ بوتل بیئر ہر ماہ حاصل کی جا سکتی ہے۔

لاہور کے چھے بڑے ہوٹلوں میں شراب کی کھپت حسب ذیل ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ پاک لگژری ہوٹل | ۱۴۱۵ گیلن |
| ۲۔ فلیٹیز ہوٹل | ۲۰۴۳ گیلن |
| ۳۔ انٹرنیشنل ہوٹل | ۱۷۸۱ گیلن |
| ۴۔ ایمبیسڈر ہوٹل | ۱۴۸۷ گیلن |
| ۵۔ ژوبلی ہوٹل گلبرگ | ۱۲۶۲ گیلن |
| ۶۔ کل میزان | ۸۷۳ گیلن |
| | ۸۸۶۱ گیلن |

۱۹۶۵ء میں صرف مغربی پاکستان میں ۷ لاکھ ۲۸ ہزار ایک سو ستر گیلن شراب استعمال کی گئی اور اس سال شراب کی درآمد پر ۳۶ لاکھ ۲۱ ہزار ۷ سو ۶۴ روپے کا زرمبادلہ خرچ ہوا ہے۔

## ترجمان

اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک میں شراب کی یہ کھپت پڑھ کر سر ندامت سے جھک جاتا ہے، کیونکہ پاکستان ان امیدوں پر بنایا گیا تھا کہ اس میں اس درخت رز کا چلن بند ہوگا لیکن ہے

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا۔

پھر ستم ظریفی یہ ہے کہ شراب کا محکمہ ایک ایسے وزیر کے سپرد ہے جو گذشتہ ایک دو سال سے "الحاج" ہو چکے

جس معاشرہ میں ام الخبائث کا چلن اس افراط سے ہو وہاں کس قدر اخلاقی، معاشرتی اور روحانی متعدی بیماریاں جنم لیتی ہوں گی اس کا اندازہ معاشرے کی موجودہ اخلاقی گراوٹوں سے لگایا جا سکتا

وزیر آبکاری نے وعدہ فرمایا ہے کہ ملک میں امتناع شراب کا قانون جلد از جلد نافذ کر دیا جائے گا۔ معلوم نہیں کب یہ مبارک دن دیکھنا نصیب ہو جب شراب اور دوسری خباثت کے امتناع کے قوانین کا پاکستان میں نفاذ ہوگا۔ ۱۹ سال سے تو اس دن کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ترس رہی ہیں۔

## معاشرہ اور لباس

صوبائی وزیر بلدیات جناب محمد یاسین وٹو نے چست اور ٹیڈی لباس کے بارے میں دو باتیں کہی ہیں۔ اولاً انہیں اس بات کی سخت شکایت ہے کہ آج کل بسا اوقات لباس کی وجہ سے لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک وٹو صاحب کی یہ شکایت بالکل بجا ہے خصوصاً دور سے الٹرا ماڈرن لڑکا لڑکی نظر آتا ہے اور فیشن زدہ لڑکی پر کھلنڈرے لڑکے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ غالباً اس لباس کا مقصد صنفی امتیاز دور کر کے مرد و زن کی کامل مساوات قائم کرنا ہے۔ یہ ہماری مغربی طرز معاشرت کی کامیاب نقالی کی معراج ہوگی اور اس طرح ہم نقالی کی معراج میں بندروں کو بھی شکست فاش دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تاہم وٹو صاحب کی دوسری بات ہمارے نزدیک محل نظر ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی چست لباس اس وقت تک قابل اعتراض نہیں جب تک معاشرہ اسے فراخ دلی کے ساتھ برداشت کرے غالباً وٹو صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اگر معاشرہ لباس کی تھوڑی بہت چستی پر ناک بھوں نہیں چڑھاتا تو ایسے چست لباس پر اعتراض نہیں۔ لیکن وٹو صاحب شاید یہ بات بھول گئے ہیں کہ فیشن کے معاملے میں آپ دیانت داری سے جو تھوڑی بہت رعایت دیں گے اسے بار لوگ ایک بہانہ بنا لیں گے اور پھر کچھ دیر بعد آپ سے کوئی زیادہ بڑی رعایت مانگیں گے۔ نتیجتاً رفتہ رفتہ آپ ساری رعائتیں دیتے جائیں گے اور ایک روز آپ کا معاشرہ بڑی فراخ دلی سے فیشن کے نام پر ہر قسم کی عریانی کو برداشت کرنے لگے گا۔ مگر کسی روایات کے پابند معاشرے کی یہ فراخدلی اسے آخر کار اپنی روایات کے پورے ورثے سے محروم کر دے گی

ہمارا معاشرہ پہلے بھی بہت ساری برائیوں کو برداشت کر چکا ہے مثلاً گھوڑ دوڑ کو اب جوا نہیں سمجھا جاتا۔ شراب کا استعمال دس گیارہ روپے کے لائسنس پر طبی بنیاد پر جائز ہو جاتا ہے۔ بے حجابی کو عین معمولی قرار دے دیا گیا ہے۔ رقص و سرور کو قومی ثقافت میں ممتاز جگہ مل گئی ہے الغرض معاشرے کی فراخدلی نے ہمارے "قرابت پسند"

آداب نام ہے ان طور طریقوں کا جن کو انسان اپنے مشاغلِ حیات، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، دوسروں سے ملنے جلنے اور ان کے ساتھ رہنے سہنے میں برتتا ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جہاں اپنی امت کو دین کی اور باتوں کی تعلیم دی۔ وہاں اس بارہ میں بھی آپ کی مقدس تعلیمات کا ایک نہایت وسیع اور مستقل باب موجود ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ حضرت انسان کی زندگی مہذب پاکیزہ اور باوقار ہو، خود اس کے لئے بھی آرام دہ اور دوسروں کے لئے بھی باعث راحت ہو۔ اس کے لیے اعمال و اقوال میں لطافت و پاکیزگی ہو اور ساتھ ہی "عبدیت" کی شان نمایاں ہو۔ چنانچہ آداب کی درستی اور اصلاح بذاتِ خود ایک ضروری امر ہے۔ لیکن اس کے علاوہ "عقائد" اور "اخلاق" سے "آداب" کا اتنا گہرا اور عمیق تعلق ہے کہ اگر "آداب" کی درستی کی فکر نہ کی جائے تو "عقائد" میں خرابی اور "اخلاق" کی بربادی ایک یقینی چیز ہے۔ آپ دنیا میں کوئی ملت اور قوم نہیں دیکھیں گے جس کے "آداب" تو بگڑے ہوئے ہوں مگر "عقائد" کے فساد اور "اخلاق" کی تباہی سے وہ محفوظ و مصئون ہو۔

دنیا میں ارسطو، سقراط، بقراط اور افلاطون وغیرہ حکمائے یونان نے "آداب" اور "اخلاق" کی تعلیم دی۔ اور ان موضوعات پر سیر حاصل کتابیں لکھیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی "آداب" اور "اخلاق" کی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی۔ مگر آپ کو ڈھونڈے سے ایک نفس بھی ایسا نہیں ملے گا۔ جس نے ارسطو۔ سقراط اور بقراط جیسے حکماء کے کہنے پر یا ان کی ضخیم کتابیں پڑھ کر اپنے کو اخلاق کی شاہراہ پر چلایا ہو۔ مگر اس کے برعکس جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے اپنی تعلیم پیش کی تو اہل دنیا نے بلا تاخیر اس کو قبول کیا اور گلے سے لگایا۔ آخر اس کی کیا وجہ تھی؟ اس کی وجہ یہی اور صرف یہی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے پیچھے عمل کی وہ بے پناہ قوت تھی جو ارسطو اور بقراط وغیرہ حکماء کے اقوال اور تصانیف کے پیچھے نہ تھی ارسطو کہتا تھا کہ شراب نہ پیو۔ جوا نہ کھیلو۔ چوری نہ کرو جھوٹی گواہی نہ دو۔ کسی پر بہتان نہ لگاؤ اور ہر ایک سے حسن و مروت سے پیش آؤ۔ مگر اس کا اپنا عمل ان اوصاف سے یک قلم خالی تھا۔ وہ خود ان عادات بد کا مرتکب تھا۔ جن کے نہ کرنے کی وہ اوروں کو تعلیم دیتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے قول میں دوسروں سے عمل کروانے کی طاقت اور قوت نہ تھی۔ لیکن اس کے برعکس جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم پیش کی۔ تو اہل دنیا نے فوراً ان کی آواز پر لبیک کہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ جو لفظ اور جو کلمہ بھی اپنی زبان سے نکالتے تھے۔ پہلے خود اس پر عمل پیرا ہوتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ دوسرے فوراً اس کو قبول کر لیتے۔ چنانچہ کسی قبیلہ کی ایک عورت نے جس کا نام فاطمہ تھا، چوری کی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمایا وہ عورت چونکہ ایک متمول گھرانہ سے تعلق رکھتی تھی [illegible]

اس کی سزا کی پریشانی لاحق ہوئی، مگر کسی کو جرأت نہیں پڑتی تھی کہ بارگاہِ نبوت میں اس کی سزا کی معافی کے لیے سفارش کرے۔ آخر حضرت اسامہ بن زیدؓ کو، جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت چہیتے اور محبوب تھے، اس بات پر آمادہ کیا گیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فاطمہ کے بارہ سفارش کریں۔ حضرت اسامہؓ نے صحابہ کے کہنے پر پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی سزا کی معافی کے لئے درخواست کی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا رنگ غصہ سے سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا۔

أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ

(اے اسامہ!) کیا تم حق تعالیٰ کی حدود کے بارہ مجھ سے سفارش کرتے ہو۔

فرمایا۔ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ عَلَى الشَّرِيفِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

یعنی تم سے پہلی امتیں صرف اسی وجہ سے ہلاک و برباد ہوئیں کہ وہ کمزور اور غریب آدمی پر تو حدودِ الٰہی بعینہٖ قائم رکھتی تھیں اور امیر اور متمول آدمی کو چھوڑ دیتی تھیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی یہ فعل (چوری) کرتی تو میں (بغیر کسی رعایت کے) اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ اس جیسی ہزاروں مثالیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر زاویۂ حیات سے متعلق احادیث و تفسیر کی کتابوں میں ملتی ہیں۔

آپؐ کے اسی وصف کو حق تعالیٰ شانہٗ نے بھی قرآن پاک میں بدیں الفاظ بیان فرمایا ہے

إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ط

بیشک آپ اخلاق حسنہ کی سیڑھی کے آخری درجہ پر ہیں

اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب ایک صحابی نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اخلاق کے بارہ استفسار کیا تو جواب میں آپؓ نے ارشاد فرمایا۔

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (الحدیث)

آپ کا اخلاق قرآن تھا (یعنی جو کچھ قرآن میں الفاظ کی صورت میں ہے آپؐ اس کی عملی تصویر تھے۔

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "آداب" و "اخلاق" کی تعلیم کا اس قدر اہتمام تھا کہ آپؐ پاخانہ اور پیشاب جیسی عام اور معمولی انسانی ضرورتوں کو بھی پورے اہتمام سے تعلیم دیتے تھے۔ حتیٰ کہ آپؐ کے زمانہ کے بعض مشرکین اور منکرین اسلام نے ایک روز آپؐ کے مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے استہزاءً اور اعتراضاً کہا

لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخَرَاءَةَ

تمہارے پیغمبر تو تمہیں سبھی چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ پاخانہ کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں۔

ان معترضین کے جواب میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

# اسـ

حکیم محمو

أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ لَا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

ہاں بے شک آپؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا کہ پاخانہ یا پیشاب کے لئے قبلہ رو ہو کر بیٹھیں نیز آپؐ نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ استنجاء داہنے ہاتھ سے نہ کریں اور یہ بھی آپؐ نے فرمایا کہ استنجاء میں تین پتھروں (یا ڈھیلوں) سے کم پر کفایت نہ کریں۔

خود ایک موقع پر پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَا يَسْتَطِيبُ مِنْهُ الخ

(سنن ابوداؤد)

میں تمہارے لئے باپ کی جگہ ہوں (اور جس طرح باپ اپنی اولاد کو چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بتاتا ہے اسی طرح) میں تم کو تعلیم دیتا ہوں (کہ دیکھو) جب تم میں سے کوئی پاخانہ جائے تو نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔ الخ

یہی نہیں بلکہ آپ نے "اخلاق" اور "آداب" کی درستی کے لئے ترغیب و ترہیب سے بھی کام لیا۔ چنانچہ فرمایا۔

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا (بخاری)

تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق بہترین ہیں۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (ابوداؤد)

میزان عمل میں خوش خلقی سے زیادہ وزنی اور کوئی شے نہیں

امام ابوداؤدؒ نے اپنی سنن میں ایک اور حدیث نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ط (رواہ ابوداؤد والدارمی)

یعنی ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان اور اخلاق میں ایسی نسبت ہے کہ جس کسی کا ایمان کامل ہوگا اس کے اخلاق لازمی طور پر بہت اچھے ہوں گے۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے اخلاق بہت اچھے ہونگے اس کا ایمان بھی بہت کامل ہوگا

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ ایمان کے بغیر اخلاق [illegible]

...ق سے متعلق ہو یا عبادات سے ایمان بمنزلہ روح
...ے لئے ہے۔ اس لیے اگر کسی شخص میں اللہ اور اس
...پر ایمان کے بغیر اخلاق نظر آئے تو وہ حقیقتاً اخلاق
...اخلاق کی صورت ہے جس میں کوئی جان نہیں اور
...ے ہاں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ ایمان اور
...اخلاق کا تعلق روح اور جسم سے ہے جن دونوں کی
...ہی سے ایک مفید و کارآمد شئی منصۂ شہود پر آتی ہے
...ناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ
...ایام میں حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن
...نا کر بھیجا۔ مدینہ طیبہ سے ان کو رخصت کرتے وقت
...اس، اہتمام سے ان کو بہت سی نصیحتیں کی تھیں
...معاذ سے احادیث کی کتابوں کے مختلف ابواب
...ی ہیں۔ ان میں ایک نصیحت حضرت امام مالک
...تعالیٰ نے مؤطا میں نقل فرمائی کہ حضرت معاذ رض
...ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نصیحت
...ئی تھی۔ جب کہ میں نے اپنا پاؤں اپنی سواری
...ب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی کہ:۔

یَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ

(رواہ مالک فی المؤطا)

اے معاذؓ! لوگوں کے لیے اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ
یعنی لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔
...ں دفع دخل مقدر کے طور پر یہ بیان کر دینا بھی ضروری
...ش اخلاقی کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ جو عادی مجرم اور ظلم
...معاش سختی کے مستحق ہوں اور سختی کے بغیر ان کا علاج
...ہو سکتا ہو۔ ان کے ساتھ بھی نرمی کی جائے۔ یہ تو اپنے
...کی ادائیگی میں کوتاہی اور مداہنت ہوگی۔ چنانچہ
...ند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ نے لکھا ہے۔
...اخلاق نے اگر ایک طرف کسی کو نیک کہا ہے تو
...دوسری جانب برا بھی کہا ہے۔ کیونکہ توازن قائم
...ہیں رہتا۔ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تین
...سو ساٹھ بتوں سے بیت خلیلؑ کی دیواریں چھپ
...تی تھیں لیکن آج اس کی امت میں ہر چمکیلی ہستی
...ت و منات کی قائم مقام ہے۔ ہر حاکم اور رئیس
...بت کا حکم رکھتا ہے پوری ملت مؤحد اس کی
...ا کر رہی ہے اور بعینہٖ اس پرستش کا وہی
...ب رکھتی ہے جو قریش نے دیا تھا مَا نَعْبُدُ
...هُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى وَيَعْبُدُوْنَ
...ذُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَ
...وْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا الخ غرضیکہ عدل و

کے ساتھ مجرموں کی تادیب اور تعزیر کے سلسلہ میں ان پر سختی کرنا کسی اخلاقی قانون میں حسنِ اخلاق کے خلاف نہیں ہے۔

مؤطا ہی کی ایک اور حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ

(رواہ فی المؤطا و رواہ احمد عن ابی ہریرہؓ)

میں اس غرض کے لئے دنیا میں مبعوث ہوا ہوں۔ کہ اخلاقی خوبیوں کو معراج کمال تک پہنچا دوں۔

قرآن کریم میں جس تزکیہ کو آپؐ کی بعثت کا خاص کام بتایا ہے۔ اخلاق کی اصلاح اس کا ایک اہم جزو ہے۔ علاوہ ازیں آپؐ نے مختلف مواقع پر اخلاق کی اصلاح و درستی کے لئے مختلف دعائیں ارشاد فرمائیں جن میں سے صرف دو یہاں نقل کی جاتی ہیں۔ دوسری دعاؤں کے لئے حضرت تھانویؒ کی کتاب "مناجاتِ مقبول" یا ملا علی قاریؒ کی کتاب "الحزب الاعظم" کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مخدوم دوجہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ ط (مسند امام احمدؒ)

اے میرے اللہ! (جس طرح) تو نے (اپنے کرم سے) میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے (اسی طرح) میرے اخلاق بھی اچھے کر دے

صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی کچھ تفصیل مروی ہے۔ اسی میں ہے کہ آپ نے دورانِ نماز جو دعائیں حق تعالیٰ سے اپنے لیے مانگیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔

وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ (صحیح مسلم)

(اے میرے اللہ!) تو مجھ کو بہترین اخلاق کی رہنمائی فرما۔ تیرے سوا کوئی بہتر اخلاق کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور برے اخلاق کو میری طرف سے ہٹا دے (کیونکہ) ان کو تیرے سوا کوئی ہٹا بھی نہیں سکتا۔

افسوس اور صد افسوس کہ مسلمانوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک اور مفید تعلیم کو چھوڑ دیا ہے۔ اور فرنگیوں کے مقلد بن گئے ہیں وہ مسلمان جو کبھی ہر زاویۂ حیات میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوا کرتے تھے، آج اپنی زندگی کے سب گوشوں میں اہل یورپ کی پیروی کر رہے ہیں۔ حالانکہ جن لوگوں کی یہ پیروی کر رہے ہیں وہ خود اپنی تہذیب سے اس قدر نالاں ہیں کہ وہ اپنے اس تمدن اور اپنی اس تہذیب سے نجات حاصل کرنے کی خاطر طرح طرح کی تحریکات چلا رہے ہیں کہ کسی طریق سے ایسی بدتہذیبی سے چھٹکارا ملے۔ مگر مسلمان ہیں کہ اسی طرح اندھا دھند ان کے پیچھے چلے جا رہے ہیں اور اس بات کا احساس تک نہیں کہ ہم کس سے کٹ

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

افسوس کہ آج ہم میں "احساسِ زیاں" بھی نہیں رہا ہم اس کوّے کی طرح جو ہنس کی چال چلتے چلتے اپنی چال بھی بھول گیا تھا دنیا کے امور میں انگریز کی پیروی کرتے کرتے اپنے دین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور اپنی جملہ اسلامی روایات کو یک قلم فراموش کر دیا ہے۔ عارف باللہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب فرمایا ؎

كَرْقَعُ دُنْيَانَا بِتَمْزِيْقِ دِيْنِنَا
فَلَا دِيْنُنَا يَبْقٰى وَلَا مَا نَرْقَعُ

کہ ہم نے دین پر دنیا کے پیوند لگانے شروع کئے نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو دین ہمارے پاس رہا اور نہ دنیا ہی

بالکل یہی حال ہمارا ہے کہ ہم اپنی دنیا بناتے بناتے دین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ حالانکہ بقول مولانا رومیؒ دنیا ایک سایہ کی طرح ہے اگر تم سایہ کے پیچھے دوڑو گے تو سایہ تمہارے آگے آگے دوڑے گا اور تم اسے ہرگز نہیں پکڑ سکو گے۔ لیکن اگر تم سایہ کے آگے آگے دوڑو گے تو وہ خود بخود تمہارے پیچھے تمہیں پکڑنے کے لیے دوڑے گا۔

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ عرض میں یہ کر رہا تھا کہ جن کی تہذیب و اخلاق آج ہم اپنا رہے ہیں وہ اپنی تہذیب اور اپنے اخلاق سے خود گریزاں ہیں۔ چنانچہ آج سے قریباً بیس سال قبل انگلستان کی "انجمن تجدید صحت و حیات" نے اپنی زندگی اور صحت کے لیے کچھ اصول وضع کر کے شائع کئے۔ جو ہر ممبر کے پاس چھپے ہوئے موجود رہتے ہیں تاکہ وہ ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالے۔ یہ اصول رسالہ چشمہ حیات دہلی مارچ ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئے۔ ان اصول میں سے ہم چند چیزیں ذیل میں نقل کرتے ہیں جو صریح اسلامی تعلیمات ہیں۔ اہل یورپ نے بہت سی ٹھوکریں کھا کر اور بہت سا نقصان اٹھا کر بالآخر انہیں کو اختیار کیا ہے یہ ہمارے لئے باعث عبرت ہے کہ غیر اقوام تو اسلامی تعلیمات کی خوبیاں محسوس کر کے اس کی جانب آ رہی ہیں اور ہم مسلمان دوسروں کی تقلید کو معراج کمال سمجھ کر تاحال انہیں کی کاسہ لیسی کر رہے ہیں۔ عارف رومیؒ نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے ؎

یک سید پر نان ترا بر فرق سر
تو ہمی جوئی لب نان در بدر!

## مغربی آدابِ زندگی

۱۔ غذا سادہ کھاؤ۔ جب خوب بھوک لگے۔ اس وقت کھاؤ، تحریک پیدا کرنے والی غذا نہ کھاؤ، بلکہ صرف طاقت برقرار رکھنے والی چیزیں کھاؤ اپنے کھانے کو ڈھک کر رکھو تاکہ ہوا کے جراثیم، خاک دھول، مکھیاں اور ہوائی کیڑے ان پر یورش نہ کر سکیں کھانے کی اشیا جو کھلی رکھی ہوں مت کھاؤ۔ خاص

## مشرقی پاکستان میں ضلعی جمعیۃ کے دورے

۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کا ایک سہ رکنی وفد جس میں صوبائی امیر حضرت الحاج مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا، ضلعی امیر حضرت مولانا ریاست علی صاحب شیخ الحدیث رانا فنگ اور ضلعی ناظم حضرت مولانا اشرف علی صاحب وشونا تھی شامل تھے مختلف مقامات کے دورے پر روانہ ہوا۔ موضع متی میں یہ وفد کوئی ۲ بجے دوپہر پہنچا۔ وہاں جلسہ کا پہلے ہی انتظام تھا۔ جس کی صدارت صوبائی امیر نے کی حضرت مولانا عبدالمہیمن صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا، بعدازاں ذکی گنج تھانہ کی جمعیۃ کے ناظم مولانا عبدالرحمن صاحب نے گذشتہ ڈیڑھ سال کی مختصر رپورٹ پیش کی، اس کے بعد مولانا معتصم علی صاحب محدث ذکی گنج مدرسہ اور مولانا اشرف علی صاحب ناظم ضلع نے اپنی طویل تقاریر میں موجودہ معاشرہ میں بڑھی ہوئی بے حیائی، عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی۔ آخر میں صاحب صدر صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ملک میں جمعیۃ علمائے اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے، جو دین کی سربلندی اور دینی اقدار کے تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے۔ لہٰذا جو لوگ دینی اقدار کا تحفظ چاہتے ہیں، ان کو جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا چاہیئے۔

دوسرے روز ذکی گنج شہر میں ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا ریاست علی صاحب ضلعی امیر منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا معتصم علی صاحب اور مولانا وارث الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صوبائی امیر نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کی دعوت دی۔ ان کے بعد ناظم ضلع حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کی اصلی حقیقت لوگوں کے سامنے کھولی اور کہا کہ آپ ان کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) حکومت خاندانی منصوبہ بندی پر جو ۲۰ کروڑ کی خطیر رقم خرچ کر رہی ہے اس کو ملکی معاشیات اور قومی اور دینی ترقی پر خرچ کیا جائے۔

(۲) شراب، جوا، رشوت اور دوسرے ہوائم کا فوری انسداد کر کے معاشرہ کو اس کے برے اثرات سے بچایا جائے۔

(۳) حج پر سے پابندیوں کو ہٹایا جائے

(۴) سودی بینکنگ سسٹم کو جلد از جلد ختم کر کے ملک میں بلا سود نظام معاشیات رائج کیا جائے۔

(۵) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف اسلام قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام ملک میں دینی اقدار کا تحفظ چاہتی ہے

## چنیوٹ کے سٹوڈنٹس کا مبارک اقدام

چنیوٹ کے کالج اور مختلف سکولوں کے سٹوڈنٹس نے مل کر ایک مرکزی انجمن کی تشکیل کی ہے، جن کا نام سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن (مرکزیہ چنیوٹ) رکھا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے کارکنوں کا خیال ہے کہ اس کی شاخیں مختلف شہروں میں قائم کریں گے۔ فی الحال لاہور، لائلپور، کراچی وغیرہ مختلف شہروں میں کام شروع کر دیا ہے۔ ان نونہالان قوم نے وقت کی ضرورت کا کماحقہٗ احساس کیا ہے۔ انگریزی خواں طبقہ کو آزادی فکر کے نام سے یورپ کی ذہنی غلامی میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اسی کا ایک شعبہ مذہبی آزادی بھی ہے۔ جب پہلے پہل ۱۸۵۷ء کے بعد برطانوی گورنمنٹ نے ہندوستان کے لئے مذہبی آزادی کا اعلان کیا، یہاں کے عوام جو فرنگی دسیسہ کاری اور فریب سے واقف نہ تھے خوش ہوئے کہ اب حکومت ہمارے مذہب میں مداخلت نہ کرے گی۔ مگر اس کی تہہ میں خطرناک منصوبہ پوشیدہ تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ کوئی شخص پیغمبر بنے تو اسے اس کا حق حاصل ہے۔ کوئی قرآنی آیات کے معانی بدلے اس کو حق حاصل ہے کہ کوئی مسلمان عیسائی یا مرزائی بنے۔ اس کو اس کا حق حاصل ہے۔ ایک طرف یہ آزادی بخشی، دوسری طرف مذکورہ گمراہوں کا سامان پیدا کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ افراتفری اور مذہبی انارکی پیدا ہو گئی۔ آج اسی سرپھٹول کی وجہ سے ہمارے عزیز وطن کے مستقبل کے بارہ میں شکوک و خطرات کا سامنا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان پاکستان کی مذہبی حس اتنی لطیف اور جذبۂ دینی اتنا بیدار ہے کہ فرنگی کی محنت کا اکثر حصہ ضائع ہو کر رہ گیا۔ ۱۹۵۳ء ختم نبوت کی تحریک میں سٹوڈنٹس نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و عقیدت کا جو ثبوت گولیاں کھا کر پیش کیا تھا وہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ ضرورت ہے کہ مسلمان کے اس مرکز ختم نبوت سے وابستگی کو قائم و دائم رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں چنیوٹ کے طلبہ نے جو اقدام کیا ہے، وہ یقیناً مبارک اور قابل قدر ہے۔ دراصل قوم انہیں کا نام ہے۔ یہ آج طالب علم ہیں کل ملک کے ذمہ دار شہری ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

### دعائے صحت

مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ہزاروی موضع چک نمبر ۵۶۳ غربی تحصیل جڑانوالہ زیادہ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

## بقیہ اداریہ

اور قوم کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو بھی کس دیں۔ مگر یہاں گڑے مردوں کو اکھیڑا جا رہا ہے۔ اختلافات کو ہوا دی جا رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے یہ یک طرفہ ہو رہا ہے۔ ہمیں شبہ ہے کہ اس طرح فتنوں کی سرپرستی میں ارباب اقتدار کا دخل ہے وہ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء قسم کی کتابیں کیوں ضبط کی اجازت کیوں دیتی۔

اگر یہ کام حکومت کر رہی ہے تو وہ ملک کے دانشور پیشہ حصے کو ملک کی ضروری خدمات سے محروم بلکہ مخالف بنانے میں مصروف ہو رہی ہے جو ملک جان سے اسلام کی روشنی میں ملک کی حفاظت اور اس کی سربلندی کے لئے کوشاں ہیں۔ اگر ملک میں یہ کچھ ہو ضائع کیا جائے۔ دوسری طرف ملک کی تقسیم کی تحریک شروع ہو، مولوی فرید احمد جیسے لوگ صرف خطرہ کی نشان دہی پر اکتفا کریں۔ چوکھی طرف دشمنوں کی چالیں اور سازشوں کا خطرہ ہو۔ پانچویں حکومت اپنا ایجنڈا جمہوریت پر بیعت ہو۔ چھٹے سیاست خارجہ الجھی ہوئی تو پھر ملک و ملت کی قسمت پر جتنے آنسو بہائے جائیں ہیں۔ آج اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ ہم تمام مقاصد کو اپنا کر اور پھر خدا کا نام لیکر آگے بڑھیں

(۱) اسلامی احکام اور اسلامی تہذیب۔

(۲) ملک کی یک جہتی

(۳) بلا واسطہ انتخابات۔

کوئی شخص اس کے خلاف کرے، مذہبی سرپھٹول کا باعث بنے یا سیاسی خود غرضی کو بروئے کار لائے وہ ملک کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔

من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگویم

## سیالکوٹ میں متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے دفتر میں مورخہ ۱۱ جون صبح ۷ بجے متحدہ اسلامی محاذ کے قیام کے لئے تمام دینی جماعتوں کی ایک مشترکہ میٹنگ بلائی گئی جس میں ۱۷ افراد پر مشتمل بطور کنوینر ایک سب کمیٹی بنائی گئی جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی
۲۔ حافظ محمد صادق صاحب
۳۔ مولانا سلطان محمود صاحب
۴۔ حافظ محمد شریف صاحب
۵۔ پیر بشیر احمد صاحب
۶۔ مرزا محمد بشیر صاحب
۷۔ مسٹر اعجاز احمد صاحب

یہ بھی طے پایا کہ محاذ کے باقاعدہ انتخاب کے لئے مورخہ ۱۹ جون کو ایک اور میٹنگ رکھی

**پانی** پانی کے برتن ڈھکے ہوئے ہونے چاہئیں اور کسی ایک برتن میں زیادہ عرصہ تک پانی رکھیے، تجربہ اور مقامی موسمی حالات بتائیں گے برتن میں کتنے عرصے تک پانی رکھنا صحت کے واسطے مضر ہے مگر برتن کے منہ کو ڈھکنا بہر حال ضروری

**روشنی** غیر قدرتی روشنی کا استعمال جس قدر بھی کم کیا جائے۔ بہتر ہے خصوصاً سوتے وقت

**غسل** سوائے ہاتھوں کے اور کسی جگہ کے لیئے صابن استعمال کرنے کی عادت اگر چھوڑ جائے تو صحت کی ترقی دیکھنے کے قابل ہوگی۔

**لباس** آپ کے جوتے، گیٹس، پیٹیاں، ہاتھوں کے تسمے، فیتے اور اسی قسم کی دیگر بندشیں ہونی چاہئیں۔ تیل کے چکنے ہوئے کپڑے، ربڑ ہیں جہاں تک ممکن ہو نہ پہنیئے۔ اصول یہ ہو جانا، یئے کہ جسم کو گرم رکھنے کے لیئے سردیوں میں ایسا کپڑا جائے کہ جن میں گرمی زیادہ ہو اور کپڑوں کا وزن و گرمیوں میں ایسے کپڑے ہوں کہ وہ پسینہ نہ روکیں پسینہ جذب کرتے رہیں اور جسم کو ٹھنڈا رکھیں اور بہت گہرے رنگ کے کپڑے کم سے کم استعمال اوسطاً سات پونڈ وزنی کپڑے گرمیوں میں اور اوسطاً سے دس پونڈ وزن کے کپڑے جسم پر ہونے، ہیں۔

**ننگے پاؤں رہنا** آپ جس قدر ننگے پاؤں رہ سکیں بہتر جہاں کہیں آرام اور حفاظت کے ساتھ ننگے پاؤں ممکن ہو یا صرف سلیپر اور کھڑاؤں وغیرہ سے کام جائے وہاں بوٹ اور شوز استعمال نہیں کرنے ہیں۔

**سونا** نرم پردوں کے گدگدے بستروں پر سونا صحت کے لئے مضر ہے۔

(منقول از رسالہ چشمۂ حیات دہلی مارچ ۱۹۳۸ء)

---

## اسلامی آداب زندگی

**غذا اور پانی** یورپ جس بات کو آج سمجھا ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بات چودہ سو سال پہلے ارشاد فرما دی تھی۔ فرمایا آیندہ امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو مختلف قسم کے مختلف قسم کے پانی اور شربت اور مختلف رنگ کے جمع کریں گے۔ وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں

(ترغیب و ترہیب للمنذری ص۱۳۳)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسالت مآب علیہ الثناء والتحیات نے ارشاد فرمایا کہ سونے کے وقت اپنے دروازے بند کرو۔ کھانے کے برتنوں کو ڈھک دو اور پینے

**۳۔ روشنی** حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وَاطْفِئُوا سُرُجَكُمْ یعنی سوتے وقت اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔ اور یہی آپ کی عادتِ شریفہ تھی کہ رات کو بلا ضرورت روشنی کا استعمال نہ فرماتے تھے۔

**۴۔ غسل** غسل میں صابن کا استعمال انہیں دانایانِ فرنگ کی ایجاد ہے۔ اسلام نے اس باب میں اپنے اصول سادگی کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

**۵۔ لباس** جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہؓ کا عام لباس کرتا اور تہ بند ہوتا تھا اور کبھی صرف دو چادریں ایک اوڑھنے کے لئے اور ایک تہ بند کے لئے ہوتی تھیں۔ کبھی کبھی جبہ بھی استعمال فرما لیتے تھے۔ بعض حضرات پاجامہ بھی استعمال فرماتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پاجامہ کو پسند فرمایا ہے۔ مگر یہ سب لباس ڈھیلا ڈھالا ہوتا تھا۔ چست اور تنگ لباس پسند نہ تھا یہ چست لباس کی جکڑ بند انہیں دانایانِ فرنگ کی ایجاد ہے جو آج اس کو صحت و تندرستی کے لئے مضر کہہ رہے ہیں اسی طرح ربڑ اور ربڑ کی جملہ اشیاء کا استعمال بھی انہیں لوگوں کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے۔ جو آج اس کے نقصان دہ ہونے کا اقرار کر رہے ہیں۔ اہل یورپ کی اندھا دھند تقلید کرنے والوں کے لئے مقام غور ہے کہ انہوں نے سنتِ رسولؐ کے بدلہ میں اہل یورپ سے کس قدر مضر اور مہنگا سودا خریدا ہے۔ جس کو وہ خود اب پسند نہیں کر رہے۔

فیہ عبرۃ لاولی الابصار

گہرے رنگ کے کپڑے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز پسند نہ تھے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے

عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَيَلْبَسُهَا أَحْيَاءُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ (شمائل ترمذی ص۴۰ و کنز ج۱۷ ص۸)

یعنی سفید کپڑوں کے استعمال کو لازم کر لو زندہ بھی ان کو پہنا کریں اور مردوں کا کفن بھی یہی ہو۔ کیونکہ سفید کپڑے سب سے بہتر ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا:۔

اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ۔

(شمائل ترمذی ص۴۰)

یعنی سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہوتے ہیں اور اپنے مردوں کو کفن بھی انہیں میں دیا کرو۔

**۶۔ ننگے پاؤں رہنا** اسلامی آداب زندگی جو تمام بلادِ اسلامیہ میں مشہور ہے۔ یہی ہے کہ جوتے اتار کر فرش پر بیٹھتے ہیں اور کسی وقت ننگے پاؤں چلنے کو بھی عار نہیں سمجھتے۔ جوتوں کو جزو بدن بنا لینا۔ یورپ والوں کی لغو

عالم وجود میں لائی گئی تاکہ جوتے اتارنے نہ پڑیں۔ بلکہ بعض صاحب بہادر تو سوتے میں بھی جوتے اتارنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج یورپ بہت سے نقصان برداشت کرنے کے بعد اسی نظریہ پر آیا۔ جس کو معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس قبل دنیا کے سامنے پیش کیا تھا

**۷۔ سونا** اسلامی آدابِ زندگی میں نرم بستروں پر سونا کہیں ہے ہی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا بستر چمڑے کا تھا۔ جس کے اندر کھجور کے درخت کا گودا بھرا ہوا تھا

(ترغیب و ترہیب للمنذریؒ)

بعض مرتبہ ازواجِ مطہرات میں سے کسی نے اگر کوئی نرم کپڑا بچھا دیا۔ تو آپ نے اٹھوا دیا۔

---

## محمد علی کلے

گذشتہ ماہ کے اواخر میں عالمی ہیوی ویٹ چیمپئین اور اسلام کے بطل جلیل محمد علی کلے نے برطانیہ کے عالمی چیمپئین ہنری کوپر کو چھٹے راؤنڈ میں شکست فاش دے کر اپنا عالمی اعزاز برقرار رکھا ہے۔ مقابلہ ۲۱ مئی کو ہوا تھا لیکن محمد علی کلے نے ۲۰ مئی کو ایک انٹرویو کے دوران پیش گوئی کے طور پر یہ کہہ دیا تھا کہ میں انشاء اللہ اپنے حریف کو چھٹے راؤنڈ میں ناک آؤٹ کر دوں گا کلے نے مزید کہا کہ "ایمان" ہی میری طاقت ہے اور اپنی ہر فتح کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتا ہوں جب سے میں اسلام سے روشناس ہوا ہوں میں اپنے آپ کو پہلے سے بہت زیادہ طاقت ور سمجھتا ہوں اور میں ہر جگہ کامیاب رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ ساری دنیا کے مسلمان میرے لئے دعا کریں جب میں مقابلے کے لئے جاؤں گا تو اللہ کا نام لے کر رنگ میں اتروں گا یہ تھے وہ جذبات جن کا ذکر محمد علی کلے نے مقابلہ سے پہلے اخباری نمائندوں سے کیا۔ مقابلہ ہوا۔ کلے نے واقعی چھٹے راؤنڈ میں اپنے حریف کو ناک آؤٹ کر دیا اسی دوران میں چوتھے راؤنڈ ہی میں کلے کے حریف کوپر کی بائیں آنکھ کے نیچے ایک گہرا زخم ہو گیا اور چھٹے راؤنڈ تک کوپر سر سے پاؤں تک لہولہان ہو چکا تھا۔ کوپر ہر گیا اور کلے جیت گیا لیکن کلے نے اس مسرت کے موقع پر بھی اسلامی اخلاق کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ کلے اپنے حریف کے پاس ہسپتال میں گیا اور اس سے کہا کہ مجھے اپنی اس کامیابی پر کوئی مسرت نہیں بلکہ مجھے افسوس ہے کہ ہنری کوپر کو بہت مار کھانی پڑی آپ کی بائیں آنکھ سے جب خون بہنا شروع ہوا تھا، ریفری کو اسی وقت مقابلہ کو ختم کر دینا چاہیئے تھا۔ ایک گرتے ہوئے شخص کو مارنا کوئی بڑا کام نہیں ہے اور کسی کو نقصان پہنچانا میرے مذہب کے خلاف ہے۔

محمد علی کلے نے جب سے باکسنگ کے میدان میں قدم رکھا ہے اس وقت سے اس نے اپنے ہر حریف کو پچھاڑا ہے بڑے بڑے زور آور لسٹن، پیٹرسن اور کوپر خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے محمد علی امریکہ، لنڈن اور یورپ کے دوسرے ممالک کے عیسائیوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے اور عیسائیوں اور یہودیوں

# اسرائیل میں مرزائی مشن

میاں عبدالحق نے ۱۰ر جون کو قومی اسمبلی میں یہ سوال کیا کہ اس امر میں کہاں تک صداقت ہے کہ اسرائیل میں کوئی احمدیہ مرزائی مشن قائم ہے۔ جواب اثبات میں ہے تو اس مشن کے مالی وسائل کیا ہیں؟

وزیر خارجہ نے تحریری جواب میں کہا کہ حکومت کو نام نہاد مملکت اسرائیل میں احمدیہ مشن کے قیام کا قطعاً علم نہیں۔ کسی شخص یا کسی گوشے نے ایسی کوئی اطلاع حکومت کو مہیا نہیں کی۔ اگر اس کے متعلق ٹھوس معلومات حکومت کو مہیا کی جائیں تو وہ خوش ہوگی۔

تعجب ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کو اسرائیل میں مرزائی مشن کے وجود کا علم نہیں؟ کیا حکومت کی معلومات کے ذرائع ناقص ہیں۔ یا اس نے جواب دینے میں مصلحت اختیار کی ہے یا حکومت کے نزدیک قادیانی جماعت کا وجود اتنا غیر اہم ہے کہ وہ اس کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنا ضروری نہیں سمجھتی؟ حکومت بالخصوص وزارت خارجہ کی اطلاع کے لئے ہم مرزا مبارک احمد کی تالیف "ہمارے بیرونی مشن" کا سرورق اور ساتھ ہی صفحہ ۹۷ کا انگریزی متن بہ عنوان اسرائیل مشن کا اردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں اس شہادت کے بعد کسی دوسری شہادت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ زیر نظر کتاب ۱۰۵ صفحات اور بہت سی تصویروں پر مشتمل ہے۔ پانچواں ایڈیشن جو ہمارے زیر نظر ہے نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ہے ناشر ہے احمدیہ مسلم فارن مشن ربوہ۔ تعداد ہے ۵ ہزار فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے تقریباً ۳۱ مشن مختلف عالمی ممالک میں کام کر رہے ہیں، بالخصوص ان ملکوں میں جہاں انگریزوں کی عمل داری رہی ہے یا مغربی طاقتوں کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ:۔

(۱) اسرائیل میں مرزائی مشن کی اجازت کیسے ہوئی؟

(۲) متن سے ظاہر ہے کہ یہ مشن ربوہ کے ہیڈ کوارٹر کی نگرانی میں ہے۔ ربوہ کو یہ حوصلہ کیوں کر ہوا کہ جس ملک کے ساتھ پاکستان کے سفارتی تعلقات نہیں ہیں اور وہ اس کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا اس میں احمدیہ مشن قائم کرے۔

(۳) یہ مرزائی مشن کس غرض سے وہاں ہے؟ کیا ان یہودیوں میں تبلیغ اسلام مقصود ہے جو اسلام کا دل چیر کر عربوں کے قلب میں خنجر کی طرح ترازو ہو گئے ہیں یا ان عرب مسلمانوں کو محمد عربیؐ سے منحرف کر کے غلام احمد کا متبع بنانا مطلوب ہے جو بے قابو حالات کی بدولت اسرائیل میں رہ گئے ہیں۔

کی فتح پر چراغاں کیا، بالخصوص بغداد کے سقوط پر جشن منایا تھا۔ مرزا غلام احمد اور ان کے جانشین مرزا بشیر الدین محمود کی تحریروں میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ کیا یہ مشن اسی ذہن کے ساتھ کام نہیں کر رہا؟ ان کے نزدیک وہ تمام مسلمان کافر ہیں جو مرزا غلام احمد پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس مشن کا مقصد برطانوی سراغرسانی کی کسی فصل کا حصہ تو نہیں؟ کیا اس کے سپرد اسرائیل کو اسلامی ملکوں سے سیاسی معلومات بہم پہنچانا ہے؟ آخر ایک پاکستانی مشن کو ایک مخصوص مذہبی کے ساتھ ایک ایسی مملکت میں کام کرنے کی اجازت کیوں حاصل ہے جس کا وجود قلب اسلام میں ایک پھوڑا ہے۔

(۵) کیا اس مشن کے قیام اور مرزائی جماعت کے وجود سے عرب ملکوں میں ہمارے خلاف بدگمانی پیدا ہونے کا امکان نہیں؟

یقین ہے کہ ان معلومات کے بعد حکومت کو خوشی نہیں بلکہ رنج ہوگا۔ (بشکریہ چٹان)

## حاجی عطا محمد صاحب بلوچ کی تقریر سے

### ایوان اسمبلی میں زلزلہ

صوبائی اسمبلی میں خیبر پور ڈویژن کے معزز ممبر جناب حاجی عطا محمد صاحب بلوچ نے ۶ر جون کو ایوان اسمبلی میں حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر پاکستان میں اسلامی قوانین رائج نہ کئے گئے تو ہمارے حالات مختلف ہو جائیں گے۔ آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے افسوس کے ساتھ فرمایا کہ اسلامی قوانین نافذ کرنے کے عوامی مطالبہ پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور تمام مسلمان قائد اعظم کے پرچم تلے محض اس لئے جمع ہوئے تھے اور جد و جہد آزادی میں بھاری قربانیاں صرف اس لئے دی تھیں تاکہ ملک میں ایک اسلامی معاشرہ اور دینی حکومت قائم ہو۔

آپ نے مسلم شخصی قانون کے ترمیمی بل پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ خود ہی ڈوبنا چاہتے ہیں اور قوم کو بھی لے ڈوبیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اسی وقت لاہور کے در و دیوار زلزلہ سے تھرا رہے تھے اور حزب اقتدار کے ایک رکن خان یوسف خاں کو اٹھ کر اسپیکر کو کہنا پڑا کہ

"جناب اسپیکر صاحب! زلزلہ آ رہا ہے"۔

## خط و کتابت

## بقیہ:۔ خلائی راکٹ اور اسلام

کے لئے تو باعث استعجاب ہو سکتا ہے جو عقل نہ آنے والی ہر بات کا انکار کرنے کے مرض میں مبتلا ہیں، ہمارے لئے اس میں کیا اشکال

ہاں ایک بات اور ہے۔ اسلام اپنے پیروؤں کو لایعنی اور بے سود کاموں سے ہٹا کر مقصد زندگی میں مشغول رکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند کے گھٹنے بڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان سے کہہ دو کہ یہ لوگوں کو اوقات بتانے اور حج کا موسم بتانے کے لئے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تم کو ان کی حقیقت معلوم اور غیر ضروری مباحثہ سے زیادہ توجہ ادھر دینی چاہیئے یہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے کس کام کے لئے بنائی اور ہمیں ان سے کس طرح کام لینا چاہیئے۔

اگر مسلمان اس وقت ان ذہنی مباحث فلسفی موشگافیوں کے ہو رہتے تو وہ دنیا کی رہنمائی اور امامت کے فرائض کیسے انجام جوں جوں انہوں نے دنیا کو فتح کیا، دنیا کے اور دیگر باتوں کو حسب ضرورت معلوم کر کے سے فائدہ اٹھایا۔ یہاں صرف ایک بات باقی جاتی ہے کہ اگر سورج چاند آسمانوں میں ہے کے دروازے بند ہیں۔ جہاں فرشتوں کے پہرے لگے ہیں تو وہاں راکٹ کیسے پہنچ گیا۔ اس بارہ اتنا کہنا کافی ہے کہ محققین اسلام نے بہت یہ لکھ دیا ہے کہ سورج چاند وغیرہ ستارے آ سے نیچے ہیں۔ یہ سب خلا و فضا میں اپنی اپنی جگہوں میں موجود اور مقررہ منازل میں گھومتے مجال کیا جو ایک انچ اپنی جگہ سے ادھر ادھر جائے۔ اس سلسلہ میں بعض نصوص کے متعلق میں بحث باقی رہ جاتی ہے جو کسی اشاعت کی جا سکے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(غلام غوث ہزاروی)


ہفت روزہ ترجمان اسلام لا

* شرک و بدعات کی تاریکیوں میں قر و سنت کی روشنی کا علم بردار
* معاشرے کی خرابیوں کو اجاگر کر کے ص مستقیم کا راہ نما
* معاشرے کی دینوی ضرورتوں اور د تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے والا
* اسلامی ماحول، ایمانی اقدار اور قرآنی آداب کا داعی

# ...پکی کتابیں

# ہماری رائے

## ...یب الکلام

...صفحات ۹۶ - کاغذ عمدہ - ٹائٹل خوبصورت
...ن ایک روپیہ -

یہ کتاب مولانا محمد عبدالمتین صاحب زاہد نے
...والد بزرگوار حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خاں
...شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی
...ضخیم تصنیف احسن الکلام سے تفصیلی مضامین
...ن کر کے علماء کرام کے سوا طلباء اور عوام
...لئے بھی کارآمد بنانے کی خاطر لکھی ہے - اس میں
...پاک، احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ و تابعین
...ائمہ دین کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ امام کے
...مقتدی کو فاتحہ یا اور کوئی سورۃ پڑھنے کی اجازت
...ہے - جہاں کہیں آج کل عوام کو بعض مولوی
...کریں کہ تم حنفی لوگ امام کے پیچھے فاتحہ کیوں
...پڑھتے وہاں اس کتاب کی موجودگی قیام امن
...تامن ہوگی -

## ...ہدایت

مصنفہ حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خاں
...ب - صفحات ۲۰۸ - قیمت قسم اول دو روپے،
دوم ڈیڑھ روپیہ -

معجزات و کرامات کی مفصل بحث - سینکڑوں
...یات اور یہ کہ معجزہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی
...تھ پر ظاہر ہوتا ہے - اہلسنت والجماعت کی
...تا پر اہل بدعت کی جانچ - حق کی جستجو کرنے والوں
...لئے کتاب کا مطالعہ بے حد مفید ہوگا - ہر دو
...ں کے ملنے کا پتہ :- ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ
...ۃ الحق گوجرانوالہ -

## ...ام صحابہ اور مسئلہ خلافت و شہادت

ارشادات حضرت مولانا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق
...ب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کو مولانا
...الحق صاحب نے بمعہ مفید ضمیموں کے شائع
...کے جہاں صحابہ پر تنقید کرنے اور کیچڑ اچھالنے والوں
...کر کی ہے وہاں اہلسنت والجماعت کے مسلک
...بہترین طریقہ سے واضح کر کے بہترین خدمت انجام
...ہے - ۲۲ قرآنی آیتیں اور گیارہ حدیثیں نیز
...امت کے اقوال سے شان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

عمدہ، صفحات ۱۰۴ - قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ :-
شعبۂ تصنیف و اشاعت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ
خٹک - ضلع پشاور -

اس ضمن میں ہماری گذارش ہے کہ متعلقہ آیات
و احادیث کا ترجمہ اور تفسیر بھی ضروری ہے، اور
بعض مضامین کو خالص عربی میں نقل کر دینے سے
افادہ میں کمی ہو جاتی ہے - ہر دو امور کا خیال
رکھنا ضروری ہے - (غ غ - ۵)

## تحریک جماعت اسلامی

### ایک تحقیقی مطالعہ

صفحات ۲۳۶ طباعت عمدہ قیمت چار روپے
ملنے کا پتہ :- ادارۂ اشاعت الاسلامیہ کرشن نگر، لاہور

یہ کتاب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ایم - اے، ایم - بی - بی
ایس کی ہے جو کہ کسی زمانہ میں نام نہاد جماعت
اسلامی منٹگمری کے امیر تھے - عنفوان شباب ہی سے آپ
اس جماعت سے منسلک رہ گئے اور بڑی گہری عقیدت
سے اس کے لٹریچر کا مطالعہ کیا لیکن جیسا کہ پاکستان بننے
کے بعد جماعت کے ذہین ارکان کے دلوں میں جماعت کے
متعلق شکوک و شبہات کے کانٹے خلش کرنے لگے تھے
ڈاکٹر صاحب بھی ان کانٹوں سے مجروح ہوئے اور آپ
نے بھی جماعت کی طرف سے مقرر کردہ ایک جائزہ کمیٹی
کے سامنے ایک تفصیلی تحریر پیش کی یہ کتاب اسی بیان
پر مشتمل ہے -

کتاب میں جماعت پاکستان بننے سے قبل اور پاکستان
کے بعد کے دونوں ادوار پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے اور
مودودی صاحب اور جماعت کے دوسرے ارکان کی تحریروں
سے ان کے فکری اور عملی تضادات کو بیان کیا گیا ہے

کتاب کی بعض عبارات سے اگرچہ ہمیں اختلاف ہے
لیکن یہ بات کہنے میں ہمیں کوئی باک نہیں کہ مجموعی
لحاظ سے کتاب نہایت مدلل ہے اور مودودی صاحب
کے ذہنی اور عملی تضادات کو سمجھنے کے لئے کافی مواد اپنے
اندر رکھتی ہے - اس کتاب کا مطالعہ ہر اس حضرات کیلئے
ضروری ہے جو "دور کے ڈھول سہانے" کے تحت مودودی
جماعت سے کچھ بھی میلان رکھتے ہیں کیونکہ ڈاکٹر صاحب
نے اس جماعت میں رہ کر اس کا مطالعہ کیا ہے لیکن
ان لوگوں کے لئے تو اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے
جو اصلی تحریک کے مغالطے میں ابھی تک جماعت کے
دامن کو تھامے چلے آ رہے ہیں -

## بقیہ : محمد علی کلے (صد سے آگے)

وہ جب رنگ میں داخل ہوتا ہے تو کلمہ طیبہ کے ورد کے
ساتھ یہ اعلان کرتا ہے کہ میری کامیابی میں اللہ کی مدد اور
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید شامل ہے - اور
جب فتح ہوتی ہے - تو اس فتح کو اپنی جانب منسوب
کرنے کی بجائے صاف اعلان کرتا ہے کہ میری یہ فتح دین
اسلام کی مرہون منت ہے -

گذشتہ دنوں اس نے ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کیا تھا
کہ "مجھے مسلمان برادری کا رکن ہونے پر فخر ہے - مسلمان
دنیا کی عظیم ترین قوم ہیں - میں نے سچائی کا راستہ اختیار
کر لیا ہے - میں اپنے دوست مالکم ایکس کا شکر گزار ہوں
کہ اس نے مجھے اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا اور
مجھے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم زندگی کے متعلق
ایسی ایسی باتیں بتائیں جن پر پوری انسانیت کو فخر کرنا
چاہیئے - اب میری تمنا ہے کہ میں سرزمین حجاز جا کر اس
مقدس خطۂ ارض کی زیارت کروں جہاں سے سچائی اور
صداقت کا آفتاب طلوع ہوا تھا"

یورپ کے عیسائی کلے کی اس عالمی چیمپئین شپ سے
بہت پریشان ہیں اور وہ آئے روز اپنے سیاہ فام اور
سفید فام عیسائیوں کو اس بات کے لئے تیار کر رہے ہیں تا
کہ وہ کلے کو شکست دے کر ایک مسلمان سے اس اعزاز
کو چھینیں - چنانچہ سونی لسٹن نے اعلان کیا تھا کہ "میں
محمد علی کو شکست دے کر چیمپئین شپ دوبارہ عیسائی
دنیا میں لاؤں گا" - لیکن کلے نے اس کو برملا جواب دیا
تھا کہ "تمہاری یہ تمنا کبھی پوری نہیں ہوگی میں مسلمان
ہوں اور مجھے ایک عیسائی نہیں ہرا سکتا"

کلے کا کہنا ہے کہ "میری کامیابیوں کا راز اللہ تعالیٰ پر
پختہ ایمان ہے - میں اسلام کے لیے بڑی سے بڑی قربانی
دے سکتا ہوں - میں نے اپنی بیوی کو بھی اسی وجہ سے
طلاق دی تھی کہ اس کے طور اطوار مسلمانوں جیسے نہیں
تھے - وہ نماز نہیں پڑھتی تھی - پردہ نہیں کرتی تھی، ٹیڈی
لباس پہنتی تھی اور لپ اسٹک لگاتی تھی"

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد علی کلے کے ایمان میں
اور زیادہ پختگی عطا فرمائے اور اس کو عیسائیوں کے ہر
قسم کے شر سے محفوظ فرمائے اور کسی محاذ پر بھی اس کو
شکست سے دوچار نہ ہونا پڑے (آمین)

## مودودی اور جمہوریت

از
مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی
ملنے کا پتہ : ادارہ معارف اسلامیہ مبارک پورہ سیالکوٹ
یہ کتاب ایک آئینہ ہے جس میں مودودی صاحب کے
نظریۂ جمہوریت کے ماضی اور حال کے ہر خدوخال کو جھانکا
جا سکتا ہے - طباعت عمدہ - ٹائیٹل خوبصورت -

# ہفتہ بھر کی خبریں

## روسی اسلحہ

سفارتی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ روس پاکستان کو انہیں شرائط پر اسلحہ مہیا کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے جن شرائط پر اس نے پچھلے دنوں بھارت کو اسلحہ مہیا کیا تھا۔

## ریلوں کے کرایوں میں اضافہ

یکم جولائی سے ریلوں کے کرایوں میں پانچ فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ یہ بات صوبائی ریلوے وزیر ملک محمد حیات تمن نے ایوان اسمبلی میں ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے فرمائی بجٹ میں سات کروڑ نوے لاکھ کا نفع دکھایا گیا ہے۔

## مشنری اسکولوں میں مسلمان طلبہ کو انجیل پڑھانے کی ممانعت

مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم جناب ملک خدا بخش بچہ نے جمعرات کو صوبائی اسمبلی میں بتایا کہ حکومت نے تمام مشنری اسکولوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ مسلمان طلبہ کو انجیل اور اس طرح کی دوسری کتابیں جو اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتی ہوں پڑھائی نہ جائیں۔

## مشرقی پاکستان میں اسلحہ ساز فیکٹریاں

حکومت پاکستان مشرقی پاکستان میں دو اسلحہ ساز فیکٹریاں بنا رہی ہے جو عنقریب اپنا کام شروع کر دیں گی۔ آل انڈیا ریڈیو کی خبر کے مطابق یہ فیکٹریاں چین کی مدد سے قائم کی جائیں گی۔ ان میں سے ایک فیکٹری، چٹاگانگ میں اور دوسری نرائن گنج میں قائم کی جائے گی ان میں عنصر حاضر کا بہترین اسلحہ تیار کیا جائے گا

## ناچ گانے پر مکمل پابندی

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کی زیر صدارت صوبائی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کسی بھی تعلیمی ادارے میں رقص کی کلاس منظم نہیں کی جائے گی اور جہاں تک رقص کا تعلق ہے۔ اس کو بالکل ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ لڑکیوں کو خواتین کے سامنے بھی رقص کا مظاہرہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

مزید برآں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ لڑکیوں کی تعلیمی درس گاہوں کے ثقافتی اور کھیلوں کے پروگراموں کی اخبارات میں تشہیر نہیں ہونے دی جائے گی۔ اور ان کی تصاویر شائع نہیں ہوں گی اس لئے اس مقصد کے لیے اخباری فوٹو گرافروں کو ان اداروں میں جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی صرف یہی نہیں بلکہ کالجوں اور اسکولوں کے ثقافتی پروگراموں کو مخلوط تماشائیوں کے سامنے بھی پیش نہیں کیا جائے گا

کر دی گئی ہے۔

ان فیصلوں کے متعلق وزیر تعلیم ملک خدا بخش بچہ نے اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ تعلیم ان فیصلوں پر عمل درآمد کرانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا سکے گا۔

## پاکستان میں فولاد کا پہلا کارخانہ

پاکستان میں فولاد کا پہلا کارخانہ اس سال کے آخر تک کام شروع کر دے گا۔ کارخانے پر ۲۷ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔ جس میں ۲½ لاکھ ٹن سالانہ فولاد تیار ہوا کرے گا۔

## بھارتی روپے کی قیمت میں کمی

بھارت کی حکومت نے پاکستان سے اقتصادی محاذ پر بھی شکست کھائی ہے اور اس سلسلہ میں اس کو مجبوراً اپنے روپے کی قیمت میں کمی کرنا پڑی۔ چنانچہ لندن ٹائمز کے بیان کے مطابق بھارتی روپیہ آٹھ پنس میں فروخت ہو رہا ہے جبکہ موجودہ شرح کے مطابق اس کی اصل قیمت ساڑھے گیارہ پنس ہے۔ روپے کی بہت میں کمی سے پہلے ایک بھارتی روپیہ اٹھارہ پنس کے برابر تھا۔

## مشرقی پاکستان میں طوفان

مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں میں شدید طوفان کے باعث ۱۵ ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں اور چھ ہزار اسی مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ مرنے والوں کی تعداد ۱۲ بتائی جاتی ہے۔

## مشرقی پاکستان میں ٹرین کا ہولناک حادثہ

ڈھاکہ سے چاٹگام جانے والی ٹرین کو برہمن باڑیہ کے نزدیک ایک ہولناک حادثہ پیش آگیا۔ ریل گاڑی کے انجن کے پرخچے اڑ گئے اور نو ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔ اس حادثہ میں دس سے زائد مسافر جاں بحق اور ۴۰ زخمی ہوئے ہیں۔ پانچ زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

## مشرقی پاکستان میں ہنگامہ

عوامی لیگ کے اعلان پر ۷ جون کو مشرقی پاکستان میں مختلف شہروں میں ہڑتال کی گئی۔ اس موقعہ پر تیج گاؤں، نرائن گنج اور چٹاگانگ میں پولیس کو مشتعل ہجوم پر فائرنگ کرنا پڑی

ایک سرکاری اعلان کے مطابق تیج گاؤں اور نرائن گنج میں دس افراد ہلاک ہو گئے۔ ہجوم کے پتھراؤ وغیرہ سے پولیس کے متعدد ارکان سخت مجروح ہوئے

پٹڑی سے اتار دی اور ریلوے سگنل لائنیں کاٹ دیں

## پراسرار امریکی سیاح پاکستان میں

پاکستان میں باریش، دراز زلف اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس امریکی پاکستان سے ویزا حاصل کئے بغیر کراچی کی سڑکوں پر کھلے بندوں پھر رہے ہیں۔ وہ لوگ اپنے آپ کو "یاتری" ظاہر کرتے ہیں۔

امریکی سفارت خانہ ان پراسرار یاتریوں کے لئے ویزے حاصل کرنے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے، لیکن حکومت پاکستان نے ان کے مشتبہ چال چلن کی وجہ سے تاحال ان کو ویزے نہیں دیئے۔ وہ آئندہ ہفتہ تک بھارت جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

## مغربی پاکستان میں گندم کی کمی

قومی اسمبلی میں بتایا گیا کہ خشک سالی میں مغربی صوبہ میں گندم کی پیداوار آٹھ لاکھ ٹن کم ہو گی یہ کمی درآمد سے پوری ہو گی۔

## ہیومیں مارشل لاء

جنوبی ویٹ نام کے سرکاری بری دستے اور چھاتہ بردار آج ہیو اتار دیئے گئے اور امن بحال کرنے کے لئے مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ شہر کافی عرصے حکومت کے خلاف بودھوں کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

## چینی عوام جدوجہد آزادی میں مکمل حمایت کریں گے

چین کے ثقافتی وفد نے اعلان کیا ہے کہ چین کے عوام بھارتی جارحیت کے خلاف کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی اور حق خود ارادیت کے حصول میں کشمیری عوام کی مکمل حمایت اور مدد کریں گے۔

## جنوبی ویٹ نام کیلئے مزید اٹھارہ ہزار فوج

وزیر دفاع امریکہ مسٹر میکنا مارا نے ایک بیان میں کہا کہ جولائی کے دوسرے پندرھواڑے میں اٹھارہ ہزار مزید امریکی فوج ویٹ نام پہنچ جائے گی جس کی وجہ سے جنوبی ویٹ نام میں امریکی فوج کی کل تعداد دو لاکھ پچاس ہزار تک پہنچ جائے گی۔

## میسور ٹرین پر حملہ

بھارت میں بلگام کے قریب آج مشتعل مظاہرین نے ہبلی سے پونا جانے والی مسافر ٹرین کو روک کر اس پر حملہ کر دیا اور ٹرین کو سخت نقصان پہنچایا۔ پولیس نے ۳۰۶ مظاہرین کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن میں ۶ عورتیں اور میسور اسمبلی کا ایک کانگریسی رکن بھی شامل

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا مطالعہ

# خبرنامہ جمعیۃ

## علماء اسلام نواب شاہ کی قرار دادیں

ی مئی ۶۶ء کو یہ قرار دادیں جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے خصوصی اجلاس میں اتفاق رائے سے

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ریورٹی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی انسٹی ٹیوٹ کو ن کرے کیونکہ اس نے زکوٰۃ میں اضافہ اور سود جائز ہونے کے نظریات سے جہاں قرآن و سنت ہادت تحریف کی جرأت کی ہے وہاں اس نے عالم کے دلوں کو مجروح بھی کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس ن ترجمان اسلام کو عبارکیا پیش کرتا ہے نے حالات کی ناسازگاری کے باوجود ترجمان دو گنے کر دیئے ہیں اور اس کی ترتیب بہتر ہو چکی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس پر زور اپیل کرتا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین سے ناروا پابندیاں ختم کر دے حقوق کا احترام کرتے ہوئے نکتہ چینی کو بدنام کرنے کے مترادف نہ سمجھا جائے۔ تمام اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ کی ملتان میں آمد

غلام مصطفیٰ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اسلام مورخہ ۱۷ر جون بروز جمعہ کو شہ پسنجر تشریف لا رہے ہیں۔ اراکین، ممبران اور تہ سے تبادلہ خیالات فرمائیں گے۔ نیز ائی جمعیۃ حلقہ جنوبی پنجاب کے اراکین سابھی ہوگی۔ تنظیم و ترقی جمعیۃ کے متعلق گا۔ احباب تاریخ نوٹ فرمالیں اور تاریخ جمعیۃ میں پہنچ کر حضرت ناظم اعلیٰ و دیگر علماء ات کر کے اس دینی جماعت کو مضبوط فرمائیں۔ (ناظم دفتر جمعیۃ ملتان)

## اسلام مخدوم پور کبیر والہ کا اجلاس

۲۰ بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور کبیر والہ ضلع ملتان کا اجلاس زیر صدارت

سید محمد امین شاہ صاحب منعقد ہوا۔ حافظ عبدالعزیز نے تلاوت قرآن فرمائی۔ اس کے بعد امیر محمد شریف صاحب نے تقریر فرمائی اور لوگوں کو اسلامی متحدہ محاذ کنونشن کی کارروائی سے آگاہ کیا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجتماع اسلامی متحدہ محاذ کی لاہور کنونشن منعقدہ ۲۸، ۲۹ مئی کی تمام کارروائی کی تائید کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے جو پروگرام ملک میں نظام اسلامی کے نفاذ کے لئے تجویز کیا گیا اس پر مکمل عمل کیا جائے گا۔

(۲) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی بے دینی کے سیلاب کو روکا جائے اور عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی کراچی کے حالیہ بیان پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے ملحد آدمی کو ادارہ سے علیحدہ کرے۔

(محمد حنیف ناظم جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور)

## موت العالم موت العالم

علاقہ مردان کے ایک با برکت بزرگ ولی اللہ استاذ العلماء باباجی صاحب سنگاؤ جو حضرت مولانا غلام نبی صاحب فاضل دیوبند استاذ الفقہ والحدیث دارالعلوم ٹل ضلع کوہاٹ و حضرت مولانا غلام سرور صاحب فاضل دیوبند نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے والد بزرگوار تھے۔ علاقہ مردان کے اکثر علماء کے استاذ تھے اور مردان کے بڑے بزرگوں میں تھے اس دارفانی سے رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

موصوف کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے۔ ہم باباجی کی وفات سے علمی سایہ اور با برکت دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ الحکم للہ موت کے بارے میں انسان بے بس ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام حلقے موصوف کی وفات پر ان کے پسماندگان کے ساتھ شریک غم ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے خلفاء صالحین مولانا غلام نبی صاحب اور مولانا غلام سرور صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

## ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی علیحدگی کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کا ایک خصوصی اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں مورخہ ۲۴ر مئی کو زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ منعقد ہوا جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ

(۱) ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائرکٹر اور اسلامی مشاورتی کونسل کے سیکرٹری ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا حالیہ بیان اسلامی احکام سے کھلی بغاوت ہے لہٰذا ڈاکٹر صاحب کو فی الفور ان دونوں اداروں سے الگ کر دیا جائے۔

(۲) مختلف علاقوں میں علماء امت پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ ان کو فوراً ختم کیا جائے۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر)

## خلاف اسلام قوانین منسوخ کئے جائیں

۲۱ر مئی ۶۶ء کو حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب ریوے مسجد کبیر نواب شاہ نے محراب پور، بریارڈ پڈعیدن کا تبلیغی اور تنظیمی دورہ کیا۔ خصوصی اور عمومی اجلاس منعقد کر کے آپ نے حالات حاضرہ پر مفصل روشنی ڈالی اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا عوام سے تعارف کراتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ علماء کرام کی جماعت نے ملک و ملت اور اسلام کے لئے ماضی میں یادگار قربانیاں دی ہیں اور ہمیشہ قربانیاں دیتے رہیں گے۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں عوام پر واضح کر دیا کہ مسلمان قرآن و سنت کے خلاف کوئی آئین برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے تقاریر کے دوران ایک قرارداد منظور کرائی جس میں کہا گیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو فوراً برطرف کیا جائے کیونکہ اس نے زکوٰۃ اور قرضوں پر سود کے جواز کے نظریات پیش کر کے قرآن و سنت سے بغاوت کی ہے اور اسلامیان عالم کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی ایسے خلاف اسلام قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ عوام نے جمعیۃ سے تعاون کا پورا یقین دلایا اور مولانا موصوف کی بصیرت افروز تقاریر سے بے حد متاثر ہوئے۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## صوفی فتح محمد صاحب کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے ایک مخلص کارکن صوفی فتح محمد صاحب کی جواں سال صاحبزادی دو روز کی بیماری کے بعد۔ اس عدم ہستی نما سے ہستی عدم نما کو انتقال کر گئی ہے۔ ادارہ صوفی صاحب کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور صوفی صاحب اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

PHONE No. [illegible]

WEEKLY

REGD.L. No. 71

# তরজুমানেই সলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

price 10 pa

۲۲

جلد ۹ | جمعہ ۱۷ جون ۱۹۶۶ء مطابق ۲۶ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ | قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ [illegible]

## ذیابیطس

### شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا گردہ مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج رجسٹرڈ چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## گل برانڈ کلر کھاد

کاروباری حضرات متوجہ ہوں

جیسیم انڈسٹریز لمیٹڈ کھاد فیکٹری کھیوڑہ جہلم نے ہمیں حیدرآباد کا ہول سیل ایجنٹ مقرر کیا ہے اب ہمیں ڈویژن حیدرآباد کے ہر ریلوے اسٹیشن کے لئے سب ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ہماری کھاد ایوب ایگریکلچر کی پاس شدہ ہے۔ کلر شور سیم کے لئے سو فیصد کامیاب ہے اور پیداوار میں اضافہ کرتی ہے آسان شرائط پر ایجنسی لے کر معقول منافع کمانے کا نادر موقع ہے۔

حاجی کرامت اللہ اینڈ کو

ٹنڈو یوسف روڈ حیدرآباد

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

تاج مکتبہ سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سا[illegible] سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خر[illegible] فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی [illegible]

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ [illegible]

## متحدہ اسلامی محاذ کا متفقہ بیان

### اور

### عملی جدوجہد کا عہد

یہ وہ بیان ہے جس کو حالیہ کنونشن میں ملک [illegible] قریباً ۵۰۰ مندوبین نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے [illegible] عہد کیا کہ ہم اس کے مطابق اپنی عملی جدوجہد ش[illegible] کر دیں گے۔ مرکزی دفتر متحدہ اسلامی محاذ نے عوام [illegible] کے لئے اس کو پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دیا ہے [illegible] تمام ضلعی جماعتوں سے اپیل ہے کہ وہ ۵ روپے [illegible] کے حساب سے درج ذیل پتہ سے خرید کر اپنے حلقہ [illegible] کریں۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر مرکزی جمعیۃ علماء [illegible] چوک رنگ محل [illegible]

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا۔ ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا۔ جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہے اور اسی ریٹ پر دیا جائیگا محصولڈاک علاوہ ہے۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء سرگودھا)

## سرگودھا میں

### ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

حافظ محمد صادق صاحب

مسلم بازار سرگودھا سے حاصل کریں

پرچہ گھر پر پہنچانے کا بھی انتظام ہے

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج، عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۹×۲۲ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف ۱۰ روپے علاوہ محصولڈاک

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی ریسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

(ہمیشہ استعمال کریں)

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۸۶۲۷

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |

فی انچ

۲ روپے ۵۰ پیسے

## اپنی تجارت

کو

فروغ دینے کے [illegible]

ترجمان اسلا[illegible]

میں

[illegible]

ہفت روزہ

لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام

# ترجمان اسلام

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

انجمنی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ اور تو رلو رلگا

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

# نائیجیریا میں فوجی انقلاب کا حقیقی پس منظر

**نائیجیریا** جس کی آبادی پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ افراد پر مشتمل اور رقبہ ۳۷۳۲۵۰ مربع میل ہے، چند ماہ قبل امن و سلامتی کا گہوارہ تھا۔ اب وہاں سے خاصی تشویش ناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ چند ماہ سے نائیجیریا میں فوجی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں وفاقی حکومت کے وزیر اعظم اور نائیجیریا کی تحریک آزادی کے سب سے بڑے راہ نما الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا کو شہید کر دیا گیا اور حکومت پر فوجی سپہ سالار آئرونسی نے قبضہ کر لیا ہے۔

اس انقلاب کے حقیقی اسباب اور صحیح پس منظر کو جب تک ذہن نشین نہ کر لیا جائے اس وقت تک نائیجیریا کی بدامنی، بے چینی اور اضطراب کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ مجموعی حیثیت سے نائیجیریا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور ان کی ..... بیشتر آبادی شمالی نائیجیریا میں ہے۔ جنوبی نائیجیریا میں مسلمانوں کی تعداد کم اور عیسائی اور بت پرست قبائل کی تعداد زیادہ ہے۔ ان علاقوں میں عیسائی مشنریاں نہ صرف بہت مضبوط اور طاقت ور ہیں بلکہ ان کی سرگرمیاں بہت تیز اور کافی دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جس کے نتیجے میں عیسائیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور بت پرست قبائل ان کی تبلیغی سرگرمیوں اور دنیوی لالچ سے متاثر ہو کر عیسائیت قبول کر رہے ہیں۔ عیسائی مشنریوں نے دوسرے ملکوں کی طرح یہاں بھی وسیع پیمانے پر ہسپتالوں سکولوں اور فنی تربیت کے اداروں کا جال بچھا رکھا ہے اور اس طرح باور یہ کروایا جاتا ہے کہ عیسائیت قبول کرنے کے معنی ترقی، خوش حالی اور اقتدار و سربراہی ہیں۔

ان کے مقابلہ میں مسلم آبادی ان وسائل سے نہ صرف محروم ہے بلکہ پس ماندگی اور فنی و علمی سہولتوں کے حد درجہ فقدان کا شکار ہے۔ معاشی و اقتصادی بدحالی اور رسوم و رواج نے ان کی کمر توڑ دی ہے اور مختلف علوم و فنون میں ماہر حضرات کہیں شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔ اور ان میں بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات تو بالکل ہی مفقود ہیں۔

نائیجیریا کے مسلمانوں کی ساری متاع اور سہارا یہی دو شخصیتیں الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا اور حاجی احمد دبیلو تھیں اور اسی بنا پر وہ عناصر جو نائیجیریا کو ایک ابھرتی ہوئی عظیم مسلم افریقی مملکت کی حیثیت سے اپنی سرگرمیوں کے لئے شدید خطرہ اور اپنے توسیعی عزائم کی راہ میں روڑا تصور کرتے رہے تھے۔ ان دونوں مسلم لیڈروں کے خلاف سازشوں اور خفیہ ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔

آزادی کے بعد ہی جنوبی اور شمالی نائیجیریا کا ایک وفاق بن گیا تھا لیکن دشمنان اسلام کو یہ چیز ایک نظر نہ بھاتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے نائیجیریا کے انگریزی تسلط سے آزاد ہونے کے بعد سے اب تک کئی بار یہ کوششیں کیں کہ یا تو نائیجیریا کو دو حصوں میں منقسم کر کے دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر دیا جائے اور یا مسلم قیادت کو کسی طرح ہٹا کر ایسے حالات پیدا کر دیے جائیں کہ شمالی نائیجیریا بھی جنوبی نائیجیریا کی عیسائی اور بت پرست آبادی کے زیر نگین آ جائے۔

الحاج ابوبکر شہید نائیجیریا کے سب سے بڑے اور با اثر قبیلے کے سردار ہونے نیز اپنے فہم و تدبر اور اعتدال پسندی کے باعث پورے نائیجیریا میں احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اور اس اعتبار سے واحد شخصیت تھے جو نائیجیریا کے اتحاد اور یک جہتی کا نشان اور امانت تھے دوسری طرف نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج احمد دبیلو نہ صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ تدبر اور انتظامی صلاحیتوں میں منفرد تھے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ نہایت مخلص اور دردمند مسلمان تھے اور نائیجیریا کی مسلم آبادی ہی نہیں پورے عالم اسلام کی ترقی، اتحاد اور اسلامی نظام اتحاد کے داعی تھے۔ انہوں نے نہایت مختصر سی مدت میں نائیجیریا کے مسلمانوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور اگر انہیں موت کچھ اور مہلت دیتی تو شاید وہ نائیجیریا کو پورے افریقہ میں اسلامی تہذیب و ترقی اور اشاعت اسلام کی سرگرمیوں کا مرکز بنا دیتے۔

عیسائی مشنریوں نے نائیجیریا کی ان دو عظیم شخصیتوں کو راستہ سے ہٹانے کے لئے فوج کا سہارا لیا کیونکہ نائیجیریا کی فوج بیشتر عیسائیوں اور بت پرست قبائل پر مشتمل ہے۔ جس کی انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں تشکیل کی تھی۔ اور اس امر کا پورا پورا اہتمام کیا تھا کہ مسلمان اس میں شامل نہ ہونے پائیں۔ چنانچہ عیسائی جنرل آئرونسی کی قیادت میں چند ماہ قبل انقلاب برپا ہوا اور اس سلسلے میں پہلا قدم الحاج ابوبکر تفاوا اور الحاج احمد دبیلو کے وحشیانہ قتل کی صورت میں اٹھایا گیا ان شخصیتوں سے محرومی نے مسلمانوں کو بالکل بے سہارا کر دیا اور نائیجیریا میں بھاری اکثریت کے باوجود وہ اس انقلاب کے خلاف کوئی مؤثر رد عمل ظاہر نہ کر سکے۔ اگرچہ لاوا اندر ہی اندر پکتا رہا جنرل آئرونسی نے ایک عرصہ تک جبر و تشدد کے بعد یہ اندازہ کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ نائیجیریا کی وفاقی حکومت کو ختم کر کے وحدانی حکومت قائم کر دی جائے اور شمالی نائیجیریا کے مسلمانوں کو مکمل طور پر غلام بنا کر انہیں آئندہ آزادی کا تصور کرنے کے قابل بھی نہ چھوڑا جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وحدانی حکومت کے فیصلے نے شمالی نائیجیریا کے صبر و برداشت کے بندھن توڑ دیئے ہیں۔ اور جو لاوا فوجی انقلاب کے بعد سے اندر ہی اندر پک رہا تھا اب باہر پھوٹ نکلا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ آیا شمالی نائیجیریا کے مسلمان کوئی متبادل قیادت پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں کیونکہ اسی پر ان کے مستقبل کے بننے یا بگڑنے کا انحصار ہے

اخبارات کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ جنرل آئرونسی کی حکومت نے عیسائیوں کو بہت مراعات دے رکھی ہیں جن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر وہ شمالی نائیجیریا کی مسلم اکثریت کے خلاف زبردست فسادات کئے جا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں میں خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ مسلمان نماز تک فوج اور مسلح پولیس کی حفاظت میں ادا کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ گذشتہ جمعہ کو مسلمانوں نے فوج اور پولیس کی بھاری جمعیت کی نگرانی میں مرکزی جامعہ مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔ کیونکہ یہ اطلاعات ملی تھیں کہ عیسائی مسلمانوں پر نماز کے دوران حملہ کریں گے۔ نماز کے وقت فوج اور پولیس کے جوان رائفلوں پر سنگینیں چڑھائے پہرہ دیتے رہے۔ انہوں نے جامع مسجد کو جانے والے تمام راستے اور سڑکیں بند کر دیں اور ریڈیو والی فوجی گاڑیاں مسجد کے باہر کھڑی رہیں۔ نماز کے دوران کوئی حادثہ نہیں ہوا۔

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ان فسادات میں ۹۲ افراد ہلاک اور ۱۵۶ زخمی ہوئے ہیں جب کہ ۳۰۰ افراد کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے۔

جنرل آئرونسی نے وحدانی حکومت کا اعلان کر دیا ہے اور ساتھ ہی حکم دے دیا ہے کہ آئندہ کسی سرکاری دستاویز میں قبیلے یا علاقے کا ذکر نہ لیا جائے۔ ملک کی سیاسی جماعتیں اور سرکاری انجمنیں خلاف قانون قرار دے دی گئی ہیں۔ اور آئندہ کے لئے کسی نوع کی جماعت بنانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بعض مسلمان راہ نماؤں نے یہ الزام لگایا ہے کہ عیسائی سربراہ جنرل آئرونسی نے ایک سازش کے تحت شمالی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ سر احمد دبیلو اور وفاقی وزیر اعظم الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا کو قتل کر دیا اور دھوکہ سے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے ان مسلمان راہ نماؤں نے یہ بھی کہا ہے کہ فوج مسلمانوں کی نمائندہ نہیں ہے اور اس کی اکثریت عیسائیوں پر مشتمل ہے اور وہ مسلمانوں کو کچل دینا چاہتی ہے۔ مبصرین کی رائے میں نائیجیریا میں فسادات کو روکا نہیں جا سکے گا اور فوج شمالی نائیجیریا کے بہادر مسلمان قبائل پر قابو نہیں پا سکے گی۔

اخبارات کی حالیہ اطلاعات کے مطابق مسلمان راہ نماؤں کی رائے بالکل صحیح ثابت ہوئی اور نائیجیریا کی فوجی حکومت نے مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور وحدانی حکومت قائم کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا ہے اور نظام حکومت کے بارہ میں استصواب کرانے کا اعلان کیا ہے۔ لاگوس میں اعلیٰ فوجی کونسل کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے کہ ملک کے نئے نظام حکومت کے بارے میں قطعی فیصلہ عوام کی مرضی سے کیا جائے گا۔ یہ سب کچھ مسلمانوں کے شدید مظاہروں اور شمالی نائیجیریا میں بغاوت کے نتیجہ میں ہوا ہے کیونکہ جب سے آئرونسی حکومت نے نائیجیریا پر قبضہ اور وحدانی حکومت بنانے کا اعلان کیا ہے شمالی نائیجیریا میں مسلمانوں میں اسی وقت سے بے چینی پھیلی ہوئی ہے اس سلسلہ میں فوج سے کافی جھڑپیں ہوئی ہیں دو روز قبل کدونہ اور کانو جیسے شہروں میں صورت حال قابو سے باہر ہو گئی تھی اور صورتحال پر قابو پانے کے لئے لاگوس سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوج اور پولیس بھیجنی پڑی تھی

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری گیٹ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۷ جون ۱۹۶۶ء

# روس، امریکہ، چین، مشرقی پاکستان اور حکومت پاکستان

یوں تو ساری دنیا تنور بنی ہوئی ہے مگر فتنوں کی آگ نے جس طرح پاکستان کا رخ کر رکھا ہے اس کی مثال کسی بھی دوسرے ملک میں کم ملے گی۔ عام طور پر یہ باور کیا جا رہا ہے کہ مختلف انقلابات و فسادات میں امریکہ یا اس کے حواریوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہاں امریکہ سے کیا گلہ ہے وہ کیوں ناصر کی مخالفت نہ کرے جس نے مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں اس کے اقتدار کا جنازہ نکال دیا ہے۔ وہ کیوں نکرومہ نائجیریا میں انقلاب کرا کر عیسائی کمانڈر کو مسلم اکثریت پر مسلط نہ کرے جبکہ نائجیریا کے مسلم رہنما عالم اسلام کی ترقی اور افریقی اتحاد کے حامی ہونے کی وجہ سے امریکن سرپرستی کے لئے چیلنج تھے۔ وہ کیوں پاکستان کے خلاف پالیسی نہ بنائے جبکہ پاکستان اس کے دشمن چین سے روابط قائم کئے ہوئے ہے۔ یہاں گلہ اپنی حکومت سے ہے اور امریکہ کے خفیہ پٹھوؤں سے ہے اور اس سلسلہ میں بعض حامیان پاکستان کے مخصوصانہ بغض و عناد سے جو وہ پرانے سیاسی مخالفوں کے خلاف دل میں لئے بیٹھے ہیں۔

اس وقت پاکستان خطرات میں گھرا ہوا ہے، روس کی پالیسی ظالم و مظلوم جارح اور دافع کو ایک نگاہ سے دیکھنے کی وجہ سے سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس کا ہندوستان سے ..... اس وقت سے گٹھ جوڑ ہے جبکہ پاکستان کی غیر جانبدار پرست حکومت امریکہ و برطانیہ کی ناز برداری کو سعادت سمجھے ہوئے تھی۔ اسی کو نجات دہندہ اور سرپرست قرار دیکر وہ آرام کی نیند سو رہی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ روسی سربراہ دہلی اور کابل کا دورہ کرتے اور مسئلہ کشمیر میں ہندوستان کے لئے حق تنسیخ (ویٹو) استعمال کرتے۔

ہم لوگوں نے جو تحریک پاکستان کے حق میں تھے لیکن پاکستان بن جانے کے بعد اس کی خیر خواہی اس کی ترقی و استحکام اور اس میں اسلامی نظام کو صرف یہاں کے مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ ہندی مسلمانوں کی عزت و آبرو کے لئے بھی ضروری سمجھتے تھے ہم لوگوں نے بار بار متنبہ کیا اور قرآن پاک پر ایمان رکھتے ہوئے یہود و نصاریٰ، امریکہ و برطانیہ کی دوستی پر اعتماد کو غلط بتایا، مگر ارباب اقتدار کے ہاں تو ہم اسی لسٹ میں تھے جس میں فرنگی ہمیں درج کر گیا تھا۔ بعض صحیح پاکستانی دوستوں نے بھی ہماری آواز کی مخالفت کی۔ بہرحال روس کی وہ حیثیت ہے اور امریکہ ہم سے بالکل روٹھ گیا ہے۔ شاید منانے کی کوشش بھی بار آور نہیں ہو سکی۔

تیسری طرف چین ہے۔ اس سے ہماری دوستی ہو گئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں آرڈیننس فیکٹریوں (اسلحہ ساز کارخانے) بنانے اور تربیت دینے میں ہماری مدد کرے گا۔ ساتھ ہی امریکن باریش و نرلف دراز کا ورود مسعود بھی شروع ہو گیا ہے اور وہ بھی بغیر ویزا کے۔ کہتے ہیں کہ یہ جاسوس ہیں۔ اور انہی پر کیا موقوف ہے ملک میں تمام عیسائی مشنریاں جاسوسی کا کام کرتی ہیں۔ اور ہم تو ظفر اللہ قادیانی سے لے کر ادنیٰ مرزائی تک کو اسی زمرہ میں شمار کرتے ہیں۔ ان کے بارہ میں عجیب غریب اطلاعات ملتی ہیں اور یہ ایک نرالا جال ہے جو فرنگی بچھا گیا ہے۔

اور بہت سے لوگ مودودیوں پر بھی امریکی ایجنٹ ہونے کا شبہ کرتے ہیں۔ حال میں سعودی حکومت اور مودودی پارٹی میں ان کی تصانیف شائع کرنے کا حق حاصل کرنے کے لئے معاہدہ ہوا ہے۔ خدا جانے معاوضہ کتنے کروڑ روپے میں طے ہوا ہے۔ اس کی حقیقت ابھی راز سربستہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی امریکی ایماء سے ہوا ہے۔ بہرحال اب ہمارے سامنے سب سے نازک تر مسئلہ مشرقی پاکستان کا ہے جہاں علیحدگی کا جذبہ کارفرما یا ابھارا جا رہا ہے۔ ممکن ہے ان فسادات میں امریکہ کا دخل بھی ہو جیسے کہ گمان کیا جا رہا ہے۔ اور اگر یہ صحیح ہو تو ہو سکتا ہے کہ چین کے ذریعہ آرڈیننس فیکٹریوں کے قیام سے پہلے ہی امریکہ ہمارے لئے مشکلات پیدا کرنا چاہتا ہو۔

دوسری طرف اپوزیشن پارٹی ہے جس کا ہوائی عنصر مودودی پارٹی ہے۔ یہ وہاں جا کر ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں اتحاد کی تقریر کر آتے ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ کارکنوں کے کانوں میں کیا ڈال آتے ہیں۔ اپوزیشن کا خاکی عنصر نظام اسلام پارٹی ہے اس کا ایک فرد بلکہ ذمہ دار سیکرٹری مولوی فرید احمد وکیل صاحب مغربی پاکستان میں پریس کانفرنس میں کہتے ہیں کہ علیحدگی کا جذبہ خطرناک ہے اور بنی محفلوں میں بھی اب اس کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ جس پر بجا طور پر محترم مدیر "نوائے وقت" شاکی ہیں کہ یہ کافی نہیں ہے کہ آپ خطرہ کی نشان دہی کریں بلکہ حتی المقدور اس سیلاب کے منبع کو بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محترم مدیر نوائے وقت کی بروقت تنبیہ صحیح ہے مگر اس کا اثر انہی لوگوں پر ہو سکتا ہے جو اقتدار کی خاطر نہ لڑیں بلکہ ملک کی سالمیت و حفاظت ان کا مقصد اوّلین ہو۔

"نوائے وقت" نے اپنے ایک اداریے میں بڑی دلسوزی سے انفرادیت کے رجحانات کو روکنے اور ملک کی صحیح وفاداری کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس نے یہ کھری بات بھی کہہ دی ہے کہ ارباب اقتدار کو سیدھی راہ بتانا اچھا کام ہے۔ مگر جو لوگ سیدھی راہ کے قائل ہیں ان کا برہم ہو کر منحرف ہونا صحیح نہیں ہے۔ جہاں ان سے مکمل اتفاق ہے۔ وہ ہمارے بارہ میں جو بھی خیال رکھیں۔ ہم ان کے اس جذبے کی بہرحال قدر کرتے ہیں مگر جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ اسلامی محاذ کے شرکاء اتنی ہی دلسوزی سے عرض کرتے ہیں کہ پاکستان کی نجات و سالمیت کے لئے جہاں عوامی رائے کے احترام اور بالغ رائے دہی سے انتخابات ضروری ہیں وہاں دو دیگر امور ہیں جو اس سے زیادہ ضروری ہیں۔ ایک مسئلہ ہے کو بغیر قطع و برید اور بغیر تنقیص صحابہ و اسلاف کے اسلامی نظام اور اسلامی احکام کا نفاذ ہو۔ ہم نے پاکستان اسلام کے نام سے حاصل کیا ہے اور پچھلی جنگ میں اسلام ہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سربلند کیا ہے اور اس کا قطعی وعدۂ نصرت بھی اسلامی پابندی سے مشروط ہے۔ پھر ہم اس کے دیئے ہوئے اس خطہ میں خرمستیاں اور اپنے دماغ سے اسلامی آئین کا مقابلہ کر کے کیوں اس کے عذاب کو دعوت دیں۔ کیا ایسی ناشکر گذار قوم کامیاب ہو سکتی ہے۔ ہم اس سلسلہ میں جتنی سعی کریں گے اللہ تعالیٰ ہماری زیادہ مدد فرمائیں گے۔ سنۃ اللہ یہی ہے ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کسی قوم کو دے کر واپس نہیں لیتے جب تک خود وہ قوم ناشکر گذاری کر کے بدل نہ جائے۔

دوسرا مسئلہ پاکستانی مسلمانوں کی یک جہتی کا ہے۔ اگر کل ہمارے درمیان اختلافات تھے تو کون سا فرض ہے کہ ہم ان کو ختم کرنے کی بجائے تازہ کرتے رہیں صحیح اور دردمند پاکستانی مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے مخالفوں کو گلے لگا کر کہیں کہ آؤ اب تو وجہ اختلاف کوئی بھی باقی نہیں اب تم آگے ہم پیچھے۔ آؤ مل کر اس بیڑے کو کنارے لگائیں اور خدا اور رسول

# معارف القرآن

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (الایہ)

قرآن پاک کی پہلی صورت جو نازل ہوئی وہ سورۂ علق ہے ابتدائی چند آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تشریف فرما اور عبادت رب العزت میں مشغول تھے۔ نبوت سے پہلے کچھ عرصہ سے آپ کی طبیعت مبارک خلوت پسند ہو گئی تھی کچھ ستو وغیرہ لے کر گھر سے دور پہاڑ میں ایک غار تھا جسے غار حرا کہتے تھے۔ وہاں تشریف لے جا کر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے۔ ان چھ مہینوں میں آپ جو خواب رات کو دیکھتے ہو بہو صبح ویسا ہی ہوتا۔ حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ مبشرات (سچی خوابیں) نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے بعض حضرات نے اس کی یہ توجیہ بھی کی ہے کہ نبوت تیئیس سال رہی اور چھ ماہ اسکا چھیالیسواں حصہ ہے۔ بہر حال ظاہر طور پر خلعت نبوت عطا کئے جانے سے پہلے آپ کا روحانی تعلق عالم بالا سے پوری طرح قائم فرما دیا گیا تھا۔ ادھر خواب میں مکاشفات و مکالمات کا سلسلہ جاری ہے ادھر جاگتے میں مکہ کے بعض پتھر آپ کو ظہور نبوت سے پہلے السلام علیک یا نبی اللہ کہہ کر مانوس کرتے رہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ارشاد فرمایا کہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو مجھے (مکہ میں) سلام کہا کرتا تھا۔ بہر حال آپ غار حرا میں حسب معمول مصروف عبادت تھے کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اسوقت وہ اپنی اصلی شکل میں تھے۔ یا یوں سمجھیں کہ ان کے وجود سے افق بھرا ہوا دکھتا تھا۔ انہوں نے آپ سے فرمایا اِقْرَاْ (پڑھئے) آپ نے جواب میں فرمایا مَا اَنَا بِقَارِئٍ (کہ میں تو پڑھا لکھا نہیں ہوں) تین مرتبہ اسی طرح ہوا آخری دفعہ انہوں نے آپ کو چھاتی سے لگایا پھر آپ نے فر فر پڑھنا شروع کیا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ

آپ یہ آیتیں لے کر دولت خانہ تشریف لائے مگر آپ پر وحی کے بوجھ کا اثر تھا آپ نے ارشاد فرمایا زَمِّلُوْنِیْ ، زَمِّلُوْنِیْ

مجھ پر کپڑا ڈالو آپ نے یہ بھی فرمایا اِنِّیْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ (مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے) آپ سرور کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس کیفیت پر تعجب نہ کریں یہ کوئی معمولی بوجھ نہ تھا۔ وحی کا پہلی بار نزول معمولی بوجھ نہ تھا اسکا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ جاڑے میں جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ پسینہ میں شرابور ہو جاتے تھے۔ ایک بار آپ کا سر مبارک صحابی کی ران پر تھا کہ وحی نازل ہوئی وہ فرماتے ہیں کہ جیسے میری ایک ٹانگ ٹوٹ رہی ہے (راوی کا قال)

بہر حال پہلی بار وحی کا بوجھ پھر جبرائیل علیہ السلام کو ایسی صورت میں دیکھنا اور ساتھ ہی قیامت تک کے جن و انس کی رہنمائی کی ذمہ داری اور عرب و عجم اور اپنے پرائے کی مخالفتوں کا طوفان یہ معمولی باتیں نہ تھیں۔ پر آپ ہی کا بلند حوصلہ اور عالی ظرف تھا کہ ان سب کو برداشت کیا آپ کو حضرت صدیقہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تسلی دی وہ پورے پندرہ سال آپ کی زوجیت میں رہ کر آپ کے اخلاق و کمالات اور غیر معمولی حالات کا پورا پورا اندازہ لگا چکی تھیں ان کو اس واقعہ ہائلہ سے کوئی تشویش نہ ہوئی آپ کو تسلی دے دی کہ آپ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے اور مشکلات و حوادث میں لوگوں کی امداد کرتے رہتے ہیں۔

یہاں ضمناً ایک افسوسناک واقعہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ نقل کر کے اسکا ترجمہ کیا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ شیطان کا مکر (یا وسوسہ) نہ ہو۔ خیال فرمائیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جن کو نبوت سے پہلے ہی پتھر یا نبی اللہ کہکر سلام کرتے تھے ان کو اپنی نبوت اور وحی الٰہی میں شک ہو سکتا ہے اور اگر پیغمبر کو اپنی وحی میں شک ہو تو پھر دوسرے اس پر کیسے یقین کر کے ایمان لائیں گے۔

پھر حدیث کے الفاظ کو دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے جو ترجمہ کیا ہے وہ کن الفاظ کا کیا یہ چودھویں صدی کے جعلی پیغمبروں کا حال ہے دگر بڑے بڑے نبی ہیں جو لفاظی کا شکار ہو جاتے ہیں آج کل ان سے بڑھ کر، سلطان القلم غلام احمد پرویز اور مودودی صاحب اسی شغل میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان ماڈرن اسلام بنانے والوں سے محفوظ رکھے (باقی)

## دفتر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا افتتاح

حضرت درخواستی مدظلہ کا ورود مسعود

۱۰ر جون بروز بدھ جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی کے نئے دفتر کا شاندار افتتاح ہوا اس موقعہ پر سینکڑوں افراد کی موجودگی میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیت مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے خصوصیت سے علمائے کرام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تحریف قرآن و انکار حدیث نیز تمام مخالف اسلام تحریکوں کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے جمعیت کی تنظیم پر زور دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ علماء کرام سے پابندیاں ختم کی جائیں۔ راولپنڈی کے علماء۔ طلبا۔ محدثین و مفسرین کرام اور دیگر مخیر اصحاب کے سوا حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان مولانا عبدالحامد صاحب حسن ابدال مولانا خلیل الرحمن صاحب ہری پور بھی اس افتتاحی تقریب میں شریک تھے حضرت درخواستی صاحب مدظلہ نے رات کو مدرسہ فرقانیہ میں درس و تبلیغ فرمائی اور صبح نماز کے بعد سائنس کالج کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

۹ر جون کو حضرت امیر بذریعہ خیبر میل لاہور پہنچے اور رات کو عازم خان پور ہو گئے

(مولانا) عبدالستار ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام راولپنڈی

## تصحیح

## متحدہ اسلامی محاذ کنونشن کے شرکاء کرام

ناتجربہ کاری اور ناواقفیت بھی عجیب چیز ہے۔ متحدہ اسلامی محاذ کے شرکاء سے بار بار عرض کیا گیا کہ اپنے دستخط رجسٹر پر ثبت فرما دیں۔ مگر پھر بھی جو بعد میں آتے رہے ان کے دستخط ثبت نہ ہوئے اور اس وجہ سے اخبار میں شائع نہ ہو سکے محترم حافظ عبدالمجید کا نام مکرر شائع ہوا۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کو ناظم اعلیٰ کی جگہ امیر جمعیت شمالی پنجاب لکھا گیا اسی طرح مولانا عبداللطیف صاحب کو ناظم اعلیٰ کی جگہ امیر ضلع جہلم لکھا گیا۔ اکثر حضرات نے دستخط کئے اور سینکڑوں ناموں میں کسی نام کا رہ جانا معمولی دفتری فروگذاشت ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کا نام نامی بھی نگاہ سے اوجھل ہو گیا۔

حضرات علماء کرام دستخط کریں تو وہ کس طرح اپنے ناموں کے ساتھ مولانا لکھیں۔ بعضوں نے اپنے عہدے کا ذکر کیا اس طریقے سے ان کو فہرست میں مولانا درج کر دیا مگر اس قیاس سے ایک ایسے دوست کو بھی حضرت مولانا کا خطاب مل گیا جو با وجود بہترین مخلص کارکن ہونے کے علماء میں شمار نہیں ہوتے وہ علماء کی خدمت ہی کو وسیلۂ نجات تصور کرتے ہیں۔ قیاس و انداز سے خطاب و القاب دینے سے ایسا بھی ہوا کہ حضرت مولانا محمد صالح صاحب امیر جمعیت سرگودھا جو خوش بیان مقرر مدرس عالم ہونے کے سوا ہمارے روحانی پیشوا بھی ہیں۔ وہ فہرست نگاری کی نگاہ میں صرف صالح محمد رہ گئے۔ الحمد للہ کہ ہمارے بزرگوں کو اس طرح کی باتوں سے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ و ارفع بنایا ہے مگر ادارہ ترجمان کو ضرور افسوس ہے اور وہ اس امر کو ادب و احترام کے خلاف تصور کرتے ہوئے معذرت خواہ ہے یہ تو خیر ہوئی وگرنہ ایک بزرگ کے نام کے ساتھ احقر لکھا ہوا تھا جو کہ نظر ثانی کے وقت کاٹا گیا۔

# خلائی راکٹ کی چاند پر رسائی اور اسلام

زمانہ اتنا نازک آگیا ہے کہ دشمنانِ اسلام اور اسلام کے مار آستین ہر وقت تاک میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی موقعہ ہاتھ لگے تاکہ مسلمانوں کو اسلام سے بیزار کرنے اور ان کے ایمان کو متزلزل کرنے کی کوشش کی جائے۔ چند سال پہلے جب روسی کتیا راکٹ کے ذریعہ زمین کے گرد چکر لگانے لگی، جس کے بعد امریکہ نے بندر بھیج دیا تو پاکستان کے کم فہموں نے علماء اسلام پر زبان طعن دراز کرنا شروع کر دی کہ دیکھو دنیا کہاں سے کہاں جا پہنچی، مگر ہمیں علماء کرام یہی کہتے ہیں کہ قرآن پڑھو، روزے رکھو، نماز پڑھو۔ ہم نے دین دشمنوں سے کہا تھا کہ روس نے کتیا چڑھا دی ہے، امریکہ نے بندر چڑھا دیا ہے تم گدھا چڑھا دو، علماء اسلام نے تمہیں کب روکا ہے۔ سائنس پڑھ پڑھ کر تم نے اپنا دماغ چاٹ لیا نگاہ ختم کر دی۔ عمریں صرف کر دیں۔ یہ تمہارا کام ہے کہ اس فن میں مقابلہ کرو، علماء اسلام نے اس زمانہ میں جو دین باقی رکھا ہے اور اس کے لئے باوجود ہزاروں سرکاری و غیر سرکاری رکاوٹوں کے تن من دھن سے کام کر رہے ہیں یہ کیا کم ہے انگریز نے سو سال تک تمہیں سائنس کی تعلیم دی مگر تمہیں سوئی تک بنانا نہ سکھایا۔ یہاں تک کہ آنکھوں کے معالجہ کے لئے بھی ۱۸ سال کا گورا ولایت سے آیا کرتا تھا اور آپ نہ صرف دماغ چاٹتے رہے بلکہ فرنگی کے منشاء کے عین مطابق تم سائنس کا نام لے کر اسلام کی تردیدوں کے درپے رہے اور اب بھی بعض کے دماغ یہی رٹ لگاتے ہیں کہ اس سائنسی دور میں پرانا مذہب نہیں چل سکتا۔ کوئی ان کوڑ مغزوں سے پوچھے کہ سائنسی ترقی کا علمی اور فائدہ بخش پہلو ملوں کی ایجاد، فیکٹریوں کا قیام۔ بحری، بری اور ہوائی راستوں اور سفروں میں ترقی نیز فن طب میں بہترین تجارب ہیں، ان کے سوا انسانی ہلاکت کے سامان بھی ہیں جو اگرچہ نفع بخش نہیں مگر اب ان سے بھی چھٹکارا نہیں ہے۔

کیا یہ امور تم کو توحید و آخرت پر ایمان۔ احترام رسل و ملائکہ اور تصدیق کتب سماویہ سے روکتے ہیں؟ کیا سائنس نے یہ کہا ہے کہ نماز روزہ حج وغیرہ احکام اسلام انسان کے لئے ضرر رساں ہیں۔ کیا سائنس یہ حکم دیتی ہے کہ بیٹیوں کو نچاؤ۔ شراب پیو، حیا و غیرت کو خیرباد کہہ دو، گانے بجانے پر فخر کرو، حمل کو روک کر زنا کرتے رہو، رشوت لو، سمگلنگ کرو، کھاؤ کماؤ، سوئے رہو یا کلب میں جوا کھیلو، افسر کو راضی رکھو پھر جو چاہو کرو، ملک تباہ ہو، قوم کو نقصان پہنچے مذہب رہے نہ رہے تمہاری بلا سے۔ کیا سائنس کی یہ تعلیم ہے یا سائنسی تعلیم یہ حکم دیتی ہے کہ نکاح و طلاق وغیرہ کے اسلامی قوانین بدل ڈالو اسلامی قدروں کو ختم کر دو، اور مادر پدر آزاد ہو کر رہو۔ ہر عقلمند اس کا یہی جواب دے گا کہ نہ اسلام ترقیات سے روکتا ہے نہ ترقیات اسلام سے روکتی ہیں۔ یہ ساری خرافات شیطان اپنے چیلوں کو سکھاتا ہے تاکہ کسی نہ کسی طرح دین نہ رہے۔

فرنگی کے ابتدائی اور درمیانی دور میں فرشتوں کے وجود اور آسمانوں کے وجود کے خلاف آوازیں اٹھیں کہ یہ کسی نے نہیں دیکھے اور آلات سے بھی نظر نہیں آتے۔ لیکن جب بعد کی ایجادات سے سوسو سے ہزاروں گنا دور روشن اور بڑے سیارے نظر آئے اور انتہاء کائنات کے اندر عجیب و غریب باقاعدگی اور ضبط و نظم نظر آنے لگا، تو پھر نہ دیکھنے کی پرانی دلیل بے کار ہو کر رہ گئی۔ جب بجلی کی قوت اور اس کی سرعت سیر (تیز رفتاری) کا علم ہوا جو نہ آنکھوں سے دیکھے نہ عقل میں آئے تو فرشتوں کا وجود بھی ممکن نظر آنے لگا اور اب ایٹمی ایجادات نے تو قدرت کے ایسے سربستہ رازوں سے انسان کو آگاہ کر دیا ہے جس کے بعد سچے پیغمبر کی بتائی ہوئی کسی بات کا انکار عقل سلیم پر بوجھ ہے قیامت کے دن ہاتھ پاؤں کی گواہی پر نکتہ چینی تھی، اب گراموفون کی سوئی اور ریکارڈ نے مسئلہ ہی آسان کر دیا کہ جب لوہا اور پلاسٹک جس کا انسانی دماغ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے وہ انسان کی ترجمانی کر سکتا ہے تو اپنے ہاتھ پاؤں جو انسانی دماغ سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں کیوں گواہی نہ دے سکیں گے۔ وہ یہی تو کہیں گے۔ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیئ (کہ ہمیں اس ذات نے گویائی کی طاقت دی جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا۔ اور فلموں کے ایجاد نے قیامت کے دن سارے اعمال آنکھوں کے سامنے آجانے کی مشکل بھی حل کر دی۔ جب کہ وقت کی ساری فلم ہی سامنے آجائے گی تو کون انکار کر سکے گا۔

معراج جسمانی پر فرنگی زدوں اور فرنگی زادوں نے بڑی لے دے کی مگر آج خلائی راکٹوں کی ایجاد نے سب کے منہ بند کر دیئے۔ مرزا قادیانی بھی معراج جسمانی سے اس لئے انکار کر گیا کہ اس کو یہ شوق چرایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا محال ثابت کرے۔ اس کو کیا معلوم تھا کہ میری دلیل کو روس کی کتیا کھا جائیگی یا امریکہ کا بندر رد کر دیگا۔ بھلا جو کام ضعیف البنیان انسان اپنی مادی ذرائع سے کر سکتا ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی لامحدود قدرتوں سے نہیں کر سکتا۔ دراصل انہوں نے اللہ تعالیٰ کو سمجھا ہی نہیں ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو سمجھا ہی نہیں جیسے اس کا حق تھا نہ اس کی قدر کی جو چاہیئے تھی)

بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے جتنے معجزات کرائے وہ انسان کی عظمت اور اس پیغمبر کی صداقت ظاہر فرمانے کے لئے کرائے۔ اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اور کائنات کو اس کی خدمت میں لگا کر وقتاً فوقتاً یہ بھی بتایا کہ اس کا مقام کتنا اونچا ہے۔ یہاں تک بنی نوع انسان میں سے سب سے اعلیٰ و ارفع کا مقام بھی بتا دیا کہ ساتوں آسمانوں سے بھی بالاتر ہے۔ کہیں ہوا کو ان کی خاص خدمت کا حکم دیا، کہیں دریا اور سمندر کو، کہیں آگ کو اور کہیں چاند اور سورج کو، پھر اس نے مادہ پرستوں کو خود ان کے ہاتھوں سے کرا کر دکھایا کہ تم میرے پیدا کردہ مادی اسباب اور عنایت کردہ مادی وسائل سے کام لے کر بھی کسی نہ کسی درجہ میں ان معجزات کی تصدیق اور انسانی شرف کا مظاہرہ کر سکتے ہو۔ غرض کہ مخالفین اسلام پر اعتراض کرنے یا مسلمانوں کو ورغلانے کی تاک میں لگے رہتے ہیں چنانچہ خلائی راکٹ کے چاند پر پہنچنے سے بھی بہتوں نے علماء کے کان کھا لئے کہ یہ کیا ہو گیا۔ ہونا کیا تھا ہم تو پہلے سے ان باتوں کو ممکن بتاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا مشہور و معروف معجزہ ہے یہ امریکی بیچارے تو ابھی خالی راکٹ بھیج رہے ہیں۔ اور صرف تصویروں پر قناعت کر رہے ہیں ہم تو اس کے ٹکڑے کر چکے ہیں بلکہ ہم تو اور آگے آسمانوں سے گذر کر دوسری دنیا کی سیر یہ واسطہ حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر چکے ہیں اس لئے ایسا ہو جانا اور راکٹ کا وہاں پہنچ جانا آپ

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

# خواتین کدھر جا رہی ہیں؟

(حور بانو پانی پتی)

کچھ دنوں کی بات ہے مجھے ایک سکول کے یوم والدین کی ایک تقریب میں شرکت کا موقع ملا۔ سکول میں بچوں کے باپ بھائی، مائیں، بہنیں اور بعض دیگر خواتین و حضرات بھی مدعو تھے۔ ان کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سکول کی انتظامیہ میں سوائے پرنسپل کلرک اور ہیڈ ماسٹر کے باقی تمام سٹاف خواتین پر مشتمل ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اس تقریب میں میں نے جو کچھ دیکھا آپ کو سنائے دیتی ہوں۔

فیشن ہر زمانہ میں کچھ وقفہ کے بعد تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ بناؤ سنگھار آرائش و زیبائش عورت کی فطرت میں داخل ہے۔ لیکن جب لباس کو فیشن برائے فیشن بنا لیا جائے تو عورت کی انفرادیت برقرار نہیں رہ سکتی۔ یہی حال آج کل ہمارے لباس کا ہو گیا ہے گذشتہ دو تین سال سے خواتین نے تنگ لباس پہننا شروع کیا تھا۔ جس کو عام لفظوں میں ٹیڈی لباس کہا جاتا ہے اس میں شلوار کے پائنچے چھوٹے کر دیئے گئے اور قمیصوں کی چوڑائی اور آستینیں کم ہو گئی ہیں۔ اس لباس میں تنگ دامانی تو ہے لیکن عریانی کا دخل نہیں۔ دخل تو ہے یا زوؤں کا ننگا ہونا اور قمیص تنگ ہونے سے اعضائے نسوانی کا دکھنا عریانی نہیں تو کیا ہے۔ مدیر) اب ساڑھی کو ہی لیجئے اس کے بلاؤز میں ایسی تبدیلی کر لی گئی ہے کہ اسے اب بلاؤز نہیں کہا جا سکتا۔ آستینیں غائب ہو چکی ہیں۔ صرف کندھے پر ڈیڑھ انچ کی چوڑی پٹی سی باقی رہ گئی ہے۔ ایسے مختصر لباس پہن کر پھر خواتین بلوبار بار ڈھلکاتی ہیں، اور میں سوچتی ہوں یا اللہ قیامت اتنی نزدیک ہے۔ جس جگہ کا میں ذکر کر رہی ہوں، وہاں کے تمام سٹاف خواتین تقریباً اسی لباس میں ملبوس تتلیوں کی مانند اٹھلاتی مہمانوں کے درمیان گھوم پھر رہی تھیں۔ مہمان خواتین میں بھی اکثریت ایسے ہی لباس اپنائے ہوئے تھی۔

میں تو حیران ہوں کہ عورت جس کی فطرت میں قدرت نے حیا کا مادہ رکھا تھا وہ کہاں چلا گیا ہے۔ اگر یزوں کی حکومت میں بھی اتنی عریانی نظر نہ آتی تھی جتنی آج ایک اسلامی ملک کی عورت نے اپنا لی ہے۔ یورپ کی اندھی تقلید جس پر آج یورپ خود پچھتا رہا ہے۔ ہم اس پر کس تیزی سے گامزن ہیں اور کہیں وہ کس دوراہے پر لا کھڑا کر رہی ہے۔ کیا ہم اس تہذیب کو اپنے لئے خود ایک زبردست تباہی کا پیش خیمہ نہیں بنا رہے۔ عریاں لباس کی وبا اس تیزی سے پھیل رہی ہے۔ کہ جن خواتین کو بحالت مجبوری برقعہ پہننا پڑتا ہے انہوں نے برقعہ کا نچلا حصہ قمیص نما چست بنا لیا ہے اور اوپر کا جو رومال تھا چھوٹے سے چھوٹا تیار کرایا جاتا ہے برقعہ میں آستینیں غائب کر دی گئی ہیں۔ یہ اس قوم کی بیٹیاں ہیں جن کی شرم و حیا کی فرشتے بھی قسم کھاتے ہیں۔ قرآن پاک کا صاف حکم ہے کہ عورتیں اپنی زینت سوائے خاوندوں (اور دوسرے محرموں) کے دوسروں پر ظاہر نہ کریں اور استر حجاب کے بعد تو امہات المؤمنین بھی صحابہ کے سامنے نہ آتی تھیں۔

حیرت مجھے اس بات کی ہے کہ جب لڑکیاں ایسا لباس پہن کر باہر جاتی ہیں تو ظاہر ہے کہ گھر والوں کے سامنے ہی وہ اپنی تیاری کرتی ہیں لیکن والدین کس طرح اپنی لخت جگر کو ایسی حالت میں برداشت کرتے ہیں۔ خاوند جو بیویوں کو بے بنیاد شک و شبہ کی بنا پر قتل تک کر دینے سے دریغ نہیں کرتے، کیوں بیویوں کو نمائش بنا کر ساتھ لے جاتے ہیں؟ بھائی جو بہنوں کی عزت و عصمت کے پاسباں ہوتے ہیں کیوں محسوس نہیں کرتے کہ ان کی بہنیں اس وقت کتنے لوگوں کو دعوت نظارہ دے رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قوم کی قوم بڑی حد تک حمیت کو گنوا چکی ہے ورنہ یہ عریاں لباس کی وبا بجائے کم ہونے کے پھیلتی کیوں جا رہی ہے۔

خدارا اس طرف توجہ کیجئے ورنہ یہ تہذیب ہمیں لے ڈوبے گی خاص طور پر تعلیمی ادارے جو معاشرے کو علم و تہذیب سکھانے کے خاص ہوتے ہیں وہاں ایسے عریاں لباس کو خاص طور پر ممنوع قرار دیا جائے۔

## طبی معلومات

انسانی دماغ میں کوئی بارہ ارب خلیے ہوتے ہیں۔ انسان کے دونوں پھیپھڑوں میں ۳۰ کروڑ ہوائی خلیے موجود ہوتے ہیں۔ گردوں میں قریباً ۲۸۰ میل لمبی پتلی پتلی نالیاں ہوتی ہیں۔ خون کے خلیوں کی مجموعی لمبائی ایک لاکھ میل کے قریب ہوتی ہے۔ ایک بالغ انسان کے جسم میں ہر سیکنڈ میں خون کے ایک کروڑ سرخ ذرات ضائع ہوتے ہیں اور اتنے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اوسط درجے کے ایک انسان کے جسم میں خون کے سرخ ذرات کی پوری تعداد معلوم کرنی ہو تو ۲۵ کے بعد بارہ صفر لگائیے۔

انسان کا دل ایک دن میں قریباً ایک لاکھ آٹھ سو بار حرکت کرتا ہے۔ ایک دن میں ڈیڑھ ہزار کوارٹ خون پھینکتا ہے (ایک کوارٹ ایک چوتھائی گیلن کا ہوتا ہے) اور دو گھنٹوں میں ہمارے جسم کے لئے اتنی قوت فراہم کرتا ہے جو قریباً ۶۵ ٹن بوجھ کو ہوا میں ایک فٹ اوپر اچھالنے کے لئے کافی ہے۔

# رقص و سرود کی پابندی کا خیر مقدم

## اور خباثت کی جڑ اکھاڑ پھینکنے کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سابق ایم پی اے نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے:۔

حکومت مغربی پاکستان نے سکولوں اور کالجوں میں رقص و سرود، برہنہ لباس اور اس طرح کی تصاویر پر جو پابندی لگائی ہے وہ اگرچہ بعد از خرابیٔ بسیار ہے تاہم یہ قابل مبارکباد ہے۔ محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان جناب نواب امیر محمد خاں صاحب تمام غیر اسلامی نظریات اور غیر اسلامی تہذیب کے خلاف ہیں۔ ان سے یہی توقع ہو سکتی تھی۔ لیکن اتنی پابندی کافی نہیں ہے۔ اگر سینما میں برہنگی۔ زنانہ ناچ اور مخرب اخلاق امور پر پابندی نہ ہوگی تو لڑکے لڑکیاں گذشتہ سالوں کا شوق وہاں جا کر پورا کرتی رہیں گی اور اخلاقی اصلاح کا یہ قانون بے فائدہ ہو کر رہ جائے گا، اور جب تک دیگر اداروں کی خواتین کی بے پردہ تصاویر اخبارات کی زینت بنتی رہیں گی۔ اس کا بھی یہی اثر ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مخلوط تعلیم کے باقی رہتے ہوئے اس پابندی کی افادیت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

تصاویر اور ناچ گانا نوجوان لڑکوں لڑکیوں میں باہمی ملاپ کی تحریک کرتا ہے مگر مخلوط تعلیم ان کو ملاپ کے مواقع مہیا کرتی ہے۔ کوئی بھی سلیم الفطرت آدمی جوان لڑکوں اور لڑکیوں کے ملاپ اور اجتماع کے خطرناک نتائج سے انکار نہیں کر سکتا۔

اگر ملاپ کے تشویق و دواعی کو روکا جائے اور خود ملاپ کے مواقع مہیا کئے جائیں تو یہ اصلاح کی طرف ادھورا اور الٹا قدم کہلائے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام اور تمام متحدہ اسلامی محاذ کا مطالبہ ہے کہ مخلوط تعلیم اور مغربی تہذیب کی لعنت کو روکا جائے اس سے پہلے کہ قوم مجبور ہو کر خود روکنے کی راہیں تلاش کرے۔

بقیہ:۔ افکار و خیالات (صفحہ ۶ سے آگے)

ماضی کا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اب لباس کے معاملے میں فواحشی کا اظہار شروع ہو چکا ہے اور نوبت شاید ٹاپ لیس (Top Less) کے استعمال پر بھی آ جائے اور اس صورت میں ولٹو صاحب لاکھ بضد ہوں کہ یہ رعایت نہیں دی جائے گی مگر منچلے ان سے پوچھے بغیر یہ رعایتیں لے لیں گے۔

(کوہستان)

لاکھ کھینچ کے میدان میں تسبیح و مصلیٰ
چند دن کے لئے طرز عبادت کو بدل ڈالا

# افکار و خیالات

## زمینی راکٹ

ہمارا ملک سائنسی اصطلاح کے اعتبار سے تو ابھی راکٹ کے دور میں داخل نہیں ہوا۔ مگر نشے کے اعتبار سے اب ہمارا شمار بھی ان قوموں میں ہونے لگا ہے جنہوں نے راکٹ نام کا ایک سریع الاثر نشہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کوئٹہ میں آجکل راکٹ نام کی نشہ آور گولیاں کثیر تعداد میں استعمال ہو رہی ہیں۔ یہ گولی کھاتے ہی نشے کا رسیا اوندھے منہ گر جاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر میں بہکنے، لڑکھڑانے اور ڈگمگانے لگتا ہے۔ یہ تیز نشہ آور گولی شراب اور، دوسری منشیات سے بہت زیادہ سستی ہے اور شمال سے سمگل ہو کر آ رہی ہے

سستے اور تیز نشوں کا جنون پس ماندہ معاشروں میں بہت ہی بڑھ چکا ہے۔ چند سال پہلے جنوبی افریقہ میں ایک ایسی شراب کا سراغ ملا تھا جس کا نام ہی (KILL ME QUICK) مجھے جلدی مار ڈالو تھا۔ اس سستی اور تیز نشہ آور شراب کے رسیا اس کی خوبی یہ بتاتے تھے کہ پہلے جام ہی سے بڑا تیز نشہ آجاتا ہے۔ مگر اس کی مضرت کا یہ عالم تھا کہ اسے استعمال کرنے والے اپنی بینائی اور زندگی تک سے ہاتھ دھو بیٹھتے تھے

اب کوئٹہ میں "یہ راکٹ آن پہنچا ہے جو بظاہر ایک چھوٹی سی سستی گولی ہے۔ مگر حلق سے نیچے اترتے ہی آسمان پر اڑانے لگتی ہے اور اس عالم میں بے چارے نشہ باز بہکنے لڑکھڑانے اور ڈگمگانے لگتے ہیں۔

یہ گولی دوا کے طور پر ایجاد ہوئی ہوگی اور اس کا محدود استعمال نہ جانے کتنی سخت طبی ہدایات پر منحصر ہوگا۔ مگر یار لوگوں نے اس ٹنک سیر گولی سے نشے کا مقصد حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ نشے باز دل میں سوچتے ہوں گے کہ انہیں سچ مچ کے راکٹ پر بیٹھ کر خلاؤں میں پرواز کرنے کی سعادت تو حاصل ہو نہیں سکتی۔ اس لئے کیوں نہ اس راکٹ سے آسمانوں کی سیر کر لی جائے۔ لیکن یہ بدبخت اتنا نہیں جانتے کہ یہ تیز نشہ ان کے جسم و جان کے لئے کتنا تیز زہر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو منشیات کی لعنت سے بچائے۔

### ترجمان

قوم کے ان افراد کی ذہنی اور اخلاقی گراوٹ اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ وہ بجائے ہوائی راکٹ کے "نشے والے راکٹ" میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ جس سے قوم کی تمام اخلاقی، جسمانی روحانی، فکری اور عملی قوتیں مضمحل ہو رہی ہیں۔ جس ملک کی اونچی سوسائٹی میں شراب کی کھپت ۷ لاکھ ۲۸ ہزار ایک سو ستر گیلن سالانہ ہو اس کی نچلی سوسائٹی میں اگر راکٹ جیسا سستا مگر مہلک نشہ رواج پا جائے۔ تو کوئی تعجب اور افسوس کی بات نہیں ہے۔

---

## شراب خانہ خراب

گذشتہ ہفتہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں خزانہ اور آبکاری کے وزیر باتدبیر جناب الحاج شیخ مسعود صادق نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ صوبے کے چالیس کلبوں اور اٹھارہ ہوٹلوں میں شراب نوشی کی اجازت ہے اور اس سال مئی تک ۲۳ ہزار ۳ سو ۳۲ گیلن شراب استعمال ہوئی اس میں کراچی شامل نہیں ہے کراچی کو چھوڑ کر صوبے بھر میں پانچ ہزار تین سو افراد کے پاس شراب کے پرمٹ ہیں۔ ان میں سے ۹۸۰ غیر مسلم ہیں ایک پرمٹ پر ۶ بوتل رم جن اور وسکی۔ ۱۸ بوتل شراب اور ۶۰ بوتل بیئر ہر ماہ حاصل کی جا سکتی ہے۔

لاہور کے چھے بڑے ہوٹلوں میں شراب کی کھپت حسب ذیل ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ پاک لگژری ہوٹل | ۱۴۱۵ گیلن |
| ۲۔ انڈس ہوٹل | ۲۰۴۳ گیلن |
| ۳۔ فلیٹیز ہوٹل | ۱۷۸۱ گیلن |
| ۴۔ انٹرنیشنل ہوٹل | ۱۴۸۷ گیلن |
| ۵۔ ایمبسڈر ہوٹل | ۱۲۶۲ گیلن |
| ۶۔ زنوبی ہوٹل گلبرگ | ۸۷۳ گیلن |
| کل میزان | ۸۸۶۱ گیلن |

۶۴-۶۵ء میں صرف مغربی پاکستان میں ۷ لاکھ ۲۸ ہزار ایک سو ستر گیلن شراب استعمال کی گئی اور اس سال شراب کی درآمد پر ۳۶ لاکھ ۲۱ ہزار ۷ سو ۶۴ روپے کا زرمبادلہ خرچ ہوا ہے۔

### ترجمان

اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک میں شراب کی یہ کھپت پڑھ کر سر ندامت سے جھک جاتا ہے، کیونکہ پاکستان ان امیدوں پر بنایا گیا تھا کہ اس میں اس دخت رز کا چلن بند ہوگا لیکن ؎

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا۔

پھر ستم ظریفی یہ ہے کہ شراب کا محکمہ ایک ایسے وزیر کے سپرد ہے جو گذشتہ ایک دو سال سے "الحاج" ہو چکے ہیں۔

جس معاشرہ میں ام الخبائث کا چلن اس افراط سے ہو وہاں کس قدر اخلاقی، معاشرتی اور روحانی متعدی بیماریاں جنم لیتی ہوں گی اس کا اندازہ معاشرے کی موجودہ اخلاقی گراوٹوں سے لگایا جا سکتا

وزیر آبکاری نے وعدہ فرمایا ہے کہ ملک میں امتناع شراب کا قانون جلد از جلد نافذ کر دیا جائے گا۔ معلوم نہیں کب یہ مبارک دن دیکھنا نصیب ہو جب شراب اور دوسری خبائث کے امتناع کے قوانین کا پاکستان میں نفاذ ہوگا۔ ۱۹ سال سے تو اس دن کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ترس رہی ہیں۔

---

## معاشرہ اور لباس

صوبائی وزیر بلدیات جناب محمد یاسین وٹو نے چست اور ٹیڈی لباس کے بارے میں دو باتیں کہی ہیں۔ اولاً انہیں اس بات کی سخت شکایت ہے کہ آج کل بسا اوقات لباس کی وجہ سے لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک وٹو صاحب کی یہ شکایت بالکل بجا ہے خصوصاً دور سے الٹرا ماڈرن لڑکا لڑکی نظر آتا ہے اور فیشن زدہ لڑکی پر کھلنڈرے لڑکے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ غالباً اس لباس کا مقصد صنفی امتیاز دور کر کے مرد و زن کی کامل مساوات قائم کرنا ہے۔ یہ ہماری مغربی طرز معاشرت کی کامیاب نقالی کی معراج ہوگی اور اس طرح ہم نقالی کی معراج میں بندروں کو بھی شکست فاش دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تاہم وٹو صاحب کی دوسری بات ہمارے نزدیک محل نظر ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی چست لباس اس وقت تک قابل اعتراض نہیں جب تک معاشرہ اسے فراخ دلی کے ساتھ برداشت کرے غالباً وٹو صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اگر معاشرہ لباس کی تھوڑی بہت چستی پر ناک بھوں نہیں چڑھاتا تو ایسے چست لباس پر اعتراض نہیں۔ لیکن وٹو صاحب شاید یہ بات بھول گئے ہیں کہ فیشن کے معاملے میں آپ دیانت داری سے جو تھوڑی بہت رعایت دیں گے اسے یار لوگ ایک بہانہ بنا لیں گے اور پھر کچھ دیر بعد آپ سے کوئی زیادہ بڑی رعایت مانگیں گے۔ نتیجتاً رفتہ رفتہ آپ ساری رعائتیں دیتے جائیں گے اور ایک روز آپ کا معاشرہ بڑی فراخ دلی سے فیشن کے نام پر ہر قسم کی عریانی کو برداشت کرنے لگے گا۔ مگر کسی روایات کے پابند معاشرے کی یہ فراخدلی اسے آخر کار اپنی روایات کے پورے ورثے سے محروم کر دے گی

ہمارا معاشرہ پہلے بھی بہت ساری برائیوں کو برداشت کر چکا ہے مثلاً گھوڑ دوڑ کو اب جوا نہیں سمجھتا۔ شراب کا استعمال دس گیارہ روپے کے لائسنس پر طبی بنیاد پر جائز ہو جاتا ہے۔ بے حجابی کو عین معمول قرار دے دیا گیا ہے۔ رقص و سرور کو قومی ثقافت میں ممتاز جگہ مل گئی ہے الغرض معاشرے کی فراخدلی نے ہمارے قرابت پسند

(باقی بر صـ ۶)

# اسلامی

حکیم محمود احمد ظفر

## آداب

نام ہے ان طور طریقوں کا جن کو انسان اپنے مشاغلِ حیات، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، دوسروں سے ملنے جلنے اور ان کے ساتھ رہنے سہنے میں برتتا ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جہاں اپنی امت کو دین کی اور باتوں کی تعلیم دی۔ وہاں اس بارہ میں بھی آپ کی مقدس تعلیمات کا ایک نہایت وسیع اور مستقل باب موجود ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ حضرت انسان کی زندگی مہذب پاکیزہ اور باوقار ہو، خود اس کے لئے بھی آرام دہ اور دوسروں کے لئے بھی باعث راحت ہو۔ اس کے لیے اعمال و اقوال میں لطافت و پاکیزگی ہو اور ساتھ ہی وہ عبدیت" کی شان نمایاں ہو — چنانچہ آداب کی درستی اور اصلاح بذاتِ خود ایک ضروری امر ہے۔ لیکن اس کے علاوہ "عقائد" اور "اخلاق" سے "آداب" کا اتنا گہرا اور عمیق تعلق ہے کہ اگر "آداب" کی درستی کی فکر نہ کی جائے تو "عقائد" میں خرابی اور "اخلاق" کی بربادی ایک یقینی چیز ہے۔ آپ دنیا میں کوئی ملت اور قوم نہیں دیکھیں گے جس کے "آداب" تو بگڑے ہوئے ہوں مگر "عقائد" کے فساد اور "اخلاق" کی تباہی سے وہ محفوظ و مصئون ہو۔

دنیا میں ارسطو، سقراط، بقراط اور افلاطون وغیرہ حکمائے یونان نے "آداب" اور "اخلاق" کی تعلیم دی۔ اور ان موضوعات پر سیر حاصل کتابیں لکھیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی "آداب" اور "اخلاق" کی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی۔ مگر آپ کو دھوندنے سے ایک نفس بھی ایسا نہیں ملے گا۔ جس نے ارسطو۔ سقراط اور بقراط جیسے حکماء کے کہنے پر یا ان کی ضخیم کتابیں پڑھ کر اپنے کو اخلاق کی شاہراہ پر چلایا ہو۔ مگر اس کے برعکس جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے اپنی تعلیم پیش کی تو اہل دنیا نے بلا تاخیر اس کو قبول کیا اور گلے سے لگایا۔ آخر اس کی کیا وجہ تھی؟ اس کی وجہ یہی اور صرف یہی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے پیچھے عمل کی وہ بے پناہ قوت تھی جو ارسطو اور بقراط وغیرہ حکماء کے اقوال اور تصانیف کے پیچھے نہ تھی ارسطو کہتا تھا کہ شراب نہ پیو۔ جوا نہ کھیلو۔ چوری نہ کرو جھوٹی گواہی نہ دو۔ کسی پر بہتان نہ لگاؤ۔ اور ہر ایک سے حسن و مروت سے پیش آؤ۔ مگر اس کا اپنا عمل ان اوصاف سے یک قلم خالی تھا۔ وہ خود ان عادات بد کا مرتکب تھا۔ جن سے نہ کرنے کی وہ اوروں کو تعلیم دیتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے قول میں دوسروں سے عمل کروانے کی طاقت اور قوت نہ تھی۔ لیکن اس کے برعکس جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم پیش کی۔ تو اہل دنیا نے فوراً ان کی آواز پر لبیک کہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ جو لفظ اور جو کلمہ بھی اپنی زبان سے نکالتے تھے۔ پہلے خود اس پر عمل پیرا ہوتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ دوسرے فوراً اس کو قبول کر لیتے۔ چنانچہ کسی قبیلہ کی ایک عورت نے جس کا نام فاطمہ تھا، چوری کی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمایا وہ عورت چونکہ ایک متمول گھرانہ سے تعلق رکھتی تھی۔ اس لئے بعض صحابہؓ کو اس کی سزا کی پریشانی لاحق ہوئی، مگر کسی کو جرأت نہیں پڑتی تھی کہ بارگاہِ نبوت میں اس کی سزا کی معافی کے لیے سفارش کرے۔ آخر حضرت اسامہ بن زیدؓ کو، جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت پیارے اور محبوب تھے، اس بات پر آمادہ کیا گیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فاطمہ کے بارہ سفارش کریں۔ حضرت اسامہؓ نے صحابہ کے کہنے پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی سزا کی معافی کے لئے درخواست کی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا رنگ غصہ سے سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا۔

أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ

(اے اسامہ!) کیا تم حق تعالیٰ کی حدود کے بارہ مجھ سے سفارش کرتے ہو۔

فرمایا۔ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

یعنی تم سے پہلی امتیں صرف اسی وجہ سے ہلاک و برباد ہوئیں کہ وہ کمزور اور غریب آدمی پر تو حدودِ الٰہی بعینہٖ قائم رکھتی تھیں اور امیر اور متمول آدمی کو چھوڑ دیتی تھیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی یہ فعل (چوری) کرتی تو میں (بغیر کسی رعایت کے) اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ اس جیسی ہزاروں مثالیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر زاویۂ حیات سے متعلق احادیث و تفسیر کی کتابوں میں ملتی ہیں۔

آپؐ کے اسی وصف کو حق تعالیٰ شانہٗ نے بھی قرآن پاک میں بدیں الفاظ بیان فرمایا ہے

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ

بیشک آپ اخلاق حسنہ کی سیڑھی کے آخری درجہ پر ہیں

اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب ایک صحابی نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اخلاق کے بارہ استفسار کیا تو جواب میں آپؓ نے ارشاد فرمایا۔

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (الحدیث)

آپ کا اخلاق قرآن تھا (یعنی جو کچھ قرآن میں الفاظ کی صورت میں ہے آپؐ اس کی عملی تصویر تھے۔

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "آداب" و "اخلاق" کی تعلیم کا اس قدر اہتمام تھا کہ آپؐ پاخانہ اور پیشاب جیسی عام اور معمولی انسانی ضرورتوں کو بھی پورے اہتمام سے تعلیم دیتے تھے۔ حتیٰ کہ آپؐ کے زمانہ کے بعض مشرکین اور منکرین اسلام نے ایک روز آپؐ کے مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے استہزاءً اور اعتراضاً کہا

لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ

تمہارے پیغمبر تو تمہیں سبھی چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ پاخانہ کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں۔

ان معترضین کے جواب میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَكَانَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

ہاں بے شک آپؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا کہ پاخانہ یا پیشاب کے لئے قبلہ رو ہو کر بیٹھیں نیز آپؐ نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ استنجاء داہنے ہاتھ سے نہ کریں اور یہ بھی آپؐ نے فرمایا کہ استنجاء میں تین پتھروں (یا ڈھیلوں) سے کم پر کفایت نہ کریں۔

خود ایک موقع پر پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْطِبْ مِنْهُ الخ

(سنن ابوداؤد)

میں تمہارے لئے باپ کی جگہ ہوں (اور جس طرح باپ اپنی اولاد کو چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بتاتا ہے اسی طرح) میں تم کو تعلیم دیتا ہوں (کہ دیکھو) جب تم میں سے کوئی پاخانہ جائے تو نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔ الخ

یہی نہیں بلکہ آپ نے "اخلاق" اور "آداب" کی درستی کے لئے ترغیب و ترہیب سے بھی کام لیا۔ چنانچہ فرمایا۔

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا (بخاری)

تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق بہتر ہیں۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (ابوداؤد)

میزان عمل میں خوش خلقی سے زیادہ وزنی اور کوئی شے نہیں

امام ابوداؤدؒ نے اپنی سنن میں ایک اور حدیث نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (رواہ ابوداؤد و الدارمی)

یعنی ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان اور اخلاق میں ایسی نسبت ہے کہ جس کسی کا ایمان کامل ہوگا اس کے اخلاق لازمی طور پر بہت اچھے ہوں گے۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے اخلاق بہت اچھے ہونگے اس کا ایمان بھی بہت کامل ہوگا

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ ایمان کے بغیر اخلاق بلکہ کسی عمل کا حتیٰ کہ عبادت کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ ہر عمل کے لیے

# آداب

ر سیالکوٹی

خواہ وہ اخلاق سے متعلق ہو یا عبادات سے ایمان بمنزلہ روح اور جان کے لئے ہے۔ اس لیے اگر کسی شخص میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان کے بغیر اخلاق نظر آئے تو وہ حقیقتاً اخلاق نہیں بلکہ اخلاق کی صورت ہے جس میں کوئی جان نہیں اور حق تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ ایمان اور اعمال و اخلاق کا تعلق روح اور جسم سے ہے جن دونوں کی موجودگی ہی سے ایک مفید و کارآمد شئی منصۂ شہود پر آتی ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ کے آخری ایام میں حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا۔ مدینہ طیبہ سے ان کو رخصت کرتے وقت آپ نے خاص اہتمام سے ان کو بہت سی نصیحتیں کی تھیں جو حضرت معاذ سے احادیث کی کتابوں کے مختلف ابواب میں مروی ہیں۔ ان میں ایک نصیحت حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مؤطا میں نقل فرمائی کہ حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نصیحت مجھے فرمائی تھی۔ جب کہ میں نے اپنا پاؤں اپنی سواری کی رکاب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی کہ:۔

یَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ

(رواہ مالک فی المؤطا)

اے معاذؓ! لوگوں کے لیے اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ

یعنی لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

یہاں دفع دخل مقدر کے طور پر یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ خوش اخلاقی کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ جو عادی مجرم اور ظلم پیشہ بدمعاش سختی کے مستحق ہوں اور سختی کے بغیر ان کا علاج ہی نہ ہو سکتا ہو۔ ان کے ساتھ بھی نرمی کی جائے۔ یہ تو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی اور مداہنت ہوگی۔ چنانچہ امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ نے لکھا ہے۔

"اخلاق نے اگر ایک طرف کسی کو نیک کہا ہے تو دوسری جانب برا بھی کہا ہے۔ کیونکہ توازن قائم نہیں رہتا۔ رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تین سو ساٹھ بتوں سے بیت خلیلؑ کی دیواریں چھپ گئی تھیں لیکن آج اس کی امت میں سہ چکیلی ہستی لات و منات کی قائم مقام ہے۔ ہر حاکم اور رئیس ایک بت کا حکم رکھتا ہے پوری ملت مؤحد اس کی پوجا کر رہی ہے اور بعینہٖ اس پرستش کا وہی جواب رکھتی ہے جو قریش نے دیا تھا مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ عدل و انصاف اور حق تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود کی پابندی کے ساتھ مجرموں کی تادیب اور تعزیر کے سلسلہ میں ان پر سختی کرنا کسی اخلاقی قانون میں حسنِ اخلاق کے خلاف نہیں ہے"

مؤطا ہی کی ایک اور حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

(رواہ فی المؤطا و رواہ احمد عن ابی ہریرہؓ)

میں اس غرض کے لئے دنیا میں مبعوث ہوا ہوں۔ کہ اخلاقی خوبیوں کو معراج کمال تک پہنچا دوں۔

قرآن کریم میں جس تزکیہ کو آپؐ کی بعثت کا خاص کام بتایا ہے۔ اخلاق کی اصلاح اس کا ایک اہم جزو ہے۔ علاوہ ازیں آپؐ نے مختلف مواقع پر اخلاق کی اصلاح و درستی کے لئے مختلف دعائیں ارشاد فرمائیں جن میں سے صرف دو یہاں نقل کی جاتی ہیں۔ دوسری دعاؤں کے لیے حضرت تھانویؒ کی کتاب "مناجات مقبول" یا ملا علی قاریؒ کی کتاب "الحزب الاعظم" کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مخدوم دوجہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ ط (مسند امام احمدؒ)

اے میرے اللہ! (جس طرح) تو نے (اپنے کرم سے) میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے (اسی طرح) میرے اخلاق بھی اچھے کر دے

صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی کچھ تفصیل مروی ہے۔ اسی میں ہے کہ آپ نے دورانِ نماز جو دعائیں حق تعالیٰ سے اپنے لیے مانگیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔

وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ (صحیح مسلم)

(اے میرے اللہ!) تو مجھ کو بہترین اخلاق کی رہنمائی فرما۔ تیرے سوا کوئی بہتر اخلاق کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور برے اخلاق کو میری طرف سے ہٹا دے (کیونکہ) ان کو تیرے سوا کوئی ہٹا بھی نہیں سکتا۔

افسوس اور صد افسوس کہ مسلمانوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک اور مفید تعلیم کو چھوڑ دیا ہے۔ اور فرنگیوں کے مقلد بن گئے ہیں وہ مسلمان جو کبھی ہر زاویۂ حیات میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوا کرتے تھے، آج اپنی زندگی کے سب گوشوں میں اہل یورپ کی پیروی کر رہے ہیں۔ حالانکہ جن لوگوں کی یہ پیروی کر رہے ہیں وہ خود اپنی تہذیب سے اس قدر نالاں ہیں کہ وہ اپنے اس تمدن اور اپنی اس تہذیب سے نجات حاصل کرنے کی خاطر طرح طرح کی تحریکات چلا رہے ہیں کہ کسی طریق سے ایسی بدتہذیبی سے چھٹکارا ملے۔ مگر مسلمان ہیں کہ اسی طرح اندھا دھند ان کے پیچھے چلے جا رہے ہیں اور اس بات کا احساس تک نہیں کہ ہم کس سے کٹ کر کن سے جا ملے ہیں ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

افسوس کہ آج ہم میں "احساسِ زیاں" بھی نہیں رہا ہم اس کوّے کی طرح جو ہنس کی چال چلتے چلتے اپنی چال بھی بھول گیا تھا دنیا کے امور میں انگریز کی پیروی کرتے کرتے اپنے دین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور اپنی جملہ اسلامی روایات کو یک قلم فراموش کر دیا ہے۔ عارف باللہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب فرمایا ؎

تَرَكْنَا دُنْيَانَا بِتَمْزِيْقِ دِيْنِنَا
فَلَا دِيْنُنَا يَبْقٰى وَلَا مَا نَرَقَّعُ

کہ ہم نے دین پر دنیا کے پیوند لگانے شروع کئے نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو دین ہمارے پاس رہا اور نہ دنیا ہی

بالکل یہی حال ہمارا ہے کہ ہم اپنی دنیا بناتے بناتے دین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ حالانکہ بقول مولانا رومیؒ دنیا ایک سایہ کی طرح ہے اگر تم سایہ کے پیچھے دوڑو گے تو سایہ تمہارے آگے آگے دوڑے گا اور تم اسے ہرگز نہیں پکڑ سکو گے۔ لیکن اگر تم سایہ کے آگے آگے دوڑو گے تو وہ خود بخود تمہارے پیچھے تمہیں پکڑنے کے لیے دوڑے گا۔

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ عرض میں یہ کر رہا تھا کہ جن کی تہذیب و اخلاق آج ہم اپنا رہے ہیں وہ اپنی تہذیب اور اپنے اخلاق سے خود گریزاں ہیں۔ چنانچہ آج سے قریباً بیس سال قبل انگلستان کی "انجمن تجدید صحت و حیات" نے اپنی زندگی اور صحت کے لیے کچھ اصول وضع کر کے شائع کئے۔ جو ہر نمبر کے پاس پچھلے ہوئے موجود رہتے ہیں تاکہ وہ ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالے۔ یہ اصول رسالہ چشمہ حیات دہلی مارچ ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئے۔ ان اصول میں سے ہم چند چیزیں ذیل میں نقل کرتے ہیں جو صریح اسلامی تعلیمات ہیں۔ اہل یورپ نے بہت سی ٹھوکریں کھا کر اور بہت سا نقصان اٹھا کر بالآخر انہیں کو اختیار کیا ہے یہ ہمارے لئے باعث عبرت ہے کہ غیر اقوام تو اسلامی تعلیمات کی خوبیاں محسوس کر کے اس کی جانب آ رہی ہیں اور ہم مسلمان دوسروں کی تقلید کو معراج کمال سمجھ کر ناحال انہیں کی کاسہ لیسی کر رہے ہیں۔ عارف رومیؒ نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے ؎

یک سبد پر نان نزد بر فرق سر
تو ہمی جوئی لب نان در بدر!

## مغربی آدابِ زندگی

۱۔ غذا — سادہ کھاؤ۔ جب خوب بھوک لگے۔ اس وقت کھاؤ، تحریک پیدا کرنے والی غذا نہ کھاؤ، بلکہ صرف طاقت برقرار رکھنے والی چیزیں کھاؤ اپنے کھانے کو ڈھک کر رکھو تاکہ ہوا کے جراثیم۔ خاک دھول، مکھیاں اور ہوائی کیڑے ان پر یورش نہ کر سکیں کھانے کی اشیا جو کھلی رکھی ہوں مت کھاؤ۔ خاص کر وہ اشیاء جن کا رنگ مزہ اور بو بدل گئی ہو۔

(باقی بر صفحہ)

# مشرقی پاکستان میں ضلعی جمعیۃ کے دورے

۔۔۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کا ایک سہ رکنی وفد جس میں صوبائی امیر حضرت الحاج مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا، ضلعی امیر حضرت مولانا ریاست علی صاحب شیخ الحدیث رانا فنگ اور ضلعی ناظم حضرت مولانا اشرف علی صاحب وشونا تھی شامل تھے مختلف مقامات کے دورے پر روانہ ہوا۔ موضع متی میں یہ وفد کوئی ۲ بجے دوپہر پہنچا۔ وہاں جلسہ کا پہلے ہی انتظام تھا۔ جس کی صدارت صوبائی امیر نے کی حضرت مولانا عبدالمہیمن صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا، بعدازاں ذکی گنج تھانہ کی جمعیۃ کے ناظم مولانا عبدالرحمن صاحب نے گذشتہ ڈیڑھ سال کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مولانا معتصم علی صاحب محدث ذکی گنج مدرسہ اور مولانا اشرف علی صاحب ناظم ضلع نے اپنی طویل تقاریر میں موجودہ معاشرہ میں بڑھی ہوئی بے حیائی، عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی۔ آخر میں صاحب صدر نے فرمایا کہ اس وقت ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے، جو دین کی سربلندی اور دینی اقدار کے تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے۔ لہٰذا جو لوگ دینی اقدار کا تحفظ چاہتے ہیں، ان کو جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا چاہیئے۔

دوسرے روز ذکی گنج شہر میں ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا ریاست علی صاحب ضلعی امیر منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا معتصم علی صاحب اور مولانا وارث الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صوبائی امیر نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کی دعوت دی۔ ان کے بعد ناظم ضلع حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کی اصلی حقیقت لوگوں کے سامنے کھولی اور کہا کہ آپ ان کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) حکومت خاندانی منصوبہ بندی پر جو ۸۴ کروڑ کی خطیر رقم خرچ کر رہی ہے اس کو ملکی معاشیات اور قومی اور دینی ترقی پر خرچ کیا جائے۔

(۲) شراب، جوا، رشوت اور دوسرے جرائم کا فوری انسداد کر کے معاشرہ کو اس کے بُرے اثرات سے بچایا جائے۔

(۳) حج پر سے پابندیوں کو ہٹایا جائے

(۴) سودی بینکنگ سسٹم کو جلد از جلد ختم کر کے ملک میں بلا سود نظام معاشیات رائج کیا جائے۔

(۵) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف اسلام قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔

**جمعیۃ علماء اسلام ملک میں دینی اقدار کا تحفظ چاہتی ہے**

# چنیوٹ کے سٹوڈنٹس کا مبارک اقدام

چنیوٹ کے کالج اور مختلف سکولوں کے سٹوڈنٹس نے مل کر ایک مرکزی انجمن کی تشکیل کی ہے، جن کا نام سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن (مرکزیہ چنیوٹ) رکھا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے کارکنوں کا خیال ہے کہ اس کی شاخیں مختلف شہروں میں قائم کریں گے۔ فی الحال لاہور، لائلپور، کراچی وغیرہ مختلف شہروں میں کام شروع کر دیا ہے۔ ان نونہالان قوم نے وقت کی ضرورت کا کماحقہٗ احساس کیا ہے۔ انگریزی خواں طبقہ کو آزادی فکر کے نام سے یورپ کی ذہنی غلامی میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اسی کا ایک شعبہ مذہبی آزادی بھی ہے۔ جب پہلے پہل ۱۸۵۷ء کے بعد برطانوی گورنمنٹ نے ہندوستان کے لئے مذہبی آزادی کا اعلان کیا، یہاں کے عوام جو فرنگی دسیسہ کاری اور فریب سے واقف نہ تھے خوش ہوئے کہ اب حکومت ہمارے مذہب میں مداخلت نہ کرے گی۔ مگر اس کی تہہ میں خطرناک منصوبہ پوشیدہ تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ کوئی شخص پیغمبر بننے تو اسے اس کا حق حاصل ہے۔ کوئی قرآنی آیات کے معانی بدلے اس کو حق حاصل ہے کہ کوئی مسلمان عیسائی یا مرزائی بنے۔ اس کو اس کا حق حاصل ہے۔ ایک طرف یہ آزادی بخشی، دوسری طرف مذکورہ گمراہوں کا سامان پیدا کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ افراتفری اور مذہبی انارکی پیدا ہو گئی۔ آج اسی سرپھٹول کی وجہ سے ہمارے عزیز وطن کے مستقبل کے بارہ میں شکوک و خطرات کا سامنا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان پاکستان کی مذہبی حس اتنی لطیف اور جذبۂ دینی اتنا بیدار ہے کہ فرنگی کی محنت کا اکثر حصہ ضائع ہو کر رہ گیا۔ ۱۹۵۳ء ختم نبوت کی تحریک میں سٹوڈنٹس نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و عقیدت کا جو ثبوت گویاں کھا کر پیش کیا تھا وہ رہتی دنیا تک اوگار رہے گا۔ ضرورت ہے کہ مسلمان کے اس مرکز ختم نبوت سے وابستگی کو قائم و دائم رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں چنیوٹ کے طلبہ نے جو اقدام کیا ہے۔ وہ یقیناً مبارک اور قابل قدر ہے۔ در اصل قوم انہیں کا نام ہے۔ یہ آج طالب علم ہیں کل ملک کے ذمہ دار شہری ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

## دعائے صحت

مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ہزاروی موضع چک نمبر ۶۲ ۵ غربی تحصیل جڑانوالہ زیادہ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

# بقیہ اداریہ

اور قوم کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو ملی کر انجام دیں۔ مگر یہاں گڑھے مردوں کو اکھیڑا جا رہا ہے۔ پرانے اختلافات کو ہوا دی جا رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ یک طرفہ ہو رہا ہے۔ ہمیں شبہ ہے کہ اس طرح کے فتنوں کی سرپرستی میں ارباب اقتدار کا دخل ہے ورنہ وہ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء قسم کی کتابیں لکھنے کی اجازت کیوں دیتی۔

اگر یہ کام حکومت کر رہی ہے تو وہ ملک کے خال و ایثار پیشہ حصے کو ملک کی ضروری خدمات سے نہ صرف محروم بلکہ مخالف بنانے میں مصروف ہو رہی ہے جو دل و جان سے اسلام کی روشنی میں ملک کی حفاظت اور اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہیں۔ اگر ملک میں یک جہتی کو ضائع کیا جائے۔ دوسری طرف ملک کی تقسیم کی تحریک شروع ہو، مولوی فرید احمد جیسے لوگ صرف خطرہ کی نشاندہی پر اکتفا کریں۔ چوکھی طرف دشمنوں کی جاسوسی اور سازشوں کا خطرہ ہو۔ پانچویں حکومت اپنی ایجاد کردہ جمہوریت پر بضد ہو۔ چھٹے سیاست خارجہ الجھی ہوئی ہو تو پھر ملک و ملت کی قسمت پر جتنے آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔ آج اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ ہم تمیز مقاصد کو اپنا کر اور پھر خدا کا نام لیکر آگے بڑھیں۔

(۱) اسلامی احکام اور اسلامی تہذیب۔
(۲) ملک کی یک جہتی
(۳) بلا واسطہ انتخابات۔

کوئی شخص اس کے خلاف کرے، مذہبی سرپھٹول کا باعث بنے یا سیاسی خود غرضی کو بروئے کار لائے۔ وہ ملک کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔

من آنچہ شرط بلاغ است با تو می گویم

## سیالکوٹ میں متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے دفتر میں مورخہ ۱۲ر جون صبح ۷ بجے متحدہ اسلامی محاذ کے قیام کے لئے تمام دینی جماعتوں کی ایک مشترکہ میٹنگ بلائی گئی جس میں ۱۷ افراد پر مشتمل بطور کنوینر ایک سب کمیٹی بنائی گئی جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی
۲۔ حافظ محمد صادق صاحب
۳۔ مولانا سلطان محمود صاحب
۴۔ حافظ محمد شریف صاحب
۵۔ پیر بشیر احمد صاحب
۶۔ مرزا محمد بشیر صاحب
۷۔ مسٹر اعجاز احمد صاحب

یہ بھی طے پایا کہ محاذ کے باقاعدہ انتخاب کے لئے مورخہ ۱۹ر جون کو ایک اور میٹنگ رکھی جائے۔

**۲۔ پانی** پانی کے برتن ڈھکے ہوئے ہونے چاہئیں اور کسی ایک برتن میں زیادہ عرصہ تک پانی نہ رکھا کیجئے، تجربہ اور مقامی موسمی حالات بتائیں گے کہ کس برتن میں کتنے عرصے تک پانی رکھنا صحت کے واسطے مفید یا مضر ہے مگر برتن کے منہ کو ڈھکنا بہر حال ضروری ہے۔

**۳۔ روشنی** غیر قدرتی روشنی کا استعمال جس قدر بھی کم کیا جائے۔ بہتر ہے خصوصاً رات کو سوتے وقت

**۴۔ غسل** سوائے ہاتھوں کے اور کسی جگہ کے لیئے صابن استعمال کرنے کی عادت اگر چھوڑ دی جائے تو صحت کی ترقی دیکھنے کے قابل ہوگی۔

**۵۔ لباس** آپ کے جوتے، گیٹس، پیٹیاں، ہاتھوں کے تسمے، فیتے اور اسی قسم کی دیگر بندشیں ڈھیلی ہونی چاہئیں۔ تیل کے چکنے ہوئے کپڑے، ربڑ کی چیزیں جہاں تک ممکن ہو نہ پہنیئے۔ اصول یہ ہو جانا، چاہیئے کہ جسم کو گرم رکھنے کے لیئے سردیوں میں ایسا کپڑا پہنا جائے کہ جن میں گرمی زیادہ ہو اور کپڑوں کا وزن ہلکا ہو گرمیوں میں ایسے کپڑے ہوں کہ وہ پسینہ نہ روکیں اور پسینہ جذب کرتے رہیں اور جسم کو ٹھنڈا رکھیں کالے اور بہت گہرے رنگ کے کپڑے کم سے کم استعمال کیجئے اوسطاً سات پونڈ وزنی کپڑے گرمیوں میں اور اوسطاً سات سے دس پونڈ وزن کے کپڑے جسم پر ہونے، چاہئیں۔

**۶۔ ننگے پاؤں رہنا** آپ جس قدر ننگے پاؤں رہ سکیں بہتر ہے جہاں کہیں آرام اور حفاظت کے ساتھ ننگے پاؤں پھرنا ممکن ہو یا صرف سلیپر اور کھڑاؤں وغیرہ سے کام چل جائے وہاں بوٹ اور شوز استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

**۷۔ سونا** نرم پردوں کے گدگدے بستروں پر سونا صحت کے لئے مضر ہے۔

(منقول از رسالہ چشمۂ حیات دہلی مارچ ۱۹۳۸ء)

---

## اسلامی آداب زندگی

**۱۔ غذا اور پانی** یورپ جس بات کو آج سمجھا ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وہ بات چودہ سو سال پہلے ارشاد فرما دی تھی۔ فرمایا آیندہ میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو مختلف قسم کے کھانے مختلف قسم کے پانی اور شربت اور مختلف رنگ کے کپڑے جمع کریں گے۔ وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں

(ترغیب و ترہیب للمنذری ص۱۱۱)

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب رسالت مآب علیہ الثناء والتحیات نے ارشاد فرمایا کہ سونے کے وقت اپنے دروازے بند کرو۔ کھانے کے برتنوں کو ڈھک دو اور پینے کے برتنوں اور مشکیزہ وغیرہ کا منہ بند کر دو۔

**۳۔ روشنی** حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وَاطْفِئُوا سُرُجَكُمْ یعنی سوتے وقت اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔ اور یہی آپ کی عادتِ شریفہ تھی کہ رات کو بلا ضرورت روشنی کا استعمال نہ فرماتے تھے۔

**۴۔ غسل** غسل میں صابن کا استعمال انہیں دانایانِ فرنگ کی ایجاد ہے۔ اسلام نے اس باب میں اپنے اصول سادگی کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

**۵۔ لباس** جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہؓ کا عام لباس کرتا اور تہ بند ہوتا تھا اور کبھی صرف دو چادریں ایک اوڑھنے کے لئے اور ایک تہ بند کے لئے ہوتی تھیں۔ کبھی کبھی جبہ بھی استعمال فرما لیتے تھے۔ بعض حضرات پاجامہ بھی استعمال فرماتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پاجامہ کو پسند فرمایا ہے۔ مگر یہ سب لباس ڈھیلا ڈھالا ہوتا تھا۔ چست اور تنگ لباس پسند نہ تھا یہ چست لباس کی جکڑ بند انہیں دانایانِ فرنگ کی ایجاد ہے جو آج اس کو صحت و تندرستی کے لئے مضر کہہ رہے ہیں اسی طرح ربڑ اور ربڑ کی جملہ اشیاء کا استعمال بھی انہیں لوگوں کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے۔ جو آج اس کے نقصان دہ ہونے کا اقرار کر رہے ہیں۔ اہل یورپ کی اندھا دھند تقلید کرنے والوں کے لئے مقام غور ہے کہ انہوں نے سنتِ رسولؐ کے بدلہ میں اہل یورپ سے کس قدر مضر اور مہنگا سودا خریدا ہے۔ جس کو وہ خود اب پسند نہیں کر رہے۔

فیہ عبرۃ لاولی الابصار

گہرے رنگ کے کپڑے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز پسند نہ تھے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے

عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَيَلْبَسُهَا أَحْيَاءُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ (شمائل ترمذی ص۴۰ و کنز ج۸ ص۱۷)

یعنی سفید کپڑوں کے استعمال کو لازم کر لو زندہ بھی ان کو پہنا کریں اور مردوں کا کفن بھی یہی ہو۔ کیونکہ سفید کپڑے سب سے بہتر ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا:۔

اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ۔

(شمائل ترمذی ص۴۰)

یعنی سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہوتے ہیں اور اپنے مردوں کو کفن بھی انہیں میں دیا کرو۔

**۶۔ ننگے پاؤں رہنا** اسلامی آداب زندگی جو تمام بلادِ اسلامیہ میں مشہور ہے۔ یہی ہے کہ جوتے اتار کر فرش پر بیٹھتے ہیں اور کسی وقت ننگے پاؤں چلنے کو بھی عار نہیں سمجھتے۔ جوتوں کو جزو بدن بنا لینا۔ یورپ والوں کی لغو معاشرت نے دنیا میں جاری کیا۔ کرسیوں کی نشست عالم وجود میں لائی گئی تاکہ جوتے اتارنے نہ پڑیں۔ بلکہ بعض صاحب بہادر تو سوتے میں بھی جوتے اتارنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج یورپ بہت سے نقصان برداشت کرنے کے بعد اسی نظریہ پر آیا۔ جس کو معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس قبل دنیا کے سامنے پیش کیا تھا

**۷۔ سونا** اسلامی آدابِ زندگی میں نرم بستروں پر سونا کہیں ہے ہی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا بستر چمڑے کا تھا۔ جس کے اندر کھجور کے درخت کا گودا بھرا ہوا تھا

(ترغیب و ترہیب للمنذریؒ)

بعض مرتبہ ازواجِ مطہرات میں سے کسی نے اگر کوئی نرم کپڑا بچھا دیا۔ تو آپ نے اٹھوا دیا۔

---

## محمد علی کلے

گذشتہ ماہ کے اواخر میں عالمی ہیوی ویٹ چیمپئین اور اسلام کے بطل جلیل محمد علی کلے نے برطانیہ کے عالمی چیمپئین ہنری کوپر کو چھٹے راؤنڈ میں شکست فاش دے کر اپنا عالمی اعزاز برقرار رکھا ہے۔ مقابلہ ۲۱ مئی کو ہوا تھا لیکن محمد علی کلے نے ۲۰ مئی کو ایک انٹرویو کے دوران پیش گوئی کے طور پر یہ کہہ دیا تھا کہ میں انشاء اللہ اپنے حریف کو چھٹے راؤنڈ میں ناک آؤٹ کر دوں گا کلے نے مزید کہا کہ "ایمان" ہی میری طاقت ہے اور اپنی ہر فتح کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتا ہوں جب سے میں اسلام سے روشناس ہوا ہوں میں اپنے آپ کو پہلے سے بہت زیادہ طاقت ور سمجھتا ہوں اور میں ہر جگہ کامیاب رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ ساری دنیا کے مسلمان میرے لئے دعا کریں جب میں مقابلے کے لئے جاؤں گا تو اللہ کا نام لے کر رنگ میں اتروں گا یہ تھے وہ جذبات جن کا ذکر محمد علی کلے نے مقابلہ سے پہلے اخباری نمائندوں سے کیا۔ مقابلہ ہوا۔ کلے نے واقعی چھٹے راؤنڈ میں اپنے حریف کو ناک آؤٹ کر دیا اسی دوران میں چوتھے راؤنڈ ہی میں کلے کے حریف کوپر کی بائیں آنکھ کے نیچے ایک گہرا زخم ہو گیا اور چھٹے راؤنڈ تک کوپر سر سے پاؤں تک لہولہان ہو چکا تھا۔ کوپر ہر گیا اور کلے جیت گیا لیکن کلے نے اس مسرت کے موقع پر بھی اسلامی اخلاق کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ کلے اپنے حریف کے پاس ہسپتال میں گیا اور اس سے کہا کہ مجھے اپنی اس کامیابی پر کوئی مسرت نہیں بلکہ مجھے افسوس ہے کہ ہنری کوپر کو بہت مار کھانی پڑی۔ آپ کی بائیں آنکھ سے جب خون بہنا شروع ہوا تھا، ریفری کو اسی وقت مقابلہ کو ختم کر دینا چاہیئے تھا۔ ایک گرتے ہوئے شخص کو مارنا کوئی بڑا کام نہیں ہے اور کسی کو نقصان پہنچانا میرے مذہب کے خلاف ہے۔

محمد علی کلے نے جب سے باکسنگ کے میدان میں قدم رکھا ہے اس وقت سے اس نے اپنے ہر حریف کو پچھاڑا ہے بڑے بڑے زور آور لسٹن، پیٹرسن اور کوپر خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے محمد علی امریکہ، لندن اور یورپ کے دوسرے ممالک کے عیسائیوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے اور عیسائیوں اور یہودیوں کے عین مرکز میں بیٹھ کر ان کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے

# اسرائیل میں مرزائی مشن

میاں عبدالحق نے ۱۲ر جون کو قومی اسمبلی میں یہ سوال کیا کہ اس امر میں کہاں تک صداقت ہے کہ اسرائیل میں کوئی احمدیہ مرزائی مشن قائم ہے۔ جواب اثبات میں ہے تو اس مشن کے مالی وسائل کیا ہیں؟

وزیر خارجہ نے تحریری جواب میں کہا کہ حکومت کو نام نہاد مملکت اسرائیل میں احمدیہ مشن کے قیام کا قطعاً علم نہیں۔ کسی شخص یا کسی گوشے نے ایسی کوئی اطلاع حکومت کو مہیا نہیں کی۔ اگر اس کے متعلق ٹھوس معلومات حکومت کو مہیا کی جائیں تو وہ خوش ہوگی۔

تعجب ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کو اسرائیل میں مرزائی مشن کے وجود کا علم نہیں؟ کیا حکومت کی معلومات کے ذرائع ناقص ہیں۔ یا اس نے جواب دینے میں مصلحت اختیار کی ہے یا حکومت کے نزدیک قادیانی جماعت کا وجود اتنا غیر اہم ہے کہ وہ اس کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنا ضروری نہیں سمجھتی؟ حکومت بالخصوص وزارت خارجہ کی اطلاع کے لئے ہم مرزا مبارک احمد کی تالیف "ہمارے بیرونی مشن" کا سرورق اور ساتھ ہی صفحہ ۹۷ کا انگریزی متن بعنوان اسرائیل مشن کا اردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں اس شہادت کے بعد کسی دوسری شہادت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ زیر نظر کتاب ۱۰۵ صفحات اور بہت سی تصویروں پر مشتمل ہے۔ پانچواں ایڈیشن جو ہمارے زیر نظر ہے نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ہے ناشر ہے احمدیہ مسلم فارن مشن ربوہ۔ تعداد ہے ۵ ہزار فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے تقریباً ۳۱ مشن مختلف عالمی ممالک میں کام کر رہے ہیں، بالخصوص ان ملکوں میں جہاں انگریزوں کی عملداری رہی ہے یا مغربی طاقتوں کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ:۔

(۱) اسرائیل میں مرزائی مشن کی اجازت کیسے ہوئی؟

(۲) متن سے ظاہر ہے کہ یہ مشن ربوہ کے ہیڈ کوارٹر کی نگرانی میں ہے۔ ربوہ کو یہ حوصلہ کیوں کر ہوا کہ جس ملک کے ساتھ پاکستان کے سفارتی تعلقات نہیں ہیں اور وہ اس کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا اس میں احمدیہ مشن قائم کرے۔

(۳) یہ مرزائی مشن کس غرض سے وہاں ہے؟ کیا ان یہودیوں میں تبلیغ اسلام مقصود ہے جو اسلام کا دل چیر کر عربوں کے قلب میں خنجر کی طرح ترازو ہو گئے ہیں یا ان عرب مسلمانوں کو محمد عربیؐ سے منحرف کر کے غلام احمد کا متبع بنانا مطلوب ہے جو بے قابو حالات کی بدولت اسرائیل میں رہ گئے ہیں۔

(۴) قادیانیوں نے پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ کی فتح پر چراغاں کیا، بالخصوص بغداد کے سقوط پر جشن منایا تھا۔ مرزا غلام احمد اور ان کے جانشین مرزا البشیر الدین محمود کی تحریروں میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ کیا یہ مشن اسی ذہن کے ساتھ کام نہیں کر رہا؟ ان کے نزدیک وہ تمام مسلمان کافر ہیں جو مرزا غلام احمد پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس مشن کا مقصد برطانوی سراغرسانی کی کسی فصل کا حصہ تو نہیں؟ کیا اس کے سپرد اسرائیل کو اسلامی ملکوں سے سیاسی معلومات بہم پہنچانا ہے؟ آخر ایک پاکستانی مشن کو ایک مخصوص مقصد کے ساتھ ایک ایسی مملکت میں کام کرنے کی اجازت کیوں حاصل ہے جس کا وجود قلب اسلام میں ایک پھوڑا ہے۔

(۵) کیا اس مشن کے قیام اور مرزائی جماعت کے وجود سے عرب ملکوں میں ہمارے خلاف بدگمانی پیدا ہونے کا امکان نہیں؟

یقین ہے کہ ان معلومات کے بعد حکومت کو خوشی نہیں بلکہ رنج ہوگا۔ (بشکریہ چٹان)

## حاجی عطا محمد صاحب بلوچ کی تقریر سے

### ایوان اسمبلی میں زلزلہ

صوبائی اسمبلی میں خیرپور ڈویژن کے معزز ممبر جناب حاجی عطا محمد صاحب بلوچ نے ۶ر جون کو ایوان اسمبلی میں حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر پاکستان میں اسلامی قوانین رائج نہ کئے گئے تو ہمارے حالات مختلف ہو جائیں گے۔ آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے افسوس کے ساتھ فرمایا کہ اسلامی قوانین نافذ کرنے کے عوامی مطالبہ پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور تمام مسلمان قائد اعظم کے پرچم تلے محض اس لئے جمع ہوئے تھے اور جد و جہد آزادی میں بھاری قربانیاں صرف اس لئے دی تھیں تاکہ ملک میں ایک اسلامی معاشرہ اور دینی حکومت قائم ہو۔

آپ نے مسلم شخصی قانون کے ترمیمی بل پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ خود ہی ڈوبنا چاہتے ہیں اور قوم کو بھی لے ڈوبیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اسی وقت لاہور کے در و دیوار زلزلہ سے تھرا رہے تھے اور حزب اقتدار کے ایک رکن خان یوسف خاں کو اٹھ کر اسپیکر کو کہنا پڑا کہ

"جناب اسپیکر صاحب! زلزلہ آ رہا ہے"۔


## خط و کتابت

کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں


## بقیہ:۔ خلائی راکٹ اور اسلام

کے لئے تو باعث استعجاب ہو سکتا ہے جو عقل میں نہ آنے والی ہر بات کا انکار کرنے کے مرض میں مبتلا ہیں، ہمارے لئے اس میں کیا اشکال ہے

ہاں ایک بات اور ہے۔ اسلام اپنے پیروؤں کو لایعنی اور بے سود کاموں سے ہٹا کر مقصد زندگی میں مشغول رکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند کے گھٹنے بڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان سے کہہ دو کہ یہ لوگوں کو اوقات بتانے اور حج کا موسم بتانے کے لئے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تم کو ان کی حقیقت معلوم کرنے اور غیر ضروری مباحثہ سے زیادہ توجہ ادھر دینی چاہیئے، کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے کس کام کے لئے بنائی ہیں اور ہمیں ان سے کس طرح کام لینا چاہیئے۔

اگر مسلمان اس وقت ان ذہنی مباحث اور فلسفی موشگافیوں کے ہو رہتے تو وہ دنیائے انسانیت کی رہنمائی اور امامت کے فرائض کیسے انجام دیتے۔ جوں جوں انہوں نے دنیا کو فتح کیا، دنیا کے جغرافیہ اور دیگر باتوں کو حسب ضرورت معلوم کر کے ان سے فائدہ اٹھایا۔ یہاں صرف ایک بات باقی رہ جاتی ہے کہ اگر سورج چاند آسمانوں میں ہے جن کے دروازے بند ہیں۔ جہاں فرشتوں کے پہرے لگے ہیں تو وہاں راکٹ کیسے پہنچ گیا۔ اس بارہ میں اتنا کہنا کافی ہے کہ محققین اسلام نے بہت پہلے یہ لکھ دیا ہے کہ سورج چاند وغیرہ ستارے آسمان سے نیچے ہیں۔ یہ سب خلا و فضا میں اپنی اپنی مقررہ جگہوں میں موجود اور مقررہ منازل میں گھومتے ہیں مجال کیا جو ایک انچ اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہو جائے۔ اس سلسلہ میں بعض نصوص کے معانی میں بحث باقی رہ جاتی ہے جو کسی اشاعت میں کی جا سکے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(غلام غوث ہزاروی)


**ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور**

* شرک و بدعات کی تاریکیوں میں قرآن و سنت کی روشنی کا علم بردار
* معاشرے کی خرابیوں کو اجاگر کر کے صراط مستقیم کا راہ نما
* معاشرے کی دینوی ضرورتوں اور دینی تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے والا
* اسلامی ماحول، ایمانی اقدار اور قرآنی آداب کا داعی

**ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور**

# آپ کی کتابیں

## ہماری رائے

### الطیب الکلام

صفحات ۹۶ - کاغذ عمدہ - ٹائٹل خوبصورت
قیمت ایک روپیہ -

یہ کتاب مولانا محمد عبدالمتین صاحب زاہد نے اپنے والد بزرگوار حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خاں صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی جامع ضخیم تصنیف احسن الکلام سے تفصیلی مضامین حذف کر کے علماء کرام کے سوا طلباء اور عوام کے لئے بھی کارآمد بنانے کی خاطر لکھی ہے - اس میں قرآن پاک، احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ و تابعین اور ائمہ دین کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو فاتحہ یا اور کوئی سورۃ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے - جہاں کہیں آج کل عوام کو بعض مولوی تنگ کریں کہ تم حنفی لوگ امام کے پیچھے فاتحہ کیوں نہیں پڑھتے وہاں اس کتاب کی موجودگی تیام امن کی ضامن ہوگی -

### راہ ہدایت

مصنفہ حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خاں صاحب - صفحات ۲۰۸ - قیمت قسم اول دو روپے، قسم دوم ڈیڑھ روپیہ -

معجزات و کرامات کی مفصل بحث - سینکڑوں حوالجات اور یہ کہ معجزہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے - اہلسنت والجماعت کی کسوٹی پر اہل بدعت کی جانچ - حق کی جستجو کرنے والوں کے لئے کتاب کا مطالعہ بے حد مفید ہوگا - ہر دو کتابوں کے ملنے کا پتہ :- ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ الحق گوجرانوالہ -

### مقام صحابہ اور مسئلہ خلافت و شہادت

ارشادات حضرت مولانا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کو مولانا سمیع الحق صاحب نے بعد مفید ضمیموں کے شائع کر کے جہاں صحابہ پر تنقید کرنے اور کیچڑ اچھالنے والوں کی سرکوبی کی ہے وہاں اہلسنت والجماعت کے مسلک کو بہترین طریقہ سے واضح کر کے بہترین خدمت انجام دی ہے - ۲۲ قرآنی آیتیں اور گیارہ حدیثیں نیز اکابرامت کے اقوال سے شان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ میں استدلال کیا ہے - کاغذ، ٹائیٹل عمدہ، صفحات ۱۰۴ - قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ :- شعبۂ تصنیف و اشاعت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک - ضلع پشاور -

اس ضمن میں ہماری گذارش ہے کہ متعلقہ آیات و احادیث کا ترجمہ اور تفسیر بھی ضروری ہے، اور بعض مضامین کو خالص عربی میں نقل کر دینے سے افادہ میں کمی ہو جاتی ہے - ہر دو امور کا خیال رکھنا ضروری ہے - (غ خ - ۸)

### تحریک جماعت اسلامی

ایک تحقیقی مطالعہ

صفحات ۲۳۶ طباعت عمدہ قیمت چار روپے
ملنے کا پتہ :- ادارۂ اشاعت الاسلامیہ کرشن نگر لاہور

یہ کتاب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ایم اے، ایم بی بی ایس کی ہے جو کہ کسی زمانہ میں نام نہاد جماعت اسلامی منٹگمری کے امیر تھے - عنفوان شباب ہی سے آپ اس جماعت سے منسلک رہے اور بڑی گہری عقیدت سے اس کے لٹریچر کا مطالعہ کیا لیکن جیسا کہ پاکستان بننے کے بعد جماعت کے ذہنی ارتقا کے دلوں میں جماعت کے متعلق شکوک و شبہات کے کانٹے خلش کرنے لگے تھے ڈاکٹر صاحب بھی ان کانٹوں سے مجروح ہوئے اور آپ نے بھی جماعت کی طرف سے مقرر کردہ ایک جائزہ کمیٹی کے سامنے ایک تفصیلی تحریر پیش کی یہ کتاب اسی بیان پر مشتمل ہے -

کتاب میں جماعت پاکستان بننے سے قبل اور پاکستان کے بعد کے دونوں ادوار پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے اور مودودی صاحب اور جماعت کے دوسرے ارکان کی تحریروں سے ان کے فکری اور عملی تضادات کو بیان کیا گیا ہے

کتاب کی بعض عبارات سے اگرچہ ہمیں اختلاف ہے لیکن یہ بات کہنے میں ہمیں کوئی باک نہیں کہ مجموعی لحاظ سے کتاب نہایت مدلل ہے اور مودودی صاحب کے ذہنی اور عملی تضادات کو سمجھنے کے لئے کافی مواد اپنے اندر رکھتی ہے - اس کتاب کا مطالعہ ہر اس حضرات کیلئے ضروری ہے جو دور کے ڈھول سہانے کے تحت مودودی جماعت سے کچھ بھی میلان رکھتے ہیں کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے اس جماعت میں رہ کر اس کا مطالعہ کیا ہے لیکن ان لوگوں کے لئے تو اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے جو اصلی تحریک کے مغالطے میں ابھی تک جماعت کے دامن کو تھامے چلے آ رہے ہیں -

(م - ا - ظ)

## بقیہ : محمد علی کلے (صد سے آگے)

وہ جب رنگ میں داخل ہوتا ہے تو کلمہ طیبہ کے ورد کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہے کہ میری کامیابی میں اللہ کی مدد اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید شامل ہے - اور جب فتح ہوتی ہے - تو اس فتح کو اپنی جانب منسوب کرنے کی بجائے صاف اعلان کرتا ہے کہ میری یہ فتح دین اسلام کی مرہون منت ہے -

گذشتہ دنوں اس نے ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کیا تھا کہ "مجھے مسلمان برادری کا رکن ہونے پر فخر ہے - مسلمان دنیا کی عظیم ترین قوم ہیں - میں نے سچائی کا راستہ اختیار کر لیا ہے - میں اپنے دوست مالکم ایکس کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا اور مجھے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم زندگی کے متعلق ایسی ایسی باتیں بتائیں جن پر پوری انسانیت کو فخر کرنا چاہیئے - اب میری تمنا ہے کہ میں سرزمین حجاز جا کر اس مقدس خطۂ ارض کی زیارت کروں جہاں سے سچائی اور صداقت کا آفتاب طلوع ہوا تھا"

یورپ کے عیسائی کلے کی اس عالمی چیمپئن شپ سے بہت پریشان ہیں اور وہ آئے روز پتلے سیاہ فام اور سفید فام عیسائیوں کو اس بات کے لئے تیار کر رہے ہیں کہ وہ کلے کو شکست دے کر ایک مسلمان سے اس اعزاز کو چھینیں - چنانچہ سونی لسٹن نے اعلان کیا تھا کہ "میں محمد علی کو شکست دے کر چیمپئن شپ دوبارہ عیسائی دنیا میں لاؤں گا" - لیکن کلے نے اس کو برملا جواب دیا تھا کہ "تمہاری یہ تمنا کبھی پوری نہیں ہوگی میں مسلمان ہوں اور مجھے ایک عیسائی نہیں ہرا سکتا"

کلے کا کہنا ہے کہ "میری کامیابیوں کا راز اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان ہے - میں اسلام کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دے سکتا ہوں - میں نے اپنی بیوی کو بھی اسی وجہ سے طلاق دی تھی کہ اس کے طور اطوار مسلمانوں جیسے نہیں تھے - وہ نماز نہیں پڑھتی تھی - پردہ نہیں کرتی تھی، ٹیڈی لباس پہنتی تھی اور لپ اسٹک لگاتی تھی"

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد علی کلے کے ایمان میں اور زیادہ پختگی عطا فرمائے اور اس کو عیسائیوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ فرمائے اور کسی محاذ پر بھی اس کو شکست سے دوچار نہ ہونا پڑے (آمین)

## مودودی اور جمہوریت

از

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

ملنے کا پتہ :- ادارہ معارف اسلامیہ مبارک پور سیالکوٹ

یہ کتاب ایک آئینہ ہے جس میں مودودی صاحب کے نظریۂ جمہوریت کے ماضی اور حال کے ہر خدوخال کو جھانکا جا سکتا ہے - طباعت عمدہ - ٹائیٹل خوبصورت -

قیمت ——— ۷۵ پیسے

# ہفتہ بھر کی خبریں

## روسی اسلحہ

سفارتی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ روس پاکستان کو انہیں شرائط پر اسلحہ مہیا کرنے پر آمادہ ہوگیا ہے جن شرائط پر اس نے پچھلے دنوں بھارت کو اسلحہ مہیا کیا تھا۔

## ریلوں کے کرایوں میں اضافہ

یکم جولائی سے ریلوں کے کرایوں میں پانچ فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ یہ بات صوبائی ریلوے وزیر ملک محمد حیات تمن نے ایوان اسمبلی میں ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے فوائی بجٹ میں سات کروڑ نوے لاکھ کا نفع دکھایا گیا ہے۔

## مشنری اسکولوں میں مسلمان طلبہ کو انجیل پڑھانے کی ممانعت

مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم جناب ملک خدا بخش بچہ نے جمعرات کو صوبائی اسمبلی میں بتایا کہ حکومت نے تمام مشنری اسکولوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ مسلمان طلبہ کو انجیل اور اس طرح کی دوسری کتابیں جو اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتی ہوں پڑھائی نہ جائیں۔

## مشرقی پاکستان میں اسلحہ ساز فیکٹریاں

حکومت پاکستان مشرقی پاکستان میں دو اسلحہ ساز فیکٹریاں بنا رہی ہے جو عنقریب اپنا کام شروع کر دیں گی۔ آل انڈیا ریڈیو کی خبر کے مطابق یہ فیکٹریاں چین کی مدد سے قائم کی جائیں گی۔ ان میں سے ایک فیکٹری، چٹاگانگ میں اور دوسری نرائن گنج میں قائم کی جائے گی ان میں خفیہ طور پر جدید ترین اسلحہ تیار کیا جائے گا

## ناچ گانے پر مکمل پابندی

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کی زیر صدارت صوبائی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کسی بھی تعلیمی ادارے میں رقص کی کلاس منظم نہیں کی جائے گی اور جہاں تک رقص کا تعلق ہے۔ اس کو بالکل ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ لڑکیوں کو خواتین کے سامنے بھی رقص کا مظاہرہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

مزید برآں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ لڑکیوں کی تعلیمی درس گاہوں کے ثقافتی اور کھیلوں کے پروگراموں کی اخبارات میں تشہیر نہیں ہونے دی جائے گی۔ اور ان کی تصاویر شائع نہیں ہوں گی اس لئے اس مقصد کے لیے اخباری فوٹو گرافروں کو ان اداروں میں جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی صرف یہی نہیں بلکہ کالجوں اور اسکولوں کے ثقافتی پروگراموں کو مخلوط تماشائیوں کے سامنے بھی پیش نہیں کیا جائے گا طالبات کو نیم عریاں اور چست لباس پہننے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ان فیصلوں کے متعلق وزیر تعلیم ملک خدا بخش بچہ نے اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ تعلیم ان فیصلوں پر عمل درآمد کرانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا سکے گا۔

## پاکستان میں فولاد کا پہلا کارخانہ

پاکستان میں فولاد کا پہلا کارخانہ اس سال کے آخر تک کام شروع کر دے گا کارخانے پر ۲۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ جس میں ۲½ لاکھ ٹن سالانہ فولاد تیار ہوا کرے گا۔

## بھارتی روپے کی قیمت میں کمی

بھارت کی حکومت نے پاکستان سے اقتصادی محاذ پر بھی شکست کھائی ہے اور اس سلسلہ میں اس کو مجبوراً اپنے روپے کی قیمت میں کمی کرنا پڑی چنانچہ لندن ٹائمز کے بیان کے مطابق بھارتی روپیہ آٹھ پنس میں فروخت ہو رہا ہے جبکہ موجودہ شرح کے مطابق اس کی اصل قیمت ساڑھے گیارہ پنس ہے۔ روپے کی ہت میں کمی سے پہلے ایک بھارتی روپیہ اٹھارہ پنس کے برابر تھا۔

## مشرقی پاکستان میں طوفان

مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں میں شدید طوفان کے باعث ۱۵ ہزار افراد بے گھر ہوگئے ہیں اور چھے ہزار اسی مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ مرنے والوں کی تعداد ۱۲ بتائی جاتی ہے۔

## مشرقی پاکستان میں ٹرین کا ہولناک حادثہ

ڈھاکہ سے چاٹگام جانے والی ٹرین کو برہمن باڑیہ کے نزدیک ایک ہولناک حادثہ پیش آگیا۔ ریل گاڑی کے انجن کے پرخچے اڑ گئے اور نو ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔ اس حادثہ میں دس سے زائد مسافر جاں بحق اور ۴۰ زخمی ہوئے ہیں۔ پانچ زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

## مشرقی پاکستان میں ہنگامہ

عوامی لیگ کے اعلان پر ۷ جون کو مشرقی پاکستان میں مختلف شہروں میں ہڑتال کی گئی۔ اس موقعہ پر تیج گاؤں، نرائن گنج اور چٹاگانگ میں پولیس کو مشتعل ہجوم پر فائرنگ کرنا پڑی

ایک سرکاری اعلان کے مطابق تیج گاؤں اور نرائن گنج میں دس افراد ہلاک ہوگئے۔ ہجوم کے پتھراؤ وغیرہ سے پولیس کے متعدد ارکان سخت مجروح ہوئے ہجوم نے بعض ٹرینیں روک لیں، ایک گاڑی پٹڑی سے اتار دی اور ریلوے سگنل لائنیں کاٹ دیں

## پراسرار امریکی سیاح پاکستان میں

پاکستان میں باریش، دراز زلف اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس امریکی پاکستان سے ویزا حاصل کئے بغیر کراچی کی سڑکوں پر کھلے بندوں پھر رہے ہیں۔ وہ لوگ اپنے آپ کو "یاتری" ظاہر کرتے ہیں۔

امریکی سفارت خانہ ان پراسرار یاتریوں کے لئے ویزے حاصل کرنے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے، لیکن حکومت پاکستان نے ان کے مشتبہ چال چلن کی وجہ سے تاحال ان کو ویزے نہیں دیئے۔ وہ آئندہ ہفتہ تک بھارت جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

## مغربی پاکستان میں گندم کی کمی

قومی اسمبلی میں بتایا گیا کہ خشک سالی میں مغربی صوبہ میں گندم کی پیداوار آٹھ لاکھ ٹن کم ہوگی یہ کمی درآمد سے پوری ہوگی۔

## ہیومیں مارشل لاء

جنوبی ویٹ نام کے سرکاری بری دستے اور چھاتہ بردار آج ہیو اتار دیئے گئے اور امن بحال کرنے کے لئے مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ شہر کافی عرصہ سے حکومت کے خلاف بودھوں کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

## چینی عوام جدوجہد آزادی میں مکمل حمایت کریں گے

چین کے ثقافتی وفد نے اعلان کیا ہے کہ چین کے عوام بھارتی جارحیت کے خلاف کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی اور حق خود ارادیت کے حصول میں کشمیری عوام کی مکمل حمایت اور مدد کریں گے۔

## جنوبی ویٹ نام کیلئے مزید اٹھارہ ہزار فوج

وزیر دفاع امریکہ مسٹر میکنا مارا نے ایک بیان میں کہا کہ جولائی کے دوسرے پندھواڑے میں اٹھارہ ہزار مزید امریکی فوج ویٹ نام پہنچ جائے گی جس کی وجہ سے جنوبی ویٹ نام میں امریکی فوج کی کل تعداد دو لاکھ پچاسی ہزار تک پہنچ جائے گی۔

## میسور ٹرین پر حملہ

بھارت میں بلگام کے قریب آج مشتعل مظاہرین نے ہگلی سے پونا جانے والی مسافر ٹرین کو روک کر اس پر حملہ کر دیا اور ٹرین کو سخت نقصان پہنچایا۔ پولیس نے ۳۰۶ مظاہرین کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن میں ۶ عورتیں اور میسور اسمبلی کا ایک کانگریسی رکن بھی شامل ہے

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا مطالعہ
آپ کے عقائد و اعمال میں پختگی پیدا کرے گا

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی قراردادیں

۲۶ر مئی ۶۶ء کو یہ قراردادیں جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے اپنے خصوصی اجلاس میں اتفاق رائے سے منظور کیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی انسٹی ٹیوٹ کو فوراً برطرف کرے کیونکہ اس نے زکوٰۃ میں اضافہ اور سود مرکب کے جائز ہونے کے نظریات سے جہاں قرآن و سنت میں براہ راست تحریف کی جرأت کی ہے وہاں اس نے مسلمانانِ عالم کے دلوں کو مجروح بھی کیا ہے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس کارپردازانِ ترجمان اسلام کو مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے حالات کی نامساعدت کے باوجود ترجمان کے صفحات دوگنے کر دیئے ہیں اور اس کی ترتیب بھی بہت بہتر ہو چکی ہے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے قائدین سے نظربندیاں ختم کر دے اور بنیادی حقوق کا احترام کرتے ہوئے نکتہ چینی کو حکومت کو بدنام کرنے کے مترادف نہ سمجھا جائے۔ تاہم قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ کی ملتان میں آمد

مولوی غلام مصطفیٰ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے بتایا کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مورخہ ۱۷ر جون بروز جمعہ کوئٹہ پسنجر سے ملتان تشریف لا رہے ہیں۔ اراکین، ممبران اور ہمدردان جمعیۃ سے تبادلہ خیالات فرمائیں گے۔ نیز شہری اور صوبائی جمعیۃ حلقہ جنوبی پنجاب کے اراکین کی جنرل میٹنگ بھی ہوگی۔ تنظیم و ترقی جمعیۃ کے متعلق غور کیا جائے گا۔ احباب تاریخ نوٹ فرمالیں اور تاریخ مذکورہ پر دفتر جمعیۃ میں پہنچ کر حضرت ناظم اعلیٰ و دیگر علماء اسلام سے ملاقات کر کے اس دینی جماعت کو مضبوط بنانے کی سعی فرمائیں۔ (ناظم دفتر جمعیۃ ملتان)

## جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور کبیر والہ کا اجلاس

مورخہ ۳/۶/۶۶ بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پہوڑاں تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان کا اجلاس زیر صدارت سید محمد امین شاہ صاحب منعقد ہوا۔ حافظ عبدالعزیز نے تلاوت قرآن فرمائی۔ اس کے بعد امیر محمد شریف صاحب نے تقریر فرمائی اور لوگوں کو اسلامی متحدہ محاذ کنونشن کی کارروائی سے آگاہ کیا اور مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجتماع اسلامی متحدہ محاذ کی لاہور کنونشن منعقدہ ۸، ۹، ۲۰ر مئی کی تمام کارروائی کی تائید کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے منتخب پروگرام ملک میں نظام اسلامی کے نفاذ کے لئے تجویز کیا گیا اس پر مکمل عمل کیا جائے گا۔

(۲) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی بے دینی کے سیلاب کو روکا جائے اور عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی کراچی کے حالیہ بیان پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے ملحد آدمی کو ادارہ سے علیحدہ کرے۔

(محمد حنیف ناظم جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور)

## موت العالم موت العالم

علاقہ مردان کے ایک با برکت بزرگ ولی اللہ استاذ العلماء بابا جی صاحب سنگاؤ جو حضرت مولانا غلام نبی صاحب فاضل دیوبند استاذ الفقہ والحدیث دارالعلوم ٹل ضلع کوہاٹ و حضرت مولانا غلام سرور صاحب فاضل دیوبند نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے والد بزرگوار تھے۔ علاقہ مردان کے اکثر علماء کے استاذ تھے اور مردان کے بڑے بزرگوں میں تھے اس دارفانی سے رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

موصوف کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے ہم بابا جی کی وفات سے علمی سایہ اور با برکت دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ الحکم للہ موت کے بارے میں انسان بے بس ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام حلقے موصوف کی وفات پر ان کے پسماندگان کے ساتھ شریک غم ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے خلفاء صالحین مولانا غلام نبی صاحب اور مولانا غلام سرور صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

## ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی علیحدگی کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کا ایک خصوصی اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں مورخہ ۲۴ر مئی کو زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ منعقد ہوا جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ

(۱) ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائرکٹر اور اسلامی مشاورتی کونسل کے سیکرٹری ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا حالیہ بیان اسلامی احکام سے کھلی بغاوت ہے لہٰذا ڈاکٹر صاحب کو فی الفور ان دونوں اداروں سے الگ کر دیا جائے۔

(۲) مختلف علاقوں میں علماء امت پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ ان کو فوراً ختم کیا جائے۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر)

## خلافِ اسلام قوانین منسوخ کئے جائیں

۲۱ر مئی ۶۶ء کو حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب ریلوے مسجد کبیر نواب شاہ نے محراب پور، بریارو، پڈعیدن کا تبلیغی اور تنظیمی دورہ کیا۔ خصوصی اور عمومی اجلاس منعقد کر کے آپ نے حالات حاضرہ پر مفصل روشنی ڈالی اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا عوام سے تعارف کراتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ علماء کرام کی جماعت نے ملک و ملت اور اسلام کے لئے ماضی میں بے مثال قربانیاں دی ہیں اور ہمیشہ قربانیاں دیتے رہیں گے۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں عوام پر واضح کر دیا کہ مسلمان قرآن و سنت کے خلاف کوئی آئین برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے تقاریر کے دوران ایک قرارداد منظور کرائی جس میں کہا گیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو فوراً برطرف کیا جائے کیونکہ اس نے زکوٰۃ اور قرضوں پر سود کے جواز کے نظریات پیش کر کے قرآن و سنت سے بغاوت کی ہے اور اسلامیانِ عالم کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی ایسے خلاف اسلام قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ عوام نے جمعیۃ سے تعاون کا پورا یقین دلایا اور مولانا موصوف کی بصیرت افروز تقاریر سے بے حد متاثر ہوئے۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## صوفی فتح محمد صاحب کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے ایک مخلص کارکن صوفی فتح محمد صاحب کی جواں سال صاحبزادی دو روز کی بیماری کے بعد اس عالم ہستی نما سے ہستی عدم نما کو انتقال کر گئی ہے۔ ادارہ صوفی صاحب کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور صوفی صاحب اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

PHONE No.-67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price

جلد ۹ | جمعہ ۱۷ جون ۱۹۶۶ء مطابق ۲۶ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۲

## ذیابیطس

### شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا گردہ، مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج رجسٹرڈ چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## گل برانڈ کلر کھاد

کاروباری حضرات متوجہ ہوں

جیسیم انڈسٹریز لمیٹڈ کھاد فیکٹری کھیوڑہ جہلم نے ہمیں حیدرآباد کا ہول سیل ایجنٹ مقرر کیا ہے اب ہمیں ڈویژن حیدرآباد کے ہر ریلوے اسٹیشن کے لئے سب ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ہماری کھاد ایوب ایگریکلچر کی پاس شدہ ہے۔ کلر شور سیم کے لئے سو فیصد کامیاب ہے اور پیداوار میں اضافہ کرتی ہے آسان شرائط پر ایجنسی لے کر معقول منافع کمانے کا نادر موقع ہے۔

حاجی کرامت اللہ اینڈ کو

ٹنڈو یوسف روڈ حیدرآباد

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

تاج مکتبہ سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## متحدہ اسلامی محاذ کا متفقہ بیان

اور

### عملی جدوجہد کا عہد

یہ وہ بیان ہے جس کو حالیہ کنونشن میں ملک بھر کے قریباً ۵۰۰ مندوبین نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے اور عہد کیا کہ ہم اس کے مطابق اپنی عملی جدوجہد شروع کر دیں گے۔ مرکزی دفتر متحدہ اسلامی محاذ نے عوام الناس کے لئے اس کو پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دیا ہے، لہٰذا تمام ضلعی جماعتوں سے اپیل ہے کہ وہ ۵ روپے سینکڑہ کے حساب سے درج ذیل پتہ سے خرید کر اپنے حلقہ میں تقسیم کریں۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا۔ ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا۔ جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہے اور اسی ریٹ پر دیا جائیگا محصولڈاک علاوہ ہے۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء سرگودھا)

## سرگودھا میں

### ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

حافظ محمد صادق صاحب

مسلم بازار سرگودھا سے حاصل کریں

پرچہ گھر پر پہنچانے کا بھی انتظام ہے

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج، عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۹×۲۲

سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف ۱۰ روپے علاوہ محصولڈاک

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی ریسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

(ہمیشہ استعمال کریں)

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۸۶۲۷

## نرخنامہ اشتہارات

آخری صفحہ ۱۰۰ روپے

اندرونی صفحہ

آدھا صفحہ ۴۰

تا فی انچ

۱ روپے ۵۰ پیسے

## اپنی تجارت

کو

فروغ دینے کے لئے

ترجمان اسلام

میں

اشتہار دیجئے

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلَامُ (القرآن)

# ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

## منشی مودودی، جمہوریت اور راؤ خورشید علی خاں

### (راؤ صاحب کو مبارکباد)

ایک زمانہ تھا کہ منشی مودودی صاحب اسلام کے نام سے جمہوریت کی مخالفت میں سرگرم عمل تھے۔ اب آپ اسلام کا نام کم سنیں گے مودودی جی اور ان کے فرقہ والوں کی زبانیں جمہوریت جمہوریت پکار کر خشک ہو رہی ہیں۔

پھر کیا اس جمہوریت کا نعرہ وہ دیانت داری سے لگا رہے ہیں۔ اس کا جواب آپ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اور مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف سے دریافت کریں جو منشی صاحب موصوف کے اڑانے اور پروان چڑھانے والے دائیں بائیں کے دو بازو تھے۔

مودودی فرقہ کے چھوٹے سے حلقہ کے اندر بھی منشی صاحب موصوف ڈکٹیٹر تھے اور ان کی ڈکٹیٹری سے تنگ آکر ان حضرات نے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور محترم اصلاحی صاحب نے تو یہاں تک کہ دیا کہ مودودی جماعت اس وقت اسلام کے لئے نہایت خطرناک جماعت ہے۔ اب یہ راز درونِ پردہ ہی ہے کہ اس کی خطرناکی الحاد، دینی بے باکی، گمراہانہ خیالات اور صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھالنے اور پیغمبروں پر تنقید کی وجہ سے ہے یا اس میں امریکہ کا ایجنٹ ہونا بھی شامل ہے۔

ان کے بعد مولانا کوثر نیازی صاحب نے تو ان کے بہت سے رازوں کی نشاندہی کی اور یہ صاف صاف کہہ آئے کہ قرآن پاک اور حدیثوں کے معنی یہ جماعت اپنے مطلب کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔

اب راؤ خورشید صاحب سابق ایم پی اے نے منشی صاحب کی خود رائی کا بھانڈا چوراہے پر پھوڑتے ہوئے اس فرقہ کو طلاق دے دی۔

ہم حیران تھے کہ راؤ صاحب موصوف جیسے جوشیلے مسلمان کس طرح اس شخص کے پھندے میں آگئے جس نے تحریک ختم نبوت کے مشوروں میں شریک رہنے کے بعد عدالت میں صاف تعلقی کا اعلان کر دیا۔ پہلی بار جہاد کشمیر کو جہاد نہ کہنے کی پاداش میں جب گرفتار ہوا تو اس کے چیلوں نے ایبٹ آباد میں اپنے دفتر کے بورڈ احرار کے دفتر میں چھپا دیئے۔ اور اب ۲۰ جنوری کے مشرق لاہور میں ان کے سیکرٹری چودہری رحمت الٰہی نے اعلان کیا کہ لاہور میں جو لوگ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں یہ متحدہ اپوزیشن کا فیصلہ نہیں ہے کرنے والے اپنی ذمہ داری سے کر رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر کے معتوب ہونے والے اور ہیں مگر پسوان کو پڑے ہوئے ہیں۔ اس فرقہ سے کسی جرأت مندانہ کام کی توقع نہیں ہے۔ اس نحوست کی وجہ صحابہ کرام، بزرگان دین کی تنقیص اور خدا کے برگزیدہ پیغمبروں پر تنقید ہے جو اس فرقہ کی سرشت میں داخل ہے۔

راؤ صاحب نے یہ راز بھی ظاہر کر دیا کہ نیشنل کانفرنس پر مودودیے چھائے ہوئے تھے۔

راؤ خورشید علی کی رائے غلط ہو یا صحیح لیکن وہ مودودی کی طرح بزدل نہیں ہیں۔ وہ اپنی رائے کے مطابق اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے جس امر کو سچ سمجھا اس کے لئے عملی اقدامات چاہتے تھے۔ ان کے دل کو امیر المومنین بننے کے شوقین مودودی کے شیر قالین ہونے کا پہلی بار احساس ہو کر سخت دھکا لگا۔ پھر انہوں نے ان کو اور ان کے اذناب کو پائے استحقار سے ٹھکراتے ہوئے جمہور اہل اسلام سے موافقت کا قابل تحسین اقدام کیا۔ ہم ان کو اس علیحدگی پر مبارکباد دیتے ہیں۔

مودودی کی جمہوریت تو یہ ہے کہ وہ امیر کو یہ حق دیتے ہیں کہ وہ حکمت عملی کے تحت اسلام کے احکام بھی بدل سکتا ہے۔ اور یہ حق اس لئے دیتے ہیں کہ ذاتِ شریف کو بھی یہ حق حاصل رہے۔ اس لئے محترم اصلاحی صاحب جیسے ساتھی بھی اس کے ساتھ نہ رہ سکے اور اب تو خود ساختہ امیر المومنین نے حضرت عثمانؓ پر بھی ہاتھ صاف کر دیا ہے۔ اب مسلمان منتظر ہیں کہ مولانا میاں سیاح الدین صاحب کاکاخیل اور مولانا محمد چراغ صاحب کب اعلان بیزاری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو بھی ہدایت کرے۔ آمین!

## کارروائی اجلاس مجلس شوریٰ

### جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

منعقدہ ۷ فروری ۱۹۶۶ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۸۵ھ

آج مورخہ ۷ فروری ۱۹۶۶ء کو دس بجے صبح حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی زیر صدارت مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل ارکان شوریٰ مرکزی اور کارکنان جمعیۃ نے شرکت کی۔

۱ — حضرت مولانا حافظ القرآن محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی ریاست بہاولپور۔

۲ — حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر مرکزی ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔

۳ — حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔

۴ — حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی — ضلع ہزارہ

۵ — حضرت مولانا حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ ناظم مرکزی — لاہور

۶ — حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب جانشین حضرت لاہوری قدس سرہٗ۔

۷ — حضرت مولانا محمد اکرم صاحب خازن مرکزی — لاہور

۸ — حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ ناظم مرکزی — گوجرانوالہ۔

۹ — حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم ضلع سرگودھا

۱۰ — حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی۔ ضلع جہلم

۱۱ — حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم شمالی پنجاب خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہٗ۔ چکوال ضلع جہلم

۱۲ — حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب چوک نیا محلہ و ناظم ضلع — راولپنڈی۔

(باقی آخری صفحہ پر)

جلد ۹ — جمعہ ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء مطابق ۲۷ شوال ۱۳۸۵ھ قیمت ۱۲ نئے پیسے

نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ۶

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

# قرار دادیں

## منظور کردہ مرکزی مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

منعقدہ ۷ فروری ۱۹۶۶ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۸۵ھ

### اعلانِ تاشقند

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ پورے غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ بھارتی حملہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی امداد فرمائی۔ فوج کا ایک سپاہی حریف کے ہزاروں سپاہیوں پر بھاری تھا۔ عالم اسلام کی ساری ہمدردیاں ہمارے ساتھ تھیں۔ پڑوسی ممالک ہم خیال تھے۔ دشمنوں کے چھکے چھوٹ چکے تھے کہ سلامتی کونسل نے جس میں امریکہ گروپ کو غلبہ حاصل ہے جنگ بندی کا فیصلہ کر دیا۔ حالانکہ بے مقصد جنگ بندی سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر امن پسند پاکستان نے دول عظمیٰ کی یقین دہانیوں پر جنگ بندی کے کڑوے گھونٹ کو مستقل فیصلے کی خاطر برداشت کر لیا۔

تاشقند کانفرنس سے پہلے ہمارے صدر صاحب مسئلہ کشمیر کی اہمیت کے بارے میں بار بار اعلان کر چکے تھے اور ہمارے وزیر خارجہ جناب بھٹو صاحب نے بار بار پاکستانی عوام کے جذبات کا اعلان ان الفاظ میں کیا کہ ہم ہزار سال تک جنگ جاری رکھیں گے دوسری طرف روسی حکومت کی آزادی پسندی، عوام دوستی اور استعمار دشمنی سے یہ امید تھی کہ وہ کشمیر کے حق خود ارادیت کی حمایت کریگا پاکستان میں اعلان تاشقند کے خلاف محض اسی وجہ سے بے چینی و اضطراب کی لہر دوڑی کہ کشمیر میں رائے شماری یا حق خود ارادیت تو کجا۔ اس میں کشمیر کے بارے میں کوئی رسمی اعلان یا تجویز نہ تھی اور یہ بات ہمارے اعلانات و عزائم کے بالکل خلاف تھی۔ جس سے مسئلہ کشمیر کے حل میں غیر معمولی التوا ہو گیا۔

بنا بریں یہ اجلاس ملک کے عوام کے اضطراب کو جذبۂ جہاد اور جوش اسلامی کا نتیجہ سمجھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام مقامات واپس لے لے۔ سکول اور کالج کھول دے اور پولیس فائرنگ کی عدالتی تحقیقات کرائے۔ جس کے لئے کم از کم ہائیکورٹ کے جج تجویز ہوں اور ہنگامی قوانین ختم کر دے نیز کشمیر کے مسئلہ پر گفتگو کے لئے سٹیر کشمیر شیخ عبداللہ اور آزاد کشمیر کے چوہدری غلام عباس۔ غازی عبدالقیوم، سردار ابراہیم اور میر واعظ مولانا محمد یوسف کو شریک کیا جائے تاکہ اس مسئلہ کے کامیابی کے ساتھ حل ہو جانے کے امکانات جلد از جلد بروئے کار آ سکیں۔

### ریڈیو کے خلاف احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ ریڈیو پاکستان کے اس غیر ذمہ دارانہ رویہ پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ اس نے چار دن پہلے جمعیۃ کے ذمہ دار عہدہ داروں یعنی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی طرف سے اعلان تاشقند کے سلسلے میں ایک بیان منسوب کیا جس کی ان حضرات کو اطلاع تک نہیں تھی۔

### حج پر پابندی

یہ اجلاس جنگ بندی کے بعد نو رات حج پر پابندی کو اسلامی تقاضوں کے خلاف تصور کرتا اور اس کو خدا تعالیٰ کی ناشکری کے مترادف قرار دے کر مطالبہ کرتا ہے کہ حج جیسے اسلامی شعار سے فوراً پابندیاں دور کر کے عوام کو مطمئن کرے نیز یہ اجلاس بیاسی سال عمر کی شرط کو فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے انتہائی غیر معقول سمجھتا ہے اور حکومت کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر ایسے فیصلے کو منسوخ کر دے

### رویت ہلال

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ گذشتہ عید کے موقعہ پر رویت ہلال کے سلسلہ میں عمال حکومت نے جو طریق عمل اختیار کیا اور بعض مقامات میں جیسے سلانوالی ضلع سرگودھا میں زبردستی عید کرانے کے لئے سب الیکٹرپولیس اور سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی نے جو دل آزار رویہ اختیار کیا۔ وہ عوام میں حکومت پاکستان کے خلاف یہ تصور پیدا کرتا ہے کہ حکومت مداخلت فی الدین کا ارتکاب کر رہی ہے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان اسلامی مہمات کے فیصلے صرف شرعی روشنی میں ذمہ دار علماء اسلام کے مشوروں سے کرے۔

### حکومت کو تنبیہ

(یہ قرارداد گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے)

### امریکہ کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس امریکی حکومت کے اس جارحانہ رویہ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے جو اس نے امن عالم کو تباہ کرنے کے سلسلہ میں اختیار کر رکھا ہے۔ امریکہ کے صدر جانسن اور ان کے جنگی مشیروں کی بربریت اور امن دشمن پالیسی نے دنیا کو عالمی جنگ کے کنارے لا کھڑا کر دیا ہے۔ شمالی ویتنام میں انسانیت کو نیست و نابود کرنے کے لئے امریکی مدد جس طرح منہ کھولے بیٹھے ہیں۔ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ امریکہ، ایشیا بالخصوص مشرق بعید میں جنگ کے شعلے بھڑکا کر یورپ اور امریکہ کی سرزمین کو محفوظ رکھنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام امریکہ کے ان مظالم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ ان مظالم سے باز آئے اور شمالی ویٹ نام کی مظلوم انسانیت پر آگ برسانا چھوڑ دے۔ ورنہ لازم ہے کہ افریشیائی ممالک میں امریکی سامراج کے خلاف جذبات تیز ہوں گے اور افریشیائی ممالک مجبور ہوں گے کہ وہ امریکی مفادات کو پامال کرتے ہوئے امریکہ کے خلاف منظم ہوں اور امریکہ سے ہر طرح کے تعلقات منقطع کر دیں۔

### اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے ہماری بلا عملیوں سے قطع نظر کر کے اسلام کی لاج رکھی اور اپنی شان غیوری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نصوص قرآن و حدیث کے مطابق ہمارے سپاہیوں کے حوصلے بڑھائے۔ سکینہ و اطمینان نازل فرمایا۔ دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور قلیل التعداد فوج کو چوگنا تعداد پر فتح عطا فرمائی اور اس گندے زمانہ میں دنیا والوں کو یہ دکھا دیا کہ فتح و شکست صرف میرے قبضہ میں ہے اور مسلمان اسلام کی برکت سے اپنا دفاع کر سکتے ہیں اور اللہ کی راہ میں زندگی پر موت کو ترجیح دے سکتے ہیں

### ارکان جمعیۃ کا شکریہ

یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے ان ہزاروں ارکان اور علماء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے لاکھوں روپیہ جمع کر کے دفاعی فنڈ میں دیا اور ہر ہر جگہ دفاعی فنڈ کے لئے حکام سے مکمل تعاون کر کے کروڑوں روپے اکٹھے کرنے میں شریک رہے۔

یہ اجلاس خاص کر ان ارکان جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کی تحسین کرتا اور ان کو سیماب کبا دیتا ہے جنہوں نے سرحدات میں کام کیا۔ زخمی یا شہید ہوئے یا دوسری جماعتوں کو ملا کر لاہور وغیرہ میں عین جنگ کے وقت صبر و استقامت کی تلقین اور جہاد کی ترغیب دی۔

نیز مرکزی جمعیۃ کے امیر کے اعلان پر جمعیۃ علماء اسلام کارکنوں نے سلہٹ سے لے کر سندھ تک مہاجرین و مجاہدین کی خدمات سرانجام دینے میں جس جذبہ جہاد اور زندگی کا ثبوت دیا وہ قابل تعریف اور علماء امت کے شایان شان ہے۔

### پاکستان اور بھارت کی جنگ اور فوج و ملک کو خراج تحسین

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ اس حقیقت کا اعلان کرتی ہے کہ بھارت نے ۶ ستمبر ۶۵ء کو لاہور پر حملہ کر کے اسی جارحیت کا ارتکاب کیا ہے جس کے قریبی نتائج عالمگیر جنگ کی صورت میں ظاہر ہو سکتے تھے اور جس سے اس نے دوسرے ممالک کو اپنے خلاف ایسا کرنے کی راہ بتائی ہے۔ یہ اجلاس اس اچانک حملے کو بڑی قوت سے کیا گیا تھا روکنے، دشمن کو پیچھے دھکیلنے اور اپنی قیمتی جانوں کی قربانی پیش کر کے اسلامی روایات کے مطابق ہمت و شجاعت سے ملک کا دفاع کرنے پر پاکستان کی بری بحری اور فضائی فوج کو مبارکباد پیش کرتا اور شہداء کے لئے جنت الفردوس کی دعا کرتا ہے۔

نیز اہل ملک نے اثناء جنگ میں جس اتحاد، یک جہتی، ایثار و قربانی اور شجاعت و استقامت کا ثبوت دیا ہے اس کی قدر کرتا، اس کو ملک و ملت کے روشن مستقبل کی علامت قرار دیتا

(باقی صفحہ ۷ پر)

# منٹگمری کا واقعہ

## انگریزی تہذیب کے گندے انڈے

(حکومت اور محکمہ اطلاعات سے)

انگریز چلا گیا مگر اس کی نحوستیں باقی ہیں۔ ایک طرف وہ ضلع گورداسپور بھارت کو دے کر کشمیر کا راستہ اس کے لئے صاف کر کے مستقل دردسر بنا گیا۔ دوسرے وہ اس ملک میں اپنی پودنگ ذریت چھوڑ گیا۔ انگریزی تہذیب کے گندے انڈوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ بے غیرت و بے حیا ہوتے ہیں۔ ناچ گانے کو جزو زندگی سمجھتے ہیں۔ شراب ان کی گھٹی میں پڑی ہوتی ہے۔ علماء اسلام کے دشمن ہوتے ہیں۔ اسلام کی بات کبھی جائے تو اُن کی ماں مرتی ہے۔ یہ بزدل ڈرکے مارے صاف طور پر اسلام سے انکار نہیں کر سکتے۔ گمراہ کا دل خدا اور رسول کے احکام ماننے سے انکار کرتا ہے۔ پھر اس قسم کے خبیث لوگ اپنے دل کی گندی بھڑاس نکالنے اور اپنی خبیث روح کی تسکین کی خاطر دیندار مسلمانوں اور علماء دین پر پھبتیاں اڑاتے ہیں۔ ہمارے سامنے منٹگمری شہر کا ایک قصہ اور وہاں کے ایک پانزدہ روزہ پرچہ (فردا) کا ایک مضمون ہے۔ یہ ایک عجیب و غریب ڈرامہ ہے۔ جس کے اداکارین بزرگ ہیں۔ مصطفیٰ زیدی۔ محمد اسلم اور اشرف قدسی۔ خدا کرے کہ یہ تینوں مذکورہ بالا اصحاب اس زمرے میں داخل نہ ہوں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ مسلمان بھلا کر اور زندگی کے نشیب و فراز سے واقف رہنے کے باوجود اس طرح نہیں ہو سکتے۔ مگر انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ کبھی کبھار اس سے لغزش ہو ہی جاتی ہے۔ زیر نظر مضمون اسی لئے لکھا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا اچھے ناموں والے اصحاب اس کا مصداق نہ بنیں۔ اور اگر غلطی سے کوئی قدم اس طرح اٹھا ہے تو اس سے فوراً توبہ کر لی جائے۔ تاکہ آگے بڑھ کر یہ اس خبیث سوسائٹی کے ممبر نہ بن سکیں۔ مُحرر ہفت روزہ جریدہ خدام الدین لاہور (اشاعت ۱۱ر فروری) کے اداریہ کے مطابق واقعہ یوں ہے کہ:۔

**حادثہ منٹگمری** دسمبر ۱۹۶۵ء میں منٹگمری کے در و دیوار پر جا بجا ایک اشتہار چسپاں کیا گیا۔ جس میں عوام کو فلمی دنیا کے مشہور فنکاروں (مردوں اور عورتوں) کے مخلوط کرکٹ میچ کی خبر دی گئی تھی۔ اشتہار پر نہ کسی شہر کا نام تھا اور نہ ہی منتظمین کے اسماء درج تھے۔ البتہ فلمی ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے نام نمایاں طور پر شائع کئے گئے تھے۔ تاکہ جنسی بے راہروی کے شکار اور سنچلے لوگوں کے لئے کشش و جاذبیت کا باعث بن سکیں۔ اس اخلاق سوز اور خلاف اسلام اعلان کے پیش نظر علماء اور دینی حلقوں میں تشویش کا پیدا ہو جانا لازمی اور بدیہی امر تھا۔ نتیجۃً منٹگمری کی دینی تنظیموں، مذہبی حلقوں اور جملہ مکاتیب فکر کے نمائندوں نے اس کے خلاف پُرزور احتجاج کیا اور ضلعی حکام کو متنبہ کیا کہ بے حیائی اور اخلاق سوزی کا یہ مظاہرہ کسی طرح جائز اور مناسب نہیں۔ اور ہنگامی حالات میں تو اس کے مضرات دینی حدود سے نکل کر ملکی و قومی مفادات پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس سے ایک طرف غضب الٰہی حرکت میں آئے گا۔ اور دوسری طرف دیندار حلقوں اور حکام میں افتراق و انتشار اور عدم اعتماد کی خلیج حائل ہو جائے گی۔

غرض یہ ایک آواز حق تھا۔ جو ضلعی مساجد کے منبر و محراب سے اٹھا اور اس کی صدائے بازگشت ایوان تک میں سنی گئی۔ جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری نے ہمدرد جماعتوں کی کانفرنس بلائی، پریس کانفرنس ہوئی۔ صدر محترم، گورنر صاحب اور کمشنر ملتان کو احتجاجی تاریں ارسال کی گئیں اور انہیں علماء و عوام کے جذبات و احساسات سے آگاہ کیا گیا۔ اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اتمام حجت کے لئے بلدیہ کی تمام دینی، مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے ایک نمائندہ وفد نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے اُن کی کوٹھی پر ملاقات کی۔ اور انہیں اس صورت حال سے پیدا شدہ نتائج و عواقب سے آگاہ کیا۔ بالآخر مفصل بحث و تمحیص کے بعد ایک درمیانی راہ نکال لی گئی۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے خود ہی تجویز فرمایا کہ:۔

(۱) مخلوط کھیل نہیں ہوگا بلکہ رائے عامہ کے مطابق مردوں اور عورتوں کا الگ الگ کھیل ہوگا۔ کیونکہ یہ ڈیفنس فنڈ کے لئے کھیلا جا رہا ہے

(۲) آئندہ کوئی لادینی اور غیر شرعی اجتماع منعقد نہیں ہوگا اور علماء سے قبل از وقت مشورہ حاصل کیا جائیگا۔

(۳) مجوزہ آڈیٹوریم منٹگمری "قحبہ گھر" نہیں ہوگا۔ بلکہ قومی ملی مال تصور ہوگا۔

(۴) کسی جماعت، اخبار، پریس، دکاندار یا کارکن کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی جائیگی۔

بلاشبہ یہ بڑی ہی دانشمندانہ اور عوام و حکام کے باہمی اعتماد کو جلا بخشنے والی تجاویز تھیں اور ان سے فی الواقعہ عوام و حکام کے درمیان رابطے اور اتحاد کی راہیں استوار ہو سکتی تھیں۔ اس لئے علماء اور عوامی نمائندے مطمئن ہو گئے۔ لیکن نہ جانے ضلعی حکام کو کیا سوجھی کہ انہوں نے عین وقت پر ضلع بھر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا اور ۱۹ر دسمبر کو منٹگمری سٹیڈیم میں بے حیائی کا وہی کھیل کھیلا گیا۔ جس کے روک دینے کا ڈی سی منٹگمری نے وعدہ کیا تھا۔ اس طرح رائے عامہ کے احساسات و جذبات کو پامال اور مجروح کیا گیا۔ جس پر ضلع بھر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔"

## رسالہ فردا کی اشتعال انگیزی

یہ تو ایک دردناک و افسوسناک واقعہ تھا جو گذر گیا۔ اب اگر ضرورت تھی تو حکومت کو بدنامی سے بچانے کی۔ عوام کو مطمئن کرنے کی اور خلاف اسلام حرکات کے سرزد ہونے پر اظہار ندامت کی تھی یا کم از کم خاموش رہ کر فضا کو ٹھنڈا کرنے کی۔ مگر ہم کو بڑے رنج و قلق سے یہ بتانا پڑتا ہے کہ منٹگمری کے ایک پندرہ روزہ پرچہ "فردا" نے اس خلوط میچ پر جو مضمون لکھا۔ وہ جلتی پر تیل چھڑکنے اور تمام قومی و دینی مصالح کو روند ڈالنے کے مترادف ہے۔

رسالہ مذکور نے یکم جنوری کے شمارہ ۱ کے صفحہ ۱۴ پر جذبۂ حب الوطنی کے عنوان سے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ جس کے صفحہ ۱۵ کے پہلے کالم میں یہ عبارت مندرج ہے:۔

"فلمی ستاروں کا یہ کرکٹ میچ قومی دفاعی فنڈ جمع کرنے کے سلسلے میں منعقد ہو رہا تھا۔ اسی نیک مقصد کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اس میچ کو دیکھنے کا اشتیاق بڑھ چکا تھا۔ ایک قومی مقصد کی خاطر رقم جمع کی جا رہی ہو۔ پھر ملک کے یہ رنگا رنگ فلمی ستارے کرکٹ کھیل کر دکھائیں۔ بھلا ایسے میں کون "کافر" اس میچ کی اہمیت سے انکار کر سکتا ہے۔ اس تقریب میں لوگوں کی گہری دلچسپی اور کثیر تعداد میں شمولیت کے پیچھے یہی جذبہ کارفرما تھا۔"

پھر صفحہ ۱۶ کالم ۲ پر یوں رقمطراز ہیں:۔

"وقفہ ابھی جاری تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ اتنے کامیاب اور اتنے شاندار میچ کو منسوخ کرانے کے لئے شہر کے ایک گوشے کی مسجد سے گلا پھاڑتی ہوئی اور چیختی ہوئی جو آواز بلند ہوئی تھی۔ آخر وہ آواز اپنی موت آپ کیوں مرگئی اور لوگ یوں دیوانہ وار سٹیڈیم کی جانب کیوں چلے آئے؟ میں سوچ رہا تھا کہ آخر قدم قدم پر اور بات بات پر "ان کا اسلام" خطرے میں کیوں پڑ جاتا ہے؟ پھر بقول علامہ اقبال اس چیخ و پکار کی وجہ صرف یہ تو نہیں۔ ع دین ملا فی سبیل اللہ فساد"

پھر ایک حدیث کا حوالہ دے کر کہا ہے کہ:۔ "علماء زیر سماء بدترین خلائق ہوں گے۔ فتنہ انہیں میں سے ابھریگا اور انہیں کی طرف لوٹے گا۔"

اس کے بعد آگے چل کر پوچھتے ہیں:۔ کہ فاطمہ جناح والی مخلوط حکومت جائز ہو سکتی ہے مخلوط کرکٹ میچ کیوں جائز نہیں؟ کیا مخلوط تعلیم جائز ہو سکتی ہے۔ مخلوط مشاعرہ جائز ہے اور مخلوط کھیل ناجائز ہے" وغیرہ

یہ مضمون یوں تو سارے کا سارا اسلام کی توہین اور اشتعال انگیزی سے بھرا ہوا ہے۔ مگر مندرجہ بالا عبارتوں نے لکھنے والوں کے ضمیر کو بالکل ننگا کر دیا ہے۔ جس سے تمام مسلمانوں کے قلوب مجروح ہوئے ہیں۔

پہلی عبارت میں لکھنے والے نے بڑی جرأت سے کہا کہ کون کافر اس میچ کی اہمیت سے انکار کر سکتا ہے۔ اگر پردہ شرعی حکم ہے۔ اگر نگاہیں نیچی رکھنا قرآن کا حکم ہے۔ اگر زینت چھپانا قرآن کا حکم ہے اور زور زور سے پاؤں مار کر زمین پر جلنا کہ مخفیہ زینت ظاہر ہو جائے قرآن کے رو سے ممنوع ہے تو کیا آپ کسی شخص کو یہ پوچھنے کا حق دیتے ہیں کہ وہ کون سوئر ہے جو ان احکام کی خلاف ورزی پر فخر کر سکے۔

دوسری عبارت کے بارہ میں ایک عرض تو یہ ہے کہ آپ نے تمام شہر اور مختلف طبقات کے متفقہ مطالبہ کو اگر ایک گوشے اور ایک مسجد کی آواز کہہ کر قصداً جھوٹ بولا ہے تو ہم صرف لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ دوسری عرض اس بارہ میں یہ ہے کہ آپ کو اس سے بڑی تکلیف ہوئی ہے کہ قدم قدم پر ان کو اسلام کیوں خطرے میں نظر آتا ہے۔

برادر محترم! کیا آپ تینوں معزز حضرات یعنی مصطفیٰ زیدی صاحب۔ اشرف قدسی صاحب اور محترم محمد اسلم صاحب یہ پسند کریں گے کہ آپ کی محترم بیگمات ننگا ناچ کریں یا ہوسناکوں کی نگاہ کے تیروں کا نشانہ بنیں۔ یا ان کے تیر مژگان مشتاقان دید کے دلوں میں پیوست ہوں۔ اگر نہیں تو پھر آپ اپنی دوسری بہنوں کا حسن و جمال میچ کو کیوں فنڈ جمع کرتے ہیں۔ اگر حسن فروشی یا شوق دید نہیں ہے۔ تو آپ خود کرکٹ میچ کر کے یا روزانہ سکول کے لڑکوں کا کرکٹ میچ کرا کر کیوں پچاس ہزار روپے جمع نہیں کر لیتے۔ پھر آپ اگر اپنے اسی طریق کار کو مزے لے لے کر خدمت وطن سمجھ رہے ہیں تو روزانہ اس کا انتظام کر کے کیوں پچاس ہزار روپے روزانہ کے حساب سے (باقی صفحہ ۱۰ پر)

# دعوتِ عمل

## جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلے

کسی قوم و ملت کی سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہوتی ہے کہ وہ راہنمائی کی قوتوں سے یکسر محروم ہو جائے اور کاروبار زندگی میں اس کے سامنے ہدایت کی کوئی راہ باقی نہ رہے۔

پاکستان کی موجودہ مشکلات و اضطرابات کا اگر ٹھنڈے دل سے تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ آج اس ملت کو بھی "فقدان راہنمائی" کی خطرناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور انتہا صرف اسی وجہ سے وہ مسلسل بداعتمادی، مایوسی اور شکست پسندی کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہ مشکل صورت حال اسے دفعتاً آج ہی پیش نہیں آگئی ہے بلکہ قیام پاکستان کے فوراً بعد سے اس کا بتدریج ظہور شروع ہو گیا تھا۔ البتہ اب وہ اپنی انتہا کو پہنچنے والی ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا اور اب اس کے تدارک کی کیا صورت ہے؟ اس کا جواب نہ پہلے کچھ زیادہ مشکل تھا اور نہ اب ہے۔ البتہ اس جواب کی راہ میں سب سے بڑی دقت یہ حائل ہے کہ ہماری عام خود غرضیاں جواب کی حقیقت سے آنکھیں بند کئے رکھنا چاہتی ہیں اور صداقت کا سامنا نہیں کرنا چاہتیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنی ملی زندگی کی تمام توانائیاں صرف اسلام سے حاصل کی تھیں انگریز سے جب تک ہم برسرپیکار رہے تو اسلام کے نام سے۔ ہندو سے جب ہم نے معاملہ کیا تو اسلام کے نام پر۔ اپنی اجتماعیت کا ہم نے جب بھی کوئی مظاہرہ کیا تو اسلام کا نام لے کر، اپنا علیحدہ وطن و حقوق مانگے تو اسلام کے نام سے، اور جو طبقہ بھی یکے بعد دیگرے اقتدار کی کرسیوں پر پہنچا تو وہ بھی اسلام کے نام کا سہارا لے کر ہی پہنچا۔

ایک طرف تو یہ صورت حال تھی لیکن دوسری طرف یہ کیا جاتا رہا کہ اسلام کے لئے جس راستے سے حقیقی راہنمائی ملتی تھی اس راستہ کو پے در پے بند کیا گیا۔ اور معاشرتی زندگی کے ہر شعبہ میں وہ طرز عمل اختیار کیا گیا جو سراسر اسلام کے خلاف پڑنے والا ہے۔ سیاست کی راہیں وہی اختیار کیں جو اسلام سے بغاوت کا درجہ رکھتی ہیں۔ علم و فن کے وہی زاویے اختیار کئے جن سے اسلام کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ تجارت و معاش میں انہی طریقوں کو ترجیح دی گئی، جن سے اسلام کے احکام متاثر ہوتے ہیں۔ تمدن و تہذیب وہ اپنایا جس کی بنیاد اسلام سے انحراف پر ہے۔ بشرو ادب وہ اختیار کیا جو فسق و الحاد کی طرف پہنچانے والا ہے۔ حتیٰ کہ اسلام کے نام سے ایسے افکار و نظریات کی ترویج کو فروغ پانے کے مواقع بہم پہنچائے۔ جو دین کو سراسر خواہشات کا تابع بنانے والے اور اس کو مسخ کر دینے والے ہیں۔

اس طرز عمل کا اثر پوری ملی زندگی پر پڑا، اور ان قوتوں کے طاقت پکڑنے و نفوذ پیدا کرنے کا ذریعہ بنا۔ جو بوجوہ اسلام، مسلمان بلکہ پاکستان تک کی قطعی ہی خواہ نہیں ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ زندگی کے ہر میدان میں ہم شکست پر شکست کھاتے چلے گئے اور ہمارے نقطہ ہائے نظر میں کوئی یکسانیت و ہم فکری اور طرز عمل میں کوئی ہم آہنگی و صلابت پیدا نہیں ہو سکی اور ہر دائرے میں ہم تشتت و افتراق کا شکار بن کر رہ گئے اور اپنے دشمنوں کی زد میں آگئے۔

دین و اخلاق کے اس ہمہ گیر زوال کے بعد سیاسی و معاشرتی راہنمائی کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہ جاتی، اور وہ کسی حالت میں بھی خود غرضی کے اثرات سے پاک نہیں رہ سکتی۔ اس راہنمائی کا خاصہ سوائے ہوسِ اقتدار کے کچھ نہیں۔ خواہ اس پر کسی بھی پسندیدہ نام کی چھاپ لگا دی جائے۔ اسی علیم غفلت و محرومی کی بدولت اب ہم اس مقام پر آپہنچے ہیں۔ جہاں اگر فوری طور پر صحیح تبدیلی کی راہ اختیار نہیں کی گئی تو پھر زوال کی آخری منزل زیادہ دور نہیں رہ جائے گی۔

بھارت کا جارحانہ حملہ ہمارے لئے قدرت کی آخری تنبیہ تھی، اور اب اس تنبیہ سے عبرت پذیر ہو کر اپنی فوری اصلاح کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔

اس اصلاح کا راستہ اب بھی صرف دین اور دینی راہنمائی ہی ہے۔ علماء دین نے دینی راہنمائی کے فریضے سے کبھی غفلت نہیں برتی۔ یہ اور بات ہے کہ ان کے راہ میں خندقیں کھود دی گئیں۔ ان سے عوام کو دور کیا جاتا رہا۔ اور ان کی آواز کو مختلف ہتھکنڈوں سے بے اثر بنایا گیا۔ لیکن وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ نجات کی راہ صرف اسی میں ہے کہ دینی راہنمائی کا یہ رشتہ پھر عوام کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ تاکہ دین کی بنیادوں پر پاکستان کی تعمیر و ترقی کا نیا باب شروع ہو۔ اور قدم پھر

## بقیہ۔ منٹگمری کا واقعہ

پندرہ لاکھ سالانہ اور تقریباً دو کروڑ سالانہ دفاع کے لئے جمع نہیں کرتے۔

محترم دوستو! غصہ تھوک کر بات کیجئے۔ ہمارے نزدیک چکلے میں بیٹھنے والی اور تھیٹر میں تھرک تھرک کر ناچنے والی اسی طرح مسلمان ہیں جس طرح مصطفےٰ زیدی کی بیگم۔ یہ تینوں کلمہ گو ہیں۔ تینوں اسلام کا دعویٰ کرتی ہیں۔ تو ہم جس طرح مصطفےٰ زیدی صاحب وغیرہ معززین کی بیگمات پر اعتراض ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح فلم سٹاروں کے ناچنے اور مخلوط میچ کرنے پر بھی غیرت کھاتے ہیں۔ اگر آپ کے اسلام کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو دوسری ماؤں بہنوں کے نام سے زیادہ تو آپ کی بیگمات کے اعلان سے۔۔۔۔ دفاعی فنڈ جمع ہو سکتا ہے۔ پھر آپ کو کون روک سکتا ہے۔ آپ کا اسلام خطرے میں نہیں ہے۔ تو بے شک ان کو بھی دفاع کے لئے میدان میں لائیے۔ اور اگر آپ کے اسلام کو خطرہ نہ ہو تو شوق کی مزید تکمیل کے لئے تو علماء کے گلے پھاڑنے کا خوف نہ کر کے چکلے والیوں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کر سکتے ہیں۔

تیسری عرض یہ ہے کہ آپ نے دنیا بھر کی برائیاں علماء کے سر تھوپتے ہوئے سوال کیا ہے، کہ فاطمہ جناح کی مخلوط حکومت، مخلوط تعلیم اور مخلوط مشاعرہ جائز ہو سکتا ہے تو مخلوط کرکٹ میچ کیوں ناجائز ہے؟

محترم مضمون نگار صاحب! ابھی آپ اور سوالات بھی کر سکتے ہیں کہ چکلے میں مخلوط کام ہو سکتا ہے بے پردگی اور ایک دوسرے کے ساتھ ناچنے کی وجہ سے نسب مخلوط ہو سکتا ہے۔ خراب اکٹھے ہو کر مخلوط طریقہ سے پی جا سکتی ہے تو کرکٹ کیوں مخلوط نہیں ہو سکتا؟ آپ کے لئے اس طرح کے پلید دلائل کی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن اگر سینہ میں دل ہے اور دل میں ایمان کی رتی موجود ہے تو خود سوچیں کہ کیا علماء کرام ان میں سے کسی ایک امر کو بھی جائز رکھتے ہیں۔ اس تمام مخلوطیت کی ذمہ داری مصطفےٰ زیدی، اشرف قدسی اور چوہدری اسلم قسم کے مشیروں پر ہے۔ جو صنف نازک سے خلط و ملط مخلوط مظاہرات میں عاشقانہ دلچسپی رکھتے اور مسکراتے چہروں کی تشہیر کرتے ہیں۔

ہم حیران تھے کہ ڈی سی منٹگمری نے حسب اطلاعات وعدہ اور معاہدہ کیا کہ عورتوں اور مردوں کے میچ علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ تو پھر اتنے ذمہ دار افسر نے اس کی خلاف ورزی کیوں کی۔ لیکن جب ہم کو یہ معلوم ہوا کہ یہ وہی ڈی سی ہیں جو کھٹیڑی میں قتل و فساد ہونے کے بعد ایک بڑا جلوس خیر پور سے ٹھیڑی لائے تھے۔ جس کے نتیجہ میں بیچارے سینکڑوں آدمی ہلاک ہو گئے۔ تو ہم نے ان کو معذور اور عادت سے مجبور سمجھا۔

رہا "فردا" کا یہ بیان کہ کس طرح اتنی مخلوق شوق سے آگئی۔ جناب والا! یہ شوق صرف کرکٹ میچ کا شوق نہ تھا۔ آپ ذرا اس اعلان کے ساتھ یہ بھی اعلان کر دیتے کہ فلم سٹار ہر تماشائی سے معانقہ کریں گی، تو آپ تماشائیوں کا تماشا دیکھتے۔ آپ اس اجتماع سے یہ نہ سمجھیں کہ اسلام پسند ختم ہو گئے ہیں۔ لاکھ دو لاکھ۔۔۔۔ آبادی میں سے چند ہزار آدمیوں کا شوق دیدار کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ پھر یہی لوگ جو صفت لذت اندوز ہونے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ جب ان سے یہ دریافت کیا جائے کہ یہ مخلوط کرکٹ میچ ہونا چاہئے یا نہیں تو ان عوام کا ووٹ ہمیشہ اسلام کے ساتھ رہے عمل میں کتنی ہی کمی کیوں نہ ہو، لیکن سوائے مسخ شدہ ضمیروں کے تمام مسلمان اس ملک میں اسلامی معاشرہ چاہتے ہیں۔

ہم فردا کے مضمون کے جواب میں بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔ لیکن تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ اسی پر اکتفا کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس طرح کی حرکات عوام میں یہ تصور پیدا کرتی ہیں کہ حکومت قصداً معاشرہ کو غیر اسلامی بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ اس لئے اس قسم کے افسروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی ہونی چاہئے۔ باقی ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر جانیں اور چوہدری محمد اسلم بیکر ڈی ڈسٹرکٹ کونسل۔ خدا جانے محکمہ اطلاعات فردا جیسے چیتھڑوں کی یا وہ گوئی اور اشتعال انگیزی کا مطالعہ کرتا ہے یا نہیں۔

---

**تعزیت** مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان صاحبزادی کے سانحہ فاجعہ پر حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا اور تمام خاندان سے ہمدردی کرتے ہوئے صبر و اجر کی دعا کرتا ہے۔ مرحومہ انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً ذخیرہ آخرت ہوں گی۔ (غلام غوث)

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

### رویت ہلال کمیٹی میں ہر نظام کے جید علماء کرام کو شامل کیا جائے

سرگودھا ۱۳ر فروری۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس عاملہ کا اجلاس گذشتہ روز حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر ضلعی جمعیۃ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قاری عبدالسمیع صاحب نے تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کی اشد ضرورت ہے اور اس میں ہر ایک مسلمان کو دل و جان سے شامل ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ آپ نے خاص طور پر علماء کرام پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت علماء کرام کو ہرگز غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ ہر مقام پر جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنا چاہیئے۔ ملک میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو اسلاف کے نقش قدم پر اور صحیح خطوط پر کام کر رہی ہے۔

اس کے بعد حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ نے استعفا واپس لے لیا۔ بعد میں احقر محمد صادق نے سابقہ سال کی آمد و خرچ کا حساب پیش کیا۔ جو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اس کے بعد ہنگامی حالات کی کارگذاری جو کہ ضلع کی جماعت نے کی تھی پیش کی گئی۔ جو حالات کا جائزہ لے کر تنظیم کے سلسلہ میں ایک جامع پروگرام مرتب کرے گی کمیٹی میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہیں۔

مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ۔ قاری عبدالسمیع صاحب رکن شوریٰ۔ قریشی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ سرگودھا شہر۔

مالیاتی نظام پر بھی کافی غور و خوض کیا گیا۔ تمام شاخوں کے نمائندوں نے وعدہ کیا کہ ہر شاخ حسب استطاعت اس میں حصہ لے گی۔ جماعتی پرچہ ترجمان اسلام کی اشاعت وسیع کرنے پر بھی مقامی جماعتیں اس کام کو وسیع کریں گی۔ اس کے بعد آخر میں دو قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

پہلی قرارداد میں سب انسپکٹر پولیس ہیڈ محرر۔ سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کیا گیا جو انہوں نے عیدگاہ کی خیر پر نماز عید نہ پڑھنے والوں کے ساتھ کیا ہے۔ یہ اجلاس حکام بالا سے خصوصاً ڈی سی صاحب سرگودھا سے توقع رکھتا ہے کہ اس معاملہ کی تحقیق کر کے مذکورہ بالا افراد کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے۔

دوسری قرارداد میں امسال عیدالفطر کے موقعہ پر گڑبڑ ہوئی اس کے بارے میں یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ رویت ہلال کمیٹی میں ہر مقام پر جید علماء کرام کو شامل کیا جائے تاکہ شرعی روشنی میں چاند کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکے۔

اجلاس میں تحصیل سرگودھا۔ شاہ پور، خوشاب اور بھلوال کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس حضرت امیر صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

## مشرقی پاکستان

### امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ حج کیلئے روانہ ہو چکے ہیں

حضرت مولانا ریاست علی صاحب محدث رانا پنگ کی درخواست حج منظور ہو گئی ہے۔ جو عنقریب اس مبارک سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ روانگی سے پہلے ضلع جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس کیا جائے گا۔

### پابندئ حج اور قضیہ عید کے خلاف احتجاج

مشرقی پاکستان میں اور خاص کر ضلع سلہٹ میں ریڈیو کے ذریعہ اتوار کی عید کا اعلان ہوا جس سے بدانتظامی اور کشمکش کا مظاہرہ ہوا، علماء سلہٹ نے اس کی مذمت کی اور حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ شرعی احکام میں مداخلت نہ کرے۔ اور ساتھ ہی اس امر پر شدید احتجاج کیا ہے کہ دوسرے کاموں پر کروڑوں روپے خرچ کرتے حکومت نے حج پر پابندی لگا کر سخت بے انصافی کی ہے۔ علماء سلہٹ کا مطالبہ ہے کہ اس پابندی کو جلد از جلد ختم کر دے پچاس سال کی عمر کی قید لگا کر حکومت نے لاکھوں قلوب کو مجروح کیا ہے۔ جس کا منسوخ کرنا لازمی ہے۔

### قومی مدارس سلہٹ کا مالی جہاد

جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ (مشرقی پاکستان) کی کوشش سے سلہٹ ضلع کے آزاد دینی ادارہ کے چند قومی مدارس سے نقائی فنڈ کے لئے رقم جمع کی گئی۔ اور یہ گورنر صاحب مشرقی پاکستان کے ذریعہ داخل کرنی تھی۔ جیسے کہ تیس ۳۰ شعبان ۱۳۸۵ھ کے ترجمان اسلام میں لکھا گیا تھا۔ مگر بعد میں دوسرے اجلاس میں یوں قرار پایا کہ یہ رقم مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور کے ذریعہ ادا رسالی کی جائے۔ چنانچہ ایک ہزار ۱۰۸۰ روپے کا پیکج مرکزی دفتر لاہور نے حبیب بنک سے وصول کر کے ضلع سلہٹ کی جمعیۃ کو اطلاع کر دی۔

---

### حج کے متعلق نئی عائد شدہ پابندیوں کو فوراً ختم کیا جائے

گوجرانوالہ ۱۵ر فروری۔ جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی منعقد ہوا جس میں جماعت کی ترقی کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا اور ضمن جہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا یہ اجلاس حج کے متعلق حکومت کی طرف سے نئی عائد کردہ شرائط کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان شرائط کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوراً ان شرائط کو ختم کر دے۔

(محمد اکرم نائب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

## دعوت عمل

(بقیہ صفحہ ۳)

جمعیۃ علماء اسلام نے ہمیشہ ملت کو اور ملت کے مقتدر افراد کو یہی دعوت دی ہے کہ وہ دین سے غفلت و بغاوت کی راہ ترک کر دیں۔ اور مضبوطی کے ساتھ دین کو پکڑ لیں تاکہ وقت کے ہر مخالف طوفان سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

آج کے مایوس کن تشویشناک اور اضطراب انگیز حالات میں پھر اس نے دعوت عمل کی یہ صدا بلند کی ہے۔ اس کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے جن کا کچھ حصہ ترجمان اسلام کی گذشتہ اشاعت میں اور بقیہ آج کی اشاعت میں دیا جا رہا ہے۔ وقت کی حقیقی اور پرعزم راہنمائی کے حامل ہیں۔ جس پر لبیک کہہ کر ملت کی قسمت کو بدلا جا سکتا ہے

آیئے! جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر دین کے محاذ کو مضبوط بنا ڈالیں تاکہ ملت مایوسی اور اضطراب کے گرداب سے نکل آئے اور اسلام و پاکستان کے دشمن ہمیشہ کے لئے خائب و خاسر ہو کر رہ جائیں۔ (ک)

## جمعیۃ علماء اسلام کا وفد مشرقی پاکستان کو

مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق مارچ میں جمعیۃ علماء اسلام کا وفد زیر قیادت امیر مرکزی حضرت درخواستی صاحب مشرقی پاکستان کا دورہ کرے گا جس کی اطلاع کر دی گئی ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ..... کے ایک ہنگامی اجلاس نے مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی منظور کردہ قراردادوں کی پرزور حمایت کی ہے۔

ایک قرارداد میں لورالائی کے زلزلے میں ہلاک ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان کے لئے صبر و استقامت کی دعا کی گئی۔

ایک دوسری قرارداد میں مولانا قاری عبدالسمیع صاحب کی صاحبزادی کی اچانک چھت سے گر کر وفات ہونے پر اظہار افسوس کیا گیا۔ نیز پسماندگان کے لئے صبر کی تلقین کی گئی۔

اجلاس جاری ہے۔ پوری کارروائی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

**سرخ نشان** جن حضرات کے پتے کی چٹوں پر سرخ نشان (×) کا لگا ہوا ہے۔ ان کے نام آئندہ پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ امید ہے کہ وہ وی پی چھڑا کر ادارہ کے ساتھ معاونت فرمائیں گے۔ (ادارہ)

## حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان دس کروڑ مسلمانانِ پاکستان کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت پر واضح کرتی ہے کہ حج پر حالیہ پابندی ناقابل برداشت ہے۔ اس کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

# اپوزیشن رہنماؤں نے قوم سے غداری کی ہے

## نیشنل کانفرنس ناکام رہی ہے

### مودودی جماعت کانفرنس پر پوری طرح حاوی تھی

مودودی جماعت سے حال ہی میں مستعفی ہونے والے جناب راؤ خورشید علی خاں صاحب کا بیان

سابق امیر جماعت اسلامی منٹگمری راؤ خورشید علی خاں نے آج ایک بیان میں اپوزیشن کی نیشنل کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اپوزیشن کے راہنماؤں نے قوم کے ساتھ غداری کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے کوئی مشترکہ لائحہ عمل تیار نہیں کیا۔ یہ کانفرنس جس مقصد کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ وہ پورا نہیں ہو سکا ہے۔ اس لئے ایک نئی جماعت پیپلز کنونشن تشکیل دی گئی ہے۔

راؤ خورشید علی خاں نے جماعت اسلامی سے اپنے استعفے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ کانفرنس میں اپنی رائے کا آزادانہ اظہار کروں۔ مگر اس کے لئے میں نے جماعت اسلامی سے اجازت طلب کی۔ مگر مجھے یہ جواب ملا کہ آپ جماعت میں رہ کر ایسا نہیں کر سکتے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں اپنی رائے پیش کروں گا۔ اگر میری رائے سے اتفاق نہ کیا گیا تو اپنی رائے پر اصرار نہیں کروں گا۔ لیکن مجھے اس کی بھی اجازت نہ دی گئی۔ جب کوئی چارہ کار نہ رہا تو میں نے جماعت سے استعفےٰ دیا

انہوں نے بتایا کہ کانفرنس پر چونکہ جماعت اسلامی پوری طرح حاوی تھی۔ اس لئے وہ مجھے بولنے کا موقعہ ہی نہ دینا چاہتی تھی۔ مگر میں نے خود کافی تگ و دو کے بعد یہ موقع حاصل کیا۔ جبکہ میں نے ایک قرارداد میں ترمیم پیش کی۔ کہ اگر حکومت ہمارا یہ مطالبہ نہ مانے تو ہمیں سول نافرمانی چاہیئے۔ تب جا کر مجھے بولنے کی اجازت دی گئی۔

# مودودی جماعت کے ایک اور اہم کارکن مولوی محمد عاصم حداد کا استعفیٰ

## مودودیت کی جڑیں اکھڑ رہی ہیں

لاہور ۱۸ فروری۔ مودودی جماعت کے رکن اور جماعت کے شعبہ عربی دارالعروبہ کے ناظم مولوی محمد عاصم الحداد نے جماعت اسلامی سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے اپنے استعفےٰ میں لکھا ہے کہ وہ امیر جماعت مودودی صاحب سے اختلاف کی بنا پر مستعفی ہو رہے ہیں۔

یاد رہے کہ ان حداد صاحب نے ہی مودودی صاحب کی متعدد کتابیں عربی زبان میں تصنیف کر کے انہیں اور جماعت کو عرب ممالک میں روشناس کرایا۔

مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ مولانا منظور احمد شہوانی۔ مولانا امین احسن اصلاحی اور مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف سے لے کر مولانا کوثر نیازی تک پھر راؤ خورشید علی صاحب سے لے کر دیہاتی عرب میں مودودی کو بانس پر چڑھانے والے مولانا محمد عاصم صاحب حداد تک اس سے کٹ گئے۔ اور کٹنے والوں کی تعداد ملک کے تمام اضلاع میں پھیلی ہوئی ہے۔ آیا یہ شخص اس قابل ہے کہ اس کا دم چھلہ بن کر مفتی اور قاضی اس کا بستہ اٹھائے پھریں ع تفو بر تو اے چرخ گردان تفو

تمام مسلمانوں کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور مودودی کو بانس پر چڑھانے والوں کا فرض ہے کہ اب اس کو وہاں سے اتار لیں۔

## مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ راولپنڈی میں داخلہ

راولپنڈی۔ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ (کمتار پورہ) راولپنڈی میں داخلہ ۹ شوال المکرم سے شروع ہے۔ پچیس شوال تک جاری رہے گا۔ عصری نظامی کے لئے جید اساتذہ کرام کی خدمات حسب سابق حاصل ہیں۔ درجہ موقوف علیہ تک تمام فنون کے اسباق ہوں گے۔ مدرسہ کی طرف سے طلبہ کے قیام و طعام، لباس، علاج معالجہ وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ صبح کی چائے بھی مدرسہ کی طرف سے دی جاتی ہے۔ طلبہ جلد از جلد داخلہ لے لیں۔ (قاری) محمد زرین ہزاروی ناظم نشر و اشاعت)

# نیشنل کانفرنس کی غداری

## نیشنل کانفرنس پر مفاد پرستوں کا ٹولہ مسلط رہا

### مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری شیخ مجیب الرحمان کا بیان

ڈھاکہ۔ ۱۱۔ فروری۔ اعلان تاشقند پر غور کرنے کے لئے لاہور میں مختلف پارٹیوں کی جو کانفرنس بلائی گئی تھی۔ شیخ مجیب الرحمان نے اس کے ہیوٹی کے سرپرستوں پر زبردست تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ ان لوگوں نے ملک اور متحدہ حزب اختلاف کی تحریک کے مفاد سے غداری کی ہے۔

شیخ صاحب نے خود بھی اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ چند مفاد پرستوں کا ٹولہ حزب اختلاف کے سر پر عرصہ سے مسلط ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے دور اقتدار میں ملک کے لئے ایسے سنگین مسائل پیدا کر دیئے تھے کہ اتنا طویل عرصہ گذرنے کے باوجود ملک کو ان کی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے اور پاکستان آج بھی ان کے پیدا کردہ مسائل میں الجھا ہوا ہے۔

مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے لیڈر نے ڈھاکہ پہنچنے پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں نے کانفرنس میں غور کرنے کے لئے چھ نکاتی فارمولا پیش کیا تھا۔ لیکن میری تجاویز کے متعلق انہوں نے ایسا غیر معقول رویہ اختیار کیا کہ میری جماعت کو اس کانفرنس کی کارروائی سے لاتعلقی کا اظہار کرنا پڑا۔

# ویٹ نام پھر جنگ کی لپیٹ میں، دنیا کے امن کو چیلنج

امریکہ نے ویٹ نام میں اپنی جنگی کارروائیاں نہایت تیز کر دی ہیں۔ متعدد محاذوں پر جنگ کے شعلے شدت سے بھڑک اٹھے ہیں اور مشرق بعید کا امن قطعی طور پر تباہ کاری کی زد میں آ گیا ہے۔ اگر صورت حال چند دن تک یہی رہی اور شمالی ویٹ نام کو دو بدو امریکی حملوں کا مقابلہ کرنا پڑا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چین کو بھی اس جنگ میں کھل کر آنا پڑے گا۔ اور اس کی لپیٹ میں کمبوڈیا، تھائی لینڈ کوریا وغیرہ کے علاقے بھی آ جائیں گے۔ نیز یہ کہ فارموسا بھی بچا نہیں رہ سکتا۔ اور اس طرح پورا مشرق بعید جنگ کے کنارے آن پہنچے گا۔ اس کے نتائج بالآخر ہولناک ہو سکتے ہیں۔ اس بارے میں امریکہ کے ارادوں کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ابھی حال ہی میں اس کا ایک بمبار طیارہ اسپین کی فضائی حدود میں گر کر تباہ ہوا۔ جس کے بارے میں انکشاف کیا گیا۔ کہ وہ چند خطرناک ایٹم بم لیکر جا رہا تھا۔ ان گمشدہ بموں میں چند دستیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن بعض کے لئے بتایا گیا ہے کہ سمندر کی تہ میں گم ہو گئے ہیں۔ اور ان کی تلاش جاری ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایٹم بم طیارے کے ذریعہ کسی ایسے فوجی مرکز کو ہی بھیجے جا رہے ہوں گے۔ جہاں سے امریکہ نا زہ ترین جنگی کارروائیاں جاری کرنا چاہتا ہوگا۔ شاید اس کی منزل مقصود ویٹ نام ہی ہو۔ ان حالات میں ان خطوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو ویٹ نام کی جنگ کے پس پردہ کارفرما ہیں۔

نہیں کہا جا سکتا کہ امریکہ اتنا بڑا خطرناک اقدام کرنے پر کیوں تل گیا ہے۔ اور روس اس بارے میں آخری رویہ کیا اختیار کرتا ہے۔

بہرحال یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر موجودہ صورت حال پر جلد ہی قابو پا لینے کی بین الاقوامی کوشش نہ کی گئی، تو مشرق بعید کے ہی نہیں بلکہ شاید ایشیا کے بہت بڑے حصہ کے حالات نہایت نازک اور بدتر ہو جائیں گے۔ اور جب ایک بار جنگ کا دائرہ اتنا وسیع ہو جائے گا کہ اس میں مشرق کے کروڑہا انسان گھر جائیں گے۔ تو پھر مغرب بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ اور اس عالمگیر تباہی کی ذمہ داری بہرحال امریکہ کی ہی ہوگی۔ کہ وہ محض اپنے جھوٹے وقار کے لئے جنوبی ویٹ نام کے معمولی مسئلے کو اتنا طول دینے پر اتر آیا۔

**جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن** تمام احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دستور میں لاہور ڈویژن کو شمالی پنجاب سے علیحدہ صوبہ قرار دیا گیا ہے۔ جس کا ابھی تک انتخاب نہیں ہوا۔ اس لئے ضلع سیالکوٹ ضلع گوجرانوالہ ضلع لاہور اور ضلع شیخوپورہ کے ارکان جمعیۃ سے عرض ہے کہ ۱۹۔ فروری بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے تک دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک دالگ محل لاہور میں پہنچ جائیں تاکہ ڈویژن لاہور کی جمعیۃ کی تنظیم اور دوسرے ملکی و مذہبی حالات پر سوچا جا سکے۔ (غلام غوث ہزاروی)

# بقیہ ——— قراردادیں

اور اس کے باقی رہنے اور رکھنے کی دعا کرتا ہے تاکہ اس جنگ سے پاکستان کی قوت دفاع اور جذبۂ جہاد نے جو خراج تحسین اقوام عالم سے حاصل کیا ہے۔ اس میں مسلسل ترقی ہوتی رہے اور پاکستان ملکی و مذہبی فرائض اپنے شایان شان انجام دے سکے۔

## حامی ممالک کا شکریہ

یہ اجلاس ان تمام ممالک کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے بھارتی جارحیت کے دوران پاکستان کی قولاً و عملاً حمایت کی، بالخصوص برادر ملک انڈونیشیا جس نے کھل کر بھارتی جارحیت کو چیلنج کیا۔ عوامی جمہوریہ چین جس نے برابر پاکستان کے موقف کے حق میں بلاپس و پیش پاکستان کے موقف کا علی الاعلان ساتھ دیا سعودی عرب، عراق و شام جو برابر پاکستان کے برسر حق ہونے کا اعلان کرتے رہے۔ مصر جہاں کی عدالت نے بھارت کے اس دعویٰ کو رد کر دیا کہ جس کی رو سے وہ پاکستان آنے والے جہاز کو رکوانا چاہتا تھا۔ اور دنیا بھر کی وہ رائے عامہ جس نے بھارت کو جارح کہا اور پاکستان کو حق پر قرار دیا۔

## صدر سوئیکارنو اور صدر ناصر کو مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کے خلاف حالیہ سازش کو مغربی سامراج کے ہتھکنڈوں کا نتیجہ سمجھتا ہے اور اس سازش کے ناکام ہونے پر صدر سوئیکارنو کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اسی طرح متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کے خلاف سازش کو بھی اسی طرح کی ایک کڑی تصور کرتا ہے اور اس کے ناکام ہونے پر صدر ناصر کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

## صحابہ کرامؓ کے خلاف تنقیص اور تحریروں کی ضبطی کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تقدیس کی حفاظت کو ایک اسلامی فریضہ تصور کرتا ہے اور ملک کے کسی طبقہ کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ صحابہ کرام کی تنقیص کر کے ان کے مقام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام ابوالاعلیٰ مودودی کے ان بیانات کی شدید مذمت کرتی ہے جو ماضی قریب میں ان کے ناقوس خصوصی "ترجمان القرآن" میں خلیفۂ راشد حضرت عثمان ذی النورین، حضرت امیر معاویہ فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف شائع ہوئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ ترجمان القرآن کے ان پرچوں کو ضبط کر دے۔ جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان اقدس پر ناروا حملے کئے گئے۔ اور مسلمانان پاکستان کے مجروح قلوب کو مطمئن کر دے۔

## چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کے لئے سرکاری ذرائع سے جلسوں کے انتظامات اور اس کو عوام میں مقبول بنانے کے طریق کار کو بنظر تشویش دیکھتا اور اس کو کروڑوں مسلمانوں اور ہزاروں شہداء ختم نبوت سے وابستگان کے جذبات کو پامال کرنے کے مترادف سمجھتا ہے۔ جیسے کہ ڈی سی منٹگمری نے اس کے اعزاز میں عصرانہ دلایا اور تقریروں اور جلسوں کا انتظام کیا۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عوامی جذبات و معتقدات کا احساس کرتے ہوئے اس طریق کار کے خلاف احکام جاری کرے۔

ڈپٹی کمشنر منٹگمری نے مخلوط فلمی کرکٹ میچ اور ظفر اللہ کے اعزازات کرا کر اور اپنے زیر نگرانی رسالہ "فردا" منٹگمری میں علماء اسلام اور دینی طبقات کے خلاف زہریلا اور گمراہ کن مضمون لکھوا کر مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اس کی تحقیقات کرائی جائے اور آئندہ ایسے حالات پیدا نہ ہونے دیئے جائیں۔ محرک در فاضل رشیدی مؤید۔ مولانا سید گل بادشاہ (سرحد) مؤید ثانی:۔ مولانا احمد سعید لائلپوری۔

## صدر ناصر کو مبارکباد

یہ اجلاس صدر ناصر اور متحدہ عرب جمہوریہ کی ان مساعی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جن کی وجہ سے صلیبی مغربی ممالک کے اعتراف کے مطابق اب تک ایک کروڑ سے زیادہ افریقی اسلام قبول کر چکے ہیں۔

## ٹاہلیاں شاہاں مری روڈ راولپنڈی

### دورۂ حدیث کے طلباء کیلئے خوشخبری

مدرسہ دارالعلوم امینیہ میں حسب معمول امسال بھی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد امین صاحب مدظلہ حدیث شریف کی کتابیں پڑھائیں گے۔ اور حفاظ کے لئے بھی خاص انتظام کیا گیا ہے۔ تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہوگا۔ داخلہ ۲۵ شوال تک رہے گا

## مدرسہ عربیہ دارالعلوم امینیہ جڑانوالہ کا داخلہ

مدرسہ عربیہ دارالعلوم امینیہ واقع جامع مسجد جڑانوالہ میں نئے سال کا داخلہ شروع ہے۔ ماہر اساتذہ کرام وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق کتابیں پڑھا رہے ہیں۔ عربی و فارسی کے ساتھ ساتھ درجہ حفظ و ناظرہ و تجوید کا بھی بہترین انتظام ہے۔ طلبہ کے قیام و طعام اور دیگر ضروریات کا انتظام مدرسہ کی طرف سے بلا معاوضہ کیا جاتا ہے۔ ۲۵ شوال سے پہلے پہلے پہنچ کر داخلہ لیں۔ جو طلبہ کسی عذر کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکیں وہ خط و کتابت کر کے داخلہ منظور کرا لیں۔ المعلن:۔ (الحاج مفتی) محمد امین خطیب جامع مسجد و مہتمم مدرسہ ہذا)

**ضرورت**۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے لئے ایک قاری حافظ قرآن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کے علاوہ رہائش اور خوراک کا انتظام جامعہ کی طرف سے ہوگا۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جا سکتا ہے (خادم: راحت گل)

# اعلانات

## جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ اجلاس

منٹگمری کے مشہور جامعہ رشیدیہ کی سالانہ کانفرنس ۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو حسب سابق نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک و ملت کے مشاہیر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔

حضرت درخواستی، حضرت شیخ الجامعہ اسلامیہ بہاولپور مولانا خیر محمد صاحب۔ مولانا محمد علی صاحب۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب۔ قاضی احسان احمد صاحب۔ علامہ خالد محمود صاحب ایم اے، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدعو ہیں۔

(حبیب اللہ جالندھری فاضل رشیدی مدیر و مہتمم جامعہ رشیدیہ منٹگمری)

**اطلاع** اس سال مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامعہ دارالفیوض کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد کا افتتاح ۸ شوال المکرم مقرر ہوا۔ طلباء کا داخلہ ۲۰ ر ۲۲ شوال تک محدود ہے اور مندرجہ ذیل کتب کا دورہ شروع ہے۔

(۱) شرح عقائد (۲) بیضاوی شریف (۳) مختصر معانی۔ (۴) ہدایہ اولین (۵) شرح وقایہ (۶) شرح تہذیب (۷) نور الانوار (۸) اصول الشاشی (۹) کنز الدقائق (۱۰) شرح ملا جامی (۱۱) سراجی (۱۲) ہدایۃ النحو (۱۳) نحو میر (۱۴) مأۃ عامل (۱۵) ارشاد الصرف (۱۶) مدارج القراءۃ العربیہ (۱۷) تیسیر المنطق

(مولانا عمر الدین نائب مہتمم صاحب مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ)

## مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر کا سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۲۵، ۲۶، ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں ملک بھر کے مشاہیر علماء کرام و صوفیاء عظام رونق افروز ہو رہے ہیں۔

(محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی)

**خوشخبری** دارالعلوم محمدیہ رجسٹرڈ روجھان میں ایک حافظ القرآن کو مقرر کیا گیا ہے جو پوری طرح تجوید سے واقف ہے۔ طلبہ شائقین تجوید کو دعوت دی جاتی ہے۔

(ابوالفداء محمد عبدالرحیم مہتمم مدرسہ ہذا)

## دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ رجسٹرڈ ورکشاپی راولپنڈی

### اعلان دورۂ حدیث شریف

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ ۱۲ سال سے علوم دینیہ کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ حفظ قرآن۔ ابتدائی عربی سے لے کر دورۂ حدیث تک علوم عربیہ کا معقول انتظام ہے۔

اس سال دورۂ حدیث شریف حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب نیمبلپوری تلمیذ خصوصی حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح کی سرپرستی میں شروع ہو رہا ہے۔ داخلہ ۳۰ شوال تک رہے گا۔ (قاری محمد یٰسین ناظم دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی)

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক
WEEKLY REGD.L.
তরজুমানে ইসলাম
TARJUMANE ISLAM
লাহোর
LAHORE
price 12 paisse

## بقیہ - کارروائی اجلاس مجلس شوری جمعیۃ علماء اسلام

۱۳ - حضرت مولانا محمد داؤد صاحب امیر ضلع راولپنڈی - ٹیکسلا ضلع راولپنڈی
۱۴ - حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد طور و ضلع مردان
۱۵ - حضرت مولانا محمد یوسف صاحب الحسینی امام مسجد مرکزی - لائلپور
۱۶ - حضرت مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی - لائلپور
۱۷ - حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام و امیر جمعیۃ ضلع میانوالی
۱۸ - حضرت مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ سجاول امیر صوبہ جنوبی سندھ - ضلع ٹھٹھہ (سندھ)
۱۹ - سالار اعظم حاجی کرامت اللہ صاحب - حیدرآباد (سندھ)
۲۰ - حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب - ملتان
۲۱ - حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد عمرزئی ضلع پشاور
۲۲ - حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام - مردان
۲۳ - حضرت مولانا امۃ الزمان صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر - باغ ضلع پونچھ کشمیر
۲۴ - حضرت مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا (سرگودھا)
۲۵ - ڈاکٹر احمد حسین کمال ——— انچارج دفتر مرکزی - لاہور
۲۶ - حضرت مولانا محکم الدین صاحب خطیب جامع مسجد (ضلع) جھنگ

(نمبر اکیس سے چھبیس تک حضرات کو جناب امیر مرکزی نے اعزازی طور پر اجلاس میں شریک فرمایا)

۱ - حضرت مولانا عرض محمد صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ - بلوچستان
۲ - حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی
۳ - حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں شریف -
۴ - حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم حقانی اکوڑہ خٹک ضلع پشاور
۵ - مولانا حبیب گل صاحب ٹل ضلع کوہاٹ
۶ - حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل پڈعیدن ضلع نواب شاہ (سندھ)

اول الذکر دو حضرات نے خطوں کے ذریعہ اور مؤخر الذکر چار حضرات نے تاروں کے ذریعہ سخت مصروفیت اور بیماری کی وجہ سے شریک نہ ہوسکنے کی اطلاع دی۔ اور مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے اتفاق کا اظہار کیا۔

**آغاز کارروائی** اجلاس کا آغاز مولانا حافظ محمد صادق کے تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد حضرت درخواستی صاحب امیر مرکزی نے کارروائی کا افتتاح کرتے ہوئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث پڑھیں۔ اور حدیث من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ آخر تک پڑھ کر علماء کرام کو ذمہ داری کا احساس دلایا اور غرض و غائت بیان کرکے کارروائی شروع کرنے کا حکم دیا۔

**حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا بیان** چنانچہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر مرکزی نے جمعیۃ کی پالیسی حکومت پاکستان کی داخلہ پالیسی اور حالیہ واقعات پر (اعلان تاشقند تک) روشنی ڈالتے ہوئے ایک مفصل بیان پڑھا۔ جسے مجلس شوریٰ نے اجلاس کی اہم کارروائی کی حیثیت سے منظور کرتے ہوئے اس کی روشنی میں قراردادیں پاس کیں (یہ بیان گذشتہ شمارہ میں شائع ہوچکا ہے)

**رپورٹ** اس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے مسئلہ کشمیر کے پس منظر، جنگ کشمیر، بھارت کے حملے۔ اس کے دفاع اور پھر دفاع پر اور مہاجرین کشمیر کی امداد کے سلسلے میں جمعیۃ کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ پیش کی (یہ رپورٹ گذشتہ شمارہ میں شائع ہوچکی ہے) اس کے بعد قراردادوں کو پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔

(نوٹ) قراردادیں صفحہ ۲ اور صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں)


## مولانا غلام غوث صاحب کی مخصوص دوائیں

**اصلی سلاجیت مصفیٰ** آپ نے سلاجیت کے فوائد سنے ہوں گے۔ یہ پتھر کا گوند ہے۔ یہ سربفلک پہاڑوں کی دشوار گذار چوٹیوں سے نکلنے والی عجیب و غریب مقوی چیز ہے۔ زور لگنے۔ گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی۔ ضعف اعصاب، ضعف جسم دردوں وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ تولد کے بعد زچہ چند دن کھائے تو تمام دوسری دواؤں سے زیادہ مفید ہے بشرطیکہ اصلی ہو۔ جو آپ کو معیاری دواخانہ لاہور چوک رنگ محل یا دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ نرخ دو روپیہ فی تولہ۔ ایک سو بیس روپیہ فی سیر۔

**حب عنبری** یہ گولیاں مکہ معظمہ کے عنبر، اصلی زعفران، جدوار اور ازاراقی سے مرکب ہیں۔ اجزا ہموزن ہیں۔ اصلی مل سکیں تو خود بنا لیجئے ورنہ پچیس روپیہ سینکڑہ کے حساب سے مولانا غلام غوث سے منگا لیجئے۔ دماغ، پٹھوں، نزلہ زکام اور دردوں وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ امیر ہی کھا سکتے ہیں۔

**دمہ کی دوا** - دمہ کیلئے مجرب ادویہ تین قسم کی دوائیں۔ مجموعی قیمت پندرہ روپے۔

**پرانی پیچش** - پرانی پیچش کی مجرب گولیاں۔ دس روپیہ سینکڑہ

**بواسیر کی دوا** بواسیر بادی اور خونی کے لئے علیحدہ علیحدہ دوائیں۔ بادی کے لئے دس روپے سینکڑہ گولیاں۔ خونی مسّہ والی کے لئے تین دوائیں مجموعی قیمت بیس روپے

**نرینہ اولاد کی دوا** جس کا استعمال حمل پر اڑھائی ماہ گذرنے کے فوراً بعد سے شروع ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے۔

**اٹھرا کی گولیاں** جب بچے ضائع ہوں یا پیدا ہوکر مرجایا کریں تو اکثر اللہ تعالیٰ نے اس دوا کے استعمال سے فائدہ بخشا ہے۔ پورے ایام حمل میں استعمال کی جانے والی تین سو گولیوں اور ایک تولہ کشتہ فولاد و چاندی مجموعی قیمت بیس روپے رعائتی۔

**ہر قسم کی کھانسی کی گولیاں** دس روپے سینکڑہ اور چھوٹے سائز کی پندرہ روپے سینکڑہ

**سفوف قبض کشا** بچوں اور بڑوں کی قبض کے لئے بلا تکلیف مجرب قیمت ایک روپیہ فی تولہ ۵ تولہ سے کم ارسال نہ ہوگی۔ جو بچوں کی ساٹھ خوراک ہوگی اور بڑوں کی تیس خوراک۔ درد گردہ اور استسقاء کے لئے بہترین جلاب ہیں۔ اس کے لئے چھ ماشہ فی خوراک ہوگی۔



جدید ایڈیشن
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح
بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۹×۲۲ مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
قسم دوم:- عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور


ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

# هَدِيَة التّشكّر

من جمعية علماء الاسلام باكستان

الى جلالة الملك فيصل بن عبد العزيز سلطان النجد والحجاز خلد الله ملكه

ووفّقه لما يحبّ ويرضى

## على قَدَمِ الميمون يا خَيْرَ قادِمٍ

## فاهلاً وَ تَرْحَابًا وسهلاً ومرحبا

ايها الضّيفُ الكريم لقد تفضّلت على قاطني باكستان إذا حللت بديارهم و شرفت بلادهم وادخلت بقدومك الميمون الاف الوف المسرّات في قلوب كبيرهم و صغيرهم وقويّهم وضعيفهم وشيوخهم وفتيانهم وصبيانهم وغبّراتِ شهدائهم الذين استشهدوا قبيل هذه الايام بايدي كفرة الهند واذنابهم واعوانهم وافرحت المجاهدين الذين خرجوا في سبيل الله حين مَا هَجَمَتْ احزاب الشرك عليهم وَارجعهم الله بما نالو من الاجر سالمين بعد ما دَمغوا الباطل واهله وقمعوا ائمة الكفر وادهشو من كان مغمورا في تجبره من تلك الاَحزاب، حتى قرعوا باب الاقوام المتحدة لتنجيهم من سيوف غزاة الموحدين الطاهرين - فان ايتانك بُعَيْدَ هذه الوقائع دليل واضح على داعيةٍ حَثّتك على تعاهدك اخوانك الّذين كانت جنود العدى قد جمعوا لهم وهجموا عليهم وهذا امتنان من جلالة الملك عظيم واحسان جسيم على الملة الباكستانية كلها ومن اجل ذلك قامت جمعية علماء الاسلام التي لها نقابة جلّ مسلمي باكستان

عبد الرشید

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

وزعامة هذه المملكة من حيث الديانة والسياسة
وهأنت من المحتوم عليها ان تقدم هدايا التهاني والتشكر
الى جنابكم من جميع الملة الباكستانيه وتعرض عليكم
امورا هي مهمة في انظارها وانظار هذه الملة وذلك كله
نصيحة لجلالة الملك والمملكة المحروسة -

منها ان جمع امراء المسلمة العالمية والقاء
التاليف في قلوبهم امر جليل ومطلوب كبير وقد قامت جناب
جلالة الملك باعباء ذلك نصحا لله تعالى ولرسوله صلى الله
عليه وسلم ولائمة المسلمين كافة ودعاءنا من الله الكريم ان
يؤيدكم في هذا الخطب العظيم وينصركم كما نصركم الله
في مواطن كثيرة بمنه وفضله العميم - ولكنه يجب ان يبدا
باصلاح العوام والخواص وحضهم على التمسك بالسنة والعض
عليها بالنواجذ وان يجتنبوا الالحاد الذي فشى في جميعهم الآن
ووقع فيه عامة من يدعي الاسلام وتاثر من الحاد اوربا حيث
تعلموا علومهم وجهلوا علوم الانبياء وتركوا معارفهم فيسمون انفسهم
بالمتنورين ويحبون ان يتصفوا بصفات يوصفون بعد حصولهم
عليها بالتنوير وهذه داهية عظيمة نزلت على عامة اخواننا
ولا سيما اهل الثروة والنخوة حتى انهم صاروا مغرمين بها و
جعلوا يحرفون كلام الله وكلام نبيه عليه السلام الى مزعوماتهم
وبعض الحيل يتركون السنن ويتخذون الهوى دينهم ويبدلون
منصوصات الاسلام ولا يبالون فان قلوبهم خالية عن الايمان ذواتهم
على المعصومة من التغيير وكان الدين نزل من السماء وهؤلاء
جعلوا ما اخذوه من اراء اهل الارض دينهم فاخلدوا الى الارض
واتبعوا اهواءهم مع ان الدين عند الله هو الاسلام ليس الا - و
بالاسف ان اوربا لم يكن لهم دين ولا شرعة ولا منهاج فاحتاجوا
الى تشريع وعملوا في ذلك بما عملوا واما الاسلام فقد افصح بقوله اليوم
اكملت لكم دينكم واوضح المحجة - ثم عمل اهل السنة والجماعة
وهن نجاتهم من سائر الفرق باشريعة المحمدية على صاحبها السلام
والتحية من زمن النبي عليه السلام الى يومنا هذا واستقامت بها
امورهم الداخلة والخارجة وهذا المحرفون لا يقنعون بهاتيل هم في كل كورة
يصدون ان يجددوا شريعة ويقيموا رجالا شارعين ولا يريدون بذلك
الا احداث اديان جديدة ومع ذلك يخافون العوام ويجتهدون

في ابقاء اسم الاسلام دون حقيقته وجلالة الملك ان ممالكته مصونة من مثل هذا الاتجاه
المرادون للارتداد وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء) واجب الذي وفقه الله
لهدايتهم ان يحملهم على دين النبي عليه السلام قبل كل شيء ومنها ان نشريات
بيروت ونحوها تكون مملوءة من الفحشاء والمنكر وهي تسمع في البلاد العربية ويخاف منها
مفاسد عديدة والمرجو من جلالة الملك سد بابها والله الموفق -

ومنها ان شيطان الاستعمار يريد ان يوقع العداوة والبغضاء في قلوب حملة الايمان
ويتشبث لاجل ذلك باسباب يجعلها منشاء للاختلاف بين افراد الانسان تارة
يرجع الى ولايته وسوسة الوطنية واخرى تنوع اللون ونحوه وغرضه من ذلك ليس الا
اهانة الانسان والانسانية واحداث التفرقة بين بني آدم ولا سيما بين المسلمين
ثم التسلط عليهم بنحو من الاستعمار فمن الواجب على المصلح اخراج ذلك الزيغ من قلوب
فيها سلامة الفطرة وتحليتهم باصول وضعها الاسلام وارشد اليها النبي عليه السلام
وايقاظهم من نوم الغفلة حتى يجتمع الانام على كلمة الاسلام ويصيروا
انسان اخا الكل فرد من بني آدم بشرط ان يكونا مومنين ولا حدهما عجمي والاخر هما
عربي وسواء كانا ابيضين او اسودين او احدهما من الشرق والاخر من الغرب فان ايجاد
الوحدة بين اثنين مثلهما لا يتاتى الا اذا كانت قربى الايمان بينهما كما قال تعالى شانه
انما المومنون اخوة (الآية) — ومنها ان تعطي السابقية في هذا الوحدة العربية
الاسلامية ويجعل كل عربي مع اخيه العربي كنفس واحدة يرى قربه قربى ومحياه له
حياة وحيا فانا على يقين وثقة بان الامة العربية اذا تلاءمت وتقارب كل شخص
منهما من الاخر حتى يتكلم كل متكلم منهما بمثل ما تتوخاه الاخر ويحب لنفسه ما يحب للاخر ويكره للاخر
ما يكره لنفسه لا يمكن بعد ذلك لكل من ليس من جيلهم الا ان يذعن لهم ويسلم شانهم
وليسهل حينئذ نظم الممالك الاسلامية في سلك واحد وجعل اهلها المسلمين على
واحدة ناشئة وحدتها من وحدة الايمان لما حيه بوحدة الالوان والاوطان فهذه
الوحدة العربية الاسلامية كما اصلحت ولنا يصلح اخرنا انشاء الله تعالى وتبارك -

ومنها ان اسفار الممالك الاسلامية التي اختارها جلالة الملك امر محمود يرجى
بها ازدياد الربط بينها وزيادة ائتلاف بينها وبين المركز الاسلامي وتبليغ الاصول
الشرعية والاحكام الاسلامية في الذين اشربوا فيما قيل انهم اشربوا الحاد اوربا وهان
في انظارهم امر الديانة الاسلامية وتغيرت نياتهم ورجحانهم وهم مع ذلك لا يرضون
بترك اسم الاسلام وقصارى امرهم الدنيا وحطامها ويخافون من العوام فلا يتبرأون من
سمات الديانة في الظاهر والعلانية وفيهم من يحكم الوجدان بوجود شيء من الايمان في
قلوبهم وفيهم من هو مرعوب بوجهات الدنيا فهولاء يرجى منهم بنزولكم فيهم ان تتبدل
احوالهم ومن كان ضعيف الايمان فلعله ان يكمل ايمانهم وما ذلك على الله بعزيز

ومنها ان جلالة الملك يدعو من مملكة باكستان لخلة الرابطة الاسلامية ابا
الاعلى المودودي ولعل هذه الدعوة كانت مبنية على ظن ان ذلك الرجل من خيرهم او من اجل علمائهم
او صلحائهم وليس كذلك فان عامة مسلمي باكستان ممنون في ديانتهم الامام ابا حنيفة
وبعضهم يتسمون باهل الحديث وهم الذين تركوا التقليد في هذا الزمان لا الى هولاء ولا الى هولاء وكلهم
يخالفونه لانه يقول في القرآن برايه ويرد اذا بلغه احاديث صحيحة ثابتة صححها ائمة الحديث كالبخاري ومسلم

ايها الضيف المكرم والملك المعظم لا تريد من هذا الا النصيحة والايضاح والاهر اليكم رجعية على
الاسدام بباكستان التي اتيتم بها حافظ الحديث العلامة محمد عبد الله الدرخواستي مد ظله واعضاء هيئة العلماء
تشكر المملكة السعودية على ما اجتهدت في راحة الحجاج وتوسيع للمسجد الحرام والمسجد النبوي

تفصيل الوفاء شاعة العلم والسعي الى اتحاد الدول العربية والتعاون على انجاحها وعلى التوحيد كلمة الاسلام بارك الله فيكم وفي مساعيكم كلها - امين واخر دعوانا ان

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء

# فن کار مودودی

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے حصول اقتدار کے لئے بڑے ہاتھ پاؤں مارے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں اعلان کیا کہ ان (علماء) کو سند اقتدار سے ہٹا دو۔ ان علماء نے اسلام کو منجمد کوک شاستر بنا رکھا ہے۔ مجدد الف ثانی رح اور شاہ ولی اللہ رح نے اپنے مشاہدات ... اور مجددیت کا ذکر کر کے غلطی کی ہے۔ یہ ان کی چند غلطیوں میں سے ایک غلطی ہے امام غزالی رح فن حدیث میں کمزور تھے۔ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فیصلے شرعی حجت نہیں ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے دور خلافت میں غلطیاں ہوئیں حضرت یونس علیہ السلام نے تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا۔ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دجال والی پیشگوئی کا آدھا حصہ آپ کا اپنا قیاس تھا۔ مگر آپ کا قیاس صحیح ثابت نہیں ہوا۔ مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی حد جاری کرنا ظلم ہے۔ امیر وقت کو دینی حکمت عملی کے تحت اسلام کے احکام تبدیل کرنے کا حق حاصل ہے۔ عورت کو خاوند پسند نہ ہو، تو وہ آزادی حاصل کر سکتی ہے اور عدالت اس میں بے بس ہے۔

خانہ کعبہ کے چاروں طرف بداخلاقی اور گندگی کے ڈھیر ہیں۔ وہاں کے مجاور بنارس اور ہردوار کے مہنت اور پنڈت ہیں۔

سجدۂ تلاوت بے وضو کے جائز ہے۔ عین طلوع فجر کے وقت رمضان میں جلدی جلدی کھا لینا جائز ہے۔ خلع کی عدت صرف ایک حیض ہے۔ ایلاء میں قسم نہ بھی ہو، طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ عورت کسی طرح صدر نہیں بن سکتی (کچھ عرصہ کے بعد) عورت صدر بن سکتی ہے۔

اس قسم کی خرافات لکھنے کے باوجود اپنے قلم کے جادو سے مودودی کے ماننے والے ابھی اچھے خاصے باقی ہیں۔

مولانا امین احسن اصلاحی نے اس کو چھوڑ کر اور اس کی جماعت کو اسلام کے لئے مضر ترین جماعت بتایا۔ مولانا عبدالرحیم اشرف نے بھی بھانڈا پھوڑ دیا۔ مولانا کوثر صاحب نیازی نے تو بیچارے کی لٹیا ہی ڈبو دی۔ مگر مودودی کے دوست امریکن زندہ رہیں۔ اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ وہ اسلام اسلام کی رٹ اور اسلامی مسائل اور مسلمانوں کے جذبات پر کاری ضربیں لگاتا چلا جا رہا ہے۔ خدا جانے اس کے پیسے روپے کہاں سے آتے ہیں۔ اس نے بڑے بڑے قلمکاروں کو بھی گانٹھ رکھا ہے۔ اور ایک جھوٹوں کی جماعت بھی تیار کر رکھی ہے۔ جس کا کام صرف جھوٹ بولنا اور پروپیگنڈا کرتے رہنا ہے۔

اس کے اس قسم کے چیلوں نے شیطان کے کان بھی کتر لئے ہیں۔ یہ غلط بیانات دینے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اس کی صرف ایک مثال سنیئے۔ "ترجمان اسلام" میں مودودی اور راؤ خورشید علی صاحب کے سلسلے میں ایک مضمون شائع ہوا۔ ایک فن کار مودودی نے "نوائے وقت" میں وحید قریشی صاحب کے نام سے ایک مراسلہ "ترجمان اسلام" کے اس مضمون کے خلاف شائع کرایا۔ مگر دو مارچ کے "نوائے وقت" میں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے تردید کر دی۔ کہ میں نے ایسا کوئی مراسلہ نہیں بھیجا۔ نہ اس مراسلہ سے میرا کوئی تعلق ہے۔ اس سے آپ تعجب نہ کریں۔

جب ان کا تنخواہ دینے والا پیر و مرشد مندرجہ بالا خرافات لکھ کر زور قلم یا زور رقم سے ہضم کر سکتا ہے۔ تو اس کے مرید اس قسم کے جھوٹ کو کیوں ہضم نہ کر سکیں۔ لیکن یہ کوئی نادر واقعہ نہیں ہے۔ مودودی نے اس قسم کے فن کار خاصی تعداد میں پیدا کئے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ پروپیگنڈے کا یہ فن باہر سے درآمد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

# آفتاب علم غروب ہو گیا

بڑے رنج کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ استاذ الکل مخدوم العلماء جامع المعقول والمنقول حضرۃ الاستاذ مولانا محمد عجب نور صاحب بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں گذشتہ سہ شنبہ کو مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت اقدس علوم و فنون کے ماہر استاذ ہی نہیں بلکہ استاذ الاساتذہ تھے۔ اس دور میں معقولات و فنون میں انہیں وہ خصوصیت حاصل تھی۔ جس کی وجہ سے وہ امام تسلیم کئے گئے تھے۔ اپنی عمر کا کافی حصہ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد (یوپی (انڈیا) میں علوم کی اشاعت و تعلیم و تدریس میں صرف فرمایا۔

پاکستان بن جانے کے بعد اپنے وطن مالوف بنوں تشریف لائے۔ یہاں علاقہ بھر کے جید علماء کرام (جو سب ان کے تلامذہ تھے) کو ملا کر ایک مدرسہ عربیہ کی بنیاد ڈالی یہ مدرسہ ملک کے بڑے فوقانی مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ ڈھائی سو کے قریب عربی درجہ کے طلباء وہاں تعلیم پاتے ہیں۔ دورۂ حدیث باقاعدگی سے پڑھایا جاتا ہے۔ وفاق المدارس سے ملحق ہے۔

حضرت اقدس جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور جاں نثاروں کی پناہ گاہ تھے اکابر دیوبند کی اس علاقہ میں آخری نشانی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ پر فائز فرماوے۔ اور ان کی یادگار (مدرسہ معراج العلوم) کو تا قیامت قائم رکھ کر ان کی روح پرفتوح کو ایصال ثواب کا ذریعہ بنائے۔

حضرت کے صاحبزادگان کرام مولانا قاری منہاج الدین صاحب۔ حافظ عبدالسمیع صاحب مولانا حافظ عبدالعلیم صاحب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

ادارۂ ترجمان اسلام اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں

# قادیانیوں کو تبلیغی کیمپ لگانے کی اجازت نہ دی جائے

## مسلمانانِ حافظ آباد کا مطالبہ

حافظ آباد کی تمام جامع مساجد کے اجتماع جمعہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) مسلمانانِ حافظ آباد کی تمام جامع مساجد کے اجتماع جمعہ ڈپٹی کمشنر صاحب گوجرانوالہ کی توجہ گذشتہ سال کے سالانہ میلہ منڈی مویشیاں حافظ آباد کے موقعہ پر قادیانیوں کی جانب سے تبلیغی کیمپ کے لگائے جانے کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس کی وجہ سے شہر کے امن کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ امسال بھی اندیشہ ہے۔ کہ قادیانی سالانہ میلہ منڈی مویشیاں حافظ آباد میں اپنا تبلیغی کیمپ لگانے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا ہم بروقت آپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو میلہ مذکور میں کیمپ لگانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر اجازت دے دی گئی ہو، تو اسے منسوخ فرمایا جائے۔ اسلامیانِ حافظ آباد قادیانیوں کو اپنے دین و ایمان سے کھل کھیلنے کا موقعہ نہیں دینگے۔ اور ان کے تبلیغی کیمپ کو ہرگز برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں

(۲) نیز یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ میلہ میں فحاشی اور زندہ ناچ کے پروگرام رکھنے والے تھیٹروں کو بھی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ ایسے پروگرام نوجوانوں کے اندر اخلاقی بے راہروی میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔ جو کہ مقصد پاکستان کے سراسر منافی ہے۔

(ضیا کاشمیری غلہ منڈی حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

## مولانا احمد سعید صاحب کا ہفتہ وار پروگرام

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور کے ہفتہ وار پروگرام کے تحت ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء کا جمعہ سمندری میں اور ۲۵ مارچ کا جمعہ تاندلیانوالہ میں پڑھائیں گے۔

نماز جمعہ کے بعد اراکین جمعیۃ سے خصوصی خطاب کریں گے۔

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۱۲

ان کے نزدیک عقل دین میں تدبر و تفکر کا ایک آلہ ہے۔ جس کے ذریعے محض حکمتوں اور حقائق کا سراغ لگایا جاتا ہے مگر حکمتیں اور حقیقتیں اس سے بنائی نہیں جاتیں۔ پس عقل واضع احکام نہیں۔ تابع احکام ہے۔ عقل سے استخراج کردہ حکمت بھی اگر احکام میں سے نکلتی ہے۔ تو یہ حکم اس پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ وہ خود حکم پر مبنی ہوتی ہے۔ پس حکم خداوندی خود عقلیت و حکمت کا سرچشمہ ہے۔ عقل و حکمت اس کا سرچشمہ نہیں۔ اس لئے عقل موضح احکام ہے۔ موجد احکام نہیں۔ نذر کیا احکام ہے۔ منشئ احکام نہیں جس کے ذریعہ مصالح تدعیہ کھلتی ہیں۔ مبنی نہیں ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ عقل وہی ہوسکتی ہے جو معرفت الٰہی اور فکر انجام میں غرق ہو اور ذکر خداوندی میں منہمک ہو۔ بے فکر اور بے ذکر عقل خادم دین ہونے کے منصب کی اہل نہیں ہوسکتی۔ قرآن نے اسی عقل کو لب کہا ہے جو محض صورتوں کی رنگینی میں الجھ کر نہیں رہ جاتی بلکہ اس باطل میں سے حق نکال لیتی ہے۔ چنانچہ قرآن نے کائنات (ارض و سما) کو پیش کرتے ہوئے اس میں سے قدرت الٰہیہ کی نشانیاں نکال لانے والے اولوالالباب (اہل عقل) کی تعریف کرتے ہوئے ان کے یہی دو وصف ذکر کئے ہیں۔ ذکر اور فکر۔ فرمایا۔

الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض

(جو کہ یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں)

اس سے واضح ہے کہ مطلق عقل جس میں یہ دو وصف ذکر اور فکر نہ ہوں دین سے بالاتر تو کیا ہوتی۔ اس میں خادم دین بننے کی بھی صلاحیت نہیں۔ اس لئے یہ ساری بحث لب میں ہے جو عقل معلوم ہے۔ محض جنس عقل میں نہیں کہ وہ علی الاطلاق خادم دین ہی نہیں ہے۔

### سیاست اور خلفاء

سیاسی اور اجتماعی امور میں شریعت نے زیادہ تر توسعات کو سامنے رکھا ہے کیونکہ سیاست ملکی تدابیر کے انصرام کا نام ہے اور تدبیر و وسائل تدبیر کا رنگ ہر دور کے مناسب حال الگ الگ ہے۔ اس لئے شریعت نے ان کے بارہ میں اصول بیان کر دیئے ہیں۔ مخصوص صورتوں پر زور نہیں دیا بلکہ مناسب موقعہ ان کی مخصوص صورتیں اہل تدبیر پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ مثلاً امارت و خلافت کے لئے انتخاب اصلح کا اصول تو بتا دیا گیا۔ لیکن انتخاب کی کوئی صورت ضروری قرار نہیں دی کہ وہ نامزدگی ہو یا عام انتخاب اور انتخاب میں اظہار رائے زبانی ہو یا تحریری اور تحریری میں محضر نامے ہوں یا الگ الگ پرچیاں لی جائیں اور وہ انفرادی انداز سے لی جائیں یا اجتماع کی صورت سے وغیرہ وغیرہ بلکہ مصلحت وقت اور صاحب بصیرت ارباب حل و عقد پر چھوڑ دی گئی ہے یا مثلاً ملک و ملت کے مہلک فتنوں اور معاشرتی بے اعتدالیوں کی مخصوص تعزیرات کا اصول حدود قائم کر کے تعزیرات اور سزاؤں یا دار و گیر کی صورتیں علاوہ حدود شرعیہ کے امام وقت اور امیر کی رائے پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ اس لئے اس سلسلہ میں اصول قرآن و سنت کی تفصیلات تو خلفاء کی تشریحات سے اور خلفاء کے تعامل کا حدیث اور تاریخ سے پتہ چلایا جاتا ہے۔ اب اگر امیر کا نصب المعین دین اور اقامت دین ہے تو وہ اس مجموعہ سے صحیح راہ متعین کر سکتا ہے۔ جس کی فکری اعانت کے لئے مجلس شوریٰ لازم کر دی گئی ہے اس بارہ میں علماء دیوبند کا مسلک امارۃ مشورائیہ ہے جس کی جہات اور تفصیلات کا عقلی و عقلی نقشہ حکمت ولی اللہی میں حضرت الامام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے پیش فرمادیا ہے جس میں اقترابات اور ارتفاقات کے دو عنوانوں کے نیچے ساری اسلامی سیاست اور اجتماعیات منقح کر کے پیش فرمادیں اور سیاسی تشریح کی حکمتیں کھول دی ہیں۔ مسلمان خواہ بر سر اقتدار ہوں یا محکوم، اس حکمت کے اصول ہر جگہ مشعل راہ بن سکتے ہیں حضرت نانوتویؒ نے حکمت شرائع پر قلم اٹھایا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ نے حکمت تشریح پر۔ اس لئے اسلام کا اجتماعی فکر تو علماء دیوبند کو شاہ ولی اللہ سے پہنچا اور کلامی فکر اور عقل و نقل کی آمیزش سے ایک جدید علیم کلام کا ذوق انہیں حضرت بانی دارالعلوم سے ملا۔ جس سے مسلک میں جامعیت اور اجتماعیت کا پیدا ہو جانا قدرتی تھا۔ بہرحال اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ علماء دیوبند کے مسلک میں شخصیت کا مقام کیا ہے۔ اور وہ اخلاقی طور پر ہر علم و فن اور ہر شعبۂ دین کی اولوالعزم ذوات قدسیہ اور علمی و دینی شخصیتوں کے بارہ میں کیا جذبات عظمت و محبت رکھتے ہیں۔ جو ان کے مسلک کا اہم ترین رکن ہے۔ اور مسلک کا اول رکن قانون و دستور اور اس دستور کے دینی شعبہ جات تھے۔ خواہ وہ نظری ہوں یا عملی (جن کی تفصیل گذر چکی ہے) کہ وہ سب کے سب واجب العقیدۃ اور لازم العظمت ہیں۔ اس لئے مسلک کے دونوں بنیادی رکن بالتفصیل سامنے آگئے۔ جس سے حدیث ما انا علیہ واصحابی کے تحت ما اور انا کی کافی تشریح ہوگئی۔ جس سے یہ بنیادی مسلک ماخوذ ہے۔

اس مرکب اصول کی روشنی میں مسلک کا ایک اور اہم ترین جزو خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اور وہ نصوص شرعیہ کی مرادات سمجھنے اور متعین کرنے کا اصول ہے اور اس سوال کا خاطر خواہ حل ہے کہ علماء دیوبند کا مسلک فہم مرادات ربانی اور تعیین مرادات نبوی میں کیا ہے۔ اور وہ کن اصول سے یہ متعین کرتا ہے کہ فلاں آیت یا فلاں روایت سے اللہ و رسول نے فلاں مطلب کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ فہم مراد کے سلسلہ میں جبکہ مختلف مذاق اور طریقے پیدا ہو گئے ہیں۔ جن میں اصل اور حقیقی طریقہ رل کر نئی زمانہ کچھ غیر متعارف بلکہ ناقابل توجہ ہو گیا ہے۔ مثلاً ایک طریقہ مجرد رائے ہے کہ کتاب و سنت کے کاغذ و حروف سامنے رکھ کر اپنے ذہن کی مدد سے مراد کے بارے میں رائے قائم کر لی جائے۔ ایک لغت عرب ہے کہ اس کے محاورات و اسالیب کلام کو سامنے رکھ کر زبان دانی اور ادبیت کے بل بوتے پر مراد الٰہی کا تعین کیا جائے۔ ایک عام مسلمانوں کا پڑا ہوا راستہ اور عمل کا ڈھنگ یا دین کے بارہ میں چلا ہوا رواج سامنے رکھ کر قرآن و حدیث کو اسی پر ڈھالا جائے اور نصوص کا وہی مطلب لے لیا جائے جو ان رواجوں کی روشنی میں مفہوم ہوتا ہو۔ ایک طریقہ بزرگوں کی روایات و حکایات کا ہے کہ ان کے ذریعہ قرآنی اور حدیثی مرادیں متعین کی جائیں۔ ایک طریقہ تقاضائے وقت ہے کہ وقت کی روش اور حالات زمانہ جن نظریات کا تقاضا کریں انہی کو فہم مراد کے لئے مشعل راہ بنا لیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ غرض ان میں سے ہر ایک ذہن کو ایک خاص رخ پر لگا دیتا ہے اور اسی رخ سے آدمی ہر ایک بات سمجھتا ہے۔ پس اصل چیز ذہنیت اور ذوق ہے اور حری ذوق فہم کا ظرف ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر سوال ہوتا ہے کہ علماء دیوبند کا مسلک اس بارہ میں کیا ہے۔ اور اس کا ذوق و ذہن جسے وہ بنانے اور اپنے رخ پر لگانے کی سعی کرتا ہے کیا ہے؟

یہ سوال اصول مذکورہ کی روشنی میں حل ہو جاتا ہے کہ علماء دیوبند کے مسلک پر فہم مراد کا طریقہ نہ خود رائی ہے نہ ادبیت ہے۔ نہ رسم و رواج ہے نہ افسانہ و حکایت ہے نہ نظریات زمانہ ہیں بلکہ تعلیم و تربیت ہے۔ جس کے وہی دو بنیادی رکن ہیں۔ ایک کتاب و سنت اور ایک روشن ضمیر مربی و استاد اور اس کے ساتھ دو شرطیں ایک استناد اور ایک تربیت یافتہ ذہنیت۔ جیسا کہ حضورؐ سے صحابہ نے صحابہ سے تابعین نے۔ تابعین سے تبع تابعین نے اور پھر ان سے قرون مابعد نے سلسلہ بہ سلسلہ براہ عن کابر اسنادہ کے ساتھ کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کی اور فہم قرآن و حدیث میں ان کی تربیت سے وہ متوارث ذوق حاصل کیا جو اوپر والوں کا تھا۔ اور وہی سلف سے خلف تک توارث کے ساتھ آج تک منتقل ہوتا چلا آرہا ہے اور اس ذوق اور تیار کردہ ذہن میں وہ منقولہ مرادیں جو اللہ سے رسول تک رسول سے صحابہ تک صحابہ سے تابعین تک اور تابعین سے آج کے دور تک سند کے ساتھ آئیں ڈالی جاتی رہیں اور ڈالی جا رہی ہیں۔

(باقی آئندہ)

تاریخ اسلام کے سنہری اوراق (قسط نمبر ۴)

# بادشاہ وقت مجرموں کے کٹہرے میں

## اُسے قاضی کے فیصلہ پر سرِ تسلیم خم کرنا پڑا

(از حکیم مختار احمد الحسینی)

### اسلام کا نظام عدل و مساوات

ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ

کسی قوم سے تمکدر تم کو اس پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ نہیں۔ تم بہر حال انصاف ہی کرو۔

اسلام ایسا پاکیزہ مذہب ہے جو صلح کل آشتی اور امن و امان کا محافظ ہے۔ قرآن کی تعلیم کا حقیقی مقصد انسانیت کو اس کی لغزشوں اور بدویتا اور اس دھرتی کو ظلم و فساد کی تمام آلودگیوں کو پاک کر کے عدل و انصاف اور مساوات کا راج قائم کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں بغیر امتیاز مذہب و ملت اور اپنے پرائے کے تمام انسانیات کو مشاکر بغیر کسی رعائت کے وہی معاملہ روا رکھا جاتا ہے جس کا ازروئے شریعت وہ مستحق ہو۔

مشہور واقعہ ہے کہ قریش کا ایک وفد ایک عورت (جو چوری میں ماخوذ تھی) کی سفارش لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی ایسا کرتی تو اسے بھی یہی سزا دی جاتی۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضؓ کے صاحبزادہ ابو شحمہ رضؓ نے جب شراب پی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اتنے شدید کوڑے مارے کہ وہ اس صدمہ کی تاب نہ لاکر چل بسے۔

(طبقات ابن سعد ابن اثیر ج ۳ ص ۵۹)

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کی ایک دفعہ زرہ گر پڑی اور ایک نصرانی نے اٹھالی۔ آپ نے قاضی کی عدالت میں مرافعہ کیا۔ قاضی نے بحکم البینۃ للمدعی والیمین علی من انکر (مدعی سے گواہ طلب کیا جائے اور منکر پر قسم لازم آتی ہے)۔ حضرت علیؓ سے گواہ طلب کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ قاضی نے یہ سن کر فیصلہ امیر المومنین کے خلاف دے دیا۔

(ابن اثیر ج ۳ ص ۱۴۰)

### غیر مسلم کی شہادت

اسلام کے اس عادلانہ نظام حکومت کو غیر مسلموں اور مستشرقین یورپ نے بھی سراہا ہے۔ انگلستان کے مشہور مقرر راؤنڈ برک نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا تھا۔

"عیسائی بادشاہوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے قانون میں بدرجہا زیادہ مضبوطیاں ہیں۔ ان کا اپنے قانون کی نسبت یہ عقیدہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس لئے بادشاہ سے لیکر رعایا تک سب کے سب یکسانیت کے ساتھ قانون اور مذہب کے پابند ہیں۔ قرآن کے قانون کا ہر ہر حرف ظالموں کے خلاف گرج رہا ہے۔ اس قانون کے شرح کرنے والے علماء اور قاضیوں کا طبقہ موجود ہے۔ جو اس کا محافظ قرار دیا گیا ہے۔ اور جو بادشاہوں کی ناراضی سے محفوظ ہے اور جسے بادشاہ بھی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ان کے بادشاہوں تک کو حقیقی اعلیٰ طاقت حاصل نہیں ہے۔

(تقاریر ایڈمنڈ برگ جلد اول ص ۱۰۴ - ۱۰۵)

### قاضی نے بادشاہ کو مجرم قرار دیدیا

اس مختصر تمہید کے بعد اصل واقعہ کی طرف آتے ہیں۔ تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے۔ تغلق خاندان کا فرمانروا محمد تغلق کس قدر عجیب و غریب مزاج کا مالک تھا۔ اور آج تک اپنی انوکھی طبیعت و منطق کی وجہ سے مورخین کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے پناہ رعب و دبدبہ اور جاہ و جلال کا مالک بھی تھا۔ لیکن قاضی وقت کے فیصلہ کے آگے اسے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ ابن بطوطہ لکھتا ہے:

"میں نے سلطان محمد تغلق سے زیادہ عدل گستر اور منصف کسی کو نہیں دیکھا"

"ایک مرتبہ ایک ہندو امیر نے دعویٰ کیا کہ بادشاہ نے اس کے بھائی کو بلا وجہ مار ڈالا ہے۔ قاضی کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ تو بادشاہ بغیر کسی ہتھیار کے قاضی کے سامنے عام ملزموں کی طرح حاضر ہوا۔ اور قاضی کو سلام کیا اور تعظیم بجالایا۔ مقدمہ سنایا گیا۔ قاضی نے فیصلہ کیا کہ بادشاہ پر جرم ثابت ہے اسے چاہیئے کہ مدعی ہندو امیر کو راضی کرے۔ ورنہ اس سے ازروئے شریعت قصاص لیا جائے گا۔ چنانچہ سلطان نے امیر کو راضی کر لیا اور قاضی نے اسے بری کر دیا"

"ایک دفعہ اسی سلطان کے خلاف ایک ہندو نے عدالت میں استغاثہ کیا کہ بادشاہ نے اس کے لڑکے کو بے وجہ مارا ہے۔ قاضی نے بادشاہ کو مدعا علیہ کی حیثیت سے عدالت میں طلب کیا اور مقدمہ کی سماعت کی۔ آخر فیصلہ کیا گیا کہ بادشاہ پر جرم ثابت ہے۔ اور اس سے بدلہ لیا جائے۔ سلطان نے بے چون و چرا عدالت کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا"

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ "میں نے دیکھا کہ بادشاہ نے عدالت کے فیصلہ کے مطابق ہندو زادہ کو بلایا، اور اس کے ہاتھ میں چھڑی دی۔ اور کہا۔ اپنا بدلہ لے لے۔ اور اس کو اپنے سر کی قسم دلائی۔ کہ جیسا میں نے تجھے مارا ہے تو بھی مجھے مار۔ چنانچہ لڑکے نے ہاتھ میں چھڑی لے کر اکیس چھڑیاں بادشاہ کو ماریں۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ اس کی کلاہ بھی سر سے گر پڑی۔

(سفرنامہ ابن بطوطہ ج ۲ ص ۱۳۰)

### انصاف کی مہنگائی

تاریخ کا ایک یہ دور بھی تھا کہ انصاف اس قدر ارزاں تھا۔ کہ ایک غیر ملت کا ادنیٰ سا آدمی بادشاہ وقت سے بدلہ لے سکتا تھا یہ تھا نظام اسلام کے نظام عدل کی برکات تھیں۔ لیکن آج ہم اپنے معاشرہ سے گرد و پیش اور واقعات و حالات کا جائزہ لیں تو دور دور تک انصاف کا نشان ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ حالانکہ ہم ایک مسلمان ملک میں بستے ہیں۔ کہنے کو یہ اسلامی مملکت ہے۔ لیکن اسلامی قوانین کے اجراء میں تغافل کی بدولت عدل و انصاف کے تقریباً تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ بڑا آدمی جرم کرتا ہے تو اولاً ہمارا قانون اسے پوچھتا ہی نہیں۔ ثانیاً اگر کہیں اتفاقیہ زد میں آگیا تو اسے ایسی سزا دی جاتی ہے۔ جیسا کہ بچے کو شفقت سے تھپکی مار دیا۔

معاشرہ میں غنڈے دندناتے پھرتے ہیں اور شریف آدمی کی گھڑی بڑی جرات و بیباکی سے اچھال دی جاتی ہے لیکن قانون اور اس کے محافظ سوئے رہتے ہیں۔ چور اور ڈاکو چوریاں کرتے اور ڈاکے ڈالتے ہیں تو انہیں جو سزا دی جاتی ہے وہ عادی بننے کا تحضہ ہی تو ہوتا ہے۔ غریب آدمی اولاً تو عدالت تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور اگر گرتا پڑتا پہنچ جائے تو اس کی سہی سہی پونجی "رشوت" کے بے رحم ہاتھوں کی نذر ہو جاتی ہے۔ اور پھر سم یہ ہوتا ہے کہ وہ انصاف بھی نہیں پا سکتا۔

کاش! کہ ہمارے سربراہ ان مسائل کو سوچیں اور مظلوم و بسلکتی ہوئی انسانیت ہی کے لئے اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لائیں۔ تاکہ معاشرہ کی برائیوں کا سدباب ہو سکے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کا شوق پورا ہو سکے۔


## مرکزی جمعیۃ کا نیا پمفلٹ

مرکزی جمعیۃ نے قرآن اور حکومت پاکستان کے نام سے ایک نیا پمفلٹ شائع کیا ہے۔ جس میں معاشرہ کی موجودہ حالت اور عائلی قوانین پر مختصر تبصرہ، ان کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حکومت اور اسمبلیوں کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ہر مقامی جمعیۃ بڑی تعداد میں یہ پمفلٹ منگا کر ان کی اشاعت کرے۔ چاہیں تو فی پمفلٹ کے حساب سے بیچیں چاہیں مفت تقسیم کریں۔ مرکز سے یہ دس روپے سینکڑہ کے حساب سے منگائے جا سکتے ہیں۔ انیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے منگوایا جا سکتا ہے۔

# حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ

الحمد للہ تعالیٰ کہ پاکستان میں مخلص علماء دین ابھی موجود ہیں۔ ایسے حضرات کی ایک بڑی تعداد امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے وابستہ تھی۔ جن کے تبلیغی جہاد نے مرزائیت کی چولیں ڈھیلی کر دی تھیں۔ جب ظفر اللہ قادیانی نے کراچی کے مرزائی جلسہ کی صدارت کی اور اس کے نتیجہ میں وہاں عظیم فساد رونما ہوا۔ اور قوی امکان تھا کہ وہاں کا کمشنر مسلمانوں پر سختی کرے۔ چنانچہ اس نے ایک سخت بیان پریس کو دے دیا تھا۔ مگر ادھر شیر بیشۂ حریت شیخ حسام الدین صاحب گرجے۔ ادھر امیر شریعت نے تمام ملک میں یوم احتجاج منانے کا اعلان کر دیا۔ آخر کار مشترکہ کنونشن کا انعقاد ہو کر مجلس عمل وجود میں آئی۔ اور پھر تحریک ختم نبوت نے بیداری کا بگل بجایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شک و شبہ میں مبتلا ہزاروں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ایمان محفوظ ہو گئے۔ اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس احرار کے سیاسی پلیٹ فارم سے حضرت امیر شریعت کے منشاء کے عین مطابق علیحدہ ہو چکی تھی۔ مگر حضرت مولانا محمد علی صاحب جیسے شیر اسلام و مبلغ اعظم کیسے خاموش رہ سکتے تھے۔ جن کے طریق افہام و تفہیم سے متاثر ہو کر حضرت امیر شریعت قدس سرہ نے فرمایا تھا۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ مولانا ایک دلیرانہ اعلان کر کے بمعہ اپنے مبلغین کے تحریک میں کود پڑے۔ مولانا موصوف کو فنڈ جمع کرنے سے واقعی دلچسپی ہے۔ اور بات بھی یہی ہے۔ آج اگر اہل حق کی آواز سے بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ یا کلمۂ خیر کہنے کی راہ میں مشکلات حائل ہیں تو اس کی ایک بڑی وجہ فنڈ کی کمی ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی کے ہاں فنڈ کی قدر ہے۔ تحریک کے بعد انکوائری کورٹ میں ایک وکیل صاحب کو آٹھ دس ہزار روپیہ مولانا موصوف ہی نے دلایا تھا۔ پھر مبلغین ختم نبوت جتنے جیلوں میں گئے۔ رہائی کے بعد مدت قید و بند کی تنخواہیں سب کو ادا فرما دیں۔ مخلص دینی جماعتوں میں مجلس ختم نبوت ہی وہ کامیاب جماعت ہے۔ جس نے بڑے خرچ سے خود اپنا مرکزی دفتر ملتان میں تیار کر دیا۔ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت سیاسیات سے علیحدہ نہ رہے۔ اور اس خیال کے حق میں جمعیۃ علماء اسلام بھی ہے۔ مگر مولانا موصوف حضرت امیر شریعت قدس سرہ کے ارشاد کے مطابق اس پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ ایک جماعت خالص تبلیغی ہونی چاہیئے۔ ایک بار حضرت شاہ صاحب قدس سرہ سے سیاست کا ذکر آیا۔ ان کی دور رس نگاہ تاڑ چکی تھی۔ بولے کہ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ حالات بد سے بدتر ہوں گے۔ حق کا گلا گھونٹا جائیگا علمبرداران ارتداد بہت آگے آجائیں گے۔ اس لئے انہوں نے اپنی زندگی تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دی تھی۔ مگر وہ نہ جھوٹ کو برداشت کر سکتے تھے نہ اہلسنت والجماعت کے مسلک کی مخالفت کو۔ چنانچہ جب مودودی صاحب نے عدالت میں سلطانی گواہ کا کردار ادا کرتے ہوئے مرزائیوں کے ساتھ احرار کو بھی فسادات کا ذمہ دار قرار دیا اور ساتھ ہی یہ بیان دے دیا کہ میں سول نافرمانی کے مشورہ میں شریک نہ تھا تو حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے اس کے اس بزدلانہ جھوٹ کا پول جلسہ عام میں کھولا۔

پھر جب اس نے شیعہ مذہب کے متعہ کو ضرورۃً جائز قرار دیا۔ تو حضرت شاہ صاحب نے اس کے خلاف ایک نظم لکھی اور عام تقریروں میں اس کی قلعی کھولی۔

کاش آج وہ ہم میں موجود ہوتے۔ تو مودودی کی ہرزہ سرائی کا جو اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کی شان میں کی ہے دندان شکن جواب ہی نہ دیتے بلکہ اس کو صحابہ کرام و انبیاء عظام علیہم السلام پر تنقید کا مزہ بھی چکھاتے۔

دوسرے دوست ارتداد کے خلاف جو راستہ چاہیں اختیار کر سکتے اور اپنے لئے کام کا میدان بنا سکتے ہیں۔ مگر حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ نے تبلیغ کا وہ فرض اپنے ذمہ لیا ہے جو بڑا کٹھن ہے۔ مرزائی دیہات میں جا کر بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دے دیتے ہیں اب اگر مسجد کا میاں جی جواب نہ دے سکے تو سارا گاؤں عیاری کا شکار ہو کر مرتد ہو جائے۔ اس لئے وہ مجبور ہو کر مولانا محمد علی صاحب مدظلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر کی عمر میں برکت عطا فرمائے کہ وہ وہاں گاؤں میں پہنچ کر مرزائیوں کو بھگا کر سادہ مسلمانوں کا ایمان بچا لیتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے پاس اس کا بھی انتظام نہ ہوتا۔ تو کسی گاؤں کے مرتد ہونے کی ذمہ داری کس پر ہوتی۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب اسی بھٹی میں ایندھن جھونک رہے ہیں۔ جو امیر شریعت قدس سرہ نے ارتداد کے خلاف سلگائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو نظر بد سے بچائے آمین!

---

## مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا تنظیمی دورہ

خوشاب میں ۱۸ مارچ نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد بگڑ والی میں تقریر فرمائیں گے۔ بعد میں جمعیۃ کے اجلاس میں مقامی جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں اراکین سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

## مبارک

مولانا حمید اللہ خاں نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام دلو خیل نے جناب محمد ظریف خاں چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی۔ بی اینڈ آر کوئٹہ کو پانچ صاحبزادیوں کے بعد بچہ پیدا ہونے پر انہیں مبارکباد دی ہے اور نومولود کے لئے درازی عمر اور نیکی کی درخواست کی گئی

---

## انکشافات معہ اضافات

مودودی صاحب یا ان کی جماعت کے اراکین انکشافات میں پیش کردہ الزامات کی تردید کے لئے کسی بھی سہ جماعتی مسلمہ فیصل بورڈ کے سامنے آنے سے کیوں عاجز ہیں؟ صرف اس لئے کہ انکشافات میں مودودی صاحب کے لایعنی اور گمراہ کن سیاسی و مذہبی نظریات و عقائد ایسے باطل شکن دلائل اور مفصل حوالجات و تحریری دستاویزات کے ذریعہ پیش کئے گئے ہیں کہ فیصلہ کن و انعامی چیلنج کے باوجود مودودی صاحب اور ان کے جماعتی افراد نے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کے مصداق نہ تردید ہی کی کوئی راہ نکال سکے ہیں اور نہ تاویل ہی کی کوئی گنجائش پیدا کر سکے۔ پڑھیئے انکشافات (معہ اضافات) قیمت ۳/۵۰ روپے۔ مقرروں، اعلیٰ خطیبوں اور مدارس عربیہ کے مستند اردو دان علمائے کرام کے لئے پیشگی منی آرڈر آنے کی صورت میں بمد تبلیغ نصف قیمت۔ محصول ڈاک ۷۵ پیسے۔ (نوٹ) تعمیل میں رکاوٹ یا تاخیر کے پیش نظر منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نام و پتہ صاف، خوشخط اور اردو میں لکھیں۔ پتہ

مسعود الحسن ۱۵۷ نیا دھرمپورہ علامہ اقبال روڈ لاہور ۱۵

## جمعیۃ طلباء اسلام جہلم کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے ہفتہ وار اجتماع میں مولوی عبد الخالق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ طلباء نے مختلف اسلامی موضوعات پر تقریریں کیں۔ حافظ عزیز الرحمٰن۔ حافظ محمد طارق نے تلاوت کی۔ حافظ محمد اسحاق۔ قاری محمد ایوب۔ قاری حبیب احمد قاسمی۔ مولوی علی شان۔ مولوی محمد صادق۔ ڈاکٹر محمد شریف مولوی مقبول احمد۔ مولوی محمد اسماعیل شامل ہیں۔

ایک قرارداد کے ذریعہ ظفر اللہ قادیانی کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

## جمعیۃ طلباء اسلام چکوال کا انتخاب اور قابل تقلید مثال

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے طلباء کا ایک اجلاس مولانا رحمت دین مدرس مدرسہ ہذا کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کا سال رواں کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا۔ منتخب عہدہ دار یہ ہیں:۔

| | |
|---|---|
| مولوی محمد یعقوب | امیر |
| حافظ محمد مسعود حضروی | ناظم عمومی |
| مولوی فضل الرحمٰن | ناظم |

مولوی محمد یعقوب۔ مولوی محمد حسن اور حافظ مسعود نے بالترتیب جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد و حجیت حدیث اور فضائل صحابہ کے موضوع پر تقریریں کیں اور طلباء کی اس جماعت کے لئے ترجمان اسلام سال کے لئے جاری کیا گیا طلبا کا یہ اقدام دوسرے مدارس کے طلباء کی تنظیموں کے لئے قابل تقلید مثال ہے۔ اگر وہ بھی ترجمان اسلام جاری کروائیں تو اس طرح علماء کی جماعت سے ذہنی تعلق رہے گا۔ (ادارہ)

# گلوکاروں کو تمغے ۞ خاندانی منصوبہ بندی

پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ماہنامہ "الحق" نے ماہ مارچ کے "نقش آغاز" میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی قراردادوں کی حمایت کرتے ہوئے ان قراردادوں کو ملک وملت کی صحیح ترجمانی قرار دیا ہے۔ موقر جریدہ "الحق" کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی سرپرستی حاصل ہے اور ان کے صاحبزادہ محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے "نقش آغاز" میں "الحق" کی روایات کے مطابق جن اسلامی جذبات کا اظہار کیا ہے وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ ذیل میں ہم نقش آغاز کے آخری دو اقتباس نقل کر رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ تمام کا تمام مضمون نقل کیا جاتا لیکن پرچہ کے صفحات متحمل نہیں (الحسینی)

ابھی حال ہی میں وزارت نشریات کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ موسیقاروں اور گلوکاروں کو ۱۸ سونے کے تمغے دینے کے لئے مقابلہ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ نیز ملک کے دونوں حصوں کے فنکاروں و مزید ۹۹ تمغے دیئے جائیں گے جنہوں نے جنگ کے دوران گیت گائے یا ان کی دھنیں بنائیں۔ طاؤس و رباب کی حوصلہ افزائی کے نام پر خرمستیوں کا یہ عالم ہے کہ دفاع کے نام سے ورائٹی شو ہونے لگے۔ فلمی عورتوں اور مردوں کے کرکٹ میچ کھیلے گئے اور اس سے حاصل شدہ حرام کمائی کو ایک اسلامی ریاست کے دفاعی فنڈ میں جمع کیا گیا۔ یہاں تک کہ ان حیا سوختہ طوائفوں کو محاذ جنگ میں لے جا کر مجاہد اور غیور فوجیوں کے سامنے نچوایا گیا اور اس طرح مقدس سرزمین کی توہین کی گئی۔ جو مسلمان مجاہدوں کے خون شہادت سے لالہ زار بنی ہوئی تھی۔ شہری دفاع کے نام پر بے پردہ عورتوں کی پریڈیں شروع ہو گئیں۔ اور اخبارات میں ان حیا سوز مناظر کی خوب خوب تشہیر کی گئی۔ پھر اللہ کی اس ناشکر گذاری اور کفران نعمت کا قدرتی ردعمل، ملک کی عام بے چینی، انتشار و بے اعتمادی، تشتت و افتراق کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

غرض ایک طرف تو فیاضیوں کا یہ عالم اور دوسری طرف اس طبقۂ "خیار امت" (علماء و مشائخ) کے ساتھ ناقدر شناسوں کی یہ پرانی ریس ہے کہ جب بھی ملک کی سالمیت و بقاء مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور مدافعت کا موقعہ آیا۔ تو یہ لوگ جہاد و قربانی کی صف اول کے قائد و سپاہی بن کر نکلے۔ لیکن جب تحسین و آفرین اور اعزاز و اکرام، قیادت و سیادت کا وقت آیا تو انہیں رجعت پسند اور دقیانوس ہونے، ملک کی ترقی میں روڑے اٹکانے والے اور کیا کیا خطابات سے نوازا گیا۔ کہ ملکی قیادت و سیاست کا انہیں کیا حق۔ ان کا مقام تو مسجد و محراب ہے۔ انہیں کیا حق کہ مدرسہ و خانقاہ کی چار دیواری سے نکل کر حریم سیاست و قیادت میں دخل دیں۔ اور ملک کی حقیقی فلاح و خیر خواہی کے لئے اور معاشرہ کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے کوئی آواز نکالیں۔ کیا ناقدر شناسی اور احسان فراموشی کا ایسا سلوک ملک کے کسی دوسرے طبقہ کے ساتھ بھی روا رکھا گیا ہے۔

چند دن پہلے اخبارات میں خاندانی منصوبہ بندی کے ایک افسر کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ پچھلے چند دنوں میں صرف ایک علاقہ میں دو ہزار بچے اس منصوبہ کی وجہ سے پیدا نہ ہو سکے۔ انا للہ معلوم نہیں وہ کونسا آلہ اور پیمانہ ہے۔ جس سے انداز و شمار کے یہ اندازے لگائے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایک نسمہ (جرثومہ) تک کے پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہو، تو کوئی طاقت اسے اس کارخانہ ہست و بود میں آنے سے نہیں روک سکتی۔ خلق و امر کے سرچشمے اور رزق و معاش کے خزانے اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ جو لوگ قوانین قدرت اور نوامیس فطرت میں اس طرح مضحکہ خیز دخل اندازیاں کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً اپنی رسوائی و ناکامی کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ اگر بالفرض والمحال پیدا ہونے سے پہلے ہلاک کئے جانے والے بچوں کی یہ تعداد صحیح بھی ہے۔ تو کیا ان حرامی بچوں کی شرح اضافہ اور تعداد پر بھی روشنی ڈالی جا سکے گی جو اس پلاننگ کی بدولت معمولی معمولی زچہ خانوں اور ہسپتالوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یا جنہیں زندگی کے سانس لینے سے قبل ہی کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں اور شہر کے گندے نالوں میں جھونک دیا جاتا ہے۔ کیا اعداد و شمار کے رجسٹر سے اس بات کی وضاحت بھی ہو سکتی ہے کہ کتنے افراد نے اس کا جائز و حلال مصرف میں استعمال کیا۔ اور کتنوں نے ناجائز و حرام طریقوں سے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

(سمیع الحق)

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی سرگرمیاں

سرگودھا۔ ۱۱ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد قریشی عبدالغفور صاحب ناظم نے ماہ فروری کی آمد و خرچ کا حساب پیش کیا۔ اس کے بعد دارالمطالعہ کی نو ماہی رپورٹ پیش کی گئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ نو ماہ میں روزانہ مطالعہ کرنے والوں کی تعداد چھ ہزار ہے۔ کتابیں مطالعہ کرنے والوں کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ لوگ کتابیں بلا معاوضہ دارالمطالعہ سے گھروں میں لے جا کر استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ جن کتابوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان میں مکتوبات شیخ الاسلام صرف ایک اسلام۔ عقائد علماء دیوبند۔ سیرت حضرت اسماعیل شہید حیات انورؒ۔ سیرت امام اعظمؒ۔ حیات شیخ الہندؒ بھی شامل ہیں اس کے بعد مرکزی جمعیۃ کے شائع شدہ ٹریکٹ (قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک) کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کی جائے۔

تجویز پاس کی گئی کہ عید قربان کے موقعہ پر ایک اشتہار احکام و مسائل عید الضحیٰ کے نام سے مقامی جمعیۃ کی طرف سے شائع کیا جائے۔

فیصلہ ہوا کہ کشمیری مہاجرین کے لئے بقایا سامان جو پڑا ہے اس کو فوری طور پر لاہور بھیج دیا جائے (سامان لاہور پہنچ چکا ہے) آخر میں محکمہ اوقاف کی مساجد کے ناقص انتظام پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ مجلس شوریٰ کا آئندہ اجلاس ۲۵ مارچ کو ہوگا۔

## دعائے صحت کی درخواست

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب سرگودھا اور جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال ناظم مرکزی دفتر کئی دنوں سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ علماء، مشائخ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

## اطباء حضرات پڑھیں
### ضروری تصحیح

۴ مارچ ۶۶ء کے ترجمان اسلام میں اطباء اہل توجہ فرمائیں کے عنوان سے محترم حکیم محمد عبدالسلام صاحب ممبر طبی بورڈ پاکستان کا ایک بیان اطباء کی خاطر چھپا تھا اس میں فیس کا لفظ آنے سے یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ شاید رجسٹریشن کی فیس بھی فارم کے ساتھ یا پہلے بھیجنی ہے حقیقت یہ ہے کہ فارم دو روپے میں نیشنل بنک کی شاخوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگر دفتر راولپنڈی سے منگائے جائیں تو دو روپے کے ہمراہ ۱۴ بھی بھیجے جائیں تاکہ دفتر بذریعہ رجسٹری فارم بھیج سکے اس کے سوا جو رجسٹریشن کی فیس ہوگی وہ فارم منظور ہونے کی اطلاع کے بعد بھیجی جائیگی۔ یاد رہے کہ فارم پُر کر کے رجسٹری کے ذریعہ بھیجے جائیں۔ بعض حضرات کے سوالات کی وجہ سے عرض ہے کہ تصدیق مجسٹریٹ درجہ اول ہرگز میڈیکل افسر ایم پی اے اور ایم این اے کر سکتے ہیں۔ فوٹو کی شرط ابھی تک مستثنیٰ نہیں کی گئی۔

## مشرقی پاکستان نمبر

جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کی دورۂ مشرقی پاکستان سے واپسی پر ادارہ "ترجمان اسلام" کا ایک شاندار نمبر نکال رہا ہے۔ جس میں دورہ کی مفصل کارروائی

- مسلمانان مشرقی پاکستان کا علماء سے تعلق
- مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کی رفتار
- تحریک پاکستان میں علماء اور عوام کا حصہ
- بنگال میں اسلام کی آمد
- حضرت درخواستی کے مختلف کانفرنسوں کے صدارتی خطبے
- اور دیگر حالات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر پیش کیا جا رہا ہے۔ ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں اور مشرقی پاکستان کے احباب اگر کوئی مواد ارسال کرنا چاہیں تو جلد بھیج دیں۔

# جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

## بنیادی جمہوریت کے ذریعہ اسلام کے منافی نظریات کو نہ پھیلایا جائے، اسلامیان پاکستان کے جذبات کا پاس کیا جائے

### مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا بیان

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ایک بیان میں حکومت کے اس طریقہ کار کو نہایت جرات اور بیباکی کے ساتھ اسلام کے خلاف کھلم کھلا محاذ قرار دیا ہے کہ حکومت بنیادی جمہوریت کے ذریعہ ملک میں شریعت اسلامی کے خلاف نظریات و افکار کے پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس ضمن میں ۷ مارچ ۱۹۶۶ء کو بنیادی جمہوریت کا جو تربیتی کورس شروع ہونے والا ہے۔ اس میں ممبران بنیادی جمہوریت کو خاص طور پر عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ کے فوائد اور طریقہ کار سے آگاہ کیا جائے گا۔ حالانکہ یہی وہ قوانین اور سکیم ہے جس کو ملک بھر کے علماء اسلام اور مذہب پرست طبقہ نے بالاتفاق غیر شرعی قرار دیا ہے۔ غیر شرعی قوانین اور سکیموں پر حکومت کی طرف سے زور دینا اور اس کی اشاعت کرنا اور لوگوں میں مقبول بنانا حکومت پاکستان کی بنیاد کو متزلزل کرنے کے مترادف ہے۔ اور اللہ کے قہر و غضب کو دعوت دینا ہے۔ جبکہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اگر انہوں نے حکومت کے ان غیر اسلامی خیالات و افکار کو عوام میں مقبول کرانے کی کوشش کی تو نہ صرف وہ عوام میں اپنا اعتماد کھو بیٹھیں گے۔ بلکہ ملک میں حکومت کے خلاف زبردست نفرت پھیل جائے گی۔ پاکستان کے مسلمان کبھی اور کسی وقت بھی شریعت اسلامی کے خلاف احکامات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان غیر اسلامی احکامات کے خلاف ردعمل کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ پاکستان کے مسلمانوں کے اسلامی جذبات و احساسات سے کھیلنا ملک کے مفاد کے خلاف ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے اسلامیان پاکستان کے جذبات کا پاس کیا جائے۔

## باخدا دیوانہ شو با مصطفٰے ہوشیار باش

اکثر دیکھنے میں آ رہا ہے کہ اچھے اچھے پڑھے ہوئے لوگ اخبارات، رسالہ جات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر "ص" یا "صلعم" پر اکتفا کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کے آداب اور شان کے خلاف ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ زاد سعیدہ جو کہ فضائل درود شریف میں مستند کتاب ہے تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص فداہ امی و ابی کے اسم مبارک پر مکمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں لکھتا۔ محروم الادب اور محروم البرکت ہے۔ آپ بحوالہ مستند سند کے فرماتے ہیں کہ ایک شخص بسبب بخل کاغذ کے نام مبارک کے ساتھ مکمل درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلاز ہو گیا یعنی گل گیا۔ باخدا دیوانہ شو با مصطفٰے ہوشیار باش۔ بہرحال اسم مبارک کے ساتھ سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مکمل ہونا چاہیئے۔ اس میں تخفیف خلاف ادب ہے۔ جو کہ جرم ہے۔ متعدد عرب جمہوریہ مصر نے قانوناً اس کی ممانعت کر دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف پریس ایکٹ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ جو اخبار رسالے یا کتاب کے ڈیکلریشن کی منسوخی یا ضبطی کی صورت ہو سکتی ہے۔ یعنی قانون کے ذریعہ پیغمبر اسلام کے اسم مبارک کا مکمل احترام ملحوظ رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہمارا ملک جمہوریہ اسلامیہ پاکستان اس بات کا زیادہ مستحق ہے۔ جو کہ اسلام کے نام پر ہی ظہور میں آیا ہے۔ قانوناً ایسا انتظام کیا جائے۔ ہم اپنی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کا بہت جلد آرڈیننس جاری کر کے خلاف ادب احترام کا سدباب کرے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(حاجی) نور احمد رکن جمعیۃ علماء اسلام واربٹن)

## جمعیۃ علماء اسلام سمندری کی سرگرمیاں

گذشتہ ہفتہ سمندری میں جمعیۃ علماء اسلام کے دو راہنما حضرت مولانا محمد بشیر صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن اور مولانا احمد سعید پاشا ناظم ضلع لائلپور سے پہنچے انہوں نے مولانا محمد علی جانباز صاحب کے تعاون سے مختلف اجتماعات میں تقریریں کیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور عوام سے تعاون کی اپیل کی گئی۔ سمندری کے عوام نے گہری دلچسپی کا ثبوت دیا اور جمعیۃ کے تنظیمی کام کو وسیع پیمانے پر چلانے کا عہد کیا۔

## ضلعی دورہ کے بعد مولانا احمد سعید صاحب کے تاثرات

۲۶ فروری سے لیکر ۵ مارچ تک میں نے ضلع لائلپور کے تقریباً بیس مقامات (ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چک نمبر ۳۳۵ کمالیہ سمندری۔ چک نمبر ۱۳۹ تاندلیانوالہ۔ روپڑیاں۔ جمے شاہ، جڑانوالہ، چک جمرہ) پر جا کر لوگوں کے ساتھ اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے طریق کار کو پیش کیا۔ میرے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ مجھے اس دورہ میں سو فیصد کامیابی حاصل ہوئی جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ وہ علاقے جہاں سے ضلعی جمعیۃ کو ابھی تک کوئی مالی امداد نہیں دی تھی۔ اس دورے کے بعد مجموعی طور پر دس ہزار روپیہ سالانہ ضلعی جمعیۃ کو دینے کو تیار ہیں اور انہوں نے ضلع بھر میں جمعیۃ کو منظم کرنے کے لئے ممبر سازی۔ ترجمان اسلام کی اشاعت۔ جمعیۃ کی رضاکار تنظیم انصار الاسلام کے لئے رضاکاروں کی بھرتی شروع کر دی ہے اور ایک ماہ بعد ہم لائلپور میں جمعیۃ کی دو روزہ ضلعی کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس موقعہ پر حکومت اور عوام کو معلوم ہو جائے گا کہ ضلع لائلپور میں سب سے زیادہ منظم اور طاقتور جماعت کونسی ہے۔ خدا ہماری حق کے راستے میں نصرت و امداد فرمائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل کا اجلاس

اباخیل ۵ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل تحصیل لکی مروت ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا گل جنان امیر حلقہ ہذا منعقد ہوا۔ لاکین حلقہ ہذا کے علاوہ دیگر دیندار حضرات نے بھی شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد گل صاحب محلہ میں ماتم ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ اس کی اجلاس کو باقاعدہ تحریری اطلاع دی گئی۔ شاہ صاحب امیر ضلع و مولانا گل جنان امیر حلقہ و مولانا اکبر زمان داوخیل نے تقاریر فرمائیں۔ مرکزی و صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں اور قراردادوں کی تائید کی گئی۔ اہمیت تنظیم پر زور دیتے ہوئے عام مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ علماء اسلام کی رہنمائی میں کام کرتے ہوئے اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ شاہ صاحب امیر ضلع نے جمعیۃ علماء اسلام سابق صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ کی قراردادوں اور فیصلوں پر روشنی ڈالی اور طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء بمقام لکی ہوگا۔ جس کے دعوت نامے یکم مارچ سے جاری کئے گئے ہیں۔

مذکورہ اجلاس کا ایجنڈا بیان کرتے ہوئے شرکت پر زور دیا گیا۔ عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی کی مذمت کی گئی۔ اجلاس میں مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم عمومی ضلع بنوں کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔

## جمعیۃ علماء قصور کا ہنگامی اجلاس

آج بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب جوانی جامع مسجد کوٹ مراد خاں میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ کی تنظیمی اور پیش آمدہ دیگر مسائل پر غور و خوض کیا گیا اور اس سلسلے میں جمعیۃ کے تمام اراکین پر زور دیا گیا کہ وہ اپنی جماعتی سرگرمیاں تیز تر کر دیں۔ نیز بالاتفاق طے پایا کہ جمعیۃ کا سالانہ انتخابی اجلاس ۷ اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء بلایا جائے اس لئے قصور کے جماعتی اراکین مندرجہ بالا تاریخ نوٹ فرمالیں۔

(فدا) محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء قصور

## قبول اسلام

حضرت مولانا محمد بشیر صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے دست حق پرست پر مندرجہ ذیل اصحاب نے اسلام قبول کیا۔ جن کے اسلامی نام یہ ہیں:-

| پہلا نام | اسلامی نام |
|---|---|
| راجہ علہ پیرو عمر ۵۰ سال | سراجدین |
| کیسرو زوجہ راجہ | حسن بی بی |
| سادھو ولد راجہ عمر ۴۰ سال | محمد صادق |
| جھنگا ولد راجہ " ۲۰ " | محمد صدیق |
| دنی چند ولد راجہ " ۱۶ " | محمد رفیق |

# معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہیں اور ملک بھر کے لوگ اکثریت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ہمارے ہاں تمام ادویات خالص اجزاء پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس لئے مفید اور موثر ہیں۔

**مقوی بدن فولادی گولیاں** خطیب، صحافی، مدرس، کاتب، طالب علم اور وہ حضرات جو زیادہ دماغی کام کرتے ہیں یا زیادہ بیٹھے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اعصاب بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ یہ گولیاں اعصاب میں تھکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معدہ اور جگر کی خرابی۔ مثانہ کی کمزوری اور آنتوں کے فعل کو درست کرتی ہیں۔ قیمت بارہ روپے پیکٹ۔

**سلاجیت پلز کمپاؤنڈ** یہ گولیاں کشتہ فولاد اور خالص سلاجیت کا مرکب ہیں جسم میں قدرتی توانائی اور تروتازگی بخشتی ہیں۔ چہرے پر نکھار پیدا کرتی ہیں۔ اعصاب کو قوت دیتی ہیں اور جنسی امراض کا سدباب کرتی ہیں۔ جنسی الجھنوں کو دور کرتی ہیں۔ اور نزلہ و زکام کو بھی مفید ہیں۔ بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ قیمت فی پیکٹ دس روپے۔

**جریان کورس** جریان ایک ایسا موذی مرض ہے۔ جس سے حسن و شباب اور زندگی کی عام رنگینیاں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں اور دماغ تک معطل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے انتہائی مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ مکمل کورس ۱۲ گولی۔ قیمت ۱۲ روپے۔

**حب اٹھرا** ایک لاجواب دوا ہے۔ عورتوں کی مختلف امراض کی وجہ سے بچے مدت سے پہلے ہی اسقاط سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ نیز ایام حمل کے دوران طبیعت کی سستی، بے چینی۔ بدن کے ٹوٹنے۔ کمر کے درد کو بھی دور کرتی ہیں۔ ابتداء حمل سے ہی یہ گولیاں صبح و شام استعمال کرائیں۔ مکمل کورس قیمت ۲۰ روپے

**مقوی دماغ** دماغی گرانی۔ کمزوری۔ سر میں درد اور بھاری پن۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزلہ و زکام کی کثرت سے بالوں کا سفید ہو جانا۔ ان تمام عوارضات میں بیحد مفید اور بے نظیر دوا ہے۔ دماغ کے فضلات کو صاف کرتی ہیں اور اس کے زیادہ استعمال سے سفید بال پھر سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ایک پاؤ ۵/ روپے۔

**معجون عشبہ** فساد خون، پھوڑے پھنسیاں، خارش، جوڑوں کے درد، آتشک گٹھیا، جذام، بواسیر اور دیگر جلدی بیماریوں کے لئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ایک پاؤ ۵/ روپے

**اصلی سلاجیت مصفیٰ** آپ نے سلاجیت کے فوائد سنے ہوں گے۔ یہ پتھر کا گوند ہے یہ سر بفلک پہاڑوں کی دشوار گذار چوٹیوں سے نکلنے والی عجیب و غریب مقوی چیز ہے۔ زور لگنے، گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی ضعف اعصاب ضعف جسم۔ دردوں وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ تولد کے بعد زچہ چند دن کھالے تو تمام دوسری دواؤں سے زیادہ مفید ہے بشرطیکہ اصلی ہو۔ نرخ ۲ روپیہ فی تولہ ۱۲۰ روپیہ فی سیر۔

**حب عنبری** یہ گولیاں ۔ ۔ ۔ عنبر، اصلی زعفران، جدوار اور اناراقی سے مرکب ہیں اجزا ہم وزن ہیں۔ اصلی مل سکیں تو خود بنا لیجئے۔ ورنہ پچیس روپیہ سینکڑے حساب سے معیاری دواخانہ سے منگوا لیجئے۔ دماغ، پٹھوں، نزلہ زکام اور دردوں وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ امیر ہی کھا سکتے ہیں۔

**دمہ کی دوا** دمہ کے لئے مجرب ادویہ۔ تین قسم کی دوائیں مجموعی قیمت پندرہ روپے۔

**سفوف قبض کشا** بچوں اور بڑوں کی قبض کے لئے بلا تکلیف مجرب۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔ ۵ تولہ سے کم ارسال نہ ہوگی۔ جو بچوں کی ساٹھ خوراک ہوگی اور بڑوں کی تیس خوراک۔ درد گردہ اور استسقاء کے لئے بہترین جلاب ہیں۔ اس کے لئے ۶ ماشہ فی خوراک ہوگی۔

**پرانی پیچش** پرانی پیچش کی مجرب گولیاں قیمت دس روپے سینکڑہ

**بواسیر کی دوا** بواسیر بادی اور خونی کے لئے علیحدہ علیحدہ دوائیں۔ بادی کے لئے دس روپے سینکڑہ گولیاں۔ خونی مسّہ والی کے لئے تین دوائیں مجموعی قیمت بیس روپے

**نرینہ اولاد کی دوا** جس کا استعمال حمل پر اڑھائی ماہ گذرنے کے فوراً بعد سے شروع ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے۔

**لبوب کبیر (محافظ شباب)** مشک۔ زعفران۔ عنبر اور دیگر پچاس قیمتی ادویہ کا مشہور مرکب ہے۔ محافظ شباب ہے۔ جو رطوبتیں جوان رہنے کے لئے ضروری ہیں مہیا کرتا ہے۔ اعصاب کو قوت و طاقت بخشتا ہے۔ گردوں کو گرم اور قوی کرتا ہے۔ وہ تولید کو بکثرت پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ مثانہ اور دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ چہرے پر نکھار اور شگفتگی لاتا ہے۔ موسم بہار میں ضرور استعمال کریں قیمت ۱ تولہ ۱۰ روپیہ

**دواء المسک جواہر دار** اس میں جواہر۔ مشک۔ عنبر۔ موتی اور دیگر بیش قیمت ادویات شامل ہیں۔ دل، معدہ اور جگر کو طاقت و توانائی بخشتی ہے اور ان کے افعال کی حرکات میں نظم، باقاعدگی اور تازگی پیدا کرتی ہے۔ دل کی تمام امراض میں بے حد مفید ہے۔ سریع اثر ہونے کی وجہ سے دل کو فوری قوت دیتی ہے اور اس کی خرابیوں و نقائص کو دور کر کے دوران خون کو درست کرتے ہوئے بدن کے ہر عضو میں خون پہنچاتی ہے۔ غشی کی حالت میں نہایت مفید ہے۔ خفقان سوداوی اور مالیخولیا امراض میں خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ عام جسمانی کمزوری یا بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتی ہے ۔۔۔ قیمت دس تولہ ۱۲ روپے۔

**حب مقوی معدہ** اکثر امراض انسانی معدہ اور آنتوں کی خرابی۔ نظام ہضم کی نادرستی اور جگر کے فعل کا صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حب مقوی معدہ ان امراض میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔ جگر اور آنتوں کی سرعت میں مستعدی پیدا کر کے دائمی قبض، اپھارا۔ پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہے اور طبیعت میں چستی پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو تقویت دے کر بھوک لگاتی ہے اور تبخیر معدہ کو دور کرتی ہے جنسی امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں چہرے کو صاف اور شگفتہ کرتی ہیں ۔۔۔ ۱۰۰ ٹکیاں قیمت ۶/ روپیہ۔

**سفوف مغلظ** جنسی امراض میں یہ سفوف ہمارے دواخانہ کی اہم اور مفید ترین دوا ہے۔ رقت سرعت انزال اور دھات کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے میں عجیب الاثر واقع ہوا ہے۔ جو لوگ اپنی بے اعتدالیوں کی وجہ سے بہت سی خرابیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے امید کا پیغام ہے۔ کم خرچ اور بالانشین کی مثل کا مصداق بھی ہے۔ ایک شیشی ۱۰ تولہ ۶/ روپے

**حب اکسیر نزلہ** یہ گولیاں عجیب اثر ہیں دائمی نزلہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ سر درد۔ تھکن گرانی اور بخار کے لئے بھی نہائت فائدہ مند اور مجرب ہیں۔ دائمی نزلہ کا شافی علاج ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولیاں ۶/ روپے

**کھانسی کی گولیاں** یہ گولیاں حیرت انگیز طور پر مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کھانسی کو کو مکمل آرام پہنچاتی ہیں۔ حتیٰ کہ دق کی کھانسی کے لئے بھی مجرب اور آزمودہ ہیں۔ سو گولی بارہ روپے۔

**احتلام کورس** انتہائی خطرناک اور موذی مرض ہے۔ جو آہستہ آہستہ دماغی، اعصابی اور جسمانی طاقتوں کو ختم کر کے صحت و زندگی کو دیمک کی طرح کھوکھلا اور بیکار کر دیتا ہے۔ اس مرض میں مبتلا انسان معاشرہ میں کوئی قابل قدر خدمت سرانجام نہیں دے سکتا اور وہ اپنے آپ سے بیزار نظر آتا ہے اور اعصابی تھکن محسوس کرتا ہے۔ کام کاج سے جی چراتا ہے اس مہلک مرض کی بارہا آزمودہ دوا مکمل کورس آٹھ روپے

(باقی صفحہ پر)

## سرمہ اکسیر بصر

آنکھوں کی حفاظت و صفائی میں غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آنکھوں کی خرابی اور عینک کا سہارا کی صورت میں نکلتا ہے فضا میں گرد و غبار، دھواں مسلسل مطالعہ بینی اور تیز روشنی اور معدہ کی خرابی سے آنکھوں کے کئی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ سرخی۔ درد۔ ککرے۔ دھندلا دکھائی دینا۔ مسلسل کتب بینی اور ضعف بصارت کی وجہ سے سر درد پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی قدرتی چمک جاتی رہتی ہے۔ سرمہ اکسیر بصر سے آپ اپنی آنکھوں کی تکلیف دور کر سکتے ہیں۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ آنکھوں کو صاف شفاف بناتا ہے۔ اور آنکھوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ بچاس پیسے۔ دو شیشی سے کم ارسال نہیں کی جاتی

## برصی (برص یعنی پھلبہری) کے لئے کامیاب دوا

یہ اس قدر مہلک مرض ہے کہ آدمی کے حسن و جمال کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔ جسم میں جا بجا سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔ جو ابتدا میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن علاج نہ کروانے کی صورت میں ان کا احاطہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ جسم کے ہر حصہ پر پھیل جاتے ہیں۔ اس مرض کے لئے ہمارے دواخانہ کا کامیاب دوا تیار کر لی ہے۔ برصی کو تین ماہ مسلسل استعمال کرنے سے انشاء اللہ مرض جاتا رہتا ہے اور سفید دانوں کا نشان تک مٹ جاتا ہے۔ جن لوگوں کی ابتدائی سٹیج ہو۔ انہیں جلد افاقہ ہو جاتا ہے تین ماہ کی دوا۔ قیمت ۱۵ روپے۔

## مصفی خون

جسم میں فاسد مادوں کے جمع ہونے کی وجہ سے خون میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے کئی ایک امراض جلدی اور اندرونی پھوٹ پڑتے ہیں۔ پھوڑے پھنسیاں۔ چہرے پر بد نما داغ اور سیاہی۔ حواسوں کا پیدا ہو جانا۔ کھجلی اور رطوبت کا بہنا۔ طبیعت کا مکدر اور بھاری ہو جانا۔ آنکھیں گدلی ہو جاتی ہیں اور چپکنے لگتی ہیں۔ خون کی خرابی کی وجہ سے کام کاج کو بھی جی نہیں چاہتا۔ ان سب کے لئے قدرتی اور شافی دوا صاحب مصفی خون ہے۔ جو تجربہ سے انتہائی کامیاب ثابت ہو چکی ہے۔ چہرہ پر نکھار پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو صاف رکھتی ہے اور صالح خون پیدا کرتی ہے۔ نیز مندرجہ بالا امراض کا قلع قمع کرتی ہے۔ قیمت ۵ گولیاں ۴ روپے۔

## حب وجع المفاصل

(جوڑوں کے درد کے لئے مفید دوا) یہ دوا جوڑوں کے درد اور نقرس کو سکون و آرام پہنچا کر مرض کے اصل سبب کو دور کو دیتی ہے اور صحت سے ہمکنار کرتی ہے۔ بعض امراض مثلاً دل۔ سوزاک اور آتشک وغیرہ کے بعد جوڑوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ نہایت آزمودہ اور مجرب دوا ہے۔ ایک مکمل کورس کی دو قسم کی دوا۔ قیمت ۱۲ روپے۔

## معیاری منجن

دانتوں کی خرابی کی وجہ سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ منجن دانتوں کی میل کچیل کو دور کرتا ہے اور مسوڑھوں میں قدرتی چمک پیدا کرتا ہے اور دانتوں کو دیگر امراض سے بچا کر قوت بخشتا ہے۔ دانتوں کی اکثر بیماریوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱/۵۰ روپیہ۔ دو شیشیوں سے کم نہیں ارسال کی جائے گی۔

## اکسیر اطفال

بچوں کے دست اور ہاضمہ کی خرابی کے لئے بے نظیر نسخہ ہے ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ اگر بچوں کو مسلسل استعمال کرائی جائے تو سوکھے کا بہترین علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپے۔

## روغن بادام خالص

روغن بادام خالص ہمارے دواخانہ میں بالکل تازہ اور بغیر کسی ملاوٹ کے ملتا ہے۔ جسم کی خشکی کو دور کرتا ہے۔ دماغ کو تر و تازگی بخشتا ہے۔ آنکھوں کی خشکی کو دور کر کے ان کی حرکات و افعال کو درست کرتا ہے دائمی قبض کو دور کرتا ہے۔ بہترین ملین ہے۔ دماغ کی کمزوری کی صورت میں بیرونی طور پر کنپٹیوں پر مالش کرنے سے کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ اعصاب کو تسکین دیتا ہے۔ اعصابی کو دور کرتا ہے اور گہری نیند لاتا ہے۔ دس تولہ قیمت ۱/۵ روپیہ۔ نصف سیر اکٹھا منگوانے پر خصوصی رعایت کی جائے گی۔

تمام یونانی مرکبات، مشروبات اور کشتہ جات خالص اور ارزاں ملنے کا پتہ

**معیاری دواخانہ و لیبارٹریز چوک رنگ محل۔ لاہور**

## دیگر یونانی مرکبات جو خالص اور مکمل اجزاء پر مشتمل ہیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| جوارش جالینوس ۱۰ تولہ | ۴/۵۰ | جوارش کمونی ایک پاؤ | ۴/۰ |
| معجون فلاسفہ ایک پاؤ | ۶/۵۰ | معجون عشبہ " | ۵/۵۰ |
| اطریفل زمانی روغن بادام والی | ۶/۰ | اطریفل کشنیز روغن بادام والی " | ۶/۰ |
| اطریفل اسطوخودوس ایک پاؤ | ۴/۵۰ | معجون مقوی باہ ۱۰ تولہ | ۱۲/۰ |
| معجون شباب آور ۱۰ تولہ | ۱۲/۰ | یونانی چورن | ۱/۵۰ |
| خمیرہ گاؤزبان ایک پاؤ | ۴/۰ | حب کبد فوشادری ۱۰۰ ٹکیاں | ۲/۵۰ |
| معجون مقوی معدہ ۱۰ تولہ | ۳/۰ | حب ازاراقی ۱۰۰ گولیاں | ۵/۰ |
| کشتہ فولاد ایک تولہ | ۸/۰ | | |

## اکسیر یا یوریا (دانت اکھاڑنا کوئی علاج نہیں)

گوشت خورہ یا یوریا کے علاج کے سلسلے میں لوگ علاج دندان (اخراج دندان) کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یہ کوئی علاج نہیں۔ مرض کا جب تک سبب دور نہ کیا جائے مرض نہیں جاتا۔ ہمارا یا یوریا کورس جس میں ملنے اور کھانے والی دوا شامل ہے کے استعمال سے انشاء اللہ مرض جاتا رہتا ہے اور ہلتے دانت پھر سے مضبوط و محکم ہو جاتے ہیں۔ مکمل کورس دس روپے۔

## خمیرہ عنبری جواہر والا

معیاری لیبارٹریز کا خالص اجناس پر مشتمل خمیرہ عنبری جواہر دار تیار ہو چکا ہے۔ سونے کے ورقوں کے بجائے سونے کا کشتہ ڈالا گیا ہے۔ بہترین مقوی دل و دماغ ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت ۱۲ روپے۔

## بہترین طبی مشورہ و علاج

دور دراز کے رہنے والے حضرات جو سفر کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے طبی بورڈ کو اپنے مفصل حالات مرض لکھ کر جوابی لفافہ کے ہمراہ ارسال کریں۔ بورڈ باہمی مشورہ سے مرض کو سمجھ کر آپ کو بہتر مشورہ دے گا اور علاج کے سلسلہ میں آپ کی راہنمائی کرے گا۔ نسخہ جات لکھنے میں ہمارے ہاں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیا جاتا۔

پتہ:۔ مجلس تشخیص و تجویز معیاری دواخانہ نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور



## اصحابہ رسول پر مودودی صاحب کے بے رحمانہ حملوں کا "عالمانہ دفاع"

حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری صاحب کی تازہ تصنیف جس کا مقدمہ خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے رقم فرمایا۔ قسم اول ۳ روپے

| | | | |
|---|---|---|---|
| قسم دوم | ۲/۵۰ | مودودی مذہب۔ از قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ | قیمت ۰-۶۵ |
| مودودی دستور و عقائد کی حقیقت۔ از شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی | | | ۰-۷۵ |
| مودودی سیاست کے کرشمے | | | قیمت ۰-۲۵ |
| مودودی جماعت اور عورت کی سربراہی | | از مولانا خالد محمود صاحب | " ۰-۳۶ |
| اسلامی جمہوریت کے تقاضے۔ | | از مولانا ابو الکلام صاحب آزاد | " ۰-۱۰ |
| علماء کے کارنامے۔ | | از ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب | " ۰-۳۷ |
| تعارف جمعیۃ علماء اسلام پاکستان | | " " " | " ۰-۲۵ |
| علماء اور ان کے فرائض۔ | | از حکیم محمود احمد صاحب ظفر | " ۰-۷۵ |
| سفرنامہ دیار حبیب۔ | | از حکیم مختار احمد الحسینی | " ۱-۰ |
| عقائد علماء دیوبند | | | " ۱-۶۲ |
| مسلک دیوبند | | | " ۱-۱۲ |
| عروج و زوال کا قرآنی دستور۔ | | از مولانا ابو الکلام آزاد | " ۰-۳ |
| قلید قرآن قیمت ۰/۴ | | ڈاڑھی کی شرعی حیثیت | " ۰-۷۵ |

ہر قسم کی کتب ارزاں قیمتوں پر ہم سے طلب کریں

**مکتبہ تعمیر حیات نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور**

(ترجمہ)

# جلالۃ الملک فیصل بن عبدالعزیز سلطان نجد و حجاز کی خدمت میں

# ھدیۂ تشکر

(از جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ـــــ لاہور)

ہمارے معزز و محترم مہمان!

آپ نے باشندگانِ پاکستان پر عنایت فرمائی کہ ہزارہا ہزار مسرتیں ان کے ہر فرد کے دل میں داخل کر دیں۔ آپ کے قدوم کی مسرت پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے ہر توانا و ناتواں، ہر بوڑھے اور جوان اور بچے اور شہیدوں کے پسماندگان کے دلوں میں نیز جو بہادر جنگ میں شریک ہو کر اچھا کر زندہ واپس آئے۔ ان کے دلوں میں بھی آپ کی تشریف آوری سے مسرت و فرحت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یہ زندہ واپس آنے والے بہادر وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس وقت نکلے۔ جب احزاب کفار ہر طرف سے ہم پر حملہ آور ہوئے۔ اور ان بہادروں نے باطل کا دماغ پاش پاش اور اہل باطل کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ کفر و شرک کے ان لیڈروں کو جو غرور و تکبر میں غرق تھے ایسا دہشت زدہ کر دیا کہ وہ بھاگے بھاگے اقوام متحدہ کے دروازہ پر پہنچے۔ تاکہ وہ ان کو بہادرانِ اسلام کی تلواروں سے نجات دلائے۔

ان واقعات کے پیش ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد آپ کا یہاں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے دل میں ایک جذبہ تھا۔ اس نے آپ کو بے چین اور اس پر آمادہ کر دیا کہ اپنے ان بھائیوں کی خبر گیری کریں۔ جن پر بڑی مشکل آن پڑی تھی۔ اس لئے آپ کے اس احسان کا شکریہ پاکستانی قوم کی واحد مذہبی اور سیاسی جماعت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ساری قوم کی طرف سے ادا کرنا اپنا فرض سمجھا۔ اور یہ بھی مناسب معلوم ہوا کہ جناب والا کی خیر خواہی اور مملکت سعودیہ کی خیر خواہی کی نیت سے چند ایسی باتوں کو بھی جناب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے جو جمعیۃ علماء اسلام اور ہماری ملت کی نگاہ میں اہم ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ عالم اسلام کو ایک دوسرے کے قریب لانا اور امت مسلمہ کا شیرازہ اکٹھا کرنا ایک مقصد عظیم ہے۔ جس کے لئے جلالۃ الملک نے محض اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور امت مسلمہ کی خیر خواہی کے لئے کمر ہمت باندھ لی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے جیسے کہ پہلے بھی کتنے مواقع میں اس نے اپنی مدد سے نوازا ہے۔ لیکن پہلی ضرورت یہ ہے کہ پہلے مسلمانوں کی اصلاح کی جائے کہ وہ سنت کو تھامے رہیں اور اس الحاد سے بچیں۔ جو وبا کی طرح عام ہو رہا ہے اسلام کے مدعیوں نے مغربی علوم سیکھے۔ انبیاء علیہم السلام کے علوم سے ناواقف رہ گئے اور اپنے کو روشن خیال کہنے لگے۔ وہ ایسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگ انہیں روشن خیال سمجھیں۔ یہ ایک عام مصیبت ہے۔ خاص کر امراء طبقہ اس میں مبتلا ہے۔ اور اب وہ خدا اور رسول کے کلام و احکام کو حیلوں سے بدل کر اپنی خواہش کو دین بنا رہے ہیں۔ خدائی تصریحات کو نظر انداز کرتے ہوئے بھی وہ تعزیر و سزا سے محفوظ ہیں۔

دین آسمان سے اترا تھا۔ وہ زمین والوں کی رایوں کو دین بنا کر زمین ہی میں دھنستے چلے گئے۔ اہل یورپ کے پاس تو کوئی قانون نہ تھا۔ وہ قانون سازی کے لئے مجبور تھے۔ مگر اسلام تو کامل و مکمل دین تھا۔ اسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اہلسنت والجماعت عمل کرتے آئے اور اپنے داخلی و خارجی مسائل میں اسی دینی پروگرام کی وجہ سے کامیاب رہے۔

مگر یہ متنورین و محرفین اس دین سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ اسی کے درپے رہتے ہیں کہ نئی شریعت بنائیں اور نئے قوانین وضع کریں۔ اس طرح یہ لوگ نئے نئے دین گھڑ رہے ہیں۔ لیکن عوام کے ڈر سے اسلام کا نام چھوڑ نہیں سکتے۔

(ہم جلالۃ الملک کو مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کی مملکت اس الحاد سے محفوظ ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء)

دوسری بات یہ ہے کہ حجاز مقدس وغیرہ میں بیروت کے راستے جو لٹریچر آتا ہے۔ وہ انتہائی گندہ اور فحش ہوتا ہے اور وہ اسی سازش کے تحت داخل کیا جاتا ہے کہ اس سے مفاسد پھیلیں۔ جلالۃ الملک سے درخواست ہے کہ وہ اس کا سدباب فرمائیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ استعماری شیطن مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے نئے نئے وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ یہ کبھی وطنیت کے نام سے کبھی رنگ کے نام سے اور کبھی نسل کے نام سے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کر کے ان پر مسلط ہونا چاہتا ہے۔ تو ہر بہی خواہ مصلح کے لئے ضروری ہے کہ ان کو خواب غفلت سے بیدار کر کے کلمہ اسلام پر اس طرح جمع کرے کہ کالے، گورے، شرقی غربی اور عربی عجمی سب بھائی بھائی ہو جائیں۔ اور یہ بات صرف ایمانی قرابت سے پیدا ہو سکتی ہے۔ انما المومنون اخوۃ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اس جلیل القدر کام میں اولیت کا درجہ وحدت عربیہ کو دیا جائے۔ سب سے پہلے عرب ممالک کو ایک دوسرے سے ایسا قریب کر دیا جائے کہ سب ایک ہی بات کہنے لگ جائیں۔ اور دوسرے لئے وہی چاہیں جو اپنے لئے چاہتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس طرح ہونے کے بعد باطل قوتوں کو حق کی قوت ماننی پڑے گی۔ اور پھر تمام عالم اسلام کا اتحاد آسان تر ہو جائے گا۔ یہ کام پہلے بھی ملت عربیہ نے سرانجام دیا تھا۔ اب بھی ان امکنہ مقدسہ کا اتحاد عالم اسلام کے ارتقاء و اتحاد کا یقینی ذریعہ بن سکے گا۔

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ جلالۃ الملک نے جو دورے شروع کئے ہیں۔ یہ قابل تعریف ہیں۔ اس سے باہمی روابط میں اضافہ ہوگا اور ممالک اسلامی اور مرکز اسلام میں رابطہ بڑھتا جائے گا اور حکام شریعت کی تبلیغ بھی ہو سکے گی۔

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے۔ امر دین الحاد کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہے مگر پھر بھی وہ لوگ اسلام کا نام چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف دنیوی وجاہتوں سے مرعوب ہیں ان سے قبول حق کی امید زیادہ ہے۔ بہرحال جلالۃ الملک کے ورود سے ہو سکتا ہے۔ کہ ان کمزوروں کو فائدہ پہنچے۔ ان اشیاء میں جناب کا یہ بھی مطمح نظر ہونا چاہیئے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ جلالۃ الملک رابطہ اسلامیہ کے اجلاس کے لئے پاکستان سے مودودی کو دعوت دیتے ہیں۔ شاید یہ اس خیال سے ہو کہ یہ حضرت پاکستان کے چوٹی کے عالم یا بزرگ ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ یہاں جمہور اہل اسلام حنفی مسلک کے پابند ہیں اور بعض غیر مقلد اہلحدیث ہیں۔ مودودی صاحب ان دونوں میں نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے سب خلاف ہیں۔ ایک تو یہ حضرت قرآن پاک میں اپنی رائے سے دخل دیتے رہتے ہیں۔ دوسرے اپنی رائے سے ایسی حدیثوں کو رد کر دیتے ہیں۔ جن کی صحت و ثبوت کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ وغیرہ تسلیم کرتے ہوں۔

جناب والا!

اس سے ہماری مراد صرف اطلاع اور خیر خواہی ہے۔ ورنہ آپ کا اختیار ہے جو چاہیں کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان جو حضرت حافظ الحدیث حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں اجلہ علماء پاکستان کی جماعت ہے۔ سعودی حکومت کا اس بارہ میں شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے حاجیوں کو آرام پہنچانے، مسجد حرام اور مسجد نبوی کی شایان شان توسیع کرنے، نقل و حرکت کو آسان بنانے۔ دول عربیہ میں اتحاد اور وحدت اسلامیہ کے لئے جد و جہد کی ہے اور نیک کاموں خاص کر جہاد میں تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক

WEEKLY REGD.L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম

TARJUMANE ISLAM

লাহোর

LAHORE

price 12 paisse

# من هو المودودي؟

عامة اهل باكستان والجمهور يتبعون الامام اباحنيفة النعمان ومنهم من يخالف التقليد ويتسمون باهل الحديث وهم الان الوف ايضاً والمودودي لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء ودابه ان يفسر القران برائه وان يرد الاحاديث الصحيحة الثابتة التي صححها ائمة الحديث كالبخاري ومسلم برائه فاجمع علماء باكستان على انه ضال مضل في ما نفوه به في المسائل العلمية والاحكام الشرعية وانه ليس من فرسان هذا المضمار وليس له مقام في الادارات العلمية الباكستانية وخطأه علماء الشرع وفقهاء السنة وفي اقاويله المخصوصة لا يوافق احداً من السلف المشهود لها بالخير.

نذكر هنا انموذجاً من اقاويله

١- قال في تفسيره تفهيم القران تحت قوله تعالى الا قوم يونس لما امنوا كشفنا عنهم عذاب الخزي الاية

ما ترجمته بالعربية هذا

"كشف العذاب كان لعدم اتمام الحجة عليهم لان يونس قصر تقصيرات في تبليغ رسالات الرب وكان قاصراً في اداء الفرض" (نعوذ بالله)

٢- وذكر في تفسيره المذكور تحت قوله تعالى فلما رأى كوكبا قال هذا ربي (الاية) ما معناه فان قيل هل صار ابراهيم عليه السلام مشركا بهذا القول قلت ان هذه المنازل الشركية لا بد منها لطالب الحق قبل الوصول الى التوحيد ولا عبرة لها والعبرة للخواتيم — قوله هذا مخالف لما عليه ائمة الحديث والتفسير والفقه والعقائد من ان الانبياء عليهم السلام معصومون من الكبائر بعد الوحي وقبله

٣- قال في جريدته ترجمان القران شهر ربيع الثاني ١٣٧٦ هجري صفحه ١٣/١٤ ما معناه "يحل للامير ان يبدل الاحكام الشرعية لحكمة ومصلحة دينية" وتشبث بان النبي صلى الله عليه وسلم بدل الحكم الشرعي العام وهو ان اكرمكم عند الله اتقاكم بقوله الائمة من قريش وفتح به ابواب الفتن

٤- قال في تفسيره المذكور تحت قوله تعالى بل رفعه الله اليه ان القران ساكت عن رفع عيسى الى السماء حياً-

٥- قال المودودي في كتابه تفهيمات المجلد الثاني ص٢٨١ ما معناه في العربية - ان اقامة الحد الشرعي على الزاني ظلم اذا اشتد اختلاط النساء بالرجال في الطرق والمجامع والمدارس وغيرها وهان امر الزنا وكذا حد السرقة (نعوذ بالله)

٦- يجوز عند المودودي للمرأة ان تلي المسلمين وان تؤمر اعلن به غير مرة وهو يخالف القران والحديث والاجماع كما لا يخفى

# مودودی صاحب کون ہیں؟

پاکستان کے عام مسلمان اور جمہور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں اور بعض لوگ غیر مقلد بھی ہیں جو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ یہ بھی لاکھوں ہیں۔ مودودی صاحب نہ اُن میں ہیں نہ ان میں۔ ان کا رویہ یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں۔ اور ایسی صحیح و ثابت حدیثوں کو اپنی رائے سے رد کر دیتے ہیں۔ جن کو امام بخاری اور مسلم جیسے حضرات نے صحیح مان لیا ہے اسی لئے پاکستانی علماء کا اتفاق ہے کہ یہ مودودی خود بھی گمراہ ہے اور اوروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ یہ علمی مسائل اور شرعی احکام کے میدان کا سوار ہی نہیں ہے اور نہ پاکستان کے علمی اداروں میں اس کا کوئی مقام ہے۔ علماء شریعت نے اس کو خطاکار ٹھیرایا ہے۔ یہ اپنی مخصوص باتوں میں اسلاف سے مخالف ہے۔ یہاں اس کے اقوال کا ذرا سا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

١- اس نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں قرآن کی آیت الا قوم یونس لما امنوا کے تحت لکھا ہے کہ قوم یونس سے عذاب اس لئے ٹل گیا کہ ان پر اتمام حجت نہیں ہوا تھا۔ یونس علیہ السلام سے اللہ کی رسالت کی تبلیغ کے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہو گئی تھیں (نعوذ باللہ)

٢- اسی تفسیر میں فلما رأی کوکبا قال هذا ربی کے تحت لکھا ہے کہ کیا ابراہیم علیہ السلام اس کہنے سے مشرک ہو گئے تھے؟ میں کہتا ہوں۔ اس طرح کی (شرکیہ) منزلوں سے ہر جویائے حق کو گذرنا پڑتا ہے۔ مگر اعتبار آخری منزل کا ہوتا ہے۔ مودودی انبیاء علیہم السلام کا مشرک ہونا نبوت سے پہلے جائز قرار دیتا ہے۔ حالانکہ یہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے (یہ قرآن نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے)

٣- اس نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن کی اشاعت ربیع الثانی ١٣٧٦ھ کے صفحہ ٢٣/٢٤ میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امیر کے لئے شریعت کے احکام دینی حکمت عملی کی خاطر تبدیل کرنے کی اجازت ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی خلافت کے لئے کہہ کر اسلام کے عام اصول مساوات کے خلاف کیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

٤- اپنی تفسیر تفہیم القرآن آیت بل رفعہ اللہ الیہ کے تحت لکھا ہے کہ قرآن نے اس بارہ میں تصریح نہیں کی کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

٥- اس نے اپنی کتاب تفہیمات حصہ دوم کے صفحہ ٢٨١ پر لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور میل ملاپ زیادہ ہو جائے اور زناء کوئی بڑا عیب نہ سمجھا جائے تو ان حالات میں زناء کی شرعی سزا دینا ظلم ہے۔ اسی طرح چور کی شرعی سزا بھی (کیا قرآنی سزاؤں کو ظلم کہنے کی جرأت کوئی مسلمان کر سکتا ہے)

٦- مودودی صاحب عورت کا صدر مملکت ہونا جائز قرار دیتے ہیں جو صریحاً قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے اور یہ خود بھی پہلے لکھ چکا ہے۔

جلد ٩ - جمعہ ٢٩ اپریل ١٩٦٦ء مطابق ٧ محرم الحرام ١٣٨٦ھ قیمت بارہ پیسے نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ١٥

# تحریکِ ختمِ نبوت

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہٗ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَاْلَفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ

(رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان والحاکم فی المستدرک مشکوٰۃ ص۴۲۵)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان دار آدمی تو وہ ہے جو مجسم پیکر محبت ہو، جو شخص کسی سے الفت نہ رکھے اور نہ اس سے کوئی اُلفت رکھے۔ یاد رکھو کہ اس میں بھلائی کی بو بھی نہیں۔

تشریح:- حدیث مذکور میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ایک مسلمان کو اُنس و محبت میں حاکم و محکوم غریب و امیر، عالم و جاہل ہر کس و ناکس کا امتیاز اٹھا دینا چاہیئے کیونکہ محبت ہی وہ نعمت ہے جس سے نظام عالم وجود میں آیا اور اسی نعمت کے ساتھ اس کا بقاء بھی مربوط ہے۔ مخلوقات میں کوئی مخلوق اس وقت تک حقیقت کا رنگ پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کے اجزاء میں پورا پورا امتزاج اور ایک دوسرے کے ساتھ پوری پوری احتیاج موجود نہ ہو، خواہ خود اس کا شعور ہو یا نہ ہو۔ حتیٰ کہ انسانی مصنوعات بھی اس وقت تک کسی مشینری کی شکل اختیار نہیں کر سکتیں جب تک کہ اس کے متفرق پرزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ متصل نہ کر دیا جائے اسی نظام کے قائم رکھنے کے لئے تمام عالم کو ایک دوسرے کے ساتھ ایسا اُلجھا دیا ہے جس کی وجہ سے بڑی بڑی مملکتیں بھی چھوٹی حکومتوں کی خوشامد کرنے پر نظر آتی ہیں۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ آپ اس کو فطرت کی طرف منسوب کریں یا قدرت کا کرشمہ سمجھیں

انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے، اس لئے اس کی شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے احتیاج و عدم احتیاج کے علاقہ سے بالاتر ہو کر اپنے مابین محبت کا علاقہ پیدا کرے تاکہ عالم انسان سے لیکر عالم حیوانات تک اطمینان و سکون کی زندگی بسر کر سکے۔

ایک حدیث میں اس حقیقت کو یوں ادا فرمایا گیا ہے کہ تمام مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ اگر اس کا ایک عضو بھی بیمار پڑ جاتا ہے تو اس کی بے چینی سے اس کا تمام جسم بے چین رہتا ہے۔ عرب کا ایک شاعر کہتا ہے

وَمَا سُمِّیَ الْاِنْسَانُ اِلَّا لِاُنْسِهٖ
وَمَا الْقَلْبُ اِلَّا اَنَّهٗ یَتَقَلَّبُ

یعنی انسان کو انسان کہتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ سرتاپا اُنس ہی اُنس ہوتا ہے اور قلب کا نام اسی لئے قلب ہے کہ وہ ہر وقت دھڑکتا ہے

اسلام سے قبل عرب خاص طور پر جس نعمت سے محروم تھا وہ یہی محبت کی نعمت تھی پھر اسلام کے بعد سب سے پہلے وہ جس نعمت سے سرفراز کیا گیا وہ یہی نعمت تھی۔ اسی کو آیت ذیل میں یاد دلایا گیا ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا (پارہ ۴ رکوع ۲)

(اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جبکہ تم تھے آپس میں دشمن پھر الفت دی تمہارے دلوں میں، اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی)

یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نعمت نہ تو سیم و زر کی طرح سے حاصل ہو سکتی ہے اور نہ جبر و تشدد کی طاقت سے، بلکہ یہ خالق کائنات ..... کا براہِ راست ایک انعام ہے جو اس کی مخلوق میں اُن بندوں پر کسی ظاہری سبب کے بغیر ہو جاتا ہے جو اس کے صحیح معنی میں بندے بن جاتے ہیں۔ اس حقیقت کو قرآن حکیم نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے:-

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ۔

(اگر تو خرچ کر دیتا جو کچھ زمین میں ہے سارا، نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے الفت ڈال دی ان میں۔ (پارہ ۱۰ رکوع ۴)

بدقسمتی سے جب مخلوق کی شامت اعمال کی بدولت یہ نعمت اُن سے چھین لی جاتی ہے تو ہمیشہ بدامنی اور قتل و غارت کے بادل عالم پر برسنے لگتے ہیں۔

اب آپ اپنے عقلی فلسفہ سے تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ ہو کر ذرا انصاف کے ساتھ اس شرعی فلسفہ پر غور کر کے دیکھیں اور سوچیں کہ ان تمام ترقیات اور باہم محبت کی تمام جد و جہد کے باوجود وہ کیا بات ہے جس کی بنا پر موجودہ عالم میں اطمینان و سکون کا ایک سانس لینا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ آپ کو صاف روشن ہو جائے گا کہ جو نعمت اسلام نے ہم کو اُنس و محبت کی عطا فرمائی تھی آج اسلام کو چھوڑ کر اُس متاعِ گمنامیہ کو خود اپنے ہاتھوں سے کھو بیٹھے ہیں، اگر ہم صرف اسی ایک صفت کو اپنی قوم میں پیدا کر لیں تو ہماری معاشرت میں بغض و عناد، شر و فساد اور دیگر وحشیانہ حرکات کی بجائے اُنس و محبت، صلح و آشتی اور انسانیت کے دوسرے شریفانہ افعال بہت جلد پھر پیدا ہو جائیں گے۔

اسلام نے اپنے ابتدائی دور سے لے کر اپنے انتہائی عروج کے دور تک جو قدم بھی اٹھایا ہے اب ناقدر دنیا جن الفاظ سے چاہے اس کو تعبیر کرے۔ کسی شاعر نے اسی مضمون کو اپنے ایک شعر میں بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے، جو ذرا سی ترمیم کے ساتھ درج ذیل ہے ؎

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ الفت
موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِاِمْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِیٍّ یَلْهَثُ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَآئِمِ لَاَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۱۶۸)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی عورت کی جو فاحشہ تھی صرف اتنی سی بات پر مغفرت فرما دی کہ اس کا گذر ایک پیاسے کتے پر ہوا جو ایک کنوئیں کی مینڈھ پر پیاس کی شدت سے زبان نکالے پڑا تھا اور دم توڑ رہا تھا۔ اس کو دیکھ کر اسی سے رہا نہ گیا بس فوراً اس نے اپنے سر کی اوڑھنی اتاری اور اپنے پیر کا جوتا اس میں باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا اور اس کو پلا دیا۔ بس دریائے رحمت جوش میں آ گیا اور اسی بات پر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء

# بھارتی فسادات اور مودودی اسلام دشمنی کی یاد

(از غلام غوث ہزاروی)

مودودی فرقہ کو اب عام اہل اسلام نے پہچان لیا ہے جس کے لیڈر ابوالاعلیٰ مودودی ہیں اب ان کے اور امریکہ کے خاص ہمدردانہ تعلقات کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ پچھلے واقعات نے تیرہ چودہ سال قبل کے اندیشوں کی تصدیق کر دی ہے۔ ہمارے سابقہ سوالات اور اس کے جواب میں مودودی صاحب کے سکوت نے بھی اس کی تائید کر دی ہے۔ ایک وقت مودودی صاحب امریکہ کے ذریعہ پاکستان کی وزارت عظمیٰ کے خواب دیکھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ جب پندرہ سولہ سال قبل علماء کے اجتماع کراچی میں مسلم لیگی وزارت کے ڈانواں ڈول ہونے کے وقت یہ بحث چلی تھی کہ آئندہ وزیر اعظم کون ہوگا تو کیا آپ نے علماء کے سامنے یہ بات کہی تھی کہ مسلم لیگ کو اب کوئی نہیں پوچھتا۔ اب وزارت عظمیٰ کے لئے امریکہ یا ہم سے بات کرے گا یا سہروردی سے۔ اور اگر آپ نے یہ بات کہی تھی تو اب بتائیں کہ آپ امریکہ کے کیا لگتے تھے؟ آپ کا اس سے کیا خفیہ تعلق تھا؟ آج تک مودودی صاحب نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اس بحث سے قطع نظر کیجئے۔ اب مودودی صاحب اور ان کا فرقہ امریکی حمایت میں ننگا ہو چکا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اس طرح کے آدمیوں کی دنیا میں کمی نہیں ہے جو پیٹ کا دوزخ بھرنے یا اقتدار حاصل کرنے کے لئے دشمنوں سے ساز باز کرتے یا اور غلط طریقے اختیار کرتے ہیں لیکن یہ جرم تو ناقابل برداشت ہے کہ اسلام کے نام سے مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کر کے اپنا الو سیدھا کیا جائے۔ آج بھارت اور نئی دہلی میں جن سنگھیوں، مہاسبھائیوں اور بھارتی حکومت کے درمیان فسادات اور کشت و خون سے ہم کو ایک پرانا قصہ یاد آ گیا، جو مودودیوں کی اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت اور ان کی عیاری کا گواہ عادل ہے۔ یا اچھے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ یہ فرقہ اپنے اقتدار، پارٹی کے پروپیگنڈا اور علماء دین کے وقار کو تباہ کرنے کے لئے ایسے ایسے اچھے ہتھیاروں پر بھی اتر آتا ہے جن کی مہلک ضربات کی زد براہ راست اسلام اور اہل اسلام پر پڑتی ہے

وہ پرانا قصہ یہ ہے۔ بھارت میں ہندو قوم میں دو سیاسی نظریے ہیں۔ ایک یہ کہ لادینی حکومت قائم رہے۔ یعنی بھارتی حکومت مذہبی حکومت نہیں نہ اسلامی حکومت ہے نہ ہندو دھرم کی اور نہ عیسائی وغیرہ کسی مذہب کی، بلکہ لادینی (سیکولر) حکومت ہے جس میں ہر مذہب کا آدمی نمائندہ اور وزیر یا عہدہ دار ہو سکتا ہے۔ اس میں تمام قوموں کے مخصوص حقوق محفوظ ہونگے یہ کانگرسی لیڈروں کا اعلان ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کا یہ اعلان کسی اقلیت کے فائدے کے لئے نہیں ہے بلکہ محض اس لئے ہے کہ سکھ، عیسائی اور مسلمانوں کے کروڑوں افراد کی دلجوئی کی جائے تاکہ اندرون ملک گڑبڑ اور فسادات ہو کر بھارتی حکومت کمزور نہ ہو، اور اس میں بھی شک نہیں ہے کہ بھارتی گورنمنٹ جن سنگھیوں کی شرارتوں، فسادات اور مسلم آزادی کو روکنے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکی آئے دن خینکڑوں فسادات ہوتے اور ہوتے رہتے ہیں مگر اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بھارتی گورنمنٹ مختلف مقامات پر فسادات روکنے کے لئے انسدادی کارروائیاں کرتی رہی۔ اور یہ بات بھی مسلّم ہے کہ بھارتی حکومت میں ایسے عہدہ داروں کی کمی نہیں ہے جو مسلم کش ذہنیت رکھتے اور فسادیوں کے شریک کار ہو جایا کرتے ہیں۔ جن کے خلاف وہاں کی جمعیۃ علماء آواز اٹھاتی رہتی اور ملک کے گوشہ گوشہ میں فسادات زدہ علاقوں میں پہنچ کر مسلمانوں کی ڈھارس بندھاتی اور حکومت کو غلط کار افسروں اور ظالم و فسادی عناصر کی شرارتوں سے آگاہ کرتی نیز اخبارات کے ذریعہ ان کو ننگا کرتی رہی ہے

بہرحال ایک گروہ کانگرسیوں کا ہے اور آزادی کے بعد سے اب تک انہی کی پارٹی برسر اقتدار رہی ہے۔ اور ان میں مسلم وغیرہ دوسرے فرقے بھی شریک ہیں جو اقلیت میں ہیں

دوسرا سیاسی گروہ جن سنگھیوں اور مہاسبھائیوں کا ہے۔ ان کا نعرہ ہے کہ ملک کی تقسیم مذہب کے نام سے ہوئی ہے۔ پاکستان مسلمانوں کا حصہ ہے اور بھارت ہندوؤں کا۔ بھارت میں مسلمانوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ان کو مکہ معظمہ یا پاکستان چلا جانا چاہیئے یا پھر ان کو شودر، اچھوت (ان ٹچ ایبل) بن کر رہنا چاہیئے۔

اگر آج بھارت پر یہ لوگ قابض ہو جائیں تو پانچ کروڑ مسلمانوں کی خیر نہیں۔ گائے کا ذبیحہ تمام ملک میں بند، اذان بند اور مسلمانوں کے سیاسی حقوق (جو کتنے ہی کم اور برائے نام ہیں) بالکل ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ آج وہ گائے کا ذبیحہ تمام ملک میں بند کراتے کی خاطر دس لاکھ کی تعداد میں دہلی کی پارلیمنٹ پر حملہ کرتے اور دہلی کی سرزمین کو اپنے خون سے لالہ زار بنا دیتے ہیں جس سے ہر اخبار بین مسلمان واقف ہے حکومت ہند کو ان کی مردم آزاری اور مسلم کشی کا پورا پورا علم ہے۔ آج کل یہ مقبوضہ کشمیر پہنچ کر وہاں مسلمانوں کے جان و مال اور ناموس سے کھیل رہے ہیں۔

اب آپ مودودیوں کی کرتوت سنیں۔ کچھ عرصہ قبل بھارت میں انتخابات شروع ہوئے مذکورہ دونوں بڑے گروہ میدان میں اترے اب تک ملک بھر میں فسادات ہوتے رہتے تھے اور حکومت اور سرکاری افسران کو روکنے میں ناکام رہے تھے بلکہ بعض جن سنگھی ذہنیت رکھنے والے مقامی افسر ہندوؤں کا ساتھ دے رہے تھے۔ ان حالات میں عام اور سادہ مسلمانوں کا اضطراب اور حکومت کے خلاف جذبہ فطری بات تھی۔ ان کے اس جذبہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مودودیوں نے اعلان کر دیا کہ مسلمانوں کو انتخابات میں حصہ نہ لینا چاہیئے۔ اس کافرانہ (و ظالمانہ) گورنمنٹ سے تعاون کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف جمعیۃ علماء ہند نے کانگرس کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر انتخابات میں جن سنگھی گروپ جیت جاتا ہے تو نہ پانچ کروڑ مسلمانوں کی خیر ہے نہ اسلام کی خیر۔ اور اگر ان مسلمانوں کے اخراج کی تحریک شروع ہو جائے تو پاکستان کی دشواریوں میں کتنا اضافہ ہو جائے کانگریس گورنمنٹ کو آپ جتنا چاہیں کوسیں، برا بھلا کہیں مگر یہ ماننا پڑے گا کہ جن سنگھی حکومت ہو جانے کا معنی براہ راست (علی الاعلان) ہندو دھرم کی حکومت اور اسلام کے خاتمہ کا ابلیسی جشن منا دینا ہے۔ وہاں مسلمان نہ اپنی حکومت بنا سکتے ہیں نہ کسی جگہ اپنا نمائندہ کامیاب کرا سکتے ہیں

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

# مشرقی پاکستان میں علم و عرفان کی بارش

## حضرت حافظ الحدیث امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا ورود مسعود

۲ر رجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کا دن کتنا مبارک تھا کہ اس زمانہ کی عظیم ہستی یعنی حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر محترم نے مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق دوبجے ظہر کو ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر ہوائی جہاز سے نزول فرمایا۔ آپ کے ہمراہ مرکزی ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی تھے۔

ہوائی اڈہ پر استقبال کے لئے عظیم ہجوم تھا۔ عربی مدارس کے علماء کرام اور طلبہ معززین شہر اور نواب خیملی کے افراد اور خاص کر محترم خواجہ عبدالرحمٰن خاں صاحب۔ خواجہ محمد اشرف صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ دار اور کارکن سبھی موجود تھے۔ دورویہ قطاروں کے درمیان سے محترم مہمان گذر رہے تھے اور محبان اسلام عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے مصافحہ بلکہ صرف ہاتھ چھونے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے۔ استقبال کے بعد معزز مہمانوں کو خواجہ عبدالرحمٰن صاحب اپنی موٹر میں بٹھا کر اپنے مکان واقعہ لال باغ میں لے گئے۔ جہاں مسلسل دس دن تک ان حضرات نے بمعہ دیگر مہمانوں کے قیام کیا۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب نے مہمان نوازی اور ہر طرح آرام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان کے فرزند اور متعلقین ہر وقت حضرت حافظ الحدیث مدظلہ سے فیض حاصل کرنے اور ان کی راحت و آرام کا خیال رکھنے میں مصروف تھے۔

حضرت حافظ الحدیث نے ۳ر اور ۴ر رجب کو نواب باڑیہ کی جامع مسجد میں بعد از نماز مغرب درس قرآن مجید دیا۔ پھر مسلسل ۵ دن تک روزانہ بعد از عشا دو دو گھنٹہ درس سورۂ فاتحہ ہوتا رہا۔ جس میں سرکاری اور غیر سرکاری افراد، تاجر زمیندار، علماء اور طلباء سب ہی آیا کرتے عظیم اجتماع قرآن پاک کی عظمت کا درس سن سن کر ایمان تازہ کرتا رہا۔ اس کے بعد دو دن ڈھاکہ شہر میں عام جلسے ہوئے۔ اثناء درس میں بھی پانچ مقامات پر ہر دو حضرات نے دن کے وقت تقریریں فرمائیں۔

پھر ضلع چاٹگام کا دورہ کیا۔ چاٹگام میں محترم حاجی بشیر الدین صاحب مینجنگ ڈائرکٹر عزیز الدین لمیٹڈ کے ہاں قیام ہوا۔ ضلع میں راوج گھاٹا۔ ناظر ہاٹ۔ پابونگہ۔ ہاٹ ہزاری اور پٹیہ کے دوروں کے سوا چاٹگام میں مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال میں عظیم جلسہ کیا گیا۔ ایک دن کے لئے ضلع کمیلہ مدرسہ بروزہ میں بھی جلسہ کیا گیا اس کے بعد ضلع سلہٹ روانگی عمل میں آئی۔ معزز مہمانوں کے ساتھ سارے سفر میں دو نیک دل نوجوان خواجہ محمد اشرف صاحب اور خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کے فرزند ہمراہ رہے مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا شمس الدین صاحب مدرس امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ بھی ہمرکاب رہے۔ مولانا محی الدین صاحب مدیر مدینہ رکن جمعیۃ بھی چاٹگام ہمراہ تشریف لے گئے۔

چار روز سلہٹ ضلع میں ڈھاکہ دکن۔ رانا پنگ میں عظیم الشان جلسوں کے سوا شہر کی عظیم جامع مسجد و درگاہ شاہ جلال مجرد میں نیز عام میدان میں دو عظیم جلسے منعقد ہوئے۔

مختلف مقامات پر فارسی اور عربی میں حضرت حافظ الحدیث والقرآن کی خدمت میں سپاسنامے پیش کئے گئے۔ عظیم استقبال ہوئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مشاورتی اجلاس منعقد ہوتے رہے۔

سلہٹ میں اسٹیشن سے ½۱ میل دور جناب محمد سلیمان خاں صاحب کے مکان تک جہاں معزز مہمانوں کو قیام کرنا تھا، عظیم جلوس موٹر بس اور پیادوں کی شکل میں آیا۔ درمیان ایک دن حضرت والا نانیال اور کشور گنج ضلع ممن سنگھ بھی تشریف لے گئے۔ تمام مقامات پر علماء اور اہل اسلام نے جمعیۃ سے مکمل تعاون، عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے جد و جہد اور انگریزی قانون کی جگہ محمدی قانون کے لئے سعی و کوشش کے وعدے کئے ہر جگہ اہل اسلام نے دیدہ اشک بار سے مہمانوں کی اضطراری جدائی کو قبول کیا۔ راستوں اور اسٹیشنوں پر پروانوں کا جوش قابل دید تھا۔

آخر میں دو دن ڈھاکہ واپس آنے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ کے زیر اہتمام دو پبلک جلسے منعقد کئے اور دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ میں مرکزی ناظم کی صدارت میں صوبائی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف اضلاع میں کام کرنے کے لئے کنوینر مقرر کئے گئے اور دیگر تنظیمی امور پر غور کیا گیا۔ یہاں بعض اضلاع میں حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض سے مسلمانوں میں دینداری کا پورا پورا غلبہ ہے۔ حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب امیر صوبائی بھی حضرت شیخ الاسلام کے ارشد خلفاء میں سے ہیں۔

نیز حضرت قطب زماں مولانا گنگوہیؒ کے خاص شاگرد حضرت مولانا ضمیر الدین صاحبؒ نے اور ان کے خلیفہ حضرت مولانا عزیز الحق صاحبؒ نے بہت کام کیا ہے۔ انہی کے نام سے بعض جگہ مدرسہ حسینیہ بعض جگہ مدرسہ عزیزیہ بعض جگہ مدرسہ ضمیریہ کے نام سے بڑے بڑے مدارس موجود ہیں۔ حضرت حافظ الحدیث مدظلہ سے رشد و ہدایت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اس تمام مبارک دورے اور اسلامی تبلیغ کے ثواب میں محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب نواب باڑیہ ڈھاکہ برابر کے شریک ہیں جن کی درخواست کو شرف قبول بخش کو حضرت درخواستی صاحب نے درس قرآن کے لئے جانا منظور فرمایا۔

۲۳ر رجب ۱۳۸۶ھ کو جمعیۃ علماء اسلام کے معزز عہدہ دار ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ سے لاہور کی جانب پرواز کر گئے۔ ہوائی اڈے پر پُرنم آنکھوں کے ساتھ اس وقت تک عاشقان محمدی جہاز کی طرف دیکھتے رہے۔ جب تک وہ اڑ نہ گیا۔ ڈھاکہ کی تاریخ میں علم و عرفان کی ایسی بارش کبھی نہیں دیکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ خواجہ عبدالرحمٰن خاں صاحب کو جزائے خیر دے اور جمعیۃ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

حضرت امیر مرکزی مدظلہ نے نوجوان علماء مشرقی پاکستان کی جماعتی مساعی پر ان کو دعائیں دیں۔ انہوں نے قلیل عرصہ میں چند اضلاع میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کیں۔ شہر ڈھاکہ میں مختلف وارڈوں میں جمعیتوں کی تشکیل کی اور مختلف مشاورتی اجلاسوں کے سوا گورنر مشرقی پاکستان کو ملک بھر سے بے حیائی و عیاشی بند کرنے کے لئے ایک ہزار تار دلائے۔ ملک کے مختلف اطراف سے حضرت امیر مدظلہ کو اصرار سے دعوتیں دی جا رہی تھیں مگر حضرت کو حج کے انتظامات کی وجہ سے واپسی کی جلدی تھی۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ معزز مہمانوں کا یہ دورہ بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ العبد (مولانا) عبدالجبار مدرس مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ناظم جمعیۃ علماء شہر ڈھاکہ

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر ۶)

امیر المومنین کی شہادت کے بعد باغیوں نے ان کے گھر اور بیت المال کو لوٹ لیا (تاریخ اسلام السیاسی جلد ۱ صـ۳۵۲، البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ ۱۸۹) آپ کی نعش کی بے حرمتی کی (استیعاب جلد صـ، طبری جلد ۵ صـ) بلکہ عمیر ابن ضابی نے نعش مبارک کی پسلی تک توڑ دی (البدایۃ جلد ۷ صـ ۱۹۱) منہ پر چپت مارے (ایضاً) اور مسلمانوں کے قبرستان جنۃ البقیع میں دفن کرنے کی ممانعت کر دی (طبری جلد ۵ صـ) اور آپ کے حرم کو سب و شتم کیا۔ (ایضاً)

ذی الحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ آپ کی شہادت کا جانکاہ واقعہ پیش آیا۔ دو روز تک اور بعض روایات کے مطابق تین روز تک پوری مملکت اسلامیہ جس کا ایک سرا کابل تک تھا تو دوسرا مراکش تک، کے فرمانروا کی لاش بے گور و کفن پڑی رہی، آخر دوسرے یا تیسرے روز چند آدمیوں نے رات کی تاریکی میں خفیہ طور پر انہی خون آلود کپڑوں میں حش کوکب میں حلم و بردباری کے اس مجسمے کو دفن کر دیا (ابن الاثیر جلد ۳ صـ۹۱۔ طبری جلد ۵ صـ۱۴۳) حش کوکب کو بعد میں دیوار توڑ کر جنت البقیع میں داخل کر لیا گیا اور آج بھی جنت البقیع کے سب سے آخر میں آپ کا مزار واقع ہے۔

## سیدنا علیؓ کی بیعت

خلیفۃ المسلمین کا دار الخلافت میں دن دہاڑے قتل کوئی معمولی حادثہ نہیں تھا، لیکن سبائی پورے مدینہ پر چھائے ہوئے تھے اور ہر آدمی اس اچانک حادثہ پر انگشت بدنداں تھا۔ امیر المومنین کی مظلومانہ شہادت کے بعد پانچ روز تک غافقی ابن حرب مدینہ کا امیر رہا۔ سبائیوں کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ وہ خلافت کے اس بوجھ کو ہرگز نہیں اٹھا سکتے لہٰذا پانچ روز کے بعد انہوں نے امیر کی تلاش شروع کر دی۔ اہل مصر سیدنا علیؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے (کیونکہ محمد ابن ابی بکرؓ ان کے ساتھ تھے) کوفی سیدنا زبیرؓ کو اور اہل بصرہ سیدنا طلحہؓ کو۔ لیکن ان تینوں میں سے کوئی بھی اس بار کو اٹھانے کے لئے تیار نہیں تھا۔ ان تینوں حضرات کے انکار پر سیدنا سعد ابن ابی وقاصؓ اور سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ پر اس منصب کو قبول کرنے کے لئے دباؤ ڈالا گیا، لیکن ان دونوں حضرات نے بھی انکار کر دیا (البدایۃ جلد ۷ صـ۲۲۶، طبری جلد ۵ صـ۱۵۵)

طبری نے شعبیؒ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ شہادت عثمانؓ کے تیسرے روز باغی سیدنا علیؓ کے پاس آئے۔ آپ اس وقت مدینہ طیبہ کے ایک بازار میں تھے۔ آتے ہی کہنے لگے۔ ہاتھ بڑھایئے ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جلدی نہ کرو۔ سیدنا عمر الفاروقؓ بڑے مبارک آدمی تھے۔ انہوں نے شوریٰ کی وصیت فرمائی تھی۔ لہٰذا تم بھی لوگوں کو مہلت دو، وہ مشورہ کریں کہ کس کو خلیفہ بنایا جائے۔ یہ بات سن کر وہ واپس چلے گئے۔ پھر سیدنا علیؓ کے پاس واپس آئے۔ اس دفعہ مالک الاشتر بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس نے آتے ہی آپ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کر لی۔ اس کے بعد اس کے سارے ساتھیوں نے بیعت کر لی (طبری جلد ۵ صـ۱۵۶) بعد میں سبائی مخبر سے یہ کہا کرتے تھے کہ سیدنا علیؓ کی بیعت سب سے پہلے اشتر نے کی تھی (البدایۃ جلد ۷ صـ۲۲۶)

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ مالک الاشتر (جو کہ سبائیوں کا سرغنہ تھا) اور اس کے ساتھیوں نے جب آپ کی بیعت کرنا چاہی تو ترجمان القرآن سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ نے سیدنا علیؓ کو بشدت منع کیا اور کہا کہ آپ ان بلوائیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں، کیونکہ

فانك والله لئن نهضت مع
هؤلاء اليوم ليحملنّ الناس
دم عثمان غداً (ابن الاثیر جلد ۳ صـ۱۰۱
طبری جلد ۵ صـ۱۶۰)

بخدا! اگر آج آپ ان (باغیوں) کے ساتھ (خلافت کے لئے) اٹھ کھڑے ہوئے تو کل لوگ آپ پر قتل عثمانؓ کا الزام لگا دیں گے۔

لیکن سیدنا علیؓ نے عبداللہ ابن عباسؓ کی یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔

بہرحال سیدنا علی خلیفہ مقرر ہو گئے اور ان لوگوں نے سب سے پہلے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی جو قتل عثمان میں پیش پیش تھے۔ لہٰذا آپ کا انتخاب پہلے خلفاء کی طرح آزادانہ نہ ہوا۔ کیونکہ مدینہ طیبہ میں دہشت و بربریت کا دور دورہ تھا۔ اس وجہ سے سیدنا علیؓ کے آزادانہ انتخاب کا امکان ہی نہ تھا۔ (THE EARLY CALIPHATE, VOL. I, PAGE 274)

یہ درست ہے کہ آپ خلیفہ بننا ہرگز پسند نہیں کرتے تھے اور بار بار یہی فرماتے تھے۔

دعوني والتمسوا غيري (ابن الاثیر جلد ۳ صـ۹۹، طبری جلد ۵ صـ۱۵۲)

"مجھ کو چھوڑ دو اور کسی اور کی تلاش کرو"۔

لیکن جس طرح سیدنا طلحہؓ، سیدنا زبیرؓ، سیدنا سعد ابن ابی وقاصؓ اور سیدنا عبداللہ ابن زبیرؓ اپنے عزم پر قائم رہے۔ آپ اس طرح قائم نہ رہ سکے اور باوجود عبداللہ ابن عباسؓ کے مشورہ کے آپ نے باغیوں کی بیعت قبول فرمالی (ابن الاثیر جلد ۳ صـ۱۰۱، الخضری جلد ۲ صـ۲۳۳-۲۳۵)

چونکہ باغی آپ کی بیعت میں پیش پیش تھے۔ لہٰذا جمہور صحابہؓ نے آپ کی بیعت سے گریز کیا (خطط الشام جلد ۱ از صـ۱۳۶ از کرد علی) جن میں سیدنا اسامہ ابن زیدؓ، سیدنا ابو سعید الخدریؓ سیدنا قدامہ ابن مظعونؓ۔ سیدنا صہیبؓ۔ سیدنا زید بن ثابتؓ۔ سیدنا محمد ابن مسلمہؓ۔ سیدنا حسان بن ثابتؓ۔ سیدنا کعب بن مالکؓ۔ سیدنا مسلمہ بن مخلدؓ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ، سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سیدنا طلحہؓ۔ سیدنا زبیرؓ۔ سیدنا نعمان بن ثابتؓ سیدنا فضالہ بن عبیدؓ۔ سیدنا عبداللہ بن سلامؓ سیدنا رافع بن خدیجؓ اور سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ وغیرہم مشہور ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو طبری جلد ۵ صـ۱۵۲، ۱۵۴۔ البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ۲۲۶ المحاضرات للخضری جلد ۲ صـ۲۳۶۔ خطط الشام جلد ۱ صـ۱۳۶)

چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

فان اكثر المسلمين اما النصف
واما اقل او اكثر لم يبايعوه
ولم يبايعوا سعد ابن وقاص
ولا ابن عمر ولا غيرهما۔

(منہاج السنۃ جلد ۲ صـ۲۳۷)

"مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد نصف یا اس سے کم یا زیادہ نے (سیدنا علیؓ) کی بیعت نہیں کی تھی اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ ابن عمرؓ اور نہ ہی دوسرے صحابہؓ نے آپ کی بیعت کی"۔

اس زمانہ میں جن لوگوں کو اہل حل و عقد کہا جاتا تھا انہوں نے بھی آپ کی بیعت سے گریز کیا۔ چنانچہ حکیم الامت دہلویؒ فرماتے ہیں:۔

"خلافت برائے حضرت مرتضیٰ قائم نہ شد زیرا کہ اہل حل و عقد عن اجتہاد و نصیحۃ للمسلمین بیعت نہ کردہ"

(سیدنا علیؓ کی خلافت قائم نہ ہوئی اس لئے کہ اہل حل و عقد نے اپنے اجتہاد اور مسلمانوں کی نصیحت کی وجہ سے آپ کی بیعت نہیں کی تھی۔

# مودودی جماعت کی حقیقت

## مولانا محمد اسحٰق صاحب سندیلوی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کا ایک عالمانہ اور محققانہ تبصرہ

جناب قمرالدین صاحب نامہ نگار نے حضرت مولانا موصوف سے ماہنامہ "نظام" کانپور کے لئے ایک انٹرویو میں متعدد استفسارات کئے۔ اس انٹرویو میں انہوں نے حضرت مولانا سے تبلیغی جماعت اور مودودی جماعت کے متعلق بھی کچھ سوالات پوچھے۔ ہم ان سوالات کو متذکرۃ الصدر عنوان سے بشکریہ ماہنامہ "بینات" کراچی ذیل میں پیش کرتے ہیں:۔

دارالعلوم دیوبند، مظاہرالعلوم سہارنپور اور پاک و ہند کے دیگر دینی مدارس کے فتاویٰ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی گمراہی اور الحاد پر اس سے قبل شائع ہو چکے ہیں۔ آج اس مدرسہ کے شیخ الحدیث کے مودودی جماعت کے متعلق خیالات درج کئے جا رہے ہیں۔ جس کے سرپرست حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ نے ۱۹۴۱ء میں مودودی صاحب کے متعلق یہ فرمایا تھا کہ "مجھے تو اس سے تنوّر کی بو آتی ہے"۔ وہ تنوّر و الحاد جس کی مولانا مرحوم نے پیش گوئی فرمائی۔ آج مودودی صاحب کی کتابوں اور ان کے خیالات سے صاف عیاں ہے اور اسی پر ندوۃ العلماء کے شیخ الحدیث نے اپنے یہ تاثرات بیان فرمائے ہیں (محمود احمد غفی)

میں نے تبلیغی جماعت کے بارے میں سوال کیا۔

مولانا نے فرمایا:۔

تبلیغی جماعت اپنی خصوصیات کے لحاظ سے سب سے بہتر جماعت ہے، مسلمانوں کو اس میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔

اور جماعت اسلامی؟

میں نے سوال کا رُخ جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کی طرف پھیرا

مولانا نے جواب دیا:۔

"جماعت اسلامی کی سرگرمیاں ملت کے لئے مفید سے زیادہ مضر ہیں۔ یہ جماعت مستقل ایک فرقہ بن جائے گی بلکہ بن چکی ہے اس جماعت کے مخصوص نظریات ہیں"۔

مزید ارشاد فرمایا:۔

"جماعت اسلامی نے دین کا جو خاص مادی تصور پیش کیا ہے، اور روحانیت کو اس طرح دبا دیا ہے کہ کسی خوردبین سے بھی اس کا ادراک مشکل ہے۔ اسی طرح حکومت و خلافت کو بھی جماعت اسلامی نے دین کی حقیقت سمجھا ہے۔ جماعت کے لٹریچر سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بعثت نبوی کا مقصد صرف خلافت قائم کرنا تھا۔ شیعہ بھی تقریباً یہی تصور رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک بعثت نبوی کا مقصد صرف امامت قائم کرنا تھا۔ اس اعتبار سے جماعت اسلامی کا بنیادی تصور رفض و تشیع کے قریب ہو جاتا ہے۔ دوسری بنیادی خرابی اس جماعت میں یہ ہے کہ صحابہ کرام اور بزرگان دین کی تنقیص و تنقید میں یہ جماعت بہت بیباک ہے اور غیر ذمہ دارانہ حد تک آزاد ہے"۔

"تیسری بات یہ ہے کہ جماعت اسلامی کا لٹریچر دیکھنے سے اسلاف پر سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔ یہ بہت ہی خطرناک اور گمراہی کا دروازہ کھولنے والی چیز ہے"۔

"چوتھی چیز جو جماعت کے پورے نظام میں کھٹکتی ہے وہ افراد جماعت کا کبر اور اُن کی خود پسندی ہے جماعت اسلامی کا ایک ادنیٰ رکن بھی بڑے بڑے علماء سے اپنے آپ کو بہتر سمجھتا ہے اور علماء کی توہین و تذلیل کو وقت کا بہت بڑا جہاد اور سرمایہ افتخار جانتا ہے۔ یہ عام حالت ہے اس میں مستثنیات بھی ہیں مگر کم"۔

ابھی مولانا اپنی بات پورے طور پر ختم بھی نہ کر پائے تھے کہ میں نے ایک ضروری سوال کی طرف اُن کی توجہ مبذول کرائی۔

"عالم اسلام کے لئے اس وقت سب سے بڑا خطرناک فتنہ کیا ہے"؟

مولانا نے لکھنؤ کی صاف اور شستہ زبان میں اس موضوع پر جب روشنی ڈالی تو معلوم ہوتا تھا کہ مولانا نے اس موضوع پر برسوں غور و فکر کیا ہے۔ ان کے ایک ایک لفظ سے فکر کی بلندی اور وسعت ٹپک رہی تھی۔

مولانا نے فرمایا:۔

"عالم اسلام کے فتنے الحاد، رفض قادیانیت وطلیعت وغیرہ سبھی خطرناک ہیں۔ البتہ ان تمام فتنوں میں سب سے زیادہ ہمہ گیر اور وسعت پذیر جو فتنہ ہے وہ الحاد ہے۔ الحاد ہی درحقیقت تمام فتنوں کی جڑ ہے۔ الحاد کے معنی کجروی کے ہیں۔ اس کجروی سے رفض بھی پیدا ہوتا ہے، قادیانیت بھی ابھرتی ہے۔ مودودیت بھی جنم لیتی ہے اس لئے علماء کو فتنہ الحاد کے استیصال کے لئے ہی زیادہ زور صرف کرنا چاہیئے"۔

## حضرت قطب زماں مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ کا ارشاد

### اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی اپیل

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے دور جدید کی سرپرستی ۱۹۵۶ء سے قطب زماں مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ فرماتے رہے، اُن کے وصال تک جمعیۃ کے تمام اخراجات ان کی توجہ سے پورے ہوتے رہے اور انہوں نے چندوں کے سلسلہ میں اپنے دائمی معمول کے برخلاف دین کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام کی امداد کی طرف ہمیشہ توجہ دلائی۔ ان کے وصال کے بعد ان کے جانشین حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب مدظلہٗ بھی یہی طریقہ اختیار کئے رہے۔ اب جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی سب سے بڑی ذمہ داری حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی، حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ خلیفہ حضرت مدنی رحمہ اللہ پر ہے۔

اگر آپ حضرات پاکستان میں انگریزی قوانین یا مخالف قرآن قوانین اور یورپی تہذیب مٹانے اور محمدی نظام قائم کرنے کی جدوجہد میں شریک ثواب ہونا چاہتے ہیں تو ان مقدس بزرگوں کی سرپرستی میں ملک کے طول و عرض میں جمعیۃ علماء اسلام جو سیاسی، تبلیغی اور تعلیمی خدمات انجام دے رہی ہے اس کی امداد کے لئے آگے بڑھیں اور زکوٰۃ و صدقات کے سوا بھی ہر طرح اس خدمت کو اپنا فریضہ سمجھ کر امداد فرمائیں۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

## قائد جمعیۃ کی گرفتاری

۱۴ نومبر کو ملتان میں جشن ملتان کے غیر اسلامی پروگرام کے خلاف تحریک چلانے کے سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بعہ دیگر دس آدمیوں کے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ناظم مرکزی جمعیۃ مولانا غلام غوث ہزاروی نے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

# تلخ و شیریں

ایسا صدمہ جیسے کسی کی ماں مرجائے، ایسی بوکھلاہٹ کہ عقل و ہوش گم ہو جائے اور رسوائی سے بے نیاز ہو کر جھوٹ بولنے لگ جائے۔ ایسی کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب صدر ناصر کی تعریف کا کوئی پہلو سامنے آئے جس سے امریکہ کے پیٹ میں مروڑ اٹھے اس وقت پاکستان کے مودودیوں کی حالت قابل دید ہوتی ہے۔

چند سالوں سے مصر کی پرانی درسگاہ، جامع ازہر کا شعبہ تحقیقات اسلامی (مجمع البحوث الاسلامیہ) ہر سال دنیا بھر کے مسلم ممالک کے بلند پایہ علماء کو دعوت دے کر نئے پیش آمدہ مسائل پر بحث و مباحثہ کا انتظام کرتا ہے۔ اس سال بھی پاکستان سے حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نیو ٹاؤن کراچی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ مصر تشریف لے گئے تو مودودیوں کے سینے پر سانپ لوٹ گیا۔ جھوٹ کی مشین گن چلانی شروع کر دی۔ اخباروں میں لکھنے لکھانے لگے کہ مولانا مفتی محمود صاحب نے مؤتمر خاہرہ میں کشمیر کا مسئلہ چھیڑا تو صدر اجلاس نے روک دیا۔ اس طرح ان کے دو مقاصد پورے ہوتے تھے۔ صدر ناصر اور مصر کی بدنامی یا پاکستان سے تعلقات خراب کرنے کی سعی، اور علماء حق کی پوزیشن گرانے کی منحوس کوشش۔

اس کو بھارتی اخباروں سے نقل کر کے خوب اچھالا۔ مگر جب مصری اخباروں نے بڑے زور شور سے حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی تقریر اور اس پر مؤتمر کا تالیاں بجا بجا کر اظہار مسرت کے حالات شائع کئے اور پھر علماء کے وفد نے واپسی پر پریس کانفرنس میں جو دل خوش کن حالات سنائے۔ ان حالات سے جہاں بھارتیوں اور امریکہ کے دوسرے ایجنٹوں کو بڑی کوفت ہوئی وہاں ان مودودیوں کے منہ بھی کالے ہو گئے مگر ہم ان کی مستقل مزاجی کی داد دیتے ہیں۔ ہمت کر کے کراچی کے ایک اخبار میں پھر ایک برخود غلط نے مضمون شائع کرایا کہ جب ان علماء کے جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے تو یہ پاکستان کا روپیہ کیوں ضائع کرتے ہیں۔ پھر ایک عورت کو بھی میدان صحافت میں لے آئے۔ شاید اس کا نام ام سعدیہ (مودودیہ) ہے۔ اس نے بھی لگے ہاتھوں دل کی بھڑاس نکالی۔ مگر آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے ان عقل کے اندھوں اور گانٹھ کے پکوں کو اتنا علم بھی نہیں ہے کہ ان حضرات پر پاکستان کی ایک کوڑی بھی خرچ نہیں ہوتی۔ یہ جامع ازہر کے خرچ پر آئے اور جاتے ہیں اور خدمت پاکستان کی کرتے ہیں۔ ان کی خدمات کا اعتراف مصر کے پاکستانی سفیر کو بھی کرنا پڑا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد جناب مفتی محمود صاحب مدظلہ نے مسئلہ کشمیر کو نہایت عمدگی سے پیش کرتے ہوئے اس کو فلسطین کا مماثل قرار دیا، اور دنیا بھر کے مندوبین نے ان کی ہم آہنگی فرمائی۔ ان عقل کے اندھوں کو معلوم نہیں ہے کہ پاکستان کے بعض ملحد اس مؤتمر میں ان علماء کی جگہ جانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ابھی وہ کامیاب نہیں ہوئے

مودودی بے دینوں کو مؤتمر کے اس فیصلے کی کیا قدر ہے کہ اس نے اس دور الحاد میں بالاتفاق ہر طرح کے سود کو حرام ثابت کیا اور تعدد ازدواج کے خلاف قانونی پابندیوں کو غلط ٹھہرایا۔

---

سنا ہے صدارتی انتخاب کے بعد کراچی میں جب اپوزیشن لیڈر اپنی مادر ملت کے ہاں اکٹھے ہوئے تو تحریک پیش ہوئی کہ حکومت کے خلاف متحدہ طور پر تحریک چلائی جائے مگر اس متحدہ محاذ کا صدر کون ہو۔ سب کی رائے مادر ملت کے حق میں تھی۔ مگر مودودی صاحب نے کہا کہ عورت صدر نہیں ہو سکتی۔ لیڈروں نے ایک دوسرے کو تکنا شروع کر دیا کہ سارے پاکستان کی صدر ہو سکتی ہے اور ایک پارٹی کی صدر نہیں ہو سکتی مودودی صاحب سے دنیا کے سات عجائب میں ایک کا اضافہ ہوا ہے۔ ایک مودودیے نے سلہٹ کے جلسہ میں رقعہ دیا کہ مغربی پاکستان میں جمعیۃ علماء کے نام سے گیارہ جماعتیں ہیں، ان میں سے کونسی حق پر ہے۔ اس صالح گدائے کو شاید یہ معلومات مولوی چراغ نے اپنے دورے میں مہیا کئے ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مودودی نے فرقہ عجیب بنا دیا ہے۔ قربان جائیے)

سنا ہے کہ ان کی مادر ملت نے کہا کہ دین کے لبادہ میں بے دین آدمی مودودی سے بڑھ کر تاریخ میں نہیں گذرا۔ ابھی اس خبر کی مزید تصدیق محترم المقام جناب عبدالستار خاں صاحب نیازی سے کرنی ہے۔ جن کو حق کہنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

ان شیریں حقائق کے ساتھ ایک تلخ حقیقت کا اظہار نامناسب نہ ہوگا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مودودی فرقہ کو امریکہ کے جاسوسی (سی آئی اے) میں داخل ہو جانا چاہیئے۔ مگر یہ بھی تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس محکمہ سے پہلے ہی کہیں تعلق نہ رکھتے ہوں۔ نعیم صدیقی نے جو ویٹ نام کے سلسلے میں امریکہ کے حق میں لکھ مارا تھا اس سے تو اس اندیشے کو تقویت پہنچتی ہے۔ پھر مولوی یوسف سواتی اکوڑہ خٹک جیسے آدمی کا مودودی پر جان و دل سے نثار ہونا بھی تو علت سے خالی نہیں ہے

---

یہاں ایک اور مودودی شیریں مقالی سنیئے مشرقی پاکستان میں ایک مودودیے نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب کو رقعہ دیا کہ اگرچہ مادر ملت کی امیدواری صدارت ایسی تھی جیسے پانی نہ ملنے کی وجہ سے ضرورتاً ایک آدمی پیشاب سے بڑا استنجا صاف کر دے مگر تاہم جمعیۃ علماء اسلام ہم کو یہ اطمینان دلائے کہ اگر ہم پھر ایک عورت صدارت کے لئے کھڑا کریں، تو جمعیۃ مخالفت تو نہ کرے گی؟

اگر یہاں ہم یہ پوچھیں تو ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جب مودودی جیسے مجتہد اور جدید و قدیم علوم کے مجمع البحرین موجود ہیں تو پیشاب سے استنجا کی کیا ضرورت ہے۔ کیا وہ پیشاب سے بھی گئے گذرے ہیں۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

کوئی بات بھی تو ٹھکانے کی ہو۔ جب اللہ کے پیاروں (صحابہ کرامؓ) پر کیچڑ اچھالا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اسی طرح ذلیل و رسوا کریں گے۔


## جمعیۃ کی شاخوں کے لئے ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مقامی (ابتدائی جمعیتوں) کے انتخابات جلد از جلد کرا کر ماہ شعبان ۱۳۸۶ھ کے اواخر تک ضلعی انتخابات سے بھی فارغ ہو جائیں۔ بعد از رمضان المبارک صوبائی اور مرکزی انتخابات ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ابتدائی جمعیتوں کی تشکیل کے لئے ضلعی عہدیدار دورہ کر کے اپنے سامنے انتخابات کرائیں تو بہتر ہوگا اور ضلعی انتخابات کے لئے صوبائی (علاقائی) عہدہ دار ہر ہر ضلع کے انتخاب کی تاریخ مقرر کر کے وہاں تشریف لے جائیں۔

یاد رہے کہ انتخابات کے لئے فیس ممبری کا ضلع میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ اور ضلعی و صوبائی نمائندوں کی تعداد دستور جمعیۃ کے مطابق ہوگی

غلام غوث ہزاروی
ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

سرکلر نمبر ۵۰۸

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال رحیم آباد

# عالم عرب، اور مغربی سامراجیوں کی نئی چالیں

## مشرق وسطیٰ کی سیاست پر ایک نظر

(قسط نمبر ۲)

اس ذہن نے الجزائر، مراکش، ٹیونس وغیرہ افریقہ کے مسلم ممالک میں فرانس سے آزادی حاصل کرنے کی جد وجہد کی بنیاد ڈالی۔

اس طرح کم وبیش ایک صدی کی پیہم کوششوں اور قربانیوں سے، عرب و افریقہ میں ایک ایسے دوسرے ذہن کی تخلیق و تشکیل بھی ہوگئی جو پہلے ذہن کے برعکس عرب کے حکمرانوں کا نہیں عوام کا ذہن تھا اور مغربی استعمار کا موافق و دوست نہیں بلکہ مخالف و مزاحم تھا۔

مصر کے فوجی انقلاب تک یہ دوسرا ذہن پہلے ذہن کے ساتھ برابر کے مقابلہ کی سطح تک بلند نہیں ہو سکا تھا۔

عرب ریاستوں کے حکمران یعنی پہلا ذہن رکھنے والا طبقہ صاحب اقتدار اور انگریز دوست تھا، اور عرب عوام و سیاسی کارکنوں یعنی دوسرا ذہن رکھنے والوں کو تشدد کے ذریعہ زیادہ ابھرنے سے باز رکھنے کی پوزیشن میں تھا۔

لیکن مصر کے فوجی انقلاب نے صورت حال کو بدلنا شروع کر دیا۔ دوسری جنگ عظیم کے حالات نے بھی اس دوسرے ذہن کو بعض دوائر میں بین العرب و بین الافریقی سطح تک پہنچا دیا تھا۔ جب مصر کے فوجی انقلاب کی باگ ڈور ناصر کے ہاتھ میں آئی، اور اس نے جرأت مومنانہ کے ساتھ برطانیہ اور فرانس کی دو صدیوں کی غصب کردہ نہر سویز کو ان دونوں طاقتوں سے واپس چھین لیا تو عرب کا مخالف استعمار ذہن ایک زبردست طاقت بن کر ایشیا افریقہ اور عرب کے سیاسی افق پر ابھر گیا، اور یہیں سے پہلے ذہن کے ساتھ اس کی کشمکش کا آغاز ہوگیا

نہر سویز کا کلی اقتدار عالمی سیاست کا اہم ترین واقعہ تھا۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے موقعوں پر جرمنی اور اس کے ساتھی ہزار کوششوں کے باوجود نہر سویز پر قابو نہ پا سکے تھے۔ برطانیہ اور فرانس اس نہر کی وجہ سے اس قابل رہے کہ اپنی جنگی ضروریات ایشیا و مشرق وسطیٰ سے بخوبی حاصل کرتے رہے۔ انگریزوں کے دو سو سالہ اقتدار و برتری کی کلید، نہر سویز تھی۔ مغربی طاقتوں کے مستقبل کے بے شمار سیاسی منصوبوں کی کامیابی نہر سویز کے ساتھ وابستہ تھی۔ نیز مشرق وسطیٰ اور ایشیا میں مغرب دوست ذہن کی بھی یہ ایک فاش شکست تھی۔ لیکن بہرحال عالمی سیاست کا یہ عظیم عجوبہ رونما ہو ہی گیا کہ ناصر برطانیہ سے نہر سویز چھین لینے میں کامیاب ہوگیا۔

اس کے بعد بہ ظاہر یہ امید پھر پیدا ہوگئی تھی کہ عرب ممالک جلد ہی متحد ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ نہر سویز کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے مشرق وسطیٰ اور ایشیا میں برطانوی مفادات کی شہ رگ کٹ گئی تھی، لیکن اس علاقہ میں امریکہ کی بڑھتی ہوئی دلچسپیوں نے ایک نیا سیاسی رنگ بھرنا شروع کر دیا اور برطانیہ بھی اس علاقہ میں اپنے مفادات برقرار رکھنے کی دوسری صورتیں بروئے کار لانے کی کوششیں کرنے لگا۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر عرب، افریقہ اور مشرق وسطیٰ پر یورپ و امریکہ کا مخالف ذہن چھا جاتا اور مکمل طور پر غالب آ جاتا ہے تو پھر پورے ایشیا اور مشرق سے مغربی استعمار ہمیشہ کے لئے رخصت ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے اور اس کے وہ تمام اقتصادی مفادات قطعی ختم ہو جاتے ہیں جو اسے اب صرف اس کے دوستوں کی وساطت سے حاصل ہو رہے ہیں۔

لیکن اگر عرب، افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں اس ذہن کو فتح و تسلط حاصل ہو جاتا ہے، جو انگریزوں اور فرانسیسیوں کی نصف صدی سے زیادہ کی ریشہ دوانیوں اور خفیہ کارگذاریوں کی بدولت پیدا ہوا و پروان چڑھا ہے تو مغربی استعمار کی بالواسطہ سیادت پورے مشرق پر بہ آسانی قائم رہ سکتی ہے۔ سیاسیات کا طالبعلم اس بات کو کیسے نظرانداز کر سکتا ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے عالمی مسائل کا رخ قطعی بدل چکا ہے۔

روس امریکہ کے برابر کی عالمی طاقت بنا برطانیہ تیسرے درجہ کی طاقت رہ گیا۔ جرمنی، اٹلی جاپان مغلوب ہوگئے، فرانس کی حیثیت گر گئی۔ روس کا اشتراکی نظریہ معاشی مساوات کے نام سے دنیا بھر میں مقبول ہونے لگا۔ یورپ کا نصف کے قریب حصہ اشتراکی حکومتوں میں تبدیل ہوگیا مشرقی ممالک میں حریت طلبی کی لہر پوری شدت کے ساتھ پھیل گئی۔ سیاسی غلامی اور معاشی و اقتصادی بدحالی کا احساس محکوم و مظلوم قوموں میں بہت زیادہ بڑھ گیا اور یہ خطرہ صاف صاف نظر آنے لگا کہ اگر ان قوموں کو بدستور سیاسی غلامی کے شکنجے میں جکڑا ہوا رکھنے کی کوشش کی جاتی رہی تو ان کی آزادی کی تحریکیں اشتراکی انقلاب کی کوششوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ چین میں اشتراکی انقلاب برپا ہو جانے نے اس خطرہ کو امر واقعہ کی صورت میں نمایاں کر دیا۔

اب امریکہ اور یورپ کی سرمایہ دار طاقتوں کے سامنے اپنے اقتصادی مفادات کے تحفظ اور بین الاقوامی معاملات میں اشتراکیت کے بڑھتے ہوئے اثرات کا مقابلہ کرنے کی ایک ہی صورت باقی رہ گئی تھی کہ وہ ایشیا، افریقہ اور مشرق کے اپنے مقبوضات میں نظام حکومت رفتہ رفتہ ایسے ہاتھوں میں منتقل کر دیں، جو آئندہ ان کے لئے قابل اعتماد ثابت ہوں، اپنے معاشی، سماجی، تمدنی، قومی و مذہبی حالات و خصوصیات کی بنا پر امریکہ اور یورپ سے زیادہ قریب، سرمایہ داریت کے حلیف یا کم از کم اشتراکیت کے سخت مخالف ہوں۔ نیز یہ کہ نوآزاد و ترقی پذیر ممالک میں فکری، ذہنی و سیاسی اعتبار سے ایسی کشمکش برپا رہے کہ یہ برسراقتدار طبقہ علاقائی استحکام پیدا کرنے سے قاصر رہے مزید برآں ان نوآزاد ترقی پذیر ممالک کے درمیان بھی ایسے تنازعات برپا رہیں جو انہیں باہم ایک دوسرے کا رفیق و معاون نہ بننے دیں۔ اس سلسلے میں نوآزاد ملکوں کے علاقوں کی غلط حد بندیوں اور تقسیم در تقسیم کی جو مثالیں ایشیا و افریقہ میں جگہ جگہ موجود ہیں ان پر نظر ڈالی جا سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مذہب کے نام سے نظریاتی آویزشیں پیدا کرنے والی تنظیموں اور تحریکوں کو بھی ایسی ہوا دی جاتی رہے کہ وہ مستقل ذہنی و فکری خلفشار و کشمکش کا باعث بنی رہیں۔

سامراجیوں کے ان مکائد کا شکار خصوصی طور پر مسلمان ممالک بنے، عرب میں اس کے لئے انہیں وسیع میدان ہاتھ آیا۔

نہر سویز پر ناصر کے قبضہ کر لینے نے عربوں میں اتحاد و یک جہتی کے حصول کا جو ولولہ پیدا کیا، اس نے امریکہ اور برطانیہ کے لئے کچھ اور نئے اندیشے کھڑے کر دیئے۔

اگر عرب جن کی زبان، معاشرت، مذہب اور تاریخی روایات بالکل ایک ہیں اور جن کے پھیلاؤ کا سلسلہ مشرق وسطیٰ میں خلیج فارس

تک، افریقہ میں الجزائر تک اور جنوب میں بحیرہ ہند تک چلا گیا ہے اس قومی جوش و خروش میں ایک ہو جاتے ہیں، پورا عرب ایک نئے انقلاب سے ہمکنار ہو جاتا ہے، اس انقلاب کی رفیق ایشیا و افریقہ کی دوسری مسلم و غیر مسلم قومیں بھی بن جاتی ہیں اور روس و چین کی حکومتوں کے ساتھ ان کے خوشگوار و مساویانہ تعلق قائم ہو جاتے ہیں تو دنیا کی تاریخ کا وہ دھارا جو گذشتہ دو صدیوں سے انگریزوں اور مغربی ملکوں کے بیڑے کا سہارا بن کر بہ رہا تھا اور جس کی رو پر امریکہ کی عالمگیر سیاست کی کشتی بھی اب چل پڑی ہے اپنا رُخ بدلنے پر مجبور ہو جائے گا اور یہ وہ تغیر ہوگا جو کسی وقت آگے چل کر عملاً ایسے اسلامی اتحاد کا قلعہ بن کر نمودار ہو سکتا ہے جسے سر کرنا برطانیہ و امریکہ سمیت تمام صلیبی قوتوں کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔

مغربی استعمار کے لئے یہ اندیشہ اشتراکی خطرہ سے کہیں زیادہ پُرخطر ہے۔ اس کے لئے ایسا نام نہاد اسلامی اتحاد جو فطری طور پر ان کے نظام سرمایہ داری و سیاست کا رفیق و حلیف ہو۔ اس حقیقی اسلامی اتحاد کے مقابلہ میں جو مغربی استعمار کا مخالف و حریف ہو، قابل قبول ہو سکتا ہے۔ اسی لئے تو آئزن ہاور نے شاہ سعود کو دورۂ امریکہ کے وقت یہ مشورہ دیا تھا، کہ "عرب میں انقلابی رجحانات کا قلع قمع اسلامی پیکٹ کے منصوبے کے ذریعہ کرے" (آئزن ہاور کی خود نوشت سوانح)

الغرض آج عرب ہی بلکہ پورے مشرق وسطیٰ اور ایشیا و افریقہ میں یہ دونوں ذہن یعنی ایک استعمار دوست ذہن اور ایک مخالف استعمار ذہن باہمی کشمکش کے دور سے گذر رہے ہیں۔ عرب میں ان کی ٹکر دو حقیقی طاقتوں کی صورت میں چل پڑی ہے۔

صدر ناصر کو اس وقت تین محاذوں پر مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اسے ایک طرف استعمار دشمن ذہن کی قیادت بھی کرنی پڑ رہی ہے۔ دوسری طرف مغرب دوست ذہن کی اسلام کے نام پر کی جانے والی مخالفتوں کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ اور تیسری طرف اشتراکی ذہن کو عرب میں پیر جمانے سے روکنا پڑ رہا ہے۔

ناصر سے پہلے عرب میں اشتراکی اثرات اتنے شدید ہو چکے تھے کہ ہمیشہ وہاں اشتراکی انقلاب کا خطرہ منڈلاتا رہتا تھا۔ اسلام کے نام سے جو تنظیمیں وہاں کام کر رہی تھیں۔ ان کی مغرب دوستی، آزادی خواہ عوام کے لئے وجہ تشویش بنی رہتی تھیں۔ اشتراکی اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر پیر جمانے لگے تھے شام کا خالد بکداش مشہور کمیونسٹ ورکر تھا جو پورے مشرق وسطیٰ میں اشتراکی مہم کی سربراہی کر رہا تھا۔ لیکن صدر ناصر نے سرزمین عرب سے اشتراکی اثرات کو ختم کرنے میں اس جرأت سے کام لیا جس جرأت سے اس نے مغربی اثرات کا قلع قمع کیا تھا۔ روس کی وزارت خارجہ سے خروشیف کی برطرفی کی جو وجوہات روس کی کمیونسٹ پارٹی نے بیان کیں، ان میں ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی تھی کہ "خروشیف مصر میں کمیونسٹ تحریک ختم کرنے سے ناصر کو باز نہیں رکھ سکے، اور یہ ان کی نااہلیت کا واضح ثبوت ہے"۔

ناصر نے مغربی سامراج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس نے روس و چین کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے باوجود مصر میں اشتراکیوں کے اثرات مٹا ڈالے۔ عربوں میں ملی وحدت کا شعور و احساس پیدا کیا، افریقہ کے غلام ملکوں میں آزادی کی تحریکوں کی معاونت کی۔ ان میں عرب ملکوں کے ساتھ وابستگی کا جذبہ بیدار کیا۔ افریقہ میں عیسائی مشنریز کے مقابلہ میں اسلام کے تبلیغی مشن قائم کئے۔ اسلام کا لٹریچر افریقی زبانوں میں بکثرت پھیلایا۔ عالمی سیاست میں امریکی و روسی بلاکوں سے علیحدہ رہنے اور آزاد پالیسی اختیار کرنے کا راستہ تجویز کیا۔ اقوام متحدہ میں ایشیائی و افریقی ملکوں کے درمیان یک جہتی قائم کرنے کی کوششیں کیں جامعہ ازہر میں گیارہ کروڑ روپیہ کی لاگت سے قرآنی علوم کی تعلیم کا جداگانہ شعبہ قائم کیا۔ مجمع البحوث الاسلامیہ کے نام سے صدیوں کے بعد علوم اسلامیہ کے مستند ماہرین و فضلاء کے ہر سال یکجا ہونے کا موقعہ فراہم کیا تاکہ صحیح معنیٰ میں فکری و علمی طور پر اتحاد اسلامی کی بنیاد پڑ سکے۔ دینی تعلیم کے لئے بیرون مصر سے آنے والے سات ہزار سے زیادہ طالب علموں کی تعلیم، رہائش وغیرہ کا مستقل انتظام کیا۔ فلسطین کی آزادی کے لئے عربوں کی مشترکہ کمان قائم کی۔ ایک الگ محاذ آزادی بنایا۔ یمن کو اپنے فوجی وسائل کا ایک زبردست حصہ حوالے کر کے عدن اور جنوبی عرب میں انگریزوں کے اقتدار سے آزادی حاصل کرنے کی مہم کو اتنا طاقتور بنا دیا کہ انگریز جلد از جلد وہاں سے رخصت ہو جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔

کیا یہ سب کچھ ہونا ممکن ہو سکتا تھا، اگر ۲۷ر جولائی ۱۹۵۲ء کو مصر، شاہ فاروق کے شکنجے سے آزاد نہ ہو جاتا، اگر وہاں انقلاب اپنی جڑیں اتنی مضبوط نہ کر لیتا کہ ۱۹۵۶ء میں برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کے سہ طاقتی حملہ کو ناکام بنا سکتا، اور نہر سویز پر سے برطانیہ کا دو سو سالہ اقتدار ختم کر دینے کی پوزیشن میں آ جاتا۔

مسلمان ۱۴ صدیوں سے صلیبی طاقتوں کی جارحانہ چالوں کا ہدف بنتا چلا آ رہا ہے۔ مغرب کا موجودہ سامراجی نظام ماضی کی صلیبی طاقتوں کا ہی وارث و جانشین ہے۔ اس تاریخی حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہ سامراجی نظام اپنی کوکھ سے پیدا ہوتے ہی حریف اشتراکی نظام کی زد میں آیا ہوا ہے۔ اب وہ چاہتا ہے کہ اسلام کے فرزندوں کی طاقت کا اشتراکی نظام کی قوتوں سے براہ راست تصادم کرا کے "بیک کرشمہ دو کار" کے مصداق مسلمانوں کی طاقت پکڑتی ہوئی اجتماعیت کو بھی مضمحل کرا دے اور اشتراکیت کو بھی کمزور بنائے تاکہ اس کے غلبہ کی راہ بھی نکل آئے، اور وہ دنیا پر پہلے کی طرح بے خوف و خطر واد حکمرانی دیتا رہے دوسری جنگ عظیم کے موقعہ پر ہٹلر کی طاقت کو روسی اشتراکیت سے بھڑا کر مغربی سامراج نے اپنے تحفظ کی راہ نکالی تھی اور خیال کیا تھا کہ اس طرح روس بھی کمزور ہو جائے گا۔ لیکن امریکہ کی ایک بے تدبیری نے روسی اشتراکیت کو طاقتور بن جانے اور پھیل جانے کا موقعہ دے دیا۔ چرچل نے اپنی آخری تصنیف میں بڑی تفصیل سے اس بات کا رونا رویا ہے۔

گذشتہ پچاس سال کی سیاسی تاریخ کے اس پس منظر سے ہی مسلمانوں میں مجددانہ اور مدعیانہ تحریکیں پیدا ہو رہی ہیں، جن کے تنقیدی حملوں کا تمام تر رُخ ان دینی جماعتوں دینی شخصیتوں، دینی اداروں اور ایسے افراد و گروہوں کی طرف رہا ہے جو برطانوی و مغربی سامراج کے خلاف گذشتہ دو صدیوں سے برسرپیکار رہتے چلے آ رہے ہیں۔ مغربی استعمار کا مخالف ذہن ہمیشہ ان تحریکوں و تنظیموں کی نکتہ چینیوں و مذمتوں کی زد میں رہا ہے۔ یہ صورت حال مصر میں ہی نہیں، ہندوستان، پاکستان انڈونیشیا، ایران، عراق، شام وغیرہ تمام مسلمان ممالک میں جاری ہے۔ کتنی عجیب تر بات ہے کہ مغربی استعمار کے مخالف ذہن والوں کی مخالفت مغرب دوست ذہن اسلام کے نام سے اور بسا اوقات اسلامی اتحاد کے نام سے کرتا ہے جبکہ مغربی استعمار کا مخالف ذہن صدیوں سے اس ظالم استعمار کے خلاف اسی لئے ہی جنگ کرتا چلا آ رہا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو استعمار کے ترغے سے نکالے۔

مخالف استعمار ذہن، اگر استعمار کے پیدا کردہ نیشنلزم کے ہتھیار سے ہی استعمار پر کاری ضرب لگانا چاہتا ہے تو مغرب دوست ذہن اس کے اکر

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# ختم نبوت اور حدیث نبوی

(قسط نمبر ۳)

پھر بقول مرزا غلام احمد کادیانی "لا نبی بعدی" میں نفی عام ہے (ایام الصلح ص۱۴۶)

لہذا ہر قسم کی نبوت کا دروازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند کر دیا گیا۔ وہ نبوت خواہ لغوی ہو یا ظلی و بروزی۔

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں "یزعم انہ رسول اللہ" کے الفاظ آتے ہیں جن کے معنی ہیں کہ وہ نبوت کے دعویدار کبھی تو اپنے کو رسول اللہ کہیں گے اور کبھی نبی اللہ۔ اس لئے دو روایتوں میں دونوں الفاظ استعمال کر دیئے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی کبھی تو اپنے کو نبی کہتا ہے اور کبھی رسول، حالانکہ نبی اور رسول میں فرق ہے۔

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"۔
(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص۱۳۳)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ (دافع البلاء ص۱۱)

سوال اٹھانے والا یہاں ایک سوال اٹھا سکتا ہے۔ وہ یہ کہ تاریخ کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سے زائد لوگوں نے نبوت کا دعوے کیا ہے۔ معلوم نہیں کہ ابھی اور سر پھرے کتنے دعوے کرینگے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم تیس کی تعداد متعین فرما رہے ہیں جو کہ خلاف واقعہ اور خلاف حالات ہے۔ تو اس کا جواب حافظ الحدیث اور بخاری کے شارح شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانیؒ سے سنیئے۔ فرماتے ہیں:۔

"ولیس المراد بالحدیث من ادعی النبوۃ مطلقا فانہم لا یحصون کثرۃ لکون غالبہم ینشأ لہم ذالک من جنون وسوداء وانما المراد من قامت لہ الشوکۃ"۔
(فتح الباری جلد ۶ ص۴۵۵)

کہ اس حدیث سے مراد ہر مدعی نبوت نہیں اس لئے کہ آپ کے بعد تو جنون اور سوداویت کی وجہ سے بے شمار لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے۔ بلکہ اس حدیث میں جن تیس دجالوں اور کذابوں کا ذکر ہے، وہ وہ ہیں۔ جن کی شان و شوکت مانی جائے اور جن کے ماننے والوں کی اچھی خاصی تعداد ہو جائے۔

معلوم ہو گیا کہ کسی نبوت کے دعویدار کی شان و شوکت کا قائم ہو جانا اور اس کے مذہب کا یورپ اور امریکہ میں پھیل جانا اور اس کے ماننے والوں کا زیادہ ہو جانا اس کے سچے ہونے کی دلیل نہیں البتہ اس بات کی دلیل ضرور ہے کہ وہ اپنے کذب و دجل میں بہت بڑھ کر ہے اور ان تیس کذابوں اور دجالوں میں سے ایک ہے جن کا حدیث میں ذکر ہے۔ وگرنہ پھر مسیلمہ کذاب کو بھی سچا نبی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اس کے ماننے والوں کی تعداد تو اس قدر زیادہ ہو گئی تھی کہ اس کے لشکر میں صرف چالیس ہزار آزمودہ کار سپاہی تھے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو دو دفعہ شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ کذا فی کتب التاریخ

(۳) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:۔

مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون منہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین
(بخاری جلد اول ص۵۰۱، ترمذی جلد ۲ ص۵۴۴
مسند احمد جلد ۲ ص۳۹۸)

کہ میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا۔ لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب جو شخص اس گھر میں داخل ہوتا اور اُسے دیکھتا تو کہہ اٹھتا کہ سارا گھر کس قدر خوبصورت اور شاندار ہے لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے؟ اس کو بھی کیوں نہ لگا دیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ اینٹ میں ہوں اور میں سب سے آخری نبی ہوں۔

اس حدیث نے سب شبہات اور اوہام کا خاتمہ کر دیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب انبیاء کو خواہ وہ صاحب شریعت ہوں یا غیر صاحب شریعت، ظلی ہوں یا بروزی۔ ایک قصر عالیشان سے تشبیہہ دی، اور فرمایا کہ اس آراستہ و پیراستہ محل میں ہر شے مکمل اور قرینے سے تھی لیکن صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی جو لوگوں کو تعجب میں ڈالتی تھی۔ وہ جگہ میرے آنے سے پُر ہو گئی، کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔

اپنے کو آخری نبی سے تشبیہہ دے کر لفظ "خاتم النبیین" کے معنی بھی متعین فرما دیئے، لہذا معلوم ہوا کہ "خاتم النبیین" کے معنی ہیں "سب سے آخری نبی"۔

(۴) حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"انا محمد انا احمد وانا الماحی الذی یمحی اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی"
(بخاری جلد ص، مسلم جلد ۲ ص۲۶۱)

کہ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی یعنی میرے ذریعہ حق تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہوگا (میرے اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہیں آئے گا) میں عاقب ہوں اور عاقب وہ کہلاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔

اس حدیث میں اپنے کو عاقب فرمایا، اور عاقب کے معنی بھی ساتھ بتا دیئے کہ عاقب سے میری مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ شریعت والا اور نہ غیر شریعت والا، نہ ظلی اور نہ بروزی۔

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا طہورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون
(مسلم جلد ۱ ص۱۹۹)

کہ مجھے تمام انبیا پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے

(۱) مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے

(۲) مجھے رعب عطا کر کے میری مدد کی گئی

(۳) میرے لئے (میری شریعت میں) مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔

(۴) میرے لئے ساری زمین مسجد (تیمم وغیرہ کے لئے) پاک بنائی گئی

(۵) میری بعثت (کسی خاص ملک یا قبیلہ کے لئے نہیں بلکہ) تمام مخلوق کی طرف کی گئی

(۶) اور مجھ پر انبیا کا اختتام ہوا۔

(باقی آئندہ)

## جشن ملتان کو بند کر کے اسلامیانِ پاکستان کا اضطراب دور کیا جائے

۱۱- نومبر- لاہور- دینی جماعتوں کے متحدہ اسلامی محاذ کے امیر جناب شیخ حسام الدین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ ملی، قومی اخلاق و کردار اور سیرت کی تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ رقص و سرود بے حیائی اور عریانی، فحاشی جو مغربی تہذیب کی لائی ہوئی لعنتیں ہیں انہیں مسلم معاشرہ اور پاکستان ایسی مملکت میں فروغ نہ دیا جائے۔ اسلام نے ایسے افعال و حرکات کی سختی سے ممانعت کی ہے۔

آپ نے اس خدشہ کا اظہار بھی کیا کہ اگر ہماری حکومت نے خود رقص و سرود کی محفلوں اور جشنوں کی حوصلہ افزائی کی تو قومی اخلاق و کردار تباہ ہو جائے گا۔ اور مسلم معاشرہ میں جو گندگی پیدا ہوگی اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہونے چاہئیں اور اس کی ذمہ داری سے حکومت بری الذمہ نہیں قرار دی جاسکتی۔ خدا کے ہاں جواب دہی کے تصور کو ہر وقت ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

شیخ صاحب نے ملتان میں ہونے والے جشن کے پروگراموں پر سخت حیرت اور اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جشن کے انعقاد پر اسلامیان پاکستان میں بجا طور پر غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ عوام کے جذبات کا احترام ضروری ہے۔ برسر اقتدار طبقہ کو جمہوری اقدار اپنے منصب اور دعووں کا پاس رکھنا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ یہ کس قدر مقام تعجب ہے کہ ایک طرف تو حکومت اسلامی اقدار کی بحالی اور ان کو فروغ دینے کی دعویدار ہے اور دوسری طرف عملاً ملتان ایسے جشنوں کو برپا کر کے اس دعویٰ کی تردید کا سامان فراہم کر رہی ہے۔

شیخ صاحب نے دینی جماعتوں کی طرف سے مطالبہ کیا کہ اسلام کی تمام تاریخ میں ایسے جشنوں کا کوئی تصور نہیں۔ یہ سراسر قومی ضیاع ہے جسے مملکت جمہوریہ اسلامیہ پاکستان میں اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے حکومت کو عوامی مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے جشن ملتان کو بند کر دینا چاہیئے تاکہ عامتہ المسلمین کا اضطراب دور ہو۔

## اصلی سلاجیت مصفیٰ

سلاجیت اصلی ہو تو پیشاب کی کثرت پٹھوں کی کمزوری، سردی اور دردوں کے لئے بہت مفید ہے اور ٹوٹی ہڈی جوڑنے بچوں اور بڑوں کے گرنے پڑنے سے اندر یا باہر چوٹ لگنے کا علاج ہے۔ اصلی سلاجیت مصفیٰ آپ کو حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کے دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ سے مل سکیگی قیمت ۲ روپے تولہ اور سیر ۱۲۰ روپے کو۔

# نغمۂ مسرّت

بتقریب قدوم میمنت لزوم علامۂ زمان فہامۂ دوران

حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت فیوضہم

بدرسگاہِ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ چاٹگام مشرقی پاکستان

یہ وہ فارسی سپاسنامہ ہے جو درسگاہ ضمیریہ قاسم العلوم مقام پٹیہ ضلع چاٹگام میں عظیم جلسۂ عام کے اندر حضرت حافظ الحدیث درخواستی صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کیا گیا مغربی اور مشرقی پاکستان کی زبان اور تلفظ کے فرق کا لحاظ نہ کیا جائے۔

فزودہ شان اسلامی و روحم در رواں آمد — کہ در باغ ضمیری چوں بہار بے خزاں آمد

ہوائے دلکش و رعنا عنادل در سرود شاں — بدستِ ساقیٔ کوثر شراب ارغواں آمد

صلاصل در ترنّمہا و لالہ در تبسّم ہا — زگل چیں تنگ داماں را گلہ در بوستاں آمد

دماغ و دل معطّر شد و چشم و جانِ من روشن — و بختم با تباہ حالی و پیری ہا جواں آمد

فتادہ شہرتِ ہر سو جنابِ حضرتِ اقدس — بشان و شوکت و حشمت بسوئے ما دواں آمد

جنابِ حضرتِ اعلیٰ مثیلِ بایزید آمد — مکرم عارف و عامل کریم انس و جاں آمد

جنابِ حضرتِ درخواستی شمس الحدیث آمد — طلوعش در ضمیری کاں بسانِ آسماں آمد

جنابِ حضرتِ مہماں معظم محترم آمد — نزولش در ضمیری چوں روانِ بال و جاں آمد

بتفسیرش چوں بیضاوی بلاغت را چوں سکّاکی — کہ تحدیث و روایت را بخاریِّ زماں آمد

گل خوشبویش از باغِ کدامی در نظر آمد — نسیمِ جاں فزایش زاں تنِ مردہ رواں آمد

در اصلابش کرم رسمِ قدیم و مستدام آمد — کریم بن الکریم بن الکریم در زماں آمد

ہمایوں و اہلِ اصحابش مبارک ذات یکتایش — کہ در لطف و کرم یکتا جہاں را مہرباں آمد

زسر تا پا ہدایت را مجسّم گوہرِ یکتا — ظہورش مطلع بخت و سعادت در جہاں آمد

خوشا بختِ ضمیری در کنارش شاہ دیں دارد — کہ از فضلِ خدا دادش تمنّا را رواں آمد

علوم مصطفےٰ را رنگ آمد رونق افزودہ — زتدریسش حدیث مجتبیٰ را عزِّ شاں آمد

مفیضا با ادب بنشیں بآہستہ سخن رانی — ندارد تاب ہذیانی کہ نازک طبع شاں آمد

الٰہی در جہاں باشد بقا را تا بقا باشد — زبانم ایں دعا گوید کہ از دل ترجماں آمد

(از احقر الناس بندہ مفیض الرحمٰن عفا اللہ عنہ متعلم مدرسہ مذکورہ)

## گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں

آئے دن بعض شہروں میں آتشبازی سے نقصانات کی خبریں اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں مگر پھر بھی پاکستان میں یہ کام دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ بڑے شہروں کی تو بات ہی کیا ہے۔ مغربی پاکستان کے اس چھوٹے سے قصبے جڑانوالہ میں ہر سال ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ برباد اور چند قیمتی جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں کتنا عبرتناک واقعہ ہے کہ شب برات کی آمد تھی۔ آتشباز اپنی پوری تن دہی سے اس کام میں مصروف تھے کہ سب سے زیادہ عمدہ مال تیار کیا جائے۔ لیکن قسمت کا کرنا ایسا ہوا کہ مورخہ ۱۱/۱۲ کی رات کو آتشباز اپنے کام میں منہمک تھا کہ اچانک بجلی کا کرنٹ ہوا اور پورے بارود کو آگ لگ گئی۔ اور گیارہ نفوس میں سے کسی کو بھی باہر نکلنے کی ملک الموت نے مہلت نہ دی۔ مکان جل کر تباہ ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس خاندان میں ایک سات دن کی بچی بھی تھی۔

اس دردناک واقعہ کو دیکھ کر ہر فرد کی آنکھیں بھر آتی ہیں۔

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

ہندریں حالات گورنر صاحب سے استدعا ہے کہ آتشبازی کے تمام لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں تاکہ ہر سال قومی معیشت تباہ نہ ہو سکے اور نہ ہی قیمتی جانیں تلف ہوں۔ کیونکہ اس سے نہ کوئی دین کا فائدہ ہے اور نہ دنیا کا۔

(صوفی غلام سرور سکندرپوری خادم دفتر جمعیۃ علماء اسلام موچی بازار جڑانوالہ)

## جشن ملتان میں رقص سرود پر پابندی لگا دی جائے

### ملک میں جمعہ کے اجتماعات پر شدید احتجاج

لاہور ۱۰ نومبر۔ آج مغربی پاکستان کی تمام بڑی بڑی مساجد میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام و متحدہ اسلامی محاذ پاکستان کی اپیل پر جشن ملتان میں رقص و سرود کی محفل کے خلاف بے زور احتجاج کیا گیا اور صوبائی و مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس قسم کی تمام محفلوں پر پورے ملک میں پابندی عائد کی جائے۔ کیونکہ یہ اسلام کی حقیقی روح کے منافی ہیں۔ ان میں نہ صرف قومی دولت کا ضیاع ہی ہوتا ہے۔ بلکہ قوم کا اخلاق و کردار بھی تباہ ہوتا ہے

(مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک دالگراں لاہور)

## دارالعلوم تعلیم القرآن کا سالانہ جلسہ

### اور اہم قرار دادیں

کوٹ کی انجمن تعلیم القرآن کے دارالعلوم کا سالانہ اجلاس ہوا۔ جس میں فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کی گئی اور اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوٹ کا یہ عظیم الشان اجتماع یورپ اور بھارت کے ان اخباروں اور رسالوں کی پرزور مذمت کرتا ہے جنہوں نے ہمارے آقائے نامدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرضی فوٹو شائع کر کے مسلمان عالم کی دل آزاری کی ہے۔ یہ اجتماع عظیم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان اخبارات کی اس کمینہ حرکت پر ان کی حکومتوں سے شدید احتجاج کرے اور ان اخبارات و رسائل کا داخلہ پاکستان میں ممنوع قرار دے۔ (۲) دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوٹ شہر کا یہ عظیم الشان اجتماع کوٹ میں پیدا شدہ بے حیائی۔ عام جوئے اور شراب نوشی اور غنڈہ گردی پر انتہائی تشویش اور رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے نظام شمس سے دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ بے حیائی چرس نوشی اور شراب نوشی کے مجرموں اڈوں کو ختم کرے اور غنڈوں کے خلاف سخت قدم اٹھا کر ان کا قلع قمع کرے۔

(۳) دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوٹ شہر کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمان اور مسٹر پرویز اور اسی قسم کے دوسرے ایسے عناصر کی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرے جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بیخ کنی میں مصروف ہیں۔ ان لوگوں نے اسلام کے بنیادی ارکان اور احکام میں ردوبدل کی جو تجویزیں پیش کی ہیں یہ جلسہ ان کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے متوقع ہے کہ وہ ان لوگوں کو مسلم آزادی سے روک کر عوامی جذبات کا احترام کرے گی۔

(۴) دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوٹ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس اسلامی مملکت میں عیسائیت اور قادیانیت کی تبلیغ اور دیگر غیر اسلامی تحریکات پر پابندی عائد کرے اور پاکستان بھر کے سکولوں کالجوں، دفتروں و دیگر سرکاری اداروں میں باقاعدہ نماز پڑھنے پڑھانے کا بندوبست کرے۔


خط و کتابت
کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں


## بقیہ :- سامراجیوں کی نئی چالیں

ان ریشہ دوانیوں کی بدولت شکست کھا کر ناکام اور مغلوب ہو جاتا ہے۔ تو یہ پورے مشرق کے لئے عظیم المیہ کا باعث ثابت ہوگا۔

لیکن تاریخ کے قدم قدرتی طور پر جس سمت کی طرف اٹھ رہے ہیں انہیں دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ سامراج کی یہ ریشہ دوانیاں ہرگز کامیاب نہیں ہوں گی۔ مغربی استعمار کا مخالف ذہن آنے والی آزمائشوں سے بھی کامیاب و سرخرو ہو کر نکلے گا اور دنیا آزاد اسلامی اتحاد کی حقیقی شکل جلد دیکھ سکے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔


دمہ، کالی کھانسی، نزلہ، سل دق (ٹی بی) پرانی پیچش، بواسیر، خارش، ذیابیطس مزمنہ کمزوری کا شرطیہ علاج
لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ انکسن روڈ لاہور فون ۵۵۶۷



# طاقت و توانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ و قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی

**مانع اعظم** دل و دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرا، مادۂ حیات کا محافظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اہم باسمتی۔ ایک ماہ دس روپے

**طلائے شباب خاص** بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب
ایک ماہ دس روپے

**بلسوب کبیر خاص الخاص** اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا کستوری عنبر مغز سر گنجشک، نقرہ، یاقوت، فیروزہ، کشتہ چاندی سہ دھاتہ وغیرہ کا مرکب۔ ایک ماہ ۱۶/۰ روپے (فوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/۰ روپے

نصف کورس ۱۹/۵۰ مکمل کورس منگوانے پر محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ :- اشرف لیبارٹریز، لائل پور فون نمبر ۳۰۲۱

## بقیہ ـــــ اداریہ

اگر وہ کانگرس کی مخالفت کر کے جن سنگھیوں کا ساتھ دیتے ہیں تو اپنی موت پر دستخط کرتے ہیں۔ اور اگر دونوں کی مخالفت کرتے ہیں، جس میں ہر جگہ اقلیت میں ہونے کی وجہ سے وہ کامیاب بھی نہیں ہو سکتے تو چکی کے دو پاٹوں میں آکر پستے ہیں اور اگر وہ کانگرس کی حمایت کرتے ہیں جس سے کانگرس کا پلہ بھاری ہو جاتا ہے تو وہ (برائے نام سہی) سیکولر گورنمنٹ میں رہ کر جن سنگھیوں کے منصوبوں سے بچ سکتے ہیں۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ایسے وقت میں اگر مسلمان غیر جانبدار بن کر بھی علیحدہ بیٹھا رہے اور ۵ کروڑ مسلمانوں کے ووٹوں کی کمی کی وجہ سے کانگریس جن سنگھیوں کے مقابلہ میں شکست کھا جائے تو اس غیر جانبداری کا معنی بھی جن سنگھیوں کی امداد ہے جن کی کامیابی پانچ کروڑ مسلمانوں کی تباہی کے مترادف ہے۔

آپ کانگریسی اور جن سنگھی دونوں کو مسلمانوں کا مخالف کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ تو قطعی بات ہے کہ اسلام کی فوقیت اور ترقی تو کوئی ہندو بھی وہاں نہیں چاہ سکتا۔ مگر آپ یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اب انتخابات میں کونسی مصیبت بڑی ہے اور کونسی چھوٹی۔ کانگرس کی کامیابی میں مسلمانوں کا خسارہ اور خطرہ کم ہے یا جن سنگھیوں کی کامیابی میں ہر مسلمان بلکہ ہر عقلمند آدمی یہی کہے گا کہ جب دو مصیبتوں میں سے ایک ضرور آتی ہے تو کم مصیبت کو اختیار کرنا ہی عقل کا تقاضا ہے، تاکہ ۵ کروڑ مسلمان آدم خور نہیں بلکہ مسلم خور جن سنگھیوں کے منہ میں نہ چلے جائیں۔ اسی وجہ سے جمعیۃ علماء ہند نے کانگرس کی حمایت کا اعلان کیا اور مودودیوں نے یہ سب کچھ جانتے ہوئے بائیکاٹ کا مشورہ دیا۔ . . . . . .

. . . . . اور یہ محض اسی لئے کہ چونکہ مسلمان ہندوؤں اور حکومت کے کارندوں سے دکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے بائیکاٹ کے اعلان سے وہ مودودیوں کو مجاہد سمجھیں گے۔ اور علماء دین کو گالیاں دیں گے۔ اگر علماء دین مودودیوں کی اس اسلام دشمن پالیسی سے مرعوب اور خاموش ہو کر جن سنگھیوں کو کامیاب ہونے دیتے تو نتیجہ ظاہر تھا۔ مگر انہوں نے کسی ملامت اور پروپیگنڈا کی پرواہ کئے بغیر وہ فیصلہ کیا جو ہر مسلمان کو کرنا چاہیئے تھا۔ مگر مودودیوں نے اس فیصلہ کی مخالفت کر کے مسلمانوں کو علماء کرام کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی۔ پھر پاکستانی مودودیوں نے کراچی میں جمع ہو کر اپنی اس کرتوت کو خوب اچھالا اور کہا کہ دیکھو جبہ و دستار والے علماء نے کافرانہ انتخابات سے تعاون کیا مگر مودودی مجاہدوں نے کلمۂ حق بلند کیا۔ کسی نے سچ کہا ہے:-

شرم چہ کنیا ست کہ پیش مردم بیاید

جب حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو۔ کہاں ہے مودودی کا وہ اعلان کہ ہم خدا میں تیر نہیں چلا رہے ہم کو کام کرنا اور حکمت عملی کو دیکھنا ہے۔ زنا کی شرعی سزا کو ظلم کہنے اور شرعی احکام کو حکمت عملی کے تحت بدل دینے کی اجازت دینے والے مودودی کی اُمت کی عقل کہاں کھو گئی اور ان کے قول و عمل میں یہ تضاد اور محض اقتدار کی خاطر مسلمانوں کو ذبح کر دینے والی پالیسی پر بغلیں بجانا کہاں کا اقامتِ دین ہے۔ آج جو جن سنگھی گائے کی ذبح بند کرنے کے لئے ہندوؤں کے خون سے کھیل رہے ہیں اُن کی حکومت ہو جاتی تو پانچ کروڑ مسلمانوں کا کیا حشر ہوتا؟

ہاں اگر مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان ہو جائیں تو ان کو کمی تعداد اور دشمن کی کثرت و قوت کا خوف نہیں رہنا اور نہ رہنا چاہیئے۔ مگر کیا داڑھی خشخشی کرنے، انگریزی بال رکھنے، سنیما کے ذریعے اصلاح کی اجازت دینے، شرعی سزاؤں کو ظلم کہنے۔ امیر کو اسلامی احکام کے تبدیل کرنے کی اجازت دینے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) پر کیچڑ اچھالنے، خدا کے برگزیدہ رسولوں پر تنقید کرنے علماء کرام سے مسلمانوں کو بدگمان کرتے اور امریکہ کی حمایت کرنے سے ہم وہ مسلمان بن سکتے ہیں جو اقلِ قلیل ہو کر بھی بڑے سے بڑے دشمن پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے غالب آ جایا کرتے ہیں۔ کیا اسلام اسلام کہہ کر اور اندر مندر جبہ بالا قسم کی کرتوتیں کرتے سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ مودودی اسلام کے نام سے اسلام کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان چند مولویوں کو سمجھ اور ہدایت دے جو روپے لیکر مودودی کے دم چھلہ اور ایجنٹ بنے ہوئے ہیں

## بقیہ ـــ سامراجیوں کی نئی چالیں

اقدام کو اسلام سے بغاوت قرار دے کر اسے عوام مسلمانوں میں ناقابل اعتبار بنانے کی مہم شروع کر دیتا ہے۔ اگر مخالف استعمار ذہن یہ چاہتا ہے کہ مغربی سامراج کے مفادات کو اس کے قائم کردہ معاشی و اقتصادی نظاموں میں تبدیلی لا کر ختم کر دے تو مغرب دوست ذہن اشتراکیت دوستی کا الزام رکھ کر مسلمان عوام کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگتا ہے

مخالف استعمار ذہن اگر افریقہ و ایشیا میں اپنی ہمنوا غیر مسلم قوموں کو اپنے اشتراک میں لیکر مغربی سامراج کے مقابلہ پر نکلتا ہے تو مغرب دوست ذہن اسے کفر کے ساتھ تعاون بتا کر مسلم عوام کو اس سے متنفر بنانے کی جد و جہد کرنے لگتا ہے۔ یہ کھیل عوامی

## بقیہ ـــ معارف الحدیث

جانوروں کے ساتھ ہمدردی کا بھی ہم کو ثواب ملیگا؟
آپ نے فرمایا جی ہاں جانور تو جانور ہر جاندار کے ساتھ ہمدردی کرنے پر تم کو ثواب ملے گا۔

---

تحریکات کے زمانہ میں بھی کھیلا جاتا رہا اور آج ناصر کے خلاف سارے شور و غوغا کی اصل حقیقت یہی ہے

کیا مخالف استعمار ذہن کو مغرب دوست ذہن شکست دے دے گا؟ الجزائر سے مصر و انڈونیشیا تک اور ملیشیا و مراکش سے ٹرکی و سعودی عرب تک اس سوال کی کشمکش کو مورخ کا قلم محسوس کر رہا ہے۔ مغربی سامراج کی ریشہ دوانیاں عروج پر ہیں۔ اتحاد اسلامی کا نعرہ بلند ہے۔ روس اور امریکہ کی کشمکش روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ چین کی بڑھتی ہوئی طاقت امریکہ کے لئے چیلنج بن رہی ہے اور بظاہر روس بھی اپنے اس ہم مسلک کو بہت زیادہ طاقتور نہیں دیکھنا چاہتا۔ مشرق میں سیاست کا اونٹ کس کروٹ پر بیٹھتا ہے اس کا فیصلہ مشرق وسطیٰ کے حالات پر ہی منحصر ہے اسی لئے مغربی سامراج کی ساری کوشش اس امر پر مرکوز ہے کہ عرب میں مخالف استعمار ذہن شکست کھا کر مغلوب ہو جائے اور مکمل قیادت اسی ذہن کے ہاتھوں میں آ جائے جو مخالف استعمار ذہن کا مدمقابل اور نصف سے زیادہ کی برطانوی ڈپلومیسی کا پیدا کردہ اور پروردہ ہے۔ اور جو ناصر کے عروج سے پہلے عرب کا واحد صاحب اقتدار ذہن تھا۔

۱۹۴۱ء میں رشید کامل گیلانی نے عراق کی وزارت عظمیٰ کا قلمدان جب سنبھالا تھا تو وہ پہلا موقعہ تھا کہ عرب میں مخالف استعمار ذہن برسر اقتدار آیا لیکن جلد ہی مغرب دوست ذہن کے نمائندے نوری السعید کی مدد کے لئے برطانوی ہوائی فوج بغداد پر حملہ آور ہو گئی اور مخالف استعمار ذہن مغلوب ہو گیا۔ اب ناصر کی قیادت میں مصر کی سرزمین پر مخالف استعمار ذہن طاقتور ہو کر نمودار ہوا ہے۔ اور ایک بار اس نے برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کے مشترکہ فوجی و ہوائی حملہ کو پسپا و ناکام بھی بنا دیا ہے۔ کیا مغربی سامراج اپنی اس ریشہ دوانی میں کامیاب ہو جائے گا کہ ناصر و فیصل کو یا بہ الفاظ دیگر مصر و سعودی عرب کو ایک دوسرے کے خلاف میدان جنگ میں لا کھڑا کرے اور اسلام کے نام پر مسلم و عرب دنیا کو دو حریفوں میں تقسیم کر دے؟

اگر خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو یہ عربوں کے لئے اور مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ایشیا اور مشرق کے لئے ایک عظیم آزمائش کا موقع بن جائے گا۔ اور اگر مخالف استعمار ذہن مغربی استعمار کی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# خبرنامہ جمعیۃ

## پٹی والا بھکر میں جمعیۃ کا انتخاب

مورخہ ۱۴ ربیع الثانی مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۶۶ء جمعیۃ علماء اسلام پٹی والا کا اجلاس زیر صدارت حافظ محمد طیب صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | محمد رمضان صاحب |
| ناظم اعلیٰ | غلام نبی صاحب |
| ناظم ۱ | صوفی مہر محمد صاحب |
| ناظم ۲ | صوفی محمد رمضان صاحب |
| خزانچی | صوفی غلام حسن صاحب |

## تشکیل جمعیۃ علماء اسلام مسن آباد

| | |
|---|---|
| صدر | مولوی محمد عبداللہ صاحب مسنّ |
| نائب صدر | حاجی واحد بخش صاحب " |
| ناظم | مولوی فاضل محمد صاحب الراعی |
| نائب ناظم | مولوی عبدالحق " مسن |
| سیکرٹری | شفیع محمد صاحب الراعی |
| نائب سیکرٹری | مولوی بشیر احمد صاحب الراعی |
| خزانچی | میاں عبدالرزاق صاحب |

عملہ نشر و اشاعت - محمد حنیف - حمداللہ - رسول بخش حجام - حافظ غوث بخش خوجہ

عملہ کارکنان حافظ غوث احمد - حافظ حبیب اللہ مولوی محمد صدیق - حافظ محمد اعظم - مولوی فیض بخش حبیب اللہ الراعی - نور عالم موچی - غلام حیدر دریہ - قاضی محمد اکرم محمد افضل -

| | |
|---|---|
| سالار | حاجی محمد علی مسن |
| نائب سالار | حاجی فقیر بخش خوجہ |
| معاون سالار | عبدالقادر مسن |

عملہ رضا کاراں و عملہ کارکناں

## جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ کا انتخاب

مولانا محمد امین صاحب کی زیر صدارت اراکین جمعیۃ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تشکیل جڑانوالہ کی جمعیۃ کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

| | |
|---|---|
| امیر اعلیٰ | مولانا محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد جڑانوالہ |
| نائب امیر | شیخ عبدالرحیم صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولانا محمد حسین صاحب |
| نائب ناظم | مولانا محمد نواز صاحب |

## علاقہ جڑانوالہ میں جمعیۃ کی تشکیل

چک نمبر ۲۸۲ گ ب کوٹ شہاد خاں

| | |
|---|---|
| امیر | حکیم مولانا بابا سلطان احمد صاحب |
| نائب امیر | رائے احمد علی خاں نمبردار |
| ناظم اعلیٰ | سخاوت علی حلیم |
| خازن | قاری محمد اسلم |
| ناظم | وریام ولد منصب |
| سالار | رانا غلام محمد |

### مجلس شوریٰ

رانا شہادت علی - بشیر احمد بھٹی - لال محمد - محمد سلیمان وریام علی جوئیہ - شہاد علی - محمد علی - شیر محمد اور احمد علی

چک نمبر ۳۶۸ گ ب (جڑانوالہ)

| | |
|---|---|
| امیر | صوفی عطا محمد صاحب |
| نائب امیر | مولوی محمد اسماعیل صاحب |
| ناظم | احمد علی |
| خازن | محمد اشرف |
| سالار | میاں ناصر |

### مجلس شوریٰ

عباس علی - عبدالعزیز - سردار خاں - اعظم خاں

چک نمبر ۲۱ گ ب (انبالوی) (جڑانوالہ)

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا حرمت علی صاحب |
| نائب امیر | رحمت اللہ صاحب |
| ناظم اعلیٰ | محمد سلیمان صاحب |
| ناظم | خوشی محمد صاحب |
| سالار | مستری محمد اسمٰعیل ملک |

### مجلس شوریٰ

بابا قطب الدین - محمد حسین - محمد سلیم - سراج - غلام محمد صدیق - دین محمد - محمد ابراہیم -

## تشکیل جمعیۃ علماء اسلام خانپور

ہنگامی اجلاس بعد از نماز جمعہ جامع شاہی مسجد خانپور میں ہوا، جس میں اکثر ممبران نے شرکت کی شہر میں ممبر سازی ہو جانے کے بعد اب مستقل تشکیل کی ضرورت تھی لہٰذا اجلاس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا فداء الرحمٰن صاحب |
| نائب امیر نمبر ۱ | مولانا عبدالرحیم صاحب |
| " " نمبر ۲ | مستری عبدالرحمٰن صاحب |
| ناظم | مولانا محمد قاسم صاحب |
| نائب ناظم نمبر ۱ | مستری عبدالرزاق صاحب |
| " " نمبر ۲ | میاں عبدالمجید صاحب |
| خازن | مولانا محمد احمد صاحب |
| سالار | غلام نبی صاحب |
| نائب سالار | حاجی مطیع الرحمٰن صاحب |

محاسب چوہدری محمد علی - مبلغ مولانا عبدالصمد صاحب

### مجلس شوریٰ

مولانا عبدالمنان صاحب - مولانا عبدالحنان صاحب مولوی شفیق الرحمٰن صاحب - مولوی محمد حسین صاحب - مولانا غلام حیدر صاحب - حافظ عبدالحمید صاحب بجلی والے مشرف علی صاحب زہری - عمر دین صاحب جراح - حاجی عبدالواحد - مولوی عبدالواحد صاحب خطیب مکی مسجد - حافظ حبیب اللہ صاحب - علی شیر صاحب - عبدالجمیل صاحب - مولانا عزیز الرحمٰن صاحب - سید محمد یونس صاحب - حافظ رحیم بخش صاحب

اور یہ بھی طے ہوا کہ دارالمطالعہ کو وسیع کیا جائے شہر کی مختلف مساجد میں درس قرآن و حدیث کا اہتمام کیا جائے - تعلیم بالغاں کے لئے بہترین انتظام کیا جائے -

## انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام فیوچر کالونی حلقہ لانڈھی - کراچی

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ لانڈھی کراچی نمبر ۲۳ کا ایک اجتماع فیوچر کالونی میں منعقد ہوا - جس میں حلقہ کے بی ڈی ممبران اور ممتاز شخصیتوں نے شرکت کی، آغاز میں مولانا بشیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ حلقہ لانڈھی نے فضائل تبلیغ پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی احسان جماعتوں سے اجتناب کی تائید کی جو اسلام میں الحاد کا بیج بونے میں مصروف عمل ہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شخصیتوں کو داغدار کرتی ہیں۔

آپ نے تمام حاضرین کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی - سب نے جمعیۃ کی دعوت پر لبیک کہا اور جمعیۃ کے لئے اپنی ہر قسم کی قربانی کا وعدہ کیا۔

امیر حلقہ مولانا غلام صمدانی صاحب نے آخر میں دعائے خیر فرمائی - مندرجہ ذیل انتخاب جدید عمل میں آیا -

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا غلام صمدانی صاحب خطیب جامع مسجد عالمگیر فیوچر کالونی |
| نائب امیر ۱ | مولانا محمد عمران صاحب خطیب جامع مسجد فاروقیہ فیوچر کالونی |
| نائب امیر ۲ | مولانا عبدالواحد صاحب خطیب جامع مسجد فیوچر کالونی |
| ناظم اعلیٰ | بشیر احمد صاحب |
| نائب ناظم | تاج محمد صاحب کانٹین منیجر آدم جی کاٹن ملز |
| ناظم نشریات | مولانا محمد امین صاحب |
| خازن | مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب مسجد مدینہ |

## بیرانی ضلع سانگھڑ کا انتخاب

امیر - حضرت مولانا قاری نیاز احمد صاحب

نائب امیر - حاجی عبدالرحمٰن صاحب عرف میتے خاں

نائب ناظم - محمد مصطفےٰ صاحب - ناظم مولوی عبدالرشید صاحب

نائب ناظم نمبر ۲ - محمد یوسف کپڑے والے - سالار غلام مصطفےٰ صاحب

خازن - حاجی اسلام الدین صاحب

(ناظم جمعیۃ بیرانی)

## صدر سلہٹ (مشرقی پاکستان) کی جمعیتہ کا انتخاب جدید

۴ر نومبر ۶۶ء بروز جمعہ محکمہ صدر سلہٹ جمعیتہ علماء اسلام کا ایک عظیم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان نئی سڑک مدرسہ میں منعقد ہوا اجلاس میں چند اہم مسائل پر بات چیت کر کے قرار دادیں پاس ہوئیں۔ ضلع مرکزی دفتر نئی سڑک میں تبدیل کرنے کی تجویز پاس ہوئی اور دفتری اخراجات کے لئے مناسب تجاویز عمل میں آئیں۔ آخر صدر سلہٹ محکمہ کا حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا

امیر - حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب چتولی مہتمم نئی سڑک حافظیہ مدرسہ

نائب امیر - حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب مہتمم مظاہر العلوم حاجی پور مدرسہ

ناظم - جناب محمد عبد النور صاحب نئی سڑک محلہ

نائب ناظم (خازن) جناب حافظ مولوی مجاہد الدین صاحب امام نئی سڑک مسجد

مولانا سراج الدین صاحب (رکن)
مولانا حبیب اللہ صاحب "
مولانا بشیر الرحمٰن صاحب دیول گرام مدرسہ "
مولانا عبد الخالق صاحب لالہ قاضی مدرسہ "
مولانا اسرائیل میاں صاحب سلہٹ ٹاؤن "
مولوی عبد المصور صاحب بیٹ شاندی "
مولانا مقدس علی صاحب امام جامع مسجد سلہٹ "
مولانا شفیق صاحب کنائی گھاٹ "
مولانا خلیل الرحمٰن صاحب محمد پور "
مولانا منیر الدین صاحب داؤد پور "
مولانا محمد ادریس صاحب جامع العلوم گاسبازی "
مولانا احمد حسین صاحب چتولی "
مولانا عبد السلام صاحب نوکر بازار "
مولانا نجابت علی صاحب راجہ گاؤ "
" قاسم علی صاحب دکھن گاس "
" عبد الواحد صاحب بھاٹ پاڑہ "
" عبد الحاسب صاحب تلی پاڑہ "
" سکندر علی صاحب گرونگا "
" مفضل علی صاحب سکندر پور "
" محمد لقمان صاحب "
" عبد العزیز صاحب باگہ "
" عبد اللطیف صاحب "
" ہلال احمد صاحب گھوش گاؤ "
" امجد علی صاحب راجہ گنج "
" عبد الجلیل صاحب بچنا کاندی مدرسہ "
" حافظ محمد جواد صاحب راجہ گنج مدرسہ "
" عشق الاسلام صاحب شیر پوری "
" مخمر الدین صاحب گلو کافتح "
مولوی عبد الباری صاحب لاصہ قاضی (رکن)
مولانا خورشید علی صاحب شہا جیر گاؤ لبشو ناتھ "
" شہاب الدین صاحب محمد پور مدرسہ "
" حسین احمد صاحب بارہ کوٹ "

## جمعیتہ علماء اسلام مولوی بازار ضلع سلہٹ

۸ر اکتوبر ۶۶ء بروز شنبہ دوپہر کو مدرسۂ دار العلوم مولوی بازار میں مولوی بازار محکمہ کے علماء و کرام اور دیندار مسلمانوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت امیر ضلع جمعیتہ حضرت مولانا ریاست علی صاحب نے فرمائی۔ جس میں جمعیتہ کا جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس کے عہدیدار بالاتفاق حسب ذیل منتخب ہوئے۔

امیر - حضرت مولانا شیخ حبیب الرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ اور تحصیلدار - حضرت مولانا محمد سراج الحق صاحب
حضرت مولانا عبد النور صاحب مہتمم مدرسہ دار العلوم مولوی بازار (رکن)
حضرت مولانا محمد سعید الرحمٰن صاحب "
" عبد الرحمٰن صاحب "
" محمد رئیس الدین صاحب مہتمم مدرسہ رائے پور "
" سناور علی صاحب "
" عبد المعز مہتمم مدرسہ غیاث پور "
قاری محمد طیب صاحب موضع ولیپ پور "
جناب محمد مسلم خاں صاحب " "
حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مدرسہ بصیر محل "
مولوی عبد النور صاحب موضع جگناتھ پور "
حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب مہتمم دواخانہ مولوی بازار "
مولوی امین الدین صاحب مولوی بازار "

بعدہٗ اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت علماء کرام پر عائد شدہ پابندی فوری طور پر منسوخ کرے

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے جو رپورٹ زکوٰۃ کے متعلق دی کہ شرح میں اضافہ ہونا چاہیئے یہ تحریف دین ہے علمی حلقوں میں یہ رائے نہایت تشویش سے دیکھی گئی ہے۔ ایسے ملحد قسم کے لوگ جو دین مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بگاڑنا چاہتے ہیں ان کی زبان بند کی جائے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت عریانی، فحاشی، بے حیائی۔ ناچ گانے فوری طور پر ختم کرے۔

(محمد سراج الدین ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام
مولوی بازار ضلع سلہٹ (مشرقی پاکستان)

## جمعیتہ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۱۱/۶۶ ۵ بروز ہفتہ دفتر جمعیتہ علماء اسلام کوہاٹ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت امیر ضلع مولانا نعمت اللہ صاحب منعقد ہوا جس میں تقریباً پچیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی بعد ازاں مولوی محمد نعیم ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع کوہاٹ نے جمعیتہ کے ساتھ تعاون کی اپیل کی اور اس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی

امیر صاحب نے مفصل تقریر سے حاضرین کو متنبہ کیا کہ اگر جمعیتہ کے ساتھ تم نے تعلق قائم نہ کیا تو نہ دین کا وقار رہے گا اور نہ علماء کا ہمیں چاہیئے کہ ہر ممکن قربانی دے کر جمعیتہ کی آواز کو گھر گھر پہنچا دیں۔

آخر میں فیصلہ کیا گیا کہ امیر ضلع اپنے ساتھیوں کے ساتھ ضلع بھر کا دورہ کرے اور علاقائی جمعیتوں کی کارکردگی کا جائزہ لے۔


موسم سرما

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت۔ زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

اگر آپ

کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفرحات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں — تو

مطب اشرف

کی جانب رجوع فرمائیں، جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبد الرحیم اشرف خود کرتے ہیں

پیروبخات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں

مطب اشرف — اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی — لائلپور

PHONE No. 4771 | সপ্তাহিক | WEEKLY | REGD. L. No. 7132

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর | LAHORE | price

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

جلد ۹ | جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء مطابق ۴ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۴

زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

## مکتبہ اسلامیہ

اس کا مقصد اعلیٰ یہ ہے

کہ حالات حاضرہ کے پیش نظر اسلامی عقائد و احکام شرعیہ سے متعلق دینی و علمی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اور ہر قسم کی عربی، اردو، درسی و غیر درسی نیز ملکی و غیر ملکی مطبوعات مہیا کرے

تاجران کتب اور مدارس عربیہ کے کتبخانوں کو معقول کمیشن دیا جائے گا

ناظم مکتبہ اسلامیہ مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی ۱

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت، قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر

## مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی، سلکی ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ - لاہور

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے، اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو اور سندھی و پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔ ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور سے شائع کیا۔

ہفت روزہ

لاہور

# ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ایجنسی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ اورنگزیب روڈ لاہور

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

ایجنسی خدام الدین نور اورنگزیب روڈ لاہور

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ

(رواہ احمد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میرا دل بہت سخت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یتیموں کے سروں پر شفقت کے ساتھ ہاتھ پھیرا کرو اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کرو (دل نرم ہو جائے گا) (مشکوٰۃ ص۴۲۳)

تشریح:۔ کبھی انسان کا دل کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو لیکن ایک سلیم صفات کا دل کسی یتیم کو دیکھ کر پھر بھر آتا ہے۔ جب وہ یہ سوچتا ہے کہ جس طرح میرا اپنی اولاد کا ایک مشفق اور مربی باپ ہوں اس کا بھی اسی طرح کوئی مشفق اور مربی باپ ہوگا جس کی شفقت سے آج یہ محروم ہے اور اگر اس نیت سے وہ کسی یتیم کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کرنے لگتا ہے تو قدرت آہستہ آہستہ اس کی قلبی سختی کو نرمی سے بدل دیتی ہے۔ اس حدیث میں ایک طرف یتیم پر شفقت کی تعلیم ہے۔ اور دوسری طرف اس شفقت کرنے والا کا ذاتی نفع بھی بیان کیا گیا ہے مگر آہ! افسوس کہ آج ہمارے مسلمان بھائیوں کے یتیم بچے ایک طرف اگر قسمت سے اپنے والد کی شفقت سے محروم ہوتے ہیں تو دوسری طرف عام مسلمانوں کی شفقت سے صرف محروم ہی نہیں ہوتے بلکہ ان کی بے رحمی کے شکار ہوتے ہیں۔ اسلام نے بیواؤں، یتیموں اور مساکین کی طرف اتنی توجہ کی ہے کہ قرآن میں کئی مقامات پر خصوصیت کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس قوم میں یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اپنا اوّلین فرض سمجھ جاتے لگے۔ اس کے ذلیل افراد بھی عزیز بن کر زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہاں دل میں ایک خیال یہ بھی گذرتا ہے کہ جن کی شان رحمۃ للعٰلمین تھی ان کے بے شمار صفات حمیدہ میں سے ایک ممتاز صفت یتیموں کے ساتھ غمخواری تھی چنانچہ شاعروں نے قصائد نعتیہ میں بھی آپ کی اس ممتاز صفت کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے اگر کوئی مسلمان یتیموں پر رحم کھا کھا کر ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتا ہے اور اس طرح رحمۃ للعٰلمین کی اس امتیازی صفت میں ظاہری طور پر کسی ادنیٰ درجہ میں بھی صوری مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے تو دل یہ کہتا ہے کہ ایک نہ ایک دن ارحم الراحمین کی رحمت سے اس کو آپ کے ساتھ صفت رحمت میں معنوی مناسبت کا بھی کوئی نہ کوئی حصہ نصیب ہو کر رہے گا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین چونکہ سایہ کی طرح ہمہ وقت آپ کے ساتھ ساتھ لگے رہا کرتے تھے اس لئے ان میں بھی آپ کی صفت رحمت کے ایسے آثار نمایاں ہو گئے تھے کہ قرآن کریم نے ان کی امتیازی صفات میں سے ایک صفت یہ بیان کی ہے:۔ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (نرم دل ہیں آپس میں) (سورہ فتح پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

ڈاکٹروں نے ہر بیماری کے لئے الگ الگ سیدھے علاج گھڑ رکھے ہیں مگر کیا ہے کوئی ایسا جس کو قلبی قساوۃ کا (دل کی سختی کا) علاج معلوم ہو؟ یہ صرف رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ انہوں نے اس لاعلاج مرض کی دوا تجویز کی، اور وہ بھی ایسی کہ جو ایک طرف تو مفت اور بے خطا ہے اور دوسری طرف یتیموں کی شیرازہ بندی اور پرورش کا ایک باعزت اور مضبوط نظام ہے۔ باعزت اس لئے کہ اس نظریہ میں یتیم سے زیادہ خود اس کا فائدہ ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ مِنَ الْمِکْیَالِ وَالْمِیْزَانِ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ (رواہ مالک مشکوٰۃ ص۴۵۶)

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم کھلم کھلا خیانت کرنے لگتی تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں خوف و ہراس ڈال دیتا ہے اور جب کسی قوم میں عام طور پر زنا کی عادت پڑ جاتی ہے تو وہ کثرت کے ساتھ موت کا شکار بنتی ہے۔ اور جب کوئی قوم ناپ تول میں گڑبڑ شروع کرتی ہے تو رزق سے محروم کر دی جاتی ہے۔ اور جب کوئی قوم ناحق فیصلوں کی عادی ہو جاتی ہے تو اس میں باہمی خونریزی کی وبا پھیل جاتی ہے۔ اور جب کسی قوم کو غداری اور بدعہدی کی عادت پڑ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے۔

تشریح:۔ مذکورہ بالا حدیث میں خاص خاص معاصی کے خصائص یعنی ان کے خاص خاص اثرات بیان کئے گئے ہیں، یا یوں کہئے کہ خاص خاص بلاؤں کے معنوی خصائص و اسباب ذکر کئے گئے ہیں۔ یہاں جو مناسبت سطحی طور پر سمجھ میں آسکتی ہے وہ یہ ہے کہ خیانت کرنے والا جب خیانت کرتا ہے تو پہلے پہلے اپنی حرکت سے وہ خود اپنے دل میں خوفزدہ ہوتا ہے۔ پھر جب اس کو عادت پڑ جاتی ہے تو گو اس کو اس خوف کا احساس نہ رہے مگر رفتہ رفتہ اس کے دل کو یہ روگ لگ ہی جاتا ہے رہا زنا کا ثمرہ موت ہونا تو وہ ظاہر ہے کہ شریعت نے بقاء نسل انسانی کا ذریعہ نکاح مقرر فرمایا ہے، اب جو شخص اس مشروعہ راستہ کو چھوڑتا ہے اور دوسرا قبیح اور فحش بقاء نسل کا راستہ اختیار کرتا ہے تو شریعت بجائے حیات کے اس کا نتیجہ موت کی شکل میں ظاہر فرماتی ہے۔ اب وہ جس راستہ اور جس نوعیت سے بھی آئے اور جس وقت بھی اس کا ظہور ہو، کیونکہ اس دنیا میں جزا و سزا کا دستور راست یدست نہیں بلکہ یہاں اجمال کا بھی ایک قانون ہے۔ اور جب اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا تو پھر اصل قانون کا نفاذ ہوتا ہے۔

اسی طرح یہ بھی ظاہر ہے کہ تجارت رزق انسانی کا ایک ذریعہ ہے لیکن جب اس قدرتی ذریعہ میں بے ایمانی سے کام لیا جاتا ہے تو اس کی جزا یہی ہونی چاہیئے کہ ان سے رزق قطع کر لیا جائے، اب وہ خواہ کسی شکل میں بھی نمودار ہو، بیماریوں میں روپیہ برباد ہو گرانی ہو جائے یا مقدمات میں گرفتار ہو جائے، قدرت کے یہاں اس کے لئے بہت سے دروازے ہیں، وہ جس راستے سے چاہے رزق قطع کر سکتی ہے۔

اور اسی طرح شریعت نے عدل و انصاف کا حکم اس لئے دیا ہے کہ لوگوں میں فتنہ و فساد اور قتل و غارت کی بری عادت پیدا نہ ہو، لیکن جب حکام اس راستہ کو چھوڑ کر ظلم و ناانصافی کا راستہ اختیار کر لیتے تو اب اگر اس کے نتیجہ میں فتنہ و فساد اور خونریزی نمودار ہو تو یہ بالکل ٹھیک اور بجا ہے۔ حدیث کا آخری جملہ بہت زیادہ عمیق اور گہرا ہے کیونکہ یہ اسی پر مبنی ہے کہ عہد کی حقیقت اور اس کی اہمیت پہچانی جائے اس کے بعد یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ صریح نقصان پر وفائے عہد کرنے والے کے دل میں کتنی قوت اور دشمن کے دل پر اس کا کتنا گہرا اثر پڑتا ہے، لیکن جب صورت حالات بدل جاتی ہے اور ایک بلند نظر انسان اپنے عہد کی خود پاسداری نہیں کرتا تو وہ اپنی نظر میں تو ذلیل اور خفیف ہوتا ہی ہے لیکن دشمن کی نظروں میں بھی اپنے مقابل کی کوئی حیثیت باقی نہ رہے تو اس کی جرأت اور دلیری اسی قدر ترقی کرتی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو کر رہتا ہے کہ جو غالب ہے وہ مغلوب ہو جائے اور جو مغلوب ہے وہ غالب بن جائے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مذکورہ بالا قوانین کا تعلق سب ہی کے ساتھ ہے لیکن (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۹ر اگست ۱۹۶۶ء

# سیاست عالم

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

گذشتہ جنگ عظیم کے بعد اہل عالم کو کسی وقت بھی اتنے ہولناک خطرات نے نہیں گھیرا جتنا آج کل گھیرا ہوا ہے۔ آئے دن انقلابات ہوتے رہتے ہیں اور ان میں زیادہ دخل امریکی محکمہ جاسوسی کا ہوتا ہے۔ کتنی عیاری ہے کہ نائیجیریا کی ۵۰ فیصد مسلم آبادی کی آزادی ختم کرنے کے لئے وہاں ایک عیسائی فوجی کے ذریعہ انقلاب لایا گیا اور یہ فوجی افسر یا غیبوں کی مخالفت ظاہر کرتے کرتے خود ملک پر قابض ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ نائیجیریا کے کروڑوں اہل اسلام نے اس ذلت کو برداشت نہ کیا اور بالآخر وہاں وہ عیسائی غدار کمانڈر قتل ہو کر دوسرا انقلاب آیا اور وحدانی حکومت جس میں صدر مملکت ایک خود رائے ڈکٹیٹر بن کر تمام نائیجیریا میں من مانی کر کے مسلمانوں کو دبانا چاہتا تھا اب ختم ہو کر اس کی جگہ وفاقی حکومت اور صوبائی خود مختاری آ رہی ہے۔

---

دورۂ امریکہ کے وقت اہل امریکہ نے شاہ فیصل کی تقریبات کا بائیکاٹ کر کے اپنے غیر انسانی سلوک سے ایک مسلمان بادشاہ کی ناقابل برداشت توہین کی تھی ہم حیران تھے کہ امیر فیصل نے اس توہین کو کیسے برداشت کیا۔ مگر اب تو ہماری حیرانی کی انتہا نہیں رہی۔ جب ہم نے پڑھا کہ امیر فیصل نے عرب سربراہوں کی کانفرنس ملتوی کرنے کی صورت میں دھمکی دی ہے کہ میں تمام ان وعدوں سے پھر جاؤں گا جو میں نے یہودیوں کے مقابلہ میں عربوں کی امداد اور دریائے اردن کا رخ پھیرنے کے لئے کروڑوں ریال کی شکل میں کئے تھے۔ امریکہ میں امیر فیصل کی بے عزتی تمام عالم اسلام کی بے عزتی تھی اور ان کی سیاسی رائے سے اختلاف کے باوجود ہم امریکی ذمہ داروں پر دانت پیس رہے تھے۔ یہ بے عزتی صرف اس لئے کی گئی تھی کہ امیر فیصل نے حال ایک بیان یہودیوں اور ان کے حامیوں کے خلاف دیا تھا جبکہ نیویارک میں تقریباً تیس لاکھ یہودی آباد ہیں اور امریکی سیاست ان کے ووٹوں سے مستغنی نہیں ہو سکتی۔ اس سے امیر فیصل کا غصہ زیادہ تیز ہونا چاہیئے تھا اور یہودیوں کے خلاف پہلے سے زیادہ عربوں کی امداد کا اعلان کرنا چاہیئے تھا چاہے کوئی عرب حکومت ان کی ہمنوا ہوتی یا نہ ہوتی۔ اس قسم کی بردباری کا ثبوت شاہ فیصل نے امریکہ میں دیا جبکہ یہودیوں اور امریکیوں کے ذلت آمیز سلوک کے باوجود انہوں نے ان کے خلاف کوئی حرکت نہ کی۔ عرب اور خاص کر یہودیوں کی مخالفت کے لئے عرب اقوام کی امداد تو ان کو بہر حال کرنی چاہیئے تھی بلکہ پہلے سے زیادہ۔ لیکن ہم ان کے اس معکوس طرز عمل کی وجہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

---

شمالی ویٹ نام کے شہریوں پر حملہ کر کے امریکہ نے دنیا بھر میں رسوائی کا طوق اپنے گلے میں ڈال دیا ہے یہ صرف دو ملکوں کی جنگ نہیں ہے۔ یہ ایک بڑے سامراج کی انسان کش پالیسی کا رونا ہے۔ تعجب ہے کہ مودودی لیڈر نعیم صدیقی نے "نوائے وقت" ۷ر اگست ۶۶ء میں ان لوگوں کو کوسا ہے جو ویٹ نام پر امریکی حملہ کی مذمتیں کرتے رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں اس نے اشتراکیوں کی بدعنوانیاں بھی گنوائی ہیں۔

لیکن مودودی پارٹی سے امریکی حمایت در اصل کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ جب تک پاکستان امریکہ کا دم چھلہ بنا رہا یہ خاموش تھے۔ جب ہم اس کی گود سے نکلے، تو یہ چیخنے لگے اور اب بالکل ظاہر ہو گیا کہ امریکی سامراج کے حق میں پروپیگنڈا کرنے لگ گئے ہیں۔

کمیونزم اور اسلام میں آسمان و زمین سے بھی زیادہ دوری ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ نوع انسانی کی نجات و فلاح دارین کے لئے اسلام سے زیادہ کوئی ازم نہیں ہو سکتا مگر یہ قطعاً غلط ہے کہ کمیونسٹ کافر اور امریکن مسلمان ہیں۔ اَلْکُفْرُ کُلُّہٗ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ۔ کفر تمام ایک ہی ملت ہے ہم کو دیکھنا صرف یہ ہے کہ کونسا کافر اس وقت مسلم حکومتوں کی غلامی پر مُصِر یا اسلامی ممالک کو زیر اقتدار کرنے کی زیادہ ہوس رکھتا ہے اور موجودہ وقت میں ہم کو ان حملوں میں سے کس دھڑے سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

کل جب مصر اور نہر سویز پر مغربی ممالک نے یہودیوں سے مل کر حملہ کیا تھا، روس کی دھمکی بھی اس میں کارگر ہوئی تھی۔ اگر مغربی ممالک اپنے منحوس ارادوں میں کامیاب ہو جاتے تو نہر سویز مصر و عدن کے قبضہ کے بعد تمام عرب ممالک اور خود پاکستان ان کے رحم و کرم پر ہو جاتا اور پھر تمام افریقی مسلم ممالک کی آزادی بھی خطرہ میں پڑ جاتی

کل بھارت نے امریکی اشارے پر پاکستان پر حملہ کیا۔ اگر وہ کامیاب ہو جاتا تو کیا نتائج برآمد ہوتے۔ اس نازک وقت میں ہماری ترقی پذیر خارجہ سیاست کے تحت چین نے ہمارا ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دشمن ذلیل و خوار ہوا۔

اس وقت بھارت کو امریکہ کیوں جنگی سامان دے رہا اور اس کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے اور کیوں جہاز کے جہاز بھارت گیروں کو بحری اڈہ بنانے کی اجازت دے رہا ہے۔ امریکہ جو ویٹ نام میں پھنسا ہوا ہے اور چین کی امداد سے ویٹ نامیوں نے مار مار کر اس کا سر گنجا کر دیا ہے اس امریکہ کی قدرتی خواہش یہ ہے کہ چین کو دوسری جگہ الجھایا جائے اور وہ بھارت و پاکستان کی جنگ ہے جس سے دونوں طرف چین پاکستان کی امداد کی وجہ سے مہتلائے جنگ کیا جا سکتا ہے۔ اگر اتنی سی بات بھی مودودی نعیم صدیقی کی سمجھ میں نہیں آتی، تو پھر وہ براہ راست صفائی سے امریکی ایجنٹ کیوں نہیں بن جاتا۔ کیا شرم ہے۔ آخر ایک مودودی ظفر احمد انصاری جنیوا میں بیٹھ کر صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کر کے امریکہ دوستی کا ثبوت دیتا ہے تو اگر آپ یہاں لمبے چوڑے مضامین کے ذریعے ... کھلم کھلا امریکی ایجنٹ کہلائیں تو آپ کی تاریخ سے اس کا کوئی تعارض و تصادم نہیں ہوتا۔

---

شمالی ویٹ نام کو مار کر امریکہ کا طوطی بولنے لگے تو یہ بات روس کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ پھر تو وہ عالمی جہاد بن جائے گا۔ اس لئے ویٹ نام کی جنگ اب امریکہ کے لئے ٹیڑھی کھیر ہے نہ نگلے بنے نہ اگلے۔ نہ مودودی اس کو بچا سکے نہ نعیم صدیقی اگر روپے ملنے والی بات ہو تو ہاں کا دودھ سمجھ کر کھا پیو۔ اور لوگ بھی کھا رہے ہیں۔

---

بھارت نے جنگی تیاریاں بھی تیز کر دی ہیں اور کشمیری سرحدات کی خلاف ورزیاں بھی۔ اس کا معنی یہ ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کو جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اسلام کے سوا ہمارا کوئی پٹا آسرا نہیں ہو سکتا۔ صدر محمد ایوب خاں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اسلامی احکام کو عملاً نافذ کریں۔ وما علینا الا البلاغ

## حاجی عبدالثواب صاحب صدر مجلس احرار اسلام بہاولپور کو صدمہ

حاجی عبدالثواب صاحب صدر مجلس احرار اسلام (ایجنٹ ترجمان اسلام وخدام الدین) بہاولپور کا جوان سال فرزند نشتر ہسپتال ملتان میں اپریشن کی تاب نہ لا کر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گیا۔ مرحوم کی میت کو حاجی صاحب کے مسکن ڈیرہ عزت نزد شہر بہاولپور لایا گیا۔ جہاں ۳ر اگست کو اس کی نماز جنازہ میں معززین شہر، علماء کرام، قومی کارکنان اور طلباء مدارس عربیہ نے شرکت کی۔ دار العلوم مدنیہ کے اساتذہ و طلباء نے ختم کلام پاک کر کے مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک خورد سال بچی، ایک معصوم لڑکا اور بیوہ چھوڑے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی

# معارف القرآن

## تفسیر آیت ولایت

آیت ولایت کی صحیح تفسیر تو بیان ہو چکی ہے جس سے صاف ظاہر ہو چکا کہ اس آیت کو خلافت سے کوئی تعلق نہیں مگر حضرات شیعہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر بڑی روشن دلیل ہے۔

شیعہ اس آیت کا ترجمہ یوں بیان کرتے ہیں کہ اے مسلمانو! سوا اس کے نہیں کہ حاکم تمہارا اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔

اس ترجمہ پر بھی کچھ کام نہ چلا تو اس کے ساتھ یہ روایت ملا لی گئی کہ حضرت علیؓ ایک روز نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک سائل نے آکر سوال کیا تو حضرت علیؓ نے بحالت رکوع اپنی انگوٹھی اتار کر سائل کو دے دی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور طرفہ اجرا یہ ہے کہ اس روایت کے لئے کتب اہل سنت کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

اس روایت کے ملانے سے آیت کا یہ مطلب ہوا کہ اے مسلمانو! تمہارا حاکم صرف اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ ایمان والے یعنی حضرت علیؓ جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں انگوٹھی دیتے ہیں۔

اب سنیئے کہ اس استدلال میں کتنی لطیف باتیں ہیں

پہلا لطیفہ کہ ولی بمعنے حاکم لغت عرب میں کبھی مستعمل نہیں ہوتا۔ والی بمعنی حاکم البتہ آتا ہے۔ آج تک کبھی کسی نے ولی مکہ بمعنی حاکم مکہ کبھی نہ سنا ہوگا۔ ہاں والی مکہ بمعنی حاکم مکہ البتہ مستعمل ہوتا ہے۔ اچھا اب خود شیعہ انصاف کریں جو اپنی اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ پکارتے ہیں کیا وہاں بھی ولی بمعنی حاکم ہے یعنی حضرت علیؓ اللہ کے حاکم ہیں یقیناً وہاں ولی بمعنی حاکم لینے پر کوئی شیعہ راضی نہ ہوگا۔ پھر اس آیت نے کیا تصور کیا ہے؟ کہ یہاں ولی بمعنی حاکم لیا جائے۔ قرآن شریف میں بیسیوں جگہ یہ لفظ مستعمل ہے اور ہر جگہ بمعنی دوست و محب ہے قولہ تعالیٰ المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض وغیرہ وغیرہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں لکھتے ہیں کہ یہاں دو لفظ ہیں ایک ولایت بفتح واؤ، اس کے معنی حکومت کے ہیں۔ دوسری ولایت بکسر واؤ اس کے معنے دوستی و محبت نزدیکی کے ہیں۔ ولایت بفتح واؤ سے صفت مشبہ والی آتی ہے اس کے معنی حاکم کے ہوتے ہیں اور ولایت بکسر واؤ سے صفت مشبہ ولی آتا ہے جس کے معنی دوست کے ہوا کرتے ہیں۔

دوسرا لطیفہ:۔ الذین اٰمنوا اور یقیمون الصلوٰۃ وغیرہ جمع کے الفاظ سے صرف حضرت علیؓ مراد لینا یقیناً مجاز ہوگا اور مجازی معنی بغیر ضرورت اور بغیر قرینہ صارفہ کے مراد لینا قطعاً ناجائز ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں اس مجاز کے لئے نہ کوئی ضرورت ہے اور نہ کوئی قرینہ۔

تیسرا لطیفہ:۔ وھم راکعون کو شیعوں نے صرف یؤتون الزکوٰۃ کی ضمیر سے حال قرار دیا۔ حالانکہ دو جملہ متناسقہ کے بعد اگر حال آتا ہے تو دونوں جملوں یعنی یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ سے حال بنانا چاہیئے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ حالت رکوع میں نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ لیکن حالت رکوع میں نماز پڑھنا ایک ایسا مہمل کلام ہے کہ شیعہ بھی اس کی جرأت نہ کر سکے۔

چوتھا لطیفہ:۔ رکوع سے یہاں نماز کا رکوع مراد لیا گیا۔ حالانکہ یہاں رکوع سے مراد لغوی معنی ہیں یعنی جھکنا اور عاجزی کرنا۔

پانچواں لطیفہ:۔ زکوٰۃ اصطلاح شریعت میں خاص اس صدقہ مفروضہ کو کہتے ہیں جو صاحب نصاب پر سال تمام ہونے کے بعد فرض ہوتا ہے مگر حضرت علیؓ صاحب نصاب نہ تھے لہٰذا زکوٰۃ ان پر فرض نہ تھی۔ لامحالہ زکوٰۃ سے صدقہ نافلہ مراد لیا جائے گا اور یہ مجاز ہوگا اور معنی مجازی بغیر قرینہ و تعذر حقیقت مراد نہیں ہو سکتے۔

چھٹا لطیفہ:۔ یہ کہ جب قرآن میں اس فعل کی یعنی نماز میں صدقہ دینے کی تعریف کی گئی تو کم از کم اس فعل کو مستحب ضرور ہونا چاہیئے حالانکہ آج تک فریقین میں کوئی اس بات کا قائل نہیں کہ حالت رکوع میں یا حالت نماز کے اندر صدقہ دینا اگر فعل کثیر کے ساتھ ہو تو مفسد نماز ہے۔

ساتواں لطیفہ:۔ یہ کہ حضرت علیؓ کی نماز کی اس میں بڑی توہین ہے کہ نماز میں توجہ کلیتاً خدا کی طرف ہونی چاہیئے نہ کہ سائل کی طرف۔ خاصان خدا کی نماز تو ایسی ہوتی ہے کہ بسا اوقات ان کو اس عالم کی چیزوں کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ خود حضرت علیؓ کے متعلق روایت ہے کہ جنگ احد میں بحالت نماز آپ کے پیر میں تیر لگ گیا، خون جاری ہو گیا مگر ان کو خبر نہ ہوئی بعد نماز جب لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کے تیر لگا ہے اس وقت ان کو پتہ چلا۔ اشعار تحفۃ الاحرار

آٹھواں لطیفہ:۔ یہ کہ اس مضمون کو صحیح مان لینے سے آیت سیاق و سباق سے بے ربط ہوئی جاتی ہے اوپر سے یہود و نصاریٰ سے محبت کرنے کی ممانعت ہو رہی ہے اور اس ضمن میں فتنۂ ارتداد اور اس کے علاج کا بیان ہے بعد میں بھی یہی مضمون ہے۔ درمیان میں حضرت علیؓ کی خلافت اور حالت نماز میں سائل کو صدقہ دینے کا ذکر نہ ماقبل سے کچھ مناسبت رکھتا ہے نہ مابعد سے۔

نواں لطیفہ یہ ہے کہ اہلسنت کے نزدیک یہ قصہ اعطائی انگشتری کے بالکل جعلی و وضعی ہے جن تفسیروں میں روایات کے لکھنے کا التزام کیا گیا ہے ان میں اس روایات کا نام و نشان نہیں۔ مثلاً تفسیر جلالین کہ اس کے دیباچہ میں تشریح ہے کہ اقوال ناپسندیدہ اس میں درج نہیں کئے گئے اور صحیح روایات لائی گئی ہیں اس تفسیر جلالین میں یہ قصہ ہے اور نہ حضرت علیؓ کے حق میں اس کا نازل ہونا بلکہ لکھا ہے کہ ونزل لما قال ابن سلام یا رسول اللہ ان قومنا ھجروا دیننا۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے ائمہ فن نے اس فن پر جرح کی ہے۔ اس کا جعلی ہونا بیان کیا شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں لکھتے ہیں کہ قد وضع بعض الکذابین حدیثا مفتریا ان ھذا الایۃ نزلت فی علی لما تصدق بخاتمہ فی الصلوٰۃ وھذا الکذب باجماع اھل العلم بالنقل وکذبہ بین من وجوہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی الکان الشاف فی تخریج احادیث الکشاف میں لکھتے ہیں۔ رواہ الثعلبی من حدیث ابی ذر مطولا واسنادہ ساقط حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں ولیس یصح شی منھا لضعف اسانیدھا وجھالۃ رجالھا۔ حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفاء میں لکھتے ہیں وقصہ موضوعہ اعطائی انگشتری روایت کنند۔

اب رہا یہ قصہ اعطائی انگشتری نقل در نقل کے طور پر بہت سی کتابوں میں پایا جاتا ہے اس سے اس کا معتبر ہونا نہیں ثابت ہو سکتا۔ شیعوں کے محدثین نے بھی اس کی تضعیف کی ہے کہ کسی روایت کا کتب کثیر میں درج ہو جانا اس کے صحت کی دلیل نہیں۔

دسواں لطیفہ یہ ہے کہ اس قصہ خوانی کرنے اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے کے بعد حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل تو ثابت ہوئی یا نہ ہوئی مگر دوسرے ائمہ کی امامت باطل ہو گئی۔ کیونکہ آیت میں انما کلمہ حصر موجود ہے مسلمانوں کی حکومت صرف اس شخص میں منحصر کر دی گئی ہے جس نے حالت رکوع میں سائل کو صدقہ دیا اور یہ صفت سوا حضرت علیؓ کے کسی میں پائی نہیں گئی

# مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

## کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

## خدمت قرآن کیلئے تڑپ اور ضروری قرار دادیں

۱۰ اگست ۱۹۶۶ء کو مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل میں حسب اعلان حضرت امیر مرکزی حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی صدارت میں مجلس شوریٰ کا اجلاس صبح ۱۰ بجے شروع ہوا۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز کیا۔ حضرت امیر مرکزی نے افتتاحی ارشادات فرمائے۔ سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ (سرگودھا) کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس ہوئی۔ بردعائے مغفرت کی گئی۔ اور ساتھ ہی حضرت مولانا عبدالحنان صاحب، حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کی صحت کے لئے بھی دعا کی گئی۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی نے مختصر سی رپورٹ سنا کر ایجنڈا پیش کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اسلامی اقدار سے حکومت کی بے اعتنائی ۔۔۔۔۔۔۔ روبے پروائی کو افسوسناک اور ناقابل برداشت قرار دیتے ہوئے علماء کرام کو دعوت عمل دی، اور صاف و صریح لفظوں میں ارشاد فرمایا کہ قرآن پاک کے نصوص کے خلاف عائلی قوانین جیسے قوانین کا نفاذ، پھر اس پر حکومت کا ڈھٹائی رہنمایا لطائف الحیل سے ٹالتے رہنا مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج ہے۔ جس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کی اور فرمایا کہ جمعیۃ کے لئے اس سلسلہ میں اپنے طور پر کوئی اقدام کرنا مناسب نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام۔ مجلس احرار اسلام۔ تحفظ ختم نبوت تنظیم اہلسنت۔ جمعیۃ اتحاد القراء۔ جماعت اہلحدیث وغیرہم حضرات کا متحدہ اسلامی محاذ اس کے لئے مناسب پروگرام کا ذمہ دار ہے۔ جس نے یا اختیار اسلامی کونسل بنا کر اہل اسلام کے درد کا مداوا تجویز کرنے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لی ہے۔

صدر اجلاس امیر محترم نے فرمایا کہ ان قوانین کے سلسلہ میں واضح دلائل کے ساتھ حکومت کے شکوک دور کرکے پہلے آئینی اتمام حجت کی سعی کرنا ضروری ہے۔ بحث میں مختلف حضرات نے حصہ لیا جس کے بعد ۔۔۔۔۔۔۔ با اختیار اسلامی کونسل پر مکمل اعتماد اور اس سے پروگرام مرتب کرنے کی اپیل کے سلسلہ میں قرارداد پاس کی گئی۔ اجلاس میں اشیاء خوردنی کی گرانی روزمرہ کے حادثات، عربی زبان کے بارہ میں تجاویز پاس ہوئیں۔ جن کا پورا متن درج ذیل ہے:۔

### حضرت مفتی صاحبؒ کی تعزیت

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس فقیہہ ملت مقتداء اہل طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی قدس سرہٗ کی وفات حسرت آیات کو ملک وملت کے لئے عظیم المیہ قرار دیتا ہے حضرت مرحوم نے اپنی حیات طیبہ میں جو تعلیمی، اصلاحی تبلیغی خدمات سرانجام دی ہے یقیناً آنے والا مؤرخ انہیں سنہری حروف سے لکھے گا۔ لاکھوں نفوس ان کے انوار قدسیہ اور فیوض علمیہ سے مستفیض ہوئے۔ آپ اسلاف کا نمونہ اور اکابر کی زندہ مثال تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی جس طرح آپ نے سرپرستی فرمائی اور ضعف و نقاہت اور امراض کے ہجوم کے باوجود جس طرح آپ نے جمعیۃ کے چمنستان کی آبیاری فرمائی جمعیۃ کے تمام ارکان اسے آپ کا صدقہ جاریہ سمجھتے ہیں اور اپنے ایسے عظیم محسن کی مفارقت سے مغموم ہیں۔ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے بظاہر اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ یہ اجلاس دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ پر فائز فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو آپ کا صحیح جانشین بننے کی توفیق دے۔

### اسلامی کونسل کو یقین دہانی

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس قرآن پاک کے خلاف جملہ امور مثلاً عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، مخلوط تعلیم اور غیر اسلامی معاشرہ کے قیام کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کی مسلسل بے پرواہی اور سرد مہری کے پیش نظر متحدہ اسلامی محاذ پاکستان کی با اختیار اسلامی کونسل کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ ان منکرات کے مٹانے اور اسلامی احکام کے نفاذ کے لئے عملی پروگرام تجویز کرے۔ یہ اجلاس اسلامی کونسل پر مکمل اعتماد کرتا اور اس کو یقین دلاتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اس کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ نیز یہ اجلاس اسلامی کونسل میں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ کونسل کے اجلاس میں جمعیۃ کی نمائندگی کرتے ہوئے خوش تدبیری سے پروگرام مرتب کرنے میں امداد کریں۔

### گرانی اجناس

یہ اجلاس اجناس خوردنی اور دیگر ضروریات کی گرانی پر سخت تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت سے شدید مطالبہ کرتا ہے کہ غریب عوام کی ضروریات کے پیش نظر گیہوں وغیرہ کے نرخوں کو ارزاں کرائے ورنہ ملک میں دن بدن پریشانی اور بے حوصلگی کے اضافہ سے استحکام پاکستان کو نقصان پہنچ سکنے کے امکانات زیادہ ہوتے جائیں گے۔

### حادثات

یہ اجلاس ملک کے اندر لاریوں، بسوں موٹروں اور ریلوں کے تصادموں اور عظیم جانی و مالی نقصانات پر نیز چوریوں اور ڈاکوں کی بے پناہ کثرت پر جس سے بہت سی بستیاں برباد ہوگئی ہیں سخت تشویش کا اظہار کرتا اور اس کو متعلقہ محکمہ جات کی فرض ناشناسی پر محمول کرتے ہوئے حکومت کی غفلت پر اظہار افسوس کرتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ متعلقہ کمپنیوں، اداروں اور متعلقہ ذمہ دار افسروں کو سنگین سزائیں دی جائیں اور تحقیقات کی جائے کہ کیوں سرکاری احکام کو پائے استحقار سے ٹھکرایا جاتا ہے۔

### سرکاری زبان عربی ہو

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ پاکستان کی سرکاری زبان ۔۔۔۔۔ اردو، بنگلہ کے بجائے عربی قرار دی جائے۔ عربی زبان قرآن و حدیث کی زبان ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتی ہے۔ اسلامی تہذیب کی حامل ہے۔ اسلامی ذہنیت کی اشاعت کی ضامن ہے۔ پاکستان میں اسلامی معاشرہ کے قیام میں عربی زبان اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ پاکستان کے دونوں حصوں میں باہمی اتحاد و یگانگت میں اس مبارک زبان کی وجہ سے کافی امداد مل سکتی ہے۔ اگر ملک وملت کے مزاج سے انتہائی بیگانہ اور اجنبی زبان انگریزی کو سرکاری زبان رہنے دیا گیا تو عربی زبان جس سے پاکستان کے بنیادی نظریہ اسلام کا براہ راست تعلق ہے کیوں پاکستان کی سرکاری زبان نہیں ہوسکتی۔ بہرحال اس اجلاس کی قطعی رائے ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظریات کے احیاء و استحکام اور ملک کے دونوں حصوں کے اتحاد نیز اسلامی تعاون کے لئے ضروری ہے کہ دستور پاکستان میں ترمیم کی جائے اور عربی زبان کو ہی یہاں کی سرکاری زبان تسلیم کرکے حقیقت پسندی کا ثبوت دیا جائے۔

## مرکزی مجلس شوریٰ کے معزز ارکان جو اجلاس میں شریک ہوئے

(۱) حضرت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ خان پور ریاست بہاول پور

(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان (سابق ایم این اے)

(۳) حضرت مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ سبحانیہ ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

(۴) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ ضلع جہلم۔

(۵) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری جامعہ رشیدیہ منٹگمری

(۶) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد۔ مردان

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

جناب مولانا مفتی عطا محمد صاحب بھاولنگر

# عدالتِ صحابۂ کرام علیہم اجمعین رضوان اللہ اور مودودی صاحب کا ملحدانہ اجتہاد

(قسط نمبر ۲)

(۱) شہادت اور روائت حدیث کے مقبول ہونے کا مدار وصف عدالت پر ہے۔ مسلمان فسق کے ثبوت سے جیسا کہ معاملات میں فقہا کے نزدیک بھی مردود الروایت ہوتا ہے اگرچہ وہ شخص کتنا ہی راست گو کیوں نہ ہو۔

(۲) عدالت کی تفسیر میں علماء نے فرمایا ہے کہ وہ ایک ایسا ملکہ ہے جو کہ انسان کو کبائر اور امور خسیسہ خلاف مروّت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس تعریف سے یہ لازم نہیں کہ عادل سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا بلکہ عدالت کاملہ کا خاصہ ہے کہ صدور گناہ کے ساتھ توبۂ خالصہ کی توفیق شامل حال رہتی ہے اور بقا علی العدالۃ کا موجب بن جاتی ہے۔

جیسا کہ حضرات صوفیاء کرام نے "ولی محفوظ" کے متعلق بھی یہی قاعدہ ارشاد کیا ہے۔ صاحب تعرف بلایت خاصہ اور اس کے صفات کی تفصیل کے بعد فرماتے ہیں:۔

وھو مع ھذا لیس بمعصوم من
حقیرۃ ولا کبیرۃ فان وقع فی احدھما
فارقتہا التوبۃ الخالصۃ۔ ص۷۷

یعنی ولی جس پر شیطان کا تسلط اغوا کا نہیں ہوتا لیکن باوجود اس کے وہ صغائر اور کبائر سے معصوم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس سے کوئی گناہ ہو جاتے تو اسے اس کے ساتھ ہی توبہ خالصہ کی توفیق مل جاتی ہے۔

(نوٹ) اجتہادی غلطی اہل اجتہاد سے گناہ کے دائرے میں نہیں بلکہ وہ تو موجب ایک درجہ ثواب کے ہے اور گناہ ہرگز موجب ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۳) عدالت کی تفسیر مذکورہ کو غور سے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ عدالت کے موجود ہونے کے لئے جیسا کہ تمام رذائل سے تزکیہ ضروری ہے۔ اسی طرح ہر قسم کے فضائل سے آراستہ ہونا بھی لازمی ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ صرف راست گوئی کو عدالت کا معنی سمجھنا معنی عدالت کی تحریف ہے اور اسی ایک وصف راست گوئی کی بنا پر ایسے شخص کو عادل کہنا جس میں اور ہر قسم کے قبائح اور کبائر موجود ہوں۔ تحریف کے علاوہ الحاد فی الدین اور سراسر جہالت ہے۔

الحاد اس کو کہتے ہیں کہ الفاظ شرعیہ کے لئے متعارف معانی سے الگ خود ساختہ معانی بنا کر یہ الفاظ اس میں استعمال کئے جائیں۔

(۴) صحابہ کرامؓ کی عدالت باقی امت کی عدالت سے اعلیٰ اور بلند ہے۔ اس لئے علماء امت اس عقیدہ پر متفق ہیں کہ باقی امت کا افضل سے افضل تر فرد ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کے صحابی کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا اور جس شخص کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و رویت صرف ایک ہی مرتبہ ایمان سے نصیب ہوئی ہو وہ صحابی ہے۔ اسی ایک مرتبہ کی رویت سے اس صحابی پر کسی قسم کی جرح نہیں کی جا سکتی۔

حافظ ابن الحجر مقدمہ فتح الباری میں مروان بن الحکم کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ویقال لہ رؤیۃ فان ثبت فلا
یعرج ما قیل فیہ

کہا گیا ہے کہ اسے (مروان) کو رویۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے۔ یہ بات اگر ثابت ہو جائے پھر تو جو کچھ اس کے متعلق کہا گیا ہے اس کا کچھ اعتبار نہ ہوگا ص۵۲۰ مطبوعہ انصاری دہلی۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فقیر نے اپنے کتب اور رسائل میں لکھا ہے کہ وحشی قاتل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جو کہ ایک مرتبہ صحبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے ہیں۔ خیر التابعین حضرت اویس قرنی سے افضل ہیں۔ مکتوب ۲۰۲ جلد اول۔

اسی جلد کے مکتوب ۲۰۷ میں ارشاد کرتے ہیں۔

"کوئی ولی صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اویس قرنی باوجود رفعت شان کے جبکہ صحبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہنچے ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ عبداللہ بن المبارک سے ایک شخص نے سوال کیا کہ معاویہؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ میں سے کون افضل ہے تو فرمایا کہ وہ غبار جو کہ معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں داخل ہوا ہے تو بھی عمر بن عبدالعزیزؒ سے کئی مرتبہ بہتر ہے"۔

ان مقدمات کو ذہن میں رکھنے کے بعد اب مودودی صاحب کی "عدالت کی تفسیر" اور اس کے نتائج ملاحظہ کریں:۔

مودودی صاحب اس شبہ کے جواب میں جس کو ہم نے اوپر نقل کیا ہے کہ اس طرح کی بحثوں سے صحابہ کی پوزیشن مجروح ہوتی ہے لکھتے ہیں:۔

"اس معاملہ میں بھی ہمیں چند امور کی وضاحت کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے صحابہ کے متعلق کیسا عقیدہ بھی وہی ہے جو تمام محدثین و فقہاء امت کا عقیدہ ہے کہ کلھم عدول۔ ظاہر ہے کہ ہم تک دین کے پہنچنے کا ذریعہ یہی ہیں۔ اگر ان کی عدالت میں ذرہ بھر بھی شبہ ہو جائے تو دین مشتبہ ہو جاتا ہے"۔

مودودی صاحب کی اس عبارت میں تین امور کا اعتراف کیا گیا ہے۔

(۱) محدثین و ائمہ دین کا عقیدہ "الصحابۃ کلھم عدول" کا ہے۔

(۲) ان کی عدالت کے مشتبہ ہونے سے دین بھی مشتبہ ہو جائے گا۔

(۳) مودودی صاحب کا عقیدہ بھی موافق محدثین و فقہاء امت ہے۔

حدیث میں ہے ان الکذوب قد یصدق یعنی جھوٹا شخص بھی کبھی سچ کہہ دیتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یعنی سچ کو سرویج کذب کا ذریعہ بناتا ہے اس لئے اس سچ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ ذیل میں مودودی صاحب "لیکن" کہہ کر اپنی موافقت کی حقیقت لکھتے ہیں جس سے واضح ہوگا کہ نہ تو مودودی صاحب فقہا و محدثین کے موافق ہیں اور نہ ہی دین کے اشتباہ سے خائف بلکہ عبارت بالا محض اس "لیکن" کے ہضم کرانے کی ایک تجویز لکھتے ہیں:۔

"لیکن میں "الصحابۃ کلھم عدول" کا مطلب یہ نہیں لیتا کہ تمام صحابہ بے خطا تھے اور ان میں ہر ایک ہر قسم کی بشری کمزوریوں سے بالاتر تھا اور ان میں سے کسی نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی ہے بلکہ میں اس کا مطلب یہ لیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے یا آپ کی طرف کوئی بات منسوب کرنے میں کسی صحابی نے دانستہ سے ہرگز تجاوز نہیں کیا"۔

مودودی صاحب کی اس "لیکن" پر غور کر کے دیکھیں عدالت کے تمام کمالات سے صرف ایک ہی وصف "راست گوئی" اور وہ بھی نصف یعنی صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے میں "راست گو ہیں" کو عدالت کہہ رہے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح قبائح اور منکرات سے محفوظ ہونا مودودی صاحب کے ہاں عدالت میں داخل نہیں۔ اسی طرح صحابہ کا اپنے معاملات اور اقوال میں راست گو ہونا بھی ان کی عدالت کا جزو نہیں تو لامحالہ صحابہؓ کے افعال اور اقوال مودودی صاحب کے نزدیک دین میں حجت بھی نہ ہونگے حالانکہ امت کے محدثین و فقہاء و ائمہ دین کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اقوال و افعال صحابہ کرام دین میں حجت شرعیہ ہیں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# کیا میاں سیاح الدین اور مولوی چراغ کافر ہیں؟

## کیا مودودی تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے؟

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

یہ وہ اجتہاد و استنباط ہے جو ایک فٹ بال قسم کے مودودیے مولوی یوسف نے میرے ان الفاظ سے استنباط کیا ہے کہ مولوی چراغ صاحب کا چراغ خطرت گل ہو چکا ہے اور میاں سیاح الدین صاحب کا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ اگر مولوی یوسف کو ان مودودیوں کا کافر میری اس عبارت سے ثابت کرنے کا شوق ہے تو وہ اپنا شوق پورا کرتے رہیں۔ اکثر ان مودودیوں کو اپنے گریبان سے کفر کی بدبو آیا کرتی ہے پھر چور کی داڑھی میں تنکا۔ ذرا بات ہوئی کہ انہوں نے بکنا شروع کر دیا کہ "دیکھو مولانا غلام غوث صاحب نے مانسہرہ میں مودودیوں کو کافر کہا۔ دیکھو مولانا مفتی محمود صاحب نے کوئٹہ میں مودودی اور مودودیوں کو کافر کہا"۔ حالانکہ بات اتنی ہی تھی، کہ حضرت مولانا شیخ نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی خلیفہ اعظم حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ نے عام اعلان کیا تھا کہ کسی مودودی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں ہے چاہے وہ ان کی جماعت میں داخل ہو کر ان کے عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ سے متفق نہ بھی ہو۔

ایک شخص چور تھا اس نے کسی کا بچھڑا چرا لیا تھا، چور کے دل میں وسوسہ رہتا ہے۔ جب بھی کوئی دو آدمی آہستہ آہستہ باتیں کرتے۔ وہ سمجھنے لگتا۔ یہ کیا بچھڑا بچھڑا کر رہے ہو۔ جب بھی مودودیوں کی صحابہ دشمنی، بے دینی، دنیا پرستی یا امریکہ دوستی کا پردہ چاک کیا جائے یہ چلا اٹھتے ہیں کہ دیکھو ہم کو کافر بنا ڈالا۔

اگر مندرجہ عنوان مودودیوں کو مولوی یوسف کافر ثابت کرنے کا شوق رکھتے ہیں تو ہم ان کا شوق پورا کرنے کے لئے کچھ سامان بھی بہم پہنچانے کے لئے تیار ہیں۔ سنیئے

(۱) رسائل مسائل حصہ اول ص۶۹ پر خود ساختہ مجتہد۔ مودودی سے کسی نے سوال کیا کہ جب کوئی شخص خود کسی منصب کا دعویٰ دار بنے وہ اس کا مستحق نہیں ہوتا۔ اس کا جواب مودودی صاحب نے یہ لکھا ہے

(اگر آپ اس "تاریخ" کو باور کرتے ہیں تو پھر آپ کو محمد رسول اللہ۔ مبلغ قرآن۔ داعی اسلام۔ مزکی نفوس کی شخصیت پر اور ان کی تعلیم و تربیت کے تمام اثرات پر خط تنسیخ پھیرنا پڑے گا اور یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اس پاکیزہ ترین انسان کی ۲۳ سالہ تبلیغ و ہدایت سے جو جماعت تیار ہوئی تھی اور اس کی قیادت میں جس جماعت نے بدر و احد اور احزاب و حنین کے معرکے سر کر کے اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند کیا تھا اس کے اخلاق اس کے خیالات اس کے مقاصد اس کے ارادے اس کی خواہشات اور اس کے طور طریق عام دنیا پرستوں سے ذرہ برابر بھی مختلف نہ تھے)

کیوں مودودی کی دم تھامنے والے مولوی یوسف! کیا مودودی نے اس "تاریخ" پر باور کر کے حضرت عثمانؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ وغیرہ صحابہؓ پر ہاتھ صاف کر کے اپنے خبث باطن کا ثبوت نہیں دیا؟ اور کیا اس طرح کر کے اس نے محمد رسول اللہ مزکی نفوس (صحابہ کے دلوں کو پاک کرنے والے) داعی اسلام کی شخصیت پر خط تنسیخ نہیں کھینچا۔ اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت پر خط تنسیخ کھینچنا کفر و ارتداد نہیں ہے۔ اور کیا اس سے آپ کے پیر مودودی کافر نہیں ہو گئے اور کیا اس کے کفر پر آپ راضی ہو کر اور دوسرے عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مودودی کی تاریخ دانی کو اور صحابہؓ کی تنقیص کو صحیح سمجھ کر مسلمان باقی رہ گئے؟ اور کیا آپ سب کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہؓ اور دنیا پرستوں میں ذرا برابر فرق نہیں ہے؟ اور کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کے اثرات بلکہ خود آپ کی شخصیت پر خط تنسیخ کھینچنا نہیں ہے؟ ذرا مودودی کی مندرجہ بالا عبارت بار بار پڑھ کر پھر اپنے گریبان کو سونگھیں۔ کفر و ارتداد یا الحاد و بے دینی یا صحابہ دشمنی اور تنقیص پیغمبر کی بدبو مہک رہی ہے یا نہیں؟

(۲) اور لیجئے، آپ کے گمراہ پیر مودودی صاحب اپنی کتاب تجدید و احیاء دین کے چوتھے ایڈیشن کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں:۔

(تیسری طرف توسل اور استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہو گئے، اور عملاً وہی حالت قائم ہو گئی جو اللہ کو ماننے والے مشرکین کے ہاں ہے جن کے نزدیک بادشاہ عالم انسان کی رسائی سے بہت دور ہے۔ اور انسان کی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام امور نیچے کے اہلکاروں ہی سے وابستہ ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کے ہاں اہلکار علانیہ الٰہ۔ دیوتا۔ اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ انہیں غوث، قطب، ابدال، اولیاء اور آل اللہ وغیرہ الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں)

فرمایئے گمراہ مولوی یوسف! جو توسل کے قائل ہیں اور غیر مقلد حضرات کے سوا جو اہل السنت والجماعت علماء و اولیاء توسل کے قائل ہیں حتیٰ کہ حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں بھی اس کو مانتے ہیں اور تمام سلاسل صوفیہ بزرگ الٰہی بخرمت خلاں بخرمت فلاں وغیرہ الفاظ اپنے شجروں میں لکھتے ہیں اور تمام پیران عظام اور اولیاء کرام جو اپنے اپنے شیوخ کے اکتساب فیض کرتے رہے۔ اور جو لوگ غوث قطب ابدال اور اولیاء کو مانتے اور ان کا توسل کرتے یا ان سے فیض حاصل کرتے ہیں اور جو اپنے اپنے شیوخ کے پاس مراقبے کرتے رہتے ہیں۔ کیا یہ سب بقول مودودی علماً مشرکین جیسے ہیں۔ اور کیا واقعی غوث، قطب اولیاء اور آل اللہ ہندوؤں کے دیوتاؤں اور اوتاروں کی طرح ہیں۔ اور کیا یہ تمام اولیاء امت اور علماء اسلام جو آپ کی ان خرافات کے خلاف ہیں سارے مشرک اور کافر ہیں؟ اور واقعی انہوں نے خدا سے متعلقہ امور کو اولیاء و مشائخ سے متعلق کر کے کفر و شرک کا ارتکاب کیا ہے۔

کیا مودودی اور اس کے چند چیلے چانٹوں کے سوا سارے علماء و صلحاء اور اولیاء مشرک ہیں۔ کیا تکفیر یا مشرک بنانے اور اولیاء امت کی توہین کی یہ توپ ایسی توپ نہیں ہے؟ (یوسف و سیاح و چراغ) اگر یہی سمجھتے ہیں تو وہ خود کیا ہیں؟

(۳) اور سنیئے! اسی کتاب کے صفحہ ۲۴، ۲۵ میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

(جاہلیت خالصہ نے حکومت اور دولت پر تسلط جمایا۔ نام خلافت کا تھا اور اصل میں وہی بادشاہی تھی جس کے مٹانے کے لئے اسلام آیا تھا۔ بادشاہوں کو اللہ کہنے کی کسی کو ہمت نہ تھی۔ اس لئے السلطان ظل اللہ کا بہانہ اختیار کیا گیا اور اس بہانے سے وہی مطلع مطلق کی حیثیت بادشاہوں نے اختیار کی جو الٰہ کی ہوتی ہے۔ اسی بادشاہی کے زیر سایہ امراء۔ حکام۔ ولاۃ۔ اہل لشکر اور مترفین کی تربیت گیوں میں کم و بیش خالص جاہلیت کا نقطۂ نظر پھیل گیا)

مودودی تنخواہ دار و! اس عبارت کو بار بار پڑھو۔ جب بادشاہوں اور خلیفوں نے مطلع مطلق اور الٰہ کی حیثیت اختیار کی تو وہ کافر نہ ہوئے؟ اور صرف وہی نہیں بلکہ السلطان ظل اللہ کہنے والے اور امراء، وزراء، والیان ملک، اہل لشکر (جنہوں نے جہاد کر کے ساری دنیا میں اسلام پھیلایا) سب میں ہی کافرانہ نقطۂ نظر پھیل گیا؟

کیا آج تک السلطان ظل اللہ کہنے والے سارے علماء و خطباء مشرک اور بادشاہ کو الٰہ سمجھتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

## ۱۰۔ مرتبہ حدیث، خود صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

قرآن حکیم حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے تمام مشاجراتی امور میں حَکَم قرار دیتا ہے اور آپؐ سے صادر شدہ فیصلہ پر بدل وجان راضی ہو جانے کو معیار ایمان قرار دیتا ہے اور حلفی تاکیدات کے ساتھ ایسے لوگوں کے ایمان کی نفی کرتا ہے جو آپؐ کے فیصلہ سے ادنیٰ درجہ کی تنگی بھی اپنے دل میں پائیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم، ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت و يسلموا تسليما (النساء ع ۹)

"سو قسم ہے تیرے رب کی، وہ مومن نہ ہونگے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے دل میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔"

اس لئے اس بحث میں گرما گرمی دکھانے سے پہلے کیوں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے اس کا فیصلہ لے لیا جائے کہ آپ کے لائے ہوئے دین میں آپؐ کی احادیث کا کیا مرتبہ ہے؟ آپ کے فیصلہ کے بعد کسی قسم کی کٹ حجتی کی ضرورت نہ رہے گی۔ آیات بینات کے بعد اب فیصلۂ بنوت سنیئے

(۱) پوری امت کو مخاطب کر کے فرمایا جاتا ہے کہ ایسا شخص ایمان سے محروم ہے جس کی خواہشات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہر چیز سے ہم آہنگ نہیں ہو جاتیں۔

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به (رواه في شرح السنة والنووي في كتاب الحجة باسناد صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک امانتدار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس (شریعت) کے تابع نہیں ہو جاتیں۔ جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک اور آپؐ کے اوامر کی اقتدا نہ کرنے والے ناخلف دروغ باف اور غلط کار ہیں۔ اور جو شخص ان کے ساتھ ہاتھ، زبان یا دل کے ساتھ جہاد نہیں کرتا وہ بھی ذرۂ ایمان سے محروم ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي بعثه الله في امة قبلي، الا كان له في امته حواريون و اصحاب ياخذون بسنته و يقتدون بامره، ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون، ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذالك من الايمان حبة خردل (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے بھیجا اس کی امت میں ضرور ایسے خاص لوگ اس کے دین کے مددگار رہا کئے، جو اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے اور اس کے حکم کی اقتدا کرتے، پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر عمل نہ کرتے اور ایسے افعال کرتے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا (یہی اس امت میں ہوگا) پس جو شخص ان لوگوں سے ہاتھ کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ زبان سے جہاد کرے، وہ بھی مومن ہے، اور جو ان کے ساتھ دل سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے۔ اس کے علاوہ ایمان کا ذرہ نہیں۔

(۳) سنت نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اعراض کرنے والوں کا ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں۔

عن انس رضي الله عنه وعن النبي صلى الله عليه وسلم (في حديث فيه قصة) فمن رغب عن سنتي فليس مني (متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں"۔ (بخاری مسلم)

(۴) پوری امت کے خلاف انکار حدیث کا نعرہ لگانے والے دجال اور کذاب ہیں۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث مالم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فاياكم لا يضلونكم ولا يفتنونكم (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آخری زمانہ میں ایسے ایسے دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہیں ایسی ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے کبھی سنی ہوں گی، نہ تمہارے باپ دادا نے۔ بس ان سے بچو، بچو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں گمراہ کر دیں یا فتنہ میں ڈال دیں۔

(۵) انکار حدیث کا منشاء شکم پروری، ہوا پرستی اور گندم خوری کے سوا کچھ نہیں۔

عن المقدام بن معدي كرب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اني اوتيت القرآن ومثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه، وان ما حرم رسول الله (صلى الله عليه وسلم) كما حرم الله الحديث (رواه ابن ماجه)

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سن رکھو مجھے قرآن بھی دیا گیا، اور قرآن کے ساتھ اس کے مثل بھی سن رکھو! قریب ہے کہ کوئی "پیٹ بھرا" تکیہ لگائے ہوئے یہ کہنے لگے کہ "لوگو! تمہیں یہ قرآن کافی ہے، پس جو چیز اس میں حلال ہے اسی کو حلال سمجھو"! حالانکہ اللہ کے رسول کی حرام بتلائی ہوئی چیزیں بھی ویسی ہیں، جیسی اللہ تعالیٰ کی حرام بتلائی ہوئی۔

(۶) جب امت میں اختلاف رونما ہو جائے اور ہر فرقہ اپنی تائید قرآن سے ثابت کرنے لگے، اس وقت سنت نبویؐ کو لازم پکڑنا، اور قرآنی مطالب کے افہام وتفہیم میں اسوۂ نبوت کو فیصل قرار دینا ہی اصل منشاء دین ہے۔ ایسے نازک وقت حدیث نبوی سے دست کشی گمراہی کا پہلا زینہ ہے اور نئے نظریات اور اعمال کا اختراع کجروی کا شنگ بنیاد ہے۔

عن العرباض بن ساريه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم (في قصة طويلة) من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة (رواه احمد وابوداؤد والترمذي)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

---

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مامون کانجن

# فتنۂ انکار حدیث

(قسط ۳)

# عارِ حدیث

نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس لئے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا (علم و عمل اور حفظ و تبلیغ کے اعتبار سے) اسے تھام لینا، اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا اور نئی نئی باتوں سے بچنا، کیوں (سنت کے مقابلہ) ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۷) حجیت حدیث جیسے بدیہی اور اجماعی مسائل میں نزاع اور جدال پیدا کرنے والے ہدایت چھوڑ کر راہ ضلالت اختیار کئے ہوئے ہیں۔

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ھدیً کانوا علیہ الا اوتوا الجدل، ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ما ضربوہ لک الا جدلاً، بل ھم قوم خصمون)

(رواہ احمد ابوداؤد والترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جب بھی کوئی قوم ہدایت کھو کر گمراہ ہو جاتی ہے انہیں جھگڑا دے دیا جاتا ہے (پھر وہ ایسے واضح مسائل میں بھی جھگڑتے ہیں جن میں نہ کبھی نزاع کی نوبت آئی اور نہ عقل سلیم ایسے امور میں بحث بحث کا تصور کر سکتی ہے)

(۸) زہر ضلالت کے لئے اسوۂ نبوت تریاق اعظم ہے۔ جب تک کتاب اللہ کے ساتھ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دینی سند کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا رہیگا امت گمراہی سے محفوظ رہے گی۔ لیکن جونہی کتاب و سنت میں تفریق کی جانے لگے گی اور امت کی آوارہ مزاجی کتاب کے ساتھ سنت کے اتباع کو بار دوش تصور کرنے لگے گی، اس وقت امت قعرِ ضلالت میں جا گریگی

عن مالک بن انس رحمہ اللہ مرسلاً قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (رواہ فی المؤطا)

امام مالکؒ نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ جب تک ان دونوں کا دامن مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ۔ سنت رسول اللہ۔

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی شخص کے لئے بھی یہ گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ وہ آپؐ کے اتباع سے انحراف کرے۔ حتیٰ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی آپؐ کے اتباع کے بغیر چارۂ کار نہ ہوتا۔

عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (فی حدیث فیہ قصۃ) لو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی۔

(رواہ احمد والبیہقی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

(وفی روایۃ) والذی نفس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیدہ لو بدا لکم فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی (رواہ الدارمی)

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جن کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر وہ (یعنی موسیٰ علیہ السلام) تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے۔ پس تم ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم راہ راست قطعاً بھٹک جاؤ گے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے ہوا اور میری نبوت کا زمانہ پا لیتے تو یا لضرور وہ میری ہی پیروی کرتے (دارمی)

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پوری طرح محفوظ کرنے اور امانتِ نبوت دوسروں تک پہنچانے والے بارگاہِ نبوت سے تازہ روئی کی دعاؤں کے مستحق ہیں

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبداً سمع مقالتی فحفظھا ووعاھا فادا ھا الحدیث

(رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل)

(ورواہ احمد، والترمذی، ابوداؤد وابن ماجہ)

(والروایات کلہا فی المشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسے یاد کیا اور خوب محفوظ رکھا، پھر جیسی سنی تھی ٹھیک ٹھیک ادا کر دی (شافعی و بیہقی)

(اور امام احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے) (یہ تمام احادیث مشکوٰۃ شریف میں ہیں)

خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت آپ کے سامنے ہے۔ ان دو شاہدوں کی شہادت کے بعد اہل ایمان کے لئے شک اور تردد کی گنجائش ظاہر ہے کہ باقی نہیں رہ جاتی۔ البتہ جن سے ایمان کی دولت ہی کو سلب کر لیا گیا ہو کس کے اختیار میں ہے کہ ان کو تشکیک کے روگ سے نجات دلا سکے اور کونسا سامان ہدایت ہے جو ان کے لئے سود مند ہو سکے۔ فما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤمنون۔ جن کو ایمان نہیں لانا ہے۔ ان کے لئے نہ کوئی آیت سود مند ہو سکتی ہے، نہ کوئی ڈراوا)

سلامتِ طبع کے ساتھ قرآن پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے کہ بالعجب! اسی قرآن کا حوالہ دے کر بتلانے والے لوگوں کو یہ بتلاتے ہیں کہ:۔

"یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ خود رسول (بغیر صلوٰۃ وسلام) کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں، کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے"

(معارف القرآن انور پرویز)

قرآن کی بنیادی تعلیم اطاعتِ رسول کو جس کے منافی قرار دیا گیا ہے، سوال یہی ہے کہ آخر کون سے قرآن میں وہ ذکر کی گئی ہے اور قرآن کے کون سے واضح اور غیر مبہم الفاظ ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقِ مطاعیت سلب کیا گیا ہے۔ قرآن کی جو آیات اوپر نقل کی گئی ہیں، ایک دفعہ انہیں پھر سے پڑھ لیجئے اور ان کے ساتھ مسٹر پرویز کی مندرجہ بالا عبارت کو ملائیے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ اس سے بڑھ کر افترا علی اللہ کبھی کیا گیا؟

قرآن حکیم نبی کے اوصاف میں مطاع اور امین کو ذکر کرتا ہے لیکن قرآن کا نام چرانے والے مفتری اعلان کرتے ہیں کہ

"رسول ... کو بھی قطعاً حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے"

قرآن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اعراض کرنے والوں کو منافق قرار دیتا ہے، لیکن قرآن کا نام بدنام کرنے والے منافق لوگوں کو بتلاتے ہیں کہ

"اسے (نبی کو) بھی کوئی حق حاصل نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلائے"

بہرکیف قرآن کی آیات آپ کے سامنے ہیں۔ ان کو پڑھ کر فیصلہ کیجئے کہ کیا یہی قرآن رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اطاعت کا حق چھین سکتا ہے؟ جس کی صدہا آیات میں بار بار حتمی تاکیدات کے ساتھ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ کیا گیا ہے

(باقی آئندہ)

# مراسلات

## اسلامی معاشرہ

اسلامی معاشرے نے جس عدل و انصاف کی بنیاد رکھی ہے اس کو غیر مسلم دنیا بھی ماننے پر مجبور رہے۔ اس میں مسلم و غیر مسلم تو دور کی نگاہ میں یکساں ہوتے ہیں اور کوئی انسان ظلم و تعدی کا شکار نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس جن اقوام نے جب کبھی غلبہ حاصل کیا ہے اہل اسلام پر ناقابل برداشت مظالم کئے ہیں۔ چنانچہ قرطبہ وغرناطہ کی تمام اسلامی یادگاروں اور مساجد تک کو ختم کر دیا گیا۔

اگر اس ملک میں صحیح انسانی معاشرہ قائم کرنا ہے تو جمعیۃ علماء اسلام سے مل کر جدوجہد کرنی لازمی ہے۔

(صالح اکبر ٹھنڈا کھوئی)

## قابل توجہ مجلس تحفظ ختم نبوت

سنا گیا ہے کہ گوجرانوالہ میں لاہور سنگھ روڈ پر قادیانی عبادت گاہ فیض ہال کا ممنوع شدہ نقشہ چیرمین میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ اپنی سفارش سے پاس کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت چشم پوشی نہیں کرے گی۔

## قابل توجہ حکومت و محکمہ صحت

ہمیں لائلپور سے ایک مراسلہ موصول ہوا جس میں محکمہ صحت کے سیکرٹری صاحب کے خلاف شکایات ہیں کہ وہ مرتائی ہے اور مرزائیوں کو ملازمتیں دلا رہا ہے۔ پھر اخراجات کے توازن کے لئے دوسرے مسلمان مزدوروں کی چھٹی کی جاتی ہے۔ ہم اس مراسلہ کی تفصیل شائع کئے بغیر حکومت کو متوجہ کرتے ہیں کہ ان الزامات کی انکوائری کرائی جائے۔ اگر یہ صحیح ہوں تو ان کا تدارک ضروری ہے ورنہ فرقہ وارانہ مناقشات اسی قسم کی بدعنوانیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہم انجمن تحفظ ختم نبوت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی ذرا اپنی نگاہ وسیع کرے۔ کیا اس کو اس قسم کی بدعنوانیوں کے خلاف لب کشائی کرنے میں بھی سیاست کے سانپ بچھو نظر آتے ہیں

## کیا بری شاہ امام شیعہ تھے

بری شاہ لطیف کا مزار شریف اسلام آباد کے حلقہ میں آگیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ شیعوں نے بری شاہ امام صاحب کو شیعہ ظاہر کر کے ان کے مزار پر قبضہ جما لیا ہے حالانکہ بری امام صاحب اور ان کے پیر بھائی شاہ حسن چراغ صاحب سنی حنفی تھے۔ اس سلسلہ میں شیعوں نے محکمہ اوقاف سے بھی امداد لینے کی کوشش کی ہے۔

ہم چودھری محمد نواز صاحب راولپنڈی کے قدیم باشندوں اور روحانی دوستوں سے استدعا کرتے ہیں کہ ہر دو بندگوں کے عقائد و مسلک سے تاریخی طور پر پردہ اٹھائیں۔ خاکسار مدیر ترجمان الفرقان سے ڈاکٹر نور محمد صاحب ملے۔

## پابندیاں

اس ملک میں فرقہ وارانہ جذبات کو ابھار کر امن و امان کو نقصان پہنچانا کسی کے ہاں قابل تحسین فعل نہیں ہو سکتا مگر حکام کے جذبہ جلسہ بندی کا شکار اکثر اہلسنت والجماعت ہوتے رہتے ہیں۔ اقلیتی فرقوں کے حکام اکثر اپنے فرقہ وارانہ جذبات کے تحت عام اجتماعات پر پابندی لگا دیا کرتے ہیں۔ مگر اکثریتی فرقہ اہلسنت والجماعت کو حکام رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے اکثر اہلسنت کو نشانہ بنا دیتے ہیں۔ قانون کے جائز استعمال پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا مگر قانون اور حفظ امن کی آڑ لیکر جمہور اہل اسلام کی دل شکنی یا حق تلفی کرنی کسی طرح پاکستان کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ خاص کر نیشنل کی اجازت یا عدم اجازت کو اس وقت تک لمبا کھینچنا جبکہ جلسے کے سارے انتظامات مکمل ہو جائیں بڑی بے انصافی پر منتج ہوتا ہے اور کبھی کبھی بدنظمی کا سبب بن جاتا ہے۔ گذشتہ بلدیہ بندی کے بعد جب متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے راولپنڈی میں قانونی اجازت کے بعد جہاد کانفرنس ہوئی صرف ایک دن رہ گیا تو حکام کی طرف سے شیخ حسام الدین صاحب اور قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی آمد پر اعتراض کیا جا کر کانفرنس کی راہ میں مشکلات پیدا کی جانے لگیں۔ کانفرنس اگرچہ کامیابی سے کر دی گئی لیکن عوام و حکام کے درمیان نازک تعلقات کو ٹھیس لگ گئی۔ ابھی حال میں مولانا عبدالشکور رومن پوری اور مولانا دوست محمد صاحب قریشی کی شرکت میں ٹرنک بازار راولپنڈی کے ان ریعض حکام کو نقص امن کے خود ہی ہوا ہم نظر آنے لگ گئے۔ اگرچہ سیرت کا یہ عظیم الشان جلسہ بھی کامیاب رہا لیکن اہلسنت نے محض وہم کی بنا پر بلند پایہ علماء امت کی بلند پایہ تقریروں سے محرومی کو بری طرح محسوس کیا۔ اس سلسلہ میں تعجب خیز امر یہ ہے کہ قصبہ چلیوٹ میں علاقائی پولیس شیعہ سنی بریلوی اور دیوبندیوں وغیرہ سب کی رضامندی کے باوجود جلسے جلوس پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ میں حیران ہوں کہ ان پابندیوں کی مشق اہلسنت والجماعت پر کیوں کی جا رہی ہے۔

(حافظ مشتاق احمد لدھیانوی راولپنڈی)

## امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کا دورہ

حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان ۲ ستمبر سے ..... ۲۰ ستمبر ۱۹۶۶ء تک مغربی پاکستان کے دورے کے لئے تشریف لا رہے ہیں آپ کے ہمراہ تمام دورے میں مرکزی ناظم مولانا غلام غوث صاحب شریک ہوں گے۔ باقی ہر ڈویژن میں وہاں کے اکابر علماء رفاقت کریں گے۔ مفصل پروگرام آئندہ شائع ہوگا۔

## شاہ کوٹ میں جمعیۃ کی ممبر سازی

۱۲ اگست ۱۹۶۶ء کو مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی مرکزیہ نے شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ کا دورہ کیا۔ نماز جمعہ سے پہلے اور رات کو تقریریں فرمائیں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ چنانچہ وہاں ممبر سازی کا کام شروع کر دیا گیا

اس قصبہ میں حفظ قرآن کا ایک مدرسہ بہترین نہج پر سرانجام دے رہا ہے اور یہاں دینی ذوق و شوق کافی زیادہ ہے۔ نوجوان علماء و حفاظ دلچسپی سے خدمت دین میں مصروف ہیں۔

## ملک گیر تعزیت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کی وفات کو اہل ملک نے جس رنج و غم سے سنا اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ تمام ملک میں دعائیں اور ختم ہو رہے ہیں اور تعزیتی قراردادیں پاس کی جا رہی ہیں چنانچہ دارالعلوم الرحمانیہ الاسلامیہ جیسی آباد ضلع تھرپارکر سندھ کے مہتمم جناب مولانا سراج الدین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام۔ قصور کے حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ مدرسہ اشرف العلوم اور دیگر دینی، سماجی اور سیاسی حلقوں کے ذمہ دار افراد نے نیز راولپنڈی کے مولانا قاری عبدالرزاق صاحب خطیب جامع مسجد فیض گنج منڈی، اساتذہ و طلباء مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور جمعیۃ علمائے اسلام حسن ابدال کے ارکان نے اس دلگداز واقعہ پر رقت انگیز بیانات دیئے اور قراردادیں پاس کیں۔

## جہاد کانفرنس چلیوٹ

سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن پاکستان (مرکزیہ) چلیوٹ کے زیر اہتمام ۲، ۳، ۴ ستمبر کو جہاد کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مندرجہ ذیل علماء خطاب فرمائیں گے۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ جناب ماسٹر تاج الدین انصاری۔ جناب آغا شورش کاشمیری۔ جناب شیخ حسام الدین صاحب۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب۔ حضرت مولانا بہاء الحق قاسمی صاحب

صاحبزادہ عبدالرحیم اشرف صاحب۔ مولانا تاج محمود صاحب لائلپوری۔ حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا مختار احمد صاحب الحسینی

# قرآن پاک کی زیروزبر اشاعت یا فرمانبرداری

(از محمد عرفان قادری ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام ڈسکہ)

خوشی کی بات ہے کہ سرکاری و غیر سرکاری مساعی سے قرآن پاک کو سنہری تاروں سے لکھے جانے کی سکیم مرتب ہو کر سامنے آئی ہے۔ محترم صدر پاکستان قرآن پاک سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ:

(۱) قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے

(۲) تقسیم ملک کی بنیاد اسلامی احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے ہے۔

(۳) قرآن اللہ کی کتاب ہے جس میں روحانی اور مادی زندگی کا مکمل ضابطہ حیات موجود ہے۔

(۴) قرآن نے فلسفیانہ نظریات اور جدید مادی نظریات کا کامیاب مقابلہ کیا۔

اس لئے کہ قرآنی اصول ناقابل تردید ہیں۔

کون مسلمان ہوگا جو ان مبارک خیالات پر صدر صاحب کو مبارکباد نہ دے گا۔

مگر ہم اس حقیقت کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ پاکستان میں جس کے حصول کے لئے محض اسلام کی خاطر مسلمانوں نے ہزاروں قربانیاں دیں اور وہ رسوائیاں برداشت کیں جن کی مثال آدم تا ایں دم نہیں مل سکتی۔ اس پاکستان میں شراب شریف سوسائٹی کا شغل۔ زنا بالرضا کو بنیادی انسانی حق۔ سود ملکی قرضہ رشوت شیر مادر۔ گناہ و بے حیائی کو تفریح، سینماؤں کو تربیت گاہ سمجھا جاتا ہے اس میں غلام احمد پرویز حدیث کا انکار کرتا ہے۔ اس میں فضل الرحمٰن سود کو حلال اور زکوٰۃ کی شرح بدلنے کی سکیمیں پیش کرتا ہے۔ جہاں مودودی کعبہ شریف کے مجاوروں کو بنارس کے پنڈتوں سے تشبیہ دیتا ہو، اور مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی سزا کو ظلم کہتا ہو، جہاں رمضان کے مبارک ماہ کا احترام نہ ہو، جہاں ضبط تولید کی ننگی مساعی سے ارتکاب زنا کا حجاب اٹھایا جا رہا ہو۔

جہاں قرآن پاک کے خلاف عائلی قوانین نافذ ہوں۔ جہاں مخلوط تعلیم اور رقص و سرود اور مخلوط سوسائٹی کے ذریعہ اسلامی احکام کا احترام ختم ہو رہا ہو جہاں کفر کی تبلیغ جاری ہو۔ لاکھوں آدمی عیسائی بنتے ہوں مرزائی من مانی کارروائیاں کر رہے ہوں

جہاں انبیاء علیہم السلام پر تنقید اور صحابہ کرام رضی کی تنقیص بڑی ڈھٹائی سے ہو رہی ہو۔

جہاں کی تہذیب تیزی سے مغربی نقالی کی شکار ہوتی جا رہی ہو۔

کیا ہم ان حالات و واقعات کو روحانی زندگی کا نام دیں یا قرآنی تعلیمات کا؟

کیا قرآن پاک کی اعلیٰ طباعت یا سونے سے لکھ دینے سے ہمارا فرض ادا ہو جائے گا۔

گلاب سنگھ اور ہماری طباعت میں یہ فرق ہونا چاہئے کہ اس نے قرآن پاک کو دنیا کے لئے چھپوایا اور ہم اللہ کی رضا کے لئے چھپوائیں۔ کیا دولت یا حکومت کے نشے میں ہم قرآنی تعلیمات کی حقیقت کو تقریر یا زر و زری میں چھپا سکتے ہیں؟

ہم صدر محترم کے مذکورہ الفاظ کو زر اندوزی کے قابل سمجھتے ہیں لیکن پاکستان اہل پاکستان اور رفیع الجلال کے حقوق کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب اللہ کے سامنے گڑگڑائیں۔ ناپاک معاشرہ سے توبہ کریں۔ حج اور علماء کرام سے پابندیاں دور کر دیں۔ مساجد کو آباد کریں۔ معاشرہ کو صحابہ کرامؓ کے رنگ میں رنگنے کی سعی کریں۔ یہی ایک طریقہ ہے جس سے پاکستان کا استحکام ہو سکتا ہے۔ فقط

## متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا اجلاس

محترم شیخ ام الدین صاحب کی صدارت میں متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار اسلامی کونسل کا ایک اہم اجلاس ان کے مکان واقع گوالمنڈی منعقد ہوا۔ جس میں حضرت شیخ صاحب کے علاوہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ جناب حافظ محمد صادق صاحب (اہلحدیث) سیالکوٹ۔ قاضی مظہر حسین صاحب چکوال۔ مولانا حکیم عبدالرحمٰن صاحب (اہلحدیث) گوجرانوالہ۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب وضوانی اوکاڑہ۔ مولانا نور محمد صاحب سیالوں، ٹھٹھہ سندھ۔ مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ سرحد اور چودھری ثناء اللہ صاحب بھٹہ بھی شریک تھے۔ اجلاس میں تمام اضلاع میں ضلعی سطح پر متحدہ اسلامی محاذ کی تنظیم قائم کرنے کا پروگرام بنایا گیا چنانچہ ۱۶ اگست کو لاہور، ۱۷ اگست کو گوجرانوالہ میں متحدہ اسلامی محاذ کے اجلاس رکھے گئے ہیں۔ مرکزی متحدہ اسلامی محاذ کے دفتر کے ... انچارج) مولانا حکیم مختار احمد الحسینی تجویز ہوئے اور حافظ محمد صادق صاحب خازن منتخب ہوئے

مرزائیت، خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین اور دیگر باطل افکار و نظریات کے خلاف عام فہم لٹریچر کی اشاعت کا فیصلہ کیا گیا۔ جن حضرات نے رقوم کے وعدے کئے ہیں۔ ان سے رقوم مرکزی دفتر کو بھیجنے کی اپیل کی گئی۔

## سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجلاس

ڈھاکہ ۱۴ اگست فریدآباد مدرسہ امدادالعلوم کی جمعیۃ الطلبا کی طرف سے حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب کی زیر صدارت سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں بنگلہ، اردو، فارسی اور عربی میں نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی گئیں نیز سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے متعدد مقالے پڑھے گئے۔

آخر میں صدر اجلاس نے خطبۂ صدارت میں طلبا کی ہمت افزائی کرتے ہوئے طلبا سے اپیل کی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے قوم و ملت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔

(محمد عبدالجبار صدر جمعیۃ طلبا و مدرسہ امدادالعلوم ڈھاکہ مشرقی پاکستان)

## تلاش

میرا عزیز حبیب الرحمٰن عمر ۲۰ سال ساکن موسیٰ زئی تحصیل و ضلع پشاور جو میٹرک تک پڑھا ہوا ہے۔ علوم دینی کے حصول کی غرض سے دس مہینے سے گھر سے نکلا ہوا ہے ابھی تک اس کا پتہ معلوم نہیں اگر کسی دارالعلوم میں حبیب الرحمٰن حصول علم میں مصروف ہو تو اپنی اطلاع فوراً زیر دستخطی کر دیں تاکہ رشتہ داروں کو تسکین ہو۔ اس کے گھر میں اس کی نانی بھی بیمار ہے۔ اگر کسی کو اس کا علم ہو تو پتہ ویل پر اطلاع دیں۔

(مولانا) گل کمال معتمد جمعیۃ علماء اسلام علاقہ خلیل مہمند ضلع پشاور)

## چنیوٹ میں مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر

۷ اگست ۱۹۶۶ء کو انجمن تبلیغ الاسلام چنیوٹ کی دعوت پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے چنیوٹ ضلع جھنگ میں حالات حاضرہ اور دینی فتنوں پر تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

یہاں ایک میٹنگ میں حضرت مولانا عبدالحارث صاحب امیر جمعیۃ کو ممبر سازی اور تنظیم جمعیۃ کے لئے کنوینر مقرر کیا گیا، جنہوں نے فوراً ہی ممبر سازی کا کام شروع کر دیا۔ چنیوٹ کالج کے نوجوان مخلص اور حساس طلبا نے تحفظ ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن قائم کر کے ملک میں اس کی شاخیں قائم کر دی ہیں۔ مودودیت ان پر ڈورے ڈال رہے ہیں مگر ان نوجوانوں کی دو باتیں خصوصیت سے قابل تعریف ہیں۔ ایک جرأت رندانہ اور دوسری صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین پر اعتماد۔

## جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا اجلاس

۶ اگست ۱۹۶۶ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام واقع مری روڈ راولپنڈی میں ارکان جمعیۃ کا مشاورتی اجلاس ہوا۔ حاضرین کی تواضع مولانا محمد فاروقی صاحب ناظم جمعیۃ نے چائے اور شربت سے کی۔ باہمی تبادل خیالات کے بعد ماہانہ معاونین کی فہرست تیار ہوئی۔ چنانچہ اسی وقت کچھ رقوم لکھائی گئیں اور چند دوستوں نے ۸ اگست کو لکھائیں تقریباً سو روپیہ ماہانہ مستقل امداد کا انتظام ہوا۔ زندہ دلان راولپنڈی جمعیۃ کے مقاصد کو کامیاب کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعاون کے لئے تیار ہیں۔

## بقیہ ۔ مودودی صاحب کا ملحدانہ اجتہاد

اس سے مودودی صاحب کے دعوی موافقت کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے۔ اب ذرا دوسرے دعویٰ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے مودودی صاحب کے "لیکن" کو دوبارہ غور سے پڑھیں۔ صحابہ کرامؓ میں قبائح اور منکرات کی ایجاد کرنے کا راستہ کتنے شد و مد سے بتکرار لکھ رہے ہیں۔ (۱) صحابہ کا بے خطا نہ ہونا (۲) ہر ایک کا ہر قسم کی بشری کمزوریوں سے بالاتر نہ ہونا (۳) ان میں سے کبھی کسی کا غلطی نہ کرنے والا نہ ہونا۔

ایک ہی بات کو وسیع سے وسیع تر بناتے چلے گئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں صحابہ کرامؓ کی عدالت مفہوم اور معنی کو تمام کمالات سے خالی کر کے اس میں صرف ایک ہی صفت "راست گوئی" کے طور پر لکھ رہے ہیں اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مودودی صاحب اپنی خصوصی توجہ "تنقید بزرگانِ دین" کو اب صحابہ کرامؓ پر مرکوز کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس مشغلہ کے جاری رکھنے کے لئے ایک "خود ساختہ" قاعدہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہتے ہیں

(بزرگوں کے کام پر تنقید کا صحیح طریقہ)

"تمام بزرگان دین کے معاملہ میں عموماً اور صحابہ کرام کے معاملہ میں خصوصاً میرا طرز عمل یہ ہے کہ جہاں تک کسی معقول تاویل سے یا کسی معتبر روایت کی رو سے ان کے کسی قول یا عمل کی صحیح تعبیر ممکن ہو اسی کو اختیار کیا جائے۔ لیکن دوسری طرف میرے نزدیک معقول تاویل کی حدوں سے تجاوز کر کے اور لیپ پوت کر کے غلطی کو چھپانا یا غلط کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا نہ صرف انصاف اور علمی تحقیق کے خلاف ہے بلکہ میں اسے نقصان بھی سمجھتا ہوں"۔ (ترجمان القرآن نمبر ۶۵ جلد ۵۹)

یہاں بھی مودودی صاحب اپنی طرز تحریر کے موافق اولاً ایک صحیح بات لکھ کر اپنا مدعا خاص "لیکن" سے لکھ رہے ہیں اور معقول تاویل کی صرف آڑ لیکر صحابہ کرامؓ کی غلطیوں کو اچھالنے کو علمی تحقیق اور تقاضائے انصاف کا فتویٰ دینا اور علماء اہلسنۃ والجماعۃ کی تاویل کرنے کو ضروری قرار دینے پر لیپ پوت سے غلطیاں چھپانا اور غلط کو صحیح کرنے کا نام رکھنا چاہتے ہیں اس لئے صرف معقول تاویل کا اعتبار کرنے کا دعویٰ ہی کر دیا ہے مگر اس کا معیار نہیں بتایا گیا کہ جس کے خلاف کرنے پر الزام کی صورت پیش نہ آسکے۔

اب اگر مودودی صاحب اہل السنۃ والجماعۃ کے کسی ثقہ امام کی نسبت لیپ پوت کرنے والا کا فتویٰ صادر کریں یا کسی معتبر مستند کتاب پر غیر معقولیت کی مہر لگائیں اور اس کے برعکس اہل تشیع کی معقولیت کا دعویٰ کر دیں تو کس قاعدے سے ان کے اس فیصلہ کو جانچا جائے گا اور کس معیار کی بنا پر صحیح و غلط کی تمیز ہوگی۔

اور مودودی صاحب سے ایسا کرنا کچھ بعید بھی نہیں۔

چنانچہ اسی ترجمان میں بحث تاخذ کو مکمل پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کے ابن ابی الحدید کی شیعیت کے اعتراف کے باوجود اور المعتدی کے اعتزال کے ہوتے ہوئے بھی یہ دونوں ان کے نزدیک وقعت رکھتے ہیں اور ان کے حوالے بھی مودودی صاحب نقل کر سکتے ہیں مگر ائمہ محققین اہلسنۃ والجماعۃ الامام ابن العربیؒ و شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اور علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کی معروف و مستند مولفات المعاصم من القواصم تحفہ اثنا عشریہ اور منہاج السنۃ جن میں نہایت معتمد روایات سے صحابہ کرام کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے اور مخالفین کے کماحقہٗ اعتراضات اور تلبیسات کا حل پیش کیا گیا ہے مگر مودودی صاحب ایک فرضی فرد جرم لگا کر ان کو ناقابل التفات ظاہر کر رہے ہیں۔ مودودی صاحب کا فرضی فرد جرم یہ ہے کہ یہ کتابیں شیعہ کی افراط و تفریط کے رد میں لکھی گئی ہیں لہٰذا ان کی حیثیت عملاً وکیل صفائی کی سی ہوگئی ہے اور اس کے عنوان میں لکھا ہے: "وکالت کی بنیادی کمزوری"۔

اس مثال سے جس طرح مودودی صاحب کی معقول تاویل کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ اسی طرح ان کے اجتہاد کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کس طرح آزاد ہے اصول و قواعد شرعیہ کے علاوہ قانونی اور عوامی دلائل سے بھی اس کی بنیادیں استوار کی جا سکتی ہیں۔

قیاس کن زگلستانِ او بہارش را

### آخری نتیجہ

اس طویل مضمون کو بغور مطالعہ کرنے کے بعد انشاء اللہ واضح ہوگیا ہوگا کہ قرآن و حدیث پر صحیح اعتقاد کی بنیاد صحابہ کرامؓ کی عدالت کے اعتقاد پر قائم ہے۔ اس بنیاد کے متزلزل ہوجانے سے نہ صحیح عمل بالقرآن کی صورت باقی ہو سکتی ہے اور نہ عمل بالحدیث کی۔ اس لئے امام المحدثین امام ابوزرعۃ الرازی المتوفی ۲۶۴ھ رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فیصلہ جس کو خطیب بغدادیؒ اپنی معروف کتاب "الکفایہ" میں نقل کیا ہے۔ ہر ایک مسلمان کو ملحوظ رہنا چاہئے۔ فرماتے ہیں:۔

اذا رأیت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق لان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عندنا حق والقرآن حق وانما ادی الینا ھذا القرآن والسنن اصحاب رسول اللہ وانما یریدون ان یجرحوا شھودنا لیبطلوا الکتاب والسنۃ والجرح بھم اولی وھم زنادقۃ" مقدمۃ العواصم من القواصم ص ۳۴

(ترجمہ) جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی تنقیص کر رہا ہے تو یقین کرلو کہ وہ زندیق ہے اس لئے کہ رسول حق ہے اور قرآن حق ہے اور قرآن و سنت کی امانت ہم تک ان صحابہؓ نے پہنچائی ہے تو ان زندیقوں کو مجروح سمجھنا زیادہ بہتر ہے۔

## بقیہ :۔ معارف الحدیث

مسلمان قوم خواہ وہ عملاً کتنی ہی پیچھے ہو لیکن شریعت پر یقین و ایمان رکھنا اس کا ایسا فرض ہے جس کے بغیر وہ مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ان رسوم بد کے اثرات جتنے جلد مسلمانوں میں نمودار ہوجاتے ہیں کافروں میں نمودار نہیں ہوتے۔ یہاں افسوس صرف اس کا نہیں کہ ہم ان تباہ کاریوں سے احتراز نہیں کرتے بلکہ زیادہ افسوس و حسرت اس کی ہے کہ جب ان کے اثرات و نتائج ہماری زندگیوں میں ظاہر ہونے لگتے ہیں تو ہم اس پر اس اسلامی نظریہ کے بجائے کافروں کے نظریات کے مطابق عذر کرنے لگتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہماری بے علمی اور اسلامی زندگی سے بے ذوقی اور کفر کے ماحول میں زندگی بسر کرنے کے لازمی نتائج ہیں۔ کافروں کے ایک فرقہ کے نزدیک چھوت کا مسئلہ صرف اسی نکتہ پر مبنی ہے کہ جس قوم کو وہ اپنی نظروں میں قابل نفرت سمجھتی ہے وہ چاہتی ہے کہ اس طرح ان کے متعدی اثرات سے اپنے نفوس کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی اصلاح کی توفیق بخشے۔

## بقیہ ۔ مجلس شوریٰ کے ارکان

(۷) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

(۸) حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب (بی ڈی) ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان۔

(۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ ضلع میانوالی مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام

(۱۰) حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب شیخ الحدیث کوہاٹ

(۱۱) حضرت مولانا ذکریا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی

(۱۲) جناب حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعظم حیدرآباد

(۱۳) حضرت مولانا عبدالستار صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

(۱۴) حضرت مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ٹیکسلا۔

(۱۵) حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا۔

(۱۶) حضرت مولانا حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور

(۱۷) حضرت مولانا محمد اکرم صاحب خازن جمعیۃ مرکزیہ لاہور

(۱۸) حضرت مولانا محمد نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی رئیس و امیر جمعیۃ ضلع بہاولنگر۔

### شرکاء اعزازی

(۱۹) حضرت مولانا محمد الیاس صاحب حضرو ضلع کیمبلپور

(۲۰) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نائب امیر جمعیۃ لاہور ڈویژن

(۲۱) محترم جناب عبدالغفور صاحب سرگودھا

(۲۲) مولانا حکیم مختار احمد صاحب الحسینی جہلم

(۲۳) محترم امان اللہ صاحب ناظم جمعیۃ ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

# ہفتہ بھر کی خبریں

## انڈونیشیا اور ملائشیا میں صلح

انڈونیشیا نے پاکستان سے گہری دوستی کا ثبوت دیا تھا۔ ملائشیا کا طرز عمل قابل اعتراض تھا۔ انڈونیشیا میں اغیار نے انقلاب کرا دیا۔ انقلاب کیا تھا، وہاں کی تمام سیاست کا نقشہ ہی بدل گیا۔ لاکھوں آدمی قتل ہو گئے۔ ۱½ لاکھ کے قریب کمیونسٹ جیلوں میں ڈال دیئے گئے۔ چین سے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی اور ملائشیا سے مفاہمت کی طرح ڈالی گئی اور اب اطلاع آگئی ہے کہ دونوں ملکوں میں صلحنامہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ انڈونیشیا امریکی طرز عمل سے بیزار ہو کر اقوام متحدہ سے بھی علیحدہ ہو گیا تھا، مگر اس کا ممبر بننے کو بھی تیار ہے۔ خدا کرے انڈونیشیا اپنے معاملات میں آزاد ہو اور صرف اور صرف انڈونیشی مفاد کے لئے سب کچھ کرے۔ سمجھوتے کے بعد سراوک اور سبا کے علاقوں سے برطانوی فوج نکلنی شروع ہو گئی ہے (خس کم جہاں پاک)

## باقی بلوچ گرفتار

بلوچستان سے سابق صوبائی اسمبلی کے ممبر اور ممتاز لیڈر کو کراچی میں ۱۱ اگست رات کے وقت گرفتار کر لیا گیا ہے

## پاکستان راہ ترقی پر

پاکستانی عورتوں کا ایک وفد بیگم تزئین فریدی (ایوا) بیگم زینت رشید احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین کراچی اور بیگم سلیمہ احمد اکاؤنٹنٹ جنرل مشرقی پاکستان روس کے دورہ پر ۱۳ اگست کو ماسکو ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہو گیا۔ یہ وفد وہاں دس دن قیام کر کے زنانہ تنظیموں کے عہدہ داروں سے ملاقاتیں کرے گا۔

(اور پاکستان آکر روسی عورتوں کی ترقیات اور دیگر امور سے پاکستانی بیٹیوں کو آگاہ کر کے راہ ترقی پر گامزن کرائے گا۔ اس ذکر کی ضرورت نہیں ہے کہ ان کے ہمراہ کوئی محرم مرد بھی ہوگا یا نہیں کیونکہ یہ ترقی یافتہ جہاندیدہ اور گرم و سرد چشیدہ عورتیں ہیں)

## بھارتی جاسوس گرفتار

سیالکوٹ میں پولیس اور ستلج رینجرز نے مل کر سات بھارتی جاسوس گرفتار کر لئے ہیں۔

## عیسائی کی رسوائی

لندن میں محمد علی کلے کا مسمی برائن لنڈن ایک انگریز مکہ باز سے جو مقابلہ ہونے والا تھا وہ ہو لیا اور خدا کی شان کہ وہ تیسرے ہی راؤنڈ میں چت ہو گیا۔ اس پر گھونسوں کی ایسی بارش محمد علی کلے نے برسائی کہ گرنے کے بعد اٹھ ہی نہ سکا۔ لاکھوں آدمی آنکھوں سے میدان مقابلہ میں اور کروڑوں عیسائی ٹیلی ویژن پر دیکھ رہے تھے۔ عیسائی کی رسوائی اور پٹائی ہو رہی تھی اور ان کا کوئی بس نہ چلتا تھا (یہ ہے اللہ تعالیٰ کی شان)

## ناصر مرد ہے مرد

مصر میں ویت نامیوں نے اپنا دفتر کھول رکھا ہے جس کی وجہ سے امریکہ نے مصر سے احتجاج کیا کہ ویٹ نام کا دفتر مصر میں رکھنا حریت پسند ویت نامیوں کی پوزیشن تسلیم کرنا صحیح نہیں ہے، پھر جب ہماری ان سے جنگ ہے تو مصر ان کو کیوں پناہ دے۔ صدر ناصر نے اس کے جواب میں کہا کہ امریکہ خود بخود ویٹ نام کے حریت پسندوں (ویٹ کانگوں) کی حیثیت تسلیم اور ان سے مصالحت کی بات چیت کے لئے آمادہ ہے تو ہم کیوں ان کی حیثیت تسلیم نہ کریں۔ رہی جنگ کی بات تو ہماری بھی فلسطین کے یہودیوں سے جنگ ہے اور امریکہ ان کی پوری سرپرستی کر رہا ہے۔ غرضیکہ صدر ناصر نے امریکی احتجاج کو گوز شتر سمجھ کر رد کر دیا ہے۔

## مقبوضہ کشمیر

میں بھارت کی دو لاکھ فوج متعین ہے گویا ہر دس مسلمانوں کے سروں پر ایک فوجی مشین گن لئے کھڑا ہے۔ یہ پاکستان کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ ان کو اس مصیبت سے نجات دلانے میں سر دھڑ کی بازی لگائے۔

## جمعہ کے خطبہ میں تبدیلی

مشرقی پاکستان کے گورنر عبدالمنعم خاں نے کہا ہے کہ جمعہ کے خطبہ میں تبدیلی کی جائے گی تاکہ سلاطین کے دور میں لکھے ہوئے حصے تبدیل ہوں (کیا آپ اپنے دور کے خطبے لکھیں گے؟)

## ویٹ نام کی جنگ

جاری ہے۔ امریکہ جو بھی سخت قدم اس لئے اٹھاتا ہے کہ ویٹ نامیوں کو جلد جھکا کر فتح حاصل کی جائے اتنا ہی وہ پھنستا چلا جاتا ہے۔ جب ایک قوم مرنے پر تیار ہو جائے۔ اس کی آزادی کو سلب کرنا امریکہ کیا اس کے باوا کے لئے بھی آسان نہیں ہوتا۔

## برطانیہ میں پاکستانی مجسٹریٹ

ڈاکٹر غلام صابر خان پہلے پاکستانی ہیں جن کو برطانیہ میں بیرسٹر قانون کا پہلا لیکچرار اور مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں بہت فخر محسوس کرتا اور اپنے کو خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں (سبحان اللہ! کیا احساس ہے)

## مودودیوں کے سینے پر سانپ لوٹ گئے

جب سے شمالی ویٹ نام کی شہری آبادی پر بے تحاشا بمباری کر کے امریکہ نے بین الاقوامی رسوائی مول لی اس وقت سے عام ممالک اور خود اہل امریکہ حکومت امریکہ کی اس پالیسی پر معترض ہیں اور پاکستان میں بھی اس انسان دشمنی کے خلاف مظاہرے ہوئے امریکہ پر امن پسند ممالک کے تابڑ توڑ حملوں سے مودودیوں کے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔ آخر بلی تھیلے سے باہر نکل آئی اور ایک بڑے مودودیے مسمی نعیم صدیقی نے نوائے وقت (سات اگست) میں دل کی بھڑاس نکالی اور جو لوگ امریکی مظالم کے خلاف شور مچا رہے ہیں ان کے خلاف لکھ کر اور روس و چین کی خطرناکیاں بیان کر کے امریکہ دوستی کا حق ادا کر دیا۔ اگرچہ دفع وہم کے طور امریکی سامراج پر بھی تنقید کی مگر من خوب مے شناسم پیران پارسا را۔

## برطانوی اور پاکستانی رجمنٹوں کا اتحاد

پندرہ روزہ اطلاعات کراچی نے ۱۳ اگست ۶۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ ملکہ معظمہ اور صدر ایوب نے برطانوی فوج کی ویلش رجمنٹ اور بلوچ رجمنٹ کی چوتھی بٹالین کے درمیان اتحاد کی منظوری دے دی ہے۔

(ہم اس کا مطلب نہیں سمجھے حکومت پاکستان وضاحت کرے۔ مدیر)

## انگریز کرنل کا قتل، زندہ باد ناصر

۲۸ جولائی کو عدن کے اندر ایک برطانوی فوجی کمانڈر (کرنل) کو کمین گاہ سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی بیوی بھی زخمی ہو گئی ہے۔

یہ تمام برکات آزاد یمن کی ہیں جس کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے مصر کے صدر ناصر نے پچاس ہزار سے زیادہ فوج وہاں رکھی ہوئی ہے اور تمام جنوبی عرب ممالک میں جہاں انگریزی اقتدار ہے انگریزوں کا ناک میں دم کر دیا ہے اور اب انگریزوں نے ۶۸ء میں عدن سے فوجیں نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ اسی لئے انگریز اور امریکہ صدر ناصر کے خلاف سعودی عرب اور پاکستان میں اپنے ایجنٹوں سے پروپیگنڈا کراتے رہتے ہیں

## عالمگیر جنگ کا خطرہ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے کہا ہے کہ ویٹ نام کی صورت حال سے عالمگیر جنگ چھڑ جانے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

## روس کا اعلان

روس نے شمالی ویٹ نام کو مزید فوجی امداد دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

## تاشقند میں پھر زلزلہ آگیا

ماسکو۔ ۱۲ اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران تاشقند میں زلزلہ کے مزید چھ جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ۲۶ اپریل کو جس خوفناک زلزلہ نے اس شہر میں زبردست تباہی مچائی تھی اس کے بعد سے یہاں اب تک چھ سو سے زائد مرتبہ زلزلہ آچکا ہے۔ پچھلے ایک مہینہ میں ساٹھ مرتبہ زلزلہ آیا۔ آج صبح زلزلہ کے جو جھٹکے محسوس کئے گئے ان میں سے ایک زیادہ شدید تھا۔ پچھلے زلزلوں میں بے خانماں ہونے والے بائیس افراد اس وقت کیمپوں میں مقیم ہیں۔

# کیا مودودی تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے

(بقیہ صفحہ ۷)

مودودی بچو! ذرا سوچو تمہارے بغیر اور تم سے پہلے کوئی مسلمان کبھی خدا کی اس سرزمین پر تھا یا ہے؟ اور اگر نہ تھا ہے مسلمان ہیں تو تم کیا ہو۔ ذرا پھر اپنے گریبان کو سونگھو۔ کفر کی بدبو آتی ہے؟ گم کردہ راہ یوسف! دنیا اور دنیا کے چند ٹکے فانی ہیں ایمان کی دولت نہ کھو بیٹھو۔

(۴) اور سنیئے! مودودی صاحب اپنی کتاب خطبات کے صفحہ چہارم طبع بار اول صفحہ ۵۱۳ پر لکھتے ہیں:۔

"(بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کی بجائے الٹا کچھ کھو آتے ہیں۔ وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر ختم کیا تھا اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں ..... معلم۔ مطوف۔ کلید بردار اور خود حکومت حجاز سب اس تجارت میں شریک ہیں ..... یہ بنارس اور ہردوار کے پنڈوں کی سی کیفیت اس دین کے نام نہاد خدمتگاروں اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے جس نے مہنت گری کی جڑ کاٹ دی تھی۔")

مودودی کے دم چھلو! اپنے گمراہ پیر کی یہ عبارت بار بار پڑھو۔ یہ خانہ کعبہ کے مجاوروں کو بنارس کے پنڈت بناتا ان کے کاموں کو مہنت گری ثابت کرتا اور اس کاروبار میں تمام معلموں، کلید برداروں کو شریک کرتے گویا ان سب کو زمانہ جاہلیت کی مہنت گری کا مرتکب قرار دیتا ہے۔ جو صریح شرک تھی۔ کیا یہ خانہ کعبہ کے ان خادموں کو ایسا کہہ کر خود ایمان سے خالی نہیں ہو جاتا اگر ہو جاتا ہے تو اہل تشلیث (یوسف، سیاح الدین، چراغ) کا کیا حکم ہے جو اس پر خاموش اور اس کی تقلید یا عقیدت کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں اور قرآن و حدیث کی رو سے کسی ابلیس کو اجازت ہے کہ وہ صدیوں کے ان مجاوروں اور خانہ کعبہ کے خادموں کو ایسا کہتا اور لکھتا رہے۔

**مقام عبرت** اللہ تعالیٰ نے اس گستاخی کی سزا مودودی اور اس کے احباب کو یہ دی کہ پاکستان میں خانہ کعبہ کے لئے غلاف کا کپڑا جب تیار ہوا تو انہوں نے اسے سارے ملک میں پھرایا اور لوگوں سے اس کپڑے کی بوجا کرائی۔ لوگوں نے پڑھا دے پڑھائے۔ مردوں اور عورتوں کے بے پناہ اختلاط سے ہزاروں گناہ کبیرہ ہوئے۔ کتنے ہی آدمی کچلے گئے۔ بیسیوں سال کی پردہ دار عورتوں نے پردہ چھوڑ اس کپڑے کی زیارت کے لئے ہجوم میں آ کر رسوائی اختیار کی۔ کعبہ کے مجاوروں پر ہنسنے والے گمراہ اس کپڑے کی پوجا کراتے رہے جو ابھی تک خانہ کعبہ پر چڑھنے کا شرف بھی حاصل نہ کر سکا تھا اور اس سے یقیناً قرآن پاک کا وہ غلاف بہتر تھا، جو قرآن پاک پر ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ لیکن مودودی نے اس غلاف پرستی سے خوب نذرانے حاصل کئے پیسے کمائے اور لیڈری جمانے کے شوق میں بقول اپنے بنارسی کے پنڈتوں سے زیادہ ذلیل و خوار ہوئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اور مودودی روزانہ کی یہ خبریں پڑھتے ہوئے بھی خاموشی سے ثبوت دے رہا تھا کہ وہ اس کپڑے کی پوجا کروا کر بڑا تیر مار رہا ہے

(۵) اور سنیئے! اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ پر لکھتے ہیں

"جو لوگ قدرت رکھنے کے باوجود حج کو ٹالتے رہتے ہیں اور مصروفیتوں کے بہانے سال پر سال یونہی گذر جاتے ہیں ان کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیئے۔"

(سنا مولوی یوسف اپنے ایمان کی خیر مناؤ) آگے لکھتے ہیں:۔

"وہ لوگ جن کو عمر بھر کبھی یہ خیال ہی نہیں آتا کہ حج بھی کوئی فرض ہے۔ دنیا بھر کے سفر کرتے پھرتے ہیں، حجاز کے ساحل سے گذرتے ہیں۔ حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گذرتا وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں۔ جھوٹ کہتے ہیں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور قرآن سے جاہل ہے جو ان کو مسلمان سمجھتا ہے۔"

مودودی کے دم چھلو! اس عبارت کو بار بار پڑھو جتنے مسلمان یورپ، امریکہ یا دوسرے ملکوں کو آتے جاتے ہیں اور حج نہیں کرتے مودودی نے ان سب پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور کس زور سے لگایا بلکہ ہر اس عالم اور مسلمان کو جاہل کہا جو ان کو مسلمان سمجھتا ہے۔

کچھ سمجھے۔ گناہ سے مسلمانوں کو کافر بنانے والا گھلونا ہے۔ پھر یہ کس زور و تحدی سے کہہ رہا ہے نہ کیا یہ معتزلہ کا مذہب نہیں ہے؟ کیا مودودی نے ان سفر کرنے والوں کا دل چیر کر دیکھا ہے کہ وہ حج کو فرض نہیں جانتے تاکہ یہ صاف و صریح تکفیر زور دار ہے یا دل سیاہ ہونے اور چراغ خطرت گل ہونے کا الزام۔

ذرا شرم کرو اور اپنے گریبان کو پھر سونگھو کہ کفر کی بدبو تیز ہو گئی ہے یا نہیں؟ کیا اہل تشلیث (تینوں مولوی) مودودی کی خرافات پر چپ سکوت لگا کر رضا مندی ظاہر کر کے اہلسنت والجماعت میں رہ سکتے ہیں۔

(۶) اہلسنت میں تو خود مودودی نہیں رہ سکتا اس کے احباب کیسے رہ سکتے ہیں۔ مولوی یوسف نے خود رسالہ جامعہ اسلامیہ ماہ نومبر ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے کہ:۔

"اسی قسم کی تنقیدوں کی وجہ سے ماضی میں امت کے سواد اعظم نے بعض فرقوں کو گمراہ قرار دے کر اہل سنت والجماعت سے ان کا دینی رشتہ کاٹ دیا ہے اور ہمیشہ کے لئے وہ اہلسنت والجماعت سے منقطع ہو کر رہ گئے ہیں۔"

اب مولوی یوسف اپنی یہ تے چاٹ کر کہہ رہے ہیں کہ میں ان لوگوں کو اہلسنت سے خارج کر کے امت کے خلاف کر رہا ہوں حالانکہ یہ خود ان کے قول کے مطابق سواد اعظم کا فیصلہ ہے۔ اسی یوسف بے کار داں نے جامعہ اسلامیہ ماہ نومبر اکتوبر میں صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے کہ "آپ (مودودی صاحب) صحابہؓ پر تنقید بمعنی تنقیص و عیب جوئی بھی جائز قرار دیتے ہیں ..... اس کو بھی اگر عیب جوئی نہ کہا جائے تو پھر نہ معلوم کس قسم کی تنقید کو عیب جوئی کہا جائے گا۔"

دیکھا آپ نے، مودودی نے جب قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف اور اہلسنت والجماعت کے عقیدے کے بالکل خلاف تاریخ کی غلط روایات سے صحابہ کرامؓ کو بہتان تراشی، جھوٹا، سازشی و فتنہ ثابت کیا تو تھوڑی دیر کے لئے اس یوسف کی رگ بھی پھڑک اٹھی تھی۔ مگر یہ حرکت ندوی کی ثابت ہوئی۔ اب وہ اپنی تے کو چاٹ رہے ہیں۔ مگر اس تے پر مکھیاں اکٹھی ہو گئیں اور تمام مودودیوں نے اس کو گندہ کر دیا۔ ذرا آپ لوگ اب سب سے پہلی عبارت پھر پڑھیں۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے ہی تھے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شخصیت پر خط تنسیخ کھینچنا پڑے گا اور یہ صریحاً کفر ہے۔ اگر مودودی کی پہلی عبارت صحیح ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کیچڑ اچھالنے سے ایمان کی خیر منانی پڑے گی۔ اگر یہ تنقیص سمجھو ہے تو پہلی عبارت شیعہ کا تقیہ اور یونہی زور قلم کا مظاہرہ تھا۔

کیوں جی قرآن و حدیث سے آپ ثابت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کی عزت پر حملہ نہ کیا جائے۔ اس وقت آپ یہ بھول جاتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت پر حملہ کرنا خدا جانے مودودی صاحب نے خود ایجاد کیا یا ابلیس نے اس کو پٹی پڑھائی۔ کیا چراغ و سیاح کی عزت صحابہؓ سے بڑھ کر ہے آپ کو اس پر غصہ کیوں آیا؟ کیا آپ نے مرزا غلام احمد اور پرویز کا دل چیر کر دیکھا ہے یا ان کی خرافات کی وجہ سے ان پر حکم لگا دیا ہے۔ (باقی)

## دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کے ایک مخلص و سرگرم کارکن پیر محمد صاحب عرصے سے بیمار ہیں انہوں نے تمام جماعتی احباب اور علماء کرام سے دعائے صحت کی اپیل کی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے (آمین)

# خبرنامہ جمعیۃ

## مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے دورہ کی روداد

مورخہ ۲۹ر جولائی ۶۶ء کو حسب پروگرام امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب ضلع ہزارہ کے تنظیمی دورہ پر ہری پور اور ایبٹ آباد سے ہوتے ہوئے ۲۹ر جولائی ۹ بجے صبح مانسہرہ پہنچے۔ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مانسہرہ کی ایک خصوصی میٹنگ حسب پروگرام مورخہ ۳۰ر جولائی ۶۶ء بوقت ۱۰ بجے جامع مسجد ناڑی میں منعقد ہوئی جس میں تحصیل بھر کے کوئی ۱۰۰ نمائندوں نے شرکت کی حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ نے اس جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے رکن سازی کے کام کو تیز تر کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام تمام مسلمانوں کی متحدہ جماعت ہے جو کہ علماء اسلام کی نگرانی میں تمام پاکستان میں کام کر رہی ہے اس لئے میں تمام حاضرین سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ متحد ہو کر کوشش شروع کریں۔

اس کے بعد امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا اور حاضرین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ صحیح صراط مستقیم پر چلنے والی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہیں۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کی گذشتہ تمام تاریخ کو پوری وضاحت کے ساتھ حاضرین کو سمجھایا اور رکن سازی اور تنظیم کے سلسلہ پر زور دیا کہ جس قدر جلد ہو سکے آپ اس ابتدائی کام کو ختم کریں تاکہ تحصیل وضلع کے آئندہ انتخابات کئے جا سکیں۔

آپ نے ملک میں اسلام کے خلاف جماعتوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی جماعت کی تنظیم کو دیکھ کر اس سے نہیں دبتے۔ ہمارے پاس اگر سرمایہ نہیں تو نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور انشاء اللہ آخر فتح حق کی ہوگی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے لہٰذا یہاں اسلامی قانون نافذ ہونا چاہیئے اور خلاف اسلام فرقوں پر قدغن لگانی چاہیئے۔

آخر میں بالاتفاق مندرجہ ذیل قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی وفات کو ملک وملت کے لئے ایک عظیم نقصان سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتا ہے اور پسماندگان حضرات سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملحد شخص کے متعلق حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کو اسلامی مشاورتی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ سے علیحدہ کرتے ہوئے ایک اسلام دوست حکومت ہونے کا ثبوت دے۔

(۳) یہ اجلاس عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی قوانین کو ملک وملت کے لئے مضر سمجھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ملک سے ختم کیا جائے

۱۵ر جولائی بروز جمعہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے قبل از نماز جمعہ جامع مسجد بالاکوٹ میں ایک مدلل تقریر فرمائی جس میں انہوں نے موجودہ فتنوں کا سدباب اور علماء حق کے ساتھ تعاون کرنے کی عوام سے اپیل کی اور ساتھ ہی عوام کو عذاب الٰہی سے ڈرنے کی تلقین کی۔ آخر میں ایک قرارداد پیش کی جس کو تمام حاضرین نے باتفاق رائے دونوں ہاتھ اٹھا کر منظور کیا۔ قرارداد کا متن حسب ذیل ہے:۔

مسلمانان کاغان ویلی حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:۔

(۱) عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

(۲) خاندانی منصوبہ بندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو فوراً اس کے عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔

۲۰ر جولائی بوقت ۹½ بجے رات جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کے زیر اہتمام حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد خطیب جامع مسجد مانسہرہ کی صدارت میں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی نے جامع مسجد ناڑی میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی۔ حالات حاضرہ پر بھی تبصرہ فرمایا۔ آپ نے عوام کو تلقین کی کہ اس وقت نئے نئے فتنے ابھر رہے ہیں۔ ان فتنوں سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ علماء حق کے ساتھ تعاون کریں۔ دین اسلام پر کاربند رہیں۔

عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق بھی عوام کو قرآن اور سنت کی روشنی میں مثالیں دے کر اس کا خلاف اسلام ہونا سمجھایا۔ آخر میں دعائے خیر پر جلسہ ختم ہوا۔

## جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا اجلاس

مورخہ ۴ر اگست کو جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت مولانا شمس الدین صاحب ہوا۔ جس میں حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں

(۱) ممبر سازی کے لئے جدوجہد تیز کی جائے۔

(۲) حاجی کرامت اللہ صاحب کے شوریٰ کے اجلاس کی شرکت پر غور وخوض (۳) محکمہ اوقاف کے غلط رویے پر اظہار تشویش

(۴) حیدرآباد میں کالفرنس کی ضروری اہمیت پر زور

(۵) کھیری کے فیصلہ جس میں تمام کو رہا کر دیا گیا اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا گیا۔

(حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد شہر)

## ممبر سازی کی مدت میں مزید توسیع

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء کو اس امر کی منظوری دی کہ ممبر سازی کا کام ماہ جمادی الاول میں بھی جاری رکھا جائے۔ اس لئے تمام ارکان جمعیۃ سے استدعا ہے کہ تمام اضلاع میں ممبر سازی کی مہم کو عرق ریزی اور جانفشانی سے جاری رکھیں۔ یہی وعمل کا وقت ہے اس کے بعد عام انتخابات ہوں گے فقط۔

(غلام غوث ناظم مرکزی)

## حسن ابدال میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح

### اور مولانا غلام غوث صاحب کا خطاب عام

۴ر اگست ۶۶ء بروز جمعرات ۵ بجے شام ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی حسن ابدال تشریف لائے۔ ۶ بجے آپ نے دفتر جمعیۃ کا افتتاح فرمایا اور رسم پرچم کشائی ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر دفتر جمعیۃ لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور چوک میں بے پناہ ہجوم مولانا کو ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے قرار تھا۔ جونہی مولانا نے پرچم کشائی ادا کی، فضا نعرہ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، ریشر سرحد زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ازاں بعد نائب امیر جمعیۃ حسن ابدال نے معزز شہریوں اور مدعوئین حضرات سے مولانا کا تعارف کرایا، اور مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کی صدارت میں باقاعدہ اجلاس شروع ہوا۔ قاری امان اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور حافظ محمد یونس مدرس مدرسہ اشرفیہ حسن ابدال کے نعتیہ کلام سے تقریب کا آغاز ہوا اور مقاصد جمعیۃ کی طرف حضرت مولانا جامع شریعت وطریقت مفتی محمد شفیع صاحب کی تعزیت، عائلی قوانین، مخرب اخلاق امور اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف قراردادوں کے بعد مرکزی جمعیۃ پر مکمل اعتماد اور اس کے احکام کی تعمیل کی قرارداد پاس ہوئی۔ حسب کے بعد محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال نے ناظم مرکزی کو سپاس نامہ پیش کیا۔ آخر میں ناظم اعلیٰ نے خطاب فرمایا۔

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۱

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا گردہ مثانہ کی کمزوری درد اور درد اعضا ہے تو ان کی

مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## شرطیہ علاج

لقوہ، فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت سے اور نہایت قیمتی اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں۔ انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ ٹانی والی مسجد منٹگمری

## نرخ نامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہونا تھا وہ شائع ہو گیا ہے جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائے گا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہیں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حافظ محمد صادق ناظم دفتر علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے، علاوہ محصول ڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## ضروری اعلان

ہمارے ہاں عربی کتب مطبوعہ مصر، دہلی مجتبائی کی آمد رہتی ہے حسب ذیل تازہ کتب آگئی ہیں۔ آرڈر عنایت کریں۔ اور مکمل فہرست مفت طلب کریں

اشعۃ اللمعات ہند ۴۵/۰

خیر المواس مجتبائی کافیہ زینی زادہ مجتبائی ۲۵/۰ تفسیر خازن مصر ۱۰/۰ روپے

مصباح اللغات ہند ۱۲/۰ مظاہر حق لکھنؤ ۶۰/۰

مکتبہ قاسمیہ ملتان متصل تشتر ہسپتال سٹی برانچ

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |

فی پرچہ ۲۵ پیسے

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پلی اوور لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈر ویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ الی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۲۸۶۲۷

ہفت روزہ

لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام

# ترجمانِ اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

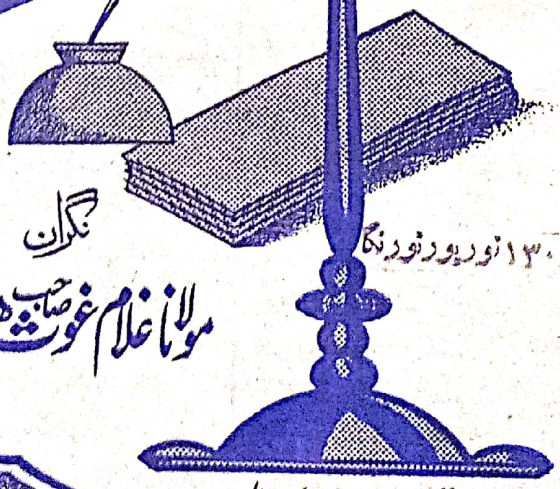

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

اجتماعی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ نور پور نور نگا

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا ابدار عالم صاحب مہاجر مدنی

# فنِ تاریخ اور حدیث

دائرۃ المعارف میں بستانی نے تاریخ کے متعلق ارسطو کا یہ مقولہ نقل کیا ہے۔

الشعر احسن من التاریخ، التاریخ یذکر اشیاء کما ھی ولکن الشعر یذکرھا کما یجب ان یکون

یعنی شعر تاریخ سے بہتر چیز ہے، کیونکہ تاریخ واقعات و چیزوں کا توں نقل کر دیتی ہے اور شعر میں اس کا ذکر اس طرح ہوتا ہے جیسے انہیں واقع میں ہونا چاہیئے۔

ہمارے نزدیک ارسطو کا یہ مقولہ تاریخ کے اس دور تک تو بالکل درست تھا جب تک کہ اس میں نہ روایت کی اہمیت تھی نہ درایت کی بحث۔ لیکن جب علم تاریخ کچھ ترقی ہوئی، علم سیاسیات، علم نفسیات اور علم تمدن نے بہت سے واقعات کو نقد و تبصرہ کی روشنی میں چھانٹ ڈالا تو اب علم تاریخ کا پایہ ذرا بلند ہو گیا اور اس کا نام فلسفہ تاریخ رکھا گیا۔ اب علم تاریخ کی مثال صرف ہڈیوں کے ایک ڈھیر کی نہیں رہی جس میں کار آمد و بیکار ہر قسم کی اینٹیں ہوتی ہیں۔ بلکہ فلسفہ تاریخ کی وجہ سے ایک مورخ کی مثال اب ایک ماہر معمار کی سمجھ لی گئی جو اپنی تعمیر کی موزونیت کے لحاظ سے کچھ اینٹیں بیکار سمجھ کر پھینک دیتا ہے اور کچھ اپنی تعمیر میں استعمال کر کے ان کو ایک خوبصورت قصر کی شکل پر کھڑا کر دیتا ہے۔ اسی لئے محقق ابن خلدون لکھتا ہے کہ

"ایک مورخ کے لئے قواعد سیاست، طبائع موجودات اور علم عمرانیات کا جاننا بھی ضروری ہے۔ دنیا کے عادات و اخلاق اور مذاہب کے مختلف رنگ ڈھنگ، موجودہ اور ماضی کے حالات کا موازنہ پھر اس کے اتفاق و اختلاف کے اسباب پر غور و خوض، اصولِ حکمت کی تنقیح اور ان کے اسباب کے ظہور کا علم بھی ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اگر کوئی مورخ ان مراحل سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے تو بلا شبہ اس کو عرش تحقیق پر بیٹھنے کا حق حاصل ہے۔" (مقدمہ)

بلا شبہ یہ سب گوشے اپنی جگہ بڑی علمی وسعت لئے ہیں لیکن جہاں تک نقد و تبصرہ کا تعلق ہے وہ تراب بھی صرف فن درایت پر مبنی رہا اور تاریخ اس دور شباب میں بھی اس کا روایتی سرمایہ یا صرف چند لات ہیں جو کند الواح یا بوسیدہ ہڈیوں کی شکل پر دستیاب ئے یا وہ محفوظات جو محض سنی سنائی، اخواہ پر بلا کسی کے زیر ترتیب آ گئے۔ یہ ظاہر ہے کہ کسی واقعہ اور کے ثبوت کے لئے اس کی سند کا مطالبہ سب سے

پہلا سوال ہونا چاہیئے تھا، مگر یہاں یاس و قنوط نے اس سوال کو ذہن سے ایسا نکال دیا ہے کہ گویا سند کا فقدان تاریخی واقعات کے ثبوت کے لئے کوئی عیب ہی نہ تھا۔ اس کا انتہا تو یہ تھا کہ یہ بے سند واقعات اگر فنِ درایت کی بدولت کچھ چھن جاتے تو اس کے بعد بھی ان کا رتبہ صرف قیاسات کے برابر رہتا، لیکن چونکہ دوسری طرف نقد و تبصرہ اپنی عقل کی روشنی میں ہوتا ہے اس لیئے یہاں انسانی دماغ اس کو یقین کا آخری مرتبہ دے دیتا ہے حتیٰ کہ ایک انسان کو حیوانات کے ساتھ اپنا الحاق کرنے میں کوئی تامل نہیں رہتا۔ وہ یہ اعلان کرنے میں بڑا فخر محسوس کرتے لگتا ہے کہ انسان درحقیقت حیوانات ہی کی ایک ارتقائی شکل ہے اور اپنی اس ادھوری اور نامکمل تحقیقات کی بنا پر قرآن حکیم کے اس بیان کی تکذیب میں ذرا تامل نہیں کرتا جو انسان کی پیدائش کے سلسلہ میں خود خالق نے بتایا ہے۔ سوچیئے اور انصاف کیجئے کہ یہاں بنیاد ثبوت کیا ہے اور نوعیت عقیدت کیا، اگر کبھی یہ بے بنیاد تاریخ قرآن کریم سے ہلکی سی ٹکر بھی کھا جاتی ہے تو تاریخ پرست دنیا خوشی خوشی قرآن کے بیان میں ہی شبہ کرتی ہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ حق و یقین کی اس ٹکر کے بعد خود تاریخ کی شکست تسلیم کرے۔

تاریخ کا ایک دوسرا شعبہ جو تاریخ سے کٹ کر مذہب کے نام سے موسوم ہو گیا تھا اس نے اس کے برعکس درایت کی بحث ختم کر دی اور صرف روایت کا پہلو اپنے سامنے رکھ لیا مگر افسوس کہ وہ بھی اتنا ناتمام تھا کہ نہ تو اس میں تسلسل کی کوئی قید تھی نہ افراد و اشخاص کے کیریکٹر پر بحث۔ ہماری مراد یہاں یہودیت و نصرانیت ہے۔ احبار و رہبان نے ان کو اس راستہ پر ڈال دیا تھا کہ جسے وہ حلال کر دیں وہ حلال ہے اور جسے حرام کہہ دیں وہ حرام۔ گویا اب اصل مذہب کی تاریخ میں ایک تاریکی کا اور اضافہ ہو گیا۔ پہلے تو خدا اور اس کے بندوں کے درمیان صرف ان کتب محرفہ کا ہی ایک واسطہ تھا۔ اب مذہب کی جگہ ان احبار و رہبان نے سنبھال لی، حالانکہ صدیوں کا مندرس شدہ مذہب پہلے خود اپنے ثبوت ہی کا محتاج تھا۔ مگر یہاں اس غلط بنیاد پر احبار و رہبانیت کی قیادت نے اور بہت سی غلط بنیادیں قائم کر دیں اور یہ مذہبی تعمیر گو دیکھنے میں تو بہت اونچی گئی، مگر اس میں صدق و راستی کا عنصر بہت ہی کم باقی رہ گیا تھا۔ اس کا تمام میٹریل وہی تھا جو احبار و رہبان نے محض اپنی خواہشات کی خاطر خود ترتیب دے لیا تھا۔ ادھر قوم بنی اسرائیل میں اعتدال کلیتہً مفقود تھا۔ جب وہ تحقیق پر آتے تو کوہ طور پر کلام باری بلا واسطہ سن کر سو طرح کے شبہات نکالنے لگتے اور جب تقلید پر آمادہ ہوتے تو جوان کے احبار و رہبان ان کے سامنے ڈالتے اسے اندھوں کی طرح سیکھنے کیلئے تیار ہو جاتے۔ غرض نقد و تبصرہ اور فہم و فکر کی ان میں کوئی استعداد نہ تھی اسی کو قرآن کریم نے ذیل کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ۔

یعنی انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا کی جگہ پر سمجھ لیا تھا۔

روایت و درایت کے اس غیر متوازن دور میں اسلام آیا اور اس نے ان دونوں کا توازن قائم کر کے صحیح تنقید کی راہ دکھلائی اور اس کے لئے ایک ایسا معتدل آئین مرتب فرمایا جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط۔ اس نے بتایا کہ ہر گمان پر بڑی خبر کی طرف دوڑ پڑنا بھی غلط ہے اور تحقیق و تفتیش کے سلسلہ میں بدگمانی کی حد تک پہنچ جانا بھی غلط اور وہم پرستی ہے۔ انسان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بے اعتمادی کی حالت میں آنکھ میچ کر تغلیط اور اعتماد کی صورت میں بے دلیل تصدیق کر لیا کرتا ہے۔ مگر قرآن نے یہاں دوست و دشمن، اپنے اور پرائے کا فرق ختم کر کے سب کے لیئے یکساں تحقیق و تبیین کا قانون مقرر کر دیا ہے: اور دوسری طرف وہ تجسس اور تحقیق جس کی بنیاد وہم پرستی اور صرف بدظنی پر ہو اس سے بھی روک دیا ہے۔ امام غزالیؒ مستصفیٰ میں لکھتے ہیں کہ

"فرقہ سمنیہ کے نزدیک علم صرف حواس کے مدرکات و معلومات میں منحصر ہے ان کے نزدیک خبر متواتر بھی مفید علم نہیں ہوتی وہ یہاں بھی دس طرح کے شبہات پیدا کر دیتے ہیں۔"

(توجیہ۔ ص ۳۰)

(باقی آئندہ)

*

ہماری قوم کی تو ہے بنا ہی دین و ایماں پر
ہماری زندگی موقوف ہے تعمیل قرآں پر
ہماری فتح یابی منحصر ہے فضل یزداں پر
نہ قوت پر نہ شوکت پر، نہ کثرت پر نہ ساماں پر

مست ھو اللہ ازل ھو اللہ
ازلی مہ اللہ اعلیٰ مقامے
از کوئے احمدؐ من ہم سگے ام
طوقِ غلامی زیبا غلامے

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس پیروں اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام پیروں دلی دروازہ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۰ رمئی ۱۹۶۶ء

# متحدہ اسلامی محاذ کا صوبائی کنونشن

## اسلامی مسائل کے حل کے لئے انتہائی جدوجہد

ہم متحدہ اسلامی محاذ کی انتظامیہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اس نے اس نازک وقت میں ضرورت کے عین مطابق مغربی پاکستان کی دینی جماعتوں کا مشترکہ کنونشن لاہور میں بلا کر تحدائے برتر کے ہاں اسلامی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔

یہ اجلاس عزیز الاسلام ہائی سکول گوالمنڈی لاہور کی عمارت میں امیر متحدہ اسلامی محاذ محترم شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس احرار اسلام کی صدارت میں ۲۸۔ ۲۹۔ مئی کو منعقد ہو رہا ہے، ملک کے طول و عرض کے مذہبی رہنماؤں، دینی کارکنوں، مجلس احرار اسلام، جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہلسنت، تنظیم قراء، اہلحدیث و دیگر حضرات کے نام دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔

اس وقت ملک کے اندر جو ذہنی کشمکش ہے اس سے پہلے کبھی اتنی نہیں تھی۔ بظاہر ملک میں دو سیاسی پارٹیاں ہیں ایک سرکاری دوسری اپوزیشن۔ سرکاری پارٹی کنونشن مسلم لیگ کا نام ہے۔ اس کے صدر خود صدر مملکت ہیں، اس طرح یہ پارٹی دو قالب و یک جان ہو کر رہ گئی ہے۔

دوسری پارٹی میں پہلے پانچ جماعتوں کا نام تھا، لوگ کہتے ہیں کہ مختلف نصب العین رکھنے والوں کا حقیقی اتحاد کیسے ہو سکتا ہے، آخر کار یہی ہوا۔ نیشنل عوامی پارٹی جو ذرا چنار پارٹی تھی وہ قطعاً علیحدہ ہو گئی۔ باقی چار پارٹیوں میں سے مشرقی پاکستان کی عوامی لیگ بھی مجیب الرحمٰن کے پروگرام کی وجہ سے علیحدہ ہو گئی۔ اب ساڑھے تین پارٹیاں ہیں، ان میں سے اگر کونسل لیگ کے لیڈر گرفتار ہوتے ہیں تو مودودی صاحب اپنی برأت کا اظہار کر دیتے ہیں۔ بہرحال عوام بیچاروں کو ان دونوں پارٹیوں نے پریشان کر رکھا ہے۔ ایک پارٹی (سرکاری پارٹی) اپنا اقتدار بحال رکھنا چاہتی ہے۔ دوسری پارٹی (یعنی اپوزیشن) کہتی ہے تمہارا انتخاب غلط اور غیر جمہوری ہے، تم نمائندہ حکومت نہیں ہو، عوامی انتخاب کراؤ پھر دیکھو کرسی ہمارے حصہ میں آتی ہے یا تمہارے حصہ میں۔ پہلی پارٹی صدارتی نظام کا نعرہ لگاتی ہے اور دوسری پارٹی جمہوریت کا۔ عام مسلمان پریشان ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ملک کی سیاست عجیب نہج پر جا رہی ہے معاشرہ تباہ ہو رہا ہے۔ اسلامی حکومت اور اسلامی ملک میں اسلامی قدروں کا جو حشر ہو رہا ہے۔ توبہ بھلی۔

اصل ملک میں جو اسلام کے نام سے بنا ہے۔ جس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اس میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔

- اس میں نماز روزہ وغیرہ شعائر اسلام کی پابندی کے لیے کوئی قانون نہیں ہے۔
- اس میں حج پر پابندیاں لگی ہوئی ہیں
- اس میں کفر کی تبلیغ باقاعدہ جاری ہے۔
- اس میں مسلمان عیسائی اور مرزائی ہو رہے ہیں۔
- اس میں منکرین حدیث (پرویزی) پروان چڑھ رہے ہیں
- اس میں مودودی کھلم کھلا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (بقول اس کے مرید مفتی محمد یوسف کے) جھوٹا، سازشی دھوکہ باز، فریبی اور بہتان تراش ثابت کرتا اور بڑی ڈھٹائی سے اس پر ڈٹا ہوا ہے، جیسے کہ رسالہ جامعہ اسلامیہ اشاعت ستمبر اکتوبر ۶۵ء میں تفصیل موجود ہے۔
- اس اسلامی جمہوریہ میں مارشل لاء کے بعد شراب خانہ خراب چھ گنا زیادہ ہو گئی ہے۔
- اس میں سودی کاروبار بدستور سرکاری سرپرستی میں چل رہا ہے۔
- اس میں ابھی تک رضاعی کا زنا جرم نہیں ہے۔
- اس میں زنا، چوری وغیرہ جرائم کی شرعی سزائیں جاری نہیں ہیں۔
- اس میں کلبوں کے اندر رات کو غرارے چھوڑ کر اونچی سوسائٹی کی خواتین قوم کی ناک کاٹ رہی ہیں۔
- اس میں مخلوط تعلیم اسلامی شرم و حیا کو ختم اور مغربی زناکاری کا دروازہ کھول رہی ہے۔
- اس میں خدائی نظام ربوبیت پر بھروسہ نہ کر کے رزق رسانی کے سلسلے میں خاندانی منصوبہ بندی کے نام سے گولیاں اور ربڑ استعمال کرنے کی ملک گیر مہم شروع ہے
- اس میں ناچ گانا معاشرہ کا جزو بنا دیا گیا ہے۔
- اس میں کھلے بندوں مردوں اور عورتوں کے ناچ کو ہنر اور شریف فن کا درجہ دے دیا گیا ہے۔
- خدا کے اس دیئے ہوئے ملک میں خدائی احکام اور قرآن کے خلاف قوانین نافذ کئے گئے ہیں۔ عائلی قوانین پر جبراً عمل ہو رہا ہے۔ قوم کی آواز اور اسمبلیوں کے فیصلوں کی کوئی پروا نہیں کی جا رہی۔
- اس میں علماء کرام پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ محکمہ اوقاف کے نام سے اسلامی اوقاف کی آمدنی سے لاکھوں روپے کلرک کھا رہے ہیں۔ خطباء کی زبان بندی ہو رہی ہے منبر و محراب کی آزادی سلب کی جا رہی ہے۔ اس اسلامی ملک میں حق گو علماء دین کو شہر بدر کیا جا رہا ہے۔ ان کو ضروریات مہیا کئے بغیر گاؤں میں نظر بند کیا جا رہا ہے۔ ان کو خطابتوں اور امامتوں سے معطل کیا جا رہا ہے۔
- خوشامدیوں اور رشوت خوروں نے قوم کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ مغربی تہذیب اور انگریزی کی سرپرستی دائم و قائم ہے۔ جمعہ کو نہیں بلکہ عیسائی ممالک کی طرح اتوار کو تعطیل کی جاتی ہے۔ ہلال احمر سے نہیں بلکہ ریڈ کراس (صلیب احمر) کے نام سے دلچسپی ہے۔ دینی تعلیم سے بے اعتنائی برتی جا رہی ہے
- السنۂ شرقیہ کے فضلاء کو گھٹایا جا رہا ہے۔
- دینیات کے اساتذہ کے وقار کو مجروح کیا جا رہا ہے
- سینما دن رات چل رہے ہیں۔
- روز و شب ریڈیو سے فحش گانے نشر کر کے لوگوں کی اخلاقی اور ایمانی اقدار کو تباہ کیا جا رہا ہے۔
- غلط کار اور جاہل پیروں کو قوم پر مسلط کیا جا رہا ہے۔
- اسلامی ریسرچ (تحقیقات) کے نام سے بعض ملحد سرکاری سرپرستی میں اپنا کام کر رہے ہیں۔
- علماء اسلام کے خلاف دشمنان اسلام اور بے دینوں کی رپورٹوں اور مشوروں کو وقعت دی جا رہی ہے۔

انقلاب اور پاکستان بننے کے بعد سب سے بڑی ذمہ داری ارباب اختیار پر تھی مگر ع

جس پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

تو اب اس کے سوا کیا چارہ کار رہ جاتا ہے کہ اہل اسلام کے حساس و دردمند حضرات سر جوڑ کر بیٹھیں، حالات کا جائزہ لیں اور ملک و ملت کی سالمیت اور اہل اسلام اور اسلام کی بقا کے اہم مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے ایسا مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں، جس پر چل کر ہمارا ملک صحیح معنوں میں اسلامی ملک کہلائے اور ہم اپنی قوت ارادی اور توکل علی اللہ سے ملک میں اصلاحی انقلاب پیدا کر سکیں۔ ہم ذمہ داران جمعیۃ علماء اسلام و مجلس احرار اسلام کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے بروقت متحدہ اسلامی محاذ کا اجلاس بلا کر اپنا فرض ادا کیا ہے۔ یہ وقت تمام مسلم جماعتوں اور حساس مسلمانوں کے امتحان کا وقت ہے۔

اگر اب بھی ہم نے اجتماعی طور پر ان حالات کا کوئی نوٹس نہ لیا تو ہواؤں کی تیزی بتا رہی ہے کہ ان بادلوں میں بے دینی اور بد اخلاقی وہ زوردار بارش ہے، جس کے برسنے کے بعد ہم گرم گرم آنسو تو بہا سکتے ہیں لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ علاج نہیں کر سکتے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ صمدیت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دینی جماعتوں کے اس کنونشن کو کامیاب فرمائے (آمین)

جھنگ صدر میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ اور دیگر اسلامی کتب مکتبہ حلیمیہ شیخ لاہوری سے طلب فرمائیں — پرچہ گھر پہ پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔

مولٰنا ابوالحسن علی الندوی مدظلہٗ

# نفس پرستی یا خدا پرستی

میں اس وقت آپ سے کچھ دل کی باتیں کہنا چاہتا ہوں، اور اس طرح کہنا چاہتا ہوں جیسے میں آپ میں سے ہر ایک کے سامنے تنہا بیٹھا ہوا گفتگو کر رہا ہوں۔ فی الواقع اگر اس کا کوئی امکان ہوتا کہ آپ میں سے ہر دوست سے الگ ہی الگ اپنے دل کی بات کہہ سکتا تو میں ضرور ایسا ہی کرتا، تاکہ آپ اسے تقریر سمجھ کر نہیں بلکہ ایک دوست کا درد دل سمجھ کر سنتے، مگر کیا کروں ایسا ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ چیز ممکن ہوتی تو الیکشن میں کھڑے ہونے والے امیدوار ضرور اس پر عمل کرتے۔ اور اپنی انتخابی مہم کے سلسلے میں جلسے منعقد نہ کرتے، اس لئے کہ انہیں تو ان جلسوں میں وہ باتیں کہنا ہوتی ہیں جو تنہائیوں میں لے جا کر کسی کے کان میں بھی کہتا گراں ہوتی ہیں، یعنی اپنی، اپنی اہمیت کا اظہار، اور اپنی شان میں اپنے آپ ہی قصیدہ خوانی، اس لئے میں بس اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ آپ سے یہ درخواست کروں کہ بروہ کرم میری گذارشات کو اسٹیج کی نہیں، بلکہ دل کی باتیں سمجھ کر سنیئے۔

دنیا میں زندگی کے بہت سے طرز رائج ہیں اور اس کی بہت سی قسمیں سمجھی جاتی ہیں، مشرقی زندگی، مغربی زندگی جدید طرز زندگی، قدیم طرز زندگی وغیرہ وغیرہ، لیکن حقیقت میں زندگی کی بنیادی قسمیں صرف دو ہیں۔ ایک نفس پرستانہ زندگی، دوسری خدا پرستانہ زندگی۔ باقی جتنی قسمیں جتنے مختلف ناموں سے مشہور ہیں وہ سب ان ہی دو کی شاخیں ہیں۔

پہلی قسم کی زندگی یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو ایک شتر بے مہار سمجھ کر زندگی گزارے، اور جو من میں آئے وہ کر گزرے، اس کو من مانی زندگی بھی کہہ سکتے ہیں، دوسری قسم کی زندگی ایک ایسے آدمی کی زندگی ہے جو یقین رکھتا ہے کہ اسے کسی نے پیدا کیا ہے۔ وہ پیدا کرنے والا ہی اس کی زندگی کا مالک اور حاکم ہے، وہ اس کی ضرورتوں اور مصلحتوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اس کی طرف سے زندگی گزارنے کے کچھ ضابطے اور قاعدے ہیں جن کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

ہندوستان میں مہابھارت ایک بہت بڑی تاریخی لڑائی ہوئی ہے، مجھے اس کی تاریخی حیثیت سے انکار نہیں ہے، مگر اس دنیا میں ایک دوسری مہابھارت بھی پائی جاتی ہے۔ یہ ہندوستان کی مشہور مہابھارت سے زیادہ قدیم ہے۔ یہ وہ لڑائی ہے جو خدا پرستی اور نفس پرستی کے درمیان ہمیشہ سے جاری ہے۔ یہ لڑائی کسی ایک ہی ملک تک محدود نہیں رہی ہے بلکہ دنیا کے ہر ہر ملک میں پہلی اور نئی جنگ کے میدانوں تک ہی محدود رہی، بلکہ اس کے معرکے گھروں کے اندر بھی ہوئے ہیں یہ زندگی کے دو اصول ہیں جو ہمیشہ ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ حضرات پیغمبران نے اپنے اپنے وقتوں میں ہر جگہ خدا پرستانہ زندگی کی دعوت دی ہے، اور ان کی کامیابی کے دور میں اسی قسم کی زندگی کا دور دورہ رہا ہے۔ لیکن نفس پرستی ہمیشہ کے لئے کبھی فنا نہیں ہوئی، بلکہ اسے جب بھی موقعہ ملا وہ زندگی پر قابض ہو گئی۔ بدقسمتی سے ہمارا زمانہ وہ ہے جس میں نفس پرستی زندگی پر پوری طرح مسلط ہے۔ زندگی کا ہر شعبہ اور ہر میدان اس کی گرفت میں آیا ہوا ہے۔ گھروں میں نفس پرستی، بازاروں میں نفس پرستی، دفتروں میں نفس پرستی، کارخانوں میں نفس پرستی ——— گویا ایک سمندر ہے جو خشکی میں پورے زور شور سے بہہ رہا ہے اور ہم اس میں گلے گلے اترے ہوئے ہیں۔ یہ نفس پرستی اب مستقل ایک مذہب بن چکا ہے، نہیں بلکہ ہمیشہ سے اس کی یہ نوعیت رہی ہے اور عموماً اس مذہب کے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ رہتی ہے ہر چند کہ مذاہب کی فہرست میں اس نام کا کوئی مذہب نہیں بتلایا جاتا، اور نہ اس نام سے کسی مذہب کے ماننے والوں کی تعداد کا شمار کیا جاتا ہے، مگر یہ اپنی جگہ بالکل حقیقت ہے کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے اور اس کے ماننے والے سب سے زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ آپ کے سامنے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے اعداد و شمار آتے ہیں کہ عیسائی مذہب کے پیرو اتنے اسلام کے پیرو اتنے اور ہندو دھرم کے ماننے والے اتنے، گمران میں سے ہر ایک میں ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو کہلاتے تو ہیں مذہباً عیسائی، ہندو، اور مسلمان لیکن ہیں درحقیقت اسی مذہب نفس پرستی کے پیرو!

نفس پرستی کی زندگی کا رواج اور اس مذہب کی مقبولیت صرف اس وجہ سے ہے، کہ آدمی کو اس میں مزہ بہت آتا ہے۔ مانا کہ نفس پرستی کی زندگی بڑے مزے کی اور بڑے لطف کی زندگی ہے اور ہر آدمی کی طبعی خواہش لطف اندوزی ہوتی ہے، لیکن اگر دنیا کے تمام انسانوں کو سامنے رکھ کر سوچا جائے تو پھر اس قسم کی زندگی دنیا کے لئے ایک لعنت ہے اور اس کی ساری مصیبتیں اور سارے دکھ اسی نفس پرستی کا نتیجہ ہیں اور دنیا کی ساری تباہیوں، تمام قحطوں اور ناانصافیوں کی ذمہ داری انہیں لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو اس منحوس مذہب کے پیرو ہیں ——

اس دنیا میں اس مذہب کی گنجائش صرف اس صورت میں نکل سکتی ہے کہ پوری دنیا میں صرف ایک انسان کا وجود ہو۔ اسی صورت میں وہ اپنے نفس کی خواہشوں کو من مانے طور پر پورا کرنے کا حقدار ہو سکتا ہے۔ لیکن واقعہ یوں نہیں ہے۔ اس دنیا کے پیدا کرنے والے نے اس میں کروڑوں اور اربوں انسانوں کو بسایا ہے ——

(باقی آئندہ)

## نفس کی قسمیں

نفس کی تین قسمیں ہیں، امارہ، لوامہ اور مطمئنہ ——— امارہ مثلاً کسی نے برا بھلا کہا، آپ غیظ و غضب میں بھرے ہوئے ہیں۔ انگلیاں کاٹ رہے ہیں کہ جب تک اسے نیچا نہ دکھایا جائے چین و آرام حرام ہے اور ——— مطمئنہ اس کے برعکس ہے۔ اس میں بہرحال اطمینان ہے۔ وہ کاظمین الغیظ و عافین عن الناس کا مقام ہے۔ کسی نے ذاتی دکھ دیا یا نقصان پہنچایا تو کوئی پروا نہیں معاف کر دیا۔ دل بہرصورت مطمئن ہے۔ بدلہ لینے کی فکر نہیں۔ الٹا دشمن کے لئے دعا ہو رہی ہے۔ ہمیں تکلیف اس لئے ہوتی ہے۔ کہ واقعات ہمارے ضمیر کے خلاف ہوتے ہیں۔ ہم راضی برضا نہیں، راضی بر تجویز ہیں۔ ہم نے ہر طرح کی تجویزیں بنا رکھی ہیں جہاں ان کے خلاف ہوا۔ طبیعت گھبرا اٹھی۔ اور جب اپنی تجویز ہی نہ ہو ——— بہرحال راضی برضا ہو پھر تکلیف تو تکلیف ہی نہیں رہے گی۔ دل میں کسی قسم کی کدورت نہیں رہے گی۔ کسی سے ذاتی عناد نہ ہوگا۔ محبت ہوگی تو فی سبیل اللہ، عناد ہوگا تو للہ۔ مکی زندگی میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد نہیں فرمایا۔ کیا اس وجہ سے کہ جماعت قلیل تھی؟ ہرگز نہیں اسلام میں تو قلت و کثرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بسا اوقات قلیل جماعتوں نے کثیر گروہوں پر فتح پائی ہے۔ دس مخلص مسلمان سو کافروں پر بھاری ہیں۔ ۳۱۳ مسلمان بدر کے میدان میں ہزار مشرکین مکہ کو شکست دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس عرصہ میں تزکیۂ نفس ہوتا رہا۔ باہمی بغض و عناد، زمانہ جاہلیت کی رنجشیں اور کدورتیں مٹتے رہے، تاکہ کسی سے ذاتی دشمنی نہ رہے۔ اور میدان جنگ میں نفسانی جذبہ بروئے کار نہ آجائے بلکہ صلح ہو تو حق کے لئے۔ باپ کا قاتل کلمہ پڑھ لیتا ہے تو بھائی بن جاتا ہے اور اپنا بیٹا اسلام کے مقابل میں کفر کا ساتھ دیتا ہے تو سر قلم کر دیا جاتا ہے اس روح اور اس اپروچ کے پیدا کرنے کیلئے تیرہ سال لگے۔ دل صاف اور روح جلی ہو گئے تب جہاد کا حکم ملا کہ اب اللہ کی راہ میں اللہ کیلئے لڑو یہ اس تزکیۂ نفس کا اثر تھا کہ حضرت علیؓ کے منہ مبارک پر جب ایک کافر تھوک دیتا ہے تو آپ اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

مولٰنا حسین احمد مدنی

## عوام کی خود فریبیوں پر امام غزالیؒ کی گرفت

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جہاں امراء اور اغنیاء کو اپنی تنقید کا ہدف بنایا ہے وہاں انہوں نے عوام کے عیوب بھی اجاگر کئے ہیں تاکہ وہ بھی اپنی اللہ بیماریوں سے اپنے آپ کو پاک کریں اور اپنے عیوب و نقائص کو حسن اور نیکیوں میں تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"عوام دولت مندوں اور فقراء میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو مجالس وعظ کی شرکت سے دھوکا لگا ہے۔ ان کا اعتقاد ہے۔ کہ محض ان مجالس میں شرکت ہی کافی ہے۔ لہٰذا انہوں نے اس کو ایک معمول بنا لیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ عمل اور نصیحت پذیری کے بغیر بھی محض مجلس وعظ میں شرکت باعث اجر ہے۔ وہ بڑے دھوکے میں مبتلا ہیں اس لئے کہ مجلس وعظ کی فضیلت محض اس لئے ہے کہ اس سے خیر کی ترغیب ہوتی ہے اگر اس سے خیر کی آمادگی اور اسکا جذبہ پیدا نہیں ہوتا تو اس میں کچھ خیر نہیں رغبت بھی اس لئے محمود ہے کہ وہ عمل کی محرک ہے اگر اس میں عمل پر آمادہ کرنے کی قوت نہیں تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں جو چیز کسی مقصد کا ذریعہ ہوتی ہے اس کی قدر و قیمت محض اس مقصد کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے ہے اگر وہ مقصد اس سے پورا نہ ہو تو وہ بے قدر و قیمت ہے کبھی واعظ مجلس وعظ اور گریہ و بکا کے فضائل سن سن کر اسکو دھوکا ہوتا ہے۔ کبھی اس پر غور تو کی طرح ایسی رقت طاری ہوتی ہے کہ وہ رونے لگتا ہے لیکن عزم عمل کا کہیں نام و نشان نہیں ہوتا کبھی کبھی کوئی ڈرانے والی بات سنتا ہے اور تایا ما پیٹتا ہے اور کہتا ہے الٰہی میری توبہ! خدایا تیری پناہ! اور وہ سمجھتا ہے کہ اس نے حق ادا کر دیا۔ حالانکہ وہ دھوکہ میں ہے اس کی مثال اس مریض کی سی ہے جو کسی طبیب کے مطب میں بیٹھتا ہے اور نسخے سنتا رہتا ہے لیکن محض اس سے اس کو صحت نہیں ہو سکتی۔ یا ایک بھوکا آدمی کسی سے کھانوں کی انواع و اقسام کی فہرست سنتا ہے لیکن اس سے اس کی بھوک نہیں مٹ سکتی اور اسکا پیٹ نہیں بھر سکتا اسیطرح سے طاعات و اعمال صالحہ کی تشریح و تفصیل کا سنتے رہنا حق تعالیٰ کے ہاں کچھ مفید نہیں ہوگا اسی طرح سے ہر وعظ جو تمہارے حالت میں ایسا تغیر پیدا کرے جس سے تمہارے اعمال میں تغیر ہو جائے اور حق تعالیٰ کی جانب انابت اور رجوع قوی ہو یا ضعیف پیدا ہو جائے اور دنیا سے بے رغبتی اور اعراض پیدا ہو۔ وہ وعظ تمہارے لئے وبال اور تمہارے خلاف ایک دلیل کا کام دے گا اور اگر تم خالی خولی وعظ کو وسیلۂ نجات اور ذریعہ مغفرت سمجھتے ہو تو تم ایک شدید دھوکا میں ہو۔"

(احیاء علوم الدین جلد ۳ صفحہ ۲۵۱)

---

حضرت الحاج مولانا محمد عبدالکریم صابر صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں کے با اثر حضرات میں سے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو روحانی نسبت اور گہرا قلبی تعلق ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ الاسلامؒ کے بیسیوں خطوط جو حضرتؒ نے زندگی کی مختلف منزلوں میں انہیں ارسال فرمائے، بڑی حفاظت سے آپ نے تبرکاً اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ مولانا ایک بلند مقام کے حامل ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک بہترین شاعر بھی ہیں۔ گزشتہ دنوں مولانا اپنے ایک نجی کام کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے تھے۔ آپ نے ترجمان اسلام کے دور جدید کے پہلے شمارہ سے متاثر ہو کر یہ نظم ارتجالاً تخلیق فرمائی۔ اس نظم میں آپ نے "صنعت توشیح" کا التزام فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ہر شعر کے پہلے لفظ کو ملائیں تو "ترجمان اسلام" بن جاتا ہے۔

ہم مولانا کی اس حوصلہ افزائی کے بہت ممنون ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی مولانا اپنے تبرکات سے ہمیں نوازتے رہیں گے ——— ظفر

ت تعالی اللہ کیا دلکش جریدہ — کہ نصب العین ہے جس کا حمیدہ
ر ریاکاری پہ ہے اک ضرب کاری — گذاری حریت میں عمر ساری
ج جمالِ حق پرستی حق نوازی — بجز حق جس میں شانِ بے نیازی
م منور کیوں نہ ہو پھر اس کا ہر باب — ہر نوع ہے یہ محمود و ظفر یاب
ا امانت بھی ہے اس میں استقامت — سبھی الفاظ میں ہے اک حقیقت
ن نرالے تیور ہیں جس کے بے لاگ — عدو کے واسطے تنقید ہے آگ
ا انوکھی ہے جہاں سے جس کی تحریر — عدو کے واسطے واللہ اشمشیر
س سلام ہو اس کے دورِ ارتقا کو — بقا حاصل رہے اس کی ادا کو
ل لیا ہر شخص سے تحفہ دعا کا — کہ ہے اک آرگن دینِ ہدیٰ کا
ا الٰہی نافع ہر دو جہاں ہو — سدا اسلام کا یہ ترجماں ہو

متاع، حضرت غلام غوث کی ہے

ترجمانِ اسلام — کہ جس نے خدمتِ بے لوث کی ہے

محمد عبدالکریم صابر

# افکار و خیالات

مغرب جس نے بہیمیت کی تمام صفات کو انسان کی فطرت اور اس کا خاصہ ثابت کر دکھایا ہے، اس نے ہمارے نوجوانوں کے اندر سے ضمیر کا وہ کانٹا ہی نکال دیا ہے جو معصیت اور گناہ کے ارتکاب پر خلش پیدا کرتا ہے۔ اس نے ہر گناہ کے لئے ان کا دل اسطرح کھول دیا ہے جیسے وہ کوئی نیکی اور ثواب کا کام سرانجام دے رہے ہیں

## معاشرے کا ایک رستہ ناسور

دولت کی فراوانی، مغربی تہذیب کی محبت اور دینی اقدار سے نفرت کے نتائج میں سے سب سے خطرناک چیز معاشرہ کی بے راہ روی اور مرد و زن کا آزادانہ اختلاط ہے۔ اسکولوں کالجوں، تھیٹروں، سینما گھروں، ٹی پارٹیوں، ورائٹی شوؤں اور دیگر مقامات پر مرد و زن کا یہ اختلاط ایسا ظاہر کرتا ہے جیسے یہ دو صنفوں کا اختلاط نہیں بلکہ ایک ہی صنف کے افراد آپس میں شیر و شکر ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپس کا یہ بے محابا اختلاط اپنے برگ و بار کے لحاظ سے نہایت خطرناک ثابت ہو رہا ہے

ہم لوگ کہنے کو تو مغرب کی تقلید کرتے ہیں، لیکن ہماری یہ تقلید صرف اور صرف ان کی برائیوں کے اپنانے ہی میں ہے۔ ان لوگوں کی خوبیاں جو کہ "حکمت ضالہ" کے تحت ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے تھیں۔ ہم نے انہیں بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ انگریز وقت کا بہت پابند ہے۔ لیکن ہم نے اس کی اس خوبی سے عملی طور پر اس طرح نفرت کی جس طرح ایک زاہد شب زندہ دار جام شراب سے نفرت کرتا ہے انگریز نے مختلف سائنسی ایجادات سے آج دنیا میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اب چاند اور ستاروں پر کمندیں ڈال رہا ہے۔ اس نے سپر سانک طیارے بنائے، راکٹ بنائے، لیکن ہمیں ابھی تک پتنگ اڑانے ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ انگریز صدر کینیڈی اور ملکہ الزبتھ ہو کر بھی اپنے پوپ اور پادریوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور عیسائی دین کی اقدار کا احترام ان کے دل و نگاہ میں موجود ہوتا ہے لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ۱۰۰ روپے تنخواہ لینے والا فرد بھی سب سے پہلے دینی اقدار سے بغاوت کرتا ہے اور علمائے دین کا استہزاء اڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم نے اگر مغرب کی تقلید کی ہے تو صرف شراب خوری، جوا بازی، جنسی جرائم زنا بالرضا۔ ڈپلومیسی اور منافقت وغیرہ میں کی ہے۔ ان کی اچھی باتوں میں بالکل نہیں کی۔

مغرب جس نے بہیمیت کی تمام صفات کو انسان کی فطرت اور اس کا خاصہ ثابت کر دکھایا ہے اس نے ہمارے نوجوانوں کے اندر سے ضمیر کا وہ کانٹا ہی نکال دیا ہے جو معصیت اور گناہ کے ارتکاب پر خلش پیدا کرتا ہے اس نے ہر گناہ کے لئے ان کا دل اس طرح کھول دیا ہے جیسے وہ کوئی نیکی اور ثواب کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ مغرب کی انہی فاحشات میں سے ایک مسئلہ وہ ہے جس کو شریعت اسلامیہ میں "زنا" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مغرب میں یہ شئی ملکی فیشن میں شمار ہوتی ہے۔ لیکن شریعت اسلامیہ میں یہ اس قدر مکروہ اور ناپسندیدہ ہے کہ اسلامی شریعت زانی کو معاشرے کا ایک ایسا گندہ ناسور سمجھتی ہے جس کا علاج اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اس کو انسانی معاشرے کے جسم سے ہمیشہ تک کے لئے نکال دیا جائے۔ لیکن مغرب کی تقلید میں یہ چیز پاکستان کی اونچی سوسائٹی میں وبائی امراض کی طرح تیزی سے پھیل رہی ہے اور وہاں سے اب نیچی سوسائٹی میں بھی اس کے جراثیم منتقل ہو رہے ہیں۔

"زنا" نے کنواری ماؤں اور بن مانگے بچوں کو جنم دیا پہلے تو اخبارات میں یورپین ملکوں کے متعلق یہ خبریں چھپتی تھیں کہ فلاں شہر میں اتنے قدرتی بچے پیدا ہوئے اور وہاں کنواری ماؤں کی تعداد اتنے ہزار ہے۔ لیکن ہم نہایت افسوس سے لکھ رہے ہیں کہ اسی قسم کی خبریں اب اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بابت بھی اخبارات کے صفحات کی زینت بننا شروع ہو گئی ہیں۔ لاہور کے صرف ایک ہسپتال میں گذشتہ سال دو سو بچوں نے سماج کی اجازت کے بغیر اس دنیا میں قدم رکھا۔ محکمۂ اعداد و شمار اگر پاکستان کے تمام ہسپتالوں اور پرائیویٹ ڈاکٹروں سے پوچھ گچھ کر کے اس کا حساب لگائے تو ایسے بن مانگے بچوں اور کنواری ماؤں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہو گی۔

اس چیز کا باعث عورت اور مرد کا آزادانہ اختلاط ہے جو یہاں ہر روز تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ مغرب نے تہذیب و تمدن کا ایسا نقشہ بنا دیا ہے جس کے ایک ایک نشان سے عیاشی اور صنفی آوارگی ٹپکتی ہے۔ تاکہ اگر کوئی دیکھے تو مناظر عیش و عشرت دیکھے، اس کے کان آشنا ہوں تو نغمات کیف و طرب سے اور فکر و نظر کی قوتیں صرف ہوں تو تکمیل خواہشات کی راہ میں عورتوں اور مردوں کا آزادانہ اختلاط، فحش اور حیا سوز لٹریچر، اخلاق فروش تعلیمات، عریاں تصاویر، نشہ آور مشروبات، گندے سینما، شہوت انگیز گانے اور ڈرامے، شہوانی مہک کے عطریات اور صابن غرضیکہ شہوانیت اور جنسی خواہش کو بھڑکانے والا کون سا ذریعہ ہے۔ جو آج ہماری قوم کی نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں نے مغرب کی نقالی میں اختیار نہیں کر رکھا ہے۔ ان سب فواحش کا نتیجہ اگر بن مانگے بچے اور قدرتی مائیں نہ ہوں تو اور کیا ہو ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ارباب بست و کشاد میں سے ہر ایک کی زبان پر ما برس سے یہی چلا آ رہا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اس میں اسلامی اقدار کو فروغ اور اسلامی معاشرے کو ترقی دی جائے گی، لیکن حالت یہ ہے کہ ہر آنے والا دن گذشتہ دن سے بدتر آ رہا ہے اور معاشرہ کی حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے اور شراب و زنا کی کثرت کا تپ دق اندر ہی اندر سماج کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ ہم اس وقت شراب کی کھپت پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتے۔ اگرچہ اخبارات میں یہ خبر بڑے جلی حروف میں شائع ہو چکی ہے کہ گذشتہ برس یعنی ۶۵-۶۴ء میں مغربی پاکستان میں سات لاکھ اٹھائیس ہزار ایک سو ستر گیلن شراب استعمال کی گئی ہے اور اس سال شراب کی درآمد پر ۳۶ لاکھ ۲۱ ہزار ۷ سو ۶۴ روپے کا زر مبادلہ خرچ ہوا ہے۔

(کوہستان ۱۰ اپریل ۶۶ء)

لیکن ہم یہ ضرور بتا دینا چاہتے ہیں کہ زنا کی کثرت میں شراب کی ارزانی کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی بھی جس کو حکومت کی خاص پشت پناہی حاصل ہے۔ زنا کی وبا کو عام کر رہی ہے۔ کیونکہ مانع حمل ادویات نے قوم کے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کے دلوں سے حمل کی بدنامی اور زنا کے نتائج کے خوف کو بالکل ہی نکال دیا ہے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ یہ مانع حمل ادویات خاندانی منصوبہ بندی کے لیے تو کم استعمال ہوتی ہیں۔ البتہ دوسری منصوبہ بندی کے لئے ان کا استعمال زیادہ ہو گیا ہے۔

بن مانگے بچوں کے مسئلہ کا سب سے زیادہ تاریک پہلو یہ ہے کہ ان بچوں کی پرورش اور کفالت کا کوئی انتظام نہیں۔ وہ لوگ جو غلط طریقے سے باپ بنتے ہیں باپ بننے کے بعد وہ بھی اس نومولود سے کنی کترا جاتے ہیں۔ ماں تو ویسے ہی ہسپتال یا کسی اور جگہ پر وضع حمل کے بعد اس بچے سے پیار کے بجائے نفرت کے جذبات لے کر اور اپنی شفقت مادری کے تمام رشتوں کو توڑ کر چلی جاتی ہیں۔ لیکن بعد میں ان بچوں پر کیا بیتتی ہے۔ اس کو ہمارے سماج کے اکثر لوگ نہیں جانتے

ایک ڈاکٹر صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ان بچوں کو چند ماہ کے بعد عیسائی مشنری لے جاتے ہیں اور وہ ان کو اپنے یتیم خانوں اور تربیت خانوں میں پرورش کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بن مانگا بچہ اپنے والدین کی اس غلطی سے مسلمان قوم سے کٹ کر عیسائی دین کا ایک فرد ہو جاتا ہے اور اس طرح سے عیسائیوں کی مردم شماری میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

یہ مسئلہ اس قدر سنگین ہے کہ اس پر پورے

(باقی صفحہ ۱۲ کالم ۳)

---

جس طرح مختلف مقامات سورج سے نزدیک اور دور ہونے کی وجہ سے گرمی اور حرارت میں مختلف ہیں اور جو سورج سے زیادہ قریب ہے وہی زیادہ گرم ہے۔ یہی حال اپنا ہے۔ جو حق تعالیٰ کے نزدیک ہے۔ اس میں ایمان کی حرارت، جو دور ہے۔ وہ ٹھنڈا اور سرد ہے۔

مولٰنا حسین احمد مدنیؒ

# کرامات سیدنا حسین رضی اللہ عنہ
## خبر و ری تصحیح

اس عنوان کے تحت ترجمان اسلام کی اشاعت ۱۴ محرم ۱۳۸۶ھ میں صفحہ ۲ پر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت سی کرامتیں لکھی گئی ہیں، جن میں سے بعض کی صحت میں کلام ہے۔ میری غیر حاضری میں محرم کی مناسبت سے محبت اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبہ کے تحت اخبار کے عملہ نے یہ مضمون کرامات صحابہؓ نامی کتاب سے محض اس لئے بے دھڑک نقل کر دیا کہ اس کتاب کے گرد پوش پر مولانا اشرف علیؒ لکھا ہوا ہے۔ پھر ایک ٹائٹل پر بھی مولانا اشرف علیؒ لکھا ہے، حالانکہ یہ کتاب حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی لکھی ہوئی نہیں ہے بلکہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلی کی مرتب کی ہوئی ہے جیسے کہ سرورق پر لکھا ہوا ہے اور خود مؤلف نے مقدمہ میں اس کا اظہار بھی کیا ہے مجھے دار الاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی کی اس فنکاری پر تعجب آتا ہے۔ ان لوگوں کو حضرت تھانویؒ کے علوم و تصانیف بیچنے کا حق ہے لیکن خود حضرت قدس سرہٗ کو بیچ کھانے یا ان کے نام نامی کو غلط استعمال کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ حضرات صحابہ اور حضرات اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کرامات اور علو شان سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ ان کا صبر و استقامت، ان کی پاک زندگیاں سب کرامت تھیں مگر جب ہمارے پاس صحیح واقعات کی کوئی کمی نہیں ہے تو موضوع یا اختلافی یا ضعیف روایات کو ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذکر مبارک میں بعض شیعہ روایات خلط ملط ہو جاتی ہیں جن کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اہل سنت والجماعت نوحہ و ماتم کرنے یا سینہ کوبی وغیرہ باتوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صحیح نہیں سمجھتے اور نہ اس قسم کی روایات کا سہارا لینا اور ان پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں جو عنوان بالا کے تحت حضرت مولانا تھانویؒ کے نام سے دھوکہ کھا کر ترجمان اسلام کے سٹاف نے میری غیر حاضری میں شائع کر دیں، جس کا مجھے افسوس ہے حضرات شہداء کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان ان کی سنت کو زندہ رکھنے کے لئے اور اسلامی قدروں کی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے تیار رہیں، جس سے ان کی مبارک ارواح کو مزید راحت و مسرت نصیب ہو، نہ کہ ساری عمر پیٹتے اور موضوع روایات سنتے سناتے رہیں۔

(غلام غوث ہزاروی)

## بقیہ:۔ مودودی پروپیگنڈے کا مسکت جواب

علیحدہ فرقہ ہے (وہابی) کا مسلک اہلسنت سے ٹکر لیتا ہے۔ اسی وقت تک ان سے اشتراک عوام کو دھوکہ میں ڈالنے کا سبب ہو سکتا ہے۔ خاص کر اس لئے کہ مودودیے اپنے کو اصلی مسلمان اور باقی مسلمانوں کو نسلی مسلمان کہتے ہیں۔

ہم سمجھانے کے لئے کہتے ہیں، آج قادیانی کہنے لگ جائیں۔ ہم اسلامی نظام کا قیام چاہتے ہیں، تمام علماء کرام کو اس مشترک مقصد کے لئے تعاون کا ہاتھ بڑھانا چاہیئے تو کیا مسلمان اس دھوکہ میں آ جائیں گے۔ (بقیہ کالم ۳)

# قیام پاکستان کے سلسلہ میں کئے گئے وعدوں کو پورا کیجئے
(درخواست حضرت)

# اسلام کے تحفظ و بقا کے لئے ہم جان تک لڑا دینگے
(حضرت مولانا غلام غوث)

گوجرانوالہ ۹ مئی۔ نوشہرہ ضلع پشاور سے واپس آتے ہوئے امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حافظ الحدیث حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب نے چند گھنٹوں کے لئے گوجرانوالہ میں قیام فرمایا۔ نماز ظہر کے بعد جامع مسجد پونڈاں والہ چڑہ منڈی میں اولاً الذکر دو حضرات نے مختصر خطاب فرمائے مولانا ہزاروی نے اپنے خطاب میں خاتم النبیین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور تشریف آوری کے سلسلہ میں قرآن حکیم کے نقطہ نظر سے نعمت عظمیٰ کا تذکرہ فرماتے ہوئے تاریخی طور پر اس بات کو واضح کیا کہ جب تک امت مسلمہ سنت نبوی کو دل سے لگائے ہوئے تھی، اس وقت تک دنیا میں کامیاب و کامران تھی۔ آپ نے فتنہ تاتار کا خصوصیت سے ذکر کیا، اور فرمایا کہ اس قسم کے عظیم فتنہ میں بھی مسلمان قوم بہ حیثیت قوم باقی رہی جب سبب تعلق بالسنہ تھا، لیکن جوں جوں فرنگی نظام فرنگی تہذیب و تمدن اور فرنگی تعلیم کو اپنانا شروع کیا اس وقت سے منزل کی یہ پوزیشن سامنے آگئی جو آج قوم کو بہ حیثیت قوم مرده کئے ہوئے ہے۔ بے اخلاقی بے راہ روی، عریانی، فحاشی، خانہ ائی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم اسلام کے تحفظ و بقاء کے لئے جان تک لٹا دیں گے اور تن من دھن قربان کر دیں گے۔ آپ نے زور دیا کہ اپنی آواز کو منظم کریں اور جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں۔

آپ کے بعد حضرت حافظ الحدیث مولانا درخواستی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ضرورت جمعیۃ پر روشنی ڈالی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں فرمایا کہ دنیا میں جماعتی کام ہی بڑا کام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ کے کام دعوت الی الخیر امر بالمعروف نہی عن المنکر ہیں اور اس کا نتیجہ فلاح دارین ہے۔ حضرت مدظلہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا کہ جب دنیا بے اعمال میں مبتلا ہو جاتی ہے تو شرار الناس حاکم بنا دیئے جاتے ہیں اور فرمایا کہ برے حاکموں کی تائید اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرنا اپنے آپ کو سواد اعظم سے علیحدہ کرنا ہے۔ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت سے روگردانی اور خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق ہے۔ چونکہ بعض اخباری نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ حضرت نے انہیں خصوصیت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ پوچھتے ہیں، جمعیۃ چاہتی کیا ہے۔ ہم کچھ نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ فرنگی نظام کو ختم کر کے محمدی نظام رائج کیا جائے۔

آپ نے حضرت الامام الشاہ ولی اللہ دہلویؒ، حضرت شیخ الہندؒ اور آپ کے شاگرد رشید مولانا مدنیؒ اور حضرت لاہوریؒ کی خدمات اور جمعیۃ کے سلسلہ میں ان کے کارناموں کو اجاگر کر کے تاسف کا اظہار کیا کہ ان بزرگوں کے بعد ہم یتیم ہو چکے ہیں، لیکن بہر حال ہم ان کے نقش قدم پر چل کر دین محمدی کی خدمت کریں گے۔ فرمایا کہ روسی اور امریکی سیاست سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں لیکن قرآنی اور محمدی سیاست کو نہ ہمارے بڑوں نے چھوڑا نہ ہم چھوڑیں گے۔

قیام پاکستان کے سلسلے میں کئے گئے وعدوں کا ذکر فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر ان وعدوں کا ایفاء کیا گیا اور خطہ پاکستان کی نعمت کا شکریہ ادا نہ کیا گیا تو ہم حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ فرمایا کہ ہم ملک کے دشمن نہیں نہ باغی ہیں۔ آڑے وقتوں میں ہم ہی کام آتے ہیں۔ کشمیر کی لڑائی کے سلسلے میں بورڈ والے بہت تھے، کام ہم نے کیا۔ اکابرین امت کے خلاف جو جعلی مشکبہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور پھر اکابرین کے وہ وابستگان جو ان مجتہدین سے وابستہ ہیں ان کی روش پر کڑی نکتہ چینی کی۔ علماء اور طلباء پر خصوصیت سے زور دیا کہ اپنے مقام کو پہچانیں، ذمہ داریوں کو سوچیں اور دین کی حفاظت و خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ عاشق صادق کی ولولہ انگیز تقریر مردہ روحوں کے لئے مسیحائی کا کام کر گئی اور در و دیوار سے اثرات ظاہر ہو رہے تھے۔ بہتے آنسوؤں میں سامعین نے دعا مانگی اور عہد کیا کہ ہم تن من دھن لٹا دیں گے لیکن دین پر آنچ نہ آنے دیں گے۔

---

بقیہ:۔ مودودی پروپیگنڈے کا مسکت جواب

دوسری بات یہ ہے کہ مودودی صاحب جب تک اپنی خرافات سے توبہ نہ کریں، اس وقت تک اس کے نظام اسلامی کا معنی اور ہے اور عام مسلمانوں کے نظام اسلامی کا معنی اور ہے۔ مسلمانوں کے لئے دو رستے ہیں یا وہ مودودی دین قبول کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کریں یا اس کے نئے دین کی کھلم کھلا مخالفت کر کے عامۃ المسلمین کو اس کے شر سے بچائیں۔

## خلاصہ

اگر مودودی اپنے دعوی نظام اسلامی میں سچا ہے تو چار علماء حق کی تائید قبول کر کے اس مقصد جلیل کے راستے کو ہموار کرے، ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ وہ فعلی اسلامی نظام نہیں چاہتا بلکہ ایک قومین مودودی مسلط کرنا چاہتا ہے۔ دوسرے مسلمانوں میں سر پھٹول کا سامان بنا کر دشمنان اسلام اور اولیاء الشیطان کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے۔ یہی ہمارے دشمنوں کا بھی مقصد ہو سکتا ہے جو اسلام کے نام سے کام کیا کرتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

# مودودی پروپیگنڈے کا مسکت جواب

## علمائے حق کا اتمام حجت ـــ دعوتِ اصلاح واتحاد

بیسویں صدی عیسوی کی ایجادات و اختراعات میں ایک اختراع پروپیگنڈے کے فن کی بھی ہے، جس کی بنیاد یورپ میں پڑی یہاں تک کہ نازی جرمنی کے ہٹلر نے اپنی کیبنٹ میں ایک پروپیگنڈا منسٹری قائم کی جس کا صرف اور صرف یہی مقصد تھا کہ کسی نہ کسی صورت میں جھوٹ کو سچ ثابت کر دکھایا جائے۔ اسلام دین حقہ ہونے کی وجہ سے اس فن کی اجازت نہیں دیتا اسلام میں جھوٹ ایک بدترین گناہ ہے اور قرآن و حدیث میں اس کے بارہ سخت وعیدیں آئی ہیں۔ اسلام میں تبلیغ و اشاعت ہے جو صرف حق و صداقت کے لئے مخصوص ہے مگر پروپیگنڈے میں سچ جھوٹ اور جائز و ناجائز کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ اس کا مقصود صرف مطلب برآری ہوتا ہے کہ سچ اور جھوٹ جس طرح بھی مقصد حاصل ہو سکے کیا جائے۔ موجودہ زمانہ میں اس نے ایک فن کی صورت اختیار کر لی ہے اور اس فن میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو جو مہارت حاصل ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہے

ہم زیادہ بحث میں نہیں جانا چاہتے۔ ہمارے سامنے اس وقت مودودی جماعت کا پرچہ "ہفت روزہ آئین" اشاعت ۳۰ اپریل ۶۶ء پڑا ہے۔ اس پرچہ کے صفحہ ۶ پر معیار العلما کی بڑی سرخی کے تحت پورے صفحے کا ایک مضمون ہے۔ اس میں یہ امور مذکور ہیں:۔

(۱) اتحاد علماء کی خواہش

(۲) اختلاف کی وجہ سے اولیاء الشیطٰن کا طوطی بول رہا ہے

(۳) علماء کی اکثریت نے اپنا تعاون جماعت اسلامی کو پیش کر دیا ہے

(۴) علماء حق کا معیار یہ ہے کہ دوسروں کو برا بھلا نہیں کہتے ہیں۔

(۵) امام غزالیؒ پر کفر کے فتوے لگائے گئے، امام ابو حنیفہؒ پر اعتزال کا الزام لگایا گیا اور امام بخاری کو تکالیف دی گئیں۔

(۶) اور آخر میں لکھا ہے کہ "اختلاف کا اظہار دلیل کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ الزام تراشی کے ذریعہ۔ یہ روش اسلامی نظام کی راہ میں سب سے بڑی سدِ سکندری ہے۔ اگر جمعیۃ علماء اسلام اور ترجمانِ اسلام کو نظام اسلامی سے کد نہیں ہے تو وہ اپنی اس روش پر غور کریں اور اسلام پسند عناصر پر بہتان تراشنے کی بجائے اسلامی نظام کے لئے ہاتھ بڑھائیں، ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا جائے گا۔

اس مضمون کے راقم مولانا عبدالحمید نے اپنے آپ کو فاضل دیوبند اور حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ لکھا ہے۔

(ا) خدا جانے یہ عبدالحمید صاحب کون بزرگ ہیں جو فاضل دیوبند اور خلیفہ حضرت مدنیؒ کے نام سے عوام میں آنا چاہتے ہیں مگر دیوبند اور حضرت مدنیؒ سے نسبت ظاہر کرتے ہوئے بھی دارالعلوم دیوبند کے ان فتووں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جن میں مودودی کی گمراہیوں کو واضح کیا گیا ہے، اور شاید وہ یہ نہیں جانتے، کہ سب سے پہلے مودودی صاحب کی گمراہی اور ان سے اصولی اختلاف کا اعلان شیخ العرب والعجم حضرت مولانا مدنیؒ ہی نے کیا تھا۔ اور اگر جانتے ہیں تو پھر ہمیں یہ بات کہنے میں ذرا بھی باک نہیں ہوگا کہ ان کا مولانا مدنیؒ کی طرف اپنی خلافت کی نسبت کے ذکر سے مقصد محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرنا ہے جو کہ مودودی پروپیگنڈا کی فن کاری کا ادنیٰ نمونہ ہے۔

پھر اسی پر بس نہیں بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ کے خلفاء کی جو فہرست اُن کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ خاص مولانا قاری اصغر علی صاحبؒ کی تصدیق سے شائع ہوئی ہے اس میں ان مولانا عبدالحمید صاحب کا نام کہیں نہیں لکھا۔ اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ اس پوری فہرست میں حضرتؒ کے ڈیڑھ سو سے زائد خلفاء میں عبدالحمید نام کا ایک بھی خلیفہ نہیں ہے (ملاحظہ ہو الجمعیۃ دہلی شیخ الاسلام نمبر ص ۷۶) کتنے شرم کی بات ہے کہ حضرت مدنیؒ کی طرف غلط انتساب سے یہ اپنی فن کاری کا ثبوت دیتے ہیں اور اس سے زیادہ شرم کی بات یہ ہے کہ ان کے پیر و مرشد مودودی صاحب حضرت مدنیؒ کے خلاف زہر اگلیں، یہ اُن کے نام سے شہرت حاصل کریں۔

پھر اس نیک آدمی نے اپنے کو حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ کا بھی شاگرد ظاہر کیا ہے مگر وہ یہ بھول گیا ہے کہ انہوں نے مودودی صاحب کو اپنے پیشرو (یعنی مرزائیوں) سے زیادہ خطرناک لکھا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا کفر تو ظاہر ہے لیکن مودودی صاحب کی گمراہی قلم کے زور سے الفاظ کے ہیر پھیر میں چھپا دی جاتی ہے جس سے سادہ لوح عوام دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

(ب) اس نیک آدمی نے چند قصے سنا کر یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ گویا مودودی صاحب اور ان کے ساتھی صالح ہیں، علماء حق ہیں اور سب و شتم کے جواب میں امام شعبیؒ کے طریقہ پر چل رہے ہیں۔ لیکن اسی بیان میں انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف علماء سوء، جاہل، سب و شتم کرنے اور بہتان تراشنے کی نسبت کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اس کو کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری۔

(ج) امام غزالیؒ پر فتووں کا ذکر اسی طرح کرتے ہیں، جس طرح مرزائی کرتے ہیں کہ علماء نے تو ہمیشہ نیک لوگوں پر فتویٰ لگائے ہیں۔ گویا اس طرح یہ اپنے خلاف شرعی فتووں کا وزن کم کرنا چاہتے ہیں مگر آپ گھر کے بھیدیوں کا کیا کریں گے۔ مولینا امین احسن صاحب اصلاحی آپ کو اسلام کے لئے سخت مضر بتاتے ہیں۔ مولینا عبدالرحیم اشرف صاحب آپ کی بے دینی اور گمراہی سے تنگ ہو کر علیحدہ ہو گئے اور مولانا کوثر نیازی صاحب نے تو آپ کی لٹیا ہی ڈبو دی اور نشان دہی کر دی کہ کہاں کہاں آپ کے پیر و مرشد مودودی صاحب قرآن و حدیث کے معانی بدلتے رہے ہیں۔ بہرحال آپ کی مذہبی غلطیاں اور گمراہیاں آپ کی کتابوں میں درج ہیں کوئی فتوے دے یا نہ دے وہ آپ کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔

(د) اسی مضمون میں پیٹ بھر کر جھوٹ بولنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ علماء کرام کی اکثریت نے جماعت اسلامی سے تعاون کر لیا ہے۔ جب دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کے فتوے ان کے خلاف موجود ہوں۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ، حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری، حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہم اور ان سب کے خلفاء اور پوری جمعیۃ علماء اسلام (علماء دیوبند) آپ کو گمراہ کہہ رہے ہوں حضرت حکیم الامۃ مولانا تھانویؒ کے خلیفہ اعظم مولانا خیر محمد صاحب جالندھری ملتان اور غور غشتی کے شیخ الحدیث مولینا نصیر الدین صاحب آپ کو ضال مضل کا خطاب دے رہے ہوں۔ علماء بریلی کی کتابیں آپ کے خلاف موجود ہوں۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی آپ کی تنقید کو تنقیص قرار دے رہے ہوں۔ حضرت خواجہ نظام الدین صاحب تونسہ شریفؒ ان سب فتووں کی تصدیق کر چکے ہوں۔ جمعیۃ اہلحدیث اور ان کے امیر مولانا اسمٰعیل سلفی نے مودودی صاحب کے نظریہ حدیث کی تردید میں باقاعدہ کتابیں لکھی ہوں۔ ترجمان الاعتصام پندرہ شماروں میں مسلسل مودودی کی تردید کر رہا ہو اور ۲۹ اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت کے صفحہ ۶ پر مودودی صاحب کو صحابیت دشمنی کا لقب عطا کر رہا ہو، تنظیم اہلسنت اور مجلس تحفظ ختم نبوت والے آپ کے اعتقادات و تحقیقات کے بخیے ادھیڑ رہے ہوں مگر آپ کو یہ لکھنے میں ذرا ندامت محسوس نہ ہوئی کہ علماء کرام کی اکثریت نے جماعت اسلامی سے تعاون کر لیا ہے۔ آپ چند تنخواہ دار اور ضمیر فروش مولویوں کو علماء کی اکثریت کہیں تو یہ آپ کے پروپیگنڈے کے فن کا کمال ہے۔ سیاح الدین اور محمد چراغ اگر گمراہ اور مودودی ہو جائیں تو یہ اسی طرح ہوگا جیسے نور الدین، سرور شاہ مرزائی قادیانی بن گئے تھے۔

(ھ) آخر میں مولوی عبدالحمید صاحب موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کو خطاب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر اس کو نظام اسلامی سے کد نہیں تو نظام اسلامی کے لئے ہاتھ بڑھائے اس کا گرمجوشی سے استقبال ہوگا۔ نظام اسلامی کے لئے تو علماء حق روز اول سے برسرپیکار ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام تن من دھن سے اسی مقصد حیات کی طرف قدم بڑھاتے جا رہی ہے۔ اس کو نظام اسلامی سے کد کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہ صرف مودودی صاحب کے مریدوں کو اپنے گریبان سے بدبو آ رہی ہے

### مودودی کا اسلامی نظام

ہمیں تو اسی میں شبہ ہے کہ مودودی صاحب قلمی گھوڑے دوڑانے سے آگے کوئی نصب العین بھی رکھتے ہیں یا نہیں

وہ پہلے اسلامی نظام کا نعرہ لگاتے تھے، پھر اسلامی آئین کا نعرہ لگایا اور اب اس جمہوریت کا نعرہ لگا رہے ہیں، جس کو پہلے یورپ کی لعنت قرار دے چکے ہیں۔

اگر وہ اس ملک میں اسلامی نظام برپا کرنا چاہتے تو وہ اپنے گمراہ کن اجتہاد سے ایسے مسائل نہ بیان کرتے جن سے مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا ہوتا تھا اور ہوا۔ وہ ایک طرف صاحب قلم منشی ہونے کی وجہ سے اسلامی باتوں کو عمدہ تعبیروں سے بیان کر کے قوم کے ایک حصہ کو قابو میں کرتے ہیں۔ دوسری طرف گمراہ کن مسائل بیان کر کے افتراق پیدا کر کے اسلامی نظام کے مقصد کو دور کرتے جا رہے ہیں۔

پاکستان میں نوے فیصدی اہلسنت والجماعت ہیں اور ان میں سے غالب اکثریت حنفی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں فقہی احکام جب کبھی نافذ ہوں گے تو حنفی فقہ کے ہوں گے۔ اگر یہ دوسروں کو ان کی پابندی سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے۔

مگر یہاں پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے اگر فقہ مالکی یا حنبلی کی شرط لگا دی جائے تو ہم باوجود حنفی ہونے کے اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ مودودی فقہ یا اس کے مسائل کے نفاذ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، تو سمجھ میں نہیں آتا کہ پھر مودودی صاحب کیوں اپنے طبع زاد اجتہادات سے مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا کر کے اسلامی نظام کی راہ میں سد سکندری بن رہے ہیں اور کیوں ان کا مرد قلم انبیاء علیہم السلام پر تنقید اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کے لیے چل پڑتا ہے اور ان کو مندرجہ ذیل قسم کے مسائل لکھنے میں کیوں مزہ آتا ہے مثلاً:۔ (۱) دو بہنوں حقیقی بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز ہے حالانکہ یہ صریحاً آیت کے خلاف ہے۔

(۲) عورت کو اگر خاوند پسند نہ ہو تو وہ خلع کرا سکتی ہے چاہے کوئی صحیح وجہ نہ ہو۔ حالانکہ طلاق کا حق قرآن پاک نے مرد کو دیا ہے (حقوق الزوجین بحث خلع)

(۳) ایلاء میں قسم کی کوئی شرط نہیں ہے، حالانکہ قرآن نے ایلاء اور قسم کا ذکر کیا ہے۔

(۴) خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے فیصلے حجت نہیں ہیں (تقریر مودودی اسلامی کلچر مئی ۱۹۵۸ء)

(۵) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دجال والی آدھی پیشگوئی تاریخ سے صحیح ثابت نہ ہو سکی (انا للہ وانا الیہ راجعون) (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۴۶ تا ۵۰)

(۶) حضرت یونس علیہ السلام سے تبلیغ میں کوتاہیاں ہوئیں۔ (تفہیم القرآن جلد ۱ ص ۳۱۲، ۳۱۳)

(۷) خلع کی عدت صرف ایک طلاق ہے (تفہیم القرآن

(۸) سجدہ تلاوت بغیر وضو کے جائز ہے۔

(۹) موسیٰ علیہ السلام سے گناہ کبیرہ ہوا تھا

(۱۰) ابراہیم علیہ السلام شرک کی منزلوں سے گذرتے ہوئے توحید تک پہنچے تھے (تفہیم القرآن

(۱۱) حدیث چاہے بخاری اور مسلم کی ہو، اس کی صحت پر یقین نہیں کیا جا سکتا

(۱۲) محدثین کا کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہنا فیصلہ کن نہیں ہے۔

عقل کے زور سے غلط ثابت کی ہیں۔

(۱۴) ذی علم لوگوں کے لئے تقلید کرنا (حنفی اور شافعی ہونا) گناہ سے بھی شدید تر چیز ہے (گویا کفر ہے) (رسائل و مسائل)

جس سے خواجہ اجمیریؒ، پیران پیرؒ، علامہ انور شاہؒ اور حضرت تھانویؒ وغیرہ کوئی بھی بچ نہیں سکتے۔

(۱۵)۔ عورتوں اور مردوں کے مخلوط معاشرہ میں شرعی پردہ ظلم ہے (العیاذ باللہ) (تفہیمات حصہ دوم ص ۲۸۱)

(۱۶)۔ داڑھی کی شرعاً کوئی مقدار متعین نہیں ہے خشخشی بھی کی جا سکتی ہے (حالانکہ یہ صریح حدیث واعفوا اللحی کے خلاف ہے) (رسائل و مسائل حصہ اول بحث داڑھی)

(۱۷)۔ عورتوں کا صدر مملکت ہونا جائز ہے (عام اخبارات)

(۱۸)۔ مرزائی اگر مرزا قادیانی کو نبی نہ مانیں تو وہ ملت اسلامیہ میں داخل ہو سکتے ہیں (گویا لاہوری مرزائیوں کو مودودی صاحب ملت اسلامیہ کا جزو بناتے ہیں) (مودودی صاحب کا دوسرا عدالتی بیان)

(۱۹)۔ خانہ کعبہ کے ماحول میں گندگی، نجاست اور بداخلاقی وغیرہ پھیلی ہوئی ہے اور وہاں کے مجاور پنڈارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی طرح ہیں (خطبات بحث حج)

(۲۰)۔ وظائف، اوراد، ریاضتیں، چلہ کشی، مراقبے اور تصوف کچھ نہیں ہیں بلکہ تصوف افیون ہے۔ (تجدید و احیاء دین)

(۲۱)۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور امام ربانی مجدد الف ثانیؒ سے بہت سی غلطیاں ہوئیں۔ ایک یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کو مجدد کہا، نیز امام غزالیؒ فہم حدیث میں ناقص تھے اور ان پر صفلیت کا غلبہ تھا (حوالہ سابق)

(۲۲)۔ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت معاویہؓ وغیرہ صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھالا اور گندی باتیں لکھیں (رسالہ ترجمان القرآن مئی ۱۹۶۵ء سے ستمبر ۱۹۶۵ء)

(۲۳)۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صدی میں مجدد آئیں گے جو دین کی تجدید کریں گے، اب تک کوئی مجدد کامل نہیں آیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) (تجدید و احیاء دین)

(۲۴)۔ نبی سے قبل از نبوت گناہ کبیرہ ہو سکتا ہے (رسائل و مسائل حصہ اول بحث عصمت انبیاء)

(۲۵)۔ آج کل کے قرآن و حدیث کے اہر و پابند مسلمان معیاری مسلمان ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے عام مسلمان معیاری مسلمان نہ تھے (سیاسی کشمکش)

## ایمان سے کہو

ہم پوچھتے ہیں کہ ایمان سے کہو کہ جو شخص واقعی ملک میں اسلامی نظام چاہتا ہو وہ اتنے بڑے مقصد کی خاطر ہر کہ و مہ، ہر اچھے برے کو ساتھ ملانے کے لئے کتنا بے چین ہوگا، لیکن مودودی صاحب کا گستاخ قلم امت محمدی میں سر پھٹول پیدا کرنے کے لئے کیسے مصروف کار و در پے پیکار ہے۔ کیا اسلامی نظام چاہنے والے کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ علماء امت سے ٹکرلے۔ سلف و خلف پر کیچڑ اچھالے، اور بے ضرورت غلط سلط مسائل لکھنے لگے۔

## علماء حق کا اتمام حجت

ہم مودودی صاحب اور اس کے فرقہ کے لوگوں کو خدا کی قسم کھا کر یقین دلاتے ہیں کہ آپ سے ہمارا اختلاف کسی دنیوی مقصد کے لئے نہیں ہے حسد ہے اور نہ رشک ہے، صرف دین کی خاطر اختلاف ہے اور اس میں علماء حق مناقشات اور دوڑ دھوپ سے کام نہیں لے سکتے۔

مودودی صاحب اپنے اغلاط و زلات اور غلط اجتہادات سے توبہ کریں یا کم از کم کتابوں سے باہر کر دیں، علماء حق کو اس کی مخالفت کی ضرورت نہ رہے گی۔

## دعوت اتحاد و ثالثی کا فیصلہ

اور اس کے لئے بہتر طریق کار یہ ہوگا کہ مودودی صاحب حنفی اور اہلحدیث میں سے چار علماء کرام کو ثالث مان لیں جن پر فریقین کو اعتماد ہو اور وہ جن جن عبارتوں اور جن جن مسائل کو خلاف شریعت قرار دے کر خارج کرنا چاہیں مودودی صاحب خارج کر دیں پھر مخالفت کی کوئی وجہ باقی نہ رہے گی۔ مودودی صاحب اور ان کی پارٹی کبھی کبھی عوام کو دھوکہ دینے کے لئے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی ٹنڈو الہ یار کا نام اپنے حق میں استعمال کرتی ہے۔ ہم ان ہر دو بزرگوں اور ایک اہلحدیث مولانا محمد یوسف صاحب کو اپنی یا مولانا محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ کی ثالثی کو بھی قبول کر لیتے ہیں اگر فیصلہ کرنا ہے "علماء حق تیار ہیں"۔

## اولیاء الشیطان کا امدادی کون؟

اور اگر مودودی صاحب ایسا کرنے کو تیار نہ ہوں تو یہی سمجھا جائے گا کہ اولیاء الشیطان کا تسلط وہ برقرار رکھ رہے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ مودودی صاحب اسلامی نظام کا نعرہ لگانے میں مخلص نہیں ہیں۔ ان کا قلم مرزا قادیانی یا غلام احمد پرویز کی طرح صرف اقتدار اور اپنی الگ ڈیڑھ اینچ کی مسجد بنانے کے لئے استعمال ہو رہا ہے اور اسلامی نظام کا نعرہ صرف عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ہے

## ایک شبہ کا ازالہ

ممکن ہے مودودی صاحب یہ کہیں کہ اختلافات ہوتے ہوئے بھی ایک مشترکہ مقصد کے لئے مل کر جد و جہد کی جا سکتی ہے۔ ہم اس کو مانتے ہیں مگر ہم اپنے عمل سے مسلمان قوم کو ناجائز گمراہی کا شکار نہیں ہونے دیتے۔ فرض کیجئے مشترک مقصد کے لئے شیعہ اور سنیوں کو مل کر کام کرنے کی ضرورت پڑے اور وہ ایسا کریں تو چونکہ ان کا فرق و امتیاز سب کو معلوم ہے اس لئے وہ کسی غلط فہمی کے شکار نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اہل حدیث اور حنفیوں کا اشتراک ہے مگر مودودیوں کے بارہ میں جب تک عام اہل اسلام کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ

باقی صفحہ پر

## رشحات

کیتھولک کلیسا کے عقیدۂ تجرد کے خلاف

# پادریوں کی بغاوت

اسلام دین فطرت ہے۔ اس کے تمام احکام فطرت کے عین مطابق ہیں اور زمان اُمکان کا بعد ان کی حقانیت کو کسی طرح بھی متاثر نہیں کرتا۔ اسلام کے برعکس بعض مذاہب فطرت کے نام غیر فطری رجحانات کو فروغ دیتے ہیں اور انہیں نجات کا ذریعہ بناتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسلام عائلی زندگی کی استواری پر نہایت زور دیتا ہے اور اسے مقاصد فطرت کی تکمیل کا درجہ دیتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس نصرانیوں کا ایک گروہ عائلی زندگی کو فطرت کی نفی اور نجات کی راہ میں حائل بتاتا ہے۔ اسی وجہ سے رومن کیتھولک فرقہ کی پادری شادی کو گناہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی پادری شادی کر لیتا ہے تو اسے فرقہ سے [illegible] دیا جاتا ہے۔ اس قانون پر گذشتہ ایک ہزار برس سے پوری سختی کے ساتھ عمل کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ غیر فطری پابندی اس فرقہ کو کس مقام پر لے آئی ہے؟ اس کا اندازہ اس رپورٹ سے ہوتا ہے۔ جو امریکی جریدہ "نیوز ویک" کی اشاعت مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۶ میں شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ سے اسلامی احکام کے عین فطری ہونے کا ایک اور ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ ذیل میں اس رپورٹ کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

اس کا نام انتھونی گیرانڈولا ہے۔ گذشتہ ہفتے وہ فلاڈیلفیا (امریکہ) کے گرجا سینٹ پیٹرز برگ میں اخبار نویسوں سے مخاطب تھا۔ اس نے ایک ہاتھ اپنی خوب صورت بیوی کی کمر میں ڈالا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں ۴ ماہ کا بچہ اٹھا رکھا تھا۔ اس نے اعلان کیا۔

میں ایک پادری ہوں اور اس حقیقت کو چھپاتے چھپاتے تنگ آچکا ہوں۔

اس کے بعد ۴۱ سالہ پادری نے اپنے "گناہ" کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ اب میں اپنے جیسے کوڑھوں کیلئے ایک پناہ گاہ تعمیر کروں گا۔ کوڑھوں سے مراد ایسے پادری ہیں جو کیتھولک فرقہ کے قانون تجربہ سے بغاوت پر آمادہ ہیں اور شادی کرنے کے لئے پادریوں کے حلقے سے نکل آنا چاہتے ہیں۔ انتھونی نے بتایا کہ اگر کوئی پادری شادی کر لیتا ہے تو خود بخود مذہب سے خارج ہو جاتا ہے۔ مگر وہ بے چارہ دنیاوی امور سے بالکل واقف نہیں ہوتا لہٰذا دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ انتھونی ایسے ہی پادریوں کے لئے ایک مرکز قائم کرنا چاہتا ہے۔

اگر کوئی کیتھولک پادری اس قسم کی حرکت کرتا ہے تو مذہبی مطلع سے خود بخود غائب ہو جاتا ہے مگر سابق پادری انتھونی نے علی الاعلان اپنی شادی کا اقرار کر کے اور اس ضمن میں کلیسائی احکام کو للکار کر کیتھولک فرقہ کے سربراہوں کیلئے مشکلات کا پشتارہ کھول دیا ہے۔ کیتھولک فرقہ کے نزدیک یہ مسئلہ اس قدر پریشان کن ہے کہ پوپ پال ششم نے اس پر ہر قسم کے بحث مباحثہ کی ممانعت کر رکھی ہے۔ گذشتہ سال اکتوبر میں انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ وہ اپنی پوری قوت سے نہ صرف اس مقدس اور قدیم قانون کو محفوظ رکھیں گے۔ بلکہ اس کے اطلاق کا بھی سختی کے ساتھ اہتمام کریں گے۔ مگر ان کے برعکس انتھونی نے اعلان کیا ہے۔

"اگر کوئی پادری شادی کرتا ہے۔ تو وہ انسان کے بنائے ہوئے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ خدائی قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب نہیں ہوتا۔"

کلیسا کے مورخوں نے انتھونی کے موقف کی تصدیق کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے شادی کی ممانعت کے ضمن میں یہ کہا تھا: جو لوگ اس پر عمل کی قدرت رکھتے ہوں صرف وہی اسے قبول کریں۔ عہد نامہ جدید میں جن پادریوں کا ذکر آیا ہے۔ وہ شادی شدہ تھے۔ خود سینٹ پیٹر شادی شدہ تھے اور ۸۶۷ء میں قانون تجرد کی موجودگی کے باوجود اوریان ثانی پوپ بنے تھے۔ تاہم ۱۱۲۳ء میں پہلی مرتبہ رومن کیتھولک کلیسا نے پادریوں کے لئے شادی کی قطعی ممانعت کر دی۔

اب عام پادری قانون تجرد کے خود ساختہ ہونے پر ایمان لے آئے ہیں۔ اس کا ثبوت یوں ملتا ہے۔ کہ گذشتہ ایک دہائی میں ۱۰ ہزار پادریوں نے پوپ سے پادری کے عہدہ سے نجات حاصل کرنے کی درخواست دی ہے۔ یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ ان میں سے کتنے درخواست دہندگان شادی کے لئے فرقہ سے علیحدہ ہونا چاہتے تھے اسی طرح یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ان میں سے کتنے پادری خفیہ طور پر شادی کر چکے ہیں۔ تاہم یہ بات یقینی ہے کہ بے شمار پادری خفیہ طور پر شادی کر لیتے ہیں اور پوپ کو اپنے اس اقدام سے مطلع نہیں کرتے۔ تاہم کلیسا کے ذمہ دار حلقوں نے اندازہ لگایا ہے کہ امریکہ کے ۵۸ ہزار ۶ سو پادریوں میں سے ۵ ہزار پادری فرانس کے ۴۸ ہزار پادریوں میں سے ۴ ہزار پادری اور اٹلی کے ۶۲ ہزار پادریوں میں سے ۱۵ ہزار پادری اپنے دین سے خارج ہو چکے ہیں۔

کیتھولک کلیسا کیلئے اس سے بھی بڑا مسئلہ یہ ہے کہ لوگوں میں پادری بننے کی خواہش تقریباً ختم ہو گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عہد حاضر کے نوجوانوں کو تجرد اور علیحدگی میں کوئی تک دکھائی نہیں دیتا۔ گذشتہ برس امریکی جریدہ نیشنل کیتھولک رپورٹر نے اسی سوال پر اپنے قارئین کی رائے طلب کی تھی۔ اس کے جواب میں لاتعداد خطوط موصول ہوئے تھے۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ کیتھولک پادری تجرد کے سوال پر بحث کرنے کے حق میں ہیں

پوپ پال ششم نے روم میں آگ فرو کرنے کے لئے غیر ارادی طور پر بعض دوسری جگہوں پر آگ کا ہوا دی ہے۔ برازیل سے ۳۳ پادریوں نے تجرد سے دستبرداری کی درخواست دی اور دعویٰ کیا کہ انہیں سینکڑوں ساتھیوں کی حمایت حاصل ہے۔ اس کے بعد اٹلی کے ۳۰ پادریوں نے بھی ایسی ہی درخواست دی ہے۔ امریکہ ہی کے ایک جریدہ میں پادری کینیڈی کا مضمون شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے:

"میں مرد ہوں اور مجھے اپنی تکمیل کیلئے عورت کی ضرورت ہے۔"

---

ولی شریعت کے اجزائے متفرقہ کو ملا کر ایک ایسی ترتیب سے جمع کرتا ہے کہ ایک نئی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کی نظیر بحیثیت مجموعی شرع میں نظر نہیں آتی اگرچہ اس کے افراد و اجزاء کے اعتبار سے وہ امر مشروع ہوتا ہے اور وہ اس کام سے شرع سے خارج نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ شارع سے اس قسم کی ترتیب کی اجازت معلوم ہوتی ہے چنانچہ مَن سنّ سنة حسنة فليسنّ اس کی مؤید ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ان کو ترتیب کی ترکیب کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ اصول شرع کے مخالف نہ ہو۔

(امام شعرانیؒ)

---

## حکومت محمدیہ

"ہمیں ایسے کسی نظام کی ضرورت نہیں جو باہر سے برآمد کیا گیا ہو۔ اسی طرح ہمیں ایسی کسی آئیڈیالوجی کی بھی ضرورت نہیں ہے جس کا کھوٹا ہونا ثابت ہو چکا ہو اور ہمیں بہت سی پارٹیاں یا کوئی پارٹی بنانے کی بھی ضرورت نہیں ہے ہم ان کی برائیوں اور ان کے کھوٹے ہونے سے واقف ہو چکے ہیں۔ اس راستہ پر چل کر ہمیں سخت مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

"ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ دین اسلام میں ہمارے لئے سب کچھ موجود ہے۔ وہ ہمیں انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہر طرح کی راہ نمائی عطا کرتا ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبے کے لئے نظام اور قانون مہیا کرتا ہے۔ اس میں عمدہ اخلاق و کردار کا سبق بھی دیا گیا ہے اور ترقی و تعمیر کے لئے بھی راہ نمائی موجود ہے اور سعی و جہد کے لئے بھی ابھارا گیا ہے ـــــ اگر ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں تو ہم پر واجب ہو جاتا ہے کہ ہم ایسا طریقہ اپنائیں جس سے ہمارے ہاں حکومت محمدیہ پلٹ آئے اسکا یہ مطلب نہیں کہ ہم ایسی باتیں صرف گاتیں پھریں اور جہاں کہیں اسلام کی ضرورت پیش آئے تو استعمال کر لیں جس دن ہم نے اپنے دین اور اپنی روایات اور اپنی ثقافت کو مضبوطی سے تھام لیا اس دن سے ہم صحیح سمت پر گامزن ہونگے، اس دن ہم اپنی قومی تعمیر و ترقی اور انقلاب کے اجتماعی مقاصد کے پورے ہونے کی جانب روانہ ہونگے انقلاب تو ایک وقتی عمل ہے، لیکن اس کے بعد ذمہ داریوں کا بوجھ ملک کے سارے باشندوں کے سر آجاتا ہے اور انقلاب کے مقاصد کی بقا بھی فرد واحد سے ممکن نہیں بلکہ وہ پوری قوم کے بل پر قائم و دائم رہ سکتا ہے۔

صدر عبدالسلام عارف مرحوم

حکیم مولانا محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی

# خاتم النبیین کے معنی

اور

# مرزا غلام احمد قادیانی

قسط دوم

جیسا کہ گذشتہ شمارہ میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ مرزا صاحب کی نبوت پر سیر حاصل تبصرہ کریں گے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل اور متوازی ایک مستقل تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہوا ہے۔ اور وہ اپنے کو اسی طرح کا نبی قرار دیتا ہے جس طرح کے نبی جناب موسیٰ علیہ السلام یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ یہاں میں صرف یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ وہی شخص جو نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کافر قرار دے رہا تھا (حمامۃ البشریٰ ص۹۶) اب خود کس طرح ان لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

مرزا بشیر الدین نے جس طرح اپنے ابا مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعویٰ کو کہ "میں اللہ کی طرف سے نبی اور رسول ہوں" اس کی نبوت اور رسالت کی دلیل قرار دیا ہے اسی طرح ——— اپنے باپ کے الہاموں کو بھی اس بات کی دلیل گردانا ہے کہ وہ نبی تھا۔ اور اپنی اسی کتاب "حقیقت النبوت" میں جس کا ذکر ہم گذشتہ صفحات میں بھی کر چکے ہیں، ۳۹ ایسے پر قسم کے الہام جن کی عربی عبارت ہی مرزا قادیانی کی جہالت اور بطالت پر دلیل ہے، پیش کر کے لاہوری پارٹی کے مرزائیوں پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ میرا ابا (مرزا غلام احمد) نبی تھا، کیونکہ اس کے الہاموں میں بھی حق تعالیٰ نے اس کو نبی اور رسول کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ ان الہاموں میں سے ہم یہاں صرف ۱۰ نقل کرتے ہیں اور امید ہے عربی کا صحیح ذوق رکھنے والے حضرات اس کی بودی عربی سے ہی اس کی بودی اور جھوٹی نبوت کا اندازہ لگا لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی سچی کتاب میں سچ فرمایا "ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم"

(۱) انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم

(۲) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق و تھذیب الاخلاق

(۳) انی مع الرسول اقوم وافطر واصوم

(۴) سیقول العدو لست مرسلا سناخذہ من مارن او خرطوم

(۵) انی مع الرسول اقوم ومن یلومہ الوم

(۶) انی مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم۔

(۷) انی مع الرسول اقوم واروم ما یروم۔

(۸) انی مع الرسول فقط

(۹) انا ارسلنا احمد الی قوم فاعرضوا وقالوا کذاب اشر۔

وسوال الہام اردو میں نقل کرتا ہوں تاکہ قارئین کو اس قادیانی نبی کی اردو لیاقت کا بھی پتہ چل جائے۔

(۱۰) دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان سب چیزوں کے نقل کرنے کے بعد مرزا بشیر الدین لاہوری پارٹی کے مرزائیوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے کہ"

"اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس قدر الہامات کی موجودگی میں ہم حضرت مسیح موعود کو غیر نبی قرار دیں۔ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بیسیوں اور سینکڑوں دفعہ آپ کو نبی کے نام سے یاد فرماتا ہے۔ اور ہم سب جگہ یہ تاویل کر لیں کہ ان سب الہامات سے مراد اسی قدر ہے کہ آپ نبی نہیں مگر نبیوں کی کوئی صفت آپ میں پائی جاتی ہے۔ کیا اس کی نظیر دنیا میں کسی اور انسان میں بھی ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بار بار نبی کہہ کر پکارتا ہے، لیکن در حقیقت وہ نبی نہیں ہوتا۔

کیا سب نبیوں کو ہم اس لئے نبی نہیں مانتے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو نبی کہا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ وہی خدا جس نے موسیٰ سے کہا کہ تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا اور عیسیٰ سے کہا کہ تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا لیکن آج مسیح موعود سے کہتا ہے کہ تو نبی ہے تو وہ نبی نہیں ہوتا۔ اگر نبی بنانے کے لئے کوئی اور لفظ ہوتے ہیں تو انہیں ہمارے سامنے پیش کرو جن سے ہمیں معلوم ہو سکے کہ پہلے نبیوں کو تو اس طرح نبی کہا جاتا تھا تب وہ نبی ہوتے تھے اور مسیح موعود کو اس کے خلاف کسی اور طرح نبی کہا گیا ہے۔ پس وہ نبی نہیں ہوئے کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی یقینی وحی کی موجودگی میں کوئی شخص مسیح موعود کی نبوت کا انکار کر سکتا ہے۔ اور جو انکار کرتا ہے اسے ضرور پہلے نبیوں کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح کی نبوت جن دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہوتی ہے ان سے بڑھ کر دلائل اور صاف الفاظ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق موجود ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود نبی نہیں تو دنیا میں آج تک کبھی کوئی نبی ہوا ہی نہیں" (حقیقت النبوت ص۲۰۰-۲۰۱)

یہ تھے وہ حوالہ جات جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ان کو بشیر الدین محمود اپنے مخالفین لاہوری پارٹی پر حجت قائم کرنے کے لیے بطور دلیل پیش کرتا ہے۔ اب آپ کہیں گے کہ یہ کیا؟ ایک جگہ تو مرزا غلام احمد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہے اور دوسری جگہ خود نبوت کا دعویدار ہے یہ تضاد بیانی تو صرف ایک مخبوط الحواس اور مجنون ہی میں ہو سکتی ہے ایک صاحب عقل و ہوش انسان کے کلام میں تو ایسا تضاد ہرگز نہیں ہو سکتا۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ مرزا غلام احمد مراق، ہسٹیریا سلسل البول کا دائمی مریض ہونے کی وجہ سے واقعی ایک مخبوط الحواس انسان تھا۔ اسی وجہ سے اس کے کلام میں اس قدر تضاد پایا جاتا ہے جو کہ صرف ایک مجنون کے شایان شان ہے۔

قبل اس کے کہ میں چلتے چلتے اس کی تضاد بیانی کے چند ایک نمونے قارئین کے سامنے پیش کروں جی چاہتا ہے کہ چند ایک حوالہ جات ایسے بھی پیش کروں جن میں مرزا قادیانی نے اپنے کو مراقی، ہسٹیریا اور سلسل البول کا مریض قرار دیا ہے۔ تاکہ ہمارے گذشتہ سطور کے دعویٰ کو اس کا کوئی ماننے والا بے دلیل نہ کہہ دے ویسے تو اس کے مخبوط الحواس ہونے کی سب سے بڑی دلیل اس کی تضاد بیانی ہی ہے جو کہ آئندہ سطروں میں پیش کی جا رہی ہے۔

(۱) "دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی ہے آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور ایک نیچے کے دھڑ کی، کثرت بول"

(اخبار بدر قادیان، جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء)

باقی آئندہ

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں
اقبالؒ

## آپ کی کتابیں

# ہماری راہیں

(تبصرہ کے لئے کتاب کی دو کاپیاں آنا ضروری ہیں)

### (۱) شہادۃ القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، صفحات ۳۹۰ سائز ۱۸ × ۲۲/۸ قیمت ۵ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ لاہور۔

مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ملک کی جانی پہچانی شخصیت تھے اور اہل حدیث مسلک کے چوٹی کے علماء میں سے تھے۔ آپ کی ساری عمر مرزائیوں کے ساتھ مناظروں اور مباحثوں میں گذری اور ہر مقام پر مرزائیوں کو شکست فاش کھانا پڑی۔

زیر نظر کتاب میں آپ نے حیات مسیح کے موضوع پر نہایت علمی پیرایہ میں عقلی و نقلی دلائل دے کر مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ وفات مسیح کا ابطال کیا ہے۔ یہ کتاب دو حصوں میں ہے۔ پہلے حصہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ حیات مسیح کو واضح کیا گیا ہے اور دوسرے حصہ میں مخالفین کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے ہیں۔ پہلا حصہ ۲۲۸ صفحات پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ ۱۳۲ صفحات پر، لیکن دونوں حصے اکٹھے ہی طبع شدہ ہیں۔ کتاب کا پہلا حصہ اور دوسرا حصہ بالترتیب ۱۳۲۱ھ اور ۱۳۲۳ھ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی ہی میں طبع ہوئے تھے، لیکن اب ان دونوں حصوں میں سے کسی کا بھی جواب دینے کی جرات نہیں ہوئی۔ یہ بات کتاب کی حقانیت کی ایک واضح دلیل ہے۔

اس دور میں جبکہ امت مرزائیہ کے گماشتوں کی بحث ختم نبوت اور حیات مسیح جیسے اجماعی مسائل کے بارہ مسلمانوں کے عقائد میں رخنے پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ "حیات مسیح" کے مسئلہ کی تمام جزئیات، دلائل اور اعتراضات کے جوابات سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

جس طرح کتاب اپنے مضامین کے لحاظ سے اعلیٰ ہے اسی طرح اپنی طباعت اور دیگر ظاہری خوبیوں کے لحاظ سے بھی نہایت بلند ہے۔ (م۔ و۔ ظ)

### (۲) فرمودات امیر شریعت (حصہ اول)

مرتبہ حکیم مختار احمد الحسینی۔ قیمت ۲ روپے۔ صفحات ۱۲۶، سائز ۲۰ × ۳۰/۱۶، گرد پوش رنگین اور خوبصورت۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ تعمیر حیات چوک رنگ محل لاہور

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ کتاب امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ کے فرمودات و اقوال پر مشتمل ہے۔ حضرت شاہ صاحب اپنے زمانہ کے نامور خطیب تھے بلکہ خطابت اُن کے گھر کی لونڈی تھی اور ہندوستان کے کونے کونے میں آج بھی ان کی خطابت کی بازگشت گونج رہی ہے۔ خود ہی فرمایا کرتے تھے کہ سال کے ۳۶۵ دنوں میں میں ۳۶۶ تقریریں کی ہیں، صبح کلکتہ میں تو دوپہر لکھنؤ میں اور رات کانپور میں، غرض کہ ؎

دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

دوران تقریر میں شاہ جی بعض جملے ایسے کہہ جاتے تھے جن کے مختصر الفاظ میں معانی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا۔ اپنی نجی اور سیاسی محفلوں میں بعض مرتبہ چھوٹے چھوٹے لطائف میں بڑے بڑے مسائل کو حل فرما دیتے۔ غرض کہ جو بات بھی شاہ جی کے منہ سے نکلتی وہ انوکھی ہوتی اور لاثانی ہوتی۔

اگرچہ شاہ جی آج ہم میں موجود نہیں لیکن ان کی باتیں آج بھی اُن کے دیکھنے اور ملنے والوں کی زبانوں پر موجود ہیں اور آج بھی وہی لطف دیتی ہیں جو شاہ جی کی زندگی میں دیتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ بھائی کرے حکیم مختار احمد الحسینی کا جنہوں نے مختلف لوگوں کی زبانی اور اخبارات و رسائل وغیرہ سے شاہ جی کے ان جواہر پاروں کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

کتاب اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ یہ ہر گھر میں پہنچے۔ طباعت اچھی ہے۔ کہیں کہیں کتابت کی کچھ اغلاط موجود ہیں جو کہ قابل برداشت ہیں۔ (م۔ ا۔ ظ)

## تبلیغ کا طریقہ

سب سے پہلے ہر مسلمان پر خود اپنی اصلاح لازم ہے کہ فرائض کی پابندی کرے اور محرمات کو ترک کرے، پھر اپنے گھر والوں کو تعلیم کرے، پھر پڑوس والوں کو، پھر محلہ والوں کو، پھر شہر کے قرب و جوار والوں کو، پھر دیہاتیوں کو، اسی طرح دنیا کے سرے تک۔ اگر قریب والے اصلاح و تبلیغ کی خدمت کو اس طرح انجام دیں گے تو دور والے سبکدوش رہیں گے، ورنہ قریب و دور والے جو بھی اس خدمت کی استطاعت رکھتے ہیں سب ہی گنہگار ہوں گے اور جب تک روئے زمین پر ایک انسان بھی کسی ایک دینی فرض سے جاہل رہے گا اور عالم کو قدرت ہوگی کہ خود جا کر یا دوسروں کے ذریعہ اس کو بتلائے، تب تک وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش نہ قرار پائے۔

(احیاء العلوم جلد ۲ ص ۲۶۸ : مصر)

(بقیہ صفحہ)

سماج کو توجہ دینی چاہیئے اور عریانی، بے حیائی اور فحاشی کے تمام مظاہر کو فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ترغیبات کا راستہ بند ہو جائے

موجودہ سماج میں ٹیڈی بوائز اور نیم عریاں لڑکیاں والدین کی غلط ذہنیت کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ نامہم اور دین دشمن لوگ اس غلط ذہنیت کی وجہ سے پوری سوسائٹی کو آزمائش میں مبتلا کر رہے ہیں۔

قوم میں اس قدر فحاشی کا پھیلنا اور ان بن مانگے بچوں کا عیسائی تربیت خانوں میں پرورش پا کر عیسائیت کی تعداد میں اضافہ کرنا پوری قوم کو دعوت فکر دیتا ہے۔

اگر قوم کے حساس افراد جمعیت علمائے اسلام کی تنظیم میں شامل ہو کر ان مفاسد کے خلاف محاذ بنائیں گے تو اس کا خمیازہ سارے ملک کو بھگتنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ پاکستانی حکومت کو ہدایت کرے۔ ظفر

---

## ریڈ کراس ——— یا ——— ہلال احمر

پاکستان میں ریڈ کراس کا نام ہلال احمر میں تبدیل کرنے کا فیصلہ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں کیا گیا تھا۔ حکومت کی طرف یہ بتایا گیا تھا کہ نام کی تبدیلی کے لئے اب صرف ریڈ کراس اور ہلال احمر کی عالمی تنظیمی سوسائٹیوں کی رسمی اجازت درکار ہے۔ خیال تھا کہ برق رفتار مواصلات کے اس دور میں مطلوبہ رسمی اجازت دو چار دن تک نہ سہی، دو چار ہفتوں تک ضرور مل جائے گی ؎

آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک

محض نام کی تبدیلی کا مطالبہ منظور کرانے کے لیے پاکستانی کے عوام کو اٹھارہ سال انتظار کرنا پڑا۔ اس لئے جب تک انتظار کے ہفتے مہینوں میں تبدیل ہونے لگے۔ تو عوامی حلقوں نے بڑے ادب و احترام کے ساتھ ارباب اختیار کو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔ جلد ہی نام کی تبدیلی کی اجازت موصول ہو جائے گی لیکن ؎

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

اب فیصلہ کو نو دس ماہ ہو گئے ہیں، لیکن ہینوا سے رسمی منظوری کا خط موصول نہیں ہو رہا۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ کہیں یہ خط ڈاک میں تو گم نہیں ہو گیا اس صورت میں خط کی نقل منگوانے کے لئے لکھا جا سکتا ہے۔ بہر حال عوام کے اصرار اور حکومت کی طرف سے عمل درآمد میں عمل طویل سے طویل تر نہیں ہونا چاہیئے۔

(ماخوذ)

---

ہفت روزہ

**ترجمان اسلام**

پاکستان میں اقامت دین کا علمبردار اور اسلامی اقدار کا محافظ ہے۔

# متحدہ اسلامی محاذ کنونشن

## مغربی پاکستان کے سینکڑوں اہل علم کا اجتماع

### مذہبی انارکی کے خلاف مشترکہ جدوجہد

جناب شیخ حسام الدین صاحب کی زیر صدارت متحدہ اسلامی محاذ کی ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۲۸، ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کو عزیزیہ اسلامیہ ہائی اسکول گوالمنڈی لاہور میں مغربی پاکستان کی دینی جماعتوں اور بلند پایہ مذہبی شخصیتوں کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد کیا جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے پیش نظر دعوت نامے جاری کر دیئے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام، مجلس احرار اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہلسنت، تنظیم قراء اہل حدیث و دیگر حضرات کے..... بڑے پیمانے پر شرکت کا یقین ہے۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے:۔

(۱) عائلی قوانین (۲) خاندانی منصوبہ بندی
(۳) مغربی تہذیب کے گندے انڈے (۴) محکمہ اوقاف کا طریق کار اور خطباء کے خلاف اقدامات
(۵) علمائے حق اور حکومت پاکستان (۶) عیسائیت اور فریق باطلہ کے جارحانہ حملے
(۷) اسلامی اقدار سے حکومت کی بے اعتنائی اور بے دینی کی سرپرستی
(۸) حکومت کی تعلیمی پالیسی (۹) حکومت کی داخلہ سیاست اور اسلام

تمام مدعوئین حضرات سے التماس ہے کہ اسلامی ضرورت اور وقت کی نزاکت کے پیش نظر اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں ـــ مدعوئین کے لئے لازم ہے کہ وہ مطبوعہ دعوت نامہ ہمراہ لائیں۔

(مولانا) محمد اجمل ناظم متحدہ اسلامی محاذ مغربی پاکستان)

# بھارتی حملہ ہمارے لیے ایک تنبیہہ تھی

## امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا درخواستی کی تقریر

لاہور ۱۰ مئی۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولینا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے فرمایا کہ بھارتی حملہ قدرت کی طرف سے ہمیں ایک تنبیہہ تھی تاکہ ہم الدرب العزت کی طرف رجوع کریں اور اپنے انفرادی اور اجتماعی اعمال کا محاسبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے رشتہ کو مضبوط کریں۔ آپ کل رات جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں ایک اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے

آپ نے فرمایا اس وقت ہمارا معاشرہ مغربی تہذیب کا علمبردار ہو چکا ہے اور اسلامی اقدار کی اہمیت ہمارے دلوں سے جاتی رہی ہے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنے جسم اور اس کی بیماریوں کی تو فکر ہے لیکن ہمیں روح اور اس کی بیماریوں کی بالکل کوئی فکر نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج کی دنیا میں سب کچھ جسم اور اس کے لوازمات کی حفاظت کے لیے ہو رہا ہے اور اس ترقی یافتہ دنیا میں ساری ترقی صرف جسم کے رکھ رکھاؤ کے لیے ہو رہی ہے حالانکہ اصل چیز روح تھی، کیونکہ ہر چیز کی روح نکلنے سے وہ شے بیکار ہو جاتی ہے۔

آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ رب العزت کے بارہ میں ہم نہایت غفلت میں مبتلا ہیں۔ موجودہ بھارتی حملہ دراصل ہماری اسی غفلت کو توڑنے کے لیے تھا لیکن نہایت افسوس ہے کہ جونہی جنگ کے بادل چھٹے ہم پھر اسی طرح گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں میں مبتلا ہو گئے ہیں اور جنگ کے دوران جو تھوڑی بہت اللہ تعالیٰ کی طرف ہماری توجہ ہوئی تھی وہ اب ہٹتی جا رہی ہے۔

آپ نے حکومت کو متنبہ فرمایا کہ حکومت کو اسلامی اقدار کا تحفظ کرنا چاہیئے۔ جو لوگ دین کو جدید سانچوں میں ڈھال کر فتنہ پیدا کر رہے ہیں، ان کا قلع قمع کرنا چاہیئے اور اس وبا کو ملک میں نہ پنپنے دینا چاہیئے۔

آپ نے خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین اور اسلام کے منافی قوانین پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قوانین قرآن و سنت کے سراسر خلاف ہیں اور قرآن و سنت کا خلاف کرنا دوسرے لفظوں میں قدرت کا مقابلہ کرنا ہے، اور قدرت کا مقابلہ کرنا ایک مسلمان حکومت کو زیب نہیں دیتا۔

آپ نے فرمایا کہ جس روح کو دنیا میں آنا ہے وہ ضرور آ کر رہے گی کسی قسم کی کوئی منصوبہ بندی اس کو آنے سے نہیں روک سکتی

جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کی وضاحت کرتے امیر جمعیۃ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں فساد نہیں پھیلانا چاہتی بلکہ وہ صرف اقامت دین اور حفاظت اسلام کی جدوجہد میں مصروف ہے اور اس وقت تک مصروف رہے گی جب تک صحیح اسلامی نظام ملک میں نافذ نہ ہو جائے۔ آپ نے حکومت کو اس بات پر بھی متنبہ کیا کہ ترقی نہ امریکہ کے راستہ پر چلنے میں ہے اور نہ ہی چین و برطانیہ کے راستہ پر بلکہ صحیح ترقی صرف اور صرف قرآن و سنت کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے میں ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ موجودہ وقت میں اقامت دین اور باطل فتنوں کا انسداد اسی وقت ممکن ہے ..... جبکہ ہم جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں، کیونکہ اس دنیا میں جماعت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

# علماء حق کی خدمت میں درخواست

## مودودی فریب سے بچیں

یہ امر کس سے پوشیدہ ہے کہ ملک میں آج مغربی تہذیب کی لعنت بڑی سرعت سے پھیلائی جا رہی ہے، ثقافت کے نام سے سب کچھ ہو رہا ہے۔ ورائٹی شو، ناچ گانا، مخرب اخلاق امور سرکاری سرپرستی میں کئے جا رہے ہیں۔ ہر شہر، ہر ضلع اور ہر ہر طبقہ کی طرف سے ان کے خلاف آواز اٹھ رہی ہے جمعیۃ علماء اسلام اور تمام دیندار مسلمان حکومت کو جھنجھوڑ رہے ہیں مگر حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ان اصلاحی مساعی سے نہ کسی کو اختلاف ہے نہ ہو سکتا ہے، مگر مودودی فن کار اس سے بھی ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، وہ ایک عبارت لکھ لیتے ہیں کہ فلاں فلاں بے حیائیاں بند کی جائیں اور فلاں فلاں حرکات کا انسداد کیا جائے یا مثلاً یہ کہ حج پر سے پابندی اٹھائی جائے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس پر دستخط کرنے سے کونسا عالم انکار کر سکتا ہے، چنانچہ وہ بیسیوں علماء کے دستخطوں سے ایک اشتہار یا ٹریکٹ شائع کر دیتے ہیں اور نیچے لکھ دیتے ہیں۔ شائع کردہ جمعیۃ اتحاد العلماء ضلع ملتان۔ اس سے مقصد براری کا انسداد نہیں ہوتا بلکہ مودودی فرقہ کو مقبول بنا کر بے دینی اور الحاد کی اشاعت کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔

اشتہار میں مذکورہ باتیں یقیناً بری ہوتی ہیں۔ تمام مسلمان ان کے خلاف احتجاج کرتے رہتے ہیں۔ مگر اس نیک عنوان سے شر کی نیت کرنا ایسا ہے جیسے خارجی فرقہ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کا نعرہ لگاتے تھے کہ حکم صرف خدا کا ہے اور اس پاک اعلان کے ذریعہ حضرات صحابہ کرام اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مخالفت کرتے تھے۔ علماء کرام کا یہ مقولہ ان کے خلاف مشہور ہے کلمۃ حق اُرِیْدَ بِھَا الْبَاطِل۔ کہ بات تو اچھی ہے مگر نیت باطل ہے۔ یہی حال مودودیوں کا ہے۔ وہ اتحاد العلماء کا نام اچھال کر اور چند مودودیوں کا نام بڑے بڑے علماء اسلام کے ساتھ شائع کر کے دنیا کو یہ تصور دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ مودودیوں کی اتحاد العلماء میں گویا یہ سب علماء شریک ہیں۔ اس طرح وہ نفوذ پیدا کر کے مودودی گمراہیوں کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔ مولوی سعد الدین مردان والے کو اس فن میں ید طولیٰ حاصل ہے میں جمعیۃ علماء اسلام اور تمام علماء حق سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر برائی کی مخالفت کے لئے کمربستہ رہیں۔ اسلامی اقتدار کے خلاف مساجد و منابر سے اور عام مجامع میں آواز اٹھائیں اپنے پلیٹ فارم اور اپنی جماعت کی طرف سے اور عام مسلمانوں کی طرف سے حکومت کے کارپردازوں کے کان کھولنے کی کوشش کریں مگر مودودی مکر و فن کو کامیاب کرنے میں معاون نہ

بقیہ صـ۱۴

## طبی تنظیم

"فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں"

۲۷۔ اپریل۔ مولانا حکیم حبیب اللہ خاں صاحب نے اپنے ایک بیان میں فرمایا۔ دنیا میں کامیابی اتحاد و اتفاق اور جماعتی تنظیم کی مرہون منت ہے۔ اس اصول کے تحت مجدد طب حکیم محمد اجمل خاں مرحوم نے طبی کانفرنس قائم کی تھی اور اس کے تحت دور فرنگی میں فن شریف کے تحفظ و بقاء کے لئے جدوجہد شروع کی۔ یہ انہی کی مساعی جمیلہ کا اثر ہے کہ آج طبی کانفرنس نے پریشان حال اطباء کرام کے فنی حقوق کے تحفظ کے لئے رجسٹریشن ایکٹ پاس کرایا ہے۔ یہ کوئی ایک دن ایک ہفتہ یا ایک مہینہ کا کام نہیں تھا بلکہ یہ کامیابی برسوں کی انتھک محنت، جماعتی تنظیم، یک جہتی اور خلوص کا ثمرہ ہے۔ ہماری موجودہ حکومت جس کے سربراہ رجسٹریشن کا سہرا ہے تو ہی زندگی کے ہر شعبہ میں تنظیم اور جماعتی یک جہتی چاہتی ہے تاکہ ملک و قوم ترقی و کمال سے ہمکنار ہو۔ اس کے ماسوا بھی جماعتی تنظیم کا فقدان ہر تحریک کے لیے موت کا پیغام ہوتا ہے لہٰذا جملہ اطباء کرام اپنی ضلعی تنظیم سے منسلک رہتے ہوئے فن شریف کی بقاء و ترقی اور تحفظ حقوق کے لئے جو بھی آواز اٹھائی جائے اس پر لبیک کہیں اور جماعتی تنظیم کے قواعد و ضوابط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنا لائحہ عمل جاری رکھیں۔

(حکیم حبیب اللہ خاں صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی منٹگمری)

---

**بقیہ:۔** علماء حق کی خدمت میں درخواست مودودی فریب سے بچیں۔

بنیں۔ جس گمراہ مودودی نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خود غرض، فریبی، سازشی اور جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی ہو، جیسے کہ خود اس کے مرید مولوی محمد یوسف صاحب اکوڑہ خٹک والے نے جامعہ اسلامیہ کی اشاعت ستمبر اکتوبر ۱۹۶۵ء میں لکھا ہے تو پھر بہت بڑی بے غیرتی ہوگی اگر ہم ایسے آدمیوں کے چیلوں چانٹوں کے فریب میں آکر ان کے نام کو اچھالیں اتحاد العلماء مودودی تنخواہ داروں کی جماعت ہے، تمام مسلمان مطلع رہیں۔ (غلام غوث ہزاروی بقلم خود)

---


## اشتہارات

سرگودھا کے حضرات ہفت روزہ ترجمان اسلام میں اشتہارات دینے کے لئے درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

حافظ محمد صادق، ناظم دفتر
جمعیتہ علماء اسلام، سرگودھا


## جنوبی وزیرستان میں جلسہ

جنوبی وزیرستان مقام وانا میں تنظیم المسلمین کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲، ۲۳ مئی ۱۹۶۶ء کو جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وغیرہ علمائے کرام عوام سے خطاب فرمائیں گے

(مولوی محمد زمان آف کاتی گرم جنوبی وزیرستان ناظم تنظیم المسلمین)

---


علامہ سید عبدالحی حسنی (ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ) کی معرکتہ الآرا تصنیف

# نزھۃ الخواطر

یہ کتاب علامہ سید عبدالحی حسنی (ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے عربی زبان میں تحریر فرمائی ہے۔ اس کی آٹھ جلدیں ہیں اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے موضوع، استناد، تحقیق اور افادیت کے اعتبار سے یہ کتاب "قاموس" کا حکم رکھتی ہے۔

اس کتاب میں برصغیر پاک و ہند کے گذشتہ ایک ہزار سال کے علماء اور مشاہیر اسلام کا مستند اور جامع مانع تذکرہ ہے۔ ایسی معلومات افزا کتاب عربی زبان میں بھی کوئی دوسری نہیں ہے۔ اسے بجا طور پر مشاہیر و اکابر کی انسائیکلو پیڈیا سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

پہلے دو حصے چھپ چکے ہیں۔ تیسری جلد چھپ رہی ہے اور بقیہ حصے بھی انشاء اللہ جلد منظر عام پر آ رہے ہیں

سائز ۲۰ × ۲۶/۸ عمدہ سفید کاغذ

قیمت جلد اول نو روپے (۹/-)

جلد دوم سات روپے (۷/-)

# سیرۃ ابن ہشام

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر سب سے زیادہ مستند، مفصل، مکمل اور قدیم تصنیف، جو دوسری صدی ہجری میں لکھی گئی۔ یہ وہ مایۂ ناز کتاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات گرامی کے جملہ پہلوؤں پر حاوی ہے۔ آپؐ کا ہر عمل، ہر قول، ہر سنت اور شب و روز کی زندگی سے متعلق جملہ تفصیلات بڑی صحت اور جامعیت کے ساتھ اس میں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کے موضوع پر قلم اٹھانے والے مؤرخین اس کتاب کو سرمۂ چشم بناتے ہوئے ہیں کہ ان کی تحقیق اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہو سکتی جب تک یہ سب سے پرانی اور سب سے مستند کتاب ان کے سامنے موجود نہ ہو۔

سلیس اور شگفتہ اردو ترجمہ

سائز ۲۰ × ۲۶/۸ کا نیا ایڈیشن

عمدہ سفید کاغذ

ھدیہ

پندرہ روپے

مقبول اکیڈمی چوک انارکلی ــــ سرکلر روڈ لاہور

# دواخانہ فیض عام بفہ کی مجرب دوائیں

یہ دواخانہ عرصہ دراز سے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی نگرانی میں کام کرتا ہے مندرجہ ذیل دوائیں سالہا سال سے احباب منگاتے رہتے ہیں:۔

**اٹھرا کا علاج** انتقاط ہو جائے یا بچے پیدا ہو کر مر جایا کریں۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے یہ دو قسم کی دوائیں ہیں۔ مکمل کورس پندرہ روپے

**نرینہ اولاد** اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس دوا کے استعمال سے اب تک اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نرینہ اولاد بخشی ہے۔ دوا تب منگائیں کہ حمل پر اڑھائی مہینے سے زیادہ وقت نہ گذرا ہو۔ قیمت سو روپے پورے کورس کی۔ غریب کے لئے خاص رعائت ہوگی۔

**بانجھ پن کے لئے** عورت کو باوجود زیام ماہواری ہونے کے بچے نہیں ہوتے اس کے لئے بہترین گولیاں ہیں۔ قیمت پچاس عدد گولی برائے سہ ماہ مبلغ سو روپے۔ غریب کے لئے خاص رعائت

**بواسیر خونی و بادی** کھانے اور لگانے کی دوا خونی اور بادی ہر ایک کے لئے، دوا کی قیمت پندرہ روپے۔

**دمہ کا علاج** یہ تین قسم کی دوا ہے۔ مکمل کورس کی قیمت مبلغ بیس روپے

**مقوی دماغ و اعصاب** قیمت سو گولی دس روپے

**کھانسی کی مجرب گولیاں** قیمت سو عدد پانچ روپے

**اصلی سلاجیت مصفی** سلاجیت بہت مفید چیز ہے۔ اصلی اور مصفی سلاجیت کی قیمت دو روپے تولہ اور ایک سو بیس روپے فی سیر ہے۔

ان کے سوا مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کی دوائیں بھی مندرجہ ذیل پتہ سے رعائتی نرخ پر منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ

# خبرنامہ جمعیۃ

## ترجمان القرآن کے پرچے ضبط کئے جائیں

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۷ مئی ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عشاء شہدائے اسلام کی یاد میں چوک حبیب گھر میں ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی نے اجلاس سے خطاب فرمایا، اور اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

مسلمانان ٹوبہ ٹیک سنگھ کا یہ عظیم الشان تبلیغی اجلاس مودودی صاحب کے ماہنامہ ترجمان القرآن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق توہین آمیز مضمون اور محمود احمد عباسی کی کتاب (خلافت معاویہ و یزید) میں اہل بیت کے خلاف مضامین پر پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان ہر دو حضرات کی تحریرات کو تحفظ ناموس صحابہؓ و اہلبیت کے پیش نظر فی الفور ضبط کرے اور ایسی کارروائی عمل میں لائے کہ آئندہ کے لئے کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔

(قاری عبدالقادر حامد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور)

## فقیر والی میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم اجلاس

مورخہ ۸ مئی بروز اتوار فقیر والی میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس میں تحصیل فورٹ عباس کے تمام معزز حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مولانا محمد شریف صاحب منیجن آبادی نے فرمائی۔ اجلاس میں یہ طے کیا گیا کہ تحصیل فورٹ عباس میں جمعیۃ کو از سر نو منظم کیا جائے اور تمام دیہات میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کی جائیں اور ایک کمیٹی بنائی جائے جو مناسب مقامات پر دورہ کر کے عوام کو جمعیۃ سے متعارف کرائے۔ ترجمان اسلام کی خریداری کے متعلق دوستوں سے عرض کیا گیا۔ چنانچہ احباب نے بخوشی ترجمان اسلام کا خریدار بننا منظور کر لیا اور پندرہ پرچے جاری کرائے گئے۔

(محمد شریف صابر پریس رپورٹر فقیر والی)

## جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا احتجاجی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت چودھری شوکت علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان اور محکمہ اوقاف کے خطباء کے خلاف سرکاری اقدامات کو اسلامی تبلیغ پر پابندی اور مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے ورنہ اس کے نتائج کی وہ خود ذمہ دار ہوگی۔ آخر میں صحافیوں پر پولیس کے ناروا سلوک پر گورنر صاحب سے اپیل کی گئی کہ وہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور گورنر صاحب نے جو کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے جنگی حالات ختم کر کے بنیادی حقوق بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا

## شیعہ سنی مسئلہ میں حکومت کا فرض

(چنیوٹ۔ نور پور کے حالات)

ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب چنیوٹ اور مولوی عبید اللہ صاحب نیازی اور غلام رسول صاحب رحمانی نور پور نورنگ سے اطلاع دیتے ہیں کہ شہر چنیوٹ میں شیعوں نے اس سال تین جلوس بغیر لائسنس کے نئے راستوں سے گذارے ہیں۔ مدرسہ احیاء العلوم العربیہ اور مسجد شادی ملتانگ کے سامنے کھڑے ہو کر مرثیے پڑھے اور دل آزاری کی۔

اسی طرح نور پور ضلع بہاولپور کی اطلاع ہے کہ وہاں عرصہ سے شیعہ سنی فسادات کا استناد اس لئے ہوا ہے، کہ وہاں شیعوں کو جلوس چار دیواری سے باہر لے جانے کی اجازت نہیں ہے اور اب معلوم ہوا ہے کہ اس کی اجازت کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں بھی شیعہ سنی کے ایک پرانے معاہدے کو جس پر سالہا سال ایک فریقین کا عمل ہوتا رہا اس سال مقامی حکام نے تبدیل کر کے شیعہ نوازی کا ثبوت دیا ہے۔ سنی مسلمانوں کا یہ مطالبہ بالکل معقول ہے کہ رشید الکوائری رپورٹ پر عمل کرتے ہوئے کوئی نیا لائسنس نہ دیا جائے اور معاہدوں کی پابندی کرنے کا سب سے مطالبہ کیا جائے۔ یہی ایک طریقہ ہے جس کی وجہ سے امن قائم رہ سکتا ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ شہر حلقہ ۱ کا انتخابی اجلاس

۱۱ محرم الحرام مطابق ۴ مئی بروز منگل بعد نماز عشاء بستو گولہ جامع مسجد دو منزلہ حضرت مولانا عبدالغنی صاحب کی صدارت میں ڈھاکہ شہر مشرقی علاقہ (گنڈاریا) کے علماء اور ائمہ مساجد کا ایک اجلاس منعقد ہوا، جس میں معزز مہمان کی حیثیت سے صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر حضرت مولانا نعمان صاحب ناظم اعلیٰ محمد شمس الدین اور ڈھاکہ شہر جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب نے شرکت فرمائی۔ محمد شمس الدین صوبائی ناظم اعلیٰ اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب کی مختصر تقریر کے بعد ڈھاکہ شہر کے حلقہ نمبر ۱ کی جمعیۃ کی تشکیل عمل میں لائی گئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت مولانا عبدالغنی صاحب خطیب بستو گولہ جامع مسجد امیر (۲) حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب امام شام پور قدیم تلی جامع مسجد۔ نائب امیر (۳) حضرت مولانا حافظ رئیس الدین صاحب امام دین ناتھ شین روڈ نائب امیر (۴) حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب استاد مدرسہ اسلامیہ العلوم فرید آباد ناظم امیر (۵) حضرت مولانا غلام مولیٰ صاحب خطیب رنچی چودھری روڈ جامع مسجد ناظم اعلیٰ (۶) قاری حافظ عبدالخالق صاحب استاد مدرسہ جمال القرآن ناظم اشاعت (۷) مولوی ابوطیب صاحب نائب ناظم (۸) جناب مولوی عبدالباطن صاحب امام ہری چرن رائی روڈ رکن (۹) مولانا عبدالخالق صاحب امام دین ناتھ شین روڈ۔ رکن (۱۰) مولانا علی اکبر صاحب امام ڈسٹرلیاری روڈ مسجد (رکن) (۱۱) مولانا ابراہیم صاحب امام عالم گنج روڈ مسجد (رکن) (۱۲) مولوی قاری ثناء اللہ صاحب امام ثانی عالم گنج روڈ مسجد (رکن) (۱۳) حافظ انوار اللہ صاحب امام فرید آباد پوسٹ آفس مسجد (رکن) (۱۴) مولانا انوار الحق صاحب امام نبین چاند گوشالی روڈ مسجد (رکن)

## ایک ضروری تصحیح

۲۰ مئی ۶۶ء کے ترجمان اسلام میں صفحہ ۶ پر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا عبید اللہ انور صاحب کا خطاب کے عنوان سے جو خبر چھپی ہے اس کا پہلا حصہ کہ حضرت مولانا موصوف مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلویا ج ب ۳۷۹ میں تشریف لے گئے اور وہاں تقریر کی۔ یہ غلطی سے چھپا ہے۔ دراصل تقریر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی اور وہیں لکھنی تھی۔ جیسے کہ خبر کے عنوان سے واضح ہوتا ہے۔ مگر یہ خبر بھیجنے والے نے مدرسہ تعلیم القرآن کلویا ج ب ۳۷۹ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لیٹر پیڈ پر لکھ کر بھیجی اور ساتھ ہی دوسری خبر مدرسہ کے داخلہ وغیرہ کا اعلان تھا، اس لئے اس طویل مضمون کا خلاصہ نکالتے وقت مضمون خلط ملط ہو گیا۔ حضرت موصوف مدظلہ مدرسہ مذکور میں نہیں گئے۔ ان کی تقریر عنوان کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہی ہوئی۔

## نیشنل سیمنٹ انڈسٹریز فاروقیہ (ہزارہ) کا اجلاس

### اعتماد کا ووٹ حاصل نہ کر سکا

بھوئی گاڑ۔ ۲۵ اپریل۔ آج نیشنل سیمنٹ انڈسٹریز کی بنل میٹنگ زیر صدارت میاں فاروق احمد شیخ (مرزائی) منعقد ہوئی۔ اجلاس کا مقصد کمپنی کے مینجنگ ڈائرکٹر کے لئے ملک حبیب اللہ ٹوانہ کے مقابلہ میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا تھا۔ فاروق احمد شیخ نے ملک صاحب کی غیر موجودگی میں ان کے خلاف ایک زبردست تقریر کی لیکن خود آپ کے بعد مولانا عبدالحی صاحب بھوئی گاڑ نے جو کہ کمپنی کے حصہ دار ہیں زبردست جوابی تقریر فرمائی جس کے بعد ممبران نے مسٹر شیخ کے خلاف شدید بد عنوانیوں کے الزامات لگائے اور ووٹنگ کی زبردست مخالفت کی اس طرح شور و غل میں تمام لوگ اٹھ کر چلے گئے اور میاں صاحب اور ان کے حواری منہ دیکھتے رہ گئے۔

## انتخابات عہدیداران کمیٹی مدرسہ تعلیم القرآن خاکی (ہزارہ)

مورخہ ۶ فروری بروز جمعہ مدرسہ تعلیم القرآن خاکی میں ایک جلسہ زیر صدارت جناب محمد امیر خاں صاحب منعقد ہوا جس میں صدر موصوف نے جلسہ اراکین کو سمجھایا۔ کہ گو یہ ادارہ اللہ سے چل رہا ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ یہ ادارہ کسی خاص منظم طریقے سے چلایا جائے۔ اس لیے آپ اراکین خود ایک کمیٹی بنائیں جو اسے صحیح طریقے سے چلا سکے۔ چنانچہ اسی وقت انتخاب کیا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل اراکین کو کمیٹی کے عہدیدار بنایا گیا۔ (۱) صدر محمد امیر خاں صاحب (۲) سیکرٹری الطاف حسین ارشد (۳) نائب سیکرٹری محمد رفیق صاحب (۴) خزانچی فقیر محمد صاحب (۵) مشتہری سیکرٹری وارث خاں صاحب۔ ممبر صاحبان سمندر خاں، محمد ایوب، دوست محمد سلیمان۔ احمد خاں۔ سید میر احمد شاہ سلطان محمد سائیں خاں۔ (الطاف حسین ارشد)

PHONE No 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No 7132

# তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paise

جلد ۹، شمارہ ۱۸ - جمعہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے

## اعلان

جمعیۃ علمائے اسلام سرگودھا، عنقریب ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں شامل ہوں گی۔ تاریخوں کے اوپر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد ہوں گے جو جماعتیں جتنی تعداد میں وہ کیلنڈر منگوانا چاہیں وہ درج ذیل پتہ پر جلد از جلد مطلع کریں!

حافظ محمد صادق

دفتر جمعیۃ علمائے اسلام، مسلم بازار - سرگودھا

## شرطیہ علاج

فالج۔ لقوہ اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کیلئے

یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہوگا کہ ہمارے ہاں مذکورہ بالا امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ ادویات ہیں

جنکو

بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور مؤثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے

آزمائش شرط ہے!

مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کرکے ادویہ حاصل کریں انشاءاللہ شفا ہوگی۔

دیسی دواخانہ، زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ، بائی والی مسجد - منٹگمری شہر

## مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

عربی

از ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالےٰ

جلد اوّل

زیور طباعت سے آراستہ ہوگئی ہے

کاغذ کرنافلی آرٹ پیپر سفید طباعت بہترین

ہدیہ غیر مجلد ۲۰/- روپے

" مجلد چرمی ۲۳/- روپے

سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۳۷۰

جلد ثانی زیر طبع ہے —!!

ملنے کا پتہ

مکتبہ امدادیہ

ملتان (مغربی پاکستان)

## بدل اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

## حضرو ضلع کیمبل پور میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

ہمارے ایجنٹ

محترم غلام نبی صاحب۔ سن شائن پینٹ ہاؤس

دالگراں بازار حضرو سے حاصل کریں

## ذیابیطس

شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے اس سے دل و دماغ، جگر معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد۔ ناطاقتی بدن سوکھا، گردہ، مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے تو ان کی مجرب دوا

شفا دھوج ولی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج برجر چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۵ روپے |
| آدھا صفحہ | ۴۰ روپے |

فی انچ ۲ روپے ۵۰ پیسے

## اسلام ہوزری کی قابل تعریف مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشانہ

جرسی، مردانہ۔ زنانہ۔ بچگانہ۔ پل اوور

لیڈیز کوٹ۔ مفلر۔ نیبان۔ لیڈی ویسٹ

سوتی، سلکی، ریشمی انڈر ویئر وغیرہ

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون ۶۸۶۲۷

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و منقح

ترجمہ از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بے نظیر سرعت رفتار، دلکش طباعت و زیبائش ٹوٹو گلکسی پلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی، جملہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۲×۲۹ مضبوط سبزی ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت

قسم دوم:۔ عام سفید کاغذ ایک رنگہ گلکسی طباعت، ڈائی کٹ کی مضبوط سبزی ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ

لاہور

11/49 ناقص

# عید

آہ! کیا دنیا میں غفلت و سرشاری کی حکومت ہمیشہ سے ایسی ہے؟ کیا دنیا میں ہمیشہ نیند زیادہ اور بیداری کم رہی ہے؟ یہ لوگوں کو کیا ہوگیا کہ ایک دن کی خوشیوں میں بے خود ہو کر ہمیشہ کے ماتم و اندوہ کو بھول گئے ہیں؟ بزمِ جشن کی تیاریاں کس کے لئے، جب کہ دنیا اب ہمارے لئے ایک دائمی ماتم کدہ بن گئی ہے؟ عیش و نشاط کی بزموں کو آگ لگائیے عید کے قیمتی کپڑوں کو چاک چاک کر ڈالئے۔ عطر کی شیشیوں کو اپنے بختِ زبوں کی طرح اُلٹ دیجئے اور اُس کی جگہ مٹھیوں میں خاک و گرد بھر بھر کر اپنے سر اور سینے پر اوڑھائیے، زرّیں کلاہوں اور ریشمیں قباؤں کے پہننے کے اب دن گئے ہے

ماخانہ رسیدگانِ ظلمہ

جناب مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

# درسِ قرآن

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ لینے والے کو (اپنے قول و فعل سے) دکھ پہنچاتے ہیں تو (راہ حق میں خرچ کرنے کی نیکی انہی کی نیکی ہے یقیناً) ان کے پروردگار کے حضور ان کے عمل کا اجر ہے، نہ اُن کے لئے تو کسی طرح کا ڈر ہوگا، نہ کسی طرح کی غمگینی)

نیکی کے لئے خرچ کرنا ہے۔ اب دیکھو کائناتِ خلقت میں خدا کا قانونِ مکافات کیا ہے؟ سو یہ بات ہر انسان دیکھ رہا ہے کہ اگر غلّہ کا ایک دانہ زمین کے حوالے کر دیا جائے۔ تو وہ ایک دانہ کے بدلے پورا درخت واپس کر دیتی ہے۔ پس خدا کے قانونِ خلقت کی فیاضیوں کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ انسان کے عملِ خیر کے بدلے اتنی فیاضی بھی نہیں دکھلائے گا جتنی فیاضی ہر دانہ کے بدلے اسی کی زمین دکھلا رہی ہے۔

لیکن کامیابی کی شرط یہ ہے کہ دانہ خراب نہ ہو اور زمین میں ڈالا جائے پتھر کی چٹانوں پر نہ پھینک دیا جائے۔ ورنہ ساری محنت اکارت جائے گی اسی طرح خیرات کے لئے بھی ضروری ہے کہ اخلاص کے ساتھ کی جائے۔ یہ نہ ہو کہ لینے والے پر احسان جتلایا جائے یا سخت زبانی اور بدسلوکی کی جائے۔

دکھاوے کی خیرات بھی اکارت جاتی ہے۔ اور یہ برائی پچھلی برائی سے بھی سخت ہے۔ کیونکہ جو شخص نیکی کو نیکی کے لئے نہیں بلکہ نام و نمود کے لئے کرتا ہے۔ وہ خدا کی جگہ انسانوں کی نگاہوں میں بڑائی چاہتا ہے وہ یقیناً خدا پر سچا ایمان نہیں رکھتا۔

جو لوگ دکھاوے کے لئے نیکی کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑ کی ایک چٹان جس پر مٹی کی تہہ جم گئی ہو۔ ایسی جگہ پر کتنی ہی بارش ہو۔ لیکن کبھی سرسبز نہ ہوگی، کیونکہ اس میں پانی سے فائدہ اٹھانے کی استعداد ہی نہیں ہے۔ پانی جب برسے گا، تو دُھل دھلا کر صاف چٹان نکل آئیگی۔

برخلاف اس کے جو لوگ اخلاص کے ساتھ خیرات کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک بلند اور موزوں مقام پر باغ ہو۔ جب بارش ہوگی ہے گی۔ اگر زور سے پانی نہ برسے تو ہلکی سبزی و شادابی کی

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ

# درسِ حدیث

جس رات شب قدر ہوتی ہے، تو حق تعالےٰ شانہ حضرت جبرئیل کو حکم فرماتے ہیں۔ وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر ہیں۔ ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے۔ جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں۔ جن میں سے دو بازو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں۔ جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل فرشتوں کو تقاضہ فرماتے ہیں۔ کہ جو مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا نماز پڑھ رہا ہو، یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں۔ اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں۔ صبح تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب صبح ہو جاتی ہے۔ تو جبرئیل آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت اب کوچ کرو اور چلو۔

فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی۔ اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرما دیا۔

صحابہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو۔ دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرتے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور ناطہ توڑنے والا ہو۔ چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو۔ اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔ پھر جب عیدالفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام (آسمانوں پر) لیلۃ الجائزۃ (انعام کی رات) سے لیا جاتا ہے۔ اور جب عید کی صبح ہوتی ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کریم رب کی (درگاہ کی) طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے۔ پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالےٰ فرشتوں سے دعا فرماتے ہیں کہ کیا بدلا ہے۔ اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے، تو حق تعالےٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

اے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں۔ کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو مجھ جلال کی قسم آج کے دن اپنے اس کے عطا کرونگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

# ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر — احمد حسین کمال — مدیر معاون حافظ عزیز الرحمٰن خورشید بھیروی

جلد ۱۱ | جمعہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے | شمارہ ۴۹


# "جمعۃ الوداع کا یوم احتجاج"

احمد حسین کمال۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ نے ہدایت فرمائی ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن ملک کے دونوں حصوں مشرقی اور مغربی پاکستان میں ہمہ گیر طور پر یوم احتجاج منایا جائے، اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن دوسرے دین پسند جمعیتوں کے حضرات کے ساتھ مل کر یوم احتجاج کو کامیاب بنانے کی کارگذاریاں عمل میں لائیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ کا یہ اعلان نہایت برموقعہ اور ضرورت کا ایک اہم تقاضا پورا کرنے والا ہے۔

احتجاج تو اس امر پر ہی ہے کہ موجودہ اقتدار نے، اب تک مسلمانوں اور عوام کے ساتھ جو ناانصافیاں کی ہیں، ان کے خلاف آواز بلند کی جائے،

یہ ناانصافیاں جن کے ذکر کی اب کوئی حاجت نہیں ہے، جن سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے اور جن کے بدنجتانہ نتائج عوام کو بھگتنے پڑ رہے ہیں، ان میں اضافہ حال کے اس طرز عمل نے بہت زیادہ کر دیا ہے۔ جس کے تحت مختلف مقامات پر طلباء کے ساتھ سخت گیر برتاؤ کیا گیا۔ لاٹھی چارج اور گولیاں چلائی گئیں اور متعدد سیاسی رہنماؤں و بے شمار کارکنان کو گرفتار کر کے قید و بند میں ڈال دیا گیا ہے۔

موجودہ مظاہرے اور جلوس بھی دراصل احتجاج ہی ہیں۔ لیکن حضرت مفتی صاحب کی اس ہدایت و تجویز نے، ان دینی و سماجی حلقوں کو بھی اس احتجاج میں شامل ہونے کا موقعہ دیا ہے۔ جو کسی وجہ سے موجودہ عوامی جوش و خروش میں حصہ لینے سے پس و پیش کرتے رہے ہیں۔

گذشتہ چالیس سال کی سیاست نے مسلمان عوام اور علماء دین کے درمیان گمراہ کن حد تک خلا پیدا کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مسلمان عوام اور مسلمانوں کی نئی نسل ملحدانہ افکار اور یورپ و امریکہ کی مخمش تہذیب کا تیزی سے شکار ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی سیاست بھی مغرب کی مسلمان دشمن قوموں کے اصول و طریق کی تابع بن گئی ہے۔

اس لیے شدید ضرورت ہے کہ اب علماء کرام اور دین پسند طبقے، عوام کی سیاسی جدوجہد میں بھرپور حصہ لے کر مسلمان عوام سے زیادہ سے زیادہ قریب ہوں اور موجودہ تحریکات دینی اثر ڈالیں۔

جمعۃ الوداع پر کامیاب

اشتراک پیدا کرنے پر زور دیں۔

(۳) جگہ جگہ جلوس نکالنے کا انتظام کریں۔ جن میں، اسلامی مطالبات اور جمہوریت کی بحالی و آمریت کے خاتمہ کے مطالبہ کو زیادہ سے زیادہ نمایاں حیثیت حاصل ہو۔

(۴) چونکہ فی الحال نیشنل عوامی پارٹی اور پیپلز پارٹی کے کارکنان، کئی مقامات پر جمعیۃ کے ساتھ اشتراک کر چکے ہیں۔ اس لئے اس موقع پر اگر وہ اشتراک کرنا چاہیں تو انہیں بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی دوسری جماعتیں، اگر جمعیۃ کے مطالبات سے اتفاق کرتی ہیں تو وہ بھی جلوس میں شامل ہو سکتی ہیں۔

تاہم جلوس نمایاں طور پر جمعیۃ کی قیادت و سربراہی کے حامل ہوں۔

جلوس پورے ضبط و نظم کے ساتھ، آئین کی حدود میں اور شائستہ طور پر نکالے جائیں۔ جس کا ایک مثالی نمونہ، گذشتہ مئی میں جمعیۃ کانفرنس کے موقعہ پر لاہور میں پیش کیا گیا۔

(۵) جہاں تک ممکن ہو سکے، جلوس، جمعیۃ کے مقامی دفتروں پر ہی لایا جائے اور مختصر تقریر و دعا کے ساتھ، منتشر کر دیا جائے۔

(۶) ہرگز کسی قسم کے اشتعال سے اثر پذیر نہ ہوا جائے۔ اور پورے صبر و برداشت کے ساتھ تمام کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(۷) کسی قسم کے اخلاقی معاملہ میں نہ پڑا جائے۔ اور صرف موجودہ صورت حال کی تبدیلی کی طرف ہی زیادہ سے زیادہ عوام کو متوجہ کیا جائے۔

(۸) جلوس اور یوم احتجاج سے ایک دو دن پہلے پورے [illegible] کر کے، چھوٹی سی چھوٹی بات بھی کارکنان [illegible] تاکہ تمام کا

(ادارتی نوٹ)

# اسلام کا غلبہ اور وقت کے سیاسی تقاضے

وطن عزیز میں اس وقت سیاسی بیداری اور جوش و خروش کی جو لہر اٹھی ہے۔ تخریب کے بعض افسوسناک واقعات سے قطع نظر اس کی خوش آئندگی سے کسی بھی وطن دوست کو انکار ہیں۔ گویا سوئے ہوئے انسان یکایک جاگ پڑے ہیں۔ اور نہ صرف جاگ پڑے ہیں۔ بلکہ اپنے دس سالہ طویل خواب غفلت کی تلافی کے لیے۔ جلد از جلد اور بھاگ کر منزل مقصود تک پہنچ جانے کے لیے بے تاب ہیں۔

عوام کی یہ بیداری جس کے لیے زیادہ تر طلباء کا طبقہ مبارکباد کا مستحق ہے اور جس کے احساس کی تخم ریزی جمعیۃ علماء اسلام کی منعقدہ کانفرنس لاہور ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء کو ۵ ہزار علماء پر مشتمل نکلنے والے جمعیۃ علماء اسلام کے جلوس نے آج سے ۸ ماہ پیشتر کر دی تھی۔ ایک بے پناہ تحریک کی شکل میں ابھر آئی ہے اور اب اس کی کامیابی کا تمام تر دار و مدار اس مشترکہ اجتماعی قیادت پر ہے جسے ملک کی جماعتیں اس نازک وقت میں پیش کر سکتی ہیں۔

عوام کی اس بیداری کو اگر متفقہ اور مشترکہ قیادت نصیب ہو جاتی ہے تو یقیناً وہ منزل مراد کو پہنچ سکتے ہیں اور موجودہ اقتدار کو نہ صرف تبدیل کرنے کی آئینی پوزیشن میں آ سکتے ہیں۔ بلکہ اپنے مطالبات کے مطابق ایک نئے نظام کے قیام کی کوشش میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے، بلا امتیاز و تفریق تمام مخالف سیاسی و دینی جماعتوں اور نئی و پرانی سیاسی شخصیتوں کا، اشتراک عمل نہایت ضروری ہے۔

اس وقت نظریات کی بحثوں میں الجھنا اور جماعتی عصبیتوں کے جھوٹے وقار میں پڑے رہنا۔ موجودہ اقتدار کی اتنی عظیم خدمت ہوگی جس کی کوئی مثال اگلی اور پچھلی غداریوں میں ڈھونڈے سے نہیں مل سکے گی۔

ایک امید افزا صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ یہ صورت حال تمام تر عوام کے اندر سے پیدا ہوئی ہے۔ اسے کسی پارٹی اور گروہ کے کسی پیشگی پروگرام و کارروائی نے برپا نہیں کیا ہے [illegible] کے طبقے کے احتجاج نے ایک ہمہ گیر صورت حال پیدا کر [illegible] اعصاب

طاقت کی منہ مانگی مراد ہوگی جو اسے مل جائے گی۔

دو چیزیں ایسی ہیں، جن سے اقتدار سے باہر کسی بھی پاکستانی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

ایک "اسلام کا نفاذ" اور دوسرے "آمریت کا انسداد"

"آمریت کا انسداد" ایک ایسا مقصد ہے۔ جس کے حصول کے لئے باوجود مختلف نظریات و مقاصد کے تمام گروہ و شخصیتیں کوشاں و متفق ہیں۔ اور ابھی تک کسی گروہ یا فرد کی طرف سے "اسلام کے نفاذ" کے مقصد سے بھی انکار کا اظہار و اعلان سامنے نہیں آ رہا ہے۔

اس لیے بجا طور پر عوام یہ توقع کر رہے ہیں کہ ملک کے موجودہ حالات میں تمام جماعتوں اور شخصیتوں کو مل کر "آمریت کے انسداد" کے لیے، اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف بدظنی و بداعتمادی کی زہریلی فضا پیدا کرنے سے گریز کرنا چاہیئے اس لئے کہ اس طرز عمل کا نتیجہ تمام تر اقتدار کے حق میں نکلے گا اور عوام کی یہ تمام تاریخی سعی و جہد اور ایثار و قربانی غارت چلی جائے گی۔

اس ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے، چوہدری محمد علی صاحب نے بھی اپنی ایک حالیہ تقریر میں بتایا ہے کہ

"پی، ڈی، ایم (پاکستان تحریک جمہوریت) کے رہنماؤں اور نیپ (ولی خاں گروپ) اور پیپلز پارٹی (مسٹر بھٹو کی جماعت) کے درمیان اتحاد کے مذاکرات جاری ہیں۔

(روزنامہ جنگ ۹ دسمبر ۱۹۶۸ء)

اتحاد کی یہ رسمی صورت تو جب بھی ظہور پذیر ہو۔ لیکن عوام کے موجودہ جوش و خروش نے ان سب کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جانے کے لئے سڑکوں پر نکال کھڑا کیا ہے اور ان کے غیر رسمی اشتراک کے متعدد مظاہرے سامنے آ چکے ہیں

اس موقعہ پر سب سے زیادہ ذمہ داری دین پسند جماعتوں کی ہے۔ عوام کی بیداری و جوش و خروش کے موجودہ رجحانات میں اگر وہ الگ تھلگ بیٹھے رہے اور اس کی قیادت کلیتہً ایسے ہاتھوں میں چلی گئی جن کا جھکاؤ، الحاد، دہریت، اشتراکیت یا در پردہ سامراج پرستی کی طرف ہے اور آنے والے تغیرات بھی دین سے دور قوموں کے جلو میں ہی آئے تو اس صورت حال کی مسئولیت سے دین پسند فراد میں جماعتیں بری نہیں ہو سکتیں۔

اگر ایسے موقعوں پر تخریب پسند اور غیر دینی طاقتیں [illegible] اپنی مطلب برآری کرتی ہیں تو، دینی طاقتوں کو بدرجہ [illegible] ہیئے۔ اس لیے کہ اس کی ذمہ داری ان پر [illegible] طرز سے ہی عائد ہوتی ہے

تحریک جمہوریت کے زیر اہتمام نکلنے والے جلوسوں میں بھی کم از کم "ختم نبوت" کے تحفظ کے سلسلے میں کوئی مطالبہ نہیں اٹھایا گیا۔

اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اس موقع پر پوری قوت کے ساتھ دینی جماعتوں و دین پسند طاقتوں کو موجودہ سیاسی تغیرات کے عمل میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

ان کا اشتراک ایک تو موجودہ، تحریک کو لادینی اثرات سے بچائے گا۔

دوسرے ان کے اشتراک سے اسلام سے متعلق مطالبات بھی پوری قوت کے ساتھ منظوم پر آ جائیں گے۔

تیسرے ان کا اشتراک، تحریک کو، تخریبی بدنظمیوں سے محفوظ کر دے گا۔

چوتھے یہ کہ ان کی شرکت مستقبل پر اثر انداز ہو کر آنے والی والی تبدیلیوں کا رخ اسلام کی طرف کر دے گی۔

چنانچہ ان پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام دینی و سیاسی جماعتوں کو ایک مشترک لائحہ عمل کے ساتھ اقدامات عمل میں لانا چاہیئے۔

(کمال)

# عید الفطر

ہر قوم کے لیے سال بھر میں دو چار دن ایسے آتے ہیں جن کو وہ کسی جشن کی یادگار سمجھ کر عزیز رکھتی ہے۔ ان دنوں میں قوم کا ہر فرد خوشیاں مناتا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں سے پہلی اقوام بھی سال میں دو چار دن خوشیاں منایا کرتی تھیں۔ ان اقوام کی طرح مسلمانوں کے لیے بھی سال میں دو دن اللہ رب العزت نے عید کے مقرر کئے ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

مسلمانوں نے پورا ایک ماہ اللہ کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام (تراویح) کیا۔ رمضان المبارک کے اختتام پر عید کا حکم اس لئے دیا گیا کہ تکبیر و تہلیل کی مقدس صداؤں میں اسلام کے جاہ و جلال، شوکت و عظمت اور مسلمانوں کی اجتماعیت کا سماں دنیا کو نظر آئے۔

دوسری اقوام اپنے خوشی کے دنوں میں لہو و لعب اور کھیل تماشہ میں مشغول ہوتی ہیں اور ان اقوام کے لئے وہ دن دنیاوی لذتوں اور خواہشات کی تکمیل کے ہوتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کا مرنا جینا، غم اور خوشی سب کچھ اللہ کے لئے ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

وہ اس دن اجتماعی طور پر اپنے رب کے آگے سربسجود ہونے کے لئے خوشی خوشی عیدگاہ کی طرف جاتے ہیں۔

[illegible] نکلتے ہیں تو اللہ رب العزت فرشتوں [illegible] کام پورا کر

زاہد گکھڑوی

# مسٹر بھٹو کا "اسلامی سوشلزم"

## شرعی اصول کی روشنی میں

"اسلامی سوشلزم" کا نعرہ بڑی مدت سے عوامی اور علمی حلقوں میں موضوعِ بحث بنا ہوا ہے۔ لیکن جب سے سابق وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اسے اپنی پیپلز پارٹی کے اصول کی حیثیت سے پیش کیا ہے یہ بحث شدت اختیار کر گئی ہے۔ بعض حلقوں نے اس نعرہ کو اسلامی اصول کے منافی اور کمیونزم کے ہم پلہ قرار دیا ہے اور بعض حلقے اسے عین اسلام قرار دینے پر مصر ہیں۔ لیکن ذمہ دار علماءِ کرام اور اکابر جمعیۃ علماء اسلام نے اس سلسلہ میں کوئی قطعی مؤقف اختیار کرنے سے پیشتر مسٹر بھٹو کی طرف سے "اسلامی سوشلزم" کے مالہٗ وما علیہ کی وضاحت کا انتظار ضروری سمجھا۔ اب کچھ دنوں سے مسٹر بھٹو کی ایک کتاب "پاکستان کی سیاسی حالت" کے نام سے منظر عام پر آئی ہے، جس میں انہوں نے دیگر قومی مسائل پر بھرپور تبصرہ کرنے کے ساتھ "اسلامی سوشلزم" پر بھی اپنے موقف کی وضاحت کر دینے کی حد تک تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کو اب کسی فیصلہ کن مرحلہ تک پہنچانے کے لئے آگے بڑھایا جائے قطعی رائے اور فیصلہ کن مؤقف تو وہی ہوگا جسے اکابر جمعیۃ علماء اسلام باہمی صلاح و مشورہ سے طے فرمائیں گے۔ تاہم اس سلسلہ میں چند گذارشات جنہیں زیادہ سے زیادہ "ابتدائی مطالعہ کا حاصل" قرار دیا جا سکتا ہے۔ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اور ایک بار پھر اس وضاحت کو دہرانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میری گذارشات صرف میری حد تک ہیں۔ اس امر میں اور دیگر دینی و ملکی امور میں فیصلہ کرنے اور موقف متعین کرنے کا حق صرف اور صرف اکابر جمعیۃ علماء اسلام کو ہے اور انہیں کے ارشادات ذمہ دارانہ اور قابلِ اعتماد ہو سکتے ہیں۔

(زاہد گکھڑوی)

مسٹر بھٹو نے اپنی تصنیف میں اسلامی سوشلزم پر جو کچھ اظہارِ خیال کیا ہے اس کا لبِ لباب حسبِ ذیل اقتباسات میں موجود ہے

"سوشلزم ہی سب کے لئے مساوی مواقع پیدا کر کے استحصال سے بچا سکتی ہے۔ طبقاتی امتیاز کی دیواریں توڑ سکتی ہے اور اقتصادی اور سماجی انصاف کو قائم کر سکتی ہے۔"

"قومی دولت کے زینہ پر پاکستان سب سے نچلی سطح پر کھڑا ہے اور انسانی ابتلاء کی جو مجموعی کیفیت یہاں پائی جاتی ہے وہ دنیا بھر میں پاکستان جیسے کسی علاقے میں نہیں پائی جاتی۔ جہاں بارہ کروڑ انسان بستے ہیں۔ پاکستان دنیا کا وہ علاقہ ہے جہاں افلاس کی گھٹائیں سب سے گہری ہیں سوشلزم کے ذریعہ اس داغ کو دھونا ہی پڑے گا۔ سب سے پہلا قدم یہ ہوگا کہ غاصبانہ سرمایہ داری کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور سوشلزم کو حرکت میں لایا جائے۔ ذرائع پیداوار کو جو صنعتی ترقی کو جنم دیتے ہیں یا جن پر صنعتوں کا انحصار ہے ہرگز نجی ہاتھوں میں نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ تمام کاروبار جو قومی معیشت کے بالائی ڈھانچے کی شکل کرتے ہیں۔ لازماً عوامی ملکیت میں ہونے چاہئیں۔"

"بنیادی ذرائع پیدا[illegible] اور ذرائع مبادلہ پر عوامی اختیار کا یہ مطلب نہیں کہ نجی سیکٹر کو ختم کر دیا جائے گا۔ نجی کاروباریوں کو [illegible] مفید کردار انجام دینے کی مہلت دی جا[illegible] ذخائر [illegible]

چلانے میں حصہ لیں۔ ذرائع کو قومیانے کے ساتھ ساتھ ایسے اقدامات کئے جائیں گے۔ جن کے باعث محنت کشوں کے حالات بہتر ہوں۔ انہیں مناسب سکونت تفریح اپنے کنبوں کے علاج اور بچوں کی تعلیم کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی اور ان تمام دوسرے طریقوں کو بروئے عمل لایا جائے گا۔ جن سے ان کا معیارِ زندگی اور ثقافتی سطح بلند ہو۔"

"ایک جگہ کے حالات دوسری جگہ سے مختلف ہوتے ہیں پاکستان میں جو سوشلزم نافذ ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے نظریہ حیات سے ہم آہنگ ہو اور نوعیت کے اعتبار سے جمہوری ہو کسی طرح کی بیرونی مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر سوشلزم کی اسکنڈی نیویں قسم ہو سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ سوشلزم کی پاکستانی قسم نہ ہو جو ہمارے مزاج کے حسبِ حال ہو۔"

"اسلام اور سوشلزم کے اصول ایک دو[illegible] نہیں۔ اسلام مساوات کی تعلیم دیتا ہے [illegible] کے حصول کا جدید طریقہ [illegible]

کو ان مٹھی بھر سرمایہ داروں کے ہاتھ میں دے کر جنہیں بابائے قوم نے خود غرض افراد کا نام دیا تھا؟ جن پر کوئی دلیل کارگر نہیں ہوتی۔ ہم نظریہ پاکستان کو بیرونی اثرات کی زد میں لے آتے ہیں۔ بیرونی طاقتیں پاکستان کی پوری کی پوری آبادی کو نہیں خرید سکتیں۔ بیرونی طاقتیں صرف ایسے غرض مندانہ مفادات پر اختیار حاصل کر سکتی ہیں جن کا بیرونی سرمائے کے ساتھ کوئی مشترکہ مفاد ہو۔ حق تو ہے کہ غرض مندانہ مفادات بیرونی طاقتوں کے پروردہ ہیں۔

ان اقتباسات پر گہرا غور و خوض ہمیں جن نتائج تک پہنچاتا ہے وہ یہ ہیں کہ مسٹر بھٹو کے نزدیک موجودہ سرمایہ دارانہ ہماری ہماری قومی مشکلات کا باعث ہے۔ اس نظام نے طبقاتی امتیاز کی دیواریں کھڑی کر کے سرمایہ داروں کا ایک ایسا طبقہ جنم دیا ہے جس پر کوئی دلیل کارگر نہیں ہوتی۔ اس طبقہ نے استحصال اور اجارہ دارانہ ذخیرہ اندوزی کے ذریعہ قومی دولت کو اپنی تجوریوں میں محصور کر رکھا ہے۔ یہ طبقہ ایسے خود غرض افراد پر مشتمل ہے جس کے غرض مندانہ مفادات بیرونی طاقتوں کے پروردہ ہیں۔ نیز یہ نظام سرمایہ داروں کے غاصبانہ تسلط کے ذریعہ عوام کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔ اور اس نظام کی وجہ سے پاکستان انسانی ابتلاء کے بہت بڑے حادثہ سے دوچار ہے اور یہاں افلاس کی گھٹائیں سب سے گہری ہیں۔

مسٹر بھٹو اس نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ ایک نیا نظام لانا چاہتے ہیں جسے وہ "سوشلزم" سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جس مالہٗ وما علیہ کی تشریح میں وہ اس نظام کی تین بنیادی پیش کرتے ہیں۔

(۱) ذرائع پیداوار جن پر صنعتی ترقی کا دارومدار ہے اور قومی معیشت کے بالائی ڈھانچے کو تشکیل دینے والے تمام تر کاروباروں کو بھی نجی ہاتھوں سے چھین کر قومی اور عوامی ملکیت میں لیا جائے۔ لیکن اس قومی ملکیت کے اردگرد حدود و قیود کا کچھ ایسا حصار قائم کر دیا جائے کہ قومی ملکیت ریاستی سرمایہ داری کا روپ نہ دھا سکے۔

(۲) نجی سیکٹر کو اپنا مفید کردار انجام دینے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اسے اس حد تک پابند کر دیا جائے کہ اس کا دائرہ کار نجی ہی رہے اور وہ اجارہ دارانہ ذخائر کی حیثیت اختیار کر سکنے کے قابل نہ رہے۔

(۳) ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے محنت کش طبقہ کے حالات بہتر ہوں اور سکونت علاج تعلیم اور تفریح کی سہولتوں سے یہ طبقہ بہرہ مند ہو سکے۔

مسٹر بھٹو کے نزدیک ان کا یہ پروگرام جسے وہ "سوشلزم" کا نام [illegible]

(۳) اور کیا یہ پروگرام اسلامی اصولوں سے کوئی مطابقت رکھتا ہے؟

جہاں تک موجودہ نظام کا تعلق ہے اس حقیقت اور واقعیت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ یہ نظام واقعی ایسی طبقاتی تقسیم کا باعث بنا ہے جس نے ملک کے عوام کو واضح طور سرمایہ دار طبقہ اور محنت کش طبقہ میں الگ الگ کر دیا ہے سرمایہ دار طبقہ ملک کے تمام تر ذرائع و وسائل آمدنی ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں اجارہ دارانہ کمپنیوں اور دیگر بنیادی ذرائع پر قابض و مسلط ہے محنت کش طبقہ کو ان وسائل سے براہ راست استفادہ سے محروم کر دیا گیا ہے۔ وہ ان وسائل و ذرائع کو صرف اس صورت میں بروئے کار لا سکتا ہے۔ جبکہ سرمایہ دار کی "غلامی" کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالے اور آج یہی صورت حال ہمارے ملک میں درپیش ہے۔ موجودہ اقتصادی نظام ان بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے۔ جو برطانوی سامراج نے برصغیر کی دولت کو کشید کر کے انگلستان لے جانے کے لئے وضع کی تھیں۔ غاصبانہ استحصال اور اقتصادی لوٹ مار کر کے اور محنت کش طبقہ کی محنت کو چند ٹکوں کے عوض خرید کر سرمایہ دار طبقہ نے قومی دولت کے بیشتر حصہ اپنی بند مٹھیوں میں محصور کر لیا ہے۔ اور ستم ظریفی کی انتہا اس کی ایک مثال سے معلوم کی جا سکتی ہے کہ ہماری حکومت عوام، قوم، ملک اور قومی ترقی کے نام پر بیرونی ممالک سے قرضہ حاصل کرتی ہے۔ اس قرضہ سے مشینری اور صنعتی آلات خریدے جاتے ہیں اور قوم کے نام پر حاصل کئے گئے قرضہ سے خریدی گئی مشینری ملک میں پہنچتی ہے تو وہ بڑے بڑے سرمایہ داروں کی ملوں کی زینت بن جاتی ہے۔ وہ غریب عوام کی محنت سے ناجائز فائدہ حاصل کرتے ہیں اور اس طرح اس قومی سرمایہ اور محنت کش طبقہ کی محنت کے اشتراک سے جو منافع حاصل ہوتا ہے اس کا غالب حصہ سرمایہ داروں کی تجوریاں بھر جاتی ہیں۔ اور بے چارہ مزدور پیچ بیچا کر اگر کچھ بچے کھچے ٹکڑے حاصل کر پاتا ہے۔ تو انہیں بھی سرمایہ دار اپنا احسان گردانتا ہے۔ غاصبانہ استحصال پر مبنی اس نظام نے ہماری معاشرتی زندگی کو بھی تباہی سے ہمکنار کر دیا ہے۔ سود اور رشوت تو اس نظام کا جزو لاینفک ہیں۔ بد دیانتی، نااہلی بے حیائی۔ فحاشی اور عریانی کے ڈانڈے بھی اسی غاصبانہ استحصال سے جا ملتے ہیں۔ جو اس نظام کی بنیاد ہے۔

[illegible] جہاں تک بام عروج سے ہمکنار انتہا تک سب کی سب محنت کا شتکار کی ہوتی ہے۔ لیکن جب ان کی محنت ثمر آور ہوتی ہے تو انہیں چند دانوں میں ٹرخا کر سارا اناج اور غلہ جاگیردار کے گوداموں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ میرے گوداموں میں پڑا ہوا اناج کونسی زمین میں کون سے کاشتکاروں کی محنت کا ثمر ہے مگر اس کے باوجود اس گودام کا بلا شرکت غیرے مالک ہوتا ہے اور کاشتکار بے چارہ جب اپنی خون کی کمائی کو جاگیرداروں کے ٹرکوں میں لاکر منڈی میں جاتا دیکھتا ہے تو اس کے دل سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے مگر وہ بے چارہ مجبور ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارے زرعی نظام نے اسے بے بس بنا دیا ہے۔ اسے سال بھر کے لئے اناج میسر ہو یا نہ ہو۔ بہرحال جاگیردار کی زمین اس نے مزدور کاشت کرنی ہوتی ہے۔ جون کی تپتی ہوئی دوپہر اور دسمبر کی یخ ٹھنڈی راتیں کاشتکار کے لئے برابر ہیں۔

غرضیکہ زرعی میدان ہو یا صنعتی ہمارے سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام نے ملک کے کروڑوں عوام کو چند سرمایہ داروں اور مٹھی بھر جاگیرداروں کا دست نگر بنا رکھا ہے۔ چند افراد دس کروڑ عوام کی قسمت کے مالک بنے بیٹھے ہیں جب چاہیں اور جو چاہیں فیصلہ دے دیں۔ لوگ اُف کرنے سے مجبور ہیں۔ یہ تو جہالت ہے۔ سرمایہ دار اور مزدور اور جاگیردار کسان کی۔ ان کے علاوہ وہ متوسط طبقہ جسے عموماً سفید پوش طبقہ کہا جاتا ہے اسی طرح چکی کے دو پاٹوں میں بری طرح پس رہا ہے۔ اس کے لئے سفید پوشی برقرار رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ آج یہ حالت ہے کہ سفید پوش طبقہ کو اپنی سفید پوشی اور عزت برقرار رکھنے کے لئے ڈیل اور کمیشن فطرت لوگوں کا چاپلوس بننا پڑتا ہے۔ جان کی حفاظت کے لئے غنڈوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ کاروبار زندگی کا توازن بحال رکھنے کے لئے رشوت، سود، قمار بازی، جوا اور بد دیانتی اور نہ جانے کون کون سے حربے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ آج صحیح معنوں میں وہ دور ہے جس کے بارہ میں آقائے نامدار سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے آج سے چودہ سو برس پہلے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے کہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان ھم ذئاب فمن لم یکن ذئبا اکلتہ الذئاب۔

(طبرانی)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ بھیڑیے بن جائیں پس جو ان میں سے بھیڑیا بننے پر آمادہ نہ ہوگا اسے دوسرے بھیڑیے

اور جاگیردار پوری قوم پر بھیڑیے بن کر مسلط ہے وہ ان کی ہاں میں

وجہ سے مسٹر بھٹو یہ کہنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ

"پاکستان دنیا کا وہ علاقہ ہے جہاں افلاس کی گھٹائیں سب سے گہری ہیں۔ سوشلزم کے ذریعہ اس داغ کو دھونا ہی پڑے گا۔ سب سے پہلا قدم یہ ہوگا۔ کہ غاصبانہ سرمایہ داری کا خاتمہ کر دیا جائے اور سوشلزم کو حرکت میں لایا جائے"

اب اس کے بعد دوسرا سوال یہ سامنے آتا ہے کہ کیا ان مصائب و مسائل اس پروگرام سے ہو جائے گا جسے مسٹر بھٹو نے "سوشلزم" کے نام سے پیش کیا ہے؟ مسٹر بھٹو نے کہا ہے۔ کہ بنیادی ذرائع دولت کو قومیانے کے ساتھ ساتھ محنت کشوں کے حالات بہتر بنائیں جائیں گے۔ اور حالات کی بہتری کی جو مثال انہوں نے دی ہے اس میں تعلیم علاج تفریح اور سکونت، کی سہولتیں مہیا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس سے محنت کش طبقہ کے حقوق پورے ہو جائیں گے؟ سوال یہ نہیں کہ ذرائع آمدنی کس کے قبضہ میں سٹیٹ کے یا سرمایہ داروں کے۔ بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ ان ذرائع و وسائل کے استعمال کے لئے محنت کش طبقہ کی محنت حاصل کرنے کے بعد یہ سرمایہ دار یا سٹیٹ کے سرمایہ اور مزدور کی محنت کے اشتراک سے حاصل ہونے والے منافع میں محنت کش طبقہ کا استحقاق کیا ہے؟ جب تک آپ سرمایہ اور محنت کے باہمی تعلق کی نوعیت واضح نہیں کرتے اور ان دونوں کے اشتراک سے حاصل ہونے منافع سے محنت کش طبقہ کے استحقاق کا تعین نہیں کرتے اس وقت تک ذرائع کو خواہ سٹیٹ کے حوالہ کر دیں یا سرمایہ داروں کے پاس رہنے دیں اس تغیر سے محنت کش طبقہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس سے زیادہ سے زیادہ جو فائدے آپ حاصل کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ چند افراد کے غرض مندانہ مفادات کا شکار ہونے سے قومی سرمایہ کو بچا لیں گے۔ لیکن یہ صرف قومی سرمایہ کا تحفظ ہوگا محنت کش طبقہ کے مسائل صرف ذرائع کو قومیانے سے نہ آج تک حل ہوئے ہیں اور اب ہو سکتے ہیں۔ ان کے مسائل کا حل تو یہ ہے کہ آپ انہیں تعلیم تفریح سکونت اور علاج کی سہولتوں کی فراہمی دینے کی بجائے منافع سے اس کا استحقاق متعین کر دیں۔ جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے صرف ذرائع کو قومیانے والا "سوشلزم" محنت کش طبقہ کے مصائب کا مداوا نہیں بن سکتا۔

اور پھر حیرت کی بات ہے اور کسی حد تک معنی خیز بھی کہ مسٹر بھٹو نے غاصبانہ استحصال کے سلسلہ میں صرف صنعتی میدان کو سامنے رکھا ہے اور جاگیرداری اور کسانوں کے مسئلہ کو نظر انداز کر گئے ہیں حالانکہ وہ اس سے کہیں زیادہ کسان پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور جاگیرداروں نے کروڑوں کاشتکاروں کو اپنا غلام بنا رکھا ہے اگر مسٹر بھٹو اپنے سوشلزم کو کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ مزدور کے ساتھ کسان کی غلامی اور غلامی کے خاتمہ کا پروگرام بھی اپنے سوشلزم میں شامل کریں ورنہ آپ کا سوشلزم بالکل بے معنی

# جمعۃ الوداع کے دن

# ملک بھر میں مظاہرے کئے جائیں

## جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود کا پیغام

پاکستان جو خالص اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا، بیس سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود اسلامی نظام سے محروم ہے دینی کام میں تحریف ہو رہی ہے۔ دین کے خلاف نت نئے فتنے سر اٹھا رہے ہیں ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کو مجروح کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ کتاب وسنت اور اجماع امت کے خلاف عائلی قوانین نافذ کر کے صریح مداخلت فی الدین کا ارتکاب کیا گیا۔ خاندانی منصوبہ بندی کی غلط پالیسی سے ملک میں بے حیائی کی سرپرستی ہو رہی ہے۔ سود بنکاری کی لعنت ملک پر مسلط ہے، عریانی، فحاشی، مرد وزن کا اختلاط، شراب کی درآمد اور بے تحاشا استعمال وغیرہ جرائم میں روز افزوں ترقی جاری ہے تحریر وتقریر پر پابندی، بنیادی حقوق کا تعطل۔ ہنگامی حالات کا تسلسل۔ جمہوری حقوق کی پامالی، یونیورسٹی آرڈیننس کا نفاذ ایسے امور ہیں جو اس آزاد قوم کے لئے عار و ننگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سیاسی مخالفین کو گرفتار کر کے ملک کو انتشار کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ طلباء کے سیدھے سادے مطالبات کو تسلیم کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے

### ان حالات میں

اصلاح اور ملک میں خالص اسلامی شریعت کے نفاذ نیز غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے لئے

### جمعۃ الوداع ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

کو جمعیۃ علماء اسلام مغربی ومشرقی پاکستان کی تمام شاخیں پرامن مظاہرہ کریں، مختلف کتبے اور بینر وغیرہ لیکر بازاروں میں جلوس نکالے جائیں اور قانونی حدود کا خاص خیال رکھا جائے۔

(نوٹ)

کو نمایاں جگہ پر چسپاں کر دیں۔ اگر ممکن ہو تو ماتحت جماعتیں اپنی طرف سے جلوس سے قبل مقامی طور پر اشتہار شائع کرائیں۔

# جمعیۃ علماء اسلام جمعۃ الوداع کو ملک گیر احتجاجی جلوس نکالیگی

## قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جلوس کی قیادت کرینگے

### لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کا جمعۃ الوداع کے دن مظاہرہ

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قیادت کریں گے

۱۲ دسمبر لاہور۔ جمعۃ الوداع کے دن لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلوس کی قیادت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ اور حضرت مولانا عبید اللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کرینگے

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جمعرات ۱۹ دسمبر لاہور پہنچ رہے ہیں۔ اور اسی دن وہ ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب کریں گے۔

جلوس میں ملک کی دیگر مذہبی و سیاسی پارٹیوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ تاکہ پاکستان میں نظام اسلامی کی جدوجہد کا دائرہ وسیع کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ پنجاب یونین آف جرنلسٹ۔ بار ایسوسی ایشن ڈسٹرکٹ کورٹ وہائی کورٹ اور مدارس عربیہ کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ آج امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا عبید اللہ انور کی زیر قیادت علماء کرام نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام سے فون پر باہمی مشورہ کے بعد کیا۔

### جلوس کا پروگرام

جلوس بعد نماز جمعہ کشمیری و شیرانوالہ دروازہ سے روانہ ہوگا۔ مستی گیٹ سے اندرون شہر داخل ہوگا۔ اور رنگ محل شاہ عالمی چوک۔ شاہ عالمی دروازہ۔ چوک مینار۔ انارکلی بازار سے ہو کر جامع نیلا گنبد پہنچے گا۔ جہاں نماز عصر ادا کرنے کے بعد پر امن طور پر منتشر ہو جائے گا۔

اجلاس میں جلوس کی نگران کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب انارکلی کمیٹی کے ناظم اور عبد الحمید بٹ صاحب سالانہ مقرر ہوئے۔ اراکین میں جناب حکیم مختار احمد صاحب الحسینی۔ جناب۔ جناب مرزا اعظم بیگ صاحب۔ جناب عماد الدین صاحب، غازی محمد صاحب۔ قاری عبد العزیز جلالی۔ قاری عبد الحمید صاحب۔ جناب ظہور احمد خان صاحب۔ جناب حاجی بشیر احمد صاحب۔ جمیل صاحب۔ عبد الوحید صاحب۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس ڈھاکہ میں نہتے عوام پر گولی چلانے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے افسران متعلقہ کے اس اقدام کو سنگدلانہ اور جابرانہ قرار دیتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث افسران کو قرار واقعی سزا دے کر عوام کو مطمئن کرے اس سانحہ میں مرنے والوں کے لواحقین کے غم میں مغربی پاکستان کے علماء اور عوام برابر کے شریک ہیں۔ نیز یہ اجلاس راولپنڈی میں روزنامہ تعمیر کے رپورٹر اور عوامی جلوس پر چند افراد کی جانب سے گولی چلانے کو نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ اور سنگدلانہ فعل قرار دیتے ہیں۔ مطالبہ کرتا ہے کہ ان ملزموں کو کڑی سزا دی جائے

(۲) یہ اجلاس ممتاز کشمیری رہنما و عالم دین میر واعظ محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم فاضل دیوبند کی وفات حسرت آیات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس کو ملکت ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ یہ اجلاس صمیم قلب سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کو اجر جزل و صبر جمیل عنایت فرمائے نیز یہ اجلاس مولانا مرحوم کو آزادی وطن کی خاطر دی جانے والی قربانیوں پر خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

اجلاس میں آزادی کشمیر اور ملک میں نظام اسلامی کے جلد قیام کے لئے دعا کی گئی۔ نیز مولانا غلام غوث ہزاروی کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان پر عائد شدہ پابندیوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔

### ڈیرہ اسمٰعیل خاں

جمعیت علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کے امیر مولانا قاضی عبد الکریم کے اضلاعی جماعتوں کے نام سرکلر جاری کیا ہے کہ وہ مرکزی جمعیت علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان مظاہرہ پر پوری توجہ دیں اور رمضان المبارک کے کثیر مشاغل کے باوجود آئین شریعت کے اجراء خلاف اسلام قوانین کو ختم کرنے سیاسی گرفتار شدگان کو رہا کر اور طلباء کے مطالبات کے سلسلہ میں ہونے والے مظاہروں کو ہر طرح کامیاب بنائیں۔ ڈیژنل امیر نے کہا ہے کہ اگر اضلاع کے مرکزی مقامات پر صیام و قیام کی رکاوٹوں سے جمع ہونا ممکن نہ ہو سکے تو اضلاع کے متعدد اہم مقامات پر بھی مظاہرے کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرے آئینی حدود کے اندر اور علماء کے شایان شان وقار کے ساتھ ہوں۔

معلوم ہوا ہے کہ اضلاع کے ناظمین اعلیٰ قاضی عبد اللطیف صاحب ڈیرہ اور مولانا حمید اللہ صاحب نیازی بنوں نے ابتدائی جماعتوں سے رابطہ قائم کر لیا۔ دونوں حضرات مظاہروں کو کامیاب بنانے کے لئے ڈیرہ کے اہم مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔

خواجہ محمد زاہد ڈویژنل دفتر جمعیت علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈیژن۔

ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ۔ تمام غیر اسلامی اور خصوصاً عائلی قوانین اور کالے قوانین کی لعنت جبر و تشدد ہنگامی حالات اور ڈکٹیٹر شپ کو ختم کرانے اور عوامی جمہوری حقوق بشمول آزادی بحال کرانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام [illegible] اسمٰعیل خاں نے مرکزی جمعیۃ کی ہدایت [illegible] کہ ضلع کی تینوں تحصیلوں میں جمعۃ الوداع کو شاندار احتجاجی جلوس نکالے جائیں گے۔ ناظم ضلع قاضی عبد اللطیف کی تحریک پر ڈیرہ کلاچی اور ٹانک میں خصوصی میٹنگیں ہوئیں۔ انتظامات کے لئے سب کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی۔ جنہوں نے تیزی سے کام شروع کر دیا

قاضی عبد اللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں۔

### کلاچی

جمعۃ الوداع کے مظاہرہ کے لئے کلاچی میں مقامی جمعیت کی میٹنگ ہوئی۔ مقامی خطباء نے جمعہ یکجا پڑھنے کا پروگرام بنایا مظاہرہ کے ابتدائی کارروائی کے لئے نوجوانان اسلام کی ایک پارٹی جس کے کنوینر مولانا رحمت اللہ ارشد ہیں بنائی گئی۔ جس نے کتبے وغیرہ لکھنے کا کام تیزی سے شروع کر دیا ہے ایک اور تیس رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو پر امن مظاہرہ کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصی تعاون کرے گی۔ جس کے نگران قاضی عبد اللطیف صاحب ہوں گے۔ اجلاس کی صدارت ڈیرہ ڈویژن کے امیر حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مدظلہ نے فرمائی اور مظاہرہ کی اہمیت پر تفصیل سے بیان کیا۔

(حافظ عبد الحلیم۔ کلاچی)

### سرگودھا

قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب کا اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ۲۰ دسمبر بروز جمعۃ الوداع احتجاجی جلوس نکالا جائے گا۔ یہ جلوس جمعۃ الوداع کو بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سے ترتیب دیا جائے گا جہاں سے وہ شہر کی اہم سڑکوں اور بازاروں میں گشت کرتا ہوا عصر کے وقت جمعیۃ کے دفتر کے پاس آ کر منتشر ہو جائے گا۔

سرگودھا جمعیۃ کے رہنماؤں نے اپنے ایک بیان میں تمام سیاسی اور مذہبی تنظیموں سے جلوس میں شرکت کی اپیل کی ہے

### ٹنڈو آدم

قائد جمعیۃ کے اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام (باقی اگلے صفحہ پر)

### ضروری اطلاع

مغربی اور مشرقی پاکستان کی تمام جماعتیں اپنے جلوسوں کی کارروائی [illegible]

کے ممبران ٹنڈو آدم جمعیۃ الوداع والے دن ایک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔

مولانا محمد عرفان صاحب قادری ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم نے اپنے ایک بیان میں جمعیۃ کے تمام ممبران اور دین پسند جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ جلوس میں شامل ہو کر اس کو کامیاب بنائیں۔

## میانوالی

مرکزی جمعیۃ کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی ممبران ضلع کے دو اہم مقامات میانوالی شہر اور بھکر میں جمعۃ الوداع کو احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔

بھکر میں جلوس کی قیادت مولانا محمد عبداللہ صاحب اور دیگر رہنما جمعیۃ کریں گے۔ جبکہ میانوالی میں جمعیۃ کے امیر میانوالی شہر میں ٹھیک دس بجے جلوس ریلوے اسٹیشن چوک سے روانہ ہوگا۔ میانوالی میں مندرجہ ذیل جماعتیں شرکت کریں گی۔

میانوالی۔ موسےٰ خیل۔ کندیاں۔ ہرنولی۔ پیلاں حکمت ۳۰۲ ڈی۔ بی۔ عیسےٰ خیل۔ جنڈانوالہ۔ پئی والا۔ روڈی۔ ڈب۔ علووالی دوابہ۔ خالقاہ سراجیہ۔ کلور کوٹ۔

ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام میانوالی نے تمام ماتحت جماعتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پروگرام کے مطابق بھکر اور میانوالی پہنچ جائیں۔ (ناظم نشریات)

## جہلم

جہلم ۱۲ دسمبر۔ مولانا عبداللطیف امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے اپنے ایک بیان میں مسلمانان جہلم سے پرزور اپیل کی ہے۔ کہ ملک میں شرعی نظام کے نفاذ کے لئے اور جمہوری اقدار کی بحالی کے لئے جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام کے مظاہرے کو کامیاب بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ و موجودہ حکومتیں ان اقدار کو مسلسل نظر انداز کرتی چلی آرہی ہیں۔ جو قیام پاکستان کا موجب بنیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تمام تر ملی و ملکی مشکلات کا حل صرف یہ ہے کہ اب بغیر کسی انتظار کے ملک میں شرعی نظام رائج کر دیا جائے۔ انہوں نے ملک و ملت کے بہی خواہوں سے اپیل کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مظاہروں میں شریک ہو کر عامۃ المسلمین کے مذہبی و سیاسی حقوق کا تحفظ کریں۔

پروگرام

جلوس مسجد گنبد والی سے ۱۰ بجے صبح شروع ہوگا اور نیا محلہ قبرستان روڈ مشین محلہ ۱ سے ہوتا ہوا مشین محلہ ۳ پہنچے گا۔ پھر اسی راستے شاندار چوک ریلوے روڈ۔ جی ٹی۔ روڈ۔ نیا بازار، بازار کلاں۔ بخاری چوک کمیٹی جہلم اور سول لائن سے ہوتا ہوا جامع مسجد گنبد والی میں پہنچ کر نماز جمعہ ادا کرے گا۔ جلوس کی قیادت مولانا عبداللطیف امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم و دیگر زعماء جمعیۃ کریں گے۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام جہلم)

قصہ

## کراچی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم عمومی حضرت مفتی محمود کی اپیل پر جمعیت علماء اسلام کراچی ڈویژن جمعۃ الوداع ۲۹ رمضان ۸۸ھ کو ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر ایک احتجاجی جلوس نکال رہی ہے۔ یہ جلوس جمعۃ الوداع کو بعد نماز جمعہ ۳ بجے جامع مسجد حبیب لائنز سے شروع ہوگا۔ اور بندر روڈ سعید منزل پریڈی اسٹریٹ سے ہوتا ہوا جمعیت علماء اسلام کے دفتر بالمقابل ایمپرس مارکیٹ پر ختم ہوگا۔ جلوس کی قیادت علماء اسلام کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد اسماعیل کریں گے۔

## حضرو

حضرو ضلع کیمبل پور میں جمعیت علماء اسلام قائد جمعیت مولانا مفتی محمود صاحب کی ہدایت کے مطابق جمعۃ الوداع کو احتجاجی جلوس نکالے گی۔ جلوس کی قیادت مقامی جمعیت کے رہنما کریں گے۔

مقامی جمعیت کے رہنماؤں نے علاقہ چھچھ کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اسلامی آئین کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کے لئے اس احتجاجی جلوس کو کامیاب بنائیں۔

## چکوال

چکوال ۱۳ دسمبر۔ بروز جمعہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کی قیادت میں مدنی جامع مسجد سے ایک احتجاجی جلوس نکلا۔ جو چکوال کی تاریخ میں ایک بے نظیر و بے مثال مذہبی و سیاسی جلوس تھا۔ کئی ہزار آدمی جلوس میں شریک تھے۔ جلوس میں جمعیت علماء اسلام کے رضاکاروں نے مختلف مطالبات کے کتبے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن میں اہم مطالبات حسب ذیل ہیں۔

جمہور اہل سنت کے مطابق قرآن و سنت پر مبنی اسلامی نظام جاری کرو۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ کالے قوانین منسوخ کرو۔ یونیورسٹی آرڈیننس منسوخ کر کے طلبہ کو مطمئن کرو۔ علماء پر عائد شدہ پابندیاں ختم کرو۔ عوام کش مہنگائی کا انسداد کرو۔ عوامی جمہوری حقوق بحال کرو۔ جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔ تبلیغ مرزائیت پر پابندی عائد کرو۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کی لعنت ختم کرو۔ سیاسی لیڈروں۔ وکیلوں اور نظر بندوں کو فوراً رہا کرو۔ گرفتار شدہ طلبہ کو فوراً کرو۔

اہالیان شہر نے ہر جگہ جلوس کا شاندار استقبال کیا۔

تحفۂ سرما

خالص سوات کا شہد۔ کاغانی لوئیاں۔ سواتی لوئیاں۔ چترالی چوغے کوٹ کی پٹی اور سلاجیت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

جامع مسجد نئی انارکلی نزد چیپ بوٹ ہاؤس
خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور

جگہ جگہ پھولوں کی بارش کی گئی۔ حضرت مولانا قاضی مدظلہ کو شہریوں نے پھولوں کے ہار پہنائے۔ مختلف میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین نے جلوس سے کیا۔ اور لوگوں نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر حضرت مدظلہ کی جلوس میں مختلف مقامی مطالبات بھی پیش جلوس میں مختلف نعرے لگائے گئے۔ جن میں تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد جمعیت علماء اسلام زندہ پاکستان زندہ باد۔ عائلی قوانین مردہ باد۔ خاندانی منصوبہ بندی مردہ باد۔ سیاسی قیدی رہا کرو۔ غیر شرعی قوانین کرو۔ اسلامی قانون رائج کرو۔ طلبہ کے مسائل حل کرو۔

جلوس کے آگے آگے کلمہ شریف دو رضاکار اٹھائے ہوئے تھے۔ اور جلوس میں جمعیۃ علماء اسلام کے ۱۵ پرچم لہرا رہے تھے۔ یہ عظیم الشان جلوس واپسی پر مدنی جامع مسجد میں آکر ختم ہوگیا۔

منیر اقبال بی اے ناظم جمعیۃ علماء اسلام چکوال۔

## جمعیۃ علماء اسلام اور کنونشن لیگ کا اجلاس

امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا وضاحتی بیان

لاہور۔ امروز مورخہ ۱۳ دسمبر آخری صفحے پر لاہور میں کنونشن کے جلوس کی خبر شائع ہوئی ہے جس میں اور لوگوں کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی شاخ کے مولانا محمد رفیق بھی جلوس میں شامل ہوئے۔ اسی طرح لاہور کے دیگر اخبارات میں بھی یہی خبر شائع ہوئی ہے۔

میں بحیثیت امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان عوام کی آگاہی کے لئے اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ مذکورہ مولانا صاحب کا جمعیۃ علماء اسلام سے کوئی تعلق نہیں نہ جمعیۃ علماء اسلام نے اس امر کا فیصلہ کیا۔ کہ جلوس میں شرکت کی جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام ۲۰ دسمبر جمعۃ الوداع کے دن پورے ملک میں مظاہرے کر رہی ہے۔ اسی طرح جنگ ۱۳ دسمبر صفحہ ۴ پر (پی پی اے کے حوالہ سے) جماعت اسلامی جمعۃ الوداع کے یوم احتجاج منائیگی خبر شائع ہوئی ہے۔ میرا جماعت اسلامی سے کوئی تعلق نہیں دراصل یہ خبر اس اجلاس کی ہے جو جمعیۃ کے دفتر واقع ۲

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال
کا
داخلہ

طلبہ علوم دینیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے بعد نئے سال کے لئے شعبۂ کتب کی تدریس کے لئے جناب مولانا مولوی محمد صادق صاحب زید مجدہم کو مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا موصوف کو ۵ سالہ تدریس کا تجربہ ہے۔ آپ دارالعلوم پلندری آزاد کشمیر میں بھی مدرس رہے ہیں۔ اور گذشتہ سال آپ نے حافظ غلام حبیب صاحب کے مدرسہ حنفیہ چکوال میں گذارا ہے۔ ان شاء اللہ مشکوٰۃ شریف تک کتابیں پڑھائی جائیں گی۔ ۱۰ شوال سے ان کا داخلہ شروع ہوگا۔ اور آخر شوال تک رہے گا۔ مخلص اور محنتی طلبہ وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

محمد منیر اقبال بی اے ناظم دفتر مدرسہ اظہار الاسلام چکوال

## بقیہ: عید الفطر

حضرت کی قسم، میرے جلال کی قسم آج کا دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے مطا کردوں گا۔ اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا اور ان کو چھپاتا رہوں گا۔ میری عزت کی قسم میں تمہیں مجرموں اور کفار کے سامنے رسوا اور ذلیل نہ کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا۔ اور میں تم سے راضی ہو گیا۔

مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس دن ان کو اپنی رضا اور بخشش کا پروانہ دیتے ہیں۔

آج وہ خدا اس آسمان کے نیچے اپنے بندوں کو ایک جسم واحد میں دیکھنا چاہتا ہے۔

اسلام ایک جسم ہے اور کلمہ گو انسان اس کے عضو ہیں۔ اگر جسم کا ایک حصہ درد سے بے قرار ہے تو تمام جسم کو تکلیف ہونی چاہئے۔

آج دنیائے اسلام اکثر جگہوں میں اور خود اسلام کے ساتھ ستان میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ان حالات میں اگر ہماری آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں تو تعجب ہے۔

آپ عید کے دن عرب ممالک کے مسلمانوں، قبرص، فلسطین، ہندوستان اور کشمیر کے مظلوم بھائیوں کو نہ بھولئے۔ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔

آج آپ اللہ سے جو سوال بھی کریں گے وہ پورا ہو گا ان شاء اللہ آج کے دن عالم اسلام کی فتح و نصرت سامراج قوتوں اور سامراج نواز عناصر کی تباہی اور پاکستان کی سالمیت کے لئے اپنے رب کے سامنے گڑگڑا کر دعائیں مانگئے۔

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ۔

(خورشید بھیروی)

## ایجنٹ حضرات کی خدمت میں گذارش

سال رواں کے حسابات بند ہو رہے ہیں۔ آپ کی خدمت میں از نومبر ۱۹۶۷ء تا ستمبر ۱۹۶۸ء کے بقایا جات جو آپ کے ذمہ ہیں۔ ارسال کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ سال کے حسابات شروع ہو رہے ہیں۔ آپ براہ کرم اپنے بقایا جات فوری طور پر ادا کر کے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(ادارہ)

## ادارہ ترجمان اسلام

اپنے قارئین حضرات کی خدمت میں

# عید مبارک

پیش کرتا ہے

(ادارہ)

## صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریات خانہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ نقرہ یعنی ۶۱۲ گرام چاندی یا اسی وزن کے جواہرات کے روپے ہوں۔ یا زیور یا مال و جائداد یا تجارت کا مال ہو۔ یا ساڑھے سات تولہ (نقرہ یعنی ۸۷ گرام) سونا یا اسی مقدار وزن کی اشرفیاں یا زیورات ہوں، یہ ضروری نہیں کہ اس پر سال بھی گذر گیا ہو۔ اگر کسی کے پاس مال بہت ہے۔ لیکن فرض اس قدر ہے کہ ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا اسباب نہیں رہتا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو تو وہ اپنی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی۔ صدقۃ الفطر ایک آدمی کا ایک کیلو ۳۳۲ گرام گندم یا تین کیلو ۶۶۶ گرام جو یا ان کی قیمت ہے۔ یہ وزن پہنے دو سیر اور ساڑھے تین سیر کے مساوی ہے۔ اپنے نادار عزیز و اقارب سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقۃ فطر دیا جائے تو درست ہے اور اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دے دیں تو بھی درست ہے۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے جس نے عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔ بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار کے بقدر مال رکھتا ہو۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں اور مسجد کی تعمیر اور اس کے مصارف میں لگانا بھی درست نہیں ہے۔

## رؤیت ہلال

اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور عید کے چاند میں بہت سے لوگوں کا دیکھنا معتبر ہو گا۔ ایک یا دو کے قول کی سند نہیں اگر مطلع صاف نہیں تو رمضان کے چاند میں ایک مسلمان کا خبر دینا کافی نہیں ہے۔ خواہ مرد ہو، یا عورت، بشرطیکہ فاسق نہ ہو۔ چاند کے ثابت ہونے میں جنتری کا اعتبار نہیں ہے ریڈیو پر چاند کی اطلاع کے معتبر ہونے نہ ہونے کی شرائط مستند علماء سے سمجھ لی جائیں اور عید کے لئے دو مرد ہوں یا ایک مرد، دو عورتیں۔ اور یہ کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ چاند دیکھا ہے۔ اور شرط یہ ہے کہ فاسق اور بدکار نہ ہو۔

## ترکیب نماز عید

پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھے۔ اور دوسری و تیسری تکبیر میں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں اور چوتھی تکبیر میں پھر ہاتھ باندھ لئے جائیں۔ امام سورۂ فاتحہ و سورت پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورت کے تین بار تکبیر کہیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے رہیں۔ بجز تکبیر تحریمہ کے ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرے۔ اس نماز کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال سے [illegible] تک رہتا ہے۔ بعد نماز امام خطبۂ ماثورہ [illegible] مقتدی خاموشی کے ساتھ سنیں خطبہ

## بقیہ: مسٹر بھٹو کا اسلامی سوشلزم

کے حقوق اس کے حقیقی کاشتکاروں کو دیئے جائیں اور اس لحاظ سے مسٹر بھٹو کا سوشلزم قطعاً نامکمل اور بے فائدہ ہے۔ اس میں صرف ذرائع کو تو میانے کا ذکر ہے اور باقی اہم مسائل کے بارے میں یہ سوشلزم قطعاً خاموش ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ کیا اسلام اس عمل کی اجازت دیتا ہے؟ تو اس کے جواب میں اپنی طرف سے کچھ عرض کرنے کی بجائے برصغیر کے عظیم محقق اور معتمد مصنف حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی معرکۃ الآرا تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" کے مطالعہ کا مشورہ دوں گا۔ جس میں انہوں نے قرآن و سنت کے ٹھوس دلائل سے سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام کا بطلان واضح فرمانے کے ساتھ ساتھ بنیادی ذرائع آمدنی کو تو میانے کے جواز اور دوسرے اہم مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ جو حضرات اس سلسلہ میں تحقیق کرنا چاہیں وہ حضرت مولانا موصوف کی کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔


کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو مرتبہ

# دستور اساسی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا نو مرتبہ دستور اساسی آفسیٹ کی دیدہ زیب کتابت و طباعت خوبصورت چہار رنگا ٹائیٹل اور بہترین سفید کاغذ پر طبع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔

قیمت ۵۰ پیسے — فی سیکڑہ چالیس روپے

جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے؟

مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے

## کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مرتبہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

ایڈیٹر ہفت روز ترجمان اسلام لاہور

کا مطالعہ کیجئے

قیمت صرف ۴۰ پیسے

اس کے علاوہ

فارم ہائے رکنیت

اور

رسیدات زر

منگوانے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر روانہ فرمائیں

محمد حنیف سہارنپوری دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

# اسلامی انقلاب کے خواہاں حضرات سے

# پُرزور اپیل

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلام کے تحفظ، اسلامی آئین کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی کیلئے شب و روز کوشاں ہے۔ ملک میں موجود الحاد آفریں قوتوں کا مقابلہ جمعیۃ علماء اسلام کر رہی ہے

- بے حیائی، فحاشی، عریانی کے زہریلے جراثیم بڑی تیزی سے معاشرہ میں پھیل رہے ہیں
- تعلیمی، عدالتی اور قانونی نظام اب تک فرنگی کے نظام کے مطابق چل رہا ہے۔
- معاشی نظام کی بنیادیں سود پر قائم ہیں۔

ان تمام خرابیوں کا انسداد اور ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے، ان مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے **بیت المال** کو مستحکم کرنا نہایت ضروری ہے

## اسلئے

ہم تمام اسلام پسند اور اسلامی آئین کے خواہاں حضرات سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ عید الفطر کے مبارک موقع پر اپنا

## صدقۂ فطر

جمعیۃ علماء اسلام کو دے کر بیت المال کو مضبوط بنائیں

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (صاحب) امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(حضرت مولانا) مفتی محمود (صاحب) ناظم عمومی 〃 〃 〃 〃

اپنا صدقہ فطر اور دیگر عطیات ناظم عمومی کے نام مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ کریں

No. 6 / 715 — WEEKLY — REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLAM

LAHORE — Price 25 paisa

مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے

حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد

# عِیدُ الفِطر

دنیا کی ہر قوم کے لیے سال بھر میں دو چار دن ایسے ضرور آتے ہیں جن کو وہ اپنے کسی قومی جشن کی یادگار سمجھ کر عزیز رکھتی ہے۔ اور قوم کے ہر فرد کے لیے ان کا ورود عیش و نشاط کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

مسلمانوں کا جشن اور ماتم، خوشی اور غم، مرنا اور جینا، جو کچھ تھا، خدا کے لیے تھا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

(ترجمہ) کہہ دے کہ میری نماز، میری تمام عبادت، میرا مرنا، میرا جینا جو کچھ ہے اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں پہلا مسلمان ہوں"۔

اوروں کا جشن و نشاط، لذائذ دنیوی کے حصول اور خواہشوں کی کام جوئیوں میں تھا مگر ان کے ارادے مشیتِ الٰہی کے ماتحت اور خواہشیں رضائے الٰہی کی محکوم تھیں۔ ان کے لئے سب سے بڑا ماتم یہ تھا کہ دل اس کی یاد سے غافل اور زبان اس کے ذکر سے محروم ہو جائے۔ اور سب سے بڑا جشن یہ تھا کہ سر اس کی اطاعت میں جھکے ہوں اور زبان اس کی حمد و تقدیس سے لذت یاب ہوں۔

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔

(ترجمہ) "ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لائے ہیں کہ جب ان کو وہ یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور وہ کسی طرح کا تکبر و بڑائی نہیں کرتے۔ رات کو جب سوتے ہیں تو ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور امید و بیم کے عالم میں کروٹیں لیکر اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے رہیں"۔

ان کو پیشگاہِ الٰہی سے طاعت و شکرگذاری کے جشن کے لئے دو دن ملے تھے۔ پہلا دن (عید الفطر) کا تھا۔

مگر یہ عید الفطر کا جشن ملی! یہ ورودِ ذکر و رحمتِ الٰہی کی یادگار! یہ سربلندی و افتخار کی بخشش کا یادآور! یہ یوم کامرانی و فیروزی و شادمانی! اس وقت تک عیش و سرور کا دن تھا جب تک ہمارے سرتاج خلافت سے سربلند ہونے کے لئے خلعتِ نیابت سے مفتخر ہونے کے لئے تھے۔ عزت و عظمت جب ہمارے ساتھ تھی اور اقبال و کامرانی ہمارے آگے دوڑتی تھی۔ خدا کی نعمتوں کا ہم پر سایہ تھا۔ اور اللہ کی بخشی ہوئی خلافت کے تحت جلال پر متمکن تھے۔ لیکن اب ہمارے اقبال و کامرانی کا تذکرہ صرف صفحات تاریخ کا ایک افسانۂ ماضی بن کر رہ گیا ہے۔

دنیا کی اور قومیں ہمارے لئے وسیلۂ عبرت تھیں، لیکن اب خود ہمارے اقبال و ادبار کی حکایت اوروں کے لئے مثالِ عبرت ہے۔ ہم نے خدا کی دی ہوئی عزت و کامرانی کو ہوائے نفس کی بتلائی ہوئی راہِ ذلت سے بدل لیا اس کے عطا کئے ہوئے منصبِ خلافت کی قدر نہ پہچانی اور زمین کی وراثت و نیابت کا خلعت ہم کو راس نہ آیا۔ اب ہمارے عید کی خوشیوں کے دن گئے۔ عیش و عشرت کا دور ختم ہو گیا۔ ہم نے بہت سی عیدیں تختِ حکومت و سلطنت پر دیکھیں اور ہزاروں شادیانے سریرِ خلافت کے آگے بجوائے۔ ہم پر صدہا عیدیں ایسی گذریں، جب دنیا کی قومیں ہمارے سامنے سربسجود تھیں اور عظمت و شوکت کے تخت اُلٹے ہوئے ہمارے سامنے تھے۔ اب عید کے عیش و طرب کی صحبتیں ان قوموں کو مبارک ہوں جن کی غیرت و تنبیہ کے لئے اب تک ہمارا وجود باز نہیں ہے۔ ان کو خوش نصیب سمجھئے۔ جو اپنے دورِ اقبال کے ساتھ خود بھی مٹ گئے۔ ہمارا اقبال جا چکا ہے۔ مگر ہم خود اب تک دنیا میں باقی ہیں۔ شاید اس لئے کہ غیروں کے طعنے سنیں اور اپنی ذلت و خواری پر آنسو بہا کر قوموں کے لئے وجودِ عبرت ہوں ؎

در کارِ ماست نالہ و من در ہوائے او
پروانۂ چراغ مزار خودیم ما

اس دن کی یادگار ہمارے لئے جشن و طرب کا پیام تھی۔ کیونکہ یہی دن ہمارے لئے صحیفۂ اقبال کا صفحۂ اولین تھا اور اسی تاریخ سے ہمارے ہاتھوں قرآنی حکومت کا دورِ جدید قلوب و اجسام کی زمین پر شروع ہوا تھا۔ اس دن کا طلوع ہم کو یاد دلاتا تھا کہ بداعمالیوں نے کیوں کر بنی اسرائیل کو دو ہزار سالہ عظمت سے محروم کیا۔ اور اعمالِ حسنہ کے شرف و افتخار نے کیوں کر ہمیں برکاتِ الٰہی کا مہبط و مورد بنایا؟ اس دن کا جب آفتاب نکلتا تھا تو ہمیں خبر دیتا تھا کہ کس طرح خدا کی زمین نافرمانیوں کی ظلمت سے تاریک ہو گئی تھی اور پھر کس طرح ہمارے اعمال کی روشنی افقِ عالم پر نیّرِ درخشاں بن کر نمودار ہوئی تھی؟ لیکن، فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ (ترجمہ) "پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے خدا کی عبادت کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔ پس جلد ان کی گمراہی ان کے آگے آئے گی"۔

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشّٰی
از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
قابلِ دید صحت و نفاست، زیبائش و آرائش
دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر
بیل سبز و نارنج، جلد سنہری ڈائی دار، سائز ۲۲×۳۲/۸
ونڈ۔ ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک نمونہ مفت
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

خصوصی رعائت
آپ قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہوں یا عرب ممالک جا کر معقول مشاہرہ پر ملازمت تو آپ کو
عربی زبان
سیکھنی چاہیئے۔ آیئے اور چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں (یومیہ ۳۰ منٹ) دے کر گھر بیٹھے مکمل عربی معہ گرامر بذریعہ خط و کتابت سیکھئے (رمضان المبارک کی خوشی میں فیسوں میں خاص رعایت) مزید تفصیلات پندرہ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں
ادارۂ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ہے الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

# ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ

لاہور

جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

اسلامی تحریری نوٹ بورنگا

## تاشقند کانفرنس کی نتیجہ خیزی

# پیش آئند حالات کی روشنی میں ایک جائزہ

تاشقند کانفرنس سے جن لوگوں نے یہ امیدیں قائم کر لی تھیں کہ اس کے نتیجہ میں مسئلہ کشمیر دو ٹوک طور پر حل ہو جائے گا تو ان کی یہ امیدیں محض سادہ دلی پر مبنی تھیں اور انہیں تاشقند اعلان سے یقیناً مایوسی ہوئی ہوگی۔ لیکن جو لوگ چاہتے تھے کہ تاشقند کانفرنس کے ذریعہ پاکستان و بھارت کے درمیان وہ بعد و نفرت دور ہو جائے۔ جسے چند سال کی ماضی کی پیہم تلخیوں نے پیدا کیا اور شدید تر کر دیا تھا، اور جس کا نتیجہ مسلح تصادم کی صورت میں ظاہر ہوا تو ان کی یہ خواہش تاشقند کانفرنس نے ضرور پوری کر دی ہے۔

تاشقند کانفرنس کی نتیجہ خیزی کے بہت سے پہلو ہیں۔ جنہیں اگر جذبات پرستی سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھا جائے تو ان کی دور رس اہمیت واضح ہونے لگتی ہے۔

سب سے پہلی اور اہم بات تو اس کانفرنس سے یہ ہوئی۔ کہ پاک بھارت مسائل پر گذشتہ ۱۸ سال سے جو ایک طرح کی برطانوی امریکی اجارہ داری چلی آ رہی تھی۔ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اب یہ مسائل مغرب کی گرفت سے نکل کر مشرق کے ماحول میں آ گئے ہیں اور ان میں قریبی ہمسایوں بالخصوص روس کی ذمہ داریاں بھی شامل ہو گئی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ بھارت اور پاکستان اب ایک ایسی پوزیشن میں آ گئے ہیں کہ بیرونی اثرات سے بے پروا اور آزاد رہ کر باہمی طور پر اپنے متعلقہ مسائل بشمول مسئلہ کشمیر خوشگوار مفاہمت کی فضا میں طے کر سکتے ہیں اور کسی فریق کے لئے پرسٹیج کا سوال حائل نہیں رہا ہے۔

اس حقیقت سے خواہ کتنی ہی چشم پوشی کی جائے، لیکن بہرحال یہ حقیقت ہے کہ پاکستان و بھارت دو نہایت قریبی اور ایسے پڑوسی ہیں۔ جن کا ماضی، حال اور مستقبل ایک دوسرے سے وابستہ ہے اور ایک کی رفتار و تغیر کے اثرات سے دوسرا محفوظ نہیں رہ سکتا، اور ان دونوں کی کشمکش دونوں کی راہ کے لئے سنگ گراں بنی رہ سکتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے تقسیم ملک کے بعد سے... صورت حال ان دونوں کے درمیان رفیقوں کے بجائے حریفوں کی بن گئی تھی جس کا نتیجہ بڑھتے ہوئے جذبات نفرت کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ مسلح تصادم تک کی نوبت آ گئی۔ اس سلسلہ میں زیادتی ہمیشہ بھارت کی طرف سے ہی ہوئی ہے۔ تاہم اعلان تاشقند نے اس دیرینہ ناگوار صورت حال کا رخ بدلنے کا بھی اہم کام انجام دیا ہے۔

پس اگر آج ۱۸ سال کے بعد تاشقند کانفرنس کے اعلان کے نتیجہ میں پاکستان اور بھارت کے درمیان نیک اندیشی اور خیر سگالی کی مخلصانہ فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے نزاعات و شکایات کو باہمی گفت و شنید کے ذریعہ معقولیت کے ساتھ طے کرنے کی روش پر چل پڑتے ہیں، ان کے باہمی معاملات امریکی برطانوی مداخلتوں کے اثرات سے پاک ہو جاتے ہیں۔ بھارت کی مسلم اقلیت عزت و اطمینان سے بے خوف زندگی بسر کرنے لگتی ہے، کشمیر کے عوام اپنے مستقبل کے فیصلے کا حق حاصل کر سکتے ہیں، پاکستان اور بھارت کے عوام ایک دوسرے سے قریب تر ہو جاتے ہیں اور دونوں ملکوں کی حکومتیں ایک دوسرے کے ساتھ حق ہمسائیگی کی رعائتیں کرنے لگتی ہیں، تو کون کہے گا کہ تاشقند کانفرنس بے نتیجہ رہی یا اس میں کسی فریق نے کچھ گنوا دیا۔ یہ تو ایسی شاندار کامیابی ہے جو اس برصغیر کی تاریخ کا سب سے بڑا اور روشن حصہ بن جائے گی۔

اعلان تاشقند کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ اسے دونوں ملکوں کے اصحاب اقتدار ہی جان سکتے اور طے کر سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ہم ایک بات عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمارے یہاں اعلان تاشقند کو بروئے کار لانے کی ذمہ داری جن لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ اُن کا ایک اور فرض بھی ہے اور وہ پاکستان کی اسلامی حیثیت و اثر آفرینی کا فرض ہے اعلانِ تاشقند کے سلسلے میں عملی اقدامات کی صورت میں جو کردار بھی سامنے آئے، وہ ہر حالت میں اسلام کا آئینہ دار ہونا چاہیئے۔ اس برصغیر کی گذشتہ ایک ہزار سالہ تاریخ کے پس منظر میں اسلام جاری و ساری رہا ہے۔ انگریزوں کی آمد نے یہ سلسلہ کمزور کیا تھا اور پھر بعد کے پے در پے سیاسی حوادث نے اسے بالکل ہی محدود و بے اثر بنا دیا۔ اب اگر مفاہمت کا نیا باب کھلتا ہے تو پاکستان کی طرف سے اس کا مظاہرہ اسلام کی نمائندگی کی صورت میں ہونا چاہیئے

اگر ہم یہ تہیہ کر لیں کہ اندرونِ ملک بھی ہمارا تمام کاروبارِ حیات اور نظامِ کار اسلام کے اصولوں پر مبنی ہوگا اور بیرون ملک بھی ہمارے ہر کردار کا تعین اسلامی خاکے کے مطابق ہوا کریگا نیز یہ کہ ہمارے ہر اقدام و عمل کی حقیقی "لم" اسلام ہی ہوگی اور ہم جو پروگرام بھی بنائیں گے۔ اس میں اسلام کی اخلاقی و دعوتی اسپرٹ کو ضرور پیش پیش رکھیں گے۔ تو اس کفر زار ہند میں ایسے انقلاب کی پرورش کی جا سکتی ہے جو درہ خیبر سے راس کماری تک اسلامستان کی تشکیل کے مواقع بہم پہنچا دے گا۔

اس برصغیر کی مسلمانوں سے تعلق کی ایک ہزار سالہ تاریخ کا کم سے کم اتنا تقاضا مسلمانانِ پاکستان سے ضرور ہے۔ اور اگر موجودہ اربابِ کار اس تقاضے کو پورا کرنے کی سعی کریں تو وہ اس خطہ کی تاریخ کو ایک نیا موڑ دینے کا کارنامہ انجام دے سکتے ہیں۔ وگرنہ اعلانِ تاشقند جیسے کتنے ہی اعلانات سیاست کی تاریخ میں کئے جا چکے ہیں۔ لیکن کسی اعلیٰ مقصد کے تعین کے بغیر ان کا ایک لفظ بھی شرمندۂ عمل نہیں ہو سکا ہے اور وقت کے (باقی آخری صفحے پر)

جلد ۹ - جمعہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ قیمت بارہ نئے پیسے نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ۳

مرکز مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

# دعائے نیم شبی

رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی ختم ہو رہا ہے۔

بڑے ہی خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے اس ماہ مقدس و محترم کے شب و روز اپنے معبود حقیقی کے حضور عجز و نیاز کے اظہار میں گذار دیئے۔

جن کی پیشانیاں مصلوں پر جھکی ہوئی ساری ساری رات ندامت کے موتی بکھیرتی رہیں۔

جن کی آنکھیں راتوں کے پچھلے پہر توبہ و استغفار کے آنسوؤں سے دامن و آستین کو تر کرتی رہیں

جن کی شب بیداریوں اور ذکر پیہم نے عرش کے فرشتوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کئے رکھا۔

جن کے ہاتھ رحمت الٰہی کے وہ خزانے سمیٹتے رہے جو "اذکرونی اذکرکم" کی کلید عشق سے کھل جایا کرتے ہیں

جن کے دامن عبودیت نے حسن عبادت و احسان کے بے شمار گلہائے رنگا رنگ بھر لئے ہیں۔

آہ! اس ماہ رمضان کے وہ دن جو حالت صوم میں اس طرح گذرے کہ زبان ذکر حق سے معمور تھی، دل یاد الٰہی سے سرشار تھا اور دماغ فکر دوست سے مالا مال رہا۔

اور آہ! اس ماہ مقدس کی وہ راتیں جو یوں بسر ہوئیں کہ عشق کی بیتابیوں نے کبھی قیام کی صورت اختیار کی تو کبھی رکوع کی، کبھی قعود کا عالم رہا تو کبھی سجود کا۔

آہ! اب وہ دن اور وہ راتیں رخصت ہو رہی ہیں، اب دل و نگاہ کا وہ موسم بہار ختم ہو رہا ہے اور کسی کو پا لینے کے دن اور قریب ہو جانے کی وہ راتیں جا رہی ہیں۔

کاش! ہم بھی غفلتوں کی گہری نیند سے بیدار ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ کسی کے پیام دید و شنید اور نوید قرب و وصال کو سن پاتے اور طلب و شوق کا ہاتھ بڑھا دیتے۔ کاش! ہم بھی ہوس کے حلقۂ گرفت سے باہر نکل آتے اور عطا و بخشش کی ابدی زر پاشیوں سے اپنے دامن مراد اور خالی جھولیاں بھر لیتے۔

اے مالک الملک! ہمارے گناہوں، کوتاہیوں اور غفلتوں سے درگذر فرما، اور اس ماہ مبارک کی طفیل ہماری ہلاک زندگی کے مصائب کا خاتمہ کر دے۔ ہم اگرچہ تیرا حق عبودیت ادا نہ کر سکے لیکن تیری بخشائشوں کی لامحدودیت سے ناامید نہیں ہیں۔

یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسکم، لا تقنطوا من رحمۃ اللہ، کی نوید خوش دینے والے! ہماری کشتی ملت کو گرداب بلا سے نکال دے۔ اسلام کے دشمن ہر چہار طرف سے سر اٹھائے، تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آخری امت کو مٹا دینے کے جتن کر رہے ہیں ـــــ الٰہی! ان کے ارادوں کو ناکام بنا، ان محکوم، مظلوم و مجبور مسلمانوں کو نجات عطا فرما! جو فلسطین میں، کشمیر میں، بھارت میں اور دوسرے مقامات پر کفر کے جارحانہ نرغے میں گھرے ہوئے ہیں۔

اے رب جلیل! مسلمانان عالم کے فکر و عمل میں وہ انقلاب و دیعت فرما دے۔ جو انہیں اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کا ولولہ و شوق بخش دے جو انہیں تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا شیدائی بنا دے جو انہیں اتحاد و اتفاق کی مضبوط لڑی میں پرو دے، جو انہیں باطل کے مقابلے میں استقامت کی بنیان مرصوص بن جانے کا حوصلہ عطا فرما دے، جو انہیں صرف تیرے لئے جینے اور تیرے لئے مر جانے کی مقدس آرزو سے سرشار کر دے ـــــ بے شک تیری رحمت تیرے غضب پر غالب ہے، اور ہم عاجز و ناتواں، حقیر و بے مایہ صرف تیری رحمتوں کے ملتجی ہیں۔ تیری بے پایاں عطاؤں کے امیدوار ہیں۔ تیرے ہی آگے فریاد بہ لب ہوتے ہیں اور تجھ سے ہی ہدایت و نجات اور فتح و کامرانی طلب کرتے ہیں۔ آمین! یا رب العالمین!! والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

(کمال)

# سیاست کے فیصلے

سیاسی معاملات کی نوعیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ وہ اکثر و بیشتر عام خواہش کے مطابق طے نہیں ہوا کرتے۔

اس برصغیر پاک و ہند کی ماضی قریب کی سیاسی تاریخ شاہد ہے کہ ابتداءً جو مطالبے اور پروگرام جن مقاصد کو مدنظر رکھ کر شروع کئے گئے۔ فیصلے کے وقت نتیجہ یا تو کچھ اور نکلا یا خواہشات سے بہت کم برآمد ہوا۔ تحریک پاکستان کے دوران یہ بات پورے یقین کیساتھ سمجھی جاتی تھی کہ برطانوی ہند کے تمام مسلم اکثریتی صوبے و علاقے پاکستان کا حصہ ہوں گے۔ لیکن فیصلے کا وقت آیا، تو پنجاب و بنگال جیسے بڑے بڑے مسلم اکثریت کے صوبے تقسیم ہو گئے اور بہت سے ایسے علاقے پاکستان میں شامل نہیں کئے جا سکے جن میں مسلمانوں کی واضح اکثریت موجود تھی۔ جیسے کچھ و تھاہ وغیرہ۔

سیاست کے نشیب و فراز ہی کچھ ایسے ہیں کہ ان سے گذرنے والے بسا اوقات حالات کو بہت زیادہ بگڑنے سے بچانے کی خاطر اپنے ارادوں میں ترمیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

جنگوں کے ذریعے عموماً دو ٹوک فیصلے ہو جایا کرتے تھے لیکن اس زمانہ میں یہ بھی مشکل ہو گیا ہے۔ متحارب طاقتیں اس سے پہلے کہ اپنے تباہ کن ہتھیار انجام کو پہنچیں، دنیا کی بڑی طاقتیں، ثالث اور درپردہ اثر انداز ہونے پر اتر آتی ہیں۔ پھر اگر جنگ جاری رکھی جائے تو سوائے تباہی و بربادی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ جیسا کہ ویتنام کوریا اور لاؤس وغیرہ میں ہوا ہے۔ الغرض یہ ایک مشکل گھاٹی ہے جس سے گذرنے والوں کو جب براہ راست واسطہ پڑتا ہے تو اس کی حقیقی دقتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ سیاسی معمولوں اور ان کے نتیجوں میں بڑا بعد و تفاوت پایا جاتا ہے۔

جو لوگ خالص سیاست کے نام پر کام کرتے ہیں، ان کی بات تو ایک طرف رہی کہ وہ تو اپنے گرد و پیش کے تقاضوں کے مطابق کمی و بیشی کے مرتکب ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ دین کے نام پر سیاست کا کاروبار کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنے بلند بانگ دعووں کے باوجود عملی اقدامات میں فیصلوں کے وقت ترمیم و تقصیر پر اتر آتے ہیں۔

بلاشبہ جذبات کی جو دنیا قائم ہو جاتی ہے اسے اس طرح بڑا ہی دھکا لگتا ہے لیکن سیاست کی بے رحم حقیقت کاری کو اس سے کیا غرض۔ وہ تو وقت کی ضرورتوں اور تقاضوں کو دیکھتی ہے۔ اور وقت کا پہیہ لاکھ رفتہ رفتہ جذبات کے زخموں کو مندمل کر ہی دیا کرتا ہے

(ک)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء

# ملت کے اتحاد کو کمزور نہ ہونے دیجئے

۶ ستمبر کا دن پاکستان کی تاریخ کا عظیم دن تھا۔ اس دن اگرچہ بڑے ہی بد ارادے کے ساتھ بھارت نے پاکستان پر جارحانہ حملہ کیا تھا۔ لیکن اس کی اس حرکت نے پوری قوم کو اتحاد ملی کے مضبوط رشتے میں منسلک ہو جانے کا وہ زبردست شعور اور موقعہ دیا۔ جو گذشتہ ایک صدی سے حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ یہ خالص دینی و ملی احساس پر مبنی اتحاد تھا اور پوری قوم کو اس نے بنیان مرصوص کی شکل دے دی تھی۔ اتحاد کی یہ قیمتی متاع ایسی ارزاں نہیں ہے کہ اب اسے محض چند اندیشوں کی بنا پر ضائع کر دیا جائے۔ اس کو تو ہر قیمت پر برقرار رکھنے کی شدید ضرورت ہے اور ضرورت رہے گی۔

اعلان تاشقند خواہ باقی رہے یا رد ہو جائے، لیکن ملت کے اتحاد کو صدمہ نہیں پہنچنا چاہیئے، اور نہ اعلان تاشقند کو ایسا نزاعی مسئلہ بنا لینا چاہیئے، جو عوام اور حکومت کے درمیان مستقل کشمکش کا باعث بن جائے یا خود عوام کو آپس میں تقسیم کر دے۔

ایک طرف تو اعلان تاشقند کی پذیرائی، قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد نور الامین، نظام اسلام پارٹی کے نفس ناطقہ مولوی فرید احمد، نیشنل عوامی پارٹی کے ترجمان محمود الحق عثمانی اور عوامی لیگ کے رہنما عطاء الرحمٰن برملا کریں۔ بھاشانی صاحب اور عارف افتخار کیوبا سے واپس آتے ہی اس کو پر امید بتائیں مغربی پاکستان کی حزب اختلاف سے متعلق افراد اس پر مشترکہ غور و خوض کو عید تک ملتوی کر دیں، اور دوسری طرف طلباء کی طرف سے ناپسندیدگی کے اظہار کے لئے جوش و خروش و مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو جائے، اور ..... لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بننے لگے۔ اس بدنظمی سے اتحاد و یک جہتی کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے اور دشمن کو فائدے حاصل کرنے کا جو موقعہ مل سکتا ہے، اس سے ان تمام کامیابیوں پر پانی پھر جائے گا۔ جو گذشتہ دنوں میں پاکستان کو حاصل ہوئی ہیں اور دنیا میں اس کے وقار کا موجب بنی ہیں۔

بے شک اعلان تاشقند سے مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوا۔ بھارت کے جارحانہ رویہ سے پاکستان کو جو شکایات ہیں وہ بھی دور نہیں ہوئیں، اور صورت حال میں وہ تبدیلی واقع نہیں ہوئی جو ملت پاکستان کا مقصود و منشاء ہے، لیکن تاشقند کانفرنس سے کب ان سب باتوں کے حصول کی توقع تھی، اور پھر یہ اعلان تاشقند جو نہ کوئی معاہدہ ہے نہ تصفیہ۔ اس سے کب اہل پاکستان پر یہ پابندی عائد ہوتی ہے کہ وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت و امداد سے دست بردار ہو جائیں، اور کب وہ انہیں بحیثیت ایک مسلمان ملت کے جہاد کی تیاریوں سے باز رکھنے کا سبب بنتا ہے۔

اعلان تاشقند محض ایک اعلان ہی تو ہے جس نے پر امن ماحول میں ایک بار پھر اپنے نزاعات بشمول مسئلہ کشمیر طے کرنے کی فریقین سے اپیل کی ہے۔ یہ اپیل اگر کارگر ہو جاتی ہے اور بھارت کشمیر سمیت سارے نزاعات طے کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو فبہا۔ ورنہ اس کے پس و پیش سے یہ اعلان خود اپنی موت آپ مر جائے گا۔ اس کی ذمہ داری بہر حال بھارت پر عائد ہوگی۔ روس جو اس اعلان کی ترتیب کا محرک و شاہد ہے۔ اس پر بھی بھارتی جارحیت و بدنیتی واضح ہو جائے گی۔ اور دوسرے ایشیائی و افریقی ممالک بھی اچھی طرح جان لیں گے۔ کہ بھارت اس علاقہ میں امن کے لئے کتنا بڑا خطرہ ہے۔ اس لئے محض ایک اعلان و اپیل کو نزاع بنا کر کیوں اہل پاکستان کا ملی اتحاد مجروح کیا جائے۔ کیوں عوام اور حکومت کے درمیان خلیجیں پیدا کی جائیں۔ کیوں پاکستان اس اعلان کی ناکامی کا ذمہ دار کہلائے کیوں دشمنوں کو اس صورت حال سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے۔ کیوں ملک میں ریشہ دوانیوں کے چور دروازے کھلنے دیئے جائیں۔ اور کیوں اضطراب و تشویش کی ایسی فضا پیدا کی جائے۔ جو یاس انگیز اور حوصلہ شکن ہو۔

ہم جب اٹھارہ سال تک سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کو آزماتے رہے ہیں اور برطانیہ و امریکہ کی دوستی و معاہدوں سے امیدیں باندھتے رہے ہیں تو ایک اعلان تاشقند اور سہی۔ اور پھر یہ تو ان جیسی پابندیاں عائد کرنے والا کوئی عہد و پیمان بھی نہیں ہے۔

اس لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ہمیشہ ملت کو یہ دعوت دی ہے۔ کہ پاکستان کے تمام مسائل کا حل اسلام پر، مخلصانہ عمل، اسلامی یک جہتی، اور جہاد کے لئے آمادہ و تیار رہنے میں مضمر ہے۔ اسے اب بھی جاری رکھیئے۔ خواہ اعلان تاشقند بروئے کار آئے نہ آئے۔

اب تو صدر ایوب اور وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے بھی یہ وضاحت کر دی ہے کہ وہ کشمیریوں کی آزادی کے سوال سے ہرگز دست بردار نہیں ہوئے ہیں۔ اور اعلان تاشقند کی اہمیت و افادیت ان کے نزدیک بھی صرف اسی صورت میں ہے کہ اس کے ذریعہ اہل کشمیر کو اپنی آزادی کے حصول کا حق مل جائے۔

اس لئے خواہ مخواہ اس اعلان کو وجہ نزاع بنا کر سیاسی خلفشار کی راہیں کھولنا اور ملت کے اتحاد کو کمزور بنانا ایک بڑا ہی قومی المیہ اور ملی نقصان کا باعث ہوگا۔ وہ توانائیاں جو اظہار تشویش اور ہنگاموں پر صرف کی جائیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے۔ کہ انہیں ملی اتحاد کے استحکام اور آئندہ کی متحدہ جدوجہد کی تیاری پر صرف کیا جائے۔

بہر حال ملت کا اتحاد، پاکستان کا استحکام، جہاد کی تیاری اور اسلام کے ساتھ پختہ اور سچی وابستگی کو قائم و جاری رکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں ہی مستقبل کی فلاح و کامرانی اور ہر قسم کے خطرات و اندیشوں سے نجات و تحفظ کا راز مضمر ہے۔

(ک)

## افریقہ کی سیاست

نائیجیریا میں انقلاب کے اندیشے تو بہت پہلے سے موجود تھے۔ لیکن حالیہ خونی ہنگامے ایسے موقعہ پر وقوع میں آئے ہیں جبکہ رہوڈیشیا میں گوری اقلیت کے غیر قانونی تسلط کے خلاف پورے افریقہ میں اتحاد و یک جہتی کی شدید ضرورت تھی، افریقہ کے نو آزاد ملکوں نے رہوڈیشیا کو آزاد کرانے کے لئے حسن عزم اور جوش و خروش کا اظہار کیا۔ اس نے ضرور ان استعمار پسندوں کو خوفزدہ کر دیا تھا۔ جو بہر قیمت رہوڈیشیا پر جارحانہ قبضہ قائم رکھنا چاہتے ہیں، اور اغلباً انہیں کی ریشہ دوانیوں سے نائیجیریا میں یہ خونیں واردات پیش آئی ہے تاکہ افریقہ کے ملک اپنے داخلی معاملات میں الجھ کر رہوڈیشیا کے مسئلہ کی طرف توجہ دینے کے قابل نہ رہیں۔

نائیجیریا کے حالات ایسے ہیں کہ اگر جلد ہی قابو نہ پا لیا گیا تو یہ دوسرا کانگو بن جائے گا۔ برطانیہ نے محض اپنے مفادات کی خاطر نائیجیریا کا مصنوعی وفاق بنا کر معاملات کی یہ پیچیدگی پیدا کی تھی۔ ورنہ جو علاقہ مسلم اکثریت پر مشتمل تھا۔ اسے علیحدہ رکھ کر آزادی دی جا سکتی تھی اور دوسرے قبائل پر مشتمل علاقہ کو علیحدہ رکھا جا سکتا تھا۔ لیکن ملائشیا کا سا کھیل یہاں بھی کھیلا گیا۔

رہوڈیشیا کے بارے میں بھی برطانیہ کی نیت صاف نہیں ہے۔ ایک طرف وہ گوری اقلیت کے تسلط کو خلاف آئین بھی کہتا ہے۔ دوسری طرف اس خلاف آئین اقدام کو ختم کرنے کے لئے کوئی مداخلت بھی گوارا نہیں کرتا ہے صرف گفت و شنید کے چکر میں سارے معاملہ کو ڈال دینا چاہتا ہے بہر حال نائیجیریا میں جو کچھ ہوا ہے۔ وہ اچھا آغاز نہیں ہے اور اندیشہ ہے کہ اس سے پورے افریقہ کی سیاست بری طرح متاثر ہوگی۔ (ک)

## عراق و ایران

گذشتہ دنوں عراق و ایران کے مابین جس تلخی کی خبر آئی تھی۔ اس نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو بے چین کر دیا تھا دو مسلمان ملکوں کا باہم ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہو جانا بڑی بدقسمتی کی بات تھی۔ لیکن الحمد للہ کہ تلخی کے یہ بادل چھٹ گئے ہیں۔ اور مفاہمت ممکن ہو گئی ہے۔ مسلمان ملکوں کو اپنے معاملات طے کرنے میں ہرگز وقار اور معمولی سرحدی رد و بدل کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیئے۔ ان میں سے ہر ایک کا استحکام و بقاء دوسرے کے بقاء و استحکام پر ہی منحصر ہے۔ ان کا باہمی ٹکراؤ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ البتہ مغربی استعمار کو پنجے گاڑنے کا موقعہ مہیا کرے گا۔ (ک)

## جنوبی عرب

یمن میں امام بدر کی طرف سے حملوں کی خبر پھر آئی ہے۔ عدن میں جس طرح آزادی کی تحریک شدت پکڑ رہی ہے اور جنوبی عرب کے سامراج پرست عناصر کو خوفزدہ کر رہی ہے۔ اس سے پریشان ہو کر شاید برطانیہ پھر یمن میں جھگڑا کھڑا کرنے کے لئے شاہی طبقے کو اکسا رہا ہے۔ شاہ فیصل کو اپنی عالم اسلام کے اتحاد کی کوششوں کی خاطر امام بدر کو ایسے اقدامات سے روکنا چاہیئے۔ (ک)

# کتاب "مودودی مذہب" کے مقدمہ کی تفصیلات

از جناب قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال)

میری ایک تالیف "مودودی مذہب" کی بعض عبارتوں کی بنا پر مودودی جماعت کے ایک کارکن محمد یوسف صاحب نے یونین کمیٹی ای راولپنڈی میں مبلغ ۲۰۰ روپے انعام حاصل کرنے کے لئے میرے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا۔ جو ۲ رجون ۶۵ء کو خارج ہوگیا۔ اس سلسلہ کی مختصر خبر ترجمان اسلام لاہور میں شائع ہوگئی تھی۔ لیکن یہ معلوم کرکے حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بجائے احساس ندامت کے مودودی صاحبان نے اس فیصلہ کو اپنی کامیابی کا نشان قرار دیا۔ اپنے مسلک کے اخبارات و رسائل میں اس کو فاتحانہ انداز میں شائع کرایا۔ حالانکہ ہمیشہ مقدمہ کا خارج ہوجانا مدعی کی ناکامی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ مودودی جماعت کا ہی انقلابی کارنامہ ہے کہ انہوں نے اپنا مقدمہ خارج ہونے کو ہی فتح و کامیابی قرار دیا۔ حتیٰ کہ جنگ محاذ لاہور سے کچھ دن پہلے سعید اختر عابدی بالاکوٹی مدرسہ دار الحدیث جہلم کی طرف سے ایک ٹریکٹ بنام "ایک فتویٰ۔ ایک فیصلہ" تقسیم کیا گیا۔ پاک و ہند کی جنگ کے دوران اس کا جواب شائع کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ مگر متعدد مقامات سے معلوم ہوا کہ مودودی صاحبان یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ مظہر حسین (مؤلف کتاب) نے معافی مانگ لی تھی۔ اس لئے مقدمہ خارج ہوگیا۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ مقدمہ کی تفصیلات شائع ہوجائیں۔ تاکہ اصل حقیقت سب کو معلوم ہوجائے۔

## اشاعت کتاب

میری یہ کتاب "مودودی مذہب" ۲۵ رمئی ۱۹۶۴ء کو شائع ہوئی تھی۔ ۳۰ رمئی کو مولانا حافظ خالد محمود صاحب عربی لیکچرر گورنمنٹ کالج لاہور کا مکتوب پہنچا جس میں مجھے توجہ دلائی گئی کہ کتاب "مودودی مذہب" کی مندرجہ چار عبارتیں (مودودی صاحب کے ماہنامہ ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ۱۳۵۷ھ میں موجود ہیں۔ لیکن وہ مضمون مولوی صدر الدین صاحب اصلاحی کا ہے) لہٰذا اس کی تصحیح کر لی جائے۔

اس خط کے جواب میں یکم جون کو میں نے حافظ صاحب موصوف کو لکھ دیا کہ اس کی وضاحت کے لئے آپ اپنا خط اور میرا جواب ترجمان اسلام لاہور میں شائع کرا دیں اور "تصحیح نامہ" یکم جون کو ہی ایک "ضروری تصحیح" کے عنوان سے ایک عبارت لکھی۔ اور ۴ رجون کو ناظم دفتر جمعیت جہلم کے ہاتھ روانہ کر دی۔ تاکہ گجرات پریس میں جلدی طبع کرا کے کتاب کے ساتھ اسی کو چسپاں کر دیا جائے۔ اس تصحیح نامہ کی عبارت حسب ذیل ہے:۔

"پیش نظر کتاب "مودودی مذہب" کے صفحہ ۳۸ نمبر ۵ صفحہ ۳۹۔ نمبر ۶ صفحہ ۴۱ اور صفحہ ۴۴ نمبر ۱۰ میں خلفائے راشدین وغیرہ جلیل القدر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم اجمعین پر تنقید کے سلسلہ میں جو عبارتیں درج کی گئی ہیں۔ وہ ماہنامہ ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ۱۳۵۷ھ میں گو موجود ہیں۔ لیکن کالعدم جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب کی طرف جو ان عبارتوں کی نسبت کی گئی ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ عبارتیں مولوی صدر الدین صاحب کے ایک مضمون کی ہیں نہ کہ مودودی صاحب کی۔ میرے پاس اصل رسالہ ترجمان القرآن موجود نہ تھا اور اس حوالہ میں میں نے ایک دوسری کتاب پر اعتماد کیا تھا۔ اس لئے اس انتساب میں غلطی ہوگئی۔ اس غلطی کی طرف مولانا حافظ خالد محمود صاحب مولوی فاضل لاہور نے اپنے مکتوب میں مجھ کو توجہ دلائی ہے۔ اس لئے میں نے ان عبارتوں کی بنا پر اعتراض سے رجوع کر لیا ہے۔ جس کا اعلان بھی ترجمان اسلام لاہور اور دوسرے اخبارات میں ہو رہا ہے۔ لہٰذا یہ عبارتیں اس بحث سے خارج سمجھی جائیں۔

(۲) یہ عبارتیں مولوی صدر الدین صاحب اصلاحی نے اس زمانہ میں لکھیں جبکہ ان کو مودودی جماعت کے اہل قلم ارکان میں ایک امتیازی مقام حاصل تھا اور ترجمان القرآن میں شائع ہوئیں۔ جو خود مودودی صاحب کی ادارت اور نگرانی میں شائع ہوتا رہا ہے۔ اس وجہ سے بالواسطہ مودودی صاحب پر بھی اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مودودی صاحب نے بلا تنقید ان عبارتوں کو اپنے پرچہ میں شائع کر دیا، اور اگر مودودی صاحب کو اصلاحی صاحب کی ان عبارتوں کے مضمون سے اتفاق ہے تو پھر ہمارا اعتراض مودودی صاحب پر بحالہ قائم ہے گا۔ واللہ اعلم۔ ۱۹ رمحرم ۱۳۸۴ھ (یکم جون ۱۹۶۴ء)

(نوٹ) مندرجہ عبارت میں کاتب نے "ہو رہا ہے" کو "ہو چکا ہے"۔ لکھ دیا تھا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ میں نے مسٹر محمد یوسف مدعی کو جو رجسٹرڈ جواب لکھا تھا اس میں "ہو رہا ہے" کے ہی الفاظ ہیں۔ اسی بنا پر جیٹھ مین صاحب نے اپنے فیصلہ میں میرے اس استدلال کو صحیح قرار دیا ہے۔

## مدعی کا نوٹس

۵ رجون ۱۹۶۴ء کو مسٹر محمد یوسف مدعی کا ایک رجسٹرڈ نوٹس مجھے ملا۔ جس میں انہوں نے مذکورہ چار عبارتوں کی بنا پر مبلغ ۲۰۰ روپے انعام کا مطالبہ کیا تھا۔ اخبارات میں بھی انہوں نے یہ نوٹس شائع کرایا۔ میں نے دوسرے ہی دن ۶ رجون کو اُن کے نام رجسٹرڈ جواب ارسال کر دیا۔ جو درج ذیل ہے:۔

بخدمت محترم محمد یوسف صاحب سلمہٗ

سلام مسنون! آپ کا رجسٹرڈ نوٹس پہنچا۔ میری تالیف "مودودی مذہب" میں آپ نے جو غلطی کی نشان دہی کی ہے قبل ازیں لاہور سے حافظ مولانا خالد محمود صاحب مولوی صاحب نے مجھ کو اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس کے جواب میں بندہ نے اس اعتراض سے رجوع کا اعلان کر دیا ہے، ترجمان القرآن لاہور میں شائع ہو رہا ہے۔ ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ۱۳۵۷ھ کی عبارتیں نقل کرنے میں میں نے ایک دوسری کتاب پر اعتماد کیا تھا، جبکہ اصل رسالہ میرے پاس موجود نہ تھا (۲) جو عبارتیں میں نے "مودودی مذہب" میں درج کی ہیں۔ وہ گو مولوی صدر الدین صاحب اصلاحی کے مضمون کی ہیں۔ لیکن مذکورہ ترجمان القرآن میں وہ موجود ہیں۔ البتہ مودودی صاحب کی طرف منسوب کرنے میں مجھ سے غلطی ہوگئی ہے

(۳) ترجمان القرآن گو مودودی صاحب کا ہی ہے اور انہوں نے مذکورہ عبارتوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب بھی ان عبارتوں کے مضمون سے بظاہر متفق ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر مودودی صاحب بھی بالواسطہ اس الزام کا مورد بن سکتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ مولانا مودودی نے ترجمان القرآن ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۳۹ میں اس کی تردید کر دی تھی۔ یہ رسالہ میری نظر سے نہیں گذرا۔ اس میں موصوف نے صرف اپنی طرف انتساب کی تردید کی ہے یا مولوی صدر الدین صاحب اصلاحی کے اس مضمون کی بھی جس میں حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم وغیرہ اکابر صحابہ کی تنقیص کی گئی ہے۔ یہ بھی فرمائیں کہ کیا مودودی صاحب خلفائے راشدین کو معیار حق سمجھتے ہیں۔

(۴) میں نے تو اپنی غلطی کا اعتراف کر کے رجوع کا اعلان کر دیا ہے۔ کیا آپ بھی مودودی صاحب سے ان کی فاش غلطیوں کا اعلان کرا دینگے۔ کیا آپ خود بھی اپنے امام مودودی صاحب کی غلطیوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں مثلاً (۱) مودودی صاحب نے روزہ کے مسائل میں لکھا ہے:۔ اور ایک شخص کے لئے یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر عین طلوع فجر کے وقت اس کی آنکھ کھلی ہو تو جلدی سے کچھ کھا پی لے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص سحری کھا رہا ہو اور اذان کی آواز آجائے تو فوراً چھوڑ نہ دے، بلکہ اپنی حاجت بھر کھا پی لے"۔ (تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۱۴۶)

یہاں مودودی صاحب نے اس اذان سے طلوع فجر کی اذان مراد لی ہے۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد میں طلوع فجر سے پہلے کی اذان مراد ہے۔ جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں تصریح ہے۔ فرمایئے مودودی صاحب ایک غلط بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے زیادہ مجرم بنتے ہیں یا راقم الحروف جس نے مودودی صاحب کی طرف بعض عبارات منسوب کرنے میں غلطی کی ہے ع

بہ بیں تفاوت راہ از کجا ست تا بکجا

خط میں تین عبارتیں اور بھی میں نے لکھی تھیں۔ جن میں مودودی صاحب نے مسئلہ متعہ۔ پیشگوئی دجال اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی طرف گناہ کبیرہ کا ارتکاب منسوب کرنے میں بہتان تراشی کی ہے۔

میرے اس جوابی خط کے بعد مسٹر محمد یوسف صاحب کے لئے دعویٰ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ چنانچہ انہوں نے نہ میرے خط کا کوئی جواب دیا اور نہ اپنے امام مودودی صاحب پر میرے اعتراضات کی تردید۔ لیکن ڈیڑھ ماہ کے بعد اواخر جولائی میں بذریعہ راجہ حفیظ اللہ صاحب وکیل راولپنڈی مجھے ایک رجسٹرڈ نوٹس ملا۔ جس میں مبلغ دو سو روپے انعام کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کا جواب میں نے ۳۱ رجولائی کو وکیل موصوف کے نام رجسٹرڈ ارسال کر دیا۔ جس میں ان کو اپنے رجوع کی اطلاع دے دی اور ساتھ ہی حافظ خالد محمود صاحب کے خطوط اور اپنے جواب کی نقل ان کو روانہ کر دی۔ تاکہ اگر ان کو غلط فہمی ہو تو دور ہو جائے لیکن اس کے بعد راجہ حفیظ اللہ صاحب وکیل موصوف کا خود اُن کی طرف سے رجسٹرڈ نوٹس ملا۔ جس میں انہوں نے مبلغ ۲۰۰ روپے انعام کا مطالبہ کیا تھا (باقی صفحہ ۱۴ پر)

# جمعیۃ علماء اسلام کی امدادی سرگرمیاں

## جمعیۃ مشرقی پاکستان سے جہاد فنڈ

مشرقی پاکستان کے ضلع سلہٹ سے جناب حضرت شیخ مولانا محمد عبدالکریم نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ و صدر آزاد دینی تعلیمی ادارہ نے حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ و مہتمم بشوناتھ دارالعلوم کی معرفت مبلغ ۱۰۸۰/ روپے کا چیک عطا فرمایا۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد نے روہڑی اسٹیشن سے دس بورے رضائیاں گندی کپڑے والی اور کپڑے وغیرہ، دو بوری برتن۔ چھوٹے بڑے کل بارہ بنڈل سامان حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ حضرت لاہوری مدظلہ جامع مسجد گنبد والی جہلم کے پتہ پر ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ کارکنان جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد نے کشمیری بھائیوں کے لئے سامان مہیا کیا ہے۔ سعی کنندہ حضرات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) محلہ مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ۔ حضرت مولانا عمرالدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ (۲) غلام حیدر خاں کھوسہ (۳) مولانا نور محمد صاحب کھوسہ (۴) حاجی غلام محمد صاحب سمیجہ و مولوی محبوب احمد صاحب سمیجہ۔ مولانا غلام رسول صاحب بجارانی و مولانا رشید احمد صاحب سیال کندہ کوٹ۔ میر صبح صادق خاں صاحب کھوسہ۔

(۲) گوٹھ دلیل پور:۔ حضرت مولانا وھنی بخش صاحب امیر ضلع۔ مولانا محمد مراد صاحب مولانا عبدالوہاب صاحب کھوسہ۔

(۳) گوٹھ رسول آباد:۔ میر علی نواز خاں صاحب کھوسہ۔ میر نصر اللہ خاں صاحب باچکانی مولانا نورالدین صاحب بھلکانی۔

(۴) گوٹھ عبدالغنی:۔ مولانا سید احمد شاہ صاحب۔ سیٹھ عبدالمجید صاحب کندہ کوٹ۔

(۵) گوٹھ جونگل:۔ مولانا حاجی میر محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد

تفصیل خرچ و آمد

| آمدنی | | خرچ | |
|---|---|---|---|
| (۱) بذریعہ مولانا سید احمد شاہ صاحب | ۱۰۴-۳۵ | کل خرچ کرایہ وغیرہ | ۲۹۷-۱۹ |
| (۲) " میر علی نواز خاں صاحب کھوسہ | ۴۰-- | کل آمدنی | ۳۰۵-۴۵ |
| (۳) " مولانا عمر دین صاحب مہتمم مدرسہ کندہ کوٹ | ۱۶۱-۱۰ | باقی بچت = | ۸-۲۶ |
| میزان: | ۳۰۵-۴۵ | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| کپڑے نئے پرانے | ۲۴۶ | کپڑے والی گندی وغیرہ | ۲۸۸ |
| رضائیاں | ۱۹ | برتن وغیرہ | ۷۹ |

کل میزان ۶۳۲

(ماسٹر احمد خاں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ)

## سلطان پور منگلا میں امدادی کیمپ کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام کا امدادی کیمپ جو کہ ۱۷ نومبر ۶۵ء سے مہاجرین کو ان کی تمام تر ضروریات کی اشیاء بہم پہنچا رہا ہے۔ جس کی تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں حکام ضلع میرپور جناب ڈی سی مرزا نذیر حسین صاحب و چودھری نظام الدین صاحب افسر مال کے مشورہ کے مطابق دوبارہ نیو سلطان پور میں مہاجرین کو امداد پہنچائی گئی۔ کیونکہ سلطانپور میں مزید کنبے آباد کئے گئے۔ ۹ جنوری ۶۶ء کو حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم و امدادی کیمپ کے سرپرست ہمراہ مرزا فقیر محمد صاحب، مجاہد عبدالرحمان صاحب مالک مجاہد ٹرانسپورٹ، احقر محمد اسحاق بذریعہ کار سلطان پور تشریف لے گئے۔ وہاں مہاجرین کی قیام گاہوں پر جا کر ان کے حالات کا جائزہ لیا۔

رضاکاران جمعیۃ شہر جہلم ایک ٹرک سامان کا بھی لیکر وہاں پہنچ گئے۔ قبل تقسیم کے حضرت مولانا موصوف نے مہاجرین سے جہاں ہجرت اور برکات رمضان پر ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس سے فضا نعرہ تکبیر و جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ تقریر کے بعد سامان کی تقسیم شروع ہوئی۔ رضاکاران جمعیۃ نے افطاری دہیں اور پھر کام میں مصروف ہو گئے رات کے ۱۱½ بجے تک سلسلہ جاری رہا۔ ۱۸ من گندم و چاول و دیگر اشیاء مثلاً صابن، رضائیاں گدے، کھیس، دری، کپڑے، چادر، برتن، جوتے وغیرہ تقسیم کئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۶۶ کنبوں کے ۱۷۶۷ افراد میں ۳۴۲۵ اشیاء تقسیم کی گئیں

(حافظ محمد اسحاق کیمبلپوری
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

# بھارت کا سیاسی مستقبل

وزیر اعظم کے انتخاب کے بعد بھارت کی موجودہ سیاست ایک نیا موڑ مڑ جائے گی اس وقت تیزی کے ساتھ بھارت کی سیاست کانگرس کے قدیم عناصر کے ہاتھوں سے نکل رہی ہے۔ کانگرس کا نیا ذہن جن نئے رجحانات کا حامل ہے وہ ایسے نہیں ہیں۔ جن سے اس ملک کی سیاست تعمیری انداز اختیار کر سکے۔ فرقہ وارانہ عناصر پہلے ہی تخریبی رجحان رکھتے ہیں۔ صوبجاتی مسائل بھی پوری شدت کے ساتھ موجود ہیں۔ پاکستان کے ساتھ تعلقات کے بگاڑ اور چین کے ساتھ آویزش نے بھارت کی بین الاقوامی ساکھ مدتوں سے ختم کر دی ہے۔ داخلی عدم یکجہتی وہاں ہر وقت موجود رہی ہے۔ جسے جارحانہ ہندو فرقہ پرستی سے روکنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے لیکن تہ میں وہ بعینہٖ باقی ہے۔

بھارت نہ تو غذائی معاملہ میں خود کفیل ہے اور نہ صنعتی میدان میں اتنا آگے جا سکا ہے کہ امریکہ، برطانیہ اور روس کا محتاج نہ رہے۔ معاشرتی حالات بھی پرانی روایات کی ڈگر سے نہیں ہٹ سکے ہیں۔ اقتصادیات میں سرمایہ دارانہ گرفت بدستور موجود ہے۔ اخلاقی اعتبار سے بھی آزادی کے بعد سے بھارت نے کسی اعلیٰ رویہ کا ثبوت نہیں دیا ہے۔ بلکہ روز بروز بدتر روش کا مظاہرہ کیا ہے۔ جنوب و شمال کی برتری کا مسئلہ بھی سامنے موجود ہے۔ ان حالات میں نئے وزیر اعظم کو سنگین مسائل کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے طویل و سخت کشمکش سے گذرنا پڑے گا۔ اس کے لئے اولین شرط یہ ہے کہ اپنے پڑوسیوں سے اس کے تعلقات خوشگوار ہوں، بالخصوص پاکستان اور چین کے ساتھ تنازعات باقی نہ رہیں۔ خاص طور پر مسئلہ کشمیر اور پاکستان کے ساتھ دیگر تنازعات کا فیصلہ خوشگوار صورت میں کر لیا جائے۔

ورنہ اگر صورت حال کو اس اعتبار سے بدلنے کی کوشش نہیں کی گئی تو نہ صرف اس علاقہ کا امن و امان خطرے میں پڑ جائے گا بلکہ خود بھارت کی سالمیت کے باقی رہنے کا کوئی امکان نہیں رہے گا۔

کاش بھارت کے مدبر وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور حالات کو بہتر بنانے میں کوشاں ہوں۔ اعلان تاشقند نے انہیں ایک موقعہ بہم پہنچا دیا ہے۔ اس کے ضائع ہو جانے کے بعد پھر کوئی چیز بھی انہیں تباہی سے نہیں بچا سکے گی۔

پاکستان کو بھی بھارت کے دگرگوں ہونے والے حالات کی طرف سے چوکنا رہنا چاہیئے صرف اعلان تاشقند پر ہی زیادہ انحصار نہیں کر لینا چاہیئے۔ بلکہ اپنی دوسری تیاریوں کو بھی بدستور پوری سرگرمی کے ساتھ جاری رکھنا چاہیئے۔ (ک)

# صوبہ شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

شمالی پنجاب کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے اعلان فرمایا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۳، ۲۴ شوال کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا میں منعقد ہوگا۔ تمام نمائندہ حضرات کو مقررہ تاریخوں پر پہنچ جانا چاہیئے۔ اس سے قبل صوبہ مذکور سے متعلقہ اضلاع کی جمعیتوں کو اپنے اپنے حلقے کی شوریٰ کے اجلاس بلا کر تنظیمی کاموں سے متعلق جائزہ مرتب کر لینا چاہیئے اور تجاویز تیار کر لینا چاہیئے۔ تاکہ صوبہ کی مجلس شوریٰ میں انہیں پیش کیا جا سکے۔ صوبائی مجلس شوریٰ میں جمعیۃ کی آئندہ تنظیم اور ملک کے موجودہ حالات پر غور و خوض کیا جائیگا

مدت خریداری ختم ہونے کی اطلاع اور ایجنٹ حضرات کے نام بل روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ براہ کرم جلد از جلد ادائیگی کر دیں۔ (ناظم دفتر)

## بقیہ: مقدمہ کی تفصیلات

اس کے جواب میں ۸ر اگست کو میں نے ان کے نام ایک رجسٹرڈ خط ارسال کیا۔ جس میں لکھا تھا کہ آپ کا نوٹس لغو اور بے بنیاد ہے۔ آپ انعام کے مستحق نہیں ہیں۔

**رجسٹری وصول نہ کی** میں نے بھی ایک رجسٹرڈ نوٹس بنام محمد یوسف ارسال کیا جو انہوں نے وصول نہ کیا اور رجسٹری واپس آگئی۔ جس کی پشت پر لکھا ہوا تھا کہ یہ مکان مولوی فتح محمد صاحب کا ہے۔ یہاں محمد یوسف نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا۔ تاہم اس پتہ سے انہوں نے بذریعہ وکیل نوٹس ارسال کیا تھا اور بعد میں اسی پتہ سے انہوں نے یونین کمیٹی ای میں دعویٰ دائر کیا تھا۔

**یونین کمیٹی میں مقدمہ** ۱۲ر ستمبر ۱۹۶۴ء کو مسٹر محمد یوسف نے میرے خلاف یونین کمیٹی ای راولپنڈی میں دعویٰ دائر کر دیا۔ مجھ کو مصالحتی عدالت سے سمن موصول ہوا۔ جس میں یکم اکتوبر کو پیشی کی اطلاع تھی۔ میں نے اس مقدمہ میں اپنی طرف سے حاجی احمد حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چکوال کو مختار خاص بنا دیا۔ راولپنڈی میں معلوم ہوا کہ یونین کمیٹی ای کے چیئرمین شیخ صغیر احمد صاحب مودودی صاحب کے عقیدت مند ہیں اور مودودی صاحب ان کے ہاں قیام کیا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے مودودی صاحبان نے اس کمیٹی میں کیس دائر کرنے کی جرأت کی تھی۔ لہٰذا ہم نے ڈی سی صاحب راولپنڈی کے ہاں انتقال مقدمہ کی درخواست دے دی۔ چونکہ مسٹر محمد یوسف مدعی کو اپنے موقف کی کمزوری معلوم ہو چکی تھی اس لئے وہ دو تین تاریخوں میں ڈی سی صاحب کی عدالت میں حاضر ہی نہ ہوئے۔ غیر حاضری کی بنا پر ان کا مقدمہ خارج ہونے والا تھا۔ کہ وہ عدالت میں حاضر ہو گئے۔ ڈی سی صاحب نے مقدمہ کی سماعت کے بجائے شیخ صغیر احمد کے چچا ہری گلزار حسین صاحب چیئرمین نامزد کر دیا۔

**مصالحتی عدالت کی کارروائی** چیئرمین صاحب صوف نے فریقین سے دو دو رکن طلب کئے۔ جن میں ایک کا بنیادی جمہوریتوں کا سابق ممبر ہونا ضروری تھا۔ ہماری طرف سے جناب مولانا عبدالستار صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی اور حاجی محمد اشرف صاحب چیئرمین یونین کمیٹی ایف راولپنڈی کی تجویز کئے گئے۔ اور مدعی محمد یوسف نے صرف ملک عبدالغنی صاحب ممبر یونین کمیٹی ای کو تجویز کیا۔ ہم نے عدالت میں مولانا حافظ لدھیانوی محمود صاحب مولوی فاضل لاہور کے دونوں خط پیش کئے اور انہوں نے خود بھی عدالت میں شہادت دی گجرات پریس کی رپورٹیں بھی پیش کی گئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام بھیں کا مطبوعہ اشتہار اور رجسٹر بھی پیش کیا۔ اس تمام ریکارڈ کے پیش نظر چیئرمین صاحب موصوف کو میرے موقف کی صحت پر اطمینان حاصل ہوا۔ میرے مفصل بیان پر مدعی محمد یوسف صاحب نے جرح کی۔ ان کی تمام بحث کا بنی وہ پائنٹ تھے (۱) کتابت کے تصحیح نامہ میں یہ لکھا ہے کہ ۱۰ اس لئے میں نے ان عبارتوں کی بنا پر مودودی صاحب پر اعتراض

## ضروری اعلان

ترجمان اسلام میں پہلے بھی کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ چیک کے ذریعہ حتی الامکان روپیہ نہ بھیجا جائے۔ صرف منی آرڈر کے ذریعہ بھیجا جائے۔ اگر رقم زیادہ ہو تو بینک کے ذریعہ ہی بھیجنا ضروری ہو۔ تو ڈاکٹر احمد حسین کمالی کے نام ڈرافٹ یا چیک بھیجے جائیں۔ ورنہ دوسرے ناموں پر آنے والے چیک وغیرہ وصول نہیں کئے جا سکتے۔

## جامع سراج العلوم میں داخلہ

جامع عربیہ سراج العلوم میں ۵ر شوال سے داخلہ شروع ہو جائے گا۔ حسب سابق دورۂ حدیث شریف کا بھی انتظام ہوگا۔

(قاری عبدالسمیع ناظم مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا)

(نوٹ) مدارس وغیرہ کے اعلانات کے لئے ۵ر روپے آنا ضروری ہے۔ ورنہ اشاعت سے معذور سمجھا جائے

(ترجمان اسلام)

---

کرنے سے رجوع کر لیا ہے۔ جس کا اعلان بھی ہفت روزہ ترجمان اسلام اور دوسرے اخبارات میں ہو چکا ہے"۔ حالانکہ ترجمان اسلام میں تصحیح کا اعلان مورخہ ۱۲ر جون کے پرچہ میں ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح نامہ ۱۲ر جون کے بعد لکھا گیا نہ کہ یکم جون کو (۲) ترجمان اسلام مورخہ ۱۱ر جون میں لکھا ہے کہ حافظ خالد محمود صاحب نے ۱۰ر محرم الحرام ۱۳۸۵ھ کو ایک خط کے ذریعہ توجہ دلائی۔ چنانچہ ۱۶ر محرم کو ایک ضروری تصحیح کے عنوان سے یہ اطلاع اخبارات میں بھیج دی گئی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حافظ خالد محمود صاحب کا خط تو ۱۰ر محرم کا ہو، اور اس سے ایک دن پہلے ۱۶ر محرم کو اس کی تصحیح اخبارات میں بھیج دی جائے۔

ان کے پہلے اعتراض کا جواب میں نے یہ دیا کہ تصحیح نامہ میں "ہو رہا ہے" کے الفاظ تھے۔ جن کو کاتب نے غلطی سے "ہو چکا" لکھ دیا۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ مدعی کو ۶ر جون کے رجسٹرڈ خط میں "ہو رہا ہے" کے الفاظ ہی میں نے لکھے ہیں۔ اور دوسرے اعتراض کا میں نے یہ جواب دیا کہ ترجمان اسلام میں کاتب نے بجائے ۱۹ کے ۱۶ر محرم لکھ دیا۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس عبارت کے خاتمہ پر اسی ترجمان اسلام میں ۱۹ر محرم لکھا ہے۔

چیئرمین صاحب نے میرے ان دونوں جوابوں کو صحیح قرار دیا اور مدعی لاجواب ہو گئے۔ چنانچہ چوہدری گلزار حسین صاحب چیئرمین موصوف نے اپنے فیصلہ میں بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں چونکہ مدعا علیہ کے اس استدلال کو مصالحتی عدالت تسلیم کرتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مدعا علیہ اپنی غلطی کو تسلیم کر کے اس سے رجوع کر چکا ہے۔ اس لئے مصالحتی عدالت مقدمہ ہذا کو خارج کرتی ہے"۔

---

# اعلانات

## جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا ضلعی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق دو ماہی اجلاس حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے مشورہ کے مطابق مورخہ ۲۱ر شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۳ر فروری ۱۹۶۶ء بروز اتوار ۹ بجے صبح مدنی جامع مسجد چکوال میں منعقد ہوگا۔ ہر شاخ کے نمائندگان شرکت کریں اور اپنی اپنی بقایا فیس ماہواری بھی ہمراہ لیتے ہیں۔ وقت کا خیال رکھیں۔ والسلام

(نائب عبداللطیف غفرلہٗ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا اجلاس

حسب الحکم حضرت شیخ طریقت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس بتاریخ ۲۲ر شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۳ر فروری ۱۹۶۶ء بروز جمعرات صبح نو بجے دفتر جمعیۃ مسلم بازار سرگودھا میں ہوگا۔ اجلاس میں قائد جمعیۃ حضرت علامہ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نائب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بھی شرکت فرما رہے ہیں۔ تمام شاخوں سے التماس ہے کہ اپنے اپنے نمائندوں کی تعداد سے جلدی مطلع فرمائیں۔

المعلن: محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام ملتان

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا ایک اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر ان کے لئے مغفرت اور رفع درجات کی دعا کے لئے اور ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کے لئے منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائیں اور ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائیں۔ آمین۔ (ناظم دفتر جمعیۃ ملتان)


## مرقات شرح مشکوٰۃ

محدث کبیر حجۃ الاسلام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی بین الاقوامی تصنیف "مرقات شرح مشکوٰۃ عربی" ہمارے ہاں زیر طبع ہے کاغذ پاکستانی سفید آرٹ پیپر سائز ۲۰×۳۰/۸ طباعت بہترین عربی ٹائپ۔

پوری کتاب غالباً سات جلدوں میں تیار ہوگی۔ پہلی جلد زمانہ قریب میں منظر پر آ رہی ہے۔ جلد اول، صفحات چار سو۔ ہدیہ بیس ۲۰ روپے۔ درج ذیل پتہ سے نمونہ طلب فرمائیے۔

ناظم مکتبہ امدادیہ ملتان (مغربی پاکستان)

اسلامی لائبریری نور پور بورڈ

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۶

### تصوف اور صوفیاء

چنانچہ اس کی یہی صورت عدل و احتیاط اولیاء اللہ کے بارے میں بھی ہے۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں اگر امت غلو کر کے حدود شکنی کر سکتی ہے تو وہ صرف محبت کا غلو ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کفار کو چھوڑ کر کرامت کے کسی طبقہ میں بھی نبی کی مخالفت یا معاذ اللہ محبت سے ہٹ کر عداوت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا، کہ غلو مخالفت کا واہمہ بھی پیدا نہیں ہو۔ اسی طرح صحابہ کرام کے بارہ میں تمام اہلسنۃ والجماعۃ کے بارہ میں عداوت صحابہ یا مخالفت صحابہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ غلو مخالفت کا احتمال پیدا ہو۔ البتہ اولیائے کرام میں طبقہ واری تفاوت ممکن ہے کہ ایک طبقہ صرف اپنے مشائخ سے وابستہ ہو کر دوسرے طبقہ کے مشائخ سے بے تعلق اور لاعلم ہو۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں وابستگان میں تو بوجہ وحدت مذاق اور رجحان محبت غلو فی المحبت کا احتمال ہوتا ہے۔ اور غیر مربوط یا بے تعلق افراد میں اختلاف مذاق اور بے تعلقی کی وجہ سے ناقدری مخالفت اور غلو مخالفت کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح یہ دونوں طبقے حدود سے باہر ہو سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ایک طرف سے انتہائی مدح سرائی اور دوسری طرف سے انتہائی ہجو گوئی کے مظاہرے تک ہونے لگیں۔ جیسا کہ آج کے دور جہل و غباوت میں یہ بلا ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک علماء دیوبند کے مسلک کا تعلق ہے۔ وہ اولیائے کرام کے ساتھ اس غلوئے محبت و مخالفت سے کوسوں دور ہے۔ اس کے نزدیک جس درجہ اپنے مشائخ محبوب القلوب ہیں۔ اسی درجہ دوسرے مشائخ بھی باعظمت اور باوقعت ہیں اور اگر اتباع مشائخ میں کوئی بات طریق سنت سے کچھ ہٹی ہوئی بھی دکھائی دیتی ہو۔ مگر خود مشائخ بحیثیت مجموعی اصل طریق پر قائم ہیں تو علمائے دیوبند کے مسلک میں ان پر نکیر و ملامت نہ ہوگی۔ اور متبعین کے ان منکرات سے انہیں مطعون نہیں کیا جائے گا۔ حاصل یہ کہ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کا طبقہ مسلک علمائے دیوبند کی رو سے امت کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے۔ جن سے اس امت کی باطنی حیات وابستہ ہے جو اصل حیات ہے۔ اس لئے علمائے دیوبند ان کی محبت و عظمت کو تحفظ ایمان کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر غلو کے ساتھ اس محبت و عقیدت میں انہیں ربوبیت کا مقام نہیں دیتے۔ ان کی تعظیم شرعاً ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی عبادت کے نہیں لیتے، کہ انہیں یا ان کی قبروں کو سجدہ و رکوع یا طواف و نذر یا منت و قربانی کا محل بنا لیا جائے۔ وہ ان کی منور قبروں سے استفادہ اور فیض حاصل کرنے کے قائل ہیں۔ لیکن انہیں مشکل کشا اور دافع البلاء والوباء نہیں سمجھتے کہ وہ صرف شان کبریائی ہے وہ اہل قبور سے حصول فیض کے قائل ہیں استمداد کے نہیں۔

وہ حاضری قبور کے قائل ہیں مگر ان کے عیدگاہ بنانے کے قائل نہیں۔ وہ مجالس اہل دل میں شروط فقیہہ کے ساتھ نفس سماع کے منکر نہیں مگر گانے بجانے کے کسی درجہ میں بھی قائل نہیں البتہ نسبت نبوت اور اتباع سنت کے غلبہ کی وجہ سے سماع سے الگ رہنا قابل ملامت نہیں بلکہ قابل مدح ہے مشائخ دیوبند کا عمومی معمول بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ بہرحال وہ روحانیات کے ابھارنے کے قائل ہیں۔ نفسانیات کے بھڑکانے کے قائل نہیں۔ وہ رسوم شادی و غمی کو اسوہ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور بے تکلف طریق عمل میں محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ اغیار کی نقالی یا تشبیہ کو قابل رد سمجھتے ہیں۔ غمی کی رسموں تیجہ، دسواں، چہلم، برسی وغیرہ بدعت سمجھتے ہیں۔ اس لئے سختی سے روکتے ہیں اور شادی کی رسوم کو خلاف سنت جانتے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی رد کرتے ہیں۔ بہرحال رسم بدعت ہو یا رسم خلاف سنت، دونوں کو روکتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ رسوم غمی کو قوت سے روکتے ہیں۔ کیونکہ وہ باعث ثواب سمجھ کر کی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ بدعات ہیں۔ جن کی زد براہ راست سنت پر ہے۔ اور شادی کی رسوم تمدن و معاشرت کے جذبہ سے انجام دی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ محض رسوم خلاف سنت ہیں۔ بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جاتا ہے۔ درحالیکہ وہ دین نہیں ہوتا۔ اور خلاف سنت میں عقیدہ محفوظ رہتا ہے۔ صرف عمل کی خرابی اور ہوائے نفس ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں اصل دین محو ہو جاتا ہے۔ دوسری صورت میں اصل دین قلب میں محفوظ رہ کر عمل میں نقصان آ جاتا ہے۔ وہ ایصال ثواب کو مستحسن اور اموات کا حق سمجھتے ہیں۔ مگر اس کی مخصوص نمائشی صورتیں بنانے کے قائل نہیں ہیں جنہیں مخصوص اصطلاحات نیاز فاتحہ وغیرہ کے وضع کردہ عنوانات سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ اہل اللہ کی نسبتوں کی تاثیر کے قائل ہیں اور انہیں ذریعہ اصلاح احوال اور وسیلۂ ترقی درجات مانتے ہیں، مدار نجات نہیں سمجھتے۔ وہ تکمیل اخلاق اور تزکیہ نفس کے لئے حسب سلاسل طریقت مشائخ کی بیعت و صحبت کو حق اور طریقت کے اصول و ہدایات کی پابندی تجربۃً مفید اور ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن طریقت کو شریعت سے الگ کوئی مستقل راہ نہیں سمجھتے، جو سینہ بہ سینہ چلی آ رہی ہو بلکہ شریعت ہی کے باطنی اور اخلاقی حصہ کو طریقت کہتے ہیں، جو اصلاح قلب کا راستہ ہے اور جسے شریعت نے احسان کہا ہے اس لئے اس کے اصول کو کتاب و سنت ہی سے ثابت شدہ جانتے ہیں۔ مگر اس لائن کی بے اصول یا خلاف اصول یا من گھڑت رواجی رسوم کو طریقت نہیں سمجھتے، اور ان کے اختیار کرنے کو خلاف سنت سمجھ کر قابل رد سمجھتے ہیں۔ محض رواجات یا رسمی حال قال یا نمائشی اچھل کود یا اہل حال کے مغلوبانہ کلمات و افعال کی نقالی اور اس کے خلاف پر فتویٰ بازی اور تکفیر بازی کو تصوف یا طریقت نہیں سمجھتے۔

وہ مشاہد و آثار صلحاء کی برکت اور ان سے تبرک و استفادہ کے قائل ہیں۔ مگر انہیں سجدہ گاہ بنا لینے کے قائل نہیں۔ اگر آثار نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جیسے موئے مبارک، پیرہن مبارک یا نعلین مبارک کا ایک تسمہ بھی مستند طریق پر مل جائے تو اسے سلاطین کے تاج اور دنیا و مافیہا کی ہر دولت سے کہیں زیادہ بڑھ کر دولت سمجھتے ہیں۔ غیر مستند ہوں تو بے ادبی سے بچ کر بے سند چیزوں سے کنارہ کش ہو جانا ضروری سمجھتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کے تبرکات و آثار کی عظمت بھی ضروری اور موجب خیر و برکت جانتے ہیں۔ لیکن انہیں مقام رکوع و سجود بنا لینے یا ان کے تعظیم کی خاص خاص بندھی جڑی رسوم بندی کے قائل نہیں۔ اسی طرح وہ جائے بزرگان بجائے بزرگان کے قائل ہیں۔ مگر تبرک کی حد تک نہ کہ تعبد کی حد تک۔ بہرحال حضرات صوفیاء و اولیاء قدس اللہ اسرارہم کی محبت و عقیدت ان کے مسلک پر بلاشبہ ایک شرعی حقیقت ہے۔ مگر اس میں غلو و مبالغہ، رسم بندی اور زمان و مکان کی قید و بند اور از خود حدود سازی محض رواجی چیز ہے۔ ممکن ہے کہ ایسی چیزیں ابتداءً کسی صاحب حال اور مخلص سے اتفاقاً عمل میں آئی ہوں مگر بعد والے بے بصیرت عقیدت مندوں اور بے شعور عشاق نے انہیں ایک مستقل اصول اور قانون کے انداز سے بے پڑھے لکھے عوام میں بنام شریعت و اسلام پھیلا دیا جس سے انہوں نے بعد میں ایک جزو شریعت بلکہ اصل شریعت کی صورت اختیار کر لی۔ بہرحال اس قسم کی رواجی صورتیں بے بصیرت اہل محبت کے اندر سے نکلی ہوئی ہیں۔ باشعور اور مبصر عشاق کے جذبات سے جو خدا و رسول کی پیروی سے پیدا شدہ ہوں نکلی ہوئی نہیں۔ اس لئے جو مسلک بھی شعوری انداز کا ہوگا وہ اس فرق کو ہر مقام پر محسوس کریگا۔

حاصل یہ ہے کہ ان کے مسلک میں تعظیم اولیاء اللہ جزو دین ہے۔ رسم بندی جزو دین نہیں۔ احترام آثار دین میں سے ہے۔ عبادت آثار دین میں سے نہیں ہے۔ رسوم پیغمبر اصل دین ہیں۔ ان کے متوازی من گھڑت رسوم دین نہیں۔

اسی طرح علماء دیوبند کا مسلک اولیاء اللہ کے شطحیات اور ان کے غلبۂ حال کے کلمات و افعال میں بھی اسی نقطۂ اعتدال پر ہے۔ وہ نہ تو ان اقوال و افعال کی بنا پر جن کی سطح سنت و شریعت سے بظاہر ہٹی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان حضرات کی شان میں کوئی ادنیٰ بے ادبی اور گستاخی جائز سمجھتے ہیں کہ ان کی ولایت ہی سے منکر ہو جائیں یا اس ولایت کو مشکوک سمجھنے لگیں یا ان پر طعن و تشنیع کرنے لگیں اور اسی طعن و ملامت یا سب و شتم ہی کو دین سمجھنے کی گمراہی میں مبتلا ہو جائیں۔

(باقی آئندہ)

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7..

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE Price 12 paisa

# صفحہ اول کا بقیہ

سخت گیر ہاتھ نے بے مقصد کی سیاسی بساطیں ہمیشہ الٹ کر پھینک دی ہیں۔

اعلان تاشقند کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ روس نے پاک بھارت نزاعی معاملات میں براہ راست دلچسپی لے کر دونوں فریقوں کے لئے قابل قبول حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اب اس کا ایک طرفہ اور اندھا دھند بھارت کی جانبداری کا رویہ بدل گیا ہے۔ روس کو اپنے آئندہ کے سیاسی و بین الایشیائی اقدامات میں اعلان تاشقند کو ملحوظ رکھنا پڑے گا۔ اور اس کی آئندہ پالیسیوں میں پاکستان کے موقف کو نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔

تاشقند کانفرنس کے بالکل بے نتیجہ نہ رہنے کی وجہ سے روس کو مایوسی نہیں ہوئی ہے اور اس کی وہ غلط فہمیاں بھی رفع ہو گئی ہوں گی۔ جو گذشتہ ۱۸ سال سے پاکستان کے متعلق امریکی برطانوی بلاک سے وابستہ ہونے کی وجہ سے چلی آ رہی تھیں۔

بلاشبہ وقت کے اہم ترین نزاعی معاملہ "کشمیر" کے متعلق اعلان تاشقند میں کوئی پیمایہ بات نہیں پائی جاتی۔ تاہم یہ بھی بڑی بات ہے کہ اس مسئلہ کو روس کی موجودگی میں پاک بھارت کشمکش کا "حقیقی و اولین سبب" ماننے سے انکار نہیں کیا گیا۔

اعلان تاشقند کو کسی باقاعدہ معاہدہ کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ صرف ایک اعلان ہے جس نے مستقبل کی مفاہمت کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے اور پاک بھارت نزاعی معاملات بشمول نزاع کشمیر کو دونوں فریقین کی براہ راست گفت و شنید کی میز پر رکھ دیا ہے۔ تاکہ آزادانہ افہام و تفہیم کے ذریعہ وہ انہیں مستقل طور پر حل کر لیں۔ تاشقند کانفرنس کی اتنی کامیابی بھی زبردست تاریخی اہمیت کی حامل ہے

بلاشبہ اہل پاکستان، بھارت کے گذشتہ رویوں کا جو تلخ تجربہ رکھتے ہیں اس کی وجہ سے ان کے دل اعلان تاشقند پر مطمئن نہیں ہوئے، اور وہ جب تک واقعتاً اعلان تاشقند کو دیانت دارانہ طور پر روبہ عمل آتے ہوئے نہیں دیکھ لیں گے انہیں تشویش و اضطراب لاحق رہے گا۔

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بھارت کے اب تک کے غیر دوستانہ و جارحانہ رویہ کی اول وجہ مغربی طاقتوں کی منافقانہ روش تھی اور پاک بھارت نزاعی مسائل ان کے ہتھے چڑھ گئے تھے۔ وہ ایک طرف پاکستان کو دم دلاسہ دیتے رہتے تھے اور دوسری طرف بھارت کی پیٹھ ٹھونکتے رہتے تھے۔ لیکن اعلان تاشقند نے صورت حال قطعی بدل دی ہے۔ ایک طرف روس درمیان میں آ گیا ہے دوسری طرف ان مسائل پر براہ راست گفت و شنید کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ تیسری طرف ان مسائل کی جانب تمام ایشیائی و مشرقی ممالک کی توجہ مبذول ہو گئی ہے۔ اور چوتھی طرف مغربی ممالک کے لئے بھی اسی میں عافیت رہ گئی ہے کہ وہ ان مسائل کو براہ راست حل ہونے دیں۔ ورنہ اب ان کی مداخلت ایک اور ایسے عالمگیر پیچیدہ مسئلہ کی صورت اختیار کر جائے گی۔ جو امریکہ اور روس کو اس معاملہ میں بھی ایک دوسرے کا شدید حریف بنا کر کھڑا کر دے گی

مسٹر شاستری اس اعلان پر دستخط کرنے کے معاً بعد وفات پا گئے۔ اور ان کے جانشین ہی اب اس اعلان کو بروئے کار لانے کے ذمہ دار ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس اعلان کے بارے میں مسٹر شاستری کا ذہنی پس منظر کیا تھا، اور وہ اسے کس طرح روبہ عمل لاتے۔ لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ بھارت کی اب تک کی غیر ذمہ دارانہ پالیسی نے جہاں پاکستان کو نقصان پہنچایا وہاں وہ خود بھی مکمل تباہی کے کنارے پر پہنچ چکا تھا۔ اس کی نیک نامی تو بہت عرصہ ہوا ختم ہو گئی تھی۔ اس کا اعتماد بھی اب باقی نہیں رہ گیا تھا اور ایشیا میں اس کے سب سے بڑے حریف اور مقابل کی حیثیت سے چین آگے بڑھ رہا تھا، امریکہ اور روس کا تحفظ اسے کب تک کام دے سکتا تھا، فیصلہ کن مرحلے پر روس کو بالآخر چین کا ساتھ دینا پڑتا، اور تنہا امریکہ کی حمایت کا حشر ویت نام میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں بھارت کے لئے زندہ رہنے کا اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ مخلصانہ روابط قائم کرے۔ اپنے ہمسایہ ملکوں کا اعتماد حاصل کرے اور چین کے ساتھ منصفانہ طور پر اپنے جھگڑے ختم کرے

اعلان تاشقند نے یہ راہ کھول دی ہے۔

پاکستان کے لئے اعلان تاشقند کی افادیت صرف اتنی ہے کہ اس نے اس علاقہ کے امن کو خطرہ سے بچا لیا ہے۔ اس نے روس کو مایوس نہیں ہونے دیا ہے۔ اس نے بھارت کی ہمسائیگی کا لحاظ رکھا ہے۔ اس نے ایک اور موقعہ بہم پہنچایا ہے کہ صدیوں سے ایک دوسرے کے قریب رہنے والی یہ قومیں آشتی کے ساتھ رہ سکیں۔ اس نے ایشیائی تعاون کے فروغ و استحکام کی راہ کو بند ہونے سے روک دیا ہے۔ اس نے مشرق میں مغرب کے سیاسی اثرات کی رو کو گھٹا دیا ہے۔

کاش! بھارت کے سیاست دان اس حقیقت حال کو سمجھ سکیں۔ ورنہ پاکستان کے فرزندان اسلام آج بھی اپنے سر ہتھیلیوں پر رکھے اور کفن باندھے اپنی ملت کے ناموس پر قربان ہو جانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ اعلان تاشقند ان کے عزم جہاد اور شوق شہادت کی روک نہیں بن سکتا۔

ان کی تاریخ میں بدر بھی ہے اور احد بھی۔ حدیبیہ بھی اور فتح مکہ بھی۔ وہ اپنے خدا سے ہرگز مایوس نہیں ہیں۔ (کمال)

## ترجمان اسلام کا اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

قارئین، خریداران و ایجنٹ حضرات

نوٹ فرما لیں کہ عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے ترجمان اسلام کا اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

## ہدیۂ تبریک

ادارہ ترجمان اسلام اپنے قارئین و کرم فرماؤں کی خدمت میں رمضان المبارک کی سعادتوں کے حصول اور عید الفطر کی برکات مسرت پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ (ناظم دفتر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲

ترجمان اسلام

نور پور نورنگہ ضلع بہاولپور میں مقامی دفتر جمعیۃ علماء اسلام سے طلب فرمائیں

خدام الدین بھی یہیں سے حاصل کریں

محمد عبید اللہ نیازی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام نور پور

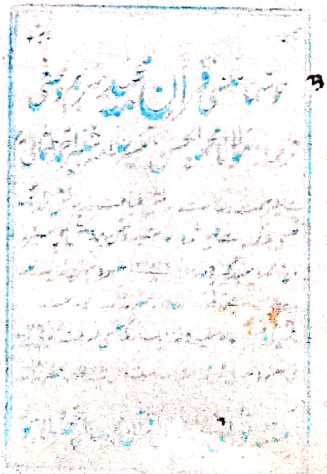

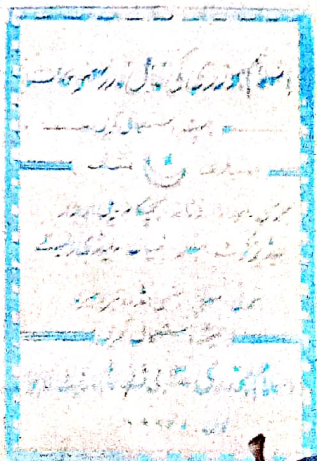

# ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ لاہور

جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب


## تاشقند کانفرنس کی نتیجہ خیزی

# پیش آئند حالات کی روشنی میں ایک جائزہ

تاشقند کانفرنس سے جن لوگوں نے یہ امیدیں قائم کر لی تھیں کہ اس کے نتیجہ میں مسئلہ کشمیر دو ٹوک طور پر حل ہو جائے گا تو ان کی یہ امیدیں محض سادہ دلی پر مبنی تھیں اور انہیں تاشقند اعلان سے یقیناً مایوسی ہوئی ہوگی۔ لیکن جو لوگ چاہتے تھے کہ تاشقند کانفرنس کے ذریعہ پاکستان و بھارت کے درمیان وہ بعد و نفرت دور ہو جائے۔ جسے چند سال کی ماضی کی پیہم تلخیوں نے پیدا کیا اور شدید تر کر دیا تھا، اور جس کا نتیجہ مسلح تصادم کی صورت میں ظاہر ہوا تو ان کی یہ خواہش تاشقند کانفرنس نے ضرور پوری کر دی ہے۔

تاشقند کانفرنس کی نتیجہ خیزی کے بہت سے پہلو ہیں جنہیں اگر جذبات پرستی سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھا جائے تو ان کی دور رس اہمیت واضح ہونے لگتی ہے۔

سب سے پہلی اور اہم بات تو اس کانفرنس سے یہ ہوئی کہ پاک بھارت مسائل پر گذشتہ ۱۸ سال سے جو ایک طرح کی برطانوی امریکی اجارہ داری چلی آ رہی تھی۔ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اب یہ مسائل مغرب کی گرفت سے نکل کر مشرق کے ماحول میں آ گئے ہیں اور ان میں قریبی ہمسایوں بالخصوص روس کی ذمہ داریاں بھی شامل ہو گئی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ بھارت اور پاکستان اب ایک ایسی پوزیشن میں آ گئے ہیں کہ بیرونی اثرات سے بے پروا اور آزادانہ کردار ہی طور پر اپنے متعلقہ مسائل بشمول مسئلہ کشمیر خوشگوار مفاہمت کی فضا میں طے کر سکتے ہیں اور کسی فریق کے لئے پرسٹیج کا سوال حائل نہیں رہا ہے۔

اس حقیقت سے خواہ کتنی ہی چشم پوشی کی جائے، لیکن بہرحال یہ حقیقت ہے کہ پاکستان و بھارت دو نہایت قریبی اور ایسے پڑوسی ہیں۔ جن کا ماضی، حال اور مستقبل ایک دوسرے سے وابستہ ہے اور ایک کی رفتار و تغیر کے اثرات سے دوسرا محفوظ نہیں رہ سکتا، اور ان دونوں کی کشمکش دونوں کی راہ کے لئے سنگ گراں بنی رہ سکتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے تقسیم ملک کے بعد سے... صورت حال ان دونوں کے درمیان رفیقوں کے بجائے حریفوں کی بن گئی تھی جس کا نتیجہ بڑھتے ہوئے جذبات نفرت کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا، حتیٰ کہ مسلح تصادم تک کی نوبت آ گئی۔ اس سلسلہ میں زیادتی ہمیشہ بھارت کی طرف سے ہی ہوئی ہے۔ تاہم اعلان تاشقند نے اس دیرینہ ناگوار صورت حال کا رخ بدلنے کا بھی اہم کام انجام دیا ہے۔

پس اگر آج ۱۸ سال کے بعد تاشقند کانفرنس کے اعلان کے نتیجہ میں پاکستان اور بھارت کے درمیان نیک اندیشی اور خیر سگالی کی مخلصانہ فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے نزاعات و شکایات کو باہمی گفت و شنید کے ذریعہ معقولیت کے ساتھ طے کرنے کی روش پر چل پڑتے ہیں، ان کے باہمی معاملات امریکی برطانوی مداخلتوں کے اثرات سے پاک ہو جاتے ہیں۔ بھارت کی مسلم اقلیت عزت و اطمینان سے بے خوف زندگی بسر کرنے لگتی ہے۔ کشمیر کے عوام اپنے مستقبل کے فیصلے کا حق حاصل کر سکتے ہیں، پاکستان اور بھارت کے عوام ایک دوسرے سے قریب تر ہو جاتے ہیں اور دونوں ملکوں کی حکومتیں ایک دوسرے کے ساتھ حق ہمسائیگی کی رعائتیں کرنے لگتی ہیں، تو کون کہے گا کہ تاشقند کانفرنس بے نتیجہ رہی یا اس میں کسی فریق نے کچھ گنوا دیا۔ یہ تو ایسی شاندار کامیابی ہے جو اس برصغیر کی تاریخ کا سب سے بڑا اور روشن حصہ بن جائے گی۔

اعلان تاشقند کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ اسے دونوں ملکوں کے اصحاب اقتدار ہی جان سکتے اور طے کر سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ہم ایک بات عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمارے یہاں اعلان تاشقند کو بروئے کار لانے کی ذمہ داری جن لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ ان کا ایک اور فرض بھی ہے اور وہ پاکستان کی اسلامی حیثیت و اثر آفرینی کا فرض ہے۔ اعلان تاشقند کے سلسلے میں عملی اقدامات کی صورت میں جو کردار بھی سامنے آئے، وہ ہر حالت میں اسلام کا آئینہ دار ہونا چاہیئے۔ اس برصغیر کی گذشتہ ایک ہزار سالہ تاریخ کے پس منظر میں اسلام جاری و ساری رہا ہے۔ انگریزوں کی آمد نے یہ سلسلہ کمزور کیا تھا اور پھر بعد کے پے در پے سیاسی حوادث نے اسے بالکل ہی محدود و بے اثر بنا دیا۔ اب اگر مفاہمت کا نیا باب کھلتا ہے تو پاکستان کی طرف سے اس کا مظاہرہ اسلام کی نمائندگی کی صورت میں ہونا چاہیئے۔

اگر ہم یہ تہیہ کر لیں کہ اندرون ملک بھی ہمارا تمام کاروبار حیات اور نظام کار اسلام کے اصولوں پر مبنی ہوگا اور بیرون ملک بھی ہمارے ہر کردار کا تعین اسلامی خاکے کے مطابق ہوا کریگا نیز یہ کہ ہمارے ہر اقدام و عمل کی حقیقی "لم" اسلام ہی ہوگی اور ہم جو پروگرام بھی بنائیں گے۔ اس میں اسلام کی اخلاقی و دعوتی اسپرٹ کو ضرور پیش پیش رکھیں گے۔ تو اس کفر زار ہند میں ایسے انقلاب کی پرورش کی جا سکتی ہے جو درہ خیبر سے راس کماری تک اسلامستان کی تشکیل کے مواقع بہم پہنچا دے گا۔

اس برصغیر کی مسلمانوں سے تعلق کی ایک ہزار سالہ تاریخ کا کم سے کم اتنا تقاضا مسلمانان پاکستان سے ضرور ہے۔ اور اگر موجودہ ارباب کار اس تقاضے کو پورا کرنے کی سعی کریں تو وہ اس خطہ کی تاریخ کو ایک نیا موڑ دینے کا کارنامہ انجام دے سکتے ہیں۔ وگرنہ اعلان تاشقند جیسے کتنے ہی اعلانات سیاست کی تاریخ میں کئے جا چکے ہیں۔ لیکن کسی اعلیٰ مقصد کے تعین کے بغیر ان کا ایک لفظ بھی شرمندۂ عمل نہیں ہو سکا ہے اور وقت کے (باقی آخری صفحے پر)


جلد ۹ - جمعہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ - قیمت بارہ نئے پیسے - نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ۳

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

# دُعائے نیم شبی

رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی ختم ہو رہا ہے۔

بڑے ہی خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے اس ماہ مقدس و محترم کے شب و روز اپنے معبودِ حقیقی کے حضور عجز و نیاز کے اظہار میں گذار دیئے۔

جن کی پیشانیاں مصلوں پر جھکی ہوئی ساری ساری رات ندامت کے موتی بکھیرتی رہیں۔

جن کی آنکھیں راتوں کے پچھلے پہر توبہ و استغفار کے آنسوؤں سے دامن و آستین کو تر کرتی رہیں

جن کی شب بیداریوں اور ذکر و تسبیح نے عرش کے فرشتوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کئے رکھا۔

جن کے ہاتھ رحمت الٰہی کے وہ خزانے سمیٹتے رہے جو "اذکرونی اذکرکم" کی بکلیدِ عشق سے کھل جایا کرتے ہیں

جن کے دامنِ عبودیت نے حسنِ عبادت و احسان کے بے شمار گلہائے رنگا رنگ بھر لئے ہیں۔

آہ! اس ماہِ رمضان کے وہ دن جو حالتِ صوم میں اس طرح گذرے کہ زبان ذکرِ حق سے معمور تھی، دل یادِ الٰہی سے سرشار تھا اور دماغ فکرِ دوست سے مالا مال رہا۔

اور آہ! اس ماہ مقدس کی وہ راتیں جو یوں بسر ہوئیں کہ عشق کی بیتابیوں نے کبھی قیام کی صورت اختیار کی تو کبھی رکوع کی، کبھی قعود کا عالم رہا تو کبھی سجود کا۔

آہ! اب وہ دن اور وہ راتیں رخصت ہو رہی ہیں، اب دل و نگاہ کا وہ موسم بہار ختم ہو رہا ہے اور کسی کو پا لینے کے دن اور قریب ہو جانے کی وہ راتیں جا رہی ہیں۔

کاش! ہم بھی غفلتوں کی گہری نیند سے بیدار ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ کسی کے پیام دید و شنید اور نوید قرب و وصال کو سن پاتے اور طلب و شوق کا ہاتھ بڑھا دیتے۔ کاش! ہم بھی ہوس کے حلقۂ گرفت سے باہر نکل آتے اور عطائے بخشش کی ابدی زرہ پاشیوں سے اپنے دامنِ مراد اور خالی جھولیاں بھر لیتے۔

اے مالک الملک! ہمارے گناہوں، کوتاہیوں اور غفلتوں سے درگذر فرما، اور اس ماہ مبارک کی طفیل ہماری ملی زندگی کے مصائب کا خاتمہ کر دے۔ ہم اگرچہ تیرا حق عبودیت ادا نہ کر سکے لیکن تیری بخشائشوں کی لامحدودیت سے ناامید نہیں ہیں۔

یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسکم، لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کی نوید خوش دینے والے! ہماری کشتیٔ ملت کو گردابِ بلا سے نکال دے۔ اسلام کے دشمن ہر چہار طرف سے سر اٹھائے، تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آخری امت کو مٹا دینے کے جتن کر رہے ہیں ـــــ الٰہی! ان کے ارادوں کو ناکام بنا، ان محکوم، مظلوم و مجبور مسلمانوں کو نجات عطا فرما! جو فلسطین میں، کشمیر میں، بھارت میں اور دوسرے مقامات پر کفر کے جارحانہ نرغے میں گھرے ہوئے ہیں۔

اے رب جلیل! مسلمانانِ عالم کے فکر و عمل میں وہ انقلاب و دیعت فرما دے۔ جو انہیں اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کا ولولہ و شوق بخش دے، جو انہیں تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا شیدائی بنا دے جو انہیں اتحاد و اتفاق کی مضبوط لڑی میں پرو دے، جو انہیں باطل کے مقابلے میں استقامت کی بنیانِ مرصوص بن جانے کا حوصلہ عطا فرما دے، جو انہیں صرف تیرے لئے جینے اور تیرے لئے مر جانے کی مقدس آرزو سے سرشار کر دے ـــــ بے شک تیری رحمت تیرے غضب پر غالب ہے، اور ہم عاجز و ناتواں، حقیر و بے مایہ صرف تیری رحمتوں کے ملتجی ہیں۔ تیری بے پایاں عطاؤں کے امیدوار ہیں۔ تیرے ہی آگے فریاد بہ لب ہوتے ہیں اور تجھ سے ہی ہدایت و نجات اور فتح و کامرانی طلب کرتے ہیں۔ آمین! یارب العالمین!! والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

(کمال)

# سیاست کے فیصلے

سیاسی معاملات کی نوعیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ وہ اکثر و بیشتر عام خواہش کے مطابق طے نہیں ہوا کرتے۔

اس برصغیر پاک و ہند کی ماضی قریب کی سیاسی تاریخ شاہد ہے کہ ابتداءً جو مطالبے اور پروگرام جن مقاصد کو مدنظر رکھ کر شروع کئے گئے، فیصلے کے وقت نتیجہ یا تو کچھ اور نکلا یا خواہشات سے بہت کم برآمد ہوا۔ تحریک پاکستان کے دوران یہ بات پورے یقین کیساتھ سمجھی جاتی تھی کہ برطانوی ہند کے تمام مسلم اکثریتی صوبے و علاقے پاکستان کا حصہ ہوں گے۔ لیکن فیصلے کا وقت آیا، تو پنجاب و بنگال جیسے بڑے بڑے مسلم اکثریت کے صوبے تقسیم ہو گئے اور بہت سے ایسے علاقے پاکستان میں شامل نہیں کئے جا سکے جن میں مسلمانوں کی واضح اکثریت موجود تھی۔ جیسے کپورتھلہ وغیرہ۔

سیاست کے نشیب و فراز ہی کچھ ایسے ہیں کہ ان سے گذرنے والے بسا اوقات حالات کو بہت زیادہ بگڑنے سے بچانے کی خاطر اپنے ارادوں میں ترمیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

جنگوں کے ذریعے عموماً دو ٹوک فیصلے ہو جایا کرتے تھے لیکن اس زمانہ میں یہ بھی مشکل ہو گیا ہے۔ متحارب طاقتیں اس سے پہلے کہ اپنے نیک و بد انجام کو پہنچیں، دنیا کی بڑی طاقتیں، مداخلت اور درپردہ اثر انداز ہونے پر اتر آتی ہیں۔ پھر اگر جنگ جاری رکھی جائے تو سوائے تباہی و بربادی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ جیسا کہ ویتنام کوریا اور لاؤس وغیرہ میں ہوا ہے۔ الغرض یہ ایک مشکل گھاٹی ہے جس سے گذرنے والوں کو جب براہ راست واسطہ پڑتا ہے تو اس کی حقیقی دقتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ سیاسی دعووں اور ان کے نتیجوں میں بڑا بعد و تفاوت پایا جاتا ہے۔

جو لوگ خالص سیاست کے نام پر کام کرتے ہیں، ان کی بات تو ایک طرف رہی کہ وہ تو اپنے گرد و پیش کے تقاضوں کے مطابق کمی و بیشی کے مرتکب ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ دین کے نام پر سیاست کا کاروبار کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنے بلند بانگ دعووں کے باوجود عملی اقدامات میں فیصلوں کے وقت ترمیم و تقصیر بہ اتنا تے ہیں۔

بلاشبہ جذبات کی جو دنیا قائم ہو جاتی ہے اسے اس طرح بڑی ٹھیس لگتی ہے لیکن سیاست کی بے رحم حقیقت کاری کو اس سے کیا غرض۔ وہ تو وقت کی ضرورتوں اور مقتضیات کو دیکھتی ہے۔ اور وقت کا پھیلا ؤ رفتہ رفتہ جذبات کے زخموں کو مندمل کر ہی دیا کرتا ہے

(ک)

غازی خیر بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان الاسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء

# ملت کے اتحاد کو کمزور نہ ہونے دیجئے

۶ ستمبر کا دن پاکستان کی تاریخ کا عظیم دن تھا۔ اس دن اگرچہ بڑے ہی بدارادے کے ساتھ بھارت نے پاکستان پر جارحانہ حملہ کیا تھا۔ لیکن اس کی اس حرکت نے پوری قوم کو اتحاد ملی کے مضبوط رشتے میں منسلک ہو جانے کا وہ زبردست شعور اور موقعہ دیا۔ جو گذشتہ ایک صدی سے حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ یہ خالص دینی و ملی احساس پر مبنی اتحاد تھا اور پوری قوم کو اس نے بنیان مرصوص کی شکل دے دی تھی۔ اتحاد کی یہ قیمتی متاع ایسی ارزاں نہیں ہے کہ اب اسے محض چند اندیشوں کی بنا پر ضائع کر دیا جائے۔ اس کو تو ہر قیمت پر برقرار رکھنے کی شدید ضرورت ہے اور ضرورت رہے گی۔

اعلان تاشقند خواہ باقی رہے یا رد ہو جائے، لیکن ملت کے اتحاد کو صدمہ نہیں پہنچنا چاہیئے، اور نہ اعلان تاشقند کو ایسا نزاعی مسئلہ بنا لینا چاہیئے، جو عوام اور حکومت کے درمیان مستقل کشمکش کا باعث بن جائے یا خود عوام کو آپس میں تقسیم کر دے۔

ایک طرف تو اعلان تاشقند کی پذیرائی، قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد نورالامین، نظام اسلام پارٹی کے نفس ناطقہ مولوی فرید احمد، نیشنل عوامی پارٹی کے ترجمان محمود الحق عثمانی اور عوامی لیگ کے رہنما عطاء الرحمٰن برملا کریں۔ بھاشانی صاحب اور عارف افتخار کیوبا سے واپس آتے ہی اس کو پُر امید بتائیں مغربی پاکستان کی حزب اختلاف سے متعلق افراد اس پر مشترکہ غور و خوض کو عید تک ملتوی کر دیں، اور دوسری طرف طلباء کی طرف سے ناپسندیدگی کے اظہار کے لئے جوش و خروش و مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو جائے، اور ... لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بننے لگے۔ اس بدنظمی سے اتحاد و یک جہتی کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے اور دشمن کو فائدے حاصل کرنے کا جو موقعہ مل سکتا ہے، اس سے ان تمام کامیابیوں پر پانی پھر جائے گا۔ جو گذشتہ دنوں میں پاکستان کو حاصل ہوئی ہیں اور دنیا میں اس کے وقار کا موجب بنی ہیں۔

بے شک اعلان تاشقند سے مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوا۔ بھارت کے جارحانہ رویہ سے پاکستان کو جو شکایات ہیں وہ بھی دور نہیں ہوئیں۔ اور صورت حال میں وہ تبدیلی واقع نہیں ہوئی جو ملت پاکستان کا مقصود و منشاء ہے، لیکن تاشقند کانفرنس سے کب ان سب باتوں کے حصول کی توقع تھی، اور پھر یہ اعلان تاشقند جو نہ کوئی معاہدہ ہے نہ تصفیہ۔ اس سے کب اہل پاکستان پر یہ پابندی عائد ہوتی ہے کہ وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت و امداد سے دست بردار ہو جائیں، اور کب وہ انہیں بحیثیت ایک مسلمان ملت کے جہاد کی تیاریوں سے باز رکھنے کا سبب بنتا ہے۔

اعلان تاشقند محض ایک اعلان ہی تو ہے جس نے پُر امن ماحول میں ایک بار پھر اپنے نزاعات بشمول مسئلہ کشمیر طے کرنے کی فریقین سے اپیل کی ہے۔ یہ اپیل اگر کارگر ہو جاتی ہے اور بھارت کشمیر سمیت سارے نزاعات طے کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو فبہا۔ ورنہ اس کے پس و پیش سے یہ اعلان خود اپنی موت آپ مر جائے گا۔ اس کی ذمہ داری بہرحال بھارت پر عائد ہوگی۔ روس جو اس اعلان کی ترتیب کا محرک و شاہد ہے۔ اس پر بھی بھارتی جارحیت و بدنیتی واضح ہو جائے گی۔ اور دوسرے ایشیائی و افریقی ممالک بھی اچھی طرح جان لیں گے۔ کہ بھارت اس علاقہ میں امن کے لئے کتنا بڑا خطرہ ہے۔ اس لئے محض ایک اعلان و اپیل کو نزاع بنا کر کیوں اہل پاکستان کا ملی اتحاد مجروح کیا جائے۔ کیوں عوام اور حکومت کے درمیان خلیجیں پیدا کی جائیں۔ کیوں پاکستان اس اعلان کی ناکامی کا ذمہ دار کہلائے کیوں دشمنوں کو اس صورت حال سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے۔ کیوں ملک میں ریشہ دوانیوں کے چور دروازے کھلنے دیئے جائیں۔ اور کیوں اضطراب و تشویش کی ایسی فضا پیدا کی جائے۔ جو یاس انگیز اور حوصلہ شکن ہو۔

ہم جب اٹھارہ سال تک سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کو آزماتے رہے ہیں اور برطانیہ و امریکہ کی دوستی و معاہدوں سے امیدیں باندھتے رہے ہیں تو ایک اعلان تاشقند اور سہی۔ اور پھر یہ تو ان جیسی پابندیاں عائد کرنے والا کوئی عہد و پیمان بھی نہیں ہے۔

اس لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ہمیشہ ملت کو یہ دعوت دی ہے۔ کہ پاکستان کے تمام مسائل کا حل اسلام پر، مخلصانہ عمل، اسلامی یک جہتی، اور جہاد کے لئے آمادہ و تیار رہنے میں مضمر ہے۔ اسے اب بھی جاری رکھیئے۔ خواہ اعلان تاشقند بروئے کار آئے نہ آئے۔

اب تو صدر ایوب اور وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے بھی یہ وضاحت کر دی ہے کہ وہ کشمیریوں کی آزادی کے سوال سے ہرگز دست بردار نہیں ہوئے ہیں۔ اور اعلان تاشقند کی اہمیت و افادیت ان کے نزدیک بھی صرف اسی صورت میں ہے کہ اس کے ذریعہ اہل کشمیر کو اپنی آزادی کے حصول کا حق مل جائے۔

اس لئے خواہ مخواہ اس اعلان کو وجہ نزاع بنا کر سیاسی خلفشار کی راہیں کھولنا اور ملت کے اتحاد کو کمزور بنانا ایک بڑا ہی قومی المیہ اور ملی نقصان کا باعث ہوگا۔ وہ توانائیاں جو اظہار تشویش اور ہنگاموں پر صرف کی جائیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے۔ کہ انہیں ملی اتحاد کے استحکام اور آئندہ کی متحدہ جدوجہد کی تیاری پر صرف کیا جائے۔

بہرحال ملت کا اتحاد، پاکستان کا استحکام، جہاد کی تیاری اور اسلام کے ساتھ پختہ اور سچی وابستگی کو قائم و جاری رکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں ہی مستقبل کی فلاح و کامرانی اور ہر قسم کے خطرات و اندیشوں سے نجات و تحفظ کا راز مضمر ہے۔

(ک)

## افریقہ کی سیاست

نائیجیریا میں انقلاب کے اندیشے تو بہت پہلے سے موجود تھے۔ لیکن حالیہ خونی ہنگامے ایسے موقعہ پر وقوع میں آئے ہیں جبکہ رہوڈیشیا میں گوری اقلیت کے غیر قانونی تسلط کے خلاف پورے افریقہ میں اتحاد و یک جہتی کی شدید ضرورت تھی، افریقہ کے نو آزاد ملکوں نے رہوڈیشیا کو آزاد کرانے کے لئے جس عزم اور جوش و خروش کا اظہار کیا۔ اس نے ضرور ان استعمار پسندوں کو خوفزدہ کر دیا تھا۔ جو بہر قیمت رہوڈیشیا پر جارحانہ قبضہ قائم رکھنا چاہتے ہیں، اور اغلباً انہیں کی ریشہ دوانیوں سے نائیجیریا میں یہ خونیں واردات پیش آئی ہے تاکہ افریقہ کے ملک اپنے داخلی معاملات میں الجھ کر رہوڈیشیا کے مسئلہ کی طرف توجہ دینے کے قابل نہ رہیں۔

نائیجیریا کے حالات ایسے ہیں کہ اگر جلد ہی قابو نہ پا لیا گیا تو یہ دوسرا کانگو بن جائے گا۔ برطانیہ نے محض اپنے مفادات کی خاطر نائیجیریا کا مصنوعی وفاق بنا کر معاملات کی یہ پیچیدگی پیدا کی تھی۔ ورنہ جو علاقہ مسلم اکثریت پر مشتمل تھا۔ اسے علیحدہ رکھ کر آزادی دی جا سکتی تھی اور دوسرے قبائل پر مشتمل علاقہ کو علیحدہ رکھا جا سکتا تھا۔ لیکن ملائشیا کا سا کھیل یہاں بھی کھیلا گیا۔

رہوڈیشیا کے بارے میں بھی برطانیہ کی نیت صاف نہیں ہے۔ ایک طرف وہ گوری اقلیت کے تسلط کو خلاف آئین بھی کہتا ہے۔ دوسری طرف اس خلاف آئین اقدام کو ختم کرنے کے لئے کوئی مداخلت بھی گوارا نہیں کرتا ہے صرف گفت و شنید کے چکر میں سارے معاملہ کو ڈال دینا چاہتا ہے بہرحال نائیجیریا میں جو کچھ ہوا ہے۔ وہ اچھا آغاز نہیں ہے اور اندیشہ ہے کہ اس سے پورے افریقہ کی سیاست بری طرح متاثر ہوگی۔ (ک)

## عراق و ایران

گذشتہ دنوں عراق و ایران کے مابین جس تلخی کی خبر آئی تھی۔ اس نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو بے چین کر دیا تھا دو مسلمان ملکوں کا باہم ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہو جانا بڑی بدقسمتی کی بات تھی۔ لیکن الحمد للہ کہ تلخی کے یہ بادل چھٹ گئے ہیں۔ اور مفاہمت ممکن ہو گئی ہے۔ مسلمان ملکوں کو اپنے معاملات طے کرنے میں ہرگز وقار اور معمولی سرحدی رد و بدل کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیئے۔ ان میں سے ہر ایک کا استحکام و بقاء دوسرے کے بقاء و استحکام پر ہی منحصر ہے۔ ان کا باہمی ٹکراؤ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ البتہ مغربی استعمار کو پنجے گاڑنے کا موقعہ مہیا کر دے گا۔ (ک)

## جنوبی عرب

یمن میں امام بدر کی طرف سے حملوں کی خبر پھر آئی ہے۔ عدن میں جس طرح آزادی کی تحریک شدت پکڑ رہی ہے اور جنوبی عرب کے سامراج پرست عناصر کو خوفزدہ کر رہی ہے۔ اس سے پریشان ہو کر شاید برطانیہ پھر یمن میں جھگڑا کھڑا کرنے کے لئے شاہی طبقے کو اکسا رہا ہے۔ شاہ فیصل کو اپنی عالم اسلام کے اتحاد کی کوششوں کی خاطر امام بدر کو ایسے اقدامات سے روکنا چاہیئے۔ (ک)

Scanned with CamScanner

# کتاب "مودودی مذہب" کے مقدمہ کی تفصیلات

از جناب قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال)

میری ایک تالیف "مودودی مذہب" کی بعض عبارتوں کی بنا پر مودودی جماعت کے ایک کارکن محمد یوسف صاحب نے یونین کمیٹی ای راولپنڈی میں مبلغ ۲۰۰ روپے انعام حاصل کرنے کے لئے میرے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا۔ ۲۰ جون ۱۹۶۵ء کو خارج ہو گیا۔ اس سلسلہ کی مختصر خبر ترجمان اسلام لاہور میں شائع ہو گئی تھی۔ لیکن یہ معلوم کر کے حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بجائے احساس ندامت کے مودودی صاحبان نے اس فیصلہ کو اپنی کامیابی کا نشان قرار دیا۔ اپنے مسلک کے اخبارات و رسائل میں اس کو فاتحانہ انداز میں شائع کرایا۔ حالانکہ ہمیشہ مقدمہ کا خارج ہو جانا مدعی کی ناکامی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ مودودی جماعت کا ہی انقلابی کارنامہ ہے کہ انہوں نے اپنا مقدمہ خارج ہونے کو ہی فتح و کامیابی قرار دیا۔ حتیٰ کہ جنگ محاذ لاہور سے کچھ دن پہلے سعید اختر عابدی بالاکوٹی مدرسہ دارالحدیث جہلم کی طرف سے ایک ٹریکٹ بنام "ایک فتویٰ، ایک فیصلہ" تقسیم کیا گیا۔ پاک و ہند کی جنگ کے دوران اس کا جواب شائع کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ مگر متعدد مقامات سے معلوم ہوا کہ مودودی صاحبان یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ مظہر حسین (مؤلف کتاب) نے معافی مانگ لی تھی۔ اس لئے مقدمہ خارج ہو گیا۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ مقدمہ کی تفصیلات شائع ہو جائیں۔ تاکہ اصل حقیقت سب کو معلوم ہو جائے۔

## اشاعت کتاب

میری یہ کتاب "مودودی مذہب" ۲۵ مئی ۱۹۶۴ء کو شائع ہوئی تھی۔ ۳۰ مئی کو مولانا حافظ خالد محمود صاحب عربی ٹیچر کے، جی ہائی سکول لاہور کا مکتوب پہنچا جس میں مجھے توجہ دلائی۔ کہ کتاب "مودودی مذہب" کی مندرجہ چار عبارتیں "مودودی صاحب کے ماہنامہ ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ۱۳۵۷ھ میں موجود ہیں۔ لیکن وہ مضمون مولوی صدرالدین صاحب اصلاحی کا ہے) لہٰذا اس کی تصحیح کر لی جائے۔

اس خط کے جواب میں یکم جون کو میں نے حافظ صاحب موصوف کو لکھ دیا کہ اس کی وضاحت کے لئے آپ اپنا خط اور میرا جواب ترجمان اسلام لاہور میں شائع کرا دیں اور "تصحیح نامہ" یکم جون کو ہی ایک "ضروری تصحیح" کے عنوان سے ایک عبارت لکھی۔ اور ۴ جون کو ناظم دفتر جمعیت جہلم کے ہاتھ روانہ کر دی۔ تاکہ گجرات پریس میں جلدی طبع کرا کے کتاب کے ساتھ اس کو چسپاں کر دیا جائے۔ اس تصحیح نامہ کی عبارت حسب ذیل ہے:۔

"پیش نظر کتاب "مودودی مذہب" کے صفحہ ۳۸ نمبر ۵ صفحہ ۳۹۔ نمبر ۶ صفحہ ۴۱ اور صفحہ ۴۴ نمبر ۱۰ میں خلفائے راشدین وغیرہ جلیل القدر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم اجمعین پر تنقید کے سلسلہ میں جو عبارتیں درج کی گئی ہیں۔ وہ ماہنامہ ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ۱۳۵۷ھ میں گو موجود ہیں۔ لیکن کالعدم جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب کی طرف جو ان عبارتوں کی نسبت کی گئی ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ عبارتیں مولوی صدرالدین صاحب کے ایک مضمون کی ہیں نہ کہ مودودی صاحب کی۔ میرے پاس اصل رسالہ ترجمان القرآن موجود نہ تھا اور اس حوالہ میں میں نے ایک دوسری کتاب پر اعتماد کیا تھا۔ اس لئے اس انتساب میں غلطی ہو گئی۔ اس غلطی کی طرف مولانا حافظ خالد محمود صاحب مولوی مقیم لاہور نے اپنے مکتوب میں مجھ کو توجہ دلائی ہے۔ اس لئے میں نے ان عبارتوں کی بنا پر اعتراض سے رجوع کر لیا ہے۔ جس کا اعلان بھی ترجمان اسلام لاہور اور دوسرے اخبارات میں ہو رہا ہے۔ لہٰذا یہ عبارتیں اس بحث سے خارج سمجھی جائیں۔

(۲) یہ عبارتیں مولوی صدرالدین صاحب اصلاحی نے اس زمانہ میں لکھیں جبکہ ان کو مودودی جماعت کے اہل قلم ارکان میں ایک امتیازی مقام حاصل تھا اور ترجمان القرآن میں شائع ہوئیں۔ جو خود مودودی صاحب کی ادارت اور نگرانی میں شائع ہوتا رہا ہے۔ اس وجہ سے بالواسطہ مودودی صاحب پر بھی اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مودودی صاحب نے بلا تنقید ان عبارتوں کو اپنے پرچہ میں شائع کر دیا، اور اگر مودودی صاحب کو اصلاحی صاحب کی ان عبارتوں کے مضمون سے اتفاق ہے تو پھر ہمارا اعتراض مودودی صاحب پر بحالہ قائم رہے گا۔ واللہ اعلم۔ ۱۹ محرم ۱۳۸۴ھ (یکم جون ۱۹۶۴ء)

(نوٹ) مندرجہ عبارت میں کاتب نے "ہو رہا ہے" کو "ہو چکا ہے" لکھ دیا تھا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ میں نے مسٹر محمد یوسف مدعی کو جو رجسٹرڈ جواب لکھا تھا اس میں "ہو رہا ہے" کے ہی الفاظ ہیں۔ اسی بنا پر چیئرمین صاحب نے اپنے فیصلہ میں میرے اس استدلال کو صحیح قرار دیا ہے۔

## مدعی کا نوٹس

۵ جون ۱۹۶۴ء کو مسٹر محمد یوسف مدعی کا ایک رجسٹرڈ نوٹس مجھے ملا۔ جس میں انہوں نے مذکورہ چار عبارتوں کی بنا پر مبلغ ۲۰۰ روپے انعام کا مطالبہ کیا تھا۔ اخبارات میں بھی انہوں نے یہ نوٹس شائع کرایا۔ میں نے دوسرے ہی دن ۶ جون کو ان کے نام رجسٹرڈ جواب ارسال کر دیا۔ جو درج ذیل ہے:۔

بخدمت محترم محمد یوسف صاحب سلمہٗ

سلام مسنون! آپ کا رجسٹرڈ نوٹس پہنچا۔ میری تالیف "مودودی مذہب" میں آپ نے جس غلطی کی نشان دہی کی ہے قبل ازیں لاہور سے حافظ مولانا خالد محمود صاحب مولوی صاحب نے مجھ کو اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس کے جواب میں بندہ نے اس اعتراض سے رجوع کا اعلان کر دیا ہے، جو ترجمان لاہور میں شائع ہو رہا ہے۔ ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ۱۳۵۷ھ کی عبارتیں نقل کرنے میں میں نے ایک دوسری کتاب پر اعتماد کیا تھا۔ جبکہ اصل رسالہ میرے پاس موجود نہ تھا (۲) جو عبارتیں میں نے "مودودی مذہب" میں درج کی ہیں۔ وہ گو مولوی صدرالدین صاحب اصلاحی کے مضمون کی ہیں۔ لیکن مذکورہ ترجمان القرآن میں وہ موجود ہیں۔ البتہ مودودی صاحب کی طرف منسوب کرنے میں مجھ سے غلطی ہو گئی ہے

(۳) ترجمان القرآن کے نگران چونکہ خود مودودی صاحب ہی ہیں اور انہوں نے مذکورہ عبارتوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب بھی ان عبارتوں کے مضمون سے بظاہر متفق ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر مودودی صاحب بھی بالواسطہ اس الزام کا مورد بن سکتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ مولانا مودودی نے ترجمان القرآن ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۳۹ میں اس کی تردید کر دی تھی۔ یہ رسالہ میری نظر سے نہیں گذرا۔ اس میں موصوف نے صرف اپنی طرف انتساب کی تردید کی ہے یا مولوی صدرالدین صاحب اصلاحی کے اس مضمون کی بھی جس میں حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم وغیرہ اکابر صحابہ کی تنقیص کی گئی ہے۔ یہ بھی فرمائیں کہ کیا مودودی صاحب خلفائے راشدین کو معیار حق سمجھتے ہیں۔

(۴) میں نے تو اپنی غلطی کا اعتراف کر کے رجوع کا اعلان کر دیا ہے۔ کیا آپ بھی مودودی صاحب سے ان کی فاش غلطیوں کا اعلان کرا دینگے۔ کیا آپ خود بھی اپنے امام مودودی صاحب کی غلطیوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں مثلاً (۱) مودودی صاحب نے روزہ کے مسائل میں لکھا ہے: اور ایک شخص کے لئے یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر عین طلوع فجر کے وقت اس کی آنکھ کھلی ہو تو جلدی سے کچھ کھا پی لے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص سحری کھا رہا ہو۔ اور اذان کی آواز آجائے تو فوراً چھوڑ نہ دے، بلکہ اپنی حاجت بھر کھا پی لے۔" (تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۱۴۶)

یہاں مودودی صاحب نے اس اذان سے طلوع فجر کی اذان مراد لی ہے۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں طلوع فجر سے پہلے کی اذان مراد ہے۔ جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں تصریح ہے۔ فرمایئے مودودی صاحب ایک غلط بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے زیادہ مجرم بنتے ہیں یا راقم الحروف جس نے مودودی صاحب کی طرف بعض عبارات منسوب کرنے میں غلطی کی ہے ع

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

خط میں تین عبارتیں اور بھی میں نے لکھی تھیں۔ جن میں مودودی صاحب نے مسئلہ متعہ۔ پیشگوئی دجال اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی طرف گناہ کبیرہ کا ارتکاب منسوب کرنے میں بہتان تراشی کی ہے۔

میرے اس جوابی خط کے بعد مسٹر محمد یوسف صاحب کے لئے دعویٰ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ چنانچہ انہوں نے نہ میرے خط کا کوئی جواب دیا اور نہ اپنے امام مودودی صاحب پر میرے اعتراضات کی تردید۔ لیکن ڈیڑھ ماہ کے بعد اواخر جولائی میں بذریعہ راجہ حفیظ اللہ صاحب وکیل راولپنڈی مجھے ایک رجسٹرڈ نوٹس ملا۔ جس میں مبلغ دو سو روپے انعام کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کا جواب میں نے ۳۱ جولائی کو وکیل موصوف کے نام رجسٹرڈ ارسال کر دیا۔ جس میں ان کو اپنے رجوع کی اطلاع دے دی اور ساتھ ہی حافظ خالد محمود صاحب کے خطوط اور اپنے جواب کی نقل ان کو روانہ کر دی۔ تاکہ اگر ان کو غلط فہمی ہو تو دور ہو جائے لیکن اس کے بعد راجہ حفیظ اللہ صاحب وکیل موصوف کا خود ان کی طرف سے رجسٹرڈ نوٹس ملا۔ جس میں انہوں نے مبلغ ۲۰۰ روپے انعام کا مطالبہ کیا تھا (باقی صفحہ ۶ پر)

# جمعیۃ علماء اسلام کی امدادی سرگرمیاں

## جمعیۃ مشرقی پاکستان سے جہاد فنڈ

مشرقی پاکستان کے ضلع سلہٹ سے جناب حضرت شیخ مولانا عبدالکریم نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ و صدر آزاد دینی تعلیمی ادارہ نے حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ و مہتمم بشوناتھ دارالعلوم کی معرفت مبلغ ۱۰۸۰/ روپے کا چیک عطا فرمایا۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد نے روہڑی اسٹیشن سے دس بورے رضائیاں گندی کپڑے والی اور کپڑے وغیرہ، دو بوری برتن، چھوٹے بڑے کل بارہ بنڈل سامان حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ حضرت لاہوری مدظلہ جامع مسجد گنبد والی جہلم کے پتہ پر ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ کارکنان جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد نے کشمیری بھائیوں کے لئے سامان مہیا کیا ہے۔ سعی کنندہ حضرات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) محلہ مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ۔ حضرت مولانا عمرالدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ (۲) غلام حیدر خاں کھوسہ (۳) مولانا نور محمد صاحب کھوسہ (۴) حاجی غلام محمد صاحب سمیجہ و مولوی محبوب احمد صاحب سمیجہ۔ مولانا غلام رسول صاحب بجارانی و مولانا رشید احمد صاحب سیال کندہ کوٹ۔ میر صبح صادق خاں صاحب کھوسہ۔

(۲) گوٹھ دلیل پور:۔ حضرت مولانا دھنی بخش صاحب امیر ضلع۔ مولانا محمد مراد صاحب مولانا عبدالوہاب صاحب کھوسہ۔

(۳) گوٹھ رسول آباد:۔ میر علی نواز خاں صاحب کھوسہ۔ میر نصر اللہ خاں صاحب باچکانی مولانا نورالدین صاحب بھاکانی۔

(۴) گوٹھ عبدالغنی:۔ مولانا سید احمد شاہ صاحب۔ سیٹھ عبدالمجید صاحب کندہ کوٹ۔

(۵) گوٹھ جونگل:۔ مولانا حاجی میر محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد

تفصیل خرچ و آمد

| آمدنی | | خرچ | |
|---|---|---|---|
| (۱) بذریعہ مولانا سید احمد شاہ صاحب | ۱۰۴-۳۵ | کل خرچ کرایہ وغیرہ | ۲۹۷-۱۹ |
| (۲) " میر علی نواز خاں صاحب کھوسہ | ۴۰-۰۰ | کل آمدنی | ۳۰۵-۴۵ |
| (۳) " مولانا عمر دین صاحب مہتمم مدرسہ کندہ کوٹ | ۱۶۱-۱۰ | باقی بچت = | ۸-۲۶ |

میزان: ۳۰۵-۴۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| کپڑے نئے پرانے | ۲۴۶ | کپڑے والی گندی وغیرہ | ۲۸۸ |
| رضائیاں | ۱۹ | برتن وغیرہ | ۷۹ |

کل میزان ۶۳۲

(ماسٹر احمد خاں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ)

## سلطان پور منگلا میں امدادی کیمپ کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام کا امدادی کیمپ جو کہ ۱۷ نومبر ۶۵ء سے مہاجرین کو ان کی تمام تر ضروریات کی اشیاء بہم پہنچا رہا ہے جس کی تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں۔ حکام ضلع میرپور جناب ڈی سی مرزا نذیر حسین صاحب و چودھری نظام الدین صاحب افسر مال کے مشورہ کے مطابق دوبارہ نیو سلطان پور میں مہاجرین کو امداد پہنچائی گئی۔ کیونکہ سلطان پور میں مزید کنبے آباد کئے گئے۔ ۹ جنوری ۶۶ء کو حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم و امدادی کیمپ کے سرپرست ہمراہ مرزا فقیر محمد صاحب، مجاہد عبدالرحمان صاحب مالک مجاہد ٹرانسپورٹ، احقر محمد اسحاق بذریعہ کار سلطان پور تشریف لے گئے۔ وہاں مہاجرین کی قیام گاہوں پر جا کر ان کے حالات کا جائزہ لیا۔

رضاکاران جمعیۃ شہر جہلم ایک ٹرک سامان کا بھی لیکر وہاں پہنچ گئے۔ قبل تقسیم کے حضرت مولانا موصوف نے مہاجرین سے جہاں ہجرت اور برکات رمضان پر ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس سے فضا نعرہ تکبیر و جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ تقریر کے بعد سامان کی تقسیم شروع ہوئی۔ رضاکاران جمعیۃ نے افطاری وہیں اور پھر کام میں مصروف ہو گئے رات کے ۱۱½ بجے تک سلسلہ جاری رہا۔ ۱۸ من گندم و چاول و دیگر اشیاء مثلاً صابن، رضائیاں گدے، کھیس، دری، کپڑے، چادر، برتن، جوتے وغیرہ تقسیم کئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۶۶ کنبوں کے ۱۷۶۷ افراد میں ۳۴۴۵ اشیاء تقسیم کی گئیں

(حافظ محمد اسحاق کیمبلپوری
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

# بھارت کا سیاسی مستقبل

وزیر اعظم کے انتخاب کے بعد بھارت کی موجودہ سیاست ایک نیا موڑ مڑ جائے گی اس وقت تیزی کے ساتھ بھارت کی سیاست کانگرس کے قدیم عناصر کے ہاتھوں سے نکل رہی ہے۔ کانگرس کا نیا ذہن جن نئے رجحانات کا حامل ہے وہ ایسے نہیں ہیں۔ جن سے اس ملک کی سیاست تعمیری انداز اختیار کر سکے۔ فرقہ وارانہ عناصر پہلے ہی تخریبی رجحان رکھتے ہیں صوبجاتی مسائل بھی پوری شدت کے ساتھ موجود ہیں۔ پاکستان کے ساتھ تعلقات کے بگاڑ اور چین کے ساتھ آویزش نے بھارت کی بین الاقوامی ساکھ مدتوں سے ختم کر دی ہے۔ داخلی عدم یکجہتی وہاں ہر وقت موجود رہی ہے۔ جسے جارحانہ ہندو فرقہ پرستی سے روکنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے لیکن تہ میں وہ بعینہٖ باقی ہے۔

بھارت نہ تو غذائی معاملہ میں خود کفیل ہے اور نہ صنعتی میدان میں اتنا آگے جا سکا ہے کہ امریکہ، برطانیہ اور روس کا محتاج نہ رہے۔ معاشرتی حالات بھی پرانی روایات کی ڈگر سے نہیں ہٹ سکے ہیں۔ اقتصادیات میں سرمایہ دارانہ گرفت بدستور موجود ہے۔ اخلاقی اعتبار سے بھی آزادی کے بعد سے بھارت نے کسی اعلیٰ رویہ کا ثبوت نہیں دیا ہے۔ بلکہ روز بروز بدتر روش کا مظاہرہ کیا ہے۔ جنوب و شمال کی برتری کا مسئلہ بھی سامنے موجود ہے۔ ان حالات میں نئے وزیر اعظم کو سنگین مسائل کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے طویل و سخت کشمکش سے گذرنا پڑے گا۔ اس کے لئے اولین شرط یہ ہے کہ اپنے پڑوسیوں سے اس کے تعلقات خوشگوار ہوں، بالخصوص پاکستان اور چین کے ساتھ تنازعات باقی نہ رہیں۔ خاص طور پر مسئلہ کشمیر اور پاکستان کے ساتھ دیگر تنازعات کا فیصلہ خوشگوار صورت میں کر لیا جائے۔

ورنہ اگر صورت حال کو اس اعتبار سے بدلنے کی کوشش نہیں کی گئی تو نہ صرف اس علاقہ کا امن و امان خطرے میں پڑ جائے گا بلکہ خود بھارت کی سالمیت کے باقی رہنے کا کوئی امکان نہیں رہے گا۔

کاش بھارت کے مدبر وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور حالات کو بہتر بنانے میں کوشاں ہوں۔ اعلان تاشقند نے انہیں ایک موقعہ بہم پہنچا دیا ہے۔ اس کے ضائع ہو جانے کے بعد پھر کوئی چیز بھی انہیں تباہی سے نہیں بچا سکے گی۔

پاکستان کو بھی بھارت کے دگرگوں ہونے والے حالات کی طرف سے چوکنا رہنا چاہیئے صرف اعلان تاشقند پر ہی زیادہ انحصار نہیں کر لینا چاہیئے۔ بلکہ اپنی دوسری تیاریوں کو بھی بدستور پوری سرگرمی کے ساتھ جاری رکھنا چاہیئے۔ (ک)

# صوبہ شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

شمالی پنجاب کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے اعلان فرمایا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۳، ۲۴ شوال کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا میں منعقد ہوگا۔ تمام نمائندہ حضرات کو مقررہ تاریخوں پر پہنچ جانا چاہیئے۔ اس سے قبل صوبہ مذکور سے متعلقہ اضلاع کی جمعیتوں کو اپنے اپنے حلقے کی شوریٰ کے اجلاس بلا کر تنظیمی کاموں سے متعلق جائزہ مرتب کر لینا چاہیئے اور تجاویز تیار کر لینا چاہیئے تاکہ صوبہ کی مجلس شوریٰ میں انہیں پیش کیا جا سکے۔ صوبائی مجلس شوریٰ میں جمعیۃ کی آئندہ تنظیم اور ملک کے موجودہ حالات پر غور و خوض کیا جائیگا

مدت خریداری ختم ہونے کی اطلاع اور ایجنٹ حضرات کے نام بل روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ براہ کرم جلد از جلد ادائیگی کر دیں۔ (ناظم دفتر)

## مقدمہ کی تفصیلات

جواب میں ۸ اگست کو میں نے ان کے نام ایک خط ارسال کیا۔ جس میں لکھا تھا کہ آپ کا نوٹس لغو اور بے بنیاد ہے۔ آپ انعام کے مستحق نہیں ہیں۔

**رجسٹری وصول نہ کی** میں نے بھی ایک رجسٹرڈ نوٹس بنام محمد یوسف ارسال کیا جو انہوں نے وصول نہ کیا اور رجسٹری واپس آگئی۔ جس کی پشت پر لکھا ہوا تھا کہ یہ مکان مولوی فتح محمد صاحب کا ہے۔ یہاں محمد یوسف نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا۔ ... کہ اس پتہ سے انہوں نے بذریعہ وکیل نوٹس ارسال کیا تھا اور بعد میں اسی پتہ سے انہوں نے یونین کمیٹی ای میں دعویٰ دائر کیا تھا۔

**یونین کمیٹی میں مقدمہ** ۱۲ ستمبر ۱۹۶۴ء کو مسٹر محمد یوسف نے میرے خلاف یونین کمیٹی ای راولپنڈی میں دعویٰ دائر کر دیا۔ مجھ کو مصالحتی عدالت سے سمن موصول ہوا۔ جس میں یکم اکتوبر کو پیشی کی اطلاع تھی۔ میں نے اس مقدمہ میں اپنی طرف سے حاجی احمد حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چکوال کو مختار خاص بنا دیا۔ راولپنڈی میں معلوم ہوا کہ یونین کمیٹی ای کے چیئرمین شیخ صغیر احمد صاحب مودودی صاحب کے عقیدت مند ہیں اور مودودی صاحب ان کے ہاں قیام کیا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے مودودی صاحبان نے اس کمیٹی میں کیس دائر کرنے کی جرأت کی تھی۔ لہٰذا ہم نے ڈی سی صاحب راولپنڈی کے ہاں انتقال مقدمہ کی درخواست دے دی۔ چونکہ مسٹر محمد یوسف مدعی کو اپنے موقف کی کمزوری معلوم ہو چکی تھی اس لئے وہ دو تین تاریخوں میں ڈی سی صاحب کی عدالت میں حاضر ہی نہ ہوئے۔ غیر حاضری کی بنا پر ان کا مقدمہ خارج ہونے والا تھا۔ کہ وہ عدالت میں حاضر ہو گئے۔ ڈی سی صاحب نے مقدمہ کی سماعت کے بجائے شیخ صغیر احمد کے چوہدری گلزار حسین صاحب چیئرمین نامزد کر دیا۔

**مصالحتی عدالت کی کارروائی** چیئرمین صاحب موصوف نے فریقین سے دو دو رکن طلب کئے۔ جن میں ایک کا بنیادی جمہوریتوں کا سابق ممبر ہونا ضروری تھا۔ ہماری طرف سے جناب مولانا عبدالستار صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی اور حاجی محمد اشرف صاحب چیئرمین یونین کمیٹی ایف راولپنڈی رکن تجویز کئے گئے۔ اور مدعی محمد یوسف نے صرف ملک عبدالغنی صاحب ممبر یونین کمیٹی ای کو تجویز کیا۔ ہم نے عدالت میں مولانا حافظ خالد محمود صاحب مولوی فاضل لاہور کے دونوں خط پیش کئے اور انہوں نے خود بھی عدالت میں شہادت دی گجرات پریس کی رسیدات بھی پیش کی گئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام بھیں کا مطبوعہ اشتہار اور رجسٹر بھی پیش کیا۔ اس تمام ریکارڈ کے پیش نظر چیئرمین صاحب موصوف کو میرے موقف کی صحت پر اطمینان حاصل ہوا۔ میرے مفصل بیان پر مدعی محمد یوسف صاحب نے جرح کی۔ ان کی تمام بحث کا مبنی دو پائنٹ تھے (۱) کتاب کے تصحیح نامہ میں یہ لکھا ہے کہ "اس لئے میں نے ان عبارتوں کی بنا پر مودودی صاحب پر اعتراض کرنے سے رجوع کر لیا ہے۔ جس کا اعلان بھی ہفت روزہ ترجمان اسلام اور دوسرے اخبارات میں ہو چکا ہے۔ حالانکہ ترجمان اسلام میں تصحیح کا اعلان مورخہ ۱۲ جون کے پرچہ میں ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح نامہ ۱۲ جون کے بعد لکھا گیا نہ کہ یکم جون کو (۲) ترجمان اسلام مورخہ ۱۱ جون میں لکھا ہے کہ حافظ خالد محمود صاحب نے ۱۷ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ کو ایک خط کے ذریعہ توجہ دلائی۔ چنانچہ ۱۶ محرم کو ایک ضروری تصحیح کے عنوان سے یہ اطلاع اخبارات میں بھیج دی گئی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حافظ خالد محمود صاحب کا خط تو ۱۷ محرم کا ہو اور اس سے ایک دن پہلے ۱۶ محرم کو اس کی تصحیح اخبارات میں بھیج دی جائے۔

ان کے پہلے اعتراض کا جواب میں نے یہ دیا کہ تصحیح نامہ میں "ہو رہا ہے" کے الفاظ تھے۔ جن کو کاتب نے غلطی سے "ہو چکا" لکھ دیا۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ مدعی کو ۶ جون کے رجسٹرڈ خط میں "ہو رہا ہے" کے الفاظ ہی میں نے لکھے ہیں۔ اور دوسرے اعتراض کا میں نے یہ جواب دیا کہ ترجمان اسلام میں کاتب نے بجائے ۱۹ کے ۱۶ محرم لکھ دیا۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس عبارت کے خاتمہ پر اسی ترجمان اسلام میں ۱۹ محرم لکھا ہے۔

چیئرمین صاحب نے میرے ان دونوں جوابوں کو صحیح قرار دیا اور مدعی لاجواب ہو گئے۔ چنانچہ چوہدری گلزار حسین صاحب چیئرمین موصوف نے اپنے فیصلہ میں بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں چونکہ مدعا علیہ کے اس استدلال کو مصالحتی عدالت تسلیم کرتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مدعا علیہ اپنی غلطی کو تسلیم کر کے اس سے رجوع کر چکا ہے۔ اس لئے مصالحتی عدالت مقدمہ ہذا کو خارج کرتی ہے۔"

## ضروری اعلان

ترجمان اسلام میں پہلے بھی کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ بینک کے ذریعہ حتی الامکان روپیہ نہ بھیجا جائے۔ صرف منی آرڈر کے ذریعہ بھیجا جائے۔ اگر رقم زیادہ ہو یا بینک کے ذریعہ ہی بھیجنا ضروری ہو۔ تو ڈاکٹر احمد حسین کمال کے نام ڈرافٹ یا چیک بھیجے جائیں۔ ورنہ دوسرے ناموں پر آنے والے چیک وغیرہ وصول نہیں کئے جا سکتے۔

## جامع سراج العلوم میں داخلہ

جامع عربیہ سراج العلوم میں ۵ شوال سے داخلہ شروع ہو جائے گا۔ حسب سابق دورۂ حدیث شریف کا بھی انتظام ہوگا۔

(قاری عبدالسمیع ناظم مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا)

(نوٹ) مدارس وغیرہ کے اعلانات کے لئے ۵ روپے آنا ضروری ہے۔ ورنہ اشاعت سے معذور سمجھا جائے۔

(ترجمان اسلام)

# اعلانات

## جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا ضلعی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق دو ماہی اجلاس حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے مشورہ کے مطابق مورخہ ۲۱ شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۶۶ء بروز اتوار ۹ بجے صبح مدنی جامع مسجد چکوال میں منعقد ہوگا۔ ہر شاخ کے نمائندگان شرکت کریں اور اپنی اپنی بقایا فیس ماہواری بھی ہمراہ لیتے ہیں۔ وقت کا خیال رکھیں۔ والسلام

(ناچیز عبداللطیف غفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا اجلاس

حسب الحکم حضرت شیخ طریقت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس بتاریخ ۲۲ شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۳ فروری ۱۹۶۶ء بروز جمعرات صبح نو بجے دفتر جمعیۃ مسلم بازار سرگودھا میں ہوگا۔ اجلاس میں قائد جمعیۃ حضرت علامہ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نائب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بھی شرکت فرما رہے ہیں۔ تمام شاخوں سے التماس ہے کہ اپنے اپنے نمائندوں کی تعداد سے جلدی مطلع فرمائیں۔

المعلن: محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام ملتان

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا ایک اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر ان کے لئے مغفرت اور رفع درجات کی دعا کے لئے اور ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کے لئے منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائیں اور ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائیں۔ آمین۔ (ناظم دفتر جمعیۃ ملتان)


## مرقات شرح مشکوٰۃ

محدث کبیر حجۃ الاسلام علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی بین الاقوامی تصنیف "مرقات شرح مشکوٰۃ" عربی ہمارے ہاں زیر طبع ہے کاغذ پاکستانی سفید آرٹ پیپر سائز ۲۰×۳۰/۸ طباعت بہترین عربی ٹائپ۔

پوری کتاب غالباً سات جلدوں میں تیار ہوگی۔ پہلی جلد زمانہ قریب میں منظر پر آ رہی ہے۔ جلد اول، صفحات چار سو۔ ہدیہ بیس ۲۰ روپے۔ درج ذیل پتہ سے نمونہ طلب فرمائیے۔

ناظم مکتبہ امدادیہ ملتان (مغربی پاکستان)

اسلامی لائبریری اورینٹل

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## تصوّف اور صوفیاء

چنانچہ اس کی یہی صورت عدل و احتیاط اولیاء اللہ کے بارے میں بھی ہے۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں اگر امت غلو کر کے حدود شکنی کر سکتی ہے تو وہ صرف محبت کا غلو ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کفار کو چھوڑ کر کرامت کے کسی طبقہ میں بھی نبی کی مخالفت یا معاذ اللہ محبت سے ہٹ کر عداوت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا، کہ غلو مخالفت کا واہمہ بھی پیدا نہیں ہو۔ اسی طرح صحابۂ کرام کے بارہ میں تمام اہلسنۃ والجماعۃ کے بارہ میں عداوت صحابہ یا مخالفتِ صحابہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ غلوِ مخالفت کا احتمال پیدا ہو۔ البتہ اولیائے کرام میں طبقہ واری تفاوت ممکن ہے کہ ایک طبقہ صرف اپنے مشائخ سے وابستہ ہو کر دوسرے طبقہ کے مشائخ سے بے تعلق اور لاعلم ہو۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں وابستگان میں تو بوجہ وحدت مذاق اور رجحان محبت غلو فی المحبت کا احتمال ہوتا ہے۔ اور غیر مربوط یا بے تعلق افراد میں اختلاف مذاق اور بے تعلقی کی وجہ سے ناقدری مخالفت اور غلو مخالفت کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح یہ دونوں طبقے حدود سے باہر ہو سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ایک طرف سے انتہائی مدح سرائی اور دوسری طرف سے انتہائی ہجو گوئی کے مظاہرے تک ہونے لگیں۔ جیسا کہ آج کے دورِ جہل و غباوت میں یہ بلا ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک علماءِ دیوبند کے مسلک کا تعلق ہے۔ وہ اولیائے کرام کے ساتھ اس غلوئے محبت و مخالفت سے کوسوں دور ہے۔ اس کے نزدیک جس درجہ اپنے مشائخ محبوب القلوب ہیں۔ اسی درجہ دوسرے مشائخ بھی باعظمت اور باوقعت ہیں اور اگر اتباعِ مشائخ میں کوئی بات طریق سنت سے کچھ ہٹی ہوئی بھی دکھائی دیتی ہو۔ مگر خود مشائخ بحیثیتِ مجموعی اصل طریق پر قائم ہیں تو علمائے دیوبند کے مسلک میں ان پر نکیر و ملامت نہ ہوگی۔ اور متبعین کے ان منکرات سے انہیں مطعون نہیں کیا جائے گا۔ حاصل یہ کہ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کا طبقہ مسلکِ علمائے دیوبند کی رو سے امت کے لئے روحِ رواں کی حیثیت رکھتا ہے۔ جن سے اس امت کی باطنی حیات وابستہ ہے جو اصل حیات ہے۔ اس لئے علمائے دیوبند ان کی محبت و عظمت کو تحفظِ ایمان کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر غلو کے ساتھ اس محبت و عقیدت میں انہیں ربوبیت کا مقام نہیں دیتے۔ ان کی تعظیم شرعاً ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی عبادت کے نہیں لیتے، کہ انہیں یا اُن کی قبروں کو سجدہ و رکوع یا طواف و نذر یا منت و قربانی کا محل بنا لیا جائے۔ وہ ان کی منور قبروں سے استفادہ اور فیض حاصل کرنے کے قائل ہیں۔ لیکن انہیں مشکل کشا اور دافع البلا والوباء نہیں سمجھتے کہ وہ صرف شانِ کبریائی ہے وہ اہلِ قبور سے حصولِ فیض کے قائل ہیں استمداد کے نہیں۔

## قسط نمبر ۶

وہ حاضریٔ قبور کے قائل ہیں مگر اُن کے عیدگاہ بنانے کے قائل نہیں۔ وہ مجالس اہل دل میں شروطِ فقیہہ کے ساتھ نفس سماع کے منکر نہیں مگر گانے بجانے کے کسی درجہ میں بھی قائل نہیں البتہ نسبت نبوت اور اتباع سنت کے غلبہ کی وجہ سے سماع سے الگ رہنا قابلِ ملامت نہیں بلکہ قابل مدح ہے مشائخ دیوبند کا عمومی معمول بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ بہرحال وہ روحانیات کے ابھارنے کے قائل ہیں۔ نفسانیات کے بھڑکانے کے قائل نہیں۔ وہ رسوم شادی و غمی کو اسوہ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور بے تکلف طریق عمل میں محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ اغیار کی نقالی یا تشبیہ کو قابلِ رد سمجھتے ہیں۔ غمی کی رسموں تیجہ، دسواں، چہلم، برسی وغیرہ بدعت سمجھتے ہیں۔ اس لئے سختی سے روکتے ہیں اور شادی کی رسوم کو خلاف سنت جانتے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی رد کرتے ہیں۔ بہرحال رسم بدعت ہو یا رسم خلافِ سنت، دونوں کو روکتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ رسوم غمی کو قوت سے روکتے ہیں۔ کیونکہ وہ باعثِ ثواب سمجھ کر کی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ بدعات ہیں۔ جن کی زد براہ راست سنت پر ہے۔ اور شادی کی رسوم تمدن و معاشرت کے جذبہ سے انجام دی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ محض رسوم خلافِ سنت ہیں۔ بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جاتا ہے۔ درحالیکہ وہ دین نہیں ہوتا۔ اور خلافِ سنت میں عقیدہ محفوظ رہتا ہے۔ صرف عمل کی خرابی اور ہوائے نفس ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں اصل دین محو ہو جاتا ہے۔ دوسری صورت میں اصل دین قلب میں محفوظ رہ کر عمل میں نقصان آ جاتا ہے۔ وہ ایصال ثواب کو مستحسن اور اموات کا حق سمجھتے ہیں۔ مگر اس کی مخصوص نمائشی صورتیں بنانے کے قائل نہیں ہیں جنہیں مخصوص اصطلاحات نیاز فاتحہ وغیرہ کے وضع کردہ عنوانات سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ اہل اللہ کی نسبتوں کی تاثیر کے قائل ہیں اور انہیں ذریعہ اصلاحِ احوال اور وسیلۂ ترقی درجات مانتے ہیں، مدار نجات نہیں سمجھتے۔ وہ تکمیلِ اخلاق اور تزکیہ نفس کے لئے حسب سلاسل طریقت مشائخ کی بیعت و صحبت کو حق اور طریقت کے اصول و ہدایات کی پابندی تجربۃً مفید اور ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن طریقت کو شریعت سے الگ کوئی مستقل راہ نہیں سمجھتے، جو سینہ بہ سینہ چلی آ رہی ہو بلکہ شریعت ہی کے باطنی اور اخلاقی حصہ کو طریقت کہتے ہیں، جو اصلاحِ قلب کا راستہ ہے اور جسے شریعت نے احسان کہا ہے اس لئے اس کے اصول کو کتاب و سنت ہی سے ثابت شدہ جانتے ہیں۔ مگر اس لائن کی بے اصول یا خلافِ اصول یا من گھڑت رواجی رسوم کو طریقت نہیں سمجھتے، اور ان کے اختیار کرنے کو خلافِ سنت سمجھ کر قابل رد سمجھتے ہیں۔ محض رواجات یا رسمی حال قال یا نمائشی اچھل کود یا اہل حال کے مغلوبانہ کلمات و افعال کی نقالی اور اس کے خلاف پر فتویٰ بازی اور تکفیر بازی کو تصوف یا طریقت نہیں سمجھتے۔

وہ مشاہد و آثار صلحاء کی برکت اور ان سے تبرک و استفادہ کے قائل ہیں۔ مگر انہیں سجدہ گاہ بنا لینے کے قائل نہیں۔ اگر آثار نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جیسے موئے مبارک، پیرہن مبارک یا نعلین مبارک کا ایک تسمہ بھی مستند طریق پر مل جائے تو اُسے سلاطین کے تاج اور دنیا و مافیہا کی ہر دولت سے کہیں زیادہ بڑھ کر دولت سمجھتے ہیں۔ غیر مستند ہوں تو بے ادبی سے بچ کر بے سند چیزوں سے کنارہ کش ہو جانا ضروری سمجھتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کے تبرکات و آثار کی عظمت بھی ضروری اور موجب خیر و برکت جانتے ہیں لیکن انہیں مقام رکوع و سجود بنا لینے یا اُن کے تعظیم کی خاص خاص بندھی ہوئی رسوم بندی کے قائل نہیں۔ اسی طرح وہ جائے بزرگان بجائے بزرگان کے قائل ہیں۔ مگر تبرک کی حد تک نہ کہ تعبد کی حد تک۔ بہرحال حضرات صوفیاء و اولیاء قدس اللہ اسرارہم کی محبت و عقیدت اُن کے مسلک پر بلاشبہ ایک شرعی حقیقت ہے۔ مگر اس میں غلو و مبالغہ، رسم بندی اور زمان و مکان کی قید و بند اور از خود حدود سازی محض رواجی چیز ہے۔ ممکن ہے کہ ایسی چیزیں ابتداءً کسی صاحب حال اور مخلص سے اتفاقاً عمل میں آئی ہوں مگر بعد والے بے بصیرت عقیدت مندوں اور بے شعور عشاق نے انہیں ایک مستقل اصول اور قانون کے انداز سے بے پڑھے لکھے عوام میں بنام شریعت و اسلام پھیلا دیا جس سے انہوں نے بعد میں ایک جزو شریعت بلکہ اصل شریعت کی صورت اختیار کر لی۔ بہرحال اس قسم کی رواجی صورتیں بے بصیرت اہل محبت کے اندر سے نکلی ہوئی ہیں۔ باشعور اور مبصر عشاق کے جذبات سے جو خدا و رسول کی پیروی سے پیدا شدہ ہوں نکلی ہوئی نہیں۔ اس لئے جو مسلک بھی شعوری انداز کا ہوگا وہ اس فرق کو ہر مقام پر محسوس کریگا۔

حاصل یہ ہے کہ ان کے مسلک میں تعظیم اولیاء اللہ جزو دین ہے۔ رسم بندی جزو دین نہیں۔ احترام آثارِ دین میں سے ہے۔ عبادت آثار دین میں سے نہیں ہے۔ رسوم پیغمبر اصل دین ہیں۔ اُن کے متوازی من گھڑت رسوم دین نہیں۔

اسی طرح علماءِ دیوبند کا مسلک اولیاء اللہ کے شطحیات اور اُن کے غلبۂ حال کے کلمات و افعال میں بھی اسی نقطۂ اعتدال پر ہے۔ وہ نہ تو ان اقوال و افعال کی بنا پر جن کی سطح سنت و شریعت سے بظاہر ہٹی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان حضرات کی شان میں کوئی ادنیٰ بے ادبی اور گستاخی جائز سمجھتے ہیں کہ ان کی ولایت ہی سے منکر ہو جائیں یا اس ولایت کو مشکوک سمجھنے لگیں یا ان پر طعن و تشنیع کرنے لگیں اور اسی طعن و ملامت یا سب و شتم ہی کو دین سمجھنے کی گمراہی میں مبتلا ہو جائیں۔ (باقی آئندہ)

PHONE No. 67711 ہفت روزہ WEEKLY REGD. No. 1711
ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM
لاہور LAHORE
PRICE 40 Paisa

## صفحہ اول کا بقیہ

سخت گیر ہاتھ نے بے مقصد کی سیاسی بساطیں ہمیشہ الٹ کر پھینک دی ہیں۔

اعلان تاشقند کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ روس نے پاک بھارت نزاعی معاملات میں براہ راست دلچسپی لے کر دونوں فریقوں کے لئے قابل قبول حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اب اس کا ایک طرفہ امداد دھندہ بھارت کی جانبداری کا رویہ بدل گیا ہے روس کو اپنے آئندہ کے سیاسی و بین الاقوامی اقدامات میں اعلان تاشقند کو ملحوظ رکھنا پڑے گا۔ اور اس کی آئندہ پالیسیوں میں پاکستان کے موقف کو نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔

تاشقند کانفرنس کے بالکل بے نتیجہ نہ رہنے کی وجہ سے روس کو مایوسی نہیں ہوئی ہے اور اس کی وہ خلاط فہمیاں دور ہو گئی ہوں گی۔ جو گذشتہ ۱۸ سال سے پاکستان کے متعلق امریکی برطانوی بلاک سے وابستہ ہونے کی وجہ سے چلی آ رہی تھیں۔

بلاشبہ وقت کے اہم ترین نزاعی مسئلہ "کشمیر" کے متعلق اعلان تاشقند میں کوئی بنیادی ہدایات نہیں پائی جاتی۔ تاہم یہ بھی بڑی بات ہے کہ اس مسئلہ کو روس کی موجودگی میں پاک بھارت کشمکش کا "حقیقی و اولین سبب" ماننے سے انکار نہیں کیا گیا۔

اعلان تاشقند کو کسی باقاعدہ معاہدہ کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ صرف ایک اعلان ہے جس نے مستقبل کی مفاہمت کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے اور پاک بھارت نزاعی معاملات بشمول نزاع کشمیر کو دونوں فریقین کی براہ راست گفت و شنید کی میز پر رکھ دیا ہے۔ تاکہ آزادانہ افہام و تفہیم کے ذریعہ وہ انہیں مستقل طور پر حل کر لیں۔ تاشقند کا نفرنس کی اتنی کامیابی بھی زبردست تاریخی اہمیت کی حامل ہے

بلاشبہ اہل پاکستان، بھارت کے گذشتہ رویوں کا جو تلخ تجربہ رکھتے ہیں اس کی وجہ سے ان کے دل اعلان تاشقند پر مطمئن نہیں ہوئے، اور وہ جب تک واقعتاً اعلان تاشقند کو دیانت دارانہ طور پر روبہ عمل آتے ہوئے نہیں دیکھ لیں گے انہیں تشویش و اضطراب لاحق رہے گا۔

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بھارت کے اب تک کے غیر دوستانہ و جارحانہ رویہ کی اول وجہ مغربی طاقتوں کی منافقانہ روش تھی اور پاک بھارت نزاعی مسائل ان کے ہتھے چڑھ گئے تھے۔ وہ ایک طرف پاکستان کو دم دلاسہ دیتے رہتے تھے اور دوسری طرف بھارت کی پیٹھ ٹھونکتے رہتے تھے۔ لیکن اعلان تاشقند نے صورت حال قطعی بدل دی ہے۔ ایک طرف روس درمیان میں آ گیا ہے دوسری طرف ان مسائل پر براہ راست گفت و شنید کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ تیسری طرف ان سیاسی گہما گہمی نے ایشیائی و مشرقی ممالک کی توجہ مبذول ہو گئی ہے۔ اور چوتھی طرف مغربی ممالک کے لئے بھی اس میں عافیت رہ گئی ہے کہ وہ ان مسائل کو براہ راست حل ہونے دیں۔ ورنہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں وہ ایک اور ایسے عالمگیر پیچیدہ مسئلہ کی صورت اختیار کر جائے گی۔ جو امریکہ اور روس کو اس معاملہ میں بھی ایک دوسرے کا شدید حریف بنا کر کھڑا کر دے گی

مسٹر شاستری اس اعلان پر دستخط کرنے کے معاً بعد وفات پا گئے۔ اور ان کے جانشین ہی اب اس اعلان کو بروئے کار لانے کے ذمہ دار ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس اعلان کے پس مسٹر شاستری کا ذہنی پس منظر کیا تھا، اور وہ اسے کس طرح روبہ عمل لاتے۔ لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ بھارت کی اب تک کی غیر ذمہ دارانہ پالیسی نے جہاں پاکستان کو نقصان پہنچایا وہاں خود بھی مکمل تباہی کے کنارے پر پہنچ چکا تھا۔ اس کی نیک نامی تو بہت عرصہ ہوا ختم ہو گئی تھی۔ اس کا اعتماد بھی اب باقی نہیں رہ گیا تھا۔ اور ایشیا میں اس کے سب سے بڑے حریف اور مقابل کی حیثیت سے چین آگے بڑھ رہا تھا، امریکہ اور روس کا تحفظ اسے کب تک کام دے سکتا تھا، فیصلہ کن مرحلے پر روس کو بالآخر چین کا ساتھ دینا پڑتا، اور تنہا امریکہ کی حمایت کا حشر ویت نام میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں بھارت کے لئے زندہ رہنے کا اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ مخلصانہ روابط قائم کرے۔ اپنے ہمسایہ ملکوں کا اعتماد حاصل کرے اور چین کے ساتھ منصفانہ طور پر اپنے جھگڑے ختم کرے

اعلان تاشقند نے یہ راہ کھول دی ہے۔

پاکستان کے لئے اعلان تاشقند کی افادیت صرف اتنی ہے کہ اس نے اس علاقہ کے امن کو خطرہ سے بچا لیا ہے۔ اس نے روس کو مایوس نہیں ہونے دیا ہے۔ اس نے بھارت کی ہمسائیگی کا لحاظ رکھا ہے۔ اس نے ایک اور موقعہ ہم پہنچایا ہے کہ صدیوں سے ایک دوسرے کے قریب رہنے والی یہ قومیں آشتی کے ساتھ رہ سکیں۔ اس نے ایشیائی تعاون کے فروغ و استحکام کی راہ کو بند ہونے سے روک دیا ہے۔ اس نے مشرق میں مغرب کے سیاسی اثرات کی رو کو گھٹا دیا ہے۔

کاش! بھارت کے سیاست دان اس حقیقت حال کو سمجھ سکیں۔ ورنہ پاکستان کے فرزندان اسلام آج بھی اپنے سینہ قبیلوں پر رکھے اور کفن باندھے اپنی ملت کے ناموس پر قربان ہو جانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ اعلان تاشقند ان کے عزم جہاد اور شوق شہادت کی روک نہیں بن سکتا۔

ان کی تاریخ میں بدر بھی ہے اور احد بھی۔ حدیبیہ بھی اور فتح مکہ بھی۔ وہ اپنے خدا سے ہرگز مایوس نہیں ہیں۔ (کمال)

## ترجمان اسلام کا اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

قارئین، خریداران و ایجنٹ صاحبات نوٹ فرمالیں کہ عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے ترجمان اسلام کا اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

**ہدیۂ تبریک** ادارہ ترجمان اسلام اپنے قارئین و کرم فرماؤں کی خدمت میں رمضان المبارک کی سعادتوں کے حصول اور عید الفطر کی برکات مسرت پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ (ناظم دفتر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲

**ترجمان اسلام**

نور پور نورنگ ضلع بہاولپور میں مقامی دفتر جمعیۃ علماء اسلام سے طلب فرمائیں

خدام الدین بھی یہیں سے حاصل کریں

محمد عبید المدنیازی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام نور پور

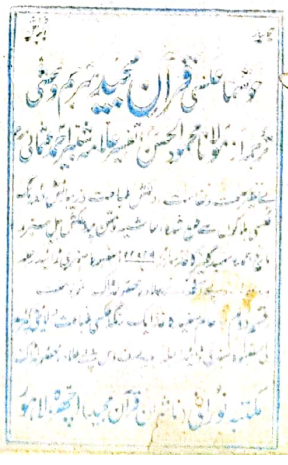


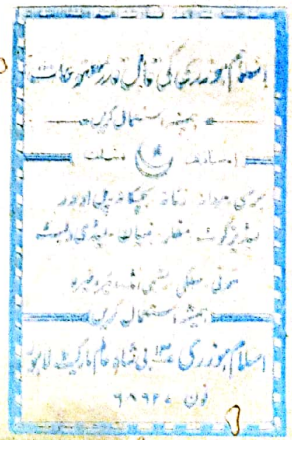

# حماسہ

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

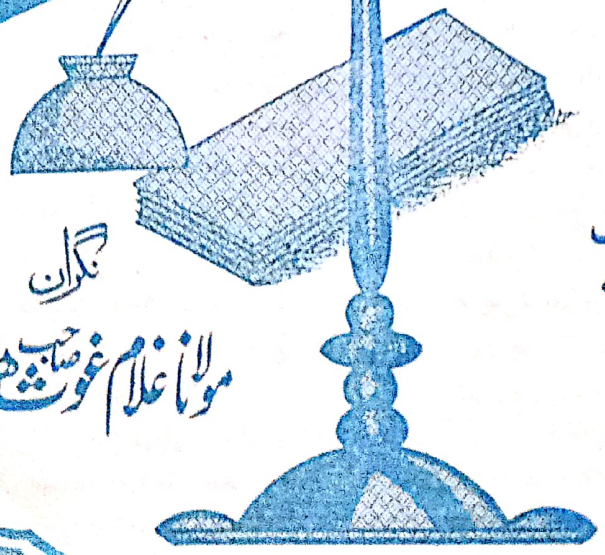

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات، مجلس علماء اسلام پاکستان، لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَهُوَ الْمِنْبَرِ يَا يُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۲۳)

ترجمہ:- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر تشریف لاکر لوگوں سے خطاب کیا کہ دیکھو باہم ایک دوسرے کے ساتھ تواضع کے ساتھ پیش آؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص اپنی نظروں میں تو حقیر لیکن دوسروں کی نظروں میں معزز ہوگا اور جس شخص نے تکبر اور بڑائی کی خصلت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا نیچا دکھائے گا کہ وہ صرف اپنی ہی نظروں میں بڑا ہوگا۔ لیکن لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوگا یہاں تک کہ کتے اور سؤر سے بھی بدتر ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ۔

(رواہ البخاری وفی روایۃ لھما یھوی بھا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب مشکوٰۃ ص۴۱۱)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنی زبان سے مذاق میں ایک ایسا کلمہ اپنے منہ سے نکال دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کا سبب بن جاتا ہے پس اس ایک کلمہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند فرما دیتا ہے اور اسی طرح بندہ صرف مذاق میں کبھی اپنے منہ سے ایک ایسا کلمہ نکال دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ دوزخ کے اندر جا پڑتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۴۱۱)

تشریح:- اس حدیث میں ایک طالب آخرت کے لئے یہ اہم سبق ہے کہ مسلمانوں کے لئے عام گفتگو میں بھی اپنی زبان کو آزاد رکھنا مناسب نہیں۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آدمی بعض مرتبہ صرف احباب کی دلچسپی اور ہنسی و مذاق کے اندر کوئی کلمہ اپنے منہ سے نکال بیٹھتا ہے اور اس کو اس کے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس کا نتیجہ کیا نکل کر رہے گا۔ اب آپ حدیث کی اس احتیاط کو دیکھئے اور دوسری طرف ہماری بدلگامی کا نظارہ کیجئے گا تو آپ کو اسلامی وقار و متانت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۱۲)

ترجمہ:- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی فاسق آدمی کی تعریفیں کی جاتی ہیں تو پروردگار عالم کو اتنا غصہ آتا ہے کہ عرش عظیم اس کی وجہ سے کانپ اٹھتا ہے (مشکوٰۃ شریف ص۴۱۲)

تشریح:- فاسق جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تذلیل کا مستحق ہے۔ اس کی مدح سرائی کرنا گویا رب العزت کا حریف مقابلہ بنانا ہے اور کیا اس کا نتیجہ یہ نہیں کہ دنیا میں فسق اور ترقی کرتا جائے اس لئے کسی فاسق کی تعریف میں احتیاط رکھنی بہت لازم ہے اور اگر دفع ضرر کے لئے کہیں کچھ کہنا پڑ جائے تو اس کو بقدر ضرورت ہی کہنا چاہئے زیادہ مبالغہ کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ اس کا فائدہ ہے۔ آخر انسان کو خود بھی اپنی شخصیت کا کچھ احترام ملحوظ رکھنا بھی اس کے ظرف کا تقاضا ہے یا نہیں؟

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ۔

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن وقال النووی اسنادہ صحیح مشکوٰۃ ص۴۲۱)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یاد رکھو آدمی کا دین وہی ہو جاتا ہے جو اس کے خاص دوست کا دین ہوتا ہے، اس لئے جب کسی سے دوستی کرنا تو خوب دیکھ بھال کر کرنا کہ کیسے شخص سے دوستی کر رہے ہو۔

اس حدیث کے ساتھ حضرت ابودرداؓ والی روایت ملا لینے سے اس کا مطلب خوب واضح ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔ (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ص۴۲۱)

ترجمہ:- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محبت بھی عجیب بلا ہے، آدمی کو اندھا، بہرا بنا دیتی ہے۔

تشریح:- انسان کی یہ فطرت دین و دنیا میں یکساں ہے۔ اگر محبت دنیا کے لئے ہو تو وہ اس کی محبت میں اندھا ہو جاتا ہے اور اگر محبت اللہ اور رسول کی ہو تو یہاں بھی اس کی حالت یہی ہو جاتی ہے اور اس کو دلیل و بحث کی کوئی ضرورت نہیں رہتی وہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان پر اندھا اور بہرا ہو کر اس کی اتباع کے لئے دوڑ پڑتا ہے۔

ترجمان اسلام
میں
اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء

## حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا

# پریس کانفرنس سے خطاب

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام پاکستان نے ۱۶ اکتوبر شام ۳ بجے ممتاز محل ہوٹل شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ لاہور کے اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی ناظم جمعیت علماء اسلام شمالی پنجاب مولانا حافظ محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹیالہ لاہور مولانا حافظ خالد محمود۔ مولانا قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ۔ حکیم محمود احمد ظفر ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ حکیم مختار احمد الحسینی اور جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے کارکنوں نے شرکت کی مولانا ہزاروی نے مندرجہ ذیل بیان دیا۔

### گورنر صاحب مغربی پاکستان کی دعوت

گورنر صاحب مغربی پاکستان نے قوم اور خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا اعلان کر کے بہت سے لوگوں کو خوش کیا ہے، اور اس کے بعد اصلاح معاشرہ پر آمادگی ظاہر کر کے علماء دین کو تعاون کی جو دعوت دی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے اتنا عرض کر دیا جائے کہ

۱۔ بیگم زاہدہ خلیق الزمان صاحبہ جیسی ذمہ دار وزیر عیب مدرسۃ البنات میں، وف کی تال پر پچیوں کے ناچ کی داد دیتی ہو۔

۲۔ ملک بھر میں سرکاری نگرانی میں جشن منائے جاتے ہوں جن میں ہر طرح کے مروجہ اخلاق خراب ہوتے ہوں۔

۳۔ جب شراب پر پابندی نہ ہو اور رضامندی کا زنا قانونا جائز قرار دیا گیا ہو۔

۴۔ جب رشوت دن بدن بڑھتی ہی رہے اور بڑے بڑے سرکاری افسر اس میں ملوث ہوں۔

۵۔ جب کالجوں میں مخلوط تعلیم جاری ہو اور عریانی و بے حیائی کے سیلاب کو روکنے کے لئے سرکاری طور پر کوئی قدم نہ اٹھایا جائے بلکہ ریڈیو اور دیگر ذرائع سے سرپرستی کی جا رہی ہو۔

تو معاشرہ صرف علماء کے وعظ و نصیحت سے کیسے درست ہو سکتا ہے

### چوری، ڈاکے

پھر جب اونچا طبقہ سمگلنگ کرے جس کا ثبوت گذشتہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سرحدات میں گندم کے ذخیروں سے بہم پہنچا اور جب تک اشیاء خوراک غریب عوام کے لئے سستی نہ کی جائیں اور ملک کی بھوک و افلاس کا کماحقہ تدارک نہ ہو چوری اور ڈاکے کیسے روکے جا سکتے ہیں۔ خاص کر جب کہ اسمیں بڑے لوگ اور خود پولیس ملوث ہو۔ علماء کرام کے وعظ و تبلیغ سے تو عوام کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔

### فرقہ وارانہ تعصبات ملک کے ٹکڑے میں سے ایک

فرقہ وارانہ کشمکش ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اہل سنت والجماعت جن کی غالب اکثریت ہے اس کشمکش پیدا کرنے کی حق تلفی کرنے کی کبھی روادار نہیں ثابت ہوئے ہیں مگر اس کے باوجود اقلیتی فرقوں کے اقتدار کا ایسے کسی طرح قابل قبول قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ اسی وقت میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ حکومت کی حیثیت میں علماء علماء دیوبند اور اہلحدیث جمعیت علماء اسلام کے بارے میں فیصلہ کن حلقوں میں ہے۔

ہاں تعمیر کراچی کی جامع مسجد کمیٹی میں جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری نے تقریر کی تو مقامی پولیس نے ناظم جمعیت مولانا اشرف دیا صاحب کو گرفتار کر دیا۔ دوسرے فرقوں کے علماء جیل میں گئے اور جلسے کئے لیکن جب سے جانے کا اعلان ہوا وہ فوراً ۱۴۴ لگا دی گئی اور اس سے پہلے بھی ایسا ہوتا رہا۔ ابھی کل ہی ہمارے ایک نوٹس کی تعمیل مجبوراً کرائی گئی جس کے تحت اس ضلع میں میرا داخلہ دو ماہ کے لئے ممنوع قرار دیا گیا۔ حالانکہ اس طرح سے غیور قوم کے جذبات دب نہیں سکتے اور نہ ہی اس قسم کا رویہ کسی حکومت کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔

### محکمہ اوقاف

محکمہ اوقاف میں خاص طور پر علماء اہل سنت دیوبند پر تنزلہ گرتا رہتا ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے یہ جانتے ہوئے کہ ملک میں فرقہ وارانہ تعصبات کی شدت کم کرنا ضروری ہے اوقاف بورڈ کی نامزدگی میں خود اپنی فرقہ واریت کا ثبوت دیا ہے اور پھر تمام نزاعات سے واقف ہوتے ہوئے مساجد کی امامت و خطابت وغیرہ کے فیصلے ایک فرقہ کے زرخرید خطیبوں یا وقف بورڈ کے ماتحتوں دے رکھے ہیں اور لطف یہ ہے کہ ایسا کر کے محکمہ فرقہ وارانہ تعصبات کم کرنے کا مدعی ہے محکمہ اوقاف کا مقصد تو اوقاف جائیدادوں کی حفاظت بتایا جاتا ہے۔ مگر اوقاف کی آمدنی کا سب سے زیادہ خرچ دفاتر پر ہوتا ہے اور محکمہ نے اوقاف کے خطیبوں اور اماموں پر پابندیاں لگا کر علماء اسلام کے مخصوص جوہر حق گوئی کو نقصان پہنچایا ہے۔ منبر و محراب کو کلمۂ حق سے محروم کرنا اسلامی تاریخ میں ایک تاریک باب کا اضافہ ہوگا۔

### بے ڈھب اشتعال انگیزی پر حکام کی خاموشی

باور یہ کرایا جاتا ہے کہ علماء اہل سنت فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اقلیت کے فرقے مسلمانوں کو چین نہیں لینے دیتے۔

## حکومت مغربی پاکستان توجہ کرے!

### جہلم میں مرزائیوں کی حرکات و سکنات

۱۔ کیا حکومت کو خبر ہے کہ جہلم کے قریب محمود آباد گاؤں میں مرزائیوں نے لاؤڈ سپیکر لگا کر اشتعال انگیز تقریریں کیں

۲۔ اور یہ کہ ۲۷ اگست کو دستی اشتہارات تقسیم کئے۔ جن میں جہلم اور چکوال کے جلسوں کا پروگرام اور اشتعال انگیزی تھی۔

۳۔ شہر جہلم میں ترویجی کورس، کے نام سے تین دن لاؤڈ سپیکر لگا کر جلسہ کیا۔ اور مسلمانوں کے مذہبات کو مجروح کیا۔

۴۔ ۲ ستمبر ۱۹۶۶ء کو شہر جہلم میں جمعہ کے اجتماعات میں ایک ٹریکٹ بنام ہمارے عقائد تقسیم کیا۔

۵۔ ۹ ستمبر کو جمعہ کے دن شہر کے تمام مسلمان فرقوں نے احتجاجی جلسے کئے اور گورنر صاحب سے لے کر ڈی۔ سی تک کو قرار دادیں بھیجی گئیں۔

۶۔ اور اسی وقت مرزائیوں نے پھر ایک ٹریکٹ بنام ختم نبوت تقسیم کیا جس کے صفحہ نمبر ۶ پر مسلمانوں کو کافر بنایا گیا تھا۔

۷۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۶ء کو گورنمنٹ ہائی سکول جہلم کے قادیانی ٹیچر فضل داد نے ایک مسلمان طالبعلم نعیم احمد کو اس جرم میں کہ اس نے ختم نبوت زندہ باد بلیک بورڈ پر لکھ دیا تھا اتنا مارا کہ اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی جس کا اس مرزائی نے تحریری اقرار کیا ہوا ہے۔

اس سلسلہ میں خطباء، بی۔ ڈی ممبروں، پیپلز مینوں اور ممبران اسمبلی نے گورنر صاحب مغربی پاکستان تک تمام حکام کو عرضداشتیں بھیجیں مگر اب تک کوئی کاروائی نہیں کی گئی ہم گورنر صاحب مغربی پاکستان سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ لاقانونی۔ اشتعال انگیزی اور ظلم کا ستم نہیں ہے اہل اسلام تحمل رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے آئینی کاروائیاں کر رہے ہیں اسی طرح ہماری رہنا چاہئے

# محکمہ اوقاف کا سوالنامہ

کچھ عرصہ ہوا محکمہ اوقاف کی طرف سے ایک سوالنامہ شائع ہوا جو مخصوص افراد کو بھیجا گیا جس کی ایک کاپی اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس سوال نامے کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہم اس کے بعض ضروری حصوں کا جواب سپرد قلم کر رہے ہیں ممکن ہے ذمہ داران محکمہ اصلاح حال پر توجہ فرمائیں۔ (م۔ ا۔ ظ)

## حصہ اوّل مقاصد وقف

مقاصد میں مساجد و خانقاہوں میں عبادات و رسومات کی نگرانی مذکور ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ آیا یہ مقاصد پورے ہو رہے ہیں اور کیا املاک اوقاف مقاصد اوقاف میں خرچ ہو رہی ہیں۔

(جواب) جواب یہ ہے کہ املاک اوقاف کو بلاشبہ مقاصد اوقاف میں بھی خرچ کیا جا رہا ہے مگر یہ اخراجات ان اخراجات سے بہت کم ہیں، جو کلرکوں، مینیجروں اور دفتری انتظامات پر صرف کئے جاتے ہیں۔ تقریباً بتیس لاکھ روپیہ سالانہ دفتری اخراجات کے لئے کوئی معمولی رقم نہیں ہے اس کے معنی ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ املاک اوقاف کی حفاظت کرتے کرتے محکمہ نے بے ضرورت بیروزگاروں کے لئے کام بنا کر لاکھوں روپے خرچ کر دیئے جب علماء شریعت ایک مسجد کی آمدنی اور جائداد کو دوسری مسجد میں استعمال کرنے سے اجتناب کرتے ہیں تو تعلیمی وظائف جن میں دینی اور لادینی تعلیم اور مسلمان اور غیر مسلمان بچوں کی تمیز کا اعلان نہ ہو، کہاں تک درست ہو سکتے ہیں۔ اہل اسلام کی انتہائی دیانت کا مظاہرہ ہے کہ جب ایک شخص کی جائداد میں اس کی مرضی کے خلاف تصرف جائز نہیں ہے تو کسی خاص مقصد کے لئے اس کی وقف کردہ جائداد کو اس مقصد کے سوا کیوں خرچ کیا جائے۔

جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ محکمہ اوقاف اماموں اور خطیبوں کی تبلیغ کو پابند کرتا اور ان کو حکومت پر تنقید سے روکتا یا سیاسیات سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ منبر و محراب کی آزادی اور علماء حق کا کلمۂ حق جو اسلام کا طرۂ امتیاز تھا کس طرح ختم ہو رہا ہے۔ محکمہ نے ایک خیراتی فنڈ کے ذریعہ دینی رہنماؤں کو کس طرح پابند کرنے کی سعی کی ہے۔ پھر خاص کر محکمہ اوقاف کا زیادہ تر نزلہ علماء دیوبند پر گرتا ہے۔ پہلے تو زون خطیب وغیرہ اور اوقاف بورڈ میں شیعہ اور بریلوی اصحاب تو ہیں مگر علماء دیوبند اہلسنت والجماعت میں سے اس میں کوئی نہیں۔ اب تک محکمہ نے عزل و تبدیلی کے اقدامات بھی علماء دیوبند کے خلاف کئے ہیں۔ اس طرح گویا محکمہ خود فرقہ وارانہ جذبات کو دانستہ یا نادانستہ ہوا دینے کا ارتکاب کر رہا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ پاکستان میں فرقہ وارانہ تعصبات کا کیا حال ہے۔ پھر ایک فرقہ کے مقدمات یا ان کا عزل و نصب دوسرے فرقہ والوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے جو خود عام جلسوں میں فرقہ وارانہ زہر افشانی کرتے رہتے ہوں، انصاف سے کتنا دور ہے، اور اگر محکمہ نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو مغربی اور مشرقی پاکستان کے تقریباً ایک لاکھ علماء دین و مشائخ کرام کو اس تصور کا موقعہ مل جائے گا کہ حکومت ہمیں کچلنا چاہتی ہے۔ اس لئے ہم محکمہ کے موجودہ رویہ اور پالیسی کو محکمہ، حکومت اور ملک کسی کے لئے بھی مفید نہیں سمجھ سکتے۔ باقی رسوم و عبادات کی اصلاح اس کے بارہ میں ہم نے جو ایک قصہ سنا ہے وہ غور کے قابل ہے کہ حضرت داتا گنج بخش صاحبؒ کے مزار پر قوالی کرنے اور نہ کرنے میں اختلاف ہوا تو ایک بڑا بوجھ بجھکڑ جو محکمہ سے تعلق رکھتا ہے آگے بڑھا اس نے کہا ابھی فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ پھر وہ مزار کی طرف ذرا آگے بڑھا اور ذرا سر ہلا کر کہنے لگا۔ بس حضرت صاحب نے فرما دیا ہے کہ قوالی کرو۔ اگر یہ قصہ صحیح ہے تو محکمہ کو چاہیئے کہ انتظامات پر لاکھوں روپیہ صرف نہ کرے۔ ساری باتیں حضرت داتا صاحبؒ سے اسی بزرگ کے ذریعہ معلوم کر لیا کریں۔ اس کی کھوپڑی کی خیر مناؤ اور کام کئے جاؤ۔

سوال نمبر ۵، ۶ میں ملک کے اندر اور باہر تبلیغ کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ ہماری عرض ہے کہ جب ہمارے امراء و رؤسا، نمائندے اور سرکاری و غیر سرکاری لوگ نکٹائی لگا کر ہیٹ پہن کر یورپ و امریکہ جائیں۔ وہاں خمر و خنزیر کے استعمال سے پرہیز نہ کریں اور نہ ہی نامحرم عورتوں کے اختلاط سے احتیاط برتیں تو ہماری تبلیغ کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ وہ کیا سمجھیں گے کہ ہم میں اور ان میں کیا فرق ہے۔ اس لئے اس کے لئے ہمارے خیال میں تبلیغی جماعت کا طریق کار ہی زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ صرف اس میں اتنا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ غیر مسلم اصحاب کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

ہاں افریقہ میں تبلیغ کے لئے میدان کھلا ہے لیکن وہاں مرزائی اور عیسائی دونوں سے بچانے کا کام کرنا ہوگا۔ مرزائی مبلغ کی امداد کرنا کفر کی امداد ہوگی۔ اور اگر محکمہ نے وہاں بھی پاکستان کی طرح کسی ایک فرقہ کو آگے بڑھانے کی کوشش کی تو نفع سے نقصان زیادہ ہو جائے گا۔

## حصہ دوم

اس میں اوقاف کی تنظیم کے حسن و قبح کے بارہ میں سوالات ہیں۔ ان کا اجمالی ایک ہی جواب ہے۔ وہ یہ کہ اسلام وقف کے مقرر کردہ متولی کو اولیت و اہمیت دیتا ہے۔ خواہ مخواہ متولیوں کو موقوف کرنا اور امام و خطیب کے سلسلے میں نمازیوں کے حق عزل و نصب کو معطل کرنا اور ان کو سرکاری پالیسی کا پابند بنانا کسی طرح مستحسن نہیں ہے کہ حکومت کسی وقف میں خیانت کی صورت میں دخل دے اور متولی کو تبدیل کر دے اور عام طور پر جو اوقاف حکومت کی تحویل میں خود دیئے گئے ہوں یا ان کا انصرام قدیم سے حکومت کے ہاتھ میں ہے، اس کا انتظام کرے اور باقیوں کی اتنی نگرانی کرے کہ خیانت نہ ہونے پائے، نہ یہ کہ جس مسجد کے ساتھ دکان دیکھی اس پر قبضہ کر لیا۔ اس کی وجہ سے عوام نے مساجد کے ساتھ وقف کا طریقہ ترک کر دیا ہے۔ چنانچہ سوالنامے کے حصہ سوئم دفعہ ۲۶ میں اس کو تسلیم بھی کیا گیا ہے۔ پھر اوقاف کی آمدنی کی حفاظت کے نام سے تیس بتیس لاکھ روپیہ کلرکوں یا دفتروں پر خرچ کرنا حفاظت کہلانے کا مستحق ہے یا ضیاع و نقصان کا۔ نیز محکمہ اوقاف کے اہلکاروں اور ذمہ داروں میں سوائے معدودے چند کے دیگر محکمہ جات سے کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔ رشوت بھی چلتی ہے۔ نذرانوں کے مرغ اور بکرے بھی ہضم کئے جاتے ہیں۔ نہ آپ کا پندرہ روزہ تربیتی کورس مفید ہو سکتا ہے نہ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔ اس سے اخراجات میں تو اضافہ ہو سکتا ہے اور چند مزید بے روزگاروں کو روزگار مہیا ہو سکتا ہے مگر اصلاح قطعاً نہ ہوگی۔ کیا محکمہ انسداد رشوت ستانی سے رشوت کا انسداد ہو گیا؟ یا پہلے سے بھی ترقی ہو گئی۔ خود آپ کے انسٹی ٹیوٹ کی تربیت کے لئے ایک اور انسٹی ٹیوٹ کی ضرورت ہوگی پھر اس کے لئے بھی ایک اور کی۔ بہتر ہے کہ آپ موجودہ ڈھانچے میں اصلاح کی امید

نہ رکھیں۔ ہاں وزیر صاحب اوقاف اور چیف ایڈمنسٹریٹر آزادانہ پالیسی کے تحت رہ کر اور درآمد شدہ پگڑی پر سیٹھ کا خیال چھوڑ کر ایک دردمند مسلمان کی طرح میدان عمل میں آئیں تو کچھ نہ کچھ امید کی جاسکتی ہے

## تیسرا حصہ

امور مذہبی کمیٹی کے بارہ میں یہی نہیں معلوم کہ وہ اپنی رائے میں آزاد بھی ہے یا نہیں۔ باقی جو کام وہ کرسکتی ہے اس میں وہی بحث ہے۔ اگر اچھے افراد ہوں تو کچھ بہتر کردار ادا کرسکتے ہیں ورنہ وہ بھی دفتر کے کلرک سمجھ لیں۔ پھر یہ امر بھی بحث طلب ہے کہ کمیٹی کے چیئرمین کے تقرر میں ان کی فرقہ دارانہ جذبات سے کام لیا جائے گا یا منصفانہ طور پر وقف کے فائدے کے پیش نظر اب تک تو تقررات میں پورے محکمہ کا رویہ غیر فرقہ دارانہ نہیں ہے۔

### نمبر ۲۵ کا جواب:۔

جب محکمہ نمازیوں وغیرہ کی رائے کے خلاف زبردستی اپنا خطیب یا امام ٹھونسے گا تو باہمی روابط میں اضافہ کیسے ہوگا۔ محکمہ کے لئے عوامی آراء اور ضروریات مساجد کا خیال رکھنا ہی ربط کا بڑا ذریعہ ہے

### جواب سوال نمبر ۲۷، ۲۸، ۲۹

اصل بات یہ ہے کہ درگاہوں پر نذرانے لانے والوں کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض آدمی بزرگ سے عقیدت کی وجہ سے ان کی اولاد کی امداد کرنا چاہتے ہیں اس کو نہ محکمہ روک سکتا ہے نہ روکنا چاہئے۔ اور بعض آدمی صاحب درگاہ کو ثواب پہنچانا چاہتے ہیں محکمہ کو اس تبلیغ کا انتظام کرنا چاہیئے کہ زائرین کو سمجھایا جائے کہ خیرات اللہ تعالیٰ کے نام کی اور اسی کی رضا کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کا جو ثواب دیں وہ ان بزرگوں کو پہنچایا جائے کیونکہ یہ خیرات اور نذرانے مالی عبادت ہیں اور عبادت چاہے زبانی ہو یا جسمانی یا مالی۔ اس کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ تو یہ عبادت اسی کے نام کی ہو اور اس کا ثواب جسے چاہیں پہنچا دیں۔ اس میں باپ۔ ماں۔ بزرگ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب پہنچانے کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ پہنچا دینگے اس قسم کی آمدنی کو کار ثواب میں خرچ کرنا چاہیئے۔

سجادہ نشین کا معنی یہ ہے کہ کسی بزرگ کے جانشین کو سلوک کے کسی سلسلہ میں اس بزرگ کی طرف سے بیعت و ارشاد کی اجازت ہو اور وہ اسی کی مسند پر بیٹھ کر یہ کام کرے۔ ایسے سجادہ نشینوں کو اصلاحی اقدامات سمیت انتظامات میں دخیل کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ مالی نذرانے وصول کرنے کے لئے جو وہاں بیٹھ جائے وہ مجاور ہے۔ اس کی حقیقت جداگانہ ہے۔

## چوتھا حصہ

سوال نمبر ۳۱:۔ کم آمدنی والے اوقاف سے کیا محکمہ دست بردار ہو جائے؟ جواب۔ فوراً

سوال نمبر ۳۲۔ ایک کی آمدنی دوسرے وقف پر لگانا مناسب ہے؟

جواب۔ نامناسب ہے۔

سوال نمبر ۳۳۔ محکمہ جن جائدادوں پر قبضہ کرلیتا ہے عوام دلچسپی کم کردیتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟

جواب۔ جب قبضہ کرکے پوری ذمہ داری آپ لے لیتے ہیں تو اوروں کی دلچسپی کی کیا ضرورت ہے۔ جائداد آپ کے پاس ہو اور دلچسپی دوسرے لیا کریں؟

سوال نمبر ۳۴۔ عوام کی دلچسپی کیسے بڑھائی جائے؟ جواب۔ آپ اپنا فرض پورا کریں صرف روپے جمع رکھنے کا شوق چھوڑ دیں تو جو کمی ہوگی اس کو ضرور عوام پورا کر دینگے۔

سوال نمبر ۳۵۔ بعض جائدادیں لوگوں نے چھپا رکھی ہیں ان کا کیا کیا جائے؟

جواب۔ مخفی ہی بہتر ہیں۔ ان کو آپ نے ڈرا رکھا ہے۔ اکثر اوقات مساجد کی ضروریات پوری نہیں کی جاتیں۔ اور یہ بھی مصیبت ہے، کہ جائداد ان لوگوں کی ہوتی ہے اور امام آپ اپنی مرضی کا ٹھونسنا چاہتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۶، ۳۷، ۳۸۔ اجتماعات میں سماج دشمن غیر اخلاقی اور غیر شرعی حرکات و اشتعالات اور مرد و زن کے لئے آپ کیا مشورہ دیتے ہیں۔ کیا مزید بہتری کی کوئی صورت ہے؟

جواب۔ غیر اخلاقی، سماج دشمن حرکات اور غیر اسلامی افعال تو اجتماعات میں ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اب تو جلوس میلاد بھی ان حرکات سے ملوث ہوگیا ہے۔ غیر ضروری اجتماعات کی موقوفی کے بغیر ان کا پورا قلع قمع مشکل ہے، مگر سجدہ وغیرہ امور کو حکماً بند کیا جاسکتا ہے اور مبلغین کے ذریعہ بھی یہ کام کیا جاسکتا ہے۔

فساد کا ایک بڑا سبب عورتوں اور مردوں کا اختلاط ہے۔ اگر مزارات پر بھیڑ میں عورتوں کے اجتماع پر پابندی لگا دی جائے تو بہت سے حوادث رک سکتے ہیں، ورنہ اوباش لوگ ایسے ہی اجتماعات کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۰۔ نئی مساجد بلا ضرورت کی تعمیر پر پابندی لگانی چاہیئے؟

جواب۔ پابندی لگانے سے غیر ضروری شبہات اور فسادات پیدا ہوں گے اور پابندی کے اس حکم کو بعض لوگ اپنے اغراض کے لئے استعمال کریں گے۔ پھر بڑے گ الیکشن کے وقت ایک مسجد بنانے کی ضرور تی ہے۔ جس کے ذریعہ وہ اپنی تمام خرافات کو چھپا کر ممبرین جائے ہیں، وہ بھی محکمہ کے خلاف شور مچائیں گے بہر حال مساجد کی تعمیر کی روکاوٹ بظاہر نیکی کو روکنا ہے، اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔

### سوال نمبر ۴۱ (نہایت اہم سوال)

کیا محکمہ اوقاف کے املاک کو قبضہ میں لینے کے بعد مختلف اسلامی فرقوں میں رواداری اور فرقہ پرستی کی شدت میں کمی ہوئی ہے؟

جواب:۔ یہ سوال سب سے اہم ہے، اس کا جواب یہ ہے۔ محکمہ اوقاف کے طرز عمل سے فرقہ پرستی میں شدت اور رواداری میں کمی ہوئی ہے۔ اوقاف بورڈ خود فرقہ پرستی کا مظہر ہے اور دیوبندی علماء کے خلاف اس کی کارروائیاں اس کا ثبوت ہیں۔ اور جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں داخلے کا انٹرویو اس کا گواہ ہے۔ جہاں حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی جیسی ہستی کا کوئی دخل انٹرویو میں نہیں رکھا گیا۔ اور رئیس جامعہ بنگلوری صاحب کا رویہ تو بالکل غلط اور صاف صاف فرقہ وارانہ ہے۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ ایک دیکھنے والا اگر یہ رائے قائم کرلے کہ محکمہ اوقاف کا مقصد ہی ایک گروہ کو دبانا ہے اور دوسرے کو چڑھانا ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔ حالانکہ اب تک حکومتیں کھلم کھلا اس طرح کی عصبیت سے بدنام نہیں ہوئیں۔ یہ مقصد پورا ہونا بھی ناممکن ہے، اور ملک و ملت اور خود حکومت کے اصلی مقاصد کے بھی خلاف۔ اس طرز عمل سے نہ کوئی غلط مقصد کامیاب کرایا جاسکتا ہے۔ نہ آنجہانی وزیر جام صاحب کی طرح کوئی خدائی نتائج سے بچ سکتا ہے بلکہ ایسا طرز عمل بدنامی کا سبب بن کر حکومت کے لئے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔

### جواب سوال نمبر ۵۱

مکانات و عطیات کی آمدنی محکمہ کو بڑھانے کا اختیار ہے بشرطیکہ واقف کے منشاء کے خلاف نہ ہو

### جواب سوال نمبر ۵۶۔ ٹھیک ہے کرایہ جات

وغیرہ کی وصولی کا انتظام ہونا چاہیئے۔

### جواب سوال نمبر ۵۸۔ غلط منصوبہ بنانے

سے نہ بنانا ہی بہتر ہے۔

### جواب سوال نمبر ۵۹۔ آپ دفتری اخراجات

گھٹائیں جتنی چادر ہو اتنے پاؤں پھیلائیں۔

## پانچواں حصہ امام باڑے

## چھٹا حصہ — تنظیم مساجد

### جواب سوال نمبر ۷۶۔ تنظیم اوقاف مساجد

کی دیکھ بھال قطعاً اچھا نہیں کر رہی اور خامیوں کی نشاندہی ہم کریں تو یہ منیجر صاحبان اور دوسرا عملہ تنخواہ کس کام کی لے رہا ہے

### جواب سوال نمبر ۷۷۔ اماموں اور خطیبوں

کی مدت ملازمت اور عمر کا تعین نہ کیا جائے۔ جب تک وہ خدمت کرنے کے قابل ہوں ان سے خدمت لی جائے

### جواب سوال نمبر ۷۸۔ پرانے نیم تعلیم یافتہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال رحیم آباد

# علماء حق کی سرفروشانہ جدوجہد

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ و مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایماء پر اسلامی انقلاب کی جس جدوجہد کا آغاز کیا تھا وہ بقول ہنٹر پورے وسط ایشیا پر حاوی تھا۔ یہ جدوجہد اگرچہ فوجی اعتبار سے ناکام ہوگئی، لیکن تحریکی اعتبار سے قائم رہی اور مجاہدین کی ایک خفیہ جماعت ہندوستان اور افغانستان کی سرحدوں کے درمیان تنظیم و اقدام کے کاموں میں مصروف عمل رہتی چلی آئی۔

۱۸۶۴ء میں انگریزوں کو یہ سراغ مل گیا کہ سرحد کی جماعت مجاہدین کا تعلق ہندوستان کے بعض مسلم اکابر کے ساتھ بھی ہے۔ اس سلسلہ میں گرفتاریاں شروع ہوئیں اور انبالہ و پٹنہ کے مشہور مقدمات سازش تیار کئے گئے۔ جن میں مولانا یحییٰ علی اور مولانا جعفر تھانیسری جیسے حضرات کو کالے پانی کی سزا اور بے شمار لوگوں کو پھانسی و قید و بند کی عقوبتوں میں ڈال دیا گیا۔

اس حادثہ کے بعد سرحد کی جماعت مجاہدین سے رابطہ ٹوٹ گیا اور تحریک کی قوت میں زوال آنے لگا، لیکن الحمدللہ کہ یہ صورت حال زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہی۔

دارالعلوم دیوبند کا قیام بجائے خود فرنگی تسلط کے مقابلے میں اسلام کی بقاء اور دینی انقلاب کی راہ ہموار کرنے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی شبانہ روز کی کوششوں اور خصوصی نگہداشت و تربیت کی بدولت وہ عظیم الشان شخصیت تیار ہوگئی جو بیک وقت پورے وسط ایشیا کے لئے علوم دینیہ و سنت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محافظ و مبلغ اور ایک نئی جماعت مجاہدین کی مربی و قائد بنی۔ نیز از سر نو اس نے تحریک شہیدین رحمۃ اللہ علیہما . . . کی تجدید کی۔

یہ شخصیت حضرت مولانا محمود الحسن صاحب کی ذات گرامی تھی جو بعد میں شیخ الہند کے معزز و معروف نام سے ساری دنیا میں پکارے گئے۔ جن کے عظیم المرتبت شاگردوں میں حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی جیسے عظیم انقلابی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی جیسے محدث و مجاہد اعظم، حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب جیسے جبالِ علم و فضل، حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب جیسے فقیہہ و مفتی، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی جیسے استاد وقت و شارح حدیث وغیرہ وغیرہ اعاظم و اکابر شامل تھے، ان میں سے ہر ایک بلا ریب امام وقت تھا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عملی اقدامات کا آغاز ۱۸۷۹ء میں کیا۔ آپ نے فضلائے دیوبند کی ایک جماعت "ثمرۃ التربیت" کے نام سے اسی سال قائم فرمائی۔

آپ نے استادوں اور شاگردوں کے ذریعہ مجاہدین سرحد سے رابطہ استوار کیا۔ آپ نے اپنے خاص خاص شاگردوں اور مریدوں سے جہاد کی بیعت لینا شروع کی۔ آپ نے ہندوستان کے دیگر علماء و مشائخ سے اس امر خاص میں رابطہ قائم فرمایا اور اس رابطہ کا واسطہ مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم بنائے گئے۔

کم و بیش تیس سال تک "ثمرۃ التربیت" کے ارکان کے ذریعہ پورے ہندوستان کے علماء دیوبند، ترکی تک یعنی پورے وسط ایشیا کے فضلاء تک یہ دعوت اسلامی پہنچائی جاتی رہی

۱۹۰۹ء میں جبکہ ہر طرف رابطہ قائم ہوگیا اور کام بڑھ گیا تو زیادہ وسیع بنیادوں پر ایک نئی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی، جس کا نام جمعیۃ الانصار تھا اور ۱۹۱۰ء میں دارالعلوم دیوبند کا جلسۂ دستار بندی کے نام سے ہندوستان و پاکستان کے اطراف و اکناف کے چیدہ و بلند پایہ مسلمانوں کا اجتماع عام ہوا۔ جس میں تیس ہزار افراد نے شرکت کی۔ انگریزوں کے تسلط و استیلاء کے بعد مسلمانانِ پاک و ہند کا یہ پہلا عظیم اجتماع تھا۔ جس میں اتنی بھاری تعداد کے ساتھ پورے ملک کے علماء و مشائخ جمع ہوئے۔ جہاں پہلی مرتبہ علی گڑھ کے گریجویٹوں نے دیوبند کی علمیت کو تسلیم کیا اور صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے تجویز پیش کی کہ علیگڈھ کالج کے تعلیم یافتہ دیوبند جاکر دین کی تعلیم حاصل کریں اور دیوبند کے فاضل علیگڈھ آکر انگریزی کی تحصیل کریں اس طرح ایک مشترکہ پلیٹ فارم تیار ہوا۔

برصغیر ہند و پاک کی تاریخ میں مسلمانوں کی منفرد اجتماعیت کا یہ پہلا عظیم مظاہرہ تھا جس نے مسلمانوں کی بعد کی جماعتی زندگی کا رخ متعین کیا۔ افسوس ہے کہ پاکستان و ہندوستان کی تاریخ میں اس اجتماع کو وہ اہمیت ابھی تک نہیں دی گئی جس کا وہ مستحق ہے۔ حصول آزادی کے بعد ضروری تھا کہ اس فراموش کردہ واقعہ کی یاد کو تازہ کیا جاتا، اس لئے کہ یہ ہی وہ پہلا اسلامی اجتماع تھا، جس نے مسلمانوں کی ملی زندگی کو پہلا دینی سہارا دیا اور ہندوستانی مسلمانوں کے مردہ ذہنوں کو زندگی بخشی، مستقبل کے سوچنے سمجھنے کی راہ کھولی اور انہیں اس قابل بنایا کہ وہ اپنی جماعتی زندگی کا مقابلہ کرسکیں تحریک خلافت ہو، برصغیر کی آزادی ہو، پاکستان کا قیام ہو۔ الغرض ہر جدوجہد کا دینی سرا اگر تلاش کیا جائے گا تو اس کا سراغ دارالعلوم دیوبند کے اس جلسۂ دستار بندی میں ہی ملیگا بشرطیکہ حق و انصاف کی نظر موجود ہو۔

اس جلسہ کا اہتمام تمام تر حضرت شیخ الہند اور ان کے بلند پایہ شاگردوں کی مساعی کا مرہون منت ہے۔

جلسہ دستار بندی کے بعد اپریل ۱۹۱۱ء میں جمعیۃ الانصار کا پہلا باقاعدہ اجلاس حیدرآباد میں منعقد ہوا۔ مولانا عبیداللہ سندھی ناظم جمعیۃ تھے۔ صدر جلسہ مولانا احمد حسن صاحب امروہوی شاگرد خاص حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔

جمعیۃ الانصار کا یہ اجلاس بھی تاریخ ساز تھا اس نے اسلامی ہند کے عظیم اکابر قدیم و جدید کو ایک دوسرے سے قریب ہونے کا موقعہ بہم پہنچایا، اور نئے سیاسی دور کے آغاز کی طرف سے خبردار کیا۔

شیخ الہند کی تحریک سے اب سب لوگ متعارف ہوچکے تھے، اس کی وسعت و گہرائی کو جان گئے تھے۔ ڈاکٹر انصاری مرحوم، حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم۔ مولانا محمد علی جوہر مرحوم جیسے عظیم افراد اس سے متاثر ہوئے۔ حتیٰ کہ وقار الملک جیسی شخصیت متوجہ ہوگئی۔

اب وقت آچکا تھا کہ انقلاب اسلامی کی سیاست کا یہ درس اور زیادہ عام کردیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء میں "نظارۃ المعارف" کے نام سے دہلی میں ایک ادارہ حضرت شیخ الہند نے قائم فرمایا۔ مولانا عبیداللہ سندھی اس کے ناظم و کنوینر مقرر ہوئے اور حکیم اجمل خاں اور وقار الملک اس ادارہ کے شریک کار بنے۔ مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد صادق صاحب سندھی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کے کاموں میں شامل ہوئے

ٹھیک ان ہی دنوں حزب اللہ کے نام سے ان ہی لائنوں پر ایک تنظیم و تحریک حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے مشرقی ہند بالخصوص کلکتہ میں شروع کر دی تھی اور جلد ہی یہ تحریک بھی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کی ہم سفر بن گئی۔

گویا برطانوی تسلط کو ظلم و استبداد کے بل بوتے پر پیر جمائے ابھی پچاس سال ہی ہوئے تھے کہ حضرت شیخ الہند کی جانفشانہ و دیدہ وارانہ کوششوں سے اس تسلط کو چیلنج کرنے والی مسلمان طاقت بھی پہلو بہ پہلو تیار ہو گئی، جس کی وسعتیں مغرب میں حجاز تک، مشرق میں برما اور انڈونیشیا تک، جنوب میں مدراس و دکن تک اور شمال میں افغانستان، ایران، بخارا و ترکستان تک پھیل چکی تھیں۔ شیخ الہند کے شاگرد ہر خطہ میں پہنچے ہوئے تھے اور تحریک کی کامیابی کے آثار بالکل قریب تھے کہ یورپ میں جنگ عظیم اول شروع ہو گئی اور علیگڈھ سے دیوبند دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنے والے کالج کے طلباء میں سے چند ایک نے انگریزوں کے ورغلانے پر تحریک کا راز انگریزوں کو بتا دیا۔ شیخ الہند اپنے منصوبہ کی تکمیل کے لئے حجاز جا چکے تھے۔ مولانا منصور میاں اور مولانا عبید اللہ سندھی افغانستان پہنچ کر اس منصوبہ کی تکمیل کی کڑیاں ترتیب دے رہے تھے۔ مغرب سے شمال تک بیرون ہند اور مدراس سے کراچی تک اندرون ہند مکمل تیاری تھی کہ شیخ الہند کے خلاف جاسوسی کے کرتبے نے قبل از وقت انگریز کو مطلع کر دیا۔ حجاز کا حاکم "شریف" ترک حکومت سے درپردہ غداری کر کے انگریزوں کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ انگریزوں نے اس کے توسط سے شیخ الہند کو مع ان کے رفقاء مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور مولانا عزیر گل وغیرہم کے حجاز سے گرفتار کر کے مالٹا پہنچا دیا۔ امیر کابل کو مختلف سفارتوں کے ذریعہ رام کر لیا، اور ہندوستان میں تحریک کے تمام مراکز پر چھاپہ مار کر سرکردہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ حتیٰ کہ مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ سب نظر بند کر دیئے گئے۔

رولٹ کمیٹی قائم کر دی گئی جو اس قسم کی تمام موجودہ انقلابی تحریکات کا پتہ چلا کر ان کا تجزیہ کرے اور ان کو ناکام بنانے کے طریق تجویز کرے۔

اس طرح اگرچہ تحریک کا تنظیمی اقدام ناکام ہو گیا اور اسلامی انقلاب کا دوسرا عظیم موقعہ ہاتھ سے نکل گیا، تاہم انگریز کے خلاف عوام کا جو رخ متعین ہو چکا تھا وہ قائم رہا اور جلد ہی عوامی تحریکوں کی صورت میں نمودار ہونے لگا۔

شیخ الہند اور ان کے تلامذہ اس ناکامی سے دل برداشتہ نہیں ہوئے۔ مولانا سندھی اور مولانا منصور میاں تو جلاوطن رہے۔ شیخ الہند اور ان کے رفقاء جب کالے پانی سے واپس ہوئے تو ہندوستان میں سیاست کا رخ بدل چکا تھا، مسٹر جناح نے مسلم لیگ کے قائد کی حیثیت سے ۱۹۱۶ء میں کانگرس کے ساتھ معاملت کر لی تھی جو میثاق لکھنؤ کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ شیخ الہند اور ان کے ساتھی علماء کے لئے مشکل تھا کہ وہ ایک طے شدہ معاہدہ کے برعکس مسلمانوں کی علیحدہ سیاست کا منصوبہ سابق کی طرح ترتیب دیں۔ جیل سے واپس آ کر مولانا ابوالکلام اور مولانا محمد علی جوہر کے لئے بھی اس کے سوا چارۂ کار نہیں رہ گیا تھا کہ میثاق لکھنؤ کی وجہ سے اب مسلمانوں کی سیاسی روش علیحدہ نہ رکھیں۔

اس کے باوجود حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے مالٹا سے واپس آ کر تحریک آزادی میں ہندو مسلمانوں کی باہمی شرکت کو ناپسند نہیں فرمایا، لیکن مسلمانوں کے دینی و ملی تشخص اور مذہبی رہنمائی کے لئے ضروری سمجھا کہ علماء دین کی ایک علیحدہ جمعیۃ قائم ہو جائے اور نئے حالات میں مسلمانوں کی صحیح رہبری ہوتی رہے جمعیۃ علماء ہند اسی نظریہ پر قائم ہوئی۔

دسمبر ۱۹۱۹ء میں اس کا پہلا اجلاس مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی صدارت میں بمقام امرتسر منعقد ہوا۔ جہاں جلیانوالہ باغ کے ظالمانہ حادثہ کے بعد خلافت کمیٹی کا تنگرر، اور لیگ کے سالانہ اجلاس منعقد ہو رہے تھے۔

مارچ ۱۹۲۰ء کو شیخ الہند اپنے رفقاء کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔ نومبر ۱۹۲۰ء میں جمعیۃ علماء اسلام کا دوسرا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا، جس کی صدارت شیخ الہند نے فرمائی۔ اپنے خطبۂ صدارت میں آپ نے صاف صاف فرما دیا کہ

"استخلاص وطن کے لئے برادران وطن سے اشتراک عمل جائز ہے مگر اس طرح کہ مذہبی حقوق میں رخنہ نہ واقع ہو"

مسلم لیگ نے کانگرس کے ساتھ ۱۹۱۶ء میں جو اتحاد کیا تھا وہ صرف چند سیاسی شرائط پر مبنی تھا، لیکن حضرت شیخ الہند نے جمعیۃ علماء کی پالیسی میں یہ اصول اول دن داخل کر دیا تھا کہ اشتراک عمل وطن کو انگریزی غلبہ سے نجات دلانے کے لئے ہوگا، اور اس طرح ہوگا کہ مذہبی حقوق میں رخنہ نہ واقع ہو۔ جمعیۃ علماء کی پالیسی میں یہ اصول ہمیشہ کام کرتا رہا ہے۔

اسی ماہ کے آخر میں حضرت شیخ الہند کا وصال ہو گیا، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ انگریزوں کے غلبہ نے اس خطۂ زمین پر مسلمانوں کے لئے قانون شریعت پر عمل پیرا ہونے کا کوئی موقعہ باقی نہیں رہنے دیا تھا۔ اس کے باوجود شیخ الہند اور ان کے تلامذہ نے بحیثیت علماء حق، شریعت کی قندیل کو روشن رکھا۔

اب جبکہ لیگ و کانگرس کے اتحاد کی وجہ سے مسلمانوں کی علیحدہ سیاست کا جاری رکھنا غیر مناسب ہو گیا تو شیخ الہند نے مذہبی حقوق کے تحفظ کی شرائط کے ساتھ آزادی کی جدوجہد میں ہندوؤں کے ساتھ شرکت کی اجازت دی۔

اس مرحلہ پر علماء نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کا ایک جداگانہ شرعی نظام ہونا بھی ضروری ہے وہ ہندوستان کو بتدریج ایک اسلامی خطہ بنا دینے کی جدوجہد صدیوں سے کرتے چلے آ رہے تھے اس مرحلہ پر بھی وہ غافل نہیں رہے۔ یہ جو بعض تجدید دین کے داعیوں نے بے خبر لوگوں کے سامنے دعوے کیا ہے کہ ان سے پہلے اقامت دین کا کام کسی نے کیا ہی نہیں اور اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد شروع کرنے ۱۰ سے تنہا یہی ہیں تو شیخ الہند اور ان کے تلامذہ کے مذکورہ بالا مختصر واقعات سے ہی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ہندوستان میں اقامت دین کا کام کسی وقت بھی رکا نہیں، انگریز کے خطرناک غلبہ کے وقت بھی رکا نہیں، اور علماء دین جان کی بازی لگا کر یہ فریضہ انجام دیتے رہے، اور پھر نئے حالات میں بھی انہوں نے ہی سب سے پہلے پیشقدمی کی۔ جمعیۃ علماء کا قیام اسی پیشقدمی کا پہلا قدم تھا۔ اس کے ساتھ دوسرا قدم امارت شرعیہ کے نام سے اٹھا دیا گیا۔

امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ کا قیام ۱۹۲۱ء میں ہوا تھا۔ اس کے پہلے اجلاس کی صدارت مولانا ابوالکلام مرحوم نے فرمائی تھی

امارت شرعیہ کیا تھی اور کیسی جامع دین تحریک تھی، اس کا اندازہ اس کے درج ذیل مقاصد سے فرمائیے۔

(۱) مسلمانوں کی صحیح مذہبی تنظیم (۲) ان کی اسلامی زندگی کی استواری (۳) اسلامی حقوق و مفادات کی نگہداشت (۴) اسلامی اصول و فروع اور اس کے احکام کو بروئے کار لانے (۵) اور بقدر وسعت اس کے اجراء اور تنفیذ کے مواقع پیدا کرنا (۷) اقامت دین ..... (۸) تاکہ ان کو تمکین فی الارض کی کلید ہاتھ آ جائے۔

چنانچہ ۱۳۴۰ھ یعنی ۱۹۲۱ء میں ہی امیر شریعت اول نے مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی کے استفتاء پر تحریر فرمایا تھا کہ:

"جمعیۃ علماء بہار کی غرض اس نظام جدید سے یہ ہے کہ اس نظام کو شرعی صورت و ہیئت کے ماتحت قائم کر کے مسلمانوں کو ایک مرکز اسلامی پر لایا جائے اور امیر شریعت امور مذہبی و سیاسی کی نگرانی حتی الوسع کرے اور فتنہ و فساد، شقاق و نفاق کو روکتے ہوئے اصلاح دین کو پھیلانے کی جتنی صورتیں ممکن ہوں ان کو انجام دے اور اصل مقصد جو اس وقت تمام مسلمانان ہند

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# زکوٰۃ اور ضروریات دین

## غلط پروپیگنڈے

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب فے کو دولت، امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دیا جائے، غیر دین کے لئے علم سیکھا جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔ دوست کو قریب اور باپ کو دور کرنے لگے۔ مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں، بدکار آدمی اپنے قبیلہ کا سردار ہو جائے اور قوم کا چودہری سب سے رذیل آدمی بن جائے، آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جائے۔ گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان پھیل جائے۔ شرابیں (بے دھڑک) پی جانے لگیں اور امت کا پچھلا حصہ پہلے حصہ (سلف صالحین) پر لعن طعن کرنے لگے تو اس وقت ان امور کا انتظار کرو۔ سرخ آندھی، زلزلہ زمین میں دھنس جانا، شکل بگڑ جانا، آسمان سے پتھر برسنا اور ان کے علاوہ دیگر نشان جو اس طرح پے در پے واقع ہوں گے جیسے کسی تسبیح (ہار) کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے اس کے دانے پے در پے گرنے لگتے ہیں"۔

(مشکوٰۃ شریف ص۴۷۰ بہ روائت ترمذی)

آج سے کوئی چودہ پندرہ سال پہلے کی بات ہے کہ جب حضرت استاذ دام ظلہم کی خدمت میں مشکوٰۃ شریف پڑھتے وقت پہلی دفعہ حدیث مندرجہ بالا نظر کے سامنے آئی تو میرا وہمی ذہن فوراً یہ سوچنے لگا، کہ یا اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پتھر کی لکیر ہے۔ اپنا ایمان ہے کہ جو کچھ فرمایا ہو کر رہے گا، لیکن یہ آخر کیسے ہو جائے گا، کہ مسلمان کہلانے والے زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دے لیں تاہم دل کو یوں تسلی مل گئی کہ یہاں زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دینے سے مراد ضروری نہیں کہ واقعتہً اسے ٹیکس کہا ہی جائے بلکہ یہ مطلب بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ لوگ زکوٰۃ سے ٹیکس کا سا معاملہ کرنے لگیں، اور اس کی ادائیگی میں گرانی محسوس کرنے لگیں۔ مگر زمانہ کی بوقلمونی ملاحظہ کیجئے کہ چند سال کی معمولی مدت نے انسانی مزاج میں کتنا تغیر، کتنا فساد اور کتنا فتور برپا کر دیا کہ چند ہی سال پہلے جس امر کو میری سادہ مزاجی کسی صاحب ایمان کی طرف منسوب کرنے پر آمادہ نہ ہوتی تھی آج بعض نام نہاد مسلمان پوری دانائی سے بار بار اسی کی رٹ لگا رہے ہیں کہ زکوٰۃ ٹیکس ہے ٹیکس ہے۔ نعوذ باللہ من النفاق والشقاق،

سب سے پہلے آسمانِ مغرب کا یہ الہام ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے ڈائرکٹر جناب ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب بالقابہ کے قلب پر میک گل یونیورسٹی میں القاء ہوا، اور انہوں نے رسائل اور اخبارات میں اس "الہامی علم" کی اشاعت فرمائی۔

اس کے بعد ان کے کئی ایک مرشدین نے اس پر خامہ فرسائی کے جوہر دکھائے۔ نئے نئے نکتے پیدا کئے اور ادراک و فہم، تعبیر و تاویل اور تحقیق و تفتیش کا دریا بہا ڈالا۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی جناب پروفیسر محمد عثمان کا وہ مضمون ہے جو ہفت روزہ چٹان ۱۵، ۲۲، ۲۹۔ اگست ۶۶ء کی زینت بنا اور ان سطور میں یہی مضمون ہماری بحث کا موضوع ہے۔

ہمارے لئے یہ معمہ ابھی تک ناقابل فہم ہے (اور ہمارا خیال ہے کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں کسی حد تک ایمانی رمق موجود ہے اس کے نزدیک بھی یہ امر کبھی قرین عقل نہیں ہو سکتا) کہ اسلام کے حقائق جو میرے اور زید و عمر کے باپ دادا پر نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تھے، انہیں محض لفظی گورکھ دھندے سے کیونکر مسخ کیا جا سکتا ہے۔ یعنی زکوٰۃ کا نام اگر ٹیکس رکھ دیا جائے۔ سود کو منافع کہہ دیا جائے شراب کو آب طہور سے موسوم کر دیا جائے تو محض کسی کے یہ نام رکھ لینے سے زکوٰۃ ٹیکس کیسے بن جائے گی، اور ٹیکس کو زکوٰۃ کا مرتبہ بلند کیونکر مل جائے گا، سود منافع میں داخل ہو کر حلال اور طیب کیسے ہو جائے گا، اور شراب شربت کا حکم کیونکر حاصل کر لے گی، یا اگر خام عقل، کج فہم اور کوتاہ اندیش لوگوں کے رسم و رواج کو "سنتِ جاریہ" کا اسم شریف دے دیا جائے تو وہ سنت نبوی میں داخل ہو کر دین اسلام کی بنیاد کیسے بن جائے گی یا اگر چند ملکوں یا ایک ملک کے چند ڈاکٹروں کی اجتماعی خواہشات اور ہوا و ہوس پر "اجماع" کا لقب چسپاں کر دیا جائے تو وہ واقعتہً دینی سند کی حیثیت کیونکر حاصل کر لے گا، یا اگر کسی پڑھے لکھے آدمی کی قرآن کریم پر آزادانہ مشق ستم کے ساتھ اجتہاد کا دم چھلہ لگا دیا جائے تو کیا وہ سچ مچ قابل اعتبار قرار پائے گا؟ اور اس نئے مجتہد صاحب میں میں امام ابوحنیفہ اور امام شافعیؒ سے آنکھیں ملانے اور ان کے ہم پلہ ہونے کی صلاحیت اس نام نہاد اجتہاد سے پیدا ہو جائے گی؟ کافی غور و فکر کے بعد بھی ہم یہ سمجھنے سے معذور رہے ہیں کہ اسلام اور اسلامی حقائق کو اس مسخرہ پن کی بازیگری کی نذر کر کے انہیں تحریفی تیشوں سے تراشنے اور لفظی گورکھ دھندوں سے الجھانے کی گنجائش کب سے اور کیونکر پیدا ہو گئی۔

زکوٰۃ ہی لیجئے، ہر مسلم و غیر مسلم جانتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ اسلام میں زکوٰۃ نہ صرف یہ کہ اہم ترین عبادت ہے بلکہ دین اسلام کا بنیادی رکن بھی ہے صحیحین کی مشہور روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے

(۱) کلمہ طیبہ کی (دل و زبان سے) شہادت دینا

(۲) نماز قائم کرنا

(۳) زکوٰۃ دینا

(۴) حج کرنا اور

(۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

اور اہل علم جانتے ہیں کہ نماز اور زکوٰۃ کے مابین خاص ربط اور تعلق ہے۔ ان کے اسی خاص تعلق کے پیش نظر قرآن حکیم نے چالیس سے زائد اور بقول بعض اسی مقامات میں ان دونوں کو یکجا ذکر کیا۔ قرآن مجید میں کئی جگہ آپ ان پانچ ارکان میں سے صرف زکوٰۃ کا ذکر پائیں گے، زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے اجر و ثواب اور زکوٰۃ کے بارے میں تساہل پسندوں کی تہدید اور عذاب کا بیان بھی جگہ جگہ ملے گا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر مشہور اور صحیح احادیث مقدسہ میں زکوٰۃ کے فضائل، زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر دنیوی، برزخی اور اخروی ذلت اور رسوائی کی تفصیلات، اس کے نصاب، اس کی مقدار اور اس کے مصارف کا تفصیلی بیان پوری شرح و بسط کے ساتھ موجود ہے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ سے لے کر آج تک تمام علماء، صلحاء، فقہا و محدثین اس کی عبادتی حیثیت، اس کے خاص نصاب اور خاص مقدار کو، جو ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے متعین فرما دی گئی۔ بغیر کسی رد و بدل اور کمی بیشی کے مانتے چلے آئے۔ کیا اس پاکیزہ عبادت اور دین اسلام کے رکن اعظم کو ٹیکس قرار دیکر اس میں تبدیلی اور اضافہ کے مشورے دینا نرا مسخرہ پن نہیں؟ پھر اس سلسلہ میں پیش کردہ لفظی گورکھ دھندے اپنے اندر کوئی وزن رکھتے ہیں؟ اور "رکن اسلام" میں "عمل جراحی" کا مشورہ دینے والے "دانایانِ تیز ہوش" کیا خود دین محمدیؐ کا حلیہ بگاڑ دینے کی خدمت سرانجام دینے میں مصروف نہیں ہیں؟ کیا ان کا یہ طرز عمل اور انداز تحقیق اسلام کے ہاتھ ماؤں، ناک کان، ہونٹ اور زبان کاٹ کر اور اسے تڑپا

# ...بارے میں ملاحظہ کے
## ...اجمالی جائزہ

تڑپا کر کند چھری سے ذبح کرنے کے مترادف نہیں ہے ؟ اور جب آج کی مہذب دنیا میں کسی چوہڑے چمار کے ساتھ بھی اس کے اعضا کاٹ کر مُثلہ (بدشکل) بنانے کا یہ ناروا سلوک ناقابل برداشت تصور کیا جاتا ہے، تو اسلام مظلوم کے ساتھ یہ بدسلوکی کیسے برداشت کرلی جاتی ہے اور اسلام کی حرمت کرنے والے بے رحم قصابوں کے ہاتھ میں نام نہاد "تحقیقات" اور "آزاد اجتہاد" کی یہ کند چھریاں کیوں دی جاتی ہیں۔ جن سے وہ آئے دن اسلام کے کسی نہ کسی جوڑ بند کو کاٹ کر لطف اندوز ہوتے ہیں اور کٹے ہوئے اعضاء کی تصویریں رسائل اور اخبارات میں شائع کرتے ہیں اور اپنے اجتہادی کارناموں پر دادِ تحسین کے خواہشمند ہوتے ہیں۔

اب ذرا بحث کے دوسرے رخ پر نظر کیجئے قرآن مجید کی کسی آیت، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد اسلامی تاریخ کی چودہ میں کسی صحابی، کسی تابعی، کسی امام، کسی مجتہد، کسی فقیہہ اور کسی معتبر عالم کے فتویٰ میں یہ ذکر کبھی آپ کی نظر سے گذرا کہ "زکوٰۃ بھی ایک ٹیکس ہے اور اسے نام نہاد ضروریات کی آڑ لیکر تبدیل کیا جا سکتا ہے"۔ اور یہ کہ اگر اسے تبدیل نہ کیا گیا تو یہ ہو جائے گا، وہ ہو جائے گا۔ آسمان ٹوٹ پڑے گا، زمین ہل جائے گی اور دنیا تہ و بالا ہو جائے گی۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ قرآن میں آپؐ کی احادیثِ مقدسہ میں، اور امتِ محمدیہ کے قابلِ اعتماد علماء کے اقوال میں یہ افسانہ کہیں نہیں ملتا۔ تو آج چودہ سو سال بعد کونسا قرآن نازل ہو گیا۔ جس کی روشنی میں "نیا اسلام" پیش کرنے والے محقق لوگوں کو بتلاتے ہیں کہ "زکوٰۃ بھی ایک ٹیکس ہے اور اس کی شرح میں ترمیم کی جا سکتی ہے"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ قرآن تو زکوٰۃ کے بارے میں ٹیکس کا نظریہ پیش کرنے والوں کو "صریح منافق" قرار دیتا ہے۔ چنانچہ :-

سورۃ التوبہ - رکوع ۱۰ میں اس منافق کا مفصل تذکرہ موجود ہے، جس نے اپنے خبثِ باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے زکوٰۃ کے بارے میں کہا تھا۔ "یہ تو محض ٹیکس ہے، یہ تو ٹیکس ہی کی بہتر معلوم ہوتی ہے، اچھا تم جاؤ میں غور کرونگا جانتے ہو! کہ اس "ٹیکسی مجتہد" میں غور کروں گا کی منطق الاپنے والے پر قرآن نے کیا فتوے عائد کیا؟ سنو اور گوش ہوش سے سنو !!

فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم
الی یوم یلقونہ بما اخلفوا
اللہ ما وعدوہ وبما کانوا
یکذبون۔

(التوبہ - رکوع ۱۰)

"سو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق قائم کر دیا جو خدا کے پاس جانے کے دن تک (دم مرگ تک) رہے گا۔ اس سبب سے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے اپنے وعدہ میں خلاف کیا اور اس سبب سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے"

پھر قرآن مجید کی اسی سورت میں یہ نظریہ ان لوگوں کی طرف منسوب فرمایا گیا ہے جن کے کفر و نفاق کی شدت پر تفریر کرتے ہوئے قرآن نے کہا

الاعراب اشد کفرا ونفاقا
واجدر ان لا یعلموا حدود
ما انزل اللہ علی رسولہ
واللہ علیم حکیم ۝
ومن الاعراب من یتخذ ما
ینفق مغرما ویتربص بکم
الدوائر (التوبہ - رکوع ۱۲)

"(ان منافقین میں) دیہاتی لوگ کفر و نفاق میں بہت سخت ہیں اور ان کو ایسا ہونا ہی چاہیئے کہ ان کو ان احکام کا علم نہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

اور ان (مذکورہ منافقین) دیہاتیوں میں سے بعض بعض ایسا ہے کہ جو کچھ خرچ کرتا ہے۔ اس کو (مثل جرمانہ) سمجھتا ہے اور تم مسلمانوں کے واسطے گردشوں کا منتظر رہتا ہے"

پہلی آیت میں زکوٰۃ ٹیکس ہے" کے نعرہ کو دروغ بافی (صریح جھوٹ) اور دائمی نفاق کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری آیت میں انفاق فی سبیل اللہ، جس کا اہم فرد زکوٰۃ ہے تاوان، ٹیکس، جزیہ اور جرمانہ قرار دینے کا منشا بدترین درجہ کا کفر و نفاق اور احکام الٰہیہ کے حقائق سے فطری ناواقفی اور جہالت بتلایا گیا ہے۔

ارشادات نبوت میں سے ایک ارشاد آغاز کلام میں نقل کر چکا ہوں، جس میں زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دینے پر منجملہ دیگر امور کے بے پناہ عذاب و عقاب نازل ہونے کے خطرہ سے آگاہ فرمایا گیا ہے اور اس میں یہ اشارہ بھی دیا گیا ہے کہ یہ نظریہ مسلمانوں کے دورِ انحطاط میں مسخ شدہ عقلیت اور بہیمانہ خواہشات کے "جذبۂ بے جا" کی پیداوار ہوگا۔ اس لئے کہ اس نظریہ کا تذکرہ جن امور کے ساتھ فرمایا گیا، اور ان پر جس قسم کے بدترین مصائب کے خطرہ کی نشان دہی اس حدیث میں فرمائی گئی ہے وہ کسی طرح بھی مسلمانوں کے زمانۂ عروج، صحیح عقلیت اور معالج جذبات کے ماحول میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ میرا خیال ہے کہ ٹیکسی نظریہ کی قباحت کے لئے یہی حدیث کافی ہے، جس کی صداقت پر دورِ حاضر کی نام نہاد ترقی اور اس کے مہیب عواقب نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

علاوہ ازیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ کے بارے میں جو موقف اختیار کیا اس سے ٹیکس ٹیکس کا بر خود غلط پروپیگنڈہ کرنے والوں کا شرعی حکم ہمیشہ کے لئے واضح ہو گیا۔ صدیقی دورِ خلافت میں منع زکوٰۃ کا جو فتنہ اٹھا تھا اس میں ان فتنہ پردازوں کا نظریہ یہ نہیں تھا کہ اسلام میں زکوٰۃ کا سرے سے وجود ہی نہیں۔ بلکہ ان کا خیال یہ تھا کہ زکوٰۃ میں اگرچہ کسی درجہ میں عبادتی پہلو بھی پایا جاتا ہے لیکن وہ در اصل ایک ٹیکس ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قومی ضروریات کے لئے نافذ کیا تھا۔ حافظ العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں :-

"ان کا خیال یہ تھا کہ زکوٰۃ در اصل ایک مالی ٹیکس ہے، جس طرح بادشاہ اپنی رعایا سے مختلف قسم کے مالی ٹیکس وصول کیا کرتے ہیں اسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کی وصولی آپؐ کے دائرۂ اختیار میں تھی، اور اب جبکہ ہم نے اپنے میں سے والی چن لئے ہیں تو زکوٰۃ ہم سے ساقط ہو گئی اور دیگر مالیاتی ٹیکسوں کی طرح زکوٰۃ کا معاملہ بھی والیٔ وقت کی رائے پر ہے"۔

(فیض الباری ج ۱ ص ۱۰۹)

لیکن حضرت صدیقؓ اور آپ کے تمام رفقاء نے زکوٰۃ کے بارے میں اس نظریہ کے پیش کرنے والوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا اور ان کے خلاف لشکر کشی کی اور ان سے

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

(قسط نمبر ۲)

# ایک بلوچستانی مسلمان کے خط کا جواب

معزز دوست!

آپ کی اس بات کو کوئی بھی نہیں مان سکتا کہ اسرائیل نے اردن پر حملہ کیا تو ناصر گونگا بنا بیٹھا رہا۔ ناصر کی خاموشی سے یہود و نصاریٰ اتنے تھراتے ہیں جتنا دوسروں کے ٹڑانے سے نہیں تھراتے۔ ایک بات آپ سے عرض کر دوں، اردن یا شام پر برائے نام حملہ کر کے اسرائیل ذلیل یا چپ ہو گیا اور یہی ہونا تھا۔ اگر امریکی سامراج کے پٹھو اسرائیل نے حملہ ہی اس لئے کیا ہوتا کہ مصر لڑائی میں آ جائے۔ پھر امریکہ کی پوری طاقت یہودی کی امداد کے لئے حرکت میں آ کر مصری حکومت کا تیا پانچا کر دے۔ جس طرح آج ویٹنام شمالی میں ہو رہا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے حلیف عراق و شام بھی تباہ کر دیئے جاتے تو کیا آپ خوش ہوتے؟ پھر امریکی درندے اور اسرائیلی پٹھو عرب ممالک میں دندناتے اور بیچارہ شاہ فیصل ان کی ہاں میں ہاں ملانے اور ان کی سیاست کی متابعت ہی کو قبول کرنے میں اپنی خیر سمجھتا۔ حکومت مصر ہوا کوئی اور وہ خود حالات کا جائزہ لینے اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے اور ناگزیر جنگ کے لئے مناسب وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ آج سعودی حکومت یا تیونس کی عزت امریکہ وغیرہ کے ہاں صدر ناصر اور اس کے حلیفوں ہی کی وجہ سے ہے۔ یہ نہ رہیں تو ان کو کون پوچھے۔ امریکہ نے اپنے دوست بلکہ دفاعی حلیف پاکستان سے کون سی وفاداری کا ثبوت دیا جس نے اس کی خاطر روس کو اپنا مخالف بنا کر مسئلہ کشمیر میں روس کے ویٹو (حق تنسیخ) کی مصیبت برداشت کی۔

برادر محترم! ناصر پر اشتراکیت کا الزام بھی بڑا ظلم ہے یہ مودودیوں جیسے عیاروں کا ہی کام ہو سکتا ہے ورنہ جس ناصر نے روس سے سیاسی معاہدات کے باوجود کمیونزم کو اور کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون بھی قرار دیا ہو، اس پر ایسا بہتان لگانا کسی راست گو آدمی کا کام نہیں ہو سکتا، وہاں یورپین تہذیب کا حملہ سب سے پہلے ہوا تھا وہاں کے چند بڑے شہروں میں بھی مغربی تہذیب کے اثرات کراچی وغیرہ کی طرح ہیں اور دیگر خرابیاں بھی موجود ہیں مگر پروپیگنڈا کی جو مشین پاکستان سے مار کرتی ہے وہ امریکی ساخت کی ہے۔ امریکہ کے ایجنٹ باقی دنیا کی طرح یہاں بھی موجود ہیں۔ پھر خامیوں کی اصلاح اور چیز ہے اور ملک کی تباہی کا سامان کرنا اور چیز ہے۔ خاص کر جب دشمنوں کی خاطر یا پیٹ کی خاطر ہو۔

محترم خاں صاحب! آپ نے ایک آیت پڑھی ہے۔ لاتقف ما لیس لک بہ علم کہ آپ کو جس چیز کا علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو۔ یہ آیت کریمہ تو مودودی صاحب کے خلاف اور ہمارے حق میں ہے۔ ہم کو کیا معلوم ہے کہ سید قطب وغیرہ نے ناصر کے قتل کی سازش کی تھی یا نہیں، اور وہ یہ سازش کس کے اشارے سے کر رہے تھے اور اگر وہ ناصر کے قتل میں کامیاب ہو جاتے تو کیا عرب ممالک میں اسرائیل کا طوطی نہ بولتا؟ اور کیا پھر عرب ممالک میں افراتفری نہ پھیل جاتی، اور کیا اس سے امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور مودودی کے سوا اور بھی کوئی خوش ہوتا کیا دشمنوں کی انقلابی سازشوں کے نتائج سے آپ بے خبر ہیں۔

انڈونیشیا میں ایسی منحوس کوشش کرائی گئی۔ لاکھوں انڈونیشی مارے گئے اور اب تک خانہ جنگی کا خطرہ موجود ہے۔ نائیجیریا میں انقلاب کرا کر دو نیک مسلمان سربراہ حکومت شہید کرائے گئے، اور اب خانہ جنگی اور تباہی کا سامنا ہے۔ آپ مہربانی کر کے روزنامہ آفاق لاہور کی اشاعت ۱۴ ستمبر ۶۶ء میں اخبار کی تاریخ پڑھیں۔ اسی طرح اخبار تعمیر راولپنڈی ۱۵ ستمبر ۶۶ء پڑھیں۔ آپ کو ان کے خونی کارنامے، اقتدار کی ہوس اور مسلم حکومتوں سے بغاوتوں کی کہانی ملے گی۔ پھر آپ اسی قطب کی تصنیف العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام پڑھیں۔ جو عربی زبان میں ہے اور اس کا ترجمہ اردو میں کسی مودودی نے بد دیانتی سے کرتے ہوئے اس کی بعض خرافات کو چھپایا ہے سادس کتاب میں اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جو زہر اگلا ہے۔ وہ آپ اخبار ترجمان اسلام لاہور ۷ اکتوبر ۶۶ء میں پڑھ لیں۔ جو شخص باغیوں کے موقف کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقف سے زیادہ صحیح اور اسلامی روح کے قریب سمجھے اور جو بوڑھے صحابی رسولؐ داماد رسولؐ اور خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کو بدبختی قرار دے۔ اس گمراہ کو عالم اسلام کا ہیرو ظاہر کر کے دکھانا صرف مودودی جیسے گمراہ کا کام ہو سکتا ہے۔ جس کا علم بھی خود رو اور اجتہاد بھی خود رو ہے اور جو مخلوط سوسائٹی میں زنا اور چوری کی شرعی سزاؤں کو ظلم کہہ کر کفر کا راستہ ہموار کر رہا ہے (تفہیمات حصہ دوم ص ۳۸۲)

..... اور جو حضرت یونس علیہ السلام کو فریضۂ رسالت ادا کرنے میں کوتاہیاں کرنے والا بتا کر پیغمبر کی تنقیص کرے (دیکھو اس کی طبع نئی تفہیم القرآن زیر آیت الا قوم یونس لما امنوا) جس نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۶۵ء میں حضرت معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غلط تاریخی روایات سے جھوٹا اور سازشی اور بداخلاق ثابت کر کے شیعوں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ جو کہتا ہے کہ شریعت میں داڑھی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جو کہتا ہے کہ خلع کی عدت صرف ایک حیض ہے۔ جو کہتا ہے کہ امیر توجیہ و رسالت کے سوا اسلامی احکام میں حکمت عملی کے تحت تبدیلی کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دجال والی آدھی پیشگوئی کو تاریخ کے زور سے غلط ثابت کر کے اپنے خبث باطن کا ثبوت دیتا ہے۔ جو کبھی قرآن و حدیث سے عورت کی صدارت کو حرام اور کبھی حلال قرار دیتا ہے۔

جس نے سعودی حکومت کے رابطہ عالم اسلامی سے رقمیں وصول کیں اور کام صرف یہ کہ ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کیا، جس کو علماء پاکستان گمراہ بے دین کہتے اور اس کی جماعت میں شمول سے روکتے ہیں۔ آپ کو اس کا علم نہیں ہے کہ تیونس مراکش وغیرہ میں امریکی سفارت خانے۔۔ اپنے محکمہ اطلاعات کی طرف سے مودودی صاحب کو پاکستان کا "رجل عظیم" لکھ لکھ کر ان کتابوں کو بیروت کے راستے عرب ممالک میں داخل کر کے مودودی کا پروپیگنڈا کرتے ہیں اور مودودی ناصر کے خلاف اور اس کے چیلے اینٹی ویٹ نام پر امریکی حملے کے حق میں مضمون لکھ لکھ کر امریکہ کی نوازشوں کا حق نمک ادا کرتے ہیں۔ میرے بھائی غصہ تھوک دیجئے۔ نوائے وقت میں ایک مضمون کے ذریعہ نعیم صدیقی نے امریکہ نوازی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس دھوکہ میں بھی نہ رہیں کہ امریکی امداد اور روپے پاکستان میں آ بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ یہاں امریکہ کا سفارت خانہ موجود ہے، وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

میں آپ کو معذور سمجھتا ہوں، آپ کو واقعات معلوم نہیں ہیں۔ ورنہ آپ یہ نہ لکھتے کہ مودودی صاحب سے مل کر مسائل کا فیصلہ کرتے۔ آپ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان سے دریافت کریں مودودی صاحب نہ کسی سے بحث کے لئے تیار ہیں اور نہ اپنے غلط اجتہادات سے توبہ کرتے ہیں (باقی صفحہ ۱۲ پر)

اور غیر مستند امام اور خطیب محکمہ کے مستند اور تربیت یافتہ اماموں سے بہتر ہیں۔ بیانوں کو بلا وجہ شرعی معزول کر کے بلگرامی مارکہ خطیبوں کا تقرر قطعاً غلط ہوگا۔

**جواب سوال نمبر ۷۹** - کسی امام اور خطیب کے تبادلے بالکل نہ کئے جائیں۔ یہ آپ کے ملازم نہیں ہیں نہ سرکاری خزانہ سے تنخواہ پاتے ہیں پھر اس طرح آپ کے لئے کسی حق گو عالم کے دبانے کا موقعہ بھی ملے گا اور اگر خدا نخواستہ نااہل عہدہ دار آیا تو خرابی کرے گا۔

**جواب سوال نمبر ۸۱** - کوئی ضروری نہیں ہے غیر شادی شدہ امام جو پرہیزگار ہو شادی شدہ بدکار سے بہتر ہے جو اپنی بیوی بچائے یا اور ذلیل حرکات کرے۔

**سوال نمبر ۸۲ (سیاسی پابندی)**

یہ سوال نہایت اہم ہے کسی امام یا خطیب کو سیاسی اور غیر سیاسی تقریر کا پابند نہ کیا جائے اس طرح تو حکومت محکمہ کو غلط استعمال کرے گی اور حق کہنے والوں کی زبانوں پر تالے لگ جائینگے۔ البتہ فرقہ وارانہ لعن طعن، گالی گلوچ، اشتعال انگیزی نہ ہونی چاہیئے۔ مگر اس آڑ میں آپ مرزائی افسروں کی رعائت سے مرزائیت کے خلاف تبلیغ پر چیں بجبیں ہوں تو یہ اسلامی تقاضوں کے خلاف اور اماموں کے فرض منصبی پر پابندی ہوگی محکمہ اوقاف کا یہی تاریک پہلو ہے کہ وہ آزاد اسلامی تبلیغ و اشاعت کو پابند کرتا ہے۔ اسلام نے اس عالم کو مجاہد قرار دیا ہے جو جابر حکومت کے سامنے حق و صداقت کا اعلان کرے۔ محکمہ یہ چاہتا ہے کہ پاکستان کے خطیب بزدل، خوشامدی اور حق پوشی کر کے گونگے شیطان بنے رہیں۔ کیا اسلام میں سیاست و ملکی نظم و نسق کے لئے کوئی احکام نہیں ہیں اور اگر ہیں اور حکومت یا سیاسی پارٹی ان کی مخالفت کرے اور علماء خاموش رہیں، تو وہ خطابت کے اہل ہی نہیں رہ سکتے۔ اس سے تو محکمہ اپنا وقار کھو دے گا۔ کہ یہ تو علماء کو حق گوئی سے روکنے کے لئے ہے۔ ہاں سر پھٹول کی باتیں بند کی جائیں۔ لیکن اس کا مطلب بھی یہ نہ ہو کہ علماء دیوبند کو دبایا جائے۔ کیا محکمہ اپنی اس پاکدامنی پر فخر کر سکتا ہے کہ اس کے واقف بورڈ کے ممبر فرقہ وارانہ شغل کے لئے دورے کرتے رہتے ہیں

**جواب سوال نمبر ۸۳** - امامت و خطابت کے منافی امور سے ان کو روکا جائے ورنہ وہ اس کے اہل نہ سمجھے جائیں گے۔ یہی بڑی "تادیبی کارروائی" ہے

**جواب سوال نمبر ۸۴** - خطیب اور امام حکومت کے ملازم نہیں۔ خیراتی فنڈ سے ان کو تنخواہ دے کر ان کو ملازم سمجھنا غلط ہے۔ وہ قوم کے پیشوا ہیں فرائض کی بجا آوری کرانی ضروری ہے۔

**جواب سوال نمبر ۸۵**-

علماء کو حق کہنے کی آزادی ہو اور تنخواہیں، اخراجات کے مطابق ہوں۔ ساتھ ہی تربیت میں یا اس کے بغیر بہتر صحبت میسر کرنے کا انتظام ہو ورنہ گندے ماحول کے مطابق وہ بالکل اسلاف کا نمونہ نہ ہو سکیں گے۔ اس وقت وہی علماء خطباء بلند کردار پیش کر رہے ہیں، جو اکابر دیوبند اہل طریقت و شریعت سے فیض یافتہ ہیں۔ ورنہ جو امام اپنا رئیس اعظم اور ہادی بلگرامی صاحب کو سمجھے گا۔ وہ خاک متقی و پرہیزگار بن کر قوم کا کردار بلند کرے گا۔

## ساتواں حصہ

**جواب سوال نمبر ۹۳** - انجینئرنگ میڈیکل اور جدید سائنس کے طلبہ کو وظائف ڈائریکٹ اوقاف سے بطور قرضہ دیئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ طلبہ اسلامی عقائد کے خلاف نہ ہوں اور تعلیم میں شریعت کی کوئی مخالفت نہ ہو۔ پھر وقف مال ضائع ہونے کا بھی اندیشہ نہ ہو

**جواب سوال نمبر ۹۴** - اس قسم کی باتیں محکمہ کے کارکنوں کی دیانتداری پر موقوف ہیں

**جواب سوال نمبر ۹۵، ۹۶** - جب حکومت خود پرائمری سکول کھول رہی ہے اور اس کی ذمہ داری ہے تو آپ کیوں اوقاف کا مال اس پر خرچ کرتے ہیں - یہ تو انگریز کی پرانی پالیسی تھی کہ پٹھانوں کو کالجوں سے مانوس کر کے حکومت کا پرزہ بنانے کے لئے کالج کا نام اسلامی کالج رکھ دیا جاتا تھا اگر دینی تعلیم ساتھ ہو تو کوئی ہرج نہیں بشرطیکہ واقف کے منشاء کے مطابق ہو۔

## جامعہ اسلامیہ بہاولپور

**جواب سوال نمبر ۹۷** - ہم جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے طریق کار سے قطعاً مطمئن نہیں ہیں

**جواب سوال نمبر ۹۸** - (رئیس جامعہ) جامعہ کا رئیس ایسا آدمی بنایا جائے جو تمام عربی و شرعی علوم میں پوری پوری دستگاہ رکھتا ہو۔ جو پورا دیانتدار ہو۔ جس کے علم و دیانت پر بھروسہ کیا جا سکتا ہو۔ اسی طرح جامعہ کے اساتذہ بھی فرقہ وارانہ لائنوں پر بھرتی نہ کئے جائیں بلکہ اعلیٰ استعداد اور بہترین نمونہ علم و عمل کو ملحوظ رکھا جائے۔

جامعہ کو فرقہ وارانہ ترجیحات نے بھی نقصان پہنچایا ہے۔ اس سال کے داخلہ انٹرویو کے سلسلہ میں جو رویہ اختیار کیا گیا وہ خود بخود طلبہ کی کمی کا سبب ہے۔ جب کہ حضرت علامہ افغانی کو اس سے بالکل الگ تھلگ رکھا گیا ہے، جب جامعہ میں ٹریننگ حاصل کرنے والے بسا اوقات سائنہ سے بلند ہوں تو صرف علامہ افغانی صاحب سے تو کام نہیں چل سکتا۔

ہمارے خیال میں جامعہ کے موجودہ انحطاط کا اصلی سبب موجودہ رئیس جامعہ کی ذات ہے ایک ان کا غلط رویہ، دوسرے بلند ترین علماء و اساتذہ پر اس قسم کے بزرگ کی ریاست جو کسی طرح ان سے فائق نہیں ہے سوائے ٹائی کے۔ جامعہ کو کامیابی سے چلانا ہے تو پرانے طریقہ کو خیرباد کہنا ہوگا۔ رئیس جامعہ ایسا ہو جو علوم قرآن و حدیث کا ماہر فقہ و اصول فقہ میں کامل اور ادب عربی میں مسلمہ حیثیت رکھتا ہو۔ پھر نظم و نسق کے تجربہ کے سوا اسلامی تہذیب اور اسلامی اخلاق کا حامل ہو۔

**جواب سوال نمبر ۱۰۵** - ہمارے خیال میں جامعہ عباسیہ نے ملک کو جامعہ اسلامیہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جامعہ اسلامیہ کے لئے طلبہ کی کمی کا رونا رویا جائے جبکہ دوسرے کالجوں میں داخلہ نہیں ملتا اس کی وجہ عام اساتذہ، مودودی قسم کے مدرس اور رئیس جامعہ کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ تعلیمی معیار بھی قابل بحث ہے۔

ہمارے خیال میں اگر حضرت علامہ افغانی جامعہ سے علیحدہ ہو جائیں۔ انحطاط کی تکمیل اس وقت ہوگی۔ پھر افادیت بھی کالعدم ہو جائے گی

**جواب سوال نمبر ۱۰۶** - نامور علماء اور بلند پایہ اصحاب علم و عمل کو اپنے سے کمتر حضرات کے ماتحت رہنے کا یقین ہو تو وہ اس کے لئے کیسے تیار ہو سکتے ہیں۔

**جواب سوال نمبر ۱۰۷** - بیرونی ممالک سے سٹاف کے لئے آدمی منگانا خرچ میں اضافہ کے سوا احساس کہتری ہوگا۔ یہ یقینی بات ہے کہ پاکستان علمی طور پر بیرونی ممالک سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ یہی دینی تفوق تو اس کا طرۂ امتیاز ہے۔

اخیر میں ایک اہم مشورہ عرض کئے دیتے ہیں۔ اگر محکمہ اوقاف وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے فائدہ اٹھائے تو وہ تبلیغ و تدریس دونوں میں مفید ہو سکتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

**کیلنڈر کا دوسرا ایڈیشن**
**عنقریب شائع کیا جا رہا ہے**
منگوانے والے حضرات بہت جلد آرڈر بک کرائیں۔ پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ آرڈر جلدی بک کرائیں ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی نسخہ ۱/۵۰ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔
محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

# مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا وفد مشرقی پاکستان میں

## سیلاب زدگان کی امداد کیلئے پہلی امدادی قسط

۲۱ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو امیر مرکزی حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ ڈھاکہ تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی بھی ہیں۔ حضرت درخواستی دامت برکاتہم ڈھاکہ میں سورۂ بقرہ کا درس دیں گے اور جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار ترقی کا معائنہ فرمائیں گے۔

وفد جمعیۃ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دو ہزار روپیہ کی پہلی قسط اپنے ہمراہ لے گیا ہے۔ اہل اسلام میں سے جو حضرات اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اس فنڈ کے لئے رقوم مرکزی دفتر جمعیۃ چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔

## بقیہ:- زکوٰۃ اور ضروریات دین

اور ان سے وہی معاملہ کیا جو مرتدین کی جماعت سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر "باب من ابی قبول الفرائض وما نسبوا الی الردۃ" (جو لوگ فرائض کے قبول کرنے سے انکار کریں ان کا اور ان کے ارتداد کا بیان) کا عنوان قائم فرما کر زکوٰۃ میں ٹیکس کی تاویل کا پیوند لگانے والوں کے ارتداد کی تشریح فرمائی۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۲۳ مطبوعہ کراچی)

ان تمام بیانات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ٹیکس کا پرچار کرنے والے دوستوں کا یہ پروپیگنڈا اسلام کی نظر میں کہاں تک قرین عقل و دانش اور مبنی بر صواب ہے (باقی پھر)

## بقیہ:- علماء حق کی سرفروشانہ جدوجہد

بلکہ کل مسلمانان عالم کے پیش نظر ہے (یعنی حکومت اسلامیہ) اس کی طرف نہایت حزم و احتیاط اور نہایت قوت و سطوت کے ساتھ اجتماعی قدم اٹھایا جائے"۔ (باقی پھر)

## بقیہ:- ایک بلوچستانی مسلمان کے خط کا جواب

آپ ان کے سابق دست راست مولانا امین احسن اصلاحی مالک میثاق سے دریافت کر لیں وہ کہتے ہیں کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت شر محض ہے۔ آپ ان کے سابق وزیر اعظم مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر سے معلوم فرمائیں کہ وہ اسے گمراہ سمجھ کر علیحدہ ہوئے ہیں یا نہیں؟ آپ ملتان کے خیر المدارس کے مہتمم حضرت مولانا خیر محمد صاحب خلیفہ اعظم حضرت حکیم الامت تھانویؒ سے اور سوات بارجوڑ سرحد و بلوچستان کے سب سے بڑے عالم حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی اور حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب سابق مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور اور دیگر علماء کرام سے دریافت کر لیں کہ مودودی صاحب گمراہ ہیں یا نہیں اور کیا ان کو اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام پر تنقید اور صحابہ کرام رضی کی تنقیص کرتا پھرے۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ پارٹی اب ننگی ہو گئی ہے اور اب مسلمان قوم اس کے دھوکہ میں نہیں آتی۔ ہاں روپیہ، پروپیگنڈا اور پریس کے ذریعہ یہ سب کچھ کہہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم کی ہدایت کرے۔ امید ہے کہ جیسے میں نے آپ کے خط کو نیک نیتی پر محمول کیا ہے آپ بھی میری نیت پر بدگمانی نہ کریں گے اللہ تعالیٰ ہی دلوں کے بھید جانتا ہے۔

## بقیہ:- پریس کانفرنس

ابھی اگست و ستمبر کے مہینوں میں ایک ضلع جہلم میں قادیانیوں نے چند بار مسلمانوں کے جمعہ کے اجتماعات میں رسالے اور پمفلٹ اور ہینڈ بل تقسیم کئے۔ لاؤڈ سپیکر پر تربیتی کورس کے نام سے تقریریں کیں۔ ۹۰ ستمبر کو عام مسلمان فرقوں نے تمام مساجد میں ان کی اشتعال انگیزی کے خلاف احتجاج کیا اور گورنر صاحب سے لے کر ڈی سی تک کو بی۔ ڈی ممبروں، چیئرمینوں، خطیبوں اور ممبران اسمبلی کو عرض داشتیں بھیجیں۔ مگر عین اسی وقت مرزائیوں نے ختم نبوت کے نام سے ایک اور ٹریکٹ تقسیم کیا جس کے صفحہ نمبر ۶ پر عام مسلمانوں کو کافر کہا گیا تھا۔

حد یہ ہو گئی کہ دس ستمبر کو گورنمنٹ ہائی سکول جہلم کے قادیانی ٹیچر مسمی فضل داد نے نویں کلاس کے ایک طالب علم مسمی نعیم احمد کو رول سے اس جرم میں کہ اس نے بلیک بورڈ پر ختم نبوت زندہ باد لکھ دیا تھا، اتنا زدوکوب کیا کہ اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اس سارے واقعہ کا قادیانی مذکور نے تحریری اقرار بھی کیا محکمہ تعلیم اور دیگر بڑے افسروں کے پاس اہل شہر نے احتجاج مگر ابھی تک کوئی بھی ٹس سے مس نہیں ہوا۔

## گورنر صاحب مغربی پاکستان

گورنر صاحب مغربی پاکستان اگر پرسکون فضا اور حقیقی اصلاح چاہتے ہیں تو ان کو ان تمام باتوں پر توجہ دینی ہوگی۔ ساتھ ہی گورنر صاحب کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارے صوبہ کے عوام عائلی قوانین کو قطعاً پسند نہیں کرتے چنانچہ گزشتہ صوبائی اسمبلی نے اس سلسلہ میں پرزور قرارداد پاس کی تھی ان کا فرض ہے کہ وہ مرکزی حکومت کو ہمارے جذبات سے آگاہ کر کے ان کو منسوخ کرائیں۔

## ایک غلط خبر کی تردید

ہفتہ وار آئین نے کسی آدمی کے حوالہ سے میرے بارہ میں یہ لکھا ہے کہ میں کمیونزم کو وقت کا بہترین نظام سمجھتا ہوں۔ یہ بالکل غلط ہے اس طرح کے بہتان میرے خلاف ہمیشہ شائع کئے جاتے ہیں اور یہ کار خیر ہمارے مودودی دوست کرتے رہتے ہیں ہم نہ امریکی جمہوریت کے حامی ہیں اور نہ روسی اشتراکیت کے۔ ہم اسلام اور صرف اسلام چاہتے ہیں اور حکومت پاکستان سے بھی ہمارا مطالبہ اسلامی آئین و اسلامی نظام کا ہے جس کے لئے جمعیت علماء اسلام آخری حد تک جدوجہد جاری رکھے گی حتی کہ

ع یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

## بقیہ:- پرویز کے نظریات

وہ رسوم کونسی ہیں پرویز صاحب نشاندہی کرتے ہیں

اب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت کہتے ہیں۔ ہماری زکوٰۃ وہی ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ثواب ہوتا ہے اور ثواب سے نجات ملتی ہے۔

(قرآنی فیصلے ص ۳۰۱)

## مرزائیت سے توبہ

میں مسمی محمد اسلم بھٹی ولد رحمت خاں ساکن غلہ منڈی سرگودھا حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ آئندہ کے لئے میرا مرزائیت سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا بلکہ میں اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ میں بذریعہ اشتہار ہذا اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ میرا کوئی دوست مجھے مرزائی نہ سمجھے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی ہرنولی

# دینی احکام کے متعلق پرویز کے نظریات

مسٹر پرویز پاکستان میں جن نظریات کا پرچار کر رہا ہے اس پر ترجمان اسلام کے پہلے پرچوں میں بھی کچھ روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ درج ذیل مضمون میں ڈاکٹر فریدی صاحب نے اشتراکیت اور پرویزیت کا موازنہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ پرویز جو کچھ ملت کے سامنے پیش کر رہا ہے وہ اشتراکیت کا چربہ ہے، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس مضمون کے مطالعہ سے آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ مسٹر پرویز مسلمانوں کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں ـــ پہلے اشتراکیت کے نظریات پڑھیئے اور بعد میں نمبروار پرویزیت کے نظریات کا مطالعہ کیجئے ـــ (محمود احمد ظفر)

## اشتراکیت کے نظریات :-

"ہم خدا پر یقین نہیں رکھتے" (اشتراکیت اور اسلام ص۵۳)

"جب تک خدا کا تخیل ذہن انسانی سے فنا نہ کر دیا جائے یہ لعنت کسی طرح دور نہیں ہو سکتی"۔

(ہیمر اینڈ سکل رزمارک پیٹرک)

"ہم ان تمام اخلاقی حدود شرائع کی مذمت کرتے ہیں جو کسی مافوق الفطرت عقیدہ کا نتیجہ ہوں"

(لینن اینڈ گاندھی)

لینن اور گاندھی کے مصنف رین فلپ ملر نے لینن کے خطبات پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"لینن نے بار بار اپنی تقریر و تحریر میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اشتراکین کے عوام و خواص کا نصب العین حیات ہی یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ہر ممکن کوشش صرف کر دیں کہ خدا سے اس کا غلبہ و تسلط سطوت و حکومت چھن جائے کیونکہ اشتراکی نظام کا بدترین دشمن خدا کا وجود ہے"۔

(۲) لینن نے خدا سے سطوت و حکومت چھیننے کے بعد مذہب کا خاتمہ ضروری سمجھا اور حکم دیا :-

"نفس مذہب کے خلاف جنگ کرنا ہر اشتراکی کے لئے ضروری ہے تا آنکہ دنیا سے مذہب کا وجود ہی مٹ جائے"۔ (لیبر منتھلی دسمبر ۱۹۲۶ء)

لینن نے تیسری کل روس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آسمانی صحائف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ :-

"ہم ان تمام اخلاقی ضابطوں کے منکر ہیں جو مافوق البشر تصورات سے ماخوذ ہیں۔ یعنی ہم ان تمام اخلاقی ضابطوں کے منکر ہیں جن کی تبلیغ بوژروا طبقے کی طرف سے کی جاتی ہے اور جو خداوند کے احکام سے مستنبط ہوتے ہیں" (اسلام اور اشتراکیت ص۵۲)

(۳) لینن کے اخلاقی ضابطوں کے خاتمہ کے بعد دنیا کے سرمایہ داری نظام کو مٹانے کی طرف ـــ توجہ دی اور لکھا کہ :- "سرمایہ داری کی غیر مرئی قوتوں نے ذہن انسانی میں ایک ڈر کی صورت پیدا کر دی ہے جس سے ایک حاکم اعلیٰ کے تخیل کی بنیاد پڑی۔ اسے انسان نے خدا کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ جب تک خدا کا تخیل ذہن انسانی سے فنا نہ کر دیا جائے یہ (سرمایہ داری کی) لعنت کسی طرح دور نہیں ہو سکتی"۔

(ہیمر اینڈ سکل از مارک پیٹرڈ)

(۴) مارکس نے اپنے نظام حیات کی بنیاد جس معاشی نظام پر رکھی تھی لینن نے اسے اپنانے کے بعد اسے ساری دنیا میں نافذ کرنے کے لئے نظام اشتراکیت قائم کیا، جس کا مقصد بالفاظ اسسٹنٹ سیکرٹری بہار سوشلسٹ پارٹی یہ ہے۔

"سوال یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں۔ جو کچھ چاہتے ہیں وہ صاف ہے۔ "روٹی اور بیٹی"۔

(مدینہ جوبلی نمبر اپریل ۱۹۳۹ء ص۲۱)

(۵) اخروی زندگی کے متعلق اشتراکیت کے نظریات جو کہ ماسکو یونیورسٹی کے پروفیسر جولیس ہیکھ نے لینن کے نظام اشتراکیت کی تائید میں کتاب "ریلیجن انڈر دی سویت" لکھی ہے۔ اس میں اشتراکیت کے اخروی نظریات کی یوں تائید کی

"ان کے نزدیک زندگی صرف اسی دنیا کی ہے اس کے بعد پھر وہ کسی اخروی زندگی کے قائل نہیں ان خیالات کی نشر و اشاعت کے لئے ان کی سوسائٹیاں قائم ہیں۔ جنہیں جمعیۃ منکرین خدا کہا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کو اشتراکی پارٹی کی پوری امداد حاصل ہے"۔

(۶) اشتراکیت کی بنیاد دھوکا و فریب پر رکھی گئی ہے۔

"اشتراکین کا اخلاق و شریعت صرف اس قدر ہے کہ ڈکٹیٹر کی قوت و سطوت کا استحکام اور بقاء کس صورت سے ہو سکتا ہے۔ اس کے خلاف جو کچھ ہے سب ناجائز ہے۔ چنانچہ جماعتی مفاد کی خاطر جرائم کا ارتکاب دروغ بافی، فریب دہی، عین حق و صداقت ہے بلکہ معاندین کے خلاف کذب و افترا ہی بعض اوقات سب سے اہم حربے ہوتے ہیں" (لینن اینڈ گاندھی)

ایک دوسرے موقعہ پر یوں کہا کہ :-

"قدیم اجتماعی نظام کی بیخ کنی اور محنت کش عوام کو یکجا کرنے کے لئے ہر چیز اخلاقاً درست ہے۔ جب ہم اپنے دشمنوں سے لڑیں گے تو اس لڑائی میں جھوٹ اور مکر و فریب کے ہتھیاروں کا استعمال کرنا ناگزیر ہوگا"۔ (اسلام اور اشتراکیت ص۲۲)

اب ان کے ہاں جائز اور ناجائز کے اصول بھی ملاحظہ فرمائیں :-

"جو کچھ جماعتی جد و جہد کی تائید میں ہو عین حلال و درست ہے، اور جو اس کے راستہ میں مزاحمت کرتا ہو۔ حرام و ناجائز"۔

(اے بی سی آف کمیونزم مصنفہ بیورو ہرزالیسکی)

## طلوع اسلام کے نظریات :-

"خدا اور رسول سے مراد وہ مرکز ملت ہے جو دنیا میں خدائی قوانین نافذ کرے۔ یہ مرکز قرآن کو اپنے سامنے رکھے گا۔ پھر ان امور کے لئے جن کی جزئیات قرآن نے بیان نہیں کیں اپنے پیش رو مراکز ملت کے فیصلوں کا مطالعہ کریگا اور اپنے زمانے کے حالات کے مطابق ان پر غور و خوض کرنے کے بعد اگر وہ انہیں علیٰ حالہ رکھنا چاہے گا تو اسی طرح رہنے دے گا اور کہیں رد و بدل کی ضرورت سمجھے گا تو ایسا بھی کر دے گا۔ ملت کے لئے خدا اور رسول کی اطاعت مرکز کے ان فیصلوں کی اطاعت کا نام ہوگا"۔ (مقام حدیث جلد ۱، از پرویز)

"انسان جسے فطرت نے آزاد پیدا کیا تھا ساری دنیا کی غلامی سے نجات پا کر صحیح معنوں میں آزادی حاصل کرے"۔

(مقام حدیث جلد ۱ ص۹ از پرویز)

(۲) مذہب کے مٹانے میں لینن کا مقلد غلام احمد پرویز صاحب یوں رقمطراز ہے کہ :-

"جب تک دین کی باگ ڈور مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے، زکوٰۃ دی جاتی رہے گی۔ قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے، اور قوم بدستور بے گھر، بے در، بھوکی ننگی، اسلام کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی"۔

(قرآنی فیصلے ص۵۲ از پرویز)

"دین اس ضابطہ زندگی کا نام جسے قرآن نے متعین کیا ہے اور مذہب ان عقائد اور رسوم کا نام ہے جو ہم میں مروج ہیں۔

(اسلامی نظام ص۲۱ از پرویز)

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# الاخبار

## برطانیہ کا چھ نکاتی فارمولا فراڈ ہے

ویٹ نام کے متعلق برطانوی لیبر پارٹی کے منظور کردہ چھ نکاتی فارمولے کو محض فراڈ قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کی غرض و غایت ویٹ نامی عوام کے مصائب کا خاتمہ نہیں بلکہ امریکی سامراج کے قدم مضبوط کرنا ہے۔

## مسئلہ کشمیر باسانی حل ہو سکتا ہے

آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ قیام پاکستان کے وقت کی برطانوی حکومت اور کانگرسی لیڈروں کی سازش سے پیدا ہوا ہے اس لئے برطانیہ پر مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلہ میں خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر وزیر اعظم ولسن دیانتداری سے کوشش کریں تو تنازعہ کشمیر کا حل مشکل نہیں۔

## بھارت میں جنگی جہازوں کی تیاری

بمبئی کے قریب جہاز سازی کے ایک کارخانہ میں تین جنگی جہازوں کی تیاری شروع کر دی گئی ہے ان میں سے پہلا جہاز اکتوبر تک تیار ہو جائے گا بتایا گیا ہے کہ یہ جہاز برطانوی ماہروں کے تعاون سے تیار کئے جا رہے ہیں۔

## بھارت روپیہ کی قیمت پھر کم کریگا

بھارت کے اخبارات کے مطابق بھارتی روپیہ کی قیمت ایک مرتبہ پھر کم کر دی جائے گی۔ مبصروں نے بتایا ہے کہ عالمی بنک نے بھارتی حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے روپیہ میں پچھتر فیصد کمی کر دے جبکہ بھارت نے ابھی صرف ستاون اعشاریہ پانچ فیصد کمی کی ہے۔

## اقوام متحدہ کی کمزوری کا اصل سبب

یوگوسلاویہ کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری نے گذشتہ روز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی کمزوری کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عوامی جمہوریہ چین کو اس تنظیم کا رکن نہیں بنایا گیا کیونکہ بنیادی بین الاقوامی مسائل اس وقت تک حل نہیں کئے جا سکتے۔ جب تک زیادہ سے زیادہ ملکوں اور دنیا کے تمام علاقوں کو اقوام متحدہ میں نمائندگی نہ دی جائے۔

---

## بھارت میں ٹرین کا ایک اور حادثہ

حیدر آباد دکن کے نزدیک گھٹکیسر ریلوے اسٹیشن پر ایک ایکسپریس ٹرین پہلے سے کھڑی ہوئی ایک ٹرین سے ٹکرا گئی جس میں ایک سو مسافر ہلاک و مجروح ہوئے

## سارے کمیونسٹ ملک شمالی ویٹنام کی مدد کریں

شمالی کوریا کی کمیونسٹ پارٹی نے ایک قرارداد کے ذریعہ سارے کمیونسٹ ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ سامراج کے مقابلے میں شمالی ویٹ نام کی پوری امداد کریں۔ قرارداد میں شمالی ویٹ نام کو یقین دلایا گیا ہے کہ اسے جس وقت بھی رضاکاروں کی ضرورت پڑی شمالی کوریا فی الفور اس کے لئے رضاکار بھیجے گا۔

## انڈونیشیا پاکستان کی حمایت کرتا رہیگا

انڈونیشیا کے ایک صحافی شوندورو نے کہا ہے کہ انڈونیشیا مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کا حامی ہے اور آئندہ بھی اس کی حمایت کرتا رہیگا یہ صحافی انڈونیشیا کی مذہبی جماعت محمدیہ کے ممتاز رکن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکتوبر کے انقلاب کی ناکام کوشش سے قبل اپریل، مئی اور جون میں انڈونیشیا کے کئی علاقوں میں کمیونسٹوں نے مساجد میں نماز پڑھتے ہوئے مسلمانوں پر پتھر پھینکے، ان کی بے عزتی کی۔ مسجدوں میں جبراً گھس کر قرآن کریم کے نسخے پھاڑ ڈالے اور انہیں پاؤں سے روند ڈالا۔ مسلمان فوری طور پر اس کا جواب نہ دے سکتے تھے کیونکہ وہ منظم نہ تھے۔

## ۱۴۹۸ امریکی طیارے گرائے جا چکے ہیں

شمالی ویٹ نام نے بین الاقوامی کنٹرول کمیشن کے نام ایک مراسلہ میں اس اقدام پر شدید احتجاج کیا ہے کہ امریکہ نے جنوبی ویٹ نام میں چار ہزار مزید فوج اتار دی ہے اور کہا ہے کہ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ امن کے بارے میں امریکہ کے دعوے بالکل کھوکھلے ہیں۔ شمالی ویٹ نام نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اب تک امریکہ کے ۱۴۹۸ طیارے گرائے جا چکے ہیں۔

## مشرقی پاکستان میں طوفان

گذشتہ ہفتے مشرقی پاکستان میں جو طوفان آیا تھا اس میں صوبہ بھر میں کافی سے زیادہ نقصان ہوا۔ حکومت کی محتاط رپورٹ کے مطابق صرف چٹاگانگ ضلع میں طوفان کے دوران ۴۶۸ افراد جاں بحق اور ۴۳۷۰۰ مویشی، ایک لاکھ پچاسی ہزار مرغیاں ۴۵۸۲۴ مکانات یا تو مکمل طور پر تباہ ہو گئے یا انہیں جزوی طور پر نقصان پہنچا، اور ۲ لاکھ ۳۳ ہزار ایکڑ اراضی میں دھان کی فصل کو نقصان پہنچا ہے

## صدر ایوب کا دورۂ ایران

صدر ایوب چار روزہ دورے پر ایران گئے ہیں جہاں وہ شاہ ایران سے علاقائی تعاون کی تنظیم کو مزید مستحکم بنانے، تجارت بڑھانے اور مواصلات کے نظام کو بہتر بنانے پر بات چیت کرینگے۔

## چین اور امریکہ کے درمیان مفاہمت

وارسا کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ چین اور امریکہ کے درمیان مفاہمت پیدا کرنے کے لئے صدر ایوب بڑا مفید کام کر رہے ہیں۔

## اسرائیل کو روس کا انتباہ

روس نے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ شام کے خلاف کسی قسم کی فوجی کارروائی نہ کرے ورنہ خطرناک نتائج پیدا ہوں گے۔

## الجزائر میں ایک اور انقلاب کی پیشگوئی

الجزائر کی خفیہ انقلابی تنظیم کے ایک راہنما نے آج لندن میں اعلان کیا کہ ان کی تنظیم عنقریب دنیا کو بہت بڑی خبر سنانے والی ہے۔ انہوں نے کہا صدر بومدین کا زوال بہت جلد آنے والا ہے لہٰذا ان کی حکومت کے ساتھ لین دین کرنے والوں کو خبردار رہنا چاہیئے۔

## پاکستان اور بھارت کی بات چیت کا کوئی امکان نہیں

وزیر خارجہ مسٹر پیرزادہ نے کہا ہے کہ جب تک بھارت تنازعہ کشمیر پر بامقصد بات چیت کے لئے آمادہ نہیں ہو جاتا دونوں ملکوں کے درمیان آئندہ مذاکرات کا کوئی امکان نہیں۔

## سوبانڈریو کے خلاف مقدمہ

انڈونیشیا کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوبانڈریو کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران استغاثہ نے فوجی عدالت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو موت کی سزا دی جائے۔ کیونکہ انہوں نے گذشتہ سال حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش میں کمیونسٹوں کی مدد کی۔

---

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

# خبر نامۂ جمعیۃ

## بوچیری ضلع نواب شاہ میں جمعیۃ کا قیام

بوچیری ضلع نواب شاہ میں مورخہ ۶ر اکتوبر کو مولانا نور محمد صاحب کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا، جس میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے نواب شاہ نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر لبسیط روشنی ڈالی۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران اتفاق رائے سے منتخب ہوئے:۔

صدر۔ جناب محمد شفیع صاحب ارائیں

ناظم۔ جناب احمد صاحب مری

سالار۔ جناب مولانا نذیر احمد صاحب

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## امیر جمعیۃ ضلع سانگھڑ کا تبلیغی و تنظیمی دورہ

مورخہ ۶ر اکتوبر بروز جمعرات حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ و خلیفہ مجاز حضرت شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے قصبہ بیرانی و گوٹھ و ڈیرہ تاج محمد دریا کے دورہ پر راقم الحروف کی معیت میں تشریف لے گئے۔ رات کو مسجد حاجی گوہر خاں میں حضرت مولانا نے موجودہ حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آج ملک میں فحاشی، بے حیائی، عریانی اور نیز ہر قسم کی دینی مخالفتوں کی سرپرستی باضابطہ کی جارہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ان فواحشات و منکرات کے مہلک جراثیم اور بڑھتے ہوئے لاعلاج مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے مرتب کردہ دین کا جھنڈا ہے تاکہ دین حقہ کے مطالبے کی فہرست میں آپ حضرات کے نام بھی درج ہو جائیں۔

امیر ضلع نے پوری وضاحت کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام، اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے عامۃ المسلمین کو تعاون کرنے کی دعوت دی۔ حاضرین نے پرجوش الفاظ میں اس کی تائید کرتے ہوئے اپنی تمام ہمدردیوں اور قربانیوں کا یقین دلایا۔ بیرانی میں جمعیۃ کا انتخاب جدید بھی کچھ روز قبل ہو چکا ہے جس کے عہدہ داران حسب ذیل ہیں:۔

امیر۔ حضرت مولانا حافظ نیاز احمد صاحب خطیب جامع مسجد حاجی گوہر خاں و صدر مدرس انوار العلوم بیرانی۔ نائب امیر حاجی عبدالرحمٰن صاحب عرف میتا ناظم۔ جناب حافظ عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ انوار العلوم بیرانی۔ نائب ناظم جناب محمد مصطفےٰ صاحب نائب ناظم۔ جناب صوفی محمد یوسف صاحب کاتھہ چیف خازن۔ جناب حاجی اسلام الدین صاحب۔ سالار جناب غلام مصطفےٰ صاحب۔

۷ر اکتوبر بعد نماز عصر وہاں سے حضرت امیر گوٹھ و ڈیرہ تاج محمد خاں دریا پہنچے۔ حضرت مولانا فقیر منٹھار صاحب کے دارالعلوم کی مسجد میں بعد نماز عشاء حضرت امیر صاحب کے حکم سے بندہ نے مختصر بیان کیا اور اس کے بعد امیر ضلع کی تقریر ہوئی۔ اطراف کی گوٹھوں سے کافی دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا کی تقریر سندھی میں ہوئی۔ لوگوں نے جمعیۃ کے پروگرام کو بڑی دلچسپی سے سنا اور پورے تعاون کا یقین دلایا اور دعائے خیر پر جلسہ برخاست ہوا۔

(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

## کوئٹہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

۳۰ر ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ قندھاری جامع مسجد کوئٹہ کے مقام پر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کوئٹہ ڈویژن کا اجلاس ہوا۔ زیر صدارت صوبائی امیر جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ مولانا محمد صدیق صاحب، مولانا خیر محمد صاحب، مولانا عبدالقدوس صاحب، مولانا ابوبکر صاحب، مولانا عبدالواحد صاحب مولانا عبدالحکیم شاہ صاحب، مولانا عبدالغفور صاحب مولانا غلام سرور صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب اور بہت سے دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ امیر صاحب نے جمعیۃ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مختلف حضرات نے جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی کے سلسلہ میں اپنی اپنی تجاویز پیش کیں۔

بالآخر ایک تجویز جو بالاتفاق سب نے پاس فرمائی، کہ حاضرین علماء اپنے اپنے حلقہ اثر و رسوخ میں جمعیۃ کی کمیٹیاں تشکیل دیں۔ اور دین کے وہ مقاصد جنہیں وہ خود بہتر صورت میں جمعیۃ علماء اسلام کے عنوان کے تحت ذہن نشین کر چکے ہیں۔ اپنے اپنے دائرۂ کار میں خوب تشہیر کرا کر ممبر سازی کا کام انجام دیں اور بعد میں اپنی اپنی کارکردگی سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ نیز ضرورت ہو تو مرکز کے حضرات مزید تعارف کے لئے ان کا تعاون کریں۔

نیز طے پایا کہ آئندہ اجتماع پھر بروز جمعہ ۱۴ر اکتوبر ۶۶ء کو مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں رکھا جائے جس میں تمام کارکن اپنی کارکردگی کی رپورٹیں پیش فرمائیں۔ (محمد یعقوب خطیب جامع مسجد جان محمد روڈ — کوئٹہ)

## کارروائی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص

مورخہ ۳۰ر ستمبر ۶۶ء بعد نماز عشاء جناب مولوی عزیز اللہ صاحب کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کا عمومی اجلاس منعقد ہوا، جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) اجلاس ہذا حکومت کے اس دانشمندانہ حکم پر جس میں فرسٹ کمانڈمنٹس کی نمائش پر پابندی لگائی گئی ہے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) اجلاس ہذا آج کل غلہ کی گرانی اور بلیک مارکیٹ پر انتہا تشویش کرتا ہے کیونکہ میرپور خاص میں اس وقت آٹا ۲۵ روپے فی من فروخت ہو رہا ہے اس لئے حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ گرانی کو بہت جلد دور کیا جائے۔

(۳) اجلاس ہذا طے کرتا ہے کہ ممبر سازی کا کام ۱۵ دن کے اندر اندر کیا جائے۔ نیز حاجی بشیر الدین صاحب و منشی نصر الدین صاحب ظفر صاحب، مولوی عبدالغنی صاحب کو اجلاس ہذا خاص طور پر دلچسپی لینے کی توجہ دلاتا ہے۔ (شمس الدین صدر جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص ضلع تھرپارکر)

## مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۸ر جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۴ر اکتوبر ۶۶ء بمقام سہاپور میں حافظ محمد ابوسعید صاحب مہتمم حسینیہ مدرسہ سعید پور کے مکان پر زیر صدارت صوبائی امیر حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب جگناتھ پور تھانہ کے علماء کرام اور اہل الرائے دیندار حضرات ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ سب سے پہلے حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ نے تقریر فرمائی اور قادیانیت، مرزائیت عیسائیت، فضل الرحمانیت اور مودودیت کے خلاف احتجاج کیا اور عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی رقص و سرود اور دیگر خلاف شرع کارروائیوں کو بند کرانے کے لئے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا۔

بعد ازاں صدر صاحب نے حاضرین کو خطاب فرمایا۔ موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر دینی خدمات انجام دینے کے لئے مسلمانوں سے اپیل کی اور جمعیۃ کے عام ممبر ہونے کے لئے حاضرین کو توجہ دلائی۔ بعد ازاں باتفاق رائے جگناتھ پور تھانہ جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی اور ۳۵ افراد پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ کی تشکیل ہوئی۔

(سید منظور احمد ناظم جگناتھ پور تھانہ جمعیۃ علماء اسلام (مشرقی پاکستان)

PHONE No. 67715 — REGD. L. No. 7132

# সপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম — WEEKLY TARJUMAN E ISLAM

লাহোর — LAHORE — price paisse

جلد ۹ | جمعہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء مطابق ۴ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۰

زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

## مکتبہ اسلامیہ

اس کا مقصد اعلیٰ یہ ہے

کہ حالات حاضرہ کے پیش نظر اسلامی عقائد و احکام شرعیہ سے متعلق دینی و علمی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اور ہر قسم کی عربی، اردو، درسی و غیر درسی نیز ملکی و غیر ملکی مطبوعات مہیا کرے

تاجران کتب اور مدارس عربیہ کے کتبخانوں کو معقول کمیشن دیا جائے گا

ناظم مکتبہ اسلامیہ مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی ۱

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک، نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر

مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ✱ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر بنیان، لیڈی رسٹ۔ سوتی، سلکی، ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد۔ ناطاقتی بدن، سوکھا مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے — پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاک خانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازی خاں

رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی فارسی، اردو اور سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔ ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام پروں دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

اجنبی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ نو ریو نو رنگا

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

# ترجمان اسلام

ہفت روزہ

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ


## برتھ کنٹرول سے ملک میں جنسی انارکی اور بداخلاقی پھیلتی ہے

صدر سوکارنو

دیارِ غرب کے مشاہدات و تاثرات میں سعید احمد اکبرآبادی ایک واقعہ مشہور جرنلسٹ لوئیس فشر کے حوالہ سے لکھتے ہیں: "لوئیس فشر نے (جو ایک درجن کتابوں کا مصنف ہے) انڈونیشیا پر بھی ایک کتاب پُر از معلومات اور معرکتہ الآرا کتاب لکھی ہے۔ اس کے لئے مواد فراہم کرنے کی غرض سے کم و بیش ایک سال وہ انڈونیشیا میں گھومتا پھرتا رہا۔ اور وقتاً فوقتاً خود صدر سوکارنو کا مہمان رہا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے متعدد مواقع پر لکھا ہے کہ انڈونیشیا کی آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اس کے اقتصادی حالات اچھے نہیں ہیں۔ اس لئے مجھے جب کبھی موقع ملتا تھا۔ صدر سوکارنو سے کہتا تھا کہ ملک میں ضبطِ حمل کو رائج کریں۔ لیکن صدر سوکارنو ہر مرتبہ اس چیز کی بڑی شد و مد سے مخالفت کرتے تھے۔ مصنف لکھتا ہے۔ آخر ایک مرتبہ موقع پاکر میں نے اس چیز کا پھر ذکر کیا تو صدر سوکارنو نے نہایت غضبناک ہو کر کہا:

"میں برتھ کنٹرول کا ہرگز حامی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے ملک میں جنسی انارکی اور بداخلاقی پھیلتی ہے۔

اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب ایک مرتبہ میں امریکہ میں تھا اور ایک یونیورسٹی دیکھنے گیا، تو لڑکیاں میری طرف دوڑ پڑیں اور میرے چاروں طرف جمع ہو گئیں۔ میں نے جھرمٹ میں سے چار لڑکیوں کو منتخب کر کے ان کے پرس چھین لئے لیکن اب کھول کر دیکھتا ہوں۔ تو ان میں قلم، کاغذ، پاؤڈر، رومال، کنگھا اور ربن وغیرہ جیسی چیزوں کے ساتھ ایک مانع حمل آلہ بھی رکھا ہوا تھا۔"

صدر سوکارنو نے جو کچھ کہا۔ اگر وہ غلط نہیں ہے تو یہی بات مشرق کے بڑے بڑے نامور شہروں کی نسبت بھی کہی جا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ نتیجہ ہے آزادی مفرط کا۔ جہاں کہیں اس قسم کی آزادی ہوگی۔ وہاں یہ خطرات لازمی طور پر ہوں گے۔ اس میں مشرق اور مغرب کا کیا سوال! ؎

زیں ہمرہان ست عناصر دلم گرفت
شیر خدا و رستم و سنانم آرزوست
(بہ شکریہ مدینہ بجنور)

ہمارے ہاں (پاکستان) میں بھی یہ وبا پھیل چکی ہے۔ جنسی انارکی اور بداخلاقی، بے حیائی روز بروز ترقی پر ہے۔ برتھ کنٹرول کا کاروبار زوروں پر ہے جس کے نتیجہ میں حاملہ عورتوں کو بچوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے — پچھلے دنوں لاہور میں ایک حاملہ عورت بیمار ہو گئی اور وہ بیچاری مقامی ہسپتال میں علاج کے لئے گئی۔ اس کا علاج بچے کو کھو دینے کی صورت میں ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس قسم کے بے شمار واقعات ہو رہے ہیں۔ بعض واقعات تو اس قدر شرمناک ہیں جو ورطۂ تحریر میں نہیں لائے جا سکتے۔ کاش ہم نے اسلام کی عائد کردہ پابندیوں کو قبول کر لیا ہوتا تو آج معاشرہ میں جو بداخلاقی، بے حیائی، آوارگی پائی جا رہی ہے۔ اس کا وجود تک نہ ملتا۔

## ندا

✱ — اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ملک عطا کر کے کتنی عظیم نعمت سے نوازا۔ ہم نے بحیثیت مجموعی کفرانِ نعمت کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب شدید کو دعوت دی ہے۔

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ اعاذنا اللہ ساعۃ

✱ — کاش! میرے پاس اسرافیلی صور ہوتا اور میں کسی طرح اپنی آواز آپ کے دلوں پر پڑے ہوئے دبیز پردوں میں سے گذار کر آپ کے عمیق قلب میں اتار سکتا۔

✱ — کاش میں اپنے دل کے احساسات و جذبات سے آپ کو روشناس کرا سکتا اور آپ کو خوابِ غفلت سے جگا سکتا۔

(شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

## مغربی پاکستان میں شراب کی رفتار

گذشتہ برس ۶۵-۱۹۶۴ء میں مغربی پاکستان میں ساٹھ لاکھ اٹھائیس ہزار ایک سو ستر گیلن شراب استعمال کی گئی۔ اس میں دیسی شراب اٹھائیس ہزار دو سو چالیس گیلن ملکی وسکی۔ جم برانڈ۔ ایک لاکھ چھ ہزار چھ سو تیئس گیلن۔ ملکی بیئر تین لاکھ پینتیس ہزار چھ سو پچانوے گیلن، درآمد شدہ وسکی رم جم برانڈ انسٹھ ہزار چار سو اکیالیس لاکھ گیلن۔ وائن آٹھ ہزار نو سو گیلن اور بیئر ایک لاکھ انتیس ہزار دو سو ایک گیلن شامل ہے۔ اور اس سال شراب کی درآمد پر ۳۶ لاکھ سات سو ۶۴ روپے کا زرمبادلہ صرف ہوا تھا۔

شراب پینے والوں میں یوں تو ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔ لیکن اکثریت اعلیٰ سرکاری افسروں اور طلباء کی ہے یا پھر ان لوگوں کی جو ملک کی دولت کو سمیٹے ہوئے ہیں اور اس دولت کو شراب کی نذر کرتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار کسی غیر اسلامی مملکت کے نہیں بلکہ اس ملک کے ہیں جو اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا اور جہاں دس کروڑ مسلمان رہتے ہیں۔ شراب پینے اور منگوانے والے باہر کے لوگ نہیں بلکہ پاکستان گورنمنٹ ہی کے توسط سے شراب آتی ہے۔ اس کے ٹھیکیدار بھی مسلمان ہیں اور پینے والے بھی۔ حیران نہ ہوں "اندرون خانہ" اور بھی بہت سے کاروبار چلتے ہیں اور سرکار ان کی نگرانی فرماتی ہے خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کو بھی ان کے ساتھ ہی شمار کر لیں باقی صدر مملکت کی تقریروں اور پاکستان مسلم لیگ کے دستور کو بھی نہ بھولیں۔ جس میں وہ اس ملک کو "خالص اسلامی و فلاحی مملکت" بنانے کا عزم رکھتے ہیں۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جرائم کی رفتار میں دن بدن جو اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ منشیات کا بے تحاشا استعمال ہے۔


جلد ۹ - جمعہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء مطابق ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ - قیمت ۱۲ پیسے نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شمارہ ۱۴

# سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## تاریخ کے اوراق میں

(حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام، لاہور ڈویژن)

سیدنا عثمانؓ ایک ایسے خاندان کے چشم و چراغ تھے جو خاندان زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں ایک بلند مقام کا حامل رہا زمانہ جاہلیت میں یہ خاندان اہل کفر کا سردار تھا اور اسلام لانے کے بعد اہل اسلام کی سیادت و قیادت اس خاندان کے ہاتھ رہی۔ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سارے خاندان کی سپہ سالاری کے فرائض عبد شمس کے پوتے اور ابوسفیانؓ کے والد حرب بن ربلہ کے والد سرانجام دیتے رہے (العقد الفرید جلد ۲ صـ ۳۱) ان کی موت کے بعد ان کے فرزند سیدنا ابوسفیانؓ اس منصب پر فائز ہوئے اور سوائے جنگ بدر کے قریباً ہر معرکہ میں قریش کی سپہ سالاری انہیں کے ہاتھ رہی (تاریخ الاسلام السیاسی جلد ۱ صـ ۳۹۵) اسلام لانے کے بعد بھی نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خاندان کے لوگوں کو مکہ، نجران اور دوسرے کئی صوبوں پر گورنری کے عہدہ پر فائز کیا۔ چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:-

نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گورنروں میں دوسرے خاندانوں کی نسبت بنو امیہ کے لوگ اکثر و بیشتر تھے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد آپ نے عتاب بن اسیدؓ کو وہاں کا گورنر بنایا اور ابوسفیان اور ان کے صاحبزادے یزیدؓ نجران اور تیماء کا گورنر مقرر فرمایا۔

(مفتاح السنۃ جلد ۲ صـ ۱۴۵)

اس معزز و محترم خاندان سے آپ کا تعلق تھا۔ ابتدائے اسلام ہی سے سیدنا ابوبکرؓ کے کہنے پر آپ دولت ایمان سے سرفراز ہوئے چچا نے ایمان لانے کی پاداش میں بہت تکالیف دیں۔ لیکن آپ نے نہایت صبر و استقلال سے ان تکالیف کو برداشت کیا۔ جناب ختمی مرتبت علیہ الثناء والتحیات نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیوں کو اپنے نکاح میں دے کر دامادی کا جلیل القدر منصب عطا فرمایا (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ ۱۹۹، الاصابہ جلد ۴ صـ ۲۹۷، ابن الاثیر جلد ۳ صـ ۹۵، تہذیب الاحکام جلد ۱ صـ ۱۵۴ حیات القلوب جلد ۲ صـ ۳۳۰، صـ ۷۱۸) اور ان دونوں کے فوت ہونے کے بعد لسان نبوت نے فرمایا:-

"کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو ان سب کو یکے بعد دیگرے تمہاری زوجیت میں دے دیتا۔"

(تاریخ الخلفاء السیوطی صـ ۱۵۲)

سیوطی ہی نے ایک روایت ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے:-

لو کان لی ثالثۃ لزوجتہ وزوجتہ الا بالوحی من اللہ (اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں وہ بھی عثمانؓ سے بیاہ دیتا۔ اور میں از خود نہ بیاہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے حکم سے ان کے حبالۂ عقد میں دیتا) (تاریخ الخلفاء صـ ۱۵۲)

۶ھ میں صرف آپ کے لئے بیعت رضوان منعقد ہوئی۔ اور صرف آپ کی طفیل ۱۴۰۰ اور بعض روایات کے مطابق ۱۵۰۰ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا (زرقانی جلد ۲ صـ ۱۸۰) جس کا ذکر حق تعالیٰ نے سورہ الفتح میں فرمایا ہے۔ جب سب صحابہؓ سے آپؐ نے سیدنا عثمانؓ کی شہادت کا قصاص لینے کے لئے بیعت لی تو آخر میں اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ کی جانب سے ہے۔ (بخاری جلد ۲ صـ ۱) سیدنا عثمانؓ اس واقعہ کا ذکر کر کے فرمایا کرتے تھے:-

"میری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ میرے دائیں ہاتھ سے کہیں بہتر تھا۔" (زرقانی جلد ۲ صـ ۲۰۵، ۲۰۸)

ہجرت کے بعد جب آپ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو وہاں میٹھے پانی کا چشمہ ایک یہودی کے پاس تھا۔ اس نے اس کو ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔ آپ نے غریب مسلمانوں کی خاطر آٹھ ہزار میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف فرما دیا۔ (الاستیعاب جلد ۲ صـ ۴۸۸، فتح الباری جلد ۷ صـ ۴۳) پھر غزوہ تبوک میں تین اونٹ بمعہ ساز و سامان اور ایک ہزار دینار بارگاہ نبوی میں پیش کئے۔ اس گرانقدر عطیہ سے جو کہ جنگ عسرت سے آپ نے دیا۔ حضور علیہ السلام اس قدر خوش ہوئے کہ آپ ان اشرفیوں کو بار بار اچھالتے اور فرماتے جاتے۔ کہ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی عمل نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور فرمایا۔ "اے اللہ! میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو" (فتح الباری جلد ۷ صـ ۴۳، مستدرک حاکم جلد ۳ صـ ۳، زرقانی جلد ۳ صـ ۶۴۔ ترمذی جلد ۲ صـ )

خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطابؓ کی شہادت کے بعد چھ حضرات کی مشاورتی کمیٹی نے آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ خلافت کے بار گراں کو دوش مبارک پر اٹھانے کے بعد آپ نے نہایت حزم و احتیاط اور فراست و بصیرت سے کار خلافت کو سرانجام دیا اور آپ کے سپہ سالاروں نے بے شمار فتوحات سے مملکت اسلامیہ کی وسعتوں اور پہنائیوں میں معتدبہ اضافہ کیا۔

آپ کے زمانہ کی فتوحات اور فوجی مہمات میں سب سے عظیم الشان کارنامہ قبرص کی فتح ہے۔ آپ سے پہلے مسلمانوں کے پاس بحری بیڑا نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے وہ سمندر پار کے علاقوں میں اپنی فتوحات کا سلسلہ شروع نہیں کر سکتے تھے۔ گورنر شام سیدنا معاویہؓ نے قبرص پر بحری بیڑہ تیار کر کے فوج کشی کی اجازت سیدنا عمرؓ سے چاہی۔ لیکن آپ نے بعض وجوہات کی بنا پر اجازت نہ دی ۲۸ھ میں سیدنا معاویہؓ نے پھر داماد رسولؐ سیدنا عثمانؓ سے قبرص پر فوج کشی کی اجازت طلب کی۔ سیدنا عثمانؓ بحری جنگوں کو ذرا خوفناک سمجھتے تھے۔ کیونکہ مسلمانوں کو اس سے قبل اس کا تجربہ نہیں تھا۔ لیکن سیدنا معاویہؓ نے امیر المومنین کو یقین دلایا، کہ بحری جنگ اس قدر خوفناک نہیں ہے۔ جس قدر اس کو خوفناک سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس اطمینان دلانے پر آپ نے اجازت مرحمت فرما دی۔ اجازت ملتے ہی سیدنا معاویہؓ نے بحریہ کی تشکیل کی اور پانچ سو جہازوں کا ایک بیڑہ مرتب کیا اور عبداللہ بن قیسؓ کی قیادت میں اس کو قبرص کی فتح کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ اسلامی بیڑہ صحیح و سلامت قبرص پہنچ کر لنگر انداز ہوا، لیکن چند روز کے بعد اس بیڑے کے امیر البحر عبداللہ ابن قیسؓ ناگہانی طور پر شہید ہو گئے ان کی شہادت کے بعد سفیان بن عوف ازدیؓ نے علم سنبھال کر اہل قبرص کو زیر کیا اور اہل قبرص نے مندرجہ ذیل شرائط پر صلح کر لی۔

(۱) اہل قبرص ۷ ہزار دینار سالانہ خراج ادا کریں گے۔

(۲) مسلمان قبرص کی حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

(۳) بحری جنگوں میں اہل قبرص اہل اسلام کے دشمنوں کی نقل و حرکت سے ان کو مطلع کرتے رہا کریں گے۔ (ابن الاثیر جلد ۳ صـ ۷۴، ۷۵، فتح الباری جلد ۶ صـ ۶۷، فتوح البلدان فتح قبرص)

۳۱ھ میں قیصر روم قسطنطین نے ایک بہت بڑا جنگی بیڑہ جس میں قریباً پانچ سو جہاز تھے۔ سواحل شام پر حملہ کے لئے بھیجا اس بیڑے کی قیادت خود قیصر روم کر رہا تھا۔ سیدنا معاویہؓ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ بھی بذات خود اس کے مقابلہ میں نکلے اور بجائے خشکی کے سطح سمندر ہی پر اتنی خونریز جنگ لڑی کہ کشتوں کا خون ساحل تک بہتا ہوا نظر آیا اور خون کی سرخی پانی پر غالب آگئی دشمن کا کافی سے زیادہ نقصان ہوا۔ خود قیصر روم شدید زخمی ہوا اس لڑائی کا یہ اثر ہوا کہ اہل روم کو پھر کبھی مسلمانوں پر بحری حملہ کی جرأت نہ ہوئی (ابن الاثیر جلد ۳ صـ ۵۸، البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ ۱۵۷، ۱۵۸۔ عثمان بن عفان از ۶ جون صـ ۲۱۶، ۲۱۷)

۳۲ھ میں بعض دشمنان اسلام نے آپ کے خلاف اور آپ کے گورنروں کے خلاف خلافت اسلامیہ کے طول و عرض میں پروپیگنڈہ شروع کر دیا، اور آپ پر طرح طرح کے الزامات لگا کر آپ کی پوزیشن کو مخدوش کرنا چاہا۔ یہ لوگ سبائی تحریک کے کارکن تھے جس کی قیادت ایک مسلم نما یہودی کر رہا تھا۔ اس تحریک کا مرکز مصر تھا، اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ میں بھی اس کی شاخیں قائم تھیں ان لوگوں نے آپ کے گورنروں پر زیادہ اعتراضات کئے۔ آپ کے کانوں میں جب یہ اعتراضات پڑے تو آپ نے سیدنا طلحہؓ کے مشورہ سے مختلف صوبوں میں تحقیقات حال کے لئے وفود بھیجے تاکہ وہ وہاں کا آنکھوں دیکھا حال اور وہاں کے باشندوں سے اپنے کانوں سنی باتیں دربار خلافت میں آکر بیان کریں اور پھر کوئی مناسب کارروائی کی جائے۔ چنانچہ آپ نے ۳۵ھ میں سیدنا محمد بن سلمہؓ کو کوفہ میں میں بھیجا۔ سیدنا اسامہ بن زیدؓ کو بصرہ میں سیدنا عمار بن یاسرؓ کو مصر میں۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کو شام میں اور بعض دوسرے صحابہؓ کو دوسرے صوبوں میں تفتیش حال کے لئے بھیجا۔ ان وفود نے پورے ملک کا دورہ کرنے کے بعد رپورٹ دی کہ:-

| | |
|---|---|
| ما انکرنا شیئاً ولا انکرہ اعلام المسلمین ولا عوامھم (طبری جلد ۵ صـ ۹۹ ابن الاثیر جلد ۳ صـ ۷۸) | ہم نے اور ان مقامات کے سربرآوردہ لوگوں اور عوام الناس نے کوئی قابل اعتراض بات ان گورنروں میں نہیں پائی۔ |

لیکن اس کمیشن کی رپورٹ سے بھی حالات کا دھارا نہ بدلا بلکہ حالات روز بروز بد سے بدتر ہو رہے تھے۔ آخر ایک روز ان باغیوں نے مدینہ پر یورش کر دی۔ صحابہؓ نے ان کے مقابلہ کے لئے اجازت چاہی لیکن آپ نے اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ باغی مدینہ کی گلیوں میں دندناتے پھرتے اور مصر و شام اور روم و فارس کے بادشاہوں کو زیر کرنے والے صحابہؓ امیر المومنین کی طرف سے باغیوں کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے بالکل چپ سادھ کر گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء

# امریکہ دوستی کی رگ پھڑک اٹھی

گذشتہ سے پیوستہ (۲)

ہم نے گذشتہ شمارہ میں ایک مودودی پرچہ کی تنقید پر تنقید کی تھی تعجب کی بات یہ ہے کہ مودودی فرقہ حامیے امریکی مفادات اور اس کے مخالفین کے سلسلے میں اتنے حساس واقع ہوئے ہیں کہ امریکہ کے مسلمہ ٹھیکہ دار سفارت خانے ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اور اگر ہمارے ان مضامین سے بھی اس فرقہ کی کوئی کارگذاری بنے اور وہ اس کے صلہ کی توقع رکھیں تو ہمیں کوئی دکھ نہیں۔ اس لئے کہ ہم عوام کو عالمی سیاست کے نشیب و فراز اپنی سمجھ کے مطابق سمجھانے میں مجبور ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی قراردادوں میں ایک تو انڈونیشیا کے صدر سوکارنو اور مصر کے صدر ناصر کو دشمنوں کی سازشوں کا شکار رہنے سے بچ جانے پر اور دوسرے صدر ناصر کو افریقہ میں کامیاب تبلیغ اسلام پر مبارکباد دی۔ اور ساتھ ہی پاکستانی حکومت کے غیر اسلامی قوانین اور غیر اسلامی معاشرے کے خلاف بھی تجویز پاس کی اور کہا کہ ان حالات میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نام اسلام سے مذاق کے مترادف ہے۔

ان قراردادوں میں نہ مصر کے اندر کے معاملات کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ نہ کوئی مسلمان کسی شرعی برائی کو اچھا کہہ سکتا ہے۔ بلکہ جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کے ارکان نے قاہرہ کے موتمر عالم اسلامی کے موقعہ پر اسلامی تہذیب و حضارت کی طرف زور دار الفاظ میں توجہ دلانے میں بفضلہ تعالیٰ فروگذاشت نہیں کی۔

مگر امریکی سامراج کے دشمن یعنی صدر ناصر کے حق میں قرارداد پاس ہوا اور مودودی فرقہ والے خاموش بیٹھے رہیں یہ کیسے ممکن تھا۔ چنانچہ ان کی رگ حمیت پھڑکی۔

لکھتے ہیں کہ صدر ناصر کے علاوہ دیگر عرب ممالک بھی افریقہ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ ان کو کیوں نظر انداز کیا گیا۔ اگر ہم دوسرے ممالک کی تبلیغ پر مبارک باد دیتے تو یہ کبھی نہ فرماتے کہ مصر کو کیوں نظر انداز کیا گیا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ پاکستان کی سابقہ حکومتیں سالہا سال امریکی گود میں پڑی رہیں۔ جس پر مودودی صاحب کو کبھی پریشانی نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ بھی حکومت کے ہمنوا تھے۔ اور اسی لئے مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب مرحوم نے ایک بار فرمایا تھا کہ مودودی ہمارا اپنا آدمی ہے۔ اور چودھری محمد علی نے بھی اپنے وقت ان کو آگے آنے کا خوب موقعہ دیا تھا۔

مگر جب حکومت پاکستان نے چین و روس سے تعلقات تام کرنے شروع کر دیئے تو مودودی صاحب بڑے سیخ پا ہوئے اور لکھا کہ یہ سیاست خارجہ کسی طرح صحیح نہیں ہے کہ ایک کی گود سے نکل کر دوسرے کی گود میں جایا جائے۔ حالانکہ پاکستان چین و روس کی گود میں گیا ہی نہیں ہے جیسے امریکہ کی گود میں گیا تھا۔

بس اسی طرح صدر ناصر کا نام آیا اور مودودی فرقہ والوں کے کان کھڑے ہو گئے۔ حالانکہ یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ افریقہ میں عیسائیت کے خلاف زیادہ تر زور دار کام مصر کر رہا ہے۔ اور اسی کی تبلیغ کا چرچا اخبارات میں ہوا تھا۔ اور اسی لئے جمعیۃ نے ان کو مبارکباد دی۔ اس میں دوسروں کے نظر انداز کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اگر وہ بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر دے۔ اس مودودی نے بڑی چالاکی سے یہ تصور دینے کی کوشش کی ہے کہ دوسروں کی تبلیغ صحیح اسلامی بنیادوں پر ہے۔ کیونکہ وہ (مصریوں کی طرح) مسلمان بنانے کے بعد یہ نہیں کہتے۔ کہ اب تم افریقی اتحاد کے لئے وقف ہو چکے ہو۔ گویا صدر ناصر کا بڑا بھاری جرم یہ ہے کہ وہ افریقیوں کو امریکی اور یورپین سامراج کے مقابلہ میں متحد ہونے کی دعوت کیوں دیتے اور ان کو کیوں اکٹھے کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی اسلامی تبلیغ بھی مودودیوں کو نہیں بھاتی۔

اور دلیل دیکھئے۔ کہ وہ ان کو مسلمان بنانے کے بعد افریقی برادری میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں ٹرینڈ اور تربیت یافتہ حامی۔ آپ خیال کریں افریقی برادری میں تو وہ مسلمان ہونے سے پہلے ہی شامل ہیں۔ پھر ان کو مسلمان اس غرض کے لئے کیسے کیا جاتا ہے۔

بات یہ ہے کہ مصریوں کے اثر سے جو لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ مغربی استعمار کے مخالف ہوتے ہیں۔ یہی چیز امریکہ کے دوستوں کے لئے سوہان روح ہو جاتی ہے۔ ورنہ مسلمان ہونے اور کسی ملکی معاہدہ میں شریک ہونے کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے بعض مشرک قبائل کو اپنا حلیف بنایا تھا۔ مدینہ منورہ میں آنے کے بعد یہود کے ساتھ مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے مشترکہ دفاع کا معاہدہ کیا تھا۔

صدر ناصر کا بڑا جرم یہی ہے کہ وہ عربوں کو یہودیوں کے مقابلہ میں متحد ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ کیا وہ گھانا کے عیسائیوں اور غیر مسلم حبشیوں کو اسلام کے نام پر لے کر سامراج کے مقابلہ کی دعوت دیں۔ کیا پاکستان و چین کی دوستی و اتحاد اسلام کے نام پر ہے۔ یا اس کے اندر صرف بھارتی سامراج کے منحوس عزائم کی مخالفت کی روح کارفرما ہے۔

جو نہ سمجھا ہو اسے آدمی سمجھائے۔ مگر سمجھا ہوا انجان بن جائے اس کا کوئی علاج نہیں۔ کل مودودی صاحب نے کہا تھا کہ صدر ایوب خاں میں کوئی خوبی نہیں سوائے اس کے کہ وہ مرد ہے۔ مگر چند ہی دن بعد وہ سجدہ سہو کرتے ہوئے اسی ایوب خاں کے سامنے حاضر تھے اور بھارت کے مقابلہ میں اپنی وفاداری کا ثبوت دے رہے تھے اور اگر ملکی و سیاسی مفاد اجازت دیتا تو ہم یہ ثابت کرتے کہ مودودی اس بارہ میں بھی مخلص نہ تھے اور نہ ہیں۔

تو جس ایوب خاں میں بقول مودودی صاحب کوئی خوبی نہیں ہے۔ بھارتی سامراج کے مقابلہ میں مودودی اس کے سامنے جا کر گھٹنے ٹیک سکتا ہے تو صدر ناصر جیسے بطل حریت کے کارناموں پر جو وہ مغربی سامراج کے مقابلہ میں کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں ہم کیوں شادماں و فرحاں نہ ہوں۔ مکہ معظمہ کے مسلمان تو ایران کے مقابلہ میں روم کی فتح پر خوشیاں مناتے تھے اور قرآن ان کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔ مگر یہ ودیوں کو کافر استعمار کے مقابلہ میں صدر ناصر کی سرگرمیاں اور کامیابیاں بھی چبھ رہی ہیں۔ (باقی)

## آہ! صدر عبد السلام عارف

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مختلف شاخوں نے عراق کے صدر عبد السلام عارف کے حادثہ پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے دعائیں کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ عراقی کو ان کا بہترین جانشین نصیب کرے۔ صدر عارف عالمی سیاست دان ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول کی پابندی اور حمایت کے لئے بھی مشہور تھے۔ انہوں نے صدر ناصر کی ہمنوائی کر کے یہودیوں کے حوصلے پست اور باقی عرب ممالک کی ہمتیں بلند کر دی تھیں۔ ان کی بے لوث اسلامی اخوت کے جذبات کا نتیجہ تھا۔ کہ عرب سربراہوں نے کشمیر کے حق خود ارادیت کی حمایت متفقہ طور پر کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور عرب ممالک کو نظر بد سے بچائے۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

## مرزائیت کی قلعی کھل گئی

### (ڈاکٹر نور خاں صاحب کا تاثر)

میرے پیچھے عرصہ سے مرزائی مبلغ پیچھے جھاڑ کر پڑے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے اچھا خاصا متاثر کر دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ مجھے ان کے قول و فعل سے ملمع سازی کی بو آنے لگی۔ اس لئے میں نے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی سے عرض کیا۔ اور بالآخر مرزائی مناظر قاضی محمد نذیر اور حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر مناظر اسلام مبلغ ختم نبوت کے درمیان بمقام میانوالی مناظرہ مقرر ہوا جس کے ثالث مقامی مجسٹریٹ تجویز ہوئے۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ مرزائیت کی قلعی کھل گئی۔ ان کے دجل و فریب کے تمام تار و پود حضرت مولانا اختر صاحب نے بکھیر کے رکھ دیئے۔ ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے منضبط سوال و جواب اور سارا مناظرہ عنقریب عوام کے سامنے آئے گا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ اس مناظرہ سے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن حقائق سامنے آگئے

## پرویز کا درس

گذشتہ شمارہ میں ہم نے ان ہی کالموں میں ریڈیو پاکستان سے قوم کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر پرویز کے درس سے متعلق کوئی تجویز ہے تو اس کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ کے مرکزی عہدہ داروں نے سلسلہ سے لیکر ملتان تک اس اطلاع کے خلاف حکومت کو مطلع کیا تھا۔ اب معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ریڈیو پاکستان نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ یہ ایک دانشمندانہ اقدام ہے۔ اگر حکومت جمعیۃ علماء اسلام کے تمام مذہبی مطالبات کو تسلیم کرے تو ملک کا اضطراب ختم ہو جائے گا۔

# حضرات علماء کرام کی خدمت میں
# جمعیتہ علماء اسلام کی دردمندانہ اپیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات علماء کرام! آپ کو معلوم ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کے مقاصد میں دینی علوم کی ترویج بھی ہے اور اس کے بغیر دین کیسے باقی رکھا جا سکتا ہے۔ مدارس عربیہ اگرچہ جمعیتہ کی تنظیم اور پروگرام سے کم دلچسپی لیتے ہیں یا نہیں لیتے۔ مگر جمعیتہ کے اکابران کی خدمات میں برابر مصروف ہیں۔

بعض نیک نیت ارباب مدارس، مدارس کو شاید بچانے کی نیت سے جمعیتہ اور سیاست سے کنارہ کش رہتے ہیں۔ گویا قرآن پاک کی تحریف ہوتو ہوا کرے۔ دین حدیث کا مذہب اور مسائل رائج ہوں تو ہوا کریں۔ پیغمبروں کی توہین، صحابہ کی تنقیص ہوتو ہو۔ بزرگان اسلام کے اعتماد کو ختم کیا جائے تو کیا جائے بعاشرہ اسلامی کی بجائے یورپین بنتا جائے تو بنتا رہے۔ شعائر اسلام پر پابندیاں لگیں تو لگتی رہیں۔ دین علم دین اور علماء دین کا مذاق ہوتو ہوتا رہے۔ مخلوط تعلیم۔ ڈانس اور کنجریوں کے گانے اور ورائٹی شو کے ذریعہ مسلمانوں کو فرنگی سیرت کا دلدادہ بنایا جائے تو بنایا جائے۔ قرآن کی تحریف ہوتو ہو۔ اسلام کے نام سے کفر اور دین کے نام سے بے دینی کو فروغ دیا جائے تو دیا جائے۔ بنکوں کے ذریعہ تمام کاروبار سودی بنیادوں پر ہوتو ہوتا رہے۔ شراب کی روز افزوں ترقی ہوتو ہوتی رہے۔ سینما اور ناچ گھروں نیز مخلوط میچوں سے اخلاق تباہ ہوں تو ہوا کریں۔ مرزائیت مسلط ہوتو ہوا کرے۔ لوگ عیسائی بنیں تو بنا کریں عیسائی اور مرزائی ہونا مسلمانوں کا بنیادی حق قرار دیا جائے تو دیا جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دین تباہ ہوتو ہو مگر دربار سلامت رہے۔ ہمارے دنیوی کاروبار میں ہرج نہ ہو۔ العیاذ باللہ العظیم۔

حضرات علماء کرام!

اگر یہی لیل و نہار رہے تو نہ دین رہے گا نہ مدرسہ۔ جو اس گمراہ معاشرہ کے شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ آپ کے شغل کو شغل بیکاری قرار دے رہے ہیں۔ اور اگر ہم لوگ خواب خرگوش سے بیدار ہو کر فرائض کی ادائیگی پر متوجہ نہ ہوئے تو مستقبل کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

علماء، مدرسین اور دیندار طبقے جہاں تک ہو سکے مل کر ایک تنظیم کے ذریعہ تو اس طوفان کے سامنے بند باندھنے کی سعی کر سکتے ہیں۔ مگر اگر ہم اپنے کو ہی بچاتے رہے تو دین نہ بچ سکے گا۔ جیسے کل اگر ہمارے خوجی جوان مورچوں پر اپنے کو بچانے کی کوشش کرتے تو ملک و قوم قطعاً نہیں بچ سکتی تھی۔

محترم علماء کرام! آپ دین کے ستون ہیں۔ اس وقت اسلام جیسا کچھ ہے اور جتنا کچھ ہے وہ آپ حضرات ہی کے دم قدم سے ہے۔ میں جمعیتہ کا ادنیٰ خادم ہوں اور آپ جیسے بزرگوں کا خاک پا ہوں لیکن میں احساس رکھتا ہوں۔ اور جیسے کہ سر کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ ہماری بے پرواہی، بے حسی اور انتشار دین کے لئے سخت توہین مضر ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اہل علم و اہل حق کی مشترکہ جدوجہد اب بھی حالات کے دھارے کو بدل سکتی ہے۔ خدارا مذہب و سیاست کو الگ نہ کریں۔ اہل فتویٰ۔ اہل قضا اہل مدارس، خطباء و ائمہ مساجد اٹھیں۔ دنیا پریشان ہے۔ قوم کو **آسمانی قیادت کی ضرورت ہے** حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے نظام کے لئے ترس رہی ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب مدظلہ جانشین حضرت لاہوری قدس سرہٗ۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نجم المدارس کلاچی۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال خلیفہ حضرت مدنی قدس سرہٗ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی خلیفہ حضرت لاہوری قدس سرہٗ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ہالیجی شریف۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں خلیفہ حضرت رائے پوری قدس سرہٗ۔ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کراچی خلیفہ خلیفہ حضرت تھانوی قدس سرہٗ۔ حضرت مولانا حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنی قدس سرہٗ۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد۔ حضرت مولانا امین گل صاحب شیخ الحدیث کل۔ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب شیخ الحدیث کوہاٹ جیسے نفوس قدسیہ کی رہنمائی میں اصلاح حالات۔ نظام اسلام۔ اسلامی آئین اور اسلامی معاشرہ کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام آپ سب حضرات کو اسلام کے نام پر دعوت دیتی ہے کہ جمعیتہ سے مل کر فتنوں کا انسداد۔ ارتداد کا رد اور اسلام کا احیاء کریں۔ ہر مسلمان اس کا ممبر بنے اور اس کے رضاکارانہ نظم انصار الاسلام سے وابستہ ہو۔ اور اس کے پروگرام کو سرانجام دینے کے لئے میدان میں آئیں۔ وما علینا الا البلاغ۔ انشاء اللہ تعالیٰ فتح حق کی ہوگی۔ فقط۔

(غلام غوث ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان)

# مودودی پارٹی کا نیا ڈھونگ
## اصلاح معاشرہ کے نام سے دھوکہ

(از محترم بشیر احمد صاحب رکن جمعیتہ علماء اسلام کوٹ ادو)

چند روز پہلے عشاء کے بعد ایک مسجد میں مودودی پارٹی نے ایک اجلاس بلایا۔ جس میں اکثریت اپنے فرقہ کی تھی اور برائے نام چند دوسرے حضرات کو بھی شریک کیا۔ انجمن اصلاح معاشرہ کے نام سے کام کرنے کا اعلان کر کے عوام سے شرکت کی اپیل کی۔

مسلمان حیران ہیں کہ جن لوگوں کے معاشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات مبارکہ کو سنت کا نام دینا ہی غلط ہو۔ اور اس مبارک زمانے کے لباس اور وضع قطع اختیار کرنے کو ڈرامے سے تعبیر کیا جاتا ہو۔ جو داڑھی کی حد مقرر کرنے کو بدعت کہہ رہے ہوں۔ جن کا پیر و مرشد مودودی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کیچڑ اچھالنے میں لذت محسوس کرتا ہو۔ جس کی تنقید سے انبیاء علیہم السلام بھی نہ بچے ہوں۔ جنہی کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دجال والی پیشگوئی میں کیڑے نکالتا ہو اور حال ہی میں ذی النورین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تختہ مشق بنا بیٹھا ہو۔ جو امریکی ایجنٹ ہونے کے سلسلہ میں بدنام ہوں۔ اور جن کے دجل و فریب سے مسلمان واقف ہو چکے ہیں۔ وہ اب نئے روپ میں آ کر اصلاح معاشرہ کا ڈھونگ رچا کر اہل اسلام میں گھسنے اور رسوخ حاصل کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ کل ہی یہ ایک عورت کو صدر بنا کر زنانہ معاشرہ کی بنیاد رکھ رہے تھے۔ جو قرآن و حدیث بلکہ خود ان کے اپنے فتووں کے بھی خلاف تھا۔ جس سے ان کا وقار سیاسی میدان میں بھی خاک میں مل گیا۔ عام اہل اسلام کو چاہیئے کہ وہ ان کے دام تزویر میں آ کر ان کی فاسقانہ چالوں کا شکار نہ ہوں ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

ذی علم و ذی فہم اور حساس مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان کی چالوں سے مسلمانوں کو بچا کر کتاب و سنت کی روشنی میں دین و ملک کی مذہبی و سیاسی خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے معلوم ہوا ہے کہ اس فرقہ ضالہ مضلہ نے اصلاح معاشرہ کے ڈھونگ سے بعض جگہ جمعیتہ کے کارکنوں کو پھانسنے کی سعی کی ہے۔ امید ہے کہ وہ حضرات اپنی معاملہ فہمی سے ان کے تار و پود کو بکھیر کے رکھ دینگے۔

(بشیر احمد زرگر۔ از کوٹ ادو)

# جمعیتہ علماء اسلام کی شاخوں کے نام

قائد جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے حکم کے مطابق تمام ضلعی جمعیتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ گذشتہ انتخابات کو تین سال گذر چکے ہیں۔ ہنگامی حالات کی وجہ سے التوا ناگزیر تھا۔ مگر اب فوراً ہر جگہ یکم محرم سے ممبر سازی کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ جن کے پاس پہلے کے فارم رسیدیں نہ ہوں۔ وہ مرکز سے ڈیڑھ روپیہ فی کتاب کے حساب سے منگوالیں۔ فی کتاب میں ستو فارم ہوتے ہیں۔ محرم اور صفر کے دو مہینوں کے اندر ممبر سازی کا کام ختم کریں۔ پھر انتخابات کے لئے تاریخیں مقرر ہوں گی۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان)

# شاہ فیصل کا شایان شان استقبال کیا جائے

جمعیتہ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ شاہ فیصل صرف ایک مسلمان بادشاہ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ ستر کروڑ مسلمانوں کے دینی مقدس مرکز کے خادم ہیں حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً و کرامۃً) کی نسبت سے مسلمانوں کو ان سے والہانہ عقیدت ہے۔ وہ ہمارے ملک میں تشریف لا رہے ہیں۔ وہ سب سے زیادہ ہمارے اعزاز و اکرام کے مستحق ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ طالبات کے ناچ اور بعض دوسری حرکات کو کسی طرح پسند نہیں کرتے۔ مگر ان کا باوقار پر خلوص اور شاندار استقبال ہمارے عشق و محبت کا مظاہرہ ہوگا جو ہمارا فرض ہے۔ اس لئے ہمیں اس میں سب کو مکمل دلچسپی لینی ضروری ہے۔

# جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کے دورۂ مشرقی پاکستان سے متعلق

# مشرقی پاکستان کے عوام کے تاثرات

(تحریر: حضرت مولانا محمد شمس الدین صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

حضرت مولانا محمد شمس الدین صاحب ایک نوجوان عالم دین ہیں۔ جنہوں نے علوم شرعیہ کی تکمیل کے لئے مغربی پاکستان کا سفر بھی کیا۔ ان کو فخر خطباء العلماء کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ گزشتہ سال جب جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا وفد حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر مشتمل گیا تھا۔ تو یہی مولانا شمس الدین صاحب تھے جنہوں نے سارے مشرقی پاکستان میں وفد کے ہمراہ دورہ کیا تھا۔ یہ ڈھاکہ کی مشہور دینی درسگاہ امداد العلوم (خیر آباد) کے مدرس ہیں اور اب حال ہی میں جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے عارضی انتخاب میں ناظم اعلیٰ چنے گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل تاثرات اسی بزرگ کے ہیں — (مدیر)

۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء بروز اتوار رات آٹھ بجے ڈھاکہ ہوائی اڈہ ڈھاکہ کے شہر کے علماء کرام اور ممتاز شہریوں سے بھرا ہوا تھا اور سب کی نظر لاہور سے آنے والے ہوائی جہاز پر تھی۔ یوں تو لاہور سے ہر روز ہوائی جہاز آتا جاتا بھی ہے اور جاتا بھی ہے۔ لیکن آج کے ہوائی جہاز میں کیا خصوصیت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سرزمین مشرقی پاکستان آج ایک ایسے معزز مہمان کی تشریف آوری کا شرف حاصل کرنے والا ہے۔ جو اس سے پہلے اس کو نصیب نہیں ہوا۔

ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ میں بہت سی بڑی بڑی شخصیتوں کا استقبال اس سے پہلے بھی ہوا اور بعد میں بھی ہوتا رہے گا۔ لیکن ۱۳ مارچ کا استقبال کسی ذی اقتدار کا نہیں تھا کہ پرمٹ کٹ جانے کے خوف سے ٹولی ناخواستہ استقبال کیا گیا ہو۔ یا کسی نام نہاد قائد اسلام کے تنخواہ خواروں کا استقبال بھی نہیں تھا۔ بلکہ ان دیکھے اہل اللہ کے استقبال کے لئے عقیدت مندوں کا استقبال تھا۔ آپ کو دیکھے بغیر ان کی عقیدت ہو گئی تھی۔ حافظ الحدیث حضرت علامہ محمد عبید اللہ صاحب درخواستی اطال اللہ بقاہم کا استقبال تھا۔ جس نے مسند درس حدیث و تفسیر کو چھوڑ کر مخالفت اسلام کی خاطر اپنی جسمانی کمزوری کے باوجود تقریباً دو ہزار میل کی سفر کی تکلیف گوارہ کر کے پاکستان کے دوسرے حصہ جو پاکستان کی عظیم آبادی پر مشتمل ہے جس کو خطۂ مشرقی پاکستان کہا جاتا ہے زندگی میں پہلی دفعہ یہاں تشریف لائے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اسلامی نظام کو رائج کرنے کی خاطر کم و بیش دس لاکھ مسلمانوں کے خون کے بدلہ میں یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں آج اسلام جس طرح مظلوم ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق اور کسی ملک میں اتنا مظلوم نہیں۔ اس ملک سے اسلام کو مٹانے کے لئے منظم اسکیمیں بنائی گئی ہیں۔ قرآن و سنت کے خلاف نہایت جرأت و بے باکی کے ساتھ قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں۔ اور اس ملک میں ضبط تولید کے ناپاک نام سے مسلمانوں کے خون و پسینہ کو ایک کر کے کمائے ہوئے پیسے ضائع کئے جا رہے ہیں۔ ثقافت اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور اسلامی اکاڈیمی کے نام کے اداروں کے ذریعہ قرآن و سنت کے احکام کی تحریف کی جا رہی ہے۔ کہیں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہو رہا ہے۔ اور کہیں دربار نبوت سے فیض یافتہ صحابۂ کرام پر تنقید کی جا رہی ہے دوسری طرف رقص و سرود، عریانی اور فحاشی کی کھلی اجازت ہے بلکہ اس قسم کی حیا سوزیوں کی سرپرستی بھی کی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے ایسے نازک ترین حالات میں ایک اللہ والے جس کی زندگی اسلام ہی کی خدمت کے لئے وقف ہے۔ وہ کس طرح خاموش تماشائی بن سکتے ہیں۔

چنانچہ یہ مرد عجب ہدایت اپنے تین (مفکرین اسلام) رفیقوں کے ساتھ ڈیڑھ ہزار میل کے سفر کا عزم کر کے بھرے ہوئے درد دل کے ساتھ مشرقی پاکستان کے دورہ کے لئے تشریف لائے۔ آپ تو اخلاص کا مجسم نمونہ ہیں۔ لہٰذا آپ کی آمد سے یہاں کے علماء اور دینداروں میں انقلاب پیدا ہونا ایک امر واقعی ہے۔ چنانچہ ہی ہوا۔

مشرقی پاکستان کے دارالحکومت مغل بادشاہوں کے جہانگیر نگر حاجی کلی ڈھاکہ کے نام سے دنیا میں مشہور ہے۔ اگرچہ یہاں آپ کی آمد پہلی دفعہ ہے لیکن آپ کی تشریف آوری کی خبر سے یہاں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ کو ایک نظر دیکھنے کے لئے منتظر تھے۔ تقریباً رات کے ۹½ بجے آپ اپنے رفیقوں کے ساتھ ہوائی اڈہ سے باہر تشریف لائے تو زائرین کا اتنا ہجوم تھا کہ آپ کا کیسی تک پہنچنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس لئے منتظمین حضرات نے فوراً ہوائی اڈہ کی جامع مسجد میں زائرین کے بیٹھنے کا انتظام کر دیا اور حضرت اقدس نے وہاں سب کو شرف زیارت سے نوازا اور مختصراً اپنے سفر کے مقصد پر روشنی ڈال کر اسلام کی حفاظت اور پاکستان کی سالمیت کے لئے دعا مانگی۔

آپ حضرات کی رہائش کا انتظام ڈھاکہ نواب باڑی حاجی نے پہلے سے کر رکھا تھا۔ ڈھاکہ نواب باڑی مشرقی پاکستان میں ایک تاریخی مکان ہے اور یہ مکان تحریک آزادی کے ساتھ جزو لاینفک کی طرح وابستہ ہے اور اسی مکان کو حکیم الامت حضرت تھانوی اور شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس اسرارہما اور حکیم الاسلام حضرت مولانا طیب صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند کی قیامگاہ بننے کا شرف بھی حاصل ہے اور آج حافظ الحدیث کی قیامگاہ بنکر اس نے اپنی تاریخی روایات کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ دوبالا کر دیا۔

۱۴ مارچ صبح کو مشرقی پاکستان کے متعدد اضلاع کے علماء کرام اور ڈھاکہ شہر کے علماء، ائمہ مساجد اور ممتاز شہریوں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں حضرت حافظ الحدیث صاحب نے مؤثر انداز میں خطاب فرمایا۔ حضرت والا کی تقریر کے دوران لوگوں پر ایک عجیب و غریب کیفیت طاری تھی۔ یہاں بھی آپ نے اپنے مقصد پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس وقت اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک پاکستان میں اسلام سب سے زیادہ مظلوم ہے۔ لہٰذا علماء خطباء اور دیندار مسلمان متفق ہو کر جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کریں۔ اور پورے اجتماع نے ہاتھ اٹھا کر تعاون کرنے کے لئے آپ سے وعدہ کیا۔

اس کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے مختصر مگر جامع تقریریں کیں اور ان حضرات نے بھی اپنی اپنی تقریروں کے دوران علماء کرام ائمہ مساجد اور دیندار حضرات کے اتحاد پر زور دیا۔

اسی اجتماع میں حضرت مولانا معتصم باللہ صاحب محدث جامعہ امدادیہ کشور گنج کی تجویز پر مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل عمل میں آئی۔

ڈھاکہ نواب باڑی جس نے ایک دن متحدہ ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دلانے کے لئے مرحوم نواب سر سلیم اللہ بہادر کی زیر پرستی مسلم لیگ کو جنم دیا تھا، اور جس نے پاکستان کو حاصل کر کے دنیا کے نقشہ میں پاکستان کو نمایاں کیا ہے۔ لیکن حصول پاکستان کے بعد ہی جماعت مطلب پرست سیاسی لیڈروں کا ہتھکنڈہ بن جانے کے سبب اپنا وقار کھو چکی ہے۔ پھر آج اسی تاریخی نواب باڑی میں پاکستان کی سالمیت اور اسلام کی حفاظت کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی سنگ بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ حصول پاکستان کے لئے سنگ بنیاد کا شرف بھی اسی مکان کو حاصل ہے۔ انشاء اللہ پاکستان کی سالمیت اور حفاظت اسلام کی تحریک کا سنگ بنیاد کا شرف بھی اسی مکان کو حاصل ہوگا۔

۱۵ مارچ کو آپ حضرات مدرسہ امداد العلوم فریدآباد ڈھاکہ معائنہ کرنے کی غرض سے کارکنان مدرسہ کی دعوت پر مدرسہ میں تشریف لائے۔ اس دینی درسگاہ کے اساتذہ اور طلباء نے ان حضرات کے آنے پر جس خلوص کا اظہار کیا ہے۔ اس کی مثال مشرقی پاکستان میں ملنا مشکل ہے۔ بہرحال یہاں آنحضرت کا شاندار استقبال ہوا اور یہاں پاکستان زندہ باد۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ امیر شریعت حضرت حافظ الحدیث زندہ باد۔ قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب زندہ باد ناظم اعلیٰ مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی زندہ باد اور امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی اور مدرسہ کی جامع مسجد میں جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ ممتاز شہریوں کی بھی ایک بڑی جماعت حاضر تھی۔ حضرت حافظ الحدیث صاحب نے یہاں مشکوٰۃ شریف کے درس دیئے اور تمام طلبہ و اساتذہ سے جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ لیا۔

اس کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، اور امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔

اسی طرح ۱۶ مارچ کو بعد نماز عصر آنحضرت نے مشرقی پاکستان کی

(باقی صفحہ ۶ پر)

# بقیہ — تاثرات

مرکزی دینی درسگاہ جامعہ قرآنیہ عربیہ لال باغ کے طلبہ کے ایک ایسے ہی اجتماع سے خطاب فرمایا۔

۱۷ مارچ کی رات کو بعد نماز عشاء نواب باڑی کے وسیع میدان میں حضرت مولانا مفتی اللہ صاحب کی زیر صدارت سیرت النبی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً پندرہ ہزار آدمی رات کے دو بجے تک جلسہ میں شریک تھے۔ خدا جانے ارباب اقتدار کو ان حق پرست علماء سے اتنا خوف کیوں ہے۔ سیرت النبی کے جلسہ میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت بڑی کوششوں کے بعد مل گئی۔ لیکن لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اعلان کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جبکہ نعلم اور دوسرے جلسہ جلوس کے اعلان کی اجازت مل جاتی ہے۔ اس سے متعلقہ حکام کی تنگ نظری اور اسلام دشمنی کا ثبوت ملتا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ سیرت النبی کے جلسہ کے اعلان کی اجازت نہیں ملتی۔ خیر تاہم منتظمین جلسہ نے ہمت نہ ہاری اور دستی پوسٹر لاشتہار لئہ مساجد اور اجاروں کے ذریعہ اعلان کر دیا گیا تھا۔ بحمد للہ جلسہ امید سے زیادہ کامیاب رہا۔

اس جلسہ میں بھی چاروں حضرات نے تقریر فرمائی اور رات کے دو بجے تک حضرت حافظ الحدیث صاحب کا بیان ہوا۔ جلسہ میں لوگوں پر کچھ ایسی حالت طاری تھی۔ اگر حضرت والا رات بھر بیان فرماتے تو ایک فرد بشر بھی وہاں سے نہ ہلتا۔ بہرحال یہاں بھی پندرہ ہزار کے اجتماع نے بار بار اٹھ اٹھ کر جمعیۃ سے تعاون کرنے کا وعدہ کیا اور اسلام کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کی یقین دہانی کی اس جلسہ کا اثر خواص و عوام میں بے حد ہوا۔ حتیٰ کہ اب تک جن علماء کا خیال تھا کہ علماء کو سیاست سے الگ رہنا چاہیئے۔ وہی علماء کہنے لگے کہ واقعی ایسے علماء کے تحت سیاست آنی چاہیئے۔

۱۸ مارچ کو آپ حضرات ہوائی اڈہ کے ذریعہ سلہٹ تشریف لے گئے۔ اور متعدد جلسوں میں تقریریں کیں۔ اور ۲۰ مارچ سلہٹ تعزیتی کانفرنس میں آپ حضرات نے خطاب فرمایا۔ اور اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں لاکھوں کی تعداد میں افراد حاضر تھے۔ ۲۱ مارچ کو دوبارہ ڈھاکہ واپس تشریف لائے۔ اسی دن ڈھاکہ کے تقریباً تمام مدارس کے طلبہ استقبال کے لئے ہوائی اڈہ پر حاضر ہوئے تھے اور آج کا استقبال نسبتاً زیادہ شاندار تھا۔

اسی رات کو بعد نماز عشاء حافظ الحدیث صاحب نے علماء و ائمہ مساجد اور ڈھاکہ کے ممتاز شہریوں کے ایک خصوصی اجتماع میں تقریر کی۔ لیکن اس خصوصی اجتماع میں بھی ایسا ہجوم تھا کہ نواب باڑی کی وسیع جامع مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی اور یہاں حضرت حافظ الحدیث صاحب کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ موثر بیان کے بعد حاضرین کی درخواست پر ڈھاکہ سٹی جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

۲۱ مارچ کو آپ حضرات لاہور روانہ ہوگئے اور ڈھاکہ ہوائی اڈہ پر آپ حضرات کی رخصتی کے وقت بہت بڑی جماعت حاضر تھی اور پوری جماعت پر آپ کی رخصتی کے وقت جو حالت گذری۔ وہ ہم قلم سے بیان نہیں کر سکتے۔ ہمارا قلم اس کیفیت کو بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اب بھی اگر اس منظر کی طرف خیال مبذول ہوتا ہے تو بلا اختیار آنسو بہ نکلتے ہیں۔ بہرحال حضرت حافظ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی تشریف آوری سے مشرقی پاکستان کی حالت میں تبدیلی آئی ہے اور سوئی ہوئی قوم دوبارہ جاگ اٹھی ہے۔

ہمارا یقین ہے کہ مشرقی پاکستان کی زمین نسبتہً زیادہ ہموار ہو سکتی ہے بشرطیکہ یہاں حضرت حافظ الحدیث کا قیام اور سفر طویل ہو۔ اس لئے کہ ہمیشہ دینی انقلاب شخصیت کی برکت سے کامیاب رہتا ہے اور اس زمانہ میں بھی انشاء اللہ حضرت اقدس کی ذات بابرکت ہی کی بدولت یہ تحریک کامیاب ہوگی۔ لہٰذا اکابر جمعیۃ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ بہت جلد ہی حضرت حافظ الحدیث صاحب کے دوبارہ مشرقی پاکستان کے سفر کا پروگرام بنائیں۔

# اصلاح معاشرہ کا ڈھونگ

## ارکان جمعیۃ کے نام

(از ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

مودودیوں کے دستور میں یہ بنیادی دفعہ موجود ہے کہ رسولِ خدا کے بغیر کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھو۔ رسول خدا کا استثناء بھی محض دھوکا ہے۔ ورنہ مودودی نے رسائل، مسائل حصہ اول مطبوعہ اردو پریس لاہور جون ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۴۷ تا ۴۸ میں یہ ثابت کیا ہے کہ رجال کے زمانہ کے بارہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ خدا کی وحی نہ تھی بلکہ آپ کا اپنا قیاس تھا جو تاریخ سے صحیح ثابت نہیں ہوگا (العیاذ باللہ) اسی طرح اس نے اپنی نام نہاد تفسیر تفہیم القرآن میں الا قد یونس لما اٰمنوا (الایۃ) کے ذیل میں حضرت یونس علیہ السلام پر تبلیغ فرائض رسالت میں کوتاہیوں کا الزام لگایا ہے (العیاذ باللہ) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تو جو کیچڑ اس نے اچھالا ہے۔ خدا کی پناہ رافضی بھی اس کی جرأت نہیں کر سکتے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی نے صحیح فرمایا تھا کہ مودودی کو ہی عالم نہیں سمجھتا۔ اس کی تنقید تنقید نہیں ہوتی بلکہ تنقیص ہوتی ہے۔ اب ان کی گمراہی اظہر من الشمس ہو چکی ہے تو وہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں میں گھسنے ان کو دھوکا دینے اور خود کو اسلام کا خیر خواہ ثابت کرنے کے لئے جہاں اور حربے استعمال کرتے ہیں۔ وہاں ایک حربہ اتحاد العلماء کا بنا رکھا ہے۔ اور اب دوسرا حربہ اصلاح معاشرہ کا اختیار کیا ہے جس میں وہ خود صدر اور لیڈر بن کر دوسروں کو بھی اتحت عہدے دے کر اپنے لئے میدان صاف کرنا چاہتے ہیں۔ میں تمام ارکان جمعیۃ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کے کسی ڈھونگ کا شکار نہ ہوں۔ نہ ان کو اہمیت دیں۔ اپنے اپنے ہاں اصلاح معاشرہ کا کام بطور خود شروع کریں۔ جیسے کہ جمعیۃ کے دستور میں موجود ہے۔ اصلاح معاشرہ خدمتِ خلق۔ ترویج دین۔ اقامت شعائر اسلام اور تنظیم جمعیۃ غیر شرعی قوانین کے خلاف جد وجہد وغیرہ جو جو کام کئے جا سکتے ہیں وہ کرتے رہیں۔

جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کیچڑ اچھالیں۔ چودہ سو سال کے بزرگانِ دین کے اعتماد کو دھکا لگائیں اور امیہ کو احکام اسلام بدلنے کی اجازت دیں۔ خصوصاً انبیاء علیہم السلام تک ان کے قلم کے شر سے نہ بچ سکیں اسلامی غیرت کے خلاف ہے کہ ہم ان کو اسلام کا خادم سمجھیں۔ اور اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں ان کو مخلص قرار دے کر ہم کے فریب سامان پیدا کریں۔ غلام غوث بقلم خود


## اسلامی کیلنڈر مفت

نئے اسلامی سال ۱۳۸۶ھ کا خوبصورت رنگین کیلنڈر صرف سات پیسے کے ٹکٹ بھیجکر مفت منگوائیں۔ (مدرسہ تعلیم الفرقان چاکیواڑہ روڈ ۳ کراچی ۱)


# اعلانات

## دو روزہ ختم نبوت کانفرنس

سمندری میں ۲۳، ۲۴ اپریل کو دو روزہ ختم نبوت کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا محمد علی جالندھری۔ مولانا لعل حسین اختر کے علاوہ دیگر جید علماء شرکت کریں گے

## مبلغ کی ضرورت

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے لئے ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ درخواستیں اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجیں۔ ہو سکے تو جس جگہ سے تعلق رکھتا ہو۔ وہاں کے جمعیۃ کے ذمہ دار آدمی کے نصف بیتی دستخطوں سے درخواست ارسال کی جائے۔ تنخواہ معقول دی جائیگی درخواستیں یکم مئی سے پہلے اس پتہ پر ارسال کی جائیں۔

(حکیم مختار احمد حسینی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک نگ محل لاہور)

## صوبائی جمعیۃ مشرقی پاکستان کی

## مجلس شوریٰ کا اجلاس

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس محرم الحرام کے وسط میں ہو رہا ہے۔ تاریخ کے تعین پر اطلاع دی جائے گی۔

(مولانا) محمد اشرف علی بشونا تھی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

## عراق کے نئے صدر

صدر عارف کے بھائی میجر جنرل عبدالرحمٰن عارف نائب مقام چیف آف دی سٹاف کو مرحوم عارف کی جگہ صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ عراق کے تمام حلقوں نے اس انتخاب پر مسرت اور وفاداری کا اعلان کیا ہے۔ اور توقع ہے کہ وہ صدر عارف کے صحیح جانشین ثابت ہوں گے۔


## اَلْقَامُوسُ الْجَدِید

(جدید اردو عربی ڈکشنری)

- علمی، ادبی، صحافتی، ثقافتی، تاریخی، تجارتی، صنعتی، سیاسی، بین الاقوامی اور تمام شعبہ جات زندگی سے متعلق اصطلاحات و محاورات پر مشتمل بیس ہزار سے زیادہ الفاظ کا جدید و مستند ذخیرہ۔
- جن میں اسماء کی مختلف صفات، واحد و جمع، افعال کے صلات اور ترکیب استعمال کو وضاحت اور مثالوں کے ساتھ جدید ترین طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔
- اُردو، عربی، انشاء اور ترجمہ سے ذوق رکھنے والوں بالخصوص طلبہ اور اساتذہ کیلئے بے بدل رہنما اور معلومات سے بھرپور رسائی ذخیرہ۔
- عربی اخبارات و رسائل کے جدید اضافوں کی تفصیل۔
- علماء، طلباء، شائقین علوم عربی و اُردو، مدارس و لائبریریوں کیلئے بیش بہا علمی خزانہ۔

کتابت بطرز ٹائپ ★ طباعت دیدہ زیب ★ سفید اعلیٰ کاغذ ★ صفحات تقریباً ۷۰۰ جلد نہایت مضبوط و حسین مع سنہری ڈوائی ★ قیمت صرف نو روپے ، ڈاک خرچ ایک روپیہ

تاجران کتب، مدارس اور لائبریریوں کو معقول کمیشن پیش کیا جائیگا

ملنے کا پتہ
مکتبۂ حمیدیہ سٹیلائٹ ٹاؤن۔ میرپور خاص

# حکمران جماعت کا نیا دستور

## قول و فعل کے تضاد کا یہ لامتناہی سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟

(حکیم مختار احمد الحسینی)

۷ اپریل لاہور میں پاکستان مسلم لیگ کے کنونشن کے موقعہ پر جماعت کے صدر جو ملک کے صدر بھی ہیں یعنی جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے سرکاری جماعت کے نئے دستور کے نفاذ کا اعلان کیا ہے۔ ہمیں اس کے تمام حصوں سے بحث مطلوب نہیں صرف ایک آدھ چیز پر تبصرہ کیا جائے گا۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ دستور کے اغراض و مقاصد میں کہا گیا ہے:۔

"پاکستان کو ایک مسلم فلاحی مملکت بنایا جائے گا۔ نیز اس امر کی ضمانت دی گئی ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے۔ کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات، مقتضیات کے مطابق جس طرح قرآن پاک و سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے ترتیب دے سکیں۔ رکنیت کے لئے مسلمان ہونا شرط قرار دیا گیا ہے اور اردو و بنگلہ کو قومی زبان تسلیم کیا گیا ہے"۔

متذکرہ عبارت کو ملاحظہ فرمائیں تو کتنا حسین تصور سامنے آتا ہے۔ کس خوبصورتی سے آئین کے اردگرد دلکش، روح پرور اور حسین لیبل چسپاں کر دیا گیا ہے اور مسلمانان پاکستان کے جذبات کا کتنا احترام رکھا گیا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکمران جماعت کو عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ توفیق بھی ان لوگوں کو دی جاتی ہے۔ جو دل سے اور نیک نیتی سے کسی عمل کے کرنے کے خواہاں ہوں۔ لیکن ہمارے ہاں تو قیام پاکستان سے لے کر اب تک قول و فعل کے تضاد کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے ہونا معلوم کب تک جاری رہے گا۔

یہاں کوئی بھی حکومت اور حکمران جماعت ایسی نہیں گذری جس نے اس قسم کے خیالات و عزائم کا اظہار نہ کیا ہو۔ ہر ایک نے بڑے بلند بانگ دعووں کے ساتھ پاکستان کو اسلامی و فلاحی ریاست بنانے کا عزم اور تصور پیش کیا اور یہ نعرہ ان کی طاقت اور کی زندگی تک ان کے ساتھ رہا۔ لیکن کسی کو بھی توفیق نہیں ہوئی کہ اسے عملی جامہ پہنا سکیں۔ قوم کے ساتھ منافقت کی یہ داستان بہت طویل ہے۔

خود موجودہ برسر اقتدار جماعت کا طرز عمل بھی بہت سے شکوک و شبہات میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ اس لئے اس نے آئین سے کوئی بہتر توقع قائم نہیں کی جا سکتی۔ جماعت کے سربراہ جو ملک کے صدر بھی ہیں۔ انہوں نے حالیہ صدارتی الیکشن میں بھی قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس ملک کو اسلامی ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان میں اسلامی مشاورتی کونسل کا قیام بھی شامل ہے۔ یہ ایک ایسی کونسل ہے۔ جسے ملک کے عوام کا اعتماد حاصل نہیں۔ البتہ حکمران جماعت کا اسے ضرور اعتماد حاصل ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کونسل نے بھی جو بری بھلی سفارشات مرتب کی ہیں۔ آج تک اسے بھی عملی جامہ پہنانے سے گریز برتا گیا ہے۔ اور ملت و اسلام کو بنیادی جمہوریتوں کے ممبروں اور حیثیر مبنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ رسوائے زمانہ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جو صریحاً قرآن و سنت کے منافی ہیں۔ انہیں جوں کا توں قرار رکھا گیا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ ان کے حق میں قرآن و سنت کو مسخ کر کے دلائل ڈھونڈے جا رہے ہیں۔ اور ملک میں جو لوگ قرآن و سنت کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ ان کی سرپرستی سرکاری ذرائع سے کی جا رہی ہے۔ بے حیائی، بے پردگی کا ایک سیلاب ہے جو امڈا چلا آ رہا ہے ان حالات میں پاکستان مسلم لیگ کے دستور سے کیونکر نیک خواہشات اور امنگیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔

مسلم لیگ کی رکنیت کے لئے مسلمان ہونا لازمی ہے لیکن ہم بصد ادب گذارش کریں گے کہ جب جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے نائب امیر مولانا مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں یہ تحریک اٹھائی تھی کہ مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ دی جائے تو اس وقت سرکاری ممبروں اور حزب اختلاف دونوں نے بھرپور مخالفت کر کے اس تحریک کو ختم کر کے رکھ دیا تھا۔ اگر آپ کو مسلمانی اتنی ہی عزیز ہے۔ تو پھر ملک میں کفر و ارتداد کی تبلیغ کی کھلی چھٹی کیوں دے رکھی گئی ہے۔ اور مسلمان کو یہ حق کیوں دیا گیا ہے کہ وہ جو دین چاہے اختیار کرے۔ کیا یہ قرآن و سنت کے منافی نہیں؟

مسلم لیگ کس قرآن و سنت کے پرچار کا عزم لے کر اٹھی ہے مسلم لیگ کے قول و فعل کے تضاد کا اندازہ لگائیے۔ کہ آئین میں اردو اور بنگلہ کو قومی زبان قرار دیا گیا ہے۔ لیکن آئین کی اشاعت صرف انگریزی زبان میں کی گئی ہے۔ گویا پہلے دن ہی سے قول و فعل کا تضاد شروع ہو گیا ہے۔ ہم نیک نیتی سے چاہتے ہیں کہ اس تضاد کو ختم کیا جائے۔ اب فقط نعرہ بازی سے قوم مطمئن نہیں ہو سکتی۔ اسلام سے بے رخی اور بے اعتنائی برتنے کے ہولناک نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ جس کا اعتراف خود صدر مملکت بھی کرتے ہیں۔ معاشرہ میں اسلامی تہذیب دم توڑ رہی ہے۔ جرائم کی رفتار میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ خلا اور دور تک خلا یا یا

## اٹھیے! اور ہواؤں کا رخ موڑ دیجئے

حق پرست گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگو! تمہارے خلاف جو خفیہ و اعلانیہ سازشیں ہو رہی ہیں ان سے خبردار ہو جایئے۔ تمہارے اسلاف کی تاریخ تمہیں پیغام عمل دے رہی ہے۔ اگر آج بھی تم نے وقت کی نزاکت کا احساس نہ کیا تو تاریخ تمہیں کبھی معاف نہیں کریگی۔ اٹھیے! اور ان تند و تیز ہواؤں کا رخ موڑ دیجئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا پلیٹ فارم تمہاری رہنمائی کے لئے موجود ہے۔ ؎

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی — دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

(الحسینی)

## حضرت درخواستی مدظلہ کے سفر مشرقی پاکستان پر احقر صاحب کے تاثرات

مبارک علم والو! مشرق میں بدر منیر آیا
بفیضِ ایزدِ متعال اک روشن ضمیر آیا
مبارک صد مبارک ہو تمہیں اے اہل جمعیۃ
تمہاری ہی مساعی سے قیادت کا امیر آیا
مبارک ہو تمہیں سلہٹ کہ چشمہ فیض کو پہنچا
وہ فیضِ مدنی سے آراستہ مردِ فقیر آیا
وہ پاکستانِ شرقی کے مجاہد بخت ور آئے
کہ جن کی سرزمیں میں علم کا ابر مطیر آیا
ہدایت کی وہ بیتابی جو ورثہ ہے نبوت کا
کمال اس میں ہی حضرت کا بلا ریب و نکیر آیا
ہے احقر بھی کفش بردار ان روشن ضمیروں کا
محبِ حضرتِ درخواستی بن کر اسیر آیا

احقر غلام حیدر
(مفتی) مدرسہ عربیہ مخزن العلوم
خانپور

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7152

# তরজুমানেইসলাম TARJUMANE-ISLAM

লাহোর LAHORE price 12 paise

ملت اسلامیہ کے عظیم فرزند

## صدر عبدالسلام عارف مرحوم

عراق کے صدر عبدالسلام عارف ایک فضائی حادثہ میں ہلاک ہوگئے۔ اس حادثے میں عراقی کابینہ کے دو وزراء بھی کام آئے۔ صدر عبدالسلام عارف، ان کے وزیر داخلہ میجر جنرل عبداللطیف اور وزیر صنعت مصطفیٰ عبداللہ شمالی عراق کے صنعتی منصوبوں کے معائنے کے لئے جا رہے تھے کہ بصرے کے قریب ان کا طیارہ شدید طوفان کی زد میں آکر تباہ ہوگیا۔ عراق کے وزیراعظم مسٹر عبدالرحمٰن البزاز نے صدر کے اختیارات سنبھال لئے ہیں۔

فیلڈ مارشل عبدالسلام عارف نومبر ۱۹۶۳ء میں عراق کے دوسرے انقلاب کے بعد مسند صدارت پر فائز ہوئے۔ جولائی ۱۹۵۸ء میں جب جنرل عبدالکریم قاسم نے انقلاب برپا کیا اور بادشاہت کا خاتمہ کیا تو عبدالسلام ان کے دست راست تھے۔ بعدازاں نائب وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے عہدوں پر فائز رہے۔ وہ جنرل قاسم کے معتمد خاص تھے۔ انہی کے ساتھ وزارت دفاع کی عمارت میں رہتے تھے۔ لیکن صدر ناصر سے ان کا تعلق، دونوں میں نزاع و مغائرت کا موجب بن گیا۔ نتیجے میں انہیں قید و بند کی صعوبت برداشت کرنا پڑی۔ صدر عارف نے القاسم ملٹری اکیڈیمی سے تعلیم و تربیت حاصل کی اور فوج میں شامل ہوگئے۔ ان کا نام پہلی بار جولائی ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد ہی سننے میں آیا۔ وہ شروع ہی سے بادشاہت کے مخالف تھے۔ عرب قوم پرستی کی تحریک نے انہیں خاصا متاثر کیا۔ اُدھر صدر ناصر برسر اقتدار آئے تو تمام عرب قوم پرستوں کی طرح انہوں نے بھی صدر ناصر کو زعیمِ عرب کا نجات دہندہ تسلیم کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے جنرل عبدالکریم قاسم سے مل کر عراق میں بادشاہت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کیا۔

صدر عارف مرحوم جنرل عبدالکریم قاسم کے برعکس تنومند قسم کے شخص تھے اور اپنے معتقدات میں انتہا پسند واقع ہوئے تھے۔ انقلاب کے چند روز بعد وہ صدر ناصر سے ملنے دمشق چلے گئے۔ صدر ناصر کے ساتھ ان کی جو تصویر اتری۔ بغداد میں اس کی بڑی تشہیر ہوئی۔ انقلاب کے چند ہفتے بعد ہی یہ احساس عام ہو گیا کہ جنرل قاسم مصر کے جنرل نجیب ہیں اور کرنل عارف، کرنل ناصر کا کردار ادا کرنے والے ہیں۔ پھر صدر ناصر سے ان کی ملاقات سے یہی تاثر لیا گیا کہ عنقریب عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ میں اتحاد قائم ہو جائے گا۔ کرنل عارف نے ملک کا وسیع دورہ کیا اور جگہ جگہ جلسے کئے اور وعدہ کیا کہ جاگیرداریاں ختم کر دی جائیں گی۔ تیل کی صنعت سے جو غیر ملکی منافع کماتے ہیں اسے محدود کر دیا جائے گا۔ کردوں نے جب یہ محسوس کیا کہ عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کے اتحاد کے نتیجے میں عربوں کی برتری قائم ہو جائے گی تو انہوں نے عارف مرحوم کے جلسوں میں اتحاد کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ جنرل قاسم نے عارف مرحوم کو محتاط رہنے کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے چنداں پروا نہ کی۔ چنانچہ انہی ایام میں جنرل قاسم اور ان کے درمیان اختلافات کے بارے

## بقیہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لیکن حالات کی اس قدر جلدی تبدیلی پر حیران ضرور تھے۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ اور دوسرے کئی صحابہؓ نے مدینہ چھوڑ دینے کا مشورہ دیا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ میں جوارِ رسول کو نہیں چھوڑنا چاہتا (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صـ ۶۷) یا بھی آپ کے مکان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور آپ نہایت صبر کے ساتھ اس حصار کو قبول کئے ہوئے تھے۔ محاصرہ کو انچاس دن ہونے کو آئے تھے (مروج الذہب جلد ۲ صـ ۳۵۵) اور باغیوں نے اپنی بہتری اسی میں سمجھی کہ آپ کی شمع حیات کو جلد از جلد خاموش کر دیا جائے۔ جمعہ کے روز سے آپ کا روزہ تھا۔ ایک پاجامہ جسے آپ نے کبھی زیب تن نہیں فرمایا تھا اُس روز پہنا۔ بیس غلام آزاد کئے۔ اور کلام اللہ کھول کر پڑھنا شروع کر دیا (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ ۱۸۲۔ طبری جلد ۵ صـ ۱۲۵-۱۲۸، مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صـ ۷۲) صدر دروازہ پر سیدنا حسنؓ، سیدنا حسینؓ، سیدنا عبداللہ بن عباسؓ، سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ اور کئی صحابہ زادوں کا پہرہ تھا۔ لہٰذا باغی صدر دروازے سے قصر خلافت میں داخل نہ ہو سکے۔ کچھ لوگ عقب سے دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے۔

سیدنا عثمان غنیؓ کو حالات کا علم ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ نہایت صبر و استقامت کے ساتھ آئندہ آنے والے حادثہ کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ تلاوت میں مصروف تھے۔ بلوائی تیز دھار چھریوں اور تلواروں سے حملہ آور ہوئے۔ ایک ستمگر القلب نے آپ کے دست مبارک پر وار کیا جس سے ہاتھ کٹ کر گر گیا۔ بعد میں عمرو بن الحمق نے سینہ پر چڑھ کر تلوار سے کئی وار کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس حادثہ میں آپ کی اہلیہ محترمہ سیدتنا نائلہ کی تین انگلیاں بھی کٹ گئیں۔

شہادت کے بعد باغیوں نے آپ کے تجمل و بیت المال کو لوٹ لیا (تاریخ الاسلام السیاسی جلد ۱ صـ ۳۵۳) آپ کی نعش کی بے حرمتی کی۔ عمیر بن ضابی نے نعش مبارک کی پسلی توڑ دی (البدایۃ جلد ۷ صـ ۱۹۱) منہ پر چیت مارے (ایضاً) آخر تین روز تک نعش مبارک کو بے گور و کفن رہنے کے بعد کابل سے واپس آنے والے حکیم کے فرمانروا کو چند آدمیوں نے رات کی تاریکی میں چوری چھپے انہی خون آلود کپڑوں میں ملبوس کو کیپ میں دفن کر دیا (ابن الاثیر جلد ۳ صـ ۹۱۔ طبری جلد ۵ صـ ۱۴۳۰)۔ آپ کی شہادت کے بعد سیدنا ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے: "اگر سارے لوگ اس قتل میں شریک ہوتے تو قوم لوط کی طرح ان پر آسمان سے پتھر برستے"۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ صـ ۵۶-۵۷)

---

ہم میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ بعد ازاں انہیں مغربی جرمنی میں عراق کا سفیر مقرر کر دیا گیا۔ وہ بادلِ نخواستہ بون روانہ ہو گئے۔ لیکن بون کی بجائے برسیلز جا پہنچے اور وہاں سے واپس بغداد چلے آئے۔ بغداد کے ہوائی اڈے پر ایک فوجی افسر نے انہیں دیکھ لیا۔ دو فوجی جیپوں نے ان کی ٹیکسی کا تعاقب کیا اور انہیں گھیر کر جنرل قاسم کے دفتر میں لے جایا گیا۔ انہیں ملک سے باہر چلے جانے کو کہا گیا۔ انہوں نے انکار کیا۔ اس پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ دسمبر ۱۹۵۸ء میں بغداد کی ایک فوجی عدالت نے بند کمرے میں عارف کے مقدمے کی سماعت کی اور فروری ۱۹۵۹ء میں انہیں الزام قتل میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ بعد میں جنرل قاسم کی مداخلت پر عدالت نے ان کی سابقہ خدمات کے پیش نظر سزا میں تخفیف کر دی اور سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۱ء کو جنرل قاسم نے عارف کو معافی دے دی اور فوج میں کرنل کے عہدے پر بحال کر دیا۔ نومبر ۱۹۶۳ء کو جنرل قاسم قتل ہو گئے۔ ان کے بعد فیلڈ مارشل عبدالسلام عارف نے زمام اقتدار سنبھالی۔

مرحوم کشمیریوں کے حق خود ارادی کے پرجوش حامی تھے اور گذشتہ برس کیسا بلانکا میں عرب سربراہوں کی کانفرنس میں انہوں نے مسئلہ کشمیر پر بحث کی تحریک کی تھی اور کہا تھا کہ پاک بھارت کشیدگی ختم کرانے کے لئے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانا نہایت ضروری ہے۔ مرحوم نے اپنے دورِ اقتدار میں عراق کی اقتصادی ترقی اور دفاعی استحکام کے سلسلے میں قابل قدر اقدامات کئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۴۷ برس کے لگ بھگ تھی۔

خوشخط حکمی قرآن مجید مترجم و محشی
ترجمہ: مولانا محمود الحسن تفسیر: علامہ شبیر احمد عثمانی
بے تحریف و خامت، دلکش طباعت، وزیر قلم، صفحہ کی بائیں سے ضخ شدہ، حاشیہ متن پر مکمل، ہر سورہ کی ابتدا میں مختصر تعارف، رکوع و منزل، سجدہ تلاوت، کاغذ سازگار، سائز ۲۲×۳۲، مضبوط سنہری ڈائیہ جلد
ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے، بمعہ محصول ڈاک۔ نوٹ: رعایت
قسم دوم۔ عام سفید کاغذ ایک رنگہ کئی طباعت، ڈیڑھ کلو کی
کی ضخیم و مضبوط ڈائیہ جلد، ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل تعریف مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
جرسی، مرزانہ، زنانہ، بچگانہ، پی ایچ ڈور
لیڈیز کوٹ، مفلر، نیبان، لیڈی ویسٹ
سوتی، صوفی، ریشمی اینڈ ریئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۲۷

ہفت روزہ

لاہور

# ترجمان السنہ

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

زیرِ انتظام مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا بدر عالم صاحب [redacted] قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، وہ بھی کیا مومن ہے جو اپنا تو پیٹ بھرے اور اس کے قریب اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے (شعب الایمان)

بے حسی اور بے دردی کا سب سے بڑا اور سب سے بُرا مظاہرہ یہ ہے کہ ایک انسان خود تو اپنا پیٹ بھرتا رہے اور اس کے پاس ہی اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔ اسلام اس حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر یہ اپنے بھائی کا پیٹ نہیں بھر سکتا تو اس کو چاہیئے کہ اپنا پیٹ کاٹ کر اس کی بھوک میں اس کا حصہ دار بن جائے۔ دیوار کی حقیقت بھی یہی ہے کہ اس کی اینٹیں باہم بھی ایک دوسرے کے لئے باعث استحکام ہوتی ہیں اور چھت کا بوجھ بٹانے میں بھی برابر کی شریک رہتی ہیں۔ مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ باہمی اور قومی بار کو اسی طرح باہم تقسیم کرلیا کریں تو ان کا منتشر شیرازہ دنیا کے سامنے ایک مضبوط دیوار کی طرح بن جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان وحدت و اجتماع کی دعوت دیتا ہے اور کفر تحزب و تشتت کی۔ اسی لئے قرآن کریم نے جب صحابہ کے دور کفر کا نقشہ کھینچا تو اس کا جو پہلو سب سے نمایاں فرمایا وہ ان کی باہمی عداوت و تحزب تھی۔ پھر اسلام کے بعد جس نعمت کا سب سے زیادہ احسان جتایا وہ ان کی باہمی وحدت اور محبت و اخوت تھی ایسی وحدت و اخوت کہ اگرچہ ان کے قالبوں کے مابین مشرق و مغرب کا فاصلہ بھی ہوتا مگر پھر بھی وہ ایک دوسرے کی تکلیف کے احساس میں اتنا قریب ہوتے کہ مشرق کے ایک مسلمان کے پیر میں کانٹا چبھ جائے تو مغرب کا رہنے والا مسلمان اپنے دل میں محسوس کرتا۔ ان کا یہ رشتۂ محبت و اخوت صرف مجالفہ اور محض ایک رنگ آمیزی نہیں بلکہ ان کے احساسات کی صحیح ترجمانی ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔

"یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمہارے درمیان ایسی محبت پیدا کردی کہ محض اس کی مہربانی کی بدولت تم ایک دوسرے کے بھائی بن گئے"۔

دوسری جگہ کفار کے ظاہری اتحاد و اتفاق کی حقیقت اس طرح واشگاف فرمادی۔

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى۔

"آپ تو ان کو متحد خیال کرتے ہیں مگر ان کے دل سب پراگندہ ہیں"۔

اس کے بعد اب آپ ہی غور کیجئے کہ اگر درحقیقت ہمارے قلوب میں وہی اخوت ایمانی موجود ہے تو اس میں وہ محبت و وحدت کیوں نہیں بلکہ اس کے برعکس کفار کے تفرق و تشتت کا نقشہ کیوں ہے۔ اللّٰھم الف بین قلوبنا و اصلح ذات بیننا۔

یاد رکھیئے کہ آپ کا ایمان جتنا کامل اور مستحکم ہوتا چلا جائے گا اتنا ہی آپ کا اتحاد اور قومی تعمیر میں بھی ضعف پیدا ہوتا رہے گا۔ آپ نقصان ایمانی کے ساتھ اپنے اتحاد پر مغرور نہ ہوں وہ صرف آپ کے قالب کا اتحاد ہوگا قلب کا نہیں اور اگر آپ کے قلوب رشتۂ ایمانی کی بدولت وحدت کا رنگ اختیار کرچکے ہیں تو قالب کے انتشار سے مغموم نہ ہوں کہ وہ صرف آپ کے جسموں کا انتشار ہے قلوب کا انتشار نہیں۔ تعجب ہے کہ وحدت و افتراق کے جو بنیادی اسباب ہیں کم از کم مسلمان اس سے کیونکر غافل ہیں۔ وہ جس مجمع میں اتحاد و اخوت کی دعوت دیتے ہیں اسی میں اصل رشتۂ ایمانی پر ضرب بھی لگاتے جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ نعمت اخوت صرف عطاء ربانی ہے، ان کی تقریروں اور تحریروں سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔

"اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ ساری زمین کا مال بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں ایسی الفت و محبت پیدا نہ کرسکتے۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے ان میں باہم یہ الفت ڈال دی"۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ (رواہ مسلم)

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن آگئے یہ لوگ نہایت رقیق القلب ہوتے ہیں۔ ایمان اور دین کی سمجھ اور حکمت تو یمن ہی کا حصہ ہے"۔ (مسلم شریف)

صحیح بخاری میں اس حدیث کو قدرے زیادہ تفصیل کے ساتھ روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ قبیلہ بنو تمیم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے بنو تمیم تم کو بشارت ہو۔ ان بدبختوں نے اس کو مال کی بشارت سمجھا اور کہا اچھا تو دلوائیے کیا دلواتے ہیں۔ آپ کو ان کی یہ پست فطرتی پسند نہ ہوئی۔ اتنی دیر میں یمن کی ایک جماعت آ نکلی، آپ نے ان سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بنو تمیم نے تو بشارت قبول نہ کی لو تم اسے قبول کرلو۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے بسروچشم قبول کی۔ اس کے بعد عرض کیا۔ "جئنا لنتفقہ فی الدین" ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اپنے دین کے کچھ مسائل سیکھیں الخ

اس واقعہ سے یہ اندازہ ہوسکتا ہے کہ ان کے قلب میں دین اور احکام دین قبول کرنے کی کتنی صلاحیت تھی۔ جو بشارت انہیں سنائی گئی وہ کسی بحث اور تفصیل کے بغیر انہوں نے قبول کرلی اور اپنے آنے کا جو زریں مقصد آپ کے سامنے رکھا وہ صرف ایک فقہ فی الدین یعنی دین کی طلب تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس طرح بے چون و چرا بشارت نبویہ کو لپک لے جانے سے بہت محظوظ ہوئے اور ان کی اس صلاحیت اور علو استعداد کو دیکھ کر فرمایا کہ ایمان اور فقہ اور حکمت تو درحقیقت ان لوگوں کا حصہ ہے اور اسی کو یہاں رقتہ قلب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل قلبی قساوت ہے اور وہ یہ کہ نصیحت کے نفوذ کرنے کی اس میں کوئی صلاحیت نہ ہو بلکہ وہ اس خشک پتھر کی طرح ہو جس سے پانی کی ایک بوند بھی نہیں ٹپکتی۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

"پھر اس کے بعد تمہارے دل ایسے سخت ہوگئے کہ گویا پتھر ہیں یا ان سے بھی سخت تر اور پتھروں میں تو بعض ایسے بھی ہوتے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۲۲ جولائی ۱۹۶۹ء

# آہ! مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ

یہ سطور اشکبار آنکھوں اور سوگوار دل سے لکھی جا رہی ہیں کہ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین، فتویٰ نویسی کے درشاہوار اور خطابت کے شاہسوار علامہ انور شاہ نور اللہ مرقدہٗ کی یادگار اور حضرت مفتی کفایت اللہ قدس سرہٗ کی بہار، اہل سرگودھا کے دل کا سرور اور جمعیۃ علماء اسلام کی آنکھوں کا نور، شیخ التفسیر، شیخ الحدیث، شیخ الفقہ شیخ طریقت اور شیخ فلسفہ یعنی جملہ علوم کے جامع کمالات حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۵ اور ۱۶ جولائی کی درمیانی رات کو ساڑھے چار بجے صبح سرگودھا میں اس عدم ہستی نما سے ہستی عدم نما کو انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

آپ ایک عرصہ سے علیل تھے، حکیموں اور ڈاکٹروں نے پوری خدمت کی۔ آپ کے صاحبزادگان و خدام نے آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ خدا کی شان کہ آخری رات آپ نے نہایت آرام سے گذاری اور معمول کے برخلاف اچھی طرح سوئے، حتیٰ کہ تمام متعلقین کو صحت کے بارہ میں پورا اطمینان ہو گیا، لیکن جب جامع مسجد میں عوام ... معراج المومنین (جمعہ کی صبح کی نماز) کی سعادت حاصل کر رہے تھے آپ نے وصال محبوب حقیقی اختیار فرما لیا۔

موت کو قرآن نے "یقین" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے کیونکہ دنیا میں ہر بدیہی سے بدیہی چیز کا انکار کیا گیا، لیکن موت کا آج تک کوئی انکار نہیں کر سکا اور نہ ہی کیا جا سکے گا، لیکن موت موت میں فرق ہوتا ہے۔ جس طرح ہر انسان کی زندگی حیات ایک جیسی نہیں اسی طرح ہر ایک کی موت کو بھی ایک جیسا نہیں کہا جا سکتا انبیاء علیہم السلام تو بہت بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور منتخب شدہ ہوتے ہیں، ان کے بعد صدیقین، شہداء، صالحین اور ایک عام مسلمان کی موت کا فرق اتنا ہی بدیہی ہے جتنا خود لفظ "موت"۔ شہید کے متعلق تو خود قرآن کہتا ہے کہ "اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ"۔ اور صدیقین کا تو پوچھنا ہی کیا۔ باقی رہے صالحین تو قرآن خود عام مسلمانوں کو اُن کی معیت کی بشارت کے بعد "حَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا" کے الفاظ بیان کرتا ہے۔

جمعہ کے روز نماز فجر کے وقت جبکہ سورج نے افق مشرق سے ابھی جھانکا بھی نہیں تھا، دوسرے لفظوں میں روحانی اور زمانی لحاظ سے خوشی و مسرت، برودت اور ٹھنڈک کا وقت، ایسے بہترین اور خوشگوار لمحہ میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں دنیا والوں پر نچھاور ہوتی ہیں، آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اَللّٰھُمَّ بَرِّدْ مَضْجَعَہٗ وَاجْعَلْ قَبْرَہٗ رَوْضَۃً مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

آپ نے تقریباً ۳۳ سال قبل سرگودھا کے اس شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ سرگودھا، لاہور، امرتسر، دہلی اور دیوبند کے روحانی اور علمی چشموں سے سیراب شدہ انسان۔ اور سرگودھا کی سرزمین، لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ شہر کی سب سے بڑی اور پرانی مسجد جامع بلاک ۱ کی خطابت اور افتاء کی مسند سپرد کر دی گئی۔ بس پھر کیا تھا چند ہی روز میں روحانی اور علمی پیاسوں کا ایک جمگھٹا آپ کے گرد لگ گیا۔ لوگوں کی توجہات اور نگاہیں ہر معاملہ میں آپ ہی کی طرف اٹھنے لگیں اور آپ ملک کے طول و عرض میں مرجع خلائق بن گئے۔ علمی لگن کی وجہ سے مدرسہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی، جو مستقبل میں واقعی علوم کے شہر میں "سراج" بن کر پھلا، اور دور دراز کے لوگوں کو قرآن و سنت کے راستہ کی رہنمائی کی، اور آج سینکڑوں نہیں ہزاروں حضرات اسی "سراج العلوم" سے فیض پا کر علم کے مستقل سراج بنے ہوئے ہیں اور اندرون اور بیرون ملک تاریک گوشوں کو توحید و رسالت اور قرآن و سنت کی روشنی سے منور کر رہے ہیں۔

حضرت انور شاہ نور اللہ مرقدہٗ کی شاگردی نے حافظہ کو بھی جلا بخشی اور آپ نے ۳۷ روز کی مختصر مدت میں قرآن کے تیس پاروں کو اپنے دل و دماغ میں جمع کر لیا۔ مفتی کفایت اللہ اور مفتی محمد حسن امرتسری قدس سرہما کے فقیہانہ تفکر نے فقہ میں یگانۂ عصر بنا دیا اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سیاسی فکر نے قوم و ملت کی تڑپ دل میں پیدا کر دی جس سے راتوں کی نیند اور دن کا چین حرام ہونے لگا۔ تحریک خلافت اٹھی تو آپ اس میں صف اول میں تھے۔ تحریک آزادی کے مجاہدین میں بھی آپ سرفہرست کے لوگوں میں شامل تھے، اور قیام پاکستان کے بعد تحریک ختم نبوت میں بھی اپنی پیرانہ سالی، علالت، نقاہت اور روحانی مصروفیات کے باوجود بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں تک برداشت کیں۔

قیام پاکستان کے بعد ہر وقت آپ کے دل میں یہ خواہش کروٹیں لیتی رہتی تھی، کہ اس مملکت میں اسلامی نظام کا قیام عمل میں آ جائے اور مسلمانوں نے جس مقصد کے لئے لاکھوں عورتوں کے سہاگ لٹائے۔ لاکھوں بچوں کو یتیم کروایا، کروڑوں روپے کی جائدادیں تباہ کروائیں، وطن چھوڑا، اعزہ و احباب چھوڑے، دہلی سہارنپور اور دیوبند کے علمی اور روحانی سرچشموں کو خیرباد کہا، اللہ کرے وہ مقصد پورا ہو جائے۔ چنانچہ اس مقصد کی تکمیل اور اس آرزو کے بر لانے کے لئے آپ باقاعدہ طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے رکن بن گئے، اور اسلامی اقدار کے تحفظ اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے عملی جد و جہد شروع کر دی۔ آپ کے ملنے والے بھی اس جد و جہد میں آپ کے ساتھ شریک ہو گئے اور سرگودھا میں جمعیۃ کی ایک نہایت مضبوط شاخ آپ کی سرپرستی میں قائم ہو گئی۔ اور پھر شمالی پنجاب کی جمعیۃ کی امارت آپ نے باوجود ضعف کے قبول فرما کر نوجوان علماء کو درس عبرت دیا۔

جہاں، سنت کے مختلف گوشوں کو آپ نے اپنی عملی زندگی میں اپنایا ہوا تھا وہاں آپ کے اخلاق بھی نبوت کے اخلاق کا عکس ... اور کامل پرتو تھے۔

راقم الحروف گذشتہ سال آپ سے پہلی دفعہ ملا۔ کوئی آشنائی نہیں تھی۔ حضرت مفتی محمود صاحب نے مغرب کی نماز کے بعد میرا تعارف کرایا، بس پھر کیا تھا، الطاف و عنایات کی بارش ہونے لگی۔ شفقتوں کے پھول برسنے لگے اور کلام نرم و نازک کے موتیوں کی لڑیاں جھڑنے لگیں اور مجھے ایسا معلوم ہونے لگا کہ جیسے حضرت قدس سرہٗ مجھے کافی مدت سے جانتے ہیں۔

ایسے لوگ ہر روز نہیں آیا کرتے، خصوصی طور پر قحط الرجال کے زمانہ میں تو ایسے لوگ ہیں ہی شاذ و نادر۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ "ان کی موت زمانے کی موت ہوتی ہے"۔ زمانے کی موت ہو یا نہ ہو، لیکن ہم نے دیکھ لیا حضرت قدس سرہٗ کا اٹھ جانا ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کے یتیم ہو جانے کے مترادف ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مدظلہٗ، قاری عبدالسمیع صاحب اطال اللہ عمرہٗ اور خاندان کے دوسرے حضرات سے دلی ہمدردی ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر کا ہر رکن اور ادارہ ترجمان اسلام اللہ تعالیٰ سے صمیم قلب اور غم دل کے ساتھ دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قدس سرہٗ کے درجات عالیہ میں ترقی عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِی الْجَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ

(حکیم محمود احمد ظفر)

Scanned with CamScanner

راہرو

# افکار و خیالات

## اسقاط حمل ادویات کے استعمال کے نتائج

عالمی صحت کے ادارہ کے ایک سائنٹفک گروپ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسقاط حمل کے لیے دوائیں استعمال کرنے والی خواتین جلدی بیماریوں مثلاً ایگزیما کا شکار ہو سکتی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ ادویہ استعمال کرنے والی خواتین کی جلدی بیماریاں مزید شدت اختیار کر سکتی ہیں۔

یورپ تو تہذیب جدید کی ہر شے کو "تعذیب" سمجھ کر چھوڑتا جا رہا ہے اور ہم ان کے چبائے ہوئے نوالہ کو لذیذ سمجھ کر نگلتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ نقالی کی بوزنہ سرشت جو ہم میں احساس کمتری (INFERIORITY COMPLEX) کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے معلوم نہیں کب ختم ہو گی۔

اہل یورپ تو اسقاط حمل ادویات کو مختلف جلدی بیماریوں کا پیش خیمہ بتا رہے ہیں اور ہم "خاندانی منصوبہ بندی" کے حسین عنوان کے تحت اسقاط حمل اور مانع حمل دونوں قسم کی ادویات کا استعمال اس کثرت سے کر رہے ہیں گویا کہ یہ زہر نہیں بلکہ تریاق ہے۔ ہمیں ان لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

## نشہ آور اور مہلک ادویات کا چھڑکاؤ

"نیو چائنا نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق امریکی افواج نے ویٹ نام میں ایسے مہلک اور نشہ آور سفوف چھڑکے ہیں جن سے قریباً ایک سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں ہلاک شدگان میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے۔"

یہ اسلام ہی ہے جس نے عورتوں، بچوں، بوڑھوں حتیٰ کہ درختوں تک کا تحفظ کیا ہے۔ دنیا میں اور کوئی مذہب اور کوئی قوم ایسی نہیں جو صرف ان لوگوں کو قتل کرے جو ان کے قتل کے درپے ہوں۔ یہ اسلامی تعلیمات میں سے ہے کہ ایک خلیفۂ وقت ایک گورنر کو روانہ کرتے وقت امور مملکت کے متعلق جہاں اور نصیحتیں کرتا وہاں یہ نصیحتیں بھی کرتا کہ تارک الدنیا راہبوں سے تعرض نہ کرنا، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نہ مارنا، پھلے پھولے درختوں کو نہ کاٹنا، آبادیاں ویران نہ کرنا، بکری اور اونٹ کھانے کے لئے بیکار ذبح نہ کرنا، درخت نہ جلانا، پانی میں نہ ڈبانا، خیانت نہ کرنا۔" (موطا امام مالک ص ۱۶۷)

اسلام کے بغیر اور سب کچھ چنگیزی ہے، خواہ وہ امریکہ ہو یا بھارت، روس ہو یا جرمنی اور برطانیہ دنیا میں سوائے مسلمانوں کے ہر فاتح اور جابر قوم نے لوگوں کی ہلاکت کے لئے اسی طرح کے حربے استعمال کئے ہیں۔

## .... اعزاز میں محفل موسیقی

"مغربی پاکستان اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر کے اسٹاف نے نئے آڈیٹر جنرل کے اعزاز میں ایک استقبالیہ محفل موسیقی کا اہتمام کیا جس میں ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے علاوہ دوسرے سرکاری اعلیٰ عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔"

پاکستان میں یہ ایک نئی رسم کی بنیاد ہے۔ ابھی تک تو یہی سنتے تھے کہ بڑے بڑے افسروں کی آمد اور رفت پر ڈنر کا اہتمام کیا جاتا ہے، لیکن اب ہمارے نئے آڈیٹر جنرل صاحب کا استقبال طاؤس و رباب سے کیا گیا، وہی طاؤس و رباب جن کو توڑنے کے لئے جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

## حکومت سے متحدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔
۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے
۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بے حیائی نہ پھیلائی جائے۔
۴۔ اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں۔
۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔
۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔
۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔
۸۔ ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔
۹۔ مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے۔
۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

## نئی نسل کے مہلک میزائل

"برطانیہ اور فرانس کی کمپنیوں نے فضا سے زمین پر پھینکے جانے والا ایک میزائل تیار کیا ہے جو ایسے نشانے کی تصویر جو پائلٹ کی نظر سے پوشیدہ ہو ٹیلی ویژن پر ریلے کر سکتا ہے، اس طرح ایک تو حملہ کرنے کی شدت بڑھ جاتی ہے، دوسرے حملہ آور جہاز مار گرانا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس میزائل کا نام مارٹل رکھا گیا ہے۔"

یورپ نے اس وقت جتنی بھی ترقی کی ہے اس کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ ساری ترقی انسان کی سربلندی اور حیات کے لئے نہیں بلکہ اس کو خواہشات کا غلام بنانے اور اس کو مارنے کے لئے ہوئی ہے۔ یہ ہوائی جہاز، یہ بسیں، یہ موٹر گاڑیاں، یہ ریل گاڑیاں جن کو انسانیت کے لئے سراپا خیر سمجھا جاتا ہے لیکن غور سے دیکھا جائے تو ان میں بھی مہلک پہلو غالب ہیں۔ ریل گاڑیوں کا یہ کروڑوں ٹن دھواں بسوں اور موٹر گاڑیوں سے اٹھتی ہوئی گرد و غبار کیا یہ انسانی صحت کے لئے مہلک نہیں؟ پھر ہوائی جہازوں، بسوں، ریل گاڑیوں کے حادثات جن میں ہزاروں انسانی جانیں تلف ہو جاتی ہیں، پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ یہ ترقی حیات کی نہیں موت کی ہے، آبادی کی نہیں بربادی کی ہے، عزت کی نہیں ذلت کی ہے اور انسانیت کی نہیں حیوانیت کی ہے۔

## امریکی کتے اور ویٹنامی انسان کی موت

"امریکی ہفت روزہ "نیوز ویک" نے اپنے پیدائش اور اموات کے کالموں میں صدر جانسن کے پالتو کتے کی موت کی خبر بڑے پرملال انداز میں شائع کی ہے۔ کتا قصر صدر کے خوبصورت لان میں ایک گلہری کے پیچھے بھاگ رہا تھا کہ ایک کار کی زد میں آ کر اللہ کو پیارا ہو گیا اس حادثہ جانکاہ پر صدر جانسن نے اپنے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے کہا "آج کی رات قصر صدر کے لئے بڑی الم انگیز ہے۔"

ویٹ نام میں لاکھوں بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے اور ہزاروں عورتوں اور بچوں کو نہایت سفاکیت سے قتل کیا جا رہا ہے۔ لیکن صدر امریکہ کے دل میں اضطراب اور الم کے خیال کی معمولی سی لہر تک بھی نہیں اٹھتی بلکہ ویٹ نام شہر اور ویٹنامی باشندوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی برابر دھمکیاں دیتے چلے آ رہے ہیں، لیکن قصر صدر کے ایک کتے کی موت نے ان ہی کی نہیں بلکہ پورے قصر صدر میں رہنے والوں کی رات کو الم انگیز بنا دیا۔ گویا ان کے نزدیک ویٹ نامی باشندے قصر صدر کے ایک کتے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ ہے انسانی ترقی کی معراج اور انسان کتوں سے بدتر ہو گئے اور کتے انسانوں سے بڑھ گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

# اسلام

شیخ سعدیؒ نے گلستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شاعر کو اس کی طمع خام ڈاکوؤں کی خدمت میں لے گئی، قصیدہ خوانی کے بعد انعام کا خواستگار ہوا، امیر کی جانب سے حکم ہوا کہ اس کے کپڑے اتار لئے جائیں اور اسے باہر دھکیل کر اس کے پیچھے کتے چھوڑ دیئے جائیں۔ حکم کی تعمیل ہوئی اور وہ بیچارہ بیک بینی و دوگوش باہر نکال دیا گیا اور کتے چھوڑ دیئے گئے۔ اس نے کتوں کو دفع کرنے کے لئے زمین سے پتھر اٹھانا چاہا، لیکن زمین یخ بستہ تھی، کہنے لگا:۔

"ایں چہ حرام زادہ مرد مانند کہ سگ را کشادہ و سنگ را بستہ"۔

یہ لوگ کس قدر فتنہ پرور ہیں کہ کتوں کو کھول رکھا ہے اور پتھر باندھ دیئے ہیں۔ امیر بالاخانے میں بیٹھا شاعر کی حالت زار کا تماشا دیکھ رہا تھا، شاعر کی یہ بات سن کر ہنسا اور کہنے لگا۔ مجھ سے کوئی درخواست کرو۔ شاعر نے کہا۔ میرے کپڑے مجھے واپس کر دیئے جائیں تو احسان ہوگا۔ ع

مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں

امیر نے اس کے کپڑے واپس کر دیئے و "درمے چند داد" اور چند ٹکے بھی اس کے حوالہ کئے۔

شیخ کا مبیّنہ ..... قصہ اس ملک میں غریب اسلام کے ساتھ پیش آ رہا ہے۔ اسلامی جذبہ کے تحت ..... یہ ملک حاصل کیا گیا، لیکن ہوا یہ کہ اسلام کو برہنہ کر کے دھکیل دیا گیا اور کفر و ارتداد اور تحریف و الحاد کے کتے اس کے پیچھے چھوڑ دیئے گئے، اور دوسری طرف اسلام کا دفاع کرنے والی زبانیں یخ بستہ (پابند) کر دی گئیں اور اب اسلام موت و حیات کے دوراہے میں کھڑا بڑی بے بسی کے عالم میں "مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں" کی درخواست کرتا ہے، لیکن کسی کو اس کی حالت پر ترس نہیں آ رہا بلکہ ارباب بست و کشاد بڑی دلچسپی سے مصروف تماشا ہیں اور اسلام کے بعض نام لیوا گوشۂ عافیت میں بنا پڑے ہیں اے کاش کسی کو اس کی حالت پر رحم آتا اور اس کے اصل کپڑے ہی کم از کم واپس کر دیئے جاتے۔

یہاں اسلام کو انکار ختم نبوت کا صدمہ پیش آیا، لیکن عالم بالا کے لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ احادیث نبویہ کا تمسخر اڑایا گیا، لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ حدود اللہ کا انکار کیا گیا لیکن کسی کو جنبش نہ ہوئی۔ شراب، جوا اور سود کی حلت کے فتوے صادر ہوئے، لیکن کسی کی جبین غیرت پر شکن نہ پڑی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
احیاء العلوم ماموں کانجن

# پاکستان میں

اب اسلامی شعائر کو منہدم کر کے اس کے کھنڈروں پر "جاہلیت جدیدہ" کے محل تعمیر کئے جانے کے منصوبوں کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ لیکن کوئی با اختیار شخصیت ایسی نہیں جو ان لوگوں کے ہاتھ سے اسلام کو مسمار کرنے والے اوزار چھین لے۔

ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب جو یہودی تعلیم و تربیت کے زیر اثر پروان چڑھے، بڑی آزادی کے ساتھ اسلامی مسائل کی قطع و برید اور یہودیانہ تحریف پر خامہ فرسائی فرما رہے ہیں، گذشتہ ماہ سے جس بحث کا آغاز انہوں نے کیا۔ اب ہر کس و ناکس اس پر اظہار خیال کر رہا ہے۔ زکوٰۃ جیسے قطعی فرض کو ٹیکس قرار دینے کے لئے بالکل لچر پوچ دلائل اور بے سروپا دعوے پیش کئے جا رہے ہیں، لیکن علمائے کرام پر باستثنائے معدودے چند سناٹا طاری ہے۔ متدین اہل قلم دوسرے بالکل معمولی نوعیت کے مسائل پر تو خامہ و قرطاس کا شغل رکھتے ہیں، لیکن اس اسلامی تحریف کے خلاف کلمۂ حق کی تحریر سے محروم ہیں۔ ملک کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں چھوٹے چھوٹے انسانی حادثوں پر تحاریک التوا پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن اسلام کے اس عظیم حادثہ کے خلاف کسی قسم کی آواز ندارد، ملک کی اعلیٰ عدالتیں ہتک عزت کے ہلکے پھلکے مقدمات کا نوٹس لیتی ہیں، لیکن اسلام کے ساتھ ناروا سلوک ان کے دائرۂ کار سے خارج۔ ارکان دولت ہر مظلوم کی آواز پر کان دھرنے کے لئے تیار ہیں لیکن غریب الوطن اور مظلوم اسلام کی آہ و فغاں انہیں سنائی نہیں دیتی۔ ان حالات میں اگر اسلام، رب عرش کے سامنے فریاد کرے اور غیرت خداوندی ہمارے انتقام کے لئے جوش میں آ جائے تو کیا بعید ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے:

والذی نفسی بیدہ لتأمرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا منہ فتدعونہ فلا یستجیب لکم (رواہ ترمذی جلد ۲ ص ۳۹ عن حذیفۃؓ، وحسنہ)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہیں معروف کا حکم کرنا ہوگا اور منکر سے باز رکھنا ہوگا، ورنہ بہت جلد اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا، پھر تم اس سے دعائیں کرو گے، لیکن قبول نہ کی جائیں گی۔

دوسری حدیث میں ہے:۔

ان الناس اذا رأوا ظالما فلم یاخذوا علی یدیہ (فی روایۃ اذا رأوا منکرا فلم یغیروہ) اوشک ان یعمھم اللہ بعقاب (رواہ الترمذی جلد ۲ ص ۱۳۱ عن ابی بکر الصدیقؓ وقال ھذا حدیث حسن صحیح)

جب لوگ ظالم کو دیکھیں لیکن اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب لوگ منکر کو دیکھیں لیکن اسے دفع نہ کریں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب عام کی لپیٹ میں لے لیں۔

میں پاکستان کی ملت اسلامیہ کے تمام طبقات سے صاف صاف کہنا چاہتا ہوں کہ اگر عذاب الٰہی سے بچنا ہے تو ان لوگوں سے اسلام کے دامن کو بچاؤ، اسلام کے قطعی مسائل میں مشاغبہ پردازوں کے ہاتھ پکڑو، ملت اسلامیہ کے خلاف زہر اگلنے والوں کی زہر افشانی بند کرو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں ترمیم و تنسیخ کرنے والوں کو کھیل تماشے کا موقع نہ دو، اگر ایسا نہیں کرتے ہو تو خدائی انتقام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حق تعالیٰ کی رحمت نے ہمیں ۱۸ سال کی مہلت دی مگر یہاں اصلاح احوال کی کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی، بلکہ ہم اپنے حالات کو بد سے بدتر بناتے چلے گئے اور ہم تدریجاً شر و فساد کے اس نقطہ پر آ کھڑے ہوئے جہاں پہنچ کر غفلت شعار قوموں کو کم مہلت دی جاتی ہے۔

انگریز کے بدترین دور حکومت میں اگر کسی غیر مذہب کا باجا بجتا ہوا مسجد کے سامنے سے گذر جاتا تو ایک ہنگامہ کھڑا ہو جاتا۔ آج ریڈیو پاکستان کے فحش اور حیا سوز نغموں نے خدا کے گھروں کو بھی بازاری شور و شغب سے بھر دیا ..... ہے، اور مسلمان خدا کے حضور میں کھڑا ہو کر فحش گانے سننے پر مجبور ہے۔ عین جمعہ کے خطبہ اور نماز کے وقت موسیقی کی آوازیں منبر و محراب سے ٹکراتی ہیں لیکن نہ ریڈیو کے کارپردازوں کا ایمانی احساس انہیں اس قبیح طرز عمل کے بدلنے پر مجبور کرتا ہے اور نہ ملت کی اسلامی غیرت انہیں صدائے احتجاج بلند کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ کیا اسلامی سلطنت میں نشر و اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ۔ ریڈیو۔ ان ہی اقدار کا حامل ہونا چاہیئے، جن کا مظاہرہ ریڈیو پاکستان سے کیا جا رہا ہے۔ الیس منکم رجل رشید؟

کسی وقت مسلمان عورت کے ناموس کے تحفظ کے لئے حجاج جیسا ظالم بیچین اور بے قرار ہو جاتا تھا آج۔ اخباری بیان کے موافق عید میلاد النبیؐ کے مقدس نام کی لاج یہ رکھی جاتی ہے کہ میلاد النبیؐ کے جلوس میں ملت کی معصوم بیٹیوں کو سر بازار چھیڑا جاتا ہے لیکن نہ ملت اسلامیہ کے خون میں جوش آتا ہے اور

Scanned with CamScanner

نہ ارباب انتظام کے لئے یہ تشویش کا موجب ہوتا ہے کسی اگلے وقت کی بات ہے کہ اسلامی عقیدہ میں تصویر سازی، بت تراشی کے ہم سنگ تھی۔ اسلام کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تصویر اور تصویر ساز دونوں کو ملعون اور راندۂ درگاہِ خداوندی قرار دیا تھا۔ تصویر رکھنے والوں کو رحمتِ خداوندی سے محروم اور اس مکان کو جس میں تصویر ہو خیر و برکت سے خالی فرمایا تھا اور تصویر بنانے والوں کو اشد الناس عذاباً (سب سے زیادہ معذّب) کی وعید سنائی تھی، لیکن ہماری غباوت نے اس مجموعۂ لعنت کو اسلامی ثقافت اور آرٹ کا نام دے ڈالا۔ آج اسلامی حکومت میں کوئی اخبار اور رسالہ الا ماشاء اللہ۔ اس بت تراشی کی دولت سے محروم نہیں رہنے دیا گیا۔ آج ہر گھر اخبارات کی بدولت بتکدۂ آذری ہے۔ جہاں نظر اٹھاؤ، تصویر سامنے ہوگی، بازار سے ماچس خریدو تو دام دے کر تصویر خریدنی ہوگی تصویر کے بغیر صدر صدارت کے منصب پر فائز نہیں ہوتا۔ وزیر وزیر نہیں بنتا، اور حاکم کی حکومت اس کے بغیر نہیں پھبتی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ حاجی کا حج اس کے بغیر منظور نہیں ہوتا۔ یہ بت شکن قوم آج بت فروش اور بت پسند بن کر رہ گئی ہے۔ ملت پاکستان کا ہر فرد بت زیر بغل ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ نہ صرف اس بدعملی کی نفرت قلوب سے نکل گئی ہے، بلکہ اس کے جواز و استحسان کو ثابت کرنے کے لئے مظلوم اسلام کے نام کو بلا دریغ استعمال کرنے کے لئے پریس کی پوری قوت کو خرچ کیا جاتا ہے۔

کبھی ملت اسلامیہ پر وہ دور بھی گذرا، جب اگر حکومتِ وقت نے مسلمانوں کے پرسنل لاء میں ذرا سی مداخلت کی تو پوری ملت بے چین ہوگئی، اور بالآخر حکومت کو اپنی جرأت بیجا واپس لینی پڑی، لیکن آج اسلامی حکومت میں قرآن و سنت کی صریح مخالفت کا اقرار کرنے کے باوجود عائلی قوانین نافذ ہیں اور ہر عام و خاص اس پر عملدرآمد کی وجہ سے قرآن و سنت اور اجماعِ امت کو نظر انداز کرنے پر مجبور ہے، اور متجددین کی کھیپ اس کو قرآن و سنت سے ثابت کرنے کی خدمت میں مصروف ہے تاکہ ملت اسلامیہ کے کردی معدے تدریجاً اس زہر ہلاہل کو قند سمجھ کر اس کے ہضم کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

ابھی ملت پر اس دور کو گذرے ہوئے زیادہ مدت نہیں ہوئی ہے جبکہ ایشیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی دار العلوم دیوبند کا عدیم النظیر شیخ الحدیث، بلا مبالغہ تمام اسلامی کتب خانے کا حافظ، اسلام کی حقانیت کی چلتی پھرتی تصویر، ایمان و احتساب اور علم و عمل کا پہاڑ السید الامام العلامۃ الحافظ الحجۃ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ۔ دار العلوم کی مسند صدارت پر بیٹھ کر اپنے خاص سامنے بڑی صفائی سے اعلان کرتا تھا کہ:۔

انہٗ ما فنّ الا و فیہ لی رأیٌ

غیر الفقہ فانی فیہ مقلد صرف ولا اریٰ فیہ حقاً الا لمن حصل لہ الاجتہاد (فیض الباری ص۱۷)

"بحمد اللہ ہر فن میں مجھے بصیرت حاصل ہے اور میں اس میں اپنی مستقل رائے رکھتا ہوں، لیکن علم فقہ میں خالص مقلد ہوں اور میرے نزدیک فقہ میں گفتگو کا حق صرف اسی شخص کو حاصل ہے، جو منصب اجتہاد پر فائز ہو۔ جو مجھے حاصل نہیں"۔

میں نے اپنے اساتذہ سے حضرت شاہ صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) کا یہ ارشاد بھی سنا ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے:۔

"مولوی صاحب! شیطان مجھے ہر راستہ سے گمراہ کر سکتا ہے (کیونکہ معصوم نہیں ہوں) لیکن اس راستہ سے کبھی گمراہ نہیں کر سکتا کہ تم ائمہ فقہ کے علوم کا دعویٰ کر دو، اس لئے کہ جب ائمہ فقہ کے علوم پر نظر کرتا ہوں تو اپنے اندر جہلِ مطلق کے سوا کچھ نظر نہیں آتا" (بالمعنی)

لیکن آج اسلامی حکومت کی جانب سے منصب اجتہاد پر ایسے لوگوں کو فائز کر دیا گیا ہے جن کو کسی عالم سے دین اور علم دین سیکھنے کی توفیق ایک لمحہ کے لئے بھی نصیب نہیں ہوئی بلکہ بقول اکبر مرحوم ع

پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

پھر ان ہی لال بجھکڑوں کے اجتہاد کی روشنی میں نہ صرف امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے اجتہادات کو ٹھکرایا جاتا ہے بلکہ امت کے اجماعی عقیدوں کو بدقسمتی قرار دیا جاتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ خاکم بدہن۔ امت کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلوں کو تبدیل کر ڈالنے کا منصب بھی حاصل کر لیا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کو منظور ہوا تو مستقل مقالہ میں اس پر مدلل بحث کی جائیگی واللہ الموفق والمعین۔

---

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملحد مزاج آدمی کو اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے فوراً ہٹایا جائے۔

(۳) یہ اجلاس گورنر مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہے جس میں انہوں نے تعلیمی اداروں سے رقص و سرود کی محفلوں کو ختم کیا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ معاشرہ کی دوسری خرابیوں کو بھی فوراً قانونی طور پر بند کیا جائے۔

## مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب کو صدمہ

مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ لاہور ڈویژن و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم سیالکوٹ کے صاحبزادے صرف دو روز کے بخار کے بعد اس جہان فانی سے انتقال کر گئے۔ ادارہ حافظ صاحب کے اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو والدین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

## بقیہ۔ معارف الحدیث

ہیں کہ ان سے نہریں نکلتی ہیں اور بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی جھرتا ہے اور بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں۔

آیت بالا میں قلوب کی قساوۃ اور اس کے مختلف مدارج کو ایک بلیغ تشبیہ دے کر سمجھایا گیا ہے کہ قلب کی قساوت یہ ہے کہ اس میں اثر پذیری اور تاثر کی کوئی صلاحیت نہ رہے، دین کی فہم کے لئے اس میں کوئی حرکت نہ ہو اور خشیت الٰہی سے وہ یکسر خالی ہو جائے۔ یہی بے فیض قلوب جن سے ہدایت کے چشمے تو کیا بہتے اس کا کوئی قطرہ بھی ان سے نہیں ٹپکتا قلوب قاسیہ ہیں جو سختی میں پتھروں سے بھی بڑھ کر ہیں کہ پتھروں میں کچھ نہ کچھ آثار تاثر کچھ نہ کچھ حرکت تو نظر آتی ہے۔ اس کے برخلاف مومن کے قلب میں رقت و لین کی صفت ہوتی ہے۔ یہ صفت صرف اس کے قلب تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے اعضا و جوارح تک بھی سرایت کر جاتی ہے، وہ نرم خو، نرم مزاج، شیریں طبیعت، صاحب محبت و مروت اور ہر کس و ناکس کی بات سننے اور ماننے والا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے لئے ہمہ تن رحمت اور کفار کے مقابلہ میں مجسم شدت بن جاتا ہے۔ اسی صفت کو اشداء علی الکفار رحماء بینھم میں ذکر کیا گیا ہے۔

---

## متحدہ اسلامی محاذ ضلع میانوالی کی تشکیل

۳ جولائی بروز اتوار ضلع میانوالی کی تمام دینی جماعتوں مجلس احرار، جمعیۃ علماء اسلام، تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہلسنت اور جماعت اہلحدیث کا ایک مشترکہ اجلاس ضلعی متحدہ اسلامی محاذ کی تشکیل کے لئے بمقام کلور کوٹ منعقد ہوا، جس میں پچاس سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے فرمائی مندرجہ ذیل حضرات ضلعی عہدیدار منتخب ہوئے:۔

(۱) مولانا محمد سلیمان صاحب کلور کوٹ صدر

(۲) مولانا محمد رمضان صاحب بھکر نائب صدر

(۳) جناب صوفی عبد الرحیم صاحب موسیٰ خیل ناظم اعلیٰ

(۴) ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ہرنولی ناظم نشر و اشاعت

(۵) جناب خان شہباز خاں صاحب خازن

۱۰ افراد پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ کی بھی تشکیل کی گئی جس میں حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں بھی شامل ہیں۔

اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی پاس ہوئیں

(۱) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف اسلام قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے (باقی کالم ۲ میں)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# پرویزی دعوتِ فکر کا سرسری جائزہ

(قسط نمبر ۲)

## "اقامت صلوٰۃ" کے معنی میں تحریف

ختم نبوت کے انکار کے بعد مسٹر پرویز نے "اقامت صلوٰۃ" کے معانی میں بھی ایسی تحریف کی ہے کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں اس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ "اقامت صلوٰۃ" کا حکم قرآن پاک میں ۱۰۰ بار کے قریب آیا ہے لیکن پرویز کے نظریہ کے مطابق اسلام کی ان چودہ صدیوں میں مسلمان اس کے معانی سے یک قلم ناآشنا رہے اور خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امت کو اس کے معنی نہ بتلائے اور اگر بتلائے بھی تو مسلمان قوم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دنیائے فانی سے دنیائے باقی کی طرف تشریف لے جانے کے فوراً بعد ہی ..... ان معانی کو یکسر بھول گئی اور اب چودہ سو سال کے بعد اسلام کا یہ منشی مفسّر اس کے معانی یوں سمجھاتا ہے۔

"آج جبکہ مسلمانوں میں صلوٰۃ کا مفہوم صرف نماز، پرستش یا ہندی زبان میں پوجا پاٹ رہ گیا ہے، یہ سمجھنا ذرا دشوار ہے کہ "قیام صلوٰۃ" کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ ہمارے ہاں قیام صلوٰۃ کا ترجمہ کیا جاتا ہے "نماز قائم کرو"۔ اور اس کا مطلب لیا جاتا ہے کہ نماز پابندی کے ساتھ پڑھو۔ اور اس سے مقصود ہوتا ہے خدا کی پرستش۔ اس لئے آج یہ بات مشکل سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس "پرستش" کو "معاشی امور" سے کیا واسطہ۔ یہ شبہ کوئی نیا نہیں، وحی کی طرف سے ہمیشہ دین (نظام زندگی) ملتا تھا، لیکن اسے انسان رفتہ رفتہ مذہب (دھرم) میں بدل دیتے تھے، اسی طرح دین کے وہ تمام عناصر جو نظام زندگی کے ستون تھے، رفتہ رفتہ پوجا پارٹ میں بدل جاتے تھے اور ان کا انسانی زندگی سے کوئی واسطہ نہیں رہتا تھا۔ یہی کچھ سابقہ اقوام نے کیا اور یہی کچھ مسلمانوں سے ہوا"۔

(قرآنی نظام ربوبیت ص ۱۵۸)

گویا بتایا یہ جا رہا ہے کہ "اقامت صلوٰۃ" یہ نہیں ہے جس کو مسلمان نسلاً بعد نسل کرتے چلے آرہے ہیں اور تسبیح و تہلیل، رکوع و سجود، تلاوت قرآن اور قیام وغیرہ کچھ نہیں، بلکہ "اقامت صلوٰۃ" سے مراد "معاشی نظام کا قیام" ہے۔

قرآن حکیم کے اس جدید مفسر کے یہ معنی قرآنی الفاظ "صلوٰۃ" یا "اقامت صلوٰۃ" کی قرآنی اصطلاح سے کوئی لگّا ہی نہیں کھاتے اور ان میں اتنی بھی درستی نہیں ہے جتنی ماش کے دانہ پر سفیدی۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ معانی قرآن کے بیان کردہ معانی کے سراسر خلاف ہیں تو اس میں بھی کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ قرآن کریم حکم دیتا ہے:۔

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ" (سورہ الجمعہ)

اے ایمان والو! جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔

اب اگر "صلوٰۃ" کے معنی "معاشی امور" کے ہوں جیسا کہ مسٹر پرویز کا نظریہ ہے تو یہاں تو اللہ رب العزت وَذَرُوا الْبَیْعَ کے الفاظ سے "معاشی امور" کو چھوڑ دینے کا حکم ارشاد فرما رہے ہیں، اور "معاشی امور" کو چھوڑنے کا حکم دے کر "معاشی امور" کی طرف دوڑ کر آنے کا حکم دینا یہ کیا معمہ ہے؟ اس کو دنیا میں سوائے مسٹر پرویز کے اور لوگ تو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

پھر اس آیہ کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا، کہ "الصلوٰۃ" کو معاشی "امور" پر فوقیت حاصل ہے۔ تبھی تو "معاشی امور" کو چھوڑ کر "الصلوٰۃ" کی طرف دوڑ کر آنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔ دوسرے لفظوں میں یہ آیت پرویز صاحب کے "الصلوٰۃ" اور "اقامت صلوٰۃ" [illegible] بیان کردہ معانی کی صاف صاف تردید [illegible] صاف بتا رہی ہے کہ:۔

(۱) "الصلوٰۃ" کے معنی "معاشی امور" نہیں ہیں۔

(۲) الصلوٰۃ کو "معاشی امور" پر فوقیت اور ترجیح حاصل ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر پرویز محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ قرآن کی تشریح و تفسیر نہیں فرماتے بلکہ مزدک اور کارل مارکس کے فلسفہ اشتراکیت کی کسی کتاب کی شرح فرما رہے ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ھٰذِہِ الْخُرَافَاتِ۔

سلیم کے نام ایک خط میں پرویز صاحب لکھتے ہیں:۔

"سورۂ اعراف میں دیکھو، قانون خداوندی کے ساتھ کامل تمسک کا دوسرا نام "اقامت صلوٰۃ" رکھا گیا ہے وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (متقی وہ ہیں) جو قانون خداوندی کے ساتھ پورا پورا تمسک رکھتے ہیں یعنی صلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں۔ یہی وہ ہمواریاں پیدا کرنے والے (مصلحین) ہیں جن کے اعمال نیز نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔

تمسک بالکتاب یعنی قانون خداوندی کا عملاً اتباع ناممکن ہے، جب تک کہ دین کا نظام عملاً جاری و ساری نہ ہو، اور چونکہ اقامت صلوٰۃ بھی اسی نظام ہی سے وابستہ ہے، اس لئے اقامت صلوٰۃ ناممکن ہے بغیر تمکین فی الارض (یعنی کسی خطۂ زمین میں قرآنی حکومت قائم کئے بغیر ناممکن ہے)

متذکرۃ الصدر اقتباس میں پرویز صاحب نے ایک اور گل کھلایا ہے کہ "اقامت صلوٰۃ" بغیر قرآنی حکومت قائم کئے ممکن ہی نہیں۔ دراصل اسے اپنے آپ کو اور اپنے معتقدین کو نماز سے چھٹی دلوانا ہے، کیونکہ نہ "نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی"۔ نہ اسلامی حکومت ہوگی اور نہ اقامت نماز ہوگی۔ ان صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ مکّی زندگی جہاں قرآنی حکومت نہیں تھی وہاں بھی اقامت صلوٰۃ تھی اور خود رسول اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہلے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد بیت اللہ میں نماز ادا کرتے تھے۔ وہی نماز جیسے مکہ میں پڑھی جاتی تھی ویسے ہی مدینہ طیبہ میں پڑھی جاتی تھی، پھر یہ کہنا کہ قرآنی حکومت قائم کئے بغیر اقامت صلوٰۃ ممکن ہی نہیں۔ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی تعلیم سے سراسر جہالت کی دلیل ہے۔ اب ایسا جاہل آدمی معلوم نہیں اپنے کو کس طرح قرآن کا مفسر اور شارح کہتا ہے ؎

گر ہمیں مفسّر و ہمیں تفسیر
کارِ مرداں تمام خواہد شد

## اعمال صالحہ کے معنی میں تحریف

اعمال صالحہ جن کا قرآن پاک میں بار بار ذکر کیا گیا ہے، ان کی تشریح بھی مسٹر پرویز نے نہایت غلط کی ہے اور ان کی اس تشریح کو پڑھ کر ایک عام آدمی کا ذہن بھی یہ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ تشریح کسی مسلمان ذہن کی نہیں بلکہ ایک کمیونسٹ مزاج آدمی کے ذہن کی پیداوار ہے۔ چنانچہ وہ اعمال صالحہ کا ترجمہ اور اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"انسانی ذات اور معاشرہ میں ہمواریاں پیدا کرنے والا پروگرام وہ اعمال جو انسان کی صلاحیتوں کو ابھار کر نشو و نما دیں"۔

اس تشریح کی رو سے رقاص، فلم ایکٹر، فلم ایکٹرسیں وغیرہ سب کے سب اعمال صالحہ کے کرنے کے دعویدار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آخر وہ بھی تو اپنے فن سے معاشرہ میں ہمواریاں پیدا کر رہے ہیں اور ڈانسنگ ہال کلب گھر، سینما گھر اعمال صالحہ کے سب سے بڑے مرکز قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ پرویز صاحب اس تشریح

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب رئیس التحریر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

# جاہلیتِ اولیٰ دورِ حاضر میں

وہ ملک جو ایک طویل اور پیہم جدوجہد اور انمٹ قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا، جس کی خاطر لاکھوں مسلمانوں کو آگ اور خون کے طوفانوں سے گذرنا پڑا، ہزاروں عصمتوں کے چراغ بجھے اور لاکھوں معصوم زندگیاں اغیار کے ہاتھوں لٹ گئیں۔ غرض مسلمان زندگی کی ہر متاع اور عمر بھر کی پونجی اس کی راہ میں لٹا کر بھی مسرور و شادماں تھے کہ ؎

حاصل عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم

اب اگر کوئی بدبخت اور ناعاقبت اندیش اٹھے اور اس کی بنیادوں کو ہی ڈائنامیٹ کرے، اس کی دیواروں میں شگاف ڈالے تو کیا اس کے اس غدارانہ جرم کو لمحہ بھر برداشت کیا جائے گا؟ کیا ایسا شخص قومی غدار کہلانے کا مستحق نہ ہوگا جو اس مضبوط دیوار حصار میں نقب لگا کر قومی خودکشی کا مجرم بنے؟

ہر عمارت ستونوں، چھتوں اور در و دیوار سے عبارت اور اپنی مضبوط اور راسخ بنیادوں پر استوار ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی عظیم الشان عمارت بھی ان بنیادوں اور ستونوں پر قائم ہے، جسے ہم ارکانِ خمسہ (شہادتین، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج) کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جسے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائم الاسلام (اسلام کے ستون) سے تعبیر کیا (ملاحظہ ہو عمدۃ القاری جلد ۱ ص۱۴۱ بحوالہ مصنفہ عبدالرزاق) اگر ان بنیادی ستونوں میں سے ایک کو ہٹا دیا جائے یا ذرا سا ٹیڑھا کر دیا جائے تو ساری عمارت دھڑام سے گر جائے گی، جو بالآخر اس کے تمام مکینوں کی تباہی اور ہلاکت پر منتج ہوگی۔ اگر کوئی خود باختہ شخص اس عظیم عمارت کی بنیادوں پر ضرب لگاتا اور اسے اپنی جگہ سے ہلاتا ہے، تو عاقبت اندیشی یہی ہے کہ اس پناہ گاہ کے تمام باشندے اٹھ کر ان ہاتھوں کو توڑ دیں جو پوری ملت کے نقصان اور تباہی کا سبب بن رہے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ تمام ہاتھ بھی شل کر دیئے جائیں جو پس پردہ اس ملی چور کی پشت پناہی کر رہے ہوں یہ ایک بڑی اور سچی حقیقت ہے جو اسلام اور دینِ محمدی کی اہمیت، اس کی عظمت اور نزاکت کے بارہ میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھی سادی مثال سے ذہن نشین کرا دی اور بار بار فرمایا جسے بے شمار صحابہؓ نے مختلف طرق سے نقل کیا۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

اسلام کا یہ عظیم الشان کارخانہ پانچ ستونوں پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسالتِ محمدی کا اقرار، نماز ادا کرنا زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

کہیں ان ارکان کو دعائم الاسلام کہا گیا اور کہیں عماد کے لفظ سے ان کی اساسی حیثیت پر روشنی ڈالی گئی۔ خود قرآن مجید کے اکثر مضامین احکام و اوامر، نواہی قصص و آداب امثال و مواعظ کا مرکزی نقطہ بھی یہی ارکانِ پنجگانہ ہیں کہ ان ہی پر دین و آخرت اور غیب کا سارا عالم استوار ہے۔

اگر کوئی شخص ایمان کا مدعی ہے مگر نماز یا زکوٰۃ سے انکار کرتا ہے یا اس خاکہ میں تبدیلی و ترمیم کی ناروا جسارت کرتا ہے جو اس کے معمار اول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عبادات کے لئے تیار فرمایا تو اسے اس قصرِ محمدی میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں اور نہ اس کا ایسا دعویٰ ایمانی قابل اعتنا ہے، خواہ وہ ہزار بار اس کے استحکام و تعمیر کی رٹ لگاتا رہے ہمارے اس دعویٰ کا ماخذ خود قرآن کریم، سنتِ رسول اور صحابہ کرام و خلفاء راشدینؓ کا طرزِ عمل ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

(۲) ڈاکٹر ... المشرکین حیث وجدتموھم ..... فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم (توبہ)

ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔ پس اگر وہ تائب ہو کر نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک لوگ توحید اور رسالت کا اقرار اور نماز و زکوٰۃ ادا نہ کریں تو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان سے جنگ کرتا رہوں۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں تب وہ اپنے مال و آبرو کو مجھ سے محفوظ کر سکیں گے (بخاری و مسلم)

پھر ان ارکان کے باہمی ارتباط کی وضاحت اس طرح فرمائی کہ جب بنو ثقیف کے ایک وفد نے طائف سے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ...

ایک اہم رکن نماز سے ہمیں معاف رکھا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی اور حقارت سے ان کی یہ درخواست ٹھکرا دی اور فرمایا کہ:۔ لاخیر فی دین لاصلوٰۃ فیہ (بھلا وہ دین ہی کیا ہے جس میں نماز نہ ہو)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس مفہوم کو ان الفاظ میں ظاہر فرمایا:۔

من لم یرک فلا صلوٰۃ لہ
(ترجمان السنۃ ص۵۸۷)

(جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی قبول نہ ہو)

خلیفۃ الرسولؐ سیدنا صدیق اکبرؓ نے بھرے مجمع صحابہؓ میں اعلان فرمایا کہ:۔

واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ۔

خدا کی قسم جو شخص نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا (ان میں سے ایک کی تعبدی حیثیت سے انکار کرے گا) تو میں اس سے قتال کروں گا

عہدِ رسالت کے فوراً بعد جب بعض غیر راسخ الایمان قبائل، مجلس و زبیان۔ بنو کنانہ۔ غطفان اور بنو فزارہ نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو خلیفۃ المومنین سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی ایمانی فراست کی بنا پر اس "باغیانہ" اور "کافرانہ" جسارت کے مہلک اثرات اور نتائج کو فوراً بھانپ لیا کہ اگر اس وقت قصرِ محمدی کی بنیادوں پر یہ پہلی کاری ضرب برداشت کر لی گئی تو آگے چل کر بدباطن منافقین، زائغین اور محرفین کے ہاتھوں یہ پوری عمارت پیوندِ خاک ہو کر رہ جائے گی (ولا فعل اللہ کذالک الی یوم القیامۃ) حضرت صدیقؓ نے جرأت ایمانی سے کام لیکر تلوار نیام سے نکالی اور ایک خونریز جنگ کے بعد اس فتنہ کو تہ خاک کر دیا جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین۔

حضرت صدیقؓ کو زکوٰۃ یا اس کی تعبدی حیثیت سے انکار کرنے والوں کے اقدام کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرہ بھر تردد نہ ہوا۔ اور یہ اس لئے کہ بقول... امام العصر حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری علیہ الرحمۃ:۔

ان الایمان اسم لالتزام کل الدین فمن فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فکانہ لم یومن بالکل ومن لم یومن بالکل فھو کافر قطعا۔

(فیض الباری ص۱۰۸)

بنا بریں کہ ایمان نام ہے پورے دین کے التزام کا۔ پس اگر کوئی نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرتا ہے گویا وہ پورے دین پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے دین پر ایمان نہ لایا وہ شخص قطعی کافر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی جب اندازہ ہوا کہ ان لوگوں کی جسارت محض حکومت سے بغاوت نہیں بلکہ سرے سے دین کے ایک اہم رکن کا انکار یا اس میں

پورے دین پر پڑ سکتے ہیں تو ان کا سینہ بھی اس پارہ میں کھل گیا اور نہ صرف حضرت فاروق اعظمؓ بلکہ تمام صحابہؓ نے حضرت صدیقؓ کا قولاً و عملاً ساتھ دیا اور اس طرح ایک رکن اسلام (زکوٰۃ) کی قطعیت میں صحابہ کا اجماع منعقد ہوا۔ اور ایسا اجماع جس کے نفاذ میں مخالفین کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔

زکوٰۃ کے اس اقدام کے اسباب و عوامل کی تلاش میں یہیں یہ بات بھی مل جاتی ہے کہ منکرین زکوٰۃ نہ صرف سیدنا صدیق اکبرؓ کو زکوٰۃ دینے کے مخالف تھے بلکہ اپنی ایک من گھڑت رائے اور نظریہ کی بنا پر زکوٰۃ کو صرف ایک ٹیکس سمجھنے لگے تھے اور اس طرح اس کی عبادتی حیثیت سے انکار کر رہے تھے۔ محدث جلیل علامہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:۔

وانما زعموا ان الزکوٰۃ جبایۃ عمال کما یجبی السلطان من الرعایا جبایات من جہات وکانت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عہدہ وانا ولینا نحن ولاۃ منا سقطت ولبقیت کسائر الجبایات علی رائی الوالی (فیض الباری صفحہ ۱۰ جلد ۱)

منکرین زکوٰۃ کا گمان تھا کہ زکوٰۃ ایک مالی ٹیکس ہے۔ جیسا کہ بادشاہ اپنی رعایا سے کئی طرح کے ٹیکس وصول کرتا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو اس ٹیکس کی وصولی حضورؐ کا حق تھا اور جب ہم نے اپنوں میں سے والی اور حاکم چن لئے تو زکوٰۃ ہم سے ساقط ہوئی اور دیگر ٹیکسوں کی طرح اب زکوٰۃ کا معاملہ بھی حاکم کی رائے پر ہے۔

ٹھیک چودہ سو سال بعد قرنِ اول کے مانعینِ زکوٰۃ کا بھی استدلال اور ارکانِ اسلام سے بغاوت کا انداز ہے جو آج اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (ادارہ تحقیقات اسلامیہ) کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس کی لادینی ریسرچ و تحقیق کی صورت میں ہمارے سامنے ہو رہا ہے۔ عہدِ حاضر کے ان نام نہاد "محققین" نے آج تمام "ان جاہلی نظریات" کو دجل و تلبیس اور تحریف و تاویل کے حربوں سے مسلح ہو کر اسلام کی جدید تعبیر کے روپ میں دوبارہ پیش کر دیا ہے جن کو اسلام نے سختی سے غلط ٹھہرایا اور جسے اس پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدموں کے نیچے پامال کیا۔ جاہلیت اولیٰ کے منحوس دیو کی وہی روح بد ہے جو کبھی مرزا غلام احمد قادیانی کے بھیس میں ظاہر ہوتی ہے، اور کبھی غلام احمد پرویز کا روپ دھار لیتی ہے اور کبھی ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ان جیسے محققین اور مغرب زدہ ڈھانچوں میں جلوہ گر ہو جاتی ہے اور پھر تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ اسلام کے ایک ایک رکن اور ایک ایک ذرائع اور وسائل اس کی پشت پر ہوتے ہیں ۔۔۔ کبھی اس کا دار رسالتِ محمدی کی بنیاد "ختم نبوت" پر ہوتا ہے تو کبھی آپ کی سنت کی تشریعی حیثیت اور منصبِ رسالت، کبھی تجدد اور نئی روشنی کے نام پر مسلمانوں کے "پرسنل لاء" کو مسخ کیا جاتا ہے تو کبھی ظاہری ترقی اور مغربیت کی چمک دمک سے اسلام کے پورے معاشرتی نظام، طلاق، نکاح، عدت، میراث وغیرہ میں دست درازیاں کی جاتی ہیں۔ اس صدی میں اس طاغوتی روح نے مسلمانوں کے پورے اقتصادی ڈھانچہ تجارت اور صنعت کو اسی جاہلی نظام، سود، قمار حرام کاروبار، معاشی دستبرد اور ظلم و نعدی کی بنیادوں پر کھڑا کر دیا ہے اور سارے عالم اسلام کی ہیئتِ حاکمہ اور قوتِ نافذہ کو اپنے ڈگر پر ڈال دیا ہے اس کا منحوس سایہ مسلمانوں کے پورے نظامِ اخلاق و کردار تمدن اور طرزِ معاشرت پر پڑ چکا ہے اور اس کی جگہ مغربی خود غرضی، نفس پروری، مادہ پرستی، جنسی ہیجان اور ابا حیت نے قدم جمائے ہیں اور بدأ الاسلام غریبا و سیعود غریبا کا منظر سامنے ہے

ان حالات میں اگر ملتِ مسلمہ لمحہ بھر بھی غفلت اور مداہنت یا رواداری سے کام لے اور اسلام کی ایک ایک بنیاد اور اصول پر شیطنت کا یہ وار سہتی رہے تو ظاہر ہے کہ اس کے نتائج کتنے مہلک اور کتنے تلخ ہوں گے؟ پھر معلوم نہیں یہ سلسلہ آخر کہاں جا کر ختم ہوگا۔ اگر آج زکوٰۃ کی شرعی حیثیت کو غت ربود کیا گیا کہ زکوٰۃ کی موجودہ شرح حکومت کے مصارف کے لئے کافی نہیں تو کل نمازوں کی تعداد اور مقدار میں بھی یہ کہہ کر قطع و برید کی جائے گی کہ آج کل کی مصروف زندگی میں اس بیش قیمت "ضیاع وقت" (نارش بدہنی) کی فرصت کہاں؟ اور یہ کہاں کی دانشمندی ہے کہ اس صنعتی اور مشینی دور میں مہینہ کے پورے تیس دن روزے رکھ کر ملک کی مادی حیثیت کو نقصان پہنچایا جائے۔ اور "حج و زیارت" کے نام پر ہزاروں میل کا سفر کر کے ملک اور قوم کا وقت اور ریاست کا "زرمبادلہ" ضائع کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟ والعیاذ باللہ العظیم۔ اگر آج سود کے حلال ٹھہرائے جانے کو گوارا کر لیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ کل زنا اور خمر کو بھی حلال نہ کہنا پڑے۔ اور اگر آج مسلمانوں کے معاشرتی معاملات میں تحریف و تبدیل پر صبر کر لیا جائے تو کونسی ضمانت ہے کہ کل "عبادات" اور "اعتقادیات" تک سے ہاتھ نہ دھونے پڑیں؟

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا اس سے دیگر ارکان کے علاوہ زکوٰۃ کی بنیادی اور تعبدی حیثیت پر بھی روشنی پڑتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس قماش کے دیگر ثقافتی اور ریسرچی "ارباب فکر و نظر" کی تحقیقات کی زد کہاں جا پڑتی ہے۔

دراصل جو قلوب اسلام کے بارہ میں سوءِ ظن

موجودہ "جاہلی دور" کے لئے ایک رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ بعض سیاسی اور مادی اغراض کی وجہ سے نہ تو کھل کر اسلام کے "دین ابدی" اور "ضابطۂ حیات" ہونے کا انکار کر سکتے ہیں اور نہ اندرونی نفاق کی وجہ سے اسلام کی جامعیت اور دینِ حنیفی کی سچائیوں کا اقرار۔ اس گومگو حالت نے انہیں تضاد، تعارض اور تذبذب و نفاق کے ایک عجیب مضحکہ خیز مقام پر لا کھڑا کیا ہے کبھی وہ سرمایہ دارانہ نظام پر اسلام کا ٹھپہ لگائینگے تو کبھی کمیونزم اور مارکسیت کو دنیا کا کامیاب مذہب قرار دیں گے۔ کبھی کہیں گے کہ سائنس و حکمت اور دین و مذہب کا کوئی جوڑ ہی نہیں ہو سکتا۔ کبھی کہیں گے کہ اسلام کا مقصد ہی صرف سائنسی ترقی اور مادی معاشرہ کا ارتقاء ہے۔ کبھی سرے سے سنت رسولؐ کے حجت ہونے سے انکار کر بیٹھتے ہیں تو کبھی ہر زمانہ کے مأثوف یا استشراق زدہ دل و دماغ کے "اجتہادات" کو بھی "سنتِ جاریہ" کا نام و مقام دیں گے، گویا ان کی کیفیت ٹھیک اس ارشادِ خداوندی کی مصداق ہے۔

فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق۔ (حج پ ۱۷ ع ۱۱)

گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں یا اسے ہوا اڑا کر کسی دور جگہ میں پھینک دیتی ہے۔

پھر یہ لوگ اپنی نت نئی "اختراعات" اور "تحریفات" کے اثبات کے لئے جو دلائل و براہین پیش کرتے ہیں۔ کوئی عقل سلیم اور قلب مومن تو اسے کیا قبول کرے گا خود ان کا ضمیر بھی ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔ علم و تحقیق کی دنیا اس تحریف و تلبیس پر سر پیٹنے لگتی ہے مگر تحقیق و ریسرچ کے یہ دعویدار پوری ڈھٹائی سے اپنے تجرد تعمق کا شور مچاتے رہیں گے، اور ہر طرح دین کو بازیچۂ اطفال بناتے رہیں گے۔

اگر ملتِ مسلمہ کو اسلام کے "شجرہ طوبیٰ" کے سایۂ عاطفت اور "قصرِ محمدی" کی پناہ میں رہنا ہے اور اس کی ہر دیوار اور بنیاد کو اعداء و اغیار کے نقب سے بچانا ہے تو ضرورت ہے کہ اس ملت کا ہر نام لیوا خواہ عامی ہو یا عالم، جاہل ہو یا مقتداء اپنے تمام اغراض اور مصلحتوں سے دستبردار ہو کر سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ کی فراست اور فاروق اعظمؓ کی جرأت سے کام لیکر میدان میں کود پڑے، اور جو زبان و قلم اور جو ہاتھ بھی اس قصرِ محمدی میں شگاف پیدا کرنے کی سعی کرے اسے ہمیشہ کے لئے خاموش اور معطوج کر دیا جائے۔

واللہ فی عونکم ما دمتم فی عون الاسلام
واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

ترجمان اسلام
میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ احیاء العلوم مامور کانجن

# مقادیر زکوٰۃ پر اعتراضات کے جوابات

(قسط نمبر ۲)

اب دیکھئے آیت کا مفہوم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بیان فرمایا۔ اسی کی روشنی میں ہمارے لئے اس حدیث کے صحیح مفہوم تک رسائی آسان ہوگی۔ احکام القرآن میں جہاں سے محترم رفیع اللہ صاحب نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے اگلے صفحہ (۱۳۱ جلد ۳) پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح حدیث سند متصل کیساتھ موجود ہے۔ کہ جب یہ آیت (والذین یکنزون) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بہت شاق گذری۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں آپ حضرات کے اشکال کو رفع کئے دیتا ہوں چنانچہ آپ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی وجہ سے آپ کے صحابہ گرانی میں مبتلا ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث لتکون لمن بعدکم۔ (ابوداؤد وسنحہ)

"اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اسی لئے تو فرض فرمائی تاکہ تمہارے باقی ماندہ مال پاک ہو جائیں اور حق تعالیٰ نے قانون میراث اسی لئے تو مقرر فرمایا تاکہ وہ مال تمہارے بعد والوں کے لئے باقی رہیں"۔

اس حدیث سے نہ صرف یہ کہ صحابہؓ کا اشکال رفع ہوگیا، بلکہ ہمیشہ کے لئے آیت کی مراد بھی واضح ہوگئی۔ یعنی آیت میں مذکورہ صرف انہی لوگوں کا ہے جو زکوٰۃ فرض کی ادائیگی میں بھی بخل کرتے ہیں۔ اسی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی فصاحت کے قربان جائیے کہ آپؐ) نے اس کی عقلی دلیل بھی بیان فرمادی۔ یعنی اگر آیت کا مطلب یہی ہو کہ تمام مال کا جمع کرنا واجب اور ضروری ہے تو حق تعالیٰ کا قانون میراث معطل ہو کر رہ جائے گا۔

الغرض جب یہ معلوم ہو چکا کہ حدیث ابی ذرؓ کا مفہوم وہی ہے جو اس آیت کا ہے، اور یہ آیت کا مفہوم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ اس سے مراد انفاق مفروض ہے انفاق کل نہیں، تو یقیناً اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہوگا۔ اس لئے محترم رفیع اللہ صاحب کا اس حدیث کو "سو فیصد زکوٰۃ" شرح زکوٰۃ کے اشتراکی نظریہ کی تائید کے لئے پیش کرنا محض خوش فہمی ہے

پھر اس غلط نظریہ سے زکوٰۃ کی شرح میں ردوبدل کے جواز کا سراغ لگانا محض ایک خیالی پیز تو ہو سکتی ہے لیکن امور واقعیہ میں اس کا وزن شیخ کے فرضی کینے سے زائد نہیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح فہم نصیب فرمائے۔

موصوف نے یہاں دو آیتیں بھی بغیر سوچے سمجھے نقل کر ڈالیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

قرآن مجید سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔ مثلاً یسئلونک ماذا ینفقون، قل العفو (یعنی بقدر ضرورت۔ سے جو بچے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور کہ لایکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔ تاکہ یہ دولتمندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے، اس حساب سے تو وافر بچت پر شرح زکوٰۃ سو فیصد بنتی ہے۔

اگر وہ ان آیات کو یہاں بے محل نقل کرنے سے پہلے کسی چھوٹی بڑی تفسیر کا مطالعہ فرما لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ پہلی آیت کا مفہوم ان کی مراد کے بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ اس سے مراد زکوٰۃ اور وہ صدقہ نافلہ ہے، جو حد استطاعت سے زائد نہ ہو تفسیر کی عام کتابوں کے علاوہ ابن جریر جلد ۲ صفحہ ۳۶۲ تا ۳۶۵ کا مطالعہ فرمالیا جائے۔ اور دوسری آیت کا تعلق تقسیم غنائم سے ہے زکوٰۃ اور صدقہ سے اس کو دور کا بھی تعلق نہیں۔

البتہ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے کہ حدیث قرآن میں ذہنی تحیلات ٹھونس ٹھونس کر جو آنجناب نے "وافر بچت پر سو فیصد شرح زکوٰۃ" کا نظریہ اختراع کیا ہے۔ اس کی تشریح کے لئے ذرا اس "وافر بچت" کا معیار بھی بتلایا ہوتا۔ کہ وہ ہر شخص کی صوابدید پر ہے یا جناب کے ذہن میں اس کا کوئی خاص نصاب بھی متعین ہے۔ آج کروڑپتی ساہوکاروں سے لے کر دس دس ہزار تنخواہ پانے والے ملازموں سے پوچھ دیکھئے، ان کی ہوس دولت آپ کو "وافر بچت" کا کہیں پتہ نشان نہیں بتلائے گی، اور اگر آپ اس کے لئے کوئی خاص مقدار تجویز فرمائیں گے۔ تو سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ نصاب اور مقدار زکوٰۃ میں معاذ اللہ کیا نقص تھا کہ آپ نئے سرے سے تجدید نصاب کی دوردسری میں مشغول ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجدید سے برگشتہ ہو کر ایمانی بصیرت سے بھی محروم ہوئے۔

اس کے بعد موصوف نے ایسا انوکھا انکشاف فرمایا ہے جو اسلام کے چھ سو سالہ دور میں کسی عالم اور فقیہ کے ذہن میں نہ آیا ہوگا۔ فرماتے ہیں:

"حضرت عمرؓ نے ایسی زکوٰۃ۔ مال تجارت کی زکوٰۃ اکٹھی کرنے کا یہ فرمان جاری کیا تھا کہ مسلمانوں سے ۲½ فیصدی لو۔ اہل ذمہ سے پانچ فیصدی اور دارالحرب کے باشندوں سے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں، دس فیصدی۔ یہ دس فیصدی زکوٰۃ ان کی زکوٰۃ واجب کے قائم مقام ہوگی"۔

(بحوالہ ایضاً صفحہ ۱۹۱)

ان کی اس عبارت کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ یا تو اسلامی لٹریچر کے صحیح مطالعہ کی اہلیت نہیں رکھتے یا پھر وہ دیدہ و دانستہ تحریف کر کے غلط فہمی پیدا کرنے میں خاص ذوق رکھتے ہیں۔ عربی شاعر کے بقول ان کنت لاتدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جس فرمان کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے احکام القرآن میں اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

کتب عمر الی عمالہ ان یاخذوا من المسلمین ربع العشر ومن اھل الذمۃ نصف العشر ومن الحربی العشر وما یؤخذ من المسلم من ذالک فھو الزکوٰۃ المفروضۃ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کے نام لکھا کہ مسلمانوں سے ۲½ فیصد لیں اور اہل ذمہ سے ۵ فیصد اور حربی کافروں سے ۱۰ فیصد، اور اس سلسلہ میں مسلمانوں سے جو کچھ لیا جائے گا وہ بعینہ فرض زکوٰۃ ہوگی، جس میں زکوٰۃ کے تمام شرائط معتبر ہونگے

موصوف نے یہاں حربی کا ترجمہ "دارالحرب کے باشندے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں" کے ساتھ کر ڈالا، حالانکہ اسلامی ادب کا ابجد خواں بھی جانتا ہوگا کہ حربی "دارالحرب کے باشندے خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں" کو نہیں کہا جاتا بلکہ ایسے کافروں کو کہا جاتا ہے جو اسلامی سلطنت کے شہری نہ ہوں۔ ہمارے مقالہ نگار کو جلدی میں کسی عربی دان۔ سے پوچھ لینے یا کسی عربی لغات کے مطالعہ کی فرصت نہ تھی تو کم از کم وہ اسی روایت پر غور فرمالیتے کہ اگر یہاں حربی کے مفہوم میں وہ بدقسمت مسلمان بھی داخل ہیں جن سے آنجناب کے بقول دارالحرب کے باشندے ہونے کے جرم میں کافروں ہی کا معاملہ کیا جائے گا اور ان سے وہی ٹیکس وصول کیا جائے گا جو کافروں سے وصول کیا جاتا ہے تو اسی روایت میں پہلے جو مسلم کا لفظ آیا تھا اس میں "دارالاسلام کے باشندہ" کی قید لگانا ہی تو ضروری تھا۔ یعنی جب وہ اس روایت میں مسلم اور حربی کا تقابل ہے تو آپ کس منطق سے حربی کے مفہوم میں مسلمانوں کو ٹھونستے ہیں اور اگر انہیں اتنی موٹی بات

پر بھی غور و فکر کی فرصت نہ تھی تو اتنا تو سوچ ہی لیا ہوتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایسے مسلمانوں کا وجود ہی کہاں تھا جو دار الحرب میں باقاعدہ رہائش پذیر ہوں، اور وہاں سے بغرضِ تجارت دار الاسلام میں آیا کرتے ہوں، تاکہ ان سے دس فیصد وصول کئے جانے کا فرمان جاری کیا جاتا، پھر آنجناب نے "وما یؤخذ من المسلم من ذالک" کا مختصر ترجمہ "دس فیصدی" کر ڈالا۔ اگر اتنی لمبی عبارت کا مفہوم یہی "دس فیصد" ہے تو سوال یہ ہے کہ اسی روایت میں جو مسلمانوں سے ۲½ فیصدی لینے کا حکم ذکر کیا گیا ہے کیا وہ زکوٰۃ کے قائم مقام نہ ہوگا اور کیا وہ ذمی کے جزیہ کا حکم رکھے گا؟

اس تنقیح سے واضح ہو گیا ہوگا کہ حضرت عمرؓ کے فرمان کا صاف صاف مفہوم یہ ہے کہ مالِ تجارت پر مسلمانوں سے زکوٰۃ فرض وصول کی جائے اور ذمی اور حربی کافر سے علی الترتیب ۵ فیصد اور دس فیصد جزیہ وصول کیا جائے۔ اس لئے مسلمانوں سے دس فیصد وصول کرنے کا الزام رفیع اللہ صاحب کی غلط فہمی کی پیداوار ہے ؎

سخن شناس نۂ دلبرا خطا ایں جاست

عجب نہیں کہ رفیع اللہ صاحب کی اس چابکدستی پر حضرت عمرؓ کی روح یوں شکوہ کناں ہو۔

؎ ہم دعا لکھتے رہے اور وہ دغا پڑھتے رہے
ایک نقطے نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا

اسی پر بس نہیں، موصوف کی کوشش یہ ہے کہ کسی طرح صحیح یا غلط ثبوت فراہم کر دیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تھی چنانچہ پہلے آپ نے یہ غلط مفروضہ گھڑا کہ حضرت عمرؓ مسلمانوں سے دس فیصد وصول کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد اس سلسلہ میں فرمان نبوی کیا تھا اس کی وضاحت فرمائی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں:۔

"حالانکہ اس بارہ میں فرمان نبوی یہ تھا کہ مسلمانوں پر دس فیصد نہیں بلکہ یہ اہل ذمہ پر ہے (بحوالہ ایضاً) لیکن حضرت عمرؓ نے اہل ذمہ سے تو ۵ فیصد لیا اور دار الحرب کے مسلمانوں سے دس فیصد کے حساب سے زکوٰۃ لی"۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے نقل کیا کہ "مسلمانوں پر دس فیصد نہیں بلکہ یہ اہل ذمہ پر ہے" یہ چشم بد دور۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "لیس علی المسلمین عشور، انما العشور علی اھل الذمۃ" پر نوازش فرمائی ہے۔ موصوف لفظ عشور کا ترجمہ، جس کے معنی جزیہ کے ہیں، دس فیصد فرما گئے۔

حدیث پاک کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جزیہ اور ٹیکس مسلمانوں سے نہیں لیا جائے گا بلکہ یہ صرف اہل ذمہ پر ہے۔ چنانچہ اسی معنی کی دوسری روایت امام جصاصؒ نے ان الفاظ میں نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یا معشر العرب احمدوا اللہ، اذ دفع عنکم العشور۔

"اے جماعت عرب! اللہ کا شکریہ بجا لاؤ، اس نے تم سے جزیہ دفع کر دیا"۔

ان روایات کو نقل کرنے کے بعد امام جصاصؒ فرماتے ہیں:۔

لیس المراد بذکر ھذہ العشور الزکوٰۃ، وانما ھو ما کان یاخذہ اھل الجاھلیۃ من المکس۔

ان روایات میں لفظ عشور سے مراد زکوٰۃ نہیں بلکہ اس سے مراد وہ ٹیکس ہیں جو اہل جاہلیت وصول کیا کرتے تھے۔

مگر ہمارے مقالہ نگار کی بلا جانے کہ عشور کیا ہوتا ہے، عربی لغات میں عشور کے کیا کیا معنی آتے ہیں۔ اور ائمہ فن نے ان احادیث میں لفظ عشور کی کیا تفسیر فرمائی ہے۔ ان کا جذبۂ اجتہاد اسی کا مقتضی ہے کہ لفظ عشور کا ترجمہ دس فیصد کر کے لوگوں کو بتلا دیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے فرمان نبوی کے علی الرغم۔ معاذ اللہ اہل ذمہ سے تو ۵ فیصد وصول کیا اور دار الحرب کے مسلمانوں سے دس فیصد زکوٰۃ وصول کی اس لئے ثابت ہو گیا کہ زکوٰۃ کی مقدار قطعی نہیں۔ نعوذ باللہ من الغباوۃ و الغوایۃ۔

موصوف کو جلدی میں شاید اتنے غور و فکر کی مہلت نہیں مل سکی کہ دس فیصد لفظ عشر کا ترجمہ تو ہو سکتا ہے، مگر یہاں تو "عشور" بلفظ جمع ہے اس کا ترجمہ دس فیصد کیسے ہو سکے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس فیصد کا مفہوم ادا کرنے کے لئے عشر ہی کا مشہور لفظ کیوں نہ استعمال فرما لیا، عشر کا لفظ چھوڑ کر آپؐ نے عشور کا لفظ جو استعمال فرمایا اس میں کوئی حکمت تو ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ ان دو روایتوں کے یعنی فرمان نبویؐ اور فرمان فاروقی کے الفاظ ہی پر غور و فکر کا موقعہ اگر رفیع اللہ صاحب کو مل جاتا تو بعید نہیں کہ وہ حضرت عمرؓ پر صریح الزام تراشی کی جرأت نہ فرماتے۔

بہرحال اس تفصیل سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ موصوف کے اس حیرت انگیز انکشاف کی تمام تر بنیاد حربی اور عشور دو لفظوں کو غلط معنی پہنا کر اٹھائی گئی ہے اس کے بعد موصوف نے مواشی کی زکوٰۃ پیداوار کے عشر، کان یا دفینہ کے خمس کا ذکر کرتے ہوئے حساب لگانا شروع کر دیا کہ دیکھو یہ چیز ۲½ فیصد نہیں بنتی اس لئے ۲½ فیصد زکوٰۃ کا تصور ہی غلط ہوا۔ مجھے حیرت ہے کہ یہ حضرات ایسی باور ہوا اور کچی باتیں لکھتے ہوئے کیوں نہیں جھجکتے جن کو نقل کرتے بھی شرم آتی ہے۔ آخر کس عقلمند نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اسلام میں ہر مال کی زکوٰۃ ۲½ فیصد ہے۔ جسے دور کرنے کے لئے جناب نے حساب دانی کے کمالات کا مظاہرہ فرمایا۔ دعویٰ یہ ہے کہ مختلف اموال کی مقادیر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائیں اور جو حدیث و فقہ کے ذخیرہ میں قیامت تک کے لئے محفوظ ہیں۔ ان میں رد و بدل ناجائز، حرام بلکہ موجب کفر ہے، فرمایا جائے کہ آنجناب کی اس حساب دانی سے اصل مدعیٰ پر کیا اثر ہوا، کیا اسلام کے اجماعی اور قطعی مسائل کو اسی قسم کے مشاغبات سے چیلنج کیا جاتا ہے؟

محترم رفیع اللہ صاحب کے دلائل کا تجزیہ اہل علم کے سامنے ہے، آخر میں ان ..... سے گذارش ہے کہ آپ پوری اسلامی تاریخ میں ایک بھی صحیح واقعہ کا حوالہ انشاء اللہ نہیں دے سکیں گے کہ کسی فقیہہ اور قابل اعتماد عالم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ مقادیر کو قابل رد و بدل قرار دیا ہو، اس لئے خدارا امت مرحومہ کے حال پر رحم کرو امت کے اجماعی مسائل کو بحث و جدال کا موضوع نہ بناؤ۔ اس طرز عمل سے اکبر کا دین الٰہی ایجاد نہ کرو اسلام کے مسلمہ قواعد و اصول اور مسائل و فروع آپ کی محنت سے بدل نہیں سکیں گے۔ البتہ یہ خطرہ ضرور ہے کہ اسلام کا محافظ (اللہ تعالیٰ) خود تمہارے بدل دینے کا فیصلہ نہ فرما لیں۔ بڑے اخلاص کے ساتھ اسلام میں رد و بدل کی کوشش کرنے والے یہاں بیسیوں آئے مگر اسلام کے احکام بدستور باقی ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت انہیں باقی رہنا ہے اس لئے وہ اسلام کو کیا بدلتے، بیچارے خود بدل دیئے گئے اور ایسے بدلے گئے کہ آج روسیاہی کے علاوہ ان کا کوئی نشان آپ نہ پائیں گے۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا، والحمد للہ رب العالمین۔

## دنیا میں حقیقی سکون صرف اسلام کے دامن میں ہے

مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری و جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری نے فرمایا کہ اسلام نہ صرف دینی، اخلاقی اور روحانی تمام مسائل کی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے بلکہ سیاسی، سماجی، اقتصادی اور معاشی اعتبار سے بھی اقوام عالم کو ایک مثالی نظام اور جامع پروگرام پیش کرتا ہے۔ آپ سیرت النبیؐ کے سلسلے میں ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا، آج اخلاقی، مالی اور ذہنی انتشار کی شکار دنیا سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے اور حقیقی سکون صرف اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ آج جن سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی مشکلات سے ہم دوچار ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کو یکسر فراموش کر چکے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ اخلاقی انحطاط کے اس نازک دور میں "عوام اور حکام" سب پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور صحابہ کرامؓ کی حیات طیبہ کو مشعل راہ بناتے ہوئے دنیا کے سامنے اسلامی معاشرے

# صنف نازک پر مغربی تہذیب کے اثرات

(ایک طالبہ کے قلم سے)

مذہب سے بیگانگی اور مغربی تہذیب کی نقالی کے باعث پوری قوم جس زبردست سیلاب کی زد میں ہے اس کی روک تھام آسان نہیں ہے۔ کسی قوم کی اخلاقی حالت خراب ہونے کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مردوں کے کردار مسخ ہو چکے ہیں اور عورتیں اعلیٰ صفات کی حامل اور مذہبی روایات کی پابند نہیں رہیں خصوصاً عورت کو اس سلسلے میں زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ وہی مردوں کے اخلاق و کردار پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ مختلف اوقات میں مختلف رخوں سے مرد کے خیالات پر چھائی رہتی ہے کبھی ماں بن کر بچوں کی ذہنی و جسمانی پرورش کرتی ہے، کبھی بہن۔۔۔۔ مہر و محبت اور ایثار و قربانی کا سبق سکھاتی ہے کبھی بیٹی کے روپ میں شرم و حیا اور عزت و ناموس کا احساس دلاتی ہے۔ وہ بیوی کی حیثیت سے مرد کی شریک حیات ہوتی ہے تو زندگی کے رازہائے سربستہ کو بے نقاب کرتی ہے۔ غرض روز آفرینش سے آج تک کوئی زمانہ اور کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں کسی کی ذات کائنات کا مرکز نہ بنی رہی ہو، اور زمانہ اس کے اثر و نفوذ سے خالی رہا ہو۔ قوموں کے عروج و زوال کا باعث بھی یہی بنی رہی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت صنف نازک ہونے کے باوجود ایک عظیم قوت کی مالک اور زبردست اہمیت کی حامل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جس وقت تک کسی قوم کی عورتوں کا کردار مثالی، پاکیزگی اور ایثار و قربانی کا پیکر بنا رہتا ہے وہ قوم ترقی کرتی چلی جاتی ہے لیکن جب عورتیں اپنی نسوانی شرم و حیا اور حجاب کو بالائے طاق رکھ کر اور اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈال کر روایات کی دیواریں پھاند جائیں تو معاشرے میں گمراہی و آوارگی کا زور ہو جاتا ہے اور وہی قوم ترقی کی بجائے اخلاقی پستی اور ذہنی افلاس کا شکار ہونے لگتی ہے۔

اسلامی معاشرہ میں عورت کی جائز جگہ گھر کی چار دیواری ہے جس سے وہ کسی مجبوری یا اشد ضرورت کے تحت ہی باہر قدم رکھ سکتی ہے۔ اس کے لئے صوم و صلوٰۃ کا پابند اور اسلامی تعلیمات سے واقف ہونا بھی لازمی ہے۔ اس کے لئے فضول زیب و زینت اور نمائش کے لئے زیبائش و آرائش کرنا ممنوع ہے۔ اس کے لئے نامحرم سے بات کرنا یا اس کے سامنے بے پردہ ہونا انتہائی معیوب ہے اور قریباً ایک صدی قبل تک برصغیر میں ان اصولوں سے سرمو روگردانی نہیں کی جاتی تھی۔ بچیوں اور بچوں کو گھروں پر یا مساجد میں دینی تعلیم دلائی جاتی تھی۔ قرآن کریم کے علاوہ ابتدائی کورس بہشتی زیور، آئینہ اخلاق اور گلستان و بوستان جیسی اصلاحی کتابوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ طرز معاشرت میں بھی یہ احتیاط برتی جاتی تھی کہ مردان خانہ اور زنان خانہ علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے۔ عورتیں پردے کی اس قدر پابند ہوتی تھیں کہ جس گھر میں بیاہ کر ان کی ڈولی جاتی تھی پھر مرنے کے بعد وہاں سے ان کا جنازہ بھی نکلتا تھا۔

۱۸۵۷ء کے بعد مسلمانوں کو ذہنی طور پر غلامی قبول کرنے کے لئے انگریز بیگمات نے مسلمان امراء و رؤسا اور معززین کے گھروں میں آنا جانا شروع کیا اور ایک منظم تحریک کے ذریعہ ان میں بے پردگی کی بدعت پیدا کی۔ اول اول وہ امیر گھرانوں کی خواتین کو باپردہ حالت میں اپنی بگھیوں میں باغات وغیرہ کی سیر کے لئے لے جاتی رہیں اور پھر پارٹیوں اور کلبوں میں کھینچ لے گئیں۔ مسلمان خواتین نے جب انگریز عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش چلتے شانہ بشانہ بیٹھتے اور تخلیہ میں قہقہے لگاتے دیکھا تو وہ نہ صرف حیران ہوئیں بلکہ بزم و حیا سے بالی پانی ہو گئیں لیکن کچھ ہی عرصہ بعد وہ وقت آگیا، جس کا اظہار اکبر الہ آبادی مرحوم نے ان اشعار میں کیا ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے ان سے کہ پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اور وہ پردہ جو انگریز کی اس سیاسی چال نے مسلمان خواتین کے سروں سے اتار کر مسلمان مردوں کی عقلوں پر ڈال دیا تھا، آج پوری قوم کی عقل پر پڑ چکا ہے۔ بلکہ اب تو یہ پردہ "کالا کبل" بن گیا جس میں سے اگر یہ دیکھنا بھی چاہیں تو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح تعلیم نسواں کی جو تحریک چلی تھی اس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ آج لڑکوں اور لڑکیوں میں تمیز کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ آج کی لڑکیاں اسکول سے ایک گرہستن بن کر نکلنے کی بجائے نود و نمائش کی مکمل تصویر بن کر نکلتی ہیں۔ آج وہ اعلیٰ سیرت و کردار کی بجائے محض ظاہری حسن و بناوٹ پر جان دیتی ہیں۔ انہیں مرأۃ العروس بہشتی زیور اور دیگر اسلامی و اصلاحی کتابوں کی بجائے گھٹیا رومانی ناول پڑھنے کا شوق ہے۔ نماز روزہ کی بجائے فلم اور ڈرامہ پسند ہے۔ قرآنی آیات کی بجائے فلمی گانے اور عشق و محبت کے مکالمے یاد ہیں۔

دراصل جس طرح ایک منظم تحریک کے ذریعے پوری قوم کے مزاج کو مسخ کیا گیا تھا، اسی طرح جب تک بھرپور انداز میں ایسی کوششیں نہیں کی جاتیں جن سے ہماری خواتین جو ملت کی مائیں ہیں بے پردگی ترک کر کے اپنی قدیم روایات کو اپنانا شروع کر دیں اس وقت تک رقص و سرود پر پابندی کے باوجود اچھے نتائج برآمد ہونے کی توقع عبث ہے۔ ہماری موجودہ اور آئندہ نسل اسی صورت میں ایک باعزت اور صحیح معنوں میں مسلمان قوم کے قالب میں ڈھل سکتی ہے جبکہ ہماری خواتین اپنے جائز مقام کو پہچان لیں۔

اپنے ملک کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے میری پُرزور استدعا ہے کہ ہمیں فوراً اپنی موجودہ روش بدل لینی چاہیئے ورنہ وہ وقت دور نہیں جبکہ ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو آج مغرب کی عورت کا ہے۔ اس حقیقت سے پورا مشرق واقف ہو چکا ہے۔ کہ مغرب کی عورت اپنے نسوانی اخلاق کی پستی کو بری طرح محسوس کر رہی ہے۔ آج وہ اپنے کئے پر پچھتا رہی ہے کہ کیوں اس نے آزادی کا نعرہ لگایا جس کی وجہ سے وہ اپنی نسوانیت کھو بیٹھی اور خود اپنی نظروں میں ذلیل ہو کر رہ گئی ہے۔ اسے احساس ہو گیا ہے کہ اس کی ترقی ہی نے اس کے لئے تباہی کے اسباب پیدا کئے ہیں اور اسی لئے وہ خواہش و عیاشی اور آزادی و عریانی کے نتیجہ سے باخبر ہو کر اپنی پہلی دنیا میں لوٹ آنے کی کوشش کر رہی ہے۔

## متحدہ اسلامی محاذ

(۱) اب تک متحدہ اسلامی محاذ کی اضلاعی شاخیں مندرجہ ذیل مقامات پر قائم ہو چکی ہیں۔
ضلع سرگودھا۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ ضلع میانوالی ضلع راولپنڈی۔

دوسرے اضلاع کے کارکنوں سے عرض ہے کہ ضلعی سطح پر اپنی اپنی جگہ جلد از جلد متحدہ اسلامی محاذ قائم کریں۔

(۲) جہاں بعض جماعتیں موجود نہ ہوں یا شریک نہ ہونا چاہیں ان کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، ان کی وجہ سے متحدہ اسلامی محاذ کے قیام کو ملتوی نہ کرنا چاہیئے۔

(۳) اگر متعلقہ جماعتیں اپنی اپنی ممبر سازی کریں یا دفاتر قائم کریں تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے متعلقہ جماعتیں موجود اور مضبوط ہوں گی تبھی متحدہ محاذ قائم ہو سکتا ہے یہ تصور کہ تمام جماعتیں ختم کر کے ایک جماعت اور ایک ہی دفتر قائم کیا جائے نہایت اعلیٰ اور پسندیدہ ہے اور متحدہ اسلامی محاذ کے سربراہ اس کو سمجھ رہے ہیں لیکن اس کی راہ میں عملی مشکلات ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ متعدد بار اکٹھے ہونے اور مل کر کام کرنے سے اللہ تعالیٰ ایسی راہیں کھول دے جن سے مذکورہ تصور بروئے کار لایا جا سکے اس لئے دردمند دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے متعلقہ افراد و جماعات میں کسی طرح کی دوری یا بددلی پیدا ہو۔

(۴) متحدہ اسلامی محاذ کے لئے جن جماعتوں یا دوستوں نے رقوم لکھوائی تھیں ان میں سے ۱۲ (باقی صفحہ ۱۳ پر)

# تعزیتی قراردادیں

**لاہور:۔** حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ کی وفات کی خبر جمعہ کی صبح کو تمام شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور علمی حلقوں، دینی مدارس اور حضرت قدس سرہٗ کے متعلقین نے اپنے اندر علمی اور روحانی لحاظ سے ایک بہت بڑا خلا محسوس کیا۔ نماز جمعہ میں جامع مسجد شیرانوالہ، جامع مسجد رحمانیہ، مکی مسجد، جامع مسجد سعدی پارک، جامع مسجد پٹولیاں اور لاہور کی دوسری مساجد میں تعزیتی قراردادیں پاس ہوئیں اور حضرت قدس سرہٗ کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ جامعہ مدنیہ کے اساتذہ اور طلباء نے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرتؒ کی وفات پر حسب ذیل قرارداد پاس کی۔

"جامعہ مدنیہ کے اساتذہ اور طلبہ کا یہ اجلاس پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی کے انتقال پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے، اور ان کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

**سرگودھا:۔** آج مورخہ ۱۶ جولائی ۶ بجے حضرت شیخ الحدیث مولانا خدا بخش صاحب کی صدارت میں جمعیۃ کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی

"جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا یہ ہنگامی اجلاس جامع الشریعت والطریقت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب و مہتمم مدرسہ سراج العلوم سرگودھا کے انتقال پر ملال پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مرحوم کی وفات ملک کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ایک عظیم دینی، سیاسی اور روحانی شخصیت سے محروم ہو گئی ہے، جس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے۔

یہ اجلاس حضرتؒ کے جملہ پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور ان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور حضرتؒ کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جمعیۃ یہ عہد کرتی ہے کہ حضرت کے مشن پر عمل پیرا ہو کر ان کے مشن کو ہر حال میں زندہ رکھا جائے گا۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

**پشاور:۔** جامع شریعت و طریقت عالم باعمل حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی وفات کی خبر سن کر پشاور کے دینی حلقوں میں رنج و غم کی ایک لہر دوڑ گئی۔ آج نماز جمعہ کے موقع پر حضرت مولانا مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے جامع مساجد میں فاتحہ خوانی کی گئی اور دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اس سلسلے میں مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی محمد صاحب پوپلزئی صدر انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور و قائد جمعیۃ علماء اسلام نے ایک تعزیتی بیان میں مرحوم کی دینی، قومی ملی خدمات کو سراہا۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین میں سے تھے، ان کی ناقابل فراموش دینی مذہبی اور قومی خدمات ہیں۔ مرحوم سرگودھا کے سب سے بڑے مدرسے کے مہتمم بھی تھے۔ ان کی موت سے ہمارے قلوب رنجیدہ ہیں۔

مولانا محمد حسین صاحب امیر اور نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے بھی اپنے بیان میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کی وفات کو سانحہ عظیم قرار دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یعقوب القاسمی نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ حضرت مرحوم کی وفات سے علمی و مذہبی حلقوں میں ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے اور ان کی وفات تمام جمعیۃ علماء اسلام اور دینی حلقوں کے لئے عظیم ترین صدمہ ہے۔ ان کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے رہنماؤں نے بھی آپ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور مرحوم کے لئے بارگاہ رب العزت میں مغفرت کی دعائیں کیں۔ جمعیۃ کے تمام ارکان پسماندگان کے ساتھ برابر کے شریک غم۔

## تنظیم انصار الاسلام

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ رضاکارانہ نظام انصار الاسلام کو اپنی اپنی جگہ قائم کریں۔ رضاکاروں کی بھرتی اور ان کی تنظیم کریں اور ہفتہ وار اجتماع کروائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ..... زیادہ خدمت خلق اور خدمت اسلام کی جا سکے۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

سمندری میں
ہفت روزہ ترجمان اسلام
کا تازہ پرچہ جامعہ مسجد محمدیہ قاسم بازار بخاری چوک
سے مل سکتا ہے

## بقیہ:۔ پرویزی دعوتِ فکر کا جائزہ

میں خشیت خداوندی، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع قلب و نظر کی پاکیزگی اور نیکوکاری کا بالکل لحاظ نہیں رکھا گیا، جو کہ قرآنی دعوت کا اہم تقاضا اور اعمال صالحہ کی اصل بنیاد ہیں۔

### تقویٰ کے معنی میں تحریف

اعمال صالحہ کی طرح مسٹر پرویز نے تقویٰ کے معنی کا بھی تیا پانچہ کیا ہے اور اس کی ایسی تحریف کی ہے کہ ہر برے سے برا انسان حتیٰ کہ سود خوار، شرابی، قمار باز بھی متقین کی فہرست میں داخل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"معاشی پروگرام کو مستقل اقدار (قانون خداوندی) کے ساتھ ہم آہنگ رکھنا اور اس طرح افراد اور معاشرہ کو خوف اور حزن سے محفوظ کر لینا"

اس تعریف کی رو سے اگر کوئی آدمی نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے اور نہ کوئی اور نیکی وغیرہ کا کام کرے صرف معاشی پروگرام کو مستقل اقدار کے ساتھ ہم آہنگ رکھنے کی کوشش کرتا رہے تو وہ ایک بہت بڑا متقی ہے۔ اب معاشی پروگرام کو مستقل اقدار کے ساتھ ہم آہنگ ایک عیسائی بھی رکھ سکتا ہے۔ ایک کمیونسٹ اور بدھ مت والا بھی رکھ سکتا ہے تو کیا سب متقین ہیں؟ العیاذ باللہ۔ پھر ایک شخص معاشی پروگرام کو مستقل اقدار کے ہم آہنگ بھی رکھتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی شراب بھی پیتا ہے زنا بھی کرتا ہے، چوری بھی کرتا ہے، قمار باز بھی ہے سود بھی لیتا ہے اور اپنی اخلاقی اور دینی برائیوں کے مہلک جراثیم بھی معاشرے میں پھیلاتا ہے، تو پرویز صاحب کی تعریف کی رو سے وہ بڑا صاحب تقویٰ بزرگ ہے۔

یہ تو صرف چند دینی اصطلاحات کی تحریف کو بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے ورنہ پرویز صاحب کا پورا لٹریچر دینی تحریف کا ایک مجموعہ ہے اور پھر اس پر دعویٰ ہے کہ موجودہ صدی کیا چہاردہ صد سالہ اسلامی تاریخ میں مجھ جیسا کوئی قرآن فہم ہوا ہی نہیں۔ علمائے متاخرین اور متقدمین کی شان میں نازیبا کلمات کہہ کر اپنا وقار بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ اگر فرصت میسر ہوئی تو اس کے جملہ افکار و نظریات کا کلی محاسبہ کیا جائے گا

م بعض نے ایفا کر دیا ہے، بعض کر رہے ہیں۔ باقی سے درخواست ہے کہ جلد از جلد محترم شیخ حسام الدین صاحب کے نام رقوم ارسال کریں۔

(غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ متحدہ اسلامی محاذ)

# ہفتہ بھر کی خبریں

## امریکی فوجی اخراجات ۵۴ ارب ڈالر

امریکی وزیر دفاع نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ویتنام کی جنگ کی وجہ سے امریکہ کے فوجی اخراجات میں بہت کچھ اضافہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ ۳۰ جون کو ختم ہونے والے سال میں دفاع پر امریکہ نے ۵۴ ارب ڈالر خرچ کئے۔

## ایک لاکھ کمیونسٹ دہلی کی طرف جائینگے

کمیونسٹ پارٹی نے بھارتی سکہ کی قیمت کم کرنے کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ایک لاکھ افراد ایک احتجاجی جلوس کی شکل میں بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی کی طرف مارچ کریں گے۔ علاوہ ازیں آئندہ ماہ عام ہڑتال بھی کی جائے گی۔

## بمبئی میں پانی کا قحط

بمبئی میں پانی کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے، چنانچہ بمبئی کے چیف سیکرٹری نے ایک کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ بمبئی کے لاکھوں شہریوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ کیونکہ پانی کی معقول مقدار بہم پہنچانے کا انتظام نہیں ہو سکا

## ۶ ماہ میں ۳۲ ہزار امریکی ہلاک

ویٹ کانگ چھاپہ ماروں نے گذشتہ ۶ ماہ میں ۳۲ ہزار امریکی سپاہی ہلاک کئے اور ان کے بہت سے ساز و سامان کو تباہ کر دیا، جس میں آٹھ سو توپیں بھی شامل ہیں۔ انہوں نے دشمن کے دو سو ساٹھ فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں اور ۵۰ کشتیاں ڈبو دیں۔

## بھارت کے دو اور بحری اڈے

بھارت کی بحری فوج کے چیف آف سٹاف نے کہا ہے کہ خلیج بنگال کے نزدیک بھارت کے دو اور بحری اڈے بنائے جائیں گے اور بھارتی بحریہ کے لئے عنقریب آبدوزیں حاصل کر لی جائیں گی۔

## مارچ تک بھارت کی ۳۰ ڈویژن فوج

بھارت خفیہ طور پر اپنی فوجی طاقت میں بے پناہ اضافہ کر رہا ہے۔ آئندہ سال مارچ تک وہ ۳۰ ڈویژن فوج تیار کرے گا اور اس نئی ۴۶ ہوائی سکوئیڈرن بنائے ہیں۔

امریکہ کے ایک ممتاز اخبار کے نمائندے نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ بھارت نے گذشتہ اپریل میں ایک ارب نوے کروڑ ڈالر کے جس دفاعی بجٹ کا اعلان کیا تھا، حقیقت میں دفاعی بجٹ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ نامہ نگار نے یہ بھی بتایا ہے کہ بھارت نے ۵ سالہ منصوبے کے دوران فوج کی تعداد ساڑھے آٹھ لاکھ اور ۴۶ ہوائی سکوئیڈرن تیار کرنے کا جو اعلان کیا تھا وہ اس سے انحراف کرتے ہوئے فوجی تعداد میں مزید اضافہ کر رہا ہے۔

## عرب جمہوریہ نے نیا میزائل تیار کر لیا

متحدہ عرب جمہوریہ نے ایک نیا میزائل تیار کیا ہے جس کا سراغ ریڈار بھی نہ لگا سکے گا۔ روزنامہ "الاخبار" نے اس ایجاد کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے سائنس دان اب ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک مار کرنے والا میزائل تیار کریں گے

## جنگ کے مخالف امریکی فوجی گرفتار

امریکہ کی ملٹری پولیس نے تین فوجیوں کو گرفتار کیا ہے جنہوں نے ایک پریس کانفرنس میں ویٹ نام کی جنگ کی مذمت کی تھی اور محاذ پر جانے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ تینوں فوجی جھنڈی پر تھے، لیکن کمانڈنگ آفیسر نے ان کی جھنڈی منسوخ کر کے ان کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیا۔ وہ ایک جلسۂ عام میں بھی ویٹ نام کی جنگ کے خلاف تقریر کرنے والے تھے۔ ان کی گرفتاری پر کئی سو افراد نے فوج کے بھرتی کے دفتر کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔

## شام کے علاقہ پر اسرائیلی بمباری

اسرائیلی فضائیہ نے شام کے اس علاقہ پر بمباری کی، جہاں دریائے اردن کا رخ موڑنے کا کام ہو رہا ہے۔ شام کے چار مگ طیاروں اور اسرائیلی طیاروں میں تھوڑی دیر جنگ بھی ہوئی جس میں دو اسرائیلی طیارے گرائے گئے۔ شام کے ایک طیارے کو بھی نقصان پہنچا ہے

## امریکیوں کو قدرت کی مار

امریکہ میں گرمی کی زبردست لہر آئی ہوئی ہے۔ جس سے گذشتہ دو ہفتہ میں صرف نیویارک میں ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

## مصر اور شام میں سیاسی اور فوجی تعاون

مصری اور شامی وزراء خارجہ کے باہمی مذاکرات کے بعد ایک مشترکہ اعلامیہ [illegible] گیا ہے کہ دونوں ملک سیاسی، فوجی، اقتصادی اور ثقافتی شعبوں میں باہمی تعاون اور صلاح مشورے پر متفق ہو گئے ہیں۔

## روسی اور امریکی طیاروں میں زبردست جنگ

شمالی ویٹ نام پر امریکی فضائی حملوں کے دوران امریکی طیاروں اور شمالی ویٹ نام کے مگ ۲۱ جیٹ طیاروں کے درمیان زبردست جنگ ہوئی، جس میں دو امریکی اور دو روسی طیارے مار گرائے گئے۔

## مشرقی پاکستان میں چینی ٹینکوں کی کھیپ

انڈیا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ پاکستان کے لئے چینی ٹینکوں کی دوسری کھیپ چٹاگانگ پہنچ گئی ہے۔ ریڈیو نے کہا ہے کہ پہلی کھیپ مئی میں چٹاگانگ پہنچی تھی جس کے ساتھ طیارے بھی تھے۔

## عراق اور اردن شام کے ساتھ ہیں

عراق اور اردن نے اسرائیل کے خلاف شام کی مکمل حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ اردن کی حکومت نے اپنی فضائیہ کی خدمات شام کے سپرد کرنے کی پیشکش کی ہے اور عراق نے شام کی مدد کے لئے ضروری [illegible] شروع کر دی ہیں۔

## امریکیوں کو عبرتناک شکست

جنوبی ویٹ نام کے ویٹ کانگ نے ۹ جولائی کو چار سو امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ سائیگون سے پانچ میل دور دو بحری جہازوں کو بھی غرق کر دیا اور ۲۵۰ بکتر بند گاڑیاں اور آٹھ امریکی طیارے بھی تباہ کر دیئے گئے

## محمد علی کلے انگریز کے مقابلہ میں

مشہور مسلمان عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے نے برطانیہ کے ہیوی ویٹ چیمپئن برین لنڈن سے مقابلہ کرنے کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے

محمد علی نے اپنے حریف کو ایک تار میں کہا ہے کہ "میں عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے ہوں۔ میرے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آؤ۔ اگر تم مجھ سے جیت گئے تو دنیا کے سب سے بڑے آدمی بن جاؤ گے اور برطانیہ کے لوگ تمہیں اپنے ملک کا وزیر اعظم بنا دیں گے۔"

## امریکی سامراج فاشزم سے بھی خطرناک ہے

جمہوریہ چین کے وزیر خارجہ مسٹر چین شی نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ اس کی پالیسیاں عالمی امن کے لئے سنگین خطرے کا باعث ہیں اور امریکی سامراج ہٹلر کے فاشزم سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

## بھارتی تجاویز مسترد

مسز اندرا گاندھی نے ویٹ نام میں جنگ ختم کرنے کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں روس کے وزیر اعظم نے انہیں مسترد کر دیا۔ بھارتی وزیر اعظم نے ان کو منوانے کے لئے ہر چند ہاتھ پاؤں مارے لیکن وزیر اعظم نے بغیر لگی لپٹی رکھے صاف کہہ دیا کہ بھارتی تجاویز قابل عمل نہیں ہیں

Scanned with CamScanner

# خبرنامۂ جمعیۃ

## جھنگ صدر جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جھنگ صدر میں جمعیۃ علماء اسلام نے بڑی سرگرمی کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے، چنانچہ ممبر سازی و اغراض و مقاصد کے سلسلے میں شہر کی مساجد میں نماز مغرب کے وقت گشت کیا جا رہا ہے۔ مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا غلام قادر صاحب۔ مولانا محمد فاروق صاحب۔ قاری فتح محمد صاحب۔ مولانا اسداللہ صاحب شہر کی مختلف مساجد میں لوگوں کو جمعیۃ کے کام میں تیز رفتاری پیدا کرنے کی پوری پوری ترغیب دے رہے ہیں۔

(محمد یٰسین ناظم جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر)

## جمعیۃ علماء اسلام کبیر والا کا ہفتہ وار اجتماع

۸ جولائی ۱۹۶۶ء کو زیر صدارت امیر جمعیۃ حضرت مولانا علی محمد صاحب جامع کبیر والا میں منعقد ہوا۔ ناظم اعلیٰ غلام یٰسین امام جامع مسجد نے ملکی حالات و خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت مسلمانوں پر لازم ہو گیا ہے کہ دین متین کی حفاظت اور بے دینی اور فحاشی کے سیلاب کو روکنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

آخر میں اسلامی متحدہ محاذ کی تمام قراردادوں کی تائید کی گئی اور جمعرات کو عمومی و جمعہ کو خصوصی ہفتہ وار اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (عبدالخالق ناظم نشر و اشاعت)

## جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ کا اہم اجتماع

چارسدہ ۲۶ جون۔ جامع مسجد بازار تحصیل چارسدہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اہم اجتماع زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب منعقد ہوا۔ اجتماع میں تحصیل میں جماعتی رفتار کا جائزہ لیا گیا اور ممبر سازی کے لئے فارم رکنیت تقسیم کئے گئے۔ اجتماع میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں جلد از جلد قرآن و سنت کا قانون نافذ کریں۔ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی کی فوراً منسوخی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ اجتماع میں عام مسلمانوں حکومت اور سرمایہ داروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کے سیلاب زدہ لوگوں کی حتی المقدور امداد کریں۔ اجلاس کو متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن کی قراردادوں سے آگاہ کیا گیا۔ (قاضی فضل حیان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء تحصیل چارسدہ)

## بھیں تحصیل چکوال میں دو روزہ تبلیغی جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام بھیں کے زیر اہتمام دو روزہ تبلیغی کانفرنس ۱۱ جون کو جامع مسجد اہل سنت والجماعت بھیں میں منعقد ہوئی۔ پہلے دن حافظ عطاء اللہ صاحب خطیب بھیں، مولانا محمد بشیر صاحب خطیب سانگ کلاں، مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی خطیب سرائے عالمگیر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ضلعی امیر جمعیۃ حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مبلغ تحفظ ختم نبوت کی تقاریر ہوئیں۔ تقاریر میں عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی کی تنسیخ و اسلامی قانون کے احیاء و اجرا کا مطالبہ کیا گیا۔

## حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
### امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا تبلیغی دورہ

۵، ۶ جولائی ۱۹۶۶ء حضرت قاضی صاحب مدظلہم نے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم و قاضی عبداللطیف صاحب اختر شعلہ آبادی کے ہمراہ تحصیل فتوحی، جھالے اور دیوالیاں کے مقامات پر تبلیغی جلسے کئے۔ ۶ جولائی کی درمیانی رات کو مقامی احباب نے شہر چکوال کی مسجد میاں احمد دین میں تقاریر کرائیں۔ ان اجلاس میں توحید و سنت سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مقام صحابہؓ کے مختلف موضوعات پر بیانات ہوئے۔ اسی ماہ امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم حضرت قاضی صاحب مدظلہ العالی چک باقر شاہ۔ امیر پور منگن۔ نارگ وغیرہ مقامات کا دورہ کرنے والے ہیں۔ عنقریب پروگرام کا اعلان بذریعہ اشتہارات کر دیا جائے گا۔

## پنوعاقل ضلع سکھر میں جمعیۃ کی تنظیم جدید

۱۰ جولائی بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب مدظلہ العالی مدرسہ مدینۃ العلوم پنوعاقل میں منعقد ہوا جس میں شہر کے قریباً ۵۰ علمائے کرام اور معززین نے شرکت فرمائی۔ مختلف تجاویز اور قراردادیں پاس ہوئیں اور آخر میں تنظیم کے لئے جوش و خروش سے کام کرنے کا عزم کیا گیا۔

## سلہٹ کے اکابرین جمعیۃ کا دورہ

ضلع سلہٹ کی جمعیۃ کے تین اکابر حضرت مولانا الشیخ عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان حضرت مولانا ریاست علی صاحب اور حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب، امیر و ناظم اعلیٰ ضلع سلہٹ ۳۰ مئی جون کو صوبائی جمعیۃ کی مجلس عاملہ میں شرکت کے لئے ڈھاکہ تشریف لے گئے۔ یکم جولائی کو قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ہوائی اڈہ پر ان حضرات نے استقبال کیا۔ بعد میں حضرت مفتی صاحب کی قیام گاہ پر صوبہ میں جمعیۃ کے تنظیمی اور دوسرے امور کے بارہ میں تبادلہ خیالات کیا۔ مفتی صاحب نے مرکزی جمعیۃ کی طرف سے ان حضرات کو سلہٹ کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ دو ہزار روپیہ بھی دیا۔ جس پر صوبائی امیر جناب شیخ عبدالکریم صاحب اور دیگر حضرات نے مرکزی جمعیۃ کا شکریہ ادا کیا۔

۳ جولائی کو صوبائی جمعیۃ کی مجلس عاملہ میں شرکت فرمائی۔ چند روز کے قیام کے بعد یہ حضرات واپس سلہٹ تشریف لے گئے اور وہاں انہوں نے ۸ جولائی کو ایک میٹنگ میں ضلع سلہٹ کے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں چند مفید مشورے کئے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے ایک وفد کی صوبائی وزیر سے ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے ایک وفد جس میں حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب سلہٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر جمعیۃ ضلع سلہٹ، حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ ضلع سلہٹ۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ مولانا عبدالجبار صاحب ناظم جمعیۃ ڈھاکہ شہر وغیرہ شامل تھے۔ صوبائی وزیر جناب دیوان عبدالباسط سے ملاقات کی اور ان سے رقص و سرود کی محفلوں، فحاشی اور ٹیڈی ازم کے بارہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بات چیت کی۔ دیوان صاحب نے جو کہ اسلامی ذہنیت رکھنے والے شخص ہیں، وفد سے وعدہ کیا کہ وہ عنقریب گورنر مشرقی پاکستان سے مل کر اس پر قدغن کے بارہ آرڈیننس نافذ کروانے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی امید دلائی کہ وہ باقی خلاف اسلام امور اور قوانین کے بارہ میں آہستہ آہستہ تبدیل کروانے کی کوشش کریں گے۔

## جمعیۃ علماء اسلام شہر مظفر گڑھ کی تشکیل

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ میں ۵ جولائی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات عہدہ دار مقرر ہوئے۔

(۱) امیر۔ جناب قاضی محمود الحسن صاحب خطیب جامع مسجد عیدگاہ مظفر گڑھ

(۲) نائب امیر۔ مولانا حافظ محمد احمد تپانی مدرس مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ

(۳) ناظم اعلیٰ جناب حکیم نور محمد صاحب شہر مظفر گڑھ

(۴) نائب ناظم جناب مولانا عبدالقادر صاحب فاروقی (خطیب جامع مسجد اسٹیشن مظفر گڑھ)

## اعلان

جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جمعیۃ کی خبریں صاف، خوشخط اور مختصر لکھ کر بھیجا کریں۔ (ادارہ)

Scanned with CamScanner

PHONE No. 67715

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

WEEKLY

# TARJUMAN E ISLAM

LAHORE

REGD. L No. 7

جلد ۹ | جمعہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ | قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۷

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن۔ سوکھا، گردہ مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد استعمار ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت پچاس روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج ریجنٹ چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعایت حاصل کرنے کا سنہری موقع

مکتبہ تاج سے ترجمہ کے قرآن پاک (مقرئی و مترجم) تفسیر عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی و غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سارا سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ معمر دیر شدہ اور ہر قسم کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈ عیدن

ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگایئے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## شرطیہ علاج

لقوہ۔ فالج اور دیگر امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقینیہ امراض خوشخبری ہے کہ پرانے ناں مذکورہ امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور مؤثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں انشاء اللہ شفائے کامل ہوگی۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ رائی ونڈ مسجد منٹگمری

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ روپے |
| آدھا صفحہ | ۴۰ روپے |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر تین کا ہوگا تقریباً لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا، جو حضرات جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرا ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہوگا اور ایک ریٹ پر دیا جائیگا محصول ڈاک علاوہ ہے (حافظ محمد صادق ناظم جمعیۃ سرگودھا)

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و معنی

ترجمہ مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بمنظر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگی عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹

سنہری ڈائیدار جلد سہ سولہ روپے علاوہ محصول ڈاک

نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگی عکسی طباعت دلکش کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد

ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

مکتبہ نورانی ناشران قرآن مجید، جھنگ لاہور

## ہر مسلمان

بالخصوص تعلیم یافتہ حضرات کا فرض ہے کہ وہ براہ راست اپنے دینی سرمایہ سے واقف ہونے کے لئے عربی زبان سیکھیں آیئے، ہم آپ کو چھ ماہ کے عرصہ میں (دو سو ۲۰۰ گھنٹے) گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت عربی بمعہ گرائمر سکھائیں گے۔ تفصیلات کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجئے۔ پتہ

ادارہ فروغ عربی سلیمانٹ ٹاؤن

## بدلِ اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶ ۷

فی پرچہ ۲۵ پیسے

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ⭐ نشان

جرسی مرانہ، زنانہ، بچگانہ بل اوور، ریڈیمیڈ بنیان، مفلر، رومال، لیڈیز سوٹ، سوتی سوئٹر، ریشمی اندرویئر وغیرہ ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ ابی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

Scanned with CamScanner

# ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

9/27

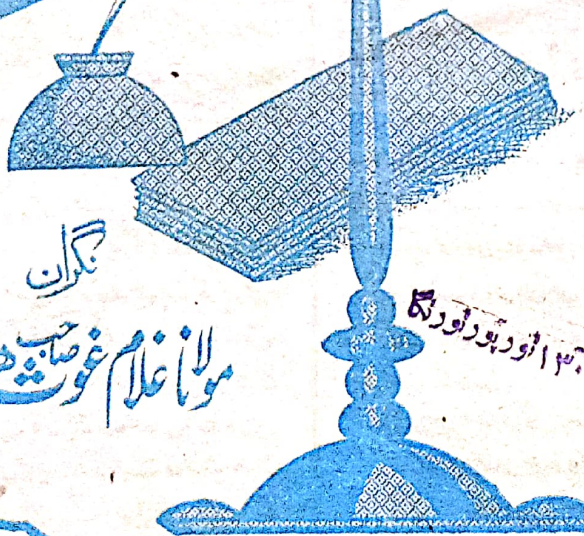

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایجنسی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ نور پور نورنگا

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، وہ بھی کیا مومن ہے جو اپنا تو پیٹ بھرلے اور اس کے قریب اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے (شعب الایمان)

بے حسی اور بے دردی کا سب سے بڑا اور سب سے بُرا مظاہرہ یہ ہے کہ ایک انسان خود تو اپنا پیٹ بھرتا رہے اور اس کے پاس ہی اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔ اسلام اس حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر یہ اپنے بھائی کا پیٹ نہیں بھر سکتا تو اس کو چاہیئے کہ اپنا پیٹ کاٹ کر اس کی بھوک میں اس کا حصہ دار بن جائے۔ دیوار کی حقیقت بھی یہی ہے کہ اس کی اینٹیں باہم بھی ایک دوسرے کے لئے باعث استحکام ہوتی ہیں اور چھت کا بوجھ بٹانے میں بھی برابر کی شریک رہتی ہیں۔ مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ باہمی اور قومی بار کو اسی طرح باہم تقسیم کرلیا کریں تو ان کا منتشر شیرازہ دنیا کے سامنے ایک مضبوط دیوار کی طرح بن جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان وحدت و اجتماع کی دعوت دیتا ہے اور کفر تحزب و تشتت کی۔ اسی لئے قرآن کریم نے جب صحابہ کے دور کفر کا نقشہ کھینچا تو اس کا جو پہلو سب سے نمایاں فرمایا وہ ان کی باہمی عداوت و تحزب تھا۔ یہ اسلام کے بعد جس نعمت کا سب سے زیادہ احسان جتایا وہ ان کی باہمی وحدت اور محبت و اخوت تھی ایسی وحدت و اخوت کہ اگرچہ ان کے قبیلوں کے مابین مشرق و مغرب کا فاصلہ بھی ہوتا مگر پھر بھی وہ ایک دوسرے کی تکلیف کے احساس میں اتنا قریب ہوتے کہ مشرق کے ایک مسلمان کے پیر میں کانٹے کی چبھک مغرب کا رہنے والا مسلمان اپنے دل میں محسوس کرتا، ان کا یہ رشتۂ محبت و اخوت صرف مبالغہ اور محض ایک رنگ آمیزی نہیں بلکہ ان کے احساسات کی صحیح ترجمانی ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔

"یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمہارے درمیان ایسی محبت پیدا کردی کہ محض اس کی مہربانی کی بدولت تم ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔"

دوسری جگہ کفار کے ظاہری اتحاد و اتفاق کی حقیقت اس طرح واشگاف فرمادی۔

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى۔

"آپ تو ان کو متحد خیال کرتے ہیں مگر ان کے دل سب پراگندہ ہیں۔"

اس کے بعد اب آپ ہی غور کیجئے کہ اگر درحقیقت ہمارے قلوب میں وہی اخوت ایمانی موجود ہے تو اس میں وہ محبت و وحدت کیوں نہیں بلکہ اس کے برعکس کفار کے تفرق و تشتت کا نقشہ کیوں ہے۔ اللھم الف بین قلوبنا و اصلح ذات بیننا۔

یاد رکھیئے کہ آپ کا ایمان جتنا کامل اور مستحکم ہوتا چلا جائے گا اتنا ہی آپ کا اتحاد اور قومی تعمیر میں بھی ضعف پیدا ہوتا رہے گا۔ آپ نقصان ایمانی کے ساتھ اپنے اتحاد پر مغرور نہ ہوں وہ صرف آپ کے قالب کا اتحاد ہوگا قلب کا نہیں اور اگر آپ کے قلوب رشتۂ ایمانی کی بدولت وحدت کا رنگ اختیار کرچکے ہیں تو قالب کے انتشار سے مغموم نہ ہوں کہ وہ صرف آپ کے جسموں کا انتشار ہے قلوب کا انتشار نہیں۔ تعجب ہے کہ وحدت و افتراق کے جو بنیادی اسباب ہیں کم از کم مسلمان اس سے کیونکر غافل ہیں۔ وہ جس بھی میں اتحاد و اخوت کی دعوت دیتے ہیں اسی میں اصل رشتۂ ایمانی پر ضرب بھی لگاتے جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ نعمت اخوت صرف عطاء ربانی ہے، ان کی تقریروں اور تحریروں سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔

"اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ ساری زمین کا مال بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں ایسی الفت و محبت پیدا نہ کرسکتے۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے ان میں باہم یہ الفت ڈال دی۔"

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْفِقْهُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ (رواہ مسلم)

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن آگئے یہ لوگ نہایت رقیق القلب ہوتے ہیں۔ ایمان اور دین کی سمجھ اور حکمت تو یمن ہی کا حصہ ہے۔" (مسلم شریف)

صحیح بخاری میں اس حدیث کو ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ قبیلہ بنو تمیم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے بنو تمیم تم کو بشارت ہو۔ ان بدبختوں نے اس کو مال کی بشارت سمجھا اور کہا اچھا تو دو ہمیں کیا دلواتے ہیں۔ آپ کو ان کی یہ پست فطرتی پسند نہ ہوئی۔ اتنی دیر میں یمن کی ایک جماعت آنکلی، آپ نے ان سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بنو تمیم نے تو بشارت قبول نہ کی لو تم اسے قبول کرلو۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے بسروچشم قبول کی۔ اس کے بعد عرض کیا۔ جئنا لنتفقہ فی الدین ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اپنے دین کے کچھ مسائل سیکھیں الخ

اس واقعہ سے یہ اندازہ ہوسکتا ہے کہ ان کے قلب میں دین اور اسلام دین قبول کرنے کی کتنی صلاحیت تھی۔ جو بشارت انہیں سنائی گئی وہ کسی بحث اور تفصیل کے بغیر انہوں نے قبول کرلی اور اپنے آنے کا جو زریں مقصد آپ کے سامنے رکھا وہ صرف ایک فقہ فی الدین یعنی دین کی طلب تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس طرح بے چون و چرا بشارت نبویہ کو لپک لے جانے سے بہت محظوظ ہوئے اور ان کی اس صلاحیت اور علو استعداد کو دیکھ کر فرمایا کہ ایمان اور فقہ اور حکمت تو درحقیقت ان لوگوں کا حصہ ہے اور اسی کو یہاں رقتہ قلب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل قلبی قساوۃ ہے اور وہ یہ کہ نصیحت کے نفوذ کرنے کی اس میں کوئی صلاحیت نہ ہو بلکہ وہ اس خشک پتھر کی طرح ہو جس سے پانی کی ایک بوند بھی نہیں ٹپکتی۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

"پھر اس کے بعد تمہارے دل ایسے سخت ہوگئے کہ گویا پتھر ہیں یا ان سے بھی سخت تر اور پتھروں میں تو بعض ایسے بھی ہوتے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

غازی خدا بخش اڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری گیٹ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۲۲ جولائی ۱۹۶۹ء

# آہ! مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ

یہ سطور اشکبار آنکھوں اور سوگوار دل سے لکھی جا رہی ہیں کہ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین، فتویٰ نویسی کے درشاہوار اور خطابت کے شاہسوار علامہ انور شاہ نور اللہ مرقدہٗ کی یادگار اور حضرت مفتی کفایت اللہ قدس سرہٗ کی بہار، اہل سرگودھا کے دل کا سرور اور جمعیۃ علماء اسلام کی آنکھوں کا نور، شیخ التفسیر، شیخ الحدیث، شیخ الفقہ شیخ طریقت اور شیخ فلسفہ یعنی جملہ علوم کے جامع کمالات حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۵ اور ۱۶ جولائی کی درمیانی رات کو ساڑھے چار بجے صبح سرگودھا میں اس عدم ہستی نما سے ہستی عدم نما کو انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

آپ ایک عرصہ سے علیل تھے، حکیموں اور ڈاکٹروں نے پوری خدمت کی۔ آپ کے صاحبزادگان و خدام نے آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ خدا کی شان کہ آخری رات آپ نے نہایت آرام سے گذاری اور معمول کے برخلاف اچھی طرح سوئے، حتیٰ کہ تمام متعلقین کو صحت کے بارہ میں پورا اطمینان ہو گیا، لیکن جب جامع مسجد میں عوام ... معراج المومنین (جمعہ کی صبح کی نماز) کی سعادت حاصل کر رہے تھے آپ نے وصال محبوب حقیقی اختیار فرما لیا۔

موت کو قرآن نے "یقین" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے کیونکہ دنیا میں ہر بدیہی سے بدیہی چیز کا انکار کیا گیا، لیکن موت کا آج تک کوئی انکار نہیں کر سکا اور نہ ہی کیا جا سکے گا، لیکن موت موت میں فرق ہوتا ہے۔ جس طرح ہر انسان کی دنیوی حیات ایک جیسی نہیں اسی طرح ہر ایک کی موت کو بھی ایک جیسا نہیں کہا جا سکتا انبیاء علیہم السلام تو بہت بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور منتخب شدہ ہوتے ہیں، ان کے بعد صدیقین، شہداء، صالحین اور ایک عام مسلمان کی موت کا فرق اتنا ہی بدیہی ہے جتنا خود لفظ "موت"۔ شہید کے متعلق تو خود قرآن کہتا ہے کہ "اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ"۔ اور صدیقین کا تو پوچھنا ہی کیا۔ باقی رہے صالحین تو قرآن خود عام مسلمانوں کو ان کی معیت کی بشارت کے بعد "حَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا" کے الفاظ بیان کرتا ہے۔

جمعہ کے روز نماز فجر کے وقت جبکہ سورج نے افق مشرق سے ابھی جھانکا بھی نہیں تھا، دوسرے لفظوں میں روحانی اور زمانی لحاظ سے خوشی و مسرت، برودت اور ٹھنڈک کا وقت، ایسے بہترین اور خوشگوار لمحہ میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں دنیا والوں پر نچھاور ہوتی ہیں، آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اَللّٰھُمَّ بَرِّدْ مَضْجَعَہٗ وَاجْعَلْ قَبْرَہٗ رَوْضَۃً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

آپ نے تقریباً ۳۳ سال قبل سرگودھا کے اس شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ سرگودھا، لاہور، امرتسر، دہلی اور دیوبند کے روحانی اور علمی چشموں سے سیراب شدہ انسان۔ اور سرگودھا کی سرزمین، لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ شہر کی سب سے بڑی اور پرانی مسجد واقع بلاک ۱ کی خطابت اور افتاء کی مسند سپرد کر دی گئی۔ بس پھر کیا تھا چند ہی روز میں روحانی اور علمی پیاسوں کا ایک جمگھٹا آپ کے گرد لگ گیا۔ لوگوں کی توجہات اور نگاہیں ہر معاملہ میں آپ ہی کی طرف اٹھنے لگیں اور آپ ملک کے طول و عرض میں مرجع خلائق بن گئے۔ علمی لگن کی وجہ سے مدرسہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی، جو مستقبل میں واقعی علوم کے شہر میں "سراج" بن کر چمکا، اور دور دراز کے لوگوں کو قرآن و سنت کے راستہ کی رہنمائی کی، اور آج سینکڑوں نہیں ہزاروں حضرات اسی "سراج العلوم" سے فیض پا کر علم کے مستقل سراج بنے ہوئے ہیں اور اندرون اور بیرون ملک تاریک گوشوں کو توحید و رسالت اور قرآن و سنت کی روشنی سے منور کر رہے ہیں۔

حضرت انور شاہ نور اللہ مرقدہٗ کی شاگردی نے حافظہ کو بھی جلا بخشی اور آپ نے ۳۷ روز کی مختصر مدت میں قرآن کے تیس پاروں کو اپنے دل و دماغ میں جمع کر لیا مفتی کفایت اللہ اور مفتی محمد حسن امرتسری قدس سرہما کے فقیہانہ فکر نے فقہ میں یگانۂ عصر بنا دیا اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سیاسی فکر نے قوم و ملت کی تڑپ دل میں پیدا کر دی جس سے راتوں کی نیند اور دن کا چین حرام ہونے لگا۔ تحریک خلافت اٹھی تو آپ اس میں صف اول میں تھے۔ تحریک آزادی کے مجاہدین میں بھی آپ سرفہرست کے لوگوں میں شامل تھے، اور قیام پاکستان کے بعد تحریک ختم نبوت میں بھی اپنی پیرانہ سالی، علالت، نقاہت اور علمی اور روحانی مصروفیات کے باوجود بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں تک برداشت کیں۔

قیام پاکستان کے بعد ہر وقت آپ کے دل میں یہ خواہش کروٹیں لیتی رہتی تھی۔ کہ اس مملکت میں اسلامی نظام کا قیام عمل میں آ جائے اور مسلمانوں نے جس مقصد کے لئے لاکھوں عورتوں کے سہاگ لٹائے۔ لاکھوں بچوں کو یتیم کروایا، کروڑوں روپے کی جائدادیں تباہ کروائیں، وطن چھوڑا، اعزہ و احباب چھوڑے، دہلی سہارنپور اور دیوبند کے علمی اور روحانی سرچشموں کو خیرباد کہا، اللہ کرے وہ مقصد پورا ہو جائے۔ چنانچہ اس مقصد کی تکمیل اور اس آرزو کے بر لانے کے لئے آپ باقاعدہ طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے رکن بن گئے، اور اسلامی اقدار کے تحفظ اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے عملی جدوجہد شروع کر دی۔ آپ کے ملنے والے بھی اس جدوجہد میں آپ کے ساتھ شریک ہو گئے اور سرگودھا میں جمعیۃ کی ایک نہایت مضبوط شاخ آپ کی سرپرستی میں قائم ہو گئی اور پھر شمالی پنجاب کی جمعیۃ کی امارت آپ نے باوجود ضعف کے قبول فرما کر نوجوان علماء کو درس عبرت دیا۔

جہاں سنت کے مختلف گوشوں کو آپ نے اپنی عملی زندگی میں اپنایا ہوا تھا وہاں آپ کے اخلاق بھی نبوت کے اخلاق کا عکس .... اور کامل پرتو تھے ...

راقم الحروف گذشتہ سال آپ سے پہلی دفعہ ملا۔ کوئی آشنائی نہیں تھی۔ حضرت مفتی محمود صاحب نے مغرب کی نماز کے بعد میرا تعارف کرایا، بس پھر کیا تھا۔ الطاف و عنایات کی بارش ہونے لگی۔ شفقتوں کے پھول برسنے لگے اور کلام نرم و نازک کے موتیوں کی لڑیاں جھڑنے لگیں اور مجھے ایسا معلوم ہونے لگا کہ جیسے حضرت قدس سرہٗ مجھے کافی مدت سے جانتے ہیں۔

ایسے لوگ ہر روز نہیں آیا کرتے، خصوصی طور پر قحط الرجال کے زمانہ میں تو ایسے لوگ ہیں ہی شاذ و نادر۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ "ان کی موت زمانے کی موت ہوتی ہے"۔ زمانے کی موت ہو یا نہ ہو، لیکن ہم نے دیکھ لیا حضرت قدس سرہٗ کا اٹھ جانا ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کے یتیم ہو جانے کے مترادف ہے حضرت مولانا کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مدظلہٗ، قاری عبد السمیع صاحب اطال اللہ عمرہٗ اور خاندان کے دوسرے حضرات سے دلی ہمدردی ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر کا ہر رکن اور ادارہ ترجمان اسلام اللہ تعالیٰ سے صمیم قلب اور غم دل کے ساتھ دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قدس سرہٗ کے درجات عالیہ میں ترقی عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِی الْجَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ

(حکیم محمود احمد ظفر)

راہرو

# افکار و خیالات

## اسقاط حمل ادویات کے استعمال کے نتائج

عالمی صحت کے ادارہ کے ایک سائنٹفک گروپ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسقاط حمل کے لیے دوائیں استعمال کرنے والی خواتین جلدی بیماریوں مثلاً ایگزیما کا شکار ہو سکتی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ ادویہ استعمال کرنے والی خواتین کی جلدی بیماریاں مزید شدت اختیار کر سکتی ہیں۔

یورپ تو تہذیب جدید کی ہر شے کو "تعذیب" سمجھ کر چھوڑتا جا رہا ہے اور ہم ان کے چھائے ہوئے ہالہ کو لذید سمجھ کر نگلتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ نقالی کی "بوزنہ سرشت" جو ہم میں احساس کہتری (INFERIORITY COMPLEX) کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے معلوم نہیں کب ختم ہو گی۔

اہل یورپ تو اسقاط حمل ادویات کو مخالف جلدی بیماریوں کا پیش خیمہ بتا رہے ہیں اور ہم "خاندانی منصوبہ بندی" کے حسین عنوان کے تحت اسقاط حمل اور مانع حمل دونوں قسم کی ادویات کا استعمال اس کثرت سے کر رہے ہیں گویا کہ یہ زہر نہیں بلکہ تریاق ہے۔ ہمیں ان لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

## نشہ آور اور مہلک ادویات کا چھڑکاؤ

"نیو چائنا نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق امریکی افواج نے ویٹ نام میں ایسے مہلک اور نشہ آور سفوف چھڑکے ہیں جن سے قریباً ایک سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں ہلاک شدگان میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے۔"

یہ اسلام ہی ہے جس نے عورتوں، بچوں، بوڑھوں حتیٰ کہ درختوں تک کا تحفظ کیا ہے۔ دنیا میں اور کوئی مذہب اور کوئی قوم ایسی نہیں جو صرف ان لوگوں کو قتل کرے جو ان کے قتل کے در پے ہوں۔ یہ اسلامی تعلیمات میں سے ہے کہ ایک خلیفۂ وقت ایک گورنر کو روانہ کرتے وقت اور مملکت کے متعلق جہاں اور نصیحتیں کرتا وہاں یہ نصیحتیں بھی کرتا کہ "تارک الدنیا راہبوں سے تعرض نہ کرنا، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نہ مارنا، پھلے پھولے درختوں کو نہ کاٹنا، آبادیاں ویران نہ کرنا، بکری اور اونٹ کھانے کے لئے بیکار ذبح نہ کرنا، درخت نہ جلانا، پانی میں نہ ڈبانا خیانت نہ کرنا۔" (مؤطا امام مالک ص ۱۶۷)

اسلام کے بغیر امن سب کچھ چنگیزی ہے، خواہ وہ امریکہ ہو یا بھارت، روس ہو یا جرمنی اور برطانیہ دنیا میں سوائے مسلمانوں کے ہر فاتح اور جابر قوم نے لوگوں کی ہلاکت کے لئے اسی طرح کے حربے استعمال کئے ہیں۔

## .... اعزاز میں محفل موسیقی

"مغربی پاکستان اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر کے اسٹاف نے نئے آڈیٹر جنرل کے اعزاز میں ایک استقبالیہ محفل موسیقی کا اہتمام کیا جس میں ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے علاوہ دوسرے سرکاری اعلیٰ عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔"

پاکستان میں یہ ایک نئی رسم کی بنیاد ہے۔ ابھی تک تو یہی سنتے تھے کہ بڑے بڑے افسروں کی آمد اور رخصت پر ڈنر کا اہتمام کیا جاتا ہے، لیکن اب ہلکے نئے آڈیٹر جنرل صاحب کا استقبال طاؤس و رباب سے کیا گیا، وہی طاؤس و رباب جن کو توڑنے کے لئے جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

## حکومت سے متحدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام خواتین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔

۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بے حیائی نہ پھیلائی جائے۔

۴۔ اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں۔

۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔

۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔

۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔

۸۔ ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔

۹۔ مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے۔

۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق مشتہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

## نئی نسل کے مہلک میزائل

"برطانیہ اور فرانس کی کمپنیوں نے فضا سے زمین پر پھینکے جانے والا ایک میزائل تیار کیا ہے جو ایسے نشانے کی تصویر ہو

پائلٹ کی نظر سے پوشیدہ ہو ٹیلی ویژن پر ریلے کر سکتا ہے، اس طرح ایک تو حملہ کرنے کی شدت بڑھ جاتی ہے، دوسرے حملہ آور جہاز مار گرانا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس میزائل کا نام مارٹل رکھا گیا ہے۔"

یورپ نے اس وقت جتنی بھی ترقی کی ہے اس کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ ساری ترقی انسان کی سربلندی اور حیات کے لئے نہیں بلکہ اس کو خواہشات کا غلام بنانے اور اس کو مارنے کے لئے ہوئی ہے۔ یہ ہوائی جہاز، یہ بسیں، یہ موٹر گاڑیاں، یہ ریل گاڑیاں جن کو انسانیت کے لئے سراپا خیر سمجھا جاتا ہے لیکن غور سے دیکھا جائے تو ان میں بھی مہلک پہلو غالب ہیں۔ ریل گاڑیوں کا یہ کروڑوں ٹن دھواں بسوں اور موٹر گاڑیوں سے اٹھتی ہوئی گرد و غبار کیا یہ انسانی صحت کے لئے مہلک نہیں؟ پھر ہوائی جہازوں، بسوں، ریل گاڑیوں کے حادثات جن میں ہزاروں انسانی جانیں تلف ہو جاتی ہیں، پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ یہ ترقی حیات کی نہیں موت کی ہے، آبادی کی نہیں بربادی کی ہے، عزت کی نہیں ذلت کی ہے اور انسانیت کی نہیں حیوانیت کی ہے۔

## امریکی کتے اور ویٹنامی انسان کی موت

"امریکی ہفت روزہ "نیوز ویک" نے اپنے پیدائش اور اموات کے کالموں میں صدر جانسن کے پالتو کتے کی موت کی خبر بڑے پر ملال انداز میں شائع کی ہے۔ کتا قصر صدر کے خوبصورت لان میں ایک گلہری کے پیچھے بھاگ رہا تھا کہ ایک کار کی زد میں آ کر اللہ کو پیارا ہو گیا اس حادثہ جانکاہ پر صدر جانسن نے اپنے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے کہا "آج کی رات قصر صدر کے لئے بڑی الم انگیز ہے۔"

ویٹ نام میں لاکھوں بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے اور ہزاروں عورتوں اور بچوں کو نہایت سفاکیت سے قتل کیا جا رہا ہے۔ لیکن صدر امریکہ کے دل میں اضطراب اور الم کے خیال کی معمولی سی لہر تک بھی نہیں اٹھتی بلکہ ویٹ نام شہر اور ویٹنامی باشندوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی برابر دھمکیاں دیتے چلے آ رہے ہیں، لیکن قصر صدر کے ایک کتے کی موت نے ان ہی کی نہیں بلکہ پورے قصر صدر میں رہنے والوں کی رات کو الم انگیز بنا دیا۔ گویا ان کے نزدیک ویٹ نامی باشندے قصر صدر کے ایک کتے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ ہے انسانی ترقی کی معراج اور انسان کتوں سے بدتر ہو گئے اور کتے انسانوں سے بڑھ گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

# اسلام

شیخ سعدیؒ نے گلستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شاعر کو اس کی طمع خام ڈاکوؤں کی خدمت میں لے گئی، قصیدہ خوانی کے بعد انعام کا خواستگار ہوا، امیر کی جانب سے حکم ہوا کہ اس کے کپڑے اتار لئے جائیں اور اسے باہر دھکیل کر اس کے پیچھے کتے چھوڑ دیئے جائیں۔ حکم کی تعمیل ہوئی اور وہ بیچارہ بیک بینی و دوگوش باہر نکال دیا گیا اور کتے چھوڑ دیئے گئے۔ اس نے کتوں کو دفع کرنے کے لئے زمین سے پتھر اٹھانا چاہا، لیکن زمین یخ بستہ تھی، کہنے لگا:۔

"ایں چہ حرام زادہ مردمانند کہ سگ را کشادہ و سنگ را بستہ"۔

یہ لوگ کس قدر فتنہ پرور ہیں کہ کتوں کو کھول رکھا ہے اور پتھر باندھ دیئے ہیں۔ امیر بالاخانے میں بیٹھا شاعر کی حالت زار کا تماشا دیکھ رہا تھا، شاعر کی یہ بات سن کر ہنسا اور کہنے لگا۔ مجھ سے کوئی درخواست کرو۔ شاعر نے کہا۔ میرے کپڑے مجھے واپس کر دیئے جائیں تو احسان ہوگا۔ ع

مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں

امیر نے اس کے کپڑے واپس کر دیئے و "درمے چند داد" اور چند ٹکے بھی اس کے حوالہ کئے۔

شیخ کا مبیّنہ ..... قصہ اس ملک میں غریب اسلام کے ساتھ پیش آ رہا ہے۔ اسلامی جذبہ کے تحت ..... یہ ملک حاصل کیا گیا، لیکن ہوا یہ کہ اسلام کو برہنہ کر کے دھکیل دیا گیا اور کفر و ارتداد اور تحریف و الحاد کے کتے اس کے پیچھے چھوڑ دیئے گئے، اور دوسری طرف اسلام کا دفاع کرنے والی زبانیں یخ بستہ (پابند) کر دی گئیں اور اب اسلام موت و حیات کے دوراہے میں کھڑا بڑی بے بسی کے عالم میں "مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں" کی درخواست کرتا ہے، لیکن کسی کو اس کی حالت پر ترس نہیں آ رہا بلکہ ارباب بست و کشاد بڑی دلچسپی سے مصروف تماشا ہیں اور اسلام کے بعض نام لیوا گوشۂ عافیت میں بنا پڑے ہیں اے کاش کسی کو اس کی حالت پر رحم آتا اور اس کے اصل کپڑے ہی کم از کم واپس کر دیئے جاتے۔

یہاں اسلام کو انکار ختم نبوت کا صدمہ پیش آیا، لیکن عالم بالا کے لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ احادیث نبویہ کا تمسخر اڑایا گیا، لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ حدود اللہ کا انکار کیا گیا لیکن کسی کو جنبش نہ ہوئی۔ شراب، جوا اور سود کی حلت کے فتوے صادر ہوئے، لیکن کسی کی جبین غیرت پر شکن نہ پڑی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
احیاء العلوم ماموں کانجن

# پاکستان میں

اب اسلامی شعائر کو منہدم کر کے اس کے کھنڈروں پر "جاہلیت جدیدہ" کے محل تعمیر کئے جانے کے منصوبوں کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ لیکن کوئی با اختیار شخصیت ایسی نہیں جو ان لوگوں کے ہاتھ سے اسلام کو مسمار کرنے والے اوزار چھین لے۔

ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب جو یہودی تعلیم و تربیت کے زیر اثر پروان چڑھے، بڑی آزادی کے ساتھ اسلامی مسائل کی قطع و برید اور یہودیانہ تحریف پر خامہ فرسائی فرما رہے ہیں، گذشتہ ماہ سے جس بحث کا آغاز انہوں نے کیا۔ اب ہر کس و ناکس اس پر اظہار خیال کر رہا ہے۔ زکوٰۃ جیسے قطعی فرض کو ٹیکس قرار دینے کے لئے بالکل لچر پوچ دلائل اور بے سروپا دعوے پیش کئے جا رہے ہیں، لیکن علمائے کرام پر باستثنائے معدودے چند سناٹا طاری ہے۔ متدین اہل قلم دوسرے بالکل معمولی نوعیت کے مسائل پر تو خامہ و قرطاس کا شغل رکھتے ہیں، لیکن اس اسلامی تحریف کے خلاف کلمۂ حق کی تحریر سے محروم ہیں۔ ملک کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں چھوٹے چھوٹے انسانی حادثوں پر تحاریک التوا پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن اسلام کے اس عظیم حادثہ کے خلاف کسی قسم کی آواز ندارد، ملک کی اعلیٰ عدالتیں ہتک عزت کے ہلکے پھلکے مقدمات کا نوٹس لیتی ہیں، لیکن اسلام کے ساتھ ناروا سلوک ان کے دائرۂ کار سے خارج۔ ارکان دولت ہر مظلوم کی آواز پر کان دھرنے کے لئے تیار ہیں لیکن غریب الوطن اور مظلوم اسلام کی آہ و فغاں انہیں سنائی نہیں دیتی۔ ان حالات میں اگر اسلام، رب عرش کے سامنے فریاد کرے اور غیرت خداوندی ہمارے انتقام کے لئے جوش میں آ جائے تو کیا بعید ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے:۔

والذی نفسی بیدہ لتأمرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا منہ فتدعونہ فلا یستجیب لکم (رواہ ترمذی جلد ۲ ص ۳۹ عن حذیفۃؓ وحسنہ)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہیں معروف کا حکم کرنا ہوگا اور منکر سے باز رکھنا ہوگا، ورنہ بہت جلد اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا، پھر تم اس سے دعائیں کرو گے، لیکن قبول نہ کی جائیں گی۔

دوسری حدیث میں ہے:۔

ان الناس اذا راوا ظالما فلم یاخذوا علی یدیہ (فی روایۃ اذا راوا منکرا فلم یغیروہ) اوشک ان یعمھم اللہ بعقاب (رواہ الترمذی جلد ۲ ص ۱۳۱ عن ابی بکر الصدیقؓ وقال ھذا حدیث حسن صحیح)

جب لوگ ظالم کو دیکھیں لیکن اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب لوگ منکر کو دیکھیں لیکن اسے دفع نہ کریں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب عام کی لپیٹ میں لے لیں۔

میں پاکستان کی ملت اسلامیہ کے تمام طبقات سے صاف صاف کہنا چاہتا ہوں کہ اگر عذاب الٰہی سے بچنا ہے تو ان لوگوں سے اسلام کے دامن کو بچاؤ، اسلام کے قطعی مسائل میں مشاغبہ پردازوں کے ہاتھ پکڑو، ملت اسلامیہ کے خلاف زہر اگلنے والوں کی زہر افشانی بند کرو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں ترمیم و تنسیخ کرنے والوں کو کھیل تماشے کا موقع نہ دو، اگر ایسا نہیں کرتے ہو تو خدائی انتقام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حق تعالیٰ کی رحمت نے ہمیں ۱۸ سال کی مہلت دی مگر یہاں اصلاح احوال کی کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی، بلکہ ہم اپنے حالات کو بد سے بدتر بناتے چلے گئے اور ہم تدریجاً شر و فساد کے اس نقطہ پر آ کھڑے ہوئے جہاں پہنچ کر غفلت شعار قوموں کو کم مہلت دی جاتی ہے۔

انگریز کے بدترین دور حکومت میں اگر کسی غیر مذہب کا باجا بجتا ہوا مسجد کے سامنے سے گذر جاتا تو ایک ہنگامہ کھڑا ہو جاتا۔ آج ریڈیو پاکستان کے فحش اور حیا سوز نغموں نے خدا کے گھروں کو بھی بازاری شور و شغب سے بھر دیا ..... ہے، اور مسلمان خدا کے حضور میں کھڑا ہو کر فحش گانے سننے پر مجبور ہے۔ عین جمعہ کے خطبہ اور نماز کے وقت موسیقی کی آوازیں منبر و محراب سے ٹکراتی ہیں لیکن نہ ریڈیو کے کارپردازوں کا ایمانی احساس انہیں اس قبیح طرز عمل کے بدلنے پر مجبور کرتا ہے اور نہ ملت کی اسلامی غیرت انہیں صدائے احتجاج بلند کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ کیا اسلامی سلطنت میں نشر و اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ۔ ریڈیو۔ ان ہی اقدار کا حامل ہونا چاہیئے، جن کا مظاہرہ ریڈیو پاکستان سے کیا جا رہا ہے۔ الیس منکم رجل رشید؟

کسی وقت مسلمان عورت کے ناموس کے تحفظ کے لئے حجاج جیسا ظالم بیچین اور بے قرار ہو جاتا تھا آج۔ اخباری بیان کے موافق عید میلاد النبیؐ کے مقدس نام کی لاج یہ رکھی جاتی ہے کہ میلاد النبیؐ کے جلوس میں ملت کی معصوم بیٹیوں کو سر بازار چھیڑا جاتا ہے لیکن نہ ملت اسلامیہ کے خون میں جوش آتا ہے اور

نہ ارباب انتظام کے لئے یہ تشویش کا موجب ہوتا ہے

کسی اگلے وقت کی بات ہے کہ اسلامی عقیدہ میں تصویر سازی، بت تراشی کے ہم سنگ تھی۔ اسلام کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تصویر اور تصویر ساز دونوں کو ملعون اور راندۂ درگاہِ خداوندی قرار دیا تھا۔ تصویر رکھنے والوں کو رحمتِ خداوندی سے محروم اور اس مکان کو جس میں تصویر ہو خیر و برکت سے خالی فرمایا تھا اور تصویر بنانے والوں کو اشد الناس عذاباً (سب سے زیادہ معذّب) کی وعید سنائی تھی، لیکن ہماری غباوت نے اس مجموعۂ لعنت کو اسلامی ثقافت اور آرٹ کا نام دے ڈالا۔ آج اسلامی حکومت میں کوئی اخبار اور رسالہ الا ماشاء اللہ۔ اس بت تراشی کی دولت سے محروم نہیں رہنے دیا گیا۔ آج ہر گھر اخبارات کی بدولت بتکدۂ آذری ہے۔ جہاں نظر اٹھاؤ، تصویر سامنے ہوگی، بازار سے ماچس خریدو تو دام دے کر تصویر خریدنی ہوگی تصویر کے بغیر صدر صدارت کے منصب پر فائز نہیں ہوتا۔ وزیر وزیر نہیں بنتا، اور حاکم کی حکومت اس کے بغیر نہیں پھبتی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ حاجی کا حج اس کے بغیر منظور نہیں ہوتا۔ یہ بت شکن قوم آج بت فروش اور بت پسند بن کر رہ گئی ہے۔ ملت پاکستان کا ہر فرد بت زیر بغل ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ نہ صرف اس بدعملی کی نفرت قلوب سے نکل گئی ہے۔ بلکہ اس کے جواز و استحسان کو ثابت کرنے کے لئے مظلوم اسلام کے نام کو بلا دریغ استعمال کرنے کے لئے پریس کی پوری قوت کو خرچ کیا جاتا ہے۔

کبھی ملت اسلامیہ پر وہ دور بھی گذرا، جب اگر حکومتِ وقت نے مسلمانوں کے پرسنل لاء میں ذرا سی مداخلت کی تو پوری ملت بے چین ہوگئی، اور بالآخر حکومت کو اپنی جرأت بیجا واپس لینی پڑی، لیکن آج اسلامی حکومت میں قرآن و سنت کی صریح مخالفت کا اقرار کرنے کے باوجود عائلی قوانین نافذ ہیں اور ہر عام و خاص اس پر عملدرآمد کی وجہ سے قرآن و سنت اور اجماعِ امت کو نظر انداز کرنے پر مجبور ہے، اور متجددین کی کھیپ اس کو قرآن و سنت سے ثابت کرنے کی خدمت میں مصروف ہے تاکہ ملت اسلامیہ کے کردتی معدے تدریجاً اس زہر ہلاہل کو قند سمجھ کر اس کے ہضم کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

ابھی ملت پر اس دور کو گذرے ہوئے زیادہ مدت نہیں ہوئی ہے جبکہ ایشیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی دار العلوم دیوبند کا عدیم النظیر شیخ الحدیث، بلا مبالغہ تمام اسلامی کتب خانے کا حافظ، اسلام کی حقانیت کی چلتی پھرتی تصویر، ایمان و احتساب اور علم و عمل کا پہاڑ السید الامام العلامۃ الحافظ الحجۃ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ۔ دار العلوم کی مسند صدارت پر بیٹھ کر اپنے خاص سامنے بڑی صفائی سے اعلان کرتا تھا کہ:۔

انہٗ ما فنّ الا و فیہ لی رائیٌ

غیر الفقہ فانی فیہ مقلد صرف ولا اری فیہ حقاً الا لمن حصل لہ الاجتہاد (فیض الباری ص۱۷)

"بحمد للہ ہر فن میں مجھے بصیرت حاصل ہے اور میں اس میں اپنی مستقل رائے رکھتا ہوں، لیکن علم فقہ میں خالص مقلد ہوں اور میرے نزدیک فقہ میں گفتگو کا حق صرف اسی شخص کو حاصل ہے، جو منصب اجتہاد پر فائز ہو۔ جو مجھے حاصل نہیں"۔

میں نے اپنے اساتذہ سے حضرت شاہ صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) کا یہ ارشاد بھی سنا ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے:۔

"مولوی صاحب! شیطان مجھے ہر راستہ سے گمراہ کر سکتا ہے (کیونکہ معصوم نہیں ہوں) لیکن اس راستہ سے کبھی گمراہ نہیں کر سکتا کہ تم ائمہ فقہ کے علوم کا دعویٰ کر دو، اس لئے کہ جب ائمہ فقہ کے علوم پر نظر کرتا ہوں تو اپنے اندر جہلِ مطلق کے سوا کچھ نظر نہیں آتا" (بالمعنی)

لیکن آج اسلامی حکومت کی جانب سے منصب اجتہاد پر ایسے لوگوں کو فائز کر دیا گیا ہے جن کو کسی عالم سے دین اور علم دین سیکھنے کی توفیق ایک لمحہ کے لئے بھی نصیب نہیں ہوئی بلکہ بقول اکبر مرحوم ؎

پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

پھر ان ہی لال بجھکڑوں کے اجتہاد کی روشنی میں نہ صرف امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے اجتہادات کو ٹھکرایا جاتا ہے بلکہ امت کے اجماعی عقیدوں کو بدقسمتی قرار دیا جاتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ حاکم بدہن۔ امت کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلوں کو تبدیل کر ڈالنے کا منصب بھی حاصل کر لیا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کو منظور ہوا تو مستقل مقالہ میں اس پر مدلل بحث کی جائیگی واللہ الموفق والمعین۔

---

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملحد مزاج آدمی کو اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے فوراً ہٹایا جائے۔

(۳) یہ اجلاس گورنر مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہے جس میں انہوں نے تعلیمی اداروں سے رقص و سرود کی محفلوں کو ختم کیا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ معاشرہ کی دوسری خرابیوں کو بھی فوراً قانونی طور پر بند کیا جائے۔

## مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب کو صدمہ

مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ لاہور ڈویژن و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم سیالکوٹ کے صاحبزادے صرف دو روز کے بخار کے بعد اس جہان فانی سے انتقال کر گئے۔ ادارہ حافظ صاحب کے اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو والدین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

## بقیہ۔ معارف الحدیث

ہیں کہ ان سے نہریں نکلتی ہیں اور بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی جھرتا ہے اور بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں۔

آیت بالا میں قلوب کی قساوۃ اور اس کے مختلف مدارج کو ایک بلیغ تشبیہ دے کر سمجھایا گیا ہے کہ قلب کی قساوت یہ ہے کہ اس میں اثر پذیری اور تاثر کی کوئی صلاحیت نہ رہے، دین کی فہم کے لئے اس میں کوئی حرکت نہ ہو اور خشیت الٰہی سے وہ یکسر خالی ہو جائے۔ یہی بے فیض قلوب جن سے ہدایت کے چشمے تو کیا بہتے اس کا کوئی قطرہ بھی ان سے نہیں ٹپکتا قلوب قاسیہ ہیں جو سختی میں پتھروں سے بھی بڑھ کر ہیں کہ پتھروں میں کچھ نہ کچھ آثار تاثر کچھ نہ کچھ حرکت تو نظر آتی ہے۔ اس کے برخلاف مومن کے قلب میں رقت و لین کی صفت ہوتی ہے۔ یہ صفت صرف اس کے قلب تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے اعضا و جوارح تک بھی سرایت کر جاتی ہے، وہ نرم خو، نرم مزاج، شیریں طبیعت، صاحب محبت و مروت اور ہر کس و ناکس کی بات سننے اور ماننے والا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے لئے ہمہ تن رحمت اور کفار کے مقابلہ میں مجسم شدت بن جاتا ہے۔ اسی صفت کو اشداء علی الکفار رحماء بینھم میں ذکر کیا گیا ہے۔

---

## متحدہ اسلامی محاذ ضلع میانوالی کی تشکیل

۳ جولائی بروز اتوار ضلع میانوالی کی تمام دینی جماعتوں مجلس احرار، جمعیۃ علماء اسلام، تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہلسنت اور جماعت اہلحدیث کا ایک مشترکہ اجلاس ضلعی متحدہ اسلامی محاذ کی تشکیل کے لئے بمقام کلور کوٹ منعقد ہوا، جس میں پچاس سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے فرمائی مندرجہ ذیل حضرات ضلعی عہدیدار منتخب ہوئے:۔

(۱) مولانا محمد سلیمان صاحب کلور کوٹ صدر
(۲) مولانا محمد رمضان صاحب بھکر نائب صدر
(۳) جناب صوفی عبد الرحیم صاحب موسیٰ خیل ناظم اعلیٰ
(۴) ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ہرنولی ناظم نشر و اشاعت
(۵) جناب خان شہباز خاں صاحب خازن

۱۰ افراد پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ کی بھی تشکیل کی گئی جس میں حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں بھی شامل ہیں۔

اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی پاس ہوئیں

(۱) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف اسلام قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے (باقی کالم ۲ میں)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# پرویزی دعوتِ فکر کا سرسری جائزہ

(قسط نمبر ۲)

## "اقامت صلوٰۃ" کے معنی میں تحریف

ختم نبوت کے انکار کے بعد مسٹر پرویز نے "اقامت صلوٰۃ" کے معانی میں بھی ایسی تحریف کی ہے کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں اس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ "اقامت صلوٰۃ" کا حکم قرآن پاک میں ۱۰۰ بار کے قریب آیا ہے لیکن پرویز کے نظریہ کے مطابق اسلام کی اٹھارہ چودہ صدیوں میں مسلمان اس کے معانی سے یکسر ناآشنا رہے اور خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امت کو اس کے معنی نہ بتلائے اور اگر بتلائے بھی تو مسلمان قوم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دنیائے فانی سے دنیائے باقی کی طرف تشریف لے جانے کے فوراً بعد ہی ..... ان معانی کو یکسر بھول گئی اور اب چودہ سو سال کے بعد اسلام کا یہ غشی مفسّر اس کے معانی یوں سمجھاتا ہے:

"آج جبکہ مسلمانوں میں صلوٰۃ کا مفہوم صرف نماز، پرستش یا ہندی زبان میں پوجا پاٹ رہ گیا ہے، یہ سمجھنا ذرا دشوار ہے کہ "قیام صلوٰۃ" کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ پہلے ہاں قیام صلوٰۃ کا ترجمہ کیا جاتا ہے "نماز قائم کرو"۔ اور اس کا مطلب لیا جاتا ہے کہ نماز پابندی کے ساتھ پڑھو۔ اور اس سے مقصود ہوتا ہے خدا کی پرستش۔ اس لئے آج یہ بات مشکل سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس "پرستش" کو "معاشی امور" سے کیا واسطہ۔ یہ شے کوئی نیا نہیں، وحی کی طرف سے ہمیشہ دین (نظام زندگی) ملتا تھا، لیکن اسے انسان رفتہ رفتہ مذہب (دھرم) میں بدل دیتے تھے، اسی طرح دین کے وہ تمام عناصر جو نظام زندگی کے ستون تھے، رفتہ رفتہ پوجا پاٹ میں بدل جاتے تھے اور ان کا انسانی زندگی سے کوئی واسطہ نہیں رہتا تھا۔ یہی کچھ سابقہ اقوام نے کیا اور یہی کچھ مسلمانوں سے ہوا"۔

(قرآنی نظام ربوبیت ص۱۵۸)

گویا بتلایا یہ جارہا ہے کہ "اقامت صلوٰۃ" یہ نہیں ہے جس کو مسلمان نسلاً بعد نسل کرتے چلے آرہے ہیں اور تسبیح و تہلیل، رکوع و سجود، تلاوت قرآن اور قیام وغیرہ کچھ نہیں، بلکہ "اقامت صلوٰۃ" سے مراد "معاشی نظام کا قیام" ہے۔

قرآن حکیم کے اس جدید مفسر کے یہ معنی قرآنی الفاظ "صلوٰۃ" یا "اقامت صلوٰۃ" کی قرآنی اصطلاح سے کوئی لگا ہی نہیں کھاتے اور ان میں اتنی بھی درستی نہیں ہے جتنی ماش کے دانہ پر سفیدی۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ معانی قرآن کے بیان کردہ معانی کے سراسر خلاف ہیں تو اس میں بھی کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ قرآن کریم حکم دیتا ہے:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ (سورہ الجمعہ)

اے ایمان والو! جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔

اب اگر "صلوٰۃ" کے معنی "معاشی امور" کے ہوں جیسا کہ مسٹر پرویز کا نظریہ ہے تو یہاں تو الامر بالعزیمت وَذَرُوا الْبَیْعَ کے الفاظ سے "معاشی امور" کو چھوڑ دینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، اور "معاشی امور" کو چھوڑنے کا حکم دے کر "معاشی امور" کی طرف دوڑ کر آنے کا حکم دینا یہ کیا معمہ ہے؟ اس کو دنیا میں سوائے مسٹر پرویز کے اور لوگ تو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

پھر اس آیہ کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا، کہ "الصلوٰۃ" کو "معاشی امور" پر فوقیت حاصل ہے۔ تبھی تو "معاشی امور" کو چھوڑ کر "الصلوٰۃ" کی طرف دوڑ کر آنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔ دوسرے لفظوں میں یہ آیت پرویز صاحب کے "الصلوٰۃ" اور "اقامت صلوٰۃ" کے بیان کردہ معانی کی صاف صاف تردید کر رہی اور صاف صاف بتا رہی ہے کہ:

(۱) "الصلوٰۃ" کے معنی "معاشی امور" نہیں ہیں۔

(۲) الصلوٰۃ کو "معاشی امور" پر فوقیت اور ترجیح حاصل ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر پرویز محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ قرآن کی تشریح و تفسیر نہیں فرماتے بلکہ مزدک اور کارل مارکس کے فلسفہ اشتراکیت کی کسی کتاب کی شرح فرما رہے ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ هٰذِهِ الْخُرَافَاتِ۔

سلیم کے نام ایک خط میں پرویز صاحب لکھتے ہیں:

"سورۂ اعراف میں دیکھو، قانون خداوندی کے ساتھ کامل تمسک کا دوسرا نام "اقامت صلوٰۃ" رکھا گیا ہے وَالَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ (متقی وہ ہیں) جو قانون خداوندی کے ساتھ پورا پورا تمسک رکھتے ہیں۔ یعنی صلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں، یہی وہ ہواریاں پیدا کرنے والے (مصلحین) ہیں جن کے اعمال بارآور نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔

تمسک بالکتاب یعنی قانون خداوندی کا عملاً اتباع ناممکن ہے، جب تک کہ دین کا نظام عملاً جاری و ساری نہ ہو، اور چونکہ اقامت صلوٰۃ بھی اسی نظام ہی سے وابستہ ہے، اس لئے اقامت صلوٰۃ ناممکن ہے، بغیر تمکین فی الارض (یعنی کسی خطۂ زمین میں قرآنی حکومت قائم کئے بغیر ناممکن ہے)

متذکرۃ الصدر اقتباس میں پرویز صاحب نے ایک اور گل کھلایا ہے کہ "اقامت صلوٰۃ" بغیر قرآنی حکومت قائم کئے ممکن ہی نہیں۔ دراصل اسے اپنے آپ کو اور اپنے معتقدین کو نماز سے چھٹی دلوانا ہے، کیونکہ نہ "نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی"۔ نہ اسلامی حکومت ہوگی اور نہ اقامت نماز ہوگی۔ ان صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ مکی زندگی جہاں قرآنی حکومت نہیں تھی وہاں بھی اقامت صلوٰۃ تھی اور خود رسول اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہلے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد بیت اللہ میں نماز ادا کرتے تھے۔ وہی نماز جیسے مکہ میں پڑھی جاتی تھی ویسے ہی مدینہ طیبہ میں پڑھی جاتی تھی، پھر یہ کہنا کہ قرآنی حکومت قائم کئے بغیر اقامت صلوٰۃ ممکن ہی نہیں۔ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی تعلیم سے سراسر جہالت کی دلیل ہے۔ اب ایسا جاہل آدمی معلوم نہیں اپنے کو کس طرح قرآن کا مفسر اور شارح کہتا ہے ؎

گر ہمیں مفسر و ہمیں تفسیر
کارِ مرداں تمام خواہد شد

## اعمال صالحہ کے معنی میں تحریف

اعمال صالحہ جن کا قرآن پاک میں بار بار ذکر کیا گیا ہے، ان کی تشریح بھی مسٹر پرویز نے نہایت غلط کی ہے اور ان کی اس تشریح کو پڑھ کر ایک عام آدمی کا ذہن بھی یہ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ تشریح کسی مسلمان ذہن کی نہیں بلکہ ایک کمیونسٹ مزاج آدمی کے ذہن کی پیداوار ہے۔ چنانچہ وہ اعمال صالحہ کا ترجمہ اور اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انسانی ذات اور معاشرہ میں ہمواریاں پیدا کرنے والا پروگرام وہ اعمال جو انسان کی صلاحیتوں کو ابھار کر نشو و نما دیں"۔

اس تشریح کی رو سے رقاص، فلم ایکٹر، فلم ایکٹرسیں وغیرہ سب کے سب اعمال صالحہ کے کرنے کے دعویدار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آخر وہ بھی تو اپنے فن سے معاشرہ میں ہمواریاں پیدا کر رہے ہیں اور ڈانسنگ ہال کلب گھر، سینما گھر اعمال صالحہ کے سب سے بڑے مرکز قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ پرویز صاحب اس تشریح

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب رئیس التحریر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

# جاہلیتِ اولیٰ دورِ حاضر میں

وہ ملک جو ایک طویل اور بیہم جدوجہد اور امت قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا، جس کی خاطر لاکھوں مسلمانوں کو آگ اور خون کے طوفانوں سے گذرنا پڑا، ہزاروں عصمتوں کے چراغ بجھے اور لاکھوں معصوم زندگیاں اغیار کے ہاتھوں لٹ گئیں۔ غرض مسلمان زندگی کی ہر متاع اور عمر بھر کی پونجی اس کی راہ میں لٹا کر بھی مسرور و شاداں تھے کہ ؎

حاصل عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگیٔ خویش کارے کردم

اب اگر کوئی بدبخت اور ناعاقبت اندیش اٹھے اور اس کی بنیادوں کو ہی ڈائنامیٹ کرے، اس کی دیواروں میں شگاف ڈالے تو کیا اس کے اس غدارانہ جرم کو لمحہ بھر برداشت کیا جائے گا؟ کیا ایسا شخص قومی غدار کہلانے کا مستحق نہ ہوگا جو اس مضبوط و دیوار حصار میں نقب لگا کر قومی خودکشی کا مجرم بنے؟

ہر عمارت ستونوں، چھتوں اور در و دیوار سے عبارت اور اپنی مضبوط اور راسخ بنیادوں پر استوار ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی عظیم الشان عمارت بھی ان بنیادوں اور ستونوں پر قائم ہے، جسے ہم ارکانِ خمسہ (شہادتین، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج) کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جسے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائم الاسلام (اسلام کے ستون) سے تعبیر کیا (ملاحظہ ہو عمدۃ القاری جلد ۱ صـ۱۴۱ بحوالہ مصنفہ عبدالرزاق) اگر ان بنیادی ستونوں میں سے ایک کو ہٹا دیا جائے یا ذرا سا ٹیڑھا کر دیا جائے تو ساری عمارت دھڑام سے گر جائے گی، جو بالآخر اس کے تمام مکینوں کی تباہی اور ہلاکت پر منتج ہوگی۔ اگر کوئی خود باختہ شخص اس عظیم عمارت کی بنیادوں پر ضرب لگاتا اور اسے اپنی جگہ سے ہلاتا ہے، تو عاقبت اندیشی یہی ہے کہ اس پناہ گاہ کے تمام باشندے اٹھ کر ان ہاتھوں کو توڑ دیں جو پوری ملت کے نقصان اور تباہی کا سبب بن رہے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ تمام ہاتھ بھی شل کر دیئے جائیں جو پس پردہ اس قزاق چور کی پشت پناہی کر رہے ہوں یہ ایک بڑی اور سچی حقیقت ہے جو اسلام اور دینِ محمدی کی اہمیت، اس کی عظمت اور نزاکت کے بارہ میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے بھی زیادہ مثالوں سے ذہن نشین کرایا اور بار بار فرمایا جسے بے شمار صحابہؓ نے مختلف طرق سے نقل کیا۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ

ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ وَاقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری مسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

اسلام کا یہ عظیم الشان کارخانہ پانچ ستونوں پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسالتِ محمدی کا اقرار، نماز ادا کرنا زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

کہیں ان ارکان کو دعائم الاسلام کہا گیا اور کہیں عماد کے لفظ سے ان کی اساسی حیثیت پر روشنی ڈالی گئی۔ خود قرآن مجید کے اکثر مضامین احکام و اوامر، نواہی قصص و آداب امثال و مواعظ کا مرکزی نقطہ بھی یہی ارکانِ پنجگانہ ہیں کہ ان ہی پر دین و آخرت اور غیب کا سارا عالم استوار ہے۔

اگر کوئی شخص ایمان کا مدعی ہے مگر نماز یا زکوٰۃ سے انکار کرتا ہے، یا اس خاکہ میں تبدیلی و ترمیم کی نارواجسارت کرتا ہے جو اس کے معمار اول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عبادات کے لئے تیار فرمایا تو ایسے اس قصرِ محمدی میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں اور نہ اس کا ایسا دعویٰ ایمانی قابل اعتنا رہے، خواہ وہ ہزار بار اس کے استحکام و تعمیر کی رٹ لگاتا رہے ہمارے اس دعویٰ کا ماخذ خود قرآن کریم، سنتِ رسول اور صحابۂ کرام و خلفاءِ راشدین کا طرزِ عمل ہے۔ ارشاد ربانی ہے:۔

فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم ..... فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم (توبہ)

ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ پس اگر وہ تائب ہو کر نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک لوگ توحید اور رسالت کا اقرار اور نماز و زکوٰۃ ادا نہ کریں تو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان سے جنگ کرتا رہوں۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں تب وہ اپنے مال و آبرو کو مجھ سے محفوظ کر سکیں گے۔ (بخاری و مسلم)

پھر ان ارکان کے باہمی ارتباط کی وضاحت اس طرح فرمائی کہ جب بنو ثقیف کے ایک وفد نے طائف سے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا مگر اس شرط پر کہ اسلام کے ایک اہم رکن نماز سے انہیں معاف رکھا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی اور حقارت سے ان کی یہ درخواست ٹھکرا دی اور فرمایا کہ:۔ لاخیر فی دین لاصلوٰۃ فیہ (بھلا وہ دین ہی کیا ہے جس میں نماز نہ ہو)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس مفہوم کو ان الفاظ میں ظاہر فرمایا:۔

من لم یترک فلا صلوٰۃ لہٗ

(ترجمان السنۃ صـ۵۸۶)

(جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی قبول نہیں)

خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبرؓ نے بھرے مجمع صحابہؓ میں اعلان فرمایا کہ:۔

واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ۔

خدا کی قسم جو شخص نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا (ان میں سے ایک کی تعبدی حیثیت سے انکار کرے گا) تو میں اس سے قتال کروں گا

عہدِ رسالت کے فوراً بعد جب بعض فیر راسخ الایمان قبائل، مجلس و زیبان۔ بنو کنانہ۔ غطفان اور بنو فزارہ نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو خلیفۃ المومنین سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی ایمانی فراست کی بنا پر اس "باغیانہ" اور "کافرانہ" جسارت کے مہلک اثرات اور نتائج کو فوراً بھانپ لیا کہ اگر اس وقت قصرِ محمدی کی بنیادوں پر یہ پہلی کاری ضرب برداشت کر لی گئی تو آگے چل کر بدباطن منافقین، زائغین اور محرفین کے ہاتھوں یہ پوری عمارت پیوندِ خاک ہو کر رہ جائے گی (ولا فعل اللہ کذالک الی یومنا الحاضر) حضرت صدیقؓ نے جرأت ایمانی سے کام لیکر تلوار نیام سے نکالی اور ایک خونریز جنگ کے بعد اس فتنہ کو نہ خاک کر دیا جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین۔

حضرت صدیقؓ کو زکوٰۃ یا اس کی تعبدی حیثیت سے انکار کرنے والوں کے اقدام کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرہ بھر تردد نہ ہوا، اور یہ اس لئے کہ بقول... امام العصر حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری علیہ الرحمۃ۔

ان الایمان اسم للالتزام لکل الدین فمن فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فکانہ لم یؤمن بالکل ومن لم یؤمن بالکل فھو کافر قطعاً۔

(فیض الباری صـ۱۰۴)

بنا بریں کہ ایمان نام ہے پورے دین کے التزام کا۔ پس اگر کوئی نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرتا ہے گویا وہ پورے دین پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے دین پر ایمان نہ لایا وہ شخص قطعی کافر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی جب اندازہ ہوا کہ ان لوگوں کی جسارت محض حکومت سے بغاوت نہیں بلکہ سرے سے دین کے ایک اہم رکن کا انکار یا اس میں تحریف اور غلط تاویل کرنا ہے جس کے تباہ کن اثرات

پورے دین پر پڑ سکتے ہیں تو ان کا سینہ بھی اس پارہ میں کھل گیا اور نہ صرف حضرت فاروق اعظمؓ بلکہ تمام صحابہؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کا قولاً و عملاً ساتھ دیا اور اس طرح ایک رکن اسلام (زکوٰۃ) کی قطعیت میں صحابہ کا اجماع منعقد ہوا۔ اور ایسا اجماع جس کے نفاذ میں مخالفین کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔

زکوٰۃ کے اس اقدام کے اسباب و عوامل کی تلاش میں ہمیں یہ بات بھی مل جاتی ہے کہ منکرین زکوٰۃ نہ صرف سیدنا صدیق اکبرؓ کو زکوٰۃ دینے کے مخالف تھے بلکہ اپنی ایک من گھڑت رائے اور نظریہ کی بنا پر زکوٰۃ کو صرف ایک ٹیکس سمجھنے لگے تھے اور اس طرح اس کی عبادتی حیثیت سے انکار کر رہے تھے۔ محدث جلیل علامہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:۔

والنماز عوا ان الزکوٰۃ جبایۃ مالیۃ کما یجبی السلطان من الرعایا جبایات من جہات وکانت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عہدہ وافا ولینا نحن ولایۃ منا سقطت ولبقیت کسائر الجبایات علی رائی الوالی (فیض الباری ص۱۰۹۔ جلد ۱)

منکرین زکوٰۃ کا گمان تھا کہ زکوٰۃ ایک مالی ٹیکس ہے۔ جیسا کہ بادشاہ اپنی رعایا سے کئی طرح کے ٹیکس وصول کرتا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو اس ٹیکس کی وصولی حضورؐ کا حق تھا اور جب ہم نے خلفاء میں سے والی اور حاکم چن لئے تو زکوٰۃ ہم سے ساقط ہوئی اور دیگر ٹیکسوں کی طرح اب زکوٰۃ کا معاملہ بھی حاکم کی رائے پر ہے۔

ٹھیک چودہ سو سال بعد قرن اول کے مانعین زکوٰۃ کا یہی استدلال اور ارکان اسلام سے بغاوت کا ارادہ ہے جو آج اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (ادارہ تحقیقات اسلامیہ) کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس کی لادینی ریسرچ و تحقیق کی صورت میں ہمارے سامنے ہو رہا ہے۔ عہد حاضر کے ان نام نہاد "محققین" نے آج تمام اُن "جاہلی نظریات" کو دجل و تلبیس اور تحریف و تاویل کے حربوں سے مسلح ہو کر اسلام کی جدید تعبیر کے روپ میں دوبارہ پیش کر دیا ہے جن کو اسلام نے سختی سے غلط ٹھہرایا اور جسے اس پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدموں کے نیچے پامال کیا۔ جاہلیت اولیٰ کے منحوس دیو کی وہی روح بد ہے جو کبھی مرزا غلام احمد قادیانی کے بھیس میں ظاہر ہوتی ہے، اور کبھی غلام احمد پرویز کا روپ دھار لیتی ہے اور کبھی ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ان جیسے محققین اور مغرب زدہ ڈھانچوں میں جلوہ گر ہو جاتی ہے اور پھر تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ اسلام کے ایک ایک رکن اور ایک ایک اساس پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اپنے وقت کے شیطانی ذرائع اور وسائل اس کی پشت پر ہوتے ہیں ۔۔۔

کبھی اس کا وار رسالت محمدی کی بنیاد "ختم نبوت" پر ہوتا ہے تو کبھی آپ کی سنت کی تشریعی حیثیت اور منصب رسالت، کبھی تجدد اور نئی روشنی کے نام پر مسلمانوں کے "پرسنل لاء" کو مسخ کیا جاتا ہے تو کبھی ظاہری ترقی اور مغربیت کی چمک دمک سے اسلام کے پورے معاشرتی نظام، طلاق، نکاح، عدت، میراث وغیرہ میں دست درازیاں کی جاتی ہیں۔ اس صدی میں اس طاغوتی رو نے مسلمانوں کے پورے اقتصادی ڈھانچہ تجارت اور صنعت کو اسی جاہلی نظام، سود، قمار حرام کاروبار، معاشی دستبرد اور ظلم و تعدی کی بنیادوں پر کھڑا کر دیا ہے اور سارے عالم اسلام کی ہیئت حاکمہ اور قوت نافذہ کو اپنے ٹھگم پر ڈال دیا ہے اس کا منحوس سایہ مسلمانوں کے پورے نظام اخلاق و کردار تمدن اور طرز معاشرت پر پڑ چکا ہے اور اس کی جگہ مغربی خود غرضی، نفس پروری، مادہ پرستی، جنسی ہیجان اور اباحیت نے قدم جمائے ہیں اور جدہ الاسلام غریبا و سیعود غریبا کا منظر سامنے ہے

ان حالات میں اگر ملت مسلمہ لمحہ بھر بھی غفلت اور سہل انگاری یا رواداری سے کام لے اور اسلام کی ایک ایک بنیاد اور اصول پر شیطنت کا یہ وار ہوتا رہے تو ظاہر ہے کہ اس کے نتائج کتنے مہلک اور کتنے دور رس ہوں گے؟ پھر معلوم نہیں یہ سلسلہ آخر کہاں جا کر ختم ہوگا۔ اگر آج زکوٰۃ کی شرعی حیثیت کو غلط ثابت کیا گیا کہ زکوٰۃ کی موجودہ شرح حکومت کے مصارف کے لئے کافی نہیں تو کل نمازوں کی تعداد اور مقدار میں بھی یہ کہہ کر قطع و برید کی جائے گی کہ آج کل کی مصروف زندگی میں اس بیچ وقتہ "ضیاع وقت" (نارش بدھن) کی فرصت کہاں؟ اور یہ کہاں کی دانشمندی ہے کہ اس صنعتی اور مشینی دور میں مہینہ کے پورے تیس دن روزے رکھ کر ملک کی مادی حیثیت کو نقصان پہنچایا جائے۔ اور "حج و زیارت" کے نام پر ہزاروں میل کا سفر کر کے ملک اور قوم کا وقت اور ریاست کا "زرمبادلہ" ضائع کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟ والعیاذ باللہ العظیم۔ اگر آج سود کے حلال ٹھہرائے جانے کو گوارا کر لیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ کل زنا اور خمر کو بھی حلال نہ کہنا پڑے۔ اور اگر آج مسلمانوں کے معاشرتی معاملات میں تحریف و تبدیل پر صبر کر لیا جائے تو کونسی ضمانت ہے کہ کل "عبادات" اور "اعتقادیات" تک سے ہاتھ نہ دھونے پڑیں؟

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا اس سے دیگر ارکان کے علاوہ زکوٰۃ کی بنیادی اور تعبدی حیثیت پر بھی روشنی پڑتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اس قماش کے دیگر ثقافتی اور ریسرچی "ارباب فکر و نظر" کی تحقیقات کی زد کہاں جا پڑتی ہے۔

دراصل جو قلوب اسلام کے بارہ میں سوء ظن سطحیت یا حسد و عناد کے شکار ہیں، اور اسلام کو موجودہ "جاہلی دور" کے لئے ایک رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ بعض سیاسی اور مادی اغراض کی وجہ سے نہ تو کھل کر اسلام کے "دین ابدی" اور "ضابطۂ حیات ہونے کا انکار کر سکتے ہیں اور نہ اندرونی نفاق کی وجہ سے اسلام کی جامعیت اور دین حنیفی کی سچائیوں کا اقرار۔ اس گومگو حالت نے انہیں تضاد، تعارض اور تذبذب و نفاق کے ایک عجیب مضحکہ خیز مقام پر لا کھڑا کیا ہے کبھی وہ سرمایہ دارانہ نظام پر اسلام کا ٹھپہ لگانے لگتے ہیں تو کبھی کمیونزم اور مارکسیزم کو دنیا کا کامیاب مذہب قرار دیتے ہیں۔ کبھی کہیں گے کہ سائنس و حکمت اور دین و مذہب کا کوئی جوڑ ہی نہیں ہو سکتا۔ کبھی کہیں گے کہ اسلام کا مقصد ہی صرف سائنسی ترقی اور مادی فوج اور ارتقاء ہے۔ کبھی سر سے سنت رسولؐ کی حجت ہونے سے انکار کر بیٹھتے ہیں تو کبھی ہر زمانہ کے مأوف یا استشراق زدہ دل و دماغ کے "اجتہادات" کو بھی "سنت جاریہ" کا نام و مقام دیں گے، گویا ان کی کیفیت ٹھیک اس ارشاد خداوندی کی مصداق ہے۔

فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق۔ (ج ۱۷ ع ۱۱)

گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں یا اسے ہوا اڑا کر کسی دور جگہ میں پھینک دیتی ہے۔

پھر یہ لوگ اپنی نت نئی "اختراعات" اور "تحریفات" کے اثبات کے لئے جو دلائل و براہین پیش کرتے ہیں۔ کوئی عقل سلیم اور قلب مومن تو اسے کیا قبول کرے گا خود ان کا ضمیر بھی ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔ علم و تحقیق کی دنیا اس تحریف و تلبیس پر سر پیٹنے لگتی ہے مگر تحقیق و ریسرچ کے یہ دعویدار پوری ڈھٹائی سے اپنے تبحر و تعمق کا شور مچاتے رہیں گے، اور ہر طرح دین کو بازیچۂ اطفال بناتے رہیں گے۔

اگر ملت مسلمہ کو اسلام کے "شجرہ طوبیٰ" کے سایۂ عاطفت اور "قصر محمدیؐ" کی پناہ میں رہنا ہے اور اس کی ہر دیوار اور بنیاد کو اعداء و اغیار کی نقب سے بچانا ہے تو ضرورت ہے کہ اس ملت کا ہر نام لیوا خواہ عامی ہو یا عالم، جاہل ہو یا مقتداء اپنے تمام اغراض اور مصلحتوں سے دستبردار ہو کر سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی فراست اور فاروق اعظمؓ کی جرأت سے کام لیکر میدان میں کود پڑے، اور جو زبان و قلم اور جو ہاتھ بھی اس قصر محمدیؐ میں شگاف پیدا کرنے کی سعی کرے اسے ہمیشہ کے لئے خاموش اور معطوح کر دیا جائے۔

واللہ فی عونکم وہادیکم فی عون الاسلام
واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل

ترجمان اسلام
میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ احیاء العلوم مامووں کانجن

# مقادیر زکوٰۃ پر اعتراضات کے جوابات

(قسط نمبر ۲)

اب دیکھئے آیت کا مفہوم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بیان فرمایا۔ اسی کی روشنی میں ہمارے لئے اس حدیث کے صحیح مفہوم تک رسائی آسان ہوگی۔ احکام القرآن میں جہاں سے محترم رفیع اللہ صاحب نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے اگلے صفحہ (۱۳۱ جلد ۳) پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح حدیث سنداً متصل کیساتھ موجود ہے۔ کہ جب یہ آیت (والذین یکنزون) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بہت شاق گذری۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں آپ حضرات کے اشکال کو رفع کئے دیتا ہوں چنانچہ آپ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی وجہ سے آپ کے صحابہ گرانی میں مبتلا ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث لتکون لمن بعدکم۔ (ابوداؤد صفحہ )

"اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اسی لئے تو فرض فرمائی تاکہ تمہارے باقی ماندہ مال پاک ہو جائیں اور حق تعالیٰ نے قانون میراث اسی لئے تو مقرر فرمایا تاکہ وہ مال تمہارے بعد والوں کے لئے باقی رہیں"۔

اس حدیث سے نہ صرف یہ کہ صحابہؓ کا اشکال رفع ہوگیا، بلکہ ہمیشہ کے لئے آیت کی مراد بھی واضح ہوگئی۔ یعنی آیت میں تذکرہ صرف انہی لوگوں کا ہے جو زکوٰۃ فرض کی ادائیگی میں بھی بخل کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی فصاحت کے قربان جائیے کہ آپؐ) نے اس کی عقلی دلیل بھی بیان فرمادی۔ یعنی اگر آیت کا مطلب یہی ہو کہ تمام مال کا جمع کرنا حرام اور ضروری ہے تو حق تعالیٰ کا قانون میراث معطل ہو کر رہ جائے گا۔

الغرض جب یہ معلوم ہو چکا کہ حدیث ابی ذرؓ کا مفہوم وہی ہے جو اس آیت کا ہے، اوپر آیت کا مفہوم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ اس سے مراد انفاق مفروض ہے انفاق کل نہیں، تو یقیناً اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہوگا۔ اس لئے محترم رفیع اللہ صاحب کا اس حدیث کو "سو فیصد زکوٰۃ" شرح زکوٰۃ کے اشتراکی نظریہ کی تائید کے لئے پیش کرنا محض خوش فہمی ہے

پھر اس غلط نظریہ سے زکوٰۃ کی شرح میں ردوبدل کے جواز کا سراغ لگانا محض ایک خیالی پلاؤ تو ہو سکتی ہے لیکن امور واقعیہ میں اس کا وزن شیخ کے فرضی کینے سے زائد نہیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح فہم نصیب فرمائے۔

موصوف نے یہاں دو آیتیں بھی بغیر سوچے سمجھے نقل کر ڈالیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

قرآن مجید سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔ مثلاً یسئلونک ماذا ینفقون، قل العفو یعنی ضرورت سے جو بچے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور کہیں لایکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔ تاکہ یہ دولتمندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے، اس حساب سے تو وافر بچت پر سرشرح زکوٰۃ سو فیصد بنتی ہے۔

اگر وہ ان آیات کو یہاں بے محل نقل کرنے سے پہلے کسی چھوٹی بڑی تفسیر کا مطالعہ فرمالیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ پہلی آیت کا مفہوم ان کی مراد کے بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ اس سے مراد زکوٰۃ اور وہ صدقہ نافلہ ہے، جو حد استطاعت سے زائد نہ ہو تفسیر کی عام کتابوں کے علاوہ ابن جریر جلد ۲ صفحہ ۳۶۴ تا ۳۶۹ کا مطالعہ فرمالیا جائے۔ اور دوسری آیت کا تعلق تقسیم غنائم سے ہے زکوٰۃ اور صدقہ سے اس کو دور کا تعلق بھی نہیں۔

البتہ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے کہ حدیث وقرآن میں ذہنی تخیلات ٹھونس ٹھونس کر جو آنجناب نے "وافر بچت پر سو فیصد شرح زکوٰۃ" کا نظریہ اختراع کیا ہے۔ اس کی تشریح کے لئے ذرا اس "وافر بچت" کا معیار بھی بتلایا ہوتا۔ کہ وہ ہر شخص کی صوابدید پر ہے یا جناب کے ذہن میں اس کا کوئی خاص نصاب بھی متعین ہے۔ آج کروڑپتی ساہوکاروں سے لے کر دس دس ہزار تنخواہ پانے والے ملازموں سے پوچھ دیکھئے، ان کی ہوس دولت آپ کو "وافر بچت" کا کہیں پتہ نشان نہیں بتلائے گی، اور اگر آپ اس کے لئے کوئی خاص مقدار تجویز فرمائیں گے۔ تو سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ نصاب اور مقدار زکوٰۃ میں معاذ اللہ کیا نقص تھا کہ آپ نئے سرے سے تجدید نصاب کی دردسری میں مشغول ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحدید سے برگشتہ ہو کر ایمانی بصیرت سے بھی محروم ہوئے۔

اس کے بعد موصوف نے ایسا انوکھا انکشاف فرمایا ہے جو اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں کسی عالم اور فقیہ کے ذہن میں نہ آیا ہوگا۔ فرماتے ہیں:

"حضرت عمرؓ نے ایسی زکوٰۃ۔ مال تجارت کی زکوٰۃ اکٹھی کرنے کا یہ فرمان جاری کیا تھا کہ مسلمانوں سے ۲½ فیصدی لو۔ اہل ذمہ سے پانچ فیصدی اور دارالحرب کے باشندوں سے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں، دس فیصدی۔ یہ دس فیصدی زکوٰۃ ان کی زکوٰۃ واجب کے قائم مقام ہوگی"۔

(بحوالہ ایضاً صفحہ ۱۹۱)

ان کی اس عبارت کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ یا تو اسلامی لٹریچر کے صحیح مطالعہ کی اہلیت نہیں رکھتے یا پھر وہ دیدہ ودانستہ تحریف کر کے غلط تاثر پیدا کرنے میں خاص ذوق رکھتے ہیں۔ عربی شاعر کے بقول ان کنت لاتدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جس فرمان کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے احکام القرآن میں اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

کتب عمر الی عمالہ ان یاخذوا من المسلمین ربع العشر ومن اھل الذمۃ نصف العشر ومن الحربی العشر وما یؤخذ من المسلم من ذالک فھو الزکوٰۃ المفروضۃ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کے نام لکھا کہ مسلمانوں سے ۲½ فیصد لیں اور اہل ذمہ سے ۵ فیصد اور حربی کافروں سے ۱۰ فیصد، اور اس سلسلہ میں مسلمانوں سے جو کچھ لیا جائے گا وہ بعینہٖ فرض زکوٰۃ ہوگی، جس میں زکوٰۃ کے تمام شرائط معتبر ہوں گے

موصوف نے یہاں حربی کا ترجمہ "دارالحرب کے باشندے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں" کے ساتھ کر ڈالا، حالانکہ اسلامی ادب کا ابجد خواں بھی جانتا ہوگا کہ حربی "دارالحرب کے باشندے خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں" کو نہیں کہا جاتا بلکہ ایسے کافروں کو کہا جاتا ہے جو اسلامی سلطنت کے شہری نہ ہوں۔ ہمارے مقالہ نگار کو جلدی میں کسی عربی دان سے پوچھ لینے یا کسی عربی لغات کے مطالعہ کی فرصت نہ تھی تو کم از کم وہ اسی روایت پر غور فرمالیتے کہ اگر یہاں حربی کے مفہوم میں وہ بدقسمت مسلمان بھی داخل ہیں جن سے آنجناب کے بقول دارالحرب کے باشندے ہونے کے جرم میں کافروں ہی کا معاملہ کیا جائے گا اور ان سے وہی ٹیکس وصول کیا جائے گا جو کافروں سے وصول کیا جاتا ہے تو اسی روایت میں پہلے جو مسلم کا لفظ آیا تھا اس میں "دارالاسلام کے باشندہ" کی قید لگانا ہی تو ضروری تھا۔ یعنی جب وہ اس روایت میں مسلم اور حربی کا تقابل ہے تو آپ کس منطق سے حربی کے مفہوم میں مسلمانوں کو گھسیٹتے ہیں اور اگر انہیں اتنی مولیٰ تا

پر بھی غور و فکر کی فرصت نہ تھی تو اتنا تو سوچ ہی لیا ہوتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایسے مسلمانوں کا وجود ہی کہاں تھا جو دار الحرب میں باقاعدہ رہائش پذیر ہوں، اور وہاں سے بغرضِ تجارت دار الاسلام میں آیا کرتے ہوں، تاکہ ان سے دس فیصد وصول کئے جانے کا فرمان جاری کیا جاتا، پھر آنجناب نے "وما یؤخذ من المسلم من ذالک" کا مختصر ترجمہ "دس فیصد" کر ڈالا۔ اگر اتنی لمبی عبارت کا مفہوم یہی "دس فیصد" ہے تو سوال یہ ہے کہ اس روایت میں جو مسلمانوں سے ۲½ فیصدی لینے کا حکم ذکر کیا گیا ہے کیا وہ زکوٰۃ کے قائم مقام نہ ہوگا اور کیا وہ ذمی کے جزیہ کا حکم رکھے گا؟

اس تنقیح سے واضح ہو گیا ہوگا کہ حضرت عمرؓ کے فرمان کا صاف صاف مفہوم یہ ہے کہ مال تجارت پر مسلمانوں سے زکوٰۃ فرض وصول کی جائے اور ذمی اور حربی کافر سے علی الترتیب ۵ فیصد اور دس فیصد جزیہ وصول کیا جائے۔ اس لئے مسلمانوں سے دس فیصد وصول کرنے کا الزام رفیع اللہ صاحب کی غلط فہمی کی پیداوار ہے ؎

سخن شناس نہٗ دلبرا خطا ایں جاست

عجب نہیں کہ رفیع اللہ صاحب کی اس چابکدستی پر حضرت عمرؓ کی روح یوں شکوہ کناں ہو۔

ہم دعا لکھتے رہے اور وہ دغا پڑھتے رہے
ایک نقطے نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا

اسی پر بس نہیں، موصوف کی کوشش یہ ہے کہ کسی طرح صحیح یا غلط ثبوت فراہم کر دیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تھی چنانچہ پہلے آپ نے یہ غلط مفروضہ گھڑا کہ حضرت عمرؓ مسلمانوں سے دس فیصد وصول کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد اس سلسلہ میں فرمانِ نبوی کیا تھا اس کی وضاحت فرمائی جاتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"حالانکہ اس بارہ میں فرمان نبوی یہ تھا کہ مسلمانوں پر دس فیصد نہیں بلکہ یہ اہل ذمہ پر ہے (بحوالہ ایضاً) لیکن حضرت عمرؓ نے اہل ذمہ سے تو ۵ فیصد لیا اور دار الحرب کے مسلمانوں سے دس فیصد کے حساب سے زکوٰۃ لی"۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے نقل کیا کہ "مسلمانوں پر دس فیصد نہیں بلکہ یہ اہل ذمہ پر ہے" یہ چشم بد دور۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "لیس علی المسلمین عشور، انما العشور علی اھل الذمۃ" پر نوازش فرمائی ہے۔ موصوف لفظ عشور کا ترجمہ، جس کے معنی جزیہ کے ہیں۔ دس فیصد فرما گئے۔

حدیث پاک کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جزیہ اور ٹیکس مسلمانوں سے نہیں لیا جائے گا بلکہ یہ صرف اہل ذمہ پر ہے۔ چنانچہ اسی معنی کی دوسری روایت امام جصاصؒ نے ان الفاظ میں نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یا معشر العرب احمدوا اللہ، اذ وضع عنکم العشور۔

"اے جماعت عرب! اللہ کا شکریہ بجا لاؤ، اس نے تم سے جزیہ وضع کر دیا"۔

ان روایات کو نقل کرنے کے بعد امام جصاصؒ فرماتے ہیں:۔

لیس المراد بذکر ھذا العشور الزکوٰۃ، وانما ھو ما کان یاخذہ اھل الجاھلیۃ من المکس۔

ان روایات میں لفظ عشور سے مراد زکوٰۃ نہیں بلکہ اس سے مراد وہ ٹیکس ہیں جو اہل جاہلیت وصول کیا کرتے تھے۔

مگر ہمارے مقالہ نگار کی بلا جانے کہ عشور کیا ہوتا ہے، عربی لغات میں عشور کے کیا کیا معنی آتے ہیں۔ اور ائمہ فن نے ان احادیث میں لفظ عشور کی کیا تشریح فرمائی ہے۔ ان کا جذبۂ اجتہاد اسی کا مقتضی ہے کہ لفظ عشور کا ترجمہ "دس فیصد" کر کے لوگوں کو بتلا دیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے فرمان نبوی کے علی الرغم، معاذ اللہ اہل ذمہ سے تو ۵ فیصد وصول کیا اور دار الحرب کے مسلمانوں سے دس فیصد زکوٰۃ وصول کی" اس لئے ثابت ہو گیا کہ زکوٰۃ کی مقدار قطعی نہیں۔ نعوذ باللہ من الغباوۃ و الغوایہ۔

موصوف کو جلدی میں شاید اتنے غور و فکر کی مہلت نہیں مل سکی کہ "دس فیصد" لفظ عشر کا ترجمہ تو ہو سکتا ہے، مگر یہاں تو "عشور" بلفظ جمع ہے اس کا ترجمہ دس فیصد کیسے ہو سکے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "دس فیصد" کا مفہوم ادا کرنے کے لئے عشر ہی کا مشہور لفظ کیوں نہ استعمال فرما لیا، عشر کا لفظ چھوڑ کر آپ نے عشور کا لفظ جو استعمال فرمایا اس میں کوئی حکمت تو ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ ان دو روایتوں کے یعنی فرمان نبویؐ اور فرمانِ فاروقی کے الفاظ ہی پر غور و فکر کا موقعہ اگر رفیع اللہ صاحب کو مل جاتا تو بعید نہیں کہ وہ حضرت عمرؓ پر صریح الزام تراشی کی جرأت نہ فرماتے۔

بہر حال اس تفصیل سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ موصوف کے اس حیرت انگیز انکشاف کی تمام تر بنیاد حربی اور عشور دو لفظوں کو غلط معنی پہنا کر اٹھائی گئی ہے اس کے بعد موصوف نے مواشی کی زکوٰۃ پیداوار کے عشر، کان یا دفینہ کے خمس کا ذکر کرتے ہوئے حساب لگانا شروع کر دیا کہ دیکھو یہ چیز ۲½ فیصد نہیں بنتی اس لئے ۲½ فیصد زکوٰۃ کا تصور ہی غلط ہوا۔ مجھے حیرت ہے کہ یہ حضرات ایسی بادر ہوا اور بے تکی باتیں لکھتے ہوئے کیوں نہیں جھجکتے جن کو نقل کرتے بھی شرم آتی ہے۔ اگر کسی عقلمند نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اسلام میں ہر مال کی زکوٰۃ ۲½ فیصد ہے۔ جیسے دور کرنے کے لئے جناب نے حساب دانی کے کمالات کا مظاہرہ فرمایا۔ دعویٰ یہ ہے کہ مختلف اموال کی مقادیر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائیں اور جو حدیث و فقہ کے ذخیرہ میں قیامت تک کے لئے محفوظ ہیں۔ ان میں ردوبدل ناجائز، حرام بلکہ موجب کفر ہے، فرمایا جائے کہ آنجناب کی اس حساب دانی سے اصل مدعیٰ پر کیا اثر ہوا، کیا اسلام کے اجماعی اور قطعی مسائل کو اسی قسم کے مضحکہ خیز حسابات سے چیلنج کیا جاتا ہے؟

محترم رفیع اللہ صاحب کے دلائل کا تجزیہ اہل علم کے سامنے ہے، آخر میں ان ۔۔۔ سے گذارش ہے کہ آپ پوری اسلامی تاریخ میں ایک بھی صحیح واقعہ کا حوالہ انشاء اللہ نہیں دے سکیں گے کہ کسی فقیہہ اور قابل اعتماد عالم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ مقادیر کو قابل رد و بدل قرار دیا ہو، اس لئے خدارا امت مرحومہ کے حال پر رحم کریں امت کے اجماعی مسائل کو بحث و جدال کا موضوع نہ بنائیں۔ اس طرز عمل سے "اکبر کا دین الٰہی" ایجاد نہ کریں اسلام کے مسلمہ قواعد و اصول اور مسائل و فروع آپ کی محنت سے بدل نہیں سکیں گے۔ البتہ یہ خطرہ ضرور ہے کہ اسلام کا محافظ (اللہ تعالیٰ) خود ہمارے بدل دینے کا فیصلہ نہ فرما لیں، بڑے اخلاص کے ساتھ اسلام میں رد و بدل کی کوشش کرنے والے یہاں بہیسیوں آئے مگر اسلام کے احکام بدستور باقی ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت انہیں باقی رہنا ہے اس لئے وہ اسلام کو کیا بدلتے، بیچارے خود بدل دیئے گئے اور ایسے بدلے گئے کہ آج روسیاہی کے علاوہ ان کا کوئی نشان آپ نہ پائیں گے۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا، والحمد للہ رب العالمین۔

## دنیا میں حقیقی سکون صرف اسلام کے دامن میں ہے

مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری و جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری نے فرمایا کہ اسلام نہ صرف دینی، اخلاقی اور روحانی تمام مسائل کا مشکلات کا حل پیش کرتا ہے بلکہ سیاسی، سماجی، اقتصادی اور معاشی اعتبار سے بھی اقوام عالم کو ایک مثالی نظام اور جامع پروگرام پیش کرتا ہے۔ آپ سیرت النبیؐ کے سلسلے میں ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا آج اخلاقی، مالی اور ذہنی انتشار کی شکار دنیا سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے اور حقیقی سکون صرف اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ آج جن سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی مشکلات سے ہم دوچار ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کو یکسر فراموش کر چکے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ اخلاقی انحطاط کے اس نازک دور میں "عوام اور حکام" سب پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور صحابہ کرام کی مقدس جماعت کو مشعل راہ بناتے ہوئے دنیا کے سامنے اسلامی معاشرے

ادارہ اسلامی اخلاق کا مفت آن لائن مرکز

# صنف نازک پر مغربی تہذیب کے اثرات

(ایک طالبہ کے قلم سے)

مذہب سے بیگانگی اور مغربی تہذیب کی نقالی کے باعث پوری قوم جس زبردست سیلاب کی زد میں ہے اس کی روک تھام آسان نہیں ہے۔ کسی قوم کی اخلاقی حالت خراب ہونے کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مردوں کے کردار مسخ ہو چکے ہیں اور عورتیں اعلیٰ صفات کی حامل اور مذہبی روایات کی پابند نہیں رہیں، خصوصاً عورت کو اس سلسلے میں زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ وہی مردوں کے اخلاق و کردار پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ مختلف اوقات میں مختلف رنگوں سے مرد کے خیالات پر چھائی رہتی ہے کبھی ماں بن کر بچوں کی ذہنی و جسمانی پرورش کرتی ہے، کبھی بہن۔۔۔۔ مہر و محبت اور ایثار و قربانی کا سبق سکھاتی ہے کبھی بیٹی کے روپ میں شرم و حیا اور عزت و ناموس کا احساس دلاتی ہے۔ وہ بیوی کی حیثیت سے مرد کی شریک حیات ہوتی ہے تو زندگی کے راز ہائے سربستہ کو بے نقاب کرتی ہے۔ غرض روز آفرینش سے آج تک کوئی زمانہ اور کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں اس کی ذات کائنات کا مرکز نہ بنی رہی ہو اور زمانہ اس کے اثر و نفوذ سے خالی رہا ہو۔ قوموں کے عروج و زوال کا باعث بھی یہی بنی رہی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت صنف نازک ہونے کے باوجود ایک عظیم قوت کی مالک اور زبردست اہمیت کی حامل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جس وقت تک کسی قوم کی عورتوں کا کردار مثالی، پاکیزگی اور ایثار و قربانی کا پیکر بنا رہتا ہے وہ قوم ترقی کرتی چلی جاتی ہے لیکن جب عورتیں اپنی نسوانی شرم و حیا اور حجاب کو بالائے طاق رکھ کر اور اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈال کر روایات کی دیواریں پھاند جائیں تو معاشرے میں گمراہی و آوارگی کا زور ہو جاتا ہے اور وہی قوم ترقی کی بجائے اخلاقی پستی اور ذہنی افلاس کا شکار ہونے لگتی ہے۔

اسلامی معاشرہ میں عورت کی جائز جگہ گھر کی چار دیواری ہے جس سے وہ کسی مجبوری یا اشد ضرورت کے تحت ہی باہر قدم رکھ سکتی ہے۔ اس کے لئے صوم و صلوٰۃ کا پابند اور اسلامی تعلیمات سے واقف ہونا بھی لازمی ہے۔ اس کے لئے فضول زیب و زینت اور نمائش کے لئے زیبائش و آرائش کرنا ممنوع ہے۔ اس کے لئے نامحرم سے بات کرنا یا اس کے سامنے بے پردہ ہونا انتہائی معیوب ہے اور قریباً ایک صدی قبل تک برصغیر میں ان اصولوں سے سرمو روگردانی نہیں کی جاتی تھی۔ بچیوں اور بچوں کو گھروں پر یا مساجد میں دینی تعلیم دلائی جاتی تھی۔ قرآن کریم کے علاوہ ابتدائی کورس بہشتی زیور، آئینہ اخلاق اور گلستان بوستان جیسی اصلاحی کتابوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ طرز معاشرت میں بھی یہ احتیاط برتی جاتی تھی کہ مردان خانہ اور زنان خانہ علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے۔ عورتیں پردے کی اس قدر پابند ہوتی تھیں کہ جس گھر میں بیاہ کر ان کی ڈولی جاتی تھی پھر مرنے کے بعد وہاں سے ان کا جنازہ بھی نکلتا تھا۔

۱۸۵۷ء کے بعد مسلمانوں کو ذہنی طور پر غلامی قبول کرنے کے لئے انگریز بیگمات نے مسلمان امراء و رؤسا اور معززین کے گھروں میں آنا جانا شروع کیا اور ایک منظم تحریک کے ذریعہ ان میں بے پردگی کی بدعت پیدا کی۔ اول اول وہ امیر گھرانوں کی خواتین کو باپردہ حالت میں اپنی بگھیوں میں باغات وغیرہ کی سیر کے لئے لے جاتی رہیں اور پھر پارٹیوں اور کلبوں میں کھینچے لے گئیں۔ مسلمان خواتین نے جب انگریز عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش چلتے شانہ بشانہ بیٹھتے اور تخلیہ میں قہقہے لگاتے دیکھا تو وہ نہ صرف حیران ہوئیں بلکہ شرم و حیا سے پانی پانی ہو گئیں لیکن کچھ ہی عرصہ بعد وہ وقت آ گیا، جس کا اظہار اکبر الہ آبادی مرحوم نے ان اشعار میں کیا ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے ان سے کہ پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اور وہ پردہ جو انگریز کی اس سیاسی چال نے مسلمان خواتین کے سروں سے اتار کر مسلمان مردوں کی عقلوں پر ڈال دیا تھا، آج پوری قوم کی عقل پر پڑ چکا ہے۔ بلکہ اب تو یہ پردہ "کالا کمبل" بن گیا جس میں سے اگر یہ دیکھنا بھی چاہیں تو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح تعلیم نسواں کی جو تحریک چلی تھی اس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ آج لڑکوں اور لڑکیوں میں تمیز کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ آج کی لڑکیاں اسکول سے ایک گرہستن بن کر نکلنے کی بجائے نمود و نمائش کی مکمل تصویر بن کر نکلتی ہیں۔ آج وہ اعلیٰ سیرت و کردار کی بجائے محض ظاہری حسن و بناوٹ پر جان دیتی ہیں۔ انہیں مرأۃ العروس بہشتی زیور اور دیگر اسلامی و اصلاحی کتابوں کی بجائے گھٹیا رومانی ناول پڑھنے کا شوق ہے۔ نماز روزہ کی بجائے فلم اور ڈرامہ پسند ہے۔ قرآنی آیات کی بجائے فلمی گانے اور عشق و محبت کے مکالمے یاد ہیں۔

دراصل جس طرح ایک منظم تحریک کے ذریعے پوری قوم کے مزاج کو مسخ کیا گیا تھا، اسی طرح جب تک بھرپور انداز میں ایسی کوششیں نہیں کی جاتیں جن سے ہماری خواتین جہالت کی مائیں ہیں بے پردگی ترک کر کے اپنی قدیم روایات کو اپنانا شروع کر دیں اس وقت تک رقص و سرود پر پابندی کے باوجود اچھے نتائج برآمد ہونے کی توقع عبث ہے۔ ہماری موجودہ اور آئندہ نسل اسی صورت میں ایک باعزت اور صحیح معنوں میں مسلمان قوم کے قالب میں ڈھل سکتی ہے جبکہ ہماری خواتین اپنے جائز مقام کو پہچان لیں۔

اپنے ملک کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے میری پُرزور استدعا ہے کہ ہمیں فوراً اپنی موجودہ روش بدل لینی چاہیئے ورنہ وہ وقت دور نہیں جبکہ ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو آج مغرب کی عورت کا ہے۔ اس حقیقت سے پورا مشرق واقف ہو چکا ہے کہ مغرب کی عورت اپنے نسوانی اخلاق کی پستی کو بری طرح محسوس کر رہی ہے۔ آج وہ اپنے کئے پر پچھتا رہی ہے کہ کیوں اس نے آزادی کا نعرہ لگایا جس کی وجہ سے وہ اپنی نسوانیت کھو بیٹھی اور خود اپنی نظروں میں ذلیل ہو کر رہ گئی ہے۔ اسے احساس ہو گیا ہے کہ اس کی ترقی ہی نے اس کے لئے تباہی کے اسباب پیدا کئے ہیں اور اسی لئے وہ نمائش و عیاشی اور آزادی و عریانی کے نتیجہ سے باخبر ہو کر اپنی پہلی دنیا میں لوٹ آنے کی کوشش کر رہی ہے۔

## متحدہ اسلامی محاذ

(۱) اب تک متحدہ اسلامی محاذ کی اضلاعی شاخیں مندرجہ ذیل مقامات پر قائم ہو چکی ہیں۔

ضلع سرگودھا۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ ضلع میانوالی ضلع راولپنڈی۔

دوسرے اضلاع کے کارکنوں سے عرض ہے کہ ضلعی سطح پر اپنی اپنی جگہ جلد از جلد متحدہ اسلامی محاذ قائم کریں۔

(۲) جہاں بعض جماعتیں موجود نہ ہوں یا شریک نہ ہونا چاہیں ان کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، ان کی وجہ سے متحدہ اسلامی محاذ کے قیام کو ملتوی نہ کرنا چاہیئے۔

(۳) اگر متعلقہ جماعتیں اپنی اپنی ممبر سازی کریں یا دفاتر قائم کریں تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے متعلقہ جماعتیں موجود اور مضبوط ہونگی تبھی متحدہ محاذ قائم ہو سکتا ہے یہ تصور کہ تمام جماعتیں ختم کر کے ایک جماعت اور ایک ہی دفتر قائم کیا جائے نہایت اعلیٰ اور پسندیدہ ہے اور متحدہ اسلامی محاذ کے سربراہ اس کو سمجھ رہے ہیں لیکن اس کی راہ میں عملی مشکلات ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ متعدد بار اکٹھے ہونے اور مل کر کام کرنے سے اللہ تعالیٰ ایسی راہیں کھول دے جن سے مذکورہ تصور بروئے کار لایا جا سکے اس لئے دردمند مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے متعلقہ افراد و جماعات میں کسی طرح کی دوری یا بددلی پیدا ہو۔

(۴) متحدہ اسلامی محاذ کے لئے جن جماعتوں یا دوستوں نے رقوم لکھوائی تھیں ان میں سے ۱۴ باقی صفحہ ۱۳ پر

# تعزیتی قرار دادیں

لاہور:۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ کی وفات کی خبر جمعہ کی صبح کو تمام شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور علمی حلقوں، دینی مدارس اور حضرت قدس سرہٗ کے متعلقین نے اپنے اندر علمی اور روحانی لحاظ سے ایک بہت بڑا خلا محسوس کیا۔ نماز جمعہ میں جامع مسجد شیرانوالہ، جامع مسجد رحمانیہ، مکی مسجد، جامع مسجد سعدی پارک، جامع مسجد پٹولیاں اور لاہور کی دوسری مساجد میں تعزیتی قرار دادیں پاس ہوئیں اور حضرت قدس سرہٗ کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ جامعہ مدنیہ کے اساتذہ اور طلباء نے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرتؒ کی وفات پر حسب ذیل قرار داد پاس کی:۔

"جامعہ مدنیہ کے اساتذہ اور طلبہ کا یہ اجلاس پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی کے انتقال پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے، اور ان کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

**سرگودھا:۔** آج مورخہ ۱۶ر جولائی ۶ بجے حضرت شیخ الحدیث مولانا خدا بخش صاحب کی صدارت میں جمعیۃ کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئی

"جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا یہ ہنگامی اجلاس جامع الشریعت والطریقت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب و مہتمم مدرسہ سراج العلوم سرگودھا کے انتقال پر ملال پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مرحوم کی وفات ملک کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ایک عظیم دینی، سیاسی اور روحانی شخصیت سے محروم ہو گئی ہے، جس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے۔

یہ اجلاس حضرتؒ کے جملہ پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور ان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور حضرتؒ کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جمعیۃ یہ عہد کرتی ہے کہ حضرت کے مشن پر عمل پیرا ہو کر ان کے مشن کو ہر حال میں زندہ رکھا جائے گا۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

**پشاور:۔** جامع شریعت و طریقت عالم باعمل حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی وفات کی خبر سن کر پشاور کے دینی حلقوں میں رنج و غم کی ایک لہر دوڑ گئی۔ آج نماز جمعہ کے موقع پر حضرت مولانا مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے جامع مساجد میں فاتحہ خوانی کی گئی اور دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اس سلسلے میں مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی صدر انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور و قائد جمعیۃ علماء اسلام نے ایک تعزیتی بیان میں مرحوم کی دینی، قومی اور ملی خدمات کو سراہا۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین میں سے تھے، اُن کی ناقابل فراموش دینی، مذہبی اور قومی خدمات ہیں۔ مرحوم سرگودھا کے سب سے بڑے مدرسے کے مہتمم بھی تھے۔ ان کی موت سے ہمارے قلوب رنجیدہ ہیں۔

مولانا محمد حسین صاحب امیر اور نصر اللہ جان افغان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے بھی اپنے بیان میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کی وفات کو سانحہ عظیم قرار دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یعقوب القاسمی نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ حضرت مرحوم کی وفات سے علمی و مذہبی حلقوں میں ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے اور ان کی وفات تمام جمعیۃ علماء اسلام اور دینی حلقوں کے لئے عظیم ترین صدمہ ہے۔ ان کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے ہمنواؤں نے بھی آپ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور مرحوم کے لئے بارگاہ رب العزت میں مغفرت کی دعائیں کیں۔ جمعیۃ کے تمام ارکان پسماندگان کے ساتھ برابر کے شریک غم۔

## تنظیم انصار الاسلام

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ رضاکارانہ نظام انصار الاسلام کو اپنی اپنی جگہ قائم کریں۔ رضاکاروں کی بھرتی اور ان کی تنظیم کریں اور ہفتہ وار اجتماع کروائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ..... زیادہ، خدمت خلق اور خدمت اسلام کی جا سکے۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)


سمندری میں
ہفت روزہ ترجمان اسلام
کا تازہ پرچہ جامعہ مسجد محمدیہ قاسم بازار بخاری چوک
سے مل سکتا ہے


## بقیہ:۔ پرویزی دعوتِ فکر کا جائزہ

میں خشیت خداوندی، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع قلب و نظر کی پاکیزگی اور نیکوکاری کا بالکل لحاظ نہیں رکھا گیا، جو کہ قرآنی دعوت کا اہم تقاضا اور اعمال صالحہ کی اصل بنیاد ہیں۔

## تقویٰ کے معنی میں تحریف

اعمال صالحہ کی طرح مسٹر پرویز نے "تقویٰ" کے معنی کا بھی تیا پانچہ کیا ہے اور اس کی ایسی تحریف کی ہے کہ ہر بُرے سے بُرا انسان حتیٰ کہ سود خوار، شرابی، قمار باز بھی متقین کی فہرست میں داخل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"معاشی پروگرام کو مستقل اقدار (قانون خداوندی) کے ساتھ ہم آہنگ رکھنا اور اس طرح افراد اور معاشرہ کو خوف اور حزن سے محفوظ کر لینا"

اس تعریف کی رو سے اگر کوئی آدمی تہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے اور نہ کوئی اور نیکی وغیرہ کا کام کرے صرف معاشی پروگرام کو مستقل اقدار کے ساتھ ہم آہنگ رکھنے کی کوشش کرتا رہے تو وہ ایک بہت بڑا متقی ہے۔ اب معاشی پروگرام کو مستقل اقدار کے ساتھ ہم آہنگ ایک عیسائی بھی رکھ سکتا ہے۔ ایک کمیونسٹ اور بدھ مت والا بھی رکھ سکتا ہے تو کیا سب متقین ہیں؟ العیاذ باللہ۔ پھر ایک شخص معاشی پروگرام کو مستقل اقدار کے ہم آہنگ بھی رکھتا ہے، لیکن ساتھ ہی شراب بھی پیتا ہے زنا بھی کرتا ہے، چوری بھی کرتا ہے، قمار باز بھی ہے سود بھی لیتا ہے اور اپنی اخلاقی اور دینی برائیوں کے مہلک جراثیم بھی معاشرے میں پھیلاتا ہے، تو پرویز صاحب کی تعریف کی رو سے "بڑا صاحب تقویٰ بزرگ" ہے۔

یہ تو صرف چند دینی اصطلاحات کی تحریف کو بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے ورنہ پرویز صاحب کا پورا لٹریچر دینی تحریف کا ایک مجموعہ ہے اور پھر اس پر دعویٰ ہے کہ موجودہ صدی کیا چہاردہ صد سالہ اسلامی تاریخ میں مجھ جیسا کوئی قرآن فہم ہوا ہی نہیں۔ علمائے متاخرین اور متقدمین کی شان میں نازیبا کلمات کہہ کر اپنا وقار بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

انشاء اللہ اگر فرصت میسر ہوئی تو اس کے جملہ افکار و نظریات کا کلی محاسبہ کیا جائے گا۔

---

ہم بعض نے ایفا کر دیا ہے، بعض کر رہے ہیں۔ باقیوں سے درخواست ہے کہ چلدان جلد محترم شیخ حسام الدین صاحب کے نام رقوم ارسال کریں۔

(غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ متحدہ اسلامی محاذ)

# ہفتہ بھر کی خبریں

## امریکی فوجی اخراجات ۵۴ ارب ڈالر

امریکی وزیر دفاع نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ویٹنام کی جنگ کی وجہ سے امریکہ کے فوجی اخراجات میں بہت کچھ اضافہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ ۳۰ جون کو ختم ہونے والے سال میں دفاع پر امریکہ نے ۵۴ ارب ڈالر خرچ کیئے۔

## ایک لاکھ کمیونسٹ دہلی کی طرف جائینگے

کمیونسٹ پارٹی نے بھارتی سکہ کی قیمت کم کرنے کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ایک لاکھ افراد ایک احتجاجی جلوس کی شکل میں بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی کی طرف مارچ کریں گے۔ علاوہ ازیں آئندہ ماہ عام ہڑتال بھی کی جائے گی۔

## بمبئی میں پانی کا قحط

بمبئی میں پانی کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے، چنانچہ بمبئی کے چیف سیکرٹری نے ایک کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ بمبئی کے لاکھوں شہریوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ کیونکہ پانی کی معقول مقدار بہم پہنچانے کا انتظام نہیں ہوسکا

## ۶ ماہ میں ۳۲ ہزار امریکی ہلاک

ویٹ کانگ چھاپہ ماروں نے گذشتہ ۶ ماہ میں ۳۲ ہزار امریکی سپاہی ہلاک کئے اور ان کے بہت سے ساز و سامان کو تباہ کردیا، جس میں آٹھ سو توپیں بھی شامل ہیں۔ انہوں نے دشمن کے دو سو ساٹھ فوجی گاڑیاں تباہ کردیں اور ۲۵ کشتیاں ڈبو دیں۔

## بھارت کے دو اور بحری اڈے

بھارت کی بحری فوج کے چیف آف سٹاف نے کہا ہے کہ خلیج بنگال کے نزدیک بھارت کے دو اور بحری اڈے بنائے جائیں گے اور بھارتی بحریہ کے لئے عنقریب آبدوزیں حاصل کرلی جائیں گی۔

## مارچ تک بھارت کی ۳۰ ڈویژن فوج

بھارت خفیہ طور پر اپنی فوجی طاقت میں بے پناہ اضافہ کررہا ہے۔ آئندہ سال مارچ تک ۳۰ ڈویژن فوج تیار کرے گا اور اس نے ۴۶ ہوائی سکوایڈرن بنا لئے ہیں۔

امریکہ کے ایک ممتاز اخبار کے نمایندے نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ بھارت نے گذشتہ اپریل میں ایک ارب نوے کروڑ ڈالر کے جس دفاعی بجٹ کا اعلان کیا تھا، حقیقت میں دفاعی بجٹ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ نامہ نگار نے یہ بھی بتایا ہے کہ بھارت نے ۵ سالہ منصوبے کے دوران فوج کی تعداد سوا آٹھ لاکھ اور ۶۴ ہوائی سکوایڈرن تیار کرنے کا جو اعلان کیا تھا وہ اس سے انحراف کرتے ہوئے فوجی تعداد میں بردست اضافہ کررہا ہے۔

## عرب جمہوریہ نے نیا میزائل تیار کرلیا

متحدہ عرب جمہوریہ نے ایک نیا میزائل تیار کیا ہے جس کا سراغ ریڈار بھی نہ لگا سکے گا۔ روزنامہ الاہرام نے اس ایجاد کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے سائنس دان اب ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک مار کرنے والا میزائل تیار کررہے ہیں

## جنگ کے مخالف امریکی فوجی گرفتار

امریکہ کی ملٹری پولیس نے تین فوجیوں کو گرفتار کیا ہے جنہوں نے ایک پریس کانفرنس میں ویٹ نام کی جنگ کی مذمت کی تھی اور محاذ پر جانے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ تینوں فوجی جھیٹی پر تھے، لیکن کمانڈنگ آفیسر نے ان کی چھٹی منسوخ کرکے ان کی گرفتاری کا حکم جاری کردیا۔ وہ ایک جلسۂ عام میں بھی ویٹ نام کی جنگ کے خلاف تقریر کرنے والے تھے۔ ان کی گرفتاری پر کئی سو افراد نے فوج کے بھرتی کے دفتر کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔

## شام کے علاقہ پر اسرائیلی بمباری

اسرائیلی فضائیہ نے شام کے اس علاقہ پر بمباری کی، جہاں دریائے اردن کا رخ موڑنے کا کام ہورہا ہے۔ شام کے چار مگ طیاروں اور اسرائیلی طیاروں میں تھوڑی دیر جنگ بھی ہوئی جس میں دو اسرائیلی طیارے گرائے گئے۔ شام کے ایک طیارے کو بھی نقصان پہنچا ہے

## امریکیوں کو قدرت کی مار

امریکہ میں گرمی کی زبردست لہر آئی ہوئی ہے۔ جس سے گذشتہ دو ہفتہ میں صرف نیویارک میں ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

## مصر اور شام میں سیاسی اور فوجی تعاون

مصری اور شامی وزراء خارجہ کے باہمی مذاکرات کے بعد ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے کہ دونوں ملک سیاسی، فوجی، اقتصادی اور ثقافتی شعبوں میں باہمی تعاون اور صلاح مشورے پر متفق ہوگئے ہیں۔

## روسی اور امریکی طیاروں میں زبردست جنگ

شمالی ویٹ نام پر امریکی فضائی حملوں کے دوران امریکی طیاروں اور شمالی ویٹ نام کے مگ ۲۱ جیٹ طیاروں کے درمیان زبردست جنگ ہوئی، جس میں دو امریکی اور دو روسی طیارے مار گرائے گئے۔

## مشرقی پاکستان میں چینی ٹینکوں کی کھیپ

انڈیا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ پاکستان کے لئے چینی ٹینکوں کی دوسری کھیپ چٹاگانگ پہنچ گئی ہے۔ ریڈیو نے کہا ہے کہ پہلی کھیپ مئی میں چٹاگانگ پہنچی تھی جس کے ساتھ طیارے بھی تھے۔

## عراق اور اردن شام کے ساتھ ہیں

عراق اور اردن نے اسرائیل کے خلاف شام کی مکمل حمایت کا اعلان کردیا ہے۔ اردن کی حکومت نے اپنی فضائیہ کی خدمات شام کے سپرد کرنے کی پیشکش کی ہے اور عراق نے شام کی مدد کے لئے ضروری روانگی شروع کردی ہیں۔

## امریکیوں کو عبرتناک شکست

جنوبی ویٹ نام کے ویٹ کانگ نے ۹ جولائی کو چار سو امریکی فوجیوں کو ہلاک کردیا۔ سائیگون سے پانچ میل دور دو بحری جہازوں کو بھی غرق کردیا اور ۱۵۰ بکتر بند گاڑیاں اور آٹھ امریکی طیارے بھی تباہ کردیئے گئے

## محمد علی کلے انگریز کے مقابلہ میں

مشہور مسلمان عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے نے برطانیہ کے ہیوی ویٹ چیمپئن برین لنڈن سے مقابلہ کرنے کے معاہدہ پر دستخط کردیئے

محمد علی نے اپنے حریف کو ایک تار میں کہا ہے کہ "میں عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے ہوں۔ میرے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہوکر آؤ۔ اگر تم مجھ سے جیت گئے تو دنیا کے سب سے بڑے آدمی بن جائیں گے اور برطانیہ کے لوگ تمہیں اپنے ملک کا وزیر اعظم بنادیں گے"

## امریکی سامراج فاشزم سے بھی خطرناک ہے

جمہوریہ چین کے وزیر خارجہ مسٹر چین ژی نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ اس کی پالیسیاں عالمی امن کے لئے سنگین خطرے کا باعث ہیں اور امریکی سامراج ہٹلر کے فاشزم سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

## بھارتی تجاویز مسترد

مسز اندرا گاندھی نے ویٹ نام میں جنگ ختم کرنے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں، روس کے وزیر اعظم نے انہیں مسترد کردیا۔ بھارتی وزیر اعظم نے ان کو منوانے کے لئے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے لیکن وزیر اعظم نے بغیر لگی لپٹی رکھے صاف کہہ دیا کہ بھارتی تجاویز قابل عمل نہیں ہیں

# خبر نامۂ جمعیۃ

## جھنگ صدر جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جھنگ صدر میں جمعیۃ علماء اسلام نے بڑی سرگرمی کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے، چنانچہ ممبر سازی و اغراض و مقاصد کے سلسلے میں شہر کی مساجد میں نماز مغرب کے وقت گشت کیا جا رہا ہے۔ مولانا عبدالحلیم صاحب۔ مولانا غلام قادر صاحب۔ مولانا محمد فاروق صاحب۔ قاری فتح محمد صاحب۔ مولانا اسدالله صاحب شہر کی مختلف مساجد میں لوگوں کو جمعیۃ کے کام میں تیز رفتاری پیدا کرنے کی پوری پوری ترغیب دے رہے ہیں۔

(محمد یٰسین ناظم جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر)

## جمعیۃ علماء اسلام کبیر والا کا ہفتہ وار اجتماع

۸ر جولائی ۱۹۶۶ء کو زیر صدارت امیر جمعیۃ حضرت مولانا علی محمد صاحب جامع کبیر والا میں منعقد ہوا۔ ناظم اعلیٰ غلام یٰسین امام جامع مسجد نے ملکی حالات و خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت مسلمانوں پر لازم ہو گیا ہے کہ دین متین کی حفاظت اور بے دینی اور فحاشی کے سیلاب کو روکنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

آخر میں اسلامی متحدہ محاذ کی تمام قراردادوں کی تائید کی گئی اور جمعرات کو عمومی و جمعہ کو خصوصی ہفتہ وار اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (عبدالخالق ناظم نشر و اشاعت)

## جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ کا اہم اجتماع

چارسدہ۔ ۲۶ر جون۔ جامع مسجد بازار تحصیل چارسدہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اہم اجتماع زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب منعقد ہوا۔ اجتماع میں تحصیل میں جماعتی رفتار کا جائزہ لیا گیا اور ممبر سازی کے لئے فارم رکنیت تقسیم کئے گئے۔ اجتماع میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں جلد از جلد قرآن و سنت کا قانون نافذ کریں۔ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی کی فوراً منسوخی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ اجتماع میں عام مسلمانوں حکومت اور سرمایہ داروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کے سیلاب زدہ لوگوں کی حتی المقدور امداد کریں۔ اجلاس کو متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن کی قراردادوں سے آگاہ کیا گیا۔ (قاضی فضل دیان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء تحصیل چارسدہ)

## بھیں تحصیل چکوال میں دو روزہ تبلیغی جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام بھیں کے زیر اہتمام دو روزہ تبلیغی کانفرنس ۱۱/۱۲ جون کو جامع مسجد اہل سنت والجماعۃ بھیں میں منعقد ہوئی۔ پہلے دن حافظ عطاء اللہ صاحب خطیب بھیں، مولانا محمد بشیر صاحب خطیب سانگ کلاں، مولانا عبدالطیف صاحب بالاکوٹی خطیب سرائے عالمگیر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ضلعی امیر جمعیۃ حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مبلغ تحفظ ختم نبوت کی تقاریر ہوئیں۔ تقاریر میں عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی کی تنسیخ و اسلامی قانون کے احیاء و اجراء کا مطالبہ کیا گیا۔

## حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا تبلیغی دورہ

۵، ۶ر جولائی ۱۹۶۶ء حضرت قاضی صاحب مدظلہم نے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم و قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی کے ہمراہ تحصیل فتوحی، جھالے اور دیوالیاں کے مقامات پر تبلیغی جلسے کئے۔ ۷ جولائی کی درمیانی رات کو مقامی احباب نے شہر چکوال کی مسجد میاں احمد دین میں تقاریر کرائیں۔ ان اجلاس میں توحید و سنت سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مقام صحابہؓ کے مختلف موضوعات پر بیانات ہوئے۔ اسی ماہ امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم حضرت قاضی صاحب مدظلہ العالی چک باقر شاہ۔ امیر پور منگن۔ نارگ وغیرہ مقامات کا دورہ کرنے والے ہیں۔ عنقریب پروگرام کا اعلان بذریعہ اشتہارات کر دیا جائے گا۔

## پنوعاقل ضلع سکھر میں جمعیۃ کی تنظیم جدید

۱۰ر جولائی بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب مدظلہ ہالیجوی مدرسہ مدینۃ العلوم پنوعاقل میں منعقد ہوا جس میں شہر کے قریباً ۵ علمائے کرام اور معززین نے شرکت فرمائی۔ مختلف تجاویز اور قراردادیں پاس ہوئیں اور آخر میں تنظیم کے لئے جوش و خروش سے کام کرنے کا عزم کیا گیا۔

## سلہٹ کے اکابرین جمعیۃ کا دورہ

ضلع سلہٹ کی جمعیۃ کے تین اکابر حضرت مولانا الشیخ عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان حضرت مولانا ریاست علی صاحب اور حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب، امیر و ناظم اعلیٰ ضلع سلہٹ ۳۰ر جون کو صوبائی جمعیۃ کی مجلس عاملہ میں شرکت کے لئے ڈھاکہ تشریف لے گئے۔ یکم جولائی کو قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ہوائی اڈہ پر ان حضرات نے استقبال کیا۔ بعد میں حضرت مفتی صاحب کی قیام گاہ پر صوبہ میں جمعیۃ کے تنظیمی اور دوسرے امور کے بارہ میں تبادلہ خیالات کیا۔ مفتی صاحب نے مرکزی جمعیۃ کی طرف سے ان حضرات کو سلہٹ کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ دو ہزار روپیہ بھی دیا۔ جس پر صوبائی امیر جناب شیخ عبدالکریم صاحب اور دیگر حضرات نے مرکزی جمعیۃ کا شکریہ ادا کیا۔

۳ر جولائی کو صوبائی جمعیۃ کی مجلس عاملہ میں شرکت فرمائی۔ چند روز کے قیام کے بعد یہ حضرات واپس سلہٹ تشریف لے گئے اور وہاں انہوں نے ۸ر جولائی کو ایک میٹنگ میں ضلع سلہٹ کے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں چند مفید مشورے کئے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے ایک وفد کی صوبائی وزیر سے ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے ایک وفد نے جس میں حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب سلہٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر جمعیۃ ضلع سلہٹ، حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ ضلع سلہٹ۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ مولانا عبدالمجید صاحب ناظم جمعیۃ ڈھاکہ شہر وغیرہ شامل تھے۔ صوبائی وزیر جناب دیوان عبدالباسط سے ملاقات کی اور ان سے رقص و سرود کی محفلوں، فحاشی اور ٹیڈی ازم کے بارہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بات چیت کی۔ دیوان صاحب نے جو کہ اسلامی ذہنیت رکھنے والے شخص ہیں، وفد سے وعدہ کیا کہ وہ عنقریب گورنر مشرقی پاکستان سے مل کر اس پر قدغن کے بارہ آرڈیننس نافذ کروانے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی امید دلائی کہ وہ باقی خلاف اسلام امور اور قوانین کے بارہ میں آہستہ آہستہ تبدیل کروانے کی کوشش کریں گے۔

## جمعیۃ علماء اسلام شہر مظفر گڑھ کی تشکیل

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ میں ۵ر جولائی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات عہدہ دار مقرر ہوئے۔

(۱) امیر۔ جناب قاضی محمود الحسن صاحب خطیب جامع مسجد عیدگاہ مظفر گڑھ

(۲) نائب امیر۔ مولانا حافظ محمد احمد نیائی مدرس مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ

(۳) ناظم اعلیٰ جناب حکیم نور محمد صاحب شہر مظفر گڑھ

(۴) نائب ناظم جناب مولانا عبدالقادر صاحب فاروقی (خطیب جامع مسجد اسٹیشن مظفر گڑھ)

## اعلان

جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جمعیۃ کی خبریں صاف، خوشخط اور مختصر لکھ کر بھیجا کریں۔ (ادارہ)

PHONE No. 67715 — WEEKLY — REGD. No. 116

# তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLA

লাহোর — LAHORE — PRICE

جلد ۹ | جمعہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۷

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن۔ سوکھا، گردہ مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرّب دوا

شدھ مکردھوج وٹی ہے — پچاس گولیاں قیمت پچاس روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

مکتبہ تاج سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیلز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن

ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## شرطیہ علاج

لقوہ۔ فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ ادوائیں ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور مؤثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں انشاء اللہ شفائے کامل ہوگی۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ ٹائی والی مسجد منٹگمری

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ روپے |
| آدھا صفحہ | ۴۰ روپے |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ایک کیلنڈر شائع کر رہی ہے جس میں ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں ہوں گی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد درج ہوں گے۔ یہ کیلنڈر ٹین کا ہوگا ۱۴ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہوگا، جو جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بک کرائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیلنڈر پر ڈیڑھ روپیہ خرچہ ہوگا اور اسی ریٹ پر دیا جائیگا محصولڈاک علاوہ ہے (حافظ محمد صادق ناظم جمعیۃ سرگودھا)

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۹×۲۲/۸

سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے ۸ علاوہ محصولڈاک

نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## ہر مسلمان

بالخصوص تعلیم یافتہ حضرات کا فرض ہے کہ وہ براہ راست اپنے دینی سرمایہ سے واقف ہونے کے لئے عربی زبان سیکھیں آیئے! ہم آپ کو چھ ماہ کے عرصہ میں (یومیہ ۳۰ منٹ) گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت عربی بمعہ گرامر سکھائیں۔ تفصیلات کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجئے۔ پتہ

ادارہ فروغ عربی سٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

## بدلِ اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ " |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مڑانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ سوتی سلکی ریشمی انڈرویئر وغیرہ ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون نمبر ۲۸۶۲۷

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

آجنمی ترجمان اسلام نمبر ۱۳۰ ٹو ریور روڈ
ایجنسی خدام الدین ٹو ریور روڈ

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَكُوْنَ قَلْبُهٗ مَعَ لِسَانِهٖ سَوَاءً وَيَكُوْنُ لِسَانُهٗ مَعَ قَلْبِهٖ سَوَاءً وَلَا يُخَالِفُ قَوْلُهٗ عَمَلَهٗ وَيَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

(رواہ الاصبہانی باسناد فیہ نظر
الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۲۸)

ترجمہ:۔ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے دل و زبان ایک نہ ہو جائیں (اس کی زبان سے وہی نکلے جو اس کے دل میں ہے) اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے قول اور عمل میں ذرا اختلاف نہ ہو (یعنی ایسا نہ ہو کہ زبان سے کچھ کہے، اور عمل کچھ کرے) اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا پڑوسی اس کی جانب سے ہر تکلیف سے محفوظ و مطمئن رہے)

تشریح:۔ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ظاہر و باطن کے اختلاف کو صحابہ کرامؓ نفاق سمجھا کرتے تھے اور یہ مضمون متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ یہاں ان ضعیف الفاظ کو صرف اس غرض سے نقل کیا گیا ہے کہ ہم کو اپنے دل و زبان کے توازن کا موقع بہت آسانی سے مل سکتا ہے۔ عوام تو درکنار بعض اوقات بعض خواص بھی اس دقیق نکتہ سے غفلت کر جاتے ہیں کہ جو کلمہ ان کی زبان سے ادا ہو رہا ہے کیا ٹھیک وہی ان کے دل میں بھی ہے، ایک بزرگ کی زبان سے بار بار میں نے یہ الفاظ سنے تھے مگر کبھی اس کی اتنی اہمیت دل میں نہ آئی جب یہ حدیث سامنے آئی تو اب اندازہ ہوا کہ:۔

قلندر آنچہ گوید دیدہ گوید

بزرگوں کے معمولی نصائح کو ہرگز معمولی نہ سمجھنا چاہیے۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدِ نِ الْحَضْرَمِيِّ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَّاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ۔

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ ص ۴۱۳)

ترجمہ:۔ حضرت سفیان بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے میں نے خود سنا ہے کہ یہ کتنی بڑی خیانت کی بات ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو، اور وہ تم کو بالکل سچا سمجھتا رہے۔ اور تم یہ غضب کرو کہ اس سے جھوٹ بولتے رہو۔

تشریح:۔ اس حدیث سے اندازہ لگانا چاہیے کہ خیانت کا دائرہ کتنا وسیع ہے۔ عام لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ خیانت کا تعلق صرف مال سے ہے مگر اسلام یہ بتاتا ہے کہ خیانت انسانی زندگی کے ایک ایک شعبہ سے متعلق ہے۔ حتیٰ کہ اگر آنکھ خفیہ طور پر بے محل اٹھی تو یہ آنکھ کی خیانت ہے۔ اسی کی طرف قرآن میں اشارہ ہے۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ (وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ) (پارہ ۲۴ رکوع ۷) وہ چوری سے خیانت کرنے والی آنکھوں کو خوب جانتا ہے۔ یعنی جو آنکھیں بے محل اٹھتی ہیں اور نظر حرام کی مرتکب ہوتی ہیں۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ (رواہ الترمذی وابوداؤد ومشکوٰۃ ص ۴۱۳)

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے۔ اس کے بعد ذرا اِدھر اُدھر دیکھے تو سمجھ لو کہ بس یہ بات امانت ہے۔

تشریح:۔ عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امانت اور خیانت کا تعلق صرف مال کے ساتھ ہے لیکن حدیث بالا سے آپ اس کی وسعت اور باریکی دونوں کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اس کا دائرہ مالیات سے تجاوز کر کے بہت زیادہ وسیع ہے اور اس میں نزاکت اور باریکی کا لحاظ رکھنا یہ بھی امانت کی حفاظت کے اندر داخل ہے۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۳ میں اس حدیث کے مضمون میں تین قسم کی مجلسوں کا استثناء بھی آیا ہے۔ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ یعنی ایک یہ کہ اس میں کسی کے قتل کے متعلق ذکر ہو، جس کا قتل کرنا شریعت کے نزدیک حرام ہو یا زنا کے متعلق کوئی مشورہ ہو، یا کسی کا مال ناحق لوٹنے کا ذکر ہو (خواہ یہ مال کا لوٹنا چوری کے طریقہ پر ہو یا کسی تجارتی دھوکہ دہی کے طریقہ پر) کیونکہ اس قسم کی باتوں کا اخفا امانت نہیں بلکہ خیانت ہے حدیث مذکور میں یہ تین چیزیں صرف مثال کے طور پر ذکر کی گئی ہیں ورنہ ہر وہ چیز جو دوسرے مسلمان بھائی کے لئے نقصان دہ ہو اس کا بھی اظہار کر دینا واجب ہے۔

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ امانت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ انسان کی ایک ایک عبادت اور ہر ہر عضو کی حفاظت امانت میں داخل ہے اور اعضائے انسانی میں سے سب سے بڑی خیانت آنکھ اور دل کی ہوتی ہے۔ اسی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو کچھ چھپا ہوا ہے سینوں میں) (پارہ ۲۴ رکوع ۷)

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے نزدیک بدترین خیانت یہ ہے کہ وہ غیر اللہ سے متعلق ہو۔ اسلامی امانت کی اس وسعت کی تفصیل کے لئے ایک رسالہ درکار ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص ۴۳۰)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو میانہ روی کے ساتھ خرچ کرنا آگیا اور جس کو لوگوں میں اُنس و محبت کے ساتھ رہنا آگیا اس کو نصف عقلمندی کی بات آگئی اور جس کو فہم و سلیقہ کا سوال کرنا آگیا اس کو نصف علم نصیب ہو گیا۔

تشریح:۔ آمدو صرف کے توازن کا لحاظ رکھنا موجودہ فن اقتصادیات کا بھی ایک اہم مسئلہ ہے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

غازی خدا بخش اینڈ برادرز پرنٹر پبلشر نے تعلیم پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور، دہلی گیٹ سے شائع کیا۔

ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء

# دس احکام پر یوم احتجاج

تاریخ عالم گواہ ہے کہ یہودیوں نے ہر موقع پر انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے، حتیٰ کہ قرآنی الفاظ کے مطابق اُن کے قتل سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اب چونکہ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جناب محمدی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب یہودیوں نے انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کو ظلما کر ان کی اہانت کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس سلسلے کی ایک کڑی مشہور انگریزی فلم ٹین کمانڈمنٹس یعنی دس احکام ہے۔ اس فلم میں سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے اس واقعہ کو فلمایا گیا ہے جب آپ کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور اللہ رب العزت نے آپ کو دس احکام عطا فرمائے۔ فلم میں شراب خور اور تمام گناہوں سے ملوث ایکٹر اللہ تعالیٰ کے معصوم اور بے گناہ نبی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ پھر اسی طرح کا ایک ایکٹر بس پڑھ (معاذ اللہ) خدا کا پارٹ ادا کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوالات کا جواب دیتا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے یہ چیز اللہ رب العزت اور انبیاء علیہم السلام کی سخت توہین ہے

یہ فلم ایک یہودی فلمساز ڈومیل نے تیار کی ہے اور معاہدہ یہ ہے کہ اس فلم کی آمدنی یہودی حکومت کی آبیاری پر خرچ ہوگی۔ چنانچہ ان دو وجوہات کی بنا پر کہ ایک تو اس میں اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کی توہین پائی جاتی ہے۔ اور دوسرے اس کی آمدنی یہودی حکومت پر خرچ ہوگی۔ تمام عرب ممالک نے اس کی نمائش اپنے ہاں بند کر دی ہوئی ہے۔ پاکستان کے ایک فلمی تاجر نے تین چار سال قبل اس فلم کو درآمد کیا تھا لیکن مسلمانوں کے شدید احتجاج کے بعد وہ فلم ریلیز نہ ہو سکی۔ دریں اثنا اس تاجر نے شاید اندرون خانہ خوبے استعمال کر کے اس فلم کو ریلیز کروا لیا ہے اور اب ۲۳ ستمبر بروز جمعہ لاہور کے اوڈین سینما میں اس کے روزانہ دو شو ہوا کریں گے۔

چند روز سے لاہور اور دوسرے شہروں کے سیاسی اور دینی راہنماؤں نے اس کے خلاف مختلف بیانات میں شدید احتجاج کیا ہے۔ لیکن معلوم نہیں اس فلمی تاجر نے کیا حربہ استعمال کیا ہے کہ متعلقہ حکام پر اس احتجاج کا ذرہ برابر بھی اثر نہیں ہوا اور اخبارات میں برابر اس فلم کے اشتہارات آ رہے ہیں۔ لہٰذا ہم ان کالموں میں حکام بالا سے پرزور استدعا کرتے ہیں کہ پاکستان اسلامی نظریہ کے تحت وجود میں آیا ہے اور اسلامی نظریہ کو اپنا کر اس کی بقا اور اس کی حفاظت ہو سکتی ہے، لہٰذا پاکستان جیسی اسلامی نظریے پر قائم شدہ مملکت میں ایسی فلموں کی نمائش جن میں انبیاء علیہم السلام کی توہین کی گئی ہو جہاں حکومت کے لئے بدنامی کا باعث ہے، وہاں اہل پاکستان کے لئے بھی ناقابل برداشت ہے۔

سیاسی نقطۂ نظر سے بھی پاکستان میں اس فلم کی نمائش اچھے نتائج کی حامل نہیں ہے۔ عرب ممالک نے گذشتہ ستمبر کی جنگ میں پاکستان کی جس قدر امداد کی ہے، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، لہٰذا پاکستان میں جب ایک ایسی فلم کی نمائش ہوگی، جس پر عرب ممالک نے اپنے ہاں سخت پابندی لگائی ہوئی ہے تو پاکستان کے ساتھ جو وہ اچھے جذبات رکھتے ہیں، وہ مجروح ہوں گے اور ہو سکتا ہے پاکستان کے ساتھ ان کی ہمدردیوں میں ایک گونہ فرق بھی پیدا ہو جائے۔ بدیں وجہ صرف ایک تاجر فلم کی خوشنودی کی خاطر تمام عرب ممالک اور اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کرنا ہمارے خیال میں نہ سیاسی لحاظ سے بہتر ہے اور نہ ہی دینی لحاظ سے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیئے کہ گذشتہ دنوں جب شاہ فیصل امریکہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو نیویارک میں اُن کے یہودیوں کے خلاف بیان پر نیویارک کے گورنر نے ان کے تمام پروگرام منسوخ کر دیئے، اور ایک شاہی مہمان کے طور پر ان کا جو استقبال ہونا تھا وہ بھی یک قلم منسوخ کر دیا اور ساتھ ہی بیان بھی دیا کہ شاہ فیصل کو ہماری رعایا کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیئے تھا۔ گورنر کے اس غیر معقول رویہ سے شاہ فیصل کو خفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر امریکہ اپنی مملکت کی ایک اقلیت کے جذبات کا اس قدر خیال رکھتا ہے اور اس کے جذبات کی خاطر وہ تمام مسلمانوں کے دینی اور ایمانی مرکز کے محافظ اور امریکہ کے شاہی مہمان شاہ فیصل کی توہین سے بھی نہیں چوکتا تو پھر کیا ہمارے جذبات ہی اتنے مردہ ہو چکے ہیں کہ ہم اپنے ملک کے تمام لوگوں کے جذبات کو مسلتے ہوئے ایک ایسی فلم کی نمائش کریں جس سے یہودیوں کی پروردگار اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کی توہین ہوتی ہو۔

اس لئے متعلقہ حکام اور خصوصی طور پر مغربی پاکستان کے نئے گورنر جنرل محمد موسیٰ صاحب کی خدمت میں ہماری پرزور اپیل ہے، کہ وہ خصوصی دلچسپی لے کر اس توہین آمیز اور اشتعال انگیز فلم کو ۲۳ ستمبر سے پہلے پہلے ہی ممنوعہ قرار دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے بھی اپیل ہے کہ وہ ۲۳ ستمبر بروز جمعۃ المبارک اس فلم کے خلاف یوم احتجاج منائیں اور اس کے خلاف قرار دادیں پاس کر کے گورنر مغربی پاکستان کو بھیجیں نیز جس شہر میں یہ فلم دکھائی جائے وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو مل کر اس کو بند کروانے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔

## امت مرزائیہ کی فتنہ انگیزی

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے قبل جو حالات تھے کہ مرزائی مبلغ ہر سہ عام جلسوں میں مرزا غلام احمد کی نبوت کی تبلیغ اور خلاف اسلام تقاریر کر کے مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرتے، اور چودھری ظفر اللہ قادیانی سے لے کر ایک معمولی مرزائی کلرک تک اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے دفتر کا کام کم اور مرزائی تبلیغ کا کام زیادہ کرتے جب سے مرزا غلام احمد کا پوتا ایم، ایم احمد منصوبہ بندی کمیشن کا واحد چیئرمین ہوا ہے۔ اس وقت سے کچھ ہی کیفیت امت مرزائیہ نے پیدا کر لی شروع کر دی ہے۔ ہمیں میانوالی، جہلم، لاہور بہاولپور اور ملک کے دوسرے حصوں سے متعدد ایسے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرزائی مبلغین شہروں اور دیہات میں سادہ لوح مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیتے ہیں اور جب وہ چیلنج کو قبول کرتے ہیں تو حکام بالا سے انکی شکایت کر کے ان کو فتنہ انگیز قرار دیتے ہیں نیز جہاں جہاں بھی کوئی مرزائی کسی سرکاری عہدے پر متعین ہے۔ وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو مرزائیت کی تبلیغ کا ذریعہ بناتا ہے۔ چنانچہ کاہنہ نو کے سرکاری ہسپتال میں اشتیاق بیگ کمپونڈر اور بہاولپور میں محکمہ انہار کے چند ملازمین اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آف سکولز کا مرزائی ہیڈ کلرک اپنے دفاتر میں

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

# سید قطب اخوانی کی کتاب کے مندرجات

## اور مودودی ڈھنڈورے کا راز

(زاہد گکھڑوی)

حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے کہ میرے صحابہؓ کے بارہ میں خدا سے ڈرنا اور ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا، مگر افسوس صد افسوس ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں اسلام کے مایۂ ناز سپوتوں صحابۂ کرامؓ کے خلاف دل آزار اور ناقابل برداشت لٹریچر کی زور شور سے اشاعت ہو رہی ہے اور نام نہاد مفکرین اسلامی فکر و نظر کے دلربا لیبل کے پردہ میں ملت اسلامیہ کو گمراہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں، گذشتہ دنوں ابوالاعلیٰ مودودی نے "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" کے زیر عنوان اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں امام مظلوم امیرالمومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہرزہ سرائی کا مذموم سلسلہ جاری رکھا، جس کا علماء حق نے اور خصوصاً حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا سید انور الحسن صاحب بخاری نے بروقت نوٹس لیا اور اس مجدد کی علمی بددیانتی کو سر عام بے نقاب کر دیا۔ ان دنوں ایک اور فتنہ سامنے آ رہا ہے اور اس کا رخ بھی حضرت عثمانؓ کی طرف ہے، جس کی طرف علماء کرام کی خصوصی توجہ ضروری ہے ورنہ بے شمار نوجوان اور سطحی فہم کے "فضلاء" اس فتنہ کا شکار ہو جائیں گے۔

متحدہ عرب جمہوریہ میں تین "اخوانی" سازشیوں کو تختۂ دار پر لٹکائے جانے پر پاکستان میں مودودیوں نے اپنے مخصوص رنگ میں پروپیگنڈا کیا کہ "یہ تین راہنما اور خصوصاً سید قطب بلند پایہ محقق اور عالم اسلام کا قیمتی سرمایہ ہیں سید قطب نے "العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام" نامی کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ پر احسان عظیم کیا ہے اور اسی ضمن میں سوچی سمجھی سکیم کے تحت ان لوگوں نے اس کتاب کے اردو ترجمہ "اسلام کا نظام عدل" کا پروپیگنڈا کیا کہ یہ اپنے موضوع پر لاجواب اور فیصلہ کن کتاب ہے مگر یقین جانئے کہ جب اس کتاب کے کچھ اوراق دیکھنے کا موقعہ ملا تو دنگ کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد کم از کم راقم الحروف میں تو آگے تاب نہیں ہے کہ اس کا مزید مطالعہ کر سکے۔ جتنی کتاب دیکھنے کا موقع ملا۔ اس کے کچھ اقتباسات علماء کرام کی توجہ کے لئے درج ذیل کر رہا ہوں۔ مطالعہ فرمایئے اور اندازہ لگایئے کہ اس کتاب کی مظلومیت و رفعت کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے اس ملک میں کس قسم کی ذہنیت کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ مصنف کتاب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کا مختصر ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:۔

"اس کے بعد بنی امیہ کا دور آیا اور انہوں نے اسلامی خلافت کو بنو امیہ کے اندر محصور رہنے والی مستبدانہ بادشاہت میں تبدیل کر دیا یہ اسلامی تعلیمات کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ "جاہلیت" کا اثر تھا جس نے روح اسلامی کو معطل کر دیا۔" (صفحہ ۳۳۵)

اس کے بعد اس نے صفحہ ۳۴۶ پر حضرت عثمانؓ کا نام لے کر یوں ہرزہ سرائی کی ہے:۔

"خلافت کا بار حضرت عثمانؓ کے سر اس وقت آیا جب آپ کافی بوڑھے ہو چکے تھے اور اسلام کے بلند اور سخت اصولوں کی نسبت سے آپ کی عزیمت ضعف کا شکار ہو چکی تھی اور آپ کی قوت ارادی مروان اور اس کی پشت پر بنو امیہ کی چالبازیوں کا پوری طرح مقابلہ نہ کر سکی۔"

آگے ارشاد ہوتا ہے:۔

"حضرت عثمانؓ نے اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ سمجھا تھا کہ ان کا امام ہونا ان کو مسلمانوں کے مال سے ہبہ اور صدقہ دینے کی بے کھٹکے آزادی دیتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس پالیسی پر تنقید کرتے ان کو آپ کا جواب اکثر و بیشتر یہ ہوتا کہ "اگر یہی نہیں تو میں المسلم کس معاملہ میں ہوں"؟ آپ کا خیال تھا کہ منصب امامت اس بات کی بھی آزادی دیتا ہے کہ صرف اس بنا پر کہ آپ کو فطری طور پر اپنے اعزہ و اقربا کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنے کا حق حاصل تھا۔ بنو امیہ اور بنو امیہ کو عوام کی گردنوں پر مسلط کر دیں۔ انہی رشتہ داریوں میں حکم بھی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راندۂ درگاہ تھا۔" (صفحہ ۳۴۶)

آگے چل کر مصنف کتاب نہایت دیدہ دلیری سے لکھتا ہے:۔

"صحابہ کرامؓ اسلام کی روح سے اس انحراف کو دیکھ رہے تھے وہ لوگ دوڑ دوڑ کر مدینہ آتے تاکہ اسلام اور خلیفۃ المسلمین کو اس آزمائش سے بچائیں۔ مگر خلیفہ کا یہ حال تھا کہ بڑھاپے کے سبب مروان پر ان کا کوئی کنٹرول باقی نہیں رہا تھا حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک حضرت عثمان کے اندر صحیح اسلامی سپرٹ کے کارفرما ہونے کا سوال ہے ان پر الزام رکھنا یا شبہ کرنا مشکل ہے لیکن یہ بات بھی اس سے کچھ کم وشوار نہیں کہ ہم ان کو خطا سے پاک قرار دیں۔" (صفحہ ۳۴۸)

اسی پر بس نہیں بلکہ اس سے آگے بھی مصنف نے بنو امیہ کے خلاف اپنے خبث باطنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ صفحہ ۳۵۱ پر لکھتا ہے:۔

"درحقیقت حالات خراب تھے خلیفہ ثالث کے بڑھاپے کے زمانہ میں اس ابھرتے ہوئے دین کے اموی گروہ کے ہاتھ میں چلے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کے ماحول میں اس کی عملی روایات اتنے طویل عرصہ اس کی حقیقی نظری تعلیمات پر قائم نہیں رہ سکیں کہ پھر ان کا بدلنا مشکل ہو جاتا۔"

اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں:۔

"حضرت عثمانؓ اپنے پروردگار کی آغوش رحمت میں جا چکے تو اموی سلطنت عملاً قائم ہو چکی تھی اور اس کے اسباب خود انہوں نے فراہم کئے تھے، ساری مملکت بالخصوص شام میں ان کو قدم جمانے کا موقع دیا۔ آپ نے بنو امیہ کے اپنے اصولوں کو جو اسلامی روح کے منافی تھے۔ مثلاً غنیمت، منافع اور دوسری طرح کے اموال کو اپنی ذات کے لئے مخصوص کرنا بھائی چارہ ایثار اور کفالت باہمی سے لاپرواہی برتنا وغیرہ کارفرما ہونے کا موقعہ دیا اس نے ملت اسلامیہ کے اندر دینی روح کو کمزور کر دیا۔" (صفحہ ۳۵۲)

اس کے بعد مصنف حضرت عثمانؓ

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال اجمل باغ، رحیم آباد

# ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب کے بعض حصوں پر تبصرہ

مودودی صاحب کی جماعت کے ایک سابق رکن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے حال ہی میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس کا نام ہے "تحریک جماعت اسلامی۔ ایک تحقیقی مطالعہ"۔

اس کتاب پر ایک مختصر سا تبصرہ "ترجمان اسلام" کے صفحوں پر آچکا ہے۔ مگر اس کتاب کے بعض مندرجات ایسے ہیں جن پر تفصیلی نقد و نظر کی ضرورت ہے، ورنہ ان کے ذریعہ بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔

میں یہاں اس کتاب کے دو ایک اقتباسات پیش کروں گا، جس سے اندازہ ہوگا کہ مصنف کا ذہن جماعت مودودی سے باہر کی جماعتوں بالخصوص احرار و زعماء احرار کے بارے میں کس قسم کا ہے؟ لکھتے ہیں:۔

"پاکستان کے قیام کے بعد کچھ عرصہ خفت اور ندامت کے باعث خاموش رہ کر جب زعماء احرار نے اپنے لئے یہ راہ عمل تجویز کی کہ ایک طرف سیاسی طور پر مسلم لیگ میں مدغم ہو جایا جائے اور دوسری طرف اپنے تشخص کو اینٹی قادیانی تحریک اٹھا کر باقی رکھا جائے اور اس پروگرام پر انہوں نے عملدرآمد شروع کر دیا"۔ . . . . . .

"لیکن جب ۵۲ء میں زعماء کے اصرار نے اسے واقعی ایک مسئلہ بنا لیا، اور عوام کے جذبات کو مشتعل کر لیا"۔ . . . .

"اور ان لوگوں کی قیادت قبول کر لی گئی جن کے پاس بیٹھتے ہوئے بھی بقول یکے از بزرگان جماعت، جماعت کے زعماء کو گھن آتی تھی" . . . . . .

گھن کی بات عجیب کہی۔ آج مولانا امین احسن اصلاحی مودودی جماعت کو شر محض اور اسلام کے لئے مضر ترین جماعت قرار دیتے ہیں اور ہم ان کی حق پرستی کی داد دیتے ہیں۔ کیا مولانا موصوف اور خود ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اس سب سے بڑے گھن والے کے ساتھ دین سمجھ کر نہیں بیٹھتے تھے اور اس کی قیادت کا نقارہ نہیں بجا رہے تھے۔ میں اس سے قطع نظر کر کے عرض کرتا ہوں کہ:۔

"یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مودودی صاحب، احرار کے عزائم سے کراچی کی مجلس عمل کے اجلاس سے پہلے بالکل بے خبر تھے، اور ان کی نیتوں کے بارے میں پہلے وہ خوش فہمی میں مبتلا تھے ذہن قبول نہیں کرتا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ تو پھر ان "بدنیت" لوگوں کے ساتھ تعاون کس اصول اخلاق و دیانت کی رو سے صحیح تھا"۔

(کتاب مذکور صفحات ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱)

اس سے پہلے صفحہ ۱۴۱ پر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدفیوضہ کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ:۔

"شاید اسے دور کی کوڑی لانا کہا جائے لیکن ذرا غور کیا جائے تو صاف نظر آجائے گا کہ وہ ذہنیت جس کا مظاہرہ کراچی میں مجلس عمل کے اجلاس میں مولانا محمد علی جالندھری نے کیا کہ:۔

اسلامی دستور اور اسلامی نظام کے ساتھ لوگ جس جماعت کو لازماً مراد لیتے ہیں وہ جماعت اسلامی ہے، اگر اس کی جدوجہد میں حصہ لیا جائے تو کریڈٹ سارا جماعت لے جائے گی، ہمارے ہاتھ کیا آئے گا"۔

ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہوتا ہے، کہ مولف کتاب نے احرار کا ذکر نہایت غیر ذمہ دارانہ طریقے پر کیا ہے اور ان سے ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو محض مخالف کے پروپیگنڈا کی پیداوار اور شر انگیزی پر مبنی ہیں۔ میں نے عمداً بخوف طوالت اس تفصیل کو نقل کرنے سے احتراز کیا ہے جس کے ذیل میں احرار سے متعلق مولف کتاب نے یہ فقرے لکھے ہیں۔ مجھے یہاں صرف ان کے ان خیالات کی نشان دہی و تردید مقصود ہے جو انہوں نے احرار کے بارے میں مختصراً ظاہر کئے ہیں۔

نشان زدہ فقروں کو ملاحظہ فرمائیے۔ احرار کے بارے میں یہ کہنا کہ "وہ پاکستان کے قیام کے بعد کچھ عرصہ خفت و ندامت کے باعث خاموش رہے" یا یہ کہ "انہوں نے اپنے تشخص کو قائم رکھنے کے لئے اینٹی قادیانی تحریک اٹھائی تھی"۔ کیا گمراہ کن، شر انگیز اظہار خیال نہیں ہے؟ اور احرار پر ایک بے بنیاد عظیم تہمت کے سوا کچھ اور ہے؟

اسی طرح حضرت مولانا محمد علی صاحب سے جو بات منسوب کی ہے، اس کی حقیقت بھی خانہ ساز جھوٹ سے زیادہ اور کیا ہے؟ مصنف نے اپنے زعمائے جماعت کے ان حیلوں کو گویا ایک صداقت مطلق کے طور پر باور کر کے اپنی کتاب میں نقل کر ڈالا ہے

مصنف کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تحریک پاکستان سے علماء دین کے جن حلقوں نے بشمول احرار اختلاف کیا تھا، انہیں قیام پاکستان کے بعد خفت و ندامت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے کہ ان کا اختلاف جن خرابیوں کے اندیشوں پر مبنی تھا، ان کے پے در پے ظہور کے تو آپ بھی اور آپ کی متروک لیکن محبوب جماعت بھی قائل و معترف ہے بلکہ ان ہی خرابیوں کو . . . . سکینڈل بنا کر آپ کی جماعت نے ۱۹۴۸ء سے اب تک اپنی سیاست و بقا کا چراغ روشن کیا ہے۔ احرار اور دوسرے حضرات کا اختلاف محض دلسوزی پر مبنی تھا اور وہ ایمانداری کے ساتھ جس چیز کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے اندیشناک سمجھ رہے تھے اس کا اظہار کرتے رہے اور چونکہ انہیں اسلام اور مسلمانوں کے کاز سے کوئی اختلاف نہیں تھا۔ اس لئے جب پاکستان ایک حقیقت بن کر قائم ہو گیا تو انہوں نے نہایت اخلاقی جرأت کے ساتھ بلا سوال اجر و امید تحسین پاکستان کی تعمیر کے لئے اپنی خدمات اور اپنا خون پیش کر دیا نہ تو انہوں نے اپنے سابقہ اختلاف پر کبھی پردہ ڈالنے کی کوشش کی، جیسا کہ مختلف تاویلات عذرات بلکہ صریح انکار کے ساتھ، آپ کی متروک لیکن محبوب جماعت کرتی رہی اور اب تک کر رہی ہے اور نہ انہیں اپنے سابقہ یا موجودہ موقف کے لئے کسی معذرت کی ضرورت ہے۔ آج کوئی شخص بھی ان حضرات کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کسی دائرے میں بھی انہوں نے پاکستان کے وجود سے خود غرضانہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہو، جبکہ مسلم لیگ وغیرہ مع آپ کی محبوب جماعت کے ہر گروہ نے پاکستان کو اپنے سیاسی اقتصادی اور معاشی عزائم کی تکمیل کا ذریعہ بنایا اور برابر بنا رہے ہیں۔

مصنف کتاب کو اگر ذرا سا بھی پاس انصاف ہوتا وہ صرف یہ ہی موازنہ کر کے سمجھ سکتے تھے کہ احرار کا دامن ایسی تمام آلائشوں سے پاک ہے

قادیانیوں کے بارے میں جس درجہ روادارانہ خیالات کا اظہار مصنف نے اپنی اس کتاب میں کیا ہے، اس کے پس منظر سے میں واقف نہیں ہوں۔ لیکن یہ حقیقت ہے اور بعد میں رونما ہونے والے واقعات نے اسے ثابت بھی کر دیا ہے کہ لیاقت علی خاں مرحوم کے قتل کے بعد حالات جس رخ کی طرف جا رہے تھے اگر احرار ایک چٹان بن کر سامنے نہ کھڑے ہو جاتے، اور

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی

(قسط نمبر ۲)

# خاندانی منصوبہ بندی اور امریکی اغراض

## پاکستان میں ضبط تولید جاری کرنے کا اصل مقصد

متذکرۃ الصدر مضر صحت اور قیمتی دوائیاں استعمال کرنے سے قوم اقتصادی طور پر جو پہلے ہی سے غریب ہے اور زیادہ غریب ہو جائے گی۔ یہ اس لئے کہ

(۱) کام کرنے والوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔

(۲) صحت تباہ کر لینے کی وجہ سے مزدوروں کی جسمانی اور ذہنی استعداد کم ہو جائیگی۔

(۳) کثرت مباشرت سے تباہ صحت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے امریکہ کی بنی ہوئی طاقت کی قیمتی دوائیاں اور ٹانک خریدنے کے لئے روپیہ درکار ہوگا۔

(۴) پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد کم ہو جائیگی پڑھے لکھے لوگ اس دھوکہ میں آ جائیں گے کہ ضبط تولید ان کے لئے بہتر ہے کیونکہ ضروریات زندگی کی چیزوں کی قیمتیں ہر لحہ اس شدت سے بڑھ رہی ہیں کہ ان کی زندگی محال ہو رہی ہے۔ اس لئے یا تو یہ مہنگائی ان کی کمر توڑ دے گی یا پیشتر اس کے کہ ان کی کمر ٹوٹے وہ اس اقتصادی نظام کو الٹ پلٹ کر دینگے۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو زندہ رہنے کے لئے ان کو ضبط تولید کی خودکشی کا طریقہ قبول کرنا ہوگا۔ تاکہ کم سے کم بچے پیدا کریں اور زندہ رہ سکیں۔ امریکیوں احسان کی اتباع کرنے والوں نے مقامی بڑے بڑے سرمایہ داروں سے ایشیا اور افریقہ میں گٹھ جوڑ کر رکھا ہے اور یہ کل کہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ چیزوں کی قیمتوں کو مصنوعی طور پر ذخیرہ اندوزی اور افراط زر سے اتنا زیادہ کر دیا جائے کہ ان لوگوں کے لئے زندہ رہنا محال ہو جائے۔ امریکن ان لوگوں کو اپنا بدترین دشمن سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ ہیں جو امریکیوں کے خطرناک عزائم سے عوام کو آگاہ کرتے رہتے ہیں اور اپنی پوری قوت سے اپنے ملک کے لوگوں کو بچا رہے ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ امریکن انہیں دائمی طور پر غلام بنا لیں۔ عوام جو اکثر غریب ہیں اور انسانیت سوز حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں وہ حکومت کے فساد اور کارندوں کے خوفناک اور ظالمانہ رویہ کے باوجود ضبط تولید نہیں کریں گے۔ اس لئے کہ:۔

(۱) مذہبی طور پر ہر غریب آدمی غیر متزلزل ایمان سے کامل یقین رکھتا ہے کہ ہر بچہ اپنی قسمت اپنے ساتھ لاتا ہے اور جب کبھی وہ سخت بدحالی میں ہوتا ہے تو خدائے رب العالمین کے حضور دعا اور ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ خدائے رحمان و رحیم اس ایک انسان کو مطمئن کرتا ہے جو اس کی قسمت کے پلٹنے کا واقعہ ہوتا ہے۔

(۲) اقتصادی طور پر غریب کے لئے اس کے بچے سہارا ہوتے ہیں وہ کہ بوجہ تعلیم و اخلاقیات میں بچے سہارا ہونے کے بجائے بوجھ ہوتے ہیں وہ اس لئے کہ غریب کا بچہ جب سات آٹھ برس کا ہو جاتا ہے تو اس کو کسی کارخانہ میں یا کسی سیٹھ کے گھر ملازمت لی جاتی ہے۔ بچے اور ماں باپ کی آمدنی سب مل کر ایک غریب خاندان کی زندگی کا باعث بنتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ جس غریب کے جتنے زیادہ بچے ہوتے ہیں اتنا ہی اس کا خاندان دوسروں سے بہتر حالت میں ہوتا ہے۔

(۳) ضبط تولید کی دوائیوں کے کثرت استعمال سے قوم عیش پرست، کاہل، ضعیف العقل، نامرد، بزدل اور بیمار بن کر رہ جائیگی اور پاکستان کمزور ہو جائے گا۔

### کیا ضبط تولید کے بغیر ترقی ممکن نہیں ہے؟

(الف) گورنمنٹ بلاوجہ لوگوں کو خوفزدہ کر رہی ہے۔ اس کے وزیر اور کارندے غلط اور بے بنیاد بیان دے رہے ہیں۔ مثلاً گورنمنٹ کا کہنا تعداد و شمار کہتا ہے کہ پاکستان کی آبادی اگلے منصوبے کے اختتام تک ۳۰ فیصد سالانہ شرح سے بڑھ جائے گی۔ قاضی انوار الحق صاحب وائی ٹیٹے بھٹے پر کہہ رہے ہیں کہ آبادی تین فیصد سالانہ بڑھ رہی ہے۔

(ب) شعبی صاحب کہتے ہیں کہ دنیا کے دوسرے ملکوں کی آبادی ایک فیصد سے بھی کم رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ امریکن خود کہتے ہیں کہ پچھلے دس برس میں ان کی آبادی ۱۷ فیصد سال بڑھی ہے جبکہ اس سے گذشتہ سال میں ۱۵ فیصد سالانہ تھی۔ اب امریکہ کی آبادی کس رفتار سے بڑھ رہی ہے اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اب امریکہ کا صدر پیدائی بچیوں سے ہے جو اس وقت ۲۰ کروڑ ہیں اور امریکہ کی آبادی سے تقریباً ساڑھے تین گنا سے بھی زیادہ ہیں (ملاحظہ ہو ٹائم میگزین ۳ مئی) اور اب ان کے پاس ۱۰ ہائیڈروجن بم بھی ہے۔ اعظم رضا صاحب سیکرٹری وزارت صحت ..... خود ایک مضمون میں کہتے ہیں:۔ "پچھلے دس سال میں پاکستان کی آبادی ۲۰۱ فیصد فی سال بڑھی ہے۔ پاکستان میں صحت عامہ کے انتظامات جو پہلے سے بہتر ہو رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر ۲۰۱ سے نیچے نہیں آ سکتی گی۔ مزید برآں ہیلتھ آفیسر صاحب کے قول کے مطابق دنیا میں صحت عامہ کے انتظامات بہتر ہو رہے ہیں اور پاکستان دنیا کے ان ممالک میں سے ہے جہاں صحت عامہ کے انتظامات بہتر ہو رہے ہیں (ملاحظہ کریں ڈان صفحہ ۹ اسپیشل صفحہ)

(ج) پاکستان حکومت امریکن کے امریکی تربیت یافتہ کوچ سے جنگ امریکہ کا کہنا دنیا کے باہر جا رہے ہیں۔ اس لئے میں امریکہ کے ایک پمفلٹ جو امریکہ کے مختلف اطلاعات نے شائع کیا ہے سے اقتباسات پیش کرتا چلوں۔

"دنیا کی گنی چنی جگہ پر متمکن ہیں کہ پاکستان اپنے ۵۰۰ ۳۷۰ مربع میل علاقہ میں اتنا اناج پیدا کر سکتا ہے کہ دنیا کی آبادی سے دگنی آبادی بھی بغیر کسی آدمی کے لئے غذا پیدا کر سکتا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ یہ علاقہ اب مغربی پاکستان کہلاتا ہے ۱۹۴۷ء کی تقسیم کے اختتام تک دنیا کا "اناج گھر" تھا اب اس کی یہ حالت کر دی گئی ہے کہ اگر ملک کی خوراک کی کل ضروریات کا ۱/۴ حصہ مہیا نہ کیا جائے تو یہاں قحط پڑ جائے۔"

"دنیا کے جن ملکوں میں غذا کی قلت ہے۔ ان کی وجہ یہ ہے کہ ان میں ملکی وسائل اور انسانی صلاحیتوں سے پورا کام نہیں لیا جا رہا ہے نہ تو اس کی وجہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے اور نہ ہی خدا وند تعالیٰ کی مرضی ہے جو رب العالمین کے ساتھ ساتھ رحمان اور رحیم بھی ہے جس کی کوئی واضح ہوئی ہے۔" (صفحہ ۳ پیراگراف ۲ اور ۵)

(د) خدائے بزرگ و برتر جس نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اور ان کی نشوونما کی ہے اس نے نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ جانداروں کے لئے نہ صرف غذا بلکہ جسمانی اور روحانی نشوونما پانے کے لئے ازل سے ابد تک انتظام کر دیا ہوا ہے۔ میں اب قرآن پاک سے اس کا ثبوت دیتا ہوں۔

(۱) (اے پیغمبر) ان سے کہو آؤ میں تمہیں کلام الٰہی میں پڑھ کر سناؤں۔ جو کچھ تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کر دیا ہے خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی دینگے اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کھلے طور پر ہوں یا مخفی طور پر اور کسی جان کو قتل نہ کرو۔ جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق بنا پر قتل کرنا جیسے قصاص میں۔

یہ ہیں وہ باتیں جن کی خدا نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو (سورۃ انعام آیت ۱۵۱)

(۲) اور زمین میں چلنے والا کوئی جانور نہیں ہے، جس کی روزی کا انتظام اللہ پر نہ ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے بلاخیر اس کو سونپ دیا جائے گا۔ یہ سب علم الٰہی کتاب میں مندرج ہے (سورۂ ہود آیت ۶)

(۳) اور دیکھو، افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی ہیں کہ انہیں بھی اور تمہیں بھی روزی دیتے ہیں۔ انہیں ہلاک کرنا بڑے گناہ کی بات ہے (سورۂ ۱۸ بنی اسرائیل آیت ۱۳۱)

(۴) امریکنوں اور ان کے زرخرید غلاموں کے اغراض

ہم کو اس بات کی داد دینی پڑے گی کہ امریکن اپنے مکروہ عزائم کے لئے خوشنما اصطلاحات گھڑتے رہتے ہیں۔ مثلاً خیرات کو بھی وہ ایڈ "AID" کہتے ہیں اور قرض کو بھی "AID" کہتے ہیں۔ قرض پر ۶ فیصدی سالانہ سود لیتے ہیں۔ اس پر انکم ٹیکس معاف ہوتا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکن پاکستان سے مناسب سود لیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ انکم ٹیکس سے معاف ۶ فیصدی سالانہ سود بہت ہی زیادہ بنتا ہے۔ فرض کیجئے۔ تین پاکستانی ا، ب اور ج حکومت کی ایک لاکھ، پانچ لاکھ اور دس لاکھ علی الترتیب اس شرط پر قرض دیتے ہیں کہ حکومت ان کو انکم ٹیکس سے معاف ۶ فیصد سالانہ سود دے گی۔ یعنی قرض دہندہ کی سود کی آمدنی پر جو انکم ٹیکس واجب ہوگا، وہ حکومت برداشت کرے گی۔ آپ کو حساب کرنے سے پتہ چلے گا کہ اصل شرح سود جو حکومت دے گی وہ بہت زیادہ ہوگی۔ ب کو آٹھ فیصدی اور ج کو ۱۳٫۸ فیصدی کے حساب سے سود دے گی۔

حکومت پاکستان نے اربوں روپیہ قرض ۶ فیصد انکم ٹیکس معاف سود پر لیا ہوا ہے۔ اصل شرح سود ۲۰ فیصدی بنتا ہے۔ مزید برآں امریکن جو قرض دیتے ہیں۔ ان کی شرائط یہ ہوتی ہیں:۔

(۱) مال صرف امریکہ سے منگوانا ہوگا

(۲) صرف وہی مال منگوانا ہوگا جو امریکن بھیجنا چاہتے ہیں اور دام وہی دینے پڑینگے جو امریکن مانگیں۔

(۳) قرض کے استعمال کی نگرانی امریکن کرینگے اور ان کو تنخواہ دینی ہوگی۔

امریکی سرمایہ داروں نے ایک اور خوشنما اصطلاح گھڑی ہے یہ خاندانی منصوبہ بندی ہے اس کا مقصد کالی نسلوں کو ضبط تولید کے ذریعہ نیست و نابود کرنا ہے۔ یہاں پر کالے اور گورے کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔ گورے وہ ہیں جو یورپین نسل سے ہیں اور مذہباً عیسائی ہیں۔ باقی سب لوگ کالے ہیں خواہ رنگ میں گورے کیوں نہ ہوں۔ امریکنوں کو یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ اگر ایشی ہتھیار ناکارہ ہو کر رہ گئے۔ وہ اس طرح کہ زیادہ قوموں نے ایٹم بم بنا لیا تو ایٹم بم چلانا ناممکن ہو جائے گا۔ کیونکہ ایسا کرنا قیامت لانا ہوگا۔ اس لئے کہ ایٹم بم چلانے والا خود بھی ختم ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں جب تک کالی نسلوں کی افزائش نہ صرف روکی بلکہ جو لوگ موجود ہیں۔ انہیں عیاش، کمزور، سست جلیف العقل اور نسل نہ بنایا گیا تو آئندہ پچیس سال بعد یہ ہوگا کہ ہر گورے عیسائی کے مقابلے میں بیس کالے ہونگے اور لڑائی کی صورت میں گوری نسل نیست و نابود ہو جائے گی۔

امریکہ کی غرض ضبط تولید اور طاقت کی دوائیوں کے لئے منڈی تلاش کرنا ہے۔ انگریزوں نے چینیوں کو افیون کھلا کر ان کو مٹانے کی کوشش کی تھی، اور اب امریکنوں نے پاکستانیوں کو عیاشی میں ڈال کر ان کی بہادری، فراست اور جفاکشی چھیننے کی اور ان کی نسل کشی کی ٹھانی ہے۔ چینیوں کو دو لڑائیاں اس لئے لڑنی پڑیں کہ چینی حکومت کو کچھ عرصہ بعد افیون کے نقصانات کا علم ہو گیا تھا اور اس کے گورنر نے لوگوں کی مدد سے انگریزوں اور امریکنوں کی تیس لاکھ سیر افیون جلا ڈالی۔ انگریزوں اور امریکنوں نے جنگ چھیڑ دی۔ اس کے بعد دوسری جنگ بھی لڑی گئی۔

خاندانی منصوبہ بندی یعنی ضبط تولید کرنے سے ضبط تولید کی ادویات کی مانگ بڑھے گی، اور کثرت مباشرت سے صحتیں تباہ ہوں گی اور صحت کی بحالی کے لئے امریکہ سے طاقت کی دوائیاں منگائی جائیں گی۔ اب دیکھنا ہے کہ پاکستانی امریکن جادوگر کو کتنی جلدی سمجھتے ہیں اور اس طلسم کو کب اور کیسے ختم کرتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ امریکن پاکستانیوں کو ضبط تولید کرانے میں کامیاب ہو گئے تو امریکن اپنی دوسری اغراض میں بھی کامیاب ہو جائینگے

(۱) پاکستان کی آبادی گھٹ جائے گی۔

(۲) بہادر، فہمی اور محنت کش پاکستانی کاہل بزدل، ہیجڑے اور ضعیف العقل بن کر رہ جائینگے

اس سب بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیت ابھی تک اسلام کے خلاف برسرپیکار ہے اور اسلام کے خلاف اس کی صلیبی جنگیں اب بھی جاری ہیں۔

ایشیا اور افریقہ میں بیداری پیدا ہونے نیز رسل و رسائل کے تیز ذرائع اور ایٹم بم ایجاد ہونے سے اب شہنشاہیت اور نوآبادی نظام ختم کئے جا رہے ہیں۔ اب انگریزوں اور امریکنوں نے نیا طرز حکومت گھڑا ہے۔ جس کو یعنی نئی قسم کا نوآبادی نظام کہنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ امریکن اور ان کے زرخرید غلام ان ملکوں کو جہاں پر ان کی شہنشاہیت قائم ہے یا وہ ملک جہاں کی نوآبادی ہے اس جگہ کی حکومت کے مقامی اعلیٰ کارندوں، اعلیٰ فوجی افسروں اور بڑے سرمایہ داروں سے گٹھ جوڑ کر لیتے ہیں اور ملک کا اقتدار ان پٹھوؤں کو سونپ دیتے ہیں اور اعلان کر دیتے ہیں کہ ہم نے تم کو آزاد کر دیا۔ پھر یہ سب مل کر غریب ملک کو اس طرح لوٹتے ہیں کہ ان ملکوں کو ان کا خام یا نیم خام مال کم سے کم دام پر بیچنے پر اور اپنا مال زیادہ سے زیادہ دام پر خریدنے پر مجبور کرتے ہیں۔ جب لوٹ کھسوٹ سے دیکھتے ہیں کہ اب اس ملک کی حالت ناگفتہ ہو رہی ہے اور شاید وہاں کے لوگ گولی کھانے کو بھوکا مرنے پر ترجیح دیں گے، تو یہ خیرات دینی شروع کر دیتے ہیں اور لوگوں پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر ہم نہ ہوں تو تم زندہ نہ رہ سکو گے نیز ہم ہی ہیں جو تمہیں جنگلی اور وحشیانہ زندگی سے نکال کر تہذیب و تمدن کی طرف لے جا رہے ہیں۔

## امریکنوں کی گھریلو پالیسی

امریکن اپنی قوم کو ہر طریق سے ترغیب دے رہے ہیں کہ وہ اپنی آبادی بڑھائیں کیونکہ اب ان کا مقابلہ چینیوں سے ٹھن گیا ہے جو ان سے ساڑھے تین گنا سے بھی زیادہ ہیں۔ اور ہائیڈروجن بم بھی رکھتے ہیں۔ یہ وہی چینی ہیں جن کو انگریزوں اور امریکنوں نے افیونچی بنا کر تباہ کرنے کی ناکام کوشش کی تھی

امریکہ کے اپنے پمفلٹ (جاری کردہ امریکن انفارمیشن سروسس) میں درج ہے کہ "پچھلے دس سال میں امریکہ کی آبادی ۱۶۹ فیصد بڑھی ہے" جبکہ پہلے دس سالوں میں ۱۶٫۵ فیصد فی سال تھی۔ اس سے آئندہ دس سالوں میں امریکہ کی آبادی کس رفتار سے بڑھیگی اس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔

مسٹر رابرٹ کینیڈی جو سابق صدر آنجہانی جان ایف کینیڈی کے چھوٹے بھائی ہیں اُن کی عمر اس وقت چالیس برس کے قریب ہے ان کے دس بچوں میں سے آٹھ بچے حیات ہیں۔

امریکہ جس کی کثرت دولت اور پیداوار آج کی دنیا میں افسانہ بنی ہوئی ہے۔ وہاں عام لوگوں کی بقول سابق صدر آنجہانی جان ایف کینیڈی یہ حالت ہے "اگرچہ پیداوار سے ہمارے پیپے اور گودام غلے سے بھرپور ہیں۔ پھر بھی لکھوکھا امریکی پوری غذا نہ ملنے کی وجہ سے راتوں کو نیم بھوکے سوتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکن سرمایہ دار بجائے اپنے نیم بھوکوں کا پیٹ بھرنے کے اپنا غلہ خوراک امن کے لئے کے پروگرام کے تحت پسماندہ ممالک کو کچھ خیرات کی صورت میں اور زیادہ تر قرض کی صورت میں ان ملکوں کی کرنسی میں دے دیتے ہیں تاکہ ان ملکوں کی اقتصادی شہ رگیں قابو کر کے دائمی غلام بنائے رکھیں۔

جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس کی روشنی میں میرا مشورہ ہے کہ ضبط تولید فوراً بند کی جائے اور ضبط تولید دوائیوں کو آگ لگا دی جائے کیونکہ دنیا میں سب سے بیش بہا قیمتی چیز آدمی ہیں اور اگر آدمی ہوں گے تو ہر طرح کے معجزے بھی ممکن ہوں گے۔

کیا یہ خبر اخباروں میں نہیں آئی کہ سعودی حکومت نے رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے جن لوگوں کو ریال (روپے) عطا کئے ہیں ان میں مودودی صاحب بھی ہیں۔ پھر پاکستان میں سے مختلف طبقات کے علماء کرام کی موجودگی میں اور خاص کر اہلحدیث حضرات کے ہوتے ہوئے جو نجدیوں کے خیالات کے بہت قریب ہیں صرف مودودی کو اپنا معتمد اور کارکن قرار دینے کا معنی سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ پروپیگنڈے کے فن میں یدطولیٰ رکھتے اور مفوضہ خدمت کو پوری طرح انجام دے سکتے ہیں یا اپنی ہوشیاری سے اپنی کارگذاری کا یقین دلانے میں ماہر ہیں۔

آیئے! پاکستان میں مودودی صاحب کے رابطہ عالم اسلامی کی کارگذاری پر نگاہ ڈالیں۔ جہاں تک عام اطلاعات کا تعلق ہے۔ مودودی اور اس کا فرقہ پاکستان میں یہ کام انجام دے رہا ہے۔

پہلا کام براہ راست امریکی موقف کی حمایت اور اس کے لئے میدان ہموار کرنا۔ مثلاً جب پاکستان کے تعلقات روس اور چین سے قائم ہونے لگے تو مودودی صاحب نے اخبارات کو بیان دے دیا کہ یہ سیاست خارجہ صحیح نہیں ہے کہ ایک کی گود سے نکل کر دوسرے کی گود میں جایا جائے۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں کہ پہلی گود (امریکی گود) سے نکلا ہی نہ جائے اور اگر نکلا بھی جائے تو اس کے مخالف روس اور چین کی گود میں نہ جایا جائے۔

اس پر ہم نے ترجمان اسلام کی ایک اشاعت میں لکھا تھا کہ جب تک پاکستان پہلی حکومتوں کی گود میں تھا اور ایسا تھا کہ امریکہ کی وجہ سے روس اور چین سے بات تک نہ کر سکتا تھا۔ اس وقت تک مودودی صاحب خاموش رہے اور جب پاکستان اس گندی گود سے نکلا تو مودودی صاحب کے مبارک پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے اور چینی اور روسی گودوں کی فکر لاحق ہوئی۔ حالانکہ حالات گواہ ہیں کہ پاکستان صرف امریکی سیاسی تسلط سے آزاد ہوا ہے اور اس نے روس اور چین کا سیاسی تسلط تسلیم نہیں کیا، یہی وجہ ہے کہ امریکہ سے بھی اور امریکی گروپ والوں سے بھی تعلقات قائم ہیں۔

اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ ویٹ نام اور خاص کر شمالی ویٹ نام پر امریکہ کی جارحانہ بمباری کی مودودی جماعت نے کوئی مذمت نہیں کی، جبکہ تقریباً ساری دنیا نے اس کو برا منایا اور خود اہل امریکہ نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مودودی صاحب کے ایک چیلے نعیم صدیقی نے ہفت روزہ "وقت" لاہور میں ایک مضمون شائع کرایا جس میں ان جلسوں جلوسوں کو غلط قرار دیا، جو ویٹ نام پر امریکی جارحیت کے خلاف بطور احتجاج پاکستان میں نکالے گئے تھے۔ پھر ملک کے دانشوروں نے اس مضمون کا دندان شکن جواب دیا۔ مگر مودودی صاحب کو اس سے کیا۔ ان کی کارگذاری تو ثابت ہو گئی۔ نعیم صدیقی کے مضمون کی گونج امریکہ اور امریکی سفارت خانے میں خوب گونجی ہوگی اور مرحبا مرحبا کی صدائیں بلند ہوئی ہوں گی اور اس کا بھی امکان ہے کہ چھپر پھاڑ کر غیبی امداد کی بارش ہو گئی ہو۔ ہم مودودی جماعت کی اس منطق کے قائل نہیں ہیں کہ منی آرڈر کب آیا اور حکومت کو اطلاع نہیں ہوئی۔ امریکہ کا محکمہ جاسوسی ساری دنیا میں روپے دے دے کر سازشیں کراتا ہے تو کیا وہ گواہوں کے سامنے ایسا کرتا ہے۔ یا امریکی سفارت خانے والے اور ان کے ایجنٹوں کو اس کی ضرورت ہے کہ وہ برملا اعلان کر دیا کریں کہ ہم فلاں فلاں کو نوازتے رہتے ہیں

اور اگر آپ مودودی اور امریکی تعلقات کی تہ تک پہنچنا چاہتے ہیں تو آپ ہمارے ان سوالات کو پڑھیں۔ جو ہم نے اخبار ترجمان اسلام میں مودودی صاحب سے پوچھے تھے اور مودودی صاحب نے آج تک ان کا جواب نہیں دیا۔ ان میں کا ایک سوال یہ تھا کہ کچھ عرصہ پہلے جب کراچی میں اسلامی دستور پر غور کرنے کے لئے علماء جمع ہوئے تھے۔ اور اسی وقت مسلم لیگی وزارت ڈانواں ڈول تھی۔ اور یہ گفتگو چل پڑی تھی، کہ آئندہ پاکستان کا وزیر اعظم کون ہوگا، تو مودودی صاحب نے فرمایا کہ اب امریکہ مسلم لیگ سے بات نہ کرے گا۔ امریکہ یا ہم سے بات کرے گا یا حسین شہید سہروردی سے۔ ہم نے پوچھا تھا کہ آپ نے یہ بات علماء کرام کے سامنے کہی تھی یا نہیں۔ اگر کہی تھی تو یہ بتائیں کہ آپ امریکہ کے کیا ہوتے ہیں؟ ہم نے اس طرح بہت سے رازوالے سوالات کئے تھے۔ جن کے جواب میں مودودی صاحب آج تک خاموش ہیں بہرحال یہ طریقہ براہ راست امریکہ کی حمایت یا اس سے وفاداری کا ثبوت ہے۔

دوسرا کام یا دوسرا طریقہ کار یہ ہے کہ امریکہ کے مخالف یعنی روس اور روسی کمیونزم کی مخالفت کو کے مشرق وسطیٰ کے ممالک کو اس سے متنفر کرنے کی پوری پوری تحریری کوششیں کرنا۔ ہم خود کمیونزم کے خلاف ہیں اور جو نظام حکومت اسلامی عقائد کے خلاف عقائد رکھے اور اس کی اشاعت بھی کرے۔ ایسے نظام کو اپنے ممالک میں نافذ ہونے کے خلاف ہیں۔ مگر ہم یہ اعلان محض خداوند کریم کے دین کی خاطر کرتے ہیں امریکہ کی خاطر نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ہمیشہ کمیونسٹوں کو ان کے عقائد و نظریات کی وجہ سے مسلمان نہیں کہتے وہاں امریکنوں کو بھی کافر کہتے ہیں۔

فرق صرف یہ ہے کہ امریکہ گروپ کمزور اور

"مبصر"

# امریکہ، مودودی اور

مسلم ممالک کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ یا ان پر سیاسی و اقتصادی تسلط چاہتا ہے۔ برخلاف اس کے روس اور چین ان ممالک کی آزادی کے حامی اور استعمار پسندوں کے مقابلہ میں ان کی امداد کرتے ہیں۔ روس و چین یہ کام ثواب اور قیامت کے لئے نہیں کر رہے بلکہ ان کی سیاست کا تقاضا یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کو دوسرے ممالک پر قبضہ کرنے سے روکا جائے جو ان کے حریف ہیں مگر ہم کو ان کی اس رقابت سے فائدہ اٹھانا عین مصلحت ہے جب دو غیر مسلم طاقتوں میں سے ایک ہماری آزادی کو چھیننا چاہے، دوسری اس کو روکنا چاہے تو اس کو خدا تعالیٰ کی مہربانی سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھانا ہی صحیح سیاست ہے۔

ہاں تو مودودی صاحب اسلام اسلام کہہ کے کمیونزم کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں خاص قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر روح اسلام جس کی وجہ سے سلف نے تمام دنیا کو باوجود قلت اسباب کے زیر نگیں یا مقہور کر دیا تھا اس کو بتدریج نکال رہے ہیں۔ مثلاً داڑھی کے کترنے کی اجازت انگریزی بالوں کی اجازت، جب تک مکمل مشابہت نہ ہو اس وقت تک لباس، شکل و شباہت، اور دوسرے کاموں میں ان کی مشابہت کی اجازت۔ اور ان باتوں میں اسلاف کی پیروی کو ڈرامہ قرار دینا، صحابہ کرامؓ کی تنقیص اور پیغمبروں پر تنقید کرنے اور مجتہدین و مجددین کے کاموں میں کیڑے نکال کر اسلاف کے اعتماد کو متزلزل کرنا، سینما کو فی نفسہ جائز قرار دینا، کالجوں کی تعلیم کی مخالفت کرنے کے باوجود اپنی لڑکیاں وہاں پڑھانا، عورتوں کو خاوند پسند نہ ہو تو خلع لینے کا غیر مشروط حق دینا۔ صحاح ستہ کی حدیثوں کو اپنی فقہی یا اپنی تحقیق سے رد کرنا اور تاریخ کی غلط روایات سے صحابہ کو فاسق اور فریبی ثابت کرنا۔ علماء کے خلاف پروپیگنڈا کرنا حدیثوں کی روایت اور محدثین کی شان کو مخدوش کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فریضۂ تبلیغ رسالت میں کوتاہیاں کرنے والا بتانا اور خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دجال حالی پیشگوئی کو حضور کا قیاس کہہ کر تاریخ سے اس کو غلط ثابت کرنا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے اسلام کی وہ روح باقی نہیں رہ سکتی، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال رہتی ہے

# رابطہ عالم اسلامی

اور مسلمانوں کا مقابلہ دنیا کی کوئی قوم نہیں کر سکتی یہی امریکہ چاہتا ہے کہ اسلام کے نام سے کمیونزم کی کامیاب مخالفت کی جائے اور اسلام کی وہ اصلی روح فنا کی جائے۔ جس کی بنا پر اہل اسلام نبی کے فرمان اور اس کے ناموس پر مر مٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

تیسرا کام جو مودودی پاکستان میں سرانجام دیتے ہیں یہ ہے کہ جو لوگ امریکی و برطانوی استعمار کے خلاف ذہن رکھتے ہیں چاہے پاکستان سے باہر کے ہوں یا پاکستان کے اندر کے ان کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے۔ مثلاً مصر کے صدر ناصر پر پہلے یہ الزام تھا کہ وہ کمیونزم کے حامی ہیں حالانکہ وہاں کمیونسٹ پارٹی اب تک خلاف قانون ہے اور صدر ناصر کی جرأت ہے کہ معاہدات روس کے ساتھ ہیں مگر روسی مذہب (کمیونزم) کو خلاف قانون قرار دے رکھا ہے۔ جب یہ الزام کامیاب نہ ہوا تو دنیا بھر کے گھناؤنے الزامات کا پروپیگنڈا اس کے خلاف کر کے اس کو عالم اسلام میں غیر مقبول بنانے کی سعی کی گئی۔ حالانکہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔

آخری الزام جو صدر ناصر کے خلاف مودودیوں نے لگا کر آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اخوان کے لیڈروں کو سخت سزائیں دے کر انسانیت دشمنی کی ہے۔ جن پر صدر ناصر کے خلاف انقلابی سازش کا الزام تھا۔ اور بعضوں نے اعتراف جرم بھی کر لیا تھا، پھر اسلحہ وغیرہ بھی برآمد ہوا تھا ہم کو اتنے دور بیٹھ کر جبکہ صحیح حالات کا علم نہیں ہے اس امر میں دخل دینا قرآن پاک کے اس حکم کے خلاف ہے۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔ ایسی بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

مودودی جماعت نے صدر ناصر کے خلاف محاذ بنا کر رابطہ عالم اسلامی کی کارگذاری پیش کی (ان کے محاذ کے چند درجے ہیں)

(۱) انہوں نے پہلے الزام لگایا کہ مصر میں کمیونزم ہے۔ جب اس میں ناکام ہوئے تو پھر صدر ناصر کی ذات پر گھناؤنے الزامات لگائے، اس میں بھی ناکام رہے۔

(۲) تو اخوان پر مظالم کی آڑ لی۔ حالانکہ اگر مودودی صاحب پاکستان میں ایسے انقلاب کے لئے سازش کریں جس سے امریکہ نواز گورنمنٹ قائم ہو کر کشمیر پر بھارت کا قبضہ تسلیم کیا جا کر بھارت سے مل کر چین کے خلاف متحدہ محاذ بنانا آسان ہو تو ہم خود مودودی کو سزائے موت دینے کے حق میں ہوں گے۔ ہم صرف ایک بات جانتے ہیں کہ حکومت اور حکام اور عوام کو صحیح مسلمان بنانے کے لئے تن من دھن کی بازی لگائی جائے یہی ہماری فتح اور یہی ہمارا مقصد زندگی ہے اور اگر ہمیں حکومت کو چیلنج کرنا ہے تو صرف اسی پاک کام کے لئے کام کرنا ہے۔

(۳) اخوان کی سزا کی آڑ میں تمام دنیا میں صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کیا گیا۔ اس سے اخوان کو فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہوا، البتہ امریکہ اور سعودی حکومت کے سامنے رابطہ عالم اسلامی کی کارگذاری آ گئی۔ اسی لئے مودودیوں نے پھانسی پانے والے مصری مودودیوں (اخوان) کی جب غائبانہ نماز جنازہ پڑھی تو فوٹو بھی لیا گیا تاکہ کارگذاری کو دوام و ثبات نصیب ہو ہمارے خیال میں اس نیت سے نماز پڑھنی شرک میں داخل ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ مصر کے ایک انگریزی اخبار نے یہ راز ظاہر کیا ہے کہ اخوان کے حق میں ناصر کے خلاف سب سے زیادہ پروپیگنڈا اسرائیل نے کیا ہے۔

(۴) پہلے سزا موقوف کرنے کے لئے اب سزا کی مذمت کے لئے ایجی ٹیشن جاری ہے، چنانچہ سعید رمضان اس کے لئے مسلم ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔

(۵) اس کے بعد امریکہ پرستوں کی عالمی عدالت قائم کر کے صدر ناصر کو اس کے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا جانا زیر بحث ہے۔

(۶) چونکہ صدر ناصر ان کی ان باتوں کو گوئز شتر سمجھتا ہے اس امریکہ کی پرواہ نہیں ہے۔ تو بزدل امریکہ پرستوں کی اس کو کیا پرواہ۔ اس لئے پھر اس کے خلاف یک طرفہ ڈگری دے کر سزائے موت تجویز کرنے کا مرحلہ باقی ہے۔

(۷) سزائے موت کا پروپیگنڈا کر کے اس کے خلاف قتل کی سازش آسان کی جا سکتی ہے اور اگر کہیں اس میں کامیابی نہ ہو تو نہ سہی رابطہ عالم اسلام کی کارگذاری اور دلی دوست امریکہ کی خوشنودی کا فرض تو پورا ہوتا رہے گا۔

یاد رہے کہ ظفر احمد انصاری (مودودی) اور ایک اخوان لیڈر سعید رمضان جینوا میں رہ کر صدر ناصر کے خلاف عالمی پروپیگنڈے کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ یہ نہیں معلوم کہ ان کو تنخواہ ڈالروں میں ملتی ہے یا ریالوں میں یقین نہ ہو تو اخبار "نوائے وقت" ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء کے آخری صفحہ پر سعید رمضان کا بیان پڑھیں کہ اس نے صاف صاف یہ اعلان کیا ہے کہ مصر میں صدر ناصر کی حکومت کا تختہ بہت جلد الٹ دیا جائے گا۔ ان کے سامنے امریکی اور برطانوی سامراج کی سیاست کے عین مطابق صرف ناصر کی مخالفت کرنا ہے۔ اسی بیان میں آپ کو سعید رمضان کا یہ اقرار بھی ملے گا کہ میں شاہ پرست یمن (برطانوی گروپ والے یمن) کے سفیر کی حیثیت سے دورہ کر رہا ہوں۔ یہ تمام ملکوں میں یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور یہ بیان ایمان سے نشر کیا ہے۔ جو امریکہ گروپ کا ممبر ہے۔

بہرحال ہم مسلم حکمرانوں کے خلاف شریعت امور کے مخالف ہو کر بھی ایسا انقلاب یا انقلابی سازش نہیں چاہتے جس سے ملک تباہ و برباد اور دوسروں کا دست نگر یا امریکہ کا ٹوڈی ہو جائے نائیجیریا کا انقلاب اور انڈونیشیا کا انقلاب ہمارے سامنے ہے۔ جہاں دس لاکھ آدمی قتل ہوئے۔ حکومت امریکہ کی گود میں جانے کا سوچ رہی ہے اور خانہ جنگی کا خطرہ ہر وقت سر پہ ہے۔ جس سے دس کروڑ آبادی کی یہ مسلم سلطنت خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

اور اگر مصر میں کوئی امریکی سازش کامیاب ہو جائے تو اسرائیل تمام عربوں کے لئے مصیبت بن سکتا ہے اور افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک استعمار پسندوں کا شکار ہو جانے کے خطرہ سے دوچار ہو سکتے ہیں مسلم ممالک میں استعماری طاقتیں صرف اسلام کے نام سے انقلاب لا سکتی ہیں اس لئے ہیں جہاں اسلام کے لئے ہر طرح سعی کرنی ہے وہاں چوکنا بھی رہنا ہے کہ اسلام کے نام سے کہیں اسلام کی بیخ کنی کا منصوبہ نہ بن جائے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اسی تیسرے طریق کار کے ضمن میں مودودی جماعت پاکستان کے اندر جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت کرتی ہے۔ اس لئے کہ جمعیۃ پاکستان کو پھر برطانوی یا امریکی استعمار کے پنجہ میں گرفتار ہونا پسند نہیں کرتی اور اس سلسلہ میں یہ لوگ یہاں تک جھوٹ بولتے اور لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر ریڑی ڈھٹائی سے یہ الزام دھر دیا۔ کہ وہ کمیونزم کو اسلام کے مقابلہ میں بہتر سمجھتے ہیں (لعنت اللہ علی الکاذبین) اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی جماعت کے نام سے ناکام ہو کر اب انہوں نے اتحاد العلماء کا ڈھونگ رچایا ہے اور بعض مولویوں کو تنخواہ دے کر ان کا ضمیر خرید لیا گیا ہے مگر عام علماء اور مسلمان جانتے ہیں کہ اتحاد العلماء صرف مودودیوں کا دجل و فریب ہے۔ مودودی جہاں جاتے ہیں وہیں کمزوری آ جاتی ہے اور ان کا بھرم کھل جاتا ہے۔ انہوں نے اپوزیشن سے رشتہ گانٹھ کر اسلام کی جگہ جمہوریت کا نعرہ لگایا تو نیک نیت اپوزیشن افراد بھی بدنام ہو گئے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# وزیر قانون اور ادارہ تحقیقات اسلامی

## امت اور علماء امت کے لئے لمحہ فکریہ

یکم ستمبر کے اردو، انگریزی اخبارات میں وزیر قانون جناب ایس ایم ظفر کی پریس کانفرنس شائع ہوئی ہے جس میں آپ نے پریس کو بیان دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ ادارۂ تحقیقات اسلامیہ نے اسلامی قانون کی جامع کتاب کے مدون کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ کہ منصوبہ چار سال میں مکمل ہوگا۔

جناب وزیر قانون نہ صرف یہ کہ اپنی ذاتی صلاحیت، قانونی مہارت اور منصبی وجاہت کے اعتبار سے احترام کے مستحق ہیں بلکہ خاندانِ نبوت کے چشم و چراغ ہونے کی حیثیت سے بھی ملت اسلامیہ کے جذباتِ عقیدت ان سے وابستہ ہو سکتے ہیں لیکن ان کے اس بیان سے بعض خلجان پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ان کا بیان کر دینا بے محل نہ ہوگا تاکہ ان پر غور کر لیا جائے۔

(۱) سب سے اول تو یہی ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا پورا عملہ اسلام کے فلسفہ حیات پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ امت کے چودہ سو سالہ اسلام کو "راسخ العقیدہ گروہ کا اسلام" اور "تشکیلی دور کے بعد کا اسلام" قرار دیتا ہے۔ ادارہ کے آرگن "فکر و نظر" کے مطالعہ سے ہر شخص بخوبی اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اس ادارہ کا مجموعی مزاج اسلامی ورثہ کو "دفتر پارینہ" قرار دے کر بحث و نظر کا موضوع بناتا ہے۔ اگر اس ادارہ کی یہ روایات آئندہ بھی قائم رہیں تو ان کے مرتب کردہ مجموعہ قانون کی اسلامی نقطہ نظر سے کیا حیثیت ہوگی۔ اور امت مسلمہ کو اس پر کیسے اعتماد ہوگا؟

(۲) وزیر موصوف نے اپنے بیان میں اس امر کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ اس مجموعہ قانون میں مغربی مستشرقین کی آراء اور تحقیقات سے استفادہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ اسلام کے حق میں متعصب واقع ہوئے ہیں۔ ان کا یہ ارشاد نہایت حکیمانہ اور دانشمندانہ تصور کیا جائے گا لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ڈاکٹر صاحبان خود بھی مستشرقین ہی کے بلا واسطہ یا بالواسطہ فیض یافتہ ہیں اور اگر گہری نظر سے مستشرقین کے آراء و افکار اور ان مستغربین کے نظریات کا ..... مقابلہ کیا جائے تو یہ امر کھل کر سامنے آئے گا کہ مستشرقین کے ان شاگردان عزیز کا رویہ اپنے اساتذہ سے کسی قدر سخت تو ہو سکتا ہے لیکن نرم کسی درجہ میں نہیں۔ اس کی شہادت کے لئے صرف ادارہ کے سربراہ جناب ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے اس مقالہ کا مطالعہ کافی ہے۔ جو انہوں نے "اسلام پر تجدد پسندی کے اثرات" کے عنوان سے پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ میں پڑھا اور ادارہ کے ترجمان "فکر و نظر" نے اپنی تازہ اشاعت (جولائی و اگست ۱۹۶۶ء) میں اسے شائع کیا ہے اس مقالہ میں انہوں نے اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف جو زہر افشانی کی ہے اس کے پڑھنے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہی ذہنیت ادارہ کے باقی عملہ میں بھی کارفرما ہے۔ اندریں صورت ان ڈاکٹروں کی آراء سے استفادہ کرنا اور مستشرقین پر تعصب اسلام کی فرد جرم عائد کرنا کہاں تک صحیح ہوگا۔ ہمارے وزیر محترم کو شیخ سعدی رح کا یہ فقرہ سامنے رکھنا چاہیئے تھا۔ افعی کشتن و بچہ اش نگاہ داشتن کار خردمنداں نیست۔

(۳) وزیر محترم نے اپنی پریس کانفرنس میں اسلامی زندگی کو اپنانے کے سوال پر زور دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ اسلام ہی کی وحدت مشرقی اور مغربی پاکستان کو متحد کر سکتی ہے"۔ ان کا یہ ارشاد بھی سو فیصد صحیح اور قابل تعریف ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کون سا اسلام ہے جو اتحاد پاکستان کی ضمانت کا بوجھ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ "راسخ العقیدہ گروہ کا روائتی اسلام" یا "ادارہ تحقیقات اسلامی کا پیش کردہ جدید اسلام"؟ اگر ثانی الذکر کے متعلق یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ وہی پاکستان کے دونوں بازوؤں کو متحد رکھنے میں کامیاب ہو جائیگا تو ممکن ہے کہ یہ مفروضہ واقعات سے کوئی مطابقت رکھتا ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک اسے نری خوش فہمی سے زیادہ کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے کہ ملت اسلامیہ کا رشتۂ اتحاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا حقیقی اسلام جو چودہ صدیوں سے متوارث چلا آتا ہے تو ہو سکتا ہے، مگر دور حاضر کے مفکرین کی آراء و اہوا کا خود تراشیدہ اسلام کبھی اتنا وزنی نہیں ہو سکتا کہ اسے اتحاد کا ضامن قرار دیا جا سکے۔

(۴) وزیر موصوف نے اپنے بیان میں ان موضوعات کی نشان دہی بھی فرمائی ہے، جن پر خامہ فرسائی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں جو فہرست پیش کی گئی ہے، ہمارے خیال میں وہ قطعی نامکمل ہے، اسلامی قانون کی تدوین سے پہلے اس کے اصول موضوعہ کا طے کر لینا ایک فطری اصول ہے۔ اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تحریف و الحاد پر قلم اٹھایا جائے۔ نیز اس امر کی وضاحت کی جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کو من و عن قبول کیا جائے گا، یا اس کے لئے نئی جرح و تعدیل کا راستہ کھولا جائے گا (جیسا کہ ادارہ تحقیقات اسلامی اس کی وضاحت کر چکا ہے)

نیز اس امر کی وضاحت بھی کی جائے کہ امت مسلمہ اور آئمہ دین کے اجماعی فیصلوں کو کیا مقام دیا جائیگا کیا ان کو بدستور رکھا جائے گا، یا ان کو تبدیل کرنے کی جرأت کی جائے گی (جیسا کہ ادارۂ تحقیقات اسلامی کا یہی موقف ہے)

نیز اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ائمہ اربعہ کے فیصلوں کے مقابلہ میں اقوال شاذہ کو ترجیح دینے کا طریق اختیار کیا جائے گا یا ائمہ اربعہ کی تشریح کو حجت قرار دیا جائے گا۔

نیز اس امر کی وضاحت بھی ہونی چاہیئے کہ قرآن و سنت کے مسائل کے اخذ کرنے کے لئے کیا اصول ہوں گے۔ سلف کا مرتب کردہ اصول فقہ قابل قبول ہوگا یا اس کے لئے نیا اصول فقہ وضع کیا جائے گا، اور یہ کہ قرآن و حدیث کے نصوص کو علی حالہ قائم رکھا جائے گا یا معاشرتی تغیرات کی آڑ میں ان پر نسخ و مسخ کا عمل جاری کیا جائے گا؟ قرآن و سنت کے فیصلوں کو قانون کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے گا یا انہیں ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کے بقول صرف ایک گونہ "نظیر" قرار دیا جائے گا۔

(۵) ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کی جانب سے زکوٰۃ، سود، حدود، شراب، تصاویر اور عائلی قوانین وغیرہ کے بارے میں اس وقت تک جو تحریفات کی جا چکی ہیں۔ کیا انہیں اس "جامع کتاب" میں مسلمہ حیثیت سے لے لیا جائے گا یا انہیں بالکل رد کر دیا جائے گا

(۶) وزیر موصوف نے اس امر کی تصریح بھی فرمائی ہے کہ اس مجلس تدوین میں قدیم و جدید دونوں قسم کے علماء سے استفادہ کیا جائے گا یہ نکتہ بھی اپنی جگہ بڑی گہری حقیقت رکھتا ہے بلاشبہ جدید زندگی کے پیدا کردہ مسائل کا حل ڈھونڈنے کے لئے قدیم و جدید علماء کا سر جوڑ کر غور و فکر کرنا بڑی ضروری چیز ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں چند امور کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہوگا

الف۔ جدید مسائل کے حل تلاش کرنے کے لئے جن علمائے قدیم و جدید کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ ان کے لئے کن معیاری صفات کا لحاظ رکھا جائے؟ اس امر کا لحاظ رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ اسلامی مسائل پر غور کرنے کے لئے صرف

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بروقت ملت کو خبردار نہ کر دیتے تو آج اس ملک کی تاریخ جو جمہوریت پسندوں کی امید گاہ بنی ہوئی ہے ترنوالہ بن کر کسی کے حلق سے نیچے اتر چکی ہوتی افسوس ہے کہ ؎

چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مصنف کو سادہ لوح سمجھئے یا حقیقت ناشناس کہ احرار کی اس عظیم خدمتِ ملت کو وہ "اپنا تشخص باقی رکھنے" کی کوشش قرار دے رہے ہیں۔

"تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو"

مصنف نے اپنی محبوب لیکن متروک جماعت پر جو کچھ لکھا ہے، اس کا جائزہ میں ایک مضمون میں لے چکا ہوں، لیکن یہاں بھی اتنا اشارہ کئے دیتا ہوں کہ یہ بھی ان کا محض ایک مغالطہ ہے، کہ جماعت اسلامی ۴۷ء سے قبل کچھ اور تھی، اور ۱۹۴۷ء کے بعد کچھ اور بن گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت اسلامی جن نظریات کے ساتھ وجود میں آئی تھی، ان کا منطقی نتیجہ یہ ہی تھا، جہاں وہ آج پہنچ چکی ہے۔ اسے دیر سویر بہرحال اس سمت کی طرف مڑ جانا تھا۔ جن اصول سے اس نے بعد میں انحراف کیا۔ وہ اصول اس نے اپنے عمل کے لئے وضع ہی نہیں کئے تھے۔ انہیں تو مسلم لیگی و غیر مسلم لیگی علماء دین اور دوسری دینی و سیاسی جماعتوں کو ملامت کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا اور تنقید و تنقیص کے آلے کے طور پر انہیں استعمال کرنے کے لئے سامنے لایا گیا تھا۔ ۴۷ء سے پہلے جماعت کے سامنے سیاسی کامیابی کا تو امکان تھا ہی نہیں اور اگر کچھ ہو سکتا تھا تو وہ مسلم لیگ کے حق میں جا چکا تھا۔ البتہ ہندوستان کی گذشتہ سیاسی فضا میں صدیوں سے یہ ہوتا چلا آ رہا ہے کہ صاحب عزائم افراد حسب موقعہ ایک تحریک اٹھا کر اپنی الگ گروہ بندی کر لیا کرتے ہیں اور ایک مستقل فرقہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کی بے شمار مثالیں اس ملک کی اور خود یہاں کے مسلمانوں کی تاریخ میں موجود ہیں۔

جماعت میں سواد اعظم کے ہر طبقہ کی تغلیط کر کے دانستہ یا نادانستہ اپنا ایک علیحدہ اور مستقل فرقہ بنا رہی تھی کہ اچانک ملک کی آزادی و تقسیم کا سیاسی منصوبہ سامنے آ گیا۔ صورت حال کی یہ تبدیلی ماضی و مستقبل کے درمیان ایسی حدِ فاصل تھی کہ پچھلی لاتنوں پر کام کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں رہا۔ وقت کے سیاسی بہاؤ کا تقاضا تھا کہ ہر شخص اپنی کشتی اسی رخ پر ڈال دے۔ جس رخ پر یہ بہاؤ بڑھ رہا تھا اور مودودی صاحب نے ایک زیرک انسان کی طرح مستقبل کو اچھی طرح بھانپ کر جماعت کی کشتی کو اس رخ پر ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ جماعت کے نظریہ و مقصد کے اندر پہلے دن سے یہ موڑ مڑ جانے کی گنجائش موجود تھی۔

اسرار صاحب نے مودودی صاحب اور جماعت کی دو ہی تبدیلیوں پر تو اپنے قلم کا سارا زور صرف کیا ہے۔ ایک حصول اقتدار کی کوشش میں جماعت کا لگ پڑنا، دوسرے لیگ وغیرہ جماعتوں سے رشتۂ اتحاد استوار کرنا، لیکن کیا اسرار صاحب کو نہیں معلوم کہ ان دونوں تبدیلیوں کے لئے جماعت اول دن سے تیار تھی۔ ملاحظہ فرمائیے دستور جماعت مندرجہ ذیل عبارتیں۔

"ان تمام اداروں سے تعلق منقطع کرنا جو جاہلیت کی خدمت کرتے ہوں اور جن کا مقصد حاکمیت رب العالمین کے قیام و اثبات کے سوا کچھ اور ہو۔ ایسے اداروں کے ساتھ وقتی ضروریات کے لحاظ سے تعاون یا صلح و مؤادت کے معاملات کئے جا سکتے ہیں مگر یہ افراد کا کام نہیں بلکہ جماعت کا کام ہے۔"

اس عبارت میں صاف طور پر دوسری جماعتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کا لائحہ عمل موجود ہے صرف موقعہ و محل کی شرط ہے۔

دوسری عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

"اپنی دوڑ دھوپ اور سعی و جہد کو قیام حکومت الٰہیہ کے نصب العین پر مرتکز کر دینا، اور اپنی ضروریات زندگی کے سوا ان تمام مصروفیتوں سے دست کش ہو جانا جو اس نصب العین کی طرف نہ لے جاتی ہوں۔"

اس عبارت میں صاف طور پر عیاں ہے کہ جماعت کے نزدیک اصل چیز نظریۂ اقتدار ہے۔ اب اگر اس کے حصول کا امکان کسی صورت میں قریبی نظر آنے لگتا ہے تو مقدم اس کے حصول کو ہی رکھا جائے گا۔ اس میں اگرچہ حکومت الٰہیہ کا ذکر ہے مگر یہ صرف دھوکہ نہ ہوتا تو آج حکومت الٰہیہ کی جگہ جمہوریت کیسے آ جاتی اور سیاسی پارٹیوں سے کھلم کھلا گٹھ جوڑ کیوں ہوتا۔ آپ تشخص باقی رکھنے کا طعن اپنے متروک پیر کو دے سکتے ہیں کہ جنہوں نے کبھی ختم نبوت کی تحریک کو نہ اپنایا۔ مگر جب رائے عامہ کا سیلاب دیکھا تو جھٹ اپنے نکات میں ختم نبوت کا اضافہ کر دیا اور لگے ہاتھوں ایک کتاب قادیانیوں کے خلاف احرار کے مہیا کردہ حوالہ جات کی مدد سے لکھ ماری۔ اپنے سوا باقی ساری دنیا کو غلط کار اور بدنیت سمجھنا ہی غلط کاری اور خود غرضی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دورِ اول اور دورِ ثانی میں اس اعتبار اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ پہلے ایک واضح ارادہ و مقصد، عمل کا کھلا میدان سامنے نہ ہونے کی بنا پر الفاظ کے حسین پردوں میں مستور تھا اور اب جبکہ مواقع کی دنیا سامنے آ گئی ہے، وہ ارادہ و مقصد الفاظ کے پردوں سے باہر نکل کر اقدامات کے لباس میں جلوہ گر ہو گیا۔ مصنف کتاب جیسے افراد کی یہ سادہ لوحی ہے کہ جب تک یہ سب کچھ الفاظ کے گورکھ دھندے میں پنہاں تھا تو اسے بت بنا کر پوجتے رہے اور جب بے پردہ ہو کر سامنے آ گیا تو حیران و پریشان ہیں اور بیزاری کا اعلان کر رہے ہیں۔ شاید فیضی نے ایسے لوگوں کے حق میں کہا تھا ؎

بہ فگن پردہ تا معلوم گردد
کہ یاراں دیگرے را مے پرستند

# تلخ و شیریں

## امریکہ اور مودودی

ان کی دوستی اور باہمی ہمدردی اب ڈھکی چھپی چیز نہیں رہی۔ انڈونیشیا کی اطلاع کے مطابق امریکہ نے اپنے محکمہ جاسوسی کے اخراجات کے لئے پہلے سے چھ گنا رقم زیادہ منظور کر دی ہے۔ امریکی ایجنٹ خوب بغلیں بجائیں گے۔ پاکستان کے دونوں اطراف میں جہاں بحری راستے سے امریکی مداخلت آسان ہے اور جہاں امریکی سفیر من مانی کارروائیاں نسبتاً زیادہ کر سکتے ہیں۔ اس وقت امریکہ دو کام کرا رہا ہے۔ چاٹگام سے مشرقی پاکستان میں مشرقی پاکستان کی پاکستان سے علیحدگی کی سازش یا پروپیگنڈا۔ اس سلسلہ میں پاکستان کے سرکاری حلقوں کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی تحریک میں ایک ہمسایہ حکومت ملوث ہے اور ایک دوسری بڑی طاقت۔ اگرچہ ان حلقوں نے امریکہ کی تصریح نہیں کی تھی مگر وہ بڑی طاقت امریکہ کے سوا اور کون ہو سکتی ہے۔ بہرحال مشرقی پاکستان میں یہ ہو رہا ہے اور مغربی پاکستان کی آخری سرحد کراچی میں صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا تیز کیا جا رہا ہے۔ کراچی والے کام میں مودودی فرقہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ ایک مودودی جب یہ نیک فرض انجام دے رہا تھا کسی سمجھدار مسلمان نے آہستہ سے اس سے پوچھا۔ جناب امریکہ صدر ناصر کو چاہتا ہے۔ اس نے کہا نہیں

پھر پوچھا۔ برطانیہ چاہتا ہے؟

اس نے کہا۔ نہیں

پھر پوچھا۔ اسرائیل (یہودی) چاہتے ہیں

کہا۔ نہیں

پھر پوچھا۔ اور آپ مودودی فرقہ والے چاہتے ہیں کھسیانہ ہو کر سر کھجلاتے ہوئے کہنے لگا۔ ہم بھی نہیں چاہتے۔ پھر آہستہ سے کھسک گیا

## بقیہ :- سید قطب اخوانی کی کتاب

کے خلاف سازشوں کی شورشوں کا اپنے انداز میں ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے :-

"اس قسم کے جذبات جب عام ہو جاتے ہیں تو ان کا قدرتی نتیجہ صحیح یا غلط بہرحال یہی ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کے اندر بغاوت کا مادہ ابھرنے لگے اور کچھ کے اندر انحطاط پیدا ہو جائے۔ جن لوگوں کے دلوں میں دین کی روح گھر کر چکی ہوتی ہے وہ ان باتوں پر خاموشی کو گناہ سمجھتے ہیں اور ان کے خلاف جذبات ان کو بغاوت پر ابھارتے ہیں اور جن کو دنیا کی ہوس اپنے پیچھے دوڑاتی ہے جو ہر وقت ہوا کے رخ کے ساتھ اپنا رخ بدلنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے مزاج بگڑ جاتے ہیں، اور بدعنوانیوں کی طرف جھک جاتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری زمانہ میں یہی صورت حال پیدا ہو چکی تھی" (ص ۳۵۲)

آگے حضرت امیر معاویہؓ کے بارہ میں ارشاد ہوتا ہے "اگر علیؓ عمرؓ کے بعد ہی آ گئے ہوتے تو ان لوگوں (بنو امیہ) کے اس طرح (معاویہؓ سے) جاننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس وقت معاویہ کی طاقت نہ تو خلافت کے مقابلہ میں ٹھہر سکتی تھی اور نہ اس دینی روح کے مقابلہ میں جو دلوں میں موجود تھی۔ اس وقت معاویہ کو خلیفہ کے خلاف خروج کے خطرناک اقدام کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ دراصل یہ خلافت عثمانی کے تیرہ سال تھے، جنہوں نے ان کے لئے مال و دولت فوج اور شام کے چاروں علاقوں میں حکومت کی طاقتوں کو یکجا کر کے معاویہ کو معاویہ بنا دیا تھا" (ص ۳۵۳)

قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں گے تو اس کتاب کی یہ خصوصیت واضح طور پر سامنے آئے گی کہ اس شخص نے نہ صرف خال المسلمین کاتب وحی حضرت امیر المومنین امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتہائی معاندانہ انداز میں تذکرہ کیا ہے بلکہ امیر معاویہؓ کے اہم گرامی پر رضی اللہ عنہ یا کم از کم رضؓ کا نشان لگا کر بھی اپنے خبث باطنی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

مندرجہ بالا چند حوالجات بطور مشتے نمونہ از خروارے دیگر علماء کرام کی خدمت میں عموماً اور حضرت العلام مولانا الحافظ السید عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری مدظلہ، حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری محدث جلیل حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی مدظلہ اور مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کی خدمت میں خصوصاً محض اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور پوری سنجیدگی سے اس فتنہ کے مضرات و نقصانات اور نتائج سے علماء اور عوام کو آگاہ کریں اور اس قسم کے فکری و علمی فتنوں کا محاسبہ کرنے کے لئے ذمہ دار علماء کرام کا ایک ایسا بورڈ قائم کریں جس کے تمام ارکان دیگر تمام قسم کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیے جائیں اور ان کا کام صرف اتنا ہو کہ وہ ملک کے اندر شائع ہونے والے یا باہر سے درآمد ہونے والے علمی لٹریچر پر کڑی نگاہ رکھیں اور مسلمات اسلامی اصول و نظریات کو جس قسم کے لٹریچر سے بھی ٹھیس پہنچتی ہو اس کا پوری ذمہ داری سے محاسبہ کریں تاکہ نام نہاد مفکرین کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا جال عوام اور علماء کو اپنی لپیٹ میں نہ لے سکے۔

(جو حضرات سیاسی کام نہیں کر رہے اور علوم میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ یہ ان کا فریضہ ہے، وہ باحسن وجوہ اس ذمہ داری کو پورا کر سکتے ہیں اور ہمارے خیال میں اس کے لئے حضرت مولانا سرفراز صاحب گکھڑ، حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کے سوا علماء کراچی بھی زیادہ موزوں ہیں۔ یہ حضرات درسی خدمات کے ساتھ بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ مدیر)

## بقیہ :- معارف الحدیث

اور لوگوں سے اُنس و محبت کے ساتھ رہنا اسی میں تمام جہنی معیشت کا راز مضمر ہے۔ اور سلیقہ کا سوال کرنا نصف علم اس لئے ہے کہ بے علم کا سوال ہمیشہ بے معنی ہوتا ہے اور اس کے جواب سے بہتر سکوت کرنا ہوتا ہے اور بامعنی سوال بعض اوقات جواب دینے کے لئے ایک نئے علم کا باب کھول دیتا ہے حدیثوں میں اس کی مثالیں موجود ہیں کہ کسی شخص نے آپ سے اچھا سوال کیا تو اس کے جواب میں وحی ربانی نازل ہو گئی اور آپ نے ایسے سائل کی تعریف کی۔

## بقیہ :- امریکہ اور مودودی

اور نیشنل عوامی پارٹی ان سے علیحدہ ہو گئی، ہمارا یقین ہے کہ یہودیوں اور مودودیوں کو جو اپنائیگا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ امریکہ کو دیکھیں نہ یہود (اسرائیل) کی سرپرستی کی تو دنیا میں کتنی رسوائی اور پریشانی سے دوچار ہونا پڑا۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو حق پر اور سلف صالحین کے اسلام پر قائم رکھے اور ملک کو اغیار کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے اور خالص اسلام کا بول بالا کرے۔ آمین! برحمتک یا ارحم الراحمین

## بقیہ :- وزیر قانون اور

معلومات اسلامیہ پر عبور کو کافی قرار نہیں دیا جا سکتا (کیونکہ یہ عبور تو کسی غیر مسلم کو بھی حاصل ہو سکتا ہے) بلکہ اس کے لئے شریعت اسلامیہ میں جن شرائط کا لحاظ رکھا گیا ہے انہیں سامنے رکھنا بھی ضروری ہوگا ورنہ بفحوائے حدیث نبوی اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ (جب امور نااہلوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو) اس امانت کو ضائع کر دینے کے مترادف ہوگا۔

ب۔ علمائے قدیم و جدید کے غور و فکر میں اختلافات کا پیدا ہو جانا ایک فطری امر ہے کیونکہ نقطہ نظر کا اختلاف، اختلاف فکر پر منتج ہوتا ہے۔ اس صورت میں رفع اختلاف کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ کیا قدیم علماء کی رائے کو قدامت پسندی کہہ کر تو نہیں ٹال دیا جائے گا۔

ج۔ اب تک علمائے قدیم و جدید کے نقطہ نظر میں اختلاف کی وجہ سے جو مسائل زیر بحث آ چکے ہیں۔ مثلاً عائلی قوانین، ان میں اب تک حکومت کا رویہ علمائے قدیم کے نقطہ نظر کی ضد رہا ہے، کیا آئندہ بھی یہی روش باقی رکھی جائیگی یا اس میں کسی معتدبہ تبدیلی کا امکان ہے۔

یہ چند امور قابل غور ہیں جنہیں ٹھنڈے دل سے سامنے رکھنا ضروری ہے۔ تاہم اگر تحقیقات اسلامی کے ادارہ نے کسی ایسے قانون کی سفارش کی جو "روایتی اسلام" کی ضد ہو تو ہم ابھی سے واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ اسے کبھی دل سے قبول نہیں کرے گی بلکہ شدید اندیشہ اس امر کا ہے کہ اس سے امت مسلمہ کی وحدت اور پاکستان کے استحکام کو صدمہ پہنچے گا۔ حق تعالیٰ ہمیں اور ہمارے ملک کو ہر طرح کے فتنہ سے محفوظ رکھے آمین!

مفت

درد گردہ، گیس ٹربل، تبخیر معدہ، کھانسی دمہ کی جادو اثر دوا کا نمونہ مفت۔

جوابی لفافہ بھیج کر منگائیے

مرض اور اپنا مزاج ضرور لکھئے، کہ سوداوی، صفراوی یا بلغمی ہے

منیجر شفا لیبارٹریز فارمیسی سکھر

پاکستان

## بقیہ :— اداریہ

سارا دن مرزائیت کی تبلیغ ہی کرتے رہتے ہیں، جس سے ان لوگوں کو جو وہاں کام کرتے ہیں یا اُس دفتر ان کا کسی قسم کا کچھ علاقہ ہے، نہایت تنگ ہیں ان کالموں کے ذریعہ صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان سے ہماری پرزور اپیل ہے کہ وہ ان مرزائی افسران اور مرزائی مبلغین کی کڑی نگرانی کرے اور ان کو ایسی کارروائیوں سے باز رکھے جس سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہوں۔

## برطانیہ میں محمد علی کے مقابلے کی تیاریاں

قریباً تمام یورپ عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کی مار سے بوکھلا گیا ہے۔ چنانچہ اب قریباً یورپ کے ہر ملک میں اس کے مقابلے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ اس سلسلہ میں برطانیہ سب سے سبقت لے گیا ہے، چنانچہ اس نے اعلان کیا ہے کہ :

"برطانیہ کو ایک ایسا ہیوی ویٹ باکسر مطلوب ہے، جس کو تربیت دے کر محمد علی کے مقابلے کے لئے تیار کیا جائے۔ اس باکسر کو سابق عالمی چیمپئن جوانیس اور اس کے حریف ٹامی ہیر جیسے عظیم برطانوی باکسر تربیت دیں گے۔ اس باکسر کو پیگیل کلب لندن کے ذریعہ تمام تربیت دی جائے گی اور اس کو تمام مالی پریشانیوں سے آزاد رکھا جائے گا۔ جوانیس کا کہنا ہے کہ میں ایسے نوجوان باکسر کو غیر معینہ مدت تک تربیت دینے کو تیار ہوں"۔

## سندھ میں اکابر جمعیۃ کے ارشادات

حضرت امیر مرکزی درخواستی صاحب مدظلہ :۔

"جمعیۃ علماء اسلام باغی نہیں ہے ملک کی خیرخواہ جماعت ہے لیکن ہم اس ملک میں اسلامی شریعت کے سوا کسی قانون کو برداشت نہیں کر سکتے"۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب :۔

"اگر اسلام کو باقی رکھنا ہے تو علماء حق کا ساتھ دیئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور نہ تنظیم کے بغیر کوئی کام کیا جا سکتا ہے"۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی :۔

"جمعیۃ علماء اسلام، مجلس احرار اسلام، ختم نبوت تنظیم اہلسنت، اتحاد الفقراء، جماعت اہلحدیث اور بلند پایہ دینی بزرگوں نے شیخ حسام الدین کی قیادت میں متحدہ اسلامی محاذ بنا کر فیصلہ کیا ہے کہ اس ملک سے قرآن پاک کے مخالف قوانین کو مٹانے اور اسلامی تہذیب جاری کرنے کے لئے مکمل جدوجہد کی جائے گی"۔

# یوم احتجاج

## فلم ٹین کمانڈ منٹس کو بند کیا جائے

### مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام کا مطالبہ

تعجب ہے کہ ایک یہودی فلم ٹین کمانڈ منٹس جو عرب ممالک میں ممنوع ہے اور پہلے پاکستان میں بھی ممنوع تھی اب یکایک اس کی نمائش ہونے کا اعلان ہوا ہے۔ یہ فلم ایک یہودی نے تیار کی ہے اور اس کی ساری آمدنی یہودیوں کے لئے وقف ہے۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کردار ادا کرنے والے سے ان کی ہمکلامی کو دکھایا گیا ہے۔ اس سے انبیاء علیہم السلام کی توہین ہوتی ہے اور یہودیوں کی پرورش۔ تعجب ہے کہ پاکستان میں اس کی اجازت کیسے دے دی گئی۔ جمعیۃ علماء اسلام مطالبہ کرتی ہے کہ اس فلم کو فوراً ممنوع قرار دیا جائے اور ملک کی تمام شاخوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ اس فلم کے خلاف احتجاج کر کے گورنر صاحب مغربی پاکستان کو تار دے کر اس فلم کو بند کرنے کا مطالبہ کریں اور جہاں یہ فلم دکھائی جائے وہاں ڈی سی کو مل کر اس کو بند کرانے کی سعی کی جائے

## عالمی خبریں

### متحدہ فوجی کمان

آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ یمن جمہوریہ عراق، الجزائر اور عرب جمہوریہ (مصر) کا اتحاد تو پہلے سے تھا۔ لبنان بھی ان کی طرف مائل تھا اب شام اور متحدہ عرب جمہوریہ میں بھی متحدہ فوجی کمان پر بحث مکمل ہو گئی ہے۔ استعماری حکومتیں اور مودودی جماعت جتنا زیادہ پروپیگنڈا ناصر کے خلاف کرتے ہیں، صدر ناصر کی پوزیشن اتنی ہی مضبوط ہوتی جارہی ہے حقیقت یہ ہے کہ عرب ممالک ناصر جیسے مرد آہن کے بغیر اسرائیل کے مقابلہ میں عرب مسائل کو ناکمل سمجھتے ہیں

### امریکی گروپ کا پروپیگنڈا

اخوان لیڈر سعید رمضان نے نیا روپ دھارا ہے۔ وہ یمن کی شاہ پرست حکومت کا سفیر بن کر مختلف ملکوں میں دورہ کر کے صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈے اور سازشوں میں مصروف ہیں۔ کوئی ان عقل کے پتلوں سے پوچھے کہ مصر میں انقلاب لا کر کیا امریکی کچھڑے اسرائیل کا بول بالا کرنا چاہتے ہو۔ آج کل سعید رمضان یہ کارِ خیر ایران میں انجام دے رہے ہیں۔ یمن کی شاہ پرست حکومت کے سفیر ہونے کے اعلان نے اس کی پوزیشن بالکل صاف کر دی کہ یہ برطانوی گروپ اور استعمار پسندوں کا مہرہ ہے

### مغربی پاکستان کے نئے گورنر

صدر ایوب نے ملک امیر محمد خان کا استعفا منظور کر کے ان کی جگہ جنرل محمد موسیٰ کو مغربی پاکستان کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ صدر ایوب نے ملک امیر محمد خان کی خدمات کو بہت سراہا ہے۔


## مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

قیمت ۳۷ پیسے، کاغذ اعلیٰ۔

شائع کردہ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) یعقوب جنرل اسٹور یا زمرد سینگری، گوجرانوالہ

(۳) شعبۂ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

## شرح مائۃ شرح مشکوٰۃ

کی جزء ثانی طبع ہو چکی ہے، جزء ثالث زیر طبع ہے

کاغذ سفید کرنافلی آرٹ پیپر طباعت بہترین

ٹائپ۔ ہدیہ جزء ثانی بلا جلد ۲۰/- مجلد پشتہ چمڑی ۲۳/- علاوہ محصول ڈاک

ملنے کے پتے

بھارت میں

(۱) ایجوکیشنل مکتبہ خانہ مظاہر العلوم سہارنپور یو۔پی (۲) مکتبہ تجلی دیوبند

(۳) ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۳

مشرقی پاکستان میں (۱) امدادیہ لائبریری چوک بازار ڈھاکہ ۱

(۲) اشرفیہ لائبریری ۲ حکیم حبیب الرحمٰن روڈ ڈھاکہ ۱۱

مغربی پاکستان میں (۱) نور محمد اصح المطابع کراچی ۱

(۲) ماہنامہ بینات نیوٹاؤن کراچی ۵

(۳) مولانا شمس الدین صاحب مسلم مسجد لوہاری گیٹ لاہور

(۴) مکتبہ امدادیہ پیروں بوہڑ دروازہ ملتان

## میرپور خاص میں جمعیۃ کی میٹنگ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۶ء کو محترم حافظ محمد اکبر صاحب سانگڑہ سے میرپور خاص تشریف لائے۔ مقامی جمعیۃ کی میٹنگ ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا شمس الدین صاحب کی۔ جس میں ممبر سازی کے کام کی تکمیل پر غور کیا گیا، اور قرار پایا کہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم کی حیثیت سے محترم نذیر حسین صاحب کام کرینگے۔ اجلاس میں ناظم اعلیٰ محترم ممتاز علی صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ کارکنوں نے مرکزی رہنماؤں کے دورے کے اثرات کو محسوس کیا۔ امید ہے کہ آئندہ اس کی تلافی ہو سکے گی۔

## لانڈھی کراچی میں جمعیۃ کے جلسے

لانڈھی میں پٹھانوں اور خاص کر اہل ہزارہ کی بڑی آبادی ہے۔ اس علاقہ کے پٹھانوں نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو دو جلسوں کے لئے مجبور کیا۔ ایک جلسہ امیر جمعیۃ مولانا غلام صمدانی صاحب کی مسجد میں ہوا۔ دوسرا مولانا عبدالواحد صاحب کی مسجد میں۔ ہر دو مقامات کے منتظمین نے مہمانوں کو اٹھارہ میل سے لانے پہنچانے نیز تمام مسافروں کے لئے کھانے کا پر تکلف انتظام کیا تھا۔ ایک جلسہ مولانا عبدالوہاب صاحب کی صدارت میں ہوا۔ دوسرا مولانا محمد زاہد صاحب معین آباد کی صدارت میں۔ اس علاقہ میں مودودیوں نے فریب کے جال بچھائے تھے۔ مگر علماء حق نے ان کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ انہوں نے اتحاد العلماء کا ڈھونگ رچایا مگر علماء حق نے اس دجل و فریب کو بھی نہ چلنے دیا۔

## جمعیۃ کے مرکزی عہدیداروں کا دورۂ سندھ

### سندھ میں زندگی کی لہر دوڑ گئی

۴ ستمبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور صاحب جانشین قطب عالم لاہوریؒ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی لاہور سے عازم کراچی ہوئے۔ اکثر بڑے بڑے اسٹیشنوں پر حضرت لاہوری مدظلہ کی زیارت کے لئے متوسلین اور جمعیۃ حاضر ہوتے رہے۔ ۵ ستمبر کو کراچی اسٹیشن پر احباب کا بڑا مجمع استقبال کے لئے حاضر تھا۔ علماء کرام نے مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن سویرے امیر مرکزی حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ بھی پہنچ گئے۔ ۵ ستمبر کو مسجد کھڈہ میں جلسہ ہوا۔ ۶ ستمبر کو بازار کے کھلے میدان میں جلسہ کی اجازت لی تھی۔ مگر عین وقت پر دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے یہ جلسہ جامع مسجد میں کرنا پڑا۔ تینوں حضرات کی جامع و مانع تقریریں ہوئیں۔

۷ اور ۸ ستمبر کو تینوں حضرات نے علیحدہ علیحدہ وارڈوں میں تقریریں فرمائیں اور سائنہ مدارس کیا۔ دو عام جلسے لانڈھی میں ہوئے۔ ۷ ستمبر کو مدرسہ نیو ٹاؤن میں زیر اہتمام بانی مدرسہ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری طلبہ و مدرسین اور عوام کا اجلاس ہوا جس میں حضرت امیر مرکزی اور ناظم عمومی نے خطاب فرمایا۔ مدرسہ ندکورہ کی عمارت اور درجہ تخصص کو دیکھ کر ہر حساس مسلمان مولانا بنوری کو دعائیں دیتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی خصوصی میٹنگیں بھی ہوئیں۔ جن کو حضرت امیر درخواستی صاحب نے خطاب فرمایا۔

مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب مہتمم مظہر العلوم مولانا اللہ ورایا صاحب، مولانا زکریا صاحب، مولانا عبدالرؤف صاحب، مولانا محمد عثمان صاحب مولانا غلام صمدانی صاحب۔ مولانا عبدالحی صاحب وغیرہ حضرات نے ہر طرح تعاون کیا۔ مولانا غلام غوث صاحب نے اپنی پانچوں تقریروں میں مودودی فرقہ کا بھانڈا پھوڑ کر رکھ دیا۔ جمعیۃ کی ممبر سازی شروع ہے۔ عوام کو بڑی دلچسپی ہے۔ مگر وقت کی تنگی کے باعث ۹ ستمبر کو حضرت درخواستی صاحب مدظلہ اور مولانا غلام غوث صاحب حیدرآباد پہنچے۔ جہاں اسٹیشن پر بھاری تعداد احباب اور جمعیۃ کے باوردی رضاکاروں کی موجود تھی۔ یہاں بھی حکام نے دفعہ ۱۴۴ لگا دی تھی چنانچہ دن کا جلسہ جامع مسجد سٹیشن اور رات کا جلسہ گھاس مارکیٹ میں ہوا۔

عصر کو پریس کانفرنس سے مولانا غلام غوث صاحب نے خطاب کیا۔ رات کو حضرت درخواستی مدظلہ حازم مظفر گڑھ ہوئے اور مولانا غلام غوث صاحب نے ٹنڈو آدم، نواب شاہ، شاہ پور چاکر اور سکھر کا دورہ کیا۔ ٹنڈو آدم میں جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح اور جھنڈا لہرایا گیا۔ شاہ پور چاکر میں ضلع سانگھڑ کے ارکان جمعیۃ کو مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلع نے بلایا تھا۔ چنانچہ ان کو خصوصی خطاب کیا گیا۔ رات کو مولانا دوست محمد صاحب خطیب نواب شاہ نے پر از معلومات تقریر میں جمعیۃ کے موقف کی وضاحت فرمائی۔ جس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے مفصل تقریر کی

۱۲ ستمبر کو سکھر میں آرام کیا اور ۱۳ ستمبر کو جمعیۃ کے زیر اہتمام عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ تمام جلسوں میں حاضرین نے عائلی قوانین اور دیگر غیر اسلامی قوانین کے منسوخ کرانے میں جمعیۃ علماء اسلام سے مکمل تعاون کا وعدہ کیا۔ ہر جگہ برتھ کنٹرول کے خلاف اور اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے عوام میں جذبہ موجود ہے۔

۱۵ ستمبر کو مولانا غلام غوث صاحب عازم لاہور ہوئے۔ راستہ میں رحیم یار خاں سٹیشن پر قاضی صاحب جامع مسجد۔ مولانا غلام ربانی صاحب اور دیگر علماء و احباب ملنے کے لئے آئے۔ موخر الذکر حضرات خانپور تک ہمراہ آئے۔ یہ دورہ ہر لحاظ سے بحمدہ تعالیٰ کامیاب رہا۔

## جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ کو حسب سابق منعقد ہو رہا ہے جس میں حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا درخواستی صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب و دیگر اکابرین جمعیۃ شرکت فرما رہے ہیں۔

(مہتمم جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر)

## جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی

جمادی الاولیٰ کی آخری تاریخ جمعیۃ کی ممبر سازی کی آخری تاریخ ہے۔ جن حضرات نے ممبر سازی کا کام ختم کر دیا ہے وہ مہربانی کر کے تمام ممبروں کے نام اپنے ہاں رجسٹر میں درج کر لیں اور فارم ممبر سازی کے باقی دو حصے ضلع میں بمعہ فیس ممبری کے داخل کر دیں۔ ضلع ایک فارم کی کاپی بمعہ ضلع بھر کی فیس کے مرکز کو روانہ کر دیں۔

جمادی الآخر میں ہر ہر جگہ ابتدائی جمعیۃ کے انتخابات تین سال کے لئے کئے جائیں۔ ضلعی عہدہ دار دورہ کر کے اپنی موجودگی میں انتخابات کرائیں تو بہتر ہوگا۔ ضلعی انتخابات صوبائی (علاقائی) عہدیداران کی نگرانی میں ہوں گے۔ جن کے لئے افسر انتخابات صوبائی امیر منتخب کرینگے۔ ضلعی انتخابات میں کوئی ایسی ابتدائی جمعیۃ حصہ نہ لے سکے گی جس کی فیس ممبری اور ممبران ابتدائی کی فہرست ضلع میں نہ پہنچ گئی ہو۔ اضلاع کے بعد صوبائی انتخابات ہوں گے۔ جن کی تاریخوں اور افسر انتخابات کا اعلان مرکزی امیر جمعیۃ فرمائینگے ان سب انتخابات کے بعد مرکزی اجلاس عام مرکزی انتخابات کرے گا۔ اس اجلاس میں وہی نمائندے شریک ہو سکیں گے جو اضلاع نے دستور کے مطابق منتخب کئے ہوں گے۔ سب سے پہلے ابتدائی انتخابات کرانے ضروری ہیں جہاں کہیں ممبر سازی کا کام ابھی جاری ہو، یا جاری رکھنے کی ضرورت سمجھتے ہوں۔ وہاں کی ممبر سازی کو مرکزی امیر خصوصی اختیارات سے جائز قرار دے سکیں گے۔ اس لئے تمام ارکان جمعیۃ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سخت ضرورت کے تحت اس گنجائش سے فائدہ اٹھا کر بہت جلد ممبر سازی کے کام کو پورا کریں۔ فقط!

احقر غلام غوث ناظم عمومی
(مرکزی جمعیۃ علماء اسلام)

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام شہر جیکب آباد کی کارگذاری

بروز بدھ ۹/۹۶ء کو جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کی تشکیل ہوئی۔ اس میٹنگ میں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی مرکزی مبلغ نے بھی شرکت فرمائی جس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

(۱) حضرت الحاج محمد عثمان خان کھوسہ — امیر
(۲) حکیم مولوی محمد حسن صاحب سدھایہ — ناظم
(۳) حاجی محمد صدیق صاحب سومرو — خازن

اور بعد از نماز عشاء ایک جلسہ عام ہوا جس میں حضرت مولانا قاسمی صاحب نے خطاب فرمایا۔

## جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا کی قراردادیں

مورخہ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ مطابق ۹ ستمبر جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا کا ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع حضرت مولانا عبدالحنان صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی و خطیب جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی کی وفات پر انتہائی رنج و الم کا احساس کرتا ہے اور باری تعالیٰ کے حضور میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب مرحوم کو محض اپنے فضل وکرم سے جنت الفردوس نصیب فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کو فی الفور منسوخ کرے۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا)

## جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کی تشکیل

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار زیر صدارت حضرت پیر صاحب مولانا سید علی احمد شاہ صاحب کی صدارت میں مدینہ مسجد سکرنڈ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب خطیب مدینہ مسجد سکرنڈ اجلاس کی غرض و غایت اور تنظیم جماعت کے بارے میں روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت مولانا دوست محمد صاحب اسٹیشن مسجد نواب شاہ نے مفصل تقریر فرمائی۔ بعد میں حسب ذیل عہدیدار چنے گئے۔

امیر — حضرت پیر صاحب سید علی احمد شاہ صاحب
نائب امیر، ، ، میاں صلاح الدین شاہ صاحب
ناظم — احمد خان پرڑہ
نائب ناظم — میاں قائم الدین خاصخیلی
خزانچی — سیٹھ ولی محمد میمن

(احمد خان ناظم جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ)

## لورالائی میں جمعیۃ کی تشکیل

۲۶ اگست بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ جامع مسجد لورالائی میں علاقہ بھر کے علماء کا اجلاس بلایا گیا، جس میں حضرت مفتی محمد صاحب نے عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی کو قرآن و سنت کی روشنی میں منافی اسلام اور ماداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے ان کی شدید مذمت کی اور علماء کرام کے اتحاد اور جمعیۃ کی تشکیل کی اپیل کی۔ چنانچہ آپ کی زیر نگرانی جمعیۃ کی تشکیل کی گئی اور مندرجہ ذیل حضرات اس کے عہدیدار مقرر ہوئے۔

امیر — حضرت مولانا مفتی عبدالحق صاحب شاکا ریزروی
نائب امیر (۱) جناب مولانا مولوی غلام حیدر صاحب مہتمم مدرسہ ناصر العلوم لورالائی۔
نائب امیر (۲) اخون زادہ مولوی محمد منزل صاحب درگئی والا۔
ناظم اعلیٰ — مجاہد اسلام جناب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب زنگی والا والے۔
نائب ناظم (۱) حاجی مولوی محمد علی صاحب وکاندار
نائب ناظم (۲) جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب فاضل دیوبند لورالائی۔

۱۶ حضرات پر مشتمل جمعیۃ کی مجلس شوریٰ قائم کی گئی

## ضلع لورالائی تحصیل سنجاوی میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا مفتی عبدالحق صاحب و مجاہد اسلام جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور مولانا مولوی غلام حیدر صاحب فاضل دیوبند تحصیل سنجاوی میں تشریف لے گئے ان حضرات کی کوششوں سے جناب مولانا سید نورالحق شاہ صاحب کی زیر صدارت ایک مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں باتفاق رائے جمعیۃ کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ ارکان مجلس عاملہ مندرجہ ذیل ہیں:-

امیر — جناب مولانا سید نورالحق شاہ صاحب سنجاوی
نائب امیر — جناب مولوی سید محمد صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی محمد سلیم صاحب
نائب ناظم — مولوی محمد شاہ صاحب
معاون ناظم — ملا محمد صدیق صاحب
خازن — ملا یار محمد صاحب

۱۲ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔

## جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے معززین اور نوجوانوں نے شرکت کی۔ آپ نے موجودہ فتنوں کے مقابلہ میں دینی خدمت کے لئے تندہی سے کام لینے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے خاص کر نوجوانوں کو فرمایا کہ تمہارے عزائم و ارادے جواں ہیں۔ تم لوگ فتنوں کے استیصال اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکتے ہو۔

بعد ازاں مرزا احمد بیگ صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ جمعیۃ کے ایک مخلص اور انتھک کارکن تھے۔

(محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر جمعیۃ علماء ضلع جہلم)

## ٹنڈو آدم میں سہ روزہ عظیم الشان توحید کانفرنس

ٹنڈو آدم ضلع سانگھر میں مورخہ ۱۰ تا ۱۲ ستمبر ۱۹۶۶ء کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام توحید کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب دامت برکاتہ نے عوام سے خطاب فرمایا۔ مولانا صاحب کی تقریر سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے مندرجہ ذیل چند قراردادیں پیش کی گئیں جو بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان ٹنڈو آدم کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ اوقاف نے جو مساجد بھی اپنے قبضہ میں لے رکھی ہیں (جن کی حالت بھی نہایت قابل رحم ہے) انہیں محکمہ سے آزاد کیا جائے۔

(۲) یہ اجتماع عظیم حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو جو صریحاً قرآن وسنت کے خلاف ہیں منسوخ کر کے ملک میں ملک و ملت کی سلامتی و حفاظت کے لئے قرآن وسنت کے مطابق قانون رائج کیا جائے

(۳) یہ اجتماع عظیم مطالبہ کرتا ہے کہ اٹھائیس کروڑ روپے کی کثیر رقم جو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے وقف کر رکھی ہے اسے اپنے ملک کے دفاع کے لئے خرچ کیا جائے۔

(۴) یہ اجتماع جمعیۃ علماء اسلام و اسلامی متحدہ محاذ کی دینی پالیسی اور موقف کی حمایت کرتا اور اپنے تعاون کا پورا پورا یقین دلاتا ہے۔

(۵) یہ اجتماع حضرت مولانا عبدالحنان صاحب سابق خطیب راولپنڈی و حضرت مولانا محمد نعمان صاحب بیدڑہ ضلع ہزارہ کی وفات کو ملک و ملت کا عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت اور اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

(محمد عرفان قادری ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

PHONE No. 67715 — সপ্তাহিক — WEEKLY — REGD. No. 7152

# তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLAM

লাহোর — LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۶ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۶

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا، مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے — پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## یا لطیف

حضرت مولانا رومؒ کی کتاب مستطاب "مثنوی معنوی" کی لاجواب اردو شرح

## کلید مثنوی

نصف دفتر اول

جسے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کی روشنی میں حل فرمایا ہے، کتابت، طباعت دیدہ زیب۔ ہدیہ صرف دس روپے۔ علاوہ محصولڈاک

ناشر

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

## یا لطیف

سالکانِ طریقت اور طالبانِ حق کیلئے مرشد کامل

## امداد السلوک

جسے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے "رسالہ مکیہ" سے تالیف فرمایا ہے۔

گذشتہ چھ صدی سے ہر دور کے علماء اور صوفیاء اس سے مستفید ہوتے آئے ہیں۔ تصوف و اخلاق میں اس پائے کی بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں، کاغذ سفید، کتابت طباعت دیدہ زیب۔ ہدیہ ۳/۵۰۔ علاوہ محصولڈاک۔

ناشر: کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی فارسی اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

بینظیر صحت و نفاست دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ گلیز کاغذ ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہونا تھا وہ شائع ہو گیا ہے جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائے گا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہوں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

حافظ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

## ترجمان اسلام

میں

اشتہار دے کر

اپنی

تجارت کو

فروغ دیں

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈر ویئر ہمیشہ استعمال کریں۔

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

کتب خانہ عبیدیہ
مقابل جامع مسجد نوپور

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدیع عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ

(رواہ ترمذی وقال قد روی عنہا وسلہ یرفع وھو اصح مشکوٰۃ ص۳۱۱)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا، کہ جہاں تک ممکن ہو حدود کے معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ وہ پہلو اختیار کرو جس میں وہ سرکاری مقرر کردہ سزا سے بچ جائے تو اگر مقدمہ میں کوئی پہلو ملزم کی رہائی کا نکل سکتا ہو تو اس کی بنا پر ملزم کو رہا کر دو۔ کیونکہ ملزم کو معاف کر دینے میں امام کا غلطی کرنا غلط طور پر کسی غیر مجرم کو سزا دینے کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

تشریح:۔ بارگاہِ رسالت کی دُور بیں نظریں یہ دیکھ رہی ہیں کہ خلافت راشدہ کا دَور ہمیشہ قائم رہنے والا نہیں اور آئندہ چل کر حاکموں کے دماغ میں حکومت کا نشہ پیدا ہو جانا بعید نہیں اس لئے صحیح مسلم کی حدیث میں حکمرانوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ اپنے عارضی دورِ حکومت میں میری اُمت کے ساتھ محض اپنی حکومت کے نشہ میں کوئی سختی کا معاملہ کریں گے تو میری بد دعا کے مستحق ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ آپ کے بد دعائیہ کلمات کا اثر حکمرانوں کے دماغوں پر جتنا پڑ سکتا ہے اتنا اثر صرف ضوابط اور آئین کا نہیں پڑ سکتا۔

تعجب ہے کہ ایک شخص جو ابھی ابھی ہمارا بھائی بنا ہوا بیٹھا تھا وہ اگر عارضی طور پر ہمارے انتخاب سے حکومت کی کرسی پر جا بیٹھتا ہے تو اس کو یہ خیال باقی نہیں رہتا کہ وہ بہت قلیل مدت کے بعد ضابطہ میں یا کسی حادثہ میں مبتلا ہو کر پھر ہمارے ساتھ بیٹھنے والا ہے۔ اس لئے اس کو اپنے دورِ حکومت میں اپنی اسلامی برادری کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے؟ اگر شرعی لحاظ سے یہ جذبہ دل میں پیدا نہیں ہوتا، تو ایک ہوشمند دماغ میں کم از کم عقلی لحاظ سے تو پیدا ہونا ضروری ہے۔

اسلام چاہتا ہے کہ حاکم و محکوم کے درمیان اصل رشتۂ الفت و اخوت کسی حالت میں بھی ٹوٹنے نہ پائے۔ لیکن نافہم ذرا سے اقتدار کے حاصل ہو جانے کے بعد اس عمیق مصلحت کو فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے دورِ حکومت میں غائبانہ طور پر اہل معاملہ کی جانب سے بد دعائیں لیتے ہیں اور اپنے عہدہ سے سبکدوشی کے بعد جب پھر واپس آتے ہیں تو عوام کی نظروں میں اور زیادہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں اور اس طرح اتفاق و اتحاد اور الفت و اخوت کی جڑیں قوم میں سے اکھڑتی چلی جاتی ہیں اور اس کے نتائج و اثرات شخصی نہیں رہتے بلکہ قومی ابتری کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

دوسری حدیث محدثین کے نزدیک اگرچہ صحیح یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے تاہم اس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ حدود یعنی سرکاری سزاؤں کے معاملہ میں شریعت کا مقصد حتی الوسع اغماض و چشم پوشی کرنا ہے، لیکن اگر کوئی قانونی پہلو نہ نکل سکتا ہو تو پھر ظاہر ہے کہ سزا کا حکم دینا یہ بہر حال تحفظِ قانون کے لئے ناگزیر ہے۔ یہاں جلد باز طبائع اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ اس طریقہ سے کھلم کھلا جرائم کی کثرت ہو جائے گی۔ کیونکہ ان حدیثوں کا منشاء اور ان کی اصل رُوح حکام کو جور و ظلم سے روکنا ہے۔

اسلامی قانون سے نامانوس دماغوں کے لئے اس سے زیادہ تفصیل کرنی بھی ناکافی ہے اور حقیقت پسندوں کے سمجھنے کے لئے یہ چند کلمات بھی کافی ہیں۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيْرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔

(رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ص۳۲۲)

ترجمہ:۔ ابو امامہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کا حاکم جب اپنی عیب جوئی کے درپے ہو جائے تو سمجھ لو کہ ان کو بگاڑ کر رہے گا۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّكَ إِذَا تَبَّعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۳۲۲)

ترجمہ:۔ حضرت معاویہ رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے میں نے خود سنا ہے کہ جب تم لوگوں کے عیب کے پیچھے لگے تو سمجھ لو کہ تم ان کو بگاڑ کر رہو گے۔

تشریح:۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان ضعیف البنیان ہے اور کمزوریوں کا مجموعہ ہے۔ اس لئے ہر انسان میں اس کی زندگی کے کسی نہ کسی گوشہ میں کوئی نہ کوئی کمزوری ضرور ہوتی ہے۔ اب حاکم اگر اسی کے پیچھے لگا رہے کہ کرید کرید کر انسانی کمزوریوں کو بر سرِ عام لاتا رہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام اپنے حاکم سے متنفر ہو جائیں گے اور انتقامی جذبات سے بھر کر اس کے درپے ہوں گے کہ خود اس حاکم کی کمزوریوں کو تلاش کریں اور عوام میں ان کو افشاء کریں۔ اور ضدی طبائع سے یہ بھی بعید نہیں کہ وہ اپنے حاکم کی اس حرکت سے برافروختہ ہو کر جن جرائم کا وہ پہلے ارتکاب نہ کرتے تھے۔ ان کا ارتکاب کرنا شروع کر دیں یا کم از کم ان میں اور حد سے تجاوز کر جائیں۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ظاہر ہوگا وہ ظاہر ہے۔

اس لئے حاکم کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ جو چیز اس کے علم میں آ جائے۔ اگر وہ ذاتی طور پر مضرت رساں ہو تو ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے درگذر نہ کرے اور اگر کوئی انفرادی تقصیر ہو اور قابل اغماض ہو تو اس سے اغماض کرے ہاں حاکم کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے زیردست حکام اور رعایا کے عام حالات سے صحیح صحیح طور پر باضابطہ مطلع رہنے کی سعی کرتا رہے تاکہ حاکم کی غفلت محکوموں کو حکومت کے مقابلہ میں دلیر نہ بنا دے۔ یہاں حدیث کا منشا صرف حاکم کو تنگ نظری سے اجتناب کرنے کی ہدایت کرنا منظور ہے اور شخصی کمزوریوں کے ہر وقت درپے رہنے سے ممانعت کرنا پیش نظر ہے کیونکہ صحیح نظام

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۶ء

# پاکستان میں سی آئی اے کی کارگذاری

پاکستان کی شروع ہی سے بنیادی پالیسی یہ رہی ہے کہ مسلمان ملکوں اور خصوصی طور پر عرب ملکوں کے ساتھ نہایت گہرے دوستانہ تعلقات رکھے جائیں۔ لیکن جس زمانہ میں مصر نہر سویز کو قومیانے کی جدوجہد میں مصروف تھا اور تین طاقتوں نے اس پر حملہ کیا ہوا تھا، پاکستان کے اس وقت کے برسر اقتدار طبقہ کی امریکہ نواز پالیسی کے تحت بیانات سے مصر کے ان کے ساتھ تعلقات خراب ہو گئے۔ لیکن ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد صدر ایوب نے مصر سے اپنے ان پامال شدہ تعلقات کی بحالی کی کوشش کی۔ صدر ناصر یہاں تشریف لائے اور صدر ایوب قاہرہ گئے۔ مختلف مواقع پر آپس میں تبادلہ خیالات ہوئے اور دلوں کا گرد و غبار دور ہونے لگا ۵ دسمبر کو مصر کے نائب صدر عبدالحکیم عامر کی پاکستان میں تشریف آوری بھی انہی تعلقات کی بحالی کے سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔

مصر اور پاکستان دونوں آپس کے تعلقات کی بحالی کے خواہاں ہیں۔ لیکن امریکہ ان دونوں کے میل ملاپ سے خائف ہے۔ کیونکہ گذشتہ ستمبر کی جنگ کے بعد سے پاکستان کی نگاہیں چین کی طرف ہیں اور مصر کی نگاہیں تو شروع ہی سے امریکہ وغیرہ سے ہٹی ہوئی ہیں، اور وہ روز اول سے ہی سامراجیت کے سخت خلاف ہے۔ لہذا ان دونوں کا آپس میں اتفاق و اتحاد گویا کہ امریکہ کی کئی پالیسیوں کا پامال ہو جانا ہے۔ اس وجہ سے امریکہ ہر ممکن طریق سے ان دونوں ملکوں کے درمیان غلط فہمیوں کی خلیج حائل کرنا چاہتا ہے۔

چنانچہ مصر کے عبدالحکیم عامر کی تشریف آوری سے قبل لاہور کے ایک مودودی ماہنامہ "اردو ڈائجسٹ" نے ایک مودودی مولوی ظفر احمد انصاری جو کہ جینوا میں امریکہ کے روپے پر پل رہا ہے کا ایک انٹرویو شائع کیا۔ جس میں یہ کہا گیا کہ "صدر ناصر یہودیوں کا ایجنٹ ہے"۔ یہ بات اتنی ہی غلط ہے جتنا رات کو دن کہنا غلط ہے۔ لیکن امریکہ کی خاص پالیسی کے تحت ایک خاص موقع پر اس انٹرویو کو شائع کیا گیا اور خالی الذہن عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ "صدر ناصر یہودیوں کا ایجنٹ ہے"۔

اس انٹرویو کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا کہ پاکستان کے عوام کے جذبات صدر ناصر کے خلاف کر دیئے جائیں، اور پاکستان اور مصر کے تعلقات کو خراب کر کے دونوں ملکوں کے اتحاد کو مجروح کیا جائے جب "اردو ڈائجسٹ" میں یہ انٹرویو شائع کرنے سے امریکی سی۔ آئی۔ اے کا مقصد پورا نہ ہوا تو پھر اس انٹرویو کو "کوہستان" میں شائع کیا گیا، کیونکہ وہاں بھی مودودی جماعت کا ایک ایجنٹ مودودی جماعت کی پالیسیوں کی تشہیر کے لئے مصروف کار ہے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مودودی صاحب ویسے تو یہ بیانات دیتے ہیں کہ پاکستان مسلم لیگ اگر کسی فرشتے کو بھی کھڑا کرے گی تو ہم اس کی بھی مخالفت کریں گے۔ لیکن دوسری طرف اس کے آدمی پاکستان مسلم لیگ کی ملازمت کر رہے ہیں اور ان کی پالیسیوں کے تحت اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔ اس کے متعلق مودودی صاحب کا کیا فتویٰ ہے؟

بہرحال یہ سب کچھ بیرونی طاقت کے اشارے پر ہو رہا ہے وگرنہ ظفر احمد انصاری کے اس انٹرویو کا مصر کے نائب صدر کی آمد کے موقع پر شائع کرنے کے کیا معنی؟ امریکی محکمہ جاسوسی (سی۔ آئی۔ اے) نے ہر ملک کے لوگوں ہی میں سے اپنے تنخواہ دار ایجنٹ بنائے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ وہ ..... خود نہیں جاتے۔ اور ان ایجنٹوں کا کام یہی ہوتا ہے جو یہاں مصر کے نائب صدر عبدالحکیم عامر کی آمد کے موقع پر کیا گیا۔

آج تک تو یہ جماعت سادہ لوح عوام کو صدر ناصر کے خلاف بھڑکانے میں اس حربہ کو استعمال کر رہی تھی کہ محافظ حرمین شاہ فیصل صدر ناصر کے خلاف ہیں اور صدر ناصر شاہ فیصل پر زیادتی اور تعدی کر رہے ہیں لیکن شاہ فیصل کے بڑے بھائی اور سعودی عرب کے سابق شاہ نے اپنے فیصلے سے صدر ناصر کی جمہوریت نواز اور سامراجیت کش پالیسیوں پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ

"وہ یونان میں اپنا دو سال کا قیام ختم کر کے اپنی بقیہ زندگی مستقل طور پر متحدہ عرب جمہوریہ میں گذاریں گے کیونکہ متحدہ عرب جمہوریہ سب سے بڑا عرب جمہوری ملک ہے"۔

اب دیکھئے کہ شاہ سعود کے خلاف اس جماعت کی طرف سے کیا پروپیگنڈا ہوتا ہے؟

## غلہ کی گرانی

چند دنوں سے ملک میں غلہ نہایت گراں قیمت ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض شہروں میں گندم ۳۵ روپے من بک رہی ہے۔ غلہ کی مہنگائی سے دوسری ضروریات زندگی بھی مہنگی ہو گئی ہیں اور غریب عوام نہایت کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ خبریں بھی موصول ہو رہی ہیں کہ فلاں مل سے اتنے ہزار بوری گندم چوری ہو گئی۔ فلاں بنک کے گودام سے اتنے لاکھ کی گندم چوری ہو گئی۔ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ لیکن حکومت ایسے لوگوں کے خلاف کیا ایکشن لے رہی ہے؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں مل رہی۔ حکومت کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کو قرار واقعی سزا دے جو کہ دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ تبھی حالات کے درست ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔

بات در اصل یہ ہے کہ پاکستان بننے کے بعد ہر آدمی کے سر پر راتوں رات امیر بننے کا بھوت سوار ہے اور اس کے لئے اگر اس کو دوسروں کے گلے اور پیٹ بھی کاٹنے پڑیں تو وہ کاٹنے سے نہیں چوکتا۔ جب تک ملک سے یہ ذہنیت ختم نہیں کی جائے گی اس وقت تک ضروریات زندگی کی مہنگائی ختم نہیں ہو سکتی۔

غلہ کی اس گرانی کے پیش نظر سستے آٹے کے ڈپو کھولے گئے ہیں۔ حکومت کا یہ اقدام نہایت مستحسن ہے۔ لیکن جتنے ڈپو کھولے گئے ہیں وہ کفایت نہیں کر رہے اور ایک غریب آدمی کو پورا دن ضائع کر کے ڈپو کے سامنے ایک لمبی قطار میں کھڑا ہونا پڑتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس کی باری آتے آتے آٹا ختم ہو جاتا ہے۔

لہذا ہم گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کرتے ہیں

(باقی صفحہ ۴ پر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# ہماری ترقی

اس وقت ہر طرف شور و غوغا ہے کہ مغربی اقوام بہت ترقی یافتہ ہیں لہٰذا ہمیں بھی ان کے طور و اطوار اپنانے چاہئیں۔ اور ان کی طرح بن کر زندگی کے میدان میں قدم رکھنا چاہیئے۔ اس سے مراد اگر تو ان کی ایجادات کی تقلید ہے۔ پھر تو واقعی ہمیں بھی جد وجہد کرنی چاہیئے تاکہ ہم بھی ان کی طرح یا ان سے بہتر ایجادات کر سکیں۔ لیکن اگر یہ سب کچھ صرف ان کی عام زندگی کے خدوخال اپنانے کے لئے ہیں تو ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ان مغربی اقوام کی عام زندگی کا اگر تجزیہ کیا جائے تو وہ ایک انسان کے بجائے ایک حیوان کی زندگی نظر آئے گی۔ اور در اصل ان کی تقلید سے مراد ہے بھی ان کے لباس، پوشاک اور زندگی کے ساز و سامان میں ان کی تقلید ہے اور آج انگریز کو ملک سے گئے ہوئے اگرچہ ۲۰ سال ہونے کو ہیں لیکن ہمارا ذہن اور ہماری نظر اس کی اسی طرح غلام ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور اجتماعیات کا یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ محکوم قومیں حاکم قوم کی پیروی کرتی ہیں۔ چنانچہ مشہور مؤرخ اور مفکر اسلام علامہ ابن خلدونؒ اپنے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ شے انسانی فطرت میں داخل ہے کہ جو قوم کسی قوم کو فتح کر لیتی ہے، وہ صرف اس کے ملک ہی کو مسخر نہیں کرتی بلکہ اس کی نظروں کو بھی مفتوح کرتے میں کامیاب ہوتی ہے مغلوب قوم کے دل و دماغ میں یہ خیال راسخ ہو جاتا ہے کہ غالب قوم کا غلبہ ان کے بے پناہ کمالات کی وجہ سے ہے، اس لئے وہ اپنی حیات کے ہر شعبہ میں اس کی نقل اتارنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس فعل و عمل کو ہم اقتداء سے تعبیر کرتے ہیں ..... مغلوب قوم لباس، پوشاک، ساز و سامان اور زندگی کے سارے شعبوں میں اس امر کے لئے کوشاں رہتی ہے کہ وہ کسی طرح اپنے آپ کو حاکم قوم کے رنگ میں رنگ لے۔ چنانچہ آج ہمارے زمانہ میں اہل اندلس جلالقہ سے لباس، وضع قطع اور دوسری عادات میں گہری مشابہت پیدا کر رہے ہیں اور اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ مکانوں اور کارخانوں میں زینت و آرائش کے لئے جو تصاویر اور نقش و نگار بنائے جا رہے ہیں۔ ان میں بھی حاکموں کی پوری پوری نقالی کی گئی ہے اور جو شخص بھی ذرا گہری نگاہ سے ان کا مطالعہ کرے گا تو اسے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب کچھ جلالقہ کے استیلاء اور غلبہ کی کرشمہ سازیاں ہیں۔"

(مقدمہ ابن خلدون ص)

ہماری بھی اب یہی حالت ہو چکی ہے۔ ہم بھی آج امریکہ اور برطانیہ کی ہر ہر ادا کو اپنانے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھ رہے ہیں۔ ان کے ڈانس، ان کا لباس، ان کی وضع قطع ان کی تہذیب، ان کا تمدن، ان کی شکل و شباہت، ان کا طرز فکر اور ان کے آداب زندگی میں سے کون سی شے باقی ہے جس کو ہم نے نہیں اپنایا؟ بلکہ بے حیائی میں تو ان سے بھی دو قدم آگے نکل گئے ہیں۔

زر و مال ہمارا کعبۂ مقصود، روپیہ کمانے اور جمع کرنے میں ہر حرمت اور رذالت کو گوارا کر لینا ہمارا شعار، یہ قحبہ خانے، یہ عیاشی اور بدکاری کے اڈے جن میں راتیں جاگتی اور دن سوتے ہیں، آخر ہمارے ہی دم قدم سے آباد ہیں۔ شہوانی لذائذ — حلال و حرام کی بے امتیازی — دین و اخلاق کی توہین — اور مال و دولت کی یہ پرستش — مغربی اقوام کی نقالی نہیں تو اور کیا ہے؟

اسی نام نہاد ترقی کے جنون ہی کا کرشمہ ہے جس نے مسلمان عورت کو جو گھر کی بلکہ کتنی نیک بخت بیوی تھی، شفیق ماں تھی اور ایک پاک دامن خاتون تھی، ہر قسم کی دنائت و رذالت پر آمادہ کیا۔ اولاد سے بیزار کیا اس کی مصروفیات کو بجائے گھروں کے بازاروں فیکٹریوں، کارخانوں، جلسوں، نائٹ کلبوں اور شبینہ محفلوں میں اس قدر بڑھایا کہ اول تو وہ گھر کا کبھی منہ نہیں دیکھتی اور اگر کبھی گھر میں آئی بھی ہے تو ان کلبوں اور مجلسوں میں شمولیت کے لئے اپنے غازہ (میک اپ) میں لگی رہتی ہے۔

اسی ترقی کو حاصل کر کے عورت نے اپنی اولاد کو کھو دیا۔ خاندانی روابط کو توڑ دیا۔ اپنے کو راہ چلتے نظر بازوں کی تسکین کا سامان بنا دیا۔ اس کا گوشت بازاروں میں بکنے کے لئے ٹانگ دیا گیا۔ اس کا خون بکنے لگا۔ اس کے ہونٹ بکنے لگے، اس کے گالوں کی سرخی بکنے لگی۔ آج عشرت کدے، قحبہ خانے اور نائٹ کلب سارے اسی کے دم قدم سے آباد ہیں۔ حتیٰ کہ اس تہذیب نے اس کو ایک ایسا کھلونا بنا دیا، جس سے جو بھی چاہتا ہے کھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ (باقی آئندہ)

## بقیہ - اداریہ

کہ وہ خود ذاتی دلچسپی لے کر ایک تو سستے آٹے کے زیادہ ڈپو کھلوائیں اور دوسرے بڑے بڑے ذخیرہ اندوزوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے ذخیرے منڈیوں میں لائیں تاکہ دیسی گندم کے نرخ بھی گریں۔

## آہ مولانا محمد ظفر اللہ صاحبؒ

گذشتہ ہفتے جمعیۃ علماء اسلام چٹاگانگ کے ایک نہایت سرگرم کارکن مولانا محمد ظفر اللہ صاحب اس عدم ہستی نما سے ہستی عدم نما کو سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مولانا کانپور کے رہنے والے تھے اور قیام پاکستان کے بعد پہلے ڈھاکہ اور بعد میں چٹاگانگ میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ نہایت خوش لباس، خوش مذاق اور خوش اخلاق انسان تھے۔ دینی حمیت اتنی تھی کہ حق کے خلاف معمولی سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمبل پوریؒ سے بیعت تھے اور اکابر دیوبند کا تذکرہ بڑا مزہ لے لے کر کرتے۔ کئی بزرگوں کی صحبت میں رہے تھے اس لئے کسی بڑے سے بڑے آدمی کا جلال بھی انہیں حق بات کہنے سے روک نہیں سکتا تھا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی چٹاگانگ میں آمد پر جمعیۃ سے وابستگی کا اعلان کیا اور آخر دم تک اسی تعلق کو حرز جان بنائے رکھا۔

۲۴ر نومبر کو اچانک دماغ کی رگ پھٹ گئی۔ بیہوشی کی حالت ہی میں علاج کے لئے کراچی پہنچایا گیا لیکن ۱۲ر دسمبر کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ مولانا کی وفات سے مشرقی پاکستان کی جمعیۃ کے حلقے میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے

اداریہ مرحوم کے فرزند مولانا ظفر کے قلم سے ہے جو ترجمان کے مستقل کالم نگار ہیں

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

قسط نمبر ۱

# ادارہ تحقیقات اسلامی کا ماڈرن اسلام

## ایک نظر میں

صرف نغمے ہی نہیں لے بھی بدلنی ہوگی
باغبانوں نے سنا ہے کہ چمن بیچدیا
نام دے کر جسے "مذہب" کا رکھا تھا محفوظ
دورِ حاضر نے وہ "منشور کہن" بیچدیا

آج سے ساڑھے گیارہ سو سال پیچھے کا منظر تاریخ کی دوربین سے ماضی کے جھروکے میں جھانک کر دیکھو تمہیں اس وقت کے "عقلیت پرستوں" کا کھڑا کیا ہوا ایک فتنہ عریاں ناچتا نظر آئے گا۔ اس فتنہ نے کتنے اہل اللہ کا خون اپنے سر لیا۔ خدا کے کتنے مقبول بندوں کو آزمائش میں ڈالا۔ علم و عمل اور زہد و تقویٰ کی کتنی شمعیں گل کیں۔ تاریخ کے پارینہ اوراق سے دریافت کرو، وہ تمہیں یہ تمام دردناک داستان بڑے کربناک انداز میں سنائیں گے۔ یہ فتنہ جسے فلسفۂ یونان کے توشہ دان سے غذا مہیا کی جاتی تھی اور طرح طرح کے رنگین عنوانات سے جس پر کفر و اسلام اور ایمان و شرک کے فتوے صادر کئے جاتے تھے اور مطلق العنان خلافت کی پوری قوت جس کے نافذ کرنے اور زبردستی لوگوں کے سر منڈھنے میں مصروف تھی، اس کا نام فتنۂ "خلق قرآن" تھا۔ اور اس فتنہ سے پنجہ آزمائی کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کے سرخیل حضرت امام احمد حنبلؒ تھے۔ اپنے تمام جبروتی جاہ و جلال کے باوجود اس فتنہ کو اپنی موت آپ مرتے ہوئے دیکھا گیا اور وہ اہل حق جنہیں جبر و تشدد کی چکی میں پیس دینے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ سب نے دیکھا کہ ان کی "حق کوشی" نے انہیں ابدی زندگی کا وارث بنا دیا ع

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

تاریخ اپنے آپ کو دہرانے کی بڑی مدت سے عادی ہو چکی ہے، آج اسی عقلیت، اسی فلسفہ، اسی رنگینی، اسی آب و تاب اور اسی قوت و جبروت کے ساتھ ایک فتنہ تمام ممالک اسلامیہ میں کھڑا کیا گیا ہے اور جسے خلق قرآن نہیں بلکہ بعد میں آنے والا مورخ "فتنۂ خلقِ اسلام" کا نام دے گا اور جسے فلسفۂ یونان سے نہیں بلکہ "فلسفہ مغرب" کے علمی ذخائر سے غذائی رسد مہیا کی جاتی ہے میں آج چراغ تمنا لیکر کسی احمد بن حنبل کی تلاش میں نکلا ہوں جو اپنے نحیف بدن پر کوڑوں کی ضربیں برداشت کر جائے۔ لیکن اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے موت کے گھاٹ اتار دے آج کسی احمد بن نصر کو ڈھونڈنے چلا ہوں جس کی لاش تختہ دار پر مسلسل چھ سال تک لٹک کر یہ اعلان کر سکے کہ:۔

"اسلام حادث نہیں قدیم ہے۔ یہ قرون وسطیٰ کی پیداوار نہیں، خدا کا نازل کردہ ہے"۔

اس کے ساتھ میں ان دوستوں کو جنہوں نے اس فتنہ کے قبول کر لینے پر آمادگی اختیار کر لی ہے یا اس کے خلاف سکوتِ مصلحت آمیز کا پُرامن راستہ تجویز کر لیا ہے، کسی کا یہ پیغام دینے چلا ہوں۔ فریق اوّل کو یہ کہ ؎

تم نے مغرب سے خریدے ہیں اندھیروں کے جہاز
تم نے خود کوکبِ تقدیر وطن بیچدیا

اور فریق دوم کو یہ کہ ؎

کوئی دیوانوں سے پوچھے یہ خموشی کیسی؟
کیا کہیں نعرۂ "بت خانہ شکن" بیچدیا

دورِ جدید کے جس فتنہ جدید کا ذکر آپ کے سامنے لایا گیا، اُسے جدید اصطلاح میں تجدد پسندی کہا جاتا ہے۔ ہمارے یہاں اس تجدد پسندی کا تنظیمی مرکز ادارۂ تحقیقات اسلامیہ (راولپنڈی) ہے۔ خبر ملی ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ نے "اسلامی قانون" کے موضوع پر ایک جامع کتاب کی تدوین کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لئے وقت کی نزاکت کے پیش نظر ہمیں چند مختصر لیکن ذرا صاف صاف باتیں عرض کر دینی چاہئیں۔ (محمد یوسف)

### ۱۔ ادارۂ تحقیقات کا اسلام

اگر یہ صحیح ہے کہ کسی ادارہ کے اعتماد یا بد اعتمادی، مقبولیت یا مردودیت، افادیت یا لغویت اور کشش یا نفرت کا مدار اس کی عمارتی نمائش، در و دیوار، فرش فروش ساز و سامان اور کتاب خانہ یا لائبریری پر نہیں ہوتا، بلکہ اس بارے میں اصل چیز اس کے اقدار، اس کی روایات، اس کا طرز فکر اور طرز عمل ہوا کرتا ہے۔ اور پھر ان تمام امور کا انحصار اس کے رجالِ کار، عملہ اور مجلس ادارت پر ہوا کرتا ہے تو ہمیں اعتراف کرنا چاہیئے کہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامیہ کی پنجسالہ کارکردگی اور اس کی اقدار و روایات، امت مسلمہ کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ اس ادارہ نے جن ڈاکٹروں، پروفیسروں اور مفکرین کی جماعت اپنی ادارتی تشکیل کے لئے منتخب کی ہے۔ نہ ان کو امت پر اعتماد ہے، نہ امت کو ان پر اعتماد ہے۔ نہ ان کے نزدیک امت کا اسلام صحیح ہے، نہ امت کے نزدیک ان کا "جدید اسلام" قابل قبول ہو سکتا ہے۔ وہ امت کے تمام عقائد کو بیک جنبش قلم غلط اور توہم پرستی قرار دیتے ہیں اور امت ان کے نظریات کو "استاذ مغرب" سے حاصل کردہ بتلانے پر مجبور ہے۔ ان کے نزدیک پوری امت کا فہم حجت نہیں۔ اور پوری امت اس فیصلہ میں اپنے آپ کو حق بجانب تصور کرتی ہے کہ خود ان ہی کا فہم مسخ شدہ ہے۔ القصہ وہ امت کی کسی چیز کو صحیح ماننے کے لئے تیار نہیں اور امت کے نزدیک ان کی تحقیق ناقابل تسلیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ادارہ کی طرف سے "ترجمانیٔ مغرب" کے مظاہرے تو بارہا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن "ترجمانی اسلام" کے بارے میں اس کی روش انتہائی حد تک مایوس کن بلکہ تباہ کن رہی ہے۔ اس ادارہ کے "ارباب فکر و نظر" نے تجدد پسندی اور اسلام کی نئی تشریح و تعبیر کی دریافت کے لئے تحریف و الحاد کا جو وسیع جال پھیلایا ہے۔ اور اس کے لئے قرآن و سنت کے علاوہ اسلام اور اسلامی تاریخ کو جس بھونڈے انداز میں مسخ کیا ہے اگر اسے یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب التحریف والالحاد مرتب کی جا سکتی ہے۔ اس مختصر مقالہ میں اس "دفتر تحریف" کا اجمالی تعارف بھی آسان نہیں لیکن پھر بھی بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ (جس چیز کو بتمامہ حاصل نہ کیا جا سکے اسے بالکلیہ ترک بھی نہیں کیا جا سکتا) ضروری ہے کہ چند تحریفی نمونے امت مسلمہ کے سامنے رکھ دیئے جائیں۔ تاکہ امت اس فتنۂ "خلق اسلام" سے پوری طرح آگاہ ہو سکے اور علمائے امت کے لئے "قدیم اسلام" کو یکسر مشکوک قرار دینے والے "پنجسالہ کودکِ نادان" کے بارے میں ایمان و کفر کے شرعی فیصلہ میں آسانی پیدا ہو جائے۔

## اسلام کا مفہوم

سب سے پہلے خود "اسلام" کو لیجئے۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا آرگن "فکر و نظر" اٹھا کر دیکھئے۔ "چودہ سو سالہ اسلام" کے بارے میں آپ کو جگہ جگہ "روایتی اسلام"، "راسخ العقیدہ گروہ کا اسلام" "تشکیلی دور کے بعد کا اسلام"۔ "روایتی طرز فکر"، "قدامت پسندی" اور "روایت پرستی کے الفاظ ملتے چلے جائیں گے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ادارہ سرے سے اس اسلام کا قائل ہی نہیں، بلکہ اسے قرونِ وسطیٰ کی مخلوق تصور کرتا ہے۔ اسی مناسبت سے ہم نے اس فتنہ کا نام "خلق اسلام" رکھا۔

پھر اسی پر اکتفا نہیں، بلکہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے دار الافتاء سے اس "پارینہ اسلام" کے بارے میں یہ فتوے صادر کیا جاتا ہے۔

"مسلمہ عقاید کے حامیوں کے پاس اسلام ضرور بچ رہا مگر کس حال میں؟ محض پوست، مغز سے محروم، ایک ظاہری رسمی ڈھانچہ روح سے عاری" (فکر و نظر جلد ۲ ش ۳ ص ۱۵۳)

اور یہ کہ:۔

"اسلام خلو کے دو پاٹوں میں پس گیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قانون میرم تھا جو راسخ العقیدہ گروہ کو اس بات پر مجبور کر رہا تھا کہ وہ جمود فکر کو نیست و نابود کر دے۔" (حوالہ بالا ص ۱۵۶)

مزید برآں یہ کہ:۔

"اگر قدامت پسندی اپنی روشن ضمیری سے محروم ہو جائے تو تمام تمدنی ڈھانچے کا تباہ ہو جانا یقینی ہے۔ بدقسمتی سے اسلام پر یہی بیتا گذری" (جلد ۲ ش ۱ ص ۱۸)

چونکہ یہ چہاردہ صد سالہ پیرکہن اسلام تجدد پسند ادارہ تحقیقات کے نزدیک "آزاد بہیمانہ زندگی" میں حارج ہوتا ہے۔ اس لئے زندگی پر سے اسے اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے اور لادینیت (سیکولزم) کی دعوت دی جاتی ہے۔

"اگر روایتی مذہبی تصورات و اعمال، خالص دنیوی جدید عقلیت اور سائنسی ذہنیت سے نہایت سختی سے الگ رکھے جائیں تو وہ کتنی دور تک اور کتنی گہری قابل قبول ہو سکتی ہے۔ یہ سوال کانٹے سوچ میں ڈالنے والا ہے۔ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ یہ کبھی قابل قبول نہیں ہو سکتی جب تک کہ مذہب کو قطعی طور سے زندگی پر اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔" (جلد ۴ ش ۱ ص ۱۵)

گویا جب تک مسلمان مسلمان رہیں گے اس وقت تک وہ جدید ترقی سے محروم رہیں گے البتہ جب مذہب اسلام کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اس دن انہیں ترقی نصیب ہو گی۔ اس مقصد کے پیش نظر ادارہ تحقیقات اسلامی نے "روایتی اسلام" کی جگہ "ماڈرن اسلام" پیش کیا اور اس کی ماڈرن تفسیر بھی کر ڈالی یعنی:۔

"اسلام چند مثالی معیارات اور نصب العینوں کا نام ہے، جن کو مختلف معاشرتی مظاہر اور احوال میں ترقی پسندانہ طور پر عملی جامہ پہنانا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اسلام کو صحیح طور پر سمجھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام نے اپنے عملی اظہار کے لئے ہمیشہ نو بنو اور تازہ بتازہ شکلیں تلاش کی ہیں اور وہ اسے ملتی رہی ہیں۔"

(جلد ۲ ش ۱۱ ص ۶۹۶)

یہ گرگٹ کی طرح ہر لمحہ نو بنو اور تازہ بتازہ شکلیں تبدیل کرنے والا اسلام، ادارہ تحقیقات اسلامی کے مفکروں نے کہاں سے ڈھونڈھ نکالا؟ کیا قرآن، سنت سے، یا کسی امام و فقیہہ یا کسی صحابی و تابعی کے قول سے؟ جی نہیں، بلکہ "تاریخ ثقافت اسلامی کے بعض نامور غیر مسلم محققین سے جیسے کہ جی فان گرونیبون ہیں، یہ نقطۂ نظر پیش کیا ہے" (جلد ۲ ش ۱۲ ص ۷۷۹)

اور ان ہی بعض نامور غیر مسلم محققین سے سیکھ کر ادارۂ تحقیقات اسلامی نے اسے تجدد پسندی کے نقار خانہ میں شامل کر لیا تاکہ دورِ حاضر کے جس نظریۂ حیات کی شکل میں دل چاہے اسلام کو تبدیل کیا جاتا رہے گویا ہم خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

## ۲۔ خدا تعالیٰ، وحی اور قرآن

۱۔ عقل الٰہی۔ اب اس اسلام جدید یا ماڈرن اسلام کے چند اصول و فروع ملاحظہ فرمائیے:۔ خدائے عالم الغیب والشہادۃ کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اسے صرف اسی قسم کی پیشگوئی کا حق ہے جس قسم کی پیشگوئی ایک عام آدمی اپنی دانش و بینش اور تاریخی بصیرت کی بنا پر کر سکتا ہے۔ اس سے بالاتر پیشگوئی چونکہ خدا کی طرف سے قبول نہیں کی جا سکتی اس لئے وہ تمام احادیث صحیحہ جن میں صراحۃً یا ضمناً پیشگوئی کی نوعیت پائی جاتی انہیں ادارہ تحقیقات رد کر دیتا ہے (ملاحظہ ہو فکر و نظر جلد ۱ ش ۵ ص ۱۶)

۲۔ وحی اور نبی:۔ وحی اور نبی کے بارے میں ادارۂ تحقیقات کی جانب سے یہ فیصلہ دیا جاتا ہے کہ:۔

"وحی ہو یا نبی کا عمل، وہ تاریخ کے ان واقعات سے بے نیاز نہیں ہو سکتے جو فوری طور پر انہیں پیش آتے ہیں۔ چہ جائیکہ وہ خالص کلیات کے استنباط کی طرف توجہ دے سکیں۔"

(جلد ۱ ش ۱ ص ۱۷)

۳۔ قرآن و سنت۔ قرآنی اور نبوی فیصلوں کے بارے میں ادارۂ تحقیقات اسلامی کی عدالت عالیہ سے فیصلہ صادر ہوتا ہے کہ:۔

۴۔ قانون نہیں، ایک گونہ نظیر:۔ "اس قسم کے واقعات کو جن میں قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فیصلہ فرمایا، نبی کا معیاری نمونہ اور ایک گونہ نظیر تو سمجھا جا سکتا۔ اسے متشددانہ طور پر حرف بحرف قانون کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔" (فکر و نظر جلد ۱ ش ۱ ص ۱۸)

۵۔ قرآنی احکام زمانۂ نزول کے ساتھ خاص تھے:۔ خود قرآن مجید میں بھی اسلامی تعلیمات کا بہت تھوڑا سا حصہ ہے۔ جس کا تعلق عام قانون سازی سے ہے۔ لیکن خود قرآن مجید کا قانونی یا قانون ساز حصہ اپنی اس حیثیت کو پورے طور پر واضح کر دیتا ہے کہ اس کا تعلق خاص حالات و کوائف سے ہے (بعد کی امت ان سے خارج)

(حوالہ مذکور ص ۱۶)

۶۔ نصوص شرعیہ:۔ "نصوص قرآن کو اجتہاد کی زد میں لایا جا سکتا ہے اور بدلا جا سکتا ہے۔ ورنہ معدودے چند امور کو چھوڑ کر جو بالکل موجودہ زمانہ کی پیداوار ہیں۔ قرآن و سنت کی کوئی نہ کوئی نص ہر بات کے لئے موجود ہے۔ (اب اگر پابند نصوص کو لازمی نظریہ کے طور سے تسلیم کر لیا جائے تو بیچارے "ماڈرن اسلام" کو ہمیشہ نو بنو اور تازہ بتازہ شکلیں کہاں سے ملیں گی اور نامور غیر مسلم محقق جی فان گرونیبون کی روح کیسے خوش ہو گی)

(فکر و نظر جلد ۲ ش ۴ ص ۲۲۳)

۷۔ اہمیت قرآن:۔ "درحقیقت اہمیت ان علل اور غایات کو حاصل ہے جو قرآنی احکام کی تہ میں ہیں۔ اور جو ہمیشہ قرآن سے صراحۃً یا کنایۃً یا ضمناً اخذ کی جا سکتی ہیں (حوالہ بالا ص ۲۳۷)

"نصوص قرآن پر، تبدیلی کے لئے بغیر اڑے رہنے سے ان کی علت غائی اور مقصد حقیقی کا فوت ہو جانا یقینی ہے۔" (فکر و نظر جلد ۱ ش ۱، ص ۴۶)

(باقی آئندہ)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# حقیقتِ روزہ

(قسط نمبر ۲)

لیکن جب انہیں موسم کے رد و بدل سے تکلیف و اذیت محسوس ہونے لگی تو اپنے علماء کے مشورے سے وقت معین کے پروگرام کو تبدیل کر کے اپنی سہولت و آسانی کے لئے دوسرا وقت مقرر کر لیا۔ اور اس تبدیلی کے عوض ایام معینہ سے دس روز زائد کر لئے اور بجائے تیس کے چالیس رکھنے لگے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کا بادشاہ وقت مرض شدید میں مبتلا ہوا تو دس روز اور زائد کر دیئے گئے۔ اس طرح وہ پچاس دن کے روزے رکھنے لگے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ پھر ان میں ایک قسم کی بیماری پھیلی جو بہائم کو بکثرت ہوتی ہے اور وہ کثرت سے مرنے لگے تو انہوں نے روزے اور بڑھا دیئے۔

یہی نہیں بلکہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام پر ہر قمری مہینہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کو روزہ فرض تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے سب سے پہلے رمضان کا روزہ رکھا۔

(تفسیر قرطبی جلد دوم ص ۲۹)

حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے۔ مختصر یہ کہ کوئی امت ایسی نہ تھی جس پر روزے فرض نہ ہوئے ہوں۔ لیکن تمام ادیان اور کتابوں میں کچھ نہ کچھ ترمیم و تحریف ضرور ہوئی ہے۔ جیسا کہ تاریخ دان حضرات سے مخفی و مستتر نہیں۔ تہذیب نو کی آغوش میں تربیت یافتہ فرزندان اسلام اب بھی اس امر کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں کہ کسی طرح روزوں اور نمازوں کی مصیبت سے جان چھوٹ جائے۔ چنانچہ اپنی اپنی خواہشات نفسانی کے موافق قرآن پاک اور احادیث نبویؐ کی تاویلات کی جا رہی ہیں۔ اور تاویلات بھی ایسی رکیک کہ ۔۔۔ کو وہاں تک کسی سلیم الطبع آدمی کا تخیل و تصور بھی پرواز نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں اس گروہ کے سرغنہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور غلام احمد پرویز ہیں۔

اللہ تعالیٰ چونکہ اپنے دین قیم کا خود محافظ ہے۔ اس لئے اس نے اپنی نظر عنایت سے دین اسلام کے اندر علماء حقانی پیدا کرنے کا سلسلہ قائم کر دیا۔ تاکہ اگر کوئی فتنہ پرداز تحریف و تحریف دین کے لئے سر اٹھائے تو اس کا سر کچل کر رکھ دیا جائے (اللھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم)

(۴) لعلکم تتقون میں کیا نکتہ ہے:۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ روزہ تمام خواہشات نفسانیہ اور وساوس شیطانیہ کا قلع قمع کر دیتا ہے اور دنیوی خواہشات کی کھیتی کو پامال کر کے اتقاء اور تقدس کی روح پھونک دیتا ہے۔ اسی لئے مالک کون و مکان نے روزہ کی علت غائی تقویٰ ارشاد فرمائی۔

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ انسان اپنے اندر عقائد صحیحہ۔ اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ پیدا کرے۔ اور یہ کہ انسان حاکم اعلیٰ (خدا) کا تابع ہو۔ اس کے سامنے جوابدہ ہو اسے عالم الغیب اور محاسب روز جزاء سمجھے اخلاقی اور روحانی مفاد کو دنیوی مفاد پر ترجیح دیتا ہو۔ ایک مستقل دستور اخلاق کا پابند ہو۔ اپنے دل اور اپنی نیت و ارادہ کا نگہبان ہو۔

بعض شقی القلب حضرات بھوک سے ڈر کر روزہ نہیں رکھتے۔ انہیں معلوم نہیں کہ بھوک کس قدر اچھی اور صحت کے لئے کس قدر مفید ہے بھوک سے اسلام نے بہت کام لیا ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ "جاھدوا انفسکم بالجوع والعطش فان الاجر فی ذالک کاجر المجاھد فی سبیل اللہ فانہ لیس من عمل احب الی اللہ من جوع و عطش"

ایک اور حدیث میں ہے: "صوموا تصحوا" روزہ رکھو۔ تندرست ہو گے۔

ایک حدیث میں ہے۔ "البطن اصل الداء" یعنی تکلم کل امراض کی جڑ ہے۔ (احیاء العلوم)

حضور کے اس ارشاد پر بعض اطباء نے حیرت و استعجاب کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک فلسفی کا قول ہے۔

"ما سمعت کلاما فی قلۃ الطعام احکم من ھذا وانہ لکلام الحکیم"

یعنی قلت طعام کے بارے اس سے زیادہ پر از حکمت کلام نہیں سنا۔ بیشک یہ ایک حکیم کا کلام ہے۔

حضرت لقمان جن کی حکمت ضرب المثل ہے اپنے فرزند کو نصیحت فرماتے ہیں:۔

"اے میرے بیٹے! جب معدہ بھر جاتا ہے تو قوت فکر سو جاتی ہے اور حکمت بند ہو جاتی ہے اور اعضاء عبادت سے معطل ہو جاتے ہیں"

یا بنی اذا امتلئت المعدۃ
نامت الفکرۃ وحرست
الحکمۃ وقعدت الاعضاء
عن العبادۃ (احیاء العلوم للغزالیؒ)

حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ آپ بھوکے کیوں رہتے ہیں۔ حالانکہ زمین کے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"اخاف ان اشبع فانسی الجائع"
(احیاء العلوم للغزالی)

(مجھے ڈر ہے کہ میں سیر ہو کر بھوکے کو بھول جاؤں)

روزہ کا ایک سماجی فائدہ یہ ہے کہ فقیر و تونگر سب برابر ہو جائیں۔ دولت مند حضرات بھی بھوک کی تکلیف سے آشنا ہو جائیں، اور ان میں غربا پر رحم کرنے کا احساس پیدا ہو۔

دینی فوائد کے علاوہ روزہ میں جسمانی منافع کی بھی ایک کثرت معتبر ہے۔ غذائی اعتدال سے قلب میں جلاء پیدا ہوتی ہے اور بصیرت میں حدت، نفس انکساری کا عادی ہوتا ہے عبادت آسان ہو جاتی ہے۔ صحت و تندرستی سے جسم ہلکا رہتا ہے۔ مسلسل مشغولیت و مصروفیت سے تھکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ بخارات سر کی جانب صعود کر کے درد سر کا باعث نہیں بنتے۔ فکر انسانی کے چشمے بند نہیں ہوتے حافظہ میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ کاہلی اور نیند کافور ہو جاتی ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:۔ انسان کا معدہ تمام جسمانی و روحانی امراض کا سرچشمہ ہے۔ جب معدہ قوی اور پرجوش غذاؤں سے پے در پے پُر کیا جائے تو دل و دماغ، عقل، ضمیر، نفس غرضیکہ جسم انسانی کا کوئی حصہ بھی راہ اعتدال پر نہیں رہتا ہے۔ ان اعضاء کو جادۂ اعتدال پر لانے کا واحد ذریعہ روزہ ہے۔ روزہ براہ راست معدہ پر حملہ آور ہوتا ہے اور جسم انسانی کے ہر حصہ کو تیکلے کی طرح سیدھا کر دیتا ہے۔ جذبات اور نفس کی آندھیاں تھم جاتی ہیں۔ ہر حصۂ جسم سے حیاء اور ظلم کی جرأت سلب ہو جاتی ہے سیرت و اخلاق کا غبار آلود مطلع آناً فاناً میں نکھر جاتا ہے اور یہی معنی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے کہ شیطان رمضان میں پابند کر دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کراچی

# اُردن پر اسرائیل کا تازہ حملہ

## اور

## پس پردہ مقاصد

اُردن پر اسرائیل کا حملہ محض وقتی شرارت کا نتیجہ نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ اس حملہ کی پشت پر سامراجی طاقتوں کی ایک گہری چال اور منصوبہ بندی کام کرتی نظر آ رہی ہے۔

اسرائیلی حملے کے فوراً بعد جو واقعات اردن میں نمودار ہوئے اور عالمی سطح پر اس کے بارے میں جو رویہ اختیار کیا گیا، ان سے اس حملہ کے درپردہ مقاصد کا راز کسی قدر فاش ہو جاتا ہے۔ اب تک کی اخباری اطلاعات کو سامنے رکھیے تو مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں

(۱) اردن کا وہ سرحدی علاقہ جس پر اسرائیل حملہ آور ہوا، فوجی دفاعی انتظامات سے خالی تھا

(۲) اس علاقے میں رہنے والے فلسطینی مہاجرین، جو اردن میں شامل کئے جانے سے پہلے اس علاقے کے اصل باشندے تھے انہیں بھی حکومت اردن نے بوجوہ اب تک غیر مسلح رکھا۔

(۳) آزادی فلسطین کی تنظیم جو بیس ہزار مسلح و تربیت یافتہ جدید اسلحہ سے لیس رضاکاروں پر مشتمل ہے، اسرائیل پر جوابی حملہ کرنے اور اردنی علاقہ کا تحفظ و دفاع کرنے کے لئے حکومت اردن اپنی سرحدوں میں ان کے داخلے کی روادار نہیں ہے۔ اور اس تنظیم کی پیشکش و مطالبہ کو برابر رد کرتی رہتی ہے اس پرخطر موقعہ پر بھی اس نے اس تنظیم کی خدمات قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(۴) عرب مشترکہ فوجی کمان جو اسرائیل کے جارحانہ حملوں کے جواب کے لئے ہی بنائی گئی ہے اس کی فوجوں کو بھی حکومت اردن نے اپنے اس سرحدی علاقے میں آنے کی اجازت نہیں دی۔ صرف اسلحہ کا مطالبہ کیا

(۵) اس حملے کے فوراً بعد جب فلسطینی مہاجرین نے چاہا کہ وہ باقاعدہ طور پر اسرائیلی حملے کا جواب دیں۔ اور اس مقصد کے لئے حکومت اردن سے اجازت و اسلحہ کا مطالبہ کیا تو ان کے اس مطالبہ کو بھی تشدد کے ساتھ رد کر دیا گیا۔

(۶) اسرائیلی حملے کے فوراً بعد ریڈیو عمان اور ریڈیو ایران وغیرہ سے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ شروع کر دیا گیا۔ حملہ اسرائیل نے کیا اور مذمت صدر ناصر کی کی جانے لگی، جو ہنوز جاری ہے اور روز بروز اضافہ پذیر ہو رہی ہے۔

(۷) اس حملہ کے بعد مشرق وسطیٰ کے وہ مسلم ممالک جو مغرب دوستی اور امریکہ و برطانیہ کے ساتھ خصوصی معاہدوں میں شریک ہیں، ایک دوسرے کے قریب لائے جانے لگے۔ اور وہ مسلم ممالک جو استعمار کے مخالف تصور کئے جاتے ہیں، ان کے خلاف مشرق وسطیٰ و عرب دنیا کے مسلمان عوام کے درمیان زور شور سے پروپیگنڈا جاری کر دیا گیا۔

(۸) ان تمام باتوں کے برعکس حکومت سعودی عرب کی افواج کو اردن میں داخلے اور اردنی افواج کو ان کے ساتھ تعاون کی اجازت دے دی گئی۔

(۹) امریکہ، برطانیہ وغیرہ ممالک نے بھی اشک شویانہ رویہ کے ذریعہ اردن وغیرہ کو ایک طرح سے مطمئن بنانے اور اپنے سے قریب تر کرنے کی کوشش کی۔

(۱۰) سلامتی کونسل کی نفطی قرارداد مذمت اسرائیل کے شر انگیز حملے کا جواب ہونے کے بجائے عرب عوام کو خوش و مطمئن کرنے کی اور غافل بنانے کی ایک کوشش سے زیادہ کچھ نہیں۔

ان تمام حالات کو سامنے رکھ کر اگر اس نتیجہ پر پہنچا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ اسرائیل کا یہ حملہ صرف اسی مقصد کے لئے کرایا گیا تھا کہ:-

(۱) فلسطین کے اس مسئلہ کو جو عربوں کے اشتراک و اتحاد کا ایک مرکزی نقطہ ہے اسے خود عربوں کے درمیان اب وجہ نزاع بنا دیا جائے۔

(۲) اس مسئلہ کی آڑ لیکر ایک طرف صدر ناصر اور اُن کے ساتھی ملکوں کے خلاف عربوں میں پروپیگنڈا کر کے انہیں عربوں میں غیر مقبول بلکہ قابل نفرت قرار دلوایا جائے اور دوسری طرف مسئلہ فلسطین کے نام پر ان عرب و غیر عرب ملکوں کو یک جا کیا جائے جو مغربی بلاک سے کسی نہ کسی قسم کی وابستگی رکھتے ہیں۔

اردن اگر یہ اندیشہ رکھتا ہے کہ آزادی فلسطین کے رضاکار اور مشترکہ عرب فوجی کمان کے دستے اس کے علاقے میں پہنچ کر اس کی نام نہاد آزادی کو خطرے میں ڈال دیں گے، تو اردن کا یہ مطالبہ کہ صرف ان کے اسلحہ جات اسے دے دیئے جائیں تنظیم آزادی فلسطین اور مشترکہ عرب فوجی کمان کو بجا طور پر اس اندیشے میں ڈال دینے والا ہے کہ صرف اسلحہ کا مطالبہ اور اس اسلحہ کو استعمال کر سکنے والے تربیت یافتہ افراد کو آنے اور اقدام کرنے کی اجازت نہ دینے کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ اس طرح انہیں غیر مسلح اور کمزور بنا دیا جائے تاکہ آئندہ وہ اپنی سرحدات پر بھی حملے کی مدافعت کے قابل نہ رہیں۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ جیسے ہی اسرائیل نے حملہ کیا تھا، تنظیم آزادی فلسطین کے رضاکاروں کو اندر آ کر جوابی کارروائی کرنے کی فوراً اجازت دے دی جاتی، اور مشترکہ عرب فوجی کمان کو اسرائیل پر یلغار کرنے کے لئے اردن کی سرحدوں کے دروازے کھول دیئے جاتے۔ لیکن اس کے بجائے انہیں اردنی سرحدوں میں داخلے سے روکے رکھنے کے لئے اردنی افواج اپنی سرحدوں پر اور مستعد ہو گئیں لیکن اسرائیل سے ملنے والی سرحد کو خالی چھوڑے رکھا۔ حتیٰ کہ اسرائیل اپنی جارحانہ کارروائی کر کے واپس چلے گئے اور پھر جوابی حملے کی کوشش کی گئی۔

فلسطین کے مہاجر جو لاکھوں کی تعداد میں بے گھر و بے در پڑے ہوئے ہیں۔ اور فلسطین کا دو تہائی علاقہ جو اب اردن کے قبضہ میں ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آزاد کشمیر کی طرح وہاں آزاد فلسطین کی حکومت قائم کر دی جاتی اور ان مہاجرین کو ہی باقاعدہ فوجی تربیت دے کر اسرائیل کے سر پر مسلط کر دیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ انہیں معمولی اسلحہ تک نہیں دیئے جاتے

ہیں کہ وہ سرحدوں پر رہتے ہوئے اسرائیل کے حملے کی بروقت مدافعت کے قابل ہو جائیں اب بھی جو لام بندی اردن میں کی جا رہی ہے فلسطینی مہاجروں کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے

یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ ۱۹۴۸ء کے بعد جب برطانیہ نے فلسطین کو یہودیوں کے حوالے کیا تھا تو اسے تین حصوں میں تقسیم کر ڈالا تھا - ایک حصہ اسرائیل کو دیا ، ایک فلسطینی عربوں کو ، اور ایک حصہ یعنی خاص یروشلم کا علاقہ بین الاقوامی تحویل میں رکھنے کا ارادہ تھا . لیکن اسرائیل کے پہلے جارحانہ حملے کے بعد فلسطینی عربوں کے علاقہ پر اردن کی فوجیں قابض ہو گئیں - اس وقت اردن کی افواج ایک انگریز کمانڈر مسٹر گلوب کی خودمختار تحویل میں تھیں - اور شاہ اردن کی بجائے یہ کمانڈر حکومت برطانیہ کے سامنے جوابدہ تھا - برطانوی زیر انتداب علاقہ جو بہت مختصر رہ گیا تھا ، وہ بھی اس کی کمان میں دے دیا گیا - اس طرح عربوں کی آزاد فلسطینی حکومت قائم نہیں ہو سکی اور بے چارے فلسطین کے بے شمار عرب خاندان اپنی ہی سرزمین پر مہاجر بن کر رہ گئے - غازہ کے علاقہ پر اس وقت کی مصری حکومت قابض ہو گئی تھی -

صدر ناصر کے برسر اقتدار آنے اور نہر سویز کو برطانوی تسلط سے آزاد کرا لینے نیز اسرائیل پر نہر سویز بند کر دینے کے بعد ناصر نے غازہ کو ایک طرح نیم مختار علاقہ بنا دیا اور وہاں فلسطینی مہاجروں پر مشتمل "تنظیم آزادی فلسطین" قائم کر دی اور ایک طرح کی "آزاد فلسطین حکومت" کی بنا ڈال دی .

یہ ہی ایک صحیح طریق کار تھا ، جسے اردن کو بھی اپنے مقبوضہ فلسطین علاقہ میں انجام دے کر اسرائیل کی سرحدات سے متصل سابق فلسطینی علاقہ میں فلسطینی مہاجروں کی مضبوط فوجی طاقت کی بنیاد ڈال دینی چاہیئے تھی مگر افسوس ہے کہ اس طریق کار پر عمل کرنا تو کجا خود یہ تنظیم ہی اردن وغیرہ کو پسند نہیں ہے اور صدر ناصر کی اس کارگذاری کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا ہے .

مغربی استعمار کی پالیسی نے نہر سویز کے مسئلہ پر شکست کھانے کے بعد ناصر کو زک دینے کے لئے جو حربے استعمال کئے ان میں ایک حربہ اب اسرائیل کا اردن پر یہ حملہ بھی ہے -

اس کارروائی سے اردن و سعودی عرب کو پوری طرح یکجا کیا گیا - مصر و شام سے انہیں کٹوا گیا - اسرائیل کے حملے کی مدافعت کی جوابی کارروائی کے لئے بجائے متحدہ عرب کمان کے جس میں تمام عرب ممالک مشترک تھے اردن و سعودی عرب ایک طرف کر دیئے گئے ، اور مصر و شام دوسری طرف - اور یہ اس اہم واقعہ کے فوراً بعد کیا گیا . جبکہ اسرائیل کے حملوں کے خلاف کارروائی کے لئے مصر شام کی متحدہ کمان قائم ہو چکی تھی اور امید کی جا رہی تھی کہ اردن ، عراق ، لبنان اور شاید سعودی عرب بھی اس میں آئندہ چل کر شامل ہو جائیں - نیز آزادی فلسطین کی تنظیم کے دائرہ عمل کو وسیع تر بننے اور عملی اقدامات کرنے سے روک دیا گیا - اس واقعہ کے ذریعہ عرب کا مغرب دوست ذہن اپنا علیحدہ بلاک بنانے میں اور زیادہ منہمک اور تیز ہو گیا ہے .

اردن پر اسرائیل کے جارحانہ حملہ کو محض اس کی شر انگیزی سمجھ کر ہی نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے بلکہ یہ مغربی استعمار کی گہری سیاسی چال کا آئینہ دار ہے اور اس امر کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ اسرائیل کے اس حملے کو فوراً بعد ہی صدر ناصر اور مصر کے خلاف پروپیگنڈا تیز کیوں کیا گیا - ایک طرف اردن ، اسرائیل کے خلاف نہ تو تنظیم آزادی فلسطین کو عرب مشترکہ فوجی کمان کو اور نہ مصری افواج کو اسرائیل کے خلاف جوابی کارروائی کرنے کے لئے اپنی سرحدات میں آنے کی اجازت دیتا ہے اور دوسری طرف صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا بھی کیا جا رہا ہے - اردن میں برپا ہونے والی شورشوں اور مظاہروں کا انہیں ذمہ دار قرار دیا جا رہا ہے ، اردن کی امداد نہ کرنے کا الزام عائد کیا جا رہا ہے ، البتہ سعودی عرب کی فوجیں جو برطانوی ماہرین کے زیر نگرانی منظم کی جا رہی ہیں - انہیں اردن میں آنے کی اجازت ہے -

واقعات کی یہ تمام کڑیاں پس پردہ حقیقت کی صاف غمازی کر رہی ہیں - اس موقعہ پر بعض لوگوں نے اسلامی اتحاد کی بھی پھبتی کی ہے ، اور اس راہ کا مانع صدر ناصر کو بتانا چاہا ہے - کتنی عجیب بات ہے کہ اردن اپنی مملکت کو سلطنت ہاشمیہ قرار دے - نجد و حجاز کے فرمانروا اپنی سلطنت کو سعودی عرب کا نام دیں - ایران کے بادشاہ شہنشاہ آریہ مہر کہلائیں - ٹرکی کی حکومت سیکولرزم اور لادینیت کی حامل رہے اور یہ سب اس قسم کی نسلی ، وطنی و قومی انفرادیتوں کے باوجود اسلامی اتحاد کے عناصر باور کرائے جائیں اور مصر جس کی انفرادیت کو ناصر نے متحدہ عرب جمہوریہ کے نام میں گم کر دیا ہے ، اور جو صاف صاف کہتا ہو کہ عرب کا اتحاد افریقی اتحاد کے ساتھ وسیع تر ہو کر اور سارے ایشیائی مسلم عوام کے ساتھ مل کر اسلامی اتحاد کا ناقابل تسخیر قلعہ بن سکتا ہے ، اسے اتحاد اسلامی کا مخالف بتایا جائے - یا للعجب ! سیاسی عیاریوں کی یہ الٹی منطق ، سیاسی تاریخ میں ایک عجوبہ بن کر عبرت انگیز یادگار رہے گی -

ایران اپنی ایرانیت برقرار رکھ کر سعودی عرب اپنی سعودیت کو نمایاں کر کے ، اردن اپنی ہاشمیت کو بالاتر کر کے اور ٹرکی اپنی وطنیت اور سیکولرزم پر مخر کرتے ہوئے اگر اسلامی اتحاد کے عناصر کہلائے جا سکتے ہیں تو مصر کا اتحاد عرب کا داعی ہونا ہی کیوں اسلامی اتحاد کی راہ میں روڑا سمجھا جائے . عربیت کا تصور ، ایرانیت ، سعودیت ، ہاشمیت ٹرکیت وغیرہ سے تو کہیں زیادہ وسیع اور اسلام سے قریب تر ہے -

پھر حیرانی ہے کہ اسلامی اتحاد کے اس جدید تصور کے تمام حامی یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ صدر ناصر اور متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف بیان بازی کریں -

## اظہار تشکر

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی وفات حسرت آیات پر ملک بھر سے ان کے مخلص احباب ، متعلقین جماعتی دوستوں اور دیگر مذہبی ، تعلیمی اور سیاسی اداروں کی طرف سے مسلسل خطوط ، تار اور بیانات آ رہے ہیں - ان سب کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے - ہم اخبار کی وساطت سے ان سب حضرات کے شکر گذار ہیں - جنہوں نے تعزیت فرما کر پسماندگان کی دلجوئی کی ہے - اللہ تعالیٰ قاضی صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے - ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اس جانکاہ حادثہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین !

بیوہ قاضی احسان احمد (قاری) نور الحق قریشی
قاضی عبد اللطیف شاہی جامع مسجد شجاع آباد

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنہ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

## (قسط نمبر ۹)

سیدنا علیؓ نے اپنی فکر کے تحت سہل ابن حنیفؓ کو معاویہؓ کے بجائے وہاں کا گورنر مقرر فرما کر بھیجا، لیکن سیدنا معاویہؓ کے سپاہیوں نے اُن کو شام کی حدود میں بھی داخل نہ ہونے دیا اور مقام تبوک ہی سے اُن کو واپس کر دیا (طبری جلد ۵ صـ۱۶۱، ابن الاثیر جلد ۳ صـ۱۰۳) اس کے بعد سیدنا علیؓ نے سیدنا معاویہؓ کو کئی خطوط لکھے۔ جن میں لکھا کہ مہاجرین و انصار نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اس لئے یا تو میری اطاعت کرو یا جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ، لیکن سیدنا معاویہؓ پریشان تھے کہ کیا جواب دیا جائے۔ کیونکہ شام میں قصاص قاتلان عثمانؓ کی تحریک زوروں پر تھی۔ چنانچہ صفر ۳۶ھ میں سیدنا عثمانؓ کی شہادت سے تین ماہ بعد سیدنا معاویہؓ نے اپنے ایک خاص قاصد کی معرفت آپ کو جواب بھیجا۔ سیدنا علیؓ نے جب لفافہ کو کھولا تو اس میں سوائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور "من معاویہ الی علیؓ" کے اور کچھ نہ تھا اس سے سیدنا علیؓ نے حالات کی ناخوشگواری کا اندازہ لگا لیا۔

قاصد نے بھی زبانی وہاں کا سارا آنکھوں دیکھا حال بیان کر دیا کہ سارا شام قاتلانِ عثمانؓ سے قصاص لینے پر تلا ہوا ہے اور کہا کہ میں نے شام میں ساٹھ ہزار شیوخ کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ عثمانؓ کی خون آلود قمیض پر اُن کی ڈاڑھیاں آنسوؤں سے تر ہیں اور انہوں نے اس بات کا عزم کر لیا ہے کہ جب تک وہ اس خون ناحق کا قصاص نہیں لے لیں گے اُس وقت تک ان کی تلواریں بے نیام رہیں گی (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو البدایۃ جلد ۷ صـ۲۲۹، ابن الاثیر جلد ۳ صـ۱۰۲، طبری جلد ۵ صـ۱۳۳، اخبار الطوال صـ۱۴۱)

یہ جواب سن کر سیدنا علیؓ نے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ آپ کے ساتھیوں نے پھر آپ کو روکا، لیکن آپ نے اُن کی بالکل نہ مانی۔ خود آپ کے بڑے صاحبزادے سیدنا حسن بن علیؓ نے کہا:۔

یا ابتی دع ھذا فان فیہ
سفک دماء المسلمین و
وقوع الاختلاف بینھم۔ (البدایۃ جلد ۷ صـ۲۲۹)

ابا جان! آپ اس ارادہ کو ترک فرما دیجئے، کیونکہ اس میں مسلمانوں کی خونریزی ہوگی اور ان کے درمیان اختلاف کی خلیج حائل ہونے کا اندیشہ ہے۔

لیکن انہی حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ:۔

فلم یقبل منہ ذالک بل صمم
علی القتال و رتب الجیش
(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ۲۲۹)

اس مشورے کو انہوں نے قبول نہ کیا، بلکہ جنگ کا مصمم ارادہ کر لیا اور اس کے لئے لشکر بھی مرتب کر لیا۔

آپ نے محمد ابن حنفیہؓ کو علمبردار، عبداللہ ابن عباسؓ کو میمنہ پر، عمرو ابن ابی سلمہؓ کو میسرہ پر اور سیدنا ابو عبیدہ ابن الجراحؓ کے بھتیجے ابو لیلیٰؓ کو مقدمۃ الجیش پر امیر مقرر فرمایا قثم ابن عباسؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ غرضیکہ سیدنا معاویہؓ سے جنگ کرنے کے لئے پوری تیاری کر لیں اور شام کا قصد کرنے ہی والے تھے کہ درمیان میں جنگ جمل کا حادثہ پیش آ گیا، جس کا اجمالی تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

## معاویہؓ سے مصالحت

جنگ جمل کی خوں ریزی نے سیدنا علیؓ کو بہت زیادہ متاثر کیا، لہٰذا انہوں نے اب پہلے مصالحت کے لئے سیدنا معاویہؓ کو ایک خط لکھا اور سیدنا جریر بن عبداللہ البجلیؓ کو قاصد بنا کر بھیجا۔ آپ کے قاصد بنائے جانے پر ملک الاشتر نخعی نے بڑے شک و شبہ کا اظہار کیا اور سیدنا علیؓ سے کہا:۔

لا تفعل فان ھواہ مع معاویہ
(ابن الاثیر جلد ۳ صـ۱۴۱، البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ۲۵۳)

(اس کو نہ بھیجیں کیونکہ اس کی ہمدردیاں معاویہؓ کے ساتھ ہیں)

لیکن سیدنا علیؓ نے اشتر کی بات نہ مانتے ہوئے سیدنا جریر بن عبداللہ البجلیؓ کو خط دے کر معاویہؓ کے پاس بھیجدیا۔ جس میں لکھا تھا کہ چونکہ مہاجرین و انصار نے میری بیعت کر لی ہے لہٰذا تم بھی میری بیعت کر دو اور جنگ جمل کے نتائج سے بھی انہیں مطلع کیا۔ سیدنا معاویہؓ نے اپنی عادت کے مطابق رؤسائے شام اور سیدنا عمرو بن العاصؓ کو مشورہ کے لئے بلایا اور اُن کو وہ خط سنا کر مشورہ طلب کیا۔ لیکن ان سب نے یک زبان ہو کر سیدنا علیؓ کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ علامہ ابن کثیر کے الفاظ ہیں کہ:۔

فابوا ان یبایعوا حتی یقتل
قتلہ عثمان او ان یسلم الیھم
قتلہ عثمان، وان لم یفعل
قاتلوہ ولم یبایعوہ حتی
یقتل قتلۃ عثمان رضی اللہ
عنہ (البدایۃ جلد ۷ صـ۲۵۳)

اُن (رؤسا) نے اس وقت تک بیعت کرنے سے انکار کر دیا جب تک قاتلان عثمانؓ کو (قصاص میں) قتل نہ کیا جائے، یا ان کو ان کے سپرد نہ کر دیا جائے (تاکہ اگر سیدنا علیؓ قاتلان عثمانؓ کو قتل نہیں کر سکتے تو وہ کریں) اور اگر آپ (سیدنا علیؓ) ایسا نہیں کر سکتے تو وہ اس وقت تک اس کی بیعت نہیں کریں گے جب تک کہ عثمانؓ کے قاتلوں کو قصاص میں قتل نہ کیا جائے۔

سیدنا معاویہؓ نے سیدنا جریر بن عبداللہؓ کو چند روز اور اپنے ہاں روکے رکھا تاکہ وہ لوگوں کے جذبات سے بخوبی واقف ہو جائیں چنانچہ سیدنا جریر بن عبداللہؓ نے دیکھا کہ لوگ امیر المومنین عثمانؓ کی خون میں لتھڑی ہوئی قمیص اور سیدہ نائلہ کی کٹی ہوئی انگلیاں دیکھ دیکھ کر روتے ہیں اور انہوں نے قسمیں کھائی ہیں کہ جب تک قاتلان عثمانؓ سے قصاص نہیں لے لیں گے اُس وقت تک نہ تو وہ اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے اور نہ ہی وہ بستر پر سوئیں گے۔ اور جو آدمی قاتلان عثمانؓ کے آڑے بھی آئے گا اُس سے بھی جنگ کریں گے۔

چنانچہ سیدنا جریر بن عبداللہ البجلیؓ نے شام میں جو کچھ دیکھا اُس کی پوری رپورٹ سیدنا علیؓ کو دے دی اور کہا کہ شام کے سب لوگ قاتلانِ عثمانؓ سے قصاص کے بارہ میں معاویہؓ کے ساتھ ہیں اور وہ عثمانؓ کی

مظلومانہ شہادت پر روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سیدنا علیؓ کا اُن کی شہادت میں ہاتھ ہے اور انہوں نے اُن کے قاتلوں کو پناہ دے رکھی ہے" جریر بن عبداللہ کے وفد سے یہ واقعات سن کر مالک الاشتر لال پیلا ہو گیا اور سیدنا علیؓ سے کہا کہ کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ اس کو قاصد بنا کر نہ بھیجیں۔ اگر آپ مجھے قاصد بنا کر بھیجتے تو میں اس سے بہتر بات چیت کر کے آتا جو اچھے نتائج کی حامل ہوتی، لیکن سیدنا جریرؓ نے کہا۔ "بڑے میاں! اگر آپ وہاں چلے جاتے تو وہ لوگ آپ کو زندہ واپس نہ بھیجتے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ تم قاتلان عثمانؓ میں سے ہو۔ مالک الاشتر نے آگے سے کچھ الٹا ہی جواب دیا۔ جس پر سیدنا جریر بن عبداللہؓ غضبناک ہو کر چلے گئے اور قرقیسیا میں اقامت پذیر ہو گئے اور سیدنا معاویہؓ کو اپنی اس بات چیت سے مطلع کر دیا۔

سیدنا علیؓ نے مصالحت کی کوششیں ناکام سمجھتے ہوئے جنگ کی تیاریاں بڑے زور شور سے کرنا شروع کر دیں اور اپنے تمام گورنروں اور حکام کو ملک کے دور دراز حصوں سے جنگ میں شرکت کے لئے خطوط لکھے۔ جس سے تقریباً ۸۰ ہزار آدمیوں کا لشکر تیار ہو گیا۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صہ ۲۵۳، ابن الاثیر جلد ۳ صہ ۱۴۱ - ۱۴۲)

---

## تعزیت

جمعۃ المبارک حضرت مولانا خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی مرحوم کی تعزیت کی بنا پر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے زیر اہتمام مختلف مساجد راولپنڈی میں دعا کی گئی اور تین بجے جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر مری روڈ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی صدارت میں مختلف جماعتوں (احرار جمعیۃ علماء اسلام، تحفظ ختم نبوت وغیرہ) کے اجتماع میں علماء کرام نے قاضی صاحب مرحوم کے حالات زندگی بیان کئے اور آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے قاضی صاحب کی زندگی پر تبصرہ فرمایا اور تقریر کی۔ اور سب نے اشکبار آنکھوں سے قاضی صاحب مرحوم کے لئے دعا کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی بھی دعا کی گئی اور تعزیت نامہ سب کی طرف سے بھیجا گیا۔ (عبدالستار ناظم ضلع راولپنڈی خطیب چوک نازاں)

نوٹ:۔ قاضی صاحب مرحوم کے متعلق تعزیتی قراردادیں ملک کے گوشے گوشے سے سینکڑوں کی تعداد میں موصول ہوئی ہیں۔ جن کا طبع کرنا نہایت مشکل ہے۔ لہٰذا ہم تمام جمعیۃ کی طرف سے قاضی صاحب کے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں ترقی عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

---

# علمائے کرام سے اپیل

## از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے علماء اسلام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مبارک اور مقدس مہینہ میں جبکہ عوام اور علماء کا تعلق زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کی سربلندی اسلامی قوانین کے اجراء اور غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کے لئے اپنی سرگرمیوں کو تیز کر دینا چاہیئے۔ یہ وہی مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا تھا۔ اسی ماہ میں ہمیں عہد کرنا چاہیئے کہ اس کتاب مقدس کے قوانین کے نفاذ کے لئے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

علماء کرام! آپ کا مقام اللہ کے نزدیک جتنا بلند ہے اتنا ہی آپ پر زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کا احساس کریں جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپ کو سونپی گئی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا پلیٹ فارم آپ کی راہنمائی کے لئے موجود ہے۔ اس ماہ جماعتی انتخاب مکمل کر لیں۔ جس جگہ پر جمعیۃ کی شاخ موجود نہیں کوشش کر کے وہاں جماعت بنائیں۔ (در جہاں شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور نئے انتخاب بھی ہو گئے ہیں۔ وہاں جماعتی نظام کو مستحکم اور مضبوط کریں۔ اس ماہ کی برکات سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی امداد اور نصرت آپ کے شامل حال رہے گی۔

انصار الاسلام کو ہر وقت خدمت خلق کے لئے اپنے آپ کو کمربستہ رکھنا چاہیئے۔ خصوصاً اس ماہ میں جتنا کام ہو سکے کم ہے۔

---


# طاقت و توانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ، قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی

**مانع اعظم** دل، دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرا مادۂ حیات کا مغلظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنیوالا اسم بامسمیٰ — ایک ماہ دس روپے

**طلائے شباب خاص** بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب — ایک ماہ دس روپے

**لبوب کبیر خاص الخاص** اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا کستوری عنبر، مغز سر کنجشک، زمرد، یاقوت، فیروزہ، کشتہ چاندی، کشتہ سونا وغیرہ کا مرکب ایک ماہ ۱۶/- روپے (نوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/- روپے نصف کورس ۱۹/۵۰ - مکمل کورس منگوانے پر محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ **اشرف لیبارٹریز، لائل پور** فون نمبر ۳۰۲۱

## ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

اس سے قبل ہم کئی بار ایجنٹ حضرات سے اپیل کر چکے ہیں [redacted] رجہ کا بل ہر ماہ ادا کر دیا کریں، لیکن ہمیں بڑے افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ ابھی تک کئی کئی ماہ کا بل ہے جسے وہ باوجود ہماری یاددہانی کے ادا کرنے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔

ترجمان اسلام کوئی ایسا پرچہ نہیں ہے جسے اشتہارات یا کسی دوسری امداد کا سہارا ہو، اور نہ ہی اس کی اشاعت سے مقصود کوئی دنیوی منفعت ہے بلکہ اس کا اجرا صرف اسلامی اقدار کے تحفظ اور حق کی آواز پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے اگر ایجنٹ حضرات اس کے بلوں کی ادائگی میں تاخیر سے کام لیں گے تو اس سے پرچہ کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا

جن حضرات کے ذمہ ہمارے بھاری بل باقی ہیں اُن کو ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں اور اب بھی ہماری اُن سے التماس ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے بل ادا کر کے پرچہ کی مشکلات کو رفع کرنے کا باعث بنیں۔

ہم نہیں چاہتے کہ پرچہ میں ہم ان لوگوں کا نام ظاہر کریں جن کے ذمہ بھاری رقوم ہیں لیکن ان حضرات کو خود ہی اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ اگر اُن کے نام ظاہر کر دیئے گئے تو انہیں کس قدر خفت کا سامنا کرنا پڑیگا

لہذا ہماری دوبارہ اپیل ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنا پچھلا حساب بیباق فرمائیں۔

(ادارہ)

## اعلان

۱۶ رمضان المبارک کی رات کو بعد نماز عشاء ۱۰ بجے سلہٹ ضلع جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا شتشاہی اجلاس الحاج جناب محمد سلیمان خاں صاحب کے مکان واقعہ فاضل چشتی محلہ سلہٹ میں منعقد ہوگا۔

تمام اراکین جمعیتہ ضلع سلہٹ سے التماس ہے کہ وہ اس اہم اجلاس میں شرکت فرما کر اجلاس کو کامیاب بنائیں۔ تمام ممبران کے نام خط جاری کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن اگر ڈاک کی بد انتظامی کی وجہ سے خط بموصول نہ ہو تو اس اعلان ہی کو دعوت نامہ سمجھیں

الداعی: محمد اشرف علی ناظم اعلیٰ
جمعیتہ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

## مولوی محمد طاہر کا سفید جھوٹ

مودودی پرچہ "آئین" مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۲ پر بیچ پیر مردان کے مولوی محمد طاہر کے خط کا ایک ٹکڑا شائع ہوا ہے جو مولوی طاہر نے مولوی عبدالحق ہزاروی (کراچی) کے نام لکھا ہے۔ اس میں مولوی طاہر نے لکھا ہے کہ:۔

"جو مضمون "ترجمان اسلام" نے میرے متعلق شائع کیا ہے۔ اس کی وجہ سے اکثر رفقاء جمعیتہ علماء اسلام سے الگ ہو گئے ہیں"۔

مولوی طاہر کے خط کے یہ الفاظ پڑھ کر مجھے نہایت صدمہ پہنچا ہے کہ مولوی صاحب "شیخ القرآن" کہلا کر جھوٹ بولنے کے بھی "شیخ" بن رہے ہیں۔ میں بحیثیت ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام مولوی طاہر کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ جمعیتہ کے ان اکثر ممبران کے نام بتائیں جنہوں نے ترجمان اسلام میں مولوی طاہر کے متعلق مضمون کی وجہ سے جمعیتہ سے لاتعلقی اختیار کی ہو یا پھر اپنے اس جھوٹ سے متعلق اپنی توبہ کا اعلان کریں۔

(گل مست خاں ز ناظم جمعیتہ علماء اسلام)
زیدہ - مردان)

## سلوویشنس ختم نبوت ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل کا اجلاس

ورلڈ سلوویشنس ختم نبوت ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل کا اجلاس ۲۴ دسمبر کو کشمیر ہوٹل لائلپور میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں تنظیم کی تمام شاخوں کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ اجلاس میں جماعت کی تنظیم نو نئی رکنیت سازی اور دوسرے اہم مسائل کے متعلق فیصلے کئے جائیں گے۔

## بقیہ معارف الحدیث

اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب تک کہ حاکم لوگوں کے عیوب کے درپے بھی نہ ہو، اور اسی طرح ان کے حالات سے کلیتاً غافل بھی نہ رہے۔ یہ تو اصول ہے رہ گئے ہنگامی حالات تو ان کے احکام علیحدہ ہیں۔ اس کا فرق ہر حکومت جانتی ہے اور اس کا لحاظ رکھتی ہے۔

## ایک خاص فرقہ کے امیدوار کے حق میں غیر منصفانہ فیصلہ

راقم الحروف (محمد رفیق) دو سال سے زائد عرصہ سے گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ ملتان میں جونیئر انسٹرکٹر (لسانیات) مقرر تھا۔ میں ایم۔ اے اردو (درجہ دوم) ایم اے اسلامیات (درجہ دوم) اور بی ٹی ہوں۔ اس آسامی کے لئے جو قوانین بنے ہوئے ہیں، ان کی رو سے بی ٹی پاس امیدوار کو ترجیح دی جاتی ہے اور ایم، اے (اردو) کو بی اے (اردو) پر ترجیح اور فوقیت ملتی ہے۔

اپنی مستقلی کے لئے مجھے ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ ملتان کے سامنے ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء کو پیش ہونا پڑا۔ اس بورڈ کے صدر سید حماد رضا کمشنر ملتان ڈویژن تھے۔

اس بورڈ کے سامنے سرگودھا ڈویژن کا ایک باشندہ مسٹر سیدین (جو اس سے پہلے بیکار تھا) بھی پیش ہوا اور اس نے درخواست کی کہ پہلے سے متعین شدہ استاد محمد رفیق کو نکال کر مجھے مقرر کیا جائے۔ یہ امیدوار صرف بی اے پاس تھا۔ بی اے ہونے کے علاوہ اس کے پاس کوئی ڈگری یا ڈپلومہ نہ تھا۔ سابق تدریسی تجربہ صفر تھا۔

میرا گلہ اور ستم تو یہ ہے کہ راقم الحروف محمد رفیق کو (ڈبل ایم اے اور بی ٹی ہونے کے باوجود اور کافی سالوں کا تدریسی تجربہ ہونے کے باوجود) نکال دیا گیا اور ایک نئے آدمی مسٹر سیدین کو صرف بی۔ اے ہوتے ہوئے مقرر کر لیا گیا۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ مسٹر سیدین ایک خاص [redacted] فرقہ کا فرد تھا اور راقم الحروف اس فرقہ کا فرد نہ تھا۔

کیا چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان اس دھاندلی کے خلاف انکوائری فرمائیں گے اور اس سلسلے میں فائل برائے ملاحظہ منگوائیں گے؟ میرا گذشتہ ریکارڈ اور سالانہ رپورٹ ہائے حین کارکردگی بہترین ہیں۔ مجھ میں نقص صرف یہی تھا کہ میں ایک خاص فرقہ کا فرد نہیں تھا۔ میں حکام بالا سے اپیل کرتا ہوں کہ اس دھاندلی کے خلاف انکوائری منعقد کی جائے۔

(محمد رفیق ایم اے، بی۔ ٹی معرفت گورنمنٹ کمرشل

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

سرگودھا ۲۷ نومبر۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام جہاد کانفرنس جامع مسجد بلاک ۱ میں مولانا صاحبزادہ قاری عبدالسمیع صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے جہاد و دیگر ملکی، ملی مسائل پر خطاب فرمایا۔ اس موقع پر مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی جہاد کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی مرحوم کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور قاضی صاحب مرحوم کی موت کو ملک و ملت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ اور قاضی صاحب کی مجاہدانہ زندگی کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے

(۲) یہ اجتماع عظیم ملک میں آئے دن گندم اور آٹا کی گرانی کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ غریب عوام اتنی مہنگائی میں بے چارے کس طرح گذر اوقات کر سکتے ہیں۔ لہذا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے اعلانات کو عملی جامہ پہنا کر گرانی کو دور کرے۔

(۳) یہ اجتماع آئے دن کے جشنوں پر پُرزور احتجاج کرتا ہے کہ ایک طرف تو قوم روٹی کے لئے ترس رہی ہے اور دوسری طرف اس ملک میں جشن منا کر بے حیائی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان جشنوں کا سلسلہ بند کر کے غریب عوام پر رحم کریں۔

(۴) یہ اجتماع عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے رسوائے زمانہ غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کا جدید انتخاب

۲ دسمبر ۱۹۶۶ء بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کا اجلاس جامع مسجد گنبد والی میں منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً ۶۰ ارکان نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ نے اجتماع سے خطاب کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کی کارکردگی سے روشناس کراتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ دوسری جماعتوں سے ممتاز حیثیت رکھتی ہے کہ اس کی سرپرستی بڑے بڑے علماء کرام اور اولیاء اللہ فرماتے رہے ہیں۔ اس وقت حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں ملکی و ملی خدمات کو خلوص و للہیت سے سرانجام دے رہی ہے۔ جمعیۃ کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں ہر قسم کی بے حیائی، فحاشی، غیر اسلامی قوانین کو ختم کر کے اسلامی قوانین کا نفاذ کیا جائے۔

مولانا نے لوگوں سے جمعیۃ میں شمولیت اور خلوص سے کام کرنے کی تلقین کی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے بھی لوگوں کو شناسا کرایا۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کا جدید انتخاب ہوا جو درج ذیل ہے۔

امیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب
نائب امیر ۱ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب
" ۲ حاجی عبدالرشید صاحب
ناظم اعلیٰ بابو عبدالخالق صاحب
نائب ناظم ۱ میاں نثار احمد صاحب
" ۲ حافظ عبدالقادر صاحب
خازن حاجی لال دین صاحب
سالار چودھری محمد انور پاشا صاحب ڈار

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ خطیب پاکستان، سفیر اسلام حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور حضرت کی موت کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ اور قاضی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی ملکی و ملی خدمات کو سراہا۔ آخر میں حضرت قاضی صاحبؒ کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

(محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام جہلم)

## جمعیۃ علماء اسلام چکوال کا جدید انتخاب

۵ شعبان بروز ہفتہ مطابق ۱۹۶۶/۱۱ کو جمعیۃ علماء اسلام چکوال کا خصوصی اجلاس بعد نماز مغرب مدنی جامع مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر شمالی پنجاب منعقد ہوا۔ جس میں مقامی جمعیۃ کے عہدیداروں کا جدید انتخاب [illegible] لایا گیا۔ حضرت نے خطبہ مسنونہ کے بعد شریعت حقہ کے مطابق ایمان اور تقویٰ کے ساتھ زندگی گذارنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ دین پر مل کر مضبوطی کے ساتھ چلنے کے لئے ضروری ہے کہ منظم ہو کر علمائے حق کی زیر نگرانی عمل کیا جائے۔ چنانچہ اسی غرض کو احسن طریق پر پورا کرنے کے لئے علماء ربانی نے ملک میں جمعیۃ علماء اسلام قائم کی ہے۔ اگر مسلمان متحد ہو کر اللہ کے دین کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ نہیں پکڑیں گے تو ہر وقت خطرہ ہے کہ خدانخواستہ ترکی کی طرح بے دینی کا سیلاب نہ آ جائے اس وقت ہر گروہ منظم طور پر اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کوشاں ہے۔ حتیٰ کہ حجاموں اور بھنگیوں کی انجمنیں بنی ہوئی ہیں۔ کیا دین ہی ایسا مظلوم اور بے کس ہے۔ جس کا کوئی پرسان حال نہیں۔ لیکن بحمد للہ علماء حق اپنا فریضہ حتی المقدور ادا کر رہے ہیں۔ علماء نے تو اکیلے بھی اپنا فرض انجام دینا ہے، لیکن اگر عامۃ المسلمین علماء کا ساتھ دیں گے تو ان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔

جمعیۃ کے دستور اساسی کی وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتیں اپنے نظریات اور طرز فکر کے مطابق جدوجہد کر رہی ہیں۔ لیکن جمعیۃ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کے کے طریق پر ملک کے اندر نظام اسلامی کا قیام چاہتے ہیں۔ بعد میں جمعیۃ کا انتخاب ہوا اور حسب ذیل نئے عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
ناظم اعلیٰ احمد حسین سیکرٹری مدرسہ اظہار الاسلام
نائب ناظم قاضی عبدالوہاب صاحب ڈینٹسٹ
خزانچی حاجی عبدالعزیز صاحب

بعد از دعا اجلاس برخاست ہوا۔

(احمد حسین عفی عنہ چکوال)

## جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے انتخابات شروع ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے مختلف حلقوں کے انتخابات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ حلقہ نولکھا شادباغ اور باغبانپورہ کے انتخابات مکمل ہو چکے ہیں۔ دوسرے حلقوں کے انتخابات بھی انشاء اللہ اس ماہ میں ہو جائیں گے۔ لاہور کے مضافات میں بسنے والے جماعتی دوستوں سے گذارش ہے کہ وہ بھی جلد از جلد اپنے انتخابات مکمل کر لیں اور اس کی اطلاع مرکز کو دیں۔

(حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشر و اشاعت)

## تحصیل چکوال کے انتخابات

(۱) بھیں:۔

مورخہ ۲۷ر نومبر ۱۹۶۶ء امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہٗ بمقام بھیں تشریف لائے۔ بعد از نماز عشاء مقامی جمعیۃ کے اراکین سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد وضاحت سے بیان کئے۔ بعد میں جمعیۃ علماء اسلام بھیں کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر - حضرت مولانا حافظ عطاء اللہ صاحب خطیب جامع مسجد بھیں۔

نائب امیر - حضرت مولانا قاضی محمد ظہور الحسین صاحب (اظہر صاحبزادہ حضرت قاضی صاحب)

ناظم اعلیٰ - جناب صوفی سلطان خاں صاحب

ناظم - جانِ جمعیۃ جناب صوفی سلطان خاں صاحب

خازن - جناب صوفی الدولۃ صاحب زرگر

سالار - جناب غلام علی صاحب و حاجی محمد صادق صاحب

حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم کے ارشاد پر باقی انتخاب حضرت مولانا حافظ عطاء اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھیں کے سپرد فرمائے آپ نے دورہ فرما کر سانگ کلاں۔ چک باقرشاہ چھالے وغیرہ کے انتخابات کئے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

**۲۔ سانگ کلاں:۔**

امیر - جناب چوہدری صبح صادق صاحب نمبردار

نائب امیر - جناب بابو غلام حسن صاحب

ناظم اعلیٰ - جناب صوفی فضل داد صاحب

ناظم نشر و اشاعت - جناب صوفی پائندہ خاں صاحب

خازن - جناب صوفی نواز خاں صاحب

سالار - جناب صوفی منظور حسین صاحب

**۳۔ چک باقرشاہ:۔**

امیر - حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب خطیب جامع مسجد گوجراں چک باقرشاہ

نائب امیر - جناب صوفی طالب حسین صاحب

ناظم اعلیٰ - جناب محمد اسلم صاحب دکاندار

خازن - جناب صوفی رحمت دین صاحب

**۴۔ جھالے:۔**

امیر - جناب مولوی فضل حسین صاحب امام مسجد جھالے

نائب امیر - جناب مولوی محمد فاضل صاحب

ناظم - جناب صوفی محبوب خاں صاحب

خازن - جناب گلزار حسین صاحب

علاوہ ازیں مقام ہرڑ - چک ملوک ڈھڈیال وغیرہ کے انتخاب سے عنقریب مطلع کیا جائے گا۔

(حافظ) عطاء اللہ امیر جمعیۃ علماء اسلام بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم)

## جمعیۃ علماء اسلام ظاہر پیر کا اجتماع

مورخہ ۱۵ر شعبان بوقت دس بجے جامع مسجد ظاہر پیر تحصیل خانپور میں جمعیۃ کے اراکین کا اجتماع ہوا۔ جس میں ناظم جمعیۃ نے سابقہ کارروائی سنانے کے بعد اراکین کو جمعیۃ کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد سے متعارف کرایا۔ بعدہٗ اجتماع میں مندرجہ ذیل امور زیر بحث آئے:

(۱) یہ اجتماع جشن ملتان جیسے خلاف شرع اور نظریہ پاکستان کے منافی پروگراموں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ثقافت کے نام پر ہونے والے ایسے پروگرام اور جشن فوراً بند کئے جائیں۔

نائب قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور دوسرے معززین ملتان کی گرفتاری سے عوام میں جو اضطراب پیدا ہوا ہے اور حکومت کی نیک نامی مجروح ہوئی ہے۔ اس کے دفعیہ کے لئے محترم گورنر صاحب متعلقہ حکام سے باز پرس فرمائیں تاکہ آئندہ کے لئے انتظامیہ عوامی احساسات کی قدر کرے۔

(۲) اجتماع میں خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مرحوم شجاع آبادی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی وفات کو عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، اور ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا

(منظور احمد نعمانی ناظم جمعیۃ ظاہر پیر)

## جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ (حیدرآباد) کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت پیر حاجی علی احمد شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر - پیر حاجی علی احمد شاہ صاحب

نائب امیر - جناب پیر صلاح الدین شاہ صاحب

ناظم اعلیٰ - مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد مدنیہ

ناظم - حکیم عصر الدہ صاحب جتوئی

خازن - سیٹھ ولی محمد صاحب

سالار - محمد صدیق صاحب

(حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ حیدرآباد شہر)

## جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا احتجاج

مورخہ ۱۴ر شعبان کو اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا نور محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن حیدرآباد منعقد ہوا۔ جس میں جماعتی نظم و نسق و ممبر سازی کا فیصلہ ہوا۔ شہر کی مختلف مساجد میں اسلامی آئین کے نفاذ اور خلاف اسلام محرب اخلاق و جشن ملتان و کوئٹہ کی مذمت، عریانی، بے حیائی، فحاشی پر سخت احتجاج کیا گیا۔ اس کے علاوہ حیدرآباد میں مولانا دوست محمد صاحب کی مدلل تقریر ہوئی۔ جس میں عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی و جشن ملتان کے بارے میں احسن طریقے سے سمجھایا گیا اس کے علاوہ سکرنڈ میں جمعیۃ کی دعوت پر جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک اجلاس زیر صدارت جناب پیر علی احمد شاہ صاحب منعقد ہوا۔

## جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم

مورخہ ۱۲ر دسمبر بروز جمعہ کو جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر منعقد ہوا۔ جس میں چند قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجتماع حکومت پاکستان کی مرزائی و عیسائیت نواز پالیسی کی سخت مذمت کرتا ہے۔

(۲) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جس قدر ورائٹی شوز، غیر شرعی میلے و جشن جو بے حیائی، فحاشی و عریانی کا سرچشمہ ہیں انہیں ہمیشہ کے لئے غیر قانونی قرار دے کر بند کیا جائے۔ تاکہ عوام کی شرافت و بہتر کردار کی حفاظت ہو سکے۔

(۳) یہ اجتماع خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور حضرت مرحوم کی علماء حق کی صف میں کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے ان کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

یہ اجتماع جمعیۃ علماء اسلام کے دینی کام میں ترقی و کامیابی کی دعا پر ختم ہوا۔

(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)


## مدرسہ منبع العلوم نیو سعید آباد (حیدرآباد) کی اپیل

اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ یہ ایک ادارہ ہے جس میں دور دراز علاقوں کے پردیسی مسافر اور یتیم طلباء تعلیم پاتے ہیں اُن کی سب ضروریات کا کفیل مدرسہ ہے۔ اس سال مدرسہ کی مالی حالت کمزور ہے اور اس ادارہ کی طرف سے کوئی سفیر مقرر نہیں ہے۔ لہٰذا اپنی زکوٰۃ، خیرات وغیرہ عطیات سے مدرسہ کی اعانت فرمائیں۔ ترسیل زر کا پتہ:۔ عبدالقیوم خارانی مہتمم مدرسہ منبع العلوم نیو سعید آباد حیدرآباد سندھ

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی

### مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

پشاور ۔ ۵ نومبر ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس گذشتہ روز مولانا عزیز الرحمن امیر ضلع پشاور کی زیر صدارت شروع ہوا ۔ اجلاس میں مہمان خصوصی مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے علاوہ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم پوپلزئی ۔ مولانا صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ سرحد ۔ مولانا پیر مبارک شاہ ناظم سرحد مولانا محمد یعقوب افغانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور اور دیگر ارکان نے کثیر تعداد میں شرکت کر کے اجلاس میں مختلف ملکی، قومی ملی، دینی، مذہبی، داخلی و خارجی اور تنظیمی امور پر چھ گھنٹے تک غور و خوض کیا ۔ اس کے بعد اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق منظور کی گئیں ۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا یہ اجلاس اسلام کے مقدس و پاکیزہ نام پر معرض وجود میں آئے ہوئے ملک میں حکومت کے زیر سرپرستی رقص و سرود، فحاشی اور بے حیائی کے اہتمام کو سخت افسوسناک اور مسلمانوں کی دینی غیرت کے لئے کھلا چیلنج قرار دیتا ہے ۔ خصوصاً ایسے نازک وقت میں جبکہ ہندوستان ہماری تباہی کے لئے دن رات جنگی تیاریوں میں مصروف ہے ۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کی فحش مجالس کو پاکستان بھر میں ممنوع قرار دے کر نظریہ پاکستان کو عملی جامہ پہنائے ۔

(۲) یہ اجلاس اردن کی سرزمین پر اسرائیلی جارحانہ حملے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اسے بزدلانہ حرکت قرار دیتا ہے ۔ اسرائیل کا وجود عربوں کے لئے خصوصاً اور عالم اسلام کے لئے عموماً ایک ناسور ہے ۔ تمام عرب ممالک کو چاہیئے کہ وہ متحدہ عرب جمہوریہ مصر کی طرح اسرائیل کے خلاف متحدہ محاذ قائم کریں ۔

(۳) یہ اجلاس ڈویژنل کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی توجہ روزمرہ کی اشیائے خوردنی کی روز افزوں گرانی اور تمام اشیاء میں ملاوٹ کی طرف بدستور کراتے ہوئے ان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ضروریات زندگی کی اشیاء مثلاً آٹا، میدہ سوجی اور گھی وغیرہ کی مہنگائی اور مصنوعی قلت کا فوری طور پر سدباب کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں ۔

(۴) یہ اجلاس حکام بالا سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ریڈیو پاکستان کے پروگراموں کو اسلامی بنائیں ۔

(۵) یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ کے اس حکم کو انتہائی غیر منصفانہ قرار دیتا ہے جس سے امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد پر ضلع ہزارہ میں داخلہ تین مہینوں کے لئے ممنوع قرار دیا ۔ علماء اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگانا اسلام اور نظریۂ پاکستان کے بالکل خلاف ہے ۔ یہ اجلاس گورنر مغربی پاکستان اور صدر پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ امیر سرحد سے ضلع ہزارہ میں داخلہ کی پابندی اٹھائیں ۔

(۶) یہ اجلاس شوگر ملیں جو ابھی تک گنا پیلنے میں لیت و لعل سے کام لے رہی ہیں اور یوں بھی سیزن ضائع کیا جا رہا ہے اور خطرہ ہے کہ سردی پڑنے سے گنا تباہ ہو جائے ۔ اور مزارعین کو کروڑوں روپوں کا نقصان برداشت کرنا پڑے ۔ لہٰذا یہ اجلاس اس طرز عمل پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملوں کو چلانے پر مجبور کرے ۔ نیز گنے کا نرخ مقرر کرنے میں زمینداروں کے مفاد کو کچلا نہ جائے ۔ کیونکہ گنا ہی وہ واحد فصل ہے جس سے کچھ رقم پاکر مزارعین دیگر ضروریات زندگی خریدنے کے اہل ثابت ہوتے ہیں ۔ اگر حکومت نے گنے کا نرخ گرا دیا تو اس سے کروڑوں مزارعین کے معاش پر برا اثر پڑے گا ۔ جبکہ مزارعین نے گنے پر گرانی کی وجہ سے کثیر رقم صرف کی ہے ۔ نرخ اگر کم مقرر کیا گیا تو بمشکل مزارعین کو صرف شدہ رقوم ہی حاصل ہو سکیں گی ۔

اجلاس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی مرحوم کی موت کو ایک عظیم نقصان قرار دیا گیا اور آپ کے لئے فاتحہ پڑھی گئی ۔

## فورٹ سنڈیمن میں مولانا گل بادشاہ صاحب

### کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن کی دعوت پر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب، حضرت مولانا محمد امین گل صاحب ۔ شیخ الحدیث دارالعلوم ٹل نے فورٹ سنڈیمن کا ایک ہفتہ کا دورہ فرمایا اور ضلع کے مختلف مقامات پر فرق باطلہ اور امریکی سامراجیت کی دسیسہ کاریوں کے خلاف تقریریں کیں ۔ آپ کا یہ دورہ نہایت کامیاب رہا ۔

## حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا

### پیلاں ضلع میانوالی میں تبلیغی و اصلاحی دورہ

بروز سوموار ۷ شعبان المعظم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم علوالی سے پیلاں تشریف لائے ۔ شام کو حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ضلعی امیر بھی تشریف لے آئے ۔ حضرت کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے تقریر بعد نماز عشا ہوئی ۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا ۔ اور بعد میں حافظ محمد حنیف صاحب دین پوری نے نعت پڑھی ۔ بعد میں حضرت مولانا مظہر حسین صاحب اور مولانا محمد رمضان صاحب نے ایمان افروز تقریر فرمائی ۔ اور فرمایا کہ اقامت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے منظم جد و جہد کرنے، اسلامی نظام حیات کی وضاحت اور پاکستان میں اس کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی کو تفصیل سے بیان فرمایا ۔ اور عوام کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی ۔ آپ نے تمام ارکان سے اپیل کی کہ وہ عوام کے ساتھ مل جل کر خوش اخلاقی سے کام کریں ۔ اور اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں ۔ آپ نے مودودی کے فتنہ کے متعلق مفصل تقریر فرمائی ۔ دین کے کاموں میں حصہ لینا، غریبوں کی امداد کرنا اور مسکینوں کے ساتھ خاص کر خوش اسلوبی سے پیش آنے کے لئے خاص توجہ دلائی ۔ آخر میں مولانا محمد رمضان صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آئے دن یہ سیلاب اور جنگ و جدل جو ہوتے رہتے ہیں ۔ یہ صرف رقص و سرود اور مخرب اخلاق ڈراموں کی وجہ سے ۔ اور ان میں ناخدائیوں کے یہ نتائج ہیں ۔

حضرت نے بعد میں لوگوں سے یہ اپیل کی کہ پیلاں میں جمعیۃ قائم ہو چکی ہے ۔ تمام حضرات اس جماعت میں شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ ممبر بننے کی کوشش کریں ۔ ترجمان اسلام کی اشاعت کے لئے حضرت نے بہت توجہ دلائی ۔ پانچ خریدار نئے بنے ۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا ۔

| | |
|---|---|
| امیر | چوہدری محمد علی |
| نائب امیر ۱ | ملاں نعمت خاں |
| نائب امیر ۲ | محمد صدیق زرگر |
| ناظم اعلیٰ | منظور احمد مظہر |
| ناظم ۱ | محمد جمیل ۲ وکیل احمد نقیر |

سائنر صوفی محمد عبداللہ ۔ خازن عبدالعزیز خاں سفیر ۔ رانا محمد اقبال خاں تبسم

اس کے علاوہ مرکزی اور ضلعی اجلاس اور مجلس شوریٰ کے لئے بھی نمائندگان کا انتخاب ہوا ۔

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paisa

جلد ۹ | جمعہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۶ھ | قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۸


## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم ومحشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ صاحب تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش
دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ۔ حاشیہ و متن پر دلکش
بیل سبز و نارنج۔ کاغذ گلیز ۲۲×۲۹ سنہری ڈائیدار جلد۔
ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت، دلایتی
کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے
علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## رعایت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معربی و مترجم)
شیخ عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی
درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان
سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید
فرمائیں مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں
ملنے کا پتہ
تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ
(مغربی پاکستان)

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا
چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل،
دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور
ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد۔ ناطاقتی بدن۔ سوکھا
شانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے۔
تو ان کی مجرب دوا
شدہ مکرد ھوج وٹی ہے پچاس گولیاں
سات روپے
حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم لاہور

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر
اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے
قیمت پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک
چشمہ دواخانہ شیر و ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## کیلنڈر کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے

منگوانے والے حضرات بہت جلد آرڈر بک کرائیں
پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ آرڈر جلدی بک
کرائیں ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
قیمت فی نسخہ ۵۰/ روپیہ علاوہ محصول ڈاک
محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

## بدل اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے
ششماہی ۶ "
فی پرچہ ۲۵ پیسے

## موسم سرما

قدرت کا ملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت، نمائی شدہ
قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے
لئے مخصوص کیا ہے۔

اگر آپ
کسی قسم کی کمی محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفردات اور اکسیری
دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں — تو

## مطب اشرف

کی جانب رجوع فرمائیں جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے
نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں
بیرون جات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ
طلب فرمائیں

## مطب اشرف

اشرف منزل نزد جامع مسجد جناح کالونی — لائلپور

## ترجمان اسلام

میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں


نذرانہ خریداری ایڈیشن ۱۰ روپے ۱۰ آنے ۱۰ پیسے

ہفت روزہ

لاہور

# ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

# قادیانی اور جمہور مسلمان

**ہندوستان** کی سرزمین پر بے شمار مذاہب بستے ہیں۔ اسلام دینی حیثیت سے ان تمام مذاہب کی نسبت گہرا ہے۔ کیونکہ ان مذاہب کی بنا کچھ حد تک مذہبی ہے اور ایک حد تک نسلی۔ اسلام نسلی تخیل کی سراسر نفی کرتا ہے۔ اور اپنی بنیاد محض مذہبی تخیل پر رکھتا ہے۔ اور چونکہ اس کی بنیاد صرف دینی ہے اس لئے وہ سراپا روحانیت ہے۔ اور خونی رشتوں سے کہیں زیادہ لطیف بھی ہے۔ اسی لئے مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں چنانچہ ہر ایسی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ سمجھے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے

انسان کی تمدنی تاریخ میں غالباً ختم نبوت کا تخیل سب سے انوکھا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ مغربی اور وسط ایشیا کے موبدانہ تمدن کی تاریخ کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔ موبدانہ تمدن میں زرتشتی۔ یہودی۔ نصرانی اور صابی تمام مذاہب شامل ہیں۔ ان تمام مذاہب میں نبوت کے اجراء کا تخیل نہایت لازم تھا۔ چنانچہ ان پر مستقل انتظار کی کیفیت جاری رہتی تھی غالباً یہ انتظار نفسیاتی حفظ کا باعث تھی عہد جدید کا انسان روحانی طور پر موبد سے بہت زیادہ آزاد منش ہے۔ موبدانہ رویہ کا نتیجہ یہ تھا کہ پرانی جماعتیں ختم ہوتیں اور ان کی جگہ مذہبی عیار نئی جماعتیں کھڑی کرتے۔ اسلام کی جدید دنیا میں جاہل اور جو شیلے عیاروں نے پریس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قبل از اسلام نظریات کو بیسویں صدی میں رائج کرنا چاہا ہے یہ ظاہر ہے کہ اسلام جو جماعتوں کو ایک رسمی پیمانہ پر رونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ ایسی تحریک کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھ سکتا جو کہ اس کی موجودہ وحدت کے لئے خطرہ ہو اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لئے مزید افتراق کا باعث بنے۔

اس قبیل اسلامی موبدیت نے حال ہی میں جن دو صورتوں میں جنم لیا ہے۔ میرے نزدیک ان میں بہائیت قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ لیکن مؤخر الذکر اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لانعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل وغیرہ کا عقیدہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ روح مسیح کا تسلسل۔ یہودی باطنیت کا جزو ہے پولی مسیح بال شیم (BAL SHEM) کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر بوبر کہتا ہے۔

"مسیح کی روح پیغمبروں اور صالح آدمیوں کے واسطہ سے زمین پر اترتی ہے"

اسلامی ایران میں موبدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز۔ حلول۔ تجلی وغیرہ اصطلاحات وضع کیں۔ تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے ضروری تھا کہ وہ مسلمانوں کے قلوب کو ناگوار نہ گزریں۔ حتیٰ کہ مسیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اسی موبدانہ تصور میں ملتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دورِ اوّل کی تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔

اس حیرت انگیز واقعہ کو پروفیسر ونسنک نے اپنی کتاب موسومہ "احادیث میں ربط" میں نمایاں کیا ہے۔ یہ کتاب احادیث کے گیارہ مجموعوں اور اسلام کے تین اولین تاریخی شواہد پر حاوی ہے اور یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ اسلام نے اس اصطلاح کو کیوں استعمال نہ کیا؟ یہ اصطلاح انہیں غالباً اس لئے ناگوار تھی کہ اس سے تاریخی عمل کا غلط نظریہ قائم ہوتا تھا۔ خاکی ذہن وقت کو مدورِ حرکت تصور کرتا تھا۔ صحیح تاریخی عمل کو بحیثیت ایک تخلیقی حرکت کے ظاہر کرنے کی سعادت عظیم مسلمان مفکر اور مورخ یعنی ابن خلدون کے حصہ میں تھی۔

ہندی مسلمانوں نے قادیانی تحریک کے خلاف جس شدت احساس کا ثبوت دیا ہے۔ وہ جدید اجتماعیات کے طالب علم کے لئے بالکل واضح ہے۔ عام مسلمان جسے پچھلے دنوں سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک صاحب نے ملّا زدہ کا خطاب دیا تھا اس تحریک کے مقابلہ میں حفظِ نفس کا ثبوت دے رہا ہے اگرچہ اسے ختم نبوت کے عقیدہ کی پوری سمجھ نہیں۔ نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا لنے اسے حفظِ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کر دیا۔ بعض ایسے ہی نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو رواداری کا مشورہ دیا ہے۔ اگر سر ہربرٹ ایمرسن مسلمانوں کو رواداری کا مشورہ دیں۔ تو میں انہیں معذور سمجھتا ہوں کیونکہ موجودہ زمانے کے ایک فرنگی کے لئے جس نے بالکل مختلف تمدن میں پرورش پائی ہو۔ اس کے لئے اتنی گہری نظر پیدا کرنی دشوار ہے کہ وہ ایک مختلف تمدن رکھنے والی جماعت کے اہم مسائل کو سمجھ سکے۔

ہندوستان میں حالات بہت غیر معمولی ہیں۔ اس ملک کی بے شمار مذہبی جماعتوں کی بقا اپنے استحکام کے ساتھ وابستہ ہے۔ کیونکہ جو مغربی قوم یہاں حکمراں ہے اس کے لئے اس کے سوا چارہ نہیں کہ مذہب کے معاملہ میں عدم مداخلت سے کام لے اس پالیسی نے ہندوستان ایسے ملک پر بدقسمتی سے بہت برا اثر ڈالا ہے۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ مسلم جماعت کا استحکام اس سے کہیں کم ہے۔ جتنا حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں یہودی جماعت کا رومن کے ماتحت تھا۔ ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کے ماتحت ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے۔ اور یہ برٹش حکومت اصل جماعت کی وحدت کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتی۔ بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنے اطاعت اور وفاداری کا یقین دلاوے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول ادا کرتے رہیں۔

اسلام کے حق میں اس پالیسی کا مطلب ہمارے شاعر عظیم اکبرؔ نے اچھی طرح بھانپ لیا جب اس نے اپنے مزاحیہ انداز میں کہا ہے

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ

میں قدامت پسند ہندوؤں کے اس مطالبہ کے لئے پوری ہمدردی رکھتا ہوں جو انہوں نے نئے دستور میں مذہبی مصلحین کے خلاف پیش کی ہے۔ یقیناً یہ مطالبہ مسلمانوں کی طرف سے پہلے ہونا چاہیئے تھا جو ہندوؤں کے برعکس اپنے اجتماعی نظام میں نسلی تخیل کو دخل نہیں دیتے۔ حکومت کو موجودہ صورت حال پر غور کرنا چاہیئے اور اس اہم معاملہ میں جو قومی وحدت کے لئے اشد اہم ہے عام مسلمان کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہیئے۔ اگر کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے سوا چارۂ کار نہیں رہتا کہ وہ معاندانہ قوتوں کے خلاف اپنی مدافعت کرے

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ طریقہ یہی ہے کہ اصل جماعت جس شخص کو تلعّب بالدین کرتے پائے اس کے دعاوی کو تجربہ اور تقریر کے ذریعہ جھٹلایا جائے۔ پھر کیا یہ مناسب ہے کہ اصل جماعت کو رواداری کی تلقین کی جائے۔ حالانکہ اس کی وحدت خطرہ میں ہو اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو۔ اگرچہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو۔

اگر کوئی گروہ جو اصل جماعت کے نقطہ نظر سے باغی ہے حکومت کے لئے مفید ہے۔ تو حکومت اس کی خدمات کا صلہ دینے کی پوری طرح مجاز ہے۔ دوسری جماعتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی لیکن یہ توقع رکھنی بیکار ہے کہ خود جماعت ایسی قوتوں کو نظر انداز کر دے۔ جو اس کے اجتماعی وجود کے لئے خطرہ ہیں۔ اس مقام پہ یہ دہرانے کی غالباً ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے بے شمار مذہبی فرقوں کے مذہبی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ جن مسائل پر سب فرقے متفق ہیں۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کا فتوے ہی دیتے ہیں۔

ایک اور چیز بھی حکومت کی خاص توجہ کی محتاج

(باقی بر صفحہ ۱۲)

غازی خدا بخش اینڈ برادرز پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس ہیروں اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام ہیروں دہلی دروازہ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۴ جون ۱۹۶۶ء

# پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کا مشن

ربیع الاول کا یہ مبارک مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں تمام کائنات کی علت غائی، دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس عالم دنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے تشریف لانے کے وقت اس دنیا کا ایک عجب سا نقشہ تھا۔ اس وقت بھی دنیا آج کل کی طرح دو بلاکوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ایک رومی بلاک اور دوسرا ایرانی بلاک۔ یہ دونوں بلاک اپنے آپ کو تہذیب و تمدن کے ستون سمجھتے تھے لیکن حالت یہ تھی کہ دونوں ہی جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے تھے اور کسی ایسے نور کے متلاشی تھے جو انہیں جاہلیت کی ان تاریکیوں سے دین ہدیٰ کے راستہ کی طرف رہنمائی کرے۔

یورپین پروفیسر گبن کے قول کے مطابق روی سلطنت اخلاق و معاشرت کے میدان میں اپنا وقار کلیتہً کھو چکی تھی۔ پبلک پرٹیگسوں کی بھرمار، ملک میں اخلاقی انارکی، زراعت میں بے مائیگی اور صنعت وحرفت میں چور بازاری نے اس کو تمدنی لحاظ سے بالکل قلاش بنا دیا تھا۔ مذہبی رہنماؤں کا مقصود زندگی صرف دولت اکٹھا کرنا تھا اور وہ عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنا ہی منتہائے حیات سمجھتے تھے۔ عدل و انصاف برسر بازار بکتا تھا اور رشوت اور چور بازاری اُن کا روز مرہ کا مشغلہ تھا۔

دوسری طرف ایرانی سلطنت بھی جو اپنے کو کیکاؤس و کیقباد کا وارث تصور کرتی تھی، اسی طرح کی اخلاقی بیماریوں میں مبتلا تھی۔ یزدگرد ثانی نے اپنی لڑکی سے شادی کی اور بعد میں اُسے قتل کر دیا۔ ایران کے مشہور بادشاہ بہرام چوبین کے اپنی ہمشیرہ سے ناجائز تعلقات تھے۔ ایران کی مزدکی تحریک نے ملک میں اس فکر کو شہرت عام دی کہ چونکہ تمام انسان ایک ہی والدین کی اولاد ہیں، لہٰذا وہ ہر ایک کے زر اور زن میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ اخلاقی حالت ان دو بڑی سلطنتوں کی تھی، جن کی مادی قوت و طاقت کا اس زمانہ میں طوطی بولتا تھا۔

تہذیب و اخلاق اور تمدن و معاشرت کی اس مفلسی کے وقت ہادیٔ برحق، فخر دو عالم، رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے، اور اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام دنیا والوں کو سنایا جس نے چند ہی دنوں میں رہزنوں کو راہنما، بداخلاقوں کو اخلاق مجسم، ظلم شعاروں کو رحم وکرم کا پتلا بنا دیا۔ پہلے جو لوگوں سے حیا نہیں کرتے تھے اب اس قدر باحیا ہو گئے کہ فرشتے بھی ان سے حیا کرنے لگے۔ جو پہلے بیٹیوں کو جھوٹی غیرت وحمیت کی خاطر زندہ گاڑ دیا کرتے تھے اب بیٹیوں کو اپنے لئے برکت اور عزت کی علامت سمجھنے لگے۔

پاکستان اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں آج پھر جاہلیت اولیٰ عود کر آئی ہے۔ وہی بداخلاقی اور بے حیائی، جنسی انارکی، تمدنی بے مائیگی، معاشی ناہمواری اس طرح پرورش پا رہی ہے جیسے غلیظ اور گندے نالوں میں مچھر۔ زنا کو جرم ہی نہیں سمجھا جا رہا، شراب پانی کی طرح پی جا رہی ہے عورتوں اور مردوں کا مختلط سوسائٹیوں میں بے محابا اختلاط اسی طرح ہے جس طرح جاہلیت اولیٰ میں تھا عریاں لباس، ذہنی آوارگی، چور بازاری، شیطانی معیشت، گندی سیاست غرضیکہ ہر ایک چیز جاہلیت کی یاد تازہ کر رہی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جاہلیت کی ان گندگیوں سے موجودہ معاشرہ کو کس طرح پاک کیا جائے اور بداخلاقی، جنسی انارکی، تمدنی بے راہ روی اور معاشی ناہمواری کو کس طرح ختم کیا جائے؟ اس کا جواب صرف یہی ہے کہ جس طرح جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے جاہلیت اولیٰ کے خارزاروں کو تہذیب و تمدن اور اخلاق و راستی کے مرغزاروں میں تبدیل کر دیا اسی طرح آج بھی اس بداخلاقی اور بے حیائی کا واحد علاج یہ ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو اپنے عمل سے اپنایا جائے اور قرآن و سنت کے پیمانوں سے خود سیراب ہو کر تشنہ لب دنیا کو اس کی طرف دعوت دی جائے۔

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ پاکستان جو اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے میں ملا تھا اور جس کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے اللہ رب العزت سے طرح طرح کے عہد و پیمان باندھتے تھے، آج اسی پاکستان میں شریعت کی ہر بات کا اپنے قول و عمل سے استہزاء کیا جا رہا ہے۔ عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی جیسے سراسر خلاف شریعت قوانین آئے روز نافذ کئے جاتے ہیں۔ اپنے ہر وعدے کے بالکل برعکس عمل کیا جا رہا ہے۔ خواتین کی نیم عریانی طرح طرح کا میک اپ، بے پردگی ہر چلتے آدمی کو دعوت نظارہ دیتی ہے۔ مخلوط تعلیم، ذہنی آوارگی اور جنسی انارکی کا سیب بن رہی ہے۔ کافرانہ نظام معیشت، انگریزی سیاست، قدم قدم پر ایمانوں میں رخنہ اندازی کر رہی ہے۔ سکولوں اور کالجوں کا طریق تعلیم نئی نسل کو دینی اقدار سے کوسوں دور لے جا رہا ہے۔

ملک کے کافرانہ قوانین عدل و انصاف کا گلا گھونٹ رہے ہیں، سینما، ریڈیو، ٹیلی ویژن، گندے اخبار قوم کی نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں میں فکری اور اخلاقی بے راہ روی کی تخم ریزی کر رہے ہیں۔ ان اور ان جیسی سینکڑوں اور معاشرتی خرابیوں کی اصلاح صرف اور صرف اسی طریقے سے ہو سکتی ہے کہ اُس پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قانون اور شریعت کو ملک میں زندگی کے ہر شعبہ اور عمل کی ہر حرکت میں نافذ کیا جائے۔

آپ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس شریعت پر جس کو آپ دنیا میں لائے، خود بھی چلا جائے اور دوسروں کو بھی چلنے کی دعوت دی جائے۔ صرف جلوس نکال دینا یا زبانی محبت کا دم بھرنا آپ کی اتباع کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا بلکہ آپ کی محبت کے تقاضے تب پورے ہوتے ہیں جب اپنی انفرادی اور اجتماعی، خلوت اور جلوت کی زندگیوں کو قرآن و سنت کے پیمانوں میں ڈھال دیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اس مقصد کو سرانجام دے رہی ہے۔ وہ ملک میں قرآن و سنت کی بنیادوں پر خالص اسلامی نظام برپا کرنا چاہتی ہے۔ وہ ملک میں بے دینی قدروں کے علی الرغم دینی اقدار کے تحفظ کے لئے جدوجہد کر رہی ہے

- وہ چاہتی ہے دین اور علماء دین کا وقار قائم ہو
- وہ چاہتی ہے کہ موجودہ معاشرہ میں اسلام سربلند ہو
- وہ چاہتی ہے کہ آپ کی ایمانی زندگی شعوری ہو
- وہ چاہتی ہے کہ آپ قرآن اور صاحب قرآن سے باخبر ہوں۔
- وہ چاہتی ہے کہ اسلام ماننے والوں میں جاننے والوں کا توازن قائم ہو۔
- وہ چاہتی ہے کہ اس بے دین ماحول میں دین کی بات قدر و منزلت کے کانوں سے سنی جائے
- وہ چاہتی ہے کہ مغربی تہذیب کی جگہ محمدی تہذیب اپنائی جائے۔
- وہ چاہتی ہے کہ الحاد و زندقہ پھیلانے والے لوگوں پر قدغن لگائی جائے۔
- وہ چاہتی ہے کہ اسلامی ماحول، ایمانی اقدار اور قرآنی آداب کا قیام ہو۔
- وہ چاہتی ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام اور ہو اور پاکیزہ اور نیک مقاصد کے لئے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنا "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کا مصداق ہے اور پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو صحیح طور پر اپنانا اور آپ کی حقیقی اتباع کرنا ہے۔

قدم قدم پہ رحمتیں نفس نفس پہ برکتیں
جدھر جدھر سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا

مولانا ابوالکلام آزاد

# ذکرِ مقدّس

آں راز کہ در سینہ نہاں ست نہ وعظ ست
برادر تواں گفت بر منبر نہ تواں گفت

ماہ ربیع الاوّل کا ورود تمہارے لئے

عزیزانِ ملت! جشن و مسرت کا ایک پیغام عام ہوتا ہے کیونکہ تم کو یاد آجاتا ہے کہ اسی مہینوں کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمت عامہ کا دنیا میں ظہور ہوا اور اسلام کے داعی برحق کی پیدائش سے دنیا کی دائمی غمگینیاں اور سرگشتگیاں ختم کی گئیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

تم خوشیوں اور مسرتوں کے ولولوں سے معمور ہو جاتے ہو تمہارے اندر خدا کے رسول برحق کی محبت و شیفتگی ایک بے خودانہ جوش و محویت پیدا کر دیتی ہے تم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اسی کی یاد میں، اسی کے تذکرہ میں، اور اسی کی محبت کی لذت و سرور میں بسر کرنا چاہتے ہو!

تم اس کے ذکر و فکر کی مجلسیں منعقد کرتے ہو۔ اس کی آرائش و زینت میں اپنی محنت و مشقت کی کمائی بے دریغ لٹاتے ہو۔ خوشبودار اور تر و تازہ پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو۔ کافوری شمعوں کے خوبصورت فانوس اور برقی روشنی کے بکثرت کنول روشن کرتے ہو۔ عطر و گلاب کی مہک اور اگر کی بتیوں کا بخور جب ایوانِ مجلس کو معطر کر دیتا ہے تو اس مدح و ثنا کے زمزموں اور درود و سلام کے مقدس ترانوں کے اندر اپنے محبوب و مطلوبِ مقدس کی یاد کو ڈھونڈھتے ہو اور بسا اوقات تمہاری آنکھوں کے آنسو اور تمہارے پُر محبت دلوں کی آہیں اس کے اسم مبارک سے والہانہ عشق کرتیں اور اس کے عشق سے حیات روحانی حاصل کرتی ہیں۔

پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لئے رب السمٰوٰت والارض کے محبوب کو چنا اور کیا پاک و مطہر ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین و رحمۃ اللعالمین کی مدح و ثنا میں زمزمہ سنج ہوئیں

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذارند و خم طرۂ یارے گیرند!!

انہوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لئے اس کی محبوبیت کو دیکھا۔ جس کو خود خدا نے اپنی چاہتوں اور محبتوں سے ممتاز کیا اور ان کی زبانوں نے اس کی مدح و ثناء کی۔ جس کی مدح و ثناء میں خود خدا کی زبان۔ اس کے ملائکہ اور قدسیوں کی زبان اور کائناتِ ارضی کی تمام پاک روحوں اور سعید ہستیوں کی زبان ان کی شریک و ہمنوا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

## کائناتِ ہستی کی محبوبیتِ اعلیٰ

بلاشبہ محبت نبوی اور عشق محمدیؐ کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ ذوق و شوق تمہاری زندگی کی سب سے قیمتی متاع ہے اور تم اپنے ان پاک جذبات کی جتنی بھی حفاظت کرو کم ہے۔ تمہارا یہ عشق الٰہی ہے۔ تمہاری یہ محبت ربانی ہے۔ تمہاری یہ شیفتگی انسانی سعادت اور راست بازی کا سرچشمہ ہے۔ تم اس وجودِ مقدس و مطہر کی محبت رکھتے ہو جس کو تمام کائنات انسانی میں سے تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبوبیتوں اور ہر قسم کی محمودیتوں کے لئے چن لیا۔ اور محبوبیت عالم کا خلعت اعلیٰ صرف اسی کے وجودِ اقدس پر راست آیا۔ کرۂ ارض کی سطح پر انسان کے لئے بڑی سے بڑی بات جو لکھی جا سکتی ہے زیادہ سے زیادہ عشق جو کیا جا سکتا ہے، اعلیٰ سے اعلیٰ مدح و ثناء جو کی جا سکتی ہے، غرض کہ انسان کی زبان انسان کے لئے جو کچھ کہہ سکتی ہے اور کر سکتی ہے، وہ سب کا سب صرف ایک انسانِ کامل و اکمل کے لئے ہے اور اس کا مستحق اس کے سوا کوئی نہیں۔

مقصود ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست
ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

وللہ در ما قال

عباراتنا شتی وحسنک واحد
وکل الی ذلک الجمال یشیر

## وحدہٗ لاشریک

خدا کی الوہیت و ربوبیت جس طرح لاشریک ہے کہ کوئی ہستی اس کی شریک نہیں اسی طرح اس انسانِ کامل کی انسانیت اعلیٰ اور عبدیت کبریٰ بھی لاشریک ہے۔ کیونکہ اس کی انسانیت و عبدیت میں کوئی اس کا ساجھی نہیں اور اس کے حسن و جمال فردانیت کا کوئی شریک نہیں

منزہ عن شریک فی محاسنہ
فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں تم دیکھتے ہو کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہاں کہیں کیا گیا۔ وہاں ان سب کو ان کے ناموں سے پکارا ہے۔ اور ان کے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے تو ان کے ناموں کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اس انسانِ کامل اس فرد اکمل، اس صفاتِ عبدیت کے وحدہٗ لاشریک کا اکثر مقامات میں اسی طرح ذکر کیا ہے کہ نہ تو اس کا نام لیا گیا، نہ ہی کسی دوسرے وصف سے نامزد کیا گیا بلکہ صرف "عبد" کے لفظ سے اس کے پروردگار نے اسے یاد فرمایا:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی ۔۔۔۔

پاک ہے وہ خداوند قدوس جس نے ایک رات اپنے "عبد" کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی۔

سورۂ جن میں فرمایا:۔

وَاِنَّہٗ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا ۝

اور جب اللہ کا بندہ (عبد) تبلیغ حق کے لئے کھڑا ہوتا ہے تاکہ اللہ کو پکارے تو کفار اس کو اس طرح گھیر لیتے ہیں گویا قریب ہے کہ اس پر آ گریں گے۔

سورۂ کہف کو اس آیت سے شروع کیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے "عبد" پر کتاب اتاری۔

سورۂ فرقان کی پہلی آیت ہے:۔

تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝

کیا ہی پاک ذات ہے اس کی جس نے الفرقان اپنے "عبد" پر اتارا تاکہ وہ تمام عالم کی ضلالتوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔

اسی طرح سورۂ نجم میں فرمایا فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی سورۂ حدید میں فرمایا یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِہٖٓ اٰیٰتٍ پس ان تمام مقامات میں آپ کا اسم گرامی نہیں لیا بلکہ اس کی جگہ صرف "عبد" فرمایا حالانکہ بعض دیگر انبیاء کے لئے اگر عبد کا لفظ فرمایا ہے تو اس کے ساتھ نام کی تصریح بھی کر دی ہے سورۂ مریم میں حضرت زکریا کے لئے فرمایا ذِکْرُ رَحْمَۃِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا سورۂ ص میں فرمایا وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ نیز وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ۔

اس خصوصیت و امتیاز سے اسی حقیقت کو واضح کرنا مقصودِ الٰہی تھا کہ اس وجودِ گرامی کی عبدیت اور بندگی اس درجہ آخری اور مرتبہ قصویٰ تک پہنچ چکی ہے جو انسانیت کی انتہا ہے اور جس میں اور کوئی عبد اس عبدِ کامل شریک و سہیم نہیں پس عبدیت کا فردِ کامل وہی اور اس لئے بغیر اضافت و نسبت کے صرف "عبد" کا لقب اس کو ناموں اور علموں کی طرح پہنچوا دیتا ہے کیونکہ تمام کائناتِ ہستی میں اس کا سا کوئی عبد نہیں ہے۔

پس یہ وہ تھا کہ اس کی صفاتِ الٰہیہ کا یہ حال ہے۔ اس کی انسانیت و عبدیت کی وحدت اس طرح فرمانفرمائے جمیع کائنات ہے۔ اس کی محبت و محبوبیت کا خود رب السماوات والارض نے اعلان کیا اور اس کی رحمت کو اپنی ربوبیت کی طرح تمام عالمین پر محیط کر دیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفاتِ رافت و رحمت سے متصف فرمایا۔ اگر اپنے آپ کو اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کہا تو اسے بھی بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ قرار دیا اس کو تمام قرآن حکیم میں کبھی بھی نام لے کر نہ پکارا بلکہ کبھی صدائے عزت سے نوازا کہ یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ اور کبھی طریق محبت سے پکارا کہ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اسی کے وجود کی عزت و عظمت کو اپنی عزت کی طرح اپنے بندوں پر فرض کر دیا اور جا بجا حکم دیا کہ تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ (اس کی عزت کرو اور اس کی توقیر بجا لاؤ) پھر وہ کہ اس کی محبوبیتوں اور عظمتوں کا یہ حال تھا کہ اس کا وجود مقدس و اطہر تو بڑی چیز ہے وہ جس آبادی میں بسا اور جس شہر کی

گلیوں میں چلا پھرا۔ اس کی عزت کو بھی خدائے زمین و آسمان نے تمام عالم میں نمایاں کیا

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ

ہم مکہ کی قسم کھاتے ہیں مگر اس لئے کہ تیرا وجود اس کی سرزمین میں رہا اور بسا ہے۔

ومن مذهبي حب الديار لاهلها
وللناس فيما يعشقون مذاهب

پس جس کی قدوسیت جبروتیت کا یہ مرتبہ ہو اس کی یاد میں جتنی گھڑیاں بھی کٹ جائیں۔ اس کے عشق میں جتنے آنسو بھی بہہ جائیں، اس کی محبت میں جتنی آہیں بھی نکل جائیں اور اس کی مدح و ثنا میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں انسانیت کا حاصل، روح کی سعادت، دل کی طہارت زندگی کی پاکی اور ربانیت والہیت کی بادشاہی ہے۔

واللہ در ما قال

راہ تو بہر قدم کہ پوینده خوش است
وصل تو بہر سبب کہ جوینده خوش است
روئے تو بہر دیدہ کہ بینند نکوست
نام تو بہر زبان کہ گویند خوش است

## جشنِ حصول و ماتمِ ضیاع

لیکن جب تم اس ماہ مبارک میں یہ سب کچھ کرتے ہو اور اس ماہ کے واقعہ ولادت کی یاد میں خوشیاں مناتے ہو۔ تو اس کی مسرتوں کے اندر تمہیں کبھی اپنا وہ ماتم بھی یاد آتا ہے جس کے بغیر اب تمہاری کوئی خوشی نہیں ہو سکتی؟ کبھی تم نے اس حقیقت پر بھی غور کیا ہے کہ یہ کس کی پیدائش ہے جس کی یاد کے لئے تم سروسامان جنبش کرتے ہو۔

یہ کون تھا جس کی ولادت کے تذکرہ میں تمہارے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا ایسا عزیز پیام ہے؟

آہ! اگر اس مہینہ کی آمد تمہارے لئے جشن و مسرت کا پیام ہے کیونکہ اسی مہینے میں وہ آیا جس نے تم کو سب کچھ دیا تھا۔ تو میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کسی مہینے میں ماتم نہیں کیونکہ اس مہینہ میں پیدا ہونے والے نے جو کچھ ہمیں دیا تھا۔ وہ سب کچھ ہم نے کھو دیا تھا اس لئے کہ اگر یہ ماہ ایک طرف بخشنے والے کی یاد تازہ کرتا ہے تو دوسری طرف کھونے والے کے زخم کو بھی تازہ ہو جانا چاہیئے

ماخانہ رمیدگانِ ظلمیم
پیغامِ خوش از دیارِ ما نیست

تم اپنے گھروں کی مجلسوں کو آباد کرتے ہو۔ مگر تمہیں اپنے دل کی اجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے؟ تم کافوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے ہو۔ مگر اپنے دل کی اندھیاری کو دور کرنے کے لئے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈتے؟ تم پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو مگر آہ تمہارے [illegible] کا پھول مرجھا گیا ہے۔ تم گلاب کے چھینٹوں سے اپنے رومال کو معطر کرنا چاہتے ہو مگر آہ! تمہاری غفلت کہ تمہاری عظمت اسلامی کی عطر بیزی سے دنیا کی مشام روح [illegible] تمہاری مجلسیں تاریک ہوتیں۔ تمہارے [illegible] اور [illegible]

کو زیب و زینت کا ایک ذرہ نصیب نہ ہوتا۔ تمہاری آنکھیں رات رات بھر مجلس آرائیوں میں نہ جاگتیں۔ تمہاری زبانوں سے ماہ ربیع الاول کی ولادت کے لئے دنیا کچھ نہ سنتی مگر تمہاری روح کی آبادی معمور ہوتی۔ تمہاری دل کی بستی نہ اجڑتی تمہارا طالع بیدار نہ ہوتا اور تمہاری زبانوں سے نہیں مگر تمہارے اعمال کے اندر سے اسوۂ حسنۂ نبوی کی مدح و ثنا کے ترانے اٹھتے۔

فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور

مجھے یہ ڈر ہے دلِ زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبادت ہے تیرے جینے سے

پھر آہ، وہ قوم اور صد آہ اس قوم کی غفلت و نادانی جس کے لئے ہر جشن و مسرت میں پیام ماتم ہے اور جس کی حیات قومی کا ہر قہقہہ عیش فغان حسرت ہو گیا ہے۔ مگر نہ تو ماضی کی عظمتوں میں اس کے لئے کوئی منظر عبرت ہے۔ نہ حال کے واقعات و حوادث میں کوئی پیام تنبہ و ہوشیاری ہے اور نہ مستقبل کی تاریکیوں میں زندگی کی کسی روشنی کو اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ اسے اپنی کامجوئیوں اور جشن و مسرت کی بزم آرائیوں سے مہلت نہیں حالانکہ اس کے جشن و طرب کے ہر دور میں ایک نہ ایک پیام ماتم و عبرت بھی رکھ دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ آنکھیں دیکھیں، کان سنیں اور دل کی دانائی غفلت و سرشاری سے چھین نہ لی ہو۔

وَاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ

## ظہور و مقصدِ ظہور

ماہ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لئے جشن و مسرت کا پیام اس لئے تھا کہ اسی مہینہ میں خدا کا وہ فرمانِ رحمت دنیا میں آیا۔ جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت و حرمانی کا موسم بدل دیا ظلم و طغیان اور فساد و عصیان کی تاریکیاں مٹ گئیں۔ خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا۔ انسانی اخوت و مساوات کی یگانگت نے دشمنوں اور کمینوں کو نابود کر دیا اور کلمۂ کفر و ضلالت کی جگہ کلمہ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلانِ عام ہوا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ

اللہ کی طرف سے تمہاری جانب ایک نور ہدایت اور کتاب مبین آئی اللہ اس کے ذریعہ اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی اور زندگی کی راہوں پر ہدایت فرماتا اور ان کے آگے صراط مستقیم کھولتا ہے۔

لیکن دنیا شقاوت و حرمانی کے درد سے پھر دکھیا ہو گئی انسانی شر و فساد اور ظلم و طغیان کی تاریکی خدائی روشنی پر غالب ہونے کے لئے پھیل گئی۔ سچائی اور راست بازی کی کھیتیوں نے [illegible] کا کوئی رکھوالا نہ رہا [illegible] خدا ہی کے لئے بستی

غیروں کو دے دی گئی اور اس کے کلمۂ حق و عدل کے غمگساروں اور ساتھیوں سے اس کی سطح خالی ہو گئی

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

زمین کی خشکی و تری دونوں میں انسان کی پیدا کی ہوئی شرارتوں سے فساد پھیل گیا اور زمین کی صلاح و فلاح غارت ہو گئی۔

پھر آہ! تم اس کے آنے کی خوشیاں تو مناتے ہو۔ پر اس کے ظہور کے مقصد سے غافل ہو گئے ہو اور وہ جس غرض کے لئے آیا تھا۔ اس کے لئے تمہارے اندر کوئی ٹیس اور چبھن نہیں۔

یہ ماہ ربیع الاول اگر تمہارے لئے خوشیوں کی بہار ہے تو صرف اس لئے کہ اسی مہینہ میں دنیا کی خزانِ ضلالت ختم ہوئی اور کلمۂ حق کا موسم ربیع شروع ہوا پھر اگر آج دنیا کی عدالت سموم ضلالت کے جھونکوں سے مرجھا گئی ہے تو اے غفلت پرستو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے۔

## آتشین شریعت

اس موسم کی خوشیاں اس لئے تھیں کہ اسی میں اللہ کی عدالت کی وہ "آتشین شریعت" کوہ فاران پر نمودار ہوئی جس کی سعیر کی چوٹیوں پر صاحب تورات کو خبر دی گئی تھی اور جو مظلومی کے آنسو بہانے، مسکینی کی آہیں نکالنے ذلت و نامرادی سے ٹھکرائے جانے کے لئے دنیا میں نہیں آئی تھی بلکہ اس لئے آئی تھی کہ اعداء حق و عدالت ناکامی کے آنسو بہائیں دشمنانِ الٰہی مسکینی کے لئے چھوڑ دیئے جائیں ضلالت و شقاوت، نامرادی و ناکامی کی ذلت سے ٹھکرائی جائے اور سچائی و راستی کا عرشِ عظمت و جلال نصرت الٰہی کی کامرانیوں اور اقبال و فیروزی کی فتح مندیوں کے ساتھ تمام کائنات ارضی میں اپنی جبروتیت و قدوسیت کا اعلان کرے پس وہ اللہ کے ہاتھ کی چمکائی ہوئی ایک تلوار تھی جس کی ہیبت و قہاریت نے باطل پرستی کی تمام طاقتوں کو لرزا دیا اور کلمۂ حق کی بادشاہت اور دائمی فتح کی دنیا کو بشارت سنائی

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو دنیا کی سعادت کے قیام اور ضلالت کی مقہوریت کے لئے دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام دینوں پر اسے غالب کر دے پس اس کی حقانیت کی طاقت ہی آخر میں دائمی اور عام فتح پانے والی ہے اگرچہ مشرکوں پر ایسا ہونا بہت ہی شاق گذرے۔

(باقی آئندہ)

# معارف الحدیث

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور آقائے نامدار سرور کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اخلاص ومحبت کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

یا عباد اللہ (اے اللہ کے بندو) اخلاص ومحبت ایک عجیب نعمت ہے اگر تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے تو ہمیشہ کامیاب رہو گے پھر فرمایا:-

یقول ربی فی یوم القیامۃ این المتحابون الیوم اظلھم فی ظلی (رواہ مسلم)

(ترجمہ) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہیں مخلصانہ محبت کرنے والے میں ان کو اپنے فضل وکرم کے سایہ میں جگہ دوں گا۔

حضرت امام غزالیؒ نے اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اخلاص ومحبت ایک قیمتی سرمایہ ہے جو حق تعالیٰ نے ایمان کو عطا فرمایا ہے۔ جب مکمل سرمایہ مسلمانوں کے پاس محفوظ تھا وہ عظمت وعزت کے عرش پر رونق افروز تھے۔ دنیا کی تمام قومیں ان کا ادب واحترام کرتی تھیں۔ وہ ایک امتیازی شان کے مالک تھے۔ لیکن افسوس جب سے یہ قیمتی سرمایہ برباد ہوا فرزندان اسلام پریشان ہیں اور زندگی کی ہر منزل میں ناکام ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے لئے ایثار وقربانی کا بے پناہ جذبہ اپنے دل میں رکھتا تھا اسی جذبہ مقدس نے قیصر وکسریٰ کے تاج و تخت ملوک وسلاطین کی عظمتیں اور مشرق ومغرب کی سیادت مسلمانوں کے قدموں پر نثار ہوتی تھیں لیکن آہ وہ زمانہ ختم ہوگیا۔ پر اب بھی وہ وقت ہے کہ ہم برباد شدہ دولت کو جمع کریں اور پھر عزت وعظمت کے عرش پر پہنچ جائیں زمانہ کے تھپیڑے کھانے کے باوجود اب بھی اگر ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو ہم سے زیادہ دنیا میں بدقسمت کون ہے کیا ہماری آنکھیں اسوقت کھلیں گی جب ہم ذلت کے آخری درجہ میں پہنچ جائینگے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ (او کما قال)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کام نااہلوں کو سونپا جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو۔

اسلام کا اعتقادی مسئلہ ہے کہ آخر زمانہ میں دنیا میں ایک ایسا زبردست انقلاب آئے گا کہ دنیا کائنات کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا نہ زمین رہے گی نہ آسمان نہ حیوانات نہ شجر وحجر اسوائے حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ اسی کا نام قیامت ہے۔

دنیا کے رات دن کے تجربات شاہد ہیں کہ ہر آنے والی چیز پہلے اس کے کچھ آثار نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے قیامت سے پہلے انقلابی آثار کا نمودار ہونا قرین قیاس اور تقاضائے عقل ودانش ہے انہی انقلابی آثار میں حضور سرور عالمؐ نے ایک بات یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ قیامت سے پہلے امور مذہب و مملکت ایسے نااہلوں کے سپرد کئے جائیں گے جن کے وہ اہل نہ ہوں گے اور وہ ان امور کو کما حقہٗ ادا نہ کر سکیں گے۔ تلاش، ہر ہنر پا، ہر ہنر بدن بڑی بڑی اونچی عمارتیں بنا کر ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

اس انقلاب کی مثالیں بہت ہیں ہر شخص پیش آئند واقعات پر معمولی سے غور وفکر سے مشاہدہ کر سکتا ہے کہ آجکل زمانہ مجھے بیل ونہار اسی انقلابی کیفیت کے حامل ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب جاہل مطلق مسند ہدایت وافتاء پر قابض ہو جائیں گے تو وہ یقیناً احکام وشرائع پر اپنی نااہلیت سے ہاتھ صاف کریں گے اور جب نااہل اقتدار کی کرسی پر بیٹھیں گے تو وہ بمصداق ؎

گر بہ میرد سگ وزیر دموش را دیواں کنند
این چنیں ارکانِ دولت ملک را ویراں کنند

حکومت اور انتظام کا بیڑا ہی غرق کر دیں گے۔ ظاہر ہے کہ جب یہ انقلابی تحریک تکمیل کو پہنچے گی۔ دین اس قسم کے نااہلوں کے ہاتھ آجائے گا۔ حکومت پر ایسے از کار رفتہ اشخاص قابض ہو جائیں گے تو کچھ نہ کچھ عرصہ کے بعد وہ دن ضرور آئے گا کہ نہ دین وملت اپنے اصلی خدوخال میں باقی رہے گا اور نہ حکومت ہی حکومت کی اصلی صورت میں باقی رہے گی بالآخر دنیا کا موجودہ نظام درہم ہو کر یہ دنیا خود بخود ہی فنا ہو جائے گی

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ..... لن یصلح آخر ھذہ الامۃ الا بما صلح بہ الاول (او کما قال)

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں تباہ شدہ امت کی اصلاح انہی چیزوں سے ہو سکے گی جن سے شروع امت نے اصلاح حال کی تھی۔

موجودہ زمانہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کی جو حالت زار ہے وہ ارباب دانش وبینش پر مخفی نہیں۔ اگرچہ ان کی اصلاح کے لئے آئے دن ملکی راہنما اور رہبران قوم، امت کی اصلاح وفلاح کے پیش نظر قسم قسم کے پروگرام بناتے ہیں۔ قسم قسم کی تحریکیں جاری کرتے ہیں۔ بڑی ہمہ ہمی اور سرگرمیوں کا اظہار کیا جاتا ہے بایں ہمہ اس جد وجہد اور سعی لاحاصل کا جو نتیجہ ہے وہ دنیا کے سامنے ہے حکومت یا آزادی ملنے بھی قوم کی اصلاح نہیں ہوتی۔ رہبران ملت کی دھواں دھار تقریروں کا بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ قوم روز بروز اخلاقی پستی میں گرتی جا رہی ہے۔ مذہب سے دور اور بیگانہ بنتی جا رہی ہے۔ ہر امکانی کوشش اور جد وجہد کے بعد مسلمانوں کا روز افزوں تنزل، حسب ارشاد حدیث اس کا نتیجہ ہے کہ اصلاح کے پیغمبرانہ طریقوں سے بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔

حدیث متذکرہ بالا میں حضور سرور عالمؐ نے سخت کڑی سے گڑی اور بدسے بدتر حالت میں بھی مسلمانوں کو عروج رفتہ حاصل کرنے کا ایک گر بتا دیا ہے وہ یہ کہ خیر القرون کے بعد قیامت سے پہلے مسلمانان عالم جس حالت میں اپنی ترقی اور اصلاح کے خواستگار ہوں تو ان کے لئے راہ عمل صرف یہی ہے کہ وہ خیر القرون کی تاریخیں پڑھیں ان کی ترقی اور عروج کی داستان ملاحظہ کریں اور ان اصول وضوابط پر عمل پیرا ہوں جن پر عمل کرنے سے ان لوگوں نے دین ودنیا کی سعادتیں حاصل کی تھیں۔ انسانی دماغوں کے تراشیدہ قوانین واصول سے نہ وہ دنیا ہی میں عروج کی منزلیں طے کر سکتے ہیں اور نہ وہ اصول آخرت کی سرخروئی کا سامان بن سکتے ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اخلاص ومحبت اور ایثار وقربانی کے فضائل بیان فرمائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص غریب ہو تو وہ کم سے کم کیا ایثار کر سکتا ہے!

حضورؐ نے فرمایا:-

یا ابا ذر اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءھا وتعاھد جیرانک (رواہ البخاری)

(ترجمہ) اے ابوذر! جب تم شوربا پکایا کرو تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اس میں سے اپنے ہمسایہ کی خبر گیری کیا کرو۔

اس فرمان رسالتؐ سے ایثار واخلاص کی بے پناہ فضیلت ثابت ہے ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں میں یہ جذبہ کامل تھا چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ کے حالات میں لکھا ہے ان کا یہ معمول تھا کہ جب ان کے گھر اچھا کھانا پکتا یا کہیں سے کوئی تحفہ آتا تو وہ اپنے غریب بھائیوں کو ضرور بھیجتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہمارے غریب بھائیوں کا ہم پر حق ہے۔ حضرت جابرؓ کو جب تجارت میں نفع ہوتا تھا تو نصف نفع غریبوں کو تقسیم کر دیتے تھے اور جب کھانا کھانے بیٹھتے تھے تو ہمسایوں کا حال دریافت کرتے اگر کوئی بھوکا ہوتا تو اسے اپنے دستر خوان پر بٹھا لیتے تھے ان کی بیوی بھی بے انتہا جود اور فیاض طبع تھیں ان کا یہ معمول تھا کہ اپنے شوہر سے دریافت کر کے صبح شام دونوں وقت اپنے غریب ہمسایوں کو کھانا بھیجتی تھیں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کے مکان کے قریب ایک یمنی تاجر رہتا تھا ایک مرتبہ اسکا کاروبار بالکل تباہ ہوگیا اور اس نقصان کی وجہ سے قرض خواہوں نے اسقدر شدید تقاضا کیا کہ اس کی زندگی دوبھر ہوگئی جب حضرت ابوایوبؓ کو اس معاملہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یمنی سوداگر کو اپنے پاس بلایا اور اس کا کل قرضہ اپنے پاس سے ادا کیا یہی وہ ایثار پسندی تھی جس

قسط دوم

# خلائی راکٹ کی چاند پر رسائی اور اسلام

(حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

چاند پر پہنچنے کے سلسلہ میں اب صرف یہ بحث رہ جاتی ہے کہ اگر چاند آسمان میں ہے تو آسمانوں میں دروازے ہیں، خرشتوں کے پہرے ہیں وہاں کیسے راکٹ پہنچ سکتا ہے۔ اور ان آیات و روایات کا کیا مطلب ہے جن سے سورج چاند کا آسمان میں ہونا معلوم ہوتا ہے۔

## ایک ضروری تمہید عقل و نقل

اس سے پہلے ایک ضروری بات واضح ہونی ضروری ہے۔ وہ یہ کہ بعض اہل زیغ قرآن و حدیث کی بعض باتوں کو عقل کے خلاف بتانے لگ جاتے ہیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے، کہ خدا و رسول کی کوئی بات عقل کے خلاف نہیں ہو سکتی مگر یہاں لاکھوں عقلیں ہیں۔ کس کی عقل کو صحیح اور کس کی عقل کو ناقص قرار دیں۔ ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کی عقل کی کسوٹی پر قرآن و حدیث کو پرکھنا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔ مگر یہ ناممکن ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں اختلاف ہو سکے۔ اس لئے ہمیں یہ ماننے بغیر چارہ نہیں ہے کہ نقل (قرآن و حدیث) اور عقل کے درمیان اگر تضاد یا اختلاف نظر آئے تو ہم یہ فیصلہ کر دیں کہ یہاں تو پیغمبر کی بات نقل کرنے میں یا اس کے سمجھنے میں کوئی غلطی ہو رہی ہے وہ عقل سلیم نہیں بلکہ ناقص ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ کسی بات کا قطعی طور پر پیغمبر کا ارشاد ہونا ثابت ہو جائے پھر وہ عقل سلیم کے خلاف بھی ہو۔ عقلی معلومات کے ساتھ اگر مشاہدہ بھی شامل ہو جائے تو پھر ناممکن ہے کہ نقل مشاہدہ کے خلاف ہو اور سائنس و مشاہدہ کے خلاف نقل کو صحیح کون تسلیم کرے گا۔ اب ایسے لوگ بہت کم ہیں جن کا ایمان یہ ہو کہ ہماری آنکھیں غلط ہمارا مشاہدہ غلط، مگر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح و برحق۔

## سورج چاند اور ستارے کہاں ہیں

یونانی فلسفی اور ہیئت دان آسمانوں کو افلاک کہتے ہیں اور سورج چاند اور ستاروں کو ان میں جڑا ہوا (اور مضبوط پھنسا ہوا) بتاتے ہیں۔ پھر آسمان کی گردش کے ساتھ ساتھ ان کی گردش بھی بتاتے ہیں

خلافت راشدہ کے بعد جب مسلمان دنیا کے بہت بڑے حصے پر قابض ہو گئے تو انہوں نے تمام علوم و فنون کی سرپرستی کی۔ حتیٰ کہ یونانی ہیئت و فلسفہ اور طب وغیرہ کا ترجمہ عربی میں کرا کر ان کی دنیا والوں کو تعلیم دی۔ یہ یونانی علوم تمام اسلامی یونیورسٹیوں اور عربی مدارس میں نصاب میں داخل ہے۔ یونانی فلسفے کی بہت سی باتیں بعض علماء نے اسلام کے خلاف نہ سمجھ کر بعض کتب تفسیر میں لکھ دیں۔ لیکن محقق اور بلند پایہ علماء اسلام نے جس فلسفے کو بھی اسلام کے خلاف دیکھا۔ اس کی دھجیاں اڑا دیں اور قرآن پاک کی تفسیر کے بارہ میں تو انہوں نے وہی بات قبول کی جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ یا صحابہ کے شاگردوں اور تربیت یافتہ بزرگوں (تابعین) سے روایت ہوئی۔ یونانی فلسفے کی تردید اکابر امت نے کی مگر یونانی علم ہیئت کے مقابلہ میں کوئی اور علم ہیئت نہ تھا۔ اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دی۔ آج اسی کے مقابلہ میں مغربی علم ہیئت آ گیا ہے۔ اگرچہ وہ بالکل صحیح نہیں ہے، لیکن یونانی اوہام یا نظریات کی جگہ اس میں بہت سے مشاہدات شامل ہیں۔ جن کا انکار حقیقت کا انکار اور اسلام کی تکذیب کی دعوت کے مترادف ہوگا۔ انہی یونانی علوم کی روشنی میں بعض کتابوں میں ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں کہ چاند پہلے آسمان میں ہے اور سورج چوتھے آسمان میں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ سورج یا چاند یا اور کواکب و نجوم یہ سب کے سب آسمان کے نیچے ہیں۔ اور زمین و آسمان کے درمیان اپنی اپنی مقررہ جگہوں میں موجود گردش میں مصروف اور قادر مطلق کی قدرت کاملہ، علم محیط اور حکمت بالغہ کی گواہی دے رہے ہیں جیسے خود زمین کا عظیم کرہ بھی فضا میں بغیر کسی سہارے کے موجود ہے۔ اس بیان سے اصل بحث تو ختم ہو گئی کہ چاند تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے جبکہ یہ آسمان میں ہے

## بعض آیات سے اشتباہ

مگر بعض دوستوں نے خطوط کے ذریعہ اپنے شکوک و شبہات کا ذکر کیا ہے اور ایک دوست نے تو یہ بتا دیا ہے کہ بعض مفسرین کی رائے ظاہری قرآن کے خلاف کیسے مان لی جائے اور وہ اس سلسلہ میں تین آیتیں پیش فرماتے ہیں:

پہلی آیت۔ ایک آیت سورۂ یٰسین کی کُلٌّ فِی فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ پیش کرتے ہیں۔ ان کو یہ اشکال اس ترجمہ سے پیش آیا۔ کہ سورج چاند دونوں ایک ایک آسمان میں تیر رہے ہیں۔

دوسری آیت سورہ نوح کی ہے:۔

اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْھِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان اوپر نیچے بنائے اور چاند کو ان میں روشن بنایا اور سورج کو چراغ بنایا)

تیسری آیت سورۂ فرقان کی ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْھَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا۔

(برکت والی ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں سورج (چراغ) اور چاند روشنی دینے والا بنایا)

حالانکہ ان آیات کریمہ سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ سورج چاند آسمان میں ہیں۔ پہلی آیت کریمہ میں فلک کا معنی آسمان کرنے سے دقت پیش آئی۔ حالانکہ سارے قرآن پاک کو پڑھ لیجئے، کسی جگہ آسمان کے معنی میں فلک کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ اب لغت کو لیجئے۔ قرآن کی لغات میں سب سے معتمد کتاب امام راغب اصفہانی کی کتاب مفردات راغب ہے۔ اس کے صفحہ ۳۹۳ میں ہے

| | |
|---|---|
| وَالْفَلَکُ مَجْرَی الْکَوَاکِبِ | فلک کا معنی کواکب کی گردش کا مقام ہے (جہاں وہ گھومتے رہتے ہیں) |

اور لکھتے ہیں کہ اس گھومنے کی جگہ کا نام فلک کیوں رکھا اس لئے کہ یہ فلک کی طرح گول ہے۔ فلک کہتے ہیں چرخے کی ادھوڑی کو۔ یہ گول سا چمڑا ہوتا ہے جو چرخے کے تکلے میں وہاں لگا ہوتا ہے جہاں سوت کی آٹی تیار ہوتی ہے۔ وہ گول ہوتا ہے اور اپنے محور پر پھرتا رہتا ہے۔ ستارے گول ہیں اور ان کی گذرگاہ جہاں وہ پھرتے رہتے ہیں وہ بھی گول ہے اس لئے اس کو فلک یا (ادھوڑی) کہہ دیا۔

امرء القیس زمانہ جاہلیت کا مشہور شاعر کہتا ہے

کَاَنَّ ذُرَیٰ رَأْسِ الْمَجِیْمِرِ غُدْوَۃً
مِنَ السَّیْلِ وَالْغُثَّاءِ فَلْکَۃُ مِغْزَلِ

اب آیت کریمہ کا معنی بالکل صاف ہے کہ سورج چاند ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں گھوم رہے ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ معنی ہم نے آج ضرورت کی خاطر پیدا کیا ہے

## معتبر مفسرین کی رائے

بلکہ راس المحققین علامہ آلوسیؒ تفسیر روح المعانی جلد ۲۸ صفحہ ۱۵ میں وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ کے تحت لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ولم یقم دلیل علی | اس بات پر کوئی دلیل |
| ان شیئاً من الکواکب | قائم نہیں ہوئی کہ کوئی |
| مَغْرُوْزٌ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ السَّمٰوٰتِ | کوکب (ستارہ یا سیارہ) |
| کالْقُطْنِ فِی الْحَائِطِ وَالْمِسْمَارِ | آسمان میں کسی جگہ |
| فِی اللَّوْحِ بَلْ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ | اس طرح گڑا ہوا ہے |
| مَا یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِہٖ ثُمَّ | جیسے انگوٹھی میں نگینہ |
| اَکْثَرُ الْاَخْبَارِ فِیْ اَمْرِ السَّمٰوٰتِ | یا تختے میں میخ۔ بلکہ بعض |

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

موجودہ زمانے میں دین سے متعلق جن جن باتوں کا انکار کیا جا رہا ہے، اس کا سب سے بڑا سبب "مقام نبوت" سے ناآشنائی و ناواقفی ہے۔ اس ضمن میں آپ کے معجزات بھی آتے ہیں۔ ان کا انکار بھی محض اس لئے کیا جا رہا ہے کہ لوگوں نے جناب سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو اپنے پر قیاس کر لیا ہے۔ یہ لوگ پہلے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو اپنے پر قیاس کرتے ہیں۔ بعد ازیں آپ کے ہر اس فعل و قول کا جو ان کی عقل سقیم اور فہم عقیم میں نہ آ سکے۔۔۔ یک قلم انکار کر دیتے ہیں۔ ان کی مثال بالکل اس صفراوی مریض کی سی ہے جو اپنے کام و دہن کی تلخی کے باعث طبیب کے شیریں اور لذیذ شربت بزوری کو کڑوا اور بدمزہ قرار دیتا ہے اور اپنے منہ کی کڑواہٹ کو الزام دینے کی بجائے اُلٹا طبیب اور اس کی ادویات کو ملزم اور قصوروار ٹھہراتا ہے یا ان کی مثال اس بے اختیار قیدی کی سی ہے جو اپنے کو بے سر و سامان سمجھتے ہوئے بادشاہِ وقت کی قوت و اختیار کا بھی سرے سے انکار کر دیتا ہے اور دلیل یہ دیتا ہے کہ چونکہ یہ کام میری ہمت اور میرے اختیار سے یک قلم باہر ہے، اور بادشاہِ وقت بھی میرے جیسا انسان ہے لہٰذا وہ بھی ان افعال کو کرنے سے یکسر قاصر ہے۔ یہ سارے انکار چونکہ نبوت کے مقام اور اس کی حقیقت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔ لہٰذا ضروری سمجھتا ہوں کہ معجزات پر بحث کرنے سے قبل مقامِ نبوت سے متعلق کچھ تحریر کروں

## حقیقتِ نبوّت

انسان روح اور مادہ کی ترکیب کا نام ہے۔ اس کی روح اور مادہ کی ترکیب نے اس کی حیات کو دو حصوں میں منقسم کر دیا ہے، یعنی ایک اس کی مادی حیات ہے اور دوسری کو ہم روحانی حیات کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان دونوں زندگیوں کے رسم و رواج اور طور و طریق الگ الگ ہیں۔ وہ ذاتِ پاک جس نے انسان کو زیورِ حیات سے مرصع کیا۔ اس نے اس بات کی ذمہ داری بھی لی ہوئی ہے کہ اس کی زندگی کی تمام ضروریات کا کفیل میں ہوں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ (ترجمہ) زمین پر چلنے والا کوئی بھی ایسا نفس نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری حق تعالیٰ پر نہ ہو۔

انسان کی اس مادی حیات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلاق عالم نے طرح طرح کے انسان پیدا فرمائے۔ جنہوں نے آکر دوسرے انسانوں کو مادی زندگی بسر کرنے کے طریق سکھائے۔ زندگی کے گذارنے میں جو جو ضروریات انہیں لاحق ہوئیں۔ اُن کو پورا کیا۔ چنانچہ ان حضرات نے انسانوں کو کاشتکاری کے اصول، خورد و نوش کے طریق، ازالۂ امراض کی تدابیر، بود و باش رسوم اور سواری وغیرہ کی ضروریات غرضیکہ ان کی مادی حیات کی تکمیل میں قدم قدم پر انہیں جتنی بھی ضروریات سے دوچار ہونا پڑا۔ ان لوگوں نے ان کو مہیا کیا۔

انسان بیمار ہوا، انہوں نے دوا دی۔ یہ بھوکا ہوا انہوں نے کھانا کھلایا۔ یہ ننگا ہوا انہوں نے اس کی عریانی کے ازالہ کے لئے کپڑا بنا کر پیش کیا۔ اس کو جلبِ منفعت یا دفعِ مضرت کے پیش نظر لڑنے کی ضرورت لاحق ہوئی انہوں نے اس کو تلوار، نیزہ یا رائفل، مشین گن، توپ اور بمبر گن وغیرہ آلاتِ حرب مہیا کئے تاکہ یہ انسان بہ طریق احسن اپنی مادی زندگی کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔ انسان کی زندگی چونکہ ایک نہیں بلکہ دو زندگیاں ہیں۔ لہٰذا اس کی مادی زندگی کے ساتھ اس کی روحانی زندگی کی ضروریات کا جن کو ہم اصول، تمدن، طریقۂ معاشرت اخلاق حسنہ اور تقویٰ وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں دَور شروع ہوتا ہے اور یہ حیات ایسی ہے جو انسان کے ساتھ مختص ہے۔ مادی زندگی میں حیوان بھی انسان کے ساتھ شریک ہے مگر اس روحانی زندگی میں اس کو دیگر حیوانات سے ایک امتیازی شان حاصل ہے کیونکہ اگر اس کی یہ روحانی حیات نہ ہو تو اس کی مادی زندگی کی جہت جہنم بن جائے اور یہ اشرف المخلوقات جماعت حیوانوں کا نمونہ اور چوپایوں کا گلہ ہو کر رہ جائے۔ اولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ۔

اب جس طرح ہماری مادی زندگی میں ہمیں غلہ مہیا کرنے والا کاشتکار یا ہمارے لئے کپڑا بنانے والا جولاہا، زیور بنانے والا سنار، ہمارے بیٹھنے کے لئے کرسیاں اور میز بنانے والا بڑھئی، ہماری جسمانی بیماریوں کا علاج کرنے والا طبیب اور اس مادی کائنات کے اسرار کی نقاب کشائی کر کے ان اشیاء سے باخبر کرنے والا حکیم کہلاتا ہے، اسی طرح ہماری روحانی زندگی کی جملہ ضروریات فراہم کرنے والا اور وحی ربانی سے مستفیض ہو کر روحانیت کے نئے نئے اصول پیش کرنے والا اور حیاتِ روحانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے کا نام اصطلاح شریعت میں نبی اور رسول ہوتا ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جس طرح ہماری مادی زندگی کے لئے ایک جماعت ہے جس کا ہر فرد اپنے اپنے کام کے مطابق الگ الگ نام کا مستحق ہے۔ اسی طرح ہماری روحانی زندگی کے لئے بھی حق تعالیٰ شانہٗ نے انسانوں کی ایک جماعت اس جہانِ تگ و دو میں مبعوث فرمائی جن کو "انبیاء" کہتے ہیں۔ لیکن انبیاء کی جماعت اور اول الذکر جماعت میں نمایاں فرق یہ ہے کہ حق تعالیٰ انبیاء کو اپنی "وحی" سے نوازتے ہیں۔ حالانکہ دوسری جماعت اس صفت سے عاری ہوتی ہے۔ اور یہی مطلب ہے قرآن پاک کی اس آیۂ کریمہ کا جس کو لوگ اپنی غلط تفسیر کا ہدف بناتے ہیں۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ۔۔۔

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# اسلام

یعنی اے پیغمبر ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ مگر مجھ میں ایک صفت ایسی ہے جس سے تم سب عاری ہو اور میں اس کے باعث تم سب سے امتیازی اور انفرادی حیثیت رکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ میری طرف اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی ہے۔

مختصر یہ کہ رسول نہ تو اوتار ہوتا ہے کہ خدائی اس میں حلول کر سکے اور نہ ہی خود خدا ہوتا ہے کہ ہیکل انسانی میں جلوہ نما ہو سکے۔ رسول سے متعلق خدائی کا تصور حقیقت کا راستہ ہے اور خدا سے متعلق کہ وہ رسول کی صورت میں بروز کرتا ہے، براہمہ کا عقیدہ ہے۔ اسلام کی تعلیم ان دونوں سے علیحدہ ہے۔ اسلام کے نزدیک رسول ایک انسان ہوتا ہے اور عام انسانوں پر اس کی برتری سمجھنے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ حق تعالیٰ کا فرستادہ اور اس کا پیامبر ہے اور اس کی جانب سے منصب اصلاح و تبلیغ پر متعین کیا گیا ہے اور اس لئے اس کا کمال یہ ہے۔۔۔ کہ وہ ایک انسان ہو۔ کیونکہ اصلاح کے لئے صرف علم کافی نہیں بلکہ احساس کی بھی ضرورت ہے۔ جو غم نہیں کھا سکتا۔ وہ ایک غمزدہ کی احسن طریق سے تسلی و تشفی بھی نہیں کر سکتا۔ جو نیند سے آزاد ہے۔ وہ کسی کی بیداری کی کلفت کو کیا جان سکتا ہے۔ جو بھوک سے آزاد ہے وہ ایک بھوکے کی صحیح دلسوزی کرنا بھی نہیں جانتا۔ جو شادی کے جھمیلوں سے یک قلم پاک ہے۔ وہ کس طرح جان سکتا ہے کہ بال بچے والے انسان پر کیا گذرتی ہے اور جو فطرتاً انسان کی کمزوریوں سے آشنا نہیں وہ ان کمزوریوں پر اغماض بھی نہیں کر سکتا۔

## رسول اور معجزات

گو رسول کا اصلی معجزہ اور اس کے منجانب ہونے کی واضح دلیل اور کھلی نشانی خود اس کا سراپا وجود باجود ہوتا ہے دیکھنے والوں کے لئے اس کی چشم و آبرو ہیں سننے والوں کے لئے اس کے لب و لہجہ میں اور سمجھنے والوں کے لئے اس کے پیام و دعوت میں اعجاز ہوتا ہے لیکن جو لوگ حقائق کے محسوس کرنے اور ان کی تفہیم میں فروتر ہوتے ہیں۔ ان کو اس سے تسکین و تسلی نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ مادی اور محسوس نشانیوں کے طلبگار اور متمنی ہوتے ہیں۔ جو بالآخر ان کو دکھائی جاتی ہیں۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کے متبعین میں سے سابقین اولین اور صدیقین و صالحین نے اپنے پیغمبروں سے معجزہ طلب نہیں کیا۔ کیونکہ ان کی فطرت کا آئینہ

# ور معجزات

اس قدر شفاف اور صیقل شدہ تھا کہ پیغمبر کا سارا وجود اس میں معجزہ نظر آتا تھا۔ حضرت ہارونؑ و یوشعؑ نے موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر ان کو نبی نہیں مانا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان کا معجزہ دیکھ آسمانی دولت کا حصہ نہیں پایا تھا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ مگر وہ چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھ کر نہیں بلکہ یہ جان کر کہ آپ غریبوں کے دست و بازو ہیں۔ قرضداروں کی تسکین و سہارا ہیں۔ یتیموں کی ڈھارس اور تسلی ہیں۔ مسافروں کے ملجا و ماویٰ ہیں۔ فاقہ کشوں کو سیر کرتے ہیں (بخاری باب بدر الوحی) حضرت ابوبکر، عمر، عثمان و علی اور دیگر اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک نے بھی آپ کی صداقت و راستی کی حقیقت کو ظاہری آیات و معجزات کی روشنی میں تلاش نہیں کیا۔ ان کے لئے آپ کا سرتاپا وجود، نفس دعوت حق اور پیام اخلاص و عمل ہی اعجاز تھا۔ انہوں نے اسی کو دیکھا اور اسی سے دولت ایمان پائی۔ مگر اس کے علی الرغم نمرود، فرعون، ابوجہل اور ابولہب جو آتش خلیل۔ طوفان نیل۔ قحط مکہ اور انشقاق قمر کے معجزات کے طالب تھے۔ لیکن سب کچھ دیکھنے کے بعد پھر بھی ایمان کی دولت عظمیٰ سے یک قلم محروم رہے۔ ان اعلیٰ و اسفل دونوں طبقوں کے ساتھ ساتھ ایک درمیانی طبقہ بھی دنیا میں موجود رہا ہے جس کی بصیرت کے آئینہ پر غفلت و جہالت کے زنگ کی کچھ کچھ چھائیاں پڑی ہوتی ہیں۔ جب حقیقت کا آفتاب اپنی کرنوں کی سخاوت کرنے کے لئے اس کرۂ اغبر پر تاریکی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کو پھاڑتا ہوا نکلتا ہے اور ہر جانب اپنی کرنوں کی ضیا پاشیاں کرتا ہے تو اس کی معجز نما کرنیں جب ان آئینوں پر پڑتی ہیں تو وہ چمک اٹھتے ہیں اور اٰمَنَّا بِرَبِّ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ پکار اٹھتے ہیں۔ فرعون کے ساحروں نے موسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کو دیکھا۔ تو موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رب کے آگے سربسجود ہو گئے جناب رسالتمآب علیہ افضل الثناء والتحیات نے فتح روم کی پیشینگوئی کی۔ جب یہ پیشینگوئی پوری ہوئی تو قریش کے نیک سرشت اور نیک طبع لوگوں کی چشم باطن کھل گئی۔ اور حقیقت کا پیکر جمیل ان کے سامنے جلوہ نما ہو گیا۔ (جامع ترمذی تفسیر سورۂ روم)

معلوم یہ ہوا کہ نہ تو اعلیٰ طبقہ کو معجزہ کی حاجت ہوتی ہے اور نہ اسفل طبقہ کو یہ مفید ہوتا ہے کہ اس کا فائدہ صرف درمیانی طبقہ کو پہنچتا ہے جس کو معجزات کی ظاہری نشانیوں سے بقدر استعداد حصہ پہنچتا ہے

## معجزہ کیا ہے؟

متکلمین کے نزدیک معجزہ کی تعریف یہ ہے کہ معجزہ اس خارق عادت چیز کو کہتے ہیں جو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے پیغمبر کی تصدیق کے لئے صادر ہو (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۴۲۴، مرقات جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، شفاء صفحہ ۱۲۲)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عالم کائنات ایک نظام خاص پر چل رہا ہے۔ ہر شے کی ایک علت اور ہر حادثہ کا ایک سبب ہے۔ علت اور سبب کے بغیر کوئی شے وجود ہی میں نہیں آسکتی۔ علت و معلول کا جو سلسلہ اشیاء میں نظر آتا ہے۔ اس میں باہم اس قدر لزوم ہے کہ اس کا ایک دوسرے سے انفکاک محال ---- اور حدِ امکان سے باہر ہے۔ ہر شے ایک خاصیت سے منسلک و متصل ہے، جس کا انفصال مستبعد ہے اور جس شے میں جس شے کی خاصیت نہیں اس کا اس سے صدور و وقوع نہیں ہو سکتا۔ آگ جلاتی ہے، پانی ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ سمندر بہتا ہے۔ درخت ساکن ہے، پتھر جامد ہے، سورج نور مجسم ہے، کنکر بولتے نہیں، سنکھیا زہر قاتل ہے۔ انسان مر کر پھر جیتا نہیں۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ آگ نے جلایا نہیں۔ پانی نے ٹھنڈک نہیں پہنچائی، سمندر دفعتہً تھم گیا، درخت چلنے لگا، پتھر میں صفت حرکت پیدا ہو گئی، آفتاب میں سیاہی آگئی، آدمی نے زہر کھایا، مگر مرا نہیں اور انسان مر کر ایک اشارہ سے پھر جی اٹھا، تو دراصل وہ اس پورے نظام فطرت کو جس پر دنیا چل رہی ہے، درہم برہم اور الٹ پلٹ کرنا چاہتا ہے، علل و اسباب کے سارے تار و پود کو بکھیر دینا چاہتا ہے اور اشیاء کے ان طبائع و خواص کے اعلانیہ انکار پر تلا ہوا ہے، جو بارہا کے تجربات سے ثابت ہو چکے ہیں اور جن میں کبھی تخلف نہیں ہوا ہے

### اس سوال کا جواب کئی طرح سے ہے

(۱) اشیاء میں جو خواص و آثار ہیں ان کا علم ہمیں کیوں کر ہوتا ہے؟ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ محض تکرار احساس سے جس کا دوسرا نام تجربہ ہے۔ ہم جب آگ جلاتے ہیں اور اس کے قریب جاتے ہیں ہمیں روشنی اور اس کے ساتھ گرمی اور سوزش کا احساس ہوتا ہے۔ اور پھر مکرر سہ کرر جب آگ کے پاس گئے تو ہمیں اسی قسم کا احساس ہوتا رہا ہے۔ پہلی مرتبہ جب برف کو کف دست پر رکھا تو ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ پھر جب کبھی برف کو پکڑنے کا اتفاق ہوا تو پھر ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ اس قیاس استقرائی سے ہمیں یہ یقین ہو گیا کہ آگ کا خاصہ اور تاثیر گرمی اور سوزش ہے، اور برف کی خاصیت سردی اور برودت۔ فرض کیجئے کہ تکرار احساس سے اس سے برعکس تجربہ حاصل ہو جائے تو لامحالہ ہم کہہ دینگے کہ برف کی خاصیت سوزش اور گرمی ہے اور آگ کی خاصیت سردی اور ٹھنڈک۔ برف اور آگ دونوں آپ کے سامنے ہیں دونوں کو اچھی طرح بغور ملاحظہ فرمایئے۔ کیا ان کی ذات میں کوئی ایسی شے نظر آتی ہے۔ جس بنا پر احساس بلکہ تکرار احساس سے قبل آپ یہ فیصلہ کر دیں کہ ایک میں گرمی اور دوسرے میں ٹھنڈک کا ہونا ضروری ہے لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ جن کو ہم آثار و خواص اور اسباب و علل کہتے ہیں۔ ان کی بنیاد محض اس تجربہ پر ہے۔ کہ ہم نے ہمیشہ اس شے کو ہوتے دیکھا ہے۔ لیکن اس سے توقع یا زیادہ سے زیادہ ظن غالب پیدا ہو جاتا ہے کہ آئندہ بھی جب یہ شے پیدا ہوگی تو اس کے بعد اس کے نتیجہ میں دوسری شے پیدا ہو جائیگی۔ لیکن اس سے یہ یقین کس طرح پیدا ہو سکتا ہے، کہ ہم نے جو کچھ دیکھا وہ پہلے بھی ایسا ہی رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ایسا ہوتا رہے گا۔ اور ہمارے علاوہ شروع سے آج تک جن جن لوگوں نے اس کو دیکھا ہے ان کے مشاہدہ کا بھی یہی نتیجہ نکلا ہے اور آئندہ بھی ان کے مشاہدہ کا یہی نتیجہ نکلے گا۔ ایک آدمی ہر روز بلاناغہ صبح چار بجے اٹھتا ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھتا ہے اور بعد ازیں کھانا کھا کر ٹھیک سات بجے دفتر پہنچ جاتا ہے۔ یہ اس کا ہر روز کا معمول ہے۔ اور آپ کے مشاہدہ نے کبھی اس کو چار بجے کے بجائے ساڑھے چار بجے اٹھتا نہیں دیکھا ہے اور نہ سات بجے کے بجائے ساڑھے سات بجے دفتر پہنچتا دیکھا ہے۔ اس تکرار احساس یا ہر روز کے تجربہ کے باوجود آپ پھر بھی یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ اس کے روزانہ اٹھنے اور دفتر پہنچنے میں کسی روز بھی تاخیر یا تعجیل نہیں ہو سکتی اور اب وہ ان اوقات کا پابند ہو گیا ہے۔ اس کا تخلف نہیں کر سکتا۔

آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مثال درست نہیں، کیونکہ انسان ایک صاحب ارادہ ہستی ہے لہٰذا اس کے افعال اس کے ارادہ کے تحت ہیں اور وہ ان میں حسب ارادہ ردوبدل کر سکتا ہے، لیکن غیر ذی روح اور غیر ذی شعور اشیاء کے افعال ارادی نہیں ہوتے بلکہ خلقی ہوتے ہیں، لہٰذا غیر متغیر اور غیر متبدل ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ ایک مغالطۂ عامۃ الورود ہے آپ کے حرکات و سکنات آپ کے اعضاء سے صادر ہوتے ہیں، جو بے ارادہ و بے اختیار ہیں اور ارادہ آپ کے نفس یا روح یا ذہن کا فعل ہے آپ کے اعضاء کا نہیں۔ جس طرح آپ کے ذہن یا نفس یا روح کی قوت ارادہ آپ کے جامد اور بے جان گوشت کے لوتھڑے اعضاء سے اپنی حسب خواہش مختلف حرکات اور افعال صادر کرواتی ہے بالکل اسی طرح روح اعظم کی قوت ارادہ اس بے جان عالم کائنات سے اپنی خواہش کے مطابق مختلف حرکات اور افعال صادر کرواتی ہے۔

(باقی آئندہ)

# موجودہ بجٹ دینی اور ملکی لحاظ سے تکلیف دہ ہے

۱۹ جون امیر متحدہ اسلامی محاذ شیخ حسام الدین صاحب نے بجٹ سے متعلق اخبارات کو مندرجہ ذیل بیان دیا:۔

پاکستان کا مرکزی بجٹ صرف ایک لحاظ سے اطمینان بخش ہے اور اکثر لحاظ سے غیر اطمینان بخش بلکہ مایوس کن ہے۔ اطمینان بخش صرف اس لحاظ سے ہے کہ اس میں سوا دو ارب کی ایک خطیر رقم ملک کے دفاع کے لئے مختص کی گئی ہے۔ لیکن اس لحاظ سے یہ بجٹ نہایت تکلیف دہ اور غیر اطمینان بخش ہے کہ اس میں اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی حالانکہ اسلام ہی پاکستان کا وہ اساسی نظریہ ہے جس کے باعث پاکستان منصۂ شہود پر آیا اور گذشتہ ستمبر میں بھارتی جارحیت سے اس مملکت کو اسلام ہی نے محفوظ رکھا۔ لیکن اس اساسی نظریے سے اس طرح بے اعتنائی اپنے وجود کو خطرہ میں ڈالنے اور عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

ایک عام شہری کے نقطہ نظر کے لحاظ سے بھی یہ بجٹ مایوس کن ہے، کیونکہ نئے اور پرانے ٹیکسوں کا ۸۰ فیصد بوجھ متوسط اور نچلے طبقے پر پڑا ہے۔ جو قبل ازیں بھی ان ٹیکسوں سے کافی زیر بار ہے۔

صوبائی بجٹ میں ریلوے کرائے اور گندم کے بھاؤ میں اضافہ بھی ان دونوں طبقوں کے لئے انتہائی پریشان کن ہے۔ کرائے میں یہ اضافہ قیمتوں کے پورے نظام پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اب اگرچہ محکمہ ریل کی آمدنی میں ۲½ کروڑ کا اضافہ ہوگا، لیکن لوگوں سے کہیں زیادہ وصول ہو جائے گا۔ وہ اس طرح کہ محکمہ ریل کی دیکھا دیکھی روڈ ٹرانسپورٹ کے کرائے بھی بڑھ جائینگے اور باربرداری کے اخراجات بڑھ جانے کے باعث تاجر اپنے سامان کے دام بڑھا دیں گے۔ مجموعی اضافہ اگر ۱۰ فیصدی سے آگے نہ بڑھے تو کمال ہوگا مگر یقین ہے کہ عوام سے اس بالواسطہ ٹیکس کے ذریعہ کہیں زیادہ رقم وصول کی جائے گی۔

ڈیزل آئل، پٹرول اور دوسرے مشینی تیلوں پر ڈیوٹی میں اضافہ، بسوں ٹرکوں پر ٹیکسیوں اور دیگر رسل و رسائل کے ذرائع کے کرایوں میں اضافہ کا یقینی سبب ہوگا۔ سوت اور سوتی کپڑے کے ٹیکس میں اضافہ غریبوں کے تن ڈھانکنے کو مشکل بنا دے گا۔ اور سیمنٹ پر ڈیوٹی میں اضافہ بیروزگاری کے اس نازک دور میں مکانوں کے کرایوں میں ایک معتدبہ اضافہ کرے گا جس سے غربا کو سر چھپانے میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پہلے ہر غریب و نادار شخص اپنے دکھ سکھ اور غم و مسرت کا عشرہ پیسے کے ایک کارڈ سے دے سکتا تھا لیکن اب اس میں بھی ۲ پیسے کی زیادتی کر دی گئی ہے اور رجسٹری اور منی آرڈر کی فیس میں بھی اضافہ کر کے لوگوں کی معاشی مشکلات میں اضافہ کیا گیا ہے۔

صوبائی بجٹ میں بھی ادبا، گرلز گائیڈ، ادارہ ثقافت اسلامیہ، اقبال اکیڈمی، بزم اقبال، اہلیان آرٹ سوسائٹی، رائٹرز گلڈ اور سندھی، اردو، پشتو اور بلوچی اکیڈمیوں کو تو ہزارہا روپے کی امدادی رقوم دی گئی ہیں۔ لیکن دینی مدارس، علوم اسلامی کی نشر و اشاعت اور اسلامی تبلیغ کے لئے ایک حبہ بھی اس بجٹ میں نہیں رکھا گیا۔

ترقیاتی منصوبوں پر اگرچہ ۹ ارب ۴ کروڑ کی رقم مخصوص کی گئی ہے لیکن ان منصوبوں کا قریباً ۵۰ فیصدی انحصار غیر ملکی امداد پر رکھا گیا ہے۔ جس کا ملنا کوئی یقینی امر نہیں اور اگر مل بھی گئی تو معلوم نہیں کہ وہ کیا کچھ دے کر لے گی۔

مختصر یہ کہ موجودہ بجٹ متوسط اور نچلے طبقے کے لوگوں کی برداشت کے قابل نہیں۔ لہٰذا صدر مملکت اور قومی اسمبلی کے معزز ممبران کی خدمت میں ہماری اپیل ہے کہ وہ اس بجٹ میں ایسی مناسب ترامیم کریں۔ جس سے غربا کی روزمرہ کی زندگی متاثر نہ ہو۔

## قارئین "میثاق" کو خوشخبری

ایک عرصے سے بعض انتہائی ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے جو بے قاعدگی ماہنامہ "میثاق" لاہور کی اشاعت میں ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ وہ اب انشاء اللہ العزیز ختم ہو جائے گی اور جولائی ۱۹۶۶ء سے پرچہ باقاعدگی سے شائع ہوگا۔

جولائی ۱۹۶۶ء کا پرچہ انشاء اللہ یکم جولائی تک سپرد ڈاک کر دیا جائے گا (مینیجر ماہنامہ میثاق لاہور)

## درس قرآن

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مورخہ ۲۵ جون بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء مسجد بالمقابل چاک فیکٹری دھرمپورہ لاہور میں درس قرآن دیں گے تمام مسلمانوں سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔

محمد ابراہیم
دھرم پورہ لاہور

## بقیہ خلائی راکٹ کی چاند پر رسائی

والارض کما یقول علیہ کما روایتیں اس کے اشارہ الیہ النسفی فی بحر الکلام۔ خلاف موجود ہیں اور بہت سی روایات زمین اور آسمانوں کے پارہ میں ایسی ہیں کہ ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ جیسے کہ امام نسفی نے بحر الکلام میں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

### اکثر مفسرین کی رائے

پھر علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی جلد ۱۷ کے صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں:۔

کل فی فلکٍ یسبحون قال اکثر المفسرین ھو موجٌ مکفوفٌ تحت السماء تجری فیہ الشمس والقمر (اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہ فلک رکی ہوئی موج کی طرح ایک لطیف فضا ہے۔ آسمان کے نیچے جس میں سورج چاند چلتے رہتے ہیں۔

### ضحاک تابعیؒ کی تفسیر

اسی موقعہ پر علامہ آلوسی نے حضرت ضحاک تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل کیا ہے۔

ھو لیس بجسمٍ وانما ھو مدار ھذہ النجوم (یہ فلک کوئی جسم نہیں بلکہ ان سیاروں (سورج چاند) کی گذرگاہ ہے)

### آیت کریمہ میں ایک اور دلیل

اسی آیت کریمہ میں جو لفظ یسبحون وارد ہوا ہے کہ سورج چاند تیرتے ہیں، اگر یہ یونانی نظریات کے مطابق آسمان میں جڑے اور جکڑے ہوئے ہوتے تو یہ کیسے تیرتے اور آسمان کی حرکت کے ساتھ ان کی ضمنی اور تابع حرکت کو تیرنا کیسے کہا جاتا۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ یہ اپنی مقررہ جگہوں پر فضا میں تیرتے ہیں۔

قرآن پاک میں سورج کے چلنے کا ذکر آیا ہے آسمان کے چلنے کا نہیں ہے۔

والشمس تجری لمستقرٍ لھا اور سورج اپنی ایسی گذرگاہ پر چلتا رہتا ہے جو اس کے لئے مقرر ہے

بہرحال فلک کا معنی قرآن میں آسمان کے نہیں ہیں نیز لغات قرآن کا مصنف امام اصفہانی اس کا معنی گول چکر کے کر رہے ہیں۔ محقق مفسرین بھی کہہ رہے ہیں۔ حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ... مشہور تابعی مفسر جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا ہے یہی فرما رہے ہیں اور لفظ یسبحون بھی یہی بتا رہا ہے۔ اس کے بعد ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم کسی اور تفسیر کو قرآن کا ظاہر بتا کر خواہ مخواہ نقل و مشاہدہ میں تصادم پیدا کریں۔ ہمیں فخر ہے کہ سائنس کی کوئی صحیح ترقی اور کوئی مشاہدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف نہیں ہے۔ (باقی)

# قرآن و حدیث کی تحریف

## عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے

(حضرت درخواستی)

گوجرانوالہ۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر اور متحدہ اسلامی محاذ کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے پاکستانی قوم کو متنبہ کیا ہے کہ ملک میں سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر قرآن و حدیث کی تحریف عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے اور اگر پوری قوم نے اجتماعی طور پر ان سرگرمیوں کا بروقت محاسبہ نہ کیا، تو ملک مکمل طور پر تباہی اور بربادی سے دوچار ہو جائیگا۔

آپ نے قادیانیت، عیسائیت، پرویزیت اور دیگر فتنوں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ چودھری ظفر اللہ۔ غلام احمد پرویز اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملحدین کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دے اور ان تمام تحریکوں کے مسلم آثار لٹریچر کو ضبط کرے۔ موصوف بدھ کی رات جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں متحدہ اسلامی محاذ کے زیر اہتمام ایک عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ حضرت درخواستی نے اسلامی نظام کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی ٹال مٹول کی پالیسی پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا اور انتہائی درد و کرب کے عالم میں کہا کہ جس اسلام کے لئے ملک حاصل کیا گیا تھا۔ وہ آج اس بھرے ملک میں بے یار و مددگار اور لاوارث نظر آ رہا ہے۔

آپ نے کہا کہ عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ کی سرگرمیاں اسلام اور ناموس مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ کھلم کھلا مذاق ہے جسے مسلمان کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے ملک کے مختلف حصوں میں علماء کرام پر ناروا پابندیوں کو حکومت اور محکمہ اوقاف کی جابرانہ پالیسی قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ ان پابندیوں کو فوراً ہٹایا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ محکمہ اوقاف کی آڑ میں امامت اور خطابت پر پابندیوں کے ذریعہ حق گو علماء کو حق بیان کرنے سے باز نہیں رکھا جا سکتا۔


**مفت**

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

**جنسین**

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر دادِ دیجئے قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاک خانہ جام پور

ضلع ڈیرہ غازی خاں


# حکومت سے متحدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔

۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بیحیائی نہ پھیلائی جائے۔

۴۔ اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں۔

۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔

۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے

۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔

۸۔ ثقافت کے نام پر رقص و سرود کی سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔

۹۔ مسلمانوں کو کفر و ارتداد سے بچانے کے لئے عیسائیت، مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے۔

۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق، شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

# ممبران نے خاندانی منصوبہ بندی کا لیکچر سننے سے انکار کر دیا

سرگودھا میں بنیادی جمہوریتوں کا تربیتی کورس کے دوران جب خاندانی منصوبہ بندی کے بارے لیکچر شروع ہوا تو بعض ممبران نے سوالات کی بوچھاڑ کر دی کہ خاندانی منصوبہ بندی کے کیا فوائد ہیں اس سلسلہ میں جمعیت علماء اسلام کے راہنما صرف مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے تقریر کرتے ہوئے خاندانی منصوبہ بندی کو قرآن و سنت کی روشنی میں مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ اسلام کے ساتھ مذاق ہے قاری صاحب کی تقریر کے بعد تمام ممبران نے بآواز بلند کہا کہ ہم خاندانی منصوبہ بندی کا لیکچر سننے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں

# انتقال پر ملال

حلقہ لطیف آباد حیدر آباد کی جمعیت کے ایک رکن جناب مولانا محمد رفیع اللہ صاحب ۱۲ جون ۱۹۶۶ کو بوقت چار بجے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم جمعیت کے ایک سرگرم مخلص کارکن تھے ادارہ ان کی وفات پر انکے احباب کے ساتھ شریک غم ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے آمین

# پرجوش خیر مقدم

جمعیۃ علماء اسلام قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری نے صوبائی حکومت کی طرف سے پورے صوبے کے طلباء و طالبات کے سکولوں اور کالجوں میں رقص و سرود، ناچ گانوں اور مخلوط ڈراموں کے انعقاد اور لڑکیوں کے مخصوص پروگراموں میں قابل اعتراض لباس کے استعمال۔ مردوں اور پریس فوٹو گرافروں کے داخلے پر پابندی کے فیصلے کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہوئے اسے وقت کا اہم اور جرأت مندانہ فیصلہ قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ درسگاہوں میں اسلامی تعلیم کے فقدان فحش فلموں کے حیا سوز مناظر، مخرب اخلاق لٹریچر۔ ریڈیو کے غلط پروگراموں اور مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کے باعث ہماری نئی پود جس تیزی سے اخلاقی پستی اور ذہنی آوارگی کا شکار ہو کر مذہب سے دور اسلامی اخلاق و کردار، اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی سیرت و ثقافت سے بیگانہ ہوتی جا رہی ہے، بلاشبہ یہ ایک قومی المیہ ہے۔

آپ نے کہا کہ اخلاقی انحطاط کے اس دور میں صوبائی کابینہ کا یہ فیصلہ ہر اعتبار سے قابل تحسین، ملکی و ملی اور قومی تقاضوں کے عین مطابق ہے اور اس سے معاشرے میں دینی، اخلاقی اور روحانی اقدار کے احیاء کے سلسلے میں زبردست مدد ملے گی۔ اس تاریخی اقدام پر وزارتی کونسل اور گورنر مغربی پاکستان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے مولانا نے حکومت سے پرزور اپیل کی کہ سرکاری و غیر سرکاری تقریبات، ہوٹلوں نائٹ کلبوں اور دیگر مقامات پر رقص و سرود، ناچ گانوں اور دیگر منافی اخلاق پروگراموں پر بھی فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

# مرکزی دار الافتاء کا قیام

عوام کے پیہم تقاضوں اور خواہشات کے پیش نظر مرکزی دار الافتاء کا قیام دار العلوم الاسلامیہ کی جانب سے ہو چکا ہے اور حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ سابق مفتی جامعہ اشرفیہ کی خدمات مستقل طور پر حاصل کر لی گئی ہیں۔ لہٰذا ضرورت مند حضرات کو چاہیئے کہ وہ مسائل دینیہ کو معلوم کرنے کے لئے مرکزی دار الافتاء دار العلوم الاسلامیہ پرانی انارکلی لاہور سے رجوع کریں۔ (ناظم دار العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ) پرانی انارکلی لاہور)


ہفت روزہ ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

ہمارے ایجنٹ محترم حافظ غلام رسول صاحب

ایجنٹ خدام الدین سے حاصل کریں

# زاویۂ نگاہ

تمدنِ نو کا دعویٰ یہ ہے کہ دنیا کا سب سے ترقی یافتہ براعظم ہے امریکہ، دولت و ثروت، سامانِ حرب، زرعی پیداوار کے لحاظ سے کوئی ملک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ امریکہ والے ۱۵ ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے آتے ہیں، ویٹ نام پر بمباری کرتے ہیں۔ اس کے ساحلوں پر ان کے بحری جہاز گولے پھینکتے ہیں۔ روس ان کے مقابلے سے لرزاں ہے۔ ویٹ نام اس کے سامنے مٹ رہا ہے مگر وہ چاند تک راکٹ اڑانے اور دھمکیاں دینے میں مصروف ہے۔ امریکہ کے خفیہ ایجنٹ ہر خطہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور دولت و ثروت کے بل بوتوں پر اعلیٰ جیسے کے ضمیر خرید تے ہیں۔ تہذیب حاضرہ کی غایت ہے عیاشی و اوباشی، جو اس کے خلاف لب کشا ہوا، اسے بم سے تباہ ہو جانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس تہذیب کے عناصر ہیں بدکاری، ستم شعاری، عیاری، میخواری، خواہش عریانی۔ ایک مولوی صاحب بازار سے گذر رہے تھے برات جا رہی تھی۔ ٹوسٹ ڈانس ہو رہا تھا۔ تعلیم محو رقص تھی۔ انہیں بتایا گیا۔ تہذیب ناچ رہی ہے۔ ان کی آنکھیں اشک آلود ہو گئیں۔ انہوں نے لاحول پڑھا اور سرد آہ کھینچ کر آگے چل دیئے۔ آپ سینماؤں کا نظارہ کریں۔ دیکھیں کس کس لباس میں وہاں نوجوان موجود ہیں۔ بوڑھے بھی تشریف فرما ہیں۔ وہ عمر کے لحاظ سے پیر ہیں مگر ویسے جوان ہیں۔ ان کے ولولے زندہ ہیں۔ جو ہجوم جو رونق وہاں ہے، مسجدوں میں کہاں ہے۔ مکتبوں، سکولوں اور کالجوں سے جو طالبات پڑھ کر نکلتی ہیں ان پر عرصہ حیات تنگ کرنے والے غیر مہذب نہیں بلکہ مہذب ہیں۔ ان کا زاویہ نگاہ یہ ہے کہ پاکستان، انگلستان، امریکہ اور فرانس بن جائے۔ خواتین کے لباس کو پرانی ڈگر کے ساکن لباس نہیں کہہ سکتے۔ فیشن نے کہا۔ پردہ مانع ترقی ہے، تہذیب کے منافی ہے جو کچھ نظر آتا ہے سب کچھ ہے مگر قطعاً اسلام نہیں ہے۔ ایک حبشی بچہ گھر سے نکلتا ہے۔ امریکن نوجوان تفنن طبع کے طور پر اس کی گردن پر چاقو کا وار کرتا ہے۔ خون کا دھارا کہتا ہے کہ حبشی اور امریکن کے لہو میں کوئی تفاوت نہیں، مگر مہذب سائنس کی تحقیق یہ ہے کہ ان کے ذرات میں تفاوت ہے۔ بھارت کے اچھوت سے بھی امریکہ کے حبشی کی حالت زیادہ زبوں ہے، مگر امریکہ پر لعنت کون کرے۔ حبشی دانش گاہیں ہیں کسی اور اقلیم میں نہیں ہیں۔ بھارت تو بجائے خود رہا، جرمنی اور برطانیہ بھی محتاج امریکہ ہیں، اس تہذیب کا جو سراسر تخریب ہو۔ تعذیب ہے علاج ہے اسلام، مگر اس کے شیدائیوں کی دلی توجہ ادھر نہیں ہے۔ کاش کبھی اس شے کا ظہور بھی ہو جس کا ذکر ہر محفل میں بار بار کیا جاتا ہے اور غالباً تصور کر لیا جاتا ہے کہ یہ ذکر ہی کافی ہے عمل کی فکر خلاف فیشن ہے۔ منافی تہذیب ہے۔ کاش کہ ہمارا زاویہ نگاہ بدل جائے۔ زبانوں کے ساتھ قلوب اور اذہان بھی اسلامان ہو جائیں۔

ایک رکشا والا جا رہا ہے، اس میں دو خواتین سوار ہیں۔ اپ ٹو ڈیٹ پستول سے مسلح پکٹ ہیں ڈرائیور کو پرے ہٹا دیتے ہیں۔ خواتین کو اٹھا کر اپنی کار میں پھینک دیتے ہیں، ہوا ہو جاتے ہیں۔ اگر دیکھنے والے اجڈ ہوتے تو انہیں روکا اور ٹوکا جا سکتا تھا، مگر وہ بھی مئے تہذیب سے سرشار تھے جب نیویارک میں ایسا ہوتا ہے تو لاہور میں کیوں نہ ہو۔ جیب کتروں کا ایک گروہ پکڑا جاتا ہے عیاں ہوتا ہے کہ وہ یہ کام باقاعدہ سلیقہ سے سرانجام دے رہے ہیں۔ انہیں اسی کی تعلیم دی جاتی ہے ان کی ضابطہ پسندی کا عالم یہ ہے کہ وہ جو کچھ چراتے ہیں اس کا ۳/۴ حصہ پوری دیانتداری کے ساتھ اپنے معلم تہذیب کے نام ارسال کر دیتے ہیں۔ تصور یہ ہے کہ کیوں نہ ڈھاکہ اور کراچی کو شکاگو اور واشنگٹن میں تبدیل کیا جائے۔ ترقی کی دوڑ میں پاکستان کیوں پھسڈی رہے۔ کچھ نہیں بدلا، محض زاویہ نگاہ میں تغیر رونما ہے۔ سچ ہے دل بدل جاتے ہیں، تعلیم بدل جانے سے۔ مصلحین ملت فقروں کے اعمال بدل کی ضرورت نہیں۔ اسلوب بیان میں تبدیلی کافی نہیں، زاویۂ نگاہ کو بدلنے کی سعی کرو، عینک کی تبدیلی سے کچھ نہیں ہوگا (ماخوذ)


## شرطیہ علاج

فالج، لقوہ اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کیلئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہوگا کہ ہمارے ہاں مذکورہ بالا امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ ادویات ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور مؤثر اجزاء کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ

مائی والی مسجد منٹگمری شہر


## انتظامیہ کی صفات

اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین اور پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامیات کے صدر علامہ علاؤالدین صدیقی نے چند روز قبل مال روڈ پر سٹاف کالج کی پرشکوہ عمارت میں ایڈمنسٹریٹو کالج ایسوسی ایشن کی لاہور شاخ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ کے مہلک ارکان کا انتخاب ناقص ہوتا ہے اور ناقابلیت اوپر سے لے کر نیچے تک ہے۔ انہوں نے کہا یہ غلامی کا ورثہ ہے جس سے ہم اب تک چھٹکارا نہیں پا سکے۔ غلامی ایک مہلک مرض ہے۔ وہ اول تو قوم کو مار ڈالتی ہے اور اگر کسی طرح قوم اس سے بچ نکلے تو اس کی حالت بھی ایک عرصے تک خلجان رہتی ہے علامہ صاحب نے دوسرے مسئلہ کو چھوتے ہوئے کہا کہ زندگی کا کوئی میدان بددیانتی سے خالی نہیں رہا۔ اور ہر قول و فعل میں ملاوٹ آ رہی ہے۔ تجارت پیشہ طبقے اور انتظامیہ میں ساز باز ہوتی ہے اور یہ قومی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ نے بغیر کسی تمہید اور کوئی لپیٹ رکھے بغیر مسائل کے نام گنوانے شروع کر دیئے۔ نمبر ایک نااہلیت اور نا قابلیت۔ نمبر دو بددیانتی۔ نمبر تین انتظامیہ کے لئے ارکان کا انتخاب ناقص ہوتا۔ تیسرے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے اسٹاف کالج کی پرشکوہ عمارت میں علامہ صاحب نے پرشکوہ انداز میں کہا کہ جس طرح ماضی میں ہر ہندو خاندان اپنے ایک بچے کو سکھ مت میں ڈال دیتا تھا، تاکہ وہ بڑا ہو کر اس کی حفاظت کرے۔ اسی طرح آج ہر معقول خاندان اپنے ایک لڑکے کو اس کام کے لئے تیار کرتا ہے کہ وہ انتظامیہ کے اعلیٰ ارکان سے میل جول رکھے، ٹھیکے اور آرڈر حاصل کرے اور کلب میں اعضاء کے ساتھ برج کھیل سکے۔ علامہ صاحب نے امراض کی تشخیص کے ساتھ اس کا مختصر علاج بھی بتا دیا۔ یعنی "اعلیٰ فلسفۂ حیات"۔

---

## بقیہ: قادیانی اور جمہور مسلمان صفحہ ۲ سے آگے

ہے۔ ہندوستان میں مذہبی مدعیوں کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ مذہب سے عموماً بیزار ہونے لگتے ہیں اور بالآخر مذہب کے اہم عنصر کو ہی اپنی زندگی سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ ہندوستانی دماغ ایسی صورت میں مذہب کی جگہ کوئی اور بدل پیدا کر دے گا۔ جس کی شکل روس کی دہریہ مادیت سے ملتی جلتی ہوگی۔

(حرف اقبال ص ۱۲۱ تا ۱۲۷)


دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

## ملتان میں جمعیت علماء اسلام کا عظیم الشان اجلاس

ملتان ۱۷ر جون جمعیت علمائے اسلام کے زیر اہتمام قاسم باغ ملتان میں امیر جمعیت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں امیر جمعیت مدظلہ العالی نے اپنے روح پرور وعظ میں اعلان فرمایا کہ جمعیت علمائے اسلام کوئی باغی جماعت نہیں ہے لیکن وہ اسلام کے خلاف قوانین کو کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتی بعد میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ بیگم وقار النساء نون نے حرامی بچوں کی پرورش کے انتظامات کے لئے خاص اعلان کیا ہے میں پوچھتا ہوں اس کی ضرورت اب کیوں محسوس ہو رہی ہے۔ حکومت نے جائز تعلقات پر تو پابندی لگا رکھی ہے۔ مگر رضامندی کے زنا کی کھلی چھٹی ہے۔ جس کی وجہ سے زنا اور حرامی بچوں کی پیدائش میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ نیز خاندانی منصوبہ بندی کے تحت حمل روک ادویات کی وجہ سے زنا اب بے خطر کیا جا سکتا ہے اور چوکہ آنے والی روح بہر حال آکر ہی رہے گی۔ اس لئے حرامی بچوں کی بہتات کے پیش نظر بیگم وقار النساء نون کو بروقت اس خدمت کی ضرورت پیش آئی ہے۔ آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیت علمائے اسلام نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حلالی بچوں پر پابندی لگانے اور حرامزادوں کی تربیت کا انتظام کرنے سے اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں جنوبی امریکہ کی طرح یہاں بھی حرامیوں کی تعداد نہ بڑھ جائے آپ نے فرمایا کہ جمعیت علمائے اسلام نہ بغاوت کرے گی اور نہ ہی تخریبی کاروائیاں کر کے ملک کے امن کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ مگر وہ پیر دیول اور دوسرے تنخواہ دار حلوہ خوروں کی طرح ایسے وقت میں اعلان حق سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتی جب کہ اسلامی تہذیب کی جگہ یورپین تہذیب اور قرآنی قانون کی جگہ شیطانی قانون کو رائج کیا جائے۔ آپ نے عوام کو دعوت دی کہ وہ جمعیت میں شامل ہو کر ان نیک مقاصد میں جمعیت کے ساتھ تعاون کریں۔ جس کا عوام نے بہت گرم جوشی سے جواب دیا۔

جلسہ رات دو بجے تک رہا اور شروع سے آخر تک پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

## صوبائی جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب کا اہم اجلاس

۱۷ر جون دفتر جمعیت علمائے اسلام، ملتان میں زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب صوبائی جمعیت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان اور بہاول پور وغیرہ اضلاع کے نمائندوں نے شرکت کی اجلاس میں سردار میر عالم خان کی جگہ حضرت مولانا خدا بخش صاحب کو صوبہ کے ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا ممبر سازی کے لئے فارم تقسیم ہوئے اور جنوبی پنجاب بشمول ریاست بہاول پور کے لئے دو مبلغ رکھنے کی تجویز پاس ہوئی۔ جس کے لئے چھ سو روپے کا فوری انتظام کیا گیا۔

اجلاس میں متعلقہ ارکان کے سوا مرکزی ناظم عمومی نے بھی شرکت فرمائی۔

## حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مشرقی پاکستان میں

سیرت کمیٹی ڈھاکہ کی دعوت پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہما العالی یکم جولائی ۶۶ء کو بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ تشریف لے جا رہے ہیں۔

## جمعیت علمائے اسلام گوجرانوالہ

جمعیت علمائے اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۲۴ر جون ۶۶ء بروز جمعہ نصرۃ العلوم، نزد گھنٹہ گھر، میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی ناظم جمعیت علمائے اسلام لاہور ڈویژن کے علاوہ دیگر علمائے کرام بھی شرکت فرما رہے ہیں۔ نیز ۲۵ر جون بروز ہفتہ گوجرانوالہ کی جمعیت کے اراکین کا ایک اہم اجلاس بھی ہو رہا ہے۔ جس میں مرکزی ناظم عمومی اراکین کو خاص ہدایات فرمائیں گے۔

## گورنر مغربی پاکستان سے علماء کے وفد کی ملاقات

۱۵ر جون ۱۲ بجے دوپہر ایک وفد جناب ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان سے گورنر ہاؤس میں ملا۔ جس میں شیخ حسام الدین صاحب، مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جناب حکیم شیر احمد صاحب ملتانی شریک تھے۔ وفد نے مختلف اسلامی اور ملکی مسائل پر گفتگو کے علاوہ اہل سنت نیز علمائے دین پر زیادتیوں کے خلاف اپنی معروضات پیش کیں۔ ملاقات قریباً سوا گھنٹے تک جاری رہی۔ جناب گورنر صاحب نے تمام باتوں پر ہمدردانہ غور کا وعدہ فرمایا۔

## جمعیت علمائے اسلام سیالکوٹ کا اجتماع عام

جمعیت علمائے اسلام سیالکوٹ کے زیر اہتمام جامع مسجد کمہاراں، چوک امام صاحب میں مورخہ ۱۱ر جون کو ایک اجتماع عام منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا قاری حسن شاہ صاحب مرکزی مبلغ جمعیت علمائے اسلام اور مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام لاہور ڈویژن نے جمعیت کی دعوت پر روشنی ڈالی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ معاشرہ کی موجودہ خرابیوں کے ازالہ اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے جمعیت کے ساتھ تعاون کریں

آخر میں صدر جلسہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل قاسمی کی طرف سے ایک ریزولیشن پیش کیا گیا جس میں گورنر مغربی پاکستان کو ان کے اس فیصلہ پر مبارکباد پیش کی گئی جس میں انہوں نے کالجوں اور اسکولوں میں رقص و سرود کی محفلوں کے انعقاد پر پابندی لگائی ہے اور اپیل کی گئی ہے کہ وہ معاشرہ کی دوسری خرابیوں کے ازالہ کے لئے بھی آرڈیننس نافذ کریں۔

## متحدہ اسلامی محاذ کے ارکان سے ضروری گذارش

متحدہ اسلامی محاذ کے اراکان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی تمام تر سرگرمیوں اور اطلاعات سے متعلق مرکز کو اطلاع دیں نیز اپنی خبریں جہاں دیگر اخبارات و جرائد کو ارسال کریں وہاں ایک کاپی مرکز کو بھی بھیجیں تاکہ آپ کی خبر مرکز کی طرف سے بھی اخبارات کو دی جا سکے۔ مرکزی دفتر جمعیۃ علمائے اسلام بلڈنگ چوک رنگ محل لاہور کی آخری منزل پر قائم ہو چکا ہے۔

حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشر و اشاعت متحدہ اسلامی محاذ دفتر متحدہ اسلامی محاذ بلڈنگ جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

## جلسہ سیرت النبیؐ

رحمان پورہ (اچھرہ) لاہور لے بلاک مندر والی گراؤنڈ میں ۵ ربیع الاول مطابق ۲۵ جون بروز ہفتہ بعد نماز عشاء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا محمد منیاء القاسمی صاحب خطیب لائل پور حضرت مولانا ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر اڈیٹر خدام الدین لاہور۔ حضرت مولانا حکیم محمود احمد ظفر صاحب اڈیٹر ترجمان اسلام لاہور مولانا منظور احمد شاہد صاحب کہروڑی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور جناب احمد بخش چشتی خطاب فرمائیں گے۔

حافظ امداد الحسن
رحمان پورہ لاہور

## سیرت النبیؐ پر جلسہ عام

تنظیم اہل سنت لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ر جون بوقت ۷½ بجے شام بی۔ این۔ آر سنٹرل روڈ میں سیرت النبیؐ پر جلسہ عام ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب صدر تنظیم لاہور حضرت مولانا محمد الیاس صاحب حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ۔ پروفیسر نور الحق قریشی۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید۔ پروفیسر وارث میر صاحب حکیم مختار احمد الحسینی تقاریر فرمائیں گے۔

خواجہ اویس احمد شبلی ناظم
تنظیم اہل سنت لاہور

## دعائے صحت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیت علماء اسلام شمالی عرصہ سے بیمار ہیں اب دس دن سے حضرت موصوف میانوالی میں حکیم عبدالرحیم خان کے زیر علاج ہیں جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ حضرت مفتی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دلی دعا فرمائیں والسلام

محمد صادق

# ہفتہ بھر کی خبریں

## • مصر و شام کا معاہدہ

شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان ایک فوجی معاہدے پر دستخط ہوگئے ہیں۔ معاہدے کے تحت دونوں ملکوں کی فوجی کمان ایک ہوگی۔ جس میں شام، عراق اور الجزائر بھی شامل ہوں گے۔

اس معاہدے کے تحت مصر شام میں فضائی اڈے قائم کرے گا۔ ۱۹۶۱ء میں دونوں ملکوں کا اتحاد ٹوٹنے کے بعد مصر نے جو آبدوزیں اور ہوائی جہاز روک لئے تھے شام کو واپس کر دیئے جائیں گے۔

## • بھارت کو میزائل

نیویارک ٹائمز کے نئی دہلی کے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ روس نے حال ہی میں بھارت کو بھاری مقدار میں اسلحہ فراہم کیا ہے اور اس نے ہیلی کاپٹروں، ٹینک لڑاکا طیاروں، آبدوزوں، تیل پٹرول کرافٹس اور ٹینکوں کے علاوہ زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل بھی بھارت کو دیئے ہیں

## • رشوت ستانی کے مقدمات

مرکزی وزیر داخلہ چودھری علی اکبر نے قومی اسمبلی میں بتایا کہ ۶۶-۱۹۶۵ء میں مرکزی حکومت کے ملازموں کے خلاف رشوت ستانی کے ۹۶۵ مقدمات درج ہوئے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان ۹۶۵ ملازموں میں سے ۲۴ کو سزا ہوئی اور دو بری کر دیئے گئے۔ ملزموں میں سے ۲۶ درجہ اول کے اور ۲۶ درجہ دوم کے افسر نیز ۹۱۳ درجہ سوم کے ملازمین تھے۔

• سعودی عرب کے شاہ فیصل صدر جانسن کی دعوت پر پیر کی صبح کو واشنگٹن پہنچ رہے ہیں۔ وہ واشنگٹن میں دو روز قیام کریں گے۔

• آسٹریلیا کے مغربی علاقوں میں کل رات شدید زلزلہ آیا جس سے لوگ گھروں سے باہر نکل آئے۔ مکانوں کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور دیواریں ہل گئیں۔

• مسٹر جے این لائی نے کہا ہے کہ ویت نام کے عوام نے ثابت کر دیا ہے کہ امریکی سامراج قابل نفرین ہے۔

• سلہٹ میں سیلاب سے ۲۰۰ افراد جاں بحق ہو گئے اور چار ہزار مربع میل علاقہ زیر آب آ گیا۔ جس سے کئی لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق ضلع سلہٹ میں سیلاب سے پانچ لاکھ مویشی ہلاک ہوئے ہیں۔

## چاند کے بارہ میں معاہدہ

روس اور امریکہ نے اقوام متحدہ کو معاہدے کے مسودے پیش کر دیئے کہ چاند اور سیاروں پر کسی ایک حکومت کا سیاسی کنٹرول نہ ہو اور تمام حکومتیں چاند پر تحقیقات کا کام جاری رکھنے میں آزاد ہیں۔ کسی کو یہ حق حاصل نہ ہو وہ چاند یا کسی اور سیارے کو اپنی ملکیت قرار دے۔ اسی طرح کسی حکومت کو یہ حق بھی حاصل نہیں ہونا چاہیئے وہ چاند یا دوسرے سیاروں کو فوجی مقاصد کے لئے استعمال کر سکیں۔

## • مسٹر بھٹو بیمار نہیں ہے

راولپنڈی - ۱۷ جون (پ پ ا) خبر رساں ادارہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے قریبی حلقوں نے ان اطلاعات کو شر انگیز اور بے بنیاد قرار دیا ہے کہ وہ علاج کے لئے ملک سے باہر جانا چاہتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے صدر ایوب سے باہر جانے کے لئے کوئی درخواست کی تھی۔ ان حلقوں نے بتایا ہے کہ مسٹر بھٹو کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔

## • خفیہ جواب

صوبائی اسمبلی کے بجٹ سیشن میں پہلی مرتبہ سیالکوٹ کے چودھری محمد سرور کے ایک سوال کا جواب دینے کے لئے سپیکر کو تمام گیلریاں خالی کرنے کا حکم دینا پڑا۔ قائد ایوان نے ان کے سوال کا جواب بند کمرے میں دیا۔ چودھری محمد سرور نے سوال کیا تھا کہ ستمبر کی جنگ میں سیالکوٹ کے کتنے شہری شہید کر دیئے گئے۔ مزید برآں جنگ کے دوران بھارتی ..... فوج نے کتنی پاکستانی لڑکیوں کو اغوا کیا، اور ان میں کتنی واپس آ گئی ہیں۔

(مطلب یہ کہ تماشائی باہر نکال دیئے گئے۔ ادیب)

## • صوبہ کے مختلف علاقوں کیلئے رقمیں

مغربی پاکستان کے نئے بجٹ میں صوبہ کے مختلف علاقوں کے لئے جو رقمیں مخصوص کی گئی ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے:-

| | |
|---|---|
| سابق صوبہ سرحد | ۱۲ کروڑ ۳۸ لاکھ روپے |
| سابق پنجاب | ۴۳ کروڑ ۴۸ " " |
| سابق بہاولپور | ۱ " ۹۹ " " |
| سابق سندھ | ۲۷ " ۵۲ " " |
| سابق بلوچستان | ۳ " ۱۷ " " |
| کراچی | ۱۱ " ۳۶ " " |
| قبائلی علاقے | ۱ " ۵۷ " " |

## • بھٹو کی وزارت خارجہ ختم

مسٹر بھٹو کو رخصت پر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ صدر ایوب نے وزارت خارجہ کا چارج فی الحال خود سنبھال لیا ہے اور کہا ہے کہ خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ قومی اسمبلی میں بعض ممبران نے کہا ہے کہ بھٹو کو ملکی سیاسیات سے نکالنا اس امر کا کھلا ثبوت ہے کہ حکومت امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتی ہے۔

• کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے چین پاکستان کی حمایت کرتا رہے گا۔

• وزیر اعظم چین پاکستان آ رہا ہے۔

• امریکی اخبار پاکستان میں منافرت پھیلا رہے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے جریدہ "ٹائم" نے اپنے حالیہ شمارہ میں "غیر موزوں شادی" کے زیر عنوان مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کی ثقافت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے اور اس طرح کی کافی منافرت انگیز باتیں لکھی ہیں

• آزادی کا مطالبہ کرنے والے کشمیریوں کو کڑی سزا دی جائے گی۔ علیحدگی کے مطالبہ کو جرم قرار دینے کے آرڈیننس کا اطلاق جموں و کشمیر پر بھی ہوگا۔ بھارتی اپنی جنگی تیاریاں جاری رکھے گا۔

• میزو حریت پسندوں نے اسچال کا بند توڑ دیا۔ جس کی وجہ سے یہ شہر دوسرے علاقوں سے کٹ گیا ہے شدید طغیانی کی وجہ سے شہر کے بازار اور رہائشی علاقے پانی میں ڈوب گئے ہیں اور ہزاروں افراد متاثر ہوئے ہیں

• امریکہ شمالی ویت نام میں فوجی کارروائی شدید کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ شمالی ویتنام پر بمباری بدستور جاری رہے گی۔

• مشرقی پاکستان کی حالیہ گڑبڑ میں امریکہ کا ہاتھ ہے اور ان واقعات کی پشت پر امریکی جاسوسی ادارہ کا ہاتھ اور روپیہ کام کر رہا ہے (فیڈریشن آف لیبر مغربی پاکستان)

• مشرقی پاکستان کا نصف حصہ سیلاب سے متاثر ہوا ہے۔ بیس ہزار سے زائد خاندان بے گھر ہو چکے ہیں

• پولینڈ چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لئے پاکستان سے سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ برطانیہ کو برآمد کئے جانے والے کپڑے کا کوٹہ بڑھا دیا گیا ہے۔

## • محکمہ اوقاف ماڈل اسکول قائم کرے گا

صوبائی محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام صوبے کے مختلف مقامات پر ماڈل سکول قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ ان اسکولوں میں بچوں کو مروجہ علوم کے علاوہ مذہبی تعلیم سے بھی بہرہ ور کیا جائے گا۔

## • آمدنی ۹۳ لاکھ خرچ ۴½ لاکھ

لاہور - ۱۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور ڈویژن میں جن درگاہوں کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے رکھا ہے۔ ان سے اب تک محکمہ اوقاف کو ۹۳ لاکھ روپے کی آمدنی ہو چکی ہے۔ جس کے مقابلہ میں ان درگاہوں پر منعقد ہونے والے عرسوں اور دیگر تقریبات پر صرف ½ ۴ لاکھ روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے۔ محکمہ اوقاف لاہور ڈویژن کا اب تک کا مجموعی خرچہ قریباً ½ ۱۷ لاکھ روپے ہے۔ جس میں سے سب سے زیادہ خرچ ۹ لاکھ ۱۱ ہزار روپے عملے کی تنخواہوں پر خرچ ہوا ہے۔

دوسری بڑی مد متفرقات کی ہے۔ جس پر قریباً چار لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ درگاہوں کی مرمت وغیرہ پر قریباً ۳ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ اس طرح محکمہ اوقاف کو لاہور کی ۴ ۱۳ درگاہوں سے ½ ۱۹ لاکھ کا منافع ہوا ہے۔

• ایک امریکی ترجمان کے مطابق ویتنام کی جنگ میں اس وقت تک ۳۷۰ امریکی طیارے گرائے جا چکے ہیں۔

# خبرنامۂ جمعیۃ

## سرائے عالمگیر کی قرار دادیں

مورخہ ۳؍۶۶ کو شاہی مسجد سرائے عالمگیر میں جمعہ کے عظیم اجتماع میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی نے اسلام کے متعلق حکومت کے موجودہ رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی اور بعد میں درج ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے۔
(۲) خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کیا جائے۔
(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو فوراً ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے اور اسلامی مشاورتی کونسل سے علیحدہ کیا جائے۔
(۴) علماء پر سے ہر قسم کی پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

(محمد اسحاق سرائے عالمگیر)

## ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

۱۳ رجون ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ میں جمعیۃ علماء اسلام۔ احرار اسلام۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اور تنظیم اہل سنت والجماعت کی مشترکہ میٹنگ زیر صدارت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ہوئی۔ جس میں متحدہ اسلامی محاذ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ضلعی تنظیم کے لئے ۱۹؍۶۶ بروز اتوار ایک میٹنگ دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ میں ہونی قرار پائی۔ میٹنگ کے انتظام کے لئے مجلس استقبالیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مجلس استقبالیہ کے اراکین مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) جناب نورالدین صاحب (ناظم مجلس احرار اسلام) کنوینر (۲) جناب حافظ عبدالکریم (ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت رکن (۳) جناب شیخ عزیز الرحمان صاحب (رکن تنظیم اہلسنت والجماعت) رکن (۴) محمد زاہد (نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ رکن۔

اس کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی کی مہم شروع کر دی ہے۔ (محمد زاہد نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ)

## ایک قرارداد

۲۷ رمئی بروز جمعہ مدنی جامع مسجد چکوال میں مسلمانان اہلسنت والجماعت کا یہ عظیم اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمان رکن اسلامی مشاورتی کونسل کے اس بیان پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ جس میں اس نے زکوٰۃ کو ایک ملکی و قومی ٹیکس قرار دے کر اس کی شرح بیس اضافہ کرنے کی ناپاک تجویز پیش کی ہے نیز صرف بھاری سود کو حرام قرار دے کر سود کو حلال بتلایا ہے حالانکہ زکوٰۃ از روئے قرآن و سنت خالص شرعی عبادت ہے۔ جس میں کسی انسان کو رد و بدل کا اختیار نہیں ہے اور سود بھی حسب حکم خداوندی وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا مطلقاً حرام ہے قلیل ہو یا کثیر۔

چونکہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے کتاب و سنت کی نصوص صریحہ اور اجماع امت محمدیہ کے خلاف بیان دے کر اپنے الحاد و زندقہ کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے محرّف دین شخص کو اسلامی مشاورتی کونسل کی رکنیت اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے خارج کر کے مسلمانان پاکستان کے اضطراب کو دور کیا جائے۔

(مظہر حسین غفرلہٗ خطیب مدنی جامع مسجد چکوال)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا اجلاس

مورخہ ۵ رجون ۶۶ء دس بجے دن جامع مسجد تارڈی میں زیر صدارت حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی ضلع ہزارہ کی جمعیۃ کا اجلاس ہوا جس میں تینوں تحصیلوں کے پچاس ذمہ دار اراکین نے شرکت فرمائی۔ سب سے پہلے امیر ضلع حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے جمعیۃ کی تنظیم اور رکن سازی پر زور دیا اور ساتھ ہی جمعیۃ کی گذشتہ کارروائی پر پوری روشنی ڈالی۔

اس کے بعد حافظ محمد زکریا صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا کہ یہ اجتماع اس غرض سے نہیں بلایا کہ ہم یہاں بیٹھ کر تبادلہ خیال کر کے چلے جائیں اور اپنی جگہ جا کر کام نہ کریں۔ ضلع کے عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ پروگرام کے ماتحت تمام علاقہ کا دورہ کریں اور کام کی نگرانی کریں۔

بعد میں مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پکھلی پائیں نے گذشتہ حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کام کی رفتار کو تیز کرنے پر زور دیا۔

ان کے بعد صدر اجلاس حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نے حالات حاضرہ اور بے دین جماعتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے پرویزی فتنہ، مرزائی فتنہ اور مودودی فتنہ کو واضح کیا۔

آخر میں مولانا سید خلیل احمد شاہ صاحب بفہ نے اپنے بیان میں فرمایا کہ علماء حق نہ ہی حکومت کے مخالف ہیں اور نہ ہی پاکستان کے۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ملک میں اسلام کا بول بالا ہو۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ مانسہرہ)

## موضع گنہول میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

گنہول ۸؍رجون۔ جناب قاضی خلیل احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بالاکوٹ اور حضرت مولانا مجاہد الزمان صاحب خطیب ویلی کاغان موضع گنہول میں تشریف لائے صبح کی نماز کے بعد حضرت قاضی صاحب مدظلہ العالی نے درس قرآن دیا اور حضرت مولانا مجاہد الزمان صاحب نے ممبر سازی کے بعد مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی جس کے بعد باتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدہ دار مقرر ہوئے:۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد گنہول امیر۔ جناب لالہ شیر زمان صاحب نائب امیر۔ جناب محمد ایاز صاحب ناظم اعلیٰ۔ جناب محمد شعیب صاحب نائب ناظم۔ جناب محمد اکبر صاحب ناظم نشر و اشاعت۔ جناب عبدالشکور صاحب ناظم مالیات۔ (محمد اکبر ناظم نشر و اشاعت)

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے وفد کی اے ڈی ایم صاحب سے ملاقات

سرگودھا۔ ۱۱؍رجون۔ آج صبح نو بجے جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کا ایک وفد حاجی محمد ابراہیم صاحب نائب امیر جمعیۃ کی قیادت میں جناب اے ڈی ایم صاحب سے ملاقات کی۔ وفد نے ایک درخواست پیش کی جس پر تقریباً تین صد افراد کے دستخط تھے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ شہر میں فحش اور ہر قسم کے ریکارڈ بند کرائے جائیں اور یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ سینما والے جو تانگہ پر ریکارڈنگ کرتے ہیں ان کو بھی بند کیا جائے۔ جناب اے ڈی ایم صاحب نے وفد کی مصروفیات پر فوری طور پر عملدرآمد کرنے کے لئے وعدہ فرمایا۔

## ڈاکٹر فضل الرحمٰن کیخلاف شدید احتجاج

مورخہ ۱۳؍رمئی جمعیۃ علماء اسلام تھانہ گلاب گنج ضلع سلہٹ کی طرف سے ڈھاکہ دکھن میں زیر صدارت امیر تھانہ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفضل صاحب ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس میں ادارۂ تحقیقات اسلام کے ڈائرکٹر اور اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن مسٹر فضل الرحمٰن کی اس تجویز کی سخت مذمت کی گئی جس میں اس نے کہا ہے کہ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے۔ اس کی شرح میں تبدیلی ہونی چاہیئے سود جائز ہے۔ بعد میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان کو متنبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو فوراً ادارۂ تحقیقات اسلام کی ڈائرکٹر اور مشاورتی کونسل کی رکنیت سے علیحدہ کیا جائے قوم اس قسم کے محرف دین کو ہرگز ..... برداشت نہیں کرے

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو جو خلاف اسلام قوانین ہیں فوراً ملک سے منسوخ کیا جائے نیز ملک سے مخلوط تعلیم، رقص و سرود، عریانی اور بے حیائی کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے

PHONE ... WEEKLY ... REGD. NO. ...

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM

LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۳


## ذیابیطس

### شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا، گردہ مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج رجسٹرڈ ڈیوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

"تاج مکتبہ سے ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) تفاسیر عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سلائن سٹیشنری کفلوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں"

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ مغربی پاکستان

پشاور شہر میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام اور ہر قسم کی دینی تبلیغی کتب مکتبہ انوریہ جامع مسجد قاسم علی خاں قصہ خوانی سے حاصل کریں۔

## متحدہ اسلامی محاذ کا متفقہ بیان

### اور

## عملی جدوجہد کا عہد

یہ وہ بیان ہے جس کو حالیہ کنونشن میں ملک بھر کے قریباً ۵۰۰ مندوبین نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے اور عہد کیا کہ ہم اس کے مطابق اپنی عملی جدوجہد شروع کر دیں گے۔ مرکزی دفتر متحدہ اسلامی محاذ نے عوام الناس کیلئے اس کو پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دیا ہے لہٰذا تمام ضلعی جماعتوں سے اپیل ہے کہ وہ ۵ روپے سینکڑہ کے حساب سے درج ذیل پتہ سے خرید کر اپنے حلقہ میں تقسیم کریں۔ ملنے کا پتہ

دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

## نرخنامہ اشتہارات

آخری صفحہ .. روپے

اندرونی صفحہ ۷۰ روپے

آدھا صفحہ ۴۰ روپے

فی انچ ۲ روپے ۵۰ پیسے

## اپنی تجارت

کو

فروغ دینے کے لئے

ترجمان اسلام

میں

اشتہار دیجئے

## جماعت اسلامی

- کن مقاصد کے تحت قائم ہوئی تھی؟
- آزادی سے قبل اس کے نظریات کیا تھے؟
- قیام پاکستان کے بعد اس نے کیا طرز عمل اختیار کیا؟ اور
- اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

جماعت کے ماضی و حال کا ایک تاریخی تجزیہ جماعت کے سابق کارکن کے قلم سے

## تحریک جماعت اسلامی

ایک تحقیقی مطالعہ

تالیف

ڈاکٹر اسرار احمد ایم اے ایم بی بی ایس

سابق ناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان و امیر جماعت اسلامی منٹگمری

ضخامت = ۲۳۶ صفحات • سائز بڑا • طباعت آفسٹ • مجلد مع گرد پوش

قیمت = ۴ روپے علاوہ محصول ڈاک

دار الاشاعت الاسلامیہ

بالمقابل ٹوکن بنک، کرشن نگر، لاہور

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ☪ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ پل اوور لیڈیز کوٹ سفلر۔ بنیان۔ لیڈی رسٹ سوتی، سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ

(ہمیشہ استعمال کریں)

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۸۸۲۷

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

مترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش رنگا رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج، عمدہ سفید کلیز کاغذ ۲۲×۲۹/۸

سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت قیمت دوم۔ عام سفید کاغذ یک رنگ عکسی طباعت، روغنی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

9/31

# ترجمان السنہ

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

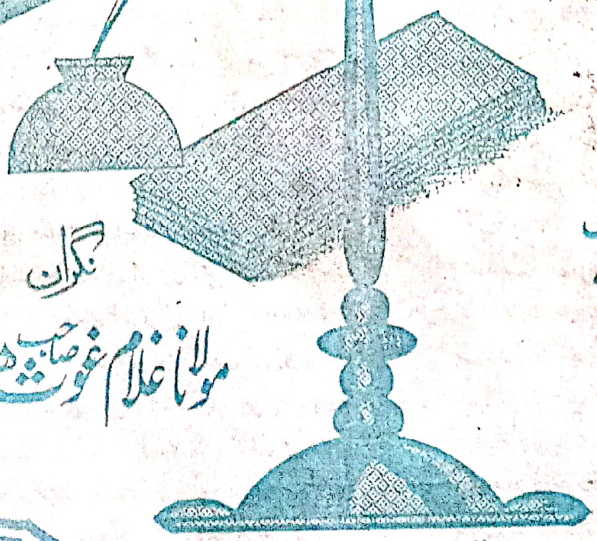

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہٗ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَكُوْنَ قَلْبُهٗ مَعَ لِسَانِهٖ سَوَاءً وَيَكُوْنُ لِسَانُهٗ مَعَ قَلْبِهٖ سَوَاءً وَلَا يُخَالِفُ قَوْلُهٗ عَمَلَهٗ وَيَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

(رواہ الاصبہانی باسناد فیہ نظر الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۲۸)

ترجمہ:۔ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے دل و زبان ایک نہ ہو جائیں (اس کی زبان سے وہی نکلے جو اس کے دل میں ہے) اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے قول اور عمل میں ذرا اختلاف نہ ہو (یعنی ایسا نہ ہو کہ زبان سے کچھ کہے، اور عمل کچھ کرے) اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا پڑوسی اس کی جانب سے ہر تکلیف سے محفوظ و مطمئن رہے)

تشریح:۔ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ظاہر و باطن کے اختلاف کو صحابۂ کرامؓ نفاق سمجھا کرتے تھے اور یہ مضمون متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ یہاں ان ضعیف الفاظ کو صرف اس غرض سے نقل کیا گیا ہے کہ ہم کو اپنے دل و زبان کے توازن کا موقع ہے۔ آسانی سے مل سکتا ہے۔ عوام تو درکنار بعض اوقات بعض خواص بھی اس دقیق نکتہ سے غفلت کر جاتے ہیں کہ جو کلمہ ان کی زبان سے ادا ہو رہا ہے کیا ٹھیک ٹھیک وہی ان کے دل میں بھی ہے۔ ایک بزرگ کی زبان سے بارہا میں نے یہ الفاظ سنے تھے مگر کبھی اس کی اتنی اہمیت دل میں نہ آئی جب یہ حدیث سامنے آئی تو اب اندازہ ہوا کہ:۔

قلندر آنچہ گوید دیدہ گوید

بزرگوں کے معمولی نصائح کو ہرگز معمولی نہ سمجھنا چاہیئے۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدِ نِ الْحَضْرَمِيِّ رضی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ۔

(رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ ص ۴۱۳)

ترجمہ:۔ حضرت سفیان بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے خود سنا ہے کہ یہ کتنی بڑی خیانت کی بات ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو، اور وہ تم کو بالکل سچا سمجھتا رہے۔ اور تم یہ غضب کرو کہ اس سے جھوٹ بولتے رہو۔

تشریح:۔ اس حدیث سے اندازہ لگانا چاہیئے کہ خیانت کا دائرہ کتنا وسیع ہے۔ عام لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ خیانت کا تعلق صرف مال سے ہے مگر اسلام یہ بتاتا ہے کہ خیانت انسانی زندگی کے ایک ایک شعبہ سے متعلق ہے۔ حتیٰ کہ اگر آنکھ خفیہ طور پر بے محل اٹھی تو یہ آنکھ کی خیانت ہے۔ اسی کی طرف قرآن میں اشارہ ہے۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ (وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ) (پارہ ۲۴ رکوع ۷) وہ چوری سے خیانت کرنے والی آنکھوں کو جانتا ہے۔ یعنی جو آنکھیں بے محل اٹھتی ہیں اور نظر حرام کی مرتکب ہوتی ہیں۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ (رواہ الترمذی وابوداؤد مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے۔ اس کے بعد ذرا اِدھر اُدھر دیکھے تو سمجھ لو کہ بس یہ بات امانت ہے۔

تشریح:۔ عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امانت اور خیانت کا تعلق صرف مال کے ساتھ ہے لیکن حدیث بالا سے آپ اس کی وسعت اور باریکی دونوں کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اس کا دائرہ مالیات سے تجاوز کر کے بہت زیادہ وسیع ہے اور اس میں نزاکت اور باریکی کا لحاظ رکھنا یہ بھی امانت کی حفاظت کے اندر داخل ہے۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳ میں اس حدیث کے مضمون میں تین قسم کی محفلوں کا استثناء بھی آیا ہے۔ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ یعنی ایک یہ کہ اس میں کسی کے قتل کے متعلق ذکر ہو، جس کا قتل کرنا شریعت کے نزدیک حرام ہو یا زنا کے متعلق کوئی مشورہ ہو، یا کسی کا مال ناحق لوٹنے کا ذکر ہو (خواہ یہ مال کا لوٹنا چوری کے طریقہ پر ہو یا کسی تجارتی دھوکہ دہی کے طریقہ پر) کیونکہ اس قسم کی باتوں کا اخفا امانت نہیں بلکہ خیانت ہے۔ حدیث مذکور میں یہ تین چیزیں صرف مثال کے طور پر ذکر کی گئی ہیں ورنہ ہر وہ چیز جو دوسرے مسلمان بھائی کے لئے نقصان دہ ہو اُس کا بھی اظہار کر دینا واجب ہے۔

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ امانت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ انسان کی ایک ایک عبادت، اور ہر ہر عضو کی حفاظت امانت میں داخل ہے اور اعضائے انسانی میں سے سب سے بڑی خیانت آنکھ اور دل کی ہوتی ہے۔ اسی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو کچھ چھپا ہوا ہے سینوں میں (پارہ ۲۴ رکوع ۷)

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے نزدیک بدترین خیانت یہ ہے کہ وہ غیر اللہ سے متعلق ہو۔ اسلامی امانت کی اس وسعت کی تفصیل کے لئے ایک رسالہ درکار ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَتَوَدُّدٌ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص ۴۱۳)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو میانہ روی کے ساتھ خرچ کرنا آ گیا اور جس کو لوگوں میں اُنس و محبت کے ساتھ رہنا آ گیا اس کو نصف عقلمندی کی بات آ گئی اور جس کو فہم و سلیقہ کا سوال کرنا آ گیا اس کو نصف علم نصیب ہو گیا۔

تشریح:۔ آمد و صرف کے توازن کا لحاظ رکھنا موجودہ فن اقتصادیات کا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ترجمان اسلام لاہور دہلی گیٹ سے شائع کیا۔

ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء

# دس احکام پر یوم احتجاج

تاریخ عالم گواہ ہے کہ یہودیوں نے ہر موقع پر انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے، حتیٰ کہ قرآنی الفاظ کے مطابق اُن کے قتل سے بھی دریغ نہیں کیا - اب چونکہ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جناب حضرتی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب یہودیوں نے انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کو فلما کر ان کی اہانت کا بیڑا اٹھایا ہے -

اس سلسلے کی ایک کڑی مشہور انگریزی فلم ٹین کمانڈمنٹس یعنی دس احکام ہے - اس فلم میں سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے اس واقعہ کو فلمایا گیا ہے جب آپ کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور اللہ رب العزت نے آپ کو دس احکام عطا فرمائے - فلم میں شراب خور اور تمام گناہوں سے ماورا ایکٹر اللہ تعالیٰ کے معصوم اور بے گناہ نبی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کا پارٹ ادا کرتے ہیں - پھر اسی طرح کا ایک ایکٹر پس پردہ (معاذ اللہ) خدا کا پارٹ ادا کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوالات کا جواب دیتا ہے - اسلامی نقطہ نگاہ سے یہ چیز اللہ رب العزت اور انبیاء علیہم السلام کی سخت توہین ہے -

یہ فلم ایک یہودی فلمساز ڈومیل نے تیار کی ہے اور معاہدہ یہ ہے کہ اس فلم کی آمدنی یہودی حکومت کی آبیاری پر خرچ ہوگی - چنانچہ ان دو وجوہات کی بنا پر کہ ایک تو اس میں اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کی توہین پائی جاتی ہے، اور دوسرے اس کی آمدنی یہودی حکومت پر خرچ ہوگی - تمام عرب ممالک نے اس کی نمائش اپنے ہاں بند کر دی ہوئی ہے - پاکستان کے ایک فلمی تاجر نے تین چار سال قبل اس فلم کو درآمد کیا تھا لیکن مسلمانوں کے شدید احتجاج کے بعد وہ فلم ریلیز نہ ہو سکی - دریں اثنا اس تاجر نے شاید اندرون خانہ عرب استعمال کر کے اس فلم کو ریلیز کروا لیا ہے اور اب ۲۳ ستمبر بروز جمعہ لاہور کے اوڈین سینما میں اس کے روزانہ شو شروع ہوا کریں گے -

چند روز سے لاہور اور دوسرے شہروں کے سیاسی اور دینی راہنماؤں نے اس کے خلاف مختلف بیانات میں شدید احتجاج کیا ہے - لیکن معلوم نہیں اس فلمی تاجر نے کیا حربہ استعمال کیا ہے کہ متعلقہ حکام پر اس احتجاج کا ذرہ برابر اثر نہیں ہوا اور اخبارات میں برابر اس فلم کے اشتہارات آ رہے ہیں - لہٰذا ہم ان کالموں میں حکام بالا سے پرزور استدعا کرتے ہیں کہ پاکستان اسلامی نظریہ کے تحت وجود میں آیا ہے اور اسلامی نظریہ کو اپنا کر اس کی بقا اور اس کی حفاظت ہو سکتی ہے، لہٰذا پاکستان جیسی اسلامی نظریے پر قائم شدہ مملکت میں ایسی فلموں کی نمائش جن میں انبیاء علیہم السلام کی توہین کی گئی ہو جہاں حکومت کے لئے بدنامی کا باعث ہے، وہاں اہل پاکستان کے لئے بھی ناقابل برداشت ہے -

سیاسی نقطۂ نظر سے بھی پاکستان میں اس فلم کی نمائش اچھے نتائج کی حامل نہیں ہے - عرب ممالک نے گذشتہ ستمبر کی جنگ میں پاکستان کی جس قدر امداد کی ہے، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، لہٰذا پاکستان میں جب ایک ایسی فلم کی نمائش ہوگی، جس پر عرب ممالک نے اپنے ہاں پابندی لگائی ہوئی ہے تو پاکستان کے ساتھ جو وہ اچھے جذبات رکھتے ہیں، وہ مجروح ہوں گے اور ہو سکتا ہے پاکستان کے ساتھ ان کی ہمدردیوں میں ایک گونہ فرق بھی پیدا ہو جائے - بدیں وجہ صرف ایک تاجر فلم کی خوشنودی کی خاطر تمام عرب ممالک اور اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کرنا ہمارے خیال میں نہ تو سیاسی لحاظ سے بہتر ہے اور نہ ہی دینی لحاظ سے -

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیئے کہ گذشتہ دنوں جب شاہ فیصل امریکہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو نیویارک میں اُن کے یہودیوں کے خلاف بیان پر نیویارک کے گورنر نے ان کے تمام پروگرام منسوخ کر دیئے، اور ایک شاہی مہمان کے طور پر ان کا جو استقبال ہونا تھا وہ بھی یک قلم منسوخ کر دیا اور ساتھ ہی بیان بھی دیا کہ شاہ فیصل کو ہماری رعایا کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیئے تھا - گورنر کے اس غیر معقول رویہ سے شاہ فیصل کو خفت کا سامنا کرنا پڑا - اگر امریکہ اپنی مملکت کی ایک اقلیت کے جذبات کا اس قدر خیال رکھتا ہے اور اس کے جذبات کی خاطر وہ تمام مسلمانوں کے دینی اور ایمانی مرکز کے محافظ اور امریکہ کے شاہی مہمان شاہ فیصل کی توہین سے بھی نہیں چوکتا تو پھر کیا ہمارے جذبات ہی اتنے مردہ ہو چکے ہیں کہ ہم اپنے ملک کے تمام لوگوں کے جذبات کو مسلتے ہوئے ایک ایسی فلم کی نمائش کریں جس سے یہودیوں کی پروشش اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کی توہین ہوتی ہو -

اس لئے متعلقہ حکام اور خصوصی طور پر مغربی پاکستان کے نئے گورنر جنرل محمد موسیٰ صاحب کی خدمت میں ہماری پرزور اپیل ہے، کہ وہ خصوصی دلچسپی لے کر اس توہین آمیز اور اشتعال انگیز فلم کو ۲۳ ستمبر سے پہلے پہلے ہی ممنوع قرار دیں - جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے بھی اپیل ہے کہ وہ ۲۳ ستمبر بروز جمعۃ المبارک اس فلم کے خلاف یوم احتجاج منائیں اور اس کے خلاف قرار دادیں پاس کر کے گورنر مغربی پاکستان کو بھیجیں نیز جس جس شہر میں یہ فلم دکھائی جائے وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو مل کر اس کو بند کروانے کی پوری پوری کوشش کی جائے -

## امت مرزائیہ کی فتنہ انگیزی

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے قبل جو حالات تھے کہ مرزائی مبلغ ہر سہ عام جلسوں میں مرزا غلام احمد کی نبوت کی تبلیغ اور خلافت اسلامیہ تقادیر گھر کے مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرتے، اور چودھری ظفر اللہ قادیانی سے لے کر ایک معمولی مرزائی کلرک تک اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے دفتر کا کام کم اور مرزائی تبلیغ کا کام زیادہ کرتے جب سے مرزا غلام احمد کا پوتا ایم، ایم احمد منصوبہ بندی کمیشن کا وائس چیئرمین ہوا ہے - اس وقت سے کچھ یہی کیفیت امت مرزائیہ نے پیدا کرنی شروع کر دی ہے - یہی میانوالی، جہلم، لائلپور بہاولپور اور ملک کے دوسرے حصوں سے متعدد ایسے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرزائی مبلغین شہروں اور دیہات میں سادہ لوح مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج دیتے ہیں اور جب وہ چیلنج کو قبول کرتے ہیں تو حکام بالا سے انہی ان کی شکایت کر کے ان کو فتنہ انگیز قرار دیتے ہیں نیز جہاں جہاں بھی کوئی مرزائی کسی سرکاری عہدے پر متعین ہے - وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو مرزائیت کی تبلیغ کا ذریعہ بناتا ہے - چنانچہ کاہنہ نو کے سرکاری ہسپتال میں اشتیاق بیگ کمپونڈر اور بہاولپور میں محکمہ انہار کے چند ملازمین اور ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف سکولز کا مرزائی ہیڈ کلرک اپنے دفاتر میں

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

# سید قطب اخوانی کی کتاب کے مندرجات

## اور مودودی ڈھنڈورے کا راز

(زاہد گکھڑوی)

حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے کہ میرے صحابہؓ کے بارہ میں خدا سے ڈرنا اور ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا، مگر افسوس صد افسوس ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں اسلام کے مایۂ ناز سپوتوں صحابۂ کرامؓ کے خلاف دل آزار اور ناقابل برداشت لٹریچر کی زور شور سے اشاعت ہو رہی ہے اور نام نہاد مفکرین اسلامی فکر و نظر کے دلربا لیبل کے پردہ میں ملتِ اسلامیہ کو گمراہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں، گذشتہ دنوں ابوالاعلیٰ مودودی نے "خلافتِ راشدہ سے ملوکیت تک" کے زیر عنوان اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں امام مظلوم امیرالمومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہرزہ سرائی کا مذموم سلسلہ جاری رکھا، جس کا علماء حق نے اور خصوصاً حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا سید انور الحسن صاحب بخاری نے بروقت نوٹس لیا اور اس متجدد کی علمی بددیانتی کو سرِ عام بے نقاب کر دیا۔ ان دنوں ایک اور فتنہ سامنے آ رہا ہے اور اس کا رخ بھی حضرت عثمانؓ کی طرف ہے، جس کی طرف علماء کرام کی خصوصی توجہ ضروری ہے ورنہ بے شمار نوجوان اور سطحی قسم کے "فضلاء" اس فتنہ کا شکار ہو جائیں گے۔

متحدہ عرب جمہوریہ میں تین "اخوان" سازشوں کو تختۂ دار پر لٹکائے جانے پر پاکستان میں مودودیوں نے اپنے مخصوص رنگ میں پروپیگنڈا کیا کہ "یہ تین راہنما اور خصوصاً سید قطب بلند پایہ محقق اور عالم اسلام کا قیمتی سرمایہ ہیں سید قطب نے "العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام" نامی کتاب لکھ کر ملتِ اسلامیہ پر احسانِ عظیم کیا ہے اور اسی ضمن میں سوچی سمجھی سکیم کے تحت ان لوگوں نے اس کتاب کے اردو ترجمہ "اسلام کا نظامِ عدل" کا پروپیگنڈا کیا کہ یہ اپنے موضوع پر لاجواب اور فیصلہ کن کتاب ہے مگر یقین جانئے کہ جب اس کتاب کے کچھ اوراق دیکھنے کا موقعہ ملا تو رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد کم از کم راقم الحروف میں تو آنی تاب نہیں ہے کہ اس کا مزید مطالعہ کر سکے۔ جتنی کتاب دیکھنے کا موقع ملا۔ اس کے کچھ اقتباسات علماء کرام کی توجہ کے لئے درج ذیل کر رہا ہوں۔ مطالعہ فرمایئے اور اندازہ لگایئے کہ اس کتاب کی عظمت و رفعت کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے اس ملک میں کس قسم کی ذہنیت کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ مصنف کتاب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کا مختصر ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:

"اس کے بعد بنی امیہ کا دور آیا اور انہوں نے اسلامی خلافت کو بنو امیہ کے اندر محصور رہنے والی مستبدانہ بادشاہت میں تبدیل کر دیا یہ اسلامی تعلیمات کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ "جاہلیت" کا اثر تھا جس نے روحِ اسلامی کو معطل کر دیا۔" (ص ۳۳۵)

اس کے بعد اس نے صفحہ ۳۴۶ پر حضرت عثمانؓ کا نام لے کر یوں ہرزہ سرائی کی ہے:

"خلافت کا بار حضرت عثمانؓ کے سر اس وقت آیا جب آپ کافی بوڑھے ہو چکے تھے اور اسلام کے بلند اور سخت اصولوں کی نسبت سے آپ کی عزیمت ضعف کا شکار ہو چکی تھی اور آپ کی قوتِ ارادی مروان اور اس کی پشت پر بنو امیہ کی چالبازیوں کا پوری طرح مقابلہ نہ کر سکی۔"

آگے ارشاد ہوتا ہے:

"حضرت عثمانؓ نے اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ سمجھا تھا کہ ان کا انعام ہونا ان کو مسلمانوں کے مال سے ہبہ اور صدقہ دینے کی بھی کھلی آزادی دے دیتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس بالیسی پر تنقید کرتے ان کو آپ کا جواب اکثر و بیشتر یہ ہوتا کہ "اگر میں نہیں تو میں اعلم کس معاملہ میں ہوں"؟ آپ کا خیال تھا کہ منصب امامت اس بات کی بھی آزادی دیتا ہے کہ صرف اس بنا پر کہ آپ کو فطری طور پر اپنے اعزہ و اقربا کے ساتھ حسنِ سلوک اور نیکی کرنے کا حق حاصل تھا۔ بنو بعیط اور بنو امیہ کو عوام کی گردنوں پر مسلط کر دیں۔ انہی رشتہ داروں میں حکم بھی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راندۂ درگاہ تھا۔" (ص ۳۴۶)

آگے چل کر مصنف کتاب نہایت دیدہ دلیری سے لکھتا ہے:

"صحابہ کرامؓ اسلام کی روح سے اس انحراف کو دیکھ رہے تھے وہ لوگ دوڑ دوڑ کر مدینہ آتے تاکہ اسلام اور خلیفۃ المسلمین کو اس آزمائش سے بچائیں۔ مگر خلیفہ کا یہ حال تھا کہ بڑھاپے کے سبب مروان پر ان کا کوئی کنٹرول باقی نہیں رہا تھا حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک حضرت عثمان کے اندر صحیح اسلامی سپرٹ کے کارفرما ہونے کا سوال ہے ان پر الزام رکھنا یا شبہ کرنا مشکل ہے لیکن یہ بات بھی اس سے کچھ کم دشوار نہیں کہ ہم ان کو خطا سے پاک قرار دیں۔" (ص ۳۴۸)

اسی پر بس نہیں بلکہ اس سے آگے بھی مصنف نے بنو امیہ کے خلاف اپنے خبث باطنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ ص ۳۵۱ پر لکھتا ہے:

"درحقیقت حالات خراب تھے خلیفہ ثالث کے بڑھاپے کے زمانہ میں اس ابھرتے ہوئے دین کے اموی گروہ کے ہاتھ میں چلے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کے ماحول میں اس کی عملی روایات اتنے طویل عرصہ اس کی حقیقی نظری تعلیمات پر قائم نہیں رہ سکیں کہ پھر ان کا بدلنا مشکل ہو جاتا۔"

اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں:

"حضرت عثمانؓ اپنے پروردگار کی آغوشِ رحمت میں جا چکے تو اموی سلطنت عملاً قائم ہو چکی تھی اور اس کے اسباب خود انہوں نے فراہم کئے تھے، بنا بریں مملکت بالخصوص شام میں ان کو قدم جمانے کا موقع دیا۔ آپ نے بنو امیہ کے اپنے اصولوں کو جو اسلامی روح کے منافی تھے۔ مثلاً غنیمت، منافع اور دوسری طرح کے اموال کو اپنی ذات کے لئے مخصوص کرنا بھائی چارہ ایثار اور کفالتِ باہمی سے لاپرواہی برتنا وغیرہ کا رفرما ہونے کا موقعہ دیا اس چیز نے ملت اسلامیہ کے اندر دینی روح کو کمزور کر دیا۔" (ص ۳۵۲)

اس کے بعد مصنف حضرت عثمانؓ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال اجمل باغ، رحیم آباد

# ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب کے

## بعض حصوں پر تبصرہ

مودودی صاحب کی جماعت کے ایک سابق رکن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے حال ہی میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس کا نام ہے "تحریک جماعت اسلامی۔ ایک تحقیقی مطالعہ"۔

اس کتاب پر ایک مختصر سا تبصرہ "ترجمان اسلام" کے صفحوں پر آچکا ہے۔ مگر اس کتاب کے بعض مندرجات ایسے ہیں جن پر تفصیلی نقد و نظر کی ضرورت ہے، ورنہ ان کے ذریعہ بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔

میں یہاں اس کتاب کے دو ایک اقتباسات پیش کروں گا، جس سے اندازہ ہوگا کہ مصنف کا ذہن جماعت مودودی سے باہر کی جماعتوں بالخصوص احرار و زعماء احرار کے بارے میں کس قسم کا ہے؟ لکھتے ہیں:

"پاکستان کے قیام کے بعد کچھ عرصہ خفت اور ندامت کے باعث خاموش رہ کر جب زعماء احرار نے اپنے لئے یہ راہ عمل تجویز کی کہ ایک طرف سیاسی طور پر مسلم لیگ میں مدغم ہو جایا جائے اور دوسری طرف اپنے تشخص کو اینٹی قادیانی تحریک اٹھا کر باقی رکھا جائے اور اس پروگرام پر انہوں نے عملدرآمد شروع کر دیا۔ . . . . . .

لیکن جب ۵۲ء میں زعماء کے اصرار نے اسے واقعی ایک مسئلہ بنا لیا، اور عوام کے جذبات کو مشتعل کر لیا۔ . . .

"اور ان لوگوں کی قیادت قبول کر لی گئی جن کے پاس بیٹھتے ہوئے بھی بقول یکے از بزرگان جماعت، جماعت کے زعماء کو گھن آتی تھی" . . . . . .

گھن کی بات عجیب کہی۔ آج مولانا امین احسن اصلاحی مودودی جماعت کو شر محض اور اسلام کے لئے مضر ترین جماعت قرار دیتے ہیں اور ہم ان کی حق پرستی کی داد دیتے ہیں۔ کیا مولانا موصوف اور خود ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اس سب سے بڑے گھن والے کے ساتھ دین سمجھ کر نہیں بیٹھتے تھے اور اس کی قیادت کا نقارہ نہیں بجا رہے تھے۔ میں اس سے قطع نظر کر کے عرض کرتا ہوں کہ:

"یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مودودی صاحب، احرار کے عزائم سے کراچی کی مجلس عمل کے اجلاس سے پہلے بالکل بے خبر تھے اور ان کی نیتوں کے بارے میں پہلے وہ خوش فہمی میں مبتلا تھے ذہن قبول نہیں کرتا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ تو پھر ان "بدنیت" لوگوں کے ساتھ تعاون کس اصول اخلاق و دیانت کی رو سے صحیح تھا"۔

(کتاب مذکور صفحات ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱)

اس سے پہلے صفحہ ۱۴۱ پر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ:

"شاید اسے دور کی کوڑی لانا کہا جائے لیکن ذرا غور کیا جائے تو صاف نظر آجائے گا کہ وہ ذہنیت جس کا مظاہرہ کراچی میں مجلس عمل کے اجلاس میں مولانا محمد علی جالندھری نے کیا کہ:

اسلامی دستور اور اسلامی نظام کے ساتھ لوگ جس جماعت کو لازماً مراد لیتے ہیں وہ جماعت اسلامی ہے، اگر اس کی جدوجہد میں حصہ لیا جائے تو کریڈٹ سارا جماعت لے جائے گی، ہمارے ہاتھ کیا آئے گا"۔

ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہوتا ہے، کہ مولف کتاب نے احرار کا ذکر نہایت غیر ذمہ دارانہ طریقے پر کیا ہے اور ان سے ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو محض مخالف کے پروپیگنڈا کی پیداوار اور شر انگیزی پر مبنی ہیں۔ میں نے عمداً بخوف طوالت اس تفصیل کو نقل کرنے سے احتراز کیا ہے جس کے ذیل میں احرار سے متعلق مولف کتاب نے یہ فقرے لکھے ہیں۔ مجھے یہاں صرف ان کے ان خیالات کی نشان دہی و تردید مقصود ہے جو انہوں نے احرار کے بارے میں مختصراً ظاہر کئے ہیں۔

نشان زدہ فقروں کو ملاحظہ فرمائیے۔ احرار کے بارے میں یہ کہنا کہ "وہ پاکستان کے قیام کے بعد کچھ عرصہ خفت و ندامت کے باعث خاموش رہے" یا یہ کہ "انہوں نے اپنے تشخص کو قائم رکھنے کے لئے اینٹی قادیانی تحریک اٹھائی تھی"۔ کیا گمراہ کن، شر انگیز اظہار خیال نہیں ہے؟ اور احرار پر ایک بے بنیاد و عظیم تہمت کے سوا کچھ اور ہے؟

اسی طرح حضرت مولانا محمد علی صاحب سے ہمارے منسوب کی ہے، اس کی حقیقت بھی خانہ ساز جھوٹ سے زیادہ اور کیا ہے؟ مصنف نے اپنے زعمائے جماعت کے ان حیلوں کو گویا ایک صداقت مطلق کے طور پر باور کر کے اپنی کتاب میں نقل کر ڈالا ہے

مصنف کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تحریک پاکستان سے علماء دین کے جن حلقوں نے بشمول احرار اختلاف کیا تھا، انہیں قیام پاکستان کے بعد خفت و ندامت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے کہ ان کا اختلاف جن خرابیوں کے اندیشوں پر مبنی تھا، ان کے پے در پے ظہور کے تو آپ بھی اور آپ کی متروک لیکن محبوب جماعت بھی قائل و معترف ہے بلکہ ان ہی خرابیوں کو . . . . سکینڈل بنا کر آپ کی جماعت نے ۱۹۴۸ء سے اب تک اپنی سیاست و بقا کا چراغ روشن کیا ہے۔ احرار اور دوسرے حضرات کا اختلاف محض دلسوزی پر مبنی تھا اور وہ ایمانداری کے ساتھ جس چیز کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے اندیشناک سمجھ رہے تھے اس کا اظہار کرتے رہے اور چونکہ انہیں اسلام اور مسلمانوں کے کاز سے کوئی اختلاف نہیں تھا۔ اس لئے جب پاکستان ایک حقیقت بن کر قائم ہو گیا تو انہوں نے نہایت اخلاقی جرأت کے ساتھ بلا سوال اجر و امید تحسین پاکستان کی تعمیر کے لئے اپنی خدمات اور اپنا خون پیش کر دیا نہ تو انہوں نے اپنے سابقہ اختلاف پر کبھی پردہ ڈالنے کی کوشش کی، جیسا کہ مختلف تاویلات، عذرات بلکہ صریح انکار کے ساتھ، آپ کی متروک لیکن محبوب جماعت کرتی رہی اور اب تک کر رہی ہے اور نہ انہیں اپنے سابقہ یا موجودہ موقف کے لئے کسی معذرت کی ضرورت ہے۔ آج کوئی شخص بھی ان حضرات کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کسی دائرے میں بھی انہوں نے پاکستان کے وجود سے خود غرضانہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہو، جبکہ مسلم لیگ وغیرہ مع آپ کی محبوب جماعت کے ہر گروہ نے پاکستان کو اپنے سیاسی اقتصادی اور معاشی عزائم کی تکمیل کا ذریعہ بنایا اور برابر بنا رہے ہیں۔

مصنف کتاب کو اگر ذرا سا بھی پاس انصاف ہوتا وہ صرف یہ ہی موازنہ کر کے سمجھ سکتے تھے کہ احرار کا دامن ایسی تمام آلائشوں سے پاک ہے

قادیانیوں کے بارے میں جس درجہ روادارانہ خیالات کا اظہار مصنف نے اپنی اس کتاب میں کیا ہے، اس کے پس منظر سے میں واقف نہیں ہوں۔ لیکن یہ حقیقت ہے اور بعد میں رونما ہونے والے واقعات نے اسے ثابت بھی کر دیا ہے کہ لیاقت علی خاں مرحوم کے قتل کے بعد حالات جس رخ کی طرف جا رہے تھے اگر احرار ایک چٹان بن کر سامنے نہ کھڑے ہو جاتے، اور

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی

(قسط نمبر ۲)

# خاندانی منصوبہ بندی اور امریکی اغراض

## پاکستان میں ضبط تولید جاری کرنے کا اصل مقصد

متذکرۃ الصدر مضر صحت اور قیمتی دوائیاں استعمال کرنے سے قوم اقتصادی طور پر جو پہلے ہی سے غریب ہے اور زیادہ غریب ہو جائے گی۔ یہ اس لئے کہ

(۱) کام کرنے والوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔

(۲) صحت تباہ کر لینے کی وجہ سے مزدوروں کی جسمانی اور ذہنی استعداد کم ہو جائیگی۔

(۳) کثرت مباشرت سے تباہ صحت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے امریکہ کی بنی ہوئی طاقت کی قیمتی دوائیاں اور ٹانک خریدنے کے لئے روپیہ درکار ہوگا۔

(۴) پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد کم ہو جائیگی پڑھے لکھے لوگ اس دھوکہ میں آ جائیں گے کہ ضبط تولید ان کے لئے بہتر ہے کیونکہ ضروریات زندگی کی چیزوں کی قیمتیں ہر لحظہ اس شدت سے بڑھ رہی ہیں کہ ان کی زندگی محال ہو رہی ہے۔ اس لئے یا تو یہ جھنگائی ان کی کمر توڑ دے گی یا پیشتر اس کے کہ ان کی کمر ٹوٹے وہ اس اقتصادی نظام کو پاش پاش کر دینگے۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو زندہ رہنے کے لئے ان کو ضبط تولید کی خودکشی کا طریقہ قبول کرنا ہوگا۔ تاکہ کم سے کم بچے پیدا کریں اور زندہ رہ سکیں۔ امریکنوں اور ان کی اتباع کرنے والوں نے مقامی بڑے بڑے سرمایہ داروں سے ایشیا اور افریقہ میں گٹھ جوڑ کر رکھا ہے اور یہ مل کر ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ چیزوں کی قیمتوں کو مصنوعی طور پر ذخیرہ اندوزی اور افراط زر سے اتنا زیادہ کر دیا جائے کہ ان لوگوں کے لئے زندہ رہنا محال ہو جائے۔ امریکن ان لوگوں کو اپنا بدترین دشمن سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ ہیں جو امریکنوں کے خطرناک عزائم سے عوام کو آگاہ کرتے رہتے ہیں اور اپنی پوری قوت سے اپنے ملک کے لوگوں کو بچا رہے ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ امریکن انہیں دائمی طور پر غلام بنا لیں۔ عوام جو اکثر غریب ہیں اور انسانیت سوز حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں وہ حکومت کے وزراء اور کارندوں کے غوغا اور مالی اعانت کے باوجود ضبط تولید نہیں کریں گے۔ اس لئے کہ

(۱) مذہبی طور پر ہر غریب آدمی غیر متزلزل ایمان سے کامل یقین رکھتا ہے کہ ہر بچہ اپنی قسمت اپنے ساتھ لاتا ہے اور جب کبھی وہ سخت بدحالی میں ہوتا ہے تو خدائے رب العالمین کے حضور دعا اور ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ خدائے رحمان و رحیم اسے ایک اور بچہ عطا کرتا ہے جو اس کی قسمت کے پلٹنے کا باعث ہو جاتا ہے

(۲) اقتصادی طور پر غریب کے لئے اس کے بچے سہارا ہوتے ہیں نہ کہ بوجھ۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں بچے سہارا ہونے کے بجائے بوجھ ہوتے ہیں وہ اس لئے کہ غریب کا بچہ جب سات آٹھ برس کا ہو جاتا ہے تو اس کو کسی کارخانہ میں یا کسی سیٹھ کے گھر ملازمت مل جاتی ہے۔ بچے اور ماں باپ کی آمدنی سب مل کر ایک غریب خاندان کی زندگی کا باعث بنتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ جس غریب کے جتنے زیادہ بچے ہوتے ہیں اتنا ہی اس کا خاندان دوسروں سے بہتر حالت میں ہوتا ہے۔

(۳) ضبط تولید کی دواؤں کے کثرت استعمال سے قوم عیش پرست، کاہل، ضعیف العقل، ناکارہ بزدل اور ہیجڑا بن کر رہ جائیگی اور پاکستان کمزور ہو جائے گا۔

### کیا ضبط تولید کے بغیر ترقی ممکن نہیں؟

(الف) گورنمنٹ بلاوجہ لوگوں کو خوفزدہ کر رہی ہے۔ اس کے وزیر اور کارندے غلط اور بے بنیاد بیان دے رہے ہیں۔ مثلاً گورنمنٹ کا محکمہ اعداد و شمار کہتا ہے کہ پاکستان کی آبادی اگلے منصوبے کے اختتام تک ۳٫۵ فیصد سالانہ شرح سے بڑھ جائے گی۔ قاضی انوار الحق ضحیٰ صاحب دائی دیتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ آبادی تین فیصد سالانہ بڑھ رہی ہے۔

(ب) ضحیٰ صاحب کہتے ہیں کہ دنیا کے دوسرے ملکوں کی آبادی ایک فیصد سے بھی کم رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ امریکن خود کہتے ہیں کہ پچھلے دس برسوں میں ان کی آبادی ۱٫۹ فیصد سال بڑھی ہے جبکہ اس سے گذشتہ سال میں ۱٫۵ فیصد سالانہ تھی۔ اب امریکہ کی آبادی کس رفتار سے بڑھ رہی ہے اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اب امریکہ کا جہاز چینی بھائیوں سے ہے جو اس وقت ۷۰ کروڑ ہیں اور امریکہ کی آبادی سے تقریباً ساڑھے تین گنا سے بھی زیادہ ہیں (ملاحظہ ہو ڈان مورخہ ۳۰ مئی) اور اب ان کے پاس ہائیڈروجن بم بھی ہے۔ ہائم رضا صاحب سیکرٹری وزارت صحت ... خود ایک مضمون میں کہتے ہیں: "پچھلے دس سال میں پاکستان کی آبادی ۲٫۱ فیصد فی سال بڑھی ہے"۔ پاکستان میں صحت عامہ کے انتظامات جوں کے توں بدتر ہو رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر یہ ۲٫۱ سے بڑھ نہیں سکتی بلکہ گھٹے گی۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے قول کے مطابق دنیا میں صحت عامہ کے انتظامات ابتر ہو رہے ہیں اور پسماندہ ممالک میں بدسے بدتر (ملاحظہ کریں ڈان مورخہ ۱۹ اپریل صفحہ ۴)

(۴) پاکستان حکومت اور اس کے امریکی تربیت یافتہ کارندے چونکہ امریکہ کا کہنا "وحی" کے برابر جانتے ہیں۔ اس لئے میں امریکہ کے ایک پمفلٹ جو امریکہ کے دفتر اطلاعات نے شائع کیا ہے سے اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

"ماہرین کلی طور پر متفق ہیں کہ پاکستان اپنے ۳۶۵۰۰۰ مربع میل علاقہ میں اتنا اناج پیدا کر سکتا ہے کہ اپنی آبادی سے دوگنی آبادی یعنی بیس کروڑ آدمیوں کے لئے غذا پیدا کر سکتا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ جو علاقہ اب مغربی پاکستان کہلاتا ہے ۱۹۳۹ء کی لڑائی کے اختتام تک دنیا کا "اناج گھر" تھا اب اس کی یہ حالت کر دی گئی ہے کہ اگر ملک کی خوراک کی کل ضروریات کا ۱/۴ حصہ درآمد نہ کیا جائے تو یہاں قحط پڑ جائے"۔

"دنیا کے جن ملکوں میں غذا کی قلت ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ ان میں ملکی وسائل اور انسانی صلاحیتوں سے پورا کام نہیں لیا جا رہا ہے نہ تو اس کی وجہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے اور نہ ہی خداوند تعالیٰ کی ربوبیت جو رب العالمین کے ساتھ ساتھ رحمان اور رحیم بھی ہے میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے"۔ (صفحہ ۳۵ پیرا ۴ صفحہ پیرا ۲ لائن ۵)

(۵) خدائے بزرگ و برتر جس نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اور ان کی نشوونما کر رہا ہے اس نے نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ ہر جاندار کے لئے نہ صرف غذا بلکہ جسمانی اور روحانی نشوونما پانے کے لئے ازل سے ابد تک انتظام کر دیا ہوا ہے۔ میں اب قرآن پاک سے اس کا ثبوت دیتا ہوں:۔

(۱) (اے پیغمبر) ان سے کہو آؤ میں تمہیں کلام الٰہی میں پڑھ کر سناؤں۔ جو کچھ تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کر دیا ہے خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی دینگے اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کھلے طور پر ہوں یا مخفی طور پر، اور کسی جان کو قتل نہ کرو، جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے، ہاں یہ کہ کسی حق بنا پر قتل کرنا جیسے قصاص میں،

یہ ہیں وہ باتیں جن کی خدا نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو (سورۃ انعام آیت ۱۵۱)

(۲) اور زمین میں چلنے والا کوئی جانور نہیں ہے۔ جس کی روزی کا انتظام اللہ پر نہ ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے بلاخیر اس کو سونپ دیا جائے گا۔ یہ سب علم الٰہی کتاب میں مندرج ہے (سورۃ ہود آیت ۴)

(۳) اور دیکھو، افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی ہیں کہ انہیں بھی اور تمہیں بھی روزی دیتے ہیں۔ انہیں ہلاک کرنا بڑے گناہ کی بات ہے (سورۃ ۱۸ بنی اسرائیل آیت ۱۳۱)

(۴) امریکنوں اور ان کے زرخرید غلاموں کے اغراض

ہم کو اس بات کی داد دینی پڑے گی کہ امریکن اپنے مکروہ عزائم کے لئے خوشنما اصطلاحات گھڑتے رہتے ہیں۔ مثلاً خیرات کو بھی وہ ایڈ "AID" کہتے ہیں اور قرض کو بھی "AID" کہتے ہیں۔ قرض پر ۶ فیصدی سالانہ سود لیتے ہیں۔ اس پر انکم ٹیکس معاف ہوتا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکن پاکستان سے مناسب سود لیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ انکم ٹیکس سے معاف ۶ فیصدی سالانہ سود بہت ہی زیادہ بنتا ہے۔ فرض کیجئے۔ تین پاکستانی نو، ب اور ج حکومت کی ایک لاکھ، پانچ لاکھ اور دس لاکھ علی الترتیب اس شرط پر قرض دیتے ہیں کہ حکومت ان کو انکم ٹیکس سے معاف ۶ فیصد سالانہ سود دے گی۔ یعنی قرض دہندہ کی سود کی آمدنی پر جو انکم ٹیکس واجب ہوگا، وہ حکومت برداشت کرے گی۔ آپ کو حساب کرنے سے پتہ چلے گا کہ اصل شرح سود جو حکومت دے گی وہ بہت زیادہ ہوگی۔ ب کو آٹھ فیصدی اور ج کو ۱۳٫۸ فیصدی کے حساب سے سود دے گی۔

حکومت پاکستان نے اربوں روپیہ قرض ۶ فیصد انکم ٹیکس معاف سود پر لیا ہوا ہے۔ اصل شرح سود ۲۰ فیصدی بنتا ہے۔ مزید برآں امریکن جو قرض دیتے ہیں۔ ان کی شرائط یہ ہوتی ہیں۔

(۱) مال صرف امریکہ سے منگوانا ہوگا

(۲) صرف وہی مال منگوانا ہوگا جو امریکن بیچنا چاہتے ہوں اور دام وہی دینے پڑینگے جو امریکن مانگیں۔

(۳) قرض کے استعمال کی نگرانی امریکن کرینگے اور ان کو تنخواہ دینی ہوگی۔

امریکی سرمایہ داروں نے ایک اور خوشنما اصطلاح گھڑی ہے یہ خاندانی منصوبہ بندی ہے اس کا مقصد کالی نسلوں کو ضبط تولید کے ذریعہ نیست و نابود کرنا ہے۔ یہاں پر کالے اور گورے کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔ گورے وہ ہیں جو یورپین نسل سے ہیں اور مذہباً عیسائی ہیں۔ باقی سب لوگ کالے ہیں خواہ رنگ میں گورے کیوں نہ ہوں۔ امریکنوں کو یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ اگر ایٹمی ہتھیار ناکارہ ہو کر رہ گئے۔ وہ اس طرح کہ زیادہ قوموں نے ایٹم بم بنا لیا تو ایٹم بم چلانا ناممکن ہو جائے گا۔ کیونکہ ایسا کرنا قیامت لانا ہوگا۔ اس لئے کہ ایٹم بم چلانے والا خود بھی ختم ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں جب تک کالی نسلوں کی افزائش نہ صرف روکی بلکہ جو لوگ موجود ہیں۔ انہیں عیاش، کمزور، سست، ضعیف العقل اور بزدل نہ بنایا گیا تو آئندہ پچیس سال بعد یہ ہوگا کہ ہر گورے عیسائی کے مقابلے میں بیس کالے ہونگے اور لڑائی کی صورت میں گوری نسل نیست و نابود ہو جائے گی۔

امریکہ کی غرض ضبط تولید اور طاقت کی دوائیوں کے لئے منڈی تلاش کرنا ہے۔ انگریزوں نے چینیوں کو افیون کھلا کر ان کو مٹانے کی کوشش کی تھی، اور اب امریکنوں نے پاکستانیوں کو عیاشی میں ڈال کر ان کی بہادری، ذہانت اور جفاکشی چھیننے کی اور ان کی نسل کشی کی ٹھانی ہے۔ چینیوں کو دو لڑائیاں اس لئے لڑنی پڑیں کہ چینی حکومت کو کچھ عرصہ بعد افیون کے نقصانات کا علم ہو گیا تھا اور اس کے گورنر نے لوگوں کی مدد سے انگریزوں اور امریکنوں کی تیس لاکھ سیر افیون جلا ڈالی انگریزوں اور امریکنوں نے جنگ چھیڑ دی۔ اس کے بعد دوسری جنگ بھی لڑی گئی۔

خاندانی منصوبہ بندی یعنی ضبط تولید کرنے سے ضبط تولید کی ادویات کی مانگ بڑھے گی، اور کثرت مباشرت سے صحتیں تباہ ہوں گی اور صحت کی بحالی کے لئے امریکہ سے طاقت کی دوائیاں منگائی جائیں گی۔ اب دیکھنا ہے کہ پاکستانی امریکن جادوگر کو کتنی جلدی سمجھتے ہیں اور اس طلسم کو کب اور کیسے ختم کرتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ امریکن پاکستانیوں کو ضبط تولید کرانے میں کامیاب ہو گئے تو امریکن اپنی دوسری اغراض میں بھی کامیاب ہو جائینگے

(۱) پاکستان کی آبادی گھٹ جائے گی۔

(۲) بہادر ذہن اور محنت کش پاکستانی کاہل بزدل، ہیجڑے اور ضعیف العقل بن کر رہ جائینگے۔

اس سب بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیت ابھی تک اسلام کے خلاف برسرپیکار ہے اور اسلام کے خلاف اس کی صلیبی جنگیں اب بھی جاری ہیں۔

ایشیا اور افریقہ میں بیداری پیدا ہونے نیز رسل و رسائل کے تیز ذرائع اور ایٹم بم ایجاد ہو جانے سے اب شہنشاہیت اور نوآبادی نظام ختم کئے جا رہے ہیں۔ اب انگریزوں اور امریکنوں نے نیا طرز حکومت گھڑا ہے۔ جس کو یعنی نئی قسم کا نوآبادی نظام کہنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ امریکن اور ان کے زرخرید غلام ان ملکوں کو جہاں پر ان کی شہنشاہیت قائم ہے یا وہ ملک جہاں انکی نوآبادی ہے اس جگہ کی حکومت کے مقامی اعلےٰ کارندوں، اعلیٰ فوجی افسروں اور بڑے سرمایہ داروں سے گٹھ جوڑ کر لیتے ہیں اور ملک کا اقتدار ان پٹھوؤں کو سونپ دیتے ہیں اور اعلان کر دیتے ہیں کہ ہم نے تم کو آزاد کر دیا۔ پھر یہ سب مل کر غریب ملک کو اس طرح لوٹتے ہیں کہ ان ملکوں کو ان کا خام یا نیم خام مال کم سے کم دام پر بیچنے پر اور اپنا مال زیادہ سے زیادہ دام پر خریدنے پر مجبور کرتے ہیں۔ جب لوٹ کھسوٹ سے دیکھتے ہیں کہ اب اس ملک کی حالت ناگفتہ ہو رہی ہے اور شاید وہاں کے لوگ گولی کھانے کو بھوکا مرنے پر ترجیح دیں گے، تو یہ خیرات دینی شروع کر دیتے ہیں اور لوگوں پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر ہم نہ ہوں تو تم زندہ نہ رہ سکو گے نیز ہم ہی ہیں جو تمہیں جنگلی اور وحشیانہ زندگی سے نکال کر تہذیب و تمدن کی طرف لے جا رہے ہیں۔

## امریکنوں کی گھریلو پالیسی

امریکن اپنی قوم کو ہر طریق سے ترغیب دے رہے ہیں کہ وہ اپنی آبادی بڑھائیں کیونکہ اب ان کا مقابلہ چینیوں سے ٹھن گیا ہے جو ان سے ساڑھے تین گنا سے بھی زیادہ ہیں۔ اور ہائیڈروجن بم بھی رکھتے ہیں۔ یہ وہی چینی ہیں جن کو انگریزوں اور امریکنوں نے افیونچی بنا کر تباہ کرنے کی ناکام کوشش کی تھی

امریکہ کے اپنے پمفلٹ (جاری کردہ امریکن انفرمیشن سروس) میں درج ہے کہ "پچھلے دس سال میں امریکہ کی آبادی ۱٫۹ فیصد بڑھی ہے"۔ جبکہ پہلے دس سالوں میں ۱٫۵ فیصد فی سال تھی۔ اس سے آئندہ دس سالوں میں امریکہ کی آبادی کس رفتار سے بڑھیگی اس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔

مسٹر رابرٹ کینیڈی جو سابق صدر آنجہانی جان ایف کینیڈی کے چھوٹے بھائی ہیں ان کی عمر اس وقت چالیس برس کے قریب ہے ان کے دس بچوں میں سے آٹھ بچے حیات ہیں۔

امریکہ جس کی کثرت دولت اور پیداوار آج کی دنیا میں افسانہ بنی ہوئی ہے۔ وہاں عام لوگوں کی بقول سابق صدر آنجہانی جان ایف کینیڈی یہ حالت ہے "اگرچہ پیداوار سے ہمارے پیپے اور گودام غلے سے بھرپور ہیں۔ پھر بھی لکھوکھا امریکی پوری غذا نہ ملنے کی وجہ سے راتوں کو نیم بھوکے سوتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکن سرمایہ دار بجائے اپنے نیم بھوکوں کا پیٹ بھرنے کے اپنا غلہ "خوراک امن کے لئے" کے پروگرام کے تحت پسماندہ ممالک کو کچھ خیرات کی صورت میں اور زیادہ تر قرض کی صورت میں ان ملکوں کی کرنسی میں دے دیتے ہیں تاکہ ان ملکوں کی اقتصادی شہ رگیں قابو کر کے دائمی غلام بنائے رکھیں۔

جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس کی روشنی میں میرا مشورہ ہے کہ ضبط تولید فوراً بند کی جائے اور ضبط تولید دوائیوں کو آگ لگا دی جائے کیونکہ دنیا میں سب سے بیش بہا قیمتی چیز آدمی ہیں اور اگر آدمی ہوں گے تو ہر طرح کے معجزے بھی ممکن ہوں گے۔

کیا یہ خبر اخباروں میں نہیں آئی کہ سعودی حکومت نے رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے جن لوگوں کو ریال (روپے) عطا کئے ہیں ان میں مودودی صاحب بھی ہیں۔ پھر پاکستان میں سے مختلف طبقات کے علماء کرام کی موجودگی میں اور خاص کر اہلحدیث حضرات کے ہوتے ہوئے جو نجدیوں کے خیالات کے بہت قریب ہیں صرف مودودی کو اپنا معتمد اور کارکن قرار دینے کا معنی سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ پروپیگنڈے کے فن میں ید طولیٰ رکھتے اور مفوضہ خدمت کو پوری طرح انجام دے سکتے ہیں یا اپنی ہوشیاری سے اپنی کارگذاری کا یقین دلانے میں ماہر ہیں۔

آیئے! پاکستان میں مودودی صاحب کے رابطہ عالم اسلامی کی کارگذاری پر نگاہ ڈالیں۔ جہاں تک عام اطلاعات کا تعلق ہے۔ مودودی اور اس کا فرقہ پاکستان میں یہ کام انجام دے رہا ہے۔

پہلا کام براہ راست امریکی موقف کی حمایت اور اس کے لئے میدان ہموار کرنا۔ مثلاً جب پاکستان کے تعلقات روس اور چین سے قائم ہونے لگے تو مودودی صاحب نے بیانات کو بیان دے دیا کہ یہ سیاست خارجہ صحیح نہیں ہے کہ ایک کی گود سے نکل کر دوسرے کی گود میں جایا جائے۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں کہ پہلی گود (امریکی گود) سے نکلا ہی نہ جائے اور اگر نکلا بھی جائے، تو اس کے مخالف روس اور چین کی گود میں نہ جایا جائے۔

اس پر ہم نے ترجمان اسلام کی ایک اشاعت میں لکھا تھا کہ جب تک پاکستان پہلی حکومتوں کی گود میں تھا اور ایسا تھا کہ امریکہ کی وجہ سے روس اور چین سے بات تک نہ کر سکتا تھا۔ اس وقت تک مودودی صاحب خاموش رہے اور جب پاکستان اس گندی گود سے نکلا تو مودودی صاحب کے بیانات کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے اور چینی اور روسی گودوں کی فکر لاحق ہوئی۔ حالانکہ حالات گواہ ہیں کہ پاکستان صرف امریکی سیاسی تسلط سے آزاد ہوا ہے اور اس نے روس اور چین کا سیاسی تسلط تسلیم نہیں کیا، یہی وجہ ہے کہ امریکہ سے بھی اور امریکی گروپ والوں سے بھی تعلقات قائم ہیں۔

اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ ویٹ نام اور خاص کر شمالی ویٹ نام پر امریکہ کی جارحانہ بمباری کی مودودی جماعت نے کوئی مذمت نہیں کی، جبکہ تقریباً ساری دنیا نے اس کو برا منایا اور خود اہل امریکہ نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مودودی صاحب کے ایک چہیتے نعیم صدیقی نے ڈائے وقت لاہور میں ایک مضمون شائع کرایا جس میں ان جلوسوں جلسوں کو غلط قرار دیا۔ جو ویٹ نام پر امریکی جارحیت کے خلاف بطور احتجاج پاکستان میں نکالے گئے تھے۔ پھر ملک کے دانشوروں نے اس مضمون کا دندان شکن جواب دیا۔ مگر مودودی صاحب کو اس سے کیا۔ ان کی کارگذاری تو ثابت ہو گئی۔ نعیم صدیقی کے مضمون کی گونج امریکہ اور امریکی سفارت خانے میں خوب گونجی ہوگی اور مرحبا مرحبا کی صدائیں بلند ہوئی ہوں گی اور اس کا بھی امکان ہے کہ چھپر پھاڑ کر غیبی امداد کی بارش ہو گئی ہو۔ ہم مودودی جماعت کی اس منطق کے قائل نہیں ہیں کہ منی آرڈر کب آیا اور حکومت کو اطلاع نہیں ہوئی۔ امریکہ کا محکمہ جاسوسی ساری دنیا میں روپے دے دے کر سازشیں کراتا ہے تو کیا وہ گواہوں کے سامنے ایسا کرتا ہے۔ یا امریکی سفارت خانے والے اور ان کے ایجنٹوں کو اس کی ضرورت ہے کہ وہ برملا اعلان کر دیا کریں کہ ہم فلاں فلاں کو نوازتے رہتے ہیں

اور اگر آپ مودودی اور امریکی تعلقات کی تہ تک پہنچنا چاہتے ہیں تو آپ ہمارے ان سوالات کو پڑھیں۔ جو ہم نے اخبار ترجمان اسلام میں مودودی صاحب سے پوچھے تھے اور مودودی صاحب نے آج تک ان کا جواب نہیں دیا۔ ان میں کا ایک سوال یہ تھا کہ کچھ عرصہ پہلے جب کراچی میں اسلامی دستور پر غور کرنے کے لئے علماء جمع ہوئے تھے۔ اور اس وقت مسلم لیگی وزارت ڈانواں ڈول تھی۔ اور یہ گفتگو چل پڑی تھی کہ آئندہ پاکستان کا وزیر اعظم کون ہوگا، تو مودودی صاحب نے فرمایا کہ اب امریکہ مسلم لیگ سے بات نہ کرے گا۔ امریکہ یا ہم سے بات کرے گا یا حسین شہید سہروردی سے۔ ہم نے پوچھا تھا کہ آپ نے یہ بات علماء کرام کے سامنے کہی تھی یا نہیں۔ اگر کہی تھی تو یہ بتائیں کہ آپ امریکہ کے کیا ہوتے ہیں؟ ہم نے اس طرح بہت سے مزید سوالات کئے تھے۔ جن کے جواب میں مودودی صاحب آج تک خاموش ہیں بہرحال یہ طریقہ براہ راست امریکہ کی حمایت یا اس سے وفاداری کا ثبوت ہے۔

دوسرا کام یا دوسرا طریقہ کار یہ ہے کہ امریکہ کے مخالف یعنی روس اور روسی کمیونزم کی مخالفت کر کے مشرق وسطیٰ کے ممالک کو اس سے متنفر کرنے کی پوری پوری تحریری کوششیں کرنا۔ ہم خود کمیونزم کے خلاف ہیں اور جو نظام حکومت اسلامی عقائد کے خلاف عقائد رکھے اور اس کی اشاعت بھی کرے۔ ایسے نظام کو اپنے ممالک میں نافذ ہونے کے خلاف ہیں۔ مگر ہم یہ اعلان محض خداوند کریم کے دین کی خاطر کرتے ہیں امریکہ کی خاطر نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جہاں کمیونسٹوں کو ان کے عقائد و نظریات کی وجہ سے مسلمان نہیں کہتے وہاں امریکنوں کو بھی کافر کہتے ہیں۔

فرق صرف یہ ہے کہ امریکہ گروپ کمزور اور

"مبصر"

# امریکہ، مودودی اور

مسلم ممالک کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ یا ان پر سیاسی و اقتصادی تسلط چاہتا ہے۔ برخلاف اس کے روس اور چین ان ممالک کی آزادی کے حامی اور استعمار پسندوں کے مقابلہ میں ان کی امداد کرتے ہیں۔ روس و چین یہ کام ثواب اور قیامت کے لئے نہیں کر رہے بلکہ ان کی سیاست کا تقاضا یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کو دوسرے ممالک پر قبضہ کرنے سے روکا جائے جو ان کے حریف ہیں مگر ہم کو ان کی اس واقفیت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے مصلحت ہے جب دو غیر مسلم طاقتوں میں سے ایک ہماری آزادی کو چھیننا چاہے، دوسری اس کو روکنا چاہے تو اس کو خدا تعالیٰ کی مہربانی سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھانا ہی صحیح سیاست ہے۔

ہاں تو مودودی صاحب اسلام کے کمیونزم کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں خاص قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر روح اسلام جس کی وجہ سے سلف نے تمام دنیا کو باوجود قلت اسباب کے زیر نگیں یا مقہور کر دیا تھا اس کو تدریج نکال رہے ہیں۔ مثلاً داڑھی کے کترنے کی اجازت انگریزی بالوں کی اجازت، جب تک مکمل مشابہت نہ ہو اس وقت تک لباس، شکل و شباہت، اور دوسرے کاموں میں ان کی مشابہت کی اجازت۔ اور ان باتوں میں اسلاف کی پیروی کو ڈھکوسلہ قرار دینا، صحابہ کرامؓ کی تنقیص اور پیغمبروں پر تنقید کرنے اور مجتہدین و مجددین کے کاموں میں کیڑے نکال کر اسلاف کے اعتماد کو متزلزل کرنا، سینما کو فی نفسہ جائز قرار دینا، کالجوں کی تعلیم کی مخالفت کرنے کے باوجود اپنی لڑکیاں وہاں پڑھانا، عورتوں کو خاوند پسند نہ ہو تو طلاق لینے کا غیر مشروط حق دینا۔ صحاح ستہ کی حدیثوں کو اپنی عقل یا اپنی تحقیق سے رد کرنا اور تاریخ کی غلط روایات سے صحابہ کو فاسق اور فریبی ثابت کرنا۔ علماء کے خلاف پروپیگنڈا کرنا حدیثوں کی روایت اور محدثین کی شان کو خراش کرنا، حضرت یوسف علیہ السلام کو فریفتۂ نامہ رسالت میں کوتاہیاں کرنے والا بتانا اور خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دجال حالی پیشگوئی کو حضور کا قیاس کہہ کر تاریخ سے اس کو غلط ثابت کرنا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے اسلام کی وہ روح باقی نہیں رہ سکتی، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال رہتی ہے

# ...ر رابطہ عالم اسلامی

اور مسلمانوں کا مقابلہ دنیا کی کوئی قوم نہیں کر سکتی یہی امریکہ چاہتا ہے کہ اسلام کے نام سے کمیونزم کی کامیاب مخالفت کی جائے اور اسلام کی وہ اصلی روح فنا کی جائے۔ جس کی بنا پر اہل اسلام نبی کے فرمان اور اس کے ناموس پر مر مٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

تیسرا کام جو مودودی پاکستان میں سرانجام دیتے ہیں یہ ہے کہ جو لوگ امریکی و برطانوی استعمار کے خلاف ذہن رکھتے ہیں چاہے پاکستان سے باہر کے ہوں یا پاکستان کے اندر کے ان کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے۔ مثلاً مصر کے صدر ناصر پر پہلے یہ الزام تھا کہ وہ کمیونزم کے حامی ہیں حالانکہ وہاں کمیونسٹ پارٹی اب تک خلاف قانون ہے اور صدر ناصر کی جرأت ہے کہ معاہدات روس کے ساتھ ہیں مگر روسی مذہب (کمیونزم) کو خلاف قانون قرار دے رکھا ہے۔ جب یہ الزام کامیاب نہ ہوا تو دنیا بھر کے گھناؤنے الزامات کا پروپیگنڈا اس کے خلاف کر کے اس کو عالم اسلام میں غیر مقبول بنانے کی سعی کی گئی۔ حالانکہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔

آخری الزام جو صدر ناصر کے خلاف مودودیوں نے لگا کر آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اخوان کے لیڈروں کو سخت سزائیں دے کر انسانیت دشمنی کی ہے۔ جن پر صدر ناصر کے خلاف انقلابی سازش کا الزام تھا۔ اور بعضوں نے اعتراف جرم بھی کر لیا تھا، پھر اسلحہ وغیرہ بھی برآمد ہوا تھا ہم کو اتنے دور بیٹھ کر جبکہ صحیح حالات کا علم نہیں ہے اس امر میں دخل دینا قرآن پاک کے اس حکم کے خلاف ہے۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔ ایسی بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

مودودی جماعت نے صدر ناصر کے خلاف محاذ بنا کر رابطہ عالم اسلامی کی کارگذاری پیش کی (ان کے محاذ کے چند درجے ہیں)

(۱) انہوں نے پہلے الزام لگایا کہ مصر میں کمیونزم ہے۔ جب اس میں ناکام ہوئے تو پھر صدر ناصر کی ذات پر گھناؤنے الزامات لگائے، اس میں بھی ناکام رہے۔

(۲) تو اخوان پر مظالم کی آڑ لی۔ حالانکہ اگر مودودی صاحب پاکستان میں ایسے انقلاب کے لئے سازش کریں جس سے امریکہ نواز گورنمنٹ قائم ہو کر کشمیر پر بھارت کا قبضہ تسلیم کیا جا کر بھارت سے مل کر چین کے خلاف متحدہ محاذ بنانا آسان ہو تو ہم خود مودودی کو سزائے موت دینے کے حق میں ہوں گے۔ ہم صرف ایک بات جانتے ہیں کہ حکومت اور حکام اور عوام کو صحیح مسلمان بنانے کے لئے تن من دھن کی بازی لگائی جائے یہی ہماری فتح اور یہی ہمارا مقصد زندگی ہے اور اگر ہمیں حکومت کو چیلنج کرنا ہے تو صرف اسی پاک کام کے لئے کام کرنا ہے۔

(۳) اخوان کی سزا کی آڑ میں تمام دنیا میں صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کیا گیا۔ اس سے اخوان کو فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہوا، البتہ امریکہ اور سعودی حکومت کے سامنے رابطہ عالم اسلامی کی کارگذاری آ گئی۔ اسی لئے مودودیوں نے پھانسی پانے والے مصری مودودیوں (اخوان) کی جب غائبانہ نماز جنازہ پڑھی تو فوٹو بھی لیا گیا تاکہ کارگذاری کو دوام و ثبات نصیب ہو۔ ہمارے خیال میں اس نیت سے نماز پڑھنی شرک میں داخل ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ مصر کے ایک انگریزی اخبار نے یہ راز ظاہر کیا ہے کہ اخوان کے حق میں ناصر کے خلاف سب سے زیادہ پروپیگنڈا اسرائیل نے کیا ہے۔

(۴) پہلے سزا موقوف کرنے کے لئے اب سزا کی مذمت کے لئے ایجی ٹیشن جاری ہے، چنانچہ سعید رمضان اس کے لئے مسلم ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔

(۵) اس کے بعد امریکہ پرستوں کی عالمی عدالت قائم کر کے صدر ناصر کو اس کے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا جانا زیر بحث ہے۔

(۶) چونکہ صدر ناصر ان کی ان باتوں کو گوز شتر سمجھتا ہے اسے امریکہ کی پرواہ نہیں ہے۔ تو بزدل امریکہ پرستوں کی اس کو کیا پرواہ۔ اس لئے پھر اس کے خلاف یک طرفہ ڈگری دے کر سزائے موت تجویز کرنے کا مرحلہ باقی ہے۔

(۷) سزائے موت کا پروپیگنڈا کر کے اس کے خلاف قتل کی سازش آسان کی جا سکتی ہے اور اگر ہمیں اس میں کامیابی نہ ہو تو نہ سہی رابطہ عالم اسلام کی کارگذاری اور دلی دوست امریکہ کی خوشنودی کا فرض تو پورا ہوتا رہے گا۔

یاد رہے کہ ظفر احمد انصاری (مودودی) اور ایک اخوان لیڈر سعید رمضان جینوا میں رہ کر صدر ناصر کے خلاف عالمی پروپیگنڈے کی خدمت سرانجام رہتے ہیں۔ یہ نہیں معلوم کہ ان کو تنخواہ ڈالروں میں ملتی ہے یا ریالوں میں یقین نہ ہو تو اخبار "نوائے وقت" ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء کے آخری صفحہ پر سعید رمضان کا بیان پڑھیں کہ اس نے صاف صاف یہ اعلان کیا ہے کہ مصر میں صدر ناصر کی حکومت کا تختہ بہت جلد الٹ دیا جائے گا۔ ان کے سامنے امریکی اور برطانوی سامراج کی سیاست کے عین مطابق صرف ناصر کی مخالفت کرنا ہے۔ اسی بیان میں آپ کو سعید رمضان کا یہ اقرار بھی ملے گا کہ میں شاہ پرست یمن (برطانوی گروپ والے یمن) کے سفیر کی حیثیت سے دورہ کر رہا ہوں۔ یہ تمام ملکوں میں یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور یہ بیان ایمان سے نشر کیا ہے۔ جو امریکہ گروپ کا ممبر ہے۔

بہرحال ہم مسلم حکمرانوں کے خلاف شریعت امور کے مخالف ہو کر بھی ایسا انقلاب یا انقلابی سازش نہیں چاہتے جس سے ملک تباہ و برباد اور دوسروں کا دست نگر یا امریکہ کا ٹوڈی ہو جائے نائیجیریا کا انقلاب اور انڈونیشیا کا انقلاب ہمارے سامنے ہے۔ جہاں دس لاکھ آدمی قتل ہوئے۔ حکومت امریکہ کی گود میں جانے کا سوچ رہی ہے اور خانہ جنگی کا خطرہ ہر وقت سر پر ہے جس سے دس کروڑ آبادی کی یہ مسلم سلطنت خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

اور اگر مصر میں کوئی امریکی سازش کامیاب ہو جائے تو اسرائیل تمام عربوں کے لئے مصیبت بن سکتا ہے اور افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک استعمار پسندوں کا شکار ہو جانے کے خطرہ سے دوچار ہو سکتے ہیں مسلم ممالک میں استعماری طاقتیں صرف اسلام کے نام سے انقلاب لا سکتی ہیں اس لئے ہمیں جہاں اسلام کے لئے ہر طرح سعی کرنی ہے وہاں چوکنا بھی رہنا ہے کہ اسلام کے نام سے کہیں اسلام کی بیخ کنی کا منصوبہ نہ بن جائے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اسی تیسرے طریق کار کے ضمن میں مودودی جماعت پاکستان کے اندر جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت کرتی ہے۔ اس لئے کہ جمعیۃ پاکستان کو پھر برطانوی یا امریکی استعمار کے پنجہ میں گرفتار ہونا پسند نہیں کرتی اور اس سلسلہ میں یہ لوگ یہاں تک جھوٹ بولتے اور لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر بڑی ڈھٹائی سے یہ الزام دھر دیا۔ کہ وہ کمیونزم کو اسلام کے مقابلہ میں بہتر سمجھتے ہیں (لعنت اللہ علی الکاذبین) اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی جماعت کے نام سے ناکام ہو کر اب انہوں نے اتحاد العلماء کا ڈھونگ رچایا ہے اور بعض مولویوں کو تنخواہ دے کر ان کا ضمیر خرید لیا گیا ہے مگر عام علماء اور مسلمان جانتے ہیں کہ اتحاد العلماء صرف مودودیوں کا دجل و فریب ہے۔ مودودی جہاں جاتے ہیں وہیں کمزوری آ جاتی ہے اور ان کا بھرم کھل جاتا ہے۔ انہوں نے اپوزیشن سے رشتہ گانٹھ کر اسلام کی جگہ جمہوریت کا نعرہ لگایا تو نیک نیت اپوزیشن افراد بھی بدنام ہو گئے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# وزیر قانون اور ادارہ تحقیقات اسلامی

## امت اور علماء امت کے لئے لمحہ فکریہ

یکم ستمبر کے اردو، انگریزی اخبارات میں وزیر قانون جناب ایس ایم ظفر کی پریس کانفرنس شائع ہوئی ہے جس میں آپ نے پریس کو بیان دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ ادارۂ تحقیقات اسلامیہ نے اسلامی قانون کی جامع کتاب کے مدون کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ کہ منصوبہ چار سال میں مکمل ہوگا۔

جناب وزیر قانون نہ صرف یہ کہ اپنی ذاتی صلاحیت، قانونی مہارت اور منصبی وجاہت کے اعتبار سے احترام کے مستحق ہیں بلکہ خاندانِ نبوت کے چشم و چراغ ہونے کی حیثیت سے بھی ملت اسلامیہ کے جذباتِ عقیدت ان سے وابستہ ہو سکتے ہیں لیکن ان کے اس بیان سے بعض خلجان پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ان کا بیان کر دینا بے محل نہ ہوگا تاکہ ان پر غور کر لیا جائے۔

(۱) سب سے اول تو یہی ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا پورا عملہ اسلام کے فلسفہ حیات پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ امت کے چودہ سو سالہ اسلام کو "راسخ العقیدہ گروہ کا اسلام" اور "تشکیلی دور کے بعد کا اسلام" قرار دیتا ہے۔ ادارہ کے آرگن "فکر و نظر" کے مطالعہ سے ہر شخص بخوبی اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اس ادارہ کا مجموعی مزاج اسلامی ورثہ کو "دفتر پارینہ" قرار دے کر بحث و نظر کا موضوع بناتا ہے۔ اگر اس ادارہ کی یہ روایات آئندہ بھی قائم رہیں تو ان کے مرتب کردہ مجموعہ قانون کی اسلامی نقطہ نظر سے کیا حیثیت ہوگی۔ اور امت مسلمہ کو اس پر کیسے اعتماد ہوگا؟

(۲) وزیر موصوف نے اپنے بیان میں اس امر کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ اس مجموعہ قانون میں مغربی مستشرقین کی آراء اور تحقیقات سے استفادہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ اسلام کے حق میں متعصب واقع ہوئے ہیں۔ ان کا یہ ارشاد نہایت حکیمانہ اور دانشمندانہ تصور کیا جائے گا، لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ڈاکٹر صاحبان خود بھی مستشرقین ہی کے بلا واسطہ یا بالواسطہ فیض یافتہ ہیں اور اگر گہری نظر سے مستشرقین کے آراء و افکار اور ان مستغربین کے نظریات کا ..... مقابلہ کیا جائے تو یہ امر کھل کر سامنے آئے گا کہ مستشرقین کے ان شاگردان عزیز کا رویہ اپنے اساتذہ سے کسی قدر سخت تو ہو سکتا ہے لیکن نرم کسی درجہ میں نہیں۔ اس کی شہادت کے لئے صرف ادارہ کے سربراہ جناب ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے اس مقالہ کا مطالعہ کافی ہے، جو انہوں نے "اسلام پر تجدد پسندی کے اثرات" کے عنوان سے پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ میں پڑھا اور ادارہ کے ترجمان "فکر و نظر" نے اپنی تازہ اشاعت (جولائی و اگست ۱۹۶۶ء) میں اسے شائع کیا ہے اس مقالہ میں انہوں نے اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف جو زہر افشانی کی ہے اس کے پڑھنے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہی ذہنیت ادارہ کے باقی عملہ میں بھی کارفرما ہے۔ اندریں صورت ان ڈاکٹروں کی آراء سے استفادہ کرنا اور مستشرقین پر تعصب اسلام کی فرد جرم عائد کرنا کہاں تک صحیح ہوگا۔ ہمارے وزیر محترم کو شیخ سعدی رح کا یہ فقرہ سامنے رکھنا چاہیئے تھا۔ افعی کشتن و بچہ اش نگاہ داشتن کار خردمنداں نیست۔

(۳) وزیر محترم نے اپنی پریس کانفرنس میں اسلامی زندگی کو اپنانے کے سوال پر زور دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ "اسلام ہی کی وحدت مشرقی اور مغربی پاکستان کو متحد کر سکتی ہے"۔ ان کا یہ ارشاد بھی سو فیصد صحیح اور قابل تعریف ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کون سا اسلام ہے جو اتحاد پاکستان کی ضمانت کا بوجھ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ "راسخ العقیدہ گروہ کا روائتی اسلام" یا "ادارہ تحقیقات اسلامی کا پیش کردہ جدید اسلام"؟ اگر ثانی الذکر کے متعلق یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ وہی پاکستان کے دونوں بازوؤں کو متحد رکھنے میں کامیاب ہو جائیگا تو ممکن ہے کہ یہ مفروضہ واقعات سے کوئی مطابقت رکھتا ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک اسے نری خوش فہمی سے زیادہ کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے کہ ملت اسلامیہ کا رشتۂ اتحاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا حقیقی اسلام جو چودہ صدیوں سے متوارث چلا آتا ہے تو ہو سکتا ہے، مگر دور حاضر کے مفکرین کی آراء و اہوا کا خود تراشیدہ اسلام کبھی اتنا وزنی نہیں ہو سکتا کہ اسے اتحاد کا ضامن قرار دیا جا سکے۔

(۴) وزیر موصوف نے اپنے بیان میں ان موضوعات کی نشان دہی بھی فرمائی ہے، جن پر خامہ فرسائی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں جو فہرست پیش کی گئی ہے، ہمارے خیال میں وہ قطعی نامکمل ہے، اسلامی قانون کی تدوین سے پہلے اس کے اصول موضوعہ کا طے کر لینا ایک فطری اصول ہے۔ اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تحریف و الحاد پر قلم اٹھایا جائے۔ نیز اس امر کی وضاحت کی جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کو من و عن قبول کیا جائے گا، یا اس کے لئے نئی جرح و تعدیل کا راستہ کھولا جائے گا (جیسا کہ ادارہ تحقیقات اسلامی اس کی وضاحت کر چکا ہے)

نیز اس امر کی وضاحت بھی کی جائے کہ امت مسلمہ اور آئمہ دین کے اجماعی فیصلوں کو کیا مقام دیا جائیگا کیا ان کو بدستور رکھا جائے گا، یا ان کو تبدیل کرنے کی جرأت کی جائے گی (جیسا کہ ادارۂ تحقیقات اسلامی کا یہی موقف ہے)

نیز اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ائمہ اربعہ کے فیصلوں کے مقابلہ میں اقوال شاذہ کو ترجیح دینے کا طریق اختیار کیا جائے گا یا ائمہ اربعہ کی تشریح کو حجت قرار دیا جائے گا۔

نیز اس امر کی وضاحت بھی ہونی چاہیئے کہ قرآن و سنت کے مسائل کے اخذ کرنے کے لئے کیا اصول ہوں گے۔ سلف کا مرتب کردہ اصول فقہ قابل قبول ہوگا یا اس کے لئے نیا اصول فقہ وضع کیا جائے گا، اور یہ کہ قرآن و حدیث کے نصوص کو علی حالہ قائم رکھا جائے گا یا معاشرتی تغیرات کی آڑ میں ان پر نسخ و مسخ کا عمل جاری کیا جائے گا؟ قرآن و سنت کے فیصلوں کو قانون کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے گا یا انہیں ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کے بقول صرف ایک "گونہ نظیر" قرار دیا جائے گا۔

(۵) ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کی جانب سے زکوٰۃ، سود، حدود، شراب، تصاویر اور عائلی قوانین وغیرہ کے بارے میں اس وقت تک جو تحریفات کی جا چکی ہیں۔ کیا انہیں اس "جامع کتاب" میں مسلمہ حیثیت سے لے لیا جائے گا یا انہیں بالکل رد کر دیا جائے گا

(۶) وزیر موصوف نے اس امر کی تصریح بھی فرمائی ہے کہ اس مجلس تدوین میں قدیم و جدید دونوں قسم کے علماء سے استفادہ کیا جائے گا یہ نکتہ بھی اپنی جگہ بڑی گہری حقیقت رکھتا ہے بلاشبہ جدید زندگی کے پیدا کردہ مسائل کا حل ڈھونڈنے کے لئے قدیم و جدید علماء کا سر جوڑ کر غور و فکر کرنا بڑی ضروری چیز ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں چند امور کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہوگا

الف۔ جدید مسائل کے حل تلاش کرنے کے لئے جن علمائے قدیم و جدید کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ ان کے لئے کن معیاری صفات کا لحاظ رکھا جائے؟ اس امر کا لحاظ رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ اسلامی مسائل پر غور کرنے کے لئے صرف

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بروقت ملت کو خبردار نہ کر دیتے تو آج اس ملک کی تاریخ جو جمہوریت پسندوں کی امیدگاہ بنی ہوئی ہے ترنوالہ بن کر کسی کے حلق سے نیچے اتر چکی ہوتی افسوس ہے کہ ؎

چوں نہ دیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند

مصنف کو سادہ لوح سمجھئے یا حقیقت ناشناس کہ احرار کی اس عظیم خدمتِ ملت کو وہ "اپنا تشخص باقی رکھنے" کی کوشش قرار دے رہے ہیں۔

"تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو"

مصنف نے اپنی محبوب لیکن متروک جماعت پر جو کچھ لکھا ہے، اس کا جائزہ میں ایک مضمون میں لے چکا ہوں، لیکن یہاں بھی اتنا اشارہ کئے دیتا ہوں کہ یہ بھی ان کا محض ایک مغالطہ ہے، کہ جماعت اسلامی ۱۹۴۷ء سے قبل کچھ اور تھی، اور ۱۹۴۷ء کے بعد کچھ اور بن گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت اسلامی جن نظریات کے ساتھ وجود میں آئی تھی، ان کا منطقی نتیجہ یہ ہی تھا، جہاں وہ آج پہنچ چکی ہے۔ اسے دیر سویر بہرحال اس سمت کی طرف مڑ جانا تھا۔ جن اصول سے اس نے بعد میں انحراف کیا۔ وہ اصول اس نے اپنے عمل کے لئے وضع ہی نہیں کئے تھے۔ انہیں تو مسلم لیگی و غیر مسلم لیگی علماء دین اور دوسری دینی و سیاسی جماعتوں کو ملامت کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا اور تنقید و تنقیص کے آلے کے طور پر انہیں استعمال کرنے کے لئے سامنے لایا گیا تھا۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے جماعت کے سامنے سیاسی کامیابی کا تو امکان تھا ہی نہیں اور اگر کچھ ہو سکتا تھا تو وہ مسلم لیگ کے حق میں جا چکا تھا۔ البتہ ہندوستان کی گذشتہ سیاسی فضا میں صدیوں سے یہ ہوتا چلا آ رہا ہے کہ صاحب عزائم افراد حسب موقعہ ایک تحریک اٹھاکر اپنی الگ گروہ بندی کر لیا کرتے ہیں اور ایک مستقل فرقہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کی بے شمار مثالیں اس ملک کی اور خود یہاں کے مسلمانوں کی تاریخ میں موجود ہیں۔

جماعت میں سواد اعظم کے ہر طبقہ کی تغلیط کرکے دانستہ یا نادانستہ اپنا ایک علیحدہ اور مستقل فرقہ بنا رہی تھی کہ اچانک ملک کی آزادی و تقسیم کا سیاسی منصوبہ سامنے آ گیا۔ صورت حال کی یہ تبدیلی ماضی و مستقبل کے درمیان ایسی حدِ فاصل تھی کہ پچھلی زمینوں پر کام کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں رہا۔ وقت کے سیاسی بہاؤ کا تقاضا تھا کہ ہر شخص اپنی کشتی اسی رخ پر ڈال دے۔ جس رخ پر یہ بہاؤ بڑھ رہا تھا اور مودودی صاحب نے ایک زیرک انسان کی طرح مستقبل کو اچھی طرح بھانپ کر جماعت کی کشتی کو اس رخ پر ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ جماعت کے نظریہ و مقصد کے اندر پہلے دن سے یہ موڑ مڑ جانے کی گنجائش موجود تھی۔

اسرار صاحب نے مودودی صاحب اور جماعت کی دو ہی تبدیلیوں پر تو اپنے قلم کا سارا زور صرف کیا ہے۔ ایک حصول اقتدار کی کوشش میں جماعت کا لگ پڑنا، دوسرے لیگ وغیرہ جماعتوں سے رشتۂ اتحاد استوار کرنا، لیکن کیا اسرار صاحب کو نہیں معلوم کہ ان دونوں تبدیلیوں کے لئے جماعت اول دن سے تیار تھی۔ ملاحظہ فرمائیے دستور جماعت مندرجہ ذیل عبارتیں۔

"ان تمام اداروں سے تعلق منقطع کرنا جو جاہلیت کی خدمت کرتے ہوں اور جن کا مقصد حاکمیت رب العالمین کے قیام و اثبات کے سوا کچھ اور ہو۔ ایسے اداروں کے ساتھ وقتی ضروریات کے لحاظ سے تعاون یا صلح و مواددت کے معاملات کئے جا سکتے ہیں مگر یہ افراد کا کام ہے جماعت کا کام نہیں بلکہ جماعت کا کام ہے"۔

اس عبارت میں صاف طور پر دوسری جماعتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کا لائحہ عمل موجود ہے صرف موقعہ و محل کی شرط ہے۔

دوسری عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

"اپنی دوڑ دھوپ اور سعی و جہد کو قیام حکومت الٰہیہ کے نصب العین پر مرتکز کر دینا، اور اپنی ضروریات زندگی کے سوا ان تمام مصروفیتوں سے دست کش ہو جانا جو اس نصب العین کی طرف نہ لے جاتی ہوں"۔

اس عبارت میں صاف طور پر عیاں ہے کہ جماعت کے نزدیک اصل چیز نظریۂ اقتدار ہے۔ اب اگر اس کے حصول کا امکان کسی صورت میں قریب نظر آنے لگتا ہے تو مقدم اس کے حصول کو ہی رکھا جائے گا۔ الخ۔ میں اگرچہ حکومت الٰہیہ کا ذکر ہے مگر یہ صرف دھوکہ نہ ہوتا تو آج حکومت الٰہیہ کی جگہ جمہوریت کیسے آ جاتی اور سیاسی پارٹیوں سے کھلم کھلا گٹھ جوڑ کیوں ہوتا۔ آپ تشخص باقی رکھنے کا طعن اپنے متروک پیر کو دے سکتے ہیں کہ جنہوں نے کبھی ختم نبوت کی تحریک کو نہ اپنایا۔ مگر جب رائے عامہ کا سیلاب دیکھا تو جھٹ اپنے نکات میں ختم نبوت کا اضافہ کر دیا اور لگے ہاتھوں ایک کتاب قادیانیوں کے خلاف احرار کے چھپا کردہ حوالہ جات کی مدد سے لکھ ماری۔ اپنے سوا باقی ساری دنیا کو غلط کار اور بدنیت سمجھنا ہی غلط کاری اور خود غرضی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دورِ اول اور دورِ ثانی میں اس اعتبار اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ پہلے ایک واضح ارادہ و مقصد، عمل کا کھلا میدان سامنے نہ ہونے کی بنا پر الفاظ کے حسین پردوں میں مستور تھا

# تلخ و شیریں

## امریکہ اور مودودی

ان کی دوستی اور باہمی ہمدردی اب ڈھکی چھپی چیز نہیں رہی۔ انڈونیشیا کی اطلاع کے مطابق امریکہ نے اپنے محکمہ جاسوسی کے اخراجات کے لئے پہلے سے چھ گنا رقم زیادہ منظور کر دی ہے۔ امریکی ایجنٹ خوب بغلیں بجائیں گے۔ پاکستان کے دونوں اطراف میں جہاں بحری راستے سے امریکی مداخلت آسان ہے اور جہاں امریکی سفیر [illegible] کارروائیاں نسبتاً زیادہ کر سکتے ہیں۔ اس وقت امریکہ دو کام کروا رہا ہے۔ چائنا کام سے مشرقی پاکستان میں مشرقی پاکستان کی پاکستان سے علیحدگی کی سازش یا پروپیگنڈا۔ اس سلسلہ میں پاکستان کے سرکاری حلقوں کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی تحریک میں ایک ہمسایہ حکومت ملوث ہے اور ایک دوسری بڑی طاقت۔ اگرچہ ان حلقوں نے امریکہ کی تصریح نہیں کی تھی مگر وہ بڑی طاقت امریکہ کے سوا اور کون ہو سکتی ہے۔ بہرحال مشرقی پاکستان میں یہ ہو رہا ہے اور مغربی پاکستان کی آخری سرحد کراچی میں صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا انیز کیا جا رہا ہے۔ کراچی والے کام میں مودودی فرقہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ ایک مودودی جب یہ نیک فرض انجام دے رہا تھا کسی سمجھدار مسلمان نے آہستہ سے اس سے پوچھا۔ جناب امریکہ صدر ناصر کو چاہتا ہے۔ اس نے کہا بغلیں

پھر پوچھا۔ برطانیہ چاہتا ہے؟

اس نے کہا۔ نہیں

پھر پوچھا۔ اسرائیل (یہودی) چاہتے ہیں

کہا۔ نہیں

پھر پوچھا۔ اور آپ مودودی فرقہ والے چاہتے ہیں

کھسیانہ ہو کر سر کھجاتے ہوئے کہنے لگا۔ ہم بھی نہیں چاہتے۔ پھر آہستہ سے کھسک گیا

---

اور اب جبکہ مواقع کی دنیا سامنے آ گئی ہے، وہ ارادہ و مقصد الفاظ کے پردوں سے باہر نکل کر اقدامات کے لباس میں جلوہ گر ہو گیا۔ مصنف کتاب جیسے افراد کی یہ سادہ لوحی ہے کہ جب تک یہ سب کچھ الفاظ کے گورکھ دھندے میں پنہاں تھا تو اسے بت بنا کر پوجتے رہے اور جب بے پردہ ہو کر سامنے آ گیا تو حیران و پریشان ہیں اور بیزاری کا اعلان کر رہے ہیں۔ شاید فیضی نے ایسے لوگوں کے حق میں کہا تھا ؎

بہ فگن پردہ تا معلوم گردد
کہ یاراں دیگرے را بے پرستند

## بقیہ :- سید قطب اخوانی کی کتاب

کے خلاف سبائیوں کی شورشوں کا اپنے انداز میں ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے :-

"اس قسم کے جذبات جب عام ہو جاتے ہیں تو ان کا قدرتی نتیجہ صحیح یا غلط بہرحال یہی ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کے اندر بغاوت کا مادہ ابھرنے لگے اور کچھ کے اندر انحطاط پیدا ہو جائے۔ جن لوگوں کے دلوں میں دین کی روح گھر کر چکی ہوتی ہے وہ ان باتوں پر خاموشی کو گناہ سمجھتے ہیں اور ان کے خلاف جذبات ان کو بغاوت پر ابھارتے ہیں اور جن کو دنیا کی ہوس اپنے پیچھے دوڑاتی ہے جو ہر وقت ہوا کے رخ کے ساتھ اپنا رخ بدلنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے مزاج بگڑ جاتے ہیں، اور بدعنوانیوں کی طرف جھک جاتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری زمانہ میں یہی صورت حال پیش آ چکی تھی" (ص ۳۵۳)

آگے حضرت امیر معاویہؓ کے بارہ میں ارشاد ہوتا ہے "اگر علیؓ عمرؓ کے بعد ہی آ گئے ہوتے تو ان لوگوں (بنو امیہ) کے اس طعن (معاویہؓ سے) جا ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس وقت معاویہ کی طاقت نہ تو خلافت کے مقابلہ میں ٹھہر سکتی تھی اور نہ اس دینی روح کے مقابلہ میں جو دلوں میں موجود تھی۔ اس وقت معاویہ کو خلیفہ کے خلاف خروج کے خطرناک اقدام کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ در اصل یہ خلافت عثمانی کے تیرہ سال تھے، جنہوں نے ان کے لئے مال و دولت فوج اور شام کے چاروں علاقوں میں حکومت کی طاقتوں کو یکجا کر کے معاویہ کو معاویہ بنا دیا تھا" (ص ۳۵۳)

قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں گے تو اس کتاب کی یہ خصوصیت واضح طور پر سامنے آئے گی کہ اس شخص نے نہ صرف خال المسلمین کاتب وحی حضرت امیر المومنین امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتہائی معاندانہ انداز میں تذکرہ کیا ہے بلکہ امیر معاویہؓ کے اسم گرامی پر رضی اللہ عنہ یا کم از کم رضؓ کا نشان لگا کر بھی اپنے خبث باطنی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

مندرجہ بالا چند حوالجات بطور مشتے نمونہ از خروارے دیگر علماء کرام کی خدمت میں عموماً اور حضرت العلام مولانا الحافظ السید عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری مدظلہ، حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری محدث جلیل حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی مدظلہ ... اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی تہم کی خدمت میں خصوصاً محض اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور پوری سنجیدگی سے اس فتنہ کے مضرات و نقصانات اور نتائج سے علماء اور عوام کو آگاہ کریں اور اس قسم کے فکری و علمی فتنوں کا محاسبہ کرنے کے لئے ذمہ دار علماء کرام کا ایک ایسا بورڈ قائم کریں جس کے تمام ارکان دیگر تمام قسم کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیے جائیں اور ان کا کام صرف اتنا ہو کہ وہ ملک کے اندر شائع ہونے والے یا باہر سے درآمد ہونے والے علمی لٹریچر پر کڑی نگاہ رکھیں اور مسلمان اسلامی اصول و نظریات کو جس قسم کے لٹریچر سے بھی ٹھیس پہنچتی ہو اس کا پوری ذمہ داری سے محاسبہ کریں تاکہ نام نہاد مفکرین کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا جال عوام اور علماء کو اپنی لپیٹ میں نہ لے سکے۔

(جو حضرات سیاسی کام نہیں کر رہے اور علوم میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ یہ ان کا فریضہ ہے، وہ باحسن وجوہ اس ذمہ داری کو پورا کر سکتے ہیں اور ہمارے خیال میں اس کے لئے حضرت مولانا سرفراز صاحب گکھڑ، حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کے سوا علماء کراچی بھی زیادہ موزوں ہیں۔ یہ حضرات درسی خدمات کے ساتھ بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ مدیر)

## بقیہ :- معارف الحدیث

اور لوگوں سے انس و محبت کے ساتھ رہنا اسی میں تمام حسن معیشت کا راز مضمر ہے، اور سلیقہ کا سوال کرنا نصف علم اس لئے ہے کہ بے علم کا سوال ہمیشہ بے معنی ہوتا ہے اور اس کے جواب سے بہتر سکوت کرنا ہوتا ہے اور بامعنی سوال بعض اوقات جواب دینے کے لئے ایک نئے علم کا باب کھول دیتا ہے حدیثوں میں اس کی مثالیں موجود ہیں کہ کسی شخص نے آپ سے اچھا سوال کیا تو اس کے جواب میں وحی ربانی نازل ہو گئی اور آپ نے ایسے سائل کی تعریف کی۔

## بقیہ :- امریکہ اور مودودی

اور نیشنل عوامی پارٹی ان سے علیحدہ ہو گئی۔ ہمارا یقین ہے کہ یہودیوں اور مودودیوں کو جو اپنائیگا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ امریکہ کو دیکھیں۔ یہود (اسرائیل) کی سرپرستی کی تو دنیا میں کتنی رسوائی اور پریشانی سے دوچار ہونا پڑا۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو حق پر اور سلف صالحین کے اسلام پر قائم رکھنے اور ملک کو اغیار کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے اور خالص اسلام کا بول بالا کرے۔ آمین! برحمتک یا ارحم الراحمین

## بقیہ :- وزیر قانون اور

معلومات اسلامیہ پر عبور کو کافی قرار نہیں دیا جا سکتا (کیونکہ یہ عبور تو کسی غیر مسلم کو بھی حاصل ہو سکتا ہے) بلکہ اس کے لئے شریعت اسلامیہ میں جن شرائط کا لحاظ رکھا گیا ہے انہیں سامنے رکھنا بھی ضروری ہوگا ورنہ بفحوائے حدیث نبوی اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ (جب امور نااہلوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو) اس امانت کو ضائع کر دینے کے مترادف ہوگا۔

ب۔ علمائے قدیم و جدید کے غور و فکر میں اختلافات کا پیدا ہو جانا ایک فطری امر ہے کیونکہ نقطہ نظر کا اختلاف، اختلاف فکر پر منتج ہوتا ہے۔ اس صورت میں رفع اختلاف کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ کیا قدیم علماء کی رائے کو قدامت پرستی کہہ کر تو نہیں ٹال دیا جائے گا۔

ج۔ اب تک علمائے قدیم و جدید کے نقطہ نظر میں اختلاف کی وجہ سے جو مسائل زیر بحث آ چکے ہیں، مثلاً عائلی قوانین، ان میں اب تک حکومت کا رویہ علمائے قدیم کے نقطہ نظر کی ضد رہا ہے، کیا آئندہ بھی یہی روش باقی رکھی جائیگی یا اس میں کسی معتد بہ تبدیلی کا امکان ہے۔

یہ چند امور قابل غور ہیں جنہیں ٹھنڈے دل سے سامنے رکھنا ضروری ہے۔ تاہم اگر تحقیقات اسلامی کے ادارہ نے کسی ایسے قانون کی سفارش کی جو "روایتی اسلام" کی ضد ہو تو ہم ابھی سے واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ اسے کبھی دل سے قبول نہیں کرے گی بلکہ شدید اندیشہ اس امر کا ہے کہ اس سے امت مسلمہ کی وحدت اور پاکستان کے استحکام کو صدمہ پہنچے گا۔ حق تعالیٰ ہمیں اور ہمارے ملک کو ہر طرح کے فتنہ سے محفوظ رکھے آمین!

مفت

درد گردہ، گیس ٹربل، تبخیر معدہ، کھانسی دمہ کی جادو اثر دوا کا نمونہ مفت۔

جوابی لفافہ بھیج کر منگائیے

مرض اور اپنا مزاج ضرور لکھئے، کہ سوداوی، صفراوی یا بلغمی ہے

منیجر شفالین فارمیسی سکھر

پاکستان

## بقیہ :— اداریہ

سارا دن مرزائیت کی تبلیغ ہی کرتے رہتے ہیں، جس سے ان لوگوں کو جو وہاں کام کرتے ہیں یا اُس دفتر ان کا کسی قسم کا کچھ علاقہ ہے، نہائت تنگ ہیں ان کالموں کے ذریعہ صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان سے ہماری پرزور اپیل ہے کہ وہ ان مرزائی افسران اور مرزائی مبلغین کی کڑی نگرانی کرے اور ان کو ایسی کارروائیوں سے باز رکھے جس سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہوں۔

## برطانیہ میں محمد علی کے مقابلے کی تیاریاں

قریباً تمام یورپ عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کی مار سے بوکھلا گیا ہے۔ چنانچہ اب قریباً یورپ کے ہر ملک میں اس کے مقابلے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اس معاملہ میں برطانیہ سب سے سبقت لے گیا ہے، چنانچہ اس نے اعلان کیا ہے کہ:۔

"برطانیہ کو ایک ایسا ہیوی ویٹ باکسر مطلوب ہے جس کو تربیت دے کر محمد علی کے مقابلے کے لئے تیار کیا جائے۔ اس باکسر کو سابق عالمی چیمپئن جولوئیس اور اس کے حریف ٹامی خیر جیسے عظیم برطانوی باکسر تربیت دیں گے۔ اس باکسر کو پیگیل کلب لندن کے زیر اہتمام تربیت دی جائے گی اور اس کو تمام مالی پریشانیوں سے آزاد رکھا جائے گا۔ جولوئیس کا کہنا ہے کہ میں ایسے نوخیز باکسر کو غیر معینہ مدت تک تربیت دینے کو تیار ہوں"۔

## سندھ میں اکابر جمعیۃ کے ارشادات

حضرت امیر مرکزی درخواستی صاحب مدظلہ:۔

"جمعیۃ علماء اسلام باغی نہیں ہے ملک کی خیرخواہ جماعت ہے لیکن ہم اس ملک میں اسلامی شریعت کے سوا کسی قانون کو برداشت نہیں کر سکتے"۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب:۔

"اگر اسلام کو باقی رکھنا ہے تو علماء حق کا ساتھ دیئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور نہ تنظیم کے بغیر کوئی کام کیا جا سکتا ہے"۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی:۔

"جمعیۃ علماء اسلام، مجلس احرار اسلام، ختم نبوت، تنظیم اہلسنت، اتحاد الفقراء، جماعت اہلحدیث اور بلند پایہ دینی بزرگوں نے شیخ حسام الدین کی قیادت میں متحدہ اسلامی محاذ بنا کر فیصلہ کیا ہے کہ اس ملک سے قرآن پاک کے مخالف قوانین کو مٹانے اور اسلامی تہذیب جاری کرنے کے لئے مکمل جدوجہد کی جائے گی۔

# یوم احتجاج

## فلم ٹین کمانڈمنٹس کو بند کیا جائے

### مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام کا مطالبہ

تعجب ہے کہ ایک یہودی فلم ٹین کمانڈمنٹس جو عرب ممالک میں ممنوع ہے اور پہلے پاکستان میں بھی ممنوع تھی اب یکایک اس کی نمائش ہونے کا اعلان ہوا ہے۔ یہ فلم ایک یہودی نے تیار کی ہے اور اس کی ساری آمدنی یہودیوں کے لئے وقف ہے۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کردار اور خدا تعالیٰ سے ان کی ہمکلامی کو فلمایا گیا ہے۔ اس سے انبیاء علیہم السلام کی توہین ہوتی ہے اور یہودیوں کی پرورش۔ تعجب ہے کہ پاکستان میں اس کی اجازت کیسے دے دی گئی۔ جمعیۃ علماء اسلام مطالبہ کرتی ہے کہ اس فلم کو فوراً ممنوع قرار دیا جائے اور ملک کی تمام شاخوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ اس فلم کے خلاف احتجاج کر کے گورنر صاحب مغربی پاکستان کو تار دے کر اس فلم کو بند کرنے کا مطالبہ کریں اور جہاں یہ فلم دکھائی جائے وہاں ڈی سی کو مل کر اس کو بند کرانے کی سعی کی جائے

## عالمی خبریں

### متحدہ فوجی کمان

آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ یمن جمہوریہ عراق، الجزائر اور عرب جمہوریہ (مصر) کا اتحاد تو پہلے سے تھا۔ لبنان بھی ان کی طرف مائل تھا اب شام اور متحدہ عرب جمہوریہ میں بھی متحدہ فوجی کمان پر بحث مکمل ہو گئی ہے۔ استعماری حکومتیں اور مودودی جماعت جتنا زیادہ پروپیگنڈا ناصر کے خلاف کرتے ہیں، صدر ناصر کی پوزیشن اتنی ہی مضبوط ہوتی جا رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ عرب ممالک ناصر جیسے مرد آہن کے بغیر اسرائیل کے مقابلہ میں عرب مساعی کو نامکمل سمجھتے ہیں

### امریکی گروپ کا پروپیگنڈا

اخوان لیڈر سعید رمضان نے نیا روپ دھارا ہے۔ وہ یمن کی شاہ پرست حکومت کا سفیر بن کر مختلف ملکوں میں دورہ کر کے صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈے اور سازشوں میں مصروف ہیں۔ کوئی ان عقل کے پتلوں سے پوچھے کہ مصر میں انقلاب لا کر کیا تم امریکی بچھڑے اسرائیل کا بول بالا کرنا چاہتے ہو۔ آج کل سعید رمضان یہ کار خیر ایران میں انجام دے رہے ہیں۔ یمن کی شاہ پرست حکومت کے سفیر ہونے کے اعلان نے اس کی پوزیشن بالکل صاف کر دی کہ یہ برطانوی گروپ اور استعمار پسندوں کا مہرہ ہے

### مغربی پاکستان کے نئے گورنر

صدر ایوب نے ملک امیر محمد خاں کا استعفا منظور کر کے ان کی جگہ جنرل محمد موسیٰ کو مغربی پاکستان کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ صدر ایوب نے ملک امیر محمد خاں کی خدمات کو بہت سراہا ہے۔

## مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

قیمت ۳۷ پیسے، کاغذ اعلیٰ۔

شائع کردہ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲) یعقوب جنرل اسٹور بازار سید نگری، گوجرانوالہ

(۳) شعبۂ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

## مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

کی جز ثانی طبع ہو چکی ہے، جز ثالث زیر طبع ہے

کاغذ سفید کرنافلی آرٹ پیپر طباعت بہترین

ٹائپ۔ ہدیہ جز ثانی بلا جلد ۲۰/۰ مجلد پشتہ

چرمی ۲۳/۰ - علاوہ محصولڈاک

ملنے کے پتے

بھارت میں (۱) یحییٰ کتب خانہ مظاہر العلوم سہارنپور یو پی (۲) مکتبہ تجلی دیوبند

(۳) ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۳

مشرقی پاکستان میں (۱) امدادیہ لائبریری چوک بازار ڈھاکہ ۱ (۲) اشرفیہ لائبریری ۴ حکیم حبیب الرحمٰن روڈ ڈھاکہ ۱۱

مغربی پاکستان میں (۱) نور محمد اصح المطابع کراچی ۱ (۲) ماہنامہ بینات نیو ٹاؤن کراچی ۵

(۳) مولانا شمس الدین صاحب تحت مسلم مسجد لوہاری گیٹ لاہور

(۴) مکتبہ امدادیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان

## میرپور خاص میں جمعیۃ کی میٹنگ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۶ء کو محترم حافظ محمد اکبر صاحب سانگڑہ سے میرپور خاص تشریف لائے۔ مقامی جمعیۃ کی میٹنگ ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا شمس الدین صاحب کی۔ جس میں ممبر سازی کے کام کی تکمیل پر غور کیا گیا اور قرار پایا کہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم کی حیثیت سے محترم نذیر حسین صاحب کام کرینگے۔ اجلاس میں ناظم اعلیٰ محترم ممتاز علی صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ کارکنوں نے مرکزی رہنماؤں کے دورے کے افتتاح کو محسوس کیا۔ امید ہے کہ آئندہ اس کی تلافی ہو سکے گی۔

## لانڈھی کراچی میں جمعیۃ کے جلسے

لانڈھی میں پٹھانوں اور خاص کر اہل ہزارہ کی بڑی آبادی ہے۔ اس علاقہ کے پٹھانوں نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو دو جلسوں کے لئے مجبور کیا۔ ایک جلسہ امیر جمعیۃ مولانا غلام صمدانی صاحب کی مسجد میں ہوا۔ دوسرا مولانا عبدالواحد صاحب کی مسجد میں۔ ہر دو مقامات کے منتظمین نے مہمانوں کو اٹھارہ میل سے لانے پہنچانے نیز تمام مسافروں کے لئے کھانے کا پرتکلف انتظام کیا تھا۔ ایک جلسہ مولانا عبدالوہاب صاحب کی صدارت میں ہوا۔ دوسرا مولانا محمد زاہد صاحب معین آباد کی صدارت میں۔ اس علاقہ میں مودودیوں نے فریب کے دام بچھائے تھے۔ مگر علماء حق نے ان کا تار پود بکھیر کر رکھ دیا۔ انہوں نے اتحاد العلماء کا ڈھونگ رچایا مگر علماء حق نے اس دجل و فریب کو بھی نہ چلنے دیا۔

## جمعیۃ کے مرکزی عہدداروں کا دورۂ سندھ

### سندھ میں زندگی کی لہر دوڑ گئی

۴ ستمبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور صاحب جانشین قطب عالم لاہوریؒ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی لاہور سے عازم کراچی ہوئے۔ اکثر بڑے بڑے اسٹیشنوں پر حضرت لاہوری مدظلہ کی زیارت کے لئے متوسلین اور ارکان جمعیۃ حاضر ہوتے رہے۔ ۵ ستمبر کو کراچی اسٹیشن پر احباب کا بڑا مجمع استقبال کے لئے حاضر تھا۔ علماء کرام نے مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن سویرے امیر مرکزی حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ بھی پہنچ گئے۔ ۵ ستمبر کو مسجد کھڈہ میں جلسہ ہوا۔ ۶ ستمبر کو بازار کے کھلے میدان میں جلسہ کی اجازت ملی تھی۔ مگر عین وقت پر دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے یہ جلسہ جامع مسجد میں کرنا پڑا۔ تینوں حضرات کی جامع و مانع تقریریں ہوئیں۔

۷ اور ۸ ستمبر کو تینوں حضرات نے علیحدہ علیحدہ وارڈوں میں تقریریں فرمائیں اور معائنہ مدارک کیا۔ دو عام جلسے لانڈھی میں ہوئے۔ ۷ ستمبر کو مدرسہ نیو ٹاؤن میں زیر اہتمام بانی مدرسہ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری طلبہ و مدرسین اور عوام کا اجلاس ہوا جس میں حضرت امیر مرکزی اور ناظم عمومی نے خطاب فرمایا۔ مدرسہ ندکور کی عمارت اور درجہ تخصص کو دیکھ کر ہر حساس مسلمان مولانا بنوری کو دعائیں دیتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی خصوصی میٹنگیں بھی ہوئیں۔ جن کو حضرت امیر درخواستی صاحب نے خطاب فرمایا۔

مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب مہتمم مظہر العلوم مولانا اللہ وریا صاحب، مولانا زکریا صاحب، مولانا عبدالرؤف صاحب، مولانا محمد عثمان صاحب مولانا غلام صمدانی صاحب۔ مولانا عبدالواحد صاحب وغیرہ حضرات نے ہر طرح تعاون کیا۔ مولانا غلام غوث صاحب نے اپنی پانچوں تقریروں میں مودودی فرقہ کا بھانڈا پھوڑ کر رکھ دیا۔ جمعیۃ کی ممبر سازی شروع ہے۔ عوام کو بڑی دلچسپی ہے۔ مگر وقت کی تنگی کے باعث ۹ ستمبر کو حضرت درخواستی صاحب مدظلہ اور مولانا غلام غوث صاحب حیدر آباد پہنچے۔ جہاں اسٹیشن پر بھاری تعداد احباب اور جمعیۃ کے باوردی رضاکاروں کی موجود تھی۔ یہاں بھی حکام نے دفعہ ۱۴۴ لگا دی تھی چنانچہ دن کا جلسہ جامع مسجد سٹیشن اور رات کا جلسہ گھاس مارکیٹ میں ہوا۔

عصر کو پریس کانفرنس سے مولانا غلام غوث صاحب نے خطاب کیا۔ رات کو حضرت درخواستی مدظلہ عازم مظفر گڑھ ہوئے اور مولانا غلام غوث صاحب نے ٹنڈو آدم، نواب شاہ، شاہ پور چاکر اور سکھر کا دورہ کیا۔ ٹنڈو آدم میں جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح اور جھنڈا لہرایا گیا۔ شاہ پور چاکر میں ضلع سانگھڑ کے ارکان جمعیۃ کو مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلع نے بلایا تھا۔ چنانچہ ان کو خصوصی خطاب کیا گیا۔ رات کو مولانا دوست محمد صاحب خطیب نواب شاہ نے پر اثر معلومات تقریر میں جمعیۃ کے موقف کی وضاحت فرمائی۔ جس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے مفصل تقریر کی

۱۳ ستمبر کو سکھر میں آرام کیا اور ۱۴ ستمبر کو جمعیۃ کے زیر اہتمام عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ تمام جلسوں میں حاضرین نے عائلی قوانین اور دیگر غیر اسلامی قوانین کے منسوخ کرانے میں جمعیۃ علماء اسلام سے مکمل تعاون کا وعدہ کیا۔ ہر جگہ برتھ کنٹرول کے خلاف اور اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے عوام میں جذبہ موجود ہے۔

۱۵ ستمبر کو مولانا غلام غوث صاحب عازم لاہور ہوئے۔ راستہ میں رحیم یار خاں سٹیشن پر قاضی صاحب جامع مسجد۔ مولانا غلام ربانی صاحب اور دیگر علماء و احباب ملنے کے لئے آئے۔ موخر الذکر حضرت خانپور تک ہمراہ آئے۔ یہ دورہ ہر لحاظ سے بحمدہ تعالیٰ کامیاب رہا۔

## جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ، جمعرات جمعہ کو حسب سابق منعقد ہو رہا ہے جس میں حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا درخواستی صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب و دیگر اکابرین جمعیۃ شرکت فرما رہے ہیں۔

(مہتمم جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر)

## جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی

جمادی الاولیٰ کی آخری تاریخ جمعیۃ کی ممبر سازی کی آخری تاریخ ہے۔ جن حضرات نے ممبر سازی کا کام ختم کر دیا ہے وہ مہربانی کر کے تمام ممبروں کے نام اپنے ہاں رجسٹر میں درج کر لیں اور فارم ممبر سازی کے باقی دو حصے ضلع میں بمعہ فیس ممبری کے داخل کر دیں۔ ضلع ایک فارم کی کاپی بمعہ ضلع بھر کی فیس کے مرکز کو روانہ کر دیں۔

جمادی آخرہ میں ہر ہر جگہ ابتدائی جمعیۃ کے انتخابات تین سال کے لئے کئے جائیں۔ ضلعی عہدہ دار دورہ کر کے اپنی موجودگی میں انتخابات کرائیں تو بہتر ہوگا۔ ضلعی انتخابات صوبائی (علاقائی) عہدیداروں کی نگرانی میں ہوں گے۔ جن کے لئے افسر انتخابات صوبائی امیر منتخب کرینگے۔ ضلعی انتخابات میں کوئی ایسی ابتدائی جمعیۃ حصہ نہ لے سکے گی جس کی فیس ممبری اور ممبران ابتدائی کی فہرست ضلع میں نہ پہنچ گئی ہو۔ اضلاع کے بعد صوبائی انتخابات ہوں گے۔ جن کی تاریخوں اور افسر انتخابات کا اعلان مرکزی امیر جمعیۃ فرمائینگے ان سب انتخابات کے بعد مرکزی اجلاس عام مرکزی انتخابات کرے گا۔ اس اجلاس میں وہی نمائندے شریک ہو سکیں گے جو اضلاع کے دستور کے مطابق منتخب کئے ہوں گے۔ سب سے پہلے ابتدائی انتخابات کرانے ضروری ہیں جہاں کہیں ممبر سازی کا کام ابھی جاری ہو، یا جاری رکھنے کی ضرورت سمجھتے ہوں، وہاں کی ممبر سازی کو مرکزی امیر خصوصی اختیارات سے جائز قرار دے سکیں گے۔ اس لئے تمام ارکان جمعیۃ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بہت ضرورت کے تحت اس گنجائش سے فائدہ اٹھا کر بہت جلد ممبر سازی کے کام کو پورا کریں۔ فقط:

احقر غلام غوث ناظم عمومی
مرکزی جمعیۃ علماء اسلام)

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام شہر جیکب آباد کی کارگذاری

بروز بدھ ۹ ستمبر ۶۶ء کو جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کی تشکیل ہوئی۔ اس میٹنگ میں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی مرکزی مبلغ نے بھی شرکت فرمائی جس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

(۱) حضرت الحاج محمد عثمان خان کھوسہ — امیر
(۲) حکیم مولوی محمد حسن صاحب سدھایہ — ناظم
(۳) حاجی محمد صدیق صاحب سومرو — خازن

اور بعد از نماز عشاء ایک جلسہ عام ہوا جس میں حضرت مولانا قاسمی صاحب نے خطاب فرمایا۔

## جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا کی قرار دادیں

مورخہ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ مطابق ۹ ستمبر جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا کا ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوا، جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع حضرت مولانا عبدالحنان صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی و خطیب جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی کی وفات پہ انتہائی رنج و الم کا احساس کرتا ہے اور باری تعالیٰ کے حضور میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب مرحوم کو محض اپنے فضل وکرم سے جنت الفردوس نصیب فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نواز ے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کو فی الفور منسوخ کرے۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا)

## جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کی تشکیل

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار زیر صدارت حضرت پیر صاحب مولانا سید علی احمد شاہ صاحب کی صدارت میں مدینہ مسجد سکرنڈ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب خطیب مدینہ مسجد سکرنڈ اجلاس کی غرض و غایت اور تنظیم جماعت کے بارے میں روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت مولانا دوست محمد صاحب اسٹیشن مسجد نواب شاہ نے مفصل تقریر فرمائی۔ بعد میں حسب ذیل عہدیدار چنے گئے۔

امیر — حضرت پیر صاحب سید علی احمد شاہ صاحب
نائب امیر، ، ، میاں صلاح الدین شاہ صاحب
ناظم — اسد خان برڑہ
نائب ناظم — میاں قائم الدین عاصمی
خزانچی — سید ولی محمد حسین

(احمد خان ناظم جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ)

## لورالائی میں جمعیۃ کی تشکیل

۲۶ اگست بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ جامع مسجد لورالائی میں علاقہ بھر کے علماء کا اجلاس بلایا گیا، جس میں حضرت مفتی محمد صاحب نے عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی کو قرآن و سنت کی روشنی میں منافی اسلام اور مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے ان کی شدید مذمت کی اور علماء کرام سے اتحاد اور جمعیۃ کی تشکیل کی اپیل کی۔ چنانچہ آپ کی زیر نگرانی جمعیۃ کی تشکیل کی گئی اور مندرجہ ذیل حضرات اس کے عہدیدار مقرر ہوئے۔

امیر — حضرت مولانا مفتی عبدالحق صاحب شاکا ریزوری
نائب امیر (۱) جناب مولانا مولوی غلام حیدر صاحب مہتمم مدرسہ ناصر العلوم لورالائی۔
نائب امیر (۲) اخون زادہ مولوی محمد منزل صاحب درگئی والا۔
ناظم اعلیٰ — مجاہد اسلام جناب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب زرگی والا والے۔
نائب ناظم (۱) حاجی مولوی محمد علی صاحب وکاندار
نائب ناظم (۲) جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب فاضل دیوبند لورالائی۔

۱۶ حضرات پر مشتمل جمعیۃ کی مجلس شوریٰ قائم کی گئی

## ضلع لورالائی تحصیل سنجاوی میں جمعیۃ کی تشکیل

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا مفتی عبدالحق صاحب و مجاہد اسلام جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور مولانا مولوی غلام حیدر صاحب فاضل دیوبند تحصیل سنجاوی میں تشریف لے گئے۔ ان حضرات کی کوششوں سے جناب مولانا سید نورالحد شاہ صاحب کی زیر صدارت ایک مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں باتفاق رائے جمعیۃ کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ ارکان مجلس عاملہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

امیر — جناب مولانا سید نوراللہ شاہ صاحب سنجاوی
نائب امیر — جناب مولوی سید محمد صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی محمد سلیم صاحب
نائب ناظم — مولوی محمد شاہ صاحب
معاون ناظم — ملا محمد صدیق صاحب
خازن — ملا یار محمد صاحب

۱۲ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔

## جمعیۃ علماء اسلام ہیلم کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام شہر ہیلم کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب ہیلوی منعقد ہوا، جس میں شہر کے معززین اور نوجوانوں نے شرکت کی۔ آپ نے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی اور دینی خدمت کے لئے تندہی سے کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے حاضرین کو نوجوانوں کو فرمایا کہ قربانی، عزائم و ارادے جواں ہیں۔ تم لوگ انہیں کے سہارے ہمال اور دین کی فرمانروائی کو زندہ کر سکتے ہو۔

بعد ازاں مرزا اسد بیگ صاحب نے رسم کی وقت پر گھریلو تعلم کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ جمعیۃ کے ایک مخلص اور فعال کارکن رہے۔

(محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر جمعیۃ علماء ضلع ہیلم)

## ٹنڈو آدم میں سہ روزہ عظیم الشان توحید کانفرنس

ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ ستمبر ۱۹۶۶ء کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام توحید کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب دامت برکاتہ نے عوام سے خطاب فرمایا۔ مولانا صاحب کی تقریر سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے مندرجہ ذیل چھ قرار دادیں پیش کی گئیں جو بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان ٹنڈو آدم کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ اوقاف نے جو مساجد بھی اپنے قبضہ میں لے رکھی ہیں (جن کی حالت بھی نہایت قابل رحم ہے) انہیں محکمہ سے آزاد کیا جائے۔

(۲) یہ اجتماع عظیم حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو جو صریحاً قرآن وسنت کے خلاف ہیں منسوخ کر کے ملک میں ملک وملت کی سلامتی و حفاظت کے لئے قرآن وسنت کے مطابق قانون رائج کیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع عظیم مطالبہ کرتا ہے کہ اٹھائیس کروڑ روپے کی کثیر رقم جو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے وقف کر رکھی ہے اسے اپنے ملک کی ترقی کے لئے خرچ کیا جائے۔

(۴) یہ اجتماع جمعیۃ علماء اسلام و اسلامی تعدد محاذ کی دینی پالیسی اور موقف کی حمایت کرتا اور اپنے تعاون کا پورا پورا یقین دلاتا ہے۔

(۵) یہ اجتماع حضرت مولانا عبدالحنان صاحب سابق خطیب راولپنڈی، حضرت مولانا محمد نعمان صاحب بیدڑہ ضلع ہزارہ کی وفات کو ملک وملت کا عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت اور اپنے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔

(محمد عرفان قادری ناظم علوی جمعیۃ علماء اسلام ضلع ٹنڈو آدم)

PHONE No. 6776

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

WEEKLY

TARJUMANE ISLAM

LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۶


## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے، اکثر بھوک لگتی ہے، اچھا کھانے پر بھی جسم کمزور ہوتا جا رہا ہے، اور ہر وقت پیاس لگی رہتی ہے تو یہ ذیابیطس ہے۔ اس کے دل، دماغ، جگر، معدہ، گردے اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ پھوڑے، زخم، ناخنوں کا سڑنا، شانہ کی کمزوری اور درد اور دوسرے امراض ہو سکتے ہیں۔

ان کی مجرب دوا

**شوگر ہومیو ٹی ہے**

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ:

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج اسٹریٹ چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

---

بالمقابلہ

حضرت مولانا روم کی کتاب مستطاب مثنوی معنوی کی واحد اردو شرح

## کلید مثنوی

نصف درجن جلدیں

جسے حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کی روشنی میں مرتب فرمایا ہے، حکایات، عبارت، ترجمہ، ہر سہ حرف وار دی گئی ہے۔ علاوہ محصول ڈاک

ناشر

کتب خانہ اشرفیہ راشد شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

---

بالمقابلہ

سالکان طریقت اور عاملان حق کیلئے

مرشد کامل

## امداد السلوک

جسے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے اپنے ملفوظ سے تالیف فرمایا ہے۔

گنگوہ کے صوفی سے ہر دور کے علماء اور صوفیاء اسی سے مستفید ہوتے آئے ہیں۔ تصوف و اخلاق میں اس سے کوئی بہتر کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ اسی سے مستفید ہونے کی غرض سے ہر سہ حرف ترجمہ کیا گیا ہے۔ علاوہ محصول ڈاک

ناشر

کتب خانہ اشرفیہ راشد شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

---

رعائت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (صحیح و مترجم) نیز عربی مدارس اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولی اور بچوں کی کتابیں اور اسلامی سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ معمور و مستند اور نئی کتب ہمیشہ مل سکتی ہیں

منیجر مکتبہ اشرفیہ گنج مراد خانی ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

---

## مدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۲ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

---

مفت

خط لکھ کر کتاب آبجیات منگا کر دی محت کو چار چاند لگ جائے

## جنسین

یہ گولیاں ضرور ہر ناکام ہی کو کامیاب دیں گی

قیمت پانچ روپے

پتہ: شفاخانہ دواخانہ شیر پور ہاؤ کتاب پوسٹ کوٹ ضلع شیخوپورہ مغربی پاکستان

---

خوشنما عکسی قرآن مجید

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بنظر صحت و نفاست و کشش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ عائشہ دستی پریس کشمیری بازار لاہور نمائندہ گھیر اکائد ۲۲×۲۲ انچ

ڈائیدار جلد بہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک فی نسخہ صفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگ عکسی طباعت دو رنگی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد بہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:

مکتبہ نوری ناشران قرآن مجید ایجنسی روڈ لاہور

---

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہوا تھا وہ شائع ہو گیا ہے جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائے گا اور جو حضرات مزید کے خواہشمند ہوں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں ورنہ پھر وہ اس ایڈیشن کا انتظار کریں گے

حافظ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

---

ترجمان اسلام

میں

اشتہار دے کر

اپنی

تجارت کو

فروغ دیں

---

اسلام ہوزری کی تیار کردہ

## مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

ہوزری مرد انہ زنانہ، بچگانہ، ہر قسم کی ہوزری، لیس، فیتہ، کوٹ، سفید پوش، ایلاسٹک، سوتی، اونی، ریشمی، اسٹرلون ہمیشہ استعمال کریں۔

اسلام ہوزری ۳۴ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ


## اسلامی جمہوریت اور مودودی جمہوریت

**اسلام میں قانون سازی**

اسلام انسان کو کلی طور پر قانون سازی کا حق نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو اپنی مخلوق کے انفرادی و اجتماعی نفع و نقصان اور تخلیق کائنات کے اسرار و مصالح کا پوری طرح علم رکھتا ہے، خود اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں کے لئے ہدایات جاری فرما دی ہیں۔ پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذریعہ ان کی پوری تفصیل امت تک پہنچا دی ہے۔ اگر کسی حکم کے سمجھنے میں وقت و اشتباہ ہے احکام اور دوسروں میں اختلاف رائے ہے تو اس کا فیصلہ ان علماء دین سے کرایا جائے گا جو علوم شریعت میں پوری دسترس رکھتے اور حسب ارشاد قرآن استنباط کر سکتے ہیں۔

**اسلامی جمہوریت**

بہرحال اسلام میں امیر یا صدر مملکت اور عمال حکومت کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ کتاب و سنت کی روشنی میں عادلانہ نظام قائم رکھے رہیں۔ امیر کے انتخاب کا حق عوام یا جمہور کو دیا گیا ہے، وہ اس حق کو اپنے وکلاء کے ذریعہ استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ انصار و مہاجرین نے کیا۔ اس وقت عالم اسلام میں استصواب ہوتا تو تمام مسلمان انصار و مہاجرین کو ہی نمائندگی کا حق دیتے۔

**امیر کی اطاعت**

امیر یوں تو ہمارے لئے بعد وہ مطلق العنان نہیں ہو سکتا۔ وہ شرعی حدود کے اندر احکام نافذ کرتا رہے گا۔ اگر وہ کسی حکم شرعی کے خلاف حکم صادر کرے گا، جمہور اس کے ماننے کے پابند نہ ہوں گے بلکہ اس کو تسلیم کرنا جرم ہوگا اور علماء میں سے ہر شخص کو حق ہوگا کہ وہ امیر یا صدر کو بے رلہ دی پر ٹوک ٹوک کر سکے۔ اگر وہ بدترین ظالم بھی ہے اس کے سامنے حق گوئی کو حدیث شریف میں افضل الجہاد کہا گیا ہے۔ مجلس شوریٰ یا پارلیمنٹ امور سلطنت اور رفاہ عامہ کے کاموں میں مشورہ کے لئے ہوتی ہے اور منصوص احکام اور شرعی تصریحات کے سوا باقی امور میں قانون سازی کا کام بھی وہ کر سکتی ہے۔

مگر اسلامی جمہوریت میں یہ ناممکن ہے کہ کوئی قانون اس لئے قانون بنے کہ پارلیمنٹ کی اکثریت اس کے حق میں ہے۔ یہاں صرف حق اور قوت دلائل کو دیکھا جائے گا۔ اور قرآن و حدیث کے خلاف قانون بنائے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

**زمانہ حال کی جمہوریت**

ابناء زمان اور موجودہ ترقی پسند رہنمایان قوم اس کو بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ یورپ و امریکہ سے کوئی گلہ نہیں۔ ان کے یہاں مذہب ہے ہی نہیں۔ مگر ہمارے ہاں بھی جمہوریت کا یہی معنی ہے کہ تمام فیصلے جمہور کی رائے سے ہوں۔ ہر قانون اکثریت سے پاس ہو۔ چاہے وہ اسلام کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ اسمبلیوں میں بارہا ایسے منظر دیکھے گئے ہیں۔ عائلی قوانین جو سراسر اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کے ساتھ یہی قصہ پیش آیا۔

ایک زمانہ تھا کہ مودودی کا دام تزویر نو تازہ تازہ بچھا تھا تو اس میں اسی لئے جمہوریت کی سخت مخالفت کی گئی تھی، مگر جب مودودی کی گمراہی کا مسلمانوں کو پتہ چلا اور اس کی مذہبی قیادت مقبول نہ ہو سکی تو اس نے اپوزیشن سے چمٹ کر جمہوریت کا نعرہ لگا لیا۔ ایسا نعرہ کہ بھول کو بھی اس میں اسلام کا نام نہ آئے۔ اپوزیشن میں چھوٹ پڑ جانے سے اس کی رہی سہی حیثیت بھی ختم ہو گئی ہے۔ مگر اگر بعض جماعتیں جڑی رہیں تو ان میں منشی مودودی اندھوں میں کانا راجا کا مصداق بن جاتے ہیں۔

**مودودی کی جمہوریت**

اس لئے ہم مودودی صاحب کی جمہوریت کا نقشہ پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ مودودی صاحب چاہے مجبوری سے کسی وقت عورت کے ہاتھ پر بیعت کر لے (باقی آخری صفحہ پر)

### متحدہ عرب جمہوریہ

## رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لکھنے والوں کے خلاف پریس ایکٹ کے تحت اقدام

متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے تین برس پہلے اخبارات رسائل اور کتابوں کے ناشروں کے نام ایک حکم جاری کیا تھا کہ وہ اپنی مطبوعات میں رسول اکرم کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالتفصیل لکھیں اور اسے محفف بنا کر صلعم یا اسم مبارک پر ۴ بنا کر استعمال نہ کریں۔ اس حکم نامے کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم تھا۔ اب متحدہ عرب جمہوریہ کی وزارت مطبوعات و اطلاعات نے اس حکم نامے کی یاد دہانی کراتے ہوئے ایک سرکلر جاری کیا ہے، جس میں اشتباہ کیا گیا ہے کہ رسول خدا کے نام کے ساتھ توصیفی کلمے کو محفف لکھنے پر پریس ایکٹ کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔ جو اخبار، رسالے یا کتاب کے ڈیکلریشن کی منسوخی یا ضبطی کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔ دنیائے اسلام میں مصری ایسا ملک ہے۔ جہاں سرکاری اعلامیے کے ذریعے پیغمبر اسلام کے نام کا مکمل احترام ملحوظ رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

صدر ناصر نے تاریک براعظم افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جس مہم کا آغاز کیا ہے۔ اس کی ایک شق یہ بھی ہے کہ جامعہ ازہر میں نو آزاد افریقی ممالک کے طلبہ کی کثیر تعداد کو حکومت مصر کے وظائف پر تعلیم دی جاتی ہے۔ جہاں ان کے سینوں میں صرف یہ کہ اسلام کی شمع روشن ہوتی ہے۔ وہ روزمرہ کی زندگی میں باوقار مقام حاصل کرنے کے اہل بھی بن جاتے ہیں۔ یہ طالب جب فارغ التحصیل ہو کر اپنے وطن لوٹتے ہیں تو اسلام کے پرجوش مبلغ ثابت ہوتے ہیں اور اس طرح افریقہ کے تاریک گوشے اسلام کی شمع ہدایت سے روشن ہوتے جا رہے ہیں۔ کانگو کے مقتول وزیر اعظم لومبا کے دو صاحبزادے اس وقت مصر میں زیر تعلیم ہیں ایک مغربی اخبار نویس نے پچھلے دنوں ان سے باتیں کیں تو وہ

(باقی آخری صفحہ پر)


جلد ۹ - جمعہ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء مطابق ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ قیمت بارہ نئے پیسے - مولانا غلام غوث صاحب ہشیارپوری کے تعاون سے شمارہ ۷

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند)

قسط نمبر ۹

اور نہ اس کے برعکس فقہیات میں ایسے جمود اور بے شعوری کے قائل ہیں کہ ان فقہی مسائل کی تحقیق و تدقیق یا ان کے ماخذوں کا پتہ چلانے کے لئے کتاب و سنت کی طرف مراجعت کرنا بھی گناہ تصور کرنے لگیں۔ اور ان فقہی استنباطوں کا رشتہ بھی قرآن و حدیث سے جوڑنا اور ان کی مزید جستجو اپنی وسعتِ علم سے نکال لانا بھی خود رائی اور آزادیٔ نفس کے مرادف باور کریں۔ پس وہ بلاشبہ مقلد اور فقہ معین کے پابند ہیں۔ مگر اس تقلید میں بھی محقق ہیں جامد نہیں۔ تقلید ضرور ہے مگر کورانہ نہیں، لیکن اس شانِ تحقیق کے باوجود بھی وہ اور ان کی پوری جماعت اپنے کو اجتہاد کا اہل نہیں سمجھتی۔ البتہ فقہ معین کے دائرہ میں رہ کر مسائل کی ترجیح اور ایک ہی دائرہ کی مماثل یا مختلف جزئیات میں سے حسب موقعہ و محل اور حسب تقاضائے زمان و مکان کسی خاص جزئی کے اخذ و ترک یا ترجیح و انتخاب کی حد تک وہ اجتہاد کو منقطع بھی نہیں سمجھتے۔ اس لئے ان کا مسلک کورانہ تقلید اور اجتہاد مطلق کے درمیان میں ہے۔ پس نہ وہ کورانہ اور غیر محققانہ تقلید کا شکار ہیں اور نہ بزعمِ خود غلط ادعائے اجتہاد کے وہم میں گرفتار رہیں۔ پس ایک طرف تو حد عود رائی اور آزادیٔ نفس سے بچنے کی خاطر اصول اخذ اور ٹٹولنے کو ان کے اصلی ماخذوں سے نکلتا ہوا دیکھنے سے بھی بے تعلق رہنا نہیں چاہتے۔ غرض نہ تو وہ مجتہدین فی المذہب کے لیے اجتہاد مطلق کے قائل ہیں اور نہ ہی جنس اجتہاد کی کلی نفی کر کے فتاویٰ کی حقائق و علل کے استخراج اور ان کے مؤیدات کے استنباط سے گریزاں ہیں بلکہ تقلید کے ساتھ تحقیق کا ملا جلا رنگ لئے ہوئے ہیں۔

اسی کے ساتھ فقہ معین اختیار کر کے بلاشبہ دوسرے فقہوں سے عملاً الگ ہیں۔ مگر علماً الگ نہیں۔ اور تمام اجتہادی مسائل میں حنفی مذہب کا تابع رہ کر جہاں اس کے مسائل کی تصویب کرتے ہیں۔ وہیں پورے علم کے ساتھ دوسرے فقہوں کے مخالف مسائل اور دلائل کی جوابدہی بھی کرتے ہیں۔ لیکن رنگِ اعتدال و تادب کے ماتحت اس جوابدہی یا اپنی تصویب کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہوتا کہ حق صرف مذہب حنفی میں ہی منحصر ہے یا دوسرے مذاہب فقہیہ معاذ اللہ باطل اور مخالف کتاب و سنت ہیں، بلکہ صرف یہ کہ ہم ان مسائل میں مبتدع نہیں ہیں۔ ان کی حجت کتاب و سنت سے رکھتے ہیں نہ یہ کہ دوسرے مذاہب کے مسائل معاذ اللہ بلا حجت یا باطل ہیں۔ پس اپنے مذہب کی ترجیح پیش نظر ہوتی ہے۔ دوسرے مذاہب کا ابطال پیش نظر نہیں ہوتا۔ کیونکہ علمائے دیوبند کے مسلک پر یہ متعدد اور باہم مختلف فقہیں ترجیحی مذاہب ہیں تبلیغی مذاہب نہیں تبلیغ اس حق کی ہوتی ہے جس کے مقابلہ میں باطل ہوتا ہے کہ لوگ باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف آئیں نہ کہ اس حق کی کہ اس کے مقابلہ میں بھی حق ہی ہو۔ ورنہ یہ ابطال حق ہوگا نہ کہ ترجیح فرق اتنا ہے کہ منصوص اور غیر متعارض مسائل میں حق حقیقی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مقابل باطل کہلائے گا جس کی تردید کی جائے گی اور مختلف فیہ مسائل میں حق حقیقی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مقابل باطل کہلائے گا۔ جس کی تردید کی جائے گی اور مختلف فیہ مسائل میں خواہ ان کا ثبوت اجتہاد سے ہو یا متعارض نصوص سے جن میں مجتہد نے ترجیح دے کر ایک جانب متعین کی ہو۔ خلاصہ یہ کہ یا مسئلہ ہی اجتہاد سے ثابت شدہ ہو یا ترجیح مسئلہ اجتہاد سے ثابت شدہ دونوں صورتوں میں حق اضافی ہوتا ہے۔ جس کا لقب صواب ہے اور اس کا مقابل خطا کہلاتا ہے۔ جس کو مرجوح کہیں گے نہ کہ باطل، ورنہ مجتہد خاطی کو ثواب نہ ملتا بلکہ وہ گنہگار ٹھیرتا اس لئے اگر کسی اجتہادی مسئلہ کو صواب کہیں گے، تو مع احتمال الخطاء اور اگر اس کی مخالف جانب کو خطا کہیں گے تو مع احتمال الصواب۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ذہن نشین رہنا چاہیئے۔ کہ یہ خطا و صواب مجتہد کے اعتبار سے نہیں ہے۔ وہ تو جس جانب کو اختیار کرتا ہے۔ اپنے نزدیک تیقن کے ساتھ صواب ہی سمجھ کر اختیار کرتا ہے نہ کہ تردد کے ساتھ جس میں اپنی خطا کا احتمال ہو۔ ورنہ ایسی مشکوک اور بین بین بات اختیار ہی کیوں کرتا۔ اور مقلدین پر ایسی مشکوک اور شبہ بات کی پیروی ہی کیسے واجب ہوتی بلکہ یہ خطا و صواب علم خداوندی کے لحاظ سے ہے کہ مجتہد کی اپنی پوری سعی و کاوش کے باوجود یہ اختیار کردہ پہلو آیا وہی ہے جو منشاء خداوندی ہے یا نہیں۔ جس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ اس مسئلہ زیر اجتہاد میں عند اللہ صواب کی ایک جانب متعین ہے اور حق واحد ہے۔ احتمال اس میں اتنا ہے کہ مجتہد نے اپنی انتہائی سعی و کاوش کے بعد بھی آیا منشاء خداوندی کو پالیا ہے یا نہیں۔ اور اس کی سعی منشاء حق تک پہنچ چکی ہے یا نہیں۔ لیکن چونکہ یہ منشاء الٰہی کسی قاعدہ و ضابطہ سے علم میں نہیں آسکتا۔ اس لئے مجتہد اس کے پانے اور اس تک پہنچ جانے کا مکلف بھی نہیں بلکہ صرف اپنی سعی اور اس کے نتیجہ ہی کا مکلف ہے جو اس کے اپنے علم کی حد تک ہے۔ اور وہ یقیناً اور بلا تردد صواب ہے۔ اس لئے اس کی پیروی خود اس پر بھی واجب ہے اور اس کے مقلد پر بھی۔ اس لئے کسی بھی مجتہد کو ناحق پر نہیں کہہ سکتے۔ بنا بریں ایک مسئلہ کی دونوں متضاد جانبوں کو بیک وقت حق کہا جائے گا۔ اور یہ خطا و صواب بمعنی امر حسن اور امر قبیح نہ ہوگا۔ جیسے حق اور باطل سے تعبیر کیا جائے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اجتہادی مسائل وحدتِ حق اور تعددِ حق کے دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مگر وحدتِ حق اور تعینِ حق علم خداوندی کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ اور تعددِ حق مجتہد کی اپنی سعی و کاوش کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے قبلہ مشتبہ ہو جانے کی حالت میں بصورتِ تحری۔ قبلہ تو فی نفسہ ایک ہی ہے جو متعین ہے۔ مگر تحری والوں کی تحری کے لحاظ سے متعدد ہے، اور ان کے حق میں وہ بلاشبہ حق ہے۔ اس لئے تعددِ حق اور وحدتِ حق دونوں جمع ہو گئے۔ یا جیسے اختلافِ رویت و شہادت کی وجہ سے لیلۃ القدر جس کا مطلقہ رمضان کی ستائیسویں شب میں غالب ہے۔ ہر ایک کی الگ الگ ہوں گی۔ اور ان رویت و شہادت والوں کے حق میں باوجود متعدد ہونے کے حق ہوگی۔ مگر عند اللہ وہ ایک ہی ہے۔ جو متعین ہے۔ اس لئے وحدتِ حق اور تعددِ حق دونوں جمع ہو گئے۔ وہی صورت اجتہادی مسائل میں بھی ہے۔ بہر حال جبکہ ان فقہیات میں حق متعدد ہو سکتا ہے۔ جیسے ہم نے حق اضافی سے تعبیر کیا ہے۔ تو بصورت اختلافِ اجتہاد جبکہ دونوں طرف حق ہے۔ تو ردّ و ابطال کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا کہ اس میں فریق مخالف کے مقابلہ میں زور آزمائی کی جائے۔ اس لئے علمائے دیوبند کا مسلک فقہی اور اجتہادی مسائل میں فقہ حنفی پر عمل کرنا ہے۔ اسے آڑ بنا کر دوسرے فقہی مذاہب کو بالکل ٹھیرانا یا آئمہ مذاہب پر زبان طعن دراز کرنے کی عاقبت خراب کرنا نہیں جبکہ یہ سب آئمہ خود ہمارے ہی آئمہ ہیں۔ جن کے علوم سے ہر وقت مستفید اور ان کے علمی احسانات کے ہمہ وقت رہین منت ہیں۔ اندریں صورت تقلید شخصی عمل کو محدود کرتی ہے۔ علم کو محدود نہیں بناتی بلکہ عمل کی ایک جانب کو مرکز بنا کر مختلف علوم کو اس سے جوڑ دیتی ہے۔ جس سے نئے نئے علوم پیدا ہو کر علم کے دائرہ کو وسیع تر بنا دیتے ہیں۔ اور اس طرح آئمہ کا اختلاف علمی اور عملی دائروں کے لئے رحمتِ واسعہ ثابت ہوتا ہے۔ اس مسلک پر آئمہ اجتہاد کی محبت و عظمت کے حقوق کی ادائیگی اسی میں نہیں ہے کہ اپنے اجتہادی مذہب کی فوقیت ظاہر کر کے دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اس کی تبلیغ و اشاعت کی فکر کی جائے۔ یا اپنے مذہب کی تائید کے لئے دوسرے مذاہب فقہیہ کے رد و ابطال میں زور صرف کیا جائے یا دوسرے آئمہ اجتہاد اور سلف صالحین کی شان میں گستاخی سوء ادب اور ان کی مرغوبات کے ساتھ تمسخر و استہزاء سے دنیا و آخرت تباہ کی جائے۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۵ر فروری ۱۹۶۶ء

# منٹگمری کا واقعہ

## صوبائی محکمہ اطلاعات کی طرف سے تردید

منٹگمری کے چوناسالہ واقعات اور رسالہ فرد اکی خرافات ترجمان الاسلام کی اشاعت ۱۸ر فروری ۱۹۶۶ء میں شائع کرکے ان کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں جناب محترم احمد دین صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر اقلیات ریشن نے اپنے دستخط سے ہمیں ایک تحریر دی ہے " جس میں قلم سٹاروں کے مخلوط میچ کے واقعہ سے تو انکار نہیں کیا۔ اور نہ ہی رسالہ فرد اکے مضمون کی دل آزاری سے انکار کیا گیا ہے۔ البتہ محترم ڈی۔ سی منٹگمری جناب مصطفےٰ زیدی صاحب اور سیکرٹری ڈسٹرکٹ کونسل جناب چودھری محمد اسلم صاحب کو ان واقعات سے لاتعلق بتایا گیا ہے۔ اور یہ بھی تحریر ہے کہ کرکٹ مخلوط میچ کے دن دفعہ ۱۴۴ نہیں لگائی گئی۔ نیز یہ کہ جناب مصطفےٰ زیدی صاحب تھیٹری کے فساد کے وقت وہاں ڈی۔ سی نہیں تھے۔"

اگر ڈی۔ سی صاحب اور سیکرٹری ڈسٹرکٹ کونسل جیسے ذمہ دار اصحاب اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ حرکات سے الگ تھلگ رہیں تو ہم سے زیادہ اس کی خوشی کس کو ہو سکتی ہے۔

اگر اس سلسلہ میں ان کے بارہ میں ہماری شائع کردہ کوئی اطلاع غلط ہے تو ہم کو ان سے معذرت کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

ہماری دعا ہے کہ ہمارے اس قسم کے ذمہ دار حضرات میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ ملک و ملت کی حقیقی خیر خواہی اور اصلاح معاشرہ کا اسی طرح احساس ہو جس طرح ایک سچے مسلمان اور محب وطن کو ہونا چاہیئے۔ اسی لئے ہمیں ان ہر دو بزرگوں کی لاتعلقی کی اطلاع سے خوشی ہوئی ہے۔

مگر رسالہ فرد اکا مضمون تو چھپا ہوا موجود ہے۔ اس پر اس کے نگران جناب مصطفےٰ زیدی صاحب اور مدیر مسئول چودھری محمد اسلم صاحب درج ہیں۔ اس کی ذمہ داری سے یہ حضرات کیسے بری ہو سکتے ہیں۔ اس میں جہاں علماء اور عام اہل اسلام کی دل آزاری کی گئی ہے۔ وہاں قلم سٹاروں کے اس مخلوط میچ کو مزے لے لے کر بیان کیا گیا ہے۔ ایک مسلمان اور شریف شہری ہونے کے سوا، پرچہ کے نگران و مسئول ہونے کی حیثیت سے یہ ان کا فرض ہے کہ یہ اس کی تلافی کریں۔

لیکن یہاں دو باتیں تعجب خیز ہیں۔ محکمہ اطلاعات کا کہنا ہے کہ میچ کے دن دفعہ ۱۴۴ نہیں لگایا گیا۔ حالانکہ اس دن پولیس کی گاڑی پر تھانہ دار صاحب کی موجودگی میں میچ کے انعقاد اور ۱۴۴ کے نفاذ کا اعلان ہوتا رہا۔ ہم نے اس امر کی دوبارہ تحقیق کر لی ہے۔ دوسرے جب راؤ خورشید علی خان اور محترم ابرار صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کی موجودگی میں ڈی۔ سی نے مخلوط میچ نہ کرانے وغیرہ باتوں کا فیصلہ کیا تھا تو پھر یہ ہو کیوں گیا۔؟

ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا مقصد اصلاح ہے کسی کی دل آزاری مطلب نہیں ہے۔ یہ بالکل واقعہ ہے کہ ہم لوگوں کو جس طرح اپنی ماؤں بہنوں کی بے پردگی پر غیرت آتی ہے اسی طرح دوسری مسلمان کہلانے والی خواتین کی بے پردگی پر بھی کوفت ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے۔ بلکہ معاشرہ میں غیر مسلم عورتوں کو بھی عریانی بے حیائی (ص ۴ ــــ بے پردگی اور غلط کاری کی تخم ریزی کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ اور اگر فرنگی عہد حکومت کی نحوست کی وجہ سے ہماری بے حسی سے ایسے واقعات سرزد ہوں تو ان پر فخر و مباہات کرنا تو ضمیر کے مر جانے کی دلیل ہے ــــ

# یہودی ناسور

انگریزی سیاست نے پہلی جنگ عظیم کے وقت جہاں عربوں کو ترکوں سے باغی کرا کر اسلامی سلطنت کو پارہ پارہ کر دیا تھا ــــ وہاں یہودیوں کے زر و جواہر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فلسطین میں ان کی حکومت قائم کرنے کا خفیہ معاہدہ کیا تھا ــــ اور ساتھ ہی عربوں کو عظیم عربی سلطنت کے سبز باغ دکھائے تھے ــــ ہمارے ملک کے بعض لوگوں نے ابھی تک انگریز کو نہیں سمجھا۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شیطان کے لگائے ہوئے کبھی راہ راست پر آ سکتے ہیں؟ ــــ مگر انگریزوں کی شرارتیں مدۃ العمر اپنا اثر دکھاتی رہی ہیں۔

انگریز نے جاتے جاتے ضلع گورداسپور بھارت کو دے کر جو سوچا تھا۔ جس کو ظفر اللہ قادیانی نہ سمجھ سکا۔ یا سمجھ کر بھی مان لیا ــــ اس کے نتائج ابھی تک ہم بھگت رہے ہیں ــــ

عربوں کو صدیوں کی صلیبی جنگوں کی جو سزا دی اس کی گرفت ابھی تک موجود ہے ــــ دنیا بھر سے مردود یہودی لائے، جا کر فلسطین میں بسائے گئے۔ اور عربوں کی چھاتی پر مونگ دلنے کے لئے ان کی حکومت قائم کر دی ــــ صرف یہی نہیں اب اس کو جدید ترین اسلحہ سے ایسا مسلح کیا گیا ہے کہ وہ اپنا دماغی توازن بھی کھو بیٹھا ہے۔ کبھی اردن سے جھڑپ ہو جاتی ہے۔ کبھی شام سے۔

امریکہ نے اس کو ہتھیار دیئے اور دے رہا ہے۔ بھارت و پاکستان کی جنگ میں بھارت کو امریکی اسلحہ پہنچنے کا ذریعہ بھی یہی اسرائیل تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی سرکوبی کے لئے صدر ناصر کو پیدا کر دیا ہے۔ جس نے سارے عرب ممالک کو اس کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا ہے ــــ جب امریکہ عربوں کے خلاف مسلسل اسرائیل کی سرپرستی کرتا اور اس کی امداد کرتا ہے تو اس کا لازم نتیجہ ہے کہ عرب ممالک بین الاقوامی سیاست میں روس کا ساتھ دیں۔ ہم خوش ہیں کہ یہود بے بہبود عربوں کے اتحاد کا صبب اسی طرح بنے ہوئے ہیں جس طرح ہنود پاکستانی مسلمانوں کی یکجہتی کے

اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ نے عربوں کو پورا پورا احساس عطا فرمایا ہے ــــ اور وہ اس سلسلہ میں کسی بڑی سے بڑی طاقت کی پرواہ بھی نہیں کرتے ــــ

چنانچہ عرب لیگ کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ اگلے مہینے عرب ممالک کی کانفرس ہو گی۔ جس میں اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا کہ چونکہ امریکہ اسرائیل کو اسلحہ دے رہا ہے اس لئے تمام عرب ممالک اس سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کر دیں۔

یہی ہتھیار عربوں نے مغربی جرمنی کے بارہ میں استعمال کیا تھا جس میں وہ کامیاب رہے۔

پاکستانی مسلمانوں کی ساری ہمدردیاں یہودیوں کے مقابلہ میں عربوں کے ساتھ ہیں ــــ اللہ تعالےٰ ان کی مدد فرمائیں ــــ

(امین ثم امین)

# جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

## کارگذاری ۔ قراردادیں ۔ تجاویز و فیصلے

سرگودھا ۲۳ شوال ۱۵ فروری شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی صدارت میں ہوا کاروائی کا آغاز مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے تلاوت قرآن سے کیا

**تعزیت:** اجلاس کے ابتداء میں مولانا قاری عبدالسمیع صاحب کی بچی کی حادثاتی موت پر اظہار افسوس و ہمدردی کیا گیا۔

**رپوٹ:** اجلاس میں شمالی پنجاب کی کارگذاری اور سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ اور مئی ۱۹۶۵ء سے لیکر دسمبر ۱۹۶۵ء تک کے آمد و خرچ کا حساب پیش کیا گیا۔ مولانا عبداللطیف صاحب نے میرپور کے مہاجر کیمپ کی کارگذاری سے آگاہ کیا

**مرکزی شوریٰ کی قراردادوں کی حمایت و تائید:** اجلاس میں حالیہ مرکزی مجلس شوریٰ کی قراردادوں اور فیصلوں کی مکمل حمایت کرتے ہوئے ان قراردادوں کی تائید کی گئی ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام کے قیام پر زور دیتے ہوئے غیر شرعی قوانین عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ختم و منسوخ کرنے کو کہا گیا نیز حج کی پابندیاں ختم کرنے کو کہا گیا۔

**محکمہ اوقاف سے شدید احتجاج:** ایک قرارداد میں محکمہ اوقاف کے اس طریقہ کار پر شدید احتجاج کیا گیا کہ وہ اوقاف کی تحویل میں مساجد کی ضروریات کے سلسلہ میں افسوسناک حد تک بے پرواہی برت رہا ہے۔ قرارداد میں جامع مسجد بلاک نمبر ۱ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ اس کی ہزاروں روپے کی اوقاف کو آمدنی ہے لیکن چٹائیوں تک کا انتظام نہاں یہی حال پیشتر دیگر مساجد کا ہے۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اوقاف کی آمدنی کو وقف کنندہ کے اغراض کے سوا خرچ کرنا قطعاً ناجائز ہے

**محکمہ تعلیم کی دینی تعلیم سے بے رخی:** ایک قرارداد میں کہا گیا کہ یہ اجلاس محکمہ تعلیم کی دینی تعلیم سے اس بے رخی کو اس نے مڈل تک صرف ناظرہ قرآن کا نصاب رکھا ہے۔ اس کے لئے بھی مستقل قرآنی معلم نہیں رکھے۔ اسلامی تقاضوں کے خلاف تصور کرتا ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مصارف پر خرچ کرنے کی ذمہ داری نہ ہونے کے باوجود سرکاری طور پر زکواۃ کا وصول کرنا یا مذہبی اداروں کو بلا اجازت چندہ نہ کرنیکا پابند کرنا۔ عوام کے لئے شبہات کا پابند ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت دینی تعلیم اور دینی کاموں کا راستہ روک رہی ہے۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس قسم کے اقدامات سے وہ عامۃ المسلمین میں اضطراب پیدا ہونے کا موجب نہ بنے۔

**تجاویز:** جمعیۃ علماء اسلام کے نظریات کی نشر و اشاعت کے لئے قرار پایا کہ حالیہ مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں اور قراردادوں کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچایا جائے اور ہر جگہ اس کی اشاعت کی جائے۔ ۲۔ ہفتہ روزہ اور پندرہ روزہ اجلاس منعقد کرنے کی ماتحت جماعتوں کو ہدایت کی گئی۔ اور ان اجلاس کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی۔ ۳۔ جمعیۃ علماء اسلام کے آرگن "ترجمان اسلام" کی توسیع اور اشاعت کے لئے اقدامات کرنے کی تجویز پر غور کیا گیا۔ ۴۔ مرکزی صوبہ کو متعلقہ اضلاع کی کارگذاری اور ماہانہ رپوٹ طلب کرنے کو کہا گیا۔ تاکہ جہاں کام میں سستی ہو رہی ہو اس کی بازپرس کی جا سکے۔ ۵۔ اپنی کاروائیوں اور خطوط میں اسلامی ماہ و سال کی تاریخ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

**شرکاء اجلاس:** اس اجلاس کی تین نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کی صدارت امیر محترم حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے فرمائی۔ اور دوسری نشست کی صدارت حضرت مفتی صاحب کی شدید علالت کی وجہ سے امیر مولانا محمد رمضان صاحب نے کی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا محمد رمضان صاحب۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر صوبہ شمالی پنجاب۔ مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی مولانا قاضی مظہر حسین صاحب شمالی پنجاب۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔ مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی۔ مولانا محمد حامد صاحب رحمانی۔ بقیہ ص ۵

# جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا اجلاس

## انتخاب جدید ۔ تجاویز و فیصلے ۔ قراردادیں

لاہور ۱۹ فروری جمعیۃ العلماء اسلام لاہور ڈویژن کا اجلاس مرکزی دفتر میں حضرت مولانا عبیداللہ انور کی صدارت میں ہوا۔ جس میں لاہور۔ سیالکوٹ۔ قصور۔ پسرور شیخوپورہ کے مندوبین نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس سے مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا۔ ملکی اور ملی حالات پر تبصرہ فرماتے ہوئے آپ نے کارکنوں اور عہدہ داروں کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلایا اور سرگرمیوں کو تیز تر کر دینے کی تلقین کی۔

**انتخاب جدید:** ناظم مرکزیہ کی تقریر کے بعد عارضی جدید انتخاب عمل میں آیا۔ اور بالاتفاق مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسرور امیر۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور نائب امیر حضرت مولانا حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹ ناظم عمومی۔ حضرت مولانا منظور الحق صاحب لاہور ناظم۔ حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ ناظم۔ مولانا حکیم مختار احمد الحسینی صاحب ناظم نشر و اشاعت۔ حافظ ثناء اللہ صاحب اسلام ہوزری لاہور خازن نیز بائیس ۲۲ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ بنائی گئی۔ اور یہ قرار پایا کہ باقی ممبران شوریٰ کی ناگم زدگی خود امیر صاحب کی صوابدید سے ہوگی گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے اضلاع سے کچھ حضرات کی شمولیت ضروری ہے

**تجاویز و فیصلے:** قرار پایا کہ ڈویژن کا مرکزی دفتر لاہور ہی میں ہوگا۔ ۲۔ ڈویژن کے عہدے داروں کے الگ الگ دفتر ہوں۔ جو ان کی جائے سکونت میں ہونے چاہئیں۔ ۳۔ قرار پایا کہ ہر ضلع بلکہ ہر شہر میں پندرہ روزہ اجتماع ہونے چاہئیں۔ جس میں شرکا کی تربیت ہو۔ اور دینی تبلیغ کی اشاعت ہو۔ ۴۔ قرار پایا کہ ہر ذیلی دفتر کو ترجمان اسلام کا خریدار ہونا چاہئیے۔ اس کی اور دوسرے ہم خیال رسالوں کی اشاعت کریں۔

۵۔ مولانا بشیر احمد صاحب پسروری کی تجویز سے قرار پایا کہ ڈویژن مجلس شوریٰ کا سہ ماہی اجلاس ضرور ہونا چاہئیے۔

**قراردادیں:** اجلاس میں مرکزی مجلس شوریٰ کی ۷ فروری ۶۶ء کی قراردادوں کی پرزور حمایت و تائید کی گئی۔ ۲۔ دوسری قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ ہنگامی قوانین ختم کر دیئے جائیں۔ تمام پابندیاں ختم کر کے شرعی حدود کے اندر تحریر و تقریر کی مکمل آزادی دی جائے۔

آخری قرارداد میں کہا گیا کہ یہ اجلاس صوبائی اسمبلی کے اس فیصلہ کو کہ گولیوں کا نشانہ بننے والوں کے ورثا کو معاوضہ دیا جائیگا مجلس کے اختتام پر مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھا مولانا حافظ محمد شفیع سنکھڑوی کی بحالی صحت کے لئے دعا مانگی گئی۔ اور مولانا عبدالستار صاحب راولپنڈی کی اہلیہ اور مولانا حکیم فضل دین صاحب کچا کھوہ کی وفات پر اظہار تعزیت اور دعائے مغفرت کی گئی۔ مولانا عبیداللہ انور کی دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔ باقی آئندہ شمارہ میں

**ہر ضلعی جمعیت کا فرض** تمام ضلعی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مرکز نے "قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی مختصر تاریخ کارنامے نیز مرکزی مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے درج کئے گئے ہیں۔ اس میں قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ایک مبسوط بیان بھی شامل ہے۔ جو انہوں نے اجلاس میں سنایا۔ آخری دو صفحوں میں جمعیت کے اغراض و مقاصد بھی درج ہیں۔ رسالہ کے صفحات چالیس رنگین ٹائٹل اسکے علاوہ قیمت ۱۲ اور سینکڑہ بیس ۲۰ روپے علاوہ محصول ڈاک تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اس کو مرکز سے منگوا کر ہر مسلمان تک پہنچائیں۔ شعبۂ نشر و اشاعت مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

## جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کے عہدہ داروں اور اراکین نے جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعیۃ نے ملک وملت کے مسائل کو سلجھانے کے لئے صحیح اور موزوں ترین لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ اعلاء کلمۃ الحق ہمارا شیوہ رہا ہے۔ اور یہی جمعیۃ کا بنیادی مقصد ہے کہ وہ اس ملک میں قرآن وسنت کے مطابق قانون کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرے۔ کیونکہ ملک وملت کا مفاد اسی سے وابستہ ہے۔

### مہاجرین کی امداد

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی مقامی شاخ نے مزید ۱۱۴/۰ روپے مرکز کو مہاجرین کی امداد کے لئے ارسال کئے ہیں

## جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

### مختصر روئیداد اور جدید انتخاب

مندرجہ ذیل خبر گذشتہ ماہ سے آئی ہوئی تھی۔ دفتری فروگذاشت کی وجہ سے نہ چھپ سکی۔ معذرت کے ساتھ اب شائع کی جارہی ہے۔

جناب مولانا دوست محمد صاحب خطیب ریلوے مسجد کی صدارت میں جمعیۃ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا اور ناظم جمعیۃ نے دو سال سات ماہ کی مختصر روئیداد پڑھ کر سنائی۔ عہدیدار جو منتخب ہوئے:۔

امیر: جناب مولانا اللہ بخش صاحب خطیب نور مسجد نواب شاہ
نائب امیر۔ جناب مولانا قائم الدین صاحب نواب شاہ
ناظم اعلیٰ۔ جناب حکیم عمرانی صاحب۔
خزانچی۔ جناب حاجی نذر حسین صاحب
سالار۔ جناب عبدالستار صاحب قریشی

روئیداد کا متن درج ذیل ہے:۔

جناب صدر و معزز حاضرین:

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی یہ روئیداد مئی ۱۹۶۳ء سے دسمبر ۱۹۶۵ء تک پیش خدمت ہے۔ اگرچہ اب تک جمعیۃ کا صرف ایک ہی انتخاب عمل میں آیا ہے۔ مگر اس کی کارکردگی مجموعی طور پر اطمینان بخش ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ ہم آج اس کے نئے انتخاب کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

دو سال سات ماہ میں جمعیۃ کے چالیس اجلاس باقاعدہ منعقد ہوئے۔ جن میں چوہتر قراردادیں منظور ہوئیں۔ ان قراردادوں میں زیادہ تر عائلی قوانین کی تنسیخ اور اسلامی قوانین کے نفاذ سے متعلق تھیں۔ تین پبلک جلسے منعقد ہوئے جن کو علی الترتیب حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مولانا درخواستی صاحب نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کے فنڈ میں اب تک زیر دست رقم ۱۲۰/۸۵ روپے ہے۔ جن میں سے ۱۰۵ روپے حبیب بنک میں جمع ہیں اور ۱۵/۸۵ روپے ناظم کے زیر دست ہیں۔ مہاجر فنڈ کے سلسلے میں ۱۱۹۶/۱۰ روپے کی رقم جمع ہوئی۔ ۱۱۸۸/۶۸ روپے خرچ ہوئے۔ ۷/۴۲ روپے زیر دست ہیں اور اس کے علاوہ گیارہ عدد گانٹھ کپڑا۔ دو عدد بوری جوتا۔ ایک پیٹی صابن اور برتن نقد ۳۰۰/۰ روپیہ دفتر مرکزی لاہور کو مختلف اوقات میں روانہ کیا گیا ضلعی تنظیم کے لئے بھی مختلف دیہات میں کوشش کی گئی۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر یہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ جمعیۃ کے پروگرام میں ایک دینی مدرسہ کے اجرا کا مسئلہ بھی ہے جو ابھی تک زیر غور ہے۔ ترجمان اسلام ہفتہ وار تیس عدد باقاعدہ تقسیم ہوتے ہیں۔ آئندہ جمعیۃ کی سرگرمیوں کو وسیع تر کرنے کے لئے جدید انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔

## لائلپور کے ضلعی دفتر کے ناظم کا تقرر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے ساتھ تعلق والے اراکین جمعیۃ اور ضلعی شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جمعیۃ کے ضلعی دفتر (جھنگ بازار لائلپور) میں مولوی عبدالقیوم صاحب عارف کا ناظم دفتر کی حیثیت سے تقرر کر دیا گیا ہے اب دفتر تقریباً چوبیس گھنٹے کھلا رہا کرے گا۔ تمام احباب دفتر کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔ اور ضلعی شاخیں اگست ۱۹۶۵ء سے لے کر فروری ۶۶ء تک کی کارکردگی کی رپورٹ کی شکل میں ضلعی دفتر کو بھیجیں۔ دفتر کا فون نمبر ۴۵۸۰ ہے

## جمعیۃ الطلباء اسلام مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا انتخاب

مورخہ ۱۹ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ بروز جمعرات بعد از نماز عشاء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کے طلباء کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حافظ قاری گل محمد صاحب نے ضرورت جمعیۃ الطلباء اسلام کے موضوع پر خطاب فرمایا اور مندرجہ ذیل انتخاب باتفاق رائے عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| سرپرست | حافظ قاری گل محمد صاحب |
| صدر۔ | قاری مولوی عبدالخالق صاحب قریشی |
| نائب صدر۔ | قاری محمد اختر صاحب |
| ناظم اعلیٰ | رشید احمد ارشد قریشی جکروی |
| نائب ناظم | مولوی علی شان صاحب |
| " " | ڈسپنسر محمد شیر صاحب |

### مجلس شوریٰ

۱۔ حافظ قاری محمد اسحاق صاحب قریشی
۲۔ " " محمد ایوب صاحب
۳۔ " " خبیب احمد صاحب قاسمی
۴۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۵۔ مولوی محمد شاہد صاحب

## اسرائیل کو تباہ کر دیا جائیگا

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ اگر اسرائیل نے ایٹم بم بنانے کی کوشش جاری رکھی تو ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا کہ ہم اسرائیل کے خلاف جنگ چھیڑ دیں۔

## اعلان داخلہ

مدرسہ امداد العلوم وادارہ تبلیغ رینالہ خورد میں داخلہ شروع ہے۔ فارسی، عربی، مشکوٰۃ شریف تک اور قرآن مجید حفظ وناظرہ کی تدریس کا انتظام ہے۔ بیرونجات کے طلباء کے قیام وطعام اور کتب ولباس کا انتظام ہے۔

(مہتمم عبدالوحید غفرلہ مدرسہ امداد العلوم وادارہ تبلیغ رینالہ خورد ضلع منٹگمری)

## اظہار تشکر

جن احباب نے میرے برادر عزیز سید غلام نبی شاہ صاحب کے انتقال پر اظہار تعزیت کے لئے خطوط لکھے ہیں۔ فرداً فرداً ان کا جواب دینا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے میں بذریعہ ترجمان اسلام ان محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں

مخلص سید امیر حسین شاہ گیلانی مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ نزد ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ)

مجھے بے حد افسوس ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے اس اظہار تشکر سے پہلے مجھے ان کے بھائی کی وفات کا علم ہی نہیں ہوا۔ اگرچہ شاہ صاحب کا صبر واستقامت ہماری تعزیت سے بے نیاز ہے — (غلام غوث)

## انتقال پر ملال

میرے حقیقی ماموں مولانا حکیم فضل دین صاحب مالک کمبو یونانی دواخانہ کچا کھوہ ضلع ملتان طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے ہیں۔ دوستوں سے التماس ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(قاری محمد شریف ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام قصور)

## اعلان داخلہ

دارالعلوم امینیہ بلاک نمبر ۱۶ سرگودھا میں داخلہ جاری ہے۔ تدریس کے فرائض مولانا قاری شہاب الدین صاحب (مہتمم مدرسہ ہذا) کے علاوہ مولانا عبدالقیوم صاحب مردانی خطیب سٹلائٹ ٹاؤن بھی سرانجام دیں گے۔ اسباق پشتو میں بھی پڑھائے جاسکیں گے۔ طلباء جلد از جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں۔

المعلن۔ حافظ محمد اکرم خان ناظم اعلیٰ مدرسہ ہذا)

## بقیہ شوریٰ شمالی پنجاب:۔

مولانا عبدالقدوس صاحب۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب
صاحبزادہ محمد عارف صاحب۔ خان شہاب خان
مولانا عبدالحلیم صاحب۔ مولانا صادق حسین صاحب
مولانا عبدالعزیز صاحب۔ مولانا صالح محمد صاحب
مولانا احمد سعید صاحب۔ قریشی عبدالغفور صاحب
حکیم ملک واحد بخش صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب
مولانا محمد صادق صاحب۔

# اعلانات

## طلباء عربی فارسی کا داخلہ

مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کے شعبۂ عربی فارسی میں گذشتہ تین سال سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب افضل جوہر آبادی فاضل مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی تدریس خدمات انجام دے رہے ہیں۔ امسال ابتدائی فارسی سے لے کر اصول و شاشی۔ کنز الدقائق۔ قطبی۔ کنایۃ التحفظ مختارات۔ مقدمہ جزری اور ترجمہ قرآن کریم تک کتابیں پڑھائی جائینگی۔ شائقین اور ضرورت مند طلبہ داخلہ لے سکتے ہیں۔

منجانب۔ حکیم شریف الدین کرنانی ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی ضلع سرگودھا)

## جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر

مدرسہ ہذا کا سالانہ داخلہ یکم فروری سے جاری ہے۔ ابتدا عربی و فارسی۔ تعلیم قرآن۔ تجوید و سبعہ قرأت۔ حفظ و ناظرہ کا معقول انتظام ہے۔ رہائش، لباس، خوراک، کتب وغیرہ کا انتظام مدرسہ کی طرف سے مفت کیا جاتا ہے۔ تجربہ کار اساتذہ پڑھاتے ہیں۔ (قاری نور محمد غفرلہٗ مہتمم جامعہ ہذا)

## طلباء دین کے لئے خوشخبری

امسال مدرسہ جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ میں حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب سابق مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کا تقرر ہو گیا ہے۔ داخلہ ۲۵ر شوال تک جاری رہے گا۔

(لطف الرحمان۔ جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری)


## بہترین طبی مشورہ و علاج

دور دراز کے رہنے والے حضرات جو سفر کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے وہ ہمارے طبی بورڈ کو اپنے مفصل حالات مرض لکھ کر جوابی لفافہ کے ہمراہ ارسال کریں۔ بورڈ باہمی مشورہ سے مرض کا جائزہ لیکر آپ کو بہتر مشورہ دے گا اور علاج کے سلسلہ میں آپ کی راہنمائی کرے گا۔

نسخہ جات کے لکھنے میں ہمارے ہاں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیا جاتا۔

پتہ مجلس تشخیص و تجویز
معیاری دواخانہ نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام، چوک رنگ محل — لاہور


# حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گورے، چٹے، دبلے پتلے، رخسار ستے ہوئے۔ کمزور اخمیدہ چہرہ ہڈیاں نکلا ہوا۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ پیشانی بلند انگلیوں کے جوڑ گوشت سے خالی۔ قد موزوں۔ رانوں اور پنڈلیوں پر یک تہی گوشت۔ مہندی کا خضاب لگاتے تھے۔

(ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت کا کمال یہ تھا کہ فنا فی الرسول تھے۔ جو اثاثہ تھا۔ آقا کے ہونٹوں کی ایک جنبش پر اللہ کی راہ میں قربان کر ڈالا۔

حضورؐ فداہ ابی و امی نے پوچھا۔

"ابوبکر کچھ گھر میں رکھ آئے ہو؟"

کہا۔ "جی ہاں! گھر میں اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں"

آخری وقت آپ کی بیٹی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارتجالاً دو مختلف شعر پڑھے۔ مفہوم یہ تھا۔

۱۔ اپنی جان کی قسم! جب انسان پر جان کنی کی حالت طاری ہوتی اور سانس کے ٹوٹنے سے سینہ گھٹنے لگتا ہے تو اس وقت مال و دولت کچھ کام نہیں آتے۔

۲۔ وہ فیاضی اور سخاوت میں یہاں تک آگے نکل چکا تھا کہ اس کے نورانی چہرے سے بادل بھی پانی مانگتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا:۔

"بیٹی کیا کہہ رہی ہو؟ یہ وصف صرف سرکار کائناتؐ میں تھا اور وہی اس کے مصداق تھے"۔ اتنا کہا اور جان ہار گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا:۔

"ہر چیز جو نظروں سے اوجھل ہو جائے واپس بھی آسکتی ہے الا اس شخص کے جسے موت اوجھل کر دے۔ موت کا مسافر کبھی واپس نہیں آتا ہے۔

فرمایا۔ مجھے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، جو میں نے پہن رکھے ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ ابا جان! ہم ایسے بھی تو گئے گذرے نہیں۔

فرمایا۔ نیا کپڑا زندوں کے لئے ہے۔ قبر میں نیا کفن کوئی کام نہیں دے گا۔ وہاں صرف اعمال کام آئیں گے۔ یہ سفید کپڑا قبر کی تاریکی کو روشن نہیں کر سکتا۔ وہاں اعمال کی روشنی ہی اندھیرے میں اجالا کر سکتی ہے۔

- مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا۔
- قرآن مجید کا نام سب سے پہلے آپ ہی نے مصحف رکھا۔
- سب سے پہلے کلام اللہ کو جمع کرایا
- پہلے شخص تھے جنہوں نے حضور کی حمایت میں سب سے پہلے کفار قریش سے جنگ لڑی اور ضربات شدیدہ سہیں۔
- اسلام میں سب سے پہلے آپ ہی نے مسجد بنائی
- حضور کی زندگی میں سب سے پہلے حج کی امامت کا شرف حاصل ہوا حضور نے آپ کو بہ اصرار نماز کی امامت کا حکم فرمایا اور خود اقتداء میں نماز ادا کی۔

- سب سے پہلے خلیفہ۔ جو خلیفہ راشد کے لقب سے پکارے گئے
- سب سے پہلے خلیفہ۔ جنہیں والدہ کی زندگی میں خلافت ملی
- سب سے پہلے خلیفہ۔ جن کا نفقہ رعایا نے مقرر کیا۔
- سب سے پہلے آپ ہی نے اجتہاد و استنباط احکام کے اصول اربعہ مقرر کئے۔
- قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی اور پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے۔
- حضور نے سب سے پہلے دوزخ سے نجات کی خوشخبری آپ ہی کو سنائی اور عتیق کے لقب سے مشرف فرمایا۔
- سب سے پہلے مرد جنہیں بارگاہ نبوت سے کوئی لقب ملا۔
- سب سے پہلے آپ ہی نے فرمایا۔ "البلاغ موکل بالمنطق"

حضور سرور کائنات ایک دفعہ جبل احد پر ابوبکر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضوان اللہ اجمعین کے ہمراہ کھڑے تھے کہ پہاڑ لرزنے لگا۔ حضور نے فرمایا۔

"اے احد! ٹھہر! تیرے اوپر ایک صدیق اور دو شہید ہی تو کھڑے ہیں"۔

فرمایا:۔

- اللہ سے سوال کرنے میں ہمیشہ الحاح و زاری کیا کرو۔
- تمہاری رفتار تیز ہونی چاہیئے کہ تمہارا پیچھا کرنے والا بڑا ہی تیز رفتار ہے۔
- سچائی امانت اور جھوٹ خیانت ہے۔
- کمزور میرے نزدیک قوی ہے۔ میں اس کا گلہ دور کر دونگا اور قوی میرے نزدیک کمزور ہے۔ میں اس سے حق لوں گا
- جب تک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو، میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت فرض نہیں ہے۔
- پوشیدہ اور علانیہ دونوں کاموں کے وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔
- جب کسی کو نصیحت کرو تو اختصار کے ساتھ۔

عسکریو! میں تم کو دس ہدائتیں کرتا ہوں۔

۱۔ خیانت نہ کرنا
۲۔ سرکشی نہ کرنا
۳۔ فریب نہ دینا
۴۔ دشمن کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹنا
۵۔ بچے، بوڑھے اور عورت کو قتل نہ کرنا
۶۔ پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا اور نہ جلانا
۷۔ بکری، گائے، اونٹ کھانے کے سوا ذبح نہ کرنا
۸۔ جن لوگوں کی زندگی عبادت کے لئے وقف ہے ان سے تعرض نہ کرنا۔
۹۔ کھانا کھاؤ تو اللہ کا نام لے کر کھانا
۱۰۔ جن کے سر درمیان سے منڈے ہوں انہیں تلواروں سے کھٹ کھٹانا۔

# سکندر ثانی علاؤالدین خلجی کے دربار میں حق گوئی کا مظاہرہ

## "دین و شریعت کا تعلق انبیا علیہم السلام سے ہے"

تحریر ـــــ حکیم مختار احمد الحسینی

### علماء امت کی حق گوئی

علماء امت نے ہر دور میں حق گوئی کا جو بے مثال مظاہرہ کیا ہے ان کے کارناموں سے تاریخ اسلام کے صفحات اٹے پڑے ہیں۔ اعلاء کلمۃ الحق کی پاداش میں انہیں دار و رسن کو بھی چھونا پڑا۔ لیکن دار و رسن کو لبیک کہہ کر انہوں نے اسلام کے پُر عظمت "جھنڈا" کو بلند رکھا اور اسلام کے پُر شکوہ اور روشن ماتھے پر گرد و غبار تک نہ آنے دیا۔ ہندوستان کی سرزمین میں بھی وقتاً فوقتاً جابر و قہار بادشاہوں کے درباروں میں بھی حق کی گھن گرج سنائی دیتی رہی اور ہندوستان میں اسلام زندہ رہا۔

### سلطان خلجی کے دربار میں حق گوئی کا مظاہرہ

سلطان علاؤالدین خلجی نے پے در پے فتوحات کر کے سلطنت کی حدود بہت وسیع کر لی تھیں۔ اس طرح وہ اپنے تمام پیشروؤں سے سبقت لے گیا۔ سلطنت کی وسعت اور مسلسل فتوحات کی بنا پر اس نے اپنے آپ کو "سکندر ثانی" کہلانا شروع کر دیا تھا۔ ایک طرف تو اس کے مزاج میں جہاں بانی کی خواہش چٹکیاں لینے لگی۔ وہ انانیت پرستا اور دوسری طرف جاہل مطلق ہونے کی بنا پر اس کے دماغ میں یہ بیہودہ خیال بھی پیدا ہو گیا کہ وہ کیوں نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی قوت و شوکت کے بل بوتے پر ایک نیا مذہب رائج کرے اور اپنے درباریوں اور چمچوں کی مدد سے اسے پھیلائے اور قائم کرے۔ اقتدار ایسی باتیں سوجھایا ہی کرتا ہے۔ آج بھی تو حکمران ایسی کوششیں کر رہے ہیں۔ تاہم علاؤالدین اور اس قسم کے دوسرے حکمرانوں سے بہتر تھا علاؤالدین کے اس ارادہ کا علم جب علماء الملک کو ہوا تو انہوں نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اس کے دربار میں عالمانہ شان سے تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

"دین و شریعت کا تعلق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور ان کی نبوت وحی آسمانی سے وابستہ ہے۔ منصب نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے ایک نیا مذہب ایجاد کرنے کا حال سن کر عام و خاص اور چھوٹے بڑے سب آپ سے متنفر ہو جائیں گے۔ اور سلطنت میں فساد عظیم پیدا ہو جائے گا۔ بادشاہ کو معلوم ہے کہ چنگیز خاں اور اس کی اولاد نے برسوں کوشش کی کہ دین محمدی کو مٹا کر اپنے دین کو جو ہزاروں سال سے ترکستان میں رائج تھا جاری کریں، اور اسی خیال سے انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا، لیکن ان کی کوششیں بار آور نہ ہوئیں۔ لیکن آخر کار یہ سب لوگ خود مسلمان ہو گئے۔"

(تاریخ فرشتہ ج ۱ ص ۳۶۵، ۳۶۶)

سلطان آخر مسلمان تھا۔ اس کے قلب میں اسلام کی روشنی موجود تھی۔ اس نے جب یہ تقریر سنی تو فوراً اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ اور کہا۔ "آنچہ تو گفتی ہمہ صواب و موافق نفس الامر ست باید کہ من بعد ایں قسم سخن از من صادر نہ شود" (طبقات اکبری ج ۱ ص ۱۴۵)

حضرت شیخ نظام الدین اولیاؒ نے جب علماء الملک کی اس تقریر کی خبر سنی تو بہت خوش ہوئے اور ان کے حق میں دعا کی۔ (باقی آئندہ)

## مرکزی دفتر کے انچارج

### محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب بیمار ہو گئے

آپ ۱۴ر فروری ۶۶ء سے لاہور کے مرکزی دفتر سے بغرض علاج حیدر آباد چلے گئے ہیں اور وہاں سے شاید کراچی جائیں۔ تمام احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

## دعائے صحت کی اپیل

برادر محترم حکیم امیر علی صاحب قریشی اطلاع دیتے ہیں کہ محترم شیخ عبدالمجید صاحب ہوشیار پوری جو ایک نیک و مخیر مسلمان ہیں بیمار ہونے کی وجہ سے ملتان سے لاہور علاج کے لئے لائے گئے ہیں۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (غلام غوث)


## معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی نگرانی میں تیار ہوتی ہیں اور ملک بھر کے لوگ اکثریت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

**مقوی بدن فولادی گولیاں** خطیب، صحافی، مدرس، کاتب، طالب علم اور وہ حضرات جو زیادہ دماغی کام کرتے ہیں یا زیادہ بیٹھے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اعصاب بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ یہ گولیاں اعصاب میں دھمکن، پٹھوں کے درد، معدہ اور جگر کی خرابی، مثانہ کی کمزوری اور آنتوں کے فعل کو درست کرتی ہیں۔ قیمت ۱۲ روپے پیکٹ۔

**سلاجیت پلس کمپاؤنڈ** یہ گولیاں کشتہ فولاد اور خالص سلاجیت کا مرکب ہیں جسم کی قدرتی توانائی اور تروتازگی بخشتی ہیں۔ چہرے پر نکھار پیدا کرتی ہیں۔ اعصاب کو قوت دیتی ہیں۔ اور جنسی امراض کا سدباب کرتی ہیں۔ منعظ منی ہیں۔ اور نزلہ زکام کو بھی مفید ہیں۔ قیمت فی پیکٹ ۱۰ روپے۔

**جریان کورس** جریان ایک ایسا موذی مرض ہے۔ جس سے حسن و شباب اور زندگی کی عام رنگینیاں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں اور دماغ تک معطل ہو جاتا ہے اس کے لئے انتہائی مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ مکمل کورس ۱۲ گولی۔ قیمت ۱۲ روپے۔

**حب اکھرا** ایک لاجواب دوا ہے۔ عورتوں کی مختلف امراض کی وجہ سے بچے مدت سے پہلے ہی اسقاط سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر ام الصبیان سے فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے مجرب اور آزمودہ دوا ہے۔ نیز ایام حمل کے دوران طبیعت کی سستی بے چینی، بدن کے ٹوٹنے۔ کمر کے درد کو بھی دور کرتی ہیں۔ ابتداء حمل سے ہی یہ گولیاں صبح و شام استعمال کرائیں۔ مکمل کورس قیمت ۲۰ روپے۔

**مقوی دماغ** دماغی کمزوری، سر میں درد اور بھاری پن۔ آنکھوں سے پانی بہنا نزلہ و زکام کی کثرت سے بالوں کا سفید ہو جانا۔ ان تمام عوارضات میں بیحد مفید اور بے نظیر دوا ہے۔ دماغ کے فضلات کو صاف کرتی ہیں اور اس کے زیادہ استعمال سے سفید بال پھر سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ۱۰ تولہ قیمت ۲/۵۰

**معجون عشیہ** فساد خون، پھوڑے پھنسیاں، خارش، جوڑوں کے درد، آتشک گھٹیا، جذام، بواسیر اور دیگر جلدی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱۰ تولہ ۷۵ ـــ ۲ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خاص دوائش

**اصلی سلاجیت مصفیٰ** آپ نے سلاجیت کے فوائد سنے ہوں گے۔ یہ پتھر کا گوند ہے یہ سربفلک پہاڑوں کی دشوار گذار چوٹیوں سے نکلنے والی عجیب و غریب مقوی چیز ہے۔ زور لگنے۔ گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ سردی۔ ضعف اعصاب ضعف جسم، دردوں وغیرہ کے لئے کسیر کا حکم رکھتی ہے۔ تولہ کے بعد زجہ چند دن کھائے تو تمام دوسری دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ بشرطیکہ اصلی ہو۔ نرخ ۲ روپیہ فی تولہ ۱۲۰ روپیہ فی سیر

**حب عنبری** یہ گولیاں مکہ معظمہ کے عنبر، اصلی زعفران، جدوار اور ازاراقی سے مرکب ہیں۔ اجزا ہم وزن ہیں۔ جملی مل سکیں تو خود بنا لیجئے ورنہ پچیس روپیہ سینکڑہ کے حساب سے معیاری دواخانہ سے منگوا لیجئے۔ دماغ، پٹھوں، نزلہ زکام اور دردوں وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ ایسری کھا سکتے ہیں۔

**دمہ کی دوا** دمہ کے لئے مجرب ادویہ۔ تین قسم کی دوائیں۔ مجموعی قیمت پندرہ روپے۔

**سفوف قبض کشا** بچوں اور بڑوں کی قبض کے لئے بلا تکلیف مجرب۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔ ۵ تولہ سے کم ارسال نہ ہوگی۔ بچوں کی ساٹھ خوراک ہوگی اور بڑوں کی تیس خوراک۔ درد گردہ اور استسقاء کے لئے بہترین جلاب ہیں۔ اس کے لئے چھ ماشہ فی خوراک ہوگی۔

**معیاری دواخانہ چوک رنگ محل عقب سنہری مسجد ـــ لاہور**

PHONE No 57715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD L ...

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE

## بقیہ — اسلامی جمہوریت اور مودودی جمہوریت

مگر اس جمہوریت کا امیر یا صدر بننے کا حقدار صرف وہی ہوگا۔ کیونکہ وہ نسلی نہیں بلکہ اصلی مسلمان اور صالح بلکہ ابرالصالحین ہوگا۔

۲ - امیر ایسا ڈکٹیٹر ہوگا کہ اس کو حکمت عملی کے تحت خدا اور رسول کے احکام بدلنے کا حق حاصل ہوگا

۳ - اگر معاشرہ مخلوط ہوگا تو اس میں اسلامی سزائیں جاری کرنا ظلم قرار دے دیا جائے گا۔

۴ - خلفاء راشدینؓ کے فیصلے دلیل نہ سمجھے جائیں گے۔ مگر ذات شریف کا حکم واجب الاطاعت ہوگا

۵ - عورت کو خاوند پسند نہ ہو تو اس کو آزادی حاصل کرنے کا حق ہوگا اور عدالت اس سلسلہ میں بے بس ہوگی۔

۶ - صحابۂ کرام پر کیچڑ اچھالنا، ان پر نکتہ چینی کرنا اور انبیاء علیہم السلام پر تنقیدیں کرنا عمدہ مشغلہ اور دستور کا جزو ہوگا۔

۷ - مسلمانوں کو عیسائی، مرزائی اور ہندو وغیرہ بننے کا قانونی حق حاصل ہوگا۔

۸ - مسلمانوں کو مرزائیوں کی آدھی چوٹی داڑھی سے بھی کم انگشتی یا خشخشی داڑھی رکھنے کی عام اجازت ہوگی۔

۹ - عین طلوع فجر کے وقت رمضان میں جلدی جلدی کھانے کی اجازت ہوگی۔

۱۰ - لاہوری مرزائی ملت اسلامیہ کے جزو قرار دے دیئے جائیں گے۔

۱۱ - پارلیمنٹ میں راؤ خورشید علی یا مولانا اصلاحی جیسے کوئی سر پھرا امیر صاحب کی رائے کی مخالفت کرے گا۔ اس کو نکال دیا جائے گا۔

۱۲ - خلع میں بغیر عدت گذارے نکاح ہوا کرے گا۔

۱۳ - تیرہ سو سال کے مجتہدین مجددین کے کاموں میں کیڑے نکالنے کا نام اسلامی تحقیقات کہلائے گا۔

۱۴ - بخاری و مسلم کی حدیث اور رواۃ حدیث پر جرح کرتے رہنا اجتہادی شان قرار پائے گا۔ اور اسلاف کے باہمی جرح کی وجہ سے حدیثوں پر مکمل اعتماد نہ کیا جائے گا۔

۱۵ - جہاد کشمیر قسم کی مہم کو کبھی جہاد کہا جائے گا اور کبھی اس کے جہاد ہونے سے انکار کیا جائے گا۔

۱۶ - صدقہ خیرات اور چندہ صرف مودودی پارٹی (اسلامی جماعت) کو دیا جا سکے گا۔

۱۷ - زنانہ کالجوں میں تعلیم کو ناجائز بھی کہا جائے گا اور اس میں اپنی اپنی لڑکیوں کو پڑھایا بھی جائے گا۔

۱۸ - کبھی عورتوں مردوں کے مخلوط اجتماع میں جانے سے پرہیز ہوگا اور کبھی شرکت پر فخر کیا جائے گا۔

۱۹ - امریکہ سے گٹھ جوڑ پر سکوت ہوگا اور روس و چین کی دوستی کو ہلاکت سمجھا جائے گا۔

۲۰ - مٹھی بھر داڑھی کی پابندی یا یہ مسئلہ بدترین بدعت سمجھا جائے گا۔ پھر دکھانے اور مقبول بننے کے لئے اس کی پابندی بھی کی جائے گی۔

۲۱ - حنفی شافعی کوئی نہ کہلائے گا۔ اور نہ اہل حدیث بنے گا۔ ایک چوں چوں کا مربہ مسلک تیار کیا جائے گا۔

خطرات کے وقت یا ملک پر حملہ کے وقت بچنے چھپنے کے سارے انتظامات مکمل ہونگے لوگ اعلان تا شقند بھول جائیں گے۔

## بقیہ — متحدہ عرب جمہوریہ

انگشت بدنداں رہ گیا کہ یہ دونوں لڑکے اسلامی تعلیمات پر کافی عبور حاصل کر چکے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اسلام ان کے دلوں میں راسخ ہوتا جا رہا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ اگر کانگو کی برسر اقتدار حکومت نے کوئی رکاوٹ پیدا نہ کی تو چار یا پانچ برس کے بعد جب یہ دونوں نوجوان اپنے وطن لوٹیں گے تو کانگو کے بیشتر قبائل کو مشرف باسلام کرنے کا موجب بن جائیں گے۔ (بہ شکریہ امروز)

## افواج اسلامی کو ہدایت

(خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام)

ایران حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح ہوا۔ جو فوج اس ملک کے لئے بھیجی گئی: اس کے سردار حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے۔ حضرت سعدؓ آنحضرتؐ کے ماموں تھے حضرت عمرؓ نے سردار فوج کے نام یہ مکتوب ارسال کیا:۔

"میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو حکم دیتا ہوں کہ دشمن کی نسبت اپنے گناہوں سے زیادہ ڈریں اور اپنے آپ کو دشمنوں کی نسبت گناہوں سے زیادہ بچائیں۔ اس لئے کہ فوج کے لئے ان کے گناہ ان کے دشمن سے زیادہ خوف کی چیز ہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد اس لئے ملتی ہے کہ وہ خدا کے فرمانبردار ہیں اور دشمن نافرمان ہیں۔ اور اگر فرمانبرداری اور نافرمانی کا یہ فرق نہ ہوتا تو ہمیں ان کے مقابلہ میں قوت کیوں کر حاصل ہوتی۔ اس لئے کہ ان کی تعداد ہماری تعداد سے بہت زیادہ ہے اور ان کے پاس سامان جنگ ہم سے زیادہ ہے، اور اگر گناہگاری میں ہم اور وہ برابر ہو گئے تو قوت میں وہ ہم سے ضرور بڑھ جائیں گے۔ اگر اللہ اپنے فضل سے ہماری مدد نہ کرتا، تو ہم اپنی قوت سے ان پر غالب نہ آ سکتے تھے۔"

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
جرسی، موزہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور
لیڈیز کوٹ، مفلر، نیبان، لیڈیز ویسٹ
شوقی، ہاکی، ہوشیری، انڈر ویئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری ۱۳۱ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۳۷

جدید ایڈیشن
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و مشرح
ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
بتقریظ حضرت شیخ الاسلام، دلکش طباعت، دیدہ زیب دو رنگی
کمپنی کاغذ سے طبع شدہ، حاشیہ متن پر دلکش بیل سبز و
[illegible]
قسم دوم:۔ عام سائز کا تقریباً ایک تہائی کمپنی طباعت و کاغذ
کی مضبوط سبزی جلد بیرونی، جلد بیرونی صرف دس روپے علاوہ ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

### خط و کتابت

کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں، ورنہ تعمیل میں سخت پریشانی ہوتی ہے۔

(ادارہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲/۷۱

(غازی محمد [illegible] ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔)

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

# ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

## جمعیۃ علماء اسلام اس اسلام کی طرف بلاتی ہے جسے اللہ کے رسول ؐ و صحابہ کرام سے لے کر سلف صالحین نے ہم تک پہنچایا

## ★ — ادائیگی فرض ★ — جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے؟

ادائیگی فرض کے لئے ضروری ہے کہ مسلم معاشرہ، اسلامی اصول اور اسلامی اخلاق پر قائم ہو اور مسلمان ممالک اپنے یہاں نظام حکومت قائم کریں۔ جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے والا ہو۔ تاکہ جہاں ایک طرف یہ عملی نمونہ خود مسلمانوں کی دنیوی بہبود اور اخروی نجات کا باعث بنے وہاں دوسری طرف تمام دنیا کے گمراہ و مذبذب انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہو۔ جمعیۃ دین کی اس حقیقت کو عملاً قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کے لئے وہ لمبے چوڑے دعووں اور خود ساختہ شخصیتوں کے مزعومات کو سہارا نہیں بنانا چاہتی۔ وہ صرف توفیق الٰہی کی خواستگار ہے اور اپنی حقیر و ناتواں کوششوں کو اس راہ میں صرف کر دینا ہی اپنی خوش بختی سمجھتی ہے۔

### ● — اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جمعیۃ کیا کرنا چاہتی ہے؟

اسلام اللہ کا آخری دین ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور آج سے قریباً چودہ سو سال قبل یہ دین محمد الرسول اللہ پر نازل ہوا۔ اس دین کی کامل تبیین توضیح جناب ختم مرتبت رسالت مآب نے فرمائی۔ صحابہ کرام نے حضرت نبی علیہ السلام سے تبیین و توضیح کو حاصل کیا۔ اور ان سے ان کے بعد آنے والوں نے۔ الغرض یہ سلسلہ ہمارے اس زمانہ تک جاری رہا۔ اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ان چودہ سو سالوں میں بے شمار سیاسی تغیرات آئے۔ ان تغیرات سے مسلمان حکومتیں، مسلمان معاشرہ، مسلمان قوم شدید طور پر متاثر ہوتے رہے۔ لیکن اسلام کی حقیقت آج سے چودہ سو سال قبل جو کچھ تھی وہی آج بھی ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ کی کتاب بدل گئی۔ رسول کی سنت ضائع ہو گئی۔ صحابہ کا عمل مفقود ہو گیا۔ علماء سلف و خلف نے اس امانت کو جس کاوش و عمیدہ سے اپنے پیشروؤں سے لیا۔ پس رووں کو دے دیا۔ چنانچہ آج بھی اس امانت کو محفوظ رکھنے اور سمجھنے سمجھانے کا کام علماء دین انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ اسلام کے نام سے اگر دیانتاً کوئی کام کیا جائے گا۔ تو اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ جماعت علماء کی طرف رجوع کیا جائے اور ان سے وابستہ ہوا جائے۔

جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے یا جس شخص کے متعلق بھی یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں تنہا وہی شخص ایسا ہے جس نے دین کو سمجھا ہے۔ اور دین کی تعبیر و توضیح کا حق رکھتا ہے اور اسلام کی تاریخ کو مسخ کرنا چاہتا ہے۔ کوئی بھی تحریک جو اس ادعاء کے ساتھ اٹھتی ہے۔ کہ اسلام صدیوں سے زوال پذیر ہو چکا ہے اور اس کے احیاء و تجدید کا کام وہ کرنا چاہتی ہے۔ تو یہ تحریک یا بانی تحریک چاہے کتنا ہی اولوالعزم مخلص و دیانتدار ہو۔ لیکن وہ اسلام سے زیادہ اپنی مدعیانہ شخصیت و حلقہ بندی کا داعی ہے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے۔ جو سمجھ میں آسکتی ہے مسلمانوں کے سیاسی و اخلاقی زوال اور مذہب سے بے رغبتی کو اس کے زوال و فناء سے تعبیر کرنا قطعی غلط اور گمراہ کن ہے۔ ایسے زوال کا تصور ایک نے خود ساختہ دین کی تشکیل کا پیش خیمہ ہے۔ مشیت و خارجیت سے بھی ابتداءً ایسا ہی تصور دیا تھا۔ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی نے بھی شروع میں اسی تصور کو پھیلایا تھا۔ تحریک خاکساران کا آغاز بھی اسی تصور سے ہوا تھا۔ پرویزیت اس تصور کو لیکر سرگرم عمل ہے۔ اور یہ ذہنیت کم و بیش ہر مدعی احیاء تجدید جماعت میں پائی جائے گی۔ (باقی آخری صفحہ پر)

## مشرقی پاکستان میں

## جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کا شاندار استقبال

رپورٹ:۔ مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ سلہٹ

ڈھاکہ۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر مشرقی پاکستان کے عوام اور علماء نے نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا۔

۱۴ مارچ صبح ۹ بجے وفد کے ارکان نے ڈھاکہ نواب باڑی میں ضلع کے علماء کرام اور آئمہ مساجد کے ایک عظیم اجتماع سے خصوصی خطاب کیا۔ علماء اور آئمہ نے وفد کے اراکین کو جمعیۃ کے لئے اپنی تمام خدمات وقف کر دینے کا یقین دلایا۔

۱۵ اور ۱۶ مارچ وفد اور مقامی علماء نے ڈھاکہ کے مختلف مقامات میں منعقد ہونے والے اجتماعات میں شرکت کی۔ اور دن کے نو بجے مشرقی پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ فرید آباد اور امداد العلوم کے اساتذہ اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ نیز ۱۶ مارچ بعد از نماز عشاء (حسن منزل) کے میدان میں سیرت النبی کے اجلاس میں ہزاروں عوام سے وفد کے اراکین نے خطاب فرمایا

۱۷ مارچ کو یہ وفد ڈھاکہ سے بذریعہ طیارہ اڑھائی بجے سلہٹ پہنچا۔ سلہٹ کے ہوائی اڈے پر جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی طرف سے پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اسی روز ساڑھے تین بجے سلہٹ ٹاؤن ہال میں ایک عظیم جلسہ عام میں وفد کے اراکین کی ایمان افروز تقریریں ہوئیں۔

۱۸ مارچ بروز جمعہ دن کے دس بجے بشونا تھ کے بازار میں جلسہ عام سے خطاب کیا گیا۔ اور بعد از نماز جمعہ مولوی بازار سلہٹ میں بھی عام جلسہ سے خطاب فرمایا۔

۱۹ مارچ بروز ہفتہ سات بجے مدرسہ لالا قاضی میں امیر جمعیۃ حافظ الحدیث نے درس قرآن دیا۔ (باقی آخری صفحہ پر)

جلد ۹ - جمعہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۲ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ - قیمت بارہ پیسے - نگران مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی - شمارہ ۱۱

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

# خود ساختہ "مفکر اسلام" کی ادلتی بدلتی متعدد تحریریں

## مودودی صاحب کے قلم کی "آوارہ خرامی"

تحریر:۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی

حضرت قاضی ہو مدظلہٗ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں دے رکھی ہیں۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ سے وابستگی نے قاضی جی کی ان فطری خوبیوں کو جلا بخشی اور ایک جوہر درخشاں اور انمول موتی بنا دیا۔ ایسا موتی جو باطل کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں متلاشیان حق کے لئے روشنی کی کرن بکھیر رہا ہے اور جادۂ مستقیم پر چلنے کے لئے راستوں کی نشان دہی کا کام دے رہا ہے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ورثہ میں اعلاء کلمۃ الحق کی جو قیمتی دولت چھوڑی ہے اور جس کی حفاظت دل گردے کا کام ہے۔ الحمد للہ قاضی جی اس ورثہ کی حفاظت کر رہے ہیں۔ وہ حق کی ایک تلوار ہیں جو باطل کے بتوں کی گردن شکنی و گردن زدنی میں پیہم مصروف عمل ہیں۔ ان کے مجاہدانہ عزم میں نہ ہی بڑھاپا حائل ہو سکا ہے اور نہ ہی بیماری حوصلہ شکنی کر سکی ہے۔ وہ ایک ایسی چٹان بنے ہوئے ہیں۔ جس سے باطل کی سرکش موجیں آ آ کر ٹکراتی ہیں اور بے نیل و مرام واپس چلی جاتی ہیں اور چٹان ان کی پسپائی پر خندہ زن ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناموس اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و بزرگی کے جو چراغ روشن کئے ہیں۔ بھلا وہ کسی بد طینت انسان کی پھونکوں سے کب بجھ سکتے ہیں۔ دنیا کے صفحات پر کئی تحریکیں ان چراغوں کے بجھانے کو ابھریں۔ لیکن نیست و نابود ہو گئیں۔ مٹ گئیں یا تاریخ کے ملبے میں دب کر قدرت کے قانون اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ کا شکار ہو گئیں۔ افسوس کہ مودودی صاحب ایسے انسان ان سے عبرت حاصل نہ کر سکے۔ اور انہوں نے "تحقیق و ریسرچ" کے نام سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تختۂ مشق بنایا۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے علماء حق کو کہ انہوں نے بروقت نوٹس لیا۔ امام اہلسنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے "صحابۂ رسول پر مودودی صاحب کے بیرحمانہ، جارحانہ حملوں کا مفصل، مدلل، مسکت اور عادلانہ دفاع" کے نام سے ایک کتاب رقم فرمائی ہے۔ جس کا دیباچہ خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احمد صاحب شجاع آبادی مدظلہٗ نے لکھا ہے۔ ذیل میں قاضی جی کا وہ ابتدائیہ نقل کیا جا رہا ہے۔ خطابت اور ادب کے امتزاج نے مضمون میں ایسا زور پیدا کیا ہے جو صرف حضرت قاضی جی کا حصہ ہے اور مودودی سحر کے طلسم کو پاش پاش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین! ——— (الحسینی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔

مودودی صاحب نے حضرات صحابہؓ خصوصاً حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ وغیرہ اموی حضرات رضی اللہ عنہم کو انتہائی بیدردی کے ساتھ مجروح کیا ہے۔ وہ اپنے ماہنامہ "ترجمان القرآن" کی کئی اشاعتوں میں بالکل بلاوجہ "کھیل کھیلتے رہے ہیں اور اسلامیان پاکستان کے قلوب کو نہایت بری طرح زخمی کرتے رہے ہیں ؎

کس کس طرح ستاتے ہیں یہ بت ہمیں نظام
ہم ایسے ہیں کہ جیسے کسی کا خدا نہ ہو

خدا کا شکر ہے کہ ملت اسلامیہ زندہ ہے اور ملت کے ایک فرزند برادرم حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے مودودی صاحب کی اس ایمان سوز "تفروح" کا مسکت جواب دیا ہے۔ جس کے پڑھنے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ دراصل یہ جواب نیاز ہے مودودی صاحب کے اس زہر قاتل کا جس سے پڑھے لکھے نوجوانوں کے اذہان و ایمان مسموم و متاثر ہوئے جن سادہ دل اور علم دین سے بے خبر نوجوانوں نے خود ساختہ "مفکر اسلام" اور عہد حاضر کے اس مجتہد کے یہ زہریلے مضامین پڑھے ہیں۔ اگر وہ یہ جوابی تحریر پڑھ لیں گے تو انشاء اللہ صحابہ کرامؓ کے خلاف اور خود دین کے خلاف اس جدید فتنہ سے محفوظ رہیں گے۔

مودودی صاحب کا یہ کھیل کوئی نیا نہیں۔ یہ تو ان کا پرانا تفریحی مشغلہ (۱۹۶۷ء) ہے اور ان کے اس تفریحی "شغل مؤشگاف" سے حضرات انبیاء علیہم السلام تک نہیں بچ سکے۔ چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے سیدنا یونس علیہ السلام کو یوں ہدف ناوک بیداد بنایا:۔

"تاہم قرآن کے ارشادات اور صحیفہ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔" (تفہیم القرآن جلد دوم ص ۳۱۲)

جو شوخ و بے باک قلم ایک معصوم نبی کو فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں کرنے والا اور بے صبر لکھ سکتا ہے وہ حضرات صحابہؓ کے خلاف کیا کچھ نہیں لکھے گا۔

پھر اس قلم کی "آوارہ خرامی" سے خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں بچ سکے۔ لکھتا ہے:۔

"حضورؐ کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجّال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ہمارے تیرہ سو سال کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا۔ کہ حضورؐ کا اندیشہ صحیح نہیں تھا۔"

(رسائل و مسائل طبع اول ستمبر ۱۹۵۱ء ص ۵۷)

غیور اہل علم و ایمان نے اس ایمان سوز تبصرہ کے خلاف احتجاج کیا تو طبع دوم (جون ۱۹۵۴ء) میں یہ لکھا کہ:۔

"حضورؐ کا اندیشہ قبل از وقت تھا۔"

جب ملت نے اس "گل افشانی" کو بھی برداشت نہ کیا، تو طبع سوم (جون ۱۹۶۳ء ص ۴۹) میں لکھا:۔

"لیکن کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال گذر چکے ہیں اور ابھی تک دجّال نہیں آیا؟"

کیا یہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین اور فکیہ نبوت کی صاف تغلیط نہیں؟

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ گستاخی! اور ایک ہی قلم سے یکے بعد دیگرے ادلتی بدلتی متعدد تحریریں! پھر یہ دعویٰ کہ "ابھی تک دجّال نہیں آیا"۔ ستم ظریفی کی انتہا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

۲۔ اسی خروج دجال ہی کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:۔

"ان امور کے متعلق جو مختلف باتیں حضور سے احادیث میں منقول ہیں۔ وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں جن کے بارے میں آپ خود شک میں تھے۔"

(رسائل و مسائل طبع اول ص ۵۵)

۳۔ پھر معاذ اللہ یہ شک حضورؐ کو عمر بھر رہا۔ لکھتے ہیں:۔

"کبھی آپ نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ دجال خراسان سے اٹھے گا، کبھی یہ کہ اصفہان سے، اور کبھی یہ شام و عراق کے درمیانی علاقہ سے۔ پھر کبھی آپ نے ابن صیاد نامی اس یہودی بچے پر جو مدینہ میں (غالباً ۲ھ یا ۳ھ میں) پیدا ہوا تھا۔ یہ شبہ کیا کہ شاید یہی دجال ہو۔ (اور آخری روایت یہ ہے کہ ۹ھ میں جب فلسطین کے عیسائی راہب (تمیم داری) نے آکر اسلام قبول کیا۔۔۔ ص ۵۵)

جب یہ ایک مسلمہ حقیقت اور متفقہ بنیادی عقیدہ ہے کہ نبوت کوئی کسبی اکتسابی منصب نہیں بلکہ وہبی نعمت ہے تو جس اللہ رب العزت نے معاذ اللہ بے صبرے کوتاہ کار اور شکی نبی مبعوث فرمائے۔ اس خدا کے متعلق مودودی صاحب کی "رائے گرامی" کیا ہو گی؟

مودودی صاحب نے سرے سے عصمت انبیاء کا انکار کر کے حضرات انبیاء علیہم السلام کو عام غلط کار انسانوں کی سطح پر لا کھڑا کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"عصمت دراصل انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لئے مصلحتہً

(باقی صفحہ ۶ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء

# ملّی علوم کی ترقی

## کیا نظامِ تعلیم میں تبدیلی کے بغیر ممکن ہے؟

اسلامی اقدار کو فروغ دیئے بغیر قوم کی شیرازہ بندی نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلہ میں ہمیں عربی، فارسی اور اردو زبانوں کی ترویج پر زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ زبانیں ہماری ثقافت کی امین ہیں۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو پاکستان کے وزیر تعلیم جناب ملک خدا بخش صاحب نے پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کے یوم تاسیس کے موقع پر کہے۔ ملک صاحب کا یہ بیان ان کی نیک خواہشات، قوم و ملت کی بھلائی اور جذبۂ حب الوطنی کا آئینہ دار ہے۔ یہ ایک جانکاہ اور افسوسناک حقیقت ہے کہ "غلامی" کے دور کی پیدا کردہ بہت سی بیماریاں ہنوز ہمارے معاشرہ میں موجود ہیں۔ فرنگی شاطر..... ہندوستان کی سرزمین پر قابض ہوتے ہی اپنے ساتھ بہت سی مہلک اور متعدی قسم کی امراض سیلاب کی طرح لایا۔ جو ہمارے رگ و ریشہ میں سما دی گئیں

**اوّلاً** تو برطانوی حکومت نے یہ کیا کہ انگلینڈ سے غنڈے، بدمعاش، جرائم پیشہ اور ڈاکو بدطینت اور بدتماش قسم کے لوگ لائے ـــــ جنہوں نے ہندوستان میں آ کر اپنی جبلی خوبیوں کے جوہر دکھائے، یہاں کے بسنے والوں میں بدکردار کا و بداخلاقی کا بیج بویا۔ ہندوستانیوں میں جو اعلیٰ کیرکٹر اور اعلیٰ اوصاف پائے جاتے تھے۔ ان کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان کی تمام خوبیوں کو تباہ کر کے بداخلاقیاں اور برائیاں پیدا کی گئیں۔ لارڈ میکالے نے کہا تھا "زمانہ سابق میں جس طرح زوردار اور بااثر لوگوں کو افیون کے پوست پلا کر کاہل پست ہمت اور بدعقل بنا دیا جاتا تھا ہمارا نظام سلطنت اسی طرح اہل ہند کو بیکار کر دے گا۔ چنانچہ انہوں نے کیا بھی ایسا کہ ہندوستان کے گھٹیا درجہ کے لوگوں کو اپنا معتمد اور شریک کار بنایا گیا۔ سر ولیم ڈورن برل لکھتا ہے:-

"بالعموم ہمارے اعلیٰ عہدہ داروں کو اپنے خلاف مزاج باتیں ناگوار معلوم ہوتی ہیں اور اس وجہ سے وہ لوگوں کے معتمد الیہ اشخاص کو اپنے پاس بھٹکنے نہیں دیتے۔ اور اپنی مراعات و کرم ان لوگوں کے لئے مخصوص رکھتے ہیں۔ جو ذلیل ترین، خوشامدی اور ہندوستانیوں کے مفادات کے لئے سخت خطرناک ہوتے ہیں"۔

**ثانیاً** معاشی لحاظ سے ہندوستان کو قلاش بنا دیا گیا۔ انگلینڈ سے ہر سال انگریز یہاں آتے اور لوٹ کھسوٹ اور ہر جائز و ناجائز طریقہ سے دولت اکٹھی کر کے اپنے ملک میں لے جاتے تھے خود انگریز مصنف برک لکھتا ہے: "کہ تاتاریوں کی یورش سے بے شک ہندوستانیوں کو نقصان پہنچا تھا۔ مگر ہماری حفاظت ہندوستان کو تباہ کئے ڈالتی ہے۔ نو عمر لونڈے ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ جہاں کے باشندوں سے نہ ان کا میل جول ہے۔ اور نہ ہی ان سے ہمدردی ہے۔ دولت کی ہوس اور تیز مزاجی جتنی کہ کسی جوان میں ہو سکتی ہے وہ ان لوگوں میں بھری ہوتی ہے۔ اور ملک میں ان کی آمد کا تانتا لگا ہوا ہے۔ ایک کھیپ لوٹتی ہے تو دوسری پہنچ جاتی ہے"۔

انگریز کی اس لوٹ کھسوٹ کا اثر یہ ہوا کہ ہندوستانی باشندے قلاش ہو گئے اور بھوک کا شکار ہونے لگے۔ افلاس اور غربت نے انہیں بداخلاق اور بدکردار بنا دیا۔ شرافت اور اعلیٰ معیار و کردار ختم ہو کر رہ گیا۔ سر جان سیلمان کہتا ہے کہ "مالی تنزل نے ان کے کیرکٹر کو اس درجہ تک گرا دیا جس پر مظلوم اور محکوم قومیں پہنچ جاتی ہیں"۔ گویا فرنگی کا یہ حربہ بھی کامیاب ثابت ہوا۔

**ثالثاً** تعلیم کو ختم کر کے رکھ دیا گیا۔ ہندوستان کی سابقہ تعلیمی درسگاہوں کے نظام کو درہم برہم کر دیا گیا۔ حالانکہ انگریز کی آمد سے پہلے کے مسلمان حکمرانوں اور نوابوں نے تعلیم گاہوں کا ملک میں جال پھیلا رکھا تھا۔ ان کے لئے جاگیریں اور جاگیریں وقف تھیں۔ بلا معاوضہ اور بغیر فیس کے تعلیم دی جاتی تھی۔ صرف محمد تغلق کے دور میں دہلی میں ایک ہزار مدارس تھے۔ حافظ رحمت اللہ کے دور میں صرف ضلع روہیلکھنڈ میں پانچ ہزار علماء مختلف مدارس میں درس دیتے تھے۔ اور بنگال میں اسی ہزار مدارس تھے۔ اس طرح چار سو آدمیوں کی آبادی کے لئے ایک مدرسہ کا اوسط ہوتا تھا۔ لیکن انگریزی دور اقتدار نے ان سب کو ملیا میٹ کر دیا۔ خود انگریز نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ کہ ہمارے دور حکومت نے ہندوستان کی ذہانت کے چشمے خشک کر کے رکھ دیئے ہیں۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ تعلیم سے ان کا اثر بڑھ جائے گا۔ اور انہیں اپنی اصل طاقت سے آگاہی ہوگی۔ نیز یہ کہا گیا۔ کہ امریکہ میں درسگاہیں اور کالج کھولنے ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ ملک ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ سو اگر یہاں بھی ایسا کیا گیا۔ تو ہمارا اقتدار زیادہ دیر نہیں رہ سکے گا۔

**رابعاً**۔ انگریز نے جو ہندوستانیوں کے لئے نظام تعلیم منتخب کیا۔ اس نے رہی سہی کسر نکال دی۔ جو فنون نصاب میں داخل کئے گئے۔ جس کو پڑھ کر کوئی ہندوستانی اہر صناع و ترقیات کے کسی درجہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ فضول قسم کے فنون نصاب میں بھر دیئے گئے۔ جس سے دماغ بیکار، مفلوج اور کمزور ہو جاتا ہے۔

سائنس اور طبیعیات کی جو کتب داخل نصاب کی گئیں۔ وہ خیالی اور موہوم اور مذہب سے برگشتہ کرنے والی تھیں۔ جس کا بنیادی مقصد انگریز بہادر کے لئے کلرکوں اور ملازموں کی کھیپ تیار کرنا تھا۔ اور انگریزی کلچر و ثقافت کو رائج کر کے ہندوستان کے کلچر و ثقافت، اخلاق کردار، روحانیت و مذہبیت کو ختم کرنا تھا۔ چنانچہ لارڈ میکالے نے کہا تھا کہ "ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی ہے جو خون و رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے الفاظ اور سمجھ کے لحاظ سے انگریز ہو"۔

چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کو کہنا پڑا۔ کہ "ہمارے اینگلو انڈین سکولوں سے کوئی نوجوان خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان ایسا نہیں نکلتا۔ جو اپنے آباؤ اجداد کے مذہب سے انکار کرنا نہ جانتا ہو۔ ایشیا کے پھیلنے والے مذہب جب مغربی سائنس بستہ حقائق کے مقابلہ میں آتے ہیں تو سوکھ کر لکڑی ہو جاتے ہیں"۔

یہ تھی انگریز کی پالیسی جس پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنے دور اقتدار کی مدت کو طویل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن آج ملت اسلامیہ جتنا افسوس کرے کم ہے ..... پاکستان حاصل کر لینے کے بعد بھی ہمارے ملی علوم و فنون کس مپرسی کے عالم میں ہیں۔ انگریز کی لائی ہوئی وہ تمام بیماریاں مسلم معاشرہ میں موجود ہیں۔ تعلیم کے سلسلہ میں وہ جھگڑا ہے کہ غریب کے لئے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کوئی مواقع مہیا نہیں کئے گئے۔ نظام تعلیم میں جوں کی توں خرابیاں موجود ہیں۔ انگریزی زبان کو ہمارے ملی علوم پر اتنا اعلیٰ کا درجہ حاصل ہے۔ کوئی فرد بھی کسی زبانی میں ایم اے کرنے کا مجاز نہیں جب تک وہ بی اے انگلش میں نہ کرلے۔ خواہ وہ فطری طور پر کتنی ہی صلاحیتوں کا مالک کیوں نہ ہو۔ ایم اے انگلش کے کورس میں تقریباً تمام کتب غیر اسلامی نظریات اور عیسائیت کی تبلیغ پر مشتمل ہیں۔ کم و بیش ہر کتاب میں عشق و محبت کے افسانے اور تین خداؤں کی تبلیغ ہوتی ہے (اور پھر بعض ایسی کتابیں موجود ہیں جو آسانی سے دستیاب بھی نہیں ہوتیں) ہمارے مسلمان طلبا جب ان کو پڑھتے ہیں تو وہ تین خداؤں کا بوجھ تو کجا۔ ایک خدا کو بھی ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد وہ قومی اخلاق و کردار مذہب سے لگاؤ اور حب الوطنی اور ملی اقتدار کے جذبہ سے یکسر خالی ہوتے ہیں۔ اخلاق و اطوار کے لحاظ سے ان کا دیوالیہ نکل چکا ہوتا ہے۔ اس میں مخلوط تعلیم کا بھی بڑا دخل ہے۔ صرف آٹھویں جماعت تک دینیات کو لازمی قرار دینے سے بات نہیں بنتی۔ اس سٹیج پر تو طالب علم سمجھ نہیں بالغ ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ پڑھتا ہے۔ غیر شعوری طور پر پڑھتا ہے۔ اصل چیز تو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ذہن پختہ اور بالغ ہو چکا ہوتا ہے۔ لیکن افسوس اس وقت قوم کے سامنے عیسائی مصنفوں کی کتابیں ہی ہوتی ہیں۔ جس سے وہ اپنے ذہن و دماغ کی عمارت تعمیر کرتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ انگریز کی لائی ہوئی ان تمام بیماریوں کی تشخیص کر کے قوم کا علاج کیا جاتا لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ علاج کے بجائے ان بیماریوں کو پھیلایا جا رہا ہے اور وہ منتدی ہو کر معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہیں۔ آج صدر محترم سے لیکر قوم کے عام آدمی تک طلباء کے آئے دن کے ہنگاموں سے نالاں ہے۔ لیکن افسوس کہ ان ہنگاموں کے اسباب و محرکات صحیح طور پر جائزہ نہیں لیا گیا۔ کیا حقیقت نہیں کہ یہ تمام تر خرابیاں غیر اسلامی قوانین اور نظام کی پیدا کردہ ہیں۔ اس میں طلبا کا قصور اتنا نہیں جتنا ہمارا ہے۔ طلباء میں بھی وہی ذہنی خلا پایا جاتا جس میں تقریباً ساری قوم مبتلا ہو رہی ہے۔ گزشتہ اٹھارہ برس میں ہم نے طلباء کو اس طرح کی تربیت نہیں دی کہ وہ اپنے ذاتی ہیجان کو ملک و ملت کے مفاد کے تابع رکھ سکیں۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

# خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

زیر صدارت حضرت مولانا سید جان محمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں منعقد ہوا۔ مولانا محمد شمیر نے تلاوت قرآن فرمائی۔ شاہ صاحب امیر ضلع نے اجلاس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی وضاحت فرمائی۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم ضلع نے جمعیۃ کی گذشتہ کارگذاری پر تبصرہ کرتے ہوئے عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی و دیگر ملکی مسائل کی مذمت کی۔ ضلعی عوام الناس کو جمعیۃ کے مقاصد سے روشناس کرانے کے لئے پانچ کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جو خدمت خلق کے سلسلہ میں عوام کے ساتھ رابطہ پیدا کریں۔ نیز یہ کمیٹیاں چوم قربانی فراہم کرنے کی بھی کوشش کریں گی۔ مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا یہ اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ کی جملہ قراردادوں کی پرزور حمایت کرتا ہے اور ان کی مکمل تائید کرتے ہوئے حکومت اور عوام کے لئے واجب التعمیل قرار دیتا ہے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا یہ اجلاس حضرت مولانا علامہ محمد عجب نور مرحوم بانی و مہتمم مدرسہ سراج العلوم بنوں کی وفات حسرت آیات پر رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی موت کو علمی دنیا کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز ایک تعزیتی وفد منتخب کرکے مولانا مرحوم کے پسماندگان سے ہمدردی کے لئے بنوں روانہ ہوا۔ اجلاس میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا وفد جو مشرقی پاکستان روانہ ہوا ہے۔ اس پر اظہار مسرت اور کامیابی کی دعا کی گئی۔

(حمید اللہ نیازی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں)

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا یہ اجلاس لندن کے ڈیلی ایکسپریس میں شائع شدہ تصویر پر سخت احتجاج کرتا ہے اور انتہائی غم و غصہ کے ساتھ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے شرپسند رسائل اخبارات کا پاکستان میں بالکل داخلہ بند کر دیا جائے۔ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہو۔

نیز حکومت برطانیہ کو احتجاجی مراسلہ روانہ کیا جائے کہ کیوں نہ آپ سے اپنے تعلقات کو ختم کر لیں۔ یہ صرف حضرت بنت خاتونؓ کے ساتھ ہی انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ انگریز ایڈیٹر اور اخبارات اکثر و بیشتر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ رویت ہلال کمیٹی میں ملک کے جید، ممتاز علماء حق کو شامل کیا جائے۔ اور رویت چاند کا فیصلہ علماء کرام کا بورڈ کرے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس کی تمام قراردادوں کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ اور اسے ملک وملت کے مفادات کے مطابق سمجھتا ہے

## جمعیۃ علماء اسلام بھیں ضلع جہلم کا ہنگامی اجلاس

امیر ضلع شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ کی تشریف آوری پر جامع مسجد بھیں میں منعقد ہوا۔ حضرت موصوف نے سورۂ فتح کی آخری آیات کی روشنی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کمالات بیان فرمائے آپ نے فرمایا کہ آج مسلمانوں کی کامیابی کا راز اسی جماعت کے نقش قدم پر چلنے میں ہے۔ آپ نے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد علماء حق کی عظیم قربانیوں کا بھی ذکر فرمایا۔ ترجمان اسلام کی خریداری کی طرف حضرت موصوف کے توجہ دلانے پر ۱۵ پرچے نئے خریداروں نے اپنے اپنے نام لکھوائے۔ اور طے پایا کہ اللہ دتہ زرگر خازن جمعیۃ علماء اسلام بھیں کے نام مذکورہ تعداد کے پرچوں کی ایجنسی کھول دی جائے۔ اجلاس میں مرکزی اجلاس کی کارگذاری پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ (سلطان محمد)

## ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی ۱۱ مارچ کو ٹوبہ ٹیک سنگھ پہنچے۔ آپ نے اسلام پورہ میں ایک اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔ کہ قیام پاکستان کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ جمعیۃ کا مقصد ایک آزاد اسلامی ریاست کا قیام تھا۔ افسوس کہ ملک کے حاصل کرنے کے بعد اس نظریہ کی تکمیل نہیں کی گئی۔ تاہم جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام حیات برپا کرنے کے لئے کوشاں رہے گی۔ آپ نے عوام کو جمعیۃ سے تعاون کرنے کی اپیل کی۔

## مبلغ کی ضرورت

ایسے مبلغ اور مقرر کی ضرورت ہے جو جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی کا پوری طرح حامی ہو۔ اور بذات خود بھی ملک کی کسی شاخ میں ۲۰ سال کام کر چکا ہو۔ تقریر، تحریر میں ماہر ہو اور مسلک دیوبند پر کاربند ہو۔ خود ہی طور سے اپنی درخواست روانہ کرے مشاہرہ اوّل تین ماہ ۱۰۰/۱۵۰ روپیہ ماہوار دیئے جائیں گے۔

سید کبیر احمد کاظمی جنرل سٹور وکمیشن مارکیٹ سکھر کے نام مورخہ ۲۰ مارچ تک درخواست روانہ کی جائے، اور مکمل کوائف کا اندراج ہو اور جس حلقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ جہاں کی جمعیۃ علماء اسلام کے ذمہ دار عہدہ دار کی تصدیق ہو

## مرزائیوں کی شرارت

محمد اقبال صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ اطلاع دیتے ہیں۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ مرزائی میرے نام مختلف قسم کا لٹریچر بھیج رہے ہیں جس میں مسلمانوں کے عقائد کے منافی نظریات ہوتے ہیں۔ انہیں اس قسم کی شرارتوں اور فتنہ انگیز کارروائیوں سے باز آنا چاہیئے۔ میں پکا مسلمان ہوں اور مرزائی میرے نام لٹریچر بھیج کر میری اسلامی غیرت کو چیلنج دیتے رہے ہیں۔

## ایک تقریب

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری کے گیارہ بچوں کی وفات کے بعد ایک فرزند رشید احمد بچے۔ مولانا نے انہیں علم دین پڑھایا۔ پچھلے دنوں خیر المدارس سے سند فراغت حاصل کی۔ اور قرآن مجید بھی حفظ کیا۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب نے مولانا حافظ رشید احمد صاحب کا نکاح پڑھایا۔ جس میں بیشتر علماء اور مقامی لوگوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے ان تمام احباب کا بذریعہ اخبار شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے اس تقریب میں شرکت کی ہے۔

## دعائے صحت کی اپیل

رانا خیر الدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا اور ان کی ہمشیرہ کی بیماری کی اطلاع ملی ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ان کی صحت عاجلہ کی دعا کریں

(ادارہ)

---

## بقیہ — اداریہ

اور ان میں جو ذہنی خلا پایا جاتا ہے۔ اس خلا کو اسلام سے محبت مقصد تعلیم یعقیدے۔ حب الوطنی، اعلیٰ تربیت اور حق و باطل کے امتیاز کی عادت ڈال کر پُر کر لیتے تو طلباء بہترین کردار ادا کر سکتے تھے۔ کوئی ہلڑ باز اور ملک دشمن عناصر ان کو استعمال نہ کر سکتے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہم نے جتنی توجہ طلبا کو ثقافت پسند بنانے کی طرف دی ہے۔ اس کی عشر عشیر توجہ ان میں اسلامی ذہن پیدا کرنے کی طرف دی جاتی تو ہنگاموں کا یہ طویل سلسلہ نہ ہوتا۔ آخر ہمارے ملک میں دینی مدارس بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ ان میں اس قسم کی ہڑتالیں اور ہنگامے کبھی سننے میں نہیں آئے۔ اس کی وجہ اسلامی تعلیم ہی تو ہے۔ جو اعلیٰ اخلاق، بلند کردار، حب الوطن قسم کے افراد پیدا کرتی ہے۔ جس کا اعتراف ملک خدا بخش صاحب نے بھی کیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب کو توفیق دے کہ وہ ان علوم وفنون کو ملک میں ترقی دے سکیں۔ اور ان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ عمل کی صورت اختیار کر جائیں اور انگریزی دور کی لائی ہوئی لعنتیں جو اس نے محض اپنے اقتدار کے طوالت کی خاطر پیدا کی تھیں وہ ختم ہو جائیں اور جس امانت کی حفاظت عرصہ دراز سے ہم نہیں کر سکے۔ وہ اپنے اصل وارثوں اور امینوں کے پاس آ جائے۔ اس کے لئے ہماری قطعی رائے ہے کہ جب تک ہم اسلام سے اپنا رشتہ استوار نہیں کریں گے اور نظام تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں نہیں لائی جائیں گی۔ کامیابی کے تمام راستے اور ترقی کے تمام دروازے بند ملیں گے۔ (الحسینی)

تاریخ اسلام کے سنہری اوراق — قسط نمبر ۵

# آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بیباکی

از:- حکیم مختار احمد الحسینی

## سلطان محمد تغلق

تغلق خاندان کا یہ فرمانروا تاریخ کا عجیب و غریب اور انوکھا کردار ہے۔ اسی وجہ سے آج تک مورخین کے لئے عقدۂ لاینحل اور معمہ بنا ہوا ہے۔ اور پڑھے لکھے بیوقوف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بے پناہ خوبیوں اور اچھائیوں کے باوجود اس سے بعض ایسے امور سرزد ہوئے جس سے ہندوستان کی سرزمین اور خصوصاً دہلی کی مرکزی حکومت میں اسلامی اقتدار اور اقدار کو شدید نقصان پہنچا۔ سلطان محمد غوری خاندان غلاماں اور خلجی خاندان کے حکمرانوں کے دور سے دہلی میں علماء اور مشائخ اور صوفیاء کا ایک عظیم گروہ موجود رہا جس نے ہندوستان بھر میں اسلامی اقدار کا تحفظ کیا اور اشاعت اسلام کا کام سرانجام دیا۔ علماء اور مشائخ کی جدوجہد سے ہندوستان کے کونے کونے میں اسلام کی کرنیں پہنچیں۔ ہزاروں انسان حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ تاریخ کا ادنیٰ سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ اسلام کی اشاعت کا کام جو علماء، مشائخ اور صوفیاء نے سرانجام دیا ہے۔ وہ بادشاہوں سے نہ ہو سکا۔ البتہ اتنا ضرور تھا کہ بادشاہ علماء اور مشائخ کی سرپرستی کرتے رہے اور ان کے کاموں میں روڑے اٹکانے کی بجائے ان کے معاون بنے رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود شورشوں اور انقلابات کے دہلی کی مرکزی حکومت پر مسلمان بادشاہوں ہی کا قبضہ رہا۔

## علماء اور مشائخ سے ناروا سلوک

سلطان محمد تغلق کے دور میں علماء اور مشائخ سے اس قدر ناروا سلوک روا رکھا گیا کہ دہلی میں علماء اور مشائخ کے صدیوں کے اجتماع کو منتشر کر کے رکھ دیا گیا۔ عوام میں ان کی بالادستی کی مقبولیت کو ختم کرنے کے لئے انتہائی ذرائع اختیار کئے گئے۔ اس سے پہلے کے حکمرانوں میں بعض کسی قدر اس گروہ سے بغض ضرور رکھتے تھے۔ لیکن علماء و مشائخ کی عوامی مقبولیت کے تحت ان سے دبتے تھے اور انہیں اپنا مدمقابل جانتے تھے۔ سلطان محمد تغلق کو کسی ستم ظریف نے یہ نکتہ سوجھا دیا کہ علماء اور مشائخ کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ اور وقار تمہارے اقتدار کے لئے خطرہ نہ بن جائے۔ درباری لوگ اپنی نمک حلالی کا ثبوت ایسا ہی دیا کرتے ہیں۔ بادشاہ خود بھی فلسفانہ اور معقولانہ مزاج کا مالک تھا اور ان کے زیر اثر بعض عجیب قسم کی حرکتیں کر بیٹھتا

## فلسفہ کی تباہ کاریاں

بادشاہ کی مشائخ، علماء اور صوفیا دشمنی کی ایک وجہ تو سیاسی تھی دوسرے اس کے اپنے معتقدات تھے۔ چنانچہ مشہور مورخ برنی تاریخ فیروز شاہی کے صفحہ ۶۵ پر لکھتا ہے کہ اس بادشاہ کو عنفوان شباب میں جب فہم و ادراک کا آغاز ہوتا ہے۔ بدمذہب اور منطقی اور بداعتقاد عبید شاعر کے ساتھ صحبت و مجالس کا اتفاق ہوا۔ اور علم دین جو فلسفہ کے ماہر تھے۔ بہت عرصہ تک بادشاہ کی خلوت میں آتے جاتے رہے اور وہ نوجوان مرد جو مرض معقولات میں مستغرق اور مبتلا تھے۔ اپنی گفتگو اور مباحثہ اور نشست و برخاست کے دوران میں علم معقولات کو جو مذہب اہلسنت والجماعت سے بداعتقادی کا ذریعہ ہے اور نبوت کے ایک لاکھ چوبیس ہزار لفظوں کی تنبیہات و تعزیرات کے خلاف ضعف و ناستواری کا سبب ہے سلطان محمد کے دل میں اس قدر پختہ کر دیا کہ منقولات کتب سماوی اور احادیث انبیاء کے لئے جو ایمان کا سرمایہ و اسلام کا ستون مسلمانی کا خزانہ اور منبع نجات و درجات ہیں اس کے دل میں کما حقہٗ جگہ نہ رہے اور جو کوئی چیز معقولات کے خلاف ہوتی وہ اسے نہ سنتا اور نہ ہی قبول کرتا۔ اگر معقولات فلسفہ سلطان محمد تغلق کے دل کو احاطہ نہ کر لیتے اور منقولات آسمانی سے اسے پورا ذوق و شوق ہوتا تو وہ اپنی گوناگوں خوبیوں اور اوصاف کے باوجود ایسا نہ کرتا کہ خدائی اور نبوی احکام کے باوجود اور انبیاء اور علماء کے ارشادات کے خلاف مسلمانوں کے قتل کا حکم دیتا۔ لیکن چونکہ معقولات فلسفہ نے جو قساوت و سنگدلی کا ذخیرہ ہیں۔ اس کے دل پر پورا قبضہ کر لیا تھا اور منقولات کتب سماوی اور احادیث نبوی کے لئے جو رقت اور مسکنیت پیدا کرتی ہے اور آخرت کا خوف دلاتی ہے اس کے دل میں کوئی جگہ نہیں رہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں کی سزا دہی اور گویوں کا قتل اس کی طبیعت ثانیہ ہو گی اور یہ جو اس نے اس تعداد میں علماء و مشائخ، سادات، صوفیا قلندروں مفتیوں اور سپاہیوں کو سزا دی۔ اس کا سبب علم معقولات کے برے اثرات اور علم منقولات کی کمی تھی۔"

فرشتہ بھی برنی کے اس خیال کی تائید کرتا ہے۔

"وہ اپنا اکثر وقت فلسفیوں کی معقولات میں صرف کرتا اور روایات و نقلیات میں سے اسی چیز کی تصدیق کرتا جو عقلیات کے مطابق ہوتی

## علماء کی حق گوئی

سلطان محمد تغلق فلسفہ کے زیر اثر بعض عجیب و غریب حرکتیں کر بیٹھتا۔ سید گیسو دراز کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ وہ بھی ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالنا چاہتا تھا۔ اور بعض اوقات پیغمبری کا دعویٰ بھی کر بیٹھتا تھا، چنانچہ ایک دفعہ بادشاہ نے مولانا کمال الدین کو بلایا، اور کہنا شروع کر دیا کہ "فرض کرو کہ آج کوئی آدمی اٹھ کر کہہ دے کہ معاذ اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیغمبر نہ تھے تو ہم اور تم کس دلیل سے اسے قائل کریں گے؟"

مولانا کمال الدین کا بیان ہے کہ "میں نے سوچا کہ میں نے اگر اس کے ساتھ بحث شروع کی۔ تو یہ بھی بحث کرے گا۔ بات طول کھینچ جائے گی۔ بہتر ہے کہ میں کوئی ایسی بات کہوں کہ وہ جان لے کر پھر اس کو یہ سلطنت میسر نہ آئے گی۔"

چنانچہ میں نے فوراً کہا کہ "ایسے حرام زادے، دیوانے احمق اور بدبخت کے لئے دلیل کی کیا ضرورت ہے۔ اس وقت بادشاہ کے اقبال سے ملک اور شہر میں اسلام نے اس قدر اقتدار حاصل کر لیا ہے کہ بادشاہ کے غلام اسے جوتیاں مار مار کر فنا کر دیں۔ (جوامع الکلم ص ۱۷۵)

جب بادشاہ نے یہ سنا تو مبہوت ہو گیا اور خاموشی دھار لی۔ اسی طرح بادشاہ نے ایک دفعہ ملک منصور سے کہا۔ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے کیا کیا ہے کہ ہم نہیں کر سکتے۔ ملک منصور کہنے لگا۔ کہ وہ پاک لوگ تھے اور ہم پلید ہیں۔

جابر ظالم بادشاہ کے سامنے اس قسم کا اظہار خیال کیا معمولی بات ہے۔ یہی حق گوئی و بیباکی تھی۔ جس کی وجہ سے بادشاہ اس گروہ کا مخالف ہو گا۔ اور جرم، استبداد پر اتر آیا۔ لیکن اسے یہ علم نہیں تھا کہ علماء کا یہ سرمایہ ظلم و استبداد کی طاقت سے چھینا نہیں جا سکتا۔ حق گوئی ان کے ہاں اگر جرم تھی تو وہ واقعی بھاری مجرم تھے۔ اور اس جرم پر ہمارے اسلاف کو فخر و ناز رہا ہے۔ اور تاریخ بھی اس پر فخر ہی کرتی ہے۔ کئی علماء، مشائخ اور سادات اس کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے۔ انہوں نے موت کو تو لبیک کہہ دیا۔ لیکن حق کہنے سے باز نہ آئے۔ حق کا نتیجہ دار و رسن کو چومنے کی ہی صورت میں نکلتا ہے ؎

گفتار صدق مایۂ آزار می شود
چوں حرف حق بلند شود دار می شود

سلطان کے استبداد اور علماء کی جرأت بے باکی اور حق گوئی کی تفصیل آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

## حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ کی نذر

زورِ باطل پہ بھی حق بات کو زندہ رکھا
اہلِ ہمت کی روایات کو زندہ رکھا
راہ رو تیرا نشانِ کفِ پا دیکھتے ہیں
ایک میں ہی نہیں سب اہلِ وفا دیکھتے ہیں

(سید امین گیلانی)

---


## کمالیہ کے قارئین

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

کا تازہ پرچہ حاصل کرنے کے لئے ہمارے ایجنٹ

صوفی ولی محمد خاں

نیوز ایجنٹ اینڈ پریس رپورٹر کمالیہ سے رجوع کریں۔ پرچہ گھر پر پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ (ادارہ)

# بقیہ: خود ساختہ "مفکر اسلام"

لطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے۔ ورنہ اگر اللہ کی حفاظت تھوڑی سے لئے بھی ان سے منفک ہوجائے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے۔ اسی طرح انبیاء سے بھی ہوسکتی ہے۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں سرزد ہوجانے دی ہیں۔ تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور یہ جان لیں کہ یہ بشر ہیں۔ خدا نہیں ہیں۔

(تفہیمات جلد دوم ص ۳۴۳ طبع اول ۱۹۵۱ء)

ہر نبی حتیٰ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک دو لغزشیں سرزد ہوئی ہیں۔ مگر مودودی صاحب کی ساری عمر میں ایک لغزش بھی تو نہیں ہوئی۔ اور غالباً اسی لئے آپ کے معتقدین حضرات انبیاء علیہم السلام پر تنقید تو برداشت کرسکتے ہیں۔ مگر آپ کے خلاف تنقید کے متحمل نہیں ہوسکتے۔

مودودی صاحب کے قلم سے لوگ متاثر ہوئے ہیں مگر موصوف نے "جدید" اسلام کے قریب تھوڑوں کو کیا ہے۔ صحیح اسلام سے دور بہتوں کو کیا ہے۔ ہر اہل کو اعلم بد اور ہر ادنیٰ کو اعلیٰ پر تنقید کا حق دے کر آپ نے اسلاف و عمائد امت کا اعتماد مجروح کیا ہے۔ یہ لوگ علماء معاصرین سے شروع ہوتے ہیں فقہاء و مجتہدین اور حضرات محدثین پر جرح و تنقید کرتے کرتے اس مقدس جماعت کو بھی ہدف مطاعن بناتے ہیں۔ جن پر خود ذات باری عزاسمہٗ نے اعتماد کرکے اپنی مرضیات کی سند عطا فرمائی۔ اور جن کو اللہ کے محبوب آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اولین مخاطب و معتمد بنایا۔ مودودی صاحب نے انہیں بھی نہیں بخشا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اُن کی جماعت عموماً پوری اُمت کے اکابر کے خلاف تو سننے سنانے کو ہمہ وقت تیار ملتی ہے مگر مودودی صاحب کے خلاف کچھ نہیں سن سکتی۔

ان تمام واضح اور روشن حقائق کی موجودگی میں اقامت دین و احیاء اسلام کے بلند بانگ دعوے ایک شیطانی چال ہے۔ اور اسلام اسلام کی پکار ایک دانہ ہے محض بھولے بھلے عوام کو اپنے دامن فریب و سیاست میں پھنسانے کی ؎

اللہ رے اسیرئ بلبل کا اہتمام
صیاد عطر گل کے چلا ہے گلاب کا

جو اللہ کا بندہ ساری امت حتیٰ کہ نبی کریمؐ کے صحابہ کرامؓ کو مجروح کرکے سب اسلاف امت سے مسلمانوں کا اعتماد متزلزل کرنے کی کوششوں میں مصروف و منہمک ہو۔ تاکہ تمام اہل اسلام کی عقیدت و اعتماد اس کی ذات میں مجتمع و متمرکز ہو کر رہ جائے گی۔ ؎

چوں کفر کفر شاخ گل لہو گل نے
اپنا چمن سنوارنا چاہا

اور اس کا اپنا اجتہادی شاہکار یہ ہو کہ وہ جواز متعہ کی صورتیں تلاش کرتا پھرے۔ اور منسوب بہ خلاف کعبہ پارچات کی نمائش کرکے سستی شہرت اور عوامی مقبولیت کا بھوکا ہو

## تبصرہ

(تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے)

### صحابہ رسول پر مودودی صاحب کے بے رحمانہ، جارحانہ حملوں کا مفصل مدلل مسکت اور

## — عادلانہ دفاع —

مصنفہ امام اہل سنت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری صفحات ۲۷۳ سائز $\frac{20 \times 32}{16}$ قیمت قسم اول ۳ روپے قسم دوم ۵۰ - ۲ روپے۔

ناشر۔ دار التصنیف دار الاشاعت محلہ قدیر آباد ملتان

مودودی صاحب نے جہاں بیشتر اصولی اور اجماعی مسائل میں امت کے اجماعی ضمیر کو مجروح کرتے ہوئے ایک نیا اسلوب بیان و فکر اختیار کیا ہے۔ اس لحاظ سے انہوں نے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی ہے۔ پچھلے دنوں جب ملک ہنگامی حالات سے دوچار تھا۔ اور مودودی صاحب اخبار "ترجمان القرآن" میں "خلافت راشدہ سے لے کر ملوکیت تک" کے عنوان سے اکابر صحابہ کرام سیدنا حضرت عثمانؓ سیدنا حضرت معاویہؓ سیدنا حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہم ۔۔۔۔۔۔ "تحقیق و ریسرچ" کے نام سے تختۂ مشق بنا کر طبع آزمائی فرما رہے تھے۔ جس سے اسلامیان پاکستان کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے۔ اگر ہنگامی حالات نہ ہوتے تو خدا جانے مودودی صاحب نے جس فتنہ کی طرح ڈالی تھی۔ اس پر کتنا فساد برپا ہوتا اور انہیں سمجھ آجاتی۔ کہ صحابہ کی نیتوں سے کھیلنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ علماء اسلام نے بڑی فراست کا ثبوت دیتے ہوئے امت کو اس فتنہ سے بچا لیا۔ مودودی صاحب کی جہالت کی قلعی تحریروں سے کھول دی گئی۔ امام اہل سنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے زیر تبصرہ کتاب لکھ کر مودودی کی جہالت کا راز طشت از بام کردیا۔ اور ان کے علمی گھمنڈ کے خود ساختہ دیوار کو اکر رکھ دیا ہے۔ وہ زیر تبصرہ کتاب کے صفحہ ۶۲ - ۲۶۱ پر لکھتے ہیں:-

"بعض صحابہؓ کی شامت ہے کہ مودودی صاحب کی کوئی بات صحیح نہیں نکلی۔ ایک ملنگ بھی بھنگ کی ترنگ میں واہی تباہی بکتا ہے تو کبھی کوئی نہ کوئی بات صحیح کہہ دیتا ہے۔ اسی طرح ایک نادان بچے کے منہ سے بھی کبھی کوئی بات ٹھکانے کی نکل جاتی ہے ؎

گاہ باشد کہ کودک ناداں
از غلط بر ہدف زند تیرے

مگر مودودی صاحب کی قسمت میں یہ بھی نہیں لکھا تھا کہ وہ غلطی ہی سے کوئی بات صحیح کہہ دیتے۔

اہل فکر و دانش ذرا غور کریں۔ یہ صحابہؓ سے بغض و عداوت سوا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے کہ اتنا بڑا آدمی عہد حاضر کا "عظیم مفکر" "عظیم محقق" اور "عظیم داعی" مگر بات کوئی بھی حق کی نہیں کی۔ جو بات کی غلط۔ جو اعتراض کیا باطل۔ جو دعویٰ کیا لغو۔ ایک زیادہ سے زیادہ کے منہ سے بھی کبھی سچی بات نکل جاتی ہے مگر مودودی صاحب نے تو سچی بات نہ کہنے کی قسم کھا رکھی ہے"۔

مصنف نے بیش قیمت علمی دلائل، قرآن و سنت اور مسند تاریخ کی روشنی میں مودودی صاحب کے اٹھارہ طعنوں کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ مصنف کی اس کاوش پر تمام علماء نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ مودودی صاحب کو ہمارے اکابر پہلے ہی پہچان چکے تھے کہ وہ دین کی عظیم الشان عمارت کو ڈھانے کی فکر میں ہیں تو حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی نے آج سے عرصہ پہلے "مودودی مسلک و عقائد کی حقیقت" نامی کتاب لکھ کر بروقت امت کو اس فتنہ سے آگاہ فرما دیا تھا۔ ان کی دور رس نگاہ اور عارفانہ نظر بھانپ چکی تھی کہ دین اسلام سے بیزار کرنے کے لئے ہمیشہ باطل تحریکوں نے سب سے پہلے صحابہ کے اعتماد کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ اکبری دور میں ہوا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رح نے جتنا زور اپنے مکتوبات میں صحابہ کی عظمت و بزرگی اور ان کی خوبیوں پر دیا ہے۔ اس سے جا بجا مکتوبات کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ آج ان ہی بزرگوں کے نام لیوا مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری مدظلہ نے عادلانہ دفاع فرما کر ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ کتاب ہر لحاظ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ طرز نگارش نہایت ہی دلنشیں شستہ اور پاکیزہ ہے براہین دلائل و برہان کی روشنی میں کہی گئی ہے۔ کتاب علمی ہونے کے باوجود اتنی آسان ہے کہ علماء سے لے کر معمولی پڑھا لکھا آدمی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب ہے۔ ٹائٹل خوشنما ہے۔ ترجمان اسلام کے صفحات کی کمی کے باعث کتاب کی شایان شان تبصرہ نہیں ہوسکا۔ جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ مکتبہ تعبیر حیات۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل کے پتہ سے بھی مل سکتی ہے۔ (الحسینی)

اس کے متعلق اور اس کی تحریک کے متعلق اور اس کے عزائم کے متعلق غور کرکے کسی نتیجہ پر پہنچنا اہل عقل و بصیرت کے لئے کوئی مشکل نہیں۔

رب عزیز و منتقم نے اپنے منعم علیہم اور محبوب بندوں کی توہین و تنقیص کا یہ بدلہ و انتقام لیا۔ کہ یہ عنقا بلند آشیانہ" ایک مس سلاجہ کی قیادت و امارت میں "اسفل السافلین" تک پہنچ گیا۔ اور حصول اقتدار کی ہوس و طلب میں آج اس مقام پر نظر آتا ہے جو اس کا واقعی مقام تھا ؎

آخر گل اپنی صرف درمیکدہ ہوئی
پہنچی وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا

**تلاش گمشدہ** ایک لڑکا جس کا نام محمد اصغر ہے عمر ۱۹ سال ہے۔ رنگ گورا۔ قد درمیانہ ہے۔ بستی محمد اکرم عالم موضع چک عبد اللہ ضلع بہاولنگر کا رہنے والا ہے۔ جس صاحب کو کوئی علم ہو وہ مہربانی فرما کر اس پتہ پر اطلاع کردیں

نور احمد بستی محمد اکرم والی ڈاک خانہ چک نمبر ۳ گچیانی براستہ چشتیاں ضلع بہاولنگر)

**قرارداد تعزیت** جمعیۃ علماء اسلام کرشنا نوالہ گجرات کے ہنگامی اجلاس میں جناب حافظ عطاء اللہ صاحب مدرس مدرسہ تاج المدارس و مقامی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ کے بڑے برادر بابو علی کی اچانک وفات پر قرارداد تعزیت کے ذریعہ ان کے لواحقین سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا نیز تمام مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں

# خبریں اور تبصرے

## ر نونے کہا:۔

کے عظیم صدر احمد سوکارنو نے ایک اعلان میں
ا کے بعد صرف پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوں"
رنو کا یہ بیان کتنا ایمان افروز ہے۔ اگر آج اسلامی
براہ اس پر عمل کریں تو تمام برائیاں اور مصائب
حل ہو جاتے ہیں۔ اسلام کا نظریہ حکومت یہی
لکت کا سربراہ حاکمیت اعلیٰ اللہ کی تسلیم کے
کی منشا کے مطابق فیصلے کرے اور اس میں
ئی دخل نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی لوگوں کی
قرآن کا ارشاد ہے:۔

د بینھم بما انزل اللہ ولا
ھد عما جاءک من الحق

ں کے درمیان اللہ کے نازل کردہ قانون کے
اور اس قانون حق کو چھوڑ کر جو تمہارے پاس
خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ اسلام نے اسلامی
م حکومت کے لئے پارلیمنٹ (دستوری) کو بھی
ہے۔ قرآن نے نظام حکومت کے لئے
ستعمال کیا ہے۔

مر شوریٰ بینھم

ت باہمی صلاح مشورہ سے ہے"۔

نو کی یہی بات اسلام دشمن طاقتوں کے
اسی لئے تو وہ برابر انڈونیشیا میں انتشار
ن انشاء العبد وہ طاقتیں منہ کی کھائیں گی
ت پر قابو پا لیا گیا ہے

## ا ایٹم بم تیار کریں گے

قدر ہونے والی عرب ممالک کی کانفرنس چار
رنس کے سربراہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ
کے لئے عرب ممالک مشترکہ طور پر ایٹمی ہتھیار
ں۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے مصر میں ایٹمی
ر بنا دیا جائے گا۔ کانفرنس کے بعد ایک
امریکہ کے اقدام کی شدید مذمت کی گئی
کو جنگی سامان مہیا کر رہا ہے۔

گیا ہے۔ عرب ممالک اسرائیل کو جارح
کس لئے اسرائیل کو اسلحہ دینے کے لئے
ہے۔ عرب ملکوں کے سربراہوں نے
ے عوام پہ برطانیہ کے تشدد کی شدید
عوام کو اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے
ر ایشیا میں آزادی کی تحریکوں کی بھی

ے جو فیصلے اور اعلان کئے ہیں۔ ان میں
پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے اور بہترین
ت کا ثبوت دیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ

اور ان کے دم چھلے تمام دنیا کے امن کو تباہ کرنے پر تلے
ہوئے ہیں اور وہ ہر جگہ اپنی معروف منافقانہ پالیسی کے تحت
فساد اٹھا ہوا کر رہے ہیں۔ اسرائیل ان ہی کا پالتو بچہ ہے
اور اس قسم کے بچے انہوں نے دنیا کے ہر حصے میں پال رکھے
ہیں۔ جو وہاں ان کے مفادات کی نگہداشت کرتے ہیں۔

## سکندر حیات نے داڑھی رکھ لی

سردار شوکت حیات کے لڑکے..... سکندر حیات
نے جیل میں داڑھی رکھ لی ہے اور سارا دن ان کا مشغلہ
اچھی کتابوں کا مطالعہ ہے۔

سردار صاحب نے جیل کی افادیت سے پورا فائدہ
اٹھایا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقلال
عطا فرمائے۔ انہوں نے ایک بہتر مثال قائم کی ہے۔

## فحش تصویریں اور حکومت

وزیر بنیادی جمہوریت و معاشرتی بہبود میاں یٰسین خاں
وٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ فحش تصاویر پر
پابندی عائد کی جائے گی۔ یہ ایک اچھا فیصلہ ہے۔ لیکن
سوال تو یہ ہے کہ تصاویر کے سلسلہ میں فحش اور غیر فحش کا امتیاز
کیوں کر کیا جائے گا۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ ناجائز شراب اور
جائز شراب کی تقسیم۔ تصویر کوئی ہو اسلام کی روح کے منافی
ہے۔ لیکن ہمارے ہاں تو یہ مرض اتنا عام ہے کہ پچھلے دنوں ایک
اخبار نویس نے کہا تھا کہ وزراء حضرات ہمیں باقاعدہ جوابی کے
فوٹو ارسال کرتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ ہماری بڑھاپے کی
تصویر نہ چھپے۔ بلکہ معصومیت کے دور کے فوٹو شائع کئے
جائیں۔ پھر مردوں کا مسئلہ تو علیحدہ رہا، عورتوں کی اور خاص
کر کالجوں اور سکولوں کی نوجوان لڑکیوں کی تصویریں بڑے اہتمام
سے شائع ہوتی ہیں۔ کبھی تو ٹوسٹ ڈانس کے پوز میں۔ کبھی بھنگڑا
اور کبھی لوکل اور خشک ناچ کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اور کبھی
اونچی چھلانگیں لگاتی ہوئی دکھائی جاتی ہیں اور سارا دن اخبار بین
طبقہ کا موضوع سخن بنی رہتی ہیں۔ معلوم نہیں ان کے والدین یہ
تصویریں دیکھ کر کس انداز میں انہیں داد دیتے ہوں گے۔ اور
جب کسی کی شادی ہوتی ہے تو جوڑے کی فوٹو بڑے اہتمام سے
شائع کرائی جاتی ہے۔ پہلے تو یہ رواج تھا کہ دلہن کا منہ دیکھنے
کے لئے کم از کم پانچ روپے نذرانہ پیش کیا جاتا تھا۔ اور یہ بھی
ان عورتوں کے لئے جو پردہ نہیں کرتی تھیں۔ اب تو سارا جہان
مفت میں دیکھ لیتا ہے۔ کیا ہماری حکومت اور اخبارات اس جنسی
بے راہ روی اور شرم و حیا کے منافی رجحان کی محرکات کو ختم کرنے
کے لئے بھی کوئی اقدام اٹھائیں گے؟

## دعائے صحت

میں عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔
اپنے اکابر سے اور تمام جماعتی
احباب اور دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میری صحت
کے لئے دعا فرمائیں۔

(شاہ محمد خاں سدھایہ خادم جمعیۃ)

# اعلانات

## مدرسہ عربیہ قاسمیہ رحمان پورہ میں تبلیغی جلسہ

بتاریخ ۶ - ۷ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۹ - ۳۰ مارچ
بروز منگل و بدھ بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد مدرسہ قاسمیہ
جی بلاک رحمان پورہ لاہور زیر صدارت جانشین شیخ التفسیر
حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور منعقد ہو رہا ہے۔

مقررین۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری
ملتان، خطیب اسلام مولانا محمد اجمل صاحب لاہور۔ مولانا عبدالرشید
صاحب لاہور اور مولانا حافظ محمد شعیب صاحب لاہور خطاب
فرمائیں گے۔

## چک نمبر ۱۱۷ میں عظیم الشان دو روزہ جلسہ

چک نمبر ۱۱۷ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں دو روزہ جلسہ
۶ - ۷ ذی الحجہ کو ہو رہا ہے۔ جس میں شیخ الطریقت حضرت
مولانا قاضی مظہر حسین صاحب۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا عبداللطیف
صاحب جہلمی عالم حق بیان حضرت مولانا نذیر الدھان صاحب
گجرات۔ حضرت مولانا الحاج محمد الیاس صاحب لاہور اور فاضل
نوجوان حضرت مولانا محمد طیب صاحب تقریر فرمائیں گے۔
احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں اور جلسہ میں شرکت فرما کر ثواب
دارین حاصل کریں۔ (الداعی۔ حکیم احمد حیات)

## متحدہ اسلامی محاذ کا اجلاس

۲۲ مارچ کو لاہور میں متحدہ اسلامی محاذ کا ایک اجلاس
ہو رہا ہے۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام، مجلس احرار اسلام
مجلس تحفظ ختم نبوت۔ مجلس استحکام پاکستان اور دیگر مذہبی
جماعتوں کے چار چار نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ تفصیلات
آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔


## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| پورا صفحہ | ۸۰ روپے |
| نصف صفحہ | ۴۰ " |
| فی کالم | ۲۰ " |
| فی انچ | ۲ " |

مشرقی پاکستان نمبر میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

## مشتہرین اور ایجنٹ حضرات

مشتہرین حضرات کے لئے نادر موقع ہے۔
مشرقی پاکستان نمبر میں اشتہار دے کر اپنے
کاروبار اور تجارت کو فروغ دیں۔ ایجنٹ حضرات
مطلوبہ تعداد سے آگاہ کریں (۱۱/۵)

# قربانی کی کھالیں

## جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو دیجئے

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان جو ملک کی قدیم مذہبی و سیاسی جماعت ہے اور جس میں ملک کے جید علماء اور صحیح الخیال دین پسند مسلمان اسلام، عوام اور ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہر دور میں اس جماعت کو ایسے رہنماؤں کی سرپرستی حاصل رہی ہے، جو علم و تقویٰ، پرہیزگاری و للّٰہیت میں یکتا تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پہلے صدر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ تھے، ان کے بعد اس کے دوسرے صدر حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ ہوئے۔ پھر ۱۹۵۶ء میں یہ جماعت نئے دور میں داخل ہوئی، اس کے تیسرے صدر ولیٔ دوران حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ منتخب ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد اب حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب کی امارت میں یہ جماعت مسلمانوں کی دینی و دنیوی رہنمائی کر رہی ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جمعیۃ کے بعض عظیم منصوبے محض سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے تشنۂ تکمیل ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ الحاد و بے دینی کا خاتمہ ہو اور اس ملک میں اسلام کو بالادستی ہو تو جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط بنائیں قربانی کی کھالوں اور دیگر زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ اس کی مالی امداد کریں تاکہ وہ مضبوط و مستحکم ہو کر حالات کا مقابلہ کر سکے۔ جمعیۃ کے عہدہ داروں اور مخلص کارکنوں کو ضرور اس طرف توجہ دینی چاہیئے تاکہ قربانی کی کھالیں صحیح مصرف پر خرچ ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ حق کی امداد فرمائیں گے۔ صرف تھوڑی سی کوشش اور توجہ کی ضرورت ہے۔

شائع کردہ **مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور**

# علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## قسط نمبر ۱۳

اور ظاہر ہے کہ یہ کیفیاتِ کلام اور ہیئتیں کاغذ پر رقم نہیں ہو سکتیں۔ پھر مراد کے تعین میں اوپر والوں کا طرزِ عمل اور نمونۂ عمل بھی کافی دخیل ہے۔ ظاہر ہے کہ عمل کا یہ نقشہ بھی کاغذ اور کالے نقوش میں نہیں سما سکتا۔ مزید یہ کہ دلوں میں ایمانی حرارت کی کیفیات اور عشق و محبت کے جذبات جو اپنے جذب و کشش سے اتباعِ حق پر ابھارتے ہیں دلوں ہی سے دلوں میں آ سکتے ہیں۔ کاغذ اور سیاہ حروف کے راستے یا کسی اور طریقہ سے منتقل نہیں ہو سکتے۔ اور جبکہ ان سب چیزوں کو تعینِ مراد میں عظیم دخل ہے۔ بلکہ فہمِ مراد ان پر موقوف ہے اور ان کا تعلق صرف صاحب ذوق اور صاحبِ طرز شخصیتوں سے ہے کاغذ سے نہیں تو محض کاغذ یا محض صورتِ تعین مراد کے لئے کیسے کافی ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ اس کے ساتھ ان شخصیتوں کی تلبسی کیفیات شامل نہ ہوں جو شخصیتوں کی محض لقاء و ملاقات سے نہیں بلکہ طویل صحبت و معیت اور ملازمت کے ذریعہ ہی قلب میں آ سکتی ہیں۔ اس لئے جو طبقہ ان سارے شخصیاتی مؤثرات سے کٹ کر محض کاغذ اور لٹریچر کا ہو رہا ہو۔ وہ صرف اپنے ہی ناتربیت یافتہ نفس اور اپنے ہی خود رو ذہن کے آزاد تخیلات اور مجرد رائے سے مرادِ خداوندی کو سمجھنے کی کوشش کرے گا۔ تو ظاہر ہے کہ یہ خود اس کا اپنا مفہوم اور خود اس کی اپنی ہی مراد ہوگی۔ خدا کی مراد نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ فہم مراد نہ ہوگا بلکہ وہم مراد ہوگا۔ اور مزید برآں ایک تلبیس بھی ہوگی۔ کہ اپنے ذہنی تخیلات کو خدا کے الفاظ کی طرف منسوب کر کے خدا کی مراد ظاہر کیا جائے۔ اس لئے فہمِ مراد میں کتاب اللہ کے ساتھ ربانی شخصیتوں اور ان کے ذہنی تصرفات کا ہونا ناگزیر ہے۔

ہاں پھر اسی طرح جو کتاب و سنت سے بے نیاز ہو کر محض شخصیتوں اور ذوات کے پیچھے ہو لیا ہو۔ وہ ان کے ذاتی اور منصبی اقوال میں فرق نہیں کر سکے گا۔ جبکہ قانون کی تعبیر اور عبارتِ نص ہی اس کے سامنے نہیں۔ جو ذواتِ محض کے احوال اور منصبی تقاضوں میں فرق و امتیاز نمایاں کرتی ہے اس لئے جیسے علماء دیوبند کا اصل مسلک قانون اور شخصیت سے مرکب تھا۔ ایسے ہی ان کا تفہیمی مسلک اور فہمِ مراد کا راستہ بھی انہی دو چیزوں سے مرکب ہے۔ کتاب اور استاد اور ان کے ساتھ استناد اور تربیتِ ذہن و ذوق، وہ کتاب سے دین کی متعینہ تعبیر لیتے ہیں اور شخصیتوں سے ان تعبیروں کے معانی و مرادات اخذ کرتے ہیں۔ استناد سے ان کا رابطہ ذاتِ نبوۃ سے قائم کرتے ہیں اور تربیت سے ذہن کو زیغ سے بچا کر اخذِ مراد کی استقامت پیدا کرتے ہیں۔ ان میں سے جو رکن بھی گر جائے گا فہمِ مراد کی عمارت میں اتنا ہی نقص اور کھوٹ پیدا ہو جائے گا۔ جس سے وہ غیر معتبر ٹھہر جائیگا چنانچہ ہدایت و ضلالت کے معیار سے اگر دنیا کی تاریخ کو دیکھا جائے تو گمراہ قومیں گمراہ ہی اس وقت ہوئی ہیں جبکہ انہوں نے فہمِ دین میں ان دونوں بنیادوں کتاب و استناد اور دین و مرئی دین کو کلیتہً ترک کر دیا ہے۔ یا ان میں سے کسی ایک پر قناعت کر کے دوسری کو چھوڑ دیا ہے تو نتیجۃً انہیں انہیں دونوں ہی سے ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ کیونکہ مربی کے فقدان تو کتاب کا فہم صحیح میسر نہیں ہوتا بلکہ نرا وہم رہ جاتا ہے۔ جبکہ کتاب کا مفہوم متعین کرنے میں نفس امام ہوتا ہے اور وہ شخصیت کے بغیر ناتربیت یافتہ اور زیغ زدہ ہے تو تعینِ مراد کے سلسلہ میں مرادِ نفس رہ جاتی ہے۔ مرادِ خداوندی سامنے ہی نہیں آتی۔ اور کتاب اور اس کی تعبیر کے بغیر دین خالص نہیں رہتا۔ جبکہ اس میں تعبیرِ خداوندی کے بجائے محض مربیوں کی تعبیر رہ جاتی ہے۔ جس کے راستہ سے ان کے ذاتی احوال و اقوال اور منصبی احوال و اقوال میں غلط ملط ہو کر دینِ غیر دین کے ساتھ رل مل کر مشتبہ ہو جاتا ہے اور غیر دین کو دین سمجھنے رہنے سے بدعات و محدثات کا دروازہ کھل جاتا ہے جس سے فہم کے بجائے وہم اور فرقان و امتیاز کی جگہ حقیقتِ علم و فہم ہے۔ التباس و تلبیس کی شان پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح دین خالص باقی نہیں رہ سکتا۔ پہلی قوم میں جو کتاب کے کاغذوں اور نقوش پر قناعت کرتی ہے۔ اتباعِ شخصیات نہ رہنے سے خود ہی، خود فہمی اور خود رائی کا غرور و گھمنڈ پیدا ہو کر قوم کو متکبر جابر اور ہٹ دھرم بنا دیتا ہے۔ اور دوسری قوم میں جو مربیوں کی شخصیتوں پر قناعت کرتی ہے علم کتاب نہ رہنے سے بے خودی اور شخصیت پرستی کی ذلت و پستی پیدا ہو کر قوم کو شرک و تذلل کا روگ لگ کر قوم کو مبتدع اور مخلوق پرست بنا دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دین ان میں سے کسی صورت میں بھی باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ اہم سابقہ میں سے یہود کی قوم کتاب بلا شخصیت پر قناعت کر کے استکبار و جمود اور کج فہمی کا شکار ہوئی اور نصاریٰ کی قوم شخصیت بلا کتاب پر قناعت کر کے شخصیت پرستی اور شرک و بدعات میں گرفتار ہوئی۔ یہود میں علمی فتنہ نے سر ابھارا۔ جس سے ان کا فہم وہم سے بدل گیا اور معلومات کے بجائے توہمات رہ گئے۔ اور نصاریٰ میں علمی فتنہ نمایاں ہوا جس سے ان کا عمل رسوم محض کے ضلال سے بدل گیا اور جاہلانہ طور طریق میں تبدیل ہو گیا۔ پہلی قوم شخصیتوں سے منقطع ہو کر ان سے بیزار اور غرور و استکبار سے جب ان کی دشمن بنی۔ انبیاء و اولیاء اور احبار و رہبان کو جھٹلایا بھی اور قتل بھی کیا۔ اور دوسری قوم کتاب اور علم سے منقطع ہو کر بے وقار ہوئی تو اتنی کہ اس نے شخصیتوں کے سامنے راہِ تذلل اختیار کر کے انبیاء و اولیاء اور احبار و رہبان کو اپنا رب بنا لیا۔ پہلی قوم علمی فتنہ میں گر کر شبہات کا شکار ہوئی۔ اور دوسری قوم عملی فتنہ میں گھر کر شہوات میں گرفتار ہوئی۔ پہلی کو قرآن نے مغضوب کہا کہ وہ جاحد و متکبر ہو گئی تھی اور دوسری کو ضال کہا۔ کہ وہ ذلتِ نفس میں مبتلا ہو کر مخلوق پرست ہو گئی تھی۔ پہلی قوم منکر اور باغی بنی اور دوسری قوم بلتدعا اور مشرک ہو گئی۔ جس سے ان کا علم بھی گیا اور عمل بھی جس کی بنیاد وہی فہمِ مراد کے دو رکنوں میں سے ایک کا چھوڑ دینا تھا جس کا انجام یہ نکلا کہ دونوں رکن ہاتھ سے گئے۔ نہ کتاب رہی نہ شخصیت۔

پہلی قوم کے بارہ میں قرآن نے کہا ہے:۔

كلما جاءهم رسول بما لا تهوى انفسهم فريقا كذبوا وفريقا يقتلون

(جب بھی آیا ان کے پاس کوئی رسول لے کر اس حکم کو جسے نہ چاہتے تھے جی اُن کے تو ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کر دیتے تھے)

اور دوسری قوم کے بارہ میں فرمایا:۔

اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله والمسيح ابن مريم وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا

(بنا لیا اپنے عالموں اور درویشوں کو رب اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح بن مریم کو، حالانکہ ان کو یہ حکم تھا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہ کریں)

امتِ مسلمہ میں دونوں کی نظیریں موجود ہیں۔ ایک طبقہ کتاب و سنت کے نام پر قناعت کر کے اتباعِ سلف اور احترامِ خلف سے نہ صرف بے نیاز بلکہ ان کے بارہ میں گستاخ و بے ادب اور بدگمان و بدزبان ہے۔ اور ایک شخصیتوں اور اولیاء اُمت کی ذوات پر قناعت کر کے کتاب و سنت اور ان سے اپنا دستور حیات اخذ کرنے سے بے تعلق بلکہ بعض اوقات کتاب اللہ کے بارے میں یہ کہنے سے بھی نہیں جھجکتا۔ کہ یہ کتاب ساکت ہے اور یہ اولیاء کی شخصیتیں کتاب ناطق ہیں۔ ہمارے لئے یہ کتاب ناطق کافی ہے۔ پہلا طبقہ یہود کی طرح علمی غرور و گھمنڈ اور استکبار میں مبتلا ہے۔ اور دوسرا طبقہ نصاریٰ کی طرح عملی تذلل اور بدعات و محدثات میں پھنسا ہوا ہے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا:۔

مَن فَسَدَ من علمائنا ففيه شبه من اليهود ومن مسدّ من عبادنا ففيه شبه من النصارىٰ

(اقتضاء الصراط المستقیم)

(جو شخص ہمارے علماء میں سے بگڑا وہ یہود کے مشابہ ہے۔ اور جو ہمارے درویشوں میں سے گمراہ ہوا وہ نصاریٰ کے ساتھ ملتا ہے)

(باقی آئندہ)

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

# তরজুমানেইসলাম TARJUMANE-ISLAM

লাহোর LAHORE price 12 paisse

## بقیہ صفحہ اوّل

جمعیۃ اس تصور کو قطعاً غلط سمجھتی ہے۔ دین الٰہی میں اب نہ کسی اضافہ کی گنجائش ہے نہ کمی کی جو کچھ دین ہے وہ بعینہٖ رسول اللہ کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ اور جو دین نہیں ہے اُسے کھینچ تان کر دین بنا سخت ضلالت ہے۔

**● — جمعیۃ کیا چاہتی ہے ؟**

(۱) جمعیۃ چاہتی ہے کہ مسلمان سیاسی طور پر مضبوط ہوں
(۲) اور ان کو دنیا میں اقتدار اعلیٰ حاصل ہو۔
(۳) اور ان کے اندر پھیلی ہوئی بے دینی و فسق و فجور ہو۔
(۴) وہ آسودہ حال و فارغ البالی کی زندگی بسر کریں۔
(۵) فکری و عملی حیثیت سے ان کا مقام دنیا میں سب سے اونچا رہے۔
(۶) مذہب اخلاق کے لحاظ سے وہ قابل تقلید نمونہ ہوں۔

لیکن ان چیزوں کے حاصل کرنے کے لئے جمعیۃ اسلام کے نام سے کوئی خود ساختہ فکر اور پروگرام نہیں دینا چاہتی ہے بلکہ اُس اسلام کی طرف بلاتی ہے جسے اللہ کے رسول صحابہ کرام سے لے کر سلف صالحین نے ہم تک پہنچایا۔

## بقیہ — مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کے رہنماؤں کا استقبال

نو بجے وفد کے اراکین جو آہ عیدگاہ کے میدان میں پہنچے۔ جہاں جمعیۃ کی طرف سے منعقد کردہ کانفرنس سے خطاب کیا گیا۔ یہاں سے ایک بجے روانہ ہو کر ساڑھے تین بجے جینتا پور تھانہ مدد عالیہ کے میدان میں کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اور رات کے آٹھ بجے ڈھاکہ دکھن کے علماء کرام اور دیندار اور اہل الرائے طبقہ کے مسلمانوں سے خصوصی خطاب کیا گیا۔ دس سے لے کر بارہ بجے تک ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ سے بات چیت اور گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

۲۰ مارچ ڈھاکہ دکھن میں جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کانفرنس میں تقریریں کی گئیں۔ وفد کے معزز اراکین سے علماء اور عوام نے گہری ارادت کا اظہار کیا اور بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا گیا۔ ہر جگہ نہایت ہی کامیابی سے جلسے ہوئے۔

صدیقی جمعیۃ کی عارضی تشکیل بھی عمل میں لائی گئی۔

مفصل کارروائی ترجمان اسلام کے مشرقی پاکستان نمبر میں
ملاحظہ فرمائیں

## "ترجمان اسلام" کی اشاعت میں اضافہ
## مزید توجہ کی ضرورت

ترجمان اسلام کی اشاعت اللہ کے فضل اور احباب کی کوششوں سے دن بدن بڑھ رہی ہے۔ صرف گذشتہ ہفتہ میں پرچہ کی اشاعت میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کے اعداد و شمار یہ ہیں :-

مولانا احمد سعید لدھیانوی لائلپور — ۲۰۰۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، ظلۂ کی مساعی سے بھیں (ضلع جہلم) ۱۵۔ حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا اور مولانا محمد مظفر صاحب (خوشاب) کی کوشش سے ۱۰ پرچے جاری ہوئے۔ مولانا بشیر احمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۶ حاجی کرامت اللہ صاحب اور حکیم نواب دین صاحب حیدر آباد کی مساعی سے ۱۰۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جانباز (سمندری) سات۔ مولانا عبدالستار صاحب کراچی آٹھ پرچے مزید بڑھا دیئے ہیں چودھری محمد خلیل صاحب گجرات نے چھ پرچے جاری کروا دیئے ہیں۔ انفرادی طور پر جو نئے خریدار بنے ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ یہ اشاعت کتنی حوصلہ افزا ہے۔ لیکن پھر بھی جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء اور کارکنوں کی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر ہر کارکن ایک آدمی کے نام پرچہ جاری کروائے۔ تو ترجمان اسلام کی اشاعت کئی گنا ہو سکتی ہے اور ادارہ بھی پرچے کو نئے دور میں داخل کرنے کے قابل ہو سکے گا۔ ہم اپنے بزرگوں اور معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

## ترجمان اسلام کا
## مشرقی پاکستان نمبر

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کے دورہ مشرقی پاکستان کے بعد ترجمان اسلام کا یکم اپریل کا شمارہ ضخیم صفحات پر مشتمل مشرقی پاکستان نمبر کی صورت میں ہوگا جس میں جمعیۃ کے رہنماؤں کے دورہ کی مکمل رپورٹ۔ تاثرات۔ مختلف کانفرنسوں میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کے صدارتی خطبے۔ مولانا مفتی محمود۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی تقریریں ہوں گی۔

- منیر مسلمانان مشرقی پاکستان کا علماء سے تعلق
- مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کی رفتار
- تحریک پاکستان میں عوام اور علماء کا حصہ
- مشرقی پاکستان میں اسلام کا جذبہ اور دیگر گراں قدر معلومات کا ذخیرہ

## ضروری تصحیح

ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں رول نمبر ۱۶۷ اور ۱۶۸ کامیاب ہونے والے طلباء کی فہرست میں آگئے ہیں۔ ان رول نمبروں کے طلباء کو کامیاب ہونے والی فہرست میں شامل نہ کریں — (ادارہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات
ہمیشہ استعمال کریں
امتیازی نشان
جرسی۔ مردانہ۔ زنانہ۔ بچگانہ۔ پل اوور
لیڈیز کوٹ۔ مفلر۔ بنیان۔ لیڈی ویسٹ
سوتی، سلکی، ریشمی انڈرویئر وغیرہ
ہمیشہ استعمال کریں
اسلام ہوزری ۱۳۱ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون ۶۸۶۲۷

جدید
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و مجسّی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی پاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۲×۲۹ مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
قسم دوم: عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ڈائیدار پکے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

# حیات سید مدنی

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۲۵ پیسے

مکتبہ مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تَرْسِلُهَا فَتَاْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ صـ ۱۶۸)

(ترجمہ:۔ ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عورت اتنی سی بات پر عذاب میں گرفتار ہوئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا، پھر نہ اس کو کھلایا پلایا اور نہ اس کو کھول کر چھوڑا کہ وہ چل پھر کر خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَاْبَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ صـ ۲۹۷)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں نہیں جاؤ گے اور جب تک باہمی محبت نہ کروگے پورے مومن نہیں بنو گے تو کیا میں تم کو وہ بات نہ بتادوں کہ جب اس کے خوگر ہو جاؤ تو باہمی محبت کرنے لگو (وہ یہ ہے) کہ آپس میں ہر شخص کو سلام کیا کرو۔ خواہ وہ تمہارا آشنا ہو یا نہ آشنا۔ (مسلم شریف)

تشریح:۔ جنت کیا ہے؟ یہ وہ متاع گراں ہے جس کے متعلق حدیث شریف سے صرف اتنا ہی پتہ ملتا ہے کہ اس کی نعمتیں نہ کسی نے دیکھیں نہ کسی کے کانوں نے سنیں اور نہ کسی کے دل میں ان کا گذر ہوا۔ حدیث کا اسلوب بیان کتنا پیارا ہوتا ہے کہ اس متاع گراں کو رفتہ رفتہ اتنا ارزاں فرمادیا کہ گویا اس کی قیمت آخر میں صرف ایک لفظ "سلام" رہ گئی ہے۔

اس نعمتِ عظمیٰ کا حصول پہلے تو ایمان یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تصدیق قلبی کے ساتھ پڑھنا قرار دیا۔ اگرچہ اس کلمہ کا پڑھنا مشکل بھی کیا اور کسی صحیح حقیقت کی تصدیق میں دشواری ہی کیا، لیکن پھر اس کے حصول کا ذریعہ ایک ایسی صفت کو ٹھہرادیا جو ہر شریف انسان میں قدرتاً ودیعت رکھی گئی ہے یعنی اُنس و محبت، لیکن اُنس و محبت کا لِوَجْهِ اللّٰهِ ہونا پھر ٹیڑھی کھیر ہے اس لئے محبت کے حصول کا ذریعہ ایک ایسے خوشنما کلمہ کو ٹھیرا دیا۔ جس کو زبان سے ادا کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔

اب اگر اسی سبق کو آپ یوں پڑھیں تو وہ اور آسان نظر آتا ہے۔ یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اس محبت سے ایمان کی شیرینی دل میں اترنے لگتی ہے اور اس مختصر راستہ سے اگر کوئی چاہے تو "خدا کی جنت" بڑی آسانی سے مل سکتی ہے۔

"داتا ہو تو ایسا ہو"

اس حدیث سے ایک اصل عظیم یہ بھی معلوم ہوئی کہ بعض نیکیاں دیکھنے میں گو معمولی ہوتی ہیں جیسے ایک لفظ "سلام"۔ مگر ان کے ثمرات بہت دور رس اور قیمتی ہوتے ہیں۔ آہ! افسوس کہ اس انگریزوں کی نقالی میں آج مسلمانوں کا معاشرہ کا معاشرہ لفظ سلام سے تقریباً خالی ہوگیا ہے اور اس پر حسرت یہ کہ اس کی جگہ دوسری بے معنی حرکات بے معنی الفاظ نے لے لی ہیں۔

جب کسی قوم کا دورِ انحطاط آتا ہے تو ہمیشہ وہ اسی طرح اپنے عمدہ خصائل چھوڑتی جاتی ہے اور دوسروں کے خسیس رذائل اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وُّلِّیَ عَلَیْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِّنْ مَّعْصِیَةِ اللّٰهِ فَلْیَكْرَهْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَّعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَةٍ۔

(رواہ مسلم مشکوٰۃ صـ ۳۱۹)

ترجمہ:۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جو تم سے محبت رکھیں اور تم ان سے محبت رکھو، وہ تم کو دعائیں دیں، تم اُن کو دعائیں دو، اور بدترین حاکم وہ ہیں جو تم سے بغض رکھیں اور تم اُن سے بغض رکھو، اور وہ تم پر لعنت کریں اور تم ان پر لعنت کرو، ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ان بدترین حاکموں کے ساتھ ہم اپنا رشتہ اطاعت توڑ کر پھینک نہ دیں۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں جب تک کہ وہ تمہاری باجماعت نمازوں کا نظام قائم رکھیں (تاکیداً یہ دوبار فرمایا) خوب سن لو کہ جب کسی پر کوئی حاکم مقرر ہو اور وہ یہ دیکھے کہ وہ خدا کی معصیت میں مبتلا ہے تو اصول یہ ہے کہ اس کی معصیت کو دل میں نفرت کی نظر سے دیکھے لیکن ظاہری طور پر اس کی اطاعت سے دست کش نہ ہو۔

تشریح:۔ حدیث بالا میں بھی حاکم و محکوم کی خوش بختی کی علامت محبت ہی کو قرار دیا گیا ہے لیکن ادھر ایک دائمی قانون کا مؤسس یہ دیکھ رہا تھا کہ اس انقلابات کی دنیا میں ہمیشہ معیاری حاکم میسر آنا ممکن نہیں۔ اس لئے اگر چھوٹے بڑے اختلافات کے ساتھ حکومت کی برسرِ بازار مخالفت کی اجازت دے دی جائے تو پھر مستقبل میں کسی حکومت کا قیام بھی مشکل ہو جائے گا۔

اسلام کی نظر میں افتراق و تشتت اور شر و فساد اور فتنہ پردازی کی اتنی اہمیت محسوس کی گئی ہے کہ اس کو قتل جیسے قبیح جرم سے زیادہ بڑھ کر قرار دے دیا گیا ہے

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

(اور دین سے پھیلانا مار ڈالنے سے بھی زیادہ سخت ہے)

(پارہ ۲ رکوع ۱۸)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۵ر نومبر ۱۹۶۶ء

# جشنوں کی بُا اور علماء کرام کا ابتلاء

## قائد جمعیۃ کی گرفتاری

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

ایک حقیقت شناس آدمی سمجھ سکتا ہے کہ پاکستان بننے کی کتنی بھاری قیمت مسلمان قوم کو ادا کرنی پڑی ہے کتنے ہزار ناموس خاک میں ملے کتنے لاکھ جانیں ضائع ہوئیں۔ بھارت کے ۵ کروڑ مسلمان کس طرح اغیار کے تختۂ مشق ستم بنے اور بنے ہوئے ہیں۔

ان حالات کا تقاضا تھا کہ ہم قسم کھا لیتے کہ جب تک ان تمام باتوں کی تلافی اور تدارک نہ کر لیتے عیش و آرام کا خیال تک نہ کریں گے۔ یہ مسلمان قوم کے لئے کوئی مشکل بات نہ تھی۔ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ ہم عرب کے صحراؤں سے نکلے اور سیلاب کی طرح باطل کے خس و خاشاک کو بہاتے ہوئے ساری دنیا پر چھا گئے اس کے لئے ایمان کامل اور اعمال صالح کی شرط ہے۔ اخلاقی قوت اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کی شرط ہے۔ خلاصہ یہ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و اتباع سے والہانہ تعلق ہی تمام تر فتح و نصرت کی جان ہے۔ مغرب کی صلیبی اقوام اس حقیقت کو خوب سمجھتی ہیں اور انہوں نے اسلام کے عروج و زوال کا بغور مطالعہ کر کے یہی نتیجہ نکالا ہے اور اسی لئے وہ جہاں ایک طرف مسلمانوں کی مادی طاقت کمزور کرنے ان کو آپس میں لڑانے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں وہاں ان میں ایسے فتنے بھی پیدا کرنے کے لئے کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں جن سے اہل اسلام کی اپنے اسلاف سے وابستگی میں کمی آتی رہے اور وہ احکام اسلام کا اتباع غیر ضروری سمجھنے لگیں بلکہ اسلام کے منہیات و منکرات میں مبتلا ہو کر خدائی غیبی امداد سے محروم ہو جائیں اور اسلام کے جس رشتے سے وہ باہمی اتحاد کو قائم رکھ سکتے تھے اسی رشتے کو کمزور اور اسلام کے معانی و مطالب کے سلسلہ میں ان کو شکوک و شبہات کا شکار بنا دیا جائے۔ اس کی سب سے مؤثر شکل یہی ہے کہ اسلاف نے اسلامی اصول و نصوص کی جو تعبیریں کی ہیں ان کی پابندی کمزور کر کے ہر ایک کو من مانی بات کہنے اور سر پھٹول کا سبب بننے کے لئے تیار کیا جائے۔ یہ سب کچھ اسلامی ممالک میں ہو رہا ہے۔

بہر حال پاکستان بننے کے بعد ہمارے ارباب اقتدار نے ان حقائق کو سمجھنے کی کوشش کرنے کی بجائے یورپ سے راہنمائی حاصل کی اور ان سے وہ چیزیں لینے لگے جو اسلام کے مزاج اور ہماری ترقی کے خلاف تھیں۔ رقص و سرود، شراب و رباب وغیرہ خرافات کو فروغ دیا گیا۔

بھارتی حملہ کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی غیبی امداد کا شکر ادا کرتے ہوئے ہمیں اس کے سامنے جھک جانا چاہیئے تھا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت حقہ کو اپنا کر اللہ کو راضی کر کے کفر کو سرنگوں کرنے کا سامان بنانا تھا۔ مگر انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جنگ بندی کے بعد ان خرافات میں غیر معمولی اضافہ ہوا، بلکہ اب حکام و حکومت کی سرپرستی میں قوم کو بے کار اور عیاش بنانے والے کام کئے جانے لگے۔ ہر طرف جشن ہی جشن ہیں۔ عورتوں کو دعوتیں دی جا رہی ہیں ناچ گانے کا نام ثقافت رکھا گیا ہے۔ اس کو قومی میراث سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ آپ ہی انصاف کریں کہ کیا علماء دین اور دردمند مسلمان اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے چپ رہ سکتے ہیں۔

ملتان میں کوئی بغاوت نہیں ہوئی، کوئی تشدد نہیں ہوا۔ احتجاجی جلوس بھی حکام نے برداشت نہ کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سابق ایم۔ این۔ اے قائد جمعیۃ علماء اسلام جیسے بزرگ کو گرفتار کرنا گوارا کر لیا گیا مگر طاؤس و رباب ناچ گانے کے پروگرام میں تبدیلی کو برداشت نہ کیا گیا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے ساتھ دس مزید لیڈر بھی حراست میں لئے گئے۔ پھر بھی بعض اخبارات میں ملتان کے اندر جلوس نکالے جانے اور گرفتاریوں کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ حکومت کو اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ یہ قوم سپاہی اور مجاہد بنے یا عورتوں کی عشوہ طرازیوں میں مدہوش ہو جائے۔ اگر عورتوں کی نمائش اور رومانی زندگی سے کشمیر مل سکتا یا قوم بن سکتی تو تمام اکابر قوم یہ پیشہ شروع کر لیتے۔ اب قوم زیادہ عرصہ تک ان خرافات کو برداشت نہیں کر سکتی کیا حکومت کے اندر کوئی بھی "رجل رشید" موجود نہیں جو اتنا سمجھ سکے کہ ایسی حرکات جس سے عوام یہ سمجھنے لگیں کہ حکام جان بوجھ کر دینی اقدار پر ضربیں لگا رہے ہیں کسی طرح ملک کی یک جہتی، اتحاد اور ترقی کے لئے مفید نہیں ہو سکتیں۔

اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ قوم ان خرافات کا شکار ہو کر اسلامی مسائل میں بحث اور قرآنی قوانین کی اہمیت ہی سے غافل ہو جائے گی۔ تو ہم بتا دیتے ہیں کہ ترکی حکومت ترکوں کو چالیس سال تک اسلام سے منحرف نہیں کر سکی تو پاکستان جیسے مذہبی ملک کی رائے عامہ کو کس طرح بدلا جا سکتا ہے؟ اور اگر غریب عوام کی طاقت آپ کی نظروں میں نہیں جچتی تو خدائے قہار و جبار کے غضب سے تو خوف کھانا چاہیئے اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے مسلمانوں کو ہدایت دے اور ہمارے اس ملک کو اپنے قہر و غضب سے محفوظ فرمائے۔

آخر میں ہم حکومت کے اس رویہ اور علماء کرام کی گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے اور یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اس طرح سے رائے عامہ اور علماء کو دبایا نہیں جا سکے گا۔

## احتجاجی قراردادیں

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ان کے رفقا کی گرفتاری پر جمعہ کے روز لاہور، دیگر شہروں کی قریباً تمام مساجد میں احتجاجی قراردادیں پاس کی گئیں اور حکومت کے اس رویہ پر نہایت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا جو اس نے پاکستان کے عوام کے احتجاج کے باوجود جشن ملتان کی پشت پناہی کی ہے۔

از عبدالرحیم خان نیازی غلہ منڈی خانیوال

# کثرت زنا کے تین بڑے اسباب

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ قیام پاکستان کے وقت یہاں کی مسلمان قوم کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہاں مسلمان قوم اپنے مذہب کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی تہذیب وتمدن کے مطابق زندگی بسر کرے گی، نیز اس ملک میں غیر اسلامی قوانین کے بجائے اسلامی قانون رائج ہوگا اور اسلام ہی اس ملک کا سرکاری مذہب ہوگا اور اسی کو دوسرے غیر اسلامی قوانین پر بالادستی حاصل رہے گی۔ مگر شومئے قسمت! کہ قیام پاکستان کے وقت سے لے کر آج تک نہ وہ وعدہ پورا کیا جا سکا جو قوم کے ساتھ پورا کیا گیا تھا اور نہ اسلام کو غیر اسلامی قوانین پر بالادستی اور غلبہ حاصل ہوا بلکہ اس کے برعکس ہوا یہ کہ بعض مفاد پرست لیڈروں اور مذہب سے بیگانہ رہنماؤں نے اندرون ملک میں علانیہ اور تخفیہ دونوں طریقوں سے ایسی تنظیمیں قائم کر دیں جو خود اسلام پر حملہ آور رہنے لگیں۔ بالفاظ دیگر مسلمات اسلام کے خلاف انہوں نے علم بغاوت بلند کر دیا اور چودہ سو سال سے چلے آئے ہوئے مسلم قوانین پر حملے شروع ہو گئے۔ چنانچہ اسی ملک کے بعض گوشوں سے ماضی قریب اور ماضی بعید میں یہ آوازیں اٹھ چکی ہیں کہ اسلام میں پردے کا حکم نہیں اور پردے کا قانون (معاذ اللہ) ایک وحشیانہ قانون ہے جو آج کے مہذب دور میں قابل عمل نہیں رہا ہے۔ "رفتہ رفتہ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ قرآن کریم کے صریح احکام کے خلاف علانیہ مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے شیر دل مجاہد حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمود صاحب جب اسمبلی میں تھے تو انہوں نے زناکاری اور ملک میں بے حیائی کی بڑھتی ہوئی ترقی کے انسداد کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کیا جس کی رو سے زنا کے لئے اجرائے حدود اسلام کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف بھی ملک کے بعض گوشوں میں مغرب پرست بیگمات نے علانیہ طور پر مطالبہ کیا کہ مغربی پاکستان کی اسمبلی میں زنا کے خلاف جو مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے، ہم اس کی شدید مذمت کرتی ہیں اور مطالبہ کرتی ہیں کہ اختیاری زنا کو قانوناً جرم ہی نہ قرار دیا جائے"۔

انہوں نے یہ مطالبہ کیوں کیا۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے بورڈ ظلموں کی شکل اختیار کر کے مستقبل میں ہماری تائید کریں گے۔ چنانچہ وہی تائید ہو رہی ہے۔ یہ ہے اس ملک کی دینی اور مذہبی حالت جو اسلام کے مقدس نام پر حاصل کیا گیا تھا، کہ اس ملک میں مسلمان قوم اپنے مذہب کی تعلیمات کی پیروی میں اسلامی تہذیب وتمدن کے مطابق زندگی بسر کریں۔ بتائیے! یہ کس قدر افسوسناک حالت اور حیا سوز صورت ہے کہ زنا جیسی بے حیائی پر قوم کی بہو بیٹیاں اس قدر فریفتہ ہو چکی ہیں کہ اس کے خلاف نہ قانون اسلامی کو پاس ہونے دیتی ہیں، اور نہ اس لعنت سے معاشرہ کو پاک کرنے میں راضی ہیں بلکہ دھونس کی دھن پر مست ہونا سکھایا جا رہا ہے۔ اب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ آج پورے عالم اسلام میں وبائے عام کی طرح زناکاری کیوں پھیل چکی ہے اور اس کے اسباب کیا ہیں۔ اس بارے میں جب دنیائے اسلام کے حالات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ پورے عالم اسلام میں زنا کے لئے تین بڑے اسباب ہیں جن کے تحت ہر جگہ زناکاری پھیل رہی ہے اور ہر ملک سے دینی حیا اور انسانی شرافت ختم ہو رہی ہے۔ ان میں سے ایک سبب عام بے پردگی اور مرد وزن کا آزادانہ اختلاط ہے۔ جب سے مغرب کی تہذیب کا والہانہ عشق مسلمانوں کے دلوں پر مسلط ہو چکا ہے اور اسلام کے مسلم قانون "ستر" اور "شرعی حجاب" کی عظمت ان کے دلوں سے نکل چکی ہے۔ اس وقت سے مسلمانوں میں کثرت زنا کی وبا پھوٹ پڑی ہے اور جب تک بے پردگی کا دروازہ کھلا رہے گا زناکاری روز بروز ترقی کرتی چلی جائے گی اور یہ لعنت کبھی معاشرے سے ختم نہ ہوگی۔ خواہ اس کے لئے ہزاروں کوششیں کیوں نہ کی جائیں۔

دوسرا سبب اس وبا کی روز افزوں ترقی کے لئے اسلامی حدود اور قرآن کی تجویز کردہ سزاؤں سے مجرمانہ غفلت ہے۔ اسلام نے اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے قانونی حدود اور اور سخت ترین سزائیں مقرر کی ہیں۔ مگر افسوس! کہ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی نہ ان کی قانونی حیثیت کو عموماً تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ معاذ اللہ انہیں وحشیانہ سزائیں قرار دیا جاتا ہے۔ آج جہاں کچھ تھوڑی بہت سزائیں نافذ ہیں وہاں جرائم صفر کے درجے میں ہیں۔ عرب کی سعودی حکومت میں چونکہ اسلامی حدود کے اجراء اور قانونی سزاؤں کے نفاذ کی طرف توجہ دی جاتی ہے، اس لئے وہاں نسبتاً دوسرے ممالک اسلامی کے جرائم بہت کم ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے ممالک میں چونکہ اسلامی حدود جاری نہیں اور سزاؤں کی قانونی حیثیت مسلم نہیں ہے اس لئے وہاں جرائم کی رفتار اس قدر تیز ہے کہ اب اس کے انسداد کے لئے کوئی خود ساختہ قانون کارگر نہیں ہو سکتا۔

تیسرا بڑا سبب یہ ہے کہ بدقسمتی سے پورے عالم اسلام میں ہر جگہ مسند اقتدار پر وہی لوگ قابض ہیں جو اسلام سے ناواقف اسلامی تربیت سے عاری اور مغربی تہذیب پر فریفتہ نظر آ رہے ہیں۔ ان لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آج مغربی اقوام کی کورانہ تقلید کے بغیر زندگی کے کسی میدان میں ترقی ممکن نہیں زندگی کے چھوٹے بڑے ہر قسم کے معاملات میں عالم اسلام کو مغربی آقاؤں کے دروازوں پر سجدہ ریز ہونا چاہیئے اور انہیں سے تمام مسائل اور مشکلات کا حل ڈھونڈنا چاہیئے ایسی شکست خوردہ ذہنیت کے لوگ کب یہ جرأت کر سکتے ہیں کہ اپنے دائرہ اقتدار میں جرائم کے انسداد کے لئے قرآن کریم کی تجویز کردہ سزائیں نافذ کریں، اور کثرت زناء کی لعنت کو اپنے معاشرے سے ختم کر ڈالیں۔ یہی تین اسباب ہیں جن کی وجہ سے زناکاری اور فحاشی کا سیلاب امنڈا چلا آ رہا ہے اور ہر جگہ بے حیائی اور زناکاری کی وبا پھیل رہی ہے۔ کاش کہ مسلم ممالک کے سربراہ صحیح معنوں میں مسلمان بنیں اور مستقبل کی تعمیر کے لئے ماضی کے آئینہ سے سبق حاصل کریں۔

## جہاد کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ایک روزہ جہاد کانفرنس بتاریخ ۲۷ر نومبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد بلاک ۱۱ میں ہو رہی ہے۔ جس میں فاضل نوجوان حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری خطاب فرمائیں گے۔ المعلن

عبدالغفور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر ۷)

## جنگ جمل

مدینہ طیبہ کی اس شورش اور امیر المومنین کے سفاکانہ قتل پر سارا مدینہ مضطرب تھا۔ سیدنا علیؓ کے خلیفۃ المسلمین ہونے پر جب اہل مدینہ نے دیکھا کہ وہی مالک الاشتر، وہی عبداللہ ابن سبا محمد بن ابی بکر، وہی کنانہ ابن بشر اور وہی غافقی ابن حرب وغیرہم جو کل تک قاتلانِ عثمانؓ میں سے تھے، آج سیدنا علیؓ کے گرد و پیش پھر رہے ہیں اور امیر المومنینؓ کے کار و بار خلافت کے مشورہ میں شریک ہیں۔ تو صحابہؓ کے ایک وفد نے سیدنا علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے اسلامی حدود کے تحفظ اور نفاذ کی شرط پر آپ سے بیعت کی تھی، لیکن آپ عثمانؓ کے قاتلوں کو پناہ دے رہے ہیں۔ نیز ان سے مدد حاصل کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ قتل کے قابل مواخذہ ہیں، لہذا شریعت کا تقاضا ہے کہ انہیں سزا دی جائے۔ (الخضری جلد ۳ صفحہ ۲۰۲، ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۱) لیکن سیدنا علیؓ نے فرمایا:

إِنِّي لَسْتُ أَجْهَلُ مَا تَعْلَمُونَ وَلَكِنْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِقَوْمٍ يَمْلِكُونَنَا وَلَا نَمْلِكُهُمْ۔ (ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۱)

"جس چیز کو تم جانتے ہو، میں بھی اس سے ناواقف نہیں ہوں، لیکن میں اس قوم سے کیسے نپٹ سکتا ہوں جن کو ہم پر قابو ہے اور ہمیں اُن پر قابو نہیں"۔

لیکن صحابہؓ سے باغیوں کی یہ بے راہ روی دیکھی نہیں جاتی تھی۔ مدینہ میں وہ دندناتے پھرتے تھے اور مسلمانوں کی سیاست پر اُن کا پورا کنٹرول تھا اور ہر ایک کو یہ فکر لاحق تھی کہ حالات اب کیا کروٹ بدلتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ نے تو اپنے کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے مدینہ کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ کی راہ لی (ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۵، البدایۃ جلد ۷ صفحہ ۲۳۰) سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ نے مدینہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر قومی محاذ (NATIONAL FRONT) قائم کیا جائے اور اس طریقہ سے باغیوں کی سرکوبی کی جائے اور خلیفۃ المسلمین کے قتل کا قصاص لیا جائے۔ چنانچہ وہ صحابہؓ کی معیت میں مکہ کی طرف چل دیئے۔

سیدہ عائشہ ام المومنین صلوٰۃ اللہ علیہا ہر سال حج کے لئے تشریف لے جایا کرتی تھیں شہادت عثمانؓ کے زمانہ میں وہ مکہ ہی میں تھیں۔ لیکن واپسی پر اُن کو اُن کے ایک قریبی عزیز عبید ابن ابی سلمہ نے اطلاع دی کہ امیر المومنین کو شہید کر دیا گیا ہے اور مدینہ میں باغیوں کا دور دورہ ہے اور انہوں نے سیدنا علیؓ کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا ہے۔ یہ اطلاع پا کر وہ پھر مکہ لوٹ آئیں اور فرمایا:

وَاللّٰهِ قُتِلَ عُثْمَانُ مَظْلُومًا
وَاللّٰهِ لَأَطْلُبَنَّ بِدَمِهِ

"بخدا! عثمانؓ مظلوم قتل کئے گئے اور اللہ کی قسم! میں اُن کے خون کا قصاص کا مطالبہ ضرور کروں گی"
(البدایۃ جلد ۷ صفحہ ۱۰۵)

اتنے میں سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ بھی مکہ پہنچ گئے۔ انہوں نے ام المومنین کو مدینہ کے مکمل حالات سے مطلع کیا اور بتایا کہ:

"ہم لوگ بدوؤں اور عوام الناس کے ہاتھوں بھاگے چلے آ رہے ہیں۔ مدینہ میں لوگ نہایت اضطراب کی حالت میں ہیں اور ان کی حالت یہاں تک پراگندہ ہو چکی ہے کہ نہ حق کو پہچان سکتے ہیں اور نہ باطل سے گریز کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان میں اپنی حفاظت کی سکت ہے"۔
(طبری جلد ۵ صفحہ ۱۶۶، ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۶)

## جنگ جمل اور اس کے اسباب و نتائج

خلیفۃ المسلمین سیدنا عثمانؓ (جن کو انتہائی مظلومی کی حالت میں گھر کی چار دیواری میں دن دہاڑے شہید کیا گیا تھا) کے قصاص کی دعوت پر راے عامہ نے لبیک کہا۔ ہزاروں مسلمان جان تک دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ مکہ کے ایک رئیس یعلی ابن امیہ نے چھ سو اونٹ اور چھ لاکھ درہم بطور چندہ پیش کئے۔ عبداللہ ابن عامر الحضرمی گورنر مکہ نے اعلان کیا کہ جو شخص اس لشکر میں شریک ہونا چاہے اور اس کے پاس سواری اور زاد راہ نہ ہو تو اُس کی سب ذمہ داری برداشت کی جائے گی۔ اس طریقہ سے تین ہزار آدمی اس دعوت میں شریک ہو گئے۔ اس سال چونکہ تمام امہات المومنین صلوٰۃ اللہ علیہن فتنہ کے ڈر سے حج کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائی ہوئی تھیں اس لئے وہ بھی، ساتھ جانے کے لئے آمادہ ہو گئیں۔

سیدہ عائشہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی رائے سیدھا مدینہ طیبہ چلنے کی تھی۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ پہلے شام چلا جائے۔ اور وہاں سے سیدنا معاویہؓ کو ساتھ لے کر پھر مدینہ آیا جائے لیکن بالآخر فیصلہ یہ ہوا کہ پہلے بصرہ چلا جائے مدینہ جانے میں تو امہات المومنین صلوٰۃ اللہ علیہن بھی شریک ہونے کو تیار تھیں۔ لیکن جب فیصلہ بصرہ جانے کا ہوا تو امہات المومنینؓ کٹ گئیں۔ صرف سیدہ حفصہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے یہاں بھی ساتھ دینے کو کہا۔ مگر آپ کے بھائی سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے آپ کو روک لیا (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صفحہ ۲۲۹-۲۳۰) ابن الاثیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸)

بہر حال ادھر مدینہ میں آپ خلیفہ ہوئے ادھر سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی والدہ سیدہ ام الفضلؓ نے سیدنا علیؓ کو ایک قاصد کے ذریعہ مطلع کیا کہ سیدنا عائشہ سلام اللہ علیہا سیدنا زبیرؓ اور سیدنا طلحہؓ تین ہزار کی جمعیۃ کے ساتھ سیدنا عثمانؓ کے قصاص کیلئے بصرہ کی طرف جا رہے ہیں۔ مفسدین کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہیں ایک سنہری موقع ہاتھ لگ گیا چنانچہ کچھ مفسد ہوا خواہی کے پردہ میں سیدہ عائشہ صلوٰۃ اللہ علیہا کے لشکر میں مل گئے اور ایک اچھی خاصی تعداد سیدنا علیؓ کے ساتھ مل گئی۔

ادھر سیدہ عائشہ سلام اللہ علیہا مکہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہوئیں اُدھر سیدنا علیؓ بھی اپنے لشکر کے ساتھ ربیع الاول ۳۶ھ میں مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے۔ سیدنا عبداللہ ابن سلامؓ نے آپ کے مدینہ سے نکلنے کی مخالفت کی اور آپ کے گھوڑے کی لگام تھام کر کہا:۔ یا امیر المومنین! لا تخرج منها، فوالله، لئن خرجت منها لا يعود اليها سلطان المسلمين ابدًا

امیر المومنین آپ مدینہ سے ہرگز نہ نکلیے۔ بخدا اگر آپ نکل گئے تو مسلمانوں کی خلافت پھر مدینہ میں کبھی نہیں لوٹے گی۔

(باقی آئندہ)

# یہ کیسا جشن ہے؟

## قائد جمعیۃ کی گرفتاری پر مولانا کوثر نیازی کا احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ملتان میں منائے جانے والے ایک جشن کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے، یہ جشن ملتان میں سولہ نومبر سے شروع ہے اور ایک ہفتے تک جاری رہے گا۔ مولانا نے بتایا ہے کہ اس جشن میں ملک بھر کی گانے والیوں اور ناچنے والی ڈولیوں کو دعوت شرکت دی گئی ہے اور انہیں ایک لاکھ روپے کے لگ بھگ معاوضہ ادا کیا جائے گا۔

مولانا نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس جشن کے دوران روزانہ صرف تقریبات جشن کے سلسلے میں اتنی بجلی خرچ ہوگی جتنی روزانہ پورے شہر میں خرچ ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ جس حکومت کے صدر ہمیشہ اسلامی نظریات کو قیام و استحکام پاکستان کا بنیادی عنصر قرار دیتے ہیں وہ کس طرح راگ رنگ اور رقص و سرود کی ان محفلوں کی سرپرستی پر آمادہ ہوگئی، جو قوم کو اخلاقی بے راہ روی کے سوا اور کوئی سبق سکھا ہی نہیں سکتیں۔

اہل نظر کے لئے مقام فکر ہے کہ جب رقاصائیں فنی باریکیوں کے مظاہرے کی آڑ میں نیم عریاں لباس پہن کر بھاؤ بتائیں گی یا کلاسیکل رقص کے نام پر کولہوں اور چھاتیوں کی نمائش کریں گی تو دیکھنے والوں پر اس کا کیا ردعمل ہوگا۔ اسی طرح یہ بات بھی فہم سے بالاتر ہے کہ جب نچیوں کے ساتھ گویے بھی مل کر ساز و سُر کے ساتھ ناچیں گائیں گے تو دیکھنے والے ان سے کیا سبق حاصل کریں گے۔ یہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ عین اس وقت جب ہمیں بعض اہم قومی اور عوامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم دوسرے ملکوں سے قرض حاصل کرنے پر بھی مجبور ہیں، حکومت کے بعض شعبے تقریباً ایسی چیزوں پر لاکھوں قیمتی روپے ضائع کر رہے ہیں جو کسی اعتبار سے مفید ثابت ہونے کی بجائے الٹا عوامی اخلاق کو تباہ کرنے اور قومی وقار کو مجروح کرنے کا باعث بنیں گی۔

راگ رنگ سے رغبت اور رقص و سرود کا شوق صحت مند اور باعمل قوموں کے اقبال کی نشانی نہیں بلکہ بیمار اور بے کردار قوموں کے زوال کی علامت ہے۔ ہم یہ ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والی قوم بیمار یا بے کردار ہے۔ یہ قوم ابھی پچھلے سال ستمبر کی جنگ میں عملاً اپنی قوت اور اپنے صاحب کردار ہونے کا لوہا منوا چکی ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کچھ عناصر ایسی صاحب کردار قوم کا وقار مجروح کرنے پر کیوں تلے ہوئے ہیں اور جشن منانے کی آڑ میں ناچ گانے کو فروغ دے کر عوام پر اخلاقی بے راہ روی کے دروازے کیوں کھول رہے ہیں؟

سوال یہ ہے کہ کیا پیشہ ور نچیوں اور گویوں کے بغیر جشن کی محفلوں میں رونق نہیں پیدا ہو سکتی۔ کیا طبلے کی تھاپ اور گھنگروؤں کی چھنا چھن کے بغیر کسی جشن کا تصور نہیں کیا جا سکتا؟ دھاندلی اور ضد کی بات دوسری ہے لیکن راگ رنگ اور رقص و سرود کے بغیر بھی جشن منائے جا سکتے ہیں۔ جشن اظہار مسرت کے اجتماعی مظاہرے کا نام ہے اور خوشی کا اظہار آپ پاکیزگی سے بھی کر سکتے ہیں اخلاقی حدود میں رہ کر بھی کر سکتے ہیں۔ انسانیت کی مسلمہ اقدار کے دائرے میں رہ کر بھی کر سکتے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آدمی پاگلوں کی طرح اپنے کپڑے نوچ کر وحشیوں کی طرح اچھل کود کر اور درندوں کی طرح چیخ چنگھاڑ کر ہی جشن منائے۔ اس قسم کا جشن منا کر اسے کیا فائدہ ہوگا؟ ملتان میں جو طائفے، ناچے اور گائیں گے وہ ملک اور قوم کی کیا خدمت کریں گے؟ اور ان طائفوں پر حکومت جو ایک لاکھ روپیہ خرچ کرے گی اس سے عوام یا حکومت کو کیا فائدہ پہنچے گا؟

پھر یہ امر بھی تعجب خیز ہے کہ ایک طرف تو حکومت بجلی بچانے کے لئے بڑی مضطرب ہے اور عوام سے برابر یہ اپیلیں کر رہی ہے کہ وہ زرعی اور صنعتی مقاصد کے لئے بجلی مہیا کرنے کے لئے بجلی کے استعمال میں کفایت کریں۔ لیکن حکومت ہی کا ایک شعبہ ملتان میں جشن کی تقریبات کے بہ قدر بجلی ضائع کرنے کا ایک عظیم الشان منصوبہ بھی تیار کر چکا ہے کیا جشن کا اہتمام کرنے والوں کو یہ علم نہیں کہ مغربی پاکستان میں بجلی کی قلت ہے اور اسے عظیم پیمانے پر ضائع کرنا زرعی اور صنعتی مقاصد کو عظیم پیمانے پر نقصان پہنچانا ہے۔

اگر ملتان میں جشن منائے بغیر کوئی چارہ نہیں تو یہ جشن ضرور منائیے، لیکن اس جشن کو پاکیزہ بنائیے۔ اسے نہ صرف اخلاقی حدود کے اندر رکھیے بلکہ خدا توفیق دے تو اخلاقی اقدار کے فروغ و استحکام کا ایک ذریعہ بنائیے۔ اسی طرح جشن کی تقریبات کے موقعہ پر چراغاں ضرور کیجیے۔ لیکن بجلی ضائع کرنے کی کوشش نہ فرمائیے ملک کو اس کی دوسری جگہوں پر زیادہ ضرورت ہے۔ آپ مٹی دیئے جلا کر بھی چراغاں کر سکتے ہیں، لیکن اگر آپ کو یہ صورت منظور نہیں تو پھر ہمیں بھی پہلی صورت منظور نہیں۔ ہم جشن کے نام پر اور راگ رنگ اور رقص و سرود کی آڑ میں اخلاقی بے راہ روی کے پرچار کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں اور صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ جشن کے منتظمین کو جشن کے نام پر اخلاقی بے راہ روی پھیلانے اور قومی دولت لٹانے سے روکنے کے لئے بلا تاخیر موثر اقدامات کریں۔

یہ سطور لکھی جا چکی تھیں کہ اخبارات میں حضرت مولانا مفتی محمود سابق رکن قومی اسمبلی اور گیارہ دوسرے معززین ملتان کی گرفتاری کی خبر نظر سے گذری، جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ حضرات اس جشن کے خلاف کوئی مظاہرہ کرنے والے تھے۔ ہمیں یہ خبر پڑھ کر انتہائی صدمہ پہنچا ہے۔ افسوس کہ صورت حالات میں اصلاح کی بجائے مزید خرابی پیدا ہوگئی۔ یقیناً ان گرفتاریوں سے عوام میں اضطراب پیدا ہوگا اور حکومت کی نیک نامی مجروح ہوگی۔ اب بھی وقت ہے کہ گورنر صاحب بنفس نفیس مداخلت فرمائیں اور نظریۂ پاکستان کے منافی جشنوں پر پابندی لگا کر عوامی احساسات کو شرف پذیرائی بخشیں۔

### جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی احتجاجی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا یہ ہنگامی اجلاس قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور دیگر دس افراد کی جشن ملتان میں غیر اسلامی پروگرام کے سلسلہ میں گرفتاری پر شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ کے لئے پاکستان میں غیر اسلامی جشنوں کا سلسلہ بند کر کے ملک کو بے حیائی اور فحاشی سے بچایا جائے اور گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے۔ (محمد صادق ناظم دفتر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

(قسط نمبر ۴)

# ختم نبوت اور حدیث نبوی

(۶) حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک کو تشریف لے جا رہے تھے۔ تو سیدنا حضرت علیؓ کو گھر پر چھوڑ دیا۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نیازمندانہ انداز میں شکایت کی:۔

خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ چلے ہیں۔

آپؐ نے ان کی یہ شکایت سن کر ارشاد فرمایا:۔ "اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ" (مسلم جلد ۲ صـ۲۷۸)

"اے علیؓ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی لیکن یہ یاد رکھنا کہ (حضرت ہارون تو نبی تھے لیکن) میرے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت نہیں"۔

اس حدیث میں حضرت علیؓ کے باوجود نسبت اخوت ہونے کے نبوت کی نفی کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ یہ تو درست ہے کہ میری اور تمہاری نسبت ہارونؑ اور موسیٰؑ والی نسبت ہے ـــــ یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی غیبت میں اپنی قوم کی نگرانی کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام کا انتخاب فرمایا تھا اسی طرح میں اپنی غیر حاضری کے زمانہ میں تمہارا انتخاب کرتا ہوں، لیکن فرق اتنا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام تو نبی تھے لیکن تم نبی نہیں ہو۔ حضرت ہارون علیہ السلام کو چونکہ نبوت کے ساتھ خلافت عطا ہوئی۔ لہٰذا گمان ہو سکتا تھا کہ حضرت علیؓ کو بھی شاید نبوت کی خلافت عطا ہوئی ہو۔ زبان نبوت نے پہلے ہی سے اس شک کا ازالہ اور اس الہام کی تفصیل فرما دی کہ یہ خلافت نبوت کی خلافت نہیں بلکہ صرف قوم کی نگرانی کی خلافت ہے اور فرما دیا کہ تم میرے جانشین ضرور ہو لیکن نبی نہیں ہو

---

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگر نبوت ملتی تو یقیناً آپ کی تابعداری ہی کی بدولت ملتی، مگر لسان نبوت نے اس احتمال کی بھی نفی فرما دی۔ لہٰذا اب کسی کی اتباع میں نبوت کا ملنا اور بغیر اتباع کے ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسرے کسی کی اتباع اور تابعداری میں نبوت کے ملنے کا مسئلہ مرزائی ذہن کا ساختہ مسئلہ ہے۔ قرآن و حدیث سے یہ کہیں ثابت نہیں۔ چنانچہ اگر تفصیل درکار ہو تو میری کتاب "اسلام میں نبوت کا تصور" کا مطالعہ ضروری ہے

بخاری کی ایک روایت میں ہے:۔

اِلَّا اِنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ

کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں

(بخاری جلد ۲ صـ۶۳۴)

"نبوت" اور "نبی" کے دونوں لفظ لا نفی جنس کے تحت لا کر جنس نبوت اور جنس کی نفی فرما دی کہ "نبوت" اور "نبی" خواہ کسی قسم کا ہی کیوں نہ ہو میرے بعد ہرگز نہیں آ سکتا، گویا فرما دیا کہ میں خاتم باب "نبوت" ہوں۔

(۷) حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ (ترمذی صـ)

"کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ابن الخطاب ہوتا"۔

اس سے پہلی حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باوجود نسبت اخوت ہونے کے فرما دیا کہ اگر چہ مجھے تم سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن تم حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح نبی نہیں ہو صرف میری غیبت میں خلیفہ ہو۔ نبوت میرا حق ہے اور خلافت تمہارا۔

اس حدیث میں مراد رسول حضرت عمرؓ کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے اور عمرؓ بھی کون وہ کہ جب بولتے تھے تو سوائے حق کے کچھ بولتے ہی نہیں تھے اور وحی الٰہی ان کی موافقت میں بولتی۔ اب ان کے بارہ میں فرمایا جا رہا ہے کہ وہ نبی نہیں ہو سکتے، کیونکہ نبوت میرے بعد ختم ہو گئی ہے۔ البتہ محدث ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت جاری ہوتی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ، زہد، قوت انتظامیہ، ان کی رائے کا موافق کتاب اللہ ہونا، ان کی جرأت ایمانی یہ سب خوبیاں اس بات کی سفارش کرتی تھیں کہ وہ نبوت ان کو ملتی۔ لیکن چونکہ ہلکی سے ہلکی نبوت کی بھی کوئی سیٹ خالی نہیں تھی لہٰذا فرمایا کہ لا نبی بعدی۔ کہ میرے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت نہیں۔

(۸) سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہادی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ

(ترمذی صـ)

"کہ رسالت اور نبوت کا سلسلہ بالکل منقطع اور ختم ہو چکا ہے لہٰذا میرے بعد اب نہ تو کوئی رسول ہے اور نہ نبی"۔

بتایا یہ کہ میرے بعد نہ تو کوئی رسول آ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ اس حدیث میں رسالت کی بھی نفی کی اور نبوت کی بھی۔ کیونکہ نبی کا لفظ رسول کی بہ نسبت عام ہے لہٰذا آپ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے سے رسول کا نہ آنا خود بخود لازم آ جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں بھی اور متعدد احادیث نبویہ میں بھی "خاتم المرسلین" نہیں کہا گیا بلکہ "خاتم النبیین" کہا گیا ہے کیونکہ نبوت کی نفی سے رسالت کی نفی خود بخود ہو جاتی ہے اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوگا۔

نبی اور رسول میں کیا فرق ہے اس کے لئے میری کتاب "اسلام میں نبوت کا تصور" کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

(۹) صحابی رسول حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ہمیں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ الخ (مسند احمد جلد ۲ صـ۲۹۱)

"کہ اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں"۔

طبرانی میں بھی ابی قبیلہ رضی اللہ عنہ سے انہی الفاظ سے ایک روایت آئی ہے۔

(۱۰) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ:۔

ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

(احمد و ابن ماجہ صـ)

"کہ نبوت تو ختم ہو گئی اب صرف مبشرات باقی ہیں"۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# تجلّی کے ایک مضمون کا محققانہ جواب

(از حضرت مولانا محمد امین صاحب اوکاڑوی انجمن تعلیم القرآن کوٹھار کن جمعیتہ علماء اسلام)

کچھ دن پہلے ماہنامہ تجلّی دیوبند میں ایک مضمون بعنوان "دستور جماعت اسلامی" نظر سے گذرا۔ چونکہ صاحب مضمون مولانا معین الدین صاحب جیسی شخصیت ہیں جو اپنی جماعت میں ممتاز علمی شخصیت کے مالک ہیں اس لئے اُسے غور سے پڑھا۔ یہ مضمون انہوں نے ایک سائل کے سوال کے جواب میں لکھا ہے سائل نے اپنے سوال میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت" سے وہ عبارت لکھی ہے جس میں حضرتؒ نے دستور کی دفعہ ۶ پر علمی انداز میں اصولی گرفت فرمائی ہے اور عصمت انبیاء کے متعلق مودودی صاحب کے نظریہ کو رد کر دیا ہے۔ مولانا موصوف نے اصل سوال کے جواب دینے سے پہلے نہ معلوم کس مصلحت کے پیش نظر چند گذارشات سائل کے سامنے پیش کی ہیں اور پھر جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ ہم اولاً مولانا کی پیش کردہ گذارشات کی حقیقت واضح کرنا چاہتے ہیں۔ بعد میں ان کے جواب کا مختصر طور پر جائزہ لیں گے، مولانا کی گذارشات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) مودودی صاحب کے خلاف لکھی ہوئی کتب اور مسائل مخالفین مطالعہ کرتے ہیں اور مودودی صاحب کی تصنیفات کو نہیں دیکھتے تاکہ ان پر حقیقت حال واضح ہو سکے۔

(۲) مودودی صاحب کے خلاف فتویٰ لکھنے والے حضرات فتویٰ نویسی میں احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ سیاق و سباق سے بے نیاز ہو کر بلا تحقیق کفر و ضلال کا فتویٰ دینا ان کا معمول ہے۔ اس ضمن میں آپ نے چند مثالیں پیش کی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فتویٰ قابل اعتناء نہیں۔

(۳) مودودی صاحب پر علماء دیوبند کی طرف سے جو تنقید کی جا رہی ہے وہ ایک انتقامی ردعمل ہے جس کا باعث ان حضرات کا اپنے اکابر کے ساتھ بزعم خود عقیدت ہے۔ حتیٰ کہ اکابر دیوبند کی حیثیت ان کے نزدیک امام شافعیؒ اور امام بخاری سے بڑھ کر ہے۔

(۴) یہ کیا بات ہے کہ جماعت کا دستور ۱۹۴۱ء میں چھپا۔ اس وقت سے لیکر ۱۹۵۵ء تک یہ حضرات خاموش رہے مگر ۱۹۶۵ء سے انہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔

(۵) مولانا مدنیؒ نے اعتراض کرنے سے پہلے ان عبارات کی تشریح صاحب عبارات سے کیوں طلب نہیں کی نیز حضرت مدنیؒ کے طرز کلام کو ناپسندیدہ اور نامناسب بتایا ہے۔

مولانا معین الدین صاحب کی مذکورہ بالا گذارشات میرے خیال میں محض جذباتی رنگ کی حامل ہیں حقیقت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق معلوم نہیں ہے۔ چنانچہ پہلی گذارش میں ہم اور ہمارے ہم خیالوں پر جو الزام عائد کیا گیا ہے ذاتی طور پر میں یقین دلاتا ہوں کہ ان ساری عبارات کو جن پر ہمارے اکابر نے گرفت فرمائی ہے میں سیاق و سباق کے ساتھ مودودی صاحب کی تصنیفات میں پڑھ چکا ہوں اور میرا یقین ہے کہ ہر وہ شخص جس کی چشم بصیرت پہ اندھی عقیدت کی پٹی نہ ہو، ان عبارات کو پڑھ کر وہی نتائج اخذ کرے گا، جو ہمارے اکابر نے بیان کئے ہیں۔

دوسری گذارش کے ضمن میں عائد کردہ الزام کے متعلق مولانا کی خدمت میں ہم صرف اس قدر عرض کرنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ یہ الزام اب فرسودہ ہو چکا ہے اس کو پہلی بار آپ نے پیش نہیں فرمایا ہے بلکہ آپ سے بہت پہلے اس الزام کو قائد قادیان اعظم اس کے اذناب مسٹر پرویز اور اس کے اتباع علامہ مشرقی اور ان کے حواری بار بار دہرا چکے ہیں۔ اب اس الزام کے ذریعہ آپ اہل حق کے فتویٰ کو بے اثر نہیں بنا سکیں گے۔ فرق مبتدعہ کا یہ مشترک حربہ اب خود بے اثر ہو چکا ہے۔

تیسری گذارش کے متعلق اگر معاف کیا جائے تو عرض کروں گا کہ یہ بھی تلبیس حق کی ایک نہایت رکیک کوشش ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ نے اپنے مکتوب میں صراحت سے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ مودودی صاحب کے ساتھ ہمارے اختلافات سیاسی بنیاد پر اتنے اہم نہیں بلکہ مذہبی بنیاد پر ہیں، اور حضرت کے اتباع نے بھی واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے۔ اس کے باوجود اگر ان سارے مذہبی اعتراضات کو ایک سیاسی اختلاف کا نتیجہ ٹھہرانا اور اسے انتقامی ردعمل کہہ کر رد کرنا اگر دجل و تلبیس نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ اکابرین دیوبند نے مودودی صاحب کے نظریات کی تردید کتاب و سنت کے واضح دلائل کی روشنی میں کی ہے۔ انتقام اور عقیدت کا پہلو ان میں کہیں بھی نظر نہیں آتا اکابرین دیوبند کے ساتھ عقیدت و محبت ہمارا بے بہا اثاثہ ہے اور ہمیں اس پر فخر بھی ہے اور شکر بھی ہم ان کے احترام کو نجات اخروی کا ایک ذریعہ جانتے ہیں مگر اس کے باوجود الحمد للہ ہماری عقیدت و احترام اعتدال کے حدود سے باہر نہیں۔ خدانخواستہ اگر ہمیں اپنے اکابر کا کوئی قول یا فعل شریعت حقہ کے خلاف معلوم ہو جائے تو ہم اس کے انکار میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرینگے اور اگر ان میں سے کوئی انبیاء اور صحابہ و ائمہ کے خلاف لب کشائی

## حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ کے تاثرات اور تعاون کی

# اپیل

آج مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کے جلسہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر دوسری بار کلویا چک ۳۷۹ ج ب میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اب کی مرتبہ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ مدرسہ اپنے فرائض بطریق احسن سرانجام دے رہا ہے۔ یہ علاقہ دینی تعلیم کے اعتبار سے بیمانہ ہے۔ یہاں ایک ایسی مرکزی درسگاہ کی اشد ضرورت تھی تو الحمد للہ مدرسہ کا اجرا فرما کر یہ کمی پوری کر دی گئی ہے۔ طلباء و طالبات کے تعلیمی تنظیمی جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مدرسہ اگرچہ ابتدائی مراحل میں ہے پھر بھی نتائج نہایت شاندار ہیں اور ایک نظام کے تحت مدرسہ خوب ترقی کر رہا ہے نیز آمد و خرچ کے حسابات باقاعدہ ہیں۔ لہٰذا اس سیہ کار کی اہل علاقہ سے پرزور درخواست ہے کہ وہ منتظمین سے تعاون فرمائیں اور دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح سے مدرسہ کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ انشاء اللہ یہاں خرچ کی ہوئی پائی پائی نجات آخرت کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ والسلام علیکم

احقر عبید اللہ انور ۲۳ رجب ۱۳۸۶ھ، ۷ نومبر ۱۹۶۶ء

(نوٹ) یہ مدرسہ حضرت مولانا درخواستی مدظلہ کی سرپرستی میں قائم ہے اور یہ اس علاقہ کا پہلا مدرسہ ہے۔ نیز جملہ رقوم و خطوط و کتابت بنام ناظم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلویا چک ۳۷۹ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور روانہ کی جائیں

(المشتہر۔ سید محمود جاوید حسن ترمذی ناظم مدرسہ ہذا)

کرتا تو ہم اس سے دستبرداری کا اعلان کرتے اس کے برعکس آپ اپنے خود ساختہ امام کے ساتھ اپنی عقیدت و احترام کا جائزہ لیجئے۔ آپ کے واجب الاحترام امام نے بعض انبیاء کی عصمت کو مجروح کیا۔ صحابہ کرام کے نفوس قدسیہ کو نشانۂ تنقید بنایا۔ امت کے مسلّم ائمہ دین اور مجدّدین کے ذوات پر ناروا حملے کئے۔ مگر آپ ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے بلکہ اُلٹا اُن کی حمایت اور تائید کی مذموم کوشش میں اپنی قوتیں صرف کئے ہوئے ہیں۔ ہم آپ سے اور جملہ اہل نظر سے اپیل کرتے ہیں کہ انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا ہم نے اکابر دیوبند کی حیثیت امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ سے بڑھائی ہے یا آپ کے نزدیک مودودی صاحب کا مقام جامع القرآن سیدنا عثمانؓ امین امت سیدنا معاویہؓ اور سیدنا عمرو بن العاص وغیرہم و دیگر صحابہ اور ائمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بلند و بالا ہے — مودودی صاحب کے باطل نظریات پر کتاب و سنت کی روشنی میں جب بحث کی جاتی ہے تو آپ کی رگِ حمیت پھڑک اٹھتی ہے اور ساری پروپیگنڈہ مشینری فریضۂ دفاع کے لئے حرکت میں آتی ہے۔

اور یہی مودودی صاحب جب انبیاء کے ذوات پر حملہ آور ہوتے ہیں، جھوٹی من گھڑت روایات کی بنا پر صحابہؓ کے نظریات پر تنقید کرتے ہیں۔ ائمہ دین کے کارناموں کا مضحکہ اڑاتے ہیں تو یا تو وفاداری بشرط استواری کا مصداق بن کر آپ لوگ اس کی جارحیت کی پشت پناہ بنتے ہیں یا کم از کم آپ کی فصیح اور بلیغ زبانیں بند ہو جاتی ہیں اور آپ کی منقار زیان و قلم پر ہمہ سکوت ثبت ہو جاتی ہے۔ ؎

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

رہا آپ کا چوتھا الزام تو اولاً تو وہ اس لئے مہمل ہے کہ اعتراض بہرحال اعتراض ہوتا ہے چاہے ۱۹۵۸ء میں ہو یا ۱۹۵۵ء میں۔ ایک اعتراض کو صرف اس لئے بے وزن ٹھہرانا کہ وہ ۱۹۵۸ء کی بجائے ۱۹۵۵ء میں اٹھایا گیا ہے آپکی ذہنی ہی منطق ہے

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ثانیاً ہمارے اکابر کا روز اول سے ہر مدعی اسلام کے متعلق حسن ظن کا رویہ رہا ہے۔ غلام احمد قادیانی۔ غلام احمد پرویز نیچری اور وغیرہ غلط افکار کے علمبرداروں کی تکفیر اور تضلیل میں انہوں نے جلد بازی نہیں کی۔ بعد میں جب ان کے نظریات اُن کے سامنے پوری طرح عیاں ہوئے تو نہ صرف یہ کہ علمی دلائل سے ان کے دندان توڑ جوابات دیئے بلکہ عملی میدان میں نکل کر ان میں سے سب سے بڑے فتنہ قادیانیت کی بیخ اکھاڑ دی — مودودی صاحب کے متعلق بھی اُن کا یہی تاریخی رویہ برقرار رہا۔ ایک وقت تک انہوں نے اس امید پر اُسے ڈھیل دی کہ شاید راہ راست پر آجائے مگر جب مایوس ہوتے تو ایک رہبر امت مجدد ملت کی حیثیت سے انہوں نے امت کو اس فتنہ سے آگاہ کر دیا اور پوری ملت کی رہنمائی کا حق ادا فرمایا۔ ثالثاً شیخ الاسلامؒ جیسی عظیم شخصیتوں کے ہاں اتنی فرصت کہاں تھی کہ وہ ہر سیاہ شدہ بیاض کا مطالعہ کرتے رہتے۔

پانچویں سوالیہ گذارش کا جواب یہ ہے کہ مودودی صاحب کی عبارات اس درجہ کے دقیق علمی مضامین کی حامل ہی نہیں جس کو ایک صاحب نظر نہ سمجھ سکے۔ شیخ الاسلامؒ کا علمی مقام تو بہت ہی ارفع ہے۔ الحمد للہ ہم جیسے مبتدی طفلان مکتب بھی اُن کے فہم کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک مودودی صاحب کی عبارات متشابہات کے قبیل سے ہیں جن کے متعلق یوں ہی کہا جائے کہ "المودودی اعلم بمرادھا" رہی حضرت مدنیؒ کے انداز گفتگو کی مناسب یا نامناسب ہونے کی بات تو اس کے متعلق ہم آپ کی توجہ کو قرآن حکیم کی آیت وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ کی طرف مبذول کرانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ شیخ الاسلامؒ کے اعتراضات کے جواب میں مولانا لکھتے ہیں کہ "ان اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ معیار حق کا لفظ اُردو میں ذریعہ معرفت حق کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا، بلکہ معیار کے معنی کسوٹی کے ہیں"۔

اس عبارت میں مولانا نے تضاد بیانی کا جو نمونہ پیش فرمایا ہے اس کی مثال کسی صاحب علم کے کلام میں بھی بمشکل ملے گی۔ ابتداء کلام میں جس چیز کا انکار ہے انتہا میں اس کا اقرار ہے۔ صرف تعبیر کا اختلاف ہے معیار ایک ہی ہے۔ کیونکہ کسوٹی ذریعہ معرفت ہوتی ہے کسی چیز کے جید اور ردی ہونے اور کھرا و کھوٹا کی پہچان کا آلہ ہوتی ہے پس ذریعہ معرفت اور کسوٹی ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں۔ عبرت کا مقام ہے کہ جماعتی تعصب کے جوش میں آکر جب ایک صاحب علم و فضل اپنے عقیدت مآب کی حمایت میں کچھ کہتا یا لکھتا ہے تو وہ کس طرح ایک ہی سطر میں تضاد بیانی کا شکار ہوتا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ "حق کی کسوٹی کا مطلب یہ ہے کہ مطاع مطلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں صحابہ کرام ذریعہ ہدایت اور ذریعہ معرفت حق تو ضرور ہیں لیکن مطاع مطلق نہیں"

اس عبارت میں معیار حق کا جو مفہوم بیان کیا گیا ہے وہ ارباب فکر و نظر کے نزدیک کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ اس لئے کہ "معیار حق" عربی لفظ ہے اور کسی بھی عربی لغت یا محاورہ کی رو سے معیار حق کا مذکور معنی ثابت نہیں کیا جا سکتا اور یہ لفظ اردو اور فارسی میں بھی عام استعمال ہوتا ہے اور ہر شخص اس سے ذریعۂ معرفت حق ہی کا معنی مراد لیتا ہے۔ آپ کے بغیر کسی نے اس لفظ کو آپ کے بیان کردہ معنی میں استعمال نہیں کیا۔ اور آپ نے بھی یہاں اس معنی کا اختراع اس لئے کیا ہے کہ اپنے عالی مقام امام کو حضرت مدنیؒ کے ضرب کلیمی سے محفوظ رکھ سکیں۔ جہاں تک حقیقت اور واقعیت کا معاملہ ہے تو آپ اور آپ کے امیر صحابہ کرامؓ کو معیار حق بہ معنی ذریعۂ حق تسلیم نہیں کرتے اس لئے کہ آپ کے نزدیک جب صحابہ کرام قابل تنقید ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے بعض اقوال اور افعال خلاف حق ہیں۔ جن کی وجہ سے ان پر تنقید روا رکھی گئی ہے اور یقیناً جو حق اور غیر حق کا مجموعہ ہو وہ معرفت حق کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ اس طرح آپ کا عقیدہ ہے کہ "صحابہ کرام کی ذہنی غلامی جائز نہیں"۔ اس کی بنیاد بھی صرف اس بات پر ہے کہ صحابہ کے جملہ اقوال و افعال حق نہ تھے بلکہ برخلاف حق بھی ہو سکتے ہیں

(باقی آئندہ)


## دار العلوم الشہابیہ سیالکوٹ

فاضل عربی — عالم عربی — ادیب عربی — درس نظامی

حفظ قرآن حکیم

ان کلاسوں میں داخل ہونے والے مستحق اور غریب طلبا کے لئے خورد و نوش کی انجمن کفیل ہوتی ہے۔ ایک طالب علم کو نقد مبلغ پچیس روپے ماہانہ وظیفہ یا اس کی جگہ دو وقت مفت سے کھانا ملتا ہے۔ کپڑوں کی صفائی اور حجامت کے لئے ہفتہ وار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

درجہ علوم اسلامیہ میں دو استاد اور شعبہ حفظ قرآن میں دو قاری اور ایک حافظ کام کر رہے ہیں۔ انجمن نے وظائف کا معیار مقرر کیا ہے۔ ارباب شوق کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ آیئے اور انجمن کی تعلیمی خدمات سے فائدہ اٹھایئے۔

ناظم اعلیٰ انجمن دار العلوم الشہابیہ رجسٹرڈ سیالکوٹ شہر

# مودودی صاحب کا خدا پر بہتان

## اور برگزیدہ پیغمبر کی توہین

### مولوی یوسف مودودی اب کہاں منہ چھپائیں گے

مولوی یوسف اکوڑہ خٹک کا دجل و فریب تو کسی اور موقع پر واضح کیا جائے گا کہ کس طرح وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ میں مودودی صاحب کی خرافات سے کنی کترا کے نکل جانے کی کوشش کر رہے ہیں اور تکفیر کی بحث چھیڑ کر مودودی صاحب کے جاہل چیلوں پر اپنا علمی رعب بٹھانے یا اپنی بے چارگی چھپانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کی شان میں بکواس لکھنے سے ملک بھر سے نفریں ہو رہی ہے۔ اب اس بدبو کا چھپانا مولوی یوسف کے بس کا روگ نہیں ہے۔ سنی مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو ایک ہزار سال سے شیعہ فرقہ والوں سے اتنی ٹھیس نہیں پہنچی، جو اس بارِ آستین مجتہد نے پہنچائی ہے اور اب تو مودودی تابوت میں آخری میخ بھی لگ گئی۔ ملک کے تمام مکاتب فکر نے اس کی مخالفت کی تھی ایک ندوۃ العلماء لکھنؤ باقی تھا۔ اب اس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحٰق سندیلوی نے بھی ان کی قلعی کھول دی۔ بہرحال یہ بحث ہم کسی اور وقت کے لئے اٹھائے رکھتے ہیں یہاں ہم مولوی یوسف کے آقائے محترم (خود ود مجتہد) مودودی صاحب کی ایک اور مجتہدانہ گندگی پیش کر کے جواب کے منتظر ہیں۔ اور اہل ایمان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مندرجہ ذیل مضمون پر غور کر کے مسلمانوں کا ایمان بچانے کی سعی کریں۔

مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن کی جلد ہی اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا الایۃ کے ذیل میں اس خود رو مفسر نے لکھا ہے:۔

"تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونسؑ کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونسؑ سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر اپنا مستقر چھوڑ دیا تھا اس لئے جب آثارِ عذاب دیکھ کر آشوریوں نے توبہ و استغفار کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔۔۔۔ پس جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا اور اللہ کے مقرر کردہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ گیا، تو اللہ تعالیٰ کے انصاف نے اس کی قوم کو عذاب دینا گوارا نہ کیا کیونکہ اس پر اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں ہوئی تھیں۔"

اس عبارت کو بار بار پڑھیں کیا اس سے یہ باتیں نہیں معلوم ہوتیں؟

(۱) کہ پیغمبر (حضرت یونس علیہ السلام) ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا۔ بلکہ فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں ان سے بہت سی کوتاہیاں ہوئیں کیوں یوسف صاحب! خدا کا برگزیدہ پیغمبر ادائے رسالت میں کوتاہی یا اپنے پیغمبرانہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہیاں کر سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ رسول کیسے ہوا اور خدا تعالیٰ نے اس کو رسالت (پیغام رسانی) کے لئے منتخب کیسے کیا۔ اس طرح تو معاذ اللہ خدا کا انتخاب ہی غلط ٹھہرتا ہے۔ کیا یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے اور کیا آپ کے پیر و مرشد مودودی کو پیغمبروں کے بارہ میں ایسی رکیک باتیں لکھنے کا حق حاصل ہے؟

(۲) دوسری بات مودودی نے یہ کہی کہ حضرت یونس علیہ السلام اتمام حجت پورا نہیں کر سکے حالانکہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو بھیجتا ہی اس لئے ہے کہ وہ بندوں پر اتمام حجت کریں۔ قرآن پاک میں نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام نیز حضرت یونس علیہ السلام کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (ہم نے یہ تمام پیغمبر بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے بنا کر بھیجے تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ پر کوئی حجت نکالنے کی گنجائش نہ رہی)

معمولی عربی داں جانتا ہے کہ یہاں کسی قسم کی حجت باقی نہ رہنے کا ذکر ہے۔ مگر مودودی لکھتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام ادائے رسالت میں کوتاہی کر گئے اور قوم پر اتمام حجت کی شرائط پوری نہیں کیں۔ کیا مودودی قرآن کی تفسیر لکھ رہا ہے یا قرآن کی مخالفت کر رہا ہے

(۳) مودودی نے یہ ثابت کیا ہے کہ قوم یونس پر سے عذاب اس لئے ٹلا کہ ان پر اتمام حجت نہیں ہوا تھا (اور خدا تعالیٰ کا قانون ہے وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ کہ جب تک ہم پیامبر نہ بھیجیں عذاب نہیں دیا کرتے)

حالانکہ اللہ تعالیٰ عذاب ٹلنے کی وجہ قوم کا ایمان لانا بتایا ہے۔ لَمَّا اٰمَنُوْا کَشَفْنَا عَنْھُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ (کہ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان پر سے رسوا کن عذاب ہٹا دیا)

(۴) سب سے بڑا ظلم مودودی نے یہ کیا کہ اس نے خدائے برتر پر جھوٹ بولا کہ اللہ نے وقت مقرر کیا تھا مگر حضرت یونس علیہ السلام اللہ کے مقرر کردہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے لئے کوئی وقت جانے کا مقرر کیا تھا۔ کیا قرآن پاک و حدیث مصطفےٰ سے یہ ثابت ہے؟ پھر اگر مقرر کیا تھا اور پیغمبر نے خدا کے حکم کی کوئی پرواہ نہیں کی تو اس سے زیادہ پیغمبر پر الزام اور پیغمبر کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے جانے کے لئے کوئی وقت مقرر نہ کیا تھا تو مودودی نے خدا پر افترا بھی کیا اور پیغمبر پر خواہ مخواہ کیچڑ اچھالا

اگر ایک پیغمبر قوم سے مایوس ہو جاتا اور عذاب الٰہی نازل ہونے کا یقین کر کے ان کے اندر سے چلا جاتا ہے اور یہ چلا جانا خدا تعالیٰ کی وحی سے پہلے اور اپنے اجتہاد سے ہو تو اسے اجتہادی لغزش کہہ سکتے ہیں یہ اور بات ہے، اور خدا تعالیٰ وقت مقرر کرے۔ اور پیغمبر خدا کے اس مقرر کئے ہوئے وقت کی پروا نہ کرتے ہوئے پہلے ہی نکل جائے یہ اور بات ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا تھا تو خدا تعالیٰ پر یہ شیطانی افترا کیوں کیا گیا اور پھر پیغمبر کو کیوں خواہ مخواہ موردِ الزام ٹھہرایا۔

ہاں مولوی یوسف! اب تک تو تمہارے اس گرو جی نے کسی غلطی سے توبہ نہیں کی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ عبارت بدل دی مگر یہ توفیق کبھی نہیں ہوئی کہ وہ صاف کہہ دے کہ یہ مجھ سے غلطی سرزد ہوئی ہے۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ مندرجہ بالا خرافات سے بھی اب تک اس نے توبہ نہیں کی۔ دیکھئے اب آپ اس کی یہ خرافات بھی جائز ثابت کر کے اپنی قیمت بڑھاتے ہیں یا اس کو توبہ پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ توقع تو آپ جیسے آدمی سے ہو نہیں سکتی کہ وہ توبہ نہ کرے تو آپ اس کی صفائی اور تعریف کرنے سے توبہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پیٹ پوجا سے بچائے آمین!

# حضرت مفتی محمود صاحب اور ان کے رفقاء کی گرفتاری پر احتجاجی قرار دادیں

## جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا ہنگامی اجلاس

زعماء جمعیۃ علماء اسلام سرحد مولانا سید گل بادشاہ امیر سرحد۔ مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی قائد سرحد صاحبزادہ عبدالباری صوبائی ناظم اعلیٰ۔ مولانا پیر مبارک شاہ ناظم سرحد۔ مولانا عزیز الرحمٰن امیر ضلع پشاور، مولانا لطف الرحمٰن امیر ضلع مردان، مولانا محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ ضلع پشاور۔ مولانا محمد حسین امیر شہر پشاور اور دیگر ارکان جمعیۃ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جشن ملتان میں طاؤس و رباب کے خلاف عوامی جذبات کو دبانے کے سلسلہ میں مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور دیگر مذہبی و سیاسی رہنماؤں کی گرفتاری پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کے اس اقدام کو ملک میں رقص و سرود کی حوصلہ افزائی کے مترادف قرار دیا۔ حکومت کی سرپرستی میں طاؤس و رباب کی مجلسیں منعقد کرانا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ماتھے پر ایک بدنما داغ ہے اور آئین پاکستان کے خلاف کھلا مذاق ہے۔ جبکہ آئین پاکستان میں یہ بات حکومت کے ذمہ قرار دی گئی ہے کہ وہ باشندگان پاکستان کو اس قابل بنائیں گے کہ وہ اسلام کی مقدس تعلیمات کے مطابق زندگی گذار سکیں۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے مسلمانوں کے معاشرہ میں رقص و سرود اور طاؤس و رباب کے لئے قطعاً گنجائش نہیں اور گورنر مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ فی الفور مفتی محمود صاحب اور دیگر رہنمایان قوم کو رہا کرے اور عوامی جذبات کو مزید ٹھیس نہ پہنچائے۔ (محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ)

## جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حکومت کے اس اقدام کی پرزور مذمت کی ہے جو اس نے جشن ملتان کے انعقاد کے سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد شریف جمعیۃ علماء اسلام و دیگر حضرات کے اسکان کی گرفتاری کی صورت میں اٹھایا ہے۔ اس عمل سے حکومت کے ان تمام دعاوی کی نفی ہوتی ہے جو اس نے پاکستان میں اسلام برپا کرنے کے لئے کئے ہیں۔ جشن ملتان میں ضیاع اور طاؤس و رباب کو فروغ دینے کے سوا کوئی مفاد نہیں حالانکہ بھارت اپنے دفاع کی تیاریوں میں پوری طرح سرمایہ لگا رہا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت کے اس اقدام کے خلاف جہاں پرزور احتجاج کرتا ہے وہاں اس سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مولانا مفتی محمود اور دیگر ارکان کو فوراً رہا کرے اور جشن ملتان کی ان تمام تقریبات پر سختی سے پابندی عائد کرے، جو خلاف اسلام ہیں۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی احتجاجی قرارداد

آج مورخہ ۱۵ نومبر بعد از نماز عصر مدرسہ دارالہدیٰ بھکر میں زیر صدارت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ بھکر اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا یہ اجلاس جشن ملتان کے مجوزہ رقص و سرود کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملک میں ایسی خلاف اسلام حرکات اور لہو و لعب پر بے تحاشہ خرچ کرنا نہایت مذموم اور ناقابل برداشت ہے۔ حکومت پر عوامی احساسات واضح ہو چکے ہیں بالخصوص قائد جمعیۃ علماء اسلام مفتی محمود صاحب اور دوسرے رہنماؤں کی گرفتاریوں سے اس جشن کی قباحتیں اور بھی زیادہ عیاں ہو جاتی ہیں مسلمانوں کے مقتداؤں کو جیلوں میں ٹھونس کر گانے ناچنے والیوں کو نچوانا اور لاکھوں روپے ضائع کرنا مسلمانوں کی دینی غیرت و حمیت کو کھلا چیلنج ہے اور اسلام کے خلاف افسوسناک جسارت ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ جشن ملتان اور اس قسم کے تمام جشنوں کو ممنوع قرار دے کر عامۃ المسلمین کے جذبات کا احترام کیا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی احتجاجی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام پان منڈی نزد گھنٹہ گھر منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب مبلغ جمعیۃ نے بڑے پرزور الفاظ میں جشن موسیقی و ثقافتی شو کی حوصلہ افزائی کی مذمت کی اور روز افزوں بڑھتی ہوئی گرانی پر بھی روشنی ڈالی۔ نیز اسلامی قوانین کے نفاذ اور تمام غیر اسلامی مثلاً عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی و فواحشات کو یکسر ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ کے دوران حاضرین برائے اسلامی قانون زندہ باد، غیر اسلامی قوانین ختم کرو کے نعرے لگاتے رہے

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا یہ جلسہ عام حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ثقافت اور آرٹ کے نام پر ہونے والے پروگرام و جشن فوراً بند کئے جائیں۔ کیونکہ یہ پروگرام اسلام اور نظریہ پاکستان کے صریح خلاف ہیں۔ نیز حکومت کو ان اداروں کی مالی امداد بند کر کے یہ رقم دفاع وطن پر خرچ کرنی چاہیئے۔

(۲) یہ جلسہ عام حکومت کے اس حکم کی سخت مذمت کرتا ہے کہ اس نے (باقی صفحہ ۱۲ پر)


طاقت و توانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ۔ قابل اعتماد توانائی۔ فرحت بخش تندرستی

مانع اعظم — دل، دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرّا۔ مادۂ حیات کا محافظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اسم بامسمّٰی —— ایک ماہ دس روپے

طلائے شباب خاص — بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب —— ایک ماہ دس روپے

لبوب کبیر خاص الخاص — اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا کستوری عنبر مفرز مرکبات، زمرد، یاقوت، فیروزہ، کشتہ چاندی، کشتہ سونا وغیرہ کا مرکب ایک ماہ ۱۶/۰ روپے (نوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/۰ روپے نصف کورس ۱۹/۵۰ روپے۔ مکمل کورس منگوانے پر محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ — اشرف لیبارٹریز، لائلپور — فون نمبر ۳۰۲۱

# الاهداء

الی ذی الهمة الشمّاء ورئیس جمعیة العلماء منبع الزهد والتقیٰ
الحافظ الاحادیث المصطفیٰ حضرت العلامه مولانا الحاج
عبد الله درخواستی ابقی الله تعالیٰ علینا ظلاله دائمة وقائمة

یہ وہ عربی سپاسنامہ ہے جو مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ ضلع چاٹگام کے عظیم الشان جلسہ میں حضرت حافظ الحدیث درخواستی دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ مدظفر)

لهٰذی تحیتنا الاکرم قادم ترحاب عبد الله ذالمتکارم
اهلاً وسهلاً رائقاً متهللا قلنا به شکرا لاله العالم
شیخ نبیل جهبذ روض الهدیٰ من تحته تجری علوم القاسم
لله عبد حافظ و محدث علامة فی العصر قهر الظالم
وقلوبنا مفروشة فوق الثری بقدومهم مشتاقة للقادم
وعیوننا مبسوطة لورودکم فردوا علیها منة بمراحم
لبستُ بهم قمص السرور جلودنا فالقوم فی اعیادهم بمکارم
علم الهدیٰ شمس الحدیث وزینه بدر العلیٰ ثقه امین الحازم
به ناضر روض العلوم بمنّه روض الضمیر الجهبذ المتقادم
میزاب عرفان النبی فؤاده تحیی به موتی ضلال قائم
ذوهمّة شمّاء فی اقواله اذ قام سلطان بزیّ القاصم
لیث الشری بطل لوغیٰ اسم العدیٰ فی الله لا تخوف له من لائم
ویجاهد الاعداء اذ قاموا لیمحو الدین فی طغیانهم بالصارم
واذا الحکومة قننت فی عائل وتجاوزت طرق الهدیٰ فی لعائم
قاومتهم اظهرت حقا خالصا انذرتهم من بطش رب حاکم
اعلنتهم فالله خیر حافظا لا تختفی من قاهر او صادم
من قابل الدین القویم محاربا فالله یقصم اظهر المتخاصم
والله یحییهم ویبقیهم علی خیر ولا زالوا ملاذ الهائم
یا ایها العبد اللئیم رفیقهم اختم علی نعت النبی الهاشمی

## بقیہ: ختم نبوت اور حدیث نبوی

یعنی بتایا یہ گیا کہ نبوت تو خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی، لغوی ہو یا ظلی اور بروزی، ہر قسم کی ختم ہو گئی۔ ہاں مبشرات، رویائے صالحہ باقی رہ گئے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے اور ایک حدیث میں جو کہ شاید بخاری ہے تشریح کی گئی ہے کہ رویاء صالحہ (سچی خوابیں) نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

## بقیہ: ـــــ احتجاجی قرار دادیں

ملتان میں ہونے والے جشن موسیقی کے خلاف احتجاج کرنے والے حضرات کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سابق ممبر قومی اسمبلی بھی شامل ہیں

(۳) ملک میں اشیائے خوردنی کی بڑھتی ہوئی قیمتیں غریب اور متوسط طبقہ کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہیں اور حکومت کی واضح یقین دہانیوں کے باوجود اشیاء کے نرخوں میں روز افزوں اضافہ عوامی مطالبہ کی صریح پامالی ہے۔

(۴) یہ اجتماع سکھر میونسپلٹی کے ممبران اور حکام کے ناروا اور نامناسب فیصلے کی سخت مذمت کرتا ہے۔ جس میں سکھر میونسپلٹی نے شہر میں اپنی دوکانوں کے کرایہ میں ۲۵ فیصد کا اضافہ کر دیا ہے جس سے غریب دکاندار سخت مشکلات میں مبتلا ہیں۔

(۵) یہ جلسہ عام اردن اور شام پر مغربی سامراج اور اسرائیل کے بزدلانہ حملہ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور عالم اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سامراجیت کے مشترکہ منصوبے کو خاک میں ملا دیں۔

اور محترم صدر ایوب صاحب کو بروقت حمایت و امداد کے اعلان پر مبارکباد دیتا ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی احتجاجی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے ایک ہنگامی اجلاس میں مفتی محمود صاحب کی گرفتاری پر پرزور احتجاج کیا ہے۔ صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کے نام تار بھی دیئے ہیں۔

(محمد نعیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ)

(نوٹ) ان قراردادوں کے علاوہ جھنگ گوجرانوالہ اور دوسرے کئی شہروں سے احتجاجی قرار دادیں موصول ہوئی۔ جن کو جگہ کی تنگ دامانی کی وجہ سے اگلے ہفتے کے پرچہ میں درج کیا جائے گا۔

(ادارہ)

# نقد و نظر

## حیات الانبیاء علیہم السلام

(امام بیہقیؒ، امام سبکیؒ اور امام سیوطیؒ کے رسائل)

طباعت عمدہ مصری ٹائپ۔ کاغذ سفید کرنا فلی قیمت ۲ روپے پچاس پیسے علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ۔ ادارہ معارف اسلامیہ مبارک پورہ سیالکوٹ۔

حیات الانبیاء کا عقیدہ تمام امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ حتیٰ کہ نواب صدیق حسن مرحوم اور قاضی شوکانیؒ جیسے حضرات بھی اس کا انکار نہیں کر سکے لیکن اس دور پرفتن میں بعض لوگوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے یا امت میں فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے اس متواتر اور اجماعی عقیدہ سے انکار کیا ہے

زمانہ سلف میں چونکہ معتزلہ اور کرامیہ وغیرہ فرق باطلہ نے بھی انبیاء کی حیات کا انکار کیا تھا لہذا کئی ائمہ نے اس موضوع پر کئی رسالے تصنیف فرمائے۔ زیر نظر کتاب میں امام البیہقیؒ امام تقی الدین السبکیؒ اور امام جلال الدین السیوطیؒ کے اس مضمون سے متعلق رسائل عربی زبان میں طبع کیے گئے ہیں۔ جن میں ان ائمہ مرحومین نے دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور یہی اہلسنت کا مسلک ہے۔

زیر نظر کتاب ہر لحاظ سے دیکھنے کے قابل ہے اور اس کے مطالعہ سے حیات الانبیا علیہم السلام کا مسئلہ بخوبی ذہن نشین ہو جاتا ہے

## درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ

طباعت عمدہ، کاغذ سفید کرنا فلی۔ قیمت ۳۷ پیسے ملنے کا پتہ: ناظم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔

اس زمانہ میں مبتدعین نے دین کے ہر مسئلہ میں نئی نئی راہیں نکال لی ہیں۔ حتیٰ کہ درود شریف جیسے متفق علیہ مسئلہ میں بھی بعض ایسے طریقے ایجاد کر لئے ہیں جن کا قرون مشہود لہا بالخیر میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

زیر نظر کتاب میں درود شریف اور ذکر کی اہمیت اور فضیلت کو بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ اذان سے قبل اور بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کا خیر القرون میں کہیں وجود نہ تھا۔ کتاب کا پیش لفظ مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا لکھا ہوا ہے۔

## مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

طباعت عمدہ۔ کاغذ سفید کرنا فلی قیمت ۴۰ پیسے ملنے کے پتے: ناظم ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

(۲) مولانا احمد سعید صاحب بھوپت آبادی حال کراچی، گوجرانوالہ

(۳) مکتبہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

زیر نظر کتاب مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی تالیف ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا ان کا جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا جائز نہیں، کتاب مدلل اور قابل مطالعہ ہے۔

کتاب کے آخری حصہ میں مرزائیوں کے عقائد اور ان کے متعلق علماء کے فتاویٰ نقل کئے گئے ہیں۔ غرضیکہ کتاب نہایت معلومات افزا ہے۔

---

۴۴ صحیح خیر خواہ ہیں۔ علماء کا شب و روز وظیفہ حیات ہے کہ مسلمانان پاکستان گناہ اور معصیت سے بچیں۔

آخر میں انتہائی افسوس و قلق و ناراضگی کے ساتھ علماء اسلام کے ایک عظیم راہنما کی گرفتاری پر آپ سے احتجاج کرکے معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

(سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ طور و ضلع مردان مغربی پاکستان)

## امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ کا صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کے نام تار

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کی گرفتاری کی خبر سن کر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کو ایک ٹیلیگرام دیا۔ جس میں حضرت مفتی صاحب کی گرفتاری کی بابت سخت احتجاج کیا۔ مولانا کا ٹیلیگرام ایک اہم مضمون کا حامل ہے لہذا قارئین کے استفادہ کے لئے اس کو یہاں نقل کیا جا رہا ہے:۔ (محمود احمد ظفر)

بخدمت صاحب العزت صدر مملکت پاکستان راولپنڈی و گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ صاحب لاہور!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں سرحد کے پانچ ہزار علماء شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ اور لاکھوں مسلمانان پاکستان کے امیر کی حیثیت سے تمام علماء اسلام اور مسلمانان سرحد کی طرف سے نہایت قلق اور احتجاج کے ساتھ خدمت عالیہ میں ناراضگی اور غم کے تاثرات پیش کرتا ہوں کہ دنیائے اسلام کی عظیم مذہبی شخصیت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے قائد مفتی اعظم مولانا محمود صاحب سابق ایم این اے اور دیگر علمائے اسلام کو صرف اس لئے گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ جشن ملتان کے خلاف جو رقص و سرود بے حیائی، خلاف اسلام حرکات کا مجمع ہوگا احتجاج کر رہے تھے۔

پاکستان خدا کی عظیم نعمت ہے۔ خدا کی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ تاریخ شاہد ہے۔ تخت دہلی، ارض سپین۔ اقتدار اودھ اس وجہ سے اللہ نے چھین کر کافروں کے حوالہ کئے کہ حکمران خلاف شریعت امور کے مرتکب اور سرپرست بنے ہوئے تھے۔ ابھی ابھی اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ذلیل ترین اقوام، انسانیت کے عظیم دشمن، انسانی صورت میں درندے ہندو پر پاکستان کو فتح عظیم دی۔ کیا ملک میں رقص و سرود، بے حیائی، بے پردگی کے یہ جشن ہم اس فتح کے شکریہ کے طور پر منا رہے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدا کے ہاں آپ پہلے جوابدہ ہوں گے۔ پاکستان پر رحم کیجئے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے اللہ کے قہر و غضب کو دعوت نہ دیں۔ علماء کو تبلیغ اسلام سے نہ روکیں۔ ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں اقتدار کی غرض کے لئے حکومت کی مخالف ہیں صرف علماء اسلام ہیں جو پاکستان کے ۴۴

(باقی کالم ۲ میں)

## اک دیا اور بجھا

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ اور مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی کی مفارقت کا زخم ابھی بھرا نہیں تھا کہ اچانک دارالعلوم کبیر والا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر ملی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا موصوف بہت سی خوبیوں کے حامل تھے کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند میں اونچے درجے کے مدرس رہے۔ معقول و منقول میں یگانہ روزگار تھے۔ مولانا تہجد کے لئے اٹھے۔ تہجد پڑھی اور بعد نماز کچھ وظیفہ فرمانے لگے۔ اسی وظیفہ کی حالت میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات میں ترقی عطا فرمائے آمین!

(ادارہ)

## بقیہ ـــ خبرنامہ جمعیۃ

### جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۶ نومبر ۱۹۶۶ء صبح آٹھ بجے جمعیۃ کے دفتر میں مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب زید مجدہٗ منعقد ہوا۔ اجلاس کے افتتاح سے پہلے بحیثیت معزز مہمان ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی نے کارکنان جمعیۃ سے خاص خطاب فرمایا۔ پھر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی اور چند تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

اول۔ مشرقی پاکستان کے ہر ضلع میں جمعیۃ قائم کرنے کے لئے ایک داعیہ کمیٹی بنائی گئی۔

دوم۔ ایک فری شفاخانہ کھولنے کا منصوبہ قرار پایا۔

سوم۔ چھوٹے چھوٹے کتابچے شائع کرنے کی تجویز منظور ہوئی۔

چہارم۔ ایک اسلامی دارالمطالعہ کھولنے کی تجویز منظور ہوئی۔ علاوہ ازیں دوسری بہت سی تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ بالآخر دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام کیا گیا۔

(محمد عبدالجبار غفرلہٗ)

### جمعیۃ علماء اسلام خانپور کی مساعی جمیلہ

مورخہ ۱۸ رجب کو مولوی عبدالصمد صاحب و مولانا عبدالرحیم صاحب نے جمعیۃ کے پروگرام کے مطابق علاقہ پکا لاڑاں روانہ ہوئے۔ پکا لاڑاں میں کافی ممبر سازی کی گئی اور بقیہ علاقہ میں چودھری شاہنواز صاحب نے ممبر سازی کا وعدہ کیا تشکیل پوری ممبر سازی کے بعد ہوگی۔

۱۹ رجب کو بستی کو رانی پہنچے۔ جس میں مولانا عبدالغفور صاحب نے ساتھ ہو کر ممبر سازی کرائی اور پورے تعاون کا سب نے وعدہ کیا شام کو موضع کنڈانی پہنچے وہاں پر مہاجرین کی جماعت کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعد میں ممبر سازی کی گئی اور پوری ممبر سازی کے بعد تشکیل کو عمل میں لانے کا وعدہ کیا

۲۰ رجب کو بستی سالار گئے۔ وہاں کے لوگوں نے رکنیت منظور کرتے ہوئے پورے تعاون کا وعدہ کیا۔

۲۱ رجب کو موضع گل محمد بستی قاضی امام بخش گئے۔ وہاں پر ممبر سازی کرتے ہوئے شام کو بستی چاچڑاں پہنچے اور رات کو تقریر کے بعد عوام کی ممبر سازی کی گئی

۲۲ رجب کو بمقام ایلن آباد پہنچے جہاں پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے مختصراً لفاظ میں جمعیۃ کا تعارف کرایا اور مبلغ جمعیۃ نے بھی تقریر کی۔ بعد ہٗ ممبر سازی کی گئی۔ وہاں پر مقامی پولیس کے آدمیوں نے فریب آدمیوں کو ڈرایا کہ ہمیں حکم ملا ہے کہ جو افراد بھی جمعیۃ میں شامل ہوں اُن کے نام اور جو تشکیل ہوئی ہے وہ بھی پیش کریں۔ جس کی وجہ سے لوگ ذرا خائف معلوم ہوتے تھے۔ اللہ تعالےٰ اس ملک میں پالیسی سازوں کو ہدایت دے آمین!

۲۳ رجب کو بمقام خان بیلہ پہنچے۔ وہاں سے بستی قدرت آباد، پھر ممبر سازی کرتے ہوئے واپس دفتر میں پہنچے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق دے۔

۲۴ رجب کو خان پور سے بستی کیوڑ روانہ ہو کر شام کو وہاں پہنچے۔ مولانا عبدالواسع صاحب نے جمعیۃ کا تعارف کرایا اور ممبر سازی کی اور دوسری بستیوں میں ممبر سازی کے لئے حافظ امام دین کو مقرر کیا۔ تشکیل بعد از مکمل ممبر سازی ہوگی۔

۲۵ رجب کو بستی کھوکھر گئے۔ وہاں کے لوگوں کو جمع کر کے مختصر تقریر فرماتے ہوئے ممبر سازی کا کام کیا۔

۲۶ رجب کو بستی چاہ جھیول گئے۔ وہاں کے لوگوں کو جمع کر کے مختصر تقریر فرماتے ہوئے ممبر سازی کا کام کیا۔ تمام علاقہ جات کے لوگوں نے جمعیۃ کے ساتھ پورے تعاون کا وعدہ کیا

(خدا الرحمٰن درخواستی خان پور)

### جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا ہنگامی اجلاس

مورخہ ۱۲ نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا اجلاس دفتر جمعیۃ میں بعد از نماز عشاء منعقد ہوا۔ جناب مولانا احسان علی صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ ناظم جمعیۃ حکیم عمرانی صاحب نے جمعیۃ کی رفتار عمل پر روشنی ڈالی اور مدرسہ بالغان کھولنے کی تجویز اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ ازاں بعد یہ قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس موجودہ ہوشربا گرانی کے دور کرنے کے سلسلے میں حکومت کے اس اقدام کو مستحسن خیال کرتا ہے کہ ہر شہر میں ارزاں قیمت پر آٹے کی دکانیں کھولی گئی ہے۔ مگر نواب شاہ شہر کے لئے موجودہ دکانیں اس لئے ناکافی ہیں کہ وہ ضلع نواب شاہ کے لئے بھی ہیں۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دکانیں کھولنے کا بندوبست کیا جائے

(۲) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔ اور غیر اسلامی قوانین فوراً منسوخ کئے جائیں۔

(۳) حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو جمعیۃ کی جانب سے ضلعی مبلغ مقرر کیا گیا۔ فی الحال آپ نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کی ہیں۔ آپ کے سہ روزہ دورہ کا پروگرام یہ ہے۔

۱۸ نومبر دودڑ شہر۔ ۱۹ نومبر یاندی۔ ۲۰ نومبر دیا خان۔ دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ نواب شاہ)

### مفتی محمود صاحب رہا کر دیئے گئے

ملتان۔ ۲۱ نومبر آج شام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ان کے دیگر نو ساتھیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے ان کے خلاف مقدمات واپس لے لئے گئے۔ رہائی کے بعد بے شمار افراد نے انہیں ہار پہنائے اور ایک جلوس کی صورت میں قیام گاہ تک پہنچایا گیا۔

یاد رہے کہ حضرت مفتی صاحب مع دیگر دس افراد کے ساتھ جشن ملتان کے خلاف احتجاجی جلسہ کرنے اور جلوس نکالنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ انہوں نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

شیخ حسام الدین امیر متحدہ اسلامی محاذ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام اور دیگر رہنماؤں نے رہا ہونے والے حضرات کو مبارکباد دی ہے اور ایک پیغام میں کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ حکومت نے ملتان کی انتظامیہ کی غلطی کو محسوس کر لیا۔

### جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں

مورخہ ۷ نومبر ۶۶ء بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ اسلامی محاذ کی ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی جس کی صدارت مولانا علاؤالدین صاحب امیر متحدہ اسلامی محاذ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام، متحدہ اسلامی محاذ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کا یہ نمائندہ اجلاس جشن ملتان رقص و سرود کی محفل منعقد کرنے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ پاکستان میں مخرب اخلاق جشن منعقد کرنا جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے بنیادی اصول کے خلاف ہے۔ اور گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ مجوزہ جشن ملتان کو فوراً بند کر کے جناب مولانا مفتی محمود صاحب کو بمعہ ان کے رفقاء کے باعزت رہا کیا جائے۔ (محمد زاہد نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں)

# خبر نامۂ جمعیۃ

## بنوں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب جدید

بتاریخ ۲۲ر اکتوبر ۶۶ء بروز اتوار بمقام بنوں مسجد حق نواز خاں زیر صدارت مولانا محمد یعقوب صاحب سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں انتخابی شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر — مولوی محمد یعقوب صاحب
نائب امیر ۱ — مولوی علی اکبر صاحب چکڑالوی میر اخیل
نائب امیر ۲ — مولوی قاری روحانی صاحب مسجد ہنجل بنوں شہر
ناظم اعلیٰ — مولانا عبداللہ صاحب دیوبندی کتب فروش بنوں خاص
نائب ناظم ۱ — مولانا عبدالغنی صاحب اسماعیل خیل محمد خیل بنوچی ڈاک خانہ مریاں
نائب ناظم ۲ — مولانا نور محمد شاہ صاحب سکنہ غوریوالہ
ناظم دفتر — مولانا عبدالقیوم صاحب بنوں شہر ایجنٹ ترجمان اسلام و خدام الدین
خزانچی — قاری صاحب نائب امیر ۲
سالار یعنی انصار الاسلام — مولانا امیر سلام صاحب امام مسجد کالونی بنوں۔

### حلقہ جات تحصیل بنوں

(۱) حلقہ ککی جوجڑی امیر مولانا مزمل شاہ صاحب
(۲) حلقہ میریان لنڈی ڈاک۔ امیر مولانا آصل دین صاحب
(۳) حلقہ داؤد شاہ۔ امیر مولانا فضل غنی و مولانا فضل الرحمان صاحب
(۴) حلقہ سرانی ۔ امیر مولانا عبدالحق صاحب
(۵) حلقہ جھنڈو خیل۔ امیر مولانا سید رسول صاحب
(۶) حلقہ سرانی ۲۔ امیر مولانا عبداللہ جان ۔
(۷) حلقہ شہباز عزمت خیل وغیرہ۔ امیر۔ مولانا شمس الاسلام صاحب و مولانا عبدالستار صاحب
(۸) حلقہ غوریوالہ۔ امیر مولانا عبدالودود صاحب سکنہ کوٹ آزاد حسن خیل۔
(۹) حلقہ چک ڈاڈان میر اخیل امیر مولانا علی اکبر صاحب و مولانا عبدالغفور صاحب
(۱۰) حلقہ حاتی خیل وزیر۔ امیر مولانا سردار علی صاحب مہتمم مدرسہ ڈومیل
(۱۱) حلقہ عظیم خیل۔ امیر مولانا احمد سرور صاحب
(۱۲) ؍ باکا خیل وزیر۔ امیر مولانا جنت میر صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ

مورخہ ۱۴ر اکتوبر بروز جمعہ جامع مسجد تھلہ والی میں جمعیۃ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا السید صدرالدین شاہ صاحب منعقد ہوا۔ شاہ صاحب نے بعد نماز جمعہ جمعۃ کے مقاصد پر روشنی ڈالی، جس پر سب نے اتفاق کیا۔ کافی غور و خوض کے بعد طے پایا کہ خان گڑھ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام مرکزی اکابرین کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ اجلاس پوری کامیابی و بعد از دعا ختم ہوا۔ نیز یہ بھی طے پایا کہ ضلعی جماعت سے رابطہ قائم کیا جائے اور ترجمان کی اشاعت کی توسیع کے لئے بھی کوشش کی جائے

(محمد عمر خادم جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ)

## مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ میں جلسہ

بتاریخ ۱۶ر شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ مطابق ۳۰ر نومبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ صبح نو بجے مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا اجلاس ہوگا۔ جس میں ضلعی عہدہ داران کا انتخاب ہوگا۔ ضلع میانوالی کی ابتدائی جمعیتوں کے نمائندوں سے التماس ہے کہ اجلاس میں بروقت شریک ہوں۔ انتخاب سے قبل تمام مقامی انتخابات مکمل ہو کر ضلع میں پہنچ جانی چاہیئے۔

## انتخاب شاخہائے جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

### (۱) کوٹلہ جام حلقہ بھکر

امیر — صوفی عبدالغفور صاحب
نائب امیر — قاری سراج الدین صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ شیر محمد صاحب
ناظم — حافظ محمد بشیر صاحب طاہر
خازن — اسلام الدین صاحب

### (۲) چک نمبر ۵۲ ٹی ڈی اے حلقہ بھکر

امیر — حاجی نظام الدین صاحب
نائب امیر — صوفی عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد اسماعیل صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم — مولوی عبدالحمید صاحب
خازن — چودھری غلام رسول صاحب
سالار — مولوی محمد موسیٰ صاحب مجاہد

### (۳) شہانی حلقہ بھکر

امیر — حاجی غلام محمد صاحب ممبر یونین کونسل
نائب امیر — ڈاکٹر محمد حسین صاحب
ناظم اعلیٰ — مہربان صاحب
ناظم — محمد سلیمان صاحب
خازن — رب نواز صاحب
سالار — رحمت اللہ صاحب

### (۴) جھمٹ حلقہ بھکر

امیر — مولانا حافظ محمد نواز صاحب
نائب امیر — غلام نبی صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد اسحاق صاحب
ناظم — ملک محمد نواز صاحب
خازن — امام بخش صاحب

### (۵) کھہاوڑ کلاں حلقہ بھکر

امیر — ملک بہادر خاں صاحب
نائب امیر — عبدالحمید خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی محمد اصغر خاں صاحب
ناظم — مستری الٰہی بخش صاحب
خازن — کریم بخش صاحب

### (۶) بھکر شہر

امیر — مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم بھکر
نائب امیر ۱ — محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ
نائب امیر ۲ — مولانا عبدالمجید صاحب صدر مدرس جامع العلوم
ناظم اعلیٰ — حافظ ممتاز علی صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ
ناظم ۱ — سید محمود الحسن صاحب منصور کریانہ مرچنٹ
ناظم ۲ — صوفی محمد یٰسین صاحب کریانہ مرچنٹ
خازن — منشی اللہ راضی صاحب کلاتھ مرچنٹ
سالار — رانا محمد شریف صاحب آڑھتی
نائب سالار — رانا ممتاز علی صاحب آڑھتی

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

## جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ

مورخہ ۴ر نومبر ۶۶ء بمقام جامع مسجد کوئٹہ زیر صدارت جناب مولانا محمد عمر صاحب اراکین جمعیۃ کی ایک خصوصی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں ناظم جمعیۃ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اور قاری عبدالحق صاحب حقانی، مولانا عبدالستار شاہ صاحب۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب (رہنہ) مولانا عبدالعزیز صاحب و دیگر اراکین نے شرکت کی جمعیۃ کی کارکردگی کو تقویت دینے اور ناظم دفتر کے تقرر کے سلسلہ میں بحث ہوئی۔ بالآخر امیر صاحب اور ناظم جمعیۃ کے حکم اور اراکین کے مشورہ سے حضرت مولانا عبداللہ صاحب (قریشی) کو ناظم دفتر مقرر کیا گیا۔ (احقر محمد یعقوب خطیب جامع مسجد کوئٹہ)

دمہ، کھانسی، نزلہ، سل دق (ٹی بی) پرانی پیچش، بواسیر، خارش، ذیابیطس، مردانہ کمزوری کا شرطیہ علاج۔
لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۱۹ انکلس روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۵۵۶۶

PHON No. 67715 — WEEKLY — REGD. L. No. 7653

# তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLAM

LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۵


## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کاغذ عمدہ گلیز ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک، نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

برسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ۔ سوتی سلکی ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا، مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے

تو ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعایت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیاز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں مصر دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## القاموس الجدید

(جدید اردو عربی ڈکشنری)

تمام شعبہ جات زندگی سے متعلق اصطلاحات و محاورات پر مشتمل بیس ہزار سے زیادہ اردو الفاظ کا جدید و مستند عربی ترجمہ علماء، طلباء، شائقین علوم عربی و اردو، مدارس و لائبریریوں کے لئے بیش بہا علمی خزانہ صفحات ۶۷۴ سفید اعلیٰ کاغذ، جلد نہایت مضبوط و حسین معہ سنہری ڈائی اور قیمت صرف ۹/- روپے ڈاک خرچ ۱/- روپیہ

ملنے کا پتہ

ادارہ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

## کون کہتا ہے

کہ عربی مشکل زبان ہے۔ اردو دان طبقہ کے لئے عربی زبان تمام زبانوں سے زیادہ آسان ہے۔ آیئے

ہم

آپ کو چھ ماہ میں پیارے نبیؐ کی پیاری زبان عربی مکمل معہ گرائمر (یومیہ ۳۰ منٹ) میں بذریعہ خط و کتابت سکھائیں تفصیلات کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجئے

ملنے کا پتہ

ادارہ فروغ عربی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

## موسم سرما

قوت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت۔ زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

اگر آپ

کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات۔ مفردات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں — اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں — تو

مطب اشرف کی جانب رجوع فرمائیں۔ جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں۔

بیرونجات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں۔

مطب اشرف

اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی — لائلپور

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگایئے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

ہفت روزہ

# حزب اللہ

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی

# معارف الحدیث

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہِ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ (رواہ رزین ورواہ البیہقی عنہ فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ) مشکوٰۃ ص ۴۴۴)

ترجمہ) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ میں فرمایا کہ شراب خوری تمام گناہوں کا مجموعہ ہے اور عورتیں مردوں کو پھنسانے کے لئے شیطانوں کا بہترین جال ہیں اور دنیا کی محبت یہ تو ہر گناہ کی جڑ ہے۔

تشریح:- اس حدیث کے ایک ایک جملہ کی شرح کے لئے ایک ایک رسالہ درکار ہے۔ یہاں صرف چند اشارات ذکر کئے جاتے ہیں۔ شراب کا نمازوں کی بربادی کے ساتھ گہرا تعلق ہے جو دین کی سب سے بڑی بنیاد ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو ایک مرتبہ شراب پئے گا اس کی چالیس دن تک کی نمازیں قبول نہ ہوں گی اور جو بھی مرتبہ کے بعد اس کی توبہ قبول نہ ہوگی (مشکوٰۃ ص ۳۱۷)

دوسری حدیث میں ہے کہ جو دنیا میں شراب پئے گا اور اسی حالت میں اس کی وفات ہو جائے گی تو اس کو آخرت کی شراب نصیب نہ ہوگی (مشکوٰۃ ص ۳۱۷)

قرآن پاک میں اس کی مذمت میں بڑی تفصیل فرمائی گئی ہے۔ عورتوں کی بے پردگی کے نتائج اور ان کے ذریعہ سے سلطنتوں کی بربادی آج بھی دنیا میں اور تاریخ میں موجود ہے۔ تیسرا جملہ قدرے تفصیل طلب ہے دنیا کی محبت کے لحاظ سے انسانوں کے چار طبقات ہیں:-

(۱) ایک وہ کہ جن کے پاس نہ دنیا ہے اور نہ اپنی بے شعوری کی وجہ سے ان کے قلب میں دنیا سے محبت ہے۔ یہ محروم القسمت ہیں مگر حب دنیا کی اُخروی مضرتوں سے محفوظ ہیں۔

(۲) جن کے پاس دنیا بھی ہے اور دنیا کی محبت میں مخمور ہیں اور یہ بدترین قسم ہے۔ ان کی دنیا حب دنیا کی وجہ سے نہ اُن کے کام آتی ہے اور نہ دوسروں کے لئے کارآمد ہے۔

(۳) جن کے پاس دنیا تو نہیں مگر وہ دنیا کی محبت میں دیوانے ہیں۔ یہ سب سے بدترین فرقہ ہے۔ جن کے ہاتھ بھی دنیا سے خالی ہیں اور دنیا کی محبت میں دیوانگی کی بہت میں دیوانگی کی وجہ سے آخرت کے بھی مفلس ہیں

(۴) جن کے پاس دنیا ہے مگر فطری طور پر ان کے قلب میں دنیا سے محبت نہیں۔ یہ لوگ قلیل ہیں اور قدرت کے اس لطف وکرم کی وجہ سے حب دنیا کی مضرتوں سے محفوظ ہیں لیکن اس طبقہ کی ایک قسم وہ ہے جو حب خداوندی کی وجہ سے دنیا و مافیہا کو فراموش کر چکی ہے۔ یہ لوگ "کبریت احمر" ہیں اور "اقل قلیل" ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں کہ اگر ان کی ملک میں دنیا بھی آجائے تو ان کی مسرت میں ایک ذرہ اضافہ نہیں ہوتا اور اگر ان کی ملکیت کا ذرہ ذرہ ان سے چھین لیا جائے تو اس کا غم بھی ان کو ذرہ نہیں ہوتا گویا کہ دنیا کا وجود وعدم ان کی نظروں میں برابر ہوتا ہے اور ان دونوں کو خدا کی نعمتیں تصور کرتے ہیں۔ دولت کا جمع کرنا ان کے لئے ایک بہاڑ ہوتا ہے اور خدا کی راہ میں اس کو لٹا دینا ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ صحابہ کرامؓ میں اس کی مثالیں اتنی ہیں کہ تاریخ ان سے بھری پڑی ہے۔ غالباً امام حسن رضی اللہ عنہ کو جب حضرت امیر معاویہؓ نے یہ دیکھا کہ جو بھی مال ان کو دیا جائے وہ اس کو خرچ کر ڈالتے ہیں تو عاجز آکر یہ جملہ تحریر فرمایا (لَا خَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ) یعنی اسراف کے حدود میں خرچ کرنا کوئی بھلائی نہیں۔

امام موصوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں یہ لکھ بھیجا (لَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ) یعنی اسراف بے شک بُری چیز ہے مگر راہ خدا میں جتنا بھی خرچ کر دیا جائے وہ اسراف نہیں کہلاتا۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر امہات المومنین کے حالات منقول ہیں اور بہت سے صحابہؓ سے منقول ہے کہ وہ اپنے گھر میں مال دیکھ دیکھ کر غم کے آنسو بہاتے تھے۔ اور اس کے بعد اولیاء کرام میں بھی اس اسوۂ حسنہ کی اتنی مثالیں ملتی ہیں جن کا شمار کرنا مشکل ہے۔ یہ بھی امت کے کچھ چیدہ افراد کا ایک مذاق تھا اور اس مذاق کے لوگ بہت کم ہوتے ہیں اور وہی اس کی قدر وقیمت کو شناخت کرتے ہیں۔ لیکن یہاں آمد و خرچ کا جو عام حضا بطہ شریعت نے تعلیم کیا ہے۔ اس میں عام افراد کی رعایت کر کے ایک درمیانی راستہ ایسا تعلیم فرمایا ہے جس پر ہر کس وناکس کو عمل کرنا ممکن ہو یعنی دولت کو نہ تو اتنا جمع کیا جائے کہ قلب میں اس کی محبت اتنی سما جائے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہ ہو سکیں یا اگر ادا ہوں تو ان کے ادا کرنے میں دل میں تنگی محسوس ہو۔ اور نہ اُس کو اس طرح بے جا لٹایا جائے کہ کل مفلس ہو کر بے صبری کے ساتھ دوسروں کا محتاج ہونا پڑے اور دست سوال دراز کر کے ذلیل بننا پڑے۔

حقیقت یہ ہے کہ بندہ جب خدا تعالیٰ کی بخشیدہ دولت میں سے اس کے عائد کردہ حقوق فراخدلی سے ادا کر دیتا ہے تو وہی دنیا پھر مسلمان کے دین کے لئے ایک بہترین رفیق کا کام دیتی ہے اور اس میں اس کی محبت کی وہ کشش ہی باقی نہیں رہتی جس کی محبت اس کے اور رب کے درمیان حجاب بن جائے۔ اس لئے حدیثوں میں ایسی پاک دنیا کی تعریف بھی آئی ہے اور اسی نکتہ کی وجہ سے حدیث مذکور میں دنیا کی مذمت نہیں بلکہ اس کی محبت کی مذمت کی گئی۔ اسلام میں محبوب دنیا کی مثالیں بھی سلف سے لے کر خلف تک بہتی ہیں ہمارے زمانے میں پاک دنیا کی یعنی کسب حلال کی بڑی اہمیت ہے کہ اپنا دین بھی عزت کے ساتھ محفوظ رکھے۔ اور دوسروں کی بھی مدد کا باعث ہو۔

تنبیہ:- حنفی فقہ کی کتابوں میں ترتیب صفوف کی دلیلوں میں ایک حدیث مذکور ہوتی ہے، آخِرُوْھُنَّ من حَیْثُ اَخَّرَھُنَّ اللّٰہُ۔ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الرقاق میں مذکورہ بالا حدیث کے آخر میں مذکور ہے اس لئے تنبیہاً یہ اطلاع دی جاتی ہے کیونکہ (بہت بے محل اور) غیر باب میں مذکور ہوئی (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۹)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ اَوْلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال الستاس العشار مشکوٰۃ ص ۴۲۹)

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اپنے بھائی سے معذرت خواہ ہو لیکن اس پر بھی وہ اس کا عذر قبول نہ کرے تو اس کو وہ گناہ ہوگا جو ظالمانہ ٹیکس وصول کرنے والے شخص کو ہوگا۔

تشریح:- اسلامی معاشرت کی روح اخوت اور للہیت پر مبنی ہے اس لئے وہ اس کو برداشت ہی نہیں کر سکتی کہ دو مسلمانوں میں باہم عداوت کا سلسلہ قائم رہے اگر بشریت کی بنا پر جب کسی سے کوئی نادم غلطی اپنے بھائی کے حق میں سرزد ہو جاتی ہے اور وہ اس پر ناراض ہو جاتا ہے تو یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے معافی طلب کرنے میں خود سبقت کریں پھر جب اتنا کٹھن قدم اپنی طبیعت کے خلاف ہم نے اٹھا دیا تو شریعت یہ تاکید کرتی ہے کہ دوسرے شخص کا فرض اب یہ ہے کہ وہ اس کے ایثار کی قدر شناسی کرے اور اس کو لوجہ اللہ معاف کر دے۔ اگرچہ اس کا دل ہزار بار بھی اس کے لئے آمادہ نہ ہو۔ اور یہ تنبیہ کر دی ہے کہ پہلی غلطی تو اس کی تھی لیکن اب اگر اس نے اس کو معافی نہ دی تو یہ غلطی اس کی ہوگی اور پہلے شخص کی غلطی سے شدید تر ہوگی۔ کاش اگر ہم اس پر عمل کریں تو ہماری تلخ زندگی کتنی شیریں بن سکتی ہے۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ - ۲۶ راگست ۱۹۶۶ء

# کوئٹہ میں فاقہ مستی اور خرمستی

## حکومت مغربی پاکستان توجہ کرے

آج پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ ریلوں کے ایکسیڈنٹ ہیں، بسوں کے ایکسیڈنٹ ہیں۔ موٹروں کے ایکسیڈنٹ ہیں۔ ٹانگوں اور سائیکلوں کے ایکسیڈنٹ ہیں۔ ریل و بس کی ٹکر ہے۔ ریل اور موٹر کی ٹکر ہے۔ چاروں طرف انسانی خون اور گوشت کی ارزانی ہے۔ کہیں طوفان آ رہا ہے۔ کہیں سیلاب تباہی مچا رہا ہے۔ ہزاروں لاکھوں مسلمان مبتلائے آلام و مصائب اور لاکھوں مویشی اور مکانات تباہ ہو رہے ہیں۔ کہیں زلزلوں کے ناگہانی حوادث سے بستیاں اُجڑ رہی ہیں۔ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے کہ پاکستان کے مغرب بعید یعنی کوئٹہ ڈویژن کی تحصیل ڈکی میں خطرناک زلزلہ آیا جس سے تقریباً ایک سو دیہات اور دس ہزار مکانات تباہ و برباد ہو گئے۔ لاکھوں آدمی متاثر ہوئے دوسری طرف پاکستان کے مشرق اقصیٰ یعنی سلہٹ میں پورے ضلع کے اندر سیلابوں نے اودھم مچا کر غریب عوام کی زندگی دوبھر کر دی ہے ان خطرناک اور روح فرسا حوادث سے کون آدم زاد متاثر نہ ہوگا۔ جناب صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان نے بھی اظہار ہمدردی کیا اور مصیبت زدگان کے لئے کچھ امدادیں بھی پیش کیں، مگر کون نہیں جانتا کہ ایسی تمام امدادیں متاثرہ علاقوں کی آبادی کو وہ خوشحالی مہیا نہیں کر سکتیں جو انہیں پہلے حاصل تھی۔ نہ ہی تمام مصیبت زدگان کے دردوں کا مداوا ہو سکتا ہے۔ اب ذرا کشمیری مسلمانوں کی سنیئے، وہاں کے مہاجرین میں سے ہزاروں واپس اپنے گھروں میں بسائے گئے۔ مگر ان بیس تیس ہزار انسانوں کی زندگی کی دشواریوں کا اندازہ آپ اس سے لگائیں، کہ بعض مکانوں میں چولہے میں بم پھٹ جاتا ہے بعض مقامات پر راستوں میں۔ اس کے سوا تمام املاک و مکانات تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ وعدے کے مطابق پوری پوری رقم ان کو ابھی نہیں ملی، اور ملے بھی تو آبادی اتنی آسان نہیں ہے۔ راشن کی مشکلات اس کے سوا ہیں۔ باقی نصف لاکھ کے قریب سندھ میں بسائے جانے کی سکیم مرتب ہوئی ہے ان حقائق کے علاوہ کشمیر کی سرحدات پر ہندو ننگا ناچ رہا ہے، روزانہ سرحدی خلاف ورزیوں کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ بھارت کی جنگی تیاریوں کو دیکھ کر بیوقوف سے بیوقوف آدمی بھی یہی سمجھ سکتا ہے کہ ارادے بُرے ہیں۔ ہمارے ملک کو خطرات درپیش ہیں۔

ان حالات میں پاکستانیوں کی خرمستیاں دیکھنے کے قابل ہیں۔ مساجد سے اتنی دلچسپی نہیں جتنی تھیٹروں اور سینماؤں سے ہے۔ وہی گانا بجانا، وہی راگ رنگ۔ وہی شراب وہی ڈانس، حکومت سے دینی جماعتوں کے متحدہ محاذ نے اور تمام علماء دین نے بار بار کہا۔ مخلوط تعلیم بند کرو۔ شراب و سودی کاروبار بند کرو۔ قرآن کے مخالف عائلی قوانین وغیرہ کو منسوخ کرو، مگر حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اسلام پر لیکچر دینے کو ہی اسلام سمجھا جاتا ہے۔ نام کو چاروں طرف اسلام اسلام کی آواز بلند ہو رہی ہے عملاً معاشرہ لندن اور پیرس کو شرمانے لگا ہے۔

اگر ہمارا خدائے برتر پر ایمان ہے، قرآن پاک پر ایمان ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے اور اسلام کی قطعی تعلیمات پر ایمان ہے تو یہ صورت حال یقیناً ملک کی تباہی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس کی مثال اس بکری جیسی ہے جو عین زچگی کی حالت میں جب بچہ جننے لگتی ہے جگالی کرتی ہے۔ ہمارے یہ جگالی کرنے والے دوپاؤں کے حیوان نما انسان شاید ملک کو تباہی کے اس سٹیج پر لانا چاہتے ہیں جہاں یورپ و امریکہ کی طرح ساٹھ فیصد اولاد حرامی پیدا ہوتی ہے۔ کیا تاریخ میں اس کی کوئی مثال ہے کہ قرآن ماننے والی قوم نے جب یہ کرتوت اپنائے وہ پھر بھی فلاح و کامیابی سے ہمکنار رہ سکی ہرگز نہیں۔ اس صورت حال کی ذمہ داری میں عوام و حکام سب شریک ہیں اور خدا تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

جس نے ثقافت کے نام سے کنجروں، گویوں ڈوموں کو معاشرہ میں باعزت مقام عطا کر کے اس کی لگن ہر جوان لڑکے اور لڑکی کے دل میں لگا دی ہے۔

جس نے فضل الرحمٰن و پرویز جیسے بے دینوں اور ملحدوں کی سرپرستی کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ اور جو طاقت و استطاعت رکھتے ہوئے نہ صرف یہ کہ منکرات کو روکتی نہیں بلکہ ان کی اشاعت میں ممد و معاون بلکہ باعث بن رہی ہے۔ ہم نے لکھا کہ کوئٹہ کی ایک تحصیل زلزلہ سے تباہ ہو چکی ہے۔ ہزاروں مکانات تباہ اور سینکڑوں دیہات زمین ہو چکے ہیں۔ مگر توبہ و استغفار اور انابت الی اللہ کی بجائے کوئٹہ میں جشن کوئٹہ منایا جا رہا ہے۔ جس میں بڑے بڑے جغادری گویوں، فنکاروں، گلوکاروں، موسیقاروں اور رقاصوں کو شرکت کی دعوت دے کر بلوچستانی عوام اور زلزلہ زدہ اہل کوئٹہ کے لئے سامان تفریح مہیا کیا گیا ہے۔

کیا یہ جشن کسی طرح بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر یا اس کی تنبیہات پر توبہ و ندامت کہلایا جا سکتا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ کوئٹہ کے حکام کیا سوچتے اور مسلمانوں کو کدھر لئے جا رہے ہیں۔ ہم یہ صورت حال دیکھ کر عذاب الٰہی کے خوف سے گھبرا اُٹھتے ہیں۔

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی
ایں راہ کہ تو می روی بہ ترکستان ست

اللہ تعالیٰ نے بھارت کے گذشتہ جارحانہ حملہ کے وقت جو غیبی امدادیں اور مہربانیاں فرمائی تھیں۔ کیا اس کا شکر ادا کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ جشن مالنہرہ، جشن کوئٹہ، جشن مری، جشن خیبر وغیرہ ناموں سے جشنوں کا غیر متناہی سلسلہ شروع کر کے اس میں ناچ گانے اور بے پردگی، بے حیائی اور دیگر منکرات کی بہتات بہم پہنچائی جائیں۔ قرآن پاک کا قانون تو یہ ہے

ان شکرتم لازیدنکم و ان
کفرتم ان عذابی لشدید

اگر تم شکر گذاری کرو گے تو تم کو
اور زیادہ دینگے اور ناشکری کرو گے
تو (پھر) میرا عذاب بڑا سخت ہے

ہم مغربی پاکستان کے اصلاح پسند اور اسلام دوست گورنر صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جشن کوئٹہ کی خرافات کو بند کر کے مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد کی جائے اور اہل اسلام و حکام کو خدائے برتر سے ڈرنے اور اس کی طرف رجوع کرنے کا انتظام کیا جائے۔

وما علینا الا البلاغ

مولانا محمد منظور صاحب نعمانی

# معارف القرآن

## باعزت زندگی اور برتری کے خاص شرائط

قرآن مجید کا یہ خاص مضمون ہے اور اس بارے میں اس قدر آیات ہیں کہ اس مختصر مقالہ میں ان سب کی گنجائش نہیں تاہم جو آیتیں ذیل میں نقل کی جارہی ہیں۔ ہمارے مدعا کے لئے وہ بھی کافی ہیں۔

(۱) وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ

اور حق ہے ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا

(۲) إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ

اپنے ایمان والے بندوں کی طرف سے (یعنی دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی حمایت کرے گا) اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں اور نہ ماننے والوں کو نہیں چاہتا۔

(۳) وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

اور اپنی کمزوری اور اسباب و وسائل کی کمی کے خیال سے) ہمت نہ ہارو اور (اب تک جو گذر چکا) اس کا غم نہ کرو۔ تم ہی اونچے ہوگے اگر تم ہو ایمان والے۔

ان آیات میں ایمان والوں کی نصرت و مدد کا اور ان کو باعزت زندگی اور برتری کا مقام عطا فرمانے کا جو وعدہ فرمایا گیا ہے وہ بالکل واضح اور صاف و صریح ہے۔ لیکن یہ بات ملحوظ رہنی چاہیئے کہ قرآن پاک میں ایسے موقعوں پر جہاں جہاں مومنین یا "الَّذِينَ آمَنُوا" کے الفاظ آتے ہیں (جن کا ترجمہ "ایمان والوں" سے کیا گیا ہے) ان سے مراد وہ قوم ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی لاشریک الوہیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر حقیقی ایمان رکھتی ہو۔ اور اس کی زندگی اس ایمان کے مطابق ہو۔ لیکن اگر کسی قوم کا حال یہ ہو کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان تو کہتی ہو مگر اس کی زندگی ایمانی اور اسلامی زندگی نہ ہو (جیسا کہ موجودہ مسلمان قوم کی حالت ہے) تو وہ آیتوں کی مصداق نہیں ہے۔ بلکہ اس کے حسب حال تو وہ وعیدیں اور قہر کی وہ آیتیں ہیں۔ جو اس سے پہلے عنوان کے تحت نقل کی جا چکی ہیں جن میں دین سے بے اعتنائی برتنے والے اور خدا و رسول کی نافرمانی کرنے والے مدعیان ایمان کو دنیا و آخرت میں ذلت و خواری کی سزا دینے کا اعلان فرمایا گیا ہے۔

اس حقیقت کے نہ سمجھنے کی وجہ سے کئی [illegible]

لوگوں کو غلط فہمی ہے کہ مسلمان قوم خواہ کسی حال میں ہو اور اس کی دینی حالت خواہ کیسی ہی ہو۔ بہرحال غیر مسلموں کے مقابلہ میں وہ اللہ کی مدد کی مستحق ہے۔ حالانکہ قرآن مجید سے تو صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ و رسول پر ایمان کا دعویٰ کرنے والی کوئی قوم جب اپنی بداعمالیوں سے ایمانی عہد کو توڑتی ہے اور اللہ کے حکموں کے خلاف چلتی ہے تو کشمکش حیات میں وہ اللہ کی مدد سے محروم ہو جاتی ہے اور دنیا میں ذلت و رسوائی اس پر مسلط کر دی جاتی ہے۔ الغرض قرآن پاک میں ایمان والی قوم کے لئے غیبی مدد اور عزت و شوکت اور غلبہ و سلطنت کے جو وعدے فرمائے گئے ہیں ان کا تعلق اسی قوم اور اسی جماعت سے ہے جو ایمانی زندگی اور ایمانی اوصاف کی حامل ہو۔ اور دوسری آیات میں ان ایمانی اوصاف کو بھی متفرق طور پر بیان فرما دیا گیا ہے۔ جن سے انسانی زندگی ایمانی اور اسلامی زندگی بنتی ہے بلکہ ان اوصاف ہی پر مدد اور نجات، فلاح و ترقی اور عزت و بالادستی کے وعدے فرمائے گئے۔ جیسا کہ آئندہ درج ہونے والی آیتوں سے ظاہر ہے۔

(۴) فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

(الحج - ع ۱۰)

پس قائم کرو نماز اور ادا کرتے رہو زکوٰۃ اور مضبوطی کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ اللہ سے، وہ تمہارا کارساز ہے، پس بڑا اچھا کارساز اور بڑا اچھا مددگار ہے۔

(۵) وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

(المائدہ ع ۳)

اور اللہ نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (میرا فضل اور میری مدد تمہارے ساتھ ہے) اگر تم قائم کرتے رہے نماز اور ادا کرتے رہے زکوٰۃ اور ایمان لائے میرے رسولوں پر اور ان کی تعظیم و توقیر کرتے رہے اور اپنا مال و دولت اللہ کے کاموں اور دین کی ضرورتوں پر خرچ کرتے رہے

(۶) وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ

اور یقیناً اللہ تعالیٰ مددگار ہوگا ان بندوں کا جو اس کے دین کی مدد کریں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ قوت اور غلبہ والا ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کی مستحق وہی قوم ہو سکتی ہے جس میں اقامت صلوٰۃ ادائے زکوٰۃ اللہ تعالیٰ سے وابستگی، اس کے رسولوں کی توقیر اور دین کی ضرورتوں میں مال و دولت خرچ کرنے اور دوسرے طریقوں سے بھی دین کی مدد کرنے کے اوصاف موجود ہوں

(۷) وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

(سورہ نور ع ۷)

اور جو اطاعت کریں اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈریں اللہ سے اور بچیں اس کی نافرمانی سے تو وہی کامیاب ہوں گے۔

پھر دو آیتوں میں اس مضمون کو اور زیادہ حوصلہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا گیا ہے۔

(۸) وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (النور ع ۷)

اللہ کا وعدہ ہے ان سے جو ایمان لائیں تم میں سے اور نیک اعمال کریں۔ ان کو ضرور زمین میں حکومت دے گا۔ جیسا کہ ان سے پہلوں کو حکومت بخشی تھی اور ان کے اس دین (اسلام) کو قوت دے گا جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف خطر کو امن و اطمینان سے بدل دے گا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور اس کی بخشش سے دنیا میں حکومتی اقتدار اسی صورت میں مل سکتا ہے جبکہ ان کی زندگی ایمان اور عمل صالح کی زندگی ہو۔ وہ اللہ و رسول کی اطاعت کرتے ہوں اور اللہ سے ڈرتے ہوں۔

(۹) الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(سورہ یونس ع ۷)

جو لوگ ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں ان کے لئے (اچھی انعام والی زندگی) کی بشارت ہے۔ دنیا میں اور آخرت میں اور آخرت میں، اللہ کی باتیں یقیناً پوری ہونے والی ہیں اور اٹل ہیں۔ (دنیا اور آخرت میں انعام والی زندگی ملنا) یہ بڑی کامیابی ہے۔

# افکار و خیالات

## مودودی جماعت کی امریکہ سے وفاداری

ہمارے نزدیک تو "سکہ بند صاحبین" یعنی مودودی جماعت کی امریکہ دوستی، امریکہ نوازی ڈھکی چھپی نہیں تھی۔ ترجمان اسلام کے کالم گواہ ہیں کہ ہم نے امریکہ دوستی کے سلسلے میں مودودی جماعت کو بے نقاب کیا اور اب تو بات کھل کر سامنے آگئی ہے۔ پاکستان میں امریکہ کی منافقت کی وجہ سے جو جذبات پائے جاتے ہیں وہ ڈھکے چھپے نہیں۔ ان حالات میں مودودی جماعت کا امریکہ سے وفاداری کا ثبوت فراہم کرنا "نمک حلالی" ہی تو ہے۔ ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارے کے اداریتی نوٹ میں ہم نے مودودی جماعت کے وزیر اطلاعات نعیم صدیقی صاحب کے مضمون "ویٹ نام جل رہا ہے" کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کر دیا تھا۔ اب مختلف روزناموں کے تراشے دیئے جا رہے ہیں۔ ملک کے سنجیدہ عوام نے مودودی صاحب کی امریکہ نوازی کو سمجھ لیا ہے اب بیشک مودودی صاحب "اسرائیل کی جارحیت" کے نام سے امریکہ کو گالیاں دیں۔ یہ تو رائے عامہ کو دھوکہ میں رکھنے اور اپنی خفت مٹانے والی بات ہے (ادارہ)

جب سے پاکستان مغربی سامراجی ممالک خاص طور پر امریکہ پر تمامتر انحصار کی پالیسی ترک کر کے آزاد خارجہ پالیسی پر گامزن ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ پاکستان میں امریکہ نواز حلقوں اور جماعتوں میں اضطراب، مایوسی اور گھبراہٹ کی کیفیت ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ پاکستان کے خلاف بھارت کے جارحانہ حملے کے دوران میں ہی بین الاقوامی طور پر یہ بات کھل کر سامنے آگئی تھی کہ یہ حملہ امریکی حکومت کی شہ پر کیا گیا تھا۔ ایسا نہ بھی ہوتا تب بھی ان نام نہاد "دوستوں" کے دعوئ دوستی کی قلعی پوری طرح کھل گئی تھی پاکستان کے دوست کہلاتے ہوئے بھی ان کی ہمدردیاں جارحیت کے مرتکب بھارت کے ساتھ تھیں۔ ان کے مقابلے میں چین سے ہماری دوستی نئی نئی تھی۔ مگر اس کے باوجود چین نے پوری گھن گرج کے ساتھ اس نازک مرحلہ میں پاکستان کی برملا اور بھرپور حمایت کی۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ جنگ کے بعد ہمارے عوام میں جہاں امریکہ وبرطانیہ کے خلاف شدید نفرت پیدا ہو گئی ہے وہاں چین کے لئے دوستی اور رفاقت کے جذبات بڑھتے جا رہے ہیں امریکہ کے پاکستانی حاشیہ برداروں یا خیر خواہوں کو جب بھی اور جہاں بھی موقع ملا وہ اس اظہر من الشمس تبدیلی کے راستے میں روڑے اٹکانے کی پوری کوشش کرتے رہے۔ مگر حالات کے تند و تیز دھارے کے سامنے ان کی پیش نہ چل سکی۔ عوامی تنقید اور غم و غصہ کے خوف سے یہ عناصر دبے دبے سے رہے۔ صدر پاکستان کے دورہ امریکہ سے ان کو کچھ امید بندھ چلی تھی کہ شاید پاکستان پھر اسی پرانی ڈگر پر چل نکلے مگر حالات روز بروز مختلف کروٹ لیتے گئے اور ان کی امیدوں کے برعکس پاکستان اور چین میں دوستانہ تعلقات کی خواہش بڑھتی جا رہی ہے۔ امریکہ کے ان پاکستانی بہی خواہوں کی تلخی، مایوسی، غم و غصہ، گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ویٹ نام کے سوال پر پاکستانی عوام کے بے لوث جذبات کے برملا اظہار نے ان کو اور بھی پریشان کر دیا ہے اور حال ہی پاکستان کے طول و عرض میں ویٹ نام میں امریکی وحشیانہ کے خلاف جو عظیم الشان عوامی مظاہرے ہوئے ہیں۔ اس سے ان عناصر کا پیمانہ ضبط بالکل ہی چھلک اٹھا ہے "لوائے وقت" میں "ویٹ نام جل رہا ہے" کے زیر عنوان نعیم صدیقی صاحب کا مضمون امریکہ کے پاکستانی دوستوں کی ایسی ہی بے چینی، پریشانی اور بوکھلاہٹ کی پیداوار ہے

امریکہ کے یہ پاکستانی بہی خواہ جانتے ہیں کہ موجودہ حالات میں ان کی طرف سے کھل کر امریکہ کی حمایت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ان کی ذہنی اپج اور سیاسی حیلہ گری نے حصول مقاصد کے لئے نئے نئے طریقے ڈھونڈ لئے ہیں۔ ان میں سے ایک معروف ترین طریقہ یہ ہے کہ بات بظاہر امریکہ کی "مخالفت" سے شروع کرتے ہیں مگر تان کمیونسٹ ممالک کی مخالفت اور ان سے پاکستان کی دوستی خصوصاً چین سے دوستی کی مخالفت پر توڑتے ہیں۔ مولانا نعیم صدیقی کا زیر بحث مضمون "ویٹ نام جل رہا ہے" ایسی ہی سیاسی حیلہ گری کا شاہکار ہے۔ مضمون کا آغاز امریکہ کی رسمی مخالفت سے شروع کیا گیا ہے مگر کوئی بھی ہوشمند باشعور شخص اس کے مطالعہ کے بعد اس کے منطقی نتائج کے بارے میں دھوکا نہیں کھا سکتا۔ اس مضمون میں انڈونیشیا سے لے کر نائجیریا تک سب کا ذکر کرنے کے بعد جس انداز سے ویٹ نام میں امریکی دہشت اور درندگی کی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ ڈین رسک اور میکنامارا کے بعد پاکستان کے انہی نام نہاد "اسلام پسندوں" کا ہی حصہ ہے۔ صورت حال تو یہ ہے کہ اس غیر انسانی جارحیت کے خلاف خود امریکہ میں بھی صدائے احتجاج بلند ہو رہی ہے۔ احتجاج کرنے والوں میں سائنسدان ادیب، دانشور، پروفیسر، طلباء، وکلا، امریکی ایم پیز اور خود ڈیموکریٹک پارٹی کے نامور سیاست دان شامل ہیں۔ امریکہ کے باہر بھی دنیا بھر کے امن پسند اور انصاف نواز عوام امریکی جنگ بازوں کی وحشیانہ پالیسی کی مذمت کر رہے ہیں۔ رائے عامہ کے خوف سے مغربی استعماری حکومتیں بھی امریکی اقدامات سے لاتعلقی کا اظہار کرنے پر مجبور ہو گئی ہیں مگر ہمارے ہاں وفاداری بشرط استوار کی اصل ایمان ہے۔

امریکہ کے ان وفاداروں نے تو بہرحال کسی نہ کسی ڈھنگ سے امریکہ بہادر کی حمایت کرنی ہوتی ہے۔ زیر بحث مضمون میں یہ حمایت کبھی اسلام کا لبادہ اوڑھ لیتی ہے اور کبھی کشمیر کا روپ دھار لیتی ہے۔ کہیں اسرائیل کی مخالفت کا رنگ اختیار کرتی ہے اور کہیں انڈونیشیا کے حشر سے سبق سکھاتی ہے۔ اندرونی مقصد صرف ایک ہے کہ کمیونسٹ ملکوں کو بدنام کیا جائے۔ پاک چین دوستی کی مخالفت کی جائے۔ کیونکہ آج امریکہ بہادر کی خدمت اسی ڈھنگ سے ہو سکتی ہے۔

## اسلام - محض دکھاوا

نعیم صدیقی صاحب دل کی اصل بات کہنے سے گھبراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ جگہ جگہ "اسلام" کا سہارا ڈھونڈتے ہیں یا اپنے آپ کو بہت بڑے "اسلام پسند اور اسلامی دنیا کے" شیدائی" کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ اسلام کے نام پر مقصد براری کی یہ پہلی کوشش نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ان لوگوں کا "اسلام" وقت کی ہر تبدیلی کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے، اب ان کا "اسلام" اور "اسلامی درد" بڑھتی ہوئی پاک چین دوستی کی مخالفت کی شکل میں نمودار ہوا ہے مگر کشمیر نائجیریا۔ عرب۔ جبشہ کے معاملہ میں ان کا "اسلام" محض دکھاوا ہے۔ اصل مقصد دانستہ یا نادانستہ سامراجیت اور رجعت قہقری کی حمایت کرنا ہے۔ کیونکہ ان کا پودا سامراجیت کے زیر سایہ ہی پروان چڑھ سکتا ہے۔ باقی باتیں تو محض آڑ ہیں۔

"یہ مئے نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر"

گذشتہ کئی صدیوں سے ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی قومیں سامراج کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہیں۔ ان میں اقوام عرب اور ممالک اسلام بھی شامل ہیں ہر جگہ سیاسی، فوجی اور معاشی غلامی، لوٹ کھسوٹ جبر و استحصال کے خلاف قومی آزادی کی تحریکیں اٹھ رہی ہیں۔ کئی جگہ عوام نے سامراج کے آہنی پنجہ کو مروڑ کر رکھ دیا ہے۔ کئی جگہ وہ سامراج سے دست و گریباں ہیں۔ سامراج اپنی زندگی و بقا کے لئے ہر حربہ آزما رہا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ مولانا نعیم صدیقی کو مغربی سامراج کا یہ تشدد کہیں نظر نہیں آیا۔ لے دے کے ان کو مثالیں مل سکی ہیں تو صرف روس اور چین کے خلاف۔ حد یہ ہے کہ سامراج کی حمایت کے جوش میں انہوں نے مسلمہ حقائق کو مسخ کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ مثلاً ان کا کہنا ہے کہ روس اب اسرائیل کی مکمل مخالفت پر اس لئے اتر آیا ہے کہ شام میں اس وقت اشتراکیت نواز بعث پارٹی برسر اقتدار ہے اور مقصد روس کا اپنے زیر اثر عناصر کو مضبوط بنانا اور اپنے نفوذ کو گہرا کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر تاریخی اور واقعاتی غلط بیانی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ پوری دنیا کو معلوم ہے کہ ۱۹۵۶ء میں جب برطانیہ فرانس اور اسرائیل نے گٹھ جوڑ کر کے مصر پر جارحانہ حملہ کیا تھا تو یہ روس کی ہی دھمکی تھی جس

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

سے راتوں رات جارحیت پسندوں کے چھکے چھوٹ گئے تھے اس وقت شام میں بعث پارٹی برسر اقتدار نہ تھی بلکہ اس کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔ اپنے اس مضمون میں انہوں نے اس طرح کے کئی اور غیر متعلقہ مسائل کا بھی تذکرہ کیا ہے جن میں اسرائیل، انڈونیشیا، جمہنہ، نائجیریا، روسی ترکستان سبھی شامل ہیں۔ ان ممالک کے تذکرے سے مضمون نگار کا مقصد روس اور چین کی مخالفت ہے اور اس طرح پاکستانی عوام کو ان ممالک کے ساتھ بڑھتی ہوئی دوستی کے خلاف بھڑکانا ہے تاکہ سامراج خصوصاً امریکہ کو تقویت پہنچائی جاسکے۔ اس کوشش میں مضمون نگار نے کئی رنگ بدلے ہیں۔ حتیٰ کہ آخر میں انہوں نے ویٹنام میں جارحانہ امریکی مداخلت کا جواز مہیا کر دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ امریکہ کو مداخلت کا موقع اس لئے ہاتھ آگیا کہ جنوبی ویٹ نام کو شمال کے کمیونسٹ زبردستی تابع بنانا چاہتے ہیں معلوم نہیں موصوف کی معلومات کا ذریعہ کیا ہے؟ پوری دنیا کو علم ہے کہ جنوبی ویٹ نام کے بہادر عوام ویت کانگ کے نام پر امریکی سامراج اور اس کے مٹھی بھر کاسئہ لیس لیس ویت نامی فوجی جرنیلوں کے آمرانہ تسلط کے خلاف قومی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس وقت چند مرکزی شہروں اور فوجی اڈوں کو چھوڑ کر پورے ملک پر ویت کانگ کا راج ہے۔ ملک کے ۴/۵ حصہ پر اُن کی حکمرانی ہے عوام کی بھاری اکثریت ویت کانگ کے ساتھ ہے۔ سائیگون کی حکومت کی حیثیت محض کٹ پتلی کی ہے۔ اصل حکومت امریکہ کے فوجی مشیروں اور سفیروں کے ہاتھ میں ہے۔ ویت کانگ امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ امریکہ اپنی بے پایاں فوجی طاقت کے نشہ میں اس تحریک کو کچل دینا چاہتا ہے اور جب جنوبی ویت نام میں امریکن طاقت کے گھمنڈ کو خاک میں ملا دیا گیا تو امریکہ نے بوکھلا کر شمالی ویٹنام پر بے تحاشا بمباری شروع کر دی۔ امریکہ نے اپنے اس وحشیانہ اقدام کا یہ جواز پیش کیا کہ جنوبی ویٹنام میں اس کے خلاف ساری گڑبڑ شمالی ویت نام پھیلا رہا ہے۔ لیکن پاکستان میں کسی حلقے کی طرف سے جنوبی ویت نام کے بہادر عوام کی جنگ آزادی کو اس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرنا سامراج کی حمایت نہیں تو اور کیا ہے؟

## جنوبی ویت نام اور کشمیر

حیرت ہے کہ فاضل مضمون نگار نے ویت نام کے مسئلہ کو کشمیر سے تشبیہہ دے دی ہے۔ ستم ظریفی کی حد یہ ہے کہ اہل کشمیر کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے یہی بات امریکہ کے بھارتی پٹھو کہہ رہے ہیں کہ کشمیر میں کوئی تحریک آزادی نہیں بلکہ یہ چند پاکستان سے آئے ہوئے تخریب پسند ہیں جو گڑبڑ کرا رہے ہیں۔ یہی منطق امریکہ ویٹنام میں آزما رہا ہے۔

مضمون نگار نے یہ بھی کہا ہے کہ "جنوبی ویت نام اور شمالی ویت نام دو ملک ہیں۔ معاہدہ جنیوا ایک امر واقعہ ہے۔ جس نے جنوبی ویت نام کو مستقل حیثیت دے دی ہے اب اس خط تقسیم کو ختم کرنے کی مساعی ایسے ہی ہے جیسے پاک بھارت خط تقسیم کو ختم کرنے کی"۔ حالانکہ قیام پاکستان اور ویت نام کی تقسیم کے محرکات کا پس منظر کا آپس میں دور کا بھی تعلق نہیں۔ کیا پاکستان اسی طرح وجود میں آیا تھا جس طرح جنوبی ویت نام؟ جنوبی ویت نام سامراجی طاقتوں کی سازشوں اور سینہ زوری کی پیداوار ہے جبکہ پاکستان کا قیام دس کروڑ عوام کے حق خودارادیت کا حاصل کرنے کی شاندار داستان ہے۔ کیا مضمون نگار کو ۴۶-۱۹۴۵ء کے عام انتخابات اور سابق صوبہ سرحد اور سلہٹ کے استصواب کے نتائج بھول گئے ہیں۔ جنوبی ویت نام پر فرانس کے انخلا کے فوراً بعد ہی امریکہ نے معاہدہ جنیوا کی خلاف ورزی کرتے ہوئے زبردستی قبضہ جما لیا (فرانس کے صدر ڈیگال کے حالیہ بیانات یقیناً نعیم صدیقی صاحب کی نظروں سے گذرے ہوں گے) وہاں آئے دن فوجی انقلابات سے حکومتیں بدلتی رہتی ہیں اکثر لوگ امریکہ کے خلاف ہیں مگر امریکہ وہاں زبردستی قبضہ جمائے رکھنا چاہتا ہے اور اس مصنوعی خط تقسیم کو دائمی حیثیت دینے پر تلا ہوا ہے ورنہ سب کو معلوم ہے کہ شمالی ویت نام اور جنوبی ویت نام ایک ہی ملک ہے اور دونوں حصوں کے عوام کا تمدن تاریخ تہذیب ایک ہے۔ امریکہ اب فارموسا کو بھی دوسرا چین بنانے پر تلا ہوا ہے۔ کیا نعیم صدیقی صاحب کل فارموسا کو بھی الگ ملک قرار دیں گے۔

## پاکستانی عوام کے مظاہرے

مضمون نگار ویٹنام کے سلسلہ میں پاکستانی عوام کے پُرجوش مظاہروں سے بہت سیخ پا ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ "ویت نام کے مسئلہ پر آپ نے کھٹا کھٹ جلوس نکالے مگر دوسرے مسئلوں مثلاً اسرائیل، نائجیریا، جمہنہ وغیرہم کے سلسلے میں آپ نے کوئی مظاہرہ نہیں کیا"۔ پہلے تو یہ سمجھ میں نہیں آسکا کہ ان کا روئے سخن کس کی طرف ہے۔ یہ جلوس اور مظاہرے کسی خاص گروہ، جماعت، طبقہ اور مدرسۂ فکر نے منظم نہیں کئے تھے بلکہ اس میں ہر جماعت کے کارکنوں کے علاوہ غیر سیاسی افراد، دانشور، وکلا اور مزدور شامل تھے۔ یہ مظاہرے جماعتی وابستگیوں اور سیاسی عقائد سے بالاتر تھے۔ یہاں بھی صدیقی صاحب نے حقائق سے اغماض برتا ہے۔ پاکستانی عوام نے ظلم و تشدد کے خلاف یہ جلوس پہلی مرتبہ نہیں نکالا تھا بلکہ اس سے پیشتر جب بھی دنیا کے کسی خطے میں ظلم وتشدد انتہا پر اتر آیا پاکستانی عوام نے ہمیشہ مظلوم انسانیت کی حمایت میں آواز بلند کی ہے۔ سویٹو کانگو، قبرص، الجزائر ان سب مسائل پر جلسے جلوس منعقد کئے گئے۔ رہا کشمیر کا مسئلہ تو پاکستانی عوام کو دل وجان سے عزیز ہے۔ اپنے کشمیری بھائیوں کو حق خودارادیت دلانے کے لئے پاکستانی عوام ہمیشہ سینہ سپر رہے ہیں اور آج بھی بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

مضمون نگار نے آخر میں پاک چین دوستی کے خلاف خطرے کا الارم بجایا ہے۔ آغاز سخن میں مضمون نگار نے چین کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے خود ہی فرمایا ہے کہ "ہماری دوستی فریقین کے اس باہمی سمجھوتے پر ہوئی ہے کہ دونوں قوموں کا نظریاتی راستہ الگ الگ ہے"۔ اور پھر خود ہی فرماتے ہیں کہ "کہیں منشا یہ تو نہیں کہ چین خارجہ پالیسی کو آہستہ آہستہ نشو ونما دے رہے ہیں اس سے آگے آپ یہیں سرخ بلاک کی گود میں گرانا چاہتے ہیں"، جب دوستی کے بیان کرتے وقت اس کے حدود واشگاف الفاظ میں طے ہو گئے۔ پھر آپ کو کیا خطرات نظر آنے لگے ہیں۔ برس ہا برس سے امریکی اور مغربی سامراجیوں نے دوستی کے پردے میں یہیں خوبی معاہدوں کے دام میں پھنسائے رکھا تو نعیم صدیقی صاحب کو کوئی خطرہ نظر نہ آیا تھا لیکن چین کے ساتھ دوستی کی وجہ سے انہیں سرخ بلاک کا ہوّا نظر آنے لگا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ عوام کی وجہ سے امریکہ کی تو کھل کر حمایت کر نہیں سکتے مگر عوام کو چین دوستی کے سرخ خطرات ضرور دکھا رہے ہیں۔

## امریکہ سے امید غمگساری ہا

آخر میں مضمون نگار سے میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں بقول ان کے "امریکہ ایک سامراجی طاقت ہے وہ جگہ جگہ اڈے جمانا چاہتا ہے۔ وہ خیرات کے طور پر مالی امداد دے کر نہ صرف بہت سے مفاد حاصل کرتا ہے بلکہ وہ سود واپس لیتا ہے اور جہاں اس کے اثر میں آئے ہوئے ممالک سرتابی کریں انقلاب اٹھوا دیتا ہے"۔ اگر فی الواقع امریکی سامراج امریکی امداد اور فوجی معاہدے کے بارے میں مضمون نگار کی دیانتدارانہ رائے یہی ہے تو میں عرض کروں گا کہ نائجیریا، انڈونیشیا تو پھر دور کی باتیں ہیں تبھی آپ نے امریکی فوازش کی اس عظیم افتاد سے وطن عزیز کو بچانے کے لئے کتنے جلسے جلوس اور مظاہرے کئے ہیں۔ کتنے مضمون یا مقالے قلمبند کئے ہیں؟ چند ماہ پہلے صدر مملکت جب امریکہ گئے تھے تو آپ نے کتنی فریادیں پیش کیں؟ میں ان سے عرض کروں گا کہ آج وقت کا دھارا بدل چکا ہے۔ پاکستان انشاء اللہ کبھی پرانی راہ پر گامزن نہ ہوگا۔ پاکستان اور چین کی دوستی وقت کا سب سے اہم بڑا تقاضا اور سب سے بڑی حقیقت ہے۔ امریکہ اور اس کے حاشیہ بردار لاکھ اچھل کود کریں اس دوستی میں رخنہ نہیں ڈالا جا سکے گا۔ ہمارے عوام نے آبرومندانہ زندگی یا باوقار موت کے دوراہے پر کھڑے ہو کر دوستوں اور دشمنوں کو پہچان لیا ہے اور پاکستان کے دشمنوں کی ہر چال انشاء اللہ ناکام ثابت ہوگی۔

(بشکریہ نوائے وقت ـــــ لیٹیلر ظفر)

## شمالی ویٹنام اور مودودی شاعر نعیم صدیقی

جماعت اسلامی (مودودی) کے مشہور شاعر مولانا نعیم صدیقی نے اس امر پر بڑی معصومانہ حیرت کا اظہار فرمایا ہے کہ ویٹنام کے سلسلے میں (باقی صفحہ ۱۲ پر)

## مشرقی پاکستان

# ضلعی جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کا اجلاس

## اور ضروری قرار دادیں

بتاریخ ۷ اگست ۱۹۶۶ء تین بجے بعد دوپہر کو ضلعی جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا ابراہیم جنجالوی صاحب نئی سڑک حافظیہ مدرسہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلعی جمعیۃ کے اراکین نمائندگان دین اور یہاں کے عالیہ مدرسہ کے طلباء کرام اور دیگر دیندار عام مسلمان حاضر تھے۔ طویل بحث مباحثہ کے بعد حسب ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب کے سیلاب زدگان کے نقصانات کو دفع کرنے کے لئے آئندہ روز سلہٹ کے دورے کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ موجودہ وقت کے اہم اور ضروری مسائل پر بات چیت کرنے کے لئے ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک وفد فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے ملاقات کریں۔ اسی بنا پر ڈی سی صاحب سے وقت نکالنے کے لئے ضلعی جمعیۃ کے ناظم اور مولوی عبدالرقیب کو ذمہ دیا جائے۔

(۳) مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ اسلامی محاذ کے دس نکاتی پروگرام کو اجلاس نے تہ دل سے منظور کر کے صدر مملکت تک پہنچانے کے لئے مقررہ ڈیپوٹیشن کو تجویز کیا

(۴) گذشتہ ۳۔ اگست سلہٹ شہر کے علماء کرام اور ائمہ مساجد میں سے ایک وفد سلہٹ ٹاؤن میں جو کرلائی رقاصوں کے ذریعہ رقص و سرود کی گرم بازاری شروع ہوئی ہے اس کو بند کرانے کے لئے ڈی سی صاحب کے پاس حاضر ہو کر درخواست کی۔ جناب ڈی سی صاحب ... وفد کو تسلی بخش جواب دیتے رہے۔ اس گفت و شنید کے درمیان اے ڈی سی نے ناچ و گانے کو جائز کرنے کے لئے جو ناسخ دلیل شان رسالت کی طرف منسوب کر کے پیش کی۔ اس پر اس جلسہ میں نہایت غم و غصہ کا اظہار کر کے حکومت سے پرزور اپیل کی گئی کہ اس کو جلد از جلد اس قسم کی حرکت سے روکا جائے ورنہ ملک میں بد انتظامی پھیل جائے گی۔

(۵) ہر سال پے در پے مختلف قسم کے غضب ملک میں نازل ہونے کی وجہ فقط یہی ہے کہ سرکاری اور غیر سرکاری طور پر پاکستان کی پاک زمین میں خلاف شرع کارروائی اور گناہ کبائر کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اب حضرت شاہ جلال مجرد یمنیؒ کی پاک زمین سلہٹ میں بھی اس قسم کی کارروائی جاری ہو رہی ہے۔ لہٰذا حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ جلد از جلد اس کو بند کر دیا جائے۔ بعد میں دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

## وفد جمعیۃ علماء اسلام کی ڈی سی سلہٹ سے ملاقات

جمعیۃ کے اجلاس ۷ اگست کی قرارداد کے مطابق احقر محمد اشرف علی بشونا تھی ناظم ضلعی اور مولوی عبدالرقیب صاحب نے اسی روز شام کو ۶ بجے ڈی سی صاحب سے ملاقات کی۔ جناب ڈی سی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ صدر مملکت سے ملنے کے لئے وقت دینا ممکن نہیں۔ کیونکہ بہت کم وقت کے لئے صدر صاحب تشریف لائے ہیں۔ آپ لوگ اپنے خیالات تحریر کر کے میرے پاس بھیجئے، میں براہ راست صدر مملکت کو پہنچا دوں گا۔ چنانچہ (تجویز نمبر ۳ کے مطابق) ڈی سی کے ذریعہ یہ مطالبات صدر صاحب کو پہنچا دیئے گئے۔

(۱) ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔

(۲) عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

(۳) خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بے حیائی نہ پھیلائی جائے۔

(۴) اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں

(۵) مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔

(۶) شراب کو مکمل طور پر بند کر دیا جائے۔

(۷) سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔

(۸) ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگرام کو بند کیا جائے۔

(۹) مسلمانوں کو کفر و ارتداد سے بچانے کے لئے عیسائیت، مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے۔

(۱۰) مزدوروں اور کسانوں کے حقوق شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

### ضروری نوٹ

ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ بعض غیر ذمہ دار افراد جمعیۃ کے اکابر کو بلا کسی مشورہ کے دعوت دے دیتے ہیں پھر اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے جس کی ذمہ داری مقامی جمعیۃ پر عائد ہوتی ہے اکابر حضرات سے درخواست ہے کہ ضلعی جمعیۃ کی تصدیق کے بغیر یہاں کی دعوت ہرگز قبول نہ فرمائیں۔

(مولانا) احمد سعید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

## آہ! حکیم مرزا احمد بیگ

### جمعیۃ علماء اسلام ایک عظیم کارکن سے محروم ہو گئی

جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں میں یہ جگر پاش خبر نہایت دکھ سے سنی جائے گی کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے عظیم کارکن اور معیاری دواخانہ شعبہ دواسازی کے انچارج حکیم مرزا احمد بیگ ایک دن بیمار رہنے کے بعد ۱۸ اگست ۶۶ء بروز جمعرات سورج کے غروب ہوتے ہی عالم آب و گل سے عالم بقا کو سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حکیم احمد بیگ کی موت سے ایک ہمدم اٹھ گیا دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی رونق ختم ہو گئی، خلوص و دیانت پر افسردگی چھا گئی۔ دینی شجاعت و غیرت کا شیرازہ بکھر گیا۔ علماء حق اور بالخصوص ہمارے عظیم راہنما حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اپنے ایک معتمد اور محب صادق سے محروم ہو گئے۔

مرحوم نے جمعیۃ علماء اسلام، ترجمان اسلام کی پانچ سال جو بے لوث خدمت سرانجام دی ہے اس پر ہم مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ان کی خدمات کو جتنا بھی سراہا جائے کم ہے

مرحوم صدر درجہ متقی، پرہیزگار، عابد، زاہد، محاہد، انتھک کارکن اور دینی غیرت و حمیت کا عظیم مجسمہ تھے۔ ان کی جواں سالہ موت سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ بظاہر پورا ہونا مشکل ہے کیونکہ وہ اپنی ذات میں مستقل ایک جماعت اور ادارہ تھے۔ ہمارے دفتر کا تمام نظم و نسق ان کی فراست اور خلوص کی بدولت چل رہا تھا۔ ہم ان کے لواحقین سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے غم میں جمعیۃ علماء اسلام اور ادارہ ترجمان اسلام کو برابر کا شریک سمجھتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے سرفرازیں اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائیں (آمین ثم آمین)

---

## ہمارا ساتھی حکیم مرزا احمد بیگ مرحوم

ہمیں تنہا چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملا ہے۔ اس طرح پانچسالہ رفاقت کا ایک دور ختم ہو گیا۔ اس کی جدائی کا صدمہ ایسا نہیں جسے آسانی سے بھلایا جا سکے اس وقت ہماری حالت اس قابل نہیں کہ اپنے ساتھی کو خراج عقیدت پیش کر سکیں انسان کی زندگی اور سفر آخرت سے متعلق کچھ لکھا جا سکے۔ حالات سنبھلی تو انشاء العداس مجاہد کے کارناموں سے آپ کو روشناس کرائیں گے۔ بزرگوں سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے مغفرت اور ہمارے لئے صبر کی دعا کریں۔

(قلم زدہ حکیم مختار احمد الحسینی و عماد الدین عباسی)

دنیا کی جس گمراہی پر غور کرو گے، اس کا آخری نقطہ اس قدر کج در کج اور پیچ در پیچ ہوگا، جس سے عقل سلیم نفرت کرے گی اور اسے ثابت کرنے کے لئے زمین و آسمان کے ہزاروں تلاپے ملائے جائیں تاہم عقل صحیح اسے ہدایت کی ادنیٰ ٹھوکر سے ٹھکرا دے گی۔

فتنہ انکار حدیث نے کس قسم کے ہذیانات اور خرافات کو جنم دیا اس کی تفصیل تو شاید کسی دوسری جگہ آئے گی لیکن ایک خرافاتی معمہ کا تذکرہ یہاں بھی کر ہی دینا چاہیئے۔

مطلب یہ کہ ایک طرف آپ ان کج طبع اور خام عقل لوگوں سے سنیں گے کہ وہ صاحب وحی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا بیان کردہ "حق اطاعت" چھین لیتے ہیں، لیکن اسی کے ساتھ اطاعت کا یہی حق وہ "مرکز ملت" کے نام سے ہر کس و ناکس کو دے ڈالتے ہیں۔ ایک طرف چاہا جاتا ہے کہ پوری امت کا رشتہ اطاعت اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ دیا جائے۔ دوسری طرف ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے کہ ہر سکندر و دارا کے سامنے سر نیاز خم کر دو۔ ایک جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام رسانی کے بعد منصب رسالت سے معزول کر دیا جاتا ہے۔ دوسری جانب بتلایا جاتا ہے (اور قلم کو تاب نہیں کہ اسے آسانی سے نقل کرنے پر آمادہ ہو)

"قرآن حکیم میں جہاں اللہ و رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد مرکز نظام حکومت ہے"

(معارف القرآن از پرویز) استغفر اللہ

گویا ہر منصب کو خدائی اور رسالت کا منصب تفویض کر دیا گیا۔ قرآن میں جہاں کہیں اللہ و رسول کا لفظ دیکھو اس سے مراد صدر مملکت سمجھو، اور واقعی خدا و رسول کو چھوڑ کر ہر پڑھتے سورج کی پوجا کرو۔ سکندر مرزا ہوں یا غلام محمد، ناظم الدین ہوں یا صدر ایوب۔ جو بھی کرسی نشین اقتدار ہو۔ اسی کو اللہ اور رسول سمجھو۔ انہیں کے سامنے ڈنڈوت بجالاؤ، اور چند ٹکے سیدھے کرنے کے لئے اللہ و رسول کی اطاعت چھین کر برسر اقتدار قوت کو دے ڈالو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ستم یہ کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو نہ "اسلام" طلوع ہوگا۔ نہ قرآنی ربوبیت منظر عام پر آئے گی بلکہ اسلام بھی سازش کا شکار رہے گا ؎

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو!

کیا اس سے زیادہ کجی اور ٹیڑھ کی مثال دنیا کی تاریخ پیش کر سکتی ہے؟

انکار حدیث کوئی علمی تحریک نہیں۔ یہ جہالت کا پلندہ ہے۔ اس کا اصل منشا صرف یہی ہے کہ اب تک ایک ہی خدا کی عبادت اور ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاتی تھی۔ لیکن اس نام نہاد تہذیب یافتہ دور میں ہر پانچ سال بعد ایک۔ نیا خدا گھڑنا چاہیئے جس کی یہ تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ آذر پوجا کیا کریں، اور ہر پانچ سال رسول ہونا چاہیئے جو ان کے لئے نظام ربوبیت کی قانون سازی کیا کرے (اگرچہ مثال مخنث اور عملی ثقاہت کے خلاف ہے لیکن ان پیشہ وروں کے حسب حال ہے) ان کی مثال بالکل اس بانسار گی سی ہے جس کے لئے عصمت فروشی کا پیشہ شریفانہ زندگی سے مانع ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کے لئے حکومت وقت کی نوشاند اطاعت رسول سے بڑی رکاوٹ ہے۔

کیا کوئی ذی شعور اس کو تسلیم کرے گا کہ "اللہ" ذات پاک کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد "مرکز ملت" ہے اور "الرسول" کا لفظ جو قرآن میں بار بار آتا ہے اس سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ اس سے مراد متغلب حکمرانوں کی وہ ٹولی ہے جو اپنے پاس سے قانون گھڑ گھڑ کر قرآن کے نام چھپا کیا کرے؟ فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ۔

اب تک دنیا کے عقلا یہی بتلاتے رہے کہ اعلام شخصیہ میں شرکت جائز نہیں۔ یعنی زید جس خاص شخص کا نام رکھا گیا ہے لفظ زید جس وقت کان میں پڑے گا تو ذہن صرف اسی شخص کی طرف منتقل ہوگا جس کا یہ نام رکھا گیا لیکن دوسروں کو "ملائیت" اور "دقیانوسیت" کا طعنہ دینے والے پیران نابالغ آج بتلاتے ہیں کہ لفظ "اللہ" اور "الرسول" جس ذات خاص کا نام ہے اس لفظ سے وہ ذات خاص مراد نہیں بلکہ قرآن میں جہاں بھی یہ لفظ آیا ہے اس سے مراد صدر مملکت ہے جسے ہر پانچ سال بعد تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ گویا تمہارے ابا میاں کا نام زید ہے اور زید سے مراد خاص ذات نہیں بلکہ جو بھی اندرون خانہ گھس آئے وہ زید ہے اس کے لئے تمام حقوق پدری بجالاؤ۔ کیا اس منطق کو سمجھنے کے لئے کچھ زیادہ عقل و فہم کی ضرورت ہے؟ ؎

عقل سوخت زیحرت کہ چہ بوالعجبی است

ماں، باپ، بہن، بھائی، بیوی، بچوں کے مفہوم میں یہ تمام کلیوں اختیار نہیں کی جاتی۔ لیکن اللہ، رسول کے مفہوم میں عقل و فہم کے علی الرغم یہ کجی "مرکز ملت" کی تائید کے ساتھ کی جاتی ہے اور ماننے والے پوری دانائی کے ساتھ اسی کو مانتے چلے جا رہے ہیں۔ جب ان مسکینوں کا اللہ و رسول ہی انتشار کا بت۔ "مرکز ملت" ہے تو اسی سے انسانہ کیا جا سکتا ہے کہ ان کے دین و ایمان۔ علم و عقل اور فہم و دانش کا حدود اربعہ کیا ہے؟ نیز بیچارے "قرآن" کے ساتھ ان کو کیا علاقہ ہے جس کی آیتیں پڑھ پڑھ کر چودہ صد سالہ امت کو بھی سازش کا شکار قرار دیا جاتا ہے

"فکر و نظر" کی کجی سے خدا کی پناہ! اتنی صاف، سادہ اور سطحی حقیقت کو ان فتنہ گروں کا ذہن قبول نہیں کرتا کہ:

"چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے نازل کرنے والے کی جانب سے اس کی توضیح و تشریح کا حق بھی عطا کیا گیا ہے۔ "لتبین للناس ما نزل الیھم" اور جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کہلاتے ہیں ان کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کریم کو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تشریح و بیان کے ساتھ سمجھیں، پڑھیں اور عمل کریں۔ اس لئے قرآن کے ماننے والوں کو لازم ہے کہ قرآن کی وہ عملی اور

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

# فتنۂ انکار حدیث

(قسط ۲)

اور عملی تشریحات جو قرآن لانے والے کی جانب سے پیش کی گئیں ہیں ان کو بھی قبول کریں۔ اور قرآن کی کوئی ایسی شرح ایجاد نہ کریں جو صاحب قرآن کی پیش کردہ تعلیمات سے ٹکرا جائے"

یہ بات کتنی صاف اور سیدھی ہے لیکن ان کے لئے ناقابل قبول ہے اور اس کے برعکس بالکل ٹیڑھی، ترشی اور کج در کج بات کہ:۔

"قرآن میں جہاں کہیں اللہ و رسول کا نام آیا ہے اس سے مراد مرکز نظام حکومت ہے"

اسی کو ان کے کج دماغ اور مبتلائے فتنہ ذہن قبول کئے جا رہے ہیں۔ نعوذ باللہ من فتنۃ الصدور

وسیعلمون الذین اٰمنوا ای منقلب ینقلبون۔

ان ظالموں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ لوٹنے کی کس جگہ لوٹ کر جاتے ہیں۔

## ۳۔ عہد صحابہؓ میں حدیث کا مقام

قرآن و حدیث کے بعد ہمارے سامنے صحابہ کرامؓ کا کا تعامل ہے۔ صحابہ کرامؓ کے حالات پر صحیح غور و فکر کا جن لوگوں کو موقع ملا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ حضرات صحابہؓ کی سیرت کا ایک ایک باب اخلاص و اتقیا اور اتباع و امتثال کا حسین مرقع ہے۔ اُن کی ہر ادا سے اتباع نبوی کی شان ٹپکتی ہے۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے مشرف ہی اس لئے کیا گیا تھا تاکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات، عبادات و معاملات اور حسب توفیق آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی ذات میں جذب کر کے آپ کے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور بعد میں آنے والی امت کو اس رنگ میں رنگین کرتے چلے جائیں۔

معلم انسانیت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اُن بلاواسطہ شاگردوں کے متعلق یہ تصور کتنا گندا اور مکروہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ آپ کی تعلیمات اور احادیث کو کوئی مرتبہ نہ دیتے تھے۔ العیاذ باللہ۔ کج ذہنی اور خام عقلی کی حد ہے کہ تلاش کرنے والے اسی ذخیرہ حدیث سے جو سب کا سب صحابہؓ سے مروی ہے۔ آج ایسی روایات تلاش کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ جن سے ثابت کر دیا جائے کہ معاذ اللہ صحابہ کرامؓ حدیث نبوی کے دشمن، تعلیم نبوت کے مخالف اور سنت رسولؐ کے مٹانے والے تھے۔

# ...ار حدیث

(۴)

تعجب عقل و فہم ہے کہ اُن مریضوں پر نہیں بلکہ حیف اُن نادانوں پر ہے جو ان دیوانوں کے ہذیانات پر وحی الٰہی کی طرح ایمان لاتے چلے جاتے ہیں۔ "دیوانہ گفت آبادہ باور کرد"۔

کیا کسی کی عقل باور کرسکتی ہے کہ جس امی قوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الرسول کی حیثیت سے کھڑا کیا گیا تھا اسی قوم میں سے جن حضرات کو آپ پر ایمان لانے کی توفیق دی گئی۔ آپ کی خدمت کے لئے جن کو چن لیا گیا۔ آپ کی حمایت اور نصرت کے لئے جن کو اٹھایا گیا اور آپ پر سرشتے ہی کے لئے جن کو آپ کے زمانہ میں پیدا کیا گیا۔ کیا وہ دنیا میں لائے ہی اس لئے گئے تھے کہ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی ایک ایک سنت کو مٹا ڈالیں۔ آپ کی سیرت کا ایک ایک ورق دھو ڈالیں اور آپ کے قول و فعل۔ علم و عمل۔ سیرت و کردار، اخلاق و عادات اور قضایا و احکام میں سے ایک ایک کو بدل ڈالیں۔ کتابیں پڑھنے اور پڑھ پڑھ کر خدا کی مخلوق کو گمراہ کردیں اور صحابہ کرامؓ کی زندگی میں انکار حدیث کی روایات تلاش کرنے سے پہلے کیا اتنی عقل سے کام لینا ضروری نہیں تھا کہ صحابہ کرامؓ کو صحابہ بنایا کس مقصد کے لئے گیا تھا اور بعد میں آنے والے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو پیدا نہیں کیا گیا اس میں کیا حکمت ہے۔

جن نفوس قدسیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لئے منتخب کیا گیا۔ مسلسل تیئیس سالی تک امتحان اور آزمائش کی بھٹی میں جن کو بھنکا گیا۔ جن کو تعلیم و تربیت، تزکیہ و تطہیر، اصلاح و تکمیل کے لئے عالم انسانیت کے سب سے بڑے معلم، سب سے بڑے مربی، سب سے بڑے مصلح (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سپرد کیا گیا۔ خداوند قدوس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی آخری شریعت کا سب سے پہلا امین اور محافظ جن کو بنایا گیا اور قیامت تک اسوۂ حسنہ کا رنگ جن کی زندگی کے ہر خاکہ میں بھرا گیا۔ مسجد نبوی کے علاوہ بدر کے میدانوں، احد کی پہاڑیوں، حدیبیہ کی وادیوں، حنین کی گھاٹیوں اور تبوک کے کھنڈرات کو جن کے لئے تعلیم گاہ قرار دیا گیا۔ کیا انہی کے متعلق عقل تسلیم کرسکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رخصت ہو جانے کے بعد قرآن کے سوا وہ اپنے نبی کی ہر تعلیم سے بیگانہ۔ آپ کی ہر سنت سے ناآشنا ہو گئے ہوں گے۔ اذان کے نزدیک آپ کی احادیث کا مرتبہ محض بے سروپا داستان سرائی ہوگا۔ استغفراللہ۔ پیش کرنے والے (حکام وقت کی رضاجوئی کے لئے) اسی نظریہ کو جو پیش کر رہے ہیں بتلایا جائے کہ فساد ذہن اور خلل دماغ کے سوا عقل اس کی کیا توجیہہ کرسکتی ہے۔ نعوذ باللہ من فتنۃ الصدور۔

صحابہ کرامؓ جنہوں نے ایک ہی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لئے بیوی بچوں سے جدا ہو جانا گوارا کیا خویش و اقربا کو چھوڑا۔ قبیلہ اور قوم سے منہ موڑا، ملک بدر ہوئے۔ جاہ و جلال اور زر و مال کو بھی خیرباد کہا۔ الغرض جو پوری کائنات سے کٹ کر ایک ہی ذات کے قدموں میں آپڑے تھے۔ جو جلوہ ہائے رنگا رنگ سے ہٹ کر ایک ہی جلوۂ جہاں آرا پر نظریں جما چکے تھے۔ جو ایک ہی مطاع کے سامنے مٹ کر اپنی زندگی کو ایک ہی زندگی میں فنا کردینے کا عزم کرچکے تھے۔ جو ایک ہی متقتداء کی اتباع میں اپنی تمام خواہشات سے دست کش ہو جانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ جن کی وارفتگی کو دیکھ کر حقیقت ناشناس۔ ان کے بے عقل و نادان اور رفتار زمانہ سے ناواقف ہونے کا طعنہ دیا کرتے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے کہ کافر اور منافق لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھ کر کہتے تھے

عزھولاءِ دِیْنُھُمْ (القرآن)

ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا

انؤمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ (القرآن)

کیا ہم نبی اور نبی کی ہربات کو ایسا مان لیں جیسا یہ کم عقل مان بیٹھے ہیں۔

جن کی جاں نثاری کا تماشہ وقت کے سب سے بڑے دشمن سے بھی خراج عقیدت وصول کرلیا کرتا تھا۔

زید بن دثنہ کو جب برسردار کھینچنے کے لئے میدان میں لایا گیا، تو ابوسفیان نے (جو بعد میں رضی اللہ عنہ کا مصداق بنے) کہا۔ صرف اتنا لفظ زبان سے کہہ دو کہ کاش میری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے۔ تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن کسی کی محبت میں تختہ دار جس کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ جانتے ہو اس کی زبان سے کیا لفظ نکلا

واللہ ما احب ان محمداً الاف فی مکانہ الذی ھو فیہ تصیبہٗ شوکۃ وانا جالس فی اھلی (الاستیعاب)

بخدا مجھے یہ بھی گوارا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ اب تشریف فرما ہیں۔ اس جگہ آپ کو کانٹا چبھے اور میں اپنے گھر بیٹھا رہوں۔

اس جاں گداز فقرے کو سن کر پتھر دل مجمع تڑپ گیا۔ ابوسفیان کو اقرار کرنا پڑا اور اقرار صرف اس کے متعلق نہیں جس سے یہ فقرہ سنا گیا بلکہ پوری ایمانی برادری کے متعلق ابوسفیان کا اقرار ہے۔

ما رایت من الناس احداً یحب احد احب اصحاب محمد محمداً

محمدؐ کے صحابہ محمدؐ کے ساتھ جس قدر محبت کرتے ہیں، میں نے ایسی محبت کسی کو کسی کے ساتھ کرتے نہیں دیکھا۔

جو حضرات اپنے باپ کا سر کاٹ لانے کے لئے محض آپ کے اشارہ چشم کے منتظر رہا کرتے تھے۔ جو عمر بھر گریبان کھلا رکھنے کے اس وجہ سے عادی ہو گئے تھے کہ کسی کو انہوں نے ایک دفعہ کھلے گریبان دیکھ لیا تھا۔ جو سر کے بال اس لئے نہیں کٹواتے تھے کہ کسی کا ہاتھ ایک دفعہ ان بالوں پر پھر گیا تھا۔ جو خاص قسم کی سبزی کے اس لئے گرویدہ ہو گئے تھے کہ اس کی فضیلت ان کو کسی میں محسوس ہو گئی تھی۔

سوچنا چاہیئے کہ اُن کا حال اس محبوب کے ساتھ کیا ہوگا اور اس محبوب کے ارشادات کی اُن کے نزدیک کیا قدر و قیمت ہوگی۔ سچ تو یہ ہے۔ اس کا صحیح اندازہ بھی بیچارے بعد میں آنے والوں کو کب ہوسکتا ہے اور ان جذبات و احساسات کی پوری تصویر کشی بھی کب ممکن ہے۔ بالخصوص جب اس پر بھی نظر کرلی جائے کہ جس جلوہ جہاں آرا کی زیارت سے دیدہ و دل کی روشنی کا سامان اُن کو میسر ہوا کرتا تھا۔ اب وہی اُن کی نظروں سے پردہ میں چھپ چکا تھا۔ جس شمع عالم افروز پر پروانہ وار جانثاری کا منظر روز ہی پیش کیا کرتے تھے۔ وہی شمع عالمتاب اب محفل سے اٹھائی جا چکی تھی۔ اُن کے ہر درد کا درماں جس چہرہ انور کی زیارت تھی۔ وہی ان کے سامنے سے اوجھل ہو گیا تھا۔ ان حالات میں ان کے زخم دل کا مرہم اور داغ جگر کا مداوا۔ بجز تکرار حدیث یار ہو بھی کیا سکتا تھا۔

ما برچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الا حدیث یار کہ تکرار مے کنیم

راقم الحروف کو چند گھنٹوں کے لئے ایک معمر خاتون کی خدمت میں حاضری کا اتفاق ہوا۔ اُن کے والد ماجد ایک پختہ عالم اور درویش صفت انسان تھے۔ والد ماجد کی تعلیم سے زیادہ تربیت کا اُن پر گہرا اثر تھا۔ اسی خاتون کو میں نے دیکھا کہ یاد یاد اُن کی زبان سے بے ساختہ نکل جاتا۔ ابا جی اس طرح کیا کرتے تھے ابا جی یہ مسئلہ اس طرح بیان کیا کرتے تھے۔

میں تنہائیوں میں یاد یاد سوچتا ہوں کہ یا اللہ! جو خوش قسمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا واسطہ تربیت یافتہ تھے بلکہ مجھے اجازت دی جائے تو میں کہوں گا کہ جن حضرات کی تعلیم و تربیت کا سامان خود رب العزت جل مجدہٗ کی جانب سے کیا جا رہا تھا اور قدم قدم پر جن کی تربیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار ہدایات فرمائی جا رہی تھیں۔ جیسا کہ قرآن حکیم کی آیات شاہد ہیں۔ ملائکۃ اللہ کو جن کی تثبیت (ثابت قدم رکھنے) کے لئے بھیجا گیا تھا۔ الغرض وحی اور صاحب وحی جن کی تربیت کے نگران تھے اُن کی تربیت کا رنگ کتنا گہرا، کتنا پختہ، کتنا پائیدار اور کتنا انمٹ ہوگا۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔

سوچا نہیں جاتا کہ جس آفتاب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنیں آج چودہ صدیوں کے فاصلہ پر بھی کروڑوں قلوب کو روشن اور تابناک کر رہی ہیں وہی آفتاب خوش قسمتی سے جن کے گھر طلوع رہا اُن کے آئینۂ قلب کی روشنی کا کیا عالم ہوگا۔ (باقی)

# خطبۂ استقبالیہ

جو دفتر جمعیۃ حسن ابدال کے افتتاح کے بعد جلسہ میں
مولٰنا عبد القادر صاحب قاسمی فاضل دیوبند امیر جمعیۃ حسن ابدال نے پڑھا

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم - اما بعد

حضرات محترم! قانون الٰہی یہ ہے کہ جو قومیں اعلیٰ اخلاق سے آراستہ ہو کر میدانِ عمل میں اترتی ہیں وہی کامیاب و بامراد ہوتی ہیں، اور جو قومیں اعلیٰ اخلاق سے تہی دامن ہوتی ہیں وہ فنا ہو جاتی ہیں۔

حضرات! اسلام صرف علمی مذہب ہی نہیں بلکہ سلف صالحین سے اس کی عملی صورت بھی منقول ہوتی چلی آئی ہے یہ نہیں کہ صرف دماغی کاوشوں نے اسے پیدا کیا ہو، بلکہ ایک مجموعی شکل و صورت کے ساتھ عملاً بھی منقول ہوتا چلا آیا ہے۔ ہمارے دین کا تمام تر تعلق اوپر سے ہے۔ ہم نیچے سے کسی نئے دین کے تراشنے کے مجاز نہیں ہیں۔ اس کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ان سے صحابہؓ نے اس کا شعبۂ اخلاق و اعمال بھی اور بنیادی عقائد بھی سیکھے آپؐ نے ان پر خود بھی اعتماد کیا اور انہی پر بعد کی امت کو ایمان رکھنے کی وصیت فرمائی۔ اور پھر کسی درمیانی انقطاع کے بغیر اسی طرح دین سپرد ہوتا رہا ہے۔ ادھر حفاظت الٰہیہ کا یہ عجیب کرشمہ تھا کہ بحث و تمحیص کا جو مرحلہ تھا وہ سب تبع و تابعین کے ماحول ہی میں ختم ہو چکا تھا، یہ وہ قرن ہے جس کے متعلق خیریت کی شہادت خود لسانِ نبوت سے نکل چکی ہے۔ اس لئے جب کسی دین کے مسئلہ پر بحث کی جائے تو اس کو محض دماغی کاوش اور لغت کی مڈ سے از سر نو شروع کر دینا ایک بنیادی غلطی ہے۔ یہاں ریسرچ کے اصول کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ کام خود انبیاء علیہم السلام کا بھی نہیں۔ اس کو قدرت نے براہ راست اپنے دستِ قدرت میں رکھا ہے۔ ان کو بھی مجال نہیں کہ حکم خداوندی کے بغیر ایک نقطہ کا اضافہ یا ایک نقطہ کی ترمیم کر سکیں۔ اس ترمیم و تبدیل کا انحصار الفاظ پر نہیں بلکہ اس کے معانی کو بھی شامل ہے اور وہ لفظی ترمیم سے بھی زیادہ شدید ہے۔ یہود، بے بہبود نے دونوں قسموں کی تحریفیں کی تھیں، تورات کے الفاظ میں بھی، اور ان کے معانی میں بھی، قرآن کریم چونکہ آخری کتاب تھی اس لئے دونوں قسم کی تحریفوں سے محفوظ ہے۔ لفظی ترمیم کا تو یہاں امکان ہی نہیں۔ رہی معنوی تحریف تو امت کے بعض ملحد فرقوں نے گو اس میں یہود کو بھی مات کر دی مگر اس کی معنوی حفاظت کی وجہ سے وہ اصل دین پر کچھ اثر انداز نہیں ہو سکی، اور ہر دور میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ کیا جاتا رہا۔

حضرات! آج کے حالات جن سے ہم گذر رہے ہیں نہایت پیچیدہ اور نازک ہیں۔ خصوصاً مسلمان کا معاشرہ چند در چند فتن میں گھرا ہوا ہے۔ شریعت نے دین کے بارے میں خبر دی تھی، کہ دورِ فتن میں دین کا سنبھالنا ہاتھ میں چنگاری لینے کے مرادف ہے کشمکشوں اور مصادمتوں کا دور دورہ ہے۔ قوم میں باہمی کشمکش الگ ہے۔ فرقہ وارانہ کشاکش الگ ہے۔ افراد و جماعت ہی میں کشمکش نہیں بلکہ نظریات بھی باہم دست و گریباں ہیں۔ ظاہر ہے کہ پیچیدہ اور اس تضاد اور کشمکش کے میدان میں وہی جماعت آگے آ سکتی ہے، جو ان متصادم نظریات میں اپنے نصب العین کی حیثیت سے فریق کی حیثیت نہ رکھتی ہو۔ اس کی وسعت قلب و نظر اور پروگرام کی فراخیوں میں سارے پروگرام گم ہو کر رہ جائیں اور وہ بمنزلہ ایک ثالث اور حکیم کے ہو، جو سب کے قضیے چکا سکے۔ ظاہر ہے کہ ایسی جماعت قدرتاً مذہبی جماعت ہو سکتی ہے۔ جو مذہب کی لائن پر خود بھی گامزن ہو اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لئے جا رہی ہو۔ اور خلق خدا کو ایسی بلندی پر دیکھنا چاہتی ہو کہ یہ نیچے کی تمام کشمکش ان چلنے والوں کی نگاہوں میں ہیچ اور حقیر بن کر رہ جائے۔ مذہب اور بالخصوص دین فطرت (اسلام) ہی ایک ایسی عالمگیر قوت ہے کہ آراء اور قیاسیات کی ساری حد بندیاں اس میں پہنچ کر گم ہو جاتی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اپنی اصلی فطرت سے ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ اگرچہ اس نے آزادیٔ ملک کے لئے سیاسی خدمات کا ایک شاندار ریکارڈ قائم کیا۔ آزادی کے میدان جنگ میں نہ صرف یہ کہ کسی سے پیچھے رہ کر کام کیا بلکہ سب سے آگے تھی، لیکن پھر بھی اس کی بنیاد مذہب ہی تھی۔

حضرات! اس دور میں مذہب اور خالص مذہبی جماعت کے ساتھ انسلاک انتہائی سعادت مندی ہے یہاں چند مخلصوں نے جمعیۃ کا قیام فرما کر دین و مذہب دوستی کا ثبوت دیا۔ آخر میں بندہ تمام اراکین جمعیۃ کی طرف سے اپنے معزز مہمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا غلام غوث صاحب کا خصوصاً اور مدعوئین حضرات کا عموماً شکریہ ادا کرتا ہے کہ ان حضرات کی حوصلہ افزائی ہمارے آئندہ تعمیری کاموں میں معاون ثابت ہوگی۔

## سالانہ جلسہ

مدرسہ تعلیم القرآن چک ۲۱۳ تحصیل سمندری ضلع لائلپور کا سالانہ جلسہ ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا عبد العزیز صاحب منٹگمری و دیگر حضرات شرکت کریں گے

# متحدہ اسلامی محاذ لاہور کا انتخاب

لاہور ۱۷ اگست۔ متحدہ اسلامی محاذ لاہور کا ایک اجلاس دفتر مجلس احرار اسلام میں شیخ حسام الدین امیر متحدہ اسلامی محاذ کی صدارت میں ہوا۔

اجلاس میں متحدہ اسلامی محاذ میں شریک جماعتوں کے ایک صد نمائندوں نے شرکت کی۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی متحدہ اسلامی محاذ نے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم تاریخ کے نازک ترین دور سے گذر رہے ہیں۔ ہمارے ملک کو مختلف قسم کے خطرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر حالات و مسائل کو حل کرنے اور سدھارنے کی کوشش نہ کی گئی تو حالات خطرناک صورت اختیار کر جائیں گے۔

مولانا نے کہا کہ سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام حیات کو نافذ نہیں کیا جا رہا بلکہ غیر اسلامی قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ آپ نے حکمران طبقہ کو خبردار کیا کہ پاکستان کا استحکام اور خوشحالی اسلامی نظام حیات کے اپنانے میں مضمر ہے۔ اگر آج بھی اس سے چشم پوشی اختیار کی گئی تو نتائج خطرناک ہوں گے۔

مولانا ہزاروی نے بھارت کی جنگی تیاریوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمام قوم کو ہر وقت متحد ہو کر بھارت کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے

صدر اجلاس شیخ حسام الدین صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم گذشتہ پچاس برس سے مذہبی اور آزاد زندگی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہی ہماری تاریخ ہے۔ آزادی تو ہمیں حاصل ہو گئی لیکن اصل مقصد اور نصب العین کو طاق نسیاں میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم اس ملک میں اسلام کی بالادستی چاہتے ہیں، اور ارباب اقتدار کو اس ڈھنگ پر لانے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے اور مذہب سے بغاوت کی کسی تحریک کو بھی کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ ہم نئی نسل کو مسلمان دیکھنا اور رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم ان طاقتوں کے خلاف برسرپیکار رہیں گے جو مذہب کے تقدس کو برداشت نہیں کر رہے۔ ہر اس آواز کو دبا دیا جائے گا جو مذہب شرافت اور اخلاق کے خلاف ہو۔

اجلاس میں متحدہ اسلامی محاذ لاہور کا انتخاب بھی عمل میں آیا جس کے عہدہ دار یہ ہیں:۔

امیر حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

ناظم عمومی - مولوی برکت علی صاحب سعدی پارک لاہور

ناظم - جناب سلطان محمد صاحب ہوشیارپوری

ناظم نشر و اشاعت - جناب جانباز مرزا مدیر تبصرہ

خازن - حضرت مولانا منظور الحق صاحب خطیب سعدی پارک لاہور

نیز ۱۵ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ عہدہ داروں کے مشورہ سے امیر کو نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا۔

تحریر: مولانا ابوالکلام آزادؒ

# ڈاکو اور سود خوار

انسان کے اُن تمام بڑے بڑے جرائم جن کو اس کی خود غرضی کا دیو اس کے اندر سے انجام دیتا ہے اپنے سامنے لاؤ اور ایک ایک کر کے دیکھو! بڑے بڑے عادی مجرموں کو تم دیکھو گے کہ بار بار انسانی مظلومی اور بے کسی نے اُن کی آنکھوں کو اشکبار اور ان کے دلوں کو دونیم کر دیا ہے۔ سخت سے سخت بے رحم ڈاکو اور قاتل کی نسبت بھی تم سُن سکتے ہو کہ اس نے عین اپنی بے رحمی اور قساوت کے کسی عمل کو انجام دیتے وقت ایک بڑھیا عورت کی فریاد ایک بیکس عورت کی گریہ زاری اور ایک یتیم بچے کی مضطربانہ فغان الغیاث پر اپنی کھینچی ہوئی تلوار پھینک دی اور چند لمحوں کے لئے اس کی بھولی ہوئی انسانیت یاد آگئی۔ تاریخ اور ملکی روایات نے ان ڈاکوؤں کے حالات قلمبند کئے ہیں جو ایک طرف تو دولت مندوں کو لوٹتے اور مال و دولت سے بھرے ہوئے قافلوں کو تاخت و تاراج کرتے تھے۔ دوسری طرف صدہا بیوہ عورتیں اور بیکس و مسکین خاندان تھے جن کو فیاض طبع دست کریم اور ایک دریائے بخشش بادشاہ کی طرح امداد و اعانت سے مالا مال کر دیتے تھے۔ انگلستان کے قرون متوسط اور ہندوستان کے گذشتہ زمانے کے بڑے بڑے ڈاکوؤں کی نسبت ہر شخص جانتا ہے کہ انہوں نے قصبات و دیہات کی بیکس عورتوں کے لئے باقاعدہ وظائف و مشاہرے مقرر کر دیئے تھے اور روم کے ایک مشہور ڈاکو نے ٹیٹس سے کہا تھا۔ "میرا مجرم ہاتھ بادشاہ کے مقدس ہاتھ سے زیادہ غریبوں اور بیکسوں کی امداد کرتا ہے۔ اگرچہ وہ بادشاہ اور میں ڈاکو ہوں۔

یہی حال تقریباً انسان کے تمام بڑے جرائم کا ہے اور فضیلت انسانیہ پر بڑی سے بڑی زندگی کی تاریکی میں بھی کبھی نہ کبھی اپنی روشنی بے نقاب کر دیتی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں ایک سود خوار زندگی کو لاؤ، وہ چور نہیں ہے، وہ ایک ڈاکو کے نام سے حقیر و ذلیل نہیں کیا جاتا۔ لوگ اس سے پناہ نہیں مانگتے بلکہ اس کو دھتکارتے ہیں۔ وہ پہاڑی کے غاروں اور جنگلوں کے گمنام گوشوں میں مجرموں کی طرح نہیں چھپتا وہ سوسائٹی سے مردود و مطرود نہیں ہے۔ اسی نے بادشاہ کے قانون کو توڑنے اور انسانوں کے آداب و مراسم کی حقارت کا کبھی جرم نہیں کیا۔ وہ ایک شہری ہے۔ جو مثل ایک شریفانہ پیشہ کے شہر کے انسانوں میں رہتا ہے اور جسم اجتماعی میں عضو صحیح کی طرح شامل ہے۔ بایں ہمہ اُس کے عمل کا کیا حال ہے؟ وہ ڈاکو سے بڑھ کر آبادی کو غارت کرتا وہ قاتل سے زیادہ انسانی حیات کو موت سے تبدیل کرتا وہ عادی مجرم سے زیادہ سوسائٹی کو تباہ کرتا، وہ ایک درندہ سے بھی خوفناک تر خون آشام اور بھیڑیے اور جنگلی سور سے بھی بڑھ کر حیاتِ انسانی کا دشمن ہے پھر ان سب سے زیادہ یہ کہ سخت سے سخت بے رحم ڈاکو کی آنکھوں سے بھی کبھی رحم کا ایک قطرۂ اشک ٹپک پڑتا ہے پر یہ مجال قطعی ہے کہ اس کی قساوت و شقاوت کبھی بھی کسی تڑپتے ہوئے جسم اور کسی پکارتی ہوئی زبان پر ایک لمحے، ایک دقیقے اور ایک فسردہ دقیقے کے لئے بھی ترس کھائے۔

شکسپیئر کے ایک شائیلاک کا ذکر ہے سو دے۔ دنیا میں اس وقت تک کتنے ہزار شائیلاک گذر چکے ہیں اور کتنے ہمارے سامنے موجود ہیں۔

## ایک اہم نکتہ

اگر ایک شخص چور ہے، ڈاکو ہے، قاتل ہے تو قانون اس کو قتل کرے گا اور انسانی آبادی اس سے پناہ مانگے گی لیکن ایک سود خوار جو کہتا ہے کہ انما البیع مثل الربوٰ اس کا کیا علاج ہے؟ اس نے تجارت کی ایک دکان کھول دی ہے اور ضرورت و احتیاج انسان کے ہوش و حواس کو معطل کر دیتی ہے۔ لیکن "شائیلاک" کے پاس تو اس کا مظلوم قرضدار خود ہی دوڑ دوڑ کر گیا تھا۔ پس فی الحقیقت قتل و غارت کسی قانون اور مذہب کے لئے اس درجہ سختی کے مستحق نہیں ہو سکتے جس قدر کہ سود اور سود خوار کی زندگی۔

پھر کیا حرب مِنَ اللّٰہِ وَرَسُولِہٖ سے اس کی تعبیر صحیح نہیں؟ اور کیا تمام مذاہب عالم میں اس کی یہ سب سے بڑی خصوصیت نہیں کہ اس کے باوجود جاہلیت عرب کے اس میں غرق ہونے کے سود خواری کو سب سے بڑا جرم اور معصیت کبیرہ قرار دیا۔

تجارت اور لین دین کی بے رحمیوں اور عام بے رحمیوں میں بڑا فرق ہے۔ انسان کے تمام مظالم اور بے رحمیاں ایسی ہیں کہ انسانوں کے لئے کوئی دام اور کشش اپنے اندر نہیں رکھتیں۔ وہ از سرتا پا نفرت اور مغبوضیت ہیں لوگ ان سے پناہ مانگتے ہیں لیکن روپے کا لین دین ایک ایسی شے ہے کہ خواہ کیسے ہی سخت سے سخت عنوان سے ظلم ہو، لیکن چونکہ احتیاج اور ضرورت کو وقتی اور فوری طور پر دور کرنے والی ہے۔ اسی لئے انسان اس سے بھاگ نہیں سکتا بلکہ پناہ مانگنے کی جگہ خود اس کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ سود ایک بے رحم ڈاکو اور خونخوار درندہ ہے لیکن جنگل کے ڈاکو سے نفرت کرتا اور اس شہری ڈاکو کے آگے عاجزی سے ہاتھ جوڑتا ہے تاکہ وہ اسے اپنے دام ظلم میں پھنسانے کے لئے چُن لے اور اس کو مجرمانہ تیغ قساوت دے بے رحمی کرنے سے انکار نہ کرے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اور تمام ہزار انسانی بے رحمیاں کسی آبادی کو اس طرح نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ جس درجہ پورے شہر میں ایک "سود خوار" کا وجود پہنچا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اس کو سب سے بڑی وعید الٰہی کا مستحق قرار دیتا ہے

## اس کی علت اصلی

اصل یہ ہے کہ کسی خود غرضی کے عمل اور بے رحمی کے کام میں اس درجہ استمرار اور مداومت نہیں ہے۔ جیسی کسی کاروباری بے رحمی میں۔ قاتل ایک شخص کو چند لمحوں میں قتل کر ڈالے گا۔ ڈاکو ایک گھنٹے کے اندر ایک قافلہ کو لوٹ لے گا لیکن سود خوار کا عمل ظلم دائمی اور انسانی عمروں، خاندانوں اور نسلوں تک جاری رہتا ہے اور جب تک ہمیشہ کے لئے اس کے تڑپنے، لوٹنے اور کراہنے کے نظارہ کا عمل اپنے اندر پیدا نہ کرے، وہ سود خوار نہیں بن سکتا۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی قساوت و بے رحمی سب سے زیادہ سخت اور تمام جرائم کے عادیوں سے زیادہ مستقل و محکم ہوتی ہے۔ وہ چونکہ ہمیشہ اپنی بے رحمی کے شکاروں کی مظلومی کو دیکھتا رہتا ہے احسان کی بے قراریوں کے معائنہ کا اپنے دماغ کو عادی بناتا رہتا ہے۔ اس لئے رفتہ رفتہ اس کے تمام قوائے ملکوتیہ پر ایک عالم ظلمات طاری ہو جاتا ہے اور رحم و ہمدردی کے جذبات اس طرح بیکار و معطل ہو جاتے ہیں کہ قوی سے قوی محرک بھی ان کو زندہ نہیں کر سکتا۔

یہ کیا بات ہے کہ ڈاکو رحم کرتا، مگر سود خوار کی آنکھیں ہمیشہ خشک رہتی ہیں۔ اس کا سبب یہی ہے کہ ظلم کا استمرار اور بے رحمی کی مداومت ڈاکو کو نصیب نہیں جیسی اور جس قدر کی بے رحمی میں ایک سود خوار کی زندگی بسر ہوتی ہے

جھنگ صدر میں
ترجمان اسلام
کا تازہ پرچہ
مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں
مکتبہ حلیمیہ شیخ لاہوری جھنگ صدر

منڈی مریدکے میں
ترجمان اسلام
کا تازہ پرچہ
نذیر سلیمی صاحب نیوز ایجنٹ سے حاصل کریں

## بقیہ — افکار و خیالات

ساری دنیا نہ جانے بے چارے امریکہ کے پیچھے کیوں پڑی ہوئی ہے جبکہ اصل قصور تو شمالی ویت نام کا ہے جس نے ساری گڑبڑ پھیلائی۔ چلئے فرض کر لیا کہ بنیادی طور پر شرارت شمالی ویت نام ہی کی ہے۔ مگر مولانا کے پاس اس سوال کا کیا جواب ہے کہ امریکہ کو دنیا بھر کے جھگڑے نپٹانے کا ٹھیکہ کس نے دے رکھا ہے؟ اس سوال کو وہ گول کر گئے ہیں اور انہیں گول ہی کر دینا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اگر اس سوال کا جواب دینے کی کوشش فرماتے تو امریکہ کو ان سے شکایت پیدا ہو جاتی، اور یہ بہت برا ہوتا۔

---

مولانا نے امریکہ سے محبت اور شمالی ویت نام سے نفرت کے اس قضیے میں استدلال کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ دنیا بھر کی ان قوموں میں بہت پسند کیا جائیگا جو لاکھوں نفوس پر از راہ ہمدردی ظلم فرما رہی ہیں۔ اب مثلاً فارموسا کہہ سکتا ہے کہ کشمیر کے سلسلے میں بیچارے بھارت کے پیچھے کیوں پڑے ہو جبکہ سارا کیا دھرا تو پاکستان کا ہے۔ اسی طرح امریکہ کی انجمن یہودیاں کہہ سکتی ہے کہ فلسطینی عربوں کے سلسلے میں بیچارے اسرائیل کے پیچھے کیوں پڑے ہو جبکہ اصل شرارت تو عرب ملکوں کی ہے۔ دنیا کا کوئی بھی اہم تنازعہ لے لیجئے مولانا کے ارشاد کردہ گر کے مطابق اس کا سارا پس منظر ہی بدل جائے گا۔

مولانا نے امریکہ کی ہوا خواہی کے جوش میں اپنی منطق کے اس پہلو پر شائد غور نہیں فرمایا۔

(بشکریہ امروز)

---

## جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت کا اجلاس ۱۵ اگست بروز سوموار بمقام لکی مروت کا اجلاس زیر صدارت مولانا گل جانان صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم سرگودھوی اور فرزند خلیفہ محمد کریم کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کیا گیا۔ اس کے بعد مولانا حمید الدجان نیازی ناظم ضلع نے گذشتہ اجلاس کے فیصلے اور تین حلقوں کے دورے اور ترجمان اسلام کی اشاعت کی تفصیل پیش کی۔ ضلع بنوں میں سہ روزہ کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے متعلق مولانا حمید الدجان نیازی ناظم ضلع مرکزی اکابرین کے ساتھ خط و کتابت کریں گے۔ یہ بھی طے پایا کہ مولانا غلام حبیب صاحب اور ناظم ضلع حلقہ لنڈیوہ کا دورہ کرے

### رقوم کی تفصیل

حلقہ ۱۔ عیسیٰ خیل خلیفہ محمد کریم و مولانا غلام نبی -/۲۱۵ روپے
حلقہ ۲۔ سرائے تورنگ مولوی صاحب مولوی محمد سمن -/۵۰
حلقہ ۳۔ اماخیل۔ ناظم ضلع و مولوی گل جانان -/۲۳۰

## سرگودھا میں دوسری سالانہ سیرت کانفرنس

زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا بمقام کمپنی باغ سرگودھا میں مورخہ ۲-۳ ستمبر ۱۹۶۶ء بمطابق ۱۵، ۱۶ جمادی الاول بروز جمعہ ہفتہ نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے۔ مندرجہ ذیل علمائے کرام و مشائخ عظام تشریف لا رہے ہیں:۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا مفتی محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ شریف سراجیہ کندیاں۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا محمد گکھڑوی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا سید گکھڑوی بادشاہ صاحب۔ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب۔ حضرت مولانا قاری جلیل الرحمان صاحب

### شعراء و نعت خواں

جناب الحاج سید امین گیلانی صاحب۔ جناب اختر سرحدی صاحب۔ جناب محمد یوسف صاحب آزاد۔ حاجی محمد صدیق صاحب۔ مولوی عبدالجبار صاحب۔

حضرت مولانا الحاج شیخ عبدالکریم صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام مدنی امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی شرکت متوقع ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی سرگرمیاں

مولانا حمید الدجان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں نے بہ معیت مولانا غلام نبی سالار ضلع ہزارہ۔ بلند خیل۔ شہباز خیل۔ ملا خیل۔ عمر کلئے۔ تتر خیل۔ سرائے تورنگ مندخیل۔ شیر کلئے کا پانچ روزہ دورہ کیا۔ شہباز خیل، ملا خیل، عمر کلی میں مولانا سعد اللہ جان بھی ساتھ تھے۔ نیز مولانا صاحب جان و مولانا محمد سمہر نے مرمنڈی۔ گنڈی خان خیل۔ اسپرلی کلی کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں عام جلسے کئے گئے۔ عائلی قوانین۔ شراب۔ خاندانی منصوبہ بندی۔ خاشی و بے حیائی کی مذمت، ڈاکٹر فضل الرحمان کے خلاف اسلام بیانات پر شرعی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی اور ثابت کیا گیا کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں ڈاکٹر فضل الرحمان۔ پرویز اور مودودی قسم کے لوگوں کی سرگرمیاں باعث شرم و عار اور موجب فساد ہیں۔ قرار دادوں میں ڈاکٹر فضل الرحمان کی ادارہ تحقیقات اسلامیہ اور مشاورتی کونسل سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

---

م م ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہوں محفوظ رکھے اور اس قسم کی آزمائش سے بچائے۔ (الحسینی)

## بقیہ: — ادارتی نوٹ

## ترکیہ میں قیامت صغریٰ

ترکی کے چار صوبوں میں قیامت خیز زلزلہ آیا زمین پھٹ گئی۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر آبادیوں پر آگرے حدیث شریف میں قیامت کی جو نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ اس ہولناک زلزلہ سے ان کا نقشہ سامنے آ گیا ہے۔ سرکاری طور پر چار ہزار افراد کے ہلاک ہونے، ہزاروں کے زخمی ہونے اور تین لاکھ افراد کے بے گھر ہونے کا اعلان کیا گیا ہے لیکن خبروں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نقصان اس سے کہیں زیادہ ہوا ہے۔ صرف ہلاک ہونیوالوں کی تعداد دس ہزار سے کم نہیں۔

ترکیہ کو اس وقت جس آفت و آزمائش کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے پاکستان کے مسلمان اس کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہمیں ہمیشہ ترکی سے والہانہ تعلق رہا ہے۔ برصغیر ہندوستان کے مسلمانوں نے ہر مشکل وقت میں ترکوں کی امداد کی ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی اور ان کے رفقاء کی قربانیاں جو انہوں نے ترکوں کے لئے دی تھیں آج بھی اس تعلق اور محبت کے اظہار کے لئے کافی ہیں۔

آج جب ہمارا بھائی ملک اس مصیبت اور مشکل میں مبتلا ہے، ہماری تمام تر ہمدردیاں اس کے ساتھ ہیں اور اس سلسلے میں جو کچھ بھی امداد ہو سکی پاکستانی مسلمان اس سے دریغ نہیں کرینگے بحیثیت ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی اس مشیت پر شاکر اور صابر رہنا چاہیئے۔ اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ اس ترقی یافتہ اور سائنسی دور میں بھی اس قسم کی آفات سے چھٹکارا اور اس کا دفاع انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ تمام نظام خدا تعالیٰ کی مرضی سے چل رہا ہے، سو ہمیں اس آزمائش سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے اعمال اور نظام قدرت سے سرکشی و بغاوت کی بنا پر خدا تعالیٰ ہم سے ناراض ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں کو بحیثیت مسلمان کے اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ زندگی اور موت اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اور اس حیات مستعار کا جو حصہ بھی گذرے اس کے فطری قوانین کی اطاعت اور فرمانبرداری میں گذرے۔ پھر اگر موت بھی آ جائے تو وہ حسین موت ہوگی۔ اس لئے قدرت کے اس عظیم انتباہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور جو ڈھیل اور مہلت ملی ہے اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے اعمال و کردار کو درست کرنا چاہیئے۔ اب بھی اگر مسلمان نہ سنبھلیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا حرماں نصیبی اور بدقسمتی ہوگی۔ م م

# ہفتہ بھر کی خبریں

**صدر سوئیکارنو پھر گرجے** انڈونیشیا کے صدر (اور قائد انقلاب) صدر سوئیکارنو نے بیس لاکھ آدمیوں سے خطاب کیا جبکہ تمام شہر میں تربدست فوجی انتظامات موجود تھے۔

آپ نے ایک بار پھر اعلان کیا کہ امریکہ کو ویٹ نام سے نکل جانا چاہیئے اور ایشیائی جھگڑوں کے فیصلے خود ایشیا والوں کے لئے چھوڑ دے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ صبا اور سراوک میں انتخابات کے بعد ہی ملیشیا کو تسلیم کیا جائے گا۔ میں تمام پرانے اختیارات سمیت اب بھی اسی طرح صدر ہوں۔ میں نے اپنے اختیارات کو تفویض نہیں کئے۔

**اسرائیل کو غصہ** اسرائیل کی کابینہ نے شام کی صورت حال پر غور کرکے دھمکی دی ہے کہ ہم جنگ کے لئے بالکل تیار ہیں

**شام کا نعرۂ مردانہ** شام نے اعلان کیا ہے کہ ہم اسرائیل کی کسی شرارت کے خلاف اقوام متحدہ کا دروازہ نہیں کھٹکھٹائیں گے بلکہ خود اسرائیل سے نبٹ لیں گے۔ (قول مرداں جان دارد)

**کویت کا اعلان** شام پر اسرائیل کے حملہ کی صورت میں ریاست کویت نے اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

**ملیشیا کا اعلان** ملیشیا والوں نے کہا ہے کہ ہمارے اختلافات ختم ہونے ہی ملیشیا اور انڈونیشیا کا مشترکہ دفاع قائم کیا جائیگا اس بیان سے امریکہ والوں کو پسو پڑ گئے ہیں۔

**محمد علی کلے سے آئندہ مقابلہ** نیویارک کی ایک انجمن جو کہ باکسنگ کی عالمی انجمن ہے (ورلڈ باکسنگ ایسوسی ایشن) نے ابھی تک محمد علی کلے کو عالمی چیمپئن تسلیم نہیں کیا البتہ اس نے اپنے پرانے عالمی چیمپئن ٹیرل کو محمد علی کلے سے مقابلہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ محمد علی نے کہا ہے کہ مقابلہ میں معلوم ہو جائے گا کہ عالمی چیمپئن کون ہے۔

**محمد علی کا دورۂ ترکی** ترکی حکومت نے محمد علی کلے کو ترکی آنے کی دعوت دی ہے

**شام و اسرائیل** اسرائیل نے شامی حدود کی خلاف ورزی کرکے حملہ کیا تھا شام نے بحیرہ طبریہ میں اسرائیل کا ایک بحری اڈہ ہوائی بمباری کرکے تباہ کر دیا۔

**امریکہ کی چالاکی** امریکہ نے پاکستان و ہندوستان کی امداد بحال کرنے کے سلسلے کہ ہر ایک ملک کتنی فوج رکھے تاکہ طاقت کا توازن برقرار رہے اور امریکی امداد سے ناجائز فائدہ کوئی ملک حاصل نہ کر سکے۔ مگر اس کے اندر امریکہ کی یہ چالاکی پوشیدہ ہے کہ بھارت کو چین کے خطرات کے پیش نظر زیادہ فوج اور سامان جنگ کی اجازت دے کر پاکستان کو اس کے مقابلہ میں کم رکھے۔ یہ صورت حال کسی طرح قابل قبول نہیں ہے۔

**عرب لیگ** عرب لیگ کے سیکرٹری نے تمام عرب ملکوں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا۔

**بھارتی سورما** بھارت نے فوج کم کرنے سے صاف صاف انکار کر دیا۔

**امتحان میں کامیابی کا راز** میٹرک کے امتحان میں ۱۳۰۰ نمبر لیکر اپنے سکول میں اول آنے والی لاہور وحدت کالونی کی ایک بچی نے بیان دیا کہ:-

"میں باقاعدگی سے نماز پڑھتی ہوں۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت میرا معمول ہے امتحان کے دنوں میں روزانہ سورۂ یٰسین پڑھ کر پھونک دیتی تھی اور مجھے یقین ہے کہ قرآن پاک کی برکت ہی سے مجھے امتحان میں کامیابی ہوئی ہے۔" (یہ بھی غنیمت ہے)

## محمد علی سے امریکن لڑکی کا بے قابو عشق

ایک امریکن لڑکی ایک ہزار پونڈ خرچ کرکے محمد علی کلے کا مقابلہ دیکھنے لندن آئی۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ دل و جان سے محمد علی کو چاہتی ہے اور اگر وہ اس کو قبول فرمالیں تو یہ مسلمان ہونے کو تیار ہے اور لباس وغیرہ ہر چیز میں اسلامی اصولوں کو اپنائے گی۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ محمد علی میری طرف توجہ نہیں دیتے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ قوم کے نوجوان محمد علی کے اس بلند کردار سے نصیحت حاصل کریں گے۔

## پاپائے روم کا کارثواب

پاپائے روم نے پادریوں کو بعض تفریح گاہوں میں جانے، بیلوں اور مرغوں کی لڑائی دیکھنے نیز سینما اور تھیٹر دیکھنے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے ؎

ایں کار از تو آید و مردان چنیں کنند

## بحرین میں برطانوی فوجی اڈہ

برطانیہ کے سابق وزیر بحریہ نے کہا ہے کہ برطانیہ بحرین میں بحری اڈہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور یہ کو خالی کرنا پڑے گا۔ وزیر موصوف نے خلیج فارس کے دفاع کے لئے کروڑوں پونڈ خرچ کرنے کی برطانوی پالیسی پر بھی سخت نکتہ چینی کی۔

## متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی عرب

یمن کے تنازعہ میں کویت حکومت متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی عرب کے درمیان عرصہ سے مصالحت کرانے کی کوششیں کر رہی تھی۔ چنانچہ حال ہی میں متذکرہ دونوں ملکوں کے وفود کی کویت ہی میں یمن کی صورت حال پر بات چیت ہوئی اور متفقہ طور پر ایک سمجھوتہ کا مسودہ تیار کر لیا گیا۔ اب سمجھوتہ کے اس مسودے کو دونوں ملکوں کے وفود اپنی اپنی حکومتوں کی منظوری کے لئے لے جائیں گے۔

امید ہے کہ یہ مرحلہ بھی باحسن وخوبی طے پا جائیگا حالات بہت حد تک سازگار ہو چکے ہیں۔ عرب ممالک نے اپنے مسائل کو سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ مغربی طاقتیں جن کا مفاد عربوں میں نفاق کا بیج بونے سے وابستہ ہے اور وہ کسی قیمت پر نہیں چاہتیں کہ عرب متحد ہو جائیں۔ انہیں خطرہ ہے کہ جس طرح آہستہ آہستہ صدر ناصر نے عرب سے سامراجیت و مغربی طاقتوں کا جنازہ نکالا ہے اور ان کی ساکھ دیوالا دستی کو ختم کیا ہے۔ اب تھوڑا بہت جو وقار باقی ہے ختم نہ ہو جائے۔ لے دے کے اس کے پاس یمن کا مسئلہ تھا۔ اب جبکہ مصر اور سعودی عرب سمجھوتہ پر راضی ہو رہے ہیں مغربی طاقتیں اس پر بیچ و خم کھا رہی ہیں۔ وہ ضرور اپنا کوئی مہرہ آگے بڑھا کر فتنہ کو ہوا دینے کی کوشش کریں گی۔ بدنام زمانہ سی آئی اے کے کارکن ہاتھ کی صفائی میں کمال مہارت رکھتے ہیں۔ پھر انہیں علم ہے کہ اگر عرب متحد ہو گئے تو ان کا پالتو بچہ اسرائیل زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے تو وہ خوشنما نعروں کے ذریعہ عربوں کو بھلا رہے ہیں۔ عربوں کو ہمیشہ ان مار آستین طاقتوں کو نگاہ میں رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے مسائل خود حل کرنے چاہئیں۔ اگر یمن کا مسئلہ حل ہو گیا تو نہ صرف یہ عربوں کے لئے مسرت و شادمانی کا باعث بنے گا بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے نیک شگون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو متحد و متفق رکھے (آمین)

**فلسطینی مجاہد** فلسطین کی محاذ آزادی کے رضاکار چین میں خوفی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ چھاپہ مار جنگ کی تربیت کے لئے وہ شمالی مقام جائیں گے۔

**خاندانی منصوبہ بندی** ترکی کا طبی وفد خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق پاکستان کے پروگرام کا جائزہ لینے کے لئے یہاں پہنچا اس وفد نے صدر ایوب سے بھی ملاقات کی۔

**صدر سوکارنو کو ہلاک کرنے کی کوشش** گذشتہ بدھ کو جس جگہ تقریر کرنے والے تھے وہاں ایک بم پڑا پایا گیا،

# متفرقات

## متحدہ اسلامی محاذ

ضلعی سطح پر متحدہ اسلامی محاذ کی شاخ گوجرانوالہ میں قائم کرنے کے سلسلے میں ۱۷ر اگست کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور چودھری ثناء اللہ صاحب بھٹہ گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ دفتر ختم نبوت میں کارکنوں کے ایک اجتماع کو ہر دو حضرات نے خطاب کیا اور قرار پایا کہ انتخابات آئندہ کسی وقت کئے جائینگے جب محترم امیر محاذ شیخ حسام الدین صاحب کی صحت ترقی کرے اور وہ گوجرانوالہ تشریف لے آئیں۔

## دارالعلوم مدنیہ بہاولپور

بہاولپور کی مقتدر دینی درسگاہ دارالعلوم مدنیہ عرصہ ڈیڑھ سال سے قائم ہے۔ بہاولپور کے جید علماء کرام اور قومی ورکروں کی اعانت اور مساعی سے یہ درسگاہ تھوڑے عرصہ میں کافی ترقی کر چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس وقت قرآن پاک حفظ وناظرہ کے علاوہ عربی فارسی کے مجموعی طور پر طلباء کی تعداد ایک صد تک پہنچ چکی ہے اور پانچ علماء کرام تعلیمی اور تنظیمی کام میں مصروف کار ہیں۔ دارالعلوم کے مہتمم ملک کے نامور عالم دین حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سابق شیخ الجامعہ بہاولپور ہیں۔

اس وقت دارالعلوم کی بلڈنگ کا ایک حصہ جو کہ سات کمروں پر مشتمل ہے چھت تک مکمل ہو چکا ہے جس پر ہزاروں روپے صرف ہوئے ہیں مگر اس کی چھت کا مسئلہ جو کہ نہایت ضروری اور اہم ہے باقی ہے اہل ثروت حضرات سے التماس ہے کہ دارالعلوم کے لئے گارڈر اور ٹی آئرن سے خصوصی تعاون فرمائیں تاکہ دارالعلوم کا یہ ابتدائی مرحلہ پایۂ تکمیل کو پہنچایا جا سکے۔ امید ہے اہل ثروت حضرات ہر طرح سے تعاون فرمائیں گے۔ (غلام مصطفےٰ ناظم دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور)

## جمعیۃ نوجوانان اسلام نواب شاہ کا انتخاب

مورخہ ۱۶ر اگست ۱۹۶۶ء بروز پیر جمعیۃ نوجوانان اسلام نواب شاہ کا اجلاس دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حافظ عتیق الرحمٰن نے کی۔ تلاوت قرآن پاک سے جمعیۃ کی کارروائی کا آغاز ہوا اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا اور جمعیۃ کے مستقبل کے پروگرام مرتب کئے گئے۔ عہدہ داران کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) محمد عمر صاحب صدر (۲) منیر الدین صاحب نائب صدر (۳) طارق مجید صاحب ناظم

## انجمن تبلیغ قرآن وسنت پشاور کا انتخابی اجلاس

پشاور۔ ۱۴ر اگست۔ انجمن تبلیغ قرآن وسنت کا ایک اہم انتخابی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بمقام مسجد قاسم علی خاں منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ ہشت نگری، کریم پورہ، سبز پیر، حسین آباد۔ چوک ناصر خاں۔ گنج۔ جہانگیر پورہ۔ قصہ خوانی بازار۔ سرآسیہ۔ شعبہ اور نمک منڈی وغیرہ علاقوں سے کثیر تعداد میں علمائے کرام اور معززین شہر نے شرکت کی۔ جن میں مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی۔ مولانا زین العابدین صاحب، مولانا عبداللطیف صاحب۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔ مولانا محمد حسین صاحب۔ مولانا حافظ عبدالربانی صاحب۔ مولانا امیر لسان صاحب۔ مولانا عبدالدجان صاحب۔ مولانا نور حبیب صاحب۔ نصر اللہ جان اعوان۔ سالار گل محمد صاحب، مولانا محمد یعقوب قاسمی، بشیر احمد صاحب، حاجی عبدالسلام صاحب اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کے نام قابل ذکر ہیں

تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مولانا محمد حسین صاحب نے اجلاس کی غرض وغایت مختصراً بیان کی، پھر مولانا حافظ عبدالرشید صاحب نے مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی کا نام نامی اسم گرامی، انجمن کی امارت کے لئے پیش کیا جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اسی طرح نائب صدارت کے لئے حضرت مولانا زین العابدین صاحب جنرل سیکرٹری کے لئے بشیر احمد صاحب اللہ خزانچی کے لئے حاجی عبدالسلام صاحب متفقہ طور پر منتخب ہوئے۔ مجلس عاملہ کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا۔ جن میں شہر کے ہر علاقہ کے تین یا چار افراد شامل ہیں۔

مولانا قاری فضل کریم صاحب۔ مولانا عبداللہ جان صاحب۔ محمد شریف صاحب ممبر بی۔ ڈی نصر اللہ جان اعوان صاحب۔ خادم حسین صاحب۔ بیچن شاہ صاحب۔ ملک عبداللہ جان صاحب۔ فضل رازق صاحب۔ حافظ عبدالمجید صاحب۔ عبدالرحیم صاحب حافظ محمد شفیق صاحب۔ مولانا محمد حسین صاحب۔ محمد صادق محمد یونس صاحب۔ ہدایت اللہ صاحب۔ حافظ عبدالرشید صاحب۔ شیخ عبدالمالک صاحب۔ عبدالرشید صاحب محمد حسین صاحب۔ فدا محمد۔ میاں عبدالمعبود۔ مولانا رحمت ہادی۔ صفدر علی۔ مولانا محمد دین صاحب۔ غلام سرور حاجی میر الیاس۔ مولانا فضل الرحمٰن۔ سالار گل محمد مولانا عبداللطیف۔ محمد یونس۔ بابو میر احمد۔ فضل حسین۔ محمد اسمٰعیل

## الشیخ مولانا عبدالکریم صاحب کے استقبال کی تیاریاں

لاہور۔ جمعیۃ علمائے اسلام مشرقی پاکستان کے صوبائی امیر الشیخ حضرت مولانا الحاج عبدالکریم صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ جو مغربی پاکستان کے دورہ پر یہاں پہنچ رہے ہیں۔ ان کے استقبال کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ ہنوز ان کی آمد کی تاریخ کی اطلاع نہیں موصول ہوئی۔ اطلاع آنے پر اخبارات میں اعلان کر دیا جائے گا۔ خیال یہی ہے کہ وہ یکم ستمبر کو انشاء اللہ لاہور پہنچیں گے ۲، ۳ر ستمبر جہاد کانفرنس سرگودھا میں آپ نے شرکت کرنی ہے اور پھر کراچی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

## خطیب پاکستان لاہور میں

خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی جو عرصہ سے شدید بیمار ہیں لاہور بغرض علاج تشریف لے آئے ہیں۔ آپ سلطان فونڈری باد امی باغ میں قیام پذیر ہیں۔ وہیں آپ کا علاج ہو رہا ہے۔ پہلے سے آفاقہ ہے تاہم احباب اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ قاضی جی مدظلہٗ کی صحت کی بحالی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ادارہ ترجمان اسلام)

## متحدہ اسلامی محاذ کا فنڈ

متحدہ اسلامی محاذ نے اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کام کا آغاز کر دیا ہے۔ جن بزرگوں اور دوستوں نے کنونشن متحدہ اسلامی محاذ کے موقعہ پر رقوم دینے کا وعدہ کیا تھا ان سے درخواست ہے کہ جلد از جلد رقوم ارسال فرمائیں۔ (حکیم مختار احمد الحسینی انچارج دفتر متحدہ اسلامی محاذ چوک نسگ محل لاہور)

## عیسائیت کی تشویشناک سرگرمیاں

### لاہور میں ایک پادری کی پٹائی

ملک کے ہر حصہ سے عیسائیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہیں۔ عیسائی پادریوں اور مبلغوں کی دلیری کا یہ عالم ہے کہ وہ بر سر بازار عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں، اور مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لاہور میں ۱۷ر اگست کو جب ایک پادری انارکلی میں اسلام کے خلاف لیکچر دے رہا تھا تو ایک غیور مسلمان نے اسے روکا جب وہ نہ رکا تو اس غیور مسلمان نے اس کی خوب پٹائی کی۔ اس کے بعد پادری بھاگ کھڑا ہوا

# خبرنامہ جمعیۃ

## دورہ ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم مرکزی کا دورہ ۱۸ راگست ۱۹۶۶ء سے شروع ہے۔ ۱۸ راگست کو روانہ ہوکر ۱۹ راگست آپ سکھر پہنچے، جہاں سے کوئٹہ روانہ ہوئے۔ کوئٹہ میں ۲۳ راگست تک قیام کے بعد ۲۴ کو سکھر روانہ ہوگئے۔ ۲۴ سے ۳۱ راگست تک اضلاع سکھر۔ جیکب آباد، نواب شاہ اور خیرپور میرس کا پروگرام ہے۔ یکم ستمبر کو سندھ سے واپس ہوکر ۲ ستمبر ۱۹۶۶ء کو سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان سیرت کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

## قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ اپنی صحت بحال کرنے اور ساتھ ہی بلوچستان میں جمعیۃ کے کام کا جائزہ لینے کے لئے ۲۴ راگست تک وہاں رہیں گے۔ ۲۵ راگست واپس ہوکر ۲۵ اور ۲۶ راگست دو دن سکھر میں تشریف رکھیں گے۔ ۲۶ راگست رات کو ۱۲ بجے ملتان مراجعت فرما ہوں گے۔

## مانسہرہ ضلع ہزارہ میں جمعیۃ کی رفتار

جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کا ایک وفد بمقام اوگی علاقہ اگرور پہنچا۔ نماز جمعہ سے پہلے جامع مسجد میں مولانا محمد یوسف صاحب نے اپنی مدلل تقریر سے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور ہر قسم کے فتنوں سے عوام کو آگاہ کیا آخر میں مندرجہ ذیل مطالبے حکومت سے کئے گئے۔

(۱) ڈاکٹر فضل الرحمان جیسے ملحد یہودی کو ادارہ تحقیقات اسلامی کی ڈائرکٹری اور اسلامی مشاورتی کونسل کی ممبری سے علیحدہ کیا جائے

(۲) عائلی قوانین کی تمام غیر اسلامی دفعات کو منسوخ کیا جائے۔

(۳) پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اس میں تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق کیا جائے۔

(۴) خاندانی منصوبہ بندی کو ملک سے ختم کیا جائے۔

بعد نماز جمعہ علماء اور دیندار لوگوں کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کا مفصل پروگرام مولانا محمد یوسف صاحب نے بیان فرمایا۔ سب حضرات نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ پورے تعاون کا وعدہ فرمایا اور رکن سازی کا کام بھی ہوا۔ علاقہ اگرور تحصیل مانسہرہ کا کام رکن سازی کا کام مولانا سعید الرحمان صاحب۔ مولانا عبدالرزاق اور مولانا عبدالباقی صاحب کے سپرد کیا گیا اور انہوں نے وعدہ فرمایا کہ رکن سازی کا کام جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

## امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور سوات کے دورہ پر

۱۳ راگست۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور مولانا عزیز الرحمان ڈھکی آج سوات سٹیٹ کے دورہ پر روانہ ہوا۔ آپ کے ساتھ علاوہ دیگر رفقاء کے آپ کا فرزند ارجمند ہدایت الرحمان بھی شریک دورہ تھے دورہ کا پروگرام ایک ہفتہ جاری رہے گا، جس میں سوات بونیر کے متعدد مقامات پر سرکردہ علماء اسٹیٹ کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوگا اور بمقام طلی بونیر مولانا منصور احمد صاحب مرحوم قاضی بونیر کی تعزیت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔

## ٹبل تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں جلسہ

مورخہ ۱۵/۸/۶۶ بروز سوموار قاری محمد یعقوب اہل ٹبل کی دعوت پر حضرت مولانا محمد عبدالله خالد نائب امیر مانسہرہ نے بعد از نماز ظہر جامع مسجد منڈی ٹبل میں ایک اجتماع عام سے خطاب کیا اور علاقہ بھر کے لوگوں کو موجودہ فتنوں کی طرف توجہ دلائی اور حکومت کی بے حسی پر اظہار افسوس کیا اور حکام وقت کو متنبہ کیا کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اپنی پہلی فرصت میں اسلامی قانون نافذ کرو، ملک بھر میں دین کے نام پر جو بے دینی پھیلائی جاتی ہے اس کی ذمہ داری حکام وقت پر ہے۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی پر مفصل روشنی ڈالی اور عوام کو ان منصوبے سے بچنے کی تلقین کی اور لوگوں نے بآواز بلند کہا کہ ہم ان دونوں منصوبوں کو انشاء اللہ ناکام بنا کر چھوڑیں گے اس کے بعد آپ نے عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سمجھائے اور اپیل کی کہ علماء کے ساتھ مل کر دین اسلام اور وطن عزیز کی حفاظت کرو۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بھر میں کتاب و سنت کا قانون چاہتی ہے۔ اگر حکومت وقت یہ شاندار کارنامہ کرے، تو جمعیۃ علماء اسلام حکومت وقت کا پورا پورا تعاون کرے گی۔ آخر ایک خصوصی میٹنگ علماء اسلام کی ہوئی جس میں ممبر سازی کی مہم کو تیز تر کرنے کے متعلق غور و خوض ہوا اور علاقہ بھر کے علماء نے کام کو جلدی کرنے کا وعدہ کیا۔

(عبدالقیوم ناظم
دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

## حکیم مرزا احمد بیگ صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا
## نماز جنازہ جانشین شیخ التفسیر نے پڑھائی

حکیم مرزا احمد بیگ کے انتقال کی خبر سنتے ہی لاہور میں صف ماتم بچھ گئی ہر شخص خون کے آنسو رو رہا تھا جمعیۃ کے کارکن، عہدہ دار اور علماء کی کثیر تعداد ان کے مکان واقعہ کشمیری بازار میں پہنچ گئی۔ جمعرات کی بابرکت رات کو تقریباً گیارہ بجے جنازہ اٹھایا گیا۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور الحاج حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹولیاں نے اپنے محبوب رہنما کار کی چارپائی کو کندھا دیا اور میانی قبرستان کی طرف چل دیئے۔ رات کے بارہ بجے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامی علما کی ایک کثیر تعداد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جن میں الحاج حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب۔ الحاج حضرت مولانا قاری منظور الحق صاحب۔ حضرت مولانا حافظ محمد طیب صاحب۔ قاری نذیر احمد صاحب اور دیگر لاہور کے علماء موجود تھے۔ رات قریباً ایک بجے ہم نے اپنے عظیم ساتھی، دوست بھائی اور رہنما کار کو دھڑکتے دلوں اور اشکبار نگاہوں کے ساتھ قطب زماں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح کے پاؤں کی طرف ایک سایہ دار درخت کے نیچے دفن کر دیا۔ جانشین شیخ التفسیر نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا اور دعا کی۔ ہر شخص کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی تھیں اور وہ نڈھال ہوکر گھر کی طرف لوٹ رہا تھا۔ اس طرح ہم اپنی ایک قیمتی متاع کو سپرد خاک کر کے واپس آگئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔

(آمین ثم آمین) الحسینی

## ضلع ہزارہ میں ممبر سازی کی مہم

جمعیۃ علماء اسلام بالاکوٹ کا ایک وفد زیر قیادت حضرت مولانا خلیل احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بالاکوٹ و قاضی علاقہ جس میں حضرت مولانا سعید الرحمان صاحب فاضل دیوبند خطیب شوہالی معز الدخان اور احقر محمد اشرف علی ناظم جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ مورخہ ۴ راگست کو تنظیمی دورہ پر روانہ ہوکر مقام شوہالی معز الدخان گیا۔ وہاں ابتدائی رکن سازی کے سلسلہ میں عوام کو دعوت دی گئی۔ اس کے بعد موضع پت سیری میں رکن سازی کا کام کیا گیا اور مورخہ ۵ راگست ۱۹۶۶ء کو موضع ترنہ میں رکن سازی شروع کی گئی۔ ترنہ میں رکن سازی کا باقیا کام مولوی نصیر الدین صاحب امام مسجد کے سپرد کیا گیا اور شوہالی معز الدخان کا کام مولانا سعید الرحمان صاحب خطیب شوہالی کے سپرد ہوا اور پت سیری کا بقایا کام مولانا ماسٹر غلام حیدر خان شگفتی کے ذمہ لگایا گیا۔

(محمد اشرف ناظم جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

PHONE No-67715 سہ ماہی WEEKLY REGD.L. No 7152

# ترجمان اسلام TARJUMANE ISLAM

LAHORE Price 25 Paise

جلد ۹ | جمعہ ۲۶ اگست ۱۹۶۶ء مطابق ۸ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ | قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۲

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا گردہ مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے تو

ان کی مجرب دوا

**شدھ مکر دھوج وٹی ہے** پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معرّی و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامانِ سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں، مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار انگریڈ عبدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیر و ہم ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## کیلنڈر

جو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے شائع کیا ہے دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور سے بھی مل سکتا ہے

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ ″ |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہونا تھا وہ شائع ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائیگا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہیں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیجکر ممنون فرمائیں ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

حافظ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سلم بازار سرگودھا

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بینظیر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ ″ |
| آدھا صفحہ | ۴۰ ″ |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ☆ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی سلکی، ریشمی انڈرویئر ہمیشہ استعمال کریں۔

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۲۰۶۲۷

ہفت روزہ

لاہور

# حجاز اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنیؒ

# فن تاریخ اور حدیث

گذشتہ سے پیوستہ

سوفسطائی ان سے بھی ایک قدم آگے ہیں، انہیں اپنے مدرکات حتیٰ کہ اپنے وجود میں بھی شبہ نظر آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بسا اوقات ہماری چشم و گوش اپنے اپنے دائرہ ادراکات میں غلطی کر جاتے ہیں۔ تو پھر ان کے مدرکات کو قطعی کیسے کہا جا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر شکوک و اوہام کا دروازہ کھول دیا جائے اور ہر شک کو یقین کی راہ میں حائل تسلیم کر لیا جائے تو پھر عالم میں یقین حاصل کرنے کی کوئی صورت ہی باقی نہ رہے نہ خبر متواتر اور نہ اپنے حواس۔ اس کا نام تحقیق و تنقید نہیں بلکہ یہ ایک جنون کا شعبہ ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو دنیا اور آخرت کے تمام معاملات معطل ہو کر رہ جائیں گے، لیکن اگر اس کے برخلاف ہر خبر کو تسلیم کر لیا جائے اور ہر جگہ حسن ظن کا دروازہ کھول دیا جائے تو اس کا نتیجہ بھی عالم کے درہم برہم ہونے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس لئے قرآن نے یہ تعلیم دی کہ ہر خبر کی تحقیق و تبیین کر لیا کرو خواہ وہ فاسق شخص ہی کی خبر کیوں نہ ہو۔ ہر چند کہ فاسق آدمی کی خبر رد کر دینے میں بھی مضائقہ نہیں تھا۔ مگر قرآن کسی خبر کا بے دلیل رد کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ فاسق آدمی بھی صحیح خبر دے سکتا ہے، پس اس کی ہر خبر کا رد کر دینا بھی قرین مصلحت اور طور انصاف نہیں ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجھالۃ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم نادمین۔

(الحجرات)

یعنی اے ایمان والو! جب کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آیا کرے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بے تحقیق کسی قوم پر حملہ کر دو، بعد میں اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑے۔

دوسری طرف اس نے تجسس اور بدظنی کی بھی ممانعت فرمائی کہ ایسی تحقیق سے بھی نظام عالم برباد ہوتا ہے۔

"اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ کی حد تک ہوتی ہیں اور تجسس اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر لوگوں کے عیب بھی تلاش کرنے کی خصلت مت اختیار کرو۔" (الحجرات)

تیسرے مقام پر یہ بھی بتایا کہ ہر خبر کی تفتیش کا ہر انسان سلیقہ نہیں رکھتا۔ بعض خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی تفتیش خاص افراد ہی کر سکتے ہیں، گویا یہ تفتیش کے محکمہ جات کی طرف اشارہ ہے۔ غرض ہر خبر کی تحقیق کے لئے اہلیت درکار ہے

"جب ان کے پاس کوئی امن یا ڈر کی خبر آتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس کو رسول یا اپنے علماء و حکام تک پہنچا دیتے۔ تو جو ان میں ملکہ استنباط رکھنے والے شخص تھے وہ اس کو پورے طور پر معلوم کر لیتے۔" (النساء)

روایتی پہلو میں جو چیز سب سے زیادہ حائل ہو سکتی ہے وہ مخبر اور شاہدوں کا بیان ہے، اس لئے ان کو یہ تعلیم دی گئی کہ اپنے بیان اور گواہی میں پوری احتیاط سے کام لیں۔ جھوٹ یا طرف داری کا شائبہ نہ آنے پائے اس لئے جھوٹ بولنے یا ایک دوسرے پر جھوٹا الزام لگانے کی اتنی مذمت کی گئی کہ اس سے بدتر سوسائٹی کا کوئی عیب نہ رہا۔ لعنت کا لفظ عربی زبان میں انتہائی مذمت و نفرت کا لفظ سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کریم نے عام طور پر جھوٹ بولنے والوں پر لعنت کا اعلان کر دیا۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

یعنی جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو

دوسری جگہ جھوٹ بولنا مخالف پارٹی یعنی بے ایمانوں کا شعار قرار دیا۔

"خدا پر جھوٹ کی افترا پردازی وہی لوگ کرتے ہیں جو اس کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے اور دراصل پکے جھوٹے یہی لوگ ہیں۔"

اگر کوئی شخص کسی پاک باز کی عصمت پر تہمت لگا دے تو اس کے لیے دائمی طور پر یہ تعزیر مقرر کر دی۔

ولا تقبلوا لھم شھادۃً ابدا

یعنی ان کی گواہی آئندہ کبھی قبول نہ کرو۔

گویا انسانی سوسائٹی میں ہمیشہ کے لئے ان کے قول کی بے وقعتی آئینی طور پر تسلیم کر لی گئی۔ بوقت ضرورت شہادت کا چھپا لینا ایسا گناہ قرار دیا جو انسان کے قلب پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ومن یکتمھا فانہ آثم قلبہ ولو کان ذا قربیٰ

یعنی جو شخص گواہی چھپائے گا اس کا دل گناہ گار ہوگا۔ اگرچہ وہ ہمیشہ ہمارا قرابت دار ہی ہو۔

پھر کذب و افترا کی اس عام مذمت پر ہی کفایت نہیں کی بلکہ یہ خاص طور پر سمجھایا کہ خدا پر افترا پردازی کا نمبر ہر قسم کے جھوٹ و افترا سے بڑھ کر ہے تاکہ عام طور پر راست بازی کے علاوہ یہاں خاص طور پر بھی اس کا لحاظ رکھا جائے۔

ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً۔

اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی ذات پر جھوٹ افترا کرے۔

آئین روایت اور درایت کو خوب مرتب اور مہذب کر کے جب اپنے رسول کی خاص وحی کا ذکر کیا تو قانون روایت کے مطابق اس کی سند پھر اس کے راوی کی عدالت بھی خود واضح فرمائی۔

"یہ قرآن ایسے فرشتے کی زبانی ہے (جو حسب ذیل اوصاف کا مالک ہے) قوت والا ہے۔ خدا کے نزدیک مرتبہ والا ہے اور وہاں ایک امانت دار افسر ہے۔"

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نطق کے متعلق عام انسانوں سے ایک صفت برتری یہ بیان فرمائی۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔

اپنی خواہش نفس سے وہ کچھ نہیں بولتے جو بات کہتے ہیں وہ خدا کی وحی ہوتی ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے

آپؐ نے درایت پر زور دیتے ہوئے مخاطبین کے سامنے اپنی صفائی ان الفاظ میں پیش کی۔

"آخر اپنے دعویٰ نبوت سے پہلے بھی میں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ تمہارے درمیان ہی گذارا ہے (پھر کبھی جھوٹ بولا) کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟"

اس کے روایتی پہلو کی صفائی کے لئے قرآن کریم نے رسول کے بارے میں ایک خاص آرڈیننس کا بھی ذکر فرمایا کہ

"اگر بالفرض آپ ایک بات بھی ہماری طرف اپنی جانب سے بنا کر منسوب کرتے تو ہم دایاں ہاتھ پکڑ کر ان کی شہ رگ کاٹ دیتے۔"

ان بنیادی اصولوں کی روشنی میں مذہب اسلام جتنی ترقی کر رہا اسی قدر اس کے بنیادی تنقید کے اصول بھی ساتھ ساتھ ترقی کرتے رہے حتیٰ کہ اسناد، جرح و تعدیل، احوال روایات ہر ایک کے لئے جدا جدا مستقل فن مرتب ہو گئے۔ علامہ جزائری نے "توجیہ النظر" میں حدیث کے سلسلہ میں ۵۲ قسم کے علوم بالتفصیل بیان فرمائے ہیں، جن کے مطالعہ کے بعد احادیث کے مفید یقین ہونے میں ایک منٹ کے لئے بھی شبہ کرنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ سمنیہ اور سوفسطائیہ کی طرح شبہات نکالے چلے جانے کا تو کسی کے پاس بھی کوئی علاج نہیں ہے، لیکن واقعات کی دنیا میں جہاں ذہنی اوہام کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ ہر محکم سے محکم طریق اور ہر جائز سے جائز احتمال کا لحاظ رکھ کر یہ دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ جو شخص بھی حدیث کے مختلف طرق اس کے راویوں کے صدق و کذب اور اس کے جروح و علل پر نظر کرے گا اس کو ان کی سچائی پر یقین کئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہ سکتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس میں چند لمحات کی محنت و مشقت اٹھائے

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء

# دین میں تحریف اور علمائے اسلام کیلئے لمحۂ فکریہ!

"زکوٰۃ ہی صرف ایک ایسا ٹیکس ہے جو قرآن کریم نے ریاست کے مسلمانوں سے وصول کرنے کی اجازت دی ہے یہ ٹیکس ابتدائی طور پر مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کیا گیا ہے نہ صرف اس کا احاطہ مسلمانوں کی سماجی ثقافتی ترقیات کے اخراجات وسیع کرنے کے لئے بلکہ دفاع اور ریاست کی دوسری ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی تھا"

"زمانہ قدیم کی اسلامی حکومت کی ضروریات اس قدر زیادہ نہ تھیں جس قدر آج ہیں زکوٰۃ کی شرح اتنی کم ہے کہ زمانہ جدید میں ریاست کی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں"

"قرآن مجید نے بھاری سود کی ممانعت کی ہے، سود کی نہیں کی، بھاری سود کی شرح اصل زر پر سو فیصدی ہوتی ہے"

یہ وہ بیان ہے جو ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کے ڈائرکٹر اور اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے ۲۰ مئی کے اخبارات میں دیا ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو جب سے ادارۂ تحقیقات اسلام کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے، اُسی روز سے وہ تحقیقات اسلام کے بجائے تحریفات اسلام پر کمربستہ ہیں اور آئے روز اہل اسلام کے منصوص اور اجماعی عقائد کے بالکل خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں۔ گذشتہ سال جب اسلامی مشاورتی کونسل نے شراب کی بابت اپنی رپورٹ قومی اسمبلی کو پیش کی تو اس میں پوری کونسل کے علی الرغم ایک ممبر کا یہ اختلافی نوٹ بھی درج تھا کہ "بیئر جائز ہے اور اس کے حرام ہونے کی اسلام میں کوئی دلیل نہیں"۔ اگرچہ اس اختلافی نوٹ پر اس ممبر کا نام درج نہیں تھا لیکن جب اندرونی حلقوں سے تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن ہی ہیں، جنہوں نے یہ اختلافی نوٹ لکھا تھا۔

اس سے قبل ڈاکٹر صاحب سود مفرد کے جواز کا فتویٰ صادر فرما چکے تھے، اور اب پھر زکوٰۃ کی شرح میں ردوبدل اور ہلکے سود کے جواز کا ایک بیان اخبارات میں لڑھکا دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے مختلف بیانات سے جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب میکگل یونیورسٹی کے ڈاکٹرائنٹھ کے ایجنٹ ہیں اور اُن کا مقصد زندگی صرف اور صرف اسلام میں تحریفات کا دروازہ کھولنا ہے، جس کے لئے وہ ہمہ تن سرگرم ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا موجودہ بیان تین شقوں پر مشتمل ہے

(۱) زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے

(۲) زکوٰۃ کی شرح میں تبدیلی ہونی چاہیئے۔

(۳) سود جائز ہے، ناجائز صرف بھاری سود ہے

یہ تینوں امور اسلامی نصوص کے سراسر خلاف ہیں

اسلام میں زکوٰۃ کوئی ٹیکس نہیں ہے، بلکہ نماز روزہ اور حج کی طرح ایک مستقل عبادت ہے۔ یہ نہ تو مودودی صاحب کے نظریہ کی طرح کوئی ٹریننگ کورس ہے اور نہ ہی فضل الرحمٰن کے نظریہ کی طرح کوئی ٹیکس ہے۔ اسلامی عبادات کو ٹیکس یا ٹریننگ کورس کہنا دین کو بے وقار کرنا ہے اور اسلام کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔ زکوٰۃ کے متعلق ٹیکس کا تصور ایک ایسا گھناؤنا تصور ہے، جس سے "فضل الرحمٰن" کے بجائے "قہر الرحمٰن" کا خطرہ ہے۔

پھر جس طرح اللہ رب العزت نے زکوٰۃ کو فرض قرار دیا ہے، اسی طرح اس کے مصارف بھی اللہ تعالےٰ نے خود ہی مقرر فرمائے ہیں۔ ان مصارف کے علاوہ کسی اور جگہ اس کو صرف کرنا قرآنی احکام کی صریح خلاف ورزی ہے۔

زکوٰۃ کی شرح خود حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ نے مقرر فرمائی ہے، اور امت میں نسلاً بعد نسل تواتر طبقہ اور اجماعی طور پر اسی طرح چلی آ رہی ہے جس طرح فرض نماز کی رکعتیں۔ نصاب کے نشیب و فراز سے اس کی شرح میں کوئی فرق نہیں پڑتا، ہاں اگر اسلامی حکومت کو ہنگامی حالات سے دوچار ہونا پڑے تو اس کے لئے ہنگامی ٹیکس یا صدقات وخیرات کی اپیل کی جا سکتی ہے جیسا کہ گذشتہ جنگ کے ایام میں دفاعی فنڈ میں لوگوں نے صدر کی اپیل پر کروڑہا روپیہ دیا۔ غیر معمولی صورت حال کا بہانہ لگا کر عبادات میں تبدیلی ہرگز برداشت نہیں کی جا سکتی۔

رہی یہ بات کہ ہلکا سود جائز ہے، ناجائز صرف بھاری سود ہے یہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے بے دین ذہن کے اجتہادات ہیں قرآن و سنت کے نزدیک ہر قسم کا سود ناجائز اور حرام ہے جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔

پاکستان جو کہ اسلام کے تحفظ اور اُس کے قانون کو رائج کرنے کے لئے بنایا گیا تھا ہمیں نہایت افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ آج اسی پاکستان میں ایسے خوانین بن رہے ہیں جو کہ اسلام کے سراسر منافی ہیں اور ملت اسلامیہ کے رویے سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے دین دشمن لوگوں کو منٹگمری تنخواہوں کے بڑے بڑے عہدے دیئے گئے ہیں اور قوم کا روپیہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے بجائے اسلام کی تحریف میں صرف ہو رہا ہے؟ جب کہ

- ملک میں بے حیائی اور فحاشی کو فروغ عام ہو رہا ہو۔
- اسلام کی تحریف کے منصوبے تیار ہو رہے ہوں
- سود اور شراب کا کاروبار حکومت کی سرپرستی میں چل رہا ہو۔
- ناچ اور گانا معاشرے کا جزو بنا دیا گیا ہو
- مسجدیں ویران اور کلب آباد ہوں
- جہلاء اور غلط کار لوگوں کو قوم پر مسلط کر دیا گیا ہو۔
- ڈاکٹر فضل الرحمٰن، غلام احمد پرویز جیسے لوگ حکومت کی پشت پناہی میں اسلام کی تحریف کر رہے ہوں۔
- مودودی اسلام کا ایک جدید ایڈیشن تیار کر رہا
- اور اسلامی کونسلوں میں اسلام کی راہنمائی اُن لوگوں کے سپرد ہو، جن کی پوزیشن اسلام کے معاملہ میں علمی اور عملی لحاظ سے صفر ہے

ایسے نازک موقعہ پر علمائے امت کے ذمہ یہ نہایت ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس بے دینی اور الحاد کے حملے سے اسلام کی حفاظت کریں، لیکن یہ حفاظت انفرادی طور پر نہیں ہو سکتی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم سر جوڑ کر بیٹھیں اور مختلف دماغوں کی اجتماعی سوچ کے بعد کوئی ایسا پروگرام تیار کریں، جس سے قوم بے دینی

(باقی بر صفحہ ۱۴)

# نفس پرستی یا خدا پرستی

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

قسط دوم

اور ان میں سے ہر ایک کے سامنے نفس خواہشات نفس اور ضروریات نفس لگی ہوئی ہیں۔ ایسی صورت میں جو شخص بھی من مانی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے وہ گویا اس واقعہ سے آنکھ بند کرتا ہے کہ اس کے سامنے اس کے اور بھی ہم جلیس رہتے ہیں۔ لیکن واقعہ سے آنکھیں بند کرنے سے واقعہ غلط نہیں ہو جاتا۔ وہ اپنی جگہ پر رہتا ہے۔ اس لئے کچھ لوگوں کی نفس پرستی کا نتیجہ لا محالہ دوسروں کی مشکلات اور مصائب کی شکل میں نکلے گا۔

نفس کی زندگی گزارنے والا من کا راجہ ہوتا ہے

من کا راجہ وہ راجہ ہے کہ اگر ساری کائنات میں بھی اس کی خواہشات کا سکہ چلے، تو اس کا پیٹ لقمے میں بھی نہیں بھر سکتا۔ وہ اس سے اور زیادہ کا خواہش مند رہے گا ——— غور فرمایئے! جب یہ ساری کائنات بھی ایک من کے راجہ کی تسکین کے لئے ناکافی ہے تو آج جو ایک ایک گھر کی محدود سی دنیا میں کئی کئی من کے راجے پائے جاتے ہیں تو وہ کیوں کر تسکین اور چین پا سکتے ہیں اس نفس پرستی کے مرض نے ایک ایک گھر میں چار چار من کے راجے پیدا کر دیے ہیں۔ باپ بھی راجہ، ماں بھی رانی، بیٹا بھی راجہ اور بیٹی بھی بنے من کی رانی، تو کیونکر گھروں میں چین اور سکون رہ سکتا ہے؟ یہ نفس پرستی کی زندگی جس کو ہر شخص گزار کر مزہ حاصل کرنا چاہتا ہے، ایک آگ بنی ہوئی ہے جس میں ایک گھر کے افراد بھی جل رہے ہیں، ایک ملک کی قوم بھی جل رہی ہے اور دنیا کی پوری آبادی جھلس رہی ہے۔

**دوستو!** دنیا کی مصیبتوں کی جڑ یہی ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کی اطاعت کرنا چاہتا ہے اور ان مصیبتوں کا علاج یہ ہے کہ من کا کہا ماننے کے بجائے خدا کی اطاعت کرو۔ یہ دنیا کروڑوں کی تو کیا، دو اڑھیوں کی بھی من مانی زندگی کی گنجائش اپنے اندر نہیں رکھتی۔ اس لئے من مانی زندگی گزارنے کا خیال چھوڑ دو، اور اس طرح زندگی گزارنے کی کوشش کرو جس کا پیغام اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں نے دیا تھا۔ یعنی خدا پرستی کی زندگی۔ اس دنیا کے پیدا کرنے والے نے ہر زمانہ میں اس زندگی کے پیغامبر پیدا کئے۔ کیونکہ اس طرز زندگی سے دنیا کا نظام ٹھکانے سے چل سکتا تھا۔ ان پیغمبروں نے پوری طاقت سے اس طرز زندگی کی دعوت دی اور نفس پرستی کا زور توڑنے کی اپنی طاقت بھر پوری کوشش کی لیکن جیسا کہ میں شروع میں عرض کر چکا ہوں پھر بھی نفس پرستی کا رواج دنیا سے مٹا نہیں اور جب بھی خدا پرستی کی دعوت کمزور پڑی نفس پرستی کا رواج بڑھ گیا اور اس کا سیلاب آتے ہی دنیا کے عام لوگوں کی مصیبتیں بھی بڑھ گئیں اور ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئیں۔ مثال کے طور پر چھٹی صدی عیسوی کا زمانہ دیکھئے ——— اس صدی میں نفس پرستی کی زندگی کا رواج انتہائی عروج پر پہنچ گیا تھا۔ ملک ملک اس کا دور دورہ تھا یہ ایک بہتا ہوا دریا تھا جس کے دھارے پر ہر چھوٹا بڑا بہہ رہا تھا۔ بادشاہ اپنی نفس پرستی میں مبتلا تھے رعایا ان کی نقل میں نفس پرستی کا شکار تھی۔ مثال کے طور پر ایران کا حال بیان کرتا ہوں:۔

وہاں قوم کا ہر طبقہ نفس پرستی کا بیمار تھا۔ شاہ ایران کی نفس پرستی کا حال یہ تھا کہ اس کی بیویوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ جب مسلمانوں نے اس ملک کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے حملہ کیا اور ایران کا بادشاہ تخت چھوڑ کر بھاگا تو ایسے نازک وقت بھی یہ حال تھا کہ اس کے ہمراہ ایک ہزار باورچی تھے، ایک ہزار گویے تھے اور ایک ہزار بازاور شکرے کے حافظ و منعلم تھے۔ مگر اس پر بھی اس کو افسوس تھا کہ بڑی بے سروسامانی کی حالت میں نکلنا ہوا ہے۔ اس زمانہ کے جنرل اور سپہ سالار ایک ایک لاکھ کی ٹوپی اور ایک ایک لاکھ کا پٹکا لگاتے تھے۔ اونچی سوسائٹی میں معمولی کپڑا پہننا گویا جرم تھا، لیکن اس طبقہ کی نفس پرستی نے عوام کو کن مشکلات میں مبتلا کر دیا۔ اس کا اندازہ اس سے کیجئے کہ کسانوں کا حال یہ تھا کہ وہ لگان بھی نہیں دے سکتے تھے اور چپنیں چھوڑ چھوڑ کر خانقاہوں اور عبادت گاہوں میں جا بیٹھتے تھے۔ متوسط طبقہ کے لوگ امراء کی ریس میں دیوالیہ ہوئے جا رہے تھے، چنانچہ معاشی لوٹ کھسوٹ برپا تھی غرض زندگی کیا تھی، ایک ریس کا میدان تھی۔ ظلم و زیادتی عام تھی ہر بڑا اپنے چھوٹے کو اور حاکم اپنے محکوم کو لوٹنے اور اسکا خون چوسنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا اور پوری سوسائٹی میں ایک سڑاہند پھیلی ہوئی تھی آپ سمجھتے ہیں کہ ایسی سوسائٹی میں عقائد اخلاق اور کیریکٹر کیسے پنپ سکتا ہے اور کس کو آخرت کی فکر اور اخلاقی ذمہ داریوں کا احساس رہ سکتا ہے۔ ان تمام الٰہی چیزوں کو تو وہ نفس پرستی کا سیلاب بہائے لئے چلا جا رہا تھا۔ لیکن کوئی نہ تھا جو اس سیلاب پر بند باندھتا، اور اس دھارے کو روکتا۔ علماء ادبا اور فلاسفر سب اسی کے رخ پر تنکوں کی طرح بہہ رہے تھے، کسی میں ہمت نہ تھی جو دھارے کے رخ کے خلاف تیر کر دکھاتا اور دھارا بھی کون سا! پانی کا نہیں عام رواج کا دھارا! اس کی ہمت ایک شمشیر دل انسان ہی کر سکتا ہے۔ اللہ کو منظور تھا کہ اس دھارے کا رخ موڑا جائے، اس کام کے لئے اس نے عرب میں ایک انسان کو پیدا کیا اور اس کو نبوت عطا کی، جس کو ہم "محمد (رسول اللہ)" کے نام سے یاد کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جنہوں نے دھارے کے خلاف صرف تیر کر ہی نہیں، بلکہ اس کا رخ موڑ کر دکھایا اس وقت کسی ایسے آدمی سے کام نہیں چل سکتا تھا جو دھارے کا رخ تو نہ موڑ سکے، بلکہ اس میں بہنے والی چیزوں کو نکال لائے، اس لئے کہ اس وقت کوئی ایسا محفوظ مقام نہ تھا جہاں اس سیلاب کا دھارا نہ چل رہا ہو۔ عبادت گاہوں اور کلیساؤں تک کو تو اس سیلاب نے اپنی زد میں لے رکھا تھا، اس سمندر میں کوئی ٹاپو نہ تھا اور اگر تھا تو وہ ہر آن خطرے کی زد میں تھا۔ ایمان، اخلاق، شرافت تہذیب اور مختصر الفاظ میں انسانیت کی روح کو اس سیلاب سے بچانے کا کام اگر کوئی شخص کر سکتا تھا تو وہی شخص کر سکتا تھا جس میں دھارے کا رخ موڑ دینے کی ہمت ہو۔ ایسی ہستی اس وقت صرف اللہ کے اسی آخری پیغمبر کی ہستی تھی جس نے رواج عام کے اس دھارے کو جو اس طوفانی انداز میں نفس پرستی کی سمت میں بہہ رہا تھا۔ چند سال کی کوشش سے خدا پرستی کی طرف پھیر دیا۔ ہمیں جو چھٹی صدی عیسوی کی دنیا کی تاریخ میں ایک دم سے ایک حیرت انگیز انقلاب نظر آتا ہے جس نے ساری زندگی کو اور بالآخر ساری دنیا کو متاثر کیا۔ اور اب بھی جو کچھ انسانیت اور خدا پرستی کا بچا کھچا سرمایہ ہے وہ سب انہیں کی محنت کا فیض ہے ؎

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پودا نہیں کی لگائی ہوئی ہے

——— ممکن ہے آپ میں سے کسی کو یہ شبہ گذرے کہ یہ کہنا تو صحیح نہیں ہے کہ اس زمانے میں عام طور پر لوگ صرف نفس پرست تھے، کیونکہ وہاں بہت سی دوسری "پرستیاں" بھی موجود تھیں۔ کچھ لوگ سورج پرست تھے، کچھ لوگ صلیب کو پوجتے تھے۔ کچھ درختوں کو پوجتے تھے اور کچھ پتھروں کی پرستش کرتے تھے ٹھیک ہے! یہ بات اپنی جگہ پر صحیح ہے۔ مگر یہ تمام "پرستیاں" اسی ایک پرستش کی قسمیں تھیں، جس کے عام رواج کا میں دعویٰ کر رہا ہوں یہ ساری پرستیاں اسی لئے کی جاتی تھیں کہ یہ نفس پرستی کے خلاف نہ تھیں، یہ "پرستیاں" من مانی زندگی گذارنے میں رکاوٹ نہیں ڈالتی تھیں۔ آگ، پیڑ، پتھر، سورج وغیرہ ان سے نہ کہتے تھے کہ یہ کام کرو، اور یہ مت کرو، اس لئے وہ ان کی پرستش کے پہلو بہ پہلو اپنے نفس کی اطاعت بھی کرتے رہتے اور دونوں میں کوئی تناقض نہیں پاتے تھے ——— بہرحال ہمارے پیغمبر نے اس سیلاب سے لڑنے اور اسکا رخ موڑ دینے کا بیڑا اٹھایا اور پوری سوسائٹی سے لڑائی مول لی حالانکہ آپ اپنی اس سوسائٹی میں بہت مقبول اور ہر دلعزیز تھے صادق و امین کے معزز لقب سے یاد کئے جاتے تھے اور اسلئے آپکو ترقی کے بڑے سے بڑے مواقع حاصل تھے۔ آپ کو اپنی قوم کا اتنا اعتماد حاصل

تھا کہ نسق کا کوئی اونچے سے اونچا مقام نہ تھا جو آپ کو نہ مل سکتا، مگر یہ سب کچھ جب ممکن تھا جب آپ ان کی زندگی کے رُخ کو غلط نہ کہتے اور اس کو ایک دوسرے رُخ پر موڑ دینے کا عزم و ارادہ کا اظہار نہ فرماتے، مگر آپ کو تو اللہ نے کھڑا ہی اس لئے کیا تھا کہ بہاؤ کے رخ پر خود بہیں اور نہ کسی کو بہنے دیں۔ اس لئے سب سے پہلے تو آپ نے اپنی زندگی کو خدا پرستی کی زندگی کا نمونہ بنا کر پیش کیا اور بالفاظ دگر دھارے کے خلاف تیر کر دکھایا اور پھر سوسائٹی کے رخ کو نفس پرستی سے ہٹا کر خدا پرستی کی طرف موڑ دینے کی کوشش شروع کی۔ اس کوشش کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے تین بنیادی چیزیں لوگوں کے سامنے پیش کیں ——— یہ یقین کرو کہ تمہارا اور اس ساری دنیا کا پیدا کرنے والا، اور اس پر حکومت کرنے والا ایک ہے۔ یہ یقین کرو کہ اس زندگی کے ختم ہونے کے بعد ایک دوسری زندگی ہے جس میں اس زندگی کا حساب و کتاب دینا ہے۔ یہ یقین کرو کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں۔ اس نے اس زندگی کے متعلق احکام دے کر مجھے بھیجا ہے۔ جن احکام پر مجھے بھی چلنا ہے اور تمہیں بھی ——— آپ نے جب ان چیزوں کا اعلان فرمایا تو سوسائٹی میں ایک ہلچل مچ گئی۔ مخالفتیں اٹھ کھڑی ہوئیں، اس لئے کہ یہ نعرہ ان کی زندگی کے آرام میں خلل ڈالنے والا تھا۔ سارا زمانہ جس رخ پر بہہ رہا تھا اس کو چھوڑ کر دوسرا رخ اختیار کرنا آخر کوئی آسان کام تو تھا نہیں، زندگی کی کشتی بہاؤ پر بلا دقت کے چلی جا رہی تھی۔ انہیں کیا پڑی تھی کہ بہاؤ کے خلاف اپنی کشتی چلا کر دقتیں اور خطرات مول لیں اس لئے انہوں نے چاہا کہ یہ آواز دب جائے، کچھ لوگوں نے آپ کی نیت ہی پر شبہ کیا، ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ دیکھنے میں انہیں جیسا انسان اتنا صاحب عزم بھی ہو سکتا ہے کہ زندگی کے اس طوفانی دھارے کا رخ موڑنے کی ٹھانے جس میں صرف ہم ہی نہیں دنیا کی ساری قومیں اور ان کے علماء اور حکماء ان کے احبار و رہبان، ان کے آئمہ تہذیب و سیاست، ان کے اخلاق و عقائد ان کے علوم و فلسفے اور ادب و سیاست خس و خاشاک کی طرح بہے چلے جا رہے تھے ——— وہ اس دعوے میں کسی شخص کو مخلص ماننے سے قطعاً عاجز تھے۔ اس لئے انہوں نے سمجھا کہ اس والی میں کچھ کالا ضرور ہے۔ ہو نہ ہو اس بلند بانگ دعوے کے پیچھے کچھ اور مقصد اور کوئی اور خواہش کام کر رہی ہے اس لئے انہوں نے ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جس نے اپنے خیال کے مطابق تین بڑی چیزیں آپ کے سامنے پیش کیں۔ اس نے کہا اگر آپ کا مقصد اس قسم کی باتوں سے یہ ہو کہ ہم آپ کو اپنا سردار تسلیم کر لیں تو چھوڑیے ان باتوں کو ہمیں یہ منظور ہے، یا اگر بہت سے مال و دولت کے طالب ہوں تو ہمیں یہ بھی منظور ہے اور یا اگر آپ کسی حسین عورت کے خواہش مند ہوں تو ہمیں یہ بھی منظور ہے ہم ملک کی سب سے حسین عورت آپ کو پیش کریں گے آپ نے جو یہ نئی بات اٹھانی شروع کی ہے اس سے دستبردار ہو جائیے! مگر اللہ کے اس سچے رسول اور خدا پرستی کے سب سے بڑے علمبردار نے نہایت بے نیازی سے جواب دیا کہ میں تم سے کچھ لینا نہیں چاہتا۔ تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں اور میری یہی تین باتیں ہیں جن کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تمہیں موت کے بعد والی زندگی میں راحت ملے۔ اور وہ میری ان باتوں کے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ آپ کی زبان ہی نہیں، بلکہ آپ کی پوری زندگی نے ان لوگوں کے اس خیال کی تردید کی ہے کہ آپ دنیا کی کسی چیز کے خواہشمند ہیں۔ مخالفت نے اتنی شدت اختیار کی کہ آپ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا، مگر خدا پرستی کی دعوت کو نہیں چھوڑا مخالفین کو اندازہ نہیں تھا کہ آپ نفس پرستی سے کتنی دور تھے، اور اس دھارے کے مخالف سمت میں تیرنے کی آپ میں کتنی طاقت تھی اور کتنا عزم تھا۔ آپ نفس پرستی سے اتنی دور تھے کہ جب مکہ چھوڑنے کے کچھ سال بعد آپ پھر مکہ میں آئے اور فاتحانہ حیثیت سے آئے اپنے مخالفوں کو مغلوب کر کے آئے، تب بھی آپ کی خدا پرستانہ شان میں ذرا تغیر نہ ہوا۔ فتح کا نشہ آپ پر ذرا بھی نہیں چڑھا۔ مکہ میں آپ کا فاتحانہ داخلہ اس شان سے ہوا کہ اونٹ پر سوار تھے، بدن پر سادہ لباس تھا اور زبان پر خدا کا شکر اور اپنی عاجزی کا اظہار تھا اس موقعہ پر ایک آدمی آپ کے سامنے آیا اور رعب سے کانپنے لگا۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں، میں قریش کی اس غریب عورت کا بیٹا ہوں، جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ سوچیے! کیا کوئی فاتح ایسے وقت میں ایسی بات کہہ سکتا ہے جس سے اس کا رعب لوگوں پر سے اٹھ جائے! ایسے وقت میں تو کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ رعب ڈالا جائے ——— آپ آج بھی دیکھتے ہیں اور آج سے پہلے کا حال تاریخ میں پڑھ سکتے ہیں کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت اور اقتدار آجاتا ہے، ان کی آل اولاد اس سے کتنا نفع اٹھاتے ہیں اور اس کے بل پر کیسے کیسے عیش و آرام کے مزے لوٹتے ہیں۔ مگر خدا پرستی کے سب سے بڑے علمبردار کا حال اس زمانہ میں بھی دنیا سے مختلف تھا۔ آپ کی صاحبزادی اپنے گھر کا سارا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں، جس کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے تھے اور جسم پر مشکیزہ اٹھانے کے نشانات ہو گئے تھے۔ ایک دن انہوں نے سنا کہ میدان جنگ سے کچھ غلام اور کنیزیں ابا جان کی خدمت میں لائی گئی ہیں خیال کیا کہ میں بھی اپنے لئے ایک آدھ غلام یا کنیز مانگ لاؤں تشریف لے گئیں، اپنی پریشانی کا حال سنایا۔ انہوں نے گھٹے دکھائے۔ حضورؐ نے فرمایا بیٹی! میں تمہیں غلام اور باندی سے اچھی چیز دیتا ہوں۔ غلام اور باندی مسلمانوں کے حصے میں جانے دو تم سوتے وقت تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔ بے نفسی اور خدا پرستی کی کیسی عجیب مثال ہے۔ بے شک آپ خدا پرستوں کے سردار تھے۔ کیا کوئی پھر بھی آپ کی بے نفسی پر حرف لا سکتا ہے؟ دوسروں کے حق میں یہ فیاضی اور اپنے اور اپنی اولاد کے فقر و عزیمت کو ترجیح دینا پیغمبر ہی کی شان ہے ؎

عدیل ہمت ساقیست فطرت موفی
کہ حاتم دگراں و گدائے نو بیشتن است

آج ایسے لوگ آپ کے سامنے ہیں۔ جنہوں نے پچھلے کچھ دنوں میں چند روپے یا چند سال جیلیں کاٹ لی ہیں تو آج اقتدار حاصل ہونے پر ان تکلیفوں کا سارا حساب مع سود کے چکا لینے کے درپے ہیں ——— جب کسی شخص کو اقتدار اور قانون کی طاقت مل جاتی ہے تو وہ عموماً اپنے اعزہ، اور اپنی اولاد کو قانون کی گرفت سے بچانے کی سعی کرتا ہے۔ مگر خدا پرستوں کے سردار کی شان اس معاملہ میں بھی بالکل نرالی تھی۔ ایک عورت پر چوری کا جرم ثابت ہوا آپ نے ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا۔ لوگوں نے حضورؐ کے ایک مقرب اور بہت محبوب صحابی سے سفارش کرائی کہ معاف کر دیا جائے، حضورؐ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا

"خدا کی قسم! اگر خود محمدؐ کی (لاڈلی) بیٹی فاطمہؓ سے بھی یہ جرم سرزد ہو جائے تو محمدؐ اس کا بھی ہاتھ کاٹے گا"

اپنے آخری حج کے موقعہ پر مسلمانوں کے عظیم ترین اجتماع میں آپ نے کچھ قوانین اور احکام کا اعلان عام فرمایا تو ان کو سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں اور اپنے خاندان پر جاری کیا۔ آپ نے مجمع عام میں کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ جاہلیت کے تمام دستور ختم کئے جاتے ہیں منجملہ ان کے سودی لین دین آج سے ختم اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ کے سودی قرضے کو باطل قرار دیتا ہوں۔ اب ان کا سود کسی پر واجب نہیں۔ اب وہ سود کا روپیہ کسی سے وصول نہیں کر سکتے یہ تھی خدا پرستی! ورنہ آج کل کے قانون ساز اگر اس قسم کا قانون بنانے والے ہوں تو اپنے رشتہ داروں اور ملنے والوں سے پہلے سے کہہ دیں کہ فلاں قانون آنے والا ہے، ذرا جلدی جلدی اپنی فکر کر لو زمینداری کے خاتمہ کا قانون پاس ہونے والا ہے جتنی زمین نکال سکتے ہو نکال لو، یا بیچنا چاہو تو بیچ دو ایسے ہی موقعہ پر آپ نے اعلان فرمایا کہ زمانہ جاہلیت (یعنی قبل اسلام) کے تمام خون باطل کئے جاتے ہیں اب ان کا انتقام نہیں لیا جا سکتا اور اس کے مانحت میں سب سے پہلے (اپنے خاندان کا خون) ربیعہ بن الحارث کا خون باطل قرار دیتا ہوں ——— ہمارے حضورؐ اس بے مثال خدا پرستی کے ساتھ۔ جس کی صرف چند مثالیں میں نے بیان کی ہیں) نفس پرستی کے اس سیلاب سے لڑتے رہے جو دنیا کی ساری قوموں کو بہائے لئے چلا جا رہا تھا اور آخر کار اس کو روکنے میں کامیاب ہوئے اور لوگ مجبور ہوئے کہ آپ کی بات پر کان دھریں اور مانیں ———

(باقی آئندہ)

# افکار و خیالات

غور کیجئے مغربیت کی یورش اور ملحدانہ نظریات و افکار کی یلغار کے باعث اکثریت یہ کہنے لگی ہے کہ "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" گویا مادہ پرستی کو ہمارے دل و دماغ نے یوں قبول کر لیا ہے کہ ہم یوم الحساب ہی کو سرے سے بھول گئے ہیں۔

## اسلامی ثقافت اور رقص و سرود کی محفلیں

اب یہ بات قطعاً ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ آج کل اسلامی ثقافت کے نام پر جو رنگا رنگ قسم کے فنی جشن میلوں اور آرٹ گیلریوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے ان کی ہیئت مرکزی اب اصلاح کے بجائے گمراہی کی طرف بڑی تیز گامی سے رواں دواں ہے بلکہ دیکھنے میں تو یہاں تک بھی آیا ہے کہ یہ جشن وغیرہ ایک مستقل لعنت کی شکل اختیار کرتے جا رہے ہیں جن کا تعلق اسلامی تہذیب سے ہے نہ اسلامی تعلیمات سے اس کی وابستگی ہے۔ ریگستان میں چلنے والے اونٹوں کی ایک ایسی قطار چل رہی ہے جن کی کوئی مہار نہیں کوئی راستہ دکھانے والا نہیں اور اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی کے مصداق اسلامی ثقافت کے پردے میں انتہائی دیدہ دلیری سے فحاشی اور عریانی کا کاروبار فروغ پا رہا ہے جس میں گناہ کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بجائے معصیت کے ارتکاب کی تمام و کمال تجویزیں حاملانِ تعلیم جدید کو عطیات کے طور پر دی جا رہی ہیں، بلکہ انہیں ذہن نشین کرایا جا رہا ہے کہ یہی وہ کاروبار ہے جس کے تم وارث و امین ہو۔ یہی وہ فنون لطیفہ کے سربستہ راز ہیں جن سے نئی پود ترقی کی منازل طے کر سکتی ہے۔ اکبر الٰہ آبادی نے ٹھیک کہا تھا۔ "افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی"

اگر ہمارے دلوں میں غیرت ایمانی کا معمولی سا شائبہ بھی موجود ہے تو ہمیں امکانی حد تک اس کا ماتم کرنا چاہیئے کہ ہماری اخلاقی پستی کا یہ عالم ہے کہ مزارات اور عرسوں پر رونق افزائی کے لیے صرف ڈوم، رنڈیاں اور مراسی نظر آتے ہیں۔ گویا پوری قوم اپنی بے اعتدالیوں سے مالک قضا و قدر سے تمسخر اور ٹھٹھا کر رہی ہے، حتیٰ کہ ان لایعنی افعال و رسومات نے نہ صرف ہماری اخلاقی قدروں کا منہ چڑایا ہے بلکہ اس سے دینی قدریں بھی بری طرح مجروح و مسخ ہو کر رہ گئی ہیں۔

یہ اضطراب انگیز صورتِ حال اور یہ برق رفتار فحاشی و عریانی کا ریلا ہم مسلمانوں پر اس بے پناہ شدت سے حملہ آور ہو رہا ہے کہ یقیناً ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو آن واحد میں قرآنی تعلیمات کے حلقہ سے یوں نکال کر پھینک دے گا جیسے شفاف دودھ سے مکھی نکال کر الگ کر دی جاتی ہے اور بہ حیثیت اجتماعی سوائے چند انسانوں کے سبھی کے سبھی فحاشی کے اس گندے تالاب میں ادھر ادھر ڈبکیاں کھاتے پھر رہے ہوں گے۔ پناہ بخدا ہم جس ابلہ فریبی سے دینی قوانین سے اعراض و انحراف کر رہے ہیں اس کے خوفناک نتائج ہمیں کبھی سنبھلنے نہ دیں گے، کیونکہ ہمارا ایمان زوال پذیر ہو رہا ہے اور اس زوال پذیری کی اس سے زیادہ اور کیا وضاحت ہو سکتی ہے کہ رقص و سرود کی محفلیں اسلامی ثقافت و تہذیب کی نمائندہ بن کر رہ گئی ہیں اور یہ باتیں ہم سے از خود رونما ہو رہی ہیں۔ حد یہ ہے کہ مزارات پر عرس بھی لغویات سے مملو ہوتے ہیں اور ان میں کوئی کمی یا کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ بندگانِ دین جو مقابر میں آرام فرما ہیں، ان کی عزت و حرمت کا پاس کیا جائے نہ کہ فضول لچریات کو راہ دے کر ان کی حرمت و تکریم کو صدمہ پہنچایا جائے دینی تعلیمات اور جدید تعلیمات جس کے آج دو گروہ بن چکے ہیں۔ ان کے درمیان شدید تصادم پیدا ہو گیا ہے، اب اس تصادم میں کون نقصان اٹھائے گا خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ جب ہم اس طرف نگاہ ڈالتے ہیں تو ہماری روح مضمحل ہو جاتی ہے، حالانکہ ان تمام قبیح افعال کے دفاع کے لیے محراب و منبر کی طرف سے ایک جچی تلی بھرپور آواز بلند ہونی چاہیئے تھی کیونکہ وہی ورثہ انبیاء کی بچی کھچی کھیپ ہیں، وہی دین و ایمان کی پونجی کے محافظ ہیں۔

اس صورتِ حال کے بعد نتائج کا اندازہ ہر شخص اپنے تئیں خود کر سکتا ہے۔ غور کیجئے مغربیت کی یورش اور ملحدانہ نظریات و افکار کی یلغار کے باعث اکثریت یہ کہنے لگی ہے کہ "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی"۔ گویا مادہ پرستی کو ہمارے دل و دماغ نے یوں قبول کر لیا ہے کہ ہم یوم الحساب کو ہی سرے سے بھول گئے ہیں۔ جدھر دیکھو اسلامی ثقافت کا بت نصب کیا جا رہا ہے۔ جس طرف نظر دوڑاؤ مجسموں کی نقاب کشائی ہو رہی ہے۔ پھولوں کی بے پناہ چادریں مٹی کے ڈھیروں پر بکھیری جا رہی ہیں جن پھولوں کی عظمت پر سرور کونین فخرِ موجودات کا فرمان یہ ہو کہ "پھول کو سونگھو تو درود شریف پڑھو"، وہی پھول مٹی کے تودوں کی نظر ہو رہے ہیں۔ کہیں آرٹ گیلری کا افتتاح ہو رہا ہے، کہیں جشنِ تہذیب کے نام پر ٹکٹیں فروخت ہو رہی ہیں۔ ہر جائز و ناجائز ذرائع سے یہ کاروبار بڑی گرم بازاری اور گرمجوشی سے ہو رہا ہے لیکن نہ حکومت اس پر کسی سے باز پرس کر سکتی ہے نہ کسی کی حق گوئی اس کے آڑے آ سکتی ہے نہ کسی کی بیباکی کو یارا ہے کہ دو لفظ زبان سے کہہ دے، اگر ہم میں اخلاقی جرأت ہوتی تو اس قسم کے حالات پیدا نہ ہو سکتے (ماخوذ)

**ترجمان:-** یہ جچی تلی بھرپور آواز جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستان کے مشرقی اور مغربی دونوں بازوؤں میں اٹھائی ہوئی ہے جس کا مقصد وحید ہی صرف اور صرف زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کی سربلندی ہے۔ اسلام کی سربلندی کی خاطر دھڑکتے دلوں کو اس مقصد میں جمعیۃ کے ساتھ ضرور تعاون کرنا چاہیئے۔

## اسلامی جمہوریہ پاکستان اور شراب

ملتان - ۲۱ اپریل۔ سال رواں کے اخیر تک نئی سنٹر شوگر ملز خان پور میں اعلیٰ قسم کی شراب تیار ہونے لگے گی۔ مل کی انتظامیہ نے فرانس کی چند پارٹیوں سے رابطہ قائم کیا ہے، جو پاکستانی شراب درآمد کرنے کے خواہشمند ہیں۔ توقع ہے کہ اس شراب کی برآمد سے پاکستان کو سالانہ سات لاکھ روپے کا زرِ مبادلہ حاصل ہوگا۔ گذشتہ سال اس مل سے فرانس کو شراب سازی کا خام مال فراہم کیا گیا تھا۔ (کوہستان)

**ترجمان:-** ابھی معلوم نہیں اور کتنے کارخانے کھلیں گے۔ قوم جس راستے پر گامزن ہو چکی ہے پتہ نہیں اس کی انتہا کہاں ہوگی۔

## خاندانی منصوبہ بندی اور قومی سرمایہ کا ضیاع

لائلپور۔ خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر جس بے توجہی سے قومی سرمایہ کا ضیاع ہو رہا ہے اس کی ایک مثال منظر عام پر آئی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق ضلع لائلپور میں کم و بیش ایک لاکھ روپیہ ماہانہ اس سلسلہ میں خرچ کیا جاتا ہے، لیکن اس محکمہ کے حکام کی غفلت کے باعث بیشتر سرمایہ ضائع ہو رہا ہے۔ اس ضلع کے اعلیٰ حکام کو فرضی گوشوارے فراہم کئے جاتے ہیں۔ (نوائے وقت)

**ترجمان:-** گیا ہی اچھا ہو اگر یہ کروڑہا روپیہ اگلی نسل کی بربادی کے بجائے آبادی پر صرف کیا جائے، تاکہ ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہو۔

## ذہنی محاذ

جب ایک قوم ذہنی محاذ پر شکست کھا جاتی ہے تو خواہ اس کی فوجی طاقت کیسی ہی زبردست ہو وہ فوجی محاذ پر لڑنے کے قابل نہیں رہتی بلکہ خود بخود ہتھیار ڈال کر دشمن کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اس کے برعکس جب کوئی قوم ذہنی محاذ پر اپنے آپ کو مضبوط اور مستحکم کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ تھوڑی سی فوج کے ساتھ دشمن کی فوج کو شکست دے لیتی ہے اور اگر دشمن اسے فوجی لحاظ سے مغلوب بھی کر لے تو اس کا غلبہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔

(ڈاکٹر رفیع الدین)

# صحابۂ کرامؓ کو مہذب مودودی کی مہذب گالیاں

## ایک مودودی مولوی بھی چیخ اٹھا

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے ایک مدرس مولوی محمد یوسف صاحب ہیں، مودودی کی تعریف و توصیف ان کا اوڑھنا بچھونا ہے مگر صحابۂ کرامؓ پر مودودی کی بوچھاڑ سے وہ بھی گھبرا گئے اور صحابۂ کرامؓ کی تنقیص کرنے پر وہ بھی چیخ اٹھے۔ انہوں نے مودودی صاحب کے مندرجہ ذیل مضمون کا خط لکھا ہے کہ آپ کی تنقید سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ جھوٹے، فریبی اور بہتان تراش تھے۔ حضرت عمر بن العاصؓ (فاتح مصر) رضی اللہ عنہ دھوکہ باز، چالاک اور مدد درجہ کے سازشی تھے، اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ معاذاللہ انتہائی جاہ پسند، لالچی اور مفاد پرست تھے۔ خط میں لکھا ہے کہ

"یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور پوری امت کے درمیان دین کے صحیح تصور کے بارہ میں اگر کوئی قابل اعتماد واسطہ ہے تو وہ صرف صحابہ کرامؓ کی برگزیدہ اور مقدس جماعت ہے۔ اہلسنت والجماعت میں اس بارہ میں دو رائیں نہیں ہیں کہ (الصحابۃ کلھم عدول) ان کی صفت عدل اور دینی تقدس کی بنیاد پر علم کلام والوں نے یہ متفقہ فیصلہ کیا ہے (وَ یَکُفُّ عن ذکر الصحابۃ الا بخیر) کہ صحابہ کرامؓ کا ذکر سوائے خیر و نیکی کے نہ کیا جائے۔ مگر آپ (مودودی صاحب) کے مضمون سے صحابہ کرامؓ کے بارہ میں انتہائی غلط تصور قائم ہوتا ہے۔ یہ تنقید نہیں ہے بلکہ تنقیص اور عیب جوئی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صحابہ کرامؓ کی عیب جوئی اور تنقیص بھی جائز سمجھتے ہیں (جیسے کہ تمام علماء حق کہتے رہے تھے) آپ نے اپنی باتوں (اور صحابہ کو گالیاں دینے) کی تائید میں تاریخی حوالوں پر زور دیا لیکن اس سے تو فائدے کی بجائے ضرر و نقصان اور زیادہ ہوا۔ گویا آپ نے ثابت کیا کہ صحابہ کرامؓ پر سے امت کا اعتماد زائل کرنے میں میں تنہا نہیں ہوں۔ بلکہ اس (منحوس) کام کو پہلے اوروں نے انجام دیا، اب میں ان کی ہمنوائی کر رہا ہوں"

(ملخصاً)

مولوی محمد یوسف صاحب کا مضمون مدلل ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا چراغ فطرت مولوی محمد چراغ کی طرح اجلی بجھا نہیں نہ ان کا دل مولوی سیاح الدین کی طرح سیاہ ہوا ہے۔ جس دل میں رتی بھر بھی ایمان ہو وہ انبیاء علیہم السلام پر تنقید اور صحابہ کرامؓ کی تنقیص سے متفق ہو کر کس طرح بنائے اسلام کو ڈھا سکتا ہے

---

مگر اس مضمون میں بھی مولوی صاحب موصوف نے مودودی کو داعی حق کے لقب سے یاد کرتے ہوئے داعی حق اور مورخ کی ذمہ داریوں کا فرق بتایا ہے کہ آپ کی گمراہی سے ساری دنیا گمراہ ہو سکتی ہے۔

---

ابھی مولوی محمد یوسف صاحب کے ایمان کا امتحان ہونا ہے۔ مودودی صاحب نے ان کو جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے خیر خواہانہ مشورہ کا شکریہ مگر پنالہ وہیں رہے گا۔ ہم نے امتحان کی بات اس لئے کہی کہ اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کے فن میں مودودی صاحب صرف ان سے ہی سینئر نہیں ہیں بلکہ بقول حضرت مولانا اعزاز علی صاحب قدس سرہٗ وہ مرزائیوں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا۔ کہ بعض بیان جادو اثر ہوتا ہے، کوئی آدمی اپنا غلط کیس اس طرح پیش کرتا ہے کہ اس کو صحیح سمجھا جا سکتا ہے۔

---

داعی حق کے لفظ سے مودودی صاحب کا نفس بھی خوب پھولا ہے۔ انہوں نے اس خط کا جواب لکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سطور بھی سپرد قلم فرمائی ہیں کہ:

"داعی حق بیچارہ الجھنوں سے بچنے کے لئے اگر نہ تفسیر میں کلام کرے نہ حدیث میں نہ فقہ میں، نہ عقائد و کلام میں نہ تاریخ میں تو آخر وہ کلام کس چیز میں کرے اور اپنی دعوت کے مختلف گوشوں کو کیسے واضح کرے"۔

کچھ سمجھے آپ؟ یعنی جب تک ہم مفسروں، محدثوں متکلمین، مورخین اور مجتہدین، مجددین بلکہ صحابہ کرامؓ کی غلطیاں واضح نہ کریں گے جو چودہ سو سال تک وہ کرتے رہے ہیں، اس وقت تک اپنی دعوت کو ان غلطیوں سے پاک کر کے واضح اور حق صریح کے طور پر کیسے پیش کر سکتے ہیں۔ ہماری دعوت یعنی مودودی فرقہ کا مذہب اور اس کی تحقیقات ہی ایسی ہیں جو ان تمام سلف و خلف کی غلطیوں سے پاک ہیں۔ جب تک ہم ان بزرگوں سے امت کو بدگمان نہیں کر دیتے بدھو لوگ ہمارے جال میں کیسے پھنسیں گے؟

سنا جناب مولوی محمد یوسف صاحب! یہ برخود غلط جلی مجتہد، قرآن و حدیث سے اپنی رائے سے کھیلنے والا ایسی کچی گولیاں نہیں کھیلا جو حق کے سامنے جھک جائے بلکہ ہمیں خطرہ ہے کہ خط و کتابت کے نتیجہ میں یہ جعلی داعی حق آپ کے ایمان کے لئے داعی اجل نہ ثابت ہو۔ ہماری دعا ہے کہ آپ کو شیطان پر فتح حاصل ہو۔

---

مودودی صاحب نے اپنے جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ بات کوئی ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا کہ یہی کتابیں جب صحابہؓ کی خوبیاں اور کارنامے بیان کرتی ہیں تو وہ برحق ہیں، مگر جب یہی کتابیں بعض صحابہؓ کی زندگی کے دوسرے پہلو پیش کرتی ہیں تو بہ غلط اور ناقابل اعتبار ہیں"۔

ایک ناواقف انگریزی پڑھا ہوا اور خاص کر مودودی کا تنخواہ دار یا امریکہ کا ایجنٹ تو مودودی صاحب کے اس استدلال پر عش عش کرے گا، مگر ایک واقف حال یہ کہہ کر مودودی صاحب کے منہ پر چپت رسید کرے گا کہ آپ بخاری و مسلم کی بعض حدیثیں صحیح مانتے ہیں تو بعض دوسری حدیثوں کو کیوں رد کر دیتے ہیں آپ اپنی ناقص عقل سے بخاری شریف کی صحیح حدیث کو رد کرتے ہیں شرم محسوس نہیں کرتے اور دوسروں سے کہتے ہیں، کہ تاریخ کی بے تکی باتیں ساری کی ساری قبول کر لو، چاہے وہ قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف ہوں، اور آپ جو تنقید کی لاعلاج بیماری میں مبتلا ہو کر صحابہ کرام پر کیچڑ اچھالتے اور بطور اصول مسلمہ کے لکھتے ہیں کہ تنقید سے بالاتر کوئی نہیں تو پھر یہ مؤرخین یا اصحاب سیر کیا تنقید سے بالاتر ہو گئے۔

مودودی صاحب نے خاص کر طبقات ابن سعد اور الاستیعاب کے بارہ میں لکھا ہے کہ یہ ناقابل اعتبار ہیں تو سیرت پاک اور صحابہ کے متعلق کوئی مستند چیز آپ کے پاس نہیں ہے ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مودودی صاحب کو خبر نہیں کہ طبقات ابن سعد پہلی بار یورپ میں چھپی ہے۔ اس لئے حضرت تھانوی قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ اس کی روایات پر اعتماد کرنے میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور الاستیعاب میں مودودی صاحب کو شان صحابہؓ کے بارہ میں روایات نظر نہیں آئیں صرف وہی نظر آتی ہیں، جن کو ان کے شیعہ دوست پسند کریں۔

یہ صحابہ کرامؓ کی کرامت ہے کہ مودودی کو اب کتب سیر میں وہ ہی کتابیں نظر آ رہی ہیں۔ اسی کو قرآن پاک نے کہا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

# شاہ ولی اللہ

طفیل

**انسان مدنی الطبع ہے**، وہ اپنے طریق بود و باش، معاملات اور افکار میں اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے اور ماحول بذات خود افراد کے ذہنی رجحانات کی پیداوار ہوتا ہے۔ یہی رجحانات اس کے کردار کی تشکیل کا باعث بنتے ہیں۔ اگر رجحانات اچھے ہیں تو کردار اچھا اگر رجحانات بُرے ہیں تو کردار بھی بُرا۔ انسان کے کردار کی تصویر اس کے اعمال ہوتے ہیں اور اعمال اچھا بُرا ماحول پیدا کرتے ہیں جن سے کہ ایک معاشرے کے افراد کسی نہ کسی صورت میں متاثر ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں انسانی کردار ہی کسی اچھے یا بُرے معاشرے کی تشکیل کی بنیاد بنتا ہے۔ انسان کے کردار کی ہر دور میں جانچ پڑتال ہوتی ہے اور اس کے اچھے اور بُرے اعمال اور ان سے پیدا ہونے والے نتائج کا جائزہ ہمیشہ لیا جاتا رہا ہے۔ مصلحین اپنی تعلیمات میں اسے اساسی حیثیت دیتے رہے ہیں۔ علماء اس کے مختلف مسائل اور الجھنوں کا تجزیہ کرتے رہے ہیں اس طرح وہ علم جسے ہم اخلاقیات کہتے ہیں، انسانی معاشرے کی تاریخ کے ابتدائی دور ہی سے کسی نہ کسی صورت میں زیر بحث رہا ہے۔ یونانی فلسفہ کے ابتدائی دور میں اس علم کی نظریاتی جھلکیاں دیکھی جا سکتی ہیں، جن کا ماخذ ان فلاسفہ کے مابعد الطبیعاتی افکار ہوتے تھے۔ ہرقلیتوس جس کے نزدیک یہ کائنات آگ کی پیداوار ہے، روا قیت کا بانی کہلایا۔ اسی طرح دیمقراطیس اپنے مخصوص مابعد الطبیعاتی نظریات کی وجہ سے لذتیت کا بانی بن گیا۔ اس طرح یونانی فلاسفہ کے افکار اخلاقیات کے مختلف مذاہب کا روپ دھارنے لگے۔

**انسانی کردار کیا ہے؟** اس سے جو اعمال سرزد ہوتے ہیں ان کے عوامل کیا ہیں؟ نیکی یا بدی کیا ہے؟ خیر و شر کیوں ضروری ہے؟ انسان کی حقیقی مسرت یا خوشی کا راز کس بات میں پوشیدہ ہے کردار کی تشکیل کے لئے کن جوہروں کا ہونا ناگزیر ہے؟ غرض یہ کہ ایسے اور بہت سے سوالات کا حل ڈھونڈنے کے لئے یونانی مفکرین نے سوچنا شروع کر دیا جس سے اخلاقیات نے بعد میں معیاری علم کی صورت اختیار کی۔ ہرقلیتوس اور دیمقراطیس کے بعد پرمانیدس اور فیثا غورث نے ان سوالات کے مختلف پہلوؤں پر اپنی آراء کا اظہار کیا جنہیں بعد میں ان کے شاگردوں نے مختلف نظریات کا جامہ پہنا دیا، بعد میں انہی کی روشنی میں سوفسطائیہ نے اخلاقیات کے مختلف مسائل کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ سقراط، افلاطون اور ارسطو کے نظریات نے اس علم کو اور بھی وسیع کر دیا، جس کی وجہ سے سٹیکرڈوا، نظریات معرض وجود میں آئے جنہیں دو بڑے مکاتب فکر کلبیہ اور سیرینہ کی مختلف شاخیں قرار دیا جا سکتا ہے۔ اخلاقیات کی تاریخ میں ان دونوں مکاتب فکر کے نظریات کی جھلک ہر دور میں نظر آتی ہے۔ کلبیہ کو جسے رواقیت بھی کہا جا سکتا ہے، راہبوں، جوگیوں اور فقیروں نے اپنا لیا، جن کے نزدیک اخلاقیات اور اس کے مسائل وجدان اور روحانی تعلیمات کے مطابق حل ہوتے ہیں۔ انسانی کردار کی تشکیل اور روحانی سکون اس مکتب فکر کے نزدیک مذہبی عبادات و ریاضات کو اپنانے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک حقیقی مسرت روح کی پاکیزگی کا نام ہے۔ سیرینہ مکتب فکر کو جسے القوریت بھی کہا جاتا ہے ان لوگوں نے اپنایا، جو سقراط کے نظریہ لذتیت و تمتع کے قائل تھے۔ پھر ایک ایسا دور بھی آیا جس میں اخلاقیات میں نئے مسائل کے تجزیہ کے بجائے پرانی ڈگر پر چلنے پر ہی اکتفا کیا۔ اپیکوری و ارتیابی اور دوسرے مذاہب ارسطو کی "کتاب الاخلاق" اور افلاطون کے "فلسفۂ تصوریت" کو ہی کافی خیال کرنے لگے مسلم دور البتہ اس علم کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے جس میں یعقوب الکندی، غزالی، ابن مسکویہ اور دیگر علماء نے کافی کام کیا۔

اخلاقیات کے فلسفۂ جدید کے بانیوں میں شاہ ولی اللہ دہلوی کا نام سرفہرست لکھا جا سکتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ شاہ صاحب افراط و تفریط سے ہٹ کر اخلاقیات کے مسائل کا ایسا حل پیش کرتے ہیں جس سے انسانی کردار کی تشکیل میں روحانی اور مادی دونوں عنصر شامل ہو جاتے ہیں۔ روحانی سے مراد مذہبی اقدار کی راسخیت اور مادی سے مراد فطرت طبیعیہ کی روشنی میں انسانی کردار کے تکمل کا اہتمام ہے، وہ عوامل جو کردار کی تشکیل میں اساسی حیثیت رکھتے ہیں، شاہ صاحب کی اصطلاح میں "اخلاق فاضلہ" کہلاتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر وہ عمل جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرے اور ترقی و تکمل کی نشاندہی کرے، اخلاق فاضلہ میں شمار ہوتا ہے۔

## انسانی جبلتیں:-

اس سے پہلے کہ اخلاق فاضلہ پر گفتگو ہو، شاہ صاحب کی تعریف بذات خود تشریح طلب ہے۔ جس کا اختصار ان کے بیان کردہ بہت سے اخلاقیات کے مسائل سے ہے۔ شاہ صاحب کا خیال ہے کہ اخلاق فاضلہ فی الحقیقت بنیادی طور پر انسانی جبلتوں ہی کی ارتقائی اور مکمل صورت ہوتے ہیں یہ جبلتیں حیوانوں اور انسانوں میں مشترک ہوتی ہیں ولیم میگڈوگل نے اپنی کتاب (OUTLINE OF PSYCHOLOGY) میں ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ متلون مزاجی اور کسی چیز کے حصول کا اشتیاق، جنگ، ذاتی تذلیل و تعریف، جذبۂ مادری و پدری اور جنس بنیادی جبلتیں ہیں، اور شاہ صاحب کے نزدیک غضب، ہمت، انتقام احساس خود اعتمادی، جذبہ برتری، معاشقہ جنسیت سے وابستگی اور حسد بنیادی جبلتیں ہیں جوں جوں یہ جبلتیں انسان کے اعتیادی جواہر سے متاثر ہوتی ہیں، جذبات و عواطف کی صورت خیال کر لیتی ہیں۔ جن پر قابو پانا یا اُن کا صحیح استعمال و اظہار انسانی کردار کی تشکیل کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

## انسان کی امتیازی خصوصیات:-

انسانی اور حیوانی اعمال انہی جواہر اور جبلتوں کا مظہر ہیں، لیکن وہ بنیادی چیزیں جو ایک انسانی عمل کو حیوانی اعمال سے ممتاز کرتی ہیں شاہ صاحب کے خیال میں تین ہیں جنہیں امتیازی جواہر ثلاثہ کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔ شاہ صاحب کا خیال ہے کہ حیوانی جبلتوں کی وجہ سے جو انسان میں بھی پائی جاتی ہیں، انسان اور حیوان دونوں اپنے اعمال میں مشترک ہیں، لیکن وہ پہلی چیز جسے حد فاصل قرار دیا جا سکتا ہے، وہ رائے یا مقصدیت ہے، حیوان کے پیش نظر فوری منفعت کا حصول ہوتا ہے جسے شاہ صاحب "الرائی الجزئی" کا نام دیتے ہیں لیکن اس کے برعکس انسان فوری منفعت کے علاوہ دور رس نتائج و عواقب پر بھی نظر رکھتا ہے جسے شاہ صاحب "الرائی الکلی" کا نام دیتے ہیں۔ چنانچہ شاہ صاحب کے بیان کردہ اخلاق فاضلہ میں "الرائی الکلی" کو اساسی حیثیت حاصل ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں:-

فالبھیمیہ تغضب لدفع مضار جلب نفع والانسان قد یغضب لیحصل بعضہ نظاما کما مثلاً فی المدینۃ و البھیمیہ ان کانت تتعب نفسہ لیحصل غرضا والانسان قد یتعب نفسہ لیحصل غرضا اجلا اخرویا۔ (البدور البازغہ ص ۲۸)

"حیوان کی ناراضگی یا غصہ نقصان سے بچنے یا فائدہ کے حصول کے لئے ہوتا ہے اور انسان اسے مدنی زندگی میں ایک اچھے نظام کی تشکیل کے لئے استعمال کرتا ہے۔ حیوان اپنے نفس کی بات محض اپنی فوری غرض کی تکمیل کے لئے مانتا

# تصوّرِ اخلاقیات

قریشی

ہے جبکہ انسان کے پیش نظر آخروی نتائج ہوتے ہیں"

شاہ صاحب کے نزدیک دوسری چیز جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے وہ "طرافۃ" ہے، جو اس کی طبیعت میں نفاست پسندی پیدا کرتی ہے، جس سے وہ ہر چیز کو کثافت سے پاک اور لطافت سے قریب تر دیکھنا چاہتا ہے۔ تہذیبوں کے عروج اور کسی اچھے معاشرے کی تشکیل کے لئے یہ خوبی نہایت اہم کردار انجام دیتی ہے، چنانچہ انسان کے اس جوہر کا ذکر کرتے ہوئے شاہ صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

فالبھیمیۃ مطعمھا لسد جوعھا والانسان یزید علی ذالک تقربہ عینہ وتلتذ بہ نفسہ من الحسن والبھاء (البدور البازغہ ص۲۸)

جانور کھانے سے صرف اپنی بھوک ختم کرنا چاہتا ہے، لیکن انسان اس کھانے کی لطافت ونفاست سے (دل اور آنکھوں سے) لطف اندوز ہوتا ہے

تیسری حد فاصل جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے، شاہ صاحب کے نزدیک حصول "تکمل" ہے۔ حیوان جس ماحول میں رہتا ہے اسی پر قانع ہوتا ہے لیکن انسان کی تکمل کی یہ خواہش اسے مادی اور روحانی ترقیوں پر ابھارتی رہتی ہے، جس سے نہ صرف اس کا کردار بلکہ معاشرہ ترقی کرتا ہے شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں:۔

ان البھیمیۃ انما علومھا آلۃ لارتفاق فی معاشھا فقط والانسان قد یعلم ویرید ان یتکمل نفسہ بالعلم (البدور البازغہ ص۲۹)

"حیوانات کے علوم تو صرف ان کے معاش کی ترقی کے لئے ہوتے ہیں، لیکن انسان جو کچھ حاصل کرتا ہے وہ اپنے نفس (کردار) کی تکمیل کے لئے کرتا ہے"

## اخلاق فاضلہ:۔

الرائی الکلی، طرافۃ اور تکمل کو انسان کے اخلاق کی بنیاد قرار دے کر شاہ صاحب "اخلاق فاضلہ" کو بیان کرتے ہیں جنہیں وہ جامع انداز میں بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل سات حصوں میں بانٹ دیتے ہیں:۔

(۱) حکمت (۲) شجاعت (۳) عفت (۴) وقار اور وجاہت (۵) سماحت (۶) طہارت (۷) السمت الصالح۔

شاہ صاحب کے نزدیک حکمت محض فلاسفہ کی آراء اور صوفیاء کے وجدان کا نام نہیں جیسا کہ فرماتے ہیں:۔

ولیست الحکمۃ التی نقصد بیانھا عندنا فما اختص بہ الصوفیۃ ومن ضاھاھم من الوجد ان المعین من قبل التجلی المھتمد علی نفوسھم او من قبل اعیانھم بل یھتدی بہ اصحاب الامزجۃ السلیمۃ الی معایشھم والی علومھم الی من قبل نسمتھم۔

(البدور البازغہ)

یعنی حکمت سے مراد صوفیہ یا ان کے وجدان واعیان نہیں بلکہ اس سے مراد سلیم الطبع لوگوں کو ان کے معاش اور علوم میں ہدایت ہے۔

ایک دوسری جگہ حکمت کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:۔

وان علوم کلھا اذا داخلہ الرائی الکلی التکمل یا لاخلاق صار حکمۃ (البدور البازغہ ص۳۰)

اور جب علوم میں رائی الکلی اور تکمل داخل ہو جاتے ہیں تو وہ حکمت بن جاتے ہیں۔ شجاعت کا تعلق قوت غضبیہ سے ہے لیکن اس قوت کو ذاتی اغراض یا معاشرہ میں فساد پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنا شاہ صاحب کے نزدیک شجاعت کے مفہوم کے قطعی منافی ہے "الرائی الکلی" کا دخل اس میں ہونا ان کے نزدیک ضروری ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"الغضب اذا داخل الرائی الکلی صار شجاعۃ"

جب غصہ کا اظہار الرائی الکلی کی حدود میں رہ کر کیا جائے تو وہ شجاعت ہے۔

جنسیت کے بارے میں شاہ صاحب نہ تو لذتیت کے مادہ پرست نظریہ سے اتفاق کرتے ہیں اور نہ وہ رواقی جوگیوں اور سادھوؤں سے متفق ہیں جنسیت کو وہ انسانی جبلت کا اہم جزو مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک مخالف جنس سے وابستگی کے رجحانات بالکل فطری ہیں۔ چنانچہ اس وابستگی میں "الرائی الکلی" کو دخل ہونا چاہیئے جسے عفت کہا جا سکے وہ لکھتے ہیں

محبۃ النساء علی وصف الغلبۃ دون الانقیاد اذا بھا الرائی الکلی صارت عفۃ (البدور البازغہ ص۳۱-۳۲)

وقار اور وجاہت قائم رکھنے کے لئے غرور و فخر سے کام لیا جاتا ہے لیکن یہی آگے چل کر بسا اوقات ظلم و تعدی اور شیخی بگھارنے کا باعث بھی بنتے ہیں اس لئے شاہ صاحب کا خیال ہے کہ نہ تو اتنا گرا جائے جس سے انسانی وقار کو ٹھیس پہنچے۔ اور نہ اس قدر احتیاط سے کام لیا جائے جس سے انسان یا تو شیخی خورہ محسوس ہونے لگے یا مغرور کہلائے، اس لئے "سماحت" سے ان کی مراد فخر و مباہات کا انسانی وقار کے لئے ایسا استعمال ہے جو معاشرہ اور اخلاقی قدروں کی حدود میں رہ کر کیا جائے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

التیہ والعجب اذا ھذب بہ الرائی الکلی صار سماحۃ (البدور البازغہ ص۳۰)

"فخر و مباہات کو جب رائے کلی کی حدود میں رہ کر استعمال کیا جائے تو وہ سماحت ہے"۔

فصاحت و بلاغت کے سلسلے میں بھی شاہ صاحب "الرائی الکلی" کو نظر انداز نہیں کرتے، ان کا خیال ہے کہ:۔

"ان الصوت الشدیدۃ اذا دخلہ الظرافۃ صار کلاما واذا دخلہ الرائی الکلی والتکمل صار فصاحۃ"

(البدور البازغہ ص۳۰)

"یعنی جب آواز میں "طرافۃ" (لطافت یا حسن) شامل ہو جاتا ہے تو وہ کلام ہے اور جب اس میں "رائی الکلی" اور "تکمل" کا شمول ہوتا ہے تو اسے فصاحت کہا جاتا ہے۔

"دیانت" اور السمت الصالح" میں بھی آپ "رائی الکلی" کو نظر انداز نہیں فرماتے۔ انسانی قلب، فہم اور شعور کو ان (دیانت، السمت الصالح) سے بہت گہرا تعلق ہے، جس کی وجہ سے انسانی کردار میں ان اخلاق کی صحیح نشو و نما پر شاہ صاحب بہت زور دیتے ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ خیالات اور قلب پر کنٹرول ہی وہ بہترین طریقہ ہے جس کی بدولت انسانی کردار میں یہ دونوں اخلاق نمایاں نظر آتے ہیں۔

ان سات اخلاق فاضلہ کے علاوہ شاہ صاحب نے اخبات، سماحت، طہارت اور عدالت کے عنوان سے چار اور اخلاق پر بحث کی ہے، جنہیں اخلاق عالیہ کہا جا سکتا ہے جو ان کی رائے میں بہت زیادہ روحانی لوگوں میں ہوتے ہیں۔

اخلاق فاضلہ کے اس اجمالی تذکرہ کا مقصد یہاں یہ تھا کہ یہ بات عیاں ہو جائے کہ شاہ ولی اللہ کے فلسفۂ اخلاق کی بنیاد انسان کی وہ امتیازی خصوصیات (رائی الکلی، طرافۃ اور تکمل) ہیں جنہیں اساس بنا کر وہ اپنے کردار کی بہترین تشکیل کر سکتا ہے۔

## نیکی اور بدی کا تصوّر (البرّ والاثم)

یوں تو نیکی اور بدی کا کچھ نہ کچھ تصوّر علمائے اخلاقیات بیان کرتے ہی آئے ہیں مگر جو چیز شاہ صاحب کو دیگر علماء سے ممتاز کرتی ہے وہ آپ کا نیکی و بدی یا اچھائی اور برائی کا ایک جامع تصور ہے۔ آپ "البرّ" نیکی کی تعریف یوں فرماتے ہیں:۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# خاندانی منصوبہ بندی قدرت سے مقابلہ کے مترادف ہے

## جھنگ میں امیر جمعیۃ حضرت مولانا درخواستی کی تقریر

جھنگ - ۱۲ مئی - خاندانی منصوبہ بندی قدرت سے مقابلہ کے مترادف ہے اور جس روح نے دنیا میں آنا ہے اس نے بہر صورت آنا ہے دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی حضرت درخواستی مدظلہ العالی جھنگ کے ایک جلسۂ عام سے خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا دین جس کی نشر و اشاعت میں حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی پوری زندگیاں لگا دی تھیں آج بالکل لاوارث ہو گیا ہے اور اب ہر آدمی اس پر اپنا ہاتھ صاف کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ وہ ملک جو اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا، آج اسی میں دین کی بجائے فحاشی بے حیائی اور مغربی تہذیب پنپ رہی ہے اور دین کو مغربی ممالک کی طرح ایک بیکار شے سمجھا جانے لگا ہے ملک میں پیریت، عیسائیت اور دوسرے باطل ادیان پورے لاؤ لشکر کے ساتھ لوگوں کو اسلام کی راہ سے ہٹا رہے ہیں اور مودودیت قرآن و حدیث کے اولین راوی صحابہ کرامؓ پر تنقید کے پردے میں تنقیص کر کے قرآن و سنت کی ثقاہت کو مجروح کر رہے ہیں۔ لیکن ان پر کوئی قدغن نہیں۔ قدغن اگر ہے تو صرف علمائے اسلام پر جن پر آئے روز زبان بندی اور نظر بندی کے قانون لاگو کئے جاتے ہیں اور ان کو مساجد سے نکال کر غیر آباد جگہوں پر نظر بند کر دیا جاتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ ملک میں انتشار پیدا نہیں کرنا چاہتی اور نہ ہی یہ ملک کی غدار ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے قوانین کو پاکستان میں رائج کرنا چاہتی ہے اور دین کو ملک کے ہر شعبہ میں سربلند دیکھنا چاہتی ہے، اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہیں اور جب تک اس کا مقصود حاصل نہیں ہوگا یہ برابر اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ آخر میں آپ نے اپیل کی کہ جھنگ میں ایک دینی لائبریری ہونی چاہیئے۔ چنانچہ آپ کی اپیل پر اسی وقت مبلغ ۵۰/- روپے نقد اور مختلف زبانوں میں دینی کتابوں کا ایک کافی ذخیرہ جمع ہو گیا۔

# اگر مسلمان اقامت دین کے لیے متحد ہو جائیں تو

## دنیا کی کوئی طاقت اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی (مفتی محمود)

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ۱۳ مئی بروز جمعہ ۴ بجے شام جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قرآنی آیت واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول الخ تلاوت فرمائی اور بتلایا کہ اس آیت کی رو سے مومن وہ ہے جو دل و جان سے قرآنی احکام کو مانتا اور اس پر عمل کرتا ہو۔ منافق وہ ہے جو زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو مگر قرآنی احکام پر عمل نہیں کرتا، بلکہ تنبیہ کے بعد بھی انہیں احکامات سے روگردانی کرتا ہے۔ جب اس کی پاداش پر کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو پکار اٹھتا ہے کہ ہماری نیت بری نہیں تھی بلکہ ہم نے تو جدت کی بات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کا روگ بیان فرماتے ہیں کہ درحقیقت قرآنی احکام پر ان کا عقیدہ ہی نہیں۔ یہ تو دنیاوی مفاد کی خاطر اسلام اسلام پکارتے ہیں۔

آپ نے حاضرین کو تاریخی حوالجات کی روشنی میں سمجھایا کہ مشرقی وسطیٰ میں سب مسلمان آباد ہیں۔ پچھتر کروڑ مسلمانوں کی آبادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی تسلیم کرتی ہے لیکن نبی کی بات نہیں مانتی۔ حالانکہ جغرافیائی لحاظ سے مسلمان کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن اپنے مفاد کے لیے امریکہ اسلامی ممالک میں ریشہ دوانیاں پیدا کرتا رہتا ہے۔ اگر مسلمان سامراج سے آزاد ہو کر اقامت دین کے لئے متحد ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی جن مسلم ممالک نے ان کی سازشوں کو بھانپ لیا انہوں نے اپنے ملک سے نکال باہر کیا۔ اللہ تعالیٰ پر یقین شریعت پر عمل دشمن کی چالاکیوں سے خبردار ہو کر آزاد زندگی بسر کرنا مسلمان کی شان ہے ورنہ اسلام قرآن اور دین کو چھوڑنے سے انسانیت نہیں آسکتی۔ آپ نے کہا کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے اس پاکستان میں اٹھارہ سال سے اسلام کے ساتھ جو مذاق ہو رہا ہے، شرعی احکام کی جس شدت کے ساتھ مخالفت کی جا رہی ہے کوئی قلب سلیم اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ آپ نے کہا کہ آج معاشرہ میں جس قدر خرابیاں پائی جاتی ہیں قرآن و سنت میں ان کا پورا پورا علاج موجود ہے۔ اگر ہم لوگ پورے خلوص و ایمان کے ساتھ قدم اٹھائیں تو معاشرہ کی اصلاح بہت جلد ہو سکتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اسی مقصد کی تکمیل کے لئے معرض وجود میں آئی ہے۔ اگر آپ لوگ جمعیۃ کے پروگرام سے مخلصانہ تعاون کریں تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان صحیح معنوں میں پاکستان ہوگا

مولانا مفتی عبداللہ صاحب نے مسلمانوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ باطل جن کی بود و باش آسمان اور زمین نہ کر سکے بلکہ پہاڑ تک بوجھ نہ کر سکے انسان نے اس کا تحمل کیا، لیکن ظلوم و جہول انسان اس ذمہ داری سے سبکدوش نہ ہو سکا جمعیۃ علماء اسلام اس احساس ذمہ داری کو بیدار کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ سب حضرات کا فرض ہے کہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جمعیۃ سے تعاون کریں۔ معاشرہ بگڑ چکا ہے۔ اس کی اصلاح ہمارے ذمہ ہے۔ آخر میں جناب مولانا محمود اختر صاحب نے فرمایا کہ عائلۃ المسلمین کی تربیت کے لئے جمعیۃ کا یہ ماہانہ اجلاس تجویز کیا گیا ہے۔ آپ اکابر جمعیۃ سے تعاون کر کے اپنے اس فریضہ ملی سے سبکدوش ہوں۔

## بقیہ:۔ مودودی کی مہذب گالیاں

فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور (کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں دل اندھے ہو جاتے ہیں)

ہم نے مودودی صاحب کے نام خط اور اس کا جواب رسالہ جامعہ اسلامیہ کی اشاعت ستمبر اکتوبر ۶۵ء میں پڑھ کر مندرجہ بالا مضمون سپرد قلم کیا ہے خدا کرے مولوی محمد یوسف صاحب کے دل سے بچھڑے کی محبت نکل جائے، تاکہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گدی منکرین تصوف کی آماجگاہ نہ بنے، اور مسلمانوں کو یہ کہنے کا بہانہ نہ ملے کہ جب بقول مودودی صاحب تصوف اور پیری مریدی قرآن میں نہیں ہے تو پھر حاجی صاحب رحمۃ اللہ کی خانقاہ یہ کاروبار کیوں کرتی ہے؟


### اگر آپ چاہتے ہیں کہ

- دینی اقدار زندگی کے ہر شعبہ میں سربلند رہیں
- عصر نو کے فتنوں کا آپ کے عقائد صحیحہ پر کوئی اثر نہ پڑے
- دین کے نام پر جھوٹی کرنسی کا چلنا بند ہو جائے

تو ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کا مطالعہ کیجئے

گذشتہ سے پیوستہ

# خاتم النبیین کے معنی

اور

# مرزا غلام احمد قادیانی

(۲) مرزا غلام احمد کا چھوٹا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم۔ اے اپنی کتاب سیرت المہدی میں جو اس نے اپنے ابا کے حالات زندگی کے بارہ لکھی ہے، لکھتا ہے۔

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اُتھو آیا، پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ (فرمایا) میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے۔ اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں، اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔"

(سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد ایم اے جلد اول ص۱۳)

(۳) یہی نہیں کہ مرزا صاحب اور ان کی بیوی ہی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ مرزا صاحب کو مراق، کثرت پیشاب اور ہسٹریا وغیرہ بیماریاں تھیں، بلکہ مرزا صاحب کے خاص صحابی اور مرید اور اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر بھی، جن کا قول اس بارہ میں حجت قاطعہ ہے، اس بات کی مزید دلیل ہے۔ میری مراد ڈاکٹر شاہ نواز مرزائی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہے۔ جو مرزا صاحب کی مختلف بیماریوں کا سبب بتاتا ہوا ہمارے دعویٰ کا بھی اقرار کر چکا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"واضح رہے کہ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) کی تمام تکالیف مثلاً دورانِ سر، سر درد، کمی خواب، تشنج دل اور بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث کمزوری تھا۔"

(رسالہ ریویو جلد ۲۶ نمبر ۵ ص۲۶)

پھر یہی نہیں کہ مرزا صاحب خود ہی مراقی تھی بلکہ یہ سارے کا سارا کنبہ ہی مراقیوں کا تھا۔ اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ کیونکہ مراق ایک ایسی بیماری ہے جو کہ کئی کئی پشتوں تک جاتی ہے۔ اور اس سے پیچھا چھڑانا ناممکنات میں سے ہے۔ چنانچہ آپ کی بیوی جو کہ سب مرزائیوں کی ماں ہے وہ بھی مراقی تھی اور ان کا خلیفہ بشیر الدین بھی مراقی تھا۔ چنانچہ اپنی بیوی کے متعلق تو مرزا صاحب نے خود اپنے جدی بھائیوں کی گواہی میں عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا۔

"میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے، کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔"

(منظور الٰہی ص۲۴۴ بحوالہ اخبار الحکم جلد ۵ ص۲۹)

اور مرزا بشیر الدین کے متعلق وہی شاہ نواز ڈاکٹر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جو کہ مرزا صاحب کو بھی باوجود ان کا مرید اور صحابی ہونے کے مراقی بنا چکا ہے، اب ان کے لڑکے پر ان لفظوں میں ہاتھ صاف کرتا ہے۔

"جب خاندان سے اس کی ابتداء ہو چکی تو اگلی نسل میں بیشک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸، اگست ۱۹۲۶ء)

اب ہسٹریا اور مراق (مالیخولیا) والے مریض کے متعلق اسی ڈاکٹر شاہ نواز مرزائی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا بیان سن لیں۔ لکھتا ہے۔

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی، کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز بابت اگست ۱۹۲۶ء)

جب نبوت کے دعوے دار اور اس کے کنبہ کی ذہنی حالت یہ ہو کہ وہ مالیخولیا مراقی میں مبتلا ہوں تو اب آپ خود ہی اندازہ لگا لیجئے کہ ایسے نبی کو ماننے والوں کی کیا حالت ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف متضاد باتیں کہا کرتا تھا، بلکہ کئی دفعہ جھوٹ بھی بول دیتا تھا۔ نبوت اور جھوٹ! دو متضاد باتیں۔ آگ اور پانی یہ ایک جگہ کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ دور کیوں جائیے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ملاحظہ فرما لیجئے۔ آپ کو حکم خداوندی ہوتا ہے کہ

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ حضور اس حکم خداوندی کے تحت کوہ صفا پر جاتے ہیں اور ایک ایک قبیلہ کا نام لیکر اس کو بلاتے ہیں۔ آپ کی آواز پر تمام لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ آپ ہم سے کیا کہنا چاہتے ہیں۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک خطرناک دشمن تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم میری اس بات کو باور کرو گے؟"

سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا کہ ہم ضرور اس بات کا یقین کریں گے، کیونکہ ہم نے کبھی بھی آپکی زبان سے جھوٹ نہیں سنا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ دیکھو جب چالیس سال کی مدت میں میں نے بندوں پر کبھی جھوٹ نہیں بولا تو اب اللہ تعالیٰ کے بارہ کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں لہٰذا

اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ بَیْنِ عَذَابٍ شَدِیْدٍ

میں تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

مؤطا امام مالک میں ایک حدیث صفوان ابن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ

أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا

کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟

فرمایا

نَعَمْ ہاں

پھر پوچھا گیا کہ

أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا؟

کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟

فرمایا

نَعَمْ ہاں

پھر پوچھا گیا کہ

أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟

کیا مومن کذاب (جھوٹا) ہو سکتا ہے؟

تو آپ نے فرمایا

لَا ہرگز نہیں

یہ واقعہ اور فرمان تو تھا اس نبی کا جو رحمٰن کی طرف سے تھا، لیکن وہ حضرت جن کا تعلق رحمٰن سے نہیں بلکہ رحمٰن کے باغی اور سرکش ـــــ سے ہے۔ ان کا عمل بھی سنتے جائیے کہ وہ کس طرح اللہ پر، اس کے رسول پر اور امامانِ امت پر جھوٹ بولتا ہے۔ حالانکہ خود ہی لکھتا ہے کہ:

۱۔ "وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔" (شحنۂ حق ص۲۰)

(۲) جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صـ۱۹)

(۳) جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔
(تتمہ حقیقت الوحی صـ۳۶)

(۴) جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔
(حقیقۃ الوحی صـ۲۶)

(۵) جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔
(پیشہ معرفت صـ۲۲۲)

یہ تو جھوٹ کی مذمت کر رہے ہیں، مگر پھر خود ہی ایک نہیں بیسیوں جھوٹ بول کر گوہ کھانے والوں، مرتدوں اور کنجر ولد الزناؤں کے ——— شمار ہو جاتے ہیں۔ ہم مرزا صاحب کے جھوٹوں میں سے صرف پانچ جھوٹ یہاں نقل کرتے ہیں ورنہ ان کی کتابوں میں ایسے بیسیوں جھوٹ ملتے ہیں۔

## (۱) پہلا جھوٹ

——— اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں، مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ ناص کردہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی کہ

ھذا خلیفۃ اللہ المھدی

اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادۃ القرآن صـ۴۰)

آپ ساری بخاری چھان ماریئے مگر آپ کو بخاری میں کہیں بھی یہ حدیث نہیں ملے گی۔ اب آپ اندازہ فرمایئے کہ کیا یہ جھوٹ نہیں؟ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعض حواری یہ کہہ دیں کہ فلاں امام نے فلاں حدیث بحوالہ بخاری لکھی ہو اس میں نہیں ہے لہٰذا یہ بھی اسی طرح کی غلطی ہے۔ لیکن اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ جن اماموں نے کوئی حدیث نقل کر کے رواہ البخاری (بخاری نے اس کو روایت کیا ہے) لکھ دیا ہے ان کی اس سے مراد امام بخاری کی صحیح نہیں بلکہ تاریخ مراد ہے اور مرزا صاحب تو یہاں "صحیح بخاری" کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور مزید تصریح کے "اصح الکتاب بعد کتاب اللہ" بھی لکھ دیتے ہیں۔

دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ وہ امام مرزا صاحب کی طرح اس بات کا دعویٰ نہیں کرتے تھے کہ "روح القدس کی قدوسیت ہر وقت، ہر دم ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے اندر کام کرتی رہتی ہے"

(آئینہ کمالات اسلام صـ۹۳ حاشیہ)

لہٰذا ان کے لکھنے اور مرزا صاحب کے لکھنے میں بین و آسمان کا فرق ہے۔

## (۲) دوسرا جھوٹ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا سے لڑائی کرنے والے ٹھیریں گے"

(اشتہار تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت مندرجہ اخبار الحکم اگست ۱۹۰۶ء)

یہ بھی جھوٹ اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک افتراء ہے جس کی سزا جہنم ہے۔

## (۳) تیسرا جھوٹ

"احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا امام ہوگا"

(ضمیمہ نصرۃ الحق صـ۱۳)

یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ کسی حدیث میں مسیح موعود کا چودھویں صدی میں آنا نہیں لکھا۔

## (۴) چوتھا جھوٹ

"اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں"

(کشتی نوح صـ۹)

حاشیہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون کا پڑنا بائیبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے۔

ذکریا ۱۴/۱۲، انجیل متی ۲۴: ۷، مکاشفات ۶: ۸

اس عبارت میں مرزا صاحب نے چار جھوٹ بولے ہیں

۱۔ قرآن کو الحمد سے لے کر والناس تک پڑھ جایئے لیکن آپ کو کسی آیت میں بھی یہ شئی نہیں ملے گی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی اب اس سے بڑا افتراء۔ بہتان اور جھوٹ کیا ہوگا؟ اور کس قدر دیدہ دلیری ہے کہ قرآن جیسی کتاب کے بارہ جس کے لاکھوں حافظ اور عالم دنیا میں موجود ہیں مرزا صاحب اس قدر غلط بیانی سے کام لے کر بیان کرتے ہیں کہ قرآن میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی

تکاد السماء ان ینفطرن

عنقریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑے

سچ ہے کہ

"بے حیا باش و ہر چہ خواہی گو"

۲۔ دوسرا جھوٹ اس عبارت میں تورات کی بابت بولا ہے اور پھر اس پر سینہ زوری یہ کہ اس کی کتاب نا حوالہ بھی حاشیہ میں دے دیا ہے کہ ذکریا باب ۱۴ آیت ۱۲ میں لکھا ہے کہ وہاں اس کا معمولی سا بھی تذکرہ نہیں اور نہ ہی تورات کے کسی اور مقام پر کہیں ایسا لکھا ہے کہ "مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی"

۳۔ تیسرا جھوٹا حوالہ اسمیں انجیل متی باب ۲۴ آیت ۷ کا دیا ہے۔ لیکن وہاں بھی طاعون کا کہیں ذکر نہیں بلکہ اس کے بالکل الٹ لکھا ہے کہ جب جھوٹے مسیح آئینگے تو اس وقت کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔

۴۔ چوتھا جھوٹ مکاشفات یوحنا باب ۶ آیت ۸ کے متعلق بولا ہے۔ لیکن وہاں بھی ایسا نہیں ہوا اب اندازہ لگایئے کہ جو آدمی چار سطروں میں چار جھوٹ بولتا ہے نہیں بلکہ لکھ دیتا ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے وہ ایک دن میں کس قدر جھوٹ بولتا ہوگا۔ اس کا حال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

## (۵) پانچواں جھوٹ

"دو انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا"

(اربعین نمبر ۲ صـ۲۳)

ہمارا دعویٰ ہے کہ کسی نبی سے ہرگز کوئی ایسا کشف ثابت نہیں۔

والبینۃ علی المدعی

دلیل دعویٰ کرنے والے کے ذمہ ہے

علاوہ ازیں اور بیسیوں جھوٹ ———

مرزا صاحب کی کتابوں میں بھرے ہوئے ہیں۔ اس قدر جھوٹ بولنے کے ساتھ پھر بھی اگر وہ نبوت کے دعویدار ہوں تو ان کو اور ان کے ماننے والوں کو سر پھرا اور مخبوط الحواس نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟ ——— باقی آئندہ

## خوشخبری

یہ بات نہایت مسرت کے ساتھ لکھی جا رہی ہے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے تین معزز حضرات مولانا فائق عبدالکریم صاحب، مولانا عبدالسلام صاحب اور مولانا عبدالحق صاحب کو نظر بند کیا گیا تھا۔ ان حضرات نے اس نظر بندی کے خلاف پشاور ہائی کورٹ میں رٹ کروائی تھی اس پر ہائی کورٹ نے حکم امتناعی جاری کر کے تینوں حضرات کو رہا کر دیا ہے۔ مقدمہ کی تاریخ شاید ۲۶ مئی ہے۔ ابھی تک مزید کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

ادارہ

## بقیہ: فن تاریخ اور حدیث صـ۲ سے آگے

بغیر پہلے سے اس کے انکار کا ارادہ کر لیا جائے اور محدثین کی شب و روز کی ان تھک محنتوں کی تردید کے لئے صرف چند مضحکانہ کلمات کو کافی سمجھ لیا جائے علامہ محمد بن ابراہیم وزیر تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ اسلام کے تمام فرقے ہر طبقہ میں ہر فن کے بارے میں اسی اہل فن کے قول کو دلیل سمجھتے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تمام علوم باطل ہو جاتے، کیونکہ دوسرے فن کا شخص یا تو اس فن سے بحث ہی نہیں کرتا، اگر کرتا ہے تو ناکافی بحث کرتا ہے۔ اگر قرآن و سنت کے لغات اہل تجوید سے حل کئے جائیں، قرأت کا اختلاف اہل لغت سے پوچھا جائے۔ معانی و نحو کے مسائل محدثین سے اور علم حدیث اور اسناد کے مباحث متکلمین سے دریافت کئے جائیں تو یقیناً تمام علوم درہم برہم ہو جائیں گے۔ اور یقیناً یہ عقل کے خلاف ہے۔"

(الروض الباسم جلد ۱ صـ۷۷)

یہ مقولہ مشہور ہے۔

کُن یَھُودِیًّا صَرفًا وَ اِلَّا فَلَا تَلعَب بِالتَّورَات۔

یا ٹھیٹ یہودی بن جاؤ ورنہ تورات سے مت کھیل۔

پس خبر واحد پر یقین یا تو اس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ جن کو یہاں شب و روز خرچ کرنے کے بعد یقین حاصل ہو چکا ہے۔ ان کے بیان پر اعتماد کر لیا جائے نہیں تو پھر خود اس جانفشانی کے لئے کمر ہمت کس لی جائے۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ محدث کی مثال ایک صرّاف کی ہے۔ بسا اوقات روپیہ کی شکل و صورت میں اور آواز تک میں فرق نہیں ہوتا۔ مگر صرّاف کی چٹکی اس کا کھوٹ بتا دیتی ہے۔ پس اگر انصاف کے ساتھ احادیث کی روشنی میں اسوۂ رسول کو تلاش کرنا منظور ہے تو صرّاف کی طرح یا تو خود مشاقی پیدا کی جائے ورنہ کسی صرّاف کے قول پر اعتماد کیجئے۔ اگر آپ نہ یہ کر سکتے ہیں نہ وہ اور صرف احادیث رسول کو ایک غیر دلچسپ افسانہ یا رطب و یابس سے بھری ہوئی ایک تاریخ قرار دیتے ہیں تو اب، یہ آپ کی مرضی۔

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

## متحدہ اسلامی محاذ کنونشن کو کامیاب بنائیے

لاہور۔ ۲۱ مئی۔ مولانا احمد سعید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نولکھا بازار لاہور نے متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن میں شرکت کرنے والی مختلف دینی جماعتوں کے راہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ اسلام دشمن عناصر پر ثابت کر دیں کہ شریعت محمدیہ کے خلاف جارحانہ سرگرمیوں کو ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے ۲۸، ۲۹ مئی کو لاہور میں ہونے والے کنونشن کی ضرورت و اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کنونشن وقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔ دین دشمن عناصر کا اسلام کے منصوص اور اجماعی احکامات میں تغیر و تبدل کے بڑھتے ہوئے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ علمائے دین نے اگر اب بھی خواب غفلت سے آنکھیں نہ کھولیں تو یہ ایک زبردست تاریخی، قومی اور دینی المیہ ہوگا آپ یہاں متحدہ اسلامی محاذ کنونشن کو کامیاب بنانے کی مہم کے سلسلے میں ایک اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے نام نہاد ادارہ تحقیقات اسلامی کے برخود غلط مجتہد اور اسلامی مشاورتی کونسل کے ملحد رکن مسٹر فضل الرحمٰن کی اس تجویز کی سخت مذمت کی۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے اور اس کی شرح کو موجودہ زمانہ کے اخراجات کے مطابق بڑھایا جائے۔ اور زکوٰۃ سے حاصل کی ہوئی اس دولت کو ترقیاتی سکیموں پر صرف کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ ہم سردست اس سلسلے میں واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ارباب بست و کشاد ان لوگوں کی زبانوں کو لگام دیں، جو مسلسل اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں کتر بیونت کے فعل حرام میں مصروف ہیں۔

آپ نے کہا کہ ناموس رسالتؐ۔ ناموس صحابہؓ اور ناموس دین کا تحفظ ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ سب کچھ برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن دین کی توہین و تذلیل کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کی جا سکتی۔

(مشتاق احمد ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور)

مفت
خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے
جنسین
یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں۔ کھا کر داد دیجئے
قیمت پانچ روپے۔ چشتیہ دواخانہ شیرو ۴
ڈاک جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## مجلس استقبالیہ

۱۹ مئی متحدہ اسلامی محاذ لاہور کا ایک اجلاس زیر صدارت شیخ حسام الدین صاحب امیر متحدہ اسلامی محاذ منعقد ہوا، جس میں ۲۸، ۲۹ مئی کو ہونے والی کنونشن کے لئے اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ایک مجلس استقبالیہ منعقد کی گئی۔

| | |
|---|---|
| صدر مجلس استقبالیہ | مولانا محمد اجمل صاحب |
| سیکرٹری | جناب ثناء اللہ صاحب بھٹہ |
| پبلسٹی سیکرٹری | حکیم مختار احمد الحسینی |

### اراکین مجلس استقبالیہ

جانباز مرزا صاحب ـــ مولانا لعل حسین اختر صاحب حکیم محمود احمد ظفر صاحب۔ مولانا منظور الحق صاحب میاں سعید اقبال صاحب ـ چودہری حفیظ صاحب۔ خواجہ اویس احمد شبلی صاحب ـ شیخ اللہ رکھا صاحب قاری نور الحق قریشی ایڈوکیٹ ـ چودہری محمد اکرام صاحب حکیم محمد طیب صاحب لقمان ـ مولانا ضیاء الدین آزاد صاحب ـ حاجی جہانگیر صاحب ـ مہر علم الدین صاحب چودہری معراج دین صاحب ـ برکت علی صاحب ـ ماسٹر محسن طارق صاحب۔

۲۳ مئی کو مجلس استقبالیہ کا اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ کے دفتر میں ہوا جس میں تقسیم کار کے لئے سوچ بچار کی گئی اور مختلف امور کے لئے ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔

## ایک اہم میٹنگ

جمعیۃ علماء اسلام شہر سیالکوٹ کی ایک اہم میٹنگ ۳ جون ۶۶ء بروز جمعہ بوقت ساڑھے چار بجے شام مسجد کمہاراں چوک امام صاحب میں منعقد ہو رہی ہے۔ جمعیۃ کے تمام ارکان سے التماس ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس کو کامیاب بنائیں۔ (حافظ محمد حنیف ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر سیالکوٹ)

مودودی اور جمہوریت
از
مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی
ملنے کا پتہ
ادارہ معارف اسلامیہ، مبارک پورہ سیالکوٹ
یہ کتاب ایک آئینہ ہے جس میں مودودی صاحب کے نظریہ جمہوریت کے ماضی اور حال کے ایک ادھ خدوخال کو جھانکا جا سکتا ہے۔ طباعت عمدہ ٹائیٹل خوبصورت ـ قیمت ۷۵ پیسے

## بقیہ:۔ شاہ ولی اللہ کا تصورِ اخلاقیات

فالبر کل عمل یفعلہ الانسان قضیۃ لانقیادہ للملاء الاعلیٰ و اضمحلال فی تلقی الالہام من اللہ وصیرورتہ فانیا فی مواد الحق وکل عمل یجازی علیہ فی الدنیا والاخرۃ وکل عمل یصلح الارتفاقات التی بنی علیہا نظام الانسان وکل عمل یفید حالۃ الانقیاد ویدفع الحجب۔

(حجۃ اللہ البالغہ ص۳۱)

نیکی کی اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کے نزدیک نیکی ہر اس عمل کا نام ہے، جو

(۱) ملاء اعلیٰ کی اطاعت سے کیا جائے۔

(۲) الہام الٰہی کو قبول کرتے ہوئے کیا جائے۔

(۳) جس کی جزا دنیا اور آخرت دونوں میں ملے۔

(۴) جس سے تدابیر ناخ کی اصلاح ہو اور سوسائٹی ترقی کرے۔

(۵) جو حجابات کو دور کرنے کا ذریعہ بنے۔

اس کے برعکس بدی یا "اثم" کی تعریف ان کے نزدیک یہ ہے کہ ہر وہ عمل جو

(۱) شیطانی تحریک سے کیا جائے۔

(۲) جس کی سزا دنیا اور آخرت میں ملے۔

(۳) جس سے تدابیر ناخ میں خرابی اور ابتری پیدا ہو

(۴) جو متمردانہ ہو

(۵) جس سے حجابات نطرت اور مستحکم ہو جائیں۔

گویا ملاء اعلیٰ، جزا و سزا، ارتفاقات۔ حجابات بذاتِ خود مستقل موضوع ہیں جنہیں اس تعریف میں بیان کیا گیا ہے اور جن پر شاہ صاحب نے اپنی تصانیف میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ پھر بھی یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ شاہ صاحب نے انسان کے وجدانی، نفسانی روحانی اور معاشرتی پہلوؤں کو نیکی کی اس تعریف میں سمو کر رکھ دیا ہے۔

## بقیہ:۔ اداریہ

اور بے حیائی کے ان مہلک جراثیم سے محفوظ ہو جائے چنانچہ اسی سلسلہ میں ۲۸، ۲۹ رمئی کو عزیز الاسلام ہائی سکول گوالمنڈی لاہور میں پاکستان کی دینی جماعتوں کا ایک مشترکہ کنونشن ہو رہا ہے جس کو کامیاب بنانے کے لئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ بے دینی اور خواہشی کے اس دھارے کو بدلا جا سکے ؎

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا


## اسلام دنیا میں کیونکر پھیلا؟

مصنفہ:۔ مولانا حبیب الرحمٰن سابق ناظم دارالعلوم دیوبند

قیمت قسم اوّل دس روپے، قسم دوم سات روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ تعمیر حیات دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک دالگراں لاہور

## مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

عربی

از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

جلد اوّل

کاغذ و طباعت بہترین

ہدیہ، غیر مجلد ۲۰/۰ روپے

ملنے کا پتہ: مجلد چرمی ۲۳/۰ روپے

کراچی میں:۔ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

لاہور میں:۔ مولوی شمس الدین صاحب کتب فروش چوک انارکلی نزد مسلم مسجد۔ لاہور

ملتان میں:۔ مکتبہ امدادیہ ملتان

موسم گرما کا اعلیٰ ترین تحفہ ——— صحت، طاقت اور شباب کا محافظ

## اصلی شربت فولاد مرکب

انسانی جسم میں اکثر امراض جگر و معدہ کی خرابی کے باعث پیدا ہوتے ہیں اور جگر و معدہ کا نظام خون میں فولاد کی کمی کی وجہ سے بگڑتا ہے۔ شربت فولاد فولاد کا لطیف و مؤثر مرکب ہے جو جگر و معدہ اور اُن کے باعث پیدا ہونے والی بیماریوں کا بے حد مفید علاج ہے بشرطیکہ شربت فولاد اصلی ہو، لیکن ہماری بدقسمتی سے اور اشیاء کی طرح دواؤں میں بھی دھوکہ اور فریب کیا جا رہا ہے۔ سینکڑوں قسم کے نقلی لیبل لگا کر شربت فولاد کے نام سے فروخت کئے جا رہے ہیں جو اصلی تو نہیں البتہ اصلی کی شہرت کو بدنام ضرور کر رہے ہیں۔

ہماری لیبارٹریز نے جدید تحقیق کی روشنی میں نئے اضافوں کے ساتھ شربت فولاد تیار کیا ہے، اس میں فولاد کے علاوہ کیلشیم وٹامن اور مؤثر بوٹیوں کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے اس کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔ اصلی شربت فولاد مرکب خون پیدا کرتا اور خون پیدا کرنے والے اعضا کو درست کرتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے، چہرہ کی زردی و بے رونقی، بدن کی سستی، بلغم کی زیادتی، پیاس کی شدت، جگر و معدہ کی گرمی اور قبض کی شکایت کا مکمل خاتمہ ہو جاتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کیلئے بیحد مفید ہے۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ اکثر مردوں کو جریان اور اکثر عورتوں کو سیلان الرحم (لیکوریا) کی تکلیف جگر و معدہ کی خرابی کے باعث ہوتی ہے، ایسے مریضوں کے لئے یہ شربت اکسیر ہے۔ مریضوں کے لئے مکمل دوا اور تندرستوں کی صحت، طاقت اور شباب کو قائم رکھتا ہے۔ ذائقہ نہایت عمدہ ہے۔ عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ آدھ سیر کی بوتل چار روپے ڈاک خرچ ۱½ روپیہ۔ دو یا تین بوتل اکٹھی منگوانے کا ڈاک خرچ صرف ۲ روپے۔ بوتل ربڑ پلاسٹک کی ہے۔ اس لئے راستہ میں ٹوٹ پھوٹ کا ڈر نہیں ——— معمار حی لیبارٹریز چوک رنگ محل لاہور

# خبرنامۂ جمعیۃ

## علماء کو مبارکباد

حیدرآباد ۱۷ محرم الحرام۔ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سلیمان صاحب امیر ضلع جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ہوا۔ جس میں حکیم نواب دین صاحب و حاجی کرامت اللہ صاحب نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا اور حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس مودودی جماعت کی غلط بیانی پر اظہار تشویش کرتا ہے کہ وہ اپنی تقریروں میں کہتے پھرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ اجلاس میں کہا گیا کہ جائے دین کے معاملہ میں حکومت کے درمیان ہمیشہ اور آج بھی جمعیۃ علماء اسلام ہی دیوار بنی ہوئی ہے اس لئے تمام وابستگان جمعیۃ علماء اسلام کو چاہیئے کہ اپنی تقریروں میں ان کا پول کھولیں۔

(۲) یہ اجلاس ان اہل قلم حضرات کو مبارکباد دیتا ہے جنہوں نے مودودی فتنہ سے لوگوں کو خبردار کیا ہے۔

(۳) یہ اجلاس ان علماء کرام کو مبارکباد دیتا اور تعاون کا یقین دلاتا ہے جو موجودہ حکومت کے عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی قانون کے لئے قید و بند کی تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں۔

(۴) یہ اجلاس ممبر سازی کے لئے تمام شاخوں کو آگاہ کرتا ہے کہ ممبر سازی تندہی سے کریں۔

(حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ جمعیۃ حیدرآباد)

## ترجمان اسلام کے دور جدید پر مبارکباد

کوٹ ادو ۱۳ مئی۔ مقامی جمعیۃ کے ہفتہ وار اجلاس میں درس قرآن پاک کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) ممبر سازی کی مہم کو تیز کیا جائے۔

(۲) قرار پایا کہ مورخہ ۲۲ مئی کو جمعیۃ کا ضلعی اجتماع ضلع مظفر گڑھ کے مرکزی مقام کوٹ ادو میں ہو، چنانچہ اس کے لئے اسی روز دعوت نامے بھی جاری کر دیئے گئے۔

آخر میں ترجمان اسلام کے ادارہ کو ترجمان کے دور جدید پر مبارکباد پیش کی گئی۔

## عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ کو ختم کیا جائے

مورخہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ بروز ہفتہ بوقت ۱۰ بجے جمعیۃ علماء اسلام شوگلہ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا فضل مولیٰ صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند و صدر جمعیۃ علماء اسلام شوگلہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف باطل فرقوں اور مخالف شریعت قوانین کی مذمت کرتے ہوئے اراکین نے مدلل تقریریں کیں اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر بنا ہے، اس میں مخالف اسلام قوانین چلانا اور رائج کرنا کسی صورت میں نہیں روا نہیں دیتا۔ بعد میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ ..... عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جو سراسر خلاف اسلام قوانین ہیں کو ملک میں فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ یہ دونوں قوانین اسلام سے ذرہ برابر بھی لگا نہیں کھاتے۔

(۲) یہ اجلاس تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بے دینی اور بے حیائی کے خلاف جدوجہد میں جمعیۃ علماء اسلام سے ہر طرح کا تعاون کریں۔ نیز مخلوط تعلیم، رقص و سرود اور عریانی اور بے حیائی کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

## باخدا دیوانہ شو، یا مصطفیٰ ہوشیار باش

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اچھے اچھے پڑھے لکھے ہوئے لوگ بھی اخبارات اور رسالہ جات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر "ص" یا "صلعم" پر ہی اکتفا کرتے ہیں جو کہ آپ کے آداب و شان کے خلاف ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نادر المثیل جو کہ فضائل درود شریف میں مستند کتاب ہے، تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص فداہ ابی و امی کے اسم مبارک پر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لکھتا وہ محروم الادب اور محروم البرکت ہے۔ آپ بحوالہ مستند سند کے فرماتے ہیں کہ ایک شخص بہ سبب بخل کاغذ کے نام مبارک کے ساتھ مکمل درود شریف نہیں لکھتا تھا، اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلا ہوا یعنی گل گیا۔ باخدا دیوانہ شو یا مصطفیٰ ہوشیار باش بہرحال اسم مبارک کے ساتھ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لازمی ہونا چاہیئے۔ اس میں تخفیف خلاف ادب ہے جو کہ جرم ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ مصر نے (جیسا کہ ترجمان اسلام میں شائع ہو چکا ہے) قانوناً اس کی ممانعت کر دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف پریس ایکٹ کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے جو اخبار رسالے یا کتاب کے ڈیکلریشن کی منسوخی یا ضبطی کی صورت بن سکتی ہے۔ یعنی قانون رائج الوقت کے ذریعہ پیغمبر اسلام کے اسم مبارک کا احترام ملحوظ رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہمارا ملک جمہوریہ اسلامیہ پاکستان اس بات کا زیادہ مستحق ہے جو کہ اسلام کے نام پر ظہور میں آیا کہ قانون تو ایسا انتظام کیا جائے۔ ہم اپنی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھی اس طرح کا بہت جلد آرڈیننس جاری کرکے اس خلاف ادب و احترام امر کا سدباب کر کے عنداللہ و عندالناس سرفراز ہو،

وما علینا الا البلاغ

(نور محمد رکن جمعیۃ علماء اسلام دارین ضلع شیخوپورہ)

## دعائے مغفرت

نور پور نورنگہ ضلع بہاولپور کی جمعیۃ کے خازن جناب حافظ عبدالحمید صاحب ۱۵ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ کو اس دار فانی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم جمعیۃ کے ایک پرجوش کارکن تھے۔

ادارہ مرحوم کے اہل و عیال اور جملہ متعلقین کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

## وفات حسرت آیات

جادہ نشین سلسلہ عالیہ قادریہ نور ڈھیر شریف تحصیل صوابی جناب صاحبزادہ عبدالرحیم صاحب تین سال مسلسل صاحب فراش رہنے کے بعد مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۶۶ء بروز پیر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موصوف ایک بہترین عالم دین اور نہایت باعمل بزرگ تھے۔ ادارہ مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس

۱۹ مئی بروز جمعرات بعد نماز مغرب حشمت سویٹ شاپ گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے کارکنوں کا اجلاس مولانا عبدالرؤف کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جماعت کی نئی رکن سازی کے متعلق مختلف تجاویز پر غور کیا گیا اور چار افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مولانا عبدالرؤف کی صدارت میں قائم کر دی گئی جو ایک ہفتہ کے اندر تمام کارکنوں سے رابطہ قائم کر کے رکن سازی کی زیادہ سے زیادہ کامیابی کے امکانات کا جائزہ لے گی۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۲۷ مئی ۶۶ء بروز جمعہ بعد نماز عصر دفتر جمعیۃ علماء اسلام بازار تھانیوالا میں کارکنوں کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوگا، جس میں رکن سازی کی مہم شروع کرنے کے متعلق قطعی فیصلہ کیا جائے گا۔

(محمد اکرم)

انچارج شعبہ نشر و اشاعت

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

PHONE No-67715 سہ ماہی WEEKLY REGD.L. No. 7132

# ترجمان اسلام TARJUMAN E ISLAM

لاہور LAHORE price 25 paise

جلد ۹ | جمعہ ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء مطابق ۵ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ - قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۹

## شرطیہ علاج

فالج - لقوہ اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہوگا کہ ہمارے ہاں مذکورہ بالا امراض کیلئے بڑی مجرب اور آزمودہ ادویات ہیں

**جنکو**

بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور موثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے

آزمائش شرط ہے

مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کرکے ادویہ حاصل کریں انشاء اللہ شفا ہوگی

ایسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ

مائی والی مسجد - منٹگمری شہر

## ذیابیطس

شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے، اس میں چونا چوبی یا مرض ذیابیطس ہے اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن سوکھا، گردہ، مثانہ کی کمزوری، درد کمر اور درد اعضاء ہے تو ان کی مجرب دوا

**شدھ مکرد ھوج وٹی** ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج رستم چوک مستی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## پچاس روپے نقد انعام

میرا لڑکا مسمی محمد عبداللہ خاں رنگ گندمی عمر ۱۳ سال ۱۴ سال ۳۰ سے لاپتہ ہے۔ یہ لڑکا ضلع گوجرانوالہ کے قصبہ قلعہ دیدار سنگھ میں قرآن مجید حفظ کرتا تھا وہاں سے بغیر اجازت کا مونکے قرآن مجید حفظ کرنے کے لئے گیا وہاں داخلہ نہ ملا تو شرمندگی کی وجہ سے نہ تو واپس قلعہ دیدار سنگھ گیا اور نہ ہی گھر آیا، لہٰذا تمام دینی مدارس کے ناظموں اور مہتمموں سے درخواست ہے کہ یہ لڑکا جس درسہ میں ہو یا آئے مہربانی فرما کر اپنے ہاں داخل کرکے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ثواب دارین حاصل کریں کیونکہ اس کی والدہ سخت پریشان ہے۔ صحیح اطلاع بھیجنے والے کو مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

پتہ:- مولانا امان اللہ خاں کھیالی ضلع گوجرانوالہ

## بدلۂ اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

## کوٹ ادو میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام و خدام الدین کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ حافظ محمد شفیع مکان ۵۴۲ وارڈ نمبر ۹ سے حاصل کریں۔

پرچہ گھر پر پہنچانے کا بھی انتظام ہے

## مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے احباب متوجہ ہوں

پاکستان کے چند مشہور خطیبوں میں حضرت مولانا قاضی صاحب ایک خطیب کی حیثیت سے ملک کے ہر طبقہ میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ میں ان کا سوانحی خاکہ ترتیب دے رہا ہوں لیکن سمجھتا ہوں کہ یہ ترتیب اس وقت تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی جب تک ان کے احباب اور سیاسی کارکن میری رہنمائی نہ فرمائیں، جنہوں نے ان کی معیت میں رزم و بزم کی محفلیں دیکھیں۔ بہار کے مزے لوٹے اور خزاں میں ساتھ دیا۔ پھول بھی سونگھے اور کانٹوں میں بھی الجھے۔ منبر و محراب پر گرجے اور تختہ دار کو چوما۔ خطابت کے معرکوں میں ان کی جولانیاں دیکھیں، فرنگی اقتدار پر اصرار کے سٹیج سے تابڑ توڑ حملوں کا مشاہدہ کیا۔

علاوہ ازیں لطیفہ گوئی، حاضر جوابی، بذلہ سنجی غرض جس پہلو کے متعلق بھی حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے متعلق میری رہنمائی کی جائیگی میرے لئے حوصلہ افزائی کا موجب ہوگی۔ میرے نزدیک وقت کی ضرورت کا اہم تقاضا ہے کہ فرنگی اقتدار سے ٹکر لینے والے ہر رہنما اور ہر رضاکار کی تاریخ مرتب کی جائے

## نرخنامہ اشتہارات

آخری صفحہ ۱۰۰ روپے

اندرونی صفحہ ۷۵ روپے

آدھا صفحہ ۴۰ روپے

فی انچ ۲ روپے ۵۰ پیسے

خوشخط عکسی قرآن مجید مترجم پہلی

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) لاہور

اسلام آباد کی خوبصورت

بہترین استقبال کریں

استقبال ہوٹل

بڑی سہولت۔ آرام۔ کھلا پن اور

ریلوے کوٹ۔ مقدر۔ خوان۔ ریسٹ

صاف۔ صحت بخش ماحول میں

ہمیشہ استقبال کریں

اسلام آباد ہوٹل عقبی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون ۶۸۶۲۷

ہفت روزہ

لاہور

# ترجمان اسلام

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ص ۴۲۲)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں سے ان کی حیثیت اور رتبہ کے موافق معاملہ کیا کرو۔

تشریح:- کیونکہ ادنیٰ شخص خاطر مدارات کو جب نہیں جانتا تو اس سے خوش کیا ہو سکتا ہے؟ اور اچھی حیثیت کا آدمی ہے وہ اس کو خوب سمجھتا بھی ہے اس لئے اس سے خوش بھی ہوتا ہے۔ شریعت کا مقصد نہ یہ ہے کہ کسی کی ادنیٰ سی توہین کی جائے اور نہ یہ ہے کہ کسی کی صرف دنیوی لحاظ سے ادنیٰ سی خوشامد کی جائے۔ بلکہ مقصد ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ اسی کی فہم و فطرت کے مطابق ایسا برتاؤ سکھانا ہے جو عام طور پر مسلمانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ انس و محبت کی زیادتی کا باعث بنے۔ اور یہ جو کچھ بھی ہو صرف اخلاص سے اور لوجہ اللہ ہو۔ کیا اس حدیث میں اعلیٰ سے اعلیٰ معاشرت کی تعلیم نہیں۔ اس روایت کی تفصیل ابوداؤد میں موجود ہے۔ اسلام اخوت و مساوات اور فرق مراتب دونوں کی تعلیم دیتا ہے۔ ان دونوں کو جمع کرنا اہل فہم کے نزدیک کوئی مشکل بات نہیں، جن امور میں مساوات ضروری ہے وہ اسلام کے عام حقوق ہیں اور جن میں فرق مراتب رکھا گیا ہے وہ آدمیوں کے طبقات کے لحاظ سے ان کی تہذیب و تمدن کے مراتب ہیں۔

وَرُوِيَ عَنْ اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْلِيْسَ قَالَ اَهْلَكْتُهُمْ بِالذُّنُوْبِ فَاَهْلَكُوْنِيْ بِالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ اَهْلَكْتُهُمْ بِالْاَهْوَاءِ فَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ فَلَا يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

(رواہ ابن عاصم الترغیب والترہیب ص ۸۴)

ترجمہ:- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس نے کہا گناہ کرا کرا کے آدمیوں کی کمریں میں نے توڑ دیں اور توبہ کر کر کے انہوں نے میری کمر توڑ دی۔ جب میں نے یہ مصیبت دیکھی تو میں نے ان کو بدعتوں میں پھنسا دیا تاکہ وہ یہی سمجھتے رہیں کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں اس لئے توبہ ہی نہ کرنے پائیں۔

تشریح:- اس حدیث سے بدعت کی ایجاد کا راز کھل گیا اور جن حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے۔ اس کی ایک توجیہ بھی نکل آئی کہ بدعتی جب اپنی بدعت کو سنت اور حسنہ سمجھتا ہے تو اس سے توبہ ہی نہیں کرتا اگر توبہ کرتا تو قبول ہوتی۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ فَجَعَلَ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص ۴۲۴)

ترجمہ:- عبدالرحمٰن بن قراد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے وضو کے پانی پر ٹوٹ پڑے اور اس کو لے کر اپنے جسموں پر تبرکاً ملنے لگے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم یہ کام کیوں کر رہے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ صرف خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت ہی کے جذبہ میں۔ اس پر آپ نے فرمایا اچھا تو جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ وہ ٹھیک ٹھیک خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرنے لگیں تو اسے چاہیئے کہ جب بات کرے تو سچی بات کیا کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو پورا پورا ادا کیا کرے اور جو شخص بھی اس کا پڑوس اختیار کرے۔ یہ اس کے ساتھ اچھا ہی معاملہ کرے"۔

آپ کے جاں نثار صحابہ جب جذبات محبت سے آپ کے وضو کے پانی پر اس طرح بے تابانہ ٹوٹ رہے تھے تو اُن کا سب سے بڑا قدردان ان کو خوب سمجھ رہا تھا، لیکن آپ کو ان کی دل شکنی بھی گوارا نہ تھی، اس لئے ان کی ہمت افزائی فرما کر شریعت کے ان چیدہ چیدہ اعمال کی ترغیب دی۔ جن پر عمل کرنے سے محبت کی جڑیں ان کے دلوں میں زیادہ گہری ہو جائیں۔ یعنی یہ کہ محبت میں صرف وقتی جذبات ہی کو معیار بنا لینا نہ چاہیئے وضو کے پانی پر اس طرح دیوانہ وار ٹوٹ پڑنا بیشک بڑی محبت ہے مگر پھر بھی یہ ایک وقتی جذبہ ہی ہے، بات تو یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت میں اس کی مخلوق کے ساتھ ایسے محبت کے اعمال کرنے کا خوگر ہو جن میں ایک محبت کے پھندے میں پھنسا ہوا شخص بھی وقت پر کوئی نہ کوئی حیلہ تراش لیتا ہے مثلاً یہ کہ کسی موقعہ پر سچ بولنے میں نقصان ہوتا ہو تو سچ ہی بولا جائے، اور کسی کی امانت ادا کرنے میں طبیعت کو کتنا ہی بخل محسوس ہو تو اس کو خوش دلی سے پورا پورا ادا کیا جائے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ وہ سلوک کرے جس کی داد خود اس کے منہ سے بھی نکل جائے، یہ ہے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت۔

دعوائے محبت اسی وقت سچا ثابت ہوگا جب اپنے نفع و نقصان سے بے نیاز ہو کر دوسروں کے ساتھ وہ سلوک کرے جو محبوب کی نظر میں محبوب ہو، شیطان خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرنے سے بھی کبھی انکاری نہیں ہوا، لیکن آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا جب حکم ہوا تو یہاں آکر وہ صرف ناکام ہی نہیں رہا بلکہ ابدی ملعون ٹھہر گیا۔ مدعیِ محبت اس حدیث کو غور سے پڑھیں اور یہ خوب سوچیں کہ صرف ایک نعت پر رقص کرنے سے کیا وہ اپنی محبت کے دعوے میں خدا اور اس کے رسول کی نظروں میں سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ محبت قربانی کا نام ہے اور اس کا امتحان بھی ہوتا ہے۔ جو امتحان میں کامیاب ہوا وہ خوش نصیب ہے اور جو ناکام رہا اس سے بڑھ کر بدنصیب کوئی نہیں

قرآن پاک میں ارشاد ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ (کیا یہ سمجھتے ہیں لوگ کہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم یقین لائے اور ان کو جانچ نہ لیں گے)

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۳)

مطلب یہ ہے کہ لوگ کیا صرف زبانی ایمان کا دعوےٰ کر کے چھوٹ جائیں گے اور ان کا کوئی امتحان نہ لیا جائے گا۔ نہیں نہیں ضرور لیا جائیگا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء

# غنڈہ ازم کا تدارک کیا جائے

گزشتہ چند ایک سالوں سے پاکستان کے مختلف شہروں میں غنڈہ ازم بہت زور پکڑ رہا ہے اور ایک انسان کو جان سے مار دینا یا اس کی آبرو ریزی کرنا کوئی جرم ہی نہیں سمجھا جا رہا۔ گزشتہ دنوں اسی لاہور میں ایک آدمی کو محض اس وجہ سے کہ اس نے تین سال قبل ملزموں کے رشتہ داروں کے خلاف گواہی دی تھی، دن دہاڑے ایک بارونق سڑک پر قتل کر دیا گیا اور اس کی لاش کے تین ٹکڑے کر دیئے گئے۔ آئے روز اسی طرح کے واقعات اخبارات میں جلی سرخیوں سے لکھے ہوتے ہیں جن کو پڑھ کر آدمی کی روح کانپ جاتی ہے اور ہر آدمی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ پاکستان اگر اقتصادی طور پر جس قدر بھی ترقی کیوں نہ کر جائے، لیکن جب تک اس میں لوگوں کی جان و مال اور عزت محفوظ نہیں، یہ ساری ترقی پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتی۔

نئے گورنر جناب محمد موسیٰ صاحب نے پولیس کو خاص ہدایات دی ہیں کہ وہ اس غنڈہ عنصر کو ختم کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کرے چنانچہ ان کے حکم کی تعمیل میں پولیس نے شہر کے مختلف گوشوں میں چھاپے مار کر کئی سو غنڈہ افراد کو زیر حراست لے لیا ہے۔

پولیس کا یہ اقدام ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے، لیکن یہ اصل مرض کا شافی علاج نہیں۔ پہلے اس وجہ کی ٹوہ لگانی چاہیئے، جس وجہ سے یہ غنڈہ عناصر مکڑی کی طرح پھیل رہا ہے، پھر اس اصل وجہ کا ازالہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ مرض مستقل طور پر دفع ہو سکے۔

جب ہمارے معاشرہ میں ایک ایک قدم پر غنڈہ ازم کو انگیخت دینے والی چیزیں موجود ہوں، سینما، ریڈیو کے فحش گانے، جاسوسی ناول بے حیائی، بے پردگی، ننگے ڈانس، رات بھر میں امیر بننے کا داعیہ، رشوت، سمگلنگ، قانون کی بے خوفی اور سب سے بڑھ کر دین سے بے تعلقی، یہی تو وہ چیزیں ہیں جو ایک معاشرہ میں اسی قسم کے عناصر کو جنم دیتی ہیں۔ چند سو غنڈوں کو صرف چند دنوں کے لئے حوالاتوں میں بند کرنے سے یہ عنصر ختم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس سے قبل بھی کئی دفعہ ایسی پکڑ دھکڑ ہوئی ہے اور ہزاروں غنڈوں کو غنڈہ ایکٹ کے تحت جیل کی کوٹھڑیوں میں رکھا گیا، لیکن نتیجہ صفر رہا۔

پھر یہ غنڈہ عنصر خود پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ پیدا کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں راتوں رات امیر ہونے والے کئی دو لیتے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے خاص مقاصد کے پیش نظر غنڈے پال رکھے ہیں اور ان کا مقصد زندگی ہی یہ ہے اور وہ اس قسم کے عنصر کی پرورش کر کے غیر قانونی ذرائع سے دولت جمع کرتے رہیں۔ حکومت کو ان نئے دولیتوں کو بھی پکڑنا چاہیئے تاکہ وہ غنڈہ عناصر کی پشت پناہی نہ کر سکیں کیونکہ بقول سعدیؒ "اغنی را کشتن و بچہ را نگاہ داشتن کار خردمندان نیست" یعنی سانپ کو مار دینا اور اس کے بچے کی حفاظت کرنا عقلمند لوگوں کا کام نہیں ہے۔

یہ چیز بھی دیکھنے میں آ رہی ہے کہ اس قسم کے سماج دشمن عناصر قانون کی گرفت سے محفوظ رہنے کے لئے حکمران پارٹی میں گھس رہے یا حکمران پارٹی کے بعض با اثر لوگوں کی پناہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ سیاست اور حب الوطنی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو حکمران پارٹی میں کبھی شامل نہ ہونے دیا جائے کیونکہ یہ پارٹی کو بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ ملک و ملت کے لئے بھی نقصان کا باعث بنیں گے۔

گورنر صاحب کی پہلی نشری تقریر کا یہ جملہ داد کے قابل ہے کہ:

"نہ تو میں ایسے وعدوں کا قائل ہوں جو بعد میں پورے نہ ہو سکیں اور نہ ہی میں اس میں یقین رکھتا ہوں کہ عوام کو بے جا طور پر امیدیں دلائی جائیں"

واقعی یہ غلط وعدے مفید بھی نہیں ہوتے قوم پہلے ہی غلط وعدوں سے اکتا گئی ہے، لہٰذا ہمیں امید ہے کہ گورنر صاحب قول کے بجائے عمل پر زیادہ زور دینگے اور صوبے کو درپیش مسائل سے نپٹنے کے لئے ٹھوس اور مناسب اقدامات کریں گے۔ اور لوگوں کی شکایات اور مشکلات کو حل کرنے کے لئے حکومت کے تمام ذرائع کو کام میں لائیں۔

---

## ایجنٹ حضرات توجہ ہوں

اس سے قبل ہم کئی بار ایجنٹ حضرات سے اپیل کر چکے ہیں کہ وہ پرچہ کا بل ہر ماہ ادا کر دیا کریں، لیکن ہمیں بڑے افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ ابھی تک کئی کئی ماہ کا بل ہے جسے وہ باوجود ہماری یاد دہانی کے ادا کرنے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔

ترجمان اسلام کوئی ایسا پرچہ نہیں ہے جسے اشتہارات یا کسی دوسری امداد کا سہارا ہو، اور نہ ہی اس کی اشاعت سے مقصود کوئی دنیوی منفعت ہے بلکہ اس کا اجراء صرف اسلامی اقدار کے تحفظ اور حق کی آواز پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے اگر ایجنٹ حضرات اس کے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لیں گے تو اس سے پرچہ کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا

جن حضرات کے ذمہ ہمارے بھاری بل باقی ہیں اُن کو ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں اور اب بھی ہماری اُن سے التماس ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے بل ادا کر کے پرچہ کی مشکلات کو رفع کرنے کا باعث بنیں

ہم نہیں چاہتے کہ پرچہ میں ہم ان لوگوں کا نام ظاہر کریں جن کے ذمہ بھاری رقوم ہیں، لیکن ان حضرات کو خود ہی اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ اگر اُن کے نام ظاہر کر دیئے گئے تو انہیں کس قدر خفت کا سامنا کرنا پڑے گا

لہٰذا ہماری دوبارہ اپیل ہے، کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اپنا پچھلا حساب بیباق فرمائیں۔

(ادارہ)

# متحدہ عرب جمہوریہ کے عوام مسئلہ کشمیر میں پاکستان کے موقف کے حامی ہیں

## "زکوٰۃ ٹیکس نہیں ہے"۔ اسلامی تحقیقاتی کانفرنس کی قرارداد

### قاہرہ سے واپسی پر مولانا مفتی محمود کا بیان

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے عوام مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی پوری حمایت کرتے ہیں اور وہاں کے اخبارات اس سلسلہ میں بہتر رپورٹ کر دار ادا کر رہے ہیں۔ مفتی محمود قاہرہ میں منعقد ہونے والی دوسری اسلامی تحقیقاتی کانفرنس میں شرکت کے بعد گذشتہ روز یہاں پہنچے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس کانفرنس میں جو قاہرہ میں منعقد ہوئی ہے چالیس ملکوں کے تقریباً ایک سو علماء نے شرکت کی ہے۔ کانفرنس کی صدارت شیخ جامع الازہر جناب حسن مامون نے کی تھی

#### فلسطین اور کشمیر

موصوف نے کہا کہ میں نے کانفرنس کے شرکاء کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ فلسطین اور کشمیر کے مسائل بالکل ایک جیسے ہیں۔ فلسطین پر اسرائیل نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے اور فلسطین کے مہاجرین کو ان کا جائز حق نہیں دیا گیا۔ بالکل اسی طرح بھارت نے بھی وادی جموں و کشمیر پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے اور چالیس لاکھ کشمیری مسلمانوں کو اٹھارہ سال سے ان کے حق خود ارادیت سے محروم رکھا جا رہا ہے مفتی محمود نے بتایا کہ میں نے کانفرنس کو بھارتی فوجوں کے ان وحشیانہ مظالم سے بھی آگاہ کرایا، جو وہ کشمیری مسلمانوں پر ڈھا رہی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ علماء نے میری اس تقریر کا پرجوش تالیوں سے خیر مقدم کیا۔ مفتی محمود نے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے کہ کانفرنس کے چیئرمین جناب مامون نے مجھے مسئلہ کشمیر پر اظہار خیال کرنے کی اجازت نہیں دی۔

#### بھارتی ریڈیو کا پروپیگنڈا

انہوں نے کہا کہ قاہرہ کے اخبارات نے میری اس تقریر کو جلی سرخیوں سے شائع کیا۔ بھارتی نمائندہ نے مصر میں مقیم بھارتی سفیر کے کہنے پر میری تقریر پر بے معنی اعتراض ضرور کیا تھا مگر اس کی ایک نہیں سنی گئی بلکہ اخبارات نے بھارتی نمائندہ کے بے سروپا اعتراض کو کوئی جگہ نہیں دی۔ مفتی محمود نے کہا کہ بھارتی ریڈیو نے اس بارے میں جو بے بنیاد اور شر انگیز افواہیں اڑائی ہیں، ان کا واحد مقصد پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات کو کشیدہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔

مولانا نے بتایا کہ کانفرنس نے اسلام کے منافی جدید رجحانات کی بیخ کنی کے سلسلے میں متعدد قراردادیں منظور کی ہیں۔

#### زکوٰۃ عبادت ہے

ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ کو "ٹیکس" قرار دینا اور اس کی شرح میں اضافہ کرنا اسلام کے صریحاً منافی ہے۔ اسلام میں زکوٰۃ عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ گذشتہ سال مئی میں کانفرنس نے اس قرارداد کو منظور کیا تھا۔ موجودہ اجلاس میں اس قرارداد کی متفقہ طور پر توثیق کی گئی ہے۔

#### تعداد ازدواج

کانفرنس نے تعداد ازدواج کے بارے میں بھی ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ایک سے زائد بیویاں رکھنے کا تعلق ایک شخص کی ذات اور اس کے ضمیر سے ہے۔ اگر وہ شخص اس سلسلہ میں اپنے حقوق پورے کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا تو وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہے حکومت اس معاملہ میں دخیل نہیں ہو سکتی، محض اس اندیشہ کی بنا پر کہ ایک آدمی دوسری بیوی کی کفالت نہیں کر سکتا اسے زائد شادیوں کی اجازت نہ دینا اسلامی قوانین کے منافی ہے۔

قرارداد میں مزید کہا گیا کہ اگر ایک شخص ایک سے زائد شادیاں کر چکنے کے بعد اپنے حقوق ادا نہیں کرتا تو عدالت اس سے جواب طلب کر سکتی ہے۔

ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ اگر مرد اپنی زبان سے تین بار اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو وہ طلاق تصور کی جائے گی۔ یہ بات اسلام کے قوانین کے منافی ہے کہ طلاق کے بعد مصالحت کو ہی کافی سمجھا جائے۔

ایک قرارداد میں بنک کے سود کو چاہے وہ کم ہو یا زیادہ ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

#### جامع ازہر

مولانا مفتی محمود نے مدرسہ قاسم العلوم میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ جامعہ ازہر پر تجدد پسندوں کا نہیں بلکہ متبحر علماء اور شیوخ کا غلبہ ہے کانفرنس کی موجودہ قراردادوں سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے کہ علمائے اسلام سلامت روی اور اسلام کی صحیح راہ پر گامزن ہیں۔

---

## طوفان اور زلزلے ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں

مورخہ ۷ اکتوبر بروز جمعہ ناظم حلقہ کوٹ سنجر خاں نے مدرسہ عربیہ اسلامیہ کوٹ پٹھان کی جامع مسجد میں بیان فرمایا۔ آج کے جملہ مصائب طوفان، زلزلے اور ژالہ باری، طغیانی ہمارے اعمال کی شامت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے صریح ارشاد کا ظہور ہو رہا ہے مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ۔

بہرحال مسلمانوں کو بارگاہ الٰہی میں گڑگڑانا چاہیئے خالص توبہ کرنی چاہیئے اور معاصیات سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ ناظم حلقہ نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک طرف گمراہ فرقے ہیں جن کی اعانت بعض نادان مسلمان یا حکومت کرتی ہے مگر دوسری طرف اسلام حقہ کے پاسبان علماء کرام ہیں کہ گمراہ لٹریچر کے خلاف لکھنے کے لئے ان کے ہاں مالی وسائل اور آمدنی نہیں۔ مسلمان قطعی غافل واقع ہوا ہے جو اسلام کے خلاف سلف کے خلاف پروپیگنڈا سنتا ہے مگر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

آخر میں آپ نے خاندانی منصوبہ بندی عائلی قوانین کی مذمت کی اور ملک میں اسلامی قوانین کے اجراء پر زور دیا

ناظم حلقہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں اسلامی قدروں کی بحالی کے لئے ہماری تعلیم میں پرائمری سے لے کر ایم اے تک اسلامی تعلیمات لازمی ہوں۔ اسلامی تعلیم کے لئے ذریعہ تعلیم عربی ہو اور معلمین اسلامیات کے لئے علماء کرام متعین کئے جائیں۔ قرآن مجید کی تعلیم کے لئے قراء حضرات کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

حلقہ ہذا میں بدامنی اور چوری عام ہے اس ضمن میں پولیس کا فرض ہے کہ خود علاقہ میں گشت لگائے۔ اپنے خرچہ پر کیمپ لگا کر چوری بدمعاشوں کی سرکوبی کرے۔ مختلف محکموں میں رشوت عام ہے۔ اس کے خلاف حکومت موثر اقدامات کرے

حلقہ کوٹ سنجر خاں و نواز آباد میں ژالہ باری سے لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، باوجود اطلاع کے فصلوں کا ملاحظہ نہیں کیا گیا۔ تمام لوگوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب رحیم یار خاں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اولین فرصت میں تباہ شدہ علاقہ کا ملاحظہ فرما کر مالیہ معاف فرمائیں۔

(حافظ کرم الدین ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں)

ترجمان السلام
میں
اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# اتحادی علماء اور برطانوی جمہوریت

۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کے ہفتہ وار "ایشیا" لاہور میں ایک مضمون بہ عنوان "نیشنلسٹ علماء اور اشتراکیت" نظر سے گذرا۔ مضمون کے آخری حصہ سے معلوم ہوا کہ یہ ساری کیچڑ جمعیۃ علماء اسلام پر اچھالی گئی ہے صاحب مضمون نے محض سنی سنائی باتوں اور اپنے جماعتی پروپیگنڈے پر اعتماد کر کے یہ بے بنیاد باتیں کہہ ڈالی ہیں۔

"نیشنلسٹ علماء" کی لفظی ترکیب ہی بجائے خود محل نظر ہے کہ اس سے آخر کیا مراد لی جاتی ہے سیاسی زبان میں "نیشنلسٹ" کا جو مفہوم ہے، یا تو صاحب مضمون اس سے واقف نہیں ہیں یا انہوں نے دیدہ دانستہ ایک ایسی لفظی ترکیب استعمال کی ہے جس سے علمائے دین کے وقار کو نقصان پہنچایا جائے، وگرنہ علماء دین تو صرف علماء ہی ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ علماء حق اور علماء سوء میں تو تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن علماء کے لفظ کے ساتھ نیشنلسٹ کا جوڑ ایسا ہی ہے جیسے مودودی صاحب کے ساتھ لفظ مسٹر کا جوڑ۔

آپ فرماتے ہیں کہ علماء نے سیاسیات میں جس قدر محنت کی، اس کا فائدہ اسلام کو پہنچنے کی بجائے نیشنلزم، کمیونزم اور سوشلزم کو پہنچا ماشاء اللہ اس علم و واقفیت کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں صاحب مضمون نے علماء کی سیاسی محنت کا یہ فائدہ اخذ کیا ہے یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ سکھوں کے خلاف حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جہاد سے اسلام کی حکومت تو قائم نہیں ہوئی، البتہ سکھوں کی حکومت کمزور ہو کر اس کی جگہ انگریزوں کی حکومت قائم ہو گئی اور گویا حضرت سید صاحب کے جہاد کا فائدہ انگریزوں کو حاصل ہوا۔ کیا تاریخ کا ادنیٰ طالب علم بھی یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے۔ یا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مضمون کو اپنے گروہ کی مساعی کا فائدہ بے دین جمہوریت پسندوں کو پہنچتا ہوا جو نظر آیا تو اس پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ دور کی کوڑی لانے کی سوجھی۔ ورنہ دنیا کے غیر مسلم مفکرین دور حاضر تک یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ انیسویں اور بیسویں صدی کے یورپ سے اٹھنے والے فکری، تہذیبی و سیاسی طوفانوں میں دوسرے مذہبوں و ملتوں کے برعکس اسلام اور مسلمان اگر محفوظ رہ کر بچ نکلے ہیں تو یہ ان کے علماء دین کی جانگسل مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہیں۔

صاحب مضمون ذرا وہ فائدہ سے تو گنوا دیتے جو علماء کی سیاسی محنت سے "نیشنلزم، کمیونزم، اور سوشلزم" کو پہنچے ہیں، وہ اگر خود اختراعات نہیں کر سکتے تو اپنے محترم عربی کی کتابوں، سیاسی کشمکش وغیرہ سے ہی اخذ کر کے شمار کرا دیتے تاکہ آج کے حالات میں ان مفروض باتوں کی صحت کا ہی اندازہ دوسروں کو ہو جاتا۔

حقیقت یہ ہے کہ پاک و ہند میں اسلام کا جو کچھ چرچا آج نظر آ رہا ہے اور خود صاحب مضمون اور ان کا گروہ اسلام کے نام سے اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی جس پوزیشن میں موجود ہے وہ سب کا سب علماء دین کی سیاسی محنتوں کا ہی رہون محنت ہے، وگرنہ بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں ہی طوفان فرنگ اسلام کی ہر متاع کو بہالے جانے کے لئے کمربستہ ہو کر بے تحاشا بڑھا چلا آ رہا تھا۔ کاش صاحب مضمون اپنے گھریلو خول سے باہر آ کر اسلام کی ماضی قریب کی تاریخ کا ذرا تفصیلی مطالعہ ہی کر لیتے، اور کم از کم حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اکابر تلامذہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی زندگیوں کے مکمل حالات ہی پڑھ لیتے۔

علماء بیشک انگریزوں اور مغربی استعمار کے شدید مخالف تھے اور اب بھی ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ انگریز اور مغربی استعمار اور ان کا سرمایہ دارانہ نظام اسی صلیبیت کا ہی وارث ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی اسلام کی مخالفت میں قدم بڑھانا شروع کر دیئے تھے۔ جنگ یرموک سے فتح قسطنطنیہ تک اور خلافت عثمانیہ کے سقوط سے نہر سویز کی جنگ تک اسلام کو اس استعمار سے جنگ لڑنا پڑی ہے۔ اگر علماء اس کے شدید مخالف رہے ہیں تو انہوں نے اسلام کی خدمت کا ایک واقعی حق ادا کیا ہے۔ آپ کی اور آپ کے گروہ کی نظر میں یہ استعمار اگر زیادہ اہمیت نہیں رکھتا تو آپ جانیں اور آپ کی مصلحتیں جانیں۔ علماء تو تاریخ کے تیرہ سو سالہ حقائق سے منہ نہیں موڑ سکتے تھے اور صرف زبانی یا لفظی... اختلاف کے اظہار تک اپنی مخالفت کو محدود نہیں رکھ سکتے تھے۔ انہیں علماً اس استعمار کے چیلنج کا جواب دینا تھا اور اس کے لئے انہیں اگر اپنے اہل وطن کے ساتھ اشتراک کرنا پڑا تو یہ اس اشتراک سے کہیں زیادہ صحیح، ضروری اور حق بجانب تھا، جو اشتراکیت صدارت پاکستان کے انتخاب کے موقعہ پر، صاحب مضمون کی جماعت نے لادینی اور اشتراکی نظریات رکھنے والوں کے ساتھ اختیار کیا، اگر الیکشن کی ادنیٰ مصلحتیں، مسلمانوں کی باہمی انتخابی کشمکش میں آپ کے گروہ کو اشتراکی نظریات رکھنے والوں کے ساتھ اتحاد عمل پر آمادہ کر سکتی ہیں تو جس خطرناک دشمن اسلام قوت نے پورے مشرق وسطیٰ، مشرق اقصیٰ اور مشرق قریب و بعید کی مسلمان قوموں پر اپنی استبدادیت کے پنجے گاڑ رکھے تھے، اگر ان پنجوں کو توڑنے کے لئے علماء دین نے اپنے وطن کے غیر مسلم ہمسایوں کے ساتھ کسی معاملہ میں اشتراک کر بھی لیا تھا تو آپ کی الیکشن مصلحتوں سے کہیں زیادہ علماء کا یہ طرز عمل دینی و ملی مصلحتوں کے تقاضوں کے مطابق تھا۔

علماء کو ایک طرف آپ یہ بھی طعن دے رہے ہیں کہ وہ دشمن کے دشمن کو دوست بنانے کی غرض سے کمیونزم اور سوشلزم کی حمایت کرنے لگے، اور دوسری طرف یہ واقعہ بھی نقل فرما رہے ہیں کہ جب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم ہندوستان واپس آئے اور کمیونزم کے نظریات مذہب میں شامل کرنے کا خیال ظاہر کیا تو آپ ہی کے الفاظ میں "اکابر دیوبند کو اعلان کرنا پڑا کہ ان نظریات کا اتباع نہ کیا جائے اور یہ کہ وہ انگریز کی دشمنی میں اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو دیکھ کر جذبات کی بنا پر یہ سب کچھ کہہ رہے ہیں"، اس کے بعد آپ کے طعن کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے۔

اگر اکابر دیوبند اپنی ایک عظیم شخصیت جس کی علمی رفعت اور ایثار و قربانی کی عظمت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا، اس کے نظریات کے اتباع سے مسلمانوں کو الگ رہنے کا مشورہ اس لئے دے سکتے ہیں کہ ان میں کمیونزم کی آمیزش ہے اور انگریز دشمنی کا محرک اس میں شامل ہے تو آپ کے یہ دونوں ہی دعوے بلا دلیل ثابت ہو جاتے ہیں کہ "علماء اس معاملے میں اس قدر آگے بڑھے کہ دشمن کے دشمن کو دوست بنانے کی غرض سے کمیونزم اور سوشلزم کی حمایت کرنے لگے" اور یہ کہ علماء نے درحقیقت اشتراکیت اور سوشلزم کا حقیقی مطالعہ نہیں کیا"۔

جب علماء اشتراکیت کو جانتے ہی نہیں تھے اور وہ خود انگریز دشمنی میں دشمن کے دشمن کو دوست بنانے کے اصول پر، کمیونزم کی حمایت کر رہے تھے

باقی صفحہ ۱۳ پر

# مسئلۂ کشمیر

(از حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان)

یہ وہ مقالہ ہے جو قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے مجمع البحوث الاسلامیہ کی دوسری سالانہ کانفرنس میں پڑھا۔ اس کانفرنس میں چالیس ممالک کے ڈیڑھ سو سے زائد علماء شریک تھے آپ نے اس مقالہ میں فتنہ تجدد، استعماریت اور مسئلہ کشمیر کی طرف کانفرنس کی توجہ مبذول کرائی اصل مقالہ عربی میں ہے۔ یہاں اُس کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے ——— (محمود احمد ظفر)

محترم صاحب صدر اور معزز علماء کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وآلہٖ واصحابہٖ ومن تبعہم اجمعین۔

امابعد۔ میرا ارادہ ہے کہ آپ حضرات کی خدمت میں اس بابرکت وقت کے اندر ایک مختصر سا مقالہ پیش کروں۔

معزز حضرات! میں سب سے قبل جامع ازہر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے ہمیں اس بلند مقام میں مل کر بیٹھنا میسر کیا اور علماء اسلام کو اسلام سے دفاع اور دینی مشکلات کے حل کرنے کے لئے جمع کیا۔ جامعہ ازہر ہی اس عظیم منقبت کا لائق ہے۔ کیونکہ یہ وہ قدیم علمی مدرسہ ہے جس نے تمام عالم میں خواہ نزدیک ہوں یا دور اسلامی علوم و معارف کی نشر و اشاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تک اسے محفوظ و مضبوط رکھے۔ اور سپاہ اسلام اور اسلامی عساکر کے لئے مضبوط قلعہ کی حیثیت سے قائم رکھے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام کے قطعی مسائل میں الحاد و تحریف کا فتنہ پیدا ہو گیا ہے اور تقریباً تمام عالم اسلام میں پھیل گیا ہے اور میں بڑے افسوس سے کہتا ہوں کہ بعض حکومتیں اپنے خصوصی اغراض کی خاطر اس فتنہ کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔

اس فتنہ کے حاملین یہ کہا کرتے ہیں کہ بنکوں کا سود جائز اور حلال ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کیا ہے۔ یہی لوگ شراب کی بعض قسموں کو حلال کہتے ہیں۔ زکوٰۃ کو عبادت نہیں جانتے، بلکہ اس کو ایک مالی ٹیکس کی سی حیثیت دیتے ہیں زکوٰۃ کی مخصوص شرح کو جو شریعت میں منصوص ہے ضروری نہیں جانتے بلکہ ضروریات کے تحت اس کی شرح میں کمی بیشی کے قائل ہیں۔ نیز یہی لوگ حکومت وقت کو کلی اختیار دیتے ہیں کہ زکوٰۃ کی شرح اور اس کے شرائط و حدود اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کریں اور اس میں کمی بیشی کرے لہٰذا میں ممبران مجمع البحوث الاسلامیہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ان مسائل کی صحیح تشریح فرمائیں گے اور تمام مسلمانوں کو ان واضح گمراہیوں سے نجات دلائینگے

تیسری بات یہ کہ مغربی استعماریوں نے افریقہ اور ایشیا میں بڑا اندوہناک فساد پھیلا رکھا ہے اور مسلمان قوم اگرچہ درحقیقت ساری کی ساری ایک ملت ہے، لیکن ان ظالم استعماریوں نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور ان کو آپس میں دشمن بنا دیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ مجھے امید ہے کہ آپ حضرات اس کانفرنس میں مغربی استعمار کے خلاف قرار دادیں پیش فرمائیں گے۔ اور ان استعماریوں کو مسلمان ملکوں میں دخل دینے سے شدت سے روکیں گے۔

آخر میں میں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ پاکستان میں اگرچہ مسلمانوں کی تعداد نو کروڑ ہے لیکن اس کے باوجود ان کو ایک بڑا مشکل اور اہم مسئلہ درپیش ہے جس نے ان کو حیران و سرگرداں کر دیا ہے اور وہ ہے مسئلہ کشمیر، جس کو امریکہ اور برطانیہ کے استعمار نے ہمارے اور ہندوستان میں پیدا کر دیا ہے۔ مسئلہ کشمیر مسئلہ فلسطین کے ساتھ بہت مشابہ ہے۔

چالیس لاکھ مسلمان آج بھی کشمیر میں مصائب و آلام سے دوچار ہیں۔ روزانہ کوئی نہ کوئی آفت ان کے سر پر آپڑتی ہے اور وہاں کے مسلمانوں کے عمائدین سب کے سب جیلوں میں ہیں۔ جیسا کہ فلسطین کا مسئلہ تمام مشرق و مغرب میں بسنے والے مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے تعاون کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ بعینہٖ اسی طرح کشمیر کا مسئلہ بھی عالم اسلام کے تعاون کے بغیر حل نہیں ہو سکتا حکومت پاکستان نے آج تک اسرائیل کی حکومت تسلیم نہیں کی اور نہ آئندہ کسی وقت بھی اس کو تسلیم کر سکتی ہے کیونکہ حکومت پاکستان کی نظر میں اسرائیلی باشندے تمام عرب اور اسلام کے سخت ترین دشمن ہیں لہٰذا ہم تمام اسلامی ممالک بالخصوص حکومت جمہوریہ عربیہ متحدہ (مصر) سے مسلمانانِ کشمیر کو ظالم ہندوؤں کے پنجۂ استبداد سے آزاد کرانے میں تعاون کی امید رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مشرک ہندوؤں کو ذلیل و خوار کر دے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

## پُرزور اپیل

"ترجمان اسلام" ہی ایک ایسا پرچہ ہے جو ملک میں صحیح اسلامی سیاست کا داعی اور ملک میں اسلامی اقدار کا محافظ ہے، لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین اس کی اشاعت کی توسیع میں وہ توجہ نہیں دیتے جو انہیں دینی چاہیئے حالانکہ یہی ایک پرچہ ہے جو جمعیۃ کے نظریات کو پیش کرتا ہے اور مغربی سیاست کی جو الکھی کے مقابلہ میں اسلام کے نظریات و افکار کا پرچار کرتا ہے۔

لہٰذا تمام شاخوں اور جمعیۃ کے تمام اراکین سے پُرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس کی اشاعت کی توسیع کے لئے ہر ممکن کوشش کریں بلکہ ہر خریدار ایک اور خریدار مہیا کرے تاکہ جمعیۃ کے نظریات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔

ایجنٹ حضرات سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے حلقہ میں اس کی توسیع کے لئے کوشش فرمائیں (ادارہ)

## بقیہ:۔ پرویز کے نظریات

کا عذاب ہے۔ اس لئے جنت یا جہنم کسی خاص مقام کا نام نہیں کیفیات زندگی کی تعبیر ہے"۔

(طلوع اسلام اکتوبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۲۴، ۲۵)

(۶) مسٹر پرویز نے حرام و حلال کا حق مرکز ملت کو دینے کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا کہ:۔

"قرآن تو رسول کو بھی یہ حق نہیں دیتا کہ وہ کسی شے کو حرام قرار دے دے"۔

(اسباب زوال امت صفحہ ۸۵)

مسٹر پرویز کا تمام دجل و فریب ان تین لفظوں کے پردہ میں چھپا ہوا ہے جس کی بھول بھلیوں میں وہ مسلمان کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

قرآن ——— دین ——— مذہب

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

## ایک گشتی مراسلہ

تحقیقاتی کمیشن کی اس رپورٹ نے اگرچہ یہ ثابت کر دیا کہ امیرالمومنین کے مقرر کردہ گورنر سب اہل ہیں اور شورش پسندوں کی طرف سے اُن پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں، ان کی حقیقت سوائے ایک بہتان کے اور کچھ نہیں، لیکن پھر بھی امیرالمومنین سیدنا عثمانؓ نے تمام صوبوں میں ایک گشتی مراسلہ (CIRCULAR) بھیجا جس میں لکھا:۔

"میں ہر سال حج کے موقع پر اپنے گورنروں کے کاموں کا محاسبہ کیا کروں گا، اور جس عامل کے خلاف کوئی شکایت پیش کی جائے گی اُس کی خود تحقیقات کر کے پورا تدارک کیا جائے گا، کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض لوگ بلا وجہ تنگ کرتے ہیں۔ جیسے جب سے خلافت کی ذمہ داری میرے کاندھوں پر پڑی ہے تب سے میں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنا شعار اور فریضہ بنا رکھا ہے اور میں ان معاملات کے تدارک میں پوری پوری کوشش کرتا ہوں جو میرے یا میرے گورنروں کو پہنچائے جاتے ہیں۔ رعایا کے مصارف میں سے جو مال بچ جائے اسی میں میرا اور میرے اہل و عیال کا حق ہے ..... جس کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہو وہ حج کے موقع پر بیان کر کے مجھ سے اور میرے گورنروں سے اپنا حق مانگ لے یا پھر معاف کر دے، بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔"

(طبری جلد ۵ صـ۹۹، ابن الاثیر جلد ۳ صـ۷۸)

جب خلافت اسلامیہ کے مختلف شہروں میں اس گشتی مراسلے کو پڑھ کر سنایا گیا تو اسے سن کر تمام لوگ اشکبار ہو گئے اور امیرالمومنین کے حق میں دعائے خیر کی۔

## موسم حج میں گورنروں کا اجتماع

اگلے سال موسم حج میں سب گورنر مکہ معظمہ حاضر ہوئے اور ان میں سعید ابن العاصؓ سابق گورنر کوفہ اور عمرو ابن العاصؓ سابق گورنر مصر کو بھی مشورے کے لئے بلایا گیا۔ آپ نے ان سب گورنروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"یہ شکایتیں اور افواہیں کیسی سننے میں آ رہی ہیں"

تمام گورنروں نے جواب دیا:۔

"کیا آپ تحقیقاتی کمیشن کے ذریعہ ان افواہوں کی تحقیقات نہیں کروا چکے؟ کیا عوام الناس کے خیالات کی رپورٹ آپ کو نہیں مل چکی؟ اور کیا آپ کے تحقیقات کرنے والے آپ کو اصل حقیقت حال سے آگاہ نہیں کر چکے؟ کہ ان افواہوں میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں؟ لہٰذا صرف افواہوں پر مواخذہ جائز نہیں۔"

آپ نے فرمایا:۔

"تو پھر مجھے بتاؤ کہ آخر کیا صورت اختیار کی جائے؟"

اس پر سیدنا سعید ابن العاصؓ نے عرض کیا۔

"امیرالمومنین! یہ معاملہ ایک خفیہ سازش کا نتیجہ ہے اور اس کا علاج صرف یہ ہے کہ سازش کرنے والوں کو پکڑ کر قتل کر دیا جائے۔"

سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ نے عرض کیا:۔

"امیرالمومنین میرے صوبہ میں بالکل امن و امان ہے، وہاں آپ کو فتنہ و فساد کی خبر نہ ملے گی۔"

سیدنا عمرو ابن العاصؓ سابق گورنر مصر نے کہا:۔

"امیرالمومنین! میری رائے یہ ہے کہ آپ زیادہ نرمی سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو ڈھیل دیتے ہیں۔ آپ اپنے دونوں ساتھیوں ابوبکرؓ اور عمرؓ کے طریقہ کو اختیار کیجئے اور درشتی کے موقع پر درشتی اور نرمی کے موقع پر نرمی سے کام لیجئے۔"

آپ نے ان سب گورنروں کی رائیں سن کر فرمایا

"ہر ہونے والے واقعہ کا ایک دروازہ ہوتا ہے جس سے وہ آتا ہے۔ اس امت کے لئے جس فتنہ کا خوف ہے وہ آ کر رہے گا۔ اگر اس کا دروازہ بند بھی کر دیا جائے تو وہ بزور کھول دیا جائیگا لیکن میں اس کو نرمی ہی سے بند کرونگا البتہ حق تعالیٰ کی حدود میں ہرگز ہرگز نرمی نہیں برتوں گا .... خدا جانتا ہے کہ میں نے لوگوں کی بہتری اور ان کی بھلائی میں کبھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی اور بے شک فتنہ کی چکی چلنے والی ہے۔ اگر عثمانؓ اس حالت میں مرگیا کہ اس نے اس چکی کو حرکت نہیں دی تو اس کے لئے خوشخبری ہے۔"

پھر فرمایا:۔

"تم لوگوں میں امن و سکون پیدا کرو ان کے حقوق پورے کرو اور حقوق اللہ میں کسی قسم کی کوئی مداہنت نہ کرو۔"

(طبری جلد ۵ صـ۱، ابن الاثیر جلد ۳ صـ۷۸)

اس پیکر حلم و عفو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فتنہ کے اس دھارے کو اپنی نرمی کے بند سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی، لیکن سب کچھ بے سود رہا، جو ہونا تھا وہ ہُوا اور امت میں ایک ایسے فتنے کا دروازہ کھل گیا جس کے متعلق ۴۰ سال قبل ذات قدسی صفات نے پیش گوئی فرمائی تھی (ملاحظہ ہو بخاری جلد ۲ صـ۸۵۶)

## سیدنا معاویہؓ کا امیرالمومنین کو مشورہ

یہ فتنہ روز بروز خطرناک صورت اختیار کرتا جاتا تھا۔ ادھر آپ اصلاح حالات کی تدابیر میں ہمہ تن مصروف تھے اور اُدھر سبائی لوگ مدینہ پر یورش کرنے کا منصوبہ طے کر رہے تھے۔ سیدنا معاویہؓ کی دوربین نگاہوں اور ایمانی بصیرت نے شروع ہی سے اس فتنہ کا تجزیہ کر لیا تھا اور آپ اس کے عواقب و نتائج سے بخوبی آشنا ہو چکے تھے۔ اور گورنر کانفرنس کے بعد مکہ ہی سے واپس اپنے اپنے صوبوں میں چلے گئے تھے لیکن سیدنا معاویہؓ امیرالمومنین کے ساتھ مکہ سے مدینہ طیبہ بھی تشریف لائے تھے۔ مدینہ سے واپس شام جاتے ہوئے آپ نے امیرالمومنین سے انتہائی اصرار سے عرض کیا:۔

"امیرالمومنین! یہاں کی حالت انتہائی غیر اطمینان بخش ہے اس لئے آپ میرے ساتھ شام تشریف لے چلئے۔ وہاں کے لوگ امراء کے بہت تابعدار ہیں، وہاں آپ کا کوئی بال بھی بیکا نہ کر سکے گا۔"

آپ نے فرمایا:۔

"معاویہؓ! ساری عمر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گذری ہے اب خواہ میرا سر تن سے جدا ہو جائے لیکن پھر بھی میں اس پڑھاپے میں جوار رسولؐ کو نہیں چھوڑوں گا۔" (مہذب القلوب صـ۱۸۸ طبری جلد ۵ صـ۱۰۱)

مولانا محمد یوسف صاحب ماہوں کانجن

# زکوٰۃ اور ضروریاتِ دین

## غلط پروپیگنڈا

اب اس موضوع پر ایک اور پہلو سے غور کیجئے۔ انگریز نے اپنے دورِ اقتدار میں سیاست، معاشرت اور اقتصاد کے جس راستہ پر مسلمانوں کو ڈالا، ظاہر ہے کہ اس کے پیشِ نظر اسلام سے ہمدردی کا معمولی جذبہ بھی نہ تھا۔ اس نے ہمارے ممالک اسلامیہ میں جس قسم کے تعلیمی، عدالتی، معاشرتی اور اقتصادی نظام جاری کئے، ان میں نہ تو کتاب و سنت سے روشنی حاصل کرنے کا سوال پیدا ہوتا تھا۔ نہ اسلامی مزاج کے برقرار رکھنے کا کوئی تصور سامنے رکھا گیا تھا۔ آزادی کے بعد ہم غلامی کے سیاہ دور کے جبراً مسلط کردہ فرنگی نظام میں کوئی معتدبہ تبدیلی پیدا کر دینے کی جرأتِ مردانہ تو نہیں کر سکے، البتہ اس دور کے ہر نظامِ زندگی پر اسلام کی چھاپ لگا دینے کو تحقیقی کارنامہ تصور کرنے لگے ہیں۔ مثلاً دورِ غلامی کے نظامِ تعلیم میں کسی خاص تبدیلی پر ہم قادر نہیں ہو سکے۔ طرزِ تعلیم سے لیکر نصابِ تعلیم تک کا اکثر حصہ موروثی ہے، البتہ بڑے فخر سے ہمارے سکول اور کالج کے صدر دروازوں پر طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ لکھا جانے لگا ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس اسی تعلیم کے بارے میں صادر ہوا تھا جو ہمیں صاحب بہادر سے ورثہ میں ملی۔ اسی طرح تاجرِ فرنگ نے جو نظامِ معیشت رائج کیا، اس کی بنیاد اسلامی تعلیم کا لحاظ رکھے بغیر سرمایہ داری پر رکھی گئی، اور اسی سرمایہ دارانہ نظام کی کوکھ سے بینک کے سودی نظام نے جنم لیا، اور اس سے متوسط اور نچلے طبقہ کی معیشت کا تباہ ہو جانا یا نکل منطقی تھا۔ سرمایہ دار جتنا قوی سے قوی تر ہوتا گیا، غریب اسی نسبت سے افلاس اور ناداری کی چکی میں برابر پستا چلا گیا آزادی کے بعد بجائے اس کے کہ ہم اسلام کے عادلانہ نظامِ معیشت اور اس کے فرزند ارجمند "بنک کے سودی نظام" پر تھوک دیتے۔ ہوا یہ کہ اس نظام کو علیٰ حالہٖ رکھ کر اسے "اسلام" ثابت کرنے پر تحقیقات شروع کر دی گئی۔ اور "آزاد اجتہاد" کی قوت سے بنک کے سود پر نہ صرف حلال اور طیب کی بلکہ واجب اور ضروری کی چھاپ لگا دی گئی۔ بالکل یہی صورت حال مالیاتی نظام میں واقع ہوئی۔ مغربی فرمانرواؤں نے اسلام کے مالیاتی نظام کی ادنیٰ پروا کئے بغیر بلا امتیاز مذہب و ملت مملکت کے تمام شہریوں پر جزیہ اور ٹیکس عائد کیا۔ مسلمان بیچارے ایک طرف زکوٰۃ، عشر اور صدقات ادا کرتے جو ان کے دینی وظائف اور مذہبی فرائض تھے، اور دوسری طرف برٹش گورنمنٹ ان سے مختلف اقسام کے ٹیکس وصول کرتی۔ آزادی کا سویرا طلوع ہو جانے کے بعد ہماری دینی حمیت، ملی غیرت اور مذہبی احساس کا تقاضا یہ ہونا چاہیے تھا کہ اس ٹیکشن نظام پر لات مار کر اس کی جگہ اسلام کے مالیاتی نظام کو لاتے، اہل اسلام سے زکوٰۃ، عشر اور صدقات وصول کرتے، اور غیر مسلم ذمیوں سے جزیہ اور خراج وصول کرتے اور اسلام نے آمدنی کے جس شعبہ کے لئے جو مدات معین فرمائی تھیں، پوری دیانتداری خدا خوفی اور کامل احتیاط کے ساتھ ان ہی میں خرچ کرتے۔ لیکن ہم سورجی نظامِ مالیات میں ادنیٰ تبدیلی کئے بغیر یہ چاہتے ہیں کہ دورِ غلامی کا مالیاتی نظام جوں کا توں رہے۔ مگر اس پر اسلام کا ٹھپہ لگا دیا جائے۔ یوں ہی

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہ ہے ہمارے ٹیکسی دوستوں کی تحریک کا پس منظر۔ انگریز کے عطا کردہ ٹیکشن نظام کو اسلام ثابت کرنے کے لئے بحث و تمحیص کی ساری تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ زکوٰۃ ٹیکس ہے۔ اس لئے جو ٹیکس بھی عائد کیا جائیگا وہ زکوٰۃ ہی کا مقدس نام حاصل کر لے گا۔ لطف یہ ہے کہ اس "ٹاورن زکوٰۃ" کی نہ کوئی مقدار معین ہے، نہ اس کا کوئی مصرف طے شدہ ہے۔ بس جو ٹیکس لگا دیا جائے گا اور جہاں خرچ کر دیا جائے گا اُسے "زکوٰۃ شریف" ہی کہا جائے گا۔ ورنہ اسلام خطرے میں ہے۔ مزید برآں یہ کہ اس تفتیش کی بھی ضرورت نہیں کہ یہ ٹیکس کس شخص سے وصول کیا جاتا ہے اور کس مال پر عائد کیا جاتا ہے۔ شراب اور افیون کے ٹھیکیداروں سے جو ٹیکس وصول کیا جائے، سینما گھر ناچ اور گانے پر جو ٹیکس لگایا جائے اور ملک کے غیر مسلم باشندوں سے جو ٹیکس وصول کیا جائے۔ اس قسم کے تمام ٹیکسوں کو بھی اسلامی رکن "زکوٰۃ" کے تحت لانا ہوگا۔ ورنہ اسلامی تحقیقات اور "ٹاورن اجتہاد" کے کس بل نہیں نکلیں گے۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست!

اس مسئلہ کا ایک اور پہلو بھی توجہ طلب ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمیں گہرے غور و فکر اور انتہائی عقل و بصیرت سے زکوٰۃ اور ٹیکس کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے دونوں کے اوصاف ذاتیہ اور لوازم قریبہ کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے کہ جو اصحابِ فکر و نظر زکوٰۃ پر بھی "آیں ہم بچۂ شیراست" کا خود غرضانہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ ان کا یہ پروپیگنڈا کہاں تک حقیقت پسندی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ اس موضوع پر کوئی صاحب بصیرت قلم اٹھاتا، تاکہ میرے جیسے بے بضاعت اور نادان طالب علم کی ژولیدہ بیانی کی حاجت نہ رہتی۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ آیئے اپنی پرواز کی حد تک دونوں پر غور کر لیں، اور یہ نظریہ ذہن میں رکھیں کہ اگر کوئی بات غلط ہوگی یا انداز بیان میں کسی جگہ سقم ہوگا تو ہمارے اکابر خود ہی تصحیح فرمالیں گے۔

### زکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ خدا تعالیٰ کا نازل کردہ فریضہ ہے جو بندوں پر فریضۂ عبدیت کی حیثیت سے فرض فرمایا گیا

(۲) زکوٰۃ ابتدائے نزول سے لیکر آج تک اعلیٰ ترین عبادت کا تصور اپنے اندر رکھتی ہے

(۳) فرضیتِ زکوٰۃ کا ہدف اصلی خدا تعالیٰ کی رضا طلبی اور آخرت کی سرخروئی ہے

(۴) زکوٰۃ صرف اہل ایمان پر فرض کی گئی ہے

(۵) زکوٰۃ میں مال کی پاکیزگی کا تصور ہر وقت سامنے رکھا گیا ہے۔ یعنی زکوٰۃ صرف مالِ حلال پر فرض ہے۔ کسبِ حرام سے زکوٰۃ ادا کرنے کے کوئی معنی نہیں۔

### ٹیکس

(۱) ٹیکس انسانی ذہن کی ایجاد ہے جو اسلام سے پہلے بھی اور بعد از اسلام بھی غیر مسلم سلاطین اور حکام کی جانب سے نافذ کیا جاتا رہا

(۲) اور ٹیکس میں عبادت کا ادنیٰ تصور بھی کسی ملک اور کسی قوم نے کسی زمانہ میں کبھی پیش نہیں کیا۔

(۳) اور ٹیکس میں رضائے خداوندی اور فلاح آخرت کے سوال کا دور دور تک بھی کہیں پتہ نشان نہیں ملتا، اس کا وجود دنیا اور صرف دنیا میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۴) اور ٹیکس میں کسی مذہب و ملت کی تمیز نہ کبھی کی گئی، نہ اب کی جاتی ہے۔

(۵) اور ٹیکس میں یہ تصور سرے سے مفقود ہے۔ اسے حلال و حرام کی بحث سے کوئی سروکار نہیں، وہ ہر خبیث اور طیب پر ہاتھ صاف کرتا ہے۔

قسط نمبر ۲

# ے بارے میں ملاحدہ کے
## ے کا اجمالی جائزہ

(۶) زکوٰۃ میں یہ ضمانت دی گئی ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے مال میں برکت ہوگی۔ حق تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائیں گے اور اس کا مال پاک ہو جائے گا۔ جیسا کہ قرآن و حدیث کے نصوص اس پر شاہد ہیں

(۷) زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر حق تعالیٰ ناراض، آخرت کی ذلت اور رسوائی اور جہنم کے عذاب کی خبر دی گئی ہے

(۸) زکوٰۃ صرف اس مال پر لی جاتی ہے جس میں نمو کی صلاحیت ہو یعنی نقدی، مال تجارت اور مواشی جو نسل کشی کے لئے ہوں۔ اس لئے زرعی، صنعتی اور اہل حرفہ کے آلات جو تجارت کے لئے نہ ہوں بلکہ استعمال کے لئے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں لی جاتی۔

(۹) زکوٰۃ اس شرط کے ساتھ عائد ہوتی ہے کہ اس مال پر سال گذر جائے، گویا سال میں دو دفعہ زکوٰۃ نہیں

(۱۰) زکوٰۃ صرف اسی مال پر فرض ہوتی ہے، جو قرض اور حاجات اصلیہ سے زائد ہو۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص کے پاس ہزار روپیہ ہے اور سال بھر کے اخراجات کے بعد بھی اس کے پاس اتنی مالیت بچ رہتی ہے لیکن وہ پانصد روپے کا مقروض ہے تو اس پر پانصد روپے کی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(۱۱) زکوٰۃ جن اموال پر فرض کی گئی ہے ان کی فہرست محدود ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ گدھے اور خچر کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے صاف فرمادیا کہ ان کے بارے میں مجھ پر کچھ نہیں نازل کیا گیا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اموال زکوٰۃ کی تعیین فہرست خدا تعالیٰ کی نازل فرمودہ ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کا بھی دخل نہیں، کسی دوسرے کی تو بات ہی کیا ہے۔

(۱۲) زکوٰۃ خاص مالیت اور خاص نصاب پر فرض ہوتی ہے جو کسی کے اجتہاد کا نتیجہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی جانب سے نازل فرمودہ ہیں۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں اس کی تصریح فرمائی گئی ہے۔

(۱۳) زکوٰۃ اپنی معین مقدار رکھتی ہے جو حسب تصریح احادیث منزل من اللہ ہے اور ہم اصولوں تک اس کا محفوظ رہنا اس کی بجائے خود ایسی دلیل ہے جس کے جھٹلانے والے پر دماغی توازن کھو بیٹھنے کا شبہ ہوتا ہے۔

(۱۴) زکوٰۃ چونکہ اپنے نصاب اپنے تشخص اور دائرۂ نفاذ کے لحاظ سے منزل من اللہ ہے۔ اس لئے کسی حاکم، امام، خلیفہ بلکہ خود نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی اس کے کل یا بعض کے معاف اور ساقط کر دینے کا اختیار نہیں دیا گیا۔

(۱۵) زکوٰۃ کا مصرف مسلمان حاجت مند ہو سکتا ہے اس لئے نہ وہ غیر مسلم پر خرچ کی جا سکتی ہے نہ کسی غیر حاجتمند مسلمان کا اس میں کوئی حق ہے

(۱۶) زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ سے نہ خود منتفع ہو سکتا ہے نہ اس کے خاص متعلقین جن کے ساتھ ان کے منافع مشترک ہیں۔ بلکہ زکوٰۃ دے کر اگر فقیر سے شکریہ کی توقع رکھے تو اجر باطل ہو جاتا ہے۔

(۶) اور ٹیکس، برکت، حفاظت اور مال کی صفائی کی ضمانت کا بوجھ اٹھانے سے قطعاً عاری ہے۔ برکت اور حفاظت خداوندی اس کے لغت سے خارج ہیں۔

(۷) اور ٹیکس ان لوگوں کی طرف سے بھی جو خدا اور آخرت کے قائل ہی نہیں اسی طرح عائد کیا جاتا ہے جس طرح قائلین کی جانب سے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ٹیکس میں خدا خوفی اور فکر آخرت کا کوئی جذبہ کارفرما نہیں۔

(۸) اور ٹیکس اس تفتیش میں مبتلا نہیں ہوتا، اس لئے بھاری قسم کے ٹیکس صرف آلات استعمال پر لگائے جاتے ہیں۔

(۹) اور ٹیکس اس شرط سے آزاد ہے۔ بہت سے ٹیکس ایک ہی چیز پر سال میں کئی کئی دفعہ بھی وصول کئے جا سکتے ہیں۔

(۱۰) اور ٹیکس کو اس امر کی کوئی پروا نہیں کہ یہ مال اس کی ضروریات اصلیہ سے زائد بھی ہے یا نہیں اور اس شخص کے ذمہ کچھ قرض تو نہیں! وہ اس تمام بحث میں پڑے بغیر کل آمدنی (منافع) پر نافذ ہو جاتا ہے

(۱۱) ٹیکس اپنے دائرہ اختیار کی حد بندی کا قائل نہیں، وہ صرف اموال پر نہیں بلکہ ذوات پر بھی عائد ہو سکتا ہے اور شادی ٹیکس، بچوں کا ٹیکس، پیدائشی ٹیکس تک پھیل جاتا ہے اور اگر کسی شہر میں داخلے کا اتفاق ہو جائے یا کسی دریا کے مصنوعی پل کو عبور کرنے کی نوبت آجائے تو آدمی ٹیکس سے مرغی ٹیکس تک اس کی حدود وسیع ہو جاتی ہیں۔ الغرض وہ اپنی طویل و عریض فہرست میں ہمہ وقت مزید سے مزید اضافہ کا خواستگار رہتا ہے۔

(۱۲) ٹیکس اس پابندی کا بھی قائل نہیں۔ وہ نصاب کی تعیین میں خدا کا محتاج نہیں بلکہ جتنی مالیت پر اس کا جی چاہے۔ وہ نافذ ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے عزیز کے لئے ایک سیر گھی شہر میں لے جائیں، تو اس پر بھی ٹیکس حق طلبی کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

(۱۳) ٹیکس اس قید سے بھی آزاد ہے۔ وہ ہر سال چھ مہینے بعد نئے اضافوں کی شکل میں اضافہ مضاعف بڑھتا رہتا ہے۔

(۱۴) ٹیکس ارباب اقتدار کے دائرہ اختیار کی چیز ہے۔ اس لئے وہ اسے کلاً یا بعضاً ساقط کر دینے میں یا اختیار رہیں کیونکہ وہ کسی مرحلہ میں بھی وحی الٰہی کا پابند نہیں (اور بالخصوص افسران کا رشوت وغیرہ کیلئے کم اندراج کرنا تو ایک عام بات ہے)

(۱۵) ٹیکس امیر، غریب، مسلم غیر مسلم سب کے مفاد پر خرچ کیا جاتا ہے۔

(۱۶) ٹیکس کے منافع میں ٹیکس دینے والا بھی بدستور شریک رہتا ہے بلکہ صحیح لفظوں میں ہر شخص کی طرف سے ٹیکس کی ادائی صرف ان اجتماعی فوائد کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔ جو اس کی طرف عائد ہوتے ہیں۔ یا ارباب اقتدار کی جانب سے ان کا یقین دلایا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

(قسط نمبر ۲)

# علماء حق کی سرفروشانہ جدوجہد

جمعیۃ علماء کی قائم کردہ یہ امارت شرعیہ جو بہ تمام و کمال اقامتِ دین اور انقلاب اسلامی کی دعوت تھی، جس کا تعارف مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم جیسے فاضل شخص نے لکھا تھا اور جس کے مقاصد کا ایک مختصر اقتباس میں نے اوپر دیا ہے ۱۹۲۱ء سے ۱۹۴۷ء تک برطانوی ہند میں قائم رہی، لیکن اس کے باوجود اقامت دین کا نام لے کر اور لوگوں کو اس گمراہی میں ڈال کر کہ دین کی اقامت کا کام نہ جمعیۃ کر رہی ہے نہ کوئی اور جماعت، بعض افراد و گروہ اپنی الگ الگ ٹولیاں بنانے میں مصروف رہے۔

اس مختصر سے تذکرے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ علماء حق کسی وقت بھی اقامتِ دین کے کام سے غافل نہیں رہے۔

علماء مسلم سلاطین ہند کے زمانہ میں بھی کوشاں رہے کہ نظام حکومت اسلامی شریعت کی بنیادوں پر چلایا جاتا رہے۔ اس باب میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات معلوم و مشہور ہیں۔

مسلم حکومت کے زوال کے عہد میں اور انتشار فکر و عمل کے زمانہ میں علماء حق کی یہ کوشش رہی کہ کسی طرح ہندوستان میں اسلامی حکومت استوار ہو جائے اور فکری و عملی طور پر مسلمان سچے مسلمان بن جائیں اور ان کے خانوادے و تلامذہ کی خدمات دین ظاہر و باہر ہیں۔

سکھوں اور انگریزوں کے تسلط و استیلاء کو روکنے کے لئے علماء کی جہادی خدمات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حضرت سید احمد شہید و حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہما اللہ تعالیٰ کی منظم جدوجہد اور جہاد و قتال اس کا بین ثبوت ہیں حتیٰ کہ ۱۸۵۷ء کی انگریزوں کے خلاف ہمہ گیر مسلح جدوجہد کا سہرا بھی بیشتر علماء حق کے سر ہی بندھتا ہے۔ اس سے پہلے بنگال کی فرائضی تحریک بھی علماء دین کی ہی مرہون منت تھی۔

انگریزوں کے غلبۂ کامل کے بعد بھی یہ علماء حق ہی تھے۔ جنہوں نے از سر نو دار و رسن کو لبیک کہہ کر جہاد حریت کا آغاز کیا اور اعلاء کلمۃ الحق کی راہ ہموار کرنے میں لگ پڑے۔ ۱۸۶۴ء اور ۱۸۷۰ء کے دوران انبالہ و پٹنہ کے مقدمات سازش اور اس کے بعد ۱۹۲۰ء تک حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی اسارت مالٹا اور دیگر علماء کرام کی قید و بند اس جدوجہد کی شاہد ہیں۔

۱۹۲۰ء سے سیاست کا تحریکی دور شروع ہوا تو فوراً جمعیۃ علماء کا قیام عمل میں آ گیا تاکہ آزادی ملت کا کام علماء کی باقاعدہ قیادت میں شروع ہو جائے۔ اور انگریزی حکومت سے عدم تعاون کے اقدامات اسلام کی روشنی میں کئے جاتے رہیں۔

اس کے پہلو بہ پہلو جمعیۃ علماء نے امارت شرعیہ کا نظم پورے ملک میں قائم کرنا شروع کیا جس کے مقاصد کا خلاصہ اوپر بیان کر آیا ہوں۔ تاکہ مناسب وقت آنے پر قوانین الٰہیہ کی بالادستی بھی قائم ہو جائے اور مسلمان انگریزی حکومت کے تغلب کے باوجود جماعتی نظم میں رہتے ہوئے شریعت حقہ کے مطابق زندگیاں بسر کر سکیں۔

ایک طرف علماء کا یہ ہمہ جہتی سیاسی کام تھا، جو دین و دنیا کے تمام مسائل پر حاوی تھا اور دوسری طرف دین کو مخالفین کے حملوں اور مسلمانوں کے اندر اٹھنے والے فتنوں سے بچانے کے فریضہ کی ادائیگی میں بھی وہ پوری طرح منہمک رہے۔ عیسائی پادریوں اور آریہ سماجی پنڈتوں کے چیلنجوں اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں کا بھی وہ منہ توڑ جواب دیتے رہے۔ مسلمانوں کو انگریزی تعلیم و تہذیب سے پیدا ہونے والے بے دینی کے فتنے سے بھی خبردار کرتے رہے جھوٹی نبوتوں اور سنت کے منکروں سے بھی نمٹتے رہے۔

۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک اتنے بے شمار محاذ تھے جن پر علماء دین کو اسلام کی مدافعت کا کام بیک وقت انجام دینا، اور اسلامی غلبہ کی کوششوں کو جاری رکھنا پڑا۔ ساتھ ہی ساتھ ان کی تمام مساعی کو ناکام بنانے کی دوہری کوشش بھی کی جاتی رہی۔ ایک طرف انگریزی حکومت انہیں آخر تک بار بار قید و بند کی زنجیروں میں جکڑتی رہی۔ کالے پانی کی سزاؤں سے یہ سلسلہ شروع ہو کر پاک و ہند کے جیل خانوں کی کوٹھڑیوں تک جاری رہا۔ اور دوسری طرف بعض مسلمان افراد سے دین کے نام پر علماء کی مدمقابل تنظیمیں اور تحریکیں اٹھوائی جاتی رہیں۔ جن کی زبان و قلم کا سارا زور علماء کو نااہل اور ناقابل ٹھہرانے میں صرف ہوتا رہا۔

اس طرح بلاشبہ اسلامی انقلاب کا وہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا جو شاہ ولی اللہ کے زمانہ سے شیخ الہند کے عہد تک خاک و خون کے آغوش میں دیکھا جاتا رہا۔ تاہم اسلام کی حقیقت کو دشمن کی فن کاریوں سے محفوظ رکھنے اور انگریز کے اسلام و مسلم کش منصوبوں کو مٹا دینے حتیٰ کہ اس کے تسلط و غلبہ کو مضمحل کر دینے کی حد تک ان کی مساعی روز روشن کی طرح کامیاب ہوئیں۔ پاک و ہند میں آج اسلام کی طلب کا جو کچھ بھی ولولہ پایا جاتا ہے۔ وہ علماء کی مساعی مشکور کا ہی رہین احسان ہے۔

افسوس ہے کہ پاک و ہند کی اسلامی تاریخ کا یہ قابل فخر باب موجودہ نسل کی نظروں سے پوشیدہ رکھا جا رہا ہے، اور تاریخ نما افسانوں کو حقیقت کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ کاش دینی ادارے اور دین پسند افراد و علماء عصر کوئی ایسا بورڈ بناتے جو گذشتہ دو صدیوں کی پاک و ہند کی تاریخ کو کھنگال کر علماء حق کے تمام عظیم کارناموں کا مرقع موجودہ و آئندہ مسلمان نسل کے سامنے پیش کر سکتا۔ جس سے واقف ہو کر وہ جان سکتے کہ ان کے قریبی اسلاف کے کارنامے کیا تھے اور تاریخ کے نہائت خطرناک موڑ پر دو سو سال کی مسلسل قربانیوں اور کوششوں سے انہوں نے کس طرح وقت کا دھارا بدلا اور مسلمانوں کی کشتی کو ایک خطرناک بھنور سے نکالا ؎

چہ می گویم حدیث نامہ چون است
ہمی بینم کہ عنوانش بہ خون است

## جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا اجلاس عام

مورخہ ۱۴ اکتوبر جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا اجلاس عام برائے انتخاب جدید موتی مسجد میں زیر صدارت حافظ سراج الدین صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران متفقہ طور پر منتخب کئے گئے

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا عبدالرزاق صاحب |
| نائب امیر | حافظ سراج الدین صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حافظ محمد طیب صاحب |
| ناظم | محمد طاہر منصور |
| خازن | حافظ جمیل احمد صاحب |

## جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کی سرگرمیاں

۱۶ اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی اجلاس زیر صدارت حافظ نصر اللہ خاں صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کے ۳۳ ارکان نے شرکت فرمائی۔ طے پایا کہ ممبر سازی کی مہم کو تیز کیا جائے۔ جہاں ممبر سازی ہو چکی ہے وہاں تشکیل کی جائے۔ مرکز کی مالی امداد کی طرف خصوصی توجہ کی جائے۔ ترجمان اسلام کی توسیع کے لئے کوشش کی جائے۔ (قاری نذیر احمد ناظم دفتر)

# اخوان لیڈروں کی سزائے موت اور صدر ناصر

متحدہ عرب جمہوریہ کی سیکورٹی کورٹ کے فیصلہ کے مطابق کالعدم جماعت اخوان المسلمون کے تین سرکردہ لیڈر جن میں ان کے عالم سید قطب بھی شامل ہیں صدر مملکت جمال عبدالناصر کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں تختہ دار پر لٹکا دیئے گئے ہیں۔ کچھ ممالک کی چند ایک مذہبی و سیاسی تنظیموں نے صدر ناصر سے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی بے شمار درخواستیں کی تھیں لیکن وہ سب بے اثر ثابت ہوئیں۔ دیگر علمائے کرام کی طرف سے کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوئی۔ حالانکہ ممتاز لیڈر سید قطب کو سب ہی عالم تصور کرتے تھے۔ لیکن اس علمی برادری کی بنا پر بھی کسی عالم نے مصر کے اس اقدام پر اپنی بیزاری کا اظہار نہیں کیا۔ اگر یہ سزا کسی قسم کی زیادتی ہوتی تو علمائے کرام محض خاموشی پر اکتفا نہ کرتے۔ جہاں بھی اور جس قدر بھی اس سلسلہ میں مظاہرے ہوئے وہ سب مودودی جماعت یا اس کے ہمنواؤں کی کارفرمائی ہے

جہاں تک متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کا تعلق ہے انہوں نے اس سلسلہ میں چنداں تشدد و جانبداری سے کام نہیں لیا، جو کچھ بھی ہوا وہ عدل و انصاف کے عین مطابق ہوا۔ کیونکہ مذکورہ لیڈروں کو، سازش کی غیر جانبدارانہ تحقیق، عدالت عالیہ میں مقدمہ کی باقاعدہ کارروائی اور خود مجرموں کے اعتراف جرم کے بعد سزائے موت کا فیصلہ سنایا گیا۔ اگر اس فیصلہ پر عملدرآمد نہ کیا جاتا تو یقیناً یہ عدل و انصاف سے گریز ہوتا اور سنگین جرم کی معافی خطرناک جرائم کی بے پناہ حوصلہ افزائی کا باعث بن جاتی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ صدر ناصر نے اپنے دامن عدل کو اس بدنما داغ سے محفوظ رکھا اور حق و انصاف کے تقاضے پورے کر دیئے۔

جو لوگ صدر ناصر کو اپنی لعن و تشنیع کا نشانہ بنا رہے ہیں، وہ چند غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ ایسا کرنا قرین عقل و دانش نہیں۔ مظاہرین کو جذبات کے تلاطم میں بہنے کی بجائے متانت و سنجیدگی کے ساتھ معاملہ کے حقائق پر غور کرنا چاہیئے۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ اگر اخوان کے یہ آنجہانی لیڈر اپنے گھناؤنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتے اور صدر ناصر مع اپنے وزراء اور دیگر حکام کے ہلاک کر دیئے جاتے تو مصر کا یہ انقلاب پورے عالم اسلام کے لئے کس قدر خطرناک ثابت ہوتا۔ وہ تمام خدمات اور عظیم کارنامے جو سرزمین عرب کے مرد مجاہد، عالم اسلام کے بطل جلیل صدر جمال عبدالناصر نے انجام دیئے سب خاک میں مل جاتے اور مصر جو عرب ممالک میں سیاسی اعتبار سے مرکزی حیثیت رکھتا ہے ایک مرتبہ پھر غیروں کی غلامی کے پنجہ گرفت میں آ جاتا۔ صدر ناصر نے اپنے دور اقتدار میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے پوری دنیا اس کے اعتراف پر مجبور ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ مادر اسلام کے اس فرزند عظیم نے عرب قوم کی عزت و عظمت اور شکوہ و وقار کے تحفظ کے لئے جو عظیم قربانیاں دی ہیں وہ اہل اسلام کے لئے مشعل حیثیت رکھتی ہیں اور حوصلہ افزائی کا باعث ہیں۔ اسرائیل جو بقول سابق وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو عرب کا ناسور ہے صدر ناصر ہی کی وجہ سے عرب ممالک کی طرف آنکھ اٹھانے سے خائف ہے۔ صدر ناصر ہی نے اپنی شب و روز کی جانفشانی سے مصر کو ایک عظیم طاقت بنا دیا ہے۔ وہ اپنے عوام کے محبوب، قائد اور ہر دلعزیز رہنما ہیں اور اس وقت تمام امن پسند اور ترقی پذیر ممالک کو اس قسم کے عادل اور منصف اور مخلص و بے باک لیڈروں کی شدید ضرورت ہے۔ اس لئے مظاہرین اور نکتہ چیں حضرات سے میری یہ گذارش ہے کہ کسی صورت میں وہ جوش کو ہوش پر غالب نہ آنے دیں، معاملہ کے ہر پہلو پر صبر و تحمل اور سنجیدگی سے غور فرمائیں اور ٹھنڈے دل سے سوچیں تو وہ خود میرے خیالات سے متفق ہو جائیں گے۔

(سید احمد زیدی راولپنڈی)

(بشکریہ تعمیر ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء)

## متحدہ اسلامی محاذ کی شاخیں متوجہ ہوں

متحدہ اسلامی محاذ کے امیر شیخ حسام الدین صاحب نے متحدہ اسلامی محاذ کی تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ جہاں ضلعی سطح پر انتخابات مکمل ہو چکے ہیں اس کی اطلاع مرکزی آفس کو دیں اور عہدہ داروں کے نام اور پتے بھی ارسال کریں اور جس جگہ ہنوز انتخابات نہیں ہوئے وہاں جلد انتخابات مکمل کئے جائیں۔

دیگر جن احباب نے کنونشن متحدہ اسلامی محاذ کے موقعہ پر رقوم لکھوائی تھیں وہ جلد رقوم ارسال کریں

حکیم مختار احمد الحسینی انچارج مرکزی دفتر

متحدہ اسلامی محاذ چوک رنگ محل لاہور)


## طاقت و توانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ۔ قابل اعتماد توانائی۔ فرحت بخش تندرستی

مانع اعظم دل، دماغ، معدہ اور جگر کیلئے اکسیر ہے منشی اشیاء سے مبرا۔ مادہ حیات کا مغلظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اہم بامسمّٰی ——— ایک ماہ۔ دس روپے

طلائے شباب خاص بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب ——— ایک ماہ دس روپے

لبوب کبیر خاص الخاص اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا کستوری، عنبر، مغز سر کنجشک۔ زمرد۔ یاقوت۔ فیروزہ۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ سونا وغیرہ کا مرکب۔ ایک ماہ ۱۶/۵۱ روپے (نوٹ) پرسہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/- روپے۔ نصف کورس ۱۹/۵۰ روپے مکمل کورس منگوانے پر محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ اشرف لیبارٹریز، لائل پور

فون نمبر ۳۰۲۱

## موسم سرما

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

اگر آپ

کسی قسم کی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفرحات اور اکسیری ادویہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں تو

مطب اشرف کی جانب رجوع فرمائیں، جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں

بیروںجات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں

مطب اشرف اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی۔ لائلپور

ڈاکٹر دین محمد فریدی ھرنولی

(قسط نمبر ۲)

# دینی احکام کے متعلق پرویز کے نظریات

اب کہو گے کہ اس میں رسم کا نام تک نہیں آیا تو سنیئے:-

"نماز خدا کی پرستش کی رسم ہے جو ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اور پارسیوں کے ہاں اس کا نام تک بھی یہی ہے"۔

(قرآنی فیصلے ص۲۷)

اسی طرح خدا کے حکم و اٰتوا الزکوٰۃ کے حکم کو ٹیکس قرار دیتے ہوئے یوں منسوخ کرتے ہیں:-

"آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہوگئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا۔ ایک طرف ٹیکس اور دوسری طرف زکوٰۃ۔ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور مسلمانوں جیسی مفلس قوم کو مفلوک تر بنانے کا ذریعہ"۔

(قرآنی فیصلے ص۳۷)

دل تھام کر سنیئے ابھی تو کچھ بھی نہیں قربانی کے لئے پرویز صاحب رقمطراز ہیں:-

"یہ جو بقر عید کے موقع پر ہر شہر اور ہر قریہ ہر گلی ہر کوچہ میں بکرے گائیں ذبح کرتے ہیں یہ ایک رسم ہے جو ہم میں متوارث چلی آ رہی ہے"۔

(قرآنی فیصلے ص۵۷)

"لہٰذا قربانی دینا نہ حکم خداوندی ہے نہ سنت ابراہیمی اور نہ ہی سنت محمدی"۔ (قرآنی فیصلے ص۶۵)

ابھی حج کے متعلق بھی سنیئے۔ پرویز صاحب کس طرح سے عوام کو مذہب سے بدظن کر رہے ہیں روزوں کو برت اور صلوٰۃ کو ایشور بھگتی اور زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دینے کے بعد حج کے لئے لکھتے ہیں:-

"یہ (بھی) رسم ہے اسلامی معاشرے کا جزو نہیں ہے"۔ (قرآنی فیصلے ص۶۲)

"حج کے اجتماع کا مقصد ہی یہی تھا کہ ملت اسلامیہ کے نمائندے ایک ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس سے ساری دنیا میں آئین خداوندی نافذ ہو سکے"۔

(قرآنی فیصلے ص۶۲)

"اب تو حج اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض "یاترا" بن کر رہ گیا ہے"۔ (قرآنی فیصلے ص۶۲)

ابھی تو آج تک جو اسلام نے کام کئے اُن سب پر پانی پھیرے بغیر پرویز صاحب اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں اپنے آقا لینن کی تائید میں:-

"ہزار برس سے یہ قوم بظاہر قرآن کو سینے سے لگائے پھر رہی ہے لیکن قرآن سے انہیں سوائے ضلالت اور خسران کے اور کچھ نصیب نہیں ہوتا"۔ (اسباب زوال امت از پرویز ص۱۰۸)

آگے پرویز صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"میری دعوت لوگوں کے ساتھ ساتھ چلنے کی نہیں بلکہ انہیں ان کی موجودہ روش سے روک کر دوسری راہ لے جانے کی ہے"۔

(مقام حدیث از پرویز جلد ۲ ص۳۱۷)

وہ روش کونسی ہے پرویز صاحب طلوع اسلام میں لکھتے ہیں:-

"اگر مسلمان مزید ذلت، خواری سے بچنا چاہتا ہے تو اُسے بہرحال مذہب کو چھوڑنا ہوگا"۔

(طلوع اسلام فروری ۱۹۵۲ء ص۴۹)

اب تو وہی بات پوری ہوگئی جو لینن کہتا ہے صاف پتہ چلتا ہے کہ پرویز اور اشتراکیت ایک ہیں۔

(۳) مسٹر پرویز نے اپنے آقا و مرشد کی تقلید یوں کی:-

"یہ حالت مسلمان سرمایہ داروں کی ہے (کہ) یہ لوگ دوسروں کا خون چوس کر خود امیر بنتے اور انہیں غریب و محتاج بنا دیتے ہیں اور پھر عید و شب برات پر ان کی طرف خیرات کے چند پیسے پھینک کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ اس کار ثواب سے ان کی عاقبت سنور جائے گی"۔ (قرآنی فیصلے ص۴۸)

"بعض مقامی اور ہنگامی حوادث کے لئے غریبوں اور محتاجوں کی جماعت کا مستقل وجود اور پھر ان کی طرف خیرات کے ٹکے پھینک کر اسے اپنے لئے ثواب کا کام تصور کرنا اسلامی نظام پر بار نہیں پا سکتا۔ یہ سرمایہ داری نظام کا فریب نگاہ ہے جسے مذہبی تقدس کے خوش آیند غلاف میں چھپایا جا رہا ہے یہ سب سرمایہ داری کے ملعون نظام کی بدولت ہے جو ہمارے ہاں ہر جگہ رائج ہے اور جسے بدلنے کے لئے کوئی تیار نہیں"۔ (قرآنی فیصلے ص۴۹)

(۴) مسٹر پرویز بھی اس کی تائید یوں کرتے ہیں:-

"دنیاوی زندگی میں سامان زیست کی فراوانی اور بیخوفی ہی شایان شان انسانیت ہے" (اسباب زوال امت ص۲۶)

"دنیا میں عزت کی زندگی جس میں سامان زیست کی فراوانی ہو اور اس کے لئے کسی بالادست قوت کا خوف دامنگیر نہ ہو۔ انسانیت کے شایان شان

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

## بقیہ:- معارف الحدیث

حتیٰ کہ امت میں جو سب سے افضل تھے ان کا امتحان بھی لیا گیا اور وہ سب سے سخت لیا گیا، وہ امتحان بھوک کا امتحان ہی نہ تھا بلکہ جان و مال لٹا دینے کا امتحان تھا، اور وہ بھی منہ بنا کر نہیں بلکہ ہنس ہنس کر ؎

دی کس خوشی سے جان تہ تیغ داغ نے
لب پہ تبسم اور نظر یار کی طرف

خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو اپنے اور اپنے سب سے افضل رسل سید کل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی سچی محبت بخش دے اور اتباع سنت کا وہ ذوق بخشے کہ بال برابر اس سے ہٹنا پہاڑ نظر آنے لگے۔

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین۔ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

## بقیہ فتنۂ ابن سبا

سیدنا معاویہؓ کی جب پہلی تجویز مسترد ہوگئی تو آپ نے دوسری تجویز یہ پیش کی کہ:-

"میں آپ کی حفاظت کے لئے شام سے کچھ فوج بھیج دیتا ہوں"۔

آپ نے فرمایا:-

لا اضیق علی جیران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

(ابن الاثیر جلد ۳ ص۷۹)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہنے والوں پر مدینۂ رسولؐ کو تنگ نہیں کرنا چاہتا۔

سیدنا معاویہؓ نے چلتے چلتے پھر کہا کہ "مجھے ناگہانی حادثے کا شدید خطرہ ہے"۔

امیر المومنین نے جواب دیا:- حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (کافی ہے میرے لئے اللہ اور وہ بہترین کارساز ہے) (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص۱۶۹، الکامل لابن الاثیر جلد ۳ ص۷۹، طبری جلد ۵ ص۱۰۱)

## اعلان

مجمع البحوث الاسلامیہ کی دوسری سالانہ کانفرنس کی قراردادیں اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)

تو ان کو حضرت مولانا سندھی مرحوم کے افکار میں کمیونزم کا سراغ کیسے لگ گیا اور انہوں نے باوجود کمیونزم کے حامی ہونے کے لوگوں کو مولانا سندھی کے نظریات کی اتباع سے علیحدہ رہنے کا شعور کیوں دیا؟ اپنے اس تضاد پر سے پردہ صاحب مضمون ہی اٹھا سکتے ہیں۔

مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح صاحب مضمون علماء کی دینی و سیاسی خدمات کی تاریخ سے قطعی ناواقف ہیں، اور ان کی رسائی اکبرالہ آبادی مرحوم، ڈاکٹر اقبال مرحوم کے اشعار اور مودودی صاحب کی تحریرات سے آگے نہیں بڑھی۔ اسی طرح وہ اشتراکی نظریات اور کارل مارکس کے افکار سے بھی کماحقہٗ واقف نہیں ہیں۔ ورنہ وہ فلسفۂ جدلیت کو اشتراکی نظریہ قرار نہ دیتے اس لئے کہ یہ فلسفہ مارکس سے بہت پہلے "ہیگل" نے پیش کیا تھا، اور ڈارون نے اس کا اثبات فطرت کے ارتقائی عمل میں دکھلایا تھا۔ کائنات کے بے خدا ہونے کا تصور "نٹشے" اور لامارک وغیرہ مغربی استعمار کے حامیوں کا تراشیدہ ہے مارکس جس کی مشہور زمانہ کتاب "کیپٹل" ہے، اور اس کی دیگر تحریرات اقتصادیات نظریات و مباحث کی حامل ہیں۔ جس میں اس نے کہیں کہیں ان مذہب بیزار و استعمار دوست مفکرین کے نظریات کی بھی آمیزش کر دی ہے۔ صاحب مضمون اگر واقعی مارکس کے ان افکار سے واقفیت رکھتے ہیں تو علماء پر طعن کرنے کے بجائے وہ مارکس کے اقتصادی اصول اور اسلام کی اقتصادی تعلیمات کو پہلو بہ پہلو پیش فرما کر اور ان کا مقابلہ کر کے نئے تعلیم یافتہ لوگوں پر ثابت کرتے کہ اسلام کی اقتصادی تعلیم یہ ہے اور مارکس کے ان اسلامی اصولوں پر اتنی فوقیت و افادیت تھی ہے۔ جن علماء نے ان موضوعات پر ضخیم ضخیم کتابیں لکھ ڈالی ہیں، ان کو ماشاء اللہ صاحب مضمون اشتراکیت سے بے خبر بتا رہے ہیں۔

انہیں کیا معلوم کہ سوشلزم پر ۱۹۱۲ء میں علماء نے الہلال اور اخبار زمیندار میں کیا مضامین لکھے۔ انہیں کیا خبر کہ ۱۹۲۱ء میں مولانا منصور میاں نے کابل میں اشتراکیت کے مقابلہ میں اسلامی نظام کا ایک باقاعدہ چارٹر تحریر فرما کر پیش کیا تھا۔ اب بھی "اسلام کا اقتصادی نظام" مصنفہ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مرحوم، اسلام کا سیاسی نظام مولفہ مولانا حامد الانصاری غازی اور اسلام کا معاشی نظام، اسلام کا زرعی نظام، اسلام کا تجارتی نظام وغیرہ متعدد محققانہ کتابیں، اس بات کی شہادت دینے کے لئے پاک و ہند کے تاجران کتب سے مل سکتی ہیں کہ علماء نہ سوشلزم سے بے خبر ہیں اور نہ کیپٹلزم سے۔ صاحب مضمون اگر طالب علمانہ دیدہ ریب اکتساب رکھتے ہوں تو علماء کی ان کتابوں سے باوجود ایم اے کر لینے کے ابھی بہت کچھ استفادہ کر سکتے ہیں۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں، عبدالمجید سالک صاحب کی جس روایت کا ذکر مضمون نگار صاحب نے کیا ہے، اس کی اہمیت جب تو ہو سکتی تھی جبکہ مولانا احمد علی صاحب کسی گذشتہ دور کی شخصیت ہوتے۔ مولانا احمد علی صاحبؒ نے لاہور میں چالیس سال سے زیادہ وقت گذارا۔ ان کا حلقۂ اثر شمالاً جنوباً سارے مغربی پاکستان میں پھیلا ہوا تھا وہ ۱۹۶۰ء تک حیات رہے۔ ان کی ساری زندگی کھلی کتاب کی طرح سب کے سامنے موجود ہے اُن کی اولاد، ان کے مریدین اور ان کے تلامذہ سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی تصنیفات و تحریرات بھی عام و شائع ہیں۔ ایک طرف یہ سب کچھ ہے جس کے کسی جز میں آپ کو اسلام کے سوا نہ نیشنلزم ملے گا نہ سوشلزم، اور ایک طرف سالک صاحب کی یہ روایت ہے اب جو لوگ اتنی بڑی بڑی شہادتوں اور عینی شاہدوں کو چھوڑ کر ایک غیر ثقہ خبر واحد پر اپنی معلومات کی بنیاد رکھ لیتے ہوں، ان کی فہم و بصیرت کی حد کا اندازہ خود کر لیجئے۔ سالک صاحب نے اسی طرح کی ایک بات حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بھی لکھ دی تھی کہ انہوں نے مرزا غلام احمد کے جنازہ میں بھی شرکت کی اور اس کی موت پر تعزیتی مضمون بھی لکھا۔ لیکن جب مولانا مرحوم کے سیکرٹری نے اس کی تردید کی تو سالک صاحب معذرت فرماتے رہے۔ یہ داستان چٹان کے صفحات میں آچکی ہے۔ سالک صاحب کے بیان کردہ واقعات کی جب یہ حقیقت ہے تو انہیں اپنے مفروضات کی دلیل بنا لینا کہاں تک صداقت کا حامل ہو سکتا ہے۔

ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ سالک صاحب کی یہ سرگذشت اس زمانہ کے امروز اخبار میں شائع ہو رہی تھی۔ جو اس وقت علانیہ سوشلزم کا حامی اخبار تھا۔ یہ بھی سب حضرات کو معلوم ہے کہ سالک صاحب کے قادیانی حضرات کے ساتھ بڑے اچھے روابط تھے اور یہ کہ اس زمانہ میں قادیانیوں کو ایک اقلیت قرار دینے کی تحریک زور پکڑ رہی تھی، اس تحریک کی رہنمائی کا ایک بڑا حصہ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ انجام دے رہے تھے ایسے موقعہ پر اس طرح کی روایت کا شائع کیا جانا معنی خیز ہوا کرتا ہے۔ مگر بے چارے صاحب مضمون کو یہ باتیں سوچنے سمجھنے سے کیا غرض انہیں تو اپنے گروہ کی "سفید پرستش" کو چھپانے کے لئے علماء پر "سرخ پرستش" کا الزام تراشنا ضروری ہوا۔ غالباً اس لئے یہ سارا طومار اور بے سروپا افسانہ لکھنے کی زحمت انہوں نے برداشت فرمائی۔

"چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند"

صاحب مضمون نے حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جو بات لکھی ہے۔ اگرچہ اس کی اصل حقیقت دوسری ہے، اور انشاء اللہ اس پر کبھی تفصیل سے لکھوں گا۔ جن حضرات کو اس سلسلے میں صحیح معلومات درکار ہوں وہ مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی کی کتاب "مولانا عبیداللہ سندھی کے ناقدین" کا مطالعہ کر لیں۔ سمرقند و بخارا وغیرہ کی تاریخ اور وہاں اشتراکیت کے نفوذ کے حالات سے بھی وہ ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ اگر انہیں تحقیق مطلوب ہوتی تو وہاں کے مشہور عالم دین مولانا مولیٰ جار اللہ، جو اشتراکی انقلاب کے بعد بخارا سے ترک وطن کر کے آئے تھے اور مدینہ شریف میں حضرت مولانا سندھی کی خدمت میں جا کر رہے، ان کے حالات سے یہ پتہ لگاتے کہ سمرقند و بخارا میں جو کچھ ہوا، وہ کس وجہ سے ہوا اور کس نے کرایا۔

---

## بقیہ: پرویز کے نظریات

زندگی ہے۔ بھوک اور خوف کی زندگی خدا کا عذاب ہے۔ (قرآنی فیصلے ص۲۴)

گویا پرویز کے قریب صاحب عزت وہی ہے جس کے پاس سامان عیش و آرام کی فراوانی ہو اور جس کے دل میں خوف خدا نہ ہو۔ اس کی تائید مزید کرتے ہیں کہ:

"قرآن میں فضل کا لفظ معاشی خوشحالیوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ (اسباب زوال امت ص۱۲)

(۵) مسٹر پرویز اُخروی زندگی میں ان کے ہمنواؤں چلتے ہیں کہ:

"متاع دنیا سے مفہوم ہوتا ہے وہ مفاد جو انسان صرف اپنی ذات کے لئے تلاش کرتا ہے اور سامان آخرت سے متصور ہوتا ہے۔ وہ متاع جسے آنے والی نسلوں کے لئے جمع کرتا ہے"۔

(اسباب زوال امت ص۲۹)

جنت اور جہنم کی مسٹر پرویز یوں تعبیر کرتے ہیں

"سلسلہ ارتقا میں آگے بڑھ جانے کا نام جنت کی زندگی ہے۔ نظم و نما کی صلاحیت سلب کر لینے کے بعد سلسلہ ارتقا میں رک جانے کا نام جہنم

(باقی صفحہ ۶ پر)

# خبرنامہ

## امریکہ کا جنگی بجٹ

امریکی وزارت دفاع کا بیان ہے کہ اگر ویٹنام میں جنگ کے اخراجات کی یہی رفتار رہی تو امریکہ کا دفاعی بجٹ ۶۳ ارب ڈالر تک پہنچ جائے گا۔

## صدر سوکارنو کے خلاف مظاہرہ

گذشتہ روز سماٹرا کے صدر مقام میدان میں ہزاروں طلباء نے سوکارنو کے خلاف مظاہرہ کیا ان کے محل کا ماڈل جلایا اور "صدر سوکارنو مستعفی ہو جائیں" کے نعرے لگائے اور شہر میں اشتہارات چسپاں کئے جن میں ان کی اہلیہ پر سخت حملے کئے گئے۔

## لاؤس کی بغاوت کچل دی گئی

حکومت لاؤس کی وفادار فوج نے آج صبح سوانا کھیت کے ہوائی اڈے پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور فضائیہ کے باغی دستوں کو مار بھگایا۔ باغی کمانڈر اپنے دوسرے بیس ساتھیوں کے ہمراہ طیارے کے ذریعہ تھائی لینڈ فرار ہو گئے۔

## جانسن کی کار کو بم سے اڑانے کی کوشش

سڈنی میں مختلف مقامات پر الگ الگ موقعوں پر صدر جانسن کے خلاف شدید مظاہرے ہوئے اور "صدر جانسن قاتل ہے" کے نعرے لگائے گئے۔ اور ایک مقام پر صدر جانسن کو بم سے اڑانے کی کوشش کی۔

## پاکستان مؤثر اقدامات کر رہا ہے

وزیر خارجہ جناب شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں مدغم کرنے کی تحریک کے خلاف پاکستان موثر اقدامات کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کی ہمیشہ حمایت کی ہے یہ آئندہ بھی جاری رہے گی۔ پاکستان دو چین کے نظریہ کا ہمیشہ مخالف رہا ہے۔

## پاکستان اور افغانستان کا مشترکہ کارخانہ

مرکزی وزیر تجارت جناب غلام فاروق نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان مل کر فولاد کا کارخانہ قائم کریں گے۔ اس سلسلے میں پاکستانی ماہرین کا ایک وفد حکومت افغانستان سے بات چیت کے لئے عنقریب کابل جائے گا۔

## شام اور اسرائیل کے درمیان جنگ کا خطرہ

اسرائیل اور شام کے درمیان جنگ چھڑنے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس خدشہ کا اظہار گذشتہ روز متحدہ عرب جمہوریہ، اردن، لبنان کے سفیروں نے ... ترکی کے نائب وزیر خارجہ سے خصوصی ملاقات کے بعد کیا۔ اس ملاقات سے تینوں سفیروں کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ شام اور اسرائیل کے درمیان جنگ چھڑنے کی صورت میں ترکی کا رد عمل کیا ہوگا۔

## ویٹ نام کا مسئلہ بات چیت سے حل کیا جائے

جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے صدر جناب عبدالرحمٰن پزواک نے زور دیا ہے کہ ویٹنام کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے بات چیت کا ہر ممکن راستہ آزمانا چاہیئے، اور اس بارہ میں عالمی رائے عامہ کو کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

## اسرائیل کے خلاف تلوار اٹھا لو

چین نے شام کو مشورہ دیا ہے کہ اسے اسرائیل کے خلاف تلوار اٹھا لینی چاہیئے۔ جب ظالموں نے ہتھیار اٹھا رکھے ہیں تو مظلوموں کے لئے بھی وہی راستہ اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ جاتا۔ وحشی درندوں کے سامنے بزدل بننے سے گذارہ نہیں ہوتا۔

## ہولناک قحط

ضلع الہ آباد (بھارت) کے دیہی علاقوں میں خوراک کا ہولناک قحط پیدا ہو گیا اور لوگ گھاس کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

## امریکہ الجزائر کو بلیک میل کر رہا ہے

الجزائری رہنما کرنل بومدین الدین نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ اناج مہیا کرنے کی آڑ میں اس کو بلیک میل کر رہا ہے۔ الجزائر کو اس وقت ۱۰ لاکھ ٹن اناج کی ضرورت ہے۔

## میثاق استنبول کے مشترکہ منصوبوں کی تکمیل

صدر ایوب نے اپنے حالیہ دورہ ایران کے دوران بتایا کہ میری اور شاہ کی بات چیت نہایت کامیاب رہی ہے اور وہ معاہدہ علاقائی تعاون کے مشترکہ منصوبوں میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔

## میرے ساتھ انصاف کیا جائے

ڈاکٹر سوبانڈریو نے فوجی عدالت سے کہا ہے کہ میں خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔ ڈورو وہ انسانی ہمدردی و انصاف کو پیش نظر رکھ کر اپنا فیصلہ سنائے۔

## تیسری عالمی جنگ کسی وقت بھی شروع ہو سکتی ہے

وزیر اعظم چین نے کہا ہے کہ دنیا کے حالات سخت کشیدہ ہیں اور تیسری عالمگیر جنگ کسی وقت بھی شروع ہو سکتی ہے

## جموں فوج کے حوالے

جموں میں طلبا کے ہنگامے انتہائی سنگین صورت اختیار کر گئے ہیں۔ طلباء کے مشتعل ہجوم نے تھانوں پر بھی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے جموں کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

## قاہرہ میں علماء کی کانفرنس

کشمیر کے سوال پر پاکستان کی زبردست حمایت

نئی دہلی۔ قاہرہ میں علماء کی جو بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں کشمیر کے سوال پر زبردست ہنگامہ ہونے کی خبر ملی ہے۔ بھارت کے مسلمان اخبارات کے مطابق پاکستان کے وفد نے جب کشمیر کا مسئلہ پیش کیا تو اکثر ملکوں کے علماء نے اس کی حمایت کی اور اس پر زور دیا کہ فلسطین کی طرح کشمیر کے جھگڑے کا بھی منصفانہ تصفیہ کیا جانا چاہیئے ان علماء نے کہا کہ عالم اسلام کے دل کی آواز یہی ہے کہ ان تنازعات کا جلد تصفیہ ہو۔

ان اخبارات نے لکھا ہے کہ جن مندوبین نے اس کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پیش کرنے کی مخالفت کی۔ ان کا رویہ بھی کمزور تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ محض اپنی حکومتوں کی پالیسی کی بنا پر یہ مخالفت کر رہے ہیں ورنہ دل سے وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ کشمیر کا تنازعہ پاکستان کے حق میں طے ہو جائے۔

ان اخبارات نے مزید لکھا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ پاکستانی مدبروں نے تنازعہ کشمیر کو بھی قبرص اور فلسطین کے مسئلوں کے برابر لا کھڑا کیا ہے اور قبرص اور فلسطین کی طرح کشمیر کا جھگڑا بھی دنیا کے مسلمانوں کے خون کو گرما دیتا ہے اس کا تصفیہ ان کی امنگوں اور آرزوؤں میں شامل ہے اور گو عالمی سطح پر سیاسی مصلحتیں ان کے آڑے آتی ہیں لیکن اس پر بھی وہ اپنی خواہش کے اظہار کا راستہ تلاش کر لیتے ہیں۔

جب مفتی صاحب مسئلہ کشمیر پر تقریر کر رہے تھے تو کانفرنس کے مندوبین نے تالیاں بجا بجا کر آپ کے جذبات کی تائید کی

مفتی صاحب کی اس تقریر کو تمام مصری اخبارات نے جلی حروف میں شائع کیا۔

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کا انتخاب جدید

سرگودھا۔ ۱۴ر اکتوبر:۔ آج بوقت تین بجے بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس عاملہ کا اجلاس حضرت مولانا صالح محمد صاحب کی صدارت میں جمعیۃ کے دفتر میں ہوا۔ تلاوت کے بعد احقر نے جمعیۃ سرگودھا شہر کی سہ سالہ کارگزاری جدید ممبران کے سامنے پیش کی بعد ازاں ناظم اعلیٰ مرکزیہ کی ہدایت کے مطابق شہری جمعیۃ کا انتخاب جدید عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔

امیر۔ حضرت مولانا صالح محمد صاحب ناظم جامعہ سراج العلوم سرگودھا۔

نائب امیر ۱۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب خطیب جامع مسجد غلہ منڈی۔

نائب امیر ۲۔ حکیم ملک واحد بخش صاحب شاہی واقع

نائب امیر ۳۔ الحاج چوہدری محمد ابراہیم صاحب لدھیانہ کریانہ سٹور سرگودھا۔

ناظم اعلیٰ۔ قریشی عبد الغفور صاحب غلہ منڈی

ناظم ۱۔ شیخ محمد رفیق صاحب مکھی آئل سٹور

ناظم ۲۔ شیخ اللہ دتہ صاحب پنجاب ہارڈویئر

خازن۔ الحاج عبدالرشید صاحب مسافر جنرل سٹور۔ ناظم نشر و اشاعت۔ الحاج محمد شریف صاحب حافظ کراکری سٹور۔

محاسب ۱۔ جناب محمد عارف صاحب آئرن مرچنٹ

" ۲۔ جناب چوہدری محمد صدیق صاحب آڑھتی

### اراکین مجلس شوریٰ

حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا۔ حضرت مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا شیخ محمد شریف صاحب جالندھر آئرن سٹور سرگودھا حضرت مولانا معتبر خاں صاحب خطیب جامع مسجد بلاک ۱۰ سرگودھا۔ حاجی عبد الغفور صاحب ہمدرد کلاتھ ہاؤس سرگودھا۔ حاجی فرزند علی صاحب جالندھر کریانہ سٹور سرگودھا۔ حاجی علم الدین صاحب بان سوتر مرچنٹ۔ محمد عالم صاحب کشمیر ہوٹل۔ محمد اکرم صاحب چائنہ ہاؤس۔ حافظ عبد الشکور صاحب انصاف سائیکل ورکس۔ منشی محمد یاسین صاحب۔ غلام مصطفےٰ صاحب آزاد جنرل مرچنٹ۔ محمد اکبر صاحب سبزی منڈی احمد دین صاحب سائیکل مرچنٹ۔ محمد اکبر صاحب بلاک ۱۰ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب محمدی کریانہ سٹور۔ غلام رسول صاحب بلال کراکری سٹور (نوٹ) ہر دو محاسب مجلس شوریٰ کے ممبر ہوں گے۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام خانپور کا خصوصی اجلاس

بتاریخ ۱۵/۱۰/۶۶ جمعیۃ علماء اسلام خان پور کا خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا فداء الرحمٰن صاحب منعقد ہوا جس میں مولانا فداء الرحمٰن صاحب نے تنظیم جماعت و ضروریات جمعیۃ پر روشنی ڈالی۔ جمعیۃ کی ممبر سازی پر بہت زور دیا۔ ممبر سازی کے کام سے فارغ ہونے سے پیشتر عارضی انتخاب بھی ضروری سمجھا گیا۔ جس میں حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا عبدالرحیم صاحب |
| نائب امیر | مولانا عزیز الرحمٰن صاحب |
| ناظم | مولانا محمد قاسم صاحب دین پوری |
| نائب ناظم | قاری نور احمد صاحب |
| خزانچی | مولانا عبدالحنان صاحب |

سالار و نائب سالار علی الترتیب مولانا حاجی مطیع الرحمٰن صاحب و مولانا عبدالسمیع صاحب دین پوری مقرر ہوئے۔ شعبہ نشر و اشاعت بذمہ مولوی غلام حیدر مفتی مقرر ہوا۔ سردست ہفتہ وار اجلاس بعد نماز مغرب کی مسجد میں قرار پایا۔ اجلاس سے قبل بعد نماز مغرب درس کلام مجید کا بھی انتظام ہوگا۔ ممبر سازی کا کام بڑی تیزی سے جاری کر دیا گیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی سرگرمیاں

۱۲۔ اکتوبر جامعہ رحیمیہ کے جلسہ عام میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی جمعیۃ نے ایمان افروز تقریر فرمائی جس میں آپ نے عوام کو حفاظت قرآن کی تلقین فرمائی۔ آپ نے گورنر مغربی پاکستان کے اس بیان کو سراہا جس میں انہوں نے علماء سے اپیل کی کہ وہ معاشرے کے درست کرنے میں تعاون کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری باتوں سے کیا ہوگا۔ جبکہ حکومت کی ذمہ دار مستورات رقص و سرود کی محفلوں میں شریک ہو کر اپنے فوٹو شائع کرواتی ہیں۔ اگر حکومت واقعی معاشرے کی اصلاح کرنا چاہتی ہے تو اسے حکماً ان بے حیائیوں اور فحاشیوں کو بند کرنا چاہیئے۔

۱۳ر اکتوبر کی صبح کو آپ نے ایک خصوصی میٹنگ میں اراکین جمعیۃ کو خطاب فرمایا اور ضلعی کام پر مزید توجہ دینے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ جس کے اراکین حسب ذیل ہیں:۔

مولانا عبدالحلیم صاحب۔ سید صادق حسین صاحب سید غلام مصطفےٰ صاحب۔ صوفی شیر محمد صاحب۔ ملک علی محمد قاری غلام محمد۔ مولوی محمد فاروق۔ مولوی عبدالعزیز مولوی غلام قادر۔

## جمعیۃ علماء اسلام کبیر والہ کا جدید انتخاب

۱۳۔ اکتوبر کو اراکین جمعیۃ علماء اسلام کے عام اجتماع میں جمعیۃ کا جدید انتخاب عمل میں لایا گیا، جو درج ذیل ہے:۔

امیر۔ جناب مولانا علی محمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والا۔ نائب امیر۔ مولانا حافظ محمد عبدالصمد صاحب مدرس مدرسہ سراج العلوم کبیر والا۔ نائب امیر ۲۔ مولانا محمد نواز شاہ صاحب خطیب نیا شہر کبیر والا۔ ناظم اعلیٰ مولانا غلام یٰسین صاحب خطیب جامع کبیر والا۔ ناظم نشر و اشاعت۔ مولانا رحمت اللہ صاحب دارالعلوم کبیر والا۔ ناظم دفتر مولانا عبدالخالق صاحب متعلم دارالعلوم کبیر والا۔

اراکین شوریٰ وغیرہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا اور دفتر بھی باقاعدہ شارٹ بازار کبیر والا ضلع ملتان میں کھول دیا گیا۔ احباب خط و کتابت تحریر بالا پتہ پر کریں۔ (ناظم دفتر کبیر والا ضلع ملتان)

## جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا سہ ماہی اجلاس

مورخہ ۵ر جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز سہ شنبہ دفتر جمعیۃ واقعہ لوہاری گیٹ ملتان میں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا سہ ماہی اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔ جناب مولانا مفتی عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ حلقہ جنوبی پنجاب (۲) حضرت مولانا خدا بخش صاحب ناظم اعلیٰ حلقہ جنوبی پنجاب (۳) مولوی عبدالکریم صاحب مبلغ حلقہ جنوبی پنجاب (۴) مولانا محمود اختر صاحب امیر شہر ملتان (۵) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم اور دیگر اور سو حضرات نے شرکت فرمائی۔

اس عظیم الشان اجلاس کا آغاز فرماتے ہوئے مفتی عبداللہ صاحب نے اراکین جمعیۃ کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور طریق کار سے متعلق ہدایات دیں۔ اور استحکام و نظام جمعیۃ کی مضبوطی کے لئے جملہ اراکین کو متنبہ فرمایا۔ یہ اجلاس دن بھر رہا۔ جملہ اراکین نے فرداً فرداً اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس اجلاس کے آخر میں بالاتفاق رائے یہ طے پایا کہ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا جائے کہ مملکت پاکستان سے خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین و رقص و سرود و عریانی و فحاشی و بد اخلاقی اور جملہ خلاف شرع امور کو فوراً ملک سے ختم کر کے نظام اسلامی جاری کر کے ملک پاکستان کا استحکام کیا جائے۔

(عبدالکریم مبلغ
جمعیۃ علماء اسلام حلقہ
جنوبی پنجاب)

PHONE No. 67715 سہ ماہی WEEKLY REGD.L. No. 7132

# ترجمان اسلام TARJUMAN E ISLAM

لاہور LAHORE price Paisa

جلد ۹ | جمعہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۱

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج۔ کاغذ عمدہ گلیز ۲۲×۲۹ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت۔ لائق کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا شانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکرد ھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج و رجسٹرڈ چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

اسلام ہوزری کی قابل قدر

مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سوتی ہسلکی، ریشمی انڈرویئر ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معربی و مترجم) نیز عربی فارسی اردو اور سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

تاج مکتبہ احرار نگر پاڑعیدان ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

کیلنڈر کا دوسرا ایڈیشن

عنقریب شائع کیا جا رہا ہے

منگوانے والے حضرات بہت جلد آرڈر بک کرائیں۔ پانچ سے کم اور سال نہیں کئے جائیں گے آرڈر جلدی بک کرائیں ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی نسخہ ۱/۵۰ علاوہ محصول ڈاک

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں، کھا کر دیکھئے قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ چانیور ضلع ڈیرہ غازیخاں

## نرخنامہ اشتہارات

آخری صفحہ ۱۰۰ روپے

اندرونی صفحہ ۷۰ "

آدھا صفحہ ۴۰ "

فی انچ ۲ روپے

## اپیل

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ سالکوٹ قطب زماں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے موسوم ہے اور ایک ایسے علاقہ میں کام کر رہا ہے جہاں بیشتر لوگ شرک و بدعت میں مبتلا ہیں اور اسلام سے بیگانگی کا یہ عالم ہے کہ قرآن کریم کی ابتدائی تعلیم سے بھی ناواقف ہیں۔ ادارہ میں حفظ و ناظرہ کے علاوہ ابتدائی دینیات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے لہٰذا مخیر حضرات کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ عطیہ، زکوٰۃ اور دیگر مدوں کے ذریعہ مدرسہ کے مالی نظام کو مضبوط کر کے جزائے دارین حاصل کریں۔

نیشنل بنک شاخ شکر گڑھ میں مدرسہ کے اکاؤنٹ نمبر ۸۱-A/۶۳۴ میں براہ راست رقم بھیج کر مدرسہ کے ناظم سے مدرسہ کی رسید حاصل کریں۔

(نوٹ) ادارہ کی روداد شائع ہو چکی ہے ایک خط لکھ کر مفت حاصل کیجئے۔

شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن چوک بخاری شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

## بدل اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

قانونی ضمانت کے لئے ڈائریکٹر بلدیہ نے ترجمان اسلام بروں دفتر کو جمع کرا دی ہے

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء

# جمعیۃ علماء اسلام پر حکومت کی نظر عنایت

## باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
## سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان کے ضمن کریہ فخر حاصل ہے کہ وہاں کے علماء حق عرصہ سے امتحان کے دور سے گذر رہے ہیں۔ شہر ڈیرہ کی مقتدر جمعیۃ کے نائب امیر مولانا عبدالسلام کو شہر بدر کر کے ضلع کے ایک گاؤں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ یہاں تو ممکن ہے مکام شیعہ سنی مسئلہ کی آڑ لیں۔ مگر حالی میں صوبہ سرحد کے نائب امیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی ریاست خیلہ کے امیر حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانی ٹانک کو بھی شہر بدر کر کے دور دراز گاؤں میں نظر بند کر دیا گیا۔ اور ساتھ ہی حضرت امیر جمعیۃ سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب پر بھی ضلع ڈیرہ میں پابندی لگا دی گئی ہے۔

اور یہ حضرات زبان حال سے یہ شعر پڑھ رہے ہیں ؎

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

ہم ان اکابر کے استقلال پر سپاس کا اظہار کرتے ہیں۔

عائلی قوانین جس دن سے نافذ ہوئے ہیں۔ اسی دن سے علماء حق نے ان کے خلاف آواز بلند کی۔ بلکہ دہلی و رحانہ کے باہر قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ کی صدارت میں ان قوانین کے نفاذ کے فوراً بعد ایک عظیم جلسہ عام میں جمعیۃ کے ارکان نے حکومت کو پوری خیر خواہی سے متنبہ کیا تھا کہ یہ اقدام صحیح نہیں ہے۔ اور یہ اہل اسلام اور حکومت دونوں کے لئے باعث اضطراب ہوگا۔ جس کے بعد حکومت نے اعلان کیا کہ یہ قوانین وحی الٰہی نہیں ہیں کہ آسمان سے نازل ہوئے ہوں۔ ان میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔ اور قومی اسمبلی کو یہ اختیار حاصل ہے۔

کیا اس سے یہ بہتر نہ تھا کہ ان کے نفاذ کو قومی اسمبلی کے انعقاد تک ملتوی کر دیا جاتا۔ بہرحال انتخابات کے بعد مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی نے ان کے خلاف سفارش کی۔ اور آخر کار قومی اسمبلی نے ان میں ترمیمات کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کی جس نے ترمیمات کا مسودہ بھی پیش کر دیا۔ مگر عملی نہ ہوا۔ گذشتہ صدارتی الیکشن میں بھی وعدے کئے گئے۔ مگر معاملہ وہیں کا وہیں رہا۔ عائلی قوانین سلسلے کے سارے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔ اور مسلمانوں کے تمام فرقوں نے ان کے خلاف اپنی اپنی رائے ظاہر کر دی ہے

ہم اس کے خلاف قرآن ہونے کی صرف دو مثالیں بیان کرتے ہیں (۱) قرآن پاک نے تیسری طلاق کے بعد پہلے خاوند کے لئے عورت کو قطعاً حرام کر دیا ہے فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔ مگر عائلی قوانین کی رُو سے جس میں صلح کرا دے۔ تو وہ بیوی خاوند کی حیثیت سے رہ سکتے ہیں۔

(۲) حاملہ کو طلاق دینے کے بعد اس کی عدت بچہ پیدا ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ مگر عائلی قوانین نوے دن تک عدت گذارنے کا حکم دیتے ہیں۔

آپ غور کریں کہ دنیا میں کونسی طاقت خدا تعالےٰ کے حکم کو تبدیل کر سکتی ہے۔ اور کون سی طاقت ہے جو علماء حق کو اعلان حق سے روک سکتی ہے۔

ہم اپنی حکومت سے پوچھتے ہیں۔ آیا آپ کا منشاء یہ ہے کہ علماء حق اعلان حق نہ کیا کریں تو یہ ناممکن ہے۔ اگر یہ خیال ہو کہ دبانے سے علماء حق دب جائیں گے تو تاریخ اسلام کی رو سے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ پاکستان میں معمولی امام مسجد اور بدویہ نشیں مولوی بھی قرآن کے خلاف قانون ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ مولوی اور عالم تو بڑی بات ہے۔ کالج کا ایک غیور نوجوان اور ڈنگے کا ایک غریب کوچبان بھی اسلام و قرآنی قانون کے بارہ میں یہی جذبہ رکھتا ہے پھر کیوں اپنے اعلانات کے مطابق حکومت اسلامی احکام کے آگے جھک کر اپنی اور ملک کی سربلندی کا باعث نہیں بنتی۔

جمعیۃ علماء اسلام نہ حلوہ خوروں کی جماعت ہے نہ کسی تخویف و تحریص میں آ سکتی ہے۔ نہ وہ ملک میں فساد و تخریب چاہتی ہے اور نہ ہی وہ اقتدار کے لئے ملک کے امن و امان کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ مگر ہم ببانگ دہل کہتے ہیں کہ علماء حق کی آواز بلند کرتے رہیں گے۔ اور اس سلسلے میں حکومت ان کے خلاف جو اقدامات کرے۔ اسے خوشی خوشی برداشت کریں گے ؎

اِدھر آ ہے ستمگر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

جمعیۃ علماء اسلام ہر اچھے کام میں تعاون کر سکتی ہے۔ مگر اس سے یہ توقع کہ وہ قرآن و حدیث کے خلاف کو خوشی خوشی برداشت کرے یا معاشرہ کو یورپی تہذیب سے تباہ ہوتے دیکھے اور مہر بلب رہے۔ یا وہ ناموس رسالت و ناموس صحابہ پر حرف آتا دیکھے اور چپ رہے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

اللہ تعالیٰ علماء کرام اور اہل اسلام کو حق کہنے اور حق پر قائم رہنے اور حکومت کو حق سمجھنے اور اس کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

والعاقبۃ للمتقین

---

# شیعہ سنی اتحاد

## قابل توجہ حکومت

سال بھر ہمارے بہت سے لیڈر خاموش رہتے ہیں۔ محرم قریب آیا اور اتحاد کانفرنسیں شروع ہو گئیں۔ اس کے نتیجہ میں شاید یہ ضرور ہو جاتا ہو کہ بعض مقامات پر کشیدگی کم ہو جائے یا نہ ہو۔ اور شیعوں کے جلوس امن و امان سے گذر جائیں۔ قوم کے ہر فرد کی یہی خواہش ہونی چاہئے کہ یہاں کے رہنے والے آپس میں شریفوں کی طرح رہیں۔ مگر اس بات کا افسوس ہے کہ یہاں انجمن تحفظ حقوق شیعہ ہمیشہ شیعہ حقوق کے نام سے مطالبات کرتی رہتی ہے۔ ہاں ہمارے فراخ دل سنی دوست جمہور اہل اسلام کے جذبات کے احترام یا حقوق کے لئے کوئی بات نہیں کرتے۔ یا شیعہ سنی اختلافات کی حقیقی وجوہ پر غور کر کے ان کو دور کرنے کی تدابیر نہیں سوچتے تاکہ ہمارا وطن عزیز روز روز کی تکلیف دہ صورت حال سے نجات پا جائے اور محرم کے قریب اتحاد کانفرنسوں کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔

ہم یہاں ایک ضروری بات کہتے ہیں۔ وہ یہ کہ سنیوں کے جذبات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں اور نہ مساجد کا احترام قابل بحث امر ہے۔ پھر ملک کے امن و امان قائم رکھنے اور حالات کو بتدریج مکمل طور پر درست کرنے کی خاطر نیز اپنے کثیر التعداد سنی پڑوسیوں کے احترام میں اگر شیعہ حضرات اپنے جلوس مساجد کے سامنے سے خاموشی سے گذار دیا کریں تو اس میں کونسی قباحت ہو جائے گی۔ وہ اپنے امام باڑوں میں سب کچھ کر سکتے ہیں۔ پھر شاہراہوں میں جہاں حکومت اجازت دیتی ہے۔ وہاں اپنے ارمان پورے کر سکتے ہیں۔ اگر صرف مسجدوں کے سامنے سے وہ خاموشی سے گذر جائیں۔ تو اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دوسرے فریق پر اس کا کتنا خوشگوار اثر پڑے گا۔

ہم حکومت مغربی پاکستان کو اس کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک نشاندہی کرتے ہیں کہ ڈیرہ اسمٰعیلخان کے حکام نے سالہا سال کے مشترکہ مصدقہ معاہدہ کے خلاف جس پر عرصہ سے عملدرآمد ہوتا رہا تھا۔ خاموشی سے گذرنے والی دفعہ کو منسوخ کر کے خواہ مخواہ مسئلہ کو تازہ کر دیا ہے۔ ہماری خواہش ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ فریقین ہی مستقل امن و رواداری کے لئے فریقین کے جذبات کا خیال کر کے کوئی بہتر طریق کار اختیار کریں۔

---

# ترجمان اسلام کا ضمیمہ

## شاہ فیصل کا شاندار استقبال

جمعہ ۲۲ اپریل کو جب شاہ فیصل لاہور پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ "ترجمان اسلام" نے اس موقعہ پر "ہدیۂ تشکر" کے عنوان سے ایک ضمیمہ شائع کیا جو لاہور میں تقسیم کیا گیا۔ اب وہی مضمون اس شمارہ میں شریک اشاعت کیا جا رہا ہے۔

# سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر ایک طائرانہ نظر

تحریر:۔ مولانا حکیم محمود احمد ظفر ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام لاہور دیہات

خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان عدی کے چشم و چراغ تھے جو آٹھویں پشت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتا ہے۔ آپ زمانہ جاہلیت ہی سے فنون سپہ گری اور خطابت سے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ ذہن ویسے ہی رسا تھا۔ لیکن تجارتی سفروں نے اور بھی زیادہ پختہ کار اور معاملہ فہم بنا دیا تھا۔

آپ بھی شروع میں دوسرے عمائدین قریش کی طرح آپ کی دعوت توحید کے سخت مخالف تھے۔ لیکن ذہن نبوت ان کی اندرونی خوبیوں سے آشنا تھا۔ لہٰذا آپ اکثر ان کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ اور کہتے:۔

"اے اللہ! دو عمروں میں سے ایک عمر سے اسلام کی امداد فرما۔ عمر بن الخطاب سے یا عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل سے"

آخر آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی اور ۶ سنہ قبل از ہجرت میں آپ نے پیغمبر اسلام کو قتل کرنے کی ٹھانی۔ خود فرماتے ہیں کہ جب میں اس ناپاک ارادے سے جا رہا تھا تو راستہ میں مجھے ایک بچھڑا نظر پڑا۔ جس کو لوگ ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں میں بھی دیکھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ کوئی پکارنے والا اس بچھڑے کے پیٹ سے پکار کر کہہ رہا تھا

یا آل ذریح امر نجیح صائح یصیح بلسان فصیح یدعو الی شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ!

فرماتے ہیں یہ آواز سنتے ہی میں سمجھ گیا۔ کہ یہ آواز مجھے ہی سنائی جا رہی ہے (فتح الباری جلد ۷ صـ ۱۳۸۔ زرقانی جلد ۱ صـ ۲۷۶)

پیغمبر اسلام کا سر لانے کے لئے جا رہے تھے۔ لیکن اللہ رب العزت نے ان کی کایا پلٹ کر کے آستانہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے سر کو ہمیشہ کے لئے جھکا دیا۔

اسلام لانے کے بعد انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبور کیا کہ بجائے مختلف گھروں میں چھپ کر عبادت الٰہی کرنے کے حرم کعبہ میں الملک رب العزت کی بندگی بجا لائی جائے۔ چنانچہ اسی روز سے مسلمانوں نے بلا خوف و خطر بیت اللہ میں فرائض عبادت ادا کرنے شروع کر دیئے۔

قریباً تمام صحابہ نے رات کی تاریکیوں میں مکہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی۔ لیکن آپ نے دن کے وقت تمام کفار مکہ کو چیلنج دیکر مکہ سے ہجرت فرمائی۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ آپ کے راستہ میں مزاحم ہو سکے

قریباً تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ فتح مکہ کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کعبہ میں اعتکاف کرنے کی نذر ادا کرنے کی اجازت چاہی۔ اجازت دینے کے ساتھ آپ نے فرمایا۔

یا اخی لا تنسنا من دعائک ولا تنسنا۔

(اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہم کو بھی شریک رکھنا۔ ہم کو بھول نہ جانا) (رسالۃ الخفا جلد ۲ صـ)

سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی صدیقی بصیرت کے تحت اپنی وفات کے وقت ان کو اپنا جانشین منتخب فرمایا۔ تمام صحابہؓ نے اس صدیقی انتخاب کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور سیدنا ابوبکرؓ کی وفات کے بعد جمادی الاخریٰ ۱۳ھ میں آپ کے ہاتھ پر سب نے بلا اختلاف بیعت کی۔

خواتین خلافت کو آپ نے نہایت احسن طریق سے سرانجام دیا۔ اور اپنے تیرہ سالہ دور خلافت میں ایران و روم کی عظیم الشان سلطنتوں کے کروفر کو پارہ پارہ کر دیا اور ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ تک اسلامی پھریرا لہرانے لگا۔ لیکن آپ کی یہ فتوحات چنگیز خان اور سکندر رومی کی طرح کی نہیں تھیں کیونکہ وہ لوگ صرف جہانگیر تھے۔ جہاں دار نہ تھے۔ لیکن آپ "جہاں گیر و جہاں بان و جہاں دار و جہاں آرا" تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے زمانہ خلافت میں خون ناحق کا ایک قطرہ بھی گرنے نہ پایا۔ ملکوں کا تباہ کرنا تو بڑی بات ہے۔ آپ نے اپنے سپہ سالار جرنیل کو ہری بھری کھیتیوں، شاداب درختوں تک کو نہ کاٹنے کا حکم دے رکھا تھا۔

جن لوگوں کو آپ نے ذمہ دارانہ عہدے سپرد کئے ہوئے تھے۔ آپ ان کے اختیارات و فرائض کا محاسبہ فرماتے رہتے تھے چنانچہ جب آپ کو پتہ چلا کہ خالد بن ولیدؓ نے ایک قصیدہ گو کو ۱۰ ہزار روپے کی ایک خطیر رقم بطور انعام دی ہے۔ تو آپ نے سیدنا ابو عبیدہؓ کو لکھا کہ خالدؓ نے اگر یہ انعام اپنی جیب سے دیا ہے تو اسراف کیا ہے اور اگر بیت المال سے دیا ہے تو خیانت کی ہے۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں وہ معزولی کے قابل ہیں۔

(الکامل و ابن الاثیر جلد ۲ صـ ۱۰۴)

ایک مرتبہ آپ کو پتہ چلا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک محل تعمیر کروایا ہے۔ جس میں ایک ڈیوڑھی بھی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو گورنر تک پہنچنے میں کافی رکاوٹ ہوتی ہے۔ یا رکاوٹ ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ نے اسی وقت سیدنا محمد بن مسلمہؓ کو بھیج کر اس ڈیوڑھی کو آگ لگوا دی۔ اور سیدنا سعدؓ خاموشی سے دیکھا کئے۔ (کنز العمال جلد ۶ صـ ۳۵۵)

اسی طرح ایک مرتبہ سیدنا عیاض بن غنمؓ کے متعلق یہ شکایت آپ کے کانوں میں پہنچی کہ وہ باریک کپڑے پہنتے ہیں اور ان کے دروازہ پر دربان ہے۔ آپ نے اسی وقت سیدنا محمد بن مسلمہؓ کو حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ محمد بن مسلمہؓ کو رنہ مصر سیدنا عیاض بن غنمؓ کو اسی حالت میں دربار خلافت میں لائے۔ سیدنا عمرؓ نے ان کا جبہ باریک کرتہ اترا کر بالوں کا کھردرا اور موٹا کرتہ پہنایا اور جنگل میں بکریاں چرانے کا حکم دیا۔ عیاضؓ کو انکار کی مجال نہ تھی۔ لیکن بار بار کہتے تھے "اس سے مرجانا بہتر ہے"۔ آپ نے فرمایا۔ "یہ تو تمہارا آبائی پیشہ ہے اس میں عار کیوں ہے"؟ غرض عیاضؓ نے دل سے توبہ کی اور پوری زندگی پھر ایسا کام نہیں کیا۔ (طبری جلد ۴ صـ ۲۰۷، کتاب الخراج صـ ۶۶) آپ ہر گورنر سے تقرری کے وقت یہ عہد لیتے تھے کہ وہ

(۱) ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا۔
(۲) باریک کپڑے نہیں پہنے گا۔
(۳) چھنا ہوا آٹا نہ کھائے گا۔
(۴) دربان نہ رکھے گا۔
(۵) اور اہل حاجت کے لئے اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ (طبری جلد ۴ صـ ۲۰۷)

آپ کو تعلیم قرآن کا بھی از حد خیال تھا۔ چنانچہ انہوں نے مفتوحہ علاقوں میں قرآن کی تعلیم کے لئے مکتب قائم فرمائے اور ان کے لئے تنخواہ دار معلم مقرر فرمائے (سیرت العمرین صـ ۱۴۸) ان مکاتیب میں کتابت کی تعلیم بھی ہوتی تھی۔

حفاظ صحابہؓ کو مختلف علاقوں میں درس قرآن کے لئے بھیجا۔ چنانچہ سیدنا عبادہ بن صامتؓ، سیدنا معاذ بن جبلؓ اور سیدنا ابوالدرداءؓ وغیرہ کو شام بھیجا وہ سب انہوں نے شام فلسطین اور حمص وغیرہ میں درس قرآن جاری کیا۔ (کنز العمال جلد ۱ صـ ۲۴۱) یہی نہیں۔ بلکہ آپ کے معلم قبائل میں پھر کر ان لوگوں کو سزا دیتے جن کو قرآن کا کوئی حصہ یاد نہ ہوتا۔ چنانچہ آپ نے ایک معلم ابوسفیانؓ کو چند آدمیوں کے ساتھ اس کام پر مقرر فرمایا کہ وہ قبائل میں پھر کر ہر شخص کا امتحان لے اور جس کو قرآن کا کوئی حصہ یاد نہ ہو۔ اُسے سزا دے۔ (کتاب الاغانی جلد ۱۰ صـ ۵۸)

رعایا کی خبر گیری میں آپ نے راتوں کی نیند حرام کی ہوئی تھی ساری رات گشت فرماتے۔ دروازہ پر کبھی کوئی حاجب دربان نہیں رکھا تھا۔ اور روزانہ ہر نماز کے بعد صحن مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کی شکایات سنتے۔

شخصیت الٰہی آپ کے رگ و پے میں جاری و ساری تھی اور قیامت کے مواخذہ کے خوف سے لرزہ براندام رہتے تھے فرماتے تھے کہ "اگر آسمان سے ندا آئے کہ ایک آدمی کے سوا تمام دنیا جنتی ہے۔ تب بھی مجھ سے مواخذہ کا خوف زائل نہ ہوگا کہ شاید وہ ایک بدقسمت انسان میں ہی ہوں" (کنز العمال جلد ۶ صـ ۳۴۵)

آپ نے ہر شعبہ میں کچھ نئی باتیں ایجاد کیں۔ جنہیں اصطلاحات سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان میں سے چند مشہور یہ ہیں:۔

(۱) عدالتیں قائم کیں (۲) سن ہجری قائم کیا (۳) امیر المومنین کا لقب اختیار کیا (۴) دفتر مال قائم کیا (۵) پیمائش کو خلیفہ جاری کیا (۶) مردم شماری کروائی (۷) نہریں کھدوائیں۔ (۸) ممالک محروسہ کو صوبوں میں تقسیم کیا (۹) دریائی پیداوار پر محصول لگایا (۱۰) جیل خانہ قائم کیا (۱۱) محکمہ پولیس قائم کیا (۱۲) نوحی چھاؤنیاں قائم کیں (۱۳) بچوں کی پرورش کے لئے روزینے قائم کئے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

# جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کا عظیم الشان اجلاس

## زعماء کی معرکۃ الآرا تقریریں

مورخہ ۱۹ ذی الحجہ بروز سوموار جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان کی ایک میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان شروع ہوئی جس میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے خصوصی شرکت فرمائی۔ علماء کرام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان اور ضلع کے دوسرے معزز اراکین کے علاوہ دوسرے مقامات کے اراکین جمعیۃ علماء اسلام نے بھی اس میٹنگ میں شرکت فرمائی۔

میٹنگ کی کارروائی مولانا قاری ثناء اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے تقریر فرمائی۔ مفتی صاحب نے اراکین کو آگاہ کیا کہ جس دور سے ہم گذر رہے ہیں۔ یہ دور دینی لحاظ سے نہایت ہی ابتلاء کا دور ہے۔ حکومت خود الحاد کی سرپرستی کر رہی ہے اور غیر اسلامی قوانین کو اسلامی قوانین کے نام سے ملک میں نافذ کیا جا رہا ہے مسلم عائلی قوانین اس کا بین ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ عام میں بے حیائی اور فحاشی کو عام کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف ملک میں مخلوط تعلیم اور مخلوط سوسائٹی کے ذریعہ عوام کے دلوں سے حیا کو ختم کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف، نیم عریاں ادویات اور ریڈیو کے آلات کے ذریعہ نا کاری کو فروغ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے اور نتائج کو مشکل کیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ الحاد کو پھیلانے والے مغرب زدہ افراد مثلاً پرویز اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے نظریات کی سرپرستی جاری ہے۔

مفتی صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ مگر اس میں برسر اقتدار جماعت نے اسلام کے خلاف عناصر کی سرپرستی کی۔ مگر موجودہ برسر اقتدار پارٹی نے دی سہی کسر پوری کر دی۔ محکمہ اوقاف کے ذریعہ موجودہ حکومت مسجدوں میں بلند ہونے والی حق کی آواز کو دبا رہی ہے اور حکومت کا منشاء یہی ہے کہ مسجد کے خطیبوں کو تنخواہ دار بنا کر ان کے ضمیروں کو دبوچ لیا جائے۔ تاکہ وہ حکومت کے بے دین نظریات سے عوام کو آگاہ نہ کر سکیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس دینی طبقہ کی رائے حکومت کے حق میں ہموار ہو جائے اور حکومت کھلم کھلا دین حق میں تحریف کر سکے۔

مفتی صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرات! ان حالات میں آپ پر بھی خدا و رسول کی طرف سے ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ ان فتنوں کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کیساتھ تعاون کریں اور اپنے آپ کو منظم کریں۔ ملک میں تبلیغ کو عام کریں تاکہ خواندہ عوام پر بے دینی کے اثرات نہ ہوں۔ مفتی صاحب نے اراکین کو بتایا کہ اس بے دینی اور الحاد کو روکنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اکیلی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ملک کی دوسری دینی جماعتیں بھی جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہیں۔ آپ نے بتایا کہ تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہلسنت والجماعت اور اسلام، اسلام جمعیۃ علماء اسلام کے اشتراک سے ایک دینی جماعت متحدہ اسلامی محاذ کے نام سے بنائی ہے۔ جس کے امیر محترم شیخ حسام الدین صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور ناظم مولانا محمد اجمل صاحب ہیں۔ اس کے علاوہ متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے ایک سہ رکنی بورڈ ملک میں ہونے والی فحاشی، الحاد کو روکنے کے لئے طریقہ کار کا تعین کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ تاکہ فحاشی اور بے دینی کو مؤثر طریقہ سے روکا جا سکے۔ سہ رکنی بورڈ میں محترم شیخ حسام الدین صاحب (۱) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور (۳) خود مفتی صاحب شامل ہیں۔

مفتی صاحب نے آخر میں معزز علماء کرام اور اراکین سے اپیل کی کہ وہ منظم طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے حلقہ کو وسیع اور مؤثر بنانے کے لئے عملی طور پر کام کریں اور مرکز سے رابطہ قائم رکھیں۔ تاکہ کسی بھی تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں دقت نہ ہو۔

اس کے بعد حضرت مولانا ہزاروی صاحب نے حضرت مفتی صاحب کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں یہ پتہ ہے کہ خداوند کریم خود ہی اس دین کی حفاظت فرماتے ہیں۔ لیکن خداوند کریم نے ہمیں جو عملی قوتیں عطا کی ہیں۔ ہم کسی حد تک ان قوتوں کو اس کے دین کی حفاظت کے لئے صرف کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی طرف سے ان کو روکنے کی پوری تن دہی سے کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے اپنے حالیہ دورۂ مشرقی پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرقی پاکستان میں خدا کے فضل سے لوگ دین حق سے زیادہ قریب ہیں۔ ضلع سلہٹ کی ایک میٹنگ کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا۔ کہ وہاں صرف ضلع سلہٹ کی جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ میں ضلع کے پانچسو علماء کرام نے شرکت کی اور اس لیے دینی کو روکنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا غلام غوث صاحب نے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے ملک میں عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کے لئے ہر ممکن آئینی کوشش کی۔ اور حکومت نے ہم سے کئی مرتبہ عائلی قوانین کے منسوخ کرنے یا اس میں اسلام کے مطابق ترمیم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ مگر ہر مرتبہ حکومت نے وعدہ شکنی کی۔ اس میں قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب نے عائلی قوانین کو دلائل کے لئے ہر مسلک کے مسلمانوں کی کتابوں سے خلاف اسلام ثابت کر دیا ہے۔ مگر حکومت کی ہٹ دھرمی سے عوامی امنگوں پر پانی پھیر دیا گیا۔ نیز مولانا نے فرمایا۔ مفتی محمود صاحب نے اسمبلی میں وہ کام کیا ہے۔ جس کی نظیر پاکستان کی کسی اسمبلی میں نہیں ملتی۔ مفتی صاحب نے ملک میں علماء کے سر کو اونچا کر دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ علماء ملک کی قیادت کے سب سے زیادہ اہل ہیں۔

مولانا نے حکومت کو متنبہ کیا کہ ہم نے آج تک عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کبھی تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی ہم ان کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم ان کی منسوخی کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائیں گے اور ہمیں خدا کی نصرت پر یقین ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ اس کے بعد مولانا نے علماء کرام اور معزز اراکین سے تعاون کی اپیل کی۔

اس کے بعد حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ۔ مولانا صلاح الدین صاحب مہتمم مدرسہ ضیاء یہ ڈیرہ۔ قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد اور محترم قاضی عطاء اللہ صاحب ممبر مجلس شوریٰ مرکزی جمعیۃ نے یکے بعد دیگرے قائدین جمعیۃ علماء اسلام کو اپنے تعاون کا یقین دلایا اور دوسرے اراکین نے ہاتھ اٹھا کر ان کی تائید کی۔ ضلع کے علماء کرام نے ضلع میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کرنے اور جمعیۃ کو مضبوط بنانے کا عزم کیا۔ اس کے بعد ملک میں اسلام کی ترقی اور پاکستان کے استحکام اور جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔

---

## مودودیوں کا فتویٰ مودودی کیخلاف

ہمارے سامنے مودودی دین کی ایک کتاب ہے۔ جس کا نام ہے دین کی باتیں۔ ایم سلیم محمد عبدالحی صاحب کا اس پر نام درج ہے۔ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی پاکستان کراچی۔ لاہور سے ناظر پرنٹنگ پریس کراچی کی چھپی ہوئی ہے۔ اس کتاب میں صفحہ ۱۸۸ پر یہ عبارت درج ہے:۔

"(۳) یہ جماعت کسی غیر اسلامی سیاست میں کوئی حصہ نہ لے اور لوگوں کو موجودہ سیاست کا ٹھیک ٹھیک مطلب بتلائے اور سمجھائے کہ اس سیاست کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ بلکہ آج کل کی گندی سیاست میں حصہ لینا دراصل اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔"

آج کل مودودی صاحب کو آج کل کی گندی سیاست کا نشہ چڑھا ہوا ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں کے ساتھ جمہوریت کا نعرہ لگا الیکشن میں پرزور حصہ لینا ان کا نصب العین ہے۔ کیا مودودیوں کے ان مودودی صاحب اسلام سے دشمنی کر رہے ہیں۔ یا اس وقت آپ جھوٹ موٹ ستھرے سلمان بن کر قوم کے سامنے آ رہے تھے کیا مودودی صاحب بتلا سکیں گے کہ جو بات جن حالات میں کہ اسلام سے دشمنی تھی وہی بات انہی حالات میں آج اسی قرآن و حدیث کی رو سے اسلام سے دوستی ہو گی

## بقیہ سیدنا فاروق اعظمؓ

(۱۴) مکاتیب قائم کئے (۱۵) معلمین کی تنخواہیں مقرر کیں۔ (۱۶) فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کا اضافہ کیا (۱۷) نماز تراویح جماعت سے قائم کی (۱۸) تین طلاقوں کو جو ایک ساتھ دی جائیں بائین قرار دیا (۱۹) شراب کی حد ۸۰ کوڑے مقرر کی (۲۰) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اجماع کر دیا

اپنی عمر کے آخری ایام میں آپ نے خاندان نبوت سے خصوصی تعلق قائم کرنے کے لئے سیدنا علیؓ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثومؓ جو سیدہ فاطمہؓ کے بطن سے تھیں نکاح کیا، اور اس سے ایک صاحبزادہ زید پیدا ہوئے (معارف لابن قتیبہ ص۷۰، فروع کافی جلد ص) بعض حضرات اس نکاح کا انکار کرتے ہیں، لیکن اس کا انکار اپنی جہالت کا مظاہرہ ہے (اس نکاح کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ تہذیب الاحکام ص ۳۸۰، فروع کافی جلد ۲ ص ۳۱۱، مجالس المومنین ص ۸۹ استبصار جلد ۲ ص ۱۸۴ - ۱۸۶ - ناسخ التواریخ باب تزویج ام کلثوم با عمر بن الخطاب جلد ۲ حصہ ۲ ص ۴۷، ۴۸ تاریخ مظفری ص ۴۷، ۴۹ - صحیح بخاری جلد ۱ ص ۴۰۳ سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۴۵۵ - البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۸۶ - جلد ۷ ص ۱۳۶ - ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۰۵، ۲۶۴)

آپ اس حیات مستعار کی تریسٹھویں منزل میں تھے کہ مغیرہ بن شعبہؓ کے پارسی غلام ابو لولوء نے ہرمزان اور دوسرے کئی ایک مجوسیوں کی اندرونی سازش سے آپ کو عین نماز کی حالت میں پے در پے چھ وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ آپ زخمی ہو کر گر پڑے۔ باقی نماز سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مکمل کروائی۔ آپ کو اٹھا کر گھر لایا گیا۔ پوچھا۔ میرا قاتل کون ہے جو بتایا گیا کہ فیروز۔ فرمایا۔ الحمد للہ کہ میرا قاتل مسلمان نہیں ہے۔

زخم نہایت کاری لگے تھے۔ لہٰذا آپ نے یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو شنبہ کے دن ایک عدم ہستی نما سے ہستی عدم نما کی طرف انتقال فرمایا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ اور مدت خلافت ساڑھے ۱۳ سال ہے

یہ تھا اس ہستی کی سیرت کا ایک اجمالی تذکرہ جس کے نام کسریٰ اور قیصر جیسے لوگ کانپتے تھے۔

موسم گرما میں طاقت اور خون کے لئے خرابی جگر گرمی جگر و مثانہ اور پیاس کی شدت کیلئے اعلیٰ ترین تحفہ ہے
آدھ سیر کی بوتل ۴ روپے - ۲ بوتل کا ڈاک خرچ ۲ روپے
اصلی شربت فولاد (مرکب)

## عائلی قوانین مذہب کو کھلا چیلنج ہے

### مدرسہ نجم المدارس کے سالانہ جلسہ میں علماء کرام کی تصریحات

کلاچی - یہاں مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کا پندرھواں سالانہ عظیم الشان جلسہ ۱۱/۱۲ اپریل ۱۹۶۶ء کی درمیانی رات کو ختم ہوا۔ جلسہ کی پانچ نشستیں ہوئیں۔ تحصیل کلاچی اور ٹانک کے عوام نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ سینکڑوں مندوبین بیرون شہر سے پہنچے ہوئے تھے۔ مختلف نشستوں میں ملک کے مشاہیر علماء اور خطباء نے خطاب فرمایا۔ جن میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی، مولانا قاضی حبیب الرحمٰن صاحب کوئٹہ۔ مولانا علاؤالدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ مولانا احمد جان صاحب بنوں اور مولانا نور محمد صاحب وزیرستان قابل ذکر ہیں۔

مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد اس لئے شریک نہ ہو سکے کہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان میں ان کے داخلہ پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ ہذا نے پہلے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے عربی مدارس کی ضرورت پر مفصل روشنی ڈالی اور مدرسہ ہذا کے بانی محترم استاد الکل مولانا قاضی نجم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ نظام الدین صاحب تونسوی محدث کبیر بدر العلماء حضرت مولانا بدر عالم صاحب عارف باللہ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن کیمبل پوری کا بستان نبوت کے بلبل خوش الحان مولانا قاری عبدالرحمٰن بہمو کوی۔ انوار العلماء حضرت مولانا محمد عجب نور صاحب مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں اور ستمبر ۱۹۶۵ء کے دفاع میں شہداء کرام بالخصوص عزیز بھٹی اور دوسرے مجاہد نوجوانوں کے حوادث ارتحال پر انتہائی غم و اندوہ کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت اور ارفع درجات کے لئے دعا کی گئی۔

علماء اسلام مختلف بیانات میں اس امر پر متفق تھے کہ دینی فتنوں سے بچنے اور اسلام کو حقیقی صورت میں پہچاننے کے مراکز صرف عربی مدارس ہی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا اولین فریضہ ہے کہ وہ ان مراکز دین کو باقی رکھنے اور ان کے استحکام کی طرف پوری توجہ دیں اور نئی نسل کو سب سے پہلے اس اسلام سے روشناس کرائیں۔ جو کہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت کے سامنے پیش کیا اور جس کی وہ تعبیر جو صحابہ کرامؓ اور ائمہ عظام نے کی مستند طریقہ سے ہم تک پہنچی۔ تاکہ وہ اسلام کے بارے میں کسی کے فریب میں نہ آسکیں۔ پھر جو فن اور جو کام چاہیں سکھائیں۔

تمام مقررین نے خاندانی منصوبہ بندی کو اشاعت فحش و زناء کا بدترین ذریعہ بتایا اور لوگوں کو اس فتنہ سے بچنے کی تلقین کی اور اس طرح سب حضرات نے متفقہ طور پر عائلی قوانین کو مداخلت فی المذہب قرار دیا اور سنی حنفی مسلمانوں کو اس سے مستثنیٰ قرار دینے کا سختی سے مطالبہ کیا۔

آخری اجلاس میں تین قراردادیں پاس ہوئیں:-

## فلم اور سینما کے قابل اعتراض نام

### قابل توجہ حکومت پاکستان

آج کل اخبارات میں فلم "خلیفہ" اور "معجزہ" کے نام سے اشتہارات شائع ہو رہے ہیں۔ لفظ خلیفہ کے معنی علماء خوب ہیں کہ اسلام کے نزدیک اس لفظ کی کتنی وقعت ہے لفظ خلیفہ اپنا کتنا مقام رکھتا ہے۔ قرآن میں آتا ہے اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ یعنی باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بھیجنا چاہتا ہوں۔ سب جانتے ہیں وہ خلیفہ کون تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام۔ یعنی انبیائے کرام باری تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کا زمانہ آتا ہے۔ اسی طرح اولیائے کرام اپنے خاص الخاص مرید کو خلیفہ نامزد کرتے ہیں۔

انگریز نے لفظ خلیفہ کو حجاموں پر استعمال کیا۔ حجام کو بھی لفظ خلیفہ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اس طرح انگریز نے ہمارے اسلام سے مذاق کیا۔ اس نے ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچائی بلکہ مجروح کیا۔ اب جدت پسند طبقہ جو اسلام کو انگریزی رنگ میں پیش کرنا چاہتا ہے۔ فلم کا نام ہی خلیفہ رکھ دیا۔ کیا اس طرح انبیائے کرام خلفاء راشدین اور اولیاء عظام پر حرف نہیں آتا۔ کیا یہ استہزاء سرائی نہیں۔ صریح اور واضح مذاق ہے۔ باعث شرم ہے کہ ایک متبرک لفظ کو فلم پر بولا جائے

دوسری فلم جس کا نام معجزہ ہے۔ ایک اور اسلام سے مذاق ہے۔ وہ محیر العقول فعل جو انبیاء کرام کے دست مبارک سے سرزد ہو معجزہ کہلاتا ہے۔ معجزہ انبیاء کی خاص صفت ہے۔ اس صفت کو بھی فلم پر ٹھونس دیا گیا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ سینماؤں کے نام بھی ایسے رکھے گئے۔ کہ خدا کی پناہ۔ مثلاً فردوس کوثر۔ علماء کرام اور پڑھے لکھے حضرات ان الفاظ کے محاسن و مطالب کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

فلم سنسر بورڈ کو چاہیئے کہ اس قسم کی صریح غلطیوں پر فلم بنانے والوں کو سرزنش کرے۔ تاکہ مسلمانوں کے جذبات کا قابل قدر احترام ہو سکے۔ اور اسلام بازیچۂ اطفال نہ بن سکے۔ (عبدالمجید قریشی خیرپور میرس (سندھ)

---

(۱) ممبران بنیادی جمہوریت کو خلاف مذہب امور جیسے عائلی قوانین وغیرہ کو رائج کرنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنایا جائے بلکہ ان سے ملک کی تعمیر کی خدمت لی جائے۔

(۲) قومی میلوں میں نٹوں اور کنجریوں کو نچانے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۳) یہاں کلاچی میں محرم پر پورا امن و امان رہتا ہے۔ اسے برقرار رکھنے کے لئے تابوت وغیرہ نکالنے کے لائسنس جاری نہ کئے جائیں۔

(محمد زمان مدرس نجم المدارس کلاچی)

خط و کتابت کرتے وقت
اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

# خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

## عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں

پچھلے دنوں پڈعیدن کی عیدگاہ احرار نگر میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں فاضل نوجوان مولانا ذکاء اللہ صاحب نے ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل نے ضرورت قانون قرآن پر جامع تقریر فرمائی۔ بعد میں مندرجہ ذیل قرارداد تجویز ہو کر پاس ہوئی۔

پڈعیدن کا عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور نسل کش خاندانی منصوبہ بندی کا قانون منسوخ کر کے شریعت کا قانون نافذ کیا جائے۔

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا اجلاس

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے اطلاع دی ہے کہ بروز اتوار دس اپریل کو زیر صدارت حضرت مولانا محمد رشید صاحب (مدرس اشرف المدارس) مجلس شوریٰ جمعیۃ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مرکزی وفد جمعیۃ علماء اسلام کے دورہ مشرقی پاکستان پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ اور ان تمام اعلانات کی تائید کی گئی۔ جو مرکزی عہدہ داروں نے وہاں کئے۔

دوسری قرارداد میں مرکز سے اپیل کی گئی۔ کہ کراچی میں جمعیۃ کی سہ روزہ کانفرنس کرنے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ کراچی میں کام کی رفتار تیز تر ہو۔

## جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے زعماء شہر بدر

ڈی سی ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے حضرت مولانا عبدالسلام نائب امیر مولانا عبدالحق صاحب حقانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو دو ماہ کے لئے شہر بدر کر دیا ہے۔ مولانا عبدالسلام کو گڑھ والی اور حقانی صاحب کو زرگنی میں رہنے کا حکم دیا۔

مولانا عبدالسلام کو ایک قرارداد پاس کرنے اور حقانی صاحب کو عیدالمبارک کے موقعہ پر تقریر کرنے پر شہر بدر کیا گیا ہے۔

## ممبران بنیادی جمہوریت مردان کی اسلامی غیرت زندہ باد

آج کل مردان میں بی ڈی ممبران کا تربیتی کورس جاری ہے۔ چنانچہ میونسپل ہال مردان میں یونین کمیٹی نمبر ۵ تا ۸ کے ممبران کے تربیتی کورس کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ جس میں مختلف موضوعات پر ممبران کے سامنے تقریریں کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی پر بھی تقاریر شامل تھیں۔ چنانچہ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد و ممبر بی، ڈی یونین کمیٹی ۷ مردان نے تمام ممبران کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ملک کے تمام مذہبی طبقوں اور اسلام پسند افراد نے خلاف اسلام قرار دیا ہے۔ عائلی قوانین قرآنی احکام سے مذاق۔ خاندانی منصوبہ بندی ربوبیت عامہ اور شان رزاقیت کے لئے کھلا چیلنج اور قومی و ملی موت کے مترادف ہے۔ لہٰذا ہم کو خلاف اسلام لیکچر نہیں سننے چاہئیں۔ تمام ممبران نے دینی جذبہ کے تحت تحریری مطالبہ کیا کہ خاندانی منصوبہ اور عائلی قوانین کے حق میں تقاریر منسوخ کی جائیں۔ یہ مطالبہ مجبوراً منظور کیا گیا۔ اور تربیتی کورس میں ان دو موضوعات پر تقاریر نہ ہو سکیں۔ جس کا بہت اچھا اثر عوام میں پیدا ہوا۔ (خدا کرے ہر ہر جگہ کے بی ڈی ممبروں کو اسی طرح جرأت و اسلام دوستی کی توفیق ہو)۔ (مدیر)

## جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سرگرمیاں

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ۲۴ ذی الحجہ۔ جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد عمر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ اجلاس نے عراق کے صدر کی اچانک موت پر رنج و الم کا اظہار کیا۔ نیز اجلاس نے حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب پر لگائی جانے والی پابندی فوراً ختم کی جائے نیز اجلاس نے متفقہ طور پر جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کے لئے گرد و نواح کے چکوک کا دورہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا۔

| | |
|---|---|
| حضرت مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی | امیر |
| حضرت مولانا محمد لقمان صاحب | نائب امیر |
| قاری عبدالقادر حامد | ناظم اعلیٰ |
| حضرت صوفی ضیاء الدین صاحب | نائب امیر |

لہٰذا مجوزہ پروگرام کے تحت مذکورہ بالا حضرات چک ۳۳۶ گ ب۔ چک ۳۳۵ گ ب۔ چک نمبر ۳۵۰ کا دورہ فرمائیں گے۔

## جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کا جدید انتخاب

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء بروز جمعہ جامع مسجد ایبٹ روڈ میں جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کا نیا انتخاب کرنے کے لئے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل حضرات عہدیدار منتخب ہوئے۔

| | |
|---|---|
| حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی | امیر |
| حضرت مولانا فقیر محمد صاحب | نائب امیر |
| مولانا حکیم محمود احمد ظفر | ناظم اعلیٰ |
| مولانا حافظ محمد حنیف صاحب | نائب ناظم |
| مولانا محمد علی اکبر صاحب | خازن |

اجلاس میں حکومت پاکستان کی جانب سے مسٹر غلام احمد پرویز کا ریڈیو پاکستان پر جو درس قرآن کا پروگرام تیار کیا جا رہا ہے اس پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور طے پایا کہ صدر مملکت اور وزیر نشریات کو اس بارہ میں خطوط لکھے جائیں۔

علاوہ ازیں شہر میں منظم طور پر کام کرنے کے بارہ میں بھی بہت سی تجاویز متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

محمود احمد ظفر

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر سیالکوٹ)

## خطبہ صدارت

حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا خطبہ صدارت بموقعہ ضلعی کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ ڈھاکہ دکھن (مشرقی پاکستان) کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے جو ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے ساتھ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا ایک بیان (مشرقی پاکستان میں چھ نکاتی پروگرام) بھی شامل ہے سات پیسے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے ذیل کے پتہ سے حاصل کریں۔

(دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا)

## ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا لاہور کا خطاب

اسلامی احکامات کے تحفظ و نفاذ اور نشر و اشاعت کا مقدس فریضہ دینی جماعتوں کے مکمل اتحاد و اتفاق کے ذریعہ ہی انجام دیا جا سکتا ہے۔ خلاف شریعت و رسوائے زمانہ عائلی قوانین اور ضبط ولادت جیسے خلاف اسلام منصوبوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔

مولانا احمد سعید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا لاہور نے کہا ہے کہ اسلامی احکامات کے تحفظ و نفاذ اور نشر و اشاعت کا مقدس فریضہ ملک کی تمام دینی جماعتوں کے مکمل اتحاد و اتفاق کے ذریعہ ہی انجام دیا جا سکتا ہے۔

آپ نے ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا کہ ملکی سالمیت اور استحکام کے لئے ضروری ہے کہ خلاف شریعت و رسوائے زمانہ عائلی قوانین اور ضبط ولادت جیسے منصوبوں کو فی الفور ختم کیا جائے۔ آپ یہاں مقامی جمعیۃ کے اراکین کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے طاغوتی طاقتوں کو خبردار کیا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر قائم ہونے والے خطۂ پاک پر کفر و ارتداد اور فسق و فجور پھیلانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر کسی نے ایسی جسارت کی تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔

آپ نے کہا کہ جمعیۃ ملکی قانون کی حدود میں رہ کر اپنے دینی اور سیاسی مطالبات پیش کرتی رہی ہے کہ ارباب اقتدار کا دین کے بارے میں غیر دانشمندانہ رویہ اچھے نتائج کا موجب نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ فی الفور دین کے منافی قوانین کو خود ہی منسوخ کرے۔ ورنہ رد عمل کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ کیونکہ دین کو ہر مفاد پر مقدم سمجھنا جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا طغرائے امتیاز ہے۔ اور اس عظیم مقصد کے لئے وہ گذشتہ کئی سالوں سے مصروف کار ہے۔

آخر میں آپ نے حاضرین اجلاس سے اپیل کی کہ وہ بے دینی و بے حیائی کے خلاف جہاد میں جمعیۃ علماء اسلام سے ہر طرح کا تعاون کریں۔

(مشتاق احمد ناظم شعبہ نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا)

# اعلانات

## اہم اجلاس

جملہ اراکین مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس کا ایک اہم اجلاس ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ بوقت ۱۰ بجے صبح جمعیۃ کے مرکزی دفتر واقع چوک رنگ محل میں منعقد ہو رہا ہے۔ لہٰذا تمام اراکین سے درخواست ہے کہ تاریخ اور وقت مقررہ پر مرکزی دفتر میں تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔

المستدعی۔ محمود احمد ظفر ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن)

## انجمن خدام الدین نوشہرہ کے زیر اہتمام

### پہلی عظیم الشان تبلیغی کانفرنس

۶-۷-۸ مئی (۶۶ء) بروز جمعہ ہفتہ اتوار نوشہرہ صدر میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلم۔ حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور قراء کرام و شاعر حضرات بھی تشریف لا رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں سے شرکت کی درخواست ہے۔

(الداعیان علی الخیر: اراکین انجمن خدام الدین نوشہرہ صدر)

## مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزیہ کا جدید انتخاب

لاہور۔ ۲۱ اپریل۔ مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزیہ کا جنرل اجلاس بسلسلہ جدید انتخاب زیر صدارت مولانا لال حسین اختر منعقد ہوا۔ جس میں مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع سے تقریباً پچاس نمائندوں نے شرکت کی۔ سابق صدر مولانا قاضی احسان احمد بوجہ علالت شریک اجلاس نہ ہو سکے۔

اجلاس ۱۰ بجے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ بعد میں مولانا محمد علی جالندھری نے گذشتہ کام کی رپورٹ پیش کی۔ مولانا قاضی احسان احمد صاحب بدستور امیر مرکزیہ منتخب ہوئے۔ دستور جماعت کے امیر مرکزیہ اپنی مجلس نامزد فرما کر بہ مشورہ عہدہ داران فرمائیں گے۔ اجلاس میں دو اہم تجویزیں منظور ہوئیں۔

(۱) یہ کہ آئندہ انتخاب میں تمام ارکان حاضر اجلاس ہو کر رائے دیا کریں۔

(۲) ناظم نشر و اشاعت کا عہدہ مرکزی انتخاب میں اضافہ کیا۔ تاکہ نشر و اشاعت کا اہتمام ذمہ داری سے کیا جائے۔

دیگر اہم امور زیر بحث آئے۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی کام کو آگے بڑھانے کے لئے جماعتی تنظیم اور دوسری سرگرمیوں کو تیز تر کیا جائے۔

(ناظم۔ عبدالرحیم اشعر)

## مجاہد اعظم امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا الوداعی پیغام

ڈی سی صاحب بہادر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی کرم نوازی پر نائب امیر جمعیۃ سرحد مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کو حکومت و عوام میں منافرت کی دفعہ کے تحت دو ماہ کے لئے وانڈہ شیر محمد پوسٹ آفس پنیالہ جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ مولانا نے رخصت ہوتے ہوئے عوام کو اپنے آخری ملفوظات سے لطف اندوز کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ڈی سی صاحب بہادر کا نہایت ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے یہ کارروائی کر کے ہمیں اشاعت اسلام میں مدد دی ہے۔ مولانا نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔ اس کا مفہوم اس شعر میں ملاحظہ ہو۔

خانہ زادِ عشق ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبرائیں گے کیوں

عوام نے دین اسلام کی حمایت کرتے ہوئے مولانا مدظلہ کو اسلام زندہ باد، عائلی قوانین مردہ باد کے فلک شگاف نعروں سے رخصت کیا۔ اور بہت سے احباب خدمت کا موقع حاصل کرنے کی غرض سے آرڈر شدہ مقام تک ہمراہ گئے۔

(ناظم جمعیۃ کلاچی)

## قصور میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام

۲۰ اپریل ۶۶ء کو جامع مسجد کوٹ مراد خاں قصور ضلع لاہور میں عشاء کے بعد ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا حافظ نور دین صاحب منعقد ہوا۔ محترم قاری سید حسن شاہ صاحب بخاری۔ استاذ القراء اور قاری نور محمد صاحب کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی کی تقریر کا اعلان فرمایا۔ مولانا موصوف نے ڈیڑھ گھنٹہ معاشرہ کی موجودہ برائیوں اور روز افزوں مغربیت کے خلاف پر زور تقریر کرتے ہوئے حکومت کے طرز عمل کے خلاف احتجاج کیا۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے مخالف اسلام امور کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے عوام سے جمعیۃ سے تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔ عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بننے اور اسلام کی حفاظت کے لئے مکمل تعاون کی اپیل کی۔ عوام نے بڑے جوش و خروش سے تعاون کا وعدہ کیا ساڑھے گیارہ بجے اجلاس دعا پر برخواست ہوا۔ اجلاس میں علاقہ بھر کے علماء اور دیہات تک کے مسلمانوں نے شرکت کی۔

احقر (قاری) محمد شریف قصوری
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قصور


## حیدرآباد میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

محمد امان اللہ نوشکوی متعلم مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم واقع گھاس مارکیٹ سے حاصل کریں۔ پرچہ پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔


## تبصرہ

نام کتاب **اسلامی کردار**

### چند جھلکیاں واقعات میں

مرتبہ قاری نور الحق قریشی ایم اے ایل ایل بی
سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۴۲۔ کاغذ سفید
قیمت دو روپے
ناشر علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور

سبق آموز واقعات جو پند و نصائح کا درس دیتے ہوں۔ انسانی سیرت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر دوسرے مسلمان علماء اور مفکرین کی کتابوں میں جابجا واقعات کی روشنی میں پند و موعظت سے کام لیا گیا ہے۔ مذہبی انحطاط کی وجہ سے موجودہ دور میں اس قسم کی کتابوں کی جگہ افسانوں اور ناولوں نے لے رکھی ہے۔ جس سے پند و موعظت کی جگہ بداخلاقی کے جراثیم پرورش پا رہے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں فاضل مرتب نے چودہ ایسے واقعات دلنشیں اور شستہ پیرایہ میں لکھے ہیں جو عظیم درس دیتے ہیں۔ مثلاً طوفان نوحؑ۔ معراج انسانیت واقعہ ہجرت۔ سیدنا عمر فاروقؓ کا قبول اسلام۔ واقعہ بدر وغیرہ مرتب نے پوری محنت و کاوش سے ان واقعات کو جمع کیا ہے۔ وہ بڑی خوبی سے واقعات کو نبھا گئے ہیں۔ بیشتر واقعات میں تو انہوں نے واقع نگاری سے کام لیا ہے اور اس کے ساتھ انہیں زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کی کوشش بھی کی ہے۔ جس میں وہ واقعی اپنے ادبی اور خطیبانہ زور سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ البتہ ایک آدھ جگہ واقع نگاری سے ہٹ کر شعرانہ اور افسانوی رنگ غالب ہے۔ جو کھٹکتا ہے۔ مثلاً شہادت حسینؓ کے واقعہ میں کسی حد تک مبالغہ آمیزی برتی گئی ہے اور نہ ہونے والے واقعات اور دور از کار باتوں کو جمع کر دیا گیا ہے تاہم مجموعی لحاظ سے کتاب بہت سی خوبیوں کی حامل ہے ہم قارئین کو پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ قیمت کچھ زیادہ ہی ہے۔ ایسی چیزوں کو عام کرنے کے لئے کم قیمت ہونا چاہیئے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں

(الحسینی)

## ماہ محرم میں شاندار اجتماعات

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخاں کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ محرم میں شاندار اجتماعات ہونگے

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹/۱۰ محرم | چوٹی زیریں | مولانا محمد علی صاحب جالندھری | مولانا محمد احمد صاحب |
| " " | معموری | مولانا عبدالواحد صاحب | |
| " " | ریتڑہ تحصیل تونسہ | مولانا محمد لقمان صاحب | |
| " " | کوتانی " " | مولانا سید منظور احمد صاحب | |
| ۶ " | کوٹ چھٹہ | مولوی محمد لقمان صاحب | |
| ۱۷ " | سمینہ | مولانا محمد علی صاحب جالندھری | |
| ۸ " | مدوس والا | مولانا محمد لقمان صاحب | |
| ۷/۱۲ " | گدائی | مولانا عبدالستار و مولانا محمد لقمان صاحب | |

(اللہ وسایا عفی عنہ)

ہفت روزہ

# تجلی

لاہور

## پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

زیرِ نگرانی مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بقیہ دنیا کی عمر کی مثال اب ایسی ہے جیسی اس کپڑے کی جو اول سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور صرف اس کا ایک ذرا سا تار لگا رہ جائے جو اب ٹوٹا اور اب ٹوٹا۔

مشرح: یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا ایک نظام کے تحت بنی تھی اور ایک نظام کے تحت ہی ختم ہوگی۔ اس کی فطرت میں تدریج لکھی گئی تھی، وہ پیدا ہوئی تو فوراً جوان نہ تھی پھر جب جوان ہوئی تو فوراً اس کو بڑھاپا نہیں آیا، اور جب اس کو بڑھاپا آیا تو اسی تدریج کے ساتھ اس کو موت آئے گی، جو دنیا کے دور بطنولیت میں تھے ان کو دنیا کے عالم شباب کی رعنائیوں کی کیا خبر تھی اور جو آج اس کی ترقیات کی سرعت کو دیکھ کر اس کی سدا بہار کی امید لگائے بیٹھے ہیں، وہ کیا جانیں کہ بہار کہاں اب اس کی خزاں کا وقت بہت نزدیک آ چکا ہے۔ تاہم اس کی موت میں خواہ کتنی ہی تاخیر سمجھیں لیکن جس کے دربار میں دنیا کے ہزار سال ایک دن کے برابر ہیں وہ اپنے رسول پاک صادق و امین کی زبان سے یہ اعلان کرا چکا ہے کہ دنیا اب پیری سے گذر کر موت کے قریب آ لگی ہے۔ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (اور ایک دن تیرے رب کے یہاں ہزار برس کے برابر ہوتا ہے) (پارہ ۱۷ رکوع ۱۳) اور جبکہ دنیا ہی کا وقت ختم ہو چکا ہو تو پھر اب سلسلۂ پیغمبری کیونکر رہے، تو کس کے لئے باقی رہے، اس لئے آپ نے اپنی نبوت اور دنیا دونوں کی خاتمیت کا اعلان ساتھ ہی فرما دیا ہے۔ جو فلسفۂ ارتقاء کے قائل ہیں وہ اس کی درازی کے جتنے چاہیں خواب دیکھیں لیکن جو نظام حیات کے ماہر ہیں وہ خوب جان رہے ہیں کہ آج دنیا پر جوانی چڑھ رہی ہے یا اس پر موت کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اس لئے فرصت کو غنیمت جانیئے اور کاہلی چھوڑ کر اپنے دین اور اپنی دنیا کے لئے جو کرنا ہے وہ کل کے بجائے آج ہی کر ڈالئے ؎

من نمی گویم زیاں کس یا بہ بندے ہوش باش
اے زفرصت بے خبر آنچہ باشی زود باش

عَنْ فِرَاسٍ نِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً۔ (رواہ البخاری مشکوٰۃ ص۴۵۸)

"فراس اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ جو ان کی نسبت سے ایسے ہوں گے جیسے جَو کی بھوسی یا ردی کھجوروں کے چھلکے، جن کی اللہ کی ذات پاک کو کوئی پروا نہ ہوگی"

مشرح: جبکہ تنزل کی تیز رفتاری کا یہ عالم ہو تو اندازہ فرمایئے کہ ان گذشتہ اور باقی ماندہ لوگوں کی ایسی نسبت کو سامنے رکھتے ہوئے اگر یہ سوچیں کہ آج تیرہ سو سال کے بعد ہماری نسبت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کیا ہوگی تو کوئی ہے جو اس کا اندازہ لگا سکے؟ مجھ کو اپنے بعض اکابر کا مقولہ پہنچا ہے کہ وہ فرماتے تھے اگر سلف آج موجود ہوتے تو وہ ہم کو کافر اور ہم ان کو مذہبی دیوانہ سمجھتے۔ دنیوی ترقیات کی سرعت کا اندازہ تو صرف اس ایک بات سے کیا جا سکتا ہے کہ جو سفر پہلے مہینوں میں طے ہوتا تھا وہ ترقی کرتے کرتے آج چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے، یعنی ایسے ہوائی جہاز عام طور پر استعمال میں آ رہے ہیں جو آواز کی رفتار سے تیز ہیں۔ لیکن کوئی ایسا بھی ہے جو دینی تنزل کی سرعت کا کسی گوشہ میں بیٹھ کر اندازہ لگا سکتا ہو کہ ہم کہاں سے کہاں جا پہنچے ہیں۔ حاکم سے محکوم اور محکوموں میں بھی ہمارا درجہ کیا ہے؟ صرف یہ بحث نہیں ہے بلکہ غور یہ کرنا ہے کہ ہمارا اسلام پہلے کیا تھا اور آج ہمارے پاس اسلام کا کتنا حصہ باقی ہے۔

آیئے اس کا جواب خود ایک صحابی کی زبانی آپ کو سنا دوں۔ جس کے بعد آپ خود اس کا اندازہ فرما سکیں گے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ایک دن غصہ میں بھرے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے تو ان کی اہلیہ نے پوچھا۔ آج آپ کے اتنے غصہ کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں عہد نبوت کی کوئی بات اب نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور بس، بقیہ امور میں بہت کچھ تغیر و تبدل محسوس کرتا ہوں (مشکوٰۃ شریف ص۹۷) حضرت ابو الدرداءؓ کے ان کلمات کو سمجھنے کے لئے وہی دینی نظر چاہیئے جو ان کو عطا ہوئی تھی۔

یہ بیان اس دور کا ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ اب اس سے اندازہ فرمایئے کہ ہمارے دور میں اگر ابو الدرداءؓ موجود ہوتے تو ہماری حالت پر کیا تبصرہ فرماتے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو نمازی ہیں، وہ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں۔ وقت، سنن و آداب اور جماعت کا ان کو کتنا خیال ہے۔ پھر یہ بھی صرف عادتاً ہے یا عبادت الٰہی کی نیت سے اس میں خشوع و خضوع اور اخلاص کی کتنی روح ہے؟ یہ سوالات ایک طرف ہیں اس کے بعد اب دین کے دوسرے شعبوں پر نظر ڈالئے تو زبان سے بے ساختہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ نکلے گا۔ ان سب سوالات سے پہلا سوال ایمان اور ایقان کا ہے۔ یعنی ہمارے دل میں خدا کی وحدانیت اور اس کے رسولوں کی رسالت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت، حشر و نشر، عذاب قبر اور حساب و کتاب کی کتنی اہمیت باقی رہ گئی ہے اور ان پر یقین کا عالم کیا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ ان قطعیات پر یقین صرف خیالات کے درجہ میں باقی رہ گیا ہے بلکہ ان کی تاویلات اور اس سے بڑھ کر ان کا تمسخر اڑانا کیا یہ ہماری محفلوں کا ایک عام مشغلہ بنا ہوا نہیں ہے نعوذ باللہ من ذالک۔

حقیقت یہ ہے کہ جتنی سرعت سے ان میدانوں میں ہم نے ترقی کی تھی ضرور تھا کہ ہمارے تنزل کی رفتار بھی اتنی ہی تیز ہوتی۔ کیونکہ جو جلدی بلندی سے گرتا ہے وہ اتنے ہی نیچے دور تیزی سے گرتا ہے۔ سورۂ والتین میں پہلے بہت تاکید کے ساتھ فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا تھا، لیکن وہ اپنے اعمال کی بدولت جب گرا تو اسفل السافلین میں جا پہنچا۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (مگر جو یقین لائے اور عمل کئے اچھے) یعنی جو اس سے نیچے وہ لوگ وہی تھے جو ایمان پر قائم اور نیک عمل کرتے رہے۔ اگرچہ ان دونوں صفتوں میں بھی اول امت سے ہم کو کیا مناسبت؟ تاہم ان کی بدولت طبقہ اسفل السافلین میں پہنچنے سے ان صفات کے حاملین اب بھی نیچے ہوتے ہیں۔


## جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لاہور۔ فنی مسجد کمہار پورہ لاہور میں ۵ و ۶۔ اگست ۱۹۶۶ء جمعہ، ہفتہ کو سیرت النبی کے موضوع پر ایک جلسہ ہوگا جس میں مولانا عبید اللہ صاحب انور، مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا عبد العزیز بھٹی صاحب، مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب بخاری، صوفی احمد بخش صاحب حشمتی خواتین سے خطاب کریں گے

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۶ء

# سیاسیات عالم

جتنا خطرہ امن عالم کو آج کل درپیش ہے اتنا خطرہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے اب تک نہیں ہوا۔ فتنہ و فساد کی جڑ امریکہ کا مرض جوع الارض ہے اس ملک کی زرخیزی، آبادی، تمدن، کارخانے، ترقی اور دولت نوع انسانی کے لئے وبال جان ہو گئی ہے فی منٹ ایک ہوائی جہاز تیار کرنے والے ملک کو ان مصنوعات کو کہیں نہ کہیں کھپانا ہے۔ اس کے لئے اس نے یہ تدبیر اختیار کی ہے کہ دنیا میں انقلابات کئے جائیں اور زر پرستوں کی ہر طرح امداد کر کے مختلف ممالک کو اپنی طرف جھکنے پر مجبور کیا جائے۔

اس نے عرصہ سے ویٹ نام میں جنگ نہیں بلکہ جنگی مشقیں شروع کر رکھی ہیں۔ اگر ویٹ نام جو چھوٹا سا ملک ہے دب کر اطاعت قبول کرلے، تو چین کے مقابلہ کے لئے ایک نو آبادی ہاتھ آجائیگی وہاں سے انڈونیشیا، جاپان اور چین پر دباؤ ڈالا جاسکے گا، اور اگر کسی وقت روس سر اٹھائے تو اس کو بھی کچلنا آسان ہو، اور اگر ویٹ نام دبے نہیں اور نہ اطاعت قبول کرے تو بیکار پڑی ہوئی فوج اور اسلحہ کی پریکٹس سہی۔ اتنی بڑی طاقت کا ہزار دو ہزار جہازوں کی کمی یا چار پانچ سال میں چند ہزار انسانوں کی ہلاکت سے کیا بگڑ سکتا ہے۔

امریکہ کا خیال تھا کہ ویٹ نام چند دن میں جھک جائے گا، مگر وہاں کے چھاپہ ماروں نے چند سال کامیاب لڑائی جاری رکھ کر امریکہ کی جنگی ساکھ کو تباہ کر دیا۔ چنانچہ اب چڑ کر امریکہ نے شمالی ویٹنام کی شہری آبادی پر وحشیانہ بمباری شروع کر دی ہے اگرچہ اس نے وہاں تباہی مچادی ہے۔ مگر اس کا یہ حربہ بھی بیکار ہو چکا ہے۔ شمالی ویٹ نام نے جھکنے کی بجائے اعلان کر دیا ہے کہ ہم فتح حاصل کرنے تک لڑیں گے اور چین نے اعلان کر دیا ہے کہ ہم ویٹ نام کو بھرپور امداد دیں گے۔ امریکہ شمالی ویٹ نام پر ہوائی اور بحری حملے کر سکتا ہے مگر بری فوج کا بڑی تعداد میں وہاں لانا آسان کام نہیں ہے جبکہ چینی یاجوج ماجوج بری راستوں سے داخل ہو کر امریکن کھوپریوں میں پانی پینے کی مشق کریں گے۔ یہ فوجیں جنوبی ویٹ نام تک جاسکتی ہیں۔

روس اگرچہ اس معاملہ میں چین سے پیچھے پیچھے رہا اور جس قوت سے امریکہ کارروائی کر رہا ہے اس قوت سے اس نے اس کے مقابلہ کا اعلان نہیں کیا مگر پھر بھی روس اس کے لئے تیار نہیں ہے کہ ویٹ نام کو ختم کر کے امریکہ افریشیائی ممالک میں اپنی برتری اور رعب بٹھائے۔ چنانچہ اب امریکہ اس سانڈھ کی طرح جو سینگ تو اڑائے ہوئے ہے مگر دوسرے سانڈھ کی طاقت سے مرعوب ہو کر پتلے پتلے پاخانے بھی کرنے لگتا ہے اس کوشش میں ہے کہ کوئی طاقت بیچ بچاؤ کر کے صلح و مفاہمت کرائے۔ اس سلسلہ میں یورپ کے عبداللہ بن ابی لنڈن کے وزیر اعظم ولسن نے ماسکو کا دورہ کیا، اور بیچاری اندرا گاندھی نے بھی داؤ لگائے کہ کسی طرح اس مسئلہ پر گفتگو کے لئے جنیوا کانفرنس بلائی جائے۔ مگر روس نے اتنی کچی گولیاں نہیں کھیلیں، وہ کسی کے دام گیسو کا شکار نہ ہوا۔ وہ ویٹ نام کے اس اعلان کا حامی ہے کہ جب تک ویٹ نام میں امریکن گورے موجود ہیں صلح کی بات چیت نہیں کی جاسکتی۔ بھلا روس کیوں یہ برداشت کرنے لگے کہ مفاہمت ہو کر روس کا مستقل اڈہ ویٹ نام کے کسی حصہ میں کوریا کی طرح قائم ہو جائے۔

اب امریکہ خود اپنے دام میں پھنسا ہوا ہے۔ اس کے حواری ہزار جتن کریں، امریکہ کو اس دلدل سے نہیں نکال سکتے۔ امریکہ نے صدر ناصر کے ذریعہ بھی پیغام رسانی کی سعی کی مگر بے سود۔

دوسری طرف امریکہ کے پلید پٹھو اسرائیل نے شام کی سرحدات پر حملہ کر کے اقوام عالم کا رخ دوسری طرف پھیرنا چاہا۔ اور اس میں یہ خواہش بھی کارفرما ہو سکتی ہے کہ مصر کو الجھایا جائے، اور اسرائیل کی تمام وہ طاقت جو امریکہ نے مہیا کی ہے مصر پر خرچ کر کے مشرق وسطیٰ پر اقتدار حاصل کر لیا جائے۔ عراق اور اردن نے فوراً شام کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ صدر ناصر اور امیر فیصل نے جلدی نہیں کی۔ دونوں کے سوچ و بچار میں فرق ہے جس پر اس وقت کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ دنیا کی بساط سیاست پر کیا کچھ نہیں ہوتا۔

شاہ فیصل نے امریکہ کی دعوت پر امریکہ کا دورہ کیا، وہاں یہودیوں کے خلاف لب کشائی کی جیسے کہ ان کو مشرقی ممالک میں ایسا کرنے کی عادت تھی۔ پھر کیا تھا، گورنر نیویارک نے شاہ کی تمام تقریبات کو موقوف کر دیا اور شاہ کو کسی ہوٹل میں مشکل سے جگہ ملی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ فوراً واپس آکر سوچتے، پھر صدر ناصر کی استعمار دشمنی کی داد دیتے ہوئے ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے۔ امریکہ کا دماغ درست ہو جاتا، مگر ایسا نہ ہوا، بلکہ تعجب ہے کہ دورۂ امریکہ کے بعد ہی میں مسلم سربراہوں کی کانفرنس کا اعلان ..... کیا گیا، اور عجیب تر بات یہ ہے کہ یہودیوں نے شام کی سرحد پر چھیڑ چھاڑ کی اور عراق و اردن نے شام کی حمایت کا اعلان کیا تو فوراً ہی مودودی قسم کے آدمیوں نے اخبارات میں لکھنا شروع کر دیا کہ دیکھو مصر کا ناصر کچھ نہیں کہتا، جس سے ہمارے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کہ امریکہ کے پٹھو کا حملہ صرف ایک آزمائشی حملہ تھا اور ساتھ ہی ناصر کو الجھانا تھا۔

مگر ناصر کا ناصر خدائے برتر ہے جو نعم المولیٰ و نعم النصیر ہے۔ وہ امریکہ، امریکہ کے پٹھوؤں انگریز، انگریز کے عدن، جمہوریہ یمن اور اس کے مقابلہ میں فرنگی کے بنائے ہوئے جنوبی عرب وفاق سب پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ وہ اس کو بھی دیکھتا ہے کہ ظفر احمد انصاری (مودودی) اور مصر کا اخوانی لیڈر سعید رمضان جنیوا میں بیٹھ کر لاکھوں سعودی ریال (روپوں) کو دیتے ہوئے کس سازش میں مصروف یا کیا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

اِدھر اندرا گاندھی اڑتی ہوئی آسمان سے صدر ایوب خاں کو خیر سگالی کا پیغام بھیجتی ہے۔ اس کا نرم ہونا فطری ہے مگر ہمارے صدر کی گرمی و سختی کا مظاہرہ بھی ہوا۔ اور بہت ممکن ہے کہ بھارت کے انتخابات کے بعد اندرا گاندھی نرم تر ہو جائے۔ اور ہمارے گرم تر صدر بھی کوئی بین بین راستہ تلاش کریں، تو روس اور امریکہ دونوں کی خواہش پوری ہو جائے۔ مگر پاکستانی قوم کشمیریوں کی مکمل آزادی سے کم پر کسی طرح راضی ہونے کو تیار نہیں ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا ہوگا کہ کشمیر، ویٹ نام اور فلسطین ایسی تین گتھیاں ہیں کہ یہ اہل تثلیث کے ناخن تدبیر سے نہیں سلجھ سکتیں یہاں اہل توحید کا توکل اور خدائی نصرت و امداد ہی کام آسکے گی۔

ہم پاکستانی گورنمنٹ سے عرض کرتے ہیں کہ ملک سے خرمستیوں کو ختم کر کے اللہ کی رحمتوں اور نصرتوں کو حاصل کر کے ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے بے نیاز ہو کر خسر الدنیا والآخرہ کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آسکتا اللہ تعالیٰ پاکستان کو محفوظ رکھے اور ہمارے بڑوں کو چشم بصیرت عطا کرے۔ آمین!

## مشنری سکول اور بائیبل

۱۸۵۷ء کے بعد انگریز نے جہاں ظاہری لحاظ

سے مسلمانوں پر اپنا تسلط قائم کیا وہاں دین مسیحی کو بھی مسلمانوں کی نظروں میں وقیع اور باوقار بنانے کے لئے مسیحی تبلیغ کے مشنری اسکول کھولے۔ انگریز اس میں کہاں تک کامیاب ہوا؟ اس کا جواب عیسائیوں کی موجودہ تعداد اور پاکستان کا موجودہ معاشرہ دے سکتا ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان میں آنے کے وقت عیسائی نہایت قلیل تعداد میں تھے، لیکن آج عیسائی تبلیغ اور مشنری اسکولوں کی وجہ سے ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے بلکہ اس وقت ملک میں ان مشنری اداروں کی تعداد ۲۳۱ ہے۔ جس میں قوم کے ۸۰ ہزار طلبا زیر تعلیم ہیں اور اٹھارہ لاکھ ۶۴ ہزار روپیہ سالانہ ہماری حکومت انہیں امداد دے رہی ہے۔

پاکستان بننے کے بعد ہی مسلمانوں نے یہ مطالبہ کرنا شروع کر دیا تھا کہ حکومت ان سکولوں اور کالجوں کو اپنی تحویل میں لے، لیکن ہمارے قریباً سارے ارباب حکومت چونکہ انہی سکولوں کے تعلیم و تربیت یافتہ تھے لہذا انہوں نے پوری قوم کے اس مطالبہ کو سنا ان سنا کر دیا۔ قوم نے بھارت، لنکا، برما اور دیگر ممالک کی مثالیں پیش کیں، لیکن ارباب حکومت نے کوئی کان نہ دھرا، بلکہ الٹا ان اسکولوں کو زیادہ سہولتیں فراہم کی گئیں۔ حتیٰ کہ حالت یہاں تک ہو گئی کہ پاکستان کے دارالمملکت راولپنڈی کے ایک مشنری سکول میں ایک لڑکے کو محض اس لئے پچاس روپے جرمانہ ہوا کہ اس نے انگریزی کی بجائے پاکستان کی قومی زبان اردو میں بات کی تھی۔ اخبارات نے اس پر اداریے لکھے اور اس کو پاکستان کی قومی زبان کی توہین کے مترادف قرار دیا، لیکن حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگی اور اس اسکول کی انتظامیہ کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔

اب خدا خدا کر کے ہمارے نیک دل صوبائی وزیر تعلیم نے یہ اعلان کیا ہے کہ حکومت نے مشنری اسکولوں میں مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کو بائیبل پڑھانے سے روک دیا ہے اور اب کسی مسلمان لڑکے کو بائیبل پڑھنے اور بائیبل کا امتحان دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکے گا۔ ہم وزیر تعلیم کے اس مبارک فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ یہ فیصلہ اتنا اہم نہیں ہے جتنی اس کو اہمیت دی جا رہی ہے یہ درست ہے کہ آپ نے قوم پر احسان کر کے ان اسکولوں میں بائیبل کی تعلیم کو روک دیا، لیکن ان اسکولوں کی انتظامیہ نے وہاں جو عیسائی ماحول پیدا کیا ہوا ہے اور جو عیسائی نصاب وہاں پڑھایا جاتا ہے جس سے ایک طالب علم غیر شعوری طور پر اسلام سے دور اور عیسائیت قریب ہو جاتا ہے، اس کا علاج آپ نے کیا کیا ہے؟ صرف بائیبل کی تعلیم بند کر دینے سے حالات میں کچھ فرق نہیں پڑتا، کیونکہ صرف بائیبل میں اتنی کشش اور جاذبیت نہیں ہے کہ وہ ایک بچے کو عیسائیت کی طرف کھینچ سکے یہ سارا اس ماحول اور نصاب کا اثر ہے کہ ہماری آنے والی قوم ان سکولوں اور کالجوں میں پڑھ کر بے دینی کی ڈگر پر چل رہی ہے، اور اسلامی تہذیب، اسلامی تمدن، اسلامی اقدار اور اسلامی تاریخ کی عزت اور وقار ان کے دلوں سے محو ہوتا جا رہا ہے۔

لہذا حکومت پاکستان اور خصوصی طور پر اپنے نیک دل اور اسلامی ذہنیت رکھنے والے وزیر تعلیم ملک خدا بخش بچہ کی خدمت میں ہماری یہ پر زور اپیل ہے کہ حکومت ان اسکولوں، کالجوں، ہسپتالوں اور دیگر مشنری اداروں کو فوراً اپنی تحویل میں لے اور ان میں اسلامی نصاب نافذ کرے تاکہ ہماری آئندہ نسل اسلامی اقدار اور دینی ذہن کی حامل ہو۔ اب تو ہمارے دوست ملک انڈونیشیا نے بھی سب غیر ملکی اداروں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ ہمیں بھی اس سے اس معاملہ میں سبق لینا چاہیئے۔ امید ہے کہ ہماری یہ اپیل ضرور سنی جائے گی۔

## زہرہ گداز حادثہ

اس ہفتہ لودھراں کے قریب مسافر بس اور چناب ایکسپریس کے تصادم میں وسیع جانی نقصان کی خبر وحشت اثر پر ہر شخص دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

ہم بحث میں الجھنا نہیں چاہتے کہ اس میں قصور ریلوے کا تھا یا بس ڈرائیور کا۔ اب حکومت انکوائری کروا رہی ہے۔ اصل حقیقت سامنے آ جائے گی۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں ریل اور بس کے تصادم کا یہ سب سے پہلا حادثہ ہے جس میں اتنی جانیں ضائع ہوئی ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، زخمیوں کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین!)

## لعنۃ اللہ علی الکاذبین

مودودی ہفت روزہ "آئین" میں فتح عالم خاں مودودیے کا یہ بیان پڑھا کہ "مولانا غلام غوث نے کہا اس زمانے میں اسلامی نظام ہرگز نافذ نہیں ہو سکتا.... اس زمانے کا تو سب سے بہترین نظام کمیونزم ہے"۔

ایک اور سطر میں میری طرف منسوب کیا کہ "حکومت الٰہیہ کا نعرہ صرف لوگوں کو جمع کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے"

اسی صفحہ کے اخیر میں پھر میری طرف منسوب کر کے لکھا کہ کمیونزم اس وقت کا سب سے اچھا نظام ہے"۔

اس قسم کا افتراء مودودیوں کی گھٹی میں پڑ گیا۔ ان کے گرو مہاراج نے حضرت یونس علیہ السلام پر یہ کیا کہ فریضۂ رسالت میں کوتاہیاں کرتے رہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر جھوٹی تاریخوں کے واسطہ سے افتراء کیا۔ اب چیلے بھی اسی نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ میں مذکورہ تینوں جملوں کے جواب میں صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین پر اکتفا کرتا ہوں۔

(احقر۔ غلام غوث ہزاروی)

## حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کی جانشینی کی بابرکت تقریب

۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء جامع مسجد بلاک ۱ سرگودھا میں بعد از نماز جمعہ ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے شیخ الحدیث التفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ کے حالات پر نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ حضرت مرحوم کے علم و تفقہ، تدریس و خطابت، باطنی کمالات اور مجاہدانہ کارناموں پر روشنی ڈالی۔ بعد میں اسوۃ الصلحاء قدوۃ العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے اپنی دستار مبارک حضرت مفتی صاحب مرحوم کے خلف اکبر حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب کے سر پر رکھ کر جانشینی کا اعلان فرمایا اور سلسلہ نقشبندیہ کی بیعت کی اجازت فرمائی، اور پھر حضرت مفتی صاحب مرحوم کے باقی صاحبزادگان حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب مولانا احمد شفیع صاحب اور مولانا حافظ محمد رفیع صاحب حافظ عبدالبدیع صاحب اور صاحبزادہ احمد رفیع صاحب کی بھی دستار بندی فرمائی اور حضرت مولانا صالح محمد صاحب کی بھی دستار بندی فرمائی جو حضرت مرحوم و مغفور کے خلیفہ مجاز اور مخلص و ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ بعد ازاں دعائے خیر کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ اس تقریب میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور صلحائے عظام نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا قاری جلیل الرحمٰن خطیب جامع مسجد گول چوک حضرت مولانا قاضی عبدالقادر صاحب جھاوریاں۔ حضرت مولانا مولا بخش صاحب جھاوریاں حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی حضرت مولانا نور محمد صاحب خطیب جامع مسجد غلہ منڈی حضرت مولانا عبدالقیوم خطیب مرکزی جامع مسجد سٹلائٹ ٹاؤن حضرت مولانا سعید احمد صاحب خلف الرشید حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب جانشین حضرت رائے پوریؒ اور دیگر علماء و خطباء حضرات موجود تھے۔ علاوہ ان کے شہر کے مخیر اور با اثر حضرات بھی موجود تھے۔

## ویٹنام پر امریکی بمباری کیخلاف احتجاج

لاہور۔ ۲۴ جولائی۔ شیخ حسام الدین صاحب امیر متحدہ اسلامی محاذ پاکستان اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان سے دفاعی معاہدہ کر کے جس طرح اس کی خلاف ورزی کی اور اپنی سیاسی ساکھ کو عظیم نقصان پہنچایا ہے اسی طرح ویٹنام پر جارحانہ حملہ نے اس کی اصول پرستی اور امن پسندی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا ہے۔ شمالی ویٹ نام پر وحشیانہ بمباری اور انسانیت کش طرز عمل وہاں اپنی فوج کی موجودگی میں مفاہمت کی خواہش کمزور اقوام کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ متحدہ اسلامی محاذ پاکستان اس کو امن عالم کے لئے خطرہ تصور کرتا اور اس کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔

مولانا محمد یوسف صاحب احیاء العلوم ماموں کانجن ضلع لائلپور

# زکوٰۃ کی شرعی حیثیت

"مشرق" کے صفحات میں خالد مسعود صاحب کا مراسلہ زکوٰۃ کے موضوع پر نظر سے گذرا، معلوم ہوتا ہے کہ شرح زکوٰۃ میں اضافہ کے مجوزین صرف سطحی دلائل یا سطحی معمولوں پر کفایت کرنے لگے ہیں۔ خالد صاحب لکھتے ہیں:۔

"مدینہ منورہ میں جب اسلامی معاشرے کی تشکیل ہوئی تو مالیاتی ضرورتوں کے لیے ٹیکس لگانے کی ضرورت پیش آئی، چنانچہ مختلف اشیاء پر ٹیکس لگائے گئے، لیکن ان سب ٹیکسوں کے لئے اوائل اسلام کی اصطلاح صدقہ اور زکوٰۃ تھی"۔

زکوٰۃ کو مالیاتی ضرورتوں کے لئے معاشرہ کا نافذ کردہ ٹیکس قرار دینا محض خوش گپی ہے جس کی پشت پر کوئی دلیل نہیں، بلکہ قرآن و حدیث کے نصوص میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے متعلق "ٹیکسی تصور" یا تو دورِ نبوت کے منافقین کا عقیدہ تھا یا پھر امت جب جاہلیت کی طرف لوٹ جائے گی اور قلوب ایمانی دولت سے بے بہرہ ہونے لگیں گے تو اس وقت یہ نظریہ "جدید تکنیک" کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

چنانچہ سورۂ توبہ (پ۔ ۱۰ رکوع ۱۶) میں اس منافق کا تذکرہ موجود ہے جو ثعلبہ کے نام سے مشہور تھا اور اس نے سب سے پہلے زکوٰۃ کو ٹیکس کا نام دیا۔ اس بدبخت کا جو انجام ہوا، اسے تفسیر کی کتابوں میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے (ابن جریر جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۸) نیز اسی سورہ (پ ۱۱ ع ۱) میں ان بدوی منافقین کا ذکر بھی آیا ہے، جن کی طرف سے خالد صاحب سا ہی خوبصورت نظریہ پیش کیا گیا تھا۔ "ویتخذ ما ینفق مغرما" کی شرح کرتے ہوئے امام جریر رقمطراز ہیں۔

یعنی عن ما لزمہ لا یرجوله ثوابا ولا یدفع به عن نفسه عقابا (جلد ۱۱ صفحہ ۴)

یعنی وہ اسے صرف لازم شدہ ٹیکس قرار دیتا ہے جس پر اسے نہ آخرت کے ثواب کی توقع ہے، نہ اس کے ذریعہ سے عذاب ٹل جانے کا یقین"۔

اسی ذیل میں امام ابن جریر نے ان لوگوں کے منافق ہونے کی تصریح ابن زید سے نقل کی ہے "هؤلاء المنافقون من الاعراب"۔ نیز حدیث میں فرمایا گیا کہ جب امت میں من جملہ دیگر امور کے زکوٰۃ کے ٹیکس ہونے کا نظریہ پیش کیا جانے لگے گا۔ اس وقت خسف و مسخ اور دیگر بے در بے فتنوں کا انتظار کرنا چاہیئے (ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۴۴) الغرض زکوٰۃ کے متعلق "ٹیکسی نظریہ" یا تو پہلے منافقین کی جانب سے پیش کیا گیا یا آئندہ آنے والے ایمان و عقل سے عاری لوگوں کے متعلق اطلاع دی گئی کہ وہ یہ نظریہ پیش کریں گے۔ ورنہ ان بدقسمت لوگوں کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ دین، فقہا اور محدثین کروڑوں کی تعداد میں گذرے ہیں، لیکن کبھی کسی کے زبان و قلم پر یہ نظریہ نہیں آیا۔

خالد صاحب لکھتے ہیں:۔

"اور تمام فقہی کتابوں میں یہ مختلف ٹیکس ارکانِ اسلام کے ایک رکن زکوٰۃ کے ذیل میں آتے ہیں"۔

جب ان کو بھی بقلم خود یہ اقرار ہے کہ اسلام کا تمام علمی ذخیرہ زکوٰۃ کو رکنِ اسلام قرار دینے پر متفق ہے تو اس "اسلامی رکن" کو ٹیکس کا نام دینا صریح ظلم اور الٹی منطق نہیں تو اور کیا ہے؟

مزید لکھتے ہیں:۔

"اسلامی معاشرے میں ان ٹیکسوں کو بنیادی ..... رکن اور عبادات کا درجہ حاصل تھا"

سوال یہی ہے کہ جب زکوٰۃ کو اسلام میں بنیادی رکن کا درجہ حاصل ہے تو خالد صاحب اور ان کے ٹیکسی رفقاء اسے ٹیکس کے درجہ علیا پر فائز فرما کر اسلامی بنیادوں کی بیخ کنی پر زور اجتہاد کیوں صرف کرتے ہیں اور جب دین قیم میں زکوٰۃ کو بنیادی عبادت کا درجہ حاصل ہے تو پھر اس میں ترمیم و تنسیخ کی تجویز پیش فرما کر خدائی عبادت کو سلاطین کا کھلونا بنا ڈالنے پر کیوں اصرار کیا جاتا ہے۔ کیا انسانی ہوس کاریوں کا تختہ مشق بننے کے بعد عبادت، عبادت رہ جائیگی؟

اس کے بعد خالد صاحب رقمطراز ہیں:۔

"ان کی اس منزلت کی وجہ یہ تھی کہ جب تک ادا کرنے والا اپنے ضمیر کے سامنے جوابدہ نہ ہو اور ایک اندرونی طاقت اسے ان ٹیکسوں کی ادائیگی پر مجبور نہ کرے، معاشرہ کا اقتصادی ڈھانچہ قائم نہیں رہ سکتا"۔

ان کا یہ "ٹیکسی فلسفہ" زکوٰۃ کے بارے میں واقعہ کی بالکل غلط تصویر کشی ہے۔ وہ بار بار یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کا نفاذ صرف معاشرے کی جانب سے تھا، حالانکہ زکوٰۃ کی رکنیت اور فرضیت کی منزلت معاشرے کی جانب سے حاصل شدہ نہیں بلکہ حق تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اس منزلت کی وجہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کی اپنے ضمیر کے سامنے جوابدہی نہیں بلکہ خدائے علیم و خبیر کے سامنے جوابدہی کا یقین ہے اور زکوٰۃ کی ادائی کے لئے ادا کرنے والے کی مجبوری بلفظ صحیح اس کی طوع و رغبت، کسی اندرونی طاقت کی مرہون منت نہیں بلکہ خدائے غفار و قہار کی ہستی کی بالاوستی کا عقیدہ اس کا باعث ہے۔ پھر زکوٰۃ کی غایت صرف معاشرے کا اقتصادی ڈھانچہ قائم کرنا نہیں بلکہ اس کی اصلی غایت حضرتِ حق جل مجدہٗ کی رضا طلبی (ابتغاء مرضاۃ اللہ) اور آخرت کی سرخروئی حاصل کرنا ہے زکوٰۃ کا یہ کتنا گھٹیا اور موہوم تصور ہے جو زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دینے والوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے

اس کے بعد خالد صاحب نے ایک عجیب نقطہ پیش فرما کر گویا اسلام کی روح نکال کر لوگوں کے سامنے رکھ دی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اسلامی معاشرے میں دین و دنیا کی دوئی کا تصور سرے سے موجود نہیں۔ دوئی کا تصور اس وقت اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے جب قیصر اور خدا کے واجبات کو دو الگ الگ حصوں میں تقسیم کر دیا جائے"۔

اگر اسلام میں دین و دنیا کی دوئی کا تصور موجود نہیں تو سوال یہ ہے کہ اسلام میں دین کو دنیا کے تابع کرکے تمام دینی اعمال کو دنیا کی اغراض و خواہشات کے مطابق ڈھال دینے کا تصور کہاں سے مرکب ہوا ہے! اسلام نے یہ تعلیم تو بالاشبہ دی ہے کہ جس طرح خالص دینی اعمال کو خدا طلبی اور ثواب آخرت کے لئے کیا جائے۔ اسی طرح دنیوی معاملات بھی شرعی ہدایات کے موافق رضائے خداوندی اور وسیلۂ آخرت کی حیثیت سے بجا لائے جائیں تاکہ دنیا کے معاملات بھی ذریعہ دین ہونے کی وجہ سے دینی رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ لیکن یہ تعلیم اسلام نے کب دی ہے کہ دین و دنیا کی تمام امتیازی لکیریں مٹا کر دین و دنیا کو خلط کر ڈالو، اور دین کو دنیا کے خادم اور آلہ کار کی حیثیت دے ڈالو۔ پھر اگر قیصر اور خدا کے واجبات کو الگ الگ حصوں میں تقسیم کرنے کی اجازت اسلام نہیں دیتا تو وہ یہ اجازت کب دیتا ہے کہ قیصر و کسریٰ کے خود تراشیدہ جاہلی قسم کے ظالمانہ ٹیکسوں کو فریضۂ خداوندی میں گڈمڈ کر ڈالو، اور اس معجون مرکب سے روس اور امریکہ کے خطوط پر اسلامی معاشرے کے نقشے مرتب کرو۔ اسلام کا تمام دین و دنیا کے "ون پوائنٹ" کا نعرہ لگانے والوں کی نظر سے کیا قرآن مجید کی وہ بیسیوں آیات نہیں گذریں، جن میں دنیا کے غرور اور فریب کو اجاگر کیا گیا ہے، اور ذٰلك مبلغهم من العلم فرما کر دنیا پرستوں کے عقل و علم کا ماتم کیا گیا ہے، الیس منکم رجل رشید؟

اس کے بعد خالد صاحب رقمطراز ہیں:۔

"معاشرے کی تمام ضروریات کے لئے جو ٹیکس لگایا اُسے حکومت کے علاوہ کسی کو وصول کرنے کا حق نہیں"۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

# اسلام میں اجتماعی مفاد کی اہمیت

## اجتماع کی اہمیت

اسلام فطری مذہب ہے اس لئے اس میں بنی نوع انسان کی تمام ضروریات کی رعایت نہایت مناسب ترتیب کے ساتھ موجود ہے، یہاں صرف فرد و اجتماع کے مسئلہ پر مختصر سی روشنی ڈالی جاتی ہے۔

اسلام ہر فرد انسانی کے سود و بہبود کا بھی خیال رکھتا ہے اور تمام انسانوں کے اجتماعی مفاد کا بھی۔ ظاہر ہے کہ اجتماعی نفع و نقصان انفرادی نفع و نقصان سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اس لئے اسلام نے اجتماع پر زیادہ زور دیا ہے۔ اور اگر اجتماعی مفاد کے لئے فرد کی جان کی قربانی کی بھی ضرورت ہو تو اسلام نے اس کو جان پیش کر دینے کا حکم دیا ہے۔ جہاد میں اسی لئے افراد اپنی جانیں پیش کرتے ہیں کہ اسلام سربلند ہو کر ساری قوم کو فائدہ پہنچے۔ پھر اسلام نے ایسے افراد کی اتنی عزت افزائی کی کہ جو افراد اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کام آ جائیں جس کا مقصد بھی بنی نوع انسان کو رب کائنات کے خط و غضب سے بچا کر جنت اور حیات دوام کی راہ پر ڈالنا ہوتا ہے ان کے لئے مرتے ہی نازونعم کی دوسری زندگی اور مرتبۂ شہادت پر فائز ہونے کی خوشخبری سنائی ہے۔

یہ بات ایک مثال سے اور زیادہ واضح ہوتی ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف پر آپ کی تجہیز و تکفین کا کام بعد میں ہوتا ہے اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خلافت کا فیصلہ پہلے کرتے ہیں تاکہ اہل اسلام کے شیرازے کو اکٹھا کیا جائے اور ان کی اجتماعی ہیئت کو انتشار کے خطرہ سے بچایا جا سکے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی مقصد جلیل کے لئے مسلسل ۲۳ برس تک اذیتیں برداشت فرمائیں۔ آخر کار مسلمانوں کو ایک مثالی ہیئت اجتماعیہ بہترین نظم و نسق اور اعلیٰ ڈسپلن عطا فرما کر دار دنیا سے دار آخرت کی طرف رخ مبارک پھیر لیا (فداہ امی و ابی) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ خطرہ بھی نہ تھا، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسد مبارک میں دو دن پڑے رہنے سے کوئی تغیر آ سکتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے جسم مبارک زمین پر حرام کئے گئے ہیں۔ مٹی ان پر اثر نہیں کر سکتی تو قبر مبارک سے باہر ہوا اور حرارت کیا اثر کرے گی، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلاموں کے بدن سینکڑوں برس کے بعد قبروں میں تر و تازہ پائے گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سرور انبیاء تھے۔ آپ کا ارشاد صحیح حدیث میں موجود ہے، کہ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون (پیغمبر اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے رہتے ہیں)

## عبادات میں بھی اجتماعیت

عبادت بندے کا اپنے رب کے سامنے اظہار عجز و نیاز اور انتہائی خشوع و خضوع و تذلل کا نام ہے یہ بندے اور آقا کے درمیان بلا واسطہ ایک معاملہ ہے مگر اسلام نے اس میں بھی اجتماعی مفاد کو ملحوظ رکھا ہے۔

نماز تنہا پڑھنے سے بھی ہو جاتی ہے مگر جماعت سے پڑھنے کا درجہ بڑھ جاتا ہے اس لئے کہ پنجوقتہ مسلمانوں کے ملنے جلنے سے جو فائدے مرتب ہو سکتے ہیں اور جس طرح باہمی محبت و رابطہ پیدا ہو سکتا ہے، وہ انفرادی نماز میں حاصل نہیں ہو سکتا ہے اور عیدین کی نماز پڑھی جائے تو بھی سب کے لئے دعا کرنے کا حکم ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم (کہ اے اللہ ہم سب کو سیدھی راہ پر چلا) اور اگرچہ عبادت تنہا کرتا ہے مگر صورت اجتماع کی بنانے کا حکم ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین (کہ اے اللہ ہم سب آپ ہی کی عبادت کرتے اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں) جمعہ اور عیدین کی نمازیں اجتماعی مفاد اور قومی یک جہتی کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ روزوں کے لئے تمام دنیا کے لئے ایک ہی مہینہ مقرر کیا گیا ہے زکوٰۃ انفرادی طور پر دینے سے بھی ادا ہو جاتی ہے مگر بیت المال کے ذریعہ اجتماعی طریق کار کو اہمیت دی گئی ہے۔ حج تو اسلامی اجتماعیت کا سب سے بڑا عالمی مظاہرہ ہے۔ بہرحال اسلام نے عبادات میں بھی اجتماعیت کا خاص لحاظ رکھا ہے۔

## ضبط و نظم

اسلام نے اجتماعی مفاد کی خاطر ہی ضبط و نظم اور ڈسپلن پر اتنا زور دیا ہے کہ حکومت اسلامی اور امیر کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد تیسرے درجہ پر رکھ کر اس اطاعت امیر کو اسلام کا حکم اور عبادت قرار دیا۔ قرآن پاک میں ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور اپنے میں سے امیر کا) ظاہر ہے کہ ملک و مملکت کے اعلیٰ مفادات ڈسپلن کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ اسلام نے اس سلسلہ میں اتنا زور دیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چاہے تم پر حبشی غلام ہی امیر بنا دیا جائے اس کی بھی اطاعت کرنا، پھر اس ڈسپلن کو عام حالات تک وسیع فرما دیا ہے۔ یہاں تک کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تم تین آدمی سفر کرو تو ایک کو اپنا امیر بنا لیا کرو۔ نماز جیسی خالص عبادت میں بھی امام کے اشاروں پر رکوع و سجود اور قیام و قعود کرنے کا حکم دے کر اسلام نے نماز کو نہایت خوبصورت بنا دیا ہے۔ چنانچہ تبلیغی جماعت والوں سے معلوم ہوا ہے کہ کہ پیرس کی مسجد میں صرف دس بارہ مسلمان مل کر نماز پڑھتے ہیں مگر اس ہیئت اجتماعیہ سے یورپین اتنے متاثر ہوتے ہیں کہ اسے دیکھ کر ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی عیسائی مسلمان ہو جاتا ہے۔

## اطاعت امیر کی خاص اہمیت

اجتماعیات میں حکومت کو جو اہمیت حاصل ہے وہ اظہر من الشمس ہے اس لئے اسلام نے امیر مقرر کرنے کے لئے علم و عمل، دیانت و امانت اور اہلیت کی بہترین شرائط تجویز کی ہیں مگر باوجود اس کے کسی حاکم وقت سے بغاوت کو اس وقت تک جائز قرار نہیں دیا۔ جب تک وہ صاف صاف اور صریح کفر کا ارتکاب نہ کرے (مثلاً مرزائی ہو جائے یا حدیث رسول کی اطاعت کا انکار کر دے یا مثلاً قرآن پاک کے کسی حکم کو العیاذ باللہ صحیح نہ سمجھے) تو جب تک صاف کفر کا ارتکاب نہ کرے اس کے خلاف بغاوت نہیں کی جا سکتی۔ ایسا نہ ہو کہ امیر کے فسق و فجور کی وجہ سے اگر ملک میں افراتفری پھیل جائے تو اڑوس پڑوس کی کافر حکومتیں تم پر حملہ کر کے تمہاری اجتماعیت کو ختم اور مسلمانوں کو مغلوب کر دیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جیسے بزرگان دین نے ہر مصیبت پر صبر کیا مگر بغاوت اور ملک میں انتشار ..... کو برداشت نہ کیا۔

## اعلان حق اور بغاوت میں فرق

یہاں ایک باریک مسئلہ ہے جو ان حضرات کے اس عمل سے بھی واضح ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ اگر بادشاہ، امیر، صدر مملکت، گورنر یا ظالم سلطان شریعت کے خلاف کہتا یا کرتا ہے اور ایک نیک نیت مسلمان اس کو تبلیغ کرتا، اس برائی سے بچنے کی ہدایت کرتا یا اس کے غیر شرعی حکم کے خلاف صحیح حکم شرعی کو واضح کرتا ہے تو اس کو نہ بغاوت کہیں گے نہ ڈسپلن کی خلاف ورزی۔ یہ مسلمان حکومت کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرتا بلکہ یا اس کی خیر خواہی کرتا ہے یا اس کے شر سے عوام کے اسلام کو بچانے کے لئے اعلان حق و صداقت کرتے ہوئے اپنے آپ کو مبتلائے مصائب کرتا ہے، جیسے مذکور الصدر بزرگان دین نے کیا۔ اس صورت میں وہ اجتماعیت کو نقصان پہنچائے بغیر حق کا اعلان یا تبلیغ کر کے صرف اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں۔ وہ یہ کام حکومت کی مخالفت کی خاطر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ وہ اس وقت اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب نوراللہ مرقدہٗ

# معارف القرآن

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ ..... فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اگر مرتد ہو جائے گا کوئی تم میں اپنے دین سے تو بہت جلد آمادہ کر دیگا اللہ ایک ایسی قوم کو جو اللہ کی محبوب اور اللہ کی محب ہوگی۔ تواضع کرنے والی ہوگی ایمان والوں کے مقابلہ میں سختی کرنے والی ہوگی۔ کافروں پر جہاد کرے گی راہ خدا میں اور نہ ڈرے گی ملامت سے کسی ملامت کرنے والے کی۔ یہ اللہ کی بخشش ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا اور دانا ہے سوا اس کے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ ہے اور رسول اس کا اور وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی وہ لوگ جو قائم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ جھکنے والے ہیں اور جو شخص دوستی کریگا اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے تو بتحقیق اللہ ہی کا گروہ غالب رہے گا۔

یہ تین آیتیں ہیں جو اس مقام پر لکھی گئی ہیں۔ پہلی آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ آیت قتال مرتدین کے نام سے مشہور ہے اور دوسری آیت یعنی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ آیت ولایت کے لقب سے ملقب ہے اور تیسری آیت تتمہ کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

اصل مقصود خداوندی اس مقام پر کفار، یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنے کی ممانعت ہے اور باہم مسلمانوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنے کی تاکید ہے، اور درحقیقت یہ ایک بہت بڑا مقصد دین الٰہی کا اور اسلام کے دین کامل ہونے کا ایک روشن ثبوت ہے کہ شیطان کے آنے کے جتنے راستے تھے سب بکمال احتیاط بند کر دیئے گئے ہیں اور صلاح و تقویٰ کی جو جو صورتیں ممکن تھیں سب کی بہ تفصیل یا باجمال تعلیم دی گئی۔ بلاشبہ محبت و دوستی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے بڑے بڑے اثرات ہیں۔ محبوب کی ہر چیز کا محب کی نظر میں محبوب ہو جانا اس کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ حق تعالیٰ نے اس مقصد کو یوں شروع فرمایا کہ:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرو وہ اپنے آپس میں دوستی کریں اور جو شخص تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ انہیں میں سے ہو جائے گا اس لئے خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اس کے بعد فرمایا کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ بہت جلد یہود و نصاریٰ کے دوست بن جاتے ہیں ..... اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ برے وقت ہمارے کام آئیں گے۔ عنقریب خدا مسلمانوں کو فتح دیگا، یا کوئی اور بات عالم غیب سے ظاہر کرے گا۔ اس وقت یہ لوگ پشیمان ہوں گے۔

اس کے بعد آیت قتال مرتدین ہے جس کا ربط ماسبق سے ظاہر ہے کہ جب یہود و نصاریٰ سے دوستی کا ثمرہ بیان فرمادیا کہ وہ جو ان سے دوستی کرے گا انہیں میں سے ہو جائے گا تو معلوم ہوا کہ جو لوگ ان سے میل رکھتے ہیں ایک نہ ایک روز مرتد ہوں گے۔ لہٰذا فتنہ ارتداد کی خبر اور اس فتنہ کا علاج جو عالم غیب میں مقدر ہو چکا تھا۔ بیان فرما کر مسلمانوں کو مطمئن کر دیا۔

جب کفار کی دوستی سے ممانعت فرمائی تو یہ بتانا ضروری ہوا کہ پھر دوستی کس سے کریں لہٰذا آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ میں تعلیم فرمایا ہے کہ دوستی خدا سے کرنا چاہیئے اور اس کے رسول سے اور ان ایمان والوں سے جو نماز قائم کرتے ہوں اور زکوٰۃ دیتے ہوں یعنی اپنی عبادت پر ان کو ناز و غرور نہ ہو۔ پھر ساتھ ہی اس شبہ کا جواب بھی دے دیا جو وہ کہتے تھے کہ برے وقت میں کفار ہمارے کام آئیں گے۔ فرمایا کہ برا وقت ایمان والوں پر آ ہی نہیں سکتا۔ خدا اور رسول مومنین سے دوستی کرنے والے سب پر غالب رہیں گے۔ ان کو کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ یہ تو آیت قتال مرتدین و آیت ولایت کا ربط سباق کے ساتھ تھا، اب سیاق دیکھو۔ ان آیتوں کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ

یعنی اے ایمان والو! جن یہود و نصاریٰ وغیرہ نے تمہارے دین کے ساتھ تمسخر کیا۔ ان سے دوستی مت کرو۔

ان کے بعد ان کی شرارتوں کا بیان ہے کہ انہوں نے اذان کے ساتھ تمسخر کیا۔ پھر ان پر لعنت و غضب کے نازل ہونے کا ذکر ہے کہ ہم نے ان کو سؤر اور بندر بنا دیا تھا۔ یہی بیان بہت دور تک چلا گیا ہے۔

المختصر ان تمام آیتوں کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار سے دوستی کی ممانعت اور باہمی مسلمانوں میں ایک دوسرے سے الفت و محبت رکھنے کی تاکید ہو رہی ہے ..... اس کے سوا اور کچھ مقصود نہیں ہے۔ اس مقصود کے درمیان فتنۂ ارتداد کا تذکرہ اسی مناسبت کی وجہ سے فرما دیا جو اوپر ذکر ہوئی اور فتنہ ارتداد کے تذکرہ میں خلیفہ برحق کو بھی بتلا دیا۔

اب آیت قتال مرتدین پر ایک نظر ڈالو کہ کس طرح خداوند عالم غیب نے ایک آئندہ آنے والے ہولناک واقعہ کی پیشگوئی فرمائی اور اپنے جلال و جبروت کا کس طرح اظہار کیا کہ اے مسلمانو! جو لوگ تم میں سے مرتد ہو جائیں گے۔ خدا نے ان کے قلع و قمع کرنے کے لئے عالم غیب میں یہ تدبیر مقرر کی ہے کہ خاصان خدا کی ایک جماعت ان کے قتال پر منجانب اللہ برانگیختہ کی جائے۔ اور وہ ان کی سرکوبی کریگی

کیفیت اس واقعہ کی یوں ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر زمانہ میں عرب میں تین قبیلے مرتد ہو گئے اور ہر قبیلہ میں ایک ایک شخص مدعی نبوت اٹھ کھڑا ہوا، اور ان لوگوں نے بڑا فساد برپا کیا۔ اول ذوالخمار اسود عنسی جو ایک کاہن اور شعبدہ باز شخص تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو حکم بھیجا کہ اس کا قلع قمع کر دیں۔ چنانچہ ان کے لشکر میں ایک شخص فیروز نے اس کذاب کو جہنم پہنچایا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی الٰہی خوشخبری بھی مسلمانوں کو سنا دی کہ فاز فیروز یعنی فیروز کامیاب ہو گئے۔ مگر اس کامیابی کی خبر ظاہری طور پر حضرت صدیق رضؓ کے آغاز عہد خلافت میں بماہ ربیع الاول آئی اور یہ پہلی خوشخبری فتح کی تھی جن کو سنکر حضرت صدیق رضؓ خوش ہوئے۔

دوسرا مسیلمہ کذاب۔ اس نے شہر یمامہ (متعلقات یمن) میں دعویٰ نبوت کیا اور اس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ اس نے ایک خط جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا جس کی عبارت یہ ہے:۔

"من مسیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ۔ اما بعد فان الارض نصفھا لی ونصفھا لک"

یعنی یہ خط مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف ہے ..... اما بعد زمین آدھی ہماری اور آدھی آپ کی مطلب یہ کہ ہم آپ مل کر ملک فتح کریں اور باہم تقسیم کر لیا کریں۔ معلوم ہوا کہ اصل مقصود ملک لینا ہے۔

(باقی آئندہ)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

# قرآن پاک کی عظمت

۲۳ جون ۱۹۶۶ء کو بجنور کے عربی مدرسہ میں قرأت کے فارغ التحصیل طلبہ کو تقسیم اسناد کی رسم ادا فرمانے کے بعد حضرت حکیم الاسلام زید مجدہم نے حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی:۔

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا:۔

بزرگان محترم! مجھے اس وقت غیر معمولی طور پر مسرت ہوئی کیونکہ اس مدرسہ میں چار بچوں کو قرآن پاک کی قرأت کی سند دی گئی ہے۔ یہ ایک طرف جہاں معلمین کی برکت ہے تو دوسری طرف ہمارے مفتی صاحب کی بھی برکت ہے۔ معلم اور متعلم کی خیر کے متعلق حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے، خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔ تم میں افضل وہ ہیں جو قرآن پاک سیکھتے ہیں اور سکھاتے ہیں۔ اس میں جہاں معلم اور متعلم کی خیر ظاہر ہے وہاں ان کے والدین کی بھی خیر ظاہر ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ میدان محشر میں تمام اولین اور آخرین کو جمع کرے گا اور حافظ قرآن کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کے سامنے چاند اور سورج کی روشنی ماند پڑ جائے گی"۔

بارشاہوں میں جب کسی کی تاجپوشی کی جاتی ہے تو تمام اعیان حکومت کو جمع کیا جاتا ہے اور سب کے سامنے تاجپوشی کی جاتی ہے تاکہ اس بادشاہ کا اقتدار ظاہر ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حافظ قرآن کے والدین کا اقتدار اور عظمت ظاہر کرنے کے لئے تمام اولین و آخرین کو جمع کرے گا، جس میں تمام انبیاء صلحا، شہدا اور فرشتے جمع ہوں گے اور فرشتے بھی عربوں کھربوں ہوں گے۔ یہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

بلکہ عبادٌ مکرمون — یہ اللہ کے مکرم بندے ہیں ایسے ہی تمام انبیاء موجود ہوں گے جن کی تعداد بعض روایات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے اس بڑے اجتماع میں تاجپوشی ہوگی اور اعلان کیا جائیگا

## قرآن پاک کی عظمت

یہ سب کچھ قرآن پاک کی عظمت اور برکت ہے اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار تبرکات ہیں قرآن پاک ان سب میں سب سے اعلیٰ تبرک ہے اس لئے کہ اور جتنے تبرکات ہیں وہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے اندر سے کوئی نہیں نکلا۔ قرآن پاک کلام اللہ ہے اور علم خداوندی کا ترجمان ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:۔

تبرکوا بالقرآن فانہ کلام اللہ وخرج منہ

قرآن سے تبرک حاصل کرو کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اس سے نکلا ہے۔

تو کلام اور علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہیں جو اس کے اندر سے نکل کر آئی ہیں پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان سے حضرات صحابہؓ کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔

## قرآن اور جنت

ہمارے اندر جس قدر قرآنی آیات ہیں۔ یہ سب درجات جنت ہیں اور جنت کے درجات بھی ویسے ہیں جن کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

ان کو نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ قلب انسان میں ان کے کمالات کا کبھی خیال ہی گذرا۔

میدان حشر میں حافظ قرآن سے فرمایا جائے گا:۔

"قرآن کی تلاوت کرتا جا اور جنت کے درجوں میں چڑھتا جا"۔

بعض روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک میں جتنی آیات ہیں اتنے ہی جنت میں درجات ہیں تو کہا کرتا ہوں کہ ہم لوگ اپنے دلوں میں جنت چھپائے بیٹھے ہیں۔ یہ آیات کل قیامت میں جنت کے درجات کی صورت میں ظاہر ہوں گی۔ ہمارے بچپن میں ایک قسم کی گولیاں فروخت ہوا کرتی تھیں۔ بچے ان کو خریدتے تھے۔ جب ان کو پانی میں ڈالتے تو وہ کبھی پھول بن جاتیں اور کبھی کچھ اور چیز۔ اس سے بچے بہت زیادہ خوش ہوتے۔ اسی طرح غالباً یہ آیات کل قیامت میں جنت کے درجات کی صورت میں ظاہر ہوں گی۔

## عالم اور متعلم

ابھی آپ نے دیکھا کہ بچے سند لینے کے لئے آئے اور اوپر چڑھے، بظاہر یہ سود ادبی معلوم ہوتی ہے۔ ایسے ہی وہ فضائل جو ان کو قرآن پاک کی بدولت حاصل ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ قرآن اپنے ماں باپ سے بھی افضل ہے۔ مگر میں کہتا ہوں، اس کی مثال اس شاخ جیسی ہے جس پر پھول کھلا ہے۔ اگرچہ پھول بظاہر اوپر ہے مگر اس کی روشنی اور اس کا وجود اسی شاخ کی وجہ سے ہے جس پر وہ لگا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

انی بعثت معلمًا۔ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہے:۔

انی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں

مسجد نبوی میں دو جماعتیں تھیں۔ ایک جماعت تو ذکر، تسبیحات اور تلاوت قرآن میں مشغول تھی۔ دوسری جماعت تعلیم میں مصروف تھی۔ آپ تشریف لائے اور فرمایا:۔

کلا کما علی الخیر۔ تم دونوں خیر پر ہو۔

لیکن آپ اس جماعت میں جا بیٹھے جو تعلیم و تعلم میں مشغول تھی۔ اس سے آپ نے علم کی عظمت ظاہر فرمائی کیونکہ بغیر علم کے عبادت نہیں ہو سکتی۔ عبادت کے لئے ضرورت ہے معبود کے علم کی کہ کس کی عبادت کرنی چاہیئے اور طریق عبادت کی کہ کس طرح عبادت کرنی چاہیئے اور غرض عبادت کہ کیوں عبادت کرنی چاہیئے۔

علم میں اور مال میں فرق ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ علم جتنا خرچ کیا جائے گا بڑھتا جائے گا اور مال جتنا خرچ کیا جائے گا گھٹتا رہے گا۔ کسی کے پاس اگر سو روپیہ ہیں وہ خرچ کر دیئے تو ۹۸ رہ جائینگے۔ اور اگر دس خرچ کر دیئے تو نوے رہ جائیں گے۔ علم ایسا نہیں ہے کہ اگر کسی کے پاس سو مسئلہ ہیں اور دس دوسرے کو سکھائے تو نوے رہ جائیں گے۔ اگر ایسا ہوتا تو شاگرد عالم ہو جاتا اور استاد جاہل رہ جاتا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بتلانے والے کے پاس سو کے سو مسائل رہتے ہیں اور سیکھنے والے کے پاس اگر دس اس نے سیکھے ہیں تو سو سکھانے والے کے پاس اور دس سیکھنے والے کے پاس، گویا ایک سو دس ہو جائیں گے پھر علم جتنا خرچ کیا جائیگا، اس کے دروازے کھلتے جائیں گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لکل آیۃ ظھر وبطن

ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔

آج ان بچوں کو حرف قرآن کا علم ہوا ہے اس کا بھی ثواب ہے۔ حدیث شریف میں موجود ہے آلیۃ پڑھنے کا ثواب بقدر تیں نیکیوں کے ہے۔ ایک حرف الف، دوسرا حرف لام، تیسرا حرف میم اور ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں اس طرح تیس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ حروف کے بعد اس کے معنی ہیں۔ پھر حقائق ہیں تو جس قدر علم بڑھتا جائے گا اسی قدر فضیلت اور مرتبہ بھی بڑھتا جائیگا

## عالم اور عابد

عالم کا مرتبہ عابد سے زیادہ ہے حدیث شریف موجود ہے۔

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔ فقیہ واحد شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

عبادت خراب کرنے کے لئے شیطان کو بہت سے راستے معلوم ہیں۔ عبادت کثیر کے بعد قلب میں ذرا سا کبر پیدا ہو جائے یا ریا پیدا ہو جائے تو تمام عبادت بیکار۔ ان تمام راستوں کا توڑ عالم جانتا ہے وہ جلدی سے شیطان کی گرفت میں نہیں آتا، اور عابد جس کو علم نہ ہو، وہ جلدی سے بہک جاتا ہے

## حکومت سے متحدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام قوانین کو کتاب وسنت کے مطابق بنایا جائے

۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بیحیائی نہ پھیلائی جائے

۴۔ اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف وترمیم کے دروازے بند کئے جائیں۔

۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے

۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔

۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے

۸۔ ثقافت کے نام پر رقص وسرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔

۹۔ مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے۔

۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے

## قرآن پاک کا مرتبہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو جو مرتبہ دیا ہے وہ کسی دوسری کتاب کو نہیں دیا یوں کلام اللہ تو انجیل بھی ہے اور تورات بھی مگر حقیقت میں کلام اللہ صرف قرآن پاک ہی ہے کیونکہ تورات تو یکسر گئی کتابت شدہ مل گئی۔ انجیل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلب پر القا... فرمایا اور پھر انہوں نے اس کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا۔ لیکن کلام اللہ ہر وقت اس صفت سے متصف رہا۔ کیونکہ کلام وہ ہے جس کا تکلم ہو۔ حدیث شریف میں موجود ہے

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اس کی آواز صلصلۃ الجرس کی سی ہوتی تھی۔

یعنی وحی الٰہی کی آواز ہوتی تھی جس کو کانوں سے سنا جاتا اور پھر زبان سے ادا کر دیا جاتا تھا۔ قرآن پاک میں موجود ہے۔

قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق و

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

# قرآن پاک کی عظمت

۲۳ جون ۱۹۶۶ء کو بجنور کے عربی مدرسہ میں قرأت کے فارغ التحصیل طلبہ کو تعلیم اسناد کی رسم ادا فرمانے کے بعد حضرت حکیم الاسلام زید مجدہم نے حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی:۔

مال جتنا خرچ کیا جائے گا گھٹتا رہے گا۔ کسی کے پاس اگر سو روپیہ ہیں وہ خرچ کر دیئے تو ۹۸ رہ جائینگے۔ اور اگر دس خرچ کر دیئے تو نوے رہ جائیں گے۔ علم ایسا نہیں ہے کہ اگر کسی کے پاس سو مسئلہ ہیں اور دس دوسرے کو سکھائے تو نوے رہ جائیں گے۔ اگر ایسا ہوتا تو شاگرد عالم ہو جاتا اور استاد جاہل رہ جاتا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بتلانے والے کے پاس سو کے سو مسائل رہتے ہیں اور سیکھنے والے کے پاس اگر دس اس نے سیکھے ہیں تو سو سکھانے والے کے پاس اور دس سیکھنے والے کے پاس، گویا ایک سو دس ہو جائیں گے پھر علم جتنا طرح کیا جائیگا، اس کے مدد وازے کھلتے جائیں گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نکل آیۃ تلھو وبطن ہرآیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔

آج ان بچوں کو حرف قرآن کا علم ہوا ہے اس کا بھی ثواب ہے۔ حدیث شریف میں موجود ہے آلم پڑھنے کا ثواب بعدد تیس نیکیوں کے ہے۔ ایک حرف الف، دوسرا حرف لام تیسرا حرف میم اور ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں اس طرح تیس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ حروف کے بعد اس کے معنی ہیں۔ پھر حقائق ہیں جو جس قدر علم بڑھتا جائے گا اسی قدر فضیلت اور مرتبہ بھی بڑھتا جائیگا

**عالم اور عابد** عالم کا مرتبہ عابد سے زیادہ ہے حدیث شریف موجود ہے۔

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔ فقیہ ہو احد شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

عبادت خراب کرنے کے لئے شیطان کو بہت سے راستے معلوم ہیں۔ عبادت کثیر کے بعد قلب میں ذرا سا کبر پیدا ہو جائے یا ریا پیدا ہو جائے تو تمام عبادت بیکار۔ ان تمام راستوں کا توڑ عالم جانتا ہے وہ جلدی سے شیطان کی گھات میں نہیں آتا، اور عابد جس کو علم نہ ہو، وہ جلدی سے بہک جاتا ہے

## حکومت سے متحدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی مطالبہ

۱۔ ملک کے تمام قوانین کو کتاب وسنت کے مطابق بنایا جائے

۲۔ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بیحیائی نہ پھیلائی جائے

۴۔ اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف وترمیم کے دروازے بند کئے جائیں۔

۵۔ مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے

۶۔ شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔

۷۔ سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے

۸۔ ثقافت کے نام پر رقص وسرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔

۹۔ مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے۔

۱۰۔ مزدوروں اور کسانوں کے حقوق شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے

## قرآن پاک کا مرتبہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو جو مرتبہ دیا ہے وہ کسی دوسری کتاب کو نہیں دیا یوں کلام اللہ تو انجیل بھی ہے اور تورات بھی مگر حقیقت میں کلام اللہ صرف قرآن پاک ہی ہے کیونکہ تورات تو کیا رگی کتابت شدہ مل گئی۔ انجیل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلب پر القا... فرمایا اور پھر انہوں نے اس کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا۔ لیکن کلام اللہ ہر وقت اس صفت سے متصف رہا کیونکہ کلام وہ ہے جس کا تکلم ہو۔ حدیث شریف میں موجود ہے

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اس کی آواز سلسلۃ الذہب کی سی ہوتی تھی۔

یعنی وحی الٰہی کی آواز ہوتی تھی جس کو کانوں سے سنا جاتا اور پھر زبان سے ادا کر دیا جاتا تھا۔ قرآن پاک میں موجود ہے۔

قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق و ھو العلی الکبیر۔

فرشتوں کو جب ہوش آتا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ تمہارے رب نے کیا فرمایا تو کہتے ہیں حق فرمایا اور وہ بلند و برتر ہے۔

اس آیت میں نزول قرآن کی کیفیت بیان فرمائی ہے۔ جب وحی نازل ہوتی ہے تو سب فرشتے جلال خداوندی سے مدہوش ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے جبریل ؑ کو ہوش آتا ہے تو آپس میں ایک دوسرے سے یہ سوال کرتے ہیں۔ اسی طرح کن الذی تتلوا علیٰ بالحق الایۃ۔ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ۔ ان صیغوں یعنی تلاوت، قرأت وغیرہ سے یہ ثابت ہے کہ تکلم کی صفت قرآن پاک کو حاصل ہے۔ اسی وجہ سے قرآن پاک دوسری کتابوں کے مقابلے میں بدرجہ اتم کلام اللہ ہے۔

**لطائف علمیہ** یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ اس نے وہ صفات اور خطاب قرآن کے پڑھنے والے کو بھی عطا کر دیئے جو اللہ تعالیٰ کے لئے تھے اس لئے کہ فاذا قرأناہ سے ثابت ہے۔ اب جو بھی قرأت کرے گا وہ قاری ہوگا۔ اسی طرح تتلو سے ظاہر ہے کہ تالی۔ تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے کہ اب جو بھی قرآن پاک کی تلاوت کرے گا وہ تالی ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے ورنہ حکومت کے جو القاب ہوتے ہیں وہ رعایا کے نہیں ہوتے۔ ہر آدمی وائسرائے یا گورنر یا قیصر یا بادشاہ اپنا لقب نہیں رکھ سکتا یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے ایسے خطابات سے نوازا جو اس کے لئے مخصوص خطابات تھے۔ حدیث میں موجود ہے۔ جنت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنتیوں کے نام جو مراسلے جاری ہوں گے ان پر یہ پتہ لکھا ہوگا۔

من العزیز الرحیم الی العزیز الرحیم

تو قرآن پاک کی وجہ سے بندوں کو صفات الٰہیہ حاصل ہو جاتی ہیں جب تک قرآن نازل نہیں ہوا تھا اس وقت تک زمانہ جاہلیت کہا جاتا ہے اور جب قرآن نازل ہوا تو عہد القرون بن گیا۔ قرآن کے نازل ہونے سے پہلے لوگوں کو جاہل یعنی جہلائے عرب کہا جاتا تھا لیکن قرآن کے نازل ہونے کے بعد وہ صحابہ بن گئے۔ غرضیکہ اہل عرب کی کوئی وقعت نہیں تھی۔ قرآن پاک نے ان کو زندگی عطا کی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک (اپنے کلام) کو روح فرمایا ہے (روحنا) یہ روح جس میں داخل ہو جائیگی اسی کو زندگی حاصل ہو جائے گی۔ اسی طرح قصہ آن پاک نے عرب کو زندہ کیا، ہم کو زندہ کیا، ساری دنیا کو اس سے زندگی ملی۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے، جیسے گیہوں۔ جب تک اس میں روح ہوتی ہے اسی وقت تک اس کو زمین پر مار دیجئے بلندی کی طرف جائے گی، لیکن اگر روح نہ ہو تو وہ زمین کا پیوند ہو جائے گی۔ یہی قرآن پاک کا معاملہ ہے وہ جس کے پاس ہوگا اس کو بلندی ملے گی اور وہ جس کے پاس نہیں ہے وہ پستی کا شکار ہو جائے گا۔

## باعظمت کلام

کلام کی عظمت تکلم کی عظمت سے ظاہر ہوتی ہے جس درجہ کا تکلم ہوگا اسی درجہ کا اس کا کلام۔ انسان کا معاملہ ذرہ ہے کہ اس کے اوپر جس قسم کی کیفیت ہوگی اسی سے متصف اس کا کلام ہوتا ہے۔ اگر کسی کے اوپر غم کی کیفیات طاری ہیں تو وہ مرثیہ کہے گا، اس سے اگر تہنیت کا کلام یا قصیدہ مدحیہ لکھوایا جائے تو وہ نہیں لکھ سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ ان کیفیات سے منزہ و پاک ہے۔ اس لئے اس کے کلام میں اگر کسی جگہ اظہار غضب ہے تو ساتھ ہی اظہار رحمت بھی ہے

تکلم اگر باعظمت اور بڑی شخصیت ہے تو اس کی عظمت اس کے کلام سے ظاہر ہوگی۔ اگرچہ اس کا کلام کتنا ہی سادہ کیوں نہ ہو۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے صاحبزادے پڑھ کر فارغ ہوئے۔ لوگوں نے ان سے وعظ کی استدعا کی۔ انہوں نے بڑا مختصر وعظ کیا۔ لیکن لوگوں پر اثر نہ ہوا۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ نے بہت سادہ بات کہی لیکن لوگ روتے روتے بیحال ہو گئے تو صاحب دل کی سادہ سی بات بھی اثر و کیف سے خالی نہیں ہوتی اور اسی سادہ کلام سے اس کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

اورنگ زیب کی بیٹی زیب النساء بڑی شاعرہ تھی، اس کا کلام مجلسوں میں پڑھا جاتا تھا۔ عاقل خاں اس کا کلام سن کر سر دھنا کرتا تھا۔ عاقل خاں نے زیب النساء سے اس کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو زیب النساء نے لکھ کر بھیجدیا۔

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل

بہرحال صاحب کلام کی عظمت کلام سے ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے فرمایا ہے کہ کلام پاک اس طرح تلاوت کرنا چاہیئے کہ یہ خیال رہے کہ یہ کلام الٰہی ہے جو میری زبان پر جاری ہے اس تصور سے کلام الٰہی کی تلاوت کرنے سے وہی اثرات مرتب ہوں گے اور انسان میں اچھے صفات پیدا ہوں گے اور رذائل دور ہو جائیں گے۔ چند دن کی مشق کے بعد گمان میں صوت حق آنے لگیگی

خوشا اس شخص کی قسمت جو تجھے یاد کرے
خوشا اس شخص کی قسمت جو تجھے یاد رہے

## سانحۂ ارتحال

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کے ماموں ۱۲ جولائی کو ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں اس دار فانی سے انتقال فرما گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ حضرت مفتی صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

# دنیا میں حقیقی امن صرف اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے ہی سے ہو سکتا ہے (مولانا ہزاروی)

لاہور ۲۰ جولائی ادارہ تحفظ اقدار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ سیرت کانفرنس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے فرمایا کہ اس وقت پوری دنیا امن کی تلاش میں سرگرداں ہے، لیکن حقیقی امن نہ تو بڑی بڑی کانفرنسوں میں ہے اور نہ اقوام متحدہ کی لمبی لمبی میٹنگوں میں ... نہ کمیونزم میں ہے اور نہ سوشلزم میں، نہ امپیریلزم میں ہے اور نہ جمہوریت میں حقیقی امن صرف اسوۂ حسنہ اور سیرت طیبہ پر عمل کرنے میں ہے۔

ویٹ نام کا ذکر کرتے ہوئے مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ ویٹ نام پر امریکہ کے وحشیانہ حملے انسانیت سوز ہیں اور امریکہ اپنے جہازوں اور فوج کی وجہ سے کبھی بھی فتح حاصل نہیں کر سکتا۔

آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، اس میں غیر اسلامی قوانین کا نفاذ، خاندانی منصوبہ بندی کی لعنت، عائلی قوانین اور ملک میں فحاشی اور بے حیائی کے اڈے، خلاف اسلام اور دل آزار رسم و رواج ہمارے لئے باعث ننگ ہیں اور ان کی سرپرستی کرنے والے ملک و ملت کے دشمن ہیں۔

آپ نے عیسائیت مرزائیت، پرویزیت اور فضل الرحمانیت پر بھی کڑی نکتہ چینی کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کی ملک و ملت کے خلاف سرگرمیوں پر قدغن لگائے۔

آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ قرآنی نظام کے نفاذ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔

متحدہ اسلامی محاذ کے ناظم حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے بھی عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور دوسرے غیر اسلامی قوانین کی شدید مذمت کی، اور عوام الناس کو متحدہ اسلامی محاذ کے ساتھ تعاون کی دعوت دی۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹولیاں نے اطاعت رسول ﷺ کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور لوگوں کو جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق یاد دلوائے۔

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نے جو کہ صدر جلسہ بھی تھے ... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب ملک میں تمام برائیوں کا خاتمہ ہو جائے اور اسلامی نظام حیات کے نفاذ کی راہیں کھل جائیں۔

آخر میں ادارہ کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری دلاور حسین صاحب نیازی نے حسب ذیل قرار دادیں پڑھ کر سنائیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) ادارہ تحفظ اقدار اسلام پاکستان پرانی انارکلی لاہور کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ ملک اسلامی نام پر، اسلام کو فروغ دینے اسلامی زندگی گذارنے، اسلامی قوانین رائج کرنے اسلامی ثقافت و تہذیب کو ترقی دینے اور پروان چڑھانے کے لئے حاصل کیا گیا تھا، لیکن افسوس کہ یہ ملک عیسائی مشنریوں کی جولانگاہ بن گیا ہے۔ آج دنیا میں عیسائیت کی فصل بونے کے لئے اس ملک پاکستان کی زمین سے بہتر، شاداب اور عیسائیت خیز زمین موجود نہیں ہے چنانچہ عیسائیوں کے تبلیغی ادارے، مذہبی گرجے، تفریحی کلب، ہسپتال اور طبی امداد کی انجمنیں سب کے سب عیسائیت کے فروغ اور اشاعت میں ممد و معاون ہیں۔ عیسائی مشنریوں کی جانب سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کتابیں شائع کر کے جاہل اور کم تعلیم یافتہ آبادیوں میں تقسیم کر کے انہیں مرتد بنایا جا رہا ہے۔ اس تباہی میں سب سے زیادہ افسوسناک پہلو حکومت اور حکام کا وہ تعاون ہے جس سے عیسائیت بڑی تیزی کے ساتھ پرورش پا رہی ہے۔

امریکی ایڈ کا ایک معقول حصہ عیسائیت کے تبلیغی اداروں کے ذریعہ صرف کیا جاتا ہے۔ سرکاری دفتروں، سرکاری تقریبات اور عام تبلیغی جلسوں میں جو روش حکومت نے ان کے ساتھ اختیار کر رکھی ہے وہ نہایت قابل اعتراض، عیسائیت نواز اور اسلام کش ہے اس اجلاس کی رائے میں ان حالات کا لازمی نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ آئندہ کسی وقت بھی عیسائی بیرونی تعاون سے عیسائی اسٹیٹ کا مطالبہ کر کے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت عیسائی مشنریوں کی تمام سرگرمیوں کی بابت تحقیقات کرے اور انسداد کی مؤثر تدابیر اختیار کر کے مسلمانوں کے دین و ایمان اور پاکستان کی حفاظت کرے۔

(۲) یہ اجلاس جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور صاحبزادگان و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

# تلخ و شیریں

## مودودیوں کی بہتان تراشی کی نئی مہم

مودودی جماعت کے لوگوں کو جھوٹے پروپیگنڈے میں ایسا ید طولیٰ حاصل ہے کہ شیطان کے بھی کان کتر رہے ہیں۔ پہلے یہ صدر ناصر (مصر) کو کمیونسٹ کہہ کر اس کو بدنام کر کے امریکہ کو خوش کر رہے تھے۔ جب یہ چرچا عام ہو گیا کہ مصر میں کمیونزم خلاف قانون ہے، تو اب ناصر کی بے دینیوں کا ذکر کر کے اپنا ہاضمہ درست کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بارہ میں کئی بار یہ لوگ جھوٹا پروپیگنڈا کر چکے ہیں اب انہوں نے نئی مہم چلائی ہے۔ بلوچستان کے حضرت مولانا محمد عمر صاحب سے لے کر حضرت مولانا غلام غوث صاحب تک یہ بہتان تراش رہے ہیں کہ وہ کمیونزم کے حامی ہیں۔

مودودی پرچہ "آئین" مورخہ ۹ جولائی کے صفحہ ۱۶ کالم ۲ سطر ۹، ۱۰ میں لکھا ہے کہ مولانا غلام غوث نے کہا۔ "اس زمانہ میں اسلامی نظام ہرگز نافذ نہیں ہو سکتا ... اس زمانے کا تو سب سے بہترین نظام کمیونزم ہے جو لوگوں کو آزادی دلا رہا ہے۔ پھر مولانا ہزاروی نے یہ بھی کہا کہ مولانا مدنیؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے بھی یہی خیالات ہیں"۔ ہم نے اس مضمون کی طرف حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی توجہ دلائی تو انہوں نے صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ دیا۔

مودودیو! ان الزام تراشیوں سے کام نہیں چلیگا یہ کھیل چھوڑ دو، ورنہ اگر کوئی دوسرا فتح عالم خاں یوں کہانی تصنیف کر دے کہ مودودی صاحب کا دل جب ایک نومسلم امریکن لڑکی پر مائل ہو گیا تو اس کو بھلا پھسلا کر ہمراہ لے آئے تاکہ ... دو کار کی مصداق بن سکے۔ اقامت دین کا چرچا بھی ہو اور اہل خاندان کا فرد اور آنکھوں کا سرور بھی رہے۔ مگر جب اقامت دین کی اندرونی کوششوں کا علم بیگم صاحبہ مودودی کو ہوا تو گھر میں جوتا پیزار کی نوبت آ گئی۔ پھر جب مودودی شاہین بچوں کو بھی اباجی کی پیروی کی سوجھی تو چار و ناچار بیچاری امریکن لڑکی کو پتوکی کے ایک حکیم صاحب کے ہاں بسایا۔ وہاں اس پر کیا گذری خدا بچائے۔ بیچاری دماغی توازن کھو بیٹھی۔ بدبو چھپانے کے لئے اس کو لاہور کے پاگل خانہ میں داخل کیا گیا۔ مگر خطرات کے پیش نظر بہت جلد اس کو ایک ہٹے کٹے مرد کے نکاح میں قید کر دیا گیا۔ کیوں! تم پسند کرو گے؟ لہٰذا ذرا سوچ سمجھ کر کیچڑ اچھالا کرو۔

مفتی حضرت محمد شفیع صاحبؒ کے حالات زندگی روزنامہ امروز لاہور مورخہ ۲۹ جولائی بروز جمعہ حضرت مفتی صاحب کے متعلق ایک اشاعت خاص شائع کر رہا ہے۔

# امام اعظم ابو حنیفہؒ کے دس مناظرے اور بحثیں

ذیل میں سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ، پیش خدمت کی جارہی ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ علم و سیر میں کہاں تک پہنچے ہوئے تھے اور یہ ضرورت بھی اس لئے آپڑی کہ مخالفین فوراً کہہ دیتے ہیں کہ جو احادیث شیخین (امام بخاریؒ اور امام مسلم) کو ملی ہیں امام کو نہیں ملیں ورنہ امام بخاریؒ کا مذہب ضرور اختیار کر لیتے، مگر مخالفین اتنا نہیں سوچتے کہ کوفہ دار الحدیث تھا اس میں تین سو صحابہ گئے وہ اس وقت تمام علوم کا مخزن تھا۔ ہزاروں احادیث سیکھنے والے موجود تھے اور ہزاروں سے آپ نے علم حدیث دہرایا۔ پھر آپ کو صحیحین کی روایات نہیں ملیں۔ یہ ایک امام صاحب پر ایک ایسا حملہ ہے کہ اگر آج کسی پر کیا جائے تو برداشت نہیں کر سکتا، اس لئے حدیث کے متعلق چند مناظرات لکھے جاتے ہیں کہ ناظرین خود ہی انصاف کریں کہ یہ اتہام کہاں تک صحیح ہے؟

**پہلا مناظرہ** امام اوزاعی امام صاحب سے مکہ مکرمہ میں ملے، کہا کہ اہل عراق (یعنی آپ) رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا کہ ثابت نہیں ہوا۔ کہا کیوں میں نے خود زہری سے سنا ہے۔ وہ سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رفع یدین کا واقعہ صحیح ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ مجھے حماد نے کہا اور امام نخعی علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رفع یدین ثابت نہیں اور گو آپ کے راوی بڑے معتبر ہیں مگر میری حدیث کے راوی فقاہت اور اجتہاد میں آپ کے راویوں سے بڑھے ہوئے ہیں اور ان کو وہ خصوصیتیں حاصل ہیں کہ شاید کسی کو ہوں۔ امام اوزاعی خاموش ہو گئے، کیونکہ عبداللہ بن عمر کی صحبت ابن مسعودؓ کی صحبت سے بہت کم تھی اور غالباً ابن عمر بچوں کی صف میں کھڑے ہوتے ہوں گے جو سب سے پیچھے ہوتی ہے

**دوسرا مناظرہ** عثمان بتی اپنے زمانہ کے محدث تھے۔ انہوں نے امام پر ایک خط میں اعتراض کیا کہ آپ کو ارجاء کا قول کیوں کرنا پڑا؟ جس سے آپ کو یہ لوگ مرجیہ کہتے ہیں تو آپ نے لمبی چوڑی تحریر میں جواب دیا جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے، کہ ارجاء دو قسم ہے۔ ایک یہ کہ ایمان کے ہوتے ہوئے اعمال سیئہ مضر نہیں۔ دوم یہ کہ ایمان اور چیز ہے اور اعمال صالحہ اور چیز ہیں۔ پہلی قسم کا ارجاء میرا مذہب نہیں ہاں اعمال و ایمان میں فرق کرتا ہوں۔ جاہے آپ اس کو ارجاء کہیں یا کچھ اور۔ میرے نزدیک اقرار توحید اور اقرار رسالت میں سب مسلمان برابر ہیں۔ ہاں اس تصدیق کے مراتب مختلف ہیں۔ کوئی درجہ الیقین تک پہنچ چکا ہے اور کوئی اس سے بھی اوپر درجہ عین الیقین پر یہ مراتب نفس ایمان سے اوپر ہیں اور صرف ایمان میں مشترک ہیں۔ آیات و احادیث میں ایمان کی کمی بیشی کا انہی مراتب کی طرف اشارہ ہے جو شدت و ضعف سے تعبیر کئے جاتے ہیں کیونکہ تصدیق مقولہ کیف سے ہے۔ مقداری کمی بیشی اس میں ممکن نہیں کیونکہ وہ مقولہ کم میں ہوتی ہے اس لئے مسلمان تین قسم کے ہیں۔ اول وہ جن کو صرف تصدیق اسلامی نصیب ہوئی ہے اور ابھی تک احکام نہیں آئے تھے۔ دوم وہ جن کو تصدیق مع علم احکام حاصل ہے اور انہوں نے ان احکام کے مطابق اعمال بھی کئے ہیں۔ سوم وہ جن کو تصدیق ہے اور اعمال میں کوتاہی کرتے ہیں۔ ناجی سب ہیں مگر اختلاف مراتب ضرور ہے۔ فریق اول و دوم صالحین و صدیقین میں داخل ہیں اور فریق سوم عاصی اہل ایمان ہیں جو اخیر میں نجات پائیں گے، اور اگر فریق ثالث کو اہل ایمان نہ کہا جائے تو یہ مشکل پڑیگی کہ خلفاء راشدین کو امیر المومنین کا لقب نہ دیا جائے کیونکہ اس وقت مسلمانوں میں باہمی لڑائیاں چھڑ گئیں تھیں اور قتل مسلم کا ارتکاب وقوع میں آیا تھا۔ اب اگر ان کو ایمان سے خارج تصور کیا جاتا ہے، تو مومنین کی جماعت معدودے چند بھی مشکل سے ملیگی پھر کیا خلفاء راشدین انہی کے امیر المومنین تسلیم کئے گئے تھے؟ قرآنی آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل اور چیز ہے اور ایمان اور چیز۔ اور بہت سی آیات ایسی بھی ہیں کہ جن میں ان لوگوں کو مومن کہا گیا ہے کہ جن سے قتل نفس وغیرہ اعمال سیئہ سرزد ہو چکے ہیں۔

امام صاحب کا یہ طریق ارجاء اس عبارت سے گو پوری تشفی مخالف کو نہ دے سکے مگر آپ کی اصلی عبارت کا ماحصل یہی ہے جو عرض کیا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام اپنے وقت میں محدثین الاقران تھے اور یوں ہی مشتبہ الفاظ میں پڑ کر امام کے ذمہ گمراہی کی باتیں تھوپ دیں اور بعض کو ایسی افواہوں سے سخت مغالطہ ہوا تھا جو بعد میں تحقیق کرنے سے رفع ہو گیا تھا اس کے نظائر کتب تواریخ امام اعظم میں بہت ملتے ہیں جسے احقاق حق مطلوب ہے، ان بے شمار کتب کا مطالعہ کرے جو امام کی زندگی پر لکھی گئی ہیں۔

اس قسم کا ارجاء امام کے سوا خود شیخین کے راویوں میں بکثرت موجود ہے۔ ابن قتیبہ نے ان لوگوں کی ایک طویل فہرست دی، جو اس قول میں امامؒ سے اتفاق رکھتے ہیں۔ جن میں سے چند بزرگوں کے نام نامی یہ ہیں:۔ ابراہیم تیمی۔ عمر بن مرہ۔ طلق الحبیب۔ حماد بن سلیمان۔ عبدالعزیز بن داؤد۔ خارجہ بن مصعب عمرو بن قیس۔ ابو سعاویہ الضریر۔ یحییٰ بن زکریا اور مسعر بن کدام۔ علامہ ذہبی نے مسعر بن کدام کا حال لکھتے ہوئے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ یہ ارجاء بہت سے محدثین کا مذہب ہے، اس پر مواخذہ نہیں کرنا چاہیئے۔

**تیسرا مناظرہ** کسی نے آکر پوچھا کہ میں اپنی بیوی سے یوں کہہ بیٹھا ہوں کہ جب تک تو نہ بولے گی میں نہ بولوں گا۔ اس نے بھی غصہ میں آکر میرے سامنے اسی وقت آکر یہی الفاظ کہہ دیئے ہیں تو امام صاحب نے فرمایا کہ کسی پر کفارہ نہیں امام سفیان ثوری معترض ہوئے کہ آپ کیوں غلط مسئلے بتا دیتے ہیں دونوں پر قسم کا کفارہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب بیوی نے اپنی قسم کے لفظ خاوند کے سامنے بولنے شروع کئے تھے تو خاوند سے مخاطب ہو چکی تھی ہاں دیکھنا فرق ہے کہ اس نے اپنے خطاب کرنے میں اپنی قسم کو داخل کر دیا ہے اس لئے خاوند کی قسم پوری ہو گئی ہے۔ اور اب خاوند مجھ سے مشاورت کر کے اس سے مخاطب ہو گیا اس لئے بیوی کی قسم بھی پوری ہو گئی ہے تو اب کفارہ کس پر رہ گیا۔ امام سفیانؒ حیرت میں آکر بول اٹھے کہ جو آپ کو سوجھتی ہے ہم لوگوں کا وہاں خیال تک بھی نہیں پہنچتا۔

**چوتھا مناظرہ** بنی امیہ کے زمانہ میں ایک دفعہ خارجی حکمران تھے۔ امام صاحب کو آ دبایا کہ توبہ کرو۔ فرمایا کہ آپ کے کفر سے توبہ (ان کے نزدیک میسئلہ تھا کہ مسلم گناہ سے کافر ہو جاتا ہے) کسی نے ان کو جا کر کہا کہ امام نے تم کو پکا کہہ دیا ہے۔ وہ دوڑے آئے کہ آپ نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارا خیال ہے یا تم کو یقین بھی ہے۔ کہا کہ صرف ظن ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم توبہ کرو۔ کیونکہ قرآن شریف میں ہے (ان بعض الظن اثم) ظن بھی گناہ ہے۔

**پانچواں مناظرہ** آپ مسجد میں تھے، خارجی آئے پوچھا، آپ کون ہیں؟ امام صاحب نے فرمایا "مستجیر" (پناہ گزین) ان کے سردار نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیجو اب اسے گھر بھی پہنچا آؤ۔ یہ مختصر مناظرہ تھا جس کی اصلیت یہ تھی کہ خارجی امام صاحب کو اس لئے کافر اور مشرک سمجھتے تھے کہ آپ کا عقیدہ تھا کہ مسلم فسق سے کافر نہیں ہو جاتا، اس لئے الزام دے کر آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے مگر الزامی جواب دیکر آپ نے اپنے آپ کو بچا لیا اور فرمایا کہ اگر تمہارے نزدیک میں مشرک ہوں تو اس وقت میں تم سے پناہ میں آتا ہوں اور مستجیر ہوں اور خدا کا حکم ہے (ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ) اگر کوئی مشرک تم سے پناہ گزین ہو جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اسے اپنی پناہ میں لے آؤ اور اسے صحیح و سالم گھر بھی پہنچاؤ۔ اس وقت اس قسم کا جواب اہل اسلام پر بڑا احسان تھا۔ (باقی آئندہ)

موصوف حکومت کی رضاجوئی کے لئے غریب اسلام پر جو مشق بھی فرمائیں انہیں کون روک سکتا ہے، بقول اکبر مرحوم ؎

گورنمنٹ کی یار و غیر منا ؤ
انا الحق کہو اور سولی نہ پا ؤ

لیکن زکوٰۃ کے بارے میں ان کا یہ بیان سراسر غلط ہے، شریعت اسلامیہ میں حکومت کو صرف اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ وصول کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ از خود غربا و مساکین پر خرچ کرے یا کسی کو اس کے لئے وکیل بنائے۔

اس کے بعد موصوف نے زکوٰۃ کے اہم اوصاف کا ذکر خیر بھی کیا ہے فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے قرآن کریم حکم دیتا ہے، اور عدم ادائیگی پر اس کی وعید نہایت شدید ہے۔ اکتناز پر جہنم کی آگ سے داغنے کی سزا سنائی گئی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کو خیر اور عدم ادائیگی کو شر قرار دیا گیا ہے"۔

مقام شکر ہے کہ ایک صحیح جملہ بھی ان کی نوک قلم پر جاری ہوگیا۔ لیکن قابل دریافت امر یہ ہے کہ زکوٰۃ کے ان تمام اوصاف کا بقلم خود اقرار کرنے کے باوصف اس کی ٹیکسی حیثیت پر اصرار کرنا کیا ٹیڑھی ترشی ذہنیت اور ناقابل فہم منطق کا مظاہرہ نہیں۔ کیا حکومتی ٹیکس۔ جن کو زکوٰۃ کی ماہیت میں داخل کرنے کے لئے قسم قسم کے فلسفے گھڑے جاتے ہیں، ان اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو اوصاف خالد صاحب نے زکوٰۃ کے بیان میں فرمائے ہیں۔ زر خالص اور مسی خام کو زنگ کی مشابہت کی وجہ سے ایک ہی حکم دے ڈالنے پر اصرار کرنا اور ابوبکرؓ و ابوجہل کو شمکی مناسبت کے دھوکے سے ایک ہی ترازو سے تولنا، اور اس کے جواز کے لئے نوع در نوع فلسفے اختراع کرنا کتنی بڑی نادانی ہے لیکن آج یہی حماقت پوری دانائی کے ساتھ اخبارات و رسائل کی زینت بنائی جارہی ہے۔

اس کے بعد خالد صاحب نے زکوٰۃ کو ٹیکس ثابت کرنے کے لئے "صدیقی جہاد" کا ذکر بھی کیا ہے جسے ان کے دوسرے رفقاء بھی بیان کرچکے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"اسلامی حکومت نے اس کی عدم ادائیگی کو باقاعدہ بغاوت قرار دے کر ایسے لوگوں کے خلاف جہاد کو ضروری قرار دیا"۔

خلافت راشدہ میں جن منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد کیا گیا، وہ صرف ٹیکس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے باغی قرار نہیں دیئے گئے تھے بلکہ زکوٰۃ کو فریضہ خداوندی کی بجائے ٹیکس قرار دینے کی وجہ سے مرتد قرار دیئے گئے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب من ابی قبول الفرائض وما نسبوا الی الردۃ کا عنوان قائم فرما کر ان کے مرتد ہونے کی تصریح کی ہے اور اسی کے ساتھ اس کی علت یعنی عدم قبول فرض بھی بیان فرمائی۔ پھر اس باب میں شیخین رضی اللہ عنہما کا مناظرہ جو نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت صدیق اکبرؓ کا یہ ارشاد "واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ" صاف صاف اعلان کرتا ہے کہ مانعین زکوٰۃ نماز و زکوٰۃ میں تفریق کے قائل تھے۔ یعنی نماز تو ان کے نزدیک فریضۂ خداوندی تھا، اور نماز کی اس حیثیت کو وہ بھی تسلیم کرتے تھے، لیکن زکوٰۃ کو وہ فریضہ خداوندی تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ ان کا خیال تھا کہ یہ ایک ٹیکس ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں معاشرے کی مالیاتی ضرورتوں کے لئے لگایا گیا ہوگا۔ الغرض اس جہاد میں جس کا حوالہ خالد صاحب نے دیا ہے ان منکرین زکوٰۃ کا موقف اصولی طور پر وہی تھا، جو دور حاضر کے منکرین زکوٰۃ کا ہے، اور اس کے برعکس حضرت صدیق اکبرؓ اور ان کے ساتھ تمام صحابہؓ کا موقف یہ تھا، کہ زکوٰۃ معاشرتی ٹیکس نہیں بلکہ فریضۂ خداوندی ہے جو شخص اس کی اس حیثیت کا انکار کرے گا، خواہ اس کے لئے کتنے ہی خوبصورت فلسفے پیش کرے۔ خلیفۂ اسلام کے ذمہ فرض ہوگا کہ ایسے مرتدین سے جہاد کرے کیا ہمارے دور کے ٹیکسی حضرات اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے والے خلفائے اسلام کے لئے اس صدیقی اسوہ میں کوئی سامان غیرت موجود ہے!

## بقیہ۔ اسلام میں اجتماعی مفاد کی اہمیت

؎ بجرم عشق توام سے کشند و غوغائیست
تو نیز برسر بام آ کہ خوش تماشائیست

اسی اعلان حق کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل الجہاد (یعنی اور جہادوں سے بہترین جہاد) قرار دیا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے۔ افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر کہ بہترین جہاد عالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔ اگر علماء دین اور مشائخ اسلام ایسی ایمانی جرأت کا ثبوت نہ دیتے۔ آج تک اسلام کے معانی اور تعبیرات سراسر بدل دی جاتیں۔ اور اسلام ارباب جور و ظلم کے ہاتھوں میں کھلونا بن کے رہ جاتا۔ آج بھی اگر حکومت عائلی اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے قوانین نافذ کرنے، الحاد و بے دینی کی سرپرستی کرے، مخلوط تعلیم کو رواج دے، بے حیائی اور عریانی کے طوفان کو نہ روکے اور غلط مخلوط سود اور زنا کی حوصلہ افزائی کرے، رشوت اور چوری کا انسداد نہ کرے، کفر اور ارتداد پر پابندی نہ لگائے۔ اسلامی تہذیب کی جگہ یورپین تہذیب کو اپنائے یا ملک میں عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کرسکے تو اس کو ان امور پر متوجہ کرنا ہر انصاف پسند اور ایماندار مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ وہ نتائج و عواقب سے بے نیاز ہوکر عوام و حکام کو راہ راست پر لانے کے لئے ممکن اور جائز ذرائع استعمال کرنے کے لئے مامور ہے۔ وہ ایسا کرے گا تو اس کو افضل الجہاد کا ثواب ملے گا ورنہ وہ حدیث کے الفاظ میں گونگا شیطان کہلائے گا۔ اور باوجود اس کے اس کو ملک کو نقصان پہنچانے والے طریقوں اور مملکت کو کمزور کرنے والی باتوں سے احتراز کرنا ہوگا۔ اس طریق کار سے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرما سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جمعیۃ علماء اسلام کو حق پر ثابت قدم رکھے (بین) جو حق کو باقی رکھنے اسلامی شریعت کو جاری کرنے، منہیات شرعیہ کو بند کرنے اور اسلام کی مخالفت کو روکنے اور کفر و ارتداد کا دروازہ بند کرنے اور کرانے کے لئے جدوجہد کرتی اور حکومت کو متنبہ کرکے اپنا فرض ادا کرتی ہے۔

اسی سلسلہ میں مجلس احرار اسلام۔ تحفظ ختم نبوت "تنظیم اہلسنت۔ اتحاد الفقراء جمعیۃ علماء اسلام اور اہلحدیث حضرات کا متحدہ اسلامی محاذ زیر سرپرستی شیخ حسام الدین صاحب قائم ہوا ہے تاکہ اس مبارک جدوجہد کو اس وقت تک جاری رکھا جاسکے کہ

یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

ہم اللہ تعالیٰ کی حکومت کا ڈسپلن قائم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری مجازی حکومت کا ضبط و استحکام فرمائیں گے۔ اس کے برخلاف آج کل کی (بعض اپوزیشن پارٹیاں) صرف اس لئے حکومت کی مخالفت کرتی ہیں کہ وہ اقتدار سے کیوں محروم رہ گئیں یا وہ اس اختلاف سے عوام کو اپنی طرف مائل کرکے آئندہ اپنے اقتدار کی راہ ہموار کرتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے اس ملک میں جائز اور ناجائز دونوں میں بعض اپوزیشن پارٹیاں حکومت کی مخالفت کرتی اور عوام میں مجاہد بننے کا شوق پورا کرتی رہتی ہیں۔

## فوجی طاقت کا موازنہ

اسرائیل اور عرب ملکوں کے درمیان تصادم کی صورت میں جو عرب ملک براہ راست اس تصادم سے متعلق ہونگے برطانی ذرائع کے مطابق ان کی فوجی طاقت کا اندازہ یہ ہے۔ اس میں سعودی عرب کی فوج اور فضائیہ کے متعلق اعداد و شمار شامل نہیں ہیں:۔

| نام ملک | بری فوج | جنگی طیارے |
|---|---|---|
| اسرائیل | ۲½ لاکھ | ۴۷۰ |
| عرب جمہوریہ | ۲ ؍ | ۴۵۰ |
| شام | ۷۰ ہزار | ۱۵۰ |
| اردن | ۴۰ ہزار | ۳۶ |
| لبنان | ۱۰ ہزار | برائے نام |
| عراق | ۹۰ ہزار | ۲۵۰ |

عرب ملکوں میں متحدہ عرب جمہوریہ کے پاس دور مار میزائل اور طاقت ور راکٹ موجود ہیں، ان میں پانچسو میل تک مار کرنے والے سو میزائل بھی شامل ہیں۔ عرب جمہوریہ کے مقابلہ میں اسرائیل کو بھی امریکہ کی طرف سے میزائل دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔

# تعزیتی قرار دادیں

**کلاچی:۔**
مجم المدارس کلاچی کے اساتذہ اور طلبہ اور شہر کے کثیر التعداد احباب نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور حضرتؒ کے صاحبزادگان اور متعلقین کے صبر و استقامت کے لئے دعا کی گئی۔ اس اجلاس میں ستر ہزار بار کلمہ طیبہ اور ختم قرآن پاک کر کے حضرت کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

**اکوڑہ خٹک:۔**
حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور حضرتؒ کی وفات کو مسلمانوں کے لئے عموماً اور جمعیۃ علماء اسلام کے لئے خصوصاً ایک سانحۂ عظیم قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ موصوف نہ صرف جید عالم دین تھے بلکہ بیباک اور حق گو مجاہد اور شریعت و سلوک کے بہت بڑے مرشد بھی تھے۔ دارالعلوم میں حضرت مرحوم کے رفع درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعائیں ہوئیں۔

**ماموں کانجن:۔** مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری و جمعیۃ علماء اسلام قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری نے جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب..... کے امیر اور مشہور دینی درسگاہ مدرسہ سراج العلوم سرگودھا کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے پورے ملک کے مسلمانوں کے لئے ایک عظیم حادثہ قرار دیا۔

**کلور کوٹ:۔** قاضی محمود الحسن ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحفظ سن ہجری ۲۷ ربیع الاول کو ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور حضرت کی روح کو ایصال ثواب بھی کیا گیا۔

**گوجرانوالہ:۔** انجمن نوجوانان اسلام نے بھی اپنی ایک قرارداد میں حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ وفات کو مسلمانوں کے لئے ایک عظیم حادثہ قرار دیتے ہوئے جناب حافظ عزیز الرحمٰن صاحب نے حضرتؒ کے حالات زندگی پر بھی روشنی ڈالی۔

مولانا زاہد گکھڑوی نے لکھا ہے کہ ۱۷ جولائی ۶۶ء بروز اتوار مدرسہ نصرۃ الاسلام کی جمعیۃ اتحاد الطلباء گوجرانوالہ میں ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور ان کی عظیم قومی و دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ختم قرآن کر کے حضرت کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے

**گکھڑ:۔** جمعیۃ الطلباء مرکزی تجوید القرآن کا ایک تعزیتی اجلاس ۲۰ جولائی بروز بدھ صبح ۱۰ بجے جامع مسجد بوہڑ والی میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور ختم قرآن کر کے آپ کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

**ہوتی مردان:۔** جناب محمد رمضان صاحب پنڈ دادنخان حال خیبر سوپ فیکٹری، خواجہ گنج ہوتی مردان نے بھی ایک مکتوب میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

**کوٹ ادو:۔** یہاں کی جمعیۃ نے بھی حضرت کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ آپ کی دینی خدمات کو سراہا۔ آپ کے لئے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا۔

**راولپنڈی:۔** مدرسہ تعلیم القرآن کے اساتذہ اور تلامذہ نے درس بخاری میں آپ کے لئے دعائے مغفرت کی اور نماز ظہر کے بعد ختم قرآن کر کے حضرتؒ کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

**کوہاٹ:۔** انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر نے کئی بار ختم قرآن پاک کر کے حضرت کی روح کو ایصال ثواب کیا اور ضلع کوہاٹ کی جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب نے حضرت کے حالات زندگی، سیاسی اور دینی خدمات پر روشنی ڈالی اور آپ کی وفات کو دینی حلقوں کے لئے ایک عظیم صدمہ قرار دیا۔

**جہلم:۔** ۵ جولائی۔ قبل نماز جمعہ جہلم میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سرگودھا کی وفات حسرت آیات کی خبر نہایت رنج والم سے سنی گئی۔

نماز جمعہ سے قبل حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی نے مفتی صاحبؒ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم سے مجاہد اور بزرگ ترین ہستیاں جدا ہوتی جا رہی ہیں۔ پھر ان جیسی شخصیتوں کا ملنا مشکل ہے۔ مفتی صاحبؒ ایسے عالم باعمل کی رحلت ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔

نماز جمعہ کے بعد مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا کی گئی۔ طلباء مدرسہ حنفیہ جہلم نے برائے ایصال ثواب قرآن مجید ختم کیا۔

**فقیر والی:۔** مورخہ ۱۸ جولائی ۶۶ء مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کی مرکزی جامع مسجد میں حضرت مولانا فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ نے ایک قرارداد تعزیت پیش کی ..... جس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی وفات حسرت آیات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا اور فرمایا کہ حضرت مفتی صاحب مرحوم گم کردہ راہ قافلوں کے لئے روشنی کا مینار اور روحانی اقدار اور صحیح اسلامی ثقافت کا چلتا پھرتا مظہر تھے۔ آپ کے انتقال ..... سے ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ آخر میں حضرت مفتی صاحب کے لئے دعائے مغفرت و ترقی درجات کی گئی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

**سرگودھا:۔** سرگودھا کی انجمن ترقی اردو کا ایک تعزیتی اجلاس جناب اختر سرحدی کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت پاس کی گئی اور حضرت کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا صدر جلسہ نے مفتی صاحبؒ کی سیاسی، ملکی اور دینی خدمات کو سراہا۔ آخر میں مفتی صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

**ھزارہ:۔** مدرسہ تجوید القرآن کے اساتذہ اور تلامذہ نے ایک تعزیتی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

**چکوال:۔** حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے اپنے ایک بیان میں حضرت مفتی صاحب کی رحلت کو مسلمانان پاکستان کے لئے ایک عظیم المیہ قرار دیا اور کہا، کہ حضرت مفتی صاحب تحریک پاکستان کے مدبر سپاہی ختم نبوت کے پروانے اور جمعیۃ علماء اسلام کے عظیم رہنما تھے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضرت مفتی صاحب کو سب سے بڑا خراج عقیدت ان کے مشن کو قائم و دائم رکھ کر ہی دیا جا سکتا ہے۔ جامع مسجد مدنی میں ختم قرآن کر کے حضرتؒ کی روح کو ایصال ثواب بھی کیا گیا۔

## متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا ایک اہم اجلاس

متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا ایک اہم اجلاس بمکان شیخ حسام الدین صاحب واقع گوالمنڈی لاہور میں مورخہ ۱۱ اگست ۶۶ء بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے صبح منعقد ہو رہا ہے۔ تمام ممبران کونسل سے التماس ہے کہ وہ تاریخ اور وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔

ممبران کے نام دعوت نامے بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔

# ہفتہ بھر کی خبریں

## چین عرب ممالک کی امداد کرے گا!

نائب وزیر اعظم چین مسٹر فوچن نے ۱۵ رجولائی کو چین کی جانب سے اسرائیل کے خلاف عرب ممالک کی امداد و حمایت کی پھر سے یقین دہانی کرائی ہے۔

## مصری فضائیہ کو تیار رہنے کا حکم

شام کے سرحدی علاقہ پر اسرائیلی طیاروں کی بمباری کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ کی فضائیہ کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا، قاہرہ میں فضائیہ کے ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے کہ مصری حکام اسرائیلی حملہ سے پیدا ہونے والی صورت حال کا گہرا مطالعہ کر رہے ہیں۔

## پچاس امریکی ہوائی جہاز تباہ

ویٹ کانگ چھاپہ ماروں نے بان ہا ڈ کے اڈے پر اچانک چھاپہ مار کر ۵۰ امریکی ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ چھاپہ ماروں نے ہوائی اڈے میں داخل ہوتے ہی ہوائی جہازوں پر چھوٹی مشین گنوں اور مارٹر توپوں سے فائرنگ شروع کر دی اور پچاس کے پچاس طیارے جو اس ہوائی اڈے پر کھڑے تھے تباہ کر دیئے۔ فائرنگ سے کوئی ۱۵۰ امریکی ہلاک یا زخمی ہوئے۔

## ولسن کا دورۂ امریکہ ناکام ہو گیا

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ولسن نے ملاقات کے دوران روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن کو جینوا کانفرنس بلانے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ اندرا گاندھی کی طرح اس کوشش میں ناکام رہے۔

## امریکہ کے پاؤں اکھڑ گئے

امریکہ نے ویٹ نام میں اپنی روزانہ شکستوں کے باعث جنوبی ویٹ نام کی حکومت سے ۲۰ رجولائی کو ایک سرکاری اعلان جاری کروایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر شمالی ویٹنام لڑائی بند کر دے تو جنوبی ویٹ نام امریکہ اور اپنے دوسرے اتحادیوں سے درخواست کرے گا کہ ان کی فوجیں جنوبی ویٹنام سے نکل جائیں۔ علاوہ ازیں شمالی ویٹنام پر بمباری فوراً بند کر دی جائے۔

## چین مشرقی پاکستان کیلئے ایک لاکھ ٹن چاول دیگا

مشرقی پاکستان میں حالیہ سیلابوں کی وجہ سے جو غذائی قلت پیدا ہو گئی ہے، چین نے اس کو پورا کرنے کے لئے ایک لاکھ ٹن چاول دینے کی پیشکش کی ہے۔

## جنوبی ویٹنام کے ۵۰ ہزار فوجی فرار ہو گئے

اس سال کے پہلے چھ ماہ میں جنوبی ویٹ نام کی فوجوں کے ۵۰ ہزار آدمی فرار ہو گئے ہیں۔ ان میں سے دو ہزار اپنے اسلحہ سمیت شمالی ویٹ نام آ گئے۔

## لودھراں کے قریب ریل اور بس کا خوفناک تصادم

۲۱ رجولائی کو اڑھائی بجے کے قریب لودھراں سے چار میل کے فاصلہ پر بس اور چناب ایکسپریس کا ایک خوفناک تصادم ہوا۔ جس میں ۳۸ افراد ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں کی حالت بھی نازک بیان کی جاتی ہے

## بھارت میں عام بغاوت ہو جائیگی

راشٹریہ سیوک سنگھ کے صدر نے ایک انٹرویو میں بھارتی حکومت کو سخت انتباہ کیا ہے کہ اگر بھارتی سیاستیا اور اقتصادیات کا اسی طرح ستیاناس ہوتا رہا جیسا کہ اس وقت ہو رہا ہے تو عوام حکومت کے خلاف بغاوت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ مسٹر گولکر صدر راشٹریہ نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ بھارت کو ہرگز خلوص اور ایثار کے جذبہ سے امداد نہیں دے رہا۔ اور ہم کسی طرح بھی ایسے منصوبوں کو گوارہ نہیں کر سکتے جو امریکہ کے کہنے پر شروع کئے جا رہے ہیں

## الجزائر کیلئے روسی مگ طیارے اور ہیلی کاپٹر

روس کی حکومت نے پچھلے چند دنوں میں الجزائر کو چار ایم آئی ۶ ہیلی کاپٹر دیئے ہیں۔ اب الجزائر کے پاس روسی ہیلی کاپٹروں کی کل تعداد ۴۰ تک پہنچ گئی ہے۔ نئے ہیلی کاپٹر فوٹو گرافی کے آلات اور ۱۲۷ ملی میٹر کی نالی والی مشین گنوں سے لیس ہیں۔ الجزائر کو روس نے پچھلے دو ماہ میں ۲۰ مگ ۲۱ طیارے بھی دیئے ہیں۔

## زمبیا دولت مشترکہ سے نکل جائے گا

زمبیا کے صدر کونڈا نے ایک بیان میں کہا کہ برطانیہ کے طرز عمل کی وجہ سے زمبیا دولت مشترکہ سے نکل جائے گا۔ لیکن آخری فیصلہ ستمبر میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے بعد کیا جائے گا

## چین اور نیپال میں معاہدہ

چین اور نیپال کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے تحت چین نیپال میں ایک سڑک تعمیر کریگا جو اسے چین سے ملائے گی۔

## چینی فوج جنوبی ویٹنام میں داخل ہو گئی

امریکی حلقوں نے الزام عائد کیا ہے کہ چینی فوجی جنوبی ویٹ نام میں داخل ہو گئے ہیں اور ویٹ کانگ سرمیت پسندوں کے شانہ بشانہ جنگ کر رہے ہیں۔

## صدر ناصر عرب سربراہوں کی کانفرنس میں

صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ وہ عرب سربراہوں کی کانفرنس میں شریک نہیں ہونگے جو الجزیرہ میں ۱۵ ستمبر سے ہونے والی ہے۔ ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صدر ناصر نے کہا کہ ایسی کانفرنس میں شرکت کا کوئی فائدہ نہیں۔

صدر ناصر کے اس اعلان کے بعد یہ بات یقینی ہے کہ یہ کانفرنس نہیں ہو سکے گی۔ صدر ناصر نے یہ بھی کہا کہ ہم ایسی کانفرنسوں میں کیوں شریک ہوں۔ کیا اس لئے کہ ہم وہاں جا کر کافی پئیں اور ایک دوسرے کے مزاج پوچھیں۔ اگر یہ نہ ہو تو دوسری صورت یہ ہو گی کہ عرب ملک باہمی اختلافات پر گفتگو ہو گی تو کانفرنس ہی ختم ہو جائیگی۔

صدر ناصر نے کہا کہ میں نے عرب سربراہوں کی کانفرنس غیر معین مدت کے لئے ملتوی کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اگر دوسرے عرب ملک اس میں شرکت کا فیصلہ کریں تو انہیں اس کا پورا اختیار ہے لیکن ہم اس میں شریک نہیں ہوں گے۔

## ویٹ نام کی جنگ پر امریکہ کا روزانہ خرچ

امریکہ کو ویٹ نام کی جنگ پر روزانہ ایک کروڑ پچپن لاکھ ڈالر کی رقم خرچ کرنا پڑتی ہے۔ جنگی اخراجات کے نئے بجٹ کے مطابق گذشتہ بارہ ماہ میں امریکہ نے ویٹ نام کی جنگ پر ۱۵ ارب ۸۰ کروڑ ڈالر کی رقم خرچ کی، اس میں جنوبی ویٹ نام کی اقتصادی امداد پر وہ اخراجات شامل نہیں جو امریکہ جنوبی ویٹ نام کی حکومت کو قائم رکھنے کے لئے خرچ کر رہا ہے۔ اقتصادی اور جنگی ماہرین کو اس پر سخت تشویش ہے کہ ان اخراجات میں نہ صرف ماہ بہ ماہ بلکہ روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے

## بھارتی فوج کے لئے خفیہ برطانوی اسلحہ

معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ بھارتی فوج کو راڈور سے کام کرنے والا توپ خانہ کا تربیتی ساز و سامان مہیا کریگا یہ ساز و سامان برطانیہ کے رازوں کے ایکٹ کی ذیل میں آتا ہے۔ اس ساز و سامان کی بدولت بھارتی فوجی غیر ضروری الجھنوں اور اخراجات کے بغیر ضروری تربیت حاصل کر سکیں گے۔ اس ساز و سامان پر موسم قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکتا اور اس کی دیکھ بھال بڑی آسانی سے کی جا سکتی ہے۔

## مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء بروز بدھ مرکزی دفتر واقع چوک رنگ محل لاہور میں بوقت ۱۰ بجے صبح منعقد ہو رہا ہے۔ تمام ممبران سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ ممبران شوریٰ کے نام دعوت نامے بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ (غلام غوث ہزاروی)

# خبر نامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی پندرہ روزہ روئداد

مرکزی دفتر سے موصول شدہ گشتی مراسلہ بابت عائلی قوانین کے موصول ہونے کے بعد دفتر بنوں کی طرف سے کارکنان جمعیۃ کو تاکیدی مراسلے لکھے گئے اور قریبی حلقوں میں ناظم اعلیٰ جمعیۃ نے خود دورہ کیا، اور علماء کرام، لی ڈی ممبران اور چیئرمینوں کو عائلی قوانین کی حقیقت ..... سے آگاہ کیا گیا۔ چنانچہ اباخیل، پہاڑخیل اور بیگوخیل وغیرہ کے ممبران نے بتایا کہ ان کو تربیتی کورس میں واقعی سوالنامے دیئے گئے تھے لیکن کسی ممبر نے ۱ پر نشان نہیں لگایا بلکہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے لئے ۳ (نامناسب) اور آئین پاکستان کے لئے خانہ ۴ (قابل ترمیم) میں نشان لگایا گیا۔ دوسرے علاقے کے ممبران نے بھی ایسا ہی کیا۔

۲۸ جون کو جلسہ سیرت سرائے نورنگ میں مولانا حمید اللہ خان ناظم اعلیٰ نے عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے بیانات کی مذمت کی۔

۲۹ جون اور ۲ جولائی کو بائسٹ خیل اور اباخیل میں اسی قسم کی تقاریر ہوئیں۔

۳ جولائی کو ضلعی مجلس شوریٰ کی میٹنگ میں متحدہ اسلامی محاذ کو ایک ہزار روپے دینے کا فیصلہ ہوا۔ تحصیل لکی کے پانچ حلقے بنائے گئے۔ جن میں ہر حلقہ میں مقامی علماء کے ساتھ ناظم اعلیٰ کا وجود ضروری قرار پایا۔

۹ جولائی کو ضلعی ناظم اعلیٰ ضلع کے دورہ سے واپس تشریف لائے اور ۲۴۱۰۵۰ روپے چندہ فراہم کیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا اجلاس زیر صدارت امیر ضلع مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ڈھکی منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلعی ارکان کے علاوہ امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مفتی سرحد حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ سرحد اور مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم سرحد نے خصوصی شرکت فرمائی۔

صدارتی خطبہ کے بعد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے فرمایا کہ اقامت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے منظم جدوجہد کرنے اور اسلامی نظام حیات کی وضاحت اور پاکستان میں اس کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی کو تفصیل سے بیان فرمایا اور عوام کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی۔

آپ نے تمام ارکان سے اپیل کی کہ وہ عوام کے ساتھ مل جل کر منظم طور پر جدید ممبر سازی کی مہم شروع کریں چنانچہ مرکز سے آمدہ ممبر سازی کے فارم ضلع وار اور تحصیل وار تقسیم کئے گئے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل اہم قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں:۔

یہ اجلاس ملک کے لئے آزاد خارجہ پالیسی کو مفید سمجھتا ہے نیز حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکی حکومت کی دوبارہ امداد کے بارے میں وضاحت کرے کہ یہ امداد مشروط تو نہیں۔ پاکستانی عوام کسی قسم کی بھی مشروط امداد جو ہمارے قومی وقار کے منافی ہو برداشت نہیں کر سکتے۔

یہ اجلاس متحدہ اسلامی محاذ کے قیام پر اظہار مسرت و اطمینان کرتا ہے نیز یہ اجلاس دیگر تمام مذہب پسند جماعتوں اور افراد سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس اتحاد کو تقویت پہنچانے کی خاطر متحدہ اسلامی محاذ میں شامل ہوں۔

یہ اجلاس مولوی امام شاہ ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ کی بعض کارروائیوں کو جمعیۃ کے آئین اور اغراض و مقاصد کے خلاف قرار دیتے ہوئے مولوی امام شاہ کو ناظم اعلیٰ کے عہدے سے سبکدوش کرتا ہے اور ابتدائی ممبری سے بھی محروم کرتا ہے اور اس کی جگہ مولوی محمد یعقوب القاسمی کو تا انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا ناظم اعلیٰ مقرر کرتا ہے۔

یہ اجلاس ملک میں چقندر کے بارے میں واضح پالیسی نہ ہونے کے باعث غریب کاشتکاروں کے روز افزوں خستہ حالی پر اظہار تشویش کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ چقندر کے بارے میں کین ایکٹ کی طرح ایک ایسا ایکٹ تیار کرے جو کہ غریب کاشتکاروں کے مفاد کا آئینہ دار ہو اور اس میں ان کے جائز حقوق کا تحفظ ہو۔

یہ اجلاس صوبائی حکومت کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے جس کی رو سے تعلیمی اداروں میں رقص و سرود کی محفلوں پر پابندی عائد کی گئی ہے۔

## سلہٹ (مشرقی پاکستان) کی جمعیۃ کا اہم اجلاس

۱۸ ربیع الاول مطابق ۸ جولائی کو نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا شیخ عبدالمتین صاحب چودھری پھولباڑی منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا حافظ عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا امیر جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان اور مولانا شمس الاسلام صاحب شیرپوری نے پرویز، فضل الرحمٰن اور ان جیسے دوسرے الحاد پسند عناصر اور رقص و سرود ٹیڈی ازم، خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین پر کڑی نکتہ چینی کی۔

۱۱ افراد پر مشتمل سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک "امدادی کمیٹی" بنائی گئی، جس میں حضرت مولانا حافظ عبدالکریم صاحب، حضرت مولانا ریاست علی صاحب، حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب بھی شامل ہیں اور مولانا عبدالمتین صاحب پھولباڑی اس کمیٹی کے کنوینر ہوں گے

سلہٹ شہر میں جمعیۃ کی شاخ قائم کی گئی۔ جس کے عہدیداران حسب ذیل ہیں:۔

حضرت مولانا محمود علی صاحب ہواپاڑ امیر
جناب محمد عبدالنور صاحب ناظم اعلیٰ
جناب حافظ محمد مجاہد صاحب نائب ناظم

حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے قوانین کو جلد از جلد منسوخ کرے اور رقص و سرود، ٹیڈی ازم، عیاشی، فحاشی، عریانی کو ملک سے ختم کرے۔

آخر میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مرکزی جمعیۃ نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی معرفت جو ۲ ہزار روپیہ دیا ہے اس پر مرکزی جمعیۃ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ (محمد اشرف علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام گلاب گنج کی دعوت پر ڈھاکہ دکھن میں عظیم الشان اجتماع

مورخہ ۱۳ جولائی بروز بدھ زیر صدارت حضرت مولانا محمد ریاست علی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ ڈھاکہ دکھن جامع مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں امیر جمعیۃ اور حضرت مولانا مفضل علی صاحب امیر گلاب گنج تھانہ جمعیۃ نے اپنی تقریروں میں رقص و سرود اور مخرب اخلاق ڈراموں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں نافرمانیوں کی وجہ سے ملک میں آئے روز سیلاب اور طوفان آتے رہتے ہیں۔ ان سے بچنے کا واحد علاج یہ ہے کہ زندگی کے ہر گوشہ میں شریعت محمدی کی پابندی کی جائے۔ نیز ملک بھر میں اشیاء خوردنی کے فقدان اور غذائی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے سخت تشویش کا اظہار فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے تباہ شدہ لوگوں کو کچھ روپے تقسیم کئے گئے۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آرا منظور ہوئیں:۔

(۱) نام نہاد راشن اور ریلیف کی مقدار ضرورت کے لحاظ سے بالکل ناکافی ہے اس لئے یہ اجلاس حکومت مشرقی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع سلہٹ کے ہر گوشہ میں بقدر ضرورت راشن کا انتظام اور ریلیف کی کارروائی بلا تاخیر جاری کی جائے۔ نیز سیلاب سے تباہ شدہ علاقوں سے اور دیگر زرعی ٹیکسوں کو موقوف کر کے بلا قیمت بیج تقسیم کیا جائے

(۲) یہ اجلاس ملک کے تمام اہل خیر صاحب دولت حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ سیلاب سے متاثر اور مصیبت زدہ لوگوں کی روپے پیسے اور دیگر ضروری اشیاء کے ذریعہ ہر ممکن تعاون و مدد فرمائیں۔

(محمد ہلال الدین ڈھاکہ دکھن)

PHONE No.-67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 713

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE price paise

جلد ۹ | جمعہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۶ء مطابق ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۸

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا گردہ مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے

تو

ان کی مجرّب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے پچاس گولیاں قیمت سات روپے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رعایت حاصل کرنے کا

## سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معرّیٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی، اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی اسکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مصر دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن

ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر

اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے۔ قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

## شرطیہ علاج

لقوہ، فالج اور دیگر اعصابی امراض کے مایوس مریضوں کے لئے یقیناً یہ امر باعث خوشخبری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ امراض کے لئے بڑی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جن کو بڑی محنت اور نہایت قیمتی اور موثر اجزا کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے ادویہ حاصل کریں انشاء اللہ ضرور شفائے کامل ہوگی۔

دیسی دواخانہ زیر نگرانی طبی تحقیقاتی بورڈ مائی والی مسجد منٹگمری

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| آخری صفحہ | ۱۰۰ روپے |
| اندرونی صفحہ | ۷۰ " |
| آدھا صفحہ | ۴۰ " |
| فی انچ | ۲ روپے ۵۰ پیسے |

## کیلنڈر شائع ہو گیا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہونا تھا وہ شائع ہو گیا ہے جن حضرات نے آرڈر بک کرائے ہیں ان کو عنقریب بذریعہ وی پی پارسل کیلنڈر ارسال کر دیا جائے گا اور جو حضرات منگوانے کے خواہشمند ہیں وہ اولین فرصت میں آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیں وگرنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حافظ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بے نظیر صحت، نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی عمدہ سفید گلیز کاغذ ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## بغیۃ الکامل شرح محصول و حاصل للجامی رح

بغیۃ الکامل جامی رح کی شروح میں بے نظیر ہے مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک علامہ شمس الحق افغانی مولانا غلام رسول صاحب، مولانا خیر محمد صاحب مولانا مولانا عبداللہ دیری نے اس کے متعلق اچھی آراء کا اظہار فرمایا ہے۔ بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں جلد منگوائیے (نوٹ) بعض اہل خیر کی اعانت سے طالبعلموں کو یہ کتاب ساڑھے تین روپے کی بجائے ایک روپیہ ۷۵ پیسے (علاوہ محصولڈاک) ملنگی مہتمم مدرسہ کے دستخط ضروری بھیجیں۔ ملنے کا پتہ

## بدل اشتراک

سالانہ ——— ۱۱ روپے

ششماہی ——— ۶ روپے

——— فی پرچہ ———

۲۵ پیسے

## اسلامی ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، لیڈیز کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ سوتی سلکی ریشمی انڈرویئر

ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور — فون ۲۸۶۲۷

الاصول
عالم اسلام
ان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت، ۲۵ پیسے

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

وَعَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۴۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَسَاکِرَ بِلَفْظِ لَمْ یَبْلُغْ عَبْدٌ حقیقۃ الایمان۔ کما فی مشکوٰۃ

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ اس میں یہ صفت پیدا نہ ہو جائے کہ جو بات وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرنے لگے۔

شرح:۔ اصل بات یہ ہے کہ ایمان کا درخت امانت کی زمین میں لگتا ہے، اور یہ قاعدہ ہے کہ جتنی زمین بہتر ہو درخت اتنا ہی سرسبز و شاداب ہوتا ہے اسی طرح یہ صفت جتنی اس کے قلب میں موجود ہوگی اتنا ہی اس کا ایمان کامل ہوگا۔ اسلام کی نظر میں دل کے گوشے میں اپنے اور اپنے [illegible] کے درمیان فرق کرنا [illegible] اور امانت دونوں کے خلاف ہے اس لئے ہم کو چاہیئے کہ حتی الوسع اس کی کوشش کریں کہ یہ صفت ہم میں پیدا ہو تاکہ حقیقتِ ایمان تک رسائی ہو جائے۔ اب آپ اس حدیث کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پرکھئے اور یہ فیصلہ خود کر لیجئے کہ آپ کے ایمان میں کتنا کھوٹ ہے۔ اور اگر خدا نہ کرے وہ قلبی جذبات یہاں تک تجاوز کر گئے ہوں کہ اگر اپنے بھائی کو کوئی خیر نصیب ہو جائے تو دل کو اس پر ناگواری ہونے لگے تو اس کو تو کفر کا ایک شعبہ سمجھنا چاہیئے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ (دل نہیں چاہتا ان لوگوں کا جو کافر ہیں اہل کتاب میں اور نہ مشرکوں میں اس بات کو کہ اُترے تم پر کوئی نیک بات تمہارے رب کی طرف سے (پارہ ۱ رکوع ۱۳)

اس حدیث سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام میں صفتِ امانت کی کتنی اہمیت ہے اور دوسری معاشرت کتنی بلند معاشرت ہے۔ اگر آج صرف یہی ایک شعبہ ہماری معاشرت میں داخل ہو جائے تو ہمارے تمام نزاعات ایک ہی آن میں ختم ہو جائیں اور عالم کی نظروں میں ہمارا مقام کچھ دوسرا ہی نظر آئے۔ حدیث مذکورہ بالا گو بہت مختصر ہے مگر جتنی مختصر ہے اتنی اہم بھی ہے۔ اس کو بار بار پڑھنا چاہیئے اور عمل کے لئے تا امکان قدم اٹھانا چاہیئے۔

حق تعالیٰ نے جب عالم کو پیدا فرمایا تو بارِ امانت اٹھانے کے لئے سب سے پہلے اپنی مخلوقات میں سے سب سے مضبوط مخلوق کو خطاب فرمایا یعنی زمین و آسمان و پہاڑ۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر کہ یہ امانت کی چیز ہے اور اس کی وسعت اور اہمیت کیا ہے۔ اور اس میں کیسی کیسی باریکیاں ہیں اس کے اٹھانے سے سب نے انکار کیا اور سہم کر رہ گئے لیکن انسان کے مقدر میں چونکہ خلافت کا تاج لکھا ہوا تھا، اس لئے اس نے بے دھڑک اقرار کر لیا۔ اسی طرف آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ہم نے دکھلائی امانت آسمانوں کو اور زمین کو) پارہ ۲۲ رکوع ۱۹ میں اشارہ ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے ایک رسالہ درکار ہے

---

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَۃِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَہُ اللہُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہٗ رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللہِ عَنْہُ۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ص۴۱۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری ساری امت کے لئے معافی ہے۔ مگر وہ لوگ، جو علی الاعلان بری باتوں کو اچھالتے پھرتے کہ رات کی تاریکی میں بندہ کوئی برا [illegible] اور جب صبح ہو تو اللہ تعالیٰ [illegible] ڈال دے۔ لیکن یہ ہے کہ [illegible] کی اس نعمت کی ناقدری کر [illegible] پھرتا ہے کہ اے دوست [illegible] تو میں نے یہ بُرے کام کئے [illegible] اس طرح خدا تعالیٰ نے اس کی [illegible] پر جو پردہ ڈالا تھا، اس کی [illegible] کرتا پھرتا ہے۔

شرح:۔ یہ ظاہر ہے کہ کسی بدکار [illegible] اس طرح اعلان کرنا خود ایک بے [illegible] اور بے حیائی کی بات ہے، لیکن چونکہ انسانی معاشرت اور اس کی سوسائٹی [illegible] ہے۔ اس لئے شریعت نے اور زیادہ [illegible] دی تاکہ ایک انفرادی گناہ کہیں متعدی بربادی کا باعث نہ بنے۔ اس قسم کی اس بات کا اندازہ کر لینا چاہیئے کہ اس میں معاشرتی اصلاح کی کس قدر اہمیت گناہ کی حیثیت اور اس کا عذاب یہ مستقل مسئلہ ہے۔ لیکن لوگوں میں گاتے پھرنا، اس کا تعلق معاشرت سے بھی ہے۔

عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَحَلُّ وَالِدٍ وَلَدَہٗ مِنْ نَحْلٍ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

(رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب [illegible] وقال الترمذی وہذا عندی حدیث [illegible]

ترجمہ:۔ ایوب بن موسیٰ اپنے والد [illegible] اور وہ اپنے دادا سے روایت [illegible] فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible] وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی والد [illegible] اپنے نورِ نظر (یعنی لڑکے) کو اس [illegible] بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا کہ اس [illegible] اسلام کے آداب سکھلا دیئے۔

شرح:۔ افسوس ہے کہ اس وقت ہمارے عمومی لحاظ سے مسلمانوں کے دو طبقے ہیں تو وہ جن کے بچے یتیموں کی طرح کسی تربیت [illegible] یونہی خود رَو پل جاتے ہیں اور جس سانچے [illegible] چاہیں ڈھل جاتے ہیں، دوسرے وہ [illegible] اگر غور و پرداخت کے ساتھ ہوتی ہے تو [illegible] کوٹ کوٹ کر کفر کے آداب بھرے [illegible] یہی راز ہے کہ آج آفاق عالم میں جدھر [illegible] اٹھائیے۔ فاتح مسلمان ہر جگہ مفتوح [illegible] حتیٰ کہ اس وقت خیالی دنیا سے ہٹ کر [illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء

# موجودہ خرابیوں کا علاج

مغربی پاکستان کے گورنر جناب ملک امیر محمد خاں نے استعفا دے دیا ہے اور ان کی جگہ صدر مملکت پاک فوج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ مغربی پاکستان کا گورنر مقرر کیا ہے۔ نئے گورنر صاحب نے اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد ملاقاتیوں سے اپنے نقطہ نگاہ، منشور، عمل اور ادائیگی فرض کے جذبات ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

"میں نے ہر پوزیشن میں اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق ملک کی خدمت کی ہے اور اپنے آپ کو خداوند تعالیٰ اور عوام کے سامنے جوابدہ سمجھتا ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ بھی ایسا ہی کرتا رہوں گا۔ ایک بات جو میں ادائیگی فرض کے دوران میں ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ مجھے روز حشر کا سامنا بھی کرنا ہے اور خالق حقیقی کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا مجھے مستقبل کی عظیم ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی قوت عطا فرمائے۔"

حقیقت یہ ہے کہ گورنر صاحب نے ادائیگی فرض میں جن احساسات کا اظہار کیا ہے یہی احساسات تمام مسلمان میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام دنیا میں صرف اس لئے تشریف لاتے ہیں تاکہ وہ دلوں کے دلوں کا تعلق حق جل مجدہٗ سے قائم کر دیں اپنے خداوند سے روٹھا ہوا بندہ جو اپنی اغراض و خواہشات کو اپنا حاکم اور خود ان کا تابع اور محکوم ہوا ہے، اپنے مولا کے دروازے پر جبین نیاز جما دے۔ وہ ہر کام میں اللہ رب العزت کا خوف اور روز قیامت کی باز پرس کا ڈر اپنے دل میں رکھے یہ دو چیزیں اس میں پیدا ہو جائیں گی تو وہ ہر جگہ پھونک کر قدم رکھے گا اور اپنے کو شتر بے مہار نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی مرضی کے تابع سمجھے گا۔ ہر کام میں اس کی رضا کو پیش نظر رکھے گا۔

اسلام کا یہی قلبی اور فکری انقلاب تھا جس نے عرب کے شتربانوں کو جہاں بان و جہاں آرا بنا دیا اور وہ جہاں بھی جاتے لوگ ان کو امن و سلامتی کے فرشتے سمجھتے۔ جس ملک میں ان کے قدم جاتے وہاں سے ظلم بے راہ روی اور اخلاقی و اقتصادی جرائم اس طرح دور ہو جاتے جیسے سورج کی جہاں تاب کرنوں سے تاریکی کے دبیز پردے۔ اسی اللہ کے خوف اور آخرت کی باز پرس کے نظریہ کو اپنانے کا نتیجہ تھا کہ خلفائے راشدین کے دور خلافت میں جرائم کے انسداد کے لئے پولیس تک کا محکمہ نہیں تھا۔ کیونکہ اول تو جرم ہوتے ہی نہیں تھے اور اگر کبھی کسی شخص سے بشری تقاضوں کے ماتحت جرم ہو بھی جاتا تو وہ فوراً اللہ کے خوف اور آخرت کی باز پرس کے نظریہ کے تحت اس سے توبہ کرتا، اور اگر اس کو اس جرم کے بدلہ میں سنگسار بھی ہونا پڑتا تو نہایت خندہ پیشانی سے اس سزا کو بھی قبول کرتا۔

موجودہ زمانہ میں یہی گراں بہا چیز مفقود ہو گئی ہے اور اس کا فقدان ہی تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے اور اس وقت یہ چیز حکام سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے مزدور تک میں مفقود ہو چکی ہے الا ماشاء اللہ اسی وجہ سے آج ہر طرف جرائم کی بھرمار، احساس فرائض کا فقدان اور ہر جائز و ناجائز طریق سے روپیہ اکٹھا کرنے کا جذبہ اور دوسرے قبیح ترین جرائم زندگی کے ہر شعبہ میں جنم لے رہے ہیں۔

نئے گورنر صاحب کے محولہ بالا الفاظ نے کچھ امید بندھائی ہے کہ شاید اُن کے یہ جذبات جن کا انہوں نے ذکر فرمایا ہے اُن کے ماتحت افسروں میں بھی سرایت کر جائیں اور انہیں بھی اللہ کے خوف اور آخرت کی باز پرس کے نظریہ کے تحت اپنی ذمہ داری کا احساس ہو۔ اس وقت دفتروں سے لے کر گھروں کی چار دیواری تک میں جس قدر خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کی سب سے بڑی وجہ اس نظریہ پر عمل کرنا ہے۔ راشی کو اگر اللہ کا خوف اور آخرت کی باز پرس کا ڈر ہو تو وہ کبھی رشوت نہ لے سمگلر، چور اور زانی کو اگر یہ پتہ ہو کہ جو جرائم میں کر رہا ہوں، اگرچہ مجھے کوئی انسان نہیں دیکھ رہا لیکن اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ تو ضرور دیکھ رہا ہے۔ یہ احساس اگر اس میں پیدا ہو جائے تو جرائم کا یہ سلسلہ یک قلم رک جائے گا۔

نئے گورنر صاحب نے گورنری کی کرسی سنبھالنے کے ساتھ ہی جرائم کے اسباب و نتائج کی تحقیقات پر زور دیا ہے۔ ان کا یہ اقدام بھی نہایت خوش آئند ہے۔ ملک میں زرعی، تجارتی، اقتصادی اور معاشی ترقی اس وقت تک بالکل بے سود ہے جب تک لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہ ہو۔ اس وقت ملک میں ایک خاص عنصر اپنے خاص مقاصد کے تحت غنڈوں کی پرورش کر کے لوگوں کی زندگیوں کو پریشان اور ہراساں کئے ہوئے ہے۔ لاہور اور ملک کے دوسرے حصوں میں ہر روز قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ کی وارداتیں اس قدر بڑھ رہی ہیں کہ اگر ان کو اب روکا نہ گیا تو چند سالوں کے بعد اس کو روکنا نہایت مشکل ہو جائے گا۔ غنڈہ عناصر نے شریف انسانوں کی زندگیوں کو اجیرن بنا رکھا ہے، اور رشوت کی وبا کے پیش نظر متعلقہ محکموں میں ان کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ علاوہ ازیں مجرموں کے ذہن میں یہ چیز گھر کر گئی ہے کہ رشوت کی داد و دہش سے بڑے سے بڑے جرم سے بھی خلاصی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس احساس نے ان کو جرائم پر اور بھی جری بنا دیا ہے۔ نمدریں حالات حکومت کے تمام محکموں میں ہمہ گیر اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے حکومت کے کسی محکمہ میں کوئی خرابی ہو اُس کے ذمہ دار جناب گورنر صاحب ہیں، کیونکہ ملک کے تمام محکمے اُن کے تابع اور ماتحت ہیں لہٰذا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ کی حدیث کے تحت قیامت کو اس محکمہ کے افسر سے زیادہ خود گورنر صاحب سے باز پرس ہوگی۔ یہی وجہ تھی کہ خلفائے راشدین رات کو اُٹھ اُٹھ کر گشت لگاتے اور رعایا کی خبر گیری کرتے اور ان کی فریادیں اور شکائتیں سنتے اور یہی احساس ان کو دن رات بے چین رکھتا تھا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ گورنر صاحب اپنے ان الفاظ کو عملی شکل دے کر مختلف محکمانہ خرابیوں اور جرائم کا انسداد، اسلامی اقدار کا تحفظ اور عوام کے فلاح و بہبود کی طرف پوری پوری توجہ دیں گے۔

---

## فلم ٹین کمانڈمینٹس پر پابندی

گذشتہ شمارہ میں ہم نے فلم ٹین کمانڈمینٹس کے بارہ میں جمعیۃ کی تمام شاخوں سے اپیل کی تھی کہ وہ ۲۳ ستمبر کو اس فلم کے خلاف یوم احتجاج منائیں۔ یوم احتجاج نہایت کامیابی سے منایا گیا حکومت کے حکام نے نہایت دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فلم پر پابندی عائد کر دی ہے جس کے لئے ہم حکومت کے نہایت ممنون ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حکومت آئندہ بھی عوامی احساسات کا خیال رکھے گی۔

# معارف القرآن

( مولانا محمد یوسف صاحب ، ماموں کانجن )

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ومنھم من عند اللہ الیٰ قولہ ۔
.....علام الغیوب (التوبہ ع ۱۰)

ترجمہ :۔ اور ان میں [illegible] آدمی ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے (بہت سا مال عطا فرما دے) تو ہم خوب خیرات کریں اور ہم خوب نیک کام کیا کریں ، سو جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے (بہت سا مال) دے دیا تو اس میں بخل کرنے لگے (کہ زکوٰۃ نہ دی) اور اطاعت سے روگردانی کرنے لگے ۔ اور وہ تو روگردانی کے (پہلے ہی سے) عادی ہیں ۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق (قائم) کر دیا جو خدا کے پاس جانے کے دن تک (دم مرگ تک) رہے گا ، اس سبب سے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے اپنے وعدہ میں خلاف کیا اور اس سبب سے کہ وہ (اس وعدہ میں شروع ہی میں) جھوٹ بولتے تھے (یعنی نیت ایفاء کی اس وقت ہی نہ تھی) کیا ان (منافقین) کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کا راز اور ان کی سرگوشی سب کچھ معلوم ہے ، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام غیب کی باتوں کو خوب جانتے ہیں ۔

ترجمان القرآن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیات ثعلبہ بن حاطب کے حق میں نازل ہوئیں ۔ اس کا مفصل واقعہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے امام ابن جریرؒ اور حافظ ابن کثیرؒ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا : "دعا کیجئے ! اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا فرمائیں" ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "ثعلبہ ! تھوڑا مال جس کا شکر ادا کر سکو اس زیادہ سے بہتر ہے جس کی تجھے طاقت نہ ہو" ۔ اس نے دوبارہ یہی درخواست کی ۔ آپ نے فرمایا : "کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تیری حالت نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سی ہو ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر میں چاہتا کہ پہاڑ میرے ساتھ سونا اور چاندی بن کر چلیں تو چلنے لگتے" ۔

اس نے کہا ، اگر آپ دعا کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا فرما دیں تو میں ہر حقدار کا حق ادا کر دوں گا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی "اے اللہ ! ثعلبہ کو مال دے" ۔ اس نے کچھ بکریاں لیں ۔ وہ کیڑوں کی طرح بڑھنا شروع ہوئیں ۔ مدینہ طیبہ میں اسے رہائش کی تنگی محسوس ہوئی مدینہ طیبہ سے کچھ فاصلے پر ایک میدان میں ڈیرے ڈال دیئے ۔ پہلے تمام نمازیں باجماعت مسجد نبوی میں ادا کیا کرتا تھا ۔ اب ظہر اور عصر کے لئے آتا اور باقی نمازوں میں جماعت سے غیر حاضر رہنے لگا ۔ بکریوں میں مزید اضافہ ہوا تو اس سے زیادہ فاصلے پر ایک وادی کا انتخاب کیا ۔ اب پنجوقتہ نمازوں سے غائب رہنے لگا ، البتہ جمعہ کے لئے آ جایا کرتا ۔ بکریاں بدستور کیڑوں مکوڑوں کی طرح بڑھ رہی تھیں ۔ اب اس نے جمعہ کی حاضری کو بھی خیرباد کہہ دیا ، البتہ جمعہ کے لئے آنے جانے والے لوگوں سے مل کر حالات دریافت کر لیا کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دریافت فرمایا کہ "ثعلبہ کو کیا ہوا" جو عرض کیا گیا ۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے بکریاں لی تھیں ، جگہ کی تنگی کی وجہ سے باہر چلا گیا ، اور اس کا پورا قصہ عرض کیا گیا ۔ یہ سن کر آپؐ نے تین دفعہ فرمایا :۔ یا ویح ثعلبہ : "ہائے ثعلبہ کی ہلاکت" ۔ اسی دوران میں آیت خذ من اموالھم صدقۃ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرائض صدقہ زکوٰۃ کی معین مقادیر نازل ہوئیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کی وصولی پر دو شخصوں کو مامور فرمایا ۔ ایک کا تعلق بنی جہینہ سے تھا اور دوسرے کا بنی سلیم سے ۔ آپ نے ان دونوں صاحبوں کو ایک خط بھی دیا ، جس میں زکوٰۃ کی وصولی کی کیفیت بیان تھی ۔ یعنی کتنے مال پر کتنا صدقہ وصول کیا جائے اور کیسے مویشی زکوٰۃ میں دیئے جائیں ۔ اور کیسے نہ لئے جائیں ۔ اور آپ نے ان دونوں صاحبوں سے فرمایا کہ "ثعلبہ کے پاس جاؤ اور بنی سلیم کے فلاں آدمی کے پاس ۔ ان سے صدقہ وصول کر لاؤ" ۔ یہ دونوں شخص حسب ارشاد نبوی ثعلبہ کے پاس آئے اور اس سے صدقہ کا مطالبہ کیا ۔ اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک دکھایا ۔ اس نے کہا ۔ یہ تو محض ٹیکس (جزیہ) ہے ، یہ تو ٹیکس کی بہن ہے ، اچھا تم جاؤ فارغ ہو کر میرے پاس آنا ۔ یہ اب بنی سلیم کے آدمی کے پاس گئے ۔ سلمی صاحب کو کسی ذریعہ سے پہلے ہی ان کے آنے کی اطلاع ہو چکی تھی ۔ چنانچہ [illegible] اونٹ چھانٹ کر زکوٰۃ کے لئے الگ [illegible] کا بڑی تکریم کے ساتھ استقبال کیا ، [illegible] پیش کئے ۔ انہوں نے کہا یہ قیمتی اونٹ [illegible] واجب ہیں اور نہ ہم ان کے وصول کے [illegible] اس نے کہا ۔ آپ کو یہی اونٹ لینے [illegible] لئے کہ آپ یہ اونٹ مجھ سے زبردستی [illegible] کر رہے بلکہ میرا مال ہے ، میں خوش [illegible] پیش کر رہا ہوں ۔ الغرض ان دونوں کو [illegible] کے لینے پر راضی ہونا پڑا ۔ وہاں سے [illegible] ثعلبہ کے پاس دوبارہ آئے ۔ ثعلبہ نے [illegible] مجھے اپنا خط دکھاؤ ۔ خط دیکھ کر کہنے لگا [illegible] ٹیکس ہی کی بہن ہوئی ۔ اچھا تم جاؤ ، [illegible] معاملہ پر غور کروں گا" ۔

یہ دونوں صاحب بارگاہ نبوی میں [illegible] آپؐ نے ان کو دیکھتے ہی کسی قسم کی گفتگو [illegible] فرمایا ۔ یا ویح ثعلبہ (ثعلبہ ہلاک ہوا [illegible] صاحب کے لئے دعائے برکت فرمائی (آپ [illegible] وحی اطلاع ہو چکی تھی) ان صاحبان نے [illegible] سلمی کا پورا قصہ سنایا ، ادھر اللہ تعالیٰ [illegible] کے حق میں آیات بالا نازل فرمائیں ۔ اس [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثعلبہ [illegible] عزیز قریب ہی موجود تھا ۔ اس نے جب [illegible] نہیں تو ثعلبہ کے پاس گیا اور کہا ، ثعلبہ [illegible] ہوا ۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں [illegible] آیتیں نازل فرمائیں ۔ ثعلبہ (بدنامی سے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] اور درخواست کی کہ اس کا صدقہ قبول کیا جائے [illegible] نے فرمایا ۔ "اللہ تعالیٰ نے تیرے صدقہ [illegible] سے منع فرمایا ہے" ۔ یہ سن کر سر میں خاک [illegible] لگا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اپنا کردار ہے ۔ میں نے تجھے حکم کیا تھا [illegible] میرا کہا نہ مانا" ۔ جب آنحضرت صلی اللہ [illegible] نے صدقہ لینے سے انکار کر دیا ، تو یہ شخص [illegible] جا بیٹھا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اس کا صدقہ قبول نہ فرمایا ۔ پھر حضرت [illegible] عنہ کے دورِ خلافت میں حاضر ہوا ۔ اور [illegible] جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] میری منزلت حق تھی اور انصار میں کتنا [illegible] میرا صدقہ قبول کیجئے" ۔ حضرت ابوبکر رضی [illegible] نے فرمایا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا ، میں قبول کر لوں ؟ حضرت ابوبکر رضی [illegible] نے بھی تمام دورِ خلافت میں اس کا صدقہ [illegible] فرمایا ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ [illegible] یہ آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میرا صدقہ [illegible] آپ نے فرمایا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا اور نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ نے [illegible]

نہیں کرسکتا۔ آپ نے بھی تمام عمر قبول نہ کیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو ان کی خدمت میں بھی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا۔ "نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ قبول فرمایا، نہ ابوبکرؓ نے اور نہ عمرؓ نے، اس لئے میں بھی قبول نہ کروں گا"۔ چنانچہ آپ نے بھی قبول نہ فرمایا اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں یہ واصل جہنم ہوا۔

(تفسیر ابن جریر جلد ۱۰ ص ۱۸۹ تفسیر ابن کثیر جلد ۲)

## بصائر و عبر

ثعلبہ کی یہ عجیب و غریب لیکن افسوسناک سرگزشت کیا ہمارے لئے بھی عبرت و بصیرت کا کوئی پہلو رکھتی ہے یا نہیں۔ آیئے! ذرا اس پر غور کریں (۱) مال کی فراوانی کی طلب کا مرض انسانوں کو قدیم سے رہا ہے۔ لیکن آج "ترقی" کے خوش کن عنوان سے جوع البقر کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ آج اسی ترقی زر و مال کے لئے دینی تخریب کو واجب ٹھہرایا جانے لگا ہے۔ کبھی کسی اللہ کے بندے کو یہ خیال بھی ہوا کہ یہ "ترقی" اور مال کی بہتات نہ مطلوب ہے، نہ ہر شخص کے لئے یہ غذا لائق ہضم ہے، بلکہ بہت سے ثعلبوں کے لئے یہ گمراہی کا سبب بن جاتا ہے۔ کیا اس کا انکار کیا جا سکتا ہے، کہ آج دنیا میں شر و فساد، ظلم و ستم، سرکشی اور طغیانی کا بڑا حصہ اس نام نہاد ترقی یا ترقی کے تصور کی پیداوار ہے؟ کیا ترقی کے اسی عفریت نے انسانیت کے لئے خطرہ پیدا نہیں کر دیا؟

(۲) ثعلبہ کی وعدہ خلافی اس کے دل پر دائمی نفاق کی مہر لگ جانے کا سبب بن گئی۔ اس لئے کہ اس کا یہ وعدہ بھی محض ظاہری اور سیاسی قسم کا منافقانہ وعدہ بنا۔ نیت شروع ہی سے ایفائے وعدہ کی نہ تھی۔ ہم میں کتنے لوگ آج اسی ثعلبی کردار کو اپنائے ہوئے ہیں۔ کیا حکومت کی سطح سے لے کر عوام تک اور بین الاقوامی سطح سے لے کر بین المعاشرتی سطح تک سیاسی وعدے کرنا اور وقت آنے پر "میں غور کروں گا" کہہ ڈالنا دورِ حاضر کی جدید اصطلاح اور خاص فیشن بن کر نہیں رہ گیا؟

(۳) ثعلبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کو حقارت اور نفرت سے ٹھکرا کر "تم جاؤ میں اس پر غور کروں گا" کی منطق الاپنا شروع کی۔ کیا آج احادیث نبویہ کے انکار اور احکام شرعیہ سے سبکدوشی اور حکام وقت کی رضا جوئی کے لئے بھی ثعلبی منطق نہیں دہرائی جاتی؟ اور اگر ثعلبہ کی یہ منطق اسے نفاق اور جہنم سے نہ بچا سکی تو آج کے ثعالبہ جو یہی منطق جدید عنوان سے دہراتے ہیں، نفاق اور جہنم سے کیسے بچ نکلیں گے؟

(۴) ثعلبہ نے فریضہ [illegible]

قرار دیا اور اس کی اس بیہودہ گوئی کا جو حشر ہوا سب کے سامنے ہے۔ "اسلامی تحقیقات" کے ذریعہ میں قومی سرمایہ سے پلنے والے جو لوگ یہی نعرہ لگاتے ہیں، کیا ان کا حشر یہی نہ ہوگا؟ زکوٰۃ کے متعلق ٹیکسی نظریہ جو اخبارات اور رسائل میں اچھالا جاتا ہے۔ کیا یہ اسلامی ذہن کی تخلیق ہے۔ ثعلبہ کا اگلا ہوا دقیانوسی نظریہ ہے۔ جس پر رنگین کاغذ اور آفسٹ طباعت کے جدید خول چڑھا کر ملت کو فریب دیا جاتا ہے۔ ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع و ھو شہید۔

## ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

اس سے قبل ہم کئی بار ایجنٹ حضرات سے اپیل کر چکے ہیں کہ وہ پرچہ کا بل ہر ماہ ادا کیا کریں لیکن ہمیں بڑے افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ کئی کئی ماہ کا بل ہے جسے وہ باوجود ہماری یاددہانی کے ادا کرنے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔

ترجمان اسلام کوئی ایسا پرچہ نہیں ہے جسے کوئی اشتہارات یا دوسری کسی امداد کا سہارا ہو اور وہ ہی اس کی اشاعت سے مقصود کوئی دنیوی منفعت ہے، بلکہ اس کا اجراء صرف اسلامی اقدار کے تحفظ اور حق کی آواز پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اگر ایجنٹ حضرات اس کے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لیں گے تو اس سے پرچہ کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جن حضرات کے ذمہ ہمارے بھاری بل باقی ہیں اُن کو ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں اور اب بھی ہماری اُن سے التماس ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے بل ادا کر کے پرچہ کی مشکلات کو رفع کرنے کا باعث بنیں۔

ہم نہیں چاہتے کہ پرچہ میں ہم ان لوگوں کا نام ظاہر کریں جن کے ذمہ بھاری رقوم ہیں لیکن اُن حضرات کو خود ہی اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ اگر اُن کے نام ظاہر کر دیئے گئے تو انہیں کس قدر خفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

لہٰذا ہماری دوبارہ اپیل ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنا پچھلا حساب بیباق فرمائیں۔

(ادارہ)

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ " |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## نواب شاہ میں متحدہ اسلامی محاذ کی جانب سے دو روزہ کانفرنس

۳۰، ۳۱ اگست ۱۹۶۶ء کو متحدہ اسلامی محاذ نواب شاہ کے زیر اہتمام ریلوے پھاٹک روڈ پر دو روزہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور سید نور الحسن شاہ صاحب تشریف لائے۔ پہلا روز جناب مولانا ہزاروی مدظلہ العالی نے عوام سے خطاب فرمایا۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو قرآن و حدیث کی روشنی میں خلاف اسلام ثابت کیا اور ان غیر اسلامی قوانین کو ختم کرنے کے لئے حکومت کے تساہل کو عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف قرار دیا۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ ستمبر کی جنگ کے دوران مسجدیں نمازیوں سے پُر ہو گئی تھیں۔ بڑی بڑی تسبیحات اور وظائف عمل میں لائے گئے۔ مگر جب وہ خداوند کریم کے فضل و کرم سے فتحیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی تو حکومت والوں نے پھر وہی جشن کوئٹہ وغیرہ کے نام سے خرمستیاں شروع کر دیں۔ ان جشنوں میں عریاں ناچ، شراب نوشی غیر اسلامی کردار ادا کئے گئے۔ جن سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یقینی ہے۔

آپ نے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ ان چیزوں سے باز آئے اور ملک میں قرآن و سنت کے قوانین فوراً رائج کرے۔ اس کے بعد چند قراردادیں پیش ہوئیں جو منظور کی گئیں۔ آپ نے خاندانی منصوبہ بندی پر بھی سخت تنقید کی اور قرآنی نصوص سے واضح کیا کہ یہ منصوبہ قتل اولاد کے مساوی ہے۔ مگر حکومت اس پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہے۔ قراردادوں میں عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی ایسے خلاف اسلام قوانین کے ختم کرنے کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔

دوسرے روز حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری کی تقریر ہوئی۔ آپ نے سیرت پاک سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس صحبت کے فیض یافتہ تھے۔ جو لوگ ان کے اندر نقائص نکالتے ہیں ان کے ایمان مشکوک ہیں۔ آخر میں پاکستان کے استحکام کے لئے دعا مانگی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ (سندھ)

# پنج پیر ملّا کے متعلق قبائلی جرگے کا قومی فیصلہ

آج ۲۲ جمادی الاولیٰ ۹ ستمبر یوم الجمعہ سرحدی قبائلی علاقہ باجوڑ، مہمند، اتمان خیل انبار میں مولوی محمد طاہر صاحب پنج پیری معروف بہ پنج پیر ملّا کے عقیدہ اور معتقدین کے متعلق سرحد قبائل کے مشہور و معروف شیخ اور مذہبی راہنما ڈاک استاذ نے قبائلی جرگے کا قومی فیصلہ بھیج دیا، جس کی راہنمائی میں علاقہ کے ۴۴ قومی سربراہ ملکوں نے ان کی قیادت میں کیا، جس کو ترجمان اسلام کے کالموں میں عوام کے لئے دیا جا رہا ہے سرحد کے مسلمانوں کے لئے اس فیصلے سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ (سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

چند مہینوں سے سرحد اور قبائل سرحد اضلاع مردان، پشاور و علاقہ باجوڑ، مہمند، انبار، اتمان خیل میں پنج پیری تحریک کے نام سے ایک تحریک شروع ہوئی۔ وہ یہ کہ مولوی محمد طاہر صاحب مقام پنج پیر تحصیل صوابی ضلع مردان نے ماہ رمضان میں درس قرآن کے نام سے ایک درس شروع کیا ہے، جو صرف ایک مہینہ میں تمام قرآن مجید کا ترجمہ ختم کرتا ہے۔ درس میں جو طلبہ شریک ہوتے ہیں وہ عموماً ابتدائی درجات کے ہوتے ہیں۔ صرف، نحو، قواعد عربی پر بھی ان طلبہ کا عبور نہیں ہوتا، اور یہ طلبا تمام قبائلی علاقہ باجوڑ اور افغانی قبائل علاقہ کونڑ کے ہوتے ہیں۔ ترجمہ سے فارغ ہوتے ہی علاقہ میں پھیل جاتے ہیں اور مخصوص عقائد کی تشہیر کرتے ہیں۔ اور اتنا مبالغہ، غلو اور شدت اختیار کر لیتے ہیں اگر کسی کا ان مخصوص عقائد سے اختلاف ہو تو اس کو مشرک کہتے ہیں۔ اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ دیوبندی عقائد ہیں۔ مذکورہ علاقہ میں دیوبندی علماء کی عظیم اکثریت ہے۔ اکثریت کیا بلکہ علاقہ کے معتمد، مستند اعتباری علماء تمام کے تمام دیوبندی، دیوبند کے علاوہ اور کوئی با اثر عالم نہیں۔ یہاں تک کہ پختون علاقہ کے مسلمہ مذہبی راہنما شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی اور تمام علاقہ کے علماء نے متفقہ طور پر پنج پیری عقیدہ کی مذمت کی اور مولوی محمد طاہر صاحب کو مشورہ دیا کہ تفسیر بالرائے اور تحریف فی القرآن سے باز رہیں۔ مردان، چارسدہ پشاور میں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے اور علماء نے پنج پیری عقیدہ کی مذمت کی۔ خدائے ذوالجلال کے فضل و کرم سے سرحد میں تمام مسلمان اہلسنت والجماعت حنفی مسلک کے ہیں اور تمام علماء دیوبند یا متعلقات دیوبند کے مدارس کے سند یافتہ ہیں۔

ایک دفعہ ڈپٹی کمشنر مردان نے صوابی تحصیل کے ریسٹ ہاؤس میں مردان و صوابی کے دو سو علماء کو دعوت دی اور اس میں مولوی محمد طاہر صاحب کو بھی بلایا۔ ڈپٹی کمشنر نے مجھے حکم دیا جس کو تمام علماء

میں نے سرحد کے تمام علماء کے پاس مولوی محمد طاہر صاحب کے مخصوص عقائد بھیج دیئے، اور اُن سے فتوے طلب کئے۔ اس کی روشنی میں میں نے محمد طاہر صاحب کے مخصوص عقائد کو اہل سنت والجماعت کے خلاف قرار دے کر فیصلہ کیا، جس کو پشتو زبان میں شائع کیا گیا۔ علاقہ خیل ضلع پشاور کے مسلمانوں نے مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی مدظلہ مولوی محمد طاہر صاحب کے مخصوص عقائد سے استفتا کیا۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے بھی ان عقائد کو مذموم قرار دیا۔ تعجب کی بات ہے اور اللہ کی شان کہ یہاں سرحد میں مودودی اور مولوی محمد طاہر صاحب کی جماعت ایک ہوئی ہے یہاں کے مودودی محمد طاہر کے عقیدۃً اور عملاً ہمنوا ہو گئے۔ ضلع مردان میں پنج پیری عقیدہ کا سب سے حامی اور ترجمان ..... مولوی محمد طاہر صاحب جانشین مولوی گوہر رحمان تنولی ضلع مردان کی جماعت اسلامی کا امیر ہے۔

چارسدہ شہر میں مولوی محمد طاہر صاحب کے معتقدین اپنے اعتقادات کی اشاعت میں اتنی شدت اختیار کر گئے کہ اے سی چارسدہ نے نقص امن کی دفعہ ۱۰۷ میں ۲۵ افراد گرفتار کئے تو پنج پیریوں کی ضمانت کے لئے چارسدہ کے قادیانی اور مودودی جماعت کے سرحدی سربراہ سردار علی خاں امیر جماعت اسلامی حلقہ پشاور آ گئے اور کچہری میں پنج پیریت کی حمائت کا مظاہرہ کرتے رہے۔

اللہ کی شان چارسدہ میں معتقدین پنج پیر کی حمائت میں قادیانیوں کا آنا خود پنج پیریت کی تباہی کا باعث بنا اور مودودیوں کی حمائت سے پنج پیری سے مسلمان زیادہ نفرت کرنے لگے۔

سرحد میں مولوی محمد طاہر صاحب کی جماعت پنج پیری جماعت سے مشہور ہے۔ پنج پیری اثرات آزاد سرحد قبائلی علاقہ میں بھی داخل ہونے لگے، جس کے متعلق قبائلی جرگہ نے متفقہ فیصلہ کیا۔

قبائلی علاقہ کے مشہور ...

علاقہ میں سلسلہ قادریہ جناب مجاہد ... ملا اڈہ صاحب کے خلیفہ مجاز نے ... ایک مہینہ تبلیغی دورہ پنج پیری تحریک ... اور پھر تمام قبائلی ملک اور سربراہ جمع ... جس میں مندرجہ ذیل فیصلہ کیا گیا اور ... فیصلہ اشتہارات اور پوسٹروں کے ... کیا گیا۔

ملا محمد طاہر معروف بہ پنج پیر ملا ... جماعت اور تحریک و عقیدہ کے متعلق ... مہمند، اتمان خیل، انبار قبائلی جرگے کا ... زیر صدارت جناب ملا ڈاک صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"ہم ذیل کے قبائلی علاقہ کے ملک ... اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے علاقہ ... اگر مولوی محمد طاہر پنج پیر کے عقیدہ ... کوئی شخص پیدا ہوا، یا ہمارے علاقہ ... پنج پیر عقیدہ کی اشاعت ہوئی تو ... ہر ایک ملک ایک لاکھ روپے کلدار ... پاکستانی ... جرمانہ ادا کریں گے۔ ہم اہلسنت والجماعت حنفی مسلمان ہیں اور اس کو صراط مستقیم اور نجات سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے علاقہ میں ایسے بدعقیدہ لوگوں کو نہیں چھوڑینگے۔" (نقل از پشتو)

ملک لعل محمد۔ لعل کریم۔ حمید اللہ ... علی نگا علاقہ باجوڑ، ملک عبدالودود ولد ... ساکن ساگی۔ ملک حافظ جی ساکن کوڑ ساگی ... کرم و ملک گل عظیم و ملک بوڈا و ملک ... ملک میا خاں ساکن جنڈی۔ ملک سلیمان۔ ... ملیزی۔ ملک اسرار الدین۔ ملک صاحب گل ... مولوی حبیب۔ علی ملا قاضی۔ ملک ملوک۔ ... مومن۔ ملک شیخ مشتاق۔ ملک مختار۔ ملک محمد اکبر۔ ملک میا گل۔ ملک سلیم۔ ملک محمد ... ملک حسن۔ ملک وزیر۔ ملک میاں رحیم ... ملک عبدالکریم۔ ملک ضامن خاں۔ ملک غنچہ ... ملک مدار۔ ملک حلیم خاں۔ ملک رحمان جان ... امان اللہ۔ ملک سازیر۔ ملک عصمت خاں ... رحیم۔ ملک تازہ خاں۔ ملک محمد نور۔ ملک ولا ... ملک پائندہ خاں۔ ملک گلا جان۔ ملک مزمل ... ملک مناف۔ ملک گلاب سید۔ ملک امیر محمد ... سلارزے۔ (نقل مطابق اصل)

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان کاغذ اعلیٰ ٹائٹل قیمت ۳۷ پیسے
خوبصورت۔ شائع کردہ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ
ملنے کے پتے
(۱) مکتبہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل۔ لاہور
نگری گوجرانوالہ

# سیاست عالم

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

## انڈونیشیا

انڈونیشیا نے اب دوبارہ اقوام متحدہ میں داخلہ کے لئے درخواست کی ہے۔ امریکہ نے انڈونیشیا کی اس درخواست کا نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کیا ہے اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا ہے، کہ انڈونیشیا کی اقتصادی امداد بھی بحال کر دی جائیگی کیونکہ اس سے قبل جب انڈونیشیا اقوام متحدہ سے علیحدہ ہوا تھا تو امریکہ نے اس کی اقتصادی امداد روک دی تھی۔

سامراجی ممالک خصوصی طور پر امریکہ کی ہمیشہ سے یہی پالیسی رہی ہے کہ جس ملک نے اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونے کی کوشش کی اور امریکہ کی جارحانہ پالیسیوں پر نکتہ چینی کی یا اس کی ان جارحانہ پالیسیوں کی وجہ سے اس کو ذرا آنکھیں دکھائیں تو امریکہ نے یا تو اپنے بدنام عالم محکمہ جاسوسی سی آئی اے کے ذریعہ وہاں انقلاب کی تیز و تند آندھیاں چلا دیں یا پھر اس کی اقتصادی امداد بند کر کے اس کو اقتصادی بحران میں مبتلا کر دیا، جس کی وجہ سے مجبوراً اس ملک کو پھر امریکہ کے دروازے پر جھکنا پڑا۔

یہی حال انڈونیشیا کے ساتھ کیا گیا۔ انڈونیشیا کے مرد آہن عبدالرحیم احمد سوکارنو سامراجیت کے لئے زہر ہلاہل تھے۔ انہوں نے امریکہ کی سامراجی پالیسیوں پر صدائے احتجاج بلند کی اور بالآخر اسی احتجاج میں اقوام متحدہ سے بھی الگ ہو گئے اور چین سے اپنی دوستی کے رشتے استوار کرنے شروع کر دیئے امریکہ کو یہ بات کیسے سہہ سکتی تھی۔ اس نے فوراً اپنے سی آئی اے کے محکمہ کو حرکت میں آنے کا حکم دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گذشتہ سال اکتوبر میں انڈونیشیا میں ایک انقلاب عظیم آیا۔ جس میں ۴ سے ۱۰ لاکھ تک آدمی مارے گئے اور ملک کی معاشی اور اقتصادی حالت کو سخت دھکا لگا۔ روزمرہ کی ضروریات کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ ادھر کابینہ میں ایسے لوگ شامل کر دیئے گئے جو سامراجی گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔

سی آئی اے کی ان انقلاب انگیز سرگرمیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ انڈونیشیا کو آج اپنی اقتصادی امداد کے لئے دوسروں کا دست نگر ہونا پڑا اور اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست کرنا پڑی

## پاکستان اور ملائشیا

گذشتہ ستمبر کی جنگ میں جب بھارت نے پاکستان کی سرزمین پر جارحانہ حملہ کیا تھا تو دنیا کے قریباً تمام ملکوں نے پاکستان کی حمایت کی۔ صرف چند ملک ایسے تھے جنہوں نے غیر جانبداری کا رول ادا کیا، لیکن بھارت کی حمایت کسی نے نہیں کی۔ حتیٰ کہ امریکہ جس کا اس حملہ میں ہاتھ تھا اُس کا منہ بھی بھارت کی حمایت میں نہ کھل سکا۔ لیکن ملائشیا جیسے مسلمان ملک کے ہندو نمائندے نے اپنے مذہبی تعصب کی بنا پر اقوام متحدہ میں پاکستان کی سخت مخالفت کی۔ ملائشیا کی اس غیر معقول اور غیر منصفانہ روش پر پاکستان نے اس سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے۔

تنکو عبدالرحمٰن وزیر اعظم ملائشیا کو اپنے نمائندہ کی اس قبیح حرکت اور اس پر پاکستان کے اس ردِّ عمل کا افسوس ضرور تھا اور وہ ہر ممکن طریقہ سے پاکستان کی طرف دوبارہ دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتے تھے، چنانچہ حال ہی میں انہوں نے ایران کے شہنشاہ کی وساطت سے اپنے نمائندہ کی اس غلطی کی پاکستان سے معذرت کی۔ چنانچہ رضا شاہ پہلوی شہنشاہ ایران کی مساعی جمیلہ سے دونوں ملکوں میں دوستی کے، رشتے استوار اور سفارتی تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ جو پاکستان کی خارجہ پالیسی میں ایک نہایت خوشگوار قدم ہے

## ویٹ نام:۔

ویٹ نام میں امریکی جارحیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور ساری دنیا کے شور مچانے کے باوجود امریکہ جنگ بند کرتا نظر نہیں آتا بلکہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق امریکہ نے اپنی جنگی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ چنانچہ واشنگٹن میں محکمہ دفاع کے بعض ذرائع نے بتایا ہے کہ جنوبی ویٹ نام کے میدان جنگ میں ساڑھے چار سو ٹینک پہنچ گئے ہیں اور اب گوریلوں کو ٹینکوں سے جنگ لڑنی ہوگی۔ روز بروز ٹینکوں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔

ساری دنیا ویٹ نام کی اس لڑائی کو نہایت تشویشناک نگاہوں سے دیکھ رہی ہے کیونکہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ تیسری عالمگیر جنگ

ادھر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے مزید پانچ سال کے لئے اس عہدہ پر قائم رہنے کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے کیونکہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ عالمی امن قائم کرنے کا نام نہاد ادارہ چند سامراجیوں کی اجارہ داری کے لئے بنایا گیا ہے اور چھوٹے ملکوں کو اس سے کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی یہ اُن کے جھگڑے مٹ سکتا ہے۔

سیکرٹری جنرل اوتھان نے جنرل اسمبلی میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے ویٹ نام کی جنگ کے متعلق تین نکاتی تجویز پیش کی ہے۔

(۱) امریکہ ویٹ نام پر بمباری بند کر دے

(۲) امریکی اور شمالی ویٹ نامی مسلح افواج مساوی مرحلوں میں واپس بلا لی جائیں۔

(۳) جنوبی ویٹ نام کے قومی آزادی محاذ کو مذاکرات امن میں شریک کر لیا جائے۔

اس تجویز کے متعلق امریکی سینٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اوتھان کو ویٹنام کی جنگ ختم کرنے کے لئے ایک منصوبہ تیار کرنا چاہیئے اور بتانا چاہیئے کہ انہوں نے جو تین نکاتی پروگرام پیش کیا ہے اس پر کس طرح عمل ہونا چاہیئے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ شمالی ویٹ نام نے مسٹر گولڈبرگ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ ویٹ نام کا تنازعہ اقوام متحدہ کی وساطت سے نپٹایا جائے۔ شمالی ویٹ نام کی خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے، کہ امریکہ کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ وہ امن امن کی رٹ میں عملاً جنگ کا دائرہ پھیلا رہا ہے

حالات کے ان نشیب و فراز سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ دونوں فریق اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں اور کوئی بھی اپنے موقف سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ صلح کی سب کوششیں فی الحال رائیگاں جا رہی ہیں۔

دوسری طرف مختلف ممالک کے تنازعات نپٹا کر امن قائم کرنے والا عالمی ادارہ اقوام متحدہ اپنے مشن میں فیل ہو گیا ہے کیونکہ آج تک کسی مسئلہ کو بھی وہ حل نہیں کر سکا۔ خود کشمیر کا مسئلہ بیس سال سے فائلوں اور اجلاسوں کے چکر میں ہے اور ہنوز روز اول والا معاملہ ہے۔ کشمیر کے علاوہ فلسطین، روڈیشیا، قبرص وغیرہ کے تنازعات جو اقوام متحدہ کے پیش نظر ہیں وہ بھی ابھی تک ویسے ہی ہیں اور ان میں کوئی تنازعہ بھی ابھی تک نہیں نپٹایا جا سکا۔ چنانچہ اب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے نئے صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ اگر متنازعہ مسائل

مولانا بدیع الزمان صاحب مدرس مدرسہ عربیہ کراچی

# خوارق و معجزات اور سائنس

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے ہر گوشہ اور ہر موڑ پر انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ دنیا کے معاملات ہوں یا آخرت کے احوال اسلام نے سب کی تفصیلات اور زندگی کی ہر مشکل کا قابل عمل حل پیش کیا ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس کا ہر حکم عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے موافق ہے۔ اگر کسی شخص کو اسلامی عقائد و اعمال میں سے کوئی چیز خلاف عقل نظر آتی ہے تو یہ دراصل اس کی عقل کا قصور ہے، عقل بھی تو ایک قوت شاعرہ ہی ہے۔ ہر حس شعور کا دائرہ عمل محدود رہتا ہے۔ قوت باصرہ (آنکھ) ایک خاص حد تک کام کرتی ہے، اس سے آگے عاجز ہے۔ قوت سامعہ (کان) سے بھی ایک محدود حد تک استفادہ کیا جاتا ہے، لیکن اگر متکلم مخاطب سے بعید اور اس کی نگاہ سے اوجھل ہو تو نہ اس کی آواز سنی جاسکتی ہے اور نہ اس کی شکل وصورت دکھائی دیتی ہے۔ اسی بنا پر کوئی شخص اس کا دعویٰ نہیں کرتا کہ جو چیز میری نظر کے احاطہ میں نہیں ہے وہ دراصل موجود نہیں۔ اس طرح عقل کا دائرہ ادراک و شعور بھی محدود ہے۔ ہر چیز کو میزان عقل پر وزن نہیں کیا جا سکتا۔ عقل کی ترازو میں امور آخرت، حقیقت و آثار نبوت، ذات و صفات الٰہی کی تفصیلات کو نہیں تولا جا سکتا

اس کی مثال ایسی ہوگی کہ کوئی شخص سونا تولنے کی ترازو میں یا کانٹے میں پہاڑ کو تولنے لگے تو تولنے والے کی حماقت ہوگی۔ علاوہ ازیں جس طرح آنکھ میں بصارت کا مادہ اور بینائی کی قوت موجود تو ہے، لیکن وہ تاریکی میں قوت باصرہ سے کام لینے کے لئے خارجی روشنی کی محتاج ہے۔ اسی طرح عقل انسانی بھی ماوراء العقل امور کے ادراک میں وحی الٰہی کی محتاج ہے، لہٰذا اگر عقل کے ساتھ وحی الٰہی کا لطیف و نورآفرین تعلق باقی رہے تو اسلام کا کوئی حکم خلاف فطرت اور خلاف حقیقت نظر نہیں آسکتا۔ لیکن اگر وحی سماوی اور تعلق مع اللہ کا کنکشن منقطع ہو جائے تو قدم قدم پر انسانی عقل اسی طرح ٹھوکریں کھاتی ہے جیسے اندھیرے میں بینائی کی قوت۔ حتیٰ کہ پیش پا

کو علم و معرفت کے باب میں مختار کل نہیں بنایا بلکہ وحی ربانی کے تابع رکھ کر اس سے استفادہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

موجودہ دور میں ملحدین یورپ کی کورانہ تقلید یا جدید تعلیم و تہذیب کے مسموم اثرات کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہے جو اسلام کے معتقدات اور مسلمہ حقائق کو خلاف فطرت کہہ کر ان کا مذاق اڑاتا ہے بلکہ سنجیدگی کے ساتھ ان پر غور کرنے اور سمجھنے کی کوشش کرنے کے بجائے تمسخر و استہزاء کو اپنے لئے سامان تفریح اور اپنی مجالس کو اس سے پرونق بناتا ہے

نہ صرف یہ بلکہ یہ لوگ انتہائی بے باکی اور بے شرمی کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ چونکہ یہ مسائل ہماری روشن عقل کے خلاف ہیں اس لئے ہم ان کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ستم ظریفی ملاحظہ ہو

ع جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں

کاش ان دشمنان عقل و دین سے کوئی دریافت کرے کہ تمہیں پتہ ہے کہ عقل کی حقیقت کیا ہے۔ اہل عقل کہلانے کے مستحق کون لوگ ہیں اور کس نے تمہیں عقلاء کی فہرست میں شامل کیا ہے۔

"برعکس نہند نام زنگی کافور" اسلام کا مذاق اڑانے والے خداوندان مغرب کے نزدیک بیشک وہ اہل عقل ہو سکتے ہیں۔ لیکن قرآن و سنت کی اصطلاح میں ان کا شمار مجانین و سفہاء بلکہ اولئک کالانعام کے زمرہ میں ہوتا ہے، لیکن انہی مدعیان عقل و دانش کے سامنے اگر کوئی تاریخی واقعہ پیش کیا جائے تو اس کو تسلیم کرنے میں ان کو کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ خواہ کتنا ہی بعید از عقل کیوں نہ ہو۔ خصوصاً اگر کسی انگریز مورخ یا مستشرق نے اس کو قلمبند کیا ہو تو اس کا درجہ تو ان کے نزدیک ایمان و یقین کے لحاظ سے وحی ربانی سے زائد ہوگا۔ ذیل میں دو تاریخی واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان مدعیان عقل و خرد کو ان کے تسلیم کرنے میں تو کوئی کلام نہیں، لیکن اگر اس قسم کا واقعہ شریعت نے بیان کیا ہوتا تو اس میں دشمنان عقل و دین کو صدہا کیڑے نظر آتے اور صاف کہہ دیتے



کے تمام اعضاء مستقل اور الگ الگ لیکن دونوں کے سرین کا پچھلا حصہ ایک دوسرے سے جڑا ہوا تھا کہ دونوں کا مخرج فضلہ نکلنے کی جگہ ایک ہی تھی، اسی ایک سے دونوں قضاء حاجت کرتی تھیں۔ پیشاب کی جگہ الگ الگ تھی۔ جب ایک کو پیشاب کی حاجت ہوتی تو دوسری منقبض ہوتی۔ عمر کے لحاظ سے بھی ایک کے اعضاء کسی مرض سے شل ہو گئے اسی حالت میں وہ عمر بھر پھرتی رہی، ایک کے اعضاء صحیح و سالم تھے۔ بلوغ کی بیک وقت دونوں میں ظاہر ہوئی۔ جب یہ سال کی عمر ہوئی تو ایک کو شدید بخار ہوا اسی مرض میں اس کا انتقال ہو گیا۔ تین گھنٹے بعد دوسری بھی مر گئی اور ساتھ ہی دفن کیا گیا۔

(۲) ایک چینی لڑکا جس کی عمر پانچ سال کی تھی۔ اپنے سینے پر دوسرا بچہ اٹھائے ہوئے تھا، اس دوسرے بچے کا سر اس کے پیٹ کے اندر چھپا ہوا تھا باقی دھڑ اس کے پیٹ سے گھٹنوں تک لٹکا رہتا تھا۔ اس بچہ کا سر بے شعور تھا۔ ذرا سے چھونے سے وہ گر پڑتا اور اس سے وہ اٹھانے والا بھی مر جاتا۔

اس قسم کے متعدد واقعات انسائیکلوپیڈیا میں موجود ہیں۔ یہ مدعیان عقل و خرد تو بلا کسی تردد کے تسلیم کر لیتے ہیں، اس خرق عادت کے طور پر انبیاء و اولیاء کوئی اس قسم کی خلاف عادت چیز ظہور میں آئے تو اس میں شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے اور نہیں مانتے۔

یہ مرض در اصل وحی الٰہی کی عظمت سے محرومی اور ایمان کی کمزوری کا نتیجہ ہے اگر خلاق عالم کی قدرت پر یقین کامل ہو "خوارق" معجزات و کرامات پر ایمان لانے میں کسی قسم کا کوئی مانع پیش نہیں آسکتا ہے کہ جب معراج کا ایمان افروز واقعہ صدیق اکبرؓ کے سامنے پیش کیا تاکہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرائیں اکبرؓ نے فرمایا کہ اس میں کونسی تعجب ملاء اعلیٰ سے "وحی" آنے پر جب لا چکا ہوں تو اس واقعہ صادقہ کے میں مجھے کیا تامل ہو سکتا ہے۔

موجودہ پرفتن دور میں مادہ پرستی اور رسول کی تعلیمات سے بیگانگی حد کی وجہ سے معجزات و کرامات کو یہ کر دیا جاتا ہے کہ یہ چیزیں قانون قدرت

قدرت کہنا درحقیقت جہل کی دلیل ہے۔ ہاں اس کی صحیح تعبیر یہ ہے کہ معجزہ یا کرامت عام قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ اس لئے اگر معجزہ عام انسانی دسترس سے باہر نہ ہو تو پھر وہ معجزہ ہی نہیں ہو سکتا۔

تاریخ کے اوراق میں بے شمار ایسے خوارق موجود ہیں جن کی صداقت پر کسی کو تردد نہیں ہوتا اگر ایسے ہی خوارق کسی صاحبِ نبوت و ولایت ہستی سے صادر ہوں تو اس میں کیا استحالہ ہے اور ان کے قبول کرنے میں کیا تامل ہے۔

فرانس کے مشہور فیلسوف کامل "فلاریوں" نے اپنی کتاب المجہول والمسائل الروحیہ میں لکھا ہے

(۱) ایک عورت کا پستان بائیں ران پر تھا وہ اس سے بچے کو دودھ پلاتی تھی۔

(۲) جاپان میں تباہ کن زلزلہ آیا تھا جس سے کئی بستیاں تباہ ہو گئیں۔

(۳) ضلع ہردوئی میں ایک بگولا اٹھا تھا جس سے ایک جھیل کا پانی خشک ہو گیا اور دوسری جگہ جھیل بن گئی۔

اس قسم کے خوارق کو کوئی غلط نہیں کہتا۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر ایوانِ کسریٰ میں زلزلہ آیا اس کے چودہ کنگرے گر گئے یا فارس کے آتشکدہ کی ہزار سالہ آگ بجھ گئی تو ان واقعات کے تسلیم کر لینے میں پس و پیش ہونے لگتا ہے۔

سائنس کی محیر العقول ایجادات سے قبل تو معجزات و خوارق وغیرہ کے سمجھنے اور سمجھانے میں وقت پیش آسکتی تھی، لیکن اس سائنسی دور میں تو خوارق و معجزات پر ایمان لانے میں کوئی اشکال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت سائنس کے اکتشافات نے تسلیم خوارق کے لئے راہ ہموار کر دی۔ امام العصر حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا انور شاہ قدس سرہٗ کا ارشاد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام کو جو معجزات عطا فرمائے ہیں وہ دراصل اس بات کی طرف اشارہ ہیں کہ مستقبل میں (سلسلہ نبوت ختم ہونے کے بعد) لوگ مادی وسائل و اسباب کے ذریعہ ان جیسے خوارق تک رسائی حاصل کیا کریں گے۔ جن کا ظہور انبیا و رسل سے بغیر اسباب و وسائل کے ہوا تھا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ و قاہرہ کا ظہور ہوتا رہے۔

سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اڑ کر صبح سے شام تک دو ماہ کی مسافت طے کرتا تھا آج فضا میں ہزاروں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائی

وہی کام بغیر الیکٹرک ظاہر نہیں فرما سکتے۔

سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولیاں بخوبی سمجھتے تھے جبکہ عام انسان طیور کی چہچہاہٹ کو مہمل اور بے معنی چیز سمجھتے ہیں، اس معجزہ کی نظیر بھی سائنس نے پیش کر دی ہے۔ آپ کسی پوسٹ آفس میں چلے جائیں۔ وہاں تار کی کٹ کٹ گھنٹوں سنتے رہیں، آپ کے نزدیک اس کی حیثیت بے معنی حرکات و اصوات (حرکتوں اور آوازوں) کی ہوگی لیکن پوسٹ ماسٹر آپ کو فوراً بتا دے گا، کہ فلاں جگہ سے فلاں شخص یہ کہہ رہا ہے ....

علیٰ ہذا القیاس پھر کیوں انکار کیا جاتا ہے اس سے کہ صانع حقیقی نے نغماتِ طیور کو بھی مختلف معانی و مطالب کے اظہار کے لئے وضع کیا ہے اور اپنی قدرتِ کاملہ کے اظہار کے لئے بطور پیغمبرانہ اعجاز کے اپنے ایک اولوالعزم نبی کو اس کا علم عطا فرما دیا ہے بوقت معراج میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانوں کا سفر کرنا اور عجائباتِ قدرت کو دیکھ کر واپس آنا اس سرعتِ رفتار کو جیٹ ہوائی جہاز اور بجلی کی رفتار یا راکٹ کی سبک رفتاری سے بخوبی سمجھا و باور کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ دور کے حیرت انگیز ایجادات نے شقِ صدر کے معجزہ کو باور کرا دیا۔ معراج سے واپسی کے بعد مکہ معظمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت المقدس کو بلا حجاب دیکھ کر کفار کے سوالات کے جواب دینا اس کی نظیر بھی ہمارے سامنے موجود ہے دوربین یا خوردبین کے ذریعہ ایک شخص جو چیزیں دیکھتا ہے دوسرے کو وہ چیزیں نظر نہیں آتیں، لیکن اس نظر نہ آنے کی بنا پر کوئی شخص بھی اس کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا، تو پیغمبر ابی خداداد دوربین نگاہ سے بیت المقدس کا نقشہ دیکھ کر جوابات دے رہے ہوں تو اس میں کیا تعجب ہے اور کیوں اس کا انکار کیا جاتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندہ بنا کر نفخ کے ذریعہ (پھونک مار کر) اس کو ہوا میں اڑا دیا کرتے تھے۔ اس معجزہ کو بھی سائنس کی ایجاد نے حل کر دیا معدنیات کے چند مادے اور ٹکڑے ملا کر برقی طاقت کے ذریعہ ان کو راکٹ کی صورت میں بغیر پائلٹ کے ہوا میں اڑا دینا اس معجزہ کو باور کراتا ہے اگر برقی طاقت کے ذریعہ جہاز یا راکٹ کو ہوا میں چلایا اور کنٹرول کیا جا سکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ و قاہرہ بتوسط نفخ عیسیٰ علیہ السلام مٹی کے پرندہ کو ہوا میں نہیں اڑا سکتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ آپ نے سنا ہوگا کہ آپ پشت کے پیچھے کی چیزیں اسی

کی کاوشوں نے واضح کر دی۔ ایک انگریز "ماہر علم بصارت" لکھتا ہے کہ انسان کے بدن کی جلد کے نیچے چھوٹے چھوٹے خلیئے پائے جاتے ہیں۔ جو سارے جسم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ خلیئے دراصل ننھی ننھی آنکھیں ہیں۔ ان میں اسی طرح سامنے کی چیزوں کا عکس پڑتا ہے اور تصویر اتر آتی ہے جس طرح آنکھوں کی پتلی میں وہ کہتا ہے کہ انسان کی پیشانی کی جلد میں بھی قوتِ باصرہ موجود ہے یہ ہی قوت دماغ کو پیغام پہنچاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درخت جھک جاتے اور آپ کو سلام کرتے تھے۔ ملحدین نے اس معجزہ کا بھی مذاق اڑایا، لیکن آج ماہر نباتات کے درختوں اور پودوں کے متعلق جو حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پودوں میں دیکھنے اور سننے کی بھی قوت ہے آپس میں بات چیت بھی کرتے ہیں۔ ان پر عشق و محبت، رنج و غم کی کیفیت بھی وارد ہوتی ہے، ان میں سے بعض میں حس کا مادہ بھی موجود ہے بعض پودے محض چھونے ہی سے سکڑ جاتے ہیں اور ادنیٰ اشارے سے بند ہو جاتے ہیں اسی نزاکت جس کی وجہ سے ایک پودے کو اردو میں چھوئی موئی کہتے ہیں، ہندوستان کے مشہور ماہر سائنس سر جگدیش چندر بوس نے طویل تجربہ و تحقیق کے بعد پلانٹس آٹوگراف اینڈ ویریشن کے نام سے شائع کی ہے جس میں اس نے پودوں کے متعلق نہایت حیرت انگیز معلومات جمع کی ہیں۔ جن کو سننے یا پڑھنے کے بعد کوئی عقل و دانش کا مالک انسان مذکورہ بالا معجزہ سے انکار نہیں کر سکتا۔

تاریخ اسلام کا مشہور واقعہ ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہو کر مجاہدین کے سپہ سالار ساریہ کو پکار کر کہا۔ یا ساریۃ الجبل۔ اسی وقت یہ آواز ساریہ کے کانوں تک پہنچ گئی۔ حالانکہ وہ مدینہ منورہ سے صدہا میل دور تھے یہ آواز ان تک کس طرح پہنچی۔ اس کرامتِ حقہ کو وائرلیس کی ایجاد نے حل کر دیا۔ آج آپ وائرلیس کے ذریعہ اور ٹیلیفون کی مدد سے ایک ملک سے دوسرے ملک تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں اسی طرح سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے روحانی وائرلیس کے ذریعہ ساریہ تک اپنی آواز پہنچا دی۔

عالمگیر جنگ کے زمانہ میں ایک لاسلکی پیغام میڈوگریڈ سے لندن چلا۔ راستہ میں بعض ہزمن ماہرین اسے جذب کرنے لگے۔ اوپر سے فرانسیسی طیارہ نے اس پر بم پھینکا اور ان کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ اسی واقعہ سے وحی آسمانی کی شہاب

احمد سعید ہزاروی ناظم اعلیٰ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

# جہاد اور مرزائیت

آج بادلوں کی طرح جنگ کے خطرات سر پر منڈلا رہے ہیں۔ ہندو قوم اپنی کمینی اور اسلام دشمنی کی وجہ سے رات دن اسی فکر میں ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو (معاذ اللہ) نیست و نابود کر دیا جائے۔ کشمیر کے مسلمانوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہندو کے بزدلانہ حملے کے دوران اللہ تعالیٰ نے غیر مشروط اور غیر متوقع امداد فرما کر مجاہدین اسلام کو فتحمندی اور کامیابی نصیب فرمائی۔ یہ محض اس کی کرم نوازی ہے۔ جہاد اسلام کا ایک اہم رکن اور قیامت تک مسلمانوں پر فرض ہے اور یہی جہاد مسلمانوں کے رعب، وقار اور بقا کا ذریعہ ہے۔ مرزائیوں کے مذہب میں اسلام اور ملک کے لئے جہاد کرنا اور کافروں کے ساتھ لڑائی لڑنا قطعاً حرام ہے۔ انگریز کے ساختہ پیغمبر مرزا غلام احمد آنجہانی کی اپنی زبانی بیان ملاحظہ ہو۔

(۱) میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائینگے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے (درخواست بحضور نواب لیفٹننٹ گورنر بہادر مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۷)

(۲) اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی تھی و یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات، چھپوا کر اس ملک اور نیز بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکرگذار اور دعاگو رہے۔ اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں اردو، فارسی عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی شائع کر دیں، اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے، جو نامفہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے، یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں

(۳) جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام کیا۔ اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر نہیں۔

(کتاب البریہ اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۴) اب جب مسیح موعود آگیا تو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاد سے باز آئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو شاید اس غلط فہمی کا کسی قدر عذر ہوتا۔ اس لئے اب مذہبی طور پر تلوار (ہر قسم کے آتشیں ہتھیار) اٹھانے والوں کا خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۹ مطبوعہ ربوہ)

(۵) دیکھو میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار (ہر قسم کے ہتھیار) کے جہاد کا خاتمہ ہے۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۵ مطبوعہ ربوہ)

(۶) ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۶)

یہ ہے مرزائیت اور مرزا آنجہانی کا کارنامہ کیا مسلمانان پاکستان اور اراکین حکومت کو یہ توقع ہو سکتی ہے کہ خدانہ کرے اگر کافر ہند و پاکستان سے جنگ کریں تو مرزائی مذہب والے دل و جان سے آپ کا ساتھ دینگے، ہرگز نہیں اور نہ ہی ان سے یہ توقع رکھنی چاہیئے، کیونکہ ان کے نبی مرزا غلام احمد آنجہانی نے صاف کہہ دیا ہے کہ میں حکم لے کر آیا ہوں کہ اب سے جہاد کا خاتمہ ہے اور جہاد قطعاً حرام ہے۔ مرزائے قادیانی کو ماننے والے اسی کا حکم مانیں گے۔ اپنے نبی کے حکم کے خلاف اسلام کرنا جرم عظیم اور بغاوت و کفر ہے۔ اس سے پہلے بھی جہاد مسلمانوں نے ہی کیا ہے اور آئندہ بھی قیامت تک جہاد مسلمان ہی کرینگے۔ مسلمان اسلام کی سربلندی اور پاکستان کی حفاظت اور بقاء اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں اور اس کے لئے وہ ہر وقت تیار ہیں۔

## اسلامیان پاکستان سے

اسلام اور دین قیم کے ساتھ جو برتاؤ ہو وہ کسی باشعور سے مخفی و پوشیدہ نہیں۔ ایک بے دین فسق و فجور کا دور دورہ ہے۔ فحاشی بے حیائی عام ہے۔ اسلام اور آئین اسلام برسر عام توہین کی جا رہی ہے۔ ملک میں کلچر اور رقص و سرود، ننگے ناچ اور ڈانس جاتے ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی جیسے صریح خلاف اسلام قوانین قرآن و سنت مقابلہ میں مسلمانوں پر جبراً مسلط کئے گئے طرف حج پر پابندی ہے تو دوسری طرف اوقاف نام سے مساجد پر قبضہ کر کے علماء کرام پابندیاں زبان بندی اور ان کو برطرف کیا ہے۔ ادھر زکوٰۃ کی مقرر کردہ اسلامی شرح تبدیلی کی کوششیں ہو رہی ہیں اور زکوٰۃ کو ٹیکس کا نام دیا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ عہد حاضر کے گو زکوٰۃ، حج، نماز اور روزے کی شرعی حیثیت اہمیت کو کم کرنے میں مصروف ہیں۔ الغرض تسخیر کا ملک گیر سلسلہ شروع ہے۔

دینی اقدار کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے ہیں سے اکثر حضرات یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی اس کے مقابلہ کے لئے میدان عمل آنے سے تامل کر رہے ہیں۔ آپ کی حمیت سے توقع رکھتے ہوئے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اور صرف دین اسلام کی سربلندی آئین کے نفاذ، توحید باری تعالیٰ اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے تمام دین پسند جماعتوں حق کا ساتھ دیں اور خصوصیت سے علماء حق جماعت "جمعیۃ علماء اسلام پاکستان" سے پورا تعاون کریں جو پاکستان میں دینی اقدار کی بحالی اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے کوشش ہے اور یہی اس کا مقصد وحید ہے۔

اسلاف کرام جس طرح مساجد، مدرسوں اور کے منتظم اور خدمت گذار تھے اسی طرح وہ جہاد کے شمشیر سوار بھی تھے۔ اگر وہ دارالعلوم کے منتظم اور مدرس تھے تو شاملی کے میدان میں مجاہد و سپاہی بھی تھے۔ اگر وہ خانقاہ کے بانی اور گوشہ نشین تھے تو میدان جہاد میں خود مسلمان فوج کے جرنیل و سپہ سالار بھی طرف وہ دارالعلوم دیوبند اور مسجد نبوی علی صاحب والسلام کے شیخ الحدیث تھے تو ساتھ ہی وہ مالٹا (کالے پانی) میں قید فرنگ اور ہند کی جنگ آزادی کے قائد تھے۔ خداوند ہم کو دین اسلام کی حفاظت کرنے وا اسلام ..... کے نقش قدم پر چلنے کی

# خبرنامہ

## ایٹمی میدان میں پاکستان کی مدد

وزیر تجارت اور صدر کے دفاعی مشیر جناب غلام فاروق نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ فرانس ایٹمی توانائی کے شعبہ میں پاکستان کی مدد کرے گا۔

## مقبوضہ کشمیر میں جنگی تیاریاں

بھارتی حکام نے مقبوضہ کشمیر میں جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ ۵ میل کا علاقہ وسیع فوجی کیمپ میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے پورے علاقہ سے مقامی آبادی کو نکالا جا رہا ہے۔

## روس اور امریکہ کی فضائی جنگ

شمالی ویٹ نام میں امریکی حملہ آور طیاروں اور روسی لگ طیاروں کے درمیان کل کئی بار فضائی جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں امریکہ کے ۵ جہاز تباہ ہوگئے

## بھارت میں ہنگامے

غذائی اجناس کی شدید قلت اور ہوشربا گرانی کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کے متحدہ محاذ کی اپیل پر آج صبح مغربی بنگال بھر میں عام ہڑتال کی گئی مدھیہ پردیش کے دو شہروں بھوپال اور اندور کے قریب ایک قصبہ منتور میں آج طلبہ اور عوام نے تشدد آمیز مظاہرے کئے، جس کے نتیجہ میں منتور میں ۱۸ گھنٹے کے لئے کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

## ویٹنام کی جنگ کے لئے امریکی شرائط

اقوام متحدہ میں مستقل امریکی مندوب مسٹر گولڈ برگ نے آج جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ اسے شمالی ویٹ نام یا کسی دوسرے ملک کی طرف سے نجی طور پر یا اس ایوان میں یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ شمالی ویٹ نام جنوبی ویٹ نام کے خلاف جنگی سرگرمیاں ختم کر دے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی دوسرا ملک طرفین کو بات چیت کے لئے کانفرنس ٹیبل پر جمع کر سکے تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔

## اہم عالمی مسائل کو حل کیا جائے

عبدالرحمٰن پشواک نے دنیا کے تمام ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ دنیا کے اہم عالمی مسئلوں کے حل کے لئے کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ بڑی بڑی سیاسی قربانیاں دی جائیں اور ضد اور ہٹ دھرمی کو ختم کیا جائے اور تمام ملک ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنا بند کر دیں۔

## سامراجی طاقتوں کے خلاف جنگ

انڈونیشیا کے فوجی سربراہ جنرل سوہارتو نے کہا ہے کہ انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی وہ بدستور نوآبادیات اور سامراج کے خلاف اپنی مہم جاری رکھے گا۔

## جنرل اسمبلی کا اجلاس

اقوام متحدہ کی ۲۱ ویں جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ اجلاس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے مندوبین کا خیال ہے کہ عالمی صورت حال آج کل تشویشناک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ آیا اقوام متحدہ کی اہمیت برقرار رہیگی یا وہ محض بحث و مباحثہ اور خوش گپیوں کے لئے ایک عالمی ادارے کی شکل اختیار کرے گا۔

## انڈونیشیا اقوام متحدہ کا ممبر نہیں بنے گا

انڈونیشیا کے قائم مقام وزیر خارجہ محمد ضیاء نے کہا ہے کہ ان کا ملک فی الحال اقوام متحدہ کا رکن نہیں بنے گا بلکہ جو انڈونیشی وفد جنرل اسمبلی میں شریک ہوا ہے اس کی حیثیت مبصر کی ہے۔

## شمالی ویٹنام پر شدید بمباری

بھاری امریکی طیاروں نے آج غیر فوجی علاقے کے شمال میں شدید بمباری کی۔ چار دن میں اس علاقہ پر امریکی طیاروں کا یہ تیسرا حملہ ہے۔ انہوں نے اڑھائی سو پونڈ سے لے کر ایک ہزار پونڈ وزن تک کے بم گرائے جن کی وجہ سے جگہ جگہ دھماکے ہوئے اور آگ کے شعلے بھڑکنے لگے

## مغربی یورپ میں ساٹھ ہزار ایٹمی ہتھیار

امریکہ کے وزیر دفاع نے امریکہ، برطانیہ

## نیویارک میں اسلامی مرکز کے قیام کا منصوبہ

جمعہ کے روز اقوام متحدہ کی عمارت میں نیویارک کے اسلامی مرکز کے آئین پر دستخط ثبت کرنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں شریف الدین پیرزادہ وزیر خارجہ پاکستان مہمان خصوصی تھے۔ یہ مرکز دو سال قبل قائم کیا گیا تھا جبکہ مرکز کے ٹرسٹیوں نے ۶ لاکھ ڈالر کا سرمایہ فراہم کر لیا تھا۔ پروگرام کے مطابق ۶۰ لاکھ ڈالر کے سرمایہ سے ایک مستقل مرکز قائم کیا جائے گا۔ جس کی اپنی عمارت ہوگی۔ مرکز اور مسجد کے لئے زمین خریدنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ پروگرام کے مطابق مسجد سے ملحق ایک اسلامیہ اسکول بھی ہوگا، جس کے نصاب میں علوم جدیدہ بھی ہوں گے۔

مرکز کے موجودہ چیئرمین اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل سفیر سید امجد علی اور کویت کے سفیر راشد الراشد ہیں اقوام متحدہ کے تمام مسلم ممالک اس مرکز کے منصوبہ میں عملی دلچسپی لے رہے ہیں۔

مستحکم ہے کیونکہ امریکہ نے مغربی یورپ میں ساٹھ ہزار ایٹمی ہتھیار جمع کر رکھے ہیں۔

## اقوام متحدہ ویٹنام پر غور کرنیکا مجاز نہیں

پیپلز ڈیلی نے اپنے اداریہ میں امریکہ اور روس پر ویٹنام کے بارے میں ساز باز کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اخبار مذکور نے شمالی ویٹ نام کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مسٹر گولڈ کی اس تجویز کے دھوکے میں نہ آئے جو انہوں نے جنرل اسمبلی میں پیش کی ہے۔ کیونکہ یہ ہاتھی کے دانت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ اقوام متحدہ کو ویٹ نام کے سوال پر غور کرانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

## انڈونیشیا کو پاکستانی قرضہ

پاکستان نے انڈونیشیا کو پاکستان سے پٹ سن کا سامان اور سوتی کپڑا خریدنے کے لئے پچاس لاکھ ڈالر کا قرضہ دینا منظور کیا ہے جو نو سال کے بعد واجب الادا ہوگا۔ اس میں چار سال کی رعائتی مدت بھی شامل ہوگی۔

## لازمی بھرتی کے خلاف محمد علی کی اپیل

سپیشل جج لارنس گرومین نے منگل کو انکشاف کیا ہے کہ عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی نے لازمی فوجی بھرتی کے خلاف جو اپیل دائر کی تھی اس کے متعلق انہوں نے امریکہ کے محکمہ انصاف کو اپنی سفارش

## بقیہ: — خوارق و معجزات

ہوجاتا ہے کہ عرش سے جو لاسلکی پیغام ارض حجاز کو جارہا ہے شیاطین اس کو درمیان سے اچکنا چاہتے ہیں۔ اوپر سے شہاب ثاقب کا ہم ان کا کام تمام کردیتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ شیطان اور اس کا لشکر تم کو دیکھتا ہے، لیکن تم اس کو نہیں دیکھتے۔ آج ٹیلی ویژن سے اس مسئلہ کو بھی بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ ٹیلی ویژن پر تقریر کرنے والے کو وہ سب لوگ دیکھتے ہیں جو اس کے سامنے ہیں، لیکن وہ ان میں سے ایک کو بھی نہیں دیکھتا۔ اس کی تقریر اور اس کی نقل و حرکت کو دوسرے دیکھتے ہیں وہ خود اس سے عاجز ہے کہ اپنے دیکھنے والوں کو دیکھ سکے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل بعید بعد الموت کے احوال تفصیل سے بیان فرمائے اور قبر اور اس کے بعد جہنم کی مہیب اور خوفناک کیفیات سے امت کو ڈرایا ہے۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے راڈار سے مدد لی جاسکتی ہے۔ راڈار ایک قسم کا آلہ ہے، جس کی مدد سے جہازوں کا نظام چل رہا ہے۔

یہی آلہ آپ کو بتاتا ہے کہ آگے کونسی چیز آرہی ہے، جس سے جہاز کو نقصان لاحق ہوسکتا ہے۔ تقریباً سو میل ہی سے یہ آلہ بتا دیتا ہے، کہ سامنے غلیظ بادل یا پہاڑ آرہا ہے۔ اگر ایک بیجان آلہ مسافت بعیدہ کے حالات سے آپ کو مطلع کرسکتا ہے تو کیا پیغمبر کی بصیرت قلبی و فراست ایمانی مستقبل کے حالات کا ادراک نہیں کرسکتی۔

بعض اولیاء اللہ کے متعلق مشہور ہے کہ ہوا میں اڑنے لگے۔ اس پر زائغین کو ہنسی آتی تھی، کہ انسان کس طرح ہوا میں اڑ سکتا ہے، لیکن تدریجی طور پر سائنس ان تمام ناقابل فہم مشکلات کا حل پیش کررہی ہے۔ چند ماہ قبل اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ امریکہ میں ایک انسان کو خلائی جہاز میں سوار کرکے دنیا کے سفر پر روانہ کیا گیا۔ مدار پر پہنچ کر وہ سوار باہر نکل آیا اور کئی منٹ تک فضا میں پرواز کرتا رہا۔ بعد میں خود ہی جہاز کے اندر چلا گیا۔ اس خبر کا تو کسی نے انکار نہیں کیا لیکن اگر ایسا واقعہ کسی خدا رسیدہ بزرگ کا بیان کیا جائے تو اس میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔

بالغرض سائنس کی ترقی اور محیر العقول سائنسی ایجادات کا بغور مطالعہ کرنے سے اسلام کے بہت سے پیچیدہ مسائل اقرب الی الفہم اور قابل قبول ہوجاتے ہیں۔ اب جبکہ ایمان کی متاع گرانمایہ کھو رہی ہے اور ملحدین کی طرف سے روز نئے نئے شبہات پیدا کئے جارہے ہیں اور ہر روز ہزاروں مسلمان ان کے دام فریب میں گرفتار ہورہے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس سرکش انسان کے ہاتھوں نو بنو خارق العادۃ ایجادات ظاہر فرما رہے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ و قاہرہ کو نہ تسلیم کرنے والوں پر حجت ہو جائے۔ اور یہ عذر باقی نہ رہے کہ انا کنا عن ھذا غافلین۔ وباللہ التوفیق۔

## مولانا بنوری اور مولانا مفتی محمود قاہرہ میں

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری حکومت مصر کی دعوت پر ۲۹ ستمبر کو قاہرہ تشریف لے گئے آپ وہاں مجمع البحوث الاسلامیہ کے سالانہ اجلاس اور دوسری تقریبات میں شرکت فرمائیں گے۔

جامع ازہر کے اساتذہ اور دوسرے شیوخ سے بھی موجودہ زمانہ میں نئے پیدا شدہ اسلامی مسائل کے بارہ میں بات چیت کریں گے۔

## اگلا پرچہ وی پی آرہا ہے

جن حضرات کے پرچہ کی چٹ پر سرخ نشان لگا ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کا چندہ ختم ہوگیا ہے۔ اگر وہ حضرات پرچہ کے خریدار نہیں رہنا چاہتے تو وہ بذریعہ خط ہمیں مطلع فرمادیں تاکہ دفتر کو وی پی کے خرچ کا نقصان نہ ہو۔ دوسرے سب حضرات کو اگلا پرچہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ امید ہے کہ وہ وی پی چھڑانے میں کوئی تاخیر نہیں فرمائیں گے۔ (ادارہ)

## رکن جمعیۃ کی کامیابی
### اور مرزائی چیئرمین کو شکست

ضلع سیالکوٹ کی یونین کونسل ۴۴ پیرنڈ میں گذشتہ سال چیئرمین کے الیکشن میں محمد دین مرزائی کامیاب ہوگیا تھا۔ اس مرزائی کے مقابلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر جناب چوہدری محمد طفیل صاحب امیدوار تھے۔ دونوں کے ووٹ برابر ہوئے لیکن چودھری محمد طفیل صاحب کا ایک ووٹ الیکشن افسر نے کاٹ دیا۔ جس کی وجہ سے مرزائی چیرمین ہوگیا چودھری صاحب نے ڈی سی سیالکوٹ کی عدالت میں اس کے خلاف پٹیشن کروادی کہ یہ ہمارا ووٹ ہے ووٹر کے اَن پڑھ ہونے کی وجہ سے اور افیسر کے مداخلت کرنے اور خود نشان لگانے سے ہمارا وہ ووٹ ضائع ہوگیا۔ لہٰذا الیکشن دوبارہ کرایا جائے چنانچہ ۲۰ ستمبر ۶۶ء کو دوبارہ الیکشن ہوا جس میں جناب چوہدری محمد طفیل صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام



## بقیہ: — معارف الحدیث

دنیا پر نظر ڈالی جائے تو پھر مسلمان اور کا فرو درمیان کسی شخص کو اکثر ترقی یافتہ بلاد میں تمیز مشکل ہو جاتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْ

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

خوب یاد رکھئے کہ کسی معاشرہ کی تبدیلی کی اگر ڈالی جاسکتی ہے تو اس کا زمانہ بھی عہد طفو ہے اس کے بعد بچوں میں جو معاشرت پیدا جاتی ہے اس کا انقلاب بہت مشکل ہے ا اس کی تمام ذمہ داری عقلاً و شرعاً بچوں کے والدین پر عائد ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ا ہے کہ قدرت تو ہر بچہ کو دین فطرت پر ہی پ فرماتی ہے، لیکن اس کے والدین ہی اس کو مسلح کرکے اس کو یہودی، نصرانی اور مجو بنا دیتے ہیں۔ آپ یہاں جھگڑیئے مت، بلکہ آنکھوں سے مشاہدہ کر لیجئے کہ کیا ہماری معاشر کا انقلاب ہمارے بچوں سے شروع نہیں ہوا اور کیا اس کی بنیاد خود ان کے والدین کے ب باہرت کوئی اور شخص ڈالنے آتا ہے۔ کتنی بڑ کا مقام ہے کہ بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں کفار ہمارا اپنے ساتھ رہنا سہنا بھی نہیں کرتے اور مکھی کی طرح ذلیل سمجھ کر ہم کو درمیان سے نکال کر علیحدہ پھینک دینا چاہتے پھر ہماری غیرت کیسے گوارا کرتی ہے، کہ ہم معاشرت چھوڑ کر ان دشمنوں کی معاشرت اختیار کریں بلکہ اس کو اپنا فخر سمجھیں۔ یاد رکھ کہ یہ قدم ترقی کی بجائے آپ کو ہلاکت کی طر لئے جارہے ہیں۔

## بقیہ: — جمعیۃ کی خبریں

بعد ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا

صدر — حضرت مولانا فقیر محمد صاحب

نائب صدر — صوفی عبدالکریم صاحب

ناظم اعلیٰ — صوفی محمد یونس صاحب

نائب ناظم — مستری اورنگ زیب صاحب

خازن — غلام سرور صاحب

## ضلع ہزارہ میں اکابرین جمعیۃ کے داخلہ پابندی

ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے ا مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلا سرحد۔ مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی، جنا سرفراز صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوا کے ضلع ہزارہ میں داخلہ پر تین ماہ کے لئے پابند

# متفرقات

## جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی قراردادیں

(۱) مسلمانانِ جہلم کا یہ عظیم الشان اجتماع حکام بالا کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتا ہے کہ کچھ عرصہ سے مرزائیوں نے اپنے نبی کذاب مرزا غلام احمد کی نبوت منوانے کے لئے جہلم اور گردونواح میں زور شور سے تبلیغ شروع کر رکھی ہے۔ جہاں کہ ارد گرد تمام مسلمانوں کی آبادی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف اور حیات مسیح علیہ السلام، مسئلہ جہاد کے خلاف (جبکہ ملکی حالات نہایت نازک ہیں) تربیتی کورس منعقد کرتے ہیں اور جلسوں پمفلٹوں کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ جس کے خلاف عامۃ المسلمین میں سخت اشتعال اور انتہائی نفرت پائی جاتی ہے۔ حکومت فی الفور ان کی کھلی تبلیغ اور اشتہار بازی پر پابندی لگائے ... ہم ان کی اس تمام تر مساعی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے خلاف سمجھتے ہیں، اور آپ کی صریح توہین سمجھتے ہیں، جس کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جا سکتا

(۲) مسلمانانِ جہلم کا یہ عظیم الشان اجتماع مقامی گورنمنٹ ہائی سکول کے قادیانی استاد مسمی فضل داد کے اس سنگین جرم پر نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے کہ جو اس نے نویں جماعت کے ایک طالب علم مسمی نعیم احمد کو محض اس وجہ سے زدوکوب کیا اور اس کے بازو کی ہڈی توڑ دی کہ اس نے بلیک بورڈ پر ختم نبوت زندہ باد لکھا تھا اور حکام بالا سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے خلاف فی الفور کارروائی عمل میں لائی جائے۔

## جہاد کانفرنس چنیوٹ کی قراردادیں

(۱) جہاد کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ پاکستان کے ہر بالغ مرد کے لئے فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے

(۲) جہاد کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ پاکستان کے ہر بالغ مرد کے لئے فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے۔

(۳) جہاد کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا وہ تمام لٹریچر جو روح جہاد کے منافی ہے، خصوصاً جس میں صراحتاً حرمت جہاد، اور ممانعت جہاد کے مضامین ہیں اور وہ پاکستان میں چھپ رہا ہے۔ اس پر پابندی لگائی جائے اور اس قسم کے لٹریچر کو فی الفور ضبط کیا جائے۔

(۴) منکرین جہاد پر کڑی نگرانی کی جائے۔

(۵) جہاد کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مرزائیوں کا وہ دل آزار لٹریچر جس میں جملہ مسلمانوں کو گالیاں دی گئی ہیں فی الفور ضبط کیا جائے۔

(۶) جہاد کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی مقدس اصطلاحات مثلاً امیر المومنین، ام المومنین سیدنا الشہداء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کی حفاظت کرے اور ان کے استعمال پر پابندی عائد کرے۔

(۷) جہاد کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع ضلیم بالا اور مقامی افسروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مرزائیوں کے جلیوٹ کے جلسوں پر پابندی عائد کریں وگرنہ مسلمانوں کو ربوہ میں بھی جلسہ کرنے کی اجازت دیں تاکہ ان کا رویہ غیر جانبدارانہ قرار پائے۔

(۸) سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن اُن طلباء کے والدین سے (جن کے لڑکے ربوہ میں پڑھتے ہیں) پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو کفر کے گڑھ میں تعلیم نہ دلائیں اور یوں مرزائیوں کے ابلیسانہ ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھیں

(سیکرٹری سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن)

## جلسہ دستار بندی

دارالعلوم حمادیہ ہالیجی شریف قصبہ بنوں عاقل ضلع سکھر کا جلسہ دستار بندی مورخہ ۸ و ۹ اکتوبر بروز سنیچر، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام، قائد جمعیۃ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالغنی صاحب خلیفہ مجاز حضرت ہالیجویؒ اور دیگر مشاہیر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

الداعی۔ محمود احسن (بن حضرت ہالیجویؒ)

## مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کا سالانہ جلسہ

مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی ضلع سرگودھا کا سالانہ جلسہ بمقام چوک مدنی جامع مسجد سلانوالی میں مورخہ ۷-۸-۹ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت درخواستی مدظلہ امیر مرکزیہ، مجاہد اعظم مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، حضرت مولانا ابراہیم صاحب بلیاں پنجوں مولانا ابو معاویہ عطاء المسعم اور دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

جلسہ کی صدارت حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد صاحب خلیفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ فرمائیں گے۔

## التواء

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی شوریٰ کا اجلاس جو ۱۸ جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء ملتان میں ہو رہا تھا بحکم صدر بعض ناگزیر حالات کے پیش نظر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ اجلاس مورخہ یکم شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۴ نومبر ۶۶ء کو خیر المدارس ملتان میں ہوگا۔ ممبران شوریٰ نوٹ فرمالیں۔

مفتی محمود

(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان)

## مدرسہ مخزن العلوم کا سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر و ۱، ۲ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ، اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں بڑے بڑے علمائے کرام حضرات مشائخ عظام تشریف لا رہے ہیں۔ (ناظم مدرسہ)

## دارالمبلغین

اس زمانہ میں باطل گروہوں کی طرف سے شکوک و شبہات کے طوفان کھڑے کر دیئے گئے ہیں اور اچھے اچھے لوگوں کے ایمان متزلزل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، لہٰذا اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی کہ کسی دارالمبلغین کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جس میں مدارس عربیہ کے فاضلوں کو تبلیغ کی ٹریننگ دی جائے۔

چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر الفاضل المحقق حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم نے اپنے مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا میں ایک ایسے دارالمبلغین کی بنیاد رکھی ہے جس میں مدارس عربیہ کے ان طالب علموں کو دعوت دی گئی ہے جو عربی و فارسی میں مہارت رکھتے ہوں۔

خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں ۱۵ جمادی الاولیٰ سے یکم شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء تک بنام ناظم مدرسہ ہذا ارسال کر دیں۔ درخواست میں علمی قابلیت کا تذکرہ ضرور ہو۔

(ناظم مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا)

## نواب شاہ میں عیسائی خاندان کا قبول اسلام

مورخہ ۹ ستمبر ۶۶ء ریلوے مسجد کبیر کے خطیب حضرت مولانا دوست محمد صاحب مدظلہ العالی کے دست مبارک پر دس افراد پر مشتمل ایک عیسائی خاندان مشرف باسلام ہوا۔ احباب استقامت کی دعا فرمائیں۔

## فورٹ سنڈیمن میں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی کا ورود مسعود

۹ ستمبر کو حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام اپنے پروگرام کے مطابق فورٹ سنڈیمن تشریف لائے۔ ۱۰ ستمبر کو ایک خصوصی میٹنگ رکھی گئی جس میں تمام اراکین جمعیۃ فورٹ سنڈیمن نے شرکت کی اور مولانا نے خصوصی میٹنگ سے خطاب کیا۔ دوسری رات ۲۶ جمادی الاول ۱۱ ستمبر کو دوسرا اجلاس ملٹری مسجد مولانا احمد شاہ صاحب ناظم نشر و اشاعت کی قیادت میں رکھا گیا جس میں مولانا نے معرکتہ الآرا تقریر فرمائی اور خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین اور نکاح و طلاق کے بارہ میں آپ نے خوب وضاحت فرمائی۔ لوگوں نے جمعیۃ کے پروگرام میں بڑی دلچسپی لی اور بڑے خوش ہوئے۔ تیسری رات ۷ جمادی الاولیٰ مطابق ۱۲ ستمبر کو تیسرا اجلاس مولانا قاری ثناء اللہ انور ناظم جمعیۃ کی مسجد خوجانوالی میں منعقد ہوا جس میں کافی سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی اور مولانا قاسمی کی تقریر ہوئی۔ لوگوں نے جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ کیا۔ (قاری ثناء اللہ ناظم جمعیۃ فورٹ سنڈیمن)

## مولانا حمید اللہ جان نیازی کا تنظیمی دورہ

۱۰ ستمبر کو مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں بمعیت مولانا گل جان امیر جمعیۃ حلقہ ایاخیل تحصیل بنوں کے تنظیمی دورہ پر روانہ ہوئے۔ ۱۱ ستمبر شان میں نماز ظہر کے بعد کافی ہجوم کو ناظم ضلع نے ملکی حالات، نظریہ پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد، استحکام پاکستان، اسلامی قانون کے نفاذ، عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی اور ڈاکٹر فضل الرحمان کے عقائد فاسدہ پر سوا گھنٹہ تقریر فرمائی جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہر قسم کے تعاون نیز غیر شرعی قوانین کی منسوخی پر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے وعدے کئے۔ بعد میں حافظ آباد میں ناظم اعلیٰ نے تقریر فرمائی جس کے بعد عوام اور علماء نے متحدہ اسلامی محاذ کے دس نکاتی مطالبات کی تائید کی۔ ۱۱ ستمبر کو مولانا صاحب جان واپس سرائے نورنگ رخصت ہوئے اور مولانا عبداللہ نور امیر حلقہ غوریوالہ کو ساتھ لے کر جنگی کلی میں مولانا عبداللہ شاہ و مولانا نقیب علی شاہ کے ساتھ تنظیمی امور پر گفتگو کی اور طے پایا کہ علاقہ کے دیگر علماء کے ساتھ مشورہ کرکے تاریخ مقررہ پر مرکزی مقام پر جمع ہو کر ممبر سازی اور انتخاب جدید عمل میں لایا جائے گا۔ پھر غوریوالہ جاکر حکیم طیب جان کے ہاں ایک گھنٹہ قیام کیا اور حالات حاضرہ اور جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی سے آگاہ کیا۔ نیز متحدہ اسلامی محاذ کی دعوت پر ان کے اہم فیصلے اور اشتہارات دیئے۔ بعد میں بھگتی منعقل گئے۔ نماز ظہر کے بعد مولانا عبداللہ نور نے حالات مذکورہ پر خوب تبصرہ فرمایا۔

## فیچر کالونی میں عظیم الشان جلسہ

فیچر کالونی کراچی میں ۱۲ ستمبر کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں لانڈھی، ملیر اور پورے مضافاتی علاقے کے لوگ شریک ہوئے۔ جلسہ سے مولانا عبدالواحد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ لانڈھی نے خطاب فرمایا۔ مولانا نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں عوام کو موجودہ خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ اس وقت ملک و ملت کی بہتری اسی میں ہے کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر اس ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے میں مدد دیں۔

مولانا نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خیالات پر بھی تنقید کی اور یہ بتایا کہ ڈاکٹر صاحب اس وقت وہی خدمت انجام دے رہے ہیں جو ان کا استاد گولڈ زیہر امریکہ میں اسلام کے خلاف انجام دے چکا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں مولانا نے صدر ناصر کے کارناموں کو سراہا اور مصر نے ان کی قیادت میں جو ترقی کی ہے اس پر روشنی ڈالی۔

مولانا نے فرمایا کہ اس وقت روس اور چین کی اشتراکیت سے بڑھ کر امریکہ اور برطانیہ کا سامراج ہمارے لئے زیادہ خطرناک ہے۔

آخر میں مولانا نے اجلاس میں شامل علماء سے درخواست کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام میں شریک ہو کر ملک و ملت کی خدمت کریں۔ آپ کی اس اپیل پر علاقہ کے جملہ علماء جوق در جوق جماعت میں شریک ہو گئے۔ بہت سے علماء دوسری جماعت سے علیحدہ ہو کر جمعیۃ میں داخل ہو گئے۔ واقعی کراچی کی تاریخ میں یہ جمعیۃ کی زبردست فتح تھی۔

کراچی میں جمعیۃ کی تنظیم کا سلسلہ جاری ہے اور چند دن میں پاکستان کی سب سے بڑی تنظیم ثابت ہو گی۔

جلسہ میں پولیس نے بار بار مداخلت کی اور بے چینی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ پولیس کے اس رویہ پر ہمیں بہت افسوس ہے۔ اجلاس کے آخر میں پولیس کے اس رویہ کے خلاف بھی ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں کہا گیا کہ اس قسم کے دینی اجتماعات میں پولیس کی مداخلت افسوسناک ہے گورنر سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس قسم کی حرکات سے پولیس کو باز رکھیں۔

(سجاد ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام کراچی، لانڈھی)

---

## جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کی سرگ

گذشتہ دنوں جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا صاحب آزاد اور حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری نے اپنے اپنے مخصوص انداز فرمائیں۔ جامع مسجد مچھی ہٹہ سامعین سے بھری ہوئی تھی اور لوگ دکانوں اور مکانوں چھتوں پر بھی چڑھے ہوئے تھے۔

مولانا عبدالشکور صاحب نے جمعیۃ کا تعارف کراتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ اپنا تعلق قائم کریں کیونکہ جمعیۃ ہی وہ جماعت ہے جو صحیح اسلامی نظام کے لئے کوشاں ہے۔ لوگوں نے حضرت موصوف کی اپیل کو سراہا اور جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ کیا۔

## نواب شاہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب کا خصوصی خطاب

۱۲ ستمبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بذریعہ روہڑی ایکسپریس ٹرین سے نواب شاہ تشریف لائے۔ اسٹیشن پر آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکار کافی تعداد میں موجود تھے۔ ریلوے مسجد کبیر میں آپ نے خصوصی خطاب فرمایا۔ حکومت کی غیر اسلامی پالیسیوں پر تنقید کی اور اس وقت دین کا کام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اس عمل سے ہی اسلامی قانون نافذ ہو سکتا ہے۔ ہر پارٹی اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ عوام کو ملانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم کے لئے کوشاں ہیں اس لئے یقیناً فتح ہماری ہو گی۔ آپ نے مشورہ دیا کہ مقامی علماء کرام سے ملحقہ شہروں میں تقریریں کرائیں اور عوام کے ذہن دین کے لئے تیار کریں۔ دعا پر یہ خصوصی اختتام پذیر ہوا۔ (حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ نواب

## ٹیکسلا اور ڈھیریاں میں جمعیۃ کی تشکیل

۱۶ ستمبر بروز جمعہ بوقت پونے چار بجے جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا کا اجتماع پرمکان الحاج ملک غلام صاحب منعقد ہوا جس میں ملک غلام فرید صاحب صدر اور استاد رحمت دین صاحب کو ناظم اور محمد یونس صاحب کو خازن مقرر کیا گیا۔ اس کے طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو ٹیکسلا کے تمام میں پھیلایا جائے۔ اس لئے الحاج ملک غلام اور استاد رحمت صاحب استاد روشن صاحب صاحب ۱۷ ستمبر کو بعد نماز مغرب موضع ڈھیریاں تشریف لے گئے اور وہاں حاضرین کو جمعیۃ علماء سے روشناس کرایا گیا۔ (اس کے باقی صفحہ ۱۲ پر)

# خبرنامہ جمعیۃ

## کارکردگی اجلاس مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

بتاریخ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۶ء بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کا مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا صلاح محمد صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد قریشی عبد الغفور صاحب نے گذشتہ ماہ جولائی اور اگست کی آمد اور خرچ کا حساب پیش کیا۔ اس کے بعد بیعت کا نظر نئی منعقدہ ۲۴ ستمبر کا حساب آمد و خرچ پیش کیا گیا۔ فروخت شدہ کیسٹوں کی رپورٹ بھی اجلاس کے سامنے پیش کی گئی۔ جو کہ نہایت حوصلہ افزا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا کہ کیسٹوں کی خاصی تعداد ابھی باقی ہے آخر میں متفقہ قرارداد میں اور شجاویز پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حضرت مولانا عبید اللہ خان صاحب کی وفات حسرت آیات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مولانا کی خدمات جو کہ علمی اور سیاسی اعتبار سے ہیں یہ کہ تاریخ حقیقت پیش کرتا ہے۔ اللہ کریم مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان کے مختلف علاقوں میں سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیلاب زدگان کی زیادہ سے زیادہ امداد کرے۔

## تجاویز

(۱) تحصیل شوریٰ کا یہ اجلاس مرکزی اور صوبائی جمعیۃ کے رہنماؤں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ تنظیمی یا تنظیمی جمعیۃ کی رکنے کے لئے بغیر کسی قسم کی تفریق کے ہر حلقہ میں شرکت فرمائیں

(۲) تحصیل شوریٰ کا تربیتی کیمپ براہ راست مرکزی نمائندے سے منعقد کرنے کا انتظام کیا جائے اور کیمپ میں آنے والے حضرات سے میس کا ۱۵۰ روپے انفرادی حصہ بطور شرکت کی فیس لی جائے۔

(۳) ہر یونین کونسل کی تاریخ تاریخیں دینے کے لئے ایک مقام پر اجلاس رکھا جائے تاریخیں دی جائیں

(۴) تحصیل شوریٰ میں ایک حلقہ کھولا جائے جو کہ تاریخ جمعیۃ جمعیۃ فتنوں کے سلسلے میں مرکز اور صوبہ تاریخ شائع کرے اور ملک کے تمام حلقوں میں اس کو عام کرے۔

(۵) حاجی محمد ابراہیم صاحب لدھیانوی نائب امیر ضلع تحصیل اور تمام اراکین کی تائید سے فیصلہ ہوا کہ ۱۵ ستمبر کو ضلع بھر کا تربیتی کیمپ منعقد کیا جائے۔ اس کیمپ میں مرکزی نمائندے کو بلایا جائے۔ اس کیمپ کے انعقاد کے لئے ۱۵ ستمبر کو ضلع بھر کا تربیتی کیمپ منعقد کیا جائے۔ اس کیمپ کے انعقاد کے لئے ۱۵ ستمبر کو ضلع بھر کا تربیتی کیمپ منعقد کیا جائے۔

(۶) یہ اجلاس جمعیۃ کی تمام شاخوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی تجاویز اپنے اجلاس میں پاس کر کے ترجمان اور نظام کی خدمت میں بھیجیں اجلاس دعائے خیر پر ختم ہوا۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

## کارکردگی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور

بتاریخ ۱۶ ستمبر بعد از نماز عشاء مسجد سید الرسل میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ حضرت مولانا صابر علی صاحب اختر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد صاحب صدر نے فریضہ تبلیغ اسلام پر مدلل تقریر کی نیز جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ علماء حق پر موجودہ حکومت نے طرح طرح کی پابندی لگا رکھی ہے۔ قرآن مجید کے صریح خلاف قوانین نافذ کئے گئے ہیں۔ جو ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ اس ملک میں بے حیائی، فحاشی اور خلاف اسلام کام ہو رہے ہیں۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے قوانین قرآن و سنت کے خلاف جبراً عوام پر ٹھونس دیئے گئے ہیں۔

## مولانا عبد القادر صاحب قاسمی کا تبلیغی دورہ

جنرل پنجاب نقلہ سادات۔ بہاولپور ہیڈ ورکز ملتان شہر۔ لسوڈی علاقہ شورکوٹ ضلع مظفر گڑھ خطاب عوامی۔ خان پور ضلع رحیم یار خاں۔ مشورہ حضرات امیر مرکزیہ مرظلہ۔

سندھ۔ کندھ کوٹ۔ ٹھل نو۔ جیکب آباد خصوصی و عمومی خطاب۔

بلوچستان، سبی خصوصی و عمومی خطاب کوئٹہ خصوصی۔ فورٹ سنڈیمن جامع محمد شاہ۔ جامع احمد شاہ، جامع خواجگان عمومی خطاب اور جامع مسجد میں خصوصی خطاب ہوا۔ اور پہلے دن جامع خواجگان میں درس قرآن مجید ہوا۔

اس بارہ روزہ تبلیغی دورہ میں عمومی خطاب میں ہر مقام پر عائلی قوانین کی منسوخی۔ خاندانی منصوبہ بندی کے خاتمہ، ملک میں جنسی انارکی، بے حیائی اور عام بے دینی کی روک تھام کے لئے خطوط سے جو مقامات شائع ہوئے ہیں ان کو کتابی صورت میں جمعیۃ سرگودھا کی طرف سے ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا جائے۔

جس سے عوام نے تعاون کا یقین دلایا۔ متحدہ اسلامی محاذ کی ضرورت اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے عزم کا اظہار کیا۔

خصوصی خطاب میں علماء کے فرائض اور ان کی تنظیم کی اہمیت بیان کی گئی۔ چنانچہ جن مقامات پر جمعیۃ کی تنظیمیں نہیں ہیں وہاں تنظیمیں قائم کی گئی اور جہاں جمعیۃ تھا وہاں تنظیمی فوکوں کے کام آگے بڑھایا گیا۔

## تشکیلات جدیدہ

ضلع نو ضلع جیکب آباد۔ امیر مولانا خدا بخش صاحب خطیب جامع۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سید محمد امین شاہ صاحب۔ خانوان ... طے پایا کہ ہر ماہ جمعیۃ کی تنظیم کے ذریعہ ضلع بھر کا تبلیغی دورہ کر کے جماعت کو فروغ دیا جائے۔

جیکب آباد شہر۔ امیر حاجی محمد عثمان صاحب رئیس اعظم۔ ناظم اعلیٰ حکیم مولانا محمد حسن صاحب۔ خانوان۔ حاجی محمد صدیق صاحب۔

طے پایا کہ فوراً ہی ایک دفتر قائم کر کے بورڈ جمعیۃ لگایا جائے اور ناظم دفتر ضلع جیکب آباد میں مقیم ہو۔

سبی میں سابقہ تشکیل بحال رہی۔ البتہ مولانا عبد اللہ صاحب قریشی کو ضلع بھر کے لئے مبلغ مقرر کیا گیا۔ وہ دفتر کے قیام کا انتظام بھی کریں گے۔

## جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت کا مایانہ اجلاس

۱۸ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت کا اجلاس زیر صدارت شاہ صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں نے حلقہ خوریوالہ تحصیل و ضلع بنوں کے سہ روزہ دورہ کے تاثرات و نتائج بیان کئے۔ تنظیمی امور وغیرہ پر غور و خوض کیا گیا متحدہ اسلامی محاذ کو فی الحال مبلغ چار سو اسی روپیہ فراہم شدہ ارسال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حلقہ لنڈیوہ اور تحصیل بنوں جواب تک بقایا ہیں، وفود متعین کئے۔ حلقہ لنڈیوہ کے لئے مولانا محمد نواز و خلیفہ محمد کریم و مولانا غلام نبی سالار ضلع پرشتمل وفد بنا کر مقامی مولانا غلام حبیب کے تعاون سے لنڈیوہ کا دورہ مکمل کریں گے۔ بعد میں مرزا احمد بیگ مرکزی کارکن و مولانا عبد الخالق صاحب راولپنڈی کی وفات پر اظہار افسوس، ایصال ثواب، دعائے مغفرت، پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کر کے تعزیتی قرارداد پاس کی گئی


**ضروری اعلان**

مصنف اور ناشر انکشافات ہردو سہ ماہوارہ دار التبلیغ ہونوں سے ترک سکونت کر کے تبلیغی ہونوں کے پیش نظر مستقل طور پر

PHONE No. 67715 — WEEKLY — COL.

# তরজুমানে ইসলাম — TARJUMANE ISLA

LAHORE

جلد ۹ | جمعہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۳ جمادی الآخرہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۷

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے اس کے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے تو

ان کی مجرب دوا

شدھ مکردھوج وٹی ہے — پچاس گولیاں قیمت سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

یا لطیف

حضرت مولانا رومؒ کی کتاب مستطاب مثنوی معنوی کی لاجواب اردو شرح

## کلید مثنوی

نصف دفتر اول

جسے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کی روشنی میں حل فرمایا ہے۔ کتابت، طباعت دیدہ زیب۔ ہدیہ صرف دس روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

ناشر کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

یا لطیف

سالکانِ طریقت اور طالبانِ حق کیلئے مرشد کامل

## امداد السلوک

جسے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے "رسالہ مکیہ" سے تالیف فرمایا ہے۔ گذشتہ چھ صدی سے ہر دور کے علماء اور صوفیاء اس سے مستفید ہوتے آئے ہیں۔ تصوف و اخلاق میں اس پائے کی بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں۔ کاغذ سفید طباعت دیدہ زیب ہدیہ ۳/۵۰ علاوہ محصولڈاک۔

ناشر کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

## رعائت حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک (معریٰ و مترجم) نیز عربی، فارسی اور اردو، سندھی اور پنجابی کی درسی اور غیر درسی سکولوں اور کالجوں کی کتابیں اور سامان سٹیشنری تھوک و پرچون بازار سے بارعائت خرید فرمائیں۔ مصر، دیوبند اور دہلی کی کتب بھی مل سکتی ہیں

تاج مکتبہ احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ (مغربی پاکستان)

## کیلنڈر ختم ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے جو کیلنڈر شائع کیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ صرف چند کیلنڈر رہ گئے ہیں جو صاحب منگوانا چاہیں بذریعہ وی پی پارسل جلد از جلد منگوالیں۔ وگرنہ اگلی طباعت کا انتظار کرنا پڑے گا۔

کیلنڈر پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائیں گے۔

قیمت فی کیلنڈر ایک روپیہ پچاس پیسے علاوہ محصولڈاک

حافظ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازی

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ بینظیر صحت و نفاست دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی کاغذ عمدہ گلیز ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

کی جز ثانی طبع ہو چکی ہے، جز ثالث زیر طبع ہے، کاغذ سفید کرنافلی آرٹ پیپر طباعت بہترین ٹائپ۔ ہدیہ جز ثانی بلا جلد ۲۰/۰ مجلد پشتہ چرمی ۲۳/۰ روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کے پتے

بھارت میں (۱) یحییٰ کتبخانہ مظاہر العلوم سہارنپور (یوپی) (۲) مکتبہ تجلی دیوبند (۳) ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدینؒ نئی دہلی ۱۳

مشرقی پاکستان میں (۱) امدادیہ لائبریری چوک بازار ڈھاکہ ۱ (۲) اشرفیہ لائبریری ۴ حکیم حبیب الرحمٰن روڈ ڈھاکہ ۱۱

مغربی پاکستان میں (۱) نور محمد اصح المطابع کراچی ۱ (۲) ماہنامہ بینات نیو ٹاؤن کراچی ۵ (۳) مولانا شمس الدین صاحب تحت مسلم مسجد لوہاری گیٹ (۴) مکتبہ امدادیہ

## اسلام ہوزری کی قابل قدر مصنوعات

ہمیشہ استعمال کریں

امتیازی ☆ نشان

جرسی مردانہ، زنانہ، بچگانہ، پل اوور، کوٹ، مفلر، بنیان، لیڈی رسٹ، سلکی، ریشمی انڈرویئر ہمیشہ استعمال کریں

اسلام ہوزری ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

# ترجمان السنہ

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

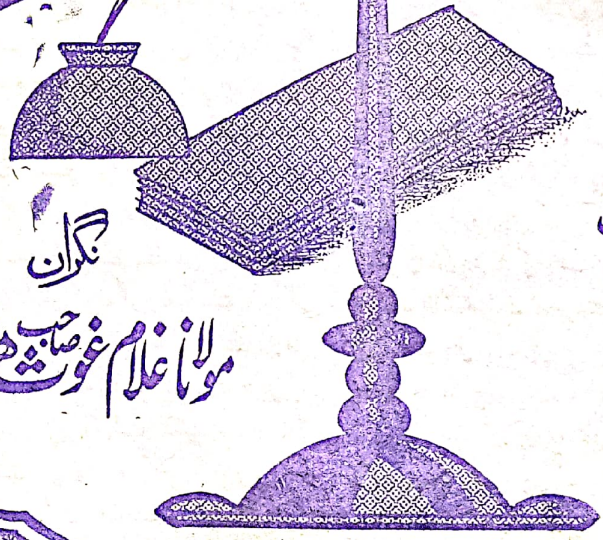

جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(ادارہ)

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَّالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ ص۳۲۱)

ترجمہ:۔ معقل بن یسار رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود سنا کہ جو حاکم بھی مسلمانوں کے کسی شعبہ پر مقرر ہو اور وہ ان کے ساتھ دھوکے اور کھوٹ کا معاملہ کرے اور اسی حالت پر اس کی موت آجائے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو اس پر حرام کردے گا

تشریح:۔ قرآن و حدیث کا یہ عجیب اسلوب ہر جگہ قائم رہتا ہے کہ وہ عوام و خواص پر صرف ضوابط و آئین کا دباؤ نہیں ڈالتے بلکہ ایک ایسی طاقت کا خوف ان کے دل پر مستولی رکھنا چاہتے ہیں۔ جو حاضر و غائب یکساں ان پر قائم رہے۔ آئین و ضوابط بہت ضروری چیزیں ہیں اور اسلام میں اپنے مفصل دفعات کے ساتھ موجود ہیں۔ لیکن اگر ان کے نافذ کرنے والے دماغ آزاد ہوں اور وہ کسی الٰہی یا کم از کم انسانی طاقت کا خوف اپنے دلوں میں نہ رکھتے ہوں تو خواہ ان کی شکل کتنی ہی مکمل کیوں نہ ہو مگر وہ کچھ سود مند ثابت نہیں ہوتے حتیٰ کہ بعض مرتبہ غیر آئینی کارروائیوں کے لئے انسان کے بنائے ہوئے قوانین کے الفاظ میں ایسی وسعت رکھی جاتی ہے کہ بر وقت ضرورت ناجائز کارروائیوں کے لئے ان ہی ضوابط کے تحت کوئی نہ کوئی راہ کھل جاتی ہے۔ اور اگر اس وسعت سے فائدہ نہ اٹھایا جاسکے تو بعض دفعات کا اضافہ ایسا کرلیا جاتا ہے جو ان کی اس ضرورت کو پورا کردے۔ لیکن اسلام زندگی کے کسی شعبہ میں خواہ وہ شخصی ہو یا قومی کھوٹ رکھنا موجب ہلاکت سمجھتا ہے۔ اس لئے اس کے قوانین کا نگران خود انسان کا ضمیر ہوتا ہے اور اس کے قانون کی خلاف ورزی خود اس کے ضمیر کے لئے باعث ملامت ہوتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضؓ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

(رواہ ابوداؤد احمد و البیہقی فی شعب الایمان عن ثوبان وزاد والرائش یعنی الذی یمشی بینہما مشکوٰۃ ص۳۲۶)

ترجمہ:۔ عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور کتب حدیث میں ثوبان رضؓ سے اس شخص پر بھی لعنت مذکور ہے جو درمیان میں رشوت کا معاملہ طے کرنے والا ہو۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا۔

(رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ص۳۲۶)

ترجمہ:۔ ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کسی شخص کے معاملہ میں صحیح سفارش بھی کی اور اس کے بعد اس کے سامنے سفارش کرنے والے نے کوئی ہدیہ پیش کیا اور اس نے اس کو قبول کرلیا۔ تو اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بھی بڑی سود خوری کے برابر ہے۔

تشریح:۔ رشوت کی حرمت اور اس کی حیثیت مذکورہ بالا ترجمہ سے ظاہر ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اس ایک جرم میں تین شخص مجرم قرار دیئے جاتے ہیں۔ اسلام میں جرائم کے انسداد کے لئے صرف قوانین کا وضع کردینا یہ ناکافی سمجھا گیا ہے بلکہ اس کے ساتھ ذہنیت اور معاشرت کی تبدیلی پر بھی زور دیا گیا ہے اور انسان کے ضمیر پر ایک ایسی طاقت کا دباؤ ڈالا گیا ہے جو حاضر و غائب اس کے دل پر یکساں مستولی رہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں بہت سے مقامات میں آئین و ضوابط کا تذکرہ فرماکر یا تو اِتَّقُوا اللّٰهَ کا لفظ فرمادیا گیا ہے یا یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ جو کچھ تم کہتے یا کرتے ہو وہ پوشیدہ ہو یا علانیہ ان میں سے کوئی بات ہمارے علم سے باہر نہیں رہتی وہ براہِ راست بھی ہم سنتے اور جانتے ہیں۔ اور ہماری سی آئی ڈی کے دو فرشتے تمہاری ایک ایک حرکت اور سکون کو ضبط تحریر میں لاتے رہتے ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر تمہارے اچھے بُرے افعال خود تمہارے اعضاء میں ایسے تاثرات چھوڑ جاتے ہیں جو دنیا میں زبانِ حال اور آخرت میں زبانِ قال سے ان پر شاہد ہوں گے۔ آج بھی ایک پولیس افسر ایک مُشتبہ آدمی کو دور سے جھک کر تاڑ لیتا ہے کہ فلاں مال کی چوری اسی نے کی ہے اور صرف اپنے تجربہ اور قیافہ شناسی سے اس کو گرفتار کرلیتا ہے۔ اس کا مطلب یہی تو ہے کہ اس کی چوری کے اثرات کچھ نہ کچھ اس کے جسم اور چہرے سے نمایاں ہونے لگتے ہیں تو پھر آپ کو اسی طرح انسان کے دوسرے افعال کی شہادت میں آخرت کے دن شبہ کرنے کی وجہ کیا ہے۔ شریعت میں لعنت وہ آخری لفظ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سب سے بڑھ کر راندۂ درگاہ کے لئے یعنی ابلیس شیطان کے لئے استعمال فرمایا ہے۔

اب اگر کسی کے دل پر اس آخری لفظ کا کوئی اثر نہیں پڑسکتا تو پھر وہ صرف قانون سے کیا متاثر ہوسکتا ہے۔ حکومتیں یہاں کتنا غلط قدم اٹھاتی ہیں کہ خود حکام کی رشوت کی تحقیق کے لئے ایک دوسرا محکمہ قائم کرتی ہیں۔ جس کا عنوان "اینٹی کرپشن" ہے۔ اس کا حاصل عوام کے حق میں صرف یہ نکلتا ہے کہ پہلے جو رشوت ایک جگہ دی جاتی تھی۔ اب دو جگہ دینی پڑتی ہے اور یہ کوئی نہیں سوچتا کہ اگر اینٹی کرپشن کے افسران قابل اعتماد ہیں تو ان ہی کو اصل حاکم کیوں مقرر نہیں کیا جاتا۔ اس محکمہ کی وجہ سے پہلے افسران کے اوپر فطرتاً یہ اثر پڑتا ہے کہ جب ہم حکومت کی نظر میں یوں بھی رشوت خور ہوسکتے ہیں۔ پھر کیوں ہم رشوت لینا شروع نہ کردیں۔ یعنی ان کی ذہنیت خود بخود مجرمانہ بن جاتی ہے۔ میں نے یہ خود سنا ہے۔ جب رشوت کی سزا اور تحقیق میں زیادہ شدت ہونے لگتی ہے تو رشوت خور افسران یہ کہہ کر رشوت کا بھاؤ اور گراں کردیتے ہیں کہ بھئی اب تو رشوت لینا بڑا خطرہ مول لینا ہے اس لئے سو کے بجائے ہزار دلواؤ، تو کام ہو۔ اس لئے لازم ہے کہ جب تک ہماری ذہنیت تبدیل نہ ہو اور ہمارے معاشرہ میں تبدیلی پیدا

(باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ — ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء

# تجدید عہد

اس ہفتے حکومت کی سرپرستی میں بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح مرحوم کا یوم پیدائش بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اخبارات نے ضمیمے شائع کئے۔ وزراء نے جلسۂ عام میں تقریریں کیں، صدر ایوب نے قوم کے نام ایک پیغام نشر کیا جس میں کہا گیا کہ "عوام پاکستان کو ایک متحد اور ترقی پسند ملک بنائیں"۔ مس فاطمہ جناح نے اپنے پیغام میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ "ملک میں رائج رائے دہی کو نافذ کیا جائے اور ملک کی فضا جو رشوت ستانی، اقربا نوازی، بددیانتی اور دیگر معاشرتی گندگیوں سے متعفن اور مسموم ہو چکی ہے، اس کو صاف کیا جائے"۔ لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ بانی پاکستان کی اصل غرض اور پاکستان بنانے میں ان کے اصل مقصد کی کسی نے نشاندہی نہیں کی۔ پاکستان اس لئے نہیں بنایا گیا تھا کہ مسلمان قوم بڑی بڑی بلڈنگیں اور ملیں بنا کر مادی ترقی کے زینے پر چڑھنا چاہتی تھی یا قیام پاکستان سے قبل رشوت ستانی اور اقربا نوازی، بددیانتی، بے حیائی، بیروزگاری اور دوسری معاشرتی خرابیاں آج سے کئی فیصد کم تھیں۔ غلہ اس وقت سستا تھا۔ ایک غریب اور شریف آدمی اس وقت زیادہ عزت و آبرو سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ ٹیڈی ازم اور بے حیائی کی دوسری تحریکیں اس وقت نہیں تھیں، پرویزیت، فضل الرحمانیت اور دین کو مسخ کرنے والے دوسرے ادارے...

.... اس وقت ناپید تھے۔ ڈاکہ زنی اور قتل و غارت اس وقت کم تھی۔ جشن بہار، جشن خیبر اور جشن ملتان وغیرہ کے نام پر جشنوں کا سلسلہ اس وقت نہیں تھا۔ میرو محراب اس وقت آزاد تھے۔ زبان و قلم کو پوری آزادی تھی۔ ان سب چیزوں کے ہوتے ہوئے آخر وہ کون سا مقصد تھا جس کے لئے بانی پاکستان نے پاکستان کی تحریک شروع کی اور قوم کی اکثریت نے اس کا ساتھ دیا۔

اس کا جواب صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم سب کچھ ہونے کے باوجود ایک چیز سے محروم تھے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے قوم نے قائد اعظم کا ساتھ دیا تھا۔ وہ چیز تھی "اسلامی شریعت کا نفاذ"۔ یعنی ہم اپنی تہذیب اپنے تمدن اور اپنے نظام حکومت اور اپنے معاشی اور اقتصادی نظاموں کے تحت اپنی زندگی نہیں گذار سکتے تھے اور قوم چاہتی تھی کہ انگریزی قانون کی بالادستی کا جوا گلے سے اتار کر شریعت اسلامی کی بالادستی ملک میں قائم کی جائے۔

بانی پاکستان بھی یہی چاہتے تھے اور یہی ان کی دعوت کا مقصد وحید تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۰ء میں انہوں نے احمد آباد میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا:-

"اقلیت والے صوبوں پر جو گذرتی ہے گذر جانے دو، لیکن آؤ ہم اپنے بھائیوں کو آزاد کرا دیں جو اکثریت کے صوبوں میں ہیں تاکہ ہم شریعت اسلامی کے مطابق وہاں اپنا حکومت قائم کر سکیں"۔

(ایمان لاہور مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۴۰ء)

۱۹۴۴ء میں کانپور میں مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں مسلم اکثریت کے ساڑھے سات کروڑ مسلمانوں کو قربان کر کے ان کے مراسم تجہیز و تکفین ادا کرنے کو تیار ہوں"۔

(مدینہ بجنور ۹ جولائی ۱۹۴۴ء)

آج پوری قوم کو محاسبہ کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے اور ارباب اختیار کو سوچنا چاہیئے کہ قائد اعظم نے جس مقصد کے لئے پاکستان بنایا تھا۔ اس مقصد کو انہوں نے کہاں تک پورا کیا ہے؟

اگر غور کیا جائے تو ۲۰ سال کے اس عرصہ میں زندگی کے ہر شعبہ میں بجائے بناؤ کے بگاڑ ہی زیادہ ہوا ہے۔

- بے دینی پہلے سے زیادہ ہے اور دینی اقدار کی عزت و حرمت دلوں سے نکلی رہی ہے۔
- مسجدیں غیر آباد اور سینما گھر اور کلب آباد ہو رہے ہیں۔
- شریف لوگ گوشۂ خمولت میں گھس رہے ہیں اور غنڈے اور بدمعاش چودھری بن رہے ہیں۔
- نکاح پر پابندی ہے اور داشتہ رکھنے کی آزادی ہے۔
- خاندانی منصوبہ بندی سے ملک میں بے حیائی پھیل رہی ہے۔
- رشوت، چور بازاری، سمگلنگ، بددیانتی اقربا نوازی زوروں پر ہے
- قتل و غارت سے نہ کسی کی عزت محفوظ ہے اور نہ ہی جان محفوظ ہے۔
- غلہ پہلے سے کئی گنا زیادہ مہنگا ہے۔

ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے ہمیں بالکل حق حاصل نہیں کہ ہم بانی پاکستان کا یوم پیدائش منائیں۔ کیونکہ یوم پیدائش اس کا منایا جاتا ہے جس کا احترام اور جس کی عزت دلوں میں ہو اور جس کی عزت دل میں ہوتی ہے اس کے نقش قدم پر چلا جاتا ہے اور اس کی باتوں پر عمل کیا جاتا ہے۔

لیکن ہے آج ہمیں بانی پاکستان سے صرف زبانی محبت ہے، عملی محبت نہیں۔ عملی محبت تبھی ہو سکتی ہے۔ جب ہم اس مقصد کو پورا کریں، جس مقصد کے لئے انہوں نے پاکستان بنایا تھا۔

آج قوم کو اس مقصد کے حصول کے لئے "تجدید عہد" کرنا چاہیئے اور جمعیۃ علماء اسلام کی طرف اپنا دست تعاون بڑھانا چاہیئے جو خالصتہً اس مقصد کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور ارباب اختیار کو قوم کے "پاکستان کو صحیح اسلامی ریاست بنانے" کے مطالبہ کو جلد از جلد پورا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسلام ہی کی وجہ سے ملک سے سماجی اور اخلاقی برائیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اور پاکستان کے دونوں بازوؤں میں اتحاد و یگانگت اور محبت و الفت کے رشتے قائم رہ سکتے ہیں یہی بانی پاکستان کی بہترین یاد ہے۔

## دعا کی درخواست

جمعیۃ کے مرکزی دفتر کے سابق ناظم ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال صاحب فراش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائیں (آمین)

(ادارہ)

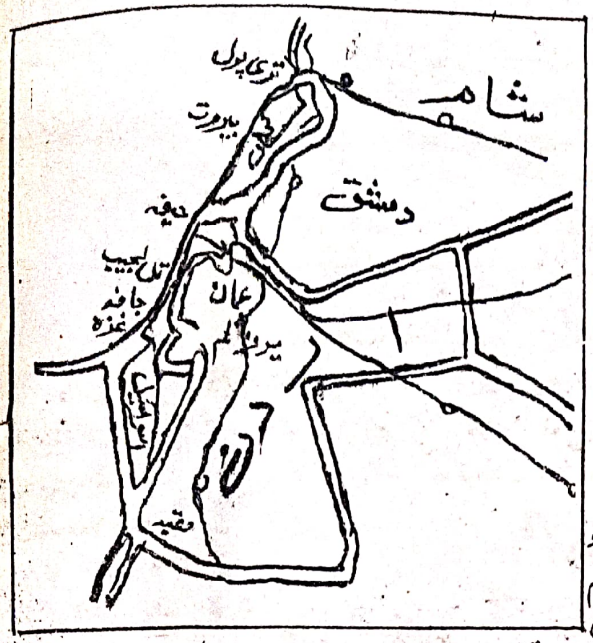


(پہلی قسط)

# ہلال وصلیب کشمکش

- فلسطین کا مسئلہ
- عالم عرب اور سامراجی مفادات

تحریر:۔ حکیم مختار احمد الحسینی

کشمیر اور فلسطین کا مسئلہ ایک ہی نوعیت کا حامل ہے۔ دونوں مسائل صلیب پرستوں اور مغربی استعماری طاقتوں کے شاطرانہ اور تجارتی ذہن کی پیداوار ہیں۔ آج سرزمین فلسطین پر مظلوم عربوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے وہ مقدس سرزمین جو مسلمانوں کا قبلۂ اوّل ہے صیہونیت نے اس کے تقدس کو پامال کر کے رکھ دیا ہے مساجد اور مسلمانوں کی دیگر یادگاروں کی بے حرمتی کر کے ان کے نام و نشان کو مٹانے کی سعی کی جا رہی ہے۔ اس سرزمین کے مالک اور حقیقی حقدار لاکھوں کی تعداد میں ناں جویں کو ترستے ہیں اور جنگلوں اور ویرانوں میں بھٹک رہے ہیں۔ وہ اپنے اس حق کے لئے بارہا نبرد آزما ہو چکے ہیں۔ اب بھی وہ اس رستے ہوئے ناسور کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ یہ کشمکش ایک مدت سے جاری ہے۔ لیکن اسرائیل کا وجود کیوں باقی ہے؟ یہ مسئلہ کس ذہن کی پیداوار ہے وہ کون سے حالات ہیں جن کی وجہ سے یہ مسئلہ التوا میں پڑا جا رہا ہے۔ ان تمام مسائل پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس مضمون میں شروع سے لے کر آج تک کے حالات پر ایک گہری نظر ڈالی جا رہی ہے۔

## فلسطین

فلسطین بحیرہ روم کے مشرقی ساحل پر ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت سے شام کا ایک حصہ ہی شمار کیا جاتا رہا ہے۔ خلافت بنوامیہ کے بعد خلافت عباسیہ اور خلافت ترکیہ میں بھی فلسطین شام کے ہی ایک صوبہ کا نام تھا۔ لفظ فلسطین بول کر شام کا جنوبی نہائی حصہ مراد لی جاتی تھی۔ ان دنوں فلسطین، شام، شرق اردن اور سیناوغیرہ کے نام جو لئے جاتے ہیں۔ سب ایک صوبہ کے اضلاع تھے۔

شرق اردن وغیرہ کی اصطلاح برطانوی ذہن کی پیدا کردہ ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا (طبع یازدہم جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۱) کے مطابق "شہر اردن سے فلسطین مشرقی اور مغربی دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ تاہم مشرقی فلسطین کی حد بندی نہیں ہو سکتی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مشرقی فلسطین کی انتہا کہاں ہوتی ہے اور صحرائے عرب کہاں سے شروع ہوتا ہے"۔

اس انسائیکلوپیڈیا کی گیارھویں اشاعت ۱۹۱۱-۱۲ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت شرق اردن کی جگہ فلسطین کے دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تھے مغربی حصہ ہی موجودہ فلسطین ہے اور باقی اردن جسے الگ سلطنت و علاقہ کا نام دیا جاتا ہے فلسطین کا طول ۱۶۰ میل ہے اور بڑے سے بڑا عرض ۷۰ میل سے زیادہ نہیں۔ پہاڑ کی چوٹی سے اس کا زیادہ پھیلاؤ بحیرہ روم سے بحیرہ میت تک ہے۔

## تاریخ

یہ سرزمین شروع ہی سے انبیاء و رسل کا مرکز رہی ہے۔ ابتدا میں عمونیوں۔ موہبوں اور آدمیوں کی جنم بھومی تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا انتظام و انصرام سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے سپرد کر دیا۔ حضرت ابراہیمؑ کے پڑپوتے سیدنا یوسف علیہ السلام کنعان سے مصر پہنچا دیئے گئے مصر کی سرزمین میں سیدنا یوسف علیہ السلام جن حالات سے گزرنا پڑا۔ وہ ایک طویل قصہ ہے۔ تاہم آپ غلامی، قید و بند اور اقتدار کی سیڑھیوں سے گذرے۔ یہ خاندان تقریباً تین سو برس مصر میں رونق افروز رہا۔ لیل و نہار بدلتے رہے۔ خاندان خلیل نے ایک عظیم کنبہ کی حیثیت اختیار کر لی تا آنکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شام کی سرحدوں پر قدم رکھا اور دوبارہ فلسطین کی زمین پر قبضہ کی جد و جہد شروع کر دی۔ چالیس سال کے عرصہ کے بعد یہ مہم سر ہوئی۔ پھر ایک طویل مدت کے بعد سیدنا داؤد علیہ السلام کو اس کی حکومت ملی۔ آپ کے بعد سیدنا سلیمان علیہ السلام نے نہایت شان و شوکت سے اس پر حکمرانی کی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد یہاں کے رہنے والوں نے دین الٰہی سے سرکشی کی اور بدعنوانیوں کا ایک طویل سلسلہ شروع کر دیا۔ چنانچہ قدرت نے پانسہ پلٹا۔ قوم بنو خذنذر نے بیت المقدس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور یہاں کی بسنے والی قوم کو بے تحاشا قتل کیا۔ بنی اسرائیل کو شام سے عراق آنا پڑا۔ کئی صدیوں کے بعد ایرانیوں نے بنی اسرائیل کو آزادی بخشی اور پھر کچھ عرصہ کے بعد یونانیوں اور رومیوں کا مشترکہ قبضہ ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کی ریاست رومیوں کی سلطنت میں شامل ہو گئی پھر مشرقی رومیوں کے زوال کے بعد فلسطین اور بیت المقدس عیسائی کلیسا کی صورت میں منتقل ہو گیا۔

## یہودی اور فلسطین

عرب خاتون محترمہ ڈاکٹر عجلا عزالدین مصری نے "عرب و دنیا" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں فلسطین کے مسئلہ پر تفصیل سے بحث کرتے ہوئے موصوفہ نے یہودی قوم کا فلسطین سے تعلق اور واسطہ پر تاریخی نقطہ نظر سے سلسلہ وار مواد فراہم کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ حصہ بھی یہاں پیش کر دیا جائے۔

"فلسطین کی تاریخ سبق آموز بھی ہے اور مسئلہ زیر بحث پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ اوسط درجے کے عیسائی پروٹسٹنٹ کی نظر میں جس کی تربیت عہد نامہ عتیق (اولڈ ٹیسٹامنٹ) پر ہوئی ہو فلسطین یہودیوں کا ملک ہے اور اس کی تاریخ کا اختتام آمد مسیح پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے دو ہزار برس میں ایک خلا ملتا ہے۔

(باقی آئندہ)

# روزے کے مسائل

روزے کے فضائل و فوائد اور اس کی ضرورت کا بیان تو گذشتہ دو شماروں میں ہو چکا ہے۔ اب اس شمارہ میں اس کے مسائل و احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

**روزے کی نیت:۔**

روزہ میں نیت شرط ہے اور شرط ضروری ہوتی ہے۔ نیت کہتے ہیں دل کے قصد اور ارادے کو۔ اگر روزہ کا ارادہ نہیں اور سارا دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ نہیں ہوگا۔

روزے کی نیت صرف دل میں ہی کر لینا کافی ہے لیکن اگر زبان سے بھی ادا کرے تو بہتر ہے۔ زبان سے ادا کرنے کے لئے یہ الفاظ پڑھے۔ بِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

اگر کوئی نیت کرنا بھول جائے تو رمضان کے روزے کی نیت زوال آفتاب سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قبل تک بھی کر سکتا ہے۔ لیکن قضا روزے کی نیت رات سے کرنی چاہیئے کفارہ کے روزے کی نیت بھی رات سے ضروری ہے۔ اگر کھانا کھانے سے قبل نیت کر لی جائے پھر بھی جائز ہے۔

**روزہ نہ ٹوٹنے کی صورتیں**

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا:۔

(۱) بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ پیٹ بھر کر ہی کیوں نہ کھایا ہو

(۲) بھولے سے بیوی سے صحبت کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا

(۳) آٹا پیسنے والے اور تمباکو یا اس قسم کی اور چیزیں کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا اور تمباکو وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۴) آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۵) اگر دانتوں سے خون نکلے مگر حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں جاتا۔

(۶) مسواک کرنے یا سر وغیرہ میں تیل لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۷) روزہ کی حالت میں سونے سے اگر احتلام ہو جائے اس سے بھی روزہ میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

(۸) تھوک نگلنے، خود بخود تے آنے یا تے کر کے خود بخود لوٹ جانے سے روزہ نہیں جاتا

**روزہ ٹوٹنے کی صورتیں:۔**

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ اور قضا دونوں واجب ہوتی ہیں

(۱) جان بوجھ کر کھانا پینا یا صحبت کرنا۔

(۲) کسی نے قصد سفر کرتے ہی گھر میں روزہ توڑ دیا۔ ۔ ۔ 

البتہ مکروہ ہو جائے گا اور مکروہات سے پرہیز ضروری ہے۔

(۱) کسی چیز کا بلا ضرورت چبانا
(۲) نمک یا کوئی اور چیز چکھ کر تھوک دینا
(۳) انزال یا جماع کا خوف ہونے کی حالت میں بوسہ لینا۔
(۴) غسل فرض ہونے کی حالت میں سارا دن غسل نہ کرنا۔
(۵) دانتوں پر منجن اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ ملنا بشرطیکہ وہ پیٹ میں نہ جائے۔ اگر پیٹ میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔
(۶) غیبت کرنا (غیبت کرنے سے روزہ سخت مکروہ ہو جاتا ہے)
(۷) لڑنا جھگڑنا اور گالی گلوچ دینا۔

## روزہ توڑنے کی صورتیں:۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ توڑنا جائز ہے توڑنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔

(۱) ایسی بیماری کی صورت میں جبکہ روزہ نہ توڑنے سے جان جانے کا اندیشہ ہو یا بیماری بڑھ جانے کا خوف ہو
(۲) ایسی شدید پیاس اور بھوک کی صورت میں کہ اگر روزہ تمام کرے گا تو مر جائے گا روزہ توڑنا جائز ہے۔
(۳) سانپ، بچھو یا کسی اور زہریلے جانور کے کاٹنے یا زخمی ہونے کی صورت میں دوا پینے یا علاج کروانے کی صورت میں روزہ توڑنا جائز ہے
(۴) حالت سفر میں اگر مسافر کی حالت غیر ہونے لگے اور اس لیئے روزہ رکھنا نہایت مشکل ہو تو روزہ توڑا جا سکتا ہے۔

ان سب صورتوں میں روزے کی قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہ آئے گا۔ یہ سب صورتیں فرض روزے کی ہیں ورنہ نفلی روزہ معمولی عذر پر بھی توڑا جا سکتا ہے۔

## روزہ نہ رکھنے کی صورتیں:۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن قضا واجب ہے

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔
(۲) عورت حمل سے ہو اور روزہ رکھنے سے بچے کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ لاحق ہو
(۳) مسافر جو کم از کم اڑتالیس میل سفر کرنے کی نیت سے نکلا ہو، اسے بھی حالت سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن اگر کچھ تکلیف نہ ہو تو رکھنا بہتر اور افضل ہے
(۴) اگر کسی مسافر کو سفر میں روزہ رکھنے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی لیکن اس کے روزہ رکھنے سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے تو افضل یہ ہے کہ وہ بھی روزہ نہ رکھے۔

(۵) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن وہ پورے دو سیر گیہوں ہر روزے کے بدلے میں فقیر کو دے۔ اور اگر اتفاق سے اس بوڑھے میں اتنی طاقت آجائے تو چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہوگی اور فدیہ کافی نہ ہوگا۔

## روزہ جائز نہ ہونے کی صورتیں:۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ رکھنا جائز ہی نہیں بلکہ اگر کوئی ناواقف ان صورتوں میں روزہ رکھ لے تو وہ ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ اعادہ ضروری ہے

(۱) عورت کے لئے حالت حیض میں روزہ رکھنا جائز نہیں ——
(۲) نفاس یعنی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے ان دنوں میں بھی روزہ رکھنا جائز نہیں بلکہ پاک و صاف ہونے کے بعد اس کی قضا ضروری ہے۔

جن کو روزہ رکھنا جائز نہیں یا انہیں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کو بھی بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا جائز نہیں۔ بلکہ ایک دفعہ تنہائی میں کھا پی لینے کے بعد پھر روزہ داروں کی طرح رکا رہے۔

## روزوں کی قضا:۔

اگر کسی عذر کی وجہ سے روزے رہ گئے ہوں تو حسب ذیل طریقوں پر اس کی قضا لازم ہوگی۔

(۱) اگر کسی عذر کی وجہ سے روزے رہ گئے ہوں تو اس عذر کے جاتے رہنے کے بعد جلد از جلد روزوں کو ادا کرنا چاہیئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ مثلاً مریض کو بیماری سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے واپس آنے کے بعد جلد قضا کر لینی چاہیئے۔
(۲) اگر ایک سے زائد روزے رہ گئے ہوں تو اختیار ہے کہ ان کی قضا لگاتار رکھے یا جدا جدا کر کے رکھے۔
(۳) اگر مسافر سفر سے لوٹنے سے قبل اور مریض تندرست ہونے سے پہلے مر گیا تو قضا ذمہ سے ساقط ہو گئی۔ لیکن اگر ادا کرنے کا وقت ملا لیکن ادا نہیں کیا تو اس کے وارثوں کو ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا اس قدر غلہ کی قیمت فقراء اور مساکین کو ادا کرنا چاہیئے۔

## سحری:۔ (۱) سحری کھانی سنت ہے کیونکہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا "سحری کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے"۔ سحری میں ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر ہی کھائے ایک دو لقمہ یا تھوڑی سی کوئی چیز بھی کھا لے تو سنت ادا ہو جائے گی۔

(۲) سحری میں افضل یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا قبل کھائے۔

(۳) اگر سحری کھانے کو اٹھا اور شبہ ہوا کہ شاید صبح ہو گئی تو اگر غالب گمان صبح ہونے کا ہے تو سحری نہ کھانا چاہیئے۔ اور اگر رات ہونے کا گمان غالب ہے تو کھا لینا چاہیئے۔

## افطار:۔ (۱) آفتاب غروب ہونے کے

بعد افطار میں دیر نہیں کرنا چاہیئے اور فوراً افطار کر لینا چاہیئے۔ لیکن جس روز بادل ہو اس روز احتیاط کے لئے ذرا دیر کرنا بہتر ہے۔

(۲) کھجور یا چھوہارے سے روزہ افطار کرنا مسنون اور باعث ثواب ہے۔ اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ لیکن اگر کسی دوسری چیز سے بھی افطار کر لیا تو روزے میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

(۳) روزہ افطار کرنے سے قبل یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

(۴) روزہ افطار کرنے کے بعد نماز سے قبل کلی کر لینی چاہیئے تاکہ نماز میں کھانے کا مزہ منہ میں نہ رہے۔

(۵) روزہ افطار کرانے سے اسی قدر ثواب ملتا ہے جس قدر روزہ رکھنے سے۔ اگر کوئی شخص افطار کے لئے کچھ دے تو لے لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے آپ کے ثواب میں تو کچھ کمی نہیں آئے گی۔ البتہ اس کو ثواب مل جائے گا۔ لہٰذا آپ کو بخل نہیں کرنا چاہیئے۔

(۶) رشوت خور، سود خوار اور دیگر حرام طریقوں سے مال حاصل کرنے والے شخص کی افطاری سے روزہ افطار نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے روزے کا ثواب کم ہو جائے گا۔

(۷) افطاری کرنے میں مغرب کی نماز و جماعت میں تھوڑی سی تاخیر کر دیں تو کچھ حرج نہیں۔

## تراویح:۔ (۱) رمضان میں رات کو عشاء کے فرض اور

سنت کے بعد ۲۰ رکعت تراویح مسنون ہے۔ حدیث سے یہی ثابت ہے اور تمام امت کا اسی پر اجماع ہے۔ اس سے کم تراویح کی رکعت کسی زمانے میں نہیں پڑھی گئیں۔

(۲) تراویح مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے (۳) ڈاڑھی منڈھے اور ڈاڑھی کترے حافظ کے پیچھے تراویح جائز نہیں

(۴) نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال (کراچی)

# عالمی حالات پر ایک نظر

مشرق و مغرب کے موجودہ سیاسی احوال رفتہ رفتہ ایسی پیچیدگیوں کے حامل بنتے چلے جارہے ہیں جن کا مستقبل میں کوئی متوقع حل نظر نہیں آتا۔ سیاسی لفظہ نظر سے موجودہ صورت حال کو اس کا ایسا نازک و پُرخطر دور کہا جانا چاہیئے جو کسی وقت بھی عالمی جنگ کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

عالمی ادارہ اقوام متحدہ کو مرگ ناگہانی سے بچانے کی خاطر ادتھانٹ کو اس پر راضی کر لیا گیا ہے کہ وہ آئندہ مدت کے لئے بھی جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز رہیں، حالانکہ یہ صاحب پہلے صاف صاف کہہ چکے ہیں کہ بڑی طاقتیں اور ان کے حاشیہ بردار اس ادارہ کے اصولوں کو پامال کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی انکشاف فرما دیا ہے کہ ۱۹۶۴ء و ۱۹۶۵ء میں آپ کی متعدد کوششوں کے باوجود امریکہ شمالی ویٹ نام سے تصفیہ کے لئے رضامند نہیں ہوا۔ گذشتہ بیس سال میں جتنے بھی مسائل اقوام متحدہ کے سامنے آئے ہیں، وہ ہوں کے توں موجود ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی فیصل نہیں ہو سکا۔

مثلاً یورپ میں جرمنی کا مسئلہ، مشرقی و مغربی یورپ کا مسئلہ، قبرص کا معاملہ، مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کا معاملہ، برصغیر پاک و ہند میں کشمیر کا معاملہ، افریقہ میں جنوبی افریقہ کی نسل پرستی کا معاملہ، کانگو کی بے چینی، لاطینی امریکہ کے مسائل، دنیا بھر کے غلام و نوآزاد ملکوں کے معاملات، کوریا کا مسئلہ وغیرہ وغیرہ

البتہ ان معاملات کے سیاسی و فوجی اور اقتصادی پہلوؤں سے فائدہ اٹھانے کے طویل مواقع بڑی طاقتوں کو ضرور حاصل ہوتے چلے گئے۔ اس لئے کہ جو معاملہ بھی اس ادارہ میں فیصلہ کے لئے آیا۔ ایک طویل اور نہ ختم ہونے والی مباحثاتی، مذاکراتی و دفتری کارروائی کی نذر ہوتا رہا اور بڑی طاقتیں اس صورت حال سے اپنے اپنے حق میں تیزی کے ساتھ فائدہ اٹھانے لگ پڑیں۔

دوسری جنگ عظیم نے بڑی طاقتوں کو اس قابل نہیں چھوڑا تھا کہ محکوم ملکوں کو قابو میں رکھنا تو دور کی بات ہے، اپنے وجود کو ہی یہ اچھی طرح سنبھالے رکھ سکتیں، لیکن ادارہ اقوام متحدہ نے انہیں جنگ کے بعد پیش آنے والے شدید بحران سے بچا لیا۔ محکوم اقوام نے اس ادارے کے بلند بانگ دعووں کی وجہ سے اپنی انقلابی کارروائیوں کے اقدامات روک دیئے اور یہ امیدیں قائم کر لیں کہ پرامن اور مفاہمانہ طور پر انہیں آزادی حاصل ہو جائے گی

لیکن ان بڑی طاقتوں نے کیا رویہ اختیار کیا، اور اس ادارے سے اپنے کیا کیا مطلب نکالے۔ اقوام متحدہ کی بیس سالہ تاریخ سے خود واضح ہو جاتا ہے۔

محکوم قوموں نے آزادی تو لڑ بھڑ کر اور مر مار کر ہی حاصل کی۔ الجزائر کی مثال سامنے موجود ہے۔ اور جو قومیں ابھی تک محکوم ہیں وہ اب بھی خون دے کر ہی حصول آزادی کی جد و جہد میں لگی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ عدن کے حالات ظاہر کرتے ہیں۔ البتہ ان بڑی طاقتوں نے نوآزاد ملکوں کی آزادی کو ایک مصیبت بنانے کے لئے جگہ جگہ ایسے پیچیدہ حالات ضرور پیدا کر دیئے ہیں۔ جن کی وجہ سے سیاسی طور پر آزاد ہونے والے ممالک اقتصادی و فوجی اعتبار سے براہ راست یا بالواسطہ ان بڑی طاقتوں کے مخازن اور غلام بن کے رہ گئے۔

برصغیر میں کشمیر کا مسئلہ۔ عالم عرب میں اسرائیل کا قیام۔ ٹرکی کے پہلو میں قبرص کا معاملہ افریقہ میں کانگو کا نزاع۔ جنوبی افریقہ کے سفید فاموں کا نسلی جنون۔ رہوڈیشیا میں انگریز اقلیت کا تسلط۔ جنوب مشرق میں کوریا۔ ویٹ نام۔ لاؤس اور فارموسا کے مسائل وغیرہ وغیرہ یہ سب وہ تنازعات ہیں، جو قطعی مصنوعی، مغرب کی استعماری طاقتوں کے پیدا کردہ اور ان کے استحصالی مفادات پورے کرتے رہنے کا ذریعہ ہیں۔ ان مسائل کے ذریعہ نوآزاد قوموں کی آزادی بھی غیر مستحکم رہتی ہے اور وہ معاشی و معیشتی اعتبار سے ترقی کرنے کے بجائے ہر وقت اپنے فوجی تحفظ کے منصوبوں میں لگے رہتے ہیں۔

بڑی طاقتوں کو یہ سب کچھ کرنے کا موقعہ اس لئے مل گیا کہ اقوام متحدہ کے ادارے نے انہیں جنگ کے بعد کے بحران سے بچا لیا۔ اور محکوم قوموں کو آزادی کی امیدیں دلا کر انہیں ہمہ گیر قسم کی انقلابی جد و جہد سے روک دیا

ادتھانٹ نے ادارہ اقوام متحدہ کی بے بسی اور بے اثری کا اعتراف و اعلان کرنے کے باوجود آخر وقت میں کیوں دوبارہ اس ادارے کی سیکرٹری شپ کا منصب قبول کر لیا اور کیا نئی امیدیں ان کے سامنے آگئی ہیں، اس پر مختلف طرح کی قیاس آرائیاں کی جاسکتی ہیں۔ لیکن پس پردہ حقیقت صرف اتنی ہے کہ نئے سیکرٹری جنرل کے عہدے پر تقرر کے لئے بڑی طاقتوں کو اپنا کوئی متفقہ آدمی نہیں مل سکا۔ ادتھانٹ نے ادارہ کی ابتر حالت اور بڑی طاقتوں کے خود غرضانہ رویہ پر جو بیانات دیئے ہیں۔ اس کے بعد اس ادارہ کے باقی رہنے کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا پھر اس میں از سر نو بنیادی و اہم تبدیلیاں ناگزیر ہو جاتی ہیں۔ ادتھانٹ اگر رخصت ہو جاتے اور ان کا جانشین ہاتھ نہیں آتا تو اقوام متحدہ کا حشر، جینوا کی مرحوم جمعیۃ اقوام جیسا ہوتا۔ ادتھانٹ کا دوبارہ تقرر، گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دینے کے مترادف ہے

اقوام متحدہ تو اس طرح دم توڑ رہی ہے اور اب اس کے لئے ایک سخت امتحان رہوڈیشیا کے مسئلہ کا بھی آگیا ہے۔ اس کی بقیہ سخت جانی اندیشہ ہے کہ اس مسئلہ کی نذر نہ ہو جائے۔

رہوڈیشیا کے غیر قانونی وزیر اعظم، سمتھ صاحب برطانوی تجاویز رد کر چکے ہیں اور اگرچہ برطانیہ ان کے خلاف فریادی بن کر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پہنچ رہا ہے لیکن اس پورے معاملہ کی حیثیت ناٹک سے زیادہ کچھ نہیں۔ آخر اقوام متحدہ کی کاغذی کارروائیوں نے جنوبی افریقہ کی حکومت کا کیا بگاڑ لیا جو رہوڈیشیا کی حکومت کا بگاڑ لیگی برطانیہ کی در پردہ آشیرواد پھر بھی رہوڈیشیا ہے ..... کو حاصل رہے گی۔ برطانیہ کی کنزرویٹو پارٹی یعنی آنجہانی چرچل کی پارٹی علانیہ رہوڈیشیا کی حامی ہے۔ البتہ یہ مہلت جو گذشتہ ایک سال سے رہوڈیشیا کی اقلیتی حکومت کو حاصل رہی وہ اسے اتنا طاقتور بنا چکی ہوگی کہ وہ ایک عرصہ تک اقوام متحدہ کی عائد کردہ پابندیاں برداشت کر لے۔ علاوہ ازیں دنیا کے بڑے بڑے سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں نے اسلحہ و اشیاء ممنوعہ کی درآمد و برآمد کے ایسے متوازی انتظامات کر رکھے ہیں کہ ہزار ہا پابندیاں بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ پائیں لیکن جو پابندیاں ہوں ہی کاغذی وہ ان کا

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر ۱۰)

## سیدنا معاویہؓ کی جوابی کارروائی:-

سیدنا معاویہؓ کو جب پتہ چلا کہ سیدنا علیؓ جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں تو آپ نے بھی جوابی کارروائی کے طور پر جنگ کے انتظامات کرنے شروع کر دیئے۔ آپ کا ارادہ بالکل جنگ کرنے کا نہیں تھا۔ آپ تو صرف قاتلانِ عثمانؓ سے قصاص لینا چاہتے تھے۔ آپ کا صرف اور صرف یہی مطالبہ تھا۔ جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ

لم یکن معاویۃ ممن یختار الحرب ابتداء بل کان من اشد الناس حرصا علی ان لا یکون قتال

(معاویہ نے (صفین کی) جنگ کی ابتدا نہیں کی تھی بلکہ آپ تو اس بات کے سب سے زیادہ خواہش مند اور حریص تھے کہ یہ قتال اور خونریزی نہ ہو۔

(منہاج السنہ جلد ۲ ص ۲۱۹، ۲۲۰)

آپ کی یہ ساری تیاری صرف مدافعانہ تھی نہ کہ جارحانہ۔ آپ سیدنا علیؓ کے مقام اور مرتبہ سے بخوبی واقف تھے۔ جیسا کہ آپ نے کئی موقعوں پر اس کا اقرار بھی کیا، لیکن ادھر سیدنا علیؓ کی فوج میں مالک الاشتر، محمد ابن ابی بکر، کنانہ بن بشر وغیرہم سبائی سرغنے قائدانہ حیثیت سے شامل تھے، اس وجہ سے وہ مسلمانوں کے دو گروہوں کو ضرور آگ کی بھٹی میں جھونکنا چاہتے تھے۔ کیونکہ یہی ذریعہ تھا جس کی وجہ سے قتل عثمانؓ کے بعد اپنے آپ کی جان بچ سکتی تھی۔ بعض دشمنانِ اسلام نے واہی تباہی بکواس کر کے اور غلط قسم کی روایات پر اعتماد کر کے سیدنا معاویہؓ کی بڑی گھناؤنی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی ہے اور ان کی بلند اور ارفع شخصیت کو داغدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ناقدین نے اُن کی اپنی شخصیتوں کو داغدار کر دیا ہے۔

## اکابر صحابہؓ کا سیدنا علیؓ سے اختلاف

دونوں طرف سے جنگ کی تیاریوں کو دیکھ کر مخلص اور بہی خواہانِ امت کو پھر صدمہ اور پریشانی لاحق ہونے لگی۔ کیونکہ ابھی تک جنگ جمل کے شہداء کا خون بھی خشک نہیں ہوا تھا کہ یہ دوسرا خونریز مرحلہ امت کے سامنے پیش آگیا یہ جنگ بھی کفر و اسلام کے درمیان نہیں تھی بلکہ جنگ جمل کی طرح اکابر امت کے درمیان تھی یوں اساطین امت کہلاتے تھے اس لئے اکثر صحابہؓ نے اس آگ سے اپنے دامن کو بچانے کی کوشش کی اور اکثر اس میں کامیاب بھی ہو گئے۔ اہل مدینہ نے بھی سیدنا علیؓ کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ ابن جریر طبریؒ نے لکھا ہے

فاستند علی اھل المدینۃ الامر فتثاقلوا (طبری جلد ۵ ص ۱۶۴)

اہل مدینہ کے لئے یہ مسئلہ بہت مشکل ہو گیا اور انہوں نے ہر ممکن طریق سے اپنا پہلو بچایا۔

فندب اھل المدینۃ للمسیر معھم فتثاقلوا (ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۰۵)

اہل مدینہ کو ساتھ چلنے کے لئے آپ نے بلایا۔ لیکن انہوں نے اپنا پہلو بچایا۔

علامہ ابن کثیرؒ نے اور زیادہ واضح الفاظ میں اہل مدینہ کے طرزِ عمل کو بیان کیا ہے۔ لکھا ہے:-

ان علی لما عزم علی قتال اھل الشام قد ندب اھل المدینۃ الی الخروج معہ فابوا علیہ

(البدایۃ جلد ۷، ص ۲۳۰)

سیدنا علیؓ نے جب اہل شام سے جنگ کرنے کا عزم کیا تو انہوں نے اہل مدینہ کو ساتھ چلنے کے لئے کہا لیکن انہوں نے انکار کیا۔

اس کے بعد آپ نے انفرادی طور پر مختلف صحابہؓ سے ساتھ چلنے کی اپیل کی۔ سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ کو بلایا اور ان کو ساتھ چلنے کی ترغیب دی۔ آپ نے کہا:-

انما انا من اھل المدینۃ وقد دخلوا فی ھذا الامر قد خلت معھم فان یخرجوا اخرج معھم وان یقعدوا اقعد

(ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۰۵)

میں اہل مدینہ میں سے ہوں اگر وہ اس معاملہ میں شامل ہوئے تو میں بھی شرکت کروں گا اور اگر وہ بیٹھ گئے تو میں بھی بیٹھ جاؤں گا۔

چنانچہ عبداللہ ابن عمر الخطابؓ نے جب اھلِ مدینہ ... کی طرف رجوع کیا، تو اُن کو یہ کہتے ہوئے پایا:-

واللہ لا ندری کیف نصنع فان ھذا الامر لمشتبھۃ علینا ونحن مقیمون حتی یقضی لنا ویسفر۔ (طبری جلد ۵ ص ۱۶۴، ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۰۵)

بخدا! ہمیں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ہم کیا کریں اور یہ معاملہ ہم پر مشتبہ ہو گیا ہے۔ جب تک معاملہ بالکل واضح نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہم اس بارہ میں کچھ فیصلہ نہیں کر سکتے۔

اہل مدینہ کا یہ جواب سن کر آپ رات کی تاریکی میں مکہ تشریف لے گئے۔

خود آپ کے صاحبزادے سیدنا حسن ابن علیؓ اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے کے سخت مخالف تھے اور انہوں نے سیدنا علیؓ سے کہہ دیا تھا:-

ابا جان! آپ اس ارادہ کو چھوڑ دیجئے، کیونکہ اس میں مسلمانوں کی خونریزی اور باہمی اختلاف کے سوا اور کچھ نہیں"۔

لیکن آپ نے ان کے اس مشورہ کو قبول نہ فرمایا اور جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔

(البدایۃ جلد ۷ ص ۲۲۹)

جنگ جمل کی خونریزی کے موقعہ پر بھی جب سیدنا علیؓ نے بصد حسرت و یاس اپنے بیٹے سیدنا حسنؓ سے فرمایا:-

یا حسن لیت اباک مات منذ عشرین سنۃ

اے حسنؓ! کاش کہ تیرا باپ آج سے بیس سال قبل اس دنیا سے انتقال کر گیا ہوتا (اور آج یہ خونریزی نہ دیکھتا)

جواب میں سیدنا حسنؓ نے کہا:-

یا ابہ قد کنت انھاک عن ھذا۔

ابا جان! کیا میں نے آپ کو پہلے ہی منع نہیں کیا تھا۔

آپ نے فرمایا:-

یا بنی انی لم ار الامر یبلغ ھذا

بیٹا! مجھے تصور بھی نہیں تھا کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص ۲۳۰)

سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضؓ سے کہا گیا کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں اور کوفہ کے لوگوں سے ساتھ چلنے کے لئے کہیں۔ آپ نے بھی ساتھ چلنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

النائم فیھا خیر من الیقظان والیقظان خیر من القاعد والقاعد خیر من القائم والقائم خیر من الراکب والراکب خیر من الساعی۔

(فتنہ کے زمانے میں) سویا ہوا جاگنے والے سے بہتر ہے۔ اور جاگنے والا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہے اور بیٹھا ہوا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہے، اور کھڑا سوار سے بہتر ہے اور ..... سوار دوڑنے والے سے بہتر ہے۔

لہٰذا تم لوگ اپنی تلواروں کو نیاموں میں کر لو اور اپنے نیزوں کو کند کر دو۔ یہاں تک کہ فتنہ فرو ہو جائے۔ غرض کہ انہوں نے بھی اس کشمکش سے پہلو تہی کی۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۷ صـ ۲۳۵ - ۲۳۶)

سیدنا علی رضؓ کے حقیقی بڑے بھائی سیدنا عقیل ابن ابی طالب رضؓ بھی آپ کی اس روش کو دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ آپ کے لشکر میں اکثریت قاتلانِ عثمان رضؓ اور ان لوگوں کی ہے۔ جو مملکت اسلامیہ میں فتنہ و فساد کا باعث بنے ہیں، سیدنا علی رضؓ کو چھوڑ کر سیدنا معاویہ رضؓ کے پاس شام چلے گئے۔ چنانچہ شیعی مؤرخ لکھتا ہے:۔

وفارق (عقیل) اخاہ علیا امیر المومنین فی ایام خلافتہ وحرب الی معاویۃ وشھد صفین معہ۔

اور عقیل رضؓ اپنے بھائی علی رضؓ امیر المومنین سے اُن کے ایام خلافت میں علیحدہ ہو گئے اور معاویہ رضؓ کے پاس چلے گئے اور معاویہ ہی کے ساتھ مل کر آپ نے (علی رضؓ سے) صفین کی جنگ لڑی۔ (عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب صـ ۱۵)

ان اکابرین کے سوا اور کئی ایک دوسرے حضرات بھی اس بات کے قطعاً حامی نہیں تھے کہ حضرت علی رضؓ اہل شام سے جنگ کریں۔

مصالحت کی ایک اور کوشش

ادھر سیدنا معاویہ رضؓ کی جنگی تیاریوں کو دیکھ کر شام کے مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں کی یہ رائے تھی کہ معاملہ کو خط و کتابت یا زبانی بات چیت کے ذریعہ طے کیا جائے اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جائے جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے خون کی ارزانی ہو۔ چنانچہ وہاں کے ایک عابد و شب زندہ دار اور دردمند بزرگ ابو مسلم الخولانی رضؓ چند مسلمانوں کی معیت میں سیدنا معاویہ رضؓ کے پاس گئے اور کہا کہ "ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ سیدنا علی رضؓ سے برسر پیکار ہونا چاہتے ہیں۔ آپ کو ان سے برابری کی کیسے جرأت ہوئی، حالانکہ آپ اسلام لانے میں اُن سے بعد کے لوگوں میں سے ہیں"۔ آپ نے جواب میں فرمایا:۔

"میں فضیلت میں ان کی برابری کا ہرگز دعویدار نہیں ہوں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خلیفۃ المسلمین سیدنا عثمان رضؓ مظلوم شہید کر دیئے گئے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ قاتلانِ عثمان رضؓ سے قصاص لیا جائے اور اگر سیدنا علی رضؓ قصاص لینے پر قدرت نہیں رکھتے تو قاتلوں کو ہمارے حوالے کر دیں۔ ہم خود اُن سے قصاص لے لیں گے۔ اور پھر ان کی خلافت کو تسلیم کر لیں گے"۔

(  )

ابو مسلم الخولانی رضؓ کے دل میں ایک تڑپ تھی اور امت کے لئے ایک درد تھا۔ وہ اس معاملہ کو خونریزی کے بغیر نپٹانا چاہتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے سیدنا معاویہ رضؓ سے کہا کہ آپ یہ سب مطالبات مجھے لکھ دیں۔ میں خود سیدنا علی رضؓ کے پاس جاتا ہوں اور اُن سے زبانی گفتگو کر کے آپ کے یہ مطالبات منوانے کی کوشش کروں گا۔ ابو مسلم الخولانی کے کہنے پر آپ نے ان مطالبات کو اس طرح الفاظ کا جامہ پہنایا اور ایک خط کی شکل میں ابو مسلم الخولانی کے ہاتھ سیدنا علی رضؓ کو روانہ کیا:۔

"امابعد! سیدنا عثمان رضؓ امیر المومنین مدینہ طیبہ میں آپ کی موجودگی میں شہید کئے گئے۔ آپ اُن کے گھر کا شور و غل اور آہ و بکا سنتے رہے۔ لیکن اپنے قول و عمل سے اُس کا کوئی مداوا نہ کیا۔ میں بقسم کہتا ہوں کہ اگر آپ اخلاص اور سچائی سے اُن کی مدافعت کرتے اور دشمنوں کو اُن کے قتل سے روکتے تو آج نہ تو ہمیں آپ کے خلاف کوئی شکایت ہوتی اور نہ ہی آپ کی مخالفت کی جاتی"۔

"دوسرا الزام آپ پر یہ ہے کہ آپ نے قاتلانِ عثمان رضؓ کو اپنے ہاں پناہ دی ہوئی ہے اور آج وہ آپ کے دست و بازو اور مشیر کار ہیں۔ ہمارے کانوں تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ آپ قتل عثمان رضؓ سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے اور آپ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں تو قاتلانِ عثمان کو ہمارے حوالہ کر دیں (اگر آپ خود قصاص پر قدرت نہیں رکھتے) اور اے علی رضؓ! آپ یقین رکھئے ہم سب سے پہلے آپ کی بیعت کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو ہمارے پاس اس کا جواب صرف تلوار ہے۔ قسم ہے خدائے بزرگ و برتر کی ہم بحر و بر سے قاتلانِ عثمان رضؓ کو تلاش کر کے اُن سے انتقام لیں گے اور یا پھر خود اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دیں گے"۔

ابو مسلم الخولانی رضؓ سیدنا معاویہ رضؓ کا خط لے کر سیدنا علی رضؓ کی خدمت میں پہنچے۔ خط پیش کیا اور خط کے ساتھ زبانی بھی سارے حالات بیان کر دیئے اور پورا پورا یقین دلایا کہ یہ منصب ہم کسی دوسرے کے لئے ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ اس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ قاتلانِ عثمان رضؓ سے قصاص لیں۔ کیونکہ وہ مظلوم شہید کئے گئے ہیں۔ لیکن اگر آپ اُن سے قصاص لینے کی قدرت نہیں رکھتے تو آپ انہیں ہمارے حوالے کر دیں، اس طرح سے سب لوگ آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کر لیں گے اور آپ کے مخالفین کے ساتھ ہم خود آپ کے دست و بازو اور اعوان و انصار بن کر لڑیں گے۔

آپ نے ابو مسلم الخولانی کی یہ سب باتیں نہایت غور سے سنیں۔ آپ نے اُس روز تو ابو مسلم کو کوئی جواب نہ دیا اور فرمایا کہ کل اس کا جواب دوں گا۔ دوسرے روز ابو مسلم جامع مسجد کوفہ میں جب آپ سے ملنے کے لئے گئے تو دیکھا کہ وہاں دس ہزار مسلح آدمی یہ نعرے لگا رہے ہیں:۔

کلنا قتلۃ عثمان

ہم سب قاتلانِ عثمان رضؓ ہیں۔

(باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے وقت
پتہ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

کیا بگاڑیں گی۔ وہ ہر ملک سے ہر چیز باہر لے جا سکتے ہیں اور وہاں لا سکتے ہیں۔ بین الاقوامی سمگلنگ آج اتنا ہی مضبوط اور خود کار ہے جتنے کبھی بحری قزاقوں کے گروہ و سلسلے ہوا کرتے تھے۔

مغربی جرمنی کے ایک صوبہ کے انتخاب میں نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے ارکان کی کامیابی بھی ایک اہم واقعہ ہے۔ اور جرمنی میں پرورش پانے والے نئے رجحان کا پتہ دیتا ہے نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے مقاصد وہی ہیں، جو کبھی ہٹلر کی نازی پارٹی کے تھے۔

مغربی جرمنی کے نئے وزیر اعظم کیسنگر نے بھی نئی خارجہ پالیسی متعین کرنے کا اعلان کیا ہے

نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کی کامیابی پر مغربی اسٹیبلشمنٹ کے حامی اخبارات کی خاموشی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ وہ یورپ میں کمیونزم کے مقابلہ کے لئے ایک مضبوط جماعت کے فروغ پانے کو امید بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ ہی رویہ ہٹلر کے عروج کے وقت برطانیہ کے سیاسی مدبرین نے اختیار کیا تھا۔

فرانس کے صدر ڈیگال اپنے ملک کو ایک ایسی طاقت کا درجہ دینا چاہتے ہیں جو مستقبل کی اشتراکی اور غیر اشتراکی آویزش کے وقت یورپ میں دونوں کا بلجا و ماویٰ بن سکے اور ایک نئی تیسری طاقت کی حیثیت سے پیش پیش آ سکے۔

جنوب مشرق میں چین کو ہر چہار طرف سے محدود کرنے کی امریکی پالیسی روز بروز شدید ہو رہی ہے۔ چین نے سیاسی اعتبار سے مشرق میں پے در پے کئی صدمے اٹھائے ہیں انڈونیشیا سے اس کا رابطہ ٹوٹا۔ گھانا میں اس کی پوزیشن ختم ہوئی۔ الجزائر سے وہ دورسٹا اقوام متحدہ میں اس کے خلاف سخت ترین تقریر سعودی عرب کے نمائندے نے کی۔ گذشتہ سالوں کی نسبت اقوام متحدہ میں اس کے حامیوں کی کمی رہی۔ اندرون چین ثقافتی انقلاب کی جد و جہد، باہر اس کے دشمنوں کو اس کے خلاف پروپیگنڈے کا موقعہ بہم پہنچا رہی ہے۔ نیز روس سے اس کا اختلاف، اشتراکیوں کو دو گروپوں میں بانٹ دینے کا موجب بن رہا ہے۔ ایران، ٹرکی، اردن وغیرہ بھی چین کے شدید مخالف ہیں۔

کوریا کا نزاع بھی اب سر اٹھا رہا ہے کمبوڈیا کو بھی امریکہ ویٹ نام کے نزاع میں لپیٹ لینا چاہتا ہے۔ تھائی لینڈ بھی اس لپیٹ سے بچا رہتا ہوا نظر نہیں آتا۔

کشمیر کے معاملہ پر بھارت کا رویہ ابھی تک غیر مصالحانہ ہے۔ یہ جھگڑا اب عالمگیر نوعیت کا بن رہا ہے۔

اسرائیل نے ایک طرف اردن پر حملہ کیا اور ان دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کی سی حالت قائم ہو گئی ہے۔ لیکن دوسری طرف عیسائیوں کے تہوار کرسمس کے موقعہ پر، یہ دونوں ملک عیسائی زائرین کے یروشلم پہنچنے کے لئے مشترک انتظامات بھی کر رہے ہیں

اردن پر اسرائیل کے حملے کے بعد جو خاص بات برابر دیکھنے اور سننے میں آ رہی ہے۔ وہ مصر و شام کے خلاف اردن، ایران اور سعودی عرب کا پروپیگنڈا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے مغرب دوست ملکوں کا ایک دوسرے کے قریب آنا ہے اور امریکہ و برطانیہ کی بڑھتی ہوئی ہمدردانہ دلچسپی ہے۔

برطانیہ کی کوشش ہے کہ عدن سے رخصت ہونے سے پہلے یمن سے مصر کی فوجیں چلی جائیں تاکہ جنوبی عرب میں اپنے پسندیدہ افراد کو برسر اقتدار لے آئے۔

عدن برطانیہ کے اہم ترین اڈوں میں سے ہے، اپنے مشرقی مقبوضات پر گرفت رکھنے کے لئے برطانوی اڈوں کا جو سلسلہ جبرالٹر سے شروع ہو کر قبرص، سویز اور سنگاپور تک پہنچتا تھا اس میں مواصلاتی مرکز، عدن کا اڈہ تھا۔ ناصر نے سویز سے جب برطانیہ کو بے دخل کیا تو قبرص و عدن کی وہ اہمیت نہیں رہی۔ اس لئے کہ وسطی نقطہ چھن چکا تھا۔ تاہم جنوبی عرب میں اقتصادی مفادات کا مسئلہ اہم ہے۔ یمن میں مصر کا دخل رہتا ہے تو ان اقتصادی مفادات کی بات بھی ختم کرنا پڑے گی۔ چنانچہ نئے سرے سے یمن کا جھگڑا اٹھانے کی تدبیریں ہو رہی ہیں۔

مغرب سے مشرق تک یہ گوناگوں سیاسی حالات ہیں۔ جن کے ساتھ ۱۹۶۶ء ختم ہو رہا ہے اور ۱۹۶۷ء شروع ہوگا۔

"چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیرما"

## طلباء حدیث شریف کیلئے مژدہ

امسال ماہ شوال میں حضرت جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث والتفسیر مولانا شمس الحق افغانی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا میں افتتاح بخاری شریف کے موقعہ پر تین روز حدیث شریف سے متعلق علوم پر درس دیں گے طلبۂ حدیث بروقت پہنچیں۔

(قاری) عبدالسمیع مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

## قارئین کی خدمت میں

دو تین ہفتوں سے ایجنٹ حضرات اور دوسرے قارئین کی طرف سے ہمیں خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں پوچھا گیا ہے کہ اب پرچہ دیر سے کیوں پہنچتا ہے لہٰذا ہم ان کے جواب میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ پہلے ہمارا پرچہ پیر کو چھپتا اور منگل کو یہاں سے پوسٹ ہوتا تھا۔ لیکن اب محکمہ بجلی کی طرف سے پریس والوں کو اتوار اور پیر کے روز پریس چلانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے اب پرچہ منگل کو چھپتا ہے اور بدھ کو پوسٹ ہوتا ہے۔ پرچہ کی اس ایک روز کی تاخیر کی ہمیں بھی پریشانی ہے۔ لہٰذا ہم نے اب اس کا حل تلاش کر لیا ہے۔ ہم اپنے قارئین کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ آئندہ شمارہ سے آپ کو پرچہ بروقت ملا کرے گا۔ (ادارہ)


## طاقت و توانائی کا مکمل کورس

مستقل فائدہ، قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی

**مانع اعظم** دل، دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے بنفشی اشیاء سے لبریز ماڈہ حیات کا مغلظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اسم بامسمّیٰ ہے۔ ایک ماہ دس روپے

**طلائے شباب خاص** بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر ہے ——— ایک ماہ دس روپے

**لبوب کبیر** اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا کستوری، عنبر، مغز سر گنجشک زمرد، یاقوت، فیروزہ، کشتہ چاندی کشتہ سونا وغیرہ کا مرکب

ایک ماہ ۱۶/۰۵ روپے (نوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ——— ۳۶/۰ روپے

نصف کورس ۱۹/۰ روپے۔ مکمل کورس منگوانے پر محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ:۔ اشرف لیبارٹریز، لائل پور فون نمبر ۳۰۲۱

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ماموں کانجن

قسط نمبر ۲

## ادارۂ تحقیقات اسلامی کا

# ماڈرن اسلام

### ایک نظر میں

۸۔ نسخ قرآن۔ قدامت پسندوں کی اصطلاح میں جس طرح دورِ نبوی میں ناسخ و منسوخ کا سلسلہ جاری تھا۔ ضروری ہے کہ اب بھی جاری رکھا جائے۔ ورنہ کیا تاریخ کے حالات جم کر رہ جائیں گے؟ ملخصاً (فکر و نظر جلد ۱ ش ۷، جلد ۲ ص ۷۸، جلد ۲ ش ۴ ص ۲۴۰)

## ۳۔ مقام نبوّت

اب ذرا اس طرف توجہ فرمایئے کہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے "ماڈرن اسلام" میں ذاتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مرتبہ ہے، سنت نبویہ کی کیا حیثیت ہے اور احادیث مقدسہ کی کیا پوزیشن ہے؟

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شارع ہونے کا تصور قرون وسطیٰ کی رنگ آمیزی ہے۔

اگر ہم آنحضرت کی سیرت کو اس "رنگ آمیزی" سے الگ کر کے دیکھیں جو "عہد وسطیٰ کے فقہاء" نے پیش کی ہے، تو ہمیں یقینی طور سے ایسا کوئی رجحان نظر نہیں آتا کہ رسول اپنے وسیع ترین مفہوم میں صرف ایک قانون ساز تھے، جو انسانی زندگی کی تمام تفصیلات یعنی انتظامی معاملات سے لیکر خالص "مذہبی مراسم" تک مہیا کر رہے تھے (فکر و نظر جلد ۱ ش ۱ ص ۱۶)

۲۔ نبی نہیں بلکہ اخلاقی مصلح

"درحقیقت جو شہادت موجود ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آنحضرت "اساسی طور" سے بنی نوع انسان کے "اخلاقی مصلح" تھے (یعنی آپؐ کی اساسی حیثیت نبی کی نہیں بلکہ اخلاقی مصلح کی تھی) (حوالہ بالا)

۳۔ وقتی فیصلے

وقتاً فوقتاً کچھ انفرادی فیصلوں کو چھوڑ کر جن کی حیثیت "محض ہنگامی واقعات" کی ہوتی تھی۔ آپؐ نے اسلام کی ترقی کے لئے بہت کم ہی عام قانون سازی کی طرف توجہ فرمائی۔ (حوالہ بالا)

۴۔ اصطلاحی قانون ساز نہ تھے

"ابتدائی اسلامی روایات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم آج کل کی اصطلاح کے مطابق وسیع معنوں میں ایسے قانون ساز نہیں کہ دین و دنیا کی ہر بات کے لئے آپ قانونی تفصیلات مرتب فرماتے ہوں (جلد ۱ ش ۱ ص ۱۷)

۵۔ اور قومی ریاست، قیاس کہتا ہے

"قیاس یہ کہتا ہے کہ آنحضرت جو وقت وفات تک اہل مکہ اور عرب کی اخلاقی اصلاح کی شدید جدوجہد میں مصروف اور اپنی "قومی ریاست" کی تنظیم میں مشغول رہے ان کو اتنا وقت ہی کہاں مل سکتا تھا کہ وہ زندگی کی جزئیات کے لئے قوانین مرتب فرماتے"۔ (فکر و نظر جلد ۱ ش ۱ ص ۱۸)

۶۔ زبردست شہادت

"اس امر کی کہ نبوی فیصلے قانون کا درجہ نہیں رکھتے بلکہ صرف ایک گونہ نظیر ہیں جنہیں ہر طرح بدلا جا سکتا ہے۔ ایک زبردست شہادت یہ ہے کہ اوقاتِ نماز اور ان کی جزئیات کے بارے میں آنحضرت نے امت کے لئے کوئی غیر لچکدار اور جامد انداز نہیں چھوڑا (اوقات نماز کو بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے)" (حوالہ بالا)

۷۔ بڑی بڑی پالیسیاں۔

"محض مذہب یا حکومت سے تعلق رکھنے والی بڑی بڑی پالیسیوں کو طے کرنے یا اہم اخلاقی اصولوں کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے ہی میں آنحضرت نے کوئی اقدام فرمایا ہے"۔ (بحوالہ بالا)

۸۔ وہ بھی صحابہ کے مشورہ سے

"لیکن اس کے لئے بھی آپ اکابر صحابہ سے مشورہ فرما لیا کرتے تھے۔ یعنی ان کا مشورہ تنہائی میں یا پبلک میں حاصل کر لیا جاتا تھا"۔ (حوالہ بالا)

ان تمام فرضی مقدمات کا نتیجہ ظاہر ہے کہ اسلام میں خالص وحی الٰہی کے فیصلوں کا سرے سے وجود ہی نہیں۔ کیونکہ اول تو آپ کو "قومی ریاست کی تنظیم" کے دھندوں سے (معاذ اللہ) فرصت ہی کہاں تھی کہ اسلام کی ترقی کے لئے آپؐ کچھ اصول و فروع کی تشریح فرماتے اور پھر جو بڑی بڑی پالیسیاں یا اہم اخلاقی اصول آپؐ نے طے فرمائے بھی، وہ وحی الٰہی اور فراست نبوت سے نہیں بلکہ سب کے سب صحابہ کرامؓ کے نجی یا پبلک مشورہ سے فرمائے۔ مزید برآں یہ کہ وہ بھی محض وقتی اور ہنگامی تھے۔ اس لئے بعد کی امت ان کی مکلف نہیں۔ ہم آگے چل کر بتلائیں گے کہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اسی عقیدہ کے بارے میں فرمایا، لعنۃ اللہ و الملائکۃ والناس اجمعین علیٰ ھذہ العقیدۃ الباطلۃ (اس عقیدہ باطلہ پر خدا کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت)

## ۴۔ سنتِ نبوی

سنت نبوی علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کے بارے میں ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی نے وقتاً فوقتاً جو فتاویٰ صادر فرمائے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(الف) "سنت نبوی کوئی متعین چیز نہ تھی نہ اس نے انسانی زندگی کی کوئی تفصیلی راہنمائی کی۔ جیسا کہ عہد وسطیٰ کے اسلامی لٹریچر (حدیث و فقہ) سے سمجھ میں آتا ہے (جلد ۱ ش ۱ ص ۱۶)

(ب) "سنت صرف کسی خاص بہت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ وہ منضبط قوانین کا کوئی سلسلہ پیش نہیں کرتی"۔ (جلد ۱ ش ۱ ص ۱۹)

ج۔ پہلے سے فیصلے تیار کر لینے کا اصول رسول کی اجمالی تعلیمات کے خلاف ہے" (حوالہ بالا)

(شاید رسول کی مخالفت ہی کے جذبہ سے ادارۂ تحقیقات جامع کتاب مرتب کرنا چاہتا ہے)

د۔ "سنت ایک عمومی محیط تصوّر اور تعاملی اصطلاح ہے" (جلد ۱ ش ۱ ص ۱۸)

ہ۔ "سنت کے مشمولات کا بڑا حصہ ماقبل اسلام کے رسوم و رواج کے تسلسل پر مشتمل ہے، جس میں عربوں کا بڑا حصہ ہے"۔ (جلد ۱ ش ۱ ص ۱۱)

و۔ "سنت کا ایک بڑا حصہ قدیم فقہائے اسلام کے "آزادانہ غور و فکر" کا نتیجہ ہے" (حوالہ بالا)

ز۔ "قدیم فقہائے نے نئے نئے بیرونی عناصر کو بھی سنت میں شامل کر دیا جو یہودی روایات اور بازنطینی و ایرانی انتظامی معاملات سے ماخوذ تھے" (جلد ۱ ش ۱ ص

ح۔ "سنت کا اطلاق صدر اول میں سنت نبوی پر ہی ہوتا تھا۔ تاہم مسلمانوں کا عمل سنت نبوی کے تصور سے الگ نہ تھا بلکہ اسی میں داخل تھا (جلد ۱ ش ۱ ص ۳۵)

ط۔ صدر اول کی سنت کا مجموعہ بڑی حد تک مسلمانوں کا پیدا کردہ تھا (اسلام مخلوق مسلمانان ہے)

ی۔ سنت کی تخلیق پیدائش کا ذریعہ شخصی اعتماد تھا

انا للہ وانا الیہ راجعون

## بقیہ ـــ معارف الحدیث

نہ ہو، اس وقت تک جرائم کا انسداد ناممکن ہے انسانی جبر و تشدد صرف ایک حد تک کام کر سکتا ہے لیکن اندر اور باہر انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جو چیز مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ صرف ایک "خوفِ خدا" ہے۔ جو صرف دینی تعلیم سے نہیں بلکہ دینی تربیت سے نصیب ہوتا ہے۔ ورنہ بعض مرتبہ تعلیم کے نتیجہ میں انسان اور بڑھا ہوا جن بن جاتا ہے اور وہ آن پڑھ جن سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جرائم کو فلسفیانہ طریقہ سے کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ یعنی رات کی تاریکی کے بجائے دن کی روشنی میں کار پر بیٹھ کر سرکاری وردی کے بھیس میں جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس لئے جب تک دینی تربیت نصیب نہ ہو اس وقت تک رشوت کے انسداد کے لئے صرف آئین کا وضع کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اس کی سعی کرنی بھی ضروری ہے کہ جس ذریعے سے ممکن ہو۔ ہمارے قلوب پر حاضر و غائب کسی ذات کا خوف مستولی رہے اور آپ اپنی اصطلاح میں اس کا نام جو چاہیں رکھیں، مگر اسلام میں اس کا نام تقوی اللہ ہے۔ رشوت کی حقیقت ٹھیک وہ ہے جو چوری کے مال کی ہوتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر کھلم کھلا ڈاکے کے مال کی ہے، اور اس پر طرہ یہ ہے کہ لوگوں نے اس کا نام "حق" رکھا ہے اور وہ اسی لفظ سے بہکا کر وصول کیا جاتا ہے کہ ہمارا "حق" دلوایئے۔ یہ مال جس طرح وصول ہوتا ہے۔ اس سے پہلے رشوت دینے والا دفتر سے باہر کھڑے ہو کر ماں اور بہن کی گالیاں دے کر مجبوراً اس مال کو ادب سے پیش کرتا ہے اور باہر نکل کر خود اس کو اور اس کے بچوں کو کوس کوس کر بد دعائیں دیتا ہے۔

شرح السنہ میں ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ زکوٰۃ وصول کرنے پر ایک شخص کو مقرر فرمایا۔ لوگوں نے اپنے مالوں کی زکوٰۃ بھی اس کو دی اور اس کے علاوہ اس کو بھی کچھ ہدیہ پیش کیا، لیکن وہ ایمانداری کا دور تھا اس لئے اس نے ان دونوں مالوں کو علیحدہ علیحدہ رکھا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر صاف صاف بات کہہ دی کہ یہ مال تو زکوٰۃ کا ہے اور یہ مجھ کو بطور ہدیہ پیش کیا گیا ہے، آپ کو اس کی اتنی اہمیت محسوس ہوئی کہ آپ نے اس واقعہ کا تذکرہ منبر پر تشریف لا کر فرمایا اور بڑی ناگواری کے ساتھ یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ میں لوگوں کو زکوٰۃ لینے کے لئے بھیجتا ہوں اور واپس آ کر وہ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ یہ تو زکوٰۃ کا مال ہے اور یہ ہم کو ملا ہے، اگر یہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے رہتے، تو پھر دیکھتے بھالا کون آ کر ان کو یہ ہدیہ پیش کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس خطبہ میں اور بہت سی باتیں اپنی ناگواری کی ذکر فرمائیں (دیکھو مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۵۷ کتاب الزکوٰۃ) اس روایت کی روشنی میں جو حکام طرح طرح کے حیلے بہانے بنا کر حرام رشوت کو حلال بنانا چاہتے ہیں وہ اپنے دل میں خود ہی اس کا فیصلہ کر لیں

حضرت ابو امامہؓ کی دوسری حدیث بھی سامنے رکھیئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حاکم کے لئے رشوت خوری سے بچنے کے لئے کتنی باریک بینی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر آپ اسلامی نقطہ نظر سے حرام مال سے بچنا چاہتے ہیں یا موجودہ اصطلاح میں قوم کی خدمت چاہتے ہیں تو بے وجہ رشوت کو حلال بنانے کی کوشش نہ فرمایئے اور اس مغالطہ میں نہ رہیئے کہ اگر منہ پر آپ کو کوئی رشوت خور نہیں کہتا تو عوام میں بھی آپ معصوموں کی فہرست میں شمار ہوں گے یا اگر حکومت آپ کو گرفت میں نہیں لا سکتی یا مصلحتاً اس سے اغماض کرتی ہے تو خدائی گرفت کے پنجے سے بھی آپ نکل سکتے ہیں؟ خوب یاد رکھیئے کہ اس کا خمیازہ آج نہیں تو کل آپ کو بھگتنا ہوگا۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (بیشک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے) پارہ ۳۰ رکوع ۱۰)


### طلبۂ علوم دینیہ کی اطلاع کے لئے

امسال مدرسہ عربیہ سراج المدارس گنجال (قائد آباد) ضلع سرگودھا میں حضرت مولانا غوث محمد صاحب تعلیم دیں گے۔ لہٰذا بہت جلد داخلہ کی کوشش کریں

(قاری) عبدالسمیع مہتمم مدرسہ سراج المدارس گنجال

### مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تبلیغی اجتماع

لاہور مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ رمضان المبارک مطابق یکم جنوری ۱۹۶۷ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح مسجد باغ والی بیروں شاہ عالمی گیٹ سرکلر روڈ لاہور میں تبلیغی جلسہ ہوگا۔ جس میں مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور۔ مجاہد اسلام مولانا عبدالستار خاں نیازی۔ خطیب اسلام مولانا محمد اجمل صاحب معاصر العلماء مولانا مناظر حسین نظر صاحبزادہ منظور احمد شاہ کہروڑی، مولانا محمد الیاس، جناب مضطر گجراتی اور جناب جانباز مرزا خطاب فرمائیں گے۔ (بلند اختر ناظم اعلیٰ)

### معیاری دواخانہ کی معیاری دوائیں

جو

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی نگرانی میں تیار ہوتی ہیں۔

**فولادی گولیاں** حیرت انگیز اور لاثانی دوا ہے قیمتی اجزا کا ایک بہترین مرکب ہے

خطیب، صحافی، مدرس، طالب علم اور وہ حضرات جو نیا دہ دماغی اور مشقت کا کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے تمام اعصاب پر برا اثر پڑتا ہے ان کے لئے مفید اور موثر ترین دوا ہے۔

• اعضا شکنی • ضعف اعصاب • ہتاپہ اور قوت مردمی کی کمزوری • جگر اور معدہ کی خرابی • دماغی کمزوری • کمی خون • ضعف گردہ • دل کی دھڑکن • تبخیر معدہ • احتلام و جریان • پیشاب کی زیادتی اور دیگر اس قسم کی جملہ بیماریوں اور امراض کو دور کرتی ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے زندگی کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے اور زیادہ کام کرنے کا ولولہ اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ اعصابی نظام کو درست کر کے دعوت عمل دیتی ہے اور محافظ شباب ہے۔

قیمت فی پیکٹ ۱۲/- روپے علاوہ محصول ڈاک

### یونانی مرکبات

ہماری لیبارٹری میں یونانی مرکبات خالص اجزا پر مشتمل ہوتے ہیں۔

### علاج

ماہر حکماء کی نگرانی میں ہر قسم کے پیچیدہ مردانہ اور زنانہ امراض کا علاج پوری دیانتداری محنت اور خلوص سے کیا جاتا ہے۔ بیرون لاہور کے حضرات خط و کتابت کے ذریعہ اپنے مکمل حالات مرض لکھ کر علاج کروا سکتے ہیں۔

### معیاری دواخانہ و لیبارٹریز

زیریں دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک نگ محل لاہور

### قاری و حافظ کی ضرورت

قرآن پاک حفظ و ناظرہ کے لئے ایک ایسے قاری کی ضرورت ہے جو تجوید و قرأت سے قرآن پاک پڑھا سکے۔ جملہ تفصیلات و شرائط بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ ملاقات سے معلوم کر لی جائیں۔ ملاقات کے لئے آنے جانے کا کرایہ نہیں دیا جائے گا۔ پتہ خط و کتابت و ملاقات

ماسٹر شاہ محمد چک نمبر ۳۷۵ سیتی براستہ جانی والہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

نوٹ۔ ضرورتمند قاری و حافظ اپنی عمر کا حوالہ بھی دیں

# خبر نامہ جمعیۃ

## نواب شاہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی انتخاب

مورخہ ۸ دسمبر کو ضلع کی مختلف جمعیتوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض حضرت مولانا محمد شریف صاحب سکرنڈ نے انجام دیئے اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا اور ایک قرارداد تعزیت بھی منظور ہوئی۔

۱۔ کنوینر جناب حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے نواب شاہ۔

امیر۔ حضرت فیض مستطاب پیر علی احمد شاہ صاحب سکرنڈ۔

نائب امیر۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب

نائب امیر۔ حضرت مولانا صبیب اللہ صاحب مٹھڑیل

ناظم اعلیٰ۔ جناب قاری محمد ایوب صاحب بھریارو ڈ

ناظم۔ جناب مولانا قائم الدین صاحب نواب شاہ

نائب ناظم۔ جناب مولانا احمد حسین شاہ صاحب

خازن۔ حاجی سراج الدین صاحب دریا خاں بھرس

سالار اعلیٰ۔ حضرت مولانا تاج دین صاحب تعمل پدعیدن

نائب سالار۔ حضرت مولانا ولی محمد صاحب مٹھڑیل

۲۔ ضلع نواب شاہ کی جمعیتوں کا یہ اجلاس حضرت مولانا احسان احمد شجاع آبادی اور مولانا عبدالخالق کبیر والا کے سانحۂ ارتحال پر بے حد رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند قدوس ہر دو حضرات کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔

ہنگامی چندہ جمع ہوا اور دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

## جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۶ء کو جمعیت علماء اسلام نواب شاہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت مولانا اللہ بخش صاحب امیر جمعیۃ نے سرانجام دیئے۔ نائب سالار جناب اکرام الرحمٰن صاحب کو اتفاق رائے سے منتخب کیا گیا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس موجودہ ہوشربا گرانی کو بے حد تشویشناک تصور کرتا ہے اور مقامی شہر نواب شاہ میں آٹا کی دکانیں ناکافی سمجھتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نواب شاہ سے اپیل کرتا ہے کہ جہاں ہر وارڈ میں کم از کم چھ ڈپو کھولے جائیں وہاں آٹا اور غلہ کی تقسیم فی کس کے حساب سے مقرر کی جائے تاکہ عوام کی پریشانی دور ہو۔

۲۔ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مولانا عبدالخالق صاحب کبیر والا ضلع ملتان کے سانحۂ ارتحال پر بے حد رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند قدوس مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔

۳۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اسرائیل کے اردن پر حملے کو اسلامیان عرب کے لئے بے حد خطرناک تصور کرتا ہے اور عرب ممالک کو متحد ہونے کی پرزور اپیل کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے متوقع ہے کہ وہ اپنے حلیف ملک کی پوری امداد کریگا۔

۴۔ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں جلد از جلد اسلامی آئین نافذ کرے اور غیر اسلامی قوانین جن میں خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین شامل ہیں فوراً منسوخ کر دے۔

۵۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس عوام میں تعلیم عام کرنے کے لئے نصابی کتب کی اشاعت اور مقدار فیس کا عوامی سطح پر لغین کرے تاکہ زمین طلباء سہولت کے ساتھ ترقی کے مدارج طے کر سکیں۔ دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

## رضاکاران جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی سرگرمیاں

۱۲ دسمبر کو جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے رضاکاروں کا ایک اجلاس دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ جس میں دوسری کارروائی کے علاوہ ایک صادق مسیح نامی مرتد کے خلاف کارروائی زیر عمل لانے پر غور ہوا اور مندرجہ ذیل کارروائی اختیارات کو برائے اشاعت ارسال کی گئی۔

"چھ ماہ قبل صادق مسیح نامی بمعہ اہل و عیال کے حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا تھا۔ چونکہ وہ مقروض تھا۔ اس لئے اس کی ۹۰۰/- روپے کی رقم جمعیۃ کے اراکین اور رضاکاروں نے مختلف وسائل سے جمع کر کے طائس چیئرمین میونسپل کے روبرو ادا کی۔ اب وہ حیدر آباد جا کر مرتد ہو چکا ہے اور اس لڑکی کا نکاح جو قرضخواہوں نے گرجا میں بند کر رکھی تھی اور رضاکاروں نے واگذار کرائی تھی اب وہ کسی عیسائی سے پڑھانا چاہتا ہے ایسے دھوکہ باز شخص کے لئے حکومت سے درخواست ہے کہ وہ گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے اس کی اطلاع جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کو بھی دے دی گئی ہے۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

(عبدالستار قریشی سالار جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گارڈن ویسٹ بادشاہی روڈ کراچی ۳ کا جدید انتخاب

امیر۔ جناب مولانا محمد مسکین صاحب بلوچ

نائب امیر۔ مولانا محمد رمضان صاحب

نائب امیر۔ جناب نذر محمد صاحب بلوچ

ناظم اعلیٰ۔ جناب جمیل احمد صاحب

ناظم۔ محمد عثمان صاحب

ناظم۔ جناب محمد ابراہیم صاحب بلوچ

خازن۔ جناب نثار احمد صاحب

سالار۔ جناب محمد اسماعیل صاحب بلوچ

اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) جناب قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی وفات پر حسرت کا اظہار کیا گیا۔ کیونکہ قاضی صاحب مرحوم اس دور میں تاج و تخت ختم نبوت کے محافظ دستے کے سپہ سالار تھے اور اکابر کی آخری یادگار تھے۔

(۲) عائلی قوانین اور دیگر غیر اسلامی قوانین کی فوری منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

(۳) بڑھتی ہوئی مہنگائی کو ختم کیا جائے۔

(۴) علماء کرام پر عائد کردہ پابندیوں کو ختم کیا جائے اور اسلامی معاشرے کو ملک میں جلد رواج دیا جائے۔

(محمد عثمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام گارڈن ویسٹ بادشاہی روڈ کراچی ۳

## انتخاب جمعیۃ مونہ ہرڑ تحصیل چکوال

امیر۔ جمعدار فرمان علی صاحب ہرڑ

ناظم اعلیٰ۔ مولوی محمد خاں صاحب مقام ہرڑ

خازن۔ جناب ملک خان صاحب

سالار۔ چوہدری محمد اقبال صاحب مونہ

ترجمان اسلام

آپ کا اپنا اخبار ہے اس کی اشاعت میں توسیع کرنا آپ کا اولین فرض ہے

(ادارہ)

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور

امیر — مولانا محمد اسحاق صاحب
نائب امیر — عبدالغفار صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا سلطان محمود صاحب
نائب ناظم — ڈاکٹر نثار احمد صاحب
خازن — شیخ محمد رفیق صاحب
سالار — عبدالعزیز خاں صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا بازار لاہور کے عہدیداروں اور اراکین مجلس شوریٰ کا مندرجہ ذیل انتخاب بالاتفاق عمل میں آیا۔

امیر — جناب شیخ مسعود الحسن صاحب
نائب امیر — جناب عبدالغنی صاحب
ناظم اعلیٰ — جناب احمد سعید صاحب
نائب ناظم — جناب شیخ عبدالغفور صاحب
ناظم شعبہ نشر و اشاعت — جناب عبدالرشید صاحب
خازن — جناب بابو مشتاق احمد صاحب

### اراکین مجلس شوریٰ

(۱) جناب آغا منصور احمد صاحب
(۲) 〃 توقیر احمد 〃
(۳) 〃 نیاز احمد 〃
(۴) 〃 رشید احمد 〃
(۵) 〃 جاوید اقبال 〃
(۶) 〃 محمد سرور 〃
(۷) 〃 عبدالسلام 〃
(۸) 〃 گل محمد 〃
(۹) 〃 عبدالرحمان 〃

(عبدالرشید ناظم شعبہ نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نولکھا لاہور)

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا

امیر — مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد ادریس صاحب پانی پتی
ناظم ۱ — حافظ محمد رفیق صاحب
ناظم ۲ — حافظ عبدالسمیع صاحب
خازن — حاجی غلام فرید صاحب

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام پیپلاں کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام پیپلاں کا اجلاس عام برائے انتخاب جدید زیر صدارت صوفی عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ قادریہ پیپلاں ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر — چودھری محمد علی صاحب
نائب امیر — ملاں نعمت خاں صاحب
نائب امیر — محمد صدیق خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — منظور احمد مظہر
ناظم دفتر — منور خاں صاحب
ناظم ۱ — محمد جمیل صاحب
ناظم ۲ — وکیل احمد نصیر صاحب
سالار — صوفی محمد عبداللہ صاحب
خازن — چودھری عبدالعزیز صاحب

مندرجہ ذیل مجلس شوریٰ تشکیل پائی

(۱) محمد علی خاں (۲) منظور احمد مظہر صاحب
(۳) منور خاں صاحب (۴) صوفی محمد عبداللہ صاحب
(۵) خورشید علی صاحب (۶) عبدالستار خاں
(۷) محفوظ علی صاحب (۸) ابراہیم خاں صاحب
(۹) عبدالمجید صاحب (۱۰) ملاں نعمت صاحب
(۱۱) عبدالعزیز صاحب (۱۲) وکیل احمد صاحب
(۱۳) عبدالحمید صاحب (۱۴) محمد اقبال صاحب
(۱۵) سجاد احمد صاحب (۱۶) محمد الیاس خاں صاحب
(۱۷) حاجی محبوب احمد صاحب (۱۸) نواب خاں
(۱۹) محمد صدیق (۲۰) نتھو خاں۔

ضلعی انتخاب کے لئے نمایندے

(۱) منظور احمد مظہر (۲) صوفی محمد عبداللہ۔
(۳) چودھری فیاض خاں (۴) محمد صدیق خاں۔

## جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر کا انتخاب

مورخہ ۱۲/۶۶ کو بعد نماز عشا شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر ایک مفصل تقریر بیان فرمائی اور خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی اور دارالعلوم کبیر والا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالخالق صاحب کے وصال پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کی اور ان حضرات کے پسماندگان کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور آخر میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی خطیب شاہی مسجد سرائے عالمگیر
ناظم اعلیٰ — حاجی محمد عبداللہ صاحب سرائے عالمگیر
نائب ناظم — صوفی نور محمد صاحب
خزانچی — حاجی بندا خاں صاحب
سالار — صوفی محمد صدیق صاحب
نائب سالار — محمد مقبول خاں صاحب
ناظم نشر و اشاعت — محمد اسحاق خاں صاحب

## ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں

یکم دسمبر ۱۹۶۶ء کو بمقام ترناب مسجد جنازہ گاہ میں زیر صدارت جناب مولانا فضل مولا صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام شولگرہ ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز زیر بحث آئیں

(۱) پاکستان کا بنیادی نظریہ اسلام ہے اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ پاکستان میں رقص و سرود اور مخلوط ممنوع قرار دی جائے نیز دینی تعلیم کو زیادہ ترقی دی جائے

(۲) غلہ کے بڑھتے ہوئے نرخ کو کم کیا جائے۔

(۳) علاقہ شولگرہ میں ہسپتال بالکل نہیں ہے اور غریب عوام کیلئے علاج کا کوئی بندوبست نہیں ہے اس لئے اس علاقہ میں ایک ہسپتال کھولا جائے۔

## ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

اس سے قبل ہم کئی بار ایجنٹ حضرات سے اپیل کر چکے ہیں کہ وہ پرچہ کا بل ہر ۱۵ ادا کر دیا کریں لیکن ہمیں بڑے افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ ابھی تک کئی کئی ماہ کا بل ہے جسے وہ باوجود ہماری یاددہانی کے ادا کرنے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔

ترجمان اسلام کوئی ایسا پرچہ نہیں ہے جسے اشتہارات یا کسی دوسری امداد کا سہارا ہو اور نہ ہی اس کی اشاعت سے مقصود کوئی دنیوی منفعت ہے بلکہ اس کا اجرا صرف اسلامی اقدار کے تحفظ اور حق کی آواز پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے اگر ایجنٹ حضرات اس کے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لیں گے تو اس سے پرچہ کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جن حضرات کے ذمہ ہمارے بھاری بل باقی ہیں۔ اُن کو ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں اور اب بھی ہماری اُن سے التماس ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے بل ادا کر کے پرچہ کی مشکلات کو رفع کرنے کا باعث بنیں ـــــ ہم نہیں چاہتے کہ پرچہ میں ہم ان لوگوں کا نام ظاہر کریں جن کے ذمہ ہماری رقوم ہیں لیکن ان حضرات کو خود ہی اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ اگر اُن کے نام ظاہر کر دیئے تو انہیں کس قدر خفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہٰذا ہماری دوبارہ اپیل ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنا پچھلا حساب بیباق فرمائیں

(ادارہ)

## شیعہ مذہب سے توبہ

میں سید محمد حسنین ولد سید منظور حسین جو کہ مذہب شیعہ اثنا عشری رکھتا تھا اب اس مذہب کو صدق دل سے چھوڑ چکا ہوں اور صدق دل سے میں اہلسنت والجماعت کو قبول کر چکا ہوں۔ یہ میں اپنے خدا و رسول ﷺ کو گواہ کہتے ہوئے صدق دل سے لکھ رہا ہوں کہ میں مذہب شیعہ کو قطعی چھوڑ چکا ہوں میں نے اپنا نام بھی بدل لیا ہے

پہلا نام۔ سید محمد حسنین
نیا نام۔ سید محمد آصف محمود
بہاولنگر

# ضلع سلہٹ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

گذشتہ ۸ - نومبر ۱۹۶۶ء دارالعلوم مدرسہ بستوناتھ کا جلسہ زیر صدارت مولانا خورشید علی صاحب شاہجی گاوی منعقد ہوا - حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب شیرپوری و آرگنائزر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ اور حضرت مولانا حافظ عبدالخالق صاحب وغیرہ علماء کرام نے جلسہ میں شرکت فرمائی

علماء کرام نے اپنی اپنی تقریر میں علم دین کی ضروریات مدارس توحید کی اہمیت کی طرف حاضرین کی توجہ دلائی - نیز ملک سے غیر شرعی افعال اور اعمال کو ختم کرنے کے لئے علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کا فریضہ بیان فرمایا

رات دس بجے جلسہ ختم ہونے کا پروگرام تھا - لیکن لوگوں کی خواہش پر تمام رات جلسہ جاری رکھنا پڑا - بعد نماز عشاء اشرف علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ نے خطاب کرتے ہوئے خاندانی منصوبہ بندی پر تفصیلی تبصرہ کیا اور حکومت کو اس کے بند کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس سے بے حیائی پھیلنے کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہے - بعد نماز فجر دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا -

گذشتہ نو نومبر ۱۹۶۶ء ضلع سلہٹ کے قصبہ گلمو کانی میں بزیر صدارت حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں -

(۱) خاندانی منصوبہ بندی قرآن وسنۃ کے بالکل خلاف ہے - لہٰذا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ جلد از جلد اس کو بند کیا جائے - اور اس کے اجراء میں حکومت جو کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے - اس کو ملک کے دفاعی فنڈ میں جمع کیا جائے یا سیلاب زدگان میں تقسیم کیا جائے -

(۲) یہ اجلاس ملک سے خلاف قرآن وسنت قوانین کو منسوخ کرنے کے لئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے -

۱۰ - نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات گیارہ بجے سلہٹ صدر محکمہ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس بزیر صدارت حضرت مولانا ابراہیم چتولی امیر جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ صدر محکمہ منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز باتفاق رائے طے پائیں -

(۱) گذشتہ ۱۴ - نومبر کو اجلاس کی تشکیل شدہ سلہٹ صدر محکمہ جمعیۃ کی مجلس شوریٰ میں اور تین ممبروں کا اضافہ کیا گیا (۱) جناب محمد منزل علی صاحب مینجر مسلم ہوٹل سلہٹ (۲) جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب (۳) جناب مولانا رضوان الدین صاحب -

(۲) محکمہ کے آٹھ تھانوں میں سے جس جس تھانے میں جمعیۃ کی تنظیم گذشتہ سال ہوئی تھی ان تھانوں کے امیر اور ناظم صاحب کو اپنے اپنے تھانہ کی کارروائی کی رپورٹ محکمہ دفتر میں بھیجنے کی اپیل کی گئی اور جن تھانوں میں اب تک باقاعدہ جمعیۃ کی تنظیم نہیں ہوئی - ان تھانوں میں جمعیۃ قائم کرنے کے لئے ذمہ دار اشخاص منتخب کئے گئے - نیز آئندہ ۱۳ شعبان مطابق ۲۷ نومبر بروز اتوار گیارہ بجے نئی مٹرک حافظیہ مدرسہ میں محکمہ مجلس شوریٰ کے دوسرے اجلاس کی تاریخ متعین ہوئی -

۲۷ - نومبر ۶۶ء دفتر جمعیۃ علماء اسلام بستوناتھ

بروز اتوار بوقت گیارہ بجے سلہٹ صدر محکمہ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بمقام جامع دو منزلہ پر منعقد ہوا - جمعیۃ کی عام ممبر سازی میں سرگرمی سے کام شروع کرنے اور غیر تشکیل شدہ تھانوں کی تشکیل... کاروائی آئندہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے کر لینے کو طے پائی - اور اس کے لئے ذمہ دار اشخاص مقرر ہوئے - نیز رمضان شریف میں دوسرے اہم پروگرام پر غور وخوض کیا گیا -

بعد ازاں ایک تجویز میں قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت علامہ مفتی محمود صاحب اور دوسرے احباب کی ملتان میں ..... ناحق گرفتاری پر غم وغصہ کا اظہار کیا گیا نیز مجاہدین اسلام نے ضمانت کی شرط پر رہائی حاصل کرنے سے انکار کر کے دنیائے اسلام اور حکومت کے سامنے اسلام کا جو جذبہ دکھایا - اس پر خراج تحسین پیش کر کے ان حضرات کو مبارکباد دی - پھر حکومت کے جس اعلیٰ افسر نے غلط گرفتاری کا احساس کر کے بلا شرط ان حضرات کو رہائی دینے کی وجہ سے ان کا بھی شکریہ ادا کیا -

اجلاس میں صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب اور ضلعی امیر حضرت مولانا ریاست علی صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا اشرف علی صاحب بھی حاضر تھے -

(محمد اشرف علی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

# سنام گنج محکمہ جمعیۃ علماء اسلام کے جدید انتخاب

مورخہ ۸-۸-۷۳ بنگلہ بتحریک جمعیۃ علماء اسلام زیر صدارت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا دامت برکاتہم امیر شرقی پاکستان محکمہ سنام گنج بازار مسجد میں بعد نماز مغرب ایک مجلس منعقد ہوئی - بعد تلاوت قرآن و مختصر بیانات حضرت امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان و شیخ الحدیث حضرت مولانا ریاست علی صاحب و ناظم اعلیٰ ضلع سلہٹ - حضرت مولانا اشرف صاحب مجلس کی کارروائی شروع ہوئی - اور بالاتفاق رائے حسب ذیل پاس ہوئیں -

(۱) مذکورۃ الذیل ممبروں کو محکمہ سنام گنج جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے لئے نامزد کیا جائے -

(۱) حضرت مولانا محمود علی صاحب مدرسہ عالیہ جگرا - چھنک
(۲) " شیخ عبدالحق صاحب درگاہ پور سنام گنج
(۳) جناب عبدالغنی چودھری صاحب سنام گنج شہر
(۴) ماسٹر ارشاد میاں لاسرئیل دھرائی
(۵) مولانا صدیق احمد صاحب محمد پور مدرسہ جالگنج
(۶) " عبدالحنان صاحب پائکلا سنا گنج
(۷) " عبدالجلیل صاحب جالیا دھرائی
(۸) " عبدالمالک صاحب درگاہ پور سنام گنج
(۹) " ناصرالدین " گوپال پور مدرسہ چھنک
(۱۰) " عبدالعزیز " بہادر پور سنام گنج
(۱۱) ماسٹر فریدالدین " رام نگر بمال گنج
(۱۲) مولوی رکن الدین " جھانا پور سنام گنج
(۱۳) قاری ابراہیم " " "
(۱۴) مرزا منصف علی " جیدپور چھنک
(۱۵) " اسکندر علی " الوتولہ سنام گنج
(۱۶) حافظ منظور احمد " سیدپور جوگوناتھ پور
(۱۷) " ابوسعید " " "
(۱۸) " سلوی میاں " " "
(۱۹) مولانا رفیق الحسن صاحب " "
(۲۰) " مشاہد علی " الوتولہ سنام گنج
(۲۱) " نواب علی صاحب میانی گاؤں "
(۲۲) محمد فضل الحق " طرفین نگر "
(۲۳) قاری عبدالحنان صاحب شیگھری "
(۲۴) مولوی عصمت اللہ " شاہانہی "
(۲۵) " محب الرحمن " الوتولہ "
(۲۶) " اکرم علی " حسنہ باد چھنک
(۲۷) " جلال الدین " گونیش پور "
(۲۸) حافظ سکندر علی " پڑستل سنام گنج
(۲۹) مولانا مشرف علی " جوا مدرسہ چھنک
(۳۰) " ظہور احمد " "

(۲) مندرجہ ذیل حضرات کو مجلس ہذا کا عہدیدار منتخب کیا جائے -

(۱) مولانا محمود علی صاحب امیر (۲) مولانا جلال الدین نائب امیر (۳) شیخ عبدالحق صاحب ناظم اعلیٰ (۴) مولانا ظہور احمد صاحب نائب ناظم (۵) امیر صاحب میاں (۳) مندرجہ ذیل اراکین سے مجلس عاملہ بنائی جائے

مولانا محمود علی صاحب - مولانا جلال الدین صاحب شیخ عبدالحق صاحب - مولانا ظہور احمد صاحب - ماسٹر ارشاد صاحب - حافظ منظور احمد صاحب ماسٹر فرید احمد صاحب - مولانا منصف علی صاحب مولانا رفیق الحسن صاحب -

۱۵ ماگھ کے اندر اندر پرتوں میں کمیٹی بنائی جائے

(صدر جلسہ - محمد عبدالکریم غفرلہ کوڑیا)

PHONE No.-67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE price ... paisa

جلد ۹ | جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴۹

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج۔ کاغذ گلیز ۲۹×۲۲/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ، ایک رنگہ عکسی طباعت ولائتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی کتاب

رحمتِ کائنات

(بار پنجم)

قیمت اعلیٰ کاغذ تین روپے رف کاغذ دو روپے

پیشگی آنے پر محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ

دار الارشاد کیمبل پور

ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں، چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے۔ تو ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے پچاس گولیاں سات روپے

حکیم محمد عبد اللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی لاہور

مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے قیمت پانچ روپے علاوہ محصولڈاک

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور

ضلع ڈیرہ غازیخاں

کیلنڈر کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

منگوانے والے حضرات بہت جلد آرڈر بک کرائیں پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ آرڈر جلدی بک کرائیں ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

قیمت فی نسخہ ۱/۵۰ روپیہ علاوہ محصولڈاک

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

بدل اشتراک

سالانہ ۱۱ روپے

ششماہی ۶

فی پرچہ ۲۵ پیسے

موسمِ سرما

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت، زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

اگر آپ

کسی قسم کی کمی محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات۔ مفردات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں تو

مطب اشرف کی جانب رجوع کریں جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب مولانا حکیم عبد الرحیم اشرف خود کرتے ہیں

بیرون جات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں

مطب اشرف اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی ـــــ لائلپور

ترجمانِ اسلام

میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

باہتمام تعلیمی پریس بیرون اکبری گیٹ غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون بوہڑ گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

1967

# حسن البیان


جاری کردہ

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی


Scanned with CamScanner

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَةِ وَ سَتَکُوْنُ نَدَامَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ۔ (رواہ البخاری مشکوٰۃ ص۳۲۰)

ترجمہ:- ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے جبکہ تم امیر بننے کی حرص کرو گے حالانکہ تمہارے لئے امارت وحکومت قیامت میں باعث ندامت ہو گی۔ اور حکومت کی مثال ایسی ہے۔ جیسا کہ ایک دودھ پلانے والی عورت کی کہ ابتدا میں تو بڑی پیاری لگتی ہے اور جب دودھ چھڑانے لگتی ہے تو وہی بہت بری لگنے لگتی ہے (یہی حالت حکومت کی ہے کہ ابتدا میں حکومت بہت دلفریب نظر آتی ہے۔ لیکن جب اس کے نتائج سامنے آتے ہیں تو وہی بہت خوفناک بن جاتی ہے)

تشریح:- حکومت کی ابتدائی دلفریبی اور پھر اس کے عواقب کی بدنمائی جن اعتبارات سے شرعی نظر میں ہے۔ ان کو آخرت سے غافل دماغوں کو سمجھانا بہت مشکل ہے لیکن سطحی طور پر جو بات موجودہ دماغوں میں آسکتی ہے۔ وہ اتنی واضح ہے کہ کسی زیادہ غور وفکر کی محتاج نہیں بلکہ آنکھوں سے دنیا کے موجودہ واقعات دیکھ کر نظر آرہی ہے، ایک حکمران جب تختِ حکمرانی پر بیٹھتا ہے تو ابھی وہ جم کر بیٹھنے بھی نہیں پاتا، کہ موت اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے۔ یہ تو ہیں زمانہ کے انقلابات اور لوگوں کی بے عقلی کے نتیجات، لیکن اگر ان سے قطع نظر کر لی جائے تو پھر بھی ایک حاکم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ یہ سوچے کہ کتنے لوگوں کی زندگی اور راحت کی ذمہ داری اس کے سر پر عائد ہوتی ہے جس سے موجودہ دور میں عہدہ برآ ہونا کوئی کھیل تماشہ نہیں ہے۔

اگر حکومت انسانوں کی جان ومال سے کھیلنے کا نام ہو۔ جیسا کہ موجودہ لوگوں کی ذہنیت بن گئی ہے تو یہ بات تو دوسری ہے۔ لیکن اگر اس پر غور کیا جائے کہ ایک گھرانے کے والدین پر اپنے بچوں کی صحت، ان کی رہائش۔ اُن کی غذا، ان کی تعلیم و تربیت کی کتنی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور صحیح طور پر ان کو انجام دینا ان کو کتنا مشکل ہوتا ہے تو صرف یہی نہیں بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر نازک ذمہ داریاں چند افراد کی نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں کی اس کے سر عائد ہو جاتی ہے۔ ان سب کو کامیاب طریقہ پر بروئے کار لانا کیا کوئی آسان بات ہے۔ لیکن حکومت کی چاشنی اور اقتدار کی ہوس ان سب کو ایسا فراموش کر دیتی ہے کہ گویا خدا کی مخلوق کی قسمت کا فیصلہ ان کے ہاتھوں میں ہے جس کو وہ اپنی مرضی کے مطابق بدل کر اپنے مغرور نفس کو خوش کرتے رہتے ہیں۔ کیا حکومت اس کا نام ہے؟ اسلام کا نہیں بلکہ انسانیت اور شرافت کا تقاضا یہی ہے۔ خوب یاد رکھیے۔ کہ ایک حاکم کے بننے اور بگڑنے سے ایک ملک کا بگڑنا یا سنور جانا ہے۔ اگر سنور گیا تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہے؟ اور اگر بگڑ گیا تو اُس بدنصیب پر اس کے مرنے کے بعد بھی تاریخ لعنت کرتی رہتی ہے۔ اس لئے عاقل شخص کب اتنی بڑی ذمہ داریوں کو خوشی کیساتھ اپنے سر لے سکتا ہے۔ جن کی ادائیگی یقیناً انسان کے بس سے باہر ہے۔ یہاں یہ ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ ایک شوہر جو اپنی چند بیویوں پر صرف ایک ادنیٰ درجہ کی حکومت رکھتا ہے۔ جب وہ اس کو ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے۔ تو پھر یہ کتنا مشکل ہوگا کہ ایک حاکم عام کروڑوں انسانوں کے حقوق ادا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اس لئے اسلام میں حکومت کا سب سے زیادہ نااہل وہ شخص ہے۔ جس کے دل میں حکومت کی سب سے زیادہ ہوس ہو۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللّٰهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ۔

متفق علیہ - مشکوٰۃ ص۳۲۰)

ترجمہ:- ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں تھا اور میرے ساتھ ... ... دو چچا زاد بھائی تھے ان میں سے ایک نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمران بنایا ہے اس کے کسی حصہ پر ہمیں بھی حکمران بنا دیں اور دوسرے نے بھی یہی درخواست کی۔ اس پر آپ نے ناگواری سے فرمایا خدا کی قسم جو شخص بھی ہم سے حکومت کا طلبگار ہوگا یا اس پر حریص نظر آئے گا ہم اُس کو ہرگز حاکم نہیں بنائینگے ایک روایت میں یوں ہے جو شخص خود کارندہ بننے کا طالب ہو ہم اس کو اپنا کارندہ مقرر نہیں کرینگے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُکِلْتَ اِلَیْهَا وَاِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۳۲۰)

ترجمہ:- عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی کہ دیکھنا حکومت کی خواہش کبھی نہ کرنا کیونکہ اگر خود سوال کرنے کے بعد تم کو حکومت مل گئی تو خدائی تمہارے ساتھ نہ ہوگی اور تم کو خود ہی سنبھالنی پڑے گی اور اگر بے مانگے ملی تو اس کے نظام میں خدا تعالیٰ تمہاری امداد فرمائے گا۔

تشریح:- اس حدیث سے اوپر کی حدیث کی شرح خود بخود سمجھ میں آجاتی ہے اور یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ جو شخص خود طالب حکومت ہو اس کو شرعاً حاکم بنانا کیوں ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حکومت اتنی بڑی ذمہ داری ہے جس کو انسان اپنے ضعیف ہاتھوں سے کبھی انجام نہیں دے سکتا۔ جب تک کہ اس کی پشت پر خدائی طاقت نہ ہو۔ اس کو صرف ایک مولویانہ بات نہ سمجھیے۔ بلکہ کسی جہاز کے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۶ رجنوری ۱۹۶۷ء

# ایں چہ بوالعجبی است

قانون اور پارلیمانی امور کے مرکزی وزیر مسٹر ایس ایم ظفر نے رحیم یار خاں میں خان پور پارلیسوی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ:-

"ملک کا موجودہ آئین اسلامی ہے"۔

مرکزی وزیر قانون ایک دیندار سید خاندان کے چشم و چراغ ایک ذمہ دار جگہ پر فائز ہیں۔ ان کے منہ سے یہ بات جو کہ حقائق کے سراسر خلاف ہے نکلنی نہیں چاہیئے تھی۔ ملک کے موجودہ آئین کو اسلامی کہنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے اگر کوئی دن کے بارہ بجے جبکہ سورج نصف النہار پر چمک رہا ہوتا ہے، یہ کہہ دے کہ اب رات بھیگی ہوئی ہے اور دن کے بارہ نہیں بلکہ رات کے بارہ بجے ہوتے ہیں۔

- جس آئین میں مرتد ہونا جائز ہو۔
- جس آئین میں ایک عورت بھی سربراہ ہو سکتی ہو۔
- جس آئین میں ملک کے سب سے بڑے ادارے "قومی اسمبلی" کا اسپیکر غیر مسلم بھی ہو سکتا ہو۔
- جس آئین میں ملک کا سب سے بڑا جج چیف جسٹس غیر مسلم بھی ہو سکتا ہو۔
- جس آئین میں کفر و ارتداد کی تبلیغ کی پوری پوری آزادی ہو۔
- جس آئین میں متبنیٰ بالرضا جائز ہو۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ آئین کس طرح اسلامی کہلانے کا حق دار ہو سکتا ہے۔ اسلامی آئین تو ان سب ملکی، مالی اور سماجی خرابیوں کو بیخ و بن سے اکھاڑتا ہے، جن کی موجودہ آئین کے تحت آبیاری ہو رہی ہے یا ہو سکتی ہے۔

قوم بیس سال سے اسلامی قانون کا مطالبہ کر رہی ہے اور ہر حکمران کے سامنے ہر آئینی طریقہ سے یہ مطالبہ پیش کر چکی ہے کہ پاکستان جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا اور قوم سے جو جو وعدے کئے گئے تھے اُن کو پورا کیا جائے۔ لیکن ہر گورنر اور ہر صدر قوم کو ٹالتا رہا اور ابھی تک اسلامی آئین کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔

جناب ایس۔ایم ظفر صاحب کو آئین میں شاید اسلامی مشاورتی کونسل کے قیام سے یہ شبہ ہو گیا ہے کہ موجودہ آئین اسلامی ہے۔ ہم اس وقت اسلامی مشاورتی کونسل کے بارہ اپنی کوئی رائے نہیں دینا چاہتے۔ لیکن جناب ایس ایم ظفر صاحب سے یہ پوچھتے ہیں کہ ابھی تک اسلامی مشاورتی کونسل کی کونسی بات پر عمل کیا گیا ہے۔ اسلامی مشاورتی کونسل نے جوا، شراب اور سود کی حرمت پر فیصلہ کیا تھا لیکن ان کے اس فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے کیا جوا۔ شراب اور سود کو ملک سے ختم کر دیا گیا ہے؟ یا ان چیزوں کا کاروبار زیادہ تیز ہو رہا ہے؟

یہ بات تو ابھی تک صدر ایوب بھی نہیں کہہ سکے تھے جو جناب ایس۔ ایم ظفر صاحب نے کہہ ڈالی کہ موجودہ آئین اسلامی ہے۔

معلوم نہیں کیا بات ہے کہ موجودہ حکومت غیر اسلامی چیزوں کو اسلامی بنانے پر کیوں تلی ہوئی ہے؟ عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی اور اس طرح کی دوسری چیزوں کو اسلام کے نام پر عوام پر ٹھونسا جا رہا ہے، اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے لوگ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی کتر بیونت کر کے ان کو اسلامی ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جہاں تک ہم سمجھتے ہیں ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا قیام بھی شاید اسی لئے عمل میں آیا تھا۔

ابھی حال ہی میں اسی ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کی طرف سے ایک کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" طبع ہوئی ہے جس میں اسلامی قوانین کی وہ تحریف کی گئی ہے جو شاید مستشرقین بھی نہ کر سکے ہوں۔

وہ اسلام جس کی وجہ سے پاکستان معرض وجود میں آیا اور وہ اسلام جس کی وجہ سے گذشتہ ستمبر کی جنگ میں باقی اور محفوظ رہا، اس اسلام کے ساتھ حکومت کا یہ سوتیلی ماں والا سلوک کیوں ہے؟ جب انجینئرنگ کے لئے انجینئروں سے مشورہ کیا جاتا ہے اور صحت کے لئے ڈاکٹروں سے رائے لی جاتی ہے تو پھر کس وجہ سے دین کے کاموں میں دینی رہنماؤں سے مشورہ ..... نہیں کیا جاتا؟ اور ان کے مشورہ پر کیوں عمل نہیں کیا جاتا؟

حکومت کے ان ذمہ دار افراد کے ان غیر ذمہ دارانہ بیانات کے بارہ میں ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کہتے ؎

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

## عید الفطر کے روز یوم احتجاج منایا جائے

### ماتحت شاخوں کے نام قائد جمعیۃ کا پیغام

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامیہ کراچی (حال راولپنڈی) کے زیر اہتمام "مجموعہ قوانین اسلام" کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کی پہلی جلد بازار میں آگئی ہے۔ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامیہ جس طرح اسلام کی تحریف میں مشغول ہے وہ آپ سب حضرات پر عیاں ہے۔ اسی طرح یہ "مجموعہ قوانین اسلام" بھی دراصل تحریفات اسلامیہ کا مرقع ہے۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کتاب کو اسلامی مشاورتی کونسل کے مشورہ کے بعد قومی اسمبلی سے پاس کروا کر پاکستان کے مطلوبہ اسلامی قوانین کی جگہ اس کو نافذ کر دیا جائے حکومت کی یہ پالیسی دین کے لئے نہایت خطرناک ہے۔

لہٰذا تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عید الفطر کے روز نماز عید کے اجتماعات میں اس امر پر شدید احتجاج کریں اور حکومت پر یہ واضح کر دیں کہ اگر تحریف شدہ قوانین کو مسلمانانِ پاکستان پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو مسلمان کسی طرح بھی ایسے قوانین کو قبول نہیں کریں گے اور ملک میں اس اضطراب کی ساری ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ (مفتی) محمود عفا اللہ عنہ

خط و کتابت کرتے وقت
پتہ نمبر
کا حوالہ ضرور دیں

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

(قسط نمبر ۲)

# ہماری ترقی ـــــ ایک تجزیہ

اسی تہذیب نو نے صرف عورت ہی کی زندگی کو نہیں بگاڑا بلکہ زندگی کے سب شعبوں میں ایک زبردست بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ خاندانی نظام کو خصوصی طور پر اس طرح تہس نہس کیا ہے کہ خود اہل مغرب بھی چلا اٹھے ہیں۔ چنانچہ یورپ کا مشہور مصنف "الیکس کیرل" اپنی کتاب "نامعلوم کتاب" (MAN THE UNKNOWN) میں لکھتا ہے:۔

"موجودہ سماج نے سب سے زیادہ خاسش غلطی یہ کی ہے کہ اس نے تربیت کے لئے خاندان کے مقابلہ میں اسکولوں پر اعتماد کیا ہے۔ آج کی ماں اپنے بچے کو نرسری اسکول میں صرف اس لئے چھوڑ آتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے معاش کے لئے، آزاد شہوت رانی کے لئے، فضول قسم کی آرٹ پرستی کے لئے، برج کھیلنے یا سینما جانے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت بچا سکے اور اس طرح ایک قسم کی فضول بیکاری میں منہمک رہے۔ اس طرز زندگی نے خاندانی نظام کو جس کے زیر اثر رہ کر بچہ بہت کچھ سیکھتا ہے بالکل درہم برہم کر دیا ہے۔ ایک بچہ اپنی ذہنی اور عملی صلاحیتوں کو ماحول کی مدد سے صحیح طور پر نشو و نما دے سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی حد تک الگ تھلگ بھی رہے۔ مگر خاندان کی توجہ کا مرکز بھی ہو۔"

ایک اور مصنف لکھتا ہے:۔

"ہم کھانا اب ہوٹلوں اور ریستورانوں میں کھاتے ہیں۔ ہماری روٹی بیکری سے آتی ہے، ہمارے کپڑے لانڈری میں دھلتے ہیں۔ پہلے وقتوں میں راحت اور آرام کے لئے لوگ خاندانوں کی طرف رجوع کرتے تھے، لیکن اب اس کے لئے سینماؤں، تھیٹروں اور کلبوں کا رخ کیا جاتا ہے۔ پہلے خاندان ہماری دلچسپی کا مرکز تھا اور خاندانی زندگی ہی میں سکون تلاش کیا جاتا تھا مگر اب خاندانوں کے افراد بکھر گئے ہیں۔ اور اگر کچھ مل کر بھی رہتے ہیں تو ان کا مقصد فوت ہو گیا ہے۔ وہ دن کا زیادہ وقت اکیلے فکر معاش میں بسر کرتے ہیں۔ رات کا وقت جس میں خاندان کے افراد اکٹھے ہوتے ہیں وہ بھی اب علیحدگی میں گذرتا ہے۔ اب ہمارے گھر ہمارے لئے استراحت اور آرام کی جگہ نہیں رہے، جہاں ہم شب باش ہوں۔ شب باشی کا تو ذکر ہی کیا۔ اب تو پوری ایک رات بھی لوگ اپنے گھروں میں بسر کرنا پسند نہیں کرتے"۔

SORDKIN: THE CRISIS OF OUR AGE. P.25

جب بگاڑ زندگی کے سب شعبوں میں پیدا ہو چکا ہو تو اس کا علاج بھی زندگی کے سب شعبوں میں ہونا چاہیئے۔ صرف ایک شعبہ میں بناؤ اور دوسرے میں بگاڑ تو کارگر نہیں ہو سکتا۔ اس کا سہل اور آسان طریقہ یہ ہے کہ علماء کرام میدان میں آئیں اور اسلامی نظام زندگی کو ایک مکمل ضابطہ حیات کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کر دیں اور وہ تمام مسائل جنہیں آج جمہوریت اور اشتراکیت کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کا بہترین حل اسلامی نظام کے اندر بتایا جائے۔ تاکہ طاغوتی نظاموں کی ستم زدہ انسانیت کو پتہ چل جائے کہ اسلام اپنے اندر ایک ابدی صداقت اور انسانی فطرت کے ساتھ ایک گہری مطابقت رکھتا ہے۔

تہذیب جدید کا یہ دھارا جو بڑی تیزی سے زندگی کے ہر گوشے میں تباہ کن اثرات پیدا کر رہا ہے۔ جو اجتماعی، معاشرتی، اقتصادی، تمدنی اور سماجی زندگی کے اسلامی اصولوں کو پامال اور بیکار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ علماء کو اس دھارے کو روکنا چاہیئے۔ وگرنہ آئندہ نسل پر اس کے اثرات نہایت مہلک ہوں گے کیونکہ ہواؤں کی خنکی بتا رہی ہے کہ تہذیب جدید کے ان بادلوں میں بے دینی اور گمراہی کی وہ زوردار بارش ہے جو اگر برس پڑی تو پھر ہم صرف گرم گرم آنسو بہا سکتے ہیں اس کا اور کوئی خاطر خواہ علاج نہیں کر سکتے۔

---

## فلموں کی نمائش پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے

### علماء سے اپیل

لاہور۔ حکیم مختار احمد حسینی انچارج دفتر متحدہ اسلامی محاذ نے غیر ملکی فلموں کی نمائش کرنے والے سینماؤں کے اس فیصلہ کہ "آٹھ جنوری کو وہ محض اس لئے ہڑتال کریں گے کہ جو غیر ملکی فلمیں لاتے ہیں ان کو سنسر بورڈ والے منظوری دیتے میں سختی کرتے ہیں اور کانٹ چھانٹ بھی" کو مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ بہتر تو یہ ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لئے سینما گھر بند کر دینے چاہئیں۔ کیونکہ پاکستان میں رہنے والی قوم مسلمان ہے اور ان کی اپنی تہذیب اور معاشرہ ہے جس میں کسی طور بھی اخلاقی بے راہ روی اور بے حیائی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ فلم کوئی بھی ہو، اس سے مسلم معاشرہ تباہ ہوتا ہے اور پھر بالخصوص غیر ملکی فلمیں جو سراسر عریانیت، آبرو باختگی، بے حیائی اور جاسوسی و رومانی کرداروں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان سے نہایت ہی مہلک اثرات پڑتے ہیں۔ پاکستانی تباہ حال معاشرہ میں ان فلموں کا بھی بڑا دخل ہے۔

حکیم صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان کے مطالبات قطعاً منظور نہ کرے بلکہ ہمیشہ کے لئے فلموں کو بند کر دینا چاہیئے تاکہ ہمارا معاشرہ اسلامی بنیادوں پر قائم ہو سکے۔

آپ نے کہا کہ اس ملک میں تفریح کے نام پر اخلاقی قدروں کی پائمالی برداشت نہیں کی جا سکتی۔

حکیم صاحب نے علماء اور خطباء سے اپیل کی ہے کہ آئندہ جمعہ میں حکومت پر زور دیں، کہ فلموں کی نمائش پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے۔

---

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ اگرچہ علمائے اسلام حکومتی اقتدار اور دنیوی شان و شوکت سے محروم ہو گئے تھے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے حق گوئی، حریت فکر، دنیوی مال و منال سے یکسر استغنا، ارباب حکومت اور اصحاب ثروت و اقتدار کے اثر و نفوذ سے بے خوفی اور علوئے اخلاق کی بے پناہ طاقت سے حجاج بن یوسف ثقفی جیسے جابر بادشاہ کی خوں آشام تلوار بھی انہیں کبھی مرعوب نہ کر سکی۔ امراء و سلاطین نے ہر ممکن کوشش کی کہ مذہب و سیاست میں تفریق پیدا کر کے علماء کو درسوں اور خانقاہوں کی چار دیواری میں محبوس کر دیا جائے۔ لیکن علماء نے ان کے ان ارادوں کو باطل کر دیا

جناب مولانا غفران الدین صاحب سوات

# ثقافتِ اسلام

ہمارا موضوع دو جزء ثقافت اور اسلام سے مرکب ہے۔

ثقافت کے لغوی معنی استواری، چستی اور زیرکی کے بتلائے گئے ہیں۔ اصطلاح میں ثقافت اس استعداد اور ذہنی برتری کا نام ہے۔ جس کی بنا پر وہ ترقی کے مدارج طے کرنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس قوت کے ذریعہ معاشرے کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اس کے ذریعہ جو امور عملی سطح پر نمایاں ہوں گے وہ قوم اور ملک کی استواری اور درستگی کا باعث بنیں گے۔

اسلام کے معنے گردن نہادن، خضوع اور انقیاد کے ہیں۔ اصلاح میں اللہ پاک کے حضور میں اس اطاعت، خضوع اور فرمانبرداری کا نام ہے۔ جس میں احکام کے قبول کے ساتھ ساتھ یقین بھی ہو جو تصدیق ایمانی ہے اور ایسی خضوع کا تحقق اوامر و نواہی کے قبول کو مستلزم ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا گیا ہے:۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

اب ہم اصل "ثقافتِ اسلام" کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ایسی استعداد اور قوتِ فکری جس میں اسلام کی استواری اور دوستی مضمر ہو اور جس کے ذریعہ مسلمانوں میں صحیح انقیاد، خضوع اور قبول احکام کا جذبہ پیدا ہو۔ اور ہر مسلمان اسلامی معاشرے میں روحانی اور جسمانی لحاظ سے ایک عمدہ شہری کا کردار ادا کر سکے ہمارے لئے ایسی قوت و فکر کا سرچشمہ کتاب اللہ اسوہ رسول اللہ اور خلفائے راشدین کا طرز و طریقہ ہے۔ جس فکر و نظر کا ماخذ یہ سرچشمہ ہو۔ وہ ذہن اسلامی نظر و فکر سے معمور ہو جاتا ہے۔ وہ اسلامی معاشرے میں اللہ پاک کے احکام کی پابندی کے سوا تمام دنیا کو آزادی کا پیغام دیتا ہے اور علم کو مشعل راہ بنا کر عمل صالح کا مجسمہ بنتا ہے اور خیر الناس من ینفع الناس کا صحیح مصداق نظر آنے لگتا ہے۔ اس کا ہر عمل اصلاح پر مبنی ہوتا ہے یہ فکر و نظر ایک کامیاب اور کامران انقلاب لاتی ہے، اور مسلم معاشرہ پُرامن طریقوں پر گامزن ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے:۔

قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام۔ یعنی تمہیں اللہ پاک کی جانب سے ایک نور یعنی واضح کتاب آئی ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ پاک اپنے بندوں کو سلامتی کے راستے بتلاتا ہے۔ اور رسول کو اس لئے مبعوث کیا جاتا ہے، کہ لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف نکالا جائے اس لئے فرمایا گیا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ یعنی اللہ پاک کے رسول میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے لیکن اس نمونے کا مشاہدہ وحی کے مواقع دیکھنا اور اس کی تاویل کو پہچاننا قابل اعتماد لوگوں سے توارث اور نقل پر مبنی ہے۔ کیونکہ مذہب کا ثبوت توارث اور نقل کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المھدیین اور نقل و توارث کا طریقہ اس طور پر اپنایا جا سکتا ہے کہ اس معتمد طبقے کے انظار و افکار کو عظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی مشہور تصنیف "حجۃ اللہ البالغہ" میں اس چیز کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

والملت انما تثبت بالنقل والتوارث ولا توارث الا بان یعظم الذین شاھدوا مواقع الوحی وعرفوا تاویلہ وشاھدوا سیرۃ النبیؐ ولم یخلطوا معھا تعمقاً ولا ملۃ اخریٰ۔

یعنی مذہب کا ثبوت نقل اور توارث سے ہوتا ہے اور یہ جب ممکن ہے کہ ان لوگوں کی تعظیم دل میں ہو جنہوں نے نزول وحی اور اس کے مواقع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دیکھا اور برتا اور اپنے دین کے ہر قسم کے غل و غش سے پاک صاف رکھا۔

یہی فکر و نظر اسلام اور غیر اسلام میں ایک حد فاصل اور خطِ متقاطع ہے۔ یہ اسلامی ثقافت ایک زندہ اور متحرک حقیقت ہے اور عالم اسلام کے ہر زمان و مکان میں اپنا کردار ادا کرتی رہتی ہے۔ یہ حقیقت نہ تو مسجد کی چار دیواری تک محصور ہے اور نہ ہی کسی صوفی درویش کی خانقاہ تک، بلکہ یہ ثقافت تمام عملی ارکانِ اسلام کے لئے ایک روح ہے اور عالم اسلام کے لئے حیات۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس ثقافت کا نقطۂ آغاز ہے۔ ہر عمل میں اس نظریے کو اپنایا جائے گا۔ اور اس کے ماتحت ہر قدم اٹھایا جائے گا۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے۔ جس کے ماننے سے لازمی طور پر خوف و رجاء کا اثر پڑنے لگتا ہے، اور ہر مسلمان کا ہر دم قدم نفس پرستی۔ زر پرستی اور جاہ پرستی سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ اس کا ہر عمل ذاتی مفاد سے آزاد نظر آتا ہے اس لئے وہ ایک عظیم الشان مقصد کے حصول کا مساعی بنتا ہے۔ وہ مقصد ایک مسلمان کے قلب میں اعلاء کلمۃ اللہ اور خدمتِ خلق کہلاتا ہے۔ وہ عمل صالح کے ساتھ ساتھ اصلاح قربانی اور ایثار کا پیکر بنتا ہے۔ چنانچہ وہ کامرانی اور کامیابی کی تحصیل پر قادر ہو جاتا ہے اور اس کامرانی کے لئے اسلام سے چند عناصر اخذ کرنے پڑتے ہیں (۱) اذعان بر ضروریات دین (۲) خود عمل صالح کرنا (۳) دوسروں کو اس کا امر کرنا (۴) برے عمل سے مجتنب رہنا (۵) برے عمل سے دوسروں کو روکنا۔ (بشکریہ الحق)

## امیر متحدہ اسلامی محاذ کی علالت

امیر متحدہ اسلامی محاذ جناب شیخ حسام الدین صاحب علیل ہو جانے کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ کی صحت خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے تاہم تمام بزرگوں اور احباب سے درخواست ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے اس عظیم فرزند کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اس مقدس ماہ میں خصوصی دعائیں فرمائیں۔

(حکیم مختار احمد الحسینی انچارج دفتر متحدہ اسلامی محاذ)

## ایجنٹ حضرات کے نام

### ماہ دسمبر کے بل

روانہ کر دیئے گئے ہیں مہربانی فرما کر ان کی ادائیگی جلد از جلد فرمائیں۔ نیز جن حضرات کے ذمہ بقایا جات ہیں وہ اپنے بقایا جات جلد از جلد ادا کر دیں۔ (ادارہ)

# روزہ اور عید الفطر کے مسائل

### اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت کفایہ ہے۔ اگر سارے محلے یا تمام بستی میں کوئی شخص بھی اعتکاف نہ کرے، تو سب کو ترک سنت کا وبال ہوگا۔

اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں بلکہ نماز و تلاوت قرآن یا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔ اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں نماز پنجگانہ جماعت سے ہوتی ہو۔

### شب قدر:۔

رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں اکیس، تئیس، پچیس، ستائیس اور انتیس میں، لیلۃ القدر کی جستجو کرنا چاہیئے۔ یہ رات بڑی مبارک رات ہے اور اس میں عبادت کا ثواب ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن حق تعالےٰ نے اس رات کو مخفی رکھا تاکہ لوگ اس کی جستجو کریں اور ان راتوں میں خاص عبادت کریں ــــ ان طاق راتوں میں عبادت میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت نہ ہو تو جس قدر طاقت ہو اتنی رات تک ضرور جاگنا چاہیئے۔ اور نوافل یا تلاوت قرآن یا کوئی اور عبادت کرتی چاہیئے۔

### صدقۃ الفطر:۔

صدقۃ الفطر ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ساڑھے باون روپیہ نقد یا اس سے زیادہ ہوں یا کوئی مال، زمین، جائداد یا تجارت کا مال ساڑھے باون روپیہ یا اس سے زیادہ قیمت کا ہو (صدقہ واجب ہونے میں یہ شرط نہیں کہ سال بھر گذر جائے) پس جس شخص کی ملک میں اتنا مال ہو، جس کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کو اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر دینا چاہیئے۔ بڑی اولاد (بالغ) کی طرف سے باپ پر صدقہ فطر واجب نہیں ــ اگر خود ان کی ملک میں مذکورہ مقدار کا مال ہو تو ان پر واجب ہوگا ورنہ نہیں۔ بی بی کا فطرہ خاوند کے ذمہ واجب نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں مناسب یہ ہے کہ اگر زوجہ کے پاس مال ہونے کی وجہ سے صدقہ واجب ہو تو خاوند اس کو ادا کرے اور اگر خاوند ادا نہ کرے تو عورت کو خود ادا کرنا چاہیئے۔ اگر کسی کے پاس رہنے سے زائد مکان یا دکان ہو۔ اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ جس شخص کے ذمہ اتنا قرض ہو کہ اگر اس کے ادا کرنے کا حساب لگایا جائے تو تمام مال صرف ہو کر ساڑھے باون روپیہ کی مالیت سے بھی کم رہ جائے یا کچھ بھی نہ رہے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ صدقہ فطر ایک آدمی کی طرف سے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا اس کی قیمت دینا چاہیئے۔ صدقہ فطر ایسے لوگوں میں تقسیم کرنا چاہیئے جو مفلس و محتاج ہوں۔ اگر آپ کے عزیز رشتہ دار غریب مفلس ہوں تو اُن سے زیادہ کوئی مستحق نہیں۔ امانت یا احسان کے عوض میں صدقہ فطر دینا جائز نہیں۔ صدقہ فطر کی قیمت مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں۔ چند آدمیوں کا فطرہ ایک محتاج کو دینا جائز ہے۔ صدقۃ الفطر عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت ثواب رکھتا ہے۔ جو شخص عید کے دن صبح صادق سے پہلے مر جائے اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہوتا۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے روزے رکھنا شرط نہیں۔ بلکہ جس نے غفلت سے یا کسی عذر سے روزے نہ رکھے ہوں وہ بھی صدقہ فطر ادا کرے۔

### عید کا بیان:۔

خوشبو میسر ہو تو لگاؤ۔ نماز کے پہلے صدقہ فطر ادا کرو۔ نماز کے لئے سویرے عیدگاہ میں جاؤ۔ جس راستے سے گئے تھے اسے چھوڑ کر دوسرے راہ سے واپس آؤ۔ عید کے روز جس قدر خیرات و صدقات کرنے کی طاقت ہو کرو اور غریبوں و مفلسوں کی مدد کرو۔

### ترکیب نماز عید:۔

جب امام کھڑا ہو تو آپ بھی کھڑے ہو کر زبان سے یا دل سے یہ نیت کریں کہ عید کی نماز مع چھ تکبیروں کے خدا کے واسطے امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ اول دفعہ اللہ اکبر کہہ کر آپ بھی اللہ اکبر کہو اور ہاتھ باندھ لو اور سبحانک اللّٰھمّ پڑھو اور دوسری دفعہ اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دو تیسری دفعہ اللہ اکبر کہہ کر پھر اسی طرح کرو چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر کان تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور جس طرح ہمیشہ نمازیں رہتے ہو رہو۔ دوسری رکعت میں جب امام سورۃ ختم کرے گا تب اللہ اکبر کہے گا۔ اس وقت تم اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دو۔ دوسری اور تیسری دفعہ بھی ایسے ہی کرو۔ ان تینوں دفعہ میں ہاتھ نہ باندھو۔ چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب دستور ادا کرو اور خطبہ سن کر واپس آ جاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ عبادت تمام ہوئی۔

## حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نائب شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ کی اپیل و تاثرات

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس تحصیل پاک پتن ضلع ساہیوال میں دوبارہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اب کی مرتبہ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ مدرسہ اپنے فرائض بطریقہ احسن سرانجام دے رہا ہے۔ یہ علاقہ دینی تعلیم کے اعتبار سے پس ماندہ ہے۔ یہاں دینی تعلیم کی شدید ضرورت ہے۔ یہ مدرسہ اگرچہ ابھی ابتدائی ہے۔ پھر بھی نتائج نہایت شاندار ہیں۔ فی الحال مدرسہ میں ۲۵ طلبا بیرونی، دو اساتذہ ایک باورچی مصروف کار ہیں۔ مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔ ترسیل زر کا پتہ:

سید نور حسین ناظم مدرسہ و خطیب ملکہ ہانس

## طلباء حدیث شریف کیلئے مژدہ

امسال ماہ شوال میں حضرت جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث والتفسیر مولانا شمس الحق افغانی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا میں افتتاح بخاری شریف کے موقعہ پر تین روز حدیث شریف سے متعلق علوم پر درس دیں گے۔ طلبۂ حدیث بروقت پہنچیں۔

(قاری) عبدالسمیع مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

## بقیہ ــــ فتنہ ابن سبا

یہ ایک سازش کی گئی ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث کو مخدوش اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جبکہ پہلے صحابہ کے مقام کو مخدوش کیا جائے کتنے ظالم اور دین کے دشمن ہیں وہ لوگ جو ایسی غیر معتبر روایات پر یقین کر کے صحابہؓ کی تنقیص کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

## (قسط نمبر ۱۱)

یہ دیکھ کر ابو مسلم نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو میرے آنے کی وجہ معلوم ہو گئی ہے اور انہوں نے اپنے تحفظ اور بچاؤ کے لئے یہ تدبیر سوچی ہے۔ بعد ازیں سیدنا علیؓ نے زبانی ابو مسلم الخولانی سے کہا کہ قاتلوں کا آپ لوگوں کے حوالہ کرنا میری استطاعت سے باہر ہے لہٰذا میں مجبور ہوں۔ اور سیدنا معاویہؓ کے خط کا حسب ذیل تحریری جواب دیا۔

"معاویہؓ! قتل عثمانؓ سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میں اس سے بالکل بری ہوں۔ نہ میں نے کسی کو اُن کے خلاف بھڑکایا ہے اور نہ ہی کسی کی معاونت کی ہے۔ ہاں جب ہنگامہ نے زیادہ خطرناک صورت اختیار کر لی تو میں خانہ نشین ہو گیا تھا۔ میرے خیال میں قاتلانِ عثمانؓ سے قصاص کے مطالبہ کو آپ اپنے مقصد کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اس فتنہ انگیزی سے باز نہ آئے تو جو سلوک باغیوں سے کیا جاتا ہے وہی آپ سے کیا جائے گا۔"

### گشتی مراسلہ:۔

اس کے بعد سیدنا معاویہؓ نے تمام عالم اسلام کو وہ اسباب اور وجوہات لکھ بھیجیں جنہوں نے انہیں اس بات پر مجبور کیا اور انہیں سیدنا علیؓ کے گورنروں اور حکام کے نام بھی روانہ کیا آپ نے لکھا۔

"تم لوگ اطاعت و جماعت کی طرف دعوت دیتے ہو۔ وہ جماعت جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ ہمارے ساتھ ہے۔ رہی تمہارے دوست کی اطاعت سو وہ ہم پر فرض نہیں، کیونکہ تمہارے دوست (سیدنا علیؓ) نے ہمارے خلیفہ کو قتل کرایا۔ ہماری جماعت میں انتشار پیدا کیا۔ ہمارے خلیفہ کے قاتلوں کو پناہ دی اور اُن کو اپنے ہاں بڑے بڑے عہدوں سے نوازا تمہارا رفیق کہتا ہے کہ میں قتل عثمانؓ سے بری ہوں۔ ہم اس کی تردید نہیں کرتے لیکن کیا تم لوگوں نے عثمانؓ کے قاتلوں کو دیکھا ہے؟ کیا وہ علیؓ کے دوست نہیں ہیں۔ کیا وہ ان کو اپنے دامن میں پناہ نہیں دے رہے ہیں؟ تمہارے امام کا فرض ہے کہ وہ ان قاتلوں سے قصاص لے اور اگر وہ خود قصاص لینے پر قدرت نہیں رکھتے تو اُن قاتلوں کو ہمارے حوالہ کر دیں تاکہ ہم خلیفۃ المسلمین کے قتل کا قصاص لیں اور پھر اطاعت اور جماعت کی طرف لبیک کہیں۔"

(طبری جلد ۵ صـ)

سیدنا معاویہؓ کے اس گشتی مراسلہ (CIRCULAR) نے سیدنا علیؓ کے لئے ایک بہت بڑی مشکل پیدا کر دی۔ جس کا حل بہت دشوار تھا۔ کیونکہ سیدنا علیؓ کے لئے قاتلانِ عثمانؓ سے قصاص لینا یا اُن کو طالبان قصاص کے حوالے کرنا آسان نہیں تھا۔ جبکہ وہی لوگ آپ کے دست و بازو اور اعوان و انصار تھے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو تمام لوگوں میں شک کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے جس سے آپ کی پوزیشن کے مخدوش ہونے کا قوی احتمال ہے۔ خواہ اس حادثہ میں آپ کا دخل ہو یا نہ ہو۔

سیدنا علیؓ نے اس گشتی مراسلے کا ایسا جواب دیا۔ جس سے لوگوں کے دل مطمئن نہ ہوئے کیونکہ آپ اس الزام کو واضح طور پر رفع نہ کر سکے جو سیدنا معاویہؓ نے آپ پر لگایا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے اعوان و انصار کی ایک کافی تعداد آپ سے کٹ گئی۔

### سیدنا علیؓ کی شام کو روانگی

دونوں حضرات اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے اور مصالحت کی سب تدبیریں اُلٹ گئیں جس کے نتیجہ میں وہ ہنگامہ پیش آ گیا۔ جس سے بچنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا تھا سیدنا علیؓ نے جب یہ دیکھا کہ معاویہؓ اپنے مطالبہ سے باز نہیں آ رہے تو آپ نے سیدنا ابو مسعود انصاری کو کوفہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرما کر ذوالحجہ ۳۶ھ میں اسی ہزار فوج کے ساتھ کوفہ سے شام کی طرف کوچ کیا۔

سیدنا علیؓ کے لشکر کی روانگی کے متعلق سن کر سیدنا معاویہؓ بھی شام سے نکل پڑے ان کا مقدمۃ الجیش ابو الاعور سلمی کی قیادت میں جا رہا تھا۔ راستہ میں سیدنا علیؓ کے ہراول دستہ سے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ ابو الاعور سلمی نے سیدنا علیؓ کے مقدمۃ الجیش کو آگے بڑھنے سے روکا جس سے معاملہ بڑھ گیا۔ علوی فوج کے افسر زیاد بن النضر اور شریح بن ہانی نے سارا دن نہایت بہادری اور جاں بازی سے مقابلہ کیا۔ اسی اثنا میں حضرت علیؓ کی فوج سے اشتر النخعی کمک لے کر آ گئے۔ ابو الاعور نے حالات کی نزاکت کے سخت رات کی تاریکی میں اپنی فوج کو پیچھے ہٹا لیا اور سیدنا معاویہؓ کو سیدنا علیؓ کی فوج کی آمد کی اطلاع دی انہوں نے صفین کے میدان کو مدافعت کے لئے منتخب کیا اور وہاں اپنے ڈیرے جما لئے۔

### ایک من گھڑت روایت:۔

غرض دریائے فرات کے کنارے صفین کے میدان میں دونوں فوجیں اتر پڑیں۔ الدینوری نے اخبار الطوال صـ۱۶۸، مسعودی نے مروج الذہب جلد ۲ صـ۱۰۵، طبری نے اپنی تاریخ الامم والملوک جلد ۵ صـ۲۴-۲۴۱، ابن الاثیر نے الکامل جلد ۳ صـ۱۴۵، اور ابن القطقطی نے کتاب الفخری فی آداب السلطانیہ والدول الاسلامیہ کے صـ۸۲ پر شیعی روایات نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے پہلے سے جا کر دریائے فرات کے پانی پر قبضہ کر لیا تھا اور انہوں نے سیدنا علیؓ کے لشکر کا پانی بند کر دیا اور جب سیدنا علیؓ کے لشکریوں کو زیادہ پیاس لگی۔ تو انہوں نے اشعث بن قیس الکندی کی قیادت میں ایک جماعت کو بھیجا تاکہ وہ پانی لائیں لیکن سیدنا معاویہؓ کے آدمیوں نے کہا:۔

موتوا عطشا کما فعتم عثمان الماء

(پیاسے مرو جس طرح تم نے عثمانؓ کو پیاسا قتل کیا)

اس پر دونوں طرف سے پہلے نیزہ بازی ہوتی رہی اور بعد میں تلواروں کی جھنکار پڑی اور کئی سو آدمی شہید ہو گئے۔ یہاں تک کہ سیدنا معاویہؓ کے سپاہیوں سے گھاٹ کو واگذار کرا لیا گیا۔

یہ روایت ایسی ہے کہ نہ تو اس کی کوئی سند ہے اور نہ ہی یہ درایت کے لحاظ سے درست ہے۔ یار لوگوں نے فراغت سے ایسی روایات گھڑی ہیں اور صحابہؓ جو کہ قرآن و حدیث کے اولین راوی تھے کے مقام اور احترام کو لوگوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال و صلیب کشمکش

(قسط نمبر ۲)

**یہودی اور فلسطین:۔**

اسی لئے ایک خالی ملک کی نسبت یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ وہ ایسے پراگندہ لوگوں کی پذیرائی کا انتظار کر رہا ہے۔ جو صدیوں سے پہلے تر بتر ہو چکے ہیں۔ مقبول عام قول بھی اسی بنا پر ہے "ایک بے قوم ملک ایک بے ملک قوم کو دو"۔ مگر تاریخی حقائق سے تھوڑی سی آگاہی اس غلطی کا طلسم توڑنے کے لئے کافی ہے۔

یہودی قبیلے جداگانہ گروہوں کی شکل میں اور مختلف اوقات میں فلسطین میں داخل ہوئے تھے۔ سب سے قدیم ہجرت میسوپوٹامیہ سے ہوئی۔ اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ اس کے کچھ مدت بعد جو ہجرت چودھری صدی قبل مسیح میں ہوئی اس کا تعلق شام پر آرامیوں کے حملے سے ہے۔ اس وقت سے فلسطین پر تقریباً دو ہزار برس تک کنعانیوں کی مقیم آبادی بسی رہی۔ جس کی ثقافت بہت ترقی یافتہ تھی اور اسی آبادی پر اس کا نام کنعان رکھا گیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہودی حملہ آور بہت ناتراشیدہ اور غیر ترقی یافتہ تھے۔ ان کے جنوب مخالفین، انہیں ہبیر (HABIRU) کہتے تھے۔ یہ ایک قدیم بابلی اصطلاح ہے جس کے معنی خانہ بدوش لٹیرا اور غدر آشنا ہیں۔ یہود نے آہستہ آہستہ پہاڑیاں اور کھلا ملک فتح کر لیا۔ میدانی علاقے جن میں قلعہ بند شہر تھے قدیم باشندوں یعنی کنعانیوں کے ہاتھوں میں رہ سکے۔ تاہم کسی نقطہ پر یہودی سمندر یا زرخیز ساحلی میدان تک نہ پہنچ پائے۔ تھوڑے ہی دنوں یہودی کنعان میں آ گئے اور ان پہاڑیوں میں اپنی راہ بنانے لگے۔ جدھر مختلف اصل نژاد کی ایک دوسری قوم ساحل پر بسی ہوئی تھی یہ فلستائی تھے۔ یہ لوگ اپنے جزیروں سے جو بحیرۂ ایجین میں واقعہ تھے۔ یونانیوں کے کثیر تعداد میں آنے کی وجہ سے نکالے گئے اور بحیرہ روم کے ساحل پر مارے مارے پھرتے رہے آخر کنعانی ساحل پر مقیم ہوئے اور اپنے نام پر اس کا نام فلسطین رکھا۔

**یہودی سلطنت**

یہودی سلطنت ۱۰۱۳ء قبل مسیح کے قریب قائم ہوئی۔ یروشلم کو حضرت داؤد علیہ السلام نے یبوسیوں سے فتح کیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت ختم ہونے پر یہ شہر متحدہ اسرائیلیوں کا پایۂ تخت نہ رہا ان کے انتقال کے بعد سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ جو راہ جودی کی پہاڑیوں میں رہے اور اسرائیل سامریہ میں فلسطائی میدان پر قابض رہے اور ثقلیہ کا ایک حصہ جو نیچی پہاڑیوں والا ملک ہے۔ ان کے قبضے میں رہا۔ بخت سلیمان علیہ السلام کے صاحبزادے کے ماتحت خانہ بدوشوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔

۷۲۳ء ق م میں سرغون اشوری نے سامریہ کی شمالی سلطنت فتح کر لی۔ اس کے بعد ایک بڑے پیمانے پر آبادی کی منتقلی عمل میں آئی بنی اسرائیل بابیل میں شہر بدر کر دیئے گئے اور ان کی جگہ وہ قیدی بسں گئے جو دوسرے مفتوحہ علاقوں سے جلاوطن کئے گئے تھے۔ جو اسکی سلطنت کلدانی بادشاہ بخت نصر کے ہاتھوں مسخر ہو گی۔ ۵۸۶ ق م میں یروشلم اور ہیکل تباہ کر دیا گیا۔ آبادی کے اونچے طبقات قیدی بنا لئے گئے اور کسانوں کو اس علاقے میں چھوڑ دیا گیا۔

جب نصف صدی بعد ایرانیوں نے جنہیں کلدانی علاقوں کو فتح کر کے اپنی سلطنت بحیرہ روم تک بڑھائی تھی ان یہودیوں کو جو واپس جانا پڑا اور اس ہیکل کو دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے تھے اس کی اجازت دے دی تو اس پیشکش کو بہت تھوڑوں نے قبول کیا ان کی اکثریت پہلے ہی بابیل میں وطن بنا چکی تھی اور وہاں ایک خوشحال قوم بن گئی تھی۔ اس موقعہ پر جو لوگ یہاں سے واپس ہوئے ان کا کوئی پرجوش خیر مقدم نہیں ہوا۔ کیونکہ جس سرزمین سے ان کے اسلاف جلاوطن کئے گئے تھے، اب خالی نہ تھی۔ یکے بعد دیگرے اشوری بادشاہوں نے مختلف اوقات میں اسی خالی زمین پر قیدیوں کو آباد کر دیا تھا۔ جنوبی فلسطین پر حجیرون تک ایڈومائٹس (EDOMITES) کا قبضہ ہو گیا۔ فلستائیوں نے شفیلیہ پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ مقامی یہودی خود واپس آنے والے جلاوطنوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش نہ آتے تھے۔ حکومت میں جلاوطنوں کا ایک اور گروہ واپس نہ آیا۔ یہ ہیکل دوبارہ تعمیر نہ ہوا۔ دارا کی دوبارہ منظم سلطنت میں فلسطین، شام اور قبرص کے ساتھ پانچواں صوبہ بن گیا تھا۔ چوتھی صدی قبل مسیح کے آخر میں سکندر اعظم نے ایرانیوں کو شکست دی اور ان کی سلطنت کا وارث بن گیا۔ اس کے انتقال کے بعد فلسطین سیلیوکیول (SELEUCIDS) کی حکومت میں آ گیا۔ جو ایک یونانی قبیلہ تھا۔ یہ لوگ سکندر کی سلطنت کے ایشیائی حصہ پر اس کے جانشین ہوئے۔ ان کے بادشاہوں میں سے ایک نے یہودیوں کو یونانی بنانے کی پالیسی بڑی شدت سے اختیار کی۔ آج کل کی طرح اس زمانے میں بھی یہودی اپنے آس پاس کی دنیا میں ضم ہونے کے بارے میں باہم منقسم تھے۔ بعضوں نے یونانیت یا یونانیوں میں ضم ہونے کی حمایت کی۔ باقیوں نے یونانی ثقافت کی اشاعت سے متعلق شدت سے مخالفت کا اظہار کیا۔ میکابیوں کی بغاوت جس کی تحریک مذہبی اور قوم پرستانہ خیالات سے ہوئی تھی، دوسری قبل مسیح کے درمیان پھوٹ پڑی اور یونانیوں کے خلاف ردعمل کے طور پر ایک یہودی مملکت قائم ہو گی جو اہمیت کی حمایت کا میکابیوں میں اتنا جوش و خروش پایا جاتا تھا کہ انہوں نے جن لوگوں کو فتح کیا تھا۔ انہیں یہودی بنا لینے یا فنا کر دینے کی پالیسی اختیار کر لی۔ گلیلی کے باشندوں کو جو عرب النسل اتوری تھے اور آرامی زبان بولتے تھے۔ انہوں نے مجبور کر دیا تھا کہ دو باتوں میں ایک کو قبول کر لیں یا نکل جائیں یا یہودی ہو جائیں۔

جب سیلوکی رومنوں کے جانشین ہوئے تو فلسطین باقی شام کے ساتھ رومی حکومت میں چلا گیا۔ ہیروڈ کے تخت جو ایک ادومی یہودی تھا ایک محکوم بادشاہت بن گیا۔ قدیم تر زمانوں کی طرح اس زمانے میں بھی یہودی آبادی کا صرف ایک حصہ تھے۔ سامری بدست اور بت پرست بھی۔ اس کے ساتھ ملک کے حصہ دار بنے ہوئے تھے۔ رومنوں کے خلاف یہودیوں کی بغاوت کا نتیجہ یروشلم اور ہیکل کی تباہی کی شکل میں نکلا۔ یہ ۷۰ء کا واقعہ ہے جس پر یہودی سلطنت کے خاتمہ کا نشان ثبت ہے ایک اور بغاوت جو ۱۳۲-۱۳۵ء میں پھیلی فرو کر دی گئی۔ اس کے بعد یہودی قوم پرستی موقوف رہی یہاں تک کہ زمانہ حال کے صیہونیوں نے اسے دوبارہ زندہ کیا۔" (عرب دنیا صفحہ ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶) (باقی پھر)

مولوی محمد اسلم متعلم درجہ تخصص فی الحدیث (سال اول)
مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی

# اِلّا حدیثِ یارؐ کہ تکرار می کنیم

دورِ حاضر کا ترقی یافتہ انسان اپنی تمامتر مادی کامیابیوں اور کامرانیوں کے باوجود اطمینان اور سکون کی زندگی سے محروم کیوں ہے؟

مادی ترقی کی دوڑ اس کی پریشانی میں اضافہ در اضافہ کیوں کرتی چلی جا رہی ہے۔ بےچینی اور ہراس اونچی اونچی کئی کئی منزلہ بلڈنگوں اور بھانت بھانت کی خوبصورت کاروں کا خاصہ لازمہ بن کر کیوں رہ گئی ہے؟ اقوام متحدہ سے لیکر ہر ملک کے فرد اور معاشرے تک تمام دنیا پر نظر دوڑاؤ، آج کون سا خطۂ زمین ہے، جس پر اداسی کے بادل نہ چھائے ہوئے ہوں؟ ایسا نظر آتا ہے کہ یہ عالمِ کون و فساد جاں بلب مریض ہے۔ جس کے مرض کی صحیح تشخیص لوگ نہیں کر پائے۔

اس کا اصل مرض یہ ہے کہ اس میں روحانیت کا عنصر بغایت درجہ مغلوب ہو کر رہ گیا ہے۔ موجودہ دور کا تمام فلسفہ "پیٹ اور روٹی" میں سمٹا ہوا نظر آتا ہے اور انسانی برادری اس نکتہ کو بھول گئی ہے کہ:۔

النجاۃ فی علوم الانبیاء (سعادۃ السادات)

یعنی فلاح و بہبود، راحت و سکون اور چین و اطمینان انبیاء علیہم السلام کے علوم میں ہے۔ فطرتِ انسانی کی اصل غذا "نبوی علوم" ہیں۔ جب بھی اسے اس کی اصل غذا سے محروم کیا جائے گا اس کا مبتلائے بحران ہو جانا یقینی ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم علم نبوی (حدیث) کے بارے میں چند طالب علمانہ خیالات پیش کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی خدمت میں اصلاح احوال پر توجہ کی درخواست کرتے ہیں۔

## حدیث کی تعریف:۔

اصطلاح شریعت میں حدیث نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر کا

۱۔ قول سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ فرمودات و ارشادات ہیں جو آپ کی زبان مبارک سے صادر ہوئے ہیں۔ خواہ ان کا تعلق امر کرنے کی چیزوں) سے ہو یا نواہی (نہ کرنے کی چیزوں) سے۔

۲۔ فعل سے مراد آپ کے جملہ معمولات ہیں جو آپ سے زندگی کی کسی بھی حالت میں صادر ہوئے ہوں۔

۳۔ "تقریر" کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی کام کیا ہو اور آپ نے اسے دیکھنے یا علم ہو جانے کے باوجود اس پر سکوت فرمایا ہو۔ آپ کا سکوت فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فعل شریعت کی رو سے قابل گرفت نہیں ہے بلکہ یہ فعل مستحسن ہے یا کم از کم اس کا کرنا جائز اور مباح ہے۔ کیونکہ اگر یہ فعل غیر مستحسن یا ناجائز ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموشی اختیار نہ فرماتے۔

بعض علماء نے "حدیث" کے مفہوم میں زیادہ وسعت کر کے اس میں حضرات صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال کو بھی شامل کر دیا ہے۔

## اہمیت حدیث کا معیار

حدیث کی اہمیت اور ضرورت معلوم کرنے کے لئے ہمیں خود صاحبِ حدیث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف، آپ کا مقام و مرتبہ اور منصب معلوم کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ عقلاء کے نزدیک کسی شخصیت کے قول و فعل کا وزن خود اس شخصیت کے وزن سے معلوم کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک بھنگی کا قول و فعل وہ اہمیت نہیں رکھتا جو اہمیت صدر مملکت کے قول و فعل کو حاصل ہوتی ہے اور ایک دیہاتی کسان کی بات کو وہ وزن نہیں دیا جا سکتا۔ جو وزن عدالت عالیہ کے جج کے فیصلے کو دیا جاتا ہے، اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ قول و فعل کا وزن قائل اور فاعل کی شخصیت اور اس کے منصب سے طے کیا جاتا ہے۔ خالقِ کائنات حق جلّ مجدہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے صرف بنی نوع انسان کو اس مقام سے مشرف فرمایا کہ اس کو اپنا نائب اور خلیفہ بنایا۔ زمین و آسمان کی تمام اشیاء انسان کی خاطر پیدا کی گئی ہیں اور انسان ان کے لئے علت غائی ہے۔ مگر خود انسان ان چیزوں کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ خالق جلّ مجدہٗ کی مرضیات کو بروئے کار لانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر اسی بنی نوع انسان میں سے اس کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے ایک گروہ منتخب فرمایا۔ اپنی جسمانی و روحانی، علمی و عملی، اخلاقی و ایمانی خوبیوں اور کمالات کی جامعیت اور اکملیت کی بنا پر تمام انسانوں سے افضل و اشرف اور بلند و برتر تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس گروہ کو ہر قسم کے ظاہری و باطنی عیوب سے پاک اور جسمانی و روحانی نقائص سے منزہ فرما کر عصمت کو اس کا خاصہ قرار دیا ہے۔ یہ انبیاء و رسل کا مقدس گروہ ہے۔ چنانچہ رشد و ہدایت اور اخلاق و اعمال کا منبع انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات بابرکات کو قرار دے کر نوع انسانی کی دنیوی اور اخروی کامرانی کا محور ان کی اتباع کو قرار دیا۔

اس پاکیزہ اور قدسی صفات گروہ کا سلسلہ ابوالبشر اول الانبیاء حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور خلاصۃ البشر خاتم الانبیاء امام الاتقیاء نبی امی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو جاتا ہے

نبی اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اور خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ کی حیثیت سے ہے۔ وحی الٰہی نبی ہی کے ذریعہ امت تک پہنچتی ہے۔ پھر وحی الٰہی کے نازل ہونے کے بعد جب تک نبی اس کی تفصیل و تشریح نہ کر دے۔ اس وقت تک امت اس پر عمل نہیں کر سکتی۔ گویا نبی کا منصب صرف وحی الٰہی کی تلاوت ہی پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی تشریح اور ترجمانی بھی اس کے فرائض میں شامل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ تو کوئی کتاب نبی کے بغیر بھیجی گئی اور نہ یہ ہوا کہ نبی کتاب کو پڑھ دینے کے بعد اپنے کام سے فارغ ہو گیا ہو گا۔

نبی وحی کی تشریح کبھی قولاً کرتا ہے اور کبھی فعلاً۔ یعنی کبھی تو نبی اپنی زبان فیض ترجمان سے اس کی تفسیر کرتے اس کے رموز و حکم اور اس کی حدود بیان کر دیتا ہے اور کبھی خود عمل کر کے بتلا دیتا ہے کہ وحی الٰہی کی مراد یہ ہے۔

حاصل یہ کہ امت جس طرح وحی الٰہی سے مشرف ہونے میں نبی کی محتاج ہے اسی طرح اس کی تشریح و تفسیر میں بھی نبی کی محتاج ہوتی ہے۔ نہ تو نبی کے بغیر وحی کے نزول کی کوئی صورت ہے اور نہ نبی کی قولی اور فعلی تشریح کے بغیر وحی الٰہی کا مفہوم متعین کیا جا سکتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# ماہِ رمضان اور پیغامِ حق

## ایک آواز

خوشش جوشِ نسیم صبح گاہی
کہ دردِ شب نشیناں را دوا کرد

ماہ صیام کی آمد نے رحمتِ حق کے ان دریچوں کو پھر وا کر دیا ہے جنہیں بصیرت کی آنکھیں صاف صاف دیکھ سکتی ہیں۔

شب و روز کی گردش اگرچہ حسب دستور ہے۔ لیکن اگر دل کی آنکھیں کھلی ہوں تو ماہِ صیام کے روز و شب اس گردشِ عام سے ورا الورا نظر آئیں گے۔

اس ماہ مبارک کی راتیں تسبیح و تقدیس کی ان تجلیوں سے معمور ہیں، جو کبھی کوہِ حرا کی چوٹیوں پر جلوہ ریز ہوئی تھیں۔

اور اس ماہ مقدس کے دن فکر و ذکر کے ان انوار سے بھرے ہوئے ہیں جو نزولِ قرآن کے وقت غارِ حرا سے چھن چھن کر نکلتے تھے۔

یہ ہی وہ ماہِ مسعود ہے، جب توحید کا نورانی چہرہ کفر و شرک کی ظلمتوں کو مغلوب کرنے کے لئے نمودار ہوا۔

یہ ہی وہ ماہِ محمود ہے، جب نیکی کی ضیاؤں نے بدی کی تاریکیوں کو چھانٹنا شروع کیا۔

ظلمتوں سے بھرپور یہ ہی مہینہ تھا، جب اللہ نے اپنے ایک برگزیدہ بندے پر اپنے کلامِ ابدی کے نزول کا آغاز فرمایا۔

اور رفعتوں سے معمور اسی مہینے میں تمام عالم سے بزرگ ترین انسان کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ ایک برگزیدہ امت کی تشکیل فرمائے۔

چنانچہ اس ماہ کی آمد نے آج سے ۱۳۸۶ برس قبل دنیائے انسانیت کو ایک عظیم انقلاب سے بہرہ ور فرمایا۔

ایسا انقلاب جس نے ایک نادار و نزار قوم کے سینہ میں ایمان کی آگ روشن کی عملِ صالح کے زیور سے اُسے آراستہ کیا اور وہ نحیف و ناتواں قوم چند سالوں میں اپنے سر پر تاجِ خلافت رکھ کر دنیا کے خشک و تر میں فاتحانہ پھیل گئی دنیا بھر کے جباروں کے سر غرور اس کے آگے سرنگوں ہو گئے۔

پس یہ مہینہ ایمان و عمل اور تزکیہ و تنزیہ کے اس پیغام کو لے کر دوہرایا جاتا ہے جس نے ۱۴۰۰ سال پہلے ایک امی قوم کو عالم انسانیت کا امام بنا دیا تھا۔ اور جس قوم نے قرآنِ حکیم کے الفاظ میں اپنے رب سے یوں استدعا کی تھی کہ:-

"اے پروردگار! ہم نے تیری باتیں سنیں، تیری اطاعت کا عہد کیا۔ اب تیری مغفرت کے طالب ہیں۔ تو ہی ہمارا مرجع ہے۔ تو کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ حکم نہیں دیتا۔ خیر و شر سب انسان کی کمائی ہے۔ پس اے پروردگار، اگر ہم سے کوئی بھول ہو، یا کوئی خطا ہو تو مواخذہ نہ کر۔ پروردگار ہم سے پہلوں کی طرح ہم کو گراں بار نہ بنا۔ پروردگار ہماری استطاعت سے زیادہ ہم پر بار نہ رکھ۔ ہمیں معاف کر۔ ہمارے گناہ بخش دے۔ اے ہمارے آقا ہم پر رحم فرما اور کافروں پر ہمیں غلبہ عطا کر۔" (البقرہ)

اُف کی یہ استدعا قبول فرمائی گئی، اور ان کو کفار پر غلبہ تام عطا فرمایا گیا۔

پس یہ ہی وہ مہینہ ہے جس نے دنیا کی قسمت کا فیصلہ کیا۔

روشنی کو اندھیروں سے علیحدہ کیا۔
خیر کو شر سے جدا کیا
حق کو باطل سے الگ کیا۔

اور اسی مہینہ میں حقیقت کے وہ اسرار ظاہر ہوئے جن سے بندے اپنے رب کا عرفان حاصل کر سکے۔

کیسے مبارک ہیں اس مہینہ کے دن اور کتنی بابرکت ہیں اس مہینہ کی راتیں۔ محویت کے یہ ایام روح کو جلا، قلب کو طمانیت اور دماغ کو سکون کی دولت بخشتے ہیں۔

کون اندازہ کر سکتا ہے کہ اس ماہ کی راتوں میں پچھلے پہر جب بندہ اپنے تضرع و زاری کا دامن پھیلا کر اپنے رب کے آگے سربسجود اور دست بدعا ہوتا ہے تو رحمتِ حق کس کس طرح اس کی پذیرائی کے لئے آگے بڑھتی ہے اور کیا کیا نعمتیں اس کے دامن میں ڈال دیتی ہے لیکن آہ اس بدبختی و محرومی کا ذکر کن الفاظ میں کیا جائے کہ:-

— یہ روز و شب جن کا ایک ایک لمحہ محاسبۂ نفس اور مستقبل کی تیاریوں کا گراں قدر سرمایہ ہے لہو و لعب کی بدمستیوں میں گذر رہا ہے۔

— ذوق و شوق اور کیف و سرور کے یہ ایام بھی غفلت و نادانی کی نذر ہو رہے ہیں

— دید و شنید اور ولولۂ عمل کے آئینے مسلسل بیماریوں سے اعراض کا برتاؤ ہو رہا ہے

— سینماؤں، رقص گاہوں، کلب گھروں اور لہو و لعب کے دوسرے مرکزوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔

### حالانکہ —

دنیا پھر ظلمت کدہ بنی ہوئی ہے۔ کفر کی تاریکیاں پھر بڑھ رہی ہیں۔ ایمان و عملِ صالح کے سانے پھر گھٹ رہے ہیں۔ اس دنیا کے ستم کیش گروہ اور جابر افراد کمزوروں پر عرصۂ حیات تنگ کئے دے رہے ہیں اور یہ ماہِ مقدس فتح و نصرت اور عظمت و جلال کی نوید لے کر خیر الامم کا تاج سر پر رکھنے والی امت کے وارثین کو پکار رہا ہے

### کہ آؤ!

دنیا کی امامت و سیادت کا تخت خالی پڑا ہے اور قوموں کا مستقبل حق کی طرف رہنمائی کرنے والے پیشواؤں کا منتظر ہے۔

### آؤ

لہو و لعب کی آلودگیوں سے اپنے آپ کو پاک و صاف کر لو تاکہ اس تخت کے مالک تم بن سکو۔

### اٹھو!

اور اپنے آپ کو تیار کر لو تاکہ مظلوموں اور کمزوروں کے امام بن کر عصرِ حاضر کے جباروں کو سرنگوں کر سکو۔

### آؤ! نغمہ و ساز کی کثافتوں میں ڈوبی ہوئی زندگی کو تسبیح و تہلیل کی زمزمہ پردازیوں سے بلند کر لو۔

### آؤ! ہوا و ہوس کی کشمکش میں گرفتار دلوں کو ذکر و فکر کے ولولوں کی غیر محدود فضا میں رقصاں کر دو۔

### آؤ! نفس کی زبوں کاریوں میں مغلوب قلب و روح کو عشق کی عرش سامانیوں سے ہم آغوش بنا دو — تاکہ

تمہارے سینے رحمتِ حق کی تجلی گاہ بن سکیں
تمہارے دل ایمان و یقین کی روشنی سے منور ہو جائیں۔ اور — تم عشق کی ولولہ خیزیوں سے اس مقامِ جلیل پر جا پہنچو، جہاں سے اب بھی ہر دم یہ صدائے غیب آ رہی ہے

"انتم الاعلون ان کنتم مومنین"

؎ یہ جہاں کیا ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

# ہفتہ بھر کی خبریں

## ایٹم پر مغربی طاقتوں کی اجارہ داری ختم

چین نے اپنے پانچویں ایٹمی تجربے سے امریکہ، روس اور مغربی طاقتوں کو پریشان کر دیا ہے اس تجربہ میں جو ایٹم بم استعمال کیا گیا وہ تین لاکھ ٹن بارودی قوت کا تھا۔ اس بم کی طاقت ہیروشیما پر گرائے جانے والے بم سے پندرہ گنا زیادہ تھی۔

## انکرومہ کے سر کی قیمت

گھانا کی فوجی حکومت نے ڈاکٹر انکرومہ اور ان کے تین حامیوں کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے والے کو دس لاکھ اسٹرلنگ پونڈ انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

## پاکستان میں یورینیائیٹ

طبقات الارض کے فرانسیسی ماہرین نے پاکستان میں اپنے حالیہ دورہ میں اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ پاکستان میں گلگت ایجنسی کے نزدیک یورینیائیٹ کے ذخائر موجود ہیں یہ ایٹم بم کی تیاری میں کام آنے والی دھات ہے

## سنت فتح سنگھ نے مرن برت توڑ دیا

سکھ لیڈر سنت فتح سنگھ نے سردار حکم سنگھ کے کہنے پر کہ ہندوستان ان کے مطالبات مان لے گا، اپنا مرن برت توڑ دیا ہے۔ امرتسر اور مشرقی پنجاب کے دوسرے اضلاع میں سکھوں نے سنت فتح سنگھ کے اس فعل پر نفرت کا اظہار کیا ہے۔

## چین کی مدد سے بھاری کارخانہ

پاکستان میں چین کی مدد سے ٹیکسلا کے قریب بھاری مشین سازی کا کارخانہ تعمیر کرنے کی جگہ پر ابتدائی تحقیق اور سروے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کارخانے میں دس ٹن سے لیکر ایک سو ٹن بھاری مشینیں اور مختلف النوع موٹر گاڑیاں تیار کی جا سکیں گی

## سکھ ایجی ٹیشن کا اعلان

ماسٹر تارا سنگھ نے کہا ہے کہ سکھوں کو جو پنجابی صوبہ دیا گیا ہے۔ وہ اندر سے کھوکھلا ہے جسے اب ہم بارود، اسلحہ، بندوقوں اور دوسرے خطرناک ہتھیاروں سے بھر دینگے۔ انہوں نے سکھوں کو ایجی ٹیشن شروع کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی آئین اور منوسمرتی اس قابل ہیں کہ انہیں آگ میں جھونک دیا جائے۔

## میں استعفیٰ نہیں دوں گا

صدر سوکارنو نے فوجی لیڈروں کے دباؤ میں آکر صدارت سے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

## جنرل چودھری کے خلاف مقدمہ

بھارتی وزارت دفاع کے سابق کمانڈر انچیف جنرل چودھری کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔ جنرل چودھری پر بھارتی فوج کے قوانین ملازمت کی خلاف ورزی کا الزام ہے۔

## جانسن کا وقار کم ہو رہا ہے

امریکہ کی سیاسی فضا نے گذشتہ دو ماہ کے اندر ایسا رنگ اختیار کر لیا ہے کہ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ صدر جانسن کا وقار کم ہو رہا ہے اور وہ دوبارہ انتخاب نہیں لڑیں گے۔ اور اگر دوبارہ انتخاب میں حصہ لیا بھی تو منتخب نہیں ہو سکیں گے۔

## پاکستان کیلئے امریکی اناج

پاکستان کو پی ایل ۴۸۰ پروگرام کے تحت ایک معاہدے کے مطابق امریکہ سے مزید پانچ لاکھ ٹن اناج اور تین ہزار ٹن چکنائی ملے گی۔

## پاکستان کی سمندری حدود میں توسیع

صدر ایوب نے ایک حکم کے ذریعہ پاکستان کی سمندری حدود تین میل (سمندری) سے بڑھا کر بارہ میل کر دی ہے۔

## عرب ڈیفنس کونسل کا اجلاس

عرب ڈیفنس کونسل کا آئندہ اجلاس فروری ۱۹۶۷ء میں طلب کیا جا رہا ہے۔ اس اجلاس میں کونسل کے سابقہ فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے طریق کار کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ جس کے تحت اردن کی مزاحمت کے باوجود متحدہ عرب کمان کی افواج اردن میں داخل ہو جائیں گی۔

## چین پاکستان کو غلہ مہیا کرے گا

آئندہ چند ماہ میں چین پاکستان کو ڈیڑھ لاکھ ٹن غلہ مہیا کرے گا۔

## انڈونیشی فضائیہ کے سربراہ کو سزائے موت

انڈونیشیا کی خاص فوجی عدالت نے فضائیہ کے سابق کمانڈر انچیف ایر وائس مارشل عمرانی کو ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام سازش میں موت کی سزا سنا دی ہے عدالت نے عمرانی کو صدر سے رحم کی اپیل کرنے کے لئے ایک ماہ کی مہلت دی ہے۔

## صدر نے بات چیت سے انکار کر دیا

صدر ناصر نے کہا ہے کہ میں سعودی عرب کے شاہ فیصل، اردن کے شاہ حسین اور تونس کے صدر حبیب بورقیبہ کے ساتھ کسی چوٹی کانفرنس میں نہیں بیٹھ سکتا

## اسرائیلی وزیر اعظم کو دھمکی

اسرائیل کے وزیر اعظم نے ایک نشری تقریر میں کہا کہ اسرائیل کے پاس ہتھیار حاصل کرنے کے منبع ذرائع بھی موجود ہیں اور جنگ شروع ہونے کی صورت میں اسرائیلی فوج اپنی سرحدوں کے اندر نہیں لڑے گی بلکہ وہ عرب ملکوں کے اندر گھس کر لڑے گی۔

## اردن کے لئے امریکی طیارے

امریکہ کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ دو ماہ کے اندر اندر اردن کے لئے بہت بڑی فوجی امداد بہم پہنچائے گا۔ اسلحہ کے اس سامان کو عمان پہنچانے کے لئے طیارے استعمال کئے جائیں گے۔

## قانون شریعت میں ترمیم کا ارادہ

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں واضح کر دیا گیا ہے کہ چونکہ قانون شریعت اسلامی شریعت کا جزو لاینفک ہے۔ اس لئے اس قانون میں ترمیم کے کسی اقدام کو مسلمانوں کے دینی امور میں مداخلت فی الدین تصور کیا جائے گا۔

## ۱½ کروڑ ڈالر کا اسلحہ

بھارت کو ۱۹۶۳ء کے بعد پاکستان پر حملہ تک امریکہ سے ۱½ کروڑ ڈالر کا اسلحہ ملا ہے

## عرب سربراہوں کی کانفرنس بلانے کا فیصلہ

مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے اردن نے عرب سربراہوں کی کانفرنس بلانے کی درخواست کی ہے

## صدر سوکارنو بیان دینگے

صدر سوکارنو اکتوبر ۱۹۶۵ء کی ناکام بغاوت کے متعلق عوامی کانگرس کے سامنے بیان دینگے۔ نیز جنرل سوہارتو نے کہا ہے کہ میرے اور صدر سوکارنو کے درمیان مفاہمت ہو گئی ہے۔

## بقیہ ۔ معارف الحدیث

کپتان سے پوچھ کر دیکھ لیجئے جو قسم قسم کے آلات کے باوجود جب سمندر میں اپنے جہاز کو چلاتا ہے تو اس کا تعلق خواہ کسی مذہب سے ہو مگر اس کی نظر ہمیشہ قدرت الٰہیہ پر لگی رہتی ہے کیونکہ اپنی آنکھوں سے وہ یہ دیکھتا رہتا ہے کہ اب اس کا معاملہ خدا تعالےٰ کی اتنی بڑی زبردست مخلوق کے ساتھ ہے کہ اس کے بڑے سے بڑے جہاز کی حیثیت اس کے مقابلے میں ایک تنکے کے برابر بھی نہیں۔ بیشک وہ آلات کے ذریعہ یہ پہچان لیتا ہے کہ طوفان فلاں سمت سے آ رہا ہے اور کتنی رفتار کے ساتھ آ رہا ہے لیکن ابھی تک کوئی آلہ ایسا ایجاد نہیں ہوا جو اس آنے والے طوفان کا رُخ اس کے جہاز کی جانب سے بدل کر دوسری جانب کر سکے۔ اس لئے وہ جانتا ہے کہ ہر قسم کے آلات کے باوجود نجات مشکل ہے اور اس لئے اس کی نظر ہمیشہ زبردست قدرت پر لگی رہتی ہے۔ اسی طرح جو شخص حکومت کو از خود طلب کرتا ہے۔ اس کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ کتنی مختلف طبائع اور کتنے مختلف المزاج لوگوں کی ذمہ داریاں اٹھا سکتا ہے اور اکثر حالات میں ممکن ہے بالخصوص ہمارے دور میں کہ کسی سمت سے بھی اور کسی وقت بھی اچانک انسانوں کے جذبات کا طوفان اٹھ کھڑا ہو تو کیا اس کے دست و بازو میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اس کا مقابلہ خود کر سکتا ہے۔

اسلامی قانون میں ظاہری نظام کے ساتھ ہر ہر موقع پر اس کا رشتہ کہیں باطنی نظام سے کٹا ہوا نظر نہیں آئے گا۔ اور یہی مسلمانوں کی اور اسلامی قانون کی بڑی روح ہے جو آج ہمارے موجودہ دماغوں سے نکل چکی ہے۔ مثلاً آفتاب اور مہتاب کا طلوع اور غروب ہونا۔ یہ قدیم فلسفہ میں حرکتِ فلک اور خود ان سیّارات کی حرکت کا نتیجہ تھا اور موجودہ زمانہ میں یہ سب کچھ زمین کی حرکت سے متعلق ہے۔ اسلامی نقطہ نظر میں ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک جانب پر زور نہیں دیا گیا۔ لیکن یہ ضرور بتایا گیا ہے کہ اتنے بڑے بڑے سیّارات خواہ کتنے ہی اسباب ظاہری کے ساتھ مربوط نظر آئیں۔ لیکن باطنی نظر میں ان پر خدا کا ایک زبردست فرشتہ بھی مقرر ہوتا ہے جس کے ہاتھوں میں وہ مسخر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل جو راکٹ آسمان کی جانب چھوڑے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایسے آلات بھی رکھے جاتے ہیں جو ان کو مختلف طبقات سے گذرنے میں مدد کریں اور اگر وہ اپنا راستہ بدلیں تو یہ کوشش کی جاتی ہے کہ ریڈیائی لہروں کے ذریعہ حتی المقدور انہیں اپنے راستوں پر قائم رکھا جائے۔ مگر اتنی ترقیات کے باوجود ابھی اس بارے میں صحیح کامیابی نہیں ہو سکی تو پھر قدرت بھی اگر ان دو زبردست سیاروں کو اپنے اپنے مدار پر گھومنے کے لئے کوئی فرشتہ مقرر کر دے تو اس کی ہنسی اڑانا یہ عقل کی بات نہیں بلکہ بے علمی کی بات ہے۔ پھر ضعیف انسان کی کیا طاقت ہے کہ وہ بھاری بھاری ذمہ داریوں کے اٹھانے کے لئے حریص بن جائے۔ بس یہی ایک بات اس کی نا اہلیت کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

## بقیہ ۔ الّا حدیث یار ۔ ۔ ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی تشریحی قول و فعل کا نام "حدیث" ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح وحی (حدیث) بھی وحی کے تحت مندرج ہوتی ہے۔ اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ شریعت اسلام کے بنیادی ماخذ صرف دو ہی ہیں۔ قرآن اور حدیث۔ اور ان دونوں کے درمیان ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہے کہ ان میں سے ایک کو دوسرے سے کسی وقت بھی جدا نہیں کیا جا سکتا۔

اسلام کی روح کا بقاء ان دونوں کے باہمی تعلق ہی پر موقوف ہے اور اسلام کی صحیح تعلیم "کتاب و سنت" کی باہمی تطبیق و توفیق ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں نے یہ چاہا ہے (یا چاہتے ہیں) کہ وہ ان دونو کو ایک دوسرے سے الگ کر دیں اور ایک کو تسلیم کریں اور دوسرے کا انکار کر دیں وہ صراط مستقیم سے بھٹک گئے ہیں اور یُرِیدُونَ اَنْ یُّفَرِّقُوا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ کا مصداق بن کر رہ گئے ہیں۔

جن لوگوں کی نظر ملل و نحل۔ علم کلام و عقائد اور تاریخ فِرَق پر ہے وہ آسانی سے اس بات کو مان لیں گے کہ اسلام میں جتنے کجرو، گمراہ یا بدعتی فرقے پیدا ہو گئے ہیں وہ وہی ہیں جنہوں نے کتاب کو سنت سے یا سنت کو کتاب سے الگ کیا۔ مثلاً خوارج نے کتاب کو مانا اور سنت سے انکار کیا۔ ان کے بالمقابل روافض نے کتاب کو محرّف کہہ کر چھوڑا اور صرف اپنے ائمہ کی سنت کی پیروی کا دعوےٰ کیا۔ اسی طرح معتزلہ نے قرآن کی من مانی تاویلیں کیں اور احادیث سے اعراض کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے جادۂ مستقیم سے ان کے قدم ڈگمگائے اور ان کا مذہب رفتہ رفتہ معدوم ہو گیا۔

الغرض! اس امر میں شک و شبہ اور تردد کی قطعاً گنجائش نہیں کہ شریعت اسلامیہ کا مدار قرآن و حدیث کے باہمی تعلق اور ربط ہی پر ہے اور قرآن و حدیث دونوں شریعت کا مبنی و ماخذ ہیں۔ قرآن ماخذ اول ہے اور حدیث ماخذ دوم۔

**طلباء علوم دینیہ کی اطلاع کیلئے**

امسال مدرسہ عربیہ سراج المدارس گنجال (قائد آباد) ضلع سرگودھا میں حضرت مولانا غوث محمد صاحب تعلیم دیں گے۔ لہٰذا بہت جلد داخلہ کی کوشش کریں۔

(قاری) عبد السمیع مہتمم مدرسہ سراج المدارس گنجال

**طاقت و توانائی کا مکمل کورس**

مستقل فائدہ، قابل اعتماد توانائی، فرحت بخش تندرستی

**مانع اعظم** دل، دماغ، معدہ اور جگر کے لئے اکسیر ہے۔ منشی اشیاء سے مبرا مادۂ حیات کا مغلظ اور طبعی رکاوٹ پیدا کرنے والا اسم بامسمیٰ ۔ ایک ماہ دس روپے

**طلائے شباب خاص** بیرونی کمزوریوں کے لئے بے ضرر مرکب ۔ ایک ماہ دس روپے

**لبوب کبیر خاص الخاص** اعضائے رئیسہ اور جنسی قوتوں کو بحال کرنے والا کستوری عنبر۔ مغز سر گنجشک، زمرد، یاقوت، فیروزہ، کشتہ چاندی، کشتہ سہ دھاتہ وغیرہ کا مرکب ایک ماہ ۱۶/۰ روپے (نوٹ) ہر سہ ادویات کا مکمل کورس ۳۶/۰ روپے نصف کورس ۱۹/۵۰ مکمل کورس منگوانے پر محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ:۔ اشرف لیبارٹریز، لائل پور فون نمبر ۳۰۲۱

# خبرنامۂ جمعیۃ

## کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۱، ۱۳ دسمبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نائب امیر ضلع و مولانا غلام رسول صاحب نائب ناظم ضلع۔ مولانا رشید احمد صاحب ناظم اعلیٰ کندہ کوٹ اور ماسٹر احمد خاں ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندھ کوٹ زیر صدارت مولانا فقیر محمد صاحب گوٹھ بام سونہارا خاں بگلہ ٹوڑی اور شنگوانی کا دورہ کیا۔ مولانا عبدالمجید صاحب کھرسہ نے تلاوت قرآن کر کے ایک مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا فقیر محمد صاحب نے ایک جامع اور پرزور تقریر فرما کر عریانی، فحاشی اور رقص و سرود کو اسلام کے منافی قرار دے کر لوگوں کو باخبر کیا کہ تمام فحاشی امور گناہ کو دعوت دیتے ہیں۔ آپ ان سے پرہیز کریں اور دین کی سربلندی کریں۔ جس میں تمام مسلمانوں کی بھلائی و بہتری ہے۔

آخر کار جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر لوگوں کو جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ لہٰذا تمام لوگوں نے ..... جمعیۃ میں داخل ہونے کے لئے دلچسپی کا اظہار کیا ممبر سازی اور تشکیل جماعت کے بارے میں ہدایت کی گئی۔ (احمد خاں ناظم جمعیۃ کندہ کوٹ)

## تشکیل جمعیۃ پکالاڑاں تحصیل خانپور

مورخہ ۳ رمضان المبارک بروز جمعہ بمقام جامع مسجد پکالاڑاں زیر صدارت چودہری شاہنواز خاں صاحب اجلاس عام ہوا۔ جس میں مولوی عبدالصبور صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا تعارف کرتے ہوئے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کی حقیقت کو نمایاں طور پر واضح فرمایا۔ صاحب موصوف نے جب علماء کرام کی قربانیوں کا تذکرہ کیا تو لوگوں نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہا کہ یہ کالے قوانین منسوخ کئے جائیں بعد میں مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

امیر ۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب خطیب پکالاڑاں۔

نائب امیر ۔ صوفی محمد یوسف صاحب

ناظم ۔ مولوی اللہ وسایا صاحب چاچڑ

نائب ناظم ۔ مولوی احمد بخش صاحب

خزانچی ۔ ریاست علی خاں

مندرجہ ذیل تجاویز متفقہ طور پر پاس ہوئیں

(۱) اصلاحی کاموں کو منظم طریقے سے زیادہ رواج دیا جائے۔

(۲) عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے منظم جدوجہد کی جائے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف نمایاں طریقے پر واضح کیا جائے۔ (فداء الحسن درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام خانپور)

## جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:۔

امیر ۔ حضرت مولانا صابر علی صاحب اختر

نائب امیر ۔ مولوی رحمت اللہ صاحب

ناظم اعلیٰ ۔ جناب سکندر اقبال صاحب

خازن ۔ جناب عبدالمجید صاحب

سالار ۔ خان غلام سرور خاں

## اپیل

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور تمام مسلمانوں سے اور خصوصاً ہوٹل کے مالکوں سے اپیل کرتی ہے کہ ماہ رمضان المبارک کا احترام کرتے ہوئے پورے رمضان المبارک میں دن میں کھانے پینے کا کاروبار بند کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں

## جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کی قراردادیں

مورخہ ۱۶/۱۲/۶۶ کو جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا اجلاس بعد نماز جمعہ سید بشیر احمد شاہ صاحب کی صدارت میں جامع مسجد اڈہ لاری میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) غلہ کی بڑھتی ہوئی روز افزوں گرانی کے لئے لودھراں میں دوسرے شہروں کی طرح غلہ کے سرکاری ڈپو فی الفور کھولے جائیں۔

(۲) احترام ماہ رمضان کے پیش نظر کم از کم پاکستان کے نشریات کے اڈوں سے نمازوں کے اوقات میں گانوں وغیرہ کے پروگرام کو بند رکھا جائے۔ عوام سے بھی استدعا کی گئی کہ وہ بھی اس مبارک ماہ کا احترام کریں

(۳) پولیس لودھراں کے ناروا رویہ پر جو کہ وہ لودھراں کے عوام کے ساتھ ظلم و ستم کر رہی ہے۔ سخت احتجاج کیا گیا اور غم و غصہ کا شدید اظہار کیا گیا۔ خصوصاً نیازی صاحب A.S.I لودھراں جنہوں نے ناجائز طور پر چند شریف آدمیوں کو زدوکوب کیا اور حبس بے جا میں رکھا۔ یہ اجلاس ان کے اس ناروا رویہ کے ضمانت سخت رنج و غم اور غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔

(سید بشیر احمد شاہ امیر جمعیۃ علماء لودھراں)

## جمعیۃ علماء اسلام پنوعاقل کا انتخاب

۲۱ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۶۶ء جمعیۃ علماء اسلام پنوعاقل کی مجلس عاملہ کی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین ہالیجی شریف ہوئی۔ جس میں دستور کے مطابق ۳ سال کے لئے تحصیل ... پنوعاقل کا انتخاب کیا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات باتفاق رائے منتخب ہوئے۔

امیر ۔ حضرت مولانا حافظ محمد اسعد صاحب

نائب امیر ۱ ۔ حضرت مولانا حاجی محمود احسن صاحب

" " ۲ ۔ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب

ناظم اعلیٰ ۔ ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ

ناظم دفتر ۔ مولوی عبدالکریم صاحب

خازن ۔ حاجی گل محمد صاحب شیخ

## جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کا انتخاب

۶ شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۰ نومبر ۶۶ء بروز اتوار بعد نماز عشاء زیر صدارت حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب کرنالی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین اور شہری حضرات نے شرکت کی۔ صدر صاحب نے جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اجتماع میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع شیخ الحدیث سراج العلوم سرگودھا اور حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سابق مدرس دارالعلوم دیوبند کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ ان اکابر کی وفات کو عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ ان حضرات کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر ۔ حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب

ناظم اعلیٰ ۔ حافظ محمد ادریس صاحب پانی پتی

نائب ناظم ۱ ۔ حافظ محمد رفیق صاحب مالک صوفی فرنیچر ہاؤس

نائب ناظم ۲ ۔ حافظ عبدالسمیع صاحب مالک ریپیرنگ واچ ہاؤس

خزانچی ۔ حاجی فرید احمد صاحب آئرن مرچنٹ

(محمد ادریس پانی پتی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا جدید انتخاب

۸ دسمبر ۶۶ء جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا ایک اجلاس ۱۰ بجے دن جامع مسجد گنبد والی میں زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ العالی منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی بائیس شاخوں۔ جہلم شہر چکوال سانگ کلاں۔ کالا گوجراں۔ ٹاہلیانوالہ۔ جادہ بھیں چک باقر شاہ۔ جھالے۔ مونہ ہرڑ۔ ڈھڈیال چنال۔ چنجلوٹ۔ کل۔ بھگوالہ۔ چک ملوک بلکسر۔ ڈومیلی۔ خلاص پور۔ چک مہمندہ جکر بلودلہ کے ۷۰ نمایندوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے جدید انتخاب کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا ہے۔ تاکہ جدید انتخاب کے بعد ارکان جمعیۃ نئے ولولے اور جذبہ سے دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ ہمارے اکابر نے ہر باطل سے ٹکر لی۔ انگریز جیسی جابر حکومت کو جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، ہندوستان سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ یہ علماء کرام اور بزرگانِ دین کی قربانیوں ہی کا نتیجہ ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام یہ چاہتی ہے کہ ملک کو تمام گندگیوں سے پاک کر کے صحیح اسلامی نظام قائم کیا جائے۔

حضرت مولانا موصوف کے بعد پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی زندگیاں اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کر دیں۔ صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کی قربانیوں اور مساعی ہی کی بدولت اسلام ہم تک پہنچا ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چل کر کوشش کریں۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کراتے ہوئے ارکان جمعیۃ کو فرمایا کہ مسلمانوں کو متحد کر کے جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے۔ حضرت قاضی صاحب کی تقریر کے بعد ضلعی انتخاب ہوا۔ جو کہ درج ذیل ہے:۔

امیر۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال
نائب امیر۔ حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب ڈومیلی ضلع جہلم
ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم
نائب ناظم۔ مولانا محمد شریف صاحب ماہر جہلم
خازن۔ صوفی فضل احمد صاحب جہلم
سالار۔ مولوی محمد شفیع صاحب

انتخاب کے بعد ناظم دفتر نے گذشتہ کارروائی اور حساب آمد و خرچ سنایا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا یہ انتخابی اجلاس اکابر علماء، رہنمایان ملت مخدوم والعلما شیخ الحدیث مدرسہ سراج العلوم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب۔ عالم جلیل حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی۔ استاد العلماء حضرت مولانا عبدالخالق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والہ ضلع ملتان۔ پروانہ شمع رسالت خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ایک عظیم صدمہ قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ان حضرات مرحومین کی مغفرت فرمائیں اور جنت میں ان کو اعلیٰ درجات نصیب فرمائیں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس ملک میں موجودہ غلہ کی گرانی کو انتہائی تشویشناک تصور کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس ہوشربا گرانی سے عوام کو نجات دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس رسوائے ملک و ملت خاندانی منصوبہ بندی کو انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس خلاف اسلام منصوبہ کو ختم کر کے رضائے خداوندی حاصل کرے۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس گورنمنٹ ہائی سکول جہلم کے مرزائی ٹیچر فضل داد کی اس خلاف اسلام ناپاک جسارت کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔ جس کی بنا پر اس نے ایک مسلمان بچے نعیم احمد کو رول سے مار مار کر اس کا ہاتھ اس وجہ سے توڑ دیا تھا کہ اس نے تختہ سیاہ پر ختم نبوت زندہ باد کا مومنانہ نعرہ لکھا تھا تعجب ہے کہ منکر ختم نبوت ماسٹر مذکور کے اس ظالمانہ فعل کے باوجود محکمہ تعلیم نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ یہ امر خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ماسٹر مذکور کو قرار واقعی سزا دے کر اہل اسلام کے قلوب کو مطمئن کرے۔

(۵) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو حکومت فی الفور منسوخ کر کے مسلمانانِ پاکستان کے دلوں کو مطمئن کرے۔

(۶) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت پاکستان پر واضح کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے بیانات اور اسلام سے متعلق اس کی ہرزہ سرائیاں مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کراچی کی وساطت سے تحریف دین کی ایک مستقل تحریک چلا رہے ہیں۔ کبھی شراب کو حلال اور سود کو جائز قرار دیتے ہیں کبھی زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ اور کبھی حدود کی قطعی متعین سزاؤں کے غیر متبدل ہونے کا انکار، غرضیکہ اسلام کے قطعیات کے خلاف بیانات دے کر مسلمانان اسلام کے مذہبی جذبات کو بری طرح مجروح کر رہے ہیں۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامک ریسرچ کے اس ادارہ اسلامی مشاورتی کونسل کی رکنیت اور سیکرٹری شپ سے الگ کرے۔

(۷) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت کے اس طرز عمل پر کہ ایک طرف ذمہ داران حکومت ملک میں اسلامی تعلیمات و اسلامی تہذیب کو مٹانے اور مخرب اخلاق جشن مسرت پر ایڑی چوٹی کا زور صرف کر رہے ہیں اور دوسری طرف مخلوط تعلیم، رقص و سرود کی محفلیں شراب، سود ورائٹی شو اور بد سے بدترین قسم کی برائیاں ثقافت کے نام پر پھیلا کر اسلامی اقدار کو پائمال کر رہے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس دورخی پالیسی کو چھوڑ کر ملک میں ثقافت کے نام پر پھیلنے والی تمام برائیوں کا قلع قمع کرے اور اسلامی علوم و احکام ملک میں رائج کرے۔

(محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

### زیادہ بچے پیدا کرنے پر انعام

جبکہ امریکہ، ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں آبادی کو روکنے کے لئے نت نئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں، مشرقی یورپ کے ملک رومانیہ میں حکومت نے زیادہ اولاد پیدا کرنے پر انعام اور وظیفہ دینے کا اعلان کیا ہے اس اعلان کے مطابق تیسرے بچے کی پیدائش پر والدین ۳۰ پونڈ اور چوتھے بچے کی پیدائش پر ساٹھ پونڈ انعام دیا جائے گا۔

## لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی اور انتخابات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ دھرمپورہ اور اچھرہ کے حلقوں میں اس ہفتہ میں انشاء اللہ انتخاب عمل ہو جائیں گے۔

### شاہدرہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

شاہدرہ لاہور میں جمعیۃ کی کوئی شاخ نہیں تھی۔ مولانا قاری عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ قاسمیہ شاہدرہ اور احقر حافظ عبدالحمید کی کوششوں سے وہاں کام کا آغاز ہو گیا۔ چنانچہ ان مقامی حضرات کی دعوت پر مولانا حکیم مختار احمد الحسینی اور جناب عمادالدین صاحب عباسی ناظم مرکزی دفتر شاہدرہ پہنچے اور بعد از نماز تراویح مولانا حکیم مختار احمد الحسینی نے جمعیۃ کی ضرورت، تاریخ اغراض و مقاصد، اس کا نصب العین عوام کے سامنے رکھتے ہوئے اپیل کی کہ وہ اس جماعت میں شامل ہو کر اسلام کی آواز میں قوت پیدا کریں تاکہ علماء حق کی یہ جماعت اسلامی معاشرہ اور اسلامی قوانین کے برپا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ آپ نے قرآن کے فضائل پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اسی ماہ میں نازل ہوا۔ آج ہمیں عہد کرنا چاہیئے کہ اس کے قانون کی بالادستی کو جہاں ہم خود زندگی کے ہر شعبہ میں تسلیم کریں گے وہاں دوسروں سے بھی کروانے کی جدوجہد جاری رکھیں گے یہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔

آپ کی موثر تقریر کے بعد جمعیۃ کی ممبر سازی کا کام شروع ہو گیا۔ لوگوں نے بڑی گرمجوشی سے جمعیۃ کی ممبرشپ کو قبول کیا۔ دوسرے دن صبح احقر حافظ عبدالحمید نے درس کے بعد دوبارہ ممبر سازی کی۔ پچاس آدمی ممبر بن چکے ہیں اور مزید لوگ گھری دلچسپی لے رہے ہیں

### دارالمطالعہ

جمعیۃ کے دارالمطالعہ کے لئے شاہدرہ میں جگہ کا انتخاب ہو گیا ہے۔ کتب اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ شاہدرہ کے ایک صاحب نے ترجمان اسلام اور خدام الدین دارالمطالعہ کے لئے لگوا دیا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی دارالمطالعہ کا افتتاح ہو جائے گا۔ (حافظ عبدالحمید لاہور)

## جمعیۃ علماء اسلام شہر کلاچی

مورخہ ۱۲/۱۶ کو جمعیۃ علماء اسلام شہر کلاچی کے زیر اہتمام ایک اہم میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوئی۔

صاحب صدر نے اپنی تقریر میں ملک کے جمہوری ہونے کی نسبت جمہوریت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے جمہوری ملک میں دنیوی معاملات کی ذمہ داری نہ صرف صدر مملکت پر ہوتی ہے بلکہ اس میں سب جمہور (عوام) شریک ہوتے ہیں۔ اسی طرح دینی لحاظ سے نہ صرف صدر مملکت بلکہ تمام عوام دینی اور لادینی کے ثواب اور وبال کے مستحق ہوں گے۔ اس تشریح کے مطابق ہمارے ملک میں عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا کردار اور مجموعہ قوانین اسلام نامی موجودہ تصنیف کی نحوست اور وبال نہ صرف ملک کے بڑوں کو بھگتنی پڑے گی بلکہ وہ سب اور ملک کا ہر باشندہ اس میں شریک ہوگا اور مذکورہ اشیاء کی قباحت پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ میٹنگ کے آخر میں مندرجہ ذیل انتخاب اور قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں:۔

### انتخاب

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا محمد امان اللہ صاحب |
| ناظم اعلیٰ | محمد زمان |
| نائب ناظم | مولوی شیخ محمد نواز صاحب |
| خزانچی | صوفی محمد اسماعیل صاحب |

### قرار دادیں

(۱) یہ اجتماع ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی پانچسالہ کارکردگی پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ادارہ کو ماہرین علوم اسلامیہ کے سپرد کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے مسلمات دین اوقات نماز، مقدار زکوٰۃ حرمت سود وغیرہ میں تحریفات کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسلام کے خلاف ڈاکٹر مذکور کی تحریک کو نہایت اشتعال انگیز تصور کرتا ہے۔ یہ اجتماع صدر مملکت سے درخواست کرتا ہے کہ آپ مداخلت کرتے ہوئے ڈاکٹر مذکور کو ادارہ تحقیقات سے فوراً برطرف کر کے ملت اسلامیہ کو مطمئن کریں۔

(۳) جمعیۃ کا یہ اجتماع مجموعہ قوانین اسلام نامی کتاب کے خلاف اسلام دفعات جیسے عائلی قوانین وغیرہ کی حمایت کو کھلی مداہنت فی الدین سمجھتا ہے اور صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قوانین اسلام کی ترتیب و تدوین کا کام اگر اسی طرح دین سے ناواقف اور اسلام سے برگشتہ لوگوں کے حوالہ رہا تو اس سے ملک میں بڑا انتشار پیدا ہوگا۔ لہٰذا اس اہم ترین کام کو علماء اسلام کے زیر نگرانی میں دے دینا از حد ضروری ہے۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع روزنامہ انجام ۴ دسمبر ۱۹۶۶ء میں الطاف گوہر محکمہ اطلاعات کے مرکزی سیکرٹری کی اس تقریر کو نہایت اشتعال انگیز قرار دیتا ہے۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ ہر فرد کو اپنی فہم و ادراک کے مطابق اسلام کی تشریح کا حق حاصل ہے۔ اسلام اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے اس کی تشریح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائی گئی ہے اس لئے اسلام کی صرف وہی تشریح معتبر اور قابل قبول ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ متصل طور پر امت میں منتقل چلی آ رہی ہے۔ ہر کہ و مہ کو اسلام کی تشریح کا حق دینا اسلام کو بازیچہ اطفال بنانا ہے۔ ذمہ داران حکومت کا فرض ہے کہ وہ اسلام سے اس قسم کے تمسخر اور استہزاء کرنے والے افراد کو قرار واقعی سزا دیں نہ کہ ان کو کلیدی محکموں پر مسلط کر کے اعزاز بخشیں۔

(۵) جمعیۃ کا یہ اجتماع مولانا عبدالسلام صدر انجمن تنظیم اہلسنت ڈیرہ کے ذریعہ معلوم شدہ بیان کہ محکمہ تعلیم نے دینیات کے نصاب تعلیم سے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ اور حسنینؓ کے مناقب کے ابواب کو خارج کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو سخت صدمے کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سے جہاں ایک طرف اکابرین اسلام کی توہین ہے دوسری طرف فرقہ وارانہ کشیدگی کے لئے یقیناً مصالحہ ہے۔ اس لئے اس ہدایت کو فوراً واپس کیا جائے اور مسلمانوں کو اطمینان کا موقع دیا جائے۔

(۶) جمعیۃ کا یہ اجتماع خاندانی منصوبہ بندی کی ترویج کے لئے گولیوں اور ربڑ کے استعمال کے اشتہارات کو فحش اور بے حیائی کا ایک پلندہ قرار دیتا ہے اور اسے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۷) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اہم اجتماع ملک میں گندم کی شدید مہنگائی کو بنظر تشویش دیکھتا ہے۔

یہ اجتماع ڈی سی صاحب ضلع ڈیرہ سے اپیل کرتا ہے کہ وہ کلاچی اور اطراف جیسے غریب شہر اور نادار علاقہ میں بروقت ڈپو کھول کر سستے داموں گندم کا انتظام فرما کر عوام کو مطمئن کریں اور یہاں سے غلہ کو باہر جانے پر سخت پابندی لگا دیں۔

محمد زمان ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام کلاچی شہر)

WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
LAHORE

جلد ۱۰ | جمعہ ۶ جنوری ۱۹۶۷ء مطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱

## علمِ جدید کا چیلنج

ایک وقیع اور سنجیدہ کتاب "علمِ جدید کا چیلنج" سے ایک اقتباس (ص ۲۶۵) تعدّد ازدواج پر پابندی لگانے والوں کی خدمت میں بلا تبصرہ پیش ہے۔ فاعتبروا یا اُولی الابصار

"اسلام میں ایک سے زیادہ شادی کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کو بھی تہذیب جدید نے بڑے زور شور کے ساتھ جہالت کا قانون قرار دیا ہے مگر تجربے نے ظاہر کر دیا ہے کہ اسلام کا یہ اصول انسانی فطرت کا عین تقاضا ہے کیونکہ چند زوجیت (تعدد ازدواج) کے قانون کو ختم کرنا دراصل درجنوں غیر قانونی زوجیت کا دروازہ کھولنا ہے"۔

یہاں میں اقوام متحدہ کے ڈیموگرافک سالنامہ ۱۹۵۹ء کا حوالہ دوں گا۔ اس میں اعداد و شمار کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ جدید دنیا میں جو صورت حال ہے وہ یہ کہ "بچے اندر سے کم اور باہر سے زیادہ" پیدا ہو رہے ہیں۔ ڈیموگرافک سالنامہ کے مطابق ان ملکوں میں حرامی بچوں کا تناسب ساٹھ فیصدی ہے اور بعض ممالک مثلاً پناما میں تو چار میں سے تین بچے پادریوں کی مداخلت یا سول میرج رجسٹری کے بغیر ہی پیدا ہو رہے ہیں یعنی ۷۵ فیصد حرامی بچے لاطینی امریکہ میں اس قسم کے بچوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

متحدہ اقوام کے اس ڈیموگرافک سالنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ملکوں میں حرامی بچوں کی پیدائش کا تناسب نفی کے برابر ہے۔ چنانچہ اس میں بتایا گیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ (مصر) میں ناجائز بچوں کا تناسب ایک فیصدی سے بھی کم ہے جبکہ متحدہ عرب جمہوریہ تمام مسلم ملکوں میں شاید سب سے زیادہ مغرب تہذیب سے متاثر ہوتا ہے۔ مسلم ممالک دورِ جدید کی اس عام وباء سے محفوظ کیوں ہیں۔ اس کا جواب متحدہ اقوام کا سالنامہ مرتب کرنے والے ایڈیٹروں نے یہ دیا ہے کہ

"چونکہ مسلم ممالک میں چند زوجیت (POLYGAMY) کا رواج ہے۔ اس لئے وہاں ناجائز ولادتوں کا بازار گرم نہیں ہے۔ چند زوجیت کے اصول نے مسلم ملکوں کو وقت کے اس طوفان سے بچا لیا ہے۔

(MOVE OUT YMANIM)

مطبوعہ ہندوستان ٹائمز
۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء)

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج۔ کاغذ گلیز ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ، ایک رنگہ عکسی طباعت ولائتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، معدہ گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا ہے

تو ان کی مجرب دوا

شدھ مکر دھوج وٹی ہے پچاس گولیاں سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی لاہور

مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے علاوہ محصولڈاک

چشتیہ دواخانہ شیرو ۴ ڈاکخانہ جامپور ضلع ڈیرہ غازی خاں

موسم سرما

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت۔ زائل شدہ قوت کی بحالی۔ دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کیلئے مخصوص کیا ہے

اگر آپ

کسی قسم کی کمی محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفردات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باقاعدہ علاج کرانا چاہیں —— تو

مطب اشرف

کی جانب رجوع کریں، جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں

بیرون جات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ طلب فرمائیں

مطب اشرف

اشرف منزل

نزد جامع مسجد جناح کالونی —— لائلپور

ناظم اعلیٰ - حضرت مولانا